DUE DATE

Cl No. _______ *Acc. No.* _______

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day.

مقصود من از کعبہ و بتخانہ توئی تو
مقصود توئی کعبہ و بتخانہ بہانہ

ہم ایک ایسے موقع پر ملک و مالک کی خدمت کیلئے کمربستہ رہے ہیں جب کہ دنیا امن کی طرف واپس لوٹنا چاہتی ہے اور ہندوستان آزادی کی طرف آگے بڑھ رہا ہے اور حیدرآباد اپنے معاہدات کی روشنی میں اس موقف کو مستحکم کرنا چاہتا ہے جو حضرت آصف جاہ اول نے اعلان خودمختاری کے دن حاصل کیا تھا۔ ہم ایسے وقت پر خدمت کا عزم کر رہے ہیں جبکہ دنیا اقتصادی مسائل میں الجھ کر ایک ایسے نظام نو کا خواب دیکھ رہی ہے جس میں سب کو برابر کا حصہ ملے لیکن ہم اس یقین سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سوائے اسلام کے اقتصادی و معاشی مسائل کا حل کہیں نہیں مل سکتا اور اس لئے ہم مطمئن ہیں کہ اسلام کا پرچار ملک کی صحیح ترین خدمت ہے یہ وہ دور ہے جب ایک طرف دنیا کے انسان جنگ کی ہیبت و بربریت سے تنگ آکر کسی سکون بخش ضابطہ حیات کے متلاشی ہیں جس کا ایک نام مذہب ہے۔ اور دوسری طرف سائنس کے انکشافات جدیدہ نے کائنات کے جوہری تجزیہ کے بعد عقل انسانی کو ایک کامل الاقتدار۔ ہمہ گیر و ہمہ داں اعلیٰ طاقت کے سامنے سرنگوں کر دیا۔ شاید آج سے پہلے عقل انسانی نے کبھی مذہب کی ضرورت پر اتنا زور نہ دیا ہو۔ اور جبکہ یہ ضرورت صرف سائنس نہیں بلکہ سیاسی یکجہتی کے لئے بھی لازم ہو گئی ہو تو ایسے وقت پر اسلام کو سمجھ کر سمجھانا اور اس کے اصول کی نشر و اشاعت عموماً ہر مسلمان کے لئے اور خصوصاً مسلم صحافت کے لئے لازمی ہے۔

ہم اس اخبار کے ذریعہ سب سے پہلا اور اہم فرض یہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ مختلف معیاری مضامین سے خواہ وہ معاشرتی ہوں کہ اقتصادی، سیاسی ہوں کہ ادبی اپنے پڑھنے والوں کو ایک ہی منزل پر پہنچائیں اور وہ منزل معین "دین حق" ہے۔

مغربی دنیا کی ایک یہ بھی سیاست ہے کہ جن ممالک کو فی الحال آزاد کرنا مقصود ہے وہاں اپنے نظریات کے استحکام کے لئے مذہبی تبلیغ شروع کر دی گئی ہے چنانچہ جون ۱۹۴۶ء سے یکم جنوری ۱۹۴۷ء تک ۲۶ ہزار جاپانیوں کو عیسائی بنایا گیا ہے اور یورپ میں باوجود الزام دہریت کے ہر مطبع بائبل کے لاکھوں نسخوں کی طباعت میں شب و روز مصروف ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ فوجیں جب لڑ کر تھک چکیں تو دین مسیحی کے تبلیغ میں اپنے تمام لیگ آگے کھڑے ہو گئے ایسے موقع پر ہمارا بھی یہ دینی فریضہ ہوگا۔ ہر جہت سے ہر نوع اسلام کو دنیا کے عقلمند انسانوں کے سامنے عرض کریں۔ اگر ان پر واضح ہو جائے کہ یہی وہ دستور زندگی اور ضابطہ حیات ہے کہ جس کے معیار پر اگر حکومتیں قائم ہوں تو دنیا میں آئندہ جنگوں کا سد باب ہو سکتا ہے۔

کارخانہ حیات میں ہر پرزہ اپنے کام میں مصروف ہے گو وہ کتنا ہی بے مایہ ہو اور ہم کو بھی اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس ہے لیکن ہم بھی اس کارخانہ میں ایک پرزہ کی طرح ہیں کہ جس پر اسکا معین کام فرض کر دیا گیا ہے۔ اور اگر کائنات ارضی و سماوی جو بے زبان و بے شعور ہونے پر بھی اپنی مسلسل حرکت سے اپنے فرض کی ادائیگی کا ثبوت دیتی ہے تو ہم زبان و شعور کے ساتھ اپنے مفوضہ اعمال بجالاتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے پیچھے ہٹ جائیں تو ہم میں اور جمادات و نباتات میں ہم میں اور دوسرے حیوانوں میں کوئی فرق امتیازی باقی نہ رہے گا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اگرچہ کبھی تلخ ہو جاتا ہے لیکن سمجھنے والے نیت خیر کو دیکھ کر یا تو اس پر عمل کرتے ہیں یا درگزر کر جاتے ہیں۔

اس طرح ممکن ہے کہ کبھی کبھی ہم تلخ نوا بھی ہوں لیکن پاک ضمیر سے جو آواز نکلتی ہے اس سے فضا مسموم نہیں ہوتی۔ ہمیں صمیم قلب سے یہ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ ہم کو اپنے ارادوں میں مضبوط و مستحکم رکھے اور چونکہ ہمارا سب سے بڑا سہارا سلطان العلوم ظل اللہ اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہم کی ذات ہے اس لئے ہم انکے صحت و دولت اقبال و اقتدار کی دعائیں کرتے ہوئے اس افتتاحیہ کو ختم کرتے ہیں۔

آزادئ افکار
(علامہ اقبال)

جو دونئ فطرت سے نہیں لائق پرواز
اس مرغک بیچارہ کا انجام ہے افتاد
ہر سینہ نشیمن نہیں جبریل امیں کا
ہر فکر نہیں طائر فردوس کا صیاد
اس قوم میں ہے شوخئ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد
گو فکر خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادئ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

ملکہ

اعلیحضرت قدر قدرت شوکت سلطان العلوم شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ

ہمارے اعلیحضرت حضرت سلطان العلوم سرکار والا تبار حق پژوہ دارا شکوہ کیوان جاہ ظل اللہ نظام الملک آصفجاہ سابع نواب میر عثمان علیخان بہادر ماجد ار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی ولادت باسعادت ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء کو ہوئی۔ پانچویں سال رسم بسم اللہ بڑی شان و شوکت اور دھوم دھام سے منائی گئی۔ فریدون منزلت معدلت گستر نواب میر محبوب علی خان غفران مکان آپ کے والد بزرگوار ہی کے آغوش تربیت میں سیاسی اور سلطنتی معاملات کے علاوہ فخر قوم مولانا انوار اللہ خان مرحوم۔ حجت الاسلام آیۃ اللہ فی الانام آقائی شاہ ملا دادا اللہ بیابانی مولانا آقا سید علی شوستری نور اللہ مضجعہ و عماد الملک سید حسین بلگرامی مرحوم اور مسٹر ایجرٹن ایسے جید اتالیق اور معلمین سے علوم متداولہ بزبان اردو۔ انگریزی عربی اور فارسی۔ فرانسیسی وغیرہ حاصل فرمائے فنون لطیفہ میں فن شعر گوئی۔ فوٹوگرافی اور ڈرائینگ میں بھی کافی دستگاہ حاصل ہے فنون سپہ گری نشانہ اندازی گھوڑے سواری اور فوجی تعلیم دینے کا فخر نواب افسر الملک مرحوم کو بخشا گیا۔ سنہ ۱۳۲۴ھ میں نواب جہانگیر جنگ مرحوم کی صاحبزادی آپ کے حبالہ عقد میں آئیں اور آپکے بطن سے ۸ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ کو ہز ہائینس شہزادہ والا شان نواب اعظم جاہ بہادر میر حمایت علیخان ولیعہد و سپہ سالار افواج آصفیہ پرنس آف برار تولد ہوا اور ۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ کو حضرت والا شان نواب معظم جاہ بہادر میر شجاعت علیخان جونیر پرنس پیدا ہوئے۔

۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۴ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ کو حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان مرحوم نے وفات پائی اور جلالت الملک اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ۲۵ سال کی عمر میں ۱۸ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ کو سریر آرائے مسند حکومت حیدر آباد ہوئے۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند جب حیدر آباد تشریف لائے سلطنت کے کاروبار کو بہ نفس نفیس ملاحظہ کر کے اعلیٰ حضرت حضور نظام کی روشن خیالی سیاسی تدبر حسن انتظام کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ آپکی سیاست دانی کے بہترین نتیجہ کے طور پر ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء کو بذریعہ فرمان مبارک مجلس انتظامی یعنی محکمہ باب حکومت کا قیام عمل میں آیا اور اس کے سات ارکان مقرر ہوئے جو صدر المہامین کہلاتے ہیں۔ صدر نشین صدر اعظم کے لقب سے موسوم ہوئے (جو قبل ازیں مدار المہام کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے)

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں خصوصاً۔ اور عموماً فوجی۔ مالی۔ اور دوسرے ذریعوں سے مسلسل تا اینڈم کرڑوڑہا روپیہ سکہ کلدار۔ عثمانیہ۔ نقد۔ اور دوسرے مادی ذریعوں سے دیکر اپنی وفاداری کا بہترین ثبوت دیا۔ جس طرح آپ کے جد امجد اور والد بزرگوار حضرت غفران مکان نے انگریزوں کی امداد میں بلا لگان اراضیات وغیرہ کو فوج وغیرہ کے اخراجات، کے لئے ان کے سپرد فرمایا تھا اسیطرح آپ نے بھی انکی اتباع میں حکومت برطانیہ کے آڑے وقتوں میں کام آکر نہ صرف فیاضی سے ان کے قلوب کو موہ لیا بلکہ دوستانہ تعاون عمل اعتماد کے ستونوں کو محکم فرمایا اسی لئے دنیا کے عوض

میں حکومت برطانیہ نے بھی آپ کو مسلسل خطابات سے ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ کو دربار تاجپوشی ملک معظم جارج پنجم جی۔ سی۔ ایس۔ آئی (گرانڈ کمانڈر آف دی اسٹار آف انڈیا) ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۵ھ کو ہز امپیریل مجسٹی کنگ جارج پنجم آنجہانی نے ایچ۔ ای۔ ایچ فیتھ فل الائی آف دی برٹش امپائر زمار وفادار سلطنت برطانیہ ۱۳۳۶ھ کو تقریب سال نو ہز امپیریل مجسٹی کنگ جارج پنجم آنجہانی نے آپ کو نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ اگزالٹیڈ آف دی برٹش امپائر ۱۳۳۷ھ میں جب ہز ایکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے و گورنر جنرل آن وقت نہضت افروز حیدر آباد ہوئے تو فرحت محل مبارک میں آپ کے سینہ مبارک پر اپنے ہاتھ سے جی۔ بی۔ ای کا تمغہ لگایا۔

سنہ ۱۳۳۶ھ میں کنگ جارج ششم نے رائل وکٹوریا چین کا خطاب عطا فرمایا ایسا خطاب۔ آل مجسٹی آف دی برٹش امپائر کے سوا کسی کو نہیں دیا جاتا۔ رعایائے حیدر آباد کی جانب سے سنہ ۱۳۳۲ف میں آپ کو سلطان العلوم کا لقب دیا گیا۔

وزراء

سنہ ۱۹۱۱ء کو قلمدان وزارت نواب سالار جنگ ثالث میر یوسف علیخان بہادر کو عطا ہوا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۴ء سے اعلیحضرت عہدۂ وزارت کے کاروبار کو خود انجام دینے لگے۔ ۱۲ آذر سنہ ۱۳۲۹ف میں سر سید علی امام صاحب موید الملک بہادر کو یہ خدمت عطا ہوئی اور آپ ۲ آبان سنہ ۱۳۳۱ف میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے اور نواب سر فریدون الملک بہادر نے ۲ آبان سنہ ۱۳۳۱ف میں عہدہ وزارت کا جائزہ لیا اور بہ سبب پیرانہ سالی ۲۰ دی بہشت سنہ ۱۳۳۲ف کو علیحدہ ہوئے۔ پھر نواب ولی الدولہ بہادر نے تاریخ مذکور پر عہدہ وزارت کو سنبھالا اس کے بعد دس دئے سنہ ۱۳۳۶ف کو مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر اس اہم خدمت کے لئے منتخب کئے گئے آپ کے انتقال پرملال پر بتاریخ ۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۶ف نواب حیدر نواز جنگ بہادر سر اکبر حیدری سابق صدر المہام فینانس نے اس خدمت کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر لیا۔ لیکن ۲۶ مہر سنہ ۱۳۴۵ف میں سر احمد سعید صاحب نواب آف چھتاری بلوائے گئے۔ آپکے دور صدر اعظمی میں ایک عجیب وغریب سانحہ وقوع میں آیا۔ انہدام مسجد ڈھاکہ کے سبب ہزارہا مسلمان مشتعل ہو کر شاہ منزل پہونچے اور نواب احمد سعید نواب آف چھتاری کو نہ صرف تکلیف دی بلکہ بہت سی قیمتی اشیاء کو نذر آتش کر دیا اور وہاں کے بعد گرکسن بہادر معز ز صدر المہام کے بنگلہ پر پہونچکر وہاں بھی آگ لگادی۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی نواب صاحب معز اس خدمت جلیلہ سے مستعفی ہوئے اور آپکی جگہ سر امین الملک میرزا محمد اسمعیل سابق وزیر اعظم میسور و جے پور کا تقرر بہ ایمائے وائسرائے بہادر بذریعہ فرمان مبارک مترشدہ ۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۵ھ ماہ اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ء عمل میں آیا۔ آپ بہت ہی توقعات وابستہ تھیں لیکن ۱۲ امرتسر سٹیٹ کانگریس کے لیڈروں کی بد عہدی اور مسلمانوں کا اُن پر بے اعتمادی کی وجہ مستعفی ہوئے

مالیات

محکمہ مال معتمدی فینانس میں ضم تھا لیکن مہاراجہ بہادر کے زمانہ میں مال کی علیحدہ معتمدی قائم ہوئی۔ حیدر آباد کا مالیہ ابتدائی دور میں مستحکم نہ تھا اور آمدنی صرف کم کرنی تھی۔ خصوصاً نواب میر محبوب علیخان بہادر غفران مکان کے دور میں خزانے خالی تھے اور قرضدار آئے دن خسارے سے دوچار ہوا کرتا تھا۔ آمدنی کا تمام تر انحصار غریب کسانوں پر تھا۔ حیدر آباد کی مالی کمزوری خود سیاسی اور معاشی کمزوری کی دلیل تھی۔ اس کو فروغ ہونے ہونے سات کروڑ ہوا اس کے ساتھ ساتھ سررشتہ داری سبیل بندی کا طریقہ رائج ہوا ٹیکس وغیرہ وغیرہ اور دوسرے ذریعوں سے آمدنی میں اضافہ کیا گیا۔ اب محصولات میں اضافہ کئے بغیر ہر سال فاضلات نکلتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

قند پارسی

فارسی زبانیست که اکثر کتب علمی و ادبی و مذهبی هر مذهب حتی که مذهب هنود در این زبان میباشند. و مع اختلافی در شیرینی زبان فارسی تا کنون کسی نموده. در هندوستان سالهای سال در ادارہ جات حکومتی این زبان مروج بوده نیز در ریاست حیدرآباد تا سنه ۱۳۰۰ھ تمام دفاتر حکومتی در فارسی بود و تحصیل فارسی بر باشندگان دکن لازم بود چنانچه اکثر ساکنان این ملک بزبان فارسی واقف بودند. تمام اسناد قدیم این سلطنت بزبان فارسی تا حال موجود است آکنون هم وقت رو در زیدنت خریطه بفارسی خوانده میشود. تا کنون هم در مدارس تعلیم زبان فارسی جاری و ساری است. ولی متاسفانه از چند سال حکومت و ارباب معارف بزبان فارسی کم توجه نمایند ورفته رفته این زبان علمی در هندوستان رو باضمحلال نموده. رواج و احیاء این زبان بر هر ذی علم واجب و لازم است. بنا بر این در جریده انتخاب هر هفته ایک حصه مضامین و مقالات فارسی شایع خواهد شد. امید است که در اینجا ارباب علم مقبولیت تامه حاصل خواهد نمود. درین خصوص مضامین و مقالات مناسب در کمال تشکر قبول و شایع خواهد شد.

فارسی مشکل طبیبی بود تجربه کار که حمی یومی آفتاب بعرق نیلوفر شبنم می شکست و خون شفق کم کرده کلفه ماه و سبات الليل لواکب را باصلاح یبوست نبض ودی دیده بتب محرق آتش بطباشیر و خاکشی زایل میساخت و رفتار موجی شناخته رطوبت زائده چشمهای آب بزید البحر جذب میکرد و دردسر محرور هوا بطلای زراوند ساغر صهبا تسکین میبخشید و سپر سکوران بسبب شیار خیال خال یار روز بروز میگر رایشند تو ق درد و داد هلال دار بر خود بانند و مسلول بند نیمه او چون تیغ عریان از درد نالیده چرب و نرمی کلامش مرهم دلهای افگار فضائل اخلاقش تریاق ارباب سموم روزگار مفلوج را بخته کامی تدبیر او مطبوخ سریع الاثر و مصاحب تقوه را دیدن جبین بی چین او از آئینه چینی نظر فع میکرد علاج یرقان ترش روی مریض را بشیرینی زبانی اصلاح کرده طرح سکنجبین ساده میریخت و بوقت تدبیر خفقان خون کرده بیمار را بشهد لطف جوشانده ترکیب دوا را المسک می انگیخت محمود اگر حب السلاطین از دست او میخورد از محمود دانه خال ایاز دست می شست و ترلینوا اگر علاج سودای نمود بدارالشفای او میکرد از سطانوطب یوسفی پرهیزی جست یوست زمین را بماء الاصول نمرح اشجار دفع میکردد مراحت دار الشربت. خوا که شیرینی اثمار نفع میدانست تکیه جو خوش حسن خلق که نام مزاج جز در کتب طب نخوانده نه تفرق انصال دنیا را تولد صاحب رشته ترزانده القصه در عهد آن مبارک دست که از دستش چوب خورد کم از چوب چینی نبود شهزاده که نگاه چشم بیمارش شوخی نفس خزاله داشت بدرد چشم مبتلا شد از علاج حکیم مسطور را که بجذب نسخه صحت قانون خود شفای نتیجی راستقیم میدانست طلبید دوای سریع الاثر در خواست کرد حذاقت طبیبه فرمود که قدری صندل سرخ ترا از دم الاخوین مانند حنا بر سر انگشت باضماد باید کرد که همین نقطه شفای عاجل چشم خود معاینه گردد خواجه سر از انگشت پنهانی برید و نشع چشم بادای بضماد صندلی بر پا مستبعد دیده گفت انگشت پا را با چشم چه نسبت حکیم تحت قطعی مد نظر داشته فرمود همان نسبت که خطیب را با سخندان است.

لطیفه مولانا رحامی بملا مزید طلبا اشتوا روزی مولانا عبد الرحمن جامی و میر علی شیر مجموعه اخلاق حسن سلطان حسین میرزا نشسته بودند که قاضی ملا مزید نام آمد ثلاثی مجرد مجلس را رباعی مزید فیه ساخت سلطان حسین نام یزید عنید بر زبان آورده در باب منع و جواز لعن او سایل شد ملا مزید که خود را چون آفرین مصرعه رباعی بر یاران فایق میشمرد سبقت کرده گفت که بر طبق الایمان لا یزید ولا ینقص اباحت لعن او چگونه صورت بند د صوفی مشرب نام زود باخود میگویم صد لعن بر یزید و صد دیگر بر مزید شاعری نامه گفتار شاعری ربیع خلیفه بغداد قصیده برده صله آنجا مه از حریر کهنه یافت تار و پود آن آنجو به فرنگ مانند انفاس اهل ذکر بنقش کلمه لا اله الا الله مطرز گشته از دیبای مصری چین باج میگرفت و طراز آن تعصب مصری شکر رنگ بر بان حاشیه قدیم شرح دقایق نوشته باز از مشجر خطائی می شکست شاعر آنجو نقش را که پوشیدنی نبود از روی ادب چون غلاف کعبه پوشیده حجری وار لطیفه انشا کرده ام بافنده این شعر مندرس که بموزن بیت العنکبوت است همانا از اهل کتاب زمان جاهلیت بوده باشد والا بر این بردیمنی بهم خاتم الانبیاء یعنی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم منقش نگاه شد.

آسان فارسی عبد الملک ابن عمیر که از بزرگان کوفه است گوید که در آن وقت که عمرو ابن هبیره حاکم و والی کوفه بود مقرر کرده بود که هر شب ده کس از اکابر و مشاهیران کوفه نزد او آیند تا با آنها مصاحبت و منادمت نماید یک شب نزد او جمع بودیم گفت امشب باید هر یک از شما حکایتی بگوید. من گفتم خدا امیر را عزت دهد حکایت راست می باید یا دروغ. و سخن حق می باید یا باطل گفت راست باشد دروغ فروغی ندهد تا حق بود باطل را از بود قبول عاطل ماند گفتم امراء القیس ابن حجر الکندی سوگند خورده بود که هیچ زنی را در حباله نکاح خویش نیارد تا از وی نپرسد که هشت و چهار و دو چه چیز است و جواب نشنود. هر کسی چیزی میگفت و او نمی پسندید و عزیمت مواصلت فسخ می کرد تا یک شب برای سیر فت مردی را دید که دختر ک خورد سالی با خود دارد که حسن و جمال و ملاحت بحد کمال است امراء القیس را از جمال و ظرافت و نزاکت و ملاحت او خوش آمد از آن دختر پرسید که هشت و چهار و دو چه باشد دختر گفت هشت پستانهای ماده سگان و چهار پستان های اشتران و دو پستانهای زنان امراء القیس چون جواب مطابق سوال شنید او را از پدرش خواستگاری کرد. پدر دختر امراء القیس را اجابت کرد. دختر را با او عقد بست دختر بوقت عقد چند شرط کرد اول آنکه برای مهریه صد شتر و دو کنیز و ده غلام و سه اسب بدهد و در زفت زفاف سه سوال او را جواب گوید امراء القیس آن جمله را قبول کرد بعد از چندی امراء القیس یک مشک روغن و یک مشک عسل و پارچه و دوخته بغلام خود داده نزد دختر فرستاد غلام چون قدری طی مسافت کرد بسر چاهی رسید جمعی از اعراب را بر سر چاه مجتمع دید آن پارچه را بپوشید و مشک را باز نموده از هر یک قدری روغن و عسل گرفت و آن جماعت را دعوت نمود نقصان فاحش در مشکها پدید آمد و عقب پارچه هم بشاخه درخت خاری گرفته درید بعد از آن کیفیات بقبیله دختر رفت و آن امانتهای دست خورده را با او رساند از دختر پرسید که پدر و مادر و برادرت یکجا رفته اند گفت پدرم رفته است که دوری را نزدیک گرداند و نزدیکی را دور کند و مادرم رفته است تا یکی را دو کند و برادرم آفتاب نگاه میدارد اما آسمان شما شگافته است و در چشمهای شما آب کم شده غلام باز گشت و نزد امراء القیس آمد و آن کلمات را چنان که شنیده بود بادی حکایت کرد امراء القیس گفت اما آنکه گفته است که پدرم رفته تا دوری را نزدیک گرداند و نزدیکی را دور کند رفته است که با قومی عهد و پیمان کند تا با قبیله دیگر مخالفت کند و آنکه گفته مادرم یکی را دو کند مادرش برای زاییدن زنی رفته است تا سر آن زن از بدن دو شود اما آنکه برادرش آفتاب نگاه دارد آنست که برای چرانیدن گوسفند رفته است و وقت غروب بخانه مراجعت کند اما آنکه گفته آسمان شما شکافته است مرادش این است که پارچه که آورده اند دریده است و آنکه گفته در چشمهای شما آب کم است اشاره باین معنی است که در مشک روغن و عسل نقصان پدید آمده است باز گو که موجب دریدن پارچه

نقصان اشکمها چیست غلام گفت برکنار چاهی نزدیک قبیله از عرب فرود آمدم از نسیم پرسیدند گفتم عموزاده امرء القیس جوانانی سخن برزبان من رفت روانه شدیم ... در من پستی بینند و اسب با تنگ ... تو شوم باین سبب جامه پوشیدم و آنها را قیافت نموده ازین جهت نقصان در شکمها از شدن آن جامه بشاخ درختی گرفت وقدری درید امرء القیس گفت خوب کردی دعوت آن کرد که بقبیله دختر رود تا زفاف کند لوازم عروسی فراهم نمود و صد شتر و یک غلام با دیگر اسباب برداشت و روی براه آورد در بین راه بچاهی رسید فرود آمد غلام برای آب دادن شتر با مشغول آب کشی شد چون شتر بسیار بودند عاجز گشت امرء القیس برای اعانت او برخاست و خود مشغول آب کشیدن شد غلام را خباثت باعث آمد که حالت غفلت او را غنیمت دانست و احسان او را بطغیان مقابله کرد دستی بپشت او زده بچاهش انداخت و شتر و اسبابها را برداشته بطرف قبیله دختر روان شد چون نزدیک قبیله دختر رسید جامه هائی که امرء القیس برای خود مهیا کرده بود که در شب زفاف پوشد پوشید و نزدیک قبیله دختر فرود آمد و خود را امرء القیس معرفی نمود و برای پدر دختر خبر فرستاد که برای زفاف آمده ام دختر چون او را دید بشک افتاد که آیا امرء القیس است یا دیگری امر بضیافت او نمود و شتری ذبح نموده از روده و شکمبه او طعامی ترتیب دادند و نزد او بردند بخورد و هیچ اعتراض نکرد دختر قدری شیر ترش برای او فرستاد بیاشامید و هیچ نگفت دختر گفت بهاجائی که شتر ذبح نموده اند و خون و پلیدی او ریخته است رخت خواب بگسترند تا بخوابد چنان کردند که او گفت غلام بخفت و هیچ نگفت چون روز دیگر شد دختر گفت شرط آن بود که از شوهر خود سه سوال کنم اگر جواب درست گوید فبها والا آنچه لایق باشد بعد از آن بجای آرم غلام گفت بپرس هرچه ترا می باید دختر گفت خفتن مهای زیرین و زبرین از جهت چیست غلام گفت از آنکه بر لب تو بوسه خواهم داد دختر گفت پهلوی راست و چیست را اختلاج از بهر چیست غلام گفت از آنکه ترا در کنار خواهم گرفت دختر گفت سبب اختلاج و طپیدن ران بایست از چه جهت است غلام گفت از آنکه ترا بر ران خواهم نشانید آن دختر چون اینگونه جوابها شنید بفرمود که بگیرید او را و ببندید که بنده است و امارت حریت و آزادگی در اقوال و فعل او ظاهر نیست پس از آن غلام را بگرفتند و مقید گردانیدند و جمعی از کاروان بدان چاه رسیدند که امرء القیس در آن بود او را از چاه خلاصی دادند اقبال خود رفت و صد شتر دیگر با لوازمات برداشته متوجه قبیله دختر گردید چون بقبیله رسید برای دختر خبر فرستاد که شوهرت آمده است دختر یقین نکرد و گفت شتری ذبح کردند و از روده شکمبه او طعامی ساختند و نزد او فرستاد امرء القیس دست بدان طعام دراز نکرد و گفت از کوهان و پشت بازو و جگر آن طعامی بسازید و بیاورید دختر گفت نزدیک خون و پلیدی بسترش اندازید تا بنشیند امرء القیس از نشستن در آن موضع امتناع نمود و گفت بر آن تپه ریگ سرخ که بلندترین مواضع است خیمه بزنید که جایگاه من آنجاست دختر فرمود تا قدحی شیر ترش بروی عرضه کردند امرء القیس از دست آورنده گرفت و گفت شیر تازه بدوشید و بیاورید بعد از آن دختر نزد او کسی فرستاد گفت جواب مسائلی که در ضمن عقد شرط شد بفرمائی. گفت تشریف سوال ارزانی باید داشت تا خدمت جواب بجای آورده شود او هم آن سوالها را که از آن غلام نموده بود اعاده کرد گفت اختلاج لبهایت از چیست گفت از شرب مشعشات گفت جستن پهلوهایت را سبب چیست گفت پوشیدن بردیمانی و حله های رومی و اطلسهای مغربی. دختر گفت اختلاج رانهایت را چه سبب است گفت از نشستن بر مرکبان راهوار و تازیان خوش رفتار دختر چون این جوابها بشنید گفت الحق این شوهر من است در اعزاز و اکرام او مبالغه نمائید و او بنده را بفرمود که تا بقتل رسانند و امرء القیس بعروسی و زفاف مشغول گشت ابن هبیره حاکم کوفه چون این حکایت بشنید گفت الاغلب بر این حکایت اکتفا کنیم که هیچ حکایتی پس از آن لطف ندید و بفرمود تا مراسله بجائزه دادند.

فارسی در هندوستان

(از آقای سید محمد علی داعی الاسلام سابق پروفسور نظام کالج و مولف فرهنگ نظام دام ظله.)

ربط سیاسی و فرهنگی میان ایران و هندوستان از جهت اتصال دو سرحد در اعصار پیش از اسلام هم بود. در قرن ششم میلادی برزویه طبیب خسرو انوشیروان نسخه کلیله و دمنه را از هند به ایران برد و در زبان فارسی آن زمان که پهلوی بود ترجمه نمود. بازی شطرنج هم همانوقت از هندوستان بدربار ایران رسید. در زمان خسرو پرویز که نوه انوشیروان بود مراسلات و مناسبات و تبادل تحف میان پولکیسن شاه دکن و شاه ایران در جریان بود. در یکی از غارهای اجنتا تصویر مجلسی است که در آن سفیر شاه دکن تحف هند را به خسرو پرویز که با شیرین ملکه اش نشسته است تقدیم میکند. آمدن زبان فارسی بهندوستان در آخر قرن اول هجری واقع شد که محمد بن قاسم برادرزاده حجاج ابن یوسف ثقفی که آنوقت از طرف خلافت امویه نائب السلطنه عراق و ایران بود سند را تا کشمیر فتح کرد و مسلمانان عرب و ایرانی ولایات مفتوحه را استعمار کردند. این دفعه اول بود که فارسی وارد در ولایت سند هندوستان شد. تا اواسط قرن چهارم هجری تاریخ تحلیلی از فارسی هندوستان نمیدهد و تالیفی از آن زمان بدست نیست. در اواسط قرن چهارم که سبکتگین غزنوی پادشاه ایران پنجاب را فتح کرد مسلمانهای مشرق ایران با زبان فارسی خود در هند مسکن گرفته و از آن وقت تاکنون زبان فارسی در هند هست و جلوه های درخشان علمی بظهور رسانید. هرقدر فتوحات اسلامی در هند انتشار می یافت فارسی هم بر وسعت خود میافزود تا اینکه زبان عام تمام هندوستان گردید که اگر یک هندوی پنجاب با یک هندوی دکن گفتگو میپرداخت واسطه تفهیم فارسی بود. تکلم ملیتهای هند هم تا قرن دوازدهم هجری فارسی بوده و زبان دربار و علم تمام هندوستان هم فارسی بوده. در نتیجه مواد علمی و ادبی و تاریخی بسیار در هندوستان بوجود آمد که همه در فارسی نوشته شد. شعرای فارسی هندوستان نابغه های قابل قدر اند. امیر خسرو که سعدی هند است معاصر با سعدی ایران بوده حسن دهلوی که همپایه حافظ ایرانی در هندوستان است قریب یک قرن پیش از حافظ ایران دنیا را منور کرد. در قرن دوازدهم هجری که قوت سلطنت اسلامیه هند رو بزوال نهاد زبانی جدید مرکب از فارسی و هندی بها شا بنام اردو (هندوستانی) وجود یافت که در آن افعال و بعضی از حروف هندی است و عموم اسما فارسی است. زبان فارسی در هندوستان نشان فتح و عزت و حکومت مسلمانان بوده و زبان اردو علامت شکست و ذلت مسلمانان است. اما دانایان این ملک این نکته را در یافتند که فارسی قبال عزت و علم مسلمانان ده قرن است و نباید گذاشت بکلی از هند برود اما چه باید با اردو با قوت دو دست و ترقی دادن آن قهراً نظر را از فارسی منصرف کرد ممکن است این زبان فاتح اجدادی بکلی از اذهان هندی فراموش شود و این همه مواد ادبی و علمی که در کتابخانه های هندوستان هست خوراک کرم و موریانه شود. از قرن دوازدهم هجری مسلمانان هند تکلم در فارسی را ترک کردند یک قرن بعد فرنگی

تاریخ اور تخلص

از مولوی سید نصیر الدین حیدر آصفی مرحوم

شروع اعتبار سے تاریخ ایک مفید و قابل قدر فن ہے۔ عشرت و ملال۔ ولادت و ممات۔ کتابت خطب۔ اشاعت کتب۔ فصل و جدائی۔ وصل و کدخدائی۔ تعمیر مکان و دیگر امور صنعتی و تجارتی۔ علاجی و سرداری۔ لطائف محبت۔ کوائف رقابت غرض ہر قابل ذکر امر یادگار واقعہ کے سنین و تاریخ بذریعہ اعداد ابجد محفوظ کئے جاتے ہیں۔ ویسا چاہیے بھی کہ یہ آسان۔ مقبول عام اور کار آمد علمی صنعت ہے۔

تاریخ اور تخلص

کسی شاعر کو دیوان یا نو کا جی کی تاریخ تصنیف یا تاریخ انطباع نہیں سوجھتی جو شاعری کی تو یہ تو غیر گو بیچارے شاعر سے بہت ہے۔ اتفاقی امر ہے شاعری کے دیباچہ تخلص رکھنے کی تاریخ بھی بن جاتی ہو۔

۱۱۶۷ھ میں حسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنے شاگرد منشی لچھمی نرائن (شفیق) مولف تذکرہ شام غریباں و مآثر حیدری و بساط الغنائم و مآثر آصفی و مراۃ الہند و نگارستان و چمنستان شعرا و تذکرہ گل رعنا وغیرہ کا تخلص "صاحب" تخلص بدلدیا و شفیق تخلص عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ میرزا محمد علی صاحب فارسی میں ایک مشہور شاعر گذرے ہیں تو وارد اچھا نہیں۔ ورنہ استاد شفیق کی رائے صائب تھی۔ لچھمی نرائن نے "صاحب" کو "شفیق" سے بدل دیا اور اس یادگار میں یہ تاریخ کہی[۵]

بقول حضرت فیض بخش آزاد   گردید مرا تخلص انعام
گفتم تاریخ این عنایت   امداد شفیق شد مرا نام

۱۱۶۷ھ   تاریخ : امداد شفیق شد مرا نام

لچھمی نرائن جی نے آخر میں بھی اپنی حد تخلص کی تاریخ "شفیق نو" نکالی ہے۔

تاریخی تخلص

تخلص کی یادگار میں کسی جملہ یا مصرع سے تاریخ نکالنا ایجاد بندہ ہے۔ ان کے طول عمل کا سمجھا اور صرف لفظ تخلص ہی سے تاریخ تخلص نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ واقفان "فن عمل" نے اس صنعت میں اپنی جدت طبع دکھا کر ایک لطیف صنعت سے اہل سخن کو آشنا کیا ہے۔

منشی فدا علی صاحب باشندہ مرادآباد (متولد در ۱۲۸۱ھ) کے حالات میں اپنے تذکرہ میں رقمطراز ہیں کہ۔

"لفظ فارغ سے (۱۲۸۱) نکلتے ہیں اور یہی سال
آغاز شعر گوئی ہے"[۱]

قدیم طرز شاعری کے مروج کرنیوالے حضرت ناسخ نے اپنے ایک عزیز دوست کے فرزند مولوی محمد عظیم اللہ صاحب کو ۱۲۵۰ھ میں بیادگار تلمذ تاریخی تخلص "تشنہ" عنایت کیا تھا جس سے تشنہ شاگردی برآمد ہوتا ہے۔

عہد مغفرت مآب نواب آصف جاہ اول میں ایک سید صاحب بلخ سے دیدرآباد آئے حضور آصف جاہ نے منصب النسب سے سرفراز فرمایا اور اپنی مصاحبت کی عزت عطا فرمائی انکے فرزند نواب مبارز جنگ حیدرآباد سے میرزا نسبتہ نواب محمد علی خان بہادر والاجاہ کی خدمت میں مدراس پہنچے اور ملازم ہوئے پھر رفتہ رفتہ مدار المہام بن گئے۔ مدراس میں ایک فرزند ۱۲۰۳ھ میں تولد ہوا جس کا نام میر مبارک اللہ اور تخلص راغب ہے[۱]

چنانچہ آپکی سنہ ولادت یہی ہے جو بالاختصار درج ہے۔

"میر مبارک اللہ خان راغب"
"در سنہ ثلث و ثلثین و الف یا"
"بعرصہ وجود گذاشت"[۲]

صاحب تذکرہ شعرائے دکن و مولف تذکرہ صبح گلشن سے جو چیز فرو گذاشت ہو گئی تھی اس کو سید مرتضی بینش نے منظر عام پر لاکر اپنی نکتہ رسی و دقیقہ سنجی کا ثبوت دیا ہے اور بتادیا ہے کہ تخلص ہی تاریخی ہے وہ لکھتے ہیں کہ۔

راغب   تخلص خود کرا اختصاص نمود
بہاں مادۂ تاریخ ولادت با سعادت اوست[۳]

محمد طاہر غنی کشمیری کی ولادت سری نگر کے قریب بمقام عالی کدل ۱۰۴۰ھ میں ہوئی تھی یہ کشمیر کے مشہور اور مایہ ناز شاعر ہوئے ہیں جن کی تعریف میں سر اقبال کہتے ہیں۔[۴]

غنی آں سخنگوئے بلبل صفیر   نوا سنج کشمیر مینو نظیر

سرخوش نے اپنے تذکرہ میں تحریر کیا ہے کہ[۵]
غنی نے بیس سال کی عمر میں شاعری شروع کی اور تخلص سے اس کی تاریخ شعر گوئی ۱۰۶۰ھ برآمد ہوتی ہے۔

تاریخ بہ تخلص و اسم

کسی واقعہ کی تاریخ اگر شاعر کے نام اور تخلص کے ملجانے سے نکلتی ہو تو یہ کس قدر لطیف و عجیب امر ہوگا۔ اگرچہ اس صنعت میں تاریخ ولادت اختیاری ہے کہ نام کے بعد جس قدر اعداد کی کمی دیکھی اتنے ہی اعداد کے کسی موزوں لفظ کو تخلص ٹھرا لیا۔ مثلاً۔

۱۱۸۸ھ میں بمقام مدراس ایک شخص "معصوم خاں" کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ "محمد خیر الدین" نام رکھا۔ محمد خیر الدین نے اپنے والد کے سایۂ عاطفت میں پرورش پاکر اور کتب معقولات و منقولات سے فراغ حاصل کرکے شاعری کی طرف بھی توجہ کی مولانا باقر آگاہ[۵] کی شاگردی اختیار کی۔ محمد خیر الدین کے (۷۹۹) عدد ہوتے ہیں انھوں نے اپنا تخلص فائق رکھ لیا۔

سید مرتضی بینش تحریر کرتے ہیں۔

"در تاریخ تولدش از   محمد خیر الدین فائق که"
"نام و تخلص اوست بر می   آید۔"[۶]

ایسی بہت سی تاریخیں اب بھی نکالی جاسکتی ہیں اور آیندہ بھی نکالی جاسکینگی لیکن تخلص رکھ لینے کے بعد آیندہ کسی واقعہ کا پیش آنا اور تخلص و اسم سے تاریخ کا برابر ہونا اختیاری نہیں ہے۔ اور جب کوئی تاریخ ایسی نکل آتی ہے تو استعجاب و تحیر کی کوئی انتہا نہیں ہوتی طبیعت بیحد مسرور و محظوظ ہوتی ہے۔

(۱) میرزا عطا بیگ متخلص بہ ضیا متولد ۷ شوال ۱۱۳۳ھ بمقام برہانپور جو اردو میں سراج اورنگ آبادی[۸] اور فارسی میں حسان الہند آزاد بلگرامی کے شاگرد تھے ۱۱۷۹ھ نواب میر حامد خاں المخاطب بہ نواب رسلان جنگ بہادر (برادر نواب میر موسی خاں احتشام جنگ رکن الدولہ بہادر دیوان دکن) کے ملازم ہوئے اور بعد ملازمت کچھ عرصہ تک اورنگ آباد ہی میں اقامت پذیر رہے۔   باقی آیندہ

سہ مرحوم آصفی یہ مضمون خزینہ کرنے کیلئے لکھے تھے لیکن مدت تک خزینہ میں شایع کرنا منظور نہ تھا۔ اب انتخاب میں ہدیہ ناظرین ہے۔ [۱] رسالہ مجلہ عثمانیہ ج ۲ نمبر ۳ [۲] چمنستان شعرا ص ۲۹۵ مطبوعہ مطبع انجمن ترقی اردو۔ [۳] تذکرہ آثار الشعرا ص ۱۶۳

[۱] تذکرہ شعرائے دکن حصہ اول ص ۲۸۱ [۲] صبح گلشن ص ۱۸۱ [۳] کتاب اشارات بینش ص ۸۷ [۴] فہرست کتبخانہ آصفیہ فن تذکرہ [۵] بیام مشرق ص ۱۰۰ [۶] حالات کے لئے دیکھو۔ مرآۃ الخیال۔ تاریخ حسن۔ دیوان غنی۔ تذکرہ حسینی۔ وغیرہ۔ [۷] کلمات الشعرا [۸] کتبخانہ جاوید جلد اول کے ذریعہ آگاہ سے آگاہ ہوسکتے ہیں۔ [۹] اشارات بینش ص ۱۲۱

استرداد برار کا مطالبہ معاہدات کی روشنی میں

مجلس اتحاد المسلمین بنسی لال پیٹھ سکندرآباد کے جلسہ میں مولانا رشید ترابی کی صدارتی تقریر کا خلاصہ

دکن کی سرزمین مغلیہ عہد سے بہت قبل اسلامی تمدن کا مرکز بن چکی تھی۔ بیجاپور گولکنڈہ۔ بیدر برار اور احمدنگر پر علی الترتیب۔ عادل شاہی۔ قطب شاہی بریدشاہی عماد شاہی اور نظام شاہی سلطنتیں قائم تھیں شہنشاہ اکبر نے یہاں کی مسلم ریاستوں کو اپنا باج گذار بنانا چاہا اور انکے انکار پر مرزا مراد دکن کی فتح کے لئے بھیجے گئے جو ناکام رہے اور یہیں اپنی جان گنوادی۔ اورنگ زیب نے جنوبی ہندوستان کی فتوحات کے بعد ان ریاستوں پر قبضہ پایا اور پھر دکن۔ کرناٹک۔ کار ومنڈل کی صوبہ داری جو فرانس۔ پرشیا اور آسٹریا سے زیادہ وسیع علاقہ تھا آصف جاہ کے سپرد ہوئی جن کو دکن سب سے زیادہ عزیز تھا جو اہل دکن کی اصلاح وفلاح میں ہمیشہ مصروف تھے زمانہ منقلب ہوا اور ارشادِ شاہانہ کی روشنی میں جب بابر و تیمور کی نسل نے وفاداروں کی قدر نہ کی تو آصف جاہ نے دکن کی خود مختاری کا اعلان کر دیا اور سنہ ۱۷۲۴ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک حکومت کی اور اپنی وسیع سلطنت کو اپنے دوسرے فرزند ناصر جنگ کے حوالے کر گئے۔ یہی وہ وقت تھا جب کہ برطانیہ اور فرانس کی جنگ یورپ سے نکل کر ہندوستان کے ساحل پر شروع ہوئی اور فرانسیسیوں نے انگریزوں سے مدراس کو چھین لیا اور وہ اپنا حلقہ اقتدار بہرصورت آگے بڑھانا چاہتے تھے۔۔۔ اقوام یورپ کی نگاہیں تمام تر دکن پر تھیں اور سنہ ۱۷۶۳ء میں دکن کا موقف اتنا مضبوط تھا کہ معاہدہ پیرس کی گیارہویں شرط کی رو سے (جو برطانیہ اور فرانس کے درمیان طے پایا تھا) نظام دکن کو ایک آزاد کامل الاقتدار بادشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ برطانیہ اور فرانس کی دوسری جنگ کے موقع پر سنہ ۱۷۶۶ء میں نظام علی خاں آصف جاہ ثانی نے انگریزوں کی خواہش پر شمالی سرکار جس کا زرخیز ترین علاقہ آئرلینڈ سے زیادہ وسیع تھا۔ فرانسیسیوں سے واپس لیکر انگریزوں کے حوالے کر دیا جسپر انگریزوں نے نو ہزار پونڈ سالانہ کے کرایہ کا پیش کش کیا لیکن نظام دکن نے مسترد کر دیا ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس رقم کے بدلے یہ وعدہ کیا کہ وہ ایک ایسی فوج ہز ہائینس کی حکومت کے لئے مہیا رکھیں گے جو بوقت ضرورت اور حسب طلب کام آئے۔ غرض یہی تھی ابتدا اس حیدرآباد کنٹنجنٹ کی جس کے نام سے آگے چل کر بڑے بڑے جال بچھائے گئے۔ کامل اکیس سال گذر گئے اور حیدرآباد کو کبھی اس فوج کی امداد کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور نہ اس عرصہ میں انگریزوں نے شمالی سرکار کی کرایہ کی رقم کبھی پابندی سے ادا کی اور سنہ ۱۷۸۹ء تک انگریزوں کے ذمہ ایک بہت بڑا بقیہ نظام دکن کا واجب الادا ہوگیا۔ میسور میں ابھی کے دوسرے سال ہی ٹیپو سلطان نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور جب کمپنی کی تباہی بالکل یقینی تھی لارڈ کارنوالس نے آصف جاہ سے یہ عہد کیا کہ بقایا رقم فوری ادا کر دیجائیگی اور سب سی دیاری فورس بروقت سرکار نظام کی مدد کے لئے موجود رہیگا۔ ٹیپو سلطان کے مقابل میں سرکار نظام نے انگریزوں کی مدد کی۔ جنگ جیتی گئی اور نظام دکن نے اپنا سارا خزانہ صرف کر دیا۔

ٹیپو سلطان نے دوسری جنگ کی تیاری اس نیت سے کی کہ انگریزوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اور لارڈ کلائیو گورنر مدراس نے گورنر جنرل کو آگاہ کر دیا کہ انگریز تباہی تک پہونچ چکے ہیں ان کا اعتماد جا چکا ہے اور کمپنی کا خزانہ بالکل خالی ہے۔ پھر اس تباہی کے موقع پر سرکار نظام سے مدد چاہی گئی اور انھوں نے پوری قوت سے امداد دی جبکہ مرہٹوں نے مدد سے انکار کر دیا۔ نظام دکن کی یہ امداد انگریزوں کی وہ سرپرستی تھی جس سے ان کا اقتدار باقی رہا۔ تاریخ اس احسان کو نہیں بھلا سکتی کہ نظام دکن کے فرانسیسی فوجوں کو ایسے نازک موقع پر صرف اس لئے باہر نکال دیا کہ یہ انگریزوں کی حیات وموت کا مسئلہ تھا اور اس کا خطرہ لاحق تھا کہ کہیں یہ فوجیں ٹیپو سلطان کا ساتھ نہ دیدیں جنگ ختم ہوئی ٹیپو سلطان نے نہایت دلیری سے جنگ کرتے ہوئے جان دیدی۔ اور آصف جاہ کی تلوار نے ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ انگریزوں کے حق میں سنادیا اور لارڈ ولزلی کو یہ لکھنا پڑا کہ سنہ ۱۷۹۸ء کا نظام دکن سے معاہدہ ہندوستان میں انگریزوں کی کامیابی کا واحد راز ہے لیکن میسور کی جیتی ہوئی جنگ سے نظام کو کوئی حصہ نہ ملا معاہدہ بعدیہ جبکہ وہ فوجیں جو نظام دکن کی حفاظت اور ریاست کی بقا کے لئے معین تھیں اگرچہ حیدرآباد ہی میں ہیں مگر ہر ضرورت پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ فوجیں حیدرآباد سے پانچ ہزار میل دور ہیں اور جن کے سالانہ اخراجات کے لئے حیدرآباد کی پوری مالگذاری ادا کر دی جاتی تھی لیکن تا بہ سنہ ۱۸۵۳ء تک مسلسل ادا کرنے کے باوجود پچاس لاکھ کی رقم حیدرآباد کے ذمہ واجب الادا بتلائی گئی جس کے لئے نظام دکن کو مرعوب کر کے اور اپنے اقتدار کا خوف دلاکر فوجوں کی آمد کا اعلان کرتے ہوئے شاہی زیورات کے رہن رکھ دیئے جانے کے باوجود برار کے زرخیز ترین علاقوں کو انتہائی مجبوری کے عالم میں انگریزوں کے حوالے کر دینا پڑا۔ وہ بھی اس وقت جبکہ رزیڈنٹ نے اس بات کا یقین دلایا کہ یہ برار کی کفالت صرف اس عرصہ تک کے لئے ہے جس عرصہ تک نظام دکن کو ان فوجوں کی ضرورت رہے۔ چار برس اور گذر رہے ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرز عمل نے ہندوستانیوں کو سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی پر مجبور کر دیا۔ اور ایسے وقت پر جب کہ انگریزی اقتدار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہونے کو تھا سرکار نظام نے اپنا سب کچھ دے کر اس اقتدار کی حفاظت کی جس کو جون سنہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستانی یونین کے حوالے کرنے کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

استرداد برار کے جائز مطالبہ پر "یار وفادار برطانیہ" کے لئے جس سیاست کو کام میں لایا گیا اس کو سنہ ۱۸۸۱ء ختم جولائی کے اسٹیٹس مین (لندن) نے ایک شرمناک کہانی بتلایا ہے۔ دیکھئے اس کا انجام کیا ہو۔

[illegible]

[illegible]

انکشافات عصریہ

سائنس دنیا کو کہاں لیجا رہی ہے

کل خانگی امور مشینوں کے ذریعہ سے — مستقبل کی ایک لاجواب جھلک

حال ہی میں ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے جو بنکوں کے چھ کلرکوں کا کام دے سکتی ہے، چنانچہ بنکوں کی بہت سی انجمنوں نے اس عجیب و غریب مشین کو اپنے اپنے بنکوں میں استعمال کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ تمدن کی یہ ترقیاں آخر کہاں جاکر رکینگی؟ مشینوں کلوں کی اس حیرت انگیز بہار سے آخرکار کیا نتیجہ نکلنے والا ہے کیا تمام دنیا اب مشینوں کا ایک مستقل مجموعہ بنکر رہ جائے گی جہاں بچے کو تعلیم دینے سے لیکر حکومتوں اور کاروبار کے انتظامات تک مشینوں ہی کے ذریعہ انجام پایا کریں گے؟!

انسان کی قربانی

دفعتاً دنیا میں مشینیں اس قدر سرعت کے ساتھ پھیل گئی ہیں گویا کہ رکی ہوئی ایک رو تھی جو نہایت تندی کے ساتھ ایک سیلاب کی طرح بڑھ آئی ہے۔ خون کی ندیوں اور آنسوؤں سے لبریز ہوتی ہیں۔ اس سیلاب نے انسانیت کی قربانی لی ہے۔ نیچر کے دلچسپ و دلفریب مناظر کو بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ دیہات کے خوشنما مناظر اور تازہ ہوا کو دھوئیں اور شہر کی کالونیں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اونچی اونچی بلڈنگوں کے فلک بوس رودکشوں نے ہمارے آبا و اجداد کے دلکش خطہ کو برباد کردیا ہے۔ انسان نے مشینوں کو اپنے آرام کے لئے پیدا کیا لیکن اس نے جو قیمت ادا کی وہ بہت گراں تھی! اقوام کے فاقے مرنے اور ممالک میں لرزہ خیز بیکاری انسانیت کی ہوا کا، قربانیاں ہیں جو دن رات مہیب اور عفریت پیکر مشینوں اور کلوں پر چڑھائی جارہی ہیں۔

مشینیں ہمیں کپڑا دیتی ہیں، غذا دیتی ہیں دنیا کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک گفتگو کا سلسلہ ملادیا ہے۔ رات کی تاریکی کو روز روشن کردیا۔ سفر کو جلدی اور محفوظ طریقے سے انجام دینے کا راستہ نکالدیا ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں جو مشینوں سے حاصل ہورہے ہیں لیکن نقصانات کا دائرہ وسیع تر ہے۔ سائنس کی تازہ ترین کارنامیاں ملاحظہ ہوں:-

طلسمی پلنگ

خانگی امور کی محنتوں کو کم سے کم ترکرنے کی روزانہ کوششیں کی جارہی ہیں اور آئے دن ایک نہ ایک نت نئی ایجاد عمل میں آتی ہے ترقی کی اس رفتار سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب جرابوں کی مرمت سے لیکر کھانا پکانے اور کھلانے حتیٰ کہ خود کھانے تک کے لئے مشینوں کا استعمال ہوا کرے گا چنانچہ طلسمی پلنگ تیار ہوگئے ہیں۔

ہمارے باپ دادا جیسے پلنگوں پر سویا کرتے تھے وہ موجودہ زمانہ کا انسان استعمال کرنے سے شرماتا ہے اس لئے برقی قوت کے استعمال سے نادر پلنگ تیار کر لئے گئے ہیں۔ ان پلنگوں کی ساخت بھی عجیب ہوا کرے گی۔ ہمارے پیشرؤں کے پلنگ اور بستر پر روئی یا اسپرنگ کے گدوں سے بنائے جاتے تھے اب ریشم کے مضبوط قسم کے رنگ برنگ کے گدوں سے ان کی تشکیل ہوا کرے گی یہ گدے ہوا کے دباؤ سے دبا کر تیار کرائے جائیں گے ان میں عجیب "خواب آور" لچک ہوا کرے گی۔ ان پر اوڑھنے کے لئے کسی چادر یا کمبل کی ضرورت نہیں پڑے۔ رنگی بلکہ ریشم کا ایک بہت ہلکا کپڑا ہوگا جو پروں کی مانند ہلکا پھلکا ہوگا مگر چند کمبلوں کی جگہ گرمی پہنچائے گا گدگدا ہوگا آج کل مصنوعی ریشم تیار کیا جارہا ہے اگر انسان اس سلسلہ میں ایجادات کرتا رہا تو بستر کے تمام سامان کو اس قدر نازک تیار کیا جایا کریگا کہ بستر کو ایک معمولی لفافہ کی مانند موڑ دیا جائے۔ ان بستروں کو حسب وقت ضرورت ہوا کرنگی فوراً اس ہوا کے ذریعہ جو گدوں میں ہوا کرے گی پھیلایا جاسکیگا۔ بستر کے لئے پھر پلنگ کی ضرورت بھی نہ رہیگی کیوں کہ بستر کے گدوں ہی میں ایسے پائے بھی ہوا کریں گے جو بستر کے پھولنے کے ساتھ ساتھ خود بخود جوں جایا کریں گے۔ موسم سرما میں کپڑوں کو گرم کرنے کے لئے جس طرح برقی تار پوشیدہ طور پر استعمال ہوا کریں گے۔ خواب کے کرہ میں بستر کے قریب ہی دیوار پر بٹن اور ڈائیل (گھڑی) لگی ہوا کرے گی۔ جس طرح ہم خود بخود ٹیلیفون کا نمبر ملایا کرتے ہیں اسی طرح صبح کو بیگم صاحبہ بھی اپنے ناشتہ کے لئے صرف ڈائیل گھمانے کی تکلیف کیا کریں گی۔ ڈائیل پر نمبروں کی بجائے اس قسم کے الفاظ "گوشت" "انڈے" "چائے" "قہوہ" وغیرہ لکھے ہوا کریں گے پس جب ان میں سے کسی چیز کے لئے ڈائیل گھمایا جائیگا فوراً برقی رو اور برقی کارندے (مشین) یعنی پرزے متحرک ہوجایا کریں گے نیچے باورچی خانہ میں برقی مطبخ کا بٹن خود بخود دب جائے گا جس سے ایک مشین انڈے توڑکر کڑھائی میں ڈال دے گی، دوسری مشین گوشت بھوننے میں لگ جائیگی اور ایک درجہ حرارت بتانے والا آلہ جس وقت ضرورت ہوا کرے گی اس وقت گھی بھی خود بخود ڈالدیا کرے گا اور درجہ حرارت بھی موزوں کرتا رہیگا کھانا پکتے ہی بٹن کردے گا اسی طرح برقی آلے اور پرزے چائے کی کیتلی، قہوہ دودھ اُبالنے کے کام کرتے رہیں گے پھر یہ چیزیں ایک پراسرار طریقہ سے کشتی میں چنی جائینگی اور لفٹ کے ذریعہ سے اوپر چڑھیں گی۔

مستقبل کا فرنیچر

آئندہ زمانہ میں کھانا کھانے کی میز معمولی لکڑی والا معاملہ نہیں رہے گا بلکہ ایک اچھی خاصی پیچیدہ مشین میں تبدیل ہوجائیگا اس پر کھانے والوں کی جگہیں ایک ایک بکس کی طرح علیحدہ علیحدہ بنی ہوئی ہونگی میز پر ہر جگہ کے کھانے والے کی جگہ کے سامنے چند پٹیاں لگی ہوا کریں گی جن پر چائے، قہوہ، گرم پانی وغیرہ چیزوں کے نام کندہ ہوا کریں گے اور نالیوں کے ذریعہ ان کا سلسلہ پانی کی کیتلی چائے دان اور قہوہ دان وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ یہ بھی ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس میز کے نیچے ایسی ایسی نالیاں اور حصے بنے ہوئے ہوں گے جن کا سلسلہ باورچی خانہ اور مودی خانہ سے ملا ہوا ہوگا اور جس وقت باورچی خانہ یا مودی خانہ کی کسی چیز کی ضرورت ہوگی میز پر بٹن دبادیا جائے گا کھانے باورچی خانہ کے مطبخ اور الماری سے خود بخود پلیٹوں میں جم کر چل پڑیں گے اور میز پر منتقل ہوتے رہیں گے۔ کمرۂ طعام کے ڈائیل کا دوسرا سلسلہ خادمہ کی اس نشست سے ملا ہوگا جو میز کے ایک کنارہ پر ہوگی ادھر بیگم صاحبہ کسی چیز کا حکم دیں گی اور ادھر خادمہ اپنی جگہ سے اُٹھے بغیر اور ایک لفظ منہ سے نکالے بغیر باورچی خانہ کی تمام اشیاء کھانے کے کمرے میں منتقل کردیا کریگی۔

گھومنے والا مکان

نیویارک (امریکہ) میں ایک برقی نمائش منعقد ہوئی تھی اس میں امریکہ نے ایک گھومنے والا دو منزلہ مکان تیار کیا تھا۔ مکان نصف گھوڑے کی طاقت کے موٹر سے اپنے محور پر گھومتا تھا اور غالباً مستقبل کے مکان کا ایک نمونہ تھا۔ آئندہ اس قسم کے مکان خود بخود سورج کے گرد گھومتے رہا کریں گے۔ مکان کی دیواریں خلادار شیشے سے بنائی جائیں گی خلا میں کوئی سفید سیال شئے مثلاً دودھ بھر دیا جائیگا جس سے شیشہ کی تمام سطح عجیب و غریب ہوجائے گی۔ باہر کا بیٹھے کوئی آدمی اس شیش محل میں نہیں دیکھ سکیگا۔ روشنی اور ہوا داخل ہونیکے لاجواب طریقے بنے ہوں گے۔

جس طرح تمام جسمانی کام مشین سے ہوا کریں گے۔ اسی طرح بیشتر دماغی کام بھی مشینیں ہی انجام دیا کریں گی۔ کلرکوں کا کام مشینوں سے لیا جائے گا۔ حساب جمع کرنے والی مشینیں، وغیرہ سے اب بھی کام لیا جارہا ہے۔ (باقی آئندہ)

تاریخ عالم

بسلسلہ اشاعت ... افریقہ ... تاریخ عالم

افریقہ میں فاطمی سلطنت ۔ گورنر افریقہ کے مظالم اُلٹ دینے والے

تیسری صدی ہجری کے آخر میں خلافت اسلامیہ عباسیہ مذہبی اور سیاسی یورشوں سے زوال پذیر ہو چکی تھی خاندانِ عباسی کا آفتاب حکومت ترقی و کمال کے تمام منازل طے کرنے کے بعد برج زوال میں آ گیا تھا ایک طرف بیرونی طاقتوں کا پنجۂ استعمار پیراہن خلافت کو تار تار کرنے کی فکر میں تھیں دوسری طرف اندرونی شورشیں ہمہ گیر انقلاب کے اجزا فراہم کر رہی تھیں یہ زمانہ فرقۂ شیعہ کے عروج کا زمانہ تھا۔ فرقۂ شیعہ کا سیاسی اقتدار جوشِ جہاد اور شوقِ جاہ طلبی ایک سیل آتشیں تھا جو خلافت کے ایوان کو شعلوں کی زبان سے چاٹنا چاہتا تھا۔

اسی زمانہ میں ایک شخص ابو عبید اللہ فاطمی کا ظہور ہوا یہ شخص یمن النسل اور عالم مدبر تھا اس کا علم میدان عمل میں چراغ قابلیت جلانے کا حامی تھا اس کے خیالات تلوار کی نوک سے ظاہر ہونے کے متمنی تھے اس کے ذہن میں عالمگیر شیعی حکومت کے نت نئے نقشے تیار ہوتے تھے جن میں رنگ عمل بھرنے کا شوق اس کے دل میں چٹکیاں لیتا رہتا تھا۔

ابو عبید اللہ صاحب عمل عالم ہونے کے علاوہ دل میں خلوص بھی رکھتا تھا اس کی تقریر کا ایک ایک لفظ سامعین کے دل میں تراز و ہو جاتا تھا۔ اس کا اندازِ بیان سحر اثر میں ڈوبا ہوا تھا وہ جس مجمع میں زبان کھولتا حاضرین پر جادو کی کیفیت طاری ہو جاتی اس کے عقائد تعصب اور فرقہ وارانہ تنگ نظری سے کسی حد تک آزاد تھے یہ خیال اس کے دل و دماغ پر قابض ہو چکا کہ عنقریب امام برحق کا ظہور ہوگا جس کی مساعی سے دنیا ایک نئی کروٹ بدل لے گی اس خیال نے اس کے عزائم میں پختگی اور ارادوں میں استقلال پیدا کر رکھا تھا وہ میدان کی خونین فضا میں اپنے خواب حکومت کی تعبیر دیکھنے کا متمنی تھا اس زمانہ میں معتقدات شیعہ کو بیحد مقبولیت حاصل ہو رہی تھی کیونکہ تبلیغ کے ذریعہ سے لوگوں کو یقین دلا دیا گیا تھا کہ امام برحق کا ظہور ہونے والا ہے جس کے گروہ میں شیعہ مذہب کے افراد ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ تمام ممالک میں جن پر اسلامی جھنڈا لہرا رہا تھا شیعہ مبلغ موجود تھے جو تبلیغ و مباحث سے لوگوں کو شیعہ بننے کی دعوت دیتے تھے۔

افریقہ میں بربری قبائل کی کثیر تعداد شیعہ ہو چکی تھی اور انہیں یقین تھا کہ امام برحق کا دنیا کے کسی نہ کسی گوشہ میں ظہور ہو چکا ہے وہ عنقریب شیعہ مومنین کی فوج لے کر میدان میں نکلیں گے اور دنیا کی سلطنتیں اُن کے اشارۂ چشم کے تابع ہو جائیں گی۔

افریقہ کے بربری قبائل کے شیعہ کثیر تعداد میں حج کے موقع پر بیت اللہ آئے ابو عبید اللہ اس وقت یمن میں تھا جب اس کو ان لوگوں کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ بھی مکہ معظمہ پہنچ گیا جہاں اس نے بربری لوگوں کے سامنے شیعہ مذہب کی صداقت اور بارہ اماموں کی معصومیت سے متعلق دلائل و حقائق میں ڈوبی ہوئی فصیح و بلیغ تقریر کی جس کا اثر بربریوں پر ضرورت سے زیادہ ہوا انہوں نے تہیہ کر لیا کہ اپنی جان مذہب کے سیاسی تفوق کے لئے قربان کر دیں گے ابو عبید اللہ مذہب کے نام سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا تھا اس نے بربری قبائل کو ساتھ لیکر افریقہ کا رخ کیا اور اپنے ساتھیوں کو تلقین کی کہ بارہ اماموں کا حیثیت تقدس ثابت کرنے کے لئے زمین کے ہر گوشہ میں فتح کا جھنڈا لے کر پھیل جاؤ۔ ابو عبید اللہ کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں آپ میں امام حق کے خیر مقدم کا راز مضمر ہے اس لئے ان کے جوش و خروش میں قوت ارادی اور حسن یقین بھی شامل تھا وہ جہاں گئے فتح و نصرت نے ان کے پاؤں چومے کامرانی و امید نے ان کا خیر مقدم کیا جس شہر میں ابو عبید اللہ داخل ہوتا وہاں امام برحق کی آمد کا مژدہ سناتا لوگ کثیر تعداد میں شیعہ مذہب قبول کر لینے کے بعد اس کی فوج میں شامل ہو جاتے شمشیر بکف لشکریوں کا سیلاب عبید اللہ کی قیادت میں جہاں جاتا وہاں انسانی خون کے فوارے چھوٹ چھوٹ کر اس کی طاقت میں اضافہ کر دیتے تھے۔

ابو عبید اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں افریقہ کے اہم حصہ پر قابض ہو گیا اس وقت افریقہ میں خلافت عباسیہ کی طرف سے ابراہیم اغلبی گورنر تھا جو نظم و نسق اور امور مملکت میں پوری طرح خود مختار تھا بغداد کی حکومت کی سیادت برائے نام تھی ابراہیم اول انصاف کا پیکر اور لطف و کرم کا مجسمہ تھا اس کی فطرت عفو و لطف کی آئینہ دار تھی لیکن فاطمیوں کے سیاسی تغلب سے اس کے حواس و اعصاب پر شدید صدمہ پہنچا جس کی وجہ سے اس کی طبیعت مغلوب ہو گئی دل میں خونریزی و خونخواری کے بہیمانہ جذبات اٹھ اٹھ کر چٹکیاں لینے لگے اس کے بعد وہ فرض شناس اور رحیم الطبع بادشاہ نہیں تھا بلکہ ملک الموت کا نمائندہ تھا اس کی نظریں خونیں مناظر کی جستجو کرنے لگیں۔

ابراہیم اغلبی نے جنون کے عالم میں جن ظالمانہ جرائم کا ارتکاب کیا ان کے تصور سے بھی انسانیت کا دل لرزتا ہے۔

اس نے سب سے پہلے اپنی چار بیویوں کے سر نوک شمشیر پر اچھالے اس کے بعد حرم میں جو حسین و جمیل کنیزیں تھیں ان کو بلا کر تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ دربار میں اگر کوئی شخص کسی قسم کی عرض کرنے آتا تو لب کشائی سے پہلے اس کا سر زمین پر گرا دیا جاتا رعیت پر گرانقدر محصول لگا دیئے جن کی ادائگی میں ذرا بھی دیر ہوتی تو محصلین کے علاوہ رعایا کے سربرآوردہ اشخاص کو بھی موت کی نیند سلا دیا جاتا تھا اس ظلم و ستم کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل افریقہ نے ابو عبید اللہ کی یلغار کو نزولِ رحمت سے تعبیر کیا اور اپنے بادشاہ کے خلاف اعلانِ بغاوت کرنے کے بعد فاطمیوں کے لشکر میں شامل ہو گئے ابراہیم کا ظلم اس کے سیاسی اقتدار کو فنا کر کے رہا اس کی سلطنت دار الخلافہ سے باہر نہ تھی لیکن اس کی ہوسِ خون آشامی نے ابھی بہت سے مظلوموں کو خاک و خون میں تڑپانا تھا چنانچہ ۲۸۲ھ ہجری میں حبشیوں نے اپنی دیرینہ وفاداری کی تجدید کی اور ابراہیم کی ڈگمگاتی ہوئی کشتیٔ اقتدار کو طوفانِ حوادث کا لقمہ ہونے سے بچا لیا حبشی فوج موت سے آنکھیں لڑانے کی عادی تو تھی ہی اس لئے ابراہیم کی مایوسیاں امید سے تبدیل ہونے لگیں وہ اپنے حریف ابو عبید اللہ کی طرح باغیوں کو آگ اور خون میں غوطے دیتا ہوا آگے بڑھا اس کی فوج بگولے کی طرح اٹھی بجلی بن کر گرجی اور آندھی کی طرح پھیل گئی۔

بدقسمتی سے رستہ میں نفیسی قبائل نے اس کی مزاحمت کی حبشی کسی سے دبنے والے تو تھے نہیں لیکن نفیسی بھی جنگ و جدل میں کسی سے کم نہ تھے آخر گھمسان کا رن پڑا فریقین نے جی کھول کر دادِ شجاعت دی کشتوں کے پشتے لگ گئے دونوں جماعتیں موت سے شرط باندھ کر لڑتی رہیں آخر نفیسیوں کو بری طرح شکست کھانا پڑی ابراہیم نے ہزیمت خوردہ دشمنوں کا اس درجہ پیچھا کیا کہ ان کو سمندر کے کنارہ تک کہیں ٹھہرنے نہ دیا۔ اب راہِ فرار ختم ہو چکی تھی اس لئے مجبوراً انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم کے حوالہ کر دیا۔ سب سے پہلے ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ تم کس مذہب سے تعلق رکھتے ہو وہ بیچارے سراسیمگی کے حالت میں خاموش رہے۔

باقی آئندہ

طبی

(۱) گنجان آبادی کے محلے ملک الموت کے کیمپ ہیں۔

(۲) ہر روز ایک گھنٹہ ٹھنڈے پانی میں پاؤں رکھے جائیں اور گرم غذا کھانے سے پرہیز کیا جائے تو چند روز میں آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے گی۔ مگر یہ عمل موسم گرما میں کرنا چاہیئے۔

(۳) لہسن کی ایک پوتھی دودھ میں گھوٹ کر مارگزیدہ کو پلانے سے چالیس منٹ میں آرام ہوجاتا ہے۔

(۴) دلیہ۔ انڈے۔ پنیر۔ آلو۔ مکھن۔ بالائی۔ پکے پھل اور تازہ سبزی کھانے سے جسم طاقتور ہوتا ہے۔

(۵) نمک اور گرم پانی ملاکر غرغرے کرنے سے دانت اور مسوڑھے صاف اور مضبوط ہوتے ہیں۔

(۶) ہاتھ وغیرہ آگ سے جل جائے تو چینے کا پانی اور السی کا تیل ہموزن لے کر خوب ہلائیں۔ جب یک جان ہوجائیں تو جلی ہوئی جگہ پر لگا کر اوپر روئی رکھ دیں۔ آرام ہوجائیگا۔

(۷) شیرخوار بچوں کو کھٹائی کبھی نہ کھلانی چاہیئے۔ اس سے دودھ جم کر فاسد ہوجاتا ہے۔

(۸) حاملہ عورت کو بنفشہ اور خطمی کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

(۹) دھندلی روشنی میں پڑھنے سے نظر کمزور ہونے کے علاوہ چہرہ پر جھریاں بھی پڑجاتی ہیں۔

(۱۰) اگر پاؤں میں ورم اور درد ہو تو تیز گرم پانی میں تھوڑا سا الکوحل اور ایک چمچہ لیموں کا رس ملاکر پاؤں اس میں رکھیں آرام ہوجائے گا۔

(۱۱) جن لوگوں کو دل کی بیماری ہو۔ ان کے لئے باتیں کرنا مفید ہے۔

(۱۲) کانوں میں ٹھنڈا تیل کبھی نہ ڈالنا چاہیئے

(۱۳) اگر کسی کو اپنا موٹاپا کم کرنے کی خواہش ہو تو اس کو چاہیئے کہ کھانے کے بعد پانی یا پینے کی کوئی اور چیز استعمال نہ کرے۔ ح م

(۱۴) ایک شخص کی مستعملہ کنگھی دوسرے شخص کو نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس کے ذریعہ ایک شخص کی بیماری کے جراثیم دوسرے شخص کے جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔

(۱۵) اگر ہاتھ گرمی کی وجہ سے جلتے ہوں۔ تو گرم پانی میں ۳۰ یا ۴۰ بوند امونیا ملاکر اس سے ہاتھوں کو دھوڈالیں۔ آرام ہوجائے گا۔ (ماخوذ)

نسوانی

عورتوں کیلئے گھر سے باہر نکلنا ممنوع ہے

امیرالمومنین علی مرتضیٰ نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ عورتوں کی نظروں کو پردے میں رکھ کر روکو پردے میں رکھکر سختی کرنا تمہارے لئے بھی اچھا ہے اور ان کے واسطے بھی اسوجہ سے کہ کوئی شبہ پیدا نہوگا اور گھروں سے نکالنا ایسا ہی ہے کہ جیسے تم ان کے پاس ان مردوں کو بھیجو جن پر اعتقاد و اطمینان نہیں جناب رسالتمآب نے غیر مردوں کو بغیر عورتوں کے سرپرستوں کے ان کے قریب آنے سے منع فرمایا ہے۔

علی ابن ابیطالب نے فرمایا کہ اے عراق والو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری عورتیں راستہ میں مردوں سے شانہ رگڑ کر چلتی ہیں کیا تمہیں اس سے شرم سے نہیں آتی آپ نے ایک خط میں امام حسن علیہ السلام کو لکھا کہ پردے میں رکھکر عورت کی نگاہ کو محفوظ رکھو۔ اور عورت کو پردے کے ذریعہ سے روکو۔ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ زمانہ حضرت نوحؑ میں عورتوں کو سال بھر میں ایک مرتبہ حیض آتا تھا یہاں تک کہ سات سو عورتوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مردوں کے جلسوں میں شریک ہوتی اور مردوں کی محفلوں میں آتی تھیں اسکی سزا میں خدا تعالیٰ نے انہیں ہر ماہ مبتلائے حیض کیا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت خوشبو لگاکر اور زینت کرکے گھر سے نکلے اور اس کا شوہر اس امر سے راضی ہو تو خداوند عالم اس کے شوہر کے لئے اسکے ہر قدم پر دوزخ میں ایک گھر بنائے گا۔ (باقی آئندہ)

مرقع اطفال

از میرزا محمد علی وزیر خلف اصغر جناب ڈاکٹر حکیم نیاں صاحب مدظلہ عمر ۱۰ سالہ

نصیحت (نظم)

اچھے اچھے کام کرو
دہر میں اپنا نام کرو
سوچ کے ہر اک کام کرو
صبح یوں یوں شام کرو
دوست تو بیشک ہوتے ہیں دوست
دشمن کو تم رام کرو
دولتمند وقت ہے اب
فیض کو اپنے عام کرو
علم و ادب سے ہے دنیا
علم و ادب میں نام کرو
محنت ہی سے بھرتا ہے پیٹ
محنت صبح و شام کرو
علم کی دولت پاکے وزیر
چین کرو آرام کرو

کیسے بدلہ لیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوزنا بھوک سے نڈھال ہوگیا۔ تو کوئی ترکیب سوچنے لگا تاکہ بھوک مٹ جائے۔ آخر سوچتے سوچتے ایک ترکیب سوجھ گئی اس نے ایک دیگ نکالی۔ اور اس کے گرد ناچ کر گانے لگا آؤ آؤ پیارے بندرو! چیزیں کھاؤ پیارے۔ بندرو! بندروں نے سوچا کہ اس کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی چیز ہے۔ چنانچہ بندر دوڑے دوڑے اس کے پاس گئے۔ عیار بوزنے نے کہا "پہلے ہم ایک کھیل کھیلتے ہیں میں اس دیگ میں گھستا ہوں۔ تم دیگ پر ڈھکنا رکھ دینا اور جب میں کہوں کہ میں پک گیا ہوں تو مجھے باہر نکال لینا اور پھر تم گھسنا" چنانچہ بوزنا دیگ میں گھس گیا۔ اور جب اس نے کہا میں پک گیا ہوں۔ تو بندروں نے اسے نکال لیا۔ پھر دیگ میں بندر گھس گئے۔ عیار بوزنے نے دیگ پر ڈھکنا رکھ کے اوپر بھاری پتھر رکھ دیا اور نیچے آگ جلادی۔ بندر بیچارے بہت چیخے چلائے لیکن "پھنسے شکار کو کون چھوڑتا ہے" چنانچہ بوزنا بندروں کو پکاکر کھا گیا۔ ح م

ح م تھوڑے دنوں کے بعد جب پھر بوزنے کو بھوک چمکی۔ تو اسی ترکیب سے کام لینا چاہا۔ اور اسی طرح گانا شروع کیا۔ لیکن بندر اپنے ساتھیوں کا حشر دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے بھی بدلہ لینے کی ٹھانی اور دوڑتے آئے۔ اور جب بوزنا دیگ میں گھسا تو انہوں نے دیگ پر ڈھکنا رکھ دیا اور نیچے آگ جلادی اور عیار بوزنے کا گوشت مزے لے کر کھایا۔

(حاکم ناتھ)

رم جھم

ایکبار مشہور کامیڈین چارلی چپلن کا ایک پولیس مین سے جھگڑا ہوگیا۔ اور اس سلسلے میں آپ نے اسے گدھا کہدیا۔ نتیجتاً آپ کا چالان کردیا گیا۔ اور جرمانے میں پانچ ڈالر ادا کرنے پڑے۔ جرمانہ دینے سے پہلے آپ نے جج سے پوچھا۔

"پولیس مین کو گدھا کہدینے سے تو مجھ کو جرمانہ دینا پڑا اور اگر کسی گدھے کو میں پولیس مین کہدوں تو کیا پھر بھی جرمانہ عائد ہوگا؟"

جج نے مسکراکر جواب دیا "جی نہیں"۔ آپ نے جرمانہ دے دیا اور اس کے بعد جاتے جاتے پولیس مین سے کہا۔ "خدا حافظ مسٹر پولیس مین!!"

ہالی وڈ کی کسی مشہور اور حسین رقاصہ نے بارج برنارڈ شا کو ایک خط میں شادی کی التجا کرتے ہوئے لکھا کہ ہم ایسی اولاد پیدا کرسکیں گے جس میں میرا حسن اور آپکی قابلیت ہم آہنگ ہونگے۔ اور اسکا دنیا میں بہت نام ہوگا۔

برنارڈ شا نے جواب میں لکھا کہ تجویز تو مناسب ہے لیکن ذرا غور فرمایئے کہ اگر معاملہ برعکس ہوا یعنی اُس اولاد کو میرا حسن اور آپکی قابلیت ودیعت ہوئی ـــــ تو پھر؟ ....

بغرض ترتیب و طبع سب مضمون نگار حضرات اور مشتہرین ۵ رجب تک اپنے مضامین و اشتہار روانہ کر دیں

عالم اسلام

معجزۂ امام حسین علیہ السلام

موضع ماجھر کلاں ضلع جھنگ میں ایک احاطہ امام مظلوم علیہ السلام کے نام منسوب ہے اور ایک بہت بڑے برکے درخت کے نیچے وہاں مجالس عزا باقاعدگی سے قائم ہوتی چلی آئی ہیں۔ دو چار سال ہوئے کہ ایک زبردست آندھی میں یہ بڑا درخت اکھڑ کر گر پڑا اور زمین شگافتہ ہوگئی۔ درخت اتنا بڑا تھا کہ جڑوں کے اکھڑنے سے بہت بڑے بڑے گڈھے پڑ گئے اور احاطہ امام باڑہ کا ایک بہت بڑا حصہ اس عظیم الجثہ درخت کے گرنے کی وجہ سے رک گیا۔ جب درخت قطعی طور پر خشک ہوگیا تو متولیان امام باڑہ نے اسے مبلغ تین سو روپیہ کے بدلے فروخت کر دیا اور ایک ہندو فقیر نے اسے جلانے کی خاطر خریدا اور مزدور لگا کر بڑی بڑی شاخیں کٹوا لیں فقط تنا باقی رہ گیا جو بوجہ بہت بڑا ہونے کے فی الحال نہ کاٹا گیا تھا۔ معتبت کا بیان ہے کہ سونے میں کسی نے اسے تنبیہ کی وہ تنا کٹوانے کا خیال چھوڑ دے اور جس قدر شاخیں وہ کٹوا کر اٹھا چکا ہے۔ انہی پر اکتفا کرے ورنہ اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اسی دوران میں ایک دن اچانک ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوئی اور گرد اٹھی۔ لوگ حیران تھے کہ اچانک برکا تنا اٹھنا شروع ہوا اور سیدھا کھڑا ہوگیا اور سبز شاخیں پھوٹ کر درخت تین چار سال کے بعد از سر نو زندہ ہوگیا اور تمام گڈھے خود بخود پر ہو کر زمین ہموار ہوگئی۔ آج ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس امام باڑہ میں جا کر اس درخت کی زیارت کر رہے ہیں اور چودھویں صدی کے اس خارق عادت واقعہ سے اپنے ایمان کے شیشہ کو جلا دیتے ہیں۔ مجھے یہ واقعہ بیسیوں آدمیوں نے سنایا ہے میں اپنی علالت طبع کی وجہ سے فی الحال خود نہیں جا سکا۔ انشاء اللہ العزیز جوں ہی سفر کے قابل ہو جاؤں گا خود جا کر جملہ تفصیلات حاصل کروں گا تاکہ مسلمان اس واقعہ سے ہی معصومین علیہم السلام کا عرفان حاصل کر سکیں۔

(سید غلام عباس جعلی از عباسپور) خ
از اخبار الہادی جونپور

علامۂ عرشی کی خاص ایجاد

کمونی

درد شکم، ہیضہ، تخمہ، نفخ شکم، بدہضمی، بواسیر، ہسٹیریا اور تمام امراض شکم کی زود اثر، کامیاب ہندوستان گیر شہرت کی مالک واحد دوا جو ہر گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر انتہائی ضروری ہے۔

قیمت ایک شیشی مع محصولڈاک ۱۲/ دو شیشیاں ۲/

منیجر کمونی فیکٹری مرتضیٰ حسین روڈ لکھنؤ

آل انڈیا مجالس

حسین ڈائرکٹری ۱۳۶۷ء

بلا تفریق مذہب و ملت ہندوستان کے جملہ عزاداران حضرت امام حسین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مجلسوں کے اعلان کے سلسلے میں کاغذ کی کمیابی اور اخراجات طباعت کی زیادتی کی وجہ سے بانیان مجالس کو جو پریشانیاں لاحق ہوئی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ ہمیشہ یکم محرم سے لیکر ۳۰ ذی الحجہ تک ہندوستان کے ہر گوشہ میں برپا ہونیوالی چھوٹی بڑی مشہور و غیر مشہور وقتی اور سالانہ مجلسوں کی اشاعت اعلان عام کے لئے کاروبار ہذا کے اعلیٰ تعلیمیافتہ و تجربہ کار ڈائرکٹروں کی نگرانی میں ہزار ہا روپے کے خرچ سے ایک نادر و دیدہ زیب مجموعہ اعلان مجالس موسومہ آل انڈیا مجالس حسین ڈائرکٹری سالانہ [illegible] شایع کی جایا کرے گی بانیان مجالس [illegible] دیجاتی ہے کہ سال آئندہ کی مجلسوں کا [illegible] عظیم الشان ڈائرکٹری میں شائع کرائے [illegible]

تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

بمبئی ڈائرکٹر۔ سنٹرل ٹریڈنگ [illegible]
بالاپرشاد بلڈنگ۔ بیناروڈ۔ بمبئی

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے

ذیل کے مجربات جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں غیر مفید ثابت کرنے والے کو ایک سو روپیہ انعام اس سے زیادہ گارنٹی اور کیا ہوگی؟ **فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس!**

طلاء ہمارسیا معہ مکمل کورس اس طلا کی تیاری قدرت کا سربستہ راز ہے۔ اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح عضو مخصوص کی مردہ رگوں میں دوڑتا ہے اور بے حسی دور کر دیتا ہے۔ جلق اور اغلام کے باعث لاغری سستی کی شکایت عام ہے۔ صرف یہی ایک طلاء ہے جو ان خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس کورس میں ایک ہفتہ تک برابر درازی کا استعمال کرایا جاتا ہے اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دو ہفتہ میں نامردی دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ قیمت ہر سہ ادویات صرف پانچ روپے علاوہ محصولڈاک۔

دوائے امساک اس کے استعمال کرنے سے سرعت کی بیماری دور ہو جاتی ہے شرمندگی سے بچا لیتی ہے رکاوٹ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت سو گولی ۱۲/

حسن زیبا:- عورت کے پستان گویا دو قیمتی لوز ہیں لیکن دودھ پلانے والی عورتیں اس میوہ نورس کو جھکا دیتی ہیں۔ بعض بے احتیاطیوں سے پستان لٹک جاتے ہیں۔ بس یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی ہے اور شباب کو قائم رکھتی ہے قیمت [illegible]

کیف دوشیزہ دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی رات ملا کرتا ہے لیکن ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے ایک عجیب غریب دوا ایجاد کی ہے جس کو لگانے سے پردۂ بکارت قائم ہو جاتا ہے۔ اور دوشیزگی کا لطف ہر بار لیا جا سکتا ہے۔ قیمت ۲/ جو مدت تک کافی ہوگی۔

غازۂ حسن افزا:- چہرے کے بدنما داغ۔ دھبے چھائیاں دور کرتا ہے۔ اس کے ملنے سے رخساروں پر سرخی چمک آ جاتی ہے۔ دلکشی اور ملاحت پیدا ہو جاتی ہے۔ خواتین میں اس کی مقبولیت بے حد بڑھ گئی ہے۔ دو شیشی کورس کی قیمت ۳/ ہے

قاتل جریان:- یہ مرض عام ہو گیا ہے۔ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت جریان کا شکار ہے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے سفوف اور گولی کی قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

روغن مانع حمل بر تھ کنٹرول کے سلسلے میں یہ دوا تیر بہدف ہے کثرت اولاد بھی دنیا میں ایک مصیبت ہے اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کر رہے ہیں جو بھروسہ کی چیز ہے وقت ضرورت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/

خاص تحفہ:- یہ دوا پیرجی کے تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے عورت ہمیشہ [illegible] ہو جاتی ہے۔ شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں قیمت فی شیشی ۲/ بیس مرتبہ کے لئے۔

مفت:- ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گذاری یہ کتاب ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

نوٹ:- محصولڈاک و خرچہ پیکنگ ہر دوا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:- حکیم سید آفتاب علی ہاشمی ناظم دواخانہ شباب و جوانی چتلا گیٹ ایچ۔ ایچ ۱۰۱ دہلی

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

عالم

امریکہ سے خبر آئی ہے کہ شہر ٹیکساس کے بندرگاہ میں ایک جہاز کے اندر اتنا بڑا دھماکہ ہوا کہ اس سے سارے شہر میں قیامت برپا ہوگئی ہزاروں آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے اور ہزاروں عمارتیں برباد ہوگئیں ایک ہوائی جہاز بندرگاہ کے اوپر اڑ رہا تھا وہ بھی دھماکہ کی وجہ سے گر کر تباہ ہوگیا خیال ہے کہ ساری تباہی شائد ایٹم بم پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی ہو۔

لندن برطانیہ کے دانتوں کے ایک سرجن جو بیوی میں دلچسپی لینے لگا ہے اور زمین پر بیٹھکر کھانے کے لئے اصرار کرتا ہے۔ اسکی بیوی نے اس کے خلاف لندن کے ایک عدالت میں دعوے دائر کردیا ہے اور بیوی کے حق میں ظلم کرنے کی بناء پر فیصلہ ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شوہر نے ایک مقرر وقت پر محدود وقت کیواسطے بیوی سے روزانہ گفت وشنید کیا کرتا تھا۔

نیویارک متحدہ اقوام کے مستقل دفاتر کے بارے میں ترقی کی جو تجویزیں ہو رہی ہے ان میں ایک لائبریری کی عمارت بھی مد نظر ہے جسمیں ۵ لاکھ کتابیں رکھی جاسکیں اور ۱۹۷۰ء تک یہ تعداد ساڑھے دس لاکھ کما بڑائی جاسکے۔

لائبریری کی تجویز میں یہ بات خاص طور سے رکھی گئی ہے کہ لائبریری کی کتابوں سے عملی فائدہ اٹھایا جائے اور اسے رجوع تحقیقات کا مرکز بنایا جائے اس کتبخانہ کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دنیا کے بڑے بڑے لائبریریں مدد دیں گے۔

جنکنگ فارمین اور چند اشترا کی علاقوں کو چھوڑ کر چین کی موجودہ آبادی ۴۵۵۵۹۰۰۶۴۸ ہے یہ اعداد وزارت داخلہ کے مردم شماری کے محکمے نے شایع کئے ہیں اس محکمے نے جنوری سے پہلے اس سے بہتر شمار مہیا کیا تھا منفی اعداد وشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ چین میں (۲۳۰۹۷۵۴۹۹) مرد اور ۲۲۰۴۷۰۳۰۵۵ عورتیں ہیں۔

---

۱۴ … مہمان کی حیثیت سے رہے۔

۱۲ بمبئی انڈین اکپریس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ … نے اپنے خدمت سے مستعفی ہونیکا فیصلہ کرلیا ہے … کے مستعفی ہوجانیکی صورت میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ سابق وزیر اعظم … مسٹر ناظم الدین یا سر فیروز خان نون وائسرائے کی اگزیکیٹیو کونسل کے سابق رکن سر … کے جانشین مقرر ہونگے

۱۵ مئی ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا نیم سرکاری برقیہ مظہر ہے کہ مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال انعصب … اعلیحضرت جلالۃ الملک کی حکومت کی وزارت خارجہ … ہند پرواز ہونگے۔

۱۲ مئی اخبار ہندو کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ سر … میں و … نے اپنا استعفیٰ پیش کردیا … ایک خصوصی صدر اعظم کے تقرر ہونے تک نواب … بہادر صدر …

اسلام

۱۰ مئی روس نے فلسطین کی آزادی کا سوال اٹھایا اور امریکہ اقوام متحدہ کی کمیٹی میں اس مسئلہ کی سختی کے ساتھ مخالفت کی ہے اور سب کمیٹی نے انکار کردیا کہ اس مسئلہ کو ۵۵ اقوام کی سیاسی کمیٹی میں لایا جائے

۱۲ مئی عراق کے شمال اور ایران سے ملحقہ سرحد میں بسبب فساد آج مارشل لا نافذ کردیا گیا سمجھا جاتا ہے کہ یہاں مارشل لا کا نفاذ اس لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ سیکڑوں کردستانی بازائی قبایل کے افراد ایران سے ہر روز سرحد کو پار کررہے ہیں ۱۳ مئی انڈر سکریٹری آف ڈرحے دارالعوام میں کہا کہ اگر دہشت پسند برٹش سپاہیوں کو قتل کریں یا ان کے فرائض میں خلل ڈالیں تو سخت ترین قانونی سزائیں دیجائیں گی۔

قاہرہ مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا نے سنٹ کے سامنے ایک بیان میں کہا کہ انکی حکومت کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ غیر ملکیوں کو مصری قومیت اختیار کرنے کی اجازت دی جائے لیکن جو شخص مصر میں پیدا ہوا ہے خواہ اس کے والدین غیر ملکی ہی ہوں یا نہ ہوں وہ مصری قومیت اختیار کرسکتا ہے۔

بیت المقدس ۱۵ مئی گذشتہ چند گھنٹوں میں فلسطین میں دہشت پسند سرگرمیوں کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے اطلاع ملی ہے کہ ریلوے پر ہمہ گیر دھاوے کئے گئے ہیں اور حیفہ سے حمل ونقل مسدود ہوگئی ہے ایک برطانوی عہدہ دار مارا گیا اور چار سپاہی زخمی ہوئے۔

صاحبزادے سید عباس مہدی صاحب کی شادی سید یوسف علی صاحب لکچرار سٹی کالج کی صاحبزادی کے ساتھ عمل میں آئی اس سے چند روز قبل نواب دین یار جنگ بہادر کے صاحبزادہ کی شادی ان کے چچا زین العابدین حسین صاحب کی صاحبزادی کیساتھ عمل میں آئی۔ خدا مبارک کرے۔

۱۴-۱۵-۱۶ - نیر کو مجلس اتحاد المسلمین کا انیسواں اجلاس بمقام دار السلام منعقد ہوا۔

۱۲ تیر کو چودہری خلیق الزماں صاحب رکن مجلس عمل کل ہند مسلم لیگ ذریعہ طیارہ بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے اور … حکومت کے …

ہندوستان

نکل کا روپیہ | اسمبلی میں نکل کا روپیہ بنانے کا قانون منظور ہوا ہے۔ نکل کا روپیہ ایک روپیہ کے نوٹ اور چاندی کے روپیہ کے بجائے جاری ہوگا اس میں چاندی ذرا بھی نہیں ہوگی مالیات کے وزیر مسٹر لیاقت علیخاں نے بتایا کہ چاندی کے روپیے کے بنانے میں تیرہ آنے فی روپیہ لاگت آتی تھی نکل کے روپیے بنانے میں صرف دس پائی لاگت آئیگی روپیہ ڈھالنے کے لئے ۱۳ ہزار ٹن نکل کناڈا سے منگایا جائیگا

ایک مال گاڑی پر ڈاکوؤں کا حملہ | ۱۰ مئی مسلح اشخاص کی ایک جماعت نے ایک مال گاڑی کو (جو بنگال آسام ریلوے کے اسٹور دی سراج گنج اور مولا ڈولی اسٹیشنوں کے درمیانی حصہ سے گذر رہی تھی) راستہ پر بعض موٹے موٹے لکڑیاں رکھکر روک لیا اور چند ایسی واگنیں لوٹ لیں جن میں کپڑے کے بنڈل رکھے ہوئے تھے۔

ہندوستان کی ۷ اہم ترین ریاستیں بالکل آزاد اور خودمختار ہوجائیں گی | نئی دہلی ۱۲ مئی سمجھا جاتا ہے کہ ہندوستان کی سات اہم ترین ریاستیں بالکل آزاد خودمختار ہوکر مشترکہ امور کی حد تک تشکیل پانیوالے کسی ایک یا دونوں اجسادسے معاہدات کی بناء پر مربوط ہونگے ان ریاستوں میں فی الوقت جو رزیڈنٹ موجود ہیں یہ برطانوی سفیر قرار پائیں گے۔

امرتسر میں سکون | ۱۳ مئی ۴۸ گھنٹے کے کرفیو آرڈر کے نفاذ کے بعد شہر کی صورت حال پرسکون بتائی جاتی ہے۔

مدراس کے اساتذہ کی ہڑتال میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار اساتذہ حصہ لیں گے | ۱۴ مئی مطالبات کی عدم تکمیل کے سلسلہ میں یکم جولائی سے مدراس کے اساتذہ جو ہڑتال شروع کرنیوالے ہیں ان میں اعلیٰ پرائمری اسکول کے ایک لاکھ ۲ ہزار اساتذہ اور سکنڈری اسکول کے تقریباً ۲۰ ہزار اساتذہ حصہ لیں گے۔

ہندوستان کے لئے چاول | دہلی ۱۴ مئی چاول کی سربراہی امریکہ سے نہ ہوگی غلط خبر ہے محکمہ اغذیہ کی تازہ ترین خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی نمائندہ متعینہ واشنگٹن نے تجویز کیا ہے کہ … کوشش ہی دوم کے لئے چاول کی سربراہی ہوتی تھی لیکن صحیح مقدار معلوم نہ ہوسکی … ۳۴ لاکھ ٹن سے زائد …

دکن

۸ مئی ۱۹۴۷ء مسٹر جے پرکاش نرائن کل وار دبلدہ ہوئے اور میدان کربلا سکندرآباد میں ایک کثیر مجمع کو مخاطب کیا۔ آج صبح کو مسٹر جاوید سنگھ معتمد مجلس استقبالیہ کے مکان ان کو گرفتار کیا گیا ان کی گرفتاری احکام اخراج از ممالک محروسہ کے بموجب عمل میں آئی جو حکومت سرکار عالی کے تحت قواعد دفاع حیدرآباد کی دفعہ ۲۵ کے تحت جاری کئے گئے تھے۔ ان کو آج صبح طیران گاہ حکیم پیٹھ پہنچایا گیا اور ہوائی جہاز کے ذریعہ بمبئی بھیجدیا گیا۔

حکومت سرکار عالی نے انکی تقریر کے اس حصہ پر اعتراض کیا جس میں انھوں نے مسٹر جناح کو غدار کہا اور میر جعفر سے تشبیہ دی کیونکہ حکومت کی رائے میں ان کے اس بیان میں فرقہ واری جذبات کے مشتعل ہونے کا احتمال ہے۔

اس کے علاوہ ان کی تقریر کا وہ حصہ بھی حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ہے جس میں انھوں نے حضرت اقدس و اعلیٰ اور تخت شاہی کے متعلق یہ کہا کہ اگر عوام کے مطالبات پورے نہیں کئے گئے تو گدی اور گدی نشین دونوں نہ رہ سکیں گے مسٹر جے پرکاش نرائن کے اخراج پر سکندرآباد اور سلطان بازار کے ہندو دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کردی اور جلوس نکال کر بس اور سرکاری بجلی کے گولوں پر پتھر پھینکنے شروع کئے جس سے دو فرقوں میں تصادم پیدا ہوگیا نتیجہ کے طور پر دو ہندو اور دو مسلمان مارے گئے اور بہت سے اشخاص زخمی ہوئے اور ایک بس کو جلادیا گیا ٹپہ خانہ کے کاغذات وغیرہ جلادئے گئے۔ دوسرے روز کے فساد میں چار اشخاص مارے گئے اور سات اشخاص زخمی ہوئے۔ ۳۰ اشخاص گرفتار کئے گئے سکندرآباد میں دو ہندو مرد ساڑیوں میں پکڑے گئے جب انکی ساڑی کھولدی گئی تو مختلف اسلحہ برآمد ہوئے سکندرآباد میں ۱۵ تیر تک کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا۔ ۱۵ تیر کے بعد امن ہوگیا۔

۹ مئی امتحان وکالت درجہ دوم بربنا … کی گئی۔

۱۱ مئی نواب مہدی نواز جنگ بہادر کے ×

… جو غلہ وصول ہوا تھا اسکی مقدار …

واقعات مشہورہ

متعلق برجب المرجب

چونکہ صرف اس سال کی حد تک ہر ماہ کے پہلے پرچہ میں اس ماہ کی جنتری شایع کیجائیگی تاکہ ناظرین مستفید ہوسکیں چنانچہ یکم رجب کے پرچہ میں رجب کی جنتری شایع کیجارہی ہے۔ اس سال کی حیدری جنتری بہت جلد ختم ہوگئی اور اکثر ناظرین محروم رہ گئے اور ہر طرف سے جنتری و سالنامہ کا تقاضا ہے۔ اس لئے

ایام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	طلوع وغروب آفتاب				سعد ونحس ایام					
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۱	۲۲	۲۲	۲	۱۷	۴/۱۸	۵/۴۳	۱۲/۱۳	۹/۴۲	نیک	نیک	نیک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۲	۲۳	۲۳	۳	۱۸	۱۶	۴۲	۱۳	۴۲	نیک	نیک	نیک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۳	۲۴	۲۴	۴	۱۹	۱۶	۴۲	۱۳	۴۳	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
یکشنبہ	۴	۲۵	۲۵	۵-۶	۲۰	۱۶	۴۱	۱۳	۴۴	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۵	۲۶	۲۶	۷	۲۱	۱۶	۴۱	۱۳	۴۴	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۶	۲۷	۲۷	۸	۲۲	۱۶	۴۱	۱۳	۴۴	میانہ	بد	بد	نیک	میانہ	میانہ
چہارشنبہ	۷	۲۸	۲۸	۹	۲۳	۱۶	۴۱	۱۳	۴۵	بد	بد	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۸	۲۹	۲۹	۱۰	۲۴	۱۶	۴۱	۱۳	۴۵	نیک	نیک	بد	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۹	۳۰	۳۰	۱۱	۲۵	۱۶	۴۱	۱۴	۴۶	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]
شنبہ	۱۰	۳۱	۳۱	۱۲	۲۶	۱۶	۴۱	۱۴	۴۶	نیک	بد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۱	یکم جون	یکم امرداد	۱۳	۲۷	۱۶	۴۱	۱۴	۴۶	نحس اکبر	بد	بد	بد	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۱۲	۲	۲	۱۴	۲۸	۱۶	۴۱	۱۴	۴۷	نحس اکبر	بد	بد	بد	بد	قمر در عقرب
سہ شنبہ	۱۳	۳	۳	پونم	۲۹	۱۶	۴۱	۱۴	۴۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قمر در عقرب
چہارشنبہ	۱۴	۴	۴	یکم [illegible]	یکم [illegible]	۱۶	۴۱	۱۴	۴۸	بد	بد	نیک	بد	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۱۵	۵	۵	۲	۲	۱۶	۴۱	۱۴	۴۸	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۱۶	۶	۶	۳	۳	۱۶	۴۱	۱۴	۴۹	نیک [illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک	بد
شنبہ	۱۷	۷	۷	۴	۴	۱۶	۴۱	۱۵	۴۹	نیک	بد	بد	نیک	میانہ	نیک
یکشنبہ	۱۸	۸	۸	۴	۵	۱۶	۴۱	۱۵	۴۹	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۱۹	۹	۹	۵	۶	۱۶	۴۱	۱۵	۴۹	بد	نیک	نیک	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۲۰	۱۰	۱۰	۶	۷	۱۶	۴۱	۱۵	۵۰	میانہ	بد	بد	نیک	میانہ	میانہ
چہارشنبہ	۲۱	۱۱	۱۱	۷	۸	۱۶	۴۱	۱۶	۵۰	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۲۲	۱۲	۱۲	۸	۹	۱۶	۴۱	۱۶	۵۱	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۲۳	۱۳	۱۳	۹	۱۰	۱۶	۴۱	۱۶	۵۲	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]
شنبہ	۲۴	۱۴	۱۴	۱۰	۱۱	۱۶	[illegible]	۱۷	۵۲	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
یکشنبہ	۲۵	[illegible]	۱۵	۱۱	۱۲	۱۶	[illegible]	۱۷	[illegible]	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
دوشنبہ	۲۶	۱۶	۱۶	۱۲	۱۳	۱۶	۴۱	۱۷	۵۲	بد	نیک	نیک	بد	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۲۷	۱۷	۱۷	۱۳-۱۴	۱۴	۱۷	۴۲	۱۸	۵۲	میانہ	بد	بد	نیک	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۲۸	۱۸	۱۸	اماوس	۱۵	۱۸	۴۲	۱۸	۵۲	بد	[illegible]	نیک	بد	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۲۹	۱۹	۱۹	یکم اساڑھ	۱۶	۱۹	۴۲	۱۸	۵۳	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۳۰	۲۰	۲۰	۲	۱۷	۲۰	۴۳	۱۹	۵۲	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]

پہلی تاریخ - (۵۹۵) قبل ہجرت حضرت نوح کشتی میں سوار ہوئے اور اپنے ہمراہیوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا بروایت جابر جعفی و حسب تحریر غفران مآب بحوالہ مصباح ۵۷ھ اور حسب تحریر اخوند مجلسی بحوالہ روایت ابن شہر آشوب وغیرہ ۵۷ھ روز جمعہ یا سہ شنبہ کو ولادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام واقع ہوئی شیخ مفید ارشاد میں ۵۷ھ باتفاق کافی و تہذیب لکھتے ہیں حیات القلوب میں ۵۸ھ بقولی شنبہ و بقولی دوشنبہ ہے تہذیب الکمال میں بحوالہ ابن برقی ۵۶ھ ہے سیر العلماء ابن تاریخ تو رایج لکھتے ہیں نام والدہ ماجدہ فاطمہ بنت الحسن جن کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

شہادت ولادت مدینہ منورہ بزمانہ حکومت معاویہ ابن ابی سفیان

وفات خواجہ حسن بصری ۱۱۱ھ۔

۵۲۰ھ کو وفات مودود چشتی۔

دوسری تاریخ - بحوالہ جامع عباسی شہادت امام علی نقی ۲۵۴ھ روز دوشنبہ بحوالہ تحفۃ الزائر و جنات الخلود بقولی روز دوشنبہ ۲۵۴ھ بزمانہ حکومت متوکل یا معتز باللہ بحوالہ جنات الخلود روز شنبہ اور بقولی جمعہ اور سہ شنبہ ۲۱۴ھ ولادت حضرت امام علی النقی ہے۔

۷۳۶ھ وفات شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی۔

بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۲۵۵ھ قتل معتز بن جعفر متوکل عباسی جو خلفائے عباسیہ کا تیرہواں خلیفہ ہے یہ ۲۵۱ھ میں خلیفہ ہوا

تیسری تاریخ - بحوالہ مصباح تاریخ مفید اور تحریر غفران مآب شیخ ۲۵۴ھ میں شہادت حضرت امام علی نقی بروایت علی بن ابراہیم و ابن عیاش روز سہ شنبہ سن شریف ۴۱ برس ۹ مہینے مدفن سر من رائے (سامرہ) بحوالہ ارشاد شیخ مفید عمر شریف ۴۱ برس سبب وفات معتز کا زہر دینا ہے متوکل نے ۲۰ برس ۹ مہینے حسب روایت پارسا اور دس برس چند مہینے سر من رائے میں نظر بند رکھا۔

چوتھی تاریخ وفات امام شافعی ۲۰۴ھ

پانچویں تاریخ - حسب تحریر اخوند مجلسی بروایت ابن عیاش بحوالہ تحفۃ الزائر و جلاء العیون یوم دوشنبہ ولادت حضرت امام علی النقی۔ جنات الخلود اور تحفۃ الزائر میں بقولی شہادت امام علی النقی ہے لیکن یہ قول غیر مستند ہے۔ حسب تحریر اخوند مجلسی بعض اقوال سے شہادت امام موسیٰ کاظم ہے۔ بحوالہ تاریخ ابن خلکان روز سہ شنبہ ۴۲۰ھ فوت ابوالحسن احمد بن محمد مصنف قدوری معروف

چھٹی تاریخ - بحوالہ ارشاد شیخ مفید و کافی کلینی ۱۸۳ھ وفات حضرت امام موسیٰ کاظم بقولی ۱۸۱ھ بقولی ۱۸۶ھ اور حسب تحریر شیخ مفید عمر ۵۵ سال و حسب تحریر غفران مآب بروایت ابی بصیر ۵۴ سال اور بروایت فصل الخطاب بقولی ۵۶ سال ور مدفن مشہد کاظمین (بغداد) شہادت از زہر ہارون الرشید۔

۶۳۳ھ وفات خواجہ معین الدین اجمیر شریف۔

۲۴۴ھ کو ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق معروف بابن سکیت نحوی کو متوکل نے شہید کیا گدی سے زبان نکالدی یہ شخص دوستداران اہل بیت سے تھا اور اسی وجہ سے شہید کیا گیا

آٹھویں تاریخ - روز چہارشنبہ ۹۲۷ھ بتصریح قاضی صاحب - سید امیر غیاث الدین ابن سید یوسف ہروی رازی (فاضل اہل مذہب شیعہ) بعض مفسدوں کی شرارت کی وجہ سے بحکم امیر خاں ترکماں حاکم خراسان شہید کئے گئے

باقی آئندہ

آفتاب کیمیکل ورکس باورچی ٹولہ

کی تیار کردہ

قیمت فی کیس ۱۵

ملنے کا پتہ

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

کتب خانہ حیدری کے جواہر پارے

فقہ وحدیث

جامع المسائل
مسائل فقہیہ میں کتاب ہذا مختصر و جامع ہے سادات تک شایع نہیں ہوا جناب فتوے ... شفقتاب و سرکار ناصر الملت و نجم الملت ... ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت و جلد زیب ضخیم ۱۳۶ قیمت عہ

چراغ ہدایت عقاید فقہ اعمال میں بہترین معقول کتاب پانچواں ایڈیشن ۱۴۴ کھردا کاغذ ۲ ... فقہ عقاید میں بے نظیر

زین العابدین کتاب ۱۴۴ چکنا کاغذ

معنی نماز نماز کے بیان میں ۴ ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم ... ۸ ر

اقوال اہل بیت ترجمہ **نبی محمد** جلد اول
بحار الانوار ترجمہ ... کاغذ چکنا
مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب ...

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ
کاغذ کھرا ۴ ر

مثنوی لقمہ شیریں یعنی **مفاد آخرت**
از لائق صاحب مرحوم ... ۶ ر

مثنوی نیرہم و غم ہموم ناصر اعانت ثقلین فارسی
از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم
یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد ... علی ۱۲ ر

تاریخ سفرنامے وغیرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین
امام حسین اور شہدائے کربلا کے حالات میں بہت مستند کتاب ہر ایک شہید کے حالات علیحدہ علیحدہ ہیں ... قیمت ۲ ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مستند کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علما کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے حصہ اول از ابراہیم ... بیان کے حالات ... عہ

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱ر

سیر حضرت زینب علیہا سلام
... سوانح ابتک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی شبیہ محمد حسین صاحب ... مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا ۲۳۸ صفحہ
قیمت عہ

سوانح حضرت شہید چکنا کاغذ ۱
سوانح شہید ثالث ۴ ر

تذکرۂ فرسی یعنی **تذکرہ دوستی** ... حکیم سید ... صاحب
نہایت مستند تذکرہ ہے ۱۴۴ چکنا ...

حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بی صاحبہ ماہ لقا بائی ۴ ر

نقشہ ایران رنگین ... ۴ ر
سوانح زندہ شاہ مدار ر
رہبر عراق و ایران ... موسٹ
سالنامہ حیدری جنتری -

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس ... ضخامت ... تقریباً ... مقامات مقدسہ کی تصاویر ... قیمت ...

سفرنامہ عراق از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب
ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۱۲ ر

مراثی

ہلال محرم ... مراثی حصہ اول ...
... رباعی ... مراثی ۳۳ مشہور اساتذہ کے منتخبہ ... سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۲۴۴ کاغذ چکنا ۲ ر

ہلال محرم حصہ دوم ... ایڈیشن ... رباعی ... منتخبہ ... کاغذ ...

ہلال محرم حصہ سوم ... ۶ ... رباعی ... سوز ... مرثیے ... شہادت ... ۲۲ کھرا ۲ ر

ہلال محرم حصہ چہارم ... حصہ سوم مراثی ... شہادت ... سے شہادت امام حسین تک ... سوزخوانی کے مرثیے ... کاغذ ... کھرا ... سوم و چہارم ... کاغذ ...

ہلال محرم حصہ پنجم ... رباعی ... سلام ... مرثیے ... کھرا ...

ہلال محرم حصہ ششم ... مرثیے ... وفات حضرت ... شہادت امام ... شہادت حضرت امام حسن عسکری ... جنت البقیع کے منتخب ... مرثیے اور نوحے ... کاغذ ... کھرا ... ہر حصہ ... کاغذ کھرا ... حصہ اول دوم چکنا ...

ہلال ماتم ... سلام ۳۳ مرثیے ... کامل مرحوم کے چکنا ... کھرا ...

فغان برجیس ۱۱ رباعی ... سلام ... مرثیے منبر خوانی ۱۹۰ کاغذ کھرا عہ

سفیر ماتم ... قصاید ... مرثیے ... چکنا کاغذ ... کھرا ۱۲ ر

سبع مثانی مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے ... کاغذ کھرا عہ

نوحے

... مجموعہ نوحہ جات ... ماتم حصہ اول وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۳۹۳ نوحے ۲۶۶ کاغذ چکنا ... کھرا ...

فغان محرم حصہ دوم تاریخی قیام ... مدینہ منورہ و شہادت ... سے ... ۳۸۱ نوحے ... کاغذ ...

درد الغموم نوحہ جات تاجی مرحوم ۲۲۲ نوحے ۲۹۲ کاغذ چکنا ... کھرا ...

یاد شہادت حصہ اول - مجموعہ نوحہ جات ... مرحوم ... ایڈیشن ... نوحے ۲۵۲ کاغذ چکنا ...
حصہ دوم - پانچواں ایڈیشن ۲۱۲ نوحے ۲۳۰ صفحہ کاغذ چکنا ...
حصہ سوم - چوتھا ایڈیشن ۲۹ نوحے ۳۰۳ کاغذ چکنا ...

نکر منظوم - نوحہ جات ناجی مرحوم ۱۲۶ نوحے ۳۱۲ صفحہ کھرا کاغذ ...

فغان زہرا یعنی آہ جگرخراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات ... ۲۰۳ نوحے ۲۴۸ صفحہ ... کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم ... ۲۴۰ نوحے ۲۴۴ چکنا ... کھرا ...

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد ... سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ... کاغذ چکنا ...

تسکین قلب ... مجموعہ نوحہ جات فلکین حصہ اول ... دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۶۹ صفحہ چکنا کاغذ ...

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۴۰ نوحے ۱۹۲ صفحہ چکنا کاغذ ...

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لایق حصہ اول ۱۰۳ نوحے ۱۴۲ صفحہ چکنا کاغذ ...
حصہ دوم ... نوحے ۱۳۲ صفحہ چکنا ... کھرا ...

فرط غم - نوحہ جات ضامن ۱۴۲ نوحے ۳۰۰ صفحے چکنا کاغذ ...

طومار درد نوحہ جات فرد ۱۱ نوحے ۱۲۴ صفحہ کاغذ ...

وسیلہ بخشایش نوحہ جات غیور ... نوحے ... ۱۹۲ صفحہ ...

ملنے کا پتہ ذیل سے طلب کیجئے :- محمد دین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن
مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپکر دفتر اخبار انقلاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

انتخاب

ہفت وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

The INTAKAB
WEEKLY
HYDERABAD (DN.)

ایڈیٹر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

چندۂ اخبار

	سالانہ	ششماہی
بلدہ سے	۸ روپیہ	۴ روپیہ
اضلاع اور ہندوستان سے	۹	۵
ممالک غیر سے	۱۰	۶

نرخ اشتہارات

ایک صفحہ	۲۰ روپیہ
نصف صفحہ	۱۲ ”
ایک کالم	۸ ”
نصف کالم	۵ ”
فی سطر کالم	۸

جلد (۱) ۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۸ تیر سنہ ۱۳۵۶ف موافق ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۷ء یوم چہارشنبہ نمبر (۱۲)



عالیجناب سر میرزا اسماعیل امین الملک
صدر اعظم ریاست حیدرآباد

نقشِ اوّل

ہر روز صبح کی نئی کرنیں اپنے ساتھ ایک نئے جریدے یا رسالے کا پیغام لاتی ہیں۔ لیکن وہ ایسا پیغام ہوتا ہے جو شعریت اور صداقت سے یکسر محروم ہے۔ بے ہنگم الفاظ پر مشتمل' بے جوڑ اور پریشان خیالات کا مجموعہ نصب العین سے بے فکر۔ تجارتی ذہنیت کا غماز!

لیکن ان میں مستثنیات بھی شامل ہیں اور ان مستثنیات میں ہفتہ وار "انتخاب" کو نمایاں حیثیت حاصل ہے "انتخاب" کی پہلی اشاعت ہی نے اپنے جس ٹھوس معیار اور بلند نظری کا عملی ثبوت دیا ہے وہ اس کے ارتقائی منازل کی سمت رواں دواں ہونے کا جرس ہے۔ اس پہلی اشاعت کو ہاتھوں ہاتھ لینے کے بعد قدردانوں نے ہماری جو حوصلہ افزائی فرمائی ہم اس کے لئے تہِ دل سے ممنون ہیں۔ اور اپنے قدردانوں کے جم غفیر کے ساتھ "انتخاب" بھی آگے بڑھتا چلا جائیگا

بقول کسے ہماری آزادی کا ننھا منا بچہ غلامی کے دامن سے لپٹا آنسو بہا رہا ہے نئے گھروندے بنانے کے لئے۔ اسوقت ہندوستان ایک عبوری دور سے گذر رہا ہے۔ ہر طرف افراتفری سی مچی ہے۔ شفق کی سرخی کہنہ نظام کے خون کی تنویر ہے۔ وہ آفتاب جو برطانوی مملکت میں کبھی نہیں ڈوبتا تھا اسے عنقریب دائمی گہن لگنے والا ہے فسادات کا یہ طوفان طوفانِ نوح کی طرح ایک دن ضرور ختم ہو جائیگا۔ اور اس طوفان کے ختم ہوتے ہی ایک نیا آفتاب —— کسی نومولود بچے کی پہلی مسکراہٹ جیسا آفتاب ایک نئے نظام کے گلے میں باہیں ڈالے جلوہ گر ہوگا۔ سامراجی تاریکی کا قلع قمع ہونے کو ہے!——

"انتخاب" اپنا قومی فرض کبھی نہیں بھولے گا یعنی نوجوانوں کی صحیح تربیت۔ ویسے تو ہر عمر کے اشخاص کی دلچسپی کا "انتخاب" میں سامان موجود رہے گا لیکن خصوصاً نوجوان طبقے کے لئے جن کے ہاتھ میں کل قوم اور حکومت کی باگ ڈور آئے گی' ٹھوس' سیاسی' مذہبی' معاشی' اقتصادی' سائنسی اور ادبی مضامین پیش کئے جائیں گے۔

انتخاب ادبی و سیاسی حیثیت سے ترقی پسند' صالح اور صحت مند افکار پیش کرتا رہے گا۔

ہمیں اہلِ قلم حضرات سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے معیاری مضامین نظم و نثر سے "انتخاب" کے صفحات مزین فرمائیں گے۔ نیز اپنے مفید مشوروں سے "انتخاب" کی شکل اور معنوی خوبیوں میں اضافہ اور ہمیں ممنون فرمائیں گے۔

از جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

مقدس قانون

آسماں اور زمین میں کیا ہے — چاند سورج میں نور کس کا ہے؟
کیوں درخشندہ یہ ستارے ہیں؟ — الغرض جتنے یہ نظارے ہیں
علم سارا ہے۔ ان کا قرآں میں
پر بصیرت نہیں مسلماں میں

از جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

ہے کشاکش درمیانِ نور و نار — تیرا ہنگامِ عمل ہے روبہ کار
آگیا وہ دن تھا جس کا انتظار — جان و مال و آبرو کر دے نثار
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

بند کر اب وعظ و پند و شور و شین — ترک کر اب خواب و خور آرام و چین
پھر دکھا دے جراءت بدر و حنین — ہو ترا ایثار ایثارِ حسینؑ
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

مانگنے سے کب کسی کو کچھ ملا — جو کیا ایثار بازی لے گیا
آن تراجاد میں ہو حاصل بہ عا — سوچتا کیا ہے قدم آگے بڑھا
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

جعلسازوں کے نہ پھر دھوکے میں آ — تو نے اپنا دیدیا ہے فیصلہ
کر عمل اب اپنا پاکستاں بنا — ہے اسی میں تیرے ملت کی بقا
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

تو غلامِ احمدِ مختار ہے — تو غلامِ جعفرِ طیار ہے
تو غلامِ حیدرِ کرار ہے — اب تجھے کس کی مدد درکار ہے
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

یہہ نہیں ہے شاعری پیغام ہے — سر پہ آپہنچی بلا کی شام ہے
جان لے یہہ نزع کا ہنگام ہے — تیرے ہاتھوں عزتِ اسلام ہے
اے مرے مسلم سپاہی ہوشیار

از عباس رضوی

حالت کو زمانے کی بدلتے دیکھا — حق کیلئے کتنوں کو مچلتے دیکھا
نکلے کئی اہلِ دل حق پر لیکن — شبیرؑ سا ایک بھی نہ نکلتے دیکھا

دیگر

شبیرؑ سے گھر بار لٹانا سیکھا — حق کے لئے سر اپنا کٹانا سیکھا
ہمشکلِ پیمبرؐ کی جوانی کی قسم — ملت کے لئے خون بہانا سیکھا

رُباعی

وعدۂ میثاق ریگِ دشت پر ایفا ہوا — فرضِ ابراہیمؑ کی تکمیل کا چرچا ہوا
ناخدا نے بحر میں قربان کر دی زندگی — اور ساحل آشنا اسلام کا بیڑا ہوا

عابد حسین عابد

انجمنگ

آیندہ پرچہ رجب نمبر ہوگا

جس میں حضرت امیر علیہ السّلام کے اقوال عربی مع ترجمہ فارسی و اردو اور مشہور اہلِ قلم کے مضامین نثر و نظم شایع ہونگے۔

حضرت امیرؑ کے شان میں مشہور شعرا کے قصائد فارسی و اردو خصوصاً سلطان العلوم شہر یار دکن خلد اللہ ملکہ کے فارسی و اردو قصائد دیکھنے کے لائق ہیں یہ پرچہ تمام رجب نمبر پرچوں میں بہترین ہوگا قیمت فی پرچہ ۸/

سالانہ خریداروں کو تمام خاص نمبر مفت دئے جائیں گے رجب نمبر' عید نمبر' محرم نمبر' نوروز نمبر

اعلیحضرت قدر قدرت عظیم شوکت سلطان العلوم شہریار دکن برار خلد اللہ ملکہ

دور فرمانروائی بسلسلہ گزشتہ

تعلیمات مدارس بہت کم تعداد میں تھے خصوصاً دیہات وغیرہ کے مدارس تو تھے ہی نہیں اور اکثر جو تھے وہ بہت ردی حالت میں تھے۔ مدارس بجائے کشیف اور غلیظ مکانات میں قائم تھے جہاں شہر میں مدارس کی تعداد بڑھائی گئی جن میں پاک صاف آب ہوا اور چمن بندی کا لحاظ رکھا گیا۔ جہ میں دیہات حتیٰ کہ جاگیرات میں بھی تحتانیہ وسطانیہ تک تعلیم دی گئی اور انتظامات کئے گئے ہیں۔ نصاب میں زمانہ کی ترقی کے لحاظ سے رد و بدل ہوا کرتی ہے جہاں تک ممکن ہو سکا حکومت کا منشا تعلیم پبلک میں عام کرنا ہے زیادہ تر حکمت اعلیٰ تعلیم پائیں نہ پائیں لیکن پڑھنے لکھنے وغیرہ کی استعداد ان میں ضرور پیدا ہو جائے رفتہ رفتہ یہ محسوس کیا گیا تعلیم میں صنعتی تعلیم بھی دیجائے چنانچہ صنعتی مدارس بھی کھولدئے گئے ہیں آئندہ قومی ترقی چونکہ ان میں زیادتی ہو تعلیم نسواں کے مدارس علحدہ ہیں جن میں لڑکیوں کے لئے بہترین طور پر لازمی و یکساں تعلیم دینے کے انتظامات کئے گئے ہیں تعلیم نسواں کے صنعتی مدارس میں عمدہ انتظامات ہیں تعلیمات کا موازنہ جو صرف چند ہزار تھا بڑھتے بڑھتے اب ایک کروڑ ۳۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ سب سے زرین کارنامہ جو سنہری حروف میں لکھے جانیکے قابل ہے وہ عثمانیہ یونیورسٹی ہے جس میں ذریعہ تعلیم اردو قرار دیا گیا ہے کالج میں کلیہ نسواں کلیہ انجنیری کلیہ طبیہ۔ اقسام ہر قسم کے فنون کی اعلیٰ تعلیم کے انتظامات بہت اعلیٰ پیمانہ پر کئے گئے ہیں کلیہ فنون کی عمارت جسکا افتتاح اعلیٰ حضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ نے بنفس نفیس دست حق پرست سے فرمایا یہ عمارت قدیم ہندو مسلم ثقافت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اسکی تیاری میں کثیر رقم خرچ ہوئی۔ دوسرے کلیہ وغیرہ ابھی زیر تعمیر ہیں۔

وضع قوانین میں اصلاحات اور قانون میں اضافہ کئے گئے۔ مشیر قانونی کا دفتر معتمد عدالت کوتوالی امور عامہ سے علیحدہ کیا گیا

دفاتر اس مبارک دور حکومت میں حسب ذیل دفاتر کا قیام عمل میں آیا۔ سب سے پہلے سررشتہ برقی پیرا ایش بلدہ اسیطرح یکے بعد دیگرے انجمن ہائے امداد باہمی۔ آثار قدیمہ رصدگاہ نظامیہ۔ صنعت و حرفت۔ نظامت امداد و شمار۔ نظامت لوکلفنڈ۔ باب حکومت۔ سررشتہ عطیات۔ ٹیلیفون اضلاع۔ تعمیر بدرو۔ چیف انسپکٹری کارخانجات نظامت آبرسانی اضلاع۔ معلومات عامہ۔ خلع یافات۔ نظامت عدالت مطالبات خفیفہ۔ معتمدی امور دستوری نشرگاہ لاسلکی۔ تنظیم مابعد جنگ۔ تنظیم دیہی فراہمی غلہ و فیرہ وغیرہ۔

عمارات اس عہد میمنت مہد میں جو عمارتیں تیار ہوئیں انکا لحاظ کرتے ہوئے اس کو دور شاہجہانی کہنا بیجا نہوگا۔ اختصار کی غرض سے ہم صرف ان عمارات کا نام درج کرتے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کلیہ فنون۔ عثمانیہ عدالت العالیہ ۲۱ لاکھ ۱۲ ہزار۔ دواخانہ عثمانیہ ۱۴ لاکھ۔ کتب خانہ آصفیہ۔ سٹی انٹرمیڈیٹ کالج ۹ لاکھ ۴۴ ہزار۔ صدر شفاخانہ یونانی ۵ لاکھ ۳۲ ہزار عجائب خانہ ایک لاکھ ۷۷ ہزار

قصیدہ در مدح اعلیحضرت سلطان العلوم شہریار دکن خلد اللہ ملکہ

میر عثمان علیخان خسرو گیتی ستاں
فخر دارا فخر جمشید و فریدوں آپ ہیں
خسرو ذیجاہ ملک حیدرآباد دکن
منبع رحم و سخا یا پرور و بندہ نواز
صاحب جاہ و حشم ذی مرتبہ ذی قدر و منزلت
قلزم ذخار علم و دانش و فہم و ذکا
روز مرہ گفتگو سے آپکی ہوتے ہیں اخذ
سب صفات نیک آصف کیلئے موصوف ہیں
آپکا مشہور عالم میں ہوا وہ عدل و داد
آپ کو حق نے عطا فرمایا وہ خلق عظیم
رحمت باری ہے گویا آپکا لطف و کرم
فیض عالم پر برابر ہے لسان آفتاب
آپ کے عہد حکومت کا ہے یہ ادنیٰ اثر
بار الہا اس شہ ذیجاہ کو تو شاد رکھ
شاہزادے خرم و شادان رہیں با طول عمر

آصف سابع۔ نظام الملک فخر خسرواں
آپ ہیں فخر سکندر فخر شاہان کیاں
صاحب تاج و لوا مالک رقاب سروراں
حامی درماندگان اور دستگیر بیکساں
آفتاب آسمان اقتدار و عز و شان
صاحب طبع رسا و نکتہ بین و نکتہ داں
صرف و نحو و منطق و علم معانی و بیان
آپ کے اوصاف ہیں آصفی کی جو تمام زباں
محو دل سے ہو گئی ہے نصفت نوشیرواں
دوستوں کا ذکر کیا ہے دشمنوں پر مہرباں
آپکا ہے قہر بھی قہر خدائے دو جہاں
پر بقدر حوصلہ مرہون منت ہے جہاں
ہے ہر اک آرام میں کوئی نہیں اندوہ رساں
بہر محبوب خدا پیغمبر آخر زماں
شاہ کا سایہ ہے ان کے سر پہ جاوداں

آپکے بدخواہ جو ہیں وہ ذلیل و خوار ہوں
جو بہیخواہ آپکے ہیں وہ رہیں سب شادماں

توفیق حیدرآبادی

جوبلی ہال معظم جاہی مارکٹ۔ نامپلی اسٹیشن۔ سکاچی گوڑہ اسٹیشن۔ مسافر خانہ نامپلی بیاچلر کوارٹرس۔ وغیرہ۔

اندرون اور بیرون شہر دور دور تک سمنٹ کے جال بچھے ہوئے ہیں۔ ان بڑی بڑی میلوں لمبی (جن کی میل میں صحیح تعداد معلوم نہوسکی) ڈسٹ پروف سڑکوں کیوجہ سے حیدرآباد دوسرے شہروں پر فوقیت حاصل کر چکا ہے۔ ابھی اسکیمات زیر ترتیب ہیں عنقریب میں ہزار ہا میل تک اسی قسم کی سڑکیں تیار ہونیوالی ہیں۔ ہر گلی کوچہ میں پختہ موریاں بنائی گئیں ہیں۔ تقریباً تمام موریاں جو سڑکوں اور گلیوں میں بہتی تھیں ان کو زیر زمین کر دیا گیا ہے اور ان تمام موریوں کا پانی رود موسیٰ میں بڑے بڑے نالوں کے ذریعے جا گرتا ہے اور وہاں سے زراعتی کام میں لایا جاتا ہے۔ اسکے اضلاع اورنگ آباد۔ عادل آباد۔ پربھنی۔ ورنگل۔ گلبرگہ۔ جالنہ۔ محبوب نگر ناندیڑ۔ عثمان آباد۔ لاتور۔ کھم۔ پربھنی۔ رائچور میں آبرسانی۔ تعمیر شوارع۔ آبرسانی سے متعلقہ خوبصورت عمارتیں وغیرہ تیار کی گئی ہیں پبلک کے لئے صحت بخش مکانات۔ نامپلی۔ مغل پورہ۔ ملے پلی۔ خیریت آباد آغا پورہ۔ ملک پیٹ۔ دبیر پورہ۔ مشیر آباد وغیرہ میں تیار کئے گئے ہیں تاکہ عوام آسایش کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ ترک مسکرات کے مکانات ان اشخاص کے لئے بنائے گئے ہیں جو اس مذموم عادت کو ترک کرتے ہیں۔ پولس کوارٹرس بیٹلہ برج میں بنائے گئے

استرداد رقبہ جات ۱۳۴۲ف میں رقبہ رزیڈنسی کی واپسی عمل میں آئی۔ سکندرآباد شہر میں معہ تمام متعلقہ عمارات کے اعلیحضرت کے قبضہ میں مسترد کر دیا گیا۔ صوبہ برار جو برٹش افواج کے اخراجات کے لئے بطور عوض امیر تیمور کے زمانہ سے سلاطین ہند کا دستور چلا آرہا ہے بجائے نقد رقم کے دیا گیا تھا۔ صوبہ برار کا نیا نامہ مابین سرکارین طے پا چکا اور وہاں آپ کا ایک ایجنٹ مقرر ہوتا ہے جس کی تنخواہ آپ ہی کے خزانہ سے ایصال ہوتی ہے۔ آپ کے نام سے مسجدوں میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور وہاں کی عمارتوں پر پرچم آصفی بلند ہوتا ہے آپ کو خسرو دکن و برار سے مخاطب کیا جاتا ہے ولیعہد بہادر کو پرنس آف برار سے یاد کیا جاتا ہے سنا یہ جا رہا ہے کہ جون ۱۹۴۸ء میں اقتدار اعلیٰ کے برخواست ہونے پر حیدرآباد میں خود مختاری کے اعلان کے ساتھ ساتھ برار بھی مملکت آصفیہ میں منسلک ہو کر آزادی حاصل کریگا۔

تالاب اس مبارک عہد میں جو تالاب تعمیر کئے گئے وہ حسب ذیل درج ہیں جن کی وجہ تمام حیدرآباد میں زرخیزی اور محصول آب سے آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اور پانی کی افراط سے ہر کس و ناکس سیراب و مستفید ہوتا ہے میر عالم کے تالاب سے تمام شہر کو پانی پہنچایا جاتا ہے۔ عثمان ساگر کی تعمیر کے بعد ہزاروں نلوں کے ذریعہ شہر کے چپہ چپہ پر نل موجود ہیں مستطیع حضرات اپنے گھروں میں نل لے رکھے ہیں باقی سرکاری اسٹانڈ پوسٹ سے پانی مفت

کیا جاتا ہے عثمان ساگر ۵۵ لاکھ ۴۰ ہزار۔ حمایت ساگر ۹۰ لاکھ ۲۰ ہزار نظام ساگر نظام آباد ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ یہ تالاب سارے ہندوستان میں سب سے بڑا ہے جس سے بہت سی نہریں نکالی گئی ہیں تاکہ زراعت کے لئے پانی دیا جاسکے۔ علاوہ ازیں آبشار کے ذریعہ برقی تاقوت حاصل کیا جانے والا ہے جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے شہر بجلی استعمال کر سکینگے اور برقی بازار بہت سستے ہو جائیں گے اسطرح برقی کی ارزانی سے کارخانہ دار و کو بہت سہولت ہوگی تالاب شنکر سمودر پالم ورنگل ۲۰ لاکھ ۵۰ ہزار تالاب سانئی بھی دو لاکھ ۸۲ ہزار فتح نہر ۴۵ ہزار ۵۰۰۔ خزانہ آب تلوار ضلع بیڑ ایک لاکھ ۴۴ ہزار خزانہ آب روتھی ضلع بیڑ ۱۳ لاکھ ۹۰ ہزار خزانہ آب پنڈی پاکال نلگنڈہ ۵ لاکھ ۵ ہزار خزانہ آب مدہول گلبرگہ شریف ۳ لاکھ ۱۰ ہزار خزانہ آب پوچمپاڑ یعنی ۸۰ لاکھ۔

داد و دہش

آپ کروڑہا روپیہ ہمیشہ امیر تعمیر مساجد۔ رفاہ عامہ کے لئے۔ امداد مخلوط بطور وظیفہ غرباء و فقراء کو۔ علاوہ اس کے علمی وظائف تمام دنیا کے افراد کو بلا امتیاز مذہب ملت تقسیم فرماتے رہتے ہیں۔ اقطاع عالم میں ایسے بہت سے حضرات پائے جاتے ہیں جنہوں نے بہرنوع آپ سے امداد حاصل کی۔ ہندوستان میں تو کثرت سے روپیہ کو بے دریغ تقسیم فرمایا۔ اگر ہم آپ کی فیاضیوں کا تذکرہ کریں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے صرف ان چند سطروں پر اکتفا کی۔

حمل و نقل

ایک عرصے سے نظام اسٹیٹ گیارنٹیڈ ریلوے کمپنی کو ریلوے پر پورا پورا اقتدار حاصل تھا اور نظام اسٹیٹ کو اسمیں دخل دینے کا حق نہ تھا حضور پرنور نے اپنی دانشمندی سے معاہدہ کی مدت معینہ سے پہلے ہی ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء کو ریلوے بورڈ واقع لندن سے خرید فرمائی یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ سے حضور نظام کی ملکیت میں داخل ہو گئی ہے اس طرح سالانہ آمدنی میں ایک کروڑ کا اضافہ ہوا۔ اب تو اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہوگا۔ توسیع ریلوے۔ بلہارشاہ ریلوے۔ کرڈوا وقار آباد تا پرلی بیجناتھ ریلوے۔ وغیرہ توسیع کے اسکیم میں تمام مملکت آصفیہ کے اضلاع اور تعلقات جہاں ریلوے نہیں ہے بسیں کی آمد و رفت ہوتی ہے شہر میں مخصوص لانبی سنگل اور ڈبل بسیں چلتے تھے۔ سنہ ۱۹۴۰ء سے گلزار حوض سے سکندرآباد دو منزلہ بس جو پچاس آدمی کو لیجاتی ہیں ہر چند منٹ کے وقفہ سے چل رہی ہیں۔

ٹپہ و سکہ

نظام اسٹیٹ میں ٹپہ و سکہ اعلیٰحضرت کا ہے۔ اندرون مملکت کی حد تک ٹپہ و سکہ رائج ہے قصبہ تعلقہ اضلاع اور شہر کے ہر محلہ میں ایک ٹپہ خانہ موجود ہے سکہ محبوبیہ اور سکہ عثمانیہ دونوں کا رواج تھا حال ہی میں محبوبیہ سکہ کا چلن موقوف ہو گیا اب صرف سکہ عثمانیہ رائج ہے۔ چاندی کے سکوں پر چارمینار کی تصویر ہے۔ آج کل زیادہ تر کرنسی ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ دس روپیہ۔ سو روپیہ کے چل رہے ہیں۔

صنعت و حرفت

گو یہاں کی صنعت و حرفت کو ابھی کافی فروغ حاصل نہیں ہوا ہے تاہم سرکاری فیکٹریز یہ ہیں۔ نظام شوگر فیکٹری ۲۰ ہزار من شکر روزانہ تیار ہوتی ہے اور تمام شہر کی فراہمی کر رہی۔ یہ کارخانہ بودھن ضلع نظام آباد میں ہے۔ سرپور پیپر ملز میں اتنا کاغذ تیار ہو رہا ہے کہ شہر کی فراہمی کرنے کے بعد دوسرے ممالک کو برآمد کیا جا رہا ہے مگر چونکہ برآمد کی اجازت سرکاری طور پر نہیں ملتی اس لئے لوگ یہاں پر کتب طبع کروا کر منگوا رہے ہیں اور یہ کارخانہ سرکاری اور غیر سرکاری تمام ضروریات کو فراہم کر رہا ہے۔ کپڑے کی گرنیاں نظام شاہی ملز اعظم شاہی

[illegible] جو ورنگل میں ہیں جہاں سے کپڑے سپلائی ہوتے ہیں خصوصاً اس جنگ کے زمانہ میں تحریک [illegible] لوگوں کے تن ڈھانکنے میں بہت کام آئے۔ شاہ آباد سمنٹ سازی سنہ ۱۹۳۱ء کی پیداوار بمقدار ۹۰۰۰۰ ٹن سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کس قدر وسیع پیمانہ پر یہ کام چلتا ہے۔

سگریٹ سازی

سگریٹ سازی کی صنعت دوسرے صنعتوں کی طرح ابھی بہت ترقی کر چکی ہے۔ چارمینار اور [illegible] مشہور کارخانہ ہیں جہاں ہرسال تقریباً ۱۷۰۰ ملین سگریٹ ۳۰ ہزار [illegible] تیار کئے جاتے ہیں۔ بیرون حیدرآباد بھی درآمد کئے جاتے ہیں مارچ سنہ ۱۹۴۲ء میں ۱۲ ملین [illegible] اس تعداد سے پچھلے اور مابعد کے سالوں سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے اس وقت دیاسلائی کے کارخانے تقریباً بیس موجود ہیں۔

دستی پارچہ بافی دستی کاغذ کے متعدد کارخانے ہیں جن کو سرکار عالی کی امداد حاصل ہے۔ دستی پارچہ بافی کے کارخانے شہر حیدرآباد شاہ پور نگر شاگال گلبرگہ نارائن پیٹھ ہنسکی وغیرہ میں ہیں جہاں ۱۰۰۰۰ کرگھے چلائے جا رہے ہیں جن کی وجہ سے تقریباً ۱۰۰۰۰۰ اشخاص پل رہے ہیں دستی پارچہ بافی کے لئے حکومت نے ۲ لاکھ روپیہ کا سرمایہ مختص کر دیا۔

کمبل سازی۔ حیدرآباد میں تقریباً ۳ ہزار کرگھے اس صنعت میں مصروف ہیں۔ حیدرآباد کی قدیم صنعت ہے۔

ڈیرہ سازی۔ اب جنگ کی وجہ سے بہت ترقی پر ہے۔

آلوین میٹل ورکس۔ لوہے اور فولاد کے سامان کی تیاری کے لئے ملک میں ۲۵۰۰۰۰۰ روپیہ کی مجوزہ سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔

حیدرآباد کیمیکل اینڈ فارموسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ

اس کمپنی کا منظورہ اور اجرا شدہ سرمایہ ۱ لاکھ روپیہ ہے۔ حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھ کے حصص خرید کئے ہیں اس کمپنی کے ادویات بازار میں فروخت ہو رہے ہیں۔

حیدرآباد کیمیکل اینڈ فرٹیلائزرس لمیٹڈ

جس میں کیمیاوی اشیاء کی تیاری جو ایک اہم بنیادی صنعت ہے کیجاتی ہے۔ یہ کارخانہ ایک کروڑ روپیہ کے مجوزہ اور ۲۰ لاکھ روپیہ کے جاری شدہ سرمایہ سے قائم ہوا ہے حکومت نے دس لاکھ کے حصص خرید کئے ہیں کمپنی کا پروگرام یہ ہے کہ سالانہ ۲۰ لاکھ روپیہ کی مالیت تیار کیجائے۔

پاور الکحل فیکٹری

نظام شوگر فیکٹری کے قریب قائم کی گئی ہے سنہ ۱۹۴۱ء میں حکومت نے یہ کارخانہ ۵ لاکھ کے مصارف سے قائم کیا۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء سے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء تک کارخانے نے تین لاکھ گیلن الکحل تیار کیا گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کارخانہ میں سالانہ چھ گیلن الکحل تیار کیا جاسکتا ہے۔ مالیہ امداد کے بموجب آجکل ممالک محروسہ میں الکحل کی کھپت ماہانہ ۴۵ ہزار گیلن ہے اور پٹرول کے (۸۰) حصو نیں ۲۰ حصہ الکحل کی آمیزش کیجا رہی ہے۔

حیدرآباد اسٹارچ پروڈکٹس لمیٹڈ

سنہ ۱۹۴۲ء میں ۵ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قائم ہوا حکومت سرکار عالی نے ۲½ لاکھ روپیہ فراہم کیا ہے۔ اسٹارچ کا استعمال مختلف صورتوں میں ہوا کرتا ہے یہاں سالانہ ۵ لاکھ روپیہ کی اشیاء درآمد ہوتی رہی ہے اس میں اسٹارچ اور گلوکوز تیار کئے جاتے ہیں۔ حیدرآبادی جوار اسٹارچ میں استعمال کیا جائیگا۔

باقی آئندہ

خدا لشکر

قصیدہ در توصیف اعلیٰحضرت سلطان العلوم شہریار دکن

از حکیم و ڈاکٹر میر شامن علی صاحب نیساں

آصف سابع دکن کے حکمراں فرخندہ فال
صاحبان علم کی ہے قدر جن کے عہد میں
جمع رہتے ہیں ہزاروں جن کے خوان فیض پر
لعل و گوہر سے اسے بھرتے ہیں ہر دم بے زوال
آبیاری ان کا فرمائے اگر دست کرم
میرے بھی دن یوں پھریں انکی نگاہ مہر سے
چشم میگوں کا اشارہ انکے ہو جائے اگر
مختصر نیساں عرض کی دعا پر ختم ہے

چشم مہر و لطف ہے جن کی رعایا پر کمال
زیب محفل جن کے بزم رہتے ہیں اہل کمال
ہے رواں ملک کرم جن کا دریائے نوال
سامنے کوئی دراز ان کے جو ہو دست سوال
دور ہو جائے دل رنجور سے گرد ملال
جیسے حسن مہ دو بالا ہو بہ ہنگام کمال
جام جم سے ہو کہیں بہتر مرا جام سفال
شاد ان کے دوست اور دشمن ہو انکے پائمال

دولت و اقبال ایں انکے ترقی ہو مدام
سو برس کے ہو برابر عمر کا ہر ایک سال

قند پارسی

عبداللہ بن زلان تمیمی گوید که فرزدق که از شعرای بسیار شریف و مشهور عرب است گفت وقتی در حوالی بصره در بیابان قریب صبح مرا باران شدید فرو گرفت و من بر شتر سوار بودم و هنوز تاریکی باقی بود ناگاه ... در همان تاریکی اثر آبادی دیدم شد چون از یک طرف بیابان نمایان است بگمانم رسید که جمعی برای تفرج و نزهت بیجا آمده باشند و بسیار گرسنه بودم با خود گفتم خوب است نزد آنها روم جهت آنکه لابد با خود از جنس خوردنی چیزی داشته باشند با نظر به حرکت نمودم چون نزدیک شدم دیدم چند شتر با اسباب سفری تقریب آن بجا ایستاده اند آنها گذشته تا بدریاچه رسیدم جمعی از زنها را دیدم که در آب مشغول آب تنی و شناوری اند چون آن کیفیت را دیدم گفتم امروز اینجا اتفاق شبیه مانند است بروز دارة الجلجل پس برگشتم زنها آواز داده گفتند ای قاطرسوار ترا بخدا قسم میدهیم که برگرد پس برگشتم و نزد آنها آمدم و دیدم همه تا به گردن در آب ایستاده اند گفتند ترا بخدا که واقعه دارة الجلجل را بگو که چیست گفتم آن داستان از این قرار است ـ امرؤالقیس از امرا و بزرگان عرب است عاشق و فریفته دختر عمش عنیزه بود و عنیزه در زمان خود در حسن جمال و فصاحت یگانه بود پدر عنیزه بجهت اطلاع بر عاشق بودن امرؤالقیس دختر خود را به امرؤالقیس نمیداد و کوشش نمود برای کشتن عنیزه پدر و برادران عنیزه راضی نشدند چه در فن سخن بود که دختر را به عاشق او دهند امرؤالقیس پیوسته در صدد دیدن او بود تا یوم الغدیر رسید و این همان دارة الجلجل است و آن قضیه از این قرار است که عنیزه با جمعی از زنان و دوشیزگان قبیله خود برای سیر و تفرج از قبیله برآمدند جمعی از برادران و اقربا و خدام برای محافظت آنها همراه بودند امرؤالقیس از این قضیه اطلاع یافت و معلوم کرد که جشن و سائرین به لب دریاچه که او را غدیر میگویند میروند لذا قبل از وقت خود را به بیشه زاری که قریب بدریاچه بود رسانده و در جنگلها و بوته های خار پنهان شد تا عنیزه و همراهان رسیدند چون نگران شد دید جمعی دختران آهو چشمان نازک بدن اند و عنیزه چون سرو سیمین و ماه نسرین در میان ایشان چون آفتاب در میان ستارگان میگذشت چون به آن آبگاه رسیدند گفتند نیکوتر آنست که برهنه شویم و در این آب بدویم تا از رنج راه بیاسائیم پس مردان و غلامان خود گفتند که دور شوید چون دور شدند چون شاخه بلور دختران برهنه گردیده خود را به آب انداختند و مشغول بازی و شناوری شدند بچنان که شما مشغولید امرؤالقیس که در کمین ایشان بود محل مقصود به بار و میوه امید بکار رسید و آن دختران ماه پیکر از همه جهت بیخبر بودند که ناگاه امرؤالقیس بتاخت و جامه های ایشان را فراهم ساخته بجائی بگذاشت فرزدق گوید چون حکایت باین جا رسانیدم خود را از شتر بزیر افکندم و جامه های آنها را جمع نموده به سینه خود چسپانیده نشستم و گفتم امرؤالقیس با ایشان گفت سوگند بخدای که هیچ یک از شما را جامه ندهم و لو تا شب در آب بمانید مگر اینکه برهنه از آب برآید و جامه خود ستاند فرزدق گوید یکی از آن زنها که در آب بود و بشوخی و ظرافت امتیازی داشت گفت امرؤالقیس آن کار کرد و عاشق دختر عمش عنیزه بود آیا تو نیز عاشق یکی از ما هستی گفتم نه عاشق هیچ یک از شما نیستم بلکه مائل بنظر [illegible] شمایم فرزدق گوید چون این سخن بشنیدند کف برکف زدند و نعره برآوردند و گفتند داستان خود را بآخر رسان و دانسته باش که تا بمقصودی که داری نایل نگردی بازنخواهی گشت فرزدق گوید از این مژده بسیار خوش وقت شدم و گفتم آن لؤلؤهای [illegible] مشغول امرؤالقیس امتناع ورزید و بازی بهمگی جدال و عشوه و دلال بگذرانیدند تا آفتاب قریب بغروب رسید و ایشان بیمناک شدند که بمنزل نرسند پس از میان ایشان یکی بیرون آمد امرؤالقیس جامه های او را بداد و او پوشید چون دیگران بدیدند تن به تن چون نهال نسترن بیرون آمدند و امرؤالقیس یک یک را عریان نگران شد و جامه اش باز داد تا بپوشیدند از میانه عنیزه در آب چون آفتاب بماند و امرؤالقیس الهی سوگند بداد

که جامه اش را بدهد عنیزه امرؤالقیس گفت ای دوشیزه کدام اقوام و نورسیده بهارستان ایام این سخنان فرو گذار که بر من حرام است که جز بدست لطیفت جامه شریفت را باز دهم عنیزه ناچار چون گوهر غلطان از آب بیرون شد و امرؤالقیس بطور دلخواه در یار دلجوی نگران شد و از پیش و پس بچشم شوق و طمع و عشق و طلب در وی نظاره کرد و آن اندام گلفام را بوئید و بوسید پس از آن جامه اش را بداد تا بتن بیاراست آنوقت دوشیزگان به جبین ملامت امرؤالقیس زبان گشودند و با غنج خاص و دلالی مخصوص او را سرزنش نمودند و گفتند ما را برهنه گذاشتی و در این چشمه محبوس داشتی و گرسنه گردانیدی امرؤالقیس با ایشان بسیار و برخاش بیشتر دل از دست رفت گفت اگر این شتر خود را برای شما نحر نمایم آیا تناول میکنید گفتند آری پس شمشیر کشید و شتر را نحر کرد و پوست کند و هیزم زیادی فراهم نمود و آتش زیادی برافروخت و از گوشت و کبد و اعضای مطبوعاتش بر آتش کباب کرده بایشان داد تا جمله سیر شدند و خود نیز با ایشان بخورد و از مشکی که با خود داشت شراب مشکوار بآن مهرخان گل اندام بخورانید جگرها و مغز و شعف سرود در آمدند و چون خواستند سوار شده روی براه آورند امرؤالقیس گفت من شتر خویش از بهر شما بکشتم و اینک بار من بر زمین میماند یکی از ایشان گفت من بستر تو بر میدارم دیگری گفت من آبخوری ترا میگیرم بالجمله متاع و راحله او را در میان خود قسمت کردند و هر کسی چیزی برگرفت مگر عنیزه که هیچ چیز برنداشت امرؤالقیس باو توجه نمود گفت ای دختر عم بایست تو مرا محل کنی و برداری چه مرا توانائی پیاده روی نیست و هرگز باین کار عادت نداشته ام عنیزه ناچار او را در میان کوهان و گردن شتر خویش بنشاند و روی براه آوردند امرؤالقیس وقت را غنیمت شمرده بی مانع و دافع سر خود را بر گردانید و بین دو پستان و صورت او را می بوسید و میبوئید و او برای مدافعه عقب میرفت و از حرکت جهاز شتر پس و پیش میشد بخوف افتادن بود و عنیزه میگفت ای امرؤالقیس شتر مرا کشتی آخر فرود آئی ـ امرؤالقیس از این سخنان نمکین بوجد می آمد ـ فرزدق گوید چون از داستان خویش فراغت یافتم آن زن شوخ گفت خدا انصاف دهد ای جوان چه نیکو داستانی بیان نمودی باز گوئی که کیستی که بظرافت و شیرینی تو کسی ندیدم گفتم از مردم مضرم گفت از کدام طائفه مضر گفتم از تمیم گفت از کدام قبیله تمیم گفتم از اینجا تعدی نخواهم کرد گفت سوگند بخدای که گمانم این است که فرزدقی گفتم فرزدق مردی شاعر است ولکن روایت اشعار کنم گفت این توریه که در نسب خویش میکنی فرو گذار ترا بخدا قسم که فرزدق نیستی گفتم آری من فرزدقم گفت اگر تو فرزدق باشی گمان نکنم که جامه های ما را بما باز دهی مگر اینکه بکام دل باز رسی گفتم آری چنین است گفت ساعتی روی از ما بگردان آنگاه روی بدیگر دختران آورده به آهسته چیزی گفت که من نشنیدم در زیر آب رفتند و سر بیاوردند و دسته جمع از آب بیرون آمدند و هر یک را مشتی از گل در کف بود بسوی من بشتافتند و از آن گل و لای بچهره ام بیفشاندند چنان که چشم و دو دیم پر از گل و لای شده و جامه ام بیالود ناچار بر زمین آمدم و بچاره چشم مشغول شدم آنگاه جامه های خویش را بگرفتند و دشواری از من باز ببودند و آن شوخ زن بر استر من بنشست و مرا در بدترین حال و رسواترین روزگار بگذاشتند و روبراه آوردند و آن شوخ زن همی گفت که این جوان چنان خیال کرده بود که البته باید بمراد و بکام خویش را اندر من بجان در آن مقام بودم تا چهره خویش بشستم و لباس خود بخشکانیدم و هنگام ظلمت شب بمنزل خود برگشتم و پیاده و خسته و خجل و افسرده بر بستر افتادم دیدم رسولی با قاطر مرا آورد و گفت خواهران تو سلام میرسانند و میگویند از ما خواستار چیز نفیسی بودی که بر اداء او ما را امکان نبود اینک زینت را (یعنی قاطرت را) فرستادیم تا از اول شب تا صبح با او مشغول شوی و بتو بدگذرد و این چند درهم را نیز برای مخارج حمام صبح تو تقدیم مینمائیم و چند درهم با قاطر نزد من گذاشت و رفت ـ

فارسی ناب (خالص)

بعضی از ایرانیان در این خیال افتاده اند که فارسی خالص قدیم را رواج دهند لکن این کار ریست بسیار مشکل بلکه محال چنانچه بطور نمونه اشعار ذیل که از کربلای معلی آقای فخر الدین پارتی گرگانی فرستاده اند تقریبا غیر قابل فهم درج است .

جشن منش[1]

لرزد منش چون پر همیشن[2]
وز چار دارو بی رشن[3]
در بزم ورد و نرگسی
شادی است و خرم اوسی
چون غنچه خند و تشتر[5]
چون غنچه و شب بو بو
چون پور ایرانی گهر
میدارد این ویژه هنر
اهریمنت تاری ز دل
ورنه ببایی ها بچل
بد گند و تندی و کژی[13]
سالوس بودن با فشی[14]
گوپی نبرد است و ستم
زهم است صد جای فرم
اینها بجا آدم بجا
باید شدن نیکو سبا[16]
خوی نیاکانت چه شد
وآن داریوش وآن اردد
از چهره ات خسرو[18] بده
همدستی و نیرو بده
زین ره ببا لا میروی
از راستی و از نوی
این را بسنج از بخردی
تا فی تو داری از خودی
تا تام همسنگت شود
نیرو و فنر هنگت رود
دانشپژوها بخردا
ما را بپاسخ هم صدا

جشنی کنند زآن پس جشن[4]
زاید سه دخت هوش نشن[5]
هر زنده دل باشد کسی
فردوس بیند این چمن
کندی[8] بشو چون لبلبو
آیینه دل پاکیزه تن
مزدا[9] پرست بی آ ترد[10]
دور از بت است و اهرمن
شد این هوس را می بهل[11]
هم کشورت چون تارعن[12]
هم آن دروغ و خود دژی
از خرد سالی تا کهن
مانند دام و دد بهم
بر بیشتری از مرد و زن
گلی دیگر است واوجبا[15]
در کار خود هم در سخن
آن فر ساسانت چه بد
وآن کورش کشور شکن[17]
بر زیر دستان رو بده
تا کم بماند آز کهن[19]
زین باخ[20] والا میشوی
باید گزینی بی شجن[21]
کز واژه ایرانی شدی
دیگر چه از ترک و یمن
باید چنین بی تکت بود
تا حیدرآباد دکن
بنویس گفتاری جدا
ویژه تو ای مزدا دهن

ترجمه واژه های بالا - (۱) طبیعت (۲) زوال (۳) تب (۴) گریبگی (۵) قد و بالا یعنی طبیعت از لرزش فصل زمستان و جشن گرفتن بهار و تب کردن تابستان و کوشیدن چهار داروی عناصر و خیر موالید ثلاثه را میزاید (۶) آمد یعنی میوه (۷) ظرافت (۸) تندی
(۹) مزدا بر وزن املا یعنی خدای دانا ترین یکتا (۱۰) رفیق و به معنی بگزاید
(۱۲) عنکبوت (۱۳) بر وزن کنجه یعنی رشوه (۱۴) چرکی
(۱۵) بوته خار (۱۶) عنوان (۱۷) گسترده کشور فرو بردن
(۱۸) رنگ سرخ و گل خطمی (۱۹) مردم بیکار و اهل ... (۲۰) مرتبی (۲۱) ... بیمار

فارسی هندوستان

نگارنده م - ع - شوشتری سابق استاد فارسی دانشگاه عثمانیه

(۱) ممکن است مقاله کنگره ایجاد فرهنگستان تشکیل فارسی اعتراض کرده بگویند چه کسی زبان فارسی را با آن زبان هندی نسبت چه ... از

این بحث بفارسی اختصاص داده شده نگارنده برای بهتر بیان آوردن نهایتا ... روابط هندوستان و ایران را تا اندازه تعیین کرده ثانیا این بحث با گرش زبانهای دیگر اقدام درباره بنا مختصر مقابل تعبیر بیاشد ... بهر صورت نگارنده لازم است که کم و بیش قسمتی از جمله دیار هندوستان مخصوص فارسی نمایند زیرا زبان فارسی علاوه از اینکه رسمی در هندوستان مرسوم شد در فرهنگ به واسطه ... توان گفت فرهنگ اردو از فارسی بارث رسیده است .

۲ - اگرچه از دیرگاهی در کشور هند و ایران بوسیله نزدیکی اندازه با هم مرتبط بوده و نیز اگرچه پس از ظهور اسلام و فاتحان قسمت شمالی هندوستان کم و بیش بدینه ایران متاثر و مانوس شد ایرانیان بهند شروع شد عملی این روابط تا زمان غزنویان چندان قابل توجه نبوده منظور لیکن هم نیست . لیکن از آنجائیکه افغانها و ایرانیان بعنوان تهاجم بفرماندهی سلطان محمود غزنوی بهند در آمدند این دو کشور پس از آنکه با هم وابستگی سیاسی پیدا کرده بر روابط فرهنگی نزدیک تر شدند و نتیجه این شد که زبان و ادبیات ایران همراه سپاهیان ایرانی بهند قدم نهاده و از آن بعد نیز آثار فرهنگ ایران در بخش شمالی هند نمودار شد ... سلاطین مغول (بابر) سلطنت هندوستان ... و با همت و پاسداری دلیرانه خود حکومتی در آن کشور تشکیل داده ... این سلسله ... پناه ایران بعد از حکومت ... ترک ... پس از جهان ... فلانه همت دلیرانه سپاهیان ایرانی ... دوباره بنیاد حکومت مغول را در هند مستحکم نماید و نتیجه این شد که قسمت مهم فرهنگ و ادبیات ایران در آن کشور جلوه گر گردد و کم کم بسبب ترویج شاهان بعد از همایون یگانه و بیگانه بفرهنگ و زبان فارسی دلبستگی پیدا نمودند .

۳ - علاقمندی روز افزون پادشاهان مغول بفارسی مهاجرت علماء و شعراء ایرانی بهند و ترویج شاهان وقت از آنها سبب شد که زمان این روابط باستانی استوارتر شده و یک حوزه ادبی ایران در هند تشکیل یافت و زبان فارسی چنان در این کشور ریشه دوانید که با وجود آنکه شاهنشاهی مغول از بین رفت و سلطنت با عظمت آنها بملوک الطوائفی مبدل شد علاقمندی امرای آستانها این کشور بادبیات و زبان فارسی باعث شد که تا کنون ادبیات و ادب ایرانی در گوشه و کنار هند باقی و تا هنوز نمونه و ... شاهان مغول در این سرزمین برقرار میباشد . تفاوت اینجاست که شاهان مغول ... با ایران و سلاطین صفویه ... بظاهر بینش ایرانی با آن رسوم فرهنگی مغول خود آگاه و بیگاه اعمال سیاسی ... نمونه های بسیار از عهد مغول اظهار ... علاقمندی بزبان فارسی و ایرانیت هیچ فرقی در ترویج آن ... بجز اینکه خود ایرانی و از این جهت فریفته فرهنگ قومی خود بودند .

۴ - از جمله نمونه و بهترین یادگار سلطنتهای بفارسی و ایرانیت عهد مغول ... که در ایالت جنوبی هند علم استقلال برافراشته و سلطنت ... تشکیل داده و به پی بفارسی و رسوم ایرانی شاهان آصفیه ... سال پیش فارسی زبان رسمی ... این مملکت بوده و ... تاریخ زندگانی هر یک از آنها ... منبع دلبستگی ایشان بزبان فارسی معلوم گشته و ظاهر خواهد شد که هر یک از آنها در عصر خود ادیب در نظم و نثر فارسی بوده اند از این رو است که بمقتضای معقول :

وما به اتند واعدیفی الکرم ومن یشابه آبه فما ظلم

حکمران کنونی دکن نیز ستاره درخشان ... آفتاب تابان خاندان آصفی که علاوه بر تدبیر و سیاست ... یکی از بهترین علاقمندان بایران و ایرانیت میباشند .

اسلام و جمہوریت

از عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری وظیفہ یاب ناظم تعلیمات سرکار عالی

اکثر تعلیم یافتہ مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام میں جمہوریت ہے یا یہ کہ اسلام جمہوریت کا حامی ہے۔ حتیٰ کہ اکثر مسلمان قائدین اور پیشوایان مذہب اپنی تحریر و اور تقریروں میں وقتاً فوقتاً یہی خیال ظاہر کرتے ہیں۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند افراد ایک خیال ظاہر کر دیتے ایک نظریہ پیش کر دیتے ہیں اور عوام اس کو بلا غور و فکر قبول کر لیتے اور خود بھی اس کو دہرانے لگتے ہیں یہاں تک وہ خیال یا نظریہ مقبول عام ہو جاتا ہے اور عالم و جاہل سب اس کو صحیح تصور کرنے اور ماننے لگتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مسئلہ اسلام اور جمہوریت بھی اسی نوعیت کا ہے۔

مسلمانوں سے یہ بات یعنی اسلام میں جمہوریت ہے سنتے سنتے ہم نے غور کرنا شروع کیا کہ آیا مسلمانوں کا یہ خیال حقیقت پر مبنی ہے یا محض کسی فرد کے محض ذہنی تصور و تخیل کی پیداوار ہے۔ تھوڑی سی تحقیق و تفتیش۔ تفکر و تجسس سے ہم کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا یہ نظریہ حقیقت سے ذرا بھی تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ محض تخیل ہے اور خوش عقیدتی پر مبنی ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا کو ایک اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا رسول برحق مانو۔ اگر کوئی شخص ان دو چیزوں کا اقرار کر لے تو مسلمان مانا جاتا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ مسلمانوں کا یہ خدا کیسا ہے۔ اسلام کی مقدس کتاب تو ہم کو یہ بتاتی ہے کہ خدا اپنے افعال کا آپ مختار ہے يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ یعنی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے افعال کے متعلق اس سے کوئی بازپرس نہیں کر سکتا۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ (جو کچھ وہ کرتا ہے اسکی نسبت اس سے بازپرس نہیں کیجائیگی اور ان (بندوں) سے بازپرس کیجائے گی۔ (التوحید میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ جب خدا کوئی کام کرے تو اس سے بازپرس کیوں نہ کی جائے ؟ تو امامؑ نے فرمایا اس لئے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ محض حکمت و صواب ہے، اور وہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہے۔ اگر کسی کے دل میں اس کے فیصلہ سے ناراضی ہوئی تو وہ کافر ہو گیا۔

یہ خدا جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا اور جس کو جس غرض کے لئے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے بندوں یا اور کسی مخلوق کو کوئی اختیار نہیں کہ اس کے معاملات میں دخل دیں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ خدا کو کسی مخلوق کے مشورہ کی ضرورت نہیں وَلَا خَلْقَ مِنْ عِبَادِهِ يَسْتَشِيرُ (اس کے بندوں میں سے کوئی اس کو مشورہ نہیں دیتا) قرآن میں ہے کہ ایک دفعہ فرشتوں نے خدا کو مشورہ دینے کی جراءت کی اور منہ کی کھائی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (میں زمین پر خلیفہ مقرر کرونگا) تو فرشتوں نے عرض کی أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (کیا تو زمین پر ایسے کو خلیفہ بنائیگا جو زمین میں فساد پھیلائیگا اور خون بہائیگا اور ہم تیری تسبیح و تقدیس کیا کرتے ہیں) جب فرشتوں نے یہ مشورہ دیا کہ جب ہم تیری تسبیح و تقدیس کرنے والے موجود ہیں تو دنیا پر خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت تو اللہ نے یہ کہہ کر کے إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (میں جانتا ہوں اس چیز کو جو تم نہیں جانتے) فرشتوں کو ڈانٹ دیا اور ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا۔ المختصر مسلمانوں کا خدا بجائے خود ایک خود مختار مطلق العنان فرمان روا۔ جبار و قہار حاکم ہے۔ خدا کی خدائی میں جمہوریت کا نام و نشان نہیں۔

خدا کے بعد جب ہم رسولؐ کی زندگی اور حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بانی اسلام کار رسالت پر نہ تو رائے عامہ سے منتخب ہوئے اور نہ مشورہ یا آراء شماری سے بلکہ خدا نے خود آپ کو خاتم الانبیاء کر کے بھیجا۔ آپ کا معلم خدا ہی تھا دنیا میں کسی استاد کے سامنے آپ نے کبھی زانوئے ادب تہ نہیں کیا۔ آپ نے اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کی آپ کا ہر لفظ ہر جملہ ہر بات وحی خدا تھی۔ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ مثل خدا کے آپ بھی کسی کے مشورہ کے محتاج نہ تھے چنانچہ فرمادیا کہ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَغْنِيَانِ عَنِ الْمَشْوَرَةِ (اللہ اور اس کا رسول مشورہ سے غنی ہیں) کسی تاریخ یا حدیث کی کتاب میں ہم نے نہیں دیکھا کہ رسولؐ نے اپنے زمانہ رسالت میں کوئی مجلس شوریٰ قائم کی ہو یا کوئی ایسا ادارہ قائم کیا ہو کہ جس کے اراکین پبلک کے منتخبہ ہوں اور آپ کو رائے مشورہ دیتے ہوں اور آپ اس پر عمل کرتے ہوں۔ بلکہ صورت واقعہ یہ تھی کہ امور دینی اور دنیوی کے متعلق رسولؐ کے احکام اٹل تھے۔ بلا چون و چرا ان احکام کا مان لینا ہر مسلمان پر واجب تھا اور اب بھی ہے۔ ان کا نہ ماننے والا کافر۔ رسول کا ہر قول وحی یعنی قول خدا رسول کا ہر عمل سنت اور قابل تاسی و تقلید۔ الغرض مسلمانوں کے رسولؐ اپنے زمانہ کے حکمران مطلق اور آمر تھے۔ خود رسولؐ نے یہ فرما کر اپنی آمریت کا اعلان فرمادیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشورہ سے غنی ہیں۔ پھر اللہ نے رسولؐ کی آمریت کی اس ارشاد سے توثیق فرمادی کہ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (میں تمہارے خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہونگا۔ اس سے بڑھ چڑھ کر اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (پیغمبر مومنین پر خود ان کے نفوس سے بڑھ کر اختیار رکھتا ہے) کے حکم محکم سے اللہ نے پیغمبر کو افراد امت پر مکمل آمریت دیدی۔

رسول اللہؐ کے بعد خلافت راشدہ کا زمانہ گذرا جس میں یکے بعد دیگرے چار خلفاء مسند خلافت پر متمکن رہے۔ ان چاروں خلفاء کا خلافت کے لئے نہ تو جمہوری اصول کے تحت انتخاب ہوا اور نہ انھوں نے جمہوری طریقہ سے حکومت کی بلکہ ہر ایک خلیفہ کی حیثیت ایک آمر کی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ سقیفہ بنی ساعدہ میں خلیفہ قرار پائے۔ اس جلسہ کی کارروائی تواریخ میں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جمہوریت کی جھلک تک نہ تھی اور نہ اجماع تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنی وفات کے وقت حضرت عمرؓ کو خود خلیفہ مقرر کر گئے۔ حضرت عمرؓ شوریٰ کا حکم صادر فرما کر دنیا سے رخصت ہوئے اس شوریٰ میں بھی جمہوریت کی بو باس نہ تھی حضرت علیؑ کے لئے اہل مدینہ کا اجماع ہوا اور وہ مصری جو باہر سے آئے تھے اس سے متفق ہو گئے۔ بقول صاحب البلاغ المبین یہ واقعات کا نتیجہ تھا رعایا کے حق کا اقبال نہ تھا۔ اگر کوئی کہے کہ خلفاء راشدین کا انتخاب جمہوری طریقہ پر ہوا تو ہم کہیں گے کہ ایسا کہنے والا عمرانیات کے ابتدائی اصول سے بھی لاعلم اور جمہوریت کی تعریف سے محض ناواقف ہے۔ یہ حضرات خلفاء اربعہ یوں ضرورتاً انفرادی طور پر بعض لوگوں سے مشورہ کر لیا کرتے ہونگے لیکن انہوں نے کوئی مجلس شوریٰ یا منتخبہ مقننہ جس میں پبلک کے نمائندے ہوں قائم نہیں کی ان کی حکومت شخصی حکومت تھی۔ خلیفہ وقت کی بیعت کرنا۔ ان کی اطاعت کرنا ان کے احکام کی تعمیل کرنا مسلمانوں پر لازم سمجھا جاتا تھا۔

خلافت راشدہ کے ختم پر خلفاء بنی امیہ اور بنی عباس کا دور شروع ہوا جو تقریباً سات سو سال جاری رہا۔ یہ استبدادیت اور شہنشاہیت [illegible] تھا

از جناب حبیب شاہ دکنی

خلفاء بنی امیہ اور بنی عباس نے جو استبدادیت ظلم وجور کا مظاہرہ کیا ہے اس سے تاریخ دان واقف ہیں بیان کی ضرورت نہیں اسی زمانہ میں مصر میں فاطمین اور اندلس میں بنی امیہ کی حکومت رہی اور یہ بھی شخصی اور استبدادی حکومت رہی الغرض تاریخ ثابت کرتی ہے کہ اسلام میں شروع سے آخر تک استبدادیت اور آمریت رہی اور اس استبدادیت مطلقہ نے آج اسلام کو جمہوریت پسند بتا اسلام پر ایک بدنما دھبہ لگا دیا ہے آنحضرت نے درحقیقت حکومت الہیہ نافذ فرما کر ایک جدید طرز حکومت و سیاست قائم فرمایا۔ آپ اس حکومت الہیہ کے سردار، دمطلق العنان سردار تھے۔ آپکی نبوت میں حکومت شامل تھی۔ آپ کے بعد جناب امیر علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام نے بھی حکومت الہیہ جاری رکھنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں کا رنگ کچھ ایسا بدل گیا تھا اور یہ لوگ دنیا کے کچھ ایسے دلدادہ ہو گئے تھے کہ ان دونوں بزرگواروں کو کامیابی نہ ہو سکی۔

چاہے مسلمان کچھ ہی کہیں لیکن ہم تو جمہوریت کو اسلام کی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں۔ جو اسلام قرآن شریف میں ہے اور جس کی تعلیم رسول مقبول نے دی وہ جمہوریت کے خلاف ہے۔ جمہوریت کا اصل اصول یہ ہے کہ اکثریت کی رائے۔ اکثریت کا فیصلہ نص قطعی سمجھا جائے اور قرآن مجید میں اس اکثریت کی مذمت کی گئی ہے۔ ارشاد باری ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (اگر تم ان لوگوں میں سے جو زمین پر ہیں اکثر کی بات سنو گے تو یہ تم کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے) اسلام کی صحیح تعلیم یہ ہے کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے اطاعت کرو تم اللہ کی اور اسکے رسول کی اور انکی جو تم میں صاحبان امر ہوں۔

مفکرین اسلام کی بھی یہی رائے ہے کہ اسلام میں جمہوریت نہیں ہے چنانچہ ڈاکٹر اقبال مرحوم کا بھی یہی خیال تھا۔ فرماتے ہیں ؎

گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کاری شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانی نمی آید

از حکیم و ڈاکٹر میر ثامن علی نیساں طبیب مستند رجسٹرڈ سرکار عالی

بھول گئے (نظم)

ہم فرط خوشی سے وصل کی شب اپنی دعا کو بھول گئے | جا کر وہ عدو کی محفل میں پیمان وفا کو بھول گئے
بچپن کی شوخی اور ہی تھی نظروں میں نہ تھی بیباکی | جب آئی جوانی جب ہوئی وہ شرم و حیا کو بھول گئے
ویرانے تک بھی کب آئے ارمان مرے کب بر لائے | غیروں سے باتیں کرتے رہے وہ میری صدا کو بھول گئے
ہم نے تو شانا چاہا تھا ظالم کی محبت کو دل سے | جب آنکھیں اُس سے چار ہوئیں ہم اُسکی جفا کو بھول گئے
رنگین اداؤں کے قرباں پر کیف نگاہوں کے صدقے | اِن تیروں کو لیکر آئے ہیں کب میری قضا کو بھول گئے
جب ٹپکے میری آنکھوں سے محشر میں ندامت کے آنسو | رحمت کو نہایت جوش آیا وہ میری خطا کو بھول گئے
کچھ اہل دنیا ایسے تھے بند آنکھ نبی کی ہوتے ہی | فرمان نبی کو بھول گئے پیغام خدا کو بھول گئے
رہبر کے بتائے پر جو چلے وہ پہونچے سیدھے منزل پر | منزل اُن سے دور رہی جو راہنما کو بھول گئے
پریشان کیسی ہے اُس کی راحت کے ہمیں سامان دے | احسان فراموشی اپنی جو اُسکی عطا کو بھول گئے
دکھلاتے ہیں فرعونیت خود صفت شداد صفت | یہ عیش و عشرت کے بندے کیا جلد خدا کو بھول گئے

کیا تم کو بتائیں اے نیساں کیا ہم کو ملا طیبہ جا کر
اُس کوچے کی یکتائی جو ہوا جنت کی ہوا کو بھول گئے

افسانہ طوفان

...کی طرف دیکھ رہی تھی جن کی خزاں رسیدہ ... اور کیدروں کی پھولوں سے چٹانیں کانپ رہی تھیں۔ آہ سے کا ل ایک برس پہلے ان ہی پہاڑیوں پر چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ مطلع صاف تھا۔ اور تارے مسکرا رہے تھے۔ اور وہ اپنے چاہنے والے شوہر کے پہلو میں بیٹھی گراموفون پر۔

"ہم اور تم اور یہ خوشی" یہ قہقہے یہ دل لگی چھٹکی ہوئی یہ چاندنی

سن رہی تھی۔ باہر چندرماں نور برسا رہا تھا۔ خود اس کے من میں پریم اجیالا ہوا تھا۔ ساری دنیا اُسے مسکراتی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے ننھے ننھے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آشکارا ہو گئی۔

"یہ مسکراہٹ کیسی؟" نواز نے پوچھا

"یہ زندگی ———— !" اس نے فرط مسرت سے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ زندگی۔ یہ کیف و مسرت کی رسیلی گھڑیاں" "ہمیشہ رہیں گی نا؟"

"کیوں نہیں۔ محبت وقت کی قید سے آزاد ہے شہناز"

"تم تو نہ بدل جاؤ گے دلنواز؟"

"تمہیں میری محبت کا ابھی تک یقین نہیں ہوا چاندنی میں نہائے ہوئے ان بلند و بالا درختوں کی قسم۔ میں ہمیشہ تمہیں جان سے عزیز جانونگا" چند لمحے خاموشی رہی۔ اور پھر گفتگو کا موضوع بدلتے ہوئے شہناز بولی

"کل میری سہیلی نزہت آ رہی ہے۔ جانتے ہو اُسے تم؟"

"جیسے تم سا ہمنشین مل جائے۔ اسے اور کیا چاہیئے۔ ہماری محبت میں رخنہ ڈالنے وہ کیوں آ رہی ہے۔ آخر؟"

"ایسا نہ کہو۔ وہ بہت پیاری لڑکی ہے۔ اس سے ملکر تم بہت خوش ہو گے"

اور اگلے روز جب شہناز کی پیاری سہیلی "نشیمن" کو اپنے نقرئی قہقہوں سے آباد کرنے آئی۔ تو نواز اس سے ملکر سچ مچ بہت خوش ہوا۔ اور جتنی دیر شہناز طعام خانہ میں اس کے لئے کیک بنانے میں مصروف رہی وہ آپ سے ایک اونچے سے پتھر پر بیٹھا کر باتیں کرتا رہا۔

... ستمبر ... گھر کا ان ... خواب پرندوں ... چڑھ گئے۔ بستر ونی ہو گئے اور شہناز کی محبت کی آنچ نواز کے دل میں سرد ہونے لگی۔

نزہت اس کے دل و دماغ پر آہستہ آہستہ چھاتی گئی اور وہ اُسے من مندر کی دیوی بنا کر پوجنے لگا۔

بھولی بھالی شہناز گردوپیش سے بے خبر۔ اپنے سنہری مستقبل کے خواب دیکھتی رہی بیچاری اُسے بھول گیا۔ نیا مندر نئی مورتی اور عبادت برس رہی تھی۔ دھند اور کہرے نے "نشیمن" کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

"چلو برف کی چاندی میں چلیں" بھولی مورتی نے ایک روز کہا۔

"اس برف میں؟" بیچاری ٹھٹھرتا ہوا بولا۔

"لیکن محبت بھرے دلوں کو برف کا کیا خوف"

"اوہ اچھا بھئی چلو۔ اور نزہت؟"

"وہ تیار ہے" لیکن جب یہ مختصر پارٹی پوستینیں پہن کر جانیکے لئے تیار ہوئی تو نواز نے شہناز کی توجہ اسکی ماں کی طرف دلائی جس کی کھانسی کی سمع خراش آوازیں "نشیمن" کی دیواریں ہلا رہی تھیں۔ اور نزہت کے ساتھ تنہا برف میں غائب ہو گیا۔ شہناز اب بھی اسکی بے التفاتی کو نہ سمجھی اس کا دل بدگمانی سے پاک تھا۔ وہ اب بھی اسے اپنا اور صرف اپنا سمجھتی تھی جسے کوئی بھی نہیں چھین سکتا تھا۔ وہ چپ چاپ اپنی بیمار ماں کے پاس چلی گئی اور اس نے سردی سے اکڑتے ہوئے جسم پر ایک مزید کمبل ڈال دیا۔ اور انگیٹھی میں مٹھی بھر کوئلے جھونک دیئے کمرے کی فضا گرم اور خوشگوار تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور وہ اپنی ماں کے پاؤں پر سر رکھ کر سو گئی۔ محبت کے رنگین خواب اسے کتنی ہی دیر آتے رہے مری کی پہاڑیوں سے دھند کا سپید نقاب اُٹھ گیا۔ سورج کی شوخ کرنیں ناچ رہی تھیں۔ اور سبز درخت جھوم رہے تھے۔ وہ اپنے پریتم کے ساتھ کتنی ہی دیر جھولا جھولتی رہی اور پھر دفعتہً جھولا ٹوٹ گیا۔ وہ زمین پر آ رہی۔ اس کی ماں کراہ رہی تھی۔ اور بغلی کمرے میں نزہت اور نواز کے قہقہے گونج رہے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ کمرے کے دروازے تک پہنچی۔ اور بے آواز اندر داخل ہو گئی۔ اُف۔ اس پر بجلی گر پڑی "نشیمن" کے تنکے فضائے آسمانی میں اُڑتے نظر آئے طلسم ٹوٹ گیا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے نزہت اس کے اپنے نواز کے آغوش میں! کیا وفا اور محبت کی کوئی حقیقت ہے۔ اس کے کانوں میں لاکھوں گیدڑ یک آواز چیخ رہے تھے۔ وہ آنکھیں پھاڑے چند لمحے ایک رنگین مجسمے کی طرح کھڑی رہی اور پھر پھوٹ پڑی "تم نزہت تم" وہ بے اختیار ہو کر چلا اٹھی "میری پرسکون دنیا میں آگ لگانے چلی آئی تھیں تم اور نواز جیسے نواز تمہاری محبت کو کیا ہوا ہے ——" "محبت ہے" نواز بولا "مجھ اور تم سے؟ یہ کیا کہہ رہے ہو شہناز؟ تمہارے ساتھ تمہاری دلجوئی میرے لئے لازم تھی ... محبت تو یہ ہے" اس نے نزہت کے گرد اپنا ہاتھ بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔ اُس کے منہ وقت ...

انکشاف عصریہ

(سلسلہ گزشتہ)

خود بخود حرکت کرنے والے آلے

ادھر ناشتہ تیار ہو رہا ہوگا اور ادھر بیگم صاحبہ کمرہ خواب کی صفائی کر رہی ہوں گی جیسے وہ جونہی بٹن دبائیں گی بستر لپٹنا شروع ہو جائے گا اور ایک لفافہ کی صورت میں تہہ ہو جائے گا دوسرا بٹن دباتے ہی وہ صفائی کرنے والے آلے جو دیواروں کے خلا میں پوشیدہ ہوں گے متحرک ہو کر کمرہ کی تمام خاک دھول صاف کر دیں گے۔ بیگم صاحبہ اپنے کپڑوں کو جو آج کل کی مانند جرا ثیم میں لپٹے ہوئے نہیں ہوا کریں گے ایک بکس میں رکھ کر بٹن دبا دیں گی اور ایک ہی منٹ میں انہیں دھلا اور استری کیا بلکہ تہہ کیا ہوا باہر نکال دیا کریں گی اگر ضرورت ہوئی تو وہ صبح کو گرم یا سرد غسل بھی کر لیا کریں گے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں معتقد نے غسل کی بجائے ایک نیم آلود کلوئیں سے زیادہ پسند کریں گے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل جیسی دریاں اور قالینیں استعمال ہوتی ہیں ایسی نہیں ہوا کریں گی بلکہ ان کی بجائے فرش ہی کچھ اس قسم کے ربڑ کے ہوں گے کہ وہ اون کی مانند نرم اور بلور کی طرح مصفا ہوں گے تمام فرنیچر بھری ہوئی ہوا سے بنایا جایا کرے گا جو پھونک مارنے سے پھول کر حسب ضرورت اصلی ہیئت اختیار کر لیا کرے گا جب آپ کسی دوست سے ملنے جایا کریں گے تو تمام کرسی مونڈھا اور ایک لفافہ سا بنا کر جیب میں ساتھ لیتے جایا کریں گے۔

انسانوں سے سوال

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان کو کام کرنے کے لئے کچھ نہ ہوگا وہ پھر کیا کرے گا؟

جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا انسان کا جسمانی کام تبدیج گھٹتا جائے گا مگر دماغ بہت زیادہ مصروف کار نظر آئیگا۔ آئندہ نسلیں اپنا زیادہ وقت سوچنے اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے میں لگایا کریں گی۔ نئے نئے خیالات پیدا ہوں گے اور کوشش کر کے پیدا کریں گے۔ موجودات عالم اور کائنات کے جتنے مسائل کے حل کی جستجو کریں گے جنہیں ہم نے ابھی تک چھوا تک نہیں ہے اس کے جتانے کی تو چنداں ضرورت نہیں ہے کہ ان لاتعداد مشینوں کلوں اور پرزوں کو چلانے اور تیار کرنے کے لئے بے شمار انسانوں کی ضرورت ہوگی۔ آج کل کے دفاتر کی جگہ معلومات کے "(معمل) ہوا کریں گے کارخانوں کی جگہ بجلی کے عظیم الشان ذخیرہ سے ہوا کریں گے۔ دنیا یکسر برق ہو کر رہ جائے گی
— محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ظفر قریشی

ہم خواب کیوں دیکھتے ہیں

ہمارا دماغ مختلف حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ جب ہم سوتے ہیں تو دماغ کے بیشتر حصے بھی سو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ حصے ایسے بھی ہیں جو جاگ کر ہمارے پچھلے تجربوں کی بابت سوچتے رہتے ہیں۔ چونکہ دماغ کے اعلیٰ حصے اس کام میں ان حصوں کا ہاتھ نہیں بٹاتے اس لئے خواب دھندلے دھندلے نظر آتے ہیں جب دماغ کے اعلیٰ حصے سوتے میں سوچتے ہیں تو خواب صاف اور الجھے ہوتے ہیں۔ ہم جتنے کم خواب دیکھیں اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم گہری نیند سوئے۔

ڈاک کی خود متحرک مشین

ڈاک کے نوکروں کی جگہ خود بخود حرکت کرنے والی مشینیں کام دیا کریں گی۔ ٹکٹوں کی مشینیں تو پہلے ہی سے موجود ہیں۔ عنقریب بلا تار پارسل، پوسٹل آرڈر اور سیونگ بینک کا تمام کام مشینیں دیا کریں گی۔ ڈاک خانہ میں ڈاک آتے ہی بنام ڈاک ہر شخص کے گھر پر خود بخود پائپوں کے ذریعہ پہنچ جایا کریگی

تیسری جنگ کا خطرہ

بے اندازہ تباہیوں کے بعد دوسری جنگ عظیم خدا خدا کر کے ختم ہوئی۔ مگر فضا سے ابھی جنگ کے جراثیم نہیں ختم ہوئے بلکہ غور سے دیکھا جائے تو اس وقت بھی ساری دنیا میں جدال و قتال کا بازار گرم ہے بعض ممالک مثلاً چین انڈونیشیا۔ انڈو چائنا میں تو باقاعدہ لڑائی جاری ہے اور دیگر ممالک کے اندر باقاعدہ قوت آزمائی اور رسہ کشی ہو رہی ہے۔ امریکہ میں سرمایہ داروں اور کاریگروں میں کشمکش ہے۔ برطانیہ میں قدامت پرستوں اور مزدوروں میں چپقلش ہے۔ فرانس میں کمیونسٹ اور دوسری پارٹیوں میں اس درجہ تلخی ہے کہ وہ اپنی کھلی ہوئی پارلیمنٹ کے اندر ایک دوسرے کو گھونسے مارتے اور کرسیاں پھینک کر زخمی کرتے ہیں۔ سپین میں جمہوریت پسندوں اور شاہ پرستوں میں ان بن ہے۔ فلسطین میں یہودی اور عرب لڑ رہے ہیں۔ مصر میں مصریوں اور سوڈانیوں میں کشیدگی ہے۔ ہندوستان میں ہندو مسلم ایک دوسرے کے سر پھوڑ رہے ہیں۔ برما میں برسر اقتدار جماعت اور باغی پارٹیوں میں قوت آزمائی ہے۔ اسی طرح یونان اٹلی اور دوسرے ممالک میں بھی مختلف پارٹیاں ایک دوسرے سے خونریزی کر رہی ہیں۔ یہ گروہی اندرونی خانہ جنگیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ دول عظمیٰ کی باہمی رقابت اور اقتصادی و سیاسی برتری کا خاموش مگر مسلسل جنگ ہے چونکہ دوسری جنگ عظیم ختم ہوتے ہی جارحانہ مرحلہ کا نظام حکومت کیا ہوا اس سے دوران کس قدر آہستگی کو مکمل کیا جائے۔ ٹرسٹ پر کس کا اثر و نفوذ رہے۔ رومانیہ کس کے زیر اثر رہے ایسے ہی مسائل پر اختلاف رائے جاری ہے اور دول عظمیٰ میں کسی طرح اتحاد نہیں ہوتا۔ کوئی چھوٹا ملک برطانیہ یا امریکہ کے خلاف کسی قسم کی شکایت پیش کرتا ہے تو روس فوراً اس کی حمایت کو کھڑا ہو جاتا ہے مثلاً رومانیہ کے کنارے برطانیہ کے بحری جہاز دیکھے گئے۔ رومانیہ نے ان پر فوراً گولہ باری کر دی۔ اب یہ جھگڑا دول عظمیٰ کے سامنے آیا ہے تو روس رومانیہ کی طرفداری کر رہا ہے۔ ادھر برطانیہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے آدمیوں نے صبر و تحمل سے کام لیا ورنہ ترکی بہ ترکی جواب دیتے تیسری عالمگیر جنگ عظیم وہیں سے شروع ہو جاتی!

کئی ہفتوں سے ماسکو میں دول عظمیٰ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ہو رہی ہے مگر سوائے جمود و تعطل کے کوئی نتیجہ ابھی تک برآمد نہیں ہوا ہے۔ بات بات پر اختلاف اور قدم قدم پر جھگڑا بحث و تکرار۔ بلکہ گالی گلوچ تک کی نوبت آ جاتی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف صریحی معاندانہ چالیں چل رہے ہیں اور ساری کوشش یہ ہے کہ حریف ثانی کا اثر و نفوذ نہ بڑھنے پائے بلکہ اپنے ہی اقتدار میں اضافہ ہو۔

غرض معاملات اس قدر پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ حال ہی میں وزیراعظم ترکی نے جنگ کے بدیہی خطرے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک صبح کو سو کر اٹھیں گے تو اپنے کو جنگ کے درمیان پائیں گے۔

بعض مدبرین کی پیشین گوئی ہے کہ دو سال کے اندر ضرور ہی تیسری جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ایسی جنگ روس اور امریکہ کے درمیان ہوگی! اور اس میں ساری دنیا اس طرح الجھ جائے گی کہ پھر کوئی قطعی فیصلہ سو دو سو برس کا کے لئے ہو جائے گا۔ لیکن دنیا میں ان جنگجو پارٹیوں کے ساتھ ساتھ کچھ عناصر ایسے بھی ہیں جو تیسری جنگ کی بے پناہ تباہیوں سے نوع انسانی کو بچانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں کاش دول عظمیٰ اپنے حرص و آز کو اب بھی ترک کر سکیں۔ اور دنیا کے امن و امان کے لئے ایثار سے کام لیکر معاملات کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ (ماخوذ)

تاریخ عالم

(بسلسلہ گذشتہ)

لیکن ابراہیم نے ایک ستم ظریف ساتھی نے کہا حضور یہ سب کے سب "خادم" ہیں یہ لفظ سنتے ہی اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اس نے غضب ناک ہو کر حکم دیا کہ ان مجبوروں کو ایک ایک کر کے میرے سامنے لاؤ۔

اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی جب ایک حبشی کو لایا جاتا تو اس سیاہ قسمت کا پایاں پہلو برہنہ کر دیا جاتا اور سلطان نہایت بے دردی سے اس کے پہلو میں نیزہ گھونپ دیتا جو پہلو کو چھیدتا ہوا دل سے پار ہو جاتا۔ اسی طرح … حبشیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور ان کی نعشیں ہٹنے کو چھوڑ دی گئیں۔ یہ خونیں ہنگامہ ابراہیم کے سمند جنون پر تازیانہ ثابت ہوا اس کی ہوس خون آشامی کے سامنے سے نیک و بد کی تمیز کا پردہ اٹھ گیا۔ اس نے دارالخلافہ میں واپس آتے ہی اکثر امرا اور وزراء کو ابدی نیند سلا دیا۔ اپنی لڑکیوں کو جن کی معصومیت و شرافت پر فرشتوں کو بھی رشک آتا تھا سر عام خون آلودگی میں نہلا دیا یہاں تک کہ اپنے بیٹے کو بھی ذرا سی خطا پر قتل کر دیا۔

اب ابراہیم زبان کا کام بھی تلوار سے لینے کا عادی ہو گیا تھا اگر اس سے معمولی غلطی بھی ہو جاتی اس کو تنبیہ بلا دلیل کی نوک سے کی جاتی جو اس کی شہ رگ کے پار ہو جاتی۔ غرض کہ ابراہیم کے پس و پیش ہر وقت خون مظلوم سے چھڑکاؤ ہوتا رہتا تھا جو دربار کل امور سلطنت میں شریک تھے آج ان کی نعشیں خون و خاک میں تڑپ تڑپ کر بزبان حال کہتی ہیں

"کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی"

مختصر یہ کہ ابراہیم کے مظالم و شرارت کی داستان بے حد دردناک ہے وہ انسانی صورت میں خونخوار درندہ تھا اس کو مسرت اہل مظلوموں کے نالہ و شیون سے پرورش پاتی تھی وہ اپنی کامرانی کا عکس انہی کی تڑپتی ہوئی صورتوں میں دیکھتا تھا۔ ابراہیم کے وحشیانہ افعال سے اس کی نیک طبیعت ماں کو بے حد صدمہ ہوا اس نے اس کی نفسانیت کو برگزیدہ دل میں روحانیت … پیدا کرنے کی غرض سے دو حسین جمیل دوشیزہ لڑکیاں منگوائیں جو نہایت شریف نہایت خوش الحال گھرانے سے پرورش پاتی تھیں۔ ابراہیم نے ان لڑکیوں کو دیکھ کر ماں کا شکریہ ادا کیا اور خوش ہو کر اپنی پیاری بیٹی کی نذر فریب خوشی سے شگفتہ ہو کر اندر محل میں چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد خواجہ سرا خوان لے کر اندر داخل ہوا اور ابراہیم کی ماں کے سامنے رکھ دیا۔ جب ماں نے سرپوش اٹھا کر دیکھا تو انہیں دو معصوم لڑکیوں کے سر آغشتہ بخون ستر تڑپ رہے تھے اس درد ناک منظر کو دیکھتے ہی اس کے دل سے چیخ نکل گئی اور غش کھا کر گر پڑی۔

وہ ابھی پوری طرح ہوش نہ کرنے پائی تھی کہ چند دلگداز چیخوں نے اس کے ہوش بیدار کر دیئے یہ چیخیں انہی بقیۃ السیف لڑکیوں کی صدائیں تھیں جانکنی کا مجموعہ تھیں جن کو ابراہیم نے … خون میں تڑپا رکھا تھا۔ یہ بیچاری لونڈیوں کی دم توڑتی ہوئی نعشوں پر اشک حسرت بہانے لگی تھی ابراہیم باہر چلا گیا۔

قدرت کا دست انتقام دیر سے ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کی گرفت سخت ہوتی ہے ابراہیم کی تلوار ظاہر میں تو معصوم لڑکیوں کی نرم و نازک گردنوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی لیکن حقیقت میں اس کی تیغ اغلبی حکومت کے جگر کو چھید رہی تھی۔

ادھر ابراہیم اپنی خونی کھیلوں میں مصروف تھا ادھر مظلوموں کی آہ اور نے حکومت

بغداد کے ایوان میں … خلیفہ معتضد پر اس کی وہ تمام بے اعتدالیاں ظاہر ہو گئیں جن پر اس کی تمیز نے پردہ ڈال رکھا تھا۔ خلیفہ … نے ایک خاص قاصد کو مندرجہ ذیل مفہوم کا حکمنامہ دیکر ابراہیم کی طرف بھیجا کہ تم کو ظالمانہ قتل و خونریزی کی وجہ سے معزول کیا جاتا ہے اس حکم نامہ کو دیکھتے ہی تم افریقیہ کی گورنری سے اپنے بیٹے کے حق میں دستبردار ہو کر دربار خلافت میں اپنی حرکتوں کی وجہ بیان کرو۔

یہ حکم نامہ پڑھتے ہی ابراہیم کے ہوش ٹھکانے آ گئے اس کا جنون خونریزی اشک ندامت بن کر ٹپکنے لگا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا خلیفہ کا حکم تھا مجبورا اس کو تاج اور شاہی پوشاک اتار کر ابن ابراہیم ابوالعباس کے حوالہ کر دی اور … شوال ۲۸۹ ہجری کو تاج پوشی کی باقاعدہ رسم ادا کی گئی ابراہیم کو اب افریقیہ کا کوئی گوشہ قبول کرنے کو تیار نہ تھا لیکن وہ عقوبت جرائم کے خوف سے بغداد بھی نہ جا سکا چند روز آوارہ خرابی کے بعد حبشیوں کا ایک دستہ لے کر سسلی چلا گیا جہاں سرحد پر اس کی یونانیوں سے جنگ چھڑ گئی ابھی لڑائی میں جیت ہار کا تنازعہ باقی تھا کہ احساس ناکامی نے اس کے دل و دماغ میں مختلف امراض پیدا کر دیں آخر تین ماہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر محرم (۲۸۹ ہجری) میں مرگ نامرادی کا لقمہ ہو گیا۔

ابراہیم کا فرزند ابوالعباس اغلبی خاندان میں قابلیت و تدبر اور حسن انتظام کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتا تھا وہ صرف رعایا کی تالیف قلوب اور ملکی نظم و نسق کے اصول و قواعد ہی سے واقف نہیں تھا بلکہ فنون حرب اور سپاہیانہ فتح سے بھی اچھی طرح آشنا تھا اس لئے اغلبی خاندان کے دشمن ابوعبداللہ کی کوششیں اس کے سامنے کامیاب نہ ہو سکیں لیکن ابوعبداللہ دشمن کو پوشیدہ سازشوں سے نقصان پہنچایا جاتا تھا اس نے اپنے چند حاشیہ بردار ابوالعباس کے باڈی گارڈوں میں شامل کر دیئے جنہوں نے موقع پاتے ہی نہایت سفاکی سے اس کو قتل کر دیا اور خود بھاگ کر ابوعبداللہ کے پاس آ گئے۔

اس واقعہ کے متعلق اور بھی بہت سی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن سے ابوالعباس کے اسباب قتل پر روشنی پڑتی ہے بعض مورخوں کا خیال ہے کہ ابوالعباس کے قتل کی سازش میں اس کا بیٹا زیادۃ اللہ بھی شریک تھا کیونکہ وہ تخت و تاج پر قبضہ کرنے کا متمنی تھا بعض محققین کا قیاس ہے کہ اس قتل کا نقشہ ابوالعباس کے خاندان کے لوگوں کے ذہن میں تیار ہوا تھا جس میں چند ملک حرام خواجہ کی وساطت سے رنگ عمل بھرا گیا بہرحال ابوالعباس کی موت سیاسی تحریک و رقابت کا افسوسناک نتیجہ تھی۔

ابوالعباس کے قتل کے بعد ۲۹۰ھ کو اس کا بیٹا زیادۃ اللہ تخت نشین ہوا۔ یہ نوجوان عیش و عشرت اور ساقی و مطرب کا دلدادہ تھا اس کے دماغ میں سیاہ کاری و راحت پسندی کے خیالات اس درجہ بھرے تھے کہ اس میں سیاسی قیاس کی گنجائش ہی نہ تھی ابوعبداللہ کو ایسے خود فراموش حاکم سے فائدہ اٹھانا تو آتا ہی تھا اس کا جوش پہلو میں انگڑائیاں لے کر بیدار ہوا اور رگ و ریشہ میں تحریکیں تھا وہ بکر جذب ہو گیا اس نے ایک بار پھر اپنی بکھری ہوئی فوجی طاقتوں کو سمیٹ لیا۔

افریقیہ والوں کے دل میں ابراہیم کے مظالم کا زخم ابھی تازہ تھا جس کی وجہ سے وہ اغلبی خاندان کی حکومت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دینا چاہتے تھے یہ امر ابوعبداللہ کے لئے شاندار کامیابی کا موجب ہوا لوگ جوق در جوق فاطمی فوج میں بھرتی ہونے لگے ابوعبداللہ نے سیاسی کامیابی کے ذریعہ سے مذہبی مقاصد کی تکمیل کا اعلان کر دیا تھا اور شیعوں کو بتایا گیا تھا کہ یہ لڑائیاں امام برحق کیلئے مناسب حول پیدا کرنے کی غرض سے ہیں۔ ابوعبداللہ کی باتیں اپنے اندر یقین دلانے والا اثر رکھتی تھیں اس لئے اس کے ساتھی دین و دنیا کی بہتری کے خیال سے مرنے مارنے کو کھیل کود سے تعبیر کرتے تھے۔

ابوعبداللہ نے لشکر جرار کے ساتھ افریقیہ کے بڑے بڑے شہروں پر دھاوا بولنا

خود مختار ہو گیا۔ سب سے پہلے [illegible] کے مقام پر شیعہ مبلغ [illegible]
سامنے آئے [illegible] ایسا اعلان کے قریب [illegible]
اس کے بعد سلطنت [illegible] سے مقابلہ کیا اور فاطمی
تاکہ طرابلس [illegible] لیکن یہ فرائض ابو عبداللہ کے سر رہا۔
[illegible] کے بعد زیادت اللہ کو بھی ہوش آگیا اسے اپنا مستقبل تاریک
دکھائی دے رہا تھا لیکن فوجی طاقت جواب دے چکی تھی آخر مسلسل شکستوں سے
مایوس ہو کر اس نے سیاسی [illegible] کے لئے ایک شرابی درباری کی قیادت میں [illegible] کے
مقصد کے لئے بھیجا گیا اس شراب خوار [illegible] کا نام ابراہیم حبشی تھا۔
جبکہ دارالخلافہ سے رخصت ہو کر فلسطین پہنچا جہاں فوج نے خیمے ڈال
رکھے تھے [illegible] ایک خیمہ میں مقیم ہو گیا جہاں اس نے یہ

"[illegible] جب تک ساغر ہے"

کہہ کر [illegible] پیالہ اور [illegible] کو لے لیا اور جب صبح سے شام اور شام سے
صبح تک یہ سلسلہ جاری رہا تو مستی کے عالم میں ہر وقت [illegible] تھا ان کے
فوج کی کیا حالت تھی دشمن کے حملے کا خوف ہر [illegible] تک پہنچ چکا تھا۔ آخر ابو عبداللہ نے
خود پیش قدمی کر کے فلسطین پر حملہ کر دیا [illegible]
سلطنت کو [illegible] ابو عبداللہ کا
[illegible] شہر [illegible] داخل ہوتا وہاں
[illegible] محض مذہبی اختلافات کی بنا پر قتل کر دیتا تھا۔

زیادت اللہ نے ایک بار پھر [illegible] اغلب کو سپہ سالار بنا کر ابو عبداللہ کے مقابلے کے لئے بھیجا لیکن وہ بھی شکست کھا کر واپس ہوا۔ اس ناکامی نے [illegible] کی کمر بہت توڑ دی اور وہ اپنی سلطنت کے مستقبل سے پوری طرح مایوس ہو گیا ان دونوں حرکات پر [illegible] مایوسی کا اضطراری [illegible] ہوتی ہیں اس نے [illegible] سے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ابو عبداللہ سے ساز باز کرنے کے جرم میں [illegible] تھے باہر نکالا اور [illegible] قتل کر دیا۔

دوسری طرف ابو عبداللہ کی زبردست فتوحات سے جو زیادت اللہ کا دارالسلطنت تھا تین میل کے فاصلہ پر مقیم تھی اور قیروان پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی اس خطرہ کے پیش نظر زیادت اللہ نے اپنی ساری دولت منگوا کر ایک جگہ ڈھیر کر دی اور امراء و رؤسا سے کہا کہ جس قدر سونا چاندی اور جواہرات اٹھا سکتے ہو اٹھا لو اور بھاگ جاؤ ورنہ کل اس سرزمین پر جس کا ذرہ ذرہ ہماری شان و شوکت کی گواہی دیتا رہا ہے خاک و خون میں تڑپتے نظر آئیں گے اس مایوسانہ ارادہ سے وزراء کو [illegible] وزیر اعظم نے اغلبی خاندان کی اولوالعزمی اور شجاعت کی داستانیں سنا سنا کر زیادت اللہ کے مردہ جذبات میں روح تازگی پھونکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے بجھے ہوئے دل میں امید کا شعلہ کسی طرح بھی بھڑک نہ سکا۔

آخر اس نے زر و جواہر گھوڑوں پر لادا اور اپنی بیویوں اور ایک ہزار خواجہ سراؤں کو لے کر رات کی تاریکی میں [illegible] سے [illegible] روانہ ہوا جہاں لوگوں نے اس کا شاندار خیر مقدم کیا مگر جب چند دنوں کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ زیادت اللہ شکست کھا کر آ رہا ہے تو وہ [illegible] ہو گئے اور اس کو سب [illegible] کرنے لگے ایک گروہ [illegible] پہنچا جہاں اس نے [illegible] کو لوٹ کر [illegible] آگ [illegible] زیادت اللہ کو جان کے لالے پڑ گئے مشتعل ہجوم اس کے خون کے پیاسے [illegible] تھا لیکن حسن اتفاق سے ابراہیم حبشی نے اپنے اثر و رسوخ سے اس کی جان بچالی اور [illegible] محل میں لے گیا جو ایک [illegible] مقام کی حیثیت رکھتا تھا۔

یکم رجب ۲۹۶ھ کو ابو عبداللہ [illegible] رقادہ میں داخل ہو گیا ابو عبداللہ نے ہر لحاظ سے رعایا کے ساتھ رحمانہ سلوک کیا اور ان کو آسائشیں بہم پہنچائیں اس حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں اس کا احترام پیدا ہو گیا۔ البتہ اغلبی خاندان سے عقیدت ر[illegible] کو سامنے عذر کے بغیر ہی قتل کر دیا اور شاہی محلات سے وہ تمام لڑکیاں منگوا لی گئیں جو لیڈروں کی [illegible] سے بچ گئی تھیں ان میں اکثر حسن و لطافت کی سرمایہ تھیں ابو عبداللہ نے تمام لڑکیوں کو ایک بڑھیا کو سونپ کر کہا جب تک امام برحق کا ظہور نہیں ہوتا تم ان کی حفاظت کرو۔

افریقہ سے اغلبی حکومت کے آثار بھی مٹا دیئے گئے زیادت اللہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں بھاگا اور طرابلس سے ہوتا ہوا [illegible] چلا گیا جہاں اس نے خلیفہ مقتدر باللہ کی خدمت میں باریابی کے لئے درخواست کی جو منظور کر دی گئی اس کے بعد وہ مصر آیا جہاں گورنر مصر نے اس کو افریقہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے فوج و مصارف جنگ مہیا کر دیئے لیکن اسی اثناء میں [illegible] شراب نوشی کی وجہ سے وہ اختلاج قلب میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

اس طرح اغلبی سلطنت کا سورج غروب ہونے کے بعد اغلبی خاندان کا آخری چراغ بھی خاموش ہو گیا۔

اب ابو عبداللہ کو کوئی روکنے والا نہ تھا اس لئے سارے افریقہ پر قبضہ کر لیا اور اس نے بھی ابراہیم اغلبی کی طرح [illegible] تلوار کی وساطت سے [illegible] شروع کئے ابراہیم اور ابو عبداللہ کے مظالم میں صرف یہ امر فرق پیدا کر سکتا ہے کہ اس کی خونیں حرکات مجنونانہ بدحواسی کا نتیجہ تھیں اور اس کے [illegible] اعمال مذہب سے وابستہ تھے۔

ابو عبداللہ کی حد سے بڑھی ہوئی مذہب پرستی اس کی رعایا کے جن افراد کے لئے ناقابل [illegible] چنانچہ [illegible] کا نتیجہ فرقہ خارجیہ کی صورت میں رونما ہوا خارجی عقائد کے اعتبار سے شیعوں کی ضد تھی ان کو حضرت علی علیہ السلام سے (نعوذ باللہ) خدا واسطے کا بیر تھا فرقہ خارجیہ کا سردار ابو یزید یہ شخص سیاسی انقلاب آرائی کے فن میں یکتائے روزگار ہونے کے [illegible] اپنے آپ کو [illegible] کی صورت میں پیش کرتا تھا اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے خدا نے (نعوذ باللہ) بنی فاطمہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے بھیجا ہے انتہا پسند افراد جو ابو عبداللہ کے مذہبی تعصب کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ابو یزید کے ساتھ ہو لئے تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی فوجی طاقت میں انقلاب انگیزی کی صلاحیت پیدا ہو گئی اس نے فاطمی سلطنت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اسی اثناء میں ابو عبداللہ اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا اور تخت حکومت پر اس کا بیٹا قائم بامر اللہ بٹھا دیا گیا ۳۳۲ھ ([illegible]) میں ابو یزید ایک خونخوار فوج لے کر قائم پر حملہ آور ہوا اس یورش کا نتیجہ یہ ہوا کہ قائم کو پے در پے ذلت انگیز شکستوں کا منہ دیکھنا پڑا۔

خارجیوں نے سادات اور شیعوں کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا وہ تاریخ کے دامن پر ذلت بن کر ہمیشہ رہے گا۔ بے گناہ معصوم لڑکیوں کی [illegible] ناک کاٹ دی گئی ان کی [illegible] عصمت پر وحشت و نفسانیت کی خاک پھینکی گئی [illegible] کی نعشیں [illegible] صحراؤں میں پھینک دی گئیں [illegible] دماغ میں [illegible] اعتراضات پیدا ہو سکتے ہیں [illegible]

اگرچہ ابو یزید کے [illegible] نے فاطمی حکومت کا [illegible] تار تار کر دیا لیکن دارالخلافہ قائم ہی کے قبضہ میں رہا جس کو فتح کرنے کے لئے اس نے متعدد حملے کئے مگر ہر بار اس کو منہ کی کھانا پڑی۔

اسی اثناء میں قائم کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ المنصور باللہ وارث تخت و تاج ہوا۔ یہ نوجوان دلیر و شجاع ہونے کے علاوہ تدبر و فرزانگی کا بھی مالک تھا۔ اس نے حسن تدبر اور مضبوط فوجی نظام کی بدولت فتنہ خارجیہ کو جو قیامت بن کر سارے افریقہ پر چھا چکا تھا ناکامی و نامرادی میں دفن کر دیا۔ قائم کی وفات کے بعد چونکہ خارجیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اب فاطمی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے

طبی

آم

از حکیم و ڈاکٹر میر شاہی علی صاحب [illegible]

آم ایک مشہور پھل ہے اسکو فارسی میں انبہ کہتے ہیں رنگ سبز سرخ سیندوری۔ ذائقہ شیریں اور چاشنی دار ہے بعض حکماء نے درجہ اول میں خشک قرار دیا ہے اور بعضوں نے درجہ دوم میں خشک بتایا ہے خالی معدہ کھانا گرم مزاج والے کو یہ مضر ہوتا ہے نفاخ بھی ہے اسکی اصلاح سکنجبین جامن اور سرکہ سے ہوتی ہے معدہ آنتوں گردہ و مثانہ روح اور باہ کو بڑی طاقت بخشتا ہے کچا آم ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے اس کے پھول کا سفوف خونی بلغم کے فساد کو دفع کرتا ہے ڈائریا یعنی اسہال کو مفید ہے بعض ادویات کے ساتھ ملا کر کھانے سے جریان منی دور ہوتا ہے اس کی گٹھلی بھون کر سفوف کر کے پیچش اور اسہال میں کھلاتے ہیں برگ آم پیس کر بالوں پر لگانا بالوں کو دراز کرتا ہے اور حقہ میں پینا بواسیر کو مفید ہے تازہ پتے مثل تمباکو کے چلم میں بھر کر پینا حلق کی تکلیفوں کو زائل کرتا ہے۔ جڑ کی چھال کا جوشاندہ کر کے ڈائریا کو مفید ہے اس کی لکڑی جلا کر خاک کو زخموں پر چھڑکنے سے زخم خشک ہوتے ہیں کچا آم یعنی کیری آگ میں پکا کر پانی میں نچوڑ کر مصری ملا کر پینا لو یعنی باد سموم کو از حد مفید تشنگی کو دور کرتا ہے تپ صفراوی کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ ریگ مثانہ اور سنگ گردہ میں بھی نفع بخش ہے آشوب چشم میں کیری کا لیپ کرنا فائدہ سے خالی نہیں اگر بچھو میں پیس کر لگانے سے بچھو کا زہر دور ہوتا ہے اگر جسم کی پھنسیاں بھی اس سے رفع ہو جاتی ہیں اور بھیڑ وغیرہ کے کاٹنے پر بھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے کیری کا مربہ صفراوی مزاج والوں کو اچھا ہے مقوی قلب و معدہ ہے بھوک لاتا ہے ورم طحال کو دور کرتا ہے اور کیری کا اچار کھانا کو ہضم کرتا ہے پختہ آم بدن کو فربہ اور بادی بواسیر کو زائل کرتا ہے اس کے کھانے کے بعد تھوڑا دودھ پی لیا جائے مضرات کی اصلاح ہو جائے گی اور اس کے سونگھنے سے قلب قوت حاصل کرتا [illegible] اس کے رس کو [illegible] اجازت دی مگر بعضوں نے [illegible] قوت اسکو نوش کر سکتے ہیں کہا ہے اور یہی درست ہے۔

نسوانی

مرتبہ [illegible]

بسلسلہ

تم عورتوں کے پردوں کو کم کرو اور ان کے بازوؤں اور پیڑوں کو دراز نہ کرو اس لئے کہ ان کپڑوں کے دراز کرنے میں [illegible] جن کی جزا آتش جہنم ہے اور ان کے پردوں کے کم کرنے میں رضامندی و سرخروئی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہونا ہے اپنی عورتوں کے متعلق تم میری وصیت کا خیال رکھو تاکہ سخت عذاب سے نجات پاؤ اور جو شخص میری وصیت کو یاد نہ رکھیگا تو اسکا خدا کے سامنے کیا تباہ حال ہوگا ایک دوسرے مقام پر آپ نے اس شخص کو دیوث فرمایا ہے جو اپنی عورت کو زینت کر کے گھر سے باہر جانے پر راضی ہو اور فرمایا کہ جو اس کو دیوث کہے گا گنہگار نہ ہوگا۔ انصار میں سے ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا اور اپنی زوجہ کو نصیحت کی کہ میرے واپس آنے تک گھر سے باہر قدم نہ رکھنا اسکے چلے جانے کے بعد اسکا باپ بیمار ہوا اس نے آنحضرت کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میرا باپ بیمار ہے اور میرے شوہر کی مجھ کو یہ نصیحت ہے اب میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا نہ جاؤں فرمایا کہ جب تک شوہر واپس نہ آئے گھر سے نہ نکل ابھی شوہر لوٹا نہ تھا کہ اسکا باپ مرگیا اس نے رسول اللہ صلعم کے پاس پھر آدمی بھیجا کہ میں اپنے باپ کی موت میں شرکت کروں یا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر میں بیٹھی رہ اور کہیں نہ جا اس نے اس ارشاد پر عمل کیا جب اس کے باپ کے دفن سے فراغت ہوئی تو حضرت نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا نے تیرے اور تیرے باپ دونوں کے گناہ بخشدئے اس لئے کہ تو نے اپنے شوہر کی اطاعت کی اور بغیر اجازت گھر سے باہر نہ نکلی۔

زوجۂ حضرت رسول خدا حضرت سودہ کے متعلق روایت ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ حج وعمرہ کو کیوں نہیں جاتیں فرمایا کہ ایکبار مجھ پر واجب تھا وہ بجا لائی اس کے بعد میرا یہی حج ہے کہ حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور اسی حجرے میں بیٹھی رہوں جس [illegible]

رم

فرمایا عدم تشدد والی کانگریس کے شہ بکٹ مجاہد سردار پٹیل نے۔

".....انتظامی سہولت اور ثقافت کے خیال سے ہندوستان کو لسانی، فنی اور دوسرے ثقافتی امور کا لحاظ کرتے ہوئے پانچ بڑے علاقوں میں تقسیم کردیا جائیگا...."

جی ہاں: سردار جی کی جے!! آخر تقسیم ہند کے قائل ہو گئے۔ لیکن آگے پڑھکر آپ کو مایوسی ہوگی کہ اس بیان کا تعلق مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان سے نہیں بلکہ اکھنڈ انڈیا ریڈیکل توسیعی اسکیم سے ہے!

ایک غائب دماغ پروفیسر صاحب کسی گلی سے گذر رہے تھے۔ اس گلی میں ایک دیوار پر چند اپیلیں چسپاں تھیں۔ آپ ٹھہر گئے اور کئی گھنٹوں تک غور فرماتے رہے کہ کس قسم کی بھینس نے دیوار پر اجابت کر دی ہے۔

ٹپہ خانے کے "صیغۂ استفسار" پر کل ایک صاحب "چور بازار" کا پتہ پوچھ رہے تھے۔

استاد:۔ برطانوی ہند سے حیدرآباد میں کونسی چیز سب میں زیادہ درآمد کی جاتی ہے۔

شاگرد:۔ اعلیٰ عہدیدار۔

استاد (شاگرد سے) یہ بتاؤ کہ برطانوی سلطنت پر کیوں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔

شاگرد۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کو برطانیہ پر رات کے وقت بھروسہ نہیں ہے اور غالباً اسی لئے چیمبرلین آنجہانی اپنے ساتھ ہر وقت چھتری رکھتے تھے۔

---

۲۴ مجھے بٹھلا گئے تھے چنانچہ وہ بیروہ اپنے حجرے سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد انکی لاش نکالی گئی سبحان اللہ کیا پاکباز بیبیاں تھیں خداوند عالم تمام مومنات کو انکی تقلید کی توفیق کرامت فرمائے۔

مرقع اطفال

امانت داری

کسی شخص کی کوئی چیز جس کا وہ حقدار ہے واپس کر دینا اس کو امانت کہتے ہیں اور اس کے خلاف کرنے کو خیانت کہتے ہیں

حضرت ابراہیم بن ادہم ایک بڑی سلطنت کے بادشاہ تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بادشاہت چھوڑ کر درویشی اختیار کی تھی اور حلال روزی کی تلاش میں اپنے وطن خراسان سے عراق گئے پھر وہاں سے طرطوس تشریف لے گئے اور ایک باغ میں مالی کی خدمت دس درہم پر قبول فرمائی۔ ایک روز باغ کا مالک آیا۔ اور ابراہیم بن ادہم سے جن کو وہ مالی سمجھے ہوئے تھا۔ ایک میٹھا انار لانے کی فرمائش کی آپ نے ایک اچھا خوشرنگ انار توڑ کر پیش کیا مگر کھٹا نکلا اس لئے مالک نے دوسرا انار لانے کا حکم دیا آپ نے دوسرے پیڑ کا انار بھی پیش کیا۔ اتفاقاً وہ بھی کھٹا نکلا۔

مالک نے خفا ہو کر کہا میٹھا انار کیوں نہیں لاتا آپ نے فرمایا کہ "میں انار کے اندر کا حال کیا جانوں کہ کونسا میٹھا ہے اور کونسا کھٹا مجھے جو اچھا معلوم ہوا میں نے آپ کے روبرو پیش کیا"

مالک نے طعن سے کہا کہ تو مدت سے باغبانی کرتا ہے اور میٹھے کھٹے انار کو اب تک نہیں جانتا؟ کیا تو ابراہیم بن ادہم ہے جو اس طرح اپنی امانت داری جتلانا چاہتا ہے مالک کی زبان سے یہ باتیں سنتے ہی آپ نے نوکری چھوڑ دی مالک نے پہچان لیا کہ یہی ابراہیم بن ادہم ہیں پھر اس نے بہت ہی معافی چاہی۔

بچو۔ جب کسی کی کوئی امانت تمہارے پاس ہو تو اس کی جان سے زیادہ حفاظت کرو اور یہ بھی خیال رکھو کہ کسی کی امانت میں خیانت نہ ہونے پائے۔ — ماخوذ

پیارے بچو اپنے مضامین انتخاب کے لئے بھیجو

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

عالم

شہزادی الزبتھ کی شادی ہونے والی ہے

لندن ۱۷ ار مئی - لندن میں پرنس فلپ آف یونان کی آمد سے یہاں کے شاہی حلقے کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ موصوف کی آمد کو یہ سمجھا جا رہا ہے کہ پرنس فلپ اور شہزادی الزبتھ کی نسبت کے متعلق ہو۔

والسرائے ہند لارڈ ماونٹ بیٹن لفٹننٹ ماونٹ بیٹن کے چچا ہوتے ہیں۔ والسرائے اور لیڈی ماونٹ بیٹن کے دو مقاصد بتلائے جاتے ہیں ایک تو ہندوستانی معاملات میں کابینہ سے مشورہ۔ دوسرا شہزادی کے نسبت رسمی اعلان کے وقت شاہی خاندان کے تمام افراد کا لندن میں حاضر رہنا۔

برلن میں عورتیں زندہ دفن کردی گئیں

مردہ لاشیں برآمد ہوئیں

برلن - ۱۵ ار مئی - پولیس نے مشرقی برلن میں ایک زمین کا پتہ لگایا ہے جس میں سات عورتوں کی لاشیں دفن ہیں اسے ناچ کوپ سے بتایا جاتا ہے کہ جہاں کسی زمانہ میں پانچ ہزار سے سات ہزار تک یہودی عورتیں مقید رکھی گئی تھیں ہاتھوں کے سر چھپے ہوئے تھے اور ہڈیوں کا چرا اوپر اٹھا ہوا تھا یہ چیز کو ڑوں کی ضروریات سے واضح ہو۔ ڈاکٹری تحقیقات اور تحقیقات یہ ہے کہ ان میں اکثر کو زندہ دفن کیا گیا تھا۔

ترکی عراق دونوں ملکوں کے درمیان غیر معین وقت تک کے لئے دوستانہ تعلقات قائم ہو چلیں

دونوں ممالک بین الاقوامی معاملات پر ایک دوسرے سے مشورہ کریں اور تنازعات کا پر امن طور پر تصفیہ کریں گے اگر اس میں ناکامی رہی تو مجلس تحفظ کو اس کی اطلاع کر دیں گے۔

دریائے دجلہ سے پانی کا کنٹرول اور دونوں کی تعلیم، تعلیم، اقتصادیات، تجارت اور دوسرے معاملات کو پابند کیا جائیگا۔

اسلامی

فلسطین کی آزادی لینے کیلئے عملی اقدام کا وقت آگیا۔ وزیر اعظم عراق کا بیان

بغداد ۱۹ ار مئی - وزیر اعظم عراق سید صالح جابر نے آج ایک انٹرویو میں کہا -

عراق اور عرب لیگ کی دوسری عرب ریاستیں اب اس پر مجبور ہوگئی ہیں کہ عربوں کے جائز حقوق اور فلسطین کی آزادی کیلئے خطرناک اقدام کریں کیونکہ اسمبلی میں ان کے جائز اور منصفانہ مطالبہ کے تسلیم نہ کئے جانے حالات بہت نازک ہوگئے ہیں اور اب عرب لیگ ارکان بہت جلد اپنا جلسہ کرکے فلسطین کی موجودہ صورت حال پر غور کریں گے مجھے یقین ہے کہ بلدوں کانفرنس کے خفیہ اجلاس میں مسائل فلسطین کا جو حل طلب کیا گیا تھا عرب ریاستیں اب اس کو عملی شکل دینے کی پوری کوشش کریں گی۔

بلدان کانفرنس کے خفیہ فیصلے رائٹر کو پتہ چلا ہے کہ بلدان کانفرنس میں عرب ریاستوں کے حکمران حسب ذیل فیصلے پر پہنچے ہیں۔

(۱) عرب ریاستیں برطانیہ اور امریکہ سے کئے ہوئے مالی اور تجارتی معاہدے پر نظر ثانی کریں۔

(۲) امریکی اور برطانوی مصنوعات کا مکمل مقاطعہ شروع کیا جائے۔

وزیر اعظم عراق نے کہا:-

عراق اس تحت سے سخت تجویز عمل کرے گا۔ جو عرب لیگ فلسطین کو ہمیشہ عرب ممالک بنانے کے لئے منظور کر دے کیونکہ فلسطین کی حفاظت کا واحد طریقہ عملی اقدام ہے۔

انتخاب - میں اشتہار دینا فروغ کامیابی ہے امتحان شرط ہے۔

ہندوستان

لاہور میں غنڈوں کی درندگی کا المناک منظر

لاہور ۱۶ ار مئی شب کے ساڑھے گیارہ بجے لاہور میں فساد پر قابو پالیا گیا اور سب طرف سکون ہے ایسوسی ایٹیڈ پریس آف انڈیا کے نامہ نگار کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس نے کہا۔

سرکلر روڈ پر فوجی سپاہی گشت کر رہی ہے اور اندرون دیوار پولیس گشت کر رہی ہے ڈپٹی کمشنر نے مزید کہا کہ آج تو مہلک حادثہ ہوئے ہیں جن میں سے تین عورتیں ہیں تین عورتوں میں ایک عورت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فسادیوں کی گولی سے وہ ہلاک ہوئی ہے پورے دن میں صرف دس چاقو بازی کے حادثے ہوئے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کا اہم پہلو آگ لگانے کی کوشش ہے جس کی وجہ سے تین مقامات پر زبردست آگ لگی مگر سب کے سب دس بجے شب تک بجھا دی گئی۔ لاہور کارپوریشن اور نارتھ ایسٹرن ریلوے کے آگ بجھانے والی انجن صبح گیارہ بجے سے کام کر رہے تھے۔ ان کی مدد کے لئے چھاونی سے فوجی حکام نے آگ بجھانے والے چھ انجن بھیجے۔

ان کے دوران میں معمولی نقصانات ہوئے۔

۲۴ بنگلور بھیجا جائیگا حیدرآباد کے برطانوی رزیڈنٹ بنگلور واپس آچکے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنگلور میں موصوف سر مرزا سے مل چکے ہیں۔

۲۹ رجب انتقال نواب سید حیدر علی خاں ساکن سلطان پورہ جو ایک متقی نیک امرا سے تھے۔

دکن

برار واپس کرنے کے لئے حکومت برطانیہ تیار ہے

ناگپور - ذمہ دار حلقہ سے بتایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے برار کی ملکیت کے متعلق نظام دکن مطالبہ تسلیم کرلیا ہے اور وہ اس کا اعلان بھی کر دے گی لیکن حکومت برطانیہ اس سے زیادہ کوئی قدم نہیں بڑھائے گی۔ جون ۴۸ء سے قبل برار کو ممالک محروسہ نظام میں انتظامی طور پر شامل کرنیکی کامیاب یا ناکامیاب کوشش کرنا خود نظام دکن کا فرض ہوگا۔

واردات قتل

۱۷ ار تیر۔ آج رات کے ۸ بجے چاول بازار کے چائے خانہ میں قتل کی ایک افسوسناک واردات پیش آئی چند افراد نے مالک چائے خانہ کو جب کہ چائے خانہ کے اندر اور باہر کئی لوگ موجود تھے قتل کر دیا اور سب کے سامنے فرار ہوگئے۔ قتل کے فوری بعد صدر امین متعلقہ آگئے۔ اور پولیس کا جال سارے محلہ میں بچھا دیا گیا۔

سر مرزا اسمٰعیل دہلی کے مباحث میں حیدرآباد کی نمائندگی کرینگے

استعفا کا مسئلہ زیر غور

حیدرآباد - ۲۰ ار مئی اخبار ہندوستان ٹائمز یہ لکھتا ہے کہ مجھے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل نے اس بات پر آمادہ ہوگئے ہیں کہ والسرائے کی واپسی کے بعد دہلی کے آئندہ دستوری مباحث میں حیدرآباد کی نمائندگی کریں۔ سر مرزا کے استعفا کے غور کا مسئلہ دہلی کے مباحث کے اختتام تک ملتوی رہے گا۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام کے ریلوے کا سیلون سر مرزا کو دہلی پہنچانے کے لئے ہے۔

واقعات چہاردہ معصومین

ماہ رجب

وسیلہ بخشش

نویں تاریخ ۸۳۸ھ معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ ابن خضر خان بادشاہ کو میران صدر اور قاضی عبد الصمد نے قتل کیا یہ بادشاہ قوم سادات سے تھا ۸۲۴ھ میں بادشاہ ہوا اس کے مرنے کے بعد اس کا پوتا محمد شاہ اس تاریخ کو تخت نشین ہوا اور ۸۴۹ھ میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔

۹۳۲ھ میں انتقال سلطان ابراہیم بن اسکندر بن بہلول لودھی جنگ بابر میں پانی پت کے میدان میں مارا گیا یہ جنگ ہوا جو دہلی سے چالیس کوس ہے ۸۴۹ھ میں سیف الدولہ صدقہ بن منصور جنگ میں قتل ہوا یہ بادشاہ شیعہ تھا تاریخ مصر میں ان کا مفصل حال درج ہے۔

دسویں تاریخ حسب تحریر جناب غفران مآب و سید العلماء و اخوند مجلسی و شیخ طوسی وغیرہ ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور باتفاق ۱۹۵ھ شب جمعہ اور بقول روز جمعہ نام والدہ ماجدہ خیزران اور بقول ریحانہ بقول جریانا بقول زرہ بقول سبیکہ نوبیہ بقول مرسیہ بقول سکینہ بہر حال نوبیہ حبشہ سے تھیں حضرت امام رضا کی نکاحی بیوی تھیں محل تولد مدینہ منورہ حاکم وقت امین بن ہارون الرشید اور ولیعہد مامون۔

روز جمعہ ۳۲ھ وفات عباس بن عبد المطلب (حضرت پیغمبر خدا کے چچا)

گیارہویں تاریخ۔ بحوالہ جنات الخلود بقول ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام لیکن یہ قول غیر مستند ہے اس تاریخ کی رات کو ۵۷۱ھ ابن عساکر سیفان کی وفات واقع ہوئی جس کی تاریخ ابن عساکر مشہور کتاب ہے۔

بارہویں تاریخ۔ بحوالہ تاریخ شیخ مفید ۶۰ھ میں انتقال معاویہ بن ابی سفیان عمر ۸۰ یا ۸۵ یا ۸۶ با اختلاف روایات علت [illegible] اسکندریہ کا خلاصہ ہیں جانا حصول آبیات کے لئے۔

تیرہویں تاریخ ولادت حضرت علی ابن ابی طالب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ۲۳ قبل ہجرت عام الفیل سے ۳۰ سال اور بقول ۲۸ برس سال کے بعد یہ تاریخ مشہور اور قلب ہے بحوالہ [illegible] روز جمعہ بوقت چاشت تولد خانہ کعبہ میں آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم دونوں طرف سے ہاشمی تھیں۔

بادشاہ وقت [illegible] حضرت کے بارہ بیبیاں تھیں اور اولاد میں مختلف اقوال ہیں ارشاد شیخ مفید میں بارہ پسر سترہ دختر ہیں اور بقول سولہ دختر اور بقول اٹھارہ پسر و دختر جناب سیدہ سے تین پسر دو دختر بحوالہ عمدہ ۳۵۔ اولاد تھی جن میں ۱۹ پسر باقی دختر تھے دوایسی حضرت آپ کے از جملہ اہل سواد اعظم کے صوفیائے کرام کا عقیدہ ہے کہ قریبی ہاشم حضرت ابو الفضل العباس بھی آج پیدا ہوئے۔

بروایت اخوند مجلسی ۱۰۳ھ تولد حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔ وفات امام ترمذی ۲۷۹ھ شب دوشنبہ بہ تحریر اخوند مجلسی بروایت علی بن ابراہیم ولادت حضرت امام علی النقی ۲۱۴ھ غیر مستند ہے۔

چودہویں تاریخ بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۲۵۵ھ وفات معتمد باللہ بن ظاہر باللہ یہ عباسیوں کا پندرھواں خلیفہ تھا وانتقال ابو عیسیٰ ترمذی۔

بحوالہ حمزہ اصفہانی و ابو الفدا ۶۲۳ھ فوت ظاہر باللہ بن ناصر باللہ کہ جو عباسی خاندان کا پینتیسواں خلیفہ تھا۔

پندرہویں تاریخ بحوالہ تاریخ شیخ مفید وجامع عباسی وغیرہ ہجرت کے پانچ مہینے بعد یعنی سال اول ہجرت تزویج وعقد جناب سیدہ با مولائے کائنات بروایتی عمر جناب سیدہ کی اسوقت گیارہ سال کی تھی اور بقول دس برس کی اور بحوالہ شیخ مفید تیرہ برس برآمدی رسول خدا از شعب ابیطالب۔ حضرت ابتدائے اسلام میں ایک مہینہ اور بعض اقوال سے

[illegible] ابیطالب [illegible] بحوالہ تاریخ ابو الفدا [illegible] شکست بیعت [illegible] یزید نے ولید بن عتبہ کو خط لکھا کہ امام حسین سے بیعت لے یا حضرت کا سر بھیج دے۔

قبول توبہ حضرت آدم اس روز کو یوم استفتاح کہتے ہیں۔

نیز اس روز دعائے ام داؤد قبول ہوئی دعائے ام داؤد نہایت مفید اور واسطے قضائے حاجت کے خاصیت اکسیر رکھتی ہے۔ (اکثر کتابوں میں پچیس تحریر ہے) عامہ کے نزدیک بحوالہ تاریخ ابو الفدا ۱۸۳ھ وفات حضرت امام موسیٰ کاظم ۱۸۳ھ تحریر [illegible] از بیت المقدس کو منتقل ہوئی قبلہ نماز عصر بقول نماز ظہر بعض تحریرات اخوند وانتقال معاویہ ۶۰ھ عامہ کے نزدیک شہادت امام جعفر صادق یوم دوشنبہ ۱۴۸ھ بعمر ۶۵ یا ۶۸ سال بحوالہ جامع عباسی وجلاء العیون وکتاب صومیہ [illegible] بقول بعض ۱۴۸ھ وفات امام جعفر صادق اور اشہر ماہ شوال ہے بقول اکثر عمر شریف ۶۵ سال اور بقول ۶۰ سال بحوالہ کشف الغمہ ۷۱ سال اور بروایت خشاب ۶۵ یا ۶۸ سال بروایت ابن بابویہ منصور عباسی نے انگور میں زہر کھلایا بقول طعام میں زہر دیا گیا مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ حضرت کی دو بیبیاں تھیں سوائے کنیزان ام ولد کے بحوالہ ارشاد حضرت کے سات پسر تین دختر تھیں۔

سترہویں تاریخ روز جمعہ ۴۱۱ھ فوت عیسیٰ الفائز بنصر اللہ جو سادات شیعہ اسماعیلیہ سے تھے اور اس دن ان کا بیٹا عبد اللہ بادشاہ ہوا ۱۶۵ھ میں حجاج تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے

اٹھارہویں تاریخ حسب تحریر اخوند ملا و شیخ طوسی وغیرہ وفات حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی و ابو الفدا ۱۷۰ھ مہدی باللہ بن واثق بہ ہارون الرشید مارا گیا یہ عباسیوں کا چودھواں خلیفہ تھا جو ۲۵۵ھ میں خلیفہ ہوا تھا۔

بحوالہ ابو الفدا انتقال مامون رشید

عباسیوں کا [illegible] ہوتا تھا ۲۱۸ھ [illegible] خراسان [illegible]

انیسویں تاریخ بحوالہ ابو الفدا و حمزہ اصفہانی [illegible] انتقال معتمد عباسیوں کا پندرھواں خلیفہ تھا اور معتضد بن خلیفہ ہوا ۲۷۹ھ میں انتقال حضرت آیۃ اللہ سید دلدار علی صاحب مجتہد اعظم۔

اکیسویں تاریخ۔ بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی انتقال ہارون الرشید ۱۹۳ھ ۵۶۹ھ انتقال ابو القاسم محمود بن ملک عادل حاکم دمشق۔

بائیسویں تاریخ۔ بحوالہ زاد المعاد ۶۰ھ انتقال معاویہ بن ابی سفیان وتخت نشینی یزید ملعون۔

تیئسویں تاریخ۔ حسب تحریر اخوند ۳۵ھ کو حضرت امام حسن کی ران مبارک پر ایک خارجی نے خنجر زہر آلود مارا۔

روز دوشنبہ ۲۷۰ھ میں حسن بن زید بن محمد بن محمد بن اسمٰعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابیطالب فوت ہوئے سادات میں یہ بھی حاکم ہوئے اور ۱۹ برس آٹھ مہینے دو دن حکومت کی اور آپ کا لقب داعی الحق الی الحق تھا انہیں داعی کبیر بھی کہتے ہیں۔

چوبیسویں تاریخ۔ حسب تحریر اخوند ۷ھ فتح خیبر بدست معجز نمائے مولائے متقیان وقتل مرحب یہودی وفات امام حنبل ۲۴۱ھ نیشاپور میں اور تولد ۲۴۲ھ معاودت جعفر بن عقیل طیار از حبشہ

پچیسویں تاریخ۔ بحوالہ شیخ مفید مصباح الہدیٰ و زاد المعاد و کشف الغمہ و مصباح شیخ و تحفۃ الزائر ۱۸۳ھ یا ۱۸۴ھ اور بقول ۱۸۶ھ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم روز جمعہ عمر شریف ۵۵ سال اور بقول ۵۴ سال وفات وقت چاشت۔

سبب شہادت عباسیوں کی عداوت تھی واقعہ یہ ہوا کہ علی بن اسمٰعیل بن جعفر اور بروایتی محمد بن جعفر نے ہارون الرشید کے پاس حضرت پر اتہام خروج لگایا اس نے حضرت کو بغداد بلا کر سندی بن شاہک ملعون کے قید میں رکھا بروایتی سات سال بروایتی چودہ سال قید میں رکھنے کے بعد طعام میں حضرت کو زہر دیا [illegible]

سالمین (بغداد) میں ہے حضرت کی بہت کنیزیں تھیں نکاحی کوئی بیوی نہ تھیں بحوالہ ارشاد حضرت کے ۳۲ اولاد جن میں ۱۸ پسر ۱۴ دختر تھیں۔

بحوالہ تاریخ ابن حمزہ اصفہانی و تاریخ ابوالفدا روز جمعہ سنہ کو عمر بن عبدالعزیز کی وفات واقع ہوئی قناصرہ میں اور بعضی کہتے ہیں کہ دیر سمعان میں مدفون ہے کہ اسے دیر بقرہ بھی کہتے ہیں یہ بنی امیہ کا نواں خلیفہ تھا۔ اس نے اپنی تخت نشینی سنہ ۹۹ھ میں حضرت امیر پر سب وستم موقوف کروا دی جو زمانہ معاویہ سے منبروں پر جاری تھی یہ خلیفہ بنی امیہ میں سب سے بہتر خلیفہ تھا۔

چھبیسویں تاریخ ۲۶ رجب زمانہ بعثت سنہ وفات حضرت ابوطالب پدر امیرالمومنین علی بن ابیطالب بعمر ۸۰ سال آپ کا نام نامی عمرو بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے آپ کو عبد مناف اور عمران بھی کہتے ہے۔ حضرت عیسیٰ سے بارہویں وصی۔ حضرت پیغمبر کے چچا مربی شفیق خیرخواہ تھے حضرت کو اپنے فرزندوں سے زیادہ چاہتے تھے اور ہمیشہ حضرت کو کفار قریش کے مصیبتوں سے بچاتے تھے بروایتی وفات امام شافعی سنہ ۲۰۴ھ چھبیسویں تاریخ کی رات یعنی شب بست وہفتم ولید بن عقبہ نے جناب سیدالشہدا کو بیعت یزید کے لئے طلب کیا حضرت نے بیعت سے انکار فرما کر اپنے گھر مراجعت کی شب دوشنبہ اسی تاریخ سنہ ۱۰۷۶ھ میں شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ عالمگیر اپنے بیٹے کے قید میں مرگیا یہ بادشاہ سنہ ۱۰۶۸ھ میں قید کیا گیا نو برس تک قید میں رہا یہ وہ بادشاہ ہے جس نے شاہجہاں آباد اور جامع مسجد بنائی آگرہ میں روضہ تاج محل میں مدفون ہے ۳۲ سال کے مہینہ سلطنت کی

ستائیسویں تاریخ بروایت کثیرہ روز بعثت سنہ ۴۰ھ ہے اس وقت حضرت کا سن شریف چالیس سال ۴ مہینے کا تھا بروایت عامہ سنہ ۱۱ کو معراج ہوئی۔ بحوالہ ابوالفدا سنہ ۲۵۵ھ روز چہارشنبہ معتز باللہ کی بیعت توڑ کر مہتدی باللہ کی بیعت کی جس کا نام محمد بن واثق تھا۔

اٹھائیسویں تاریخ سنہ ۶۰ھ میں حضرت امام حسین بسبب ظلم دشمنان و طلب بیعت یزید مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے

انتیسویں تاریخ بروایت اخوند مجلسی حضرت عائشہ زوجہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا لیکن یہ روایت سنیوں کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

تیسویں تاریخ سنہ ۱۲۱ھ حسن خاں ملقب بہ سلطان ناصرالدین خسرو خاں تغلق خاں بادشاہ کے جنگ میں ہلاک ہوا اور غرہ شعبان سنہ مذکور کو تغلق شاہ جسے سلطان غیاث الدین بھی کہتے ہیں تخت نشین ہوا اور ربیع الاول سنہ ۷۲۵ھ مکان گرنے کی وجہ دبکر مرگیا حسن خاں کل چار مہینے پانچ یوم بادشاہ رہا بحوالہ تاریخ ابن خلکان روز جمعہ سنہ ۲۰۴ھ کو ابوعبداللہ محمد بن ادریس مشہور امام شافعیؒ فوت ہوئے۔

اس ماہ کی نحس اکبر تاریخیں ۱۱-۱۲-۱۳

وجہ تسمیہ رجب ماخوذ ترجیب سے ہے جس کے معنی تنظیم کے ہیں اسی وجہ سے عرب اس کو شہر اللہ کہتے ہیں۔

سوگند

عشق خانہ خراب کی سوگند
شوق افزا شباب کی سوگند
شوخیٔ لاجواب کی سوگند
ہاں رخ ماہتاب کی سوگند
کسی ماہرو کے حسن دنداں کی
برق زیر سحاب کی سوگند
مے پرستوں کی مے پرستی کی
سینکڑوں خم شراب کی سوگند
مہ جبینان یاسمن پیکر
ان کے رنگیں حجاب کی سوگند
مسکراہٹ سے پھول برسائیں
ایسے گلگوں شراب کی سوگند
باز دے شوق سنبل لرزاں
ایسے سرسبز خواب کی سوگند
شیخ توبہ پرست وکنج نشیں
ایسے عالی جناب کی سوگند
زاہد ومتقی وعارف کے
دل صد آب وتاب کی سوگند
کسی بیکس کا نالۂ سحری
رات بھر کے عذاب کی سوگند
تم مری حسرتوں کی دنیا ہو
تم نہیں تو جہان سونا ہو

نقش عالی بی اے (عثمانیہ)

کتب خانۂ حیدری کے جواہر پارے

فقہ و حدیث

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا ہے فتوی سرکار اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت عہ

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ۱۲ ر

زین العابدین فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عہ

معنیٔ نماز نماز کے بیان میں ۴ ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم ۶ عہ ۴ ر

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول
بحار الانوار حجم صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا لے مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب بن نائب قیمت

رسالۂ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کہرہ ۴ ر

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفتاح آخرت
از لایق صاحب مرحوم صفحہ ۵۰ ۶ ر

مثنوی نہر بہم و غم موسوم بہ ناصر العاشقین از میرزا ناصر علی بیگ مرحوم
یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۲۰ کاغذ چکنا ۸ ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد ناد علی ۔ ۴ ر

تاریخ سفرنامے وغیرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین
امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کے حالات میں بے مثل و مستند کتاب ہر ایک شہید کے حالات علیحدہ علیحدہ درج ہیں صفحہ ۲۳۲ قیمت عہ

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم سے شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۲۳۲ عہ ۴ ر

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ار

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی رشید حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت للعہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ ار
سوانح شہید ثالث ۴ ر
تذکرۂ دوسی تو حکیم سید شمس اللہ قادری
نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۱۴۴ چکنا ۲ ر کہرہ ۱ ر

حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بائی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۴ ر

نقشۂ ایران رنگین ۸ ر سادہ ۴ ر
سوانح زندہ شاہ مدار ار
رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ حیدری جنتری ۔ ۴ ر

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علیخاں رئیس تلنگانہ ضخامت صفحہ ۳۰۰ تقریباً کعبہ مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر قیمت ۔ ۴

سفرنامۂ عراق از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴ ر

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن
۱۱۴ رباعی ۲۳ سوز ۳۴ سلام ۳۰ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خداؐ سے شہادت امام حسینؑ تک صفحہ ۲۴۴ کاغذ چکنا ہے ۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۰۵ سلام ۸۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۲۴۴ صفحہ کاغذ چکنا ہے

ہلال محرم حصہ سوم ۔ ۹۸ رباعی ۶۰ سوز ۴۰ سلام ۲۴ منتخبہ سوزخوانی کے جگرسوز مرثیے وفات رسول خداؐ سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۳۴۴ کہرہ ۱۲

ہلال محرم حصہ چہارم ۔ تکملہ حصہ سوم ۸۰ مراثی ۴۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسینؑ تک کے بے مثل بکی سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۳۵۰ چکنا کاغذ للعہ کہرہ ۱۲ ہر دو حصہ سوم و چہارم یکجائی کہرہ کاغذ عہ ۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۔ ۱۰۰ رباعی ۲۶ سوز ۵۰ سلام ۵۸ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات ہندہ تک کے بے مثل بکی سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۲۱۶ چکنا ۱۲ کہرہ ۸ ۔

ہلال محرم حصہ ششم ۔ تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۴۰ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و بکی مرثیے اور نوحے حجم صفحہ ۵۱۹ چکنا کاغذ ہے کہرہ ۱۲ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائی چکنا عہ کہرہ للعہ ۔
ہر چھ حصے یکجائی جس میں حصہ سوم کہرہ ہوگا عہ ایضاً ہر چھ حصے کاغذ کہرہ جس میں حصہ اول دوم چکنا ہوگا صہ ۔

ہلال ماتم ۷ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا ۱۲ کہرہ عہ ۔

فغان بے حبیس ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۸ خمسہ ۱۲ مرثیے منبرخوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کہرہ عہ ۔

سفیر ماتم ۷ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۴ چکنا کاغذ عہ کہرہ ۱۲ ار ۔

سبع مثانی مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چھ انتخابی مرثیے صفحہ ۱۹۲ کاغذ کہرہ للعہ ۸ ر

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر و شہزادے مرثم حصہ اول وفات رسول خداؐ سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۶۶ کاغذ چکنا ہے کہرہ ۱۲ ۴ ر

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے یازدہم و انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۲۸۱ نوحے صفحہ ۲۴۴ کاغذ کہرہ عہ

درۃ الغموم نوحہ جات ناجی مرحوم ۱۳۲ نوحے صفحہ ۱۹۹ کاغذ چکنا عہ کہرہ عہ ۔

جادۂ شہادت حصہ اول ۔ مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا عہ ۔

حصہ دوم ۔ پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے ۳۰۴ صفحہ کاغذ چکنا عہ ۱۲ ۔

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا عہ ۱۲ ہر سہ حصہ یکجائی صہ

فکر منظوم ۔ نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۲ صفحہ کہرہ کاغذ ۱۲ ۴ ر

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مستسرا ور ۲۰۳ نوحے صفحہ ۴۴۸ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات نیر علی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۲۴۴ چکنا عہ کہرہ عہ ۔

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۰ صفحہ کاغذ چکنا عہ ۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات فگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۷۶ صفحے چکنا کاغذ عہ ۴ ر

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ عہ ۴ ر

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لایق حصہ اول ۱۰۲ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ عہ ۔
حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۸ ر کہرہ ۶ ر

فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن ۱۳۵ نوحے ۳۰۰ صفحے چکنا کاغذ عہ ۴ ر

طومار درد نوحہ جات فرد ۶۱ نوحے صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ۸ ر

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات عنو ۵۰ نوحے صفحہ ۸۰ چکنا ۸ ر کہرہ ۶۵ ر

یہ کتب پتہ ذیل سے طلب کیجئے ۔ محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر اخبار انقلاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

رجب نمبر

انتخاب

ہفتہ وار — چھپتہ بازار حیدرآباد دکن

The INTAKAB
WEEKLY
HYDERABAD (DN)

نرخ اشتہارات

ایک صفحہ — ۲۰ روپیہ
نصف صفحہ — ۱۲ ″
ایک کالم — ″
نصف کالم — ۵ ″
فی سطر کالم — ۸

چندہ اخبار

سالانہ — ششماہی
بلدہ سے
اضلاع اور ہندوستان سے
ممالک غیر سے
قیمت فی پرچہ

ایڈیٹر — شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم — محمد حسین

جلد ۱ — ۲۳ رجب ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۲ امرداد ۱۳۵۶ف مطابق ۱۲ جون ۱۹۴۷ء — پنجشنبہ — نمبر ۳-۴

علی حبہ جنہ
قسیم النار والجنہ
وصی المصطفیٰ حقاً
امام الانس والجنہ

امام شافعیؒ

كفى في فضل مولانا علي
وقوع الشك فيه انه الله
ومات الشافعي ليس يدري
علي ربه ام ربه الله

امام شافعیؒ

سلطان العلوم

رشتہ اش با نبی بلافصل است
چہ علی را بہ مصطفیٰ وصل است
بہر ہستی وجود او ع شمال
در چمن چوں بہار را فصل است

غلام شاہم و حق دانم و حق اندیشم
معاد و عدل و امام و نبی و یزداں را
ز روے رائی نبی آشنا امر …
بہر بعد نبی اہل بیت و قرآں را
عاشقم لیکن نہ دانی از خرد بیگانہ ام
…
ز فنائی ابجی …
…

نقشِ اوّل

تیرے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے (اقبالؒ)

جنگ ختم ہوتے ہوئے یوں تو عرصہ گذر گیا لیکن اسکے پس ماندہ ہولناک گرانبار اثرات کے بوجھ تلے دنیا ابھی تک پڑی سسک رہا ہے۔ اور تمام ممالک ایک معاشی بحران میں مبتلا ہیں۔ خصوصاً برطانیہ اور ہندوستان ایک تازہ خبر کے مطابق انگلستان کے لاکھوں افراد بیرون ملک ہجرت کرنے پر آمادہ ہیں اور ہندوستان تو دنیا کی دوسری اقوام کے لئے ایک اسٹیج بنا ہوا ہے جس پر بڑے دلچسپ کھیل کھیلے جا رہے ہیں رنگین برطانوی تجاویز کے تماشے اور خونی فسادات کے مناظر' برطانوی فوجوں کی ترنم ریز' فائر ٹنگ' ہندو مجلس دستور ساز کی آنکھ مچولیاں۔ تقسیم پنجاب و بنگال کے نعرے مزدوروں کی عام ہڑتالیں' افلاس اور جہالت کی اداکاریاں' اور نہ جانے کیا کیا!!—

یورپ میں برطانیہ کی معاشی کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے' فرانس کی اشتراکی حکومت انگڑائیاں لے رہی ہے۔ جرمنی کا معاشی بحران دن بدن تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اُس کے قرب و جوار کے ممالک بھی اس بحران کی زد سے نہ بچ سکے البتہ روس۔ ان سب میں زیادہ اچھی حالت میں ہے اور اُس کی آخری پانچ سالہ اسکیم جو جنگ کی زد میں آ گئی تھی عنقریب پروان چڑھے گی امریکہ اپنی بغل میں اٹیم بم دبائے ہوئے دنیا کو معنیٰ خیز نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

فلسطین میں برطانوی سامراج عربوں کی اور سرمایہ دار امریکہ یہودیوں کی اپنی معاشی مفادات کے مدنظر طرفداری کر رہے ہیں۔ انھیں فریقین کے مذہبی جذبات و احساسات سے کوئی غرض نہیں جاپان بھی ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہے۔

کون کہتا ہے کہ جنگ ختم ہو چکی؟—
جنگ باقی ہے صرف بین الاقوامی جنگ کا خاتمہ ہوا ہے لیکن ہر ملک اپنی اندرونی جنگ میں مبتلا ہے۔ سیاسی خارجی مفادات کی جنگ معاشی اور اقتصادی جنگ' افلاس اور جہالت سے جنگ' انسانیت دشمن عناصر سے جنگ غرض ان اندرونی جنگوں کا سلسلہ لامتناہی ہے۔ یہ صرف اُسی وقت ختم ہو سکتی ہیں جب کہ ہم کسی مکمل معاشی نظام کے دامن سے وابستہ ہو کر امن اور آزادی کے سائے میں پناہ گزیں ہوں۔ کیا ساری دنیا اس مکمل معاشی نظام پر غور کریگی؟۔ کیا مسلمان اس مکمل معاشی نظام کے لئے اپنے مذہب کا نام نہیں پیش کر سکتے؟۔

آج مسلمان نسبتاً زیادہ پستی میں ہیں معاشی' سماجی' تعلیمی' تمدنی اور مذہبی حیثیت سے۔ مذہبی حیثیت سے اس لئے کہ مذہب صرف نام کو باقی رہ گیا ہے مذہب کے ان بنیادی اصولوں کی' جن کی آغوش میں امن و آزادی اور سبھی کچھ ہے' ڈگر سے ہٹ کر اپنی اپنی راہ لی جا رہی ہے۔ مذہب کے نام پر مختلف مطالبات پیش کئے جا رہے ہیں ہمارے مذہبی پیشوا اور رہنما ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور کریں آیا وہ اور اُن کے پیرو مذہب کے حقیقی پرستار اور سچے حامی ہیں؟۔ کیا اُن کا کردار' قول و فعل۔ اور عمل اس بات کا ثبوت بہم پہنچا سکتے ہیں؛

ہمارا زیر نظر شمارہ دنیا کے ایک مکمل ترین انسان کی ولادت مسعود کے مبارک موقع پر شایع ہوا ہے اور ہم اُسی ہستی کے نام معنون کرنے کی عزت و سعادت حاصل کرتے ہیں جس کی تعلیمات انسانیت

کے لئے ابد تک غیر فانی مشعل راہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ آج صرف اُنکی ہدایات پر عمل کر کے ہم مکمل امن آزادی اور مساوات حل کر سکتے ہیں۔ سامراج سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام کو کالعدم کر سکتے ہیں اور اشتراکیت سے درجہا بہتر اور مکمل نظام پیش کر سکتے ہیں۔

علی مرتضیٰ علیہ السلام

(از علامہ سر محمد اقبال نور اللہ مرقدہٗ)

مسلم اوّل شہِ مردان علیؑ عشق را سرمایۂ ایمان علیؑ
از ولائے دودمانش زندہ ام در جہان مثل گہر تابندہ ام
نرگسم وارفتۂ نظارہ ام در خیابانش چو بو آوارہ ام
زمزم ار جوشد ز خاکِ من ازو ست مے اگر ریزد ز تاکِ من ازوست
خاکم و از مہر او آئینہ ام میتوان دیدن نوا در سینہ ام
از رخ او فال پیغمبر گرفت! ملتِ حق از شکوہش فر گرفت
قوت دین مبین فرمودہ اش کائنات آئین پذیر از دودہ اش
مرسلِ حق کرد نامش بوترابؑ حق یداللہ خواند در امّ الکتاب
ہر کہ دانائے رموزِ زندگیست سرّ اسمائے علیؑ داند کہ چیست
خاکِ تاریکے کہ نام او تن است عقل از بیداد او در شیون است
فکر گردوں رس زمین پیما ازو چشم کور و گوش ناشنوا ازو
از ہوس تیغ دو رو دارد بدست رہرواں را دل بریں رہزن شکست
شیرِ حق ایں خاک را تسخیر کرد! ایں گلِ تاریک را اکسیر کرد
مرتضیٰ کز تیغ او حق روشن است بوتراب از فتحِ اقلیمِ تن است
مرد کشور گیر از کرّاری است! گوہرش را آبرو خودداری است
ہر کہ در آفاق گردد بوتراب باز گرداند ز مغرب آفتاب!
ہر کہ زیں بر مرکبِ تن تنگ بست چون نگین بر خاتم دولت نشست
زیر پاش اینجا شکوہِ خیبر است دستِ او آنجا قسیمِ کوثر است
از خود آگاہی یداللہی کند از یداللہی شہنشاہی کند
ذاتِ او دروازۂ شہرِ علوم زیرِ فرمانش حجاز و چین و روم

حکمراں باید شدن بر خاکِ خویش
تا مئے روشن خوری از تاکِ خویش

جناب امیرؑ کے بعض حکیمانہ ارشادات

از مولانا سید حامد حسین صاحب قبلہ عشروی

اخلاقی و روحانی حیثیت سے انسانی سیرت کو امکانی بلندی تک پہونچانے کے لیے جن اوصاف وصفات کی ضرورت ہوسکتی ہے وہ علیؑ میں بدرجہ اتم موجود تھیں ان کا تقدس الہامی حکیمانہ نظریات کا نتیجہ تھا اور ان کا عمل نظریات کے سانچہ میں ڈھلا ہوا اسی لئے ان کی زبان سے جو کچھ نکلا ہے وہ ہماری عملی زندگی کے لئے بہترین رہنما ہے۔ ذیل میں ان کے بعض حکیمانہ خیالات کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے

(۱) آپ کا آخری وقت ہے ابن ملجم کی ضربت پورا کام کرچکی ہے حسنینؑ بالین پر موجود ہیں اس وقت آپ انھیں یہ وصیت فرمارہے ہیں۔ "میں تمہیں خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اس کی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کی خواہش نہ کرو۔ اگرچہ وہ تمہاری کتنی ہی خواہش کرے اگر دنیا کی کوئی چیز تم سے چھن جائے تو اس پر افسوس نہ کرو حق بات کہو اور اجر کے لئے عمل کرو۔ ظالم کے دشمن رہو اور مظلوم کے مددگار رہیں تم دونوں کو اور اپنے تمام بچوں اور بیویوں کو اور جن لوگوں کے پاس یہ خبر پہونچے وصیت کرتا ہوں کہ وہ خدا سے ڈریں اپنے معاملات کو منظم کریں۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کریں میں نے تمہارے نانا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپس کے تعلقات کی اصلاح کرنا روزہ اور نماز سے بہت اچھا ہے یتیموں کے متعلق میری وصیت یہ ہے کہ انہیں برابر کھانا کھلاؤ اور اپنے حضور میں ان کی عزت برباد نہ ہونے دو پڑوسیوں کے متعلق بھی تمہیں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں تمہارے نبی نے ان کے متعلق اتنی وصیتیں کی ہیں کہ ہمیں خیال ہونے لگا تھا کہ وہ عنقریب پڑوسیوں کو وراثت میں شریک کردیں گے۔

کیا پوچھتے ہو علیؑ کو کیسا پایا
یہ نقطہ پا سے ہم نے نکتا پایا
اللہ کا بندہ ہے مگر مثل اللہ
واللہ ازل سے تا ابد یکتا پایا

دیگر

انکار نہیں کہ حکم رب ہے علیؑ
اتنا تو مگر بتا کہ کب ہے علیؑ
کیا نور خدا کبھی ہوا ہے معدوم
جب سے ہے وہ لاشریک تب ہی سے علیؑ

(نگین)

وجود دوستی کا خیال رکھو آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ اے بنی عبد المطلب۔ میرے قتل کے عوض میں تم صرف میرے ہی قاتل کو قتل کرنا ایسا نہ ہو کہ میرے قصاص کے سلسلہ میں تم مسلمانوں کے خون میں غوطے مارنے لگو۔ بس اگر ابن ملجم کی ضربت سے ہلاک ہوجاؤں تو اس کا لحاظ رکھنا کہ ضربت کے عوض میں ایک ہی ضربت لگانا۔"

(۲) رسولؐ کا انتقال ہوچکا ہے سقیفہ کے اجتماع نے خلافت کا فیصلہ کردیا ہے ابوسفیان وغیرہ آپ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو اس پر ابھار رہے ہیں کہ انھیں اپنے حلقہ اطاعت میں لے لیں یہ مدبر و دانشمند انسان اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ابوسفیان کا اس اقدام سے منشا کیا ہوسکتا ہے اسلام کی بہبود اس سے مطلوب نہیں ہوسکتی ہے چونکہ اس سفیانی اقدام کا منشا صرف فتنہ و فساد کا پیدا کرنا تھا جسے پروردہ آغوش رسولؐ کبھی پسند ہی نہیں کرسکتا کہ خلافت کو اپنا حق یقینا سمجھتا تھا لیکن اس کی معیاری دیانت اس پر راضی نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ اپنے مقصد تک پہونچنے کے لئے غلط راستے اختیار کرے وہ اس مشورہ کا جواب نہیں دیتا ہے بلکہ تہا رہے۔ لئے اس قسم کے نازک مواقع کے متعلق ایک اخلاقی دستور السیاسی تیار کردیتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

ایہا الناس - فتنوں کی موجوں کو نجات کی کشتیوں سے چیر ڈالو اور منافرت کی مخالفت کے راستوں سے ہٹ جاؤ فخر و تجبر کے تاجوں کو سر سے اتار ڈالو وہی شخص فلاح پاتا ہے جو قوت و اعانت کے سہارے کھڑا ہوتا ہے امن و سلامتی کا خواستگار رہتا ہے۔ اور لوگوں کو نزاع سے بچاتے رہتا ہے موجودہ حالات میں یہ امر ایسے پانی سے مشابہ ہے جو میلا بدمزہ اور بدبودار ہو اور یہ وہ لقمہ ہے جو کھانے والے کے گلوگیر ہوجاتا ہے پکنے سے پہلے پھلوں کا توڑنے والا اس کسان کے مانند ہے جو غیر موزوں زمین میں کاشت کرے اگر میں تمہارے جواب میں ہاں کہتا ہوں تو کہا جائیگا کہ علی حکومت کا حریص ہے اور اگر میں سکوت اختیار کرتا ہوں تو لوگ کہیں گے کہ موت سے گھبراگیا۔ میرے سخت و شدید مصائب جھیلنے کے بعد جو لوگ یہ کہیں تو افسوس ہے قسم خدا کی ابن ابی طالبؑ موت سے اس سے کہیں زیادہ مانوس ہے۔ جتنا بچہ اپنی ماں کے سینے سے مانوس ہوتا ہے میں اس پوشیدہ علم پر مطلع ہوں کہ اگر اسے ظاہر کروں تو تم اس طرح سے مضطرب ہوجاؤ جس طرح سے رسیاں بہت گہرے کنوؤں میں مضطرب ہوتی ہیں۔"

(۳) ہر جماعت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوجاتے ہیں جو اس کی رسوائی کا سامان ہوتے ہیں اگر علماء و فقہا میں ایسی جماعت پیدا ہوجائے تو سخت سے سخت دینی و مذہبی خطرات کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ جناب امیرؑ نے ایک مقام پر ایسے افراد کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے۔

"خدا دو طرح کے انسانوں کو بہت زیادہ دشمن رکھتا ہے ایک تو وہ لوگ ہیں جو اپنے نفس کے بندے ہیں یہ لوگ سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ بدعت کی باتوں کے حریص اور ضلالت کی طرف دعوت دینے والے ہیں غرض کہ جو شخص ان کے فریب میں آجائے اس کے لئے فتنے ہیں سابقین کے سیدھے راستے سے گمراہ ہوچکے ہیں جو ان کی پیروی کرے اس کے لئے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی باعث گمراہی ہیں غیروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ اور خود اپنے گناہوں میں اس طرح سے پھنسے ہوئے ہیں کہ ان سے نجات کی کوئی صورت نہیں ہے۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جنھوں نے غلط مسائل کو جمع کرلیا ہے۔ جاہل عوام میں بہت تیز رفتار بن جاتے ہیں اور فتنوں کی تاریکیوں میں خوب دوڑتے ہیں امن و صلح میں جو مصلحتیں ہیں ان سے بالکل اندھے ہوتے ہیں عوام نے ان کا نام عالم رکھا ہے [illegible] تعلق نہیں ہے ان لوگوں نے غلط مسائل کے جمع کرنے کی طرف مبادرت کی اور ان امور کا کثیر حصہ جمع بھی کرلیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ اس ذخیرہ کا کم ہونا اس کے کثیر ہونے سے بہتر ہے۔ (ان لوگوں کے تجربہ کی حالت یہ ہوتی ہے کہ) جب اس بدبودار [illegible] پانی سے سیراب ہوچکتے ہیں تو پھر ان مسائل کی توضیح کے ضامن و ذمہ دار [illegible] جو مسائل سمجھ میں نہیں آتے ہیں ان کے سمجھانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اب اگر کہیں کوئی مشکل پیش آگئی تو اس کے حل میں اپنی رائے کو دخل دیتے ہیں جو بالکل ہی فضول بے ہودہ و بوسیدہ ہے اور اس کے بعد انھیں یہ بھی زعم ہوتا ہے کہ [illegible] وہ جاہل ہے جہالتوں کی تاریکیوں میں اندھا [illegible] وہ علم کی لکڑی کو قطع کرنے والی ڈاڑھ سے اس نے نہیں کاٹا ہے وہ روایات

و ماحولیت کو اس طریقہ سے چاروں طرف پھیلا ہوا دیکھتا ہے جس طرح تیز ہوا تنکے کو ہر طرف چاروں طرف اڑاتی ہے۔ جو مسائل اس کے سامنے ہیں ان کے فیصلہ کرنے کا وہ اہل نہیں ہوتا ورنہ اسے ان مسائل کا کوئی استحقاق ہے۔ جو عوام کی زبانوں سے ادا ہوتی ہیں سو جو باتیں وہ نہیں جانتا ان کے متعلق اسے یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ علم والی بھی ہو سکتا ہے اور نہ وہ یہی محسوس کر سکتا ہے کہ اس کی رسائی کے ماروا بھی کچھ راستے ہیں۔

اگر کوئی شخص ظلم کرتا ہے۔ تو یہ اسے چھپاتا ہے کیونکہ اپنے نفس کی جہالت چھپانا بھی علم و واقف ہے اس کے فیصلوں کے ظلم سے خون فریادی ہیں اور وراثتیں اس کے خلاف بارگاہ ایزدی میں صدائے استغاثہ بلند کر رہی ہیں۔"

سمجھو تو پھر تقویٰ اسے نفع نہیں دے گا جب تک اپنی زبان کو قابو میں نہ کرے یاد رکھو مومن کی زبان اس کے قلب کے پیچھے ہے وہ جو بات کہتا ہے دل سے کہتا ہے اور منافق کا قلب اس کی زبان کے پیچھے ہے (وہ ہمیشہ زبانی جمع خرچ کرتا ہے) جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تک قلب کو استقامت نصیب نہیں ہوتی ایمان مستقیم نہیں ہوتا اور قلب اس وقت تک راست نہیں ہوتا جب تک کہ زبان سیدھی نہ ہو۔

(۴) خبردار ہو جاؤ ظلم کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ جو بالکل بخشا نہیں جائے گا۔ دوسرا وہ ظلم جو ترک نہیں کیا جائے گا اس پر مواخذہ ضرور ہوگا۔ تیسرا وہ ظلم جو بخشا جائے گا اور کسی قسم کا مواخذہ نہ ہوگا۔ وہ ظلم جو بخشا نہیں جائے گا وہ تو شرک باللہ ہے خداوند عالم فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ پروردگار عالم اس بات کو کبھی نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا جائے (۲) وہ ظلم بخش دیا جائے گا۔ وہ بندے کا ظلم ہے جو وہ بعض قباحتوں کے وقت اپنے نفس پر کرتا ہے (۳) اب وہ ظلم جو ترک نہیں کیا جائے گا جس پر مواخذہ ہوگا۔ وہ بندوں کا ظلم ہے جو وہ ایک دوسرے پر کرتے ہیں اور جس کا قصاص بڑا سخت ہوگا (۵) یاد رکھو کہ تقویٰ الٰہی تمہارے قلوب کے درد کی دوا ہے تمہارے دلوں کے اندھے پن کے لئے بصیرت ہے تمہارے جسموں کے امراض کی شفا ہے تمہارے سینوں کے فساد اصلاح کرنے والا ہے۔ تمہاری آنکھوں کے پردوں کو جلا دینے والا ہے تمہارے دلی خوف کے لئے باعث امن تمہاری ضلالت کی سیاہی کے لئے روشنی ہے تم اطاعت خداوندی کو اپنے جسم سے نزدیک تو اپنا پیراہن بناؤ بلکہ اسے بھی نزدیک اپنے باطن و قلب میں داخل کر لو۔

(۶) ایہا الناس۔ دنیا ایک مجازی گھر ہے اور آخرت دار القرار ہے تم اپنی گزرگاہ سے اپنی قرارگاہ کے لئے توشہ حاصل کرو۔ دنیا سے اپنے دلوں کو نکال لو قبل اس کے کہ تمہارے بدن یہاں سے خارج ہوں تم اس دنیا کی تکلیفوں سے آزمائے گئے ہو تم غیر دنیا (آخرت) کے لئے خلق کیے گئے ہو۔ افسوس جب کوئی شخص مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں اس نے کیا ترکہ چھوڑا۔ فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ اس نے کونسا ذخیرہ اپنی آخرت کے لئے روانہ کیا۔ . . . تم اپنے اموال کے بعض حصہ کو پہلے روانہ کرو تاکہ وہ اس میں فرض کرو تاکہ تمہارے لئے ذخیرۂ آخرت ہو جائے۔ اپنے تمام مال کو دنیا میں نہ چھوڑو مبادا تمہارے لئے ایک وبال ہو جائے (۷) صدقہ دے دے کر وسعت رزق کو طلب کرو۔ جو شخص مال چھوڑ جانے کا یقین رکھتا ہے وہ بخشش کرنے میں سخاوت سے کام لیتا ہے۔

(۸) صدقہ دے کر اپنی جان کے مالک ہو جاؤ۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے اپنے مال کی حفاظت کرو۔ اور دعاؤں کے ساتھ بلاؤں کی موجوں کو دفع کرو۔ (۹) اے ابن آدم تو نے جو کچھ بھی اپنی قوت لا یموت سے زیادہ کمایا ہے تو اس کا اپنے غیر کے لئے خزانچی ہے (۱۰) خوب سمجھ لو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں تمام اعمال خیر اور جہاد فی سبیل خدا ایسے ہیں جیسے ایک متلاطم سمندر کے سامنے لعاب دہن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر موت سے نزدیک نہیں کرتے اور رزق میں کوئی کمی پیدا کرتے ہیں اور ان دونوں سے افضل وہ کلمہ انصاف ہے جو کسی ظالم حاکم کے سامنے بیان کیا جائے (۱۱) ابن آدم کو فخر سے نسبت کیا وہ ابتدا میں ایک قطرہ منی تھا اور آخر میں مردار ہو جائے گا اور وہ اپنے نفس کو رزق دے سکتا ہے نہ اپنی موت کو روک سکتا ہے۔ (۱۲) وہ تم کو زیادہ عبادت سے بے شبہ بیکار ہے اس عبادت سے بعض نیت کے ساتھ ہیں کہ اعمال جیسے کہ عمل اور بزرگ خاک کر

ماخوذ

گلستان نہج البلاغت سدا بہار پھول

از جناب سید حسن علیشاہ مشہدی الکاظمی

مادی دنیا کے پر آشوب دور نے اگر تمہاری روح پر پردے ڈال دئے ہیں۔ اگر الحاد اور دہریت کی آندھیوں نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے۔ اگر مادیت کے غلبہ نے تمہاری روحانیت اور اطمینان قلب کو مجروح کر کے تمہارے دل و دماغ کو مضطرب کر رکھا ہے۔ تو تم تواتر ایک ہفتہ تک صبح کے وقت بحالت اطمینان خالی الذہن ہو کر ان سدا بہار پھولوں کو پوری توجہ اور قلبی میلان کے ساتھ سونگھو۔ پھر دیکھو کیسا روح افزا جنت بدوش اطمینان تمہارے دل کی پوشیدہ گہرائیوں سے ابلتا ہے اور کیسی اچھوتی خوشی تمہارے جسم و روح پر چھا کر اعمال حسنہ کے لئے ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہے۔

از خواجہ معین الدین چشتی[74]

دعوائے خلافت بسندی می باید

من کنت حدیث غدیر می باید

این جائے نفاق و منکر و خائن نیست

این مسند شیر اسدی می باید

(۱) ایہا الناس۔ دو چیزیں بڑی خوفناک ہیں جن کا تمہاری طرف سے مجھے خوف لاحق ہے اول یہ کہ حرص و ہوا کے پنجوں میں گرفتار ہو جاؤ دوسرے یہ کہ تمہاری آرزوئیں دراز طویل نہ ہو جائیں۔ خوب سمجھ لو ہوا و ہوس کا اتباع امر حق سے روکتا ہے۔ اور امیدوں کی درازیاں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ خبردار ہو جاؤ دنیا اور اس کی لذتیں دنیا والوں سے نہایت سرعت اور تیزی کے ساتھ روگردانی کر رہی ہیں۔ اور کسی شخص کی دنیا باقی نہیں رہتی۔ آگاہ ہو جاؤ آخرت تمہارے سامنے ہے . . . تم آخرت کے ہو جاؤ اور دنیا کے نہ ہو . . . خوب جان لو آج کا دن عمل کا دن ہے۔ روز حساب نہیں اور کل (قیامت کا دن) یوم حساب ہوگا نہ کہ روز عمل۔

(۲) آگاہ ہو جاؤ دنیا گذر رہی ہے اور اپنے گذرنے کا اعلان کر رہی ہے وہ اپنے معروف کا اعلان کر رہی ہے۔ وہ کسی کے ساتھ احسان اور نیکی کے ساتھ پیش نہیں آتی اور نہایت ہی سرعت اور تیزی کے ساتھ پیٹھ پھیر رہی ہے۔ آہ یہ دنیا اپنے باشندوں کے لئے فنا کی قبریں تیار کرتی ہوئی اپنے ہمسایوں کو بھی جو اس کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں موت کی طرف کھینچ رہی ہے اس دنیا کی لذتیں آخرت میں تمام بے کار ہیں۔

(۳) انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے کیونکہ یہ اپنے مالک سے بہت سرکشی کرتی ہے قسم خدا کی میں کسی بندے کو نہیں دیکھتا ہوں کہ وہ

ابن بابویہ علیہ الرحمہ باسناد خود از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ روزی جمعی از اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو میکردند کہ کدام حرف از حروف در کلام زیادہ می آید ہمہ اتفاق کردند کہ حرف الف زیادہ در کلام استعمال میشود پس حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام برخواست و بدیہہ این خطبہ ارشاد فرمود کہ حرف الف ندارد ـ

حمدت من عظمت منته وسبغت نعمته وسبقت غضبه رحمته وتمت كلمته ونفذت مشيته وبلغت قضيته حمدته حمد مقر بربوبيته متخضع لعبوديته متنصل من خطيئته معترف بتوحيده مؤمل من ربه رحمة تنجيه يوم يشغل عن فصيلته وبنيه ونستعينه ونسترشده ونستهديه ونؤمن به ونتوكل عليه وشهدت له شهود مخلص موقن وفردته تفريد مؤمن متيقن ووحدته توحيد عبد مذعن ليس له شريك في ملكه ولم يكن له ولي في صنعه جل عن مشير ووزير وعن عون ومعين ونصير وظهير علم فستر وبطن فخبر وملك فقهر وعصي فغفر وحكم فعدل لم يزل ولن يزول ليس كمثله شيء وهو قبل كل شيء وبعد كل شيء رب متفرد بعزته متمكن بقوته متقدس بعلوه متكبر بسموه ليس يدركه بصر ولم يحط به نظر قوي منيع بصير سميع رؤوف رحيم عجز عن وصفه من يصفه وضل عن نعته من يعرفه قرب فبعد وبعد فقرب يجيب دعوة من يدعوه ويرزقه ويحبوه ذو لطف خفي وبطش قوي ورحمة موسعة وعقوبة موجعة رحمته جنة عريضة مونقة وعقوبته جحيم ممدودة موبقة وشهدت ببعث محمد عبده ورسوله وصفيه ونبيه وحبيبه وخليله بعثه في خير عصر وحين فترة وكفر رحمة لعبيده ومنة لمزيده ختم به نبوته ووضح به حجته فوعظ ونصح وبلغ وكدح رؤوف بكل مؤمن رحيم سخي رضي ولي زكي عليه رحمة وتسليم وبركة وتكريم من رب غفور رحيم قريب مجيب وصيتكم معشر من حضرني بوصية ربكم وذكرتكم بسنة نبيكم فعليكم برهبة تسكن قلوبكم وخشية تذري دموعكم وتقية تنجيكم قبل يوم تبليكم وتذهلكم يوم يفوز فيه من ثقل وزن حسنته وخف وزن سيئته ولتكن مسألتكم وتملقكم مسألة ذل وخضوع وشكر وخشوع وتوبة ونزوع وندم ورجوع وليغتنم كل مغتنم منكم صحته قبل سقمه وشيبته قبل هرمه وسعته قبل فقره وفرغته قبل شغله وحضره قبل سفره قبل تكبر وتهرم وتمرض وتسقم ويمله طبيبه ويعرض عنه حبيبه وينقطع عمره ويتغير عقله ثم قيل هو موعوك وجسمه منهوك ثم جد في نزع شديد وحضره كل قريب وبعيد فشخص ببصره وطمح بنظره ورشح جبينه وخطف عرنينه وسكن حنينه وجذبت نفسه وبكته عرسه وحفر رمسه ويتم منه ولده وتفرق عنه عدده وقسم جمعه وذهب بصره وسمعه ولقن ومدد ووجه وجرد وغسل وعري ونشف وسجي وبسط له وهيئ ونشر عليه كفنه وشد منه ذقنه وقمص وعمم وودع وسلم وحمل فوق سرير وصلي عليه بتكبير ونقل من دور مزخرفة وقصور مشيدة وحجر منضدة فجعل في ضريح ملحود وضيق مرصود بلبن منضود مسقف بجلمود وهيل عليه عفره وحثي عليه مدره وتحقق حذره ونسي خبره ورجع عنه وليه وصفيه ونديمه ونسيبه وتبدل به قرينه وحبيبه فهو حشو قبر ورهين قفر يسعى في جسمه دود قبره ويسيل صديده من منخره يسحق تربه لحمه وينشف دمه ويرم عظمه حتى يوم حشره فنشر من قبره حين ينفخ في صور ويدعى لحشر ونشور فثم بعثرت قبور وحصلت سريرة صدور وجيء بكل نبي وصديق وشهيد وتوحد للفصل قدير بعبده خبير بصير فكم من زفرة تضنيه وحسرة تنضيه في موقف مهول ومشهد جليل بين يدي ملك عظيم بكل صغيرة وكبيرة عليم فحينئذ يلجمه عرقه ويحفزه قلقه عبرته غير مرحومة وصرخته غير مسموعة وحجته غير مقبولة وتؤول صحيفته وتبين جريرته ونظر في سوء عمله وشهدت عليه عينه بنظره ويده ببطشه ورجله بخطوه وفرجه بلمسه وجلده بمسه وتهدده منكر ونكير وكشف عنه بصير فسلسل جيده وغلت يده وسيق يسحب وحده فورد جهنم بكرب وشدة فظل يعذب في جحيم ويسقى شربة من حميم تشوي وجهه وتسلخ جلده يضربه زبنيته بمقمع من حديد يعود جلده بعد نضجه كجلد جديد يستغيث فتعرض عنه خزنة جهنم ويستصرخ فيلبث حقبة يندم نعوذ برب قدير من شر كل مصير ونسأله عفو من رضي عنه ومغفرة من قبل منه فهو ولي مسألتي ومنجح طلبتي فمن زحزح عن تعذيب ربه جعل في جنته بقربه وخلد في قصور مشيدة وملك بحور عين وحفدة وطيف عليه بكؤوس وسكن حظيرة قدس وتقلب في نعيم وسقي من تسنيم وشرب من عين سلسبيل ومزج له بزنجبيل مختم بمسك وعبير مستديم للملك مستشعر للسرور يشرب من خمور في روض مغدق ليس يصدع من شربه وليس ينزف هذه منزلة من خشي ربه وحذر نفسه وتلك عقوبة من عصى منشئه وسولت له نفسه معصيته ذلك قول فصل وحكم عدل خير قصص قص ووعظ نص تنزيل من عزيز حميد نزل بروح قدس في قلب مهتد رشيد صلت عليه رسل سفرة مكرمون بررة عذت برب كريم حكيم عليم رحيم من شر عدو لعين رجيم فليتضرع متضرعكم وليبتهل مبتهلكم فليستغفر رب كل مربوب لي ولكم

از اقوال و امثال حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام است العافية عشرة اجزاء تسعة منها في الصمت الا بذكر الله عز وجل وواحد في ترك مجالسة السفهاء ـ یعنی آرام و راحت دہ جزو است نہ جزو آن سکوت است مگر بذکر خدای تعالی و یک جزو آن ترک ہمنشینی با سفیہان است و نیز از آنحضرت علیہ السلام است کہ بئس الزاد للمعاد العدوان على العباد یعنی بد توشہ ایست از برای آخرت دشمنی کردن بر بندگان خدا و ایضا از آنجناب علیہ السلام است کہ من لم یکن له سخاء ولا حیاء فالموت اولی به من الحیوة یعنی کسی کہ نیست از برای او سخاوت و نہ حیائی پس مردن بہتر است از برای او از زندگی ـ دیگر کلمات طیبات حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام است دلیل عقل المرء قوله ودلیل اصله فعله یعنی راہ نمای عقل مرد گفتگوی اوست و راہ نمای اصالت او یعنی کہ غنی زادہ و بزرگ زادہ است یا فقیرزادہ و پست فطرت است یا از اصل او نجیب است یا نانجیب افعال اوست ایضا فرمود حلی الرجال الادب وحلی النساء الذهب یعنی زیور مرد ادب است و زیور زن ذہب است کہ طلا و نقرہ باشد ـ و فرمود کفاك ادبا لنفسك ما كرهت لغيرك ترجمہ این کلام ولایت نظام این است کہ بس است ادب از برای نفس تو چیزی کہ بدمی آید تو را از غیر یعنی ہر چیزی کہ از غیر مپسندی خود مرتکب آن مشو و نیز از آنجناب ولایت مآب است کہ حسن الخلق

خَیْرُ قَرِینٍ یعنی نیک خلقی خوب رفیقی است ۔ مرویست کہ شخصی قریب العہد بود باسلام بخدمت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام آمدہ گفت یا امیرالمؤمنین مرا اسلام مناہی بسیار است و من نمیتوانم از جمیع آن اجتناب کنم یک خصلت از خصائل ستودہ و یک فعل از افعال نامرضیہ بفرمائی تا از آن احتراز نمایم حضرت امام المتقین علیہ السلام فرمود از دروغ گفتن اجتناب کن آن شخص از خدمت آنحضرت باز گشتہ تا زنا و برخانہ خمار آمد و خواست قدحی چند بنوشد اندیشید کہ اگر حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام از من سوال کند کہ خمر خوردہ اگر بگویم آری مرا حد زند و اگر انکار کنم دروغ گفتہ باشم و من شرط کردہ ام کہ دروغ نگویم و ہمچنین ارادہ زنا کرد باز ہمین اندیشہ نمود و ترک کرد و ہر گناہی کہ در خاطرش از ارتکاب آن خطور میکرد بہمین اندیشہ مرتکب نمی شد پس بخدمت حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام آمدہ عرض کرد سخن اقسام است کہ ترک دروغ گوئی جمیع اثم و مناہی را از من باز داشت و معلوم شد کہ دروغ گفتن راس جمیع مناہی و مآثم است نیز این اشعار منسوب است بحضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام در معرفت اعمال ایام ہفتہ کہ در ہر روز کدام کار مناسب است ۔

ادی الاحد المبارک یوم بدءٍ — لغرس العود لیسلم والبناء
وفی الاثنین للتعلیم امرٌ — وبالبرکات یعہد والرجاء
وان وقت الحجامۃ فی الثلاثا — فذالک الیوم اھراق الدماء
وان احببت ان تسقی دواء — فنعم الیوم یوم الاربعاء
وفی یوم الخمیس طلاب رزق — لادراک الفوائد والثناء
ویوم الجمعۃ التزویج فیہ — ولذات الرجال مع النساء
ویوم السبت ان سافرت فیہ — وقیت من المکارہ والعناء
وھذا العلم لا یعلمہ الا — نبی او وصی الانبیاء

خلاصہ معنی این است کہ روز یکشنبہ مبارک است از برای درخت کاشتن و بنا نہادن و روز دوشنبہ جہت تعلیم و تعلم و روز سہ شنبہ از برای حجامت کردن و دعا و روز چہارشنبہ از برای دوا و مسہل خوردن و روز پنجشنبہ جہت طلب رزق و فائدہ حاصل نمودن و روز جمعہ از برای تزویج مردان با زنان و روز شنبہ جہت مسافرت و بسفر رفتن و طلب فائدہ نمودن و این علم را نمیداند مگر نبی یا وصی نبی ۔ از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام مرویست کہ در تفسیر آیۂ وافی ہدایہ

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ لِّکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىکُمْ یعنی نمیرسد ہیچ مصیبتی و ہیچ رنجی در زمین و در نفوس شما مگر آنچہ ثبت نمودہ شدہ است در کتاب لوح محفوظ پیش از آنکہ ایجاد بفرمائیم آنہا را در عالم حس و ظاہر و این معنی را یقین بدانید تا آنکہ تاسف نخورید و محزون اندوہگین نشوید بر فوت آنچہ از شما فوت شدہ است و سرور و فرح ننمائید بآمدن آنچہ بسوی شما آمدہ است آنحضرت فرمود کہ خداوند تعالیٰ بیان حقیقت زہد را درین دو کلمہ لکیلا تاسوا نمودہ است و فرمود کہ مومن بحقیقت ایمان نمیرسد مگر وقتی کہ یقین کند کہ آنچہ بآن رسیدہ است محال بودہ است کہ از آن درگذرد و آنچہ از آن درگذشتہ است محال بودہ است کہ بآن برسد و فرمود اِنْ صَبَرْتَ صَبْرَ الْاَکَارِمِ وَاِلَّا سَلَوْتَ سُلُوَّ الْبَہَائِمِ یعنی اگر صبر کردی صبر کردن نجیبان و خوبان و اکارم و الا تسلی بخود دہ تسلی یافتن بہائم و فرمودند اِنْ صَبَرْتَ وَاَنْتَ مَاجُوْرٌ وَاِنْ جَزَعْتَ وَاَنْتَ مَازُوْرٌ اَلْقَضَاءُ یَجْرِیْ عَلَیْکَ فِی الْحَالَیْنِ یعنی اگر صبر نمائی در بلایا تو بہرہ ور میشوی و اگر جزع نمائی پس تو وزر داشتہ و گناہ ارتکاب کردی و قضای خداوند در ہر حال صبر و جزع در تو جاری میگردد لا محالہ و لا علاج پس بر انسان لازم است کہ فرح زیاد بکہ موجب آن دل تنگی بجز است اول نخورد و راہ ندہد در دل بچیزی کہ فانی در معرض زوال است نبندد و ترک دلبستگی را التسمیہ عادت جملہ انبیا و اولیا است

عادت کند تا آنکہ در وقت فوت و فقدان آنہا تاسف و تلہف نخورد و حیرت ۔ و از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام مرویست کہ فَقْدُ الْعَقْلِ فَقْدُ الْحَیٰوۃِ وَلَا یُقَاسُ اِلَّا بِالْاَمْوَاتِ یعنی نداشتن عقل نداشتن حیات است تشبیہ کردہ نمیشود شخصی کہ فاقد العقل است مگر بمردگان خلاصہ کلام این است کہ حیوۃ و زندگانی و سعادت و شرافت نفس انسانی و مفاخرت بنی نوع انسان بر حیوان بوجود عقل است و نیز از آن حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام

اَیُّ یَوْمَیَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِرّ — یَوْمَ لَمْ یُقْدَرْ اَمْ یَوْمَ قُدِرْ

ترجمہ بیت مذکور است — از مرگ حذر کردن دو روز روا نیست
روزی کہ قضا باشد و روزی کہ قضا نیست — روزی کہ قضا باشد کوشش نکند سود
روزی کہ قضا نیست در آن مرگ روا نیست

الفاظ گہربار حضرت اسد اللہ الغالب علیہ السلام ہر کہ عیب خود دید غافل شد از عیب دیگران ہر کہ شمشیر بر غیر کشید بدان خود کشتہ شد ہر کہ چاہی کند برای برادر خود ناچار در آن افتد ہر کہ ہتک پردہ دیگری روا داشت بکشف عورت حرم خود سعی کرد ہر کہ بر مردم تکبر کرد خواری یافت ہر کہ سفاہت پیشہ ساخت خود را بہ دشنام و ہتمن نافرجام ساخت ۔ از کلمات طیبات حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام است کہ فرمود سر علمہا رفق است و خوش خوئی و آفت از حماقت و ستیزہ خوئی ہر کہ از خدا ترسید امان یافت و ہر کہ اعتبار گرفت بہ دید ۔ از حضرت امیر از نہج البلاغہ عن امیرالمؤمنین علیہ السلام فی نہج البلاغۃ فی ذم الدنیا و اھلھا کلاب عاویۃ و سباع ضاریۃ یھر بعضھا بعضا و یاکل عزیزھا ذلیلھا و یقھر کبیرھا صغیرھا نعم معقلۃ و اخری مھملۃ قد اضلت عقولھا و رکبت مجھولھا اقال زاھل و اجد الدنیا سکران و فاقدھا حیران ۔

از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام مرویست کہ فرمود کیف یملک الورع من یملکہ الطمع یعنی چگونہ مالک میتواند شد ورع و پرہیزگاری را کسیکہ طمع مالک او شدہ است ایضاً از آنحضرت است کہ فرمود لا ذل کالطلب و فرمود لا شیئ اذل من الطمع حاصل معنی این کلمات این است کہ ہیچ خواری و مذلتی عظیم تر و دشوار تر از خواری طمع و مذلت طمع نیست ۔

مذمت حرص

(از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام)

دَعِ الْحِرْصَ عَلَی الدُّنْیَا — حرص دنیا کو چھوڑ اے غافل
وَفِی الْعَیْشِ وَلَا تَطْمَعْ — عیش و عشرت پہ تو نہ ہو مائل
وَلَا تَجْمَعْ مِنَ الْمَالِ — جمع مال و منال کو تو نہ کر
فَلَا تَدْرِیْ لِمَنْ تَجْمَعْ — کون لیگا تجھے نہیں ہے خبر
وَلَا تَدْرِیْ اَفِیْ اَرْضِکَ — دفن اپنی زمین میں ہوگا
اَمْ فِیْ غَیْرِھَا تُصْرَعْ — یا کوئی غیر ایک گڑھا دیگا
فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ — فائدہ کوشش کا ہے معلوم
وَکَدُّ الْمَرْءِ لَا یَنْفَعْ — نہ ملیگا زیادہ از مقسوم
فَقِیْرٌ کُلُّ مَنْ یَطْمَعْ — خواہش جسنے کی فقیر ہوا
غَنِیٌّ کُلُّ مَنْ یَقْنَعْ — جو قناعت کرے امیر ہوا

ارشادات مولائے متقیان امیر المومنین علیہ السلام

۱ عرفت الله بفسخ العزائم	۱ (میں نے) رب کو پہچانا ارادوں کے پورا نہ ہونے سے۔
۲ خیر الامور اوسطها	۲ کاموں میں اعتدال اچھا ہے
۳ کل امر مرهون باوقاتها	۳ سب کام اپنے وقتوں کے گرو ہیں
۴ لا محبة مع المراء	۴ نہیں ہے محبت ساتھ جھگڑے کے
۵ لا ظفر مع البغی	۵ نہیں ہے فتح ساتھ بغاوت کے
۶ لا ثناء مع الکبر	۶ نہیں ہے تعریف ساتھ غرور کے
۷ لا صحة مع النهم	۷ نہیں ہے صحت ساتھ نہم کے
۸ لا اجتناب لمحرم مع الحرص	۸ نہیں ہو سکتا پرہیز حرام سے ساتھ لالچ کے
۹ لا شرف اعلی من الاسلام	۹ اسلام سے اعلیٰ کوئی شرف نہیں
۱۰ لا معقل احسن من العقل	۱۰ عقل سے بہتر جائے پناہ نہیں
۱۱ اذا تم العقل نقص الکلام	۱۱ جب عقل کامل ہوتی ہے کلام کم ہو جاتا ہے
۱۲ البخیل یستعجل الفقر	۱۲ کنجوس اپنے فقیر ہونے میں جلدی کرتا ہے
۱۳ نعمة الجاهل کروضة علی مزبلة	۱۳ دولت جاہل کی مانند اس باغ کے ہے جو گھورے پر ہو۔
۱۴ العلم خیر من المال	۱۴ علم دولت سے اچھا ہے۔
۱۵ ولا سلامة لمن اکثر من مخالطة الناس	۱۵ سلامتی نہیں ہے جو کثیر لوگوں کی صحبت میں رہے۔
۱۶ لا شفیع انجح من التوبة	۱۶ توبہ سے زیادہ کوئی شفیع کامیاب روا نہیں ہے۔
۱۷ لا مرض اضنی من قلة العقل	۱۷ بیوقوفی سے زیادہ کوئی مرض سست نہیں کرتا۔
۱۸ العلم حاکم والمال محکوم علیه	۱۸ علم حاکم ہے اور مال اسکا محکوم ہے
۱۹ لا تکون غنیا حتی تکون عفیفا	۱۹ تو غنی نہ ہوگا جب تک پارسا نہ ہو
۲۰ ولا تکون زاهدا حتی تکون متواضعا	۲۰ اور زاہد نہ ہوگا جب تک تواضع نہ کرے۔
۲۱ ولا تکون متواضعا حتی تکون حلیما -	۲۱ اور تواضع نہیں کر سکتا جب تک بردبار نہ ہو۔
۲۲ کل نعمة الحمد تزید منها	۲۲ ہر نعمت پر تعریف خدا کرنا باعث زیادتی ہے۔
۲۳ لا کنز اغنی من القناعة	۲۳ کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ غنی کرنے والا نہیں ہے۔
۲۴ الوحدة الراحة	۲۴ تنہائی راحت ہے۔
۲۵ والغنی الشره فقیر	۲۵ جو امیر حریص ہو فقیر ہے

باب العلم حضرت علی کے دو شعر اور ترجمہ

الا ان العلم فی جوع وذل وغربة	فقیری محتاجی میں دیکھو علم ملتا ہے
وعزل عن الآباء والاهل والوطن	اور اپنے اہل آباء وطن سے دور رہنا میں
لو کان کسب العلم اسهل حرفة	اگر ایک حرفت آسان حصول علم بھی ہوتا
فما کان ذو جهل علی الارض فی الزمن	تو پھر باقی نہ رہتا کوئی بھی جاہل زمانے میں

در کتاب رشحات الفنون مذکور است که روزی حضرت اسد الله الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیه السلام می‌خواست بر اسب سوار شود زنی بسبیل تظلم عرض کرد که یا امیر المومنین توفی اخی ترک ستمائة دینار فلم اعطونی الا دینارا آنحضرت فرمود لعل لاخاک زوجة وابنتان وام واثنی عشر اخا واخا لک آن زن گفت نعم آنحضرت فرمود فقد استوفیت حقک وسوار شد یعنی این است که آن زن عرض کرد که برادر من ششصد دینار میراث گذاشته است و من یک دینار حصه میدهند آنحضرت فرمود شاید برادر تو زنی دارد و مادر و دو دختر و دوازده برادر و تو یک خواهر آن زن عرض کرد بلی آنحضرت فرمود که حصه حق تو مساوی است یعنی یک دینار که ترا داده اند همان حصه تو است که بتو رسیده است۔

منقبت حضرت امیر علیه السلام

چه نور است این که در عالم برابر آمده روشن ؎ جهان از نور او گردیده رشک وادی ایمن
زمین از فخر می‌نازد به عرش کبریا گوئی ؎ کلیم الله از بهر کلام آمد سوی ایمن
غلط گفتم که موسیٰ شد ز نورش خر مغشیا ؎ زهی لن ترانی گر دبی حس جانش از لذت
اگر در شعله عشق خدا آمد خلیل الله ؎ که شد از آیه بردا وسلاما آذر گلشن
اگر امشب شب قدر است در روح از آسمان آمد ؎ و یا پیغمبر از معراج می‌آید سوی مسکن
خرد گفتا نه اینست و نه این تا خبر دانی ؎ بود این نور وجه الله که عالم شده روشن
ولی الله سیف الله و عین الله و سمع الله ؎ علی ابن ابی طالب ولی قادر ذوالمنن
قوی بازوی احمد سید قلب نبی هم ؎ به چشم حق نمایش نور و بر جسمش بود جوشن
علی حبه جنة قسیم النار والجنة ؎ وصی المصطفیٰ حقا به اسرار خدا مخزن
شه گردون سریر آمد ز سمت حق چنین آمد ؎ پیمبر را وزیر آمد به وجه قاتل الحسن
حرم شد قبله گاه اهل دین از مولد قرشی ؎ نشان محترم گردید در عالم به مومن
سحاب رحمت ولطف الهی بیدرنگ شد ؎ جهان را کرد پر امن و امانت گوتیا معدن
شهنشاه دو عالم در جهان تشریف آورد ؎ تفضل سیدی نورش آمدی اهلا بک سهلا
مشرف کرده عالم را امیر المومنین حیدر ؎ کند انقیاد اش ما کند سیم دو گرد

شها بر مخلص نالان نظر کن از ره احسان
بخوانش نزد خود در جهان نماید مسکن

آمد مرتضیٰ علی علیه السلام

زہرا بیگم مخلص بہنی حیدرآبادی

مختار قدیر ازلی پیدا شد ؎ که امروز ولی ابوالولی پیدا شد
پر نور شد است تو دبنام عالم ؎ در بیت خدا ولد علی پیدا شد

ازل ...

اوّل من آمن علیؑ

(یعنی شاہ نظامی)

فرمان رسالت اوّل من اسلم علیؑ (ترمذی و نسائی در خصائص و ابن ابی شیبہ ص ۱۲۲ و مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۳۶)

اوّلکم اسلاماً علیؑ (ترمذی و نسائی در خصائص و ابن ابی شیبہ ص ۱۲۲ و مستدرک جلد ۳ ص ۱۳۶)

اِنّ ھٰذا اوّل من آمن بی (نسائی از حضرت سلمانؓ و طبرانی از حضرت ابوذر و سلمانؓ)۔

انت اوّل من آمن بی و صدّق (حاکم در مستدرک جلد ۳ ص ۱۳۰ از حضرت ابوذرؓ)۔

اوّل ھٰذہ الامّۃ ورودًا علی الحوض اوّلھا اسلاماً علیؑ (حافظ ابن عبد البر در استیعاب جلد ۲ ص ۴۷)

شہادت سیدنا علیؑ اوّل من اسلم و صلّی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلم انا۔ (احمد و نسائی و ابن عبد البر استیعاب جلد ۲)

۱۔ عبدتُ اللّٰہ مع رسولہٖ قبل ان یعبد رجل من ھٰذہ الامّۃ (حاکم در مستدرک جلد ۳ ص ۱۱۲)

۲۔ ما اعرف احدًا من ھٰذہ الامّۃ عبد اللّٰہ بعد نبیّنا غیری (نسائی در خصائص ص ۳)

۳۔ انا عبد اللّٰہ و اخو رسول اللّٰہ و انا الصدّیق الاکبر لا یقولھا بعدی الّا کاذبٌ امنتُ قبل الناس (ابن ابی شیبہ ص ۱۲۲۔ ابن ماجہ ص ۱۲ و نسائی ص ۳)

شہادت صحابہؓ

حضرت عباسؓ واللّٰہ ما علی الارض کلھا احدٌ علی ھٰذا الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ محمد و علیؑ و خدیجۃ (نسائی و استیعاب)

حضرت عفیف کندی اُس نے دین پر بجز محمدؐ و علیؑ اور خدیجہؑ کے اُس دن کسی کو نہ دیکھا۔ کاش اوس دن ایمان لایا ہوتا تو علی کے بعد سابق ہو جاتا (بخاری در تاریخ و طبری)

حضرت عمرؓ زخمی ہونے کے بعد عمرؓ نے حضرت ابن عباس سے کہا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم حضرت علیؑ کو امر خلافت کے لئے اولیٰ تصور کر رہے ہو۔ حضرت ابن عباس نے کہا قسم بخدا میرا یہی خیال ہے علیؑ کی سابقیت قرابت۔ شجاعت اور علم کے بنظر حضرت عمرؓ نے کہا واللّٰہ انّہ کما قلت جیسا تم نے کہا قسم بخدا علیؑ ویسے ہی ہیں۔

حضرت عمرؓ سمعتُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلم یقول لعلیٍّ انت اوّل المؤمنین ایماناً و اوّل المسلمین اسلاماً (احمد۔ بخاری در تاریخ و استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۰)

حضرت ابوذرؓ و سلمانؓ اخذ رسول اللّٰہ بید علیٍّ فقال انّ ھٰذا اوّل من آمن بی جس نے مجھ پر پہلے ایمان لایا وہ یہی ہیں (طبرانی۔ اسکے راوی ثقہ ہیں اور اسمٰعیل کو بھی نسائی ابو داؤد نے ثقہ مانا ہے)

حضرت ابن عباسؓ ھو اوّل عربیٍّ و عجمیٍّ صلّی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلم (علی وہ عربی و عجمی ہیں جو رسول پر ایمان لانے والے تھے) حاکم جلد ۳ ص ۱۹

〃 اوّل من اسلم علیؑ پہلے مسلم علیؑ ہیں (ابن سعد در طبقات) (طبرانی باسناد صحیح)

حضرت ابن عباسؓ کان علیٌّ اوّل من اسلم من الناس بعد خدیجۃ حضرت خدیجہ کے بعد علیؑ پہلے مسلم ہیں (ابن عبد البر در استیعاب جلد ۲ ص ۴۵۷ علامہ موصوف نے کہا کہ اس کے اسناد صحیح ہے)

حضرت ابو رافعؓ آنحضرتؐ نے دوشنبہ کے دن پہلی نماز پڑھی حضرت خدیجہؑ نے شام دوشنبہ نماز پڑھی اور علیؑ نے سہ شنبہ کے دن نماز ادا کی (استیعاب جلد ۲ ص ۴۵۷)

حضرت بریدہؓ اوّلین مسلم خدیجہ پھر علیؑ (حاکم جلد ۳ ص ۱۱۲) دوشنبہ کو آنحضرتؐ مبعوث ہوئے اور علیؑ نے سہ شنبہ کو آپ کے ساتھ نماز پڑھی (طبرانی و حاکم)

حضرت زید بن ارقمؓ اوّل من آمن باللّٰہ بعد رسولہٖ علیؑ آنحضرتؐ کے بعد علیؑ نے خدا پر ایمان لایا (طیالسی۔ شافعی۔ ترمذی۔ نسائی و حاکم در مستدرک)

حضرت انس بن مالکؓ بُعث النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلم یوم الاثنین و صلّی علیٌّ یوم الثلثاء (ترمذی و ابو یعلی و الحاکم)

〃 نُبّئ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلم یوم الاثنین و اسلم علیٌّ یوم الثلثاء (مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۱۲)

حضرت عبد اللّٰہ ابن مسعودؓ قال لی العبّاس واللّٰہ ما علی الارض علی ھٰذا الدین احدٌ غیر ھؤلاء الثلاثۃ (احمد و طبرانی)

حضرت خزیمہ بن ثابتؓ الیس علیّ ابن ابی طالب اوّل من صلّی بقبلتھم

حضرت ابو ایوب انصاریؓ انّ علیًّا اوّل ذکرٍ اسلم علیؑ پہلے مرد مسلمان ہیں (ابن ابی شیبہ عراقی نے کہا حدیث صحیح ہے)

تابعین

۱ محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا پہلے مسلم ابو بکرؓ ہیں یا علیؑ ہیں قال سبحان اللّٰہ علیٌّ اوّلھما ایماناً و اسلاماً (ابن عبد البر در استیعاب جلد ۲ ص ۴۵۷)

۲ مجاہد اوّل من اسلم و صلّی علیٌّ (ابن سعد در طبقات)

۳ ابی اسحٰق سبیعی انّ علیًّا لاوّل صحابیٍّ اسلماً (سیوطی در تاریخ و ابن عبد البر در استیعاب)

۴ ابو حنیفہ انّ علیًّا اوّلھم ایماناً (ابن عساکر در تاریخ) سالم بن ابی الجعد نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کیا حضرت ابو بکرؓ پہلے مسلم ہیں۔ ابو حنیفہ نے کہا نہیں۔ پوچھا پھر کون تو کہا علی ابن طالب (ابن عبد البر در استیعاب جلد ۲ ص ۴۵۷)

سابق السابقین ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سابق السابقین تین شخص ہو چکے ایک یوشع سابق موسیٰؑ دوسرے صاحب یٰسین سابق عیسیٰؑ اور تیسرے علیؑ سابق بہ محمدؐ (طبرانی و طبری۔ ہیثمی و عراقی نے کہا اسکے رجال صدوق اور حدیث صحیح ہے)

۲۔ ایسی ہی حدیثیں ثعلبی نے ابی لیلیٰ سے ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے سیوطی نے جابر بن عبد اللّٰہ سے اور ابن مردویہ و دیلمی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہیں

صدیق اکبر علامہ محب طبری ریاض نضرہ کے صفحہ ۱۵۲ پر رقم طراز ہیں کہ اسی سبقت کی بناء پر آنحضرتؐ نے صدیق کے لقب سے جناب امیرؑ کو ملقب فرمایا اور علامہ قندوزی کا بیان ہے کہ یعسوب امت اور صدیق جناب امیرؑ کے خصوصی لقب ہیں۔

۔ محدث طبرانی معجم کبیر میں حضرات سلمانؓ و ابوذرؓ سے بوقت واحد روایت کی کہ سرکار نے جناب امیرؑ کی نسبت فرمایا جس نے سب سے پہلے ہم پر ایمان لایا وہ یہی ہیں اور روز قیامت ہم سے پہلے مصافحہ کرنے والے وہ یہی ہیں۔ یہی صدیق اکبر اور یہی فاروق امت ہیں۔ باقی آیندہ

مَظهرُ العجائبْ و مَظهرُ الغرائبْ

از آقا سید محمد علی (داعی الاسلام)

البشروا یا معشر الاسلام قد جاء الرجب ۱ ماه میلاد امیر المؤمنین فخر عرب

بیت مذکور مطلع قصیده ایست که من در یک جشن میلاد غلام مظهر العجائب و مظهر الغرائب اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان پادشاه دکن ساخته بودم و بعضی از ابیات دیگر آن قصیده این است.

در میان ماه پیدا شد امام و شد پدید
فخر سید شاه عثمان را که در ماه علی
یا علی هم نامی و هم ماه و هم دین فخر کن
نیست مانند تو شهی اسلام پرور بر زمین
بعد از این کس رو نکاری ناورد بی یا علی
از لب تو نعره های یا علی افکنده است
لرزه در هندوستان ای من فدای آن دو لب
بهر توفیق تو در ترویج دین مصطفیٰ[۲] –
ورد خود را یا علی کرده ست دائمی روز و شب

در شروع مه غلام خاص او یا للعجب
زینت عیشی ز میلادش فزود از فضل رب
گر شهی همسر تو را خواند بخواهش لی ادب
گشت واجب نام تو اسلامیان را در خطب
دان که الناس علی دین الملوک ای ذی حسب

در مدت هزار و سیصد سال غلامان بسیاری از مظهر العجائب و مظهر الغرائب سلطنت کردند و نزد آقای خود رتبه نصیب من بوده که در سایه چنین غلام وفادار مولی با کمال امنیت و جمعیت حواس مشغول خدمت به علم باشم مولی باب علم است و سلطان العلوم و دربان و من یک خدمتگذار علم و خدمتی که اکنون میخواهم بکنم این است که حقیقت مظهر العجائب و مظهر الغرائب بودن حضرت علی علیه السلام را تشریح کنم.

این مطلب مسلم است که یک فرد انسان میتواند در چندین موضوع نبوغ داشته باشد مثل ساری است که حکیم ترسو میشود یعنی کسیکه در فلسفه ماهر است شجاع نمیشود و بالعکس بعقیده آنکه کسی ماهر در ادب و شعر است نمیشود پهلوان و فیلسوف هم باشد لیکن در امیر المؤمنین علی علیه السلام تمام کمالات جسمانی و روحانی بطور اتم جمع بوده بهترین شاعر و فصیح ترین خطیب و شجاع ترین و دانا ترین حکیم و بالاترین معلم اخلاق و اصول ملک داری بوده پس این فرد از انسان جلوه گاه عجائب امور و ظاهر کننده مور غریبه بوده. چرا چنین نباشد که این فرد انسانی از طفولیت در خانه نبی علم و در کنار آن معدن وحی بزرگ شده تربیت یافت و از جنس ذکور اول فردی بود که به نبوت او ایمان آورد و برادر کوچک و همراز و همکار او در تبلیغ دین خدا[۲]

۳ اسلام گردید یعنی که روح محمدی بالاترین نوری بود که از خزانه قدرت حق آمده و بعد روح علی هم نوری تالی آن بود برای یاری او از مخزن قدرت حق به عالم جسمانی تابید. چون رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم دید تربیت علمیه اش بارور شده فرمود أنا مدینة العلم و علیٌّ بابها و چون ملاحظه فرمود که تربیت شجاعتش ثمر مقصود داد فرمود ضربة علیٍّ یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین و چون به ثبوت رسید که در برادری

کامل شد فرمود یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ و چون اطمینان یافت که علی میتواند جامعه مسلمین را اداره کند ... فرمود من کنت مولاه فعلی مولاه ... اسلام و سنت ... دیگر هم ... واصل همه ارباب علم بتعبیر بوده از آن جهت ... ابو الاسود دوئلی داده بود ... طبقات صوفیه بجز یک طبقه همه ... دریای معرفت منتهی میشود ... پهلوانی از آن سرچشمه شجاعت است که تا امروز هر کس از هر مذهب و ملت وارد زور خانه (اکهاره) شود باید نعره یا علی بزند این بود اجمالی از تشریح معنی مظهر العجائب و مظهر الغرائب که لقب خاص مولای متقیان علی ابن ابیطالب است اگر بخواهیم در فضل و کمال آن مظهر عجائب یا مستریح ... مصداق این بیت واقع میشوم

کتاب فضل تو را آب بحر کافی نیست
که تر کنم سر انگشت و صفحه بشمارم

سید محمد علی

قصیده در مدح حضرت علی علیه السلام

ای علی حیدر توئی هم فاتح خیبر توئی
شهر علم گفت محبوب خدا باب علی است
باغ خلقت را محمد گل علی بوی گل است
باب طفلان یتیم و دستگیر بی کسان
منبع علم و عمل سرچشمه لطف خدا
شاه مردان بنده خاص خدا فخر عرب
هر که را مولا علی باشد نبی مولای اوست
بوی خوش پیچیده از خلق تو در گلزار دهر
ابر نیسان بود چشمان تو از خوف الله
با محمد هم شنائی در محیط رهبری
هست تحسین ستایت در کلام پاک حق
در بساط دهر بر بردست جام فیض تو است
سر نگون کردی شکستی آنچه بت در کعبه بود
باغ عالم را برای گلهای حکمت کرده ای

در جهان راه حق با زور بازو ... توئی
عارف اسرار حق بعد از نبی رهبر توئی
کی جدا از ... شکل تفسیر آن سرمد توئی
بر زبان هر کس که آرد یا علی یاور توئی
حال هر مشکل ... مظهر توئی
ای پسر عم نبی اسلام را مفخر توئی
جانشین مصطفائی ... توئی
جان گفتا ... علم ... توئی
بحر توحید الهی بی بها گوهر توئی
در حقیقت کشتی اسلام را لنگر توئی
در نماز آنکس که بخشید است انگشتر توئی
در جهان اهل یمن را ساقی کوثر توئی
راکب دوش نبی از آسمان برتر توئی
بعد قرآن ... فضل سخن پرور توئی

چون که زهرا شد کنیز تو ... تن از فضل حق
منجی او از کرم در عرصه محشر توئی

از زهرا دختر آقای داعی الاسلام

پروفسر سابق نظام کالج و مولف تاریخ نظام
... زرسعدی شیرازی

چون بحکم خالق بیچون گشادم لام و ب
لب ببندم یک نفس از مدح عین و لام و ی
عین و لام و ی به عالم هیچ میدانی که کیست
آنکه ... هرگز ... نون و ه
حصن ... لشکر کران عین علی المرتضی
... لام عین لون وت
لام و عین و لون وت ...
چون خوردم از دست حیدر روز محشر ...
... از دست حیدر روز محشر ...
گفته ام ... عین و لام و ی
عین و لام و ی بدل دارم مگر گو ...
این سعادت نیست ...

کس را چه ... که ...
چهار ... مناقب او گفت ...
... دست
... مرتضی

مناقب علی ابن ابی طالب از سعدی شیرازی

کیست بعد از مصطفیٰ والای بالا علیست
ساقی روز قیامت صاحب ... لوار
شهسوار روز میدان ... لشکر شکن
آفتاب از راه مشرق بازگشت از حکم او
پای ... محمد ... امر او نهاد
زد بنام خالق ... چون بنام مصطفیٰ
چه ... در صورت باز ...
دست ... از ... حب علی ...

برگزیده خلق اکبر عالم تنها علیست
والد شبیر و شبر شوهر زهرا علیست
قاتل کفار خیبر صاحب ... علیست
تا بجا آورد امر ایزد دانا علیست
برگرفت از بام ... جمله تنها علیست
پیکر پیغمبری در کسوت ... علیست
در شب معراج سبحان الذی ... علیست
زانکه وارد در دو عالم عروة الوثقیٰ علیست

سعدیا شیرازیا آخر چه می پرسی بگو
کیست بعد از مصطفیٰ والای بالا علیست

جناب امیرؑ اور سائنس

از سرکار حضرت علامہ ہندی صاحب قبلہ

ہربرٹ اسپنسر اپنی مشہور عالم کتاب "ایجوکیشن" میں ثابت کرتے ہیں کہ زندگی کے تقریباً تمام کاموں میں سائنس کی ضرورت ہے اسی کتاب میں انہوں نے اخلاق مذہب پر بھی بحث کی ہے ہم صرف اس چیز کو پیش کرکے جناب امیرؑ کی بزرگ شخصیت کو سائنس کے نقطۂ نظر سے پیش کرتے ہیں چونکہ اسلام میں مذہب و اخلاق جداگانہ چیزیں ہیں اس لئے جناب امیرؑ جس طرح معلم مذہب ہیں اسی طرح معلم اخلاق بھی اور اس تعلق سے جو سائنس کو اخلاق و مذہب سے ہے امیرالمومنین معلم سائنس بھی ہیں۔

"سپنسر" کہتے ہیں ہماری معمولی تعلیم پر سائنس کی تعلیم اس وجہ سے بھی فائق ہے کہ اس سے مذہبی تعلیم حاصل ہوتی ہے درحقیقت الفاظ "سائنس" اور "مذہب" کو یہاں ان کے معمولی محدود معنوں میں نہیں بلکہ ان کے نہایت ہی اعلیٰ اور وسیع معنوں میں ہم نے استعمال کیا ہے بے شک سائنس ان توہمات کا دشمن ہے جو مذہب کے نام سے مشہور ہیں نہ کہ اصلی اور حقیقی مذہب کا جس کو یہ توہمات محض پوشیدہ کر دیتے ہیں اس میں بھی شک نہیں کہ بہت سا سائنس جو رائج ہے اس میں لامذہبی کی روح غالب ہے مگر نہ سچے سائنس میں جو سطح سے گذر کر تہ تک پہنچ گیا ہے۔

پروفیسر ٹنڈل "انگلستان کا مشہور عالم علم الحیوانات نے حال ہی میں اپنے لکچروں کے سلسلہ میں اختتام پر کہا تھا۔ سچا سائنس اور سچا مذہب توام بھائی ہیں ان کی باہمی جدائی یقیناً دونوں کی موت ہے سائنس میں جس قدر مذہبی روح زندگی ہوگی ٹھیک اسی مناسبت سے وہ ترقی کرے گا اور جہاں تک سائنس کی گہرائی اور مضبوطی پر مذہب کی بنیاد قائم ہوگی ٹھیک اسی مناسبت سے وہ ترقی کرے گا اور جہاں تک سائنس کی گہرائی اور مضبوطی پر مذہب کی بنیاد قائم ہوگی ٹھیک اسی مناسبت سے سرسبز ہوگا۔ جنہوں نے جو بڑے بڑے کام کئے ہیں محض ان کی عقلی ذکاوت کا ثمرہ نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر اس بات کا ثمرہ ہیں کہ مذہبی جوش نے جو انکی طبیعت میں نمایاں طور پر پایا جاتا تھا ان کی عقل کو سیدھے رستہ پر ڈال دیا تھا علمی حقائق زیادہ تر ان کے صبر انکی محنت انکی راستبازی اور ان کی نفس کشی کی بدولت منکشف ہوئے ہیں نہ کہ ان کی منطقی ذکاوت کی بدولت بہت لوگوں کا یہ خیال کہ سائنس لامذہبی اور بے دینی کی تعلیم دیتی ہے بالکل غلط ہے سائنس کا لامذہبی کی تعلیم دینا ایک طرف رہا خود سائنس سے غفلت کرنی بے دینی ہے ایک ادنیٰ مثال سے اس کو سمجھ لو۔ فرض کرو بعض لوگ روزمرہ کسی مصنف کی تعریفوں کے پل باندھا کریں۔ یہ بھی فرض کرو مصنف کی جس قدر تعریفیں کی جاویں ان کا ہمیشہ یہی مضمون ہو کہ انکی تصانیف کی دانائی عظمت وجلالت اور خوبی و لطافت کا اعتراف کیا جائے فرض کرو کہ جو لوگ اس طرح اس کی کتابوں کی صفت و ثنا برابر کرتے رہتے ہیں وہ ان کتابوں کی صرف بیرونی صورت دیکھنے پر قناعت کریں اور ان کا مضمون سمجھنے کی کوشش تو الگ رہی کبھی ان کو کھولکر بھی نہ دیکھیں بھلا ایسے آدمیوں کی تعریفوں کی (جو محض ناشناس کا مصداق ہیں) ہم کو کیا قدر کرنی چاہئیے؟ ان کی صداقت و راستبازی کی نسبت ہم کو کیا خیال کرنا چاہئیے؟ تاہم اگر چھوٹی چیزوں کا بڑی چیزوں کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو جاوے گا کہ موجودات عالم اور اس کی علت (خدائے تعالیٰ) کی نسبت بھی یہی نوع انسان کا طرز عمل عموماً اسی قسم کا ہے نہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہے فقط اتنی ہی بات نہیں کہ وہ بغیر مطالعے کے ان چیزوں کے پاس سے گذر کر نکل جاتے ہیں جن کو وہ روزمرہ نہایت عجیب و غریب بتاتے ہیں بلکہ جو لوگ قدرت کے مشاہدے میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں اکثر اوقات ان پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ فضول عبث میں اوقات ضائع کرتے ہیں جو لوگ ان عجائبات میں عمل شوق و ذوق ظاہر کرتے ہیں ان پر ہنستے ہیں ان کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔ پس ہم مکرر بیان کرتے ہیں کہ سائنس نہیں بلکہ سائنس سے غفلت کرنی بے دینی ہے سائنس کی تعبید خاموش عبادت ہے یعنے جن چیزوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے ان کی عظمت اور کنایتہً ان کی علت (خداوند کریم) کی عظمت کو چپ چپاتے تسلیم کرنا ہے۔ یہ صرف زبانی بندگی نہیں ہے بلکہ ایسی بندگی ہے جو افعال سے ظاہر ہوتی ہے یہ ایسی طاعت نہیں ہے جس میں اقرار باللسان ہو بلکہ ایسی طاعت ہے جس میں تصدیق بالجنان اور عمل بالارکان بھی شامل ہیں اور اس کا ثبوت وقت غور و فکر اور محنت کو قربان کرنے سے ملتا ہے سچا سائنس صرف اسی وجہ سے خالص مذہبی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ اس وجہ سے بھی مذہبی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کی عظمت وجلالت ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے اور قدرت کی تمام چیزیں جو اپنے افعال میں یکسانی و یک رنگی ظاہر کرتی ہیں اس بات کا پختہ اعتقاد دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ سائنس کے عالم کو مظاہر قدرت کے غیر متغیر تعلقات علت و معلول کے لازوال علاقہ کا نیک و بد نتیجہ کے لزوم کا کامل یقین ہو جاتا ہے سماعی اعتقاد پر جزا و سزا کی بجائے جس کو حاصل کرنے یا جس سے بچنے کے باوجود نافرمانی و سرکشی کے لوگ بے فائدہ توقع رکھتے ہیں وہ یہ بات دیکھتا ہے کہ ایک آئین کے موافق جزا و سزا ملتی ہے اور نافرمانی کے نتائج اٹل ہیں وہ دیکھتا ہے کہ ان قوانین کی پابندی سے ہر شیئے کی رفتار ہمیشہ زیادہ تر بہتری و خوشی کی طرف رجوع کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ انہی قوانین پر عمل درآمد کرتا ہے اور جب ان کی طرف سے بے پروائی کیجاتی ہے تو اس کو غصہ آتا ہے اور اس طرح چیزوں کی ازلی ابدی اصول اور ان کی تعمیل کی ضرورت کا اقرار کر کے حقیقت میں اپنے تئیں مذہبی آدمی ثابت کرتا ہے۔

آخر میں ہم سائنس کی ایک اور مذہبی حیثیت دکھاتے ہیں وہ یہ کہ زندگی راز ہائے سربستہ کے ساتھ ہم کو جو تعلق ہے اس تعلق کا اور خود اپنے نفس کا صحیح تصور اسی کی بدولت حاصل ہوتا ہے سائنس ان تمام باتوں کو بتاتا ہے جن کا جاننا ممکن ہے اور ساتھ ہی اس حد کو بتاتا ہے جس کے آگے کا حال ہم کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوسکتا سائنس ہم کو بطور اعتقاد کے یہ بات نہیں سکھاتا کہ علت العلل کی ماہیت کا سمجھنا محال ہے .... بلکہ ہر طرف اس سرحد پر پہنچ کر جس سے آگے قدم رکھنا محال ہے اس امر کے محال ہونے کو کھلم کھلا ہم سے تسلیم کرا لیتا ہے۔ سائنس برائے العین مشاہدہ کرا دیتا ہے اور کسی دوسرے طریقے سے یہ بات حاصل نہیں ہوسکتی کہ اس ہستی کے آگے جو عقل انسانی سے بالاتر ہے عقل انسانی قاصر و عاجز ہے سماعی روایات اور لوگوں کی اسناد کی طرف اس کی روش شاید متکبرانہ ہو مگر اس پردہ اسرار کے آگے جس میں قادر علی الاطلاق چھپا ہوا ہے اور جس میں کوئی شخص باریاب نہیں ہوسکتا اس کی روش عاجزانہ ہے پس سائنس کا تکبر بھی سچا ہے اور انکساری بھی۔ صرف سائنس کا سچا عالم (اس لقب سے ہماری مراد اس شخص سے نہیں ہے جو صرف فاصلوں کا اندازہ کرتا ہے یا مرکبات کی تحلیل کرتا ہے یا چیزوں کی نوعیں مقرر کرتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد اس شخص سے ہے جو ادنیٰ حقیقتوں کے ذریعہ سے اعلیٰ حقیقتوں کا اور آخرکار اعلیٰ ترین حقیقتوں کا سراغ لگاتا ہے) ہاں سائنس کا ایسا عالم حقیقت میں یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ قادر مطلق کی قدرت جو سب چیزوں پر حاوی

بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل

(ابن ابی الحدید کے قلم سے)

از عالیجناب مولوی محمد سید حسین صاحب جعفری بی اے آنرز ناظم تعلیمات وظیفہ یاب

(مترجم بحار الانوار و مصنف سیرۃ حضرت زینب علیہا السلام)

عبدالحمید بن ابی الحسین بہاء الدین المعروف بابن ابی الحدید غرہ ذی الحجہ ۵۸۶ ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے زمانے کے کامل ادیب اور مورخ تھے صاحب روضات الجنات ان کے متعلق لکھتے ہیں ھُوَ کَانَ مِنْ اَکَابِرِ الفُضَلَاءِ ... وَ اَعْظَمُ النُّبَلَاء۔ الشیخ ابوالفضل عبدالرزاق بن احمد جو خود بھی عالم مشہور ادیب تھے علامہ ابن ابی الحدید کے متعلق لکھتے ہیں۔ کَانَ مِنْ اَعْیَانِ الْعُلَمَاءِ الْاَفَاضِلِ وَ اَکَابِرِ الْعُدُوْلِ وَ الْاَمَاثِلِ حَکِیْمًا فَاضِلًا کَاتِبًا کَامِلًا عَارِفًا بِاُصُوْلِ الْکَلَامِ یَذْھَبُ مَذْھَبَ الْمُعْتَزِلَۃِ۔ یعنی علمائے افاضل کے ممتاز لوگوں میں اور مشہور علماء کے صدر حکیم، فاضل، کاتب، کامل اور اصول کلام کے عارف تھے اور مذہب معتزلہ رکھتے تھے۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور و معروف تصنیف نہج البلاغۃ کی شرح ہے۔ اسی شرح کی وجہ دنیائے ادب اور علم کلام میں انہیں شہرت حاصل ہوئی اس شرح میں انہوں نے نہ صرف ادبی نکات پر روشنی ڈالی ہے اور انہیں واضح کیا ہے بلکہ تاریخی واقعات احادیث نادرہ۔ معارف حقائق عوارف ایمانیہ بھی اس شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ ان کا ادب، علم کلام و بیان میں تبحر ظاہر ہوتا اور ان کی تاریخ دانی آشکار ہوتی ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے خطبات کے علاوہ کئی سو اقوال درج کئے اور ان کی شرح کی ہے ان کی شرح اس قدر تفصیلی اور طویل ہے کہ ابتداءً ۲۰ بیس جلدوں میں لکھی گئی۔ ایران اور مصر میں طبع ہوئی۔ مصر میں چار جلدوں میں طبع ہوئی جو صحیح تر اور بہترین سمجھی جاتی ہے۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امیر علیہ السلام کی شان میں سات قصائد لکھے ہیں جن میں کے بعض اشعار روضۂ جناب امیر علیہ السلام میں دیواروں پر لکھے گئے جو اب بھی موجود ہیں۔ عجیب بات ہے کہ شیعہ علامہ کو سنی معتزلی سمجھتے ہیں۔ اور سنی انہیں شیعہ کہتے ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ شیعہ تھے یا سنی

ان کا مسلک و مذہب کچھ ہی ہو مگر تھے بڑے حق شناس۔ حق گو صاحب ایمان و عرفان۔ علماء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ علمائے سو اور علمائے خیر۔ علامہ ابن ابی الحدید بلا شک و شبہ علمائے خیر سے تھے۔

شرح کی ابتداء میں علامہؒ نے جناب امیر علیہ السلام کا مختصر تذکرہ دیا ہے۔ جو مختصر ہونے کے باوجود معلومات کا بیش بہا معدن ہے۔ صرف یہ تذکرہ علامہؒ کی علمی قابلیت اور قدرت تحریر کی زندہ مثال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جیسی ہستی کے حالات کو جو کئی جلدوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔ ایک مختصر تذکرہ میں بیان کر دیا۔ اور پھر کوئی اہم بات نہ چھوڑی۔ علامہ کے اس تذکرہ کے اقتباس کا ترجمہ ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل کے متعلق ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ میں اس ہستی کے فضائل کیا بیان کر سکتا ہوں جس کے فضائل بیحساب کا اقرار دوست تو دوست دشمنوں نے بھی کیا۔ دشمنوں اور مخالفین کی مجال نہ ہوئی کہ اس بزرگوار (علیؑ) کے مناقب سے انکار کریں۔ اور فضائل کو چھپا سکیں۔

جب بنی امیہ کی حکومت شرق و غرب میں قائم ہوئی تو انہوں نے علیؑ کے نور کو بجھا دینے کی پوری کوشش کی آپ پر معائب و مثالب لگائے۔ آپ کے فضائل کی حدیثوں میں تحریف کی منبروں پر آپ پر لعنت کرنے کا رواج جاری کیا آپ کی مدح و تعریف کرنے والوں کو ڈرایا دھمکایا۔ قید کیا۔ قتل کیا لوگوں کو سختی سے روکا کہ اپنے بچوں کا نام علی نہ رکھیں لیکن نتیجہ ان سب کارروائیوں کا کیا ہوا؟ جتنا کہ ان کا احتساب و تشدد زیادہ ہوا۔ اتنا ہی علیؑ کی رفعت بڑھی اور لوگوں پر آپ کی فضیلت ظاہر ہوئی جیسا کہ مشک پوشیدہ رکھنے کے لئے بھی بو دیتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب ہتھیلیوں سے چھپ نہیں سکتا۔ اور جیسا کہ دن کی روشنی اگر ایک آنکھ نہ دیکھے تو متعدد اور دوسری آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اسی طرح علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل چھپ سکے اور نہ مٹ سکے۔

ساقیِ باوفا منم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
صوفیِ باصفا منم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

عاشقِ مرتضیٰ منم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
مطربِ خوش نوا منم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

آدمِ باصفا توئی یوسفؑ مہ لقا توئی
خضرِ رہِ خدا توئی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

شمس توئی قمر توئی بحر توئی و بر توئی
مالکِ خشک و تر توئی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

عیسیؑ مریمی توئی احمدؐ ہاشمی توئی
شیرِ خدا توئی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

شاہِ شہِ عظیم توئی پیرِ طریقِ مستقیم توئی
حق بحقیقتم توئی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

ہمدمِ سید البشرؐ راجعِ شمس و القمر
بابِ شبیرؑ و ہم شبرؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

سید سرور کرم گفتہ بتو کہ یا ابن عم
لحمک لحمی ست و دم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

آیۂ انما برت تاج ز لافتیٰ سرت
شمس غلام قنبرت دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

پھر لکھتے ہیں کہ اس مقدس ہستی کے متعلق میں کیا کہ سکتا ہوں جو ہر فضیلت کا منبع ہو۔ جو تمام اعتقاد کی جڑ ہو۔ جس سے فضائل پیدا ہوئے ہوں۔ جو منبع فضائل جو جملہ کمالات۔ مکارم و محاسن اور علوم کا ایسا خزانہ ہو کہ جس سے بعد آنے والوں نے بے حساب فائدہ اٹھایا۔

اتنا لکھنے کے بعد علامہؒ تفصیل سے بیان کرتے ہیں کہ مختلف حیثیتوں سے جناب امیر علیہ السلام کی کیا شان تھی۔ اور آپ کس درجۂ عالیہ پر فائز تھے

علم فقہ | کہتے ہیں علوم میں سے ایک علم فقہ بھی ہے۔ علیؑ اس علم کے اصل و اساس تھے۔ اسلام میں جتنے فقیہ گزرے وہ سب آپ کے علم فقہ کے خوشہ چیں تھے اور آپ کے ہی علم سے مستفید ہوئے۔

اصحاب ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمد وغیرہم نے ابو حنیفہؒ سے علم فقہ سیکھا شافعی کو محمد بن الحسن نے پڑھایا۔ جو خود ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ احمد بن حنبل نے شافعی سے تعلیم پائی۔ ابو حنیفہ امام جعفر صادقؑ کے شاگرد تھے اور امام جعفر صادقؑ کا علم علیؑ کا علم تھا۔ مالک بن انس نے ربیعہ سے تعلیم حاصل کی۔ ربیعہ شاگرد تھے عکرمہ کے۔ عکرمہ شاگرد تھے عبداللہ بن عباس کے اور عبداللہ بن عباس نے علم فقہ کی علیؑ سے تعلیم پائی پس ظاہر ہوا کہ فقہا اربعہ اہل سنت والجماعت کے علم فقہ کا ماخذ علیؑ ہی تھے۔

حضرت عمرؓ اپنے زمانۂ خلافت میں مسائل فقہ کے حل کے لئے اکثر و بیشتر امیرالمومنین حضرت علیؑ سے رجوع ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اکثر فرماتے تھے کہ لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) اور فرماتے تھے لَا اَبْقَیْتُ لِمُعْضَلَۃٍ لَیْسَ لَھَا اَبُو الْحَسَنِ میں نہ باقی رہوں کسی مشکل کام کے لئے جب کہ علی کی مدد کے لئے نہ ہوں) اور کہا کرتے تھے لَا یُفْتِیَنَّ اَحَدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَ عَلِیٌّ حَاضِرٌ (جب علی مسجد میں ہوں کوئی فتویٰ نہ دے) آنحضرتؐ کا ارشاد آپ کے متعلق ہے اَقْضَانَا عَلِیٌّ (ہم سب سے علی بہتر قاضی ہیں) ان واقعات سے ثابت ہوا کہ علم فقہ آپ پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں آپ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہ تھا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔

تفسیر | جناب امیر علیہ السلام کے علم تفسیر کے متعلق علامہ کہتے ہیں کہ یہ علم حضرت سے نکلا اور حضرت ہی سے حاصل کیا گیا۔ حضرت ابن عباسؓ جو سب سے بڑے مفسر تھے جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے علم کو آپ کے ابن عم علیؑ کے علم سے کیا مناسبت ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہی نسبت جو ایک قطرہ کو بحر محیط سے ہو سکتی ہے۔

طریقت | تمام ارباب طریقت جانتے ہیں کہ یہ علم بھی جناب امیر علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ چنانچہ شبلی، جنید، سری، ابو یزید البسطامی، معروف الکرخی، وغیرہم نے اس چیز کا اقرار کیا اور صراحت کی ہے

نحو | سب جانتے ہیں کہ علم نحو کے موجد علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ اور آپ ہی نے ابی الاسود الدولی کو اس علم کی تعلیم دی اور لکھوا دیا۔

فضائلِ نفسانیہ | جناب امیر علیہ السلام کے خصائل خلقیہ اور فضائل نفسانیہ کے متعلق علامہ لکھتے ہیں۔ وَتَجِدُہٗ اِبْنَ جَلَاھَا وَطَلَّاعَ ثَنَایَاھَا یعنی پاسے گا تو آپ کو اس بارے میں سب کا سردار اور اس کی گھاٹیوں پر چڑھنے والا۔

شجاعت | شجاعت کے متعلق لکھتے ہیں کہ فنون جنگ میں آپ کے مقامات ایسے مشہور ہیں کہ قیامت تک ضرب المثل رہیں گے آپ ایسے شجاع تھے کہ کبھی پیٹھ نہ پھیری۔ آپ کے مقابلہ میں جو آیا مارا گیا۔ آپ نے کبھی کسی پر ایک سے زاید ضرب نہیں لگائی۔ ایک وار میں دشمن کا خاتمہ کیا۔ حقیقتاً شجاعت حضرت علیؑ پر ختم ہو گئی۔

حدیث میں ہے کہ جنگ صفین میں ایک روز جناب امیرؑ نے معاویہ کو جنگ کی دعوت دی۔ اور فرمایا کہ آؤ تم اور میں لڑیں تاکہ کسی ایک کے قتل ہو جانے سے جنگ کا تصفیہ ہو جائے اور خلق اللہ کی جانیں بچیں۔ اس پر عمرو بن العاص نے کہا کہ علیؑ نے انصاف کیا۔ اور امیر معاویہ کو ترغیب دلائی کہ جناب امیرؑ سے لڑیں۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا تم مجھے دھوکہ دیتے ہو جو کہ علیؑ سے لڑنے کہتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ علی شجاع اور ماہر فن حرب ہیں۔ تم چاہتے ہو کہ میں مارا جاؤں اور شام کی امارت تم کو ملے۔

قوت | قوت جسمانی کے متعلق علامہ کہتے ہیں کہ آپ کے دست و بازو میں وہ قوت تھی کہ در خیبر کو اکھیڑ کر پھینک دیا۔ کعبہ سے ہبل کو نکال پھینکا حالانکہ یہ بہت بڑا بت تھا۔

جود و سخا | جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہوئے علامہؒ لکھتے ہیں کہ آپ کی جود و سخا کا حال بیان سے باہر ہے۔ آپ راہ خدا میں اتنے روزے رکھے اور اس قدر ایثار کیا کہ آیت نازل ہوئی۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا (کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی دوستی کی وجہ مسکین یتیم اور قیدی کو تحقیق کہ کھلاتے ہیں ہم تم کو محض اللہ کی خاطر اور ہم تم سے جزا و شکر کی توقع نہیں رکھتے) مفسرین نے لکھا ہے کہ جب کبھی جناب امیر علیہ السلام کے پاس چار درہم ہوتے تو آپ ایک درہم رات میں اور ایک درہم دن میں ایک درہم پوشیدہ اور ایک علانیہ راہ خدا میں دیتے تھے۔ اور اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً (وہ ایسے ہیں جو خیرات کرتے ہیں اپنا مال رات کو۔ دن کو۔ پوشیدہ اور علانیہ)۔

روایت ہے کہ آپ یہودی کے باغ میں آبیاری کر کے مزدوری حاصل کرتے تھے اور یہ مزدوری مساکین اور مستحقین کو دیدیتے اور خود شدت بھوک کی وجہ پیٹ پر پتھر باندھ لیتے۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ اسخی الناس (سخی ترین) تھے کسی سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہ پھیرا۔

مست ولائے حیدرم دم بہ دم علی علی
بادۂ حبِ مرتضیٰ زابر مرا بساغرا
جام حبش خورم پردۂ ضبط بردرم
بلبل خوش نوا ساختہ بوالحسن مرا
بستۂ کاکلش منم کشتۂ ابروش منم
بلبل گلشنش منم طوطیِ گلشنش منم
جانِ جہانِ من علی سرو روانِ من علی
حاکم دو جہاں علی مفتی جسم و جاں علی
گوہر تاج انما مدحت او عم النبا
ساقی بزم ہل اتیٰ شاہد پردۂ انا
مقتدء لا فتیٰ علی معنیِ انما علی
شعلۂ طور قل کفیٰ شمع فروز و انجمی
نعرہ اشئے بوکنم سوئے نجف والسلام
دستِ جناب کبریا فاتح باب خیبرا
فاتحہ زود چو بگذرم بر سر طو ... بنم

سرو جہاں ز دلبرم دم بہ دم علی علی
تشنۂ آب کوثرم دم بہ دم علی علی
نالہ زسینہ بر کشم دم بہ دم علی علی
دست زنم بوزیر و کم دم بہ دم علی علی
بسمل بے سرکش منم دم بہ دم علی علی
قمری دل کشش منم دم بہ دم علی علی
تازہ بہار گلشنم دم بہ دم علی علی
گفتہ باد قضا کنم دم بہ دم علی علی
مہر سوال بن عم دم بہ دم علی علی
پرتو نور ذوالکرم دم بہ دم علی علی
اول نقش والقلم دم بہ دم علی علی
نور نمائے ظلمتم دم بہ دم علی علی
بوسہ بر آستاں زنم دم بہ دم علی علی
عقدہ کشائے مشکلم دم بہ دم علی علی
نعرہ مدح سر کنم دم بہ دم علی علی

آپ کے مخالفین آپ کی سخاوت کو مانتے تھے چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص محقن بن ابی محقن الضبی جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے امیر معاویہ کے پاس آیا۔ امیر معاویہ نے اس سے پوچھا کہاں سے آئے ہو تو جواب دیا ابخل الناس۔ [illegible] یہ سنکر امیر معاویہ نے کہا وائے ہو تجھ پر تو کیا کہتا ہے وہ تو ایسے سخی ہیں کہ اگر ان کے پاس ایک مکان سونے اور چاندی کا ہو اور ایک بھوسہ کا تو سونے چاندی کا مکان راہ خدا میں دیدیں گے۔ وہ ایسے ہیں کہ بیت المال کو خالی کرکے اس میں جھاڑو دلواتے اور پھر نماز شکر بجا لاتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں جو کہا کرتے ہیں یَا صَفْرَاءُ وَ یَا بَیْضَاءُ غُرِّیْ غَیْرِیْ یعنی اے سونے اور اے چاندی تم میرے سوا اور کسی کو دھوکہ دو۔

حلم و کرم جناب امیر علیہ السلام حلیم ترین انسان تھے۔ دشمنوں اور مخالفین سے درگذر کرنا آپ کی عادت تھی۔ جنگ جمل میں جب آپ کو فتح ہوئی تو مروان کو جو آپ کا سخت ترین دشمن تھا معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ [illegible] آپ کو ہمیشہ برا کہتے اور سب کچھ تھے کہ گرفتار ہو کر آپ کے سامنے پیش ہوئے لیکن آپ نے رہا کر دیا۔ بی بی عائشہ کو بڑے اہتمام و انتظام کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ نے گھاٹ روک لی اور جناب امیرؑ کے لشکر پر پانی بند کر دیا۔ آپ کے لشکر والوں نے بڑھ کر گھاٹ چھین لی اور عرض کی کہ حکم ہو تو لشکر مخالف پر پانی بند کر دیا جائے لیکن آپ نے اس کی اجازت نہیں دی۔

جہاد فی سبیل اللہ خدا کی راہ میں جناب امیرؑ جہاد کرنا آپ کے دوست و دشمن سب کو معلوم ہے سب جانتے ہیں کہ آپ سید المجاہدین تھے۔ غزوہ بدر میں ستر مشرکین مارے گئے ان میں سے نصف کو جناب امیرؑ نے قتل کیا۔ جنگ احد، خندق و خیبر میں جو کارنامے آپ سے ظاہر ہوئے تواریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔

فصاحت و بلاغت ابن ابی الحدید آپ کے کلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ دُوْنَ کَلَامِ الْخَالِقِ وَفَوْقَ کَلَامِ الْمَخْلُوْقِیْنَ یعنی آپ کا کلام خدا کے کلام کے نیچے اور مخلوق کے کلام کے اوپر ہے۔ عبد الحمید کاتب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کے خطبات سے ستر خطبے یاد کئے اور اس طرح فیض حاصل کیا۔ ابن نباتہ کا قول ہے کہ انھوں نے حضرت علیؑ کا کلام یاد کر لیا اور اس طرح ایک ایسا ذخیرہ جمع کیا جو صرف کرنے سے ختم نہیں ہوتا اور آپ کے مواعظ کے سو فصلیں یاد کیں۔ ابو عثمان ابی حظ اپنی تصنیف "کتاب البیان و التبیین" میں اور اپنی دوسری تصانیف میں جناب امیرؑ کی فصاحت اور بلاغت کی تعریف کی ہے اس کے بعد کسی حجت اور دلیل کی ضرورت نہیں۔ امیر معاویہ نے جو آپ کے سخت مخالف تھے کہا وَاللّٰہِ مَا سَنَّ الْفَصَاحَۃَ لِقُرَیْشٍ غَیْرُہٗ یعنی قریش میں سوائے علی کے اور کسی نے فصاحت کی سنت قائم نہیں کی۔

خوش مزاجی جناب امیرؑ کی خوش مزاجی، خندہ پیشانی ضرب المثل تھی یہاں تک کہ آپ کے مخالفین اس سے آپ کو عیب لگاتے تھے۔ باوجود اس کے آپ کے چہرے سے وہ رعب ظاہر ہوتا تھا کہ لوگ بات کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔

زہد و تقویٰ علامہ ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ جناب امیرؑ سید الزہاد اور بدل الابدال تھے کبھی آپ نے پیٹ بھر کھایا نہیں۔ موٹا اور پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے۔ آپ گوشت بہت کم استعمال کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے لَا تَجْعَلُوْا بُطُوْنَکُمْ مَقَابِرَ الْحَیْوَانِ یعنی مت بناؤ تم اپنے پیٹوں کو حیوانوں کی قبریں۔ آپکی غذا جو کی سوکھی روٹی تھی۔ جناب امیرؑ کی کم خوراکی مشہور و معلوم ہے باوجود اس کم خوراکی کے آپ بڑی قوت والے تھے۔ بھوک اور غذا کی کمی آپکی قوت اور طاقت پر بہت اثر نہیں کرتی تھی۔

عبادت عبادت کے متعلق علامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ عبادت گذار، نمازوں کے پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے تھے۔ آپ سے ہی لوگوں نے نماز شب نفل تہجد و وظائف پڑھنا سیکھا۔ لکھتے ہیں کہ کیا کہنا اس شخص کی عبادت کا جس نے لیلۃ الہریر میں جب گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ غضب کی تلوار چل رہی تھی۔ اطراف تیر برس رہے تھے نہایت اطمینان اور حضور قلب کیساتھ نماز ادا کی۔ کیا کہنا اس بزرگ کی عبادت کا جن کی پیشانی پر کثرت سجود سے مثل اونٹ کے پیروں کے گھٹے پڑ گئے ہوں۔

منقبت

از [illegible] حضرت سلطان العلوم تاجدار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

نبی را کہ تیغ و علم دیگر است ‌ فتوحش بہ شام و عجم دیگر است

نشانِ یزیدِ پلیدے مپرس ‌ بدان تو حسینی علم دیگر است

گل و سبزہ و نرگس و ارغوان ‌ بنفشہ بہ باغ ارم دیگر است

حنا سرمہ و غازہ و عطر ہم ‌ بتان را کہ ناز و نعم دیگر است

علی را میامیز با دیگران ‌ کہ این ذاتِ قدسی شیم دیگر است (ادیب)

بہ عثمان بگوید زبانِ سروش

کہ در دستِ تو این قلم دیگر است

علم القرآن جناب امیرؑ کے علم قرآن کے متعلق ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ سب متفق ہیں کہ آپ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں قرآن حفظ فرماتے تھے اور کوئی آپ کے سوائے حفظ نہیں کرتا تھا۔ آپ پہلے وہ شخص تھے کہ قرآن جمع کیا (ھو اول من جمعہ) قرأت کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سید القراء نے آپ کا طریقہ قرأت اختیار کیا اس طرح سے کہ ابو عبدالرحمن السلمی قاری نے جناب امیر علیہ السلام سے قرأت سیکھی اور ان کی قرأت بعد کے مشہور قاریوں نے مثلاً ابی عمرو بن العلاء۔ عاصم بن ابی النجود وغیرہم نے اختیار کی پس فن قرأت بھی جناب امیرؑ پر منتہی ہوتا ہے۔

رائے و تدبیر ابن ابی الحدید کہتے ہیں کہ آپ اسد الناس یعنی مضبوط تر رائے والے اور صاحب تدبیر تھے۔ آپ ہی نے حضرت عمر کو مشورہ دیا تھا کہ روم اور فارس کی جنگ کے لئے خود نہ جائیں۔ حضرت عثمان کو ہمیشہ نیک مشورہ دیتے تھے اگر وہ آپ کے مشوروں پر عمل کرتے تو جو حادثہ ان پر

[illegible]

[illegible] کے
[illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اور رسول [illegible]
[illegible]
[illegible] العرب [illegible]
خوف خدا سے ہوتا تو [illegible]
قریب ہوتا۔

آدمیوں [illegible] کیونکہ [illegible] تو معلوم کر سکتی اس بزرگ ہستی کو جو سابقین [illegible] جو ایمان لائے ہیں اسی وقت خدا کی عبادت کی جب سب لوگ بتوں کو پوجتے تھے۔ اکثر اہل حدیث کا قول ہے کہ جناب علیہ السلام پہلے وہ تھے جنہوں نے رسول خدا کا اتباع کیا اور آپ پر ایمان لائے۔ خود جناب امیر فرماتے ہیں کہ میں صدیق اکبر فاروق الاول ہوں۔ میں سب لوگوں کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا اور نماز پڑھنے سے قبل نماز پڑھی۔ جناب امیر انسانوں میں سب سے زیادہ بہادر۔ میدان جہاد میں سب سے زیادہ لڑنے والے۔ دنیوی معاملات سے سب سے زیادہ دور رہنے والے۔ سب سے بڑے زاہد سب سے زیادہ وعظ و نصیحت کرنے والے۔ سب سے زیادہ عذاب خدا سے ڈرانے والے اور [illegible] قوموں کا حال بیان کرنے والے۔ عبادت میں بہت سختی برداشت کرنے والے معاملات میں اپنے نفس کو احکام و آداب شریعت کے تحت رکھنے والے۔ اور باوجود ان سب فضائل کے اہل دنیا سے نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرنے والے تھے۔ آپ کے رخ انور کو ہمیشہ بشاشت و شگفتگی کا آئینہ بنا ہوا دیکھتے تھے اور سب سے زیادہ آپ حسن خلق رکھنے والے اور وحشت پیدا کرنے والے انقباض سے اور نفرت پیدا کرنے والے اخلاق سے اور ایسی غلظت اور درشتی سے جو دلوں میں تنفر یا کدورت پیدا کرتی ہو سب سے زیادہ دور رہنے والے تھے جب لوگوں نے آپ میں کسی نکتہ چینی یا طعنہ زنی کا مقام نہ پایا تو آپ سے متعلق اور وابستہ ہوگئے۔

[illegible] دو میں بہترین بازار [illegible] سے [illegible] طلب کیجئے۔

فرمودہ حضرت علی [illegible]

(۱) [illegible] کی چاہ ہے اور [illegible] عالموں کی عادت ہے۔
(۲) تنہائی عابدوں کے لئے راحت ہے پرہیزگاری مخلصین کی عادت اور [illegible] اشغال یقین کی خصلت ہے۔ [illegible] عاقلوں کی چاہ ہے اور تفکر پر ہیزگاروں کا طریقہ۔ شب بیداری مشتاقین خدا کا باغ انس ہے اور اخلاص مقربین کی عبادت۔ خوف خدا عارفین کا شعار ہے اور رونا خوف سے ڈرنے

[illegible]

(۶) اہل [illegible] ترک باز [illegible] اور وہ شخص اپنی جہالت پر علم کو ترجیح دیتا ہے کی ناز [illegible] تابعدار ہوجائے۔
(۷) صلح کرنیوالے اور مشورہ طلب کرنے والے کے ساتھ خیانت کرنا نہایت بری بات بہت بڑی برائی اور عذاب دوزخ کا باعث ہے۔
(۸) قرآن کریم کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ اس سے نصیحت حاصل کر۔ اس کے

[illegible]

(۱) [illegible] چاہئے [illegible] باپ [illegible] ہونا (ج) [illegible] کی خواہش رکھنا۔
(۲) جس شخص کی صحبت بری ہوگی وہ تجھ کو فضول اور ناجائز کاموں سے چپٹا دیگا۔
(۳) اپنے دشمنوں کو حسد سے ہلاک کرو کیونکہ یہ ایک ایسا اندرونی زخم ہے

محمد
۹۲

لحمک لحمی

علی
۱۱۰

میم اور عین کو ملا لیجے ۔ ایکسو دس علی کے ہوتے ہیں ۔ راسک راسی
محمد اور لی کو لے لیجے ۔ وہ بیانوے نبی کے ہوتے ہیں ۔ جسمک جسمی
اب بھی سمجھے ویا نہیں حلمی
اسکو کہتے ہیں لحمک لحمی

قطعہ
قبر میں اس کا رخ گلابی ہے ۔ میر کوثر کا جو شرابی ہے
خود نکیرین بول اٹھیں گے ۔ جانے دو یہ تو بوترابی ہے

مداح آل نبی حلمی افندی

والے مشتقین کی عادت اور ذکر محبوب خلقتوں کی لذت۔
(۳) بہترین اعمال خوف عذاب اور امید رحمت کا اعتدال ہے۔
(۴) مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کو بھول کر اس کی تلاش اور طلب نہیں کرتا۔
(۵) مظلوموں کا بدلا لینے میں اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے۔ مگر [illegible]

حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام سمجھ اس کے فرائض اور احکام پر عمل کر

۴۴

(۷) طالب علم کا فرض ہے کہ علم کی طلب میں اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالے طلب کے حاصل کرنے سے کبھی دل میں ملال نہ کرے اور اپنے پڑھے ہوئے کو زیادہ نہ سمجھے
(۸) وہ علم جس سے کچھ نفع نہ ہو اس دوا کی طرح ہے جس کا کچھ اثر نہ ہو۔
(۹) علم بغیر عمل ایسا ہے جیسا درخت بغیر پھل

جو گھن کی طرح بدن کو اندر ہی اندر کھا جاتا ہے
(۴) اپنے دوستوں کو برائیوں سے میل سے پاک کرتا کہ تمہیں نیکیوں پر زیادہ ہو۔
(۵) جو شخص [illegible] وہ اپنی دوستی پر ظلم کرتا ہے
(۶) اپنے ماموں اور پیشواؤں کی اطاعت کو کیوں کر [illegible] گناہ [illegible] سے سفارشی ہوں گے

مولودِ حرم

از عالیجناب عمدۃ الواعظین ڈاکٹر سید طاہر حسن صاحب شمسی لکھنوی

نسلِ آدم کی بنا کا سِرّ مضمر دیکھئے ؏ آدمی دیکھے ہیں لاکھوں آدمی گر دیکھئے

زمانہ کی قسمت سے تیرہویں رجب جمعہ کے دن اُفقِ کعبہ سے اُس قمرِ امامت کا طلوع ہوا جو پیکرِ عالم کے جسمِ مردہ میں روح ۔ تنِ اسلام میں توانائی ۔ کعبہ کی زیبائی خدا کی قدرتوں کا مجموعہ ۔ رسولؐ کی امیدوں کا خلاصہ کائنات کے لئے ہدایت کا چمکتا ہوا چراغ ابوطالبؑ کی آنکھوں کا نور فاطمہؑ بنت اسد کے دل کا سرور عارفان کے لئے مشعلِ نور سالکانِ راہِ الٰہی کے لئے مسلکِ زہد و ورع متقین کے لئے منزلِ اتقا مصدرِ شجاعت و سخاوت سیاستِ الٰہیہ کا علمبردار خالق ہو کا مالک خدا نہو کر خدائی کے مظہرِ ذاتِ خداوندی بنا۔ یقیناً تھی مسلمانوں کی کہ انھوں نے ایسا پایا ۔ کسی نے بہک کر بندے کو خدا بنایا اور کوئی حد سے جلکر خاک بنا ۔ لگا بیٹھا تو کیا بگاڑا علیؑ کو بگاڑا ولی بنایا بڑھایا تو خدا بنا بیٹھا لیکن اسکا نہ ادھر کچھ بگڑا نہ ادھر کچھ گیا وہ جو تھا وہی رہا نہ بگڑے نبی نہ بنائے نبی ۔ ۔ ۔ سکاں کے گھر میں گھر والا آیا ۔ ۔ ابراہیم کی دعا قبول ہوئی ۔ اسمٰعیل کے چمن میں بہارِ نو آئی ۔ وہ گل سرسبد کھلا جس نے عالم ۔ ۔ کے رہنے والوں تک کے مشامِ جان کو جنت کی خوشبو سے معطر کر دیا ۔ ملائکہ کا حامی ۔ جبرئیل کا استاد اوصیا کا سرتاج اولیاؤں کا اولیا ، انبیاؤں کا ۔ ۔ ۔ خدا کے گھر کی جان ایمان کا نور اسلام کی شان ہیم کا ۔ ۔ ۔ قوت ۔ بازوئے فاطمہؑ کا کفو حسنینؑ کا پدر اور خدا کا وہ بندہ جس کو بنا کر قلمِ قدرت خود ناز کرتا تھا ۔ ۔ سطوتِ حق نے گھر میں آیا کہ اظہارِ حق ہو جائے تین روز تک غائب کا مہمان رہا ۔ ۔ ۔ پریشان ۔ حضرت عباس سے پوچھ لیجئے قسم کھا کر کہدیں گے کہ فاطمہ بنت اسد ۔ ۔ ۔ باب اجابت سے یوں ٹکرائی کہ دیوار کعبہ نے آغوش پھیلا دی معلوم ہوتا تھا دیرینہ تمنا تھی ۔ کعبہ نے اپنی گود پھیلا دی کہ میری قسمت جاگے میری گود میں خانہ زادِ حق آئے فاطمہؑ نے اپنی گود پھیلا دی کہ جس گود میں نبوت کی پرورش کرا چکا ہے اسی گود میں امامت کو بھی گود دیجئے ۔ رسولؐ کو خبر ہوئی تو آغوشِ تمنا پھیلائے چلے خدا کے گھر سے بھائی کو پایا آنکھوں نے آنکھیں ملیں (اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی) کی حدیث زبان پر آئی مسکرا کے کہا کہ دونو ایک ہی نور کے دو ٹکڑے ہیں تم وہاں تھے ہم یہاں تھے آنے میں دیر کی ۔ خیر خدا کے گھر میں ان کو پایا ۔ انھوں نے بھی مسکرا کے جواب دیا ۔ آپ کا بھی خدمت گار اور دینِ خدا کا بھی حامی ذرا بڑھنے تو دیجئے بازو کی مچھلیاں پکاریں خیبر کی چولیں ہلجائیں گی انگلیاں بولیں مرحب کے سر کی خبر نہیں رگوں نے کہا کہ غیض آیا تو طبقاتِ ارض ہلجائیں گے خون کی روانی گویا ہوئی جبرئیل کے پر بھی سلامت نہ رہینگے صبر و رضا نے کہا پھر بھی کہتے ہیں رسی بند عدالبر ۔ ۔ خدا جانے چشمِ تعاون میں کیا کیا ہو گیا جب اسی ۔ ۔ دونوں کو بتایا تھا اور جنگ ۔ ۔ قصہ ایک نکتہ میں ختم ہو گئے ۔ دریائے محبت میں طغیانی آئی کلیجہ سے لگایا سینہ میں لے لیا پہونچی آنکھوں سے مس کیا (نورٌ علیٰ نور) نور بڑھا منہ سے منہ ملا کوثر کے دو چشمے مل گئے زبان منہ میں دی وحی نے کروٹ لی ۔ خدایا تیری قدرت وحی اُترے رسولؐ پر سنا یہ دیں یہ دیکھنے والے دیکھیں وہ عرش پہ یہ فرش پر ۔ یہ کہیں اور وہ تصدیق کریں نور نور سے الگ نہیں ہو سکتا سائنس گواہی دیگی کہ جب دو نور ایک قسم کے ملتے ہیں تو وسعت ایک ہو جاتا ہے ۔ منہ میں زبان کیا دی یوں کہیے کہ زبان دیدی اب بھلا رسولؐ زبان دے کے پلٹیں گے اور انہوں نے زبان لی تو اب یہ بھی اسکی لاج رکھیں گے ۔ اگر رسولؐ چلیں گے تو کمسن سہی مگر حرم کی کنجیاں دامن میں بھر کے ساتھ رہیں گے کسی کی کیا مجال جو رسولؐ کو تکلیف پہونچائے ۔ ہجرت کی رات آئے وہ دیکھنا کس طرح تلواروں کے سائے میں سوتے ہیں احد کا میدان ہوگا اور کفر کا مقابلہ ہوگا ممکن نہیں جو چہرہ پر شکن آ جائے ۔ بدر میں تیور دیکھنا خندق میں رفتار ملاحظہ کرنا خیبر میں جبین کی شکن پر نظر رہے ۔ مسجد میں عبادت دیکھنا گلیوں میں سخاوت پہاڑوں پر خوفِ خدا کا منظر گھر میں صبر و رضا کی منزل میدان میں شجاعت دنیا کی ہر ایک چیز پر انکا قبضہ ہوگا ۔ اسلام ۔ قدرت نے تیرے دامن کو ایک ایسے گوہر سے بھرا جس کا مثل و نظیر نہیں ۔ گھبرا کے نہ کہنا کہ صفات میں رسولؐ سے بڑھ گیا ۔ سمجھ لیجئے کہ جس کا وصی ایسا ہو اس کے نبیؐ کی کیا شان ہوگی علم ۔ وہ ملا کہ باب مدینۂ علم بن گئے ۔ قرآن اُترا رسولؐ پر قبضہ انکا رہا ۔ ایک رکاب سے دوسری رکاب تک قدم آئے قرآن ختم ہو جائے ۔ تفسیر سننا ہو تو ابن عباس سے شہادت لیکے دیکھو ۔ بتا دیں گے کفار اور ان کا کفر ایک طرف کر کے دنیائے اسلام سے ایک ذاتِ علیؑ کو کو لیکر تو لو پلہ جھک جاویگا دین کا سارے عالم کی عبادت ایک طرف ان کی ایک ہلکی سی ضربت ایک طرف ۔ عبادت ان پر ناز کرے گی یہ عبادت پر نازاں نہیں ہونگے صبر و رضا دیکھنا ہو تو گھر میں جاکے دیکھو سوائے ایک اونٹ کی کھال کے گھر خالی ملے گا بچے بھوکے ہوں زوجہ کا ہاتھ چکی پیستے پیستے لہولہان ہو جائے دنیا کی ساری دولتیں ان کے سامنے ڈھیر کر دی جاویں (کوہ ابو قبیس) سونے کا بنا دیا جائے لیکن رضائے الٰہی کے سامنے ان

منقبت امیر مومنان لنگرِ زمین و آسمان

الست کو دن بنا کے چھوڑا وہ مہر قدرت نما علیؑ ہے
ہوا ہے مولود حق کے گھر میں عجب تلاطم ہے بحر و بر میں
حدیث لولا علیؑ کے قربان لَمَا خَلَقْتُکَ تو اوسکی ہے جا
خدا کی شاہی ریاست اوسکی خدا کا ملک اوسکی حکومت اوسکی
شہادت اوسکی تھی امر فیصل رسالت اوسکے ریاض کا پھل
حق اوسکو کہنا برا نہیں ہے خطا نہیں ہے خطا نہیں ہے
شریعت اوسکی طریقت اوسکی عبادت اوسکی ریاضت اوسکی
ہے اوسکے کلمہ کا فیض جاری عبادت اوسکی دلیل باری
کمال بھی لازوال اوسکا جمال بھی بے مثال اوسکا
الست کے محکمہ کا حاکم وہ روزِ میثاق کا معلم
صفات رب جمع اوس میں سارے خدا کوئی اوسکو کیوں پکارے
ہے دل کو اصرار کہدے دا اور یہ کیا کروں قفل ہے زبان پر
کہیں ہے نادِ علیؑ کا چرچا کسی جگہ لافتا کا غوغا
رسولؐ مثل بشر عجب ہے کوئی بشر مثل اوسکے کب ہے
اگر مگر کا سوال کیا ہے خدا خدا ہے خیال کیا ہے
علیؑ کی باتیں نبیؐ ہی جانے نبیؐ کی باتیں علیؑ ہی جانے
بتوں کو سجدا کرا کے چھوٹا نبیؐ کا کلمہ پڑھا کے چھوڑا
خدا کوئی اوسکو کہہ رہا ہے تعب کوئی دل پہ سہہ رہا ہے
جو مجھ کو ہے لطف زیست حاصل خدا کو ہے اسکا علم فاضل
نبیؐ کی تصویر مرے دل میں زبانپہ اثرات یا علیؑ ہے

از تصنیف مولوی میر محمد حسین صاحب فاضل

خطابِ کُن کا علیؑ منادی علیؑ منادی ندا علیؑ ہے
مزا ہوا اوسوقت ہوم ہو جب کہ نام بھی طفل کا علیؑ ہے
یہ انتہائے علیؑ کے صدقے پیمبری کی بنا علیؑ ہے
نبیؐ کی اُمت پہ تاجدارِ امارتِ مطلقہ علیؑ ہے
گواہی کبریا کے قرباں پر اوسکا بھی تکملا علیؑ ہے
علیؑ حقیقت سے حق کی واقف خدا کو ہے علم کیا علیؑ ہے
خدا کا نفس اور نفسِ مطلب رسولؐ کا مدعا علیؑ ہے
وہ امرِ کُن کا مرادوں والا یکون کا مدعا علیؑ ہے
کمال امر نبیؐ میں کامل جمال وجہِ خدا علیؑ ہے
مدرسِ مکتبِ حقیقت دلیل قالو بلیٰ علیؑ ہے
رسولؐ کہکر ہو کون ملزم رسولؐ سرتاپا علیؑ ہے
رضائے خالق ہے امر دیگر یہاں تو خود نا رضا علیؑ ہے
خدا کے عقدوں کا حل واحد نبیؐ کا دستِ دعا علیؑ ہے
نبیؐ شہ لافتا کا ثانی مثال خیرالوریٰ علیؑ ہے
جو طور پر برق بنکے چمکا میرا محمدؐ میرا علیؑ ہے
علیؑ سے پوچھو کہ کیا نبیؐ ہے نبیؐ سے پوچھو کہ کیا علیؑ ہے
مدارِ دینِ خدا علیؑ ہے معینِ خیرالوریٰ علیؑ ہے
مگر ہمیں تو ہے اسپہ نازش کہ ہائے کس شان کا علیؑ ہے

چیزوں کی قدر پر پشہ برابر بھی نہوگی۔ عبادت الٰہی کا خضوع و خشوع دیکھنا ہو تو پیر سے تیر نکال کے سر پہ تلوار چلا کے دیکھ لو کیا ممکن جو تیر نکالتے خدا کے گھر پہ تنکے خدا کے نام پہ بھیک مانگ کے دیکھو خاتم سلیمان ملیگی سخاوت دیکھنا ہو تو یوں دیکھو کہ بھوک ہو روزہ ہو مسکین بن کے فقیر بن کے یتیم بن کے آؤ کھانا تم کھاؤ یہ پانی سے روزہ افطار کرینگے گمر دل خوش ہوگا راہ خدا میں قدم پیچھے نہ ہٹیں گے غریبوں کی دستگیری دیکھنا ہو تو یوں دیکھو کہ کاندھے پر پانی کی مشک لیکر گھر پہونچا دیں گے غلہ اٹھا کر پشتہ پر لادکر گھر پر لائینگے بیٹھ کر بچوں کو بہلائینگے تنور روشن کریں گے مسجد رسولؐ میں بیٹھ کر ضرورت کے وقت نعلین رسولؐ ٹانکیں گے مسند قضا پر دیکھو باز و کبوتر ساتھ چلیں گے شیر و بکری ایک گھاٹ پر دکھائی دیں گے مسائل دقیقہ کا حل چشم زدن میں ہوگا سننے والے انگشت بدنداں نظر آویں۔ زمین کی پوچھو اس طرح بتادیں گے کہ جیسے اپنی ہی بنائی ہوئی ہے۔ آسمان کی پوچھو اس طرح ستادیں گے کہ ہزاروں برس سے اپنے ہی زیر نگین ہے۔ دلیل و حجت وحل و طریر سب انکی چوکھٹ کی جبہ سائی پر نازاں۔ ستارے دروازہ کا سجدہ کرکے پلٹ جاویں ملاء اعلیٰ گھر کی خدمت پر فخر جانیں گے کوئی آنکے جھولا جھلا ئیگا کوئی چکی پیسے گا کوئی تسبیح و تہلیل کرے گا کوئی تحفہ اس در پر درزی بنکر آئیگا۔ کوئی فقیر بنکر صدا لگا ئیگا کوئی یتیم بنکر ہاتھ پھیلا ئیگا کوئی مسکین بنکر دامن پھیلا ئیگا جو آئیگا اس در سے خالی نہ جائیگا اپنی قسمت کے موافق مراد جائیگا کیا کہنا اے خدا کے علیؑ ایک تو ہی تو تھا جس نے اس عالم دو عالمیان کے مردہ دلوں میں زندگی کا صور پھونکا مرنے والوں کو مرنا سکھایا زندہ دلوں کو زندگی کا سبق پڑھایا گرنے کو سنبھالنا تو صرف ایک تیرے نام کا کام ہے تو ہی وہ تھا جو مردوں کو جلا دیتا تھا تیری ایک ٹھوکر سے مٹی سونا بنجاتی تھی مرنے ہنستے ہوئے اٹھتے تھے۔ مرنے والے تیرے ہاتھ سے مرنا پسند کرتے تھے بہادر تیرے ہاتھ سے قتل ہونا فخر جانتے تھے میدان رزم میں وہ تیزی برق آسا ذو الفقار سے جب نمو تھا ترشح ہوتا تو فرشتہ صدائے الامان پکارتے تھے اور جبریلؑ مابین ارض و سما (لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار) کا قصیدہ پڑھتے تھے۔ خیبر میں تیرا ہی قدم دوش ہوا پر تھے۔ کعبہ میں تو ہی تھا جو مہر نبوت کی زینت بنا ہوا حضرت اسمٰعیلؑ کی دعا کو مقبول کرا رہا تھا تیرے ہی رعب سے بتان کعبہ سرنگوں ہو ہوکر گر رہے تھے آسمان سے پوچھو کہ کس نے تم کو شیر سے بچایا تھا نصیری سے قسم لیلو کہ تمکو کس نے جلایا تھا۔ آدم آئیں اہی ہا کر کس نے مشکل کشائی کی۔ نوحؑ بتائیں کہ کوہ جودی پر کون آیا موسیٰ بتائیں کہ لن ترانی سنکر کس کا جلوہ دیکھا عیسیٰؑ بولیں کہ کس نے مدد کی تھی رسولؐ سے قسم لیلو کہ تبوک میں کس کو پکارا۔ پوچھو یا رسول اللہ صلعم تو تیس میل کے فاصلہ پر ہیں کس کو آپ صدا دے رہے ہیں۔ ابھی تو کوئی آواز پہنچانے والا آلہ بھی نہیں ایجاد ہوا ہے۔ توبہ کیجئے تو یہ ان کو آلہ کی کیا ضرورت جو فرش زمین پر لیٹ کر آسمان کی حالت دیکھے طبقات ارض کا حساب کرے دنیا کے ذرہ ذرہ سے واقف ہو۔ جس کے آگے ملائکہ سر تسلیم خم کریں۔ جس کا سینہ نزول قرآن کی منزل قرار پائے امین ایسا کہ رسول اس پر بھروسہ کرکے شہر چھوڑ دیں دین کا مختار بنادیں حافظ شریعت اس کے سوا کون بنیگا مسند رسولؐ کی زینت اس کے سوا کون ہو سکتا تھا۔ کون ہے کہ رسولؐ کی جگہ پر بیٹھ سکے کہ (سلونی قبل ان تفقدونی) وہ کون ہے جو دعویٰ کرسکے کہ جب میں مسند قضا پر ہوں تو اہل توریت کو توریت سے اہل زبور کو زبور سے اہل انجیل کو انجیل سے اہل قرآن کو قرآن سے تسکین دونگا۔ اے مبارک خدا کے گھر میں آنیوالے تو ہی تو تھا جو آسمانی کتب کا جاننے والا زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ کا پہچاننے والا زمین تیرے ہی حکم سے ٹھیری ہوئی ہے۔ آفتاب کی کیا مجال کہ بغیر تیری نماز کی سند لئے لحہ مغرب کا رخ کرے ماہتاب کی کیا ہستی کہ ایک اشارہ سے ٹکڑے نہ ہو جائے ستارہ کی مجال جو قنبر کے حکم سے سرتابی کرے اے اسلام کی روح۔ اے ایمان کی جان۔ اے فرقان مجسم اے قرآن ناطق تو ہی تو ایک مسلمانوں کا آسرا ہے سارے ایمان والے تو تیرا ہی سہارا لئے ہوئے اگر حوض کوثر پر تو نظریں بدلدے تو قیامت کی تشنگی سے کلیجے جل جائیں گے اگر پل صراط پر تیرا دامن چھوٹ گیا تو رستہ ہی میں کٹ جائیں گے موقف میزان میں اگر تو نے ہاتھ نہ رکھا تو ہم کس پلہ پر پہونچ جائیں گے میدان حشر و نشر میں اگر تو نے مدد نہ کی تو عقبیٰ خراب ہو جاویگی درجنت تیرا نام لیکے جاویں گے۔ اگر تیرا دامن چھٹا تو دنیا بھی گئی آخرت بھی مٹی اے خدا کے گھر کے پاک مولود اپنے چاہنے والوں کی مدد کرنا تیرا ہر چاہنے والا موت کی تمنا کرتا ہے جب سے سن لیا ہے کہ وقت نزع صورت دکھائیگا قبر میں سرہانے ہوگا عالم برزخ میں ہم تیرے ساتھ ہوں گے رسولؐ کے سامنے تیری ہی سفارش سے پہونچیں گے۔ بارگاہ احدیت میں تیرے ہی محبت کا ٹکٹ لیکر داخل ہوسکیں گے۔ اے جان نبیؐ اے روح نبیؐ۔ اے دست نبیؐ وہ کیا مبارک وقت ہوگا جب دوست شاد دشمن ناشاد تجھ سے محبت کرنے والا مسرور تیرا عدو مقہور نظر آویگا تیری محبت گناہوں کو کھا جاویگی تیرے ہی دشمنی سونے کو مٹی بنادیگی ہیرے کو راکھ کر دیگی۔ اے مسجد کوفہ میں طاعت الٰہی میں تلوار کھانیوالے ہم تمام مسلمان تیرے ہی دامن کا سہارا لیکر اس دنیا سے اٹھیں گے۔ اے امیر المومنینؑ ہم آپ ہی کی محبت میں سوتے اور جاگتے جیتے اور مرتے ہیں خدا کرے کہ آپ کا دامن ہو اور ہمارے ہاتھ ہوں فخر کے ساتھ ہم غلام علی بنکر میدان محشر میں داخل ہوں۔

ڈاکٹر شمسی

منقبت - از تصنیف میر محمد حسین خاں فاضل قاسمی صاحب

خوش ہوگئی طبیعت تسکین دل نے پائی ۔۔۔ آواز یا علیؑ کی یارب کدھر سے آئی
اس جا تیری حکومت اوس جا ہے بادشاہی ۔۔۔ وہم و خیال کی بھی جس جا نہیں رسائی
یوں خانۂ خدا میں تیری سواری آئی ۔۔۔ اک ہاتھ میں ولایت اک ہاتھ میں خدائی
تو معدن نبوت تو اصل رسالت ۔۔۔ تو بانئ امامت تو مالک خدائی
اک برق طور چمکی اب اوس کو آپ سمجھے ۔۔۔ تھی کب کی ابن عمراں یہ طور آشنائی
مداح تیرا رب بھی پیغمبر عرب بھی ۔۔۔ مدحت کا تیری دعویٰ ہے عین خود ستائی
کعبہ ہے تیرا مولد تیرا نجف میں مرقد ۔۔۔ اک بہر سجدہ موزوں اک بہر جبہ سائی
تھا عرش اور نبیؐ تھے پردہ کی بات کیا تھی ۔۔۔ تھی تیری خود نمائی معراج حق نمائی
کیا خوف حشر جب ہیں معصوم ساتھ آئے ۔۔۔ ڈنکے کی چوٹ کیجے دعوا ئی بےخطائی
محبوب بھی ولی بھی داماد بھی وصی بھی ۔۔۔ یارب دیا تھا تو نے احمدؐ کو کیسا بھائی
تو اجرت رسالت سرمایہ دار وحدت ۔۔۔ اللہ کا خزانہ احمدؐ کی تو کمائی
دیکھا علیؑ کو دیکھا کنز خفی کو دیکھا ۔۔۔ پایا علیؑ کو پایا دولت نبیؐ کی پائی
لیکر چلے ہیں احمدؐ اک خلعت وصایت ۔۔۔ داماد کو ہے دینی کعبہ میں رونمائی
تو مبتدائے ایماں تو منتہائے عرفاں ۔۔۔ احمدؐ کی تو ریاست خالق کی پادشاہی
شکر اور بے شکایت سیری ہو دل کو کیونکر ۔۔۔ جھلکی سی بھی دکھائی تو دور سے دکھائی
کیا شئے ہے سنگ اسود اس سنگ در کے آگے ۔۔۔ کعبہ میں لاکھ سجدے یہاں ایک جبہ سائی

سوز غم جہنم دوزخ سے کچھ نہ تھا کم
دل اونکو دیکھے فاضل وہ کیا لگی بجھائی

قلب حیدر آباد دکن

[illegible] انسان کا خیال
[illegible] سے بھی کسی عظیم پہلے اور کائنات
حیات و [illegible] کی قدرت کے کرشمے
ہیں سبحانہ و [illegible] شانہٗ ۔
[illegible] بیان ایک مختصر حاشیہ ہے
من یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
کا مذہب عالم نے حکمت و سائنس کی
شدت سے زیادہ روک ٹوک کی غیر برہمن
کو وید مقدس سننے پر کانوں میں گرم
سیسہ ڈالنے کی سزا بھگتنی ہوتی عیسائی
مذہب نے یورپ میں صدیوں حکما و علما
کے خون کی ہولی کھیلی اسلام ہی وہ مذہب
تھا جس نے حکمت کے تمام شعبوں کی تحصیل
کو خیر کثیر قرار دے کر عام دعوت دی اور
رسولِ برحق نے خود کو شہر حکمت اور علی ابن
ابی طالبؑ کو دروازہ شہر حکمت قرار دے
کر صاف واضح کر دیا کہ ان کی تعلیمات
حکیمانہ فلسفیات ہیں وہم و تخیل و شاعری
نہیں ہے پھر کبھی تم نے یہ جانچنے کی فکر کی
کہ اسلام کی تعلیم حکیمانہ ہے بھی یا نہیں۔
قرآن مجید کے سیکڑوں مقامات پر کائنات
سے خدا کی ہستی اور اس کی قدرت پر استدلال
کیا گیا ہے اور جا بجا ہدایت کی ہے کہ وہ
مظاہر قدرت کا غور و مطالعہ کر کے خدا کی
عظمت و جلالت کو سمجھیں خدا نے موجودات
قدرت کے علم یعنی سائنس کے حاصل کرنے
کی جا بجا قرآن میں تاکید کی ہے اس مقام
پر صرف ایک آیت سیکڑوں میں سے یہ
ہے سنریہم آیاتنا فی الآفاق و
فی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق،،
وہ لوگ ہماری قدرت نمائیوں کو آفاق
میں اپنے نفوس میں دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں کہ
ذات خدا برحق ہے تفصیل سے نظر ڈالو
تو معلوم ہو کہ یہ مختصر جملہ کل سائنس کے ہر
شعبہ پر حاوی ہے حفظان صحت علم الہیئت
فرائض والدین [illegible] ناس غرضکہ عقلی انسانی
مذہبی تمدنی معاشرتی تمام انسانی مشاغل جتنا
دخل اور تمام ضروریات پر مشتمل ہے اور تمام
علوم معلومہ و غیر معلومہ اسی آیت کی روشنی
میں غور و فکر سے معلوم ہو سکتے ہیں مگر صحیح
جاننا چاہئے اسلام کی ہمہ گیری کا یہی راز
ہے اس لئے حقائق موجودات پر جس فراخ
دلی سے غور کی اجازت دی ہے بلکہ تاکید
کی ہے وہ بہت سے مذہبوں میں نہیں ہے خود

ہو مبارک جانشین مصطفیٰ پیدا ہوا
بت کدہ کعبہ بنا قبلہ نما پیدا ہوا

اسلام مجموعہ علوم بنا کر قوم کے سامنے
پیش کیا گیا ہے اور [illegible] سلاطین نہیں
کو قرار دیا ہے جو حقیقتاً علوم
اور معلم کامل ہر علم کے ہیں اور محض
اس وجہ سے وہ قابل عزت و احترام
ہیں نہ کہ کثرت فتوحات و ملک گیری و
سرمایہ داری کی وجہ سے ہربرٹ
سپنسر کے بقول حقیقی معلم سائنس کا وہی
ہے جو ادنیٰ حقیقتوں سے اعلیٰ ترین
حقیقتوں کا سراغ لگاتا ہے جناب امیرؑ
کے خطبات کلمات کو نہج البلاغہ میں
پڑھو۔ چیونٹی، مور، شہد کی مکھی، ٹڈی
پرندے۔ انڈا، اونٹوں کی منگیاں، پیروں
کے نشان۔ چاند سورج، ہوا اور
فضا وغیرہ سے آئمہ معصومینؑ نے
قدرت الٰہی کے اسرار سربستہ کو کس
طرح واضح کیا۔ وہ کونسا علم ہے جس کا
ذخیرہ ان معلمان علم الٰہی کی تعلیم میں
موجود نہیں ہے ہماری کتاب فلسفۃ الاسلام
کی اٹھارہ جلدیں اٹھارہ علوم فلسفہ
پر موجود ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم
ہوگا۔ حقیقی عالم سائنس کے ہمارے
بارہ امام تھے لیکن مذہب سے بے
اعتنائی کرنے والے خدا اور رسول سے
بے نیاز کب آشنا دل و دماغ اور وقت
رکھتے ہیں جو علوم آئمہ پر غور کریں اور
مذہب کے بارے میں اپنے مقتدا و
پیشوا سپنسر کے چیلے یہ تو مان لیتے ہیں
کہ گرنڈل [illegible] مشہور برطانیہ کا سائنسدان
جیسے موت کی شعاع والا مشہور ہے
کہتے ہیں وہ ایک ایسا مصنوعی یا برقی
انسان تیار کر چکا ہے۔ جس سے بقدر
کافی طاقت والی شعاعیں تیار ہوں
گی جو بیس قدم کے فاصلہ پر انسان کو ہلاک
کر دیں گی۔ یا موٹر کار روک دیں گی۔
مشہور ہے خیالات سے یہ ممکن ہے کہ
برقی لہروں کے حملہ کا ایسا انتظام ہو جاوے
جو اڑتے ہوئے طیاروں کو فضا میں روک
لیں۔ اور موٹر کار اور اس کے اندر کے
انجنوں کو روک دیں یہ لہریں بجلی کی

رفتار کے ساتھ دوڑیں گی۔
چیڈ فیلڈ لیسٹر کالج کے لیکچرار نے
ایک مشین طیار کر لی ہے جس کی شعاعیں
تھوڑے فاصلے والے جاندار کو ہلاک
کر سکتی ہیں۔ اس کا دعویٰ ہے کہ تمام
جانداروں کی اعصابی حرکات برقی
ہوتی ہیں اور برقی لہروں سے ان کو روکا
جا سکتا ہے اس کی بنائی ہوئی مشین سے
مختلف طاقتوں کی لہریں اور شعاعیں
پیدا کی جا سکتی ہیں۔
لیکن یہ سائنس اس بات کے ماننے
کے واسطے تیار نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اس
تخریبی و ہلاکت آفریں ایجاد کے بجائے
تعمیری خدمات کرتے رہتے تھے یعنی بجائے
مارنے کے مردوں کو زندہ کرتے رہتے
تھے۔ یا حضرت رسولؐ اپنا قمیص حضرت
امیرؑ کو پہنا کر قبر یوسف بن کعب بھیجتے
ہیں اور وہ قبر سے زندہ ہو کر یہ کہتے نکلتے
ہیں میں یوسف بن کعب صاحب اخدود
ہوں تین سو سال پیشتر میں مرا تھا۔
حالانکہ دنیا کا کوئی سائنس یہ دعوےٰ
نہیں کر سکتا نہ مشہور زمانہ چیڈ فیلڈ مکہ
موت کی شعاعوں کے وہ خالق ہیں جو
کچھ ان کا دعویٰ ہو سکتا ہے صرف اتنا کہ
ان شعاعوں کو جو قدرت کی پیدا کردہ
ہیں انہوں نے دریافت کر لیا۔ اور اس کے
طریقہ استعمال کا ان کو علم ہوا۔ اس تجربے
سے سائنسدانوں کو ایمان لانا چاہئیے کہ
خلاق عالم کی پیدا کردہ ایسی شعاعیں
موجود ہیں اور جتنی قوت دار شعاعیں
ان سائنسدانوں کو دریافت ہوئی
ہیں ان میں سے ہزار گنا زائد طاقت
کی شعاعیں موجود ہو سکتی ہیں ان تخریبی
شعاعوں کے ساتھ تعمیری [illegible] شعاعیں
بھی خلاق عالم کی پیدا کردہ موجود ہیں،
جن کو زندگی کی شعاعیں کہنا چاہیئے جن
سے نباتات کی نشو و نما ہوتی ہے حیوانات
بری و بحری کی زندگی ہوتی ہے مرجان [illegible]
کو خود خالق کسی کو بتا دے اور طریقہ [illegible]
کا سمجھا دے اور مدرسہ الہیات کا پڑھا

لکھا طالب علم ان شعاعوں سے خدمت لے کر پبلک
کو دکھا دے تو انکار کی کیا وجہ ہو سکتی ہے
جب سائنس نے ایسی شعاعوں کے وجود کا خواب
نہ دیکھا ہوگا اس وقت ان شعاعوں سے عملی کام لیا جاوے
اور تیرہ صدی بعد سائنس اس وجود کا
اقرار کرنے پر مجبور ہو تو بیشک وہ معلم سائنس
سچا اور عالم بحقائق اشیاء تھا۔ زندگی
کی برقی شعاعوں سے کبھی مردے زندہ
کرتا اور کبھی مردوں سے باتیں کرتا ہے
سام بن نوح ام فروہ [illegible] کرین
حنظلہ اور جلندی کو زندہ کرتے ہیں
کبھی مردوں سے باتیں کرتے ہیں مدائن
میں کھوپری سے باتیں کیں وصی جناب
موسیٰؑ سے شمعون وصی جناب عیسیٰؑ سے
جناب سلیمان نبی سے جناب صالح نبی
سے جناب سلمان فارسی سے۔
اسی طرح موت کی شعاعوں سے زمین
کے زلزلوں کو روکنے والے کے نزدیک
موٹر کے انجن اور فضا میں اڑتے ہوئے
طیارے کو روک لینا کیا دشوار ہے
چونکہ مذہبی سائنس تعمیر کے واسطے ہے نہ
تخریب کے لئے اس لئے موت کی شعاعوں
سے دشمن کیا جانوروں تک کو نہیں مارا
اسلئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ حضرات موت کی
شعاعوں سے بے خبر تھے۔ اگرچہ خود ان
شعاعوں کا استعمال نہیں کیا لیکن خبر
شہادت امام حسینؑ اصحاب کو سنا کر
اشعث بن قیس کو بتایا کہ تیرے مرتے
وقت آگ تجھ کو گھیرے گی اور عزیز و اقارب
تجھ کو تکتے رہیں گے اور وہ آگ تجھ کو نگل
لے گی۔ چنانچہ اشعث کو مرتے وقت
اسی کا سامنا ہوا۔
والحمد للہ۔ سائنسدانو ان تمام
عمر کے تھوڑے وقت کو الٰہی نشانیوں
کی جانچ میں بھی صرف کرو اور غور کرو کہ
تمہارے پیشوا اسپنسر نے ابھی تم کو
خدائی باتوں میں غور و فکر کا
مشورہ دے رہا ہے ہمارا دعویٰ
ہے کہ تعلیمات آئمہ پر ٹھنڈے
دل سے جس قدر غور کرو گے تمہارے
قیاسی سائنس حقیقی سائنس کا [illegible]
بنتی جائے گی۔ والسلام
علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

ماخوذ از شیعہ

از جناب حیدر آبادی

ملفوظات ۔ لسان اللہ

از جناب عمدۃ الملتہ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ المجتہد العصر سرپرست دائرۃ الاشاعت

نطق علوی کی سرتھلک عمارتیں بیانگ دہل دعوت دے رہی ہیں کہ طالبان علم و ادب شوق سے بڑھیں کی حفاظت میں آئیں اور کامیاب ہوں دریائے فصاحت و بلاغت علویہ کی متلاطم موجیں سلاست اور لطافت کے ترنم آفریں نغموں کے ساتھ تشنگان بیان و تکلم کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں کہ رموز و حکمت کے فیاض چشمے ہمارے دامنوں سے جاری ہو گئے ہیں الفاظ و معنی کے عظیم الشان اور آسمان وقار پہاڑ کی چوٹیاں ہم کو ابھر کر بلبل ہزار داستان باغ توحید و تقدس کے پر مغز و پند آمیز راگ کو سن رہی ہیں علی مرتضیٰ کی ہم پایہ فلک الافلاک نہ ہیں بلکہ کلام پر جبہ سائی اور ناصیہ فرسائی کے جذبات چھپائے نہیں چھپتے اور تڑپ تڑپ کر اس امر کا ثبوت دے رہے ہیں کہ اس مالک علوم و فنون کے خطبات و نصیحت کے ایسے گران قیمت بیش بہا در رو لعل کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہیں جو بظاہر ذرے ہیں مگر اپنی ضو پاشی و نور بصیرت افروز تابشی اپنی چمک دمک کے اعتبار سے ستاروں سے کہیں بڑھ کر بلکہ مہتاب و آفتاب سے کہیں بہتر ہیں اور خطیب منبر سلونی نہج البلاغۃ کی سیر کرنے والوں کو آج بھی اسی طرح گہر ریز نظر آ رہا ہے جس طرح وہ اس روز تھا جب اس منبر کے اعزاز حقیقی میں آیا اور خطب فصاحت و بلاغت واقعاً مسرور شاد اکثر نیت تذکرہ فضائل اور بیان معجزات یعنی ایسے مضامین کی طرف چل رہی ہے جن سے قلب و دماغ میں وجد و نشاط کی لہر دوڑ جائے گو وہ عملی ہی ہو لیکن اس قدر عام ہوا کہ اصلاحی مضامین ہوائے و مصالح تعلیمات اہل بیت، تزکیہ نفس اور اخلاق و پرہیزگاری کی ترغیب دینے والے اسرار محمد و آل محمد پردہ خفا میں آ کر رہ گئے یہ مطلب نہیں کہ ان حضرات کے فضائل

و معجزات ان فوائد سے خالی ہیں نہیں بلکہ ان کے اخلاقی و اصلاحی پہلو کو روشن نہ کرنا اور وعظ و نصیحت کے پیرو ازہیں نہ بیان کرنا مقرر اور مضمون نگار کی کوتاہی ہے اگر فضائل و معجزات کو اس عنوان سے بیان کیا جائے تو انہی مواعظ و نصائح اہل بیت کے دریا بہتے نظر آئیں۔ لیکن میری نگاہ اس وقت آپ کے چیدہ اقوال و حکیمانہ مقالات ہیں جن کا ترجمہ ندرِ شیعہ ہے ناظرین غور فرمائیں کہ جب واعظ منبر سلونی اور حکیم الاسلام اس خشک موضوع میں رطب اللسان

غور و دیکھا جو شخص کوئی برا کام کرے کسی طرح اپنے نفس پر ظلم کرے اس کے بعد خدا سے استغفار کرے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا اور شکر کی نسبت ارشاد فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہارا تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا اور توبہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما۔ خدا کی بارگاہ میں بس توبہ تو صرف انہی لوگوں کی مقبول ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں اور جلدی سے توبہ کر لیں تو البتہ خدا بھی ایسے لوگوں کی دعا قبول کر لیتا ہے اور خدا تو بڑا جاننے والا اور حکیم ہے

(۲) ایک شخص نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وعظ و نصیحت فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو بغیر عمل

[illegible] ہو جاتے ہیں اور جب [illegible] آ جاتے ہیں تو [illegible] ہیں جب [illegible] فراغت [illegible] ہوتے ہیں تو اپنے اوپر [illegible] کرنے لگتے ہیں اور جب [illegible] ہو جاتے ہیں تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ جب ان پر کوئی مصیبت و بلا آتی ہے تو مضطر ہو کر دعا کرنے لگتے ہیں اور جب خوشی عیش و فراغت آتی ہے تو وہ گے ہیں اکڑ کر روگردانی کر بیٹھتے ہیں دنیا کے ظنی فوائد کے متعلق نفس ان پر غالب آ جاتا ہے اور آخرت کے یقینی فائدے کے بارے میں وہ نفس پر غالب نہیں آ سکتے دوسرے کے متعلق تو اس کے چھوٹے سے گناہ سے بھی بہت ڈرتے ہیں اور اپنے لئے اپنے عمل سے زیادہ ثواب کے امیدوار ہیں اگر تونگر ہو جاتے ہیں تو آپ سے باہر اور مدہوش و مفتون ہو جاتے ہیں اور اگر جو فقر و فاقہ میں ہوتے ہیں تو ہاتھ پر ہاتھ رکھ پست ہو بیٹھتے ہیں جب عمل کرتے ہیں تو کوتاہی کرتے ہیں اور جب سوال کرتے ہیں تو خوب کرتے ہیں اگر شہوت و خواہش عارض ہوتی ہے تو گناہ جلدی سے کر گزرتے ہیں اور توبہ کے متعلق کہتے جاتے ہیں کہ عنقریب کر لیں گے اگر ان پر مصیبت و بلا نازل ہوتی ہے تو شرط دین و ملت یعنی فضیلت صبر سے محروم ہو جاتے ہیں عبرت کی باتیں کرتے ہیں لیکن خود عبرت حاصل نہیں کرتے دوسروں کو وعظ و نصیحت بہت کرتے ہیں مگر خود نصیحت حاصل نہیں کرتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہیں بس باتوں ہی باتوں پر نازاں ہے عمل بہت کم ہے دنیا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور آخرت کے معاملہ میں تساہل و تغافل کرتے ہیں راہ خدا میں خرچ کرنے کو تاوان اور گھاٹا سمجھتے ہیں اور بری جگہ خرچ کرنے کو جو واقعاً تاوان اور گھاٹا ہے فائدہ و غنیمت سمجھتے ہیں موت سے ڈرتے ہیں اور وقت نکل جانے سے پہلے اعمال حسنہ بجا نہیں لاتے۔ دوسرے کے اس گناہ کو زیادہ سمجھتے ہیں کہ جس کو خود اس سے زیادہ بجا لا کے بھی کم سمجھتے ہیں اور اپنی اس عبادت و طاعت کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں کہ جس کو دوسرا بجا لاتا ہے تو

جو مبارک جانشین مصطفےٰ پیدا ہوا

بت کدہ کعبہ بنا قبلہ نما پیدا ہوا

گر پڑے سجدے میں بت حق کا ولی پیدا ہوا

کا نپتا ہے باب خیبر ہلتی ہے گیتی کفر

مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا پیدا ہوا

سخت تھا مرحلہ زہرا کا گویا تو بھی

ہوتا ہے تو کیا کیا حقائق و دقائق انہیں کی زبان سے نکلتے ہیں اس کے کلمات دلنشین تر کر کے کس طرح انسان کے نفس کا تزکیہ کرتے اور اس کو میدان عمل میں لا کر باخدا انسان بناتے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) جس شخص کو چار باتوں کی توفیق ہو لی وہ چار چیزوں سے محروم نہ رہے گا جو دعا کرے گا۔ وہ اجابت دعا سے محروم نہ رہے گا۔ جو توبہ کرے گا وہ قبول توبہ سے محروم نہ رہے گا جو استغفار کرے گا وہ مغفرت سے محروم نہ رہے گا جو شکر کرے گا وہ افزونی نعمات سے محروم نہ رہے گا اور اس کی تصدیق قرآن مجید ہوتی ہے خداوند عالم دعا کے متعلق ارشاد فرماتا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا استغفار کے متعلق ارشاد فرماتا ہے ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ

نیک کے فلاح آخرت کی امید کرتے ہیں اور طول امل و تمنیات کے سبب توبہ میں تاخیر کرتے ہیں دنیا کے متعلق ان لوگوں کی سی باتیں کرتے ہیں جنہیں دنیا سے نفرت ہو اور ان لوگوں کے جیسے عمل کرتے ہیں جنہیں دنیا کی طرف رغبت ہو اگر دنیا ان کو ملتی ہے تو ان کا پیٹ نہیں بھرتا اور اگر نہیں ملتی تو قناعت نہیں کرتے جو کچھ انہیں ملا گیا اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس میں زیادتی کے طالب ہیں دوسروں کو برائی سے روکتے ہیں اور خود برائی سے باز نہیں رہتے دوسروں کو اس امر کا حکم دیتے ہیں کہ خود بجا نہیں لاتے نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں لیکن ان کے جیسے کام نہیں کرتے اور گنہگاروں سے عداوت رکھتے ہیں لیکن خود بھی گنہگار ہیں اپنے گناہوں کی زیادتی کے سبب موت کو برا سمجھتے ہیں اور گناہ

ہم سمجھتے ہیں وہ لوگ جو سرداروں کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں امراء و دوسرا کے ساتھ ہونسبت کا ان کو فقراء کے ساتھ ذکر خدا کرنے سے زیادہ محبوب ہے دوسروں پر ایسا حکم لگاتے ہیں جن سے اپنے نفس کو فائدہ پہنچے اور اپنے نفس پر کوئی ایسا حکم نہیں لگاتے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اور ان کو ہدایت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں یعنی دوسرے تو ان کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ خود خدا کی نافرمانی کرتے ہیں اپنا حق تو اوروں سے پورا مانگتے ہیں اور خود کسی کا پورا حق ادا نہیں کرتے دینوی اور غیر خدائی امور میں مخلوق سے ڈرتے ہیں اور مخلوق کیساتھ معاملت و سلوک میں اللہ سے نہیں ڈرتے۔

مواعظ و حکم امیر المومنین کا یہ جزو وزین جز ہے جس کی نسبت جامع و مولف نہج البلاغہ علامہ سید رضی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب میں آپ کے اس کلام کے سوا کچھ نہ ہوتا تو واعظ و نصیحت اور بصیرت و عبرت کے لئے بس یہی کافی تھا۔

۲۔ فرماتے ہیں کہ خدا نے ایمان کو شرک سے طہارت کے لئے نماز کو غرور و تکبر سے برأت کے لئے زکوٰۃ کو فراہمی اسباب رزق کے لئے روزوں کو بندوں کے خلوص اخلاص کے آزمائش کے لئے حج کو تقویت دین کے لئے جہاد کو عزت اسلام کے لئے امر بالمعروف کو مصلحت عوام کے لئے نہی عن المنکر کو جاہلوں کی روک تھام کے لئے صلہ رحم کو مردم شماری میں اضافہ کے لئے قصاص کو خونوں کی حفاظت کے لئے حدود کو اس لئے کہ محرمات کا ارتکاب لوگوں کے نزدیک گران ہو جائے ترک شراب خواری کو حفاظت عقل کے لئے چوری سے بچنے کو پابندی عفت کیلئے ترک زنا کو نسب کی حفاظت کے لئے ترک غلام کو نسل کی زیادتی کے لئے گواہیوں کو انکار جرم کے لئے۔ ترک کذب کو صداقت کے مشرف کرنے کے لئے اسلام کو خطرات سے امن و امان کے لئے امامت کو امت کے انتظام کے لئے اور اطاعت امام کو تعظیم امامت کے لئے فرض فرمایا ہے۔ سبحانہ تعالیٰ شانہٗ

براہ کرم اپنے قومی اخبار کی توسیع اشاعت کی سعی کیجئے۔

"قوم کے تین مخلصوں کا انتقال"

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ چھ روز کے اندر ہی اندر قوم کے تین مخلص افراد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ جس کی وجہ سے بلاشبہ قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔

دوسری رجب مغرب کے وقت عبادت خانے میں یہ اطلاع ملی کہ ملک جاگیری کی مسجد میں مرزا محمد حسین عرف خسرو مرزا صاحب موذن عبادت خانہ نے انتقال کیا۔ مرحوم واقعی بہت خلوص اور ہمدردی کے ساتھ عبادت خانے کے کاروبار انجام دیتے اور نمازیوں کی خدمت کرتے تھے خداوند عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اسی دوسری رجب کو یہ اطلاع ملی کہ مولوی ابرار حسین صاحب سرگروہ گروہ حسینی نے انتقال کیا۔ موصوف محرم میں گروہ کے ساتھ مجالس کا دورہ کیا کرتے تھے اور نہایت خوشگوار لہجہ میں نوحے پڑھا کرتے تھے پروردگار عالم انکو مغفرت جنت نصیب کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے ساتویں رجب کی صبح کو سارے حیدرآباد میں یہ سنسنی خیز اور دردناک خبر پھیلی کہ آغا جعفر صاحب شہیدی سرگروہ۔ گروہ جعفری نے اچانک انتقال کیا آغا صاحب مرحوم جس جوش اور خلوص سے عزاداری اور ماتم میں حصہ لیتے تھے وہ کسی سے مخفی نہیں مرحوم ماتم اور عزاداری کو اپنی زندگی کا واحد مقصد سمجھتے تھے۔ ہر کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے جس کا ثبوت ان کے جنازے میں مومنین کی کثرت سے ملتا ہے۔ مرحوم کی موت سے یقیناً قوم کو کافی نقصان پہنچا۔ معبود برحق ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے پسماندگان اور دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

طبی

اقوال امیر علیہ السلام متعلق بہ طب

حضرت امام علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک حصہ زعفران ایک حصہ شہد کے ساتھ ملالیں اور دن میں ایک وقت نہار منہ ۹ ماشہ کھا لیا کریں تو اس قدر حافظہ ہوگا کہ لوگ سحر کہیں گے۔

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ نہار کا بہترین علاج عناب ہے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ لیٹنے (سونے) اور خرمہ کھانے سے پرہیز کرو۔

حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تازہ مچھلی کی مداومت آنکھ کی چربی کو گھلا دیتی ہے۔

خبر مل

اسلام نے جوتشیوں کی باتوں پر یقین کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک اللہ کے سوا غیب کی باتیں کوئی نہیں جانتا۔ جوتشیوں کی باتوں پر یقین کرنے والے کیا کچھ کر بیٹھتے ہیں اس کا حال ناگپور کی اس خبر سے معلوم کیجئے کہ ایک مرہٹہ عرصہ سے اپنے حالات کی وجہ سے پریشان تھا اس نے جوتشی سے اپنے مستقبل کے متعلق معلوم کیا تو جوتشی نے بتایا کہ آئندہ چند روز کے اندر وہ مر جائے گا۔ مرہٹہ یہ سنکر گھبرا گیا اور یہ سمجھکر کہ اس کے بعد اس کی بیوی پریشان رہے گی اور اس کے بچہ کی پرورش نہ ہوسکیگی اس نے اپنی بیوی اور اپنے چھ ماہ کے بچہ کو قتل کر دیا اور اس کے بعد اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا چنانچہ وہ زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑا ہے۔

حکومت ہند نے خالص نکل کے روپیہ چلانے کی منظوری دیدی ہے اسلئے بہت ممکن ہے کہ ماہ جون سے نکل کے روپیے بازاروں میں آجائیں گے۔

کتب خانہ حیدری کے جواہر پارے

فقہ و حدیث

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شائع نہیں ہوا صاحب فتوی ملا علی اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ دکتر نجم الملۃ
مومنین کے گھر میں ایک جلد ہونا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت عمدہ زیب مجلد صفحات ۲۴۳
قیمت ۱۲/

عقائد فقہ اعمال میں
چراغ ہدایت بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحات کیرہ کاغذ ۱۲/

فقہ و عقائد میں بے نظیر
زین العابدین کی کتاب صفحات ۱۴۴ چکنا کاغذ

معنی نماز نماز کے بیان میں ۸/

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث و اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۳/ حصہ دوم عہ

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول
بحار الانوار حصہ ۵ کاغذ چکنا ۳/
رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کیرہ ۴/

مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفتاح آخرت
از لائق صاحب مرحوم صفحات ۵ ۶/

مثنوی نہر ہجر و غم موسوم بہ ناصر العاشقین فارسی
از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم
یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحات ۱۸۸ کاغذ چکنا ۸/

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد ناد علی ۔ ۴/

تاریخ سفر نامے وغیرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین
امام حسین اور شہدائے کربلا کے حالات میں بے مثل و مستند کتاب ہر ایک شہید کے حالات علیحدہ علیحدہ درج ہیں صفحات ۲۲۴ قیمت ۸/

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم سے شیخ بہائی کے حالات تک ۸/

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱/

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شائع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند و مبسوط مصنفہ مولوی رشید محمد حسین صاحب سابق ناظر تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحات ۳۲۸
قیمت ۱۲/

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱/
سوانح شہید ثالث ۴/
تذکرہ دوستی مشتمل بر حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری
نہایت مستند تذکرہ ہے صفحات ۱۴۴ چکنا ۶/ کیرہ ۴/
حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بائی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۴/
نقشہ ایران رنگین ۸/ سادہ ۴/
سوانح زندہ شاہ مدار ۱/
رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ حیدری جنتری ۴/

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر
عراق و ایران نواب میر اسد علی خاں رئیس بیگن پلی ضخامت صفحات ۳۵۰ تقریباً کیسہ مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر قیمت ۱/

سفرنامہ عراق از حافظ محمد حسین صاحب
ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴/

مراثی

ایڈیشن
ہلال محرم یعنی **شمشیر ماتم** حصہ اول ۱۱ رباعی ۱۴ سوز ۴۰ سلام ۲۵ مرثیے ۴ مراثی شہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک صفحات ۲۲۸ کاغذ چکنا ہے ۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵۰ سلام ۷ مرثیہ تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے مجم ۲۱۴ صفحے کاغذ چکنا ہے ۔

ہلال محرم حصہ سوم ۔ ۹۰ رباعی ۲۰ سوز ۶۰ سلام ۴۰ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحات ۳۲۰ کیرہ ۱۲/۔

ہلال محرم حصہ چہارم ۔ تکملہ حصہ سوم ۔ مراثی ۴۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بے مثل بیکی سوز خوانی کے مرثیے مجم صفحات ۵ چکنا کاغذ کیرہ ہر دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کیرہ کاغذ ۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۔ ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵۰ سلام ۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات بندہ تک کے بے مثل بیکی سوز خوانی کے مرثیے مجم صفحات ۱۶ چکنا کیرہ ۔

ہلال محرم حصہ ششم ۔ تکملہ حصہ پنجم ۳ مرثیے ۴۰ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب بیکی مرثیے اور نوحے مجم صفحات ۵۱۹ چکنا کاغذ کیرہ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے چکنا کیرہ ۔
ہر چھ حصے یکجائے جس میں حصہ سوم کیرہ ۔
ایضاً ہر چھ حصے کاغذ کیرہ جس میں حصہ اول و دوم چکنا ہو ۔

ہلال ماتم ، سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا کیرہ ۔

فغان بر جلیس ۱۱ رباعی ۲۰ سلام اقسام ۱۲ مرثیے منبر خوانی صفحات ۱۸۰ کاغذ کیرہ ۔

سفیر ماتم ۷ قصاید ، مرثیے صفحات ۱۴۰ چکنا کاغذ کیرہ ۱۲/

سبع مثانی مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحات ۱۹۰ کاغذ کیرہ ۔

فغان ماتم یعنی مرثیہ ... نوحہ جات ... شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۲۴۴ نوحے صفحات کاغذ چکنا مجلد ۔

فغان محرم حصہ دوم رباعی خیام ... بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے یازدہم و انہدام جنت البقیع ... عمدہ طاعون کے ۱۸۱ نوحے صفحات کاغذ چکنا ۔

درۃ النجوم نوحہ جات ناجی مرحوم ۲۲۴ نوحے صفحات ۲۹۶ کاغذ چکنا کیرہ ۔

جام شہادت حصہ اول ۔ مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحات ۲۹۰ کاغذ چکنا ۔
حصہ دوم ۔ پانچواں ایڈیشن ۲۱۲ نوحے ۳۰۴ صفحہ کاغذ چکنا ۔
حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۶۹ نوحے صفحات ۳۰۴ کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائے ۔

فکر منظوم ۔ نوحہ جات ناجی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۲ صفحہ کیرہ کاغذ ۱۲/

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مستراد و ۲۰۳ نوحے صفحات ۴۲۸ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم علی ۲۰۵ نوحے صفحات ۳۲۰ چکنا کیرہ

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نمکین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۷۶ صفحے چکنا کاغذ ۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحات ۱۹۲ چکنا کاغذ ۔

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لائق حصہ اول ۱۰۲ نوحے صفحات ۱۹۲ چکنا کاغذ ۔
حصہ دوم ۰ ۵ ، نوحے صفحات ۱۳۲ چکنا ۸/ کیرہ ۔

قطرۂ غم ۔ نوحہ جات ضامن ۱۵۴ نوحے ۳۰۰ صفحے چکنا کاغذ ۔

طومار درد نوحہ جات فرد ۱۶ نوحے صفحات ۱۴۴ کیرہ کاغذ ۸/

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات عیوض ۔ ۲۹ نوحے صفحات ۱۹۹

ملنے کا پتہ ذیل سے طلب کیجئے :۔ محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مطبوعہ ... چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

شعبان نمبر

انتخاب

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

The INTAKAB
WEEKLY
HYDERABAD (DN.)

ایڈیٹر
شیخ ابوالقاسم
حسن تاجر

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱) | ۳ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ م ۲۳ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف موافق ۲۳ جون سنہ ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ | نمبر (۵)

از علامہ اقبال

آن شنیدستی کہ ہنگام نبرد — عشق با عقل ہوس پرور چہ کرد
آن امام عاشقان پور بتول — سرو آزادی ز بستان رسول
بہر آن شہزادہ خیر الملل — دوش ختم المرسلین نعم الجمل
از رخ او فال پیغمبر گرفت — ملت حق از شکوہش فر گرفت
رمز قرآن از حسین آموختیم — ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم
در نوائے زندگی سوز از حسین — اہل حق حریت آموز از حسین
خون او تفسیر این اسرار کرد — ملت خوابیدہ را بیدار کرد
تیغ لا چون از میان بیرون کشید — از رگ ارباب باطل خون کشید
مدعایش سلطنت بودی اگر — خود نکردی با چنین ساماں سفر
دشمنان چون ریگ صحرا لاتعد — دوستان او بہ یزدان ہم عدد
شوکت شام و فر بغداد رفت — سطوت غرناطہ ہم از یاد رفت
تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز — تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز
بہر حق در خاک و خوں غلطیدہ است — پس بنائے لا الہ گردیدہ است
نقش الا اللہ بر صحرا نوشت — سطر عنوان نجات ما نوشت

اے صبا اے پیک دور افتادگان
اشک ما بر خاک پاک او رسان

از حضرت شاکر آصف جاہ اول مغفرت مآب

بانی سلطنت آصفیہ

بوسہ گاہ لب افلاک بود جائے علیؑ — اوج امید گرفت است سراپائے علیؑ
خط ابروئے خوشش ناقد فرمان باشد — می شود کار جہاں راست بہ ایمائے علیؑ
نیست یک جزو وجودش ز کرامت خالی — حل مشکل شود از ناخن زیبائے علیؑ
الفت اوست چو ارکان مسلمانی من — شدہ ام شیفتہ و والہ و شیدائے علیؑ
ہست پیشانی او آئینہ لوح ازل — واقف علم لدنی دل دانائے علیؑ
نیست جز اینقدر از اوج خرامش خبرے — برتر از عرش بود نقش کف پائے علیؑ
میشود زندہ بہ حرفش تن بیجان بیشک — چشمہ آبحیات است سخنہائے علیؑ
ہمہ با وعدہ آن جلوہ عشق فنا کردند — محو دیدار بود دیدہ بینائے علیؑ
راہ مقصود بہ این نحو ربیند ہمہ کس — روشنی داد بہ خورشید و مہ رائے علیؑ
مہر و مہ از پئے دریوزہ تگاپو دارند — پیش روشنگر آئینہ سیمائے علیؑ

می برد قیمتش افزون ز دو عالم شاکر
بے بہا ہست ز بس گوہر یکتائے علیؑ

حسینیت زندہ باد

این حسینؑ کیست کہ عالم ہمہ دیوانہ اوست

تاریخ عالم شاہد ہے کہ اس ربع مسکوں پر کئی مصلح اور راہبر آئے اور اپنی قوم کے لئے کام کیا قربانیاں پیش کیں اور چل بسے لیکن دنیا میں اس طرح مقبول نہ ہوئے۔ اُن کا نام اس طرح باقی نہ رہا۔ ان کے تذکرے زینت محفل و فخر مجلس نہ بنے گئے۔ نہ جانے حسینؑ میں یہ سب باتیں کیوں ہیں۔ حسینؑ کون تھے اور کیا کیا؟

پیغمبر اسلام کا نواسہ، فاتح خیبر کا نور نظر، خاتون جنت کا لخت جگر۔ جوانان بہشت کا سردار، حق کا علمبردار، حریت کا سردار، کشتی اسلام کا ناخدا ——

حسینؑ نے ایسا کام کیا کہ کائنات میں کسی سے ہوا ہے نہ ہو سکا۔ اسلام کی وہ کھیتی جس کو رسول مقبولؐ نے بڑی محنتوں سے بڑی مصیبتوں سے پیٹ پر پتھر باندھ کر کفار قریش اور جاہل عربوں کے مظالم برداشت کر کے سرسبز کیا تھا۔ یزید کے ہاتھوں برباد ہو رہی تھی۔ شریعت اور انسانیت کے خلاف عمل ہو رہا تھا مسلمان صرف نام کو باقی تھے سرمایہ داری کی سیاہی سارے عالم کو تیرہ و تار کر رہی تھی عصمت و عفت کا تو کوئی سوال ہی نہ تھا حق پرست مسلمانوں اور رسولؐ کے صحابیوں کے پاک خون سے نجس ہاتھ رنگے جا رہے تھے۔

مختصر یہ کہ عرب کی دنیا بہیمیت و درندگی کا شکار بنی ہوئی تھی تبلیغ اسلام کے بعد پھر سے کفر کی ظلمتیں عرب پر چھا رہی تھیں۔

ایسے میں بنی ہاشم کا چاند اپنے ساتھ بہتر درخشاں ستاروں کو لئے ہوئے مدینے کی طرف سے ہویدا ہوا اور سارے عالم کو منور کرتا ہوا سرزمین ماریہ پر آیا۔ جہاں ہزاروں باطل پرست خونخوار بھیڑئیے اس کا خاتمہ کر دینے پر تلے ہوئے تھے۔

وہ آیا اور بہت ہی استقلال کے ساتھ آیا۔ حکومت لینے کے لئے نہیں، زر کی لالچ میں نہیں، بلکہ انسانیت کو ظلم سے بچانے کے لئے۔ دنیا کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے۔ اللہ کے نام کو باقی رکھنے کے لئے اسلام کی لاج رکھ لینے کے لئے پرچم اسلام کو تھاما اور سرمایہ داری کو کا انہدام کرنے کے لئے سر کٹانے اور گھر لٹانے کو آیا اور اس شان سے اپنے عزم کو پورا کیا کہ کائنات حیران تھی یزید طلبگار بیعت پشیمان تھا۔ بظاہر وہ قتل ہوا لیکن در اصل اُسکا قتل یزیدِ شقی کی موت ثابت ہوئی اسی کو دیکھتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر نے کہا:-

"قتل حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے"

آج یزید کا نام باقی نہیں ہے مگر دنیا کا ہر فرد حسینؑ کا نام نہایت احترام سے لیتا ہے ہر ملک و ملت میں حسینؑ کی یاد منائی جاتی ہے۔ ساری دنیا حسینؑ کے قتل سے آج تک متاثر ہے۔ آسمان نے اُس کی یاد کو شفق بنا کر اپنے میں محفوظ کر لیا کہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بتلا دے کہ دیکھو! حق والے ایسے ہوتے ہیں۔ اسلام کا راہبر ان کو کہا جا سکتا ہے خدا مست اور خود آگاہ بندوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب تک آسمان باقی ہے ان کی یاد باقی ہے دنیا میں جب تک حق پرست لوگ ہیں ان کے تذکرے باقی ہیں۔

آج پھر اسلام پیدا وقت پیدا ہے ... نفسانی خواہشات میں مبتلا ہیں اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کا رہبر اور لیڈر سمجھتے ہیں در اصل مذہب کی آڑ لیکر اپنا پیٹ پالتے ہیں ملت کو متحدہ کرنے کے لئے نفاق پیدا کر کے خود اپنی اپنے اغراض و مقاصد کے تحت ... مذہب کی من مانی تاویلیں کرتے ہیں۔ لیڈر تو بہت ہیں مصلح تو کئی ہیں لیکن خلوص اور صحیح خدمت کا جذبہ کسی میں بھی نظر نہیں آتا۔ ہر سال لوگ حج بیت اللہ کی خاطر جوق در جوق جاتے ہیں لیکن کسی میں حسینی شان نظر نہیں آتی ؎

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؑ بھی نہیں
گرچہ ہیں تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات (اقبال)

ہم اپنے خالق برحق سے اُس مولود مسعود کا واسطہ دیکر دعا کرتے ہیں کہ آج کا دن جس کی ولادت کی یادگار ہے۔ جو اپنے پروردگار کا محبوب ترین بندہ ہے۔ محمد عربیؐ نے جس کے متعلق "حسینؑ منّی و انا من الحسین" لحمک لحمی و دمک دمی فرمایا۔ خود مالک کائنات نے جس کو پکار کے کہا کہ "ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" کہ اے محبوب! مسلمانوں میں پھر وہی خلوص اور سچائی کا جذبہ پیدا کر دے جو حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں میں تھا اور اپنے دین کی لاج رکھ لے۔

پیشوایان مذہب اور اہل قلم سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ حسینی تاریخ پڑھیں مسلم عوام کو واقف کریں کہ حسینؑ کی شخصیت کیا تھی؟ حسینؑ نے کیا کیا؟ شہادت کا مقصد کیا تھا۔ اگر نیت میں خلوص ہو اور عمل میں صداقت تو دیکھئے خدا ہماری کتنی مدد فرماتا ہے۔

نوٹ:- زیر نظر شمارہ شعبان نمبر ہے۔ اوائل ماہ شعبان میں محسن بزرگان دین کی ولادت باسعادت ہوئی ہے اُن پر مضامین شایع ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض مضامین جو رجب نمبر کے لئے آئے تھے اور دیر سے ملے اس شمارہ میں شایع کئے جا رہے ہیں۔

حسینی شاہ فضل

ظلم و ستم و جور کی طاقت نے لے لی
نسلوں میں جو جاتی وہ حکومت لے لی
شبیرؑ کے قدموں پہ گرا تاج یزید
بیعت کے طلبگار سے بیعت لے لی

جوش ملیح آبادی

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخ نوع بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

از جناب میر محسن علی صاحب محسنؔ

غل ہے ہر سو سرور دنیا و دیں پیدا ہوا
جانشین مصطفےٰ کا جانشیں پیدا ہوا
احمد مرسل کا چھوٹا نازنیں پیدا ہوا
فاطمہ کا آج فرزند حسیں پیدا ہوا
کیوں نہ ہوں دلشاد حیدر دیکھ کر مولود کو
خانہ حضرت میں جان مومنیں پیدا ہوا
جا بجا ہے جشن میلاد حسینیؑ دھوم ہے
آج حسینوں کا امام نوریں پیدا ہوا
دونوں عالم میں بندھا ہے عیش و عشرت کا سما
باعث ایجاد افلاک و زمیں پیدا ہوا
کہتے ہیں سارے ملائک عرش پر یہ ہو کے شاد
دلبر استاد جبرئیلؑ امیں پیدا ہوا
دیتی ہے باد صبا جا کر سلیماں کو خبر
ہو مبارک وارث تخت و نگیں پیدا ہوا
آج سب کروبیان عرش اعلیٰ شاد ہیں
محرم درگاہ رب العالمیں پیدا ہوا
پھول برساتے ہیں عروسان چمن ہوتے نثار
گلشن محبوب حق کا یاسمیں پیدا ہوا
نام اُمت کے جو آیا جس نے اپنا سر دیا
آج دین احمدی کا وہ معیں پیدا ہوا
حور و غلمان بہشتی عیش میں مصروف ہیں
مالک و مختار فردوس بریں پیدا ہوا
نام کر دنیا میں رہکر آخرت کا کام کر
محض یاں بیکار محسنؔ تو نہیں پیدا ہوا

فضائل علیؑ از لسان نبیؐ

از حجۃ الاسلام عماد العلماء مولانا سید برکت علی صاحب قبلہ ادام اللہ ظلکم العالی

جناب شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب میں اور علامہ مجلسیؒ نے ہفتم بحار میں جناب ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک روز حضرت سرور عالمؐ کی خدمت میں ہم سب (یعنی اصحاب) حاضر تھے۔ اسوقت ایک جماعت صحابہ کی (جس میں جناب سلمان فارسیؓ و جناب ابوذر غفاریؓ و جناب مقدادؓ و جناب عمار بن یاسرؓ و جناب حذیفہ و جناب ابوالہیثم و جناب خزیمہ بن ثابت وغیرہم شامل تھے) حاضر خدمت [illegible] حضرت سید المرسلین ہوئے۔ اُن کے چہرہ [illegible] سے حزن و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ (حضرتؐ) نے اُن سے سبب حزن و ملال دریافت فرمایا، جواباً انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپکے ابن عم حضرت امیرالمومنینؑ کے بارے میں بعض لوگوں کی باتیں سنی ہیں جس سے ہم غمگین ہو رہے ہیں حضرت نے فرمایا کہ آخر تم نے حاسدوں کی زبانوں سے کیا سنا۔ اُن سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض حاسدین کہتے ہیں کہ علیؑ نے تو زمانہ قبیر خوارگی میں خلعت اسلام زیب تن فرمایا ہے اس سے اُن کی کسی قسم کی فضیلت ثابت نہیں ہوئی وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جس سے تردید فضائل حضرت امیرؑ ہوتی ہے۔

یہ سُن کر حضرت نے فرمایا کہ تم کو خداوند عز و جل کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی ولادت کے حالات کتب آسمانی میں پڑھے ہو یا نہیں۔ اگر کتب آسمانی کی سیر کی ہے تو ضرور تم کو معلوم ہوا ہوگا کہ ان سب حضرات نے بمجرد پیدا ہونے کے اپنی والدہ سے باتیں کی ہیں یا کلمہ توحید زبان پر جاری کیا ہے۔

اسی طرح سے جب میرے بھائی علیؑ کی ولادت کا وقت قریب ہوا اسوقت میرے دوست جبرئیل میرے پاس آئے۔ اور یہ کہنے لگے یا حبیب اللہ علی اعلیٰ نے آپ کو بعد سلام فرمایا ہے کہ یا محمدؐ تم کو علیؑ کی ولادت مبارک ہو

اے محمد تمہاری نبوت کے ظہور کا اور تمہاری وحی کے اعلان کا اور رسالت کو [illegible] کا وقت آن پہونچا ہے۔ اس لئے کہ آج ہم نے اُس شخص کو پیدا کیا ہے کہ [illegible] و مہمات رسالت میں ہم اُسی کے ذریعہ سے تمہاری مدد کریں گے اور [illegible] تمہارے اُس بھائی کو تمہارا شریک اور وصی اور خلیفہ قرار دیا ہے۔ اور [illegible] کو ہم اسی کی مدد سے مضبوط کریں گے اور اسی کی مدد سے تمہارا نام بلند کریں گے۔ [illegible] اے محمدؐ فوراً اس کے استقبال کو جاؤ۔ [illegible] اس کا خیال رکھنا کہ اُس [illegible] اپنے [illegible] ہاتھ پر لینا اس لئے کہ وہ اصحاب یمین یعنی سیدھے والوں [illegible] اور اس کے جتنے دوست ہوں گے میدان حشر میں ان سب کے چہرے نہایت [illegible] حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ فرمان خداوندی سُن کر [illegible] فوراً اٹھا۔

خوشی خوشی وہاں پہونچا۔ اور جو جو باری تعالیٰ کے احکام صادر ہوئے تھے اُن سب کی تعمیل کی۔ [illegible] علیؑ نے اپنا سیدھا [illegible] اپنے [illegible] کان میں رکھ کر اذان و اقامت کہی اور اس کے بعد اُن تمام کتابوں کو شروع سے [illegible] تک [illegible] پڑھ [illegible] اسنے حضرت آدم [illegible] فرمائی تھیں [illegible] اُس خدا کی جس نے مجھے برا سمی رسالت پر مبعوث [illegible] [illegible] بھائی علیؑ نے اس طرح اُن کتابوں کی [illegible] اس وقت [illegible] آدم موجود ہوتے تو ضرور اقرار کرتے کہ علیؑ کو [illegible] کتابیں مجھ سے [illegible] ہیں اس کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] توریت [illegible] داؤد [illegible] [illegible] آخر تک [illegible] کو ست پڑھا۔

خدا کی قسم اگر وہ حضرات اُس وقت موجود ہوتے [illegible] ضرور اقرار کرتے کہ تم علیؑ کو [illegible] پیکتا [illegible] [illegible] قرآن کو پڑھنا شروع کیا جو مجھ پر نازل [illegible] قرآن سے آخر قرآن تک [illegible] پورا قرآن پڑھا۔ میں [illegible] وقت تک ویسا ہی حافظ قرآن [illegible] اب میں حافظ [illegible] ہوں [illegible] علیؑ نے میری زبان سے قرآن کی [illegible] بھی نہیں سنی تھی۔ [illegible] اس کے بعد علیؑ نے حالت طفولیت کے [illegible] کیا

در مدح مولائے متقیان صلوات اللہ وسلامہ علیہ

(از)

حجۃ الاسلام مولانا عماد العلماء سید برکت علی صاحب قبلہ ادام اللہ ظلکم العالی

محو لقای حیدرم دم ہمہ دم علی علی
بادہ کش خم غدیر [illegible] کاسہ غیر
بادہ من شنفا [illegible] ساقی من خدا [illegible]
کف بدف [illegible] نغمہ سرای [illegible]
الفت شاہ [illegible] جلوہ شاہ [illegible]
ہادی جبرئیل [illegible] نعیہ [illegible]
کعبہ حق مکان او سورہ نور شان او
صورت بی مثال او آئینہ کمال او
مثل خدا صفات او [illegible] ذات او
روی خداست روی او خوی خداست خوی او
مظہر حق جلال او جلوہ حق جمال او
قول خدا کلام او عرش خدا مقام او
محرم سر ہو علی معتقد [illegible] علی

صبح و [illegible] حیدرم دم ہمہ دم علی علی
ساقی جام کوثر [illegible] دم ہمہ دم علی علی
طالب [illegible] اطہرم دم ہمہ دم علی علی
بلبل باغ [illegible] دم ہمہ دم علی علی
آئینہ سکندرم دم ہمہ دم علی علی
[illegible] دم ہمہ دم علی علی
نفس و دل [illegible] دم ہمہ دم علی علی
جلوہ [illegible] دم ہمہ دم علی علی
معدن رحمت و کرم دم ہمہ دم علی علی
نقش خدای اکبرم دم ہمہ دم علی علی
والہ روی انورم دم ہمہ دم علی علی
رو [illegible] دم ہمہ دم علی علی
در دل و جان [illegible] دم ہمہ دم علی علی

مدح سرای او ہما جان بفدای او ہما
بندۂ خاص قنبرم دم ہمہ دم علی علی

اوّل من آمن علیؑ (یعنی شاہ نظامی) . اتمام حجت . اس حدیث کی سیوطی نے در منثور میں تخریج کی

(۲) محدث جلیل بزار نے مسند میں بروایت حضرت اباذرؓ آن حضرتؐ سے روایت کی اے علیؑ تم پہلے مومن ہو تم صدیق اکبر اور فاروق امت ہو۔

(۳) محدث عقیلی اور محدث ابن عدی نے بھی بروایت حضرت حذیفہؓ بن یمان نے آنحضرتؐ سے روایت نقل کی کہ سرکار دو عالم نے حضرت علیؑ کی نسبت فرمایا یہی پہلے مومن ہیں۔ یہی صدیق اکبر اور فاروق امت ہیں

بعضوں نے کہا کہ ان روایات کی اسناد میں عباد بن یعقوب شیعی۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ضعیف اور علی بن ہاشم شیعی ہیں۔

عباد بن یعقوب کی نسبت حافظ ابن حجر نے کہا صدوق ہیں اگرچہ شیعی ہیں۔ ابوحاتم رازی نے انھیں ثقہ مانا۔ دارقطنی۔ مزی اور ذہبی نے اور ان کے بعد والوں نے سب بالاتفاق عباد کو صدوق تسلیم کیا۔ عباد وہ شخص ہیں جن کی شاگردی کا امام بخاری کو فخر رہا۔

محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع کو ابن حجر نے تقریب میں ضعیف لکھا ہے مگر ابن ماجہ نے اون سے روایت کی ہے۔ ابن حبان نے اونھیں ثقہ مانا اور حاکم نے اُن کی توثیق کی ہے۔

علی بن ہاشم شیعہ ہیں مگر سارے محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

لہذا یہ روایتیں درجۂ حسن کی صحیح اور قابل سند ہیں۔

(۴) محدث عقیلی اور ابن عدی نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا یہ مجھ پر اول ایمان لانے والے ہیں اور روز محشر مجھ سے اول مصافحہ کرنے والے ہیں۔ یہ صدیق اکبر اور فاروق امت ہیں (اس روایت کی اسناد میں عبداللہ بن داہر بن یحیی رازی ہیں جو شیعہ ہیں اور جنکی نسبت احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے لیس بشیءٍ کہا مگر حاکم نے انھیں صدوق تسلیم کیا اور خطیب نے لکھا ہے کہ صالح بن محمد جیسے نقاد نے اونکو شیخ صدوق مانا ہے۔

اس روایت کے ایک اور راوی عبایہ بن ربعی کو بھی عقیلی نے ناقابل روایت کہا ہے مگر ابوحاتم رازی اور فرزند انکے عبایہ کو رافضی غالی تو لکھا ہے مگر روایت میں صدوق مانا ہے)

(۵) محدث جلیل ابن ابی شیبہ نے مصنف کے صفحہ ۳۲۸ پر حافظ ابن ماجہ نے سنن کے صفحہ ۱۲ پر امام نسائی نے خصائص کے صفحہ ۳ پر اور حاکم نے مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۱۲ پر عباد بن عبداللہ کی روایت سے روایت کی کہ انہوں نے جناب امیرؑ کو بر سر منبر فرماتے سنا "میں خدا کا بندہ برادر رسولؐ اور صدیق اکبر ہوں۔ جو بھی میرے سوائے اسکا ادعا کرے وہ مفتری اور دروغ باف ہے (اس روایت میں عباد بن عبداللہ ہیں جنکی جرح و تعدیل کا ذکر ہو چکا اور جو ثقہ و صدوق ٹھہرے ہیں۔ دوسرا راوی منہال بن عمرو ہے جس کو امیر المومنین حدیث یعنی شعبہ نے ترک کر دیا ہے مگر حافظ ابن معین نے اسے ثقہ مانا اور بخاری ابوداؤد ترمذی نسائی و ابن ماجہ نے اون سے روایتیں لی ہیں۔ حافظ اور نقاد حدیث ابن ابی حاتم نے کتاب جرح و تعدیل میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو عباد بن عبداللہ اسدی نے جناب امیرؑ سے سنا اور عباد سے منہال بن عمرو نے سنا اور یہ دونوں شیعہ ہیں مگر میرے باپ نے انکی توثیق کی ہے حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ منہال بن عمرو کو حافظ ابن معین۔ نسائی اور عجلی نے ثقہ مانا ہے) اسکے بعد روایت صحیح مانی جاتی ہے۔

آرائے علمائے اہل سنت :- (۱) حافظ ابن اسحاق تابعی کا بیان ہے کہ ذکور میں سب سے پہلے جس نے آنحضرتؐ کی بیعت کی اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی وہ علیؑ ابن ابیطالب ہیں جن پر خدا نے یہ نوازش فرمائی تھی کہ وہ آغوش پیغمبرؐ میں رہتے تھے۔

(۲) یحیی ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں رقمطراز ہیں کہ سب سے پہلے جس نے آنحضرتؐ پر ایمان لایا وہ حضرت خدیجہؑ ہیں آپ کے بعد علیؑ ابن ابیطالب جو ابن عم پیغمبرؐ ہیں ایمان لایا آپ کے بعد زید بن حارثہؓ نے پھر حضرت ابوبکرؓ نے اسلام لایا ہے۔

(۳) ابن ہشام نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت خدیجہؑ کے بعد ایمان لانے والے علیؑ ابن ابیطالب ہیں جنکی عمر اسوقت دس سال یا گیارہ سال یا بارہ سال کی تھی اور آپ آنحضرتؐ کے گھر میں بلکہ آپ کے آغوش تربیت میں تھے۔

(۴) محدث ابن حبان نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہؑ کے بعد حضرت علیؑ ایمان لائے اور تصدیق کی اوسوقت انکی عمر دس بارہ سال کی تھی۔ پھر حضرت زیدؓ بن حارثہ نے اور اونکے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اسلام قبول کیا۔

(۵) محدث جلیل حافظ ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار میں باسناد صحیح بیان کیا ہے بقول پیغمبرؐ وَاللّٰہِ لَعَلِیٌّ اَکْثَرُہُمْ عِلْمًا وَاَقْدَمُہُمْ اِسْلَامًا۔ جناب امیرؑ ہی سابق الاسلام ہیں۔

(۶) ابن اثیر نے کامل میں لکھا ہے " ارجح یہ ہے کہ علیؑ سب سے پہلے مومن ہیں"

(۷) حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ علیؑ ابن ابیطالب القرشی الہاشمی اکثر اہل علم کے قول سے سب سے پہلے مسلم ہیں انکی ولادت بعثت کے دس سال پہلے ہوئی اور آنحضرتؐ کی آغوش میں آپ کی وفات شریف تک رہے۔

(۸) حافظ ابن عبدالبر استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۲ میں ناقل ہیں کہ محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ پہلے مومن علیؑ ہیں یا ابوبکرؓ تو انھوں نے کہا کہ علیؑ اول مومن ہیں۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ چنانچہ صحابہ کی ایک جماعت کثیر سے علیؑ کے اول مومن ہونے کی شہادت باسناد صحیح ہم تک پہونچی ہے جن میں سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ و خبابؓ و جابرؓ و ابوسعیدؓ و زیدؓ بن ارقم بہت مشہور ہیں ان صحابہ نے جناب امیرؑ کو آپ کے غیر سے افضل تسلیم کیا ہے۔

(۹) حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ بقول اکثر صحابہ جناب امیرؑ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور آنحضرتؐ کی تصدیق فرمائی ہے اور اسپر اجماع بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۱۰) علامہ زرقانی نے مواہب لدنیہ جلد اول کے صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۴ تک اسپر کامل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی شہادت ہے جن میں حضرت ابوذرؓ و سلمانؓ و مقدادؓ و جندبؓ و خزیمہؓ و زید بن ارقمؓ و ابن عباسؓ و ابوایوبؓ انصاری و یعلیٰؓ بن مرہ و جابرؓ و انس ابن مالکؓ و ابو لیلیٰ و ابوموسیٰ و حذیفہ یمانی و عمارؓ و ابوسعید خدری وغیرہم بہت پیش پیش ہیں جناب امیرؑ سابق السابقین ہیں اور ان اصحاب کی جماعت نے جناب امیرؑ کو بعد پیغمبرؐ افضل تسلیم کیا ہے۔

(۱۱) علامہ نووی شافعی شارح صحیح مسلم تہذیب الاسماء میں لکھتے ہیں کہ بعد جناب خدیجہؑ حضرت علیؑ اول مومن ہیں۔ یہ قول اکثر صحابہ کا ہے جن میں حضرات ابن عباسؓ اور آپ کے والد حضرت عباسؓ اور حضرات انسؓ و زیدؓ ابن ارقم و سلمانؓ و بریدہؓ ابوذرؓ و مقدادؓ و خبابؓ و جابرؓ و ابوسعیدؓ مشہور ہیں۔

(۱۲) علامہ جمال الدین المزی تہذیب میں لکھتے ہیں کہ حسن بصری کا فتویٰ ہے کہ جناب امیرؑ بعد جناب خدیجہؑ اول مومن ہیں۔

(۱۳) علامہ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوۃ نے اکمال میں لکھا ہے کہ

امیرالمومنین علیؑ اکثر تابعین [redacted] ہیں جس نے ایمان قبول کیا مگر اسوقت آپکی عمر کیا تھی اسمیں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال کے تھے بعضوں نے سولہ اور بعضوں نے اٹھارہ اور بعضوں نے دس سال بیان کیا ہے۔

(۱۴) علامہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں تحریر کیا ہے ایک جماعت حق نے بیان کیا ہے کہ علیؑ ابن ابیطالب اولین مومن ہیں اور اسی پر اجماع ہو چکا ہے۔

(۱۵) علامہ فخرالدین رازی نے اربعین میں لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے سابق الیقین ہونے پر اجماع ہوا ہے واللہ اعلم

جناب امیرؑ کے سابق الاسلام ہونے کے متعلق خود جناب رسالتمآبؐ کے ان گنت اقوال موجود ہیں جن کی امام احمدؒ نے حضرت عمرؓ سے طبرانی نے حضرت سلمانؓ سے۔ محدث ابوبکر بزاز نے حضرت علیؑ و ابوذرؓ سے۔ امام احمد و طبرانی نے حضرت معقل بن یسار سے۔ حاکمؒ نے حضرات معاذ، سلمان اور ابولیلی سے عقیلی نے حضرات عائشہؓ اور براء بن عازب سے۔ محدث دیلمی نے حضرات ابوسعیدؓ و سعدؓ و ام سلمہ و جابرؓ و اسما بنت عمیس سے دارقطنیؒ نے حضرت ابوسعید خدری سے۔ محدث خطیب و حارث بن اسامہ اور ابن عدی نے حضرت سلمانؓ سے اور محدث ابونعیمؒ نے حضرات معاذؓ و مقدادؓ و ابوسعیدؓ سے اپنی مسندوں میں روایت کی ہیں

یہ واقعہ ہے کہ جناب امیرؑ کی عمر کا کوئی حصہ ایسا نظر نہیں آتا جبکہ آپ مومن و مسلم نہ تھے شکم مادر میں مومن رہے۔ پیدا ہوئے تو مومن پیدا ہوئے۔ طفلی میں مومن رہے ہوش میں آئے تو مومن رہے۔ طفلی آغوش پیغمبرؐ میں اور جوانی صحبت رسولؐ میں گذری۔ سن تمیز کو پہنچے تھے کہ اعلان نبوت کی تصدیق زبانی و یتلوہ شاھد منہ کے مصداق ہوئے۔ سابق الیقین آپ۔ اول الاولین آپ۔ سید الموحدین آپ۔ سید الصدیقین آپ۔ امام المسلمین آپ۔ امیر المومنین آپ۔ اور صدیق اکبر بزبان پیغمبرؐ آپ ان سب کی شہادت احادیث پیغمبرؐ سے کتب حدیث میں آج بھی موجود ہے فقط

تاریخ اسلام

(قسط اول)

۱ نور محمدیؐ بموجب حدیث نبوی اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ سب سے پہلے نور محمدیؐ پیدا ہوا

۲ جوہر نور محمدیؐ سے جوہر پیدا ہوا جسکا طول و عرض ہزار سالہ راہ ہے پھر جناب احدیت نے اسکو ہیبت سے دیکھا تو وہ پھٹ گیا پھر اس سے

۳ آتش آگ پیدا ہوئی جسکے سبب سے جوہر گل گیا اور اس سے

۴ آب چہارشنبہ کے روز پانی پیدا ہوا جب آگ نے پانی پر زور کیا تو اوس سے

۵ دود دھواں پیدا ہوا اور ہوا پر گیا جس سے

۶ آسمان یوم پنجشنبہ سات آسمان پیدا ہوئے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے اور ہر آسمان کو دوسرے آسمان تک ۵۰۰ سال کا راستہ ہے۔

۷ ۱۔ برقیا اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام اسمٰعیل ہے اور رعد فرشتہ جو کہ ابر و بارش پر موکل ہے اسی آسمان پر ہے۔

۸ ۲۔ قیدجیت اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام فائیل ہے یہ آسمان نقرئی ہے

۹ ۳۔ قیدار اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام کیدنیل ہے یہ آسمان یاقوت کا ہے۔

۱۰ ۴۔ ماعون اس آسمان کے فرشتہ کا نام بابیل ہے۔ یہ آسمان سپید موتی کا ہے۔ اور ملک الموت کہ جنکا نام عزرائیل ہے اور انکے چار منہ ایک آگ دوسرا تاریکی تیسرا خشم چوتھا رحمت اسی آسمان پر ہے۔

اور بیت المعمور کی جسکی وسعت ۵۰۰ سال راہ کے برابر ہے اور چار رکن ایک یاقوت سرخ دوسرا زبرجد تیسرا زر سرخ چوتھا نقرہ کا ہے اور آفتاب بھی اسی آسمان پر ہے۔

۱۱ ۵ ریفیا اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام سعطائیل ہے یہ آسمان زر سرخ کا ہے۔

۱۲ ۶۔ قیلیا اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام سرغائیل ہے یہ آسمان یاقوت زرد کا ہے۔

۱۳ ۷۔ غریبا اس آسمان کے سردار فرشتہ کا نام نورنیل ہے یہ آسمان نور سے درخشان ہے اور فرشتگان کروبیان جنکی تعداد سوائے خدائے عزوجل کے کوئی نہیں جانتا اسی آسمان پر ہے اگر انکے رونے کی آواز کو مخلوق سنے تو سب مرجائے۔

اور سدرۃ المنتہیٰ کہ جسکی صورت ایک درخت کی ہے اور اسکے اوراق مشابہ گوش فیل ہے اور جو یاقوت احمر کا بنا ہوا ہے اور بے انتہا حسن و ضیا کا مالک ہے اسی آسمان پر ہے۔

اور دریائے عمیق جسکی گہرائی سات آسمان سے زمین تک ہو کر گزرا ہے اس دریا میں ایک فرشتہ عبادت خدا میں مشغول ہے اور دریا کا پانی اسکی ایڑی سے نیچے نہیں لہذا ہے اسی دریا میں ہے

۱۴ آفتاب دوشنبہ کے روز پیدا ہوا۔

۱۵ ماہتاب بھی دوشنبہ کے روز پیدا ہوا۔

۱۶ ستارگان بھی دوشنبہ کو پیدا ہوئے۔

۱۷ جنت ساتویں آسمان پر ہے آٹھ بہشت ہیں جنکے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ دارالسلام ۲۔ دارالقرار ۳۔ دارالخلد۔
۴۔ دارالآخرہ ۵۔ جنات النعیم ۶۔ جنات العدن
۷۔ جنت الماویٰ ۸۔ جنت الفردوس۔

۱۸ عرش نور سے پیدا ہوا یاقوت احمر سے بنا ہوا ہے اس کے سات ہزار کنگرے ہیں ہر کنگرہ سے دوسرے کنگرے تک ۵۰۰ سال کا راستہ ہے کوئی چیز اسکی بزرگی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور مقابل عرش ساتوں آسمان و زمین بمشابہ دانہ اسپند ہے جو بیابان میں معدوم ہو جائے اور عرش کے نیچے صور ہے جسکی درازی ۵۰۰ سال راہ ہے [illegible]

لہ تیز رفتار گھوڑا

قند پارسی

آه جوانی

آه که ایام جوانی گذشت ❊ باغ مرا باد خزانی گذشت
دور جوانی چو به پیری رسید ❊ رفت امیری و اسیری رسید
یاد کن ای پیر فقیری بود ❊ این سخنم یاد ز پیری بود
دور خوشی رفت و خماری نماند ❊ در سبو از آن باده خماری نماند
نیل نشد طی که تو دیدی گذشت ❊ برگ مرادی که تو چیدی بریخت
عمر شده هیچ ترا شرم نی ❊ از خود و از کار خود آزرم نی
عمر گران مایه تلف می شود ❊ حیف که سرمایه ز کف میشود
کار به تدبیر چه خواهد شدن ❊ پیر شدی پیر چه خواهد شدن
چند هوای گل و باغت بود ❊ نرگس و گل چشم و چراغت بود
نرگس باغ و گل سوری گذشت ❊ عمر بخونابه کوری گذشت
لاله صفت هر که درین باغ رفت ❊ آخر ازین باغ بصد داغ رفت
گشت چو کافور خط عنبرین ❊ تا کی و کی روز بشب آوری
ز آتش شهوت چه فروزی خیال ❊ شعله که افروخته در سینه زار
خواب مرو نوبت بیداریست ❊ مست مشو ساعت هشیاریست
عمر بشست آه و از دست رفت ❊ نیست دوا تیر چو از شست رفت
یا رب آن گنج نهانی کجاست ❊ عمر کجا رفت و جوانی کجاست

جواب حضرت امیر علیه السلام

از شیخ بهاء الدین علیه الرحمه نقل است که اعرابی از حضرت امیر المؤمنین علی ع پرسید که سگی را دیدم که بر گوسفندی جست و گوسفند آبستن شده چیزی از و متولد شد آن حلال است یا حرام ـ حضرت فرمود او را بخوردن امتحان کن اگر گوشت بخورد سگ است و اگر علف بخورد گوسفند است ـ اعرابی گفت گاهی علف و گاهی گوشت میخورد ـ حضرت فرمود او را به آشامیدن امتحان کن اگر بدهن بیاشامد گوسفند است و اگر بزبان سگ است اعرابی گفت گاهی بدهان و گاهی بزبان میآشامد حضرت فرمود براه رفتن امتحان کن اگر در رفتن بر گوسفندان مقدم یا در وسط آنها رود گوسفند است و اگر بدنبال آنها برود سگ است ـ اعرابی گفت گاهی چنین و گاهی چنان راه میرود حضرت فرمود او را در نشستن امتحان کن اگر مثل گوسفند بر سینه بنشیند گوسفند است و اگر مانند سگ بر مقعد بنشیند سگ است ـ اعرابی گفت گاهی چنین و گاهی چنان می نشیند حضرت فرمود پس او را ذبح کن اگر معده دارد گوسفند است و اگر امعا دارد سگ است ـ

واقعه حضرت امام رضا ع

چون مامون عباسی بجهت مصلحت ملکی حضرت علی بن موسی الرضا ع را از مدینه به مرو که از بلاد خراسان است طلبید حضرت حسب خواهش او به مرو تشریف بردند ـ مامون مقرر نمود که در هفته دو روز دوشنبه و پنجشنبه مجلسی منعقد شود حضرت هم حاضر آن مجلس شوند تا در آن مجلس در حضور مامون و امام علیه السلام رسیدگی به مظالم و شکایات مردم شود چندی برین منوال بگذشت تا آنکه روزی مردی ظاهر الصلاح که لباس اهل تصوف و آثار سجود در پیشانیش نمایان بود ـ آن مجلس در آوردند و بلا د الزام دزدی نهادند ـ مامون بطرف او متوجه شده گفت که ای مرد شرم نداری که این آثار نیک را باین عمل قبیح جمع کرده آن شخص متهم در جواب گفت که این کار از روی اضطرار کردم نه از راه اختیار تو حق مرا از من منع کردی تا کارم باینجا رسید ـ مامون گفت ترا کدام حق بر من بود که از آن محرومت داشتم ـ گفت آن زکوة است که خدا فرض کرده برای چند فرقه از مسلمین و تو آن را گرفته بغیر موقع خود صرف مینمائی و مرا که ابن السبیل هستم از و حصه ایست (ابن السبیل کسی را گویند که دسترس باموال خود نداشته باشد) مامون در جواب گفت من باین حرفها تعطیل حدی از حدود الهی نخواهم کرد و حکمی که حق تعالی در باب دزد مقرر فرموده باین یاوه ها که تو در هم میبافی ترک نخواهم کرد ـ آن شخص جواب داد پس ابتدا بخود کن و اول خود را پاک ساز بعد بدیگران بپرداز ـ مامون ملتفت امام ع شد و گفت یا ابن رسول الله قصد این شخص را ملتفت شدید فرمود بلی گویا مقصدش این است که چون حقوق من تعدی شده من هم مجبور شده دست درازی نمودم مامون ازین کلام امام ع فهمید که حضرت جانب داری آن شخص را می نمایند در غضب شده خطاب به آن شخص نمود گفت واقعه و سرقت را خواهم برید آن شخص در جواب گفت چگونه دست مرا توانی برید و حال آنکه تو بنده منی مامون گفت چگونه ترا بنده شدم آن شخص در جواب گفت بجهت آن که پدرت مادرت را از بیت المال مسلمین خرید بنا برین هر که در شرق و غرب عالم است از مسلمانان در این مال شریک است و من یکی از مسلمین هستم مامون در فکر فرو رفته و بردباری نموده او را رها ساخت ـ

نصایح امام جعفر صادق ع

از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام مرویست که فرمود پدرم مرا از سه کار منع نمود و بسه کار امر فرمود گفت هر که با بدکار نشیند سلامت نیابد و هر که در مداخل بد شروع کند متهم گردد ـ و هر که زبان نگاه ندارد پشیمان شود و فرمود همسایگان را از خود ایمن دار تا مسلمان باشی و بقسمت مقدر راضی شو تا توانگر گردی و اعتماد بر خدای تعالی کن تا امام بنده بر تو درست آید ـ

شش نصیحت

حکما گفته اند شش چیز مانع وسعت معیشت است اول کاهلی دوم رغبت میل بازنان ـ سوم رنجوری دائی چهارم الفت وطن پنجم قناعت ششم خوف ونیز گفته اند که هر که در وی این شش صفت باشد قابل آنست که با وی دوستی کنند اول آنکه بر عیبی که اطلاع یابد ظاهر نه کند دوم آنکه چون بر هنری واقف شود اندک را بسیار اظهار کند ـ سوم آنکه بکسی احسان کند هرگز اظهار ننماید چهارم آنکه اگر کسی باو احسان کند هرگز فراموش نکند پنجم آنکه اگر از کسی گناهی نسبت باو سر زند عفو نماید ـ ششم آنکه اگر کسی از و عذر خواهد به پذیرد ـ

حیاء

در حدیث است که اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی حیا از ایمان است و ایمان در بهشت است پس معلوم شد که هر کس حیا دارد در بهشت است و ایضاً حدیث است اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ قَرْنٍ فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ ـ یعنی حیا و ایمان بهم بسته شده اند بیک ریسمان پس هر وقت که رفت یکی از آنها تابع میشود او را در رفتن دیگری ونیز وارد است که فرمودند لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا حَیَاءَ لَهٗ یعنی ایمان نمیباشد از برای کسیکه او را حیا نباشد ایضاً حدیث است که اَلْاِسْتِحْیَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ یعنی حیا نمودن از خدای تعالی حق و حقیقت حیا است ـ

امام حسین علیہ السلام کی ولادت

ہمارے تیسرے امام حضرت حسین علیہ السلام کے والد ماجد کا نام حضرت علی علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ زہرا تھا آپ حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے نواسے اور ہمارے دوسرے امام حضرت حسن علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کی ولادت روز پنجشنبہ ۳ ماہ شعبان سنہ ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔ سوائے حضرت امام حسین اور حضرت یحییٰ ابن زکریا کے اور کوئی بچہ چھ ماہ کا پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے سوائے جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے اور کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔ آپ کی نشو و نما یا تو اپنی ماں کے دودھ سے ہوئی یا حضرت رسول خدا کی انگشت مبارک کو چوس کر اکثر رسول خدا اپنی زبان مبارک بھی دہن امام حسین علیہ السلام میں دیدیتے تھے اور وہ اس کو چوسا کرتے تھے

[illegible]

اے علی کے بیٹے۔ میرا باپ تجھ پر فدا ہو۔ تو نیکی سے بھرا ہوا ہے اور جناب سیدہ کی لوری یہ تھی۔

اِنَّ ابْنِیْ شَبِیْہٌ بِاَبِیْ

اَنْتَ بِالْخَیْرِ مَلِیٌّ

لَسْتَ شَبِیْہًا بِعَلِیٍّ

تو میرے باپ سے مشابہ ہے۔ علی سے مشابہ نہیں۔

حضرت رسول خدا اپنے اس پیارے نواسے کے ساتھ اس طرح دل بہلایا کرتے اور پیار کیا کرتے تھے کہ دونوں ہاتھ تھام کر اپنے پیروں پر کھڑا کر لیتے تھے اور فرماتے تھے "اے میری آنکھوں کی روشنی آگے بڑھ" میرے چھوٹے سے بچہ آگے بڑھ پس امام حسین آگے بڑھتے تھے اور آپ ان کو چھاتی سے لگا لیتے تھے۔ کبھی آنکھوں پر بوسہ دیتے تھے کبھی دہن پر اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ خداوندا میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔ (ناسخ التواریخ)

شان حسین

مداح آل نبی حلمی آفندی

ان کی مدحت کے لئے قدرت کے ہی لب چاہیئے
یا جبرئیل امین سا خوش منقب چاہیئے
سر بسجدہ ہیں نبی اور پشت اقدس پر حسین
ایسے راکب کے لئے ایسا ہی مرکب چاہیئے

(۲)

آج آغوش نبی میں فاطمہ کی جان ہے
یا غلاف چادر تطہیر میں قرآن ہے
چوم کر شبیر کے ہونٹوں کو کہتے ہیں نبی
یا علی دیکھو یہ کیسا بولتا قرآن ہے
بول اٹھے بولنے والے دیار شام میں
سر ہے یہ شبیر کا یا بولتا قرآن ہے
سو رہے ہیں کس مزے سے نانا کے سینہ پر حسین
ہے قسم قرآن کی قرآن پر قرآن ہے
دونوں ہاتھوں پر اٹھائے ہیں نواسے کو رسول
یا کھولی ہے کہ حلمی رحل پر قرآن ہے

(۳)

حسین پر ایمان ہے خدا کی قسم
حسین بولتا قرآن ہے خدا کی قسم
[illegible]
[illegible] کا احسان ہے خدا کی قسم

(۴)

امام المشرقین آئے امام المغربین آئے
دم آخر دل [illegible] کو پھر کیوں نہ چین آئے
دکھاؤں کیا؟ مری آنکھوں سے دیکھو دیکھنے والو
نبی آئے علی آئے حسن آئے حسین آئے

(۵)

جب دل دیکھا ہوں اپنا شہ مشرقین کو
[illegible] کو اور فاتح بدر و حنین کو
منکر نکیر پوچھتے ہو نام کیا مرا
جانتے نہیں یہاں سے پکاروں حسین کو

(۶)

حیدر و فاطمہ کے نور عین
ہیں رسول کریم کے سبطین
ان کو محشر کا ڈر نہیں حلمی
جن کے پشت پناہ ہیں حسنین

امام علیہ السلام کا زہد

حضرت امام علیہ السلام نے اپنے باپ اور نانا کی طرح ہمیشہ زاہدانہ اور فقیرانہ زندگی بسر کی نہ کبھی آپ کو قیمتی لباس پہننے کی خواہش ہوئی نہ لذیذ غذا کھانے کی جہاں کہیں سے جو کچھ آپ کے ہاتھ میں آتا تھا فقیروں اور مسکینوں پر تقسیم کر دیتے تھے۔ ایک دن بیت المال مسلمین سے آپ کو ایک رقم ملی تھی اسے سامنے رکھے ہوئے اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ محتاج لوگ آجائیں تو ان پر تقسیم فرما دیں کسی نے عرض کی فرزند رسول! آپ کی عبا میں جابجا پیوند لگے ہوئے ہیں۔ آپ اس رقم میں سے ایک ہی عبا کیوں نہیں بنا لیتے۔ فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے اپنی زینت میں صرف کرنے سے یہی بہتر ہے کہ محتاجوں کی ضرورتوں میں خرچ کیا جائے باوجودیکہ حضرت کے پاس سواری تھی لیکن پچیس حج پاپیادہ کئے۔ اکثر لوگ بہترین تحفے آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے لیکن آپ کبھی اپنے صرف میں نہ لاتے تھے بلکہ انسے دوسروں کی حاجت براری کیا کرتے تھے۔

امام علیہ السلام کا حلم

حضرت انتہا درجہ کے حلیم و بردبار تھے۔ اکثر اوقات آپ کے حلم کو دیکھکر لوگ دانتوں میں انگلی دبا لیتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے حضرت کہیں جا رہے تھے ایک شخص نے آپ کے ہمراہی سے پوچھا۔ یہ کون ہیں جو رسول خدا کا عمامہ

امام حسین کی پرورش

چونکہ جناب ام سلمہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے حد درجہ محبت رکھتی تھیں اس لئے حضرت رسول خدا نے اپنے پیارے نواسے کی پرورش ان ہی سے متعلق کر دی یہی وجہ ہے کہ شہادت حضرت امام حسین کے متعلق جتنی حدیثیں رسول خدا سے منقول ہیں وہ جناب ام سلمہ کی زبانی پائی جاتی ہیں چونکہ خداوند عالم نے آنحضرت کو واقعہ شہادت سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اسلئے اکثر آپ اس کا ذکر ام سلمہ سے کیا کرتے تھے

حضرت ام سلمہ نے اس بچہ کو بڑی شفقت کے ساتھ پالا۔ ہر وقت اپنے سینہ پر رکھتی تھیں۔ جناب سیدہ ضرورت کے وقت کچھ دیر کو ان سے لے آتی تھیں باقی ہر وقت انھیں کے پاس رہتے تھے۔

[1] حضرت ام سلمہ امام حسین علیہ السلام کو سلانے کے لئے اکثر یہ لوری دیا کرتی تھیں۔

[1] ناسخ التواریخ جلد مناقب احمد بن حنبل جامع ترمذی

[illegible] اس [illegible] بیٹھے ہیں اور [illegible] سے باندھے ہیں انہوں نے کہا تو [illegible] دل خدا کے نواسے حسینؑ [illegible] ہیں یہ سنکر وہ حضرت کو برا بھلا کہنے لگا آپ نے فرمایا اے عزیز اگر جنگل کی ہوا نے تیرے دماغ میں خشکی [illegible] تو چند روز میرے پاس قیام کر تاکہ تیرا علاج کراؤں۔ اگر تیری [illegible] تو اس سے [illegible] نکلا ہے تو [illegible] سے لے او۔ اس کو جا کر خوش کر حضرت کی اس نرم گفتگو [illegible] ہمراہیوں کو برا [illegible] بعض نے چاہا کہ اس گستاخ کو سزا دیں لیکن آپ نے منع فرمایا اور کہا ہم حلم کے پہاڑ ہیں ہمیں کوئی چیز ہلا نہیں سکتی

امام علیہ السلام کی بخشش

بقدر علم و معرفت تھی

ایک عرب نے حضرت کی خدمت میں عرض کی میں نے ایک شخص کی دیت (خون کے بدلہ کا روپیہ) کا ضامن ہوں مجھے اتنا روپیہ دیجئے کہ میں اس کو ادا کردوں فرمایا میں تجھ سے تین سوال کرتا ہوں اگر تو نے تینوں کے جواب دیدئے تو کل روپیہ ورنہ بقدر تیرے جواب کے دونگا۔ اس نے کہا حضور آپ تو سرچشمۂ علم ہیں مجھ جیسا جاہل آپ کے سوالات کا کیا جواب دے سکتا ہے فرمایا یہ صحیح ہے لیکن میں نے اپنے نانا سے سنا ہے کہ کسی کے ساتھ احسان [illegible] علم و معرفت کے کرنا چاہئے اس نے کہا بہت اچھا۔ جو کچھ مجھے معلوم ہوگا عرض کرونگا اور حضور سے معلوم کرلونگا۔ فرمایا دنیا میں بہترین عمل کیا ہے۔ کہا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا فرمایا ہلاکت سے نجات کس چیز میں ہے؟ کہا خدا پر بھروسہ کرنے میں۔ فرمایا انسان کی زینت کس چیز سے ہے کہا اس علم سے جو حلم [illegible] ہو۔ فرمایا اگر یہ نہ ہو اس کہا تو ہو مال کے [illegible] مروت اور احسان ہو۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو کہا تو پھر فقر کے ساتھ صبر ہو۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو۔ کہا پھر آسمان سے بجلی [illegible] اس پر گرے اور جلادے۔ [illegible] کر حضرت ہنس دیئے اور جس قدر روپیہ اس نے [illegible]

مانگا تھا عطا کردیا اور ایک قیمتی انگوٹھی دیکر فرمایا اسے اپنے کھانے کے خرچ میں لانا۔

امام حسینؑ کی ازواج و اولاد

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کے پانچ بیبیوں میں سے حسب ذیل اولاد ہوئی

(۱) امّ لیلیٰ۔ ان کا اصلی نام برّہ بنت عروہ تھا حضرت علی اکبرؑ ان ہی کے بطن سے تھے۔

(۲) شہربانو۔ ان کے بطن سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تھے

(۳) رباب۔ ان سے حضرت علی اصغرؑ اور حضرت سکینہؑ تھیں۔

(۴) قضاعیہ۔ ان سے جعفر پیدا ہوئے لیکن صغر سنی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

(۵) امّ اسحاق۔ ان کے بطن سے ایک دختر فاطمہ نامی پیدا ہوئیں

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی نسل صرف امام زین العابدین علیہ السلام سے چلی۔

امام علیہ السلام کے اقوال زرین

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کا منظوم کلام بھی کچھ پایا جاتا ہے لیکن ہم صرف اس مقام پر بالاختصار اس کلام کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں جو بصورت نثر کتابوں میں نقل ہے لوگو! خدا کی جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں۔ لوگ ان کی طرف احتیاج رکھتے ہیں۔ بس اگر تم ان نعمتوں سے لوگوں کو روکوگے تو وہ نعمتیں تم سے سلب ہوجائینگی۔ حاجتمند آدمی تم سے سوال کرکے اپنی آبرو کھو رہا ہے پس تم اسے رد کرکے اپنی آبرو قائم رکھو حلم زینت ہے وفا مروت ہے صلۂ نعمت ہے جلد بازی بیوقوفی ہے اور بیوقوفی کمزوری ہے بات میں غلو کرنا ہلاکت ہے ذلیلوں کی ہمنشینی شر ہے۔ بدکاروں کے پاس بیٹھنا لوگوں کو اپنے سے مشکوک بنانا ہے (نور الابصار شبلنجی) جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ نیکی میں جلدی کرتا ہے روز قیامت اس نیکی کو اپنے سامنے دیکھے گا۔ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔ (اسعاف منا...)

لوگو! نیکیوں کی طرف رغبت کرو! اور اچھی چیزوں کو حاصل کرنے میں جلدی کرو۔ سخاوت سے مدح حاصل کرو۔ نہ بخل سے اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے اور وہ اس کا شکریہ بجا نہ لائے تو اس کا بدلہ خدا دیگا ہے اور اس سے بڑھ کر اجر کون دے سکتا ہے۔ نیکی تعریف کو پیدا کرتی ہے اور انجام بخیر کرتی ہے جو کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ اس کے چہرہ کو دیکھکر لوگ خوش ہوتے ہیں اور جو بدی کرتا ہے اس کا چہرہ بدنما ہوتا جاتا ہے اور لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! جس نے سخاوت کی وہ سردار ہوا اور جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔ سب سے بڑا سخی وہ ہے جو اس کے ساتھ بخشش کرے جو اس کی بخشش کی امید نہ رکھتا ہو اور سب سے زیادہ معاف کرنے والا وہ ہے جو باوجود بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے پھر معاف کردے سب سے بڑا صلہ رحم کرنے والا ہے جو ٹوٹے رشتوں کو جوڑے۔ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ نیکی کرتا ہے خدا وقت حاجت اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے اور بلا کو اس سے دور رکھتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی سے کوئی دنیوی تکلیف دور کرتا ہے خدا اس کی آخرت کی تکلیف دور کرتا ہے جو کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے خدا اس کے ساتھ احسان کرتا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (نور الابصار) اے آدمیو! ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ دنیا کے بادشاہ اور وہ لوگ کہاں گئے جنھوں نے عالیشان عمارتیں بنوائی تھیں۔ نہریں کھدوائی تھیں۔ باغات لگائے تھے شہر بسائے تھے۔ وہ ان سب چیزوں کو چھوڑ کر چل بسے اور دوسرے لوگ ان کے وارث بن گئے اور عنقریب ہم بھی انھیں سے ملنے والے ہیں اے لوگو! ذرا اس جگہ کو تو یاد کرو جہاں تم مرکر جانے والے ہو۔ ذرا اس قبر کی بات تو سوچو جس میں تم لیٹنے والے ہو۔ وہ وقت آنے والا ہے کہ خدا کے سامنے تم کھڑے ہوگے اور تمہارے اعضا تمہارے خلاف گواہی دیتے ہوں گے۔ اس روز تمہارے قدم لغزش کھا جائیں گے تمہارا دم گھٹنے لگے گا۔ بعض لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے بعض کے سیاہ دونوں کے بھید اس روز ظاہر ہوجائیں گے اور انصاف کی ترازو قائم ہوجائے گی اے لوگو ذرا یہ تو سوچو کہ تمہارے باپ دادا اور تمہاری اولاد جو تمہارے درمیان رہا کرتے تھے کہاں چلے گئے۔ کیا ان کا ہمیشہ کو جدا ہوجانا تمہارے لئے مقام عبرت نہیں۔

تصحیح

رجب نمبر میں چند اہم غلطیاں کاتب نے کی ہے۔ ناظرین صحت فرمالیں۔

صفحہ ۱۔ غالب کے اشعار میں سعاد کے بعد دو بڑھا دیجئے۔

صفحہ ۱۔ غالب کے اشعار میں بجائے بزفتار کے بذیرفتار بنا لیجئے۔

صفحہ ۳۔ میں تلین کے رباعی میں بجائے ہے علی کو جب سے ہے علی بنائیے۔

صفحہ ۴۔ میں خواجہ اجمیری کی رباعی میں ابن مسند شیر اسدی بایدکے بجائے ابن مسند شیراست اسدی باید بنائیے

صفحہ ۹۔ میں قصیدہ زہرا بیگم صاحبہ کے دوسرے مصرع میں دز جہان کے بجائے درجہاد بنائیے۔

صفحہ ۱۲۔ میں قصیدہ دم ہمہ دم علی علی میں شاعر کا نام نہیں لکھا گیا۔

یہ قصیدہ جناب سید الذاکرین مولوی حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ فانی الہ آبادی کا ہے۔

صاحب الزمان نمبر

۱۴ / شعبان کو انتخاب کا صاحب الزمانؑ نمبر شایع ہوگا۔ جس میں حضرت کے اقوال ظہور کے بعض علامات۔ معجزات قصائد مدحیہ وغیرہ شامل ہوں گے۔

یہ نمبر اپنی نوعیت کا پہلا نمبر ہوگا

ناظرین انتظار فرمائیں۔

شانِ السیّد سجادؑ

جب ہشام ابن عبدالملک نے باپ کے زمانہ میں حج کرنے کے لیے گیا اُسے حجرالاسود کو بوسہ دینے کے لیے بہت کوشش کی لیکن لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہوسکا ناچار کرسی بچھا کے زمزم کے قریب بیٹھ گیا۔ لوگوں کی آمد و رفت دیکھنے لگا۔ اِسکے گرد اہل شام کی ایک جماعت کھڑی تھی وہ بھی اس حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدینؑ تشریف لائے۔ جب حجرالاسود کے پاس پہنچے تو لوگ منتشر ہوگئے یہاں تک کہ آپ نے حجرالاسود کو بوسہ دیا۔ اہل شام میں ـــــ سے ایک آدمی نے ہشام ابن عبدالملک سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں جن کی لوگ یہ قدر اور تعظیم کرتے ہیں۔ ہشام اس خوف کی وجہ سے کہ مبادا یہ لوگ جناب امام زین العابدینؑ کی جانب گرویدہ ہو جائیں کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ ابوالفراس فرزدق جو ہاں کا مشہور شاعر تھا کہنے لگا کہ میں ان کو جانتا ہوں۔ پھر یہ اشعار کہے۔

قصیدہ فرزدق

هذا الّذی تعرف البطحآء وطاته
والبیت یعرفه والحل والحرم

یہ وہ ہے جسکے قدم کی جگہ کو زمین بطحا پہچانتی ہے اور خانۂ کعبہ اور حل و حرام انکو جانتے ہیں

هذا ابن خیر عباد الله کلهم
هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہ خدا کے تمام بندوں سے افضل کا بیٹا ہے یہ پاک و پاکیزہ پرہیزگار سردار ہے

اذا راٰئه قریش قال قائلهم
الیٰ مکارم هذا ینتهی الکرم

جب قریش ان کو دیکھتے ہیں انکا کہنے والا کہتا ہے اس کی جوانمردی پر کرم کا خاتمہ ہے

یسمو الیٰ ذروة العز الذی قصرت
عن نیله عرب الاسلام والعجم

شرف کی بلندی پر اسطرح چڑھا ہے کہ قاصر ہوگئے ہیں اسکے حاصل کرنے سے عرب کے مسلمان اور عجم کے

یکاد یمسکه عرفان راحته
رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم

نزدیک ہے اسکے ہاتھ کو پہچان کر پکڑ لے کعبہ کی دیوار کا رکن یعنی حجرالاسود جب وہ اسکو چومنے آئے

فی کفه خیزران ریحه عبق
فی کف اروع فی عرنینه شمم

اسکی ہاتھ میں بید مشک ہے جسکی خوشبو بہت تیز ہے اُس خوشجمال کے ہاتھ میں ہے جسکی ناک بلند ہے

یغضی حیاءً و یغضی من مهابته
فما یکلم الا حین یتبسم

وہ حیا سے نگاہ نیچی رکھتا ہے اور اُس کے سامنے خوف سے آدمی نیچی نگاہ رکھتا ہے اسکے سامنے بات نہیں کیجاتی مگر جب کہ وہ خود ہنستا ہے۔

ینشق نور الهدیٰ من نور غرته
کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

اُسکی پیشانی کے نور سے ہدایت کا نور چمکتا ہے مثل آفتاب کے جس کے نور سے تاریکی پھٹ جاتی ہے

من جده دان فضل الانبیآء له
وفضل امته دانت له الامم

اُسکے جد کے سامنے انبیاء کی فضل فرمانبرداری کرتی ہے۔ اور اُسکی امت کے سامنے تمام امتین پانی بھرتی ہیں

مشتقه من رسول الله نبعته
طابت عناصره والخیم والشیم

اُسکے وجود کی کونپل جناب رسولؐ کے شجرِ وجود سے نکلی ہے اُسکے عناصر جسمیہ اور خو اور خصلت سب پاکیزہ پیدا ہوئے ہیں

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله
بجده انبیاء الله قد ختموا

اگر تو اس سے ناواقف ہے تو یہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا بیٹا ہے۔ اس کا جدّ امجد حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

الله شرفه قدماً وعظمه
جریٰ بذالک له فی لوحه القلم

خدا نے ازل سے اسکو شرف اور بزرگی عطا کی اس کے شرف اور بزرگی کے لئے قلم کو لوح پر چلایا ہے۔

اللیث اهون منه حین تغضبه
والموت ایسر منه حین یهتضم

جب اسکو غصہ میں لائے تو شیر کی بھی اُسکے مقابل کوئی حقیقت نہیں۔ اُسکی خفگی کے وقت موت آجانی بہتر ہے

فلیس قولک من هذا بضائره
العرب تعرف من انکرت والعجم

تیرا یہ کہنا کہ یہ کون ہے۔ اسکو ضرر پہنچانے والا نہیں ہے تمام عرب و عجم پہچانتا ہے کہ تو نے کس شخص کا انکار کیا

کلتا یدیه غیاث عم نفعهما
یستوکفان ولا یعروهما عدم

اس کے دونوں ہاتھ فریادرس خلق ہیں کہ ان کا نفع عام ہے۔ وہ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے رہتے ہیں جس سے بے زری بھی ان کو آنچ نہیں آتی

سهل الخلیقة لا تخشیٰ بوادره
یزینه اثنان حسن الخلق والشیم
حمال اثقال اقوام اذا فدحوا

وہ نہایت نرم مزاج ہے اسکے خشم سے ڈر نہیں ہے اُس کی ذات حسن خلق و خوشخوئی دو چیزوں سے زینت پاتی ہے وہ قوموں کے بوجھ کا وہ اٹھانے والا ہے درآں حالیکہ قرض سے خود زیر بار ہے۔

حلو الشمائل تحلو عنده نعم

وہ نہایت شیرین شمائل ہے اُس کے پاس سبھی نعمتیں شیرین ہوجاتی ہیں۔

ما قال لا قط الا فی تشهده
لولا التشهد کانت لاؤه نعم

کبھی اُسنے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا اگر تشہد نہ ہوتا تو اُسکا لا بھی نعم ہوجاتا

لا یخلف الوعد میمون نقیبته
رحب الفناء اریب حین یعترم

وعدہ کے خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے مہمان کے لئے اسکے گھر کا صحن وسیع ہوجاتا ہے جبکہ مہمان اُسکے گھر کا قصد کرتا ہے۔

عم البریة بالاحسان فانقشعت
عنها الغیاهب والاملاق والعدم

اُس کے احسان کیا تو خلقت کو گھیر لیا ہے پس دور ہوگیا ہے خلقت سے رنج گدائی اور افلاس

من معشر حبهم دین و بغضهم
کفر و قربهم منجی ومعتصم

یہ اُس گروہ سے ہے کہ ان کی محبت دین ہے اور ان کا بغض۔ کفر اور ان کا قرب نجات دینے والا ہے اور دینداروں کیلئے دستاویز ہے

ان عد اهل التقیٰ کانت ائمتهم

اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جاوے تو یہ انکے امام ہیں۔

او قیل من خیر الارض قیل هم

اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر رہنے والوں میں کون افضل ہیں تو کہا جائیگا یہی ہیں۔

لا تستطیع جواد بعد غایتهم

جہاں وہ پہونچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد اور سخی نہیں پہونچا۔

ولا یدانیهم قوم وان کرموا

ان تک کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ سخاوت کرنے والے ہوں۔

هم الغیوث اذا ما ازمة ازمت

وہ برستے ہوے ابر ہیں۔ جب قحط کی تکلیف لوگوں کو ستاتی ہے۔

والاسد اسد الشریٰ والبأس محتدم

وہ خیر بیشہ کے شیر ہیں جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے۔

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم
فی کل بدء و مختوم به الکلم
یابیٰ لهم ان یحل الذم ساحتهم
خیم کریم واید بالندیٰ هضم

ان کا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر ان کے گھر کے صحن میں اترنے سے مذمت انکار کرتی ہے سخاوت کی عادت سے اور انکی ہاتھ بخشش میں خرچ کرنے والے ہیں۔

ای الخلائق لیست فی رقابهم
لاولیة هذا اوله نعم

وہ کون لوگ ہیں کہ ان کے غلاموں کے شمار میں نہیں اسکے پیشوا ہونے کی وجہ سے یا اسکے صاحب نعمت ہونے کے سبب سے

من یعرف اللہ یعرف ولیتہ ایضا | جو شخص خدا کو مانتا ہے وہ انکو پیشوا مانتا ہے ۔
والدین من بیت ھذا نالہ الامم | اور دین ان کے گھر سے امتوں نے پایا ہے ۔

اسکے بعد علامہ ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ جب ہشام نے اس قصیدہ کو سُنا تو غصہ میں آکر فرزدق کو قید کر دیا ۔

اس واقعہ کو پڑھکر ہر شخص بسہولت و آسانی سمجھ سکتا ہے کہ دنیاوی قدر و منزلت اور دینی عظمت و جلالت میں کتنا فرق ہے ۔ دُنیا کی مقدرت والے چاہے کتنا ہی دنیاوی نعمتوں سے بھر لیں اور اہل مقدور ہوں مگر جب اہل اللہ و خاصان خدا کے مقابل آجاتے تو ان کی ظاہری آرایش اور دنیاوی زینت و زیبایش کے پردے اُٹھ جائیں گے ۔ اور اہل بصیرت کی حقیقت بین نگاہوں میں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم کے پورے جلوے نظر آجائیں گے ۔

حضرت امام زین العابدینؑ کے زرین اقوال

دنیا والو ! ذرا سوچو تو تمہارے اسلاف کہاں چلے گئے ۔ تمہارے اہل و عیال تمہارے اقارب کیا ہوئے ۔ انبیاء و مرسلین کہاں چھپ گئے واقعہ موت نے ان سبکو پیس دیا ۔ زمانہ نے انکو مٹا دیا ۔ اور ہم بھی ان ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ بیشک ہم خدا کیطرف سے آئے ہیں اور اسی کیطرف پھر جانے والے ہیں ۔

جب یہ طریقہ دنیا کا ہمارے بزرگوں کیساتھ رہ چکا ہے تو ہم بھی انہیں کے نشان قدم چلیں گے ۔ اگر مضبوط سے مضبوط پہاڑ بھی بچانا چاہیں تو بھی موت کے پنجے سے رہائی ممکن نہیں یہ دنیا قیام کی جگہ ہی نہیں ۔ یہاں رہنے کی ہوس کرنا فضول ہے ۔

اے ایمان والو شیطانوں کے بہکانے میں نہ آؤ ۔ یہ لوگ تمہیں دنیا کی طرف مائل کرنے والے ہیں ۔ ایسی چیز سے ڈرو جس سے تمہیں اللہ نے ڈرایا ہے ۔ ان چیزوں کو ترک کرو جن کے ترک کرنیکا اللہ نے حکم دیا ہے دنیا کو جائے قرار اور وطن سمجھکر اس کی چیزوں پر بھروسہ نہ کرو ۔ اسمیں جو کچھ ہے تمہارے نقصان ہی کے لئے ہے تم زمانہ کے انقلاب سے آگاہی حاصل کرو یہ دنیا اپنے اہل کیساتھ کھیل کھیلتی ہے ۔ ذلیلوں کو ابھارتی ہے ۔ شریفوں کو ذلیل کرتی ہے ۔ روز مرہ نئے سے نئے واقعات تمہارے سامنے آتے رہتے ہیں ۔ فتنے فساد ، مصائب و آلام ، ظلم و جور ، بادشاہ وقت کا خوف شیطان کا وسوسہ یہ سب اس لئے ہیں کہ تمہارا دل پریشان ہو اور تم ہدایت کو بھول جاؤ جو شخص خدا کی طرف رجوع کرتا ہے وہ زمانہ کے تصرفات کا اثر نہیں لیتا وہ ہمیشہ زہد سے ، و حال کرتا ہے فکر سے کام لیتا ہے ۔

جو میرے نصیحت قبول کرتا ہے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ترک کر دیتا ہے اور اسکی لذتوں سے دور رہتا ہے آخرت کی نعمتوں کی طرف ہمیشہ راغب رہتا ہے ۔ موت کا انتظار کرتا ہے ظالموں کیساتھ زندگی بسر کرنے کو برا سمجھتا ہے دنیا کو بری نظر سے دیکھتا ہے فتنوں ، بدعتوں اور بادشاہوں کے ظلم کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے ۔

ایمان والو ۔ اللہ سے ڈرتے رہو اللہ کی اطاعت کیطرف رجوع کرو ۔ وہی اطاعت کا سزاوار ہے ۔ گناہوں سے پرہیز کرو اس سے پہلے کہ حسرت و ندامت لاحق ہو اور اللہ کے سامنے پہنچو ۔ جس قوم نے خدا کی نافرمانی کی اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دی اسکا انجام خراب ہوا ۔ اللہ کی معرفت اور نیک عمل و محبت والے دوست ہیں ۔ جن نے اللہ کی معرفت حاصل کی وہ ضرور اس سے ڈرے گا اور خوف اسکو نیک عمل کیطرف لیجائے گا ۔ اہل علم وہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو پہچانا اسکی طرف رغبت کی اور نیک عمل کیا ۔ خدا قرآن میں فرماتا ہے ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ اللہ تعالیٰ نے عمل نیک کیا ویز فرماتا ہے اللہ سے ڈرنے والے اسکے بندوں میں علما ہیں ۔ گناہ کر کے اس دنیا میں کوئی بہتری تلاش نہ کرو ہمیشہ ایسے کام کیطرف رغبت کرو جس میں اطاعت خدا ہو ۔ اپنی عمر کے دن غنیمت سمجھو اور ایسے کاموں کی کوشش کرو جن سے روز قیامت تمہیں عذاب خدا سے نجات ملے ۔

آگاہ ہو تم بھی خدا کے بندے ہو اور ہم بھی ۔ تم پر اور ہم پر کل وہی حاکم ہوگا ہم سب اسکے سامنے کھڑے ہونگے پس کھڑے ہونے سے پہلے جواب کیلئے تیار ہو جاؤ وہ ایسا دن ہوگا کہ کوئی شخص بے اذن خدا کلام نہ کر سکے گا ۔ اس دن خدا کسی جھوٹے کی تصدیق نہ کرے گا اور کسی سچے کو جھوٹا نہ بنائے گا کسی مستحق کے عذر کو رد نہ کرے گا ۔ اور کسی غیر مستحق کے عذر کو نہ مانے گا ۔ اس نے اپنی حجت رسولوں اور رسولوں کے بعد انکے اوصیا کے ذریعہ سے پوری کر دی ہے پس خدا کے بندو اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کی درستی کیلئے آگے قدم بڑھاؤ اللہ کی اور اللہ کے دوستوں کی اطاعت اختیار کرو ۔ اللہ سے توبہ و استغفار کرو وہی توبہ قبول کرنے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اسکو اچھی طرح جانتا ہے ۔ اپنے کو نافرمانوں کی صحبت ، ظالموں کی اعانت اور بدکاروں کی ہمنشینی سے بچاؤ ۔ ان کے فتنوں سے ڈرو یہ سمجھلو جس نے اولیائے خدا کے خلاف کیا ۔ اللہ کے دین کے سوا دوسرا دین جاری کیا ۔ اسکے ولی کو چھوڑ کر دوسرا ولی بنایا وہ ایسا بھڑکتی آگ میں ڈالا جائے گا جس کے شعلے رات دن اسکے جسم کو کھائیں گے ۔

لوگو ۔ تمہاری بازگشت خدا کی طرف ہونے والی ہے ۔ پس جو اچھے یا برے کام تم نے یہاں کئے ہیں وہ سب وہاں اسکے سامنے ہونگے ۔ لوگو ! تمہاری موت بہت سرعت کے ساتھ تمہاری طرف آرہی ہے عنقریب یہ تم کو پکڑ لے گی اور فرشتۂ موت تمہاری روح قبض کریگا پھر تم اکیلے قبر میں جالیٹو گے منکر و نکیر دو فرشتے تمہارے پاس آئینگے اور تم سے سوالات کرینگے ۔ یہ امتحان بڑا سخت ہوگا پہلے وہ تمہارے رب کے متعلق پوچھیں گے ۔ پھر اس نبی کے متعلق جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا ۔ پھر اس دین کے متعلق جس پر تم تھے ۔ پھر اس کتاب کے متعلق جو خدا کی طرف سے تمہارے لئے بھیجی گئی تھی ۔ پھر اس امام کے متعلق جسے تم دوست رکھتے تھے ۔ پھر تمہاری عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ کن کاموں میں صرف کی اور کیا کمایا اور کہاں خرچ کیا پس ذرا اپنے نفس پر غور کرلو اور امتحان سے پہلے جواب کیلئے تیار ہو جاؤ ۔ اگر تم مومن ہو دیندار ہو ۔ سچوں کے پیرو ہو ۔ دوستان خدا کے دوست ہو تب تو تمہاری زبان ٹھیک ٹھیک جواب دے گی اور خدا کی طرف سے تمکو جنت کی بشارت ملیگی ملائکۂ جنت خوشبوؤں کے ساتھ تمہارا استقبال کرینگے ۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو زبان لڑکھڑا جائے گی ۔ جواب دیسکو گے ۔ ایسی حالت میں دوزخ کی خبر دیجائیگی عذاب کے فرشتے آئیں گے ۔ اور دوزخ کا گرم پانی اور سڑا ہندی پیپ اُن کے ساتھ ہوگی ۔ اے بنی آدم مرنے کے بعد بڑا سخت وقت آرہا ہے ۔ قیامت کے دن لوگوں کے دل لرزتے ہونگے سخت رسوائی کا سامنا ہوگا صور پھونکا جائیگا قبروں سے لوگ نکالے جائینگے ۔ سب کے دم گھبرا رہے ہونگے ۔ اس روز نہ کوئی فدیہ قبول ہوگا نہ کوئی معذرت سُنی جائیگی نہ کوئی توبہ قبول ہوگی اوس روز تو نیکی کا بدلہ نیکی اور بدی کا بدلہ سزا ہے ملکر رہیگا لوگو ۔ گناہوں سے بچو جن سے تمہیں روکا ہے اور شیطانوں کے مکر و فریب سے بچو اور غفلت کرنے والوں

میں سے نہ ہو

قمر بنی ہاشم

از جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

۴ شعبان المعظم ۲۶ھ کی صبح بنی ہاشم کے گھرانے میں نوید وفا لاتی ہے۔ حسین ابن علیؑ کے سرخ و سفید نورانی چہرہ پر آثار مسرت پائے جا رہے ہیں۔ گود میں نومولود بھائی کو لئے ہوئے دست و بازو کے بوسے لے رہے ہیں۔ علی ابن ابی طالبؑ مسرور رضرور ہیں لیکن آنکھیں پُر نم نظر آرہی ہیں۔ بھائی کو بھائی کی آغوش میں دیکھ کر ۶۱ھ میں ہونے والا واقعہ آنکھوں کے آگے پھر رہا ہے۔

عباسؑ لڑکپن کے دور سے گذر رہے ہیں۔ خطیب منبر سلونی مسند پر رونق افروز ہیں حسن ابن علیؑ اور حسینؑ ابن علیؑ بھی تشریف فرما ہیں۔ حسین ابن علیؑ کو پیاس محسوس ہوئی قنبر کو حکم ملا کہ پانی لائے۔ باوجود صغر سنی عباسؑ دوڑتے ہوئے دولت سرا میں آئے پانی کا کوزہ سر پر لئے ہوئے سرکار حسینی میں پہونچے۔ اللہ رے بچپن سے خدمت گذاری کا شوق بھائی کو سیراب تو کیا لیکن دوڑتے ہوئے پانی لانے میں کوزے سے پانی چھلک کر دونوں شانے تر ہو چکے تھے۔ اس منظر کو علیؑ کی دور رس نگاہیں دیکھ رہی تھیں۔ اس نو عمر لخت جگر کو نزدیک بلوایا اور بغور ملاحظہ کیا۔ اب بھی علیؑ کی آنکھیں پُر نم نظر آرہی ہیں نہ جانے کیا یاد آیا۔ شہزادے کے دونوں بازوؤں کے بوسے لینے لگے۔

صفین کی گھمسان جنگ چل رہی ہے محمد حنفیہ امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ مولا و آقا مجھ کو اذن جہاد عطا فرماتے ہیں اور امام حسینؑ کو حکم جہاد نہیں ہوتا۔

آپ نے جواب دیا تو میرا فرزند ہے اور حسینؑ فرزند رسولِ خدا ہیں کیسے اذن جہاد دیا جائے یہ باتیں حسینؑ ابن علیؑ نے سن لیں۔ باپ سے رخصت طلب کی بعد اصرار جب اجازت ملی میدان میں تشریف لائے۔ اس منظر کو عباسؑ دیکھ رہے تھے کہ آقا میدان میں جائے اور غلام دیکھتا رہے۔ دل بے چین ہو گیا نیزہ ہاتھ میں لیکر بھائی کی سپر بنکر یہ دلیر درمیان صفوف لشکر در آیا۔ نو برس کا سن لیکن تو نے اشقیا کو واصل جہنم کیا۔

گذرے وہ دن شباب آیا
بالائے سر آفتاب آیا

چال میں ڈھال میں گفتار میں کردار میں عبادت میں شجاعت میں علیؑ کا جلوہ ہے جو عباسؑ کے قدم قدم سے آشکار ہے جوان ہوئے قمر بنی ہاشم کہلائے تعلیمِ تربیتِ مرتضیٰؑ کا وجود جس طرح رسولِ خداؐ کے سائے کی طرح تھا لیاں بھی وہی آن و شان سے حسینؑ کا دامن ہے اور عباسؑ کا ہاتھ جان نثاری اور وفاداری کا یہ عالم کہ ہمیشہ آنکھیں اپنے مولا کے چہرے پر لگی ہوئی ہیں کہ اب کیا حکم صادر ہوتا ہے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے حسینی قافلہ کے ساتھ ساتھ پورے پورے انتظامات کرتے ہوئے کربلا میں وارد ہوتے ہیں۔ آپ نہ صرف علمدار لشکر تھے بلکہ اس سارے قافلہ کے پاسبان و نگہبان رہے۔ آپ کا روز و شب جو کام تھا تو یہی کہ اہلبیت آرام سے رہیں۔ ہر قسم کی کڑی نگرانی کہ کہیں عباسؑ کی زندگی میں آلِ رسولؐ کو کوئی گزند نہ پہونچے۔

عاشور کی رات کا ابتدائی حصہ ہے عباسؑ وفادار حسینی حضور میں کھڑے ہیں کہ اچانک دور سے کسی کی آواز آئی کہ ہمارے بھانجے عباسؑ و عبد اللہ و جعفر و عثمان کہاں ہیں مجھے کچھ تم لوگوں سے کہنا ہے۔ یہ آواز شمر کی تھی جو امام حسینؑ کے گوش زد ہوئی۔ حکم صادر ہوا کہ یہ شمر کی آواز معلوم ہوتی ہے اگرچہ کہ یہ ملعون بدترین مخلوق سہی لیکن عباسؑ جاؤ اور سنو کہ کیا کہتا ہے۔ سرِ تسلیم کو خم کیا بھائیوں کو ہمراہ لئے ہوئے میدان میں تشریف لائے۔ غصہ کے لہجے میں فرمایا کہ ہمیں کیوں بلایا ہے۔

شمر نے جواب دیا کہ چونکہ آپکی والدہ ہمارے قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ایسی صورت میں آپ میرے بھانجے ہوتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ سب قتل ہوں۔ آپ حسین ابن علیؑ کا ساتھ چھوڑ دیں آپ کو امان دی جاتی ہے۔ عباسؑ اس گفتگو کو سنتے رہے غیض و غضب کا یہ عالم تھا کہ اسکا جواب تلوار سے دیا جاتا علیؑ کے بیٹے کا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر پڑتے پڑتے بچا انتہائی ضبط کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ ہو تیری اس امان پر لعنت ہے۔

آج ہم کو مشورہ دیتا ہے کہ ہمارے سید و سردار فاطمہؑ کے لال کو تنہا چھوڑ دیں۔ ہم کو تو امان دیتا ہے فرزندِ رسولؐ کو امان نہیں۔ شمر مایوس پلٹا۔ ابھی تک عباسؑ کے بدن میں رعشہ ہے غصہ سے چہرہ لال ہو رہا ہے۔ حضور حسینی میں واپس ہوئے۔ استفسار پر سارا ماجرا بیان کیا۔ حسینؑ ابن علیؑ نے ارشاد فرمایا کہ عباسؑ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ شمر نے اچھا تو مشورہ دیا ہے۔ غصہ تو پہلے ہی سے تھا اور کانپنے لگے آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل پڑے۔ اس منظر کو دیکھنے والے ایسا سمجھ رہے تھے کہ مارے غیرت کے یہ شیر دلیر کہیں اپنی تلوار سے آپ تمام نہ ہو جائے۔ دربارِ امامت میں وفا کا مظاہرہ تھا کھڑے رہے اور چپ کھڑے رہے۔ سر جھکا ہوا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے دریائے محبت کو جوش آیا حسینؑ ابن علیؑ سے کیسے رہا جاتا بھائی کو گلے لگا کر رونے لگے۔

افسانۂ وفا

جب لب پہ نام آتا ہے عباسؑ نامدار
ہوتا ہے دل میں حق کی حمایت کا ولولہ
سقائے اہلبیت علمدار فوجِ حق
ہے نام تیرا سرخیٔ افسانۂ وفا

زاہد حیدری

آفتاب نصف النہار سے گذر رہا تھا۔ لو کے جھکڑ چل رہے تھے۔ ریگ گرم کربلا انگاروں سے کم نہ تھی حسینی فوج کے تقریباً سارے وفادار سپاہی درجۂ شہادت پر فائز ہو چکے تھے۔ ایسے میں علمبردار لشکر نے اذنِ جہاد طلب کیا۔ حسینؑ ابن علیؑ اجازت دیتے تو کس دل سے دیتے ایک ہی شرط پر اجازت ملی کہ عباسؑ جاتے ہو تو جاؤ لیکن بچوں کے لئے پانی کا بندوبست کرو اس اجازت ملنے پر خوشی ضرور حاصل ہوئی کہ ہم بھی درجۂ شہادت پر فائز ہوں گے لیکن تھوڑا سا ملال بھی ہوا کہ اذن جہاد نہیں ملا۔ بلکہ پانی مہیا کرنے کا حکم ملا۔ ایک شیر تھا جو حکم کی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا۔ دل میں بے پناہ ولولے تھے کہ آج وہ تلوار چلاؤں گا کہ خون کی ندی دار الخلافہ کو ... ہے لیکن حکم امام تھا۔ دل کی حسرت دل ہی میں رہ گئی۔ بسر و چشم کہا۔ فرات کی طرف گھوڑا بڑھایا پانی لانے چلے۔ تلوار چلاتے ہوئے سروں کے ڈھیر لگاتے ہوئے داخل فرات ہوئے۔

مشک بھر لی۔ اس امانت کو لئے ہوئے مہمیز کرکے خیمہ کی ... جارہی ...

[redacted]

تیر آنے لگے مشکیزہ کو سینے سے لگا لیا
وہ گھمسان کی جنگ کی کہ سیکڑوں کو موت
کے گھاٹ اُتار دیا۔

تیروں سے سارا بدن زخمی ہو چکا تھا
لیکن آپ خیمہ کی طرف بڑھے جا رہے تھے
لیکن جب دونوں ہاتھ شانوں سے جدا
ہو چکے اور مشکیزہ چھد گیا سارا پانی بہہ گیا
اب ہمت ٹوٹ گئی۔

آنکھوں سے آنسو نکل پڑے کہ افسوس
پانی خیام تک نہ پہونچ سکا۔ زخمی ہو کر زمین
پر تشریف لائے آقا کو آخری آواز دی
حسین ابن علیؑ وفادار بھائی کی لاش پر
پہونچے سر کو اٹھا کر زانو پر رکھ لیا دونوں
آنکھوں میں چونکہ خون بھرا ہوا تھا اپنے آقا
سے آخری خواہش کی کہ آنکھوں کا خون صاف
کر دیں۔ حسین ابن علیؑ نے اپنی آستین سے
خون صاف کیا۔ آقا کے جمال مبارک کو
بغور دیکھا۔ دنیا میں آکر جس کی گود میں آنکھیں
کھولیں تھیں اوسی کی گود میں دم توڑ دیا۔

ولادت حضرت عباسؑ

بعد وفات حسرت آیات سیدۂ کونین
بنت رسول الثقلینؐ بر حسب مشیت پروردگار
عالم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
نے اپنے بھائی عقیلؑ جو قبائل عرب کی نسبی حالات
سے واقفت اور ماہر اور بڑے نساب مشہور
تھے ارشاد فرمایا اے بھائی مشیت ایزدی
ہے کہ میں ایک ایسی محترم خاندان کی خاتون
سے عقد کروں کہ جس کے باپ دادا شجاعان
عرب سے ہوں۔ تاکہ اس کے بطن سے ایک
ایسا شجاع جری اور بہادر فرزند پیدا ہو
جو فخر شجاعت علیؑ کہلانے کا مستحق اور
سزاوار ہو اور جس کو نصرت حسینؑ کے لئے
ذخیرہ کروں۔ جناب عقیلؑ نے عرض کی کہ آپ
نائب و وصی رسولؐ آپ اُم البنین بنت
حزام ابن خوید سے نکاح کر لیں۔ اس لئے
کہ اس زن صالحہ کے آباو اجداد سب
شجاعان عرب کہلانے کے مستحق تھے اور
ان سے بہتر جری و شجاع قبائل عرب میں
اس وقت نکلنا مشکل ہے۔ امیر المومنینؑ نے
بنا بر مشورۂ جناب عقیلؑ حضرت ام البنین سے
عقد کر لیا اور بعد چند۔ ۔ ۔ حسب تمنا حضرت

اُم البنین کا بار آور ہو کر اور ولادت
باسعادت حضرت ابو الفضل العباسؑ
ہوئی۔

لکھا ہے کہ پیدا ہوا جب یہ مہ انور
تشریف کہیں لے گئے تھے حیدر صفدرؑ
لیتا تھا آنہیں جو کوئی آغوش میں کھانا تھم
روتے تھے۔ مچلتے تھے تڑپتے تھے برابر

ماں پاس تھا آرام نہ خواہر نہ پھوپھی کے
گویا تھے یہ مشتاق ملاقات کسی کے
ناگاہ وہاں آئے شہنشاہ شہیداں
عباسؑ ہمکنے لگے سوئے شہ ذی شاں
گودی میں جو بھائی نے لیا شاد دل و جاں
بشاش ہوئے بھول گئے نالہ و افغاں
یوں لپٹے تھے عباسؑ محمدؐ کے پسر سے
جس طرح لپٹتا ہے پسر اپنے پدر سے
داخل ہوئے گھر میں جو شہنشاہ ولایت
دیکھی بحید اللہ نے فرزند کی صورت

اور بازوؤں کو چومتے تھے۔ اور وقت
ولادت حضرت عباسؑ وصی بہت روئے
اور ہاتھوں اور ننھے ننھے بازوؤں کو
چومتے تھے۔ وہاں گویا یہ اشارہ تھا کہ
یہ بازو اس ظلم سے باندھے جائیں گے اور
یہاں یہ سبب وا ایما تھا کہ یہ ہاتھ بازو
سے تیغ ستم سے کاٹے جائیں گے الغرض
جناب امیر المومنینؑ کو جس وقت روتے
دیکھا تو سب نے بصد ادب خدمت
میں وصی رسولؐ کی عرض کیا کہ۔

تھرایا جگر سینہ میں طاری ہوئی رقت
بوسے لئے بس تھے سے ہاتھ کے زینت
آغاز میں یاد آگیا انجام سراسر
یہ روئے کہ آنکھوں سے بہا خون جگر
یہ ایک عجیب بات تھی کہ وقت ولادت
حضرت زینبؑ رسول قبول بہت
روئے تھے اور ثانی زہراؑ کے ننھے ہاتھوں

شادی کے گھر میں نالہ و شیون روا نہیں
جشنے کا یہ فقط ہے رونے کی جا نہیں
اور رحم کی اپنے آقائے دو جہاں بادشاہ
ہو بخش بہت سے یہ آپ کا دلبند ہے
بجز نہ دونے کے کسی کی گود میں آرام نہیں
لیتا سوائے گود حسینؑ کے

بس گود میں شبیرؑ کے جاتے ہی خوشی سے
ہنس ہنس کے لپٹتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ سے
یہ سُن کر امیر المومنینؑ رو کر فرمانے لگے
فرمانے لگے رو کے شہ یثرب و بطحا
بچے کو مرے سمجھے نہ بچہ کوئی اصلا
دامان حسینؑ آج سے اس نے ہے سنبھالا
تا وقت یہ حاصل کرے یہ دل کی تمنا
منصب جو ملا جعفرؑ و حیدرؑ کو نبیؐ سے
ان کو بھی ملے گا وہ حسینؑ ابن علیؑ سے
شبیرؑ کی سرکار کے مختار یہ ہوں گے
اور فوج حسینیؑ کے علمدار یہ ہوں گے
بھائی کی مصیبت میں مددگار یہ ہوں گے
پانی کے لئے خون میں سرشار یہ ہوں گے
بے دست کرے گی سپہ بد سیر ان کو
جعفرؑ کی طرح بخشے گا اللہ پر ان کو

حضرت عباس علیہ السلام کے صدہا معجزات میں سے ایک معجزہ

بعض معتبرین سے باختلاف سننے میں آیا ہے کہ ایک حبشی
سوار فوج کا زمانہ سلطنت عثمانیہ میں تلوار زیب
کر کے نشہ میں چور کفش کن سے گذر کر حرم میں
داخل ہونا چاہتا تھا۔ کفش بردار نے اس
افسر سے کہا کہ تم نہیں جانتے کہ اس دربار
میں تلوار یا کوئی ہتھیار لگا کر حضور روضۂ
اقدس کوئی نہیں جا سکتا۔ کہ یہ روضۂ شیرا
کردگار سپہ سالار لشکر شاہ حسینؑ کا ہے۔
تم تلوار اتار کر یہاں رکھ دو جیسا کہ دستور ہے
اس ملعون نے جواب دیا۔ میں بھی افسر
فوج عثمانی ہوں۔ تم دیکھتے ہو وہ شقی مع تلوار کے
داخل ہو گیا دیکھیں میرا سپہ سالار لشکر حسینی کیا
کر لیتے ہیں۔ نشہ شراب میں سرمست تھا ہر چند
لوگوں نے روکا مگر وہ نہ رکا۔ دندناتا چلا گیا۔
رواق سے گذر کر داخل حرم محترم ہونا ہی چاہتا
تھا کہ اس شقی حبشی کا سر فوراً گردن سے اکھڑ کر
اوپر کارنس میں آویزاں ہو گیا اور دھڑ اس
ملعون کا باہر پھینک دیا گیا۔ تمام خدام و زائرین
و مجاورین میں شور مچ گیا صلوٰۃ کے فلک بوس
نعروں سے فضائے عالم گونج گیا۔ اور اس دن
سے بابِ عالی کا حکم ہو گیا کہ کوئی افسر ہتھیار لگا کر
ان شاہوں کے دربار میں نہ جائے۔

قصیدہ در مدح حضرت علی علیہ السلام

از ڈاکٹر حکیم میر شامن علی نیساں حیدرآبادی

یہ ہے مرتبہ یہ ہے عزت علیؑ کی — کہ کعبہ ہے جائے ولادت علیؑ کی
بیاں ہو سکے کیا فضیلت علیؑ کی — یہ چھوٹا سا منہ اور مدحت علیؑ کی
خدا کی حقیقت علیؑ جانتے ہیں — خدا جانتا ہے حقیقت علیؑ کی
غلاموں کو ان کے ہو کیا خوف محشر — ہے کوثر علیؑ کا ہے جنت علیؑ کی
جنوں سے لڑے آپ بیر العلم ہیں — بشر ہونے پر تھی یہ طاقت علیؑ کی
بسر فقر و فاقے میں کرتے تھے حضرت — یہ تھی زندگانی کی صورت علیؑ کی
لرزتا تھا ہر عضو وقت عبادت — یہ تھی اطاعت حق میں حالت علیؑ کی
قدم ان کے مہر نبوت نے چومے — یہ رتبہ ہے یہ ہے فضیلت علیؑ کی
اسی سے پہونچا نبیؐ اور خدا تک — مرے کام آئی وساطت علیؑ کی
لحد میں ہو تنہائی کا کس لئے غم — رہے یاد جب تا قیامت علیؑ کی
بیک وقت چالیس جا کھانے کو — یہ ہے مختصر سی کرامت علیؑ کی
کہا نفس اپنا رسول خدا نے — ہو کیا اس سے بڑھ کر وجاہت علیؑ کی
یہی سنتے آئے ہیں ہم زندگی بھر — نبیؐ کو رہی ہے ضرورت علیؑ کی
سلیمان بنا یا کے سائل انگوٹھی — یہ تھی مختصر سی سخاوت علیؑ کی
جو ہے دیکھنا تم کو قرآں میں دیکھو — تقدس علیؑ کا طہارت علیؑ کی
نگاہیں زمانے کی بھولی نہیں ہیں — ہر اک معرکہ میں شجاعت علیؑ کی
دیا جام شربت کا قاتل کو اپنے — کہوں کیا میں کیا تھی مروت علیؑ کی
ٹھہرتا نہ تھا کوئی حضرت کے آگے — وہ تھی جنگ میں استقامت علیؑ کی
نبیؐ اور علیؑ دونوں نور خدا ہیں — جو صورت نبیؐ کی وہ صورت علیؑ کی
اشاعت میں اسلام کی کام آئی — خدیجہؑ کی دولت فاقت علیؑ کی

رہے میرے دل میں دم نزع نیساںؔ
تصور نبیؐ کا محبت علیؑ کی

مظالم یزید بر اہل بیت و شیعان علیؑ

در عہد بنی امیہ

امام حسینؑ کی شہادت و مظالم یزید سے ہر شخص واقف ہے اس کے سوا اس نے جو مدینہ رسولؐ کی بیحرمتی کی ہے ملاحظہ ہو۔

سنہ ۶۳ھ میں مسلم بن عقبہ بحکم یزید ملعون شامیوں کی ایک جرار فوج لیکر مدینہ رسول پر حملہ آور ہوا فضل بن عباس اور بہت سے اصحاب رسولؐ مارے گئے مورخین کی تصریح کی بنا پر سات سو مہاجرین و انصار اور دس ہزار مسلمان شہید ہوئے ایک ہزار عورتوں کی عصمت دری ہوئی۔

سور بن مخرمہ صحابی کو کوڑوں سے پٹوایا۔

تین روز تک مدینہ رسول میں لوٹ و غارت جاری رہی مسجد رسولؐ میں گھوڑے باندھے گئے اس جنگ میں حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب اور عون بن عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب شہید ہوئے۔

مکہ کی بیحرمتی فتح مدینہ کے بعد مسلم بن عقبہ فوج لیکر مکہ کو روانہ ہوا راستہ میں بیمار ہوکر مرگیا حصین بن نمیر کی قیادت میں فوج مکہ پر حملہ آور ہوئی مکہ کے باہر منجنیق لگاکر بڑے بڑے پتھر شہر پر برسائے گئے شہر میں ہلچل مچ گئی خانہ کعبہ کی عمارت چکنا چور ہوگئی اسی مشین سے آگ برسائی گئی غلاف خانہ کعبہ جل گیا اور کعبہ کا چوبی حصہ نذر آتش ہوگیا خدا کی قدرت سے مشین میں آگ لگ گئی اور پھر موت یزید کی خبر شایع ہوئی جس سے فوج بددل ہوکر واپس چلی گئی۔

شیعیان علیؑ پر مظالم

بعہد خلیفہ ولید بن عبد الملک

سنہ ۸۶ھ میں ولید تخت نشین ہوا سعید بن جبیر اسدی کے عہد میں حجاج کے ہاتھوں قتل ہوئے دست و پا کاٹ کر جسم کو سولی دیگئی اور کھال جسم سے اتاری گئی۔

نیز جو مظالم حجاج نے سادات و شیعیان پر کیا ہے اس سے تمام مومنین واقف ہیں انشاء اللہ پھر کبھی اس ظالم حجاج کے مظالم تفصیل سے بیان کئے جائیں گے اسی نے حضرت امام زین العابدین کو جو کربلا کوفہ و شام کی مصیبتیں اور قید جھیل کر مدینہ میں خاموش زندگی بسر فرما رہے تھے محرم سنہ ۹۵ھ میں زہر دیکر شہید کیا۔

سلیمان بن عبد الملک

ربیع الاول سنہ ۹۶ھ میں تخت نشین ہوا اور صفر سنہ ۹۹ھ میں مرا اپنے سنت معاویہ کو زندہ کیا حضرت امیرؑ کو منبروں پر برا بھلا کہنے کا حکم دیا اور عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابیطالب کو قید کیا پھر زہر دیکر شہید کیا۔

یزید بن عبد الملک

سنہ ۱۰۱ھ میں تخت نشین ہوکر سنہ ۱۰۵ھ میں مرا یہ بڑا خونی عیاش مزاج خود پسند خلیفہ تھا اپنے چار سالہ دور حکومت میں عشق بازی اور قتل شیعیان علیؑ میں بسر کی۔ اس کے موت کا بھی عجیب واقعہ ہے حبابہ یا عالیہ ایک لونڈی سے کھیل رہے تھے انگور اچھالتے لونڈی منہ میں روکتی اور لونڈی انگور اچھالتی اور خود منہ میں روکتے اتفاقاً ایک انگور لونڈی کے حلق میں پھنسا اور دم بند ہوکر مرگئی یزید نے لاش دفن نہ کی اور میت سے بدفعلی کرتے رہے اور اسی سبب سے مرے۔

ہشام بن عبد الملک

یہ خلیفہ نہایت تندمزاج جابر ظالم تھا بیس سال عیش و عشرت میں کاٹی حج کو گیا تو چھ سو اونٹ پوشاک کے ہمراہ تھے جو روزانہ استعمال ہوتے تھے ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر کوفہ اور بصرہ کا حاکم تھا جس نے حضرت زید بن امام زین العابدینؑ کو نہایت بیدردی سے شہید کیا (جس سے تمام مومنین واقف ہیں) شیعوں نے آپ کو دفن کرکے قبر کو پوشیدہ کردیا لیکن یوسف نے قبر سے نکال کر سر تن سے جدا کرکے لاش کو سولی دی۔

اسی ہشام نے حضرت امام محمد باقرؑ کو جو گوشہ نشینی اختیار کرکے عبادت الہی میں مشغول تھے زہر دیکر شہید کیا ہے ہشام کے عہد میں جناب عبد اللہ بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب کو بنی امیہ نے زہر دیکر شہید کیا۔

ولید بن یزید بن عبد الملک

ربیع الثانی سنہ ۱۲۵ھ میں تخت نشین ہوا اور جمادی الثانی سنہ ۱۲۶ھ میں مرا ان صاحب سے کوئی گناہ نہیں چھوٹا اپنی لڑکی تک سے زنا کیا شرابخواری زناکاری لہو و لعب اور شکار اس کا مشغلہ تھا اسی کے عہد میں یحییٰ بن زید شہید بلا قصور کے شہید ہوئے آپ کی اور ابو الفضل کی لاش گرگان میں منظر عام پر سولی دی گئیں۔

ولید نے خالد بن عبد اللہ قشیری مجتہد وقت کو قتل کیا۔

سادات و شیعیان علیؑ پر مظالم

در عہد بنی عباس

خلیفہ ابو العباس سفاح عباسی

سنہ ۱۳۲ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسکے زمانہ میں ابو مسلم خراسانی نے جناب عبید اللہ بن حسین بن علی بن امام حسینؑ کو زہر دیکر شہید کیا۔

سفاح نے حکم دیا کہ جہاں کہیں شیعہ علیؑ ہو قتل کر دئے جائیں کوفہ میں تمام شیعوں کے گھر مسمار کر دئے گئے تمام شیعہ قتل کر دئے گئے چند عورتیں اور بچے بھاگ کر ہسپانیہ پہونچے اور وہی بچ سکے۔

منصور عباسی

ذیحجہ سنہ ۱۳۶ھ میں خلیفہ ہوا اس نے شیعوں کے قتل عام کا حکم دیا۔ خانہ تلاشی کرکے جس شیعہ کو پایا قتل کیا اس کے حکم سے گورنر مدینہ نے شیعیان و اولاد علیؑ کو گرفتار کرکے کوفہ بھیجا جو بنی عباس کا اس وقت پایۂ تخت تھا یہاں کل اولاد علیؑ قیدخانہ میں بھر دئے گئے یہ اس لئے کہ بنی عباسؑ کو بھی بنی امیہ کی طرح یقین تھا کہ کوئی اگر ہماری اطاعت نہ کرے گا تو وہ اولاد علیؑ ہی ہوگی۔ اس لئے کہ ان کا تقدس و زہد و علم ہمیشہ لوگوں کو اپنی طرف جذب کرتا تھا منصور کے حکم سے امام جعفر صادقؑ کا گھر جلوا دیا گیا باوجودیکہ امامؑ نے کبھی تو ملک و سلطنت کی خواہش کی اور نہ کسی سازش میں شریک ہوئے ساری عمر گوشہ نشین رہے منصور نے گورنر مدینہ کو حکم دیا کہ امام کو زہر آلود انگور کھلا کر شہید کرے چنانچہ زہر دیا گیا اور امام شہید ہوئے حضرت ساٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

خلیفہ منصور کے زمانہ کی سادات کشی کی فہرست بہت طولانی ہے۔ شیعیان علی و آل علی کو چن چن کر قتل کیا تاریخ جن ناموں کو پیش کرتی ہے وہ حسب ذیل ہے

باقی آیندہ

روز	شعبان ۱۳۴۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	طلوع و غروب آفتاب				[illegible]	سعد و نحس ایام				[illegible]
شنبہ	۱	۲۱	[illegible]	[illegible]	۱۸	[illegible]	۴۲	۱۶	۵۴	نیک	بد	بد	نیک	میانہ	نیک
یکشنبہ	۲	۲۲	۲۲	۴	۱۹	۲۰	۴۳	۱۹	۵۴	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۳	۲۳	۲۳	۵	۲۰	۲۱	۴۳	۱۹	۵۴	نیک	نیک	نیک	[illegible]	[illegible]	مسعود
سہ شنبہ	۴	۲۴	۲۴	۶	۲۱	۲۱	۴۳	۱۹	۵۴	میانہ	بد	سعید	سعید	نیک	مسعود میانہ
چہارشنبہ	۵	۲۵	۲۵	۷	۲۲	۲۱	۴۱	۱۸	۵۴	[illegible]	بد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مسعود
پنجشنبہ	۶	۲۶	۲۶	۸	۲۲	۲۱	۴۱	۱۸	۵۱	نکاب	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۷	۲۷	۲۷	۹	۲۴	۲۲	۴۱	۱۸	۵۴	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]
شنبہ	۸	۲۸	۲۸	۱۰	۲۵	۲۲	۴۱	۱۷	۵۳	[illegible]	بد	بد	نیک	میانہ	[illegible]
یکشنبہ	۹	۲۹	۲۹	۱۱	۲۶	۲۲	۴۲	۱۷	۵۳	میانہ	میانہ	بد	میانہ	[illegible]	روز قمر در عقرب
دوشنبہ	۱۰	۳۰	۳۰	۱۲	۲۷	۲۳	۴۲	۱۷	۵۳	بد	نیک	نیک	بد	قمر در [illegible]	قمر در عقرب
سہ شنبہ	۱۱	یکم [illegible]	یکم [illegible]	۱۳	۲۸	۲۳	۴۳	۱۷	۵۳	میانہ	بد	بد	نیک	[illegible]	شب [illegible]
چہارشنبہ	۱۲	۲	۲	۱۴	۲۹	۲۳	۴۲	۱۸	۵۳	[illegible]	[illegible]	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۱۳	۳	۳	[illegible]	۳۰	۲۰	۴۲	۱۸	۵۳	[illegible]	بد	بد	بد	بد	بد
جمعہ	۱۴	۴	۴	[illegible]	[illegible]	۲۲	۴۲	۱۸	۵۳	[illegible]	بد	بد	بد	بد	بد
شنبہ	۱۵	۵	۵	۲	۱	۲۲	۴۲	۱۹	۵۳	نیک	بد	سعید	نیک سعید	میانہ نیک	نیک مسعود
یکشنبہ	۱۶	۶	۶	۳	-	۲۲	۴۳	۱۰	۵۲	[illegible]	بد	[illegible]	بد	بد	بد
دوشنبہ	۱۷	۷	۷	۴	۴	۲۲	۲۱	۱۹	۵۲	بد	نیک	نیک	بد	بد	-
سہ شنبہ	۱۸	۸	۸	۵	۵	۲۴	۴۴	[illegible]	۵۲	میانہ	بد	بد	نیک	میانہ	[illegible]
چہارشنبہ	۱۹	۹	۹	۶	۶	۲۴	۴۵	۲۰	۵۲	بد	بد	نیک	۸	بد	بد
پنجشنبہ	۲۰	۱۰	۱۰	۷	-	۲۵	۴۵	۲۰	۵۲	[illegible]	بد	بد	بد	بد	بد
جمعہ	۲۱	۱۱	۱۱	۸	۸	۲۵	۴۵	۲۱	۵۳	[illegible]	سعید	نیک	نیک	نکاب	بد
شنبہ	۲۲	۱۲	۱۲	۹	۹	۲۵	۴۵	۲۱	۵۳	نیک	بد	بد	نیک	میانہ	نکاب
یکشنبہ	۲۳	۱۳	۱۳	۱۰	۱۰	۲۶	۴۶	۲۱	۵۳	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۲۴	۱۴	۱۴	۱۱	۱۱	۲۶	۴۶	۲۱	۵۳	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۲۵	۱۵	۱۵	۱۲	۱۲	۲۶	۴۷	۲۱	۵۳	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
چہارشنبہ	۲۶	۱۶	۱۶	۱۳	۱۳	۲۶	۴۷	۲۲	۵۳	نحس	بد	بد	[illegible]	بد	بد
پنجشنبہ	۲۷	۱۷	۱۷	۱۴	۱۴	۲۷	۴۷	۲۲	۵۳	نیک	نکاب	نیک	نیک	نیک	نکاب
جمعہ	۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵	۲۷	۴۸	۲۲	۵۳	نیک	نیک	نحک	نیک	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۲۹	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۶	۲۸	۴۹	۲۲	۵۴	نیک	بد	بد	نیک	[illegible]	[illegible]

واقعات مشہورہ ماہ شعبان

وجہ تسمیہ

چونکہ عرب اس ماہ میں غارت گری کے لئے پراگندہ ہوتے تھے اس لئے اس ماہ کا نام شعب (پراگندہ ہونا) سے شعبان رکھا گیا یہ ایسا متبرک مہینہ ہے کہ جس میں اعمال و حسنات ستر درجہ مضاعف ہوتے ہیں اور گناہان محو کئے جاتے ہیں اور خداوند عالم ملائکہ عرش سے بسبب بندوں کی عبادت کے مباہات فرماتا ہے یہ مہینہ حضرت رسول خداؐ سے منسوب ہے نیز حدیث میں ہے کہ اس مہینہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ اس ماہ میں مومنوں کی رزق و روزی میں زیادتی ہوتی ہے اس ماہ میں روزہ رکھنے کی نہایت فضیلت بیان کی گئی ہے۔

پہلی تاریخ حکم تحویل قبلہ ۲ھ۔

دوسری تاریخ - بعض تالیفات آقائی اخوند میں ہے کہ اس تاریخ ۲ھ کو روزہ ماہ رمضان فرض ہوا غزوہ بنی مصطلق ۵ھ۔ وفات امام اعظم ۱۵۰ھ بحوالہ تاریخ ابو الفدا ۲۵۵ھ قتل معتز باللہ عباسی جو بیٹا تھا جعفر متوکل کا اور عباسیوں کا تیرہواں خلیفہ تھا اور ۲۵۱ھ میں خلیفہ ہوا تھا بعض اس کو محمد بھی کہتے ہیں اور بعض نے ہیں گروہ افغانوں نے گرزوں سے اُسے مار ڈالا

تیسری تاریخ - بحوالہ تاریخ شیخ مفید وغیرہ اس تاریخ کو روز پنجشنبہ ۴ھ ولادت جناب سید الشہداؑ ہے اخوندؒ اسے اشہر ... مشہور ... روز شنبہ ہے۔

توقیع حضرت صاحب الزمان علیہ السلام میں کہ جو قاسم بن علاء ہمدانی کو مرقوم فرمایا گیا ہے پنجشنبہ تاریخ تحریر ہے بقول ... روز شنبہ بھی ہے۔

نام والدہ ماجدہ فاطمہ زہراؑ دختر خاتم المرسلین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہ زمانِ ولادت یزدجرد یا ہرمز یا شہریار باختلاف الاقوال بیبیاں پانچ سوائے کنیز و ام الولد کے بحوالہ ارشاد چھ اولاد جس میں ۳ پسر دو دختر دوسرے اقوال میں ۴ پسر تین دختر بقول ۶ پسر ۴ دختر۔

۶۰۲ھ میں انتقال سلطان معز الدین محمد معروف سلطان شہاب الدین غوری مدفن غزنین اسی سلطان نے ہندوستان کو فتح کر کے رائے پتھورا کو مارا تھا۔

بحوالہ تالیفات اخوندؒ و تاریخ شیخ مفید وغیرہ اس تاریخ کی رات کو حضرت سید الشہداؑ بسبب ظلم اعدا مدینہ چھوڑ کر داخل مکہ ہوئے۔

چوتھی تاریخ - بعض روایات سے ولادت قمر بنی ہاشم حضرت عباس علیہ السلام۔

پانچویں تاریخ - بحوالہ ارشاد شیخ مفید و تحریر اخوندؒ بروایت شیخ طوسی علیہ الرحمہ غفران مآبؒ بلفظ اظہر ولادت حضرت سید الشہداؑ ۴ھ جناب سید العلماء اس تاریخ کو بلفظ بعض تحریر فرماتے ہیں۔

حسب تحریر آقائی اخوند بقول شیخ مفیدؒ روز شنبہ اور بحوالہ صاحب کشف الغمہ روز پنجشنبہ ولادت حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ھ بحوالہ جامع عباسی روز پنجشنبہ آپکی وفات بقول ۱۸ محرم ۹۵ھ میں ولید بن عبد الملک کی زہر سے واقع ہوئی آپکی عمر شریف وقت وفات ۵۷ سال کی تھی اپنے چچا حضرت امام حسنؑ کے پاس قبرستان بقیع میں مدفن ہوئے ... بیبیاں سوائے کنیزوں کے اور ۱۲ صاحبزادے ۵ صاحبزادیاں تھیں۔ وفات بوعلی سینا

[illegible]ھ وفات حضرت [illegible]۔

دسویں تاریخ - ۱۱۶۷ھ کو عزیز الدین عالمگیر ثانی معز الدین جہاندار شاہ کا لڑکا تخت نشین ہوا ہلاکت ضحاک ۱۳ ق ھ رحلت ام المومنین حضرت خدیجہؑ۔

تیرہویں تاریخ - بحوالہ ابو الفدا ۴۶۷ھ انتقال قائم بامر اللہ بن قادر عباسی جو خلفاء عباسیہ کا چھبیسواں خلیفہ تھا ۳۷۳ھ وفات موید الدین بن حسن بویہ جو سلاطین شیعہ سے تھا جنہیں دیالمہ بھی کہتے ہیں۔

چودہویں تاریخ - شب برات۔

پندرہویں تاریخ - روز جمعہ یا شب جمعہ ۲۵۵ھ اور بقول ۲۵۶ھ و بقول ۲۵۸ھ و بحوالہ کافی کلینی و ارشاد شیخ مفید ۲۵۵ھ بحوالہ جامع عباسی ۲۵۴ھ ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر و الزمانؑ بالاتفاق یہ تاریخ رات دن اظہار سرور غسل و اعمال کا ہے اور پندرہویں شب کو بیدار رہکر عبادت کرنی چاہیئے مقام ولادت سر من رائے (سامرہ) عراق حاکم وقت معتمد عباسی وقت وفات پدر بزرگوار سن شریف پانچ یا چھ برس کا تھا والدہ حضرت نرجس خاتون دختر یشوعا فرزند قیصر روم اور آل شمعون وصی حضرت عیسیٰؑ۔

غیبت صغریٰ (یعنی سرداب میں داخل ہو کر نظروں سے پوشیدہ ہو گئے) ۲۶۵ھ بعمر ۹ سالہ بعہد حکومت معتمد عباسی۔

سترہویں تاریخ ولادت حضرت مسیحؑ۔ وفات امیر تیمور ۸۰۷ھ مدفن سمرقند یہ پادشاہ چغتائی تھا۔ جمادی الاولیٰ ۸۰۱ھ میں فیروز آباد میں جلوس فرما ہوا۔

یہ پادشاہ حقیقت میں مذہب امامیہ رکھتا تھا رسم نخل فرع مقدسہ حضرت سید الشہدا ہند میں اسی کے عہد سے باقی ہے۔

بحوالہ تاریخ ابوالفدا ۳۵۸ھ کو معز علوی کا خطبہ دیار مصر مسجد عتیق میں پڑھا گیا خطیب ابو عبداللہ بن حسن شمشاطی تھا۔

ماہ جمادی الآخر ۳۵۹ھ میں ابوالحسن جوہر جو کہ معز کا باپ اسمٰعیل منصور کا غلام تھا جامع مسجد ابن طولون اور مسجد عتیق میں اذاں مع حی علی خیر العمل اور بسم اللہ پکار کر بطریقہ مذہب امامیہ جاری کروائی۔

بیسویں تاریخ بحوالہ تاریخ ابوالفدا ۲۸۲ھ کو معتضد نے نو روز معتضدی مقرر کیا جو خیزران کے مہینے میں جو رومی مہینوں سے ہوتا ہے جب کہ آفتاب جوزا میں پہنچتا ہے واقع ہے ۶۳۳ھ کو سلطان شمس الدین التمش (ایلم خاں ترک کا بیٹا) فوت ہوا اسکا مدفن قلعہ رائے پتھورا میں اسی تاریخ کو اس کا بیٹا رکن الدین فیروز شاہ تخت نشین ہو کر ۶۳۴ھ میں فوت ہوا۔

اکیسویں تاریخ جناب صاحب الزماں علیہ السلام نے شہادت ولایت دی اور کتب منزلہ کو پڑھا۔

تئیسویں تاریخ ۶۴۳ھ وفات فاضل اجل و محدث ضیاء الدین رحمۃ اللہ برادر ابن عساکر۔

پچیسویں تاریخ بحوالہ ابوالفدا و تاریخ حمزہ اصفہانی ۱۰۵ھ ہلاکت یزید بن عبد الملک خلیفہ نہم بنی امیہ جو کہ ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا تھا۔

چھبیسویں تاریخ روز پنجشنبہ ۵۸۱ھ وفات ابوالقاسم ابو زید عبدالرحمٰن مشہور سہیلی دمشقی۔

اٹھائیسویں تاریخ شب چہارشنبہ ۳۳۱ھ انتقال محمد بن حسین ابن دریدالازدی البصری کہ جو حسب تحریر قاضی صاحب شیعی تھا بعمر ۹۳ برس بغداد میں اور اسی تاریخ ابوہاشم عبدالسلام بن علی جبائی متکلم بھی فوت ہوا۔

اس ماہ کی نحس تاریخیں ۔ ۳ ۔ ۱۴ ۔ ۲۰ ۔ ۲۶ بعض نسخے میں بجائے ۱۴ ویں کے چوتھی لکھی گئی ہے۔

منقبت جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

از جناب سید علی حسن صاحب رضوی **اختر**

ہے فدا تیر دل شیدا امیرالمومنینؑ — ہر مسلماں کے ہو تم مولا امیرالمومنینؑ
ترک گندم کر دیا نان جوین کی اختیار — آپ سا قانع نہیں دیکھا امیرالمومنینؑ
سرپرستان ہدایت قامت اقدس ہے آپ — رہنمائے دین احمدؐ تھا امیرالمومنینؑ
نائب خیر الوریٰ اصحاب احمدؐ نے کہا — جانشین مصطفےٰؐ بھی تھا امیرالمومنینؑ
عقدۂ سربستہ اوسکا آپ سے حل ہوگیا — آپکی خدمت میں جو آیا امیرالمومنینؑ
سورہ والنجم سے ثابت ہے رتبہ آپکا — آپ ہی کی شان میں آیا امیرالمومنینؑ
مثل آہو بھاگتے تھے ڈر کے میداں سے لعیں — تھا وہ شیر بیشۂ ہیجا امیرالمومنینؑ
آسماں سے نجم جب اترا تو سب یکھا کئے — آپ کے گھر میں اوتر آیا امیرالمومنینؑ
نفس خیر المرسلیںؐ ہیں آپ ثابت ہوگیا — آپکو نفسی جو فرمایا امیرالمومنینؑ
آپ کے فرزند کا رونا نہ تھا حق کو پسند — بچۂ آہو کو بھجوایا امیرالمومنینؑ
تھے مدینہ علم کا احمدؐ کسی کو شک نہیں — باب بس تم کو فرمایا امیرالمومنینؑ
نار دوزخ سے بچا لینا اخترؔ کو حشر میں
مدح خواں ہے یہ تمہارا یا امیرالمومنینؑ

خمسہ در مدح امام حسینؑ

از نگین حیدرآبادی

ایک دیوانہ سا ہوں خانہ بدوش حیدر — در پہ شبیرؑ کے رہتا ہے گدا کا بستر
تکیہ چوکھٹ پہ ہے کیا چاہیئے اس سے بڑھکر — ہیچ ہے تاج کہ رکھتا نہیں ہوں ظل ہما سر
تخت کیا چیز جو ہے ذکر علیؑ اور منبر

گل فدا بلبل گلزار رسالت ہوں میں — ہر سحر نغمہ سرائے گل وحدت ہوں میں
واقف مقصد تخلیق محبت ہوں میں — عاشق فخر شہیدان و شہادت ہوں میں
نقد دل رکھتا ہوں نذر جگر خیر بشرؐ

جب کہ ثابت قدمی عشق میں پاتا ہے حسینؑ — اک قدم میں جو بڑھوں دو قدم آتا ہے حسینؑ
میں جو روتا ہوں تو خود اشک بہاتا ہے حسینؑ — سر اٹھا کر میرا سینے سے لگاتا ہے حسینؑ
صدقے اس مہر پہ قربان میرا سارا گھر

کیا کہوں اسکی عنایت سے کہ کیا ملتا ہے — اس کے قدموں سے رہ حق کا پتہ ملتا ہے
حسنؑ و حیدرؑ و احمدؐ کے سوا ملتا ہے — بخدا اسکی محبت میں خدا ملتا ہے
انبیائے سلف اسکا نہ بھریں دم کیونکر

کون وہ راحت خاتون جناں میرا حسینؑ — کون وہ باعث ایجاد جہاں میرا حسینؑ
ابن مریمؑ وہ کہاں اور کہاں میرا حسینؑ — ایک ہے فدیہ خلاق زماں میرا حسینؑ
راکب دوش نبیؐ حامل ناز داور

سر بہ سجدہ ہے نبیؐ پشت پہ پیارا شبیرؑ — حکم حق ہے کہ یہ ہے عشق کا مارا شبیرؑ
نہ اتارو ہے خدائی کا دلارا شبیرؑ — ناز بردار ہیں ہم اس کے ہمارا شبیرؑ
ہم دیت اسکی ہیں اور ہے یہ ہمارا مظہر

پوچھئے حضرت موسیٰؑ سے سخن کسکا ہے — کہئے داؤدؑ ذرا کہہ تو لحن کس کا ہے
بولیں آدمؑ کہ جہاں تھے وہ چمن کسکا ہے — کس کی نوکر ہے زمیں چرخ کہن کس کا ہے
پوچھنا کیا جو ہے لولاک لما سے ظاہر

مری تقدیر کو چمکادے مرے رب قدیر — وہ زباں دے کہ کروں مثل طرماح تقریر
بزم میں مالک اشتر سی چلاؤں شمشیر — کربلا جاؤں تو مل جائے حبیبی توقیر
تیری قدرت سے خدایا نہیں کوئی باہر

شان علیؑ

از شاہ رضوی صاحب سب انسپکٹر تھانہ سرمتھرا

آئے رسولؐ شان رسالت لئے ہوئے
ہے پھر بھی احتیاج امامت لئے ہوئے
بنت اسد کی گود ہے زینت لئے ہوئے
یا دامن زمیں ہے عصمت لئے ہوئے
پیدا ہوا ہے راکب دوش رسولؐ حق
بت گر پڑے زمیں پہ خجالت لئے ہوئے
مدت سے ہے جہاں کا قبلہ بنا ہوا
کعبہ ترے قدوم کی حرمت لئے ہوئے
شان علیؑ سے شان کسی کی نہ بڑھ سکی
معراج میں بھی ساتھ تھے رایت لئے ہوئے
مرحب کی کیا مجال تھی بڑھتا جو اک قدم
شیر خدا کے سامنے نخوت لئے ہوئے
کہہ دونگا گر زبان نصیری ملے مجھے
بندہ ہے اک خدائی کی رفعت لئے ہوئے
ہجرت کی شب یہ عقدۂ تفریق حل ہوا
شان علیؑ ہے شان نبوت لئے ہوئے
یا شاہ اپنے شاہؔ کو بلوائیے نجف
تربت میں چل بسے نہ یہ حسرت لئے ہوئے

تصحیح

رجب نمبر صفحہ ۱۸ میں جو رباعیات لکھے گئے کاتب نے بالکل غلط ترتیب سے لکھا ہے لھذا صحیح حسب ذیل ہے

مولود حرم

از ملک الشعراء ابوالمعارف راز اجتہادی

ہو مبارک جانشین مصطفےٰؐ پیدا ہوا
بت کدہ کعبہ بنا قبلہ نما پیدا ہوا
کہا یا گر دہر کا نصیری نے تو کیا الزام ہے
حق تو یہ ہے مظہر ذات خدا پیدا ہوا

مرنے والے تو بہت ہیں کوئی قاتل چاہیئے
ہاتھ میں شمشیر لینے کے لئے دل چاہیئے
چلتے چلتے عرش سے کہتی چلی یہ ذوالفقار
دست حیدرؑ کیلئے مرحب سا بسمل چاہیئے

ہو مبارک وارث تاج نبیؐ پیدا ہوا
گر پڑے سجدے میں بت حق کا ولی پیدا ہوا
کانپتا ہے باب خیبر ہلتی ہے گیتی تمام
قوت بازوئے پیغمبرؐ علیؑ پیدا ہوا

راحت بنت اسد شیر خدا پیدا ہوا
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا پیدا ہوا
سخت تھا اک مرحلہ زہرا کا گویا کفو بھی
شوہر بنت نبیؐ حل ہو گیا پیدا ہوا

انکشافات عصریہ

پڑھنے کی مشین

طباعت کے فن میں ایک انقلابی ایجاد

از

پروفیسر بالڈین

پروفیسر بالڈین انگلستان کے بڑے مشہور سائنسدان ہیں آپ برطانوی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر ہیں اور کمیونسٹ اخبار ڈیلی ورکر کے ایڈیٹوریل میں شامل ہیں۔

حال ہی میں ایک نئی ایجاد ہوئی ہے۔ جسے پڑھنے کی مشین کہتے ہیں علم کی ترقی پر اس کا اتنا ہی انقلابی اثر ہوگا۔ جتنا کہ طباعت کی ایجاد کا اثر ہوا تھا۔

ہم عام طور سے یہ سمجھتے ہیں کہ کتابیں ہمیشہ سے چھپتی چلی آئی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پانچ سو برس کی کوئی چھپی ہوئی کتاب دستیاب نہیں ہوتی اور وہ دن دور نہیں جب چھپی ہوئی کتابیں عجائب خانوں کی زینت ہونگی۔

کتابوں کی تاریخ بہت ہی دلچسپ ہے قدیم زمانہ کے عراق میں اہل بابل او سمیری مٹی کی لوح پر لکھتے تھے جسے بعد کو اینٹ کی طرح آگ میں پکا لیا جاتا تھا اس طرح وہ مضبوط اور پائدار ہو جاتی تھی اس قسم کی بہت سی اینٹیں آثار قدیمہ میں ملی ہیں لیکن یہ وزنی ہوتی ہیں اور جگہ بہت گھیرتی ہیں۔

علم سے دلچسپی رکھنے والے بادشاہ اپنے محلوں میں ان اینٹوں کے رکھنے لئے خاص کمرے بنواتے تھے، لیکن اس وقت جس کتاب کے لئے اتنا اہتمام ہوتا تھا۔ اب وہ ایک معمولی الماری میں رکھی جا سکتی ہے۔

قدیم مصریوں نے پیپرس (نرسل کی قسم کے ایک درخت سے بنا ہوا کاغذ) ایجاد کیا اور اس کے اوراق پر کتابیں لکھی جانے لگیں لیکن مصریوں نے ان اوراق کی شیرازہ بندی نہیں کی۔ کتابیں لمبے لمبے اوراق پر لکھی جاتی تھیں جو کسی چیز کے گرد لپیٹ دے جاتے تھے۔

رومیوں نے پیپرس کی جگہ چمڑا استعمال کرنا شروع کیا۔ لیکن چینی بانس کا بنا ہوا کاغذ دو ہزار برس سے استعمال کر رہے ہیں سنہ ۷۵۰ء کے لگ بھگ عربوں نے چینیوں سے کاغذ بنانا سیکھا اور سنہ ۱۱۰۰ء کے لگ بھگ اہل یورپ نے عربوں سے کاغذ بنانا سیکھا۔

کاغذ شروع ہی سے کارخانوں میں بنتا تھا، صرف یہی ایک ایسی جنس ہے جو قرون وسطیٰ میں بھی بڑے پیمانہ پر بہت سے آدمیوں کی مشترکہ محنت سے تیار ہوتی تھی۔

کاغذ کی طرح طباعت کی ایجاد کا سہرہ بھی چینیوں کے سر ہے ابتک جو سب سے پرانی چھپی ہوئی کتاب دستیاب ہوئی ہے وہ سنہ ۸٦۸ء کی ہے۔

یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ اہل عراق سنہ ۱۰۰۰ قبل مسیح میں مہر استعمال کرتے تھے جو مٹی کی لوح پر ثبت کر دی جاتی تھی لیکن ہزاروں سال تک کسی کو یہ نہ سوجھی کہ اسی اصول کو کاغذ پر طباعت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سنہ ۱۸۱۰ء میں جدید قسم کا پریس قائم ہوا۔ اس جدید پریس میں سب سے پہلا اخبار ٹائمس (لندن) ہے جو سنہ ۱۸۱۴ء میں شائع ہوا۔

اب طباعت کے سلسلہ میں نئی انقلابی ایجاد ہوئی ہے کہ ایک فلم پر پوری کتاب کی تصویر لے لی جاتی ہے یہ فلم سینما تصویر کشی کے عام فلموں کی طرح نہیں ہوتا۔ یہ فلم صرف ایک انچ چوڑا اور بہت باریک ہوتا ہے پڑھنے کے لئے ایک پردے پر بجلی کی روشنی سے اس کا عکس ڈالا جاتا ہے۔ پڑھنے کی مشین دو فٹ اونچی ہوتی ہے اور ایک معمولی سی میز پر رکھی جا سکتی ہے آج کل اس کی قیمت پندرہ پونڈ تقریباً تین سو روپیہ ہے حالانکہ یہ مشین عام فروخت کے لئے نہیں ہے فی الحال انگلستان کے کتب خانوں کو یہ مشین دی گئی ہیں

یہ فلم اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ کسی چھوٹی سی چیز کے گرد لپیٹے جا سکتے ہیں اور شکل سے ڈورے کی معمولی ریل کے برابر ہوتے ہیں۔ پوری انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جیسی ضخیم کتاب آپ اپنی ایک جیب میں رکھ سکتے ہیں اور لاکھوں کتابیں ایک چھوٹے سے مکان میں رکھی جا سکتی ہیں۔

یہ فلم کچھ سال سے امریکہ میں استعمال ہو رہے ہیں فی الحال صرف سائنس کی کتابیں ان پر چھاپی جاتی ہیں شروع شروع میں لوگ اسے کھیل سمجھتے تھے لیکن لڑائی کی وجہ سے جب یورپ کے سائنٹیفک رسالوں کی زیادہ کاپیاں حاصل کرنے میں دقت ہوئی تو ان فلموں کا استعمال بڑھ گیا۔

جب لوگوں کو ان فلموں پر چھپی ہوئی کتابیں پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی تو امریکی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ وہ اپنے رسالے انہیں فلموں پر چھاپیں گے اس قسم کی طباعت سے کتابوں کی ترتیب اور ادیبوں کے طرز ادا پر بھی اثر پڑے گا۔ لیکن اس کے سماجی اثرات اور بھی زیادہ انقلابی ہونگے۔

پڑھنے کی مشین ریڈیو سے بھی زیادہ سستی ہوں گی اور عوام میں تہذیب اور تعلیم پھیلانے کے لئے بہت زیادہ مفید ہوں گی۔

مختصر خبریں

ایک روسی سائنسدان ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو زمین کھودتی ہوئی ۳ فیٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کے اندر جائے گا خیال ہے کہ اس مشین کو یورینیم کی تلاش کے سلسلہ میں استعمال کیا جائےگا۔

کیڑے مکوڑوں کو مارنیوالی مشین

لندن برطانیہ کی وزارت رسد نے ایک نئی مشین کی آزمائش کرا رہی ہے جو کیڑے مکوڑوں اور ان کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے خلاف نبرد آزما ہوگی۔

یہ مشین نہایت مہین اور زوردار پھوار پھینکتی ہے جو بالٹیوں۔ کارخانوں اور بیماری والے گاؤں۔ وغیرہ کے ان حصوں میں آسانی سے پہونچ جاتی ہے۔ جہاں جراثیم چھپ سکتے ہیں۔

یہ مشین ایک منٹ میں ڈی ڈی ٹی کی ۴۷ ایکڑ زمین میں بکھیرتی ہے۔ اس کی پھوار کے ہر قطرے کا قطر ایک انچ کی ۲۵ ہزارواں حصہ ہوتا ہے۔

جہازوں میں جان بچانیوالی کشتیاں

لندن (ہوائی ڈاک سے) جان بچانیوالی ہوائی جہازوں کے ساتھ عنقریب جان بچانیوالی کشتیاں لگائی جائیں گے۔ یہ ہوائی جہازوں کے حملوں کو بچانے میں مدد دینگی اور ان سے پھسلنے والے ہوائی جہازوں کی طرح پر لگے ہونگے۔ دم بھی ہوگی۔ یہ کشتیاں سمندر کے سطح تک جائیں گی تو یہ پر اور دم دور رکھے جائیں گے۔ امریکہ میں سنگل اور برطانیہ کشتیوں کے تجربے ہو رہے ہیں امریکہ اور برطانیہ کشتیوں کے بارے میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ (گلوب)

فرمان مبارک

اس وقت جب کہ وزارتی وفد نے اپنا ۱۶؍ مئی ۱۹۴۶ء والا اعلان شائع کیا دیسی ریاستوں کو دعوت دی گئی تھی کہ ایک ہی مجلس دستور ساز جو اس وقت تمام ہندوستان کے لئے قرار دی گئی تھی اس میں شرکت کریں۔ مگر اس وقت کوئی قطعی فیصلہ کرنے کے بجائے میں نے انتظار کرنا مناسب سمجھا تاکہ میں دیکھوں کہ سیاسی صورت حال بالآخر کیا پیدا ہوتی ہے۔ ہز ایکسلینسی وائسرائے کے حالیہ اعلان مورخہ ۳؍ جون ۱۹۴۷ء میں اس امر کو صاف کر دیا گیا ہے کہ غالباً ہندوستان کے اب دو حصے کئے جائینگے لہذا ایک مجلس دستور ساز کے بدلے دو دستور ساز مجلسیں ہونگی۔ اسی لئے مجھ کو اس بات پر غور کرنا ہے کہ آیا میری ریاست کو ان دونوں مجالس دستور ساز میں سے کسی ایک میں اپنے نمایندے بھیجنا چاہئیے یا نہیں۔

ف۲ برٹش انڈیا کی دو حصوں میں تقسیم فرقہ وارانہ بنیاد پر مبنی ہے۔ مگر میری ریاست میں دونوں بڑی قومیں پہلو بہ پہلو گزر بسر کرتی ہیں۔ بلکہ جب سے مجھ کو بہ حیثیت حکمران اقتدار حاصل ہوا ہے میری تمام تر کوشش یہی رہی کہ جس طرح ہو سکے۔ ان دونوں قوموں میں دوستانہ تعلقات اور میل جول پیدا کیا جائے میرے اسلاف کا اور خود میرا مسلک یہ رہا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو بمنزلہ ریاست کی دو آنکھوں کے سمجھتے رہے ہیں اور خود مملکت کو ان سب قوموں کا جو اس میں آباد ہیں ناقابل تقسیم ورثہ خیال کرتے رہے ہیں مجھے یہ کہتے ہوئے بہت مسرت ہوتی ہے کہ میری مملکت میں کوئی ایسا سخت فرقہ وارانہ اختلاف نہیں ہے جیسا کہ برٹش انڈیا میں جہاں اس کی وجہ سے بعض ناگوار المیہ واقعات رونما ہوئے ہیں میری رعیت کو ان دونوں وفاق سے جو بننے والے ہیں بہت کچھ یگانگت حاصل ہے اور بہت کچھ مفاد بھی مشترک ہے۔ لہذا میں اگر ان دونوں مجالس قانون ساز میں سے کسی ایک میں اپنے نمایندے کو بھیجوں تو بظاہر یہ معلوم ہوگا کہ حیدرآباد کسی نہ کسی فرقہ کی جانب داری کر رہا ہے مجھے یقین ہے کہ ایسا اقدام نہ کرنے میں میری رعایا و برایا کا بہترین مفاد متصور ہے اور اسی لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان دونوں مجالس دستور ساز میں سے کسی میں بھی میرا کوئی نمایندہ شریک نہ ہوگا۔

ف۳۔ برٹش اقتدار اعلیٰ کے ہندوستان سے برخواست ہو جانے کا قانونی نتیجہ مستقبل قریب میں یہ ہوگا کہ مجھکو ایک مقتدر اور خود مختار حکمران کی حیثیت از سر نو حاصل ہو جائے گی۔ مگر یہ سوال کہ دونوں نئے یونین اور میری مملکت کے درمیان کسی قسم کے تعلقات قائم ہونگے اور کیا اور کس حد تک ان میں اشتراک عمل ہوگا اس کا تصفیہ اوس وقت تک ملتوی رکھنا مناسب ہوگا۔ جب تک کہ اون کے دستور اور اختیارات کا تعین نہ ہو جائے بہر حال جو بھی دستور وہ اختیار کریں۔ حیدرآباد کی خواہش یہی رہیگی کہ وہ دونوں یونین سے دوستانہ تعلقات اور قریبی روابط قائم کرے اس اثنا میں میری نیز میری گورنمنٹ کی کوشش یہ رہیگی کہ ایسے معاملات میں جن میں میرا اور ان کا مشترکہ مفاد ہو ان میں ان کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے کھویا نہ جائے بلکہ ان کے ساتھ مناسب معاہدے طے کئے جائیں مگر یہ اس وقت ہوگا جب نئے وفاقوں کا دستور معین ہو جائے اور حیدرآباد کے تعلقات کس نوعیت کے ہونگے اس مسئلہ کے حل کرنے میں حیدرآباد بلکہ تمام ہندوستان کا مفاد میرے پیش نظر رہے گا۔

ف۴۔ ہندوستان کا سیاسی اور دستوری نقشہ گذشتہ چند سال سے سرعت کے ساتھ بدل رہا ہے اور اس وقت کوئی نہیں کہہ سکتا کہ برٹش انڈیا کے دو حصہ کرنے کا جو منصوبہ باندھا گیا ہے آیا آخر میں یہی حل موزوں ثابت ہوگا۔ یا یہ کہ ملک کے اور بھی حصہ بخرے کئے جائینگے۔ یا بالآخر ہندوستان کی وحدت برقرار رکھنے پر سب کا اتفاق ہوگا ان سرعت سے بدلتے ہوئے حالات کے مدنظر مجھے یقین ہے کہ سیاسی مصلحت اسی میں ہے کہ کسی کے ساتھ جانب داری نہ کیجائے اور میرے ملک کی صیانت اور میری رعایا کی بہبودی پر کامل زور دیا جائے۔ مگر اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ میرے ملک کی دونوں قوموں میں اتفاق اور اتحاد قائم رہے مگر یہ منحصر اس بات پر ہے کہ موجودہ تغیر پذیر حالات میں ملک کی دونوں قوموں میں اچھے تعلقات قائم رہیں اور میری تمام رعایا کو صلح امن و امان کی برکات حاصل ہوں۔

ف۵۔ اس اعلان کو شائع کرنے سے قبل میں نے مقامی مختلف سیاسی آرا اور نقاط نظر پر خوب غور کر لیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ مشکلات کا سب سے بہتر حل یہی ہے کہ میں اسی پالیسی کو اختیار کروں جس کی میں نے اس فرمان میں صراحت کی ہے۔

۲۱؍ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ

(مطابق ۱۱؍ جون ۱۹۴۷ء)

اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی

فرمان مبارک

۲۱؍ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ

دوبارہ تقرر نواب سعید الملک نواب صاحب چھتاری

چونکہ سر مرزا اسمٰعیل نے بعض وجوہ سے خدمت پرزیڈنٹ کونسل سے خود کو سبکدوش کر دینے کی درخواست کی تھی لہذا اون کی خواہش کے موجب ان کو رٹائر ہونے کی اجازت دیدیگئی ہے اور ان کی جگہ سعید الملک نواب صاحب چھتاری کا تقرر ہوا ہے جو کہ گذشتہ دوران جنگ میں پانچ سال تک برخدمت رہے تھے جن سے اہل ملک ناواقف نہیں ہیں

(شرح دستخط مبارک اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی)

صدارت عظمیٰ کا جائزہ۔ اعلیٰ حضرت جلالت الملک کے فرمان مبارک کی تعمیل میں نواب سعید الملک بہادر نے آج شام کے ساڑھے چار بجے صدارت عظمیٰ کا جائزہ حاصل فرمایا۔ روایات کے مطابق ہز ایکسلنسی کی خدمت میں صدارت عظمیٰ کا قلمدان پیش کیا گیا۔

شاہ منزل پر پرچم آصفی۔ حیدرآباد۔ ۱۰؍ امرداد صدارت عظمیٰ کے جائزہ کے بعد شاہ منزل پر پرچم آصفی بلند کیا گیا۔ (دکن نیوز)

کونسل کے اجلاس میں شرکت۔ صدارت عظمیٰ کے جائزہ کے بعد ہز ایکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے کونسل کے اجلاس کی صدارت فرمائی جو شاہ منزل میں آج شام کے ۵؍۱ بجے منعقد ہوا۔ رواج کے مطابق اجلاس نے ہز ایکسلنسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

مجلس دستور ساز میں شرکت کا مسئلہ۔ کونسل کے اجلاس میں آج کا اہم سوال مجلس دستور ساز میں شرکت کا مسئلہ تھا اجلاس نے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ کونسل کا تصفیہ عرضداشت کے ذریعہ بارگاہ خسروی میں

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

دکن

ایجنٹ برار۔ حیدرآباد

نواب مہدی نواز جنگ بہادر ایجنٹ برار ۱۳ امرداد جمعہ کی شام کو اپنی خدمت رجوع ہونے کے لئے چکھیرڑی (سی۔پی) تشریف لے گئے۔ جہاں گورنر برار مقیم ہیں (دکن نیوز)

حیدرآباد ۱۱ امرداد۔

گرفتاری

نشنیشن گیریاؤ صدر سنگرینی مزدور یونین کو گرفتار کرکے حیدرآباد سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے (وطن)

حیدرآباد سے رزیڈنسی کی برخواستگی

حیدرآباد ۱۱ امرداد۔ باخبر ذرائع کے ساتھ اس اہم انکشاف کے قابل ہے کہ اسی ماہ کے دوسرے ہفتہ میں حیدرآباد سے رزیڈنسی کے عملہ کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ رزیڈنسی کی برخواستگی کے لئے تاریخ بھی معین کر دی گئی ہے۔

سمجھا جاتا ہے کہ ۱۵ امرداد کو سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ (پبلک سروس)

ہز اکسیلنسی صدر اعظم بہادر کی باریابی

حیدرآباد ۱۴ امرداد آج صبح تقریباً ۵ بجے تک ہز اکسیلنسی نواب حمیدالملک بہادر صدر اعظم باب حکومت دولت آصفیہ بارگاہ خسروی میں باریابی کی عزت حاصل کی سر والٹر مانکٹن مشیر امور دستوری بھی نواب صاحب کے ہمراہ تھے۔ (پبلک سروس)

سرمنرا کے خصوصی اختیارات کی تنسیخ

حیدرآباد ۱۱ جون پبلک سروس کو باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ سرمنرا کو ایک لاکھ روپیہ کے خصوصی اختیارات دئے گئے تھے وہ فرمان خسروی کے ذریعہ حکم امرداد نواب حکومت کی جانب سے ایک گشتی کے

ذریعہ منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

حیدرآباد ۱۳ امرداد

روزنامہ انصاف

مولوی اعجاز احمد صاحب قادری کی ادارت میں آج سے روزنامہ انصاف کی اجرائی عمل میں آئی ہے۔ انصاف کے مقاصد کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ انصاف کی اشاعت کا مقصد وحید ملک و مالک کی ہمہ گیر خدمت ہے۔ (پبلک سروس)

پاکستان ہو یا ہندوستان ہم کسی کے ماتحت نہیں۔ مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب کا واعظ

حیدرآباد ۱۳ امرداد۔ ہندوستان کی دو سلطنتیں چاہے وہ پاکستان ہو یا ہندوستان ہم کسی کے ماتحت نہیں ہیں وہ جو چاہیں تو ہمارے الیف ہمارے حلیف ہو سکتے ہیں ان خیالات کا اظہار مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب معتمد صدر مجلس علماء دکن نے بعد نماز جمعہ مکہ مسجد میں کیا مولانا نے آیت کریمہ لیستخلفنہم فی الارض کی تشریح کے ضمن میں فرمایا کہ خلافت ارضی اور تمکین فی الارض اللہ کی نعمت ایسی ہی ہے جسکو حق تعالیٰ چاہتے ہیں سرفراز فرماتے ہیں اب ارباب حل و عقد پاکستان کا کام ہے کہ وہ عملاً یہ ثابت کر دکھائیں ان کی حکومت ایسی ہو جو اپنے سایہ عاطفت میں بسنے والے کے لئے رحمت ربانی و برکات آسمانی ہو سلاطین آصفجاہی خود کو صلح آصف جاہ جاہ خادم خلق اللہ تصور فرماتے رہے ہیں جیسا خلد اللہ ملکہ نے عملاً یہ ثابت فرما دیا کہ جو سلاطین آصف جاہی اپنی رعایا برایا کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے ہیں ان کی حکمرانی کا مقصد بجز خدمت خلق اور کچھ نہیں۔ سرمبارک آصف سابع خود کو خادم خلق تصور فرماتے ہیں۔ اور اس کے

اپنے سارے خطابات پر ترجیح دیتے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اس مملکت آصفی کے بسنے والی ساری رعایا برایا سر جوڑ کر بیٹھے اپنے اس مملکت کی وسعت و ترقی و استحکام اور اس کی بہبود و فلاح کے لئے بہتر سے بہتر منصوبہ تیار کرے اور عملاً اس کو بروئے کار لائے یہی اپنے ملک کی صحیح خدمت ہوگی آخر میں مولانا نے فرمایا کہ ہندوستان کی دو سلطنتیں چاہے وہ پاکستان ہو یا ہندوستان ہم کسی کے ماتحت نہیں ہاں وہ چاہیں تو ہمارے الیف ہمارے حلیف ہو سکتے ہیں۔

سزا اور ہڑتال

حیدرآباد ۱۴ امرداد مسٹر جھاویونگ سکریٹری مزدور سنگھ کو جو سکندرآباد کے ہنگامہ کے زمانہ میں گرفتار ہوئے تھے پرسوں عدالت سے سزا دی گئی اس سزا کے خلاف سکندرآباد میں کل ہڑتال منائی گئی۔ (دکن نیوز)

حیدرآباد ۱۵ امرداد

تصادم و ہلاکت

کل شام جدید آغا پورہ کے چوراہے پر دو موٹروں کا تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ایک ضعیف راہرو ان کے درمیان آکر بری طرح زخمی ہوا۔ ایک موٹر کا اگلا حصہ بھی ٹوٹ گیا اور بعض موٹر نشین حضرات کو بھی معمولی زخم آئے۔ راہرو کو رجوع دواخانہ کیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا (دکن نیوز)

علاقہ جات سرکار عالی کی واپسی

حیدرآباد ۱۵ امرداد وطن نیوز باور کرتا ہے کہ اگست ۴۷ء میں تبدیل ہونے والے حالات کے تحت سیاسی معتبر حلقوں کی رائے کے مدنظر اور رفتار سیاست کے نتیجہ کے طور پر علاقہ برار معہ شمالی سرکار مقبوضہ علاقہ جات کے علاوہ وزیگاپٹم جلالت الملک شہریار دکن و برار کو برطانیہ عظمیٰ حکومت ہند کے سمجھوتہ کی بناء پر واپس کر دیا جائیگا۔

ہز ہائی نس والسرائے سے نواب صاحب چھتاری کی ملاقات

نئی دہلی ۱۷ جون۔ لارڈ ماونٹ بیٹن والسرائے ہند نے آج نواب صاحب چھتاری اور نواب صاحب بھوپال سے ملاقات کی

حیدرآباد ۱۶ امرداد

رشوت ستانی کے الزام میں انسپکٹروں کی معطلی

پبلک پریس کو اطلاع ہوئی ہے کہ تعلقہ پالم کے تین راتب بندی کے انسپکٹروں کو رشوت کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہے۔ (پبلک پریس)

دودھ باولی میں فرقہ وارانہ جھڑپ

حیدرآباد ۱۱ جون محلہ دودھ باولی میں صبح فرقہ وارانہ جھڑپ کا ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ محلہ مذکور کے ایک شخص نے دوسرے شخص پر اچانک حملہ کر دیا جبکہ وہ کچھ سامان خرید رہا تھا۔ یہ خبر محلہ میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ موقعہ واردات پر سٹی پولیس کے مسلح دستے لاریوں کے ذریعہ پہنچ گئے اور صورت حال پر قابو پالیا۔ (پبلک سروس)

عباس یونین کلب

عباس یونین کلب کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات بصدارت عالیجناب نواب سرفراز علیخان بہادر خلف نواب سعید الدولہ مرحوم بتاریخ ۱۰ امرداد ۱۳۵۶ف بمقام پلے گراونڈ کھیت باسٹی منعقد ہوا جس میں عوام اور دیگر مہمانوں کے علاوہ عالیجناب سید سعید حسن صاحب کنزرویٹر فارسٹ و مولوی سید محمد رضا صاحب صدر مدرس مدرسہ دارالشفاء جناب ڈاکٹر زاہد حسین صاحب نواب محمد حسین خان بہادر۔ مولوی افتخار علی صاحب۔ و مولوی سید تراب علی صاحب رضوی نے بھی شرکت فرمائی معتمد استقبالیہ عباس رضوی صاحب نے اپنی تقریر میں قوم کے مرفع الحال طبقہ سے اپیل کی کہ اس کلب کے ساتھ جو وہ ادارہ تجہیز و تکفین و مصروفین ایا وہ مستحق امداد ہیں جلسہ انتہائی شاندار پیمانہ پر منایا گیا تھا۔ اور کامیابی کیساتھ ختم ہوا

عالم اسلام

امریکہ کا روس کے خلاف زبردست الزام

واشنگٹن ۱۴ ؍ جون ممالک متحدہ کی طرف سے روس پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ روس کے ذمہ دار اشخاص نے معاہدہ بالشا کی خلاف ورزی کی ہے اور ہنگری کے معاملات میں بیجا مداخلت کی ہے۔ حالانکہ اسمیں ہنگری کے سیاسی معاملات میں بالشا کے معاہدہ کی رو سے مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

اس نوٹ میں ہنگری کے اس حالیہ گڑبڑ کا ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں وزیراعظم فرینن ناگی کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ ہنگری کی سیاسی صورت حال کا مطالعہ کرے۔ اور اس کمیٹی میں جو تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی جنگ کے ٹالنے والوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے۔

وزیراعظم ناگی نے دھمکی دی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کو بھی پیش کریں گے

انڈونیشیا میں نئی جنگ کا خطرہ

بٹاویہ ۱۳ ؍ جون۔ ڈچ انڈونیشیا کی گفتگو کا نہ ہونا ہی جا کر اس میں بد امنی کے آثار بڑھ گئے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ موجودہ صورت حال بہت تشویش ناک ہے اور جنگ کی چنگاری کسی وقت بھی بھڑک سکتی ہے۔ موجودہ حالات کی اصل وجہ یہ ہے کہ ڈچ حکومت نے مزید مراعات دینے سے انکار کر دیا ہے انڈونیشیا کے لوگوں نے حکومت کی تجویز کردہ مراعات کے مقابلہ میں بالکل دوسری تجاویز پیش کر دی۔ انڈونیشائی وفد کے سکرٹری مسٹر ہودیا رجو نے اپنے ملک کا رویہ واضح کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ڈچ حکومت نے ہتیار اٹھائے تو ہم اپنے مطالبات نئے سرے سے پیش کریں گے جاوا ڈچ فوجوں کا مرکز ہے یہاں ڈچ کمانڈوں نے پلٹنیں کھڑی کی ہوئی ہیں [illegible] سمجھا جاتا ہے کہ اب مفاہمت کی کوئی صورت نہیں رہ گئی (بقیہ کالم نمبر ۲)

حکومت سندھ لاکھوں روپیہ کے مصارف سے مسلمانوں کیلئے نو آبادیات تعمیر کریگی

حکومت سندھ لاکھوں روپیہ ان مسلمانوں کے نو آبادیات تعمیر کرنے کے لئے مخصوص کر چکی ہے جو بہار یا دیگر ہندوستانی صوبجات سے سندھ آرہے ہیں۔ ہم تمام ہندوستانی علاقوں کے اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد اور ان کو سندھ میں بسانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ (اورینٹ)

حاجیوں کے جہازوں کا انتظام

نئی دہلی ۱۳ ؍ جون

اس سال رمضان کے مہینے سے پہلے ہندوستانی بندرگاہوں سے حجاز کو حاجیوں کے جہاز بھیجے جائیں گے ان کا پروگرام مرتب کیا جا چکا ہے چنانچہ جہاز ایس۔ ایس رضوی ۲۰ ؍ جون کو بمبئی سے روانہ ہوگا جہاز ایس۔ ایس علوی اور جہاز ایس۔ ایس اسلامی کراچی سے ترتیب وار یکم اور ۵ ؍ جولائی کو روانہ ہونگے

قائد اعظم کی کوٹھی پر ۲۰ فٹ اونچا پرچم

قائد اعظم سے بار بار درخواست کی جاتی تھی کہ آپ اپنی کوٹھی پر مسلم لیگ کا پرچم لگانے کی اجازت دیدیں لیکن ہر دفعہ قائد اعظم جواب دیتے تھے کہ جب تک پاکستان کے قیام کا اعلان نہیں کر دیا جائے میں اپنی کوٹھی پر لیگی پرچم نہیں لگاؤں گا۔ اب چونکہ ہندوستان میں پاکستان کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے قائد اعظم نے اپنی کوٹھی پر پرچم اسلامی لہرانے کی اجازت دے دی ہے۔

مدینہ منورہ کے ہسپتال کیلئے مصر کا عطیہ

قاہرہ ۱۲ ؍ جون۔ شاہ فاروق کی خواہش پر حکومت مصر نے عرب کے مقدس شہر مدینہ میں ایک ہسپتال قائم کرنے کے لئے ۸۰ ہزار پونڈ کا عطیہ دیا ہے (گلوب)

لبنانی پارلیمنٹ میں بم پھٹا

بیروت ۱۲ ؍ جون

ہفتہ کی رات کو ایک بم پھٹنے کی وجہ سے لبنان کی پارلیمنٹ کی کھڑکیاں اڑ گئیں۔ بہرحال کسی قسم کی ہلاکت یا جراحت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی

ایرانی فوجوں اور برزانی قبائلیوں کی جھڑپ

طہران ۱۰ ؍ جون عراقی کرد جو برزانی قبائل کہلاتے ہیں ان کو عراق سے دھکیل دیا گیا تھا۔ لیکن یہ لوگ عراقی فوجوں سے بچ بچا کر ایران میں واپس آ رہے ہیں۔ یہاں ایران کی حکومت کی زبردست فوجیں ان کے خلاف ٹینک اور ہوائی جہاز استعمال کر رہے ہیں یہ کرد تعداد میں ۵۰۰ ہیں ان کے ساتھ ایرانی فوجوں کی جنگ روس اور ایران کی سرحد پر ہو رہی ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہزار سے اوپر برزانی پہلے ہی روس کو بھاگ چکے تھے اور وہ جو ایرانی فوجوں کے گھیرے میں آ چکے ہیں ان کی تعداد کے لحاظ سے ان کا زبردست جانی نقصان ہوا ہے۔ (گلوب)

قاہرہ ۱۰ ؍ جون۔ مصری وزیر مالیات بدر پاشاہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ آئندہ دو برسوں کے لئے مصر کے پاس کافی فاضل ہے۔ اس کو برآمد کرنے کے علاوہ ۲۰۰ ہزار ٹن پونڈ کی چینی شکر بھی آمد کریگا مصر کفالتی قرضوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کریگا۔ (۳۱) کی ادائیگی قسط وار ہوگی

ہنگری کے اندرونی معاملات میں برطانیہ کی مداخلت

ماسکو ۱۵ ؍ جون۔ روسی حکومت نے ایک اعلامیہ جاری کر کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ روسی باشندے ہنگری کے اندرونی مسائل میں مداخلت کر رہے ہیں اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ روسی حکومت برطانی شہر کے بیان پر اعتراض کرتی اور برطانیہ کے عمل کو ہنگری کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی تازہ کوشش خیال کرتی ہے۔

امریکہ میں جہازیوں کی ہڑتال

نیویارک ۱۳ ؍ جون ۱۲ امریکہ میں جہازیوں کی ہڑتال شروع ہوگئی دو لاکھ جہازی کام چھوڑ بیٹھے ہیں اور ... جہاز بے کار ہیں اگر ہڑتال پھیلی تو ... جہاز بے کار ہو جائیں گے۔ (گلوب)

ہندوستانی

ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانہ کا قیام

نئی دہلی ۱۳ ؍ جون۔ ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانہ قائم کرنے کے متعلق جلد ہی ایک اعلان کیا جائیگا۔ خیال ہے کہ ملکی سفیر مسز پنڈت ہونگی۔

لندن ۱۱ ؍ جون۔ برطانیہ کی تین فرموں کو ۳۰۰ ریل کے ڈبے تیار کرنے کے لئے ہندوستان کی جانب سے آرڈر دیا گیا۔ (گلوب)

کانپور میں مسلمانوں کے مجمع پر پولیس کی آتشباری

۴ اشخاص ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے۔ کانپور ۱۳ ؍ جون دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شہر کے مختلف مقامات سے مسلمانوں نے رجب شریف کا جلوس برآمد کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے تحت احکام نافذہ مسلمانوں کے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے چھ مرتبہ آتش باری کی۔ آتش باری کے نتیجہ کے طور پر ۴۔ اشخاص ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے۔

پولیس پر سنگ باری

معلوم ہوا ہے کہ ایک مجمع نے سنگباری کی جب کہ پولیس نے مختلف مقامات پر جلوسیوں کو روکا۔ پولیس نے تب آتشباری شروع کر دی۔ (اپی)

ایک اسلحہ ساز شخص کو گرفتار کر لیا گیا

دہلی ۱۳ ؍ جون۔ دہلی کی پولس نے کل ذات ایک شخص کو گرفتار کر لیا جس پر کارتوس اور بندوقیں بنانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ قرول باغ میں جب اس شخص کے مکان پر پولس نے چھاپہ مارا تو پچاس کارتوس برآمد ہوئے۔

دو اہم کتابیں

ترجمہ بحار الانوار جلد اول

ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری سابق ناظم تعلیمات مشہد کاغذ چکنا ہے

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام مستند اور مبسوط تذکرہ صفحات ۳۲۵ کاغذ چکنا ہے

بقیہ فہرست کتب مطبوعات کتب خانہ حیدری

دعائے کمیل مترجم اردو ۳ر
دعائے مباہلہ مترجم اردو ۳ر
مجموعہ دعائے نور ۳ر
دعائے ختم قرآن ار

تعویذات

دعائے [illegible] برائے دفع جن و شیاطین
و حفاظت چشم زخم وغیرہ ۲ر
مجموعہ [illegible] ام الصبیان برائے
حفاظت بیات و ام الصبیان و شوان خاص
عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے ۲ر
ایضاً بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا
[illegible]

دعائے ام الصبیان از منہاج ار
دعائے دفع طاعون ہیضہ ٹائیفائڈ
وغیرہ ۲ر
دعائے گنج العرش حفاظت کے لئے ار
دعائے قلوبیس برائے حفاظت حمل
و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا
اور بچہ کو اس کے اندیشے [illegible] نہایت
مجرب تعویذ ہے ۲ر
ایضاً مع ام الصبیان ۳ر
دعائے [illegible] آدم برائے محبت و زبان بندی
۲ر
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا
[illegible]

دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
بر پوست آہو [illegible]

دعائے [illegible] مرجانہ برائے محبت شوہر ۲ر
دعائے [illegible] برائے دفع تپ ہر قسم ٹائیفائڈ
و [illegible] بخار وغیرہ اور میت
کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۲ر
دعائے حرز ابو دجانہ برائے دفع جن و شیاطین ۲ر
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا [illegible]
دعائے یمانی مغربی برائے محبت زبان بندی وکشایش کار و برائے
حصول ملازمت [illegible] ۳ر
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا [illegible]
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے
دفع بلیات زیادتی [illegible] کشایش کار و برائے مشکل ۲ر

دعائے دفع دشمن بر خوف حاکم اور
اور افسروں کی سختی [illegible] ۲ر
دعائے زبان بندی ۲ر
دعائے محبت ۲ر
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات
[illegible] ۴ر
جوشن صغیر [illegible] ۲ر
دعائے ہفت ہیکل برائے دفع قتل و خوف
[illegible]
بلیات و حوادث ۲ر
آیۃ الکرسی برائے دافع اجنہ و شیاطین
ایضاً آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی
معرفی آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل
ہیں ۴ر
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین
تعویذ ار
دعائے نادعلی جس میں نادعلی صغیر بھی
شامل ہے ۲ر
دعائے علوی مصری مشہور سیفی دعز یمانی دفع دشمن
کے لئے مشہور و معروف تعویذ ہے ۴ر
عریضہ حضرت صاحب الزماں مردانی ۲ر
زنانی ۲ر
عریضہ حضرت امام رضاؑ ار
نقشہ تولد و وفات ائمہ طاہرین ۲ر
نکاح نامہ ۲ر
نقشہ ایران ۴ر ایضاً رنگین ۶ر

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزماں کا ظہور ہونے سے پہلے ظہور کی
علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علائم الظہور
کا آرڈر دیجئے تاکہ چھپتے ہی آپکو اطلاع دیجائے
(جو)
کتبخانہ حیدری میں زیر طبع ہے۔

چند نایاب کتابیں مطبوعہ

فیصلہ [illegible] کہ ایک ہندو
کے قلم سے دیکھنے کے قابل ہے ۸ر
سرادق عفت قرآن و معقولات سے پردہ
کے وجوب کو ثابت کیا گیا ہے ۲ر
پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ [illegible] مدظلہ
۲ر
ہزار اسرار مشاہیر حکما اور اطبائے سابقہ
موسوم بہ اسرار الاطبا و کیمیائے عشرت
زمانہ سابقہ کے حکما کے مجربات طلسم
تعویذات جیوب بقول بسری ریاضین
کی خاصیت و فوائد اور عجائب و غرائب
حکما اور خطوط رمز و علم شعبدہ و غرائب
نجوم و رمل و انواع تریجات و بہترین
نسخہ جات خضاب و مقوی باہ و امساک
جماع عورت کے حاملہ ہونے کے بہترین
نسخے بہرحال اس میں اس سے بہتر کوئی
کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی صرف
ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ
کیسے جواہر پارے اس کتاب میں جمع کئے
گئے ہیں قیمت ۸ر
بساط الغنائم تاریخ فارسی ۱۲ر
اردوئے قدیم از جناب شمس المورخین مولانا حکیم سید شمس اللہ قادری
دفتر رحمت دیوان صحو فارسی ۱۲ر

رسالۂ المرقومات [illegible]
آتش [illegible] شوق [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible] فارسی
دیوان [illegible]
قصائد [illegible]
[illegible] عربی
[illegible]
قاموس الاغلاط
سخنوران چشم دیدہ [illegible]
دیوان رشید ۱۲ر
معیار الفنون عربی ۲ر
مختصر تاریخ ہند ۸ر
یادگار قیصری ار
سوانح زندہ شاہ مدار ار
تحفۃ الملوک و صد پند حکیم [illegible] ار
البم تصاویر ۲ر
طلسم حیرت ۸ر
شباب دکن [illegible]
تعلیم الاخلاق فارسی ۸ر
ہنسانے کا آلہ ۶ر
ہنسانے کی انجمن ۶ر

کیا آپ شیعہ ہیں

اگر شیعہ ہیں تو کیا
اپنے مذہب کے عقائد [illegible] واقف
ہونا آپکے لئے ضروری [illegible]
[illegible] الطیبہ [illegible]
[illegible] کتب [illegible]

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریدئے وغیرہ

امراء و ذی استطاعت ناظرین کا مذہبی فرض ہے کہ اس
قومی مذہبی پرچہ کی خریداری کے علاوہ مالی امداد فرماکر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں!
دکن کے علاقہ میں یہ ایک ہی قومی مذہبی پرچہ ہے جو ناظرین
سے پوشیدہ نہیں ہے۔

یہ آئین کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے
مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب [illegible] سے شائع ہوا

النجف

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسنا

معاونین: محافظ الدین حیدر ۔ عباس رضوی

مہتمم: محمد حسین

چندہ اخبار ... تاریخ اشاعت ۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲

جلد (۱) | ۱۰؍ شعبان ۱۳۶۶ھ ۳۰؍ امرداد ۱۳۵۶ف موافق ۳۰؍ جون ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ | نمبر (۶)

جامِ آزادی

از جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

دلِ دیوانہ کی وحشت گئی صبر و قرار آیا
خزاں رخصت چمن سے ہو گئی لطفِ بہار آیا
بھرا لالے نے ساغر سر پہ بلبل کے خمار آیا
گل آیا باغ میں بادشاہِ اقلیمِ بہار آیا

خزاں کی قسمت بد میں ہی پھر سوگواری ہے
جدھر دیکھو ادھر چلتی ہوئی بادِ بہاری ہے

نیا سال اور نیا دن ہے نیا ہی جام دے ساقی
خوشی کا دن ہے میخواروں کو کچھ انعام دے ساقی
میں کب کہتا ہوں تجھ سے چین دے آرام دے ساقی
یہی ہے آرزو پینے کو صبح و شام دے ساقی

ترا میخانہ میخواروں سے پھر آباد ہو جائے
سبق بھولا ہوا پھر مدتوں کا یاد ہو جائے

سدا پیتا ہوں غم کہ ہو درد ہو یا تندرستی ہو
کشادہ دست ہو جاؤں کہ دو تنگدستی ہو
رہا ہے کام پینے سے مجھے مہنگی کہ سستی ہو
رہوں میں جس جگہ پیتا ہوں ویرانہ کہ بستی ہو

غرض دنیا سے کیا دن رات پینا کام ہے میرا
وہ میکش ہوں کہ تیرے میکدے میں نام ہے میرا

یہ مانا تیرے میخواروں میں سلمان و ابی ذر ہیں
ترا عدی ہیں میثم تمار و قنبر ہیں
ہیں مقداد اور عمار اور جبیب اختر ہیں
بلا کے پینے والے ہیں یہ سب مجھ سے بہتر ہیں

ہیں جتنے بادہ کش کیا ان سے پینے میں ہوں کم ساقی
بتا تجھ کو مے و مینا و ساغر کی قسم ساقی

دو عالم میں ابس تو ہی اک منظور ہے ساقی
میری شہ رگ سے بھی نزدیک ہے کب دور رہتے ساقی
جو میں ہوں موسیٰ عمراں میرا دل طور ہے ساقی
خدا سے کب جدا ہے تو خدا کا نور ہے ساقی

سمجھتا ہوں ترے سائے کو میں اللہ کا سایہ
جو تیرے بعد ہے مجھ پر تو ظل اللہ کا سایہ

یہ وہ سلطان ہے ہے رعب جسکا سارے عالم پر
حکومت اسکی ہر اک دل پہ ہے ہر ایک آدم پر
نہ کیوں کر فوقیت حاصل ہو اسکو قیصر و جم پر
ہے جب سایہ فگن رحمت کا پرچم اسکے پرچم پر

مثالِ سایہ اسکے ساتھ ہر دم شادمانی ہو
مسخر سارا عالم ہو دلوں پر حکمرانی ہو

شہ عثمان علیخاں کو سدا مسرور رکھ یارب
(خلد اللہ ملکہ)
ہر اک رنج و بلا و غم سے کوسوں دور رکھ یارب
مسرت سے ہمیشہ اسکا دل معمور رکھ یارب
تو اپنے نور سے اس ذات کو پرنور رکھ یارب

رہیں برباد دشمن شاہ کو آباد رکھ یارب
یہ زیرِ سایۂ شہ دوستوں کو شاد رکھ یارب

رہے تو حکمراں جبتک رہے یہ آسماں باقی
جہانبانی رہے تیری رہے جبتک جہاں باقی
کبھی کے مٹ چکے تھے آج رہتے ہم کہاں باقی
مسلمانوں کا تیری سلطنت سے ہے نشاں باقی

خضر کی طرح سے رب علیٰ دائم رکھے تجھ کو
ہے زاہد کی دعا برسوں خدا قائم رکھے تجھ کو

نقشِ اوّل

تقسیم ہند کے اعلان کے ساتھ ساتھ ریاست حیدرآباد نے اعلان آزادی کر دیا۔ معلوم یہہ اعلان کانگریس کی نظروں میں کیوں کھٹک رہا ہے اور کس بناء پر دستور ساز مقننہ میں شرکت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے جب کہ سلطنت آصفیہ شروع سے ہر ہندوستانی سیاسی جماعت سے الگ رہی۔ سرکار نظام اور حکومت برطانیہ کا تعلق ایک دوستانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا ثبوت خود برطانیہ کے دیئے ہوئے الفاظ "یار وفادار" سے ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ ایک مطلق العنان اور خود مختار حکمران کی حیثیت سے تخت حکومت حیدرآباد پر جلوہ افروز ہیں ہم کو اپنے آقائے ولی نعمت کے تدبّر و سیاست دانی پر ناز ہے کہ خود مختاری کے اعلان کے ساتھ ساتھ حضور اقدس نے یہہ بھی اعلان فرما دیا کہ حیدرآباد کے نمایندے کسی بھی دستور ساز جماعت میں شرکت نہیں کریں گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ حیدرآباد میں آصفی حکمرانوں نے کبھی اپنی پالیسی کو غیر رواداری نہیں رکھا۔ اور شائد اسی رواداری سے بعض کمینوں نے غلط فائدہ اٹھایا۔ اغیار کو کیا حق ہے کہ وہ ہم سے کسی قسم کا مطالبہ کریں یا ہمارے داخلی معاملات میں دخل اندازی کریں۔ حالات اور حضرت آصف سابع خلد اللہ ملکہ کا رویہ دور اکبری کی شان کو پیش کرتے ہیں حضور نے یہہ ارشاد فرما کر "مسلمان اور ہندو میری سلطنت کی دو آنکھیں ہیں" صاف بتلا دیا کہ شاہ ذیجاہ کی نظر کرم ہر دو جماعتوں پر برابر ہے اور دونوں کو مساوی مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔

سیاست دانی اور اعلیٰ اصولِ حکمرانی تو ہمارے تاجدار کا شعار ہے۔ بجائے اس کے کہ حیدرآبادی افراد بیرونی غلط اثرات سے متاثر ہوں۔ اگر اپنے بادشاہ کے زیر سایہ اپنے ملک کو راہ ترقی پر گامزن کرنے میں کوشاں ہوں تو حیدرآباد دنیا کی صف اول کے ممالک میں مشہور ہو سکتا ہے ہمیں بیرونی معاملات اور خارجی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہم تو حیدرآباد[illegible] حیدرآباد کی خاطر جیتے ہیں اور اسی خاطر مر بھی سکتے ہیں۔ اگر ہم میں [illegible] اور ہم اپنے شہنشاہ کے ارشادات پر عمل کریں تو کیا مجال ہے کہ اغیار ہم پر نکتہ چینی کریں یا ہم سے کس قسم کا مطالبہ ہو۔ ہم خود اپنا قانون مرتب کر لیں گے۔ ہمیں اپنی حکومت کی قیادت پر کامل اعتماد ہے۔ ہم اپنے بادشاہ کو کائنات کی صف اول کے شاہوں اور مدبرین میں سے ایک سمجھتے ہیں جس کا ثبوت بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا حکمران اکبر کی طرح رواداری کو اپنا شعار سمجھتا ہے۔ اگر ایسے میں ہم نے اپنے شاہ کے ساتھ غداری کی یا اس کے اقتدار کو ٹھیس لگتے ہوئے دیکھنا پسند کیا تو یہہ ایک مکمل غداری اور انسانیت دشمنی ہوگی۔

آؤ آج جمعہ مقدس پر اس بات کا عہد کریں۔ کہ:—

حیدرآباد کی آزادی کی بقاء اور شاہ ذیجاہ کے اقتدار کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک نثار کر دیں گے اور اپنے ملک کو بیرونی اثرات سے محفوظ رکھیں گے۔

یا الٰہی رہے قائم یہہ نظام دولت ⁂ صد ہزاروں سال سلامت رہیں اعلیٰحضرت

از علامہ ضامن کنتوری مرحوم

جس کے ہوں زبان و مذہب و مسکن ایک ⁂ کہتے ہیں اس گروہ کو ہے قوم نیک
لیکن ملک ایک اور اغراض ہوں ایک (۱) ہے قوم کا یہہ صحیح و نفیس ایک
جس گھر میں ہو اختلاف چلتا نہیں کام ⁂ ہو جاتی ہے گھر والوں کی ان سب حرام
ہیں شترکہ اغراض تمدن کی بنا (۲) مجموعہ افراد ہی کا قوم ہے نام
ہوں لاکھ زبان و مذہب و مسکن ایک ⁂ مشکل ہے کہ ہوں راہبر و رہزن ایک
افراد کے اغراض مخالف ہیں جہاں (۳) کیوں کر وہ گروہ بن سکے قوم ایک
ہے بغض و حسد نے ہر طرف سے گھیرا ⁂ کرتا نہیں اتفاق ہم تک پھیرا
کیسی قوم ایک ہوں نہ جب تک اغراض (۴) یا رب کہیں دور ہو یہہ گھیرا اندھیرا
ہمدردی ملک اون میں ہو کیا پیدا ⁂ ہے جن کی اولاد سے کینہ پیدا
بھائی کو بھائی کھائے جاتا ہے جہاں (۵) دنیا سے وہ قوم کا نشان ہو ناپیدا
آخر ہے شباب جوشش مستی کب تک ⁂ ذوق رندی و مئے پرستی کب تک
ضامن یہہ بیخودی عیاذاً باللہ (۶) سمجھے گا تو نہ اپنی ہستی کب تک

از مجاور علی صاحب قبلہ چھوکا

قدرت کو جو کرنا ہے وہ کر جائے گی ⁂ قسمت کو سنورنا ہے سنور جائے گی
بیفائدہ ہے فکر عبث و ذکر (۱) جو ہم پہ گذرنا ہے گذر جائے گی
مغرور نہ رکھ اپنا دماغ عرش بریں پر ⁂ ہوتی نہیں عزت کبھی اتنی کہیں پر
جو شاخ جھکا رہتی ہے میوے سے بھرا ⁂ رکھتی ہے سر عجز کو اپنے وہ زمیں پر

آہنگ

مخالف رو چکا ہے بے سبب برزمین کو ⁂ لیا جاتا رہا ہے امتحاں پر امتحاں برسوں
ہمارا سانس لینا دھر میں ایک جرم سمجھا گو ⁂ بسر کرتے رہے دنیا میں بے نام و نشاں برسوں
ہمارے واسطے لازم تھا مر کے جیتے جانا ⁂ مصائب توں جھیلے اٹھائیں سختیاں برسوں
نہ تھا جو صبر کوئی چارہ اے مجبوری ⁂ رہا شیوہ ہمارا شیون آہ و فغاں برسوں

پناہ عام دے سکتی نہ تھی تیری زمیں ہم کو
رہے ہیں بے مکاں ہم اے مکین لامکاں برسوں

مگر اب ہم کو قصر ظلم و استبداد ڈھانا ہے ⁂ تری دنیا سے دوں میں اک نئی دنیا بسانا ہے
مصائب جھیلنا تو دنیا کے مصائب کو ⁂ بجائے گریہ و زاری ہمیں اب مسکرانا ہے
دعا میں ہاتھ کٹوا کر بھی ہم پکارا کرتے ہیں ⁂ دوبارہ پھر جہاں والوں کو یہ منظر دکھانا ہے
زمانہ دے رہا ہے درس تقلید حسینی کا ⁂ سنبھل اے زور باطل ہم کو زور حق دکھانا ہے

یہ دھارا یہ چلا اب کوئی روکے امر ناممکن
مخالف قوتوں پر آج ہم کو فتح پانا ہے

رضی

شان حسین ۔ علی

"بڑا احسان کا احسان ہے خدا کی قسم" کو
"بڑا حسین کا احسان ہے خدا کی قسم" بنا لیجئے
"حسین پر ایمان ہے خدا کی قسم" کو
"حسین پر میرا ایمان ہے خدا کی قسم" بنا لیجئے
مصرع "دل دیکھا ہوں اپنا شہ شرقین" کی بجائے
"دل چیرا ہوں اپنا شہ شرقین کو" لکھ لیجئے

تصحیح۔ شعبان نمبر میں حسب ذیل غلطیاں ہو گئی ہیں ناظرین صحت فرما لیں۔

(۱) قافلہ حجاز میں ایک حسین ہی نہیں
(۲) قافلہ حجاز میں ایک [illegible] نہیں
"ملت کو متحد کرنے کے بجائے نفاق پیدا کرنا خواہاں ہیں" کی بجائے۔
"ملت کو متحد کرنے کی بجائے نفاق پیدا کرنے کے خواہاں ہیں" بنا لیجئے۔

[illegible]

نقد و نظر

"علیگ" ہفتہ وار کے شمارہ ۲۴ جلد دوم یکم جون ۱۹۴۷ء میں ایک مضمون حضرت ابوالائمہ کی ولادت کے عنوان سے علامہ قادری گوالیاری نے شایع کروایا ہے۔ ہمیں ان صاحب کی شخصیت سے کوئی بحث نہیں لیکن لفظ علامہ پر اعتراض ہے۔ مضمون دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی نصیف العقل طفل مکتب کا تحریر کردہ ہے۔ زبانی خامیوں کے علاوہ علامہ صاحب نے جو واقعہ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر لغو اور غیر معتبر ہے نہ تو مستند کتابوں میں کہیں اسکا پتہ ہے اور نہ عقل اس کی حقیقت کو تسلیم کرتی ہے۔ پرچہ کے غیر معیاری اور لغو ہونے پر کوئی شبہ نہیں لیکن ایسے مضامین لکھکر مسلمانوں کو گمراہ کرنا کہاں ہو رہی ہے؟

ہم طوالت کے خوف سے پورے واقعہ کو نقل کر کے تنقید کرنا نہیں چاہتے لیکن مضمون کے کمزور اجزا جن سے واقعہ کی مصنوعیت کا پتہ چلتا ہے لکھکر اس کا ردپیش کرنا ضرور سمجھتے ہیں تاکہ عوام گمراہ کن سے محفوظ رہیں۔ اور اس سیلاب جہالت کی زد سے بچ جائیں۔

ولادت جناب امیر علیہ السّلام کے حالات تحریر کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں کہ :-

(۱) "فاطمہ بنت اسدؑ فرماتی ہیں کہ" علیؑ کے پیدا ہونیکے وقت مجھے کسی قسم کی گرانی یا تکلیف اصلا معلوم نہیں ہوئی" دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ" یکایک بہت شدت سے میرے پیٹ میں درد شروع ہوا" بیان کے اس تضاد کو اہل منکر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) "اسی حالت میں کچھ حسین اور نورانی عورتیں میرے گھر میں آئیں اور خانۂ کعبہ پر ایک چاندی کا قبّہ پڑھایا گیا۔ یکایک میرے کانوں میں آواز آئی کہ" اے فاطمہؑ بنت اسد تحقیق کہ تیرا رب تجھ کو یاد کرتا اس کے معنی میں یہہ سمجھی کہ میری موت قریب ہے اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی" روشنی مفقود تھی مجھے وحشت ہوئی کہ کوئی خبیث روح میرے گھر میں آگئی ہے"

سبحان اللہ۔ خواب بھیانک تو نہ تھا جو جناب فاطمہؑ یہہ سمجھتیں کہ خبیث روح گھر میں آگئی ہے اور انھیں وحشت ہوئی اِس فقرے سے کہ" اے فاطمہؑ بنت اسد تحقیق کہ تیرا رب تجھ کو یاد کرتا ہے" یہہ پتہ چلتا ہے کہ فاطمہؑ بنت اسد اپنے رب کو پہچانتی تھیں اور جناب فاطمہ موحد تھیں۔

(۳) کعبہ کے اندر اتنی روشنی تھی کہ جیسے ہزاروں چاند چمک رہے ہیں میں نے ایک بت کے پاؤں پکڑنا چاہے اور اُس سے پناہ چاہی یک بیک وہ بت اوندھے منہ میرے آگے گر پڑا اور آواز دی اے فاطمہؑ بنت اسد تو ہم سے دور رہ کہ آج تیرے پیٹ سے ایسی ہستی کا ظہور ہونیوالا ہے جو ہم کو کعبے سے نکال دیگا" جنابہ سیدہ فرماتی ہیں کہ بتوں کی ان بدحواسیوں اور مذبوحی حرکات سے میں ایسی پریشان ہوئی کہ میں نے اپنے پیٹ پر دو ہتڑ مارے اور کہا کہ" اے بدبخت کونسی روح تو میرے پیٹ میں ہے جن سے میرے معبودوں کی بیخ کنی ہونیوالی ہے"

ماشاءاللہ! ان جملوں پر تو بے اختیار سر دھننے اور کاذبین پر لعنت بھیجنے کو جی چاہتا ہے کیا آپ کو بہتان باندھنے کے لئے وہ بی بی ملیں جنھوں نے ماں کی طرح نبی کی نگرانی کی اور شفقت سے پالا اور ابو طالب جیسے موحد اور مسلمان کی زوجیت کا جن کو شرف حاصل تھا خود ہی آپ تحریر کرتے ہیں کہ وضع حمل کے وقت آمنہ مریم سارا حوا علیہما السّلام تشریف لائیں بھلا یہہ کیسے ممکن تھا کہ ایک کافرہ کی خدمت کے لئے خالق کائنات ان محترمات کو بھیج دیتا۔ اگر حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو تہذیب المتین ص۱۶ مطبوعہ دہلی پڑھو۔

"جب فاطمہؑ قریب کعبہ پہنچیں تو جتنے بت وہاں رکھے تھے سب منہ کے بل گر پڑے فاطمہؑ نے اپنے شکم پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ" اے فرزند گرامی تو ہنوز دریا شکم ہے تو بت تجھے سجدہ کرتے ہیں جب باہر آئیگا تو نہ معلوم کیا تیرا رتبہ ہوگا"

علامہ صاحب اردو پر بڑے حاوی معلوم ہوتے ہیں تب ہی تو لفظ جنابہ لکھا ہے۔ حالانکہ لفظ جناب خود مونث ہے۔

(۴) "اتنے میں حضرت ابو طالب بھی داخل کعبہ ہوئے جن کے کندھے پر جناب پیغمبر خدا سوار تھے۔

(۵) "عبدالمطلب نے فرمایا" محمدؐ ابھی بچہ ہے"

کسی تاریخ سے بھی یہہ ثابت کر دیجئے کہ ولادت حضرت علیؑ کے وقت رسول خدا کمسن تھے بلکہ تواریخ تو حضرت پیغمبر خاتم کا سن ۲۸ سال اور ۳۰ برس سے تو کم نہیں تبلائیں ملاحظہ ہو۔

"رسول مقبول" ص۲۵ مصنفہ ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر مطبوعہ لاہور "ولادت رسول خدا۔ سوموار کے دن بقول شیعہ جمعہ ۱۷ بقول سُنی ۱۲ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت مطابق ۲۹ اگست ۵۷۰ء (عام الفیل) بزمانہ نوشیروان عادل پیدا ہوئے"

"سراج المبین ص۲۴" "۱۳ رجب جمعہ ۲۸ عام الفیل مطابق ۵۹۹ء عم ۹۸۰ اسکندری دوسری روایت ۳۰ عام الفیل میں پیدا ہوئے"

"ارجح المطالب ص۶۴۴" مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری مطبوعہ لاہور۔ "محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیرؑ کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئسویں ۹۲۰ اسکندری کو ہوا۔ ان دنوں ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا۔ آنحضرت صلعم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے تین برس شادی ہونیکے بعد آپ عین خانۂ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے۔ اسوقت آنحضرت کا سن مبارک ۲۸ برس تھا"

جناب فاطمہ پر جو الزام لگایا گیا ہے آپنے بت سے پناہ چاہی یا نعوذ باللہ بت پرست تھیں سراسر غلط ہے جس کا ثبوت یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ جناب ابو طالب ایک پکے موحد اور مسلمان تھے۔ اس بارے میں ہزارہا احادیث موجود ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کیجاتی ہیں اگر ضرورت ہو تو اسنی المطالب وغیرہ ملاحظہ کیجئے۔ حضرت ابو طالب کے مسلمان و موحد ہونیکا ایک بیّن ثبوت اُن کا وہ خطبہ ہے جو آنھوں نے پیغمبر خدا و خدیجۂ کبرا کے نکاح کے وقت پڑھا تھا۔ ملاحظہ ہو:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَزَرْعِ اِسْمٰعِیْلَ وَضِئْضِیْ مَعَدٍّ وَعُنْصُرِ مُضَرَ وَجَعَلَنَا حَضَنَةَ بَیْتِهٖ وَسُوَّاسَ حَرَمِهٖ وَجَعَلَ لَنَا بَیْتًا مَحْجُوْجًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَجَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ اَخِیْ هٰذَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یُوْزَنُ بِرَجُلٍ اِلَّا رَجَحَ بِهٖ شَرَفًا وَنُبْلًا وَفَضْلًا وَعَقْلًا وَهُوَ وَاللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا لَهٗ نَبَأٌ عَظِیْمٌ وَخَطَرٌ جَسِیْمٌ"

(ترجمہ) سب تعریف اس خدائے لایزال کی ہے جس نے ہمیں آل ابراہیم و اولاد اسمٰعیلؑ و نسل معد بن عدنان و صُلب مضر سے پیدا کیا اور ہمیں اپنے گھر کا چوکیدار اور اپنی متبرک جگہ کا محافظ مقرر کیا اور ہمارے لئے ایسا مقام بنایا جسکا لوگ حج کرتے ہیں اور جس سے ہم امن پاتے ہیں اور ہم کو لوگوں پر حاکم بنایا امابعد یہہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے جس کا موازنہ اگر کسی شخص سے کیا جائے یہہ ازروئے شرافت و دانائی و فضیلت و عقل گرامی تر نکلے گا اور یہہ وہ شخص ہے کہ خدا کی قسم اس کے لئے اس کے بعد کوئی خبر بزرگ نصیب عظیم ہے۔

دنیائے اسلام اس مسئلہ شرعیہ پر متفق ہے کہ مسلمان مرد کا کافر عورت سے نکاح کسی صورت میں جائز نہیں ایسے میں بھلا یہہ کسطرح ممکن ہے کہ وہ ابو طالب جن کی آغوش میں نبوّت و امامت پرورش پائے ہوں تصرع اور قرآنا جن کے گھر سے نکلے ہوں ایک

[illegible]

مؤلف نگارستان از صاحب گزیده نقل کرده که در تجربة القلوب مذکور است که در این چند سال در نحو [illegible] شخصی خربزه ای بشکافت از آن چنان ساطع شد که تمام آن خانه روشن گردید و تا سه شبانه روز نور از آن خربزه همی تابید و مردم فوج فوج به زیارت آن میشتافتند و حکایت از غرایبات در آن کتاب مسطور است که در این سال در کروین زنی زائید دختری آورده که تنه او بالای ناف از آن دو بود که هر یک سر و چهار دست داشت و دو سر همه حرکت و دیده با این شکل دختران بلی نزاده و تا یک سر قریب یکسال پیش از مسیح بود که ثریب سخن او آن بچه در حیات بود ایضاً در آن کتاب مذکور است که حکایت قطب الدین علامه در شرح کلیات قانون گوید که از قدماء حکمای زمان جمال الملة والدین محمد بن مسعود السعدی الاصل که شوری المولد که مشهور است به جمال الدین ترکستانی شنیدم که دختر نجم الدین حفص که از فحول علمای خوارزم بود فرزندی زائید که دو سر و [illegible] آمدی یک دهن بدن یک [illegible] کرد حیات بود تیر و مادر آمده شیر میخورد و بعد از آن مدام [illegible] در آن حوالی بود انداخته سخنان میکردی باز بسلوک تیر و مادر آمده پیشه و در مشغول شدی آخر تیری از علی را مقتول شد.

شقیق بن ابراهیم بلخی نزد هارون الرشید رفت هارون بدو گفت شقیق بن ابراهیم زاهدی جواب داد شقیق بن ابراهیم منم ولا زاهد توئی هارون گفت من چگونه زاهد باشم شقیق گفت من ترک دنیای فانی کرده ام و نعیم آخرت در نظر من جلوه میکند و هنوز مرا به این حرص میزنم پس چگونه زاهد باشم زاهد توئی که به دنیای دنیه قناعت کرده ترک جنت مخلد گفته ای هارون گفت مرا پندی ده شقیق گفت حق سبحانه و تعالی میرانی حریف ما ده و تو را دو منع نام نهاده و تو را دربان آن ساخته و سه چیز تو را است تفویض نموده بیت المال و شمشیر و تازیانه حکم نموده که این سه چیز مردم را دو منع باز داری هر که خلاف فرمان حق کند او را به تازیانه تادیب کنی و هر کس کسی را به ناحق کشته به شمشیر قصاص فرمائی و هر که محتاج گردد از بیت المال خرج او را مهیا سازی و اگر خلاف فرمان الهی کنی پیش رو دوزخیان باشی هارون گفت زیاده کن گفت تو بر مثال چشمه و عمال دیگر بر مثال جویها که از چشمه جدا شوند اگر چشمه تیره بود همه جویها تیره گردند. در کتب تواریخ مسطور است که وزیر مکتفی بالله و معتضد بالله عباسی قاسم بن عبدالله بود بعد از فوت قاسم عباس بن حسین یمانی او وزیر شد مشهور است که چون قاسم بیمار شد عباس برای عیادت او رفت پسران قاسم به استقبال او آمدند عباس سخت ایشان را بی نیاز کرد تا قاسم در همان روز وفات یافت و جانشین را عباس داد و عباس در همان روز برای تعزیت بخانه قاسم آمد پسران قاسم دست او را بوسیدند و این هر دو مجبوس در یک روز دست داد فاعتبروا یا اولی الابصار.

زنی [illegible] از شخصی شکایت نمود که با من زنا بالجبر نموده است قاضی مرد را طلبیده بازپرسید چون مرتکب این حرکت ناشایسته گردیده مرد انکار نمود قاضی مرد را گفت پنج اشرفی جرمانه با این زن بده مرد ناچار به موجب حکم زر به زن داد. زن چون بیرون رفت قاضی مرد را فرمود برو نقد خود را از زن باز گیر مرد چون این حکم یافت و دید خود را به زن رسانید هر چه خواست که وجه را از زن بگیرد نتوانست زن نزد قاضی مراجعت کرد و از مرد شکایت نمود که وجهی که بامر شما داده باز میخواهد بگیرد. قاضی گفت این مرد که نقد را از تو میخواهد گرفته به رضای تو بگوید یا تو زنا کرد [illegible] معلوم میشود که دروغ میگوئی برو و وجه او باز ده.

چون امیر تیمور گورکانی بهندوستان را به حیطه تصرف آورد روزی در حضور امیران هند گفت شنیده ام که در این بلاد سازنده و مطربان زیاد و جمعیت دارند تا [illegible] یکی از بهترین مطربها نابینائی را که دولت نام داشت حاضر خدمت نمود مطرب و خواننده بنای [illegible] و فواحش را گذاشت شاه را خوش آمد پرسید نام چیست گفت دولت. شاه گفت دولت هم کور میشود. مطرب جواب گفت اگر دولت کور نبود بخانه لنگ نمی آمد چون امیر تیمور لنگ بود با وجود علی چون [illegible] بود از آن سخن آمد و انعامش فرمود.

در نگارستان مسطور است که در تاریخ آل عباس مذکور است که در عهد معتضد عباسی که در سنه ست و تسعین و مائتین [illegible] که معروف است به تل بنی شقیق هفت قبر پدید آمد که هفت شخص تندرست در آنجا بودند با کفنهای نو و با حسن جمال که لعابی مشک از آن میدمید یکی از آن جوانی بود که گیسوان و پیشانی وی هر دو گوشش و رخساره و بینی و لب دگرگون و فرو چشم او بحال خود بود و از لطافت رخسار او تصور میشد که حال تازه رفته است و لبش تری داشت چنانکه کسی که بتازگی آب خورده باشد جمعی از معتبران را فرستاد و ایشان را ملاحظه نموده خبر دادند که بیاورند و آنجا رفته دیده باز گشته همی که ذکر شد بیان کردند و گفتند که یکی را موی از پیشانی کشیدیم به غایت محکم بود چون موی زندگان و تیز در آن تل حوضی پدید شد و سنگی نیز در نوشته کس نمیدانست که چه زبان است اصحاب ادیان را بیاوردند که آن خط را بخوانند هیچ کس نتوانست خواند. در کتاب زینة المجالس از شقیق بلخی که از اکابر مشایخ خراسان است نقل میکنند که او گفت سبب توبه من از تعلقات دنیوی این شد که سالی چنان قحطی شد که گرده نان به قرص خورشید عزیز گشت و آبها از چشمه و کاریز منقطع گردید خلق کثیر با استسقا از شهر بیرون رفته بتضرع و زاری از خداوند بخشنده طلب باران میکردند در آن میان غلام زنگی را دیدم که نشاطی میکرد و میخندید با و گفتم این چه وقت نشاط و خرمی است نمی‌بینی که جمیع خلق خون دل میریزند و همه گریان و نالان در طلب باران اند غلام گفت مرا از قحط و غلا چه باک چرا که خواجه من دو انبار غله دارد و از قحط باک ندارد و میدانم که مرا ضایع نمیگذارد و گرسنه نمیدارد من با خود گفتم ای بیدار دل غلامی که خواجه او دو انبار غله دارد از قحط باک نمیدارد و خواجه من مالک آسمان و زمین و ما فیها میباشد چنانچه فرموده ولله خزائن السموات والارض من از بهر روزی چرا غمناک باشم و ترک دنیا کرده روی بحضرت مولی آوردم. از اعرابی پرسیدند که از کلام الله کدام آیه را خوش داری گفت ما لکم لا تاکلون یعنی چه شد شما را که نمی خورید گفتند کدام امر الهی از قرآن بیشتر پسند کردی گفت کلوا واشربوا یعنی بخورید و بیاشامید گفتند کدام دعا از قرآن ورد ساخته ای گفت ربنا انزل علینا مائدة من السماء یعنی ای پروردگار ما بفرست برما خوان طعام از آسمان. روزی ابراهیم ادهم بر در سرای نشسته بود و غلامان صف زده ناگاه درویشی آمد با دلقی و انبانی و جای خواست تا در سرای ابراهیم بود غلامان گفتند ای پیر کجا میروی گفت در این خان میروم گفتند این سرای پادشاه بلخ است گفت نی کاروانسرا است ابراهیم او را نزد خود طلبید و گفت ای درویش این سرا است نه خان گفت ای ابراهیم اول از آن کی بود گفت از آن جدم گفت چون او در گذشت گفت از آن پدرم گفت چون پدرت بمرد کرا شد گفت مرا گفت چون تو بمیری کرا شود گفت پسر مرا گفت ای ابراهیم جائیکه یکی در شود و دیگری در آید خانی باشد نه سرای.

تاریخ اور تخلص

(بسلسلہ انتخاب نمبر (۱))

عبدالجبار خاں ملکاپوری لکھتے ہیں کہ۔

"سنہ ۱۱۸۱ھ میں اپنے وطن مالوفہ برہان پور چلے آئے اور تمام احبا و اعزہ سے ملے سب نے آپ کے خیر مقدم میں بے انتہا خوشی ظاہر کی۔ آپ بھی سب کے ملنے سے مسرور ہوئے"۔[۱]

لچھمی نراین شفیق نے بھی اورنگ آباد سے میرزا عطا بیگ ضیا کے برہان پور آنے کا سنہ (۱۱۷۹) ہجری لکھا ہے۔[۲]

اگر ہم آج ایک نظر ذوق انکے نام اور تخلص پر ڈالیں تو معلوم ہو جائیگا کہ اورنگ آباد سے برہانپور کو واپس ہونے کی تاریخ ان میں موجود ہے۔ یعنی "میرزا عطا بیگ ضیا" سے سنہ ۱۱۸۱ برآمد ہوتا ہے۔

(ب) عارف الدین خان عاجز اورنگ آبادی مصنف مثنوی لعل و گوہر۔ صاحب دیوان شاعر تھے ان کے طرز سخن کا اندازہ لچھمی نراین شفیق کی اس تحریر سے ہو سکتا ہے کہ

عاجز - بے شائبہ ریب
میرزا بیدل وقت است[۳]

انھیں تاریخگوئی میں بھی مہارت تامہ حاصل تھی چنانچہ شاہ شریف کی مسجد کا سال تعمیر کیا خوب کہا ہے۔

این مسجد شریف حریم جہاں نما

کوتوال پورہ اورنگ آباد میں مرزا افضل بیگ قاقشال صاحب تذکرہ تحفۃ الشعرا نے ایک مکان تعمیر کرایا تھا۔ عاجز و قاقشال میں باہم روابط تھے۔ عاجز اسی مکان نو پر ملنے کے لئے آئے اثنائے گفتگو میں قاقشال نے بطور مذاق کہا کہ آپ کو تاریخگوئی میں بڑی دستگاہ ہے میرے مکان کی تاریخ اسیوقت کہدیجئے تو جانوں۔ عاجز نے فی البدیہہ ایک قطعہ تاریخی کہدیا جس کا آخری شعر یہ ہے ؎

گفت تاریخ بنالیش ہاتف
منزل جاہ و مکان افضل[۴]

جس سال نواب رکن الدولہ بہادر کو پیشگاہ نواب نظام علیخان بہادر آصفجاہ ثانی خلعت دیوانی سرفراز فرمایا گیا تھا[۵] اسی سال عاجز سخت بیمار اور قریب الموت ہو گئے تھے اپنے ہمعصر مرزا معز الدین خاں اصفہانی کو لکھ بھیجا کہ ہمارا تو چل چلاؤ ہے آپ ہمارے سال رحلت کی فکر کر کے ممنون کیجئے۔ (واہ رے تاریخدوست) مرزا معز جانتے تھے کہ عاجز زبردست تاریخگو ہیں انکی حسب خواہش فرمائش بہت اہمیت رکھتی ہے۔ بحر فکر کی عمیق غواصی کے بعد بھی اگر گوہر شاہوار ہاتھ نہ آیا تو آبرو پر پانی پھر جائیگا۔ علاوہ ازیں یہ کب مناسب ہے کہ کسی دوست کے عین حیات اسکی تاریخ ارتحال لکھی جائے مرزا صاحب نے عاجز کے مافی المکتوب کو رای العلیل علیل سمجھ کر جواباً لکھدیا کہ تاریخگوئی میں آپ کو ید طولی حاصل ہے۔ آپ خود فکر فرما سکتے ہیں۔

عاجز نے باوصف طالت و اضطراب سال رواں یعنی سنہ ۱۱۷۷ھ کے لئے مادہ تاریخ کی فکر کرنا شروع کی۔ کچھ حساب کر کے کہنے لگے کہ "ایک سال زیادہ ہوتا ہے" عجب نہیں کہ نخل حیات مستعار آیندہ سال تک نذر خزاں اجل نہو"۔
عارف الدینخاں عاجز صحتیاب ہوگئے۔ ایک سال ٹل گیا سنہ ۱۱۷۸ عاجز کے لئے

پیام مرگ بنکر آگیا۔ عاجز کی تمنا بھی یہی تھی)۔ مرتے مرتے اپنے سفر عدم کی تاریخی یادگار اپنے نام اور تخلص سے رہتی دنیا میں قائم کر گئے۔ یعنی

عارف الدین خان عاجز
۱۴۳ ۵ ۷۸

(ج) دبیر الدولہ ناظر یار جنگ بلبل ہند و ستان نواب فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم تاریخگوئی میں قابل ستائش ملکہ رکھتے تھے۔ آپ (شاہ غفرانمکان آصفجاہ سادس) بار بار شتیر کا شکار فرما رہے ہیں اور بلبل ہند فی البدیہہ انکی تاریخ سنا رہے ہیں۔[۱]

تاریخ گوئی کا معراج الکمال یہ ہے کہ معیوب اور قابل اصلاح مادۂ تاریخ پر قلم اصلاح اٹھا سکے نواب فصیح الملک بہادر اس پر بھی فایز تھے۔ بے مثل تاریخگو تھے لیکن زندگانی کے آخری لمحے مرنیوالے کی فکر کو آخرت و عاقبت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ایسے وقت میں تاریخ وفات کی فکر نہیں بلکہ نجات کی فکر ہوا کرتی ہے۔

مرزا غالب[۲] کی طرح وقت رحلت سے بہت عرصہ پیشتر لوگ کہہ رکھتے ہیں۔

جو شدنی ہوتے ہیں وہ ہو کے رہتے ہیں[۳]

اگرچہ فصیح الملک نواب میرزا صاحب داغ نے اپنی تاریخ انتقال مرنے سے قبل خود نہیں نکالی مگر آپ کو جس قسم کا سنہ وفات ملا ہے وہ اہل دل کا دامن نظر اپنی طرف کھینچے بغیر نہیں رہتا۔

منشی محمد اکبر علی خاں صاحب افسوں شاہجہاں پوری اپنے استاد نواب فصیح الملک کی سوانحعمری میں باستعجاب رقم کرتے ہیں۔

"یہ بھی عجیب بات ہے کہ آپ کا نام"
مع تخلص۔ تاریخ وفات ہے"[۴]

روزنامہ مخبر دکن میں بھی یہ تاریخ نظر افروز ارباب خبر ہو چکی ہے چنانچہ اخبار مذکور میں جب یہ سناونی شایع کی گئی تو اس کی سرخی تھی۔ "نواب میرزا داغ"
"نواب میرزا داغ" کی تاریخ ارتحال، کاتب قدرت کی [۱۳۲۲ھ] دو کھلی تحریریں تھیں جن میں سے ایک کا مطلب نسبتاً جلد سمجھ میں آگیا اور دوسری کے معنی پیشنگوئی کے ظہور پذیر ہونے کے بعد مفہوم ہوئے۔

تخلص سے تاریخ مابعد

غنی، راغب، رغمی اور فارغ وغیرہ کی طرح سوچ سمجھ کر تاریخ آغاز شاعری سال ولادت اور سنہ تلمذ وغیرہ نکال لینا ناممکن نہیں ہے بلکہ ممکن اور بالکل اختیاری ہے لیکن کسی اہم واقعہ و سانحہ آیندہ کی تاریخ کا صرف "تخلص" سے برآمد کر لینا انسان کی قدرت سے باہر ہے۔

اجتماع نام و تخلص کیساتھ "عارف الدین خان عاجز"

اور نواب میرزا داغ" کے سنین وفات خامہ قدرت نے نہایت جلی طور پر صفحہ ہستی پر لکھ دئے تھے جن کو وقت آنے پر دیکھنے والوں نے دیکھا اور پڑھنے والوں نے پڑھا اور بجائے متاسف ہونے کے محظوظ ہوئے۔

محض تخلص یعنی دو چار حروف سے مرکب ایک مختصر سے لفظ میں جب نقاش فطرت اپنے موقلم سے کسی آیندہ یادگار تاریخ کی تصویر نہایت خفی خطوط میں کھینچ دیتا ہے تو "جلوۂ معنی" کو دیکھنے کی شرط سے دیکھنے والے سراپا محو حیرت ہو جاتے ہیں۔

ایسی پر رمز تحریریں فی الحقیقت "طلسم گنجینۂ معانی" ہوتی ہیں اور اس قسم کے نقوش کا پڑھ لینا، نوشتہ تقدیر کے پڑھ لینے کے مرادف ہے

سنہ ۱۲۶۴ھ میں ایک شخص دریا میں ڈوب مرا۔ کہنے والے نے کہا اور خبر دینے والے نے خبر دی کہ "ڈوبا" غواص سخن نے فوراً "دریائے" اعداد و جمل" سے گوہر تاریخ برآمد

[۱] تذکرہ شعرائے دکن - [۲] تذکرہ گل رعنا - مخزونہ کتب خانہ عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر دام اقبالہ۔ [۳] چمنستان شعرا صفحہ ۴۶۶ -
[۴] تحفۃ الشعرا۔
[۵] [illegible]

[۱] یادگار داغ مولفہ افسوں [۲] اردوئے معلی۔ یادگار غالب۔ آبحیات نکات غالب وغیرہ ملاحظہ کیجئے۔
[۳] یادگار داغ - مطبوعہ ابو العلائی پریس آگرہ

گیا اور وہی لفظ "ڈوبا" تھی۔

ڈ د ب ا لہ

۴ ۶ ۵ ۲ ۱

یہ نادر و لطیف تاریخ ڈوبنا مصدر کے فعل ڈوبا سے برآمد ہوئی ہے۔

منشی فدا علی صاحب مراد آبادی تخلص بہ فارغ نے تخلص سے بھی ایک ایسا ہی ارتنگ خیالی تیار کیا ہے۔ سنہ ۱۲۹۰ھ میں جب میر حمایت علی تخلص بہ صبا گلزار دہر سے چل بسے تو یہ عجیب و غریب قطعہ تاریخ فارغ نے سپرد قرطاس کیا۔

جب ہوئے گل جان صبا باد فنا سے ۔ برگ تن نازک سے گئے عطر اڑائی
تھی سال کی تفتیش کہ طبع گہر قلم نے ۔ اک طرفہ گل صفحۂ کاغذ پہ کھلائی
فارغ وہ گل کیا تخلص آپ صبا سے ۔ جو خاطر پژمردہ میں اس گل سے آئی
اعداد صبا کیجئے تحریر مسلسل ۔ تا غنچہ تاریخ کی ہو عقدہ کشائی

ص ب ا

۱۲۹۰

سنہ ۱۲۹۰ھ

تاریخ عالم میں
خلفاء عباسیہ چند آثار عراق[1]

خلفائے عباسیہ کے تمام تمدنی آثار جو اُن کے دور حکومت میں محلوں، مسجدوں، خانقاہوں، مدرسوں، مہمان خانوں اور نہروں کی صورت میں قائم تھے مٹ گئے، البتہ عراق میں ان کے چند آثار اب بھی باقی ہیں جن کا تذکرہ جون سنہ ۱۹۳۲ء کے الہلال نے کیا ہے، ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کی تلخیص ذیل میں درج کرتے ہیں۔

جامع معتصم باللہ

معتصم نے یہ جامع مسجد شہر سُرّمن رای میں پانچ لاکھ دینار کے صرفہ سے تعمیر کی تھی اور اس کی دیواروں کے سامنے کے حصے میں شیشے جڑوا دیئے تھے، اس لئے ہر نمازی حالت نماز میں اپنے پیچھے سے آنے والے شخص کو دیکھ سکتا تھا، شیشوں کے جڑنے کی جگہ اب بھی دیواروں میں موجود ہے اور وہ دیکھنے والوں کو علانیہ نظر آتی ہے، اس کا منارہ بھی ایک عجیب چیز ہے اور عراق میں اس کو ملویہ کہتے ہیں۔

قصر ابی العباس احمد الناصر لدین اللہ

اس محل کا نام دار المسناۃ ہے، اور وہ بغداد کی مشرقی چار دیواری کے قریب شمالی جانب قائم کیا گیا تھا اور ابن جبیر نے اس کو دیکھا تھا ناصر لدین اللہ نے اس میں ایک کتب خانہ بھی قائم کیا تھا جس کا ذکر قفطی نے بشر بن احمد بغدادی کے حال میں کیا ہے اب اس کے چند حجرے اور ایوان باقی رہ گئے ہیں، لیکن ان ہی سے اس کی تعمیری شان و شوکت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

منارہ جامع مکتفی باللہ

یہ منارہ خود بنو عباس کے آثار میں شامل نہیں ہے البتہ ان کے دور خلافت کے ختم ہونے کے

[1] یہ مقدمہ گلبن تاریخ مولفہ فا آبادکی جناب ڈاکٹر آغم صاحب و غزلیات لمعہ مولفہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم سے آثار الشعراء صفحہ ۱۴۔

۳۴ سال بعد جامع مسجد میں بنایا گیا ہوا اور اس منارے کی پیشانی میں یہ عبارت کندہ ہے:

"ابا قاآن بن ہلاکو خاں کے عہد حکومت میں علاء الدین عطا ملک الجوینی الفارسی کا ... میں تعمیر کیا گیا، سنہ ۶۷۸ھ میں اس کی تعمیر آٹھ سال کی مدت میں ختم ہوئی۔"

معروف کرخی کی قبر کا منارہ

یہ منارہ فن تعمیر کا عجیب و غریب نمونہ ہے اور اس کو ابو العباس الناصر لدین اللہ نے بنوایا، چنانچہ اس کے ایک چھوٹے سے طاق میں یہ عبارت منقوش ہے:

"یہ منارہ سنہ ۶۱۲ھ میں تعمیر کیا گیا"

اور یہی ناصر لدین اللہ کی حکومت کا زمانہ ہے کیونکہ وہ سنہ ۵۷۵ھ میں خلیفہ ہوا اور سنہ ۶۲۲ھ میں وفات پائی، علی بن اثیر نے لکھا ہے کہ ناصر کے ولیعہد نے سنہ ۶۱۲ھ میں وفات پائی اور معروف کرخی کی قبر کے پاس دفن ہوا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیعہد کی وفات اور اس منارے کی تعمیر کا زمانہ ایک ہی ہے اور غالباً اس منارے کی تعمیر کا سبب بھی یہی ہے۔

مسجد خطائر کا منارہ

یہ منارہ بھی معروف کرخی کی قبر کے منارہ سے مشابہت رکھتا ہے، یہ مسجد اب جامع الخفافین کے نام سے مشہور ہے اور دجلہ کے کنارے مدرسہ مستنصریہ کے نیچے واقع ہے، اس مسجد کو ناصر کی ماں زمرد خاتون نے بنوایا تھا اس لئے منارہ بھی اسی کا بنوایا ہوا ہے۔

مدرسہ مستنصریہ اور اس کی گھڑی

یہ مدرسہ اب بالکل ویران ہے، صرف اس کی دیواریں دجلہ کے کنارے کھڑی ہیں، اس کے دروازے پر ایک منقوش تحریر تھی، لیکن اب وہ موجود نہیں، ایک دیوار پر البتہ ایک تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ کی عمارت سنہ ۶۳۱ھ میں تکمیل کو پہنچی۔

اس مدرسہ کی آبی گھڑی اس کے سامنے کے ہال میں تھی جو سنہ ۶۳۳ھ میں تعمیر ہوا، اور اس کے نیچے ایک سائبان تھا جس میں طبیب بیٹھ کر طلبہ کو درس دیتا تھا اور مریضوں کا علاج کرتا تھا، اسی سائبان کی دیوار میں ایک دائرہ بنایا گیا تھا جس میں آسمان کی شکل بنائی گئی تھی اور اس میں چھوٹے چھوٹے طاق تھے، جس میں چھوٹے چھوٹے دروازے بنائے گئے تھے، اس دائرے میں سونے کے دو باز سونے کے دو طشتوں میں کھڑے کئے گئے تھے، اور ان کے پیچھے سیسے کے دو گولے تھے جو دیکھنے والے کو نظر نہیں آتے تھے، ہر گھڑی کے گذرنے کے بعد دونوں بازوں کے منہ کھل جاتے تھے اور ان سے وہ دونوں گولے گر پڑتے تھے، اور جب ایک گولہ گرتا تھا تو ان طاقوں کا ایک دروازہ کھل جاتا تھا، اور جب دونوں گولے دونوں طشتوں میں گر چکتے تھے تو اپنی اپنی جگہ پر چلے جاتے تھے، اس کے بعد سورج کے نکلنے کے ساتھ اس مصنوعی آسمان میں سونے کے بہت سے سورج نکل آتے تھے اور حقیقی سورج کی گردش کے ساتھ گردش کرتے تھے اور اس کے ڈوبنے کے ساتھ ڈوب جاتے تھے، پھر جب رات ہوتی تھی تو اس روشنی سے جو سورج کے پیچھے ہوتی تھی، بہت سے چاند نکل آتے تھے، اور جب ایک گھڑی پوری ہو جاتی تھی تو چاند کے دائرے میں وہ روشنی بھی پوری ہو جاتی تھی، پھر رات کے ختم ہونے اور سورج کے نکلنے کے وقت تک دوسرے دائرے میں شروع ہوتی تھی۔ (ع) معارف

سیلاب جہالت

انتخاب کے پہلے شمارہ پر علیگڈھ سے علیگ نامی رسالہ میں ایک تنقید شایع ہوئی ہے جس کے دیکھنے سے یہہ پتہ چلتا ہے کہ ناقد نے اصول تنقید کو قطعی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے محض تعصب سے کام لیا ہے۔ جس سے ناقد کی کم ظرفی و بد باطنی کا ثبوت ملتا ہے جو اصول تنقید کے منافی ہے۔ ہم طرز تحریر سے خوب جانتے ہیں کہ یہہ طوفان بے تمیزی کن صاحب کی کرامت ہے۔ صاحب موصوف نے اپنے چند گھٹیا اور غیر معیاری قسم کے مضامین بغرض اشاعت ہمارے پاس روانہ فرمایا تھا جن کے طبع کرنے سے ہم نے انکار کردیا۔ شاید یہہ اسی انکار کا ردعمل ہو۔ خیر جب یہہ دونوں پرچے اہل علم کی نظر سے گزریں گے تو اس کا فیصلہ ہوجائیگا۔ پھر بھی ہم اس کارد ناظرین کے ملاحظہ کی خاطر پیش کرتے ہیں۔

اول یہہ کہ ناقد نے مضامین کو بغور نہیں پڑھا۔ اور پڑھتے بھی کیوں ان کا مقصد صحیح تنقید اور علمی خدمت تو نہیں بلکہ وہ آٹھ صفحہ کا پرچہ جس میں بیکار اور لغو باتیں لکھی جاتی ہیں بحساب ۲ آنے فی پرچہ اور دس روپیہ سالانہ بھیک وصول کرکے پیٹ پالنا چاہتے ہیں۔ بہتر تو یہہ ہوتا کہ صاحب موصوف ایسی تجارت کی بجائے سادے کاغذ کا بیوپار کرتے۔ ایسی تنقیدیں لکھنے سے نہیں لکھنا بہتر ہے۔ جن جملوں پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ان میں کوئی ادبی خامی نہیں معلوم ہوتی۔ اگر آپ کی فہم کے اعتبار سے تھی بھی تو فرض یہہ تھا کہ دلیلوں سے انسے ثابت کرکے تصحیح کردیتے۔ اگر کاتب سے سہو ہوجائے تو اسکی ذمہ داری مضمون نگار پر عاید نہیں ہوتی۔ آپ کے معترضہ جملوں کو ہم پھر سے درج کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو آپ کی قابلیت کا پورا پورا اندازہ ہوجائے۔ وهوهذا!

"سالہا سال میرے خاندان میں اجتہاد کی شعائیں بلند ہوئیں اور علوم عربیہ کے درس و تدریس کے مشاغل رہے جس چراغ کی وجہ سے ایران و عراق میں روشنی رہی وہ حیدرآباد میں برسوں ضیا پاش رہکر خاموش ہوگیا"

اس میں از روے زبان اگر کوئی خامی ہو تو بتلادیجئے یہہ بات اور ہے کہ جملے آپکی فہم سے مافوق ہیں۔

دوسرا فقرہ

"بہر صورت بہر نوع اسلام کو دنیا کے عقلمندان کے سامنے عرض کریں"

آپ نے اس جملہ کو یوں پڑھا ہے اور دراصل یوں ہے۔

"بہر صورت بہر نوع اسلام کو دنیا کے عقلمند انسانوں کے سامنے عرض کریں"

اس سے یہہ پتہ چلتا ہے کہ آپ عقل کے ساتھ ساتھ انکھوں کے بھی اندھے ہیں۔ خدا آپ کو بصیرت عطا فرمائے۔

آپ کا درج کیا ہوا تیسرا فقرہ:-

"مرحوم آصغر نے یہہ مضمون خزینہ کے لئے لکھے تھے اب انتخاب میں ہدیہ ناظرین ہے"

انتخاب میں یہہ ہے۔

"مرحوم آصغر نے یہہ مضمون خزینہ کے لئے لکھے تھے اب انتخاب میں ہدیہ ناظرین ہیں"

اس فقرہ میں لفظ "نے" کاتب کے سہو کا نتیجہ ہے۔ لیکن آپ کی اردو دانی پر حیرت ہے۔ جو شخص ایک لفظ صحیح نہ پڑھ سکے اس کا اردو دانی کا دعویٰ غلط ہے۔

دراصل لفظ آصغر نہیں لکھا گیا بلکہ نمایاں طور پر آصغر لکھا ہوا ہے۔ جن مضامین کے متعلق جناب کا یہہ خیال ہے کہ وہ مسروقہ ہیں اور ہمیں ان کا حوالہ دینا چاہیئے تھا۔ ان کے متعلق معروضہ یہہ ہے کہ ان مضامین پر سرقہ کا الزام ہم پر اس صورت میں عائد کیا جاتا جب کہ ہم اپنے نام سے شائع کرتے۔ حوالہ اس پرچہ میں اس لئے نہیں دیا کہ مضامین نامکمل صورت میں تھے شاید جناب نے "باقی آیندہ" کے الفاظ ملاحظہ نہیں فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد کے شمارہ میں مضمون ختم ہوگیا اور نام شائع کردئے گئے ہیں۔

اور ایک بات جو قابل وضاحت ہے وہ یہہ ہے کہ ہم نے اپنے پرچہ کا نام انتخاب محض اس لئے رکھا ہے کہ اس میں موجودہ لکھنے والوں کے علاوہ متقدمین کے معیاری اور ٹھوس مضامین مختلف رسائل و کتب میں سے انتخاب کرکے شایع کریں تاکہ عوام کو علمی فائدہ پہونچے۔

لفظ "بونا" پر آنجناب نے جو اعتراض فرمایا ہے اس کا جواب یہہ ہے کہ بونا اتنا عام لفظ ہے جو تقریباً ہر لغت میں موجود ہے۔ اگر آپ نے اردو انگلش ڈکشنری ملاحظہ فرمائی ہے تو یہہ بات اور ہے۔ ارباب نظر آپ کے علم و فہم کی خوب داد دینگے چونکہ آپ نے ہم سے شاگردانہ انداز میں یہہ لفظ دریافت کیا ہے لہذا اس لفظ کو حسب ذیل لغات میں ان صفحات پر ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) سعیدی ڈکشنری یا سعید اللغات مولفہ مولانا منیرالدین صاحب منیر صدیقی لکھنوی مطبوعہ مجیدی پریس کانپور صفحہ (۱۷۰) بونا۔ پست قد اور ٹھنگنا کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ ہندی لفظ ہے۔

(۲) فرہنگ آصفیہ جلد اول صفحہ (۴۲۴) مصنفہ خانصاحب مولوی سید احمد دہلوی۔ مطبوعہ گلزار محمدی اسٹیم پریس لاہور سنہ ۱۹۱۸ء۔ بونا۔ اسم مذکر (۱) ٹھنگنا پستہ قد کوتاہ قامت نہایت چھوٹا اور بالشتیا (۲) ہندوں کا پانچواں اوتار (ہندی لفظ ہے)

(۳) عزیز اللغات صفحہ ۱۵۱ مولفہ جناب مولانا مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی مطبوعہ انوار احمدی پریس الہ آباد (دفعہ اول) بونا۔ ٹھنگنا۔

(۴) اردو لغات فیروزی صفحہ ۲۶۴ مولفہ محمد فیروزالدین صاحب فیروز ڈسکوی مدرس اول فارسی ایم بی ہائی اسکول سیالکوٹ مطبوعہ کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس (ایبٹ روڈ) لاہور ۱۹۲۴ء۔

بونا۔ ٹھنگنا۔ پست قد (ہندی لفظ ہے) شاید گرد صاف کرنے کے لئے آپ ڈکشنری گروانے حیرت ہے کہ اتنی لغات میں موجود ہونے کے باوجود آپ کو لفظ بونا نہیں ملا جس سے آپ کی بصارت اور قابلیت پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ علم سے نا آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی قطعی بیگانہ ہیں۔

جس چیز پر تنقید کیجاتی ہے اسکے ہر دو پہلو پر روشنی ڈالی جاتی ہے لیکن آپ نے ہمارے پرچہ کی خامیوں پر جو آپ کی دانست میں غلط تھیں روشنی ڈالی۔ لیکن اچھائیوں کو بتلانے کی کوشش نہیں کی۔ اور کرتے بھی کیسے پرچہ آپ کے معیار سے بلند ہے۔ جو چیز سمجھ میں نہ آئے اسے اہل علم سے دریافت کیا جاتا ہے۔ غلط نہیں کہا جاتا۔ اگر آپ جیسے چند بازاری ناقد اور صحافی پیدا ہوگئے تو علم تنقید اور صحافت کا خدا ہی حافظ ہے۔ آپ کو ہم یہہ مشورہ دیں گے کہ براہ کرم اپنا پرچہ کسی صاحب فہم اور قابل کے حوالے کیجئے۔ تاکہ وہ اس کے معیار کو بڑھا کر عوام کو فائدہ پہنچائے۔ ورنہ خدا کے لئے اس کو بند کرکے صحافت اور علم پر احسان کیجئے۔

دوسری عرض یہہ ہے کہ خدارا اپنے نام کے ساتھ "علیگ" کا لفظ لکھ کر مسلم یونیورسٹی جیسی مسلم جامعہ کو بدنام مت کیجئے۔

کیا ہم جناب والا سے پوچھ سکتے ہیں کہ آپ اجتہاد کے مفہوم سے واقفیت رکھتے ہیں اگر ہم یہ جانتے ہیں کہ شیعوں کی تقلید کرنیوالے جہلا اجتہاد کی اہمیت کو نہیں جانتے لیکن آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا نقصان تھا۔

حاشا وکلا ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہم سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی کائنات کا کوئی انسان بجز انبیاء و ائمہ علیہم السلام یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس سے غلطی کا امکان نہیں۔ خود مدیر ایگل اپنے آپ کو معصوم نہیں بتلا سکتے بلکہ انکی اس قسم کی روش سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر قدم پر غلطی کرتے ہیں اور ایں آدم کے گمراہ کرنیوالے کا تعاون کرتے ہیں جو آدمیت سے بعید ہے غلطی اگر سہواً ہو جائے تو قابل گرفت نہیں ہوتی۔ لیکن عمداً غلطی کرنا انتہا شرم کی بات ہے اور بے حیائی کی دلیل ہے۔ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ آپ کی اس تنقید کی تردید نہ کریں بلکہ "جواب جاہلاں باشد خموشی" کے نظریہ پر عمل کریں مگر "گر بکشتن روز اول" کے نظریہ پر اس لئے عمل ہوا کہ کہیں آپ کی غلطیوں کا عوام پر برا اثر نہ پڑے ہمارے پاس فالتو وقت نہیں جو اس قسم کی مہمل اور بیہودہ باتوں میں صرف ہو اور آپ کی حیاداری سے توقع ہے کہ آیندہ ایسے رکیک حرکات سرزد نہوں گی جو ننگ انسانیت سمجھی جاتی ہیں۔

صدارتی غزل

از جناب حکیم سید سبط حسین صاحب خوشتر جونپوری

زبان حال سے کہتی ہے یہ اردو زباں مجھ سے
یہاں بیٹھے ہیں وہ ہر ہر قدم پر امتحاں مجھ سے
گذر جائے اسی عالم میں جو کچھ بھی گزر رہی ہو
فلک میں بھی تحمل تھا نہ اس شے کے اٹھانیکا
محب سمجھا تھا جس کو میں وہ مار آستیں نکلا
جفا جو نے نشان قبر بھی برباد کر ڈالا
محبت سے بھری تھی عالم ارواح کی محفل
زمیں دشمن زماں دشمن فرش سارا جہاں دشمن

نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی ہندوستاں مجھ سے
نہیں معلوم کیونکر پیش آئیں گے وہاں مجھ سے
نہ جھیلی جائیگی یارب یہاں کی سختیاں مجھ سے
ازل ہی میں جو اٹھوایا گیا بار گراں مجھ سے
نہ پوچھو بس خدارا داستان خونفشاں مجھ سے
نہ دیکھی جائینگی عالم کی یہ نیرنگیاں مجھ سے
خدا جانے کہاں چھوٹا مرا وہ کارواں مجھ سے
نہ جانے کب کا بدلا لے رہا ہے آسماں مجھ سے

نہ کچھ بھی اسقدر مہلت میں کہہ سکتا تھا میں خوشتر
کہیں اصرار کرتے گر نہ میرے قدرداں مجھ سے

طرحی غزل

سمجھتا تھا وہ ظالم خون ناحق رائیگاں ہوگا
وطن میں نت نئے جھگڑے ہیں آئے دن جہالت کے
شہید ظلم تیری بے زبانی رنگ لائیگی
اجاڑا ایکی بے دردی سے ظالم نے نشیمن کو
رہیگا تا بہ کَے دور خزاں صحن گلستاں میں
بنایا اس لئے ہے فاعل مختار انساں کو

خبر کیا تھی شفق بنکر یہ دنیا پر عیاں ہوگا
جہالت جب مٹے گی مطمئن ہندوستاں ہوگا
سر محشر ترا بھی ذکر عنوان بیاں ہوگا
مری نظروں میں مرتے دم بھی میرا آشیاں ہوگا
زمیں کب تک اس آئینی فلک کب مہرباں ہوگا
کہ آخر آزاد کا ہر ہر قدم پر امتحاں ہوگا

غزل کو مبتذل سمجھا ہمیشہ میں نے جب خوشتر
مرے اشعار میں رنگ تغزل پھر کہاں ہوگا

طبی

عمر دراز حاصل کرنے کے لئے۔ لوگ

عمر دراز کی میلائے دلنوازسے ہمکنار ہونے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ لیکن بہت کم ایسے ہیں جو اس کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ اسی لئے بہت کم لوگوں کی یہ خواہش جامۂ عمل پہنتی ہے۔

بائبل نے انسان کی عمر ستر سال مقرر کی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہوں نے اس سے بہت زیادہ عمر حاصل کی ہو۔ وہ کون سے اصول ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انہوں نے طویل عمر حاصل کیا ان لوگوں میں سے جو طویل عمر کے لئے بدنام ہیں۔ شاید جارج برنارڈ شا سب سے زیادہ معروف ہے چند روز ہوئے اس نے اپنی نوے (۹۰) سالہ سالگرہ کے موقع پر زندگی کا بیمہ کرایا جس کے مطابق ننانوے (۹۹) برس کی عمر میں اسے ایک کثیر رقم ملے گی پچھلے دنوں مہاتما گاندھی کے صاحبزادہ اور مشہور صحافی مسٹر دیوداس گاندھی یورپ اور امریکہ کے دورے پر گئے۔ انگلستان میں انہوں نے شا سے بھی ملاقات کی اپنے اخبار میں اس ملاقات کا حال آپ نے سپرد قلم کیا ہے۔ لکھتے ہیں جارج برنارڈ شا نے میرے والد کی عمر پوچھی میں نے کہا چہتر ۷۶ سال اس پر مسٹر شا بولے کیا پھر تو وہ بچے ہیں"۔ گویا برنارڈ شا اس لحاظ سے ابھی جوان ہے۔ یہ شخص جو چہتر ۷۶ سالہ انسان کو بچہ کہتا ہے تحریر کرتا ہے میں سگرٹ شراب اور گوشت استعمال نہیں کرتا اس عمر میں بھی میرا درجہ حرارت ایک نوجوان جتنا ہے"۔ شراب نہ پیو۔ گوشت نہ کھاؤ۔ ڈاکٹروں کے پاس نہ جاؤ یہ شا کی نصیحت کا خلاصہ ہے۔

مسٹر ہیرولڈ ہم جنہوں نے ایک سو چالیس سال سے زیادہ عمر پائی۔ لکھتے ہیں۔ لمبی عمر کے لئے ضروری ہے کہ انسان صحت مند والدین کی اولاد ہو۔ جسم اور دماغ کو مصروف رکھے اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہو لیکن اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

(باقی آیندہ)

نسوانی

بروایت صادق آل محمد حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ مرد زمین سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے ان کی توجہ زمین کی طرف زیادہ ہوتی ہے اور عورتیں مردوں سے پیدا ہوئی ہیں (خلقت حوا کی طرف اشارہ ہے جو بقیہ خاک پہلو آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئی) اسی لئے عورت کی تمام تر توجہ مرد کی طرف رہا کرتی ہے۔ لہٰذا مردوں کو چاہئے کہ عورتوں کی نگہداشت کریں مروی ہے کہ جناب امیر نے امام حسن سے فرمایا۔ بیٹا عورتوں کو پردہ میں رکھو۔ کہ پردہ داری تمہارے اور ان کے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں شکوک اور شبہات حادث نہیں ہو سکتے یاد رکھو۔ کہ عورتوں کا گھروں سے باہر جانا سخت خطرناک ہے۔ اس سے کہ تم غیر مردوں کو ان کے پاس آنے کی اجازت دو۔ جن پر تم کو وثوق اور اعتماد حاصل نہیں ہے۔

امام سجاد علیہ السلام سے مروی ہے النساء عی وعورۃ فاستروا العی بالبیوت واستروا العورۃ بالسکوت یعنی کندزبانی اور برہنگی سے بھی زیادہ عورتیں قابل شرم ہیں۔ یعنی جس طرح کہ برہنگی اور کندزبانی خجالت اور شرم کا باعث ہے۔ عورتیں اس سے بھی زیادہ شرم و حیا ہیں۔ پس ان عورتوں کو تو دیبوت گھروں میں چھپائے رکھو اور کندزبانی کو سکوت یعنی خموشی سے پوشیدہ رکھو۔

امام کاظم علیہ السلام نے اپنے آباء معصومین علیہم السلام سے یہ روایت کی ہے۔ کہ جناب پیغمبر صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے خدا اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے۔ اس کو چاہئیے۔ کہ وہ ایسی جگہ نہ سوئے جہاں اسکو نامحرم کے تنفس کی آواز کان میں پہنچے۔

انکشافاتِ عصریہ

مستقبل کے ہوائی برج!

تیل اور کوئلہ جیسی چیزوں کو اقوامِ عالم کی انفرادی۔ اجتماعی۔ قومی۔ اور ملکی زندگیوں میں جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا اشیاء کے ذخیرے جوں جوں ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی پریشانیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون بھی اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔

تیل اور کوئلوں کے ذخیروں کے ختم ہو جانے کی صورت میں ہم طاقت حاصل کرنے کے لئے دوسرے کن ذرائع کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ لکڑیاں استعمال کی جائیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ لکڑی کی کمی ساری دنیا میں پہلے ہی سے محسوس کی جا رہی ہے۔ حالانکہ لکڑی کی پیدائش و افزائش کے لئے مختلف قسم کی تجاویز کو سرگرمی کے ساتھ عملی رنگ دیا گیا لیکن یہ ساری اسکیمیں اب تک غیر مفید ہی ثابت ہوئیں۔ کیا آبی طاقت سے کام لیا جائے؟ لیکن مشکل یہ ہے کہ بہت ممالک میں اول تو آبشار ہی نہیں۔ علاوہ بریں اگر ان آبشاروں، جھرنوں اور دریاؤں سے فائدہ بھی اٹھایا جائے۔ تو ان سے جو طاقت پیدا کی جاسکے گی دنیا کی ضروریات کے مقابلہ میں ناکافی ثابت ہوگی۔

جرمنی انجنیئر۔ مسٹر ہونف کی تجویز کے مطابق مذکورہ بالا تمام مشکلات کا حل صرف ہوائی طاقت میں مضمر ہے۔ مسٹر ہونف برجیوں اور اسٹیلی کے نقشہ جات تیار کرنے والے انجنیئر کی حیثیت سے پہلے ہی سے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ جرمنی کی آٹھ سو پچاس فٹ والی سب سے بلند ترین اسٹیل والی بنی ہوئی عمارت آپ ہی کی فنی قابلیت کا نمونہ ہے۔ اور اس کے زیرِ دست نقشے کی بنیاد مذکورہ بالا قسم کی عمارتوں کے عملی تجربات پر رکھی گئی ہے۔

یہ ایک ثابت شدہ اور مشہور حقیقت ہے کہ سطحِ زمین ۲۰۰ سے لیکر ۱۰۰۰ فٹ کی بلندی پر ہوا کی رفتار زیادہ تیز اور مسلسل ہے۔ مسٹر ہونف کی تجویز یہ ہے کہ ہوائی برج یا ہوائی مینار اتنی بلند بنائی جائیں۔ کہ ان کے ذریعہ طاقت کے اس نہ ختم ہونے والے ذریعہ سے پورا فائدہ اٹھایا جاسکے آپ ایک ایسی عمارت کے محرک ہیں جو ایفل ٹاور سے ملتی جلتی ہو اور جس کی چوٹی پر پانچ سو فٹ ڈایا میٹر کے ساتھ ایسی ہوائی موٹر نصب کی جاسکے جس کے زبردست پیئے ہلکی ہوا میں بھی آسانی اور سرعت کے ساتھ چکر کاٹ سکیں۔ اور ان جنریٹروں کو جن کا کام ہوا سے بجلی پیدا کرنا ہے چلا سکیں۔ معمولی ہوائی چکی کی طرح مسٹر ہونف کی مجوزہ موٹر خود بخود دیوں گردش کرنے لگیگی۔ کہ ہوا کے رخ کی تبدیلی ان کے عمل پر اثر انداز نہ ہوسکیگی۔

یہ ہے اسکیم کا سارا خلاصہ اسمیں شک نہیں۔ خیال اعلیٰ ہے لیکن عملی مشکلات بھی بہت زیادہ ہیں۔ لیکن مسٹر ہونف اس قسم کے تمام اعتراضات اور پیچیدگیوں کے جوابات بھی رکھتے ہیں مثلاً وہ تعمیر کا ایک جدید طریقہ تجویز کرتے ہیں ہوائی (ونڈ ٹربائنز) اتنے بڑے اور وزنی ہونگے کہ وہ کسی ایفل ٹاور جیسی عمارت کی چوٹی تک چڑھائے نہیں جاسکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی تجویز میں یہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہوائی تعمیر کیا جائے جس میں ٹربائنز۔ جنریٹرز اور وسیع پلیٹ فارم سب کے سب مکمل ہوں ان تمام چیزوں کی مکمل تعمیر کے بعد اس کے نیچے عالیشان برج اس طرح تعمیر کیا جائے کہ ہائیڈرولک جیکس گیس دباؤ کو ہوائی کے اوپر چڑھانے سے پیدا ہو آگے کی طرف دھکا دیا جائے اور یہ زبردست بوجھ والی چیز چوٹی کی طرف آسانی کے ساتھ بڑھتی چلی جائے۔

مسٹر ہونف کی مجوزہ ہوائی برج کی پیداواری استعداد کا اندازہ ساٹھ ہزار کیلوواٹس کیا جاتا ہے۔ اور تعمیری مصارف کا تخمینہ فی کیلوواٹس بیس۔ ۲۰ پاونڈ کیا جاتا ہے دوسرے لفظوں میں ایک برج کی تعمیر پر ۱۲ لاکھ پاونڈ صرف ہونگے۔ جرمنی اگر اپنی ساری ضروریات کو اسی ہوائی طاقت کے ذریعہ پورا کرنا چاہے تو ایسی حالت میں اس کو ایسے چھ ہزار برج تعمیر کرانے پڑیں گے۔ ایسی صورت میں مکمل تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کثیر ترین رقم خرچ کرنی پڑیگی لیکن مسٹر ہونف اس بات پر مصر ہیں کہ پوری اسکیم کو عملی رنگ دینے کی صورت میں جرمنی کے ہاتھ میں حصولِ طاقت کا ایک ایسا زبردست ترین ذریعہ آجائیگا جس کے مقابلہ میں طاقت کے موجودہ ذرائع کوئی وقعت نہیں رکھتے اور لطف یہ کہ نسبتاً نہایت کم خرچ پر۔ یہی نہیں۔ بلکہ کوئلوں اور تیل کی طرف سے وہ ہمیشہ کے لئے کلیتہً بے نیاز ہو جائے گی گو مستقبل بعید میں ان چیزوں کے حصول کا امکان ہی کیوں نہ پیدا ہو جائے۔ مزید برآن چھ ہزار برجوں کی تعمیر چالیس لاکھ آدمیوں کو برسوں تک بیکاری سے نجات دلا دیگی۔ اور ان برجوں کی تعمیر کی تکمیل کے بعد بھی کم از کم ساٹھ لاکھ انسان مستقل کام سے لگ سکیں گے۔

ان ۶۰۰۰ ہزار برجیوں کی مدد سے جرمنی اتنی طاقت پیدا کر سکتی ہے جو اس کے سارے صنعتی کارخانوں کو چلا سکیں۔ اور اس کی کل عمارتوں کو گرم اور روشن رکھ سکیں بلکہ کچھ اس سے بھی زیادہ۔ یعنی اتنی کافی مقدار میں کہ دوسرے کاموں میں استعمال کئے جانے کے لئے کچھ بچ بھی رہیں۔ برقی رو قابلِ کاشت اراضی کو گرمی پہونچانے کے لئے بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور بڑے پیمانہ پر استعمال کی جاسکتی ہے کاشتکاری کے اس طریقہ کے تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ معتدل آب و ہوا والے مقامات پر بجلی کے ذریعہ گرم کی ہوئی زمینوں سے اعلےٰ قسم کی چار فصلیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اسی پر بس نہیں کہ۔ بلکہ مذکورہ بالا برجیوں کی تعمیر کے ذریعہ ہائیڈروجن اور آکسیجن بھی کثیر مقدار میں پیدا کی جاسکتی ہیں اور ان دونوں چیزوں میں سے ہائیڈروجن ایک ایسی چیز ہے جو ہماری موجودہ زندگی میں خصوصیت کے ساتھ اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ انجن چلائے جاسکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہ سالٹ پیٹر اور امونیا اور اس قسم کی بہت سی دوسری مصنوعی کھادوں کی جان ہے۔ ہوائی برجوں سے دوسرے فائدے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ وہ سے ۱۰۰۰ فٹ کے وسیع پلیٹ فارم۔ چبوتروں میں تین ہزار سے لیکر چار ہزار تک آدمیوں کی گنجائش نکل سکتی ہے اس سے ایک ایسے بہترین پرفضا مقام کا مصرف لیا جاسکتا ہے جہاں تازہ ہوا۔ اعلےٰ مناظر۔ شاندار ریسٹورنٹ اور دیگر سامانِ تفریح موجود ہوں گے۔ بصورتِ دیگر یہ چبوترے ہوائی مستقر کا کام دے سکتے ہیں۔

ان ساری مذکورہ بالا باتوں کو زیرِ نظر رکھتے اور کوئلوں اور تیل کے ذخیروں کے متعلق علمائے سائنس کی پیشین گوئیوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہر ہونف کے خیالات کا کسی نہ کسی دن عملی تجربہ کا جامہ پہن لینا بعید از امکان نہیں معلوم ہوتا۔ ہمیں وہ وقت بھی یاد ہے۔ جب دنیا والوں نے کرزیہ کے خیالات کی دھجیاں اڑائی تھیں۔ لیکن چند ہی

[illegible]

ہندوستان

شہر لاہور کے مختلف مقامات میں چالیس سے زائد آتشزنی کی وارداتیں۔

مرتنگ میں آتشزنی کا انتہائی ہیبت ناک منظر۔ لاہور ۲۳ ر شام کے پانچ بجے تک شہر لاہور کے مختلف مقامات سے چالیس سے زائد آتشزنی کی وارداتوں کی اطلاعات موصول ہوئیں آتشزنی کا سب سے زیادہ افسوسناک اور ہیبتناک منظر مرتنگ میں نظر آیا جہاں ایک محلہ میں آٹھ مکانات ایک ساتھ جل رہے تھے مارکٹ تجارتی مراکز اور گرجا کے قریب دفاتر بند ہیں مرتنگ پر سناٹا چھایا ہوا تھا مارکٹ تجارتی مراکز اور دفاتر بھی دفاتر کی ایک بڑی تعداد بند رہی۔

آسمان پر دھوئیں کے بادل

آتش زدگیوں سے اتنی کثیر مقدار میں دھواں پیدا ہوا تھا کہ قصبہ کے ایک بڑے حصہ کے اوپر آسمان پر ہر طرف گھٹا ٹوپ دھوئیں کے بادل نظر آرہے تھے۔

کارپوریشن کے آتش فرو انجنوں کے علاوہ دو فوجی آتش فرو انجنوں کو بھی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حاصل کیا گیا ہے (ا۔پ)

نئی دہلی ۲۲ر جون [illegible] دفتر معتمدی اغذیہ مرکزی حکومت میں آج اسٹیشن نیوز کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک تشویش ناک غذائی صورت حال کے پیش نظر بنظر احتیاط ہندوستان کے تمام علاقہ جات راتب بندی میں راتب اجناس اغذیہ کی تقسیم ہوتی موجودہ مقدار میں مزید ایک چھٹانک یومیہ کی کمی کردی جائے گی۔

فی الوقت جہاں دو ورآنہ [illegible] ہیں وہاں آئندہ سے صرف [illegible] چھٹانک دو آنہ غلہ ملے گا۔ (اسٹیشن نیوز)

ہندوستانی یونین کی عالیہ عدالت آباد میں قائم ۲۳ر جون کی جائے گی۔ ہندوستانی پولیس کی

عالیہ عدالت کے لئے الہ آباد کا مقام تجویز کیا گیا ہے عالیہ عدالت ۲۴ جون پر مشتمل ہوگی

آتشباری کے مقدمے کے دو ملزمین کو سزائے موت

قانون صیانت عامہ کے خصوصی جج کا فیصلہ

۲۲ر جون مسٹر جسٹس وسٹی نے جنہیں حکومت بمبئی نے قانون صیانت عامہ کے تحت خصوصی جج مقرر کیا ہے آج کالبادیوی کے آتشباری کے مقدمے کے دو ملزمین مرزا عبدالمجید اور غلام احمد کے قتل اور اقدام قتل کے الزامات کی پاداش میں سزائے موت سنائی (ا۔پ)

لاہور میں بم اندازی کی واردات

لاہور ۲۲ر جون آج صبح لاہوری دروازے کے باہر ایک شخص نے بم پھینکا [illegible] پولیس [illegible] کے اطراف حلقہ ڈال دیا اور ایک مکان سے تین بم اور آتش گیر مادہ برآمد کیا۔ اس سلسلہ میں بعض اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے

کل رات لوہاری منڈی میں ۱۱ دو کانوں میں آگ لگائی گئی بھاٹی گاٹی کے اندر چند مکانوں میں بھی آگ لگائی گئی۔ (ا۔پ) بقیہ کالم ۴ پر

اضافہ کررہی ہے۔

جس میں سپاہی اور عہدہ دار شامل ہیں یہ مساوی تدابیر مملکت حیدرآباد کو دفاعی نقطۂ نظر سے خود مکتفی بنانے کے لئے اختیار کی جارہی ہے (پبلک پریس)

موٹر پلیٹ پر صرف حیدرآباد رہے گا

حیدرآباد ۲۲ر جون۔ کہا جاتا ہے کہ آئندہ سے موٹر پلیٹوں پر صرف حیدرآباد رکھا جائے گا۔ اس وقت اضلاع کے جو نام لکھے جاتے ہیں وہ منسوخ کردیئے جائیں گے

لاہور کی صورت حال۔ لاہور ۲۲ر جون ناظم ضلع نے آج سہ پہر میں لاہور کی صورت حال کو پرسکون تعبیر کیا ہے آج شہر میں بم کے دو دھماکے ہوئے لیکن کوئی نقصان عائد نہیں ہوا۔

دکن

فرمان مبارک کھلا ہوا اعلان آزادی ہے

فرمان مبارک میں کوئی ایسے الفاظ نہیں جن کی یہ تاویل ہوسکتی ہے فرمان مبارک میں کمال سیاست سے حضرت بندگان عالی نے کامل آزادی کا اعلان فرمایا ہے فرمان خسروی کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان میں دو طاقتیں قائم ہوں گی۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی شرکت نہ کرنے کا اعلان فرمایا ہے عدم شرکت کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود اپنے مقام پر آزاد رہیں گے۔ تیسری قوت ہندوستان کے اندر نہ ہوگی (ہندو انڈیا یا مسلم انڈیا) جو کتنا ہی کوئی اتحاد ہند ہو سکتے آج دستور ساز اسمبلیاں کیا کررہی ہیں وہ آئندہ حکومت کا ایک دستور بنائیں گی عدم شرکت کے معنی یہ ہیں کہ ان حکومتوں میں سے بجز دوستانہ تعلقات کے کوئی اور تعلق نہ ہوگا۔ فرمان مبارک کھلا ہوا اعلان آزادی ہے۔

فرمان مبارک کا خیر مقدم شاہ ذیجاہ کو ہز مجسٹی لکھنے کی متفقہ تجویز۔

انجمن مدیران جرائد کا اہم اجلاس مولوی احمد عارف صاحب مدیر صبح دکن کی صدارت میں۔ حیدرآباد ۱۸ ر امرداد۔ انجمن مدیران جرائد کا ایک اہم اجلاس کل شام میں انجمن صحافت کے دفتر میں منعقد ہوا۔ مولوی وقار احمد صاحب مدیر نظام گزٹ کی تحریک پر مولوی احمد عارف صاحب مدیر صبح دکن نے جلسہ کی صدارت کی سب سے پہلے مولوی وقار احمد صاحب کی تحریک پر حضرت جلالت الملک کے حالیہ فرمان مبارک کا خیر مقدم کیا گیا اس کے بعد مولوی سعد اللہ صاحب قادری مدیر سلطنت نے تحریک کی کہ حضرت اقدس و اعلیٰ کو چونکہ اردو صحافت میں جلالت الملک لکھا جاتا ہے اور جلالت الملک ہم

ہز مجسٹی کا لقب مقام ہے اس لئے حضرت اقدس و اعلیٰ کے اسم مبارک کو صحافت میں ہز مجسٹی کے لقب سے مخاطب کرنا زیادہ مناسب ہے مدیران جرائد نے ایک متفقہ قرار داد منظور کی کہ آئندہ ولی نعمت کو صحافت میں ہز مجسٹی لکھا جایا کرے۔

نواب فخر نواز جنگ بہادر

حیدرآباد ۲۱ر اردی بہشت معتمدی تجارت نے نواب فخر نواز جنگ بہادر رزا رجسٹرار نشان تجارت کے تفویض مفوضہ کام کے علاوہ رجسٹرار کمپنی ہائے سرمایہ مشترک و بیشنٹ کے کام تفویض کئے گئے (وطن نیوز)

باب حکومت پر پرچم آصفی

حیدرآباد ۹ر امرداد یوم اعلان خود مختاری کی تقریب میں آج باب حکومت پر پرچم آصفی پوری بلندی کے ساتھ لہرایا گیا۔ ہوم آفس اور دوسرے تمام سرکاری دفاتر پر بھی پرچم آصفی بلند کیا گیا

کوتوالی بلدہ کے موازنہ میں ۲ کروڑ کا اضافہ

حیدرآباد ۲۱ر جون۔ سمجھا جاتا ہے کہ محکمہ کوتوالی بلدہ کے جدید موازنہ میں دو کروڑ روپئے کا اضافہ کیا گیا ہے اور کوتوالی اضلاع کے موازنہ میں صرف دس لاکھ کا اضافہ عمل میں آیا ہے یہ اضافہ ۱۳۵۶ف کے موازنہ میں شامل کئے گئے ہیں۔

پبلک پریس اس پیش قیاسی کے قابل ہے کہ محکمہ کوتوالی کی تنظیم میں قابل لحاظ وسعت پیدا کی جائے گی اور جمعیت کوتوالی کو ہر طرح سے طاقتور بنایا جائے گا یہ قیاس غالب ہے کہ کوتوالی بلدہ سے کوتوالی اضلاع کا بھی الحاق کردیا جائے گا (پبلک پریس)

فوجوں میں ایک لاکھ کا اضافہ

حیدرآباد ۲۱ر امرداد پبلک پریس کو معتبر حلقوں میں دریافت پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی افواج باقاعدہ میں ایک لاکھ کی جمعیت کا [illegible] بقیہ کالم ۲ پر

عالم اسلام

چین میں جیانگ کائی شیک کی فوجوں کی شکست

شنگھائی ۲ رجون آج پیچو ریلے ایک اطلاع مظہر ہے کہ شنگ سنٹرل پولیٹیکل کونسل نے تجویز کیا ہے کہ قومی فوجوں کو منچوریا سے واپس بلا لیا جائے امریکن مبصرین کا خیال ہے کہ اس کارروائی کا مقصد ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جنرل جیانگ کائی شیک کا انتباہ ہے کہ وہ ان کی جنگی کوشش میں مالی امداد کرے ورنہ وہ منچوریا کو ہاتھ سے نکل جانے دیں گے اور اشتراکی چینیوں کا منچوریا پر غلبہ ہوجانے دیں گے مارشل جیانگ کائی شیک کی فوجی صلاحیت پر تبصرہ نگاروں نے منچوریا میں چینی قومی فوجوں کی قدم قدم پر شکست کو مارشل کی قومی چالوں سے ناواقفیت فوجوں سے زائد از ضرورت اجتماعوں اور فوج کی ہمت و استقلال قائم رکھنے میں ناکامی پر محمول کیا ہے

یونان اور ترکی سے متعلق امریکی پالیسی پر روس کی تنقید

اس منصوبے پر اقوام متحدہ کے ذریعہ ... توسیع ... روس کے لئے اس میں حصہ لینے سے انکار فی الحال ہوجائے گا۔ گو اس میں شک نہیں کہ روس نے حال ہی میں یونان اور ترکی سے متعلق ممالک متحدہ کی دو رخی پالیسی پر سخت تنقید کی تھی (رائٹر)

ریاستہائے متحدہ میں کوئلے کی کانوں کے ۱۴ ہزار عمال کی ہڑتال - نیویارک

۲۴ رجون ریاست ہائے متحدہ نے عمالی مسودہ قانون کے خلاف بطور احتجاج کوئلے کی کانوں کے ۱۴ ہزار کارکنوں نے ہڑتال کردی ہے۔

(داورنیٹ)

عراق کے باغی افواج پر شاہی فوجوں کا حملہ

لندن - ۱۰ رجون - آج طہران ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایرانی شاہی فوجوں نے عراقی حدود ۱۰ میل سرحد ... کار قبائیل نے پہاڑی علاقوں میں راستہ کاٹ دیا ہے دونوں طرف سخت نقصانات ہوئے ہیں۔

ایرانی جنرل اسٹاف کے اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ ایرزانی کے پیروکاروں نے اپنے آپ کو ناقابل عبور پہاڑیوں میں چھپا کر معاہدہ توڑنے کی کوشش کی ہے ایرزانی کے پیروکار آج ... ہفتہ قبل جب عراق سے ایران کی سرحد میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ان پہاڑیوں میں ... دیا تھا۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ قبائیل کے نئے جو گروہوں میں منقسم ہوگئے ہیں۔ ان پہاڑیوں کو عبور کرنا ناممکن ہے۔

اس ہفتہ کی ابتدا میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ تقریباً دو ہزار ایرانی سپاہی ٹینکوں اور طیاروں کے ساتھ ... دو ہزار قبائیل سے جنگ کر رہے تھے۔

سردار مصطفیٰ ایرزانی ۱۹۴۵ء میں حکومت عراق کے خلاف بغاوت کی تھی جس میں ناکام ہونے کی وجہ سے ۱۹۴۷ء ہی میں وہ ایران بھاگ آئے تھے۔ گذشتہ فروری میں ایرانی افواج نے ایرزانی کے خلاف کرنے کا الٹی میٹم دیدیا تھا۔ صحیفہ

سندھ میں حکومت پاکستانی کے دفاتر

کراچی ۱۹ رجون - مرکزی حکومت نے حکومت سندھ کو لکھا ہے کہ حکومت پاکستان اور پاکستان کی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے دفتر کے اسٹاف کے لئے رہائش اور دفاتر کا انتظام کرے کیونکہ ان کو جلدی کراچی بھیج دیا جائے گا۔

اس سلسلے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے سندھ کو لکھا ہے کہ ایک سو افسروں اور چھ سو کلرکوں کے لئے رہائش کی جگہیں تیار کی جائیں اس بارے میں سولہ لاکھ روپیے کی رقم منظور کی گئی ہے تاکہ ضروری عمارتیں تعمیر کی جائیں۔

حکومت سندھ نے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے جو مکانوں کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ تجویز کرے گی اور فوری طور پر تخمینے اور تجویزیں مرتب کرے

اُردو پاکستان کی زبان ہوگی

نئی دہلی ۲۰ رجون ہندوستان کی سب قومی زبان اردو ہی پاکستان مملکت اور حکومت کی سرکاری زبان ہوگی پاکستانی علاقوں میں ذریعہ تعلیم زبان اسی کو قرار دیا جائے گا۔ البتہ انگریزی مقامی صوبائی زبان کو ایک ثانوی حیثیت حاصل رہے گی۔ پاکستانی حکومت اسلامی تہذیب اور ثقافت کی علمبردار اور لسانی اعتبار سے تمام پاکستانی مسلمانوں کو ایک زبان کے رشتہ میں جوڑ رکھے گی اور وہ زبان اُردو ہوگی۔

ہندوستانی علاقوں میں (دیوناگری رسم الخط کے ساتھ) ہندی کو رواج دیا جائے گا۔ اور یہی زبان ہندوستان کی سرکاری زبان قرار پائے گی اس عنوان پر یہاں کے متعلقہ بعض ذمہ دار افراد مسٹر گاندھی سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔

صحرا و سبزہ زار بنے گا

طہران ۱۹ رجون طہران میں برطانوی انجینئروں کی فرم نے ایک ٹھیکہ لیا ہے جس کی رو سے دو صحرائی زمین کے ہزاروں ایکڑوں کو سرسبز زمین بنائیں گے۔ اصل میں یہ تجویز ۱۷ ویں صدی میں شاہ عباس سوم نے ... بحث میں طہران سے ۔۔ میل جنوب کو ... اصفہان کے پاس ... اس سلسلے میں پانچ لاکھ پونڈ صرف ہوں گے۔

ترکی میں نئے ہوائی اڈے - انقرہ

۲۹ رجون - ترکی اپنی پنج سالہ اسکیم میں بڑے بڑے ہوائی اڈے بنائے گا موجودہ ہوائی اڈے بڑے بنائے جائیں گے مطابق اس بارے میں ترکی اور امریکہ کا معاہدہ ہوچکا ہے اس سلسلہ میں چالیس لاکھ پونڈ صرف ہوں گے۔

امریکہ کی طرف سے ایران کو بھاری قرضہ

لندن ۲۱ رجون - حکومت امریکہ و حکومت ایران میں عرصہ نو ماہ سے جو بات چیت جاری تھی اس کے نتیجہ کے طور پر حکومت امریکہ نے ایران کو (۱۲۵۰۰۰۰) پونڈ قرضہ دینا منظور کرلیا ہے۔ یہ رقم امریکہ سے ہتھیار و دیگر فوجی سامان خریدنے پر خرچ کیا جائے گا۔ ایرانی افسران نے بتایا۔ یہ قرضہ حکومت امریکہ نے ایران میں روسی اقتدار بڑھنے سے روکنے کی غرض سے نہیں دیا۔

اس کے علاوہ امریکہ ایکسپورٹ بنک سے ترکی بر اذیل فسلینڈ کرویرین دیا کو ۵۰۰۰۰،۵ پونڈ قرضہ دینا منظور کیا ہے۔ (گلوب)

۲۵۰ دستی بم برآمد

قاہرہ - ۲۱ رجون - مصر کی پولیس نے جنوبی کے ایک مقام سے ۲۵۰ دستی بم برآمد کئے۔

شاہ ایران کے بھائی جو غائب تھے مل گئے - پیرس

۲۸ رجون - شاہزادہ حامد رضا پہلوی شاہ ایران کے پندرہ سالہ بھائی (جن کی دوشنبہ کی رات سے نیویارک ہوٹل سے گم ہوجانے کی اطلاع پولیس کی تحقیقات کا موضوع بنی ہوئی تھی) آج صبح نیویارک سے پیرس کے قریب طیارہ گاہ اورلی پر طیارہ سے اترے۔

آئندہ نمبر صاحب الزمان نمبر ہوگا۔

بقیہ فہرست کتب مطبوعات کتبخانہ حیدری

دعائے کمیل مترجم اردو ۱۲/
دعائے صباح مترجم اردو ۳/
مجموعہ دعائے نور ۴/
دعائے ختم قرآن ۱/

تعویذات

دعائے مجموعہ برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۳/
دعائے ہفت ہیکل ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ ۲/
ایضاً بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۸/
دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/
دعائے دفع طاعون ہیضہ تا ئیفائڈ وغیرہ ۲/
دعائے گنج العرش حفاظت کے لئے ۱/
دعائے قلوتیسن برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور بچہ کو اس کے اندیشے حفاظت نہایت مجرب تعویذ ہے۔ ۲/
ایضاً مع ام الصبیان ۳/
دعائے خطبہ آدم برائے محبت و زبان بندی ۲/
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۸/
دعائے دفع سحر و جادو ۲/
بر پوست آہو ۸/
دعائے سوسن مرجانہ برائے محبت شوہر ۲/
دعائے نور برائے دفع تپ و تمام ضعف اور امراض جاری اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۸/
دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین ۲/
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۸/
دعائے یسین مغربی برائے محبت زبان بندی و کشایش کار برائے حصول ملازمت و ترقی ۸/
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۸/
حرز جواد امام محمد تقی علیہ السلام مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق و حل مشکلات کا رفع کرنے والا ۲/

دعائے دفع دشمن۔ خوف حاکم اور افسروں کی سختی کے لئے ۲/
دعائے زبان بندی ۲/
دعائے محبت ۲/
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض ۴/
جوشن صغیر بشرح مذکور ۲/
دعائے ہفت ہیکل بشکل قفل و قنوت تمام بلیات و حوادث سے ۲/
آیۃ الکرسی برائے دافع اجنہ و شیاطین و نحوست خانہ ۱/
ایضاً۔ آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی مغربی آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں۔ ۲/
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ ۸/
دعائے نادعلی جس میں نادعلی مغربی بھی شامل ہے ۲/
دعائے علوی مصری مشہور سیفی و حرز یمانی دفع دشمن کے مشہور و معروف تعویذ ہے ۸/
عریضہ حضرت صاحب الزمان مردانی ۲/ زنانی ۲/
عریضہ حضرت امام رضا ۱/
نقشہ تولد و وفات ائمہ طاہرین ۲/
نکاح نامہ ۲/
نقشہ ایران ۴/ ایضاً رنگین ۶/

قیامت قریب آرہی ہے
قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمان کا ظہور ہے ظہور کی علامتیں اگر آپ سمجھنا چاہتے ہیں تو علایم الظہور کا آرڈر دیجیے تاکہ چھپتے ہی آپکو اطلاع دیجا (جو) کتبخانہ حیدری میں زیر طبع ہے۔

چند بہترین و کمیاب کتابیں مطبوعات حیدری

فیصلہ تبرا مصنف جونپوری تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد ایک ہندو عالم کے قلم سے دیکھنے کے قابل ہے ۸/
سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردے کے وجوب کو ثابت کیا گیا ہے۔ ۴/
پردہ اور اسلام مصنف علامہ ہندی مدظلہ ۲/
ہزار اسرار مشاہیر حکما و اطبائے سابقہ موسوم بہ اسرار الاطبا و کیمیائے عشرت زمانہ سابقہ کے حکماء کے مجربات طلسم تعویذات حبوب بقول سبزی ریاحین کی خاصیت و فواید اور عجائب غرائب حکما اور خطوط رمز و علم شعبدہ و غرائب نجوم و رمل و انواع تحریر عجائب و بہترین نسخہ جات خضاب و مقوی باہ و لذت جماع عورت کے حاملہ ہونے کے بہترین نسخے بہرحال اس میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی صرف ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسے جواہر پارے اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں قیمت ۸/
بساط الغنائم تاریخ فارسی ۸/
اردوئے قدیم از جناب شمس المورخین مولانا حکیم سید شمس اللہ قادری ۸/
دفتر رحمت دیوان صحو فارسی ۱۲/

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریداری

منائح الوقت دیوان شمیر ۸/
آتش پارۂ ہائے شوق دیوان فارسی ۸/
دیوان وحدت اردو ۸/
دیوان مجذوب فارسی ۸/
دیوان ثاقب قابل
قصائد مشکلہ از سید علی حسن بلگرامی ۸/
معیار البلاغت عربی ۳/
مناظر العلوم ۲/
قاموس الاغلاط
سخنوران چشم دیدہ تذکرہ شعرائے آصفیہ
دیوان رشید ۱۲/
معیار الفنون عربی ۲/
مختصر تاریخ ہند ۲/
یادگار قیصری ۱/
سوانح زندہ شاہ مدار ۱/
تحفۃ الملوک و صد پند حکیم لقمان ۱/
البم تصاویر ۲/
طلسم حیرت ۸/
شباب دکن ناول ۸/
تعلیم الاخلاق فارسی ۸/
ہنسانے کا آلہ ۲/
ہنسانے کی انجن ۲/

کیا آپ شیعہ ہیں
اگر شیعہ ہیں تو کیا

اپنے مذہب کے عقائد بھی جانتے ہیں جن سے واقف ہونا آپ کے لئے ضروری ہے اگر واقف نہیں ہیں تو عقائد الشیعہ کا آرڈر دیجیے تاکہ چھپتے ہی آپ کو اطلاع دیجائے جو کتبخانہ حیدری میں زیر طبع ہے

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ

یہ شاہین کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب
مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

صاحب الزمان نمبر

ہفتہ وار

انتخاب

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

امراء و ذی استطاعت

ناظرین کا مذہبی فرض ہے کہ اس قومی مذہبی پرچہ کی خریداری کے علاوہ مالی امداد فرما کر توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ دکن کے علاقہ میں یہ ایک ہی قومی مذہبی پرچہ ہے جو ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے

چندہ اخبار

سالانہ ے شش ماہی عہ

فی پرچہ ۱ آنہ پرانا پرچہ ۲

اجرت اشتہار

فی انچ کالم عہ

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے

خریداری ہر ماہ کی پہلی سے محسوب ہوگی

تواریخ اشاعت

۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲

خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

مدیر

شیخ ابوالقاسم

معاونین

محافظ الدین حیدر - عباس رضوی

مہتمم

محمد حسین

جلد (۱) ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ م ۱۲ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف موافق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء یوم شنبہ نمبر (۷ و ۸)

من کلام خواجہ

بیا کہ رایت منصور پادشاہ رسید — نوید فتح و بشارت بمہر و ماہ رسید
جمال بخت ز روی ظفر نقاب گرفت — کمال عدل بفریاد داد خواہ رسید
سپہر دور خوش اکنون زند کہ ماہ آمد — جہان بکام دل اکنون رسد کہ شاہ رسید
کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل — بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید
عزیز مصر برغم برادران حسود — ز قعر چاہ برآمد باوج ماہ رسید

من کلام شمس تبریز

بنمای رخ کہ باغ گلستانم آرزوست — بگشای لب کہ قند فراوانم آرزوست
اے آفتاب رخ بنمای از نقاب ابر — کان چہرہ مشعشع تابانم آرزوست
بشنیدم از ہوائے تو آواز طبل باز — باز آمدم کہ ساحت سلطانم آرزوست
یعقوب وار وا اسفاہا ہمی زنم — دیدار خوب یوسف کنعانم آرزوست
دی شیخ با چراغ ہمی گشت گرد شہر — کز دیو و دد ملولم و انسانم آرزوست
گفتند یافت می نشود جستہ ایم ما — گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزوست
بنمای شمس مشرق تبریز رخ ز شرق — من ہدہدم حضور سلیمانم آرزوست

من کلام فاضل برجندی

مظہر حق قائمی کہ نور یزدان بود — ذات خدا وند را دلیل برہان بود
حافظ شرع نبی قائم دجال کش — مہدی عیسیٰ نفس شریک قرآن بود
خجستہ سلطان عصر حجت پروردگار

مبشر مقدمش پیمبران سلف — ظہور او را بشر جملہ سماوی صحف
باسط عدل و امان صاحب جود و شرف — از سلف صالحین آمدہ نعم الخلف
بقیۃ کردگار تتمہ ہشت و چار

خوش آن دمی کز حجاب چہرہ نمایان کند — ز طلعتش خلق را والہ و حیران کند
یوسف گم گشتہ باز روی بکنعان کند — کام محبان ز لطف چون شکرستان کند
بکام اعدا ز قہر تلخ کند روزگار

اے شہ خوبان دگر روی بر آر از حجاب — دست بشمشیر بر پای بنہ در رکاب
غوث زمان تا بکی باشدت این احتجاب — منتظران را ز کف رفتہ دگر صبر و تاب
داد از این احتجاب آوخ از این انتظار

خیز برا و رنگ شو اے شہ با عز و جاہ — کہ لایق تخت و تاج می نبود غیر شاہ
تخت سلیمان چرا دیو کند تکیہ گاہ — زادہ احمد تو راست دعوت خلقان براہ
سلیل حیدر چرا می نکشی ذوالفقار

کفر جہان را گرفت حامی ایمان کجاست — ظلم فزون تا بما بعدل و احسان کجاست
ذلت اسلام بس صاحب قرآن کجاست — سطوت شرک و کفر داعی رحمان کجاست
رایت توحید را باز کند استوار

نقش اول

ظاہر ہے کہ حکومت کے کاروبار چلانے کے لئے ایک بادشاہ یا ایک گروہ کی ضرورت ہوتی ہے جو قانون بناتے ہیں اور حکومت کے کاروبار چلاتے ہیں اس کی بقا، رعایا کی فلاح و بہبود اور آرام و آسائش کو پیش نظر رکھنا اس گروہ کا فرض اولین ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں پر حکمرانی کے مختلف طریقے رائج ہیں۔

کہیں جمہوریت کا نظام ہے تو کہیں اشتراکیت کا دور دورہ ہے۔ کہیں سامراجی اشخاص کے تحت حکومت ہو رہی ہے بہر طرح بہر حال ان تمام طریقوں میں پبلک کے مفادات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

یہ بات اور ہے کہ کہیں عوام بہت زیادہ اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کہیں فریاد و آہ کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ باوجود ان تمام چیزوں کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ایک ایسے حاکم و نظام حکومت کی متلاشی ہے جس میں سارے انسانوں کے مفادات مضمر ہوں۔

ہم مسلسل اس چیز کو اپنے پہلے کے ایک دو شماروں میں پیش کر چکے ہیں کہ یہ وقت اہل اسلام کے خاموش بیٹھنے کا نہیں۔ ہم کو چاہئے کہ دنیا کے آگے اپنے نظام کو پیش کریں اور بتلا دیں کہ تم جس نظام کو چاہتے ہو یا جس نظام سے تمہیں بشاشت مل سکتی ہے وہ یہی ہے۔ نظام کے سلسلے میں تو ہم اسلام کو پیش کر دیں گے اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسے حاکم کی بھی ضرورت ہے جس کی نظروں کے سامنے ساری دنیا اور اس کا ایک ایک ذرہ رہے۔ اس حاکم کی بقا دنیا کی بقا کا باعث بنے۔ حاکم۔ خالق کائنات کا ہی منتخب کردہ ہو۔ جس کے کانوں تک دنیا کے ایک ایک فرد کی آواز پہنچ سکے۔

کیا مسلمان ایسے حکمران کو پیش کر سکتے ہیں۔؟ جو نظام اسلام اور قرآن پر حاوی ہو؟

کیا دنیا ایسے خلیفۃ اللہ کے وجود کو تسلیم کر سکتی ہے جو پردۂ غیبت میں ہے؟ سارے مسلمان متفق ہیں اس بات پر کہ ایک ہے جو پردۂ غیبت میں ہے؟ اس کا جب ظہور ہوگا جب ہی قیامت آجائیگی۔

ہم سے یہ بات مخفی نہیں کہ ہر زمانے کو ایک نبی کی ضرورت رہی ہے۔ لیکن نبوت تو پیغمبر خاتم پر ختم ہو چکی اس کے بعد بھی دنیا کو کچھ ایسی ہستیوں کی ضرورت رہی جو پیغمبر تو نہیں لیکن پیغمبر خاتم کی اولاد سے تھیں اور امامت کے درجے پر فائز تھیں حجت خدا سے اگر زمانہ خالی رہے تو دنیا کے کاروبار قطعی نہیں چل سکتے اسی لئے یہ سلسلہ برابر جاری رہا اور اسی سلسلے کی ایک فرد باقی ہے جو پردۂ غیبت میں ہے۔ وہ سب کی فریاد سنتے ہیں سب کے عمل کو دیکھتے ہیں۔

اگر مسلمان غیر مسلم کے مقابلہ میں اڑ جائیں اور شکست کا وقت آئے تو وہ مدد فرماتے ہیں ہمارے سامنے واقعات موجود ہیں کہ جب مسلمان مشکل میں مبتلا ہوتے ہیں تو ایک غیبی امداد ہوتی ہے وہ امداد اسی پردۂ غیبت میں رہنے والے امام کی طرف سے ہوتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ خدا نے قدوین اسلام کی بقا کا وعدہ فرمایا ہے ... غائب کر دیا ... زندگی جب تک ... اسلام ہے جب ... زوال آئے گا ... ظہور ہوگا۔

یہ ... مسلمانوں کی ... سب ... کائنات پر مسلمان حکمران رہیں گے۔ ہر طرف حق نظر آئیگا۔ باطل ... نابود ہوگا۔

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

قصیدہ در انتظار ظہور حضرت صاحب الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ

از قلم اعجاز رقم الحاج مولوی مرزا غلام عباس ... مدظلہ العالی

دعا بن بن کے ... تڑپتے ہیں ... یہ شہید ... کہاں تک
تڑپتے ہیں ... شیدا یہ خلوت ختم بھی ہوگی ... بہ شکیبا ... ترا اے جان جاں کب تک
مزا کیا ساز ہستی میں بہو گر خوشنوا مضطرب ... سنیں ہم نغمۂ تار نفس کی داستاں کب تک
ہو الظاہر کی بھی تفسیر ہو قرآن حق سے ... ہو الباطن ہو ... زباں کب تک
جدائی ... ہے وجود اپنا کسی نام میں ... جلینگی آتش فرقت سے میری ہڈیاں کب تک
الٰہی حسرتیں ... ٹھنڈی ہوں ... آہ شعلہ زا سوز دروں ... کب تک
کبھی تحت الثریٰ ... برباد ... آشفتہ خاک ... امتحاں کب تک
کبھی ... کی جانب ... ہو ... رواں کب تک
امام آنکھوں سے ... ترستی ہیں یہ آنکھیں ... زماں کب تک
محبان علی کی کشتی ... پار ہی ہوگی ... جلینگی فتنۂ و جنگ و جدل کی آندھیاں کب تک

سواد ہند سے ... نالاں کو
ہے دور ... چمن کا آشیاں کب تک

نظر لطف

از

حضرت علامہ ضامن کنتوری مدظلہم

اے ختم رسل اک نظر لطف خدارا ... افسوس نہیں درد کا اپنے کوئی چارا
طوفان حوادث میں گھری ہے تری امت ... اس وقت میں ہے ڈوبتی کشتی کو سہارا
شکوہ نہ فلک کا ہے نہ قسمت کی شکایت ... ہاتھوں سے ہمارے ہوا یہ حال ہمارا
جن ایسا ہی غفلت کا چڑھا قوم کے سر پر ... جسکا نظر آتا نہیں اب کوئی اتارا
ناموں سے فقط رہ گئی اسلام کی پہچان ... ہم کر گئے احکام شریعت سے کنارا
اعمال پہ کرتے ہیں نظر جب کبھی اپنے ... دل ہوتا ہے انجام کی دہشت سے دوپارا
ہم تیرے ہیں یا شاہ بھلے ہیں کہ برے ہیں ... تذلیل نہ کر اپنے غلاموں کی گوارا
پیسا ہمیں سرمہ کی طرح دور فلک نے ... اب اس سے زیادہ نہیں غم سہنے کا یارا

ضامن کی بصد عجز یہی عرض ہے تجھ سے
اے ختم رسل اک نظر لطف خدارا

علامات ظہور امام غائب

... سے اٹھ جائے گا۔ عمل کم ہو جائے گا۔ قتل زیادہ ہوں گے ہدایت ... ہدایت ... فقہا کم ہوں گے اور خائن اور گمراہ فقہا بہت ... کی کثرت ہوگی ... مسجد بنالیں گے۔ قرآن کو مزین کیا جائے گا اور مسجدوں کو زیب و زینت سے آراستہ ... جور و فساد بہت بڑھ جائے گا ... غالب ہوگا لوگ بجائے برائیوں سے روکنے کے برائیوں کا حکم کریں گے۔ اچھے کاموں سے روکیں گے ... مرد مردوں سے حاجت پوری کریں گے اور عورت عورتوں سے ... ظاہر ہو جائیگی اور اولیا فاجر اہل الرائے فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت زمین تین مرتبہ دھنسے گی ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک جزیرۂ عرب میں دجال سجستان سے خروج کریگا اور سفیانی خروج کریگا۔ امام علیہ السلام زمین مکہ سے ظہور فرمائینگے خدا ان کے ساتھ خروج کرنے کے لئے تین سو تیرہ آدمیوں کو دور دراز ملکوں سے فراہم کردیگا۔ حضرت کے پاس ایک سربمہر صحیفہ ہوگا جس میں ان کے اصحاب کے نام درج ہونگے جبرئیل ان کے داہنی طرف ہونگے اور میکائیل بائیں طرف۔ تلوار جو نیام میں ہوگی وقت ظہور خود نیام سے باہر آجائیگی۔ دشمنان خدا قتل ہونگے عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہونگے وقت ظہور امام علیہ السلام دیوار کعبہ پر تکیہ کرکے کھڑے ہونگے وقت خروج ان کے کل لشکر کی تعداد دس ہزار ہوگی۔ روئے زمین پر سوائے خدا کے اور کوئی معبود باقی نہ رہے گا۔ ہر ایک بت جل کر خاک سیاہ ہو جائیگا وقت خروج وہ جوان ہونگے۔ ان کے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی۔ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے مشابہت کرلیں گے۔ عورتیں زین پر سوار ہوں گی۔ جھوٹی گواہیاں قبول ہوں گی اور سچی رد۔ لوگ خونریزی کو نہایت معمولی بات خیال کریں گے زنا کی کثرت ہوگی۔ سود حلال سمجھا جائے گا۔ لوگ شریروں سے ان کی زبان کے خوف سے ڈریں گے۔ زمین حضرت کے نور سے روشن ہو جائیگی۔ میزان عدل لوگوں میں کھڑی کی جائے گی۔ کوئی کسی پر ظلم نہ کرسکے گا۔ امام علیہ السلام کے لئے طی الارض ہوگا۔ امام کا سایہ زمین پر نہ پڑیگا جب آپ ظاہر ہوں گے تو مابین آسمان و زمین یہ ندا ہوگی "آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے خانہ کعبہ میں ظہور کیا ہے اس کی پیروی کرو کیونکہ حق ان کے ساتھ ہے ... مومنین اس آواز پر خود بخود کھنچیں گے اور جب دس ہزار ... پوری ہو جائیگی تو حضرت باذن خدا جہاد کریں گے۔ دشمنان خدا ... جائیں گے۔

حضرت کے ظہور کی علامتیں

از کتاب علائم الظہور[1]

جامع الاخبار میں صدوقؒ لکھتے ہیں کہ۔ جابر کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں حضرت رسول کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا پیغمبر نے بعد اعمال حج کے وداع کرتے وقت حلقہ درکعبہ دست مبارک میں تھام کر باآواز بلند فرمایا کہ تمام اشخاص حاضر ہوں جب تمام اہلیان مسجد و بازار جمع ہوگئے تو فرمایا کہ حاضرین سن لیں اور جو غائب ہیں ان کو پہنچادیں۔ اس کے بعد گریہ فرمایا اور حاضرین بھی رونے لگے پھر فرمایا کہ سب آگاہ ہوں خدا تم سب پر رحمت نازل کرے۔ تمہاری مثال اس زمانے میں اس برگ[2] کی مانند ہے کہ چار سو سال تک جس میں کوئی خار نہیں اسکے بعد خار و برگ دو سو سال تک نمودار ہونگے۔ دنیا کی توقیر کیجائیگی اور علم کو حقیر جانیں گے جھوٹے احادیث کو فروغ ہوگا غیبت عام طور پر ہوا کریگی حرام کو غنیمت جانیں گے بڑے چھوٹوں پر رحم چھوٹے بڑوں کا احترام نہ کریں گے پس وہ تمام لعنتی اور ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ان میں دینداری باقی نہ رہیگی صرف لفظ دین زبان پر رہیگا جب یہ صفات لوگوں میں پیدا ہوں تو باد سرخ چلنے، پتھر برسنے، مسخ ہو جانیکے منتظر رہیں۔ جب نماز نہ پڑھی جائیگی خواہشات نفسانیہ کی پیروی کریں گے۔ شراب استعمال کریں گے ماں باپ کو دشنام دیں گے مرد عورتوں کے مطیع ہوں گے ہمسایہ پر ظلم کریں گے بزرگوں کے دل سے رحم اور چھوٹوں سے شرم چلی جائیگی۔ اپنے مکانات مضبوط بنائیں گے غلاموں اور کنیزوں پر ظلم کیا جائیگا۔ اپنی خواہش نفس پر شہادت دیں گے حکام ظالم ہونگے۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر حسد کریگا۔ شرکا آپس میں خیانت کریں گے۔ وفا کم ہو جائیگی زناکاری آشکارا ہوگی۔ مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے عورتوں سے حیا کا مقنع اٹھ جائیگا۔ لوگ مغرور ہوں گے احسان کم کیا جائیگا۔ افعال حرام کے مرتکب ہوں گے۔ گناہ کبیرہ کرنے کی پرواہ نہ ہوگی حصول مال کے لئے مدح کیجائیگی مال و زر راگ میں صرف کیا جائیگا حصول دنیا میں مشغول ہونگے آخرت کی کوئی فکر نہ ہوگی پرہیزگاری کم اور حرص زیادہ ہوگی فتنہ و فساد برپا ہونگے مومن ذلیل اور منافق عزیز ہوگا مسجدوں میں اذان کی آواز بلند ہوتی لیکن ان کا دل ایمان سے خالی ہوگا۔ انکی صورتیں آدمیوں کی ہونگی دل ان کا دل شیطان کے مانند ہوگا۔

[1] تشریح۔ اس زمانے میں تم لوگ چار سو سال تک نیک ہونگے کوئی گنہگار نہ ہوگا۔ اس کے بعد زمانہ میں دو سو سال تک نیک و بد ہونگے پھر اس کے بعد کوئی نیک نہ ہوگا تمام بدکار ہوں گے۔

[2] ... علائم الظہور کتب خانہ حیدری میں زیر طبع ہے

نذرِ بارگاہِ امام العصر علیہ السلام

از جناب ڈاکٹر زاہد صدیقی صاحب

وحدت کی لو ہے ہستی کثرت سے دور قائم
کثرت میں ہے مگر اک وحدت کا نور قائم

وحدت نشاں ہے کوئی خالق نما ہے کوئی
جس سے کہ ہے جہاں میں رنگ ظہور قائم

پلکوں کے سائے سائے نظروں کے پیچھے پیچھے
ہے ساتھ ساتھ دم کے کوئی ضرور قائم

آنکھوں کی پتلیوں میں ہے ایک نور اس کا
اور دیکھنے کو دونوں ہیں دور دور قائم

سرچشمہ ازل سے فوارہ ابد تک
اس کا ہے نام قائم اس کا ہے نور قائم

تم پر سلام مولا ہو لاکلام مولا
خالق کا نام مولا تم اس کے نور قائم

مل جائے بے بہا ہاں صد آئے فیض پایاں
ما دائے داد خواہاں اشکل غفور قائم

الفت کی تیری باتیں اللہ کی کتابیں
داؤد پڑھ رہے ہیں تیرا زبور قائم

کچھ نام مختلف تھے کچھ صورتیں جدا تھیں
آنکھوں سے ہو رہا تھا یہ سب قصور قائم ق

ہے ابتدا محمد ہے انتہا محمد
احمد سے تا بہ احمد ہے ایک نور قائم

شاہوں کا راج تو ہے دولت کا تاج تو ہو
جو کچھ ہے آج تو ہے قائم ضرور قائم

دیوانہ اب تمہارا بے چین ہو رہا ہے
الفت کا ہو رہا ہے کچھ کچھ ظہور قائم

خدمت میں تیری مولا عرضی ہے یہ قصیدہ
فرمان اس پہ دیکھیں کب ہو صدور قائم

دیدار کو کھڑا ہے زاہد تمہارے در پر
مشتاق ہیں یہ آنکھیں ہو اب ظہور قائم

ایضاً جامع الاخبار میں شیخ صدوقؒ تحریر فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جن کی صورتیں آدمیوں کی اور دل شیاطین کے ہونگے وہ گرگ درندہ کے مانند ہونگے اگر انکی پیروی و ہمنشینی کیجائیگی تو شک و شبہ میں ڈالیں گے اگر ان سے بات کی جائے تو تم کو جھوٹا کہیں گے اگر ان کے ہم خیال نہوں تو تیری غیبت کریں گے۔ وہ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت جانیں گے۔ مومن انکے نزدیک ذلیل اور فاسق ذی عزت ہوگا۔ انکے اطفال شوخ و بدخو۔ دوست مخالف ہونگے بڑے امر معروف اور نہی منکر نہیں کریں گے۔ ان سے پناہ لینا رسوائی اُن سے عزت کا چاہنا ذلیل ہوتا ہے ایسی خداوند عالم انکے لئے بارش وقت پر نہیں بھیجے گا اور برے لوگوں کو مسلط کریگا وہ انکو عذاب و اذیت دیں گے انکے مردوں کو مار ڈالیں گے انکی عورتوں کو رکھ چھوڑیں گے ان کے نیک دعا کریں گے تو قبول نہوگی پھر فرمایا کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جن کے شکم خدا یعنی شکم پرست ہونگے جن کی عورتیں قبلہ جن کا دین پیسہ ہوگا۔ انکا ایمان بجز نام کے اور اسلام بجز اثر کے اور قرآن بجز درس کے نہوگا۔ ان کی مسجدیں معمور ان کے دل خراب ہونگے علمائهم اشر خلق الله فی وجه الارض۔ ترجمہ ان کے علماء روئے زمین پر بدترین خلق ہونگے واسکی تر سے علماء مراد ہیں)

عالم متوضح یعنی علماء السوء۔ خداوند عالم ان کو چار چیزوں میں مبتلا کریگا (۱) جور بادشاہ (۲) قحط (۳) سود اور جو حاکم کا ظلم (۴) بتوں کی پرستش۔ اصحاب نے تعجب سے عرض کیا؟ کیونکر بتوں کی پرستش کیجائیگی فرمایا کہ جو درہم ان کے پاس ہوگا اس کو ایک بت سمجھیں گے

ایضاً حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کے بہت سے اشخاص مسجدوں میں جمع ہوں گے اور گروہ گروہ بیٹھ کر حب دنیا وبال دنیا کا ذکر کریں گے۔ اُن سے ہمنشینی نہ کرو کہ انسے خدا دوست نہیں رکھتا ہے۔

ایضاً فرمایا کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ علماء سے اس طرح فرار کریں گے جیسا کہ بکرا بھیڑیئے سے فرار کرتے ہیں خداوند عالم اسوقت انکو تین چیزوں میں مبتلا کریگا۔ (۱) ان کے اموال میں برکت نہوگی (۲) خدا اونپر بادشاہ جابر کو مسلط کریگا (۳) وہ دنیا سے بے ایمان جائیں گے۔ انس بن مالک سے منقول ہے کہ جناب پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا کہ صبر کرنیوالے مومن کی مثال ایسی ہوگی جیسا کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ میں آگ رکھتا ہو۔ نیز فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ امراء ظالم، عالم طماع، عابد ریاکار، تاجر سود خوار ہونگے انکی عورتیں زینت کنندہ انکے فرزند بدکار ہوں گے۔ اسوقت کساد بازاری ہوگی ان میں کوئی راستی و درستی نہوگی اُن کے مُردے قبروں میں اپنے زندوں کی نیکی سے ناامید ہوں گے ان میں نیک لوگ زندگی نہ کرسکیں گے بہ تحقیق کہ اس زمانہ میں بہتر ہو ان سے بھاگنا اور ان کے ساتھ محشور نہونا۔

ایضاً حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگ عالم کو نہیں پہچانیں گے

مگر عمدہ لباس سے اور قرآن کو نہیں جانیں گے مگر آواز خوش سے اور خدا کی عبادت نہیں کریں گے بجز ماہ رمضان کے جب انکی یہ حالت ہوگی تو خداوند عالم اونپر ایسے بادشاہ کو مسلط کریگا جو علم و حلم و رحم نہ رکھتا ہو۔

واضح ہو کہ حضرت کے ظہور کے علامات خاص جو قبل ظہور واقع ہوں گے انکی چند قسمیں ہیں۔ پہلے یہ کہ جو بالضرور وقوع میں آئیں گی مثلاً سفیانی کا خروج کرنا۔ آسمان سے آواز کا آنا خروج یمانی وغیرہ یہ وہ علامات ہیں جو حضرت کے ظہور کے ساتھ ساتھ ظاہر ہونگی علامتوں کی دوسری قسم معلق و مشروط ہے جو خداوند عالم کی مشیت و مصلحت پر منحصر ہے اگر اس نے چاہا تو واقع ہونگی ورنہ خیر۔

اور ایک قسم حضرت کے ظہور کی خاص علامتوں میں سے یہ ہے کہ جب خدا چاہیگا کہ آپ ظہور کریں تو اس وقت حضرت کی شمشیر خود بخود غلاف سے باہر آئیگی اور فصیح زبان میں عرض کریگی اُخرُج یا ولی الله الخ یعنی اے ولی خدا خروج فرمایئے۔

نورالانوار وغیرہ کی روایت بنا پر دوسری قسم علامت کی یہ ہے کہ اس جناب کا علم جو لپٹا ہوا ہے اس وقت کھل جائیگا اور بلند ہو کر عرض کریگا یا ولی الله اقتل اعداء الله۔ یعنی اے ولی خدا دشمنان خدا کو قتل کیجئے۔

حضرت کے ساتھ تین علم ہونگے پہلے علم کے پھریرے پر الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ دوسرے علم کے پھریرے پر یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شره مستطیرا۔ تیسرے علم کے پھریرے پر لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وخلیفته والحسن والحسین والائمة من ولد الحسین لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت کے ظہور کی علامتیں تمام کتابوں میں بہت ہیں منجملہ انکے نورالانوار میں مندرج ہیں یہ ہیں کثرت سے ٹڈوں کا پیدا ہونا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سن ایکہزار دوسو چھپن میں عربستان میں اس قدر ٹڈے ظاہر ہوئے جو کچھ باغات میں تھا وہ سب کھا گئے اور سن ایکہزار دوسو ستاون میں کہا جاتا ہے کہ تبریز میں اس قدر ٹڈے آئے کہ کچھ باقی نہ رکھا۔ حضرت کے ظہور کے قرب کی علامتوں میں منجملہ ایک سفیانی کا خروج ہے چنانچہ فاضل بروجردی لکھتے ہیں کہ اس ملعون کے چار شانے ہوں گے۔ بدصورت، چیچک کے داغ، سر بڑا، ازرق چشم ہوگا۔ اس نے کبھی بندگی خدا کی نہیں کی ہوگی جو شخص اوس کو دیکھیگا یہی کہیگا کہ یہ ایک چپٹی ہے۔ اس کا نام عثمان اس کا باپ عتبہ یا عنبسہ ہوگا۔ وہ ابوسفیان بن حرب جس کو سفیان بن قیس بھی کہتے ہیں اوسکی اولاد میں سے ہوگا۔ وہ ملعون ماہ رجب میں کہ معظمہ کے اس جنگل سے جو بے آب و علف ہے خروج کریگا۔ ملک شام کے شہروں میں سے پانچ شہر دمشق، حمص، فلسطین وغیرہ اس کے قبضہ و تصرف میں آجائیں گے چنانچہ میں ایک فتنہ عظیم کے بعد اس کا خروج ہوگا۔ وہ ملعون تین ہزار سے زیادہ آدمیوں کو مار ڈالیگا

خطاب بامام علیہ السلام

ای ولی عصر و امام زمان
لے بولائے تو تولای من بر
تا تو زما روی نہسان کردۂ
خیز ببین ایشہ دنیا و دین
عالم ما عالم دیگر شدہ
شرع نبی یکسرہ برباد رفت
خانہ ایمان ہمہ ویران ببین
خیز بکش تیغ دو سر از نیام
خیز جہان پاک زنا پاک کن
اے بتو امید ہمہ خاکیان
آیت والشمس بود روئے تو
دیدۂ خلقان ہمہ در انتظار
حامی دین خاتم ہشت و چہار
محتجب از خلق جہان تا بکی
ما کہ نداریم بغیر از تو کس

اے سبب خلقت کون و مکان
مہر تو آئینہ دلہای من
خون بدل پیرو جون کردۂ
کفر گرفتہ ہمہ روی زمین
آئینہ دہر مکدر شدہ
دین زکف بشدہ وازادفت
گبر و مسلماں ہمہ یکساں ببین
ایشہ منصور پی انتقام
روئے زمین پاک زخاشاک کن
بلکہ امید ہمہ افلاکیان
مظہر واللیل دو گیسوئ تو
کز پس این پردہ شوی آشکار
زادۂ حیدر ولی کردگار
در پس این پردہ نہان تا بکی
ایشہ خوبان تو بفریاد رس

خادم بیچارہ کشد انتظار
تا کہ نماید بر ہست جان نثار

در کتاب نگارستان مذکور است که صاحب کشف الغمه گوید که در اوقات حالات غریبه اسمعیل هرقلی را در مجالس می‌شنیدم آن‌چه تحریر و این کتاب ... را گرفتیم و داداردان از رغبت نیکو ... مجلس شمس الدین محمد بودم تفضلا یکی از حضار مجلس گفت من پسر حملی اسمعیل هرقلی ما بایستیم مرا آن حسن اتفاق خوش آمد از آن شخص پرسیدم که آن دادرانی مشهور ما بر وقت عرض در ضمن دیده بودی گفت فی هذا الوقت من طفل بودم اما بعد از حضرت مشاهده کردم موی بر آن رسته و شرح این قضیه این است که اسمعیل هرقلی را جراحتی بر ران راست پیدا شد هیچ چیز علاج نمی‌شد آخر در دو خود را نجاب سید رضی الدین ابن طاوس قدس سره گفت سید جراحان را طلبیده از ایشان علاج پرسید ایشان باتفاق گفتند که علاج منحصر بقطع این ماده است و قطع این جراحت قطعا جایز نیست چرا که این قرحه در حوالی رگ اکحل واقع شده و در قطع آن احتمال انقطاع آن رگ است و انقطاع آن رگ مستلزم هلاک است سید چون در آن اوان متوجه بغداد بود اسمعیل را همراه برده بجراحان آنجا نیز نمود ایشان نیز تبعیت همان جواب دادند اسمعیل گوید چون از علاج مایوس شدم متوجه مشاهد مقدسه سامره شدم و از روی عجز و درد مندی بعدی طاعت بتقلید دعا آورده شبها احیا می‌نمودم و از بواطن فیض مواطن حضرات ائمه هدی علیهم السلام استعانت میکردم تا روزی بواسطه تطهیر بدن بکنار دجله رفتم در وقت معاودت از آنجا چهار سوار دیدم شمشیر در میان بسته یکی فرجی پوشیده و یکی نیزه در دست داشت بمن سلام کردند من جواب سلام گفتم آن نیزه دار جانب راست فرجی پوشش بود و آن دو سوار دیگر جانب چپ بودند پس آن فرجی دار مرا گفت تو فردا انشاء الله تعالی بعیال خود خواهی رفت گفتم آری گفت پیش آی تا زخم تو را ببینم پیش رفتم دست دراز کرده آن زخم را بیفشرد چنانچه درد بسیاری کرد آن نیزه دار گفت افلحت یا اسمعیل مرا از شناخت او تعجب زیاده شد گفتم افلحنا و افلحتم انشاء الله تعالی و هم او مرا گفت این حضرت امام است من بشتاب خود را دویدم آنحضرت مرا گفت برگرد من گفتم هرگز از ملازمت تو جدا نخواهم شد بار دیگر فرمود برگرد که صلاح در این است و من در رفتن اصرار میکردم آن نیزه دار گفت شرم نداری که سخن امام را نمیشنوی بالضرورة توقف کردم چون آنحضرت اندکی راه رفت رو باز پس کرده فرمود چون بغداد رسی مستنصر ترا طلب داشته چیزی خواهد داد زینهار نستانی مرا حیرت زیاده شد ایشان از نظر غایب یافتم بعد از آن متوجه مشاهد علیه شده از مردم کیفیت سواران را استفسار میکردم گفتند میتواند بود که شرفای اینجا باشند گفتم چنین نیست بلکه حضرت امام علیه السلام بود گفتند امام فرجی دار بود یا نیزه دار گفتم فرجی پوش گفتند جراحت خود را باو نمودی گفتم نمودم پس ران راست مرا ملاحظه کردند اثری از زخم نیافتند مرا از کمال وحشت گمان شد که شاید آن زخم بر ران چپ من بود جامه آن را نیز کشیدم اصلا اثری نیافتم بنابر این مردم بر من هجوم کرده لباس مرا برای تبرک پاره پاره می‌بردند نزدیک شد که من در زیر دست و پا هلاک شوم پس خدام آن عتبات عالیات مرا از میانه خلایق بیرون آوردند آن شب نزد آنها مانده صبح متوجه بغداد شدم چون مردم شهر از این قضیه واقف شدند خلق بی نهایت بر سر من جمع شدند هیچ نمانده بود که من در زیر دست و پای مردم خورد شوم سید رضی الدین چون واقف شده بود خود را بمن رسانیده مرا از آن مهلکه خلاص نمود بعد از آن نزد وزیر مستنصر که قمی بود و من شرح آن قضیه را تقریر کردم وزیر جمله حکما و جراحان را احضار نموده از ایشان پرسید که بر تقدیر آنکه ماده پای این شخص را ببرند و تیر چند مدت باید که اصلاح یابد همه گفتند لااقل دو ماه باید اما در آن موضع مثل سفید پیدا شود و موی از آنجا نروید گفت چند وقت شد که ریش این دیده‌اید گفتند ده روز پس وزیر بمن اشاره کرد من پای خود را برهنه کردم یکی از حکما صیحه زد و فریاد بر آورد که هذا عمل المسیح و سید علیه الرحمه نعره زده بیهوش شد و اهل مجلس متحیر شدند بعد از آن وزیر مرا نزد مستنصر برد بعد از استماع این حالات و یقین باعجاز امام علیه السلام مبلغ یکهزار دینار بمن انعام نمود من بنابر امر حضرت صاحب علیه السلام قبول نکردم شمس الدین محمد مذکور میگفت که پدرم در بغداد در محل اقامت اما آمده بود با سید این سعادت بسامره که رسید و بعد از آن قریب چهل نوبت آمد و شد نمود لکن فیض این سعادت سرفراز نشد —

در بیان شوق لسیر سامره و خطاب بصاحب الامر علیه السلام

از علامه عراقی طاب ثراه

نالتم را نو برخیز و غیب یا صاحب نجف / تا فرات و آخر بیابات نجف

سازنا را خاطر با شاد کن / سا زراه کوفه و بغداد کن

سامری کشتم ز شوق سامره / کور فیقی تا بسازم راحله

سامره جان باشد و من اینجا بمان / گشته جان اینجا و آنجا نهان

سامره فانوس و من پروانه ام / در هوای شمع آن دیوانه ام

سامره گلشن بود من عندلیب / عندلیبی سالها هجران نصیب

سامره مصر است و من یعقوب پیر / یوسفم گم گشته آنجا یا بشیر

هم بصیرت هم بصر پر نور شد / از فراقش دیده من کور شد

ای فغان کز جور اخوان زمان / یوسفم در چاه کنعان شد نهان

یوسفا جای تو در زندان دریغ / آفتاب از نظر تو پنهان دریغ

مهدی اندر چاه و از دیده نهان / میدود دجال در گرد جهان

این نه انصاف و نه آیین دوستان / مهدی از دجال خود گشته نهان

کی توان دیدن خدا را ای جهان / این خسان پیدا و این گلشن نهان

کی توان دیدن پریده عندلیب / در چمن بگرفته جا زاغ مهیب

کی توان از آشیان دیدن هما / رفته و بگرفته آنجا بوم جا

کی توان دیدن که شمع او نهان / در نگاه گشته خیره بر نهان

دیو بر تخت سلیمان از میان / گشته پنهان ای فغان ای الامان

احمد اندر غار وحشی بت پرست / در حریم کعبه دست هم بدست

حیدر اندر خانه و محراب نماز / گشته بازیگاه جوقی حقه باز

ای نسیم صبح ای باد صبا / میرسی از سامره صد مرحبا

باز گو با خود چه داری ای نسیم / زنده ساز این استخوانهای رمیم

من بجوام نکهت بیر اهمنی / بوی پیراهن کجا و چون منی

ای نسیم صبح بعد از صد سلام / از صفائی کو بآن سفر دالسلام

مملکت بی صاحب است ای پادشاه / انتظار پای دولت نه براه

برف باریده است بر ملک جهان / آفتاب تا کی باشد نهان

آفتاب روی آتشه زیر میغ / سر زند از کوه مهر و مه دریغ

پر شد از ظلم و ستم روی زمین / یک نظر بر روی مظلومان ببین

ای تو فرزندان آدم را پدر / این یتیمان را بکش دستی بسر

راه حق بگشا بما ای راه حق / لوح دوران شد تهی از نقش حق

ای تو دفتردار بر گردان ورق / راه حق بستند بر ما این فسق

سیدی قد ذاب قلبی فی لقاک / لب شوی بل من یکن یوم لقاک

بل انی فی لیلة و جه الحبیب / بل یداوی هذه المرضی طبیب

ای طبیب درد بیدرمان من / ای دوای رنج بی پایان من

ای بیادت آه عالم سوز من / ای ز هجرت تیره شام و روز من

ای خلیفه حق و ای سلطان دین / مصطفی را نور چشم و جانشین

ای وجودت همچو خورشید جهان / لیک خورشیدی با بر اندر نهان

روی خود از دیده ها بر تافته / پر قوت بر نیک و بر بد تافته

گرچه در ابری نهان خود آفتاب / چهره خود را نهفته اندر نقاب

از شعاعش نیز عالم روشن است / روزها پیدا و شبها ممکن است

جزر و مد بحر از آن در انتظام / کار و بار عالمی در آن نظام

بلبلان را زان نوا بر خاسته / غنچه ها بشکفته باغ آراسته

ای تو خورشید جهان افروز ما / ای تو روز و ماه و هم نوروز ما

ای زن و فرزند من قربان تو / دست کوتاه من و دامان تو

تذکرۂ حضرت حجت عجل اللہ فرجہم

از

سید الملة جناب مولانا السید محمد رضا صاحب قبلہ مجتہد اعلیٰ مدظلہ

زمانہ کے انقلابی حالات دنیا کے پُرآشوب واقعات ہر چیز کا قحط غلہ کی گرانی جملہ ضروریات زندگی میں حیرانی خوفناک مصیبتیں ہیبتناک بلائیں زور شور کے ساتھ آزادی کا دور اور اس پر باہمی ظلم و جور معرکہ کارزار گرم بندگان خدا کا قتل ناحق خون ریزی ہزاروں گھروں کی ویرانی سینکڑوں خاندانوں کی تباہی یہ تمام مصائب آلام دنیا والوں کی بدعملی کا نتیجہ ہیں۔ اگرچہ سیاست حاضرہ کے حالات ماہرین سیاست ہی خوب جان سکتے ہیں اور بظاہر انہیں کے ہاتھ میں ان مہلک بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے لیکن تیرہ سو برس قبل کی اسلامی پیشین گوئیاں کچھ ذہنی ہیں یہ باتیں آجکل غیروں کے لئے قابل توجہ نہ ہوں۔ مگر ہمارا ان پر ایمان ہے اس وقت ہر قوم کی یہ حالت ہے کہ خدا کا خوف دلوں میں باقی نہیں رہا۔ اس کی عظمت و جلالت نگاہوں میں گھٹ گئی ہے اپنی قوت پر اعتماد ہے کسی غیبی طاقت کا خیال بھی نہیں آتا۔ ہر مذہب و ملت کی یہ صورت ہے کہ سب کی مذہبی پابندیوں میں فرق آچکا ہے۔ احکام الٰہی بے قدری کی نظر سے دیکھے جا رہے ہیں فتنہ و فساد اور فسق و فجور سے دنیا معمور ہے۔ صفحۂ ارض پر عذاب کے نمونے نظر آ رہے ہیں لیکن ابھی عذاب نہیں ہے۔ کوئی بلائے آسمانی محیط عالم نہیں ہوئی تختۂ زمین نہیں الٹ گیا باوجودیکہ دنیا سلب برکات کی مستحق ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی نعمات الٰہیہ کا سلسلہ جاری ہے، یہ سب کچھ حجت خدا کی برکت اور اسی وجود مسعود کا فیضان ہے کہ آسمان سے پانی برستا ہے زمین سے دانہ اگتا ہے دریا جاری ہیں رزق مل رہا ہے اور دنیا پر فیصلہ کن عذاب نازل نہیں ہوتا۔

یہ سال بظاہر حالات سخت معلوم ہوتا ہے اس سال کی پہلی تاریخ یکم محرم کو روز سہ شنبہ تھا اور پھر ماہ محرم میں چاند گہن بھی ہوا۔ یہ آثار باعتبار روایات و اخبار نہایت خوفناک ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جس میں آخر زمانہ کی علامات بہت کچھ پوری ہو رہی ہیں اور ان کی فہرست کا بڑا حصہ مکمل ہو چکا ہے البتہ کچھ امور ضرور باقی ہیں جن میں سے بعض ایسی باتیں ہیں جو آج نہیں تو کل ہو جائیں یا برسوں کے بعد رونما ہوں اگرچہ تعبیرات میں اختلاف ہے۔ لیکن مختلف مذاہب عالم ایک ایسی آنیوالی ہستی کے منتظر ہیں جو دنیا کے بے پناہ سیلاب میں بندگان خدا کو اطمینان اور امن و امان کا پیغام پہنچائے سب کی آنکھیں اک ایسی ذات کی طرف لگی ہوئی ہیں جو آئے دنیا کے مہیب طوفان عظیم میں سفینۂ عالم کی ناخدائی کرے۔

حضرت حجت عجل اللہ فرجہم کی عمر مبارک اس سال ۱۱۱۱ یا ۱۱۱۰ برس کی ہوتی ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ خدائے واحد و یکتا کی یکتا حجت اور اس کے بے مثال و یکتا رسول کے یکتا قائمقام وقت کے سن و سال کی نسبت سے باعتبار اعداد شمار کے یہ سال ایک خصوصیت کا سال ہے جس میں حضرت کی عمر سے متعلق ہزار بھی ایک ہے سینکڑہ بھی ایک ہے دہائی بھی ایک ہے اکائی بھی ایک ہے یا نقطہ یکتا پس سال رواں میں ہر حیثیت سے ہمارے لئے یہی مصلحت ہے کہ خاص طور پر حضرت کے اذکار کا ورد رہے جہاں ہمارے اور مشاغل ہیں پابندی کے ساتھ کتابوں میں حضرت کے حالات خود پڑھیں اپنی عورتوں کو سنائیں بچوں کو سمجھائیں اور صرف اس آبائی عقیدہ پر اکتفا نہ کریں جو بچپنے میں پڑھایا گیا ہے کہ حضرت غائب ہیں جب حکم خدا ہوگا۔ ظہور فرمائیں گے۔ ہر امر خیر میں ہم حضرت کو اپنے سے مقدم رکھیں جب اپنی طرف سے تصدق کا ارادہ کریں تو اول حضرت کی طرف سے صدقہ دیں۔ جب اپنے لئے دعا کریں تو اول حضرت کے واسطے دعا ہو۔

اگرچہ ہمارے سب اعمال ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں اور ہم زندہ ہیں ہر مصیبتوں میں ہماری مدد فرماتے ہیں لیکن حضرت حجت حاکم وقت ہیں متصرف عالم ہیں۔ حضرت کے ذریعہ سے ہماری آوازیں ہر بارگاہ میں آسانی سے پہنچ سکتی ہیں ہر مصیبت میں حضرت کو ہی پکاریں ہر مشکل کے وقت حضرت سے ہی استغاثہ کریں اور پابندی کے ساتھ ہر صبح و شام حضرت سے فریاد کرتے رہیں تاکہ اچھی طرح یاد کے عادی ہو جائیں ہم عام طور پر نہ حضرت کے فلسفہ غیبت کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہیں نہ حضرت کے وجود کا فائدہ مکمل طریقہ پر ہمارے ذہن میں ہے کہ حضرت کس طرح ہماری مدد فرماتے ہیں کس طرح حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے حضرت کا ظہور کس طرح ہوگا۔ رجعت کی کیفیت کیا ہوگی پس جس قدر حضرت کی یاد میں انہماک ہوگا ان تمام مسائل کے لئے معارف کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

یوں تو حضرت کی یاد کو بارہ مہینے روز و شب وظیفہ بنانے کی ضرورت ہے لیکن پے در پے آنیوالے مہینے ماہ رجب ماہ شعبان ماہ رمضان جو خدا و رسول خدا و ولی خدا کی طرف منسوب ہیں۔ جن میں ایک نیکی دوسرے زمانے کے سینکڑوں حسنات کے برابر ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں کیا اچھا ہو کہ امسال ان سب مہینوں میں ہر شیعہ آبادی اذکار امام زمانہ سے محفلیں سجائے۔ خصوصاً ۱۵ شعبان کو جو شہنشاہ وقت کی ولادت باسعادت اور عظیم الشان سالگرہ کی تاریخ ہے۔ اہتمام کے ساتھ جشن منائے۔ تاکہ دلچسپیوں میں اہمیت پیدا ہو اور معقولات و منقولات سے جملہ مومنین و مومنات کو حضرت کے مفصل سوانح و حالات سنکر معرفت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہونے اور حجاب غیبت سے اقتباس انوار کا موقعہ مل سکے اور پھر اس گھرانہ کے واسطے سے ہماری دعائیں قبول ہوں اور جملہ مقاصد میں کامیاب رہیں اگرچہ موجودہ فضا میں ایسی تحریکات کچھ لوگوں کے نزدیک ناقابل اعتنا ہو سکتی ہیں۔ لیکن مذہبی دل و دماغ والے تو انہیں باتوں کو جملہ امراض کے لئے باعث شفا موجب حفاظت ناموس شریعت اور دنیا کی باعزت زندگانی آخرت کی نعمت جاودانی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور بس۔

ترانہ

ذاہد فتح پوری

ہم ہیں خدا کے بندے۔ سارا جہاں ہمارا
ہے ہر زمیں ہماری۔ ہر آسماں ہمارا
جبرئیل سا فرشتہ ہے ہم زباں ہمارا
جنت سے بھی فزوں تر ہے گلستاں ہمارا
اک آشیاں ہے اپنا آغوش فاطمہؑ میں
دوش رسولؐ پر ہے اک آشیاں ہمارا
اک رہ نما ہے اپنا آغوش کربلا میں
خاک نجف میں ہے اک صاحب نشاں ہمارا
باطل کے ہر خدا کو ہم نے شکست دی ہے
تو کیا بگاڑ لے گا کفر گراں ہمارا
ہم ڈرنے والے تجھ سے دنیائے غم "نہیں ہیں"۔
"نفس رسول مطلق" ہے پاسباں ہمارا
تلواروں اور تیروں کی گود میں پلے ہیں
چھایا ہے کوہ غم پر۔ صبر جواں ہمارا
ہر نوجوان اکبرؑ ۔۔۔ ہر بچہ اپنا اصغرؑ
ہر لوڑھا ہے اٹھائے گرز گراں ہمارا
ہم توڑ کر رہیں گے "قصر ستم" کو ذاہد
حیدرؑ کا عزم ہے ہر "عزم جواں" ہمارا

نوٹ:۔ یہ مضمون جناب قبلہ نے اکثر قومی اخبارات کو بغرض اشاعت عطا فرمایا چونکہ امام زمان سے اس نمبر کا خاص تعلق ہے اس لئے اخبار انتخاب میں بھی شایع کیا جا رہا ہے۔

رہبانیت

از قلم جناب علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر پروفیسر
لکھنؤ یونیورسٹی

عیسائیوں میں "رہبانیت" سے مراد دنیا سے کنارہ کشی ہے جس میں ترک ازدواج کو بنیادی درجہ حاصل ہے۔ قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس نظریۂ زندگی کا ذکر کر کے اس پر تنقید کیا ہے۔

ثم قفینا علی آثارهم برسلنا۔ وقفینا بعیسی بن مریم۔ وآتیناه الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوه رأفة ورحمة۔ ورهبانیة ابتدعوها ما کتبناها علیهم الا ابتغاء رضوان الله۔ فما رعوها حق رعایتها ۔۔۔ پھر ہم نے ان کے بعد ان کے نقش قدم پر اپنے اور پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا۔ اور ان کو انجیل دی۔ اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت و مہربانی ڈال دی۔ اور رہبانیت (ترک لذات) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تھی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر ان لوگوں نے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے خود ایجاد کیا تو اسکو بھی جیسا نباہنا چاہئے تھا نہ نباہ سکے۔

علامہ فخر الدین الطریحی ۱۰۸۵ھ نے کتاب مجمع البحرین (لغت قرآن وحدیث) میں اس آیات کی شرح میں لکھا ہے۔ ورهبانیة ابتدعوها۔ ای احدثوها من عند انفسهم ونذروها۔ ما کتبناها علیهم الا ابتغاء رضوان الله۔ ای لو فرضناها علیهم۔ ولکنهم ابتدعوها ابتغاء رضوان الله۔ فهو استثناء منقطع ۔۔۔ یعنی عیسائیوں نے ترک دنیا کا اصول خود وضع کیا۔ ہم نے رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ پھر عیسائیوں نے خود ہی یہ اصول وضع کیا لیکن اسکی صحیح نگہداشت بھی نہیں کی۔

قدیم مسیحیت میں رہبانیت نہ تھی بلکہ تیسری صدی کے بعد مسیحیت کو رہبانیت میں پناہ لینی پڑی۔ رومانی بادشاہ (ڈیسیوس) کی جب حکومت ہوئی اور اس نے عیسائیوں کو ستانا شروع کیا اور کچھ لوگوں نے پہاڑوں میں پناہ لی اور کچھ صومعوں (عبادت گاہوں) میں چھپ رہے۔ اس وقت سے رہبانیت کا دلوں میں تصور پیدا ہوا اور عبادت گاہوں میں زندگی گزاری جانے لگی اور روح، جسم و عقل کو خدمت خالق کیلئے وقف کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ پھر کیا تھا ترک دنیا میں تنوع پیدا کیا جانے لگا گردن میں زنجیریں ڈال لیتے تھے۔ بالوں کے کپڑے پہنتے تھے۔ گوشت کا استعمال نہیں کرتے تھے اور طرح طرح سے جسم کو آزار پہونچاتے تھے۔

تیسری صدی کے پہلے مسیحیت میں رہبانیت نہ تھی اسکا ثبوت قس کبیر تیرتولیان کے بیان سے بھی ملتا ہے۔ تیرتولیان ۲۲۰ء تک موجود تھا وہ کہتا ہے کہ ہم برہمنوں کے مسلک پر نہیں اور نہ ان ہندوں کی طرح ہیں جو ترک دنیا کر کے صحرا میں مارے مارے پھرتے ہیں اور آدمیوں سے وحشت کرتے ہیں۔ بلکہ تمہارے ساتھ دنیا میں رہیں گے تمہارے بازار میں آیا جایا کریں گے۔ تجارت کریں گے دنیا کا سفر کریں گے۔ اور سوسائٹی کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات انجام دیں گے تیرتولیان کے زمانے سے مسیحیت میں دنیا سے کنارہ کشی کا تخیل داخل ہونا شروع ہو گیا تھا۔

تیسری صدی کے بعد عیسائیوں نے رہبانیت کو کمال انسانی کا زینہ قرار دیا اب وہ شادی کرنا روحانیت اور عشق الٰہی کے منافی سمجھنے لگے تھے۔ مسئلہ عشق الٰہی کو تجرد خانہ داری کے مخالف سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے رہبانیت کی سخت مخالفت کی اور لوگوں کو میانہ روی کا پابند بنایا۔ ترک ۔۔۔ کے خلاف ۔۔۔ الحنفیة السمحة ۔۔۔

خدا نے محمد کو مذہب فطرت عطا فرمایا ہے اس میں رہبانیت کی جگہ نہیں۔ جیسا کہ ایک متفقہ حدیث میں ہے رہبان اللیل واسد النهار یعنی رات کے راہب اور دن کے شیر ہوتے ہیں یعنی شب ریاضت و عبادت میں صرف کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ المؤمن مجلسه مسجده وصومعته بیته مومن کی نشستگاہ مسجد ہے اور صومعہ گھر ہے۔ یعنی عبادت کیلئے آبادی سے فرار کر کے تنہائی میں زندگی بسر کرنی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ عیسائیت نے ازدواجی زندگی کو قرب الٰہی کا منافی بتایا اور اسلام نے اسے قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ بتایا اور مستحب کر کے ازدواج داخل عبادت ایک عبادت ہے۔ کوئی آسمانی مذہب فطرت کو کچلنے کی تعلیم نہیں دے سکتا بلکہ وہ کلام فطرت کی صحیح نشو و نما ہے۔ اور اسے افراط و تفریط کی ٹھوکروں سے بچاتا ہے جب عیسائیت نے رہبانیت کو داخل مذہب کر کے فطرت انسانی سے مقابلہ شروع کیا تو تھوڑے ہی دنوں میں اسے نہایت عبرتناک شکست ہو گئی۔ گیارہویں صدی عیسوی کی اصول رہبانیت کی سختی اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں عورت کا ذکر کرنا ایسے خیالات کو بھی خطرۂ روحانی سمجھا جانے لگا تھا جو صنف انا ث میں شامل ہیں۔

عصور وسطیٰ میں ایک فطرت کی مخالفت کے عبرتناک نتائج آنکھوں کے سامنے آ گئے۔

" بونے ۱۵۳۵ء میں فردیناند اول بادشاہ کے زمانے میں جب ۔۔۔ کا معائنہ کیا تو ۱۲۰ دیر میں۔ ۲۳۹ راہب ۱۶۰ راہبہ ۱۹۹ کنیزیں ۱۵۵ شادی شدہ عورتیں ۴۴۳ بچے پائے اس نے بیان کردہ آخری کی راہب عورتوں کے متعلق اگر کوئی کہے گا تو یہ شبہ ہوگا کہ بازاری عورتوں کے ذکر کر رہا ہے جن کا پیشہ ہی عصمت فروشی ہے۔ " دیر" نسق و فجور کے اڈے بن گئے۔

مسیو دو بورنہ ۔۔۔ پیرس ۱۸۲۳ء کی تاریخ بیان کی ہے جس میں ۱۴۰۰ء میں فرانس میں دیر کے متعلق لکھا ہے۔ یہ فحاشی کی حالت کسی خاص زمانے اور خاص جگہ سے مخصوص نہیں خدا کے نام پر زندگی وقف کی جاتی ہے اور ترک دنیا کا نام ہوتا ہے اور بدکاری و بد نفسی کے تمام مکن اقسام سے زندگی آلودہ رہتی ہے۔

یہی مراد ہے قرآن مجید کا ۔ فما رعوها حق رعایتها۔ ان لوگوں نے خود ہی تو رہبانیت کو بطور ایک اصول کے مذہب میں داخل کیا اور خود ہی اسکے مخالف راستے پر چل پڑے۔ بعض عیسائی فرقوں نے اس اصول کے نقص کو سمجھا اور اسے ترک کر دیا اور علاوہ مذہب کو شادی کی اجازت دی۔ شادی ہرگز قرب خداوندی کی مخالف نہیں ہو سکتی۔ جبکہ بڑے بڑے مقرب پیغمبر شادی کے پابند رہے اور تاہل زندگی بسر کرتے رہے۔ بلکہ ازدواج کو اطاعت و عبادت میں بطور معاون کے استعمال کرتے تھے۔

معلومات عامہ

دو دل رکھنے والا انسان

گسپی ڈی ماٹی نیپلز کا باشندہ تھا۔ اسکے پہلو میں ایک کے بجائے دو دل تھے اکیڈمی آف سائنس نے ایک کثیر رقم اس شرط پر دی تھی کہ موت کے بعد اسکی لاش کی مالک وہ ہوگی اور وہ ملک سے باہر نہ جائے گا۔

سنہری ناک

ٹیکو براہے سویڈن کا ایک مشہور منجم تھا۔ ایک حادثہ میں وہ اپنی ناک سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ مگر اس نے اسکی بجائے سونے کی ناک بنوائی اور ایک مسالے اصلی ناک کی جگہ لگا لیا۔ اس خیال سے کہ نہ معلوم کب سنہری ناک کی مرمت وغیرہ کرنی پڑے وہ مسالے کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

اگر تیسری جنگ شروع ہو

بسلسلۂ انتخاب [illegible] منور خورشید حبیب

کس وقت [illegible] ایٹم بم [illegible] زیادہ [illegible] ہو گیا اور [illegible] ملک [illegible] کے بارے میں [illegible] نے اپنی مالی [illegible] مقصد کے لئے کروڑ روپے وقف کر رکھے ہیں۔ صرف ایک ایٹم بم لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے اس صورت میں جنگ شروع ہوئی تو اس کی ہولناکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن آئندہ جنگ میں ایٹم بم سے زیادہ ایک خوفناک ہتھیار استعمال کیا جائے گا۔ یعنی ہائیڈروجن بم [illegible] جنگ اتنی خوفناک ہو گی کہ [illegible] انسانی نسل کے خاتمے کے مترادف ہو گا۔

بین الاقوامی سیاست کا سب سے زیادہ تاریک پہلو یہ ہے کہ بڑی طاقتوں میں باہمی کشمکش کو کنٹرول کرنے اور ایٹم کے خوفناک ہتھیار کو استعمال کرنے سے روکنے کے متعلق ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

اس وقت مختلف ممالک اپنے اپنے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں ہندوستان برطانوی راج کے خاتمے کی امید میں اپنا آئینی تیار کرنے میں مصروف ہے۔ برطانیہ کو اقتصادی مشکلات درپیش ہیں اور اسے بھی یہ خیال دامنگیر ہے کہ جب امریکہ اور کینیڈا سے قرض لئے ہوئے ڈالر ختم ہو جائیں گے تو وہ کیا کرے گا۔ امریکہ کو ایک طرف اقتصادی بحران کا خطرہ درپیش ہے اور دوسری طرف یہ اندیشہ ہے کہ روس مغربی ممالک کیا کرے گا۔ لیکن ان سب ممالک کو جو سب سے بڑا خطرہ درپیش ہے اس کی طرف مناسب توجہ نہیں دی جاتی۔ یہ خطرہ ایٹم بم کا ہے اور اس خطرے کی ہمہ گیری کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت ان ممالک [illegible] کے سلسلے میں مصروف تحقیقات ہیں۔ ان تحقیقات کا جائزہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ اگر ایٹم بم کی طاقت کو

تجربی کاموں کے [illegible] اس سے بہت مطلب [illegible] ہیں۔ دنیا کی [illegible] دولت [illegible] ہو سکتی ہے۔ اور جو بھی [illegible] بنایا جا سکتا ہے [illegible] طاقتوں میں اس [illegible] کہ ایٹم کی طاقت کو صرف تعمیری کاموں کے لئے استعمال کیا [illegible] اس امر کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ اسے تباہ کارانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا [illegible] کو دہرایا نہیں جائے گا۔

امریکہ کی اجارہ داری

اس وقت ایٹم بم کی فنی معلومات اور مہارت صرف امریکہ کی ملکیت ہیں اور دوسرا کوئی ملک اس اجارہ داری کو توڑ نہیں سکا۔ اس کے علاوہ جتنے ایٹم بم اس وقت تک تیار ہوئے ہیں۔ وہ بھی امریکہ کے فوجی حکام کے قبضے میں ہیں لیکن دوسرے ممالک امریکہ کی اس اجارہ داری کو توڑنے کے لئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ برطانیہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور اس کے پاس مزدوروں اور کارکنوں کی کمی ہے۔ لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود وہ ایٹم کے متعلق تجربات سے بے پروا نہیں اور اس نے وسیع پیمانے پر تجربات کرنے کے لئے ۵ کروڑ پونڈ وقف کر دیئے ہیں اور اس کام کو دوسرے کاموں پر ترجیح دی گئی ہے۔

فرانس اور کینیڈا اور سکنڈے نیویا کے ممالک بھی تجربات میں مصروف ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب امریکہ نے جنگ میں جرمنی کا زور توڑنے کا فیصلہ کیا۔ تو ایٹم کا جگر چاک کرنے کے لئے فرانس، جرمنی، اٹلی اور برطانیہ کے سائنس دانوں نے بھی سرگرم کوششیں کی تھیں۔

[illegible] کی [illegible] اتحادی [illegible] کے بعد [illegible] کافی روپیہ وقف کر رکھا ہے۔ امریکہ کے سائنسدان [illegible] روس کا [illegible] سرگرم قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ روس ایٹم بم کا راز کس وقت تک معلوم کر سکے گا۔ بعض لوگوں کے نزدیک صرف دو سال کافی ہوں گے اور بعض کے نزدیک اسے کم از کم پانچ سال مصروف تحقیقات رہنا پڑے گا۔

خوفناک حقیقت

ایٹم بم کے سلسلے میں خوفناک حقیقت یہی ہے کہ امریکہ کی اجارہ داری بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ اور ایٹم بم کی تیاری بہت سی طاقتوں کے لئے ممکن بن جائے گی۔ غور کیجئے کہ اگر اس سلسلے میں کوئی بین الاقوامی معاہدہ نہ ہوا اور ایٹم کی طاقت کو کنٹرول کرنے کا فیصلہ نہ کیا گیا۔ تو اس کے نتائج کیا ہوں گے۔

۱۔ نتیجہ اس کا یہ ہو گا کہ بین الاقوامی تعلقات میں کشیدگی [illegible] کے دل پر ہمیشہ خوف و ہراس طاری رہے گا۔ ایٹم بم اتنا چھوٹا ہوتا ہے اور اسے اتنی آسانی سے چھپایا جا سکتا ہے۔ کہ اچانک حملے کا ہر وقت خطرہ لگا رہے گا۔ اس قسم کے ڈر کا ہر وقت موجود رہنا اچھا نہیں اور اس ذہنی کیفیت کا انجام بالآخر یہ ہو گا کہ کوئی نہ کوئی ملک ضرور پہل کر بیٹھے گا۔

اس سلسلے میں افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انسان نے جس تیزی کے ساتھ قدرت کو فتح کیا۔ اسی رفتار سے اس کی اخلاقی بلندی میں اضافہ نہیں ہوا جس حکومت کو ابھی تک یہ بدگمانی ہے کہ بین الاقوامی تنازعوں کا فیصلہ زور آزمائی سے ہو سکتا ہے وہ اس قابل ہرگز نہیں کہ ان کی تحویل میں خطرناک ہتھیار رہنے دیا جائے۔

جہاں تک [illegible] سائنسدانوں کا تعلق ہے [illegible]

[illegible] تجربات [illegible] زیادہ خوفناک [illegible] جاری [illegible] کا [illegible] جو لوگ ایٹم بم [illegible] جاری نہیں [illegible] نسلوں تک رہے گا

اس کے بعد ہی [illegible] جنگ کر لیجئے [illegible] انہیں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ جنگ ایٹموں کی جنگ سے کہیں زیادہ ہولناک ہو گی۔ ان حالات میں اگر تیسری جنگ شروع ہوئی۔ تو کیا اس کا انجام یہ نہیں ہو گا۔ کہ روئے زمین سے انسان کا وجود ہی مٹ جائے

دنیا کے تمام ذمہ دار سیاستدان اور لیڈر اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اگر انسانی نسل کو تباہ ہونے سے بچانا ہے تو جنگ کی رسم کا خاتمہ ہو جانا چاہئے لیکن اس کے باوجود اس سلسلے میں مناسب کوشش نہیں ہو رہی ہے

نومبر ۱۹۴۵ء میں امریکہ کینیڈا اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا تھا کہ اقوام متحدہ کی انجمن کو ایک کمیشن مقرر کرنے کے لئے کہا جائے جسے مندرجہ ذیل [illegible] حاصل ہو۔

(۱) دوسرے ملکوں کے ساتھ سائنٹیفک معلومات کا تبادلہ (۲) [illegible] مقاصد کے لئے ایٹم کی طاقت پر بین الاقوامی کنٹرول (۳) ایٹم کی طاقت [illegible] ایٹم کو بطور جنگی ہتھیار استعمال کرنے کی ممانعت (۴) ان تحقیقات کو [illegible] کے لئے بین الاقوامی معائنہ [illegible] قیام بعد میں ماسکو کے مقام پر [illegible] کانفرنس میں [illegible] کی تائید بھی کر دی گئی [illegible] میں اقوام متحدہ [illegible] ایٹمی طاقت کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک کمیشن بھی مقرر کر دیا لیکن اس کمیشن [illegible] ابھی تک [illegible] کامیابی حاصل نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سے کام لیا گیا [illegible] لیکن [illegible] تمام [illegible] کیا جا [illegible] سے [illegible] اگر امریکہ میں روس کے خلاف پروپیگنڈہ بند ہو جائے اور مختلف ممالک [illegible] فضا پیدا ہو جائے تو تمام مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

[illegible] اس معاملہ پر [illegible] غور کرنا چاہئے اگر وہ انسانیت [illegible] تو انہیں فوراً [illegible] پہنچنا چاہئے

(ماخوذ از [illegible])

غزل

از جناب [illegible] حسن [illegible]

تیر کا بھی روبرو [illegible] حال پر [illegible] رہا
لطف و کرم [illegible] ستم [illegible] رہا
یاد کیا تو کیا جو بھول گیا تو کیا رہا
بات [illegible] رہی کام [illegible] رہا
چشم فسوں [illegible] کرشمہ [illegible] کر
داغ فراق [illegible]
زلف کے [illegible]
[illegible] رہا
تیر [illegible] کے سامنے کس کی مجال کیا کرے
نام [illegible] رہا
اور [illegible] کیا رہا
[illegible] رہا۔
[illegible] وفا کرے [illegible] جفا کرے
[illegible] شکوہ [illegible] رہا
[illegible] دیکھئے۔
[illegible] آپ کا رہا
[illegible]
[illegible]

[illegible]

عورت کی ذمہ داری

گھر کی چھوٹی سی سلطنت میں مرد کے بعد عورت کی حکمرانی ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو خانگی معاملات میں عورتوں کی زندگی کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ بچوں کی تربیت۔ انتظامی امور کی دیکھ بھال۔ چھوٹوں کی نگرانی۔ ان کے اخلاق و عادات کی نگہداشت مرد سے زیادہ عورت ہی کرتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان کی تربیت کا پہلا مدرسہ ماں کی آغوش ہے وہیں سے آدمی اپنے اچھے یا برے کردار پیدا کرتا ہے۔ زندگی کے ابتدائی ایام جو ہماری زندگی کے لئے سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔ ماں کی آغوش ہی میں گذرتے ہیں۔ اگر عورت نیکی کا گہوارہ ہے تو انسان کی زندگی نیک ہوتی ہے اور اگر اس کی طبیعت میں برائی ہے تو پھر انسانیت کو برے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ درحقیقت یہی وہ سوسائٹی ہے جہاں اعمال و کردار اور معتقدات و خیالات کی دنیا بنتی ہے۔ اس لحاظ سے عورت کا بڑا مقام ہے اور اس کی ذمہ داری بھی بہت ہی اہم ہے

پھر عورت اپنے گھر کی منتظمہ ہے اس کی سلیقہ مندی پر گھر کی آبادی ہے اگر عورت چاہے تو اپنے شوہر کا گھر جنت بنا دے اور اگر چاہے تو جہنم بنا دے یہ اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے پس اس کی زندگی مرد کے گھر میں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں، گھر کے دوسرے افراد سے تعلقات کے سلسلہ میں اور خود شوہر کی رضامندی و عدم رضامندی میں مسئول و جوابدہ ہے خدا اور اس کے رسول نے ان تمام امور میں عورت پر فرائض عائد کئے ہیں اور بڑی بھاری ذمہ داری ڈالی ہے۔ اگر عورت ان کو پورا کرتی ہے اور اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اس گھر کی آبادی و بربادی میرا کام ہے اور اس کے مطابق عمل بھی کرتی ہے تو نیک بخت ہے۔ وہ عورت اور نیک بخت ہے وہ مرد جس کے نکاح میں ایسی سعید عورت ہے جو اپنے گھر والوں میں ممتاز محلہ میں نیک نام اور اللہ و رسول کے یہاں بامراد ہے۔

حدیث شریف کا تسیرا فقرہ یہی ہے

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا۔

(عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے اور گھر والوں کے بارہ میں جوابدہ ہے)۔

پس مسلمان عورتوں کو سوچنا چاہئے کہ خدا نے ان کا مقام کس درجہ بلند فرمایا ہے اور ان کو شوہر کے گھر کی بادشاہی دی ہے۔ لیکن اس بادشاہی میں سرخروئی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے فرائض پورے کئے جائیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ بادشاہی وبال جان ہے یہ شرافت و عزت دین و دنیا میں ذلت و رسوائی کا سبب ہے اور عاقبت و خسران کے سوا کچھ نہیں ہے

مرد غور کریں۔ کہ کیا انہوں نے اپنی عورتوں کو فرض شناسی کے قابل بنایا ہے؟ انہیں خدا اور رسول کے احکام معلوم کرائے ہیں؟ اور ان کی زندگی کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی ہیں؟ اگر ایسا نہیں کیا ہے تو مرد اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ اور مواخذے کا سامنا و بال ان ہی کے سر ہے

(ماخوذ از روزنامہ [illegible] لاہور)

ناظرین۔ جب تک چندہ ادا نہ فرمائیں اور رجسٹر خریداران میں نام ثبت نہ ہو۔

اخبار کے بروقت پہنچانے کا ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

سابقہ [illegible]۔ ولی الدین اکثر مقامات سے چندہ [illegible] گیا [illegible] بذریعہ [illegible] ارسال کریں

نسوانی

متعلق علامات ظہور

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں قیامت کے قریب جو بدترین زمانہ ہوگا عورتیں بناؤ سنگار کر کے بے پردہ ہو کر اجنبی مردوں کو اپنی نمائش کرائیں گی۔ یہ دین سے بالکل بے بہرہ فتنوں میں ڈوبی ہوئی خواہشات کی دلدادہ لذتوں کی طرف لپکنے والی ہونگی جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے ان کو حلال ٹھرائیں گی ایسی عورتیں ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گی غیرت والے حضرات ملاحظہ فرمائیں کہ خدا نے قرآن پاک میں کیا احکام جاری فرمائے ہمارے لئے کیا قانون بنایا کہ ہمارے مرد اور عورتیں اس پر عمل کریں۔

سورہ مبارکہ احزاب میں فرماتا ہے اے پیغمبر اپنی بیبیوں بیٹیوں اور ایمان والی عورتوں سے کہدو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے کو چادر میں چھپا رکھیں تا کہ ان پر کوئی شخص خیانت کی نظر نہ ڈالے اور اپنے زینتی اشیا بھی چھپائے رہیں سورہ نور میں مردوں کے بارے میں حکم دیا ہے کہ اے پیغمبر مومنین سے کہدو کہ وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھیں اسی طرح عورتوں کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ مومنات سے کہدو کہ یہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں تا کہ کسی نامحرم مرد پر نظر نہ پڑے اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینتوں کا اظہار نامحرموں پر نہ کریں۔ اور عورتوں کو چاہئے راستہ چلتے وقت زمین پر پاؤں اس طرح نہ رکھیں جو زیور مثل پازیب وغیرہ کے پاؤں میں ہو آواز دینے لگے۔

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ عورتوں کو گھروں میں ایسے پردے سے رکھو کہ غیر شخص ان کی آواز نہ سننے پائے۔

نیز آنحضرت نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں کو ایسے دریچوں میں نہ بٹھاؤ کہ جو سر راہ ہوں۔ حضرت امیر فرماتے ہیں اے گروہ مردان اپنی عورتوں کو پابند کرو اور انھیں روک رکھو۔

بارھویں امام حضرت مہدی آخر الزمان علیہ السلام

(۱) تاریخ پیدائش وحالاتِ مادرِ گرامی

ہمارے بارھویں امام کی ولادت باسعادت شہر سامرہ میں ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ میں صبح صادق کے وقت واقع ہوئی۔ آپ کا نام گرامی محمد بن الحسن اور مشہور ترین القاب مہدی آخر الزمان ۔ صاحب الامر ۔ قائم آل محمد ۔ حضرت حجت ۔ صاحب العصر ۔ امام غائب ۔ امام منتظر ہیں ۔ آپ ابھی تک زندہ ہیں لیکن بحکم خدا ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں ۔ جب خدا کی مصلحت ہوگی ظاہر ہو کر دنیا عدل و داد سے پر کر دیں گے آپ کے پدر بزرگوار ہمارے گیارہویں امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام ہیں اور آپ کی مادر گرامی کا نام ملیکہ تھا جن کو سوسن ریحانہ اور نرجس خاتون بھی کہتے تھے ۔ یہ معظمہ قیصر روم کی پوتی تھیں اور جن کو عالم خواب میں جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نے مسلمان کیا تھا تاریخوں میں ان کے متعلق حسب ذیل واقعہ درج ہے ۔

بشیر بن سلیمان بردہ فروش جو امام علی نقی علیہ السلام کا ہمسایہ تھا بیان کرتا ہے کہ ایک روز کافور امام علی نقی علیہ السلام کا خادم میرے پاس آیا اور کہنے لگا تم کو امام علیہ السلام ابھی بلا رہے ہیں میں فوراً حاضر خدمت ہوا فرمایا اے بشیر تو انصار سے ہے اور تمہارا خاندان ہمیشہ ہمارا دوست رہا ہے اور ہم کو تمہارے اوپر پورا اعتماد ہے لہذا میں تم کو ایک خاص کام کی تکلیف دیتا ہوں ۔ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں آپ بشوق سے ارشاد فرمائیں ۔ فرمایا میں ایک خاص کنیز کی خریداری کے لئے تجھے بھیجنا چاہتا ہوں پھر آپ نے ایک خط رومی زبان میں لکھ کر اس پر اپنی مہر کی اور ایک سو بیس دینار جو ایک کپڑے میں بندھے ہوئے دیکر فرمایا ان کو لیکر بغداد چلے جاؤ ۔ صبح کے وقت فرات کے گھاٹ پر پہنچ جانا ۔ وہاں چند کشتیاں اسیروں کی آئیں گی ان میں بہت سی کنیزیں ہوں گی ۔ جن کے مالک مختلف ہوں گے ۔ تم دور سے ایک نظر سب کو دیکھتے رہنا ۔ جب عمر بن یزید نامی بردہ فروش ایک ایسی کنیز کو پیش کرے جو تلے اوپر دو ریشمی لباس پہنے ہو اور خریداروں کو اپنا بدن چھونے سے منع کرتی ہو اور رومی زبان میں بولتی چالتی ہو تو تم کو لینا ہے یہی کنیز خریدنی مقصود ہے ۔ اس وقت ایک خریدار بڑھکر کہے گا کہ میں اس کو تین سو دینار میں خریدتا ہوں کیونکہ اس کی پاکدامنی نے میری رغبت کو بڑھا دیا ہے ۔ وہ کنیز کہے گی اگر تو سلیمان بن داؤد کے لباس اور ان کی شان و شوکت کے ساتھ بھی میرے سامنے آئے گا تو بھی میں تیری طرف مائل نہ ہونگی اس کا مالک کہے گا اے کنیز مجھے تیرا بیچنا ضروری ہے اور تو کسی خریدار کی طرف مائل نہیں ہوتی پھر بتا کیا صورت ہو ۔ وہ کہے گی جلدی نہ کر عنقریب وہ خریدار آنے والا ہے جس کی وفا و دیانت و ایمان پر مجھے بھروسہ ہوگا ۔ پس تم آگے بڑھنا اور اس کے مالک عمر بن یزید سے کہنا کہ میرے پاس ایک سید کا خط ہے جو اس نے رومی زبان میں لکھا ہے اور اس میں اپنے ذاتی اور خاندانی فضل و شرف کا ذکر کیا ہے اگر تو کہے تو میں یہ خط اس کنیز کو دیدوں ۔ اگر یہ راضی ہوگئی تو میں اسی کی طرف سے اسے خریدوں گا ۔ ان کی ہدایت امام علیہ السلام سنے لیکر میں بغداد کو روانہ ہوگیا اور جب میں فرات کے گھاٹ پر پہنچا تو وہی صورت پیش آئی جو امام علیہ السلام نے بیان فرمائی تھی ۔ چنانچہ جب میں نے حضرت کا خط اس کنیز کو دیا تو اس نے بغور پڑھا اور اپنے مالک سے کہنے لگی تو مجھ کو اس خط والے کے ہاتھ فروخت کر دے ورنہ یاد رکھ اگر تو نے انکار کیا تو میں اپنے کو ہلاک کر ڈالوں گی ۔ الغرض بردہ فروش نے پیش کرکے مجھ سے اس کا سودا کرنا شروع کیا ۔ دیر تک قیمت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۔ آخر وہ اسی رقم پر آگیا جو امام علیہ السلام نے مجھے عطا فرمائی تھی میں نے وہ دینار اس کو دیدے اور کنیز کو اپنے ساتھ لئے ہوئے بغداد میں اپنی قیامگاہ پر آگیا ۔

جب وہ معظمہ وہاں پہنچیں تو انھوں نے امام علیہ السلام کے خط کو اپنی جیب سے نکالا ۔ بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا ۔ میں نے تعجب سے کہا آپ ایک ایسے خط کو بوسہ دے رہی ہیں جس کے لکھنے والے کو آپ قطعاً نہیں جانتیں انھوں نے فرمایا ۔ تم اس بات کو کیا جانو میرے متعلق ایک عجیب داستان ہے ۔ میں نے کہا میں بھی اس کے سننے کا مشتاق ہوں انھوں نے کہا اچھا سنو ۔

میں ملیکہ قیصر روم کی پوتی ہوں ۔ میرے باپ کا نام یشوعا ہے اور میری ماں شمعون الصفا وصی جناب عیسیٰ کی اولاد سے ہیں جب میں جوان ہوئی تو میرے دادا نے اپنے بھتیجے سے میری شادی کرنی چاہی تمام علماء و امرائے نصاریٰ محل شاہی میں جمع ہوئے صلیبوں اور بتوں کو جا بجا بلند مقامات پر رکھا گیا ۔ محفل کے بیچ میں ایک بہت اونچا مرصع تخت تھا اس پر دولہا کو بٹھایا گیا ۔ پادریوں نے پڑھنے کے لئے انجیلیں کھولیں ناگاہ ایک عجیب حادثہ ہوا ۔ تمام بت اور صلیبیں سرنگوں ہو کر زمین پر گر پڑیں اور تخت کے پائے ٹوٹ گئے شاہزادہ اوندھے منہ تخت پر سے گرا اور بیہوش ہوگیا ۔ پادریوں کے اس وقت اوسان خطا تھے ۔ خوف سے بدن تھر تھر کانپ رہے تھے ۔ سب سے بڑے پادری نے میرے دادا سے کہا ہم کو ایسے امر سے معاف رکھ جس کی وجہ سے یہ نحوست پیدا ہوئی خدا جانے دین مسیحی پر کیا زوال آنے والا ہے بادشاہ نے میری شادی کو نحوست کا فال بد سمجھا ۔ اس نے فوراً دوسرا تخت نصب کرنے اور بتوں اور صلیبوں کو اپنی اپنی جگہ رکھنے کا حکم دیا ۔ اب کی بار شاہزادہ مذکور کے دوسرے بھائی کو تخت پر بٹھایا گیا لیکن پھر وہی پہلا سا واقعہ پیش آیا اب تو سب کے چھکے چھوٹ گئے کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے آخر سب مجمع منتشر ہوگیا اور میرے دادا کو ایسی خجالت ہوئی کہ کئی روز محل سرا سے باہر نہ نکلا ۔

اسی رات کو جب میں سوئی تو خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ جناب عیسیٰ بن مریم اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لائے ہیں ۔ ایک نورانی منبر محل میں اسی جگہ نصب ہے جہاں وہ تخت رکھا گیا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ اور مقدس حضرات تشریف لائے جن کی تعظیم کے لئے حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اٹھ کر کھڑے ہوئے ۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں معلوم ہوا یہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے وصی علی مرتضیٰ اور دیگر کیارہ ائمہ ہیں ۔ پھر پیغمبر اسلام نے فرمایا اے روح اللہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ دختر شمعون الصفا کی خواستگاری اپنے اس فرزند کے لئے کروں یہ کہہ کر انگشت مبارک سے ایک نوجوان (امام حسن عسکری) کی طرف اشارہ کیا ۔ پس حضرت مسیح نے شمعون کی طرف دیکھا اور کہا اے شمعون تم نے خاتم النبیین سید المرسلین کی خواہش کو سنا ۔ اس بارہ میں کیا کہتے ہو ؟ انھوں نے کہا اس سے بہتر کیا صورت

[illegible] ہوں۔ اس کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ منبر پر تشریف لے گئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جناب مسیح نے خاتم الانبیاء نے میرا عقد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے پڑھ دیا۔

جب میں بیدار ہوئی تو بخوف قتل میں نے اس خواب کو کسی سے بیان نہ کیا اور اسے راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھا۔ لیکن روز بروز تمھارے امام کی محبت میرے دل میں بڑھتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ خواب و خورد مجھ پر حرام ہو گیا اور جسم پر روز بروز کمزوری کے آثار نمایاں ہونے لگے میرے دادا نے جب میرا یہ حال دیکھا تو سخت پریشان ہوا۔ کوئی طبیب ایسا نہ رہا جس کا علاج نہ کیا گیا ہو لیکن کوئی صورت افاقہ کی نظر نہ آئی۔ آخر ایک دن اس نے مجھ سے کہا اے نور چشم اگر تیرے دل میں دنیا کی کوئی خواہش ہو تو بیان کر تاکہ میں اسے پورا کر دوں۔ میں نے کہا میں بظاہر اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی ہوں لیکن ہاں ایک صورت ہے اگر آپ مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دیں تو ممکن ہے خداوند عالم اور حضرت مسیح اور جناب مریم مجھے صحت بخش دیں یہ سن کر اس نے تمام مسلمان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ میں نے بھی صحت کا اظہار کیا اور کچھ کھانا بھی کھایا۔ وہ بہت خوش ہوا۔

چار روز کے بعد میں نے ایک رات کو جناب فاطمہ زہراؑ اور حضرت مریمؑ کو خواب میں دیکھا۔ جناب مریمؑ نے مجھ سے فرمایا اے نور چشم یہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی جدۂ ماجدہ ہیں۔ میں نے ان کا دامن پکڑ لیا اور رونے لگی اور شکایت کی کہ امام علیہ السلام میرے دیکھنے کو نہیں آتے۔ فرمایا میرا فرزند کیونکر آئے۔ حالانکہ تو مشرکہ ہے اور میری بہن مریمؑ تجھ سے اور تیرے دین سے بیزار ہے اگر تو چاہتی ہے کہ مسیحؑ اور جناب مریمؑ تجھ سے خوش ہوں تو کہو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ جب میں نے یہ کلمات ادا کئے تو حضرت فاطمہؑ نے مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا اور تسلی دے کر فرمایا اب تو میرے فرزند کی ملاقات کی منتظر رہ۔ میں اس کو بھیجوں گی۔

دوسری رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ امام علیہ السلام تشریف لائے ہیں میں نے کہا اے میرے حبیب! آپ نے مجھ سے کیوں جدائی اختیار کی ہے۔ فرمایا میرے دیر میں آنے کی وجہ یہ تھی کہ تو مشرکہ تھی اب مسلمان ہو گئی ہے تو میں ہر شب اس وقت تک آیا کروں گا جب تک خدا ظاہر بظاہر مجھے اور تجھے ملائے۔ اس وقت سے آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ جناب میرے خواب میں نہ آئے ہوں۔

بشیر بن سلیمان راوی کہتا ہے میں نے یہ داستان سن کر عرض کی پھر آپ اسیروں میں کس طرح سے آ گئیں؟ فرمایا ایک شب مجھے امام علیہ السلام نے خبر دی کہ تمھارا دادا فلاں روز مسلمانوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور خود پیچھے سے جائے گا تم بھیس بدل کر کنیزوں اور خدمتگاروں میں شامل ہو جانا اور اپنے دادا کے پیچھے روانہ ہو جانا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہم لشکر شاہی سے بہت پیچھے تھے۔ مسلمانوں کی ایک جاسوس جماعت نے ہم کو دیکھ لیا اور گرفتار کر کے لے گئے۔ یہ بہت سے لوگ تھے۔ جب انھوں نے سب قیدیوں کو تقسیم کیا تو میں اس شخص کے حصہ میں آئی جس سے تم نے مجھے خریدا ہے۔ اس شخص نے جب میرا نام دریافت کیا تو میں نے بجائے ملیکہ کے نرجس بتلایا اس نے کہا بیشک یہ نام کنیزوں کا سا ہی ہے۔ بشیر کہتا ہے میں نے پوچھا کہ آپ ہیں تو اہل روم سے لیکن عربی زبان خوب جانتی ہیں۔ کہا میرا دادا کمال محبت کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ مجھے بہت سی زبانیں سکھائے چنانچہ اس نے ایک ترجمان عربی کو مجھے عربی سکھانے کے لئے معین کیا تھا۔ لہ

راوی کہتا ہے دوسرے روز میں ملیکہ خاتون کو اپنے ساتھ لیکر بغداد سے سامرہ کو روانہ ہو گیا اور ان معظمہ کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ان سے فرمایا کہو خداوند عالم نے دین اسلام کی عزت اور دین نصاریٰ کی ذلت اور محمدؐ و آل محمدؐ کی فضیلت تم کو کس طرح دکھائی۔ انھوں نے کہا اے فرزند رسولؐ میں کیا بیان کروں آپ مجھ سے بہتر ان واقعات کو جانتے ہیں۔ فرمایا اچھا میں تجھ کو ایک ایسے فرزند کی بشارت دیتا ہوں جو مغرب و مشرق کا بادشاہ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے پُر کر دے گا جب کہ وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی پوچھا یہ فرزند کس سے ہوگا۔ فرمایا اسی سے جس کے لئے خاتم الانبیاءؐ نے جناب مسیحؑ سے تمھاری خواستگاری کی تھی۔ کیا تم سمجھتی ہو؟ عرض کی جی ہاں آپ کے فرزند۔ فرمایا تم ان کو پہچانتی ہو۔ عرض کیا کیوں نہیں جس دن سے بہترین زنان عالم کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی ہوں وہ ہر شب میرے دیکھنے کو آتے تھے۔

اس کے بعد حضرت نے اپنے خادم کافور کو بلا کر کہا۔ جا کر حکیمہ خاتون کو بلا لا۔ جب وہ آئیں تو فرمایا اے بہن ان کو اپنے گھر لیجاؤ اور احکام دین کی تعلیم دو یہ زوجہ حسن عسکریؑ اور والدہ صاحب الزمانؑ ہے۔

(اس روایت کو شیخ صدوق، شیخ طوسی۔ اور شیخ طبرسی اور شیخ طرابلسی وغیرہ نے نقل کیا ہے)

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ خصوصیت اہل بیت رسالت ہی کو حاصل ہے کہ ان کے عقد عالم ارواح ہی میں ہوا۔ اس کی نظیریں بہت سے ہیں۔ جناب سیدہؑ کا عقد بھی عالم ارواح ہی میں ہوا۔ جناب شہربانوؑ کا عقد بھی امام حسین علیہ السلام سے اسی طرح عالم خواب میں ہوا۔ جناب سیدہؑ نے خواب ہی میں جناب شہربانوؑ کو مسلمان کیا تھا۔ مادہ پرست لوگ ان فضائل کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان کی نظر میں صرف عالم مادی ہی ایک دنیا ہے وہ عالم ارواح کے معاملات کو کیا سمجھیں۔ انسان اصلی و حقیقت روحانی اور عقلی ہے انسان مادی تو اس کی بہت ہی کثیف صورت ہے۔

اس روایت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جناب ملیکہ خاتون پر کنیز کا اطلاق کرنا صحیح نہیں۔ وہ کس قاعدہ سے لونڈی قرار پا سکتیں۔ وہ شاہزادی ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آئی ہیں اور خود آئی ہیں مسلمانوں اور عیسائیوں میں کوئی جنگ بھی واقع نہ ہوئی تھی کہ وہ مال غنیمت میں شامل ہو کر کنیز بن جاتیں۔ خوب کہا ہے شاعر نے۔

جو خاص بندے ہیں وہ بندۂ عوام نہیں ہزار بار جو یوسفؑ بکیں غلام نہیں

حالات ولادت

جناب حکیمہ خاتون۔ خواہر امام علی نقی علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ ایک دن امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے بلا کر کہا اے پھوپی آج کی شب ہمارے ہی یہاں رہیئے یہ شب نصف شعبان ہے۔ خداوند عالم اسی شب میں اپنی حجت زمین پر ظاہر کریگا میں نے پوچھا کس کے بطن سے۔ فرمایا نرجسؑ سے میں نے کہا میں تو کوئی اثر نرجس خاتون میں ولادت کا نہیں پاتی۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ جب صبح ہوگی اثر حمل ظاہر ہوگا۔ ان کا حمل مادر موسیٰ کا سا حمل ہے جو عام لوگوں پر ظاہر نہ تھا اور وقت ولادت تک کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کیونکہ فرعون جناب موسیٰ کی جستجو میں بنی اسرائیل کی عورتوں کے شکم چاک کرا دیتا تھا۔ اے پھوپی میرا یہ فرزند نظیر موسیٰؑ ہے الغرض حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں اس رات کو وہاں ٹھہر گئی اور بعد افطار صوم سو رہی صبح سویرے جب میں اٹھی تو نماز کے بعد میں نے سورہ الحمد۔ السجدہ اور سورہ لیٰسین کی تلاوت شروع کی ناگہاں میں نے نرجس خاتون پر اضطراب کے آثار نمایاں دیکھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا پھوپی ان پر سورۂ قدر پڑھو۔ میں نے پڑھنی شروع کی اور پوچھا کچھ اثر محسوس کرتی ہو فرمایا ہاں الغرض ذرا دیر نہ گزری تھی کہ امام زمانؑ کا ظہور ہوا۔ پیدا ہوتے ہی آپ سجدہ خالق میں جھک گئے اور کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے داہنے

لہ اکمال الدین شیخ صدوق، حضرت صاحب الزمانؑ کے حالات کے جملہ مآخذ اصلی ہیں کتب خانہ حیدری [illegible]

یا تو پر لکھا تھا جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا [illegible]
اور باطل [illegible] مٹنے ہی والا ہے [illegible] آپ ناف [illegible]
اور ختنہ شدہ تھے۔

پیدائش و عقیقہ

حسن بن منذر نے روایت کی ہے کہ ایک روز حمزہ بن ابی الفتح میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم کو بشارت ہو کہ شب گزشتہ خانہ امامت میں ... ابی محمد علیہ السلام کے یہاں فرزند پیدا ہوا ہے اور اس خبر کو پوشیدہ رکھنے کا حکم ہے اور عقیقہ میں تین سو گوسفند قربانی کریں۔ نیز اسی کتاب وغیرہ میں مروی ہے کہ جب آنجناب متولد ہوئے تو حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے وکیل ابی عمرو کے پاس کہلا بھیجا کہ دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خرید کرکے انشاء اللہ کے حکم پر بنی ہاشم میں تقسیم کردو اور نیز روایت کی گئی ہے کہ جب وہ جناب متولد ہوئے [illegible] نا فرمائے تو حکم دیا کہ ہر روز وہ گوشت جس کے ساتھ مغز قلم بھی ہوں خرید کریں اور تمام گھر والے سمجھتے تھے کہ یہ ہمارے چھوٹے آقا کے واسطے منگایا جاتا ہے۔

طریف خادم سے بھی روایت کرتے ہیں کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنجناب نے فرمایا کہ میرے لئے صندل سرخ لاؤ۔ میں لیکر حاضر ہوا تو فرمایا کہ تم مجکو پہچانتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پھر فرمایا کہ میں کون ہوں میں نے کہا کہ آپ میرے آقا اور میرے آقازادے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے اسکی نسبت تجھ سے [illegible] نہیں کیا تھا۔ پھر طریف نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہوں۔ چنانچہ آپ ہی اس سوال کی صراحت فرمائیں۔ فرمایا کہ میں خاتم اوصیا ہوں اور میرے سبب سے خداوند عالم میرے شیعوں کی بلاؤں کو دفع کریگا۔

قصیدہ تہنیت در تولد حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

از زہرا بیگم مخلص مجد فی معلمہ سٹی ہائی اسکول ناث

به عالم نور تابان است و آمد موسم شادی
جهان گشته منور از قدوم مهدی هادی

تعال الله برات آمد به ما عین الحیات آمد
رحمت را نجات آمد مبارک هم میلادی

بیامد صاحب دوران زمان شد خرم و خندان
شب قدر است ای یاران رسیده خط آزادی

قرین هیبری دارد جلال حیدری دارد
شکوه سروری دارد ز قدرت بسته ایجادی

بود همنام پیغمبر سرور سینه حیدر
جهان را مالک و سرور به ملک شرع آبادی

ابو الغوث آخر خوانم غلط نبود که روز و شب
به سمع اقدسش آرند از هر سمت فریادی

جهان را پر کند از عدل و جود و امن و الطافش
پس از آن که پر باشد ز ظلم و جور و بربادی

بگیرد داد مظلومان ز ظالم صاحب آمد
کند سیراب از خون عدو شمشیر فولادی

امام ابن الامام آمد به عز و احترام آمد
زمانه شاد و کام آمد به نام ایزد از این شادی

به جسم خلق جان آمد شہہ صاحب زمان آمد
پی امرو دستان آمد تفضل سیدی هادی

شہا مخلص پی خدمت ستاده بر در حضرت
ز راه لطف و از رحمت نما بر حالش امدادی

ان اشخاص کی حکایتیں جو غیبت کبریٰ میں امام زمان صلوات اللہ علیہ کی خدمت سے مشرف ہوئے ہیں

سید محمد حسینی مصنف کتاب اربعین موسومہ کفایۃ المہتدی نے کتاب شیخ حسن بن حمزۃ الطبری الطبری المرعشی سے نقل کیا ہے۔ اور اس کتاب کی پچیسویں حدیث ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اصحاب امامیہ میں سے ایک تاجر صالح نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک سال حج کے ارادے سے اپنے وطن سے باہر نکلا۔ اس سال گرما کی شدت تھی اور لو بہت چلتی تھی۔ یکایک میں اپنے قافلے سے چھوٹ گیا اور راستہ بھول گیا۔ فرط تشنگی سے عاجز ہوکر زمین پر گرا اور میری

[illegible] حالت [illegible] اپنی آنکھیں [illegible]
وہ [illegible]
نے کہا کہ اے [illegible]
کہیں بند گان خدا [illegible]
داد ہے [illegible]
جو علی بن [illegible] علیہ السلام [illegible]
فرمایا کہ اپنی آنکھیں بند کرلے۔ میں نے آنکھیں بند کیں۔ فرمایا کھولدے۔ جب میں نے کھولیں تو اپنے کو قافلے کے آگے پایا۔ یہاں آنجناب صلوات اللہ علیہ میری نظر سے غائب ہوگئے۔

دیگر

عالم فاضل المعی علی بن عیسی اربلی صاحب کشف الغمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سید باقی بن عطوہ علوی حسنی نے حکایت کی کہ میرے باپ عطوہ زیدی کو ایک مرض تھا جس کے علاج سے تمام اطبا عاجز تھے وہ ہم لڑکوں سے رنجیدہ رہا کرتا تھا اس لئے کہ ہم نے مذہب امامیہ کو اختیار کیا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں تمہاری تصدیق نہیں کرتا ہوں تمہارے مذہب اور امام مہدی علیہ السلام کا قائل نہیں ہوں۔ جب تک وہ آکر تشریف دلائیں اور مجکو اس مرض سے نجات نہ دیں۔ اتفاقا ایک رات عشا کے بعد ہم سب ایک جگہ سو گئے تھے کہ ہمارے باپ کی فریاد سنی گئی۔ وہ کہتا ہے کہ دوڑو دوڑو۔ جب جلدی سے اس کے نزدیک گئے تو اس نے کہا کہ دوڑو دوڑو اور آپ کے امام کو تلاش کرو کہ اسی وقت میرے سامنے سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ پس ہم لوگوں نے بہت تیزی کیساتھ دوڑا لیکن کوئی شخص نہیں دکھائی دیا۔ واپس ہوکر ہم نے پوچھا کہ وہ کون تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ایک شخص میرے نزدیک آکر کہا کہ اے عطوہ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرے لڑکوں کا امام ہوں تاکہ تجھ کو شفا دوں۔ اس کے بعد ہاتھ بڑھا کر میری تکلیف کے مقام پر پھیرا۔ اب میں جہاں تک غور کرتا ہوں اس تکلیف کا کوئی اثر نہیں پاتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ وہ ایک عرصہ دراز تک [illegible] وتوانائی کے ساتھ زندگی بسر کی۔ میں نے اس کے فرزندوں کے سوا ایک جماعت کثیر سے اس قصہ کو سنا۔ تمام لوگوں نے اسی طریقہ [illegible] بیان کیا

اے صل علی مہدی دو دل جا بجا پیدا
[illegible]

ارباب نظر صورت و سیرت کو [illegible]
[illegible]

انداز محبت کے مراد وں کو دکھا
یہ وقت [illegible] ہیں تجھے [illegible]

ہے رسم کہن تار ہے کا آنا کسی گھر ہیں
اے کوکب [illegible] مرے دل میں [illegible]

معجزاتِ حضرت صاحب الزماں علیہ السلام

در زمانِ غیبتِ صغریٰ

بحارالانوار میں شیخ ابو جعفر محمد بن بابویہ قمی علیہ الرحمۃ نے بہ سند صحیح روایت کی ہے جس سے تاریخ سند کے ساتھ نقل کیا ہے ابو الادیان سے کہ حضرت عسکری علیہ السلام کے خادموں میں سے میں ایک خادم تھا لکھتا ہے کہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اس جناب کی بیماری کے ایام میں آنجناب نے چند خط مجھ کو لکھ کر دیئے۔ اور فرمایا کہ ان شہروں کی طرف لے جاؤ اور فلاں فلاں کو جو میرے دوستوں میں سے ہیں ان کو دے دو اور جاؤ کہ پندرہ روز کے بعد اس شہر میں پہنچو گے تو میرے مکان سے رونے کی آواز سنو گے اور مجھ کو غسل دیتے ہوں گے۔ ابو الادیان کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا جب ایسا واقعہ ہو تو آپ کے بعد امام اور ہمارا رہنما کون ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جو میرے خطوں کے جواب کو تجھ سے طلب کرے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اگر اس سے بھی زیادہ کوئی علامت ارشاد فرمائی جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جو مجھ پر نماز پڑھے وہ میرا امام اور جانشین ہے۔ پھر میں نے اس سے زیادہ اور علامت طلب کی تو حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص مجھ کو خبر دے کہ تھیلی میں کتنا مال ہے۔ وہ تمہارا امام ہے۔ ابو الادیان کہتا ہے کہ اس حضرت کا رعب مجھ پر ایسا طاری ہوا کہ یہ عرض نہ کر سکا کہ کیسی اور کون سی ہمیان اور ان میں کیا چیز ہے۔ پھر میں سامرہ سے باہر نکل کر وہ خطوط والوں کو پہنچا دیئے پھر ان کا جواب تحریری لے کر واپس ہوا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا پندرہ روز سر من رائے میں داخل ہوا۔ حضرت نے اپنے معجزہ سے جس بات کی خبر دی تھی اسی طرح اس سرفراز کے دولت سرا سے بین کرنے کی آواز میں نے سنی اور حضرت کی لاش کو غسل گاہ میں دیکھا۔ جب دولت سرا پر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت کا بھائی جعفر بیرون دولت سرا کھڑا ہوا ہے اور لوگ اس کے اطراف جمع ہیں اور رسمِ تعزیت ادا کرتے ہیں میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ امام حسن کے بعد اگر وہ امام ہوگا تو امرِ امامت باطل ہو جائے گا کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ وہ شراب پیتا ہے اور طنبور بجاتا ہے اور جوا کھیلتا ہے پس میں بھی آگے گیا اور اس کو تعزیت دی اس نے کوئی سوال مجھ سے نہیں کیا اور خطوط کے جواب طلب نہیں کئے اس کے بعد عقید ایک خادم دولت سرا سے باہر نکلا اور جعفر سے خطاب کیا کہ اے میرے خواجہ آپ کے بھائی کو کفنا چکے ہیں آپ اٹھئے اور ان پر نماز جنازہ پڑھئے جعفر یہ سن کر اٹھا اور تمام شیعہ گریہ کرتے ہوئے اس کے ہمراہ ہوئے جب دولت سرا میں داخل ہوئے تو دیکھا اس وقت امام علیہ السلام کو کفن پہنا کر جنازہ پر رکھا ہے پس جعفر آگے بڑھا کہ نماز ادا کرے جب اس نے تکبیر کہنے کا قصد کیا تو میں نے دیکھا کہ ایک لڑکا جس کا رنگ گندم گوں اور بال پیچیدہ تھے باہر نکلا اور جعفر کی ردا کھینچ کر کہا کہ اے چچا میں اپنے باپ پر نماز پڑھنے کے لئے تم سے زیادہ سزاوار ہوں جعفر کا رنگ متغیر ہو گیا اور وہاں سے ہٹ گیا۔ اور اس برگزیدہ نے اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھ کر حضرت کو ان کے باپ امام علی نقی علیہ السلام کے مرقد کے پہلو میں دفن کیا اور بعد اس کے مجھ سے خطاب فرمایا کہ اے بصری خطوط کے جواب جو تیرے پاس ہیں مجھ کو دے میں نے ان جوابات تحریری کو ان کے حضور میں پیش کیا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دو علامتیں جو تھیں ظاہر ہو گئیں اور ایک علامت یعنی تھیلی کے متعلق باقی رہ گئی۔ اس کے بعد میں جعفر کے نزدیک گیا اور وہ گریہ و زاری کرتا تھا اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص جس کو حاجز وشا کہتے تھے اس نے جعفر سے پوچھا کہ اے میرے سید یہ لڑکا کون تھا وہ سوال اس وجہ سے کیا گیا کہ جعفر پر ایک حجت قائم ہو جعفر نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور ان کو نہیں پہچانتا ہوں۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں اہل قم کا ایک گروہ آیا اور امام حسن عسکری کا حال دریافت کیا جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت نے رحلت کی ہے تو پوچھا کہ ان کا جانشین کون ہے لوگوں نے جعفر کی طرف اشارہ کیا۔ پس جعفر کو سلام کیا اور اس کو تعزیت دی اور کہا کہ ہمارے ساتھ خطوط بھی ہیں اور مال بھی ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ان حضرت کو پہنچا دیں۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے جعفر نے کہا کہ میرے خادموں کو دیدو پھر اس گروہ نے کہا کہ ہم سے بیان کیجئے کہ کن لوگوں نے خط لکھا ہے اور مال کس قدر ہے۔ جعفر یہ سن کر اپنے دامن کو جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ لوگ مجھ سے علم غیب کو سوال کرتے ہیں وہ گروہ حیران تھا کہ ایک خادم باہر آیا اور ایک ایک کا نام لیکر کہا کہ اے اہل قم تمہارے پاس فلاں فلاں کے خطوط ہیں اور ایک ہمیان ہے جس میں ہزار دینار ہیں اور ان میں دس دینار طلائی ہیں پس اس گروہ نے وہ خطوط اور وہ تھیلی اس خادم کو دیدی اور کہنے لگے کہ جس بزرگوار نے تجھے بھیجا ہے بیشک وہی امام ہے لیکن جعفر معتمد باللہ عباسی کے پاس جو خلفائے بنی عباس میں سے ایک خلیفہ تھا گیا اور چغلی کھائی معتمد نے ایک جماعت کو بھیجا وہ مکان میں آئے اور کسی لڑکے کو نہ پایا نرجس خاتون اس زمانے میں زندہ نہ تھیں اور ایک کنیز کو جس کا نام ماریہ تھا ساتھ لے گئے کہ لڑکے کی نشاندہی کریں۔ ماریہ نے انکار کیا کہ اس مکان میں کوئی لڑکا نہیں ہے اور اس وقت میں عبید اللہ بن خاقان کے مرنے کی خبر آئی نیز یہ خبر ملی کہ صاحب زنج نے بصرہ سے خروج کیا ہے تو ان خبروں میں سب لوگ مشغول ہو گئے اور ماریہ کو بھول گئے اس پردہ نشین نے رہائی پائی پھر کسی کو اس کا خیال تک نہ رہا۔

دوسرا معجزہ

نیز حسین بن علی بن محمد قمی سے جو ابی علی بغدادی سے موسوم ہے روایت کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بخارا میں تھا پس ایک شخص نے جسے ابن خاد شیر کہا کرتے تھے دس ٹکڑے سونے کے مجھ کو دیئے اور حکم کیا کہ میں بغداد میں شیخ ابو القاسم حسین ابن روح قدس اللہ سرہ کو پہنچا دوں میں اس مال کو لے کر چلا جب مفازہ آموریہ میں پہنچا تو ایک ٹکڑا ان میں سے گم ہو گیا جبتک کہ میں بغداد میں داخل نہ ہوا مجھ کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ جب میں وہاں پہنچا تو ان ٹکڑوں کا معائنہ کیا تاکہ اس جناب کو پہنچاؤں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ٹکڑا غائب ہے یہ دیکھ کر میں نے اسی ٹکڑے کے ہمونان ایک ٹکڑا بازار سے خرید کر کے ان میں شامل کر دیا اور شیخ ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ ٹکڑے ان کے سامنے پیش کر دئے۔ پس انھوں نے اس ٹکڑے کو جو میں نے اضافہ کیا تھا دیکھ کر فرمایا کہ اس کو اٹھا لے جس ٹکڑے کو تو نے گم کیا ہے وہ ہم کو پہنچ گیا ہے اور وہ یہ ہے یہ کہتے ہوئے وہ ٹکڑا جو مجھ سے بمقام مفازہ آموریہ گم ہوا تھا نکال کر دکھایا پس میں نے اس کو دیکھ کر شناخت کر لیا۔

زمانۂ غیبتِ کبریٰ

(بعہد راضی باللہ ابن مقتدر باللہ عباسی)

روایات صحیحہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۳۲۹ھ سے غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا۔ یعنی اب تک تو حضرت کے وکلاء آپ کی خدمت میں پہنچتے رہتے تھے لیکن جب غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہو گیا تو پھر کسی کو آپ کی خدمت میں حضوری کا شرف حاصل نہ ہوا۔ کوئی نہیں بتا سکتا کہ آقائے دو جہان کہاں تشریف فرما ہیں اور کب تک حضور پردۂ غیبت میں رہیں گے اس کا علم خدا کے سوا اور کسی کو نہیں۔ اگرچہ حضرت ہماری نظروں سے غائب ہیں لیکن وہ ہمارے مشکلات کو دور فرماتے ہیں ہمارے عریضے ان کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔ ہمارے اعمال ہر دوشنبہ ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اچھے اعمال ہیں تو خوش ہوتے ہیں ورنہ قلب مبارک کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پس ہم کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے برے اعمال سے اپنے امام زمانہ کو رنجیدہ نہ کریں۔

معجزہ امام در زمانِ غیبت صغریٰ

حسین بن مسلم سے روایت کی گئی ہے کہ ایک عورت نے سوال کیا کہ ہمارے مولا کا وکیل کون ہے بعض اہلیان قم نے اس سے کہا کہ شیخ ابو القاسم حسین بن روح آنجناب کے وکیل ہیں اور اس عورت کو ان کی منزل کی نشاندہی کی۔ وہ شیخ مذکور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا پس اس عورت نے کہا کہ اے شیخ میرے پاس کیا چیز ہے فرمایا جو کچھ ہے اس کو دجلہ میں ڈال دے وہ عورت اٹھی اور اسی وقت جو کچھ اس کے پاس تھا اسے دجلہ میں ڈال کر شیخ ابو القاسم روحی کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت میں موجود تھا اور ابو القاسم نے اپنے خادم کو فرمایا کہ وہ کیسہ سربستہ ہمارے پاس لے آ جب وہ کیسہ حاضر ہوا تو اس عورت سے پوچھا کہ وہ یہی کیسہ ہے جو تو نے دجلہ میں ڈال دیا تھا اس نے کہا ہاں پھر فرمایا جو چیزیں کہ [illegible] ان سے میں خبر دوں یا تو خود ہی بیان کرتی ہے اس نے عرض کی کہ آپ ہی فرمائیے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کیسہ میں ایک جوڑا [illegible] طلائی ہے اور ایک [illegible] جو جواہر جڑے ہیں اور [illegible] ہیں وہ بھی ہیں اور دو انگوٹھیاں ہیں جن میں ایک فیروزہ کی اور دوسری عقیق کی ہے۔ یہ فرما کر اس کیسہ کو کھولا اس میں وہی چیزیں تھیں جن کی صراحت کی گئی۔ عورت نے [illegible] طرف دیکھ کر بیان کیا کہ [illegible] چیزیں ہیں جو میں ساتھ لائی تھی اور جو دجلہ میں ڈالی تھیں۔ پس میں [illegible] عورت اس معجزہ کے دیکھنے سے [illegible] مذکور اس حدیث کے ذکر کرنے سے مسکتا ہوں کہ میں بروز قیامت خداوند عالم کے سامنے اس امر کی نسبت شہادت دینے کو تیار ہوں کہ جن چیزوں کی میں نے خبر دی ہے بعینہ اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے بیان کیں۔ نہ اس میں کمی کی ہے اور نہ زیادتی۔ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی قسم کھا کر کہا کہ میں نے سچ کہا ہے اور کمی اور زیادتی اس خبر میں نہیں کی ہے۔

(۲)

احمد [illegible] ادیب سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے بغداد میں ایک حکایت سنی جسے میں نے اکثر بھائیوں سے بیان کیا جس طریقے پر میں نے سنی تھی۔ پس مجھ سے سوال کیا گیا کہ میں اسکو اپنے قلم سے تحریر کروں اور اس سوال سے مخالفت نہ کر سکا۔ اور یہ [illegible] ہے۔ وہ یہ کہ ہمدان میں ایک قبیلہ ہے جسے بنی راشد کہتے ہیں اور تمام شیعہ ہیں [illegible] مذہب امامیہ رکھتے ہیں میں نے ان سے سوال کیا کہ اہلیان ہمدان کے شیعہ ہونے کا کیا سبب ہے۔ [illegible] میں ایک شیخ جو آثار زہد و تقویٰ سے آراستہ اور ہیئت نیک رکھتا تھا اس نے کہا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ ہمارا جد جس سے ہم منسوب ہیں۔ وہ حج کو گیا جب [illegible] راستہ [illegible] اس [illegible] تو [illegible] ہوا اور [illegible] کی جماعت [illegible] اثر ہوا جب میں [illegible] سوار ہوا [illegible] ساہر کو دیکھا اور [illegible] آفتاب خدا [illegible] مقابل کا سیدھا راستہ چھوڑ دیا تھا [illegible] راستے کیا تھا کہ ایک سبزہ زار دیکھا جس کی تر و تازگی اور شادابی اپنے حد پر تھی۔ اور اس زمین کی خاک بھی پاکیزہ نظر آئی اور اسکے بیچ میں ایک قصر عالیشان نظر پڑا جس کی چمک شمشیر صیقل شدہ کے مانند تھی اور مجھ کو تعجب ہوا اپنے دل میں کہا کہ کاش اس قصر کی حالت سے آگاہی ہوتی جسے آج تک میں نے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے میں اس کی طرف چلا جب دروازہ پر اس قصر کے پہنچا تو دو خادم سفید پوش کو دیکھا اور میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے بڑی شفقت کے ساتھ جواب سلام دیا اور کہا کہ بیٹھ جاؤ کہ تجھ پر بڑی مہربانی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک ان میں سے اٹھا اور چلا گیا۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ باہر آیا اور کہا کہ اٹھ اور قصر میں چل۔ پس میں اٹھا اور داخل قصر ہوا جس کی خوبی اور نورانیت ایسی کبھی میرے نظروں سے نہ گزری تھی وہ خادم آگے بڑھا اور پردہ اٹھایا جو دروازہ پر پڑا ہوا تھا اس وقت مجھ سے کہا کہ اس میں داخل ہو جب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس مکان کے وسط میں ایک جوان تشریف فرما ہے اور انکے سر مبارک کے برابر چھت میں ایک شمشیر طولانی معلق ہے گویا اس جوان کا چہرہ تاریکی میں ماہ چہاردہم کے مانند چمک رہا ہے میں نے سلام کیا تو اس جوان نے نہایت خوبی و لطف سے میرے سلام کا جواب دیکر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا میں ہوں قائم آل محمد علیہم السلام اور اس شمشیر کی طرف جو آویزاں تھی اشارہ کر کے فرمایا کہ میں آخر زمانہ میں اس شمشیر کے ساتھ خروج کروں گا اور میں زمین کو عدل و داد سے بھر دوں گا جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ یہ سنکر میں قدموں پر گر پڑا اور اپنی صورت کو خاک پر ملا حضرت نے فرمایا ایسا نہ کر سر کو بلند کر۔ تو فلاں شخص اس مقام کا رہنے والا ہے جس کو ہمدان کہتے ہیں اور وہ شہر پہاڑ کے دامن میں واقع ہے میں نے عرض کیا کہ اے میرے مولا آپ نے راست فرمایا۔ پھر فرمایا کہ تو اپنے شہر کی طرف واپس جانا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ [illegible] کہ لوگوں کو اس لطف خداوندی کی بشارت دوں۔ یہ سنکر حضرت نے خادم کو اشارہ کیا اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک کیسہ دیا اور مجھکو باہر لایا میں چند قدم ہی چلا تھا کہ [illegible] درخت اور مسجد کے منارے [illegible] کہا کیا اپنے شہر کو پہچانتے ہو میں نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کے قریب ایک شہر ہے جس کو اسد آباد کہتے ہیں اور یہ اسی کے مانند نظر آتا ہے۔ اس نے کہا یہی اسد آباد ہے جاؤ تم سلامتی کے ساتھ جاؤ جب میں نے یہ سنا تو اسی طرف چلا پھر اس خادم کو نہ دیکھا اس کیسہ کو کھولا تو اسمیں چالیس یا پچاس اشرفیاں موجود تھیں۔ پھر میں ہمدان میں داخل ہوا اور میں نے اپنے عزیز و اقارب کو جمع کر کے سب کو اس لطف خداوندی کی جو مجھ پر فرمایا تھا بشارت دی اور [illegible] جب تک [illegible] بہتری دیکھتی رہے [illegible] مذہب شیعہ اختیار کیا اور جب تک ان [illegible]

سلام بحضور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

از حکیم و ڈاکٹر میر شامن علی صاحب نیساں

السلام اے شاہ ذیشان السلام	فاطمہ کے راحتِ جاں السلام
السلام اے مہدیٔ آخر زماں	السلام اے نورِ یزداں السلام
السلام اے عالمِ علمِ کتاب	واقفِ اسرارِ قرآں السلام
السلام اے یادگارِ مصطفےٰ	اے شہنشاہوں کے سلطاں السلام
السلام اے دو جہاں کے تاجدار	خاصہ و محبوبِ سبحاں السلام
السلام اے حکمرانِ انس و جن	اے زمانے کے سلیماں السلام
السلام اے یوسفِ کنعانِ دیں	السلام اے شاہ خوباں السلام
السلام اے نیرِ دینِ نبی	السلام اے نورِ ایماں السلام
السلام اے صاحبِ تیغِ دوسر	یادگارِ آلِ عمراں السلام
السلام اے حجتِ ربِ العلیٰ	السلام اے روحِ عرفاں السلام
السلام اے فخرِ لقمان و مسیح	اے شفابخشِ مریضاں السلام
السلام اے بیکسوں کے دادرس	حامیٔ جمعِ غریباں السلام

چشمِ الطاف و کرم فرمائیے

کہہ رہا ہے کب سے نیساں السلام

طبّی

فرانس کے ایک سرجن ڈاکٹر ایگرنڈر نے ایک سوتین سال کی عمر پائی تھی۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے انھوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا۔ ایک سو سال کس طرح زندہ رہنا چاہیئے۔ اس میں انھوں نے عمر دراز کے حصول کے لئے جو ہدایات دی ہیں۔ اُن کا ماحصل یہ ہے کہ "زیادہ مت کھاؤ وہی کھاؤ جو تم اپنے لئے بہتر سمجھتے ہو۔ میں ہر روز انڈے مکھن۔ پنیر۔ تھوڑا سا گوشت۔ سبزیاں اور شراب استعمال کرتا ہوں۔ سانس لمبا لو۔ اس مقصد کے لئے ورزش ضروری ہے۔ بالغ ہونے تک انسان کی جتنی عمر گزرتی ہے طبعی عمر اس سے پانچ گنا ہے۔ اس لئے پچاسی سال کی عمر میں مرنا قبل از وقت ہے"

انگلستان کے مشہور وزیر اعظم گلیڈسٹون نے اپنی لمبی عمر اور عمدہ صحت کا سبب یہ بیان کیا کہ "میں سونے اور کھانے کے وقت تمام تفکرات دور کر دیتا ہوں۔ جیسی بھی غذا ملے میں خوب مزے سے چبا چبا کر کھاتا ہوں اور ہر روز پانچ چھ میل سیر کرتا ہوں"

یکم رمضان المبارک کے پرچہ میں جناب ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب پی۔ ایم ڈی لندن۔ علامہ رشید ترابی مولوی نور اللہ حسینی صاحب قبلہ افتخاری کی تقاریر شایع ہونگی جو انجمن نوجوانان قوم کے منعقد کردہ جشن آزادی مملکت آصفیہ اسلامیہ کے موقع پر کی گئی تھیں۔ اور قرارداد منظورہ بھی شایع ہوگی۔

علامات ظہور

متعلق بہ نسوانی

کتاب روح و ریحان میں کافی سے لکھا ہے کہ عبد العظیم ابن عبداللہ بسلسلہ اسناد حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو لیکر خدمت حضرت رسولؐ میں پہونچا دیکھا میں نے کہ حضرت بہت گریہ فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس قدر کیوں رو رہے ہیں۔ فرمایا یا علیؑ جس وقت میں معراج کو گیا تھا اپنی امت کے چند عورتوں کو دیکھا کہ وہ عذاب میں گرفتار تھیں اسوقت وہی خیال کرکے رو رہا تھا۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے پستان سے لٹکی ہوئی تھی کسی عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے جسم کا گوشت آپ کھا رہی ہے اور آگ اوسکے نیچے روشن ہے۔ کسی کو دیکھا کہ زبان سے لٹکائی گئی ہے اور جہنم کا گرم پانی اوس کے حلق میں ڈالا جاتا ہے۔ کسی عورت کے پاؤں اوس کے ہاتھوں سے بندھے ہوئے ہیں سانپ بچھو اوس کو لپٹے ہوئے ہیں۔

ایک اندھی بہری گونگی عورت کو آگ کے صندوق میں دیکھا کہ اوس کے سر کا مغز اوس کی ناک سے ٹپک رہا ہے اور اوس کا جسم جذام اور کوڑھ کے سبب سے پارہ پارہ ہوگیا ہے۔ کسی عورت کو تنور کی آگ میں سر کے بل لٹکتا ہوا دیکھا کہ جسم کے آگے پیچھے کسی عورت کا گوشت آگ کی قینچیوں سے جدا کیا جا رہا تھا کسی عورت کا منہ اور ہاتھ آگ سے جل رہے تھے اور وہ اپنی آنتیں کھا رہی تھی۔

ایک عورت نظر آئی کہ اوس کا سر مثل سور کے سر کے ہے اور بدن اوس کا مثل گدھے کے بدن کے ہے۔ اور وہ طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہے کسی عورت کی صورت کتے کی ہے آگ اوس کے زیرین سے داخل ہوتی ہے مُنہ سے نکلتی ہے اوس پر فرشتے آگ کے گرز لگا رہے ہیں۔

جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نے عرض کیا بابا جان فرمایئے تو اون عورتوں نے دنیا میں کیا اعمال کئے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا اے نور چشم جن عورتوں کو اون کے سر کے بالوں سے لٹکایا تھا وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو اپنے بالوں کو نامحرم کی نظر سے نہیں بچاتیں۔ زبان پر لٹکنے والی وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کو اذیت دیتی ہیں۔ پستانوں سے لٹکنے والی عورتیں وہ ہیں جو اپنے شوہروں کو ہم بستری سے مانع آتی ہیں۔ پاؤں سے لٹکنے والی عورتیں وہ ہیں جو اپنے شوہروں کی اجازت بغیر گھر سے باہر نکلتی ہیں وہ عورتیں اپنے جسم کا گوشت کھا رہی ہیں جو غیر مردوں کے لئے اپنا بناؤ سنگار کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں کے ہاتھ پاؤں بندھے تھے اور سانپ بچھو ان کے عذاب میں مبتلا تھیں وہ ہیں جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتیں اور غسل جنابت وحیض سے بے پروائی کرکے اپنی نمازوں کو سبک کرتی ہیں۔ جو عورتیں بہری اندھی گونگی تھیں وہ ہیں جو زنا سے اولاد پیدا کرکے اپنے شوہروں کی اولاد بتاتی ہیں۔ ان عورتوں کا گوشت قینچیوں سے کترا جا رہا تھا جو غیر مردوں کو اپنی نشاندہی کرتی ہیں۔

جو عورتیں کہ اپنے پیٹ کی آنتیں آپ کھاتی ہیں اور آگ اون کے بدن کو جلا رہی ہے وہ عورتیں ہیں کہ جو زنا کاری کے لئے عورتوں کو مردوں کے واسطے مہیا کرتی ہیں۔

جن کا سر سور کا اور بدن گدھے کا وہ سخن چین اور جھوٹ کہنے والی عورتیں ہیں۔ جن عورتوں کی صورت کتے کی ہے اور آگ اونکے اسفل میں داخل ہوکر منہ سے نکلتی ہے وہ عورتیں ہیں جن کا پیشہ مغنیہ پر نوحہ گری ہے اور حسد کا اظہار کرتی ہیں۔ پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا حیف ہے اون عورتوں پر جو اپنے شوہروں کو غیظ و غضب میں لاتی ہیں۔ اور خوشحال اون عورتوں کا جن سے اون کے شوہر راضی و خوشنود رہیں۔

شائع از علائم الظہور جو کتب خانہ حیدری میں زیر طبع ہے

مرقع اطفال

سزائے نافرمانی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بے ادب دوست تھا جو آپ کو ہمیشہ پریشان کرتا تھا اور اسکی یہی ضد ہوتی تھی کہ مجھے اسم اعظم سکھا دیجئے آپ نے ہر دفعہ اس ضد سے باز رکھنے کی کوشش کی اور فرمایا تجھ میں اتنی قابلیت نہیں کہ تو اسم اعظم حاصل کر سکے مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر مجبور ہو کر آپ نے اس کی ضد پوری کر دی اور اسم اعظم سکھا دیا۔ لیکن اس بات کی تاکید کی کہ میری غیر موجودگی میں اس علم سے ہرگز کام نہ لینا۔ یہ تاکید کرکے آپ وہاں سے چلدیئے آپ کے جانے کے بعد اسے شرارت سوجھی اس کے سامنے پڑی ہوئی ہڈیوں کو اکٹھا کیا۔ اور اسم اعظم پڑھ کر ان پر پھونکا وہ ہڈیاں تھیں شیر کی اسم اعظم کے اثر سے فوراً ایک خونخوار شیر بن کر سامنے کھڑا ہو گیا اور بھوک کی وجہ سے اس نے اس نافرمان بیوقوف کی جانب رخ کیا اور حملہ کرکے اسے جان سے مار ڈالا جس وقت حضرت عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیر کسی کو کھا رہا ہے جب آپ کی نظر اس کے چہرے پر پڑی۔ تو چونک پڑے اور آپ کو بہت رنج ہوا کیوں کہ جس شخص کو شیر کھا رہا تھا وہ وہی نافرمان دوست تھا جسے آپ نے اسم اعظم سکھایا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ شیر کے قریب پہنچے۔ اور کان پکڑ کر اس سے دریافت کیا تو نے اس شخص کو مار کر کھا ڈالا کیوں بنایا۔ شیر نے جواب دیا۔ یا نبی اللہ کیا کروں مجبور تھا کیونکہ یہ شخص میرا خالق تو بنا مگر رزق بہم پہنچانے کی فکر نہ کی۔ اور مجھے دوبارہ زندگی ملنے کے سبب بہت بھوک معلوم ہوئی اور بھوک کے مٹانے کے لئے اس کے سوا مجھے بہانے اور آس پاس کوئی شئے نظر نہ آئی۔ اس لئے میں نے اس پر حملہ کیا۔ شیر کا جواب سنکر آپ خاموش چلے گئے۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ بزرگوں کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ خود اپنے لئے بہت برا ہوتا ہے۔

تاریخ اسلام و عالم

قسط دوم

بسلسلہ انتخاب مضامین نمبر صفحہ (٥)

فرشتہ اسرافیل پیٹھ جھکائے کھڑا ہے اور حکم رب العزت کا منتظر ہے اور صور کی آواز ہفت طبق زمین و آسمان تک پہونچ سکتی ہے اور عرش میں ۱۴ قندیل معلق ہے جسکی فراخی ہر قندیل سے دوسری قندیل تک ..٥ سالہ راہ

(١٩) کرسی — اس قدر بڑی ہے کہ ساتوں آسمان و زمین گویا ایک سکورا خوان پر رکھا ہے اور درمیان عرش و کرسی کے ۱۸ حجاب نور معلق ہیں۔

(٢٠) لوح محفوظ — صفحات اسکے یاقوت احمر اور کتابت نور اور طول ..٥ سالہ راہ اور عرض مقدار مسافت مابین مشرق و مغرب کے ہے یہ محاذی جبین اسرافیل کے ہے اور اس میں ١٥ اشریعت ہیں۔

(٢١) قلم — اس کا طول بقدر مسافت ..٥ سالہ راہ ہے اور عرض ٠۴ سالہ راہ۔ قلم پیدا ہونے کے بعد حکم رب العزت ہوا کہ لکھ بحکم خداوند عالم ایجاد عالم سے قیام قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا لکھا اور متعجب ہوا کہ میں عجیب خلق غریبہ ہوں اور خداوند عالم کے نزدیک جو ہر شریف مجھ سے زیادہ نہ ہوگا یہ بات جناب باری میں ناپسند ہوئی جو کچھ قلم لکھا تھا محو کر ڈالا اور اپنے ید قدرت سے بہر ثبت فرما کر محو کیا پھر قلم سے خطاب ہوا کہ لکھ قلم ہیبت سے کانپا اور شق ہوگیا چنانچہ قیامت تک رسم شگاف قلم نوع قلم پر جاری رہی۔

(٢٢) ملائکہ — روز سہ شنبہ پیدا ہوئے اور اس روز جانور بھی پیدا ہوئے۔ اور جب تلاطم امواج سے کف پانی پر آیا تو اس سے

(٢٣) زمین — روز دوشنبہ پیدا ہوئی اور سطبری زمین ..٥ سالہ راہ ہے اور فاصلہ ایک زمین سے دوسری زمین تک ..٥ سالہ راہ کا ہے اور ساتوں زمین کے نام حسب ذیل ہیں

(٢٤) ١ دیما — مسافت ..٥ سالہ راہ جائے سکونت آدمیاں۔

(٢٥) ٢ بسیط — جائے ہوا جس سے خداوند عالم قوم عاد کو برباد و ہلاک کیا۔

(٢٦) ٣ بقتل — اس زمین کے مخلوق کے دست مانند آدمیاں اور دہن مانند سگ اور پا مثل گاو و بال مثل گوسفند کے ہیں۔

(٢٧) ۴ خلینا — یہ زمین سنگ کبریت کی ہے۔

(٢٨) ٥ مساقد — اس میں بچھو ہیں جو اونٹ کے برابر ہیں و نیش مانند نیزہ زہر سے بھرا ہوا ہے اور ہر نیش میں ٣٠٦ فرق کا زہر ہے اور ہر فرق کا ..٣ قلہ ہے۔

(٢٩) ٦ ماسہ — اس میں دوزخ کے سانپ ہیں اگر پہاڑ پر ڈسیں تو ریگ ہوجائے اور جو دوزخی مرتا ہے اسکی جان اس میں

(٣٠) ... ثری — یہ جا نیکاہ شیا طبق تحت الثریٰ ہے اور اس کے گرد پہاڑ کھڑے ہیں ایک طرف سموم دو نشا ہے اور زمین کا قیام ایک مچھلی پر ہے کہ نام اوسکا اوقیا یا شہاہ و کنیت رندیھل و لقب میولی ہے ساتوں طبق زمین ایک فرشتہ کے گردن پر ہے فرشتہ کے پاؤں کے نیچے ایک دانہ یاقوت ہے جس کی وسعت ..٥ سالہ راہ ہے۔

اس کے بعد باری تعالے نے فردوس سے ایک گاؤ بھیجی جس کے ..۴ ہاتھ و پیر اور ۴۰ سیر ہیں پس زمین کو اس گاؤ کے دونوں کاندھوں پر رکھا اور گائے کو قمقمہ یعنی تودہ ریگ پر کہ جس کو ثری کہتے ہیں اور جس کی بزرگی سات طبق آسمان و زمین کے برابر ہیں رکھا اس قمقمہ کو درمیان دونوں پیروں ماہی مذکور کے قرار دیا اور تمام بدن اسکا خالی رہ گیا جل جلالہ۔

(٣١) پہاڑ — اس کے بعد پہاڑ پیدا ہوئے۔

(٣٢) نباتات — چہارشنبہ کے روز نباتات (سبزی گھانس روئیدگی ہر سبزہ اور درخت) پیدا ہوئے سب سے پہلے کماۃ (سارد رخ اور یہ ایک چیز ہے سفید بشکل انڈے کے جو موسم برسات میں زمین سے اگتی ہے ہندی میں کُکُرمتا کہتے ہیں) پیدا ہوا۔

(٣٣) حیوانات — یوم چہارشنبہ کو پیدا ہوئے اول خلقت نحل (شہد کی مکھی) اور آخر قرد (بندر) کی ہے۔

(٣۴) انہار — (روز) یوم چہارشنبہ پیدا کیا گیا۔

(٣٥) تحت الثریٰ — (زمین) پیدا ہوئی۔

(٣٦) دوزخ — یوم چہارشنبہ کو پیدا ہوا جو زمین ہفتمین پر ہے اور دوزخ کے سات طبق کے نام یہ ہیں۔

جہنم۔ نظی۔ جحیم۔ سعیر۔ سقر۔ ہاویہ۔ حامیہ اور ١٩ ملایک دوزخ پر مقرر ہیں جن کو زبانیہ کہتے ہیں اور دوزخ پر ایک بال سے باریک اور تلوار سے تیز پل ہے جس کو صراط کہتے ہیں جس پر سے ہر شخص کو گذرنا پڑتا ہے اور وہ ...٣ سالہ راہ ہے اس تفصیل سے کہ ہزار سال نیچے سے اوپر کو ہزار سال بالائے حصہ کو ہزار سال نشیب کو فاعتبروا یا اولی الابصار

(٣٧) کعبہ — کعبہ شریف پیدا ہوا۔

(٣٨) ابوالجان — پیدا ہوا۔

(٣٩) جلیانیس — ایک ملک پیدا ہوکر ١٨ لاکھ سال کے بعد مغضوب باری تعالی ہوا۔

(۴٠) ملیقا — پیدا ہوکر ١٨ لاکھ سال تک اجرائے احکام شریعت میں مشغول رہا۔

(۴١) اشرار الجان — پیدا ہوئے ١١ لاکھ سال کے بعد ان سے اور ملائکہ سے محاربہ عظیم ہوا۔

(۴٢) ابلیس عزازیل شیطان۔ پیدا ہوا آسمانوں پر رہتا تھا اور آسمان کے نیچے محفل وعظ منعقد کرتا آخر کار بسبب انکار سجدہ حضرت آدمؑ راندہ ہوکر زمین پر اتارا گیا اور ملائکہ کا رئیس و سردار تھا۔ باقی آیندہ

اعتذار:- وقت پر کاغذ نہ ملنے کی وجہ سے یہ اخبار تاخیر سے شائع ہوا۔ اب کاغذ کا انتظام کرلیا گیا ہے انشاء اللہ تعالی آئندہ وقت پر شائع ہوگا۔

عالم

ریاست ہائے متحدہ کے قرضہ سے برطانیہ کی دست برداری۔ لندن ۲۵ جون برطانیہ نے ریاست ہائے متحدہ کے قرضہ کے مزید ایک سو ملین ڈالر سے دستبرداری کرلی ہے۔ (رائٹر)

ریڈیو کے ذریعے جدید خبر رسانی کا طریقہ۔ واشنگٹن ۲۴ جون امریکہ کی ریڈیو کارپوریشن نے ریڈیو کے ذریعہ جدید خبر رسانی کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ اس کے ذریعہ ہر منٹ میں دس لاکھ الفاظ بھیجے جاسکتے ہیں۔ چھپے ہوئے صفحات کی تصاویر باری باری دوسرے مقامات پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ جہاں ان کی تصویر لی جاسکتی ہے۔ (گلوب)

آیندہ جنگ کا امکان نہیں۔

لندن۔ ۲۴ جون۔ ڈیلی ورکر کے نامہ نگار مقیم ماسکو نے اطلاع بھیجی ہے کہ روس کے لوگوں میں یہ یقین دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے کہ مستقبل قریب میں کوئی عالمگیر جنگ چھڑنے کا ہرگز کوئی امکان نہیں ہے۔

جاپان میں غیر ملکی تاجروں کو آنے کی اجازت ملیگی۔ لندن ۲۸ جون۔ تقریباً چار سو غیر ملکی تاجروں کو جاپان میں آنے اور تجارتی تعلقات قائم کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ ان میں سے ایک چوتھائی رعایت امریکی تاجروں کو دی جائیگی۔ یہ لوگ ۱۵ ستمبر تک جاپان میں داخل ہوسکینگے اور ستمبر سے تجارتی تعلقات شروع ہو جائینگے۔ ہر ملک کے تاجروں کے لئے کاروبار کا مقررہ عرصہ ہوگا ساری تجارت کی منظوری جنرل میکارتھر سے لی جائے گی۔ شرح تبادلہ کا فیصلہ سپریم کورٹ یا جاپانی ٹریڈ بورڈ کریگا (گلوب)

لندن۔ ۲۵ جون۔ افریقہ اقبایل میں بیویوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر ایک بیوی ۵۰ پونڈ یا گیارہ مویشیوں میں لی جانی چاہیے لیکن دلھن کے کنبہ کے آدمی اس مقررہ قیمت پر بڑے قیمتی تحفے لیتے ہیں۔ ایک دلھن کے باپ نے عجیب طریق سے رقم وصول کی۔ ہر بار منہ کھولنے کے پانچ پونڈ اور بولنے کے ۵ پونڈ لیے گئے۔ (گلوب)

عورت خواب سے ہلاک ہوگئی

لندن ۲۵ جون ایک عورت کی بڑی اچھی صحت تھی۔ اسے اگلے دن بستر پر موت سے ہم آغوش دیکھا گیا ڈاکٹر کا خیال ہے کہ زیادہ محنت یا خوف سے موت واقع ہوئی ہے چونکہ عورت اس وقت سو رہی تھی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نے کوئی خوفناک خواب دیکھا ہوگا۔

دل کے ایک ماہر کا خیال ہے کہ کمزور دل کے آدمی اگر کوئی جوش دلانے والا یا ڈراؤنا خواب دیکھیں تو اس سے موت واقع ہوسکتی ہے۔ (گلوب)

۲۰ لاکھ موٹروں کی تیاری

نیویارک ۲۶ جون۔ امریکہ صنعت موٹر سازی نے ۱۹۴۷ء کی ابتدا سے جون کے پہلے ہفتے تک بیس لاکھ موٹریں تیار کیں جن میں سے (۲۴۹۰۰۰) مسافروں کی گاڑیاں تھیں۔ اور (۵۵۰۰۰۰) لاریاں

بقیہ کالم (۳) اسلام

بغداد میں کمیونسٹوں کو سزائیں

بغداد ۲۴ جون مقامی کمیونسٹ پارٹی کے سکریٹری اور آٹھ دیگر کارکنوں پر جو مقدمات چل رہے ہیں اس کا فیصلہ دو روز تک سنا دیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ استغاثہ سے ان کو سزائے موت یا سزائے عمر بھر قید دئے جانے کا مطالبہ کرے گا۔ (گلوب)

طہران ۲۸ جون۔ طہران میں دو تین چھاپے خانوں پر نامعلوم مسلم لوگوں نے حملہ کیا اور بعض چھپے ہوئے کاغذ جلا دیئے شام کے وقت جمہور پسند پارٹی نے بازاروں میں مظاہرہ کیا۔ (گلوب)

اسلام

مصری تجارتی وفد کی کلکتہ سے آمد

کلکتہ ۲۵ جون۔ مصری تجارتی وفد کلکتہ پہونچ چکا ہے معلوم ہوا ہے کہ وفد ہندوستان سے مصر کو تیزی سے روئی برآمد کرے گا۔ (ا۔پ)

جدید پاکستانی حکومت کے دفاتر کراچی میں تعمیری کام کا آغاز کراچی ۲۵ جون ایک سرکاری حصہ زمین پر (جس کا رقبہ تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار مربع گز ہے) یہاں آج ہی جدید پاکستانی حکومت کے دفاتر میں سے بعض کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ تعمیری خاکہ کے تحت (۲) لاکھ کی رقمی لاگت سے چالیس فٹ چوڑی سڑک کے دونوں طرف دس دفاتر تعمیر کئے جائیں گے ان کاموں کے لئے سمنٹ کے بلاک اور اسلیس کی چادریں استعمال کی جائیں گی یہ کام شعبہ واری عمل میں لایا جائے گا ماہ اگسٹ کے وسط تک مکمل ہوجائیگا محل وقوع جس زمین کے حصہ پر یہ دفاتر تعمیر کئے جارہے ہیں وہ صدر عدالت سے ملا ہوا ہے یہاں کل ہند مسلم لیگ کا گذشتہ اجلاس بھی منعقد ہوا تھا یہ علاقہ ہارون آباد کے نام سے موسوم ہے۔ افسروں کو کوارٹرز۔ حکومت مذکورنے گاندھی گارڈن کی مشرق میں بھی ایک کھلا مقام حاصل کیا ہے۔ جہاں چھ سو اسٹاف کے دفاتر اور مہمان کے لئے ایک سو کوارٹرز بھی دس لاکھ کے صرفہ سے تعمیر کئے جائیں گے اس مقصد کے لئے یہ عمارتی تعمیر کا سامان بھی فراہم ہوگیا ہے تقررات ملازمین۔ آج یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے جدید پاکستانی دفاتر میں تقریباً چار سو کلرکوں، ایک ہزار چپراسیوں اور دو سو چونسٹھ عہدہ داروں کو بھی مقرر کیا جائے گا۔ اور مرکزی دفتر ستمبر ۱۹۴۷ء سے ان ملازمین کی تنخواہوں کی ادائی کی انتظام کر رہا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۹ کالم ۳)

ہندوستان

کلکتہ کے مختلف مقامات پر ۱۲ حوادث۔ فسادات کی روک تھام کے لئے پولیس کی موثر کارروائی۔

کلکتہ ۲۵ جون۔ کلکتہ کے بعض مقامات سے آج ۱۲ حوادث کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ پولیس نے حوادث کے انسداد کے لئے موثر کارروائی جاری رکھی اور بعض متاثرہ محلوں میں ۲۷ جون کی صبح تک مسلسل کرفیو نافذ کردیا گیا۔ اس کا انکشاف حکومت بنگال کے ایک اعلامیہ میں کیا گیا ہے جو آج جاری ہوا۔

چالیس سے زائد گرفتاریاں۔ چالیس سے زائد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ امروز منتشر حملوں کی مجموعی تعداد ۹ ہے۔ موچی بازار، امرسٹ اسٹریٹ اور جوراسنکو کے رقبہ جات میں زیادہ حوادث پیش آئے۔ امروز ہ میں ایک ہلاک اور پندرہ زخمی شامل ہیں۔ (ا۔پ)

مرکز سے کراچی کو پانچ ہزار آدمی جائیں گے۔ کراچی ۲۶ جون اڈیشنل جنرل شملہ نے کنٹرولر حسابات سندھ کو اطلاع دی ہے کہ تقسیم ہند کی وجہ سے مرکز سے ۵ ہزار آدمی مرکزی محکموں سے کراچی بھیجے جائیں گے ان میں ۲۷ گزیٹیڈ افسر چار ہزار نان گزیٹیڈ آدمی اور قریب قریب ایک ہزار چپراسی ہونگے آڈیٹر جنرل یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لوگ یکم ڈسمبر سے اپنی تنخواہیں کراچی میں وصول کریں گے

دکن

مختلف ممالک میں سفارت خانوں کا قیام

حیدرآباد ۲۱ امرداد۔ سمجھا جاتا ہے کہ اس وقت ممالک چین امریکہ اور یورپ میں سفارت خانوں کے قیام کا مسئلہ حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہے۔

اس بات کا قوی امکان ہے کہ چین امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک کے سفیروں کے تبادلہ پر اپنی آمادگی کا اظہار کر دیں گے۔ (پبلک پریس)

بندرگاہ گوا کی خریدی۔ حیدرآباد ۲۱ امرداد۔ پبلک پریس یہ پیش قیاسی کر سکتا ہے کہ عنقریب بندرگاہ گوا حکومت سرکار عالی کی تحویل میں لے لی جائے گی سمجھا جاتا ہے کہ حکومت پرتگال سے بندرگاہ مذکور کی خریدی کے سلسلہ میں اب تک کئی مراحل طے کئے جا چکے ہیں اور عنقریب آخری مرحلہ بھی طے کر لیا جائیگا بندرگاہ کے گوا کی قیمت کا تعین۔

حیدرآباد۔ ۲۳ جون پبلک پریس پورے وثوق کے ساتھ اس اہم انکشاف کے قابل ہے کہ بندرگاہ گوا کی خریدی کے سلسلہ میں نمائندہ تاج کے توسط سے قیمت کا بھی تعین کر لیا گیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ قیمت خرید کا تخمینہ تقریباً ۶۰ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

اس خصوص میں یہ اطلاع بھی موجب مسرت ہوگی کہ بندرگاہ گوا کا متعلقہ تمام علاقہ حکومت سرکار عالی کے زیر نگین آجائیگا۔ (پبلک پریس)

کوتوالی بلدہ۔ یہ اتباع فرمان مبارک مشترشدہ ۴ ربیع الثانی شریف ۱۳۶۵ف فی الحال بلاء سڑاور شاہ منزل اور اس کے اطراف کا رقبہ جس میں سوماجی گوڑہ کی تمام تر آبادی کا علاقہ شامل ہے بہ اغراض انتظام کوتوالی صدر نظامت کوتوالی اضلاع کے حدود سے خارج کر کے کوتوالی بلدہ کے حدود میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (اطلاعات)

حیدرآباد اپنی [illegible] آپ مالک [illegible] حیدرآباد [illegible] وطن نیوز ۔۔۔ [illegible]

[illegible] مملکت ذرائع مہیا کرے گا۔ وہ ہر مخالف قوت کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ فیصلہ یہ کیا گیا وہ اٹل ہے یعنے ہندوستان اور پاکستان دونوں سے ایسے خوشگوار تعلقات پیدا کر لیگا جس کے بعد کسی فریق کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہے گی کہ کسی ایک یونین میں حیدرآباد کی شمولیت ضروری ہے۔

ٹیلیگرام اور ٹپہ۔ اگسٹ میں جب پیرامونٹسی برخواست ہو جائیگی تو ممالک محروسہ کے ٹیلیگرام آفس حیدرآباد کی مملکت متصور رہیں گے۔ ٹپہ کا تبادلہ اس طرح عمل میں آئیگا جس طرح خودمختار ممالک کے ٹپہ کا تبادلہ ہوا کرتا ہے۔

سفراء حیدرآباد کی جانب سے ہر خودمختار سلطنت میں سفراء معین ہونگے۔ و نیز ہندوستان اور پاکستان کے اہم شہروں میں بھی نمائندے رکھے جائیں گے اور ان نمائندوں کے لئے مختصر سا عملہ بھی دیا جائیگا جن کی حیثیت اول تعلقداروں کے مساوی ہوگی اس طرح ہر دیسی ریاست میں ایک ایک نمائندہ مقرر کیا جائیگا۔

علاقہ جات۔ علاقہ جات سرکار عالی مثلاً برار ۱۸۵۳ع پارسی ۱۸۵۳ع اضلاع مفوضہ ۱۸۰۰ع بعد رائچور ۱۸۶۰ع شمالی سرکار ۱۷۵۹ع۔ کرناٹک ۱۷۶۶ع میں برطانیہ عظمی کے تفویض کئے گئے تھے پیرامونٹسی کے برخواست کے ساتھ ہی مملکت آصفیہ کے جز کی حیثیت سے زیر نگین سلطنت آصفیہ متصور رہیں گے ریلوے۔ ریلوے اور ریلوے رہ دالی پر اپنی خود مختار حیثیت سے انتظام کیا جائیگا۔ (وطن نیوز)

صدر المہام مال۔ حیدرآباد ۲۴ امرداد آنریبل مسٹر گرگسن صدر المہام مال یکم جولائی کو اپنی خدمت سے سبکدوش ہوں گے۔

مال کی صدر المہامی پر نواب محمود یار جنگ۔ بہادر قریشی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

[illegible] صدر نظامت کوتوالی [illegible] اور مسٹر [illegible]

[illegible] اپنی خدمت سے سبکدوش ہو جائیں گے صدر نظامت پر کسی غیر انگریز کا انتخاب ہو رہا ہے

ہندوستان اور پاکستان میں مملکت حیدرآباد کے نمائندے

حیدرآباد ۲۴ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت حیدرآباد بھی پاکستان اور ہندوستان میں اپنے نمائندے مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ حکومت کی جانب سے اس خصوص میں عنقریب کوئی اعلان کیا جائے گا۔

سمجھا جاتا ہے کہ حکومت حیدرآباد ہندوستان کے تمام صوبہ جات میں اپنے تعلقات بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہیں

برار کا علاقہ دولت آصفیہ کا جزو ہوگا

ناگپور۔ ۲۴ جون۔ ہندوستانی اور پاکستانی حکومتوں کی تشکیل کے ذیلی انتظامات اور صوبہ جات کی تقسیم کے تمام مراحل طے ہونے کے ساتھ ہی نئی دہلی اور لندن سے اختیار و اقتدار کی منتقلی کا جب سرکاری اعلان ہوگا۔ آج یہاں ایک باخبر حلقے میں معلوم ہوا ہے کہ اسی وقت علاقہ برار سے متعلق دولت آصفیہ اور دولت برطانیہ کے درمیان کئے ہوئے سابقہ تمام معاہدات کے کالعدم ہونے کا ذکر بھی آئے گا۔ اسی طرح آئینی طور پر برار کا علاقہ دولت آصفیہ کا جز بن جائے گا۔ ایسے علاقہ کے ساتھ ہی برار کے نظم و نسق اور داخلی ضبط و امن برقرار رکھنے کی تمام تر ذمہ داری حکومت حیدرآباد کے دوش پر آجائے گی۔

سمجھا جاتا ہے کہ حکومت اپنے تمام [illegible] محکمہ راتب بندی میں ایک ہزار

ملازمین کی تخفیف

حیدرآباد ۲۵ جون مختلف اضلاع میں اسکیم راتب بندی ناکام ہو جانے کی وجہ سے محکمہ راتب بندی کے عملہ میں تخفیف کی جائے گی۔ [illegible] کے احکام عنقریب جاری کئے جائیں گے تخفیف ہونے والے ملازمین کی مجموعی تعداد کا تخمینہ ایک ہزار کیا جا رہا ہے (پبلک پریس)

ایک واگن لاٹھیاں روک لی گئیں

حیدرآباد ۲۵ جون۔ پبلک پریس کو با وثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ مدراس سے حیدرآباد کے لئے ایک واگن لاٹھیاں درآمد کی جا رہی تھیں۔ لیکن ارباب ریلوے نے مزاحم ہو کر اس واگن کو وہیں روک لئے ہیں۔ (پبلک پریس)

باب حکومت کے تین نئے ارکین

حیدرآباد ۲۷ جون یہ افواہیں گشت لگا رہی ہیں کہ باب حکومت میں مزید تین ہزار ارکین کا اضافہ عمل میں آرہا ہے۔ اس سلسلہ میں عالیجناب نواب ظہیر یار جنگ بہادر۔ والی پائیگاہ مولوی سید ابوالحسن سید علی صاحب اور مسٹر بی۔ ایس وینکٹ راؤ کے نام توثیق حاصل کر رہے ہیں۔ (وطن نیوز)

حکومت سرکار عالی کا سفیر پاکستان

حیدرآباد ۲۷ جون سیاسی حلقوں میں عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ مولوی یامین زبیری صاحب یا مولوی سید تقی الدین صاحب مملکت پاکستان میں حکومت سرکار عالی کے سفیر مقرر کئے جائیں گے (وطن نیوز)

پرچم کا شہر۔ حیدرآباد ۲۶ امرداد شہر حیدرآباد آج پرچم کا شہر نظر آرہا تھا سارے شاہراہ بڑی بڑی سڑکیں دوکانوں اور مکانوں پر آصفی پرچم کی لہر رہا تھی کامل خودمختاری اور آزادی کا اعلان سنا رہی تھیں ملک کے متعدد اور سر بر آوردہ اہل ہنود کی اکثریت نے اس تقریب میں حصہ لیکر یہ ثابت کر دیا کہ وہ ہر طرح اپنے بادشاہ کی خود مختار بادشاہی کے اعلان کے حامی ہیں مسلمانوں نے جوش و خروش کے ساتھ آزادی کا جشن منا کر تحت وتاج سے

کی و المہاد عقیدت مندی کا ثبوت دیا
دن بھر سارا شہر جھنڈیوں اور پھریروں
کی وجہ سے دیدہ زیب نظر آرہا تھا۔ اور رات
میں روشنی کی وجہ سے جگمگا رہا۔

شاہی مسجد میں دو بجے دارالسلام میں
حیدرآباد کے تمام مسلم رضاکاروں کا
اجتماع عمل میں آیا جسے سالار اعلیٰ
رضاکاران نے بعض ضروری ہدایات
دیں (دکن نیوز)

شہر کے طول و عرض میں جشن آزادی
حیدرآباد - ۲۹ اردو اد - فرمان
اقدس کے تعمیل میں ہر قسم کی قربانی
کے لئے آمادہ ہیں۔ اپنے وطن عزیز کی
آزادی کے لئے جان کی بازی لگا دینگے
اس عہد کے ساتھ آج صبح ۱۰ بجے تمام مسلمین
کی طرف سے ابتدائی جلسوں میں جشن آزادی منایا
ہر حلقہ میں وہاں کی مجلس کے صدر ارکان
حاضر تھے فرمان مبارک کی خواندگی
کی سعادت حاصل کی جانے کے بعد پرچم
کی رسم ادا کی گئی۔ تقریروں کے ذریعہ جشن
آزادی کی اہمیت اور اس کے مقاصد پر
روشنی ڈالی گئی۔

خطبہ میں شاہ دیجاہ کا اسم گرامی۔ مساجد
میں جمعہ کے خطبوں میں ہمیشہ سے شاہ دیجاہ
کا اسم گرامی لیا جاتا ہے۔ لیکن آج کے
خطبوں میں خطیبوں نے بھی ایک ولولہ انگیز
لہجہ میں شاہ دیجاہ کا اسم گرامی لیا جیسے
ہی شاہ عثمان کے الفاظ خطیب کی زبان
سے نکلے مسجد میں آمین آمین کی صداؤں
سے گونج اٹھیں۔

سواری شاہانہ روشنی دیکھنے کے لئے
رات کے بڑے حصے تک عوام کا ہجوم رہا
پتھر گٹی اور لاڈ بازار کی دکانوں کی بڑی
خوبصورتی سے آرائش کی گئی تھی۔ شام کے
(۶) بجے سواری شاہانہ پتھر گٹی سے گزری
شاہ عثمان زندہ باد کے فلک شگاف
نعرے بلند ہوئے۔ اس موقع پر ... میں
پرچم آصفی کی رسم ادا کی جا رہی تھی ...
سے مراجعت کے موقع پر سواری شاہانہ
پتھر گٹی پر رک گئی مولانا سید محمد بادشاہ
حسینی صاحب معتمد مجلس علماء دکن سے
مخاطبت شاہانہ رہی مولانا نے عرض کیا
اس وقت پرچم کی رسم ادا کر رہے تھے
مولانا نے پرچم کی رسم ادا کی ...

مالک الملک دکن کی سرزمین پر چھ سو
چھ سو سال سے عزت و حکومت کے ساتھ
قائم رکھا ہے ہم تیرا جس قدر شکر کریں کم
ہے اسی شہنشاہوں کے شہنشاہ تو نے
بندہ آصف سابع نے ۱۳۳۴ میں
اپنی آزادی کا ازسر نو احیاء فرمایا
تھا۔ الحمدللہ اہل وطن کا مانچ صدی
کی پیہم کوشش کا نتیجہ ہے کہ اب ہمارے
اس ملک کی آزادی کو بیرونی دنیا بھی
تسلیم کرنے پر آمادہ ہو چکی۔
اے مالک الملک یہ پرچم آصفی
جس پر تیرا نام نامی العظمت للہ لکھا
ہے تیری ذات پاک کو گواہ رکھ کر ہم نے
تیرے سامنے بارہا عہد کیا ہے کہ اس کو
ہمیشہ ہوا میں بلند رکھیں گے اور اس کی
حفاظت و سربلندی کے لئے اپنی جان
کی بازی لگا دیں گے۔
پروردگار! ہمارے وزراء سلطنت کو
توفیق عطا فرما کہ وہ وقت کی نزاکتوں کو
فراست و تدبر سے مطالعہ کریں۔ ان کو
احساس فرض عطا فرما ان کو یہ بات
جتا دے کہ دنیا تاریخ بنانا ہے یہیں ان کو
سمجھا کر کہ ایسی تاریخ بنائیں جو آنے
والی نسلوں میں ان کے نام کو روشن رکھے
خداوندا! ہمارے عہدہ داران مملکت کو
رعایا کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک
اور بادشاہ کے ساتھ دیانت اور
وفاداری کی توفیق عطا فرما۔ ان کے
قلوب کو خود اعتمادی کے جذبات
سے بھر دے۔ یا اللہ ہمارے بادشاہ
جمجاہ کو سلامت اور صراط مستقیم پر قائم
رکھ ان کے دشمنوں کو پامال کر ان کے تخت و تاج
ہر آفت و بلا سے محفوظ رکھ۔

دارالسلطنت حیدرآباد میں
ہز اکسلنسی لارڈ و لیڈی ماونٹ بیٹن
کا قیام تین دن ہوگا - نئی دہلی - ۲۸ر
جون - ہز اکسلنسی لارڈ و لیڈی ماونٹ
بیٹن کے موجودہ سفر حیدرآباد کو یہاں
کے سیاسی حلقے بڑی اہمیت دیتے ہیں
کہا جاتا ہے کہ دارالسلطنت حیدرآباد
میں ہز اکسلنسی کا قیام (۳) دن ہوگا۔
سیاسی و دستوری مسائل کے طے
کرنے کے ساتھ ہی اس کا امکان ہے

کہ ہز اکسلنسی عثمانیہ یونیورسٹی اور ایلورہ و اجنتا
کا بھی معائنہ کریں گے۔ (اسٹیٹس مین)

سر مرزا اسمعیل حیدرآباد ۲۹ر اردو اد
سر مرزا اسمعیل سابق صدر اعظم حکومت سرکار عالی
کو ان کی بقایا مدت کا معاوضہ ایک
لاکھ (۳۴) ہزار روپیہ دیا گیا ہے
(دکن نیوز)

برخواست ریزیڈنسی کی کمیٹی حیدرآباد
۲۹ر جون - ریزیڈنسی کی برخواستگی اور ...
کے بعد کے انتظامات کے لئے سرکار عالی
کی جانب سے ایک کمیٹی تشکیل پا رہی ہے
یہ کمیٹی ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر اور دو
ارکان کونسل پر مشتمل رہیگی۔ (دکن نیوز)

پست اقوام کے (۲۵) افراد نے
اسلام قبول کیا۔ حیدرآباد ۲۹ر جون
بیدر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جشن
خودمختاری کے موقع پر (۲۵) افراد کو
مسلمان بنایا گیا اور پست اقوام کے یہ
افراد نے جامع مسجد میں بروز جمعہ بعد
نماز اسلام قبول کیا۔ مسٹر شیام سندر کے
حالیہ سفر بیدر کے تاثرات ہیں۔

بقیہ کالم ۴ صفحہ ۱۷

پاکستان کا اپنا علیحدہ سکہ ہوگا۔ نئی
دہلی - ۲۹ر جولائی - پاکستان کے سکہ کے
تعلق سے معلوم ہوا ہے کہ کچھ ایسے انتظامات
ہوں گے جو حال تک ریزرو بینک اور
حکومت برما کے درمیان تھے آہستہ آہستہ
مملکت پاکستان کا اپنا علیحدہ سکہ
ہو جائے گا۔
پاکستان کے ڈاک کے ٹکٹ۔ نئی
دہلی - ۲۹ر جون - وثوق کے ساتھ معلوم
ہوا ہے کہ موجودہ ٹکٹوں اور رسیدی
ٹکٹوں پر پاکستان لکھ کر پاکستان میں استعمال
کیا جائے گا۔
پاکستان ٹیلگراف آفس - نئی دہلی -
۲۹ر جون پاکستان کے دو ٹیلگراف آفس
ہوں گے ایک کراچی میں ہوگا۔ دوسرا
مشرقی بنگال کے شہر ڈھاکہ میں -
پاکستان کے ٹکٹ کے خاکے - ۲۹ر
جون - نئی دہلی - پاکستان کے ٹکٹ خاص
قسم کے ہوں گے چونکہ پاکستان کے پرچم کا
نشان سبز ہے اس لئے ٹکٹوں کا رنگ بھی

رنگ کا لحاظ رکھا جائیگا۔ اور ٹکٹوں کے
خاکے کو وضع کرنے کے کام کا عجلد آغاز
ہونے والا ہے۔ ۲۴

مبارکباد

خدا کے فضل سے آپ کے قومی و
مذہبی مدرسہ، مدرسہ جعفریہ کی عمارت
کی تعمیر کے لئے شاہراہ عبادت خانہ پر
روبروئے عبادت خانہ دارالشفاء
زمین خرید لی گئی ہے۔
اب قوم سے التماس ہے کہ تعمیر کے لئے
سرمایہ کی فراہمی میں زیادہ سے
زیادہ حصہ لے تاکہ عنقریب تعمیر کا کام
آغاز ہو جائے۔
ملتمس محمد افضل علی خاں معتمد تعمیری کمیٹی مدرسہ جعفریہ

ناظرین

براہ کرم چندہ۔ امداد۔ اجرت
اشتہار وغیرہ بغیر اخذ رسید مطبوعہ کسی
ملازم یا نمائندے کو ادا نہ فرمائیے ورنہ
اس کی ذمہ داری ہم پر عائد نہ ہوگی۔

اخبار انتخاب

کوکا غذ کا کوٹہ بہت کم ملا ہے لہذا
مجبوراً آئندہ سے دو ہفتہ ۱۶ صفحہ
اور دو ہفتہ ۱۲ صفحہ پر اخبار شائع ہوگا۔
امید کہ ہماری مجبوری پر نظر فرماتے
ہوئے ہمیں معاف فرمائینگے۔
جب کاغذ افراط سے ملے تو انشاءاللہ تعالے
ہر ہفتہ حسب سابق ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا
نیز کاتبوں کی قلت و طباعت کے
مشکلات کے مدنظر اخبار کچھ تعویق سے
شائع ہو رہا ہے۔ آئندہ انشاءاللہ تعالے
اسکا انتظام کیا جائیگا کہ
وقت پر شائع ہو۔
بعض مجبوریوں کی وجہ یہ اخبار
(صاحب الزمان نمبر ۱۴/۱۵ اور ۲۲
شعبان دو نمبروں کا ایک نمبر ہے
لیکن مجموعی ۱۲ صفحہ کے۔ یکجا کیا
اس کے بعد ۲۲ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔
بلکہ یکم رمضان کا پرچہ شائع ہوگا۔
ناظرین ۲۲ کے پرچہ کا انتظار نہ کریں
آئندہ انشاءاللہ تعالے ہر ہفتہ
بلاناغہ شائع ہوگا۔

بقیہ فہرست مطبوعات کتبخانہ حیدری

چھتہ بازار
حیدرآباد دکن

دعائے کمیل مترجم اردو ۳ر
دعائے سباسب مترجم اردو ۳ر
مجموعہ دعائے نور ۸ ۱۲ر
دعائے ختم قرآن ار

تعویذات

دعائے مجموعہ برائے دفع جن و شیاطین و دفع بلیات و چشم زخم وغیرہ - ۲ر
دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بچیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کیلئے بیحد مفید ہے - ۲ر
ایضاً بر پوست آہو کربلائے معلے کا لکھا ملیگا
دعائے ام الصبیان از منہاج - ار
دعائے دفع طاعون ہیضہ ٹائیفائڈ وغیرہ - ۲ر
دعائے گنج العرش حفاظت کے لئے - ار
دعائے قلوسیسن برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور بچہ کو اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲ر
ایضاً مع ام الصبیان ۳ر
دعائے خطبہ آدم برائے محبت و زبان بندی ۲ر
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۲۵ر
دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
بر پوست آہو ۵ر
دعائے سوسن مرجانہ برائے محبت ۲ر بر ۸ر
دعائے نور برائے دفع تپ و ٹائیفائڈ و امراض حاوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۲ر-
دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲ر-
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۵ر
دعائے سیفی عربی برائے محبت زبان بندی و کشایش کار برائے وصول ملازمت و ترقی - ۲ر
بر پوست آہو کربلائے معلی کا لکھا ہوا ۵ر
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق تحصیلیں کاروبار مشکل - ۲ر

دعائے دفع دشمن - خوف حاکم اور افسروں کی سختی کے لئے ۲ر
دعائے زبان بندی - ۲
دعائے محبت - ۲
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض ۲ر
جوشن صغیر بشرح مذکور ۲ر
دعائے ہفت ہیکل دشمن قفل و ذود و نام بار نیتہاست اتفاق بلیات و حوادث - ۲ر
آیۃ الکرسی فہرست خانہ برائے دافع اجنہ و شیاطین ار
ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی معرٰبی آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲ر
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہتر مبین تعویذ ار-
دعائے ناد علی جس میں ناد علی معرٰبی بھی شامل ہے ۲ر-
دعائے علوی مصری مشہور سیفی و حرز یمانی دفع دشمن کے مشہور و معروف تعویذ ہے ۴ر-
عریضہ حضرت صاحب الزمان مردانی ۲ر زنانی ۲ر
عریضہ حضرت امام رضا - ار
نقشہ تولد و وفات ائمہ طاہرین ۲ر
نکاح نامہ ۲ر
نقشہ ایران ۴ر ایضاً رنگین ۲ر

قیامت
قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمان کا ظہور ہے ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علامات الظہور کا آرڈر دیجئے تاکہ چھپتے ہی آپکو اطلاع دیجائے
(۸)
کتبخانہ حیدری میں زیر طبع ہے -

چند بہترین کتابیں مطبوعات

فیصلہ تبرا مصنفہ جو ایک ہندو کی تحریر کردہ دھاکہ پرشاد کے قلم سے دیکھنے کے قابل ہے ۸ر-
سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کے وجوب کو ثابت کیا گیا ہے - ۴ر
پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی مدظلہ ۲ر
ہزار اسرار - مشاہیر حکما، و اطبائے موسوم بہ اسرار الاطبا، و کیمیائے عشرت زمانہ سابقہ کے حکما کے مجربات طلسم تعویذات حبوب یعقوبی سبزی ریاضین کی خاصیت و فوائد اور عجائب غرائب حکما، اور خطوط رمز و علم شعبدہ و غرائب نجوم و رمل و انواع تحریر عجائب و بہترین نسخہ جات خضاب و مقوی باہ و لذت جماع عورت کے حاملہ ہونے کے بہترین نسخے بہرحال اس میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی صرف ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسے جواہر پارے اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں قیمت ۸ر-
بساط الغنائم تاریخ فارسی ۱۲ر
اردوئے قدیم از جناب شمس المورخین مولانا حکیم سید شمس اللہ قادری ۸ر
دفتر رحمت دیوان صوفی فارسی ۱۲ر

مناہج المعرفت دیوان تخمیر ۱۲ر
آتش پاڑہ یائے شوق دیوان ۸ر
دیوان وحدت اردو ۸ر
دیوان مجذوب فارسی ۱۲ر
دیوان ثانی قابل ۸ر
قصائد مشکوٰۃ از سید علی حسن الگرامی ۱۲ر
معیار البلاغت عربی ۴ر
منافع العلوم ۸ ۱۲ر
قاموس الاغلاط ۲ر
سخنوران چشم دیدہ تذکرہ شعرائے اردو ۱۲ر
دیوان رشید ۱۲ر
معیار الفنون عربی ۲ر
مختصر تاریخ ہند ۲ر
یادگار قیصری ار
سوانح زندہ شاہ مدار ار
تحفۃ الملوک و صد پند حکیم لقمان ار
البم تصاویر ۲ر
طلسم حیرت ۸ر
شباب دکن ناول ۸ر
تعلیم الاخلاق فارسی ۸ر
ہنسانے کا آلہ - ۲ر
ہنسانے کی انجن ۲ر

کیا آپ شیعہ ہیں

اگر شیعہ ہیں تو یقیناً اپنے مذہب کے عقائد بھی جانتے ہیں جن سے واقف ہونا آپکے لئے ضروری ہے اگر واقف نہیں ہیں تو عقائد الشیعہ کا آرڈر دیجئے تاکہ چھپتے ہی آپکو اطلاع دیجائے جو کتب خانہ حیدری میں زیر طبع ہے

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریداری

۲-۹
رجسٹرڈ نمبر آصفیہ

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے
مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

آزادی نمبر

ہفتہ وار

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب

چندۂ اخبار

سالانہ ۳ للعہ — ششماہی ۲ صہ

فی پرچہ ۲ — برائے حکام ۴

اجرت اشتہارات

فی انچ کالم ۳ عصہ

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے

خریداری ہر ماہ بابانی کی پہلی سے محسوب ہوگی

(تواریخ اشاعت)

۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲

خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

مدیر

شیخ ابوالقاسم

معاونین

محافظ الدین حیدر۔ عباس رضوی

مہتمم

محمد حسین

جلد (۱) | ۱۹ رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ م ۲۰ شہریور سنہ ۱۳۵۶ف موافق ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء یوم شنبہ | نمبر (۹-۱۰)

اے کہ تو ہے فخرِ قوم و ناصرِ دینِ مبیں

کیوں نہ ہوں خدمات تیرے لائقِ صد آفریں

درحقیقت ہے زباں تیری کلیدِ معرفت

تیری ہر تقریر ہے گویا نویدِ معرفت

سچ ہے کیا شک ہے ترا دل ہے معمور

منبر تجھ سے لئے آئی ہے کلاہ

فخرِ قوم خطیبِ دکن ناصر الدین علامہ رشید ترابی مدظلہ

جنھوں نے انجمن نوجوانانِ قوم کے عظیم الشان جلسہ آزادی ہندوستان میں صدارت فرمائی

نقشِ اول

اسٹیٹ کانگریس

ہندوستان کے موجودہ عبوری دور میں نام نہاد انڈین نیشنل کانگریس نے جو سیاسی قلابازیاں کھائیں اور مسلم لیگ کے مقابلے میں پے درپے جن ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا، ان کے دو نادر نمونے قائد اعظم کا پاکستانی گورنر جنرل منتخب ہونا اور سلہٹ کا پاکستان میں شامل ہونا، ہیں پاکستان میں سرحد کی شمولیت کا بھی انہیں اب یقین ہو چلا ہے۔

اپنے سیاسی دیوالیہ پن سے برطانوی ہند کی کانگریس میں اتنی بوکھلاہٹ نہیں پھیلی جتنی کہ ریاستی کانگریس میں۔ اسی سلسلہ میں ہندوستان کی تین بڑی ریاستیں یعنی تراونکور، حیدرآباد اور کشمیر قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے اول الذکر دو ریاستوں نے پیراموئنٹسی کے خاتمہ کے ساتھ ہی اپنی آزادی کا اعلان کردیا ہے۔ ان اعلانات سے دونوں ریاستوں کی کانگریسی جماعتوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہریں دوڑ گئیں۔

تراونکور ہندو اکثریت رکھنے والی ہندو ریاست ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ اس صورت میں بھی وہاں کے عوام کو اسٹیٹ کانگریس پر اعتماد نہیں۔ واضح اکثریت اعلانِ آزادی کی کامل تائید کرتی ہے۔ اور ہندوستانی مجلس دستور ساز میں ریاست کو جبراً شامل کرانے کی کانگریسی کشمکش میں کوئی جان نہیں۔

یہی حالت ریاست حیدرآباد کی اسٹیٹ کانگریس کی ہے۔ یہاں کی جس عظیم الشان اکثریت نے اعلانِ آزادی کی تائید کی اسکا ذکر آپ کو اس صحافتی کانفرنس میں ملے گا جسے سوامی رامانند تیرتھ صدر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس نے مخاطب فرمایا:-

"... صدر اسٹیٹ کانگریس سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ انکی جماعت کو ملک کے کتنے افراد کی حمایت حاصل ہے تو اسپر آپ نے کہا کہ اسوقت حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے عام ارکان کی تعداد ڈھائی لاکھ کے قریب ہے۔

.... جب موصوف کی توجہ دکن کے (۲۶) لاکھ مسلمانوں ۰۰ء۴ لاکھ ارکانِ اقوام درج فہرست اور لاکھوں لنگایتوں اور کاشتکاروں کے فیر متزلزل عزم آزادی کی جانب منعطف کرائی گئی تو آپ نے کہا کہ چند شخصیتیں اور چند ادارے اگر حکومت کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوں تو طالعین تحریر یہ کہنے کی جرات کرسکتا ہوں کہ عوام کی ایک بہت بڑی اکثریت حیدرآباد کی نام نہاد آزادی کی مخالف ہے ...."

حیرت ہے کہ حامیانِ آزادی کے صحیح اعداد و شمار جانتے ہوئے بھی موصوف یہی فرمائے جاتے ہیں کہ "چند شخصیتیں اور چند ادارے اگر ہاں میں ہاں ملائیں"۔ اگر اسٹیٹ کانگریس کے عام اور خاص ارکان کی تعداد تین لاکھ بھی مان لی جائے تو ان سے دس گنے زیادہ مسلمان جو اپنے مرکز مجلس اتحاد المسلمین سے پورے پورے وابستہ ہیں اور تیرہ گنے اقوام درج فہرست کے ارکان جنہوں نے مملکتی مجلس سے تعاون کرتے ہوئے فرمانِ آزادی کا جس جوش وفاداری سے [illegible] اسٹیٹ کانگریس [illegible] کانگریس کا [illegible] آزادی کی مخالفت [illegible] دھرمی، تنگ نظری [illegible] تعصب [illegible] صدر اسٹیٹ کانگریس [illegible] ہیں اور وہ ہیں اگر نام نہاد ذمہ دارانہ حکومت کے حصول کی خاطر مدافعت [illegible] کی دھمکیاں دیتے جاتے ہیں۔ یہ دھمکیاں کانگریس [illegible]۔ [illegible] کے ہندو سارے ہندوستان پر اپنی اکثریت قائم کرچکے ہیں۔ برسوں سے وہ [illegible] کا گلا گھونٹتے رہے ہیں۔ عرصے سے وہ مسلمانوں کو دبانے کی کوشش میں [illegible]

آج جب کہ کمزور ترین اقوام بھی اپنی بقا اور اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں سے منظم اور مستحکم ہو رہی ہیں اسٹیٹ کانگریس کس طرح توقع کرسکتی ہے کہ حیدرآبادی مسلمان "ذمہ دارانہ حکومت" کی قربان گاہ پر اپنی آزادی اور اقتدار کی بھینٹ چڑھا دیں گے؟! ہند مجلس دستور ساز میں حیدرآباد کی شمولیت پر اصرار کرنے والوں کو مدبر بے نظیر قائد اعظم کی پالیسی سے سبق سیکھنا چاہئے جنہوں نے مسلم اکثریت والی ہندو ریاست کشمیر کے ہند مجلس دستور ساز میں شامل ہونے کے اعلان پر کوئی اعتراض نہ کیا اور نہ اس اعلانِ آزادی پر جو حکومت کشمیر کے زیر غور ہے اور مستقبل قریب میں واقع ہونے کا امکان ہے کسی قسم کا جھگڑا مچایا؟ مگر سبق کیونکر سیکھیں دل میں تعصب کے بت اور دماغ میں رام راج کے بھوت جو چھپے بیٹھے ہیں!

از جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

نظامِ آزادی

دیا ہے شاہ نے ہم کو پیامِ آزادی — پھر آج ہوگیا حاصل مقامِ آزادی
تھے اک زمانے سے جو تشنہ کامِ آزادی — لبوں تک آہی گیا اُن کے جامِ آزادی
ہر اک زباں پہ ہے آج نامِ آزادی

نہ کیوں خوشی ہو کہ حق ہم نے اپنا پایا ہے — یہ وہ دکن ہے جسے ہم نے ہی بسایا ہے
اسی دکن کے لئے اپنا خوں بہایا ہے — جو اک کھنڈر تھا گلستاں اُسے بنایا ہے
نہ کیوں ہو ہاتھ میں اپنے لجامِ آزادی

چمن کو آج جو اپنے ہرا بھرا دیکھا — عجب شگوفہ ہے گلچیں کے ہاتھ پھر آیا
کہ ذکر کرتا ہے کانٹوں کی اکثریت کا — مگر گلوں کو نہیں آج خار کا کھٹکا
چمن میں اب نہ رہیں رخنہ کامِ آزادی

دلیر بھی کہیں ان دھمکیوں سے ڈرتا ہے — جو عزم کرتا ہے آخر وہ کر گذرتا ہے
جو حق پسند ہو وہ راہِ حق پہ مرتا ہے — جو دانہ خاک میں ملتا ہے پھر ابھرتا ہے
اسی کو دیتے ہیں دنیا میں نامِ آزادی

جوانو باندھ لو ہمت پہ آج اپنی کمر — تمہیں ہو قوم کی تلوار اور تمہیں ہو سپر
امیدیں تم سے ہیں وابستہ ہو تمہیں پہ نظر — عمل سے اپنے یہ ثابت کرو زمانہ پر
ہے ایک مردِ مجاہد امامِ آزادی

جوانو جان کو اپنی کرو نثارِ دکن — تمہارے سینوں سے تعمیر ہو حصارِ دکن
ہر ایک فرد بنے تم میں افتخارِ دکن — یہ فخر ناز کرے تم پہ تاجدارِ دکن
کہ ہر جوان ہے میرا حسامِ آزادی

خدا سے کرتا ہے زاہد یہی دعا ہر دم — حضورِ آصف سابع رہیں سدا خرم
فزوں ہو دولت و اقبال و عمر و جاہ و حشم — رہے بلند ہمیشہ یہ آصفی پرچم
رہے دکن میں ابد تک نظامِ آزادی

یگانہ آرٹ

حضرت مرزا یگانہ چنگیزی لکھنوی مدظلہ

کدھر چلا ہے ادھر ایک رات بستا جا ۔ گرجنے والے گرجتا ہے کیا برستا جا
دکھا دے خاک کے پتلوں میں زور کتنا ہے ۔ ہوا ہے تیر ہوا اب زمیں میں دھنستا جا
علاج اہل حسد زہر قند مردانہ ۔ ہنسی ہنسی میں تو ان احمقوں کو ڈستا جا
جفائے چرخ ستمگار سے جو بس نہ چلے ۔ تو ہیں کے خشک نوالہ گلے میں پھنستا جا
بقدر ذوق تماشائے حسن ناممکن ۔ ترسنے میں بھی ہے اک کیفیت ترستا جا

تو آپ اپنی ہے شمشیر آپ اپنی سپر
یگانہ باگ اٹھا اپنے بل پہ کستا جا

علامہ ضامن کنتوری مرحوم

"نور سے لبریز چراغ میں شمع عمل جلائے جا"

فتنۂ حشر اٹھ ذرا ٹھوکر انہیں لگائے جا ۔ سوتے ہیں جذبے شوق کے پہر خدا جگائے جا
عکس ہے شخص کا جمال یہ بھی ہے جلوۂ خیال ۔ آئینہ فریب جمال یوں ہی مجھے دکھائے جا
حسن ترا قدیم ہے عشق مرا جدید ہے ۔ نابلد رسوم کو رسم ادب سکھائے جا
نشۂ غم دماغ میں سوز ہو دل کے داغ میں ۔ خلوت بے چراغ میں شمع عمل جلائے جا
راہ طلب کے راہرو شکوۂ بیش و کم نہ کر ۔ کچھ ہو حذف ہو یا گہر پلکوں سے اٹھائے جا
کر نہ شمار فرد فرد موج ملے ہو فرد فرد ۔ ریت کے ذرے جمع کر دامن آن بنائے جا

ضامن ہے یہ مدعا فلسفۂ حیات کا
گرچہ ترانہ ہے فنا راگ بقا کا گائے جا

فلسفہ ...

از جناب عزمی حیدرآبادی

تیز رو دریا میں چشمے کی حیات
بحر کے طوفاں میں دریا موجزن
جذبۂ نازک کی ساری کائنات
عطر پکاتی ہوا میں خندہ زن

جذب ہیں اک دوسرے میں کر نظر
دیکھئے اک دوسرے میں جذب ہیں
کوئی شئے آپس میں ٹکراتی نہیں
راز فطرت ہے یہ! اے بیدادگر
کیوں میری آغوش میں آتی نہیں

چومتے ہیں آسماں کو کوہسار
موج بوسے لے رہی ہے لہر کے
خود کلی ہوگی سزا سے ہمکنار
بند اگر وہ توڑ دیگی سحر کے

پیار کرتا ہے زمیں کو آفتاب
چاندنی رقصاں جبین بحر پر
ان کی کچھ قیمت نہیں متشکل حباب
جب کہ تو مائل نہیں ہے مہر پر

نغمۂ بیداری

آتش و آب سے ایک ورق — شاعر: ترقی پسند ذاکر فتح پوری

"آسماں" اور "زمیں" ہانپ رہے ہیں تو کیا؟
"انجم و شمس و قمر" ہانپ رہے ہیں تو کیا؟
آؤ کہ ہم نظم جہاں کو تہ و بالا کر دیں
"نرم آواز" کو ہم "صور اسرافیل" بنائیں
"نغمۂ آتش و خوں" "نالۂ دل سوز" سنائیں
خواب کی ماتی ہوئی آنکھوں میں ضو پھونکتے جائیں
"دشمن حریت و زیست" پہ پھر برق گرائیں
آؤ "آزادیٔ عالم" کا پھریرا لہرائیں!
"ورطۂ ظلم" سے "انساں" کی کشتی کو بچائیں
آؤ "محکوم" کو اب "حاکم اعلیٰ" کر دیں
میں "جواں مرد" جواں سال ہوں تو بھی ہے جواں
"دل" کی رگ رگ میں ہے "آزادی کا طوفان" رواں
تیری "معصوم نگاہوں" میں ہے "وہ" برق تپاں
پھونک دے گرتے ہی جو خرمن صد کون و مکاں
"آندھیاں" سانسوں میں "زلفوں" میں گھٹاؤں کا سماں
"چال" میں زلزلے "گفتار" میں لاوے ہیں نہاں
جادۂ منزل کو چلو اب حشر و نالہ کر دیں
"موت کے دیوتا" ہیں ہانپ رہے ہیں تو کیا؟

غزل

از جناب حکیم وحید الدین صاحب عالی مرحوم مغفور

اب تو کہہ لیجئے بات تھوڑی سی ÷ ہے ہماری حیات تھوڑی سی
تم کو میں دل نہ دوں تو پھر کیا دوں ÷ ہے میری کائنات تھوڑی سی
بس مجھے چاہیئے زمانہ میں ÷ آپ کی التفات تھوڑی سی
کر رہے ہیں وہ قصد جانے کا ÷ ہائے باقی ہے رات تھوڑی سی
خاکپائے بتاں رہے عالی ÷ ہے اسی میں نجات تھوڑی سی

دیگر

اگر اپنے دل پہ ناصح مجھے اختیار ہوتا ÷ نہ مصیبتیں اٹھاتا نہ ذلیل و خوار ہوتا
اگر انقلاب ہر دم تجھے روزگار ہوتا ÷ تو کبھی تو لطف فرما وہ جفا شعار ہوتا
شب روز بو وفا کی تجھے گلستاں سے آتی ÷ اگر ان گلوں میں میرا دل داغدار ہوتا
وہ ہماری لاغری تھی ترے در پہ بیٹھ جاتی ÷ اگر اپنا دیدہ ملتا کبھی اشکبار ہوتا
جو زمیں میں سو رہے ہیں وہ تمام چونک اٹھتے ÷ مرے ساتھ اگر لحد میں دل بیقرار ہوتا
بخدا کہ زندگی سے مری موت اچھی ہوتی ÷ گزرا نکا بعد مردن جو سر مزار ہوتا
سر بزم دشمنوں میں اگر امتحان لیتے ÷ تو نثار بندہ پرور یہی جاں نثار ہوتا
جو نگاہ لطف ساقی سر بزم مجھ پہ پڑتی ÷ یہی خون ان رگوں میں مجھے خوشگوار ہوتا
ترے میکدہ میں ساقی کٹی اپنی عمر ساری ÷ پس مرگ چاہیئے تھا کہ وہیں مزار ہوتا
نہیں شوق حور مجھ کو نہ ہوائے باغ جنت ÷ کوئی کشت زار ہوتی کوئی گلعذار ہوتا
مرا نالہ تیرے دل میں نہ کیا اثر ذرا بھی ÷ یہ وہ تیر بے خطا تھا جو فلک کے پار ہوتا
پس مرگ جی نہ اٹھتا میں لحد میں دفن ہو کر ÷ جو تری وفا کا ظالم مجھے اعتبار ہوتا
جو لہو ہے میرے دل میں وہی آنکھ سے ٹپکتا ÷ کہ جو خم میں ہے قدح سے وہی آشکار ہوتا
نہیں رہتی لن ترانی کبھی برق طور تیری ÷ جو مقابلہ میں میرا دل بیقرار ہوتا
مجھے ہے وہ شوق رحمت اگر اختیار ہوتا ÷ تو طرف سے سب گناہوں میں گناہگار ہوتا

مسودہ قانون آزادی ہند حیدرآباد کیلئے قطعی ضرر رساں

برار اور اضلاع مفوضہ کے متعلق مسودہ قانون میں ترمیم کرانی چاہئیے جناب ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب کی تقریر

انجمن نوجوانان قوم کے زیر اہتمام جلسہ یوم آزادی حیدرآباد کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب نے دیسی ریاستوں کے متعلق سے مسودہ قانون آزادی ہند کے مضمرات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ موجودہ قانون خاص طور پر دو امور کے لحاظ سے حیدرآباد کے لئے غیر تشفی بخش ہے۔ اول فقرہ (۷) جس کی وجہ سے آزادی کی راہ میں بعض اہم موانعات پیش کر دیئے گئے ہیں اور ثانیاً مسودہ قانون نے بشمول برار علاقہ جات مفوضہ کے استرداد و دیگر حصول بندرگاہ کے مسئلہ پر معنی خیز سکوت اختیار کرکے حیدرآباد کی سالمیت پر برا اثر مترتب کیا ہے۔

موجودہ انتظامات کو نام نہاد معاہدات کے تحت دیسی ریاستوں پر مسلط کیا گیا تھا

موانعات کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے بتایا کہ کروڑگیری، تار برقی، مواصلات اور دیگر مماثل امور کے متعلق موجودہ انتظامات برقرار رہیں گے۔ موصوف نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ چاہئیے تو یہ تھا کہ اقتدار اعلیٰ کی برخواستگی کی روشنی میں ان موجودہ انتظامات کو باہمی مشورہ کے ساتھ ایک نئے قالب میں ایسے ڈھالا جاتا جو متقبوضاتی حکومتوں اور آزاد دیسی ریاستوں کے لئے مساویانہ طور پر فائدے کا باعث ہوتے۔ اس مسئلہ کا تصفیہ مستقبل پر چھوڑ دینا گویا متعلقہ جماعتوں کے مابین ناخوشگوار تعلقات پیدا کرنا ہے موجودہ انتظامات میں ترمیم کی جو متبادل صورت فراہم کی گئی ہے کہ یا تو کوئی فریق ان انتظامات کو ردّ کر دے یا بعد کیں ان سے متعلق ایک نیا سمجھوتہ طے کرے وہ کمزور جماعت کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ انتظامات کو اقتدار اعلیٰ کی جانب سے نام نہاد معاہدوں کے تحت دیسی ریاستوں پر مسلط کیا گیا تھا۔ لیکن مسودہ قانون کی رو سے یہ اقتدار اعلیٰ اور اس کے ساتھ ہی ملک معظم اور والیان ریاست کی رضامندی کے بغیر معاہدات کی بعض مضمرات کو بدستور برقرار رکھنا کوئی صحیح قانونی عمل نہیں ہے۔ یہ چیز اقتدار اعلیٰ کی منتقلی سے کچھ کم حیثیت نہیں رکھتی اور جس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے اور نہ دیسی ریاستوں پر اس بارے میں کوئی پابندی عائد ہوتی ہے حقیقت میں اگر اقتدار اعلیٰ کے خاتمہ کے ساتھ دیسی ریاستیں آزاد ہو جاتی ہیں تو پھر برطانوی پارلیمان کو ایک آزاد مملکت کے لئے قانون سازی کا حق باقی نہیں رہتا۔

دیسی ریاستوں کیساتھ وائسرائے ہند کی ناانصافی

ویسرائے کا یہ عمل دیسی ریاستوں کے ساتھ ناانصافی پر مبنی ہے کہ برطانوی دارالعوام میں مسودہ قانون کی پہلی خواندگی سے قبل جہاں انھوں نے ہندستانی سیاسی قائدین کو اس کی نقل دکھلا کر ان کا ردعمل معلوم کیا۔ وہاں یہی طریق کار دیسی ریاستوں کے نمائندوں کے ساتھ اختیار نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر لطیف صاحب نے بالخصوص مسئلہ برار کے تعلق سے مسودہ قانون کے اختیار کردہ سکوت پر تنقید کی اور یہ علاقہ مسودہ قانون آزادی ہند کے فقرہ (۲) کے تحت ہندوستانی یونین کے علاقہ کا جز نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ فقرہ (۷) کے تحت برار حیدرآباد کو واپس ہو جانا چاہئیے لیکن اس واپسی کے طریقہ کار کو کہیں بھی تعین نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اس مسئلہ کو والی ریاست اور ہندوستانی حکومت کے مابین تصفیہ طلب چھوڑ کر برطانوی حکومت نے جان بوجھ کے حیدرآباد کو صریحاً ایک کمزور موقف میں ڈال دیا ہے۔

حکومت حیدرآباد کی کمزور اور متزلزل حکمت عملی

ڈاکٹر لطیف نے حکومت حیدرآباد کو اس کا قصوروار قرار دیا کہ اس نے کمزور اور متزلزل حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے۔ انھوں نے وائسرائے سے مسودہ قانون کی ایک نقل اس غرض سے حاصل کرنے میں لاپرواہی برتی کہ برطانوی کابینہ کے آگے اپنے بروقت تاثرات پیش کر سکے جبکہ کانگریس اور لیگ کے نمائندے اس مسودہ پر غور و خوض کرنے بلائے گئے تھے۔ ان تمام باتوں کے باوجود حکومت نے اپنی کارگذاری پر خواہ مخواہ رازداری کا ایک نقاب ڈال رکھا ہے۔ مثلاً یہ کہ حکومت نے کانگریس اور مسلم لیگ کے قائدین سے ربط پیدا کرنے کی غرض سے ایک مجلس گفت و شنید مقرر کی ہے۔ اس مجلس کا قیام بہت پہلے ہی ہونا چاہئیے تھا تاکہ وہ راست تاج برطانیہ سے گفت و شنید کرتی جس سے حیدرآباد کے وہ باہمی معاہدات طے کئے تھے جن کے خاتمہ کی اب مسودہ قانون میں تجویز کی گئی ہے۔ اگرچہ بہت سارا قیمتی وقت کھو دیا گیا ہے۔ لیکن حکومت حیدرآباد کیلئے اب بھی وقت باقی ہے کہ مسودہ قانون کی دوسری خواندگی سے قبل مسئلہ برار اور فقرہ (۷) کی پابندیوں کے بارے میں مسودہ قانون کی ترمیمات کو شامل کرائے جن سے حیدرآباد کا اقتدار محفوظ ہو سکے۔

اندرونی تنظیم کی اہمیت

آخر میں ڈاکٹر لطیف صاحب نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ مسودہ قانون آزادی ہند سے حیدرآباد کی جو آزادی نمودار ہوتی ہے وہ قطع نظر برید کی ہوئی آزادی ہے جو کسی کے لئے بھی باعث فخر نہیں سمجھی جا سکتی۔ موصوف نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ جدید حیدرآباد کو ہندستانی یونین میں جلد یا بدیر بیرونی شرائط کے تحت اپنے زیر نگین لانے کی کوشش کرے گی خود وزیر ہند جن کی حکومت نے مسودہ قانون میں حیدرآباد سے بدعہدی کی ہے از راہ شفقت ریاست حیدرآباد کو یہ رائے دیتے ہیں کہ وہ اپنے رجحان پر نظرثانی کرے اور ہندوستانی یونین میں شامل ہو جائے۔ جدید مقبوضات مملکت ہند کے حکمران اس پر ہونے پر دیسی ریاستوں کے ساتھ اپنی شرائط کو سخت تر کریں گے۔ اگر حیدرآباد اپنے لئے باعزت سمجھوتہ کا متمنی ہے تو اسکو چاہئیے کہ اپنے گھر کی تنظیم کرے اور اس غرض سے اپنے عوام کے لئے ایک متحدہ نقطۂ نظر کو پروان چڑھائے۔

ہلال رمضان (نظم)

از محمد میاں اشہر حیدرآبادی، تلمیذ جناب حکیم فیاض مدظلہٗ

(نظم)

بعد یکسال جو آیا ہے ہلال رمضان — مژدۂ عید کو لایا ہے ہلال رمضان
اہل اسلام کی خوشیوں کا ٹھکانا ہی نہیں — جب سے منہ اپنا دکھایا ہے ہلال رمضان
کہیں افطار کے چرچے سحری کی کہیں فکر — خوب ہی دھوم مچایا ہے ہلال رمضان
شوق تسبیح فزوں ہو گیا ہر مسلم کو — جب سے چہرے کو دکھایا ہے ہلال رمضان
عید سے قبل ہے اک عید دل مسلم کو — جب سے نظروں میں سمایا ہے ہلال رمضان
تیغ ابروئے محمد تھی تصور میں مرے — مجھکو جس دم نظر آیا ہے ہلال رمضان
شکر خالق کا بجا لائیں نہ کیوں اے اشہر — اب کے پھر اس نے دکھایا ہے ہلال رمضان

۶ رمضان یوم یکشنبہ بدولت خانہ نواب فخر نواز جنگ بہادر ... [illegible] منجانب ایرانیان جشن آزادی منائی گئی جس میں ... آقای ... [illegible] ... ساعت ... بجے شروع ہو کر ... کامیابی کیساتھ [illegible]

سہو کتابت سے ہلال رمضان کی نظم ... [illegible] ... اس وجہ سے یہ اخبار دیر میں شائع ہوا۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ آئندہ اخبار وقت پر شائع ہو

پند سعدی

در گلستان مسطور است که چون سلطان محمود غزنوی ...اً بعد از پدرش او بکتابی تاآن بر سریر سلطنت بنشست بنا بر آنکه دولت غزنوی شده بود و تزیینی آن شریعت منسوخ قلبیده نموده و علمای آن مذهب را معزز و گرامی میداشت یکی از معارف در ... ایشان که از ... نهایت معزز بود در حق ارباب اسلام قصدهای اندیشید و ... است که بوقت اسلام شکستی آورد کار بجان میگفت که کار دانی اسلام را انتقام باید کرد ... بار که حیرت ... ان ... بی ... معتقدات ما ... آن معتدل رسیده اهل اسلام را ... بایدکرد که بواسطه عدم توالد و تناسل انقطاع یابد بر این خیال باطل را بنهان حرمن کرد ... پذیرائی یافت و بر تیغ تمام ممالک محروسه حاصل کرده در روزی که تمامی مهمانان که خویشان و امرا و نوئینان ... و اتباع خان حاضر بودند تیغ را با آل تمنا رسانیده و بشرح تمام بدست گرفته ... بیرون آمد کیسان برای اجرای حکم بدیار ایشان ... دوستی ... غیرت ... بظهور آمده بمصداق و لا یحیق المکر السیّئ الا باهله ... بعد از آن ... اول ... پاره کرد و بعد از آن ... حسین الادره ... من ... آدم ... علیه ... کلا بات ظاهر کردید و لعنتم ما قیل تو بدی ... نخواهی - کایدت نیک ... بد ... نیک یاداش ... بگذرای خواجه از خیال محال - ترجمه الفاظ گهربار حضرت اسدالله الغالب علیه السلام هر که عیب خود ... غافل شد از عیب دیگران هر که شمشیر بغیر کشید بدان خود کشته شد هر که چاهی کند برای برادر خود در آن چاه ... افتاد هر که ... پرده دیگری ... برداشت ... عورت حرم خود ... کرد هر که بعدم تکبر کرد خواری یافت هر که سفاهت پیشه ساخت خود را هدف دشنام و سخن ناهنجار ساخت - حکما گفته‌اند که دوستان سه گروه اند دوست و دوست دوست و دشمن و دشمنان نیز دو ... سه فرقه اند دشمن و دشمن دوست و دوست دشمن ... سه گروه ... دشمن ... دشمن ... دشمن ... دشمن ... دشمن ... بخیل ... دشمن دارد و ... بخیل ... دشمن ... متکبر ... دشمن دارد ... تو ... سه فرقه ... دوست دارد و دوست سه فرقه را دوست ... پارسایان را دوست دارد و ... پارسا ... دوست ... تر ... دوست ... تر و متواضع را دوست دارد و ... متواضع را دوست تر.

از حکیمی پرسیدند که دوستی چیست گفت دوستی آنست که ... کس ... کنی و چون ... منع کنی و چون ... هیچ کنی ... گفته‌اند که چنان دوست خود را مصاحب دشمن بینی باید که بعلم خود گرانی نیاری چه اگر آن دوست محل اعتماد است نگذارد که از دشمن تو مضرتی رسد و اگر آن دوست در مقام خیانت است همچنین دوست بدشمن ارزانی به و نیز گفته‌اند که نادان ترین مردم آنست که چون دوستی شایسته بدست آرد بعدم حقوق دوستی او را از خود برنجاند - در لطایف ... مذکور است که قاضی مولانا قطب الدین علامه ... القضایا اتفاقاً ... شخصی ... افتاد و بگردن مولانا در آمد بهیه گردن مولانا صدمه عظیم رسید ... صاحب فراش شد جمعی بعیادت مولانا آمده استفسار کردند که چه حال داری گفت ... یکی ... انجمنده گردن می شکسته شود ایضاً مذکور است که پادشاهی را ... در چشم عارض شد طبیبی برای معالجه حاضر شده عرض کرد که حضرت حنا بر کف پای بمالند خواجه سرائی حاضر بود گفت چشم را با کف پا چه نسبت است طبیب گفت همان نسبت که خصیه را با زنخدان است - حکما گفته‌اند که شخصی باید که هر صباح در آیینه نگر کند اگر صورت خوب ... سیرت را نیز نیک گرداند تا خوب ... برند ... باشند و اگر صورت ... سیرت را نیک گرداند که ... ی ... نباشد - ایضاً گفته‌اند که افراط ... چیز موجب هلاکت گردد یعنی جماع ... و ... و ...

هر که افتاد و ... سیلاب ... سیم
کوری من کز فلک آمد به پیش
کان همه بودند به پهلوی من
چون سرشان یافت ز رفعت کلاه
... که عیار من است
آنکه علم ... نه گوید تمام
گوهر که ... و سخن کم کند
آنکه نگوید بسلامت جواب
میل کسی کن که وفایت کند
بهر چنین دوست که جانی بود
جان که انده به بهان یاد نیست
سگ که وفا ... بریا ... ش
یار توان یافت بجستجو بسی
صحبت آن کس که بصدق و صفاست

بر قدم خویش نماند سلیم
چند کسان دیده‌ام از چشم خویش
ریزه خور من چو سگ کوی من
پیش نکردند ... بسویم نگاه
میل به هر سفله نه کار من است
هر که سلامش نکنم و السلام
گر تو سلامش نکنی او هم کند
سنگ به از ... طریق صواب
جان سر ... بلایت کند
دوستی جان ز گرانی بود
هیچ ... چو وفا ... نیست
آدمی به که وفا ... ش
لیک وفا دار نیابی کسی
دامن او گیر که ز اهل وفاست

نوجوانی

از شیخ بهائی رح

نوجوانی از خواص پادشاه
دل ز غم خالی و سر پر از هوس
بر یکی عابد در آن صحرا گذشت
در زبان از ذکر حی لایموت
نوجوان سوی ... خوا ... گفت
... چون ... تو
شد ... چون ... از ... ی
گردی چون من ... گناه
پیر گفتش کای جوان ... مدار
گر چو من تو نیز ... ی ... علف

میشدی با حشمت و تمکین براه
جمله اسباب تنعم پیش و پس
... علف میخورد چون آهوی دشت
شکر گویان ... ت
کای شده با دوستان ... بخت
چون ... علف در چنگ ...
چون گوزنان چند در صحرا چرا
کی شدی عبرت ... خوردن تباه
گفت بود از خدمت شه افتخار
کی شدی عبرت ... خدمت تو

از شاه نعمت الله

آن شاه که او قسیم نار است و جنان
ملک دو جهان مسخر او است بلی

در کف ملک صاحب سیف است و سنان
آن را به سنان گرفت و آن را به لسان

پند خیام

دوشش باعقل در سخن بودم
گفتم ای مایه همه دانش
چیست این زندگانی دنیا
گفتم ادراک ... ش ... چیست
گفتمش چیست حاصل دنیا
گفتمش چیست کدخدائی گفت
گفتم این نفس رام کی گردد
گفتمش چیست گفته خیام

گشت مکشوف من مثالی چند
دارم الحق ز تو سوالی چند
گفت خوابی است یا خیالی چند
گفت زالی نهاده خالی چند
گفت درد سر و بالی چند
ساقی عیش و غصه سالی چند
گفت چون دید گوشمالی چند
گفت پندی است حسب حالی چند

... که ... سری اسیر تو شود
تا بتوانی تو دستگیری میکن

... هر که ... اسیر تو شود
کان دست گرفته دستگیر تو شود

فضائل ماہ رمضان

ماہ رمضان خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے اس کے دن سب دنوں سے اور اس کی راتیں سب راتوں سے افضل ہیں۔ اس ماہ میں ہر روزہ دار خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اس ماہ میں روزہ دار کا ہر سانس تسبیح کا ثواب رکھتا ہے سونا داخل عبادت ہے ہر عمل صالح مقبول اور ہر دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ہر مسلمان کو اس ماہ میں روزہ رکھنا چاہئے اور تلاوت قرآن مجید بہت زیادہ کرنی چاہئے اور اس ماہ کی بھوک اور پیاس میں روز قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرنا چاہئے اس ماہ مبارک میں محتاجوں مسکینوں بیوؤں اور یتیموں کو صدقہ دینا چاہئے۔ اپنے عزیزوں پر شفقت اور بزرگوں کی عزت کرنی چاہئے زبان کو بری باتوں کے بکنے سے روکنا چاہئے۔ آنکھوں کو ان چیزوں پر نظر کرنے سے بچاؤ جن کا دیکھنا تمہیں جائز نہیں۔ کانوں کو ان باتوں کے سننے سے بچاؤ جن کا سننا جائز نہو خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اعمال نیک بجا لانے کی کوشش کرو۔ جو کوئی اس ماہ میں کسی بندۂ مومن کا روزہ افطار کرائے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اگرچہ یہ افطار نصف دانۂ خرما اور ایک جرعہ آب ہی سے کیوں نہو اس ماہ میں چاہئے کہ بندۂ مومن اپنے مزاج کو حلیم بنائے اور سب سے خوش خلق کا برتاؤ کرے۔ نوکروں چاکروں سے اپنی خدمت کم لے۔

ترک روزہ ماہ رمضان

واضح ہو کہ ماہ رمضان کا روزہ ترک کرنا یا بعد شروع کے اس کا فاسد کرنا عمداً بدون عذر شرعی جائز نہیں پس اگر ترک کرے یا فاسد کرے تو حاکم شرع اس کو تعزیر دے گا اور اگر دوسری بار پھر ترک یا فاسد کرے تو پھر حاکم شرع تعزیر دے گا اور تیسری مرتبہ قتل کیا جائے گا بلکہ احتیاطاً اگر چوتھی مرتبہ ترک کرے گا تو مستحق قتل کا ہوگا اور اگر حلال جان کر صوم ماہ رمضان بدون عذر شرعی ترک کرے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔

مشرق وسطیٰ میں رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتے ہی عراق اور مصر کے لوگوں کی روزانہ زندگی میں ایک تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو عراق میں دن کے وقت وہ تمام ہوٹل بند رہتے ہیں جو مقامی باشندوں کے لئے کھولے گئے ہیں۔ سگریٹ نوشی ممنوع قرار دیجاتی ہے اور سرکاری دفتروں میں آنے والوں کو کافی یا کھانے پینے کی کوئی اور دوسری چیز نہیں دیجاتی۔ سرکاری حکام اس مہینے میں زیادہ گھنٹوں تک کام نہیں کرتے۔ رمضان کے دوران میں بغداد میں رات کے وقت چہل پہل میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ آدھی رات گزرنے کے بعد سڑکوں پر جوق در جوق لوگ نظر آتے ہیں۔

دارالسلطنت میں بہت سی مسجدوں کے مینار بجلی کے قمقموں سے آراستہ کئے جاتے ہیں۔

رمضان کے پہلے روز شاہی محل (دبلات) میں مہمانوں کے لئے کتاب کھول دیجاتی ہے۔ یہ دستور شروع شروع میں تو لی چھٹیوں کے لئے مخصوص تھا لیکن اب اسلامی چھٹیوں پر بھی عمل کیا جاتا ہے۔ محل میں کابینہ اور پارلیمنٹ کے ممبر نیز دیگر سربرآوردہ لوگوں کے لئے افطار کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مصر میں شاہ فاروق رمضان کے مہینے میں افطار کی دعوتوں پر ہر طبقہ کے لوگوں کو باری باری مدعو کرتے ہیں۔ شاہ فاروق نے صوبائی گورنروں کو بھی حکم دیا ہے

کہ وہ اپنے [illegible] رمضان کے مہینوں میں اپنے گھروں پر قرآن شریف کی تلاوت کرائیں کے جلسے منعقد کیا ہے اور اس طرح الموصلہ سے قدیم تہذیب کے دستور کا اعادہ کیا ہے

جشن آزادی

انجمن نوجوانان قوم نے بندگان اقدس اعلیٰ حضرت اقدس سلطنت سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اور اس مملکت ابد مدت سے اپنے جذبۂ اطاعت وجاں نثاری کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت عالی شان پیمانے پر بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۷ء بہ پورینسی نواب کاظم جنگ بہادر واقع یاقوت "جشن آزادی" منانے کی عزت حاصل کی۔

آزادی کے متوالوں نے انجمن مذکور کی جانفشانیوں کی قدر کرتے ہوئے اور اپنی بہترین تنظیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجتماع کثیر تعداد میں شرکت کلام رب العزت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدر انجمن جناب حسن [illegible] صاحب نے تحریک صدارت کی جس کی اصغر حسین صاحب رکن مجلس نے تائید کی۔ تالیوں کی پرشور گونج اور تکبیر کے پرجوش نعروں میں فخر قوم خطیب دکن ناصرالدین علامہ رشید ترابی مدظلہ العالی مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ سیاست ہند کے بے لاگ نقاد محترم ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب دام لطفہٗ نے اس مسودہ قانون آزادی ہند کے جس کی خواندگی برطانوی پارلیمان کے دارالعوام میں ہوچکی تھی مضمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے حکومت کو استرداد برار کے سلسلہ میں فوری اقدام کی ضرورت کا احساس دلاتے ہوئے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

جوان سال شاعر فیروز نوجوانان ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب نے ایک کامیاب نظم بعنوان "نظام آزادی" پڑھکر خراج تحسین حاصل کیا۔ مولوی میر اقبال علی صاحب زیدی نے آزادی حیدرآباد اور والی حیدرآباد کی رواداری پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ بعد ازاں جناب سید شاہ [illegible] حسینی صاحب افتخاری نے اپنے جامع خیالات کا اظہار فرمایا۔ مولوی عبدالجبار صاحب المسلم نے پراز معلومات تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد فضل صدیق صاحب ساز نے نظم سنائی۔

کرسی صدارت سے قرارداد عقیدت منظور ہونے کے بعد محترم خطیب صدارت ارشاد فرمانے کے لئے ایستادہ ہوئے۔ آپ نے صدارتی تقریر میں کمپنی کے دور میں انگریزوں اور والیان حیدرآباد کے معاہدات اور تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے حیلہ ہائے افرنگی اور خانوادۂ آصفی کی مسلسل مفاہمتوں کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ انگریزوں نے ایک ایسی محافظ فوج کے کثیر مصارف کے لئے جس سے کبھی کام نہیں لیا گیا کتنے اضلاع حاصل کیا۔ بعض تحریری کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے معاہدہ برار کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالی مزید ایک اور قرارداد پیش کی جس کا تعلق مسودہ قانون آزادی ہند سے تھا یہ یادگار تاریخی جلسہ رات کے ڈیڑھ بجے صدر انجمن کے شکریہ کے بعد برخاست ہوا۔ فقط

سعید اسدی معتمد عمومی انجمن نوجوانان قوم

عقد یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مسٹر فیض حسین ملک ایڈیٹر و تریبیونر ہوتر کا عقد بتاریخ ۱۲ ماہ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ بمقام سرینگر بہ مولوی آدم علی صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ عمل میں آیا اس تقریب میں مختلف مہمانوں نے شرکت فرمائی اور نہایت ہی پرتکلف طریقے پر مہمانوں کی ضیافت کیگئی۔ جناب کوکب صاحب طیب صاحب نے سہرا سنایا۔ ہم مسٹر فیض حسین اور ان کے برادران مولوی لبیب علی صاحب مولوی شرف علی صاحب عبدالرحمن صاحب کی خدمت میں (ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔)

روزہ

بڑی افضل اور اشرف عبادت ہے حدیث قدسی میں حق سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میری ذات اس کی جزا ہے۔ روزہ کا ثواب علم خدا میں مخزون ہے اور زکوٰۃ بدن ہے اور سپر ہے آتش جہنم سے اور سبب ہے جنت میں جانے کا اور دوری ہے شیطان سے اور روزہ دار کا سو جانا عبادت اور سانس لینا اور چپ رہنا تسبیح ہے اور عمل اس کا مقبول اور دعا اس کی مستجاب ہے اور جو شخص اطاعت خدا کے لئے روزہ رکھے اگر تمام روئے زمین کے برابر سونا اس کو دیں تو اس کے روزے کا عوض نہیں ہو سکتی روزہ نفسانی خواہشوں کو دفع کرتا ہے اور عقل و فکر کا مربی اور بلغم اور فراموشی کو دفع کرتا ہے۔

روزہ کسکو کہتے ہیں

مکلف مخصوص وقت میں اپنے آپکو خاص چیزوں سے باز رکھے۔ جس کا ذکر ۲ تفصیل مفطرات صوم میں ہے۔

روزے کا وقت

ابتدا از صبح صادق سے غروب شرعی تک یعنی مشرقی کیطرف کی سرخی سر سے ڈھل جائے

روزے کی نیت

(۱) ماہ رمضان کی پہلی شب کو تمام مہینے کے روزوں کی نیت اس طرح کرے کہ تمام ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں میں واجب قربۃً الی اللہ ہ اور ہر شب تجدید نیت کرنا احوط ہے۔

(۲) روزہ ماہ رمضان یا واجب معین کی نیت اول شب سے طلوع صبح صادق تک حالت اختیار میں اور سہواً و اضطرار کی حالت میں جیسے مسافر کا وطن میں آجانا یا بیمار کا صحیح ہو جانا۔ زوال آفتاب سے پہلے نیت کرنا۔

(۳) قصد قربت (۴) سوائے ماہ رمضان کے روزوں کی اور جس قسم کا روزہ رکھنا ہو اوس کو نیت میں معین کرنا مثلاً روزہ نذر یا کفارہ یا قضا ماہ رمضان یا باعتبار واجب یا سنت (۵) نیت کا باقی رکھنا۔

روزہ صحیح ہونیکی شرطیں

(۱) بالغ ہونا (۲) ایمان رکھنا (۳) عاقل ہونا (۴) خالی ہونا حیض و نفاس سے (۵) مست اور بے ہوش نہ ہونا (۶) شرعی سفر میں نہ ہونا (جس میں نماز قصر ہوتی ہے)

توضیح اگر مسافر قبل زوال اپنے وطن یا محل اقامہ پر پہونچے اور کوئی مفطر عمل میں نہ لایا ہو تو روزے کی نیت کرے (۷) ایسی بیماری نہ ہو جس میں روزہ مضر ہو یا بیماری پیدا ہونے یا بڑھنے ضرر کا خوف نہ ہو بشرطیکہ ضرر معتدبہ ہو۔

توضیح (۱) اگر حکیم کہے کہ روزہ مضر نہیں اور مکلف ذاتی تجربہ سے روزہ کو مضر سمجھتا ہے تو اپنے گمان پر عمل کرے اسی طرح برعکس۔ (۲) اگر ضرر کا شک ہو تو بھی افطار جائز ہے (۸) روزہ مکلف یا کسی نفس محترمہ کی جان یا عزت یا ایسے مال کے تلف ہو جانے کا باعث نہ ہو جس سے مکلف کو ضرر پہونچے۔

جن لوگوں سے روزہ ساقط ہے

(۱) مرد اور عورت جب کہ بسبب بڑھاپے کے روزے سے بالکل عاجز ہوں (۲) پیاس کی بیماری والا جب کہ بوجہ مرض معذور ہو تو روزہ نہ رکھیں اور کفارہ بھی واجب نہیں ہاں اگر یہ لوگ دشواری سے روزہ رکھ سکتے ہوں تو جب بھی روزہ نہ رکھیں لیکن بعوض ہر روزہ کے اگر ممکن ہو تو ایک مد انگریزی بٹے سے آدھ پاؤ کم سیر گیہوں کفارہ دیں اور جب عذر برطرف ہو تو قضا کرنا واجب ہے (۳) حاملہ جبکہ زچگی کے دن قریب ہوں (۴) دودھ پلانے والی اگر ان کو اپنی جان یا حمل یا بچے کو دودھ کافی نہ ہونے کا شک ہو تو بھی روزہ نہ رکھیں اور ہر روزے کے بدلے اگر ممکن ہو تو ایک مد گیہوں کفارہ دے اور جب عذر برطرف ہو تو قضا واجب ہے۔

روزے کو توڑنیوالی چیزیں دس ہیں

(مبطلات صوم) (۱) کھانا عمداً (۲) پینا عمداً (۳) جنب ہونا عمداً و اختیاراً (۴) عمداً خدا و رسولؐ اور ائمہ طاہرینؑ اور تمام انبیاء اور اوصیا اور فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی طرف کوئی جھوٹی بات کو منسوب کرنا علی الاحوط (۵) عمداً تمام سر کا پانی میں ڈبونا یا غوطہ لگانا علی الاحوط (۶) عمداً غبار غلیظ کا حلق میں پہونچانا حلال ہو جس آٹے کے یا حرام ہو مثل خاک کے (۷) عمداً اور اختیاراً قے کرنا اگر بے ارادہ کے قے ہو تو روزہ صحیح ہے (۸) حقنہ کرنا پتلی چیز سے یعنی کسی پتلی چیز کو پاخانہ کے مقام سے معدے میں پہونچانا علی الاحوط (۹) جنابت پر باقی رہنا طلوع صبح صادق تک یعنے عمداً صبح صادق تک یعنی صبح صادق تک غسل جنابت یا تیمم بدل غسل نہ کرنا اسی طرح غسل حیض و نفاس کو بھی اگر پاک ہو جائے تو قبل صبح صادق کے پہلے کرے ورنہ قضا لازم اور کفارہ احوط ہے (۱۰) سو جانا جنب کا تیسری مرتبہ یا زیادہ میں صبح صادق تک جس صورت میں کہ یقین نہ رکھتا ہو کہ میں غسل کے لئے ایسے وقت میں بیدار ہو سکتا ہوں کہ امکان غسل کا یا تیمم کا رکھتا ہو یہ سب چیزیں موجب قضا و کفارہ ہیں۔

تصریح (۱) تیسرے نیند کا حکم جنب کے لئے مخصوص ہے لیکن حائض اور نفسا کا اس پر عمل کرنا احوط ہے (۲) اگر غسل نہیں کر سکتا ہے تو تیمم بدل غسل کرے اور روزے کے ارادے سے صبح تک جاگتا رہے اگر بے اختیار نیند آجائے تو مضائقہ نہیں

چودہ چیزیں روزے میں کرنا مکروہ ہے

(۱) ایسا کام نہ کرنا جس سے ضعف ہو جیسے بدن سے خون نکالنا یا حمام میں زیادہ ٹھیرنا (۲) حلال عورتوں کا بوسہ لینا یا ان سے دست بازی کرنا (بشرطیکہ ایسے حرکات سے منی نکلنے کا خوف یا مظنہ یا عادت نہ ہو ورنہ حرام ہے (۳) شہوات لینا (۴) بستہ تر ماچوسنا (۵) شعر پڑھنا شب ماہ رمضان میں بھی اگرچہ کردہ شعر واسطے آخرت کے ہو علی الاحوط (۶) کسی چیز کا ناک یا کان میں ٹپکانا بشرطیکہ حلق تک نہ پہونچے اگر حلق تک پہونچ جائے تو روزہ باطل ہے (۷) پھول سونگھنا خصوصاً نرگس کا اور سوائے مشک کے دوسرے عطر اور خوشبو کا استعمال مکروہ نہیں (۸) نمک یا شیرینی چکھنے کے لئے کسی چیز کا زبان پر رکھنا (۹) مصطگی چبانا (۱۰) عورتوں کو کمر تک پانی میں ٹھیرنا (۱۱) سرمہ لگانا خصوصاً وہ سرمہ جس میں مشک ہو (۱۲) کپڑا بھگو کر جسم پر رکھنا (۱۳) قسم کھانا (۱۴) لڑائی جھگڑا کرنا۔

تکمیل ماہ رمضان میں مسافر کو جماع کرنا مکروہ ہے اور جس شخص پر کسی سبب سے روزہ واجب نہیں اس کو پیٹ بھر کر کھانا پینا مکروہ ہے بلکہ مستحب ہے کہ روزہ دار کی صورت بنائے رہے۔

اگر پرچہ اخبار وقت پر نہ پہونچے تو براہ کرم مطلع فرمائیے۔

طبی

آج کل قبض کی شکایت بہت پھیل گئی ہے ہر شخص اس مرض کا شکار ہے۔ غذا کے نقائص بے وقت غذا کا استعمال اور ہر وقت بیٹھے رہنے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے اس مرض کے شدید نتائج ہوتے ہیں یہ بیماریوں کی جڑ ہے۔ اگر ایک آدھ روز پاخانہ معمول کے مطابق نہ آئے تو فوراً مسہل یا ملین دوا کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ طبیعت کو دفع قبض کا موقع دینا چاہیئے مسہل لینے سے اسہال کے بعد پھر قبض ہو جاتی ہے اور پھر مسہل لینا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار مسہل لینا آنتوں کو کمزور کر کے طبعی نظام کو ہمیشہ کے لئے خراب کر دیتا ہے۔

شدید قبض کا علاج بھی قوی مسہل دوا سے نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اصل سبب دور کرنا چاہیئے۔ غذا کی خرابی کی وجہ سے اگر یہ مرض ہوا ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ قولنج قسم کا شدید درد متلی۔ قے۔ اور گھبراہٹ اور بے چینی ہو تو ممکن ہے کہ تسدد امعاء کی وجہ سے قبض ہو۔ ایسی صورت میں پوری طرح اصل سبب کو معلوم کر کے اس کے مطابق مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ مسہل دواؤں کی بجائے ان حالات میں بھی فوراً دفعیہ مرض کی کوشش حقنہ کے ذریعہ کرنی چاہیئے سیر۔ ورزش، یا پیٹ کی خصوصی مالش اس سلسلہ میں مفید ہے۔ مزمن قبض کے سلسلے میں تیز مسہلات کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ملینات کا استعمال کریں اگر ایلوا۔ عصارہ ریوند وغیرہ تیز اور قوی مسہلات کا استعمال ضروری ہو تو اسی قدر مقدار میں استعمال کرنی چاہیئے جس سے وہ قبض کشائی کر سکیں۔ پارہ کے مرکبات، جمالگوٹہ، سقمونیا کا مسلسل استعمال مضر ہوتا ہے۔

۱۰ عدد مغز بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ ۹ دانے شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولے میں نکال لیں۔ اور مربہ ہلیلہ ۳ تولے ملا کر پیئں۔

نسوانی

یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ کسی نامحرم عورت کی صورت دیکھنا جس طرح حرام اور معصیت ہے اسی طرح نامحرم عورت کی صوت کا سننا بھی بغیر حاجت و ضرورت جائز نہیں ہے امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ حضور پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے حدیث مناہی میں ممانعت کی ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر اور محارم کے سوا کسی غیر کے سامنے بلا ضرورت پانچ کلموں سے زیادہ بات نہ کرے۔ مسعدہ بن صدقہ نے کہا کہ میں صادق آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر تھا جب ایک شخص نے آ کر کہا۔ بابی انت و امی یا ابن رسول اللہ میرے ہمسائیگی میں بعض ایسی عورتیں رہتی ہیں جو گایا کرتی ہیں میں رفع حاجت کے لئے جب بیت الخلا جاتا ہوں تو سننے کی غرض سے دیر لگاتا ہوں معصوم علیہ السلام نے فرمایا ایسا مت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ حضور میں سننے کے لئے ان کے گھر تو جاتا نہیں۔ بس اسی قدر کہ اپنے مکان کے پاخانہ میں سن لیتا ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا توبہ کر توبہ۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ ہر چند کہ مذکورہ حدیث سماع غنا سے تعلق رکھتی مگر مطلق آواز سننے کی مذمت بھی اس میں ضمناً شامل ہے۔

باب الفجور کے انسداد کا لحاظ رکھتے ہوئے شریعت اسلامیہ میں ایسی حدیثیں بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ کہ حتی الامکان عورتوں کو بلا اشد ضرورت کے اپنے گھروں سے باہر نہ آنا چاہیئے اور بعض حدیثوں میں صراحتہً مردوں کو اس امر میں غیرت دلائی گئی ہے کہ عورتوں کو پردہ داری میں مطلق العنان نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

رمضان

رمضان شریف کیا تشریف لائے کہ ایک قیامت آ گئی۔ یہ بھی کوئی بات ہے کہ بھوکے رہیں پیاسے رہیں اللہ نے کھانے کو دیا اور ہم بھوکے رہیں یہ کفران نعمت نہیں تو اور کیا ہے۔ اکثر برادران اسلام کی زبان بلاغت نظام سے یہ جملے سنے جاتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایک قصہ یاد آیا۔

ایک واعظ صاحب رمضان کے قبل کسی گاؤں میں تشریف لے گئے اور وعظ میں فرمایا کہ "کل رمضان تشریف لا رہے ہیں روزہ رکھنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

گاؤں والوں نے آپس میں تصفیہ کیا کہ ہم رمضان کو اپنے گاؤں میں نہ آنے دینگے چنانچہ شام کو تمام گاؤں والے باہر نکلے اور لاٹھیاں لئے رمضان کے انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ اتفاقاً ایک شخص جس کا نام رمضان تھا کسی دوسرے گاؤں سے آ رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ تم کون ہو اس نے کہا رمضان۔ بس یہ سننا تھا کہ سبھوں نے ملکر اس غریب کا کام تمام کر دیا اور اطمینان سے گاؤں واپس چلے گئے۔

دوسرے روز جب واعظ صاحب نے فرمایا کہ رمضان آ گیا تم سب یقیناً روزہ ہونگے گاؤں والوں نے کہا حضور ہم نے تو رمضان کو ختم کر دیا پھر رمضان کیسے آ سکتے ہیں۔؟

ہمیں امید ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے رمضان کو نہیں ختم کیا ہوگا جس زمانے میں ناظم پاشاہ آستانہ ترکی کی جانب سے عراق کے گورنر مقرر ہوئے وہ زمانہ رمضان کا تھا۔ مسلمان رمضان کا احترام نہیں کرتے تھے اور راستوں پر کھاتے پیتے تھے ناظم پاشا نے حکم جاری کیا کہ جو مسلمان احترام ماہ صیام نہ کرے وہ گرفتار کر کے عید تک محبس میں رکھا جائے اور وہاں جو کی روٹی اسے کھلا کر روزہ رکھوایا جائے تاکہ آئندہ دوسرے مسلمانوں کو عبرت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

عید کے دن جب خدا کے گنہگار رہا کئے گئے تو عجب منظر تھا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ حکومت حیدرآباد بھی ایسا اعلان کرے اور ہم مساجد کی افطاری سے محروم رہیں" اور چوری کی روٹی پر روزہ رکھیں۔

مرقع اطفال

عقلمند والدین اپنے بچے کو اظہار رائے کا موقع دیتے ہیں۔ اس کی تجویز کو چاہے وہ کتنی ہی بے معنی کیوں نہ ہو تمسخر میں نہیں اڑاتے۔ بلکہ سنجیدگی سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس طرح بچے کی شخصیت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے اکثر دفعہ اعلیٰ دماغ اور مستحکم رائے رکھنے والے باپ کے بچے نہایت کمزور رائے رکھتے ہیں۔ اسکی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوتی کہ باپ قوی دماغ رکھنے کے باوجود نفسیات سے ناواقف ہوتا ہے۔ وہ بچے کو اظہار رائے کا موقع نہیں دیتا بلکہ اپنی مستقل رائے اس کی مرضی پر ٹھونستا رہتا ہے جس کا مایوس کن انجام یہ ہوتا ہے کہ بچے کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔

چڑچڑے اور تند مزاج ہونے والے والدین کے بچے جب معلوم کر لیتے ہیں کہ ان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ نظروں سے دور رہیں۔ تاکہ ناراضگی سے بچ سکیں تو یہ عادت بتدریج انکی طبیعت ثانی بن جاتی ہے۔ ان کی زندگی بھر یہی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی طرف کسی کی توجہ منعطف نہ ہونے دیں۔ جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان پر کسی کی نظریں پڑ رہی ہیں تو وہ خوف زدہ پریشان اور بوکھلائے ہوئے سے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بچپن میں بار بار زجر و توبیخ کا نشانہ بننے والے بچے شرمیلے ہوتے ہیں۔ کسی کے سامنے جانے کی ان میں جرأت نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچپن میں انکی شخصیت کو کچل کر رکھ دیا جاتا ہے

سکولوں کے ماسٹر بچوں کی تربیت میں بعض دفعہ بھاری غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں بعض سخت طبیعت کے ماسٹر بچوں کا فطری چلبلاپن ذرہ بھر بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ بات بات پر انہیں ٹوکتے اور بعض دفعہ سزا دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے اسے وہ ڈسپلن سمجھتے ہیں ننھے ننھے بچوں پر اس روک ٹوک کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔ وہ خوشامد پسند اور ذہنی غلام ہو جاتے ہیں۔ اور ہر دم فاتح بننے کی صلاحیت ان میں باقی نہیں رہتی۔

افسانہ

حافظ الدین حیدر

تاریکی آغازِ سحر ہے

فضا میں ہر طرف مسرت کی لہریں ناچ رہی تھیں اور مسرت کے اس اتھاہ سمندر نے پورے ماحول ہر شخص اور ہر منظر کو نیا جنم دیا تھا۔ ہر ماحول نئی زیست کا پیغام دے رہا تھا۔ درماندہ و افسردہ ماحول میں آنے والے پُرامن نئے دور کی تنویر منعکس ہو رہی تھی۔ ہر منظر انہی برنائیوں سے ایک نئے زمانہ کی مشاطگی کر رہا تھا۔ مستقبل قوس قزح سے زیادہ رنگین اور تاج محل سے زیادہ دلکش نظر آنے لگا کیونکہ فسطائیت کا پس ماندہ آخری تارہ پاش پاش ہو کر ہمیشہ کے لئے ٹوٹ چکا تھا۔

غلاموں کی نظریں نئی امیدوں اور تمناؤں سے ان پرچموں کو دیکھ رہی تھیں جنھوں نے خود کو فسطائیت کے دائمی تسلط سے بچا لیا۔

جاپان مر چکا ہے اور جنگ ختم ہو چکی ہے اور برطانیہ کی لیبر پارٹی برسر اقتدار ہے اب ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔ ہر شخص کو روٹی ملے گی۔ اب یہاں غلام پیدا نہیں ہوں گے۔

لیکن بسا اوقات تمناؤں سے معطر نظروں کو یہ دیکھ کر مایوسی ہوتی تھی کہ یونین جیک ابھی سرسراہٹ کی آڑ میں اپنے تانے بانے کی آغوش میں فریب کو چھپائے ہوئے ذلیل ہندوستان کی اپاہج تمناؤں پر قہقہے لگا رہا ہے۔

"آج جشنِ فتح منایا جانے والا تھا!"

ہر شخص سمندر بھر عیش و مسرت لطف اندوز ہونے کا تہیہ کر چکا تھا اور وہ تو بڑا آدمی تھا۔ بہت بڑا انسانوں سے بھی بڑا۔ "دیوتا تھا دیوتا" لکھو پتی تھا لکھ پتی" روزانہ ہزاروں کے وارے نیارے ہوتے تھے اس کے پاس۔ جنگ کے دوران میں اس نے لاکھوں روپیہ اپنی جیب سے دیا اور اپنے ذات بھائیوں سے کروڑوں روپیہ جمع کر کے چندہ فراہم کیا تھا۔ پھر قحط کے دوران میں اس کی ان گنت ملیں حکومت کے لئے ریشم تیار کرنے میں دن رات مصروف رہتی تھیں۔ اور اپنی بیشمار وفادارانہ خدمات کے صلے میں وہ نائیٹ ہڈ کا مستحق تھا اور فتح کی مسرت میں جن کو اعزازات عطا کئے جائیں گے کیا تعجب کہ ان میں یہ بھی شامل ہو۔

وہ اپنی بیکراں رنگین زندگی میں تنہا تھا۔ اس کی عمر چالیس کے لگ بھگ ہو رہی تھی لیکن ابھی تک اس نے شادی نہ کی۔ حلقہ احباب وسیع تو تھا لیکن وہ ان سے شاذ ہی ملتا تھا۔ اعزہ و اقربا سے بھی اس کے تعلقات کچھ زیادہ خوشگوار نہ تھے اسی لئے وہ عام طور پر مغرور سمجھا جاتا تھا۔ دن میں وہ کاروباری دنیا میں مصروف رہتا۔ بے حد مصروف اور اگر تھوڑی بہت فرصت مل بھی جاتی تو یہی سوچنے لگتا کہ ہز مجسٹی اور حکومت برطانیہ کی نئی خدمت کیا ہونی چاہئے۔ دن بھر کی دماغی تھکن کو فنا کرنے کے لئے وہ ہر شام مورلین کلب چلا جاتا جہاں اسے فرانسیسی شراب کے ساتھ ساتھ اس سے زیادہ تیز اعلیٰ نسل اور رنگ کی عورتیں بھی ملتی تھیں۔ جام سے جام اور پلکوں سے پلکیں ٹکراتیں۔ ڈانس ہوتا اور بال ڈانس ہوتا۔ جوانی، عورت، شراب یہ وہ فراواں عشرتیں تھیں جن کے دیکھنے کے لئے کسی کی تھکی ہوئی شریانوں میں خون تازہ کی نئی لہر چلنے لگتی ہے۔ وہ نصف شب تک ابن آدم کی خدائی عظمتوں میں سرشار رہتا اس کے بعد بنت حوا کی سیمابی کمر کو اپنے فولادی ہاتھ کے حلقہ میں مقید اپنے قصر نما بنگلے کی پرتکلف خوابگاہ میں لے آتا۔ اور دوسرے دن اسے برہنہ جسم ہی یاد رہتا اور نہ اس اجنبی عورت کے قد و خال الف لیلیٰ جیسی اپنی رنگین خلوتوں کا تصور کرتا ہوا اور ذہنی تلذذ حاصل کرتا ہوا وہ اپنے آفس چلا جاتا اور کاروبار کے شور و شغب میں وہ لطیف تصور بھی تحلیل ہو جاتا۔ تقریباً یہی اس کا روزانہ معمول تھا۔

چند دنوں پہلے ہی جشنِ فتح کا اعلان زور شور سے ہونے لگا تھا۔ انہی وفادارانہ پُرخلوص خدمات کی بنا پر داراب اپنے تئیں یہ سمجھنے لگا کہ حصول فتح میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس نے طے کیا تھا کہ جشنِ فتح کے دن کے لئے وہ انتہائی پرکیف اور رعنائیوں سے رچا ہوا پروگرام بنائے گا۔ اس کی دو تجویزیں بہت اہم تھیں ایک تو مورلین کلب کے تمام ارکین اور یار احباب کا جلسہ دوسرے خلوت کی دلچسپیوں کے لئے مس فوسٹر کا انتخاب۔ یہ پروگرام بنانے کا دوسرا بڑا محرک خود مس فوسٹر کا تصور تھا۔ وہ ابھی تک اسی کے تصور میں غلطاں تھا اسے رہ رہ کے وہ منظر یاد آ رہا تھا جبکہ اس کے گہرے دوست ونگ کمانڈر مسٹر کوپ لینڈ نے کلب میں اس سے فوسٹر کا تعارف کرایا تھا اس کی ڈانس کرنے کی خواہش پر داراب کو اتنی مسرت ہوئی جتنی فتح برلن سے چرچل کو ہوئی ہوگی اور جب آرکسٹرا کے دھیمے دھیمے سُروں پر دونوں نے رقص شروع کیا تو اس نے اپنی روح میں لمحہ بہ لمحہ پھیلاؤ محسوس کیا۔ اس نے رقص کرتے ہوئے دوستوں اور نظارہ کرتے ہوئے احباب پر نظر ڈالی تو اُسے محسوس ہوا کہ خلوص کے بلند بانگ دعوے کرنے والوں کی آنکھوں سے حسرت اور حسد کے جذبے اُبل رہے ہیں اور اس نے انداز تفاخر کی موہوم مسکراہٹ کی چبھن سے ان جذبوں کو اور مشتعل کر دیا اور کچھ پروا کئے بغیر فوسٹر کے ساتھ رقص کرتا رہا۔ رقص میں وہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو روحیں سکون بار پہنائیوں میں اڑی جا رہی ہیں۔ اس کی باہنوں میں فوسٹر کا جسم نہیں بلکہ ایک ملکوتی پیکر تھا۔ سپید جسم میں گھلی ہوئی شفق کی سرخی، لرزتا ر قرطوں میں دریائے نیل کی سی لہریں، پلکوں پر جوانی کا بوجھ، نظروں کی اوٹ میں پنہاں خیام کی رباعیات، چہرے پر منود مسحر کی ملاحت، گداز جسم کے لمس میں ... تاثر "اُف!" تصور ہی سے اس کے اعضا کھنچ گئے اور رگیں تن گئیں جسم پھٹکنے لگا۔ مگر اس کے بنائے ہوئے پروگرام کی رنگینیاں کچھ پھیکی ... اسے چند دنوں سے زکام ہو رہا تھا اس کے قدیم خیرخواہ ڈاکٹروں نے اس زکام پر "شدید" "اور خطرناک" کے لیبل لگا دیئے اور ہدایت کر دی کہ کسی سے ملنے جلنے نہ پائے۔ کوئی کام نہ کرے اور ایک جگہ لیٹے آرام کرتا رہے۔ پھر اُسے ہلکا ہلکا بخار بھی آنے لگا۔ اُسے اپنے پروگرام کی ناکامی پر بیحد ملال تھا۔ پھر بھی اس نے یہ طے کیا کہ آقاؤں کی فتح کی مسرت میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اگر پروگرام کی تمام مصروفیات ملتوی کر دی بھی جائیں تب بھی فوسٹر کا نام ملتوی کرنے کے قابل نہ تھا کچھ بھی نہ ہو مگر فوسٹر کا جسم ایک بار اس کی آغوش میں آ جائے اس طرح آ جائے کہ پہلی ملاقات کے تکلفات یک لخت ٹوٹ جائیں۔ دو جسم پیوست ہوں، دو سانسیں ٹکرائیں نصف شب کے لئے نہ سہی صرف ایک لمحے کے لئے ہی مگر وہی لمحہ اس کے نزدیک اپنے میں اہرام مصر کی ابدیت لئے ہوئے ہوگا!

صبح سے اپنی طبیعت بڑی حد تک سنبھلی ہوئی نظر آئی۔ یا تو یہ مسرت فتح میں روحانی عقیدت کا اظہار تھا یا رات کو فوسٹر سے ہم آغوشی کی توقع بہرحال ڈاکٹروں کے اپنے مفاد سے قطع نظر حقیقتاً اس کی حالت بہتر تھی۔ تاہم ڈاکٹروں کا یہ مشورہ اس کے لئے قابل قبول تھا کہ وہ شام تک آرام کرے گا۔ اور اس نے ٹیلیفون پر مس فوسٹر سے

کلب میں ساڑھے آٹھ بجے کا وقت مقرر کر لیا۔ اور جب وہ کلب پہنچا تو نو بجنے میں صرف چند منٹ باقی تھے۔ اس نے گھوم پھر کر سارے کلب کا چکر لگا لیا مگر مس نوشیر کا کہیں پتہ نہ تھا۔ پھر ایک دوست سے اسے معلوم ہوا کہ دیر ہوئی وہ ایک نوجوان کپتان کے ساتھ چلی گئی۔ وہ نڈھال ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی ساری مسرتیں اور خوشیوں کا جنازہ نکل چکا تھا اور اس کا دل گھبرا رہا تھا ... اپنے کمرے میں آنسوؤں سے ... اسے شاید پہلی بار زندگی میں کبھی اس قدر تاسف ہوا ... کی اسی دنیا میں وہ چار سال پہنچا۔

تھاپ بلکی کی پہلی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ "کون"؟ "کشن!" ... "کیا ہے؟" ... نادر میرا دوست ... "اچھا میں تو گھر جا رہا ہوں" ... ہی دارا ب بھی چلا اور تھوڑی دیر بعد ... کار میں جا بیٹھا۔ ... اس نے ریڈیو لگایا اور موسیقی پر ... مغربی موسیقی کمرے کے گراں بار سکوت اور اس کے ماحول کو دور کرنے لگی۔ دارا ب نیم خوابیدہ و نیم بیدار عالت میں پرواز کرنے لگا۔ اڑتا ہی رہا۔ بلند تر ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ رقص کنندہ ستاروں تک پہنچ گیا جہاں اس نے ان کا رقص دیکھا۔ اور ان کے نغمے سنے اور ان کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلی۔ ایک گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت ہو گیا تھا۔ مگر اسے کچھ احساس ہی نہیں ہوا۔ آخر کار کشن آ ہی گیا۔ تین چار صداؤں کے بعد اس نے سر اٹھایا اور فوراً سوال کیا۔ "شالے لایا کسی کو؟" "حضور! غلام نے سارے شہر کی خاک چھان لی۔ مگر کیا مجال جو کوئی ہاتھ پہ اتھے۔ دہری مینی ملجاتی بڑی مشکل کے بعد ایک دستیاب ہوئی مگر اس کی بوڑھی ماں کے چوچلے۔ رام رام اما کہتی ہے جس کو غرض ہو وہ ہمارے ہی گھر چلا آئے۔ میں اپنی منی کو کہیں نہیں بھیجتی۔ رام جانے بیری منی پر کیا وقت آگزرے مالک میرے جی میں تو آئی کہ اس جواب کا کچھ مزا چکھا دوں پر کیا کہوں عورت جاتی پر کون ہاتھ اٹھائے۔ اور پھر کوئی دوسری ملجاتی تو بھی ایک بات تھی۔ اب ان داتا ہی فیصلہ کریں۔" "شالے یہ تو بتا چیز کیسی ہے؟" "آ ہا ہا۔ اسمٰعیل سال ہوئے ... کر شاید ہی کوئی ایسی نظر سے گزری ہو۔ پھر کسی بناؤ سنگھار کے سادے شہر میں ایک ہے ایک۔ بھگوان قسم پورن ماشی کا چاند ہے چاند۔ واہ۔ واہ۔ سرکار طبیعت خوش ہو جائے تو جو جی چاہے سزا دے لیجئے پر پہلے ہی بتلائے دیتا ہوں کہ ایسی صاف ستھری نہیں جیسی کہ سرکار چاہتے ہیں۔" "کوئی بات نہیں ہم وہیں چلیں گے۔ شالے" ـــــ اور شہر کی براق سڑکوں پر انسانی سمندر کی نا ختم ہونے والی لہروں میں یہ دونوں بھی جا شامل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد مضافات میں پہنچ گئے۔ کشن نے ایک نکڑ پر موٹر رکوالی اور سنسان تاریک گلیوں میں لے کر ان داتا کی رہنمائی کرنے لگا۔ شالے دارا ب بڑبڑا رہا تھا۔ "شالے ان حرامزادوں نے جشن نہیں منایا۔"

ان داتا! خود ہی درد عطا کیا اور خود ہی پوچھتے ہو درد کس نے دیا۔ یہ بیچارے بھلا کیا جانیں کہ فتح کیا ہے کس کو نصیب ہوئی۔ شکست کیا چیز ہے کس نے اٹھائی۔ بہیمیت کس سے سرزد ہوئی۔ شکار کون ہوا۔ یہ غریب تو بس اتنا جانتے ہیں کہ حضور نے پوری اجرت نہیں دی اس لئے انھیں پوری روٹی نہیں ملی۔ حضور آپ لوگ ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں اس لئے گھنٹوں ... ہیں۔ یہ لوگ ضرورت سے بہت کم کھاتے ہیں اس لئے ان کے لبوں پر اس معصوم مسکراہٹ کی ہلکی سی کرن بھی نمودار نہیں ہوتی جو ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ یہ غریب جشن فتح منائیں تو کیسے؟ آپ ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف آتش بازی میں پھونکتے ہیں اور ان لوگوں کے پیٹ میں پھوک چنگاریاں اور شعلے اپنی لمبی لمبی زبانیں نکالے پیچ سے ... سرمایہ داری کے سوکھ ... کل

کو خاکستر کر دیں گی۔ اور اس دن سے ان مزدوروں کی آنکھیں ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان بنائیں گے۔" یہ طویل اور بے ربط گفتگو میں سرکار کے خیالات اور احساسات کا ... کشن کے چہرے سے اڑ کر حلق تک آ ہی گیا مگر اس میں جرات مفقود تھی اور یہ طویل ایک آہ کی صورت میں منتقل ہو کے اندھیری رات میں گم ہو گیا۔ "ایسے اور کتنی دور لے چلے گا؟" کشن نے ایک ٹمٹماتے دیئے کو بتاتے ہوئے کہا "یہ رہی سرکار کی منزل"۔ ان دو آدمیوں کا قافلہ منزل مطلوب پر پہنچا۔ یہی دو افراد اس منزل کے معمار تھے جو عصمت فروشی کا اڈہ اور متعدی امراض کی بنیاد گاہ تھا۔ کشن نے کوئی نام لیا اور ایک بڑھیا اپنی بصارت اور شرم سے محروم آنکھوں کو گلی میں پھیلا کر باہر نکلی۔ تجارتی امور طے پا گئے اور بڑھیا نے اپنی جوان سالہ بیٹی کی رات بھر کا کرایہ وصول کر لیا۔ دارا ب اپنی ناک پر معطر رومال رکھے ہوئے کٹیا میں داخل ہوا۔ بڑھیا نے مسکرا کر باہر سے زنجیر لگا دی۔

دارا ب نے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے فرد وس بدن کا جائزہ لیا ہر طرح سے وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے ناک سے رومال ہٹا لیا ساتھ ہی مختلف اقسام کی بدبوئیں اس کے دماغ میں پہنچ کر پھیل گئیں۔ جن میں بکری کی مینگنیوں اور پیشاب کی بدبو خاص طور پر نمایاں تھی۔ دارا ب نے ساری کٹیا کو حقارت سے بھرپور نظروں سے دیکھا ایک کونے میں بکری بیٹھی جگالی کر رہی تھی۔ دوسرے کونے میں مٹی کا ایک چولہا بنا ہوا جس میں سوائے راکھ کے بڑے ڈھیر کے اور کچھ نہ تھا۔ اس چولہے کے قریب ہی مٹی کے دو چار ٹوٹے پھوٹے برتن ایک دوسرے کے دوش پر سوار تھے۔ ایک جانب کرم خوردہ چوکی ہر ایک دو زنگ آلود ٹین کے ڈبے رکھے تھے۔ جن میں شاید ان ماں بیٹیوں کے ملبوس پناہ گزین تھے نشیب و فراز سے مالا مال چند مربع فٹ زمین پر قرون وسطیٰ کا ایک بوریا پڑا تھا۔ اور اس پر ایک بوسیدہ شطرنجی اور اس فرش پر پرندوں کی بیٹ کے نقش و نگار تھے جھونپڑی کے بیچوں بیچ ایک تار بندھا تھا۔ جس پر ایک انتہائی کثیف چادر لٹک رہی تھی یہ چادر جھونپڑی کو دو حصوں میں تقسیم کرتی تھی۔ ایک حصہ میں بڑھیا دوسرے میں اس کی بیٹی اور گاہک کی خوابگاہ تھی۔ بیکار گزرنے والی راتوں میں سعادت مند بیٹی اس ناپاک چادر کو ہٹا دیتی جو اس کے اور بڑھیا کے ابدی رشتہ میں حائل رہتی تھی اور وہ رات بڑی ہی سہانی گزرتی جب وہ اپنی ماں کو حقیقی معنوں میں ایک بیٹی کی لاڈ بھری نظروں سے دیکھتی ایک نچلے درجہ کی بیوہ کی کل کائنات کا مکمل جائزہ لینے کے بعد دارا ب کے حواس ایسے ٹھکنے میں آ گئے جیسے ایک انتہائی تیز رفتار موٹر قابو سے باہر ہو کر کسی چٹان سے ٹکرا جائے اس نے زندگی میں پہلی بار ایک جھونپڑی میں قدم رکھا تھا۔ مہاجنی نظام کے اس کولمبس نے آج ایک دنیا دریافت کی تھی جہاں فاقہ کشی اور جہالت کا دورہ تھا۔ اور اس دنیا کی سچی نمائندگی یہ ہتھیلی بھر کی مستطیل جھونپڑی کر رہی تھی۔

کرایہ کا جسم لیٹ چکا تھا۔ "وہ کھڑے کھڑے سوچ کیا رہے ہو لیٹ جاؤ تو دیا بجھا دوں"۔ خوشبوؤں اور لطافتوں میں زندگی بسر کرنے والے جب بدبوؤں اور کثافتوں کی دنیا میں آئے تو دماغ پر مسلسل ضربیں پڑنے لگیں۔ مسرتوں سے معمور دل جب جراحتوں سے پامال ماحول میں آئے تو سیماب وار تڑپنے لگے۔ جشن فتح کی شادمانیاں جب مظلوم غریبوں سے ٹکرائیں تو پاش پاش ہو گئیں۔ یہ دنیا ضرور بدلی جائے گی تاکہ کائنات کا ہر فرد خوشبوؤں، لطافتوں، مسرتوں اور شادمانیوں سے زیادہ سے زیادہ

منتقل ہو گئی۔ وارات کے ہوش و خرد کی دنیا اک حقیر جھونپڑی میں سکڑ کر رہ گئی۔ وہ لپکا اور دروازے کو اپنی طرف کھولنا چاہا لیکن وہ باہر سے بند تھا وہ ہراساں ہو کر چیخ پڑا۔ ہونٹ بھینچے ہوئے مٹھیوں سے دروازے کو پیٹا اور اپنی پوری قوت سے چلانے لگا۔ "کھولو، دروازہ کھولو، مجھے جانے دو، خدا کے لئے فوراً کھولو، میں جانا چاہتا ہوں میں ایک منٹ کے لئے اس دنیا کی تاب نہیں لا سکتا، چھوڑ دو، کھولدو ......" بڑھیا نے گھبرا کر دروازہ کھول دیا اور وارث پوری کی طرف بگٹٹ دوڑنے لگا۔ بڑھیا اور کشن اپنے ذہنوں میں تاب برداشت نہ لاسکے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جھونپڑی میں آواز گونج رہی تھی۔ "نامرد کہیں کا" اور کشن کو ایسے معلوم ہوا گویا جھونپڑی کا زرد کار شعلہ رقص کر رہا ہے اور رقص کرتے کرتے وہ دیکھتے ہی علٰحدہ ہو گیا پھر جھونپڑی سے باہر نکل کر خلا میں آ گیا اور پوری حد ہوشی سے ناچ رہا ہے اور جھوم رہا ہے۔ اور پھیلتا جا رہا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے یہاں تک کہ وہ پھیلتے پھیلتے اور بڑھتے بڑھتے مشرق کی طرف رواں دواں ہے اور کچھ دیر بعد افق پر چسپاں ہو گیا اور تاریکی دور ہو چکی ہے۔

شعور آزادی

از: گوہر بیگم صاحبہ

جنگ کے دوران میں حیدرآباد نے برطانیہ سے جن وفاداریوں کا ثبوت دیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان ساری خدمات کے ساتھ ساتھ شاہ حیدرآباد نے اپنی آزادانہ روش نہیں بدلی۔ تقریباً دو سو سال تک ہندوستان سامراجیوں کے آہنی پنجے میں جکڑا رہا لیکن آصفی خانوادہ کا جہاں تک تعلق ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی حکمراں نے بھی اپنی حکمت عملی سے یہ ثابت کیا ہو کہ حیدرآباد غلام ہے بلکہ ہر عہد میں حیدرآباد کی آزادی برقرار رکھنے اور عوام میں آزادی کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی گئی حیدرآباد کا اپنا علٰحدہ سکہ اور جھنڈا اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ حیدرآباد کس حد تک آزاد رہا ہے۔

چنانچہ ہمارے بادشاہ جمجاہ سلطان العلوم حضرت آصف سابع خلد اللہ ملکہٗ نے آزادی ملک کی خاطر جو قربانیاں کام انجام دئے وہ اظہر من الشمس ہیں۔ عوام کو سیاسی غفلت سے بیدار کرنے اور ان میں آزادی کے احساس کو پیدا کرنے کے لئے شاہ ذیجاہ نے ایک دن کی تعطیل بہ یادگار اعلان خود مختاری منظور فرمائی اور پبلک کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ یوم خود مختاری منائے خود حکومت کے سربرآوردہ اصحاب کیجانب سے نہایت اعلیٰ پیمانے پر یوم خود مختاری منایا جاتا ہے جس میں ملک کے قابل مقررین حصہ لیتے ہیں۔

جنگ کے دوران میں جس طرح ہندوستان کی دوسری ریاستیں متاثر ہوئیں اور بنگال، پنجاب بھی اس کے مہلک اثرات کی زد سے محفوظ نہ رہ سکے اور وہ اپنے بد باطن صفت آقاؤں کی پکار پر لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے۔ حیدرآباد محفوظ رہا اور اسی حد تک تعاون کیا جتنا کہ ایک وفادار دوست کی حیثیت سے کرنا چاہئے تھا۔

بہرحال ہندوستان کی کامل غلامی کے زمانے میں بھی والی حیدرآباد نے عوام کو غلامی سے محفوظ رکھنے اور ان میں شعور آزادی پیدا کرنے کی جو سعی بلیغ فرمائی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

اب جب کہ ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ساتھ حیدرآباد کی بھی کامل آزادی کا اعلان ہو چکا ہے۔ ملک کے اعلیٰ عہدہ داروں کا یہ فرض ہو گا کہ وفاداری کے ساتھ اپنے مالک کی تقلید کرتے ہوئے امور سلطنت میں آزادی کو ملحوظ رکھیں۔ خصوصاً ارباب تعلیمات کا یہ اولین فرض ہونا چاہئے کہ وہ نصاب تعلیم میں ایسی تبدیلی پیدا کریں جو ایک آزاد ریاست کے طلباء کے شایان شان ہو۔ بجائے انگریزی کو لازمی قرار دینے کے ملکی اور دفتری زبان کے ساتھ عربی و فارسی زبان کو لازمی قرار دیں اور انگریزی ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے ہو۔

ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ جن زبانوں سے یورپ اور اہل یورپ کو کوئی لگاؤ نہ ہو ان کی اعلیٰ تعلیم کی غرض سے ان لوگوں کو یورپ جانا پڑتا ہے جن کی اپنی وہ زبانیں ہیں اور ان زبانوں کے ماہرین یہیں بستے ہیں کیا ان زبانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے حیدرآباد اپنے آپ کو نہیں پیش کر سکتا؟ اب جب کہ دنیا کا ہر ملک ہر طبقہ اپنی بقا کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اپنے کو عروج کی منزل پر پہونچانے کا خواہاں ہے۔ کیا اس آزاد اور وسیع ریاست کے بسنے والے ان چیزوں سے محروم رہیں گے؟ یہ وہ وقت نہیں کہ ہم اپنے بہترین تمدن اور طرز معاشرت کو چھوڑ کر یورپ کی تقلید کریں اور اپنے ہونہار ہزاروں طالب علموں کی ذہنیتوں کو اس کے زہریلے ناپاک اثرات سے متاثر کریں۔

ارباب ریلوے اپنی دفتری زبان انگریزی کو اردو میں منتقل کرتے ہوئے ریل کے ڈبوں پر بھی بجائے انگریزی الفاظ کے اردو الفاظ لکھوائیں تا کہ باہر جانیوالے ٹرینوں کو دیکھکر وہاں کے عوام یہ اندازہ کر لیں کہ حیدرآباد اپنی آزادی اور انفرادیت کی بقا کے لئے کس قدر مائل اور پابند ہے۔

آخر میں پھر اپنے پڑوسی ہندو بھائیوں سے دوستانہ شکایت صرف اسی حد تک ہے کہ انھوں نے ہمیں سمجھنے میں دھوکا کھایا۔ کسی تاریخ سے بھی وہ مسلمانوں کو اور خصوصاً آصفی حکمرانوں کو غیر روادار ثابت نہیں کر سکتے مسلمانوں نے کبھی بھی اس خیال کے تحت حکومت نہیں کی کہ جینے کا اور آزاد رہنے کا حق صرف ان ہی کو ہے دراصل اسلام تمام انسانوں کو مادے کی غلامی سے نجات دلانے اور حریت کا درس پڑھانے کے لئے دنیا میں آیا۔ اس لئے مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ نظریہ رہا ہے کہ ہمارے ساتھ دوسروں کو بھی جینے اور آزاد رہنے کا حق ہے۔ اگر وہ حکومت سے بغاوت کی بجائے تعاون کریں تو یہ ناممکن نہیں کہ حیدرآباد دنیا کے بڑے بڑے طاقتور ممالک کی صف میں کھڑا ہو جائے۔

اس بغاوت کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی جب کہ ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے والی ریاست جو مقام مسلمانوں کو دیتے ہیں وہی ہندوؤں کو بھی دیا جاتا ہے اس کے ثبوت میں ہزمجسٹی شاہ دکن کا یہ ارشاد کافی ہے کہ:-

"ہندو اور مسلمان میری سلطنت کی دو آنکھیں ہیں"

ہم سینکڑوں برس سے باہمی اتفاق و اتحاد کے ساتھ اس ریاست میں رہتے بستے ہیں اور آئندہ بھی یہیں رہنا ہے پھر کیا معنی کہ ہم اپنی روادارانہ زندگی کو چھوڑ کر بیرونی غلط اثرات کے تحت آپس میں دست و گریباں ہوں اور اپنے اس بادشاہ سے بغاوت کریں جس نے ہمیشہ بلا تخصیص مذہب و ملت رعایا کی فلاح و بہبود کو اپنا نصب العین سمجھا۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے بھائی وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت کا پورا پورا تعاون کریں گے۔ اور حیدرآباد کی آزادی و اقتدار شاہی کی حفاظت کے لئے خلوص و وفاداری کے ساتھ جدوجہد کریں گے۔

حیدرآباد کے باشندے خوش نصیب ہیں

ناگپور ۱۰ جولائی۔ صوبہ متحدہ کے مشہور مذہبی رہنما پنڈت ایکناتھ پرشاد جو گذشتہ دو ہفتوں سے یہاں مقیم تھے بعزم دہلی آج یہاں سے روانہ ہوئے۔

جلالۃ الملک غلامی کسی ملک کی بادشاہت سے بہتر ہے۔

اس اطلاع پر کہ پنڈت جی حیدرآباد سے بھی باخبر ہیں اسٹیٹ نیوز نے ان سے خصوصی ملاقات کی۔ ایک مذہبی رہنما سیاسی مسائل کو سمجھ نہیں سکتا، موصوف نے مسکراتے ہوئے کہا جب ان کو اس عنوان پر اظہار خیال کی خواہش ہوئی۔ انھوں نے کہا حیدرآباد کے باشندے خوش نصیب ہیں جو ایک ایسے بادشاہ کے زیر سایہ امن و عافیت کی زندگی گذار رہے ہیں پنڈت جی نے پورے خلوص اور عقیدت مندی سے کہا "بھگوان کے ایسے اوتار کی غلامی کسی ملک کی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے"۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱	۲۰	۲۰	۳	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۲	۲۱	۲۱	۴	۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۳	۲۲	۲۲	۵	۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۴	۲۳	۲۳	۶	۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۵	۲۴	۲۴	۷	۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۶	۲۵	۲۵	۸	۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۷	۲۶	۲۶	۹	۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۸	۲۷	۲۷	۱۰	۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۹	۲۸	۲۸	۱۱	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۱۰	۲۹	۲۹	۱۲	۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۱۱	۳۰	۳۰	۱۳	۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۱۲	۳۱	۳۱	۱۴	۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۱۴	۲	۲	[illegible]	۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۵	۳	۳	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۱۶	۴	۴	۲	۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۱۷	۵	۵	۳	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۱۸	۶	۶	۴	۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۱۹	۷	۷	۵	۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۲۰	۸	۸	۶	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۲۱	۹	۹	۷	۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۲۲	۱۰	۱۰	۸	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۲۳	۱۱	۱۱	۱۰-۹	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۲۴	۱۲	۱۲	۱۱	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۲۵	۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۲۶	۱۴	۱۴	۱۳	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۲۷	۱۵	۱۵	۱۴	۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۲۸	۱۶	۱۶	[illegible]	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۲۹	۱۷	۱۷	[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

واقعات مشہور

متعلق بماہ رمضان المبارک

وجہ تسمیہ — اس ماہ کو اس لئے رمضان کہا جاتا ہے کہ اس ماہ میں روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور رمضان شدت گرما کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس ماہ کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا کہ بھوک اور پیاس کی گرمی اس ماہ میں روزہ دار کو ہوا کرتی ہے۔

پہلی تاریخ — تحقیقاً اسلامی سکہ جاری ہوا ۲۰۵ھ رمضان کے روزے فرض ہوئے ۲ھ ولادت حضرت پیران پیر جیلانی [illegible] سیلاب رود موسی در حیدرآباد دکن ۱۳۲۶ھ بحوالہ رسالہ [illegible] ۲۰۱ھ میں مامون نے حضرت امام رضا کو ولیعہد مقرر کیا بحوالہ تاریخ مسعودی ۵۶ھ میں بیعت عبد الملک بن مروان یہ خلفا بنی امیہ کا پانچواں خلیفہ تھا بحوالہ تحریر یا خوند ۲۰۳ھ میں شہادت امام رضا ہے لیکن یہ قول تصحیفی اور غیر مستند ہے بحوالہ فصل الخطاب بقولی قاضی صاحب روز جمعہ ۴۲۸ھ [illegible] سینا شیخ الرئیس ہے اور ولادت بحوالہ تاریخ یافعی [illegible] میں ہوئی۔

دوسری تاریخ — بحوالہ فصل الخطاب ولیعہدی امام رضا ۲۰۱ھ — وفات ولید بن عبد الملک ۹۶ھ۔

تیسری تاریخ — بحوالہ تحریر یا خوند بقولی نزول انجیل بر حضرت عیسیٰ لیکن یہ قول ضعیف ہے بروایت کشف الغمہ اس تاریخ کی رات کو وفات جناب سیدہ [illegible] وفات [illegible] ۱۱ھ بعمر [illegible] سال ہلاکت مروان بن حکم ۶۵ھ بموجب حدیث بخاری و مستدرک و تحریر ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں اور بحوالہ محقق دہلوی وفات حضرت پیغمبر خدا سے چھ مہینے کے بعد وفات جناب سیدہ صاحب جنات الخلود اس قول کو اول اقوال لکھتے ہیں کل زندگی حضرت سیدہ ۱۸ سال بہتر دن لکھتے ہیں ولادت ۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت سے ۳ رمضان تک برابر ۱۸ سال بہتر دن ہوتے ہیں۔ بحوالہ تاریخ ابو الفدا ہلاکت مروان بن حکم بن عاص خلیفہ چہارم بنی امیہ جس کو اس کی جورو نے مار ڈالا جو خاندان نبوت سے کمال دشمنی رکھتا تھا بحوالہ تحریر ابن [illegible] شب جمعہ ۴۱۳ھ وفات شیخ مفید بعمر ۷۵ یا ۷۷ سال یہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اور سید رضی کے استاد تھے نماز جنازہ سید مرتضیٰ نے ادا کی۔

چوتھی تاریخ — وفات حضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصف جاہ سادس ۱۳۲۹ھ

پانچویں تاریخ — ۲۰۱ھ بتصریح شیخ ابن بابویہ قمی بروایت ابی ذکوان عیون الرضا میں تحریر ہے کہ مامون نے امام رضا کو ولیعہد کر کے سب سے بیعت لی ۲۰۲ھ میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کا حضرت سے نکاح کیا بحوالہ ابن خلکان [illegible] ولادت حضرت امام محمد تقی بحوالہ تاریخ ابو الفدا روز چہارشنبہ ۱۳۲ھ کو عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے دمشق کو فتح کیا۔

چھٹی تاریخ — بقولی نزول انجیل حضرت عیسیٰ و بقولی نزول توریت حضرت موسیٰ لیکن یہ دونوں قول ضعیف ہیں بتصریح شیخ مفید حضرت امام رضا کا ولیعہد ہونا اسی تاریخ پنجشنبہ ۲۰۱ھ کو مرقوم ہے چنانچہ تواریخ فریقین میں درج ہے کہ مامون نے ترک سیاہ پوشی اور سب لشکر میں سبز پوشی کا حکم دیا علموں کے پھریرے بھی سبز کر دئے گئے سبز مسند پر حضرت امام جلوہ افروز ہوئے سب سے حضرت کے لئے بیعت لی اور حضرت کے نام کا سکہ جاری کیا جس سے بنی عباس سخت ناراض ہوئے۔

ساتویں تاریخ — بحوالہ عیون المعجزات شیخ ابن بابویہ قمی اس خط کی بنا پر جو مامون کی طرف سے ذو الریاستین فضل بن سہل کو مرقوم ہوا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولیعہدی حضرت امام رضا اسی تاریخ کو وقوع میں آئی اور وثیقہ لکھا گیا۔

بحوالہ ابن خلکان ولادت حضرت امام جعفر صادق ۸۰ھ بقولی سہ شنبہ قبل طلوع فجر ۸ رمضان روز چہارشنبہ ۱۲۲۱ھ وفات شاہ عالم بادشاہ دہلی جن کا نام ابو المظفر جلال الدین عالی گوہر [illegible] کے بیٹے ابو النصر معین الدین اکبر بادشاہ ہوئے اور یہ اتفاقات سے ہے کہ ولادت اکبر شاہ کی بھی یہی تاریخ تھی ۱۱۷۲ھ شاہ عالم نے ۴۹ برس بادشاہی کی عمر [illegible] دن۔ مدفن درگاہ قطب صاحب جو دہلی سے سات کوس پر ہے۔

تخت نشینی اعلیحضرت شاہ دکن آصف جاہ سابع خلد اللہ ملکہ ۱۳۲۹ھ

دسویں تاریخ — ۱۰ بعثت وفات ام المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ بنت خویلد [illegible] — وفات سلطان عثمان اول بانی سلطنت عثمانیہ ۷۲۶ھ بحوالہ [illegible] بقول معتبر نزول انجیل و عقد اخوت۔

بحوالہ تاریخ ابوالفدا عباسیوں کا پچیسواں خلیفہ قادر باللہ بغداد آیا اور اسکے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

بارہویں تاریخ ۔ روانگی لشکر اسلام از مدینہ منورہ برائے جنگ بدر سنہ ۲ھ

تیرہویں تاریخ ۔ احتمال وفات جناب سیدہ۔ فوت فیروز شاہ برادر خورد تغلق شاہ سنہ ۷۹۰ھ۔ ۳ محرم سنہ ۸۰۱ھ کو تخت نشین ہوا تھا نزول انجیل (۲ یا ۹ یا ۱۶) بنائے ایوان کسریٰ

پندرہویں تاریخ ۔ بحوالہ ارشاد شیخ مفید اس تاریخ کی شب کو سنہ ۳ھ میں ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام بعض نے تصریح کی ہے کہ دو روز قبل از جنگ بدر ولادت واقع ہوئی تہذیب میں سنہ ۲ھ اور جامع عباسی میں بتعیین روز سہ شنبہ سنہ ۲ھ و بقول بعض مجتہدین سنہ ۳ھ وقت چاشت بقول غفران مآب شب شنبہ بحوالہ جناب الخلو شب جمعہ تولد مدینہ منورہ میں بہ زمانہ حکومت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بادشاہ ہفتم یزدجرد بقول ہرمز۔ بحوالہ تاریخ الخلفا و تاریخ ابوالفدا سنہ ۳ھ مندرک لکھا ہے کہ تولد کے ساتویں دن پیغمبر خدا نے ان کا نام حسن رکھا۔

بحوالہ جامع عباسی وارشاد شیخ مفید و جلاء العیون اخوند مجلسی سنہ ۱۹۵ھ و باتفاق کافی و تہذیب کو غفران مآب ہیں تولد حضرت امام محمد تقی مقام تولد مدینہ منورہ حاکم وقت بادشاہ امین بن ہارون الرشید بقول محقق دہلوی سنہ ۱۹۸ھ بعثت وفات حضرت ابو طالب سولھویں تاریخ قتل راشد باللہ خلیفہ بستم عباسی سنہ ۵۳۲ھ یہ شنبہ وفات حضرت عائشہ سنہ ۵۸ھ سفر حضرت مسلم بجانب کوفہ سنہ ۶۰ھ۔

سترہویں تاریخ ۔ سنہ ۲ھ جنگ و فتح بدر کبریٰ و نزول ملائکہ اسلام میں یہ سب سے پہلی لڑائی تھی بحوالہ مجمع البیان و تاریخ ابوالفدا وفات ام المومنین حضرت عائشہ سنہ ۵۸ھ

اٹھارویں تاریخ ۔ بروایت اخوند نزول زبور بر حضرت داؤد بحوالہ خلاصۃ التاریخ بروایت عامہ ولادت حضرت امام محمد تقی۔

انیسویں تاریخ ۔ سنہ ۴۰ھ جمعہ آخر شب قریب طلوع صبح ابن ملجم شقی نے حضرت امیر کے سر پر مسجد کوفہ میں ضربت شمشیر لگائی جناب اخوند شب جمعہ لکھتے ہیں۔

بحوالہ تحریر غفران مآب ولادت حضرت امام محمد تقی انیسویں شب۔ شب قدر ہے۔ ش

بیسویں تاریخ ۔ بتصریح شیخ مفید سنہ ۸ھ فتح مکہ معظمہ۔ جناب امیر نے بامر رسول مقبول دوش مبارک پر چڑھ کر بت شکنی کی۔

از بہر شکستن بتان در کعبہ ۔۔۔ بر دوش رسول شد علی اعلیٰ
نازم بریں رتبہ عالی جاہی ۔۔۔ جای کہ خدا دست گذارد وا دیا

اکیسویں تاریخ ۔ ۲۱ بحوالہ تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی حضرت عیسیٰ بن مریم چوتھے آسمان پر گئے وفات حضرت موسیٰ اور یوشع بن نون بعمر ۱۲۰ برس بروایتی معراج حضرت رسول شہادت حضرت مولائے متقیان امیر مومنان علی بن ابیطالب علیہ السلام سنہ ۴۰ھ بحوالہ ارشاد شیخ مفید و جامع عباسی شب جمعہ مرقوم ہے لیکن بروایت کلینی شب یکشنبہ سن شریف باقوال مختلفہ ۶۰ یا ۶۳ یا ۶۵ یا ۶۶۔

اسی تاریخ شب کو مختار نے حضرت امام حسن کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت کا سن مبارک ۳۷ برس کا تھا۔

مدفن شریف نجف اشرف ۔ مدت خلافت چار برس ۹ مہینے ۳ دن یا ۶ دن یا ۴۲ دن بروایت کشف الغمہ بسند حضرت امام جعفر صادق بتصریح اخوند تزویج جناب سیدہ سنہ ۲ھ روز زفاف در ماہ ذی الحجہ مہر حضرت سیدہ بسند امام جعفر صادق ۴۰۰ درہم لیکن جناب اخوند بروایت اشہر پانسو درہم لکھتے ہیں جو ایک سو پانچ یا اکیسو سات روپیہ تقریباً ہوتے ہیں۔

اسوقت جناب سیدہ کی عمر ۱۰ برس ساڑھے پانچ مہینے اور جناب امیر کی عمر ۲۱ برس ۵ مہینے تھی بحوالہ عیون اخبار الرضا بروایت ابی ذکوان تحریر فرمائی ہے کہ روز جمعہ نو دن رمضان کے باقی تھے سنہ ۲۰۲ھ میں وفات حضرت امام رضا واقع ہوئی اور یہی تاریخ غفران مآب نے شرح حدیقہ میں اور اخوند جلاء العیون میں لکھتے ہیں بحوالہ جامع عباسی سن شریف ۵۵ برس اور بقول صاحب حیات القلوب ۵۱ سال اور بقولی ۴۹ برس چند مہینے و بقولی ۵۲ یا ۵۳ سال۔

تیئیسویں تاریخ ۔ روز قدر تیئیسویں کی رات کو شب قدر ہے سنہ ۴۹۸ھ بیعت عبدالمجید الحافظ لامر اللہ کہ جو سادات و شیعہ اسمٰعیلیہ سے تھا اور صاحب حکومت و مسند نشین تھا۔

وفات حضرت ناصر الدولہ غفران منزل سنہ ۱۲۷۳ھ۔

چوبیسویں تاریخ ۔ بحوالہ تحفۃ الزائر بقولی شہادت امام رضا۔

پچیسویں تاریخ ۔ روز شنبہ سنہ ۲۵۰ھ حسن بن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابیطالب کی بیعت ہوئی اور اپنا لقب داعی الخلق الی الحق مقرر کیا ۱۹ برس ۸ مہینے ۶ دن حکومت کی بحوالہ تاریخ ابوالفدا سنہ ۵۳۲ھ قتل راشد باللہ تیسواں خلیفہ عباسی۔

حمزہ اصفہانی نے اسکی خلع خلافت سنہ ۵۲۹ھ اور ۴ ذیحجہ کو قتل لکھا ہے نزول قرآن

چھبیسویں تاریخ ۔ ۲۶ بحوالہ تاریخ ابوالفدا سنہ ۲۴۷ھ قتل متوکل عباسی نیز اسکا وزیر فتح بن خاقان بھی اسی روز قتل ہوا۔ یہ عباسیوں کا دسواں خلیفہ تھا اور سنہ ۲۳۲ھ میں خلیفہ ہوا تھا یہ جناب امیر اور حضرت کے اولاد و امجاد سے کمال عداوت رکھتا تھا یہاں تک کہ سنہ ۲۳۶ھ میں قبر مطہر جناب سید الشہداء اور حوالی اطراف کے مکانات ڈھا دیئے اور ابن سکیت کو مروا ڈالا صرف اس قصور پر کہ حسنین کو اس کے فرزندوں سے بہتر کہتے تھے۔

بحوالہ تاریخ ابوالفدا سنہ ۲۷۰ھ روز چہار شنبہ خروج بادشاہ زنگبار بروایتی شب قدر

ستائیسویں تاریخ ۔ روز سہ شنبہ سنہ ۳۱۶ھ شہادت حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن مجتبیٰ جنہیں داعی صغیر کہتے ہیں نزول صحف بر آدم وفات اخوند مجلسی سنہ ۱۱۱۱ھ میلاد حضرت عیسیٰ۔

اٹھائیسویں تاریخ ۔ بحوالہ تاریخ ابوالفدا سنہ ۳۸۶ھ حضرت عزیز الدین ابو منصور نزار بن معز بن معد منصور اسمٰعیل علوی حاکم مصر یہ بادشاہ اسمٰعیلی شیعہ تھا۔

انتیسویں تاریخ ۔ بحوالہ شرح ابن خاتون و مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری ولادت شیخ جمال الدین مطہر حلی انتقال عمر بن عاص در مصر سنہ ۴۳ھ وفات شیخ علی سنہ ۶۴۵ھ

اس ماہ کے نحس اکبر ۔ ۳ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔

سعادت ونحوست ایام ہفتہ

نام روز	نیا کپڑا قطع کرنا	نیا کپڑا پہننا	سفر کرنا	دوسرے کام کرنا
شنبہ	نحس	نیک	نیک	نیک
یکشنبہ	نیک	میانہ	میانہ	میانہ نیک مگر تعمیر و تجارت کیلئے
دوشنبہ	نیک	نحس	نحس	نحس
سہ شنبہ	نحس	نیک	نیک	میانہ
چہار شنبہ	نیک	نحس	نحس	نحس مگر مسلسل کام کی ابتدا کیلئے نیک
پنجشنبہ	نیک	نیک	نیک	نیک مگر ابتدا دعا ... کے لئے نحس
جمعہ	نیک	نیک	بعد جمعہ وقت زوال تا جمعہ بعد نماز نیک	نیک

خاص فائدے ۔ (۱) ہر مہینے کا آخری چہار شنبہ نحس مستمر ہے۔
(۲) اگر تاریخ دن سے معارض ہو تو دن کی رعایت کرنا بہتر ہے۔
(۳) ہر مہینے کی تیسری پانچویں تیرہویں سولھویں اکیسویں چوبیسویں پچیسویں نحس اصغر ہے۔
(۴) تاریخ ہائے نحس بسبب ولادت معصومین علیہم السلام اور اعتقاد کے نیک ہوجاتی ہیں اور تاریخ ہائے

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

عالم

حیفہ میں یہودیوں نے ایک بنک لوٹ لیا

یروشلم ۱۳ جولائی ایک سرکاری ذریعے سے اطلاع ملی ہے کہ سات بندوقوں سے مسلح اشخاص جو مشتبہ یہودی بیان کئے جاتے ہیں۔ حیفہ کے ایک بنک کے منیجر اور اسسٹنٹ کو پکڑ لیا اور ایک گاڑی میں نقد رقم رکھ کر فرار ہوگئے یہ اشخاص ایک گٹھڑی چھوڑ گئے جس پر عبرانی زبان میں اسٹ لکھا ہوا تھا۔

فوجی کمیٹی کے صدر کو رشوت خواری کے جرم میں سزا

واشنگٹن ۱۳ جولائی امریکہ کی فیڈرل کورٹ نے سابق کانگریس مین مسٹر اینڈریو مے جے کو رشوت خواری کے جرم میں سزا دی ہے۔ ملزم گذشتہ جنگ کے دوران میں امریکی ایوان نمائندگان کی فوجی کمیٹی کا صدر تھا۔ اور اس نے ایک گولہ بارود تیار کرنے والی فرم کے مالکوں سے ۰۰ ۱۳۵ پونڈ بطور رشوت حاصل کیا تھا۔ عدالت نے رشوت دینے والوں کو بھی مجرم قرار دیا ہے۔

آئرلینڈ میں بلیک مارکٹ زوروں پر

لندن ۱۳ جولائی انگلستان سے ہزاروں کی تعداد میں مرد اور عورتیں ہر ہفتہ کو شمالی آئرلینڈ میں تعطیل کیلئے جایا کرتے ہیں جس کی آمد سے شمالی آئرلینڈ کی تفریحی تجارت کو لاکھوں پونڈ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ لیکن اس سال انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان سفر کے لئے معقول سہولتیں بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے اس تفریحی تجارت کو ..... کا دھکا لگا ہے سفری سہولتوں کی کمی کا چور بازار والے لوگ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جہازی ٹکٹوں کو چور بازار میں فروخت کرکے بڑی قیمتیں وصول کر رہے ہیں گذشتہ چند دنوں کے اندر اندر جہازی ٹکٹوں کی قیمتوں میں ۰۰ ۵ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے۔

روس نے کروڑہا روپے کے جعلی نوٹ طبع کئے

امریکہ کو شدید خسارہ

لندن ۱۳ جولائی امریکہ کی ایک مالیاتی تحقیقاتی کمیٹی نے تحقیقات کے بعد اندازہ لگایا ہے کہ یورپ میں جرمنی کی جعلی کرنسی کے استعمال سے امریکہ کو تقریباً (۰۰۰۰۰ ۱۳۰) پونڈ کا نقصان پہنچا ہے۔ اس نقصان کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جنگ کے خاتمہ سے تھوڑے عرصہ پہلے روسیوں نے واشنگٹن میں چھاپے گئے مارک کے نوٹوں کا ٹھپّہ کسی نہ کسی طرح اڑالیا اور ان مارک چھاپ کر روسی سپاہیوں میں تقسیم کردئیے۔ جنہوں نے امریکی سپاہیوں سے ان کے بدلے سگریٹ اور دیگر ضروریات زندگی خریدلیں مزید برآں امریکن سپاہیوں نے ڈالر دیکر روسیوں کی گھڑیاں خریدنے جبکہ پچھلے سال ڈالروں اور مارکوں کا تبادلہ خلاف قانون قرار دیا گیا اور حساب کتاب کیا گیا تو امریکی حکام کی آنکھیں کھلیں کہ انہوں نے جتنے مارکوں کے نوٹ جاری کئے تھے۔ ان سے کہیں زیادہ تعداد میں مارک کے نوٹ امریکہ میں آگئے ہیں۔ یعنی روسیوں کے چھاپے ہوئے جعلی مارک امریکہ میں پہنچ گئے اور ان کے بدلے میں روسی سپاہی امریکی ڈالر اور دیگر ضروریات زندگی خرید کرلے گئے۔

نظام الاوقات صیام شہر رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ

مرتبہ علمائے کرام محکمہ صدارت العالیہ سرکار عالی

تاریخ و روز	وقت سحر		وقت افطار	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱ یکشنبہ	۴	۲۲	۶	۵۹
۲ دوشنبہ	۴	۲۲	۶	۵۹
۳ سہ شنبہ	۴	۲۲	۶	۵۸
۴ چہارشنبہ	۴	۲۳	۶	۵۸
۵ پنجشنبہ	۴	۲۳	۶	۵۸
۶ جمعہ	۴	۲۴	۶	۵۷
۷ شنبہ	۴	۲۴	۶	۵۷
۸ یکشنبہ	۴	۲۵	۶	۵۷
۹ دوشنبہ	۴	۲۵	۶	۵۶
۱۰ سہ شنبہ	۴	۲۵	۶	۵۶
۱۱ چہارشنبہ	۴	۲۶	۶	۵۶
۱۲ پنجشنبہ	۴	۲۶	۶	۵۵
۱۳ جمعہ	۴	۲۷	۶	۵۵
۱۴ شنبہ	۴	۲۷	۶	۵۵
۱۵ یکشنبہ	۴	۲۸	۶	۵۴

اسلامی

پبلک ورکس کیلئے حکومت عراق کا قرضہ

بغداد ۱۵ جولائی حکومت عراق نے پبلک ورکس کیلئے ۲۰ لاکھ دینار کی مجموعی رقم کے تین قرضے حاصل کئے ہیں۔ پہلا قرضہ ۱۰ لاکھ دینار کا ہے ۳ فی صدی سود پر ۵ سال میں قابل ادا ہے۔ دوسرا قرضہ ۱۰ لاکھ دینار کا ۳ ½ فیصدی شرح سے ۱۰ سال میں قابل ادا ہے اور تیسرا قرضہ ۳ لاکھ دینار کا ہے جو بیس سال میں ۴ فی صدی شرح کے حساب سے ادا کیا جائیگا۔

قاہرہ میں بم پھٹنے کی وارداتیں

معزز اشخاص کی گرفتاری

قاہرہ ۱۳ جولائی حال ہی میں قاہرہ میں بم پھٹنے کی جو وارداتیں ہوئی تھیں جن میں کہ میٹرو سینما کے برباد کردئیے جانے کا واقعہ بھی شامل ہے ان کے سلسلہ میں مقامی پولیس نے چھ اشخاص کو گرفتار کیا ہے گرفتار شدگان کے نام شائع کردئیے گئے ہیں۔ شائع شدہ فہرست کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گرفتار شدگان میں مصر کی نوجوان پارٹی کی طلبا کمیٹی کا سابق صدر، معاصر "رابطۃ الشباب" کا ایڈیٹر اور ایک سابق لائٹرن آفیسر شامل ہے جو طلبا کمیٹی اور کارکنوں کے درمیان تعلقات برقرار رکھتا تھا۔

ترکی اور شام میں ہوائی سفر کی مفاہمت

انقرہ ۱۳ جولائی ترکی کے رسل و رسائل کے وفد نے بیروت کے بعد دمشق جانے کا ارادہ کیا ہے۔ یہاں یہ لوگ ترکی اور شام کے ہوائی سفر کے متعلق بات چیت طے کریں گے۔

یہودیوں کو زمین فروخت کرنیوالے مسلمانوں کو سزائے موت دی جائے

حیفہ ۱۳ جولائی فلسطین عربوں کی ایک سپیشل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے عرب لیگ ہائی ایگزیکیوٹو کے ڈپٹی چیرمین جمال الحسینی نے کہا کہ فلسطینی عربوں کو اپنی مادر وطن کی حفاظت کے لئے میدان میں مردانہ وار نکل آنا چاہئیے اور عربیت کو یہودی قوم کے خلاف ہر ممکن قیمت پر بچانا چاہئے۔

ترکی امداد کے لئے امریکہ کا معاہدہ

انقرہ ۱۳ جولائی امریکی فوجی ماہرین اور ترکی حکام میں جو گفت و شنید ہورہی تھی اس کے مطابق امریکی سفیر نے انقرہ میں امریکی امداد کے عہدنامہ پر دستخط کر دئیے۔

قائد اعظم کو تہنیتی برقیہ

نئی دہلی ۱۳ جولائی مسلمانان شرقی آفریقہ کی جانب سے حسب ذیل برقیہ قائد اعظم محمد علی جناح کو وصول ہوا ہے آپکے پہلے گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے تقرر پر ہم مسلمانان شرقی آفریقہ بصد نیاز اپنی انتہائی مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہیں اپنی توقع پر ہمارے جذبات مسرت کے اظہار کے لئے ہمیں الفاظ نہیں ملتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے تاکہ آپ مسلمان قوم کی مرکزیت کو مستحکم سے مستحکم تر کرسکیں۔

نظام الاوقات متعلقہ اضلاع

اضلاع	وقت سحر	وقت افطار
اورنگ آباد	۸ منٹ زیادہ	۱۶ منٹ زیادہ
بیڑ	۸ " "	۱۳ " "
ناندیڑ	۲ " "	۷ " "
گلبرگہ	۷ " "	۷ " "
بیدر	۳ " "	۵ " "
رائچور	۷ " "	۳ " "
عثمان آباد	۹ " "	۱۱ " "
پربھنی	۴ " "	۱۰ " "
بلڈانہ	۳ " "	۳ " "
۱۰ اکولہ	-	۱۰ " "
نظام آباد	۱ منٹ کم	۳ منٹ زیادہ
محبوب نگر	۳ " زیادہ	۱ " "
نلگنڈہ	۲ " کم	۳ " کم
ورنگل	۵ " "	۴ " "
کریم نگر	۴ " "	۱ " "
آصف آباد	۷ " "	"
میدک	۷ " "	۲ منٹ زیادہ
امراوتی	۴ " "	۷ " "
ایوت محل	۵ " "	۶ " "

گھڑی توپ یا ریلوے یا ریڈیو کے وقت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

ہفتہ وار کی اہم خبروں کا خلاصہ

ہندوستان

ایک پولیس کمشنر کا قتل

[illegible] پولیس کمشنر [illegible] کو جو بندوقوں سے مسلح تھے ہلاک کر دیا کانسٹبل جو تھانہ کاؤں کو سرکاری کام کے تحت جا رہا تھا [illegible] کو دو جوانوں نے جو بندوقوں سے مسلح تھے کانسٹبل سے ان سے بندوقیں طلب کیں اس پر دونوں نے اسکو ہلاک کر ڈالا

ایک طیارہ دراں [illegible] غرقابی

بمبئی ۔ جولائی
بمبئی ہوائی سروس کا ایک طیارہ دراں آج صبح غرق آب ہوگیا۔ جب وہ ہندرگاہ بمبئی کے قریب جا رہا تھا [illegible]

لائیحہ ۔ ہندوستانی جہاز رانی میں اضافہ
نئی دہلی ۔ جولائی سنہ [illegible]

ہندوستان نے اب ۔ پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کو تجارت کے لئے جتنے جہازوں کی ضرورت ہو اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہندوستانی جہازوں کی ہو اور ان کی تعداد [illegible] مقرر کر دی گئی ہے۔

اوقات سحر و افطار ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ
برائے مذہب شیعہ

تاریخ روز	وقت سحر گھنٹہ	وقت سحر منٹ	وقت افطار گھنٹہ	وقت افطار منٹ
یکشنبہ ۱	۴	۱۶	۷	۸
دوشنبہ ۲	۴	۱۷	۷	۸
سہ شنبہ ۳	۴	۱۸	۷	۷
چہارشنبہ ۴	۴	۱۸	۷	۷
پنجشنبہ ۵	۴	۱۹	۷	۷
جمعہ ۶	۴	۱۹	۷	۶
شنبہ ۷	۴	۲۰	۷	۶
یکشنبہ ۸	۴	۲۱	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ ۹	۴	۲۰	۷	۵
سہ شنبہ ۱۰	۴	۲۰	[illegible]	۵
چہارشنبہ ۱۱	۴	۲۱	۷	۵
پنجشنبہ ۱۲	۴	۲۱	[illegible]	۴
جمعہ ۱۳	۴	۲۲	۷	۴
شنبہ ۱۴	۴	۲۲	۷	۴
یکشنبہ ۱۵	۴	۲۳	۷	۳

دکن

محکمہ بلدیہ کی آمدنی میں نو لاکھ کی کمی

حیدرآباد ۳۰ شہریور سنہ [illegible] جولائی
محکمہ بلدیہ کی سالانہ آمدنی مختلف ذرائع سے وصول ہوتی ہے وہ تقریباً (۱۸) لاکھ ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ اس نو ماہ کے دوران میں بلدیہ نے صرف (۹) لاکھ روپیہ وصول کرنے میں کامیابی حاصل کی کیونکہ اب ختم سال کے لئے صرف تین ماہ باقی ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ بلدیہ باقی محصول کی وصولی کے لئے بعض خاص ذرائع اختیار کرنے والی ہے جس کی وجہ سے تین ماہ کے اندر نو لاکھ کی رقم وصول ہو جائے۔

انتخاب رکنیت

حیدرآباد ۳۰ شہریور سنہ [illegible]
احمد اللہ قادری مدیر روزنامہ "انصاف" کا صوبائی مجلس مشاورت کی رکنیت پر عمل میں آیا ہے۔

ورنگل میں مکانات کی تلاشیاں
بندوقیں ریوالور اور مختلف ہتھیار برآمد کئے گئے

حیدرآباد ۳۰ شہریور روزنامہ [illegible]
ورنگل کے فرقہ وارانہ ہنگاموں کے سلسلہ میں اطلاع مظہر ہے کہ کریم آباد و حوس جاگیر میں (۷) ہزار مکانات کی تلاشی ہوئی انہیں (۱۸) بندوقیں متعدد ریوالور اور مختلف قسم کے ہتھیار اور زرہ بکتر برآمد ہوئے ایک شخص زرہ بکتر پہنے ہوئے گرفتار ہوا۔
اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۳۰ امرداد کو اس مجمع نے جو مٹھواڑہ میں داخل ہو کر فساد برپا کرنا چاہتا تھا اور جس نے عہدہ داروں پر حملہ کیا تھا ایک مسلمان کے سینما کو ہتھوڑا کیا کو کثیر نقصان پہنچایا اور تمام مال و اسباب تلف کر دیا۔
موضع اور گنڈلہ میں جہاں فساد کی ابتدا ہوئی تھی اور جہاں صرف (۷) مکانات مسلمانوں کے ہیں واقعہ کے بعد ہی

پولیس متعین کی گئی تھی اب پھر یہ پولیس ہٹا لی گئی ہے اور مسلمانوں کے مکانات کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے یہاں سے مسلمانوں نے نقل مقام کرنیکا فیصلہ کیا مولوی سید عبد العلیم صاحب صدر مجلس ضلع ورنگل اور ان کے دوسرے شرکاء ان مسلمانوں کے قیام وغیرہ کے انتظامات کر رہے ہیں۔ ان کے نقل مقام کے فیصلہ کو مجلس ضلع نے قبول کر لیا ہے
آج مسٹر راما کرشن راؤ اور مسٹر ناتک راؤ ورنگل آئے ۔ اور تعلقدار صاحب و مہتمم صاحب نے انھیں مٹھواڑہ اور عرس جاگیر وغیرہ کے متاثرہ مقامات کا معائنہ کرا دیا۔
(ماخوذ)

برطانی فوجی چھاونیوں پر حکومت حیدرآباد کا قبضہ

حیدرآباد ۔ ۵ جولائی بہ انکشاف سے جب مسرت ہوگا کہ ہندوستان سے برطانوی اقتدار کی منتقلی اور حیدرآباد کی کامل خود مختاری کے نتیجہ کے طور پر ۳۰ جولائی کو آنریبل رزیڈنٹ بہادر نے ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کو حیدرآباد کی فوجی چھاونیوں کا جائزہ دے دیا۔
چنانچہ مذکورہ تاریخ سے ان تمام فوجی چھاونیوں پر حکومت حیدرآباد کا قبضہ ہو چکا ہے جو اس وقت تک مملکت حیدرآباد میں برطانی اقتدار کے زیر اثر تھیں۔ (ماخوذ)

مستعمراتی حکومتوں سے سرکار نظام کا مذاکرہ

حیدرآباد دکن ۳۰ جولائی
سرکار نظام نے پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں نواب چھتاری صدر اعظم نواب علی یاور جنگ اور [illegible] وزیر شامل ہوں گے کمیٹی ملک سندھ کی مستعمراتی حکومتوں سے گفت و شنید کرے گی۔
اس سلسلے میں نواب چھتاری کی

صدارت میں نواب علی یاور جنگ اور ایک وزیر رزیڈنٹ سے ان علاقوں کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ جو حیدرآباد کو واپس ملنے والے ہیں اور اس وقت تک حکومت ہند کے پاس تھے۔
(ماخوذ)

رزیڈنسی کی برخاستگی

حیدرآباد ۱ جولائی مملکت حیدرآباد سے رزیڈنسی کی برخاستگی کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی جانب سے [illegible] کو متعین کیا گیا ہے چند انتظامات بڑی سرعت سے جاری ہیں ۔ جو بہت جلد حیدرآباد سے رزیڈنسی برخاست کر دی جانے گی اس وقت رزیڈنسی کے تحت جو دفاتر ہیں اس کے عملہ کے بعض سرکاری دفاتر میں ضم کر دیا جائے گا اور بعض کو وظیفہ پر علحدہ کر دیا جانے گا۔
(ایسٹرن پریس)

جمعیت کوتوالی کی تنظیم جدید
چیف کمشنر کا قیام

حیدرآباد ۔ شہریور سنہ [illegible] ۔ پریس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جمعیت کوتوالی سرکار عالی کی تنظیم جدید کی اسکیم کو باب حکومت نے منظور کر لیا ہے اس اسکیم کے تحت ایک چیف کمشنر کا عہدہ قائم ہوگا ۔ اور کمشنر ملک دکوتوال بلدہ) کمشنر اضلاع چیف کمشنر کے تحت ہوں گے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس جدید انتظام کے تحت

نواب دین یار جنگ بہادر چیف کمشنر پولیس ہوں گے

نواب دین یار جنگ بہادر چیف کمشنر پولیس ہوں گے اور کوتوالی بلدہ کے لئے مولوی حمید الدین احمد صاحب ناظم رائب بندی کا نام لیا جا رہا ہے
(ماخوذ)

ریاست کے علاقوں کی واپسی

حیدرآباد ۔ ۲ جولائی ۔ اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے ان علاقوں کی واپسی اور انضمام عمل میں آجائیگی جو رزیڈنسی کی بلدہ اعلیٰ میں شامل [illegible]

بقیہ فہرست کتب مطبوعات کتبخانہ حیدری

دعائے کمیل مترجم اردو ۲ر
دعائے سباسب مترجم اردو ۲ر
مجموعہ دعائے نقد ۴ر
دعائے ختم قرآن ار

تعویذات

دعائے مجموعہ برائے دفع جن و شیاطین
دخفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۲ر
دعائے ہفت ہیکل ام الصبیان برائے حفاظت بلیات وام الصبیان و تسوان حاملہ
عورتوں کیلئے بیحد مفید ہے - ۲ر
ایضاً بر پوست آہو کربلائے معلیٰ کا لکھا ہوا
دعائے ام الصبیان از منہاج - ار
دعائے دفع طاعون ہیضہ تاثیعہ وغیرہ ۲ر
دعائے گنج العرش حفاظت کے لئے - ار
دعائے قلو یسن برائے حفاظت طفل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا
اور بچہ کا اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲ر
ایضاً مع ام الصبیان ۲ر
دعائے خطہ آدم برائے محبت و زبان بندی
بر پوست آہو کربلائے معلیٰ کا لکھا ہوا ۲ر
دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
بر پوست آہو
دعائے حسن مرجانہ برائے محبت شوہر ۲ر
دعائے لوح برائے دفع تپ و تائیفائڈ و امراض جاریہ و مثل میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۲ر
دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲ر
بر پوست آہو کربلائے معلیٰ کا لکھا ہوا
دعائے سیفی عربی برائے محبت زبان بندی و کشایش کار و برائے حصول ملازمت و ترقی -
بر پوست آہو کربلائے معلیٰ کا لکھا ہوا ۲ر
حرز جبار مع حرز جواد و جوشن وغیرہ برائے دفع بلیات زیادتی رزق
۲ر

دعائے دفع دشمن و خوف حاکم ار
اور افسروں کی خوشنودی ۲ر
دعائے زبان بندی - ۲ر
دعائے محبت ۲ر
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض ۲ر
جوشن صغیر بشرح متکلمہ ۲ر
دعائے ہفت ہیکل بخط نسخ سیاہ و زرد نام بادشاہوں کے وفع بلیات و حوادث - ۲ر
آیۃ الکرسی نو حرزت خانہ برائے دفع اجنہ و شیاطین ۴ر
ایضاً آیۃ الکرسی کلاں جس میں آیۃ الکرسی مع ترجمہ و تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲ر
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہتر تعویذ ہے ۴ر
دعائے نادعلی جس میں نادعلی عربی بھی شامل ہے ۲ر
دعائے علوی مصری مشہور سیفی و دفع زبان دراز و دفع دشمن کے لئے مشہور و معروف تعویذ ہے ۴ر
عریضہ حضرت صاحب الزمان مروانی ۲ر زنانی ۲ر
عریضہ حضرت امام رضا - ار
نقشہ تولد و وفات ائمہ طاہرین ۲ر
نکاح نامہ ۲ر
نقشہ ایران ۲ر ایضاً رنگین ۶ر

امت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمان کا ظہور ہونے کی ظہور کی علامتیں اگر آپ سمجھنا چاہتے ہیں تو خلاصہ آرڈر دیجئے تاکہ چھپتے ہی آپکو اطلاع دیجائے
(ج)
کتبخانہ حیدری میں زیر طبع ہے -

چند قابل دید کتابیں مطبوعہ

فیصلہ سرا مصنفہ جناب عرض کرو و ٹھاکر پرشاد ایک ہندو کے قلم سے دیکھنے کے قابل ہے ۴ر
سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کے وجوب کو ثابت کیا گیا ہے - ۴ر
پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی مدظلہ ۲ر
ہزار اسرار مشاہیر حکماء و اطباء سابقہ موسوم بہ اسرار الاطباء و کیمیائے عشرت زمانہ سابقہ کے حکماء کے مجربات طلسم تعویذات حبوب بقول سبزی ریاحین کی خاصیت و فوائد اور عجائب غرائب حکماء اور خطوط رمز و علم شعبدہ وغیرہ نجوم و رمل و انواع تحریر عجائب و بہترین نسخہ جات خضاب و مقوی باہ و لذت جماع عورت کے حاملہ ہونے کے بہترین نسخے بہرحال اس میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی صرف ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسے جواہر پارے اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں قیمت ۸ر -
بساط الغنائم تاریخ فارسی ۴ر
اردوئے قدیم از جناب شمس المورخین مولانا حکیم سید شمس اللہ قادری
دفتر رحمت دیوان صحو فارسی ۱۲ر

اخبار انتخاب حیدر آباد دکن خریداری

منتخب العروف دیوان نصیر ۸ر
آتش پارہ یعنی شوق بہرائچی ۸ر
دیوان وحشت اردو ۸ر
دیوان مجذوب فارسی
دیوان تاج کابل
قصائد مشکوۃ از سید محسن جگرامی ۸ر
معیار البلاغت عربی ۳ر
مناظر العلوم ۱۲ر
قاموس الاغلاط
سخنوران چشم دیدہ تذکرہ و تذکرہ آزاد
دیوان رشید ۱۲ر
معیار الفنون عربی ۲ر
مختصر تاریخ ہند ۲ر
یادگار قیصری ار
سوانح زندہ شاہ مدار ار
تحفۃ الملوک و صد پند حکیم لقمان ار
البم تصاویر ۶ر
طلسم حیرت ۸ر
شباب دکن ناول ۸ر
تعلیم الاخلاق فارسی ۸
ہنسانے کا آلہ - ۲ر
ہنسانے کی انجمن ۲ر

جنوبی ہند کا

عظیم الاشاعت اسلامی ہفتہ وار اخبار

انتخاب دکن

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

۲۹۹
دفتر اخبار سید آصفیہ

یہ اپنی کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدر آباد دکن
مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

انتخاب

ہفتہ وار

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسام

معاون: عباس رضوی

مہتمم: محمد حسین

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کردیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
امید کہ
صاحبان استطاعت مالی امداد فرماکر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

چندہ اخبار ... اجرت اشتہار ...

۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -

جلد (۱) ... ۲ اگست ... یوم شنبہ ... نمبر (۱۱)

ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام

حسنؑ امام دوم رہنمائے کون و مکاں
علیؑ کا قوت بازو نصیر دین رسولؐ
خدا کا نور جسے کہیئے سر سے تا بہ قدم
علیؑ کے بعد وہ ملک خدا کا شہزادہ
یہی ہے راکب دوش محمد عربی
یہی ہے دور ہدایت کا نقطۂ ثانی
اسی کے ہاتھ پہ بیعت کو پیشتر سب سے
مبارک آپ کو اے فاطمہؑ یہ نور نظر
فراز چرخ سے حسن حسنؑ جو دیکھ لیا
بس اب یہ طفل ہے اور دامن رسول خداؐ
علیؑ سے آج نہ پوچھو خوشی کا اندازہ
جناب سیدہ کے مہر مادری کے نثار
ازل کے دن سے یہ ایسا ہے صاحب فعت
فلک سے پہلے پہل اترا یہ ستارۂ نور
ہجوم اہل عرب باب علم و حکمت پر
کھلا ہوا ہے دہان خزانۂ نبوی
تمام شہر میں کثرت ہے یوں چراغوں کی
خوشی میں عود کر آیا شباب سلماں کا
کبھی فلک پہ کبھی ہیں زمیں پہ روح امیںؑ
کبھی رسولؐ کی خدمت ... کبھی سر عرش
جہان میں آگیا شبان خلد کا سردار

جہاں میں جو ہوا پیدا میان ماہ صیام
جناب فاطمہ زہراؑ کے قلب کا آرام
کہ جس نے کردیے روشن مدینہ کے در و بام
بلند رتبہ فلک بارگاہ عرش مقام
اسی کو کہتے ہیں فرزند کاسر اصنام
اسی کو کہتے ہیں دیندار امام ابن امام
جھکی تھی قاتل مرحب کی کس ادب سے حسام
کہ جس کو کہیئے تمنائے قلب ماہ صیام
حیا سے گھٹ گیا دو درجے نور ماہ تمام
بس اب یہ طفل ہے اور رحمت خدائے انام
کہ چاند عید کا دیکھا میان ماہ صیام
چھپا رہی ہیں مشتبک ردا میں ماہ تمام
لکھا تھا عرش خدا پر جلی حروف سے نام
مکان سیدہ کے جگمگا اٹھے در و بام
خروش تہنیت اور جوش مجمع اسلام
صلائے عام مدینے میں ہے پئے انعام
کہ صورت دل قنبر ہے پر ضیا رخ شام
جگہ یہ جھریوں کی باقی اب خدا کا ہے نام
خوشی کے جوش میں مشکل ہے دو گھڑی بھی قیام
تمام ہی نہیں ہوتے ہیں تہنیت کے پیام
چلو چلو کہ ہے کوثر پہ بزم شیشہ و جام

محشر لکھنوی

نقش اوّل

مذہب اُن اُصول کے مجموعے کو کہتے ہیں جو انسان کے فطری جذبات کو اعتدال پر رکھیں مشاہدات بتلاتے ہیں کہ دنیا میں وہی مذہب کامیاب ترین ثابت ہوا جو فطرت کے عین مطابق رہا دولت یا قوت اشاعت مذہب کا ذریعہ نہیں بن سکتے ۔ انسان اُسی چیز کو جلد سے جلد قبول کر لیتا ہے جو اُسکی فطرت سے ہم آہنگ ہو ۔ جو مذاہب حقہ اور فطری ہوتے ہیں ۔

اُن کی اشاعت کے لئے نہ تو لوگوں کو قوت سے مرعوب کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور لالچ دینے کی جن مذاہب کی اسطرح اشاعت ہوتی ہے اور عوام مجبور ہو کر قبول بھی کر لیں تو یہ جاویدانی نہیں ہوتے ۔ ابتدائے آدم سے اب تک اس دنیا میں کئی مذہب پیدا ہوئے اور ختم ہوتے چلے گئے لیکن جو مقبولیت اسلام کو حاصل ہوئی وہ اور کسی مذہب کو نہیں ۔ نہ تو اسلام نے دولت کے ذریعہ اپنی اشاعت کی اور نہ جبر و تشدد سے کام لیا گیا ۔ اس کی اتنی عظیم الشان مقبولیت اُسکی حقانیت اور فطرت کے عین مطابق ہونے کا ثبوت ہے ۔

وہ لوگ جن کا یہ خیال ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا کسی تاریخ سے بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ رسول مقبول کے زمانے کی کسی جنگ میں بھی مسلمانوں نے پیش قدمی کی ہو ۔ یا کسی کافر کو کسی مسلمان نے بھی پکڑ کر یہ کہا ہو کہ اسلام قبول کر ورنہ تیرا سر کاٹ لیا جائیگا ۔ بانی اسلام کا یہ عمل رہا کہ کافر حضور کو تکلیف پہنچاتے اور آپ اُن کے حق میں دعائے خیر فرماتے ۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک یہودی سر اقدس پر کچرا ڈالتا تھا ۔

ایک روز اتفاق سے وہ یہودی آنحضرت کو نظر نہیں آیا ۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے کائنات کا سردار خود اُس کے گھر پر تشریف لے گیا اور مزاج پرسی کی اس خلق عظیم کا اس یہودی پر یہ اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا صلح حدیبیہ خود پیغمبر اسلام کے اخلاق کا پتہ دیتی ہے اور یہ بتلاتی ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں اخلاق سے پھیلا

مذہب کی حکمرانی زمین اور جسم پر نہیں بلکہ دل و دماغ پر ہوتی ہے ۔

اپنی زندگی تک تو حضرت کا یہ عمل رہا اور اپنے بعد کے لئے دو صاحبزادوں کو تربیت دے رہے تھے اپنی دو تصویریں بنا رہے تھے یا یہ سمجھئے کہ اسلام کے دو ستون کو تیار کر رہے تھے ایک شاہزادے کو خلق و مروت کا مجسمہ بنا دیا دوسرے کو ایثار و قربانی کی تربیت دی ایک نے اسلام کی بقا کے لئے صلح کی جسے بعض نام نہاد کم فہم مسلمان بیعت کے نام سے یاد کرتے ہیں اور ایک نے اسلام کی بنیادوں میں اپنا خون ڈال دیا ۔

جن حضرات کا یہ خیال ہے کہ حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے بیعت کی وہ ذرا تاریخ دیکھیں اور شرائط صلح حدیبیہ و شرائط صلح حسن مجتبیٰ کا موازنہ کریں خود معلوم ہو جائیگا کہ حسنؑ اپنے نانا کے قدم بہ قدم چل رہے تھے ۔ آل رسولؐ کو کبھی تخت و تاج کی خواہش نہیں رہی وہ ہمیشہ اِن چیزوں کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے رہے ۔

اُن کا مقصد صرف اشاعت اسلام اور اُس کی بقا تھا ۔ ہر حال میں وہ تبلیغ اسلام کرتے رہے اور اُن ہی کا صدقہ ہے جو آج مسلمان مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ وہ اسلام کے حقیقی معنی میں سردار اور پیشوا تھے اسی لئے ان کی حکومت مسلمانوں کے دل و دماغ پر ہے ۔ مسلمان ہی کیا بلکہ غیر مسلم بھی اُن کی بزرگی ، سچائی اور انسانیت دوستی سے متاثر ہیں ۔

جب تک دنیا باقی رہے گی اُن کی حکومت اور محبت ہمارے دل و دماغ پر مسلط رہے گی ۔

از علامہ علی حیدر نظم طباطبائی مرحوم

خطا رد تیرے اورنگ حکومت ناشناگر ہو ۔۔ کہ خنجر کا تیرے شعلۂ تیغ جوہر ہو
صبا میں بڑھ کے زہرہ سے تیرے طالع کا اختر ۔۔ قمر فتح نشان شمشیر اور مہر تاباں کا ساغر ہو

یہ تیرا دور ، دورِ مشتری ہو بلکہ بہتر ہو
تیرے زیر نگیں مانند کیواں ہفت کشور ہو

تجھے اے آصف سابع ملے اوج سلیمانی ۔۔ دکن کو تیرے دم سے ہو سدا دعوی کنعانی
رہے مجرائیوں میں شان فغفوری خاقانی ۔۔ در دولت پہ تیرے فخر ہو دارا کو دربانی

یہ چوکھٹ سجدہ گاہِ تغلق و محمود و سنجر ہو
یہ گھر وہ ہو جہاں آئینہ دار و فیں سکندر ہو

ترے دربار میں گھر بار ہو تو نذر دے آکر ۔۔ فلک اختر زمیں جوہر شگوفہ زر صدف گوہر
ترے القاب میں عالم میں تیرے نام لیے شہر ۔۔ فریدوں فر دبا بر باب قیصر قہر و دارا در

تیرا سکہ نہ تنہا فلس ماہی زمیں پر ہو
مہ کامل ہو درہم اشرفی خورشید خاور ہو

جناب شیخ فرید صاحب ام-اے (بربانپوری) نے کبیر جنید کی قلمی بیاض سے حسب ذیل دو اشعار انتخاب کے لئے منتخب کئے

سوال از درویش

اکسیر عافیت مس ما را طلا نکرد ۔۔ سیماب بیقراری ما برقرار ماند

(جواب از نواب آصفجاہ)

قانع کسے کہ مس بکفش خاک ہم زر است
سیماب نفس ہر کہ کشد کیمیا گر است

شہادت حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

تفصیل شہادت یاد کن — پارۂ ہم زان عبادت یاد کن
بود از خوف خدا بے خود علیؑ — سے بصحن خانہ می آمد علیؑ
از کمال درد دل بے خواب بود — مضطرب چوں ماہیٔ بے آب بود
گریہ با تکبیر دو می فرمود شاہ — آہ ہست امشب شب موعود آہ
از ملاقات خدائی خوف داشت — با عبادات کذائی خوف داشت
تا سحر گہ شب بہ بیداری گذشت — در فغان و نالہ و زاری گذشت
شد چساں با اضطراب دل رواں — گشت تنہا جانب قاتل رواں
لذت ذوق عبادت یکطرف — جذبۂ شوق شہادت یکطرف
دید چوں آں حال پرسیدش حسنؑ — این چہ بے تابیست اے بابائی من
گفت اے جان پدر حالم مپرس — از بلائے سخت می نالم مپرس
باشجاعان کردہ ام پیکارہا — رفتہ ام در دشت وحشت بارہا

در دلم امشب ملالے دیگر است
شدت خوف است و حالے دیگر است

مولانا مفتی محمد عباس اعلی اللہ مقامہ از مثنوی من و سلوی

امیر المومنین علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات ہی سے مسجد میں جاتے اور اسیوقت سے عبادت الہی میں مصروف ہوتے تھے یہاں تک کہ صبح کے آثار نمایاں ہوتے ۔ تہجد کے عبادت گذار بندے انکی عبادت کے لئے مسجد میں جمع ہوتے تھے ۔ امیر المومنین علیہ السلام ان کیساتھ نماز جماعت پڑھتے تھے اور خطبہ وغیرہ سے فراغت پاکر دن چڑھے گھر واپس آتے تھے اسدن بھی حسب معمول امیر المومنین علیہ السلام اسی طرح مسجد میں تشریف لے گئے گھر سے نکلتے ہی آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

اشدد حیازیمک للموت — فان الموت لاقیکا
ولا تجزع من الموت — اذا حل بوادیکا

اپنی کمر کو موت کے لئے مضبوط باندھ لو ۔ موت بہت جلد تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے اپنی موت سے جب کہ وہ تیرے پاس آئے تو مت گھبرا۔

مسجد میں تشریف لائے ۔ جو لوگ صحن مسجد میں سو رہے تھے انکو بیدار فرماکر خدا کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوئے تو عبدالرحمن ابن ملجم اور اس کے ہمراہی بھی مسجد ہی میں شام سے گھات لگائے تھے جب نماز صبح کا وقت ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام محراب عبادت میں تشریف لاکر نماز میں مصروف ہوئے تو عبدالرحمن ابن ملجم سب سے پہلے اول صف میں چھپکر کھڑا ہوگیا ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے سجدہ اول سے فراغت پاکر دوسرے سجدہ میں جو ہیں اپنا سر جھکایا کہ ابن ملجم نے اپنی زہر آلود تیغ کی ضرب لگائی ۔ اتفاق سے اسکی تلوار اسی مقام پر ڈوبی جہاں عمر ابن عبدود کی تلوار تیس برس پہلے ڈوب چکی تھی ۔ کاسۂ سر سے لیکر جبین مبارک تک شگافتہ ہوگئی اور خدا کے اس برگزیدہ مصلی کا خون پانی کی طرح مصلے پر چاروں طرف بہنے لگا ۔ ابن ملجم نامراد کی تلوار کھاتے ہی امیر المومنین علیہ السلام نے باواز بلند فرمایا بسم اللہ و باللہ و علی ملت رسول اللہ فزت برب الکعبۃ ۔

زخم کی شدت نے اسوقت اس سے زیادہ کہنے نہ دیا ۔ دونوں ہاتھوں سے جبین مبارک تھام کر آپ خدا کی راہ میں جھک گئے اور دیر تک اپنے خون میں لوٹتے رہے ۔ تھوڑی دیر کے بعد اٹھے اور مسجد کی خاک لیکر زخم پر چھڑکتے جاتے اور ذیل کا آیہ تلاوت فرماتے جاتے تھے منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ

اخری ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسکی طرف تم کو پھیر یں گے اور پھر اس سے تم کو دوبارہ نکالیں گے وہ جان نثار اور خالص الایمان مقتدی جو امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ نماز میں شریک تھے اس حسرتناک واقعہ کو دیکھ کر دو زمین حصوں میں منقسم ہوگئے ۔ کچھ لوگ تو دولتسرا کی طرف خبر کرنے کے لئے دوڑے اور کچھ وہیں مسجد میں آپکے پاس حاضر رہے ۔ بقیہ ابن ملجم کی تلاش میں لگ رہے۔

تھوڑی دیر کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کے قتل کی خبر عام ہوگئی ۔ مسجد کوفہ اہل اسلام سے بھر گئی حضرات حسنین علیہم السلام نے اپنے پدر بزرگوار کے مجروح فرق کو ایک پارچہ سے مضبوط باندھا اور بہتے ہوئے خون کو پانی کے ذریعہ سے متواتر دھویا مگر وہ زخم ایسا ہی کاری تھا کہ اس پر بھی خوں کی روانی بند نہیں ہوئی ۔

تھوڑی دیر میں لوگ ابن ملجم کو گرفتار کر لائے ۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے باپ کے قاتل سے پوچھا کہ تو نے امیر المومنین علیہ السلام کو کیوں شہید کیا انکی نیکیوں کا تیرے پاس یہی بدلا تھا جو تو نے آج انکے ساتھ ادا کیا ہے ۔ ابن ملجم کے پاس سوائے خاموشی کے اور کیا جواب تھا چپ کھڑا رہا۔

ہم کو ابن ملجم کے ساتھ ہی اسکے دونو ہمراہیوں کا بھی حال لکھدینا ضرور ہے۔ ابن ملجم کے ہمراہ شبیب ابن بجیرہ خارجی اور وردان ابن مجالد بھی گئے تھے ۔ وردان تو ایسا بھاگا کہ اس کا پتہ نہ لگا مگر شبیب مسجد سے بھاگ کر اسوقت اپنے گھر پہنچا ۔ چونکہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کے قتل میں شریک تھا اس کو اسیوقت مار ڈالا گیا ۔

حسنین علیہم السلام اپنے مجروح پدر عالی قدر کو گھر اٹھا لائے ۔ تیغ سم آلود کی ضرب کچھ ایسی ہی قیامت کا اثر رکھتی تھی کہ امیر المومنین علیہ السلام کو شدت زخم سے ایکساعت آرام دشوار تھا اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ بیہوش ہوجاتے تھے جسم مبارک سے اتنا خون نکل گیا تھا کہ نشست و برخاست کی طاقت اسی دن جواب دیچکی تھی ۔

اصبغ ابن نباتہ اور حارث ابن ہمدان کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی عیادت کو آئے دیکھا کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور پارچہ زرد آپ کے زخم پر بندھا ہوا ہے مگر خون کی روانی ویسی کی ویسی ہی ہے اس کپڑے سے پیشانی کا خون پھوٹ کر پاؤں پر آرہا ہے ۔

بہرحال امیر المومنین علیہ السلام کو دو دن اسی حالت میں گذرے ۔ رمضان کی بیسویں تاریخ کو صاحبزادیوں نے ایک کاسہ شیر ۔ دو جو کی روٹیاں اور تھوڑا سا نمک سامنے رکھا ۔ آپ نے وہ کاسۂ شیر حضرت زینبؑ کو یہ کہکر واپس دیا کہ تمہارا مجروح باپ دنیا کی دو لعمتوں سے کبھی آپ کو ایک وقت میں سیر نہیں کرتا ۔

حضرت زینبؑ سلام اللہ علیہا نے نمک اٹھانا چاہا آپ نے انھیں منع فرمایا اور دودھ کا پیالہ ہٹا دیا اور اسی نان جو اور نمک پر اکتفا فرمایا شام کے وقت دودھ کی جگہ پیالہ میں شربت تھا امام حسن علیہ السلام موجود تھے ۔ فرمایا کہ شربت میرے قاتل ابن ملجم کو پہنچا دو اور اس کے ساتھ لطف و مدارا سے پیش آؤ ۔ وہ تمہارا اسیر ہے اور مجبور ۔

بیسویں تاریخ تمام ہوتے ہوتے امیر المومنین علیہ السلام کی طرف سے سب کو یاس ہوگئی ۔ شام ہوتے ہی آپ نے اپنے تمامی اصحاب کو اپنے پاس جمع فرمایا اور ارشاد کیا سلونی قبل ان تفقدونی مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھ کو نہ پاؤ ۔

حاضرین کو جو پوچھنا تھا پوچھا اور جو سننا تھا سنا ۔ پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام تکیہ دے کر بیٹھے اور حاضرین سے بالکل قریب آگئے اور ایک

خطبہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا جسے ہم نہج البلاغت کی شرح سے ذیل میں ترجمہ کر کے لکھتے ہیں:

میں حمد و ثنا کرتا ہوں اُس خدائے بزرگ کی جو ایسی تعریف و مدح کا سزاوار ہے اور جو ایسے محامد کو پسند کرتا ہے میں اس کے احکام کا اس وقت تک مطیع و فرماں بردار ہوں اور اس کے واحد اور بےمثل ہونے کی گواہی دیتا ہوں ایہا الناس موت سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ موت سے بھاگنا عین موت کا سامنا کرنا ہے۔ خبردار رہو کہ حکم قضا ہر شخص کو اس کی اجل مقررہ کی طرف کھینچے لئے جا رہا ہے مسئلہ قضا و قدر میں زیادہ فکر نہ کرو کہ وہ خدا کے علم اسرار میں میری مخصوص وصیت تم لوگوں سے یہی ہے کہ خدائے سبحانہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانو کسی شئے کو اس کی عبادت میں اس کا شریک نہ سمجھو اور سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ضائع نہ کرو۔ ہمیشہ کتاب خدا اور سنت رسول پر کاربند رہو ہمارے اہلبیت اور حسنین علیہم السلام سے غافل نہ رہو۔ یہ راہ ہدایت کی دو شمعیں ہیں ان کو روشن رکھو۔ کہ طریق حق سے منحرف نہ ہوگے۔ تحقیق کہ حق تعالیٰ ہر شخص کو بقدر اس کی طاقت کے تکلیف دی۔ کم علم۔ نادانوں سے خفیف مواخذہ ہوگا۔ آگاہ رہو کہ تمہارا پروردگار کریم ہے۔ رحیم ہے دانا ہے حلیم ہے۔ کل میں تمہارا امام اور مصاحب تھا اور آج تمہارے لئے عبرت گاہ ہوں۔ کل تمہارے درمیان سے رحلت کر جاؤں گا۔ اگر مجھ کو اس زخم سے شفا ہو جائے گی تو خدائے عزوجل کا شکر بجا لاؤں گا سچ کہتا ہوں میں نے کبھی اس دنیا میں دل نہ لگایا۔ اور اس دار ناپائدار میں ایسا رہا جیسے کوئی کسی درخت کے سایہ میں بیٹھے اور وہ سایہ بہت جلد اُس کے سر سے دور ہو جائے یا کسی کے نزدیک ہوا سے کچھ خس و خاشاک جمع ہو جائیں اور پھر ایک دوسرا جھونکا ہوا کا ان کو ایسا ہی متفرق اور پریشان کر دے یا جیسے پارہ ابر کسی کے سر پر سایہ افگن ہو پھر ایک دم کے بعد وہ سایہ رفع ہو جائے میرا بدن چندروز تمہارے ساتھ رہا۔ مگر دل ہمیشہ ملاء اعلیٰ سے متعلق تھا تم بہت جلد میرے بدن کو روح سے خالی پاؤ گے نہ وہ بلیغ خطبے اس سے سنو گے نہ وہ علوم الٰہی اور معارف ربانی حاصل کرو گے۔ پس تم کو چاہیئے کہ تم میرے حال سے عبرت کا سبق لو۔ کیونکہ مجھ سے بڑھ کر فصیح۔ بلیغ اور سچی نصیحت کرنے والا۔ اب تم کو نہ ملیگا۔ اب میں وداع کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ روز قیامت پر مجھ سے تم سے ملاقات ہو کہ اسوقت میری قدر و منزلت جو اب تک تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہے معلوم ہو جائے' اس میں شک نہیں کہ جب میں تمہارے درمیان سے اٹھ جاؤں گا اور ایک دوسرا شخص میری جگہ تمہارا امیر ہوگا تو تم مجھ کو بہت یاد کروگے اب میں تمہارے لئے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں والسلام

تہذیب المتین ص ۳۲۴۔ اس عام خطبہ کے بعد آپ نے اپنے اہلبیت علیہم السلام کو اپنے پاس بلایا اور جناب امام حسن علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تمہیں تقوے اور پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں۔ تم اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کرنا اور اُن پر بھی واجب ہے کہ وہ بھی تمہاری اطاعت اور متابعت میں ہمیشہ سرگرم اور مستعد رہیں۔ تم دنیا کی آرزو نہ کرنا اور جو چیز تم سے تمہارے ابنائے زمانہ چھین لیں اون پر تاسف نہ کرنا راستبازی اختیار کرو ضعیفوں کی مدد کرو۔ ظالم سے خصومت اور مظلوم کی رعایت کرو جو کچھ کتاب اللہ میں ہے اس کے موافق عمل کرو۔ خدا کے کسی رستہ میں کسی ملامت کنندہ سے نہ ڈرو۔

پھر محمد حنفیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تم کو بھی تمہارے بھائیوں کی طرح وصیت کرتا ہوں تم بھی اپنے بھائیوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہنا کہ تم پر اُن کے بہت بڑے حقوق ہیں اور اُن کے سوا کسی دوسرے پر بھروسا نہ کرنا۔

جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جس کی نسبت حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور ان کا ابن عم اور اُن کا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہیں ہے اور محمد اُس کے رسول اور بندہ ہیں۔ اس نے اپنے علم سے ان کو رسالت کے لئے اختیار کیا اور اپنی خلق کو ہدایت کے لئے ان کو پسند کیا اور جو لوگ کہ قبروں میں ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا اور آدمیوں سے اُن کے اعمال کی پرسش فرمائیگا اور جو کچھ لوگوں کے دلوں میں ہے اسکو وہ جانتا ہے بعد اس کے فرمایا کہ اے حسن میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اور میری وصیت ادا کرنے کے لئے میں کافی ہوں یہ وہ چیز ہے کہ اُس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے پس جب کہ ایسا ہو تو اپنے گھر میں رہا کر اور اپنے گناہوں پر رویا کر اور دنیا کے حاصل کرنے میں اپنی ہمت کو مصروف نہ کر اور اے میرے فرزند میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ نماز کو اُس کے وقت پر ادا کیا کر اور جب زکواۃ کا محل ہو تو اس کے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس میں ساکت رہا کر اور خوشنودی اور غصہ میں میانہ روی اور عدالت اختیار کرنا اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر اور مہمان کی تکریم کر اور جو لوگ کہ عاجز ہوں اور مصیبت میں مبتلا ہوں اُن پر رحم کر اور صلہ رحم بجا لا اور مسکینوں سے محبت کر اور اُن کے پاس بیٹھا کر اور اُن سے تواضع کیا کر اس لئے کہ یہ افضل عبادات ہے اور موت کو یاد کر اور دنیا میں زہد اختیار کر اور نیز میں تجھکو وصیت کرتا ہوں اپنے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل میں شرع کی مخالفت سے منع کرتا ہوں اور جب کوئی چیز امور آخرت میں سے تجھ کو پیش آئے تو اس میں جلدی کر اور جب کوئی امور دنیا میں تجھے کوئی چیز تم کو پیش آئے تو اس میں تامل کر۔ یہاں تک کہ اُس میں اپنی بہبودی کو پورے طور سے تحقیق کر لو اور ایسے مقامات میں کہ اُس میں تہمت کا شبہہ ہو اور ایسی صحبتوں میں کہ جنہیں برائی کا گمان ہو نہ جایا کرو۔ اسواسطے کہ جو شخص کہ خود بُرا ہے وہ اپنے ہمصحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص اور خالص کر اور گناہگار کو متنبہ اور اچھی بات کا حکم کر اور بُری باتوں سے منع کر اور بھائیوں سے خدا کی راہ میں دوستی کر اور صالح شخص کو بسبب اس کی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل میں اُس کو بُرا سمجھ اور اپنے اعمال میں اس سے علیحدہ رہنا ایسا نہو کہ تو بھی مثل اُس کے ہو جائے اور بازاروں میں نہ بیٹھا کر اور بےوقوفوں سے حجت نہ کیا کر ان کی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش میں اور عبادت میں میانہ روی اختیار کر اور عبادات مسنونہ میں اُس چیز کو اختیار کر کہ جس کے ادا کرنے میں تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھ سکے اور سکوت کو اپنے پر لازم کر لے کہ اُس کے سبب سے تو برائیوں سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لئے مقدم کر تاکہ تجھے غنیمت حاصل ہو اور ہر حال میں خدا کو یاد کیا کر اور تمہارا جو صغیر السن ہو اس پر رحم کرو اور جو کبیر السن ہو اس کی بزرگی کرو اور جب تم کھانا کھاؤ تو پہلے اس میں سے صدقہ نکال لیا کرو اور تم کو روزہ رکھنا لازم ہے اس لئے کہ وہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کرو اور ہم نشین سے ہوشیار رہا کرو اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کرو اور تم ہمیشہ ایسی مجلسوں میں بیٹھا کرو کہ جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہو اور اکثر دعا کیا کرو۔ اے میرے فرزند میں نے تجھے نصیحت کے کرنے میں کچھ بھی کوتاہی نہیں کی ہے اور اے میرے فرزند عباسؑ باپ کا اور تیری ماں دونوں کا بیٹا ہے اور مجھے جو کچھ کہ اُس سے محبت ہے تو اُس کو جانتا ہے۔ ولیکن تیرا بھائی حسین علیہ السلام پس وہ تیرا ہم بطن بھائی ہے اور تیری ماں اور تیرے باپ دونوں کا بیٹا ہے اور اللہ تعالےٰ میرے بعد تیرا نگہبان ہے اور میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ تمہارے کاموں کی اصلاح کرے اور سرکشوں کی باغیوں کے شر کو تم سے دفع کرے اور تم کو صبر کرنا چاہیئے کہ اللہ اسباب میں حکم کرے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ امیرالمومنینؑ

علی ابن ابیطالب علیہ السلام اتنا کہنے پائے تھے کہ نقاہت اور بیہوشی نے پھر خاموش کر دیا اور ایسا خاموش کیا کہ پھر سوائے کلمہ شہادتین کے منہ سے کچھ اور نہ نکلا صبح قریب تھی کہ روح مطہر عالم قدس کی طرف پرواز کر گئی ؎

افسوس ہے شکار اجل شیر ہو گیا پچھلے کو شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا

انا للہ و انا الیہ راجعون کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

ماتم زدہ بیٹوں نے اپنے مجروح پدر بزرگوار کی تجہیز و تکفین کی اور فراغت فرما کر اکیسویں تاریخ نماز صبح پڑھ کر لاش مطہر کو دوسرا سے اٹھا کر نجف اشرف میں جسے غری بھی کہتے ہیں اور جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے مدفون فرمایا۔

ازواج واولاد طاہرین امیر المومنین کی تفصیل

اوّل حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت سید المرسلین خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲ ہجری میں جناب سیدہؑ کا عقد امیر المومنین علیہ السلام سے واقع ہوا ....

.... جس طرح جناب رسولِ خدا نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی حیات میں کسی دوسرے عقد کی طرف توجہ نہ فرمائی اسی طرح جناب علی مرتضیٰ نے بھی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی میں آپ نے کسی دوسری بی بی کے ساتھ عقد نہیں کیا۔

جناب سیدہ کے بطن اقدس سے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں اور ایک حمل اسقاط ہوا۔ اولاد ذکور میں اوّل جناب امام حسن علیہ السلام۔ ان کی ولادت ۳ ہجری میں ہوئی۔ امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے چھ مہینہ بعد جناب خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے۔

صاحبزادیوں میں سب سے بڑی جناب علیا مکرمہ حضرت زینب صلوٰۃ اللہ علیہا اور ان کے بعد جناب ام کلثومؑ پیدا ہوئیں۔

جناب سیدہؑ کی وفات کے بعد اُن معصومہ کی وصیت کے مطابق امیر المومنین علیہ السلام نے امامہ بنت زینب جناب رسالتمآب کی دختر ربیبہ کی صاحبزادی سے عقد کیا۔ اُنھوں نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے بچوں کی پرورش اپنے بچوں کی طرح کی۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے بعد پھر لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ کے ساتھ عقد کیا۔ پھر ام سعید بنت عروہ ابن مسعود ثقفی کے ساتھ۔ پھر ام البنین بنت حزام ابن خالد کے ساتھ۔ پھر اسماء بنت عمیس کے ساتھ یہ بی بی جناب جعفر کے عقد میں تھیں اُن کے بعد ابوبکر کے حبالہ نکاح میں آئیں۔ اُن کے بطن سے محمد ابن ابی بکر اور ام کلثوم مشہور بنت علی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ پھر خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ سے عقد فرمایا۔

اولاد طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفصیل میں جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ارشاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کی کل اولاد شمار میں (۲۷) لکھی ہیں۔ گیارہ بیٹے اور سولہ بیٹیاں اُن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے امام حسن اور امام حسین علیہم السلام صاحبزادے زینب الکبریٰ اور زینب الصغریٰ صاحبزادیاں انھیں کی کنیت ام کلثوم تھی۔

محمد بن حنفیہ۔ کنیت ان کی ابوالقاسم ان کی ماں کا نام خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ ہے۔

عباس۔ جعفر۔ عثمان اور عبداللہ ان کی والدہ کا نام ام البنین مشہور بہ حمیدہ خرامیہ ہیں یہ چاروں بزرگوار سلام اللہ علیہم معرکہ کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ عمر۔ ام الحبیب بنت ربیعہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ یہ اپنی بہن رقیہ کے ساتھ توام پیدا ہوئے تھے محمد اصغر کنیت ان کی ابوبکر تھی۔ اور ابو عبداللہ یہ دونوں حضرات لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ کے بطن سے تھے۔ یہ بھی معرکہ کربلا میں شہید ہوئے۔

ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے انھوں نے صغیر سنی میں اپنے پدر عالیمقدار کے سامنے انتقال فرمایا۔

ام الحسن اور رملہ یہ دونوں صاحبزادیاں ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی کے شکم سے تھیں۔

باقی زینب الصغریٰ و رقیۃ الصغریٰ۔ ام ہانی۔ ام الکرام۔ جمانہ۔ ان کی کنیت ام جعفر تھی۔ امامہ۔ ام سلمہ۔ میمونہ۔ خدیجہ اور فاطمہ یہ سب مختلف ماؤں سے تھیں۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا مدفن

جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مدفن میں مدتوں تک اختلاف رہا اور اس اختلاف کی وجہ بنی امیہ اور اہل خوارج کا خوف تھا اندیشہ تھا کہ قبر کا صحیح نشان پا کر ان کی طبعی اور خلقی عداوت شاید لاش مطہر کے ساتھ کسی بے ادبی کا قصد کرے اس وجہ سے مقدس مزار کا بہت دنوں تک صحیح نشان نہ معلوم ہوا۔ عامۃ المسلمین میں کہیں بغداد۔ کہیں مسجد کوفہ وغیرہ میں دفن کا خیال کیا جاتا تھا۔ نجف اشرف کے صحیح مزار کو اس وقت تک چیدہ چیدہ لوگوں کے سوا کوئی جانتا نہیں تھا مگر بنی امیہ اور اُن کے تابعین کی مخالفت اس زمانے میں کچھ ایسی بڑھی ہوئی تھی اور اُن سے کچھ ایسی ہی مظالم اور بے ادبیوں کا اندیشہ ہوتا تھا کہ قبر مطہر کا صحیح جاننے والا کسی کو مشہور ہو جانے کے خوف سے نہیں بتا سکتا تھا۔

دورہ امویہ تک یہی حالت قایم رہی۔ مگر جب عباسیوں کا زمانہ شروع ہوا اور ابوالعباس السفاح عراق میں آئے وہ بنی ہاشم ہونے کی وجہ سے۔ نشان قبر کی صحت سے واقف تھے اُنھوں نے قبر مطہر کا صحیح نشان بتلایا السفاح نے صرف وہاں پر نشان قبر کا پتھر نصب کر دیا۔

السفاح کے وقت میں اتنا ہی ہوا۔ ہارون الرشید اپنے عہد میں یہاں آیا اور قبیلہ بنی اسد سے یہ معلوم کر کے کہ یہاں قبر مطہر امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے اصلی مزار کا ہونا معلوم ہو گیا اور اُسی وقت سے اس کی عظمت اور وقعت کا خیال تمام اہل اسلام کے دل میں لگ گیا۔

معز الدولہ دیلمی نے پہلے اس عمارت کی بنیاد ڈالی اور اس کو تعمیل تک پہنچایا۔ امیر تیمور نے بھی اپنے وقت میں کچھ اضافہ کیا۔ نادرشاہ افشار نے اس کی تعمیر پھر از سر نو کی اور تکمیل تک پہنچائی اور مملکت ایران کے خزینہ سے یا ہندوستان کی دولت سے جو کچھ اس کے ہاتھ آیا اُس نے اپنی خوش عقیدگی کے ہاتھوں یہیں لگا دیا۔ فی الحال اس عتبہ عالیہ کی زینت اور جملہ انتظام فرمانروایان ایران کی عقیدت اور خلوص کے ہاتھوں ہوتے ہیں۔

نوحہ

جناب محسن علی صاحب محسنؔ منشی عالم لکھنوی

ماہ مبارک رمضاں میں ہے شوم ترا انیسویں سحر — کب تیری ہمت کرتے ہیں عزت کی سبط انیسویں سحر
تیرے عمل بد سے زمانہ کا چل گیا کیا غضب ہوا — تو کیوں نہ اپنے وقت میں شہ کے ہوئی سپر انیسویں سحر
پیارا ہے خوشنما ہے سہانا ترا سماں پر ہے یہ عیب ہا — خون امام پاک سے دامن ہے تیرا تر انیسویں سحر
کیوں اس جفا شعار کو نہ تو نے سلا دیا ناحق جگا دیا — کیا خوب تھا وہ وقت جو جاتا یونہی گذر انیسویں سحر
تو دشمن خدا کی معاون ہوئی ہے آہ خالق کی ہے پناہ — زیبا نہ تھا تجھے کہ کرے عون بد گہر انیسویں سحر
بیرونقی کا کون زمانے میں ہے سبب تیرا ہی ہے غضب — برپا ہے تیرے ظلم سے عالم میں شور و شر انیسویں سحر

محسنؔ ہی اک زمانے میں شاکی نہیں ترا کہتے ہیں سب آ
کرتی ہے ہر برس تو زمانے میں کیوں گذر انیسویں سحر

امام حسن علیه السلام

چون امیر المؤمنین علی علیه السلام از رحمت الهی واصل شد مهاجر و انصار و تابعین و اخیار با حسن بن علی بیعت کردند بهجدهم رمضان سنه اربعین و مدت خلافت آنحضرت بقولی شش ماه و سه روز بوده چون ملاحظه نمود که معویه بن ابی سفیان در شام استیلا یافته و اهل عراق نیز در مقام نفاق‌اند با معاویه صلح فرموده امور ملکی را باو بازگذاشته وفات امام حسن در سنه اربع و اربعین بمدینه واقع شد بزهری که حرم آنحضرت جعده بنت اشعث بن قیس به اغوای معاویه و مروان بسید جوانان اهل بهشت داد و مدت عمر آنحضرت چهل و چهار سال بود و فضائل او از آن زیاده است که این مختصر احتمال آن تواند نمود آورده‌اند که چون امام حسن با معویه صلح فرمود بمدینه تشریف برد مردم از شیعه بمجلس آنحضرت آمدند یکی گفت السلام علیک یا مسود وجوه المؤمنین امام حسن فرمود بنشین که من مسوده وجوه مؤمنان نیستم آنمرد گفت چرا زمام امر خلافت را در قبضه اقتدار معاویه نهادی و حال آنکه معویه طلیق بن طلیق و ظالم و غدار است آنحضرت جواب داد که بر حضرت رسالت پناه مکشوف شده بود که بنو امیه بر منبر او متعاقب یکدیگر می‌آمدند و اینصورت بر طبع همایونش گران آمده سوره انا اعطیناک الکوثر و سوره انا انزلناه فی لیلة القدر جهت تسلی خاطر مبارکش نزول یافت و در بعضی از نسخ بنظر مستوفی اوراق رسید که وقتی حضرت سید عالم در خواب دید که خوانی از آسمان نازل شده نزد آنحضرت حاضر آمد و آنحضرت لقمه از آن تناول نموده پیش ابوبکر نهاد و ابوبکر نیز لقمه خورده نزد عمر گذاشته و عمر لقمه بکار برده پیش عثمان گذاشت و عثمان نیز تناول کرد بعد از آن علی مرتضی و بعد از آن امام حسن و بعد از او معویه و جمعی از بنو امیه و چون بنی امیه بعضی از آن تناول نمودند عباس بن عبد المطلب آن خوان برداشته نزد اولاد خود نهاد و چون حضرت رسالت پناه از خواب درآمد از تعبیر آن رؤیا ملول و محزون گردید چنانچه راوی گوید که بعد از آن مجلس حضرت رسالت پناه را خندان و خوشحال ندید

ذکر اولاد امجاد امام حسن مجتبی

اولاد ذکور امام حسن بروایت مورخان پانزده نفر بوده‌اند حسن زید عمر حسین عبد الله الاکبر عبد الله الاصغر عبد الرحمن اسمعیل محمد یعقوب جعفر طلحه حمزه ابوبکر قاسم و آنحضرت بقول طایفه از علما یکدختر داشته فاطمه نام و بروایتی نبات مکرمات آنحضرت پنج نفر بوده‌اند اسامی ایشان اینست فاطمه که والده امام محمد باقر است و بنت ام عبد الله ام الخیر ام سلمه و ام خشاب اولاد ذکور آنحضرت را یازده نفر گفته‌اند و حافظ عبد العزیز دوازده نفر و شیخ مفید افاده نموده که اولاد ذکور و اناث آنحضرت پانزده نفر بوده و برین روایت پسران آنحضرت هشت نفر و دختران هفت نفر۔

جمعی از روسای قبایل عرب بر معاویه درآمدند منجمله احنف بن قیس که از حکما و بزرگان عرب بیست چون هر کس بجای خود قرار گرفت شخصی از اهل شام برای خوشامد معاویه برپا خاست و بعد از مدح و ثنای معاویه و آل ابی سفیان ناسزا بحضرت علی گفت اینواقعه بر احنف بسیار ناگوار آمد و معاویه را از این کردار زشت منع بلیغ نمود معاویه گفت آنچه گفتی قبول نخواهد شد و بر تو لازم است که بر منبر روی و علی را لعن کنی و اگر امتناع نمودی جبراً ترا وادار خواهم نمود احنف بر منبر رفت و بعد از حمد و ثنا گفت ایها الناس امیر معاویه مرا امر نموده است که علی بن ابیطالب را ناسزا گویم و لعن نمایم بدانید که بین علی و معاویه جنگها واقع شد و هر یک خود را حق و دیگری را باغی میگفت خدا لعنت کند هر کدام که باغی و متعدی و باطل از آن دو فرقه را تمام مردم آمین گفتند معاویه ملتفت شد که غرض احنف کیست ولی بروی خود نیاورد و چون معاویه بعد از خلافت بمدینه رفت جمیع مهاجر و انصار را در مسجد پیغمبر جمع نمود و خود بمنبر رفت و خطبه خواند و بپایان نمود در ضمن بذکر حضرت امیر علی علیه السلام منجر شد آنحضرت را ببدی یاد کرده و زبان بنکوهش اسد الله الغالب دراز کرد حضرت حسن در آن مجلس موجود بود برپا خاست و بعد از حمد و ثنا باهل مدینه نموده فرمود ایها الناس من پسر علی بن ابیطالبم و این شخص که بر منبر است پسر ابو سفیان و مادر من فاطمه و مادر او هند و جد من محمد و جد او حرب لعنت خدا باد بر پست ترین از ما در حسب و نسب و اخلاق ... تمام اهل مسجد صدا بامین بلند ... [illegible] ... رفت

نان و حلوا

از شیخ بهائی

نان و حلوا چیست ای شوریده سر — متقی خود را نمودن بهر زر
دعوی زهد از برای عز و جاه — لاف تقوی از پی تعظیم شاه
تو نه پنداری که زین لاف دروغ — هر که افتد تا ابد بیند فروغ
خورده بینانند در عالم بسی — واقفند از کار و بار هر کسی
زیرکان اندازه بسیار از یمین — از پی رد و قبول اندر کمین
با همه خودبینی و کبر و منی — لاف تقوی و عدالت میزنی
سربسر کار تو در لیل و نهار — سعی در تحصیل جاه و اعتبار
دین فروشی از پی نان حرام — مکر و حیله بهر تسخیر عوام
خوردن نان حرام و رزق و شید — کار خبث عمرو کاهی خبث زید
دین عدالت با وجود این صفات — هست دائم بر قرار و بر ثبات
بر سر شش داخل مکرد ولا و لیس — این عدالت هست کوه بو قبیس
می نباید اختلال از هیچ چیز — چون وضوی محکم بی بی تمیز
بود در شهر هری بیوه زنی — کهنه رندی حیله سازی پرفنی
نام او بی بی تمیز حنا لدار — در نمازش بود رغبت بیشمار
با وضوی صبح خفتن میگزارد — نامرادان را ولی داد مراد
کم نشد خالی دو آتش از قلم — بر مراد هر کسی میزد رقم
در مهمسازی او باشش در نود — دائماً طاعونه اش در کرد بود
از ته هر کس که میجستی نیاز — میشدی فی الحال مشغول نماز
هر که آمد گفت بر من کن دعا — او بجای دست بر میداشت پا
رجلها مرفوعة للفاعلین — بابها مفتوحة للداخلین
گفت با او رندکی کی نیک زن — حیرتی دارم در این کار تو من
زین جفا تهای پی در پی که هست — هیچ ناید در وضوی تو شکست
نیت و آداب این محکم وضو — یک ره از روی کرم با من بگو
این وضو از سنگ و در و قایم است — این وضو نبود سد اسکندر است

دیگر

نان و حلوا چیست این تدریس تو — کان بود سرمایه تلبیس تو
بهر اظهار فضیلت معرکه — ساختی افتادی اندر مهلکه
تا که عامی چند سازی رام خویش — با صد افسون آوری در دام خویش
چند بکشائی سر انبان لاف — چند بکشائی گزاف اندر گزاف
نی فروعت محکم آمد نی اصول — شرم بادت از خدا و از رسول
اندرین ره چیست دانی غول تو — این ریائی درس نامعقول تو
درس اگر قربت نباشد زان غرض — لیس درساً انه بئس المرض
اسب دولت بر فراز عرش تاخت — آنکه خود را زین مرض آزاد ساخت
نان و حلوا چیست اسباب جهان — کآفت جان کهان است و مهان
آنکه از راه خدا دورت کند — وز ره تحقیق دور اندا حتی
آنکه خود را بر سر او باختی — بر دگیر رونق اسلام تو
تلخ کرد این نان و حلوا کام تو — کوه غم دریای آتش سرد کن
برکن این اسباب را از بیخ و بن — وا رهان خود را ازین بار گران
آتش اندر زن درین حلوا و نان — بهر عقبی میسند این سعی چیست
جمله سعیت بهر دنیای دنی است — ور ره این کند فهمی احمقی
در ره آن موشکافی ای شقی — وز پی این سیر وی چون خر بگل
وز پی آن میدوی از جان و دل

مختصر حالات حضرت امام حسن علیہ السلام اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہے اس لئے حضرت کے مختصر حالات درج ذیل ہیں۔

حضرت امام حسنؑ کی ولادت

ہمارے دوسرے امام حضرت امام حسن علیہ السلام ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بڑے نواسے تھے آپ کے پدر بزرگوار کا نام حضرت علی علیہ السلام اور آپ کی والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا تھا

حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی

ام الفضل کہتی ہیں کہ حضرت امام حسنؑ کی ولادت سے چند روز قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول خداؐ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ جب میں نے حضور سے یہ خواب بیان کیا تو فرمایا بہت ہی اچھا خواب ہے۔ فاطمہ کے یہاں عنقریب ایک بیٹا پیدا ہوگا تم اس کو اپنے فرزند قثم بن عباس کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ جب حسنؑ پیدا ہوئے تو ان کو دودھ پلانے کیلئے مجھ ہی کو منتخب کیا گیا (ارجح المطالب)

جب حضرت رسول خداؐ کو اس ولادت کی خبر ملی تو آپ جناب سیدہؑ کے یہاں تشریف لائے اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ میں اس کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں اسماء کہتی ہیں میں فوراً بچہ کو ایک زرد کپڑے میں لپیٹے ہوئے حضرت کے پاس لے آئی۔ آپ نے وہ کپڑا فوراً اتار کر پھینک دیا اور فرمانے لگے کیا میں نے تم کو یہ ہدایت نہیں کی کہ کسی بچہ کو زرد کپڑے میں نہ لپیٹا کرو۔ میں شرمندہ ہوئی اور جلدی سے ایک سفید کپڑا لا کر اس میں لپیٹ دیا۔ حضرت نے ان کے داہنے کان میں اذان کہی اور بائیں میں اقامت۔

پھر آپ نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا۔ تم اس بچہ کا نام رکھا عرض کی میں اس معاملہ میں حضور پر سبقت نہیں کر سکتا تھا۔ فرمایا میں خدا پر سبقت کرنا نہیں چاہتا۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا خداوند عالم بعد تحفہ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ علیؑ کا مرتبہ آپ کے نزدیک وہی ہے جو ہارونؑ کا مرتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا فرق یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس آپ اس بچہ کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکھیں آنحضرت نے پوچھا ان کے بیٹے کا کیا نام تھا کہا شبر۔ حضرتؐ نے فرمایا میری زبان تو عربی ہے دوسری زبان کا نام کیونکر رکھوں؟ کہا آپ اس کا ہم معنی نام عربی زبان میں حسنؑ رکھیں چنانچہ یہی نام رکھا گیا۔

حضرت رسول خداؐ فرمایا کرتے تھے۔ حسنؑ و حسینؑ دونوں نام اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں۔ عرب نے زمانہ جاہلیت (کفر کا زمانہ) میں یہ نام کبھی نہیں رکھا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے ہی حضرت امام حسن علیہ السلام کی کنیت ابو محمد رکھی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ کنیت بھی کبھی کسی کی نہیں ہوئی۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کے مشہور القاب یہ ہیں

(۱) مجتبیٰ (۲) سید (۳) تقی (۴) طیب (۵) زکی (۶) امام مسموم۔

امام حسنؑ کی حضرت رسولؐ خدا سے مشابہت

حضرت امام حسن علیہ السلام سینہ سے لیکر سر تک جناب رسول خداؐ سے بہت ہی زیادہ مشابہ تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سینہ سے پاؤں تک آنحضرت سے اکمل مشابہت رکھتے تھے۔ (اسد الغابہ)

امام حسنؑ سے رسولؐ خدا کی محبت

حضرت رسول خداؐ اپنے دونوں نواسوں حسنؑ و حسینؑ کو بے حد چاہتے تھے کبھی گود میں بٹھا کر ان کا منہ چومتے تھے، کبھی ان کے گیسوؤں کی بو سونگھتے تھے کبھی ان کو اپنی پشت پر اور کبھی اپنے شانوں پر سوار کرتے تھے کبھی اپنی زبان ان کے منہ میں دیکر چسانے تھے۔ ہم ذیل میں چند واقعات امام حسن علیہ السلام کے متعلق کتاب ارجح المطالب اور مناقب ابن شہر آشوب سے نقل کرتے ہیں۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں۔ ایک دن حضرت رسول خداؐ کے ساتھ بازار سے آرہا تھا۔ آپ جناب فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میرا فرزند کہاں ہے؟ ذرا دیر نہ گزری تھی کہ حسنؑ دوڑتے ہوئے آئے حضرت کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے۔ آپ دیر تک سینہ سے لپٹائے پیار کرتے رہے فرماتے جاتے تھے "خداوندا! میں اس فرزند کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ" ایک روز ابوہریرہ نے امام حسنؑ کو یا سیدی کہکر سلام کیا کسی نے کہا یہ تو ابھی بچے ہیں ان کو اس طرح کیوں سلام کرتے ہو؟ انھوں نے کہا "خدا گواہ ہے میں نے حضرت رسول خداؐ کو یہ کہتے سنا ہے "اے سید" اور یہ بھی سنا ہے کہ حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔ (ارجح المطالب)

انس بن مالک کہتے ہیں۔ ایک روز حضرت رسول خداؐ سو رہے تھے کہ حسن بن علیؑ داخل ہوئے اور حضرت کے سینہ پر بیٹھ گئے۔ میں نے ہٹانا چاہا فرمایا اے انس! میرے فرزند اور میرے دل کے چین کو دق نہ کرو۔ جس نے اسے ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ حسنؑ سینۂ رسولؐ پر بیٹھے کھیل رہے تھے کہ وہیں انھوں نے پیشاب کر دیا مجھے یہ گراں گزرا۔ حضرت میری گرانی سے دل گرفتہ ہوئے اور فرمایا اے انس! جس بات سے مجھے رنج نہ ہو تم رنج کرنے والے کون؟ پھر آپ نے پانی منگا کر پیشاب کو دھو ڈالا۔

ایک دن حضرت رسول خداؐ منبر پر بیٹھے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ امام حسنؑ مسجد میں تشریف لے آئے۔ دامن میں آپ کا پیر جو الجھا تو گر پڑے حضرت منبر سے اترے اور ان کو گود میں لیکر پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا "جو کوئی مجھکو دوست رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اسے بھی دوست رکھے۔ تم سب حاضرین پر لازم ہے کہ میرا قول ان لوگوں تک پہنچا دو جو اس وقت موجود نہیں۔

ایک روز حضرت رسول خداؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ امام حسن علیہ السلام سجدہ کی حالت میں پشت پر سوار ہوگئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے سجدہ کو اس قدر طول دیا کہ ہم سمجھے کوئی خاص امر حادث ہوگیا وحی نازل ہونے لگی بعد ختم نماز حضرت نے فرمایا کہ کوئی خاص بات نہ تھی بلکہ میرا فرزند حسنؑ پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ اسے جلدی سے اتار دوں اور وہ رنجیدہ ہو جائے

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص جوانان جنت کے سردار کو دیکھنا چاہے وہ حسنؑ کو دیکھ لے گا

حسنؑ کا بچپن

حضرت امام حسن علیہ السلام کا بچپن عام بچوں کی طرح کھیل کود میں نہیں گزرا۔ بلکہ یا تو آپ صحبت رسولؐ میں اپنا وقت گزارتے تھے یا اپنے والدین کی خدمت میں رہ کر یہی دو مدرسے تھے جہاں امام حسن علیہ السلام نے اخلاقی اور روحانی تعلیم حاصل کی۔ امام حسین علیہ السلام چند ماہ آپ سے چھوٹے تھے۔ دونوں بھائی ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور ایک دوسرے سے اتنی محبت رکھتے کہ دنیا کے بھائیوں میں اتنی محبت کم ہوتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام بچپن ہی سے اپنے بیٹوں کو ورزش کی تعلیم دیتے تھے

سپاہ گری کے طریقے سکھلانے تیر اندازی اور نیزہ بازی سکھا تے تھے ۔

جب حضرت رسول خدا کی خدمت میں حسنین علیہما السّلام پہنچ جاتے تو آپ ایک کو ایک زانو پر بٹھا لیتے اور دوسرے کو دوسرے پر کبھی پیار سے اُن کا منھ چومتے اور کبھی اُن کے گیسوؤں کی خوشبو سونگھتے ۔

بچپن ہی سے امام حسنؑ علیہ السّلام فقہ کے تمام مسائل سے واقف تھے ۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ بچپن ہی میں لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے تھے حقیقت یہ ہے کہ اولاد رسولؐ کی علمی اور اخلاقی حالت کا قیاس عام لوگوں کی اولاد پر نہیں کیا جا سکتا ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

فضیلت مخصوص جناب حسنؑ مجتبیٰ علیہ السّلام

مسند احمد بن حنبل وغیرہ میں ابو ہریرہ سے نقل ہوا ہے کہ انھوں نے کہا ہم لوگ خدمت اقدس حضرت رسالتؐ پناہ میں حاضر تھے کہ امام حسنؑ وہاں آئے حالانکہ سخاب کی ہیکل آپ کے گلوئے مبارک میں پڑی ہوئی تھی اور آنحضرتؐ کی گود میں لیٹ گئے آپ نے دامن پیرہن اٹھا لیا اور ان کے جسم مبارک کو چومتے تھے ۔ اور عمر بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ کو راہ میں دیکھا کہ امام حسنؑ سے کہتے کہ مجھکو وہ مقام دکھاؤ جہاں سے رسولؐ خدا بوسے لیتے تھے انھوں نے اپنا شکم مبارک برہنہ کیا ابو ہریرہ نے ناف مبارک آنجناب کو بوسہ دیا ۔

سخاوت

فیاضی و سیر چشمی آنحضرتؑ کی معروف و مشہور ہے کسی کو اس میں جائے کلام و شبہ کا مقام نہیں آپ بیشک سخی ابن سخی تھے ۔ کوئی سو دو سو ہزار پانسو دیتا ہوگا آپ نے تمام اساس البیت نقد و جنس ایک مرتبہ نہیں بارہا سائلوں کو بخش دیا گھر سے گھر والوں سمیت نکل آتے اور اجازت عام ہو جاتی کہ جس کا جس شئے کو جی چاہے لیجائے ۔ افواہ عام میں آج تک مذکور ہوتا ہے خرج من مالہ مرتین وقاسم اللہ ثلث مرات دو مرتبہ سارے مال و اسباب کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور حق تعالیٰ کے ساتھ تین مرتبہ اپنے مال و اسباب کا مقاسمہ یعنی نصفا نصف کیا بحدیکہ نعلین مبارک سے ایک پوائی رکھ لیتے دوسری راہ خدا میں دیڈالتے و بعضی خفا و بعضی خفا : و موزہ میں سے ایک موزہ دیتے ایک رکھ لیتے ۔

پچاس ہزار درہم پانچسو دینار کا عطیہ

آپ کی بے نظیر سخاوت سے ہے کہ کسی نے سوال کیا حضرت نے اس کو پچاس ہزار درہم اور پانچسو دینار عطا فرمائے اور فرمایا حمال لا کر مال کو لیجا و حمال آیا تو طیلسان یعنی چادر خاصہ اس عطیہ پر مزید کی یہ اس کی حمالی میں دینا ۔ اور کشف الغمہ میں یہ روایت اس سے مبسوط تر لوں وارد ہوئی ہے کہ سائل نے سوال کیا تو ارشاد فرمایا اے شخص تیرے سوال کا حق میرے نزدیک عظیم ہے ۔ بس جس قدر دینا مجھ کو ضرور جانتا ہوں اور تجھے اس کا اہل سمجھتا ہوں اس کو میرے پاس کا موجودہ مال کفایت نہیں کرتا بس اگر تو یہ تھوڑا ہی قبول کرے اور زیادہ کے لئے زحمت نہ کرے تو بہتر ہے ۔ اس نے عرض کی یا بن رسولؐ اللہ میں تھوڑا ہی قبول کر لوں گا ۔ اور حضرت کی عطا و بخشش کا شکر گزار ہوں گا ۔ اور بہر حال حضرت کو معذور رکھوں گا ۔ تب آپ نے اپنے وکیل کو بلا کر اس سے اخراجات کا حساب لیا حتی کہ کوڑی کوڑی خرچ کی جوڑ لی اسوقت فرمایا بتلاؤ تین لاکھ درہم میں کیا باقی رہا عرض کی پچاس ہزار فرمایا اور وہ پانچسو دینار کہاں گئے عرض کی وہ علیحدہ میرے پاس محزون ہیں فرمایا سب کو لے آؤ جب اس نے تمام طلائے سرخ و سفید حاضر کیا سائل کو فرمایا کہ تمام کو اٹھا لیجاؤ اور حمالوں کی اجرت کے لئے چادر اپنے اوڑھنے کی اور عطا کی اکثر کے لوگوں

اس نے اپنا جامہ پہن نے کہا ہمارے پاس خرچ کو ایک درہم بھی باقی نہیں فرمایا لیکن میں اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کا امیدوار ہوں ۔

علی ہذا ایک اعرابی نے سوال کیا کہا جو کچھ خزانے میں ہے اسے دیدو بیس ہزار دینار وہاں پائے گئے تمام اعرابی کو بخش دئے ۔ اعرابی بولا اے مولا مجھے اب ضرورت نہیں رہی کہ میں کسی کی مدح و ثنا میں اطراء و مبالغہ کر کے اس کے آگے دست سوال دراز کروں ۔ اس پر آپ نے یہ اشعار بلیغ پڑھے ؎

نحن اناس نوالنا خضل | یرتع فیہ الرجاء والامل
تجود قبل السوال انفسنا | خوفاً علیٰ ماء وجہ من یسل
لو علم البحر فضل نائلنا | لغاض من بعد فیضہ خجلاً

یعنی ہم وہ لوگ ہیں کہ ہماری عطا و بخشش ایک مرغزار ہے جہاں امید درجا چرکر بھی شکم پری کرتے ہیں ہمارے طبائع سوال کرنے سے پہلے جود و بخشش کرتے ہیں تاکہ سائل کو اپنی آبرو ریزی کی ضرورت نہ پڑے اگر بحر اعظم کو ہمارے بذل و سخاوت کی زیادتی کا حال معلوم ہو تو باوجود اپنے فیض عام کے خجالت و شرم سے خشک ہو جائے ۔

امام حسنؑ کی خلافت اور معاویہ

حضرت علی علیہ السّلام کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام خلیفہ ہوئے لیکن وہ معاویہ جس نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک دن چین سے حکومت نہ کرنے دی بھلا امام حسن علیہ السلام کو کیا کرنے دیتا ۔ آپ کی حکومت کا زمانہ کل چار ماہ تین روز رہے ۔ اس مدت میں آپ کو بیشمار مصائب کا سامنا کرنا پڑا بنی امیہ ہر طرف برسر فساد تھے اور معاویہ نے چاروں طرف آپ کے لئے کانٹے بچھا رکھے تھے

روضۃ الصفا میں ہے ۔

جب امیر المومنین علی علیہ السّلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے اور مسلمانوں کے بھرے مجمع میں فرمایا ۔

لوگو ! آج رات کو تمھارے درمیان سے وہ شخص اٹھ گیا جس کی مثل نہ پہلے لوگوں نے دیکھا ہے اور نہ اگلے لوگ دیکھیں گے وہ ایسے بہادر آدمی تھے کہ جب حضرت رسول خداؐ ان کو کفار و مشرکین کی سرکوبی کے لئے بھیجتے تھے تو جبریلؑ ان کے داہنی جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب ہوتے تھے اور جب تک خداوند عالم ان کو فتح نہ دیتا تھا وہ میدان جنگ سے واپس نہ آتے تھے انھوں نے اسی رات کو وفات پائی ہے جس رات کو حضرت موسیٰؑ نے وفات پائی تھی اور حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھائے گئے تھے ۔ اس کے بعد آپ نے ہر اس واقعہ کو بیان کیا جو اس رات میں انبیائے سابقین کے زمانہ میں ہوا تھا اس کے بعد آپ نے اپنی خلافت کا اعلان کر کے لوگوں سے بیعت طلب کی سب سے پہلے جس سعادت مند نے حضرت کی بیعت کیطرف سبقت کی وہ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری تھے ۔ ان کے بعد باری باری اور لوگوں نے بیعت کی جب معاویہ کو حضرت علیؑ کی وفات اور امام حسنؑ کی بیعت کا حال معلوم ہوا تو ساٹھ ہزار آدمی لیکر عراق عرب کے فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا ۔ اس کی آمد کا حال سنکر امام حسن علیہ السلام بھی چالیس ہزار فوج کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلے اور مسافت طے کر کے دیر عبد الرحمٰن میں قیام فرمایا ۔ اور حکم دیا کہ قیس بن سعد بارہ ہزار سوار لیکر آگے جائے ۔ تاریخ اعثم کوفی میں ہے کہ جب امام حسن علیہ السّلام ساباط مدائن میں پہونچے تو اس روز آپ نے وہیں قیام فرمایا تاکہ تھکے ہوئے چوپاؤں کو آرام ملے ۔ اور وہاں سے چلتے وقت آپ نے لوگوں کے مجمع میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا ۔ جس میں بعد حمد و صلوٰۃ حسب ذیل بیان تھا ۔

لوگو! تم نے اس شرط پر مجھ سے بیعت کی ہے کہ صلح و جنگ دونوں حالتوں میں میرا ساتھ دو۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے کسی شخص سے بغض و عداوت نہیں ہے اور مشرق سے مغرب تک تم کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں پا سکتے کہ اس کی تکلیف رسانی کا خیال بھی میرے دل میں گزرا ہو۔ آپس میں صلح و آشتی کو تفرقہ، پریشانی، دشمنی، خوف اور بغض و عداوت سے کہیں زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ والسلام"

لوگوں نے حضرت کی اس تقریر سے یہ سمجھا کہ آپ معاویہ سے صلح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور خلافت کو ترک کرنے والے ہیں۔ پس خارجیوں کے گروہ نے آپس میں کہنا شروع کیا کہ واللہ یہ بھی اپنے باپ کی طرح (معاذ اللہ) کافر ہو گئے اور ان احمقوں کا غصہ اس حد تک بڑھا کہ حضرت سے لڑنے مرنے کو تیار ہو گئے آپ کا لباس پھاڑ ڈالا جس فرش پر آپ بیٹھے تھے اس کو لے بھاگے اور بہت سے لوگوں نے لشکر سے علیحدگی اختیار کر لی جب حضرت نے اپنی فوج کا یہ حال دیکھا تو فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آپ کو سخت ملال ہوا کہ میں نے کیسی اچھی بات کہی تھی مگر ان احمقوں نے اس کا الٹا مطلب سمجھا۔ الغرض حضرت وہاں سے مدائن کو روانہ ہوئے اثنائے راہ میں ایک خارجی نے جس کا نام جراح بن اسودی تھا موقع پا کر حضرت پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ زخمی ہو گئے عبداللہ بن خنظل اور عبداللہ بن ذبیان نے اس ملعون کو قتل کر ڈالا اور حضرت نے مدائن کے قصر ابیض میں قیام فرما کر جراحوں سے اپنے زخم کا علاج کرایا ابھی حضرت کا زخم پوری طرح اچھا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ معاویہ انبار تک پہونچ گیا اور اس نے قیس بن سعد جس کو وہاں امام حسنؑ نے ایک لشکر کے ساتھ پہلے سے بھیج رکھا تھا محاصرہ کر لیا۔ عبداللہ بن عامر معاویہ کا ایک سپہ سالار مدائن میں آ پہونچا جب امام حسن علیہ السلام کو اس کی آمد کی اطلاع ملی تو حضرت اس سے لڑنے کے لئے نکلے جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے عبداللہ بن عامر نے زور زور سے کہنا شروع کیا اے عراق والو! میں معاویہ کا مقدمۃ لشکر ہوں۔ میری غرض لڑائی نہیں ہے معاویہ ایک لشکر جرار کے ساتھ انبار تک آ گیا ہے۔ اب میرا سلام حسن بن علیؑ کو پہنچا دو اور یہ پیغام پہنچا دو کہ عبداللہ قسم دے کر یہ کہتا ہے کہ آپ لڑائی پر آمادہ ہو کر اپنی اور اپنے دوستوں کی ہلاکت میں کوشش نہ کیجئے۔ حضرت کی فوج نے جب اس مکار کا یہ کلام سنا تو خوف غالب آ گیا اور حضرت کا ساتھ چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے مجبوراً امام حسن علیہ السلام مدائن لوٹ آئے۔ ابن عامر تو اس موقع کا منتظر تھا ہی اس نے فوراً شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جب حضرت نے دیکھا کہ آپ کے ساتھیوں پر انتہائی نامردی کا غلبہ ہے اور کسی طرح آپ کے ساتھ جنگ کرنے پر تیار نہیں تو مجبوراً آپ نے ابن عامر کے پاس پیغام بھیجا کہ میں صلح کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن چند شرطوں کے ساتھ ابو عبیدہ دینوری وغیرہ لکھتے ہیں کہ وہ شرائط حسب ذیل تھیں۔

۱۔ معاویہ اہل عراق اور شیعیان حضرت علیؓ کے ساتھ کوئی برا برتاؤ نہ کرے اور ان سے انتقام نہ لے۔

۲۔ اہواز کا خراج ہر سال حضرت کو دیتا رہے اور پانچ ہزار درہم سالانہ انکو بیت المال کوفہ سے دیا کرے۔

۳۔ عطیوں اور صلوں میں بنی ہاشم کو اپنے خاندان پر ترجیح دے۔

۴۔ حضرت علی علیہ السلام پر تبرا نہ کیا جائے۔

۵۔ معاویہ کے بعد خلافت حضرت امام حسنؑ علیہ السلام کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ وفات پا جائیں تو حضرت امام حسینؑ کو ملے۔

لکھا ہے کہ جب ابن عامر نے یہ شرائط معاویہ کو لکھ کر بھیجیں تو اس نے اور سب باتیں منظور کر لیں۔ لیکن حضرت علی پر تبرا بند کرنا گوارا نہ کیا اور کہلا بھیجا کہ میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ جس مجلس میں حسنؑ بن علیؑ موجود ہوں وہاں ایسا نہ ہوگا۔

اس عہد نامہ کو معاویہ نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا اور اس پر اپنی مہر لگائی بہت سے لوگوں کی گواہیاں کرائیں اور عبداللہ ابن عامر کے پاس مدائن میں بھیج دیا کہ امام حسن کو دکھا کر ان کے دستخط بھی کرا لے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر اس صلح نامہ پر دستخط کر دیئے۔

اس بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ زمام خلافت کے ہاتھ میں لیتے ہی حضرت امام حسن علیہ السلام کیسی مشکلات میں گھر گئے تھے۔ ایک طرف تو معاویہ جیسے چالاک اور صاحب قوت دشمن سے مقابلہ۔ دوسری طرف گروہ خوارج کی فتنہ پردازی۔ تیسری طرف اپنے ساتھیوں کی بزدلی۔ چوتھے مال کی کمی ایسی حالت میں اگر حضرت معاویہ سے صلح کر کے حکومت سے دست کش نہ ہو جاتے تو کیا کرتے!

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ معاویہ حد سے زیادہ چالاک آدمی تھا اس نے بیشمار تدبیریں کر کے مسلمانوں کو حضرت علیؑ اور ان کی اولاد کے خلاف کر دیا تھا۔ جہاں جہاں امام حسن علیہ السلام کی حکومت تھی معاویہ کے کارپرداز وہاں بغاوت پھیلانے کی کوششیں کر رہے تھے اور ہر طرف سے یہ خبریں آ رہی تھیں کہ لوگ حضرت کی بیعت توڑ توڑ کر معاویہ کے ساتھ ملتے جاتے ہیں بیرونی مقامات کا کیا ذکر خود کوفہ میں یہ حال تھا کہ گروہ کے گروہ امیر شام کی طرف مائل نظر آ رہے تھے۔ معاویہ چالاک اسلامی ممالک پر پورا پورا تسلط حاصل کر چکا تھا بڑے بڑے عیار اور فتنہ پرداز لوگ اس کے دربان اور مشیر تھے جس طرح بھی کوئی شکار پھندے میں آ سکتا تھا وہ بغیر پکڑے نہ چھوڑتے تھے۔

بے خبر لوگ یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے صلح کیوں کی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرح ان کو بھی جنگ کر کے تمام ہو جانا چاہئے تھا۔ ایسے لوگ ہمیشہ واقعات کو سطحی نظر سے دیکھا کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہر موقع پر جنگ کرنا ہی نشان دینداری ہے ان کو یہ خبر نہیں کہ خود حضرت رسول خدا نے کفار و مشرکین سے صلح کی جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے اور اس قدر دب کر صلح کی تھی کہ مسلمان بگڑ اٹھے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے تو یہ فرما دیا تھا کہ مجھ کو آپ کی رسالت میں آج تک کبھی ایسا شک نہیں ہوا۔ بس کیا یہ اعتراض حضرت رسول خدا پر بھی عاید ہو سکتا ہے کہ آنحضرت نے جنگ کیوں نہ کی تھی؟ اگر وہاں کفار سے صلح کرنے میں کوئی مصلحت ہو سکتی تھی تو یہاں تمام نہاد مسلمان سے صلح کرنے میں وہ مصلحت کیوں برطرف ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو چند وجہ سے صلح کرنی ضروری تھی۔

(۱) آپ کے پاس اتنی فوج نہ تھی کہ معاویہ کے ٹڈی دل لشکر کا مقابلہ کرے جو لوگ بظاہر فوج میں نظر آ رہے تھے ان کی وفاداری پر کوئی اعتماد نہ تھا۔

(۲) سامان حرب کافی نہ تھا۔

(۳) خزانہ روپیہ سے خالی تھا کیونکہ آمدنی بند ہو گئی تھی۔

(۴) معاویہ تک اسلام کی ظاہری صورت ایسی نہ تھی کہ شرعی نقطہ نظر سے صلح کرنا مضر ہوتا۔ برخلاف یزید کے جو بظاہر ایسے فسق و فجور میں مبتلا اور خلاف شریعت وہ وہ کام کرتا تھا جو بدکار سے بدکار آدمی بھی نہیں کرتے اس نے اسی پر اکتفا نہیں کی تھی بلکہ وہ احکام دین میں بھی تصرف کرنے لگا تھا یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام بتانے لگا تھا۔ احکام الٰہی کا مضحکہ اڑاتا تھا۔ شریعت اسلام کو بچوں کا ایک کھیل سمجھتا تھا۔ ایسی حالت میں حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کسی طرح صلح نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن

معاویہ کے زمانہ میں [illegible] حالات [illegible] کی [illegible] اسلام [illegible]
بیہودہ پڑا ہوا تھا لہذا خوف تھا اس سے صلح کرنے میں کوئی خرابی نہ تھی ورنہ صورت جنگ
مسلمانوں کی تمام خونریزی کا بار حضرت امام حسن علیہ السلام پر عائد ہوتا۔
بہرصورت معاویہ نے اس وقت تو تمام شرائط کو منظور کر لیا لیکن اس
کے بعد اس نے قطعاً کسی شرط پر عمل نہیں کیا جو وظیفہ معین کیا گیا اس نے ایک
سال بھی ادا نہ کیا۔ اپنے بعد یزید کو اپنا جانشین بنا گیا۔ حالانکہ وہ حق امام
حسین علیہ السلام کا تھا۔ دوستداران اہل بیت کے قتل سے وہ ایک دن نہیں
رکا۔ چنانچہ روضۃ الصفا میں مرقوم ہے حجر ابن عدی اور تقریباً پچاس ان کے
ساتھیوں کو معاویہ نے محض اس جرم پر قتل کرا دیا کہ وہ محبت علی کا دم بھرتے
اور بر سر منبر ان جناب پر تبرا کرنے سے روکتے تھے۔

اولاد و ازدواج امام حسنؑ

حضرت امام حسن علیہ السلام کے پندرہ صاحبزادے ہوئے اور ایک صاحبزادی۔
(۱) عبداللہ، عمر، قاسم۔ ان کی والدہ کا نام ام فروہ تھا۔
(۲) حسین الاثرم اور حسن۔ ان کی والدہ کا نام خولہ تھا۔
(۳) عقیل اور حسن۔ ان کی والدہ کا نام ام بشیر بنت ابو مسعود تھا۔
(۴) زید و عمر۔ ان کی والدہ ثقفیہ تھیں۔
(۵) عبدالرحمن۔ ان کی والدہ کا نام ام ولد تھا۔
(۶) طلحہ اور ابوبکر۔ ان کی والدہ ام اسحاق بنت طلحہ تیمی تھیں۔
(۷) محمد، اسمٰعیل و حسن اصغر۔ ان کی والدہ کا نام ام الحسن تھا۔
(۸) فاطمہ۔ ان کی والدہ کا نام ام اسحاق تھا۔
کربلا میں حضرت امام حسینؑ کے ساتھ عبداللہ، قاسم اور ابوبکر تین بیٹوں نے شہادت
پائی اور زید بن الحسن اور حسن ابن الحسن باقی رہے۔ انہیں سے حضرت کی نسل چلی ... باقی اولاد کمسنی میں وفات پا گئی تھی۔ (سیرت الحسن علی ماژندرانی)

حضرت کی پُرحکمت باتیں

۱۔ جس کے پاس عقل نہیں اس کے پاس ادب نہیں۔ جس کے پاس ہمت نہیں اس کے پاس
کچھ بھی نہیں۔ جس کے پاس دین نہیں اس کے پاس حیا نہیں۔
۲۔ تین باتیں آدمی کو ہلاک کرتی ہیں۔ تکبر۔ حرص۔ حسد۔ تکبر سے دین جاتا ہے دیکھو شیطان
[illegible] ملعون بنا۔ حرص سے آدمی مصیبت میں پڑتا ہے۔ جیسے آدم جنت سے نکالے گئے۔ حسد
عداوت کو کھینچتا ہے جیسے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔
۳۔ اپنا علم دوسروں کو سکھاؤ اور دوسروں کا علم خود سیکھو کہ اس صورت میں جو دوسرے
نہیں جانتے ہونگے وہ تم سکھاؤ گے اور جو تم نہ جانتے ہوگے وہ دوسروں سے سیکھ لوگے۔
۴۔ کسی نے پوچھا خوش خلقی کیا ہے؟ فرمایا عیب کا چھپانا اور آبرو کی زینت برقرار رکھنا
خوش خلقی اختیار کرنے والا راحت میں رہتا ہے اور اس کا ہم نشین امن و امان میں۔
۵۔ کوئی کسی کے پاس نہیں جاتا مگر چند باتوں سے یا بخشش کی امید میں یا سزا کے خوف میں
یا علمی فائدے کے خیال سے یا برکت و دعا کی امید میں یا اپنے اور اس کے درمیان صلۂ رحم قائم
رکھنے کے لئے۔
۶۔ حاسد ایسا ظالم ہے جو مظلوم سے مشابہ ہے۔
۷۔ حق بات اور رضا عطا کرنے سے زیادہ بڑی ہے۔
۸۔ جس کی ابتدا اچھی اس کا انجام اچھا۔
۹۔ ظلم پر غصہ نہ آنا ذلت ہے نعمت کا شکر ادا نہ کرنا ملامت ہے۔
۱۰۔ عقل کی [illegible] یہ ہے کہ لوگوں سے نیکی کی جائے اور دین و دنیا کو سنبھالا جائے۔
ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات
کئے کہ ان کے جواب دیئے وہ یہ ہیں۔
۱۔ نیکی کیا ہے؟ برائی کا بدلہ احسان سے دینا۔
۲۔ شرافت کیا ہے؟ قبیلہ سے نیکی کرنا ... کو پیدا [illegible]
۳۔ مروت کیا ہے؟ پرہیزگار رہنا ... [illegible]
۴۔ جوانمردی کیا ہے؟ خرچ کرنا خوش حالی و تنگی میں۔
۵۔ بدبختی کیا ہے؟ جو ہاتھ آئے اسے فضول کاموں میں خرچ کرنا۔
۶۔ مواخات کیا ہے؟ سختی اور خوش حالی دونوں میں مدد کرنا۔
۷۔ نامردی کیا ہے؟ سچ کے خلاف کہنا اور دشمن سے ایذا اٹھانا۔
۸۔ غنیمت کیا ہے؟ پرہیزگاری کی طرف رغبت کرنا اور دنیا کو ترک کرنا۔
۹۔ حکمت کیا ہے؟ غصہ کا پینا اور نفس پر قابو پانا۔
۱۰۔ مالداری کیا ہے؟ قسمت الٰہی پر اپنے نفس کو راضی کرنا چاہے کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔
۱۱۔ فقیری کیا ہے؟ ہر شئے کی طرف نفس کا حریص ہونا۔
۱۲۔ ذلت کیا ہے؟ صدمہ سے ڈرنا۔
۱۳۔ جرأت کیا ہے؟ اپنے احباب سے موافقت کرنا۔
۱۴۔ کلفت کیا ہے؟ ایسے شخص سے سوال کرنا جسے تمہارے کلام سننے کی پرواہ نہ ہو۔
۱۵۔ بزرگی کیا ہے؟ ارادہ کی پختگی اور جرم کی معافی۔
۱۶۔ روشن دلی کیا ہے؟ نیکی کرنا اور برائی کا چھوڑنا۔
۱۷۔ عقلمندی کیا ہے؟ حلم اختیار کرنا اور حکام سے بہ نرمی پیش آنا۔
۱۸۔ حماقت کیا ہے؟ کمینوں کا اتباع کرنا اور گمراہوں کی مصاحبت اختیار کرنا۔
۱۹۔ غفلت کیا ہے؟ مسجد کا ترک کرنا اور مفسد کی اطاعت کرنا۔

امام حسنؑ کے مواعظ

اے بنی آدم! حرام باتوں سے بچو عابد بن جاؤگے۔ قسمت خدا پر راضی
ہو جاؤ غنی ہو جاؤگے۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرو مسلمان بن جاؤگے جو لوگ تمہارے
دوست بننا چاہتے ہیں۔ ان کے دوست بنو عادل کہلاؤگے تمہارے سامنے ایک ایسی
قوم ہے جو مال کو بہ کثرت جمع کرتی ہے۔ مضبوط مکان بناتی ہے۔ لمبی لمبی امیدیں کرتی ہے
یہ جلد ہلاک ہونے والے لوگ ہیں۔ ان کا عمل سراسر غرور ہے۔ قبریں ان کا مسکن بننے
کے لئے انتظار کر رہی ہیں۔
اے بنی آدم! جب سے تم اپنی ماں کے پیٹ سے جدا ہوئے ہو تمہاری عمر برابر
گھٹتی جا رہی ہے پس جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ۔ مومن
وہی ہے جو آزاد آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول
رہے سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔

امام حسنؑ علیہ السلام کا فخر

میں ایک ایسے درخت کی شاخ ہوں جو دنیا کا بہترین درخت ہے۔ میرے آباؤ اجداد
بزرگترین عرب ہیں۔ ہم کو ان پر فخر ہے ہمارا حسب و نسب بہترین حسب و نسب ہے
ہم ایسے درخت کی شاخ ہیں جو آگے بڑھنے والا ہے جس کے پھل پاک و پاکیزہ ہیں۔
جس کا تنہ قائم رہنے والا ہے جس کی جڑ اسلام اور علم نبوت ہے۔ ہم کو خدا نے بلند
مرتبہ دیا ہے اور وہ ہمیں فخر کے لئے کافی ہے۔ ہماری عزت کا دریا کبھی خشک نہیں ہوتا
اور ہماری بزرگی کے پہاڑ کبھی پست نہیں ہوتے۔
ایک دن معاویہ نے امام حسنؑ کے سامنے فخر کیا کہ میں ایسے شخص کا بیٹا ہوں
جو بڑا سخی تھا اور قریش کا سردار تھا۔ امام حسنؑ نے فرمایا میں فرزند ہوں ایسے شخص
کا جو پرہیزگاری کا مرکز تھا۔ ہدایت کا مصدر تھا۔ فضل میں تمام دنیا کا سردار تھا۔
حسب و نسب میں سب پر فائق تھا۔ میں ایسے شخص کا بیٹا ہوں جس کی اطاعت
اللہ کی اطاعت اور جس کی معصیت اللہ کی معصیت تھی کیوں معاویہ کیا تیرا باپ بھی
میرا سا باپ تھا جو تو میرے سامنے فخر کر رہا ہے یہ سن کر معاویہ دم بخود ہو گیا۔ (ارجح المطالب)
ایک دن معاویہ نے امام حسنؑ سے کہا۔ میں آپ سے بہتر ہوں۔ فرمایا کیسے [illegible]

امام حسنؑ صلح نہ کرتے تو روئے زمین پر ایک شیعہ بھی باقی نہ رہتا

علل الشرائع شیخ صدوقؒ میں ہے کہ ابو سعید عقیصی نے کہا میں نے امام حسنؑ سے کہا یا ابن رسول اللہ کیوں آپ نے معاویہ ضال اور باغی سے صلح کر لی حالانکہ آپ حق پر تھے وہ باطل پر فرمایا اے ابو سعید آیا میں اپنے باپ کے بعد حجت خدا اس کی خلق پر نہیں ہوں کہا کیوں نہیں فرمایا کیا رسول خداؐ نے میرے اور میرے بھائی کے حق میں نہیں فرمایا امامان قائما او قاعدا دونوں امام ہیں جنگ اعدا کے لئے کھڑے ہوں یا اس سے باز رہیں اور بیٹھ جائیں کہا فی الحقیقۃ ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں ہنگام قیام بھی امام تھا اب جو اس سے بیٹھ رہا تب بھی امام ہوں پھر فرمایا اے ابو سعید میں نے اس طرح معاویہ سے صلح کی جیسے کہ رسول اللہؐ نے بنی ضمرہ و بنی اشجع کے والوں سے بمقام حدیبیہ صلح کی تھی وہ تنزیل قرآن کے کافر تھے معاویہ اور اس کے اصحاب اس کی تاویل کے کافر ہیں اے ابو سعید میں امام منصوب من اللہ ہوں تو صلح اور جنگ سے جو کچھ عمل میں لاؤں اس میں پیروی کرنی چاہئے پھر خضرؑ و خرق سفینہ کی مثال دیکر فرمایا کہ تم بھی اسی طرح میری حکمت پر بوجہ جہالت اعتراض کرتے ہو آگاہ ہو کر اگر میں صلح نہ کرتا روئے زمین پر ایک شیعہ باقی نہ رہتا۔

کلام امام محمد باقر در صحت عمل امام حسن علیہ السّلام و شکایت قوم غدار

علل الشرائع میں سدیر سے نقل ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا حضرت نے سبقت کر کے فرمایا کہ اے سدیر ذرا ٹھیرو میں تمہارے سوال کا جو کرنا چاہتے ہو جواب دیتا ہوں بتحقیق کہ جملہ علوم رسول اللہ سے آنحضرتؐ کے بعد امیر المومنینؑ کے پاس آئے جس نے آنحضرتؐ کو پہچانا مومن ہوا جس نے انکار کیا کافر ہو گیا آنحضرتؑ کے بعد امام خلائق امام حسنؑ ہوئے سدیر نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ انھوں نے معاویہ سے بیعت کر کے اس کو خلافت دیدی۔ فرمایا خاموش رہ اے سدیر جو کچھ آنحضرتؐ نے کیا خوب کیا ایسا نہ کرتے تو عظیم مصیبت کا سامنا تھا۔

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے اپنے اصحاب میں ایک سے کہا کہ اے فلاں قریش نے ہم پر بہت ظلم کئے اور باہم متفق ہو کر ہم پر ترفع کیں نیز انھوں نے ہمارے دوستوں اور شیعوں کو بحد ایذا ئیں دیں گو رسول اللہؐ نے اپنی زندگی میں بار بار فرمایا تھا کہ ہم خلقت کے لئے اولاۓ الناس ہیں مگر انھوں نے جمع ہو کر حکومت و خلافت کو اس کے بعد آپ سے نکالا اور انصار پر حجت کی ہم رسول اللہؐ کے پیرو ہیں اور حکومت اسلام اپنے درمیان متداول کرتے رہے حتی کہ جو پہنچتا دوبارہ ہماری طرف رجوع ہوئے تو انھوں نے نکث بیعت کیا اور ہم سے لڑنے کھڑے ہوگئے اور صاحب امر امیر المومنینؑ کو ذرا آرام نہ لینے دیا حتی کہ عین نماز میں ضربت کھا کر آنحضرت نے شہادت پائی۔ پھر امام حسنؑ سے بیعت ہوئی اور ودوا عہد کا اقرار کیا گیا تو اہل عراق نے آنحضرت کے ساتھ غدر کیا ان کا خیمہ لوٹ لیا ان کے پہلو میں خنجر بلدا ان کی ازدواج کی خلخالیں پاؤں سے نکال لیں لاچار آپ نے معاویہ سے صلح کر کے ان نامردوں سے اپنی اور اپنے عزاحق کی جانیں بچائیں کیونکہ

بیس ہزار کوفیوں نے امام حسینؑ سے بیعت کی لیکن اسد سے پھر گئے اور آنحضرت پر خروج کیا باوجودیکہ آپ کی بیعت ان کی گردنوں میں تھی۔ حتیٰ کہ ان کو قتل کیا اس کے بعد ہم اہل بیت برابر ذلیل و خوار انواع آلام و مصائب میں گرفتار رہے ہماری اور ہمارے شیعوں کی جانیں محفوظ نہ تھیں۔ ہو سکتا مبتلائے خوف و خشیت تھے قتل کئے جاتے۔ دشمن دروغ گو اپنی دشمنی دروغ گوئی کو ذریعہ تقرب حکام جور بناتے ہر شہر و قریہ میں قاضیوں حاکموں تک پہونچتے اور احادیث موضوعہ ان کے آگے پیش کرتے اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کرتے جس کو ہم نے کبھی زبان نہیں کیا اور ان افعال کی ہم پر تہمت لگاتے جو ہرگز عمل میں نہیں لائے تاکہ لوگ ہمارے دشمن ہوجائیں۔

امام حسن کی وفات کے بعد معاویہ نے زیادہ زور دیا۔ ہر مقام پر ہمارے دوست خواہ مخواہ قتل ہوتے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ لئے جاتے۔ جس کی نسبت کہہ جاتا کہ ہمارا محب ہم پر مطیع ہے اس کو قید کرتے۔ مال و اسباب لوٹ لیتے گھر کو منہدم کر ڈالتے۔ عبید اللہ بن زیاد قاتل حسینؑ کے زمانہ تک یہ بلا بڑھتی گئی۔ اس کے بعد حجاج ان پر مسلط ہوا۔ اس نے اور زیادہ آفت برپا کی ادنیٰ مظنہ و تہمت پر پکڑتا قتل کرتا۔ حتی کہ جس شخص کی نسبت زندیق کافر کہنے اس سے اچھا تھا کہ شیعہ و دوست علیؑ کہا جائے تا آنکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جن لوگوں کا بھلائی سے ذکر کیا جاتا اور ممکن تھا کہ واقع میں پرہیزگار راست گزار ہوں یہی دو عجیب و غریب حدیثیں گزشتہ سلاطین جور کی مدح و منقبت میں روایت کرنے لگے ہر چند کہ وہ حدیثیں قطعی جعلی تھیں مگر یہ لوگ بہت ہی ایسی زبانوں سے ان کو سنتے جو معروف بکذب نہ تھے بلکہ پرہیزگار سمجھے جاتے تھے لاجرم ان کی حقیقت کا اذعان کرلیتے اور بے کھٹکے ان کی روایت کرتے اس لئے جھوٹی حدیثوں کی گرم بازاری ہو گئی نواسفاہ۔

قصیدہ در تہنیت ولادت باسعادت حضرت امام حسن علیہ السّلام

از جناب حکیم نیساں صاحب

نور چشم حضرت خیر النساءؑ پیدا ہوا
تہنیت دیتے یوں احمدؐ کو جبرئیلؑ امیں
شکل و صورت میں علیؑ مرتضیٰ کا ہی شبیہ
کیوں نہ ہوتی نور کی بارش فلک سے بار بار
شاد میں حیدرؑ جناب فاطمہؑ مسرور ہیں
مومنوں کے دل کھلے جاتے کلی کی طرح

نام ہے جس کا حسنؑ وہ مہ لقا پیدا ہوا
ہو مبارک نور چشم مرتضیٰؑ پیدا ہوا
یا نبیؐ ایسا نواسا آپ کا پیدا ہوا
مصطفیٰؐ کے گھر میں اک نور خدا پیدا ہوا
آج ان کے گھر میں پہلا لاڈلا پیدا ہوا
نور سے باغ امامت دوسرا پیدا ہوا

عیدا ئے نیساں نہ ہو پھر دل نہ ہو کیوں باغ باغ
دوسرا اپنا امام رہنما پیدا ہوا

اولاد امجاد

کل پسران و دختران بقول شیخ مفید علیہ الرحمہ پندرہ ہیں بدیں تفصیل زید بن الحسن اور ان کی دو بہنیں ام الحسن و ام الحسین از بطن ام بشیر بنت ابی مسعود بن عقبہ خزرجیہ حسن بن الحسن خولہ بنت منظور فزاریہ سے عمر قاسم عبداللہ ایک ام ولد کے شکم سے عبدالرحمن ایک اور ام ولد سے حسین معروف بہ اثرم جس کے آگے کے دانت گرے ہوئے ہیں طلحہ و فاطمہ ام اسحاق بنت طلحہ بن عبیداللہ تیمی سے ام عبداللہ، فاطمہ، ام سلمہ، رقیہ مختلف ماؤں سے یہ آٹھ پسر اور سات دختر ہیں۔ مگر اعلام الوریٰ میں ابو بکر نواں پسر زیادہ کیا ہے جو کربلا میں اپنے عم مکرم حسینؑ کے ساتھ شہید ہوا نیز پسران آنحضرت سے عبداللہ قاسم شہدائے کربلا میں محسوب ہیں۔ اور عمدۃ الطالب میں ابو بکر عبداللہ ہی کی کنیت بتائی گئی ہے اور اسمٰعیل و حمزہ و یعقوب تین پسر کا اضافہ کر کے کل تعداد پسران گیارہ اور دختران سے ایک فاطمہ سر سکو کے کل چھ اولاد اور جملہ اولاد کی تعداد سترہ رکھی ہے اور بعضوں کے نزدیک دختر فقط ایک ام الحسن مادر امام محمد باقرؑ تھیں شاید ان کو دیگر بنات پر تفوق ہوا نہیں۔

یا صغر سنی میں فوت ہو گئیں۔ واللہ اعلم اور نسل آپ کی زید۔ حسن مثنیٰ، حسین اثرم و عمر چار بیٹوں سے جاری ہوئی الا حسین اثرم و عمر کی نسل جلدی منقرض ہو گئی تھی۔ پس سلسلہ اولاد جن کا برابر جاری چلا جاتا ہے وہ فقط زید بن الحسن و حسن مثنیٰ ہیں۔

عمدۃ الطالب میں ہے کہ اعقاب حسنین علیہما السلام بارہ انبساط سے رواں ہوئی ہیں چھ امام حسن سے اور چھ امام حسین سے۔ کیونکہ حضرت رسول خدا سے مروی ہے کہ فرمایا میری اولاد تعداد میں بعدد نقبائے بنی اسرائیل بارہ ہوں گی۔ چنانچہ بعض شعراء نے اس کو رشتہ نظم میں کھینچا ہے۔

موسیٰ بے اولاد رہے اور محمد مصطفےٰ کی اولاد دنیا میں پھیلی اور کافی ہیں جنکو یہ لوگ عظیم المرتبہ و کریم العبادۃ پس چھ سبط ان سے حسینؑ کے ہیں اور چھ ہدایت کنندہ حسنؑ کے اور یہ تمام شکم فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے ہیں۔

قصیدہ تبریک

در تولد حضرت امام حسن علیہ السلام

بہ بلغ احمد مرسل رسیدہ فصل بہار
جہاں تمام معطر بود بعجیب و رویت
شکوفہ چمن مرتضیٰ نمایاں شد
مۂ منیر بتول آمدست در عالم
قدم نہاد بعالم امام ابن امام
بیامدہ حسن مجتبیٰ بہ وجہہ حسن
عزیز کردہ خلاق و حجت باری
بجائے حیدر صفدر خلیفۂ مطلق
کمر بخدمت او بستہ جبرئیل امین
سپہر از پئے تسلیم خم بود دائم
یقین کہ خواندہ اثنا بہ مصحف پاک
وصی حیدر و نور دو چشم صدیقہ
حلیم و صابر و شاکر محیط جود و نحار
ز شاہ ہست امیدم کہ از رہ احساں
کہ ہست مخلص تا چیز تا کند تعریف
مرادش این کہ نماید خلوص خود اظہار

گل محمدی آمد شگفتہ در گلزار
ز رشک پردہ نشیں گشتہ نافۂ تاتار
رسید اختر دوم ز برج ہشت و چہار
ظہور کردہ ولی عہد حیدر کرار
نبیرۂ شہ لولاک سید ابرار
تبارک اللہ ازیں شاہ آسماں مقدار
سرور سینۂ پر نور احمد مختار
بخلق رہبر و ہادی امام عرش وقار
پئے اطاعت او ہست دور لیل و نہار
قمر بہ دور سرش چرخ تی زند ہر بار
ہمیں وجود مقدس بود زاں شمار
بروئے دوش نبی می شود ز مہر سوار
بسانِ جد گرامی بہ مردماں غمخوار
مرا طلب کند امسال بر در دربار

زہرا بیگم مخلص ...

اعجاز حسنؑ

(۱) ایک روز فرزند رسول خدا جناب حسن مجتبیٰ مدینہ منورہ میں بازار سے گھوڑے پر سوار تشریف لئے جاتے تھے دفعتاً تازیانہ دست مبارک سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اُسی جگہ ایک مفلوج آدمی جس کے ہاتھ شل تھے بیٹھا ہوا تھا اپنے دل میں کہنے لگا کیا اچھا ہوتا کہ میرے دست و پا درست ہوتے اور میں فرزند رسولؐ کی اس خدمت سے سعادت دارین حاصل کرتا یعنی تازیانہ زمین سے اٹھا کر جگر گوشۂ ابو ترابؑ کی خدمت میں پیش کرتا اس نیت خالص نے دلیں گذر کرتے ہی حقیقت کا لباس پہن لیا قدرت اس کی سبھالی کے لئے پہنچ گئی امام کو علم امامت سے اس کی خبر ہو گئی فرمایا اے شخص تازیانہ اٹھانے میں کیوں تامل ہے۔ یہ آواز اعجاز عیسیٰ کے دہن سے نکلی کہ صحت کے خوشگوار جھونکوں نے اسے اپنے احاطہ میں لے لیا۔ کسی قسم کی شکایت نہ رہی وہ متحیر ہوا لیکن بعجلت تمام فرط مسرت میں کھڑا ہو گیا تازیانہ اٹھا کر خدمت امام میں پیش کیا اور آداب خادمانہ بجا لایا، اعجاز امام کا یہ بھی فیض تھا کہ تا زیست وہ کسی مرض میں گرفتار نہ ہوا (مشکوٰۃ الانوار)

(۲) ابن عباس ناقل ہیں کہ ایک دن میں فرزند رسولؐ کی خدمت میں شرف حاضری رکھتا تھا ناگاہ ایک پیرزن مبتلائے رنج و محن بصد نالہ و زاری آئی اور عرض پرداز ہوئی کہ اے مسیحائے دو عالم میں نے زیست کے اتنے دن آپ کے آبائے طاہرین کی محبت میں بسر کئے اب آخر وقت میں داغ فرزند نے قلب کو مجروح کر دیا، میری تمام عمر کی بضاعت لٹ گئی اس کے فراق میں مجھے ایک لحظہ بھی جینا گوارا نہیں آپ یا تو میرے مرنے کی دعا فرمائیں یا اپنی مسیحائی سے اسے دوبارہ خلعت حیات سے سرفراز فرمائیں۔ یہ سن کر آپ نے اسے تسکین دی اور کہا تو مضطرب نہ ہو انشاء اللہ تیرا فرزند تجھ سے ملجائے گا۔ یہ فرما کر آپ اس ضعیفہ کے ساتھ اس کی قبر پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پائے مبارک سے قبر پر ٹھوکر ماری فوراً قبر شگافتہ ہوئی اور وہ جوان کفن پوش قبر سے باہر نکل کر یوں گویا ہوا۔ السلام علیک یا حجۃ اللہ (مناقب ابن شہر آشوب)

(۳) ایک روز فرزند شیر خدا امام مجتبیٰ صاحب کہ مثل مسند رسولؐ تھا اور چہرہ سے شان رعب و جلال آشکار تھا انبیب و داب پہرہ گیر تھے کہ ایک شخص دست بستہ یوں متوجہ ہوا!

ایک شخص، اے فرزند رسول کیا وجہ ہے کہ آپ ظلم معاویہ پر اس قدر صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں!

حسنؑ۔ اس میں جو مصلحت ہے اُسے میں ہی خوب جانتا ہوں لیکن تو سمجھ لے اور اس کا کامل یقین رکھ کہ میں مجبور نہیں ہوں اگر میں خدا سے دعا کردوں تو پروردگار عالم ملک عراق کو شام اور ملک شام کو عراق کردے عورت کو مرد اور مرد کو عورت کردے

مرد شامی (جو اس جگہ موجود تھا طنز آمیز لہجہ میں) روئے زمین پر وہ کون ہستی ہے جو اس محال پر قدرت رکھتی ہو۔

حسنؑ (مرد شامی سے مخاطب ہو کر) اری کمبخت ہوا سے عورت تجھے شرم نہیں آتی کہ مردوں کے مجمع میں بیٹھی ہے!

اب جو اُس مرد شامی نے غور کیا تو تمام علامتیں عورت کی اُسے نظر آئیں بہایت متوحش ہوا امام نے فرمایا گھبراتی کیوں ہے مکان پر جا اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ، زوجہ تیری مرد ہو گئی اور اُس سے تو حاملہ ہو گئی، یہاں تک کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو خنثیٰ ہوگا۔ غرض کہ جو کچھ حضرت نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا سب کچھ ظہور میں آیا کچھ دنوں کے بعد اُس شخص نے اپنے اعتقاد فاسد سے توبہ کی اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بہت گڑگڑایا، اسوقت آپ نے درگاہ احدیت میں دعا کی اور وہ دونوں اپنی حالت اصلیہ پر عود کر آئے

(۴) ایک مرد ... زبیر سے آپ کے ہمراہ رکاب تھا جو آپ کی امامت کا قائل تھا ایک منزل پر جہاں چشمۂ آب نہ تھا آپ کا نزول ہوا وہاں ایک درخت خرما بھی تھا جو بغیر آب خشک ہو گیا تھا غرض کہ فرش آب بچھا دیا گیا آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ ابن زبیر بھی ایک درخت خشک کے نیچے فروکش ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اپنا سر جانب آسمان بلند کیا اور کہنے لگا۔ ای زبیر! کاش کہ اس درخت خرما میں تر و تازہ پھل لگے ہوتے۔ امام حسنؑ: کیا تیری آرزو ہے کہ تازہ خرمہ نوش کرے؟

ابن زبیر: ہاں مولا میری دلی آرزو ہے۔

یہ سن کر اس گل گلزار نبوت نے دست دعا بلند کئے اور کچھ کلمات ایسے فرمائے جسے پسر زبیر نے مطلق نہ سمجھا ہنوز دعا تمام نہ ہوئی تھی کہ باب اجابت کشادہ ہوا اور جنت کے خوشگوار جھونکوں نے اُس خشک درخت میں جان ڈال دی اس قدر برگ اس میں نکلے جو ڈالیوں پر بھی بار ہو گئے شاخیں امام معجز نما کی تعظیم کے لئے جھک گئیں

شتربان (جو کھڑا ہوا یہ ماجرا دیکھ رہا تھا) سحر ہے واللہ خدا کی قسم یہ جادو ہے

امام حسنؑ، ہرگز یہ جادو نہیں ہے بلکہ فرزند رسولؐ کی دعا کا یہ پھل ہے جو تو دیکھ رہا ہے!

راوی ناقل ہے کہ جس وقت دعائے امام بانجام آئی ہوئی لوگ درخت پر چڑھ گئے اور

آہ علامہ ہندی

شیعوں کے لئے ۱۳۶۶ھ یادگار اور غم انگیز ثابت ہوئی اس سال بڑے بڑے علماء و مجتہدین کا سایہ شیعوں کے سر سے اٹھ گیا۔

منجملہ ان علماء کے علامہ ہندی کی ذات سے جو فیض شیعوں کو پہنچ رہا تھا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ موصوف کی علمی خدمات کا اندازہ ان کی متعدد تصانیف سے لگایا جاسکتا ہے۔ ہم ناظرین کے ملاحظہ کے لئے علامۂ موصوف کے مختصر حالات درج ذیل کرتے ہیں۔

اسم گرامی مولانا سید احمد صاحب قبلہ آپ عالی جناب مولانا سید ابراہیم صاحب قبلہ کے فرزند رشید اور عالی جناب مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ کے برادر حقیقی تھے ایک عرصہ تک عراق میں مقیم رہکر تحصیل علم فرمائی۔ ہندوستان میں تشریف لانے کے بعد آپ نے طبابت میں کمال پیدا کر کے اس کو ذریعۂ قوت قرار دیا۔ خودداری کا یہ عالم تھا کہ فاقہ ہونے کے باوجود کسی کے آگے آپ دست سوال دراز نہ کیا بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ ملنے والے آئے عبا نہ تھی اور میلی چادر اوڑھ کر نکل آئے۔

علوم جدیدہ و سائنس اور مذہب آپ کے خاص موضوعات فکر تھے اور ان عنوانوں سے آپ کی کچھ کتابیں بھی شایع ہوئیں۔

مصنف علماء میں سے مرحوم ایک ایسے عالم تھے جنھوں نے تقریباً ہر قومی مفاد اور بہبودی میں ہمیشہ بڑی عملی دلچسپی لی۔

علامۂ ہندی کی واحد ذات تھی جن کی مدد سے تاریخی، مذہبی واقعات کا ذخیرہ فراہم ہوسکتا تھا۔

ہندوستان میں انجمن صدر الصدور اور آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا وجود اور موصوف کی خدمات شیعہ ہرگز فراموش نہیں کرسکتے۔

حیدرآباد میں بھی آپ تشریف لائے تھے سرکار نظام خلد اللہ ملکہ نے شرف باریابی بخشنے کے بعد آپ کو پچاس روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر فرمایا۔

مرحوم کانگریس کے مخالف اور مسلم لیگ کے سچے حامی تھے چنانچہ آپ کا تحریر کردہ ایک پمفلٹ "کانگریسیوں کو حسینی سبق" کے عنوان سے شیعہ مرکز تبلیغ پنجاب کی جانب سے شائع ہوا۔

موصوف حق گوئی اور اظہار رائے میں بہت بے باک تھے افسوس کہ ان خوبیوں کا حامل مرض فالج میں مبتلا ہوکر ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء بروز پنجشنبہ شب کے ۷ بجے لکھنؤ میں اس دار فانی سے چل بسا خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان و محبوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم مرحوم کے اعزا سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک رہتے ہیں۔ تمام مومنین سے مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے ایک فاتحہ کے متمنی ہیں۔

دورۂ تلاوت کلام پاک در ماہ صیام

(۱) ۴½ ساعت عصر عبادت خانہ دارالشفاء ختم ۲۴ ماہ صیام ۸ ساعت شب
(۲) " " مسجد اثنا عشری دریچہ ماما ختم ۲۴ ۵ ساعت عصر
(۳) ۸½ ساعت شب مسجد محمود ماہ صیام ۸½ ساعت شب
(۴) ۹ ساعت شب ادارۂ معصومین گھیت پاشی ختم ۲۹ " " ۹½ ساعت "
(۵) ۹ " مرزا محمد تقی صاحب بادشاہی عاشور خانہ ختم ۲۰ ماہ صیام ۱ ساعت "

(۶) ۱۱ ساعت شب آغا مصطفےٰ بیگ صاحب کوچہ تولہ صاحب لنگر کا شیخ فیض - [redacted] ختم ۲۷ ماہ صیام ۱۲ ساعت شب

نوٹ:- آغا مصطفےٰ بیگ صاحب کے پاس تلاوت کلام پاک کے علاوہ دعائے افتتاحیہ و مجلس عزا و دعائے اختتام بھی پڑھی جاتی ہے موصوف مومنین سے شرکت کے متمنی ہیں۔

مندرجہ ذیل مقامات پر اعمال شب قدر ہونگے

(۱) عبادت خانہ دارالشفاء	باتیاع و امامت	مولانا سید برکت علی صاحب قبلہ
(۲) شریعت کدہ صدر العلماء بازار نور الامراء		مولانا سید آقا صاحب قبلہ
(۳) پنجہ شاہ ولایت	"	آقا محمد محسن صاحب قبلہ
(۴) مسجد اثنا عشری دریچہ ماما	"	مولوی سید محمد رضا صاحب قبلہ
(۵) مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ	"	مولوی سید صغر حسن صاحب قبلہ

انتقال پرملال

(ب)

افسوس صد ہزار افسوس کہ اس ماہ میں دو کنیزان جناب سیدہ علیہم السلام دنیا سے کوچ کر گئیں اور خدمت جناب مخدومۂ دو عالم جنت میں پہنچ گئیں۔

(۱) جناب رقیہ بیگم صاحبہ صدر کلیۂ جامعہ اناث (عثمانیہ) بیگم آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات عامہ سرکار عالی۔

واضح رہے کہ یہ پہلی ہندوستانی مسلمہ خاتون تھیں جو صدارت جامعہ عثمانیہ اناث پر فائز رہیں۔ مغربی تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود آپ مذہب کی دلدادہ تھیں۔ ۳۰ جولائی ۱۹۴۷ء رات کے دو بجے انتقال فرمائیں۔ اور دائرہ حضرت میر مومن میں تدفین عمل میں آئی۔

(۲) بیگم ڈاکٹر میر یوسف علی صاحب مرحوم والدہ نواب شہید یار جنگ بہادر محترمہ نے چند روز کی علالت کے بعد بتاریخ ۱۴ رمضان المعظم داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور تدفین دائرہ حضرت میر مومن رحمۃ اللہ علیہ میں ہوئی۔

از عباس رضوی

(۱)
بیماری سے ہرگز نہ بہلتا ہوں میں
دیدار کی خاطر تڑپے کھلتا ہوں میں
اے حق کے ولی علیؑ اتنی تاخیر!
آجا کہ کوئی دم میں چلتا ہوں میں

(۲)
زہرا و علیؑ کا راج دلارا ہے حسینؑ
واللہ کہ نبیؐ کی آنکھ کا تارا ہے حسینؑ
کہتا ہوں قسم کربلا کی کھا کر
اسلام کی تقدیر کا تارا ہے حسینؑ

(۳)
خوابیدہ مسلماں کو جگایا تو نے
دنیا کو سبق حق کا سکھایا تو نے
تا حشر نہ بھولے گی یہ دنیا تجھ کو
کیا قلب بشر پہ سکہ جمایا تو نے

(۴)
دنیا کی مصیبتوں کا مارا ہوں میں
تقدیر کا جھلسایا مارا ہوں میں
جس کو کبھی اک لمحہ سکوں نہ نصیب
ہاں ہاں وہی مجبور بیچارا ہوں میں

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں

عرض ہے کہ وہ ایک ہی مضمون مختلف اخباروں کو نہ بھیجیں اس سے آپس میں مخالفت پیدا ہونیکا اندیشہ رہتا ہے اور ہر اخبار کا مدیر یہ خیال کرتا ہے کہ دوسرا اس کے اخبار سے نقل کیا ہے۔ اگر مضامین لکھنے والے کسی ایک اخبار کو مضمون بھیجیں تو بہتر ہے۔ خصوصاً ہم انتخاب کے لئے مضامین لکھنے والوں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس بھیجنے کے بعد وہی مضمون دوسرے اخباروں کو نہ بھیجیں یا کم از کم جن دوسرے اخباروں کو روانہ کیا گیا ہے اس سے ہمیں مطلع کریں۔

(تصحیح) گذشتہ پرچہ صفحہ ۴ میں جشن آزادی منانی کو منایا گیا بنالیئے۔

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

عالم

برطانیہ امریکہ پر زیادہ قرضے کیلئے دباؤ نہیں ڈالیگا ۔

واشنگٹن ۲۰ جولائی

اطلاعات مظہر ہیں کہ اگر خرچ کرنیکی موجودہ مقدار قائم رہتی تو برطانیہ نے ہفتہ پیشتر کا امریکی قرضہ کا ایک ڈالر خرچ کرچکا ہوتا ۔

اسٹرلنگ کے قابل تبادلہ ہوجانے کے بعد ڈالر کی مانگ بہت بڑھ گئی تھی اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے ۳ کروڑ دس لاکھ پونڈ کی آخری رقم حاصل کی گئی تھی بتلایا جاتا ہے کہ گذشتہ ۱۶ دن میں ۱۰ کروڑ پونڈ قیمت کے ڈالر خرچ کئے جاچکے ہیں ۔

برطانوی خزانہ کے افسروں نے امریکہ افسروں کے اس غلط خیال کی تردید کردی ہے کہ برطانیہ اس لئے اتنی تیز رفتاری سے ڈالر حاصل کررہا ہے کہ امریکی کانگریس اس سے متاثر ہوجائے اور امریکہ سے ایک نیا قرضہ حاصل کرنے میں آسانی ہو ۔

(گلوب)

یونانی فوج میں اضافہ

ایتھنز ۲۴ جولائی

معلوم ہوا ہے کہ یونان کی سپریم ڈیفنس کونسل نے اپنی میٹنگ میں یونانی فوج کے اضافہ پر غور و خوض کیا گیا ہے ۔

(گلوب)

چین کو امریکی قرضہ کی پیش کش

واشنگٹن ۲۴ جولائی ۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاستہائے متحدہ نے چین کو قرضہ دینے کی پیش کش کی ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جنرل سموچیانگ کائی شک اپنی حکومت کو زیادہ آزاد خیال بنانے کی کوشش کریں اور فوج کی موجودہ تعداد گھٹا کر ½ کردی جائے اس وقت چین کی فوج میں ۵۰ لاکھ افراد ہیں ۔

برطانوی امور خارجہ کے دفتر کیجانب سے روسی اطلاعات کی تردید

لندن ۲۷ جولائی ۔

برطانوی امور خارجہ کے دفتر نے کل ان روسی اطلاعات کی تردید کردی کہ برطانوی حکومت مشرق الہند کی جنگ کی موید ہے ۔

(رائٹر)

اسلام

قاہرہ کی ہڑتال پھیل گئی

قاہرہ ۲۰ جولائی

حکومت مصر کے ٹیلیگراف آپریٹرنے ہڑتال کررکھی ہے ۔ کل یہ ہڑتال محکمہ کے اکز ای ٹیری دفاتر میں بھی پھیل گئی اس کے علاوہ ریلوے سکشن سے متعلق آپریٹروں نے بھی ہڑتال کردی ۔

(گلوب)

نقراشی پاشا امریکی قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے

قاہرہ ۲۳ جولائی اخبار المقطم کی اطلاع مظہر ہے کہ نقراشی پاشا اپنے قیام امریکہ کے دوران میں ریاستہائے متحدہ سے اتنا قرضہ حاصل کرنے کی گفت و شنید کرینگے جو مصری کرنسی کے برابر ہوسکے ۔

اخبار البلاغ کی اطلاع مظہر ہے کہ بین الاقوامی بنک میں مصری نمائندہ کو اپنی تعطیل ختم کرکے واپس آنے کی ہدایت کردی گئی ہے تاکہ وہ نیو یارک میں نقراشی پاشا سے ملاقی ہوں گے

(گلوب)

افغان قونصل جنرل اور قائد اعظم کی ملاقات

نئی دہلی ۲۳ جولائی بیگ کی بائی

کا نمائندہ حکومت افغانستان کے صوبہ سرحد کے مطالبہ کے متعلق گفتگو شروع ہوگئی ہے جو غیر رسمی نوعیت رکھتی ہے ۔ افغان قنصل جنرل نے مسٹر جناح سے ملاقات کی اور افغانستان کے بھیجے ہوئے نوٹ کے بارے میں گفتگو کی ۔ یونائیٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم افغانستان نے جو دہلی آتے ہوئے آج شب وائسرائے محل میں ایک عشائیہ کے موقع پر مسٹر جناح سے ملاقات کی ۔

(ی ۔ پ)

شاہ فیصل یورپ جائینگے

بغداد ۲۵ جولائی ۔ شاہ فیصل آج بغداد سے اسکندریہ کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ آپ وہاں ایک ماہ قیام کے بعد انگلستان بغرض تعلیم تشریف لے جائیں گے ۔

(گلوب)

پاکستان

پاکستان کے سکے بننا شروع ہوجائیں گے محکمہ مالیات اور قائد اعظم میں گفتگو

بمبئی ۱۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ مالیات نے ۲ سک کے سکیورٹی پرنٹنگ پریس کو پاکستان ڈومینین کے لئے سکہ جات تیار کرنے کی ہدایت کی ہے ۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق پاکستانی نوٹوں میں ہندوستانی کرنسی کے نوٹوں کے مقابلہ میں بہت ہی کم فرق ہے گورنمنٹ آف انڈیا کے بجائے پاکستان ڈومینین کا نام دیا گیا ہے اور بائیں کونے میں اوپر کی طرف چاند کا نشان ہے ۔

ریزرو بینک کے نمائندوں نے بیان کیا ہے کہ اب جو سکہ جاری ہوگا اس کی صورت پاکستانی کرنسی میں ہمیشہ ایسی نہیں رہے گی ۔ آخری اور دائمی نمونہ اور سکہ کے متعلق دیگر تجاویز پر محکمہ مالیات اور جناح کے درمیان بات چیت ہورہی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پاکستان عرصہ پاکستان ڈومینین ہی میں چلے گا ۔

جب برما کو ہندوستان سے علحیدہ کیا گیا تھا تو سکوں کے انتظامات اسی طرز پر کئے گئے تھے ۔

(گلوب)

حکومت پاکستان کے عملہ کے لئے عارضی انتظامات

کراچی ۱۸ جولائی

نئی عمارات مکمل ہونے تک حکومت مختلف علاقوں سے آنیوالے ملازمین کے لئے سرکاری اداروں کو بھی عارضی رہائش گاہوں کے طور پر استعمال کرنیکا ارادہ رکھتی ہے اس صورت میں اسکولوں اور کالجوں کو ایک ماہ تک کے لئے بند ہوجانے کا بھی امکان ہے ڈائرکٹر محکمہ تعلیم (سندھ) نے اسکولوں اور کالجوں کے افسران اعلیٰ کے نام گشتی مراسلے بھیجے ہیں جن میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ ان کے متعلقہ عمارات میں کتنے کمرے باورچی خانے اور غسل خانے ہیں اور پانی اور بجلی کا کیا انتظام ہے ۔

(گلوب)

۱۸۰۵ ایکڑ اراضی پاکستانی عمارتوں کی تعمیر کیلئے حاصل کی گئی ۔

کراچی ۲۴ جولائی بلدیہ کراچی کا ایک خصوصی جلسہ آج منعقد ہوا جس میں بلدیہ کے چیف آفیسر نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت سندھ نے حکومت پاکستان کے لئے عمارتوں کی تعمیر کی غرض سے مزید قطعات اراضی کے حصول کے لئے ایک اور نوٹس جاری کی ہے اب تک (۱۸۰۵) ایکڑ حاصل کئے جاچکے ہیں ۔

(ریڈیو پاکستان)

پاکستانی دفاتر کا قیام اور ملازمین کے رہائش کا انتظام

نئی دہلی ۲۲ جولائی سردار عبدالرب نشتر کل کراچی روانہ ہوئے ۔ سمجھا جاتا ہے کہ آپکی روانگی کا تعلق حکومت پاکستان کے دفاتر کا قیام اور ملازمین کی رہائش کے انتظامات سے ہے ۔ کل تک آپکی دہلی کو واپسی کی امید کیجا سکتی ہے ۔

(اورینٹ)

مشرقی پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر کا دفتر

نئی دہلی ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے برطانوی ہائی کمشنر کا ایک سب آفس ڈھاکہ میں بھی قائم کیا جائیگا ۔ اور یہاں دفتر کا انچارج ایک سکریٹری ہوگا اسی دفتر سے ملحق ایک شاخ یونائیٹیڈ کنگڈم ٹریڈ ایجنسی آفس کی ہوگی ۔ ڈھاکہ مشرقی پاکستان کا مرکز بننے والا ہے ۔ ٹریڈ کمشنر کا دفتر ڈھاکہ یا چٹاگانگ میں قائم کیا جائے گا ۔

(گلوب)

پاکستان کیلئے برطانوی ہائی کمشنر

لندن ۱۲ جولائی ۔

معلوم ہوا ہے کہ سرلارنس گرافٹی اسمتھ پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر ہونگے وہ کچھ عرصہ پیشتر جدہ میں برطانوی سفیر تھے ۔

سرلارنس کچھ دنوں سے لندن میں تھے انھوں نے برطانوی ملکی وزراء سے طویل صلاح و مشورہ کیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ فوراً ہی کراچی کیلئے روانہ ہونیوالے ہیں

(گلوب)

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

ہندوستان

بنگال کے ۴۳ سیاسی قیدیوں میں سے ۲۹ کو رہا کر دیا جائیگا

کلکتہ ۱۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی بنگال کے وزراء نے بنگال کے ۴۳ سیاسی قیدیوں میں سے ۲۹ کی رہائی پر رضامندی کا اظہار کیا ہے توقع ہے کہ ۲۹ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام عنقریب نافذ ہونگے۔ (اپ)

کراچی دارالخلافہ ہونیکے اسباب

پاکستان مملکت کے دارالخلافہ کے طور پر کراچی کے انتخاب کی وجہ بتلاتے ہوئے صوبائی لیگ کے ایک رکن نے کہا قطع نظر مواصلاتی سہولتوں اور بہتر آب وہوا کے کراچی ہی وہ مقام ہے جہاں فاتح سندھ محمد بن قاسم کا اسلامی جہاز لنگر انداز ہوا تھا۔ (اسٹیٹس مین نیوز)

ریاست جے پور ۱۵ اگسٹ کو اعلان خودمختاری کریگی دیوان ریاست ۱۰ اگسٹ کو مستعفی ہوں گے

جے پور ۲۲ جولائی اگرچہ اس افواہ کی کوئی توثیق نہیں ہوئی تاہم آثار وقرائن بتلاتے ہیں کہ ۱۵ اگسٹ کے بعد ریاست جے پور اپنی کامل آزادی کا اعلان کرنے والی ہے۔ سر وی۔ ٹی کرشناچاری دیوان ریاست باور کیا جاتا ہے کہ ۱۰ اگسٹ کو اپنی خدمت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ نئے انتظامات کی تکمیل تک خود ہز ہائینس مہاراجہ وزارت عظمیٰ کا کام سنبھال لیں گے (اسٹیٹس نیوز)

والی ریاست خیرپور تخت سے علحدگی

کراچی ۲۳ جولائی میر فیض محمد خان تالپور، والی ریاست خیرپور (سندھ) جو عارضہ دماغ میں ایک عرصے سے مبتلا تھے اور طبی مشورہ کی بناء پر حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات نے اب جن کو تخت سے علحدگی کر دیا ہے ہز اکسلنسی نائب وائسرائے کو نائب ممالک معظم کی ہدایت پر میر صاحب موصوف کے فرزند میر سراج علی دادخاں کو ریاست خیرپور کا وارث اور جانشین قرار دیا ہے چونکہ نئے جانشین ابھی کم عمر اور صرف (۱۳) برس کے ہیں اس لئے محکمہ سیاسیات کی زیر نگرانی ان کے قریبی اعزہ کا ایک ایجنسی بورڈ فی الحال نظم ونسق چلائیگا باور کیا جاتا ہے کہ ۱۵ اگسٹ سے قبل آنریبل ریزیڈنٹ ریاست ہائے پنجاب خیرپور میں ایک خصوصی دربار منعقد کریں گے اور اسی وقت تخت نشینی کی رسم سرکاری طور پر انجام پائے گی۔ (اسٹیٹس مین نیوز)

کپڑے کا کنٹرول سخت تر کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کے کنٹرول کے صوبائی ذمہ دار اشخاص کی ۲۹ جولائی کو نئی دہلی میں ایک میٹنگ ہوگی اس کانفرنس میں دوسرے اشیاء ضروریہ کے سلسلہ میں سوتی کپڑے پر کنٹرول کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ ملک میں کپڑے کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر سے کپڑے پر کنٹرول کیا جا سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ کپڑے پر سے کنٹرول فوری طور پر ہٹنے کا کوئی امکان نہیں ہے دوسری اس کی سخت تر ہو جانیکی علامات کا اظہار ہو رہا ہے (گلوب)

لاہور میں اسپیشل ٹرین کو روک کر اکثر مسافرین کو ہلاک کیا گیا

لاہور ۲۳ جولائی آج صبح لاہور میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ دوبارہ بھڑک اٹھی آج صبح ابتدائی ساعتوں میں مغل پورہ اسٹیشن کے قریب ایک ٹرین کو روک کر فسادیوں نے (۸) اشخاص کو ہلاک اور ایک درجن سے زائد اشخاص کو زخمی کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسپیشل ٹرین کو پٹریوں پر گول چٹانیں رکھ کر مفسد پردازوں نے ٹھیرا لیا۔ اس ٹرین میں عمال سوار تھے۔ اس کے بعد مسافرین پر حملہ کیا گیا۔

دکن

جہیز کی کمی لڑکی کی موت کا سبب بن گئی

حیدرآباد ۱۹ جولائی تعلقہ محبوب آباد کی اطلاع مظہر ہے کہ گولی تورم کی ایک دلہن نے جہیز اور زیور کی کمی پر شوہر اور دیگر افراد خاندان کے طعن وتشنیع سے تنگ آکر باؤلی میں گر کر خودکشی کر لی۔ (وطن نیوز)

والدہ محترمہ نواب بسالت جاہ بہادر کا عزم حج

حیدرآباد ۲۰ جولائی والدہ محترمہ صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر اس سال ادائی فریضہ حج وزیارت کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔ (دکن نیوز)

آصفیہ کرنسی طباعت دارالسلطنت میں ہوگی

حیدرآباد ۲۰ جولائی اطلاع ملی ہے کہ جناب عبدالقیوم صاحب ایم سی۔ ایس ناظم محکمہ دارالطبع سرکار عالی مورخہ ۱۹ جولائی کو لغرض حصول تجربہ ٹکسال کرنسی مملکت اسلامیہ آصفیہ ناسک روانہ ہوئے ہیں محکمہ دارالطبع میں اس وقت صرف ایک روپیہ کا نوٹ چھپتا ہے لیکن اب باقی ماندہ ساری کرنسی کی طباعت یہیں ہوگی۔ (پبلک پریس)

ریزیڈنسی کے فوج کی منتقلی

حیدرآباد ۲۱ جولائی اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ریزیڈنسی کی واپسی کے انتظامات روبہ عمل لائے جا رہے ہیں اور اسی ضمن میں ریزیڈنسی کی فوج کے گولہ بارود وسامان کی منتقلی آج سے شروع ہو گئی ہے۔ (اورینٹ)

ملازمین سرکار کو قرضہ

حیدرآباد ۲۳ جولائی نان گزیٹیڈ ملازمین کو چھ ماہ کی تنخواہ کے مساوی قرض دینے کی کارروائی ابتدائی مراحل طے کر لینے کے بعد اب منظوری کی نوبت پر ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ قرضہ راست سررشتہ حساب سے ملے گا اور ادائی پانچ سال کی مدت میں ہوگی۔ (دکن نیوز)

حیدرآباد میں ریزیڈنسیوں کا خاتمہ

حیدرآباد ۲۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سیپر سے حیدرآباد ریزیڈنسی علاقہ کا انتظام نظام کے ہاتھوں میں پہنچ گیا ہے اور حیدرآباد کا ریزیڈنسی نظام کی حکومت کی حفاظت میں رہے گا۔

حیدرآباد سکندرآباد اور بولارم کے علاقہ میں ریزیڈنسی کی جتنی عمارتیں ہیں ۱۵ اگسٹ کے بعد ان سب پر حکومت نظام کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ برطانوی اور ہندوستانی فوج بھی وہاں سے واپس بلائی جائیگی موجودہ ریزیڈنسیوں کے اسٹاف کے ممبر نظام کی ملازمت میں داخل ہو جائیں گے۔ (گلوب)

حکومت سرکار عالی کی رواداری

حیدرآباد ۲۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی کے محکمہ امور مذہبی کی جانب سے ایک معتدبہ رقم فراہم کی گئی ہے۔ تاکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے افراد کو مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے امداد بہم پہونچائی جا سکے۔ (سٹاف پریس)

نائب کوتوالی خفیہ

حیدرآباد ۲۵ جولائی حسب فرمان خسروی مولوی سید حمید اللہ صاحب ایچ۔ سی۔ ایس کو جدید جائداد نائب کوتوالی خفیہ مواجبی (۱۲۰۰) روپے معہ (۷۵) روپے سواری الاؤنس ترقی دی گئی (دکن نیوز)

جنگلات کی ترقی پر ۲۲ کروڑ روپیہ

حیدرآباد ۲۴ جولائی حکومت نظام جنگلات کی ترقی کے لئے ۲۲ کروڑ روپیہ صرف کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح لکڑی اور کوئلہ کے انتظام کے علاوہ ادویات کے لئے جڑی بوٹیاں بھی مہیا کیجائیں گی۔ (گلوب)

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد ہے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر نہ ملا آئی۔

لغت

روپیہ

قاموس اللغۃ طبع ایران ۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی بہ حاشیہ طبع ایران ۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران ۸۰
سیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ
کریم خان - طبع ایران ۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں میں ۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران ۵۰
فرہنگ سراج فارسی کی ایک مشہور معتبر لغت ہے جو تین ضخیم
جلدوں میں مجلد ہے - (۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مانند رلق (۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ ۵۰

فرہنگ انجمن آرائے ناصری
ایران کا مشہور مستند لغت طبع ایران ۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت ۲۰۰

تواریخ

حیوات الحیوان - طبع ایران ۵۰
تاریخ افغانستان طبع ایران دو جلد ۱۴۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد ۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور ۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران ۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران ۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا ۴۵
ایران تمکنستانی طبع ایران جدید ۴
مطالع مشرق ۱۰
تاریخ فرانسہ ۱۰
مآثر و الآثار طبع ایران ۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس
سہ جلد طبع ایران ۱۵۰
شاہنامہ طبع ایران قطع بزرگ ۱۵۰

روپیہ

شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ ۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط ۱۰۰
لوئی چہاردہم ۱۵
لوئی شانزدہم ۵
درر التیجان تاریخ افغانیان ۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ ۳۰
فارس و جنگ بین الملل ۸
پطرس تا چنگیز ۵
عادو آدم ۲
تاریخ روم بزرگ ۲۵
سیاح ایرانی ۵
براہین العجم ۱۲
تمدن قدیم ۱۵
تاریخ ذکاء الملک ۱۰
تاریخ کردستان ۳
ناصر خسروان سحر ۱۵
تاریخ بحیرہ ۶۰
بستان السیاحہ ۲۰
ریاض السیاحہ ۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبد العظیم ۵۰
تاریخ ساسانی ۳۰
تاریخ بختیاری ۵۰
تطور ملل ۱۰
ذ سال در امریکہ ۳
یکسال در امریکہ ۴
یکسال در قشون فرانسہ ۳
تاریخ رومان ۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ ۶
تاریخ جنگ آلمان ۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ ۱۰
خانوادہ امپراطوری روس ۲
پراگز ملکہ السان ۲
پیر چاک پشندن ۲
حبیب السیر کامل ۱۵۰
تاریخ قم ۱۵

تاریخ جہانگشای نادری قطع بزرگ اعلیٰ
ایضاً قطع متوسط ۱۰
درۂ نادرہ خط کتابت اعلیٰ ۱۵
قصص العلماء ۲۵
تحفۃ الکرام ۱۰
مراۃ سکندری ۵
تاریخ سلطانی ۵
کسریٰ نامہ ۳
سلطان نامہ ۵
تاریخ نگارستان ۱۰
اکسیر التواریخ ۵
تحفۃ العالم ۶
حملہ حیدری مع ناول کمیاب ۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران ۵۰
حملہ حیدری فارسی بوفضل ۵۰
گلزار آصفیہ ۳۰
روضات الاحباب ۱۵
تزک آصفیہ ۱۵
تاریخ روس ۵
کتاب نادر شاہ ۶
مدارج النبوۃ ۱۰
تاریخ فرشتہ ۱۵
معارج النبوۃ ۲
مدارج النبوۃ ۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور
تذکرہ طبع ایران - ۸۰
بیان رفیع در حالات خواجہ ربیع
طبع ایران ۲۰
نامۂ دانشوران ۷ جلد ۲۵۰
گنج شایگان ۵۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ ۱۵۰
دو جلد کامل طبع ایران

تذکرہ صبح گلشن طبع ہند ۲۵
تذکرہ روز روشن ۲۵
تذکرہ گلزار اعظم ۲۰
تذکرہ صبح وطن ۲۵
خیرات الحسان تذکرہ خواتین ۲۰
بوستان سعدی طبع ایران
شرح حال سعدی شیرازی ۵
گنج دانش تذکرہ شعرا ۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی ۲۵
آتشکدۂ آذر طبع ۲۵
تذکرہ مراۃ الخیال طبع بمبئی ۱۵
خزانۂ عامرہ طبع ہند ۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ ۱۰
سفرنامہ دوم ۱۵
سفرنامہ سوم ۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ ۲۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا ۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ ۵۰
سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ ۲۵
سیاحت نامہ احمد ۴۰
سفر ہشتاد روزہ دنیا ۴
سیاحت تحت البحر ۵
سفرنامہ حاجی معین ۳۵
مسافرت میرزا تقی علی خان ۵
سفرنامہ ناصر خسرو ۵

ادب

خلاصۃ شیخ بہائی طبع مصر ۱۰
اللطیف فی کل معنی ظریف ۵
زہر الربیع طبع ایران ۲۰
تحفۂ ناصری ۲۵
ادب ناصری ۲۰

هفتہ وار **انتخاب** چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابو القاسم حسام — معاون: عباس رضوی — مہتمم: محمد حسین

شرح چندہ: سالانہ … ششماہی … پرانا پرچہ …
قیمت فی پرچہ …
تاریخ ۲۷ صفر
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی تاریخ سے ہوگی
تاریخ اشاعت: ۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲

جلد (۱) | ۲۱ رمضان ۱۳۶۶ھ | ۱۸ مہر ۱۳۵۶ف موافق ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء | شنبہ | نمبر (۱۲)

شہادت لیلۃ گر زمین و آسمان

هزار حیف که مه در خسوف پنهان شد — روان به جنّت فردوس شاهِ مُردان شد
ز تیغ زادهٔ ملجم وصیِ پیغمبر — ز خون جبهٔ انور بسجده غلطان شد
نمود شق قمر گر نبیؐ به یک ایما — هم از جبین علیؑ شقِّ مه نمایان شد
چو آفتاب امامت فتاد در محراب — زمین به زلزله آمد سپهر لرزان شد
فتاد عکس جبین منورش بر عرش — بلند از همه سُکّانِ خلد افغان شد
فشاند خاک بسر جبرئیلؑ زین روداد — کشید نعره که مقتول شیر یزدان شد
بمیرم آه که از خون تارکِ اقدس — تمام جسم مطهر چو شاخ مرجان شد
شهی که قلع کند قلعه یهودان را — یهود زادهٔ آتش آخر چو گرگ کنعان شد
کجا رواست که بر تارک ولی الله — رسد حسام شریری که ردّ ایمان شد
زمانه است و ندارد وفا بمالک خویش — همیشه ترک وفا از شعار دوران شد

کمینه مخلصت ای شهریار هر دو جهان
زمنده نیست که بر حضرت ثنا خوان شد

زبیر الیم مخلص نجفی
حیدرآباد

نقشِ اوّل

مسلم اوّل شہ مردان علیؑ
(اقبالؒ)

علوم جدیدہ کے دلدادگان مذہب کو بے بنیاد اور لغو تصور کرتے ہیں اور آج جو کچھ انکشافات و ایجادات اُن کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ ان کو وہ محض مغربی سائنسدانوں کی کاوشوں کا نتیجہ تصور کرتے ہیں۔ سائنس کے علاوہ دوسرے علوم مثلاً فلاسفہ وغیرہ کے نظریات کو وہ یورپ کے مفکرین کے اپنے خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر مذہب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوگا کہ وہ ساری باتیں کئی سو برس مذہب پیش کر چکا ہے جن کو مغربی دنیا آج نئے قالب میں ڈھال کر پیش کر رہی ہے اور نام نہاد مسلمان ان چیزوں پر نہ تو غور کرتے ہیں اور نہ اصلیت کا پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مذہب سے ہماری مراد اسوقت صرف مذہب اسلام ہے۔

گو کہ اسلامی اکثر نظریات کو لیکر یورپ نے ترقی کے زینے طے کئے لیکن دنیا کو یہ فریب دینے کے لئے کہ وہ اپنے خود ساختہ نظریات و اصول پر عامل ہیں نظریاتِ اسلامی کچھ رد و بدل کیا جس کا نتیجہ اکثر اُن کی لغزشیں ہیں۔

مذہب نے ہر شئے کی اصلیت سے بحث کی ہے اور سائنس نے محض شئے کے خواص کو پیش نظر رکھا۔ جیسا کہ علامۂ ہندی علیہ الرحمہ نے اپنی ایک کتاب فلسفۂ مذہب میں تحریر فرمایا ہے کہ مذہب اشیاء کی ماہیت کو پیش کرتا ہے اور سائنس خواص کو۔

انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے پرچے میں اس موضوع پر مسلسل مضامین لکھیں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ سائنس کا وجود مذہب کے تصدق میں ہوا ہماری سب سے بڑی الہامی کتاب قرآن پاک میں سب کچھ موجود ہے لیکن چشم بصیرت اور فکر نہیں کہ ہم اسے پڑھکر غور کریں خود کلام پاک کی یہ آیت کہ "وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ" اس چیز کو واضح کر دیتی ہے کہ اس کتاب میں ہر چیز پر بحث کی گئی ہے۔ قرآن صامت کے ساتھ ساتھ ایک ہستی ایسی بھی ہے جس کو اگر قرآن ناطق کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ اسلئے کہ اگر امیر المومنین علی علیہ السّلام کے ارشادات اور خطبوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ساری دنیا بلا تنبیہ زمانہ بند کر دیگئی دنیا کے علما متفق ہیں اس چیز پر کہ علیؑ سے بڑا مفکر اور عالم اب تک کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ آیندہ پیدا ہونے کی توقع ہے۔ مولائے کائنات کے خطبوں میں آپ کو سائنس ملے گی فلسفہ ملیگا بہرحال دنیا کے جتنے علوم ہیں وہ سب نظر آئیں گے۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ علیؑ سیاسی نہ تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علیؑ ایسی سیاست کے حامل نہ تھے جس کے معنی محض مکر و فریب ہوں وہ ایسی سیاست کو علیؑ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے لیکن جس سیاست میں صداقت پسندی اور حکمرانی کے صحیح اصول ہوں علیؑ سے بڑھ کر کوئی ایسی سیاست کا جاننے والا نہ تھا۔ آپ کا وہ مشہور خط جو مالک ابن حارث اشتر گورنر بصرہ کے نام تحریر کیا گیا تھا علمائے سیاست کے نزدیک ایک بیش بہا چیز ہے اور حکومتوں کے لئے مشعل ہدایت ہے۔

علیؑ ہی وہ شخصیت تھی جس میں تمام صفات کمالیہ موجود تھیں مسلمان تو اک طرف غیر مسلم بھی اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں اسلام پر علیؑ کے وہ احسانات ہیں جو تا قیام قیامت فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ ہر کڑے وقت میں علیؑ نے مسلمانوں کی لاج رکھی ہے۔ اور ان ہی ہستیوں کی وجہ سے مسلمان آج یہ دعویٰ کرسکتے ہیں کہ ہم میں ایسے مفکر، عالم، فصیح، حلیم، صابر، ایثار کرنے والے محسن انسانیت پیدا ہوئے جن کا جواب ناممکن ہے علیؑ اور اولاد علیؑ کی مسلسل کاوشوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے جو کائنات کے گوشے گوشے میں اسلام پھیل گیا اور آج ہم مسلمان ہیں۔

مغربی علوم کے دلدادگان سے ہماری یہ اپیل ہے کہ وہ مذہبی لٹریچر کو بغور پڑھیں اس کے بعد تھوڑی سی فکر کریں تو خود واضح ہو جائیگا کہ اسلام نے کسی علم میں بھی تشنگی باقی نہیں رکھی۔

حضرت علیؑ کا مرثیہ

ذیل میں ابوالاسود دیلمی کا مرثیہ درج کیا جاتا ہے جو اس نے ہادی کونین کی شہادت پر لکھا تھا۔ یہ وہی ابوالاسود دیلمی ہے جس نے جناب امیرؑ کے فرمان کے مطابق قواعد نحو درست کئے تھے۔ اسکا قصہ تاریخ الخلفاء مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۲۷ میں مذکور ہے۔

الا یا عین ویحک اسعدینا ۔۔۔ الا تبکی امیر المومنینا
اے آنکھ تیرے لئے افسوس ہے تو امیر المومنین علیہ السّلام پر آہ و زاری کیوں نہیں کرتی

تبکی ام کلثوم علیہ ۔۔۔ بعبرتہا وقد رأت الیقینا
ام کلثوم اپنے باپ کے غم میں آنسو بہا رہی ہے کیونکہ ۔۔۔ اس نے اپنے باپ علیؑ کی موت آنکھوں سے دیکھی ہے

الا قل للخوارج حیث کانوا ۔۔۔ فلا قرّت عیون الشامتینا
خارجی جہاں بھی ہوں ان سے کہدے کہ ۔۔۔ خدا دشمنوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے

افی شہر الصیام فجعتمونا ۔۔۔ بخیر الناس طرّاً اجمعینا
ماہ صیام میں تم نے ہمیں اس کا صدمہ پہنچایا ۔۔۔ جو تمام خلق اللہ سے بہتر و افضل تھا

قتلتم خیر من رکب المطایا ۔۔۔ وذلّلہا ومن رکب السفینا
تم نے ایسے شخص کو قتل کیا ۔۔۔ جو بحر و بر میں سب سے اچھا تھا

فکل مناقب الخیرات فیہ ۔۔۔ وحب رسول اللّٰہ رب العالمینا
تمام اچھے مناقب اس کی ذات میں تھے ۔۔۔ منجملہ انکے رسولؐ کی محبت بھی اس کے ساتھ تھی

لقد علمت قریش حیث کانوا ۔۔۔ بانک خیرہا حسبا ودینا
اے امیر المومنین! قریش جانتے ہیں ۔۔۔ کہ تو باعتبار حسب اور دین کے ان سب سے بہتر ہے

اذا استقبلت وجہ ابی حسین ۔۔۔ رأیت البدر فوق الناظرینا
اے دیکھنے والو! اگر تم حسینؑ کے باپ کے چہرہ پر نظر کرو ۔۔۔ تو تم کو ماہ کامل نظر آئے گا

وکنا قبل مقتلہ بخیر ۔۔۔ رأیناہ رسول اللّٰہ فینا
ہم اسکی شہادت کے قبل ایسا سمجھتے تھے ۔۔۔ کہ رسول اللہ ہم میں موجود ہیں

کان الناس اذ فقدوا علیاً ۔۔۔ نعام حار فی بلد سنینا
علی علیہ السّلام کی شہادت کے بعد ۔۔۔ لوگ مثل قحط زدہ جانور کے ہیں

فلا تشمت معاویۃ بن صخر ۔۔۔ فان بقیۃ الخلفاء فینا
اے معاویہ تو ہم سے شماتت نہ کر کیونکہ ۔۔۔ علیؑ کی نسل سے حقیقی مالک خلافت موجود ہیں

دنیا میں سب سے اونچا پہلا وہ گھر خدا کا
ہم بلبلیں ہیں اسکے وہ پاسباں ہمارا

بیت اللہ کی مختصر تاریخ

ظہیر امرتسری

اور جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے مرجع اور امن کی جگہ بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو (کا حکم دیا) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ سے عہد لیا کہ ہمارے گھر کے طواف کرنے والوں، اس میں معین عرصہ تک عبادت کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھیں اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے پروردگار اس کو امن کا شہر کردے اور یہاں کے رہنے والوں کو میووں کی روزی دیجیو ان کو جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے اللہ نے کہا (مومن تو در کنار) جو کافر ہے اس کو (بھی) میں کسی قدر فائدہ دونگا (اگرچہ قیامت میں) پھر اس کو عذاب میں کھینچ کر ڈالدونگا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

اور جب ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور (دعا کرتے تھے کہ) اے ہمارے پالنے والے ہم سے (خدمت تعمیر کعبہ) قبول فرما تحقیق تو ہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔ اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار رکھیو۔ ہماری اولاد سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہم کو حج کے دستور بتا تحقیق تو ہے معاف کرنے والا مہربان اے ہمارے پروردگار ان کے (یعنی ہماری اولاد کے) لئے انھیں میں سے ایک رسول بھی بنا دینا جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب و حکمت سکھائے اور ان کو پاک بنا دے تحقیق تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔ (قرآن حکیم سورۂ البقرۃ)

آیتیں جو میں نے اوپر لکھی ہیں یہ مضمون انھیں آیات کریمہ کی تفسیر و تفہیم سے متعلق ہے اگرچہ میری معلومات کا ماخذ کتب تواریخ ہیں لیکن نفس موضوع کچھ ایسا ہے جس کی تاریخی حیثیت میں معتقدات کا عنصر غالب ہے، میں حتی المقدور کوشش کروں گا کہ میری تحریر سے خالص تاریخی حقائق نمایاں ہوں لیکن اس ارادہ کی تکمیل اس لئے محال ہے کہ ماخذات مذہبی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اس مضمون کا تاریخی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ کرنے والے حضرات موضوع کی اعتقادی حیثیت کا بھی خیال رکھیں گے۔

پہلا انسان اور خدا کا سب سے پہلا گھر

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو جب بہشت سے نکال زمین پر لایا گیا تو اس وقت صفحۂ زمین پر انسانوں کے اظہار عبودیت کے لئے کوئی مکان نہ تھا آدم نیابت الٰہی کے لئے زمین پر بھیجا گیا تھا اس کا دل عشق الٰہی سے منور تھا اس کی جبین نیاز اضطراب سجدہ سے تڑپ رہی تھی اس کو ایک مکان کی جستجو تھی جس میں فرائض دنیا ادا کرنے کے بعد معبود حقیقی کی عبادت کیا کرے چند روز کی غور و فکر کے بعد اس نے ایک مکان تعمیر کر لیا جس کو آج کل کعبۃ اللہ کہا جاتا ہے یہ مکان دو پہاڑیوں کے درمیان واقع تھا آدم اس میں بیٹھ کر خدا کے آگے ہدیۂ سجود پیش کیا کرتا تھا جب آدم کے ہاں اولاد ہوئی تو وہ بھی اپنے باپ کیطرح اسی گھر کو عبادت گاہ کے طور پر استعمال کرنے لگی۔

بیت اللہ اور فرزندان آدمؑ

آدمؑ کی وفات کے بعد اس کے مورثوں کو شوق عبادت ورثہ میں ملا وہ بھی اپنے باپ کیطرح بیت اللہ ہی میں عبادت کرتے رہے۔

دنیا نئی تھی دنیا والے نئے تھے۔ انسانی فطرت بناوٹوں سے آزاد تھی۔ ایجاد و اختراع کی طاقت دماغ سے نکل کر منظر عام پر نہ آئی تھی اس لئے فرزندان آدم کثرت تعداد کے باوجود کوئی نئی عبادت گاہ تعمیر نہ کر سکے حضرت شیثؑ جو صاحب نبوت ہونے کی وجہ سے اپنے بھائیوں کے قاید تھے وہ بیت اللہ کی تقدیس و تکریم اور صفائی ستھرائی میں سب سے بڑھکر حصہ لیتے تھے حضرت شیثؑ کی وفات کے بعد اولاد آدم سے جس کو خدا کی طرف سے نبوت عطا کی جاتی وہ بیت اللہ کا متولی بنایا جاتا یہ سلسلہ طوفان نوحؑ تک قائم رہا لیکن حضرت نوحؑ کے عہد میں دنیا گمراہی و عصیاں میں اس درجہ محو ہو چکی تھی کہ اس میں تہذیب و اصلاح قبول کرنے کی صلاحیت ہی مردہ ہو گئی نوحؑ نے تنگ آکر خدا سے دعا کی کہ اے میرے رب[1] دنیا میں کافروں کا ایک گھر بھی نہ چھوڑ۔ نوحؑ کی دعا قبول ہوئی طوفان آیا جس نے دنیا کو گناہ اور گناہگاروں کے وجود سے پاک کر دیا طوفان کے ریلے دنیا کی تمام عمارتوں کو اپنے آغوش میں اٹھا کر محل وقوع سے دور دور پھینک آئے تمام تاریخی اور تمدنی آثار افسانہ پارینہ بن کر رہ گئے چنانچہ بیت اللہ کی یاد بھی لوگوں کے حافظہ سے مٹ گئی اور یہ خدا کا سب سے پہلا گھر ایک سرخ ٹیلہ بن کر رہ گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تعمیر کعبہ

حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ جب نمرود اور اس کی ربوبیت کا ذبہ کو خاک نامرادی میں ملا چکے تو ان کو عبادت الٰہی کے لئے ایک مکان کی ضرورت محسوس ہوئی اس وقت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے سمیت مرفاؤمروہ (پہاڑیوں) کے دامن میں مقیم تھے یہاں ایک گاؤں حلیم تھا لیکن پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس میں لوگ آباد نہیں ہوتے تھے جب ابراہیمؑ یہاں آئے تو ان کے لئے خدا نے آب شیریں کا ایک چشمہ[2] جاری کر دیا حجاز میں پانی کی قلت تو تھی ہی اسلئے لوگ دور دور سے آکر یہاں آباد ہونے لگے حلیم ویرانے سے اچھا خاصا گاؤں بن گیا اب ابراہیمؑ کو نبوت کے بنیادی مقصد یعنی ذوق عبادت پورا کرنے کی فکر ہوئی انہوں نے سرخ ٹیلے کو تعمیر معبد کے لئے تجویز کیا جہاں عبادت گاہ آدم مدفون تھی ابراہیمؑ نے اپنے فرزند ارجمند کے ساتھ کعبہ جن احکام[3] و مقاصد کے ماتحت تعمیر کیا ان کی تفصیل اسی مضمون کے ابتدا میں دی گئی ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر کعبہ سے ابراہیم اور خدائے ابراہیم کا مقصد عارضی یا محدود عبادت گاہ کا قیام نہیں تھا بلکہ اس گھر کو ہر زمانہ و ہر عہد کے عابدوں کے لئے عبادت و عقیدت کے تصور کا مرکز بنانا تھا ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ فقط اس گھر کے معمار محافظ اور خادم تھے درحقیقت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو تعمیر کعبہ کی اجازت ہی ان شرائط کے ساتھ دی گئی تھی کہ وہ عمارت حفاظت اور خدمت کے فرائض انجام دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

> (ہم نے) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ سے عہد لیا کہ ہمارے گھر کو
> طواف کرنے والوں، اس میں اعتکاف بیٹھنے والوں
> اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھیں (البقرۃ)

ابراہیمؑ نے ایفائے عہد کے بعد درگاہ الٰہی سے حسن خدمات پر جو معاوضہ طلب کیا وہ بھی بیت اللہ کے استحکام اور اس کی تقدیس و تکریم سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ دونوں باپ بیٹا خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اس شہر کو دار الامن بنا دیو اور یہاں کے رہنے والوں کی معاشی و مذہبی حالت ٹھیک رکھنا اس دعا کا آخری ٹکڑا بہت اہم اور توجہ طلب ہے۔ یعنی۔

اے ہمارے رب۔ ان کے (یعنی ہماری اولاد کے) لئے انھیں میں سے

۱ دیکھو قرآن کریم سورۂ ہود۔ ۲ دیکھو بیضاوی و مواہب وغیرہ۔ ۳ اسی چشمہ کو زمزم کہا جاتا ہے جسکا پانی اس میان عالم کیلئے تمام پانیوں سے زیادہ مقدس و مطہر ہے۔
۴ دیکھو قرآن کریم سورۂ بقر تشریح کے لئے تفسیر حقانی، حسینی اور معالم التنزیل وغیرہ۔

ایک رسول بھی بنا بھیجا جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب اور
سکھائے اور ان کو پاک بنا دے تحقیق تو ہی ہے زبردست حکمت والا (بقرہ)
حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ کی دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور اسی
سرزمین سے آفتاب نبوت کی شعاع کمال ظہور پذیر ہو کر رہی حضرت اسمٰعیلؑ
نے اپنی اولاد کے لئے خدا سے صرف ایک پیغمبر مانگا تھا چنانچہ ایک ہی ملا
لیکن اس ایک کا دین تمام انبیا کی تصدیق و تقدیس اور تمام مذاہب کا پیشوا
ثابت ہوا اولاد اسحاقؑ (برادر اسمٰعیلؑ) میں سے ہزاروں انبیا مبعوث ہوئے
لیکن آل اسمٰعیلؑ میں سے صرف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ مبعوث کئے گئے یہ ہیں اپنی اپنی
دعا کے نتائج علاوہ ازیں حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے جتنے نبی مبعوث ہوئے
کسی نے بھی تعمیر ابراہیمؑ کو بیت اللہ قرار نہیں دیا اور اگر دیا بھی تو اس کے طواف
حج کو فرائض میں داخل نہیں کیا اسلئے کہ خلیلؑ و اسمٰعیلؑ کی دعا اس درجہ عام نہیں
تھی کہ آل اسحاقؑ پر بھی حاوی ہو جاتی حضرت اسمٰعیلؑ کی وفات کے بعد نبوت
آل اسحاقؑ کے لئے مخصوص ہو گئی اسحاقؑ کے چھوٹے بیٹے حضرت یعقوبؑ کی اولاد
میں سے ہزاروں تبلیغی نبی اور وہ صاحب شریعت رسول (حضرت موسٰیؑ و عیسٰیؑ)
مبعوث ہوئے جن کا کعبہ بیت المقدس[1] تھا انبیائے بنی اسرائیل[2] اسی کی طرف منہ
کر کے نماز پڑھتے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔
بیت اللہ کو نقطۂ سجود صرف حضرت محمد صلعم نے بحکم ایزد قرار دیا۔

بیت اللہ اور اولاد خلیلؑ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی وفات کے بعد خدمت کعبہ کا کام ان کی اولاد کو وراثت میں ملا پہلے تو
کعبہ کی تولیت اسمٰعیلؑ کے بیٹے اور اس کے بعد ان کے پوتے تک رہی لیکن جب آل
اسمٰعیلؑ کثرت تعداد کی وجہ سے مختلف قبائل میں تقسیم ہو گئی تو کعبہ کا متولی مناخ
سردار قبیلۂ جرہم کو بنایا گیا۔ قبیلہ جرہم بیت اللہ سے بالائی طرف آباد تھا اور نشیبی حصہ
کی سمت درۂ یمن کے دہانہ پر قبیلہ عمالقہ کے لوگ بستے تھے عمالقہ چونکہ بیت اللہ
کے قریب تھے اس لئے انہوں نے خدا کے گھر کو ذاتی امور کے لئے استعمال کرنا
شروع کر دیا عمالقہ کی اس حرکت پر جرہم بے حد برافروختہ ہوئے انہوں نے تقدیس
کعبہ کے لئے عمالقہ پر دھاوا بول دیا اکثر عمالقہ تہ تیغ کر دئے گئے باقی جو بچے وہ یمن
کی طرف بھاگ گئے فتح کے بعد جرہم نے کعبہ کی تعمیری اصلاح کی طرف توجہ کی
اور اس کو ڈھا کر دوبارہ تعمیر کیا جرہم ایک عرصہ تک کعبہ کے قرب و جوار میں
آباد رہے جب جرہم کا سردار عمرو بن حارث تھا تو اس پر بنو بکر نامی ایک
قبیلہ نے حملہ کر دیا جرہم بنو بکر سے شکست کھا کر بھاگ نکلے۔
بنی بکر کی حکومت کا ڈنکہ کعبہ کے قرب و جوار میں بجنے لگا۔

تعمیم زمزم

سردار قبیلہ بنی بکر کو شاہ ایران نے ایک طلائی ہرن بدیۃً بھیجا انسانی دماغ ابھی سادہ تھا حفاظت و پوشیدگی
کے اسباب مہیا نہ تھے سردار نے طلائی ہرن کو محفوظ کرنے کی غرض سے
چشمۂ زمزم میں دبا دیا اس "خزانہ سازی" کا نتیجہ یہ ہوا کہ چشمہ بند ہو گیا اور
بنی اسمٰعیل دنیا کی سب سے بڑی نعمت سے محروم ہو گئی۔ چشمۂ زمزم صدیوں
بند رہا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت . . . . . باسعادت کا
دن قریب تھا تو عبد المطلب[3] نے زمین کھود کر ہرن کو باہر نکالا اور چشمہ از سر نو جاری[4]

کعبہ کی فروخت

بنو بکر کے بعد کعبہ کی تولیت قبیلہ خزاعہ کے ایک
فرد ابو غبشان کے سپرد ہوئی یہ شخص صرف دیوی وجاہت سے قابل بتایا جاتا تھا
ورنہ اخلاقی طور پر قابل تعریف نہیں تھا شراب پیے بغیر نہ رہ سکتا تھا دوسری
نشیلی چیزوں کا بھی عادی تھا ایک دن اس کو شراب نہ ملی اور شراب پر ہوگا
کعبہ کی تولیت بیچتے قصی بن کلاب سے شراب کی ایک مشک کے عوض میں فیا
سے کعبہ کی چابی لے لی[5]

قصی ابن کلاب

قصی نے کعبہ کی خدمت نہایت جانفشانی سے کی لیکن قبیلۂ خزاعہ کے افراد اس سے بدظن تھے
انہوں نے اکٹھے ہو کر ایک دن قصی کے گھر پر دھاوا بول دیا قصی نے بھی اپنی
حفاظت کے لئے تلوار کا بے تحاشا استعمال کیا آخر خزاعہ کو پسپا ہونا پڑا جب
قصی کے دوستوں کو اس امر کا پتہ چلا تو وہ تلواریں سونت کر خزاعہ پر پل پڑے
ان کے سیکڑوں افراد خاک و خون میں ملا دئے قصی کے دوست بہادر ہی نہ تھے
بلکہ ان کی تعداد بھی خزاعہ سے زیادہ تھی جب خزاعہ پر عرصۂ حیات
تنگ کر دیا گیا تو وہ درۂ یمن کی طرف بھاگ نکلے اور قصی حجاز کا بادشاہ
بنا دیا گیا یہ شخص امور حکمرانی سے واقف ہونے کے علاوہ قومی
روایات کا بھی شیفتہ تھا اس نے قبائل کی اندرونی اصلاح کے لئے وسائل
تجارت کو بے حد وسعت دی اور بیت اللہ کی بوسیدہ عمارت کو گرا کر
از سر نو تعمیر کیا اور حرم کے عام انتظامات و خدمت زائرین کے لئے
قبائل کے شیوخ کی ایک کمیٹی بنا دی گئی یہ کمیٹی غور طلب امور پر بحث
کرنے کے لئے ہر قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کو اپنا اجلاس منعقد کرتی تھی[6]

کعبہ اور قریش

قریش کا پہلا متولی

اس زمانہ میں اولاد اسمٰعیلؑ میں قومی تنظیم کا جذبہ پیدا ہو گیا تمام قبائل نے اپنا اجتماعی
لقب قریش اختیار کر لیا قریش جمع ہے قرش کی اور قرش ایک دریائی جانور
کا نام ہے جو طاقت و جسارت کے اعتبار سے بحری مخلوقات پر فضیلت رکھتا
ہے بنو اسمٰعیل شجاعت و بہادری کے اعتبار سے جزیرہ نمائے عرب میں امتیازی
شان رکھتے تھے اس لئے انہوں نے ملت اسمٰعیلؑ کا نام قریش تجویز کر لیا
اس نام کی مقبولیت و تعمیم میں النضر ابن کنانہ کا زیادہ حصہ ہے۔
جب خدام کعبہ کی تعداد بہت بڑھ گئی تو انتظامیہ کمیٹی کی صدارت عبد الدار
کے سپرد کی گئی یہ شخص قبائل میں عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا لیکن
بہت سے لوگوں کی توقیر کے ساتھ ساتھ ان کی تحقیر کا سامان بھی موجود رہتا ہے
عبد الدار کو چند شیوخ رشک آمیز نگاہوں سے دیکھتے تھے کیونکہ بیت اللہ کی تولیت
ہی ایک ایسا اعزاز تھا جس سے معاصرین میں حسد و رشک کا پیدا ہونا ضروری تھا۔

خانۂ خدا میں بتوں کا داخلہ

قریش کے مختلف شیوخ نے عبد الدار کی تولیت پر اس لئے اعتراض کیا
کہ اس کے تقرر میں رائے عامہ شامل نہیں لیکن یہ اعتراض ٹوٹے ہوئے
بہانہ سے زیادہ وقعت نہ رکھتا تھا کیونکہ عبد الدار کا تقرر ایک ایسی
کمیٹی نے کیا تھا جس کی نمائندگی پر کسی قبیلہ کو شک نہ تھا یہ اعتراض
دراصل ان کے ذوق صنم پرستی کا موزوں ذریعہ انہار تھا وہ چاہتے تھے کہ خانۂ خدا

---

[1] بیت المقدس یروشلم کی مشہور عالم مسجد ہے جس کی بنا حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی لیکن عمارت کی تکمیل حضرت سلیمانؑ نے کی مسلمانوں کے نزدیک بیت اللہ کے بعد بیت المقدس سب سے زیادہ متبرک مقام ہے۔ [2] اسرائیل لقب ہے حضرت یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ کا اصطلاح عرب میں اسرائیل رات کو بھاگنے یا سفر کرنے والے کو کہتے ہیں حضرت یعقوبؑ چونکہ اپنے بھائی حضرت عیص کے خوف سے رات کو بھاگ گئے اس لئے ان کو اسرائیل کہا جاتا ہے۔ قصص الانبیاء [3] عبد المطلب رسول خداؐ کے جد امجد تھے آپ کو خواب میں اشارہ ہوا تھا کہ زمین کھود کر چشمہ کو جاری کرو واللہ اعلم مزید معلومات کے لئے دیکھو تاریخ مکہ مصنفہ فقیہ قطب الدین مکی [4] یہ واقعہ خلاصہ تاریخ کہ معظمہ مصنفہ مولوی محمد فخر الدین حسین مطبوعہ ۱۳۱۱ھ سے لیا گیا ہے اس کی صحت کے ذمہ دار بھی ہر لحاظ سے صاحب موصوف ہی ہیں۔ [5] قصی ابن کلاب بقول مصنف تہذیب عرب یہ شخص ۳۰۰ء قبل میلاد مسیح پیدا ہوا۔ [6] جہاں آج کل سقیفہ ہے وہاں یہ کمیٹی اپنا اجلاس کرتی تھی۔ تاریخ

میں پتھر کے ان خداؤں کے لئے جگہ مہیا کی جائے جو ان کے نزدیک ربوبیت کا مظہر کامل تھے ہر قبیلہ کا اپنا خدا تھا اور ہر قبیلہ کی خواہش تھی کہ اس کے خود تراشیدہ مسجود کو معبود حقیقی کی جگہ پر قبضہ کرنے کی اجازت دی جائے ایک شخص عمرو بن لحی نامی جو عراق سے صنم تراشی و بت پرستی سیکھ کر آیا تھا اس نے عربوں کی سادہ فطرت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو صنم پرستی میں مبتلا کر دیا تھا عمرو ایک نئے مذہب کا بانی ہونے کی وجہ سے تمام شیوخ قریش کو مٹھی میں لے چکا تھا وہ چاہتا تھا کہ کعبہ میں بتوں کو جگہ مل جائے تاکہ خدا کی عبادت کرنے والے لوگ بلا تبلیغ و ترغیب پتھر کے مجسموں کے آگے ماتھا ٹیک نے لگ جائیں لیکن عبدالدار کا وجود اس مقصد میں سب سے بڑی رکاوٹ تھا قریش نے بتوں والے معاملہ کو دل ہی میں رکھا اور عبدالدار پر اعتراض کر دیا کہ تمہاری شخصیت خصائص نمائندگی سے محروم ہے ہم تولیت کعبہ کا کام اولاد عبدالمناف کو سونپنا چاہتے ہیں۔ اولاد عبدالمناف شرافت و شجاعت کے لحاظ سے اس خدمت کے قابل ہے کئی دن اس مسئلہ پر بحث ہوتی رہی آخر زبان کا کام تلواروں سے لینا پڑا دونوں جماعتوں میں خوفناک جنگ ہوئی آخر اس بات پر تصفیہ ہوا کہ کعبہ کے تمام عمارتی انتظامات کی نگرانی عبدالدار کرے اور زائرین کے طعام و قیام کا بندوبست اولاد عبدالمناف کے سپرد کیا گیا۔

بنی عبدالمناف کی طرف سے ہاشم اس خدمت کو انجام دیتے رہے یہ بہت بڑے سوداگر تھے مال تجارت لے کر شام و یمن جاتے اور وہیں مہینوں رہتے تھے ان کی غیر حاضری میں عمرو بن لحی اور اس کے دوستوں کو تکمیل مقاصد کا موقع مل گیا وہ عبدالدار کے پاس گئے اور اس کو ڈرا دھمکا کر کعبہ میں اپنے قبیلہ کا خود تراشیدہ خدا رکھ دیا جب قبائل کو اس امر کا پتہ چلا تو وہ بھی اپنا اپنا خدا لے کر آ گئے بس پھر کیا تھا چشم زدن میں کعبۂ خلیل صنم خانۂ آذر بن کر رہ گیا۔ (سنہ ۱۲۰ قبل محمدؐ) میں ہاشم شام کو سوداگری کی غرض سے گئے اور وہیں انتقال کر گئے ان کی وفات کے بعد عبدالدار کا چراغ حیات بھی ٹمٹما کر بجھ گیا اب عمرو اور اس کے بت پرست دوستوں کو کون روکنے والا تھا جہاں بھی پتھر کا کوئی ٹکڑا مظہر ربوبیت بنا ہوا تھا اس کو کعبہ میں لایا گیا

عبدالمطلب کی دعا

عبدالدار کی وفات کے بعد کعبہ کی تولیت بوجوہ تمام آل عبدالمناف کو مل گئی عبدالمطلب نے (جو پیغمبر اسلام کے جد امجد اور کعبہ کے متولی تھے) حرم میں دعا مانگی کہ اگر میرے ہاں دس بیٹے پیدا ہوں تو ان میں سے ایک بیٹا باب حرم پر قربان کر دوں گا دعا درگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور عبدالمطلب کے گلستان امید میں دس نونہالوں کے ظہور سے بہار آ گئی انہوں نے اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے قربانی کرنا چاہی دس بیٹوں کے نام پر قرعہ اندازی کی گئی آخر قرعہ عبداللہ (پیغمبر اسلام کے والد محترم) کے نام کا پڑا عبدالمطلب عبداللہ کو لے کر حرم کے دروازہ پر پہنچے اور عبداللہ کو گھٹنے کے نیچے دبا کر لگے ذبح کرنے عباس سے اپنے بھائی کی موت دیکھی نہ گئی انہوں نے جھپٹ کر عبداللہ کو عبدالمطلب سے چھڑا لیا قریش کے دوسرے سردار بھی جمع ہو گئے سب نے عبدالمطلب کو اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن عبدالمطلب اپنے عزم سے ٹلنے والے کب تھے وہ چھری لے کر اپنے ارادہ کی تائید میں تقریر کرتے رہے آخر فیصلہ یہ ہوا کہ اس بارے میں عرافہ[1] سے استفتا کیا جائے تمام لوگ عرافہ کے پاس آئے اس نے ساری کیفیت سننے کے بعد کہا کہ عبدالمطلب اپنے بیٹے کے معاوضہ میں دس اونٹ ذبح کریں اس کے بعد پھر قرعہ ڈالیں اگر قرعہ کسی کے نام کا نہ پڑے تو کسی بیٹے کی تذبیح کی ضرورت نہیں اگر قرعہ کسی بیٹے کا نکل آئے تو اس کو ذبح کریں چنانچہ عبدالمطلب نے دس اونٹ ذبح کرنے کے بعد قرعہ ڈالا تو خالی نکلا اسطرح عبداللہ کی جان بچ گئی۔

تجدید عمارت کعبہ[2]

ایک عابدہ عورت کعبہ کو دھونی دے رہی تھی کہ آتش دان سے چند شرارے بلند ہو کر غلاف سے لپٹ گئے غلاف کو آگ لگ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھت کے متعدد لکڑیوں کو بھی شعلوں نے آغوش میں لے لیا آگ بروقت بجھا دی گئی لیکن عمارت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا قریش نے رہی سہی عمارت بھی گرا دی اور جدید تعمیر شروع کر دی گئی فرش سنگ سفید کا کیا گیا چھت چوب ساگوان کی ڈالی گئی جب عمارت مکمل کی گئی تو سنگ اسود نصب کرنے پر سرداران قبائل میں جھگڑا ہو گیا ہر سردار چاہتا تھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مرکز طواف تک پہنچائے یہ جھگڑا بڑھتے بڑھتے لڑائی کی صورت اختیار کرنے کو تھا کہ چند عقلمند لوگوں نے اس بات پر تصفیہ کرا دیا کہ جو شخص پہلے باب صفا سے حرم میں داخل ہو اس کے فیصلہ کو قابل تسلیم سمجھا جائے تمام سرداروں کی باب صفا کی طرف آنکھیں لگی ہوئی تھیں وہ اپنے مجوزہ عادل کا بیتابی سے انتظار کر رہے تھے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور ایک پچیس سال کا نوجوان باب صفا سے داخل حرم ہوا اس نوجوان کو دیکھتے ہی تمام لوگ پکار اٹھے کہ

محمدؐ آ گئے

تمام لوگ آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ہر شخص ملتجی نظروں سے دیکھ رہا تھا حضور نے سارا ماجرا سننے کے بعد ایک چادر منگوائی اور حجر اسود چادر میں رکھ کر فرمایا کہ تمام سردار اس چادر کو کونوں سے پکڑ کر مرکز طواف تک لے جاؤ اس عقلمندانہ فیصلہ پر سرداران قبائل بیحد خوش ہوئے کیوں کہ اس طرح کسی کے ذوق عقیدت کو صدمہ نہ پہنچتا تھا اس کے بعد حضور کی فراست اور قائدانہ لیاقت کے گھر گھر چرچے ہونے لگے اس زمانہ کے مشہور شاعر ہبیرہ بن وہب مخزومی نے اس واقعہ پر ایک قصیدہ[3] کہا جس میں حضور کی قوت فیصلہ اور ذہنی قابلیت کی جی کھول کر داد دی گئی ہجرت کے بعد کعبہ اور مکہ کو جو مذہبی و جغرافیائی مرکزیت حاصل ہوئی اس سے اکثر ناظرین واقف ہیں مختصر یہ کہ دعائے ابراہیمؑ کی تمام مقتضیات اپنی پوری کامیابی کے ساتھ بامراد ہو کر رہیں اور کعبہ دنیا کی کثیر آبادی کا مرکز عقیدت بن گیا حضرت پیغمبر اسلامؐ کعبہ کی عمارت کو ڈھا کر اس کی بنا اصول ابراہیمؑ کے مطابق رکھنا چاہتے تھے لیکن فرائض نبوت و تبلیغ نے فرصت نہ دی حضور علیہ السلام نے جب مکہ فتح کیا تو آپ نے سب سے پہلے چند صحابہ کی معیت میں بیت اللہ کے طواف کئے اور بتوں کو توڑ کر باہر پھینک دیا۔

خلافت راشدہ

جب خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے تو اس زمانہ میں مسجد الحرام مسلمانوں کی کثرت تعداد کے پیش نظر تنگ تھی اور اس کے اطراف قریش کے رہائشی گھر تھے حضرت عمرؓ نے ۱۷ھ میں تمام مکانات خرید کر مسجد میں شامل کر دیئے جب مدائن فتح ہوا تو وہاں دو دیدہ زیب طلائی ہلال ہاتھ آئے جو حرم کعبہ میں لٹکا دیئے گئے۔

سنہ ۲۶ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی روز افزوں تعداد کے پیش نظر مسجد الحرام کو اور بھی وسیع کر دیا۔

(باقی آئندہ)

[1] عرافہ ایک مشہور کاہنہ تھی جس کی عبادت و قابلیت کے پیش نظر اس کا فتویٰ ہر قبیلہ کے نزدیک قابل تسلیم تھا۔ تاریخ تہذیب عرب

[2] اسی زمانہ میں اصحاب فیل کا واقعہ بھی ہوا۔ دیکھو قرآن سورۂ فیل پ ۳۰

[3] دیکھو ادبیات عرب۔

معجزات حضرت امیر علیه السلام

آورده اند که دو مرد میانی کنیزکی بشارکت داشتند و هردو دریک قرعباد مقاربت کرده فرزندے متولد گشته بود پنداشتند که اینمعنی جایز است و در پسر کنیزک هردو دعوی میکردند و محاکمه نزد امیرالمومنین حیدر بردند انحضرت قرعه زده بنام یکی برآمد فرزند با و داده فرمود که مبلغی از قیمت ولد بشریکش دهد و برزنهای آورد که اگر دانستی که بعد از انکه حرمت این امر برشما ظاهر شده ارتکاب این فعل نموده اید شمارا تا دیب بلیغ میکردم و این خبر برسول الله رسیده فرمود که الحمد الله که در اهل بیت من مرویست که سنت داود حکم میکنند یعنی قضایای او موقوف بالهام ربانیست دیگر انکه دخترے ببازے دختر دیگر را بردوش گرفته بود و دیگری از بنات او را چنگلی گرفته آن دختر از جای جسته آنطفلی که بردوش او بود افتاد هلاک شد داوری نزد علی مرتضی بردند فرمود ثلثی از دیت از دختری بستانند که چنگل گرفته و ثلث دیگر از آن که او را بردوش گرفته و ثلث دیگر از دیت دختر مرده ساقط کردد چه او بر بازی بر دوش آن دیگر نشسته بود و این حکم برسول الله رسید فرمود جدستیکه ابوالحسن حکمی کرده که مطابق حکم خداوند است جل ذکره ۰ دیگر آورده اند که در عهد رسول الله گاوی حماری را کشته صاحب حمار بر خداوند گاو دعوی کرده نزد رسول آمدند آن سرور ایشانرا نزد ابوبکر فرستاد ابوبکر گفت که این فعل از بهیمه صادر شده و بر خداوندش چیزی نیست اینخبر بآنسرور رسیده خصمین را نزد عمر ارسال داشت عمر گفت همان میگویم که ابابکر گفت انگاه رسول الله مدعی و مدعی علیه را پیش علی مرتضی فرستاد جناب ولایت پناه فرمود که اگر گاو بخانه که خر در انجا بود رفته است و آنرا کشته غرامت بر صاحب بقر است و اگر حمار بر خانه که گاو بوده رفته و کشته شده است بر صاحب گاو چیزی نیست رسول الله را خبر دادند فرمود حمد مر خداوند یرا که در اهل بیت من شخصی ایجاد نمود که در احکام مانند داود نبی است دیگر آنکه از عبد الله عباس مرویست که گفت در زمان خلافت ابابکر تاجری صاحب ثروت زنی از انصار خواسته بود و این زن از شوهر دیگر پسری صغیر داشت و تاجر مذکور نیز از زنی دیگر پسری داشت نوبتی بسفر رفت پسر خود را همراه برد اتفاقا در اثنای السفر رخت سفر آخرت بر بست و اموال و اشیائی فراوان که در مدینه داشت پسر زنش تصرف نموده و چون پسر تاجر بعد از فوت پدر بمدینه رسید مال پدر طلب نموده پسر زن گفت او پدر من بود و مال میراث منست منازعت و مخاصمت روی نموده بمسجد رسول الله آمدند و صورت حال با بوبکر رفته گفتند وی در آن باب با اصحاب مشاورت نمود هریک سخنی گفتند و قال و قیل بسرحد تطویل رسیده بهیچوجه قطع آن نزاع واقع نشد عمار یاسر گفت اگر شما حکمی نمی توانید کرد من ایشانرا نزد شخصی برم که محاکمه فرماید مقارن اینحال اسد الله الغالب بزیارت روضه رسول الله آمده مردم صورت حال را بر رای منیرا و جلوه دادند فرمود که بحق تربت رسول الله که میان ایشان حکمی کنم که ملائکه آسمان تعجب نمایند انگاه سلمانرا فرستاد تا مردی فساد حاضر کرد و قنبر را فرمود که قبر متوفی را بشگافته استخوان او را حاضر ساخت بعد از آن فساد بحکم آنسرور عبادیک پسر را فصد کرد و قنبر باشاره حیدر استخوان تاجر را در آن خون انداخت و چون استخوان را از آن خون بیرون آوردند اصلا از آن خون بخون نگرفته بود علی مرتضی فساد را فرمود تا پسر دیگر را فصد کرد و قنبر استخوان در آن طشت خون افگند چون بیرون آوردند سفیدی او بسرخی مبدل شد بود شاه اولیا فرمود تا مال تاجر را به پسر دوم تسلیم کردند و فرمود این پسر اوست حضار مجلس بر رسول الله صلوات فرستادند و بر انحضرت ثنا گفتند ۔

نان وحلوا

از شیخ بهائی رح

نان وحلوا چیست دانی ای پسر قرب سلطان است زان قرب الحذر
میبرد هوش از سرت و ز دل قرار الفرار از قرب شاهان الفرار
فرخ آن کو رخش همت را بتاخت کام زین حلوا و نان شیرین نساخت
حیف باشد از توی صاحب سلوک کاین همی نازی بتعظیم ملوک
قرب شاهان آفت جان تو شد پای لغز راه ایمان تو شد
جرعهٔ از بحر قرآن نوش کن آیهٔ لا تقنطوا را گوش کن
لذت تخصیص او وقت خطاب آن کند کان نا ید از صد خم شراب
هر زمان که شاه گوید شیخنا شیخنا مدهوش گردد زین ندا
مست و مدهوش از خطاب شه شود هر دم او در پیش شه سجده کند
میپرستد گوئیا آن شاه را یاد نارد یک زمان الله را
الله الله این چه اسلام است و دین شرک این باشد برب العالمین

دیگر

نان وحلوا چیست قیل و قال تو وین زبان پر درازی بی حال تو
کوش بکشا لب فرو بند از مقال هفته هفته ماه ماه و سال سال
صمت عادت کن که از یک گفتنک میشود تاراج این تخت الحنک
ای خوش آنکو رفت در حصن سکوت بسته دل در یاد حی لا یموت
رو نشین خاموش چندان ای فلان که فراموشت شود نطق و بیان
خامشی باشد مقال اهل حال که بجنبانند لب گردند لال
چند با این ناکسان بی فروغ باده پیمائی در وغ اندر دروغ
وارهان خود را از ین همصحبتان جمله مهتابند و دین تو کتان
صحبت نیکان گرت نبود نصیب باری از همصحبتان بد شکیب

دیگر

نان وحلوا چیست ای نیکو سرشت این عبادتهای تو بهر بهشت
نزد اهل دین بود دین کاستن در عبادت مزد از حق خواستن
رو حدیث ما عبدناک ای فقیر از کلام شاه مردان یادگیر
چشم بر اجر عمل از کوریست طاعت از بهر طمع مزدوری است
خادمان بی مزد گیرند این گروه خدمت با مزدگی دارد شکوه
عابدی کو اجرت طاعات خواست کج عبادت کرهمی نامش رواست
تا بکی بر مزد داری چشم تیز مزد زین بهتر چه خواهی ای عزیز
کو ترا با لطف و با فضل مزید از برای خدمت خود آفرید
با همه آلودگی قدرت نکاست بر قدت تشریف خدمت کرد راست

در گفته بستن زبان بستن است کو گیتی به نیک و بد آبستن است
پشیمان زگفتار دیدم بسی پشیمان نگشت از خموشی کسی
رباعی همه جا یکم گفتن است در از دشته ایمن نیا سفتن است
نترسم من از عالی پر خراست کر از خری کادمی پیکر است
عاشق همه دم فکر رخ دوست کند معشوق کرشمه که نیکوست کند
ما جرم و گنه کنیم و او لطف عطا هر کس هر چیز لائق اوست کند

تاریخ اسلام و عالم

قسط سوم

بسلسلہ انتخاب شعبان نمبر صفحہ (۱۶)

جب حضرت آدم کا زمین پر ہبوط ہوا تب ابلیس بھی بحر محیط میں منتقل ہوا اور اس کا تخت گاہ پانی پر تھا اور بہ شکل طیور کے بیضہ دیتا اور اس کے بیضہ سے ۴۰ ہزار شیطان نکلتے اور مخلوق خدا پر مسلط ہوتے۔

ابلیس ... ا ہزار زمین میں جنات پر حکومت کر کے آسمان پر گیا تھا۔ اور اس کی خلقت جن سے ہے جب ابلیس گناہ کا مرتکب ہوا تو مسخ کیا گیا۔

(۳۴) بنی الجان۔ پیدا ہوئے جن کو عربی زبان میں جن کہتے ہیں اور طارطوس بھی جان کا نام ہے بعد مقابلہ و محاربہ عظیم وانقضائے مدت ۱۱ لاکھ سال کے۔

(۴۴) آدم عرم۔ آخر ساعت یوم جمعہ حضرت آدم پیدا ہوئے بحکم خدائے عز و جل عام فرشتوں نے حضرت آدم کو (بسبب نور محمدی جو حضرت آدم کے پیشانی پر تھا) سجدہ کئے لیکن ابلیس نے غرور سے انکار کیا اور تمام فرشتوں نے لبیک کہنا شروع کیا اور کرسی کے اطراف طواف کرتے تھے اور روتے تھے اس وقت کعبہ کی عمارت نہ تھی صرف زمین تھی آدم کا قیام جنت عدن میں تھا اور بسبب نافرمانی خداوند عالم گیہوں یا کسی اور چیز کے جس سے خداوند عالم نے منع فرمایا تھا کھانے کی وجہ سے ۱۰ محرم ۲۷۹۲ قبل طوفان نوح جنت سے نکالے گئے۔

قالب آدم مدت چالیس مرتبہ صلصال (مٹی بالو ریسالی ہوی۔ گندی ہوا مٹی) میں پڑا تھا اور ۱۰ محرم کو روح مقدس بشکل جسم میں براہ سر حلول کی۔ حضرت آدم صبح سے غروب آفتاب تک (بروز ہای اس زمان کے) بہشت میں رہے یعنے نیم روز کے برابر جو ۵۰۰ سال اس جہان کے ہے اور چالیس شبانہ روز فراق جنت میں روے اور ۳۰۰ سال گریہ وزاری و استغفار کرتے رہے اس کے بعد مرتبہ عفو میں رب جلیل پہونچا۔ حضرت آدم کا قد ۶۰ یا ۷۰ گز کا تھا اور عمر ۱۰۰۰ سال کی تھی ۴۱۸۵ قبل طوفان نوح بروز جمعہ مکہ شریف میں رحلت فرمائی اور کوہ ابو قبیس میں مدفون ہوئے۔

حضرت آدم کی زندگی میں ۴۰۰۰۰ ہزار پوتے پر پوتے پیدا ہو چکے تھے۔ (بقیہ احوال حضرت آدم حالات حضرت حوا .... میں ملاحظہ کیجئے)

(۴۵) حوا۔ حضرت آدم کے استخوان پہلوی چپ سے پیدا ہوئی اور آدم و حوا جنت میں رہنے لگے کنیت حضرت آدم ابو محمد

ہے ۱۰۴ صحیفہ ۲۰ ورق بحروف معجم ان پر نازل ہوئے اور حضرت آدم انگلیوں سے خط لکھتے تھے اور ہزار زبان جانتے تھے اور حجر و شجر ان کے ساتھ چلتے تھے اور ان کو آگ نہیں جلا سکتی تھی اور سنگریزے ان کے ہاتھ میں تکلم کرتے تھے۔ جب تک جنت میں تھے زبان عربی جانتے تھے جب ان سے گندم کھانے کا گناہ سرزد ہوا تو زبان عربی بھول گئے اور سریانی زبان بولنے لگے اور حضرت آدم کے بنانے کے لئے حضرت عزرائیل (ملک الموت) خاک لے گئے تھے۔ بعد نفخ روح قالب آدم میں کلمہ الحمد للہ رب العالمین زبان پر جاری ہوا۔ اور جانب باری تعالیٰ سے یرحمک ربک جواب ملا۔ جب روح جوف قالب میں آئی تو اشتہائے طعام معلوم ہوئی اور جب روح قالب آدم میں داخل ہوئی تو آخر ساعت طالع ثور جمعہ تھی حضرت آدم کو سب سے پہلے اسرافیل نے سجدہ کیا ان کے دانتوں سے مثل شعاع شمس کے نور چمکتا تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بوقت خواب ان کے استخوان پہلو چپ سے طالع سرطان میں حضرت حوا کو پیدا کیا پھر حضرت آدم نے ان سے انس کیا حضرت حوا کے ہاتھوں کا رنگ مثل موتی کے تھے اور جب بسبب اغوائے ابلیس کھانے دانہ گندم کے برہنہ ہوئے تو برگ درخت انجیر سے ستر عورت کیا اس وقت سب اہل جنت حضرت آدم و حوا کے حال پر روئے الا سونے چاندی و درخت عود کے۔ ان نہ رونے والوں پر عتاب الہی ہوا کہ تم سے دنیا میں کوئی منتفع نہ ہو سکا اور ہر وقت آگ میں جلائے جاؤ گے جناب باری سے خطاب ہوا کہ تم نے کیوں ممنوعہ شے کو کھایا تو آدم نے جواب دیا کہ باغوائے ابلیس و بسبب تیرے قسم کھانے کے پس خدائے تعالیٰ نے آدم حوا ابلیس سانپ طاؤس کو جنت عدن سے زمین پر پھینک دیا۔ آدم جزیرہ سراندیپ جبل رہون پر ہند کے بہت بلند زمین پر جہاں ان کے قدم کے نشان پتھر پر موجود ہے پھینکے گئے اس پہاڑ پر یاقوت احمر و الماس پائے جاتے ہیں اور ہر روز وہاں تھوڑا پانی واسطے دھلانے قدم آدم کے برستا ہے۔

اور حوا جدہ پر گری اور سب سے پہلے اوسی سرزمین پر آنسو گرے پر چلنا پھرنا شروع ہوا سانپ اصفہان اور طاؤس زمین کابل میں ایک جرہ یا صبہ گندم مع ۳۰ شاخہائے اشجار حضرت آدم جنت سے اپنے ساتھ لائے تھے نیز حجر اسود و عصائے موسیٰ عرم کرجو دستر یا گز الہی جنت سے لائے تھے۔

حضرت ... جنت ... سب سے پہلا ... آخر گندم کھایا تھا۔ اور سو برس تک سر نیچے کئے اپنے گناہ کرنے کی وجہ سے روتے رہے جب باری عز اسمہ کی ندا آئی کہ اے آدم تم نے فراق جنت میں روے یا ہماری جدائی میں تو حضرت آدم اور سو برس تک روتے رہے یہاں تک کہ توبہ قبول ہوئی اور مکہ کی طرف جانے کا حکم ہوا اخیام جنت سے خیمہ مرحمت ہوا اور ہنگام طواف کعبہ کے حوا سے ملاقات ہوئی اسی وجہ سے اس مقام کو عرفات و مزدلفہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جب آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی

سادات و شیعیان علیؑ پر مظالم

قسط دوم بسلسلۂ انتخاب شعبان نمبر مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۳

خلیفہ مہدی عباسی

منصور کے مرنے کے بعد ۱۵۸ھ ہجری ۹ ذی الحجہ روز پنجشنبہ بغداد میں خلیفہ ہوا ۱۶۹ ہجری میں مرا۔ بزرگوں کی سیرت کو انھوں نے بھی خوب نبایا۔ خون آل رسولؐ سے خوب ہاتھ رنگے۔

(۱) امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو مدینہ سے لاکر بغداد میں قید کیا۔

(۲) علی بن عباس ابن حسن بن حسن بن امام حسنؑ کو قید کیا، پھر زہر سے شہید کیا۔

(۳) عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ کو جو علم و ورع و زہد میں یکتائے زمانہ تھے، اور کوفہ میں علی بن صالح بن یحییٰ کے مکان میں پوشیدہ تھے شہید کیا۔

خلیفہ موسیٰ ہادی عباسی

۱۶۹ ہجری میں خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں بھی شیعیان علیؑ و اولاد رسولؐ قتل ہوتے رہے۔

(۱) حسین بن علی بن حسن بن حسین بن امام حسنؑ شہید ہوئے۔

(۲) سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ شہید کیے گئے۔

(۳) حسن بن محمد بن عبداللہ بن حسن ابن امام حسنؑ شہید ہوئے۔

(۴) عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ شہید کیے گئے۔

(۵) حسین بن علی صاحب فخ وہ بزرگ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول خدا نے مقام فخ میں پہونچکر شہادت کی خبر دی تھی اور گریہ فرمایا تھا۔ موسیٰ ہادی کی فوج نے مقام فخ میں گھیر کر آپ کو قتل کیا اور ساتھیوں کو بھی شہید کیا سر کاٹ کر موسیٰ ہادی کے پاس روانہ کئے۔ اس وقت اولاد امام حسنؑ و امام حسینؑ سے اکثر لوگ دربار میں موجود تھے۔

امام موسیٰ بن جعفر بھی تشریف فرما تھے۔ سب سروں کو دیکھ کر امام رونے لگے، اور فرمایا قسم بخدا حسینؑ مسلمان و صالح و روزہ دار تھے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے تھے، اپنے گھرانے میں بے نظیر تھے۔"

حسین بن علی کے اقربا کے گھر جلا ڈالے گئے، مال و اسباب لوٹ لیا گیا جو اُن کے ہمراہ اسیر ہو کر آئے تھے، سب شہید کئے گئے۔

(۶) یحییٰ اولاد جناب حسن بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۷) سلیمان اولاد عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۸) ادریس اولاد عبداللہ بن حسن بن حسنؑ۔

(۹) علی بن ابراہیم بن امام حسنؑ۔

(۱۰) ابراہیم بن اسماعیل طبا طبا۔

(۱۱) حسن بن محمد بن عبداللہ بن امام حسنؑ

(۱۲) عبداللہ اولاد اسحاق بن حسن بن علی بن امام حسینؑ۔

(۱۳) عمر اولاد اسحاق بن حسن بن علی بن امام حسینؑ۔

(۱۴) عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن امام حسنؑ۔ مذکورۂ اولاد علیؑ و رسولؐ سب شہید ہوئے۔

خلیفہ ہارون رشید

۱۷۰ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور ۱۹۳ ہجری میں مرے۔ اولاد رسولؐ کی خون آشامی میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۱۷۲ ہجری میں تمام اولاد ابوطالبؑ کو بغداد سے نکلوا دیا، اور اکثر کو قتل کیا۔

(۱) یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ جنکو امام جعفر صادقؑ نے وصیت فرمائی تھی اور تمام گھرانے میں سب سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ہمیشہ ہدایت خلق فرماتے تھے۔ آپ شہر بشہر قریہ بقریہ مارے مارے پھرتے، اور کئی مرتبہ قید ہوئے۔ شہر دیلم میں روپوش رہے آخر رشید نے گرفتار کر کے ایک تاریک مکان میں قید کیا۔

ایک روز قیدخانہ میں ہارون آیا۔ اور سو لکڑیاں آپکے ماریں اور چلا گیا۔ دوبارہ پھر آیا اور سو لکڑیاں ماریں اور چلا گیا۔ آخر زہر دے کر شہید کیا۔

بعض مورخین نے کہا ہے کہ بھوکا پیاسا شہید کیا۔ بعض نے کہا کہ درندوں کو گوشت کھلوا دیا۔ آپ کے ساتھی بارہ سال تک قید رہے اور کچھ صحراؤں میں بھاگ گئے۔

(۲) جناب ادریس بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ افریقہ بھاگ گئے اور "طنجہ" اور "بربر" اور "فاس" میں پھرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہارون رشید کو خبر ہوئی۔ اس نے سلیمان بن جریر جرزی کے ہاتھ زہر روانہ کیا۔ جس نے دھوکا دے کر وہ زہر سنگھا دیا اور آپ کو غش آگیا بعض مورخین نے کہا ہے کہ زہریلی مچھلی کھلا کر شہید کیا۔

(۳) عبداللہ بن حسن بن علی بن امام زین العابدینؑ کو قید کیا۔ جعفر بن یحییٰ نے آپ کو قتل کیا۔ سر رومال میں لپیٹ کر رشید کو ہدیہ بھیجا۔

(۴) محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ کو "بکار بن عبداللہ" زبیری نے قید کیا، اور قیدخانہ میں انتقال ہوا۔

(۵) حسین بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالبؑ کو بکار زبیری نے اتنے کوڑے مارے کہ راہی جنت ہوئے۔

(۶) عباس بن محمد بن عبداللہ بن علی بن امام حسینؑ کو گرفتار کر کے رشید نے قتل کیا۔

(۷) اسحاق بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کو قید کیا، اور قید میں انتقال ہوا

امام موسیٰ کاظمؑ

یہ امام مظلوم ۱۲۹ ہجری مطابق ۷۴۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳ھ میں انتقال فرمایا تمام زندگی عبادت میں بسر کی خلیفہ مہدی انہیں مدینہ سے لاکر بغداد میں آپ کو قید کیا ہارون رشید نے بھی آپ کو قید رکھا اور سخت ایذائیں پہونچائیں۔ بصرے میں قید کیا۔ داروغہ قیدخانہ عیسیٰ نے آپ کے زہد و عبادت کو دیکھ کر ہارون رشید کو لکھا کہ امام کو قید سے رہا کر یا میری نگہبانی سے نکال۔ (اتحاف، مقاتل الطالبین)

رشید کو غصہ آیا اور امام کو بغداد بلا لیا۔ پہلے فضل بن ربیع اور بعد میں یحییٰ برمکی کی نگرانی میں قید کیا۔ پھر مختلف لوگوں کی نگرانی میں مختلف قیدخانوں میں رکھا جہاں جہاں امام قید ہوتے اپنی عبادت امن جوئی صلح پسندی خاموش طبیعت سے لوگوں کو مسخر کر لیتے تھے۔

ایک روز ہارون نے ایک خوبصورت عورت کو قیدخانے میں بھیجا تا کہ امام کو متہم کر کے قتل کر دے۔ یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی۔ بالآخر "سندی بن شاہک" کو آپ کے قتل پر آمادہ کیا اس نے انگوروں میں زہر دے کر آپ کو شہید کیا (عمدۃ الطالب، فصول المہمہ)

قیدخانہ میں بیڑیاں ہتھکڑیاں کاٹ کر ایک تختہ پر نعش رکھکر بغداد کے پل پر رکھوا دیا، اور منادی کرائی کہ یہ رافضیوں کا امام موسیٰ بن جعفرؑ ہے شیعوں نے آپ کو غسل و کفن دیکر نماز پڑھکر قریب بغداد کاظمین میں دفن کیا

ہارون نے موسیٰ بن عیسیٰ عباسی کو کوفہ کا حاکم کیا۔ اس نے بحکم خلیفہ روضۂ امام حسینؑ کو کھود ڈالا۔ ایک بیری کا درخت نشان قبر بنا تھا جس کی شناخت پر شیعہ زیارت کرتے تھے۔ اس درخت کو بھی کاٹ ڈالا۔

خلیفہ مامون رشید عباسی

ہارون رشید کے فرزند اپنے بھائی خلیفہ محمد امین کو قتل کر کے سنہ ۱۹۸ھ میں خلیفہ ہوئے۔ انھوں بھی قتل اولاد رسولؐ میں دریغ نہیں کی۔

(۱) نصر بن شبیب حج کو نکلے۔ مدینہ منورہ پہونچے اہلبیت رسولؐ کی تلاش شروع کی۔ بقیہ آئندہ

طبی

(۱) گرم مصالحہ کھانے سے معدہ خراب ہوجاتا ہے۔
(۲) پیشاب روکنے سے ضعف مثانہ کی بیماری ہوجاتی ہے۔
(۳) غصہ کی حالت میں کھانا کھانے سے بدہضمی کا خطرہ ہے۔
(۴) مقدار سے زیادہ کھانے سے عقل ضعیف اور دوران خون سست ہوجاتا ہے۔
(۵) گرمیوں میں جب دھوپ نہ ہو اور جاڑے میں جب دھوپ ہو اسوقت ہواخوری کرنی چاہیئے۔
(۶) دوپہر کا کھانا کھا کر کم سے کم آدھ گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ آرام کریں۔
(۷) رات کا کھانا کھا کر کم از کم پانچسو قدم چہل قدمی کرنا چاہیئے۔
(۸) دمہ کے مریض کو رات کے وقت غذا نہ دینا چاہیئے۔
(۹) دہی اور مولی بہ یک وقت کھانے سے درد قولنج کا خوف ہے۔
(۱۰) کھانا کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے آدمی درد جگر سے محفوظ رہتا ہے۔
(۱۱) رات کو سوتے وقت آدھا گلاس پانی پینا قبض کو رفع کرتا ہے۔
(۱۲) معدہ کی خرابی تمام بیماریوں کی جڑ اور پرہیز تمام بیماریوں کا علاج ہے
(۱۳) رنگ دار مٹھائی کھانا مضر صحت ہے۔
(۱۴) بے قاعدہ جلدی جلدی کھانے اور بے وقت غذا سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

ان باتوں سے بچو

(۱) آفتاب نکلنے کے بعد تک سوتے رہنے سے
(۲) ننگے سر ننگے پاؤں بیت الخلا جانے سے
(۳) جھوٹی قسم کھانے سے۔
(۴) کسی کو دھوکا دینے سے۔
(۵) بہت زیادہ ہنسنے سے
(۶) گھر میں جھاڑو نہ دینے سے۔
(۷) مکڑی کے جالے کو چھتوں اور کونوں سے دور نہ کرنے سے۔
(۸) بدن کے کسی عضو کو ہلانے سے۔
(۹) چغل خوری کرنے اور جھوٹ بولنے سے

نسوانی

بروایت صادق آل محمد حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ مرد زمین سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے ان کی توجہ زمین کی طرف زیادہ ہوتی ہے اور عورتیں مردوں سے پیدا ہوئی ہیں (خلقت حوا کی طرف اشارہ ہے جو بقیہ خاک پہلوئے آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئی) اسی لئے عورت کی تمام تر توجہ مرد کی طرف رہا کرتی ہے لہذا مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کی بندش رکھیں اسی مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا بیٹا عورتوں کو پردہ میں رکھو کہ پردہ داری تمھارے اور ان کے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں شکوک اور شبہات حادث نہیں ہوسکتے یاد رکھو۔ کہ عورتوں کو گھروں سے باہر جانا سخت خطرناک ہے اسی سے کہ تم غیر مردوں کو ان کے پاس آنیکی اجازت دو۔ جن پر تم کو وثوق اور اعتماد حاصل نہیں ہے۔

امام سجاد علیہ السلام سے مروی ہے النساء عیٌّ و عورة فاستروا العورة بالبیوت واستروا العیّ بالسکوت یعنی گندزبانی اور برہنگی سے بھی زیادہ عورتیں قابل شرم ہیں یعنی جس طرح کہ برہنگی اور گندزبانی تخجالت اور شرم کا باعث ہے۔ عورتیں اس سے بھی زیادہ شرم و حیا ہیں۔ پس ان عورتوں کو تو بیوت یعنی گھروں میں چھپائے رکھو اور گندزبانی کو سکوت یعنی خموشی سے پوشیدہ رکھو۔

ایک خط میں جناب امیر علیہ السلام نے امام حسنؑ کو لکھا واغضض بصرھا بستورٍ واکففھا بحجابٍ یعنی عورتوں کی نظر کو محفوظ کرو اس طرح کہ پردہ میں رہیں۔ اور ان کو ایسی طرح روکے رہو کہ تمھارا حجاب ان پر رہے۔

امام کاظم علیہ السلام نے اپنے آباء معصومین علیہم السلام سے یہ روایت کی ہے کہ جناب پیغمبر صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے خدا اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ ایسی جگہ نہ سوئے جہاں اسکو نامحرم کے تنفس کی آواز سنائی پہنچے

مرقع اطفال

ماں باپ کا ادب کرو

اچھے اور نیک بچے ماں باپ کا ادب کرتے ہیں اور ان کی ہر بات کو غور سے سنتے ہیں عزیز بچو! تم بھی اپنے ماں باپ کا ادب کیا کرو۔ جب تم بہت چھوٹے تھے۔ چل پھر نہیں سکتے تھے اور پیٹ کے بل رینگتے تھے اس وقت ماں باپ ہی تمھارے سب کام کرتے تھے تم کو بھلے برے کا کچھ خیال نہ تھا آگ پر ہاتھ رکھ دیتے تھے۔ تمھارے منہ میں زبان تھی مگر بول نہ سکتے تھے۔ بھوک لگتی تو مانگ کر کھا نہیں سکتے تھے تمھیں بس رونا آتا تھا اس وقت تمھارا سہارا ماں باپ ہی تھے وہی تم کو کھلاتے تھے پلاتے تھے صاف کپڑے پہناتے غرض تمھیں آرام سے رکھتے تھے۔

ماں باپ نے تمھیں علم پڑھایا کام کی باتیں سکھائیں۔ آدمی بنایا تمھارے لئے آپ دکھ اٹھائے مگر تمھیں ہر طرح سکھ سے رکھا۔ تمھیں سردی گرمی سے بچایا۔ بیمار ہوں میں تم کو دوا کھلائی اور تمھاری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔

جب تمھارے ساتھ کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو تم اس کا احسان ماننے ہو۔ ماں باپ نے تمھارے ساتھ اتنی نیکیاں کیں۔ تم کو چاہیئے کہ عمر بھر ان کا احسان مانو ان کا ادب کرو اور انکی خدمت کرو

معلومات۔ (۱) دنیا میں سب سے زیادہ لمبا باڑ آسٹریلیا میں ہے جس کی لمبائی ۲۳۶ میل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے سرخرگوش فصل خراب نہ کریں۔

(۲) زمین کا کل وزن ٹن ہے اگر زمین کا وزن ایک پونڈ فرض کیا جائے تو سورج کا وزن ۱۵۰ ٹن مشتری ۳۱۰ زحل کا ۹۳ پونڈ۔ نیچوں کا ۱۷ پونڈ۔ یورے نس کا ۱۴ پونڈ۔ زہرہ کا ۱۱ اونس۔ مریخ کا ½۱۱ اونس عطارد کا ایک اونس اور چاند کا تین ڈرام ہوگا ۱۰۰۰۰۰۰۰ یہ عدد ان تمام سیاروں کی مختلف کشش کے باعث معلوم کئے گئے ہیں۔

رم جھم

مسکراہٹ

(۱) پہلا شخص۔ بھئی کنٹرول میں آٹا بہت ہی مہنگا ہے۔
دوسرا۔ کوئی حرج نہیں۔
پہلا کیوں؟
دوسرا اگر آٹا مہنگا ہے تو ہم روٹی خریدیں گے۔

(۲) ایک لڑکا۔ خدا جانے یہ کنٹرول کب اٹھے گا؟
دوسرا۔ اسے یوں ہی بیٹھے دو۔
پہلا۔ کیوں؟
دوسرا۔ جب بیٹھے بیٹھے اتنا ظلم ڈھا رہا ہے تو نہ معلوم کھڑا ہوکر کیا کرے گا

(۳) ایک لڑکا۔ تم کھجوریں گٹھلیاں سمیت کیوں کھا رہے ہو؟
دوسرا۔ گٹھلیوں سمیت ہی تو تول کر ملی ہیں۔

(۴) ایک لڑکا۔ تمھیں دوسرے نمبر کا کتنا انعام ملا۔
دوسرا۔ دو روپے۔
پہلا۔ کاش تیسرا نمبر ہوتا اور تین روپے ملتے۔

ڈاکٹر۔ کیوں صاحبزادے کس مقام پر تکلیف محسوس ہوتی ہے۔
لڑکا۔ اسکول میں۔

ٹکٹ چیکر۔ تم کہاں جارہے ہو؟
مسافر۔ میں دہلی جارہا ہوں ٹکٹ غازی آباد میں لے لوں گا۔

پہلا اندھا۔ (دوسرے اندھے سے) معلوم ہوتا ہے بادل ہے۔
دوسرا اندھا۔ مجھے تو چاندنی چھٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

(۵) بیوی۔ کھڑ کھڑ کی آواز آرہی ہے دیکھو کہیں چور تو نہیں ہے۔ خاوند ٹھہرو منو کو بلا لینے دو۔

لطیفہ

مالک (نوکر سے) تم میرا چمچہ چرا کر لے گئے اب کہتے ہو غلطی ہوگئی تھی۔
نوکر حضور میں نے غلطی سے اسے چاندی کا سمجھا تھا۔

عالم

باران رحمت کی جگہ باران مینڈک

۲۹ رجولائی۔ گزشتہ ہفتہ بیری ونغتہ شائر کے ایک قصبہ میں ہزارہا مینڈکوں کی بارش ہوئی تمام سڑکیں ان سے پٹ گئیں۔ اور انہوں نے پھدک پھدک کر مکانوں میں گھسنا شروع کر دیا۔ مکانداروں نے جھاڑوؤں سے ان حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور جلدی انہیں نکال باہر کیا۔ راہ چلتوں کا بیان ہے کہ قصبہ کے اوپر ایک گہرا کالا بادل چھانے کے بعد مینڈکوں کی بارش ہوئی (گلوب)

انگلستان میں سمندری ہوا

لندن ۳۱ رجولائی۔ اڑن پیالوں کی وجہ سے جو ہراسانی پیدا ہوئی تھی وہ ابھی کم نہ ہوئی تھی کہ سکاٹ لینڈ کا سمندی ہوا بھی پیدا ہو گیا۔ ایک بنک کے منیجر کا بیان ہے کہ وہ اور اس کی بیوی اور اس کے دوست ساحل کی ریتی پر تھے کہ دو عجیب کوبان پیدا ہوئے۔ اور یہ نزدیک آتے گئے حتی کہ چھوٹے چھوٹے چمکدار کوبان اور نظر آنے لگے۔ اور پھر یہ سمندی ہوا آہستہ آہستہ سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا۔ دور جا کر غائب ہو گیا۔

برطانیہ میں ہندوستانی ناچ کا تماشہ

لندن ۳۱ رجولائی۔ ہندوستان کا مشہور رقاص رام گوپال برطانیہ اور امریکہ میں ایک ناچ رنگ کی محفل رچانے والا ہے۔ آج کل یہ رقاص کارنوال میں وہاں کے منیجر کے پاس چھٹیاں گزارنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہے۔

رام گوپال دس دن میں لندن آجائیگا وہاں ویسٹ اینڈ میں اپنے ناچ کی مشق کرے گا۔ سردیوں میں کھیل دکھا کر امریکہ جائے گا۔ یہاں اس کے ساتھ بھولسلے اور راجیشور بھی ہیں۔ باقی پارٹی ہندوستان میں ہے۔ مگر ملنے پر یہ لوگ بھی لندن چلے جائیں گے۔

رام گوپال کو ونسٹرن تھیٹر میں جگہ مل گئی ہے ... اس کے انتظامات ہو رہے ہیں

اسلام

برطانیہ اور عراق کے درمیان اسٹرلنگ قرضہ پر معاہدہ ہو گیا۔

لندن ۲۹ رجولائی۔ اسٹرلنگ قرضہ کے متعلق عراق اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے عراق کا برطانیہ پر ۲ کروڑ پونڈ قرض ہے ابھی سال سے ۱ ½ کروڑ پونڈ ملے گا اور ½ کروڑ پونڈ کا وہ عراق میں برطانوی سامان خرید سکے گا۔ خیال ہے کہ ابراہیم الکبیر بغداد سے جو ہدایات لندن لائے تھے ان میں ایک دو دن کے لئے روک دیا جائیگا (گلوب)

مصر و لبنان کا معاہدہ سفر

قاہرہ ۳۰ رجولائی۔ ایم چارلس یہاں لبنان کی حکومت کے ڈائرکٹر جنرل محکمہ مواصلات ہیں۔ انہوں نے قاہرہ میں مصر کے حکام کے ساتھ یہ معاہدہ کیا ہے کہ جو لوگ چھٹی گزارنے کے لئے مصر سے لبنان آئیں گے ان کو سفر کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیگی۔ (گلوب)

حکومت مصر مچھلیوں کی تجارت کو فروغ دیگی۔

قاہرہ ۲۹ رجولائی حکومت مصر نے چار نئے مقامات پر مچھلیوں کی تجارت گاہیں کھول دی ہیں اور اس کے لئے ۱۵ ہزار مصری پونڈ بھی خرچ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ اس طرح حکومت کی آمدنی کافی بڑھ جائیگی اس وقت یہ آمدنی ایک لاکھ مصری پونڈ ہے اور یہ آمدنی آیندہ ۱۰ لاکھ مصری پونڈ ہو جائے گی۔ (گلوب)

مصر میں دُرّے کی سزا موقوف

قاہرہ ۸ راگسٹ۔ شاہ فاروق نے ایک حکم نامہ پر دستخط کر دئے ہیں جس کے مطابق دُرّے کی سزا موقوف کر دی گئی ہے۔ اس حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ یہ سزا انسانی اصول کے خلاف ہے۔

مصری وفد انڈونیشیا جائے گا۔

قاہرہ ۸ راگسٹ۔ مصر کے وکلا اور اخبارات کے نمائندوں کا ایک وفد انڈونیشیا جانیوالا ہے

پاکستان

۱۵ راگسٹ کو پاکستان کس طرح جشن آزادی منائیگا۔

مسٹر لیاقت علیخاں معتمد عمومی کل ہند مسلم لیگ کا بیان

نئی دہلی ۲ راگسٹ مسٹر لیاقت علی خاں معتمد عمومی کل ہند مسلم لیگ نے اپنے امروزہ صحافتی بیان میں اس کی توضیح کی ہے کہ ۱۵ راگسٹ کو اقتدار کی منتقلی کا جشن پاکستان کس طرح منائے گا۔

تمام سرکاری و غیر سرکاری عمارات پر قومی پرچم لہرا جائیگا۔ مسٹر لیاقت علی خاں کہتے ہیں کہ ۱۵ راگسٹ کو تمام سرکاری و غیر سرکاری عمارات اور کاروباری مراکز پر قومی پرچم لہرا یا جائے گا۔

پاکستان پر نزول رحمت باری کے لئے دعا کی جائیگی۔ نماز جمعہ کے بعد خصوصی دعائیہ اجتماعت منعقد کئے جائیں گے جس میں پاکستان پر نزول رحمت باری کے لئے دعا کی جائے گی۔

نافذ العمل احکام کے تحت جلسے

نافذ العمل احکام تحت جلسہ ہائے عام منعقد کئے جائنگے اور جلوس برآمد کئے جائیگے جن مقامات پر جلسوں کے انعقاد اور جلوسوں کی برآمدگی سے متعلق تحدیدات عائد ہیں وہاں ان احکام کی خلاف ورزی کسی صورت میں نہیں کی جاسکے گی۔ کیونکہ نظم و ضبط کی برقراری ناگزیر ہے (ا۔ پ)

مغربی اور مشرقی بنگال سے عملہ کی منتقلی کی تکمیل کیلئے دو عہدہ داروں کا تقرر۔

نئی دہلی ۲ راگسٹ۔ ریلوے بورڈ نے مغربی اور مشرقی بنگال سے عملہ کی منتقلی میں سہولت بہم پہونچانے اور اس کام کی تکمیل کے لئے دو عہدہ داروں کا تقرر کیا ہے (ا۔ پ)

برما میں پاکستان کا نمائندہ۔

رنگون ۳ راگسٹ معلوم ہوا ہے کہ مرزا محمد رفیع سابق میئر (رئیس بلدیہ) رنگون جو آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں برما واپس آرہے ہیں آپ برما میں پاکستان کی طرف سے نمائندہ ہونگے

ہندوستان

ستمبر میں امریکہ سے ہندوستان کو ۵۰ ہزار ٹن گیہوں اور ۱۲ ہزار ٹن آٹا وصول ہوگا۔

واشنگٹن ۲۹ رجولائی۔ ریاستہائے متحدہ کے محکمہ زراعت نے کل رات اس امر کا اعلان کیا کہ ہندوستان کے لئے ستمبر کے مہینہ میں ۵۰ ہزار ٹن گیہوں اور ۱۲ ہزار ٹن آٹا مختص کیا گیا ہے (رائٹر)

پٹیالہ کی وزارت عظمیٰ پر ۸۰ سال بعد ایک ریاستی باشندہ کا تقرر

پٹیالہ ۲۹ رجولائی۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ نے سردار ہریچن سنگھ ملک کے جی۔ سی۔ ای۔ او۔ سی ریاستی افواج پٹیالہ کو پٹیالہ وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ سردار ملک کا کناڈا کی ہندوستانی سفارت پر انتخاب عمل میں آیا ہے۔ ۸۰ سال کے بعد ریاست پٹیالہ کے باشندے کو ریاست کا وزیر اعظم بنایا گیا ہے (ا۔ پ)

علاقہ گلگت کی واپسی پر ریاست کشمیر کی خوشیاں

سری نگر۔ ۲۹ر جولائی۔ حکومت کشمیر نے اپنے علاقہ گلگت کی واپسی کی مسرت میں یکم اگسٹ کو ایک دن کی تعطیل کا اعلان کیا ہے واپسی کی تقریب کو یادگار طور پر منانے کے لئے ہز ہائی نس کی منظوری سے مبلغ (۲۰۰۰) روپیہ اس کمیٹی کے حوالے کئے گئے جو خصوصی انتظامات میں مصروف ہے (اسٹیٹس نیوز)

۱۵ اور ۱۶ راگسٹ کو تعطیلات رہیں گے

نئی دہلی۔ ۲ راگسٹ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ اور سولہ اگسٹ جمعہ و ہفتہ کو تمام ہندوستانی رجمنٹوں میں جشن آزادی کے سلسلہ میں تعطیلات رہیں گی (گلوب)

برطانوی فوج واپس جا رہی ہے۔

نئی دہلی۔ ۲ راگسٹ حکومت ہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان سے برطانوی افواج بہت جلد واپس چلی جائیں گی۔ (گلوب)

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

حیدرآباد کی چھاؤنیوں سے برطانوی ہندستانی فوجوں کا تخلیہ

نئی دہلی ۲۸ جولائی - یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کا وفد کے ایما پر اب یہ طے پایا ہے کہ حیدرآباد دکن کی چھاؤنیوں سے برطانوی اور ہندوستانی جنگ آزما فوجوں کا ممکنہ عجلت کے ساتھ تخلیہ کردیا جائے۔ چنانچہ تخلیہ کا پروگرام بھی ترتیب دیا جارہا ہے۔ جب یہ فوجیں چلی جائیں گی تو ان کی جگہ کوئی فوج نہیں رکھی جائے گی۔ فنی لاف دکنیبل اسٹاف اور اسٹورس سب سے آخر میں جائیں گے۔ (ی۔ پ)

فوجی سامان تباہ کردیا جائیگا

حیدرآباد ۲۷ جولائی - پبلک پریس وثوق کے ساتھ اس اہم ترین انکشاف کے قابل ہے کہ برطانوی اقتدار کے خاتمہ کیساتھ ہی حیدرآباد میں مقیم برطانوی فوجیں منتقل ہوجائے گی فوجوں کی منتقلی کے وقت معلوم ہوا ہے کہ تمام جنگی سامان جس میں دبابے، توپ، طیارہ شکن توپیں اور دیگر اسلحہ جات شامل ہیں وہ کسی حکومت کی تحویل میں نہیں دیئے جائیں گے بلکہ تمام فوجی سامان تباہ کردیا جائے گا۔ یہی طریقہ سارے برطانوی ہند کی دوسری ریاستوں اور خود برطانوی ہند میں بھی اختیار کیا جائیگا۔ برطانوی حکومت کی یہ حکمت عملی سیاسی حلقوں میں انتہائی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے اور دفاعی نکتہ نظر سے اس اقدام کو نہایت غیر دانشمندانہ خیال کیا جارہا ہے۔ (پبلک پریس)

ایک حیدرآبادی نوجوان کی ایجاد

حیدرآباد ۲۰ جولائی - ہمارے ملک کے ایک نوجوان مسٹر سید ضیاء الرحمن صاحب ہاشمی نے برقی فیوز کے متعلق ایک ایجاد پیش کی ہے جو عام لوگوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اس برقی آلہ کو معمولی فیوز کی جگہ لگایا جاسکتا ہے۔ جب کبھی فیوز جل جائے تو اس آلہ کی وجہ سے برقی رو کا تعلق فوراً دوسرے فیوز سے خود بخود ہوجاتا ہے اس طرح عام لوگوں کو جو فیوز ڈالنے میں تکالیف ہوتی ہیں اس سے دور ہوجاتی ہیں۔

اس آلہ کی فروخت کے متعلق امریکہ کی کمپنیوں جی۔ آئی۔ سی اور ویسٹنگ ہاوز سے مراسلت ہورہی ہے۔ یہ آلہ پیٹنٹ بھی ہوچکا ہے (دکن نیوز)

سکندرآباد کی فوجوں کی منتقلی

حیدرآباد ۲۸ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ سکندرآباد کی فوجیں ہندوستان اور پاکستان میں منتقل کیجارہی ہیں۔ فوجیوں سے ان کی مرضی دریافت کی جارہی ہے کہ آیا وہ ہندوستانی فوج میں رہنا چاہتے ہیں یا پاکستانی فوج میں (دکن نیوز)

وائسرائے کی مقرر کردہ مجلس گفت و شنید میں حیدرآباد شرکت نہیں کررہا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ جولائی - یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو حیدرآبادی وفد سے قریبی ربط رکھنے والے حلقوں میں معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی مقرر کردہ مجلس گفت و شنید میں حیدرآباد شرکت نہیں کررہا ہے اس کی دو وجوہات بتائی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حیدرآباد انڈین یونین میں شرکت کے سوال سے دلچسپی نہیں رکھتا۔ اور ایسا سوال ہے جس کے متعلق مجلس مذکور سب سے پہلے گفت شنید کرنے والی ہے۔ دوسرے یہ کہ حیدرآباد اپنے اسٹانڈ اسٹل اگریمنٹ کے متعلق ایسی ریاستوں سے علیحدہ رہ کر گفت و شنید کریگا۔ جو مجلس دستور ساز میں شریک ہوچکی ہیں اور جن کے معاہدات حیدرآباد سے مختلف ہوں گے۔ (ی۔ پ)

حیدرآباد کی سرحدوں پر فوجی پہرہ بندی

حیدرآباد ۲۸ جولائی - پبلک پریس اس انکشاف کے قابل ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی سے غیر متوقع طور پر سونا جواہرات اور نقد رقم جو منتقل کی جارہی ہے اس کے انسداد کے سلسلہ میں حکومت سرکار عالی نے تمام سرحدی مقامات پر کڑی نگرانی قائم رکھنے کے لئے فوجی پہرہ بندی کردی ہے اور سختی کے ساتھ متعینہ فوجوں کو یہ احکام جاری کئے گئے ہیں کہ ممالک محروسہ سے کسی قسم کی منتقلی نہ ہونے پائے ان احکام میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ کوئی شخص (۵۰۰) سے زائد رقم منتقل کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

(پبلک پریس)

گرفتاری اور چالان

حیدرآباد ۲۸ جولائی - محبوب نگر کے ایک علاقہ میں ایک ذرگاہ کی بے حرمتی کے الزام میں پولس نے چھ اشخاص گرفتار کر کے چالان عدالت کردیا ہے۔

(دکن نیوز)

ہز ہائینس شہزادی صاحبہ پارچہ تقسیم فرمائینگی

حیدرآباد ۲۸ جولائی - انجمن انسداد قلت گرانی اجناس کی جانب سے مختلف مقامات پر جوار زان فروشی اجناس کی دکانیں قائم کیجارہی ہیں اسی سلسلہ میں بمقام ملہ گٹہ سکندرآباد میں (۲۴) ویں دکان کا قیام عمل میں آیا - جہاں پر مطلوبہ تعداد میں بہار ڈ رجسٹر ہونیکے بعد حضرتہ ہز ہائینس شہزادی صاحبہ ہزار غربا میں عورتوں کو ساڑیاں اور مردوں کو پارچہ تقسیم فرمائیں گی۔ (دکن نیوز)

ڈائرکٹر جنرل پولس بلدہ و اضلاع کا جائزہ

حیدرآباد - ۳۱ جولائی آج دوپہر میں نواب دین یار جنگ بہادر کا تقرر فرمان خسروی کی تعمیل میں کوتوالی اضلاع و بلدہ کی ڈائرکٹر جنرلی پر عمل میں آیا ہے۔ مسٹر جے۔ اے اینڈرسن سے جائزہ حاصل فرمایا۔ نواب موصوف کے تحت محلات، ورخفیہ پولس بھی رہیں گے۔ موصوف کی سابقہ خدمت کوتوالی بلدہ کا جائزہ مسٹر رستم جی نے حاصل کیا۔ (پبلک پریس)

صدر المہام دستوری نواب علی یاور جنگ بہادر کا بیان

حیدرآباد ۷ اگسٹ مملکت حیدرآباد کے ہندستانی یونین میں شریک ہونے کے بارہ میں عالمی پریس میں جو اطلاعیں شایع ہوئی ہیں۔ اس کے بارہ میں نئی دہلی سے حکومت سرکار عالی کے صدر المہام دستوری نواب علی یاور جنگ بہادر نے تردید کی ہے

اس سلسلہ میں ذمہ دار مسلم اور غیر مسلم کانگریسی حلقوں نے اظہار اطمینان کیا ہے اور نواب صاحب معز کی بروقت تردید کو سراہا ہے۔ ان حلقوں کا یہ ایقان ہے کہ اب جبکہ حیدرآبادی وفد کے ایک ممتاز اور ذمہ دار رکن نواب علی یاور جنگ بہادر نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ مملکت حیدرآباد نہ تو ہندستانی یونین میں شریک ہوگی اور نہ پاکستانی یونین میں اس امر سے ان حلقوں کو یہ یقین واثق ہوگیا ہے کہ حیدرآباد کی مقتدر حیثیت بہرحال برقرار رہے گی۔

ڈاکو جماعت کی گرفتاری

حیدرآباد ۲ مہر - ڈاکوؤں کی ایک خطرناک جماعت کو خفیہ پولس بلدہ نے بڑی ہوشیاری سے گرفتار کر کے حراست میں لے لیا ہے۔ اس جماعت کے فی الحال چار افراد پکڑے گئے ہیں جو بلدہ اور اضلاع میں ڈاکہ کی سنگین وارداتوں کا ارتکاب کررہے تھے۔

کمسن بچوں کی سارقہ

بلدہ کی خفیہ پولس نے کمسن بچوں کو بہکا کر سرقہ کرنے والی ایک عورت کو گرفتار کیا ہے اس عورت کی نشان دہی سے دس کمسن بچے بھی برآمد کئے گئے ہیں جو مختلف مقامات پر فروخت کردیئے گئے تھے۔ (دکن نیوز)

میر مجلسی عدالت العالیہ

حیدرآباد - ۲ مہر حسب فرمان خسروی مولوی محمد عبدالحمید خان صاحب کا میر مجلسی عدالت العالیہ پر استقلال عمل میں آیا۔

(دکن نیوز)

صدارت جوڈیشل کمیٹی

حیدرآباد ۲ مہر مولوی ابوالحسن سید علی صاحب نے کل نواب عسکر یار جنگ بہادر سے جوڈیشل کمیٹی کی صدارت کا جائزہ حاصل کیا۔ (دکن نیوز)

مشیر قانونی

حیدرآباد - ۲ مہر - مولوی محمد احمد صاحب انصاری رکن عدالت العالیہ نے مولوی میر سیادت علی خان صاحب سے مشیر قانونی کی خدمت کا جائزہ حاصل کیا۔ مولوی سیادت علی خانصاحب کی رکنیت عدالت العالیہ پر واپسی عمل میں آئی۔ (دکن نیوز)

بیرون علی آباد میں فرقہ وارانہ فساد

ایک ہلاک (۹) منتشر

حیدرآباد ۴ اگسٹ معلوم ہوا کہ کل ۹ بجے شب بیرون علی آباد میں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا۔ واقعات بیان کئے جاتے ہیں کہ بیرون علی آباد سے مسلمان بحالت نشہ واپس آرہے تھے۔ محمد موسیٰ کے جیب میں (۱۵۰) مسلح ہندوؤں نے حملہ کیا مسلمانوں نے مدافعت کرتے ہوئے چلے گئے اور اس گڑبڑ کی اطلاع پر فوراً قریب جا کے بچہ مسلمان - ...

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد ہے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر نہ مل سکے گی۔

لغت

	روپیہ
قاموس اللغۃ طبع ایران	۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران	۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران	۸۰
معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ	
کریم خان۔ طبع ایران	۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدیں	۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران	۵۰

فرہنگ آنندراج

فارسی کی ایک مشہور و معتبر لغت ہے جو تین ضخیم

جلدوں میں مجلد ہے۔	(۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مازندرانی	(۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ	۵۰

فرہنگ انجمن آرائے ناصری

ایران کی مشہور و مستند لغت طبع ایران	۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت	۲۰۰

تواریخ

حیوٰۃ الحیوان۔ طبع ایران	۵۰
تاریخ ابن خلکان طبع ایران دو جلد	۱۲۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد	۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور	۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران	۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ	
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران	۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا "	۴۵
دلیران تنگستانی طبع ایران جدید	۴
ملل مشرق "	۱۰
تاریخ فرانسہ "	۱۰
مآثر و الآثار طبع ایران	۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس	
سہ جلد طبع ایران	۱۵۰
شاہنامہ طبع ایران قطع بزرگ	۱۵۰

	روپیہ
شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ	۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط	۱۰۰
لوئی چہاردہم	۱۵
لوئی شانزدہم	۵
درر التیجان تاریخ افغانیان	۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ	۳۰
فارس و جنگ بین الملل	۸
پرویز تا چنگیز	۵
عالم و آدم	۲
تاریخ روم بزرگ	۲۵
سیاح ایرانی	۵
براہین العجم	۱۲
تمدن قدیم	۱۵
تاریخ ذکاء الملک	۱۰
تاریخ کردستان	۳
نامہ خسروان سہ حصہ	۱۵
تاریخ بحیرہ	۴۰
بستان السیاحہ	۶۰
ریاض السیاحہ	۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبد العظیم	۵۰
تاریخ ساسانی	۳۰
تاریخ بختیاری	۵۰
تطور ملل	۱۰
۵ سال در امریکہ	۳
یکسال در امریکہ	۴
یکسال در قشون فرانسہ	۳
تاریخ رومان	۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ	۶
تاریخ جنگ آلمان	۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ	۱۰
خانوادہ امپراطوری روس	۶
براگز ملکہ آلماس	۲
پیرجاک ہندی	۲
حبیب السیر کامل	۱۵۰
تاریخ قم	۱۵

تاریخ جہانگشائی نادری قطع بزرگ مد	
ایضاً قطع متوسط	۱۰
دُرّہ نادرہ خط آقا اولیا سمیع	۱۵
قصص العلماء	۲۵
تحفۃ الکرام	۱۰
مرآۃ سکندری	۵
تاریخ سلطانی	۵
کسریٰ نامہ	۳
سلطان نامہ	۵
تاریخ نگارستان	۱۰
اکسیر التواریخ	۵
تحفۃ العالم	۶
حملہ حیدری ملا باذل کیاب	۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران	۵۰
حملہ حیدری ملا بو فضلی	۵۰
گلزار آصفیہ	۳۰
روضات الاحباب	۱۵
تزک آصفیہ	۱۵
تاریخ روس	۵
کتاب نادر شاہ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰
تاریخ فرشتہ	۱۵
معارج النبوۃ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور تذکرہ طبع ایران۔	۸۰
بنیان رفیع در حالات خواجہ ربیع طبع ایران	۲۰
نامۂ دانشوران ۷ جلد "	۲۵۰
گنج شایگان "	۵۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ دو جلد کامل طبع ایران	۱۵۰

تذکرہ صبح گلشن طبع ہند	۳۵
تذکرہ روز روشن "	۴۵
تذکرہ گلزار اعظم "	۴۰
تذکرہ صبح وطن "	۴۵
خیرات الحسان تذکرہ شعراء زنان سہ حصہ طبع ایران	۸۰
شرح حال سعدی شیرازی "	۵
گنج دانش تذکرہ شعرا "	۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی	۲۵
آتشکدہ آذر طبع "	۳۵
تذکرہ مرآۃ الخیال طبع بمبئی	۱۵
خزانۂ عامرہ طبع ہند	۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ	۱۰
سفرنامہ دوم "	۱۵
سفرنامہ سوم "	۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ	۴۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا	۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ ۳ حصہ	۵۰
سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ	۲۵
سیاحت نامہ احمد	۴۰
سفر ہشتاد روزہ دنیا	۴
سیاحت تحت البحر	۵
سفرنامہ حاجی معین	۳۵
مسافرت میرلائق علی خان یزدی	۵
سفرنامہ ناصر خسرو	۵

ادب

خلاصۃ شیخ بہائی طبع مصر	۱۰
اللطیف فی کل معنی ظریف طبع مصر	۵
زہر الربیع طبع ایران	۲۰
تحفۂ ناصری "	۲۵
ادب العصری "	۲۰

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریداری

رجسٹرڈ نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ [۲۶]

عید نمبر

انتخاب

هفته وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسام | معاون: عباس رضوی | مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) | یکم شوال ۱۳۶۶ھ م ۱۸ مہر ۱۳۵۶ فصلی موافق ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ | نمبر (۱۳)

چاند وہ نکلا، دیکھو! عید کا!

(از حضرت عباس رضوی)

موسم عیش و مسرت آگیا! دورِ مستی و بہجت آگیا!
وقت رنگینیِ راحت آگیا! پھر پیامِ کیفِ عشرت آگیا!
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا!

فیضِ رحمت کی ادائیں شاد ہیں ساز ہستی کی صدائیں شاد ہیں!
گلستانوں کی فضائیں شاد ہیں سبزہ زاروں کی ہوائیں شاد ہیں!
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا!

الوداع کہنے کو ہے ماہِ صیام! چاند نکلا عید کا لے کر پیام!
مٹ گیا لوحِ جہاں سے غم کا نام کائناتِ زندگی ہے شادکام
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا!

جلوہ فرما ہوگیا حسنِ ہلال! اللہ اللہ ذوقِ فطرت کا کمال!
اس طلائی قوس کا اتنا جمال! بے عدیل و بے نظیر و بے مثال!
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا!

ہو مبارک عید کی ساعت ہمیں! یا خدا حاصل ہو سب راحت ہمیں!
منہ نہ دکھلائے غمِ عسرت ہمیں! یاد تو ہے جس کی تھی حسرت ہمیں!
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا!

ہو مبارک عید ہر دلگیر کو! ہر غم و آلام کے نخچیر کو!
بدنصیب اور صاحبِ تقدیر کو! طفل کو اور نوجوان کو پیر کو!
چاند وہ نکلا ہے دیکھو عید کا! (ماخوذ)

نقش اوّل

شکوۂ عید کا منکر نہیں ہوں میں لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں

علامہ اقبالؒ

یوں تو کئی عیدیں گذریں لیکن یہ عید اپنے میں ایک خصوصیت لئے ہوئے ہے تقریباً دو سو سال سے مسلمان غلامی کی زنجیروں میں سے جکڑے ہوئے عید منا رہے تھے لیکن غلاموں کی عید ہی کیا۔ عید اور نماز عید کا لطف تو اُسی وقت آتا ہے۔ جبکہ مسلمان کسی غیر خدا کی غلامی میں جکڑا ہوا نہ ہو اور حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمان کسی غیر خدا کا غلام نہیں ہوتا جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا۔

ماسوا اللہ را مسلماں بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

آج مسلمانوں کو بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو کر اُس کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ سارے ہندوستان کے مسلمان کامل طور پر آزاد ہیں اور ہم حیدرآباد کے مسلمان اپنے مسلمان بادشاہ کے زیر سایہ آزادی کے راگ گا رہے ہیں ملک تو بالکل آزاد ہے۔ لیکن ابھی ہماری زندگی جو غلامی سے متاثر ہوئی اور ہماری ذہنیں جن پر غلامی کا ملمع چڑھ گیا تھا ابھی اس ناپاک غلامی کے اثرات سے پوری طرح صاف و پاک نہیں ہوئیں۔

اس آزادی کی خاطر ہمیں جو جد و جہد کرنی پڑی اور ہم نے جتنی قربانیاں پیش کیں اُس سے ساری دنیا باخبر ہے۔ بہار کے چرچے تو برطانیہ کے پارلیمنٹری بورڈ میں ہوئے۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں نے آزادی تو خدا کے فضل سے حاصل کر لی لیکن ابھی اپنی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرنا باقی ہے اب بھی مادہ پرست بعض نام نہاد مسلمان ایسے ہیں جن کے نزدیک مذہب ملت، کوئی چیز نہیں۔ اُن کے سروں میں ابھی باطل کا سودائے خام باقی ہے۔ ایسے حضرات سے ہماری یہ استدعا ہے یا تو وہ اپنے کافر ہونے کا اعلان کر دیں یا زندگی کو حقیقی معنوں میں ایک مسلمان کی زندگی بنائیں۔ اسلام کا پرچار کریں۔ اپنے کمزور بھائیوں کی مدد کریں۔

ہم اپنے حیدرآبادی مسلمان بھائیوں سے یہ عرض کریں گے کہ آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے بادشاہ جمجاہ کے زیر سایہ ملک کی فلاح و بہبودی کو ملحوظ رکھیں الحمد للہ کہ ہم ایک زرخیز وسیع اور اسلامی ریاست کے باشندے ہیں کوئی معنیٰ نہیں کہ اپنی ضرورت کی اشیاء کے لئے ہم دوسروں کے محتاج ہوں اعلیٰ تعلیم کی خاطر باہر جائیں جب کہ ملک میں ایک سے ایک قابل ہستی موجود ہے۔ حقیقت میں ہم آزاد اُسی وقت کہلانے کے مستحق ہوں گے جب کہ ہماری تہذیب و تمدن میں آزادی کی شان پیدا ہو جائے۔ اپنی زبان سے خود کو آزاد کہنا بے سود ہے یہ تو ایسا ہے کہ آستین میں بت ہیں اور خدائے واحد لاشریک کی بندگی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ یہ ایک خود فریبی ہے۔ پہلے غلامی کے بت توڑ دیں اور عمل میں استحکام پیدا کر لیں تو دنیا خود آزاد کہے گی۔

یہ پہلی عید آزادی کے عالم میں منائی جا رہی ہے خدا کرے کہ دوسری عید ہم ایسے عالم میں منائیں جب کہ ہر اعتبار سے آزاد کہلائیں۔

بیخودی کی ترنگ

از جناب خداداد خاں صاحب برقؔ حیدرآبادی

یہ نمود میری نمود کیا میں شکار گردشِ رنگ ہوں
یہ وجود میرا وجود کیا کہ خودی سے برسرِ جنگ ہوں

یہ جہاں کے رشتوں کو توڑ دے میرا دل ادھر تو موڑ دے
مجھے میرے حال پہ چھوڑ دے کہ میں زندگی سے بھی تنگ ہوں

میری غفلتوں کا نہ کر گلہ میری خواہشوں کا نہ دے صلہ
میری بات بات ہی کچھ نہیں کہ میں بیخودی کی ترنگ ہوں

میں ہوں اپنے حال سے بیخبر مجھے کیا جہاں میں ہو شور و شر
نہ خیال شہرت و نام ہے نہ رہینِ منتِ ننگ ہوں

جو چمن تھا وہ تو اجڑ گیا جو تھا کھیل سارا بگڑ گیا
میں جہانِ ناز کو چھوڑ کے تیرا ہمنوا دل تنگ ہوں

یہ خطا ہے اور نہ کوئی ہو ترے عشق میں ہوں میں سرخرو
نہ ہو دیکھ کر مجھے دنگ تو تیری حسرتوں کا میں رنگ ہوں

نہ شراب ہے نہ تو جام ہے نہ تو برقؔ پینے سے کام ہے
یہ ہے ایک جوشِ الست کا نہ تو مست ہوں نہ تو دنگ ہوں

رباعی
رمضان کی یاد

از محمد امیر الدین جلیسؔ حیدرآبادی تلمیذ جناب حکیم نیساںؔ صاحب مدظلہ

کب دیکھئے پھر شکل کو دکھلاتا ہے	اب تو یہ بچھڑ کر ہمیں تڑپاتا ہے
جی بھر کے عبادت نہ ہوئی حق کی جلیسؔ	افسوس کہ ماہِ رمضاں جاتا ہے

قطعہ (بچوں کی عید)

از میر واجد علی خاں وزیر خلف اصغر جناب حکیم نیساںؔ صاحب مدظلہ

شادمانی مزید ہوتی ہے	پوری دل کی اُمید ہوتی ہے
دیتے ہیں تحفے جب بزرگ و بڑے	اِس سے بچوں کو عید ہوتی ہے

آج عید

عباس رضوی

آج عید ہے سارے مسلمان شاداں و فرحاں ایکدوسرے سے بغلگیر ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

وہ اور اُس کے چھوٹے چھوٹے یتیم بچے اپنے مرنے والے وارث کی یاد میں آنسو بہار ہے ہیں۔ رہ رہ کے اُن کے دل سے اِک آہ نکل کر عرشِ الٰہی سے ٹکراتی ہے۔

معصوم بچے لوگوں کو اچھے لباس میں دیکھ کر دوسرے بچوں کو خوش خوش پاکر بار بار اپنی ماں سے پوچھتے ہیں۔ ماں! کیا ہمارے بابا نہیں آئیں گے؟ کیا ہمیں اچھے اچھے کپڑے نہیں ملیں گے؟ کیا ہم فاقوں سے سسک سسک کر ہلاک ہوجائیں گے؟

مجبور دکھیا - بیچاری بیوہ! آخر ان مچلتے بچوں کو کس طرح سمجھائے؟ ان فاقہ زدہ معصوموں کا پیٹ کیسے بھرے؟

اِس بیکس کی فریاد کا سننے والا کون ہے؟

عیش و طرب کو جزوِ زندگی جاننے والے! غریبوں کے جذبات کو کچلنے والے رقص و راگ میں دولت صرف کرنے والے۔ نفس کے بندے - خونخوار بھیڑوں کی طرح اپنی بقا کے لئے مجبوروں اور کمزوروں کا خون پینے والے۔

نام نہاد مسلمان سرمایہ دار یاد رکھیں کہ:-

عید حقیقت میں اُس کی ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے رحمت اُس پر سایہ فگن رہتی ہے جو اپنے فرائض کو سمجھتا ہے اپنے لئے دوسروں کا گلا گھونٹ دینا۔ مبتلائے عیش ہوکر ناچار غریبوں کا خیال نہ کرنا۔ دولت کے نشہ میں چور ہوکر خود کو بھول جانا۔ بہیمیت اور درندگی ہے۔

انسانیت کے تو یہہ معنی ہیں کہ غریبوں کے لئے جیو - بیکسوں کا سہارا بنجاؤ نفس کی بندگی ترک کردو۔

نظروں کے سامنے اُس انسان کامل کی زندگی ہو جو کائنات کو قبضے میں رکھنے کے باوجود عید کے روز لیف خرمہ کے پیوندوں سے بھرا ہوا کرتا پہنے - پھٹی چٹائی پر بیٹھ کر نان جویں کے سوکھے ٹکڑے کھا رہا ہو اور آنیوالے اجنبی سفیر کے تحیّر پر یہہ کہہ رہا ہو کہ "میری سلطنت میں آج کتنے ایسے خدا کے بندے ہوں گے جن کے بیٹھنے کو پھٹی چٹائی بھی نہیں ہوگی - سوکھی روٹی اور پیوندوں کے کرتے کو محتاج ہوں" حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ رات کی تاریکیوں میں مسلمانوں کا یہی سردار پیٹھ پر آٹے کے تھیلے لئے کوفے کی گلیوں میں گشت لگاتا اور بھوکوں کو سیر کرتا۔ حاجتمندوں کی حاجت پوری کرتا تھا"

اسلام کے اِس درس انسانیت کو فراموش کرنیوالے انقلاب سے بے خبر نہ رہیں مسلسل تغیر و تبدل کا نام ہی دنیا ہے یاد رہے کہ ایک دن معبود کی بارگاہ میں حاضری دینا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ خجالت کا سامنا کرنا پڑے اور عارضی عیش کے عوض دائمی عذاب میں مبتلا ہوں۔

جوش ملیح آبادی

جنون اپنا ہی دلدادہ ہے اب تک
یہہ مستی تشنۂ بادہ ہے اب تک
اجازت ہے تمہارا نام لکھ لوں
میرے دل کا ورق سادہ ہے اب تک

جوش ملیح آبادی

سراپا

کیا بات ہے اے یوسفِ ثانی تیری
ساغر کی کھنک ہے خوش بیانی تیری
اعضاء میں لچک لب پہ ہنسی آنکھ میں رس
اللہ رے بھرپور جوانی تیری

از کوکب حیدرآبادی

شرار محبت کا شعلہ نہیں ہے
وہ دل ہی نہیں جس میں [illegible] نہیں ہے
جہاں [illegible] کا دھندلا سا نقشہ
یہہ ہیں [illegible] کے سارے کرشمے
بشر اپنی فطرت سے مجبور ہوکر
زبانی میرے ساتھ ہمدردیاں ہیں

یہہ دل کی لگی ہے تماشا نہیں ہے
وہ سر ہی نہیں جس میں سودا نہیں ہے
تمہاری محبت کا خاکہ نہیں ہے
مزاجی نہیں ہے کہ مٹتا نہیں ہے
تکلف میں تکلیف پاتا نہیں ہے
مجھے کوئی ہمدرد ملتا نہیں ہے

ملیں عید آپس میں مل جل کے کوکب
بجز اُس کے کوئی تمنا نہیں ہے

انتخاب

بیت اللہ کی مختصر تاریخ

قسط دوم بسلسلہ اخبار ۱۷ رمضان صفحہ (۳)

یزیدی فوج کا حملہ

حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کے بعد یزید کو یقین ہو گیا تھا کہ آزادئ ضمیر کچلی جا چکی ہے اب مظلوموں کی دنیا میں ظلم و ستم کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھا سکتا وہ اپنی جابرانہ ملوکیت کے استحکام کے لئے محکومی کو وسعت دینا چاہتا تھا دنیا اس کی تلوار کا لوہا مان چکی تھی لیکن حق پر باطل پوری طرح فتح نہ پا سکا اور ایسے شیر دل اور غیور ایمان والے لوگ میدان عمل میں آ گئے جن کی شمع ایمان ہر قسم حوادث کے جھونکوں سے نہیں بجھ سکتی تھی اس گروہ احرار کے سردار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[۱] تھے عبداللہ کو جب یزید نے کہا کہ میری بیعت کر لو تو انہوں نے نتائج و عواقب سے بے نیاز ہو کر ایک سچے مسلمان کی طرح جواب دیا کہ حق باطل کی طاقت کے سامنے نہیں جھک سکتا۔ تمہاری ملوکیت کی بنیاد ظلم و ستم اور مطلق العنانی پر ہے اسلامی جمہوریت اور رائے عامہ پر نہیں یزید کے لئے حضرت عبداللہ کی صاف گوئی پیغام اشتعال تھی لیکن اس کی جلادانہ یورش سے پہلے ہی عبداللہ مکہ معظمہ پہنچ گئے وہاں جنود حق کی تنظیم کی گئی اور حجاز و عراق کے باشندوں نے ان کی بیعت کر لی عبداللہ کی خلافت یزیدی ملوکیت کے لئے مظاہرۂ رقابت سے کم نہ تھی وہ بے حد جز بز ہوا۔

کعبہ کا جزوی انہدام

یزید نے حصین ابن نمیر کو لشکر جرار کے ساتھ مکہ معظمہ بھیجا تاکہ وہ عبداللہ کی حکومت کا خاتمہ کرنے کے بعد اہل حجاز کو بزور شمشیر یزیدی ملوکیت کا فرماں بردار بنائے حصین نے مکہ معظمہ پہنچتے ہی احترام حرم سے قطع نظر کرتے ہوئے مسلمانوں کو خاک و خون میں ملانا شروع کر دیا۔

نعشوں کے انبار لگا دئے گئے اور دار الامن دار الحرب بنکر رہ گیا حضرت عبداللہ نے حصین کا نہایت جانفشانی سے مقابلہ کیا لیکن غیر تربیت یافتہ رضا کاروں کی جمعیت تجربہ کار فوج کی تاب کب لا سکتی تھی آخر عبداللہ بھاگ کے کعبۃ اللہ میں محصور ہو گئے حصین نے یزیدی روایات میں روح عمل پھونکتے ہوئے بیت اللہ پر پتھروں اور آگ کی بارش کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ غلاف کعبہ جل گیا اور عمارت کو بھی نقصان پہنچا حصین اپنی سفاکیوں میں مصروف تھا کہ اس کو یزید کے ہلاک ہونے کی خبر ملی اس خبر سے اس کی کمر ہمت ٹوٹ گئی امید افزا عزائم مایوسی و نامرادی میں تبدیل ہو گئے فوج میں پریشانی رونما ہو گئی ان حالات میں حصین نے بھاگ جانے ہی میں مصلحت دیکھی۔

حضرت عبداللہ اور تعمیر کعبہ

حصین کے فرار کے بعد حضرت عبداللہ نے تعمیر کعبہ کی عمارت سرکار دو جہاں کے حکم کے مطابق تیار کرنا چاہی چنانچہ عمارت کو گرا کر بنیاد ابراہیم نکالی گئی اور اس پر عمارت کھڑی کی گئی جس کے دو دروازے تھے ایک جانب مشرق دوسرا سمت مغرب عمارت کو دیدہ زیب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ستونوں پر سونے کا پترا جڑا گیا غلاف اعلیٰ قسم کی دیبا کا مہیا کیا گیا تالا اور چابیاں سونے کی بنوائی گئیں غرض یہ کہ اس زمانہ میں تزئین و آرائش جس قدر ہو سکتی تھی کی گئی عبداللہ ۱۷ رجب ۶۵ھ کو اس کام سے فارغ ہوئے۔

کعبہ پر چڑھائی

تجدید عمارت کعبہ سے خدا معلوم حجاج بن یوسف حاکم شام کو کسی طرح غلط فہمی ہو گئی اس نے ایک عبدالملک کو لکھا کہ حضرت عبداللہ نے ارشادات محمدی کے خلاف تعمیر کعبہ میں ابداع و جدت سے کام لیا ہے اس خبر کے سنتے ہی عبدالملک غصہ سے کانپنے لگا وہ عبداللہ کا سخت مخالف تھا اس نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ مکہ معظمہ پہنچکر کعبہ کی عمارت کو فرمان نبوی کے مطابق بنائے حجاج کثیر التعداد فوج لے کر مکہ پہنچا جہاں عبداللہ نے اس کا مقابلہ کیا لیکن عبداللہ کی شہادت سے ان کے حامیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر کی شہادت ۷۳ھ کو واقع ہوئی۔

حجاج اور تعمیر کعبہ

حجاج نے بیت اللہ کو رکن شامی کی طرف سے چھ گز کے قریب منہدم کیا شرقی دروازہ کو کرسی دار بنایا۔ دو غربی دروازہ کو بالکل بند کر دیا عبدالملک کو اطلاع دی گئی وہ حج کے لئے آیا اس نے حجاج کی تعمیر پر شک کرتے ہوئے کہا کہ عبداللہ کی تعمیر یقیناً ارشادات نبوی کے مطابق ہو گی عبدالملک نے حجاج کی تعمیر کو اکھڑوا کر بنیاد کو عبداللہ کے اصول پر رکھنا چاہا لیکن بعض حالات سے یہ مقصد پورا نہ ہو سکا لیکن بعض معتبر مورخین کے بیانات اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ عبدالملک نے بنائے ابراہیم پر کعبہ تعمیر کیا اور حجاج کی ترمیم کو مسترد کر دیا عبدالملک کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ولید نے بنائے عبدالملک کی تہدیم کے بعد از سر نو کعبہ کو وسعت دے کر تعمیر کیا یہ تعمیر ۱۲۸ھ کو ختم ہوئی۔

خلافت عباسیہ اور خدمت کعبہ

خلافت عباسیہ کا زمانہ اپنی گوناگوں ترقیوں کے اعتبار سے تاریخ اسلام میں خاص اہمیت رکھتا ہے سچ پوچھئے تو اسلامی دنیا میں آفتاب علوم کا طلوع ہی خلفائے عباسیہ کی علم دوستی و عالم پروری سے ہوا لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا کہ حصار اسلام میں الحاد و منافقت کے جو فتنے چپکے چپکے پرورش پا رہے تھے ان کی بھی لباس قیامت میں رونما ہونے کا اسی زمانہ میں موقع ملا خلفائے عباسیہ کی علمی فراخدلی سے ارباب فساد نے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ان ملحدانہ خیالات کی برسر عام تبلیغ و تشہیر کی جانے لگی جو شریعت مصطفوی میں رخنہ اندازی کا ہی موجب نہیں ہوئے بلکہ ان کے ماننے والوں میں چند ایسی جماعتیں پیدا ہو گئیں جو مذہب کے مقدس نام پر اپنے اجتہاد کا ڈنکا بجانا چاہتی تھیں یہ جماعتیں نئے نئے عقاید لے کر میدان میں نکلیں حکومت کی فراخدلی اور ماحول کی موافقت سے اس درجہ منظم و مضبوط ہو گئیں کہ آخر تبلیغ و اشاعت کی بجائے تلوار کے زور سے اپنی صداقت منوانے پر تل گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت عباسیہ کی آخری شمع میں طاقت و جبروت کا کوئی شعلہ بھی باقی نہ رہا سیاسی تنزل تو وجہ حیرانی نہیں ہو سکتا کیوں کہ حکومت معشوق ہزار شیوہ کی طرح کسی کا ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی غضب تو یہ ہوا کہ مخالفین بنی عباس نے سیاسی شورش انگیزی کے ساتھ خدا کے خلاف بھی علم بغاوت بلند کر دیا کعبہ کے مقابلہ میں ایک اور کعبہ بنا لیا گیا اور مسجد الحرام کو مسلمانوں کے مقدس خون سے سرخ قبا پہنائی گئی یہ سب کچھ ان لوگوں سے وقوع پذیر ہوا جو مسلمان تو کہلاتے تھے لیکن ان کے ذہن کو اسلام سے اتنا ہی بعد تھا جتنا سفیدی سحر کو ظلمت شام سے۔

خلافت عباسیہ اور خدمت

خلفائے عباسیہ نے حتی المقدور بیت اللہ کی عظمت و شوکت اور آرائش و زیبائش بڑھانے میں کوشش کی حجاج کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی گئیں اور حجاز میں وہ تمام انتظامات مکمل کئے جو ترقی یافتہ حکومت کے عقل و فکر کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔

خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے کعبۃ اللہ کی وسعت کے لئے لاکھوں دینار سے اردگرد کی زمین خرید کر عمارت میں شامل کر دی۔ (باقی آئندہ)

[۱] حضرت عبداللہ مشہور صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ اول حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے اول سنہ ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ اسلام

عبرت

یکی از اعیان گوید که من در روز عیدی به خانهٔ والدهٔ خود رفتم، دیدم عجوزی پیر جامهٔ کهنه پوشیده به نزدیک مادرم نشسته، در آن اثنا مادرم گفت ایشان را می‌شناسی گفتم نه، گفت عتابه است مادر جعفر برمکی، احترام متوجه او شدم و دیگر پرسیدم از دکه مدت الحیوة از غرایب آنچه مشاهده کرده بیان فرمائی گفت ای فرزند چه گویم غریب‌تر از این چه تواند بود که عیدی بر من گذشت که چهارصد کنیز در خدمت من کمربسته بودند و من با وجود آن از اوقات خود شاکر نبودم و بر تنی دقیقه حاضره که نعمت عروسی است که مصداق آن شکر است. جامی

شکر کن شکر درین دیر سپنج ❊ جز غم و درد نه بیند گله سنج

اکنون بر من عیدی می‌گذرد که دو پوست گوسفند که یکی را به زیر اندازم و دیگری را بر خود پوشم خورسندم، از آن سخن پند گرفتم و از حال خود خورسند گشتم رودکی

زمانه پندی آزاده‌وار داد مرا ❊ زمانه را چو نکو بنگری همه پنداست

بروز نیک کسان گفت غم مخور زنهار ❊ بسا کسا که بروز تو آرزومنداست

مرا بر حال او رقت آمد مبلغ پانصد درهم بدو بخشیدم از آن شادی نزدیک بود که ضعف کند نکته إِنَّ نِعَمَ اللهِ مَجْهُولَةٌ مَادَامَتْ مَحْصُولَة. جامی

درین فیروزه کاخ دیربنیاد ❊ عجب غافل نهاده است آدمیزاد

نباشد داب او نعمت‌شناسی ❊ نباشد کار او جز ناسپاسی

بنعمت گرچه عمری بگذراند ❊ نداند قدر آن تا در نماند

روز آخر ماه رمضان جهانگیر استهلال مینمود چون ماه را دید رو بنورجهان کرده گفت ع هلال عید بر اوج فلک هویدا شد ❊ نورجهان بدیهة گفت ع کلید میکده گم گشته بود پیدا شد ❊

سعید خان قریشی از شعرای بسیار ظریف و ادیب و ممتاز دورهٔ شاهجهان پادشاه هندوستان است و از مصاحبین و ندمای خاص شاهزادهٔ مرادبخش بود و سبب تقرب او نزد شاهزاده این شد که شاهزاده مرادبخش از جانب شاهجهان حاکم احمدآباد گجرات شد و سعید خان از همراهیان بود روز عید رمضان در دربار سلام شاهزاده متوجه او شده گفت چیزی گفته‌ای سعید خان غافل ازین مطلب بود در آن موقع متفکر شد که شاهزاده متوقع است که چیزی بخواند عرض نمود که غزلی گفته بعرض خواهم رسانید شاهزاده را گمان رسید که آواز پیش گفته است گفت بخوان سعید خان ناچار کاغذ سفیدی از جیب در آورده بدیهة گرفت و شروع بخواندن کرد.

روز عید است لب خشک می آلود کنید ❊ چارهٔ کار خدای تشنه‌لبان زود کنید

شربت حب نبات لب جان‌بخش ایاز ❊ نوش دارو دل خستهٔ محمود کنید

دیرگاه است که از دیر مغان دور ترم ❊ زود باشید بکف جام می آلود کنید

حرف بی مزهٔ واعظ نتوان کرد بگوش ❊ گوش بر زمزمهٔ چنگ دلی دعود کنید

همت بهبود شما بندگی شاه مراد ❊ بهتر آنست که اندیشهٔ بهبود کنید

بدرش یافت ره از طالع مسعود سعید ❊ سعی در یافتن طالع مسعود کنید

چون غزل را به اتمام رسانید شاهزاده سواد اشعار را از وخواست سعید خان کاغذ سفید را تقدیم نمود. شاهزاده بحیرت افتاد و رو بحاضرین نموده گفت بدیهه گوئی این را میگویند و انعام وافر داده از جملهٔ مقربانش ساخت ❊

فتحعلی شاه قاجار در شب اول ماه استهلال مینمود در حین یکی از زنهای حرم دریچه را گشود که استهلال نماید شاه بفتحعلی‌خان ملک‌الشعرا که حضور داشت توجه نموده گفت ع در شب آن پری کاخ بی نقاب آمد برون ملک‌الشعرا بدیهة تتمیم بیت نموده گفت ع ماه میجستند مردم آفتاب آمد برون ❊

نان و حلوا

از شیخ بهائی

نان و حلوا چیست ای فرزانه مرد ❊ منصب دنیاست گرد او مگرد

گر بیالائی بدو دست و دهان ❊ روی آسایش نه بینی در جهان

منصب دنیا نمیدانی که چیست ❊ من بگویم با تو یکساعت بایست

آنکه بندد از ره حق پای مرد ❊ آنکه سازد کوی حرمان جای مرد

آنکه نامش مایهٔ بدنامی است ❊ آنکه کامش سر بسر ناکامی است

آنکه هر ساعت نهان از خاص و عام ❊ کاسهٔ زهرت فرو ریزد بکام

بر سر این زهر رو تا آن دستیابان ❊ چند خواهی بود لرزان و طپان

منصب دنیاست ای نیکو نهاد ❊ آنکه داده خرمن دینت بباد

منصب دنیاست ای صاحب فنون ❊ آنکه کردت اینچنین زار و زبون

ای خوش آن مقبل که ترک دین نکرد ❊ هیچ زین حلوا دهن شیرین نکرد

دیگر

نان و حلوا چیست این اعمال تو ❊ جبهٔ پشمین ردا و شال تو

این مقام فخر خورشید اقتباس ❊ کی شود حاصل کسی را در لباس

زین ردا و جبه‌ات ای کج نهاد ❊ این دو بیت مثنوی آمد بیاد

ظاهرت چون گور کافر پر حلل ❊ و اندرون قهر خدا عز و جل

از برون طعنه زنی بر بایزید ❊ وز درونت ننگ میدارد یزید

رو بسوزان جبهٔ ناپاک را ❊ وین عصا و شانه و مسواک را

ظاهرت گر هست با باطن یکی ❊ خواستی تا فاش کردو اند که

ور مخالف شد درونت با برون ❊ رفته باشی در جهنم سرنگون

دیگر

فی طریق العشق انواع البلا ❊ ایها القلب الحزین المبتلا

لکن القلب العشوق الممتحن ❊ لا ابالی فی البلا یا ذا المحن

سهل باشد در ره فقر و فنا ❊ گر رسد جان را تعب تن را عنا

رنج راحت دان چو شد مطلب بزرگ ❊ گرد گله توتیای چشم گرگ

کی بود در راه عشق آسودگی ❊ سر بسر درد است و خون آلودگی

تا نسازی بر خود آسایش حرام ❊ کی توانی زد براه عشق گام

غیر ناکامی درین ره کام نیست ❊ راه عشق است این ره حمام نیست

نیست جز تقوی درین ره توشه ❊ نان و حلوا را بهل در گوشه

نان و حلوا چیست جاه و مال تو ❊ باغ و راغ و حشمت و اقبال تو

نان و حلوا چیست این طول امل ❊ دین غرور نفس و علم بی عمل

نان و حلوا چیست گویم با تو فاش ❊ این همه سعی تو از بهر معاش

نان و حلوا چیست فرزند و زنت ❊ اوفتاده همچو غل در گردنت

چند باشی بهر این حلوا و نان ❊ زیر منت از فلان و از فلان

بگذر این حلوا و نان آرام تو ❊ بشکست از لوح توکل نام تو

هیچ بر گوشت نخورد است ای لئیم ❊ حرف الرزق علی الله الکریم

رو قناعت پیشه کن در کنج عمر ❊ پند بپذیر از سگ آن پیر گبر

بقیه آینده

حسنینؑ کی عید

نزول لباس بہشت

ملا حسین واعظ نے روضۃ الشہدا میں لکھا ہے کہ ایک عید کی صبح کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی نانا جان آج عید کا دن ہے عرب کے امیرزادوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ نئے نئے لباس پہنے ہیں اور اپنے کو آراستہ کیا ہے ہمارے پاس نیا لباس نہیں آپکی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تا آپ سے اپنے لئے نئے ملبوس لیں۔ حضرت متردد ہوئے کیونکہ دونوں صاحبزادوں کے لائق کوئی لباس آپ کے پاس نہ تھا اور انکی محرومی اور آزردگی بھی آپکو گوارا نہ تھی۔ آخر بارگاہ احدیت میں التجا کی اسیوقت جبرئیل امین نازل ہوئے اور بہشت کے دو حلے جو صاحبزادوں کے قد و قامت سے مناسب تھے لاکر حضرت کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ آپ رنجیدہ نہ ہوجئے اور یہ ملبوس بہشت اپنے نواسوں کو پہنائیے۔ حضرت نے فوراً شاہزادوں کو طلب کرکے ارشاد فرمایا یہ لو خلاق عالم نے غیب سے تمہارے لئے لباس عنایت فرمایا ہے۔ شہزادے بہت خوش ہوئے مگر جب دیکھا کہ لباس سفید ہے عرض کی نانا جان اطفال عرب کے پاس رنگین لباس ہے اور ہمارا لباس سفید ہے ہم بھی رنگین لباس چاہتے ہیں حضرت متفکر ہوئے جبرئیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ خاطر جمع رکھیئے یہ کوئی بڑی بات نہیں خدا یتعالیٰ کے حکم سے ابھی رنگ آب ہوجاتا ہے آپ ذرا آفتابہ اور ایک طشت منگائے جب یہ چیزیں حاضر ہوئیں جبرئیلؑ نے کہا میں اس لباس پر پانی ڈالتا ہوں آپ اپنے ہاتھ سے اسکو ملئے جو رنگ حسنؑ و حسینؑ کو مطلوب ہے وہ ہوجائیگا۔ حضرت نے ایک لباس کو طشت میں رکھا جبرئیل علیہ السلام نے پانی ڈالنا شروع کیا آپ نے امام حسنؑ سے پوچھا اے نور چشم تم کس رنگ کا لباس چاہتے ہو۔ عرض کی میں سبز چاہتا ہوں حضرت نے یہ سنکر اس لباس کو اپنے دست مبارک سے نچوڑ دیا پس وہ مثل زمرد کے سبز ہوگیا۔ آپ نے اُسے طشت سے نکال کر اپنے بڑے نواسے کو پہنایا۔ پھر دوسرا لباس طشت میں رکھکر امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئے اُس وقت اس صاحبزادے کی عمر پانچ برس کی تھی فرمایا اے نور دیدہ تمہیں کونسا رنگ منظور ہے۔ عرض کی میں سرخ رنگ چاہتا ہوں۔ جبرئیلؑ نے پانی ڈالا اور حضرت ملنے لگے پس اسی وقت وہ لباس مثل یاقوت رمانی کے سرخ ہوگیا حضرت نے اُسے اپنے چھوٹے نواسے کو پہنایا جبرئیلؑ یہ حالت دیکھکر رونے لگے اور شاہزادے وہ ملبوس پہنکر خوش خوش اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں چلے گئے۔ حضرت نے جبرئیلؑ کو گریاں دیکھ کر فرمایا اے اخی جبرئیلؑ یہ مقام خوشی کا ہے نہ حزن و ملال کا میرے فرزند اس لباس سے شاد و خرم ہیں پھر اس رونے کی وجہ کیا ہے جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا بہشت کے ان محلوں کا حال جو حسنؑ و حسینؑ کے لئے تیار کئے گئے ہیں آپ بھول گئے حسنؑ کا مکان زبرجد سبز کا تھا اور حسینؑ کا یاقوت سرخ کا۔ یہاں بھی ان کی رغبت سبز و سرخ رنگ پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حسنؑ کو دشمن دین زہر دیں گے اسکے اثر سے ان کا رنگ سبز ہوجائیگا اور حسینؑ کو نیزہ و شمشیر سے شہید کریں گے کہ ان کے سر کے خون سے ان کے رخسار سرخ ہوجائیں گے انتہے اس روایت کو علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں بلا تفاوت بروایت بعض ثقات ترقیم کیا ہے۔

آپ کا وہ لباس جو دنیا کے لباس سے مشابہ نہ تھا

بحار الانوار میں امسلمہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں ایک روز میں نے دیکھا کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے اپنے فرزند حسینؑ کو ایک ایسا لباس پہنایا ہے جو دنیا کے ملبوس سے مشابہ نہ تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ لباس کا لباس ہے کہ دنیا کا لباس معلوم نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا میرے پروردگار نے حسینؑ کیواسطے اسے ہدیۃً بھیجا ہے جس کا بانا جبرئیلؑ کے پروں کا ہے چونکہ آج عید کا دن ہے اس لئے میں نے حسینؑ کو پہنایا۔

لباس بہشت ایک فرشتہ کا بصورت خیاط لانا

بحار الانوار میں بروایت امالی شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ عید درپیش ہوئی اور حسن حسین علیہما السلام کے لئے کوئی لباس نہ تھا دونوں صاحبزادے جناب سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی کہ اہل مدینہ کے تمام اطفال نے (کل عید کے لئے آج ہی سے) اپنی زینت کی ہے اور لباس بدلے ہیں آپ کیوں نہیں ہم کو لباس پہناتیں جناب سیدہؑ نے (مصلحتاً) فرمایا تمہارا لباس خیاط کے پاس ہے (جب وہ لائیگا تمہیں پہناؤنگی) جب عید کی رات آئی پھر شاہزادے اپنی والدہ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ملبوس کیواسطے ہٹ کرنا شروع کیا جناب سیدہؑ محزوں و گریاں ہوئیں اور وہی جواب دیا (مگر متردد تھیں کہ بچوں کے لئے لباس کہاں سے لاؤں) یہاں تک کہ رات کسی قدر زیادہ ہوئی ناگاہ ایک شخص نے دق الباب کیا سیدہؑ نے پوچھا کون ہے۔ اس شخص نے کہا اے دختر رسول خدا میں خیاط ہوں اور آپ کے صاحبزادوں کا ملبوس لایا ہوں۔ سیدہ طاہرہ نے دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص نہایت جلیل و مہیب اور خوبصورت ایک بقچہ ہاتھ میں لئے کھڑا ہے آپ کو دیکھ کر اس نے خدمت اقدس میں وہ بقچہ پیش کیا اور واپس چلا گیا سیدہؑ متحیرانہ وہ بقچہ گھر میں لائیں اور اسے کھولا ملاحظہ فرمایا کہ اس میں دو کرتے۔ دو قبائیں۔ دو زیر جامے۔ دو عبائیں۔ دو عمامے اور دو موزے ہیں جن کی ایڑیاں سرخ رنگ کی تھیں۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور صاحبزادوں کو جگاکر وہ لباس پہنایا۔ اسیوقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے دیکھا صاحبزادے لباس پرتکلف سے مزین ہیں دونوں کو گود میں لیا پیار فرمایا پھر سیدہؑ سے ارشاد کیا تم نے درزی کو دیکھا عرض کی جی ہاں اور جو آپ نے لباس بھیجا تھا وہ لاکر دیا حضرت نے فرمایا بیٹی وہ خیاط نہ تھا رضوان خازن بہشت تھا سیدہؑ نے عرض کی آپ کو کیونکر اسکی خبر ہوئی حضرت نے فرمایا وہ آسمان پر جانے سے پہلے میرے پاس آیا اور اسی نے مجھے اطلاع دی۔

مناجات خواجہ اجمیریؒ

یارب بحق سید کونین مصطفٰےؐ — آں شافع معاصی و آں منبع عطا
یارب بحق شاہ نجف آں کہ آمدہ — درشان او تبارک و یاسین وہل اتیٰ
یارب بسوز سینہ و افغان فاطمہؑ — یارب باہ و نالۂ آں سرور النساؑ
یارب بحرمت دل صد پارۂ حسنؑ — آں بادشاہ جملۂ آفاق اجتبا
یارب بحرمت جگر تشنۂ حسینؑ — یارب بحق خون شہیدان کربلا
یارب بحق عابدؑ و باقرؑ امام دیں — یارب بحق جعفرؑ و ہم موسےؑ و رضاؑ
یارب بحرمت تقیؑ و حرمت نقیؑ — یارب بحق عسکریؑ آں شاہ پیشوا
یارب بحق مہدیؑ ہادی [illegible] — [illegible] مصطفےؐ حرمت [illegible] و مرتضےؑ
یارب بحق جملۂ پیغمبران خود — یارب بحق جملۂ ازواج انبیاؑ
یارب بعشق پاک بمعشوق بے نیاز — یارب باہ و نالۂ عشاق بے نوا
دارد معین امید و ران مرز لطف تو — بخشی ورا بہ شاہ شہیدان کربلا

ایام	تاریخ ماہ قمری					طلوع و غروب آفتاب				سعد و نحس ایام					
دوشنبہ	۱	۱۸	۱۸	۲	۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بد	نیک	نیک سعد	سعد	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۲	۱۶	۱۹	۳	۱۷	۳۸	[illegible]	۲	۲۹	[illegible]	بد	بد	بد	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۳	۲۰	۲۰	۴	۱۸	۳۸	[illegible]	۲۰	۲۸	[illegible]	بد	بد	بد	بد	[illegible]
پنجشنبہ	۴	۲۱	۲۱	۵	۱۹	۳۹	[illegible]	۹	۳۷	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۵	۲۲	۲۲	۶	۲۰	۳۹	[illegible]	۱۹	۳۶	نیک کوئی	نیک	نیک	نیک	نیک	بد
شنبہ	۶	۲۳	۲۳	۷	۲۱	۴۰	[illegible]	۱۹	۳۶	نحس	بد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۷	۲۴	۲۴	۸	۲۲	۴	۱	۱۸	۳۵	میانہ	میانہ	بد	میانہ	[illegible]	قمر در عقرب
دوشنبہ	۸	۲۵	۲۵	۹	۲۳	۴۰	۱	۱۸	۳۵	نحس اکبر	بد	بد	[illegible]	بد	[illegible]
سہ شنبہ	۹	۲۶	۲۶	۱۰	۲۴	۴۰	۱	۱۱	۳۴	میانہ	بد	بد	نیک	میانہ	میانہ
چہارشنبہ	۱۰	۲۷	۲۷	۱۱	۲۵	۴۰	۱	۱۸	۳۳	بد	بد	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۱۱	۲۸	۲۸	۱۲	۲۶	۴۰	۱	۱۷	۳۳	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۱۲	۲۹	۲۹	۱۳	۲۷	۴۰	۱	۱۸	۳۱	نیک	[illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک بعد زوال
شنبہ	۱۳	۳۰	۳۰	۱۴	۲۸	۴۰	۱	۱۷	۳۲	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
یکشنبہ	۱۴	۳۱	۳۱	[illegible]	۲۹	۴۱	۲	۱۶	۳۱	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۱۵	یکم آبان	یکم ستمبر	یکم [illegible]	یکم [illegible]	۴۱	۲	۱۲	[illegible]	بد	نیک	نیک	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۱۶	۲	۲	۲	۲	۴۱	۲	۱۲	۳۰	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
چہارشنبہ	۱۷	۳	۳	۳	۲	۴۱	۲	۱۵	۲۹	بد	بد	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۱۸	۴	۴	۴	۴	۴۲	۲	۱۵	۲۹	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۱۹	۵	۵	۵	۵	۴۲	[illegible]	۱۸	[illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک بعد زوال
شنبہ	۲۰	۶	۶	۶	۶	۴۱	۲	۱۰	۲۰	[illegible]	بد	بد	نیک	میانہ	نیک
یکشنبہ	۲۱	[illegible]	۷	۷	۷	۴۲	۲	۱۴	۱۰	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۲۲	۸	۸	۸	۸	۴۲	۳	۱۴	[illegible]	بد	نیک	نیک	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۲۳	۹	۹	۹	۹	[illegible]	۳	۱۳	۲۴	میانہ	بد	بد	نیک	میانہ	میانہ
چہارشنبہ	۲۴	۱۰	۱۰	۱	۱	۴۲	۳	۱۳	۲۳	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰	۴۲	۳	۱۲	۱۰	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
جمعہ	۲۶	۱۲	۱۲	۱۲-۱۳	۱۲	۴۲	۳	۱۲	۱۱	نیک	نیک	نیک	نیک	بد	[illegible]
شنبہ	۲۷	۱۳	۱۳	۱۴	۱۳	۴۳	۴	۱۲	۲۰	نیک	بد	بد	نیک	میانہ	نیک
یکشنبہ	۲۸	۱۴	۱۴	اماوس	۱۴	۴۳	۴	۱۲	۱۹	میانہ	میانہ	بد	میانہ	میانہ	۱۵ [illegible] الشجاع
دوشنبہ	۲۹	۱۵	۱۵	[illegible]	۱۵	۴۳	۴	۱۱	۱۸	[illegible]	نیک	نیک	بد	[illegible]	[illegible] الشجاع
سہ شنبہ	۳۰	۱۶	۱۶	۲	۱۶	۴۳	۴	۱۱	۱۹	[illegible]	بد	نیک	میانہ	میانہ	میانہ

واقعات مشہورہ ماہ شوال

شوال شولہ سے بنایا گیا ہے اور شولہ کے معنی اونٹ کا اپنی دم کو ہیجان شہوت کے وقت اٹھانا ہے۔ چونکہ شوال کا مہینہ اونٹوں کی شہوت اور نر کو مادہ پر چڑھانے کے وقت ہوا تھا اسی وجہ سے شوال نام رکھا گیا۔

اور حضرت رسولخداؐ سے منقول ہے کہ اس مہینہ کا نام شوال اس لئے رکھا گیا کہ مومنین کے گناہ عبادت رمضان کے بدلے میں بارگاہ ایزدی سے معاف کئے جاتے ہیں۔

شب عید فطر۔ شب عید فطر کو بحوالہ ابو الفدا و محقق دہلوی ۲۵۶ھ فوت امام بخاریؒ جن کی ولادت ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو ہوئی تھی۔ ۷۱۶ھ فوت سلطان محمد خدا بندہ یہ بادشاہ علامہ حلی کے ہدایت سے مذہب حقہ اختیار کرلیا تھا۔

پہلی تاریخ۔ عید فطر۔ ناظرین و مومنین کو مبارک ہو۔ ۴۱ھ بحوالہ شیخ مفید ہلاکت عمرو بن عاص وزیر معاویہ عمر باختلاف الاقوال۔ ۷۰۔ ۹۰۔ ۹۹۔ ۱۰۰ برس بحوالہ تاریخ ابو الفدا ہلاکت طائع باللہ خلیفہ عباسی ۳۸۱ھ۔ ۶۲۲ھ فوت ناصر الدین بن مستضئی۔

دوسری تاریخ۔ تحریر حمزہ اصفہانی وغیرہ ۶۲۲ھ فوت ناصر الدین بن مستضئی چونتیسواں خلیفہ عباسیہ۔

تیسری تاریخ۔ بحوالہ تفسیر مجمع البیان جنگ احد۔ قتل عمرو بن عبدود بعمر ۹۰ سال۔

چوتھی تاریخ۔ بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۲۴۷ھ قتل متوکل عباسی

پانچویں تاریخ۔ ورود حضرت مسلمؑ کوفہ ۶۰ھ۔ وفات عثمان ہارونی پیر خواجہ معین الدینؒ کے۔

چھٹی تاریخ۔ بحوالہ تاریخ ابو الفدا ۸ھ جنگ حنین ۷۱۶ھ فوت سلطان علاء الدولہ خلجی ابن شہاب الدین مسعود شاہ خلجی جو کہ ذیحجہ ۶۹۵ھ میں تخت نشین ہوا تھا اور دہلی میں قلعہ رائے پتھورا میں عقب مسجد قوت الاسلام مدفون ہے۔

ساتویں تاریخ۔ ان کا بیٹا شہاب الدین عمر تخت نشین ہوا۔ امام رضاؑ کا دختر مامون عباسی کے ساتھ عقد فرمانا جنگ صفین ۳۸ھ وفات شیخ سعدی ۶۹۱ھ۔ بحوالہ تاریخ ابو الفدا جنگ احد ۳ھ روز دوشنبہ بحوالہ فصل الخطاب ولادت حضرت امام رضاؑ ۱۵۳ھ وفات اویس قرنی ۳۷ھ۔

آٹھویں تاریخ۔ انہدام جنت البقیع بدست ابن سعود نجدی ۱۳۴۴ھ۔

دسویں تاریخ۔ بحوالہ جنات الخلود روز جمعہ یا یکشنبہ ۲۶۲ھ و بقولی ۲۶۵ھ یا ۲۶۹ھ بزمان حکومت معتمد عباسی حضرت صاحب العصر و الزمانؑ سرمن رائے کے سرداب میں غائب ہوگئے عمر شریف وقت غیبت ۶ یا ۷ یا ۹ برس کی تھی بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۴۶۷ھ ہلاکت قائم بامر اللہ بن قادر عباسی چھبیسواں خلیفہ عباسی ابو الفدا ۱۳ شعبان لکھا ہے۔

گیارہویں تاریخ۔ روز یکشنبہ ۷۰۳ھ وقت عصر سلطان غازان بن ارغون خان بن اباقا خان بن ہلاکو خاں نے وفات پائی یہ سحر جمعہ نیمہ ربیع الاول ۶۷۰ھ میں پیدا ہوا تھا اور سلخ ذیحجہ ۶۹۴ھ میں بادشاہ ہوا اول شیخ الاسلام حموی کے ہاتھ پر اسلام لایا آخر کار کو مذہب سنی چھوڑ کر مذہب شیعہ اختیار کیا۔

بارہویں تاریخ۔ ورود لشکر بمقام احد۔

پندرہویں تاریخ۔ بتصریح شیخ مفید ۳ھ جنگ احد۔ اس جنگ میں اکثر اصحاب جنگ سے بھاگ گئے اور حضرت حمزہ پیغمبرؐ کے چچا اور آنحضرتؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے [illegible] نہایت حزن و ملال سے گذرا اس روز مولائے متقیان سے [illegible] جبرئیل امین درمیان آسمان و زمین ندا دیتے تھے [illegible] فرشتہ رضوان نامی پکارتا تھا کہ لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار بعضوں نے [illegible] اسی معرکہ میں لکھا ہے۔ بحوالہ [illegible] روز چہارشنبہ ۸۶ھ ہلاکت عبد الملک بن مروان۔ بحوالہ تاریخ ابو الفدا [illegible] ولید بن عبد الملک بن مروان۔ بحوالہ جامع عباسی بقول بعض وفات حضرت [illegible] جعفر صادقؑ بعمر ۶۵ سال۔ اسی تاریخ چہارشنبہ کے صبح قوم یونس پر بموجب دعائے یونس پیغمبر سیاہ ابر کا عذاب آیا توبہ کرنے اور روبیل عالم کے دعا کرنے کی وجہ توبہ [illegible] عذاب موقوف ہوا۔ رجعت آفتاب برائے جناب امیرؑ۔ شہادت [illegible] فرزند موسیٰ بن جعفرؑ جن کا مزار [illegible] ہے۔

[illegible] ویں تاریخ۔ بحوالہ رسالہ آقائی آخوند [illegible] بحوالہ بعض رسائل رجعت آفتاب برائے حضرت امیرؑ

سلطان خراسان حضرت امام رضا علیہ السلام کی عید

مامون عباسی جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام کی ظاہری ولیعہدی کے متعلق تمام مراتب سے طے کر چکا تو رمضان المبارک کا مہینہ تمام ہو کر ہلال عید نمایاں ہوا تو اس نے امامت نماز کے لئے جناب امام رضا علیہ السلام کو تجویز کر کے اپنے خاص چوبدار کی معرفت آپ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ آپ اپنی ولیعہدی کے اظہار و اعلان کی غرض سے کل میرے مقام پر عید کی نماز پڑھائیں ۔ امام علیہ السلام نے پہلے اپنے الٰہی حزم و احتیاط کے تقاضوں سے اُس کے پاس جواب میں کہلا بھیجا کہ میں پہلے تم سے اقرار کر چکا ہوں کہ میں ان اقسام کے امور میں جو تمہاری سلطنت اور حکومت سے یا اُن کی سطوت و شوکت سے تعلق رکھتے ہیں کبھی کوئی مداخلت نہیں کر سکتا ۔ چونکہ نماز عید کی امامت خاص کر آثار حکومت اور معیار شاہی قرار پا چکی ہے اس لئے اس سلطانی خدمت میں میری مداخلت کسی طرح قرین مصلحت نہیں ہو سکتی ۔

آپ کے اس ارشاد کے جواب میں اُس نے بار دیگر کہلا بھیجا کہ آپکی اس انقدبعہدی سے میری غرض یہ ہے کہ آپ کا فضل و شرف تمام خلقت پر ظاہر او ثابت ہو جاوئے ۔ اور مخالفین و معترضین کا پورا اطمینان ہو جاوے ۔ پھر اس استدعا کے ساتھ اپنی طرف سے ایسی کچھ منت و سماجت کہلا بھیجی کہ جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام کو پھر سوائے منظوری کے اور کوئی دوسری صورت بن نہ پڑی ۔ مگر آپ نے اُسی آدمی کی معرفت اُسی وقت مامون کے پاس کہلا بھی بھیجا کہ تمہاری تجویز کو قبول تو کر لیتا ہوں مگر میں امامت نماز عید کو اُسی طریقہ سے جاؤنگا جس طریقہ سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام جایا کرتے تھے ۔ مامون نے کہلا بھیجا کہ ہاں ۔ آپ کو اسکا اختیار ہے ۔

اس کے بعد مامون نے تمام افسران سپاہ اور ملازمین درگاہ کو حکم دیا کہ علی الصباح لباس زیبا اور خلعتہائے بیش بہا سے اچھی طرح آراستہ و پیراستہ ہو کر تمام لوگ حضرت امام موسی رضا علیہ السلام کے در دولت پر حاضر ہوں ۔ شہر میں اسکی عام شہرت ہوگئی کہ کل جناب امام برحق حضرت علیؑ ابن موسے الرضا علیہ التحیۃ والثنا عید کی نماز پڑھائیں گے ۔

پھر کیا تھا ۔ زن و مرد ۔ پیر و جواں ۔ حتیٰ کہ اطفال خورد سال تک امام کی مبارک سواری کے دیکھنے کو صبح سویرے ۔ منہ اندھیرے ۔ اپنے اپنے گھروں سے نکل پڑے ۔ اور تمام بازاروں میں راستوں میں ۔ دوکانوں پر ۔ مکان کی چھتوں پر آدمیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے ۔ اور جمیع عہدہ داران شاہی در دولت پر مجتمع ہوئے ۔

امام علیہ السلام نے غسل کیا اور لباس پاکیزہ زیب تن فرما کر انواع عطریات سے اپنے آپ کو معطر فرمایا اور عمامہ سفید سوتی سر پر باندھ کر ایک سرا اُس کا آگے کی طرف سینہ پر ۔ دوسرا پیچھے دونوں شانوں کے درمیان چھوڑا ۔ اور دامان قبا کو کمر تک اور پائجامہ نصف ساق تک چڑھایا اور عصا دست مبارک میں لیکر آمادہ مصلے ہوئے ۔ خدام اور غلاموں نے دیکھا تو یہ بھی سب کے سب اسی شکل و صورت سے درست ہو کر ہمراہ ہوئے ۔ صحن خانہ میں پہنچکر سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا اور بصدائے رفیع تکبیر کہی ۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ در و دیوار آپ کو جواب دے رہے ہیں ۔ دروازہ سے باہر پہنچے تو امرا ، وزرا کو کہ زرق برق لباس سے آراستہ منتظر تشریف آوری کھڑے تھے دیکھا کہ آتے ہیں حضرت امام موسی رضا علیہ السلام باین شان و شکوہ و کمال مسکینی و وقار برآمد ہوئے ۔ اور تھوڑی دیر تک تامل فرماکر ان تکبیرات اربعہ کو زبان پر جاری کیا ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر علےٰ ما ھدنا اللہ اکبر اللہ اکبر علےٰ ما رزقنا من بھیمۃ الانعام اور اپنی صدا کو ان کلمات سے بلند فرمایا ۔ السلام علےٰ ابوی آدم و نوح ۔ السلام علےٰ ابوی ابراھیم و اسمٰعیل السلام علےٰ ابوی محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ السلام علےٰ عباد اللہ الصالحین وصلے اللہ علےٰ محمد و آلہ الطاہرین الطیبین آپ کے ساتھ تمام ہمراہیوں نے بھی آوازیں بلند کیں ۔ پس تمام ارکان شہر میں زلزلہ پڑ گیا اور صدائے گریہ و بکا تمام شہر سے برآمد ہوئی ۔ اسی طرح تین مرتبہ تکبیرات کی تکرار کی ۔ افسرانِ سپاہ اور ملازمان شاہی نے حضرت کو دیکھا تو اپنے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا اور موزے اور کفش پاؤں سے نکالکر پھینکدئے ۔ بعضوں نے جلدی میں بند نعلین خنجر اور تلوار سے کاٹ ڈالے اور پیادہ و برہنہ پا آپ کے ساتھ ہولئے ۔ یہ شان الٰہی دیکھکر ڈھاڑیں مار مار کر روتے تھے ۔ پس حضرت خراماں خراماں روانہ ہوئے ۔ اور ہر دس قدم پر ٹھیر کر تکبیرات اربعۂ مذکورہ کی تکرار فرماتے تھے ۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ ایسا عجیب و غریب سماں میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا ۔

معلوم ہوتا تھا کہ ارض و سما ۔ در و دیوار آپ کے ساتھ تکبیرات کہنے میں شریک ہیں ۔ فضل ابن سہل کو معلوم ہوا تو وہ دوڑا ہوا مامون کے پاس گیا اور کہنے لگا ۔ اے غضب ہوا ۔ اگر جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام اسی شان و شکوہ سے عیدگاہ تک چلے گئے تو اہل مرو بالتمام اُن کے گرویدہ اور فریفتہ ہو جائینگے ۔ اور ایک متنفس بھی تمہارا بہی خواہ باقی نہیں رہیگا ۔ پھر ممکن ہے کہ ایسا فساد عظیم برپا ہو کہ اُسکا انسداد ہمارے امکان سے قطعی خارج ہو ۔ مصلحت وقت اسی میں ہے کہ درمیان راہ سے آپ کو روک لیا جاوئے ۔ مامون نے فوراً ایک خواص کو بھیجکر پیغام دیا کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ میں نے ناحق آپ سے اتنا اصرار کیا ۔ حضرت کو نہایت زحمت ہوئی ہوگی ۔ آپ واپس تشریف لائیں ۔ جو شخص ہر سال نماز پڑھاتا ہے وہی امسال بھی پڑھالیگا ۔

جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام نے یہ پیغام سنکر کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کفش منگا کر پہنی اور سوار ہو کر وسط راہ سے دولتسرا کو واپس آئے ۔ اور بروایتے مسجد خرگاہ تراشان مرو تک آپ پہنچنے پائے تھے کہ مامون کا یہ پیام پہنچا ۔ وہیں داخل مسجد ہو کر نماز پڑھ لی اور بعد نماز سوار ہو کر دولتسرا کی طرف واپس آئے ۔ آپ کا لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہونا تھا کہ مسلمانوں کی تمام جماعت متفرق ہو گئی ۔ اور آخر کار نماز عید اُس دن منعقد ہو ہی نہ سکی ۔ بلا یہ واقعہ ایسا مشہور و معروف ہے کہ اسلام کی تاریخ و سیر کی تمام چھوٹی بڑی کتابوں میں پوری تفصیل کے ساتھ درج ہے ۔ چنانچہ صاحب روضۃ الصفا نے بھی انہیں مضامین کے ساتھ اس واقعہ کو اپنی تیسری جلد میں بالتفصیل لکھا ہے ۔

از جلیل امروہوی

روبرو ہو کے بھی معبود سے عیاری ہے
رات دن مستقل ایک مشق گنہگاری ہے
لاکھ مانیں وہ بڑا بات صحیح کہتا ہوں
یہ نمازیں نہیں ملا کی ریاکاری ہے

عیدالسلاطین

سنہری عید

از جناب پروفیسر محمد علم الدین سالک بی اے

عید مسلمانوں کا قومی اور ملّی تہوار ہے۔ اور تمام اسلامی دنیا میں ہر سال نہایت جوش و خروش اور تزک و اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ اکثر اسلامی ممالک میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ ہلال عید دیکھتے ہی توپوں کی سلامی اتاری جاتی ہے اور اظہار مسرت کے لئے نوبت اور نقارے بجائے جاتے ہیں۔ صبح کے وقت نماز عید سے پیشتر سلامی کی توپیں پھر سر کی جاتی ہیں اور بادشاہ شاہی محلات سے عیدگاہ کا رخ کرتا ہے۔ عوام الناس پہلے ہی سے وہاں جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ دوگانہ عید ادا کیا جاتا ہے اور بادشاہ سلامت خطبۂ عید پڑھتے ہوئے قومی اور ملّی معاملات پر اظہار خیالات کرتے ہیں جب یہ کام ختم ہو جاتا ہے تو بادشاہ کی سواری مشکوئے معلّی کی طرف واپس لوٹ جاتی ہے۔

لوگ دن بھر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے اظہار مسرت کرتے ہیں۔ اس گھڑی کے لئے مسلمان مہینوں قبل تیاریاں کرتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے اس موقعہ پر گرانبہا رقمیں خیرات کی جاتی ہیں۔ اور سلطنت کے نمک خواروں کو انعامات اور خطابات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ امرائے سلطنت کے لئے ایک نہایت پرتکلف دعوت کا سامان کیا جاتا ہے اور بادشاہ خود میزبانی کے فرائض انجام دیتا ہے غرض کہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس تقریب سعید کو کامیاب بنانے میں سعیٔ بلیغ کرکے حمیت قومی کا ثبوت دیتا ہے

ہندوستان کے دور اسلامیہ میں عید جس شان و شوکت سے منائی جاتی تھی اس کی مثال دنیا کی کوئی تاریخ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ اس عہد کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ جشن عید کا اہتمام ہمیشہ حکومت کی طرف سے ہوتا تھا اور وہ اسے کامیاب بنانے کے لئے نہ صرف پیسہ دریغ روپیہ ہی صرف کرتی تھی۔ بلکہ اپنے وقت کے بہترین دماغوں کو اس میں ہنالوئی نیرنگوں [illegible] اور ندرت پیدا کرنے کے لئے متعین کرتی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ہر سال یہ جشن "نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اوّل" کے مصداق گزشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر ہوتا تھا۔

ہم اس عید کی خوشی میں ناظرین کی خدمت میں چند تاریخی عیدیں پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دلچسپی کا باعث ہوں گی۔

محمد تغلق

ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ جب ہلال عید نمودار ہوتا تو بادشاہ کی طرف سے امرا، مصاحبین، مساوقہ، معتمدان ریاست، نقیب، افسر، علامان شاہی اور مخبروں کے لئے توشہ خانہ شاہی سے نہایت نفیس اور عمدہ خلعت روانہ کئے جاتے۔ یہ خلعت انہیں حسب لیاقت و مراتب عطا ہوتے۔ تمام رات نقارہ کی فلک بوس آواز سے آمد عید کا اعلان کیا جاتا۔ صبح سویرے عید کا جلوس تیار کیا جاتا۔ سو ہاتھی نہایت تزک و احتشام سے سجائے جاتے اور ان پر مرصع اور سنہری جھول ڈالے جاتے۔ اور ایک ریشمی گدی رکھی جاتی جو جواہرات سے مزین ہوتی۔ بادشاہ کی سواری کا ہاتھی سب سے بڑا اور سب سے زیادہ آراستہ ہوتا۔ اس کے اوپر ایک چتر نصب کیا جاتا جو جواہرات سے مزین ہوتا اور جس کی سلاخیں سونے کی ہوتیں محل کے باہر تمام امرائے دربار اپنی اپنی افواج کا الگ الگ پرا جمائے کھڑے رہتے اور شاہی آمد کا انتظار کرتے۔ ہر ایک فوج نوبت و نقارہ سے چاق و چوبند ہوتی۔

جلوس عید

بادشاہ اس ترتیب سے باہر نکلتا کہ سب سے آگے چند علامان درگاہ ایک ایک علم بطور پرچم ہاتھوں میں لئے [illegible] اس کے بعد غلام اور علوا [illegible] پیادہ آتے ان کی کمریں [illegible] اور معلّا [illegible] سر پر چیاتی ٹوپی ہوتی جن میں سے [illegible] ساتھ جواہرات بھی درخشاں ہوتے۔ بادشاہ کے آگے نقیب ہوتے جن کی تعداد تین سو کے قریب ہوتی۔ یہ گوشہ ٹوپیاں ان کی ٹوپیاں زیب سر کئے ہوتے۔ ان کی کمریں طلائی پٹی اور ہاتھ میں تازیانہ جس کا دستہ [illegible] علی ہوتا [illegible] کا ہوتا صدر جہاں قاضی القضاۃ کمال الدین غزنوی اور صدر جہاں قاضی القضاۃ فخرالدین خوارزمی معہ دیگر قاضیوں اور موذنوں کے ہاتھیوں پر سوار ہوتے اور بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے متذکرۂ صدر ترتیب کے موجب شاہی جلوس عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتا شاہی سواری کے پیچھے پیچھے باجا بجانے والے اور نقارہ زن ہوتے ان کے پیچھے شاہی خدمت گار اور بادشاہ کے بھائی مبارک خاں کی سواری ہوتی مبارک خاں کے بعد بادشاہ کا بھتیجہ محمد بہراد۔ اس کے بعد بادشاہ کا چچا زاد بھائی فیروز پھر وزرا اور ملک مجیر زی الرجاء ملک قبول۔ ملک اکبر اور ملک بغرائی ہوتے یہ تمام امیر نوبت اور نقاروں کے [illegible] بادشاہ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کرتے اور ہر سوار باقاعدہ طور پر زرہ پوش ہوتا۔

نماز عید

جب بادشاہ کی سواری عیدگاہ کے دروازہ پر پہنچتی تو وہ کھڑا ہو کر حکم دیتا کہ قاضی اور موذن۔ امرا اور وزرا سب ایک ایک کرکے عیدگاہ میں داخل ہوں اور جب وہ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جاتے۔ تو بادشاہ عیدگاہ میں داخل ہوتا نماز کے بعد شاہی امام عید کی نماز پڑھاتا پھر خطبہ پڑھا جاتا۔ نوبت اور نقاروں کی فلک شگاف صداؤں کے ساتھ بادشاہ پھر ہاتھی پر سوار ہوتا اور محل کا رخ کرتا۔

دربار عید

عید کی نماز کے بعد ایک شاہی دربار منعقد ہوتا جسے عید دربار کہتے تمام دیوان خانہ میں فرش بچھایا جاتا اور مختلف طریقوں سے آراستہ کیا جاتا۔ دیوان خانہ کے صحن میں شاہی بارگاہ نصب کی جاتی۔ اور اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے خیمے [illegible] جاتے۔ ریشم کے بوٹے جن میں [illegible] قسم کے ریشمی پھول لگے ہوتے مختلف مقامات پر نصب کئے جاتے اور [illegible] کی تین صفیں دیوان خانہ میں بنائی جاتیں۔ ان کے درمیان ایک سنہری چوکی رکھی جاتی جس پر ایک گدی اور ایک رومال پڑا ہوتا۔ اس کے وسط میں ایک تخت بچھایا جاتا جو خالص سونے کا ہوتا۔ اور مختلف قسم کے جواہرات سے مزین ہوتا۔ اس تخت کا طول ۲۸ فٹ اور عرض ۱۴ فٹ تھا۔ اور اس ترکیب سے بنایا گیا تھا کہ اٹھاتے وقت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا تھا۔ اس تخت پر ایک کرسی رکھی جاتی جس پر بادشاہ جلوس فرماتا۔ بادشاہ کے سر پر چتر شاہی جلوہ افگن رہتا۔

جب بادشاہ سلامت کرسی شاہی پر رونق افروز ہوتا تو تمام حاجب نقیب بلند آواز سے بسم اللہ کہتے [illegible] سب سے پہلے قاضی، خطیب، علما، مشائخ۔ بادشاہ کے بھائی اور قریبی رشتہ دار سلام کے لئے [illegible] بڑھتے۔ اور اپنی اپنی نذریں پیش

شاہجہان صاحبقران ثانی کی عید

سید ناصر نذیر فراق دہلوی کے قلم سے

ساقیا عید ہے لا بادہ سے مینا بھر کے
کہ مے آشام پیا ہیں پیمانہ بھر کے

شاہجہان آباد کی لال حویلی اور لال حویلی میں دیوان خاص۔ دیوان عام تخت طاؤس۔ عقب عام۔ موتی مسجد اور زنانہ نو محلے کا تصور باندھو۔ کیونکہ رمضان المبارک کی چاند رات ہے محمد شہاب الدین شاہجہان صاحبقران ثانی شاہنشاہ دہلی لال قلعہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ مغرب کی نماز ہو چکی ہے حضور والا نے مفتی صاحب اور قاضی صاحب کی طرف دیکھا۔ دونوں صاحبوں نے دست بستہ عرض کی چاند یقینی طور پر ہو گیا ہے۔ بیشک اعلان ہو جانا چاہئے حضور والا نے اشارہ کیا اور اشارہ کے ساتھ ہی دھائیں دھائیں گیارہ توپوں کی شلک ہوئی۔ اور شلک کے ہوتے ہی سارے شہر میں ہل چل مچ گئی۔ حضور والا نے دیوان خاص میں بادشاہزادوں کی نذریں قبول کیں۔ کیونکہ مغلوں کے ہاں رسم ہے کہ رمضان کی چاند رات کو نذریں پیش کی جاتی ہیں۔ اور چاند کی مبارکباد دی جاتی ہے۔ اور حضور والا ہوادار میں سوار ہو کر فوراً محلسرا میں تشریف لے گئے جہاں آرام بیگم صاحبہ شاہجہان کی بڑی صاحبزادی اور روشن آرا بیگم سے چھوٹی گوہر آرا بیگم صاحبہ اور تمام بیگمیں اور ہزاروں عورتیں اور لونڈیاں باندیاں خواصیں اور دائیاں اور زنانہ محل کی تمام نوکریں اپنے اپنے موقع واسطے حاضر ہوئیں حضور والا کا ہوادار محل کہاریوں نے صدر دالان میں مسند کے پاس رکھ دیا۔ بڑی بیگم۔ اور منجھلی بیگم نے بادشاہ کے دونوں بازو پکڑ کر بادشاہ کو ہوادار سے اتارا۔ اور بادشاہ مسند پر زینت بخش ہوئے۔ اور بی گوہر آرا بیگم نے جن کی عمر سات برس سے زیادہ نہیں ہے سیدھے ہاتھ سے نذر کی اشرفیاں پیش کیں۔ اور اپنا دوسرا ہاتھ بادشاہ کے گلے میں ڈال دیا اور بادشاہ نے گوہر آرا بیگم کو اپنی چھاتی سے لگا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اب بی جہاں آرا بیگم نے حضور والا کو نذر دکھائی اور ان کے بعد اور بادشاہزادیوں اور بیگموں نے جنہیں نذر دکھانے کا حق تھا نذریں دکھائیں جہاں آرا بیگم جو بجائے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کے تمام محلسرا میں حکمرانی کرتی ہیں اور تمام ملکی و مالی و جنگی کاموں میں آپ اپنے والد بزرگوار کی مشیر اور وزیر ہیں۔ حضور والا نے ان سے کہا بیگم بیٹھ جاؤ۔ بیگم صاحبہ آداب بجا لائیں۔ اور حضور والا کی مسند سے ایک گز دور سے چاندنی پر اس طرح بیٹھ گئیں۔ کہ دوپٹہ سے چاروں طرف ڈھکی ہوئی تھیں۔ باقی سب عورتیں ادب سے کھڑی رہیں۔ حضور والا کے مسند کے آگے سونے روپے کے خوانوں میں پنیر کی چکتیاں اور مصری کے کوزے رکھے تھے حضور والا نے اپنے اپنے دست مبارک سے پنیر کی ایک چکتی اور ایک مصری کا کوزہ اٹھا کر جہاں آرا سے کہا۔ لو بیگم۔ بیگم صاحبہ نے پنیر اور مصری حضور والا کے ہاتھ سے لے لی اور آداب بجا لائیں حضور والا نے ارشاد کیا۔ بیگم اب تم اپنے ہاتھ سے یہ تبرک بانٹ دو۔ بیگم صاحبہ نے سب حاضرین کو پنیر اور مصری بانٹ دی۔

حضور والا نے عشا کا قصد کیا موتی مسجد میں اذان ہوئی۔ اور حضور والا موتی مسجد میں تشریف لے گئے۔ عشا کی نماز کے علاوہ بیس تراویح امام صاحب کے پیچھے ادا کیں اور ڈیڑھ پارہ کلام اللہ کا سنا۔ ڈیڑھ پہر رات رہے نوبت بجنے لگی۔ اور جامع مسجد اور قدم شریف میں سحری کا پہلا ڈنکا شروع ہوا۔ ان ڈھولوں کی آوازوں سے یہ لفظ سننے میں آتے تھے۔ کھالو پی لو کھالو پی لو۔ کھالو پی لو دوسرے ڈنکے پر حضور والا کے سامنے سحری کا دسترخوان چنا گیا۔ جس پر دو دو خشکہ اور شوربا کے علاوہ بہت سے لذیذ کھانے تھے۔ سحری کھانے کے بعد حضور والا نے آبحیات نوش کیا۔ اب چار گھڑی رات باقی ہے۔ توپ کی شلک ہوئی۔ قدم شریف اور جامع مسجد کے دھونسے نے تیسرا ڈنکا بجانا شروع کیا۔ جس میں سے آواز نکلتی تھی۔ سو رہو۔ سو رہو۔ سو رہو۔ اور نوبت خانہ میں صبح کی نوبت بجنے لگی۔

موتی مسجد کے موذن نے صبح کی اذان میں کہا الصلوٰۃ خیر من النوم حضور والا نے روزہ کی نیت اس طرح کی بالصوم غداً نویت من اللہ رمضان۔ وضو کیا۔ نماز جماعت سے پڑھی۔ اور تبرکات کی درگاہ پر حاضر ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بڑے نیاز سے آداب بجا لائے یہی حال زنانی محلسرا میں رہا۔ بڑی بیگم بندوبست اور سلیقہ میں بادشاہ سے کچھ کم نہ تھیں۔ اسی طرح ۲۹ روزے بخیر و خوبی ختم ہوئے۔ زنانہ اور مردانہ روزہ کشائی کی تیاری کا اگر ذکر کیا جائے تو دفتر سیاہ ہو جائیں۔ مختصر یہ کہ انتیسواں روزہ کھولنے سے پہلے مسجد جہاں نما کے میناروں پر سر شام چڑھ کر اور چھتوں پر سے عید کا چاند دیکھا گیا۔ مگر چاند نہ دکھائی دیا شاہجہاں نے محلسرا میں فرمایا کہ جوان عید نہ ہوئی اب تیس کیا ہو گا عید تو ہو ہی جائے گی۔ مگر وہ ذوق شوق اور امنگ کہاں جو انتیس کی عید ہوتی ہے۔ خیر یہی اللہ کی مرضی۔ اس میں چارہ نہیں۔ توپ کا وقت گذر کر رات کے دس بج گئے حضور والا سونے کے لئے چھپر کھٹ میں لیٹ گئے جو یکایک باریدار نے آکر عرض کی کہ ظل اللہ قصبہ سونی پت سے چار مسلمانوں کو شتر سوار دریا پار سے اونٹوں پر بیٹھا کر لائے ہیں۔ اور ان کے ساتھ قصبہ کے قاضی بھی آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اور ہمارے گاؤں کے بہت سے لوگوں نے چاند دیکھا ہے حضور والا نے فرمایا الحمد للہ یہ بڑی خوشی ہو گئی عید کا چاند دیکھا گیا۔

عید کی صبح

دیکھو دیکھو اچھی طرح دیکھو لال قلعہ میں دیوان خاص اور دیوان عام کے صحن سے لے کر لال قلعہ کے لاہوری دروازہ تک کنگلے اور محتاج ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ صف بہ صف قطار در قطار جمے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں من گیہوں ان غریبوں کو ایک پیمانہ بھر کر دیا جاتا ہے اور ایک ایک روپیہ بھی اس اناج کے ساتھ انہیں حوالے کیا جاتا ہے۔ یہ عید الفطر کا صدقہ ہے۔ نماز سے پہلے دینا بہت ثواب ہے۔ اس لئے سب سے اول یہی کام لال قلعہ میں عید کے متعلق ہو رہا ہے آدھ گھنٹہ میں یہ کام ختم ہو گیا اور بھیڑ بھاڑ سب نکل گئی۔ میدان صاف نظر آنے لگے جاروب کشوں نے جھاڑو دی اور فراشوں نے دل بادل خیمہ کو اور شامیانہ کو کھڑا کر دیا۔

اب نماز عید کا وقت قریب آتا اور فوج سے تمام لال قلعہ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے حضور شاہجہاں میگھ ڈمبر کے ہاتھی پر سوار ہوئے۔ اس کے بعد بادشاہزادے عماری اور ہودوں کے ہاتھیوں پر سوار ہوئے سب سے آگے نشان کے دو ہاتھی تھے

(باقی آئندہ)

عالمگیر اعظم کی پہلی عید

از جناب پروفیسر محمد علم الدین صاحب سالک بی اے

عید شوال یوں تو ہر مسلمان بادشاہ نہایت تزک و احتشام سے مناتا تھا۔ مگر تیموریان ہند نے اسے جس شان سے منایا ہے، اس کی مثال دنیا کی کوئی تاریخ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ ان سب میں عالمگیر چونکہ ایک متشرع اور متقی مسلمان تھا۔ اس لئے اس کے عہد میں عید کی رونق اور بھی زیادہ ہو جاتی تھی۔

عالمگیر کی تخت نشینی سے پیشتر حکومت کے آدمی جشن نوروز کی تیاری میں زیادہ جوش و خروش سے کام لیتے تھے۔ مگر اورنگ زیب نے تخت نشین ہوتے ہی اس نقشہ کو یکقلم بدل دیا۔ اس نے ایک فرمان کے ذریعہ نوروز کی بدعت کو بند کر کے اسکی جگہ عید شوال کے جشن کو کامیاب بنانے کی ہدایت کی۔ اس کا جشن جلوس ۲۴ رمضان کو پڑتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس جشن کو بھی عید کے جشن کے ساتھ ملا دیا۔ اس طرح اس کے وقت میں عید کا جشن اور بھی با رونق بن جاتا تھا۔

ذیل میں ہم عالمگیر کی پہلی عید کی اجمالی کیفیت پیش کرتے ہیں۔ اُمید ہے دلچسپی ناظرین کا باعث ہوگی۔

ہلال عید کے نمودار ہوتے ہی نقارہ پر چوٹ پڑی۔ تمام رات خوشی کے شادیانے بجتے رہے۔ عمائد سلطنت اور شاہزادے شاہی محلات میں حاضر ہوئے۔ اور انھوں نے نہایت خلوص اور قلبی عقیدت کے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت پیش کیا۔

صبح کے وقت بادشاہ بارگاہ معلیٰ میں آیا۔ وہ ایک نہایت شاندار پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھا۔ کمخواب کا کوٹ۔ ململ کا کرتہ اور جوتیوں میں موتی ٹکے ہوئے تھے۔ اس کی دستار پر پر لگے ہوئے تھے۔ اس کی ایک جانب اخروٹ کے برابر ایک لعل آویزاں تھا۔ دوسری جانب ایک بہت بڑا ہیرا چمک رہا تھا۔ درمیان میں ایک مخروطی زمرد لگا ہوا تھا۔ اسکا ٹپکہ موتیوں کی لڑیوں یاقوت اور ہیروں سے مرصع تھا گلے کے ہار میں دوہری لڑیاں موتیوں کی تھیں اس کے بازوبند میں ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اسکی تلوار اور سپر ایک شخص لئے ہوئے ساتھ تھا اور دونوں کے دونوں یاقوت اور ہیروں سے مرصع تھیں۔ تمام امرا نے تعظیم کی اور بادشاہ نے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے نماز عید کے لئے ہاتھی بڑھایا۔ ہاتھی کی عماری سنہری اور زردوزی کام سے سجی ہوئی تھی۔ مہاوت خوب زرق برق لباس پہنے ہوئے تھا۔ بادشاہ کے دونوں طرف خواجہ سرا تھے جو سونے کا عصا ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ ان میں بھی لعل لگے ہوئے تھے۔ خدام درگاہ مورچھل سے مگس رانی کر رہے تھے۔ بادشاہ کے آگے آگے نقارے اور باجے نہایت دھوم دھام سے بج رہے تھے۔ اس کے پیچھے پیچھے امراء اور عمائد کے ہاتھی ایک جلوس کی صورت میں روانہ ہوئے راستہ میں لوگ دو رویہ صف باندھے کھڑے تھے۔ انہوں نے بادشاہ کو دیکھتے ہی تعظیم ادا کی اور زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ بادشاہ نے ان کے سلام کا جواب دیتا ہوا آگے بڑھا۔

ہوتے ہوتے یہ جلوس عیدگاہ تک پہنچا۔ جہاں نہایت سکون فروتنی کے ساتھ نماز عید ادا ہوئی۔ خطبۂ عید کے بعد یہ جلوس اسی شان سے واپس لوٹا۔

واپسی کے بعد بادشاہ نہایت شان و شوکت سے دربار عام میں داخل ہوا۔ نقیب نے بادشاہ کی آمد آمد کا اعلان کیا۔ تمام درباری تعظیم بجا لائے۔ بادشاہ تخت طاؤس پر جلوہ افروز ہوا۔ تخت کے عین مقابل ایک منبر خطیب کے لئے استادہ تھا۔ خطیب خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اس نے حمد و نعت کے بعد بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ خطبہ امیر تیمور سے شروع ہو کر عالمگیر پر ختم ہوا۔ جس وقت عالمگیر کا نام آیا تو حاضرین دربار نے سونا۔ چاندی اور موتی نچھاور کئے۔ خطیب کو خلعت فاخرہ اور معقول انعام دیا گیا۔

خطبہ کے اختتام پذیر ہوتے ہی صدرالصدور نے بادشاہ کی سلامتی اور طویل زندگی کے لئے دعا مانگی۔ جب دعا ختم ہو چکی تو امراء نے نذریں پیش کرنی شروع کیں سب سے اول شہزادوں نے۔ اسکے بعد امرائے دربار نے اور آخر میں چھوٹے چھوٹے عہدہ داروں نے حسب حیثیت نذریں پیش کیں۔ بادشاہ نے ان پیشکشوں کو ہاتھ لگا کر واپس کر دیا۔

جب نذریں پیش ہو چکیں تو نقاروں پر چوٹ پڑی۔ درباری شاعر آگے بڑھا اور اس نے قصیدہ پیش کیا۔ اس قصیدہ کے چند ابتدائی اشعار حسب ذیل ہیں:-

سپہر را دو مسرت رسید از ایام ⁂ زما۔ یافت بیک روز از دو شادی کام
یکے ز عید ہمایوں غرۂ شوال ⁂ دگر ز جشن جلوس شہنشہ اسلام
برائے عیش دو بالائے روز گار فلک ⁂ دو صاف عشرت ممزوج ساخت دریک جام

اس کے بعد میر منشی نے فرمان لکھا۔ اور اس کو طغرا اور مہر سے مزین کیا۔ یہ فرمان مختلف ناظموں اور صوبیداروں کے نام تھا۔ اس میں انہیں نئے بادشاہ کی تخت نشینی کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔

اس کے بعد ٹکسال سے نئے سکے آئے اور نہایت ادب کے ساتھ بادشاہ کے حضور میں پیش ہوئے۔ اور نیک شگون کے لئے کچھ تو مختلف امرا میں تقسیم کر دیئے گئے۔ اور کچھ ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں بھیج دیئے گئے۔

اس کے بعد درباریوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ امرا کے عہدوں میں اضافہ ہوا۔ منصبداروں کے منصب بڑھائے گئے۔ اور سادات اور فقراء کے لئے روزینے اور جاگیریں مقرر ہوئیں۔

اس کارروائی کے بعد بادشاہ تخت سے اٹھا۔ چوبدار اور حاجب نے "شہنشاہ سلامت باد" کی صدائیں بلند کیں۔ بادشاہ نہایت تجمل و تحشم سے محل سرا کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں بیگمات کا دربار لگا ہوا تھا۔ بادشاہ تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ اور بیگمات کی نذریں قبول کیں۔

تیموریوں میں یہ عام دستور تھا کہ اگر نئے بادشاہ کی والدہ یا دادی زندہ ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس کی قدمبوسی سے مشرف ہوتا وہ اس کے لئے دعائے خیر کرتی اور زر و جواہر نچھاور کرتی۔

محل سرا سے فارغ ہو کر بادشاہ دیوان خاص میں جلوہ افروز ہوا۔ وہاں چیدہ چیدہ امیر اور عہدہ دار موجود تھے۔ بادشاہ نے رعایا پروری کے متعلق انہیں نصیحتیں کیں۔ اور ملکی معاملات میں نمک حلال رہنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد بادشاہ نے مختلف صوبیداروں کے نام اس قسم کے فرمان نافذ کئے جن میں رعایا پروری اور غربا نوازی کے متعلق ہدایات درج تھیں۔ اسی دوران میں چند خاص الخاص خدام کی معرفت نچھاور کا روپیہ غربا اور اپاہجوں میں تقسیم کیا گیا۔

رات کے وقت ایک خاص جشن منعقد ہوا۔ اس دربار میں ان امرا کو خاص طور پر دعوت دی گئی تھی جنہوں نے وقتاً فوقتاً جوانمردی کے جوہر دکھائے تھے۔ چنانچہ تالیف قلوب کے خیال سے انہیں اعلیٰ اعلیٰ مراتب تفویض کئے گئے۔ راجہ جے سنگھ کو ہفت ہزاری کا جلیل القدر منصب عطا ہوا۔ اور کئی امرا کو عید کی خوشی میں خلعت اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس وقت تمام شہر اور قلعہ معلیٰ میں آئین بندی اور چراغاں ہوئی۔

یہ جشن کئی دنوں تک جاری رہا۔ امرا کے ہاں گلاب پاشی ہوتی تھی۔ اور وہ غریبوں اور مسکینوں کو کھانا بھی کھلاتے تھے۔

(ماخوذ)

شاہِ اودھ کی عید

از خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی

... عید کے سامان اودھ کے پایہ تخت میں جس خاص انتظام کئے جاتے تھے اس کا ادنی خیال یہ ہے کہ لوگ اسی نام سے روپیہ قرض لیتے تھے کہ عید کا انعام ملیگا تو ادا کر دیں گے یہ لکھنؤ کا سب سے بڑا تیوار رہی ہے۔

محلات شاہی میں دو مہینے پہلے سے بیگمات کے زیورات کی جلا لوٹ بھوٹ کر مرمت شروع ہو جاتی تھی علاقہ بند ڈیوڑھیوں پر حاضر ہوتے جہانگیریاں نونگے نورتن کے موتیوں کے مالے دگھدگی۔ چاند جوشن رنگیں ریشم مقیشی بہروں میں گوندھے جانے لگے۔ ایک طرف مغلانیاں نئے نئے جوڑے بیونت رہی ہیں۔ چوپڑ کی گوٹ لگا رہی ہیں۔ بنت کو گھرو چیکی کرن تو تی۔ ستارے سلمہ۔ بانکڑی ٹانک رہی ہیں۔ تھان کے تھان لٹتے جاتے ہیں۔

کارچوب والے بیٹھے سلمے ستارے بیل بوٹے کاڑھ رہے ہیں۔ رنگریز لہریا باچھنوں کے دوپٹے رنگ رہے ہیں۔ شاہی محلوں کی مرمت ہو رہی ہے۔ سفیدی پھر رہی ہے گلکاری کی جاتی ہے۔ ہزاروں مزدور کام کر رہے ہیں۔

کہاروں کی نئی وردیاں تیار کی جاتی ہیں۔ مہریوں کے بھاری بھاری جوڑے تیار ہو رہے ہیں۔

پہرہ دارنیاں کرجنیں جشنیں نئی وردیوں سے آراستہ ہو رہی ہیں پیش خدمتوں کے جوڑے قطع ہو رہے ہیں۔

نواب ملکۂ آفاق مخدرۂ علیا ممتاز الزمانی بیگم عرف نکبیتو بیگم محل حضرت ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیرواں عادل مرزا محمد علی شاہ بادشاہ کی فیاضی اور سخاوت نے شہر کو دو بالا کر دیا ہے۔

ابھی عید کے سامان و سامان میں سب مصروف ہیں دفعتاً خبر آئی کہ حیدرآباد دکن میں قحط پڑ گیا ہے۔ آدمی کو آدمی کھائے جاتا ہے غریب امیر سب فاقے کر رہے ہیں اناج کا دانہ میسر نہیں آتا کئی ہزار کنگلے فاقہ کش لوٹتے کھسوٹتے ... لکھنؤ میں آرہے ہیں۔ بادشاہ کو سخت تشویش لاحق ہوئی ... سلطنت سے مشورہ کیا ... نے بہ اتفاق کہا اگر اس کا بندوبست نہ ہوا تو شہر میں بدامنی پھیل جائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ گومتی کے کنارے ایک سڑک کی تعمیر شروع کی جائے اور اس کا ... تمام ... حسب حیثیت لے لیا جائے۔ بادشاہ نے فرمایا کار دربار سلطنت میری رعیت کو پریشان کرنا یا اس کو کسی قسم کی تکلیف دینا ... کے خلاف ... سڑک کی تعمیر ... جائے جس قدر کنگلا حیدرآباد دکن سے آیا ہے سب کو مزدوری پر لگایا جائے ... گومتی کے کنارے سڑک بننے لگی اور اس کا نام بادشاہی سڑک رکھا گیا۔ لکھنؤ میں یہ پہلی سڑک تھی۔ اس کی بنیاد اس طرح قائم ہوئی کہ دونوں کنارے نیچے اور بیچ سے اونچی۔ مطلب یہ ہے کہ سڑک ماہی پشت رہے۔ اس پرورش سے کنگلوں ... عید منائی اور لاکھوں روپیہ لیکر دکن کو روانہ ہو گئے۔

ادھر تو ... محل ... آفاق اپنی کوٹھی گلستان ارم کو رشک فردوس بنا رہی ہیں عید کے واسطے جوڑے تیار ہو رہے ہیں شہزادوں کی پوشاکیں ... بنائی جاتی ہیں۔

ادھر ملکہ جہان بادشاہ کی دوسری بیگم کوٹھی نور بخش کو نوراً علیٰ نور بنا رہی ہیں۔ عمارت کی ترمیم ہو رہی ہے محلداروں کو حکم ہے کہ ہر ایک چیز بغور دیکھ کر بناؤ کہ کوٹھی میں کس چیز کی کمی ہے۔ ان بیگم کو پھول پار کا بہت شوق ہے۔ مسہری ہمیشہ گلپوش رہتی ہے۔ ... باسی ہار اور پھول ... ڈلیا بھر بھر کے صبح کو ... پھینک دی جاتی ہے اس میں ... اپنی ہے۔ ان کا ... سے کم نہیں ... بادشاہ ... سامان کچھ عجب شان سے ہو رہا ہے ... عادی ... گھوڑوں کو ... کوٹھی ... دولہن کی طرح آراستہ ... ہیں ... تقسیم کی جاتی ہیں ... تیار ہو رہی ہیں ... بالکل ... مرمت کے بعد ... جاتے ہیں کہاروں کو نئی وردیاں بانٹی گئی ہیں۔ جشن عید کی ... اور ... دیکھنے کے واسطے دور دور سے لوگ شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ رئیس منزل میں مقیم ہیں۔ رئیس منزل کیا ہے۔ شاہی سرا ہے۔ غریبوں کے واسطے عیش کی انجمن ہے جس میں حب وطن فراموش ہو جاتی ہے۔ صبح شام خلقت کا ہجوم رہتا ہے مسافروں کو گھر ہے اور اہل لکھنؤ کی سیرگاہ ہے سرا نہیں بلکہ راحت آباد ہے جس کی ہر کوٹھری آرام گاہ ہے مسافر کو ہر طرح کا آرام ملتا ہے جو کوٹھری ہے اس اسلوب کی بنی ہوئی ہے کہ محبوب کی مسہری معلوم ہوتی ہے۔ وہاں جیسا آرام آدمی کا تھا ہے ایسی راحت ... کو نہیں ... عجیب ... غمی ہے ... صحبت اور ... دکھائی دیتے ہیں۔

مزا ہے یا پرستان ایسی ایسی بھٹیاریاں ہیں کہ جن پر پریاں نثار ہیں۔ کانوں میں بیتے جھوم رہے ہیں لچکے دوپٹے زمین بوس ہو رہے ہیں گلے میں چاندی کا طوق پڑا ہوا ہے۔ جو ہلال عید کی بہار دکھاتا ہے۔ جھوٹے نگینوں کی جھلکی۔ چاندی کے جوشن بسنتی دوپٹے گھیردار لہنگے حصار محبت بنے ہوئے ہیں مسافروں کی خدمت عزیزوں لونڈیوں کی طرح کام کرتی ہیں۔ سرائے میں کوئی مسافر آتا ہے تو بھٹیاریاں ... پر ٹوٹ پڑتی ہیں کسی نے کہا میاں میرے گھر میں آؤ ... پکارتی ہے ادھر کو لئے کا جب مسافر اترتا ہے تو پوچھتی ہیں ... دیا ... جو آپ کو ... ہو کہہ دیجئے فوراً ... قلیہ کیا لیجئے ... تو ایسی ... ہوں کہ آپ ... کریں۔ کیجئے تو ... پکا کر ... بھر دوں۔ تو اپنے ... باسلفہ۔ کوئی کہتی ہے میاں آج کل ... اور باسی چاول کا مزہ ہے بالکل رساول کا مزہ ہوتا ہے خدا کے واسطے جلدی بتاؤ رات جاتی ہے اگر حکم ہو تو پکھری کیالوں کوئی مسافر سے کہتی ہے جوتا تو پاؤں سے اتار دیں پاؤں دبا دوں منزل کے تھکے ماندے آئے ہو کچھ آرام لو۔ بتاؤ چارپائی کدھر بچھاؤں۔

سرا کے بیچ میں رنگین منقش کھمبوں کا جھولا پڑا ہوا ہے۔ تل چوری ریشمی رسا پڑا ہوا ہے۔ ساون کا مہینہ ہے کوئی کمسن حسین بھٹیاری پینگ لے کر گاتی ہے۔

کنھیا نے میسے لگائی ہے پیت
کوئی ماہ پیکر نازنین بال کھولے ہوئے لمبے پینگ لے کر کہتی ہے۔
بالم مورے بدیس میں گلے کس کے لاگوں

سرا نہیں ہے راجہ اندر کا اکھاڑہ معلوم ہوتا ہے۔

خدا خدا کر کے ماہ صیام کی ۲۹ تاریخ آ گئی۔ آسمان صاف نہیں ہے مطلع غبار آلود ہے چاند نظر نہیں آیا۔ گاؤں گاؤں سانڈنی سوار دوڑائے

(باقی آیندہ)

چاند کے دو ٹکڑے

رو کر عید ہنس کر عید

از مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

میرا نام گل رخ بیگم، اکبر شاہ ثانی کی پڑوتی، وہ دلی کے بادشاہ تھے، میں نے اُن کو نہیں دیکھا دادا حضرت بہادر شاہ کو دیکھا، مگر ابا حضرت سے وہ ناراض تھے، ہم کو میرزا سلیم کی بیوی کا طرفدار سمجھا جاتا تھا، جنہوں نے حضرت بہادر شاہ پر انگریز کے ہاں نالش کر دی تھی۔

ہم قلعہ کے باہر خانم کے بازار میں رہتے تھے، ابا جان کی تنخواہ تھی، حضرت بادشاہ سلامت کے ساتھ ہی وہ تنخواہ انگریز دیا کرتے تھے۔

غدر سے ایک سال پہلے رجب کی ۲۷ شب معراج کو میرا عقد میرزا تیمور عرف میرزا نشیلے سے ہوا، وہ بھی حضرت بادشاہ سلامت کے معتوب تھے۔ اسی لئے قلعہ سے باہر رہتے تھے۔

شب برات گذری رمضان آیا، وہ بھی گیا، تو عید کے دن آئے، شادی کے بعد پہلا چاند آیا تھا، میں بھی اماں ابا کی اکلوتی، وہ بھی ماں باپ کے اکلوتے خوب چاؤ چوچلے تھے۔

چاند رات کو میں سسرال میں گئی، عید کا نیا جوڑا کشتی میں سجا سجایا تیار رکھا تھا، بادام چھوکری عید کی خوشی میں تھرکتی پھرتی تھی، میری ساس نے اُس کے بال کٹوا دئے تھے۔ اُن کو اس کی شوخیوں اور میرزا نشیلے کی مہربانیوں سے کچھ شبہ ہو گیا تھا، میں نے میکے میں یہ خبر سنی تھی، آج اس کو دیکھا خر منڈی بنی پھرتی تھی، میں نے اس کو پاس بلایا اور بالوں کا حال پوچھا، مسکرا کر منہ پھیر لیا، میں سمجھ گئی، ضرور کچھ دال میں کالا ہے

شام ہوئی، بادام چھوکری نے افطاری سامنے لا کر لگائی، میرزا نشیلے بھی آگئے اُن کی اماں دوسرے دالان میں تھیں۔ بادام بھی وہیں چلی گئی۔

توپ چلی، نقارے بجے، روزہ والو روزہ کھولو کا غل ہوا، میرزا نے اپنے ہاتھ سے کھجور مجھے کھلائی، میں شرمائی، مگر کھائی، نماز پڑھی میرزا بولے چلو چھت پر چلو چاند دیکھو، ابا حضرت جامع مسجد میں ہیں، اماں حضرت کو کچھ دکھائی نہیں دیتا تیسری چوتھی کا چاند دیکھتی ہیں۔

میں بالا خانہ پر گئی، ۲۹ کا باریک چاند فوراً نظر آگیا، میرزا نے کہا گل رخ دیکھو وہ ہے چاند، میں نے جواب نہ دیا، دعا پڑھنے لگی، میرزا میرے سامنے آگئے اور بولے ع انبساط عید دیدن روئے تو، میں نے ہنس کر منہ پھیر لیا، اور کہا بادام آتی ہوگی، یہ فارسی تو وہ سمجھے گی، میرزا نے قہقہہ لگایا، اور کہا گل رخ تم کو بھی یہ وہم ہوا، اماں نے بچاری کے ناحق بال کاٹ ڈالے۔

میرزا نشیلے میرے شوہر تھے، میرے تو وہی چاند تھے خدا رسولؐ نے اُن کو مجھے دیا تھا، عید کا چاند آسمان پر تھا، اس کو لاکھوں نے دیکھا ہوگا، اور لاکھوں دیکھنے والے مر گئے اور لاکھوں پیدا ہو ہو کر دیکھیں گے اور مرجائیں گے، مگر جس کو میں نے چاند کہا وہ فقط میرا تھا، اور میں اُس کے لئے فقط اکیلی میں ہی تھی۔

عید کی چاند رات سب جگہ ایک سی نہیں ہوتی، میں نے میکہ میں بھی عید کے چاند دیکھے تھے، آج سے زیادہ خوشی ہوتی تھی، مگر آج جیسی خوشی کبھی نہیں ہوئی نہ ہوگی، نہ ہو سکتی ہے عمر تھی، دن تھے، وقت تھا، سب ہی کچھ تھا، میں کیا کہوں اس چاند کو دیکھ کر اور میرزا کے سامنے آجانے سے بچکر مجھ پر کیا اثر ہوا تھا، عید کا چاند سب کے لئے ایسا ہوا کرتا تو عید کا چاند نہ کہلاتا۔

رات گذری، عید کا دن گذرا، شام ہوئی تو میں نے پھر میرزا سے کہا چلو آج پھر چاند دیکھیں، بولے چلو، دیکھا چاند ذرا بڑا ہو گیا تھا، مگر کم سنی کی بات نہ تھی، نہ وہ اثر تھا نہ وہ میں تھی، نہ وہ میرزا تھے۔

دوسرے رمضان کی راہ دیکھا کرتی تھی، وہ آئے، تو عید کو بھی لائے، پھر تیاریاں ہوئیں، پھر بادام افطاری سجائے، پھر کوٹھے پر جائیں، چاند دیکھیں اور وہی مزہ آئے جو اگلے سال آیا تھا اور دوسری بار کی ہوس تھی۔

رمضان آیا، مگر غدر ساتھ لایا، اسی کو سنہ ۱۸۵۷ء کہتے ہیں، ابا حضرت میرے بھائی اور میرزا نشیلے کے بھی غدر سے پہلے ایک میراں جی کے مہینے میں، دوسرے مدار کے مہینے میں مر چکے تھے، میری اماں زندہ تھیں، میرزا کی اماں عین غدر کی شروعات میں فالج سے مریں، میری اماں غدر ہوتے ہی میرزا نشیلے کے مکان میں جو میرا تھا کہ میں میرزا کی بیوی مالک تھی آگئی تھیں، اور وہیں آکر مریں۔

میرزا نشیلے کا انگریزوں سے تعلق تھا، انگریزوں کا قتل عام ہوا تو پوربیوں نے میرزا کو بھی پکڑ لیا، کہ یہ انگریزی جاسوس ہے، مگر میرزا اُس وقت رہائی ہوئی، میں نے اپنا سب زیور دیا جب جان بچی۔

کشمیری دروازہ ٹوٹا، انگریز گھسے، بادشاہ حضرت ہمایوں کے مقبرہ میں گئے دلی کی خلقت بھاگی، میرزا مجھ کو بھی رتھ میں سوار کر کے قطب صاحب لے چلے جہاں میں نے جھرنہ کے پاس ایک باغ لگایا تھا اور بارہ دری بنوائی تھی۔

راستہ میں گوروں کی فوج ملی، رتھ کو گھیر لیا، میرزا نشیلے رتھ میں میرے پاس پردہ کے اندر تھے، میں حاملہ تھی، آٹھواں مہینہ تھا، ہمارے پاس زیور نہ تھا، پچاس اشرفیاں اور سونے کے چار کڑے اور موتیوں کا ایک ہار تھا، جو بہت قیمتی تھا۔

گوروں نے پردہ ہٹا کر دیکھا، میرزا کا ہاتھ پکڑ کر باہر کھینچا میں اُن کو لپٹ گئی، رتھ بان بھاگ گیا، میرزا رتھ کے باہر گرے، میں بھی اُن کے ساتھ گری میرزا نے گرتے ہی کھڑے ہو کر گورے کے چہرہ پر مکا مارا، گورے نے سنگین اُن کے پیٹ میں ماری جس کی نوک کمر کے پار نکل گئی وہ آہ کہکر گر پڑے مجھے غش آگیا۔

آنکھ کھلی تو شام تھی، میرزا کی لاش سامنے پڑی تھی، اور ایک مردہ بچہ میرے سامنے پڑا تھا، جو رتھ سے گرنے کے صدمہ سے مر گیا یا پیدا ہونے کے بعد مرا کب پیدا ہوا مجھے خبر نہیں، میں کئی گھنٹے بیہوش رہی۔

شام تھی، جنگل تھا، ہار، اشرفیاں، کڑے کچھ بھی نہ بچا وارث خاک پر پڑا تھا، خون میں لتھڑا ہوا، پھر غش آگیا۔

آدھی رات کو ہوش آیا۔ گیدڑ خون چاٹ رہے تھے، لاش کے پاس کھڑے تھے، میں ڈر گئی، پھر خوف نے بیہوش کر دیا، پھر آنکھ کھلی، اب بھی رات تھی، اے ہے، بڑی اندھیری بڑی ڈراونی، میں نے کبھی خواب میں بھی یہ رات، یہ بے کسی یہ بے وارثی، اور یہ غم نہ دیکھا تھا، برابر میرے سرتاج پڑے تھے، سامنے میرا لال پڑا تھا، دونوں چپ تھے، دونوں مجھ سے بے خبر تھے، دونو مجھ سے بے پروا تھے، اور میں دونوں کی رکھوالی تھی یا اللہ دشمن کو بھی یہ وقت نہ دکھائیو، دور سے کسی کے غرانے کی آواز آئی گیدڑ تھے یا کچھ اور تھا، کلیجہ لرزنے لگا پھر غش آگیا۔

صبح ہوئی تو میں ایک جاٹ کے گھر میں تھی، ہندو تھا، مگر بڑا رحمدل، خود بھی بڈھا تھا مگر اُس کی ماں بھی زندہ تھی، سو برس کی بڑھیا بڑی خاطر کرتی تھی، اور خوب مضبوط ہاتھ پاؤں تھے، بولی میرا بیٹا جنگل سے تجھے لایا، میں نے کہا وہاں لاشیں تھیں، کیا اُن کو جناور کھا گئے، ہائے اُن کو مٹی بھی نصیب نہ ہوئی۔

امن چین ہوا تو میں نے بڈھے جاٹ سے دہلی جانے کو کہا، کہ شاید کوئی

رشتہ دار بنتا جاتا تھا بہتر آجاتے اس بچارے نے اپنی ماں کی چادر اٹھا لی [illegible] اس کا کھانا دہلی سے دو برس تھا میں بڑی مشکل سے پیدل چلی، خانم کا بازار دیکھا پڑا تھا، نیلامیاں لوٹ رہے تھے لوٹے جارہے تھے، کسی جان پہچان کا پتہ نشان تک نہ ملا، ایک چوبدار دکھائی دیا جس نے انگریز کے ہاں نوکری کرلی تھی۔

میں نے اس کو قدرت کہہ کر آواز دی، میرزا کے پاس ہمیشہ آیا کرتا تھا اور قلعہ کی خبریں دیا کرتا تھا، قدرت نے نہ پہچانا، میں نے اپنے پتے دیئے، رونے لگا، اپنے گھر لے گیا اور کہا تم میری بہن میں تمہارا بھائی، یہاں رہو، جاٹ رخصت ہوا جس کو باپ کہتی تھی، اور قدرت کے ہاں رہنے لگی۔

ایک رمضان اور اس کی وہ عید جس کی راہ دیکھ رہی تھی غدر میں گذر گئی، خبر نہیں کب آئی کب گئی، اور ایک رمضان پھر آیا، اور ختم ہوا، پھر ۲۹ رمضان کو چاند کی تلاش ہوئی، قدرت کے ہاں بالاخانہ کہاں کھپریل کا مکان تھا صحن میں کھڑے ہو کر چاند دیکھا۔

غمگین صورت بنائے دکھائی دیا، میرزا اس کو گود میں لئے معلوم ہوتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے آٹھ بیٹے کے معصوم بچے کی لاش کو لئے کھڑے ہیں، شاید میرے دل میں زخم تھے، ان میں چمک سی ہوئی، میں رونے لگی، میں بے گھر ہوئی تو نہ روئی، بے در ہوئی تو نہ روئی، رتھ سے گری تو نہ روئی، غش پر غش آئے تو نہ روئی، جاٹ کے ہاں میلے کچیلے اور بڑے بدبودار گھر میں رہی تو نہ روئی، مگر آج اس عید کے چاند نے، لاؤ خبر نہیں کیا کیا یاد دلا دیا، وہی چاند ہے، ویسا ہی چاند ہے، وہیں ہے، جہاں میرزا کے گھر میں دیکھا تھا، چمک بھی ہے، دمک بھی ہے، رمضان ہی کے بعد آیا ہے، عید ہی کی خبر لایا ہے، مجھے رونا کیوں آتا ہے، کیا اب میرزا بچے کی لاش کو میرے بچے کی میت کو میری گود میں دینگے، میں انکو بادام کا طعنہ دوں گی۔

چاند تو چمکے جاتا ہے، چاند تو دیکھے جاتا ہے، اس چاند کی تو باہر خوب ہی دھوم ہو رہی ہے، مجھے کیا ہو گیا، اسکی خوشی میرے پاس کیوں نہیں آتی، میں نے بھی روزے رکھے ہیں، میں نے تو یہ بات بھلا دی کہ میں شہنشاہ ہند کی اولاد ہوں، اب تو میں ایک خدمتگار کی لے پالک ہوں، ایک غریب مگر مطمئن مسلمان عورت ہوں، پھر عید کی خوشی اس چاند نے مجھے کیوں نہ دی۔

چاند کی خطا نہیں میرے دل کی خطا ہے، میری حالت کی خطا ہوگی خطا کسی کی بھی نہیں، دنیا میں یہی ہوتا آیا ہے، اور یہی ہوتا رہیگا، ایک چاند ہنس کر دیکھا ایک چاند رو کر دیکھا، وہ بھی دیکھا، یہ بھی دیکھا، زندگی اسی کا نام ہے حسن نظامی

ماخوذ

پردیسی کی عید

از حامد اللہ صاحب افسر بی۔ اے

پردیس میں عید آئے تو کیا ہو کوئی دل شاد
رہ رہ کے ہر اک گام پہ آتا ہے وطن یاد

خوش ہونے کو خوش ہیں مگر ایسی بھی خوشی کیا
کچھ دل پہ اثر نام کو پیدا نہ ہو جس کا

ہنستے ہیں تو وہ بات ہنسی میں نہیں ہوتی
سچ ہے کہ خوشی بے وطنی میں نہیں ہوتی

احباب و اعزا کی ہے تصویر نظر میں
اتنا کبھی گھر یاد نہ آیا تھا سفر میں

کہتے ہیں وطن کس کو یہ معلوم ہوا آج
ہے کتنی وطن سے ہمیں الفت یہ کھلا آج

عید آئی ہے اور ہم ہیں غریب الوطن افسر
کیا خوش ہو دل کہ [illegible] ہے کچھ بوجھ سا دل پر

ہلالِ عید

از اقبال

اے مہ عید بے حجاب ہے تو — حسن خورشید کا جواب ہے تو
اے گریبان جامۂ شب عید — شاہد عیش کا جواب ہے تو
اے نشان رکوع سورۂ نور — نقش کلک انتخاب ہے تو
اے جواب خط رکوع نیاز — طاعت صوم کا ثواب ہے تو
ہالۂ اے حلقۂ پر طاؤس — قابل ذالک الکتاب ہے تو
چشم طفلی نے جب تجھے دیکھا — کہہ دیا خواب ہے کہ خواب ہے تو
طوف منزل گہ زمیں کے لئے — ہمہ تن پائے در رکاب ہے تو
یہ ابھرتے ہی آنکھ سے چھپنا — روشنی مگر حباب ہے تو

تو کمند غزال شادی ہے
لذت افزائے شور طفلی ہے

عید

از حضرت اختر شیرانی الافغانی

دنیا کو ایک عرصہ سے تھا انتظار عید — شکر خدا کہ پھر نظر آئی بہار عید!
دوڑی خوشی کی لہر رگ کائنات میں — ہر ذرے سے مچل پڑا کیف خمار عید!
وہ موسم آگیا ہے ہم آغوشیوں کا پھر! — شام وصال ہوتی ہے جس میں نثار عید!
دنیا سرور و نور کی لہروں میں غرق ہے — کس درجہ جانفزا ہے نسیم بہار عید!
معصوم بچے جاگے ہیں کس کس خوشی سے آج — گویا کہ ہیں ملائک شب زندہ دار عید!
کوثر لٹاتی آتی ہیں مستانہ بدلیاں — ہاں تشنہ لب ہے نہ کوئی میگسار عید!
رحم اے ہوائے صبح! غریب الوطن ہیں ہم — ہم کو سنا نہ مژدۂ بے اختیار عید!

اختر نے اب کی ایک بھی روزہ نہیں رکھا
حضرت کو حق ہی کیا ہے منائیں بہار عید؟

اپنی عید ہے

از زاہد حیدری

عیش کا ہنگام ہے اے جان اپنی عید ہے
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر اک آن اپنی عید ہے

کیوں نہ ہو دوہری خوشی زاہد کو دوہرا انبساط
مل گیا ہے آج پاکستان اپنی عید ہے

مبارک

خرد کو فتنہ سامانی مبارک — جنوں کو چاک داماں کی بہار
مبارک ابروئے خمدار جاناں — یہ یک جنبش جہانبانی مبارک
مبارک ہائے نگاہ حشر ساماں — تجھے یہ فتنہ عنوانی مبارک
ارے پروانے یہ ذوق خلیل — یہ جانسوزی یہ قربانی مبارک
مبارک اے زمان قوم افرنگ — یہ آزادی یہ عریانی مبارک

مبارک مجتہد کو ہوں فتاوی
ہو زاہد کو غزل خوانی مبارک

وائسرائے ہند نام مکتوب ملوکانہ

حیدرآباد کے سیاسی موقف کی وضاحت

حکومت سرکار عالی کا اعلامیہ

حیدرآباد ۱۲ اگست۔ حکومت سرکار عالی نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی مظفر الممالک ہز اگزالٹیڈ ہائی نس نظام حیدرآباد و برار نے ایک مکتوب مورخہ ۸ اگست ۱۹۴۷ء میں جو ہز اکسلنسی دی وائسرائے کا موسومہ ہے اوس گفت و شنید کے متعلق جو اس وقت جاری ہے۔ حیدرآباد کے موقف کی وضاحت فرمائی ہے۔

اس مکتوب میں یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ مملکت حیدرآباد سارے ہندوستان کی فلاح و بہبودی میں کامل طور سے حصہ لینے کی خواہشمند ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ جس وقت تصور یہ تھا کہ ہندوستان حصول خودمختاری کے بعد ایک ہی یونین رہے گا میں ہندوستان کی دفاع میں حصہ لینے اور ایسے انتظامات عمل میں لانے پر بالکل آمادہ تھا جن سے حیدرآباد کی خارجی حکمت عملی کا انصرام عام طور سے ہندوستان کی خارجی حکمت عملی کے مطابق کیا جاسکے لیکن ہندوستان کی تقسیم نے اس مسئلے کو میری ریاست کے لئے بہت پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ حیدرآباد میں فرقہ وارانہ شورشیں نسبتاً کم ہوئی ہیں۔ نیز مذہبی اختلافات کی شدت برطانوی ہند کے بہ نسبت کم رہی ہے اور اعلیٰحضرت بندگانعالی نے مکتوب میں اپنے اس عزم کا اظہار فرمایا ہے کہ فضاء کو ان باہمی اختلافات اور بدامنی سے پاک و صاف رکھا جائے دونوں قلمروؤں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھے جانے کی اہمیت پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضرت اقدس و اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ ابھی تک یہ امر واضح نہیں ہے کہ کس حد تک اور کس طرح قلمرو ہند اور قلمرو پاکستان مشترکہ امور کے متعلق باہم مشورہ اور تعاون کریں گے اور امور خارجہ اور دفاع جیسے اہم فیصلوں کے متعلق اون کی پالیسی کس حد تک ایک دوسرے سے مربوط ہوگی مکتوب میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ قلمرو ہند اور قلمرو پاکستان کے باہمی تعلقات کیا صورت اختیار کریں گے حیدرآباد ان میں سے کسی ایک میں بھی شرکت کا خیال نہیں کر سکتا۔ اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار نے آگے چل کر ان بیانات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو ہز مجسٹی کی حکومت کی جانب سے برطانوی پارلیمنٹ میں دئے گئے ہیں۔ اور جن میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ریاستوں کو طویل غور و خوض اور بحث و تمحیص کی ضرورت ہوگی۔ قبل اس کے کہ وہ اپنے تعلقات کا قطعی طور سے تعین کر سکیں۔ اس سلسلے میں خاص طور سے انگلستان کے وزیر اعظم کے اوس بیان کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں مسٹر اٹلی نے کہا تھا کہ "جب تک قلمروؤں کا دستور اس طرح وضع نہ ہو کہ اس میں ریاستیں اپنی رضا مندی سے شریک ہوسکیں اس وقت تک ریاستیں شرکت اختیار نہیں کر سکیں گی۔ اور اون کے تعلقات لازماً کسی کمتر اساس ہی پر قائم ہوں گے۔ اور کسی جامع تنظیم کی تشکیل سے پہلے کچھ وقفہ ضرور ہوگا" اسی طرح وزیر ہند کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے کہ "ریاستوں کو بالکلیہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو دونوں قلمروؤں میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستہ ہوجائیں" یا علیحدہ رہیں" برطانوی اٹارنی جنرل کے اس بیان کی طرف بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ "ہمیں امید ہے کہ ریاستیں ایک یا دوسرے قلمرو کے ساتھ وفاقی یا معاہداتی تعلقات ایسے مناسب شرائط پر قائم کریں گی۔ جو منصفانہ اور دوستانہ طریقہ پر طے پائیں" اعلیٰحضرت نے اس خیال سے اتفاق فرمایا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰحضرت نے قلمرو ہند کے ساتھ ایک ایسے معاہدے کا پیشکش فرمایا ہے جو رسل و رسائل کے انتظامات برطانوی ہند اور حیدرآباد کے ذریعہ سے وہ معیار تسلیم کئے جائیں جو کل ہند میں رائج ہیں۔ نیز ایک سرے سے دوسرے سرے تک مواصلات اور باہمی تبادلے کی سہولتوں کے برقرار رہنے کا یقین ہو جائے۔ اس معاہدے کی رو سے حیدرآباد اس امر پر بھی رضامند ہوگا کہ اوس کی فوجوں کی ایک مقررہ تعداد قلمرو ہند کی دفاع میں مدد دے اور حیدرآباد اپنے امور خارجہ کا انصرام بالعموم قلمرو ہند کے امور خارجہ کی مطابقت میں کرے مگر اس تحفظ کے ساتھ کہ اگر بدقسمتی سے دونوں قلمرو ایک دوسرے کے خلاف مخاصمانہ پالیسی اختیار کریں تو اس صورت میں حیدرآباد غیر جانبدار رہے گا۔ اس اختیار کو بھی محفوظ فرمایا گیا ہے کہ اگر حیدرآباد چاہے تو اپنے نمائندے برطانیہ اور دیگر ممالک میں مقرر کر سکیگا۔ اعلیٰحضرت بندگانعالی نے اپنے اون تعلقات پر زور دیا ہے جو برطانیہ کے ساتھ ابھی تک قائم ہیں اور اپنے اس اختیار کو محفوظ فرمایا ہے کہ اگر فریقین معاہدہ میں سے کوئی فریق آئندہ چل کر برطانوی دولت عامہ سے علیحدگی اختیار کرے تو معاہدے کی نظر ثانی کی جاسکے گی۔ نیز یہ فرمایا ہے کہ قانون آزادی ہند کے باوجود ذات جہاں پناہی اسے گوارا نہیں کر سکتی کہ ایک صدی سے زائد عرصہ تک حلیف و وفادار رہنے کے بعد برطانوی حکومت کا یہ منشا ہو سکتا ہے کہ حیدرآباد کو برٹش امپائر سے اوس کی مرضی کے خلاف جدا کر دیا جائے۔ گفت و شنید پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضرت اقدس و اعلیٰ نے اوس کی سست رفتاری پر اپنے گہرے تاسف کا اظہار فرمایا ہے۔ باوجود اس کے کہ حیدرآباد کی مجلس گفت و شنید کا دہلی میں دو ہفتے یعنی ۵ اگسٹ تک قیام رہا قلمرو ہند کے ارباب حل و عقد کسی مسئلے کی نسبت گفت و شنید پر اس لئے آمادہ نہیں ہوئے کہ حیدرآباد نے قلمرو میں شرکت سے اتفاق نہیں کیا۔ مملکت کے نمائندوں نے واضح کر دیا کہ حیدرآباد معاہداتی تعلقات کے لئے تیار رہے۔ واضح ہو کہ شرکت کے بجائے معاہدات کی تبادل صورت صراحت کے ساتھ ۱۲ مئی ۱۹۴۶ء کی یادداشت میں شامل تھی جس کا اعادہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے بیان میں بھی کیا گیا جسے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں نے قبول کیا تھا جہاں تک موجودہ انتظامات کے برقرار رکھنے کی نسبت معاہدات کا تعلق ہے خود حکومت ہند نے ایسے معاہدات کی تحریک کی تھی تاکہ نظم و نسق درہم برہم نہ ہونے پائے۔ برار کی حد تک ہز مجسٹی کی حکومت اور نئے ریاستی محکمہ نے غیر مبہم طور پر برار پر اعلیٰحضرت کے اقتدار اعلیٰ اور اس حق کو تسلیم کیا تھا کہ ۱۵ اگسٹ کے بعد اوس علاقہ کا نظم و نسق اعلیٰحضرت کو منتقل کر دیا جائیگا۔ لیکن اس کے ہوتے ہوئے اور باوجودیکہ اعلیٰحضرت نے اس امر پر آمادگی ظاہر فرمادی تھی کہ سردست موجودہ حالت برقرار رہے قلمرو ہند کے ارباب مقتدرہ نے گفت و شنید پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ مکتوب شاہانہ میں اظہار فرمایا گیا ہے کہ معاہدے میں چند دوسرے امور بھی شریک کرنے ہوں گے۔ جن میں محصول کروڑ گیری جیسے مسائل شامل ہیں نیز اس رائے کا اظہار فرمایا ہے کہ اگر دونوں فریق فی الواقع اس نیت سے کام کریں کہ جو دشواریاں حائل ہیں وہ دور کی جائیں تو بغیر کسی غیر معمولی وقت یا التوا کے ایسا معاہدہ ضرور طے پا سکتا ہے۔ اعلیٰحضرت نے آخر میں اس اختیار کو محفوظ فرمایا ہے کہ اپنے مکتوب کو شائع فرماویں تاکہ اوس پالیسی سے جس کا اختیار کرنا میرے لئے لازم ہے اور جسے میں مخفی نہیں رکھنا چاہتا میری مملکت میں اور اس کے باہر ہر شخص واقف ہو جائے۔ مکتوب مبارک کے حوالہ سے حکومت سرکار عالی نے یہ بیان کیا ہے کہ گفت و شنید کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

ہز مجسٹی حضرت اقدس و اعلیٰ کے مکتوب ملوکانہ کا جواب آگیا

حیدرآباد کے خصوصی مسائل کی اہمیت کو تسلیم کرلیا گیا

حکومت کا اعلامیہ

حیدرآباد ۱۴ راگسٹ ـ کل کے سرکاری بیان کے سلسلہ میں جس میں حضرت بندگان اقدس کے مکتوب مورخہ ۸ راگسٹ ۱۹۴۷ء موسومہ ہز اکسلینسی دی وائسرائے کا خلاصہ درج کیا گیا تھا حکومت سرکار عالی عوام کو مطلع کرنا چاہتی ہے کہ حضرت جہاں پناہ کو اب والسرائے بہادر کا جواب وصول ہوگیا اور حکومت سرکار عالی اس جواب کو اس حد تک اطمینان بخش تصور کرتی ہے کہ اس میں حیدرآباد کے خصوصی مسائل کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور حضرت بندگان اقدس کو اس امر کا یقین دلایا گیا ہے کہ گفت و شنید جاری رہے گی ـ حکومت سرکار عالی اس کا بھی اعلان کرنا چاہتی ہے کہ نظم و نسق کے متعلق موجودہ انتظامات فی الوقت برقرار رہیں گے (اطلاعات)

مملکت حیدرآباد اقتدار اعلیٰ کی حامل ہے

کسی دیگر حکومت کے پرچم کو رسمی طور پر لہرایا نہیں جاسکتا ـ

حکومت کا اعلامیہ

حیدرآباد ۱۳ راگسٹ ـ جشن آزادی ہند کے سلسلہ میں پرچموں کے استعمال کے متعلق حکومت سرکار عالی اپنے نقطہ نظر کو واضح کردینا چاہتی ہے موجودہ انتظامات STAND-STILL ARRANGEMENTS جیسا کہ ہز اکسلینسی والسرائے نے یقین دلایا ہے برقرار رکھے جائیں گے اور ان کے تحت ہندوستانی ڈاک خانے تار گھر اور اسی قسم کے دوسرے ادارے فی الوقت برقرار رہیں گے اس لئے اگر "انڈین یونین" اپنے زیر نگرانی دفاتر پر اپنے پرچم کے لہرائے جانے کی خواہشمند ہو تو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کے ساتھ ساتھ پرچم آصفی بھی لہرایا جائے ـ

حکومت سرکار عالی ان پرچموں کے درمیان جو کسی حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان جو مخصوص سیاسی جماعتوں سے متعلق ہے فرق کرتی ہے یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ یہ مملکت اقتدار اعلیٰ کی حامل ہے اس لئے حکومت سرکار عالی کسی سیاسی یا دیگر قسم کی جماعت کو اس کی اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ پرچم آصفی کے سوا کسی اور حکومت کے پرچم کو رسمی طور پر لہرائے اس سلسلہ میں ضروری احکام جاری کئے جارہے ہیں ـ (اطلاعات)

تقریر شاہانہ

۱۴ راگسٹ کو رزیڈنٹ بہادر کے رخصتی ڈنر کے موقع پر ـ

آج شب میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا دل کیسا متاثر ہے کیونکہ میں رزیڈنٹ سے رخصت ہو رہا ہوں جو اپنے نامور پیشروؤں کے طویل سلسلہ کے آخری فرد ہیں ـ مسٹر ہربرٹ کی رخصت اس مملکت کی تاریخ کے ایک اہم باب کو ختم کررہی ہے اور یہ فطری بات ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں زمانہ گذشتہ کے واقعات پر ایک نظر ڈالوں جو نیز آئندہ پیش آنے والے واقعات جو سامنے ہے اس کا بھی تبصرہ کروں ـ

دو صدی سے زائد عرصہ ہوتا ہے کہ میرے مورث اعلیٰ آصفجاہ اول بانی خاندان آصفجاہی نے حیدرآباد میں خودمختاری حاصل کی ـ اس کے بہت زمانے کے بعد انگریز لوگ ہندوستان آئے اور یہاں ان کے آنے کے بعد سے ان کی اور ہماری تاریخ مخلوط ہوگئی ـ اور اس اختلاط کے باعث بالآخر وہ اقتدار اعلیٰ پیدا ہوا جس کا قائم ہونا کوئی آسان بات نہیں تھی کیونکہ اس کی وجہ سے ہم پر بہت سے فرائض عائد ہوگئے ـ مگر انگریزوں نے ہمیشہ میری مملکت پر میرے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کیا ـ چنانچہ ہم کو یار وفادار گورنمنٹ انگلشیہ کا خطاب حاصل ہوا جس کے ہم ایک صدی سے زیادہ مدت تک حامل رہے ـ اس عرصہ میں ہم صلح کے زمانہ میں بھی ان کے رفیق رہے اور جنگ میں بھی ان کی مدد کرتے رہے غرض کہ ملک کی وفاداری میں ہم ہمیشہ ثابت قدم رہے اور آج جب کہ میں ملک معظم کے آخری نمائندے کو خدا حافظ کہہ رہا ہوں آج بھی میری یہی تمنا ہے اور حیدرآباد کی یہی آرزو ہے کہ ہم اس برادری کے حلقہ کے اندر رہیں جو برٹش دولت عامہ کہلاتی ہے اور جو ہز مجسٹی ملک معظم کو اپنے اتحاد کی زندہ علامت مانتی ہے ـ اتنی طویل مدت کے دوستانہ روابط کے بعد مجھے یقین ہے کہ وہ مضبوط تعلقات جو حیدرآباد کو برطانیہ عظمیٰ سے وابستہ کرتے ہیں کبھی منقطع نہ ہونگے ـ مدت دراز کا رابطہ اور ایک صدی سے زیادہ کی مخلوط تاریخ جس کے دوران میں کوئی بدمزگی ایسی پیدا نہیں ہوئی جو ہماری دوستی میں رخنہ ڈالتی ـ اس سے یقین ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ہمارے تعلقات کی نوعیت میں وقتاً فوقتاً کچھ تغیر ہو ـ تاہم حیدرآباد کسی نہ کسی حیثیت سے برٹش دولت عامہ کے ساتھ تعلق قائم رکھیگا ـ

حتیٰ کہ جب انگریز لوگ ہندوستان سے چلے جائینگے تو میری حیثیت ایک خودمختار فرمانروا کی ہوجائیگی مگر اس سے یہ مطلب اخذ کرنا چاہئے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا ملک اپنے پرانے حلیف یا اپنے ہمسایہ ملک سے بالکل بے تعلق رہے ـ لہٰذا میں نے مشترکہ مفاد کے امور میں ان کے ساتھ گفت و شنید شروع کی ہے اور میری دلی تمنا ہے کہ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم اور استوار کئے جائیں اور ہم ان کے ساتھ تعاون عمل کریں ـ جو ہندوستان نے مجموعی جو خودمختاری حاصل کی ہے اس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں لیکن تمام ہند کے لئے ایک ہی یونین ہونے کے بجائے دو علیحدہ علیحدہ ڈومنینس کے پیدا ہونے سے میری ریاست کے سامنے جو مسئلہ ہے وہ بہت پیچیدہ ہوگیا ہے مگر میری خواہش ہے کہ دونوں ڈومنینس کو باعظمت اور باشوکت دیکھوں جس میں وہ قومی اور بین الاقوامی تعمیر کا کام انجام دیں ـ مجھے توی امید ہے کہ کوئی مستقل کانفرنس بلدجو میں لائی جائیگی جو باقاعدہ اجلاس کرے اور دونوں ڈومنینس کی مدد کرے نیز ان دیسی ریاستوں کو مدد دے جو الحاق کے عوض خودمختاری کو پسند کریں اور جو مشترکہ مفاد کے معاملوں میں کسی ڈومنینس سے تعاون عمل کرنا چاہیں بلحاظ اس کے کہ وہ ایک متحدہ دولت عامہ ہند کے اعضاء ہونگے ـ

اس اثناء میں میری پوری کوشش اس میں صرف ہوگی کہ میری مملکت کے اندر امن و امان قائم رہے جس کے بغیر کسی ملک میں کوئی مستقل فلاح اور ترقی خوشحالی پیدا نہیں ہوسکتی اور میں اپنی رعایا کو ترغیب دونگا کہ خواہ ان کے مذہبی اعتقادات کچھ ہوں وہ ایک دوسرے کے ساتھ شیر و شکر ہوکر رہیں جس طرح وہ حیدرآباد میں نسلاً بعد نسل آپس کے میل جول کے ساتھ بسر کرتے چلے آئے ہیں میں اپنی تمام رعایا سے پوری قوت کے ساتھ یہ اپیل کرتا

ہوں کہ وہ فرقہ واری فساد اور جنگ وجدال سے کنارہ کش رہیں اور وفاداری سے میری سلطنت و دین جبکہ میں ہیں کوشش میں مصروف ہوں کہ ان کو وہ سب فوائد حاصل ہوں جو ایک منظم اور باقاعدہ حکومت سے حاصل ہوسکتے ہیں۔

(۳)۔ مسٹر ہربرٹ جب سے کہ آپ یہاں رزیڈنٹ مقرر ہوئے اوس وقت سے آپ نے میرے ساتھ جس کشادہ دلی سے تعاون کیا۔ اس کا میں بہت ممنون ہوں جب سے آپ یہاں آئے ہیں آپ نے اس قلیل مدت کے اندر اپنے حسن اخلاق سے بہت سے دوست پیدا کرلئے ہیں میری اور میرے ملک کے لوگوں کی یہ تمنا ہے کہ آپ تا بہ دیر با صحت و عافیت سلامت اور خوش و خرم رہیں الحاصل جہاں کہیں آپ ہونگے آپ کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ رہیگی

تقریر آنریبل برٹش رزیڈنٹ مسٹر ہربرٹ

جیسا کہ یور اگزالٹیڈ ہائینس نے ابھی ارشاد فرمایا ہے۔ آج شب کو برٹش گورنمنٹ اور ریاست حیدرآباد کے باہمی تعلقات ختم ہوئے اس طویل زمانہ کے دوستانہ روابط میں سب سے نمایاں بات یہ ہے کہ یور اگزالٹیڈ ہائینس اور آپ کے اسلاف نے اپنی نوعیت کی تائید کے ان ... تمام شرائط کی جو بذریعہ معاہدہ آپ نے اپنے ذمہ لئے۔ یار وفادار سلطنت انگلشیہ کا خطاب حضور نظام کو محض اعزازی طور پر نہیں ملا بلکہ یہ ایک واقعہ کی بنا پر تھا اور اس کی وکلستی کی وجہ سے جو فرائض عائد ہوئے وہ جس طرح سے یور اگزالٹیڈ ہائینس کے دور حکومت میں ادا ہوئے۔ اس طرح کسی اور فرمانروا کے زمانہ میں نہیں ہوئے اسی زمانہ میں دو نہایت تباہ کن لڑائیاں لڑی گئیں۔ بالخصوص وہ جو حال میں ختم ہوئی۔ اور جس میں ہندوستان کی سرزمین پر دشمن کی چڑھائی ہوئی۔ یور اگزالٹیڈ ہائینس اور آپ کی رعایا نے اس اہم میں بڑی ممتاز خدمت کی۔ یعنے اول تو دشمن کے حملہ کو رد کیا اور دوسرے اس کی آخری شکست میں حصہ لیا

(۲)۔ یہ طویل زمانہ کے تعلقات آج ختم ہو رہے ہیں اس لئے میں بھی آپ کی طرح امید کرتا ہوں کہ ان کے عوض نئے تعلقات کا سلسلہ شروع ہوگا جو کہ اتنے ہی طویل عرصہ تک قائم رہے گا۔

(۳)۔ آپ کی مملکت کے تمام بہی خواہ دل سے آپ کی اپیل کی تائید کریں گے جو آپ نے اپنی رعایا سے کی ہے اور جس میں ان کی باہمی دوستی اور مصالحت کے ساتھ رہنے جنگ وجدال او ظلم و زیادتی سے کنارہ کشی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ریاست حیدرآباد کی مسلسل ترقی اور اس کے ذرائع کی زیادتی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ متفق ہو کر مدد کریں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں اور میری دلی تمنا ہے کہ سب کی کوشش اس مقصد کے حاصل کرنے میں صرف کی جائیں گی اور یہ کہ آپ کی مملکت اس تباہی و بربادی اور رنج و مصیبت سے بچی رہے گی جو فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

(۴)۔ یور اگزالٹیڈ ہائینس نے جو الفاظ میری نسبت اپنی اسپیچ میں ارشاد فرمائے ہیں میں ان مہربانیوں کا بہت ممنون ہوں اور اس کی بہت قدر کرتا ہوں جب سے کہ میں حیدرآباد میں رزیڈنٹ مقرر ہو کر آیا ہوں اس وقت سے یور اگزالٹیڈ ہائینس کا جو لطف و کرم مجھ پر مبذول رہا اور آپ کے عہدہ دار بلکہ جن لوگوں سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا یہ سب میرے ساتھ نہایت اخلاق اور تواضع سے پیش آئے۔ لہذا میں بہت غمگین دل کے ساتھ کل صبح حیدرآباد چھوڑ دونگا۔ آخر میں یور اگزالٹیڈ ہائینس اور آپ کی مملکت اور تمام رعایا کے لئے خوشحالی اور فلاح کی دعا کرتا ہوں۔

فرمان مبارک

برار پر جلالت الملک حضرت اقدس و اعلیٰ کا اقتدار بدستور قائم رہیگا

قانون آزادی ہند ۱۹۴۷ء کے احکام کے مدنظر برار کے نظم ونسق کے انتظام کی غرض سے میں نے آج ایک آئین نافذ کیا ہے۔ برار میری مملکت میں شامل ہے اور اس علاقہ پر میرا اقتدار اعلیٰ بدستور قائم رہیگا۔ یہ آئین اس سمجھوتہ کے مطابق ہے جو فریقین کے مابین ہز اکسلنسی وائسرائے اور میرے نمائندہ کے مابین گفت وشنید کے دوران میں ہوا چنانچہ آئین کا عام اثر یہ ہوگا کہ صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ جو قانوناً ضروری پائی جائیں موجودہ صورت برقرار رہے گی۔ جو انتظامات اس آئین میں مندرج ہیں اس وقت تک نافذ رہیں گے جب تک کہ ان کو کسی حکم کے ذریعہ جیسے میں ضروری خیال کروں تبدیل یا ختم نہ کر دیا جائے۔ شرحد تحظ مبارک

آئین برار ۱۳۵۶ف

ہرگاہ اس معاہدہ کے تحت جو ۲۴ اکتوبر ۱۳۳۶ف کو مابدولت اور ہز مجسٹی کے مابین طے پایا تھا اور تحت قانون حکومت ہند نافذہ ۱۹۳۵ء مابدولت کے علاقہ جات بنام برار کا نظم ونسق ۱۹۳۶ء سے صوبہ جات متوسط کے ساتھ اس طرح عمل میں آرہا تھا کہ گویا وہ ایک ہی صوبہ ہیں مگر قانون آزادی ہند بابتہ ۱۹۴۷ء کی رو سے معاہدہ مذکور ۱۵ اگسٹ ۱۹۴۷ء کو ختم ہوجائیگا اور ہرگاہ مابدولت کی خواہش ہے کہ جب تک برار کے آئندہ نظم ونسق کی نسبت مستقل انتظامات عمل میں نہ آئیں برار کا نظم ونسق عارضی طور پر صوبہ جات متوسط کے ساتھ اس طرح عمل میں آئے کہ گویا وہ ایک ہی صوبہ ہیں اور اس غرض سے مابدولت قلمرو ہند کے ساتھ گفت وشنید فرما رہے ہیں۔

اور ہرگاہ ایسے جدید معاہدہ کی تکمیل تک برار کے نظم ونسق کو صوبہ جات متوسط کے ساتھ اس طرح عمل میں لانے کے لئے کہ گویا وہ ایک ہی صوبہ ہیں قانون حکومت ہند نافذہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ (۴۷) کی ترمیم کی گئی ہے۔ لہذا مابدولت اب حسب ذیل اعلان فرماتے ہیں:۔

(۱) باوجودیکہ برار پر مابدولت کا اقتدار اعلیٰ برقرار اور برار ممالک محروسہ سرکار عالی میں شامل رہے گا۔ صوبہ جات متوسط و برار کا نظم ونسق حسب سابق اس طرح عمل میں لایا جائے گا۔ کہ گویا وہ ایک ہی صوبہ ہیں بدین منشا کہ قلمرو ہند کے تمام وفاقی اور مرکزی ادارہ ہائے حکومت نیز صوبہ جاتی ادارہ ہائے حکومت بدوران نفاذ آئین ہذا صوبہ جات متوسط و برار کے تعلق سے وہی اختیارات و فرائض انجام دینگے جو فی الوقت صوبہ جات متوسط کے تعلق سے قانون حکومت ہند نافذہ ۱۹۳۵ء قانون آزادی ہند بابتہ ۱۹۴۷ء یا قوانین مذکور کی کسی ترمیم کے تحت یا رو سے ان کے تفویض ہیں۔

(۲) وہ تمام قوانین جو یوم مقررہ پر برار میں نافذ ہیں علی حالہ نافذ رہیں گے، بجز اس حد تک کہ بعد کو کوئی ایسا ادارہ حکومت جو فقرہ ماسبق کی رو سے عطاکردہ اختیارات و فرائض باضابطہ طور پر استعمال کر رہا ہو ان میں ترمیم یا ان کی تنسیخ کرے۔

(۳) معاہدہ ۱۹۳۶ء کے احکام جو مابدولت کے حقوق، اعزاز، اور خصوصی اغراض سے متعلق ہیں جن میں پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی ادائیگی بھی شامل ہے علیٰ حالہ نافذ رہیں گے لیکن انکے حوالہ جات کے بجائے جو ہز مجسٹی۔ ان کے عہدہ داران۔ یا ریجیم کے متعلق ہوں قلمرو ہندوستان اور اس کے عہدہ داران اور ریجیم کے حوالہ جات قائم ہوں گے۔

(۴) آئین ہذا بنام آئین برار بابتہ ۱۳۵۶ف موسوم ہوسکیگا اور اس کا نفاذ یوم مقررہ پر ہوگا

عالم اسلام

ایک سو یہودی سرزمین فرانس پر اترے

مارسیلز ۔ ۳۰ راگسٹ
جن یہودیوں نے سرزمین فرانس پر اترنے سے انکار کیا تھا۔ ان میں سے ایک سو ساحل پر اتر آئے ہیں۔ برطانوی حکام نے انہیں بتایا کہ وہ نہ تو فلسطین اور نہ ہی قبرص لے جائے جاسکتے ہیں
(گلوب)

برطانوی پارلیمانی وفد اکتوبر میں چین کا دورہ کریگا

لندن ۶ راگسٹ
چینی حکومت پرتپاک۔ برطانوی خیر مقدم کرے گی۔ پارلیمانی وفد اکتوبر میں چین کا دورہ کرے گا۔ دارالعوام میں خطیب نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتلایا کہ چینی حکومت نے اطلاع کی ہے کہ وہ اس قسم کے وفد کا پرتپاک خیر مقدم کرے گی۔ (راسٹر)

امریکی سوت کی خریدی کے لئے چین کو ۲۰ ملین ڈالر

نیویارک ۶ راگسٹ
امریکی سوت کی خریدی کے لئے چین کو ۲۰ ملین ڈالر دئے گئے ہیں
(راسٹر)

جاپان کے ساتھ صلح کی گفت و شنید

ٹوکیو ۔ ۹ راگسٹ۔ امریکہ کی خبر ہے کہ جاپان کے ساتھ صلح کے عہدنامے کی بات چیت ۱۰ ستمبر سے شروع ہوگئی اس سلسلہ میں صرف روس سے پہلے مشورہ لیا گیا تھا۔ لیکن اس نے اس بارے میں کانفرنس منعقد کرنے کے فیصلے کی تردید کی

جاپان کے لئے کینیڈا کا تجارتی وفد

مونٹ ریل ۹ راگسٹ۔ اگرچہ کہ کینیڈا کے بہت سے تاجروں نے جاپان جاکر ذاتی تعلقات قائم کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر صرف آٹھ تاجروں کو ایسی اجازت مل چکی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ بھی حکام کی طرف سے خاص رعایت ہے

دنیا کے بہترین شہر میں اخبار انتخاب شائع ہو رہا ہے
اس میں اشتہار دنیا کلید کامیابی ہے۔

برطانوی عہدہ داروں نے یہودی دہشت پسندوں کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار کرلیا

گرفتار شدگان میں وکلاء اور تجار شامل ہیں۔

بیت المقدس ۶ راگسٹ برطانوی عہدہ داروں کی جانب سے کل فلسطین میں جو یہودی گرفتار کئے گئے ہیں ان میں بیرسٹر وکلا اور تجار شامل ہیں۔
گرفتار شدگان کو بیت المقدس میں دیگر سیاسی یہودی قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

دار العلام میں سرکاری ترجمان کا بیان

دارالعوام لندن میں ایک سرکاری ترجمان نے بتلایا کہ گرفتار شدہ اشخاص میں ایک بڑی تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو یہودی ارکان وطن کے مویدہ حامی تھے۔ اور سمجھا جاتا ہے کہ دہشت پسندوں سے ربط رکھتے تھے

مصر کے ڈاکٹروں نے ہڑتال کردی

قاہرہ ۵ راگسٹ۔ قصر العینی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اپنے ان تیس رفقائے کار کی ہمدردی میں ہڑتال کردی ہے جن کو اس ماہ تنخواہ نہیں دی گئی معلوم ہوا ہے کہ ان تیس ڈاکٹروں نے محکمہ کی متعدد یاد دہانی کے باوجود اپنی ملازمت پر تقرر کے کاغذات بغرض ملاحظہ پیش نہیں کئے تھے۔ (گلوب)

یہودی اشیاء کا شام میں داخلہ ممنوع

دمشق ۔ ۸ راگسٹ جو یہودی شامی سرحد کو پار کریگا۔ اسے ایک عام مجرم تصور کیا جائیگا۔ اسے حکومت فلسطین کے سپرد کردیا جائیگا۔ شام نے عرب لیگ کو مطلع کردیا ہے کہ وہ یہودیوں کی پیداکی ہوئی اشیاء کو اپنے علاقہ سے گذرنے نہیں دے گا
(گلوب)

پاکستان

قیام پاکستان کے جشن میں ہندوستانی حکومت کے ارکان کو دعوت

کراچی ۶ راگسٹ۔ آزاد مملکت اسلامیہ پاکستان کے قیام کا جشن اور مقبوضاتی مرتبہ کی حامل اسلامی حکومت کی تشکیل کے موقعہ پر باور کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی حکومت کے ارکان کو بھی دعوت شرکت دی جائیگی۔ پاکستانی علاقہ کے ریاستوں کے تمام روساء اور ہندوستانی متفرقہ کی بعض ریاستوں کے والی نیز بیرونی دول کے سفیر یا نمائندے اور ممالک اسلامیہ کے سربرآوردہ زعما کو بھی شرکت کی دعوت دی جارہی ہے۔
کسی ذمہ دار حلقہ سے اس کی توثیق نہیں ہوسکی تاہم یہ افواہ ہے کہ جلالۃ الملک شاہ فاروق والی مصر امیر عبداللہ الحاج مفتی اعظم فلسطین ہزہائینس دالاشان شہزادہ برار ہزہائینس نواب صاحب بھوپال اور کئی روساء یا امراء کراچی آرہے ہیں۔ (اسٹین نیوز)

یوم آزاد پاکستان

کراچی ۱۰ راگسٹ۔ حکومت سندھ نے ۱۴ ار ۱۵ ار اور ۱۶ ار اگسٹ ۱۹۴۷ء کو آزادی مملکت پاکستان کی تعطیل عام دی ہے

لندن میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر کی حیثیت سے مسٹر رحمت اللہ کا تقرر ۱۴ راگسٹ کو جائزہ ہوگا

نئی دہلی ۸ راگسٹ۔ مسٹر حبیب رحمت اللہ سمجھا جاتا ہے کہ لندن میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔
توقع ہے کہ موصوف ۱۴ راگست کو جائزہ حاصل کریں گے (ا۔پ)

مسٹر غلام محمد وزیر مالیہ پاکستان ہوگئے

کراچی ۱۲ راگسٹ۔ یاد ہوگا کہ کافی عرصہ قبل اسٹین نیوز نے پیش قیاسی کی تھی کہ سابق رکن مالیہ دولت آصفیہ مسٹر غلام محمد مملکت پاکستان کے وزیر مالیہ قرار پارہے ہیں آج اس امر کی توثیق ہوئی۔

ہندوستان

ایک ساتھ تین بچے

کولمبو ۶ر اگسٹ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک ۳۱ سالہ برمی خاتون ماتو کے ایک ساتھ تین بچے پیدا ہوئے۔ معمول کے مطابق اس کے پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن ۱۲ گھنٹے بعد اس کو پھر درد محسوس ہوا اور دو مزید لڑکیاں برآمد ہوئیں تینوں صاحبزادیاں اور والدہ محترمہ اچھی حالت میں ہیں۔ (گلوب)

شہنشاہ ہند کے الفاظ محو کئے جائیں گے

لندن ۱۴ راگسٹ۔ سکوں پر بادشاہ کے القاب نقش کرنے پر جتنا وقت خرچ ہوا اگر اسی قدر مدت انہیں ہٹانے پر صرف کی گئی تو تیرہ سال تک شہنشاہ کے الفاظ سکوں پر موجود رہیں گے۔ مگر ایوننگ نیوز کے مقالہ نگار کا بیان ہے کہ ان سکوں کی تبدیلی شاہی القاب کی تبدیلی کے معاً بعد عمل آجائیگی۔
یاد رہے کہ سنہ ۱۸۷۶ء میں شہنشاہ ہند کے الفاظ نقش کرنے کے احکام صادر ہوئے تھے اور سنہ ۱۸۹۴ء میں عملاً یہ الفاظ نقش کئے گئے تھے۔

ریاست کپورتھلہ ۔ چوری ۔ ڈاکے اغوا اور قتل کی وارداتیں

کپورتھلہ ۔ ۶ راگسٹ۔ بیرونی پناہ گزین افراد کی زیادتیاں یہاں اب حد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ اطراف کے مواضعات میں پہلے تو صرف چھیڑ چھاڑ تھی اب چوریاں ڈاکہ اغوا اور قتل کی وارداتیں ہونے لگی ہیں۔ موضع بھاگوارہ سے دن کے وقت دو مسلح افراد دیہاتی ایک جوان لڑکی کو اٹھالے گئے۔ کل اطلاع آئی کہ ایک اور موضع میں محض معمولی تکرار پر تین افراد قتل کردے گئے۔
ریاستی باشندے حد درجہ پریشان ہیں۔ خصوصاً اقلیتی آبادی کی ہراسانی ناقابل بیان ہے۔
(اسٹیشن نیوز)

دکن

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

فاقہ کشی اور خودکشی۔ حیدرآباد ۱۴ راگسٹ کسان سبھا نانڈیر کی اطلاع مظہر ہے کہ موضع گلاب واڑہ تعلقہ قندھار میں ایک غریب کاشتکار کا پورا خاندان ایک ماہ سے جوار کی کمی کی وجہ سے سخت پریشان تھا۔ ۲۸ رجولائی کو فاقہ کی نوبت آگئی اور باوجود کوشش کے جوار نہ مل سکی اس کشمکش سے تنگ آکر پورے خاندان نے جس میں ایک مرد اس کی بیوی اور دو بچے شامل تھے زہر کھا کر خودکشی کرلی۔

تحقیقات کے لئے کانگریسی اور کسان سبھا کے کارکن موضع مذکور پہنچ گئے ہیں۔ (دکن نیوز)

علی آباد کے فرقہ وارانہ فساد سے متعلق حکومت کا پریس نوٹ۔ حیدرآباد ۵ راگسٹ کل رات علی آباد میں ایک معمولی سا فرقہ داری تصادم ہوا جس کی وجہ سے فریقین میں سے ایک شخص ہلاک ایک درجن زخمی ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ رہبروں پر جن کے ساتھ تلواریں تھیں۔ دوسرے فرقہ کے ایک درجن اشخاص نے جو بندوقوں تلواروں برچھیوں وغیرہ سے مسلح تھے حملہ کردیا۔ اس کے بعد جو لڑائی ہوئی اس میں فریقین کے طرفداروں نے بھی حصہ لیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بندوق کی کئی گولیاں چلائی گئیں جس جماعت پر حملہ کیا گیا تھا اس کے حامیوں میں سے ایک اس جگہ ہلاک ہوگیا اور چھ زخمی ہوئے ان میں سے دو کے سخت چوٹیں آئی ہیں۔۔۔۔ دوسری جماعت کے چار افراد بھی معمولی طور پر زخمی ہوئے۔

اس اطلاع کے وصول ہوتے ہی نواب دین یار جنگ بہادر صدر ناظم کوتوالی مالک محروسہ سرکار عالی موقع پر پہنچ گئے صورت حال اب پوری طرح قابو میں ہے۔ (اطلاعات)

جنتری جنتری ۱۳۶۷ھ جس میں ... [illegible] قیمت ... کتب خانہ ... حیدرآباد دکن

فوجی قسم کی ورزش اور ہتھیاروں کے ساتھ ڈرل کی ممانعت۔ حیدرآباد ۵ راگسٹ حکومت سرکار عالی نے ۱۳۴۹ف میں ایک اعلان کے ذریعہ اس امر کی ممانعت کی تھی کہ کوئی خانگی ادارہ فوجی نوعیت کی ورزش ہتھیاروں کے ساتھ ڈرل وغیرہ کی تعلیم نہیں کرسکتا ہے۔ یہ ممانعت اسلئے کی گئی تھی کہ ایسی سرگرمیوں سے مخالف اور فریقانہ تحریکات میں تصادم کا امکان مضمر تھا۔ اب حال ہی میں حکومت سرکار عالی نے پھر ایک حکم جاری کیا ہے جس کے اشاعت ۳۰ رشہریور ۱۳۵۶ف کے جریدہ اعلامیہ میں ہوچکی ہے اس حکم کی رو سے ہر اس سیاسی یا فرقہ واری تنظیم پر جو کوئی کیمپ قائم کرنا چاہتی ہو یا فوجی قواعد کرنا چاہتی ہو لازم ہوگا کہ وہ کم از کم ایک ماہ قبل بلدہ حیدرآباد میں کوتوالی بلدہ کے پاس اور اضلاع میں اول تعلقدار کے پاس درخواست پیش کرے۔ اس حکم کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ عوام کی جائز سرگرمیوں میں مداخلت کی جائے بلکہ یہ کہ غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیوں کی غیر جانبدارانہ روک تھام کی جائے۔ پس بذریعہ ہذا ان تمام سیاسی اور فرقہ داری اداروں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ حکومت ان احکام کی ابسختی کے ساتھ تعمیل کرانا چاہتی ہے۔ (اطلاعات)

عوام کے لئے لوہا اور ٹین مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ حیدرآباد ۵ راگسٹ۔ عام طور پر عوام ٹین لوہے (TIN, IRON) وغیرہ کے محکمہ معتمدی رسد میں درخواستیں پیش کرتے ہیں حالانکہ محکمہ رسد میں ٹین یا لوہے کا کوئی اسٹاک موجود نہیں ہے گو دام ٹرسٹ نے کچھ آہنی سامان گوداموں کی تیاری کے لئے فراہم کیا ہے لیکن اس میں عوام کو فروریا ... سربراہی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا پبلک کو ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اس محکمہ سے ان چیزوں کی سربراہی نہیں ہوگی۔ (اطلاعات)

پلیگ سے متعلق حکومت کا اعلان

حیدرآباد ۱۴ راگسٹ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۶ رشہریور ۱۳۵۶ف مطابق ۲۶ رجولائی ۱۹۴۷ء بلدہ حیدرآباد میں کوئی شخص مرض پلیگ میں مبتلا نہیں ہوا اور نہ کوئی شخص بیرون حیدرآباد سے مرض پلیگ میں مبتلا ہوکر دواخانہ امراض متعدی میں رجوع ہوا۔ ہفتہ مختتمہ میں کسی مکان میں متاثرہ چوہے نہیں پائے گئے۔ (اطلاعات)

۲۵ اشخاص کی گرفتاری۔ حیدرآباد ۵ راگسٹ۔ علی آباد کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں پولیس بلدہ نے اب تک (۲۵) اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ مزید تحقیقات کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

فساد زدہ مقام میں اب بالکل امن ہے اور کسی ناخوشگوار واقعہ کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

حیدرآباد کا غذائی موقف

حیدرآباد ۱۰ راگسٹ وطن نیوز باوثوق طور پر باور کرتا ہے کہ حیدرآباد کا غذائی موقف اسقدر نازک نہیں ہے جس قدر کہ بیان کیا گیا ہے حسب ذیل اعداد مظہر ہیں کہ حیدرآباد کا غذائی موقف ماہ ستمبر میں کیا ہوگا۔

دو لاکھ چالیس ہزار پلے غذائی اجناس حکومت ہند نے حکومت حیدرآباد کو دیئے ہیں۔ نیز ماہ جولائی کار کا ہوا کوٹہ جو کمی میں تھا اسی ہفتہ ایک لاکھ پلے آچکا ہے۔

وطن نیوز باور کرتا ہے کہ (۲) ہزار ٹن جو آیا اور جوار مزید آرہا ہے جس میں (۸) سو ٹن چاول ہیں۔

پاکستان (پنجاب) گورنمنٹ نے ابھی حکومت حیدرآباد کو (۸) ہزار ٹن چاول دیا ہے۔ اور وہ روانہ ہوچکا ہے۔ جو عنقریب آجائیگا علاوہ ازیں پاکستان گورنمنٹ نے غذائی کافی امداد کا وعدہ بھی کیا ہے۔

ونزیگاپٹم سے (۴) ہزار ٹن چاول ملا ہے جو عنقریب آجائیگا۔ حکومت برما نے حیدرآباد کو (۳) ہزار ٹن گیہوں دیا ہے اور وہ روانہ ہوچکا ہے عنقریب بمبئی پہنچ رہا ہے۔

ارجنٹائن سے جملہ (۵) ہزار ٹن اجناس خوردنی مل رہا ہے جس میں (۲) ہزار ٹن جوار اور بقیہ مکئی ہے۔ (وطن نیوز)

سارق جواہرات کو دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ حیدرآباد ۱۰ راگسٹ اطلاع ملی ہے کہ ملزم نور محمد جس کو نواب ظہیر یار جنگ بہادر کے جواہرات مالیتی (۲۵) لاکھ کا سرقہ کرنے کے الزام میں گرفتار کرکے حیدرآباد میں لایا گیا تھا اور جو کوتوالی بلدہ کے حوالات سے فرار ہوگیا تھا اب اس کو پھر کلکتہ میں گرفتار کرکے حیدرآباد لایا گیا ہے اور آج ملزم کو اجلاس اول فوجداری بلدہ میں پیش کرنے پر ریمانڈ کا حکم دیا گیا۔

مشیر قانونی۔ حیدرآباد ۱۱ راگسٹ مشیر قانونی کی خدمت پر مولوی محمد احمد صاحب انصاری رکن عدالت العالیہ کا تقرر عمل میں آیا۔ (دکن نیوز)

صنعت و حرفت کا قلمدان آنریبل مولوی محمد عبدالرحیم کے تفویض۔ حیدرآباد ۱۲ راگسٹ ہزاکسیلنسی صدر اعظم بہادر نے بمنظوری خسروی صیغہ صنعت و حرفت کو سررشتہ ... مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدر المہام بہادر حکومت مقامی کے تفویض فرمایا ہے۔ (اطلاعات)

لیڈی وقار الامرا کا انتقال پر ملال۔ حیدرآباد ۵ راگسٹ۔ آج صبح پانچ اور چھ کے درمیان لیڈی سر وقار الامرا نے اپنی قیام گاہ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ معلوم ہوا ہے کہ مرحومہ کی عمر ۱۱۵ برس ۱۱ ماہ تھی اور مرحومہ اعلیحضرت غفران مکان کی ہمشیرہ تھیں آج شام سرور نگر میں تجہیز و تکفین عمل میں آئی جس میں حضرت اقدس و اعلیٰ نے بھی شرکت فرمائی (ی۔ پ)

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں یک ہی جلد سے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر منا محال ہے۔

لغت

روپیہ

- قاموس اللغۃ طبع ایران ۸۰
- ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران ۵۰
- صحاح اللغۃ طبع ایران ۸۰
- معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از قلم
- کریم خاں - طبع ایران ۱۵۰
- محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں ۱۰۰
- مجمع الامثال کرمانی طبع ایران ۵۰
- فرہنگ آنندراج فارسی کی ایک بہترین لغت ہے جو تین جلدوں میں مجلد ہے ـ ۲۰۰
- برہان قاطع خط ممتاز ۸۰
- ایضاً طبع بمبئی خط نسخ ۵۰
- فرہنگ انجمن آرائے ناصری
- ایران کی مشہور و مستند لغت طبع ایران ۱۰۰
- فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں مدینہ ۲۰۰

تواریخ

- حیوات الحیوان طبع ایران ۵۰
- تاریخ ابن خلکان طبع ایران دو جلد ۱۲۰
- شرح السیر الکبیر در ۴ جلد ۱۵
- عجائب المقدور فی تاریخ تیمور ۱۰

فارسی

- جنات الخلود طبع ایران ۵
- جدول حالات پیغمبر ائمہ و بادشاہاں وغیرہ
- جام جم فرہاد میرزا طبع ایران ۵۰
- زنبیل حاجی فرہاد میرزا ۴۵
- دلیران تنگستانی طبع ایران جدید ۴
- ملل مشرق ۱۰
- تاریخ فرانسہ ۱۰
- مآثر و الآثار طبع ایران ۳۵
- مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس
- سہ جلد طبع ایران ۱۵۰
- شاہنامہ طبع ایران قطع بزرگ ۱۵۰

روپیہ

- شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ ۵۰
- ایضاً طبع تبریز خوشخط ۱۰
- لوئی چہاردہم ۱۵
- لوئی شانزدہم ۵
- درۃ التیجان تاریخ اشکانیان ۵۰
- اسکندر جمشید بی دو حصہ ۲۰
- نارس و جنگ بین الملل ۱
- پرویز و چنگیز ۵
- حوا و آدم ۶
- تاریخ روم بزرگ ۲۵
- سیاح ایرانی ۵
- براہین العجم ۱۲
- تمدن قدیم ۱۵
- تاریخ ذکاء الملک ۱۰
- تاریخ کردستان ۳
- نامہ خسروان سہ حصہ ۱۵
- تاریخ بحیرہ ۵۰
- بستان السیاحہ ۲۰
- ریاض سیاحہ ۵۰
- جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبد العظیم ۵۰
- تاریخ ساسانی ۲۰
- تاریخ تغناری ۵۰
- تلور تلل ۱۰
- دو سال در امریکہ ۳
- یکسال در امریکہ ۴
- یکسال در فشون فرانسہ ۳
- تاریخ رومان ۵
- احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ ۶
- تاریخ جنگ آلمان ۱۰
- انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ ۱۰
- خانوادہ امپراطوری روس ۶
- برائز ملکہ آلماں ۲
- پرچاک ہندی ۲
- جیب السیر کامل ۱۵۰
- تاریخ قم ۱۵

- تاریخ جہانگشائی نادری قطع بزرگ ۱۵
- ایضاً قطع متوسط ۱۲
- درہ نادرہ خط آقا اولیا سمیع ۱۵
- قصص العلماء ۲۵
- تحفۃ الکرام ۱۰
- مراۃ سکندری ۵
- تاریخ سلطانی ۵
- کسریٰ نامہ ۳
- سلطان نامہ ۵
- تاریخ نگارستان ۱۰
- اکسیر التواریخ ۵
- تحفۃ العالم ۶
- حملہ حیدری ما با دال کمیاب ۱۰۰
- حدیقۃ العالم تاریخ ایران ۵۰
- حملہ حیدری ملا بونقی ۵۰
- گلزار آصفیہ ۴۰
- روضات الاحباب ۱۵
- بنک اصفیہ ۱۵
- تاریخ روس ۵
- القاب نادر شاہ ۔
- مدارج النبوۃ ۱۰
- تاریخ فرشتہ ۵
- معارج النبوۃ ۶
- مدارج النبوۃ ۱۰

تذکرہ و رجال

- ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور تذکرہ طبع ایران ۔ ۸۰
- جنان رفیع در حالات خواجہ ربیع طبع ایران ۲۰
- نامۂ انشوران ۲ جلد ۲۵۰
- گنج شائگان ۵۰
- تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ دو جلد کامل طبع ایران ۱۵۰

- تذکرہ صبح گلشن طبع ہند ۳۵
- تذکرہ راز روشن ۳۵
- تذکرہ گلزار اعظم ۴۰
- تذکرہ صبح وطن ۴۵
- خیرات الحسان تذکرہ شعرا در ثنائی سہ حصہ طبع ایران ۸۰
- شرح حال سعدی شیرازی ۵
- گنج دانش تذکرہ شعرا ۵۰
- قصص العلماء طبع بمبئی ۲۵
- آتشکدہ آذر طبع ۲.۵
- تذکرہ مراۃ الخیال طبع بمبئی ۱۵
- خزانہ عامرہ طبع ہند ۲۵

سفرنامے

- سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ ۱۰
- سفرنامہ دوم ۱۵
- سفرنامہ سوم ۲۰
- سفرنامہ مظفر الدین شاہ ۲۰
- سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا ۳۰
- سیاحت نامہ ابراہیم بیگ ۵۰
- سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ ۲۵
- سیاحت نامہ احمد ۴۰
- سفر ہشتاد روزہ دنیا ۴
- سیاحت تحت البحر ۵
- سفرنامہ حاجی معین ۳۵
- مسافرت میرزا تقی خان امیر کبیر ۵
- سفرنامہ ناصر خسرو ۵

ادب

- مخلاۃ شیخ بہائی طبع مصر ۱۰
- اللفیف فی کل معنی طریف طبع مصر ۵
- زہر الربیع طبع ایران ۲۰
- تحفہ ناصری ۲۵
- ادب العصری ۲۰

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریداری

رجسٹرڈ نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

سرکار آصفیہ

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب

مدیر
شیخ ابو القاسم
حسنی

معاون
عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

چندہ اخبار
سالانہ ۵ ششماہی ۳
فی پرچہ ۲ پرانا پرچہ ۸
اجرت اشتہارات
فی سطر ۲ تاریخ ...
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
خریداری ہر ماہ کی پہلی سے محسوب ہوگی
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہونگے

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کردیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
امید کہ
صاحبان استطاعت مالی امداد فرماکر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

جلد (۴) | ۷ شوال ۱۳۶۶ھ م ۲۴ مہر ۱۳۵۶ فصلی موافق ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء یوم یکشنبہ | نمبر (۱۴)

غزل

(از)

حضرت علامہ ضامن کنتوری مرحوم

سن مجھ سے کان دھر کے او جھوٹی شان والے || کہتے ہیں تیرے حق میں کیا کیا جہان والے
یہ اطلس اور مخمل ہیں فرقہ مذلل || او نرم جلد والے او سخت جان والے
تو بن کے مرغ زریں ہے ناچتا تھرکتا || ہنستے ہیں لوگ تجھ پر دیکھ او گمان والے
کوتاہی عمل پر کیوں دون کی ہے لیتا || او پست طبع والے او اونچے مکان والے
کچھ اپنوں کا بھلا کر کچھ بھائیوں کے کام آ || گرتوں کو دے سہارا او نردبان والے
پکوان جب ہو پھیکا جب سیر ہو نہ بھوکا || کیوں شیخیاں بگھاریں اونچی دکان والے

ہمدردیاں سب انکی ضامن ہیں دیکھنے کی
کوتاہ دست ہیں جو لمبی زبان والے

نقشِ اوّل

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا

اقبالؒ

حیدرآباد کو کامل آزادی کا اعلان کرے کئی دن گذر گئے۔ لیکن اکثر محکموں کے نظام کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد نے حقیقت میں آزادی حاصل نہیں کی۔

ہم اپنے اداریوں میں مسلسل یہ بتلاتے رہے ہیں کہ زبان سے کہنے میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ عمل کو آزادی کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔

ہماری ریاست وسیع اور زرخیز ہونے کے باوجود کمزور سی معلوم ہوتی ہے اس کمزوری کے ذمہ دار محض اعلیٰ عہدہ دار ہیں جن کے دل و دماغ پر افرنگی ناپاک اثر کار فرما ہے۔

اس بات پر غور کرنے کے بعد انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ایک عالی دماغ انسان دوست اور مخلص بادشاہ کو آدمی ایسے وفادار نہ مل سکے۔ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہو کر مسلمان آغوش میں پرورش پاکر اغیار کی اندھی تقلید کرنا عقلمندی نہیں۔ دنیا کا ذرہ ذرہ اپنی انفرادیت کی بقا کے لئے جد و جہد کر رہا ہے لیکن یہاں پر یہہ خاص بات دیکھنے میں آئی کہ انفرادیت تو ایک طرف اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے شرم محسوس کیجاتی ہے۔ ایسا کرنے والے کبھی اس پر بھی غور کر لیتے کہ اغیار کی ترقی ان کی اپنی ذاتی کاوشوں کا نتیجہ نہیں بلکہ تمہارے اجداد کے نظریات سے انھوں نے استفادہ کیا بھلا ایسے دل و دماغ رکھنے والے عہدہ داروں سے ہماری نیک تمنائیں کیسے وابستہ ہوسکتی ہیں۔ ہمیں اس بات کا کیسے یقین آئے گا کہ یہہ لوگ آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے حیدرآباد کی ترقی کے لئے وفاداری کے ساتھ کوشش کریں گے۔ جن کے دل و دماغ پر باطل کے بت مسلط ہوں مادہ پرستی جن کی فطرت ثانی بن گئی ہو۔ جو اپنے ایسے اجداد کو نظرانداز کرکے جن کا لوہا دنیا مانتی ہے دوسروں کی فرزندی قبول کرتے ہوں۔ اپنے بھائیوں کا گلا گھونٹنا جن کا شعار ہو۔ ہم کو اس بات سے کس طرح مطمئن کرسکیں گے کہ وہ ہماری اسلامی تہذیب کی حفاظت کریں گے اسلامی مطمحات نگاہ سے مسلمانوں کی خدمت کریں گے۔ حق کا ساتھ دیں گے اور باطل سے جنگ کریں گے۔ نشرگاہ سے ترانہ ختم ہونے کے بعد اب بھی انگریزی باجے اور انگریزی طریقے پر سلامی دیجاتی ہے۔ یہہ آواز دنیا کے گوشے گوشے میں سنائی دیتی ہے دوسرے ممالک یہہ کس طرح سمجھ سکیں گے کہ یہہ ایک آزاد شاہنشاہ مطیع ایران تہذیب کی نشرگاہ ہے دفتروں میں اب بھی انگریزی زبان کو اہمیت دیجاتی ہے۔

ریلوے کے ڈبوں میں اب بھی ... انگریزی میں لکھے ہیں ... ڈبے جو باہر جاتے ہیں ان پر انگریزی حروف لکھے ہوتے ہیں ایس آزاد ریاست ایسی مملکت کی جاتی ہے میں اب بھی انگریزی کو ... قرار دیجاتی ہے۔ عہدہ داروں کے گھروں میں اب بھی انگریزی تہذیب کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں اکبر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے اور پتلون بھی ہے
بنگلہ بھی ہے اور پاٹ بھی صابون بھی ہے
لیکن میں یہہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی
یورپ کا تیری رگوں میں کچھ خون بھی ہے

ہم بلا کسی خوف کے پھر یہہ کہیں گے یہہ وہ وقت نہیں کہ اغیار کی تقلید جاری رہے ہمیں اپنا عمل بدل دینا چاہیئے اپنی تہذیب اپنی معاشرت کو اجاگر کرنیکا وقت آگیا ہے عہدہ داروں کو یہہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اب عوام کامل طور پر بیدار ہو گئے ہیں اگر وہ اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردے نہیں ہٹائیں گے تو اُن کو ایک دن اپنے عہدے سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ زمانہ تو یہہ کہتا ہے کہ اپنے شاہ ذیجاہ اور مسلمان بھائیوں کی خدمات وفاداری کے ساتھ انجام دو۔ اور باطل پرستوں سے ہر قسم کی مدافعت کے لئے تیار رہو۔

وہ کہاں ہوگا

از۔ سید محمد یحییٰ صاحب مدرس سٹی ہائی اسکول

وہ حُسن کے آغوش عنایات میں ہوگا ... یا زلفِ چلیپا کی حوالات میں ہوگا
کوئی تو یہ کہتا ہے کہ وہ آوارہ جہاں گرد ... اب کونسی بستی کے مضافات میں ہوگا
زاہد نے کہا کون! وہ میخوار گنہگار ... مشغول کہیں جشن خرابات میں ہوگا
عشاق نے فرمایا وہی بندۂ مطلب ... کچھ حلِ مطالب کے کرامات میں ہوگا
رہرو نے کہا کون! وہی مست قلندر ... دنیا ہی سے وہ ترکِ موالات میں ہوگا
ڈھونڈو اُسے جاکر کسی مکتب کی فضا میں ... لڑکوں سے تخاطب میں ... ہوگا
شاعر نے کہا اپنا وہ محبوب سخن ور ... آرائش و تزئین خیالات میں ہوگا
رندوں سے جو پوچھا۔ تو کہا مست خرابی ... پینے میں پلانے میں تکرارات میں ہوگا
ہمسایوں نے میرے یہہ کہا ہاں وہ تھا ... ملنے میں ملانے میں ملاقات میں ہوگا
فرمایا مؤذن نے وہ مسکین خدا ترس ... سجدے میں جبیں روز مناجات میں ہوگا
رحمت نے کہا کون! وہ دیندار مسلماں ... آرام سے جنت کی عمارات میں ہوگا
غلمان سے حوروں سے ہے سرمست تبسم ... رضوان سے دو حرف و حکایات میں ہوگا

اور اُس کا عدو کون! وہی زاہد مغرور
جکڑا ہوا زنجیر مکافات میں ہوگا

عید السلاطین

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر صفحہ ۹)

ان کے بعد غریب الدیار امراء آتے جو باادب و جوانی آداب پیش کرتے۔ اور مصنوعی شرف باریابی سے مشرف ہوتے۔ ان کے بعد بوڑھے غلام اور باقی منصب دار بادشاہ کو سلام کرتے۔ عید کے دن یہ بھی دستور تھا کہ نذر پیش کرنے کے لئے پیشتر اشرفیوں کو ایسے رومال میں لپیٹا جاتا جس پر نذر پیش کنندہ کا نام لکھا ہوتا۔ یہ نذریں ایک سنہری طشت میں جمع کی جاتیں اور بادشاہ کو اختیار ہوتا کہ وہ اس رقم خطیر کو جسے چاہے بخش دے۔

دعوت عید

سلام اور مجرے کے بعد کھانا چنا جاتا جسے سب مل کر کھاتے۔ اس دوران میں ایک انگیٹھی بھی لگا لی جاتی جو برج کے مانند تھی اور خالص سونے کی بنی ہوئی تھی یہ تین خانوں پر مشتمل تھی اس میں عود۔ الائچی اور عنبر جلایا جاتا تھا۔ جن کی خوشبو سے تمام دیوان خانہ مہک اٹھتا تھا۔ اس انگیٹھی کے متعلق اس وقت کے مشہور شاعر بدر چاچ نے یوں کہا۔

زاں چار گوشہ مجمر زرین میان صحن
کز بوئے او مشام ملائک معطر است
دو دش سواد دیدۂ حوران جنت است
عطرش بخار رغالیہ حوض کوثر است

غلامان درگاہ سونے اور چاندی کی گلاب دانیاں ہاتھوں میں لئے دو رویہ کھڑے رہتے۔ اور وقتاً فوقتاً حاضرین پر گلاب اور مختلف پھولوں کے عرق چھڑکتے۔ کھانا کھا چکنے کے بعد مجلس عیش و نشاط منعقد ہوتی جو عرصہ تک قائم رہتی۔

عید کے تیسرے دن شاہی خاندان میں مجلس نکاح برپا ہوتیں۔ چوتھے دن غلام آزاد کئے جاتے ساتویں دن خیرات تقسیم کی جاتی۔

فیروز تغلق

فیروز تغلق کے عہد میں عید کی تیاریاں پیشتر ہی سے شروع کر دی جاتیں چنانچہ مولانا شمس سراج عفیف کا بیان ہے کہ

چو روز عید نزدیک رسید پیش از ایں ساختگی جشن شدے ۔۔

(تاریخ فیروز شاہی ص ۳۶۱)

بادشاہ تمام رات بیدار رہتا اور خدام بارگاہ کو حکم دیتا کہ اس جشن کو کامیاب بنانے میں سعی موفور سے کام لیں جشن عید کا بہت سا اہتمام بادشاہ خود کرتا۔ چنانچہ مذکور ہے کہ

المقصود شہنشاہ مسعود برگزیدۂ حضرت ودود معبود خود اہتمام می کرد۔

(تاریخ فیروز شاہی ص ۳۶۱)۔

عید کے دن نماز عید سے پیشتر ایک نہایت زبردست جشن قصر فیروز آباد کے شاہی محل میں منعقد کیا جاتا۔ آم کی پتیاں دروازوں پر آویزاں کی جاتیں۔ اور صحن میں بارگاہ نصب کی جاتی یہ محل بار جائے بار عام کہلاتا تھا۔ اور اس کا ایک خاص حصہ اسی کام کے لئے وقف رہتا تھا جب بادشاہ کوئی دربار منعقد کرنا چاہتا تو اسی محل میں کرتا۔ آرائش و زیبائش تقریباً ویسی ہوتی جو ہم محمد تغلق کے باب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس محل میں مختلف قسم کے مصنوعی پودے لگائے جاتے جو سفید کپڑے۔ موم اور مٹی وغیرہ سے بنائے جاتے اور صحن کی دیواریں کپڑوں سے ڈھانپ دی جاتی تھیں۔

جب چاشت کا وقت آتا تو بادشاہ نزول اجلال فرماتا۔ اور تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوتا۔ امیر اور وزیر ایک ایک کر کے سلام کے لئے حاضر ہوتے۔ سلامی کے بعد اہل طرب اور مغنی درگاہ میں حاضر ہوتے اور اپنے شیریں نغموں سے اہل محفل کو محظوظ کرتے۔ گانے کے بعد تمام حاضرین دربار بادشاہ کو سلام کر کے رخصت ہو جاتے۔

کچھ دن چڑھے بادشاہ نماز عید کے لئے روانہ ہوتا تمام خان۔ ملوک اور ارباب بست و کشاد سلطنت اس کے ہمرکاب جاتے۔ اہل باطن کا بھی ایک زبردست گروہ بادشاہ کے ساتھ ہوتا۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بادشاہ پھر محل شاہی میں واپس آتا۔ اور ارباب دولت کو باریابی کا شرف حاصل ہوتا اور خدام درگاہ کو انعامات اور امراء و وزراء کو خلعت عنایت کرتا۔

اورنگ زیب

عالمگیر چونکہ شعار اسلامی پر پورا عامل اور شرع متین کا پکا پرستار تھا۔ اس لئے اس نے تخت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ان غیر اسلامی رسومات کا قلع قمع کیا۔ جو ہند و تمدن۔ ایرانی معاشرت اور مجوسی معتقیت کی بدولت دودمان تیموری پر حاوی ہو چکی تھیں یہ غیر اسلامی رسومات اکبر اعظم نے محض سیاسی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اختیار کی تھیں۔ مگر اس کے جانشینوں کی کمزوری اور ہند و عقاید کی کثرت نے ان کے اثر کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا تھا ۔۔۔۔ ان کے علاوہ چونکہ اہل ایران حکومت کے بیشتر صیغوں پر چھا چکے تھے اس لئے ایرانی رسومات نے رہی سہی لٹیا بھی ڈبو دی تھی سلطنت تیموریہ میں نوروز جس شان و شوکت سے منایا جاتا تھا۔ اس کی نظیر دنیا کی کوئی قوم بھی پیش نہیں کر سکتی عالمگیر نے تخت نشین ہوتے ہی سب سے اول جو فرمان جاری کیا وہ یہی تھا کہ نوروز کی بدعت کو یکقلم بند کر دیا جائے اور اس کی جگہ عید شوال کے جشن کو نہایت تزک و احتشام سے منایا جائے چنانچہ حکومت کے تمام کل پرزے پوری قوت کے ساتھ اس جشن کو پر رونق بنانے میں صرف ہونے لگے۔ عالمگیر کا جشن جلوس بھی عموماً انہی ایام میں پڑتا تھا۔ اس لئے عید کی رونق اور بھی دوبالا ہو جاتی تھی۔ اس کے ایک ہمعصر شاعر نے ایک پر لطف نظم میں ان ہر دو واقعات کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

بہار دو مسرت رسید از ایام
زمانہ یافت جیکے لیوز از دو شادی کام
یکے رسید ہمایوں قسمت جہ۔۔۔ ا نیا

دیگر ز جشن جلوس شہنشہ اسلام
برائے عیش دوبالا شدہ روزگار ملک
دو صاف عشرت ممزوج ساد ریک جام

عید کی رات کو خوشی کے شادیانے بجائے جاتے اور مانگ طبل سے عید کی آمد آمد کا اعلان کیا جاتا عمایدِ سلطنت شہزادگان والا تبار اور امرائے ذی وقار شاہی محلات میں حاضر ہو کر نہایت خلوص دل اور صفائی قلب کے ساتھ ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے چنانچہ محمد کاظم شیرازی عالمگیر نامہ میں لکھتا ہے کہ

نوبتیان ارفع مقدار و امرائے نامدار و سائر بندہائے آستان سپہر مدار ادائے مراسم تہنیت و مبارکباد را در کریاس فلک اساس حاضر آمدند۔ (عالمگیر نامہ ص ۶۱۱)

صبح کے وقت جب شہنشاہ معظم ہلال عید کی طرح بارگاہ معلیٰ میں جلوہ ریز ہوتا تو تمام خدام اور وابستگان سلطنت تسلیمات بجا لاتے۔ بادشاہ ان کے سلام کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دیتا۔ اور نماز عید کے لئے ہاتھی پر سوار ہوتا یا بادشاہ ایک تخت پر جلوس فرما ہوتا۔ اور شہزادہ محمد معظم اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا۔ امرائے دربار حسب مراتب و مناصب ایک جلوس مرتب کرتے جو خراماں خراماں عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتا۔ موذن بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ نقاروں کی غلغلہ انداز صدائیں کانوں کے پردے پھاڑتیں۔ جب یہ جلوس عیدگاہ پہنچ جاتا تو نہایت سکون اور فروتنی کے ساتھ نماز عید ادا کی جاتی۔

خطبہ کے بعد جلوس اسی شان سے واپس لوٹتا بادشاہ دیوان عام میں دربار منعقد کرتا۔ اس دربار میں بہت سے اخلاص مند وار وات کیش مراحم خسروانہ اور مواہب شاہانہ سے سرفراز ہوتے۔ چنانچہ سلسلہ جلوس عالمگیری میں شہزادہ محمد معظم کو خلعت خاص۔ مروارید کی مالا اور بہت کچھ زر و مال عطا ہوا۔ اسی دربار میں ان عمائد سلطنت کو جنہوں نے وقتاً فوقتاً ۔۔۔

(باقی)

اور اعلیٰ اعلیٰ مراتب تفویض کئے جاتے چنانچہ راجہ جے سنگھ کو اس جشن کے موقعہ پر خلعت ہزاری کا جلیل القدر منصب عطا ہوا تھا۔ امرائے دربار کو بھی عید کی خوشی میں انعامات عطا کئے جاتے یہ ۱۱۰۰ عطا کئے ۔ ۔ یہ انعامات مختلف قسم کے ہوتے جن میں کسی کو گھوڑا کسی کو خلعت کسی کو جاگیر اور کسی کو نقد [illegible]

دربار عام کے بعد بادشاہ محل سرا میں تشریف لیجاتا اور امرائے دربار عیش و عشرت میں مشغول ہو جاتے رعایا خوشی کے شادیانے بجاتی اور جشن شاہی میں شریک ہوتی یہ جشن عید کے دو دن بعد تک جاری رہتا چنانچہ مذکور ہے کہ تا دو دن بعد از عید مراسم جشن و تمہید قواعد عیش و سرود مشغول بودیم

(عالمگیر نامہ ص ۹۱)

ان دنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا کہ رعایا اسراف اور فضول خرچی سے بچی رہے اور انہیں اس جشن سے کوئی ایسا اسلامی سبق حاصل ہو جو انہیں اسلامی جوش و خروش کی جیتی جاگتی مورتیں بنا دے۔

ابوظفر بہادر شاہ

ابوظفر بہادر شاہ کے وقت میں تیموری شوکت گو معدوم ہو چکی تھی سلطنت کا جاہ و جلال جاتا رہا تھا مگر پھر بھی اسلامی اور قومی تہواروں کے موقعوں پر بادشاہ بے دریغ روپیہ صرف کرتا تھا۔ اور ان کو کامیاب بنانے میں خود بہ نفس نفیس مصروف تھا عیدین کے موقعوں پر تقریباً وہی رسوم ادا ہوتی تھیں جو عالمگیر شاہ عالم یا فرخ سیر کے ایام میں عمل میں آتی تھیں ہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان میں اس خلوص کا اظہار نہیں ہوتا تھا جس کی ولولہ خیزیاں دور عالمگیری میں پائی جاتی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطنت کا اقتدار دن بدن کم ہو رہا تھا بادشاہ حیثیت سجادہ نشین سے بدل رہی تھی اور [illegible] کا احترام فقط اس شاہنامہ طبع ایران [illegible]

اور ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے یادگار تھے۔

غدر دہلی سے دس پندرہ برس پہلے بمبئی سے فارسی زبان کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ جس کا نام احسن الاخبار تھا اس میں دہلی کے متعلق نہایت دلچسپ خبریں درج ہوتی تھیں۔ ذیل میں ہم اخبار مذکور سے عید الفطر کے متعلق چند ایک اقتباسات کا ترجمہ پیش ناظرین کرتے ہیں ان سے پتہ چل جائیگا کہ مسلمانوں کے آخری دور میں یہ قومی اور مذہبی تہوار کس طرح منایا جاتا تھا۔

اعلیٰحضرت بادشاہ سلامت شنبہ کے روز شوال کی پہلی تاریخ کو قلعہ معلی سے باہر تشریف لائے اور عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے دوگانہ عید با جماعت ادا فرمایا اور حسب معمول نیاز ادا کرنے کے لئے درگاہ شریف میں حاضر ہوئے۔

درگاہ شریف کے متولی جہانگ شاہ کو خلعت شش پارچہ سے مشرف کیا اور امام جماعت کو خلعت فاخرہ اور شمشیر مرصع عطا کی۔ اس کے بعد حضرت بادشاہ غازی قلعہ مبارک کی طرف مراجعت فرما ہوئے۔ آمد و رفت کے وقت حسب ضابطہ شاہی اور انگریزی توپخانوں نے سلامی اتاری۔ شام کے وقت حضرت بادشاہ ہوادار پر سوار ہو کر نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ناظر کے باغ میں جلوہ افروز ہوئے وہاں ایک نہایت پر تکلف اور عالیشان جلسہ رقص و سرود برپا ہوا یہ محفل کچھ عرصہ تک جاری رہی اس کے اختتام پذیر ہونے پر حضرت بادشاہ اسی شان و شوکت سے واپس لوٹے اور محل خاص میں استراحت پذیر ہو گئے۔ ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئیں۔ توپ خانہ نے پھر سلامی کی توپیں سر کیں۔"

(احسن الاخبار ۲۰ اگست ۱۸۴۹ء)

حضرت ظل اللہ بادشاہ غازی

مرشد زادہ آفاق میرزا [illegible] بہادر کے ساتھ [illegible] لائے اور عیدگاہ کا رخ کیا۔ دوگانہ عید ادا کرنے کے بعد شاہانہ جاہ و جلال اور ملوکانہ رفعت و اجلال کے ساتھ عازم درگاہ اور سلطان والا جاہ کے حجرہ میں عیدگاہ سے واپس تشریف لائے۔ سواری اور جلوس کا اہتمام نہایت شان و شوکت سے کیا گیا تھا۔ لوگ راستے کے دونوں طرف پرے باندھے کھڑے تھے اور نہایت خلوص کے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں ہدیہ تہنیت و تحفہ دعا پیش کر رہے تھے آتے جاتے وقت توپوں کی سلامی اس شان و شوکت سے اتاری گئی کہ فلک پیر کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں بادشاہ نے اس موقعہ پر نہ صرف امرائے دربار اور اراکین سلطنت کو انعامات سے سرفراز کیا۔ بلکہ غربا اور مساکین کو بھی شاہی نوازشات سے مالامال کیا ہے

مشورہ کی قیمت

ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں کرسمس کے موقعہ پر ان کی ایک پوتی نے چٹھی لکھی، جس میں اپنی جیب خرچ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے دادی اماں سے کرسمس کا تحفہ نقدی شکل میں طلب کیا تھا۔

ملکہ معظمہ نے اسے ایک نصیحت بھرا خط لکھا جس میں کفایت شعاری کی تلقین کی گئی تھی۔

اس خط کا جو جواب پوتی نے لکھا وہ قابل ملاحظہ ہے۔

واجب التعظیم دادی ماں! آپ کے بزرگانہ نصائح کا شکریہ"

میں نے آپ کے خط کو پانچ پونڈ میں فروخت کر لیا ہے۔

انتقال

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ۲۱ رمضان المبارک شب شہادت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو سرکار نجم الملۃ [illegible]

مقامی کی زوجہ محترمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ اور اہلبیت کی سچی محبوں میں سے تھیں۔ عشق آل محمد دل میں اس قدر تھا کہ جب سے انہدام جنت البقیع کا حادثہ ہوا۔ مرحومہ نے سیاہ لباس اختیار کیا اور مرتے دم بھی یہ سوگ نہیں اتارا آنکھوں کے سامنے جوان جوان لڑکے اور لڑکیاں مر گئیں۔ لیکن مرحومہ نے مصیبت سید الشہدا علیہ السلام کو پیش نظر رکھتے ہوئے صبر کیا۔ اور عبادت و عزاداری میں کچھ فرق نہ آیا بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آپ جناب سیدہ کی کنیز خاص تھیں۔ ہم مرحومہ کے عزیزوں کو مرحومہ کا پرسہ دیتے ہیں۔ اور اس کا یقین دلاتے ہیں کہ مرحومہ جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی خدمت میں پہنچ گئیں۔ بارگاہ خداوندی سے ہماری یہ دعا ہے کہ ہر مسلمان خاتون کو مرحومہ کی طرح نیک عمل کی توفیق ہو۔ جملہ مومنین سے ہماری یہ درخواست ہے کہ سورہ فاتحہ کلام پاک اور مجالس سے ایصال ثواب فرمائیں۔ فقط

شاہجہان صاحبقران ثانی کی عید

(بسلسلہ عید نمبر صفحہ ۱)

جس کے پھریرے ہوا میں جواہر کی چمک دمک دکھاتے تھے۔ پھر ان کے پیچھے ماہی مراتب۔ ان کے پیچھے اونٹوں کا انوپ کا خانہ تھا۔ جن کی شتر چیلی جاتی تھیں۔ جن کی سخت آواز سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ ان سے پیچھے ایک اونٹ تھا۔ جس پر نقارہ زور زور سے بجتا چلا جاتا تھا۔ ان کے پیچھے قشون یعنی ترکی اور مغل پلٹنیں تھیں۔ اور ان کے افسر کمیدان وغیرہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ ان کے پیچھے تاشہ والوں کی برادری تھی۔ تاشہ مرفہ توری اس تال سم کے ساتھ بجاتے تھے جنہیں سنکر ہاتھی اور گھوڑے مست ہوئے جاتے تھے ایک ہاتھی پر روپیہ لدا ہوا تھا۔ خزانچی بیٹھا بانٹتا چلا جاتا تھا آج اس جلوس اور سواری کے دیکھنے کے لئے ہندو مسلمان زن و مرد دلی کے اور بیرونجات کے امنڈے پڑتے ہیں۔ دو منزلہ اور چو منزلہ عمارتوں سے لیکر فرش زمین پر عیدگاہ تک سوائے آدمیوں کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے۔ چونکہ بادشاہ وقت لباس زرنگار پہنتا ہے اس لئے الناس علی دین ملوکہم۔ اس لئے رعایا کا لباس بھی آج اپنی اپنی حیثیت کے موافق زر دوزی کا ہے۔ غریب سے غریب کی ٹوپی پر بھی پٹک یا چشم یا کلابتون ضرور ہے اس لئے نظر جہاں تک کام کرتی ہے دریائے نور لہریں لیتا دکھائی دیتا ہے۔ اس تزک و تجمل سے بادشاہ کی سواری عیدگاہ کے دروازہ پر پہنچی اور داخلہ کی اکیس توپیں سر ہوئیں۔ حضور والا ہاتھی پر سے اتر کر ہوادار میں سوار ہوئے اور ولیعہد نالکی میں سوار ہوکر عیدگاہ میں چلے۔ باقی تمام بادشاہزادے اور امرا پیدل عیدگاہ میں آئے۔ بیچ کی محراب کے سامنے شاہی خیمہ لگا ہوا تھا۔ حضور والا مع بادشاہزادوں اور خاص خاص امرا کے خیمہ میں داخل ہوئے رومی مصلے بچھے ہوئے تھے۔ تکبیر کے ساتھ صف بندی ہوئی اور امام صاحب نے اپنے مصلے پر کھڑے ہوکر نماز شروع کی۔ اور دوگانہ عید کا پورا ہوا۔ بعد نماز سوائے بادشاہ اور ولیعہد کے سب کھڑے ہوئے امام صاحب منبر پر تشریف لے گئے۔ اشارہ ہوا کہ خطبہ شروع کیجئے اور سلحہ خانہ کے داروغہ نے امام صاحب کے گلے میں کلابتونی پرتلہ اور پرتلہ میں جڑاؤ نگار قبضہ کی تلوار ڈال دی۔ جب امام جی نے کہا السلطان ظل اللہ خاقان بن خاقان تو توشک خانہ کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ اور ایک توپ چلی جس سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھ چکے۔ اور تمام مخلوق خاموش ہوگئی۔ خطبہ ختم کرکے امام صاحب نے منبر سے نیچے مصلے پر آکر دعا مانگی۔ اور حضور والا ادہر سے اور امام صاحب ادہر سے بڑھے اور بغلگیر ہوئے۔ اب چونکہ دن کے دس بج گئے تھے۔ اس لئے حضور والا میگڈ مبر کے ہاتھی پر سوار ہوکر مع و اپنی جلوس نہایت شان و شوکت اور دہوم دھام کے ساتھ قلعۂ معلیٰ میں داخل ہوئے دیوان عام میں جلوس کیا۔ سب حاضرین کی نذریں لیں۔ پھر سب پیشہ وروں اور کاریگروں نے اپنی اپنی دستکاری کی چیزیں اور ڈالیاں میوہ جات اور قسم قسم کی اشیا پیش کیں۔ اور بادشاہ نے اپنی رعایا کی دستکاری کو دیکھ کر اظہار خوشی فرمایا اور حکم دیا یہ سب چیزیں محل میں گوہر آرا بیگم کے ملاحظہ کے لئے بڑی بیگم صاحبہ کے پاس بھیجی جائیں۔

فرمان مبارک

میرے فرمان مورخہ ۱۱ جون ۱۹۴۷ء و نیز میری ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی اسپیچ میں میں نے ان مسائل کی نسبت جہاں تک ان کا تعلق میری ریاست سے ہے اپنا خیال پبلک میں ظاہر کردیا تھا جو کہ ہند کی خود مختاری کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اوس وقت میں نے یہ واضح کردیا تھا کہ جب برٹش چلے جائیں گے تو اوس وقت میری حیثیت ایک خود مختار فرمانروا کی ہوجائیگی۔ چنانچہ وہ حیثیت ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو مجھے حاصل ہوگئی!

ف ۲ ۔ میرا ہمیشہ سے یہ ارادہ تھا کہ جب میں خود مختار ہو جاؤں تو اس وقت میں اپنی رعایا کے ہر طبقہ اور ہر مذہب اور ملت کے لوگوں کو اپنی گورنمنٹ سے زیادہ قریبی تعلق پیدا کراؤں۔ چنانچہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ میں اس طریق کار کو اختیار کروں۔ چنانچہ جو اصلاحات فی الوقت میرے زیر غور ہیں اور جو میرے ارادہ کے مطابق عنقریب یعنے نئے فصلی سال کے پہلے مہینہ آذر ۱۳۵۷ف میں نافذ ہونگے اون کی رو سے میری حکومت کے ارکان میں عوام کے نمائندوں کے عنصر کا معتدبہ اضافہ ہو جائیگا اور اس کے ساتھ ہی مجلس مقننہ کو زیادہ وسیع اختیارات دئے جائیں گے۔ چنانچہ میں نے اپنی گورنمنٹ کے نام حکم جاری کردیا ہے کہ اس معاملہ کی طرف توجہ کرکے بلاکسی تعویق کے ضروری کارروائی کریں۔

ف ۳ ۔ اس اعلان کے شائع کرنے میں میں ایک ایسا استقدام کر رہا ہوں جس کا فیصلہ میں نے پہلے ہی سے کرلیا تھا۔ یعنے ہندوستان ڈومنین کے مقابل میری وہ پالسی جس کا اعلان ہوچکا ہے اون پر ان تغیرات کا کوئی اثر نہ ہوگا جو میرے موجودہ احکام کی بناء پر عمل میں آئیں گے۔

شرحد ستخط مبارک

اعلیحضرت بندگانعالی متعالے

شاہ اودھ کی عید

بقیہ عید نمبر

جس نے چاند دیکھا ہو اُسے پکڑ کر قبلہ و کعبہ کے پاس شہادت کے لئے لاؤ۔ گاؤں کے لوگ جاہل شہادت کے نام سے ڈرتے ہیں۔ جو لوگ چاند دیکھ چکے ہیں وہ بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔ کہ اگر کہیں منہ سے نکل گیا کہ چاند دیکھا ہے تو جان عذاب میں پڑ جائیگی سوا شہر میں پکڑ لیجائیں گے وہاں قبلہ و کعبہ کے سامنے پیش کریں گے۔ قبلہ و کعبہ ہندی کی چندی پوچھیں گے۔ اگر کہیں زبان لڑکھڑا گئی تو گواہی اعتبار سے گر جاتی ہے۔ اور گواہ چار گھنٹے حراست میں رہتا ہے۔ مگر اس قدر ایسا غلیظ ابر ہے کہ چاند نظر نہیں آتا سوار ناکام پھر آئے اور خبر دی کہ چاند کہیں نہیں دکھائی دیا اور مجبوراً تیس کا چاند مانا گیا۔ تیس کے چاند کی اتنی خوشی تو نہیں ہوتی کہ لوگ مشتاق ہوں۔ مگر اس خیال سے کہ اگر آج کا چاند نہ دیکھا اور تیسری تاریخ کے چاند پر نظر پڑ گئی تو قباحت ہوگی۔ اس لئے اونچے ٹیلوں پر قرآن شریف یا آئینہ لئے ہوئے چاند دیکھکر دعا مانگ کر آنکھیں بند کرکے آئینہ پر نظر ڈالتے ہیں یا قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھتے ہیں۔ بادشاہ سلامت نے فرح بخش کوٹھی سے چاند ملاحظہ کیا۔ عید کے چاند کی خوشی میں حسب عادت معہودہ وغیرہ یعنی توپچی نے توپیں سرکیں۔

صبح کو بعد طلوع آفتاب خاصہ تراش در دولت پر حاضر ہوئے۔ بادشاہ سلامت کا خط بنایا۔ اور اس کے بعد شہزادوں کے خط بنانے لگا۔

بادشاہ حمام میں تشریف لے گئے۔ مشت مال۔ نیم گرم پانی سے حمام کر ایا۔ حضور نے نئی پوشاک زیب جسم کی۔ مجتہد العصر جناب سید العلماء آغا صبح کو فینس میں سوار ہو کر حاضر ہوئے کوٹھی فرح بخش میں بادشاہ ہوچہ پر سوار ہو کر آئے۔ مجتہد نے شاہی قاعدہ سے سلام کیا۔ بادشاہ کی طرف سے خلعت مرحمت ہوا۔ نماز پڑھائی خطبہ پڑھا۔ رخصت ہو کر گھر تشریف لے گئے۔ آٹھ بجے سے تمام مومنین مسجد آصفی میں جمع ہو رہے ہیں۔ اکابرین دولت تزک و احتشام کے ساتھ نئی سڑک سے اپنی اپنی سواریوں پر مع جلوس مسجد میں آرہے ہیں۔

اتنے میں شاہی جلوخانے سے شاہی نشان کا ہاتھی نکلا۔ اس کے پیچھے اور بہت سے ہاتھی جلوس شاہی کیساتھ پر تکلف جھولیں ڈالے ہوئے قطار در قطار چلے ہاتھی کے بعد اونٹوں کی قطار۔ پھر گھوڑے اعلیٰ سے اعلیٰ مع زیور جواہر آراستہ پیراستہ اس کے بعد باجے والے جھنڈی بردار پیدل فوج۔ سوار دو اسپہ قدم بقدم قطار باندھے ہوئے آنا شروع ہوئے اس کے بعد ماہی مراتب سورج مکھی۔ جلوس شاہی نکلا۔ اس کے بعد عماری دار ہاتھی۔

. . . .

پر ولیعہد بہادر حضرت خاقان زمان محمد امجد علی شاہ نہایت تزک و احتشام سے مسجد آصفی میں تشریف لائے۔ اور شاہزادگان والاشان وزراء۔ امراء۔ روسا اسی ٹھاٹھ سے مع جلوس کے آئے۔

حضرت مجتہد العصر سلطان العلماء نے نماز عید باجماعت کثیر پڑھائی۔ خطبہ میں نام جناب بادشاہ کا آیا ارکان دولت نے خلعت فاخرہ مجتہد کو پہنایا۔

اہل سنت نے اپنے اپنے محلے کی مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کی بعد فراغت نماز دس بجے [illegible] سب لوگ امام باڑہ نواب آصف الدولہ [illegible] ہوگئے اور حسب حیثیت خیرات کی۔

مومنین شیعہ بھی نماز سے فراغت کرکے شریک میلہ عید ہوئے۔ ہندو مسلمان شیعہ سنی ہر مذہب کے لوگ بقدر حیثیت سوار اور پیادہ پا میلے میں جمع ہونے لگے۔ کچھ دیر کے بعد آدمیوں کو راستہ چلنا دشوار ہو گیا حضرت گنج سے امام باڑہ آصف الدولہ امام باڑہ حسین آباد تک دو طرفہ دکانیں نظر آتی تھیں۔ آدمیوں کی اتنی کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔

نوجوانوں کا غول خراماں خراماں قدم تول تول کر رکھتا ہے۔ تمام سڑک پر چھڑکاؤ سویرے ہو چکا ہے۔ ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔ امیر وغریب سب الگ راستے پر جارہے ہیں۔ آپس میں خوشی خوشی گلے مل رہے ہیں۔ زرق برق پوشاکیں زیب جسم ہیں۔ غریب سے غریب آدمی بھی آج اتنے کرّ و فر سے جارہا ہے کہ پہچاننا دشوار ہوگیا ہے۔ ارکان دولت شملے لٹکے۔ قبائیں پہنے ہوئے اپنی اپنی سواریوں پر ہوا کھارہے ہیں۔ گاڑی بان قدم قدم پر پکارتا ہے بچو صاحبو۔

حسین آباد کے تالاب کی آب و تاب چاروں طرف کونوں پر برج بنے ہوئے ہیں۔ ان پر سنہری کلس چڑھے ہوئے۔

تالاب میں دو مرصع سجے ہوئے بجرے پڑے ہوئے ہیں جو نہایت تیزی سے پہیوں کے بل چلتے ہیں۔ ایک بجرا تو بالکل مچھلی معلوم ہوتا ہے۔ تین بجرے اور بھی اسی تالاب میں پڑے ہیں۔ جن پر تمام لوگ سوار ہوسکتے ہیں۔ تالاب کے کنارے کنارے ہر طرف جھولے پڑے ہوئے ہیں۔ نامی نامی طائفے بناؤ سنگار کئے ہوئے نہایت شان و شوکت سے جھول رہے ہیں۔ رنڈیاں رنگین رنگین پوشاکیں زیب جسم کئے ہوئے ٹہل رہی ہیں۔ دوپٹے کے پلکے اور گرکی لپک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو بجلیاں چمک رہی ہیں۔ ایک طرف گیند خانہ بنا ہوا ہے۔ اس کی دیواریں اس قدر اونچی ہیں کہ گیند باہر نہیں جاسکتا۔ حوالی تالاب میں ایک زندہ عجائب خانہ ہے جس میں جانور بند ہیں۔ ایک چار پایہ عجیب قسم کا ہے کہ ہرن کے جیسے سینگ ہیں۔ اور بکری جیسے کان کوئی اونٹ ایسا ہے جس پر گائے کا شک ہوتا ہے۔ کسی کٹہرے میں چوہے اتنے بڑے بڑے ہیں کہ بالکل خرگوش معلوم ہوتے ہیں۔ تالاب کے دونوں طرف مختصر سا چمن لگا ہے یہاں بڑا ہجوم ہے۔ کوئی ٹہلتا ہے۔ کوئی بیٹھا ہے۔ کوئی تصویریں دیکھ رہا ہے کوئی برج کے اندر بیٹھا ہے۔ کوئی تالاب کی سیڑھی پر بیٹھا ہوا حقہ پی رہا ہے۔ افیونیوں نے اپنی جدا جدا نشستیں قائم کی ہیں۔ شطرنجی بچھائے ہوئے غول کے غول بیٹھے ہیں۔ کسی کے سامنے گزک رکھی ہے افیون کی ڈبیا چینی کی پیالی ساتھ ہے۔ دھواں دھار حقے منہ سے لگائے ہوئے پینک میں جھونکے لے رہے ہیں۔ ناک میں بول رہے ہیں۔ کوئی پونڈے والے سے کہتا ہے۔ کوئی نرم سا چنکر نکالو گنے چھل رہے ہیں۔ گنڈیریاں آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ مگر ایک گنڈیری کے چار ٹکڑے ہو رہے ہیں قصے کہانیاں ہو رہی ہیں۔ داستان امیر حمزہ کھلی ہوئی ہے۔

جسے دیکھو اس کے چہرہ سے خوشی کے آثار ٹپک رہے ہیں۔

شاہی محلات میں عجیب دھوم دھام ہے۔ بادشاہ کی بیگمیں اپنے اپنے محل میں لباس فاخرہ پہنے ہوئے رشک نشین پر مسند زرنگار بچھائے ہوئے بیٹھی ہیں۔ جو شہزادے عیدگاہ سے واپس آتے ہیں پہلے اپنی والدہ ماجدہ کو سلام کرتے جاتے ہیں وہ گلے لگا کر دعا دیتی ہیں۔ بہوئیں بیٹیاں سب پہلو میں بیٹھی ہیں۔ ڈومنیاں

سامنے کھڑی ہوئی ناچ رہی ہیں۔ عمدہ عمدہ نقلیں کر رہی ہیں۔ اچھی اچھی غزلیں گا رہی ہیں۔ زنانی فوج کی جنیں جشنیں سلامی دے رہی ہیں۔ ان کو انعام مل رہا ہے پیش خدمتیں۔ مغلانیاں۔ اتائیں۔ دوائیں۔ کہاریں۔ مہریاں۔ محلدارنیاں دور سے باقاعدہ ادب سے جھکی ہوئی زمین دوز سلام کر رہی ہیں۔ بادشاہ بیگم کی طرف سے — حسب دستور قدیم انعام و اکرام عید کا تقسیم ہو رہا ہے۔

بادشاہ جمجاہ بعد فراغت نماز عید درباری لباس زیب جسم فرما رہے ہیں۔ نیم آستین کا شلوکہ۔ عبا قبا۔ چوغہ لمبا جو قدم بوس ہو رہا ہے۔ موتیوں کی آرام پائی بازو پر اکہ نورتن گلے میں بیش قیمت مالائے مروارید۔ مرصع جواہر نگار رستیا ہار اوپر سے پہن کر دربار میں تاج مکمل طرق مبارک پر چتر مرصع بر سر تخت گاجمنی تخت جس پر جواہرات کی پچہ کاری کی ہے شہ نشین بچھا ہے۔ تخت کے تین طرف ہاتھ ہاتھ بھر کے جالیدار مرتکا جمنی کنگورے جن میں نیلم یاقوت پکھراج۔ الماس۔ فیروزہ کے نگ جڑے ہیں۔ ایک طرف سنہری منقش نفیس مختصر سا زینہ ہے۔ سر پر چتر شاہی کھلا ہوا ہے۔ گویا نور کا طبق بادشاہ پر نازل ہوا ہے۔ یا جام خورشید کا سرپوش ہے۔ اس عزّ و وقار سے شاہ جلوہ افروز ہیں۔

اراکین دربار در دولت پر دست بستہ موجود ہیں۔ سب سے پہلے دربار میں شہزادوں کی آمد ہوئی۔ ایک ایک شاہزادہ مرد ہے کے ساتھ آتا ہے۔ شاہی تخت کے پاس جھک کر سلام کرتا ہے۔ اور اپنی جگہ پر دونی طرف حاشیہ میں مربع نشین ہو جاتا ہے۔ شاہزادوں کے بعد اور اعزا اقربا آتے ہیں۔ اور موافق آداب شاہی سلام کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔

اس کے بعد وزراء اور نائب اور پیش دست کے حاضر ہونے کی اجازت عرض بیگی حاصل کرتا ہے۔ چوبدار حسب دستور تیسرے پردے تک وزیر کو پہنچاتا ہے یہاں سے مرد ہا خاص پردہ اٹھاتا ہے۔ سامنے بادشاہ کا تخت نظر آتا۔ وزیر فوراً نیم قد جھک کر آداب بجا لاتا ہے۔ دوسرا سلام وسط دربار میں ہوتا ہے۔

تیسرا سلام عین تخت کے قریب ہوتا ہے۔ وزیر نے پایہ تخت کے پاس حاضر ہو کر زمین دوز سلام کیا۔ اور نذر پیش کی۔

صاحب ریزیڈنٹ بہادر نے ٹوپی اتار کر بادشاہ کو سلام کیا۔ اور مبارکباد عید دی۔

نائب السلطنت نے باقاعدہ تین جگہ شاہی سلام کیا۔ عملہ پیش دست نے بھی شاہی سلام کیا۔ فوج کے افسروں نے باری باری سلام کیا۔

ارباب نشاط نے حسب ہدایت دور سے زمین دوز سلام کیا۔ اس کے بعد طبلے پر تھاپ پڑی صحن خانہ میں ارباب نشاط جمع ہوئے۔ سات سو گھونگرو بند طائفہ حاضر تھا۔ سب نے ملکر مبارکباد گائی۔ شعراء نے تہنیت عید کے قصائد پیش کئے۔ سب کو حسب دستور انعام تقسیم ہوئے۔

اتنی دیر میں کہاریاں تخت رواں لے کر در دولت پر حاضر ہوئیں بادشاہ سوار ہو کر داخل محل ہوئے۔ دربار برخاست ہوا۔ شہزادے وزرا۔ امرا اپنے اپنے گھر عید منانے چلے گئے۔

بادشاہ کی تشریف آوری سے محل والیوں کے دن پھرے۔ جلسے الیاس مالا مال ہو گئیں۔ تنخواہوں میں اضافہ ہوا۔ عہدے میں ترقی ہوئی۔ چٹھی نویس۔ پیش خدمت۔ مغلانی۔ محلدار نواب ناظر نے باری باری سے مجرا کیا۔

اس کے بعد محل کی ڈومنی والیاں مجرے کو حاضر ہوئیں۔ سب کو بھاری بھاری جوڑے بخشے گئے۔

دوسرے دن موتی محل میں زنانہ میلا ہوا جس میں تمام سودا بیچنے والیاں جمع ہوئیں۔ شہر کی گانے والیاں حاضر ہوئیں۔

وسط بارہ دری میں نواب ملکہ آفاق کا دربار قائم ہوا۔ اسی کے قریب نواب ملکہ جہان نے جلوس فرمایا۔ تمام شہزادے۔ تمام شاہزادیاں محلے والیاں۔ نٹنیاں اچھے اچھے طائفے مجرے کو حاضر ہوئے۔

بادشاہ سلامت بوچے پر تشریف لائے۔ بادشاہ نے سب سے پہلے بھٹیاریوں کی لڑائی دیکھی۔ موتی محل کے باہر چاروں طرف گومتی کے اس پار تک ہر قسم کے دکاندار جمع ہوئے۔ یہ میلا بھی بڑی شان و شوکت کا تھا شام کو تمام دوکانداروں سے جو اسباب فروخت ہونے سے بچ رہا۔ شاہی حکم سے خرید کر کے لٹا دیا گیا۔ دکاندار خوش و خرم اپنے اپنے گھر واپس آئے۔

عید کے تیسرے دن بادشاہ نے دربار فرمایا۔ اور وابستگانِ دامنِ دولت کو خطاب عطا ہوئے۔ خلعت دیئے۔

اعلیٰ اعلیٰ عہدے ملے۔ اور جس کسی امیر کو کوئی خطاب عطا ہوا۔ حسب لیاقت منصب ملا۔ جبتک بادشاہ کے دربار سے کوئی منصب نہیں ملتا تھا۔ خطاب اور خلعت نہیں ہوتا تھا۔

اُس زمانہ میں کوئی خطاب یافتہ غریب نہ تھا۔ بادشاہ کی طرف سے تنخواہ پاتا تھا۔ نواب بہو بیگم صاحبہ کے زمانہ میں تو بہشتی اور دھوبی اور ادنیٰ ادنیٰ خدمتگار کا وثیقہ دائمی مقرر کیا گیا جو آجتک پاتے ہیں۔ اور سلطنت کو دعا دیتے ہیں۔

بادشاہ کسی غیر ملازم کی نذر قبول نہیں فرماتے تھے اور جس کی نذر قبول ہوتی تھی اُسے عہدے اور جاگیر ملتی تھی۔

اس فیاضی کی بدولت ہر روز عید تھا۔ اور ہر شب شبرات تھی۔

ناظرین انتخاب سے

اکثر حضرات کی خدمت میں پرچہ ہذا یکم رجب سے ارسال کیا جا رہا ہے لیکن اب تک نہ تو چندہ وصول ہوا اور نہ کوئی جواب اس لئے اگر ان حضرات کے نام پرچہ بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے تو ان کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہوگا کہ وہ وصول کر لیں اگر وہ کسی وجہ سے خریدار نہ بننا چاہیں تو قبل از روانگی وی۔ پی ہمیں مطلع کر دیں (تاکہ ہم آئندہ پرچہ وی پی نہ کریں کوئی جواب وصول نہ ہونے کی صورت میں آئندہ پرچہ ذریعہ وی پی ارسال ہوگا) اور اب تک جو پرچے اُن کو ارسال کئے گئے واپس کر دیں یا قیمت روانہ کر دیں اور اکثر وہ حضرات جنہوں نے وی پی منگوا کر واپس کیا ہے براہ کرم سابقہ پرچے یا قیمت اور اخراجات وی پی روانہ فرما دیں۔ ورنہ اس قومی ادارہ کا نقصان ہوگا اور وہ بروز قیامت ادارے کے دیندار رہیں گے۔ نوٹ۔ جو حضرات وی پی واپس کر دیں ان کا نام کتب خانہ سے پھر کبھی وی پی نہ کیا جائیگا اس لئے اگر خریداری منظور نہ ہو تو وی پی بھیجنے سے پہلے قبل اطلاع دیدیں تاکہ ہم وی پی روانہ نہ کریں۔

ہمارا (نظم)

از

میر مہر علی تاباںؔ خلف اکبر و تلمیذ جناب حکیم نیساںؔ صاحب مدظلہٗ

مختار ہے دکن کا شاہِ دکن ہمارا
آزاد ہر طرح سے اب ہے وطن ہمارا

شاہوں میں آجتک بھی ایسا ہوا ہے کوئی؟
جس طرح ہے مدبر شاہِ دکن ہمارا

خوشیاں مناؤ خوشیاں یہ وقت ہے خوشی کا
اب دور ہو چکا ہے رنج و محن ہمارا

ملکِ برار آیا بنکر بہار آیا
پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے یہ چمن ہمارا

خود اس کے ہیں نگہبان اللہ اور پیمبرؐ
حیدرؓ کے نام کا ہے ملکِ دکن ہمارا

تم دشمنی پہ مائل ہم دوستی کے خواہاں
وہ ہے چلن تمہارا یہ ہے چلن ہمارا

اک ملک میں بسیں اور آپس میں بیر رکھیں
بتلاؤ کیا نہیں یہ دیوانہ پن ہمارا

شاہِ دکن کو یارب عمرِ خضر عطا کر
تاباںؔ ہے اس دعا پہ ختم اب سخن ہمارا

اخگر حیدرآبادی

نورِ نبوی جس سے ہے عالم میں اُجالا
شانِ علوی جس نے زمانے کو سنبھالا
خاقانِ دکن حضرت عثمان علیخان
سلطان علوم ایدہٗ اللہ تعالےٰ

غزل

سہیلؔ امروہوی

منزل کی جستجو ہے نہ ذوقِ سفر مجھے
لیکر چلا ہے جذبۂ وحشت کدھر مجھے

تیرے ہر ایک نقشِ قدم پر نثار ہے
ملجائے کائنات کی دولت اگر مجھے

اے سعیٔ ضبطِ عشق مرا ہاتھ تھام لے
بیخود بنا رہی ہے کسی کی نظر مجھے

پہنچی درِ قبول پہ شاید مری دعا
اب میں اثر ادا ڈھونڈ رہا ہوں اثر مجھے

یہ ربطِ حسن و عشق قیامت ہے ہمنشیں
ہر شخص دیکھتا ہے انہیں دیکھ کر مجھے

میری نگاہ محرمِ اسرارِ عشق ہے
دنیا سمجھ رہی ہے مگر بے خبر مجھے

غم نامۂ فراق کا ملتا نہیں جواب
قسمت سے میری بھول گیا نامہ بر مجھے

کس کا سہیلؔ جلوۂ رخ ہے نگاہ میں
ہے آج شام ہی سے گمانِ سحر مجھے

درمسرت خودمختاری سلطنت آصفیہ

قطعۂ دعائیہ

دن بدن ہو زیادہ ان کا وقار
خوش و خرم رہیں میرے سرکار

اے بہارؔ اب تو عہدِ عثماں میں
ہے ریاست دکھن کی خودمختار

سید محمد علی بہارؔ حیدرآبادی

واقعاتِ مشہورہ

بسلسلہ گذشتہ

اٹھارہویں تاریخ۔ وفات امیرخسرو ۷۲۵ھ۔

انیسویں تاریخ بحوالۂ حمزہ اصفہانی سنہ ۳۸۱ھ ہلاکت طایع باللہ بن مطیع اللہ عباسی چوبیسواں خلیفہ عباسی بحوالۂ ابوالفدا ۲۶۵ھ موت یعقوب صفار۔

تیئیسویں تاریخ۔ ابتدائے نزول عذاب بر قوم عاد تا آخر ماہ۔

چوبیسویں تاریخ۔ ابتدائے عذاب بر قوم ہودؑ۔

پچیسویں تاریخ۔ قوم عاد مبتلائے عذاب صرصر ہوئی۔

ستائیسویں تاریخ۔ شب بست و ہفتم سنہ ۴۱۱ھ حاکم بامراللہ منصور پسر عزیز نزار اسمٰعیل شیعہ فوت ہوا یہ سلاطین اسمٰعیلی سے تھا پہلے مفقود الخبر ہوگیا بہ آخر مقتول ہوا بحوالۂ ابوالفدا مدت حکومت ۲۵ برس اور بحوالۂ جلال الدین سیوطی ۲۱ برس ایک ماہ۔

فوت احمدشاہ بادشاہ ابن محمدشاہ ۱۱۸۷ھ اسے عماد الملک نے اندھا کرکے قید کیا تھا ان کا مدفن دہلی مقبرہ مریم مکانی میں ہے مدت سلطنت ۶ برس ۳ مہینے

قتل مقتدر عباسی انیسواں خلیفہ عباسی سنہ ۳۲۰ھ۔

اٹھائیسویں تاریخ بحوالۂ حمزہ اصفہانی سنہ ۳۲۰ھ کو مقتدر بن معتضد عباسی قتل ہوا یہ اٹھارہواں خلیفہ عباسیہ کا ہے ۲۹۵ھ میں خلیفہ ہوا تھا بنا قسطنطنیہ

انتیسویں تاریخ۔ ہلاکت قوم عاد۔

انتیسویں تاریخ بحوالۂ رسالہ اخوند ہلاکت قوم عاد سنہ ۳۴۱ھ فوت اسمٰعیل ملقب بہ منصور باللہ بن قائم بن مہدی اسمٰعیل سلخ شوال چاند رات ذیقعدہ سنہ ۷۳ھ میں حجاج ابن زبیر پر حصار کیا اور مصعب کو قتل کیا چنانچہ پچاس دن تک یہ حصار رہا۔ نخس اکبر۔ ۲-۶-۸-

---

چاندنی

نور برسانے لگی آنکھوں سے چھنکر چاندنی
اے فلک اب مجھکو تیرے چاند سے مطلب نہیں

بام پر وہ جلوہ گر ہیں یا فلک پر چاند ہے
درد کی ہر ٹیس میں محسوس کرتا ہوں چمک

سوچتا یہ ہوں کوئی دھبہ نہ لگ جائے کہیں
میری محفل پر فلک کے چاند کا احسان نہیں

آج نکلیگی پہنکر اپنا زیور چاندنی
اللہ اللہ فاطمہؑ کے چاند کا یہ اہتمام

فاطمہؑ کی گود میں نورِ خدا ہے ضوفگن
دستِ احمدؐ پر علیؑ آئے تو یہ عقدہ کھلا

نورِ احمدؐ سے منور ہوگیا عالم تمام
الفتِ حیدرؓ سے قائم ہے میرا نظمِ حیات

دل کے اندر چاند ہے اور دل کے باہر چاندنی
میرا دلبر چاند ہے اور عکسِ دلبر چاندنی

عکس سے کس کے نظر آتی ہے گھر گھر چاندنی
چاند اک پھوڑا ہے فرقت میں تو نشتر چاندنی

میرے اشکوں سے رہے دامن بچاکر چاندنی
ساغرِ دل چاند ہے اور نور ساغر چاندنی

ساری دنیا کو سنواریگی سنور کر چاندنی
منتظر ہے دیر سے آنکھیں بچھاکر چاندنی

کعبہ میں ہے چاند اور کعبے کے باہر چاندنی
روئے احمدؐ چاند ہے اور روئے حیدرؓ چاندنی

مسکراکر چاند نے پھیلادی گھر گھر چاندنی
دل کے اندر چاند ہے اور دل کے باہر چاندنی

مدح مولا نے کیا ہے تجھکو روشن اے خیالؔ
تو سراپا چاند ہے کاغذ پر لکھکر چاندنی

سید ریاض الدین حیدر (حیدرآبادی)

عالم

امریکہ کا روسی تجاویز دربارہ معاہدہ جاپان سے اختلاف

لندن ۱۹ راگست۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے تجویز کی تھی کہ جاپان میں قیام امن کے لئے گیارہ اقوام پر مشتمل ایک کمیشن بنایا جائے اور نمایندے ۱۹ اگست کو جاپان سے معاہدہ امن کے سلسلہ میں غور و فکر کرنے کے لئے جمع ہوں۔ امریکہ نے ۱۹ راگست کی بجائے ستمبر میں کسی دن جمع ہونے کی تجویز پیش کی ہے۔ قیاس یہ ہے کہ تاریخ بدلنے کا خیال اس لئے کیا گیا ہے کہ امریکہ اس امر کے لئے تیار نہیں ہے کہ روسی تجاویز کو منظور کرے جن میں کہا گیا ہے کہ اس کمیشن کے ابتدائی امور وزرائے خارجہ کی کونسل کرے۔ یاد رہے کہ پوٹسڈم کے معاہدہ میں صرف یہ طے ہوا تھا کہ صرف یورپی ممالک کے معاہدات امن کے سلسلہ میں امور خارجہ کے وزراء کی کونسل کو فیصلوں کا اختیار ہے۔

برطانیہ نے امریکہ سے مزید قرضہ کا مطالبہ نہیں کیا

واشنگٹن۔ ۲۱ راگست ریاست ہائے متحدہ کے معتمد خزانہ نے بتلایا ہے کہ برطانیہ نے امریکہ سے کوئی مزید قرضہ طلب نہیں کیا ہے۔ (ہاایجلی)

ایک کروڑ چھبیس لاکھ روپیہ کے امریکی چاول ہندوستان آئے

پٹنہ۔ ۲۱ راگست۔ ہندوستان اور امریکہ کی مال پر آ۔ کی تجارت کے اعداد و شمار قابل توجہ ہیں امریکہ سے ہندوستان میں چاول آیا جو اسی سال ۔۔۔ آیا ۔۔۔ اطلاع ہے کہ ۱۹۴۶ء کے دوران میں امریکہ سے ایک کروڑ چھبیس لاکھ روپیہ کے چاول ہندوستان آئے تھے۔

اسلام

حاجیوں سے حاصل شدہ نقدی کے تبادلہ کا مسئلہ

قاہرہ۔ ۱۳ راگست۔ اس سال ۲۰ ہزار مصری حج کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ ان سے حاصل شدہ نقدی کے تبادلہ کے مسئلے کے متعلق سعودی عرب کی حکومت نے حکومت مصر کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے جس پر غور کیا جا رہا ہے۔ ایک حاجی کا اوسط خرچ (۱۰۰) پونڈ ہے۔ سعودی عرب کی حکومت نے ایک تجویز پیش کی ہے جس کی رو سے تبادلہ کی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

اب مصر کل رقم کی قیمت کا سامان حجاز روانہ کرے گا۔ یہ رقم تقریباً ۲۰ لاکھ پونڈ ہوگی۔ (گلوب)

ایرانی حکومت آذربائیجان کو قرضہ دے گی۔

طہران۔ ۱۸ راگست۔ حکومت ایران نے آذربائیجان کے شمال مغربی صوبے کے زمینداروں اور کسانوں کو چار سال تک کے لئے پانچ کروڑ ریال (۱۵ ۔۔۔ روپیہ) دینا منظور کیا ہے۔ اس علاقہ میں پچھلے دنوں روسی پراپیگنڈے کا بڑا اثر رہا ہے۔

حکومت کے ایک ذمہ دار آدمی نے اس قرضے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ اگرچہ یہ رقم کاشتکاروں کی ضرورت کے لئے کافی نہیں تاہم آذربائیجان کی باغی حکومت نے غلہ اور مویشیوں کو زبردستی چھین کر پچھلے دنوں اس علاقے میں جو مفلوک الحالی پیدا کر دی تھی اسے دور کرنے کے لئے یہ رقم کافی حد تک مددگار ثابت ہوگی۔

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس علاقے کا غلہ موجودہ منڈی کے نرخ سے چوگنی قیمت پر خرید لے۔ تاکہ آذربائیجان کی غلہ منڈی کا موجودہ جمود ختم ہو جائے۔ (گلوب)

پاکستان

سنٹرل بنک آف پاکستان

نئی دہلی ۱۶ راگست۔ مملکت پاکستان کا سرکاری مرکزی بنک کا رہی آج یہ معلوم ہوا کہ "سنٹرل بنک آف پاکستان" کے نام سے موسوم ہوگا جس کا مرکزی دفتر فی الحال کراچی میں اور شاخیں نہ صرف پاکستانی منطقہ کے تمام اہم شہروں میں بلکہ خود نئی دہلی اور ہندوستانی صوبجات کے مراکز میں بھی قایم ہوں گے۔ (اسٹیٹسمین نیوز)

پاکستانی مملکت کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم کی حلف برداری۔ کراچی۔ ۱۴ اگسٹ قائد اعظم محمد علی جناح نے کل پاکستانی مجلس دستور ساز شاہ جارج ششم اور ان کے جانشینوں کا حلف وفاداری اٹھایا اور رسمی طور پر پاکستانی مملکت کے پہلے گورنر جنرل ہوگئے۔ اس وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں اور دیگر ارکان کی۔ پاکستانی حلف وفاداری۔ کابینہ کے (۷) ارکان نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں کی قیادت میں قائد اعظم کی موجودگی میں عہدہ و رازداری کا حلف اٹھایا۔ سینکڑوں ممتاز مہمان رسم حلف کے لئے ایوان حکومت کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ قائد اعظم ہمیشہ کی طرح سادہ سفید اچکن اور مغربی کیپ پہنے ہوئے تھے۔ قائد اعظم کے اے ڈی سی کا رنگ روپہری اور سنہری وردیوں میں ملبوس تھے۔ پیر الہی بخش نے کلام پاک کی تلاوت کی۔ پیر الہی بخش وزیر تعلیم سندھ نے تلاوت کلام مجید کی چیف جسٹس لاہور سر عبدالرشید نے رسم حلف انجام دی۔ قائد اعظم کو ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

بقیہ آیندہ

ہندوستان

انڈیا آفس توڑ دیا گیا ہے

لندن ۱۸ راگست انڈیا آفس کے سامنے جو بورڈ لگا ہوا تھا وہ ایک رات میں غائب ہوگیا اور اس کی جگہ کامن ویلتھ ریلیشنز آفس کا تختہ لگا دیا گیا۔ مسٹر گینڈی ابھی تک وہیں کام کرتے ہیں اگرچہ ان کا عہدہ برما کے سیکریٹری آف اسٹیٹ کے پرائیویٹ سیکریٹری کا ہوگیا۔

وائیٹ ہال کے ٹیلیفون پر کام کرنے والے ابھی اس تبدیلی سے ناآشنا ہیں اور اکثر غلطی کر جاتے ہیں۔ لیکن یہ تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ (گلوب)

حکومت دولت آصفیہ کی طرح ریاست میسور بھی ایک ماہ کا بونس دے گی۔

بنگلور۔ ۲۰ راگسٹ۔ حکومت دولت آصفیہ (حیدرآباد) کی طرح ریاست میسور نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے کم مواجب ملازمین کو بطور بونس ایک ماہ کی تنخواہ عطا کرے گی (اسٹیٹسمین نیوز)

ریاست کشمیر کے ڈاکخانوں اور تارگھروں پر ریاستی پرچم کے ساتھ پاکستان کا پرچم۔ سری نگر ۲۱ راگسٹ ریاست کشمیر کے تمام ڈاکخانے اور تارگھر چونکہ پاکستانی منطقہ کے مرکز سے مربوط ہیں۔ اس لئے بمسرت یوم آزادی ریاست کے تمام ڈاکخانوں اور تارگھروں پر ریاستی پرچم کے ساتھ پاکستانی پرچم بلند کیا گیا۔ مسلم عوام اور اراکین مسلم کانفرنس بھی ریاستی اور پاکستانی پرچم کا کھلا احترام کیا۔

حکومت جموں و کشمیر نے جو فیصلہ کر چکی ہے کہ دونوں مملکتوں سے روابط رکھے اور اگرچہ پاکستانی حکومت نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے تاہم تصفیہ حکومت نے یہ بھی مناسب سمجھا کہ ہفتہ آزادی کے دوران میں سرکاری عمارتوں پر صرف ڈوگرا ریاستی پرچم لہرائے

ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

دکن

طوفانی بارش گیارہ مکانات منہدم

حیدرآباد ۱۶ راگست۔ آج شام کو بلدہ حیدرآباد میں کامل دو گھنٹے ایک طوفانی بارش ہوئی جو تقریباً سوا سات بجے سے شروع ہوئی رسالہ عبداللہ سے اطلاع ملی ہے کہ اس بارش کی وجہ سے گیارہ مکانات منہدم ہوئے لیکن کوئی جانی نقصانات نہیں ہوئے لیکن مالی نقصان بہت کچھ ہوا مصیبت زدہ افراد کی امداد کے لئے کوتوالی کو طلب کرلیا گیا۔

کانگریسی کارکنوں کی گرفتاری

حیدرآباد ۱۶ راگست۔ کانگریسی کارکن مس بھنج رانی اور مسٹر شنکر راؤ کو آج صبح دس بجے بیگم بازار میں قواعد جلسہ ہائے عامہ کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں پولس نے گرفتار کرلیا۔

کل شام میں دیر گئے سلطان بازار کے رقبہ کے اطراف کوتوالی نے اپنا محاصرہ ہٹالیا اور رات امن و عافیت سے گذر گئی بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں کہیں بھی کوئی حادثہ نہ ہوا۔ بہرحال کوتوالی کی احتیاطی تدابیر جاری ہیں۔

سکندرآباد میں گرفتاری

حیدرآباد۔ ۱۸ راگسٹ۔ سکندرآباد میں کل شام چار اشخاص کو پولس نے گرفتار کیا جو گنگلسوئے پر قانون دفاع کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندوستانی پرچم لہرا رہے تھے پولس نے ان کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرکے ریمانڈ کرا دیا ہے۔ (دکن نیوز)

معلمات کی تنخواہیں

حیدرآباد ۱۸ راگست مدرسہ صنعتی [illegible] نسوان بلدہ کی معلمات کو ماہ شہریور کی تنخواہیں نہیں ملی ہیں جس کے باعث وہ بہت پریشان ہیں۔

سکندرآباد کی صورت حال

حیدرآباد ۱۸ راگسٹ سکندرآباد [illegible]

عید کے دن ناخوشگوار صورت حال پیدا ہوگیا چند اشخاص جو مسجد سے عید نماز ادا کرکے واپس ہو رہے تھے تو ان پر پتھر برسائے اور بم بھی پھینکے جس کی وجہ سے چند زخمی ہوئے جیسے ہی یہ خبر پھیلی اکثر محلوں میں جھڑپیں ہوئیں پولس نے متاثرہ رقبہ جات میں بروقت پہنچ کر صورت حال قابو میں کرلیا۔

پرانی جیل کی گلی میں مسلح مجمع نے پولس پر بم پھینکا جس سے ایک انسپکٹر اور چار جوان پولس کے زخمی ہوئے۔ پولس کو مجبوراً دو بار گولی چلانی پڑی جس کی وجہ سے مجمع منتشر ہوگیا۔

مختلف مقامات پر بم پھینکے گئے جس سے تقریباً ۲۵ دھماکے ہوئے۔ ایک دکان کو آگ لگادی گئی۔ فیر بریگیڈ نے آگ پر قابو پالیا۔ یہ بم جو لوگوں نے استعمال کئے ہیں وہ بہت ہی معمولی تھے۔ جو بموں اور سگریٹ کے ڈبوں اور ناریل کے خول اور بعض کاغذ اور کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے پولس نے بعض مکانات کی تلاشی بھی لی جس سے خنجر اور تلوار اور برچھوں کی ایک کثیر تعداد برآمد ہوئی۔

تقریباً رات کے ۲ بجے حالات پر بالکل قابو پالیا گیا۔

احتیاطی تدابیر کے طور پر ۲۱ راگسٹ تک کرفیو نافذ کیا گیا ہے پولس متاثرہ رقبہ جات پر متعین کردی گئی ہے گرفتار ہونے والوں کی مجموعی تعداد (۵۰) ہے حیدرآباد کی حالت بہت اچھی ہے۔

(منقول از ہندو)

محکمہ امور مذہبی کا پریس نوٹ

حیدرآباد ۱۷ راگسٹ حاجیوں کے قافلہ کی روانگی کے وقت اکثر ارباب خیر ریلوے اسٹیشنوں پر خیراتی اور کار ہائے خیر پر صرف کرنے کی غرض سے رقمیں لایا کرتے ہیں چونکہ اسٹیشنوں پر یہ رقمیں کافی اطمینان کیساتھ نہ تو حاصل کی جاسکتی ہیں اور نہ ان کے تصرف کا مقصد ہی نوٹ کیا جاسکتا ہے اس لئے امسال صیغہ حج نظامت امور مذہبی میں ایسی رقموں کو وصول اور مناسب مصرف کو نوٹ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

خواہشمند حضرات ایسی رقمیں ختم شہریور ۱۳۵۶ف تک صیغہ حج نظامت امور مذہبی میں جمع کرکے رسید حاصل فرمالیں اضلاع سے ایسی رقمیں ذریعہ منی آرڈر بھیجی جاسکتی ہیں۔ (اطلاعات)

سزائیں

حیدرآباد ۱۷ راگست بیگم بازار میں کل قانون کے خلاف ورزی کرنے کے الزام میں جن دو افراد کو گرفتار کیا گیا تھا اس عورت کو مجسٹریٹ نے چھ ماہ قید بامشقت اور مرد کو ایکسال قید بامشقت کی سزا سنائی۔ (دکن نیوز)

سکندرآباد میں اسٹیٹ کانگریس

کی تحریک ستیہ گرہ نے فرقہ وارانہ ہنگامہ کی شکل اختیار کرلی ۱۰ ہلاک ۴۳ زخمی ہوئے

حیدرآباد ۱۹ راگست حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی تحریک ستیہ گرہ نے جو ۷ راگسٹ کو آغاز کی گئی تھی عید کے دن سکندرآباد میں فرقہ وارانہ ہنگامہ کی شکل اختیار کرلی۔ رجمنٹ بازار کی ایک عید سے واپس ہونے والے مجمع پر بم اور پتھر پھینکے گئے۔ جونہی اس واقعہ کی اطلاع پھیلی مختلف محلوں میں یکایک حملے شروع کردیئے گئے۔ کوتوالی کے جوانوں نے متاثرہ رقبہ جات کو گھیر لیا اور چند گھنٹوں کے بعد مجمع کو منتشر کیا۔

قدیم جیل کی سڑک پر ایک مسلح مجمع نے پولس کی جمعیت پر بم پھینکے جس کی وجہ سے ایک انسپکٹر اور چار جوان مجروح ہوئے اس موقع پر پولس کو گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ کے طور پر دو اشخاص زخمی ہوئے اور اس کے بعد ہی مجمع منتشر ہوگیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ستیہ گرہ کی تحریک سے ہمدردی رکھنے والوں نے بموں اور ہتھیاروں کا آزادی کے ساتھ استعمال کیا۔ تقریباً پچیس بم پھینکے گئے اور ایک دکان کو آگ لگادی گئی۔ پولس نے بعض مکانات کی تلاشی لی تو کثیر تعداد میں خنجر تلوار برچھے برآمد ہوئے۔

پچاس گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ آٹھ اشخاص ہلاک ہوئے اور تقریباً چالیس زخمی ہوئے۔

۱۸ راگست کی رات بغیر کسی حادثہ کے گذری ۱۹ راگست کی صبح کو نثار احمد نامی ایک شخص پر رجمنٹ بازار میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ یہ شخص واویلا مچاتے ہوئے ایک ہندو ہوٹل کے سامنے بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ اس کی چیخ پکار سے مجمع جمع ہوگیا جو یہ سمجھ کر کہ حملہ ہوٹل کے کسی شخص نے کیا ہوٹل میں گھس پڑا اور فرنیچر کو نقصان پہنچایا۔ اس دوران میں دوسرے فرقہ کے ایک مسلح مجمع نے موقع واردات پر پہنچ کر سنگ باری شروع کی۔ پولس ان دونوں مجمعوں کو منتشر کرنے میں مصروف ہی تھی کہ ایک اور مسلح مجمع ہوٹل کے عقبی حصہ سے مسلمانوں کے ایک محلہ کا رخ کرتا دکھائی دیا۔ پولس نے اس مجمع کو روکنے کی پوری کوشش کی لیکن مجمع آمادہ تشدد تھا اور پولس کے احکام کی خلاف ورزی میں سنگ باری کرتے ہوئے آگے چلا جارہا تھا۔ مجمع کو تنبیہ کرنے کے بعد پولس نے گولی چلائی جس کی وجہ سے ایک شخص زخمی ہوا اور مجمع منتشر ہوگیا۔

شہروں پر ایک دو منتشر حملوں سے قطع نظر عام صورت حال اب قابو میں ہے۔ ۱۹ راگست کو دو اشخاص زخمی ہوئے اور اسی طرح جملہ زخمیوں کی تعداد ۴۳ ہوئی۔ دو مجروحین فوت ہوئے اور اس طرح جملہ دس آدمی ہلاک ہوئے متاثرہ رقبہ جات میں دکانیں بند رہیں لیکن پولس نے محکمہ راشن بندی کی مدد سے غلہ کی فراہمی کے لئے خصوصی انتظامات کردیئے ہیں۔

توقع ہے کہ عام حالات جلد عود کر آئیں گے۔

(اطلاعات)

سکندرآباد میں فرقہ وارانہ ہنگامہ

ہلاکتیں، گرفتاریاں، پولس کا محاصرہ

حیدرآباد ۱۹ راگست۔ سکندرآباد میں فرقہ وارانہ ہنگامہ جو عید کے ایک روز [illegible] شروع ہوا اس کے نتیجہ کے طور پر

ہیں اور قتل ہوئیں (۴۴) افراد زخمی ہوئے زخمیوں میں دونوں فرقوں کے افراد شامل ہیں دفعہ (۱۴۴) اور کرفیو کی خلاف ورزی میں ۱۲۰ اور بعد میں آج دن کے ۲ بجے تک ... گرفتاریاں ہوئیں۔ ہنگامہ میں لٹھ برچھے بندوقیں اور ہلاکت خیز مادے استعمال کئے گئے ... پر ہلاکت خیز مادے استعمال کئے گئے تو پولس نے فائرنگ کیلئے فوج طلب کرلی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ چند دنوں سے سیٹیاں گھنٹے اور موٹر کے ہارن کی آوازوں سے جو شش ہو رہی تھی وہ فرقہ وارانہ ہنگامہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ عید کے ایک روز پہلے سکانگریسی جلوس سے ہنگامہ کی ابتدا ہوئی اس روز پولس نے صورت حال پر قابو پاکر رات میں کرفیو کا نفاذ کیا۔

عید کی صبح سکندرآباد کے ... محلہ سے جلوس نکل کر عیدگاہ پہونچے آخری جلوس بھوئی گوڑہ سے نکل کر جب ... ہوئے پہنچا تو اس کو اطلاع ملی کہ عیدگاہ جانے والوں کے گھروں کو مرد لوگوں سے خالی پاکر وہاں حملہ کر دیا گیا ہے یہ جلوس فوراً بھوئی گوڑہ واپس ہو گیا۔ ادر بھوائی گوڑ کے میدان میں عید کی نماز کا انتظام کیا گیا اس طرح کے رضاکار نماز پڑھنے والوں کی حفاظت کرتے رہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس جمعہ پر سنگباری ہوئی اور نمازی مشتعل ہوگئے اس کے تھوڑی دیر بعد رجمنٹ بازار کے ایک مندر کے گھنٹوں کی آواز پر وہاں کی ایک مسجد پر سنگباری ہوئی جو لوگ عید کی نماز کے لئے جمع تھے ان میں سے چند مسجد سے باہر نکل گئے اور چند نماز ادا کرتے رہے اسی اثنا میں ہوٹل کے آتش گیر مادہ سے حملہ کی اطلاع ملی۔ رجمنٹ بازار اور اسٹیشن کے مابین سنگباری ہونے لگی ویلکم ہوٹل سے آتش گیر مادہ کی بوچھار رہی اسٹیشن بازار اور رجمنٹ بازار کی سنگباری اور ہتھیار بازی پر پولس نے قابو حاصل کیا ہی تھا کہ مارکٹ اور قدیم جیل کے پاس ہنگامہ شروع ہوگیا کانگریسی ذہنیت رکھنے والوں کے چند مکانوں سے بندوقوں کی فائرنگ شروع ہوئی دونوں طرف دونوں فرقوں کے افراد کا اجتماع

ہونے لگا پولس نے بیچ میں گھیر لیب دونوں فرقوں کے افراد کو باضابطہ تصادم سے بچالیا لیکن کانگریسی کانات سے حملہ کا سلسلہ اس شدت سے رہا کہ پولس نے اپنے لئے بھی سخت خطرہ محسوس کیا۔

پولس کیلئے واحد چارۂ کار

آتش گیر مادہ کے حملہ سے ایک انسپکٹر پولیس اور دو جوان زخمی ہوئے اب پولس کے لئے بھی صورت حال نازک تر ہوگئی تھی فائرنگ کے سوائے کوئی چارۂ کار نہ سمجھ کر پولس نے حملہ آوروں پر فائرنگ کردی دو افراد زخمی ہوئے۔ مارکٹ کے پاس تین دکانیں جلادی گئیں آتش زدہ انجن بھی موقع پر آگیا دو بجے لالہ گوڑہ اور بابو خاں اسٹریٹ پر حملہ شروع ہوا ایک بھی ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال ہوا لالہ گوڑہ سے بندوقیں چلائی گئیں اور آتشیں اشیاء پھینکی گئیں اس مقام پر بھی لڑائیں ہوئیں اور دونوں فرقوں کے افراد زخمی ہوئے فوج طلب کی گئی۔ پورے سکندرآباد میں پھیلاؤ ہوگیا سے دن کا آخری حصہ رات کرفیو کی وجہ سے سکون میں رہا۔ صبح ہونے کے بعد آج ایک بجے پر جنبہ کے حملہ سے ہنگامہ کی ابتدا ہوئی۔ اسٹیشن بازار اور رجمنٹ بازار سب سے زیادہ متاثر ہیں کہا جاتا ہے کہ صورت حال کی ذمہ داری ان افراد پر ہے جو سادھوں کے بھیس میں وارد حیدرآباد ہوکر مختلف مقامات پر آتش گیر مادے تیار کر رہے ہیں پورے سکندرآباد میں ایک سناٹا ہے دکانیں بند پڑی ہیں کاروبار معطل ہیں ہر جگہ پولس کی پہرہ بندی ہوگئی ہے۔ بنک ٹپہ خانہ ٹیلیگرام آفس برقی قوت اور پانی کے خزانوں پر پولس کے پہرہ قائم کردیئے گئے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد سے جانے والوں کو ... سیکرٹریٹ پر روک دیا جارہا ہے۔ نواب دین یار جنگ بہادر صدر ناظم کوتوالی نے سکندرآباد کے متاثرہ رقبہ کا معائنہ اور انتظامات کی جانچ کی۔ مسٹر رستم جی لفٹننٹ محمد حسین مسٹر حمید اللہ اور مسٹر غوث صدیقی

کے ساتھ سکندرآباد ہی میں مصروف انتظام ہیں۔

ایک خبر کی سرکاری طور پر تردید

حیدرآباد ۲۰ اگسٹ۔ پچھلے ہفتے بعض اخباروں میں ایک مقامی خبر رسان ایجنسی دکن نیوز کے حوالہ سے موضع گلاب واری تعلقہ قندہار ضلع ناندیڑ میں فاقہ کشی کی وجہ سے ایک کسان خاندان کی خودکشی کی خبر شائع ہوئی تھی۔ جس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ اس تعلقہ میں قحط کے آثار رونما ہیں یہ خبر بالکل غلط اور محض بے بنیاد ہے کیونکہ اس موضع میں فاقہ کشی کے باعث نہ اس مہینہ میں اور نہ اس سال کے پچھلے مہینوں میں کسی نے خودکشی کی اس کے برخلاف اس تعلقہ کی غذائی صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ سال یہاں پہلی جوار کی فصل نہایت اچھی رہی صرف (۲۰) سیری فی ایکڑ کے حساب سے جوار کی پیداوار وصول ہوئی تھی اور اسمیں سے بھی تقریباً دس ہزار تھیلے جوار مقامی ضرورت کے لئے اس تعلقہ میں رکھدی گئی تھی جو پچھلے مہینوں میں ایسے مواضعات میں جہاں واقعی غذائی امداد کی ضرورت تھی کوپنوں کے ذریعہ برابر ہفتہ وار تقسیم کیجارہی ہے۔ (اطلاعات)

بے خانماں افراد کی پولین میں پناہ گزینی۔ حیدرآباد

۲۰ اگسٹ۔ آنریبل مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدرالمہام حکومت مقامی نے ان تمام بے خانماں افراد کو ایوان پولین احاطہ نمائش کرم جاہی روڈ میں پناہ گزین ہونے کے لئے احکامات جاری فرمائے ہیں جو حالیہ طوفانی بارش سے مکانات کے انہدام کے باعث بے خانماں ہوچکے ہیں (پ پ)

بارش کیوجہ سے مکانات کا انہدام

حیدرآباد ۱۹ اگسٹ۔ ... مالا کنٹہ اور ... ذیرہ میں بارش کی وجہ سے مکانات منہدم ہوگئے ان کا . . . .

مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدرالمہام حکومت مقامی نے معائنہ فرمایا اور اپنے مواجہ میں نکاسی آب کا انتظام کیا دوسرے دن نظار بلدیہ و راتب بندی کے ساتھ دورہ کرتے ہوئے صدرالمہام بہادر نے زخمیوں کی امداد کے لئے ایک ہزار روپئے دیئے اور غلہ کی فراہمی کا انتظام کیا۔

آج صبح حسب الحکم صدر اعظم بہادر معتمد صاحب رسد، ناظم صاحب راتب بندی اور مہتمم صاحب موبائیل کشی نے ان مقامات کا دورہ کیا جن لوگوں کے مکانات منہدم ہوگئے ہیں ان کو ایک مہینے کا غلہ مفت سربراہ کرنے اور تین روز تک ان کے لئے پکے ہوئے کھانے کا مٹرک طعام خانہ سے انتظام کیا گیا ہے۔ پارچہ کی فراہمی کے انتظامات پر بھی غور کیا جارہا ہے۔ حکومت کے اس انتظام سے استفادہ کرنے کے لئے متاثرہ افراد متعلقہ دکانات پر رجوع ہوں ایسی دکانات کو بھی ہدایت کردی گئی ہے۔ (دکن نیوز)

غلہ کی فراہمی

حیدرآباد ۲۰ اگسٹ کل مولوی رضی الدین صاحب معتمد رسد نے طوفانی بارش سے متاثرہ رقبوں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اور چار سو بے خانماں افراد کو حکومت کی جانب سے ایک مہینہ کا غلہ فراہم کرنے کا یقین دلایا۔ یہ غلہ مستحق افراد کو مسلم بنک کے توسط سے آج سے فراہم کیا جارہا ہے۔

مذکورہ چار سو افراد میں سو دو سو پچیس ہندو اور ایک سو پچھتر (۱۷۵) مسلمان شامل ہیں۔ (پ۔پ)

انتقال پرملال

یہ خبر انتہائی افسوس کیساتھ سُنی جائیگی کہ اہلیہ حکیم سید قاسم رضا صاحب کا انتقال چار روز کی علالت کے بعد بتاریخ ۱۰ ارشوال ۱۳۶۳ھ بوقت ۳ ساعت عصر ہوا مرحومہ بہت ہی نیک صفات اور صوم وصلواۃ کی پابند تھیں اور سید احمد رضا صاحب معتمد ادارہ معصومین کی والدہ و اخبار ہذا کے معاون مدیر عباس رضوی صاحب کی خالہ تھیں۔ ادارہ اخبار مرحومہ کے جملہ پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔ اور خدا سے دست بدعا ہے کہ انھیں صبر جمیل عطا فرمائے اور جملہ مومنین سے درخواست ہے کہ ایک

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد ہے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر نہ ملیگی۔

لغت

	روپیہ
قانون اللغۃ طبع ایران	۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران	۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران	۸۰
معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ	
کریم خان - طبع ایران	۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں میں	۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران	۵۰
فرہنگ آنندراج فارسی کی ایک مشہور معتبر لغت ہے جو تین ضخیم جلدوں میں مجلد ہے۔	(۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مازندرانی	(۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ	۵۰
فرہنگ انجمن آرائے ناصری ایران کی مشہور مستند لغت طبع ایران	۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت	۲۰۰

تواریخ

حیوۃ الحیوان - طبع ایران	۵۰
تاریخ ابن خلکان طبع ایران دو جلد	۱۲۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد	۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور	۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران	۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ	
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران	۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا "	۴۵
دیوان تنگستانی طبع ایران جدید	۴
ملل مشرق "	۱۰
تاریخ فرانسہ "	۱۰
مآثر و الآثار طبع ایران	۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس سہ جلد طبع ایران	۱۵۰
شاہنامہ طبع ایران قطع بزرگ	۱۵۰

	روپیہ
شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ	۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط	۱۰۰
لوئی چہاردہم	۱۵
لوئی شانزدہم	۵
درر التیجان تاریخ اشکانیان	۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ	۳۰
فارس و جنگ بین الملل	۸
پرویز تا چنگیز	۵
عالم و آدم	۲
تاریخ روم بزرگ	۲۵
سیاح ایرانی	۵
براہین العجم	۱۲
تمدن قدیم	۱۵
تاریخ ذکاء الملک	۱۰
تاریخ کردستان	۳
نامہ خسروان سہ حصہ	۱۵
تاریخ بحیرہ	۴۰
بستان السیاحہ	۲۰
ریاض السیاحہ	۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبد العظیم	۵۰
تاریخ ساسانی	۳۰
تاریخ بختیاری	۵۰
تطور بلل	۱۰
نہ سال در امریکہ	۳
یکسال در امریکہ	۴
یکسال در قشون فرانسہ	۳
تاریخ رومان	۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ	۶
تاریخ جنگ آلمان	۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ	۱۰
خانوادہ امپراطوری روس	۲
پراگز ملک آلسان	۲
پیرچاک ہندی	۲
حبیب السیر کامل	۱۵۰
تاریخ قم	۱۵

تاریخ جہانگشای نادری طبع ایران	۱۵
ایضاً قطع متوسط	۱۰
درہ نادرہ خط آقا اردبیلی	۱۵
قصص العلماء	۳۰
تحفۃ الکرام	۱۰
مراۃ سکندری	۵
تاریخ سلطانی	۵
کسرےنامہ	۳
سلطان نامہ	۵
تاریخ نگارستان	۱۰
اکسیر التواریخ	۵
تحفۃ العالم	۶
حملہ حیدری ملا باذل کمیاب	۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران	۵۰
حملہ حیدری ملا بمو فعلی	۵۰
گلزار آصفیہ	۳۰
روضات الاحباب	۱۵
تزک آصفیہ	۱۵
تاریخ روس	۵
کتاب نادر شاہ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰
تاریخ فرشتہ	۱۵
معارج النبوۃ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور تذکرہ طبع ایران۔	۸۰
بنیان رفیع درحالات خواجہ ربیع طبع ایران	۲۰
نامۂ دانشوراں ۷ جلد	۲۵۰
گنج شایگان	۵۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ دو جلد کامل طبع ایران	۱۵۰

تذکرۂ حسینی طبع ہند	
تذکرہ روز روشن	۴۰
تذکرہ گلزار اعظم	۴۰
تذکرہ صبح وطن	۲۵
خیرات الحسان تذکرہ شعراء	۸۰
زنان سخن طبع ایران	
شرح حال سعدی شیرازی	۵
گنج دانش تذکرہ شعرا	۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی	۲۵
آتشکدہ آذر طبع "	۲۵
تذکرہ مراۃ الخیال طبع بمبئی	۱۵
خزانہ عامرہ طبع ہند	۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ	۱۰
سفرنامہ دوم	۱۵
سفرنامہ سوم	۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ	۲۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا	۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ ۳ حصہ	۵۰
سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ	۲۵
سیاحت نامہ احمد	۴۰
سفر ہشتاد روزہ دنیا	۴
سیاحت تحت البحر	۵
سفرنامہ حاجی معین	۳۵
مسافرت میرزا تقی علی خان یزدی	۵
سفرنامہ ناصر خسرو	۵

ادب

مخلاۃ شیخ بہائی طبع مصر	۱۰
اللطیف فی کل معنی ظریف طبع مصر	۵
زہر الربیع طبع ایران	۲۰
تحفہ ناصری	۱۵
ادب العصری	۲۰

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن تحریر تازگی

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔ ✽ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ✽

منظور سرکار آصفیہ

هفته وار — چتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب

انتخاب
هفته وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کردیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
امید کہ
صاحبان استطاعت مالی امداد فرماکر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

چندہ اخبار
سالانہ ۴ؔ ششماہی ۲ؔ
فی پرچہ ۲ ؍ پرانا پرچہ ۸ ؍
— اجرت اشتہار —
فی سطر ۱ؔ فی لیخ ۲ؔ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی سے محسوب ہوگی
— تواریخ اشاعت —
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہوگا

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسنؔ
معاون: عباس رضوی
مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) | ۱۴ شوال ۱۳۶۶ھ م ۱۴ مہر ۱۳۵۶ فصلی موافق ۲۸ اگست ۱۹۴۷ء یوم پنجشنبہ | نمبر (۱۵)

از لسان القوم مولانا صفیؔ مدظلہ

کس قوم سے ہمت میں یا حوصلے میں کم تھے
میدان شجاعت میں اللہ رے عرق ریزی
اسلام کا شیرازہ ترتیب دیا کس نے
شاگرد ہمارے ہی استاد زمانہ ہیں

جب جوش حمیت تھا دنیا میں ہمیں ہم تھے
زخموں کیلئے اپنے ہم آپ ہی مرہم تھے
اقوام کے مجموعے جب درہم و برہم تھے
ہم شرع مکمل تھے، ہم خلق مجسّم تھے

میزان توازن میں جھکتا ہی رہا پلہ
سینوں میں تھے گنجینے اسرار حقیقت کے
تھی ہم سے تر و تازہ کشت عمل عقلی
یوں مدِّ نظر باہم تھے علم و عمل ہم کو

لاکھوں پہ رہے بھاری ہر چند بہت کم تھے
ایمان کی قوت سے دل قلعہ محکم تھے
مزروعہ دنیا پہ ہم رشحۂ شبنم تھے
گویا ورق دل پر دونوں خط توام تھے

خود اپنے ہی ہاتھوں سے اس درجے کو پہنچے ہم
یا ذلت و خواری کے سامان مہیا ہیں

یا سب سے موخر ہیں یا سب سے مقدم تھے
یا جاہ و تجمل کے اسباب فراہم تھے

احوال صفیؔ اپنا افسانۂ عبرت ہے
انجام میں کیا ہم ہیں آغاز میں کیا ہم تھے

نقش اوّل

جس کھیت سے دہقاں کو میسّر نہ ہو روزی
اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلادو

(علامہ اقبالؒ)

آج کی ترقی پسند دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ جاگیرداری کا بہت شدت کیساتھ مخالف ہے۔ اور ہر ترقی یافتہ متمدن ملک جاگیرداری نظام کو ختم کرنیکا کوشاں ہے۔ اسکی وجہ ظلم اور نقصانات کے یہہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہہ خود جاگیردار طبقہ کی [illegible] توتوں کا نتیجہ ہے۔

ہمارا اپنا بہت شاہد ہے کہ باوجود ہزاروں روپیہ آمدنی ہونے کے جاگیرداروں کی ایک اکثریت مقروض رہتی ہے اور دیگر یہہ کہ جاگیرات پر نگرانی رکھنا تو اکثر نے کبھی جانا ہے بھی یہہ لوگ وہاں کی۔ رعایا کی خبر گیری نہیں کرتے۔ چند خاص سکہ پرست ظالم قسم کے انسانوں کے ہاتھ جملہ جاگیری کاروبار سونپ دیئے جاتے ہیں وہ لوگ من ملنے رعایا پر ظلم کرتے ہیں اور رقم وصول کر لیتے ہیں کسان بھوکوں مرجائیں اُن کو کوئی پرواہ نہیں انھیں تو اپنی جیب گرم کر لینے سے سروکار ہے اگر تمام جاگیات کا تفصیلی معائنہ کیا جائے تو اس بات کا اندازہ ہو جائیگا کہ عوام کس کس مپرسی کے عالم میں ہیں۔ باپ مرا اور بیٹا والی اسٹیٹ ہوگیا خواہ وہ بالکل نااہل اور جاہل ہی کیوں نہ ہو۔

اکثر حضرات تو ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ اُن کو اپنے گھر کے تنظیمی معاملات کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے مگر وہ والی جاگیر کی حیثیت سے سالانہ رقم حاصل کر کے عیاشی میں پھونک دیتے ہیں معتمدین و منتظمین جاگیرات سیاہ و سفید کے مالک بنے دل کھول کر غریبوں پر ستم ڈھاتے ہیں والی جاگیر کی رقم حاصل کرنے کے بعد انھیں اپنے لئے پیسہ وصول کرنے کی فکر لگی رہتی ہے۔ جس کی بناء پر ملازمین اسٹیٹس کے علاوہ رعایا کا خواہ مخواہ گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ قطعی کسی قسم کی تنظیم کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا رعایا کی فلاح و بہبود منفر سمجھی جاتی ہے۔ حکومت کا سالانہ سات کروڑ روپیہ محض ان نااہل جاگیرداروں کی جیب میں جاتا ہے جس کا مصرف سوائے واہی تباہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اگر یہی سات کروڑ روپیہ حکومت کسی صنعتی کام میں خرچ کیا کرے تو خود حکومت کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے اور افلاس و بیروزگاری کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ بھلا ایسا نظام کس کام کا جس سے خود حکومت کا نقصان ہے اور غریب رعایا کا ایک بڑا حصہ مصیبت میں مبتلا رہتا ہے۔ یا اگر اس نظام کو باقی ہی رکھنا ہو تو یہہ کیا جائے کہ ان جاگیرداروں پر کڑی نگرانی کی جائے۔ اب حیدرآباد آزاد ہو چکا ہے۔ اور اسے ترقی کرتے ہوئے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں کھڑا ہونا ہے۔ ایسے میں ہم اپنے محترم جاگیرداروں سے معروضہ کریں گے کہ اگر آپ حضرات کو اس نظام کی بقا منظور ہو تو اپنی جاگیروں پر کڑی نگرانی رکھئے۔ رعایا کی فلاح و بہبود پیش نظر رہے ناچنے والیوں اور گانے والیوں کو ایک ایک مجرے کے کئی کئی سو دینے کی بجائے اگر اسی پیسے سے جاگیرات کی اصلاح کیجائے تو بڑے بڑے صنعتی کارخانے کھولے جا سکیں تو اس میں ملک کی ترقی کے علاوہ آپ کی آمدنی میں ایک کثیر اضافہ ہوگا۔ انتظامی کاروبار جیسا بصفت آدمی کے تفویض نہ کریں جو کہ اول درجے کے بدمعاش اور رشوت خوار ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے رعایا آپ سے باغی ہو جائیگی۔ ان ہی وجوہات اور آپ حضرات کی لاپرواہی کی وجہ سے عوام رفتہ رفتہ اس نظام کے مخالف ہو رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہہ مخالفت تقویت حاصل کر لے اور یہہ نظام کالعدم ہو جائے۔

غزل

ازجناب خدالو خانصاحب برقؔ حیدرآبادی

آبدیدہ ہوئے چمن کھل کے — دل میں ارمان لے چلے دل کے
زخم فریاد کرتے ہیں دل کے — وار اوچھے پڑے ہیں قاتل کے
دوستو اک فسانہ ہے اقبال — پھول مرجھا گیا کبھی کھل کے
آدمی وہ ہے جو رہے مل کے — لوگ اچھے ہوں یا برے دل کے
چاند سی شکل پھر نظر آئی — زخم سارے اُدھڑ گئے دل کے
ایک اور موج اے ہوائے شوق — پردے اُڑنے لگے ہیں محمل کے
چومتی ہے مرا گلا شمشیر — اور ہیں دونوں ہاتھ قاتل کے
بعد اُمید کے ہوئی ہے یاس — کشتی ڈوبی ہے پاس ساحل کے
ہاں نہ لیجئے اگر نہیں لیتے — سو خریدار ہیں مرے دل کے
جن کو حق نے کرم کیا ہے عطا — خود قدم چومتے ہیں سائل کے

برقؔ تابع ہیں ایک کامل کے
یعنی پورے مرید ہیں دل کے

واہ ری دنیا

گئی رنگ و بہار کی دنیا — رہ گئی انتشار کی دنیا
کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے — مونس و غمگسار کی دنیا
جہاں عطر ملتے تھے ہاتھ ملتے ہیں — ہے بڑے افتخار کی دنیا
جھوٹ کہتے ہیں سچ سمجھ کر ہی — کیوں نہ ہو اعتبار کی دنیا
مار پڑتی ہے ہنستے جاتے ہیں — واہ صبر و قرار کی دنیا
رنگ لائی ہے خاک اُڑاتی ہوئی — ہے یہہ عز و وقار کی دنیا
جھوٹ سچ ہو تو مصلحت آمیز — بن گئی جان نثار کی دنیا
پردے پردے میں کانٹے بوتے ہیں — کیسی ہے لالہ و پیار کی دنیا
بیچ پر پیچ کیوں نہ ہو آفسر — سنبل و لالہ زار کی دنیا
دب سے ہیں مگر وہی بل ہے — کہئے عالی وقار کی دنیا

ہے متینؔ اپنے پاس تو میسر آن
عاجزی و انکسار کی دنیا

متین الحسن متینؔ بھانی

مرگ تمنا

میری حسرت بھری راتو مجھے ستاؤ آؤ — غم نوازی کے لئے غم کے سہارو آؤ
آرزوؤں کے جنازے کو اٹھانے کیلئے — ایک رنگین کفن لے کے شرارو آؤ

راحت قریشی حیدرآبادی

بیت اللہ کی مختصر تاریخ

(بسلسلہ گزشتہ انتخاب عبید)

انہیں بہار ہوا یہ تعمیر زمانۂ ماسبق کی تمام تعمیرات پر ہر لحاظ سے تفوق رکھتی تھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے خلیفہ نے روپیہ پانی کی طرح بہادیا اس کے بعد مختلف خلفائے عباسیہ نے اصلاح تعمیر اور بیت اللہ کی تزئین و زیبائش کے لئے انتہائی مالی قربانیاں کیں حجاج کے لئے نہر زبیدہ (خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں کھدوائی گئی) اور کعبہ کے قرب و جوار میں مدرسے کھولے گئے زائرین کے لئے سرائیں تعمیر کی گئیں غرضیکہ مقتضائے زمانہ کے مطابق کعبۂ اقدس جن ضروریات کا اہل تھا وہ سب کی سب پوری کی گئیں۔

کعبۃ اللہ میں بندگان خدا کا قتل عام

مختلف خلفائے عباسیہ کے عہد میں کئی فتنے مذہبی جدت پسندی کی شکل میں رونما ہوتے رہے بارہا بیت اللہ کو منہدم کرنے کی کوشش کی گئی دین حق کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کے منصوبے سوچے گئے لیکن خلافت عباسیہ کی بے پناہ طاقت نے تمام فتنوں کو خاک نامرادی میں ملا دیا جب بعض عباسی خلیفہ کی مذہب پرستی حد اعتدال سے تجاوز کر گئی تو نئے نئے مذاہب کے علمبرداروں کو بھی اپنے عقائد کو جوابی صورت میں پیش کرنے کا موقع مل گیا اور مذہب کے نام پر قتل و خونریزی کا وہ ہنگامہ برپا کیا گیا جس کی عکس برداری سے تاریخ کا سینہ شق ہے۔

چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں خلافت عباسیہ سازشوں اور فتنہ انگیزیوں کا مکمل طور پر تختۂ مشق بن چکی تھی اس کی طاقت اس درجہ گھٹ چکی تھی کہ اشرار کی سرکوبی کے لئے بھی اس کے پاس کافی فوج نہ تھی خلیفہ معتضد باللہ نہ صرف ہونے کے علاوہ سیاسی ضروریات اور ان کی تکمیل کے اسباب و وجوہ سے بھی پوری طرح واقف تھے لیکن تلوار کا کام دماغ سے نہیں لیا جا سکتا چنانچہ قرامطہ کا فتنہ از سر نو بیدار ہو گیا قرامطہ نام تھا ایک فرقہ کا جو شیعہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا لیکن حقیقت میں اس کے عقائد کسی اسلامی فرقہ سے نہیں ملتے تھے یہ فرقہ خلفائے عباسیہ کی شیعہ دشمنی کا معکوس نتیجہ تھا جس طرح خلفائے عباسیہ عقائد اہل سنت کی تسلیم و تکریم میں غلو کرتے ہوئے شیعوں سے جابرانہ سلوک کرتے رہے اسی طرح قرامطہ معتقدات شیعہ کی پابندی اتنی مبالغہ آمیزی سے کرتے تھے کہ حقیقت جوش انتقام میں پوشیدہ ہو کر رہ گئی قرامطہ نے اس سے پہلے بارہا اپنے مقاصد پورے کرنے کی کوشش کی لیکن خلفائے عباسیہ نے ان کو ہمیں ڈالا لیڈر قتل کر دئے گئے شورش پسندوں کو تلوار کی جھلک سے خاموش کر دیا گیا لیکن یہ فتنہ خاموشی میں پرورش پاتا رہا اور ماحول کی موافقت سے جوان ہو کر ظہور پذیر ہو کر رہا۔

ہزاروں مسلمانوں کا قتل

ابو طاہر قرامطہ کا لیڈر تھا وہ خلفائے عباسیہ کی مخالفت میں اس درجہ محو ہو گیا کہ خدا اور اس کے رسول کے خلاف بھی بغاوت کر بیٹھا اس نے اپنے مکان کو کعبہ قرار دے لیا اور لوگوں کو اس کا حج و طواف کرنے کی تلقین کی لیکن آفتاب کے سامنے چراغ کا روشن ہونا مشکل تھا۔ بیت اللہ کی موجودگی میں مسلمان خانۂ ابو طاہر کو مرکز سجود بنا دیتے تو کیونکر بناتے اب ابو طاہر کے سلسلۂ کعبہ مقابت کا مجسم مظاہرہ تھا وہ اپنے ہزاروں مسلح عقیدتمندوں کو لے کر ۸ ذوالحجہ سنہ ۳۱۷ھ کو بیت اللہ پہنچا حج دوسرے دن تھا حاجیوں کے ہنگامۂ تسبیح و تحمید سے فضا معمور ہو رہی تھی ابو طاہر کے ساتھیوں نے مکہ میں داخل ہوتے ہی بے گناہ اور غریب الوطن حاجیوں کی گردنیں اڑانا شروع کر دیں ہر طرف قتل و غارت گری کی بھیانک سیاہی مسلط تھی اور اس میں تلواروں کی چمک سے مدہم سی روشنی ہو رہی تھی ہر طرف نعشیں ہی نعشیں تڑپ تڑپ کر واقعہ کربلا کی زندہ جاوید تصویر کھینچ رہی تھیں ابو طاہر نے حکم دیا کہ ہر عذر خواہی کی بات سننے سے پہلے اس کی گردن اڑا دو اور ہر بات کا خنجر کی نوک سے جواب دو قتل و سفاکی کی یہ قیامت شہر اور پہاڑیوں کو موت کی رقص گاہ بنانے کے بعد بیت اللہ میں داخل ہوئی یہاں حاجی طواف میں مصروف تھے قرامطہ نے ان بندگان خدا کی گردنیں خانہ خدا میں تلواروں پر اچھالنا شروع کر دیں۔ بیت اللہ میں انسانی قربانی کا یہ مظاہرہ بے حد دردناک حلقۂ طواف میں انسانوں کی بجائے سیل خون طواف کر رہا تھا تسبیح و تحمید کی بجائے نالہائے جانکنی سے دلخراش ہنگامہ برپا تھا لیکن قرامطہ تھے کہ فرزندان توحید کی نعشوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا ٹھکرا کر کہہ رہے تھے کہ اگر کعبہ دارالامن ہے تو تمہیں موت سے خدا کیوں نہیں بچاتا؟

"کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی"

ابو طاہر خون کی موجوں سے کھیلتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کا خیال تھا کہ اب ایسا ہی کوئی نہیں جو مدافعت کر سکے وہ گھوڑے پر سوار تھا اور گھوڑا بے گناہوں کے لہو سے سرخ تھا اس کی تلوار سے خون کی بوندیں ٹپک ٹپک کر تڑپتی نعشوں کے پاؤں چوم رہی تھیں جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص نے اس کے گھوڑے کی لگام تھام لی ابو طاہر زبان کا کام تلوار سے لینے کا عادی تھا ہی اس کی گردن اڑا دی گئی اسی طرح متعدد اشخاص نے جام شہادت نوش کیا ابو طاہر حیران تھا کہ لوگ نعشوں کے انباروں سے نکل نکل کر اپنے خون میں ہنس ہنس کر نہاتے ہیں ابو طاہر نے واپس آ کر ایک قرمطی کو کعبہ پر چڑھایا تاکہ میزاب ذہب اکھیڑ لی جائے یہ قرمطی ابھی اوپر پہنچا ہی تھا کہ جبل ابو قبیس کی طرف سے ایک تیر اس کے لگا وہ تڑپ کر گرا اور گرتے ہی اس جگہ پہنچ گیا جو قدرت نے ابو طاہر کے ساتھیوں کے لئے تجویز کر رکھی تھی اس کے بعد ابو طاہر کی حیرانی اور بھی بڑھ گئی اس نے اس کام کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کعبہ میں گیارہ دن قیام کرنے کے بعد تمام آدینہ ہائے جنس قیمت غلاف کعبہ اور حجر اسود لے کر روانہ ہوا حجر اسود کو دارالہجرت (ابو طاہر کا کعبۂ خانہ ساز) میں رکھ دیا تاکہ اس کی طرف توجہ کریں۔

ظالم کا انجام

ابو طاہر کی چنگیزانہ سفاکی کی اطلاع جب اس کے مرشد عبداللہ المہدی کو ہوئی تو اس نے ظالمانہ حرکات پر ابو طاہر کو تین بار لعنت کی اب ابو طاہر مہدی سے بھی منحرف ہو گیا اور کعبۂ خانہ ساز کو سجدہ گاہ اسلامیان بنانے کی فکر میں محو ہو گیا۔ قدرت کا انتقامی ہاتھ دیر سے اٹھتا ہے لیکن اس کی جنبش میں عبرت و موعظت کے سینکڑوں سبق پوشیدہ ہوتے ہیں ابو طاہر پر اس کی ستم رانی کی صدائے بازگشت جذام بن کر نازل ہوئی اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اس سے بدبو کا طوفان اٹھتا تھا جو گاؤں والوں کی دماغی متاع کو بھی بہائے لئے جا رہا تھا آخر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند

حجر اسود بیت اللہ میں

ابو طاہر کی موت کے بعد حجر اسود کو مسلمانوں نے اس کے بھائی سے خریدنے کی کوشش کی اور معاوضہ میں پچاس ہزار پونڈ

پیش کئے لیکن قرامطہ نے قبول نہ کیا اور کہا کہ ہم حکم کے تحت اسے لائے تھے اور اسی حکم سے واپس کریں گے۔ آخر ۳۳۹ھ کو ابن الحسن قرملی خود آکر بیت اللہ میں حجر اسود نصب کر گیا۔

خلافت چرکسہ اور خدمت بیت اللہ

مرمت عمارت کعبہ چرکسی سلطان ابن الحسن سے انہوں نے عمارت بیت اللہ کی حسب ضرورت مرمت کروانے کے علاوہ مدرسہ سر قیہ کو تعمیر کرایا۔ ۸۰۲ھ میں چراغ کعبہ سے ایک چوبا بتی کھینچ کر لے گیا جس سے بیت اللہ کے چند حصوں میں آگ لگ گئی تھی۔ مسجد کے ایک سو تیس ستون جل کر کوئلہ ہو گئے اس حادثہ سے بیت اللہ کی حالت بے حد خراب ہو گئی ۸۲۵ھ میں بارش اس درجہ کثرت سے ہوئی کہ ندی نالے بہہ نکلے ایک سیلاب نے بیت اللہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا راکھ کے ذخیرے تھے جو پانی کی آمیزش سے ناکہ کیچڑ اور دلدل کی صورت میں تبدیل ہو گئی اسی سال امیر الحجاج جعفر حج کے لئے آیا تو بیت اللہ کی زبون حالی دیکھ کر بے حد غمگین ہوا اس نے سلطان کے بعد حسب ضرورت مرمت کروائی جس سے عمارت پہلی حالت پر آگئی جس مرمت کا کام شعبان ۸۲۶ھ کو ختم ہوا۔

سلطان بنگال کا ہدیہ ۸۱۳ھ کو سلطان غیاث الدین سکندر شاہ شاہ بنگال نے کثیر رقم حرم اور اہل حرم کے لئے بھیجی جس میں سے مدرسہ و رباط کا کام مکمل کیا اور قابل امداد لوگوں میں زر ہدیہ تقسیم کئے گئے ۸۵۰ھ میں بارش کی کمی اور زراعت کی زبون حالی کے سبب مکہ میں خوفناک قحط پڑ گیا لوگ شکم پری کے لئے تڑپ رہے تھے لیکن غلہ اور میووں کی گرانی سے کسی میں بسر اوقات کی استطاعت نہ تھی چرکسی سلطان جقماق نے مراحم خسروانہ کا اظہار کرتے ہوئے اہل حرم میں سیکڑوں من غلہ تقسیم کیا۔

قبہ اذان کی تعمیر ۸۷۴ھ میں سلطان چرکسہ نے ہزاروں دینار سے قبہ اذان اور مسجد منیٰ کی تعمیر کی اور مسجد عرفہ اور مسجد مزدلفہ کو بنوایا نہر عرفات و نہر طیبہ کو درست کرنے کے علاوہ مسجد الحرام کے لئے ایک عالیشان منبر بنوایا ۸۸۱ھ میں اصلاح تعمیر و تکمیل ضروریات حرم کے لئے اہل حرم میں ہزاروں دینار تقسیم کئے۔

آل عثمان اور خدمت کعبہ

جلیل القدر خدمات ترکان آل عثمان کی خلافت اسلامی دنیا کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اس عہد میں جزیرہ نمائے عرب کو سیاسی و مدنی و ذہنی و مذہبی ترقی کے جو وسائل میسر آئے ان کے پیش نظر کہنا پڑتا ہے کہ حکومت ترکی نے جزیرہ عرب پر حکومت نہیں کی بلکہ ایک صحیح الخیال مسلمان کی حیثیت سے جاروب کشی کا فرض ادا کیا ہے۔ آل عثمان کی سطوت و الاقت کے سامنے دنیا کے بڑے بڑے تاجداروں کے سر جھک جاتے تھے ان کی توپوں کی گرج سے نئے دنیا کے ہنگامے پیدا ہوئے تھے لیکن بیت اللہ پر انہوں نے حاکم رہنے کے باوجود از روئے احترام کبھی دعوائے حکومت نہیں کیا یہاں تک کہ ملکی نظم و نسق بھی شریف مکہ کے سپرد کیا گیا۔ ترک سرزمین مقدس کی حکومت پر اس کی خدمت کو مقدم سمجھتے تھے۔ سلطان بایزید علیہ الرحمہ کی طرف سے مکہ کے فقراء صلحاء و علماء و اشراف کا ماہانہ وظیفہ مقرر تھا اس کے علاوہ ستر ہزار پونڈ اہل حرم میں ہر سال تقسیم کئے جاتے تھے اور بیت اللہ پر ایک لنگر جاری تھا جس میں باہر کے لوگوں کے لئے اعلیٰ درجہ کا کھانا تیار کیا جاتا اور زائرین کے آرام و قیام کے لئے ...

تعمیری خدمات مختلف قسم کے سلاطین ... سلطان سلیم خان نے ... اور مدرسہ قائتبائی کی تعمیر کی اور سلطان سلیمان نے ... اربعہ کے لئے چار دینی مدرسے قائم کرنے کے علاوہ حرم محترم کی صفائی و تعمیر کے لئے بڑی کوشش کی اس کے بعد میں کی تبدیلی بلندی سے ... مدفون ہو گئیں جس سے باہر کا گرد و غبار حرم کے اندر داخل ہو جاتا ... ہوتی تو زمین و دروازہ کی ہم سطحی کی وجہ سے پانی اندر داخل ہو جاتا ... بارش اس زور سے ہوئی کہ سیلاب کیچڑ اور دلدل کو موجوں میں اٹھائے ہوئے اندر داخل ہو گیا جس سے سات وقت کی نمازیں بیت اللہ میں نہ پڑھی جا سکیں سلطان سلیم خان ثانی کو اس حادثہ کی خبر ملی تو انہوں نے باب ... تک عمارت درست کرنے کے بعد زمین کھود کر اصلی بنیادیں نکالیں اس کے بعد مشرقی کو بھی ڈھایا گیا اور ایک عالیشان عمارت کی بنیاد رکھی گئی لیکن ابھی کام پورا نہیں ہوا تھا کہ سلطان عالم بقا کو رحلت فرما گئے اس کے بعد سلطان مراد خان نے عمارت کو ۹۸۴ھ میں مکمل کیا موجودہ عمارت سلطان مراد عثمانی کی بنائی ہوئی ہے۔

شریفی حکومت اور خدمت کعبہ

علی شریف مکہ جنگ عظیم میں جب سادہ لوح عربوں نے اپنے ضمیر و ایمان کو آزادی عرب کے طلسمی وعدوں اور چند لاکھ سنہری سکوں کے عوض فروخت کر دیا تھا اس وقت سرزمین مقدس اغیار کے سیاسی و استعماری اغراض کا تختۂ مشق بن چکی تھی بے وقوف عربوں کی حماقت سے جہاں صحرائے عرب فرزندان توحید کے لہو سے لالہ پوش بن چکا تھا وہاں تقدیس کعبہ بھی افسانۂ پارینہ بنا دی گئی جب مطلع عالم سے جنگ کے خونیں بادل چھٹ گئے تو علی شریف مکہ نے سرزمین مقدس میں اپنی ملوکیت کا اعلان کر دیا اس کی ملوکیت چونکہ اغیار کی طاقت پر قائم تھی اس لئے وہ کعبہ کی کوئی خدمت انجام نہ دے سکا بلکہ حجاج کے لئے پریشانی و ملال کا موجب ہوا ۱۹۲۴ھ میں سلطان عبد العزیز ابن سعود کی تلوار نے شریفی ملوکیت کی دھجیاں اڑا دیں اور حجاز میں نجدی سعودی حکومت قائم ہوئی۔

(ا ۔ ز)

ہوائی جہاز

پہلا ہوائی جہاز صرف بارہ سکنڈ اڑا تھا اور ایک سو بیس فٹ تک گیا تھا۔

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے سب سے لمبی یک طرفہ ہوائی پرواز ۲۷۰۰ میل تین روسی ہوابازوں نے کی تھی۔

سب سے پہلے ہوائی جہاز نے ۱۹۰۹ء میں انگلش چینل پار کیا تھا۔

ہندوستان میں سب سے پہلا ہوائی جہاز ۱۹۱۰ء میں الہ آباد کی نمائش میں آیا تھا۔

سب سے پہلے ۱۹۱۱ء میں ہوائی جہاز جنگ میں استعمال ہوا تھا۔

اٹلانٹک سمندر پر ۱۹۲۷ء میں ۳۶۰۰ میل سے زیادہ پرواز کرنے والے کپتان چارلس لینڈ کو پچیس ہزار ڈالر انعام ملے تھے۔

بحر الکاہل (اٹلانٹک ساگر) پر پہلے پہل ہوائی جہاز میں پرواز کرنے والے کپتان چارلس کنگورڈ اسمتھ اور تین ساتھی تھے جو ۱۹۲۸ء میں امریکہ سے آسٹریلیا پہنچے۔

انتخاب کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا قومی فرض ہے

پہلا اس قسم کے ادبی واقعات ہیں چونکہ ان کا اعادہ جماعتی افتراق کا موجب ہو گا اس سلئے اجمالاً اکتفا کرتا ہوں۔ (اکبر)

طبی

بعض لوگ ضعف دماغ اور ضعف حافظہ کے شاکی ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ہضم کی خرابی اور قبض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اگر قوت ہاضمہ بھی ہو تو دماغی قوت کو بڑھانے کے لئے مغز بادام کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوگا۔ جاڑے کے موسم میں ویسے ہی مغز بادام مصری یا منقے کے ساتھ استعمال کئے جائیں گرمیوں میں مغز بادام کا دودھ بنا پینا نہایت مفید رہے گا۔ آپ دس پندرہ دانے مغز بادام رات کو پانی میں بھگو دیجئے۔ صبح کے وقت ان کا چھلکا اتار کر پانی میں نہایت باریک پیس لیجئے اور اس کے بعد ایک گلاس کے قریب پانی اور حسب ذائقہ شکر اسمیں ملا کر پی لیجئے۔ یہ جسمانی اور دماغی قوتوں کو بحال کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ سر میں ڈالنے کے لئے روغن آملہ اچھا رہے گا اسے معمولی تیل کی طرح سر میں ڈالا کیجئے۔

تندرستی کی باتیں

سورج نکلنے سے پہلے کسی گلزار کی سیر کرنا۔ اور کچھ دور تک ٹہلنا۔

دانتوں اور زبان کو بلاناغہ صاف کرنا۔ سرد پانی سے آنکھیں منہ دھونا اور کلی کرنا۔

پاکیزہ صاف لباس پہننا اور خوشبودار پھولوں کا سونگھنا۔

روزآنہ کے کاموں کو مناسب طور پر پابندی اوقات کے ساتھ کرنا

نسوانی

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خیر النساءؑ اپنے والد ماجد پیغمبر خدا کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک نابینا شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی جناب سیدہؑ اٹھکر پردہ میں چلی گئیں جب وہ نابینا حضور پرنور کی ملاقات سے شرفیاب ہوکر چلا گیا تو سرور عالم نے پوچھا کہ اے فاطمہ وہ تو اندھا اور آنکھوں سے معذور تھا پھر تم نے اس سے کیوں پردہ کیا سیدہؑ نے جواب دیا کہ بابا جان یہ درست ہے کہ وہ نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن میں تو اسے دیکھ سکتی تھی اور وہ میری خوشبو سونگھ سکتا تھا۔ آنحضرت یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کیوں نہ ہو آخر تم میری ہی تو پارۂ جگر ہو۔

ایک مرتبہ جناب رسالتمآب نے اصحاب سے سوال کیا کہ عورت کو خدا سے کس وقت زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اصحاب خاموش رہے اور جواب نہ دے سکے جب جناب سیدہؑ نے یہ سوال سنا تو فرمایا کہ عورت اس وقت خدا سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہی اپنے پردہ کا کامل لحاظ رکھتی ہے۔

مرقع اطفال

بچپن

جو ممکن ہے تجھ سے پروردگار بچپن
لیکر ہمارا دیدے بس کو ادھار بچپن
ہم کو نہیں عزت، ہم بار آئے یار
انکھلواتا ہے ہمیشہ ابا سے مار بچپن
کھاتے ہیں روز ڈنڈے ہم مولوی صاحب سے
رو رو کے کاٹتے ہیں پروردگار بچپن
کھجلاتی ہوگی چند یا پھر شاعروں کی شاید
جب ہی تو چاہتے ہیں وہ بار بار بچپن
جو چاہتے ہیں کرنا وہ کس طرح کریں ہم
مجبوریوں کا گویا ہے ایک مزار بچپن
ممکن نہیں کہ بدلہ ظالم سے لے سکوں میں
جب تک میرے گلے کا ہے طوق بار بچپن

معلومات

دنیا کی سب سے بڑی گھڑی لندن میں ہے جسکا نام بگ بین ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا بت ابوالہول ہے

دنیا کی سب سے زیادہ قدیم یونیورسٹی جامع ازہر مصر میں ہے۔

دنیا کی سب سے اونچی عمارت ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ نیویارک میں ہے

دنیا میں سب سے زیادہ فلم کمپنیاں ہالی ووڈ میں ہیں۔

دنیا میں سب سے چھوٹے شخص کا نام حسین ہے جس کا قد ۱۴ انچ ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا سیاستدان مولانا آزاد ہے

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی ہیرا کوہ نور ہے۔

دنیا میں سب سے خوبصورت عمارت تاج محل آگرہ ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت شہر پیرس ہے!

رم جھم

لطیفے

ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے پوچھا تم میں سے کون کون جنت میں جانا چاہتا ہے۔

سب لڑکوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کردیئے مگر حفیظ چپ بیٹھا رہا۔

ماسٹر صاحب نے حفیظ سے پوچھا "کیا تم جنت میں جانا نہیں چاہتے ہو؟"

حفیظ نے جواب دیا "اماں نے کہا ہے کہ اسکول سے سیدھے گھر آیا کرو"۔

۲) ڈاکٹر (بیمار سے) آج تمہاری حالت کیسی ہے (بیمار ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب متلی تو بند ہوگئی ہے مگر اب تک دم پھولتا اور سانس رک رک کر آتی ہے۔ ڈاکٹر (بیمار سے) کچھ پروا نہیں میں آج سے اس کا آنا بند کردونگا۔

ہاں بیٹا، اگر تم شرارتیں چھوڑ دو تو میں تمہیں روزآنہ مٹھائی دیا کروں گی۔

لڑکا:۔ نہ اماں جان! یہ ٹھیک نہیں ابا جان کہتے ہیں کہ رشوت لیکر کوئی کام اچھا نہیں۔

۳

نسیم کی ضد پر اماں نے ایک بسکٹ دیتے ہوئے کہا۔ کہ زیادہ کھانے سے پیٹ پھٹ جاتا ہے دیکھو گے کہ زیادہ کھانے سے کیا حشر ہوا تھا نسیم مگر گائے کا تو پیٹ چھوٹا تھا۔

۲) ماسٹر صاحب (لڑکے سے) مٹی کا تیل کہاں ہوتا ہے۔

لڑکا:۔ (جلدی سے) لالٹین میں

۴

بیٹا:۔ آدھی رات کے وقت بستر پر اٹھ کر امی! مجھے پیاس لگ رہی ہے۔

امی! (چونک کر) فخرالدین سوجا ورنہ بید سے پیٹوں گی اس وقت۔

بیٹا:۔ تو امی جب بید لینے باہر جائیں تو پانی کا ایک گلاس لیتے آئیے۔

تاریخ اسلام عالم

سلسلہ اتحاد کیلئے ... خدام ... کرشمہ

قسط چہارم

آدمؑ کے وفات کے بعد حضرت شیثؑ نے ان کو غسل دیا اور خلق کثیر و ملائکہ نے نماز پڑھی اور جبل بوقبیس میں جسے غار کبرلے بھی کہتے ہیں مدفون ہوئے بعضوں کا قول ہے کہ مسجد خیف بمقام منا میں مدفون ہوئے۔

بعد وفات حضرت آدمؑ حضرت حواؑ ایکسال تک زندہ رہیں۔

(۴۶) کعبہ - محاذی بیت المعمور کے حضرت آدمؑ نے پہل سے تعمیر کیا اور حجر اسود کو ایک رکن میں نصب کیا جاوے لیکن جہاں یہی بیت المعمور ہے کہ واسطے آدم علیہم کے بہشت سے دنیا میں خداوند عالم نے بہنگام ہبوط بھیجا تھا ایک دانہ یاقوت سرخ ہی تھا۔ اور ختم المرسلینؐ کی ولادت سے ہزار سال قبل حمیر بن دارع ملقب بہ تبع پادشاہ سبا مکہ معظمہ میں پہونچا اور سات تحفہ جامہ فاخرہ کے کعبہ پر پہنائی اس روز سے کعبہ پر جامہ کا پہنانا سنت قرار پایا اور اصح یہ ہے کہ سعد بن کرب الحمیری نے اول چادر کا جامہ کعبہ پر پہنایا۔

(۴۷) قابیل - اولین فرزند حضرت آدم قابیل پیدا ہوے اور اقلیما دختر حضرت آدمؑ کے ساتھ جو نہایت خوبصورت تھی متولد ہوئے تھے بعدہ بتعلیم شیطان زمین یمن میں جاکر آئین آتش پرستی آغاز کیا اور آپکی بہت اولاد ہوی۔

(۴۸) ہابیل - یہودہ دختر کے ساتھ پیدا ہوئے تھے آخرکار قابیل کے ہاتھ سے مارےگئے یہہ راعی گوسفندوں کے نگہبان تھے۔

(۴۹) شیثؑ پیدا ہوئے اور ۱۰۴۲ قبل طوفان نوحؑ کے وفات پائی حضرت آدمؑ بوقت وفات ان کو ولیعہد کرکے وصیتیں فرمائی تھی اور انکی پیدائش بطن حوا سے تنہا ہوئی تھی شیث کے معنی خدا بخش کے ہیں۔ فرقہ صابیہ کا یہ قول ہے کہ شیث کا ایک بیٹا صابی پیدا ہوا تھا فرقہ صابیہ انہی سے منسوب ہے۔ شیث ملک شام میں رہتے تھے۔

(۵۰) انوش - شیث کے بیٹے انکی عمر بقولی ۶۰۰ - اور بقولی ۹۰۵ سال تھی ۱۳۵ سال قبل طوفان نوحؑ کے فوت ہوئے ان کی والدہ محوایلہ حور تھی اور بے واسطہ مادر و پدر اللہ تعالےٰ نے ان کو پیدا کیا تھا

(۵۱) قینان - انوش کے بیٹے تھے انکی عمر ۸۳۵ سال کی ہوئی اور طوفان نوحؑ سے ۱۱۶۰ سال قبل وفات پائی ریاست بنی آدم قریب ... سال کے حسب وصیت پدر ان کے متعلق رہی۔

(۵۲) مہلائیل بن قینان - انکی عمر ۹۰۸ سال کی تھی اقلیم بابل میں شہر سوس ان ہی کا بنایا ہوا ہے اور یہی بابل کے بانی ہیں ۱۲۹۴ سال قبل طوفان نوحؑ کے وفات پائی اور پھر بابل سات رنگے طوفان کے بعد جو خراب ہوا تھا دوبارہ بنایا گیا۔

بابل کا سب سے پہلا سلطان طہماسپ یعنی نمرود جبار تھا جو ... سال

[illegible] نوحؑ کے [illegible] آدم [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] ۴۰ سال [illegible]
[illegible] کو کہہ دیا [illegible]
کوٹک میں گیا انکے بعد ۴۰ سال تک [illegible]
جب خدا تعالےٰ نے اس کے پاس فرشتہ بھیجا کہ ایمان لائے تو اس نے برابر تین روز میں اپنا سب لشکر [illegible]
لشکر خدائے تعالےٰ نے جمع کیا پس باری تعالےٰ نے مچھروں کا [illegible]
اوسپر نازل کیا کہ انھوں نے اسکی تمام فوج کو ہلاک کر [illegible]
بھی ایمان لانے سے منکر رہا پھر ایک مچھر کو [illegible]
اس کے مغز میں داخل کردیا کہ وہ اسکا بھیجا کھاتا [illegible]
اس کے سر پر جوتے مارتے تھے ۴۰۰ برس تک یہ بادشاہ جوتے سر پر کھاتے کھاتے راہی ملک عدم ہوا۔

(۵۳) برد - اسکا بیٹا برد جسکی عمر ۹۰۶ برس کی ہوئی ۱۴۲۰ سال قبل طوفان کے وفات پائی - اسکے بعد -

(۵۴) اخنوع - آپ کا بیٹا بانی اہرام جس نے ۳۶۵ سال کی عمر پائی ۹۸۷ سال قبل طوفان نوحؑ کے وفات پائی - بقول بانی اہرام ہرمس ہے اور یہی اخنوع کو ادریسؑ علیہم بھی کہتے ہیں کہ جن کو خدا نے زندہ آسمان پر بلایا اور آسمان کے تمام پردے ان کے لئے کھول دئے گئے چنانچہ ان کے صحائف میں سے بعض ایسے صحیفے ہیں کہ اونکا بھید و حال سوائے عالم الغیب کے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔

(۵۵) متوشلح - آپ کو لوگ جمشید بھی کہتے ہیں آپکی عمر ۷۷۵ سال اور ۱۲۶۱ سال قبل طوفان سے وفات پائی۔

(۵۶) ملک - انکو بعضوں نے لامخ بھی لکھا ہے انکی عمر ۸۰ سال کی تھی اور ۹۳۰ سال قبل طوفان نوحؑ وفات پائی۔

(۵۷) نوح عم - عمر ۱۰۰۰ سال کی ہوئی ۳۰۰ سال کے بعد پیغمبر ہوئے اور بعد حضرت ادریسؑ کے سب سے پہلے اولوالعزم نبی تھے انکی شریعت نے حضرت آدمؑ کی شریعت کو منسوخ کرڈالا یہ بلحاظ عمر کے سب نبیوں سے بڑے اور مرسلین سے تھے۔ ۲۲۵۰ ہبوط آدم کے بعد اور ۶۰۰ سال طوفان نوح کے بعد اور ۲۳۴۸ سال قبل حضرت عیسیٰؑ کے بسبب عصیان کے عذاب طوفان نازل ہوا یعنی تنور آہنی یا پتھر سے طوفان آب برآمد ہوا اور بعد طوفان حضرت نوحؑ ۳۵۰ سال زندہ رہے - ۱۰ رجب سے طوفان شروع ہوکر ۱۰ محرم کو ختم ہوا - ۴۰ یا ۴۴ روز تک عالم غرق آب رہا اور کشتی نوح علیہم کی - ۱۵ یوم پانی پر پھرتی رہی اور جب کشتی کا تیر (دامیرا) بھٹکنے لگا تو اللہ تعالےٰ نے نوحؑ کو خبر دی اور دو اسم اپنے اسمائے اشرف واقدس سے حضرت نوحؑ کو بتلائے جس کے سبب سے تیر جاری ہوگیا وہ دو اسم یہ ہیں۔ اہیا یا اشراہیا اور یہی دو اسم ابراہیمؑ کو مرکو آگ میں ڈالنے کے وقت بتلائے گئے تھے کہ جن کی وجہ سے ان پر آگ سرد ہوگئی اور یہ اسمائے مبارک توریت میں لکھے ہوئے ہیں - سپر بہنگام طوفان دنیا میں تاریکی چھاگئی تھی کہ دن اور رات کی تمیز نہیں ہوسکتی تھی تب اللہ تعالےٰ نے دو گوہر حضرت نوحؑ کو ایک سفید اور ایک سرخ نازل فرمائے اور حضرت نوحؑ نماز کے لئے وقت مقرر کر [illegible] اوقات [illegible] - باقی آئندہ

تاریخ خلفائے بنی عباس کا خونین صفحہ

قسط سوم ۔ زمانہ منصور عباسی بسلسلہ انتخاب نمبر ۱۱ و ۱۲ ماہ رمضان

(۱) جناب عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ علم و فضل و کرم میں مشہور اور سردار بنی ہاشم تھے۔ منصور نے ان کو ان کے بھائیوں اور ساتھیوں کو مدینہ سے قید کرا منگایا اور قید خانہ میں شہید کیا۔

(۲) حسن بن حسن بن امام حسنؑ علمائے مذہب و زہاد دستور عین میں سے تھے قید میں شہید ہوئے۔

(۳) ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۴) ابوبکر بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۵) اسماعیل بن ابراہیم بن امام حسنؑ۔

(۶) اسحاق بن ابراہیم بن امام حسنؑ۔

(۷) علی بن حسن بن حسن بن امام حسنؑ خاشع و خاشع و زاہد۔ قید کر کے شہید کیا۔

(۸) ابوجعفر عبداللہ بن حسن بن حسن بن امام حسنؑ۔ قید میں شہید ہوئے مذکورہ حضرات ایسے قید خانے میں شہید ہوئے جس کی تاریکی کی وجہ سے دن رات میں تمیز نہ تھی۔ سنہ ۱۴۵ ہجری میں یہ حضرات مطوق و مسلسل رہ کر قید خانے میں شہید ہوئے۔

(۹) عباس بن حسن بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۰) علی بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۱) موسیٰ بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔ یہ سب سادات قید شدید میں شہید ہوئے۔

(۱۲) محمد بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ کو زندہ دیوار میں چنوا کر شہید کیا۔

(۱۳) عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ اور ان کے تمام گھر والوں کو مروان کے گھر کے اس تہ خانے میں قید کیا جس میں اونٹوں کے کھانے کا بار دانہ رکھا جاتا تھا۔ تین سال تک طوق و زنجیر میں جکڑا رکھا۔ منصور کا یہ قول تھا کہ ایک شخص کا آل رسولؐ میں سے قتل کرنا بہتر ہے دس غیر شخصوں کے قتل سے جناب عبداللہ کو چھت گرا کر کچل کر قتل کیا

(۱۴) یعقوب بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۵) اسحاق بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۶) محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ سب کو قید میں شہید کیا۔

(۱۷) ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ کو زندہ دفن کر دیا۔

(۱۸) پسر ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ خوف اعدا سے مع عیال و اطفال بھاگے اور جہینہ کے پہاڑ پر پناہ لی، دشمنوں نے تعاقب کیا اور حملہ کر دیا۔ جب کہ بھاگے، آپ کا ایک شیر خوار بچہ ماں کی گود سے پہاڑ سے نیچے گر کر شہید ہو گیا۔

(۱۹) ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ اپنے زمانے میں علم و فضل و حفظ احکام تقویٰ و شجاعت و سخاوت میں افضل ترین مجاز تھے اور صاحب نفس ذکیہ کہلاتے تھے۔ آپ کے فضائل حسنہ کے خیال سے لوگ آپکو مہدی آل محمدؐ سمجھتے تھے لیکن خود آپ اپنے کو شہید بتاتے تھے اور خاندانی لوگ کہتے تھے کہ یہ مہدی نہیں ورنہ قتل نہ ہوتے آپ کی شہادت کا ہر ایک کو یقین تھا۔ خود آپ اپنی شہادت کی خبر دیتے اور مقام شہادت بتایا کرتے تھے چنانچہ اسی مقام پر شہید ہوئے۔

لوگوں کو اس قدر حسن عقیدت تھی کہ کہتے تھے کہ اگر ختم رسالت نہ ہو چکی تو یہی نبی ہوتے۔ خود منصور نے مہدی بنی امیہ میں ان سے بیعت کی تھی اور کہا کرتا تھا کہ دین خدا میں آپ سے زیادہ کوئی آل رسولؐ میں عالم نہیں ہے اور نہ کوئی آپ سے زیادہ حقدار ولایت و خلافت ہے

جب آپ کو لوگ حسن عقیدت سے مہدی آل محمدؐ کہتے تو امام جعفر صادقؑ نصیحت فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کو نہ خلافت و امامت مل سکتی ہے نہ مہدی ہیں ابو جعفر سفاح خلیفہ ہوگا۔ اس کے بعد منصور خلیفہ ہوگا۔ اور محمد بن عبداللہ احجار الزیت کے پتھروں پر قتل ہوں گے اور ان کے بھائی گھوڑے پر اس طرح سے قتل ہوں گے کہ گھوڑے کے پاؤں پانی میں ہوں گے۔

جب سفاح خلیفہ ہوا اس وقت لوگوں کو امام کی پیشین گوئی کی صداقت کا یقین ہوا، اور آپ کا لقب صادق قرار پایا۔ محمد بن عبداللہ شہید ہوئے، اور سر ان کا کاٹ کر منصور کو پیش کیا گیا۔

(۲۰) ابوجعفر حسن بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کو گرفتار کر کے منصور نے تازیانہ سے خوب مارا اور قید کر دیا۔ خلیفہ مہدی کے زمانہ تک وہ جناب قید رہے پھر رہا ہوئے۔

(۲۱) ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نفس زکیہ کے قتل کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ اشتر سندھ بھاگ آئے۔ لیکن منصور نے ہشام بن عمر بن بسطام تغلبی کو روانہ کیا جب وہ تعاقب کرتا پہونچا تو دیکھا کہ عبداللہ اشتر مع ہمراہیوں کے باغ میں سو رہے ہیں۔ ہشام اور اس کے ساتھیوں نے لکڑیاں مار کر سب کو قتل کر دیا۔ اور سر کاٹ کر منصور کو روانہ کر دئے۔

(۲۲) ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ علم و شجاعت و زہد و ورع میں یکتائے زمانہ تھے جب ان کو خبر شہادت نفس زکیہ معلوم ہوئی تو بھائی کے خون کے قصاص کے لئے خروج کیا۔

منصور کی فوج سے مقابلہ ہوا اور زخمی ہو کر گھوڑے سے گرے۔ بشیر رحال نے تھام لیا آپ کو سینہ سے لگا لیا۔ اسی حال میں آپ اور بشیر قتل ہوئے سر کاٹ کر نیزے پر چڑھا ہوا بازار میں لٹکایا گیا۔

(۲۳) موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ کو منصور نے بلا تقصیر ایک مرتبہ اتنے کوڑے مارے کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ دوسری مرتبہ پھر پانسو کوڑے مارے اور قید کر دیا۔ قید میں شہید ہوئے۔

(۲۴) علی بن حسن بن زید بن حسنؑ قید خانے میں شہید ہوئے

(۲۵) حمزہ بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب قید خانے میں شہید ہوئے

منصور جب سنہ ۱۵۸ ہجری کو مکہ معظمہ جانے لگا تو اپنے بیٹے مہدی کے نام وصیت نامہ لکھا جو کہ اس وقت ملک رے میں تھا اور وصیت نامہ اس کی زوجہ ریطہ بنت ابوالعباس، کو دیا، اور خزانے کی کنجیاں حوالے کر کے تاکید کی جب تک میری موت کی خبر نہ پانا اس وقت تک مہدی کو خزانہ کھولنے نہ دینا اور نہایت مخفی کھولنا۔

جب منصور کے مرنے کی خبر مشہور ہوئی تو مہدی اور اسکی زوجہ نے خزانے کھولے اور ایک بہت بڑے تہ خانے میں آل ابوطالبؑ کے مقتولوں کی کثیر جماعت پائی۔ ہر شہید کے کان میں ایک کاغذ پر ان کا نام و نسب لکھا لٹکا ہوا تھا۔ اس گروہ میں بچے بوڑھے، جوان سبھی تھے۔ یہ دیکھ کر مہدی کانپ اٹھا اور ایک گڑھا کھدوا کر سب کو اس میں دفن کر دیا۔ (تاریخ طبری)

یہ وہ سادات رفیع الدرجات تھے جن کا نام و نشان بھی معلوم نہ ہو سکا منصور سنہ ۱۵۸ ہجری میں مرا اس کی سو قبریں کھودی گئیں اس خوف سے کہ تو پہچان کر کوئی نعش نہ نکال لے، یہی دستور تمام بنی عباس کی قبروں کا تھا کہ پوشیدہ رکھی جاتی تھیں۔ (طبری)

ظالم محبت

غریب بشیر علی ـــــــ خدا اس کو آسمان پر مسرت وشادمانی عطا فرمائے جو زمین پر اس سے چھین لی گئی تھی !

اس کا افسانۂ حیات کچھ زیادہ طویل یا پیچیدہ نہیں وہ خود اس کی بیوی اور اس کا ایک ایسا عزیز دوست جس سے اس نے اپنی بیوی کی وجہ سے ترک تعلق کر لیا تھا ـــــ یہ ہے اس کے قصہ کی ابتدا ! بیوی حق ناشناس اور احسان فراموش تھی، دوست بھی کچھ زیادہ باوفا اور معتبر ثابت نہیں ہوا ـــــ یہ ہے اس کے قصہ کا اختتام !

مرحوم بشیر کس قدر ہر وقت مسرور وشادماں رہنے کا عادی تھا۔ ہر وقت ہنگر شادی کے بعد یہ سب مسرت وشادمانی اس طرح غائب ہو گئی جس طرح طلوع آفتاب سے شبنم ! شادی کے بعد اس کی زندگی تین دردناک حصوں میں منقسم ہو گئی۔

چند روز حصول محبت کی الجھن میں چند روز ناکامی کے ماتم میں اور چند روز دل شکن شیشہ کی روح فرسا سوزش میں، اور پھر ـــــ پھر دنیوی جہنم "تاریکی عقوبت" ـــ موت

وہ کون تھا، کیا تھا اور کہاں کا تھا ـــــ یہ سب کچھ پردۂ خفا ہی میں رہے تو بہتر ہے۔ اس کی موت کی نشانی ایک ننھی سی، بھولی بھالی بچی تھی - وہ بھی چند روز ہوئے سپرد خاک کی جا چکی ہے !

اس کی بیوی حسین تھی یا نہیں، اس کے متعلق فیصلہ کا کسی دوسرے کو حق نہیں۔ خود اس کی آنکھ کو وہ پسند تھی، وہ اس پر فریفتہ تھا ـــــ یہ کافی ہے! اس کی بیوی، بدخلق، بدسیرت، بدزبان، بدسلیقہ اور جاہل تھی۔ اس کا فیصلہ دوسرے بھی کر سکتے ہیں۔ کسی نے بھی ایک دفعہ ملنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف رُخ نہ کیا ـــــ یہ حقیقت ہے !

(۲)

میں نے دیکھا کہ بشیر کی آنکھیں نمناک ہو گئیں !

میں نے اپنے دل میں ندامت محسوس کی کہ میں نے غلط موقع پر غلط سوال کیا حالانکہ خدا بہتر جانتا ہے اس کی متاہل زندگی کے متعلق میرا سوال محض آمد سخن یا برسبیل تذکرہ کی صورت میں تھا۔ اس سے یہ مقصد نہیں تھا کہ میں اس کی دُکھتی رگ پکڑوں کیونکہ کم از کم اس کے سب دوستوں کو معلوم تھا کہ اس کی شادی شدہ زندگی کچھ زیادہ خوشگوار طریقے کے ساتھ نہیں گزر رہی ہے وہ خود بھی ناموافقت مزاج تعلیم و تربیت کے متعلق کبھی کبھی شکایت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ہم لوگ اس سے اکثر پوچھ لیا کرتے تھے کہ "اب کیا حال ہے ؟" جس کا جواب اس کی طرف سے بیشتر اوقات "ایک حسرتناک تبسم کے ساتھ یہی ہوا کرتا تھا کہ ـــــ گزر رہی ہے"

میں نے معذرتاً کہا "بشیر معاف کرنا، اگر میرے بے موقع سوال سے تمہیں کچھ تکدر ہوا ہو" اور پھر بات ٹالنے کے لئے کہا "تمہارے باغ میں آج کل پھولوں کی کچھ کمی معلوم ہوتی ہے" یہ دوسری غلطی تھی۔ میں نے قدرے پریشان ہو کر اس کا اثر مٹانے کے لئے تیسری بات کہی "تمہارا کوئی مضمون مدتوں سے کسی رسالہ میں نہیں دیکھا" یہ تیسری "عقلمندی" تھی !

اس نے [illegible] باتیں اس طرح سنیں جیسے وہ سویا ہو !

"پیارے صاحب۔ تمہارے کل کے سوال نے اس بند کو توڑ دیا ہے جو ایک عظیم الشان سیلاب کو مدتوں سے روکے ہوئے تھا۔

[illegible]

پرائی مہک پھولوں سے آشنا نہیں ہوا ؟ اس میں کیا [illegible] میں تمام دنیا سے پکار پکار کر کہہ دینے کا عادی [illegible] جو دل اپنے سینہ کی طرح بھاری معلوم ہو رہا ہے کچھ [illegible] لیکن اس بوجھ کے ساتھ سفر آخرت کی ہمت نہیں۔ آہ ! محبت کتنا [illegible] کھیل ہے ......

ـــــ "مجھے اپنی بیوی سے محبت ہے" یہ سب کو معلوم ہے، لیکن کسی کو نہیں معلوم اور کوئی نہیں سمجھتا کہ میرے مجروح دل میں اس ظالم جذبہ کی کس قدر "مقدار" پوشیدہ ہے ! مجھ کو تمہیں تجربہ نہیں ہے کہ ایسی محبت جو جواب میں محبت نہ حاصل کر سکے کس درجہ روح سوز و عذاب الیم ہوتی ہے یہ تڑپ، یہ سوزش، یہ خلش یہ زہرہ گداز تکلیف کبھی اس محبت میں نہیں ہو سکتی جس کے جواب میں دوسری طرف سے محبت ہوتی ہے۔ اور اسی محبت کو "لذیذ خلش" "شیریں درد" "پر لطف کھٹک" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے پہلی محبت ایسی ہے جیسے موسم گرما میں، عین دوپہر کے وقت گرم ریت میں کسی کو ننگا لٹا دیا جائے۔ لیکن دوسری محبت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کی چاندنی میں کوئی تاج محل دیکھے۔ عجب قسم کی خلش اور بے چینی تو یقیناً اسے محسوس ہو گی۔ لیکن وہ بے چینی ہو گی جس پر زندگی کی ساری مسرتیں قربان ہیں اسے کاش ایسا ہو سکتا کہ ہم اپنی محبت کی ایک جگہ پذیرائی نہ ہوتی دیکھ کر اسے دوسری طرف منتقل کر سکتے یا کم سے کم اپنی محبت کو ختم ہی کر سکتے۔ لیکن یقین مانو کہ ایسی صورت میں تو محبت کے اور بھی ایک ہیبت ناک مصیبت ہو جاتی ہے اور جتنی دوسری طرف سے کشیدگی بڑھتی جاتی ہے۔ اتنی ہی شدت سے یہ آگ سینہ میں بھڑکتی جاتی ہے۔ اور اگر اسی کے ساتھ دوسری طرف سے کھلم کھلا نفرت کا بھی اظہار ہونے لگے تو پھر دوزخ کے گوناگوں عذاب بھی اس اذیت کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں "محبت زدہ" انسان خود بھی کچھ کہنا چاہے گا۔ اور اس سلسلہ میں اس کی ناکام کوشش سینہ کو چھلنی بنا کر رکھ دے گی، یہ محبت کا دستور ہے یہ خدائی محبت کا قہر و جبر ہے ـــ وہ خدائے محبت جو اگر ایک طرف دو کے دل پر زرّیں تیر لگا کر دونوں کو ایک دوسرے کا والہ و شیدا بنا دیتا ہے، تو دوسری طرف ایک کے دل کو زرّیں اور دوسرے کے دل کو سیسے کے تیر کا نشانہ بنا کر نفرت و محبت کا بھی باہم واسطہ ڈلوا دیتا ہے ......

"ـــ پانچ برس ـــ پورے پانچ برس جب کہ ایک لمحہ میرے دست مختصر دل کیلئے ایک صدی کا حکم رکھتا ہو ـــ اس کوشش میں صرف ہو گئے کہ میں اس کے دل میں اس آگ کی ایک چنگاری پیدا کر سکوں جو میرے دل میں دہک رہی ہے مگر میری یہ دیوانگی مجھ سے اور زیادہ متنفر ہو گئی۔ وہ تمام خوشی جو دولت مہیا کر سکتی ہیں، وہ تمام عزت جو وجاہت ذاتی و خاندانی پیدا کر سکتی ہے، میں نے لا کر اس کے قدموں پر ڈال دی۔ لیکن میرے دل کی قیمت ایک نگاہ ناز بھی میسر نہ ہو سکی۔ [illegible] آتا ہے کہ میں نے میری جان [illegible] کو کیسی کیسی [illegible] پہلے کتنے ہیں۔ تین برس تک میں [illegible] اور [illegible]

[illegible] شاید اس [illegible] ہوئے اس کا دل [illegible] جسمانی [illegible] کسی [illegible] کبھی [illegible] دی ہوگی بایں ہمہ میری محبت میں [illegible] ہر مصیبت برداشت کرلیتا ہوں اپنے دل کے خون سے [illegible] رہتا۔ میں [illegible] مسرت [illegible] خوب سے مجھے [illegible] زندہ [illegible] میں دو مہینوں کو بھی [illegible] سکتا ہوں۔ [illegible] محبت کس قدر بزدل بنا دینے والی [illegible] ہے [illegible] سے کوئی شکایت نہیں۔ میں آپ سے موجودہ الزام نہیں دیتا۔ ایک نازک مزاج، نازک بدن کمزور دل [illegible] زمین [illegible] قصور نہیں ہوسکتا شکایت تو صرف [illegible] سے ہے۔ مجھ [illegible] میری مخلص [illegible] دوست بنا لیجئے [illegible] اور [illegible] دل [illegible] ہے۔ کیا میں [illegible] تفصیل کروں؟ [illegible] اس سے زیادہ تفصیل چاہتے ہو؟ کیا بالکل [illegible] ۔۔۔۔ ۱ [illegible] بشیر [illegible] رخصت ہوگیا۔ اس [illegible] پولیس نے تفتیش کی [illegible] کی کوشش کی کہ خودکشی کا [illegible] پتہ نہ چل سکا۔ بعض نے اس حادثہ [illegible] زہر خورانی کا شبہ کیا تھا۔ پھر یہ معاملہ دب دبا کر رہ گیا۔ اصلی راز کسی کو بھی نہیں معلوم ہوا اس کا وہ خط [illegible] کا کچھ اقتباس اوپر درج کیا گیا ہے۔ آج [illegible] برسوں کے بعد یہ [illegible] روشنی دیکھ رہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا واقعی محبت اسی قدر بزدل بنا دیتی ہے۔ کیا اسی قدر محبت کے ہاتھوں بک جانا چاہیئے [illegible] اس سے اتفاق نہیں [illegible] ماخوذ

(از حضرت رفیع اجمیری)

عورت کی محبت

نفسیاتی موثرات پر نظر رکھنے والے اصحاب کی رائے یہی ہے کہ ازدواجی اور صنفی تعلقات میں عورتیں سب سے زیادہ جس چیز کی آرزومند ہوتی ہیں وہ محبت ہی ہے اور اگر وہ اس آب حیات سے محروم رہجاتی ہیں تو ان کی اندرونی زندگی میں ایک ایسی خلا باقی رہجاتی ہے۔ جو کسی دوسری چیز سے پر نہیں ہوتی۔ یہ نتیجہ صرف ان کے بیان کردہ حالات ہی سے اخذ نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کی تصدیق ان کی اصلی حالت پر غور کرنے سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں بے چینی، بے اطمینانی، تلخی، اور بے حد جذباتی بے ثباتی پائی جاتی ہے۔ درحقیقت یہ حالت نتیجہ ہوتی ہے۔ اس زندگی کا جو محبت سے خالی اور لطیف جذبات سے ناآشنا ہوتی ہے

بلا محبت صنفی تعلق کی ناکامی

بعض اوقات ایک ناکام محبت عورت اپنی محرومی کی تلافی یا آرزوئے محبت کو دل سے دور [illegible] کرنے کے لئے صنفی مسرتوں کے ذریعہ غم غلط کرنے کی کوشش کرتی ہے اس سے یہ سمجھ لینا درست نہیں ہے کہ اس کی یہ کدوکاوش محض صنفی مقاربت کے لئے ایک جسمانی مطالبہ ہے۔ جب کبھی کوئی صنفی جذبات والی عورت اپنے مقصود و مطلوب سے دور ہو کر جسمانی صنف کے ذریعہ تسکین و تفریح تلاش کرنے لگتی ہیں تو جلد ہی ان میں اپنے رفیق صحبت کے لئے جذبات انس و محبت پیدا ہوجاتے ہیں۔ یا پھر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور یہ حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے کہ محبت کے بغیر صنفی تعلق ایک نامکمل چیز ہے اور وہ اپنی محرومی کو پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگتی ہیں۔

خالی از محبت زندگی ایک مصیبت ہے

اگرچہ صنف تندرست مردوں اور عورتوں کے لئے ایک لابدی طبعی تجربہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت [illegible] ہم بستر ہونے کے خلاف بغاوت کرتا ہے تاہم تجربہ نے ظاہر کردیا ہے کہ یہ ایک عمومی [illegible] محبت عورت کے لئے اصلی دقت طلب مسئلہ نہیں ہے اگر عورت اپنے مطالبات محبت کو تنگ و محدود کرکے محض جسمانی صنف کی پست سطح پر قانع و راضی ہوجاتی ہے تو وہ گویا جلد ہی اس کمتر درجہ کی نعمت سے بیزاری اور دست برداری کا اعلان کردیتی ہے اور بالآخر اپنی خالی از محبت زندگی کو ایک بڑی مصیبت سمجھنے لگتی ہے۔ اس مرحلہ میں ایک مرد اور ایک عورت کے احساسات کا یہ فرق زیادہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے اور اگر اس کی واقعیت کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ ایک غیر معمولی سی چیز ہے کیونکہ ایک مرد اور دوسرے مرد کے درمیان اور ایک عورت اور دوسری عورت کے درمیان بہت بڑے اختلافات ہوتے ہیں۔ درحقیقت ایک کامل [illegible] مرد کی طبیعت محبت کی اسی طرح حاجت مند ہے جس طرح کہ ایک عورت اور دونوں یہ احساس رکھتے ہیں۔ محض جسمانی صنف سے مطالبات محبت پورے نہیں ہوسکتے۔

سچی شادی کی امتیازی خصوصیت

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ شادی کرنیوالوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ صنف اسی وقت خوشگوار اور مسرت بخش ہوسکتی ہے جب کہ اس کا امتزاج اس گہرے جذبہ اور لطیف احساس کے ساتھ کیا جائے جو مرد و عورت دونوں کو صرف ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور وابستہ رکھتا ہے اچھی صنفی زندگی صرف اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے۔ جب کہ اس پر الفت و محبت کی حکمرانی ہو۔ احساس و خیال کی عمیق ترین رفاقت کے ساتھ جسمانی صنف کی یہ وابستگی سچی شادی کی امتیازی خصوصیت ہے۔

صنف اور محبت کا امتزاج

خالی از محبت صنف اور وہ محبت جس میں صنف ممزوج ہو ان دونوں کا فرق مقاربت کے ہر پہلو میں ظاہر ہوجاتا ہے۔ یہ فرق سادہ مگر باریک ہوتا ہے۔ وہ شخص جو صرف صنف کا خواہشمند اور اسی پر راضی رہتا ہے صرف یہی چاہتا ہے کہ اپنے رفیق صحبت سے کوئی چیز حاصل کرے اور وہ اسی خود غرضانہ جذبہ کے ساتھ خلوت گاہ میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو جذبات محبت سے سرشار ہے اور ان کو بروئے کار لانا چاہتا ہے۔ اس لطیف احساس کے ساتھ آگے بڑھتا ہے کہ اسے سب سے پہلے اپنے رفیق صحبت کی دلجوئی اور خوشی کا ہی مطلوب ہے۔ پہلی صورت میں صرف خودغرضانہ استحصال اور لذت جوئی کے لئے دوسرے کو آلہ کار بنایا گیا ہے۔ مگر دوسری صورت کی رفاقت میں جذبہ محبت کارفرما ہوتا ہے نہ کہ ہوس استحصال و حکمرانی۔

شادی کا بہترین مفہوم

شادی اپنے بہترین مفہوم میں ایسے مرد و عورت کا ایک ساتھ رہنا اور متفق زندگی بسر کرنا ہے۔ جنھوں نے صنف کے تمام پہلوؤں کو پرخلوص انس و محبت کے ساتھ ممزوج اور وابستہ کرلیا ہے۔ انس و محبت کے اس رشتہ و اتحاد سے گھر بجائے محض ایک خلوت خانہ نفس رانی ہونے کے ایسا جلوہ گاہ جلوت و خلوت بن جاتا ہے۔ جس کے اندر ان کی معاشرت کے سارے میدان میں ہم آہنگی اور ہم آہنگی ضیاپاش ہوتی ہے۔ لمحات خلوت پر بھی اسی ماحول کا پرتو پڑتا ہے، اور مقاربت اس محبت و رفاقت کے باہم اور بغیر جس سے اصلی معنوں میں گھر بنتا ہے کبھی سکون بخش اور دلپذیر نہیں ہوتی۔ ایسے گھر میں صنفی اتحاد و یگانگت کی نورافشانی ہوتی ہے اور باہمی خلوص و ہمدردی کی وجہ سے مقاربت زیادہ طمانیت بخش ہوتی ہے۔

عالم

جنوبی آفریقہ برطانیہ کو معاشی بحران میں مدد دے گا

کیپ ٹاؤن ۲۲ اگست ۔ مانڑ کو معلوم ہوا ہے کہ جنوبی آفریقہ برطانیہ کو معاشی بحران میں مدد دے رہا ہے۔ یونین حکومت جنوبی آفریقہ کی یونین ترمیں دے گی برطانیہ عظمیٰ کو ۸۰ ملین پونڈ کے درمیان قرضہ دے گی اس قرضہ سے برطانیہ جنوبی آفریقہ کے میوہ جات اور دیگر سامان خرید ے گا۔

چین میں ایک وقت کی خوراک ۲۵ ہزار ڈالر

میں چور بازار کا دور دورہ

کلکتہ ۲۱ اگست چین سے ایک مسافر نے بیان کیا کہ منیا نگ میں زندگی کے اوسط حالات تشویش ناک ہیں۔ چور بازاری کا اتنا دور دورہ ہے کہ شاید دنیا بھر میں کہیں نہ ہوگا۔

مسافر کا بیان ہے کہ چین کے ہوٹلوں میں ایک وقت کی عام خوراک کی قیمت ۲۵ ہزار ڈالر ہوتی ہے۔ اگر آدمی ایک وقت کا کھانا کھانا چاہے تو اسے اپنے ساتھ نوٹوں سے بھرے ہوئے تین بڑے سوٹ کیس لے جانے پڑتے ہیں اگر کسی کو بازار سے کچھ خریدنا ہو تو وہ بھی تین بڑے سوٹ کیس لے کر جاتا ہے۔ دو میں مقامی نوٹ اور ایک میں خریدی ہوئی چیزیں انتہا یہ ہے کہ ڈاک کے ٹکٹ بھی چور بازار میں بکتے ہیں۔

مسافروں نے بعض ضروری چیزوں کی موجودہ قیمتیں یہ بتائی ہیں۔ یہ قیمتیں چینی ڈالر میں معمولی سوٹ ۲۵ لاکھ ڈالر بوٹ ۴ لاکھ ڈالر۔ نکٹائی دو لاکھ ڈالر گھڑی ۹ لاکھ ڈالر فونٹین پن معمولی ۲ لاکھ ڈالر شراب کی بوتل آٹھ لاکھ ڈالر سگریٹ کی ڈبیا دس ہزار ڈالر

اسلام

صوبہ آذربائیجان کے بعض علاقہ تبریز میں مارشل لا کا نفاذ

ماسکو ۲۰ اگست ۔ سوویٹ نیوز ایجنسی کے بموجب صوبہ آذربائیجان کے دارالحکومت تبریز میں جو سوویٹ آذربائیجان سے ملحق ہے ۔ مارشل لا کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے (رائٹر)

شام عرب ممالک سے قریبی تعلقات قائم کرنے کا خواہاں

دمشق ۲۲ اگست ۔ شاہ عبداللہ نے شام کے ایک فیڈریشن بنانے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس طلب کی ہے اس پر اخبار "بیارو" تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ صدر شکری القوتلی کا طرز عمل بدستور سابق رہے گا۔

اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ شام موجودہ جمہوری نظام میں کسی قسم کی تبدیلی کا حامی نہیں ہے لیکن جو ہمارے موجودہ نظام حکومت کا احترام کرتے ہیں ۔ شام ان سے قریبی تعلقات قائم کرنے کا خیر مقدم کرے گا۔

عرب باشندوں کے لیگ قیام کا امکان

دمشق ۲۳ اگست ۔ عراق کی آزادی پارٹی کے عباس بالہ عرب باشندوں کی لیگ بنانے کے سوال شامی لیڈروں سے صلاح و مشورہ کرنے یہاں آئے ہیں ۔ (گلوب)

شام میں سونے کی قیمت میں اضافہ

دمشق ۲۳ اگست ۔ شام کے بازار میں سونے قیمت کافی بڑھ گئی ہے ۔ سونے کی اشرفی کی قیمت ۴۲ لیرا ہوگئی ہے ۔ اور لبنان میں اشرفی کی قیمت ۴۲۵ لیرا ہوگئی ہے ۔ (گلوب)

فلسطینی اخبار کی اشاعت ممنوع

یروشلم ۲۳ اگست ۔ فلسطین کے عرب اخبار الدفاع کی اشاعت ممنوع قرار دیدی گئی ہے ۔ کیونکہ اس میں ایک ایسا مقالہ شائع ہوا تھا جس سے امن خطرہ میں پڑ جانے کا امکان تھا ۔ (گلوب)

پاکستان

حکومت مصر پاکستانی اور ہندوستان سے سفراء کا تبادلہ کرے گی

لندن ۱۷ اگست ۔ مصری قنصل جنرل مقیم لندن نے بتلایا کہ آپ کا ملک ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ سفراء کا تبادلہ کرے گی ۔ (رائٹر)

کراچی میں جناح جہاز ساز کمپنی کا قیام

ایک سال کے اندر چار جہاز کراچی تیار کئے جائیں گے ۔ ۱۸ اگست یہاں جناح بحری جہاز ساز کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔ بانیان کمپنی کو توقع ہے کہ ۱۱ ماہ کے اندر وہ چار جہاز تیار کر لیں گے

پہلے جہاز کو قائد اعظم کے ۔ اور یہی نام سے موسوم کیا جائیگا ۔ ظاہر کیا گیا ہے کہ پہلے جہاز کو قائد اعظم کے نام سے موسوم کیا جائے گا ۔

پاکستانی نو آبادی کی مسجد میں نماز جمعہ قائد اعظم کا اسم گرامی خطبہ میں پڑھا گیا

کراچی ۲۳ اگست ۔ قائد اعظم محمد علی جناح کا اسم گرامی یہاں پاکستانی نو آبادی کی مسجد میں خطبہ جمعہ میں پڑھا گیا ۔ مسٹر پیر الہی بخش ، رکن تعلیمات حکومت سندھ جنہوں نے امامت کی ، بیان کیا کہ چونکہ پاکستان ایک آزاد مملکت ہے اس لئے قائد اعظم کا نام جو اس اسلامی مملکت کے صدر ہیں ۔ تمام پاکستانی خطبہ میں شامل کیا جانا چاہیے (اے پی)

پاکستانی وزراء کی تنخواہ ماہانہ چار ہزار روپیہ ہوگی

کراچی ۲۵ اگست ۔ ممکن ہے کہ پاکستانی وزراء کو الاؤنس کے علاوہ چار ہزار روپیہ ماہانہ مشاہرہ دیا جائے گا اور وزیر اعظم پاکستان کو اس سے زیادہ تنخواہ ملے گی ۔ (ا ۔ ب ۔ ب)

ہندوستان

پہلے ہوائی جہاز کو حادثہ ۔ ہلاک اور زخمی

... ایک بی ۔ او ۔ سی ... جو یہاں ۱۲ مسافروں کو لے کر لندن کے لئے روانہ ہوا تھا ۔ ... کے قریب سمندر میں گر گیا ۔ ۸ آدمی ہلاک ہو گئے اور ۴ زخمی ہوئے بقیہ ... ہیں ۔ (اورینٹ)

ہندوستانی حکومت کے معاہدات اور اقرار نامہ جات

دہلی ۲۲ اگست ۔ تقسیم ہند کے سلسلہ میں فیصلے کے ساتھ ہی حکومت ہند کے تمام دفاتر کا ساز و سامان دونوں مملکتوں میں تقسیم ہوا ۔ اور ابھی بعض ایسے دفاتر یا محکمے باقی رہ گئے ہیں جن کی تقسیم عمل میں نہیں آئی ۔ ریاستی نقطہ نظر سے ان محکمہ جات میں سب سے اہم محکمہ امپریل ریکارڈس کا ہے ۔ جو ریاست ہائے ہند سے کئے ہوئے تمام معاہدات اور اقرار نامے نیز ریاستوں سے متعلق سارا مواد موجود اور محفوظ ہے ۔

ہندوستانی حکومت کا ریاستی محکمہ نہیں چاہتا کہ اس اثاثہ کی تقسیم عمل میں آئے پاکستانی محکمہ ریاست کے مطالبہ پر اسٹیٹس تیوز کو معلوم ہوا ہے کہ اب یہ طے پایا کہ صرف ان ریاستوں کے معاہدات کے نقول ریاستی محکمہ پاکستان کے حوالے کئے جائیں جو اس کے منطقہ میں آ گئی ۔ اور وہ پاکستان سے مربوط ہونا طے کر چکی ہیں ۔ مابقی تمام ریاستوں کا ریکارڈ ہندوستانی حکومت ہی کے قبضہ میں رہیگا ۔ (اسٹیٹس تیوز)

کلبا دیوی میں چار منزلہ عمارت کا انہدام

۱۲ اشخاص زخمی ہوئے ۔ بمبئی ۲۳ اگست آج سہ پہر کلبا دیوی میں چار منزلہ عمارت منہدم ہو جانے سے ۱۲ اشخاص جن میں ایک عورت اور دو بچے شامل ہیں زخمی ہوئے پولیس کے عہدہ دار فوراً موقع پر پہنچ گئے اور فائر بریگیڈ نے صورت حال سے عہدہ برآ ہونے میں مدد دی ۔ (اے پی)

ہفتہ واری اہم ۔ ون خلاصہ

دکن

۸۰۰۰۰۰ کا مالی نقصان (۸۰۰)
افراد بے خانماں ہوگئے

طوفانی بارش کا۔ حیدرآباد ۲۰ ر اگست شاخسانہ۔ حیدرآباد کی تاریخ میں پچھلے دو دن پیشتر جو طوفانی بارش ہوئی اس کے نقصانات کے سلسلہ میں سرکاری طور پر جو صحیح اعداد و شمار فراہم کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ بلدہ میں ساٹھ ہزار کا مالی نقصان ہوا اور اس طوفانی بارش کے نتیجے کے طور پر آٹھ سو افراد بے خانماں ہوگئے۔

اس بارش سے بلدہ کے اکثر محلے بُری طرح متاثر ہوئے ہیں متاثرہ محلوں میں خاص طور پر کالاڈیرہ مشکر کوٹھ دیوڑھی عالم علی اکمان سحر باطل معظم شاہی اور رسالہ عبداللہ قابل ذکر ہیں آخر الذکر دونوں محلوں کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ محلہ معظم شاہی تقریباً غرقاب ہوچکا تھا نیز رسالہ عبداللہ کی حالت اس سے زیادہ خطرناک ہوچکی تھی ہر گھر اور ہر گلی میں ۲ ½ گز سے اونچا پانی آچکا تھا اکثر مکانات کی بنیادیں بیٹھی جارہی تھیں معصوم بچوں اور عورتوں کی چیخ پکار قیامت کے نمونے ایسے مناظر پیش کررہی تھی بروقت موثر تدابیر اختیار نہ کی جاتیں تو جانی نقصانات کا بھی قوی امکان ہوگیا تھا۔ (پبلک پریس)

بم سازوں کی گرفتاریاں حیدرآباد ۲۱ ر اگست۔ امین و صدر امین پولس نے بم ساز جماعت میں سے دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک زیر تعمیر مکان میں سے دھماکہ کی آواز پر مولوی عبدالحلیم خاں صدر امین و مولوی رضا احمد صاحب مددگار پولیس سلطان بازار موقع پر پہنچ گئے بعض افراد کو حراست میں لینے پر انھوں نے کہا یہاں بم بنایا جاتا ہے پولیس نے تفتیش شروع کردی دوران تفتیش میں ... اقبال کرکے ایک دوسرا ... دو بم ساتھی بھی گرفتار کرلیا گیا ہے ...

سنگباریاں اور گرفتاریاں

حیدرآباد ۱۲ ... معتمد صاحب مجلس پھلوں خاں گوڑہ اس اطلاع کے ذمہ دار ہیں کہ ۱۵ ر اگست کو شام کے ۵ بجے موضع مذکور کے کانگریسی کارکنوں نے پاٹ شالہ پر کانگریسی پرچم لہرائے اور مخالف نعرے لگاتے ہوئے دفعہ (۱۴۵) کی خلاف ورزی کی جس کے نتیجے کے طور پر متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں ان گرفتاریوں کی وجہ سے مزید (۱۵) اشخاص نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مکانوں پر ایک ہفتہ سے سنگباری کی جارہی ہے آخر میں مخالف حکومت عناصر کی سرکوبی کے لئے والی اسٹیٹ سے پُرزور مطالبہ کیا گیا۔ (پبلک پریس)

گرفتاری اور ریمانڈ۔ حیدرآباد ۲۱ ر اگست نامہ نگار پبلک پریس کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ مستقر اتماکور دستان امرچنتہ میں ۱۸ ر اگست کے موقع پر انڈین یونین کے پرچم بلند کرنے کی پاداش میں مسٹر کمہار نیماریڈی بھنڈت ... راج اور مرلی پٹی پولیس پٹیل امرچنتہ کو گرفتار کرکے ریمانڈ جیل کردیا۔ نامہ نگار مذکور اس امر کی تردید کرتا ہے کہ ۱۸ ر اگست کو یوم ہندوستان یونین منایا گیا ضلع محبوب نگر کے علاوہ بھی ہستانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے اتماکور میں امن کمیٹی کی جانب سے ایک جلوس نکالا گیا اور جشن آزادی بھی عظیم الشان پیمانہ پر منایا گیا۔

انتقال۔ ۲۲ ر اگست سید ... صاحب خلف ... نواب ... جنگ بہادر کا آج انتقال ہوا۔ ۵ بجے ملک پیٹھ کے ریل کے کٹے کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم تقریباً ڈیڑھ سال سے بعارضہ دق مبتلا تھے

بارگاہ سلطانی میں معروضہ ادب۔ حیدرآباد ۲۳ ر اگست نوجوانان مملکت ابد مدت نے اپنے تاریخی اجتماع موعودہ ۲۲ ر اگست زیر صدارت میر جہاندار علی خاں صاحب فہمی ایک قرارداد منظور کی جس میں بارگاہ سلطانی میں معروضہ ادب کیا گیا ظل اللہ لقب بزرجمنی اختیار فرما کر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ رعایا آصفی کے قلوب کو مسرتوں سے معمور فرمائیں۔

صدر المہام پیشی مبارک حیدرآباد ۲۳ ر اگست بحسب فرمان خسروی نواب کاظم یار جنگ بہادر صدر المہام پیشی مبارک کی یافت میں ۱۵ ر اگست ۴۷ء سے پانچ سو روپیہ اضافہ فرمایا گیا ہے (دکن نیوز)

سکندرآباد کی صورت حال

حیدرآباد ۲۳ ر اگست سکندرآباد میں امن کے حالات پھر عود کر آگئے ہیں ہندو مسلمان باشندے آزادی کے ساتھ چل پھر رہے ہیں دوکانیں کھلتی جارہی ہیں بعض بازاروں کی دوکانیں ابھی بند ہیں۔ پولیس کے پہرے اور رطلا یہ گردی جاری ہے۔ (دکن نیوز)

جوئے بازپارٹی کی گرفتاری

حیدرآباد ۲۳ ر اگست۔ کل شام میں امین صاحب سمت کاچی گوڑہ نے چند سپاہیوں کی ہمراہی میں بمقام ہیرا ج نیٹ ایک منظم جوئے باز پارٹی کے نو افراد کو عین موقع پر گرفتار کیا آج فوجداری بلدہ سے ان اشخاص کو فی کس ۲۰ روپیے جرمانہ کی سزا قانون قمار بازی دفعہ (۱۲) کے تحت دی گئی۔ (ا۔ ن)

صدر المہام امور دستوری حیدرآباد ۲۳ **برخواست کی جارہی ہے** اگسٹ۔ پریس ایجنسی کو سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی حیدرآباد کے موجودہ آزاد و خود مختار موقف کے پیش نظر صدر المہامی امور دستوری کا عہدہ ختم کررہی ہے کیوں کہ موجودہ موقف کے اقتدا سے اس عہدہ کی ضرورت نہیں رہتی البتہ مستقبل قریب میں صدر المہام خارجہ کا تقرر عمل میں آئے گا۔

باب حکومت میں مزید عوامی اراکین کا داخلہ

حیدرآباد ۲۳ ر اگست۔ باب حکومت میں مزید عوامی ارکان کے اضافہ کے متعلق جو فرمان مبارک شائع ہوا ہے کہ کل عوامی اراکین کی تعداد ۶ ہوگی اس طرح مزید چار اراکین کا تقرر عمل میں آئے گا۔

ان چار اراکین میں سے دو ہندو اور دو مسلمان ہونگے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبداللطیف۔ نواب ذوالقدر جنگ بہادر مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ اور مسٹر وینکٹ لکشمی ریڈی کے نام لئے جارہے ہیں۔

نواب صاحب چھتاری مستعفی نہیں ہورہے ہیں۔ حیدرآباد ۲۳ ر اگست۔ ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری کے استعفیٰ کی خبر آج شہر میں موضوع بحث بنی ہوئی تھی۔ حیدرآباد کے اعلیٰ سیاسی حلقوں نے اس استعفیٰ کے خبر کی توثیق کی لیکن ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ استعفیٰ کی منظوری کے امکانات بہت بعید ہے اعلیٰ حلقوں کا بیان ہے کہ نواب صاحب موصوف کے دوست احباب نے آپ کو اس خیال سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا چنانچہ نواب صاحب چھتاری نے اس مشورہ کو قبول فرما لیا ہے۔

گرفتاری

حیدرآباد ۲۳ ر اگست۔ رائچور کی ایک اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ یہاں جوئے بازی کی گرم بازی ہے ...... گذشتہ دنوں میں پولیس نے ایک مکان پر دھاوا کرکے (۸) اشخاص کو گرفتار کرلیا۔

بم ساز جماعت۔ حیدرآباد ۲۳ ر اگست چند دنوں پہلے جن سیاسی قائدین کو محکمہ پولیس بلدہ نے گرفتار کرکے نظربند کیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ ان کا تعلق بم ساز جماعت سے ہے

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد سے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے۔

لغت

	روپیہ
قاموس اللغۃ طبع ایران	۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران	۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران	۸۰
معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ کریم خان ۔ طبع ایران	۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں میں	۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران	۵۰
فرہنگ آنند راج فارسی کی ایک مشہور معتبر لغت ہے جو تین ضخیم جلدوں میں مجلد ہے ۔	(۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مازندرانی	(۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ	۵۰
فرہنگ انجمن آرائے ناصری ایران کی مشہور مستند لغت طبع ایران	۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت	۲۰۰

تواریخ

حیوات الحیوان ۔ طبع ایران	۵۰
تاریخ ابن خلکان طبع ایران دو جلد	۱۲۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد	۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور	۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران	۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ	
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران	۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا "	۴۵
دیوان تنگستانی طبع ایران جدید	۴
ملل مشرق "	۱۰
تاریخ فرانسہ "	۱۰
مآثر والآثار طبع ایران	۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس سہ جلد طبع ایران	۱۵۰
شاہنامہ طبع ایران ۔ قطع بزرگ	۱۵۰

	روپیہ
شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ	۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط	۱۰۰
لوئی چہاردہم	۱۵
لوئی شانزدہم	۵
درر التیجان تاریخ اشکانیان	۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ	۳۰
فارس و جنگ بین الملل	۸
پسویز تا چنگیز	۵
عالم و آدم	۲
تاریخ روم بزرگ	۲۵
سیاح ایرانی	۵
براہین العجم	۱۲
تمدن قدیم	۱۵
تاریخ ذکاء الملک	۱۰
تاریخ کردستان	۳
نامہ خسروان سہ حصہ	۱۵
تاریخ بحیرہ	۶۰
بستان السیاحہ	۲۰
ریاض السیاحہ	۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبدالعظیم	۵۰
تاریخ ساسانی	۳۰
تاریخ بختیاری	۵۰
تطور ملل	۱۰
نہ سال در امریکہ	۳
یکسال در امریکہ	۴
یکسال در قشون فرانسہ	۳
تاریخ رومان	۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ	۲
تاریخ جنگ آلمان	۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ	۱۰
خانوادہ امپراطوری روس	۲
پراگنده ملک آلسان	۲
پیر چاک ہندی	۲
حبیب السیر کامل	۱۵۰
تاریخ قم	۱۵

تاریخ جہانکشای نادری قطع بزرگ	۱۵
ایضاً قطع متوسط	۱۰
درۂ نادرہ خط آقا اولیا سمیع	۱۵
قصص العلماء	۲۵
تحفۃ الکرام	۱۰
مراۃ سکندری	۵
تاریخ سلطانی	۵
کسریٰ نامہ	۳
سلطان نامہ	۵
تاریخ نگارستان	۱۰
اکسیر التواریخ	۵
تحفۃ العالم	۶
حملہ حیدری ملا باذل کمیاب	۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران	۵۰
حملہ حیدری ملا بو نعلی	۵۰
گلزار آصفیہ	۳۰
روضات الاحباب	۱۵
تزک آصفیہ	۱۵
تاریخ روس	۵
کتاب نادر شاہ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰
تاریخ فرشتہ	۱۵
معارج النبوۃ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور تذکرہ طبع ایران ۔	۸۰
بنیان رفیع در حالات خواجہ ربیع طبع ایران	۲۰
نامۂ دانشوران ، جلد "	۲۵۰
گنج شایگان "	۵۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ دو جلد کامل طبع ایران	۱۵۰

تذکرہ صبح گلشن طبع ہند	۳۵
تذکرہ راز روشن "	۴۵
تذکرہ گلزار اعظم "	۴۰
تذکرہ صبح وطن "	۴۵
خیرات الحسان تذکرہ شعراء زنان سہ حصہ طبع ایران	۸۰
شرح حال سعدی شیرازی "	۵
گنج دانش تذکرہ شعرا "	۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی	۲۵
آتشکدہ آذر طبع "	۳۵
تذکرہ مراۃ الخیال طبع بمبئی	۱۵
خزانہ عامرہ طبع ہند	۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ	۱۰
سفرنامہ دوم "	۱۵
سفرنامہ سوم "	۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ	۲۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا	۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ حصہ	۵۰
سفرنامہ شہر ناصر الدین شاہ	۲۵
سیاحت نامہ احمد	۴۰
سفر ہشتاد روزہ دنیا	۴
سیاحت تحت البحر	۵
سفرنامہ حاجی معین	۳۵
مسافرت میرزا تقی علی خان بروزیرستی	۵
سفرنامہ ناصر خسرو	۵

ادب

مقالات شیخ بہائی طبع مصر	۱۰
اللطیف فی کل معنی ظریف طبع مصر	۵
زہر الربیع طبع ایران	۲۰
تحفۂ ناصری "	۲۵
ادب العصری "	۲۰

رجسٹرڈ نمبر ۲۶۲ سرکار آصفیہ

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن خریداری

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

انتخاب

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

چندہ اخبار
سالانہ ؎ ششماہی ؎
فی پرچہ ۴ ر پرانا پرچہ ۸ ر
— اجرت اشتہار —
فی صفحہ ؎ فی لیخ کالم ؎
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی سے محسوب ہوگی
— تواریخ اشاعت —
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف دوسرے اخبارات کے مطالعہ سے بے نیاز کردیگا بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات میں بیحد اضافہ کریگا
امید ہے کہ صاحبان استطاعت مالی امداد فرماکر توسیع اشاعت میں حصہ لیں

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسینی — معاون: عباس رضوی — مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) | ۲۲ شوال ۱۳۶۶ھ م ۸ مہر ۱۳۵۶ف فصلی موافق ۸ ستمبر ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ | نمبر (۱۹)

آگے قدم بڑھائے جا

رہروئے جادۂ بقا آگے قدم بڑھائے جا
چھائی ہے رحمت خدا آگے قدم بڑھائے جا

دل ہے تو کر کے حوصلہ آگے قدم بڑھائے جا
پائیگا نقد مدعا آگے قدم بڑھائے جا

ذوق عمل ہے رہنما آگے قدم بڑھائے جا
ساتھ ہے منزل آشنا آگے قدم بڑھائے جا

جتنا ہے جسکا حوصلہ اتنا بلند جائیگا
فکر و نظر کو کر رسا آگے قدم بڑھائے جا

روند کے بحر و بر کو چل چھوڑ نہ وادی جبل
شرق کو غرب سے ملا آگے قدم بڑھائے جا

دھوپ کہاں کہاں کی چھاؤں کانٹوں میں بھی کہیں پاؤں
عزم قوی کا واسطہ آگے قدم بڑھائے جا

قوموں کا اژدہام ہے قافلہ تیز گام ہے
پیچھے انھیں ہٹائے جا آگے قدم بڑھائے جا

اُف رے تصادم ملل تنگ ہے جادۂ عمل
پیچھے ہٹا تو ہے فنا آگے قدم بڑھائے جا

فلسفۂ حیات بن حاصل کائنات بن
محرم راز ارتقا آگے قدم بڑھائے جا

ہمت دل سے کام لے ہاتھ بڑھا کے جام لے
دور نہیں ہے میکدہ آگے قدم بڑھائے جا

چھالے ہیں پاؤں میں تو کیا غم نہیں خار زار کا
دینگے یہ آبلے مزا آگے قدم بڑھائے جا

راہ میں کیوں تباہ ہے کیا کوئی گرد راہ ہے
تیز کر اپنا قافلہ آگے قدم بڑھائے جا

نفع و ضرر سے ہوشیار اپنی خبر سے ہوشیار
دیکھ زمانے کی فضا آگے قدم بڑھائے جا

آئیگی منزل مراد آئیگی منزل مراد
آگے قدم بڑھائے جا آگے قدم بڑھائے جا

(سامی)

نقشِ اوّل

خُدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

حیدرآبادی مسلمان قائدِ ملت مرحوم کے بعد سے اب تک کشمکش میں مبتلا ہیں وجہ یہہ ہے کہ قائدِ ملت کے بعد سے اب تک کوئی مخلص اور بیدار مغز لیڈر نہ مل سکا۔ مجلس کی صدارتوں سے جو واقعات وقوع پذیر ہوئے وہ ملتِ مسلمہ کیلئے خطرناک ثابت ہوئے۔

دعوائی خلوص سبھوں نے کیا لیکن کرسئی صدارت ملتے ہی رنگ بدلا طبیعت متغیر ہوئی۔ خود غرضی و خود ستائی کے مظاہرے ہونے لگے۔ منجملہ اور صدور کے موجودہ صدر نے جو گل کھلائے ہیں اُن کی تفصیل ناقابلِ بیان ہے پھر بھی ہم اُن واقعات کی تفصیل کا کچھ اجمال پیش کرتے ہیں تاکہ مسلمان اپنے نام نہاد لیڈر سے بخوبی واقف ہوجائیں اور آئندہ اپنے لیڈر کے انتخاب میں غلطی نہ کریں جیسا کہ آج تک کرتے آئے ہیں۔ سب سے پہلا کام جو صدر موصوف نے کیا وہ تھا کہ مجلس عاملہ سے سمجھدار اور مخلص لیڈروں کو بے دخل کر دیا ایسے لیڈر جن کو خود قائدِ ملت اہمیت دیا کرتے تھے اور اکثر جلسوں میں ان قائدین کی تعریف کیا کرتے تھے ان کو بے دخل کرنے کی صرف ایک یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ صدر محترم میں انانیت اور ڈکٹیٹرشپ کے عناصر پائے جاتے ہیں وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ اُن سے زیادہ سمجھدار کوئی نہیں وہ ہر کام اپنی خودی سے اپنی خوشی سے کرنا چاہتے ہیں اُن کو کسی نیک مشورے کی ضرورت ہی نہیں۔ مختصر یہہ کہ اپنی دانست میں وہ خود کو ایک انسان کامل اور خطا و نسیاں سے مبّرا تصور فرماتے ہیں۔

ہمارے سامنے تاریخ اسلام موجود ہے کہ خلفائے راشدین نے بھی اپنی خودی سے کوئی کام نہ کیا ملت کے ہر معاملہ میں وہ مشورے کیا کرتے تھے۔ حالانکہ اُن کی فہم اُن کا علم اُن کا مقام ہم سب سے بلند تھا ملت کے معاملات میں آپ کو کیا حق ہے کہ آپ صرف اپنی رائے کو صائب خیال کرتے ہوئے من مانے کاروبار چلائیں۔ اسی خود بینی و خود ستائی کی وجہ آپ نے اکثر مقامات میں بہت بڑی طرح ٹھوکر کھائی۔ صدارتِ مجلس آپ کے نزدیک محض ایک بازی گاہ ہے یا اپنی شہرت و اغراض کی تکمیل کا آلۂ کار ہے۔

دوسرا کام جو آپ نے انجام دیا ہے وہ یہہ کہ ملت میں فرقہ وارانہ تنازع پیدا کرنے کی آپ نے کوشش کی ہے۔

حیدرآباد کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس فرقہ واریت کو مٹانے میں قائدِ ملت کو کن کن مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا اور کس مشکل سے ملت کی شیرازہ بندی کی گئی تھی۔ ملت میں اتحاد پیدا کر کے آپس میں شیر و شکر بنانا بہت مشکل ہے۔ آپ کون ہیں کسی کی محنتوں پر اس طرح پانی پھیرنے والے۔ کسی اعتبار سے بھی آپ کو صدارتِ مجلس زیب نہیں دے سکتی۔

آپ مسلمانوں کے لیڈر کہلاتے ہیں لیکن آپ کا نظریہ یہہ ہے کہ مسلمانوں کے گھر کو آگ لگا کر آپ مسکراتے رہیں۔ تماشے لگائیں۔

ہم کو تو ایسے لیڈر کی ضرورت ہے جو آگ بجھانے والا ہو۔ ایک کی گمراہی آپ کے نزدیک سارے فرقہ کی گمراہی ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ کسی گم کردہ راہ مسلمان کو راہ راست پر لائیں گالیاں دے کر اپنے دل کی آگ بجھا لیتے ہیں آپ کئی مرتبہ اپنے بادشاہ سے حلف وفاداری اٹھا کر حکومت کے تعاون کا وعدہ کرتے ہیں اور آپ ہی غلط افواہیں پھیلا کر امن عامہ میں انتشار پیدا کرتے ہیں اور اپنے بادشاہ کے خلاف اقدام کرنے کی تجویز مسلمانوں میں پیش کرتے ہیں۔ آپ کی طبیعت میں جو تضاد ہے یہہ محض آپ کے جذباتی ہونے کا ثبوت ہے ایک جذباتی انسان کی مثال حباب کی سی ہے ہمیں ایسے لیڈر کی ضرورت نہیں ہے جس کی طبیعت میں تھوڑی تھوڑی دیر سے تغیر پیدا ہوتا ہے اور استقلال کا نام نہ ہو۔ ہمیں تو ایسے لیڈر کی ضرورت ہے جو حقیقت میں مسلمانوں کا خیرخواہ ہو۔ خود غرض اور شہرت کا دلدادہ نہ ہو مفسد نہ ہو۔ بلکہ مستقل مزاج ہو۔ دوربین و دور اندیش ہو ٹھنڈے دل سے ملت کے معاملات پر غور و فکر کرتا ہو۔ ہر معاملہ میں صرف اپنی رائے کو اہمیت نہ دیتا ہو بلکہ دیگر سمجھداروں کی رائے قبول کرتا ہو مسلمان۔ اس چیز کو خوب سمجھ رکھیں کہ جب تک وہ ایسے لیڈروں کی قیادت پر اعتماد رکھیں گے تباہی اور بربادی میں مبتلا رہیں گے۔ آج تک ہم نے فریب کھایا ہے کم از کم یہہ وہ وقت نہیں کہ ہم لاپرواہی برتیں جب تک ہمیں خود اپنی حالت کے بدلنے کا احساس نہ ہوگا۔ خدا و رسول بھی ہماری مدد نہیں کریں گے۔ ملت کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ ایسے لیڈر کا انتخاب ضروری ہے جو ثانی جناح نہ سہی کم از کم ایسا تو ہو کہ جناح کی زندگی سے سبق سیکھے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ فقط

جلالت الملک حکیم السیاست حضرت اقدس و اعلیٰ کا فرمان ہدایت نشان

فرمان مبارک جو ایک جریدہ غیر معمولی کے ذریعہ شرف صدور لایا ہے حسب ذیل ہے۔

(۱) حال میں غیر ذمہ دارانہ طور پر اور ناکافی معلومات کی بناء پر میرے بعض وزراء پر اور خصوصاً میرے صدر اعظم اور سر والٹر مانکٹن میرے مشیر دستوری پر حملے کئے گئے جس کی وجہ سے اوس گفت و شنید میں جو یہ لوگ حیدرآباد کی جانب سے نازک اُمور میں کر رہے تھے رکاوٹیں اور انتشار پیدا ہوا جس سے حیدرآباد کے مفاد کو نقصان پہونچا۔

(۲) مجھے ہمیشہ سے اپنے صدر اعظم اور سر والٹر مانکٹن پر جو اعتماد رہا ہے اوس میں ان حملوں کی وجہ سے کوئی فرق نہیں آیا۔ لہذا میں نے ان دونوں سے خواہش کی ہے کہ وہ گفت و شنید کے سلسلہ کو ہندوستان ڈومنین کے ساتھ میری جانب سے فوراً جاری کردیں۔

(۳) جن نمائندوں کا گفت و شنید کی غرض سے میں نے انتخاب کیا ہے ان کی موزونیت کے بارے میں فقط میں بحیثیت حکمران رائے قائم کرسکتا ہوں نیز یہ کہ میری جانب سے کس نہج پر گفت و شنید ہوگی اور [illegible] تصفیہ میں ہی کرسکتا ہوں۔ لہذا اگر آیندہ اس قسم کے حملے کئے گئے تو میں اپنے ان اختیارات کو جو مجھے اندرونے دستور و آئین حاصل ہیں استعمال کرنا ہونگا خواہ کوئی بھی [illegible] اور غیر ذمہ دارانہ حملوں کے جو میری گورنمنٹ سے باہر کوئی جماعت کرے۔

(۴) اس فرمان کے شائع ہونے کے بعد میں اس قسم کی حرکات کا سلسلہ جاری رہنے نہیں دیسکتا بلکہ وہ لوگ جو کہ ریاست کے مفاد کو اس طریقہ سے نقصان پہونچائیں ان کو اپنے رویہ کا پورا ذمہ دار گردانا جائیگا۔

تاریخ اسلام و عالم

قسط پنجم

بسلسلہ انتخاب نمبر ۱۵ مورخہ ۱۴ شوال

پھر کشتی نوح موصل کے طرف گئی اور ۱۰ محرم کو کشتی نوح جودی پہ جو متوق ثمانین کے جزیرہ سے مشہور ہے ٹھیری اس وقت کشتی میں ۸۰ آدمی تھے اور حضرت نوحؑ کی قبر جبل لبنان مدینہ کرک میں واقع ہے بعد طوفان جمیع مخلوق نوحؑ کے صلب سے ہیں اور ابنائے نوح سام حام یافث ہیں اولاد سام ۱۹ زبانیں اولاد حام ۱۷ زبانیں اولاد یافث ۳۶ جانتی تھیں ۲۴۴۳ بعد ہبوط آدم کے قلعہ شمیران تعمیر پایا۔

منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ پانی ایک نان پز کے تنور سنگین سے نکلنا شروع ہوا۔ صفر و ششم پادشاہ بیت جوش آب سے بھاگا۔

دو اعلیٰ مسکوحہ حضرت کنعان پسر حضرت نوحؑ بسبب مخالفت کے دخول کشتی سے انکار کئے اور پانی میں ڈوب گئے پانی پہاڑوں سے ۴۰ گز تک اونچا ہوا لیکن عوج بن عنق کے زانو تک بھی نہیں پہونچا۔

عوج بن عنق کا قد ۲۳۳۳ گز کا تھا اور اسکی عمر ۳۶۰۰ سال کی ہوئی اور عوج ماہی دریائے شور سے نکال کر آفتاب میں بریاں کر کے کھاتا تھا اور اس کے سر سے ابر لگتا تھا اور جب کسی شہر کے لوگوں پر غصہ ہوتا تو انپر پیشاب کرتا تھا جس سے وہ ڈوب جاتے تھے اور بڑا ظالم و جابر تھا عہد موسیٰؑ کرم میں بضرب عصائے حضرت موسیٰؑ جو دس گز کی تھی اور حضرت موسیٰؑ کا قد دس گز کا تھا اور ۱۰ گز آسمان کے طرف اچھل تب ضرب عصا اس کے ٹخنے میں لگی اور وہ زمین پر گر کر مر گیا سوائے اس کے اور لقمان بن عاد کے جن کی عمر ۳۵۰۰ سال کی تھی کسی دوسرے کی اتنی عمر نہیں ہوئی۔ حضرت نوحؑ کی کشتی کوفہ سے چلی اور سات مرتبہ حرم مکہ منورہ کا طواف کر کے اقطار آفاق کا سیر کرتے ہوئے پانچ مہینے کے بعد دیار عرب قلعہ کوہ جودی پر ٹھیری مدت طوفان میں روز و شب معلوم نہیں ہو سکتا تھا حضرت نوحؑ نے دو مہرۂ نورانی مثل آفتاب کے دیوار کشتی پہ نصب کیا تھا جس کے ذریعہ سے شب و روز کی تمیز ہوتی تھی اور صوم و صلوٰۃ کے ایام معلوم ہوتے تھے۔

بروز عاشورا ۱۰ محرم خلایق کشتی سے باہر نکلی اور کوہ جودی کے نیچے ایک قریہ بسایا جس کا نام سوق الثمانین ہوا اور بعد طوفان کے اولین ملوک سریانیہ سے تھوسان بادشاہ تھا۔

۵۸۔ حام۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے ہیں ان کے نو لڑکے ہوئے ۱۷ یا ۱۸ لغت انکی اولاد میں جاری ہوئے انکی عمر ۶۰۰ سال کی تھی حبشی انکی نسل سے ... اولاد سے ہیں اور بعد طوفان کے انکا بیٹا ... مصر کا پہلا بادشاہ ہوا اس کے بعد ان کا بیٹا مصر اور اس کے بعد اسکا بیٹا قبط بادشاہ ہوا۔

(۵۹) سام۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے ماہی تھے جیٹھ ۹۸ سال قبل طوفان نوحؑ کے پیدا ہوئے اپنے باپ حضرت نوحؑ کے ولیعہد تھے ان کے ۹ بیٹے ہوئے اور ۱۹ لغت انکی اولاد میں جاری ہوئیں انکی عمر ۶۰۰ سال کی تھی انکے بیٹے ارم اور ارم کے بیٹے عوص اور عوص کے بیٹے عاد تھے جن کی اولاد کو بنی عاد کہتے ہیں اور ماہ و قمر کی پرستش کرتے تھے انکی عمر ۱۲۰۰ سال کی ہوئی یہ دنیا کے سب سے پہلے بادشاہ تھے۔

اس کے بعد اشد بلطش ان کے بیٹے بادشاہ ہوئے اس نے اپنی صلب سے ۴۰۰۰ اولاد دیکھی اور ۱۰۰۰ باکرہ عورت سے شادی کی اور ۱۲۰۰ سال عمر پانے کے بعد مر گیا اس کے دو بیٹے شدید۔ شداد تھے۔ دوسرے فرزند نے بزمانہ حضرت ہودؑ عرصہ بہشت ارم ۵۰۰ سال کے عرصہ میں باہتمام ۱۰۰ کس فرمان دہ کے کہ ہر ایک ساتھ ۱۰۰۰ انفر کارکن تھا بنائی۔ عاد کا طول قد ۴۰۰ ذراع تھا۔

(۶۰) یافث۔ کو پانچ بیٹے پیدا ہوئے مورخان اسلام یافث کو ابو الترک کہتے ہیں ترک و مغول انکے اولاد سے ہیں۔ بعد طوفان نوحؑ کے ملک تاتار کے بھی بادشاہ ہوئے تھے اور بقول انگریز یافث کی اولاد سے ہیں اور اولاد یافث کے درمیان ۳۶ لغت جاری ہوئیں ایک فرقہ دوسرے کی زبان کو نہیں جانتا تھا۔

۶۱۔ ہند۔ حام کے بیٹے تھے اور انکے چار بیٹے تھے منجملہ ان کے ایک کا نام نیپک تھا نیپک کا بیٹا برہمن کشن کا وزیر تھا اسکے اہتمام سے اودھ کا پہلا شہر آباد ہوا۔

۶۲۔ توران۔ ہند کے بیٹے تھے۔

۶۳۔ پورب۔ ہند سے پیدا ہوئے۔ ان کے پوتوں سے ایک شخص کشن نام پیدا ہوا جو طہمورث بادشاہ ایران کے معاصر تھا یہ ہندوستان کا اولین راجہ اور بہت عاقل شجاع و عظیم الجثہ تھا۔ ۴۰ سال راج کیا۔

۶۴۔ ۶۵۔ پچھم۔ اتر ہند سے پیدا ہوئے۔

۶۶۔ دکھن۔ اس کے بعد اسکا بیٹا دکھن پیدا ہوا اس کے دو بیٹے تھے کرنا۔ تلنگ ہر ایک نے اپنے نام پر شہر آباد کئے۔

۶۷۔ بشن۔ اس کے بعد بشن پیدا ہوا راٹھور وچوہان اس کا لقب ہوا یہ ضحاک کا ہمعصر تھا۔

۶۸۔ کیشوراج پیدا ہوا۔ یہ منوچہر شاہ ایران کا ہم عصر تھا یہ مہاراج کا بیٹا تھا۔

۶۹۔ فیروز رائے پیدا ہوا۔ رستم پہلوان کے ہاتھ سے مارا گیا یہ کیشوراج کا بیٹا تھا۔

۷۰۔ سورج۔ پیدا ہوا اس کو رستم نے تخت سلطنت پر بٹھایا ۲۵۰ سال راج کیا اور شہر قنوج کو آباد کیا اس کے عہد میں ہند میں بت پرستی فروغ ہوئی۔ راجپوت اسی کی نسل سے ہیں۔

۷۱۔ بہرائچ۔ جس نے شہر بہرائچ کو آباد کیا۔

۷۲۔ گیا برہمن۔ جو شنکل کا بھائی تھا ۴۳ سال راج کیا۔

باقی آئندہ

تاریخ خلفائے بنی عباس کا خونین صفحہ

قسط چہارم — سلسلہ اشاعت ۵ — برادہ ... [illegible]

اس وقت علی بن عبید اللہ بن ... [illegible] بن محمد بن علی ... [illegible] علی بن ابیطالب خانہ نشین تھے اور کسی کو امر کی اجازت نہ تھی ۔ اسی طرح سے جناب عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ ... [illegible] شیخ لیکن جناب محمد بن ابراہیم ... [illegible] حسن بن امام حسن مظالم خلفائے عباسیہ کے ستائے ہوئے لوگوں سے ملاقات بھی کرتے تھے نصر بن شبیب ان کے پاس حاضر ہوئے اور مظالم بنی عباس و خونریزی کی شکایت کی اور انتقام خون شیعیان علی کے لئے آمادہ کیا ۔ اور درخواست کی کہ کوفہ تشریف لائیں ۔ جناب محمد نے دعوت قبول کرلی اور مع اصحاب روانہ کوفہ ہوئے

ادھر نصر نے اپنے قبیلہ کو جمع کیا ، اور نصرت محمد بن ابراہیم کی دعوت دی بعض نے اختلاف کیا جنھوں نے اختلاف کیا انھوں نے کہا کہ عالم بھر اولاد رسول کا دشمن ہے ۔ آج لوگوں نے اطاعت کی تو کل ساتھ چھوڑ دیں گے ۔

آخر نصر نے مجبور ہو کر جناب محمد سے معذرت کی ۔ محمد مجبور ہو کر واپس ہو رہے تھے راہ میں ابو السرایا بن سری بن منصور سے ملاقات ہوئی جو مامون الرشید باغی ہو چکے تھے اور ان کے تین غلام ابو المسئول ، بشارہ ، ابو الیراس باغی شیعیان علی سے تھے ان سے ذکر آیا ۔ سب نے محمد بن ابراہیم کی اطاعت کی اور طے پایا کہ جناب محمد کوفہ روانہ ہوں ۔ حسب قرار داد وہ کوفہ روانہ ہوئے اور دعوت دینا شروع کی اہل کوفہ جمع ہونا شروع ہوئے ۔ ایک کثیر جماعت ساتھ لے کر جناب محمد کربلا آئے ، اور قبر امام حسین پر تمام شب دعا و زیارت و عبادت میں بسر کی ۔ صبح کو " زیدیہ " کو جمع کرکے خطبہ پڑھا جس میں فضائل آل رسول بیان کئے اور مظالم عباسیہ کا ذکر کیا ، اور قصاص خون امام حسین کی دعوت دی سب کو ساتھ لے کر پھر کوفہ روانہ ہوئے اور پشت کوفہ پر قیام کیا ۔ ان کے ساتھ علی بن عبد اللہ بن حسین بن امام زین العابدین بھی تھے ۔

اہل کوفہ ٹڈی دل آنا شروع ہوئے مگر غیر منظم تھا سلاح صرف لکڑیاں چھڑیاں پتھر لئے ہوئے ۔ یہاں تک کہ ابو السرایا اپنی جماعت کے ساتھ آگئے ، اور جناب محمد کو لے کر کوفہ میں داخل ہوئے ۔ جناب محمد نے خطبہ پڑھا اور امام رضا کی بیعت کی طرف دعوت دی سب نے بیعت کرلی پھر فضل بن عباس بن عیسیٰ بن موسیٰ والی کوفہ سے جنگ شروع ہوئی ۔ اس کو شکست دی ۔

پھر زہیر نے جناب محمد پر فوج کشی کی اس کو بھی شکست ہوئی ابو السرایا فتح مند داخل کوفہ ہوئے پھر عبید اللہ ... [illegible] نے ایک ہزار سوار تین ہزار پیادہ سے ابو السرایا پر حملہ کیا ، سب قتل ہوئے یا بھاگے جناب محمد بیمار تھے انتقال کیا ، اور علی بن عبد اللہ کو اپنا جانشین کیا ۔ علی بن عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن امیر المومنین بھی یمن میں قتل ہوئے ۔

(۲) محمد بن حسن بن حسن بن علی بن امام حسین بھی یمن میں شہید ہوئے ۔

(۳) حسین بن اسحاق بن حسین بن زید بن امام زین العابدین جنگ سوس میں ابو السرایا کے ساتھ قتل ہوئے ۔

(۴) حسن بن حسین بن زید بن امام زین العابدین ابو السرایا اور ہرثمہ کی جنگ میں قتل ہوئے ۔

(۵) محمد بن محمد بن زید بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب ابو السرایا کی جنگ سے پیشتر شہید ہوئے ۔

(۶) محمد بن جعفر بن ... [illegible] علی بن امام حسین اپنے وقت میں اولاد ابوطالب کے سردار تھے ، وہ مرد فاضل تھے اپنے آباء کرام سے روایت کرتے تھے اور ان سے دیگر علماء روایت کرتے تھے ۔ ابو السرایا کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک ... [illegible] میں ... [illegible] اس وقت کوئی ... [illegible] ابوطالب کی ایک جماعت ... [illegible] کردی ۔ آپ کے ہمراہ ... [illegible] بن حسن افطس محمد بن سلیمان ... [illegible] حسنی ۔ اور محمد بن حسن معروف بہ ... [illegible] اور علی بن جعفر ... [illegible]

بعد جنگ مقام جبلہ میں قیام فرمایا لیکن آزوقہ ختم ہو جانے کی وجہ سے سب متفرق ہو گئے ۔ آخر محمد بن جعفر نے عیسیٰ جلودی سے امان مانگی اس نے امان دی ، اور تمام اولاد ابوطالب کو گھیر کر قید کر لیا اور نفوں کی ... [illegible] کرکے خراسان لے چلے اہل غاضرہ نے مقام زبالہ پر قیدیوں سے جنگ کرکے قیدیوں کو چھڑا لیا ، اس وقت یہ قیدی خود سے حسن بن سہل کے پاس ... [illegible] اس نے اس قافلہ کو مامون رشید کے پاس خراسان روانہ کر دیا ، وہاں پہونچکر محمد بن جعفر نے انتقال کیا ۔

(۷) عبد اللہ بن جعفر بن ابراہیم بن جعفر بن حسن بن امام حسن ملک خراسان کی طرف بھاگے راہ میں خوارج نے آپ کو قتل کیا ۔

امام رضا

امام کی پیدائش ۱۵۱ ہجری مطابق ۷۶۸ء مدینہ میں ہوئی اور ۲۰۳ھ مطابق ۸۱۹ء ملک طوس میں وفات پائی آپ اپنے پدر بزرگوار کے جانشین تھے ۔ مامون رشید کے عہد میں سخت ... [illegible] ہوئی ۔ اس نے اپنے وزیر فضل بن سہل کے مشورے سے امام کو مدینہ منورہ سے لاکر اپنا جانشین کیا ۔

سنہ ۲۰۰ھ میں آپ مدینہ منورہ سے بغداد تشریف لائے آپ کے فرزند امام محمد تقی آپ کے ہمراہ تھے شہر مرو میں بادشاہ سے ملاقات ہوئی ، اور مامون نے امام کو خلافت پیش کی ۔ امام نے متفکر ہو کر صاف انکار کر دیا بادشاہ نے آپ کو قتل کی دھمکی دی ۔ (مقاتل الطالبین) مجبوراً آپ نے اس شرط پر قبول فرمایا کہ بادشاہ کبھی خالص دنیاوی معاملات میں امام کو مشورے کی تکلیف نہ دے وسیلۃ النجات ۔

پھر آپ نے اس طرح دعا فرمائی " خداوندا تو عالم الغیب ہے تو جانتا ہے کہ مجبور ہو کر مامون رشید کی خلافت کو قبول کیا ہے اس لئے مجھ سے باز پرس نہ کی جائے جیسا کہ تو نے حضرت یوسف اور حضرت دانیال سے باز پرس نہیں کی ۔

مامون نے ۲۰۱ ہجری میں بھرے دربار میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کی آپ سے شادی کردی اور سب نے باوجود ناراضی کے امام سے ظاہراً اطاعت کرلی امام کا نام خطبوں میں پڑھا جانے لگا اور عباسی سیاہ کپڑوں کے بجائے شیعوں کے سبز علم مستعمل ہونا شروع ہوئے سکہ پر نام امام کا اس طرح سے جاری ہوا مامون سلطان الدین والایمان و امیر خلیفۃ المومنین والرضا امام المسلمین ، ، مامون نے امام سے کہا کہ ماہ رمضان میں آپ ہی نماز پڑھا دیں ۔ آپ نے انکار فرمایا لیکن مامون نے بے حد اصرار کیا ، اس وقت اس شرط سے آپ نے قبول کیا کہ میں اسی طرح سے نماز پڑھاؤں گا ۔ جو طریقہ رسول و علی مرتضیٰ کا تھا ۔

مامون نے منظور کیا ، امام بڑے مجمع کے ساتھ داخل مسجد ہوئے اور شیعوں کی سی نماز جماعت بڑی آزادی سے پڑھائی (فصول المہمہ وسیلۃ النجاۃ)

بغداد والوں کو خبر ہوئی تو برافروختہ ہو کر مامون رشید کے چچا ابراہیم کو مبارک کا لقب دے کر اس کی خلافت کا اعلان کر دیا ، اور مامون کو تخت سے اتار دینے اور قتل کی دھمکی دی ۔ امام رضا نے کل واقعات سے مامون کو خبر کی اور خواہش کی کہ میری وجہ سے ... [illegible]

مرد یکصد و شصت و هشت ساله

[illegible] مطبوعه طهران مضمون ذیل را از روزنامه‌های ایران [illegible] نقل [illegible] که در این ماه روزنامه شاهکار نقل [illegible] [illegible] یکصد و شصت [illegible] است و در تمام عمر در از خود کمتر [illegible] [illegible] روزنامه [illegible] ایل [illegible] چاپ مصر که بزبان انگلیسی در آن کشور منتشر میشود [illegible] ۳۰ [illegible] پنجشنبه و سه [illegible] گذشته [illegible] مینویسد [illegible] مصر [illegible] [illegible] نزدیک سد بزرگ [illegible] واقع در مصر مردی زندگی میکند که [illegible] حاضر یکصد و شصت و هشت سال از عمرش میگذرد و دارای هشت پسر [illegible] و نوه‌ها و نتیجه‌ها و نتیجه‌های او بقدری زیاد هستند که ساکن آنجارا [illegible].

این مرد که موسوم به شیخ محمد سمعان میباشد در تمام عمر شکارچی گرگ بوده و امروز هم بعد از یکصد و شصت و هشت سال شغل او همان شکار گرگ میباشد زیرا در [illegible] زیادی هستند که موجب [illegible] گوسفندداران و شبانان میباشند و برای اینکه از شر گرگ‌ها آسوده باشند [illegible] در قبال [illegible] گرگ [illegible] به شیخ محمد سمعان میدهند و علاوه بر دریافت این مبلغ از فروش پوست گرگ‌ها نیز استفاده میکند.

شیخ محمد سمعان در سن بیست و دو سالگی ناپلیون بناپارت را که در آن موقع هنوز امپراطور نشده و فقط یک ژنرال بوده با چشمهای خود در مصر دیده و هنوز قیافه او را که سوار بر اسب [illegible] عبور میکرده بخاطر دارد.

خاطرات تاریخی متعدد و متفاوتی که در ضمیر این مرد ثبت شده بقدری زیاد است که اگر تمام آنهارا برای شما حکایت کند و شما بنویسید کتاب قطوری را تشکیل خواهد داد.

یکی از عجائب زندگی این پیرمرد یکصد و شصت و هشت ساله دندانهای سالم و سفید او است که در سن [illegible] سال فندق و بادام را با دندان میشکند و هر نوع غذای را تناول مینماید خود او میگوید که در سن صد و سی سالگی دندانهای من بکلی از بین رفت و دندانهای جدیدی در دهانم روئید و پسران و نوادگان او این گفته را تائید میکنند با این کهنسالی شیخ محمد سمعان بقدری قوی است که روزهای جمعه پنج کیلومتر راه را پیاده با عصای خود تا شهر [illegible] طی مینماید و در آنجا نماز ظهر را در مسجد جامع بجای میآورد و بعد از نماز نهاری را که با خود برده همانجا تناول میکند و بعد بطرف دهکده خود مراجعت مینماید.

این مرد عجیب سه بار [illegible] در مدت عمر خود هشت زن گرفته که زنهای او یکی بعد از دیگری از جهان بجهان دیگر رفته‌اند و اکنون شیخ محمد سمعان از پسر بزرگ خود که یکصد و ده ساله است تقاضا نموده که یک دختر جوان برای او پیدا کند که بحباله نکاح در آورد زیرا نمیتواند شبها تنها و بدون همسر بخوابد.

شیخ محمد سمعان با کمال اشتها غذا میخورد و علاقه زیادی دارد که شکر را از مزارع [illegible] [illegible] آنهارا بمکد و [illegible] از مزارع [illegible] بقدر زیاد دریافت میشود خود او میگوید که از پنجاه سال باینطرف [illegible] ندارم که مبتلا بیک الت بیماری شده باشم و هنوز هم در صحرای که گرگ فراوانی است شبها [illegible] بدوش [illegible] برده و در لقاری [illegible] هر در روزها و [illegible] و گرگ‌ها است در کمین آنها می‌نشیند و گرگ‌ها را [illegible].

لرد [illegible] سفیر کبیر فعلی انگلستان در مصر چون میدانست که اعلیحضرت جرج ششم پادشاه انگلستان علاقه مخصوصی بدیدن اینگونه مردمان دارد به شیخ محمد سمعان پیشنهاد کرد که او را بوسیله هواپیما یا کشتی بانگلستان بفرستد که پادشاه او را ببیند ولی شیخ در جواب گفته بود که من از کشتی و هواپیما خوشم نمی‌آید و مسافرت با این وسائل را دوست ندارم از آن گذشته اگر پادشاه انگلستان میخواهد مرا ببیند بمصر بیاید و اینجا مرا ببیند [illegible] پادشاه [illegible] مصر [illegible] این پیرمرد ساخته رو برای پادشاه فرستاده بود جرج ششم گفته بود خوب شیخ [illegible] که من روزی برای دیدن او بمصر آیم هرگز [illegible] را فراموش نخواهم کرد.

[illegible] مصر و متخصصین طول عمر [illegible] نظیر این مرد را ندیده و نمیدانند چه چیزی سبب [illegible] شیخ محمد سمعان [illegible] تا این سن [illegible] و قوی مانده باشد.

[illegible] عمر خود را [illegible] (حقائق [illegible]) [illegible]

بقیه [illegible] نمبر ۵

عابدی بد کوه لبنان بد مقیم
در یکی غاری چو اصحاب الرقیم
روی دل از غیر حق برتافته
گنج عزت را ز عزلت یافته
روزها می‌بود مشغول صیام
یک ته نان میرسیدش وقت شام
نصف آن شامش شدی و نصفی سحور
وز قناعت داشت در دل صد سرور
بر همین منوال حالش میگذشت
نامدی از کوه هرگز سوی دشت
از قضا یک شب نیامد آن رغیف
شد ز جوع آن پارسا زار و نحیف
کرد مغرب را ادا و انگه عشا
دل پر از وسواس و در فکر عشا
بسکه بود از بهر قوتش اضطراب
نه عبادت کرد عابد شب نه خواب
صبح چون شد زان مقام دلپذیر
بهر قوتی آمد آن عارف بزیر
بود یک قریه بقرب آن جبل
اهل آن قریه همه گبر و دغل
عابد آمد بر در گبری ایستاد
گبر او را یک دو نان جو بداد
بستد آن نان را و شکر او بگفت
وز وصول طعمه‌اش خاطر شکفت
کرد آهنگ مقام خود دلیر
تا کند افطار زان خبز شعیر
در سرای گبر بد گرگین سگی
مانده از جوع استخوانی و رگی
پیش او گر خط پرگاری کشی
از خیال نان بگیرد [illegible] خوشی
بر زبان گر بگذرد لفظ خبر
خبز پندارد رود هوشش ز سر
کلب در دنبال عابد پو گرفت
آمدش دنبال و رخت او گرفت
زان دو نان عابد یکی پیشش فکند
پس روان شد تا نیابد زو گزند
سگ بخورد آن نان و از پی آمدش
تا مگر بار دگر آزاردش
عابد آن نان دگر دادش روان
تا که از آزار او یابد امان
کلب خورد آن نان و از دنبال او
شد روان در پی خود واپس نکرد
همچو سایه در پیش او میدوید
عف عفی میکرد و رختش میدرید
گفت عابد چون بدید آن ماجرا
من سگی چون تو ندیدم بی‌حیا
صاحبت غیر از دو نانی چیز نداد
وان دو نان خود بستدی ای کج نهاد
دیگرم از پی دویدن بهر چیست
وین همه زخم و دریدن بهر چیست
سگ بنطق آمد که ای صاحب کمال
بی‌حیا من نیستم چشمت بمال
هست از وقتیکه من بودم صغیر
مسکنم ویرانه این گبر پیر
گوسفندش را شبانی میکنم
خانه‌اش را پاسبانی میکنم
گاه گاهی نیم نانم میدهد
گاه مشتی استخوانم میدهد
گاه غافل گردد از اطعام من
از تغافل تلخ گردد کام من
بگذرد روز بسیار بر من صبح و شام
لا اری خبزا و لا القی الطعام
هفته هفته بگذرد این ناتوان
نی ز نان یابد نشانی نز استخوان
گاه هم باشد که پیر پرمحن
نان نیارد بهر خود نه بهر من
چونکه بر درگاه او پیر در دوام
رو بدر گاه دگر ناورده ام
هست کارم بر در این پیر گبر
گاه شکر نعمت او گاه صبر
تا قمار عشق با او باختم
جز در او من درے نشناختم
چونکه نامد یک شبی نانت بدست
در بنای صبر تو آمد شکست
از در رزاق رو برتافتی
بر در گبری روان بشتافتی
بهر نانی دوست را بگذاشتی
کرده‌ای با دشمن او آشتی
خود بده انصاف ای مرد گزین
بیحیاتر کیست من یا تو ببین
مرد عابد زین سخن مدهوش شد
دست را بر سر زد و از هوش شد
ای سگ نفس بهائی یاد گیر
این طبیعت از سگ آن گبر پیر
بر تو گر از صبر نگشاید دری
از سگ گرگین گبران کمتری

حکومت سعودی اور حجاج حرم

سلطان عبدالعزیز ابن سعود شاہ حجاز نے حاجیوں کے لئے بہت آسانیاں کر دی ہیں جو زمانہ گزشتہ یا شریف کے زمانے میں حاجی لوگ تنگ پاکر لوٹے جاتے سے بعض حالات میں قتل بھی ہوتے تھے مثلاً شریف اونٹ والوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان [illegible] سفر طے ہوتا تھا اس زمانے کے نہایت امن و امان ہے تنہا ایک شخص بھی سفر کرے تو امن سے جا سکتا ہے جب کبھی کوئی اندیشہ نہیں ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہیں کیونکہ پانی وغیرہ بہ نسبت سابق کے ارزاں ہو گیا ہے سواری کا انتظام بھی اور موٹر کی سواری سے بہت جلد اور آسانی سے لمبی مسافت ہوتی ہے۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک پختہ سڑک بنائی ہے جس سے یہ آرام سے سفر طے ہوتا ہے اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ مدینہ منورہ تک بھی ایسی ہی سڑک ہو جائے۔ سابقاً صرف تالاب میں بارش کا پانی جمع ہوتا تھا وہی پیا جاتا تھا اب وہاں پانی صاف کرنے کی مشین ہے جس کے ذریعہ سے سمندر کے پانی سے نمک نکال کر نہایت لذیذ و شیریں پانی ہو جاتا ہے جو پینے کے واسطے بہترین ہے اس کے علاوہ اب یہ تدبیر کیا گیا ہے کہ وادی فاطمہ سے چشمہ کو لا کے جدہ میں لائیں۔ تاکہ آئندہ وہاں بھی حاجیوں کو پانی کی تکلیف نہ ہو۔ باوجود ان آسانیوں کے حجاج کو اضطراب بھی شامل رہا ہے یہ عجیب بات ہے۔ سبب یہ ہے کہ جہاں اتنی آسانیاں رکھی ہیں ان کے مقابلہ میں کچھ مشکلیں بڑھ کر پیش آتی رہی ہیں جس سے حجاج کرام پریشانی کھینچتے ہیں کیونکہ اس امن و امان اور آسانی کے زمانے سے تو وہی بد امنی اور دشواری کا زمانہ بہتر تھا اس زمانہ میں سب نہیں لوٹے جاتے تھے اگرچہ خطرہ تھا سب بچتے تھے پورا قافلہ کی نذر کرکے جاتے تھے جس کے لئے خاص انتظام کیا جاتا تھا اس قافلے سے جو علیحدہ ہو جاتا وہ لوٹ لیا جاتا تھا۔ برخلاف اس زمانہ کے کہ اب سب لوٹے جاتے ہیں۔ تقسیم عنوان لوٹنے کا مختلف ہے ٹیکس اس قدر لیا جاتا ہے جو حاجیوں پر بار ہو جائے۔ نہیں معلوم یہ ٹیکس جزیہ کے شکل میں ہے یا اس جرمانے کے شکل پر جو کہ امام حسینؑ کے زائرین پر رکھا تھا۔ بہرحال اس بات پر عمل کر لیا تھا ہر ایک نہ جائے بلکہ جائے جس کے پاس اتنی رقم ہو کسی طرح اپنا فریضہ تو امن و امان سے ادا ہو اور جس کے پاس اتنی رقم نہ ہو وہ نہ جائے اسی پر اکتفا ہوتی تو کوئی شکایت نہ تھی کاش ہمارے مذہبی جذبات کو بھی ٹھیس نہ لگائی ہوتی۔ جس وقت مدینہ منورہ میں جنت البقیع کی حالت اور بزرگان دین کی قبور محترمہ کو منہدم دیکھتے ہیں یا مکہ معظمہ میں جنت المعلیٰ کی طرف نظر کرتے ہیں تو دل سے آہ نکلتی ہے بیت الاحزان قبرستان بقیع میں وہ مقام تھا جہاں جناب معصومہ جا کر دن کو رویا کرتی تھیں کیونکہ ادھر مدینہ کے لوگوں کا سایہ ہٹ گیا اور ادھر [illegible] نے ظلم کرنے شروع کئے تو ان معصومہ کی یادگار بھی اسی جگہ امام باڑے کے شکل ایک عمارت تھی بنا پر ایک روایت کے وہاں بھی قبر جناب معصومہ کا احتمال ہے ان کو منہدم کر کے شکل خرابہ کے کر دیا ہے دیکھ کر دل ٹکڑے ہو جاتا ہے اسی طرح سے اکثر مقامات محترمہ کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں منہدم اور نیست و نابود کر دیا اور ان مقامات کو سرکی بے حرمتی کی زیارت پڑھنے میں ہمارے اوپر پابندیاں اہم جس طرح چاہیں نہیں پڑھ سکتے ہیں حکومت کی طرف سے جو عنوان زیارت پڑھنے کا ہے اسی طرح سے بجز زیارت پڑھائی جاتی ہے۔ ان سب باتوں پر سب یا تو ہے یہ بھی ہم نے صبر کیا تماشا کی بات یہ ہے کہ اب ہم فریضہ حج بھی اپنے ثبوت مذہب کے موافق ادا نہیں کر سکتے ہیں اب تک تو ہم سنتے تھے کہ سلطان المعظم امیر ابن سعود تاریخ میں اختلاف ذاکر و کو ثابت فرمانے وغیرہ [illegible] اس نقل دکھلا دیتے ہیں یقین نہ آتا تھا اس لئے کہ وہ بھی مسلمان ہے خود بھی حج کرتے ہیں کیا ایسی اختلاف ڈالنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں معلوم ہوتا اس کا اعتقاد ہم کئی دن سے مشرف ہوا ۱۳۵۳ھ میں پہلی تاریخ ذی الحجہ کی ہندوستان میں پنجشنبہ تھی لیکن مدینہ منورہ میں [illegible] استقبال دی گئی یہاں تک تو ٹھیک تھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی ان چار مذاہب کے کسی کا حکم ایسا نہیں ہے کہ کسی کو جبراً اپنے طریقے پر کھینچو۔ کسی کو سمجھا دو اور حق کو ثابت کرو۔ [illegible]

ترکی یا شریف کے زمانہ میں اکثر رویت ہلال میں اختلاف ہو جاتا تھا لیکن [illegible] حاجیوں مساوی ہوتی تھیں مثلاً اہل سنت کے طریقے سے ثابت ہے [illegible] ثابت نہیں ہے اس وقت ہر ایک فرقہ کو اختیار دیا جاتا تھا کہ اپنے اپنے مذہب کے موافق جب چاہیں وقوفین بجا لائیں ہر ایک فرقہ کے وقوف کے لئے حکومت کی طرف سے انتظام ہوتا تھا ایسا اختلاف کبھی نہ ہوا تھا کہ سوائے امر حکومت کے کوئی اور ثبوت ہی نہیں اور نہ ایسا اندھیر کبھی تھا کہ جو دن حکومت معین کر دے اسی دن جبراً حاجیوں سے وقوف کرا دے اگر کوئی شخص اس کے خلاف کرے اور حاجی کی جان و مال کو کوئی آفت پہنچے تو وہ شخص آپ اپنا ذمہ دار ہے۔

لہٰذا اکابرین قوم اور ممبران حج کمیٹی کی خدمات عالیہ میں گزارش ہے کہ ہم غربا و فقرا اہل اسلام باشتیاق حج بیت اللہ الحرام محنت و مزدوری کر کے کھا کشی سے زندگی بھر میں اتنا سرمایہ جمع کرتے ہیں کہ حج بیت اللہ نصیب ہو اور فریضہ حج ادا کریں پس جب مصارف کثیرہ خرچ کر کے بحال عزیزی و زحمت و مشقت اس حرم محترم میں پہنچیں اور زندگی بھر کا سرمایہ جمع ہوا تھا کر دیا ان تمام کرایہ و ٹیکس بھی ہم سے زبردستی لیا جائے پھر مقامات محترمہ کو ہم اپنی آنکھوں سے منہدم دیکھیں اس پر غضب ہے کہ ہم اپنا فریضہ حج بھی ادا نہ کر سکیں تو اس زحمت و مشقت سے مصارف کثیرہ خرچ کر کے وہاں جانے سے ہم کو کیا فائدہ ہے۔ آپ حضرات جہاں حاجیوں کی تکالیف رفع کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اور ہر طرح سے حاجیوں کے آرام و راحت کے اسباب فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خبر لیجئے ہم آپ سے اپنی مصیبت کا حال۔ کہیں تو کس سے کہیں سعودی مملکت میں تو کوئی ہمارا شنوائی نہیں ہمارا وہاں جانا بیکار ہوا جاتا ہے اس سال جو اراکین قوم حج کے لئے گئے تھے ان سے دریافت فرمالیں کہ ایسا واقعہ گزرا یا نہیں اس کے بعد براہ کرم ایسی تدبیر کیجئے کہ ہمارا فریضہ حج صحیح ہو جایا کرے اور ہمارے مذہبی جذبات میں ٹھیس نہ لگائی جائے کہ جو ہماری دل آزاری کا باعث ہوتا ہے اور اگر رویت ہلال میں اختلاف ہو تو ہمیں کسی سے مطلب نہیں ہے جس دن جس کا جی چاہے مانے مثل شریف یا ترکی کے زمانے کے ہمارے وقوف کا انتظام علیحدہ کریں اور اگر حکومت سعودی سے یہ نہ ہو سکے تو دوسرے دین کے مسلمانوں سے درخواست کی جائے کہ جب تک صحت حج کا اطمینان نہ ہو اور مذہبی دخل در معقولات ابن سعود کا باقی ہے اس وقت تک فریضہ حج کو ملتوی رکھیں یا جو تدبیر مناسب ہو کیجئے ہمارا مطلب صرف اسی قدر ہے کہ وہاں ہمارا جانا بیکار نہ ہوا کریں جو حضرات امیر الحاج ہوتے ہیں ان کی خدمات عالیہ میں بھی گزارش ہے کہ امر مذکور کی طرف توجہ فرماویں۔

خیر خواہ قوم

حاجی سید مہدی [illegible]

[illegible] سوپاری [illegible] ڈاکیارڈ روڈ

پوسٹ نمبر [illegible] بمبئی

(افسانہ) شجاعت ... حیدرآباد دکن

[illegible]

کمرے کی خاموشی میں آج ہلکی سی جھلک تھی۔ جیسے اس کی سادگی میں ایک چھپی ہوئی تمنا ہو۔ مجھے ایسے ہی پرسکون ماحول کی ضرورت ہے۔ ... تکلفات پسند نہیں مجھے ...

میرا کمرہ ایک میز اور کرسی ایک مختصر چند کاغذات اور کچھ کتابوں پر مشتمل ہے۔ بستر کی مجھے ضرورت نہیں اس لئے کہ بستر کی شکنیں کوئی دیکھنے والا نہیں۔ میری اکثر راتیں جاگتے ہوئے کٹ جاتی ہیں۔ البتہ کبھی کبھی ستارے میرے ہم نظر رہتے ہیں ... انہیں سے دماغ بیاباں ہوجاتا ہے۔ کمرے کی سب سے بڑی کمی یہاں ہے کہ گویا بنالیا کرتا ہوں۔ یہاں کی حسین تر عدالتوں میں ان سب گواہوں کی ضرورت نہیں ... تو مجھے ان عدالتوں میں دعویٰ ہی کب پیش کرنا ہے ... ارے ہاں میرے کمرے کی سب سے بڑی زینت میری پرانی اور ضعیف قندیل ہے جس کی عمر تقریباً دس سال کی ہے۔ بیچاری عمر بھر جلتی رہی اور ابتک جلتی ہے۔ پہلے کے جلنے اور اب کے جلنے میں اتنا فرق ہے کہ پہلے وقت معین تھا اور اب وقت مقرر نہیں ...

میرا کمرہ دن میں تاریک رہتا ہے۔ سیاہ اور سنسان مہاجن کے دل کی طرح ... میرے کمرے کے سامنے والی ملازمت میں رہنے والے سیاہ کتے کی طرح ... میں کمرے کی کھڑکیاں اور دروازہ سب ہی تو بند کر دیتا ہوں ——— اس لئے!

رات کو ایک ہی شعلے سے دو چیزیں جلاتا ہوں ——— اپنی پرانی جلنے والی ضعیف لالٹین ... اور نوآموز جلنے والا سگریٹ ... دوسروں کو یہ روشنی بہت مدھم دکھائی دیتی ہے۔ مگر میں اسی کو جلوۂ طور سمجھتا ہوں۔

انیشی، بوم نے صرف دو دیئے جلنے والے دیکھتے تھے ... مگر ہم تین جلنے والے ہیں۔ میری لالٹین، میرا دل، میرا سگریٹ ... ان کے شعلوں کی خاموش لپک صرف عرش کو چھو سکتی ہے۔ دوسروں کو متاثر نہیں کرتی۔ جس طرح سورج کی کرنیں زمین کو گرم کرسکتی ہیں درمیانی خلا کو نہیں ... ہم بڑے سنجیدہ جلنے والے ہیں ... خاموش ... ساکت ... اسی لئے کسی کو شکایت نہیں۔

اب بھی میرا سگریٹ جل رہا تھا۔ اس کا بل کھاتا ہوا دھواں آہستہ آہستہ مائل پرواز تھا جیسے وہ عرش کی چھاتی پر کسی دوشیزہ کے سینے پر رینگتی ہوئی زلف خم شدہ کی طرح لہرانا چاہتا ہے۔

کتنا پرسکون تھا ماحول ... جانے میں کہاں کھو گیا تھا ... ———

آیئے آیئے ... آپ آگئیں ... شکریہ ... اے ادھر ... بالکل آباری ...

ارے صاحب میری طبع تو حزن و ملال میں ڈوب کر نکلی ہے لیکن آپ کی نزاکت آواز! کیا کہئے جس پہ پائل کی جھنکار اور ساغر کی کھنک بھی قربان ہو جائے ... ...

آپ کا یہ گداز جسم ... ابتک اس لمس کی لذت محسوس کر رہا ہوں ... ...

کیا کہا آپ نے ... اُف ...

کیا یہ ممکن ہوسکیگا ... روبرو ... اس کی حاکمانہ ذہنیت ... ... پس پشت سماج اور اس کے قابل ناپاک ارادے۔"

(کیا ہوا ... حقیقی محبت کا نام ہی تو خدا ہے" کیا خدا سے بھی انکار کیا جائے گا۔ یہ ذکر تو ہے ستاروں کے جذب کو دیکھو ... عرش کے متنا طیسی دیوتا نے کس طرح ایک دوسرے میں گم کر دیا ہے۔

اوہو! ——— چھوڑیئے ان باتوں کو۔ آج بڑی زحمت ہوئی ... جو غریب خانہ پر تشریف لائیں ... معاف کیجئے۔ میں تو بھول ہی گیا ... کیسے بھول پڑیں۔ یا یوں کہئے کہ آپ یہاں اکثر زحمت فرماتی ہیں۔

ناراض نہ ہو تو کہوں ——— میرا مطلب ———

آپ کے ارشاد کی ضرورت نہیں۔ میں نے مطلب خوب سمجھ لیا ہے ——— جی ہاں ——— آپ صرف بہلانا جانتی ہیں ... بلکہ کہنا چاہتی ہیں ... اس بات میں آپ کو جیت سے بھی مسرت حاصل نہ ہوگی ——— میں بھولا ... تمام پھولوں کے ہجوم میں کسی کو دیکھ کر آپ قہقہہ لگانے کے عادی ہیں ... لیکن شاید آپ مسکرا بھی نہ سکیں میں غریب ہوں نا اس لئے ... یہاں تو ہر مشکل آسان ہی ہے۔

مکان میں نہ نیگلون بلب کی روشنی ... نہ نرم گرم بستر ... بستر کی بھی ایک ہی رہی ——— ابھی یہاں تو بستر ہی نہیں ... اور جو ہے اس کی قیمت ہی کیا ——— آپ کو تو ان چیزوں کی ضرورت ہے ... اُف رے محلوں کے خواب۔

سنا آپ نے "حسن و عشق" کل دونوں نیلام ہو رہے تھے۔ سلاکیوں اور بچوں کے سراج خانوں میں ——— میں نے دیکھا ان میں زندہ طبیعت نہ تھی ... ایک دوسرے میں جذب ہونے کی صلاحیت پر زنگ کی موٹی چادریں تہ بہ تہ بچھی تھیں ——— وہ بولیوں پر ناپے جا رہے تھے ... میں سراج خانہ جا تو سکتا ہوں بولی نہیں لگا سکتا۔ دام نہیں ہیں میرے پاس ... خریدار دل شکستہ چھوڑا کرتا ہوں ... عجیب ہوں میں بھی ... ویسے تو مجھے سراج خانہ جانے کا بھی حق نہیں ... تقریباً بلایا جاتا ہوں ... آجکل تو مارے مارے پھرتا ہوں ... چھوڑیئے ———

معاف کیجئے شاید میں نے حسن کی جناب میں گستاخی کی ہو ... کیا کہا کہ آپ سے محبت ہے؟ سینے کی آگ کو دبی ہی رہنا چاہئے تھی ... صورت شوق کیوں دکھائی ... دل کو جلنے کی عادت ہے اور شعلے کو بھڑکنے کی ... عجیب دوراہے پر ہوں ... نہ کہہ سکتا ہوں نہ چھپا سکتا ہوں ...

اب کیا ہوگا ... اس کا یہ رازِ ... گھر کا ... معذرت کیا جائیں گے ... میں ستاروں کی چھاؤں میں اور چاندنی کی نیم نرم کرنوں میں ڈھونڈوں گا ... شاید نہ پاسکوں ...

میں ڈرتا کیوں ہوں ... میرے گھر میں چوری ہوئی ہے۔ میری زندگی کا میرا دل سب ہی چرا لیا گیا ہے۔ چور سامنے ہے اور میں تلاش کر رہا ہوں۔ بہت نزدیک کی چیز نہیں دکھائی دیتی ...

جس طرح چوری دبے پاؤں ہوئی ہے تلاش کے لبوں پر خاموشی دیکھ کر آپ مطمئن بھی ہیں اور خوش بھی۔

لیکن آنکھوں میں ... چھپا ہوا ... بتلایئے تاریکی تیر ... پھولوں کا ایسے تنکے سے خوب یاد رہتا ہے ... دیکھئے دیکھئے ناراض نہ ہوجیئے۔ آپ کو ... ——— کیسے کہہ سکتا ہوں ... میں نے ... آپ کو ——— اُف ہو کوئی دوسرا الزام بھی تو نہیں رہا ہے ... میرا دماغ ... ہوں ... ہوں ——— (جھلاکر) ہاں ہاں میں اپنی ہی آگ میں جلوہ ... مشتاق ... بیٹھا ہے اور خاموش جلتا خوب آتا ہے۔ یقین جانئے ... اب اپنے سنجیدہ ... قسم ——— ... میرے ... نہیں جیسے سگریٹ کا کش لگا نہیں چھوٹ سکتا۔ ——— مگر یہ آہیں ... نہیں ہیں ... شکوہ و شکایت کا شبہ بھی نہ ہو سکیگا ... بہت محفوظ ہونگی ... ... پیپہ کے اندر ٹیوب میں بھری ہوئی ہوا کی طرح ——— آپ تو ہنسنے لگیں ... کیا کوئی اوٹ کی تشبیہ دی ہے ——— ارے رے ... دستی لگایئے صاحب ... جب آپ ہنستے ہوئے دستی دانتوں میں دبالی ہیں اور سانس کے رکنے سے سینے کے مد و جزر کا جنا ہوا ایک طولانی نقش آتا حسین معلوم ہوتا ہے ——— ہنسے ہنسئے ... آپ بہت مجدد ہنستی ہیں ... لیکن پھر جب کبھی یکسیا افسوس فرمائیگا ——— میری زندگی کی تین تصلیں ہیں ... سگریٹ کی طرح جلنا ... پہیہ کی طرح گردش کرنا ... اپنے کمرے کی طرح خاموش و سنجیدہ رہنا ——— اوہ! آپ بے چین سی نظر آرہی ہیں ... دیر بہت ہوگئی ہے۔ شاید آپ آج بھی ... میرے لئے رات شب برات ہے ... ——— سخت کرسی پہ بیٹھ کر آپ تکلیف تو محسوس کرتی ہونگی

غزل

[illegible]

برق کو کام ہے جلانے سے / [illegible]
داغ دل ہو چکا ہے وقف جفا / [illegible]
دیکھتا ہوں انہیں کہیں نہ کہیں / [illegible] عنوان [illegible]
جو ہیں وحشت خیال سے البتہ / وحشت [illegible]
عبرت انگیز تھا فسانۂ دل / دلگرفتہ [illegible]
کچھ تو تسکین ہو گئی ہم کو / حال دل آپ [illegible]
رنگ الفت جما ہے کچھ ایسا / نقش مٹتا نہیں مٹانے سے
اٹھ گئی زیست کی توقع بھی / جب [illegible] وہ [illegible]
کس سے تقدیر کا گلہ کیجے / کیا توقع رکھیں [illegible]

جب کہ آئیں گے نزع میں حیدرؔ
برقؔ کیا ڈر ہے موت آنے سے

غزل

از جناب حکیم سید سبط حسین صاحب خوشترؔ جونپوری

فلک پر یہ شفق جو جلوہ گر ہے / کسی کے خون ناحق کا اثر ہے
وہ جاکر آ گئے عرش علیٰ سے / ابھی جنبش ہی میں زنجیر در ہے
جسے دنیا سمجھتا ہے تو ناداں / سرائے شب ہے وہ یا رہگذر ہے
بشر بے شر نہیں رہ سکتا ہرگز / ودیعت اسکی طینت ہی میں شر ہے
کوئی چین بر جبیں محفل سے نکلا / خدا جانے کون یہ کس کا جگر ہے
مری بالیں پہ وہ کیا آ رہے ہیں / یہ دل پہلو میں کیوں زیر و زبر ہے
کبھی تو سجدہ ریزی کام دیگی / در پیر مغاں پر اپنا سر ہے
یہ کہہ کر ہٹ گئے وہ وقت آخر / کوئی دم میں یہ قصہ مختصر ہے
جلایا تھا جسے برق طپاں نے / وہی اس سوختہ ساماں کا گھر ہے
بنے انسان جب اک آب و گل سے / کشاکش پھر یہ کیوں باہم دگر ہے
نصیب دشمناں کیا سن رہا ہوں / وہ میرے درد دل سے بے خبر ہے

الٰہی خیر ہو خوشترؔ کے دل کی
جبیں پر ہے شکن ترچھی نظر ہے

غزل

از سید محمد علی بہارؔ حیدرآبادی تلمیذ حضرت مجاورؔ

رہتی ہے بیخودی مجھے پیکر شراب عشق / ہر وقت مست رہتا ہے مست شباب عشق
جب دیکھئے ہے مہر درخشاں شباب عشق / ہوتا نہیں غروب کبھی آفتاب عشق
بے ہوش جلوہ گاہ میں اکی جو ہو گیا / دیتی ہے بیخودی میری انکو جواب عشق
بچپن میں درس عشق پڑھا تھا جو شیخ نے / دیوانگی میں بھی نہیں بھولا کتاب عشق
اسکی خبر دی کبھی نہیں رکھتی خدا گواہ / گھر جائے جو برس کے نہیں ہے سحاب عشق
انسان مجتنب ہے ہر وقت عشق سے / خانہ خراب کرتا ہے خانہ خراب عشق

نیند آ رہی ہے اب تو بڑھاپے میں اے بہارؔ
آتا ہے یاد ہم کو جوانی کا خواب عشق

[illegible] کیا کروں مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا ... [illegible]
نفرت ہے ... [illegible] کرتی اور صرف کا کیا فائدہ ... [illegible]
فاصلیاں بہت بڑھ گئی ہیں ... اسی لئے رہنا باتیں [illegible]
بیٹھو ... آپ آزاد خیال تھیں — [illegible] آزادی محدود صورتوں میں ہوتی
ہے ... کل ہی ہراج خانہ میں میں نے محسوس کیا تھا — جب سگریٹ کے دھوئیں
میں کوئی کرسی پر آزادی کہاں سے آگئی — ہوٹلے پادری کی جھنکار سے
آپکی مدہوش نازک آواز کا آہنگ ہو سکتی ہے ... میری کرخت آواز کا بے ربط
سا رشتہ کس قدر بے جوڑ معلوم ہوتا ہوگا — آپ کو ... شاید آپ [illegible]
آف — کسی ویلانا نہیں بالکل کرنے ہیں آپ ... ذرا سکتا جب کیا
بوندوں کی بارش کی طرح مسلسل برسنے لگے — میں نے کب ...
نو سمجھنے میں نے کہا —

"آپ اپنی ہی کہے جائیں میری بھی کچھ سنیں گے ...
آپ کی آواز بھرائی ہوئی کیوں ہے ... مجھے دیکھئے میں ہنس رہا ہوں اپنی
شکست کے بعد" میں کیا کروں ... ظالم ہے میرا ماحول — میں کس طرح
دیکھا میں پھنس گئی ہوں جہاں ہر قدم پر ایک بنا بنگالی کھڑا ہے ... بتلائے کیا
کروں "محبت کی ناقہ کشی" سے کیسے نجات حاصل کروں —
سو نہیں ... رونا مجھے پسند نہیں — بیٹھئے ... میرے ساتھ ہنسیئے ... میں کیوں
ہنستا ہوں تاکہ دنیا والے مجھے ظریف و زندہ دل سمجھیں —
اب بھول جانے کی کوشش کیجئے ... "
اس جواب کی توقع نہ پہلے سے تھی ... میں تو ان ہی لمحوں کا انتظار کر رہا تھا کہ کوشش
کروں گا ... ٹھیک ہی ہے ... میں آپ کے لئے تاج محل نہیں بنا سکتا — میری
محبت تو دل کے تاج محل میں خواب ہے اس کا طواف کرتا ہوں —
اتنے میں ہوا کے ایک تیز و تند ظالم جھونکے نے میرے جسم میں جھرجھری سی پیدا کر دی
میرے حسین تخیلات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ [illegible] کی باتیں یکدم ختم ہو گئیں — جیسے کسی اجنبی
آہٹ پر راز کی باتیں ختم کر دی جاتی ہوں) ۔ میرے سگریٹ کا سلجھے ہوئے گیسوؤں کی طرح
بل کھاتا ہوا دھواں زلف برہم کی طرح پریشاں ہو گیا۔ سگریٹ نے دم، اتفاق سے آخری
ہچکی لی — عین اسی وقت میرے کمرے میں جذبے سری تان کی لپیٹے ہوئے دو بے جوڑ
محبت سمی معصوم اپنا سر دے اور [illegible] اکر میرے کانوں کو مجروح کر رہے تھے اور فرش پر
بکھیل کی طرح رہے تھے — ایک لونڈا شاید سکنڈ شو دیکھنے کے بعد گاتا جا رہا تھا۔
"ایک ندی کے دو کنارے ملنے سے مجبور" انجام محبت ہمیں معلوم ہے لیکن
مجھے یکایک خیال آیا کہ محبت ایک سگریٹ ہے جو شعلوں سے شروع ہوتا ہے
وجد کیا ... کیا — دھوئیں میں پلٹا ہے اور آخر راکھ کا ڈھیر ہو جاتا ہے ... میرا
مٹی کا ایش ٹرے جو حال ہی کا نقشہ بتاتا ہے میں سامنے کے گھر کی قیمتی دیوار بنا تھا اس کا بجا
ثبوت ہے ... اس میں سوائے راکھ کے اور کچھ نہیں ۔ میں آخری سگریٹ جلا کر
سمجھتا ہوں کر جانے لگا ۔
کمرے کا ماحول پھر اسی طرح سنجیدہ تھا مگر ایک زلزلے کے بعد ——

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

امریکہ نے ایٹمی طاقت کا پوشیدہ اڈہ تیار کر لیا

نیویارک ۲۶ راگست۔ پیر کے روز ایک اطلاع شائع ہوئی تھی کہ نیو میکسیکو میں اٹامک جنگ کا ایک زمین دوز اڈہ ہے اس اطلاع سے ملک بھر میں سنسنی پھیل گئی ہے لیکن ریاست ہائے متحدہ کے فوجی افسروں نے اس اطلاع کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اخبار "ڈینور پوسٹ" رقمطراز ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کی فوج سانڈیا کے قریب ایک زمین دوز شہر بنا رہی ہے اور گزشتہ ماہ اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ یہ شہر فوج کا پوشیدہ اڈہ ہے اطلاع میں مزید بتایا گیا کہ پہاڑوں میں ایٹم بم رکھنے کے لئے غار کھودے جا رہے ہیں اور ان کو گرانیوالی فوج کی جائے رہائش کا انتظام کرنے کے لئے وہیں مکان بھی زیر تعمیر ہیں۔

جن لوگوں نے ان پہاڑوں پر اپنے ذاتی ہوائی جہازوں پر پرواز کی ہے ان کا دعوئے ہے کہ اس علاقہ میں زمین دوز کام ہونے کے کافی ثبوت موجود ہیں۔

برطانیہ میں تجارت کے بہتر مواقع

لندن ۲۶ راگست برطانیہ کے تجارتی حلقوں میں یہ خبر بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے کہ لڑائی سے پہلے برطانیہ کو جو کچھ تجارتی حیثیت حاصل تھی وہ از سر نو حاصل ہو جائے گی اور برطانوی تاجر جو اشیاء برآمد کریں گے ان کے بدلے قومی ضرورت کی اشیاء انگلستان میں آسکیں گی۔ اس سلسلے میں برطانوی حکومت نے آسانیاں بہم پہنچانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور برطانوی تاجروں کو جائے درآمد کرنے کے بہترین مواقع حاصل ہونیوالے ہیں سگریٹ جانے کی درآمد میں کچھ وقت ضرور لگیگا لیکن اس سلسلے میں انتظامات ابھی سے شروع ہو رہے ہیں اور خیال ہے کہ فضا حالت بہتر ہونے پر بکثرت چائے درآمد کی جا سکیگی۔

اسلام

ایران روس کو تیل کی مراعات نہیں دے گا

طہران ۲۷ راگست اگرچہ روس کا برابر دباؤ پڑ رہا ہے لیکن ایران روسی ایرانی مشترکہ کنٹرولوں کے تحت ایک تیل کی کمپنی قائم کرنے کی تجویز منظور کرنے میں جلدی نہیں کر رہا ہے۔ خیال یہ ہے کہ وزیر اعظم قوام السلطنہ اس معاہدہ کو ایرانی مجلس کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور طہران کے باوثوق حلقوں کی رائے ہے کہ مجلس اس تجویز کو مسترد کر دیگی۔ روسی سفیر سیڈچیکاف نے تیل کمپنی کے قیام کی مخالفت کرنے کا رجعت پسندوں پر الزام لگایا ہے۔ اور کہا ہے کہ روس کو تیل کی مراعات دینے سے انکار کرنے کے نتائج خطرناک ہونگے۔

اس دوران میں روسی فوجیں کوہ قاف میں برابر جمع ہو رہی ہیں۔ (گلوب)

دریائے نیل میں طغیانی

قاہرہ ۲۹ اگست دریائے نیل میں بہت زیادہ طغیانیاں آگئی ہیں مگر امور عامہ کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ ان طغیانیوں سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ گزشتہ سال بھی اتنے طوفان آئے کہ ساٹھ سال میں کبھی نہ آئے تھے اور جو انتظامات سال گزشتہ کئے گئے تھے وہ اب بھی کامیاب ثابت ہوں گے۔

اس طغیانی کا باعث یہ ہے کہ بارشیں بہت زیادہ ہوئی ہیں اور اوپر کے حصے میں دریاؤں کے اندر ۵۰ سنٹی میٹر اوپر چڑھ گیا ہے۔

(۶۰) ہزار اشخاص حج کے لئے پہنچ گئے

مکہ معظمہ ۳۰ راگست اب تک (۶۰) ہزار حاجی یہاں پہنچ چکے ہیں جنمیں ۵۰۰ ۱۸ ہندوستان اور پاکستان کے حاجی بھی شامل ہیں توقع ہے کہ جب کراچی سے ۱۱ر اکتوبر کو روانہ ہونے والا آخری جہاز یہاں پہنچ جائیگا تو حاجیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو جائیگا۔

پاکستان

مشرقی پنجاب کے مظالم کی داستانیں سنکر

پاکستان کے صدر مقام کراچی کے مسلمانوں کے قلوب انتہائی مغموم ہیں

کراچی ۲۸ راگست مشرقی پنجاب کے مظالم کی داستانیں سنکر پاکستان کے صدر مقام کراچی کے مسلمانوں کے قلوب انتہائی مغموم ہیں۔ اس تاثر میں تمام عہدہ دار بھی شریک ہیں جو غیر رسمی طور پر مشرقی پنجاب کے حالات پر تبادلہ خیال میں مصروف رہتے ہیں اس وقت کراچی کی فضا پر مشرقی پنجاب کے واقعات کا اتنا گہرا اثر پڑا ہے کہ یہاں پہونچکر کوئی یہ محسوس نہیں کر سکتا کہ ۱۵ راگست کو قیام پاکستان پر کبھی مسلمانوں نے جشن منایا تھا۔ پاکستانی حکومت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے لئے جو انتظامات کر رہی ہے باشندگان کراچی اس میں حصہ لینے تیار ہیں۔ (اورینٹ)

قائد اعظم نے نماز جمعہ بادشاہی مسجد لاہور میں ادا فرمائی

بارش کے باوجود ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع

لاہور ۲۹ راگست قائد اعظم نے نماز جمعہ بادشاہی مسجد لاہور میں ادا فرمائی جیسا کہ توقع تھی قائد اعظم تقریر فرمانے والے تھے۔ بارش کے باوجود مسجد میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان جمع ہو گئے تھے۔ نماز کے بعد عوام کے جوش و عقیدت کی کثرت سے باوجود مسلسل کوشش کے یہ ممکن نہ ہو سکا کہ قائد اعظم تقریر کر سکیں (اورینٹ)

چین نے پاکستان سے قریبی ربط پیدا کر لیا

کراچی ۳۰ راگست حکومت چین نے اسٹیٹس نیوز باور کرتی ہے کہ حکومت پاکستان سے قریبی ربط پیدا کرنا قبول کر لیا ہے جب دونوں حکومتیں آپس میں سفراء کا تبادلہ کریں گی اس طرح ثقافتی سیاسی اور تجارتی ارتباط پیدا اور قائم رہے گا۔ (ا۔ن)

ہندوستان

ایک عورت کو ہاتھی کی شکل کا لڑکا پیدا ہوا

آگرہ ۲۸ اگست۔ ایک برہمن حلوائی کی بیوی کو بچہ ہوا ہے جو بالکل ہاتھی کی شکل کا تھا۔ یہ عورت متوطن آگرہ کی رہنے والی ہے بچہ صرف چند گھنٹے زندہ رہا۔ ہزاروں لوگ اس حلوائی کے ہاں اس مردہ "ہاتھی بچے" کو دیکھنے آئے اور جو زیادہ توہم پرست تھے انھوں نے اسے گنیش کی ولادت قرار دیا اور عورت کو گنیش کی ماتا کا نام دیا۔

مدراس میں نظام زمینداری کے خاتمہ کا مسودہ زیر تیاری ہے

مدراس یکم ستمبر۔ نظام زمینداری کے خاتمہ کا مسودہ قانون زیر تیاری ہے اور توقع ہے کہ تین ماہ کے اندر یہ قانونی شکل اختیار کر لیگا (ا ح۔ ا س)

برطانوی افواج کی ہندوستان سے برطانیہ کو منتقلی

بمبئی یکم ستمبر۔ تین ہزار سے زائد برطانوی افواج آج بمبئی سے عازم برطانیہ ہوئیں۔ ۱۵ راگست کو اقتدار کی منتقلی کے بعد یہ دوسرا برطانوی دستہ ہے جو ہندوستان سے روانہ ہوا ہے (ا۔پ)

فرخ نگر سے نئی دہلی کو آنیوالی ٹرین پر جاٹوں اور اہیروں کا دھاوا

اقلیتی فرقہ کے متعدد افراد لاپتہ ہیں

لاہور یکم ستمبر نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۱۶ ڈاؤن ٹرین پر جو فرخ نگر سے نئی دہلی آرہی تھی گڑگاؤں سے ایک میل کے قریب جاٹوں اور اہیروں نے جو کثیر تعداد میں تھے اقلیتی فرقہ کے مردوں عورتوں اور بچوں پر دھاوا بول دیا جن میں اکثر لاپتہ ہیں (ح ا۔ س)

ہندوستان میں اڑنیوالی موٹریں بنائی جائینگی

لندن ۳۰ راگست پورٹسماؤتھ ایوی ایشن کمپنی یہاں اڑنے والی موٹروں کے تجربات کر رہی ہے اب یہ موٹریں جلد ہی کمپنی کی ہندوستانی فیکٹری میں بھی تیار کیجائینگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کارخانہ کو جلد

ہفتہ واری اہم خبریں

دکن

حیدرآباد میں ایک اور بم

حیدرآباد ۲۴ راگست۔ کل شام کے ۷ بجے سکندرآباد میں ایک کرسٹ منسٹریٹ کے پاس ایک اور بم پھینکا گیا۔ جس کی وجہ سے دہشت و ہراسانی پیدا ہوگئی۔ مسٹر جی سینز نائب کوتوال لفٹنٹ محمد حسین نائب کوتوال سکندرآباد اور مسٹر حمید اللہ نائب کوتوال اسپیشل برانچ کے ساتھ فوراً مقام پر لگئے۔ بم پھٹنے کی وجہ سے چار مسلمان زخمی ہوئے جن کے پاؤں پر بم کے اجزا لگے۔

موقع واردات پر پولیس نے ایک ہوٹل اور ایک مکان کا محاصرہ کرکے تلاشی لی۔

آج دن بھر سکون رہا۔ کرفیو میں تین دن کی توسیع کردی گئی ہے۔ پولیس کے پہرے قائم ہیں اور فوج واپس کردی گئی ہے۔ دوکانیں کھلی جارہی ہیں۔ لوگ کاروبار میں مصروف ہیں (دکن نیوز)

پے اینڈ سروس کمیشن

حیدرآباد ۲۴ راگست۔ پے اینڈ سروس کمیشن جو ملازمین سیول سرکار عالی کی تنخواہ و الاونس سے متعلق اضافہ کا کام کررہا تھا۔ اب اس کے ذمہ ملازمین فوج کی تنخواہ و الاونس میں اضافہ کا کام بھی تفویض کیا گیا ہے۔ کمیشن مذکور اس سلسلہ میں مواد فراہم کررہا ہے جس کی تکمیل کے بعد رپورٹ عنقریب معزز کونسل کے توسط سے بارگاہ خسروی میں منظوری کے لئے پیش کردی جائے

(اطلاعات)

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے صدر دفتر پر قیمتی اشیاء کی حفاظت کا انتظام

حیدرآباد ۲۴ راگست۔ حیدرآباد اسٹیٹ بنک نے اپنے صدر دفتر پر قیمتی اشیاء کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ مکمل تفصیلات افسر انچارج سیکیورٹی ڈپارٹمنٹ حیدرآباد سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(اطلاعات)

قائد ایوان مجلس مقننہ

حیدرآباد ۲۴ راگست۔ مسٹر کرکٹن کی جگہ مجلس مقننہ کے قائد ایوان نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات مقرر ہوئے ہیں (دکن نیوز)

ہوائی جہاز سے حج کو جانے والے متوجہ ہوں

حیدرآباد ۲۵ راگست۔ حاجیوں کی سہولت کے لئے دکن ایرویز نے ہوائی سفر کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا ہوائی جہاز بیگم پیٹ (حیدرآباد) سے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء کو روانہ ہوکر بمبئی کراچی جیونی سلالہ اور عدن ہوتا ہوا ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جدہ پہونچیگا۔ اسی طرح دوسرا تیسرا چوتھا اور پانچواں ہوائی جہاز ۱۹، ۲۲ اور ۲۷ ستمبر اور پہلی اکٹوبر کو علی الترتیب روانہ ہونگے کرایہ آمد و رفت دو ہزار آٹھ سو کلدار معادل دوسو بیس پونڈ ہوگا۔ واپسی کی تاریخ کا اعلان دکن ایرویز بعد میں کریگا جو حضرات ہوائی جہاز کے ذریعہ حج کا سفر کرنا چاہتے ہوں وہ راست دکن ایرویز "بشیر باغ" کے دفتر سے تفصیلات حاصل کرسکتے ہیں۔

(اطلاعات)

باجرہ کے اسٹاک کا خاتمہ۔ حیدرآباد ۲۵ راگست۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے گوداموں میں باجرہ کا اسٹاک ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے راشن بندی کی دوکانات سے باجرہ سربراہ نہیں کیا جاسکے گا۔ (اطلاعات)

گرفتاریاں

حیدرآباد ۲۵ راگست۔ آج گولکنڈہ میں مسٹر [illegible] جوشی لنک سیلر جو مشہور کانگریسی ورکر ہیں اور مسٹر [illegible] آرگنائزر سیوا دل کو پولیس مقامی نے گرفتار کرلیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاریاں تحفظ امن عامہ کے تحت عمل آئی ہیں۔ (وطن نیوز)

[illegible] اگست۔ آج [illegible] ایک [illegible] کی تلاشی لی گئی جس میں [illegible] رہتے تھے۔ پولیس کو تلاشی میں کچھ لٹریچر اور اشتہارات دستیاب ہوئے جو قابل اعتراض تھے ضبط کیا گیا۔ (وطن نیوز)

فضل رسول خاں صاحب مددگار کوتوالی بلدہ

حیدرآباد ۲۵ راگست۔ مولوی فضل رسول خاں صاحب مددگار کوتوال بلدہ کی مدت ملازمت میں من ابتدائے ۹ راگست ۱۳۵۶ف مزید ایک سال کی توسیع منظور کی گئی۔ (وطن نیوز)

ہندی ملاپ "ممنوع الداخلہ" قرار دیا گیا۔ (وطن نیوز)

بم یا کوئی دھماکہ خیز شئے پھینکنے کی سزا موت ہوگی۔ حیدرآباد ۲۵ راگست۔ باور کیا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی کے زیر غور ایک ایسے دستور العمل کا نفاذ ہے جس میں بعض جرائم کے لئے سنگین سزائیں بشمول سزائے موت مقرر کی جائیں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کسی مقام عام یا شارع عام میں بم پھینکنے کی سزا موت ہوگی

(دکن نیوز)

ڈائرکٹر جنرل پولیس و کمشنران سٹی و ڈسٹرکٹ پولیس۔ حیدرآباد ۲۶ راگست۔ حسب فرمان خسروی نواب دین یار جنگ بہادر یکم اگست سے ڈائرکٹر جنرل پولیس ملک سرکار عالی بیافت تین ہزار مقرر ہوئے اور کمشنری سٹی پولیس پر مسٹر رستم جی اور کمشنری ڈسٹرکٹ پولیس پر علمدار حسین صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے (دکن نیوز)

اودھ کا سفیر حیدرآباد۔ حیدرآباد ۲۶ راگست۔ نواب واجد علی شاہ کے پوتے نواب یوسف مرزا جنہوں نے اودھ میں اپنی بادشاہت کا اعلان کیا تھا۔ حیدرآباد کے لئے مولوی سعید الرحمٰن صاحب قدوائی کو اپنا سفیر مقرر فرمایا۔

[illegible]

میں تلاشیاں [illegible] دو جگہ کامیاب ہوئی۔ ایک [illegible] اسٹامل پر کیا دستی بم [illegible] بہت سا قابل اعتراض اشتہارات [illegible] وغیرہ کا سامان برآمد ہوا۔ [illegible] نے دو کانگریسی سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا۔ (دکن نیوز)

حاجیوں کے لئے ٹیکہ اندازی کا انتظام۔ حیدرآباد ۲۶ راگست۔ سلسلہ گذشتہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حیدرآباد کے قافلے کے حاجیوں کے ہیضہ و چیچک کے ٹیکہ اندازی کا انتظام دیا کس ڈسپنساری کرنول میں کیا گیا ہے جہاں ٹیکہ اندازی من ابتدا ۷ مہر لغایت ۱۱ آبان ۱۳۵۶ف ہوگی۔ حاجیوں کو چاہئے کہ نظامت امور مذہبی کے صیغہ حج سے داخلہ کا رقعہ لیکر رجوع ہوجائیں اور ٹیکہ لگوالیں اور بعد ختم مدت سرٹیفکٹ حاصل کرکے صیغہ حج میں محفوظ کرادیں تاکہ بندرگاہ بمبئی پر وہ واپس کئے جاسکیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد جو سرٹیفکٹ وصول ہوں گے ان کے لئے بلدہ میں ٹیلیگرام پاس نہیں بن سکے گا اور ان کو فی اسم (دس) پاؤنڈ ٹیلیگرام پاس دینا ہوگا۔ (اطلاعات)

سرکل انسپکٹر پولیس ہلاک کردیئے گئے۔ حیدرآباد ۲۷ راگست۔ کل تعلقہ حضور نگر میں کمیونسٹوں نے بلوہ کی واردات کا ارتکاب کیا۔ کمیونسٹوں کے مسلح مجمع نے مولوی سعید الدین خاں صاحب سرکل انسپکٹر پولیس پر جبکہ وہ مصروف انتظام تھے۔ فیر کردیا۔ نتیجے کے طور پر ہلاکت واقع ہوئی۔ بلدہ حیدرآباد سے مزید پولیس کے جمعیت روانہ کردئے گئے ہیں۔ [illegible] ہے

[illegible]

دکن

عثمانیہ یونیورسٹی کی ڈگریاں مانی جاچکی ہیں۔ حیدرآباد

عثمانیہ یونیورسٹی کی ڈگریوں کو یونیورسٹیوں نے قبول کرلیا ہے۔ لیکن ابھی تک بمبئی الہ آباد۔ پنجاب۔ بنارس اور مدراس نے تصدیق نہیں کی حیدرآباد اسمبلی کے وزیر اطلاع دیتے ہیں کہ ان ڈگریوں کی تصدیق انڈین میڈیکل کونسل نے بھی نہیں کی لیکن امید ہے کہ جلدی تصدیق ہوجائے گی۔

آپ نے اس امر کا انکشاف بھی کیا کہ باہر کی یونیورسٹیوں سے آکسفورڈ اور اڈنبرا نے بھی ان ڈگریوں کو قبول کرلیا۔ (گلوب)

باغیانہ لٹریچر اور مخالفانہ سرکیولرز کی برآمد۔ حیدرآباد ۲۷ راگسٹ آج صبح ۱۱ بجے بجواڑہ ٹرین سے ایک مسافر نامپلی اسٹیشن پر اترا حاجی محمد رسول صاحب ٹرافک اسکواڈ انسپکٹر دگیری اور قاضی برہان الدین صاحب نے شبہ پر اس کی تلاشی لی جس میں حکومت کے خلاف باغیانہ لٹریچر کے علاوہ بجواڑہ سے مقامی کانگریس کے نام سرکیولیڈا ور مختلف ہدایات وغیرہ تھیں۔ نیز ایک خنجر بھی برآمد کیا گیا۔ ملزم کو مقامی کوتوالی کے سپرد کردیا گیا ہے۔ (دکن نیوز)

ہرسہ پائیگاہ میں گریڈ کا اضافہ

حیدرآباد۔ ۲۷ راگسٹ پبلک پریس کی موصولہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ ہرسہ پائیگاہ کے ملازمین کے علاوہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر۔ نواب کمال یار جنگ بہادر اور راجہ دہرم کرن بہادر کے ملازمین نے بھی اضافہ گریڈ کا مطالبہ کیا ہے۔ (پبلک پریس)

انتخاب میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تخریبی سرگرمیوں کے اڈوں پر پولیس کا دھاوا۔ اہم دستاویز کی برآمد

حیدرآباد۔ ۲۸ راگسٹ شاخ خاص کی خفیہ پولیس بلدہ نے اسٹیٹ کانگریس کی تخریبی سرگرمیوں کے بعض اڈوں پر کل اور آج دھاوا کیا اور متعدد اہم دستاویزات برآمد کی گئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چند کانگریسی کارکن گرفتار کئے گئے ہیں جن میں مسٹر سیتا رام جیدہیڈ کا نام قابل ذکر ہے۔ (دکن نیوز)

مولانا عبداللہ عمادی کا انتقال

حیدرآباد۔ ۲۸ راگسٹ مولانا عبداللہ عمادی صاحب نے آج انتقال کیا۔ نماز جنازہ درگاہ سید احمد بادپا واقع فرسٹ لانسر میں آج تین بجے عمل میں آئی۔ فاتحہ سوم ۳۰ راگسٹ شنبہ کو بوقت عصر مسجد کنہ گوشہ محل میں ہوگی۔ (دکن نیوز)

بم سازی کا خفیہ کارخانہ۔ ذخائر کی برآمدی۔ حیدرآباد۔ ۳۰ راگسٹ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس ملزمین کی گرفتاری۔ نے مملکت حیدرآباد کو ہندوستانی یونین میں شرکت پر مجبور کرنے کے لئے ستیاگرہ کی جو مہم جاری کررکھی ہے اس سلسلہ میں دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ عدم تشدد کے حامیوں نے اس مہم کے لائحہ عمل میں تشدد اور تخریبی عمال کو بطور خاص جگہ دی ہے۔ سکندرآباد نے ستیاگرہ کے فسادات کی بنا ڈالی اور ان فسادات کے دوران میں ستیاگرہ سے ہمدردی رکھنے والوں نے متعدد مقامات میں دہماکے پیدا کئے اور بم پھینکے حیدرآباد میں صدر امین کچہری مشیرآباد اور آر۔ ٹی۔ ڈی گیرج کونگوڑہ میں دھماکے ہوئے۔

بموں کی عوام میں تقسیم۔ معلوم ہوا ہے کہ خفیہ پولیس بلدہ مہینے ڈیڑھ مہینہ سے ان تخریبی عمال کے اطلاعات اور ان کے کارندوں کا پتہ چلانے میں مصروف تھی ابھی چند دن ہوئے کہ بم سازی کے ایک خفیہ کارخانہ پر جو یہاں سے تقریباً (۱۶) میل کے فاصلہ پر موضع بوچیم پلی تعلقہ باغات میں تھا۔ دہاوا کرکے کثیر تعداد مقدار میں سم پاس مسل اور بم بنانے کے ساز و سامان کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کردیا۔ اس کارخانہ کے بانی بال ریڈی اور سری رام ریڈی پٹیل موضع بوچیم پلی تھے اور ان کے ساتھ شیولنگم دہا۔ شریک تھا۔ یہ سب اشخاص گرفتار کرلئے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے پیتل اور بیڑ کے بم بڑی تعداد میں بنائے جن میں لمبی بتیاں تھیں اور یہ بم عوام میں تقسیم کردئیے گئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد اور اضلاع میں مختلف قسم کے بم بنائے اور تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ بیڑ کے خول مزید تفتیش میں منس کی گندک کے ٹکڑے گول بم۔ شیشے کے بم۔ بانس کی نلوں کے بنی دار بم۔ ناریل کے خولوں کے بم بھی بنائے گئے ہیں خفیہ پولیس بلدہ مزید تفتیش اور گرفتاری میں مصروف ہے۔ (دکن نیوز)

راجہ دھرم کرن کا انتقال

حیدرآباد۔ ۲۹ اگسٹ حیدرآباد کے مشہور امیر راجہ دہرم کرن بہادر شیو راج بہادر کا انتقال ہوا۔

آنجہانی نہایت فیاض اور سخی راجہ تھے۔ خداوند عالم ان کے فرزند راجہ رام کرن بہادر اور دوسرے بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ انتخاب بھی ان کے غم و رنج میں شریک ہے۔

سر والٹر مانکٹن۔ حیدرآباد۔ یکم ستمبر۔ دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ سر والٹر مانکٹن جو دستوری مسائل کی حد تک کونسل کے اجلاسوں میں موقتی وزیر کی حیثیت سے شریک ہوا کرتے تھے۔ اب ان کی وہ حیثیت ختم ہوچکی ہے۔ سر موصوف اب صرف مشیر دستوری رہ گئے ہیں اور دستوری مسائل کے سلسلہ میں آپ ۳ ستمبر کو عازم شملہ ہو رہے ہیں۔ (دکن نیوز)

حیدرآباد کے مسئلہ کا جلد ہی تصفیہ نہ ہوگا۔ نئی دہلی۔ ۳۰ راگسٹ۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام نے آئینی معاملات کے وزیر نواب علی یاور جنگ کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے۔ وہ حیدرآباد کے اس وفد کے بھی ممبر تھے جو ہندوستانی یونین کے سلسلہ میں حیدرآباد کی پوزیشن سے متعلق گفت و شنید کررہا تھا۔ لیکن وفد کے دوسرے ممبر وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری اور سر والٹر مانکٹن گفت و شنید جاری رکھیں گے۔

مستقبل قریب میں کسی سمجھوتہ ہوجانے کی توقع نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی جس سے نظام اپنی خودمختاری بھی برقرار رکھیں اور خارجی معاملات دفاع اور مواصلات کو ہندوستانی یونین کے بھی سپرد کردیں۔ باوثوق حلقوں کی رائے ہے کہ اس غیر یقینی حالت کی ذمہ داری ریاست کی مسلم انجمن اتحاد المسلمین کی سرگرمیاں پر ہے۔ نظام اس راست اقدام کی وجہ سے پس و پیش کررہے ہیں جو یہ انجمن کرنے والی ہے۔ پھر بھی نظام نے انجمن مذکور کی حیدرآباد کو پاکستان کے شامل کرنے کی تجویز کو مسترد کردیا ہے۔

حکومت ہند نے صورت حال کا پرسکون مطالعہ کررہی ہے۔ اور یہ دیکھ رہی ہے کہ نظام پر کب تک اقلیت کے فرقہ کا خوف غالب رہے گا اور کب تک وہ باقی حکمرانوں کی صف میں شامل آنے سے گریز کرتے رہیں گے۔

مملکت حیدرآباد سے انڈین آرمی کی منتقلی۔ حیدرآباد۔ ۳۱ راگسٹ پبلک پریس اس انکشاف کے قابل ہے کہ تلنگیری میں اس وقت تک آرمی کی جو فوجیں متعین تھیں۔ ان کے مقامات تعیناتی کا تصفیہ ہوچکا ہے۔ اس طرح یہ فوجیں پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم ہوجائیں گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فوجیں فلم ورے آدھ فیہ سے عنقریب مقررہ مقاموں کو روانہ ہوجائیں۔ (پبلک پریس)

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد ہے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر نہ مل سکیں گی۔

لغت

روپیہ

قاموس اللغۃ طبع ایران ۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران ۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران ۸۰
معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ
کریم خان - طبع ایران ۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں میں ۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران ۵۰
فرہنگ آنندراج فارسی کی ایک مشہور و معتبر لغت ہے جو تین ضخیم
جلدوں میں مجلد ہے - (۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مازندرانی (۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ ۵۰
فرہنگ انجمن آرائے ناصری
ایران کی مشہور و مستند لغت طبع ایران ۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت ۲۰۰

تواریخ

حیوات الحیوان - طبع ایران ۵۰
تاریخ ابن خلکان طبع ایران در دو جلد ۱۲۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد ۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور ۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران ۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران ۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا ” ۴۵
دیوان گلستانی طبع ایران جدید ۴
ملل مشرق ” ۱۰
تاریخ فرانسہ ” ۱۰
مآثر و الآثار طبع ایران ۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس
سہ جلد طبع ایران ۱۵۰
شاہنامہ طبع ایران قطع بزرگ ۱۵۰

روپیہ

شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ ۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط ۱۰۰
لوی چہاردہم ۱۵
لوی شانزدہم ۵
درر التیجان تاریخ اشکانیان ۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ ۳۰
فارس و جنگ بین الملل ۸
پرویز تا چنگیز ۵
عالم و آدم ۶
تاریخ روم بزرگ ۲۵
سیاح ایرانی ۵
براہین العجم ۱۲
تمدن قدیم ۱۵
تاریخ ذکاء الملک ۱۰
تاریخ کردستان ۳
نامہ خسروان سہ حصہ ۱۵
تاریخ بحیرہ ۶۰
بستان السیاحہ ۶۰
ریاض السیاحہ ۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبد العظیم ۵۰
تاریخ ساسانی ۳۰
تاریخ بختیاری ۵۰
تطور ملل ۱۰
نہ سال در امریکہ ۳
یکسال در امریکہ ۴
یکسال در قشون فرانسہ ۲
تاریخ رومان ۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ ۶
تاریخ جنگ آلمان ۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ ۱۰
خانوادہ امپراطوری روس ۶
پراگز ملکہ آلمان ۲
پیرجاک ہندی ۲
حبیب السیر کامل ۱۵۰
تاریخ قم ۱۵

تاریخ جہانگشائی نادر قطع بزرگ ۱۵
ایضاً قطع متوسط ۱۰
درہ نادرہ خط آقا اولیا سمیع ۱۵
قصص العلماء ۳
تحفۃ الکرام ۱۰
مراۃ سکندری ۵
تاریخ سلطانی ۵
کسرے نامہ ۳
سلطان نامہ ۵
تاریخ نگارستان ۱۰
اکسیر التواریخ ۵
تحفۃ العالم ۶
حملہ حیدری ملا باذل کمیاب ۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران ۵۰
حملہ حیدری ملا بمو نعلی ۵۰
گلزار آصفیہ ۳۰
روضات الاحباب ۱۵
تزک آصفیہ ۱۵
تاریخ روس ۵
کتاب نادر شاہ ۶
مدارج النبوۃ ۱۰
تاریخ فرشتہ ۱۵
معارج النبوۃ ۶
مدارج النبوۃ ۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور
تذکرہ طبع ایران - ۸۰
بنیان رفیع در حالات خواجہ ربیع
طبع ایران ۲۰
نامہ دانشوران ۷ جلد ” ۲۵۰
گنج شایگان ” ۶۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ ۱۵۰
دو جلد کامل طبع ایران

تذکرہ صبح گلشن طبع ہند ۳۵
تذکرہ روز روشن ” ۴۵
تذکرہ گلزار اعظم ” ۴۰
تذکرہ صبح وطن ” ۴۵
خیرات الحسان تذکرہ شعراء ۸۰
[illegible] سہ حصہ طبع ایران
شرح حال سعدی شیرازی ” ۵
گنج دانش تذکرہ شعرا ” ۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی ۲۵
آتشکدہ آذر طبع ” ۳۵
تذکرہ مراۃ الخیال طبع [illegible] ۱۵
خزانہ عامرہ طبع ہند ۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ ۱۰
سفرنامہ دوم ” ۱۵
سفرنامہ سوم ” ۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ ۲۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا ۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ ۳ حصہ ۵۰
سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ ۲۵
سیاحت نامہ احمد ۴۰
سفر پیشاور دورہ دنیا ۴
سیاحت تحت البحر ۵
سفرنامہ حاجی معین ۳۵
مسافرت میرزا تقی علی خان یزدی زنگنہ ۵
سفرنامہ ناصر خسرو ۵

ادب

مخلاۃ شیخ بہائی طبع مصر ۱۰
اللطیف فی کل معنی ظریف طبع مصر ۵
زہر الربیع طبع ایران ۲۰
تحفۂ ناصری ” ۲۵
ادب العصری ” ۲۰

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ

انتخاب

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کردیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
امید کہ
صاحبان استطاعت مالی امداد فرماکر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

چندہ اخبار
سالانہ ۶ ششماہی ۳
فی پرچہ ۲ پرانا پرچہ ۸
— اجرت اشتہار —
فی سطر ۶ فی انچ کالم ۳
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
خریداری ہر ماہ کی پہلی سے محسوب ہوگی
— تواریخ اشاعت —
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہوگا

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسنی

معاون
عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱) | ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۳۴۷ فصلی موافق ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء پنجشنبہ | نمبر (۱۷)

شہریار دکن و برار

نقش اول

حصول آزادی میں مسلمانوں کا جو بے دریغ خون بہا ہے وہ ناقابل بیان ہے آج تک مسلمان کٹے جا رہے ہیں۔ اس آزادی کے لئے مسلمانوں کا جو نقصان ہوا وہ ناقابل تلافی ہے۔ بہار کے چرچے ابھی ختم ہونے بھی نہ پائے تھے کہ مشرقی پنجاب کا خونین فسانہ شروع ہو گیا۔ عدم تشدد کے حامی اہمسا کے قائل اعلیٰ ذات رکھنے والے انسان ہزاروں بیگناہ انسانوں کے خون سے ہاتھ پھیلتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ہندوستان ڈومنین کے تام نہاد وزیر داخلہ مسٹر پٹیل صاف طور پر کہتے ہیں کہ مسلمان ہندوستان میں نہ رہیں اقلیت کی حفاظت کے وہ ذمہ دار نہیں اور دیگر کئی ایسے شرمناک واقعات ہیں جن کے سننے سے پتہ چلتا ہے کہ پٹیل صاحب مسلمانوں سے کتنا تعصب رکھتے ہیں انسان دوستی کا دعویٰ کرنے والے اگر ایسا عمل اختیار کریں تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکومت کس طرح چلتی رہ سکیگی بڑی محنتوں سے آزادی حاصل کی گئی کیا اسی لئے کہ کئی بیگناہوں کا گلا گھونٹ دیں اور سارا ہندوستان آماجگاہ جنگ وجدل بنا رہے کہاں ہیں وہ لوگ جو کسی بے گناہ جانور کا خون بہانا بھی پاپ سمجھتے ہیں کیا ابن آدم کی بربادی کے لئے بم پھینکنا خنجر چلانا مجبور عورتوں اور بچوں کا ناحق خون بہانا پاپ نہیں ہے؟

آخر یہ کس جرم کا بدلہ مسلمانوں کو دیا جا رہا ہے کیا پاکستان نے یہ اعلان نہیں کیا کہ حکومت پاکستان تمام اقلیتوں کی ذمہ دار رہے گی۔ کیا مغربی پنجاب سے ہزاروں سکھ اطمینان کے ساتھ تخلیہ نہیں کر رہے ہیں۔ کیا مسلمانوں نے بھی بیگناہ ہندو عورتوں اور بچوں کا خون کیا ہے۔ بیرونی اقوام اعلیٰ ذات کے ہندو اور سکھوں کی اس انسان دوستی کے چرچوں کو سنتی ہونگی تو خوب داد تحسین دیتی ہوں گی مجبور مسلمانوں کے خون سے ہاتھوں کو رنگنے والے انسان نما بھیڑیئے کان کھول کر سن لیں کہ مسلمان جب بپھر جاتا ہے تو زخمی شیر کی مانند ہو جاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان عزم جہاد کئے ہوئے آگے بڑھے اور ایک ایک کو چن چن کر قتل کر دے۔

جب عدم تشدد کے حامیوں کا یہ عالم ہے تو ظاہر ہے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والے کیسے ہوں گے۔

یہ خیال غلط ہے کہ مسلمانوں کو قتل کرنے سے ہندوستانی حکومت میں استحکام پیدا ہو جائیگا یاد رہے کہ مسلمان کو قتل کر کے نادان بھیڑیئے اپنی حکومت کی بنیادوں کو کھوکھلی کر رہے ہیں۔

تمہارا دشمن تمہارے ان سارے کارناموں کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے کیا عجب ہے کہ وہ یہ کہہ کر تم سے حکومت چھین لے کہ لاکھوں انسان تمہارے دوران حکومت میں مارے گئے تم مفسدوں پر قابو حاصل نہیں کر سکے۔ تم حکومت نہیں چلا سکتے لہٰذا امن کے قیام کی خاطر حکومت پھر ہمیں دیدو۔

پاکستانی افراد ہوں کہ ہندوستانی یاد رہے کہ آزادی کی بقا کا راز صلح و امن ہی میں مضمر ہے بے وجہ کشت و خون بے بنیاد تعصب آزادی کو گھن لگا دیگا جن کے ساتھ تم نے (ماضی) سرزمین پر کئی صدیاں گذار دیں آج ان ہی کے خون سے ہاتھ رنگتے ہوئے شرم آنی چاہیئے ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کہ لیڈر بس کیوں خاموش ہیں اور اگر وہ کچھ کہتے بھی ہیں تو ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

سکھوں سے تو ایسی حرکات سرزد ہوئیں جن کی توقع نہیں تھی یہ اس بات کو فراموش نہ کریں کہ ان مظلوم مقتولین کا خون ناحق ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائیگا دنیا میں ظالم کبھی سرسبز نہیں ہوئے۔ آخر میں ہم اپنے حیدرآبادی بھائیوں سے خواہ وہ ہندو ہوں کہ مسلمان اپیل کریں گے کہ وہ بیرونی اثرات سے متاثر نہ ہوں اور آپس میں قتل و غارت سے محفوظ رہکر اپنی یگانگی و اتفاق کی روایات کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔

الٰہی رکھ دعا میں یہ یک قلب و لساں باقی
صد و صد سال ہو یارب شہنشاہ زماں باقی
رہے اقبال عثمان علیخاں حکمراں باقی

فریقوں کو برائے مصلحت آشتی کر دے
بنی آدم میں دونوں پر اخوت کا اثر کر دے
رہے آپس میں غلط فہمی سے اپنی۔ بدگماں باقی

جھکایا سر کو ہم نے تاجدار علم کہہ کر
خود آرائی پہ بیکس جل رہا ہے قلب در در کر
نہ رہنے پائے اک پل بھی فساد خود ستاں باقی

تعلق کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کسوٹی سے
کھرا کرتا ہے نقش باطل ہر دم حق کی یہ پونجی
رہیگا ہے تعصب تابکے تیر افشاں باقی

بشکل حنظل خوش رو ہے کڑوا نفس امارہ
تمام رنگ ظاہر بن کے ہو جاتے ہیں بیچارہ
زبانوں پر نہ رہنے پائے فرضی داستاں باقی

یہ بدبختی ہے کیسی نعمتیں کھو کر نہ پچھتائے
دلاہاں نظم ظل اللہ پر تو اعتماد آئے
ہمیشہ فکر احسن پر رہیں پیرو جواں باقی

مسلمانوں نے باہر کس طرح معیار دکھلایا
لہو بہنے لگا بے مول یوں ایثار دکھلایا
نہ رکھے اب کسی جا ظلم رنگ آسماں باقی

قدم کو ایک بھی لغزش نہ ہو ایسی صدا آئے
نہ ٹوٹے صبر افزودل من ہو ایسی محبت دے
سبق بن کر رہے یارب دکن کی داستاں باقی

نگینؔ اخلاق اسلامی یہاں ہیں تاجدارانہ
یہ ارشاد ہمایونی ہے دریا دار پیمانہ
مسلمانوں کا تیری سلطنت سے ہے نشاں باقی

از نگین منصبدار ... ...

فرمان مبارک

جو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۵ آبان ۱۳۵۶ ف کے ذریعہ شرف صدور لایا ہے حسب ذیل ہے۔

آج کل میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر ایک فریق امور سیاسی کو ایک محدود نظر سے دیکھ رہا ہے تو دوسرا فریق اپنے حدود سے تجاوز ہو کر حالانکہ صحیح تعریف زمانہ شناس یا مدبرین اشخاص کی یہ ہے کہ وہ ہر چیز کو ٹھنڈے دل سے غور کر کے دینی بغیر کسی قسم کا جذبہ دکھائے چاہے وہ صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں) ایسے نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو کہ خیر للاحو ہوا و سطحیا ہوتا ہے تاکہ اس کے قبول کرنے میں کسی صاحب عقل و فہم کو پس و پیش نہ ہو۔ ورنہ ایسا نہ ہوگا تو دنیوی امور کی تکمیل محال ہے برخلاف اس کے انسان کو چاہیئے کہ وہ ایسا طریقہ کار اختیار کرے جو خود کے سوا ان کے حق میں بھی بلاوجہ موجب مضرت رساں ثابت نہ ہو کیوں کہ دنیا کا مسلمہ مقولہ ہے کہ جب تک دو ہاتھ یکجا نہ ہوں تالی نہیں بج سکتی جس کا صحیح معنی مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ کیا جائے اس میں جنگ و جدال کا شائبہ تک نہ ہو بلکہ باہمی دوستی یا الفت کا رنگ نظر آئے۔

نظر برآں مجھے امید ہے کہ مختلف ادارے یا قوم و ملت کے اشخاص ان امور مذکورہ کو پیش نظر رکھ کر اس انقلابی دور میں کام کریں گے تاکہ بہتر نتائج پیدا ہوں اور ساتھ ہی ملک کی سرسبزی و خوش حالی میں اضافہ ہو۔ ان آپس کی رواداری یگانگت سے ہر قسم کے مشکلات بھی آسان ہوتے رہیں ... ضرورت سب ملکی مفاد کے حامی نظر آئیں اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ۔

طاعت کن لذت کہ بیگانہ مشو حلقہ بگوش

اعلیٰ حضرت قدر قدرت شوکت سلطان العلوم شہریار دکن

... جہاں گذشتہ ...

دی ... ایلی ... کالاتھ اینڈ ہراونکس لمیٹڈ — موم جامہ کی تیاری کے ... ۱۰ لاکھ روپیہ کے منظور ... سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے

... ہیکل اینڈ دی سنگ ورکس — اس کارخانہ میں طبی اغراض کے لئے روئی تولیے وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

... ورکس ... لمیٹڈ — اس کارخانہ میں گیس ... ریشہ کی اشیاء ... تیار کی جاتی ہے

... انڈسٹریز لمیٹڈ — اس کارخانہ میں ہر قسم کی ... ہینٹ اور ... کا کام ہوتا ہے اس کا مجوزہ سرمایہ ۲۵ لاکھ روپیہ اور ... سرمایہ ... لاکھ روپیہ ہے

دی حیدرآباد کیمسٹری اینڈ کاسمیٹکس لمیٹڈ — عطریات وغیرہ کے لئے یہ کارخانہ قائم ہوا ہے اس کارخانہ کا ... ۱۰ لاکھ روپیہ ... اس کارخانہ میں عطریات، سینٹ، ہیر آئیل، پوڈر، کریم، اسنو، وسلین وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں ملک میں انکی بہت کھپت ہے چنانچہ سال ... میں تقریباً ۸ لاکھ روپیہ کی ایسی اشیاء برآمد کی گئیں۔

دی سرجیکل اسپلائز لمیٹڈ — آلات جراحی دواخانوں کا سامان کمپنیوں کا سامان اور فرنیچر تیار کرنے کے لئے ۱۰ لاکھ کے مجوزہ اور ۵ لاکھ کے جاری شدہ سرمایہ سے یہ کارخانہ قائم ہوا ہے۔

دی حیدرآباد سوپ اینڈ آئل ورکس لمیٹڈ — ۵ لاکھ کے مشترک سرمایہ سے قائم ہوا۔

دکن ... فیکٹری — بہت سے کارخانے قائم ہیں لیکن اس صنعت کا یہ سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ آج سے ۲۰ سال پہلے ۱۹۱۶ء میں صرف ... روپیہ کے سرمایہ سے اس کارخانہ کی ابتدا ہوئی ۱۹۲۵ء میں برقی مشین جس کی قیمت تقریباً ۲۰ ہزار روپیہ ہے نصب کی گئی سو روپیہ کے سرمایہ سے جس کارخانہ کی ابتدا کی گئی تھی اب اس کے سرمایہ کا اندازہ تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اس کارخانہ کے آغاز سے اب تک قرضہ نہ تو حکومت سے لیا گیا نہ کسی مہاجن سے۔

دی ... فوڈ پراڈکٹس لمیٹڈ — اس کارخانہ میں پھلوں اور ترکاریوں کے مربہ جات اچار چٹنی وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

طبابت — طبابت یونانی سے ہمارے اعلیٰحضرت کو خاص دلچسپی ہے آپ ہمیشہ یونانی علاج ہی کیا کرتے ہیں۔ پبلک بھی زیادہ تر اسی علاج کو پسند کرتی ہے۔ یونانی دواخانوں کا مرجع بکثرت رہا کرتا ہے۔ بہ صرف زر کثیر ... میں شفاخانہ یونانی قائم کیا گیا ہے ہزارہا غرباء کا علاج مفت کیا جاتا ہے بہ نسبت انگریزی علاج کے یہ علاج زیادہ ارزاں ہے۔ دواخانہ عثمانیہ میں جس طرح ... مریضوں کے لئے قیام وطعام اور ڈاکٹروں اور دوا دارو کا انتظام ہے اسی طرح شفاخانہ یونانی میں ہزارہا مریض زیر علاج رہ کر شفا پا رہے ہیں۔ اس کے ایک حصہ میں طبیہ کالج قائم ہے جس میں طلباء کے لئے ... کے ساتھ تعلیم کا باضابطہ انتظام ہے ... انگریزی طبیہ کالج مدرسہ عثمانیہ میں قائم ہے اس کا الحاق ... سے ہے اس ... کے طلباء باضابطہ اور بہترین تعلیم حاصل کرکے طب سے ... کرتے ہیں۔

... کارخانے — سرکار عالی ... کے چند ... ہزار ... روپیہ کے سرکاری ...

... خوبصورت مذہبی عمارتیں تیار کی گئی ہیں۔ باغ عامہ کی نہایت خوبصورت مسجد، مکہ مسجد کے گلدستہائے اذان۔ مقبرہ سلاطین آصفیہ، مکہ مسجد، مسجد اثنا عشری اندرون دریچہ ماما۔ قطب شاہی دور میں جسطرح عاشور خانے تیار کئے گئے تھے اسیطرح آپ کے دور میں بھی الاوہ بی بی کی خوبصورت بلڈنگ۔ قدم رسول۔ پنجہ شاہ۔ مشیر آباد۔ تاڑبن۔ نعل مبارک عوا لگاہ۔ و عاشور خانہ حسینی علم۔ الاوہ سر طوق انکے علاوہ ہزاروں روپیہ خرچ کرکے بادشاہی عاشور خانہ کی ترمیم بھی کی گئی۔ آپ ہر سال محافل میلاد۔ سماع و مجالس عزاء و جلسہ ہائے وغیرہ میں شرکت فرماتے ہیں۔

مذہبی رواداری — جس طرح قدیم سے آصفیہ دور حکومت میں ہندو مسلم متحد ہوکر ایک دوسرے کیساتھ رواداری اور پاسداری کے زرین اصول اختیار کر، امن و آشتی سے شہری ترقی میں حصہ لیتے تھے اسیطرح اس مبارک دور میں بھی انہیں روایات کی پابندی کی گئی اور اس کو ہر ممکنہ طریقہ سے معراج کمال پر پہونچانے کی سعی سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ بالکل اس کے خلاف ہندوستان کے ہر گوشہ سے فرقہ وارانہ رقابت اور فساد کی ناگوار خبریں موصول ہو رہی تھیں اور ہو رہی ہیں۔ حیدرآباد سیاسی امن وامان کا گہوارہ بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے جو باہر کے لوگ یہاں کی امن وامان اور افراط زر کی وجہ لاکھوں کی تعداد میں آکر آباد ہو گئے ہیں اسی وجہ سے حیدرآبادیوں کو روزگار کے لئے انکے ملک میں دشواریاں پیدا ہو گئیں ہیں۔ اب حیدرآباد میں صدہا فرقہ مختلف تمدن کے ساتھ آباد ہیں۔ ان تمام ملتوں کا ایک شیرازہ میں منسلک ہونا اسکی رواداری کا بین ثبوت ہے۔ انکے لئے حکومت کے دروازہ کھلے ہوئے ہیں۔ قیاس ... ان لوگوں کو ملازمتیں دیجا رہی ہیں۔ بلا لحاظ ملکی وغیر ملکی۔ ہر قوم اور ہر مذہب کے ضروریات اور احساسات کا پورا پورا لحاظ کیا جاتا ہے۔ ہر ملت کی چھوٹی سی چھوٹی عید اور تہوار کے لئے تعطیل مقرر ہے۔ تمام فرقوں کے بڑے بڑے تنخواہیں وظائف۔ امداد مقرر ہونیکے علاوہ نقد رقم بھی اداء مراسم۔ حج و زیارت پوجا۔ کاشی کو جانیکے لئے ساڑھے تین مہینہ کی تنخواہ مع رخصت دیجاتی ہے لیکن ... سے فرقہ وارانہ فسادات کی جھلکیں رونما ہو رہی ہیں۔ کبھی کبھی انتظام کے فسادات زور پکڑتے ہیں زیادہ تر امن وامان ہی برقرار ہے لیکن باطن میں مخاصمتیں اور کینہ پروری جڑیں پکڑ رہی ہیں اور یہ امید قوی ہے کہ بہت جلد دور ہو جائیں۔ کیونکہ ہمارے بادشاہ جمجاہ اور حکومت کی خاص توجہ اسطرف ہے اور ہر ممکنہ کوشش سے تمام فرقوں کو اتحاد اور اتفاق کے راستہ دکھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھ رہے ہیں۔ خدا ان حضرات کی کوششوں کو کامیاب کرے۔

دستوری اصلاحات — حیدرآباد میں جب دستوری اصلاحات کی طرف توجہ مبذول کی گئی اور ان مسائل پر غور کرنے کیلئے ایک ... کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو حیدرآباد کے دو مشہور فرقوں میں فرقہ وارانہ فسادات ہونے لگے اسٹیٹ کانگریس کی طرف سے ستیاگرہ اور مسلمانوں کی شورش نے ایک عجیب ہیجان پیدا کر دیا۔ بالآخر حکومت کی جانب سے کافی احتیاط کے ساتھ کچھ ترمیمات کے بعد دستوری اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد اعلیٰحضرت کے سیاسی تدبر نے ایک اور راہ نکالی یعنی ... میں مجلس مقننہ قائم ہوئی ارشاد جہاں پناہی مقننہ کے افتتاح کے موقع پر خود مقننہ کا منشاء اور رعایا اور حکومت کے رشتۂ اتحاد کو ظاہر کر رہا ہے۔ جلالۃ الملک نے ارشاد فرمایا۔ "اعلیٰ اور رعایا کے درمیان مفاد و اغراض کی یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے ساتھ حکومت کی مطابقت پذیرائی اچھی حکومت کا جزو اصلی ہے جب سے کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے ہاتھ میں آئی ہے میرا یہی اصول رہا ہے"۔ واقعاً اس دستور کی جدید بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس میں ہندو مسلم باشندگان کو مساوات کا درجہ دیا

گیا ہے اور مستقبل میں خانوادہ آصفی کی فرقہ واری ہم آہنگی کے اصولوں کی تبلیغ کرتے ہوئے دستوری اصلاحات کی تجویز مرتب ہوئی اور جس کے تحت یہ نئی مقننہ تشکیل پائی ہے جس نے فرقہ واری تنازعات کو نرالے ڈھنگ سے ختم کر دیا ہے۔ یہ انوکھا اصول ہندوستان میں بہت پسند کیا گیا ملک کے مقتدر اور متفاوت عناصر میں یہ طریقہ حکومت ایک بہترین سمجھوتہ ہے اور فرقہ واری مسئلہ کا مناسب حل۔ اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ مقننہ کے اجلاس میں حیدرآباد کے جو فرقوں یا طبقوں کی نمائندگی کرنے والے موجود ہیں۔ مسلمان۔ ہندو۔ پست اقوام۔ عیسائی۔ پارسی سکھ۔ عرب۔ خواتین۔ جاگیردار۔ معاشدار۔ زراعت پیشہ۔ صناع۔ تاجر۔ بینک کار۔ وکیل طبیب۔ طیلسانین مالکان وکرایہ داران امکنہ۔ گرنی داران۔ کارخانہ داران صحیفہ نگاران۔ اس طرح مقننہ میں جملہ ۱۳۲ نشستیں ہیں۔ ۵۵۔ ہندو۔ ۸ مسلمان ۲ عیسائی ایک پارسی ان میں منتخب ۷۶۔ اور نامزد شدہ ۴۳ اور بقیہ ۱۳ ہیں نمائندگان علاقہ جات صرف خاص مبارک اور اراکین باب حکومت بھی شامل ہیں یہ ۱۳۔ ارکان فرقہ وار تناسب سے علیحدہ رکھے گئے ہیں کیونکہ انکی حیثیت نمائندہ تاج کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ فرقہ داری مسائل پر رائے نہیں دے سکیں گے) تا وقتیکہ صدر اراکین کا انتخاب کثرت آراء پر کیا جاتا ہے۔ صدر مقننہ کا نواب صاحب ہمایونی نے انتخاب و تقرر فرمایا۔ اس پہلے مقننہ کے اجلاس کے صدر عالیجناب نواب معین نواز جنگ بہادر ہیں۔ اور نائب صدارت پر کثرت آراء سے مولوی محمد یاسین زبیری صاحب منتخب کئے گئے اراکین کی تنخواہیں بھی مقرر کی گئیں ہیں۔ مقننہ کے فرائض حسب ذیل سوال وجواب سے واضح ہوں گے۔

مولوی محمد داؤد خانصاحب (اتحاد المسلمین اورنگ آباد) نے فرمایا کیا معزز صدر المہام رسد براہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ الف اجناس خوردنی کی موجودہ فصلوں سے جو مقدار حاصل ہوگی کیا وہ ملک کی جملہ آبادی کے لئے کافی ہو سکتی ہے (ب) اگر اس مقدار میں بلحاظ ضرورت کمی واقع ہوگی تو کس قدر اور اسکی تکمیل کے کیا ذرائع ہیں۔

آنریبل مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی صدر المہام رسد نے کہا کہ گیہوں کی فصل خراب ہو جانے سے تو چنے کی فصل متاثر ہونے سے نیز خریف میں بھی اجناس خوردنی کے تحت رقبہ کاشت کی کمی کے باعث اس سال اناج کی کمی ہو گئی ہے آیندہ سال کی خریف تک ہماری ضروریات کے لحاظ سے کمی کا اندازہ ایک لاکھ ٹن کے لگ بھگ ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے باہر سے غلہ لانے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ جن سے ابتک ۵۰ ہزار پلے چاول چالیس ہزار پلے گیہوں ۲۰ ہزار پلے مکئی درآمد کئے جا چکے ہیں اور ماہ اپریل کے لئے ۰۰ ہزار پلے چاول ۴۴ ہزار پلے گیہوں ۲۰ ہزار پلے جوار ۱۰ ہزار پلے مکئی ۵ ہزار پلے باجرہ ملنگی ہے۔ تقریباً اسی مقدار میں غلہ ہر ماہ آتا رہے تو ہم اپنی ضروریات پورا کر سکیں گے۔

ایک رکن کے اس سوال پر کہ ضلع رائچور کی فصل خراب ہے وہاں کی دو عورتیں غلہ کی عدم فراہمی کی وجہ ہلاک ہوگئیں صدر المہام رسد نے کہا ایک عورت مخلوط تھی وہ غلہ کی کمی کی وجہ سے نہیں مری دوسری موت بھی فاقہ کی شکایت سے نہیں ہوئی میں نے اپنے دورہ رائچور میں تحقیقات اور جھوٹی اطلاع دینے والوں کو سزا کا حکم دیا ہے۔

رعایا کی عقیدت اور رعایا نوازی

۱۳۴۶ھ میں جب آپ کلکتہ سے حیدرآباد واپس تشریف لائے تو مراجعت فرمائی کی مسرت میں حیدرآباد کی پبلک نے اظہار وفاداری اور جذبات وعقیدتمندی کے ساتھ سارے شہر کو آراستہ و پیراستہ کر کے اس میں برقی قمقمے لگائے تھے شہر کے اس کونے سے اس کونے تک تمام در و دیوار خصوصاً شاہراہ عام روشنی سے جگمگا رہے تھے۔ سینکڑوں مختلف رنگ کی خوشنما بہترین کمانیں تیار کی گئیں تھیں۔ بڑی بڑی سرکاری و غیر سرکاری عمارتیں اشعہ نور بنی ہوئی تھیں آرائش و زیبائش حد سے سوا کی گئی تھی ہر زبان پر تھا کہ ہندوستان میں آج تک

اس طرح کی روشنی کا [illegible] سماں [illegible] دیکھا گیا۔ سڑک پر پبلک کا وہ اژدھام تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ لاکھوں کا مجمع جو [illegible] میں آ [illegible] جشن نامرئی سے آپکی سواری بادبہاری کی [illegible] گوشہ سے آپ کے چہرہ پرنور بصیرت کو دیکھنے کے لئے بے چین [illegible] میں فرمانروا یان میں پہلے نہ ہوئے تھے۔ شاہ ہندوستان کی تاریخ کے [illegible] میں ایسا کوئی [illegible] نہیں ہو جس میں ایسا کوئی بادشاہ گذرا ہو اور [illegible] کہلانے کا مستحق ہو چنانچہ [illegible] شاہ ہمایونی ہے تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا کیوں نہ ہو ہمارے بادشاہ اپنے آبا و اجداد کی طرح جس طرح حضرت [illegible] فرمایا تھا اگر کسی کو میری جان کی ضرورت ہو حاضر ہے۔ لارڈ [illegible] فخرالملک نے طغیانی رودموسی کے وقت مصیبت زدوں سے [illegible] ہم بے خانماں ہو گئے اس پر حضرت نے فرمایا تھا۔ محلات شاہی حاضر ہو [illegible] ان لوگوں کے لئے شاہی محلات کے دروازہ کھول دئے گئے اور محلات [illegible] بلا امتیاز مذہب وملت مدتوں تک میز خانہ مبارک سے کھانا ملتا تھا آپ [illegible] نواز۔ عدل پرور ہیں۔ چوبیس گھنٹے رعایا کی فلاح و بہبودی کی راہیں نکالنے میں مستغرق رہتے ہیں رعایا کی تکلیف یا صدمات گویا انہیں پر صدمات و تکالیف ہیں۔ رعایا کی آسایش کو اپنا چین و آرام تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس ودیعت رعایا کی بہبودی کے خیال سے اے آر پی کے دفتر کو جو فلاح کے ضروری انتظامات کے لئے قائم کیا گیا تھا اسی میں راتب بندی کو قائم فرما کر آئیوالے نامعلوم قحط و گرانی سے خصوصاً غریب اور مفلس طبقہ کے حقوق محفوظ فرمائے جو اناج وغیرہ کی روک تھام اور فراہمی میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ راتب بندی کا دفتر ہر غریب اور امیر کو یکساں مقدار کا اناج سربراہ کر رہا ہے۔ جو عین معدلت اور غریب لوگوں کی غذا کی فراہمی کی ضمانت۔ اور انکو بھوکوں مرنے سے بچاتا ہے۔ اگر یہ دفتر قائم نہ ہوتا تو کیا عجب تھا کہ اس سال بنگال کا حشر حیدرآباد میں پیش آتا۔ ہمارے ظل اللہ اپنی رعایا کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور اپنی اولاد سے زیادہ انپر مہربان ہیں انسان تو انسان جانوروں پر رحم وکرم کے بادل برساتے ہیں۔ چنانچہ انسداد بیرحمی جانوران افزائش نسل چوپایہ۔ علاج حیوانات کے ادارہ۔ دفاتر۔ اور دواخانہ قائم جہاں ہزارہا حیوانات کا علاج اور سجانور کی دیکھ بھال ہوا کرتی ہے۔

فی زمانہ آپ ساری دنیا میں سب سے پہلے اور سب سے بڑے دولتمند ہیں۔ آپکی فیاضی کا سلسلہ برٹش گورنمنٹ کی مالی امداد میں ہمیشہ سے رہا اور اب تک برابر جاری ہے یہ امدادی رقوم یار وفادار کی حیثیت سے دیجا رہی ہیں کوئی عجب نہیں اس وفادارانہ برتاؤ کے صلہ میں برطانیہ تمام علاقہ جو مملکت حیدرآباد کے مقبوضہ میں تھے شاہ جمجاہ کو واپس دیدے۔

آپ بہت سادہ مزاج۔ نیک سیرت۔ پاک طینت ہیں۔ لباس کی سادگی میں خلفائے راشدین کی روش اختیار کی ہے۔ روزانہ شام کے وقت بالالتزام خلوت خانہ مبارک میں بارہ امام کے الاوہ کی زیارت اور عزا خانہ زہرا میں زیارت کے لئے تشریف لیجاتے ہیں۔ آپ کے عین آنیکے وقت راستہ کا ایک رخ بند کر دیا جاتا تمام سواریاں آنی جانی بند ہو جاتی ہیں۔ آپکی تشریف آوری کے قبل بغرض انتظام پولس والے سیٹیاں دیتے ہیں۔

آپ بہت سی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور بالکل اہل زبان کی طرح ہمکلام ہوتے ہیں۔ آپ کو شعر و شاعری کا بے حد شوق ہے۔ ہر صنف سخن پر آپ کو کمال حاصل ہے تخلص عثمان ہے۔ اردو میں زیادہ تر اشعار فرماتے ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ فارسی کلام ہے بے حد معنیٰ آفرین۔ بلاغت۔ فصاحت۔ تصوف۔ روزمرہ محاورہ [illegible] مملو ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ کلام الملوک ملوک الکلام۔ آپکے

اُستاد قائم رہے شش و نظیر شاعر تھا کمال طولی پسند قابلِ فصاحت جنگ بہادر جلیل مرحوم تھے جو کلام کی اصلاح فرماتے تھے ۔ نمونۃً آپ کا فارسی وار دو کلام ذیل میں درج کیا جاتا

(۱)

روئے ہو یشش کہ دل پسند شدہ | زلف در گردنم کمند شدہ
یاد زینت چو یک نازحسینؑ | چوں براقِ نبیؐ سمند شدہ
قصہ کربلا کہ ہست بلا | زاں بہ مجمر دلم سپند شدہ
در بہاراں بہ جام مے زاہد | بہ حلاوت چو شہد و قند شدہ
آنکہ مشکل کشا بود لاریب | نام او دافعِ گزند شدہ
قولِ آنحضرتؐ کہ جسد اعلیٰ بود | در حقِ من چہ سودمند شدہ

بعدِ ختمِ رسل علے عثمان
اسمِ او در جہاں بلند شدہ

(۲)

نالۂ مرغ بہ آواز سحری آید | نیز گل بین تو کہ باد امن ترمی آید
بہرِ ما لطف و عطا آنکہ بیاید دو سے | از شوئے کرب و بلا بین تو خبر می آید
گفت مرغانِ چمن یومِ شہادت شکو | آہ و زاری ہمہ بنگر ز شجر می آید
بہرِ پرواز بہ اطرافِ حرم مرغ بگفت | این چہ طاقت کہ بہ گرد و ری پری آید

از کفِ خوب رفاقت کہ چہ گویم عثمان
از کفِ بد تو بنگر ایں ہمہ شر می آید

(۳)

عجب ذی شان نگر بابِ علوم است | بہ ذاتِ ہر کہ این او ذی فہوم است
بگفتہ گردشِ سیارگان بین | چہ خانہ سعد در برجِ نجوم است
ز دارِ دایرہ خطرہ زپرکار | نگر قائم چہ مرکز در لزوم است
نجفؑ گفتہ بہ آواز بلندے | ہمہ زائر نگر تو در ہجوم است

درینجا گفت عثمان با ادب ہا
عجب شخصی کہ در شامِ ظلوم است

(۴)

غزل

ز روئے یار جدا چون نقاب می گردد | صبا میان من و او حجاب می گردد
ہمیں بہ یادِ تو روزم بہ شب می گذرد آخر | شمیمِ خیالِ تو در دل بخواب می گردد
بگو بہ بیہودہ سرائی چہ فائدہ واعظ | کہ پند و وعظِ تو ہم در حجاب می گردد
بیار جامِ صبوحی کہ رفت شب ساقی | چمن شگفتہ بہ گردشِ سحاب می گردد
بہ فتحِ خیبر و یومِ غدیر خم عثمان | بہ بین چہ منزلتِ بوتراب می گردد
خرامِ ناز کنی چون بہ عشوہ و انداز | ہزار فتنہ ترا در رکاب می گردد

چساں کہ بادہ شود تلخ و تند اے ساقی
شمیمِ گل کہ شریکِ شراب می گردد

(۵)

علیؑ کہ شیرِ حق خضرِ طریق ہست | صفاتش کندہ بر مہرِ عقیق ہست
ولائے آلؑ بہرِ رند و زاہد | معطر ہم مصفا این رحیق ہست
مئے خمِ غدیر از من چہ پرسی | ز آبِ کوثر و زمزم رقیق ہست
چساں واصل بحق صبر نیغ بود | نہ فہمد کس کہ این نکتہ دقیق ہست
بہ دستِ لالہ بنگر جامِ مئے را | بہ ہر جا سرو و گل ہر یک شفیق ہست
بہ یادِ ذبحِ حق من چون نہ نازم | بحمد اللہ دل و جان رفیق ہست
ز سیلابِ یدِ الٰہی چہ گویم | کہ قطرہ قطرہ اش بحرِ عمیق ہست
خدا و احمدؐ و حیدرؑ بہ امت | کریم ہست و شفیع ہست شفیق ہست

ز نامِ پاکِ او سہ حرف عثمان
مشتق بر وزنِ بیت العتیق ہست

سلام

جو ہر جو ہر شمشیر رسید (۶) | ہم تو بنگر بہ ہدف تیر رسید
شمع خاموش نگین ہم واژون | خاک پروانہ بہ گلگیر رسید
کلکِ مانی ہمہ غرقِ حیرت | پیش انظار چہ تصویر رسید
طوقِ الفت بہ گلو نازاں | نیز در پائے زنجیر رسید

روحِ نادر چہ بگویم عثمان
بین تو در دامن شبیر رسید

سلام

(۷)

در شانِ حرم ناز و نعم بین تو حسیناؑ | در معرکہ شمشیر بین تو حسیناؑ
ہر نغمہ زن سدرہ و ہم طائرِ قدسی | ہم بوئے گلستانِ ارم بین تو حسیناؑ
ہمت بہ ولش نیز نصابیہ ابانش | ثابت بہ مصائب کہ قدم بین تو حسیناؑ
تصویرِ عدم گفت کہ بردار تو پردہ | در دو ہر جا ئے قدم بین تو حسیناؑ

ہم شارح و تفسیر | کہ عثماں بہ احادیث
ہم منشی و ہم دستِ قلم بین تو حسیناؑ

(۸)

نہر خوں میں جو یہ پانی کی روانی بہتی | خوف پیری سے ادھر دیکھ جوانی بیٹھی
کیا تقابل ہو بھلا خونِ شہیداںؑ سے نو | سرخی خونِ دل لعلِ یمانی بیٹھی
بھرے ہوتے ہی چلے کان گلوں کے جو ادہر | کہتا بلبل ہے ادھر صوتِ فغانی بیٹھی
کس طرح سے یہ بناتے ہیں کسی کی تصویر | دیکھ لے تو شمشیر خامۂ مانی بیٹھی

چھا گیا دورِ عزا ایسا کہوں کیا عثماں
گل بھی بد رنگ ہوئے زمزمہ خوانی بیٹھی

(۹)

سلام

کس طرح سے جو یہ انصار لڑے جاتے ہیں | بہتے آنسو ہی نہیں دل بھی تو بھر جاتے ہیں
ہے وہ نقشہ کہ جسے دستِ خدا نے ڈھالا | روئے اکبرؑ پہ سب اعداء بھی تو مر جاتے ہیں
دیکھ کر تشنہ لبی کہتی ہے یہ نہرِ فرات | بھر کے پانی سے کدہر دیکھ کے گھوڑے جاتے ہیں
آندھی آتی ہے عجب کہتی ہے یہ بادِ ہوا | صرف پتے ہی نہیں گل بھی تو گرے جاتے ہیں

پیچھے ہٹنے کا نہیں نام بھی لیتے عثماں
ایسے اقدام جو میداں میں لڑے جاتے ہیں

(۱۰)

سلام

ایک سجادؑ تھے جن پہ ہوئیں آمد پیریاں | پائے نازک میں پہنائی گئیں زنجیریں دو
شمر کہتا تھا ظلم لعینو بہا دو پانی | قتلِ عباسؑ کی ہیں بس یہی تدبیریں دو
نسخہ عفو کہنا شمعِ مزار تاریک | خاکِ قبرِ شہ والا کی ہیں تاثیریں دو
روئے ہم صورتِ احمدؐ پہ ہیں گیسو دو تا | یا کہ ہیں سورۂ واللیل کی تفسیریں دو
مہ و خورشید فلک پر جو نظر آتے ہیں | رخِ ہمشکلِ نبیؐ کی ہیں یہ تنویریں دو
ابر و ئے سبطِ پیمبرؐ کا جو رہتا ہے خیال | دمبدم چلتی ہیں دل پر مرے شمشیریں دو

وصف کیا شبرؑ و شبیرؑ کا عثماں ہو رقم
ہو بہو حیدرؑ صفدر ہی کی ہیں تصویریں دو

حضورِ پرنور کے جاہ و جلال عظمت و جبروت کے سمجھنے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ آپکے صدرِ اعظم کو سرکار عظمت مدار ہز اکسلنسی سے مخاطب کرتی ہے ۔ خدائے آپکو جاہ و جلال شان و شوکت ۔ جاہ و حشمت ۔ دولت فراواں ۔ اور اولاد سے مالا مال کیا ہے ۔ خدا آپکو صد و سی سال سلامت رکھے ۔ آمین ثم آمین ۔

(حیدر علی منشی فاضل)

واقعات مشہور

ذی قعدہ

چہارشنبہ	۱	۱۷	۱۷	۳	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۲	۱۸	۱۸	۴	۱۸	۴۳	۴	۱۱	۱۸	نیک	[illegible]	[illegible]	نیک	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۳	۱۹	۱۹	۵	۱۹	۴۲	۴	۱۱	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نیک	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۴	۲۰	۲۰	۶	۲۰	۴۳	۳	۱۰	۱۶	نیک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۵	۲۱	۲۱	۷	۲۱	۴۳	۵	[illegible]	۱۵	نحس	بد	بد	بد	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۶	۲۲	۲۲	۸	۲۲	۴۲	۵	۹	۱۴	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۷	۲۳	۲۳	۹	۲۳	۴۲	۵	۹	۱۳	میانہ	بد	[illegible]	نیک	میانہ	میانہ
چہارشنبہ	۸	[illegible]	۲۴	۱۰	۲۴	۴۳	۵	۹	۱۲	بد	بد	نیک	بد	نیک	بد
پنجشنبہ	۹	۲۵	۲۵	۱۱	۲۵	۴۳	۵	۹	۱۱	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۱۰	۲۶	۲۶	۱۱	۲۶	۴۴	۵	۸	۱۰	تحویل اسد	بد	بد	بد	بد	بد
شنبہ	۱۱	۲۷	۲۷	۱۲	۲۷	۴۴	۵	۸	۱۰	نیک	بد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۲	۲۸	۲۸	۱۳	۲۸	۴۵	۶	۷	۹	میانہ	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۱۳	۲۹	۲۹	۱۴	۲۹	۴۵	۶	۷	۸	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۱۴	۳۰	۳۰	[illegible]	۳۰	۴۵	۶	۶	۷	میانہ	بد	بد	نیک	نیک	میانہ
چہارشنبہ	۱۵	یکم آذر	یکم اکتوبر	یکم [illegible]	یکم [illegible]	۴۵	۶	۶	۶	بد	بد	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۱۶	۲	۲	۲	۲	۴۵	۶	۶	۵	نحس	بد	بد	بد	بد	بد
جمعہ	۱۷	۲	۳	۳	۳	۴۶	۷	۵	۵	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]
شنبہ	۱۸	[illegible]	۴	۴	۴	۴۰	-	۵	۳	نیک	[illegible]	بد	نیک	نیک	نیک
یکشنبہ	۱۹	۵	۵	۶-۵	۵	۴۶	۷	۴	۲	[illegible]	میانہ	بد	میانہ	نیک	میانہ
دوشنبہ	۲۰	۶	۶	۷	۶	۴۶	۷	۴	۱	بد	نیک	نیک	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۲۱	۷	۷	۸	۷	۴۶	۷	۳	۱	نحس	بد	[illegible]	بد	بد	بد
چہارشنبہ	۲۲	۸	۸	۹	۸	۴۷	۸	۴	۵	بد	[illegible]	نیک	بد	بد	بد
پنجشنبہ	۲۳	۹	۹	۱۰	۹	۴۷	۸	۳	۵۸	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	۲۴	۱۰	[illegible]	۱۱	۱۰	۴۷	۸	۳	۵۰	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	بد
شنبہ	۲۵	۱۱	۱۱	[illegible]	۱۱	۴۷	۸	۴	۵۴	نیک	بد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۲۶	۱۲	۱۲	۱۳	۱۲	۴۷	۸	۳	۵۷	میانہ	میانہ	بد	میانہ	بد	میانہ
دوشنبہ	۲۷	۱۳	۱۳	۱۴	۱۳	۴۸	۹	۲	۵۶	بد	نیک	نیک	بد	بد	بد
سہ شنبہ	۲۸	۱۴	۱۴	۱۱ [illegible]	۱۴	۴۸	۹	۱	۵۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۲۹	۱۵	۱۵	[illegible]	۵	۴۰	۹	۱	۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وجہ تسمیہ۔ ذی قعدہ کے معنی قعود یعنی بیٹھنے کے ہے چونکہ عرب اس مہینہ میں جنگ اور غارت کرنے سے بچتے تھے اور اس ماہ میں جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے اس لئے اس ماہ میں جنگ نہ کرکے اپنے مکانوں میں بیٹھ جاتے تھے اور حرکت نہیں کرتے تھے اس لئے اس ماہ کا نام ذی قعدہ رکھا گیا۔

پہلی تاریخ۔ ہبوط آدم (۴۳۰۶) قم بحوالہ خلاصۃ المصابیح ۴ھ کو پیغمبر خدا بدر صغریٰ کے غزوہ کے لئے تشریف لے گئے لیکن لڑائی نہیں ہوئی اور آٹھ یوم کے بعد خوش و خرم مدینہ کو مراجعت فرما ہوئے اس سفر میں مسلمانوں کو سوداگری سے بہت فائدہ ہوا۔ وفات فاطمہ بنت اسد والدہ جناب امیر۔ وعدۂ سی شب از موسیٰ۔

دوسری تاریخ۔ بحوالہ ابوالفدا [illegible] یا [illegible] وفات مستضئ بنوراللہ بن مستنجد بتیسواں خلیفہ عباسیہ۔

تیسری تاریخ۔ عرس حضرت شاہ خاموشؒ بمقام نام پلی حیدرآباد۔

پانچویں تاریخ۔ ارتفاع بنیاد کعبہ بدست ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام (۲۸۰۲) و انعقاد [illegible]۔

چھٹی تاریخ۔ بعض کتب تواریخ میں مرگ منصور دوانقی عباسی ہے یہ آل نبیؐ کا بڑا دشمن تھا۔

ساتویں تاریخ۔ روز یکشنبہ ۸۹۴ھ سلطان بہلول لودھی کا انتقال جوکہ ربیع الاول ۸۵۵ھ میں علاء الدین عالم شاہ بن محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان سلطان بہلول لودھی کا انتقال جوکہ ربیع الاول ۸۵۵ھ علاء الدین عالم شاہ بن محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان سادات کے مرنے کے بعد دہلی میں تخت نشین ہوا تھا ۸۹۴ھ کو سلطان سکندر بن بہلول لودھی مرگیا جو اپنے باپ کے انتقال کے بعد بادشاہ ہوا تھا دہلی میں اس بادشاہ کے عہد میں ہندؤں نے فارسی لکھنا پڑھنا شروع کیا۔

آٹھویں تاریخ۔ پیدا آمد لشکر اسلام برائے جنگ خندق ۵ھ روز دوشنبہ ۶۳۹ھ کو معزالدین بہرام شاہ بن شمس الدین التمش کا بیٹا فوت ہوا یہ ۲۸ رمضان ۶۳۷ھ کو بادشاہ ہوا تھا۔

نویں تاریخ۔ ولادت حضرت یحییٰ (۵۰۰۵) قم

دسویں تاریخ۔ ولادت حضرت خواجہ بندہ نواز گلبرگہ شریف ۷۲۱ھ

گیارہویں تاریخ۔ بحوالہ شیخ طبرسی و تحفۃ الزائر موافق مشہور روز جمعہ ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام بعض اقوال سے روز پنجشنبہ ۱۴۸ھ بعض ربیع الاول [illegible] سے اور بعض اقوال سے [illegible]ھ۔ نام والدۂ ماجدہ مسماۃ نجمہ و از لقب شقرا بقول کلینی [illegible] کنیت ام البنین یا ام السبطین بعضے خیزران اور بعض تکتم کہتے ہیں جن کو ولادت کے بعد طاہرہ نام رکھا گیا حاکم وقت منصور دوانقی تھا مقام تولد مدینہ منورہ

ولادت شیخ مفید ۳۳۶ھ یا ۳۳۸ھ۔

تیرہویں تاریخ۔ بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۲۹۵ھ انتقال مکتفی باللہ بن معتضد سترہواں خلیفہ عباسیہ جو ۲۸۹ھ میں خلیفہ ہوا تھا۔ وفات حضرت افضل الدولہ غفران مکان آصف جاہ خامس ۱۲۸۵ھ بعمر ۴۲ سال۔

پندرہویں تاریخ۔ بحوالہ تاریخ ابوالفدا وغیرہ ۳۶۳ھ خلع خلافت مطیع بن مقتدر [illegible] خلیفہ عباسی عرس گلبرگہ شریف [illegible] حضرت غفران مکان [illegible]ھ۔

سولہویں تاریخ۔ وفات خواجہ بندہ نواز ۸۲۵ھ۔

سترہویں تاریخ۔ بحوالہ ابوالفدا ۵۲۹ھ قتل مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ انتیسواں خلیفہ عباسی وفات حضرت نواب آصف جاہ [illegible] منزل [illegible]ھ۔

اٹھارویں تاریخ۔ تولد اسحٰق پیغمبر (۲۲۴۳ قم) بحوالہ ابوالفدا انتقال مکتفی باللہ عباسی بن معتضد باللہ [illegible]

سلطان قطب الدین ایبک ترکی غلام سلطان شہاب الدین ابوالمظفر معزالدین محمد غوری بمقام پنجاب ۶۰۲ھ ہجری۔ یہ سلطان شہاب الدین کی طرف سے یہاں سپہ سالار تھا جب سلطان شہاب الدین کے مرنے کے سبب محمود اس کا بھتیجا ۳ شعبان کو تخت نشین ہوا تو اُس نے ہندوستان کی سلطنت قطب الدین کو بخشدی اور چتر شاہی بھیجا اور لاہور تک اس کے استقبال کو گیا۔ یہ قطب الدین ۶۰۷ ہجری میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا آرام شاہ تخت نشین ہوا۔

بیسویں تاریخ وفات مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ جونپور آباد کے عالم تھے ۱۳۰۶ ہجری

بحوالہ تاریخ ابوالفدا ۱۴۵ ہجری حسین بن علی بن حسن بن حسین علیہ السلام

بائیسویں تاریخ ابیطالب عباسیوں سے جنگ کرنے کیلئے خروج کیا

پچیسویں تاریخ بہ تحریر شیخ مفید و بتصریح اخوند اس تاریخ کعبہ نصب کیا گیا اور زمین کعبہ کے نیچے بچھائی گئی۔ یہ دن زمین کے روز اول نزول رحمت الٰہی ہے اس روز کو دحو الارض کہتے ہیں۔ کیونکہ دحو کے معنی بچھانے کے ہیں اور اس تاریخ کی رات کو دو واقعے ہوئے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور حضرت عیسیٰ نے گہوارے میں کلام کیا اور اسی روز صاحب الزمان عج ظہور فرمائینگے بحوالہ ابوالفدا ۱۴۵ ہجری ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کو عیسیٰ بن موسیٰ سرکردہ لشکر منصور دوانقی نے شہید کیا ابراہیم کی عمر اس وقت ۴۸ برس کی تھی۔ بحوالہ جنات الخلود کشتی نوح کوہ جودی پر ٹھہری تھی

ستائیسویں تاریخ انتقال شہنشاہ جہانگیر سنہ ۱۰۳۶ ہجری

اٹھائیسویں تاریخ سنہ ۱۱۱۸ ہجری انتقال ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر عمر ۹۰ برس چند یوم سلطنت ۵۰ برس چند ماہ مدفن اورنگ آباد۔

جنگ احد شہادت امیر حمزہ در جنگ احد ۳ ہجری

انتیسویں تاریخ شہادت امام محمد تقی علیہ السلام ۲۲۰ ہجری بعمر ۲۵ سال یا کچھ کم بعہد زمانہ معتصم خلیفہ عباسی نے زہر دلوایا حضرت کے اولاد بحوالہ ارشاد چار فرزند دو پسر دو دختر اور بعض چار پسر تین دختر اور بعض دو پسر تین دختر لکھتے ہیں

مدفن مشہد کاظمین قریب بغداد

اس مہینے کی نحس کبریٰ تاریخیں ۶ — ۱۰ — ۲۸

انتقال

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ... صاحب نے بتاریخ ۳۱ اگسٹ سوا پانچ بجے عصر اپنے صاحبزادے سید علی ظہیر کے مکان پر (لکھنو) ۴۲ سال کے سن میں انتقال فرمایا مرحوم بہت ہی نیک اور قوم پرور تھے اور مسلم لیگ کے بانیوں میں سے تھے مرحوم اودھ کے چیف کورٹ کے سابق چیف جج تھے ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

یہ سنکر بھی انتہائی افسوس ہوا کہ اہلیہ جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب صدر الاناثیہ (اڈکنگ کو ہی بنیا کرشی) نے عالم مسافرت (لکھنو) میں چند روز کی علالت کے بعد انتقال کیا۔ ہم اس غم میں جناب مرتضیٰ حسین صاحب کے شریک ہیں اور اپنے صمیم قلب سے دعا کرتے ہیں کہ وہ موصوف کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات عالی کرے

مہر مجتبیٰ اعلیحضرت بندگان اقدس کا فرمان ذیشان

حال میں ایک دو امور کسی ایک پبلک ادارہ کی طرف سے جو منظر عام پر آئے تھے تو اس کے نسبت چند سطور لکھکر معاملہ کی وضاحت کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ تمام سرکاری عہدہ داران کا عزل و نصب یا قبل از وقت ان کی خدمت سے علیحدگی بالکلیہ حکمران اور اسکی گورنمنٹ کے صوابدید پر منحصر ہے اور یہی طریقہ کار آیندہ بھی رہیگا اور اس سلسلہ میں کسی سمت سے شور و غوغا کی آواز بلند ہوگی تو اس کا انسداد کیا جائے گا کیونکہ وہ خاص نوعیت کے ہیں جن کا تعلق پبلک سے نہیں ہے اور نہ اوقاف کے وائض میں داخل ہے کہ اپنے حدود سے متجاوز ہو کر کوئی کام کرے ورنہ گورنمنٹ کی وقعت باقی نہیں رہیگی جب کہ یہی سلسلہ جاری رہے زیادہ العاقل تکفیہ الاشارہ۔

دیگر حال میں کمیٹی علماء نے جو رزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کی توجہ کو بعض امور کی طرف منعطف کرایا تھا تو اس کا جواب صرف اسی قدر ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں اس قسم کے امور جو کہ مذہبی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں معرض بحث میں نہ آنا ہی قرین مصلحت ہے بایں وجہ کہ مذہب و سیاست دو جداگانہ چیزیں ہیں لہٰذا یہ آپس میں خلط ملط نہیں ہوسکتے جیسا کہ زمانہ گذشتہ میں اس مسئلہ پر میں نے روشنی ڈالی تھی جو کہ ہر صاحب عقل و فہم کے لئے کافی ہے۔

بہرحال اگر ہر طبقہ حالات زمانہ پر نظر رکھکر کام کرے اور وہ بھی اپنے حدود کے اندر تو زیادہ بہتر ہوگا ورنہ اس کی پابندی نہ ہوگی تو معلوم نہیں کس قسم کی غلط فہمیاں یا پیچیدگیاں پیدا ہوجائیں جس کا سلجھانا امر دشوار نظر آئے یا کرنے والوں پر ذمہ داریاں عائد ہوں لہٰذا کو پیش نظر رکھکر کہا گیا تھا کہ

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اشتہار مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی منصفی وبجاپور ضلع اورنگ آباد دکن

واقع ۲ آبان ۱۳۵۶ ف

باجلاس مولوی نواب سید علیخاں بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی منصف وبجاپور

مدعی: ... بالکر بن ... ، ویجاپور

مدعی علیہ: حبیب ابوبکر بن حبیب علی

بنام حبیب ابوبکر بن حبیب علی قوم عرب عمر ۵۰ سال پیشہ ... ساکن ...

ہرگاہ مقدمہ صدر میں تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن جاری کئے گئے لیکن تم پر باضابطہ سمن کی تعمیل نہیں ہوئی۔ لہٰذا ذریعہ ہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ آبان ۱۳۵۶ ف بوقت پیشی عدالت حاضر ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جواب دہی کرو ورنہ عدم حاضری حسب ضابطہ کارروائی کی جائیگی کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

دستخط منتظم عدالت

افسانہ
رشوت

از جناب سید حمید الظفر صاحب واسطی شاہ آبادی

ہر ایک کام کی حد معین ہے اس سے گذرنے کے بعد انجام لازمی طور پر برا ہوتا ہے —

یوں تو کچہریوں کے چپراسیوں سے لے کر بڑے سے بڑے افسر تک تقریباً سبھی "دست غیب" سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر امرناتھ سے کم۔ اگر پنجاب میں نہیں تو ضلع کرنال میں خاص طور پر امرناتھ اس بات میں سب سے بازی لے ہوئے تھا۔ اس کے سارے ہمسائے حیران تھے کہ اسے تنخواہ تو ملتی ہے ساٹھ روپے اور خرچ میں ڈپٹی کمشنر سے بھی بڑھ کر آخر اتنا روپیہ کہاں سے آتا ہے — تین لڑکے ہیں ایک ایم اے میں تعلیم پا رہا ہے ایک اسسٹنٹ سرجن کی جماعت میں اور ایک بی اے میں۔ لڑکی ہے وہ بھی کالج میں داخل۔ چاروں کو خرچ دیتا ہے اور وہ بھی کافی سا۔ پھر چاروں کے چاروں فیشن کے دلدادہ، نہ معلوم کوئی خزانہ ہاتھ آگیا ہے — انہیں کیا معلوم تھا کہ وہ غریبوں کا گلا کاٹ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اس امیرانہ ٹھاٹھ سے پرورش کرتا ہے۔

امرناتھ کے مکان کے قریب ہی ایک تحصیلدار صاحب رہتے تھے جو بڑے ایماندار تھے اور متقی پرہیزگار۔ انہیں سوا تین سو روپے تنخواہ کے ملتے تھے اور انہیں بھی گذر کرنا مشکل تھا۔ ہر مہینہ تھوڑا بہت قرض لینا پڑتا تھا۔ ان کی بیوی ہمیشہ طعنہ تشنیع کرتی رہتی تھی کہ یہ تو معمولی ریڈر ہے اور اتنا روپیہ لاتا ہے کہ سب اخراجات کے بعد ڈاکخانہ میں بھی جمع کر دیتا ہے اور ایک آپ ہیں کہ تحصیلدار ہونے پر بھی قرض کھاتے ہیں۔

امرناتھ جنرل اسسٹنٹ درجہ اول کا ریڈر تھا، اپنے فن میں خوب ماہر اور طاق اسے کچھ ایسا ملکہ حاصل ہو گیا تھا۔ جب کوئی نیا افسر تبدیل ہو کر آتا چند دن میں اپنے رنگ پر کر لیتا۔ شروع میں تو یہ بھی بگڑے مگر واہ رے امرناتھ ایسا سبز باغ دکھایا کہ ڈپٹی صاحب نے اپنے گھر کا بالائی خرچ اس کے سپرد کر دیا۔ اب امرناتھ کے اخراجات ملاحظہ فرمائیے ڈپٹی صاحب کا خرچ پانسو روپے ماہوار سے کم نہ تھا چار سو کے قریب اسے اپنے لڑکوں اور لڑکی کے پاس بھیجنے پڑتے تھے۔ رہے میاں بیوی اچھے سے اچھا کھاتے اور اچھے سے اچھا پہنتے۔ تقریباً سو روپے ان کے لئے سمجھ لیجئے اور سو روپے ماہوار ڈاکخانہ میں جمع کئے جاتے تھے اور اس کے علاوہ جو گھر میں دیا جاتا تھا اس کی کسی کو خبر نہیں۔ مشاہرہ تو ہو صرف ساٹھ روپے اور خرچ کا یہ عالم۔ خدا کی پناہ۔ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ پھر وہ کیا کیا ظلم و ستم نہ کرتا ہوگا یہ سب کچھ جنرل اسسٹنٹ صاحب کی مہربانی تھی۔ جو امرناتھ کہتا وہی کرتے جو وہ لکھتا اسی پر دستخط کر دیتے بس امرناتھ ہی ڈپٹی تھا جسے چاہتا چھوڑ دیتا۔ جسے چاہتا پھانس لیتا اور آپ جانتے ہیں جہاں روپیہ چلتا ہے وہاں انصاف کا خون ضرور ہوتا ہے۔ ان کی عدالت سے مجرم رہا کر دیئے جاتے اور ناکردہ گناہ کو سزا ہو جاتی۔ کالے پانی بھیج دیئے جاتے۔ جنرل اسسٹنٹ صاحب ایسا کس طرح نہ کرتے؟ انہیں انصاف اور حق سے بہت زیادہ خیال پانسو کا تھا جو ان کے بالائی اخراجات کے کفیل تھے۔ پولیس والوں کے منہ بھی ریڈر صاحب کے اشارے سے کچھ نہ کچھ پڑ جاتا تھا اس لئے وہ بھی دب کے رہتے اور کیوں نہ رہتے۔ ڈپٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے شکایت کر دیتے اگر ان کا ریڈر ذرا بھی خفا ہو جاتا تمام ضلع میں اندھیر مچا رکھا تھا۔ انصاف نام کو بھی نہ رہا تھا۔ ان کے علاقہ کے تمام باشندے تنگ آ گئے تھے مگر اس ظلم و ستم سے بچنے کی کچھ تدبیر نہ کرتے۔ اول اول تو کوئی شکایت ہی نہ کرتا سب ڈرتے تھے اور اگر ایک دو نے کی بھی تو غریب ثابت نہ کر سکے الٹے خود پھنس گئے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ کوئی چیز خواہ سب کے لئے مضرت رساں ہو مگر جب کوئی بھائی اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے تو سب مخالف ہو جاتے ہیں اور صرف اس لئے کہ انہیں اپنا بغض و عناد نکالنے کا یہی موقع ہاتھ آتا ہے۔

اگر کوئی شخص لگاتار گناہ کرتا رہے تو وہ اور اس کا ضمیر بالکل کند ہو جاتے ہیں جب گناہ کی منزل میں پہلا قدم ہوتا ہے تو ضمیر ضرور ملامت کرتا ہے لیکن پھر کے بعد وہ بھی عادی ہو جاتا ہے اور انسان کو ذرا بھی گناہ کا احساس نہیں ہوتا۔

ایک روز ڈپٹی صاحب بہ عملہ دورہ پر تشریف لے گئے رستے میں [illegible] کو کچھ سامان وغیرہ کے لئے چند آدمیوں کی ضرورت پڑی۔ فوراً چپراسی کو حکم [illegible] بیگار میں چار پانچ آدمی پکڑ لا۔ وہ گیا اور چند آدمیوں کو لئے آ رہا تھا۔ [illegible] میں ایک بڑھئی کا لڑکا لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ چپراسی نے اسے بھی چلنے کو کہا۔ وہ کہنے لگا "میں غریب آدمی ہوں، بچے دو دن سے فاقہ میں ہیں۔ کسی اور کو لے جاؤ۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ لکڑیاں بیچ کر کچھ کھانے کو لے جاؤں گا" مگر وہ تو کوئی اور سبق پڑھا ہوا تھا۔ اگر کچھ مل جاتا "پان سگریٹ" کے لئے تو چپ ہو کر چل دیتا۔ ڈانٹنے لگا اور دو ایک گالیاں سنا دیں۔ خدا بخش جوان تھا اسے بھی غصہ آگیا۔ کہنے لگا۔ "زبان سنبھال کر بول ورنہ مزا چکھا دوں گا گالیاں دینے کا؟" چپراسی کو یہ فقرے سننے کی تاب کہاں جو آدمی ساتھ لایا تھا ان سے کہا "اس بدمعاش کو پکڑ کر لے چلو" سب نے مل کر خدا بخش کو پکڑ لیا اور گھسیٹتے گھسیٹتے ریڈر صاحب کے پاس لے گئے اور ایک کی دس لگائیں۔ وہ کون سے بھلے تھے فوراً حکم دیدیا "اسے کوٹھری میں بند کر دو" اور یہ الزام لگایا کہ سرکاری کاغذ چرا کر لئے جا رہا تھا۔

ہوتے ہوتے خدا بخش کے باپ کو بھی معلوم ہو گیا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا آسانی سے چل پھر بھی نہ سکتا تھا۔ رہی سہی طاقت بڑے لڑکے کی بے وقت موت نے کھو دی تھی۔ بیچارا گرتا پڑتا لاٹھی کا سہارا لیتا آیا اور ریڈر صاحب کی منتیں کرنے لگا "یہ کسی کا بل نہیں گھر میں دو دن سے فاقہ ہے اس کمبخت کو بھی بخار آتا تھا آج کم ہوا تو لکڑیاں بیچنے بھیجا تھا کہ بیچ کر کچھ دانا دنکا لے آئے اور ہم کھا لیں" بڑے میاں کا دل بھر آیا رو کر کہنے لگے "یہ بھی کیا کرتا اس کے پیچھے بھی بہت لگ رہے ہیں۔ میں اور اس کی ماں اپاہج ہیں کوئی کام نہیں کر سکتے۔ تین بڑے بھائی کے بچے ہیں بھاوج ہے خود اور اس کی بیوی ایک آدمی کس کس کا پیٹ بھرے پاگل ہے کچھ کر دیا ہوگا معاف کر دو۔ جانے دو مجھے ہزار گالیاں دے لو۔ سچ کہتا ہوں دو دن سے گھر میں کسی نے کچھ نہیں کھایا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھوک سے بلک رہے ہیں۔ پڑوسی ادھار بھی تو نہیں دیتے —— وہ بھی کیا کریں سات آٹھ دن سے تو دے رہے ہیں۔ چھوڑ دو خدا کے لئے چھوڑ دو" مگر ریڈر صاحب کو تو چسکا کسی اور چیز کا پڑا ہوا تھا۔ انہیں کیوں رحم آتا۔ کہنے لگے "سرکاری کاغذ چرا رہا تھا وہ تو کئی ماہ کی قید ہوگی۔ تم بھی آئے ہو بہروپ بھر کر بیٹے کی کرتوت نہیں دیکھتے" "میرا لڑکا چوری نہیں کر سکتا" بڑھئی نے کہا "اور پھر سرکاری کاغذ کیا کرنے تھے اسے؟"

"اچھا۔ اچھا" امرناتھ نے بات کاٹ کر کہا۔ "چپراسی سے بات کرو باہر جا کر یہاں شور نہ مچاؤ!"

چپراسی پہلے ہی سے پڑھا پڑھایا تھا۔ بڑے میاں کو باہر لے جا کر کہنے لگا "بڈھے کیوں پاگل ہوا ہے کچھ نذر دیدے چھوڑ دیں گے ورنہ نہیں تو ڈپٹی صاحب کے کانوں تک خبر پہنچ گئی ہے۔ کہتے تھے قید کر دوں گے۔"

"رونا تو یہی ہے" بوڑھے نے کہا "کچھ دینے کو ہوتا تو جھگڑا کس بات کا تھا میں تو پہلے ہی کہہ رہا ہوں کہ گھر میں دو دن سے کھانے کو اناج نہیں معاف کر دو بھائی مالک —— اس کے لئے چھوڑ دو وہی بدلہ دینے والا ہے۔"

مگر چپراسی نے ایک نہ سنی انہیں کسی نے بتا دیا تھا کہ بڑھئی کے بڑی اچھی کمائی ہے۔ اتنے میں ریڈر صاحب بھی آ گئے۔ چپراسی انہیں دیکھ کر بلاتا جاتا

نہیں ہیں یہ تو بہت سمجھایا" پاگل ہے" امرناتھ جی بولے "ابھی بیوقوفی سے لڑکے کو قید کرا دے گا۔"

بڑے میاں نے پھر اپنی مصیبت کی داستان سنانی شروع کر دی۔ ریڈر صاحب بولے "ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا تم یہ بتلاؤ کہ تمہاری گائے ہے کہ نہیں" بڑے میاں کا ماتھا ٹھنکا جب گائے کا ذکر آیا درمنت کرنے لگے۔ گائے ہے تو مگر نہ میری ہے نہ خدابخش کی۔ وہ تو ان بچوں کی ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے ذرا سی کو پالا ہے اور اب وہ بچہ دے گی۔"

اور جی اور چپراسی یک زبان ہو کر بول اٹھے "جانے دو۔ ان بہانوں کو جانے دو تمہیں گائے پیاری ہے یا بیٹا۔"

"مجبور کیا کروں۔ وہ تو میری نہیں یتیم بچوں کی۔ بھوک سے پہلے ہی بلک رہے ہیں اور روئیں گے۔"

"تو کرو نہیں میں" ریڈر صاحب نے غصہ ہو کر کہا "جب بیٹا جیل میں جائیگا تو مزا آجائیگا گائے رکھنے کا" پھر چپراسی کو حکم دیا "چل بھی کرنے میں یہاں تیوں مجھ کر کھڑا ہو گیا۔ کہتا تھا بوڑھا ہے اسے معاف کر دو۔ دیکھ لیں غریب کی باتیں؟"

اسی گائے کے تین چار دن ہوئے ساتھ۔ ویلے وہ رہے۔ مگر بوڑھے صرف یتیم بچوں کی دلداری کے لئے نہ بیچی تھی۔ سب دو دو دن سے فاقہ رہے مگر گائے نہ فروخت کی اور یہی خیال تھا کہ دو ایک دن میں بیا جائے گی ایسا تو ہوگا دودھ سے گزارہ کر لیا کریں گے اور کچھ لوگوں کو دے دیا کریں گے۔

جب ریڈر صاحب اور چپراسی کمرے میں چلے گئے تو بڑے میاں کو اپنے لڑکے کا خیال آیا کہ مفت میں ایک دو سال کو جیلخانہ بھیجا جائے گا۔ گائے کا کیا ہے وہ سلامت رہے تو خریدی جائے گی۔ اگر خدابخش ہی گھر میں نہ ہوا تو لکھا اس کون لے کے کھانے کے لئے۔ بھوکی رہ کر کرے گی۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ ڈپٹی صاحب ایک نہ سنیں گے اور دوسرے ان تک پہنچنا ہی مشکل ہے ۔۔۔ اور اگر قید ہوگی تو اپیل کرنے کو روپیہ کہاں سے لاؤں گا۔ روپیہ بھی کسی کی منت سماجت کر کے لے لیا تو گواہی کون دیگا ۔۔۔ یہ باتیں سوچتے سوچتے وہ بنگلے سے باہر چلا گیا اور وہاں ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر پھر وقت کی نزاکت پر غور کرنے لگا۔ بہت دیر تک خود سا بیٹھا رہا۔ آخر یہ فیصلہ کر کے کہ گائے دیکر خدابخش کو چھڑا لینا بہتر ہے۔ لاٹھی اٹھا کر پھر بنگلے کے اندر چلا گیا۔ ریڈر صاحب نے پہلے ہی مثل تیار کر رکھی تھی اور ڈپٹی صاحب کے سامنے مقدمہ پیش تھا۔ بوڑھے کو اس بات کا اور بھی زیادہ تعجب ہوا کہ شہادت دینے والے اسی کے ہمراہ تھے جو کہ رہے تھے کہ ہم نے اسے سرکاری کاغذ لئے بھاگتے دیکھا ہے۔ جب چپراسی نے بوڑھے کو دیکھا تو دھکے دے کر باہر نکال دیا اس نے اشارہ سے چپراسی کو بلایا اور کہا "بابا خدا کے لئے چھوڑ دو کیوں ظلم کرتے ہو" چپراسی یہ سن کر واپس ہونے ہی لگا تھا۔ کہ بڑے میاں نے پھر کہا "سنو تو۔ میں بیٹے سے صبر نہیں کر سکتا۔ گائے سے کر لونگا۔ چلو گائے لے آؤ۔ مگر خدابخش کو چھوڑ دو" چپراسی خوشی خوشی اندر گیا۔ اشارے میں خدا معلوم ریڈر صاحب سے کیا کہدیا۔ انہوں نے فوراً ہی ڈپٹی صاحب کو چائے پینے کے لئے کہا۔

جب یہ کمرے میں واپس آئے اسوقت ملازم چائے تیار کر چکا تھا مگر ریڈر صاحب نے عرض کیا "حضور پانچ منٹ کا کام ہے" اور اب اپنا مدعا بر آنے پر کہنے لگا کبھی چائے ٹھنڈی ہو جائے۔

ڈپٹی صاحب کاغذوں کو اسی حالت میں چھوڑ دوسرے کمرے میں چلے گئے وہ سب باتیں جانتے تھے اور اس سے پہلے دسیوں مرتبہ ایسا کر چکے تھے چپراسی بڑھئی کے ساتھ گائے لینے چلا۔ بڑے صاحب نے خدابخش کو چھوڑنے کے لئے کہا تو جواب ملا وہ اسوقت آزاد ہوگا جب گائے یہاں پہنچ جائے گی۔

مکان پر پہنچ کر بڑے میاں نے گائے کا رسہ کھول کر چپراسی کو پکڑا دیا بچے دلوا سے آکر پیٹ گئے اور کہنے لگے "ہم نہ دیں گے نہیں اٹھانے بیچنے دیتے ہم تو گائے نہیں دیتے" "بیچنے نہیں پانی پلانے لے جاتے ہیں" بڑے میاں نے جواب دیا مگر ان کا

چل نہ سکا۔ کیونکہ وہاں سے دس پندرہ قدم کے فاصلہ پر کچا تالاب تھا بچے خود لایا کرتے تھے۔ چپراسی تو گائے لے کر دفع ہوا۔ بچوں نے رو رو کر گھر سر پر اٹھا لیا۔ بڑے میاں بھی ضبط نہ کر سکے ان کے بھی آنسو بہ نکلے۔ عورتیں بھی رونے لگیں۔ ریڈر صاحب کے پاس گائے پہنچ گئی تو خدابخش کو رہائی نصیب ہوئی اور ادھر بڑے میاں نے عورتوں کو سمجھایا کہ اگر گائے نہ دیتے تو خدابخش کو جیلخانہ میں کئی برس کاٹنے پڑتے ان کے سمجھانے سے عورتیں تو خاموش ہو گئیں۔ مگر بچوں کو کون سمجھا سکتا ہے۔

بڑے میاں نے گائے دیدی مگر خدابخش ابھی تک نہیں آیا۔ دو ایک گھنٹے تو بچوں کے دل بہلانے اور اس کے انتظار میں جس طرح کٹے کاٹ دیئے پھر لاٹھی لے کر ڈاک بنگلہ کی طرف چلے تاکہ وہاں جا کر معلوم کریں کیا بات ہوئی کچھ دور ہی گئے تھے کہ خدابخش ادھر سے آتا نظر پڑ گیا۔ کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نزدیک آگیا تو کہنے لگے اب چھوڑا ہے بدبختوں نے"

"نہیں تو" خدابخش نے جواب میں کہا "میں لکڑیاں لینے چلا گیا تھا اب سیدھا آ رہا ہوں"

دونوں باپ بیٹا مکان کی طرف چل دیئے راستے میں کوئی بات نہیں کی جب گھر میں داخل ہونے لگے تو خدابخش نے پوچھا گائے کہاں گئی۔ کیا بیچ ڈالی؟ "بیچی نہیں" بوڑھے نے کہا "بیٹھو تو بتاتا ہوں" اور پھر سارا واقعہ شروع سے آخر تک سنا دیا۔

بچے اسی طرح ضد کر رہے تھے خدابخش کو کچھ رنج ہوا اور کچھ غصہ بھی آیا "مجھے کیا پھانسی دیدیتے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "گائے کیوں دیدی۔ اب اور گائے کہاں سے آئے گی۔ ۔۔۔ کوئی تو میری سنتا" "سب جگہ اندھیر ہے بیٹا!" ۔۔۔ سب جگہ اس کے باپ نے جواب دیا "پہلے میں نے خوب سوچا پھر گائے دی تم سلامت ہو تو اور گائیں بہتری ۔۔۔" کچھ دیر خاموش رہ کر بولا "تمہیں پتہ نہیں تم پہ سرکاری کاغذ چرانے کا الزام لگایا تھا اگر گائے نہ دیتے تو قید کر دیتے کمبخت بڑے ظالم ہیں وہ ۔۔۔ بھیڑیہ بھیڑیہ کو نہیں کھاتا آدمی کو آدمی کھا لیتا ہے ڈپٹی نے بھی آنکھیں میچ رکھی ہیں۔ کٹ پتلی کی طرح اپنے ریڈر کے اشارہ پر چلتا ہے ۔۔۔ صبر کرو بیٹا صبر کرو وہ بدلہ دینے والا ہے۔ وہی بدلہ دیگا جو سب سے بڑا حاکم ہے ۔۔۔ جس کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوتا ہے" "وہ بدلہ دینے والا ہوتا" خدابخش نے کہا "تو ان پر کبھی کی مصیبت آچکتی" "کونسا یہ پہلا ظلم ہے"

"اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں" خدابخش کے باپ نے جواب دیا "وہ بدلہ کی رسی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے اور جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو بہت سخت سزا دیتا ہے"

باپ بیٹا بہت دیر بیٹھے اس قسم کی باتیں کرتے رہے۔ اگر ان کے پاس روپیہ ہوتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔ نہ خدابخش لکڑیاں کاٹنے جاتا نہ اسے چپراسی پکڑ کر لے جاتا اور نہ گائے مفت میں جاتی ۔۔۔ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسی کی عدالت میں فریاد کرنا چاہیئے جو دو جہاں کا سب سے بڑا حاکم ہے۔ سب نے وضو کیا اور پھر درگاہ ایزدی میں فریاد کرنے لگے بچوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ کئی وقت سے فاقہ کئے تھے اور بھوک میں انسان کے دل پر خاص طور پر رقت طاری ہوتی ہے بچے تو پہلے ہی رو رہے تھے اوروں کے بھی آنسو نکل آئے خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ عورتیں دعائیں مانگ کر کوسنے لگیں۔

قدرت انتقام لیتی ہے اور ضرور لیتی ہے۔ اس واقعہ کو ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ امرناتھ پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اچھے سات دن میں پھرا بھرا گھر خاک میں مل گیا ۔۔۔ بڑا لڑکا راوی میں نہا رہا تھا کہ مگرمچھ نے ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لیا

اور پھر اس کا ... سیاہ ... کھیلنے ہوئے ایسی گیند تھی کہ دوسرا سانس نہ آیا۔ لڑکوں کی جو شرارت کے اوقات کو کہیں شوق رکھتا تھا کہ جو ان لڑکی بھی ہاتھ سے گئی۔ آپ نے پہلے بھی کئی خط لکھے تھے مگر جواب: آیا تھا جو اپنی تار دینے پر معلوم ہوا کہ دو ہفتے ہوئے کالج چھوڑ کر یہاں سے چلی گئی۔

امرناتھ اور اس کی بیوی ان پیہم صدمات کی برداشت کی تاب نہ لا سکے دونوں کے دونوں ... درگور ہو گئے۔ امرناتھ نے کچہری سے بھی چھٹی لے لی ہو اور دن بھر گھر میں پڑا رہتا۔ مگر ابھی قدرت کو انتقام لینا تھا اور ابھی وہ لوگ جن کا دل اس نے دکھایا تھا مطمئن نہ ہوئے تھے۔ ایک دن میاں بیوی پڑے سو رہے تھے کئی دن کے تھکے ماندے۔ تھے کہ کسی نے مکان کو آگ لگا دی۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو عالم ہی کچھ اور تھا۔ آگ تمام مکان میں پھیل چکی تھی شعلے اٹھ اٹھ کر آسمان سے باتیں کر رہے تھے ۔ دونوں بہت چیخے اور چلائے مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ جب تقریباً سب کچھ جل گیا تو پانچ دس ہمسائے جن کے گھر نزدیک ہی تھے آئے اور بڑی مشکل سے آگ بجھائی مگر کب ۔ جب سب سامان وغیرہ جل کر خاک ہو گیا تھا آدمی آگ اس ڈر سے بجھا رہے تھے کہ کہیں ان کے گھر بھی خبر نہ آ جائے۔ سامان کسی نے بھی نہ اٹھایا جو کچھ تھوڑا بہت اٹھایا تو امرناتھ اور اس کی بیوی نے۔

ان پے در پے مصائب سے مجبور ہو کر امرناتھ نے لمبی چھٹی لے لی اور اپنا تمام روپیہ ڈاک خانہ سے نکال کر اپنی بیوی کو لے کر ہردوار چلا گیا۔ باقی زندگی کو خدا کی یاد میں گزارنے کے لئے پھر اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔

انتقال

یہہ خبر بہت ہی المناک ہے کہ حسینہ بیگم صاحبہ زوجہ سید عابد الحسن صاحب کلینڈ آنانث یونیورسٹی نے بتاریخ ۱۲ شوال بمقام لکڑی کا پل حیدرآباد دکن سات بجے شب دو روز کی مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئیں ۔ مرحومہ ایک نیک صفات بی بی تھیں اور سنا گیا ہے کہ سات آٹھ روز میں انگلینڈ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے جانیوالی تھیں تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں لیکن قضا نے مہلت نہ دی ۔ خداوند عالم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔

افسوس صد افسوس کہ مولوی آقا مرزا محمد علی بیگ صاحب جلالی سابق مددگار کمشنر اعانات سرکار عالی شہرہ بہ ماموں نے ایک عرصہ کی علالت کے بعد ۲۹ شوال شبہ کو بوقت ۸ بجے صبح انتقال فرمایا ۔ اور تدفین دائرہ قطبی گوڑہ میں ہوئی مرحوم عمر میں آئی ہم مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے ۔

مچھلی بندر

بتاریخ ۱۹ ... منجانب مجاوران آستانہ مولا مشکل کشا جشن سالگرہ آستانہ مذکور میں ایک عظیم الشان جلسہ حضور نظام سلطان العلوم کی تقریب میں منعقد کیا گیا۔ جس میں معزز حضرات شہر مچھلی بندر شریک تھے ۔ جلسہ کی صدارت عالیجناب نواب علی محمد خان بہادر نے فرمائی جلسہ کی ابتدا مٹھائی اور چائے نوشی سے کی گئی۔ جس کے بعد مولانا ... حسین صاحب قرات کلام مجید سنائی ۔ اس کے بعد بچوں نے قومی ترانہ شاہ عثمان زندہ باد میں پڑھا ۔ آخر میں عالیجناب نواب ... خان بہادر تمیم ۔ مچھلی بندر نے ریاست حیدرآباد اور سلطان اعلیٰحضرت میں بڑی عالمانہ پرزور تقریر فرمائی صاحب موصوف نے ایک نظم جو اس تقریب کی خوشی میں لکھی تھی سنایا ۔ آخر میں اعلیٰحضرت کی ... کے بعد ترقی عمر و دولت جلالت الملک اعلیٰحضرت بندگان عالی ہز ہجسٹی سرکار حیدرآباد دکن و برار و خانوادہ شاہی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

میر ذوالفقار علی امین جنگلات
سرکنڈہ جاگیر

نظم

اے جلالت مآب عالی جاہ / اے شہ عادل دکن و برار
تیری ہستی ہے رونق اسلام / ذات تیری ہے سایۂ غفار
لاکھ ہوں اژدہے تیرے دشمن / تیرا حامی ہے حیدر کرار
تیرا دربار یادگار سلف / منبع فیض ہے تیری سرکار
تو نہ تابع کسی کا رہا ہو / یہہ حکومت رہی ہے خود مختار
ہو گا آزاد وہ رہے جو غلام / تیری آزادی کی بحث ہے بیکار
سکہ تیرا ہے اور حکومت ہے / تیرا فرمان ہے تیرا دربار
رہا برٹش فقط تیرا ساتھی / کوئی کرسکتا اس سے کب انکار
کب غلاموں کو اس نے دوست کہا / تھا مخاطب تو دوست سے ہر بار
آج بھی دوست ہے تو برٹش کا / اب وہ ساتھی نہیں تیرا زنہار
تیری شاہی ہے تا ابد قائم / تیرا سکہ ہے تا بہ روز شمار
اوج پہ اوج ہو تجھے حاصل / تیرے دشمن کے ہو نصیب ادبار
تا قیامت ترقیوں پہ رہے / تیرا اقبال و جاہ و عز و وقار

یہہ دعائے نعیم کر تو قبول
یاالٰہی بحق ہشت و چہار

نعیم

تاریخ اسلام عالم

بسلسلہ اشاعت ۱۶ صفحہ ۲۲ شوال ۱۳

قسط ششم

(۷۳) اسکل ہند۔ یہ راجہ شہر لکھنوتی کو اصالت ... رہا اور افراسیاب کی اطاعت کرتی بوجہ تعصب ... فرامرز رستم کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۷۴) ... قلعہ ... اس کا بنایا ہوا ہے۔

(۷۵) مہاراج۔ یہ راجہ کشن کا بیٹا اور جمشید شاہ ایران کا ہمعصر تھا۔ ۷۰۰ سال راج کیا۔ مالچند اس کے فوج کا سردار تھا۔ مالوہ اسی کے نام سے منسوب ہے۔ اس نے ہندو قوانین و ضوابط اختراع کئے ... اور برہمنوں کو وزارت و ... پر مامور کیا اور باقی ... کو ... فرقوں پر تقسیم کیا۔ ایک میں دوسرا سودر۔ ... کو ... کیا اور سودر کو خدمت گاری پر۔ ... کے آخری زمانہ ... نے ہند پر لشکر کشی کی اور ملک سندھ و پنجاب فتح کر لیا۔ ... سال ... اولاد دکھن نے بھی مہاراج کی تابعداری سے سرتابی کی۔

(۷۶) کیشو راج

(۷۷) دہلو۔ جس نے شہر دہلی آباد کیا۔

(۷۸) فور قنوجی۔ اولاً یہ کماؤں کا راجہ تھا اس کے بعد قنوج کو دہلو سے فتح کیا۔ ۷۳ سال کے بعد سکندر کے ہاتھ سے مارا گیا

(۷۹) کیدہندی۔ یہ راجہ سکندر رومی کا مطیع ہوا۔ کید ہندی کی تین سو سال عمر ہوئی تھی کہ سکندر رومی جس کو ذوالقرنین اصغر کہتے ہیں قاصد بھیج کر اس کو طلب کیا۔ کید نے سکندر کے رسولوں کی بڑی تعظیم کی اور خلعت و تشریفات فاخرہ دے کر ان کو واپس کیا اور کہلا بھیجا کہ مجھ کو اپنی مدت شاہی میں چار چیزیں میسر ہوئی ہیں کہ کسی بادشاہ کے خزانہ خیال میں بھی نہ ہوں گی۔ اول ایک دختر نہایت حسین ... بے مثل دوسرے ایک فیلسوف کہ جو کچھ کسی کے خیال میں گزرے بلا سوال کے ظاہر کر دے۔ تیسرے طبیب حاذق۔ چوتھے ایک قدح کہ جب پانی سے بھر دیا جس قدر لوگ پانی پئیں پھر لبریز رہتا ہے۔ سکندر نے ان چیزوں کو منگوا لیا اور کید ہند نے کو بوجہ کبرسنی کے ملاقات سے باز رہا۔

(۸۰) راجہ بستا پر چند

(۸۱) راجہ ... جو خواہر زادہ راجہ فور قنوجی کا ہے۔

(۸۲) راجہ کلیان چند

(۸۳) راجہ بکرماجیت

(۸۴) راجہ ...

(۸۵) راجہ بھوج۔

(۸۶) راجہ باسدیو۔ ۷۰ سال راج کیا۔

(۸۷) راجہ ... دیو

(۸۸) راجہ رام دیو۔ پہلے یہ راجہ باسدیو کا سپہ سالار تھا۔ پھر قنوج کا راجہ ہو گیا اور ... چھوٹے راجوں کو اپنے ... بنا لیا۔ ۵۴ سال راج کیا

(۸۹) راجہ پرتاب چند۔ یہ بھی راجہ رام دیو کے فوج کا سپہ سالار تھا۔ آخر کار راجہ قنوج ... نوشیروان عادل سے لشکر کشی کر کے اس کو خراج دینے پر مجبور کیا۔

راجہ پرتاب چند کے مرنے کے بعد اطراف کے راناؤں ... اس کے ملک پر متصرف ہو گئے۔ تھوڑا سا ملک اس کے اولاد کے پاس رہ گیا۔ تب سے یہ لوگ رانا سے ملقب ہوئے۔ چونکہ راجہ کو ہندی میں رانا کہتے ہیں۔

(۹۰) راجہ مالدیو۔

(۹۱) راجہ جیپال لاہوری۔ یہ پنجاب کا راجہ تھا غزنویوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۹۲) راجہ کلن چند۔ یہ دکن کا راجہ تھا اور بلدہ گلبرگہ اسی سے منسوب ہے۔

(۹۳) راجہ ... چند۔ اس نے ... ہاتھ ... گیا۔

(۹۴) راجہ نل۔ یہ مالوہ کا راجہ تھا اور دمن دختر راجہ بھیم سین کا عاشق تھا۔

(۹۵) راجہ ... پتھورا۔ اس راجہ کے زمانہ میں ہندوستان کی سلطنت ہندوؤں سے جاتی رہی۔

بیان اولاد یافث

(۹۶) یاجوج ماجوج وغیرہ۔ اولاد یافث سے ہیں۔ ان سے ایک خلق کثیر وجود میں آئی۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ بنی آدم دس جزو ہیں نو جزو ان میں یاجوج و ماجوج ہیں باقی تمام اہل عالم ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں مرتا جب تک اپنے نسل سے ہزار نفر نہ دیکھے۔ اور اخبار میں آیا ہے کہ یاجوج ماجوج دو گروہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک چار سو فرقوں پر تقسیم ہوا ہے اور ان میں تین صنف ہیں۔ ایک فرقہ کی قامت ... طول ہے۔ اور دوسرے طول و عرض ایک شبر (بالشت) ہے ... اور تیسرے ... گوش فیل اور کرگدن (گینڈا) ان سے ... نہیں کر سکتے اور بدترین طریقہ ان کا یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کو کھا جاتے ہیں اور گمراہوں کا کوئی دین و شریعت نہیں۔ ہمیشہ مثل دواب کے زندگی کرتے ہیں۔

ذوالقرنین بادشاہ اعظم نے ... یاجوج ماجوج کیلئے دو پہاڑ کے درمیان جہاں یہ قوم ... ایک سد سکندری ... کے بنیاد سے بنایا اور ... مضبوط کیا۔ کہتے ہیں کہ اس کا طول ۱۵۰ فرسخ اور عرض دیوار ۵۰ میل اور ارتفاع ۲۸۰ ... ہے۔

خلاصہ حال سام ابن نوح
دو فرقہ ہیں

ایک پیغمبروں اور ان کے خاندان کا اور دوسرا بادشاہوں کا

بیان فرقہ اول پیغمبر ... اور ان کے خاندان کا

(۹۷) ارفخشد۔ سام سے طوفان کے دو برس بعد پیدا ہوئے اور ... بادشاہ ... تھے۔

(۹۸) شالح۔ ارفخشد کے بیٹے تھے۔

(۹۹) عابر۔ ان کو ہود ... بھی کہتے ہیں۔ ان کا قبر حضرموت یا دمشق ... ہے۔ ان کے بیٹے قحطان اور قحطان کے بھائی یونان تھے۔

(۱۰۰) ارغو۔ فالغ کے بیٹے تھے۔ ان کے زمانے میں زبانیں اور زمین اولاد نوح میں تقسیم ہوئی۔ ۲۷۰ سال طوفان نوح سے گزرے تھے اور اس وقت ۷۲ فرقے تھے اور مختلف زبانوں میں گفتگو کرتے تھے۔ ابوعلی نے لکھا ہے کہ طوفان کے بعد اولاد نوح منتشر ہوئی۔ سب نے متفق ہو کر یہ تجویز کی کہ ایک ایسا بلند قطعہ زمین بنایا جائے کہ اگر دوسرا طوفان آوے تو پھر ہم کو گزند نہ پہنچے۔ چنانچہ سب کی رائے پر یہ قرار پایا کہ ایک بلند برج آسمان تک بنایا جائے ...

تاریخ خلفائے بنی عباس کا خونیں صفحہ

بسلسلۂ انتخاب ... صفحہ

(قسط پنجم) مامون نے منظور نہ کیا اور ایک فوج ابراہیم کی سرکوبی کو روانہ کی جس نے ابراہیم کو مغلوب کیا لیکن اسی سے مامون کا امام رضا سے ڈھنگ بدل گیا اور امام کی ذلت کے موقعے ڈھونڈنے لگا اور امام نے اپنی شہادت کی پیشین گوئی شروع کر دی۔ کبھی فرمایا "میرا قبر ہارون کی قبر کے پاس ہو گی" کبھی اپنے معتمد حسن بن عباد سے کہا کہ "مجھے پھر بغداد دیکھنا نصیب نہ ہو گا"

پھر مجھ سے فرمایا یہ دنیا بازی ہے۔ مامون رشید مجھے زہر دینا چاہتا ہے کبھی ہارون کی قبر کیا بتی۔ مامون ہارون کی طرف مجھ کو دفن کرنا چاہے گا لیکن زمین ایسی سخت ہو جائے گی کہ قبر نہ کھد سکے گی

اس وقت لوگ مامون کو مغرب کی طرف قبر کھودنے کا مشورہ دیں گے اس قبر میں پانی بھر جائے گا۔ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں برآمد ہوں گی پھر ایک بڑی مچھلی نمودار ہو کر سب مچھلیوں کو کھا جائے گی اور خود غائب ہو جائے گی پانی بھی غائب ہو جائے گا۔

یہ سب پیشین گوئیاں پوری ہوئیں اور مامون تعجب سے کہنے لگا واقعی امام برحق تھے (فصول المہمہ ابن صباغ مالکی)۔

ایک روز مامون نے امام کو بلایا اور بعد تعظیم و توقیر کے میوے کا طبق پیش کیا۔ امام نے انکار فرمایا لیکن مامون نے بیحد اصرار کیا۔ مجبوراً امام نے تین انگور نوش فرمائے اور کھڑے ہو گئے۔ مامون نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے فرمایا جہاں تو بھیجنا چاہتا ہے۔ (وسیلۃ النجاۃ)

امام گھر تشریف لائے اور انتقال کیا۔ مامون نے نہایت اہتمام سے دفن و کفن کیا۔ اور بظاہر غم منایا اور ہارون کی قبر کے پاس دفن کیا اور دونوں قبروں کو ایک طرح سے بنوا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے امام کی کونسی قبر ہے لیکن شیعوں نے پتہ لگا لیا۔ اور قبر امام زیارت گاہ بنی۔ اور قبر ہارون پر ٹھوکر لگائی جانے لگی (رحلہ ابن بطوطہ)

مامون رشید نے سنہ ۲۱۲ ہجری ماہ ربیع الاول میں اعلان کیا کہ جناب علی مرتضیٰ بعد رسول خدا افضل خلائق تھے اور قرآن مخلوق ہے جیسا کہ شیعوں کا اعتقاد ہے (تاریخ طبری)

(۹) جناب ابوجعفر محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن امام زین العابدینؑ جو افطس کے لقب سے مشہور تھے انھیں شربت میں زہر ملا کر پلا دیا اور شہید کیا۔

خلیفہ مامون سنہ ۲۱۸ ہجری میں رطب کھا کر "طرطوس" میں مرے۔

خلیفہ ابواسحاق معتصم

بن ہارون الرشید سنہ ۲۱۸ میں خلیفہ ہوئے اور سنہ ۲۲۷ ہجری مرے انھوں نے بھی قتل سادات سے دریغ نہیں کی۔

(۱۱) ابوجعفر بن محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن امام زین العابدین کو تین روز تک ایک تنگ و تاریک جگہ میں جو تین ہاتھ چوڑی اور ... قید کیا۔ پھر وہاں سے نکال کر اس سے کشادہ مقام پر قید کیا، اور لوگ نگرانی کے لئے مقرر کئے۔ ایک روز کسی طرح سے آپ قید خانہ سے مفرور ہو گئے اور پتہ نہ لگا۔ معتصم اور واثق کے زمانے میں آپ پوشیدہ رہے متوکل نے آپ کو پھر گرفتار کیا اور قید خانے میں رکھدیا وہیں زہر دے کر شہید کیا۔

(۱۲) عبد اللہ بن حسن ... عبد اللہ بن جعفر ... کے صرف اتنی خطا پر کہ آپ نے سیاہ کپڑے پہننے سے جو بنی عباس کا لباس تھا انکار کیا ... رات میں ... انکار کیا اور ... کی وفات ہوئی

امام محمد تقیؑ سنہ ۱۹۵ ہجری مطابق سنہ ۸۱۱

میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۲۰ ہجری مطابق سنہ ۸۳۵ شہر بغداد میں شہید ہوئے اور قبر امام موسیٰ کاظم کے پہلو میں دفن ہوئے آپ کا اسم گرامی محمد تھا لیکن کثرت جود و سخا کی وجہ سے جواد لقب ہوا اور بہ شدت عبادت کی وجہ سے تقی مشہور ہوئے جو بیہ شہرہ ہے صغر سنی میں یتیم ہوئے، علم و فضل کی وجہ سے مامون رشید پاس تقرب گرویدہ ہوا کہ اپنی بیٹی ام الفضل کا آپ کے ساتھ عقد کرنا چاہا لوگوں نے شدید اختلاف کیا۔

مامون نے علماء و فضلاء عصر کو جمع کر کے صحبت مناظرہ منعقد کی۔ سب کلا امام سے مغلوب ہوئے سب سے بڑے قاضی یحییٰ بن اکثم پیر ترمذی بھی ہاتھ اٹھا کر شرمندہ ہوئے (صواعق محرقہ، فصول المہمہ، ...)

آخر کو سب عباسی مخالفت سے باز آئے اور بھرے دربار میں ام الفضل کے ساتھ امام کا عقد ہوا اس شادی سے نہ امام خوش تھے نہ ام الفضل کیونکہ عباسیوں کی طرفدار تھیں اور اکثر امام و دشمن ... رہا ... امام پر تہمتیں لگاتی ... امام ... رہے پھر مدینہ تشریف لائے خلیفہ معتصم کے اغوا سے ام الفضل نے انگوروں میں امام کو زہر دیا۔ پچیس سال کی عمر میں آپ نے دنیا سے رحلت کی جب آپ بغداد سے مدینہ تشریف لا رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کا جانشین کون ہو گا۔ امام رونے لگے، اور فرمایا یہ سفر میرے لئے خطرناک ہے۔ میرے بعد میرا فرزند علی نقی جانشین ہو گا (فصول المہمہ)

معتصم باللہ چونکہ سخت دشمن اولاد رسول تھے اس وجہ سے ... جانتے تھے ... ان کے وقت میں کوئی شخص عبادت گزار نہیں رہ سکتا تھا۔

خلیفہ واثق باللہ عباسی

سنہ ۲۲۷ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور سنہ ۲۳۲ ہجری میں مرے اولاد حضرت ابوطالب بہ سرمن رائے میں اس وقت جمع تھی آپ کے عہد میں جناب علی بن محمد ... عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ کو عمر بن فرج نے قتل کیا

خلیفہ متوکل علی اللہ عباسی

سنہ ۲۳۲ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور سنہ ۲۴۷ ہجری میں مرے۔ انکے بیٹے نے قتل کیا۔

یہ خلیفہ قتل اولاد رسول میں اس قدر دلیر تھا کہ بنی عباس کی اس میں بھی ترقی ہوں گی۔ ادنیٰ ادنیٰ شبہ پر اولاد رسول قتل ہوتے تھے سنہ ۲۳۶ ہجری میں انھوں نے حکم دیا تھا کہ جو شخص زیارت امام حسینؑ کو آئے قتل کیا جائے زائرین کے دست و پا کاٹے جاتے دیئے ہوئے۔

قبر امام حسینؑ بہا دینے کا حکم ہوا۔ نہر کھود کر قبر بہا دینے کی کوشش کی گئی۔ ہل چلا کر زراعت کا حکم دیدیا (تاریخ الخلفاء)

عمر بن فرج رجی حاکم مدینہ و مکہ کو حکم دیا کہ آل ابوطالب ایک دوسرے سے ملنے نہ پائیں نہ کسی کی اعانت و امداد کرنے پائے بنی ہاشم کی یہاں تک حالت تباہ ہوئی کہ کنبہ بھر کے پاس ایک پیرہن تھا جس کو باری باری پہن کر ہر ایک نماز ادا کرتا تھا اور عورتیں زمین میں گڑھے کھود کر برہنگی کو چھپاتی تھیں۔ تمام اولاد ابوطالب جنگلوں صحراؤں میں ماری ماری پھرتی تھیں۔ بہت سی اولاد علی کو قتل و قید کیا۔

(۱۰) ابو عبد اللہ محمد بن صالح بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن امام حسنؑ کو مع عیال و اطفال و اصحاب تین سال تک قید رکھا پھر چھوڑ دیا اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔

مکتبہ ... مذہبی کتب ...

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

دولت مشترکہ کے ممالک امریکہ کی تائید میں۔ کینبرا۔ ۳ستمبر برطانوی دولت مشترکہ کے جو ممالک جنگ میں شامل ہوئے تھے ان کی اکثریت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی تائید کرے گی۔ ارادہ جاپان سے معاہدہ امن کرنے کے لئے مسودہ تیار کریں گے [illegible] میں شامل ہونا نہ ہو۔ لیکن خیال ہے کہ اگر امریکہ نے جاپان کو اپنا مطلوب بنانا چاہا اور اس کی دفاعی پالیسی کو اپنے ماتحت رکھا تو یہ ممالک اس خیال کی مخالفت کریں گے (گلوب)

امریکہ میں سونے کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ لندن۔ ۲ستمبر اس وقت ریاستہائے متحدہ نے دنیا بھر سے زیادہ سونا جمع کر رکھا ہے۔ اس کی قیمت ۳ارب ۱۲کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ ہے یہ ذخیرہ لوہے کی دیواروں کے اندر محفوظ ہے۔ ان دیواروں میں جو دروازہ لگا ہوا ہے وہ ۲۰ ٹن وزنی ہے اور بکس کا تالا کوئی ایک شخص نہیں کھول سکتا اس کو کھول لینے کے لئے دس شخص الگ الگ کچھ کرتے ہیں بکس عمارت کے چاروں طرف مشین گنیں لگی ہوتی ہیں عمارت بم پروف ہے محافظوں کے پاس ریوالور۔ بندوقیں گیس بم رہتے ہیں۔ ۵۰ بکتر بند گاڑیاں ہر وقت تیار رہتی ہیں (گلوب)

برطانوی ڈالر۔ لندن ۶ستمبر برطانوی محکمۂ مال اور ارکین دولت مشترکہ کے درمیان عام مالی صورت حال اور خاص کر برطانوی ڈالر پر گفتگو کی لندن میں توقع کی جا رہی ہے کہ ساؤتھ آفریکن ہاؤس سے جاری کردہ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ یہ مباحث مملکت متحدہ کی سامی مدافعتی امور پر حاوی رہیں گے۔

انتخاب ملک الاشاعت اخبار سے اسمیں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلام

مصر میں اسلحہ کی ناجائز درآمد۔ قاہرہ۔ یکم ستمبر اسلحہ کی ناجائز درآمد سے بہت سے فسادات کو تقویت پہنچی ہے حال ہی میں یہاں آٹھ صندوق جن میں ایک ہزار بم تھے پکڑے گئے پولیس اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑی مستعدی سے کوشاں ہے۔ (گلوب)

فلسطینی کمیشن کی رپورٹ عربی کی تاثرات۔ قاہرہ۔ ۳ستمبر عرب لیگ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انجمن اقوام متحدہ کے فلسطینی کمیشن کی سفارشات سے عالم عربی میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور اس سے یہ لیکن ترقی پذیر ہے کہ کسی قسم کے سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید جاری کا نہ کی جائے

قوام السلطنت دوبارہ منتخب ہوگئے۔ طہران ۱۲اگسٹ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت جنھوں نے انہیں مجلس (پارلیمنٹ) کے انتخاب کے بعد عہدہ سے استعفا دے دیا تھا کل رات کو قومی اسمبلی کے ایک خفیہ اجلاس میں دوبارہ وزیر اعظم منتخب ہوگئے انھیں ۱۲۶ میں سے ۸۰ ووٹ ملے اس جفاکش اکثر سالہ زمیندار سیاست داں کے سامنے اب بھی سب سے بڑا مسئلہ روس کے ساتھ تیل کے سلسلہ میں گفت و شنید کا ہے

شاہ عبداللہ والی شرق اردن نے پایۂ تخت کو نہیں چھوڑا۔ قاہرہ ۳ستمبر روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی طرف سے خبر شائع ہوئی تھی کہ شاہ عبداللہ والی شرق اردن اپنے خاندان کے ساتھ پایۂ تخت چھوڑ کر چلے گئے اور یہ کہ انھوں نے مصر، عراق اور شام و لبنان اور شرق اردن کو ایک وفاقی شکل میں مربوط کرنے کا اعلان کے بعد ایسا کیا۔ شرق اردن کی حکومت کی طرف سے اس خبر کی تردید ہونے پر یہاں عالم اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے

پاکستان

مشرقی پنجاب سے مسلمان پناہ گزینوں کے جتھوں کی بمبئی میں آمد۔ بمبئی۔ ۲ستمبر مشرقی پنجاب سے مسلمان پناہ گزینوں کے جتھے یہاں دردناک قصے اپنے ساتھ لا رہے ہیں ان لوگوں نے بتایا ہے کہ کس طرح اکثریتی فرقے کے مظالم سے تنگ آکر اور لوٹ مار، قتل و غارتگری اور آتشزدگی سے جان بچاکر وہ یہاں آنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ (اورینٹ)

حکومت پاکستان کے ۱۹۷ عمال کو دہلی سے کراچی پہونچا دیا گیا۔ کراچی ۳ستمبر حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ کا ایک اعلامیہ مظہر ہے کہ بیات طیارے حکومت پاکستان کے ۱۹۷ عمال کو دہلی لے کر دوشنبہ اور سہ شنبہ کو کراچی پہونچ چکے ہیں۔ (ا۔پ)

چٹاگانگ کے امدادی فنڈ میں جلالت الملک کا (۵۰) ہزار کا عطیہ۔ کراچی ۲ستمبر ہزایکسلنسی غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ نے شہریوں کے ایک جلسہ میں اس امر کا اعلان کیا کہ حضور نظام نے چٹاگانگ کے امدادی فنڈ میں (۵۰) ہزار روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے اور ریاست جوناگڑھ سے دس ہزار روپیہ کا عطیہ وصول ہوا

گورنر سندھ نے یہ بھی بتایا کہ اب اس فنڈ میں ایک لاکھ ۲۵ہزار سے زائد رقم جمع ہوگئی ہے (ا۔پ)

ہندوستان

حکومت میسور کی جانب سے ریاست کے طول و عرض میں کانگریسی قائدین کی گرفتاری کے احکام۔ بنگلور ۴ستمبر حکومت میسور نے ریاست کے طول و عرض میں کانگریسی قائدین کی گرفتاری کے احکام جاری کئے ہیں۔ حکومت نے یہ احکام یکم ستمبر کو ذمہ وارانہ حکومت کے قیام کے سلسلہ میں ریاستی کانگریس کی جانب سے ستیہ گرہ کی مہم کے آغاز کے بعد جاری کئے ہیں۔ (ا۔پ)

دہلی میں لیڈروں پر گولی چلائی گئی۔ نئی دہلی ۵ستمبر۔ قرول باغ کے رقبہ میں متعدد سامان کے لوٹنے کے واردات ہوئیں پولیس نے ان پر گولی چلائی جس سے تین آدمی ہلاک ہوگئے متعدد اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ اقلیتی فرقے کو جو اس رقبہ میں پریشان حالت میں تھا۔ انہی منتظمین نے ان کو محفوظ رقبہ میں منتقل کر دیا۔

ریل گاڑی اور لاری کا تصادم ۳۰ ہلاک صرف ایک بچ گیا۔ آگرہ۔ ۴ستمبر۔ آگرہ سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے ٹرین، بھنیرا کے مقام پر ایک لاری سے ٹکرا گئی۔ اس تصادم میں تیس مسافر ہلاک ہوئے۔ صرف ایک شخص زندہ بچا مسافروں سے بھری ہوئی یہ لاری ریلوے لائن سے گذرتے وقت انجن سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی۔

سی پی کے کالجوں کے نام تبدیل کر دیئے گئے۔ ناگپور ۴ستمبر حکومت سی پی نے ایک ایسا حکم نافذ کیا کالجوں کے نام تبدیل کرنے کا حکم نافذ کیا ہے۔ اب مسوریس کالج ناگپور کا نام مہادیو بالہ، رابرٹسن کالج جبلپور مہادیو بالہ اور کنگ ایڈورڈ کالج کا نام ودربھا مہاودیالہ ہوگیا۔

دو اہم کتابیں

ترجمہ بحار الانوار جلد اول

مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری سابق ناظم تعلیمات صفحات ۵۵۸ کاغذ چکنا اعلیٰ

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام مستند اور مبسوط تذکرہ ہے کاغذ چکنا (للعہ)

جعفری جنتری جس میں نیک و بد ایام [illegible] تقویم [illegible]

چیزیں درج ہیں قیمت صرف ۶ روپیہ

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

دکن

ہفتہ واری اہم خبروں کا خلاصہ

باب حکومت کے ارکان میں توسیع۔ سرکاری اور غیر سرکاری عناصر کی مساویانہ نمایندگی۔ حیدرآباد۔ ۳۱ اگست پبلک پریس اس پیش قیاسی کے قابل ہے کہ باب حکومت کی موجودہ حیثیت ترکیبی میں عنقریب قابل لحاظ تغیرات کی توقع کی جا رہی ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ارکان کونسل کی تعداد میں بہت نمایاں تغیر کیا جائے گا۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ ارکان کونسل کی مجموعی تعداد (۱۳) تک بڑھا دی جائیگی۔ جس میں مساویانہ طور پر سرکاری و غیر سرکاری نمایندگی تسلیم کی جائیگی۔ صدر اعظم کا عہدہ ان ارکان کے علاوہ ہوگا۔ یہاں اس امر کا انکشاف ضروری ہے کہ غیر سرکاری ارکان میں اتحاد المسلمین پست اقوام۔ لنگایت اور [illegible] جماعت کو نمایندگی کا موقع دیا جائے گا یہ باور کیا جا رہا ہے کہ اتحادی نمایندوں میں مزید دو کا اضافہ کیا جائے گا اسی طرح باقی تین نشستیں مندرجہ بالا جماعتوں کے ایک ایک نایندے سے پُر کی جائیگی۔

حکومت کی دو ایوانوں میں تقسیم۔ بعض سیاسی مبصرین میں یہ پیش قیاسیاں بھی کی جا رہی ہیں کہ حکومت کے دو ایوانوں میں تقسیم کر دی جائے گی جس کو بہت ممکن ہے کہ دار الامرا اور بیت العوام کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

سرکاری حلقوں کا ردعمل

پبلک پریس کے سیاسی نامہ نگار کا یہ بیان ہے کہ جب ان پیش قیاسیوں پر کہ سرکاری حلقوں میں توثیق چاہی گئی ہے اور ان کا ردعمل معلوم کرنا چاہا تو ذمہ دار سرکاری حلقوں میں ان رجحانات کے متعلق کسی قسم کی رائے زنی سے قطعی انکار کیا گیا اور اپنے ردعمل کے اظہار میں سکوت اختیار کیا گیا۔ (پبلک پریس)

کوتوالی بلدہ و اضلاع کی تنخواہوں میں اضافہ۔ حیدرآباد ۹ ستمبر۔ نان گزیٹیڈ ملازمین کوتوالی بلدہ و اضلاع سرکار عالی کی تنخواہوں میں بھی پے کمیشن کی حالیہ سفارشات کے نتیجہ کے طور پر حسب ذیل اضافے عمل میں لائے گئے ہیں ان تنخواہوں کا عمل درآمد بھی یکم خورداد ۱۳۵۵ ف سے ہوگا۔ اس طرح چھ ماہ کا بقایا بھی ایصال ہوگا۔

جدید اضافوں کے بموجب سرکل انسپکٹر (پچ) ۵۰ کی تنخواہ پائیں گے اور انتہائی گریڈ (۳۲۵) کا رہے گا۔ پے کمیشن نے انسپکٹروں کے لئے ایک سلکشن گریڈ کا بھی تعین کیا ہے جو (۳۲۵ تا ۴۰۰) پر مشتمل ہے۔ لیکن کسی گریڈ سے جمعیت کے صرف (۲۰) فیصد عہدہ دار مستفید ہوں گے۔ اس طرح مجموعی حیثیت سے انسپکٹروں کا گریڈ (۱۵۰ تا ۴۰۰) قرار پایا ہے۔ سالانہ تدریجی اضافہ علی الترتیب ۱۲ ۱/۲، ۱۰ اور ۱۵ رہیگا اس سے قبل یہ گریڈ (۱۵۰ تا ۲۲۵) پر مشتمل تھا۔

اسی طرح سب انسپکٹروں کا گریڈ (۹۵ تا ۱۵۰) کر دیا گیا ہے جو پہلے (۶۵ تا ۱۰۵) پر مبنی تھا۔ درجہ اول، دوم اور سوم کے جمعداروں کی تنخواہوں میں بھی علی الترتیب (۸۰، ۶۵ اور ۵۰) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ درجہ اول و دوم اور سوم کے کانسٹیلوں کی تنخواہوں میں علی الترتیب ۵۰، ۴۰ اور ۳۵ کے اضافے کئے گئے ہیں درجہ چہارم کو پے کمیشن نے اپنی سفارشات میں تخفیف کر دیا ہے۔

(پبلک پریس)

حیدرآباد میں بیرونی کے تقررات۔ حیدرآباد ۹ ستمبر سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے نظم و نسق میں تبدیلیوں کے ساتھ ہی بعض مروجہ عہدہ کے خاصوں کو ترک کر دینا کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ تجاویز ہنوز کوئی آئینی صورت اختیار نہ کر سکی ہیں لیکن بعض سرکاری حلقوں کے رجحان کے بموجب مملکت حیدرآباد کے صوبوں [illegible] اس بات کا قوی امکان ہے کہ گورنروں کے نام سے موسوم کئے جا سکیں گے۔

(پ۔پ)

صوبہ آسام کے ایک وظیفہ یاب انجینئر کا تقرر۔ حیدرآباد یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے پیش نظر تنظیم مابعد جنگ کی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر ایک تجربہ میں تعمیرات کی تنظیم کا مسئلہ ہے جس کے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اسی کے لئے ایک جلیل عہدہ بھی تراشا گیا ہے جس کے اسپیشل چیف انجینئر تعمیرات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس عہدہ پر صوبہ آسام کے ایک وظیفہ یاب چیف انجینئر مسٹر [illegible] کا تقرر کیا گیا ہے

(پبلک پریس)

سکندرآباد میں جدید مکانات کی تعمیری مہم وانکرشاؤں ایریا کی منصوبہ بندی اور چھ لاکھ کے مصارف۔ حیدرآباد۔ یکم ستمبر سکندرآباد کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ کے باعث رہائشی مکانات کی قلت نے جو مشکل صورت حال پیدا کر دی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت سرکار عالی نے ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے جو [illegible] ایریا کے نام سے موسوم ہوگی۔ اس اسکیم کے مصارف کا تخمینہ [illegible] کیا گیا ہے۔

اس اسکیم کے نتیجہ کے طور پر غربا کے لئے بھی رہائشی مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں [illegible] رقبہ میں جدید شوارع کی تعمیر کا منصوبہ بھی پیش نظر ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بہت بڑا رقبہ بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔

(پبلک پریس)

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی ایک شاخ کا کراچی میں قیام۔ کراچی ۴ ستمبر۔ حیدرآباد اسٹیٹ بنک سے معلوم ہوا ہے کہ بہت ہی جلد یہاں بنک کی ایک شاخ کا قیام کر دیا جائے گا پاکستان کی مملکت و انسلنٹ کی وجہ سے کراچی میں بنک کی شاخ کی ضرورت اور کیا ہی [illegible] بیان ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود ابھی تک یہ معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ آفس [illegible] ڈائرکٹر [illegible] سر ابراہیم رحمت اللہ بلڈنگ پاکستان میں سر عبداللہ ہارون مرحوم کی کوئی عمارت حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ کے لئے حاصل ہو جائیگی۔ (اسٹیٹسمین نیوز)

صنعتی عدالت

حیدرآباد ۴ ستمبر۔ تجارتی نزاعات کے تصفیہ کے لئے سمجھا جاتا ہے کہ حکومت ایک صنعتی عدالت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کی مستقلاً حیثیت ہوگی

(پبلک پریس)

ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی ترویج سرکاری طور پر دوبارہ دواخانوں کا قیام۔ حیدرآباد ۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے ممالک محروسہ کے مختلف مقامات پر بارہ ہومیوپیتھک دواخانوں کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف دواخانوں کو گرانٹ بھی دی جائیگی جن کی مجموعی رقم پانچ ہزار روپیہ سالانہ پر مشتمل ہوگی۔ دواخانوں کے قیام کے بارے میں یہاں یہ دواخانہ کا قیام ضروری ہے کہ حکومت اس تعداد میں اضافہ کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

(پبلک پریس)

خطوط اندازی کے ڈبے میں بم کا دھماکہ۔ حیدرآباد ۷ ستمبر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے یوم پرچم کی تمامتر خصوصیت یہ تھی کہ آج صبح [illegible] پر واقع سلطان بازار کے ڈبہ خطوط اندازی

میں بم کا دھماکہ ہوا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع اندر کی کے بہانے کسی نے لیڈر بکس میں بم ڈال دیا تھوڑی دیر کے بعد ایک زبردست دھماکہ کی آواز آئی اور لیڈر بکس پاش پاش ہو گیا۔ پولیس نے کارروائی کے بعد تمام سامان کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ حراست میں۔ یوم پرچم کا دوسرا واقعہ مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ اور ان کے دو ساتھیوں کی حراست کا ہے یہ تینوں حضرات صبح (۹) بجے انڈین یونین کا پرچم لیکر اپنے ہاتھ میں گھر سے نکلے۔ مسٹر ویدیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خلاف ورزی کے لئے جب باہر آئے تو کوئی انہیں تقریر کے لئے دکھائی نہیں دیا۔ کوتوالی نے انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ستیاگرہ کر کے قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کوتوالی نے مسٹر ویدیہ اور ان کے دو ساتھیوں مسٹر سرینواس راؤ اور مسٹر گوبند راؤ کو ملکی المال دفعہ (۱۵) تعزیرات کے تحت اپنی حراست میں لے لیا۔

طلباء کے جلوس۔ ساڑھے دس بجے کیشو میموریل اسکول اور ویدک ور دھنی اسکول سے اطلاع ملنے لگی کہ یہاں طلباء جلوس نکالنے والے ہیں گیارہ بجے یہ دونوں جلوس انڈین یونین کے پرچم کو سلامی دینے کے بعد اسٹیٹ کانگریس زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے نکلے کیشو میموریل اسکول نارائن گوڑہ میں جامعہ عثمانیہ کے متعدد طلباء بھی آکر جمع ہو گئے۔

جامعہ عثمانیہ۔ حیدرآباد ۴؍ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ جامعہ عثمانیہ کے جونیر لکچراروں میں جدید منظورہ گریڈ کے بارے میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ کلیہ جامعہ عثمانیہ اور ملحقہ کالجوں کے جونیر لکچراروں نے انجمن جونیر لکچراران جامعہ عثمانیہ سے موسومہ ایک انجمن تشکیل دی ہے تاکہ اس کے ذریعہ منظورہ گریڈ کے خلاف جو ان کے مطالبہ گریڈ کے مقابلہ میں موجودہ فرسٹ گریڈ کا توڑ کر دو حصوں کا جاہلانہ گریڈ دیا گیا ہے منظم احتجاج کیا جائے۔ مطالبہ کو سنوائی اور آئندہ تحفظ حقوق کے لئے موثر تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ (دکن نیوز)

بم کا ملزم ریمانڈ۔ حیدرآباد ۱۳؍ ستمبر سکندرآباد کے بم کیس کے ایک ملزم کو کوتوالی سکندرآباد نے خفیہ پولیس کی تحویل میں دیدیا تھا۔ بعد ختم تفتیش عدالت فوجداری سکندرآباد میں پیش کرنے پر اس کو ریمانڈ کر دیا گیا۔ (ورلڈ)

بلوہ کے ملزمین۔ حیدرآباد ۳؍ ستمبر سکندرآباد کے فرقہ وارانہ ہنگامہ میں کوتوالی نے (۱۵) افراد کو بلوہ کے الزام میں گرفتار کر کے عدالت فوجداری سکندرآباد میں پیش کیا۔ ملزم عدالت کے حکم سے ریمانڈ کر دئیے گئے۔

قانون دفاع کے الزام کے چار ملزمین بھی ریمانڈ کر دئیے گئے۔

صدر اعظم بہادر کی روانگی۔ حیدرآباد ۵؍ ستمبر عالیجناب ہز ایکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم دولت آصفیہ اور سر والٹر مانکٹن مشیر حکومت سرکار عالی کل رات بحری طیارہ سے دہلی روانہ ہوئے۔

پرکال ضلع کریم نگر میں فرقہ وارانہ ہنگامہ ہلاکتیں اور حتیم کو پولیس کی واپسی
حیدرآباد ۵؍ ستمبر تعلقہ پرکال ضلع کریم نگر سے فرقہ وارانہ ہنگامہ کی افسوسناک اطلاعیں وصول ہوئی ہیں جس میں (۷) افراد اسی وقت ہلاک ہوئے اور ایک ہلاکت بعد میں واقع ہوئی اس طرح جملہ (۸) ہلاکتیں ہوئیں۔ بدنظمی کی پاداش میں مہتمم کوتوالی کریم نگر صدر نظامت کوتوالی اضلاع میں واپس بلائے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسٹیٹ کانگریس کے یوم پرچم کی تقریب میں متعلقہ دیہات کے کسان شریک تھے۔ انڈین یونین کا پرچم لئے ہوئے چھ سات ہزار آدمی کا مجمع جمع ہوا تھا دفتر تحصیل پر انڈین یونین کا جھنڈا چڑھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مقامی پولیس کے دستہ نے جب مجمع کو پیچھے ہٹایا مجمع مسلم آبادی میں گھس پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد دونوں فریقوں میں تصادم شروع ہوا۔ مجمع گوپیوں اور ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ (دکن نیوز)

گرفتاریاں۔ حیدرآباد ۶؍ ستمبر اسٹیٹ کانگریس کی مہم کے سلسلہ میں بیگلور میں قانون کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں تین اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اور مقامی کانگریس کمیٹی کے تین لیڈر بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ ۲؍ ستمبر کو بھی ستیاگرہ کے الزام میں چند اشخاص کی گرفتاری ہوئی۔ ۲ روز (۴۴) گھنٹوں کے لئے کرفیو بھی نافذ کیا گیا تھا۔ (دکن نیوز)

رقیق مادہ کی تقسیم۔ حیدرآباد ۶؍ ستمبر امن شکنی کے سلسلہ میں حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی جانب سے چار مروی ہائیڈ کا سلوشن مادہ (رقیق) جو سربمہر بوتلوں میں اضلاع اور قصبوں میں تقسیم ہوا ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ اس کو پھینکے جانے یا اس کی بو سونگھنے سے مہلک کھانسی ... [illegible] ... طاقتور رہتے جو پولیس کے پاس ہے (دکن نیوز)

غلہ کی لاری کی گرفتاری۔
حیدرآباد ۶؍ ستمبر۔ جوگی پیٹھ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں ۲۷؍ ستمبر کی رات کو ایک موٹر لاری جس میں چاول جوار شکر بھری تھی خلاف قانون ہونے کی وجہ سے گرفتار کر لی گئی۔ (دکن نیوز)

قانون کی خلاف ورزی اور گرفتاریاں۔ حیدرآباد ۵؍ ستمبر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے یوم پرچم میں قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جن افراد نے انڈین یونین کا پرچم بلند کیا اور جلسہ عام میں تقریریں کیں ان میں سے مسٹر گیان کماری ہیڈا اور ڈاکٹر چنا ریڈی کو کوتوالی نے گرفتار کر لیا ہے۔ مسٹر رام کشن دھوت کی بھی گرفتاری عمل میں آئی۔ ڈاکٹر چنا ریڈی کل رات گرفتار کئے گئے اور مسز گیان کماری ہیڈا اور مسٹر رام کشن دھوت۔ آج صبح گیارہ بجے گرفتار ہوئے۔ (دکن نیوز)

سلطان بازار میں ستیاگرہ کوتوالی پر سنگباری۔ حیدرآباد ۵؍ ستمبر سلطان بازار میں آج پھر ستیاگرہ ہوئی جس کا آغاز کوتوالی پر سنگباری سے ہوا آج کی ستیاگرہ میں چار خواتین نے حصہ لیا جن میں مسز ملکوٹے بھی شامل ہیں ان چاروں خواتین نے گلے میں ہار پہنے اور ہاتھوں میں انڈین یونین کا پرچم لئے ہوئے تقریریں کیں۔

آج بجائے جلوس کے مکانوں اور مختلف محلوں میں مظاہرے کئے گئے تھے۔ اہم مکانات سلطان بازار کی گلیوں ... کا تھا جہاں مکانوں کی چھتوں اور گلیوں سے پتھر بازی ہو رہی تھی۔ صورت حال کو نازک پاکر مددگار کوتوالی سمت سلطان بازار سید لوی ریاض احمد صاحب ناظم عدالت فوجداری کے ساتھ گلیوں میں گھس کر پتھر بازوں کو گرفتار کیا۔ اس دوران میں کندہ سرامی گنج مارکٹ کے بعض محلوں سے بھی لوگ ... آرہیں آنے لگیں۔ یہاں بھی انڈین یونین کا پرچم نصب کیا گیا تھا۔ پولیس نے جب ادھر کا رخ کیا تو یہاں بھی سنگباری ہوئی۔ اس وقت تک پچاس سے زائد اشخاص کو سنگباری کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ (دکن نیوز)

انڈین یونین کے پرچم کو انفرادی طور پر لیکر نکلنے یا خانگی عمارت پر لہرانے پر کوئی امتناع عائد نہیں کیا گیا
حکومت کا پریس نوٹ

حیدرآباد ۵؍ ستمبر۔ پرچم آصفی کے سوا کسی دوسرے پرچم کے استعمال سے متعلق حکومت سرکار عالی کے حالیہ احکام کی نوعیت اور اطلاق کے بارے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اس سلسلہ میں ناظم محکمہ اطلاعات کو اس امر کی وضاحت کا مجاز کیا گیا ہے کہ محولہ بالا احکام کے ذریعہ انڈین یونین کے پرچم کو انفرادی طور پر لے کر نکلنے یا خانگی عمارات وغیرہ پر اسے لہرانے پر کوئی امتناع عائد نہیں کیا گیا ہے جس امر کے متعلق امتناع عائد کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پرچم آصفی کے

نادرات

جو کتب خانہ حیدری میں ایک ہی جلد ہے فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے۔

لغت

	روپیہ
قاموس اللغۃ طبع ایران	۸۰
ایضاً مع ترجمہ فارسی برحاشیہ طبع ایران	۱۵۰
صحاح اللغۃ طبع ایران	۸۰
معیار اللغۃ دو ضخیم جلدوں میں از علامہ کریم خان ۔ طبع ایران	۱۵۰
محیط المحیط طبع مصر مشہور لغت دو جلدوں میں	۲۰۰
مجمع الامثال کرمانی طبع ایران	۵۰
فرہنگ آنندراج فارسی کی ایک مشہور و معتبر لغت ہے جو تین ضخیم جلدوں میں مجلد ہے ۔	(۲۰۰)
برہان قاطع خط حمزہ مازندرانی	(۸۰)
ایضاً طبع بمبئی خط نسخ	۵۰
فرہنگ انجمن آرائے ناصری ایران کی مشہور و مستند لغت طبع ایران	۱۰۰
فرہنگ نظام پانچ جلدوں میں جدید لغت	۲۰۰

تواریخ

حیوات الحیوان ۔ طبع ایران	۵۰
تاریخ ابن خلکان طبع ایران در دو جلد	۱۲۰
شرح السیر الکبیر در ۴ جلد	۱۵
عجائب المقدور فی تاریخ تیمور	۱۰

فارسی

جنات الخلود طبع ایران	۵
جدول حالات پیغمبران ائمہ و بادشاہان وغیرہ	
جام جم فرہاد میرزا طبع ایران	۵۰
زنبیل حاجی فرہاد میرزا ”	۴۵
دیوان تنگستانی طبع ایران جدید	۴
طلوع المشرق ”	۱۰
تاریخ فرانسہ ”	۱۰
مآثر و الآثار طبع ایران	۳۵
مطلع الشمس تاریخ مشہد مقدس سہ جلد طبع ایران	۱۵۰
طبع ایران قطع بزرگ	۱۵۰

	روپیہ
شاہنامہ طبع بمبئی قطع بزرگ	۵۰
ایضاً طبع تبریز خوشخط	۱۰۰
لوئی چہاردہم	۱۵
لوئی شانزدہم	۵
درر التیجان تاریخ اشکانیان	۵۰
اساس جمشیدی دو حصہ	۳۰
فارس و جنگ بین الملل	۸
پرویز تا چنگیز	۵
عالم و آدم	۲
تاریخ روم بزرگ	۲۵
سیاح ایرانی	۵
براہین العجم	۱۲
تمدن قدیم	۱۵
تاریخ ذکاء الملک	۱۰
تاریخ کردستان	۳
نامہ خسروان سہ حصہ	۱۵
تاریخ بحیرہ	۴۰
بستان السیاحہ	۲۰
ریاض السیاحہ	۵۰
جنت النعیم تاریخ شاہزادہ عبدالعظیم	۵۰
تاریخ ساسانی	۳۰
تاریخ بختیاری	۵۰
تطور ملل	۱۰
نہ سال در امریکہ	۳
یکسال در امریکہ	۴
یکسال در قشون فرانسہ	۳
تاریخ رومان	۵
احسن التواریخ تاریخ دولت عثمانیہ	۶
تاریخ جنگ آلمان	۱۰
انقلاب کبیر فرانسہ دو حصہ	۱۰
خانوادہ امپراطوری روس	۶
براگو ملکہ آلماس	۲
پیرچاک ہندی	۲
حبیب السیر کامل	۱۵۰
تاریخ قم	۱۵

تاریخ جہانکشای نادری قطع بزرگ	۱۵
ایضاً قطع متوسط	۱۰
درۂ نادرہ خط آقا اولیا سمیع	۱۵
قصص العلماء	۲۵
تحفۃ الکرام	۱۰
مراۃ سکندری	۵
تاریخ سلطانی	۵
کسرے نامہ	۳
سلطان نامہ	۵
تاریخ نگارستان	۱۰
اکسیر التواریخ	۵
تحفۃ العالم	۶
حملۂ حیدری ملا باذل کمیاب	۱۰۰
حدیقۃ العالم تاریخ ایران	۵۰
حملۂ حیدری ملا بو نعلی	۵۰
گلزار آصفیہ	۳۰
روضات الاحباب	۱۵
تزک آصفیہ	۱۵
تاریخ روس	۵
کتاب نادر شاہ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰
تاریخ فرشتہ	۱۵
معارج النبوۃ	۶
مدارج النبوۃ	۱۰

تذکرہ و رجال

ریاض العارفین صوفیوں کا مشہور تذکرہ طبع ایران ۔	۸۰
بستان رفیع در حالات خواجہ ربیع طبع ایران	۲۰
نامۂ دانشوران ۷ جلد ”	۲۵۰
گنج شایگان ”	۵۰
تذکرۃ الخطاطین میرزا سنگلاخ دو جلد کامل طبع ایران	۱۵۰

تذکرہ صبح گلشن طبع ہند	۳۵
تذکرہ راز روشن ”	۴۵
تذکرہ گلزار اعظم ”	۴۰
تذکرہ صبح وطن ”	۴۵
خیرات الحسان تذکرہ شعراء زنان سہ حصہ طبع ایران	۸۰
شرح حال سعدی شیرازی ”	۵
گنج دانش تذکرہ شعرا ”	۵۰
قصص العلماء طبع بمبئی	۲۵
آتشکدہ آذر طبع ”	۳۵
تذکرہ مراۃ الخیال طبع بمبئی	۱۵
خزانۂ عامرہ طبع ہند	۲۵

سفرنامے

سفرنامہ اول ناصر الدین شاہ	۱۰
سفرنامہ دوم ”	۱۵
سفرنامہ سوم ”	۲۰
سفرنامہ مظفر الدین شاہ	۴۰
سفرنامہ حاجی فرہاد میرزا	۳۰
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ حصہ	۵۰
سفرنامہ مشہد ناصر الدین شاہ	۲۵
سیاحت نامہ احمد	۴۰
سفر ہشتاد روزۂ دنیا	۴
سیاحت تحت البحر	۵
سفرنامہ حاجی معین	۳۵
مسافرت میرزا لائق علی خان یزدی	۵
سفرنامہ ناصر خسرو	۵

ادب

مخلاۃ شیخ بہائی طبع مصر	۱۰
اللفیف فی کل معنی طریف طبع مصر	۵
زہر الربیع طبع ایران	۲۰
تحفۂ ناصری ”	۲۵
ادب العصری ”	۲۰

رجسٹرڈ نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ

انتخاب

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب ہفتہ وار کا مطالعہ آپ کو نہ صرف دوسرے اخبارات کے مطالعہ سے بے نیاز کردیگا بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات میں بیحد اضافہ کریگا۔ اُمید کہ صاحبانِ استطاعت مالی امداد فرما کر توسیع اشاعت میں حصہ لیں

چندہ اخبار
سالانہ ۴ ششماہی ۲
فی پرچہ ۱ پرانا پرچہ ۲
اجرت اشتہار
فی سطر فی انچ کالم
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی سے محسوب ہوگی
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۳
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسینی
معاون: عباس رضوی
مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) ۷/۱۴ ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ م ۲۳/۳۰ آبان ۱۳۵۶ف موافق ۲۳/۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء یوم سہ شنبہ نمبر (۱۸)

۷۸۶

ہو مبارک آٹھواں نفسِ خدا پیدا ہوا
جنّذا مستوجبِ صلِّ علےٰ پیدا ہوا

ہے ظہورِ پاک جس کا رحمۃ للعالمین
شکرِ خالق وہ علی موسی الرضاؑ پیدا ہوا

حُسنِ رُخ پر ہے یدِ بیضا فدا پروانہ وار
آج کیا مصباحِ آلِ مصطفےٰؐ پیدا ہوا

دردمندِ ہر عزادارِ حسینی لا کلام
شکرِ حق تسکینِ روحِ سیدہؑ پیدا ہوا

موسی کاظمؑ کے لب پر ہے تبسم موجزن
پھر علیؑ والوں کا اک مشکل کشا پیدا ہوا

حوریاں بن ٹھن کے پھرتی ہیں کنیزوں کی جگہ
دست بستہ ہیں ملک شاہِ ہدا پیدا ہوا

مصطفےٰؐ اَنت مرتضیٰؑ من شاہ ہیں مثلِ حسنؑ
نوگلِ باغِ جنابِ فاطمہؑ پیدا ہوا

باعثِ ایجادِ ہر حسنِ ارم جانِ کرم
عرش منزل قلبِ شاہِ انّما پیدا ہوا

ساجدِ درگاہِ حق مسجودِ جبریلِ امیںؑ
مثلِ حیدرؑ وجہِ ربِ خالق لقا پیدا ہوا

ذرہ ذرہ جس کا ہے ممنونِ احسانِ وجود
حق بہ حق وہ آمرِ ارض و سما پیدا ہوا

دور ہے غم شاد ہے دل سرخرو ہوں اے نگیںؔ
آٹھواں حاجت روا مولا مرا پیدا ہوا

از جناب سید سجاد حسین صاحب نگیںؔ منصبدار مصنف تسکینِ فاطمہؑ وغیرہ

نقشِ اول

اس سے پہلے ۲۲ رشوال کے شمارے میں ہم نے اپنے موجودہ نام نہاد صدر مجلس اتحاد المسلمین کی بابت کچھ تحریر کیا تھا۔ اور یہ بتلانے کی کوشش کی گئی تھی اور کیجا رہی ہے کہ صدر عالی قدر کس قدر معذور ہیں حیرت کا مقام ہے کہ حیدرآباد کے مسلمانوں کے وہ لیڈر جن کو اپنے [illegible] اور عمل پر اتنا ناز اور اعتماد ہے کہ وہ کسی کے مشورے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے لیکن فہم کے اتنے کوتاہ واقع ہوئے ہیں کہ کسی سیاسی سنجیدہ مسئلہ کے سمجھنے سے وہ قاصر ہیں اور جو کچھ دھیان میں آئے بلا کسی پس و پیش کے کر گذرتے ہیں خواہ اُن کا وہ عمل کتنا ہی خطرناک ہو۔ گزشتہ مرتبہ ہم نے یہہ واضح کیا تھا کہ موصوف حلف وفاداری اُٹھاتے ہیں لیکن عملی وفائی کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور جناب والا کی علمیت اور تقریری خوبیت کا ثبوت واہی تباہی کے الفاظ سے ملتا ہے یہہ الفاظ نہ صرف آپ کی قابلیت کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ یہہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اپنے نیک دل سلطان العلوم مدظلہٗ اور حکیم السیاست بادشاہ کے کتنے وفادار ہیں۔ فرامین جب خود مختاری کے سلسلے میں شایع ہو رہے تھے تو عالیجناب اُن پر قرار دادیں منظور کروا کر بے انتہا ستایش کر رہے تھے اور جب آپ کی رائے اُن فرامین کے متعلق دریافت کی گئی جو آپ جیسے ناسمجھ اور مفسد قسم کے لیڈروں سے متعلق اپنے میں بیش بہا اور تلخ حقائق لئے ہوئے تھے لہذا آپ نے یہہ کہکر بات اُڑادی کہ "فرامین شاہی ہر قسم کے تنقید و تبصرے سے بالا ہوتے ہیں۔

عظیم الشان اجتماعوں میں پلاٹ فارم پر کھڑے رہکر میر صادق اور میر جعفر کو گالیاں دینے والے ذرا اپنی نمک حلالی اور وفاداری پر بھی نظر کرلیں تو بہتر ہے۔ میر جعفر اور میر صادق واقعی نمک حرام اور غدار تھے اس سے کسی کو انکار نہیں ہر وفادار نمک حلال ان سے نفرت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن ہمیں حیرت ہے کہ آپ اپنے میں صادق و جعفر یا ساوات بارہا جیسی صفات رکھتے ہوئے ان کو گالیاں دینے کا کیا حق رکھتے ہیں ہر سیاسی اور سنجیدگی سے فکر کرنے والا آپ کے قول و فعل پر بُری طرح تنقید کر رہا ہے۔ ہمارے پیش نظر حیدرآباد کے سب سے بڑے سیاسی اور ہندوستان کے چوٹی کے مفکر جناب محترم ڈاکٹر سید عبد اللطیف صاحب کا وہ بیان ہے جو بتاریخ ۶ ر سپٹمبر ۱۹۴۸ء کے ہر مقامی روز نامے میں شایع ہوا ہے۔ گو کہ آپ کی وہ شخصیت نہیں ہے جس پر ڈاکٹر صاحب جیسی ہستی تنقید کرے۔ لیکن ملت کے مسائل کی وجہہ سے ڈاکٹر صاحب موصوف ایک ٹھوس اور پُر حقائق بیان دینے پر مجبور ہوگئے۔

وہ مجلس جس کی بنیادیں قائد ملت نے بڑی محنتوں اور مشکلوں سے رکھیں اور نام اتحاد المسلمین رکھا۔ آپ نے محض اپنی نادانی اور عامریت پسندی سے اُس کو عملاً افتراق المسلمین بنادیا۔

چند شہرت پسند بیوقوف لالچی انسانوں کو سبز باغ دکھا کر آپ نے اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے اور وہ جس قدر اُن سے ممکن ہے آپ کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور اعتماد کی قرار دادیں منظور کروا رہے ہیں لیکن مطمئن رہیئے کہ حیدرآباد کے مسلم عوام اپنے شاہ ذیجاہ کے فرامین کی [illegible] صاحب جیسے مدبرین کے بیانات پڑھ کر قطعی آپ پر اعتماد نہیں کرسکتے۔

اب عوام بیدار ہوچکے ہیں حیدرآباد کا ہر مسلمان بچہ بچہ اپنے بادشاہ ذیجاہ سے وفاداری کا جذبہ رکھتا ہے۔ بھلا یہہ کیسا ممکن ہوسکیگا کہ ایسے لیڈروں کی قیادت پر عوام اعتماد کرلیں جنھوں نے اپنے فرشتہ خصلت اور رعایا پرور بادشاہ کو تکلیف پہنچا کر کسی فرمان مبارک کو شرف صدور لانے پر مجبور کر دیا ہو۔ اور فرمان مبارک کے الفاظ گواہ ہیں کہ شاہ ذیجاہ آپ جیسے مفسد لیڈروں کی بیہودگیوں سے ضرور متاثر ہوئے ہیں دیگر ایک اعلان جو بارگاہ صدارت سے شرف صدور لایا ہے وہ یہہ کہ اُن اراکین عاملہ کے ساتھ تادیبی کارروائی کی جائیگی جن کو قائد ملت سید صاحب بازو سمجھتے تھے اور جو مجالس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے قائد ملت کے ساتھ اپنا وقت مال عزت آبرو سب کچھ وقف کرچکے تھے دراصل جو مجلس کے بہی خواہ اور مسلمانوں کے ہمدرد ہیں اُن کے ساتھ اس قسم کی حرکات آپ کی عامریت اور خود پسندی کا ثبوت دیتے ہیں اور دیگر ہزاروں ایسی حرکات آپ سے سرزد ہوئیں جو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کے کسی بھی صدر کے لئے موزوں نہیں۔ افترا پردازیوں کی حد ہوچکی کہ آپ حکومت کی ذمہ دار شخصیتوں کے خلاف غلط افواہیں پھیلا کر مسلمانوں میں تشویش پیدا کرنے اور اُن کو حکومت سے بدگمان کرنے کے کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کی تمام مدت صدارت میں ایک کام بھی ملت کے مفاد کے لئے نہو سکا اور نہ آپ کوئی چیز ایسی پیش کرسکتے ہیں جو واقعی خلوص سے کی گئی ہو اور غنڈہ گردی وافترا پردازی سے خالی ہو آیندہ صدارت کا آپ کو کوئی حق نہیں اور نہ آپ کو مسلمانوں سے ایسی امید رکھنے کا حق ہے کہ وہ صدارت کے لئے آپ کو منتخب کریں گے۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو آپ میں ملکتی مجلس کی صدارت تو اک طرف کسی ابتدائی مجلس کی بھی صدارت کرنے کی صلاحیت نہیں۔

اکثر مقامات پر آپ کی بعض حرکات سے یہہ پتہ چلا کہ آپ اپنے سوا کسی کو مسلمانوں کا ہمدرد نہیں سمجھتے ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حیدرآباد سے کسی دوسرے مقام پر انتقال فرماتے ہوئے آپ نے کہا تھا "مسلمانو تمہارا اللہ حافظ ہے" مطلب یہ ہوا جب تک آپ ہیں اللہ حافظ نہیں رہتا اور آپ کی سفارش سے آپ کے جاتے وقت حافظ ہوجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ بندوں کو دھوکہ دیتے دیتے اللہ کو دھوکہ دینے کی کیوں کوشش کیجاتی ہے۔ الفاظ سے اللہ پر اتنا توکل ظاہر کرنا اور اس کو حاضر ناظر جاننا اور مسلمانوں کو فریب دینا تو خوب آتا ہے لیکن عملاً اللہ کو بھول جانا۔ خود غرضی و نفس پرستی کہ اپنی ضد پر اڑ کر خواہ مخواہ چند مخلص اور شریف خدا پرست لیڈروں کو تادیبی کارروائی کی دھمکی دینا عاملہ سے اُن کو بیدخل کرنے کی کوشش کرنا کہاں کی انسانیت ہے۔

دیگر یہہ کہ ملت کے پیسے سے ہوائی جہازوں پر سفر کرنا جن کا کوئی حاصل نہیں اور نہ آپ کا وقت اتنا قیمتی کہ ریل سے جانے میں زیادہ صرف ہو۔ جس سے ملت کے کام میں ہرجہ ہو۔

مختصر یہہ کہ آپ جیسے لیڈروں کی قیادت پر اعتماد کرنا سراسر بیوقوفی اور جہالت کی دلیل ہے دعوؤں واہی تباہی تقاریر صرف جہلا پر اثر کرسکتی ہیں اہل علم قطعی اچھا اثر قبول نہیں کرسکتے اور ملت کے کاروبار کو اچھے پیمانے پر چلانے کے لئے اہل علم کی ضرورت پڑتی ہے جو آپ کے خلاف ہیں اور آپ کی صدارت سے ملت کو خطرہ میں محسوس کرتے ہیں۔

آزادی کی بقا کا راز صلح و امن میں مضمر ہے

یاسین رضوی

آزادی کی خاطر مسلمانوں نے اور ہندوؤں نے بے انتہا مصائب کا سامنا کیا اور بڑی مشکلوں سے مظالم افرنگ کو برداشت کرکے بیش بہا قربانیاں پیش کرکے آزادی حاصل کی۔ لیکن موجودہ حالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بدنصیب ہندوستان کی قسمت میں آزادی نہیں۔

منافق و مفسد سامراجی پٹھو لیڈروں کے بہکانے پر ایک دوسرے کا بے دریغ خون بہانے والے اور انتہائی ننگ انسانیت اعمال کا مظاہرہ کرنے والے افراد یاد رکھیں کہ اُن کی یہ قتل و غارتگری پھر ہندوستان کو اسیر دام افرنگ کرکے رہے گی۔

یہ خیال سراسر بے بنیاد اور غلط ہے کہ ان درندگیوں سے ہماری مملکتیں مستحکم ہو جائیں گی ذرا غور کرنے سے واضح ہو جائے گا کہ ہمیں بساط آزادی پر مات دینے کی یہ ایک افرنگی چال ہے۔ اور ہمارے ہی ضمیر فروش لیڈر روباہ صفت گوروں کا آلۂ کار بن کر ان کی چال کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ورنہ یہ ناممکن تھا کہ اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کرکے صدیاں گذار دینے والی اقوام ایک دوسرے کے لئے درندہ ثابت ہوں اور اپنے اجداد کے اتحاد و اتفاق سے بسر کرنے کے واقعات فراموش کر دیں۔

اب بھی وقت ہے کہ ہم ان فسادات کے زہریلے عناصر کو کچل کر دنیا میں اتحاد و اتفاق کی بہترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنی ہر دو مملکتوں کی ترقی کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں ختم کر دیں۔ یہ وہ وقت نہیں کہ ہم کم فہم اور مفسد افترا پرواز لیڈروں کی قیادت پر اعتماد کریں۔ ہم خود کافی بیدار ہو چکے ہیں اچھے اور برے کو پرکھنے کی صلاحیتیں ہم میں موجود ہیں۔ یہی خون اب جو اس بے دقعتی سے اپنی ہی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے بہایا جا رہا ہے کاش کسی موزوں وقت کے لئے اپنے دشمن سے اپنی آزادی کو بچانے کی خاطر محفوظ کر دیا جاتا" تو اس کی قیمت کا اندازہ مشکل ہوتا اور ایسے موقع پر مرنے والوں کو تاریخ زریں حروف کے ساتھ اپنے میں محفوظ کر لیتی۔

تصویر قیادت

روز افزوں ہے ترقی پر رعونت آپ کی
ختم ملت کو نہ کر ڈالے قیادت آپ کی

پر فصاحت آپ کی اور یہ بلاغت آپ کی
جانتے ہیں جاننے والے حقیقت آپ کی

آپ کو اب آپ سا لائق نظر آتا نہیں
کس زباں سے ہو بیاں شان لیاقت آپ کی

آپ کو تائید ملت پر نہ فرمائے کہیں
ہے جو معراج ترقی پر سیاست آپ کی

کیا یونہی تائید کیا کرتے ہیں تالیف قلوب
آپ سے برگشتہ خاطر ہے جماعت آپ کی

فی زمانہ کرسیٔ صدر الہامی کے لئے
میں سمجھتا ہوں کہ بیحد ہے ضرورت آپ کی

کیجئے بے لوث کچھ ملت کی خدمت کیجئے
بڑھ کے ہے صدر الہامی سے بھی عزت آپ کی

دل میں کچھ ہے آپکے اور لب پہ کچھ ہے آپکے
دیکھئے کیا رنگ لاتی ہے یہ نیت آپ کی

آپ کے ہر قول پر ہر ایک کرتا اعتماد
صادق الوعدہ اگر ہوتی صداقت آپ کی

تکمیل کا لائحہ زریں منت تعبیر ہے
اور معارف ہوتی نہیں اغلب طبیعت آپ کی

آپ نے جو سیاہ ترجیح لیڈروں ہی کا
مال و ملت کی امانت تھی کہ دولت آپکی

یاد ہیں بساط جعفر کے مناظر یاد ہیں
وہ صدارت وہ رعونت وہ متانت آپکی

رفتہ رفتہ اقتدار شاہ سے ...
ذکر فرعون کا نہیں طرز سیاست آپ کی

فی الحقیقت شاہ و صادق ہو صدیق دکن
کر رہا ہے آپ کے منہ پر شکایت کی

از صادق حسین صاحب صدیقی شاگرد شاعر ملت ... الہ آبادی

معیار امامت

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امام کیلئے یہ علامات ہیں

(۱) امام جہاں میں سب سے بڑھ کر عالم ہو۔
(۲) خوش خلق ہو۔
(۳) خلقت میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔
(۴) سب لوگوں سے زیادہ معزز اور سخی ہو۔
(۵) عبادت گذاری میں یکتائے زمانہ ہو۔
(۶) جب وہ ماں سے پیدا ہوا تو ختنہ کیا ہوا ہو۔
(۷) اس کو سامنے اور پیٹھ پیچھے یکساں دکھائی دیتا ہو۔
(۸) سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں اس کا سایہ نہ ہو۔
(۹) وہ جب سو جائے اس کی آنکھیں بند ہوں مگر اس کا دل جاگتا ہو۔
(۱۰) جب وہ ماں سے پیدا ہو تو دو زانو بیٹھ کر بلند آواز سے کلمۂ شہادتین (خدا اور رسول کی گواہی) پڑھے۔
(۱۱) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ اس کے بدن پر پوری آئے۔ چھوٹی بڑی نہ ہو۔
(۱۲) اس کو خواب میں احتلام (خواب میں ناپاک ہونا) نہ ہو۔
(۱۳) اس کا بول و براز کوئی نہ دیکھے بلکہ زمین اس کو اپنے اندر لے جائے۔
(۱۴) اس سے مشک اور کستوری کی خوشبو آئے۔
(۱۵) خلق خدا پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہو۔
(۱۶) اس کی شخصیت سب لوگوں سے بڑھ کر ہو۔
(۱۷) لوگوں پر ان کی جان سے بڑھ کر عزیز اور افضل ہو۔
(۱۸) وہ لوگوں کو جس کام کرنے کا حکم دے اور جس کام کے کرنے سے ان کو منع کرے خود اس پر پورا پورا عمل کرتا ہو۔
(۱۹) اس کی دعا مستجاب ہو۔ یہاں تک کہ اگر کسی پہاڑ کو کہے تو دو ٹکڑے ہو جا تو وہ ویسا ہی ہو جائے۔
(۲۰) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلحۂ جنگ مثلاً ذوالفقار وغیرہ اس کے پاس ہوں۔
(۲۱) ایک صحیفہ اس کے پاس ہو جس میں اس کے شیعیان زمانہ موجودہ اور آئندہ قیامت تک کے نام لکھے ہوں۔
(۲۲) جفر اکبر اور جفر اصغر اور جفر جامعہ یہ ایک چارٹ ہے جس کی لمبائی ستر گز ہے اور اس میں لوگوں کی قیامت تک کی ضروریات درج ہیں۔ اس کے پاس ہو۔
(۲۳) ایک عمود (ستون) نور ہمیشہ اس کے پاس ظاہر ہو۔ جس میں لوگوں کے اعمال اس کے پیش کئے جائیں باوجود ان سب امور موجود ہونے کے کھاتا پیتا عورتوں سے مباشرت کرتا ہو سوتا ہو ہنستا ہو روتا ہو غم اور خوشی سے متاثر ہوتا ہو۔

مرگ ناگہانی

افسوس صد ہزار افسوس کہ ایک مومن عاشق حسین ابن علی علیہ السلام مولوی سید افضال حسین صاحب قبلہ کا بتاریخ ۸ ذی قعدہ ۶۶ء بروز یکشنبہ بوقت ۸½ ساعت شام اچانک انتقال ہو گیا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے بہت سختی کے ساتھ پابند تھے اور عشق حسینؑ کا یہ عالم تھا کہ اد ہر نام حسینؑ سنا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے اور اس طرح گریہ فرماتے تھے جس طرح کوئی ضعیف پدر اپنے جوان پسر کی میت پر روتا ہے۔ مرحوم کے تمام کارناموں میں سب سے نمایاں کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے مشہد مقدس کا پاپیادہ سفر فرمایا تھا۔

بلاشبہ مرحوم کی اچانک موت سے قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہوا خصوصاً قوم کے غریب طبقہ پر مصیبت آئی آدھی آدھی رات میں لوگ نماز میت پڑھوانے بلاتے تھے تو مرحوم بلا پس و پیش کے چلے جاتے تھے خواہ طبیعت ناساز ہی کیوں نہ ہو۔ عزاداری کے نکاح مفت پڑھ دیا کرتے تھے واقعی اب مجالس عزا و جشن وغیرہ

ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام

ولادت

مدینہ منورہ میں بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۸ھ یا ۱۵۳ھ ہجری پیدا ہوئے ۱۱ ذیقعدہ یا ذی الحج میں

اسم شریف اور القاب

حضرت کا اسم شریف علی کنیت ابوالحسن ثالث لقب صابر رضی وفی زکی ولی ہیں حضرت علی علیہ السلام کو ابوالحسن اول حضرت امام زین العابدین کو علی اور ابوالحسن ثانی کہتے ہیں۔

بچپن

پانچ سال کی عمر تک حضرت اپنے جد بزرگوار ابوعبداللہ علیہم السلام کے ہمراہ مدینہ منورہ میں رہے۔

عمر شریف

پچپن سال ہوئی خلافت مطلق بیس سال ہوئی ہے۔

وفات

حضرت کی وفات سناباد میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو اب ایک بڑا شہر حضرت کی برکت سے بنام مشہد مقدس رضا فاطوس میں ہوئی۔

حلیہ

حلیہ مبارک قد میانہ رنگ گندمی۔

خاتم نقش

حضرت کی انگشتری کا نقش لاحول ولا قوت الا باللہ تھا۔

دربان اور خادم

آپ کا دربان محمد بن الفرات اور خادم [illegible]

اولاد آنحضرت

آپ کے پانچ فرزند ابوجعفر حسن حسین جعفر

اور ابراہیم ہیں اور ایک لڑکی ستودہ خصال تھی۔

ولادت باسعادت کے متعلق حالات

جناب ام البنین نجمہ آپ کی مادر گرامی بیان فرماتی ہیں کہ مجھ کو ثقل حمل کا تا وقت وضع مطلق احساس نہیں ہوتا تھا۔ سوتی تھی تو آواز تسبیح اور تہلیل سنا کرتی تھی۔ اس واقعہ کی ہیبت سے یک بیک میری آنکھ کھل جاتی تھی میں ہر چند ادھر ادھر دیکھتی مگر کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ خاموش ہو جاتی تھی جبکہ آپ جس وقت متولد ہوئے تو اول اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھے اور فرق مطہر آسمان کی طرف بلند کیا۔ لبہائے ہمایوں اس وقت حرکت کرتے تھے گویا کہ کچھ کلام کر رہے ہیں۔ اس وقت آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام داخل ہوئے۔ اور فرمایا کہ گوارا ہو اور مبارک ہو تم کو اے نجمہ جو کرامت وفضیلت کہ حق تعالیٰ نے تم کو بخشی ہے۔ میں نے ایک پارچہ سفید میں لپیٹ کر اس مولود مسعود کو حضرت کی گود میں دیا۔ آپ نے ان کے داہنے کان میں اذان۔ بائیں میں اقامت کہی۔ آب فرات سے تحنیک فرمایا۔ پھر مجھ کو واپس دیکر فرمایا۔ انہیں لیلو کہ بقیۃ خدا ہے زمین پر اور حجت خدا ہے میرے بعد۔

آپ کی مادر گرامی کے حالات

جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام کی مادر گرامی قدر کے مختلف نام پائے جاتے ہیں۔ اکثر ان کو اروی لکھتے ہیں اور بعض نجمہ اور بعض ام البنین اور روایات معتبرہ سے آپ کے حالات اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ [illegible] ترین خاندان کی صاحبزادی تھیں۔ نہایت سلیم الطبع صاحب عقل وشعور اور

اہل عقیدت وصاحب صلاحیت تھیں۔ جناب حمیدہ مصفا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ مقدسہ نے خرید فرمایا تھا۔ ان کے محاسن ذاتی پر تمام [illegible] کی عورتیں فخر کرتی تھیں۔ انہیں ام البنین بھی کہتے تھے۔ آپ کے خرید کئے جانے کے متعلق علمائے معتبرین نے لکھا ہے کہ ہشام ابن احمد ناقل ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک دن مجھ سے فرمایا کہ کوئی بردہ فروش مغرب سے تو نہیں آیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں آیا ہے۔ آؤ ہم تم اس کے پاس چلیں۔ غرض ہم لوگ اس کے پاس پہنچے تو آپ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کتنی کنیزیں ہیں۔ ہشام کا بیان ہے کہ اس نے کئی کنیزیں حضرت کو دکھائیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی حضرت کو پسند نہ آئی۔ فرمایا کوئی اور دکھاؤ۔ مغربی نے کہا۔ ان کے سوا اور کوئی کنیز ہمارے پاس نہیں ہے۔ سوائے ایک کنیز لاغر اور بیمار کے۔ جو دکھلانے کے قابل بھی نہیں ہے۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ اسے لے آؤ۔ اس نے نہ مانا۔ ہشام کا بیان ہے کہ خیر اس دن تو آپ تشریف لے گئے۔ مگر دوسرے روز پھر مجھے اس کے پاس بھیجا۔ میں گیا۔ اور قیمت طے کر کے آخر کار اس بیمار ولاغر کنیز کو آپ کی خدمت میں لے آیا۔ جب میں وہ کنیز کو لیکر وہاں سے چلا تو اس بردہ فروش نے مجھ سے پوچھا کہ وہ بزرگ جو کل تمہارے ساتھ آئے تھے کون ہیں۔ میں نے بیان کیا۔ تو اس نے کہا کہ اس کنیز کا عجیب وغریب قصہ ہے اس کو میں نے اقصائے مغرب میں خرید کیا ہے۔ اثنائے راہ میں ایک عورت نے اسے دیکھ کر مجھ سے پوچھا کہ تو اسے کہاں [illegible] ہے۔ یہ تو تیرے لائق نہیں ہے بلکہ اس قابل ہے کہ کسی بہترین عالم کے پاس ہو اور اس سے ایک پسر متولد ہوگا جس کے

آگے اہل مشرق ومغرب اپنی اطاعت کے سر خم کریں گے۔ [illegible] کسی کنیز کو [illegible] حضرت [illegible] عالم [illegible] حضرت حمیدہ مصفا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں [illegible]

جناب موسیٰ رضا علیہ التحیۃ والثنا کی جدہ ماجدہ حضرت حمیدہ خاتون جو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ماں ہیں نے نجمہ کو خرید فرمایا تھا۔ اور یہ عجم کے شریف ترین خاندان سے تھیں۔ اور عقل وشعور معرفت ایمان اور ذاتی اوصاف کے اعتبار سے تمام عورتوں سے بہتر تھیں۔ اور اپنی [illegible] جناب حمیدہ مصفا کی بہت تعظیم کیا کرتی تھیں یہاں تک کہ کبھی ان کے برابر نہ بیٹھیں۔ جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام دودھ زیادہ پیتے تھے کیونکہ آپ عظیم الجثہ تھے۔ اس لئے جناب ام البنین نے کہا کہ ایک دودھ پلانے والی عورت میرے ساتھ اور کر دی جائے۔ جناب حمیدہ نے پوچھا کہ تم سے کیا کمی واقع ہوا ہے۔ وہ بولیں کچھ نہیں مگر بات یہ ہے کہ میری نماز اور تحمید وتسبیح کے روزانہ معمولات میں فرق آتا ہے۔ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں ان کے مشرف ہونے کے واقعات صاحب روضۃ الصفا نے یہ لکھے ہیں۔

حضرت حمیدہ مصفا سلام اللہ علیہا نے ایک بار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا یا حمیدۃ۔ ہبی نجمۃ لابنک موسیٰ علیہ السلام فانہ سیلد منہا خیر اہل الارض۔ اے حمیدہ۔ نجمہ کو اپنے بیٹے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہبہ کر دو۔ کیونکہ اس کے بطن سے ایک ایسا فرزند پیدا ہونے والا ہے جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ جناب حمیدہ نے حضرت نجمہ کو ہبہ کرتے وقت جو تحریر لکھ دی تھی اس کی عبارت یہ ہے۔

إن تكتمي - يا بنتي جارية قط افضل منها ولست اشك

ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ سیظھر نسلھا ان کان لھا نسل وقد وھبتھا لک فلتسعی من خیر اھلھا لے فرزند واقعی تکتہ ایک ایسی لڑکی ہے کہ اس سے بہتر کوئی لڑکی آج تک میری نظر سے نہیں گزری سو اس میں شک نہیں کہ اگر منظور خدا ہے تو عنقریب اسس سے نسل جاری ہوگی۔ اب میں اسے تمہارے لئے ہبہ کرتی ہوں اور اس کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ تم میری وصیتوں کا ہمیشہ لحاظ رکھنا۔

عبادت آنحضرت

حضرت مثل اپنے جد حضرت علی مرتضیٰ علیہم السلام کی شب و روز میں ہزار رکعت نماز بجا لاتے تھے رات زیادہ جاگتے اور کم سوتے تھے تین دن میں قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ ہر ماہ کی پہلی جمعرات دوسرے ہفتہ چہارشنبہ (بدھ وار) اور آخری ہفتہ کی جمعرات ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اسس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا اور فرمایا کرتے تھے یہ دن سال کے تمام دنوں کے برابر ہیں رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔

اخلاق اور خصال

حضرت کسی کی کوئی حاجت ہرگز رد نہ کرتے تھے تمام عمر کسی نے حضرت کو آب دہن ڈالتے نہیں دیکھا کسی کے سامنے تکیہ پر سہارا لیتے تھے اور اپنے پاؤں اس کے سامنے دراز نہ کرتے تھے۔ حضرت کی ہنسی تبسم سے زیادہ نہ تھی جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا۔ اس پر بہت سا کھانا چنا ہوا ہوتا تھا۔ اس پر آپ کے خادم غلام دربان سائیں ہمراہ بیٹھتے تھے حضرت کے گھر پر استعمال کے کپڑے اور لباس بہت موٹی قسم کا ہوتا تھا جب باہر تشریف فرما ہوتے عوام کی طعنہ زنی سے بچنے کے لئے لباس فاخرہ زیب تن فرماتے ہمیشہ بوریا پر بیٹھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کسی کو یہ بات شایاں نہیں ہے کہ خوشبوی استعمال کرنا چھوڑ دے اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ تیسرے روز استعمال میں لائے اگر اسس کو مقدور نہ ہو تو ہر جمعہ کو استعمال کرے چاہیئے کہ ہر قسم کی خوشبوئیں جو دستیاب ہو سکیں کام میں لائے۔

ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضرت میرے ساتھ بقدر اپنے فضل و مروت احسان کیجئے فرمایا بندۂ خدا میں مجبور ہوں کہ اس کی گنجائش نہیں ہے اس نے عرض کی میری مروت کے مطابق احسان فرمادیں فرمایا ہاں یہ ممکن ہے یہ کہہ کر غلام کو حکم دیا کہ اس شخص کو سو اشرفی دے دے۔

ایک دفعہ آپ حمام میں تشریف لے گئے تھے حمامی آشیاء غسل خریدنے کے لئے بازار گیا ہوا تھا۔ ایک شخص جو آپ سے واقف نہیں تھا اس نے کہا میرے جسم پر کیسہ کرو حضرت اس کے جسم پر سے میل دور کرنے لگے اور اسس کو غسل دینے لگے لوگ جو حمام میں موجود تھے انہوں نے اس کو آپ سے آگاہ کر دیا وہ شخص معذرت کرنے لگا حضرت اس کی دلجوئی فرمانے لگے اور بدستور اپنا کام کرتے رہے۔

آپ کثرت سے خیرات کرتے تھے ایک روز خراساں میں بروز عرفہ گھر کا سب مال و اسباب راہ خدا میں لٹا دیا خلیفہ کے وزیر فضل بن سہل نے کہا یہ غرامت (اپنے کو نقصان پہونچانا) ہے فرمایا غرامت نہیں بلکہ غنیمت (بے حد ثواب حاصل کرنا) ہے جو مال جود و سخا میں صرف کیا جائے اور جس پر ثواب کے اجر کی امید ہو وہ غرامت کیونکر ہوا۔ جس وقت آپ دولت سرا سے باہر تشریف لاتے اور اندر تشریف لیجاتے تھے سائلوں کو درہم و دینار عطا فرماتے تھے نیز شب تاریک میں درہم و دینار وغیرہ مستحقین پر تقسیم فرمایا کرتے تھے جس وقت آپ طعام نوش کرنے بیٹھتے تو ایک خوان سامنے رکھ لیتے اور اس میں سے ہر ایک خوان سے تھوڑا تھوڑا لے کر رکھتے جاتے تھے بعد فراغت وہ طعام غربا و مساکین کو عطا فرماتے تھے۔

حضرت کے جامہ کی برکت سے اندھا نکا شفا پانا

دعبل کی ایک کنیز تھی جس سے اس کو بہت محبت تھی۔ اسس کو گھر پر چھوڑ گیا تھا جب واپس آیا تو وہ کنیز بیماری سے کچھ دیکھ نہ سکتی تھی اسس سے وہ رنجیدہ ہوا اور اسی تشویش میں تھا کہ اس کے دل میں خیال آیا اور وہ پارچہ جو قم سے لایا تھا اس نے نکال کر کنیز کی آنکھ سے باندھا۔ چنانچہ جب دن چڑھا تو معلوم ہوا آنکھیں پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گئیں تھیں اس نے خدائے تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا پھر اس پارچہ کی بدولت اور بھی اسی قسم کے مریضوں نے شفا پائی۔

معجزات

(۱) فریقین شیعہ اور سنی کے کتابوں میں لکھا ہے کہ جب مامون الرشید نے حضرت علی موسی الرضاؑ کو اپنا ولی عہد مقرر کر لیا اور دربار میں حضرت آنے جانے لگے تو تمام خدم و حشم آں حضرت کی تعظیم و تکریم بجا لاتے تھے آپ کے دربار میں قدم رنجہ فرماتے وقت عام درباری کھڑے ہو جاتے تھے اور آپ کے داخلہ کے وقت دربار کے دروازوں کے پردے اٹھا دیئے جاتے تھے اس قسم کے باطریقہ دستور کو دیکھ کر اہل دربار حسد کی آگ میں جل گئے اور آپس میں یہ سازش کی کہ آئندہ حضرت کی تشریف آوری پر پردے نہ اٹھائے جائیں نہ صرف پردے اٹھانے بند کئے بلکہ تعظیم کے لئے بھی نہ کھڑا ہو جایا کرے لیکن حضرت تشریف لائے اس دفعہ بھی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پردہ اٹھانے میں تامل کیا جوں ہی حضرت داخل دربار ہوئے تو ایسی ہوا آئی جس نے پیشتر سے بھی زیادہ اونچا پردوں کو اٹھایا اور جب حضور جلوہ افروز مسند ہو گئے تو آپس میں کہنے لگے یہ ایک اتفاقی امر ہے انشاء اللہ دوسرے موقع کے منتظر رہے جب حضرت واپس تشریف لے جانے لگے تو پردہ کے نزدیک پہونچنے پر اسی طرح ہوا نے پردہ اٹھایا تو ان لوگوں نے توبہ کی اور مصمم ارادہ کر لیا کہ آئندہ ایسی گستاخی ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ یہ ایک ایسی مقدس ہستی ہے جس کا مرتبہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک بہت بلند ہے۔ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السّلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو مسخر کیا تھا۔ اسی طرح اس پیارے بندے کی تعظیم کے لئے ہوا کو مامور کر دیا ہے۔ اگر ہم اس کی تعظیم و تکریم نہ کریں گے تو ہماری بدبختی کے سوا اور کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔

زینب کذابہ

(۲) شیعہ اور اہل سنت و جماعت کی کتب میں مرقوم ہے کہ ایک عورت مسماۃ زینب نے علاقہ خراساں میں اپنے آپ کو زینب علویہ مشہور کر رکھا تھا۔ اور کہتی تھی کہ میں حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہوں لوگوں نے اسکا تذکرہ امام علیہ السّلام کی خدمت میں پیش کیا آنحضرت نے اس سے لاعلمی ظاہر کی اس عورت نے حاکم کی خدمت میں آکر کہا اگر علی بن موسیٰ میرے نسب سے انکاری ہے تو میں بھی اسس کے نسب سے انکاری ہوں اسس حاکم نے اس کو امام علیہ السلام کی خدمت میں بھیجدیا اور کہلا بھیجا یا حضرت یہ عورت اس طرح سے کہتی ہے حضرت نے فرمایا میں حاکم کی ملاقات کروں گا۔ اس وقت میرے اور اس کے نسب کی تصدیق ہو جائے گی۔ اس حاکم کا گھر بہت وسیع تھا اس کے ایک حصہ میں ایک احاطہ تھا جس میں درندے وحشی جانور بند کر رکھے تھے اور یہ مجرموں کی سزا کے لئے تھے اسے برکت السباع کہتے تھے۔ یعنی درندوں کا گڑھا دوسرے دن جب حاکم کے پاس حضرت تشریف لائے تو فرمایا حضرت علی اور فاطمہ علیہما السّلام کی اولاد کا گوشت خدائے تعالےٰ نے درندوں اور وحشی جانوروں پر حرام

کر دیا ہے اگر یہ اسس عورت کو یقین واثق ہے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہے تو وہ اسس برکہ میں داخل ہو جائے تاکہ ہر خاص و عام اس کے کلام کی صداقت جان لیں۔ اسس عورت نے کہا آپ کا دعویٰ بھی یہی ہے اول آپ اس برکہ میں داخل ہو جائیں۔ آں حضرت اٹھ کر اسس برکہ کی طرف روانہ ہوئے حاکم اور اس کے خادموں نے حضرت کو اس امر سے منع کیا حضور نے فرمایا تم میری طرف سے مطمئن رہو دروازہ کھول کر اسس برکہ میں تشریف فرما ہوئے اور ایک ایک درندے کی پیٹھ اور سر پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک جانور حضرت کے پیروں پر سر ملتا تھا اور عاجزی ظاہر کرتا تھا اور آں حضرت کے گرد اگرد پھرتے تھے حاضرین نے دیکھا کہ وہ سب اطاعت اور فرمانبرداری کر رہے ہیں تو حیرت زدہ ہو گئے۔ حاکم کے لشکر اور خادموں کے لئے یہ ایک خاصا تماشہ ہو گیا۔ جب باہر تشریف لائے تو وہ عورت آپنے کئے اور کہے پر پشیمان ہوئی اور برکہ میں داخل ہونے سے بچ کہا۔ حاکم نے حکم دیا اسس کی کوئی بات نہ سنو اور اسس کو برکہ میں دھکیل کر سیر کراؤ اگر یہ علویہ ہے تو یہ درندے اس کے ساتھ اسی طرح پیش آئیں گے۔ جب اس کو داخل کر دیا گیا تو درندے ہر طرف سے اسس پر آ ٹوٹے اور اس کے جسم کی تکا بوٹی کر کے کھا گئے اور تھوڑی دیر میں اسس کا کام تمام کر دیا اور ایک قطرہ خون اسس کا زمین پر گرنے نہ پایا اور اسی واقعہ کے سبب اس کا نام زینب کذابہ مشہور ہو گیا۔

اجابتِ دعا

(۳) کتاب عیون الرضا میں لکھا ہے کہ مامون الرشید نے حضرت علی موسیٰ الرضا علیہم السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ لوگوں نے کہا بارش کا فیض ہم سے منقطع ہوا ہے یہ خبر مامون الرشید تک پہونچی [illegible] اور کسی [illegible] علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی طلب بارش کے لئے اگر آپ [illegible] تشریف لے جائیں تو [illegible] امام علیہ السلام نے فرمایا آج رات میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کو میں نے خواب میں دیکھا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے۔ دوشنبہ کے روز استسقاء کی دعا کے لئے باہر جانا کہ خدائے تعالیٰ تیری دعا سے مینہ برسائے گا روز دوشنبہ حضرت باہر تشریف لے گئے خدائے تعالیٰ کی تعریف و توصیف اور نعت سرور انبیا علیہم السلام بجا لائے بعد دعا مانگی دعا مانگنے کے ساتھ ہی بجلی کی چمک بادل کی گرج لوگوں کو سنائی دینے لگی اور ایک آن واحد میں تمام بادل نمودار ہو گئے یہ سماں دیکھ کر لوگوں کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی حضرت نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے یہ بادل فلانے شہر کے لئے نازل کئے ہیں بعد ازاں ایک اور بادل نازل ہوا پھر اسے دیکھ کر لوگ مضطرب ہوئے تب آپ نے فرمایا یہ بادل فلانی زمین کے لئے ہے۔ اسی طرح پے در پے دس بادل آکر گذرتے گئے جب گیارہواں بادل آیا تو حضرت نے فرمایا یہ بادل تمہارے لئے ہے لیکن یہ تمہاری ہمراہ ہوگا تم کو گھروں میں پہونچا کر تمہاری حسب ضرورت برسے گا لوگ گھروں کو روانہ ہوئے جب گھروں میں داخل ہو گئے بادل برسنا شروع ہوا اور اس قدر مینہ برسا کہ جنگل و بیابان میں جل تھل کا منظر آنے لگا حوض اور تالاب منواں منہ بھر گئے۔ اسوقت لوگ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا حضرت اسس قدر بارش کافی ہے زیادہ بارش ہونا موجب نقصان ہوگا۔ امام علیہ السلام نے دعا فرمائی اور مینہ برسنا بند ہو گیا دیر تک اس واقعہ کی لوگوں میں گفتگو ہوتی رہی دشمن حسد کی آگ میں جل اٹھے اور مامون الرشید کے پاس پہونچ کر ملامت کی۔ (۴) اور کہنے لگے جو شرف خاندان [illegible] سے ان کا اصلی جوہر تھا [illegible] علیہم السلام تھا وہ آپ نے اولاد عباس میں منتقل کر دیا ہے کوئی بھی اپنے باپ اپنی اولاد کے لئے یہ امر جائز نہیں رکھتا جو آپ نے روا رکھا ہے آپ نے علی بن موسیٰ رضا علیہم السلام کو جبر کر مشہور و معروف کر دیا ہے۔ اب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے کہ (معاذ اللہ) اسس جادوگر پسر جادوگر کے باعث لوگ آپ سے پھر گئے ہیں مینہ کا برسنا ایک امر اتفاقی تھا اس کو اس میں دخل ہی کیا ہے۔ ان میں ایک شخص جس کا نام حمید بن مہران تھا اس نے خلیفہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو میں اسس سے مجادلہ اور مباحثہ کروں اور اسس کو قائل کر کے نیچا دکھاؤں اور لوگوں پر ثابت کر دوں کہ اس کو کوئی فضیلت نہیں ہے چنانچہ مامون الرشید نے اسس کو اجازت دیدی اور کہا مجھے اسس میں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ امر قرار پایا کہ فلاں دن علماء فضلاء اور بڑے بڑے مشہور لوگ اور اہل شہر کو جمع کیا جائے وہ حضرت سے مکالمہ کریں مقررہ دن پر مجلس آراستہ ہوئی مامون رشید نے کسی آدمی کی معرفت حضرت کو پیغام بھیجا کہ یا حضرت مجلس منعقد ہوئی ہے آپ قدم رنجہ فرما کر اس کو زینت بخشیں مجھے حضرت کی تشریف آوری پسند خاطر ہے حضرت رونق افروز ہوئے حمید اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے آیا بیہودہ گوئی اور ہرزہ سرائی شروع کی اور کہا آپ کی نسبت لوگوں کا عقیدۂ فاسد راسخ ہو گیا ہے بارش کا برسنا ایک امر اتفاقی تھا کیوں کہ ہر ایک چیز کے لئے خدائے تعالیٰ نے وقت مقرر کیا ہے اور وہ اپنے معینہ وقت پر ظہور میں آتی ہے اور یہ عالی مرتبہ جو آپ کو حاصل ہے امیر المومنین (مامون الرشید) ہی کی بدولت حاصل ہے ورنہ آپ اور یہ مرتبہ گفتگو اس حد کو پہونچ گئی تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لوگ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے تو خدائے تعالیٰ ان کے لئے مینہ برساتا [illegible] نے اسس کو منع کیا تیرا یہ بیہودہ جرأت افزائی خلیفہ وقت نے عطا کی ہے غلط ہے بلکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے حضرت دینا عطا کر دیا ہے۔ اس وقت میں اور اس کا حال یوسف علیہ السلام اور مصر کے بادشاہ کا سا ہے حمید جامہ سے باہر ہو کر بکواس کرنے لگا کہ بارش اپنے مقررہ وقت سے ایک پل آگے پیچھے نہیں ہو سکتی اسس کو اعجاز اور کرامت سے تعبیر نہیں کر سکتے اگر آپ ایسا کر دیتے جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے خدائے تعالیٰ نے۔ جانور زندہ کئے تھے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ آپ حقیقت حال میں قابل احترام ہیں اور جو کچھ آپ نے دعویٰ کیا ہے سچائی اور راستی پر ہے اور اب اس مسند پر جو دو شیر منقش ہیں۔ ان کو زندہ کر کے اصلی شیر بنا دیں اور لوگوں پر مسلط کر دیویں تو البتہ ہم آپ کے دعویٰ کو تسلیم کر لیں گے ورنہ (معاذ اللہ) جو کچھ آپ کہتے ہیں سراسر جھوٹ اور ناقابل اعتبار ہے۔ دو شیر مامون الرشید کے تکیہ گاہ ریشمی پر ڈورے سے نقش کئے ہوئے تھے امام علیہ السلام بہت غصے میں آئے اور برافروختہ ہو کر فرمایا اے دو شیرو اسس فاجر کو پھاڑ ڈالو اور کھا جاؤ اور اسس کا ایک ذرہ بھی یہاں نہ چھوڑو جونہی کہ حضرت کے دہن مبارک سے یہ کلام نکلا خدائے تعالیٰ نے دونوں شیروں کو زندہ کر دیا اور وہ حمید پر جھپٹے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور کھا گئے کوئی نشان اس کا وہاں باقی نہ رہا اور خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرنے دیا سب لوگ ہکے بکے اور حیران رہ گئے اور تماشہ دیکھتے رہے جب شیر کھانے سے فارغ ہوئے تو امام علیہ السلام کی طرف متوجہ کر کے فصیح زبان سے گویا ہوئے یا ولی اللہ کیا ارشاد ہے (مامون کی طرف متوجہ کر کے) کہا اس فاسق کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں اس سے بھی وہی سلوک کریں مامون الرشید اس بات کے سنتے ہی غش کھا کر گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا امام علیہ السلام نے حکم دیا اپنی جگہ پر قائم رہو شیر با ادب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے امام علیہ السلام نے خادموں کو حکم دیا

مطلب اور خوشبوئیں لے آئیں مشکل سے مامون الرشید کو ہوش میں لائے جب اپنے ملک کھولی شیروں نے پھر وہی کلام دہرایا کیا حضرت حکم ہے۔ اس کو اس کے ساتھی کے ساتھ عدم میں پہونچادیں حضرت نے فرمایا نہیں کیونکہ اس کے بقا میں خدائے تعالی کی تدبیر اور مصلحت ہے جس کا ہونا ضروری ہے اور حضرت کا یہ کلام آں حضرت کے زہر جیسی کی طرف اشارہ تھا شیروں نے پھر عرض کیا یا ولی اللہ ہمیں کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا تم اپنے پہلے مقام پر پھر جاؤ۔ جیسے کہ تم پہلے تھے اس کے بعد مامون الرشید کو اطمینان ہوا تو امام علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہا خدائے تعالی کا شکر حمید بن مہران کی بلا مجھ سے ٹلی اے رسول خدا کے بیٹے مقام خلافت آپ کے لئے تھا اور اب بھی آپ کا حق ہے لہذا التماس ہے کہ آپ اپنی جگہ پر متمکن ہوں اور مجھے مرہون احسان فرماویں امام علیہ السلام نے جواب دیا اگر مجھے اس کی رغبت ہوتی تو یہ اتنی دیر تمہارے پاس نہ ٹھہرتا خدا تعالی نے سوائے بنی انسان کے جو کہ مجھ سے حسد اور دشمنی کرتے ہیں اپنے تمام مخلوق کو میرے تابع فرمان کیا ہے اور تو نے دیکھ لیا وہ جس چیز سے مجھے نسبت دیتے ہیں۔ خدائے تعالی کا شکر ہے اس نے مجھے حکم دیا کہ میں تیرے حکم کی مخالفت نہ کروں اور تیرے حکم کے ماتحت چلوں جیسا کہ یوسف علیہ السلام فرعون مصر کے تحت میں تھے مامون الرشید اس واقعہ سے مدت دراز تک خوف زدہ رہا یہاں تک کہ اس نے کیا جو کیا۔

خواب میں علاج

(۵) ثعلبی سے روایت ہے کہ کرمان کے راستے میں ایک شخص کو چوروں نے پکڑ لیا چونکہ ان کا خیال تھا اس کے پاس مال و دولت ہے انہوں نے اس کا منہ برف پر رکھ کر دبایا کہ وہ مال بتادے برف میں دبانے سے وہ شخص کلام کرنے سے عاجز ہوگیا اس شخص نے ایک رات خواب میں جناب امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں زیرہ کھتر اور نمک کو کوٹ لے اور کئی بار منہ میں رکھ لے اور وہ شخص خیال کرتا تھا کہ شاید یہ میری دوائی ہے یا نہیں اور شاید کہ خواب صحیح ہے یا غلط اسی اثنا میں اس نے سنا کہ امام علیہ السلام نیشاپور میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ وہ شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور شروع سے آخر تک اپنی سرگذشت بیان کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے وہ دوائی خواب میں بتلادی تھی اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا۔ اس نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ دوبارہ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرما دیجئے گا تاکہ میں عمل کروں آپ نے وہی دوا دوبارہ ارشاد فرمائی کہ دو تین دفعہ منہ میں رکھ تو شفایاب ہوگا چنانچہ اسی طرح عمل کرنے پر اس کو کلی شفا حاصل ہوگئی ثعلبی کا بیان ہے کہ میں نے اسے بچشم خود دیکھا اور اس کی زبانی اپنے کانوں سے یہ تمام واقعہ سنا۔

زمین سے کھود کر سونا نکالنا

(۶) ابراہیم بن موسی سے روایت ہے کہ ایک دن میں مدینے سے کسی کام کے لئے باہر گیا ہوا تھا اس سفر میں امام علی موسی علیہم السلام ہمراہ تھے حضرت کا مقام ایک درخت کے نیچے تھا۔ میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں عید سر پر آگئی ہے اور خرچ کے لئے ایک درہم بھی میرے پاس نہیں ہے حضرت کے ہاتھ میں ایک تازیانہ تھا۔ اس سے زمین کھود سونے کا ایک ٹکڑا نکالا اور مجھے عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ خرچ کر لیکن جو کچھ کہ تم نے دیکھا ہے کسی سے ذکر نہ کرنا۔

ہاتھ لب پر مل کر زبان عربی سکھانا

(۷) کشف الغمہ میں لکھا ہے۔ کہ اسمعیل سندی (سندآباد کا رہنے والا) طوس کا باشندہ روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا کہ عرب میں ایک رہنما ہے اور زمانہ میں حجت اللہ ہے تلاش کرتا ہوا مدینہ منورہ میں جا نکلا لوگوں نے آنحضرت کا مجھے پتہ دیا زبان عربی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتا تھا جب خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں سندی زبان میں گفتگو کرتا تھا اور حضرت میری ہی زبان میں مجھے جواب دیتے تھے سندی زبان میں جوابات سن کر عرض کیا میں نے سنا تھا کہ حجت خدا عرب میں تشریف رکھتے ہیں سو خدمت اقدس میں منازل طے کرکے حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا میں وہی ہوں جو پوچھنا ہے پوچھ لے اور جو مانگنا ہے مانگ لے جو کچھ میں چاہتا تھا۔ پوچھا اور عرض کیا مجھے زبان عربی بالکل نہیں آتی اگر حضرت دعا فرمادیں تو بذریعہ الہام مجھے زبان آجائے حضرت نے اپنا دست مبارک میرے لب پر ملا فوراً میں زبان عربی بولنے لگا اور ایسی بولتا تھا جو کہ اہل عرب سے بھی زیادہ فصیح تھی۔

مامون نے آپ کو مرو بلوایا

حضرت امام رضا علیہ السلام کو مامون نے مدینہ سے مرو اپنے دارالخلافہ میں بلوایا اس نے اپنے ماموں جاعر بن ضحاک کو مع اپنے ایک خواص کے آپ کے لینے کو بھیجا۔ بنا برین لاچار مع اصحاب و خدم کے قریب تین سو اشخاص کے روانہ ہوئے حضرت امام محمد تقی کو سن شریف آنحضرت کا ان دنوں سات سال کا تھا حفاظت اہل حرم کی نظر سے مدینہ میں چھوڑا۔ اور آپ طے منازل کرتے ہوئے براہ بصرہ و اہواز نیشاپور میں داخل ہوئے وہاں ان ایام میں اہل علم کا مجمع تھا۔ سنی مذہب کے بڑے بڑے محدث جمع تھے۔ سب بالاتفاق آپ کی زیارت کو جمع ہوئے۔ اور شرائط تعظیم بجالائے۔ اور التجا کرکے ایک حدیث زبان مبارک سے سُنی۔ مرو کے قریب نزول اجلال ہوا تو مامون نے خود شہر سے نکل کر دو کوس استقبال کیا۔ اور بکمال اعزاز و اکرام شہر میں لایا۔ بعد ازاں اسی سال ماہ رمضان میں آپ کو ولیعہد سلطنت مقرر کیا اور ایک وثیقہ اس بارے میں اپنے ہاتھ سے لکھا اور تمام امرا و فقہا و قاضیوں کے اس پر دستخط کرائے۔ اس کاغذ کی پشت پر حضرت نے بھی قبول ولیعہدی کی عبارت اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائی ہے مگر آخر میں لکھا ہے کہ جفر جامعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام پورا ہونے والا نہیں مطلب یہ کہ آپ ہارون کی زندگی میں ہی جان بحق ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابھی اس مطلب کو پورے دو سال بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ نے بمقام طوس شہادت پائی۔ دوسرے سال اس سے ۲۰۲ہجری میں مامون نے اپنی دختر مسماۃ ام حبیبہ کا عقد آپ کے ساتھ کیا تھا۔ مدت قیام مرو میں بڑے بڑے علمی مباحثے علما ملت و ادیان مختلفہ کے ساتھ ہوتے رہے۔ جس کی تفصیل کتب مبسوطہ میں درج ہے جیسے ناسخ التواریخ تحفہ رضویہ لمعۃ الضیائی العمدۃ من اخبار الرضا میں درج ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے ان تمام میں آپ کا علم و فضل ظاہر ہوتا رہا۔ ہنگام قیام مرو سے ایک واقعہ نماز استسقا ہے۔ بارش کو دیر ہوئی خشک سالی سے خلایق کو تکلیف پہونچی تو آپ نے مامون کے التماس پر نماز استسقا صحرا میں جاکر پڑھی۔ بمجرد دعا آنحضرت کے نسیم رحمت الٰہی اہتزاز میں آئی بارش باران نے نزول کیا اور دم کے دم میں حالت بدل گئی جل تھل ہوکر ندی نالے پر ہوگئے۔

وفات

تاریخ وفات بنا بر مشہور ماہ صفر ۲۰۳ھ ہے بموجب اس کے اگر سنہ ولادت ۱۴۸ مانیں سال وفات جناب صادق علیہ السلام لیں تو سن شریف ۵۵ سال کا ٹھہرتا ہے۔ ورنہ ۴۸ اور ۴۹ سال کا بھی ذکر ہوا ہے۔ کیونکہ سال ولادت میں اختلاف ہے۔

شیخ صدوق کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ وفات آنحضرت کی بروز جمعہ اکیسویں ماہ مبارک رمضان ۲۰۳ہجری کو ہوئی۔ اور زمانۂ امامت قریب بیس سال کے بلا اختلاف ذکر ہوا ہے۔

حضرت کی وفات

ایک روز مامون نے حضرت کو بلایا اور گلے لگا کر اپنے پاس بٹھایا۔ اس کے پاس ایک طبق میں بہت سے انگور رکھے تھے اور اس کے ہاتھ میں بھی انگور کا ایک خوشہ تھا جس کے چند دانوں میں زہر بھرا تھا۔ ان دانوں کو حضرت کی طرف بڑھا کر مامون نے کہا کھائیے۔ دیکھئے کیسے اچھے انگور ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا بہشت کے انگور ان سے کہیں زیادہ عمدہ ہیں۔ میں نہیں کھاؤں گا اس نے ضد کی مگر حضرتؑ انکار ہی کرتے رہے آخر وہ بولا کہ میں تو آپ سے عزت واحترام کا برتاؤ کرتا ہوں اور آپ مجھ سے بدگمانی کرتے ہیں۔ مجبوراً حضرت نے وہ خوشہ لیا اور اس سے تین دانے کھا لئے . . . ان دانوں کا کھانا تھا کہ فوراً زہر اثر کرنے لگا۔ حضرتؑ کا حال بدل گیا۔ باقی انگور کو پھینک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ مامون بولا کہاں چلے؟ فرمایا جہاں تم نے بھیجا اب وہیں جاتا ہوں۔ یہ فرما کر اپنی منزل میں تشریف لائے اور فرش پر لوٹنے لگے۔ آخر تڑپ تڑپ کر ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو ... انتقال فرمایا اور طوس میں دفن کئے گئے جو ملک خراسان کا ایک شہر ہے۔ وہاں حضرتؑ کا نہایت عالیشان روضہ بنا ہے جہاں مومنین برابر زیارت کو جاتے رہتے ہیں۔

مواعظ ونصائح

حضرت امام رضا علیہ السلام کے بیشمار مواعظ ونصائح ہیں۔ ہم ان میں سے چند باتیں تبرکاً درج کرتے ہیں۔

۱۔ آدمی کے لئے سب سے زیادہ دہشتناک تین مقام ہیں ایک وہ دن جبکہ وہ شکم مادر سے باہر آتا ہے۔ دوسرے جس دن وہ مرتا ہے۔ تیسرے جس دن وہ قیامت میں اٹھایا جائیگا۔ وہاں ایسی امور کو دیکھے گا جن کو دنیا میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ خداوند عالم نے انھیں تین مقاموں پر حضرت یحییٰ بن زکریا پر سلام بھیجا ہے چنانچہ فرماتا ہے وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیاً سلام ہو اس پر پیدا ہونے کے دن، مرنے کے دن اور اس روز جب وہ دوبارہ لباس زندگی پہن کر عرصۂ محشر میں آئے۔ حضرت عیسیٰؑ پر بھی انہیں تین مقاموں پر سلام بھیجا ہے فرماتا ہے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً (سلام ہو مجھ پر جس روز کہ میں پیدا ہوا اور مرنے کے دن اور اس روز کہ میں پھر مبعوث ہوں۔

۲۔ خدا نے تین چیزوں کے ساتھ تین چیزوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ نماز کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے۔ اگر کوئی نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز درست نہیں اور درجۂ قبولیت پر نہیں پہونچتی اس نے شکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر شکر والدین کو اس کے ساتھ ساتھ قرار دیا اور تقویٰ وپرہیزگاری کا حکم دیا ہے لیکن صلۂ رحم کو اس کے ساتھ کر دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص صلۂ رحم نہ کرے تو چاہے کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

۳۔ عقل ودانش کی علامت ایک بردباری ہے دوسرے خاموشی وکم گوئی۔

۴۔ کم گوئی حکمت کا دروازہ اور محبت کا موجب ہے۔

۵۔ ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور جہالت اس کی دشمن ہے۔

۶۔ دنیا بغیر پانچ خصلتوں کے حاصل نہیں ہوتی۔ بخل کمال درجہ کا، لمبی چوڑی امیدیں۔ حرص کی زیادتی۔ دوستوں اور عزیزوں سے جدائی اختیار کرنا۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا۔

۷۔ گناہان صغیرہ گناہان کبیرہ کے راستے ہیں۔ جو خدا سے چھوٹے گناہوں پر نہیں ڈرتا وہ بڑے گناہوں میں بھی نہ ڈرے گا۔

۸۔ اگر جہنم کا خوف اور بہشت کی طمع نہ ہوتی تب بھی ہم پر واجب تھا کہ خدا کی اطاعت بجا لاتے۔

۹۔ انسان کو چاہیئے کہ خوشنودیٔ خدا کا خیال رکھتے ہوئے کسی سے دوستی یا دشمنی کرے بغیر اس کے ولایت خدا حاصل نہیں ہوسکتی۔

۱۰۔ جب تم کسی خیر وخوبی کو پہونچو تو اس پر مغرور نہ ہو بلکہ خدا سے یہ دعا کرو کہ وہ اس کو برقرار رکھے اور ترقی دے۔

۱۱۔ مامون نے ایک بار نصیحت چاہی تو آپ نے فرمایا۔ تو دنیا میں ہے جس کے لئے مدت معین ہے۔ اس میں عمل کرنے والے کا عمل قبول ہوتا ہے موت انسان کو گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی امیدوں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ انسان گناہ کرنے میں تو بڑی جلدی کرتا ہے لیکن توبہ کرنے کو اگلے زمانہ پر اٹھا رکھتا ہے حالانکہ موت ناگہاں آجانے والی ہے پس یہ عقلمند آدمی کا کام نہیں کہ توبہ میں تاخیر کرے۔

۱۲۔ ہم سب موت میں تاخیر ہونے اور عمر کی درازی کے امیدوار ہیں لیکن موت امیدوں کے لئے آفت ہے۔ تازہ آرزؤں پر مغرور نہ ہونا چاہیئے میانہ روی اختیار کرو اور لمبی چوڑی امیدوں سے بچو۔ دنیا کی مثال ڈھلنے والے سایہ کی سی ہے۔

۱۳۔ اپنے بھائی کی نافرمانی کو معاف کرو۔ اس کے عیبوں پر پردہ ڈالو احمق کے جھوٹے الزام پر صبر سے کام لو اور زمانہ کے عظیم مصائب کو برداشت کرو اور بدلہ لینے کا خیال دل سے نکالو ظالم کو خدا کے سپرد کر دو وہی اس کے ظلم کی بہتر سزا دینے والا ہے۔

امام علیہ السلام کی تصنیفات

انبیا اور اوصیا کا یہ کام نہیں کہ عام مصنفوں کی طرح قلم دوات لے کر بیٹھیں اور کتابیں تصنیف کیا کریں۔ وہ جو شریعت خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کو دیگر مضامین وحی کے ساتھ امت تک پہونچا دیتے ہیں۔ ائمہ اوصیا ان کی نیابت میں احکام دین کو دنیا میں شائع فرماتے ہیں۔

تصنیف وتالیف کا کام کرنا علمائے امت کا فرض ہے ان کو لازم ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے علوم کو حاصل کریں۔ پھر ان کو بجائے کتاب کی صورت میں لے آئیں۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے چار سو بزرگوں نے چار سو کتابیں علم حدیث فقہ اور تفسیر میں تصنیف فرمائیں جن سے مذہب شیعہ کے متعلق بہت سی باتیں معلوم ہوگئیں۔ لیکن امام رضا علیہ السلام کو زمانہ کی ضرورتوں نے مجبور کیا کہ اپنے قلم سے بھی کچھ تحریر فرمائیں۔ چنانچہ تین کتابیں صحیفۃ الرضا، فقہ الرضا اور طب الرضا آپ سے یادگار ہیں۔

(۱) صحیفۃ الرضا میں حضرت نے اپنے آبائے طاہرین کی احادیث کو بیان فرمایا ہے۔ آداب واخلاق وعبادات وغیرہ بہت سی مفید باتیں اس میں درج ہیں۔ اس کا ترجمہ مولوی حکیم اکرام الرضا صاحب نے اردو میں کر دیا ہے اور نولکشور پریس میں چھپا ہے۔

(۲) طب الرضا۔ یہ وہ کتاب ہے جو مامون کی درخواست پر حضرت نے علم طب کے متعلق تحریر فرمائی ہے۔ اس کا ترجمہ مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب مرحوم نے کیا ہے اور اسرار علوم الطبیہ اس کا نام ہے جو مطبع حیدری حیدرآباد دکن میں چھپا ہے۔

(۳) فقہ الرضا یا صحیفۃ الرضویہ اس کتاب میں اصول عقائد مسائل حلال وحرام تحریر فرماتے ہیں۔ مولوی شریف حسین صاحب بھرلوی نے اردو میں ترجمہ کر کے جواہر بہیہ نام رکھا ہے۔

اعتذار

اخبار کو وقت پر نکالنے کی ممکنہ کوشش کی گئی لیکن دفعۃً کاتبوں کی صحت خراب ہونے کی وجہ تاخیر ہوگئی جس کی بنا پر دو شمارے ایک ہی ساتھ ملا کر شایع کئے جا رہے ہیں۔ امید کہ ناظرین محترم ہمیں معاف فرمادیں گے انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ ہر اخبار وقت پر نکالنے کی ممکنہ کوشش کیجائیگی۔

توسیع اشاعت میں سعی فرمانا آپ کا مذہبی فرض ہے

فارسی

یک طواف مرقد سلطان علی موسی الرضا
چون امام رضا ... نازلان بدشت چین
... امکان ... لجه ایمان
امام ... حریمش چون حرم امن
نهال باغ علیقی بهار مرغزار دین
نظام ... قوام شرع پیغمبر

هفت هزار و هفت صد و هفتاد حج اکبر است
که طوس از فر شاه دین برین نه گنبد خضرا
ولی ایزد منان علی عالی اعلا
زمین از حزم او ساکن سپهر از عزم او پویا
نسیم روضه یاسین شمیم دوحه طه
فروغ دیده حیدر سرور سینه زهرا
امام هشتم است پدرش

حضرت امام علی بن موسی الرضا علیه السلام

امام موسی کاظم علیه السلام مادرش نوبیه کنیت شریفش ابوالحسن لقب همایونش رضا لقب شد رضا چون رضا بود شش آیین ولادت با سعادتش بروز پنجشنبه یازدهم یا پانزدهم شهر ذیقعده سنه ثمان و اربعین و مایه در مدینه طیبه طول امامتش بیست و یکسال و پنجاه شهادتش بزهر بفرموده مامون الرشید در سنه ثلث و مایتین و مرقد منورش در سناباد طوس عمر شریفش پنجاه و یکسال و کسری اولاد امجادش شش نفر ذکور امام محمد جواد علیه السلام و ابوجعفر ثانی و ابو محمد الحسن و جعفر و ابراهیم و حسین لا غیره -

ودور شد از دور گیتی ابر کفر و ظلم و جهد
در شب حادی عشر از شهر ذی القعده الحرام
در مدینه موسی بن جعفر چون کف پاک کلیم
گشت چون پنهان خورشید رسالت در زمین
شد کلام حضرت حق از کلیم در وجود
گوهر دریای عصمت تکتم عالی نژاد
حضرت ام البنین شد مشکوه ذات البروج
در ز دریا بر شد و یاقوت از کان بدخش
آسمان گلگل شکفت و عرش و کرسی با اثر
صابر و فاضل لقب دارد امام هشتمین
از دو کس از انبیاء و اوصیا از امر حق
آن یکی عیسی بن مریم بود از تایید روح
آن دگر سلطان انس و جان ضامن طوس
چوب عوسج اثر دها شد در کف پاک کلیم
از بر ما گر رود اقبال برگردد بزود
رحمت و افضال حق بر زائرش باشد فزون
ابرص و ابکم و کور و کر شفا زو یافتند
ماه تابان امامت در خراسان شد پدید
قهر مامون لعین شد غیرت باغ جنان
آدم و حوا ز انگور از جنان بیرون شدند
نشر ماهی در میان قبر پاک و تنفی آن
ای شهنشاه جهان و ای معین بیکسان
درد ما را کن دوا ای در مندانرا طبیب
ظلم بخت و از کوشش کرد تفتیش ... اهرینا

از سوی عرش علی شمس الضحی باز آمده است
از نیام قدس سیف المنتهی باز آمده است
شمس بیضا با ضیا رو با بها باز آمده است
در بر تخته جنین نجم الهدی باز آمده است
طاهره را در کفش بدر الدجی باز آمده است
خیزران شه دارد لقب ام الرضا باز آمده است
در یدش شمس الشموس هندی باز آمده است
نور در خورشید بیضا با ضیا باز آمده است
حور و غلمان جنان غلغل کنان باز آمده است
سمی حیدر علی موسی الرضا باز آمده است
دین حق بی سیف و بی هیجا بجا باز آمده است
کرد خلقی را مطیع و بر سما باز آمده است
کرد فرعون را مرید و زان لقا باز آمده است
شیر قالین زامر او در عرش تا باز آمده است
زانکه آهو زامر ضامن باز با باز آمده است
زامر او لبیک گو غیث از سما باز آمده است
وارث عیسی شبیه مصطفی باز آمده است
در میان دو جبل شیر خدا باز آمده است
شمع قندیل هدی در بتکده باز آمده است
پور موسی از عقب سوی جنان باز آمده است
از زوال دولت عباس بار باز آمده است
بر درت عبد ذلیلت باز با آز آمده است
در تمنای خلاص از حبس غم باز آمده است
دست بسته پیش تو ابن الرضا باز آمده است

این دکلیم طور در گاهت بصد عجز و نیاز
الامان الغوث گو با سوز و با ساز آمده است
از مرحوم سید العارفین مولانا سید شهسوار الیشاه کلیم منصور التولیه آستانه مقدسه رضوی خراسانی نور الله مرقده

سلام بحضور شاه خراسان امام علی ابن موسی الرضا علیه السلام

السلام ای ذات پاکت مظهر جان آفرین
السلام ای بدر اقلیم جلالت در کمال
السلام ای گوهر رخشنده هشت و چهار
از طفیل ذات پاکت چرخ را دوار و مدار
بارگاه عالیت باشد مطاف خاص و عام
آستان اقدست را قدسیان جاروب کش
حکم تو لاریب باشد همچو حکم مصطفی
هر که نشناسد ترا حق الیقین نشناخت است
بر خلافت حارف حق شاها تو از حکم خدا
قدر تو ظاهر بود چون شمس فی وسط السما
ای که عالم مستفید آمد ز فیض عام تو
یا امین الله مولی الرضا روحی فداک

السلام ای در ولایت مقتدای هشتمین
السلام ای آفتاب شرع خیر المرسلین
در لقب هستی رضا آما علی سومین
ریزه خواران عطایت جمله مخلوق زمین
زایران درگهت باشند خیر الصالحین
پاسبان درگه پاک تو جبرئیل امین
هست محکوم تو عالم ز اولین تا آخرین
منکر جاه و جلالت شد بری ز اسلام و دین
کی شود متبوع تابع نزد ارباب یقین
حاسدت بدنام و خائب شد اندر مشرکین
گوشه چشمی بما کن ای خدای دین مبین
اطلب الملهوف عجل یا امام المسلمین

بمنقبت شاها تمنائی زیارت می کند
زود او را کن طلب ای خسرو دنیا و دین
زهرا بیگم مخلص نجفی

در منقبت حضرت ثامن الائمة الاطهار

باز همای طبع علی در تکلم تا ز آمده است
شاهباز عرش تا کی زاغ را باشد انیس
طوطی شکر خورد ما تا بکی باشد اسیر
تا بکی طبع خبیث موش را سازد کباب
از جفای نیش زنبور لعین تا کی رسد هر
هر چه جهل و عمی از صحبت بوجهل و دون
چون ابلیس لعین تا سیک دنیا ز آلود
دین حق در مرکز خود بعد ختم انبیاء
بعد قتل سبط ... ظلم و بدعت شد رواج

در فضای آسمان جان پرواز آمده است
ساعد سلطان دین تک باز جوبا آمده است
نیشکر در شکرستان وفا باز آمده است
لحم طیر آیشتهی با سوز و با ساز آمده است
در بلا باشی به بهشت شهید صفا باز آمده است
تا بکی باشی که عقل مصطفی باز آمده است
آدمی خاکی بباغ اصطفی باز آمده است
تا امر حق از سیف سبط مصطفی باز آمده است
تا مردین شاه و تخت ارتضی باز آمده است

حالات بحضرت اسماء و آل آنحضرت

احوال امام هشتم امام رضا علیه السلام

نام مبارکش	علی علیه السلام	کنیت مبارکش	ابوالحسن علیه السلام
لقب مبارکش	رضا علیه السلام	مولد	مدینه طیبه
روز ولادت	پنجشنبه	تاریخ و ماه ولادت	یازدهم شهر ذیقعده
سال ولادت	سنه یکصد و چهل و هشت از هجرت و بقولی یکصد و پنجاه و سه	حاکم وقت ولادت	محمد امین پسر هارون الرشید
نام پدرش	حضرت امام موسی کاظم	نام مادرش	ام البنین رضی الله عنها
نقش نگین	ماشاء الله لا قوة الا بالله	تعداد ازواج	یک زوجه و چند کنیزان
عدد اولاد	سه پسر و بنا بقولی ده نفر	عمر شریفش	پنجاه و چهار سال یا پنجاه و یکسال و مشهور پنجاه و پنج سال
مدت امامتش	بیست سال و بیست و پنجسال نیز گفته اند	روز وفات	سه شنبه
تاریخ و ماه وفات	هفدهم شهر صفر المظفر	سال وفات	یکصد و دویست ... سال از هجرت
مکان وفات	در قریه سناباد ... در خراسان	سبب وفات	زهر دادن مامون در ...
حاکم وقت وفات	مامون الرشید	مدفن شریف	مشهد مقدس در خراسان

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

برطانیہ اور امریکہ ایران میں ایک ہی بنیادی مقصد رکھتے ہیں۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان کا بیان

لندن ۱۳ / ستمبر۔ آج یہاں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتلایا کہ برطانیہ اور ممالک متحدہ امریکہ دونوں ایران میں ایک ہی بنیادی مقصد رکھتے ہیں کہ اس ملک کی علاقہ و ارملکیت کو برقرار رکھا جائے۔

ترجمان مذکور نے کہا کہ اس خصوص میں اصولی اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن برطانوی اور امریکی پالیسیوں کے مقاصد میں اختلافات نہیں رہیں۔ ترجمان نے اس کی بھی تردید کی ممالک متحدہ امریکہ نے اس مشورہ کے خلاف کس قسم کا احتجاج کیا ہے جو برطانوی سفیر سر جان لیرو کیٹل کی جانب سے دیا گیا ہے کہ مزید مباحث کے لئے گنجائش رکھی جائے اگر ایرانی پارلیمنٹ نے سنہ ۱۹۴۶ء کے روسی ایرانی تیل کے معاہدہ کو مسترد کردے۔

امریکہ کی ہمنشلہ واشنگٹن کی اطلاعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ اس ایرانی سعی کو ایک مستحکم ترکیب دیکھنے کا خواہاں ہے اور باور کرتا ہے کہ برطانوی مشورہ اس اندیشہ کے تحت دیا گیا ہے کہ شمالی ایران میں سوویت یونین کے لئے تیل کی رعایت کے نامنظوری کے بعد اس رعایت کی تنسیخ بھی ہوسکتی ہے جس سے جنوب میں انگریزی ایرانی آئیل کمپنی مستفید ہو رہی ہے۔

ترجمان مذکور نے اس امر کی بھی توثیق کی ہے کہ سر جان لیرو کیٹل نے اس مہینہ کے اوائل میں ایرانی تیل کی صورت حال کی نسبت برطانوی وزیر خارجہ ارنسٹ بیون کے پاس ایک تفصیلی رپورٹ پیش کردی ہے۔ (رائٹر)

اسلام

مفتی اعظم یہودیوں کے خلاف اعلان جنگ کریں گے

لندن ۷ / ستمبر۔ اخبار ڈیلی گرافک کا اندرونی اطلاعات کا کالم نگار راقم طراز ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے فلسطینی کمیٹی کی سفارشات منظور کرلیں تو مفتی اعظم ایک "مقدس جنگ" کا اعلان کردیں گے۔

اخبار مذکور نے دریافت کیا ہے کہ کیا یہودیوں سے عربوں کی نفرت ان کے اندرونی اختلافات ختم کردے گی۔ کیا شاہ عبداللہ اپنے دشمن شاہ ابن سعود کی عربی فوج شرق اردن میں داخل ہونے کی اجازت دیں گے؟

شاہ فاروق کی فوج قلیل ہے اچھی طرح آراستہ نہیں ہے اور اس کی تربیت میں بھی بڑی خامیاں ہیں کیا یہ فوج (۱۵۰) میل دور صحرائی ریگستان کو پار کر کے حملہ کرنے جاسکے گی۔

عرب اور یہودی مملکتوں میں فلسطین کی تقسیم کی تجویز کو مسترد

موصوف نے مزید بیان کیا کہ عرب اور یہودی مملکتوں میں فلسطین کی تقسیم سے متعلق اکثریتی رپورٹ کی سفارشات کو مسترد کردیا جائے گا۔ اور عرب یہودی مملکت کے آزاد وفاق سے متعلق اقلیتی رپورٹ پر مباحث ہوں گے۔ آپ کے نقطہ نظر کے بموجب اقلیتی تجاویز بھی مسترد کردی جائیں گی۔

حکومت ایران، برطانیہ، ریاستہائے متحدہ اور روس سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے گی۔ وزیر اعظم ایران قوام السلطنہ کا بیان۔ طہران ۱۱ / ستمبر۔ وزیر اعظم ایران قوام السلطنت نے حکومت کے اس ارادہ کی مکرر توثیق کی کہ کسی ملک کے داخلی معاملات میں کسی بیرونی مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ایرانی مجلس کے آگے اپنی نئی کابینہ کو پیش کرتے ہوئے قوام السلطنت نے بتلایا کہ ایران تمام قوتوں سے خاص کر برطانیہ، ریاستہائے متحدہ، اور روس سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے گا لیکن وہ ملک کے داخلی امور میں کسی کی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا۔ (ر۔ ایس)

برطانیہ اور امریکہ ایران کی تائید میں ہیں

۱۳ / ستمبر۔ ایک برطانوی معلن نے کہا کہ ایران کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کا ایک ہی بنیادی رویہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مملکت ایران کی قطعیت برقرار رہے طریقوں میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن مقصد ایک ہی ہے۔ (ر۔ ایس)

ایران داخلی معاملات میں کسی بیرونی مداخلت کو برداشت نہیں کریگا

طہران ۱۵ / ستمبر۔ وزیر اعظم ایران قوام السلطنت نے حکومت کے اس ارادہ کی مکرر توثیق کی کہ ملک کے داخلی معاملات میں کسی بیرونی مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ایرانی مجلس کے آگے اپنی نئی کابینہ کو پیش کرتے ہوئے قوام السلطنت نے بتلایا کہ ایران تمام حکومتوں سے خاص کر برطانیہ ریاستہائے متحدہ اور روس کے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے گا لیکن وہ ملک کے داخلی امور میں کسی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا۔ (ر۔ ایس)

کراچی میں ۱۰ اسٹیمر کے ذریعہ ہندوستانی ہندو مسلمان پناہ گزینوں کی آمد

کراچی ۱۵ / ستمبر۔ کل اسٹیمر کے ذریعہ ہندوستان سے ۔۔۔ یہاں پندرہ سو مسلمان پناہ گزیں پہنچے۔ جہاز آج اتنی ہی غیر مسلم تخلیہ شدہ آبادی کی تعداد کو لے کر بمبئی جا رہا ہے۔ (ا۔پ)

پاکستان

مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کا ایک پیدل قافلہ

لاہور ۸ / ستمبر۔ مشرقی پنجاب سے مسلمان پناہ گزینوں کا ایک پیدل قافلہ اس وقت سیالکوٹ کے راستے میں ہے۔ اس قافلہ میں (۳۰) ہزار مسلمان مرد عورت اور بچے ہیں توقع کی جاتی ہے کہ پاکستانی سرحد تک پہنچتے پہنچتے اس قافلہ کی تعداد دو لاکھ ہوجائیگی۔ حکومت پاکستان کی فوج اور پولیس اس قافلہ کی نگرانی کررہی ہے۔ (اورینٹ)

پناہ گزینوں کے لئے ۲۵ ریل گاڑیاں چلائی جارہی ہیں

لاہور ۸ / ستمبر۔ حکومت سرحد کی طرف سے آج یہاں مزید ۲۵ فوجی ٹرک وصول ہوئے۔ اب اس وقت پناہ گزینوں کی منتقلی کے لئے ۔۔۔ ٹرک کام کررہے ہیں۔ پناہ گزینوں کی منتقلی کے لئے خصوصی ٹرینیں چلائی جارہی ہیں۔ ان کی تعداد (۲۵) ہے۔ (اورینٹ)

فسادات پنجاب میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ اشخاص کی ہلاکت

بنارس ۹ / ستمبر۔ مسٹر سری پرکاش ہندوستان کے مقرر کردہ ہائی کمشنر پاکستان نے ایک دعوت کے موقع پر کہا کہ پنجاب کے فسادات میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد اشخاص ہلاک ہوئے اور جو لوگ پاکستان میں منتقل ہوئے ان کی تعداد تقریباً دس لاکھ ہے اور واپس آنے والوں کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہے۔

بجز ایک واردات کے امن۔

کراچی ۱۱ / ستمبر۔ کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آج صبح ایک خنجر زنی کی واردات کے سوا امن رہا۔ (پی۔ پ)

مغربی پنجاب کو ... کی تباہی کا خطرہ لاحق ہے

وزیر اغذیہ پاکستان مسٹر غضنفر علی کا بیان

کراچی - ۱۵ر ستمبر - مسٹر غضنفر علی خاں وزیر اغذیہ حکومت پاکستان نے بتلایا کہ مغربی پنجاب کو جو پاکستان کے غلہ کا گودام ہے - فصل کی تباہی کا عظیم خطرہ لاحق ہے مشرقی پنجاب جانے والے پناہ گزینوں نے لاکھوں ایکڑ اراضی بے کاشت کے چھوڑ دی ہے۔

وزیر موصوف کہتے ہیں کہ یہ فصل کے بونے کا وقت ہے اور اگر عاجلانہ تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو پاکستان کو ایک مہیب قحط کا سامنا کرنا پڑیگا (ا - پ)

قائد اعظم کے امدادی فنڈ میں والی سوات کا ڈھائی لاکھ کا گرانقدر عطیہ

کراچی ۱۶ر ستمبر - والی سوات نے قائد اعظم محمد علی جناح کے موسومہ ایک پیام میں اعلان کیا ہے کہ انہوں نے پناہ گزینوں کی امداد و اعانت کے لئے قائد اعظم امدادی فنڈ میں ڈھائی لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

کراچی ۱۹ر ستمبر حکومت پاکستان کے محکمہ اطلاعات سے اسٹیٹس نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس والی ریاست سوات نے قائد اعظم فنڈ میں (۲½) لاکھ روپیہ کا نہیں بلکہ (۲½) لاکھ کا عطیہ دیا ہے - باشندگان ریاست سوات نے (۵۰) ہزار کا پیشکش کیا - اسطرح یہ دونوں عطیات ملکر (۳) لاکھ ہوئے۔

قائد اعظم امیر ملت صدر مملکت پاکستان نے والی سوات کے نام ایک برقیہ بھیجکر ... والی ریاست سوات کا شکریہ ادا کیا ہے - قائد اعظم ... سوات کے عطایا کا بخلوص دل ... اور نہایت ضروری امداد ... ہمدرد ... حاصل کر سکے گی۔

حیدرآباد کا مکمل و ... تقویم - ۱

جعفری جنتری ۱۳۶۶ فصلی

جس میں ... نیک و بد ایام ... مندرج ہیں ... بہترین درج ہیں قیمت صرف ۲ روپے ... کتب خانہ حیدری ... طلب کیجئے

ہندوستان

دہلی کو انتہائی خطرناک رقبہ قرار دیدیا گیا

شرارکو گولی چلا کر ہلاک کردینے کے احکام

نئی دہلی - ۸ر ستمبر دہلی کو انتہائی خطرناک رقبہ قرار دیا گیا ہے اور پولیس و مسلح افواج کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب کبھی وہ گولی چلائیں تو ہلاک کرنے کی غرض سے گولی چلائیں۔

کت جیب گاڑیوں کی نقل و حرکت اور اسلحہ پر امتناع

ناظم ... نے ایک حکمنامہ جاری کیا ہے جس میں جیپ گاڑیوں کی نقل و حرکت لاٹھیوں اور دیگر اسلحہ کا ساتھ رکھنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے - زائد فوجی کمک بھی دہلی پہونچ چکی ہے - اور مزید انتظار راہ میں ہے (ا - پ)

دہلی کی صورت حال عہدہ برآ ہونے کے لئے مزید دستوں کو حرکت میں لایا جارہا ہے

نئی دہلی ۹ر ستمبر - دہلی کی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مزید دستوں کو حرکت میں لایا جارہا ہے دارالخلافہ میں مدراس کی چوتھی رجمنٹ آچکی ہے - علاوہ برین ایک دو روز میں پانچویں شاہی گورکھا رائفلس یہاں پہونچ جائیں گی - ہندوستانی مسلح اور سگنلس کور کی یونٹیں بھی بہت جلد آیا جاہتی ہیں

فوجی کمک بہم پہونچانے کیلئے گورنر جنرل ہندوستان کے انتظامات

گورنر جنرل ہندوستان نے عاجلانہ فوجی کمک پہونچانے کیلئے اپنے باڈی گارڈ کو متعین کیا ہے ... دہلی کو مسلح ... اور دیگر گاڑیوں کے استعمال کا ... تمام صوبہ دہلی کو انتہائی خطرناک رقبہ قرار دیا گیا ...

گیا ہے اور قانون صیانت عامہ پنجاب اور قانون متاثرہ رقبہ جات پنجاب کو بھی دارالخلافہ میں نافذ کر دیا گیا ہے (ا - پ)

گزشتہ دو ہفتوں میں مغربی پنجاب سے ۴۵ ہزار غیر مسلم پناہ گزینوں کا تخلیہ

گزشتہ دو ہفتوں کے دوران میں ۷ر ستمبر تک مغربی پنجاب سے ۲ خصوصی ٹرینوں کے ذریعہ ۴۵ ہزار سے زائد غیر مسلم پناہ گزینوں کو امرتسر میں منتقل کیا گیا ہے - (ا - پ)

گرداس پور سے دس ہزار مسلمان پناہ گزینوں کے قافلے کی سیالکوٹ کو پیدل روانگی

لاہور - ۹ر ستمبر مسلمان پناہ گزینوں کا ایک اور پیدل قافلہ آج گرداس پور سے سیالکوٹ روانہ ہوا اس قافلے میں دس ہزار مرد، عورت اور بچے ہیں - پاکستان کی سولہویں پنجاب کی تیسری بٹالین کے سپاہی اس قافلہ کی نگرانی اور حفاظت کررہے ہیں - (اورینٹ پ)

چوبیس پرگنہ مغربی بنگال کے سیلاب میں ۵۰ ہزار اشخاص تباہی و بربادی کا شکار ہوگئے

شیلانگ ۱۱ر ستمبر - چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال کے حالیہ سیلاب میں تقریباً ۵۰ ہزار اشخاص تباہی و بربادی کا شکار ہوئے ہیں - اس کا انکشاف کرتے ہوئے وزیر مال نے بتلایا کہ متاثرہ مواضعات کو امداد فی الفور بھیجی جارہی ہے - (ح - ایس)

بہار میں دس ہزار پناہ گزین

پٹنہ ۱۰ر ستمبر - اطلاع ملی ہے کہ حکومت بہار نے مغربی پنجاب کے دس ہزار غیر مسلم پناہ گزینوں کو اپنے پاس بسانے کا فیصلہ کیا ہے ... ان لوگوں کے لئے رانچی اور دربھنگہ کے کیمپوں میں انتظام کیا جارہا ہے۔

دہلی میں خنجر زنی کی وار دانیں

پولیس نے چار افراد کو گولی سے مار گرایا

نئی دہلی ۱۱ر ستمبر - پولیس نے چار اشخاص کو گولی سے مار گرایا جب کہ وہ چند اشخاص کے خنجر گھونپ رہے تھے۔

گزشتہ تین دنوں سے دہلی میں خانہ بخانہ تلاشیوں کا سلسلہ جاری ہے ایک مرتبہ کثیر تعداد میں اسلحہ و آلات حرب برآمد کئے گئے گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں خنجر زنی لوٹ مار گھسوٹ یا آتش زنی کی بہت کم واردات ہوئیں۔

دہلی کے مواضعات میں انتشار

پولیس کی آتشباری ۸ اشخاص کی ہلاکت

دہلی کے اطراف و اکناف کے مواضعات سے کچھ انتشار کی اطلاع ملی ہے - ایک حادثہ کے موقع پر پولیس نے صورت حال پر قابو حاصل کرنے کے لئے آتش باری کی اور حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا - (ح - ایس)

مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں ۱۲ لاکھ پناہ گزینوں کی آمد

امرتسر ۱۱ر ستمبر - حکومت مغربی پنجاب کی اطلاع سے ظاہر ہے کہ تقریباً بارہ لاکھ مسلم پناہ گزین مشرقی پنجاب سے وہاں آئے ہیں - ان پناہ گزینوں میں سے ڈھائی لاکھ کا کالونی میں اور بقیہ کا ضلع منٹگمری میں رہائش کا انتظام کیا گیا ہے - ایک لاکھ لاہور کے ضلع میں بھیجدیئے گئے ہیں - باقی ماندہ کو اضلاع گجرات - گوجرانوالہ - شیخوپورہ اور دوسرے اضلاع میں بھیجدیا گیا ہے - (ح - ایس)

دہلی شہر خموشاں ہے

دہلی ۱۱ر ستمبر گاندھی جی نے بتلایا کہ جب آپ دہلی میں وارد ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے اطراف ہر شخص کا چہرہ سیاہ پڑ رہا ہے اور جب آپ نے شہر کا دورہ کیا تو آپ کا تاثر یہ تھا کہ سارا شہر، شہر خموشاں ہے۔

روزانہ ۵۰۰۴ من غلہ ذریعہ طیارہ کراچی سے دہلی پہونچایا جارہا ہے

لاہور۔ ۱۱ ستمبر۔ مشکلات کے باوجود مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کو مسلمانوں کا تخلیہ جاری ہے حکومت مغربی پنجاب پناہ گزینوں کو طبی امداد بھی بہم پہونچا رہی ہے۔

اس امر کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ روزانہ ۴۰۰۰ تا ۵۰۰۳ من اجناس خوردنی ذریعہ طیارہ کراچی سے دہلی کو پہونچائی جارہی ہیں۔ کراچی سے پناہ گزینوں کی دو طرفہ آمد و رفت جاری ہے۔ (ا۔پ)

ریاست بھوپال میں پناہ گزینوں کے کیمپ اور خورد و نوش کا انتظام

بھوپال۔ ۱۳ ستمبر۔ ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال کی مرضی اور ایما سے ریاست بھوپال میں باہر سے آنے والے پناہ گزین افراد کے لئے کیمپ کھولا رہی ہے اور ان کے خورد و نوش کا بھی امکانی بندوبست کیا جارہا ہے۔ (ا۔ن)

بنگلور میں اخبارات و ادارہ جات خبر رسانی پر احتساب

بنگلور ۱۳ ستمبر۔ حکومت میسور نے تحریک ستیاگرہ کو ختم کرنے کے لئے نہ صرف اپنی عسکری قوت کا پوری طرح استعمال کیا بلکہ اخبارات اور ادارہ جات خبر رسانی پر بھی سختی سے احتساب اور نگرانی قائم کردی۔ اس عمل احتساب پر احتجاج کرتے ہوئے مقامی زبانوں کے متعدد کانگریسی اخبارات نے اپنی اشاعت کو روک لیا ہے یاد رکیا جاتا ہے کہ مدراس کے روزنامہ انڈین اکسپریس اور گزٹ بنگلور کے ہفتہ وار پیر لنک وغیرہ کی داخلہ پر امتناع عائد ہو رہا ہے۔ مقامی متعدد اخبارات سے ان کی ضمانت طلب کرنا بھی حکومت کے زیر غور ہے۔ (اسٹیٹس نیوز)

دہلی کے فرقہ وار صورت حال میں اصلاح
پناہ گزینوں کی غذائی امداد کے لئے عاجلانہ انتظامات

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ گذشتہ ۲۴ ساعتوں میں یہاں کی فرقہ وارانہ صورت حال میں نمایاں اصلاح کے آثار نمودار ہوئے ہیں۔ بمبئی سے آج یہاں اغذیہ کی ساتھ خصوصی ٹرینیں پہونچ رہی ہیں اور آئندہ چند روز میں مزید دو ٹرینوں کی توقع ہے۔ (ح۔ا۔س)

دہلی کے ہنگاموں میں ایک ہزار اشخاص مارے گئے
پنڈت نہرو کا بیان

لاہور ۱۳ ستمبر۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے بیان کے موجب دہلی کے حالیہ ہنگاموں میں ایک ہزار اشخاص مارے گئے۔ ح۔اس

پناہ گزینوں سے ریاست اودے پور کا تعلق خاطر

اودے پور ۱۳ ستمبر۔ ریاست اودے پور اس وقت تک (۷۰۰۰) پناہ گزینوں کے لئے رہائشی انتظامات عمل میں لا چکی ہے (ح۔ا۔س)

غنڈوں کا مسلم محلوں پر اچانک حملہ

پٹیالہ۔ ۱۲ ستمبر۔ قلعہ بہادر گڑھ میں مقیم مسلم پناہ گزین افراد سے ملاقات کے بعد نمائندہ اسٹیٹس نیوز کو موقع ملا کہ جنکو ۶ ستمبر کے فرقہ وارانہ فساد کی وجہ حکومت نے قلعہ مذکور میں رہائش کی اجازت دی ہے انہی افراد کی تعداد (۰۰۰۰) سے زائد ہے بتلایا گیا ہے کہ ان میں اکثر ارکان خاندان جو قتل اور بچے اس فساد کی نذر ہوگئے مسلم محلوں پر بالکل اچانک حملہ کر دیا گیا دن کے یہ حملے اس قدر منظم اور اتنے شدید تھے کہ حملہ آوروں کو منتشر کرنے کے لئے حکومت پٹیالہ کی افواج کو مسلسل گولیاں چلانی پڑیں

جس کے نتیجہ کے طور پر سرکاری اعداد و شمار کے بموجب (۵۰) اشخاص ہلاک اور تقریباً (۹۰) مجروح ہوئے فی الوقت فرقہ وارانہ صورت حال بہتر ہے۔ کوتوالی اور حکومت پٹیالہ کی محافظت کر رہی ہے مسلم اقلیت البتہ بوجہ ہراساں اور ریاست سے نقل مقام کرنے کے لئے آمادہ و تیار ہے۔ (اسٹیٹس نیوز)

انڈین یونین کا پرچم بلند کرنے والوں کے ساتھ رعایتی سلوک نہ کیا جائے
ناظم عدالت فوجداری بنگلور کا حکم

بنگلور ۱۳ ستمبر۔ جسٹس مسٹر سی عبدالباسط ناظم اول عدالت فوجداری شیموگہ نے کل (۳۱) ستیاگرہیوں کو ۳ تا ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی اور یہ حکم دیا کہ ان ملزمین کے ساتھ کوئی خاص رعایتی سلوک نہ کیا جائے۔

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ کوتوالی میسور نے ان ملزمین کو عدالت میں اس الزام کے ساتھ پیش کیا تھا کہ حکومت میسور کے امتناع کے باوجود انہوں نے اپنے مکان باد ہنگر پر انڈین یونین گورنمنٹ کا پرچم لہرایا تھا۔ اسٹیٹس نیوز

پرانی دہلی میں قتل و خونریزی ابھی جاری ہے
اخبار ڈان کی عمارت کے ایک حصہ کو جلا دیا گیا

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ نئی دہلی میں اورینٹ پریس کے نمائندے کو باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ آج پرانی دہلی کے ایک حصہ میں کئی وارداتیں ہوئیں اور اخبار ڈان کے دفتر کی عمارت کے ایک حصہ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ (اورینٹ پریس)

شیخوپورہ سے آنے والے مسلم پناہ گزینوں کی ٹرین پر سکھوں کا حملہ

پانچ مسلمان شدید طور پر زخمی ہوئے ملتان ۱۵ ستمبر اب اس کی توثیق

ہوئی ہے کہ گورنمنٹ شیخوپورہ سے آنے والے مسلم پناہ گزینوں کی ٹرین پر امرتسر میں سکھوں نے اکٹھے ہو کر حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے پانچ مسلمان شدید طور پر زخمی ہوئے (ح۔ا۔پ)

مغربی پنجاب سے آٹھ لاکھ غیر مسلم پناہ گزینوں کا مشرقی پنجاب میں تخلیہ

امرتسر۔ ۱۳ ستمبر۔ فوجی ادارہ تخلیہ کے صدر مستقر کو موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ (۸) لاکھ غیر مسلم پناہ گزینوں پر مشتمل دنیا کا عظیم ترین قافلہ مغربی پنجاب سے عازم مشرقی پنجاب ہوا۔

میسور پولیس کی آتشباری میں دو اشخاص ہلاک اور دس زخمی

بنگلور ۱۵ ستمبر۔ میسور پولیس نے ایک مقام پر جو یہاں سے تقریباً ۴ میل دور ہے آتشباری کی جس کے نتیجہ کے طور پر دو اشخاص ہلاک اور دس زخمی ہوئے۔ (ح۔ا۔س)

جالندھر سے ایک لاکھ مسلمانوں کی روانگی

لاہور ۱۴ ستمبر۔ تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو پناہ گزین کل جالندھر سے مغربی پنجاب کو پیدل روانہ ہوئے انہوں نے اپنے ساتھ اپنی تمام املاک و مویشی۔ گھوڑے گدھے اور خچر ساتھ لے لئے۔ (ح۔ا۔س)

دولت آصفیہ کا قصر شاہی دہلی خانماں برباد مسلم باشندگان کا پناہ گاہ

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ دولت آصفیہ حیدرآباد دکن کا قصر شاہی دہلی خوفزدہ اور خانماں برباد مسلم باشندگان کا پناہ گاہ بنا ہوا ہے عورتیں، بچے، بوڑھے اور صدہا افراد نظام پیلس میں پہنچ کر خود کو گویا امن و عافیت میں پا رہے ہیں۔

دہلی گاڑی کے خون آلود ڈبے

حیدرآباد ۱۵ ستمبر دہلی سے جو ریل گاڑی آج کل حیدرآباد آرہی ہے اس کے ڈبے خون سے رنگے ہوئے ہیں جس کا کہ لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اس ڈبے میں خونریزی ہوتی رہی [illegible] دکن نیوز کو اطلاع ملی ہے کہ ایک ریل گاڑی کے حصہ کا یہ حال تھا۔

[illegible]

دکن

امراوتی کے اقلیتی فرقہ پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں

امراوتی ۹ ستمبر ۔ جلالت الملک اعلیٰحضرت سلطان دکن و برار کے اقتدار کا علاقہ برار کے وہ اضلاع یا تعلقہ جات جہاں اقلیتی طبقہ غیر معمولی اقلیت میں ہے اطلاعات آرہی ہیں کہ اکثریت کی طرف سے طرح طرح کے ظلم ان پر ٹوٹ رہے ہیں ۔ معاشی اور سماجی مقاطعہ سے گذر کر اب ان کے اثاثہ اور ناموس پر حملے کئے جانے لگے ہیں ۔ اناج ، مویشیوں کا چارہ حتیٰ کہ پانی کے لئے بھی ان کو مشکلات میں گھیر لیا گیا ہے ۔ اکولہ اور چاندہ سے صدہا افراد اپنی زمینات یا اثاثہ چھوڑ کر نکل گئے امراوتی کے اقلیتی وہ افراد جو بغرض تجارت باہر سے آئے تھے ، ہزاروں کے چالو کاروبار کو برائے نام معاوضہ پر دیکر اپنے وطن یا قریبی ایسے مقام کو کوچ کر چکے ہیں جہاں ان کے فرقہ قابل لحاظ تعداد میں آباد ہے ۔ (دکنٹیلیں نیوز)

غلہ کی خریدی کیلئے چار کروڑ کی منظوری

حیدرآباد ۹ ر ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے غذائی اجناس کی خریدی کے لئے چار کروڑ کی رقم منظور کی ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم کرشیل کارپوریشن کے اختیار پر چھوڑ دی گئی ہے ۔

سنٹرل بنک کے آگے بم

حیدرآباد ۸ ر ستمبر ۔ آج (۱۲) بجے سنٹرل بنک کے آگے ایک بم رکھا گیا جسے کوتوالی نے بروقت اپنے قبضہ میں لے لیا کوئی ناگوار واقعہ پیش نہ آیا ۔ اس موقع پر طلبہ کا جو مجمع تھا اس کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو اشک آور گیس کا استعمال کرنا پڑا ۔ سلطان بازار تیلی باولی اور

ہفتہ واری خبروں اہم خلاصہ

کوٹھی روڈ پر پولیس کا معقول انتظام ہے ۔

سدمبر تک سلطان بازار میں کوئی ستیا گرہ نہیں کی گئی ۔ (پبلک پریس)

حیدرآباد انڈین یونین میں شریک نہیں ہوا

حکومت کا اعلامیہ ۔ حیدرآباد ۹ ر ستمبر ۔ بعض اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر کہ حیدرآباد نے انڈین یونین میں شرکت کر لی ہے سراسر غلط ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے ۔ (اطلاعات)

اورنگ آباد میں امن شکن گروہ اشرار کی گرفتاری

حیدرآباد ۹ ر ستمبر ۔ اورنگ آباد کی اطلاع مظہر ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کے الزام میں ۷ ر ستمبر کو چھ افراد کو جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں گرفتار کر لیا گیا بعد میں خواتین کو رہا کر دیا گیا ۔

تعلقہ گنگاپور سے بھی (۲۲) اشرار کو خلاف ورزی اور امن شکن سرگرمیوں کی پاداش میں گرفتار کر کے اورنگ آباد لایا گیا ہے ۔ (دکن نیوز)

روزانہ ایکہزار سے زائد عارضی کارڈ کی اجرائی حیدرآباد میں غذائی بحران کے اسباب

حیدرآباد ۱۰ ر ستمبر ۔ اس وقت حیدرآباد میں غذائی نظم و نسق میں جو بحرانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اس کا حقیقی سبب بیرون ملک سے حیدرآباد میں غیر ملکیوں کی آمد بتایا جاتا ہے چنانچہ اس خصوص میں دریافت کرنے معلوم ہوا کہ وارڈ نمبر (۱۶) لنگم پلی سے روزانہ ایک ہزار سے زائد عارضی کارڈ کی اجرائی عمل میں آرہی ہے ۔ (پبلک پریس)

وزارت تعلیمات کا قلمدان

وزارت ۔ حیدرآباد ۔ ۱۰ ر ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی طور پر تعلیمات کا قلمدان وزارت آنریبل نواب محمود یار جنگ بہادر کے تفویض کیا گیا ہے ۔

اسی طرح امور دستوری کا قلمدان وزارت وزارت عظمیٰ سے متعلق کر دیا گیا ہے یہ نواب علی یاور جنگ بہادر کی رخصت یابی کے سلسلہ میں عملہ کیلئے کئے گئے ہیں (پبلک پریس)

فوج اور پولیس میں غیر مسلموں کی بھرتی آزاد عوامی جماعت کو حکومت کا تیقن

حیدرآباد ۔ ۹ ر ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے آزاد عوامی جماعت کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا ہے کہ فوج اور پولس میں مسلمانوں کے ساتھ بساتھ غیر مسلموں کو بھی بھرتی کیا جائے گا ۔ چنانچہ اس ضمن میں متعلقہ حکومتوں کے نام احکامات بھی جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ (پبلک پریس)

سکھوں کی ایک قابل لحاظ تعداد مختلف ٹولیوں کی صورت میں نانديڑ آرہی ہیں

بمبئی ۱۰ ر ستمبر صوبہ سندھ اور پنجاب سے جو سکھ پناہ لینے کے لئے یہاں جمع ہو گئے تھے جن کے قیام وطعام کا حکومت بمبئی نے معقول انتظام کیا تھا ۔ ان کی ایک قابل لحاظ تعداد مختلف ٹولیوں کی صورت میں مختلف ذرائع اور راستوں سے معلوم ہوا ہے ناندیڑ جا رہے ہیں ۔ گرودوارہ کی زیارت ان زائرین کا مقصد سفر بتلایا گیا ہے ۔

(ا ۔ پ)

وظیفہ یاب کے گرانی الونس میں اضافہ

حیدرآباد ۔ ۹ ر ستمبر ۔ وظیفہ یابوں کی امداد کے لئے حکومت سرکار عالی نے موجودہ گرانی الونس میں خاطر خواہ اضافہ کرنا چاہتی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ضمن میں کارروائی تمام سرکاری مدارج طے کر چکی ہے اور صرف جلالت الملک کی منظوری کی محتاج ہے ۔

(ہاورینٹ)

رائچور کی حالیہ آتشزدگی کے سلسلہ میں غریبوں کو امداد

حیدرآباد ۱۰ ر ستمبر ۔ رائچور کی حالیہ آتشزدگی کے سلسلہ میں جن غریبوں کے مکانات جل گئے تھے ۔ ان امداد کے لئے حکومت سرکار عالی نے مبلغ دس ہزار روپے منظور کئے ہیں اس رقم کی تقسیم تعلقدار ضلع کے توسط سے عمل میں آئیگی ۔

(اطلاعات)

تعلقہ نارائن پیٹھ کے باشندوں پر ۱۵ ہزار روپیہ کا اجتماعی جرمانہ

حیدرآباد ۔ ۱۰ ر ستمبر ۔ چونکہ تعلقہ نارائن پیٹھ کے باشندگان جرائم اور ایسے دیگر افعال کے ارتکاب سے تعلق رکھتے ہیں جو نظم و امن عامہ کے لئے مضر ہے ۔ لہٰذا حکومت سرکار عالی نے تحت دفعہ (۴) قانون تحفظ امن عامہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۵۶ف نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر کے باشندگان پر مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کا یکجائی جرمانہ عائد کیا ہے ۔ جو ہندو مسلم ہر دو طبقوں پر مساوی عائد ہوگا ۔ (اطلاعات)

طلبا علی گڈہ کی ریل گاڑی پر حملہ

حیدرآباد ۔ ۱۰ ر ستمبر ۔ مولوی سید ناصر الدین صاحب ام ۔ اے ال ال بی ایڈوکیٹ علیگڈہ نے اطلاع دی ہے (۱۲) ڈرلنا درنی یاونزہ ایکسپرس کے ذریعہ تین حیدرآبادی طالب علم علیگڈہ جا رہے تھے اس

گاڑی پر سکندرپور کے قریب ہندوؤں نے حملہ کردیا اور کم و بیش دو سو افراد بشمول خواتین اور بچے زخمی اور ہلاک ہوئے اسی حملہ میں تینوں حیدرآبادی طالب علم بھی لاپتہ ہیں۔ (دکن نیوز)

نواب صاحب چھتاری دہلی کے خطرات میں

حیدرآباد۔ ۱۱ ستمبر نواب سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کو حالیہ سفر دہلی میں بڑے خطرات سے دوچار ہونا پڑا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دہلی طیران گاہ پر جیسے ہی آپ طیارہ سے اترے کئی ہلاکتیں آپ کے سامنے ہوئیں اور صورت حال نازک ہوگئی۔ طیارہ گاہ کے ایک کمرہ میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس دوران میں مملکت ہندوستان کے گورنر جنرل کو اطلاع دی گئی جس پر ایک محافظ فوجی دستہ گورنر جنرل کی جانب سے طیران گاہ بھیجا گیا۔ اس دستے کی حفاظت میں نواب صاحب چھتاری نظام پیلس پہنچے۔ (دکن نیوز)

معتمد حکومت مقامی

حیدرآباد۔ ۱۱ ستمبر مولوی سید نقی الدین صاحب نے آج حکومت مقامی کی معتمدی کا جائزہ حاصل کیا آپ کے تحت لیبر اور سپلائی بھی رہیں گے۔ حکومت مقامی کا جائزہ مسٹر سیاوج نے اور لیبری کی معتمدی کا نواب یوسف یار جنگ بہادر سے جائزہ لیا۔ (دکن نیوز)

قاتل کی گرفتاری۔ حیدرآباد۔ ۱۱ ستمبر۔ سنٹرل جیل کے پاس جو نعش برآمد ہوئی تھی۔ سلطان بازار کی کوتوالی نے پتہ چلا کر اس کے قاتل کو گرفتار کرلیا ہے۔ (دکن نیوز)

سرپور پیپر ملز ڈھائی کروڑ کے سرمایہ سے اخباری کاغذ بنائے گی۔ حیدرآباد۔ ۱۱ ستمبر سرپور پیپر ملز نے ڈھائی کروڑ کے سرمایہ سے اخباری کاغذ بنانے کا جو فیصلہ کیا توقع ہے کہ اس سے تمام ہندوستان کے اخباری کاغذ کی تین چوتھائی ضرورت پوری ہوگی۔

مملکت متحدہ اور امریکہ کو دو کروڑ کی مالیت کی مشنری کا آرڈر دیا جاچکا ہے اور توقع ہے کہ چند مہینوں میں مشنری وصول ہوجائے گی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس صنعت میں چالیس فیصد سرمایہ لگائے گی اس وقت یہ یاد دلانا بیجا نہ ہوگا کہ سرپور پیپر ملز میں اس وقت نقلی اخباری کاغذ تیار ہوتا ہے اخبار کے لئے اصلی کاغذ ہندوستان بھر میں نہ ہونے سے کناڈا اور سویڈن سے منگایا جاتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرپور اخباری کاغذ ایک سال کی مدت میں بازار میں آجائے گا۔ (اوینٹ)

سزائے قید۔ حیدرآباد ۱۲ ستمبر۔ ہیرالعل کھتری (۲۳ سالہ) کو قابل اعتراض نعرے لگانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کو عدالت فوجداری کے اجلاس سوم سے چھ مہینے قید کی سزا دی گئی۔ (دکن نیوز)

سلطان بازار کے ہنگامے کے ملزمین کا چالان

حیدرآباد ۱۲ ستمبر۔ بے پرکاش نارائن کی آمد کے موقع پر سلطان بازار کے ہنگامے کے سلسلہ میں جن دس ملزمین نے قانون شکنی کرتے ہوئے چوراہے کی چھتری توڑی تھی اور ریلوے بس کو جلایا تھا ان کو بھی چالان عدالت فوجداری بلدہ کردیا گیا ہے (دکن نیوز)

دو ماہ تک سرکاری تقریب نہ ہوگی

حیدرآباد۔ ۱۱ ستمبر موجودہ غیرمعمولی حالات کے مدنظر حکومت سرکارعالی نے فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم دو ماہ تک کوئی سرکاری تقریب نہ ہوگی نیز حکومت توقع کرتی ہے کہ جملہ سرکاری عہدہ دار بھی کوئی ایسی تقریب نہ کریں گے جس میں کھانا خوردہ و نوشی کا انتظام ہوتا کہ عوام کے لئے ان کا یہ طرز عمل قابل تقلید ہو۔ (اطلاعات)

علیگڑھ اور دہلی کے طلباء کی واپسی

حیدرآباد۔ ۱۲ ستمبر۔ علیگڑھ اور دہلی سے حیدرآبادی طلباء کو واپس لانے کیلئے صدر باب حکومت کی حکم پر ایک ڈکوٹا طیارہ کل دہلی کو روانہ کیا گیا ہے۔ جس کے نگران کار لفٹننٹ محمد واحد ہیں۔ جن کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ کو بھی بھیجا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ آج شام تک یہ طیارہ حیدرآباد واپس ہوجائیگا۔ دوسرا طیارہ معلوم ہوا ہے کہ کل پھر روانہ کیا جائیگا۔ (یونائیٹیڈ پریس)

ملازمین صرف خاص کی تنخواہوں میں اضافہ

حیدرآباد ۱۱ ستمبر

پبلک پریس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حسب فرمان حضور نظام صرف خاص مبارک میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر نواب رحمت یار جنگ بہادر ہیں اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی اندرون ایک ہفتہ پے کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں ملازمین صرف خاص مبارک کے معیار تنخواہ کی رپورٹ پیش کرے گی جس کی منظوری کے بعد ملازمین صرف خاص مبارک کی تنخواہوں میں اضافہ ہوجائیگا۔

ناندیڑ میں سکھوں کی آمد

حیدرآباد ۱۱ ستمبر۔ نامہ نگار پبلک پریس مقیم ناندیڑ رقمطراز ہے کہ ناندیڑ میں ابتک سکھوں کے کئی جتھے آچکے ہیں ان اجنبیوں کی اچانک درآمد سے غریب عوام سخت پریشان ہیں اسی اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بہر حال حکومت کا سکوت اس سلسلہ میں اور زیادہ پریشان کن ہے۔ (پبلک پریس)

اس خبر میں کوئی اصلیت نہیں ہے

معتمد صاحب اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ مقامی اخبار رہنمائے دکن مورخہ ۱۱ ستمبر کے صفحہ میں بحوالہ (دکن نیوز) مختلف سرخیوں کے ساتھ جس خبر کو عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر سے منسوب کیا گیا ہے۔

اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے نہ کوئی سیاسی اشخاص و مشائخین اکرام کا ڈیوڑھی میں اجتماع ہوا اور نہ کوئی معروضہ بارگاہ خسروی میں گذرانا گیا یہ اطلاع سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

جمعیت رضاکارانہ پولیس

حیدرآباد ۱۳ ستمبر آبان کوتوالی بلدہ اور سکندرآباد میں جمعیت رضاکارانہ پولیس کی بھرتی شروع ہوچکی ہے۔ نواب دین یار جنگ بہادر صدر ناظم کوتوالی اضلاع کے احکام پر اسپشل پولیس میں اس طرح توسیع کی جارہی ہے کہ فی الوقت بلدہ و سکندرآباد میں ڈھائی ہزار سے زائد افراد کو الونس پر لیا جا رہا ہے اس اسکیم کو اضلاع تک بھی وسعت دی جائے گی۔ (دکن نیوز)

بم سازوں کی گرفتاری

حیدرآباد ۱۳ ستمبر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی خلاف حکومت وہم کی جانب سے بم کی جو تحریک چلائی جارہی تھی اس جماعت کے چند افراد کو کوتوالی نے سکندرآباد میں کل گرفتار کرلیا یہ جماعت ٹینوں میں بم تیار کررہی تھی اس وقت تک تین جماعتوں کے افراد گرفتار ہوچکے ہیں یہ چوتھی جماعت تھی تیسری جماعت چنچلگوڑہ جیل کے خول میں بم بنا رہی تھی۔ (دکن نیوز)

ریل گاڑی کے خون آلود ڈبے

حیدرآباد ۱۵ ستمبر دہلی سے جو ریل گاڑیاں کل حیدرآباد آرہی ہیں ان کے ڈبے خون سے بھرے رہتے ہیں بعض گاڑیوں کو اسٹیشن پر دھو دیا جاتا ہے اور بعض پہونچ جانے کے بعد بھی خون کے دھبے نمایاں رہتے ہیں دکن نیوز کو اطلاع ملی ہے کہ آبکاری کے ایک جمعدار کا پورا خاندان جو دہلی سے حیدرآباد آرہا تھا مارا گیا۔ (دکن نیوز)

فرمان مبارک

فرمان مبارک جو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۸ آبان ۱۳۵۶ ف م (۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء) کے ذریعہ مشتہر و صادر فرمایا ہے حسب ذیل ہے

آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ لوکل اخباروں میں غلط سلط خبریں امور سیاسی سے متعلق یا نظم و نسق سے متعلق شائع ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے عوام میں غلط فہمیاں پیدا ہو کر انتشار کی صورت دکھائی دے رہی ہے اور باوجود گورنمنٹ کی تردید کے یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا ہے بلکہ ہنوز روز اول ہے اس کے علاوہ غیر مہذبانہ طریقہ پر مضامین شائع ہو رہے ہیں جن کا اثر ہر طرف سے خوشگوار نہیں پڑ رہا ہے بلکہ اس کے برعکس ہے ایسی حالت میں تمام مقامی اخبارات کو انتباہ دیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ سوچ سمجھ کر کام کریں اور واہی تباہی خبریں شائع کرنے یا خشک و تلخ مضامین لکھنے سے پرہیز کریں تاکہ یہ امور باعث نقض امن نہ ہوں یا بیٹھے بٹھائے پیچیدگیاں پیدا نہ کریں ورنہ اگر ایسا ہوگا تو ساری ذمہ داری ایڈیٹران اخبارات پر عاید کیجائے گی کہ یہ زمانہ پر آشوب ہے لہذا جو کام ہو وہ ہر چیز کے مالہ و ماعلیہ پر نظر رکھکر کیا جائے تاکہ ملک کی فضا خوشگوار رہے دیگر آئندہ سے پبلک کو چاہیئے کہ جب تک کسی چیز کی تصدیق سرکار گورنمنٹ حیدرآباد نہ ہو اخباروں کے بیانات اور خبروں پر کان نہ دھریں کس لئے کہ جلب منفعت کی خاطر اخباروں نے اس مذموم طریقہ کار کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے جو کہ صاحبان کردار یا عقل و فہم کے ہاں وقعت نہیں رکھتا نظر بر آن اس مقولہ پر نظر رہے کہ روز خویش آمدن پیش سامنے نہ آجائے۔

۲۔ یہ امر بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ بعض اوقات لوکل اخبارات میں صاحبان پوزیشن کے کارٹون جو بنائے جاتے ہیں تو ان کی شکل و صورت مزاحیہ ہوتی ہے حالانکہ یہ فعل صاحبان عقل و ہوش کے ہاں مذاق مبتذل یا فعل زبون سمجھا جاتا ہے۔

میرا یہ فرمان مع ترجمہ انگریزی ایک ساتھ جریدہ غیر معمولی میں شائع کر دیا جائے

اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مد ظلہم العالی

شرف دستخط مبارک

(۳ ذیقعدہ الحرام ۱۳۶۶ھ م ۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء)

طلباء کے طیارہ کی واپسی

حیدرآباد ۱۴ ستمبر۔ حیدرآباد کے طلباء اور طالبات کو دہلی اور علی گڑھ سے واپس لانے کے لئے جو طیارہ حکومت سرکار عالی کی جانب سے پرسوں بھیجا گیا تھا جو کل سہ پہر واپس آیا اس طیارہ سے مہر جہاں انصاری، قمر جہاں انصاری، طاہرہ ہاشم علی، عابدہ ہاشم علی، سکینہ جعفر، ممتاز آصفیہ عثمان اور سعیدہ عبدالسلام وغیرہ واپس آئیں۔

پندرہ سال سے کم عمر اطفال کو سینما بینی کی ممانعت۔

حکومت سرکار عالی حیدرآباد کا مستحسن اقدام ۱۵ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی پندرہ سال سے کم عمر اطفال کی سینما بینی پر امتناع عاید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے توقع کی جا رہی ہے کہ عنقریب منظوری کے آخری مراحل طے کرلیگی اور قانون کا نفاذ عمل میں آجائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض عوامی عناصر کا بڑے زور سے مطالبہ حکومت سرکار عالی کے اس مستحسن اقدام کا محرک ثابت ہوا ہے (ا۔ پ)

خصوصی طیارہ کی روانگی

حیدرآباد ۱۵ ستمبر۔ علیگڑھ کے طلباء حیدرآباد کو واپس لانے کے لئے آج صبح ایک خصوصی طیارہ آگرہ روانہ کیا گیا۔ علیگڑھ میں حیدرآباد کے پچاس سے زائد طلباء زیر تعلیم پائے جاتے ہیں۔ طیارہ کے ساتھ فوجی دستہ بھی بھیجا گیا ہے (ا۔ ن)

ضمانت پر رہائی

حیدرآباد ۱۴ ستمبر۔ ملک کے مختلف طبقوں میں نفرت پھیلانے والے پمفلٹوں کی اشاعت کے الزام میں کوتوالی نے مالک پریس و پمفلٹ کے ناشر کو گرفتار کر کے ... الست۔ فوجداری پر پیش کئے جانے پر ان کی ایک ہزار کی ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ (دکن نیوز)

انجمن امداد باہمی میں ۲۵ ہزار کا غبن، محاسب کی گرفتاری اور ریمانڈ

حیدرآباد ۱۵ ستمبر نامہ نگار پبلک پریس نظام آباد کی ایک موصولہ اطلاع سے ظاہر ہے کہ انجمن امداد باہمی نظام آباد کے محاسب مادھو راؤ کو خفیہ پولیس نے گرفتار کر کے ریمانڈ کر دیا ہے۔

اس گرفتاری اور ریمانڈ کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ محاسب مذکور نے انجمن امداد باہمی میں ۲۵ ہزار کا غبن کیا ہے۔ (ب۔ پ)

درخت سے آگ کے شعلے

قدرت کا کرشمہ۔ حیدرآباد ۱۵ ستمبر کل رات لکڑی کے پل کے قریب ایک کمپونڈ میں ایک عجیب غریب منظر دیکھنے میں آیا۔ ایک ہرے بھرے تنومند نیم کے درخت سے پہلے ایک شعلہ بھڑکنے لگا جو اوپر اٹھ کر چنگاریوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا چنگاریاں پھلجھڑیوں کی طرح اڑ کر نیچے کی طرف آکر بجھ جاتیں۔ یہ منظر کوئی ۹ بجے شام شروع ہوا ساعات میں دیکھنے تک سینکڑوں اشخاص نے اسے دیکھا۔

ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کا مشاہدہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ نیم کے درخت پر ایک بیل ہے جس کی گانٹھ سے یہ شعلے نکل رہے تھے۔

اضلاع میں عروب کی پہرہ بندی

حیدرآباد ۱۶ ستمبر۔ پبلک پریس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے اضلاع میں عوام کے شدید مطالبہ پر کانگریسیوں کی شرارتوں کے انسداد کے لئے پولیس کے عروب کی پہرہ بندی کر دی ہے (پبلک پریس)

اخبار انتخاب

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم پانچواں ایڈیشن
۱۱۴ رباعی ۶۴ سوز ۳۸ سلام ۸۴ مراثی ۳۰ نوحے
مشہور اساتذہ کے بہترین جگر دوز سوز خوانی کے
مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین
تک ۴۲۴ کاغذ چکنا ہے ۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۹۴ سوز
۵۰ سلام ۸۰ مرثیہ تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی
کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے ۔

ہلال محرم حصہ سوم ۹۰ رباعی ۹۰ سوز ۶۰ سلام
۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک ۴۴۳ کھرہ ۴ -

ہلال محرم حصہ چہارم ۔ تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ رباعی
۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام
حسین تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم ۵۰۰
چکنا کاغذ کھرہ ۔ ہر دو حصہ سوم و چہارم
یکجائے کھرہ کاغذ ۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۔ ۱۰۰ رباعی ۹۴ سوز ۵۰ سلام
۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات
ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم ۴۶۰
چکنا کھرہ ۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۹۴ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب دلکش مرثیے اور نوحے
حجم ۴۱۶ چکنا کاغذ کھرہ ۔ ہر دو حصہ
پنجم و ششم یکجائے کھرہ چکنا کاغذ
ہر چھ حصے یکجائے جس میں سوم و چہارم
ایضاً ہر چھ حصے یکجائے کاغذ کھرہ جس میں
حصہ اول دوم چکنا ہوگا ۔

ہلال ماتم ۔ سلام ۳۲ مرثیے جناب کامل مرحوم
چکنا کھرہ ۔

فغان بر جبیں ۔ ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۱۲ مرثیے منبر خوانی ۱۵۰
کاغذ کھرہ ۔

سفینۂ ماتم ۔ ۱۷ قصائد ۵ مرثیے ۱۸۴ چکنا
کاغذ کھرہ ۔

مرزا دبیر کے تمام بستہ کے
مرثیے ۲۶۲ چودہ انتخابی مرثیے
کاغذ ۔

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
وشمس محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین تک
کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے ۲۶۴ کاغذ چکنا ہے کھرہ ۔

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی
اہل حرم بمدینہ منورہ و
شہادت امام چہارم سے یازدہم اور انہدام
جنت البقیع و دفع طاعون کے ۲۸۱ نوحے
۲۶۴ کاغذ کھرہ مجلد ۔ چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۔

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ جدید نوحوں کا مجموعہ
کھرہ ۱۰ ۔

شہادت جام رضا ۔ مجموعہ نوحہ جات شمس مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت
اہل ہندوستان میں ہے وہ واقعی
حیرت انگیز ہے ۔ چوتھا ایڈیشن ۹۴ نوحے ۲۹۰
کاغذ چکنا ۔

حصہ دوم ۔ پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے ۳۰۰
کاغذ چکنا ۔

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے ۳۰۰
کاغذ چکنا ۔ ہر سہ حصہ یکجائے ۔

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے
۲۱۳ صفحہ کھرہ کاغذ ۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مست در جو نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں
۲۰۳ نوحے ۲۲۴ کاغذ چکنا ہے ۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلی ۲۰۵ نوحے
۲۴۰ چکنا کھرہ ۔

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۰۸ صفحہ
کاغذ چکنا ۔

تسکین فاطمہ ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول
دوسرا ایڈیشن ۱۴۰ نوحے
۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ ۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کھرہ ۔

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات واحی مرحوم حصہ اول ۱۴۳ نوحے ۱۵۲
چکنا کاغذ ۔

حصہ دوم ۵ نوحے ۱۳۲ چکنا کھرہ ۔

فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۴۵ نوحے
۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ ۔

طومار درد ۔ نوحہ جات فرد ۷۱ نوحے ۱۲۲
کھرہ کاغذ ۔

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات خورشید مرحوم
۵۰ نوحے چکنا کھرہ ۔

پچوڑ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۸
بہترین رقت آمیز نوحے
۳۲ ۔

پچوڑ ساغر حصہ دوم ۳۲ ۔

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیساں

معراج غم نوحہ جات رعنا
چکنا کھرہ ۔

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحہ ۲۵۶ چکنا

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسلیم شوکت
مرحوم کے بھتیجے ۲۶۴ صفحہ

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور
سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے
کھرہ کاغذ ۔

ثبوت شہادت نوحہ جات [illegible] ۳۱۸ صفحے چکنا کاغذ

فغان سکینہ ۔ [illegible]

شب ہائے غم ۔ مختلف شعرا کے ۸۳ نوحے

اشک غم ۔ [illegible]

شبنم غم ۔ صمصام شیرازی [illegible]

بیاض نجم ۔ مجموعہ [illegible]

صد سلام ۔ [illegible]

شہید غم ۔ مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ
صفحہ (۲۴۴)

فغان ستیدہ ۔ ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے

نوحہ جات صمصام ۔ ۳۲

اسناد آخرت ۔ مجموعہ نوحہ جات [illegible] مرحوم

دافع الطاعون ۔ نوحہ جات و مناجات
دفع طاعون چکنا کھرہ ۔

دفتر الم ۔ دفتر غم ۔ تشنہ غم ۔ ریاض [illegible]
آئینۂ ماتم ۔

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہو
کتاب کا اردو ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ
[illegible] کنتوری [illegible] کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن
نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین
تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے حالات مفصل
اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر
کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۴ صفحات قیمت

رجسٹرڈ نمبر اے انڈیا　　اخبار انتخاب حیدرآباد دکن　　رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

کتابیں کتب خانہ چودری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا ۔

رجسٹرڈ نمبر ... ٹ ا ء

انتخاب

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسینی

معاون
عباس رضوی

مہتمم
حسن

جلد (۱) | ۲۲/ ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ - ۸/ آذر ۱۳۵۶ف موافق ۸/ اکتوبر ۱۹۴۷ء یوم چہارشنبہ | نمبر (۱۰)

چندۂ اخبار
سالانہ ۶ شش ماہی ۳
فی پرچہ ۲ پہلا پرچہ ۲
اجرت اشتہار
فی صفحہ ۳۰ فی انچ کالم ۱
چندۂ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ والانی کی پہلی سے محسوب ہوگی
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۴
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

مدح سلطان عرب و عجم امام ہدا حضرت ابوالحسن علی ابن موسیٰ

(از ابوالبیان مولوی اکبر مہدی صاحب تسلیم حیدرآبادی)

دکھادی مرتضیٰ کی شان پابند رضا ہوکر
دکھادی راہ حق غربت میں خود قبلہ نما ہوکر

تمہارے روضۂ انور پہ صدقے گلشن جنت
سلاطیں روضۂ عالی کی خدمت فخر سمجھے ہیں

تمہارے گنبد پُر نور کا ہے عکس گردوں پر
نمونہ قصر جنت کا نظر آتا ہے دنیا میں

ہر آئینہ تمہارے روضہ کا ہے جلوہ نمائے حق
عرب سے آپ کیا آئے کہ ایماں کی بہار آئی

بہت مشتاق تھے اہل عجم نور رسالت کے
دیار طوس کے ہر ذرۂ خاکی میں پہنچ آئی

اطاعت سے رضائے حق تمہیں حاصل ہوئی مولا
تمہارا امتحانِ نفس تھا منظورِ خالق کو

علوِ نفس کی یہ آخری منزل ہے اے مولا
ولیعہدی میں بھی تھا رخت کہنہ جسم حضرت پر

نئے ہے روز مسرت آج حضرت کی ولادت ہے

جہاں کی مشکلیں حل کیں گرفتار بلا ہوکر
خراساں بن گیا کعبہ نظیر کربلا ہوکر
بہار خلد آئی صحن اقدس کی فضا ہوکر
ملک نازاں ہیں تیرے آستاں کے جبہہ سا ہوکر
منور کرتا ہے دنیا کو جو شمس الضحیٰ ہوکر
حرم میں جاتے ہیں زائر جو ایوانِ طلا ہوکر
چمک جاتا ہے دل مومن کا ایماں کی ضیا ہوکر
عجم نے پائی عزت مرکز اہل ولا ہوکر
زمین طوس کا چمکا ستارا نقش پا ہوکر
بہار گلشن جنت پیمبر کی دعا ہوکر
بنے سرتاج عالم سالک راہ رضا ہوکر
اطاعت بادشاہ جور کی مشکل کشا ہوکر
ولیعہدی کرو تم جانشین مصطفیٰ ہوکر
قناعت نے نہ چھوڑا ساتھ پیوند عبا ہوکر
مبارک ہو حضور آئے ہمارے پیشوا ہوکر

تسلیم اب تو دل مضطر کا پھر ہر دم تقاضا ہے
چلو مشہد چلو مشہد نجف اور کربلا ہوکر

نقش اوّل

پیغام عمل

انسان اگر اپنے مقصد تخلیق پر تھوڑی سی بھی فکر کرلے تو اُس پر واضح ہوجائیگا کہ زندگی مسلسل حرکت اور عمل کا نام ہے۔ اگر انسان میں حرکت نہیں اور جوش عمل نہیں تو وہ مردہ تصور کیا جائیگا۔ لیکن بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس چیز پر غور کرتے ہیں۔ ہر شخص اپنا ایک الگ زاویہ نگاہ لئے ہوئے ہے۔

کوئی تو محض قتل و غارتگری کو مقصد حیات سمجھا ہوا ہے۔ کوئی سمجھتا ہے کہ انسان صرف روپیہ پیدا کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز حرکت کر بیٹھتا ہے۔

بعض ایسے بھی انسان ہیں جو بستیوں سے دور جنگلوں میں زندگی کے دن پورے کرتے ہیں اور دنیا سے علیٰحدگی کو زندگی سمجھتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی لوگ ملیں گے جو زندگی کو جھوٹی شہرت حاصل کرنے کے لئے ملت و مذہب کی آڑ لیکر نادانی و کم فہمی کے مظاہرے کرتے ہوئے وقف کر دیتے ہیں۔ سیکڑوں اشخاص صرف نفس پرستی اور خواہشات نفس کی تکمیل کی خاطر جیتے ہیں بہرحال اگر دنیا پر نظر کیجئے اور اس کے مختلف طبقات کی سیر کیجئے تو واضح ہوگا کہ اس سینۂ دھرتی پر مختلف مکاتیب خیال کے لوگ بستے ہیں۔

اس زندگی کے ساتھ ساتھ انسان میں ۲ قوتیں ودیعت کی گئی ہیں ایک نفس دوسرے ضمیر۔ آتما۔ نفس وہ قوت ہے جو انسان کو برائی کے لئے ابھارتی ہے جس پر شیطان قابض رہتا ہے اور ضمیر وہ قوت ہے جو انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اس کی غلط حرکات پر ملامت کرتی ہے اگر نفس قتل و غارتگری کے لئے ابھارتا ہے تو ضمیر فوری بول اٹھتا ہے کہ اس سے روح کو سکون نہیں مل سکتا انسانوں کا یہہ شعار نہیں بلکہ درندوں کی یہہ صفت ہے۔

چنانچہ مذہب بھی ضمیر کی حمایت کرتے ہوئے انسان کو کج راہ روی اختیار کرنے سے بچاتا ہے۔ اور صحیح مقصد زندگی کا خاکہ انسان کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اس کو اس کی اپنی اصلیت و حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔

اب غور یہہ کرنا ہے کہ مذہب کے نزدیک زندگی کا کیا تصور ہے۔ واضح رہے کہ مذہب سے ہماری مراد صرف مذہب اسلام ہے خداوند قدوس اپنی کتاب محکم میں فرماتا ہے۔

"ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون"

"ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ ہماری عبادت کریں" عبادت کے معنی صرف نمازیں پڑھ لینے اور روزے رکھ لینے کے نہیں بلکہ عبادت اپنے میں بہت وسیع مفہوم کو لئے ہوئے ہے۔ جس میں سے ہم کچھ چیزیں یہاں درج کئے دیتے ہیں (۱) اہل و عیال کے لئے روزی کی فراہمی عبادت ہے (۲) خلوص کے ساتھ اللہ کی خوشنودی کیلئے قوم کی خدمت عبادت ہے (۳) دوسری کی جان بچانا عبادت ہے (۴) بھوکوں کا پیٹ بھرنا عبادت ہے۔ بہرحال ہر وہ کام جو اپنی اور اپنے متعلقین کی بقا اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جائز طریقہ پر کیا جائے عبادت ہے۔ ایک چیز قابل غور یہہ ہے کہ خود کے لئے جینا تو سب کو ہی آتا ہے یعنی چوپایہ و پرند بھی خود کے لئے جیتے ہیں۔ دوسروں کے لئے جینا انسانیت ہے۔ اسلام میں کتنی ہستیاں ایسی ہیں کہ جنھوں نے اپنوں پر دوسروں کو ترجیح دی ہے۔ خود فاقے کئے لیکن بھوکوں کو سیر کیا ملت کی حفاظت کے لئے اللہ کے نام کو باقی رکھنے کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں اور عملاً دنیا کو سبق دیا کہ مسلسل حرکت اور جوش عمل کا نام زندگی ہے۔ بے حیائی۔ کاہلی و بدکاری کی زندگی سے حیاداری کی موت بہتر ہے اور ایسی موت دراصل انسان کو مردہ نہیں بلکہ زندۂ جاوید بنادیتی ہے۔

انسان کو زندۂ جاوید بنانیوالی چیز دراصل اس کا نیک عمل ہے اعمال خیر میں جتنی وسعت ہوگی بقا کی مدت بھی اتنی ہی طویل رہے گی۔

وہ لوگ جو بیکار بیٹھ کر دوسروں کے ٹکڑوں پر زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں اور قسم قسم کی برائیاں پیدا کرتے ہیں خدا علامہ اقبال کے اس نظریہ کی دستگیری کریں جو حضرت آدمؑ کے متعلق ہے جب حضرت آدمؑ جنت سے نکالدیئے گئے تو اس میں شک نہیں ان کے لئے فراق جنت بہت غم انگیز ثابت ہوا لیکن جب وہ دنیا میں آئے اور ان کو محنت اور عمل کرنا پڑا تو انھوں نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی اے میرے پروردگار، حقیقت میں زندگی کا لطف تو اب آرہا ہے جنت میں تو بیکار بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تھا۔ اور زندگی کا کوئی لطف نہیں تھا۔ اس نظریہ جنت کے آرزومند حضرات یہہ نہ خیال فرمائیں کہ جنت میں کوئی لطف نہیں لیکن یہہ چیز صرف عمل اور محنت کی اہمیت کو بتلانے کے لئے پیش کی گئی اور اس سے یہہ بتلانا مقصود تھا کہ مذہب نے عمل کو کتنی اہمیت دی۔

اگر حقیقی معنوں میں جنت پر فکر کی جائے تو واضح ہوگا کہ عمل کے معراج کا نام جنت ہے۔ اگر انسان کا عمل صالح نہو تو وہ جنت سے محروم ہے اسی کائنات کے سب سے بڑے اور واحد مفکر نے ارشاد فرمایا۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہیں عمل کرکے انسان اپنی آخرت اور جنت بنا سکتا ہے۔ اسی نظریہ کو اقبال نے بھی ان مصرعوں میں پیش کیا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

مختصر یہہ کہ یہہ وقت عمل کا ہے زبانی جمع خرچ کو ختم کردینا چاہیئے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں معلوم نہیں کب موت آجائے لہٰذا انسان کو زاد آخرت باندھے سفر کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اور ایسا سفر جس کی طوالت کا اندازہ مشکل ہے مسلمان اپنے اعمال پر غور کریں اور ان کی اصلاح کریں۔ بیدرس اپنے عمل میں صداقت اور خلوص پیدا کریں اور ہر ایک مفسد لیڈر و رہنما پر اعتماد نہ کریں۔

قطعہ :- سید ریاض الدین حیدر (حیدرآبادی) متعلم درجہ منشی فاضل ایمانیہ عربی کالج

آئی بہار رنگت ریحاں لئے ہوئے
ہاتھوں میں اپنے ساغر عرفاں لئے ہوئے
دنیا خیال کی نہ بدل جائے کس طرح
ہر شئے ہے آج مستی کا ارمان لئے ہوئے

از محمود خاں موج حیدرآبادی تلمیذ جناب حکیم نشیان صاحب

وہ پوچھتے ہیں دیوانوں سے
کیوں الفت ہے ویرانوں سے
جلتی تھا رہی شمع سوزاں
الفت جو تھی پروانوں سے
دو دن ہی رہیں گے دنیا میں
کیوں روٹھتے ہو مہمانوں سے
کھاکر بھی تھپیڑے موجوں کے
گھبرایا نہ دل طوفانوں سے
کیا پوچھتے ہو دل کی حالت
بھرپور ہے یہ ارمانوں سے
ہیں آنکھیں پیاسی آنکھوں کی
پیتا ہوں ان پیمانوں سے
دل لے کر بولے موج ہٹو
کیا کام ہمیں بیگانوں سے

کیا آپ جانتے ہیں

(۱) موجودہ پیداوار کے اندازہ کے مطابق برطانیہ کے پاس کم از کم آئندہ ۱۰ سال تک کام آنے والا کوئلہ کا ذخیرہ ہے۔

(۲) سا کن سمندر کی سطح پر میں دنیا کے دوسرے کسی مقام کی ہوا کی بہ نسبت ۶ فیصد زیادہ آکسیجن ہوتی ہے۔

(۳) زکام سے بچنے کے لئے دنیا کے سالانہ اخراجات کا اندازہ ۰۰۰،۰۰۰،۵۰۰ پونڈ لگایا گیا ہے۔

(۴) سیلسبری کے کیتھیڈرل کی ۲۶۵ کھڑکیاں ہیں۔

(۵) برطانیہ کے منسٹری آف فوڈ کا محکمہ اصلاح اغذیہ تقریباً تمام انات کارکنوں سے بھرا ہوا ہے۔

(۶) ۱۹۰۲ء میں ڈچ فوجی حکام نے ایک ایسی سائیکل بنائی تھی جو نہ صرف ۱۲ سپاہیوں کو بٹھا سکتی تھی بلکہ ایک گاڑی بھی کھینچ سکتی تھی جس میں غذا اور اسباب جنگ مثلاً گولہ بارود وغیرہ ہوتے۔

(۷) حالیہ جنگ میں برطانیہ کو ۰۰۰،۰۰۰،۲۱ پونڈ کا نقدی صرفہ ہوا۔

(۸) نہر سوئیز کی پوری لمبائی ۱۰۱ میل اور کم سے کم چوڑائی ۱۹۶ فیٹ ۱۰ انچ ہے۔

(۹) دی انگلینڈ۔آسٹریلیا۔ مقابلی میچ کے سلسلے کی ابتدا ۱۸۷۷ء میں شروع ہوئی جس میں فریقین نے ایک ایک گیم سے کامیابی حاصل کی تھی۔

(۱۰) آکسفورڈ یونیورسٹی کے ۲۲ کالج اور تین خاص ہال ہیں اس کے برخلاف کیمبرج کے ۱۷ کالج اور ایک ہال ہے۔

(۱۱) کوونٹ گارڈن لندن میں دنیا کی سب سے بڑی میوہ اور ترکاری کا مارکٹ ہے۔

(۱۲) آئس لینڈ میں تقریباً ۳۰۰۰ میل لمبی سڑکیں، ۴۰۰۰ سے زائد موٹریں اور ۳۳۰ پوسٹ آفس ہونے کے باوجود کوئی ریلوے نہیں۔

(۱۳) انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ اور ویلس میں ۰۰۰،۰۰۰،۳۱ لوگ یا ۵۷ فیصد آبادی ہفتہ میں ایک مرتبہ سینما جاتی ہے۔

(۱۴) گذشتہ سو سال کے دوران میں سوئیڈن ۰۰۰،۴۰ سے زائد مختلف قسم کے لیبل کی دیا سلائیاں جاری کیں۔

(۱۵) حالیہ اندازہ کے مطابق فیلڈ مارشل ماونٹ گومری کے پیدائشی امتیازی تمغات وغیرہ کا وزن تقریباً ایک اسٹون ہے۔

(۱۶) پینی سلین معالجہ دندانسازی کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دانت اکھاڑ دئے جائیں گے پھر لگا دیے جائیں گے تاکہ دوبارہ اگیں۔

زائرین عراق کیلئے معلومات

بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ بصرہ کو جہاز جاتا ہے ایک ہفتہ میں پاسنجر دوسرے ہفتہ میں ڈاک۔

ڈاک ۸ - ۱۰ روز میں اور پاسنجر ۱۷ سے ۲۰ روز میں بصرہ پہنچتا ہے۔ ماہ اکٹوبر میں حسب ذیل تاریخوں میں بمبئی سے جہاز بصرہ کے لئے جائیگا۔

		نام اخبار
۷ اکتوبر	ڈاک جہاز	دوارکا
۱۵ ″	پاسنجر	باریٹیہ
۲۱ ″	ڈاک جہاز	دومرا
۲۸ ″	پاسنجر	بامورا

نوٹ ڈاک اور پاسنجر کا ایک ہی کرایہ ہے

مزید تفصیلات جناب مولوی محمد جعفر صاحب صدر الافاضل معین الزائرین آفس ۱۹۵ امین بلڈنگ ابراہیم رحمت اللہ روڈ نزد جے جے ہسپتال بمبئی ۳ سے دریافت فرمایئے جو زائرین کی خدمت کے لئے ہر وقت آمادہ ہیں۔

رہبر حجاج و زائرین مرتبہ صاحب موصوف دفتر اخبار انتخاب یا کتب خانہ حیدری سے ضرورتمند حضرات مفت حاصل کرسکتے ہیں

یکم ذی الحجہ کے انتخاب میں جناب حضرت امیرؑ و سیدہؑ کی شادی کے واقعات و قصائد وغیرہ ہونگے اور ۱۴ ذی الحجہ کے انتخاب میں ناقوس حضرت امیرؑ و واقعات خم غدیر کے حالات و قصائد ہونگے

یکم محرم کو محرم نمبر شایع ہوگا۔ مضمون نگار حضرات جلد از جلد مضامین صاف خط میں روشنائی سے لکھکر روانہ فرمائیں۔

مشتہرین جلد از جلد اپنا اشتہار مع اجرت روانہ فرمادیں جو بلحاظ ترتیب خاص طور پر زیادہ تعداد میں شائع ہوں گے۔ اجرت اشتہار رعائتی فی صفحہ ۔ نصف صفحہ ثلث ایک کالم ۔ ربع ۔ کالم ۔

مہتمم اخبار انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد

شکریہ ۔ میں اپنے اُن تمام کرم فرماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے ۔ الدصا قبلہ کی ناگہانی موت پر مجھے تعزیتی خطوط روانہ فرمایا اور تسلی دیا

عباس رضوی
صدر انجمن نوجوانان قوم و معاون مدیر اخبار ہذا



حیدرآباد اور اضلاع کی ایجنسی ۔ مشیع و کیتھا ۔ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد

تاریخ خلفائے بنی عباس کا خونین صحیفہ

بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۱۲
قسط ہشتم ۔ مرحوم حکیم ذوالقعدہ صفحہ ۱۲

(۲) محمد بن جعفر بن حسن بن عمر بن امام زین العابدینؑ کو عبداللہ بن طاہر نے قید کر کے نیشاپور میں رکھا وہیں انتقال ہوا۔

(۳) قاسم بن عبداللہ بن حسین بن امام زین العابدینؑ کو عمر بن فرج رحجی سامرہ سے پکڑ لایا اور سیاہ لباس بنی عباس کا پہننے پر مجبور کیا۔ آپ نے انکار کیا اور قریب سیاہ لباس پہننا اختیار کیا۔

حکومت کی بے پناہ اطاعت و فرمانبرداری کے باوجود بدرجۂ طبیب کوئی زہر دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے آپ نے زندگی بسر کرتے یہاں تک کہ انتقال کیا

(۴) ابو عبداللہ احمد بن عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ زمانہ ہارون رشید سے شہر بشہر پھرتے رہے تمام خلفا کے بعد مجلس میں رہے۔ آخر ۲۲ رمضان ۲۴۰ ہجری میں انتقال کیا۔

(۵) عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ مامون رشید کے عہد سے شہر بشہر چھپتے رہے۔ مامون رشید نے بعد شہادت امام رضاؑ بذریعہ تحریر آپ کے امام رضاؑ کی قائم مقامی کی درخواست دی آپ نے جواب دیا کہ تو نے امام کو انگوروں میں زہر دے کر شہید کیا ہے کہ تجھ سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ یہ جناب زمانہ متوکل تک خود کو چھپاتے رہے آخر انتقال کیا۔

امام علی نقیؑ

۲۱۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپکی ولادت ہوئی چھ سال کے عمر میں یتیم ہوئے۔ نہایت جانکاہ زندگی بسر کرتے تھے بارہ سال کی عمر تک تعلیم و تربیت مخلوق میں مشغول رہے۔

عراق و ایران و مصر و حجاز سے جوق جوق لوگ آکر آپ کی تعلیم سے فیضیاب ہوتے تھے۔ مدینہ کے گورنر عبداللہ بن محمد نے امام کو بہت پریشان کیا۔ خلیفہ متوکل کو لکھا کہ امام گھر بیٹھے سلطنت کرنے [illegible] ہونا چاہتے ہیں اور مسلح

بہت بڑی تعداد میں جمع کر لیے خلیفہ سے لڑنے کا ارادہ ہے۔ امام نے بھی فوری متوکل کو عبداللہ کی سختیوں کی شکایت لکھی۔

(فصول المہمہ)

متوکل نے یہ چال چلی کہ امام کو دوستانہ خط لکھ کر یحییٰ بن ہرثمہ کو مع لشکر روانہ کیا اور ملاقات کے لئے بغداد بلایا اور بہت سے تحفے ہدایا روانہ کئے۔ امام اپنے نتیجہ سے خبردار ہو گئے۔ لیکن اپنے کو متوکل کے پنجے میں اسیر پا کر ساتھ روانہ ہوئے۔ دو سال تک متوکل نے امام کو اپنا مہمان رکھا پھر متوکل نے امام کو عسکر کے محلہ میں ایک خرابے میں نظربند کر دیا اور ایک افسر فوج "زرافہ" کو نگہبان مقرر کیا۔ (شواہد النبوۃ لاعالی سفینۃ النجاۃ)

امام نے قیدخانہ میں قبر کھودی تھی اس کے قریب ایک چٹائی بچھا کر ہر وقت عبادت خدا فرماتے تھے زرافہ امام کی عبادت و زہد سے گرویدہ ہو گیا، متوکل کو جب معلوم ہوا تو اس نے سعید کے سپرد نگہبانی کی۔ امام کی ملاقات کی صرف اسی کی اجازت ملتی جو آپ کے قتل کا وعدہ کرتا سخت تر نگہبانی ہوتی اور شدید [illegible] نگہبانی کی جاتی تھی۔

ایک روز امام کے قتل کا مصمم ارادہ کر لیا اور دربار میں بلایا، چار غلاموں کو برہنہ تلواریں دے کر حکم دیا کہ جس وقت امام آئیں چاروں طرف سے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیں۔

امام جب دربار میں داخل ہوئے۔ غلام تلواریں پھینک کر قدموں سے لپٹ گئے۔ متوکل نے جب غلاموں سے پوچھا تو انہوں نے کہا جب ہم نے قتل امام کا ارادہ کیا تو ایک بزرگ برہنہ تلوار لئے آئے اور فرمایا اگر امام پر تم نے ہاتھ اٹھایا تو سب کو قتل کر دوں گا اسی طرح سے امام بچ گئے۔

تھوڑے عرصہ بعد متوکل کے ایک بری قسم کا پھوڑا نکلا اطبا علاج سے عاجز رہے۔ متوکل کی ماں نے خفیہ قیدخانے میں امام سے علاج دریافت کرایا، آپ نے بکری کی مینگنیوں کے ضماد کا حکم دیا۔ اطبا ہنسنے لگے لیکن فتح بن خاقان وزیر کی سفارش سے ضماد کیا گیا۔ پھوڑا پھوٹا متوکل اچھا ہو گیا۔ متوکل کی ماں نے دس ہزار دینار ایک تھیلی میں رکھ کر امام کی خدمت میں قیدخانے بھیجے۔

(فصول المہمہ)

باوجود اس خلق و کرم کے متوکل ہمیشہ درپے قتل امام رہا۔ ایک روز سعید کو حکم دیا کہ امام کی خانہ تلاشی کرے، اور جو اسلحہ برآمد ہوں پیش کرے۔ سعید نے خود امام کی ہمراہی میں قیدخانے کا چپہ چپہ ڈھونڈا، بجز ایک زنگ آلود چھری کے اور اس تھیلی کے جس میں روپیہ آیا تھا کچھ نہ ملا، متوکل کو شرمندگی ہوئی۔

(فصول المہمہ)

متوکل کے زمانے سے لیکر مستعین باللہ اور معتز عباسی کے عہد تک امام تکالیف میں مبتلا رہے۔ ۲۵۴ ہجری میں معتز باللہ نے امام کو زہر دے کر شہید کیا۔ آپ کے فرزند امام حسن عسکریؑ نے غسل و کفن دے کر اپنے گھر میں دفن کیا۔

(۷) ابوالحسین یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدینؑ کوفہ کو لے مارے گئے اور فتح بن خاقان کے گھر میں قید ہوئے پھر رہا ہو کر [illegible] ابو [illegible] اور [illegible] سے کوفہ [illegible] میں آپ سے اور عباسیوں سے جنگ ہوئی، اور [illegible] کر دہ [illegible] مستعین [illegible] کے [illegible]

خلیفہ مستعین باللہ

۲۴۸ ہجری میں خلیفہ ہوا اور ۲۵۲ ہجری میں خلافت سے معزول [illegible] اس کے زمانے میں شہدا حسب ذیل تھے۔

(۱) یحییٰ بن عمر

(۲) حسین بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن حسین بن امام زین العابدینؑ دس سال قید رہے۔

(۳) محمد بن جعفر بن حسن بن جعفر بن حسن بن امام حسنؑ سامرہ میں قید ہوئے اور قیدخانے ہی میں انتقال ہوا

(۴) امام حسن عسکریؑ کو قیدخانہ سخت میں قید کیا۔

خلیفہ معتز عباسی

۲۵۲ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور ۲۵۶ ہجری میں خلافت سے معزول ہوئے۔

ان کے عہد میں امام حسن عسکریؑ قید رہے اور چند امام زادے شہید کئے گئے۔

(۱) حسن بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ اس لڑائی میں شہید ہوئے جو اہل مکہ اور اسمٰعیل بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ سے ہوئی تھی۔

(۲) جناب جعفر بن عیسیٰ بن اسمٰعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب بھی جنگ مکہ میں شہید ہوئے جو اسمٰعیل بن یوسف سے ہوئی تھی۔

(۳) احمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن امام حسنؑ کو مکہ میں عبدالرحمٰن خلیفۂ ابوالساج نے قتل کیا۔

(۴) عیسیٰ بن اسمٰعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کو ابوالساج نے قیدخانہ کوفہ میں قتل کیا۔

(باقی آئندہ)

قند پارسی

حکایت عجیب

در کتاب بستان السیاحه مسطور است که اکابر و اعاظم هنود و معاریف [illegible] هند بالاتفاق برای فقیر چنان نقل نمودند که در زمان اورنگ زیب یک نفر جوان تاجری از خراسان با مال التجاره بکشور هندوستان آمده بشهر [illegible] وارد شد و بدختر هندوئی عاشق گشت و در [illegible] چهل شبانه روز [illegible] معشوق [illegible] در این مدت با کسی چیزی نگفت و از کسی چیزی [illegible] آن حال [illegible] عاشق بیچاره [illegible] احضار نموده گفت - [illegible] این [illegible] را [illegible] سازم - آنگاه حلوائی ترتیب داده [illegible] نهاده گفت مرگت [illegible] که مایه زندگانی تو [illegible] عاشق بیچاره از شنیدن این خبر از کوی دلبر آواره گشت [illegible] بصحرا نهاد - چون معشوقه بقاعده هر روز برای غسل عبادت بدریا [illegible] خویش را ندید از نزدیکان خود احوال آن دور افتاده را پرسید [illegible] گفتند اندر دریا [illegible] از قرب تو مهجور [illegible] خاطرت [illegible] معشوقه از استماع این خبر کدورت اثر خاطرش تیره گشت [illegible] و در باطن چندان متأثر گردید که گل رخسار او مانند کهربا [illegible] و در چند روز از غم عاشق زندگانی را پدرود گفت مادر و پدر آن دلبر از مشاهده آن حالت صدای آه و ناله برآورده گریه و زاری کردند [illegible] کیش خویش با عود و صندل در محل مخصوص مردگان آن جسم نازنین را [illegible] چون روز دیگر آن هنگام رسید که معشوقه را سوخته بودند شعله ای [illegible] از آن محل [illegible] شد و از جوانب آنجا [illegible] جولان نموده قریب دو ساعت در گردش بود مانند اینکه جویای کسی باشد گاهی سر بالا کشیده [illegible] در راست دراز شدی و بعد غائب گشتی چون این عمل روزانه [illegible] و این خبر [illegible] رسید جمله در بحر حیرت افتاده [illegible] اورنگ زیب این امر غریب را [illegible] شنید آن شهریار چند کس از [illegible] جهت تحقیق این کار ارسال داشت و ایشان بموجب [illegible] بشهر [illegible] آمده آن امر عجیب را مشاهده نمودند مدت دو ماه [illegible] همان وقت شعله ظاهر شدی و قریب دو ساعت [illegible] و منطفی گشتی از جهت سیر و تماشای آن امر عجیب همه روز [illegible] تا اینکه از اتفاقات یا اینکه بجذبه معشوقه عاشق [illegible] در جنگل بسر بردی و روز و شب را بیاد معشوقه گذرانیدی [illegible] کرده [illegible] نمود و آن شعله را بنظر در [illegible] روی [illegible] متوجه عاشق گشت و او را [illegible]

[illegible]

عشق کند جام صبوری تهی　　آه من العشق و حالاته

مولوی معنوی قدس الله سره

در مثنوی نیکو فرموده

نزد عاشق درد و غم حلوا بود　　لیک حلوا بر خسان بلوا بود

گلستان باشد برابراهیم نار　　لیک بر نمرود باشد زهرمار

بر سمندر باشد آتش خاندان

لیک باشد بهر گر مرغان زیان

حاجی فتح الله مفتون

رباعیات منصوری

خدمت بزرگی که بادبیات فارسی فاضل دانشمند آقای سید عباس شاه منصوری خراسانی (آل یاسین) نموده اند جمله ضرب الامثال نثر را بشکل رباعی یا قطعه درآورده در مصرع چهارم یک ضرب المثل را گنجانیده اند که تا هنوز هیچ ادیبی این قسم خدمت ننموده و این امتیاز مخصوص آقای منصوری است که مورد توجه ادبای خراسان و ایران گردیده است لهذا در هر نمره انتخاب چند رباعی مسلسل طبع و نشر خواهیم داد از انجمن ادبی حیدرآباد دکن امیدواریم که نظیر این خدمتی در زبان اردو هم از طرف دانشمندان اردو دکن بعمل آید -

مدیر

(۱)

این نور محمدی بدان دائمی است　　چون تابشش از افق اسلامی است

هر روشنی از پرتو وی زائل شد　　تابید چو شمس ذره را گمنامی است

(۲)

بر سریر آرای دکن چون شه عثمان بود　　مملکت سرتاسر معمور و آبادان بود

گفت منصوری که آصف جاه مانند آفتاب است　　زانکه شاهنشاه عادل سایهٔ یزدان بود

(۳)

تا چند بخوری می و با خلق در ستیز　　اندیشه کن ز پرسش حق روز رستخیز

بشنو عزیز بنده ز منصوری این سخن　　آبی که آبرو ببرد برگلو مریز

(۴)

هر کو سخت وضعیت آنوقت شنانش　　دنیا سر بخت را با پتک و سندان بشکند

از (آل یاسین) بشنو گفتا نیک تدبرو　　چون بخت گردد واژون پالوده دندان بشکند

(۵)

دنیا جو با اهل معرفت سلم بنود　　ارث همه انبیاء بجز علم نبود

ارث از پدر حقیقی ار میخواهی　　میراث پیغمبر بجز علم نبود

(۶)

خواهی ببری بهره ز عمرت هنر آموز　　پس فضل و کمالات و ادب بایستی آموز

با او بگو ای خود بفرما کس هنرمند　　میراث پدر خواهی علم پدر آموز

(۷)

باخرد سوی بدی کی خانم است　　زانکه عقلش برنکوئی حاکم است

بگو (منصوری) نکوئی پیشه کن　　آدمی را آدمیت لازم است

طبی

انتخاب غذا

واضح رہے کہ انتخاب غذا ہر شخص کی عمر جسمانی حالت اور دیگر حالات کے مطابق مختلف ہوتا ہے دبلے پتلے اور سخت دماغی کام کرنے والے انسان کے لئے جس غذا کو بہترین او رسا مناسب کہا جا سکتا ہے ایک سراسر جسمانی مشقت کرنے والے مزدور یا لوہار کے لئے وہ غذا کوئی زیادہ موزوں نہیں کہی جا سکتی ۔ اسطرح دس بارہ برس کی عمر کے بچوں کے لئے جس غذا کو اعلیٰ و اکمل کہا جا سکتا ہے تیس پینتیس برس کی عمر کے جوانوں کیلئے وہی غذا چنداں مفید ثابت نہیں ہو سکتی ۔

صرف گوشت بکثرت استعمال کرنے اور پھل و سبزیاں اور دیگر اقسام کی اغذیہ کم استعمال کرنے سے جسم کا موٹاپا یقیناً دور ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ پروٹین کے ہضم کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے تیزابات چربی کو تحلیل کر دیتے ہیں ۔ لیکن یہ عمل درحقیقت نہایت نقصان رساں ہے ۔ کیونکہ ان تیزابات کا عمل محض چربی تک ہی محدود نہیں رہتا ۔ بلکہ جسم کے عضلات اور ہڈیاں بھی ساتھ ہی ساتھ گھلنے لگ جاتی ہیں اور موٹاپا رفع ہونے کے بعد یورک ایسڈ اور اعصاب کی تکالیف سے عمر بھر پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے ۔

عمر بڑھانے کے اصول ۔ ڈاکٹر [illegible] جو ایک خاص طبی شہرت کے مالک تھے انہوں نے عمر بڑھانے کے خواہشمندوں کیلئے حسب ذیل اصول قائم کئے ہیں ۔ (۱) تراب خوری قطعی ترک کرنا چاہیئے (۲) سانس صرف ناک کے ذریعہ سے لیں جس سے بیماریوں کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں (۳) کمرہ بالکل بند کر کے نہ سونا چاہیئے (۴) پوری نیند سونا چاہیئے (۵) بہت زیادہ کھانے سے بچنا چاہیئے (۶) روزآنہ غسل کرنا چاہیئے (۷) ورزش ضرور کرنا چاہیئے

نسوانی

ایک مرتبہ اصحاب سے رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عورت کی زینت کیا ہے انہوں نے عرض کیا پردہ ۔ پھر دریافت کیا کہ عورت اپنے پروردگار سے کب نزدیک ہوتی ہے ۔ اس کے جواب میں سب خاموش رہ گئے ۔ جناب سیدہ نے جب سنا تو فرمایا کہ جبتک اپنے گھر کے اندرونی دالان میں بیٹھی رہتی ہے تبتک خدا سے قریب ہے ۔ جبتک پردہ میں رہے ۔

ایک روز رسول اللہ نے جناب سیدہ سے فرمایا کہ عورت کے واسطے کونسی بات اچھی ہے ۔ سیدہ نے عرض کیا ۔ نہ کوئی اسے دیکھے اور نہ وہ کسی کو دیکھے ۔ یہ سنکر رسول اللہ نے گلے سے لگا لیا ۔

وہ عورتیں جو جناب سیدہ کے دامن میں پناہ لینا چاہتی ہیں ۔ ان ارشادات سے سبق حاصل کریں ۔ اور وہ مسلمان (خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں) جنہیں بجلی کی روشنی نے چندھیا دیا ہے ۔ کچھ تو غیرت سے کام لیں ۔ آج اسلام میں بے حجابی کا زہر سرایت کرتا جا رہا ہے اور اسی کو عین تہذیب سے تعبیر کیا جاتا ہے بلکہ بہت سے دماغ تو اس قسم کے بھی پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ قومی ترقی کو بے پردگی پر ہی منحصر سمجھتے ہیں ۔

جناب سیدہ بہت کم گھر سے نکلتی تھیں ۔ خانہ نشینی میں بسر ہوتی تھی ۔ سنیچر اور پنجشنبہ کے دن آپ کا معمول تھا کہ صبح کے وقت شہدائے احد کی قبروں پر جاتی تھیں اور حضرت حمزہ کی قبر پر جا کر ان کے لئے استغفار کیا کرتی تھیں ۔

ضرورت ہے

چند کاتب (اخبار کے لئے) اور ایک سنگساز کی ۔ کاتب اگر وعدہ کے پابند ہوں تو گھر پر بھی کام دیا جائیگا ۔ سنگساز کم بجے کے بعد بھی کام کر سکتا ہے ۔ مہتمم مطبع حیدری و اخبار انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن ۔

رم جھم

اسپین میں سات سو پڑھے لکھے مرد اور عورتوں نے بر سر عام جمع ہو کر ایک جلوس نکالا اور تہذیب کا یہ نعرہ لگایا ۔

برہنگی انسان کا پیدائشی حق ہے

آج تک تو یہ سنتے تھے کہ آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے اور یہ ایک مسلمہ امر بھی ہے ۔ لیکن اب مغرب سے ایسی صدائیں بھی آنے لگی ہیں ۔

ہمیں امید ہے کہ ہندوستان اس نعرے کی حامی نہیں بھرے گا بلکہ وہ یہ نعرہ لگائے گا

"بہیمیت انسان کا پیدائشی حق ہے"

"درندگی ۔ زندہ باد ۔ دہشت پسندی پائندہ باد" اور یورپ والے ان نعروں کو سن کر معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے ان نعروں کا جواب دیں گے ۔ "حکومت کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے" "آزاد ہندوستان مردہ باد" "غلامی زندہ باد" "ہم تو روباہی چال چل کے رہیں گے ۔ آپس میں لڑا کے رہیں گے" "حکومت چھوڑ دو" "ہم حکومت نہیں کر سکتے" ، ان جوابی نعروں کو سن کر ہندوستان ڈومنین کے وزیر داخلہ مسٹر پٹیل فرمائیں ہم مسلمانوں کو ہندوستان سے پاکستان منتقل ہونے اس لئے تو کہہ رہے ہیں کہ آپ حضرات کے لئے جگہ خالی ہو اور آپ زیادہ تعداد میں آ کر ہندوستان کی بستی بسائیں ۔

لڑکا (باپ سے) میری مٹھائی مٹکے میں گر گئی ہے ۔ نکال دیجئے ۔ باپ تھا ہوشیار آدمی جب مٹکے کے پاس گیا اور پانی میں اسے اپنی پرچھائیاں نظر آئیں تو ڈر گیا پھر بولا ۔ ابھی تم بچوں سے مذاق کرتے ہو ۔ لاؤ مٹھائی جو تم نے بچے سے چھینی ہے ورنہ تمہاری مہربانی ہوگی ۔ جب اس نے پانی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو پرچھائیاں کا بھی ہاتھ بڑھتے ہوئے دیکھ کر بھاگا اور دور جا کر دم لیا ۔ اور کہنے لگا یہ تو اور مٹھائی [illegible]

مرقع اطفال

وقت پہ سارے کام کرو تم
سب میں [illegible] تم
خوب ہی پڑھنا لکھنا سیکھو
خوشی خوشی سے رہنا سیکھو
رہو ہمیشہ ہنسی خوشی سے
لڑو نہ ہرگز کبھی کسی سے
جس کو وقت کی قدر نہیں ہے
اس کی عزت کہیں نہیں ہے
حوصلہ ہمت جس میں ہوتا ہے
وقت کی قدر وہ جان لیتا ہے
برکت ساری وقت کی ہے
عزت ساری وقت کی ہے
گر یہ ایک بتایا ہم نے
تیرہ گویہ پایا ہم نے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ سے کلام کرنے کا شرف تھا ۔ ایک دن آپ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ۔ اے خالق باری اگر تو نے انسان کو زندگی دی تھی تو اس کو فانی کیوں بنایا اور موت کیوں دی !!

جواب ملا : ۔ اے موسیٰ کیا تجھے معلوم نہیں کہ موت ہی کے خوف سے انسان نیک کام کرتا ہے ۔ اگر موت نہ ہوتی تو دنیا میں کوئی نیک کام نہ کرتا ۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا ۔ اے باری تعالیٰ یہ ٹھیک ہے لیکن تو نے تندرستی اور بیماری دونوں چیزیں کیوں بنائیں ۔

جواب ملا ۔ اے موسیٰ تجھے اتنی بھی خبر نہیں کہ انسان تکلیف اور بیماری کی حالت میں مجھے یاد کرتا ہے ۔ اگر بیماری نہ ہوتی تو کون یاد کرتا ۔

لاجواب جلد سازی

چھتہ بازار

کام لیکر آزمائش فرمائیں ۔ آپ کو حیدرآباد دکن میں ایک ہی چھوٹا سا قومی کارخانہ ملیگا ۔ جہاں اوقاف دفتر [illegible] مدارس کا کام کثرت سے ہوتا ہے ۔ [illegible]

حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم جعفری سیتاپوری ۔ سعادت ہائی اسکول ۔ نانپارہ)

انسان فطرتاً ترقی پسند واقع ہوا ہے ۔ قوم وملک کی زندگی اور تہذیب وتمدن انسانی کی بقا عمل اور جدوجہد کی رہین منت ہے ۔ قوموں کے لئے اس تنازع للبقا اور کشمکش حیات میں مخالفت کا سامنا ضروری ہے ۔ مگر یہی مخالفت اور کشمکش ان کی زندگی کی دلیل ہے ۔ ع

در عمل پوشیدہ مضمون حیات ۔ لذت تخلیق قانون حیات

یہی مسلسل عمل اور خلوص قوم شیعہ کو دنیا کی زندہ قوموں کے دوش بدوش کھڑا کرتا ہے ۔ بلکہ عالم انسانیت میں ممتاز بناتا ہے ۔ قوم کی تمدنی زندگی میں افراد کی کوشش کی بڑی اہمیت ہے ۔ قوم انسانی افراد کا مجموعہ ہے ۔ اس لئے حیات اجتماعی میں انفرادی مقاصد کو قومی اور ملی مفاد پر قربان کر دینا انسانیت کا بہترین فرض ہے ۔ کیونکہ ۔ ع

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

شیعوں کی تاریخ ایسے بے غرض افراد کی سیرتوں سے بھری ہوئی ہے ۔ جنہوں نے اپنے کمال کو محض برادران ملت کی بہبودی میں صرف کر دیا اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے فرقۂ امامیہ کی حقانیت کو ثابت کیا ۔ اس کے علاوہ اپنے کردار سے واضح کیا کہ سیرت ائمہ میں کس قدر زبردست کشش موجود ہے ۔ اور ان کے دامن سے تمسک کے بعد انسان ترقی کی کس اعلےٰ معراج پر پہنچ سکتا ہے ۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ شیعوں نے زندگی کے ہر شعبے میں انسانیت کی رہنمائی کی ۔ بقول چودہری خلیق الزماں " اسلامی کلچر شیعوں کا تعمیر کردہ ہے" ۔ ادب ، شعر ، فلسفہ وغیرہ میں شیعہ دماغ ہمیشہ بڑے بڑے کارنامے انجام دیتا رہا ۔ مگر علم کلام میں شیعوں نے وہ تکمیل حاصل کی کہ کسی دوسری قوم کو نصیب بھی نہ ہوئی ۔ آل رسول کی تربیت نے شیعوں میں اجتماعیت تدبر قوت فیصلہ اور استقلال کے عناصر پیدا کر کے ان کو اقوام عالم کے لئے قابل رشک بنایا ۔ شیعوں کے اس آہنی استقلال کے سامنے بنی امیہ اور بنو عباس کی ریشہ دوانیاں ناکام ہو کر رہ گئیں ۔ دنیا نے اس مظلوم قوم کے سامنے اپنی بے مائگی کا اعتراف کر لیا ۔ شیعوں کی فتح میں سیاست ائمہ اور اصول امامیہ کی گہرائی اور شیعوں کی تبلیغ کا راز مضمر ہے ۔

ہمارے ان بے مثال مجاہدین میں سے جن کی انتھک کوششوں نے اشاعت دین میں بڑا کام کیا ۔ جن کی تیغ زبان کے جوہر نے مخالفین کو مبہوت کر دیا ۔ جن کی علمیت کا غیروں نے بھی شاندار الفاظ میں اعتراف کیا ۔ اور جنہوں نے اپنی دھن میں عزت ، آرام ، آسائش سب کو تج دیا ۔ حضرت **بہلول** دانا رحمۃ اللہ علیہ کا نام بڑی نمایاں حیثیت رکھتا ہے ۔ جناب بہلول اپنے زمانے کے مشہور عالم ، متقی زاہد وعابد اور ماہر علم الکلام بزرگ تھے ۔ آپ عموماً مجنون اور دیوانے مشہور ہیں ۔ مگر حقیقتاً اپنے مصلحت وقت کو مدنظر رکھ کر اپنے کو مجنون مشہور کرا دیا تھا ۔ ورنہ در اصل آپ اپنے ہمعصروں سے علم وفن و زہد و تقا میں کہیں ممتاز نظر آتے ہیں ۔

نام ونسب آپ کا نام وہب بن عمرو ہے لیکن بہلول کے نام سے مشہور ہیں ۔ آپ کو جناب عباس عم رسالت مآب کی اولاد میں ہونے اور صادق آل محمد حضرت امام ششم علیہ السلام کی شاگردی کا فخر حاصل تھا ۔

جنون کی شہرت اس زمانے میں مسند خلافت پر عباسیوں کا دور دورہ تھا ۔ تخت خلافت کے اصلی حقدار بنی ہاشم تھے ۔ اور خواہ بنی امیہ ہوں یا بنی عباس سب جانتے تھے کہ ان کی سلطنت محض بزور شمشیر قائم رہ سکتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ان نام نہاد خود ساختہ خلفاء نے ائمہ برحق اور ان کے دوستداروں پر ظلم وستم کی انتہا نہ رکھی ۔ پہلے تو ان کی تذلیل کی کوشش کی گئی مگر اس تذلیل وتحقیر میں بھی ان حضرات کی عزت وتوقیر کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور نکل آتا تھا ۔ آخر سیف وسم کے ذریعہ ان کی زبانیں بند کی گئیں ۔ مگر خون ناحق رنگ لائے بغیر نہ رہ سکا ۔ اور یہ حکومتیں اپنی غلط پالیسی کا خود شکار ہو گئیں ۔ مگر ائمہ طاہرین اب بھی دلوں پر حکمراں ہیں ۔ اور فطرت ان کی محکوم نظر آتی ہے ۔ عباسیوں کی خلافت کا بطلان خود ہارون الرشید عباسی پر بھی پوشیدہ نہ تھا ۔ گو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو حکومت وریاست سے کوئی سروکار نہ تھا ۔ مگر ہارون ان کی مرجعیت خلائق کو شبہ کی نظر سے دیکھتا تھا ۔ اور درپئے آزار رہتا تھا ۔ آخر اس نے امام ہمام پر خروج کا اتہام لگا کر اپنے زمانہ کے متقی لوگوں سے آپ کے قتل کا فتویٰ حاصل کرنا شروع کیا ۔ بہلول محب اہل بیت اور اپنے زمانے کے متقی لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے ۔ آپ نے اس امر میں امام برحق سے مشورہ کیا ۔ امام نے حکم دیا کہ " اپنے کو دیوانوں جیسا بنا لو" ۔ بہلول نے اسی مشورہ پر عمل کیا ۔ اور ہارون کے شر سے محفوظ رہے ۔ آپ نے اس جنون کے پردے میں زبردست مناظرے کرنا شروع کئے ۔ آخر مخالفین نے آپ کے دلائل قاطعہ سے عاجز آ کر آپ کو واقعی مجنون مشہور کر دیا ۔

ہارون کو نصیحت بہلول اپنے جنون کے پردے میں ایسی ایسی کی باتیں کہہ جاتے اور ہارون کو ایسی گرانبہا نصیحتیں کر جاتے تھے کہ دوسرے کی ہمت نہ پڑتی تھی ۔

ایک بار بہلول دو کھوپڑیوں کو اپنے سامنے رکھے ہوئے ان کو غور سے دیکھ رہے تھے ۔ ہارون رشید نے ان کو اس حال میں دیکھ کر سوال کیا ۔ "بہلول ؟ کیا سوچ رہے ہو" ۔ بہلول نے جواب دیا ۔ کہ " ان دو کھوپڑیوں میں ایک تو میرے باپ کی ہے ۔ اور دوسری تیرے باپ کی ۔ میرا باپ ایک فقیر تھا ۔ اور تیرا باپ تاج شاہی کا مالک تھا اب غور کر رہا ہوں کہ مرنے کے بعد ان میں کیا فرق باقی رہ گیا ہے ۔" بہلول اپنے اس کلام سے حیات انسانی کے نازک ترین پہلو کی طرف خلیفہ کو متوجہ کر کے عبرت دلا رہے تھے ۔

ابو حنیفہ سے مکالمہ ابو حنیفہ آپ کے مشہور ہمعصر اور اہل سنت کے بڑے محدث تھے ۔ ابو حنیفہ عالم علوم ربانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اکثر اخذ فیوض کے لئے حاضر ہوتے تھے ۔ چنانچہ بہلول سے بھی اکثر مکالمہ کی نوبت آئی ۔ بہلول نے ہمیشہ اپنی دلیلوں سے ابو حنیفہ کو مبہوت کر دیا چنانچہ ایک بار بہلول ابو حنیفہ کے مکان کی طرف سے گزرے جہاں پر موخر الذکر اپنے شاگردوں سے کہہ رہے تھے کہ " امام جعفر صادق

تین باتیں ایسی ... ہیں جو مجھے قابل قبول نہیں۔ اول یہ کہ شیطان جہنم میں معذب ہوگا۔ جب شیطان آگ سے بنا ہے تو آگ بھلا اس کو کیسے تکلیف پہنچا سکے گی۔ دوسرے یہ کہ "خدا کو کوئی شخص دیکھ نہ سکے گا"۔ جو چیز موجود ہے بھلا وہ نظر کیسے نہ آئیگی۔ تیسرے یہ کہ بندے اپنے افعال میں مختار ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ سنکر بہلول نے ایک ڈھیلا ابوحنیفہ کی طرف پھینکا۔ جوان کی پیشانی پر لگا۔ اور خود روانہ ہوگئے۔ ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں نے بہلول کو پکڑ کر خلیفہ کے دربار میں پیش کیا۔ بہلول نے دریافت کیا "میں نے تم کو کیا اذیت پہنچائی ہے"۔ ابوحنیفہ نے جواب دیا۔ تم نے ایک ڈھیلا میری پیشانی پر مار دیا ہے۔ جس سے شدید درد ہو رہا ہے۔ بہلول نے فرمایا "ذرا درد دکھاؤ تو کہاں ہے"۔ ابوحنیفہ نے کہا۔ واہ درد بھی کوئی دکھانے کی چیز ہے۔ بہلول نے فوراً جواب دیا۔ پھر تم امام جعفر صادق علیہ السلام پر کیا اعتراض کر رہے تھے۔ درد گو کہ تمہارے بدن میں موجود ہے تم دکھانے سے قاصر ہو۔ اور خداوند عالم کو دیکھنے کی امید رکھتے ہو دوسرے یہ کہ تم بھی مٹی سے بنے تھے اور ڈھیلا بھی مٹی کا تھا جس طرح مٹی کے ڈھیلے نے تم کو اذیت پہنچائی اسی طرح آتش جہنم آگ سے بنے ہوئے شیطان کو تکلیف پہنچائے گی۔ اور ہاں تم نے یہ بھی کہا تھا کہ بندے اپنے فعل میں مختار نہیں۔ جو کچھ ان سے کراتا ہے خدا کراتا ہے۔ تو پھر پتھر مارنے کا فاعل بھی خدا ہے۔ اس میں میرا کیا خطا۔ اسی کو گرفتار کرکے خلیفہ کے سامنے پیش کرو۔ ابوحنیفہ یہ سکتہ جواب سن کر خاموش ہو رہے۔

حاکم بصرہ کے دربار میں ایک دلچسپ مناظرہ

عمر ابن عطا اولاد خلیفہ ثانی سے ایک مشہور عالم تھا۔ اور فن مناظرہ میں طاق تھا۔ ایک بار محمد بن سلیمان حاکم بصرہ کے دربار میں پہنچا۔ حاضرین کی خواہش پر محمد ابن سلیمان نے بہلول کو طلب کیا کہ عمر ابن عطا سے مناظرہ کرایا جائے بہلول حاکم بصرہ کے دربار میں پہنچے اور عمر ابن عطا سے اپنے مخصوص طرز میں مناظرہ کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بہلول:۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَتَجَنَّبَ الضَّلَالَۃَ وَالْغَوٰی

عمر ابن عطا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحْسِنِیْن۔ آؤ بہلول بیٹھ جاؤ۔

بہلول (یہ محسوس کرکے کہ مالک خانہ محمد ابن سلیمان کی موجودگی میں یہ شخص بول اٹھا) واہ نے خوب کہ تم ایسے امر کیلئے مجھ سے کہتے ہو جس پر تمہیں کوئی حق نہیں۔ اور مالک خانہ پر سبقت کرتے ہو۔ تمہاری حالت تو اسی طفیلی جیسی ہے۔ جو خود تو دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھا رہا ہو۔ اور دوسروں کو اس طرح مدعو کرتے جیسے کہ اسی کا دسترخوان ہے۔

عمر ابن عطا یہ سن کر مبہوت رہ گیا۔ کوئی جواب نہ بن پڑا۔ آخر محمد ابن سلیمان حاکم نے کہا کہ عمر تم کو تو بہلول سے مناظرہ کا بہت شوق تھا آخر یہ کیا ہوا؟ لیکن عمر ابن عطا نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔ آخر بہلول گویا ہوئے)

بہلول:۔ اے امیر خداوند عالم کے نزدیک یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیہ نہیں پڑھی؟ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

محمد ابن سلیمان:۔ اچھا آپ تشریف رکھیں یہ مکان میرا ہے اور اب میں اجازت دیتا ہوں۔ (بہلول حاکم کو دعائیں دیتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں)

عمر ابن عطا:۔ (بہلول سے مخاطب ہوکر) بہلول! تم کو مناسب ہے کہ تہذیب و متانت سے گفتگو کیا کرو۔ ہنسی مذاق کو ترک کر دو۔ اور کام کی باتیں کرو۔

بہلول:۔ واہ کیا کہنا۔ بھلا قرآن مجید سے بہتر کوئی کلام ہو سکتا ہے؟ اور یہ اس کی باتیں خلاف تہذیب و متانت ہیں۔ تم خود سوچ سمجھ کر بات زبان سے نکالا کرو۔ اور دوسرے کی عیب جوئی سے قبل اپنے عیب کو دیکھ لیا کرو

عمر ابن عطا:۔ میں چاہتا ہوں کہ یا تو تم مجھ سے سوال کرو یا میں تم سے سوال کروں۔

بہلول:۔ میں ان دونوں امروں میں سے کسی کو پسند نہیں کرتا۔

عمر ابن عطا:۔ آخر یہ کیوں؟

بہلول:۔ اگر میں تم سے ایسا سوال کروں جو تم نہیں جانتے تو جواب سے عاجز رہو گے۔ اور اگر تم مجھ سے سوال کرو تو ممکن ہے میرے جواب کو اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے قبول نہ کرو اور لڑنے پر آمادہ ہو جاؤ۔ پھر تو تمہاری مثال ان ہی لوگوں جیسی ہوگی۔ جو بیہودہ بحث کرتے ہیں۔ اور جن کے پاس بیٹھنے کو خداوند عالم نے منع فرمایا ہے۔

عمر ابن عطا:۔ اگر تم اہل ایمان سے ہو تو ایمان کی تعریف کرو؟

بہلول:۔ ہمارے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان دل سے تصدیق کرنے زبان سے اقرار کرنے اور اعضا و جوارح سے عمل کرنیکا نام ہے۔

پھر محمد بن سلیمان (ہارون رشید کا چچا زاد بھائی) نے پوچھا کہ کہو خلافت کا حق اولاد علیؑ کو زیادہ ہے یا اولاد عباس کو۔ چونکہ محمد خود عباسی تھا اس لئے خائف ہوکر بہلول نے کچھ نہیں کہا خاموش ہوگیا۔

محمد بن سلیمان۔ کیوں کچھ کہتا نہیں۔

بہلول۔ دیوانوں کو تمیز کی قوت کہاں کہ تحقیق کرے اسلاف کا ذکر چھوڑ کوئی ایسی چیز پیش کر کہ جس میں ہمارے لئے بھلائی ہو۔ اب تو میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا۔

محمد بن سلیمان۔ کھانے کی چیزوں میں سے تجھے کونسی شئے مرغوب ہے

بہلول۔ وہ جو کہ بھوک کو مار دے۔

محمد سلیمان۔ (حکم دیا) چند قسم کی روٹیاں اور کھانے لائے جائیں (بہلول کو حکم دیا کھالے)

بہلول۔ خدا امیر کو خوش رکھے لوگوں کے سامنے کھانا مناسب نہیں ہے (یہ کہہ کر) کھانا اپنے گود میں بھر لیا اور چیخیں مارتا ہوا باہر نکل گیا تو بچوں نے اس کو گھیر لیا اور وہ کھانا جو اس کے پاس تھا انھوں نے چھین لیا تب قریب ترین مسجد میں وہ بھاگا اور داخل مسجد ہوکر مسجد کا دروازہ بند کرکے سقف مسجد پر جا کر اس آیت کی تلاوت کی۔ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ جب محمد بن سلیمان نے یہ پورا ماجرا دیکھا ہنس پڑا

اور حکم دیا کہ مجھے اس کو نہ سنائیں اور اس کو دوبارہ طلب کرلیا اور عمر بن عطا سے پھر بحث شروع کرادی۔

عمر ابن عطا۔ اچھا بتاؤ تمہارا امام کون ہے۔

بہلول :۔ (نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ) میرا امام وہ بزرگ ہے جس کے ہاتھ میں سنگریزے آکر تسبیح خدا کرنے لگے اور جس سے بھیڑیے نے اپنی زبان میں کلام کیا جن کے لئے غروب کے بعد آفتاب لوٹا گیا تاکہ آپ نماز ادا کریں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمیع مخلوق پر جن کی عبادت فرض کردی۔ جن میں تمام محاسن کامل طور پر جمع کیے گئے اور جو تمام برائیوں اور خرابیوں سے منزہ اور پاک تھے۔ پس وہی جلیل القدر بزرگ میرے اور تمام روئے زمین کے امام ہیں۔

عمر ابن عطا :۔ (محض چالاکی سے بہلول کو پھنسانے کے لئے) وائے ہو تم پر کہ ایسے شخص کو اپنا امام کہتے ہو اور ہارون رشید کو اپنا امام نہیں جانتے۔

بہلول :۔ خود تمہارے حال پر افسوس ہے۔ کیا تم ہارون کو ان اوصاف سے خالی سمجھتے ہو۔ واللہ ہم تم کو ہارون کا دشمن خیال کرتے تھے لیکن دل سے تو اس کی خلافت سے انکار اور زبان سے اقرار کرتے ہو۔ مگر آج تو تمہاری ضلالت ظاہر ہوگئی۔ اگر کہیں ہارون کو اس کا پتہ چل جائے تو ضرور تم کو سزا دے۔

(بہلول کی اس حاضر جوابی اور عمر ابن عطا کو اپنے ہی بچھائے ہوئے جال میں اس بری طرح پھنسا ہوا دیکھ کر محمد ابن سلیمان بہت ہنسا اور عمر ابن عطا سے کہا)

محمد ابن سلیمان :۔ (عمر ابن عطا سے) واللہ بہلول نے اپنی فصاحت وبلاغت، قوت استدلال اور حدت ذہن اور شدت ذکاوت سے تم کو ضائع وبرباد کردیا۔ تم ذلت و رسوائی کے جس پھندے میں ان کو پھنسانا چاہتے تھے اس میں انہوں نے تمہیں ایسا پھنسا لیا کہ اب تم نکل ہی نہیں سکتے۔ جب تم کو اپنی حقیقت معلوم تھی تو ان کے مقابل میں آئے ہی کیوں۔ انسان میں جو وصف موجود نہ ہو اس کا دعویٰ کرنا اتنا ہی برا ہے۔

(یہ کہہ کر ایک غلام کو حکم دیا کہ عمر ابن عطا کو دربار سے نکال دے پھر بہلول کی طرف مخاطب ہوکر گویا ہوا۔)

محمد ابن سلیمان ۔ (بہلول سے) **ما یفضل الاذکیاء وما یعقل الا من عندک والمجنون من سماک مجنونا** ۔ اس زمانے میں تمہارے سوا کسی کو بھی علم و عقل نہیں ملا۔ اور تم سے زیادہ کوئی عاقل نہیں۔ جو تم کو دیوانہ کہے وہ خود مجنون ہے) اچھا اے بہلول بتاؤ ابوبکرؓ افضل تھے یا علیؑ۔

بہلول :۔ سید المرسلینؐ سے حضرت علیؑ کو وہی نسبت ہے جو ایک روشنی کو دوسری روشنی سے ہو۔ جو اسی سے روشن کی جائے۔ یا جو تعلق ہاتھ اور بازو میں ہو۔ رہے ابوبکرؓ تو ان کو رسالتمآبؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا مقابلہ ان ہی کے امثال میں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ تو واضح ہے کہ ہر فاضل کیلئے اسکا فاضل ہوگا

محمد ابن سلیمان ۔ (متاثر ہوکر) خدائے وحدہٗ لاشریک نے تمام عقلا واذکیاء کو علیؑ ابن ابی طالب کی جماعت میں داخل کردیا ہے۔

حضرات! بہلول کی غیر کے دربار میں یہ جرأت قابل صد آفریں ہے۔ حکومت وقت باوجود اپنے ساز و سامان کے اس بے غرض مبلغ کے سامنے سپر انداختہ نظر آتی ہے۔ آخر بہلول کی تیغ زبان نے دستاران ائمہؑ کے فضائل کا اعتراف غیر کی زبان سے کرا ہی لیا۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہلول کی حاضر جوابی :۔ ہارون رشید کے ایک وزیر نے بھرے ہوئے دربار میں بہلول کی فضیحت کے لئے کہا کہ "اے بہلول خوش ہو کہ تم خوک و خرس کے حاکم مقرر ہوئے۔" (مراد صرف یہ تھی کہ تم اس قدر ذلیل ہو کہ ایسے عہدے کے لائق سمجھے گئے) بہلول نے برجستہ ارشاد کیا پس آج سے تم میری خدمت میں حاضر رہا کرو اور میری خدمت سے باہر نہ رہنا کیونکہ تم میری رعیت قرار پائے (یعنی یہ کہ تم بھی تو خوک و خرس سے کم نہیں)۔ وزیر اس جواب سے شرمندہ ہوگیا۔ اور خلیفہ اور تمام اہل دربار اس سے خوب محظوظ ہوئے۔"

کچھ مسخرے لوگوں نے جو بہلول کی شیعیت سے واقف تھے مزاحاً کہا "احادیث میں وارد ہے کہ ایک ترازو کے ایک پلڑے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کا ایمان اور دوسرے پلڑے میں تمام امت اسلام کا ایمان رکھ کر وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ و عمرؓ ہی کا ایمان بھاری نکلا۔ بہلول نے بے ساختہ جواب دیا۔ "یہ حدیث تو ضرور صحیح ہے مگر اس کے آخر میں یہ بھی تو ہے کہ ترازو میں بڑا عیب تھا۔"

ایک لطیفہ :۔ بہلول ایک ایسی جماعت کی طرف سے گزرے جو حدیث کا مذاکرہ کررہی تھی۔ لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ "اگر مجھ کو معلوم ہوجائے کہ شب قدر کونسی رات ہے تو خداوند عالم سے سوائے عفو و عافیت کے کسی چیز کو طلب نہ کروں۔" بہلول نے کہا "تم لوگوں حضرت عائشہؓ کی نصف دعا کو ترک کردیا۔" جب لوگوں نے دریافت کیا کہ "وہ کیا ہے؟" تو آپ نے فرمایا کہ علیؑ سے جنگ کرنے میں فتح مجھے ہو۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ کی آرزو تھی کہ جنگ جمل میں حضرت علیؑ پر فتح حاصل کرلے۔ بھلا اسے کیسے ترک کردیں۔

ہارون رشید کو وعظ :۔ بہلول ہارون کے نئے قصر میں اس کے پاس آکر بیٹھے جو بڑے اہتمام سے بنوایا گیا تھا۔ ہارون نے آپ سے عرض کیا کہ اس کی دیوار پر کوئی عمدہ چیز لکھ دیجئے۔ بہلول نے ایک کوئلہ اٹھا کر اس کی دیوار پر لکھ دیا۔

"تم نے مٹی ایسی چیز کو اتنی رفعت دی۔ مگر دین کو بالکل ترک کردیا۔ سرخی اور چونے کو اتنا بڑھایا۔ مگر احکام خدا و رسولؐ کو بالکل ضائع کردیا۔ پس اگر یہ عمارت تمہارے مال سے بنی ہے تو تم نے اسراف کیا۔ اور خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم نے دوسرے (رعایا) کے مال سے بنا لیا ہے تو ان لوگوں پر ظلم کیا۔ اور خدا ظلم کرنے والوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔

ایک بار ہارون رشید نے دیکھا کہ بہلول گھوڑے پر سوار ہوکر کہیں جارہے ہیں۔ قریب آیا اور بعد سلام عرض کیا "کوئی نصیحت کیجئے۔" آپ نے فرمایا۔ "جو بادشاہ مرگئے ان کے شاندار محلوں کو دیکھو۔ پھر ان کی خراب و خستہ قبروں کی طرف نظر کرو۔ ان دونوں کو دیکھ کر خود ایسی عبرت حاصل ہوگی کہ دو

نصیحت کی حاجت نہ رہی۔ ہارون نے کہا۔ اچھا کوئی دوسری نصیحت کیجئے۔ بہلول نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا نے مال اور حسن و جمال کرامت فرمایا ہے۔ اگر وہ حسن و جمال کے ساتھ عفت اور پرہیزگاری اختیار کرنے اور اپنے مال سے مستحقین کی حاجت روائی کرے تو خدا اس کے نام کو صالحین اور اولیاء کی فہرست میں درج کرے گا۔ ہارون رشید نے اس کو بہلول کا حسن طلب سمجھ کر کہا "اچھا میں حکم دیتا ہوں کہ تم پر جس قدر قرض ہے وہ سب ادا کر دیا جائے" بہلول نے فرمایا۔ کہیں قرض سے بھی قرض ادا ہوتا ہے۔ جو مال تمہارے پاس ہے وہ رعایا کا مال ہے جس کے تم مقروض ہو پس ان کا مال ان کو واپس کرکے اپنا قرض ادا کرو"

ہارون نے پھر خواہش ظاہر کی کہ بہلول اس سے کوئی دوسری حاجت بیان کریں۔ جس کے جواب میں بہلول نے فرمایا "بس میری یہی حاجت ہے کہ نہ تم مجھے دیکھو اور نہ میں تمہیں دیکھوں۔

بہلول کی معرفت :- ان مذکورہ بالا واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ایک مزاح پسند طبیعت کے مالک تھے مگر حقیقتاً یہ آپ کی مصلحت تھی۔ ورنہ آپ معرفت الٰہی کے ایک اعلیٰ درجہ پر فائز تھے کسی شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا "روٹی آج کل بہت گراں ہے۔ اس کے ارزاں ہونے کے لئے دعا کیجئے آپ نے نہایت استغناء کے ساتھ جواب دیا کہ" روٹی کے گراں ہونے کی مجھے کیا فکر ہو۔ خواہ جو یا گیہوں کا ایک ایک دانہ ایک ایک اشرفی کو ملے۔ میرا فرض تو بس عبادت خدا بجا لانا ہے اور رزق کا ضامن تو خود خداوند عالم ہی ہے"

بہرکیف بہلول نے اپنے عمل سے تبلیغ حق میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیا کہ ائمہ طاہرین کے نام لیوا اور ان کے دوستدار ایسے ہوتے ہیں۔ دنیا کی مخالف قوتوں کو مغلوب کرکے انقلاب کا رخ اپنے موافق کر لینا ان کا معمولی کھیل ہے۔ کوئی کمال ایسا نہیں جس میں یہ دنیا والوں سے پیچھے ہوں۔ محبت اہلبیت ان کی حیات کا سہارا اور تبلیغ اصول ائمہ ان کی زندگی کا دامن ہے۔ ان کے اس اہم فرض کی ادائیگی میں ائمہ طاہرین کی امداد اور تائید غیبی ضرور شامل حال رہتی ہے ہمارے لئے ان کی زندگیاں نمونہ ہیں۔ کاش ہم ان پر غور کرکے اپنی حیات کو ان کی سیرت کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ اور صحیح معنوں میں ائمہ معصومین کے پیرو کہلانے کے مستحق ہو سکیں۔ بقول زائر سیتاپوری مدظلہ

دیکھے تو زمانہ بھی حدیں مہر و وفا کی
اس پیکر خاکی میں ہو ضو خاک شفا کی

تاناشاہ

یوں تو ہر کوئی اپنی سمجھ کے موافق اپنی اولوالعزمی اور عالی دماغی پر نازاں ہے۔ مگر در اصل کتابوں کی ورق گردانیوں نے ہمیں اتنا بتا دیا ہے کہ تاناشاہ اعلیٰ درجہ کا نازک دماغ تھا۔ آج تک یہ ضرب المثل زبان زد ہر خاص و عام ہے کہ کیا تاناشاہی دماغ ہے"

سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اپنی کتاب مسمی البنی مطبوعہ مطبع سلطانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ دکن میں چاندی سونے کے گھوڑوں سے عالمگیر سے لڑے۔ نازک دماغ ایسے تھے کہ پیشاب کی بو سونگھ نہ سکتے تھے۔ ایک جواہر کا کئی لاکھ روپیہ کا سات آٹھ گز کا نل بنوایا تھا۔ اس میں پیشاب کیا کرتے تھے کہ بول دور جا کر گرے۔ ناک میں بو نہ آئے۔ پان کبھی نہ کھایا۔ عطر کبھی نہ لگایا۔ پان اور عطر کی فقط بو سونگھ لیا کرتے تھے۔ جب مقید ہو کر آئے تو سب مال و متاع باقی ماندہ مع سراوقات عصمت عالمگیر کے قبضہ میں آیا۔ عالمگیر نے اس بولدان کا نادانستہ عرق کشی کا بھبکہ بنوایا۔ دواب میں جو گھوڑے خاصے کے ضبط ہوئے ان کی یال کو دھو دھو کر سائیسوں نے شیشوں میں بھر کر پچاس روپیہ تولہ کا عطر بنا کر خود عالمگیر کے ہاتھ بیچا۔ عالمگیر نے نہایت پسند کر لیا۔ ان کی معشوقوں کو بیگم کے گرد اگرد بٹھایا۔ وہ ہنسنے لگیں اور رنجیدہ ہوئیں۔ پوچھا کیوں ہنس ہنس کر رنجیدہ ہوتی ہو۔ دیکھو تمہارے بادشاہ نے کبھی ایسا عطر بھی لگایا تھا۔ انہوں نے عطر کو سونگھ کر کہا یہ عطر تو ہمارے بادشاہ کے گھوڑوں کے بالوں میں پڑتا تھا۔ دریافت کیا تو صحیح نکلا۔ پوچھا ایسا بھبکہ بھی تمہارے بادشاہ کی سرکار میں تھا؟ انہوں نے کہا حضرت سلامت جان کی امان پائیں تو زبان پر لائیں۔ یہ تو ہمارے بادشاہ کا بول دان تھا۔ عالمگیر نے پوچھا ہم نے سنا ہے تمہارے بادشاہ نے کبھی پان نہیں کھایا۔ انہوں نے عرض کیا فی الواقعی ہمارا بادشاہ بیگمات تھا جو پتے چباتا۔ لکھا ہے عالمگیر نے تاناشاہ کو قید خانہ میں خزانہ پرستی کی بابت نہایت ستایا۔ وہ بار بار یہی کہتے تھے کہ جو کچھ تھا وہ تمہارے قبضہ میں آیا۔ اب کچھ باقی نہیں ہے۔ سچ نہ جانا طرح طرح کے آزار پہنچانے شروع کئے۔ آخر ناچار ہو کر تاناشاہ نے کہا میں نے اس خزانہ پر مسجد بنوا دی ہے۔ عالمگیر نے استفتا کر کے اس مسجد کو قبلے سے منحرف قرار دے کر کھدوا ڈالا۔ جب کچھ نہ پایا تو تاناشاہ سے کہا کیوں جھوٹ بولے تو انہوں نے کہا اسواسطے کہ تمہارا دین بھی جاتا رہے۔

ایک دن ایک شخص سے قید خانہ میں تاناشاہ نے کہا ذرا سا گھی نصیب ہوتا اور دال چاول۔ تو کھچڑی پکا کر کھا لیتے ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اُسے رحم آیا دال چاول اور پتے پر گھی لا کر دیدیا۔ انہوں نے شکر کرکے لے لیا۔ آگ سلگانے لگے اتفاقاً کوا آیا گھی کے پتے کو چونچ میں دبا کر اڑ گیا اور درخت پر سامنے بیٹھ کر نوش جان کر گیا۔ انہوں نے ابالی کھچڑی کھالی۔ مگر دل کو تقین بھی ہو گیا کہ اب مدت مصیبت بھی منقضی ہوا چاہتی ہے۔ اسی لئے کہ مثل مشہور ہے۔ بعد رنج گنج دیتا ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قید سے نجات ملی

(از حضرت عالی جناب حکیم ...)

ہندوستانی روسا اور تاج برطانیہ کے تعلقات

ایوننگ اسٹنڈرڈ لندن کا اداریہ ۔ ہندوستان کے منقسم حصوں میں چونکہ فسادات اور خونریزی کا سلسلہ جاری ہے اس لئے ہندوستانی ریاستوں کا مستقبل ہنوز غیر یقینی ہے جہاں تک ریاستوں کا تعلق ہے تقسیم ہند نے جس صورت حال کی تخلیق کی ہے۔ وہ قانون ویسٹ منسٹر کی اسپرٹ کے بالکلیہ مغایر ہے قانون

رکن مملکتوں کو برطانیہ دولت سے مظاہر ہے کہ تاج برطانوی دولت عامہ کے ارکان کے آزادانہ ارتباط کا نمائندہ

علیحدگی یا وابستگی کا اختیار ہے اس آزادانہ ارتباط کے تعلق سے کوئی رکن مملکت، اگر اس کی خواہش ہو تو دولت عامہ سے علیحدگی اختیار کرسکتا ہے۔ اس کا نتیجہ بدیہی یہ ہے کہ جس طرح انہیں علیحدگی کی آزادی ہے اسی طرح وابستگی کا بھی انہیں اختیار حاصل ہے ۔

تاج کے اقتدار اعلیٰ اور تاہم برطانوی حکومت کے ایک طرفہ فیصلے کی متابعت میں ریاستوں پر سے تاج کے اقتدار

معاہدات کے خاتمہ کا ذکر اعلیٰ کا اچانک خاتمہ ہوگیا، اس کے ساتھ ساتھ اقتدار اعلیٰ کے تحت جو سیاسی معاہدات کئے گئے تھے وہ بھی ختم ہوگئے یہ ساری پیش رفت تنہا برطانوی پارلیمان کے قانونے تحت ہوئی اور یہ کہ ان معاہدات کی تنسیخ عمل میں لائی گئی ۔

سیاسی پیش رفت میں روسا کی رضامندی اس طرح ہندوستانی ریاستوں اور تاج کے مابین تعلقات کو منقطع کردیا گیا۔ اس خصوص میں

حاصل نہیں کی گئی روسا سے رضامندی حاصل کی گئی اور نہ اس کی ضرورت بھی محسوس کی گئی نہ صرف اس پر اکتفا کیا گیا بلکہ برطانوی حکومت نے نئی قلمروئی مملکتوں کے ساتھ دستوری تعلقات قائم کرنے کیلئے روساء کو چھوڑ دیا

آزاد رہنے والی ریاستوں کے لئے مسٹر اٹیلی نے بتلایا ہے کہ اگر ان سے استفسار کیا جائے کہ ملک معظم کی حکومت کا اس

مسٹر اٹیلی کا خیال ریاست کے ساتھ کیا رجحان ہوگا جو آزاد رہنے کا فیصلہ کرے تو آپ اس ریاست کے فرمانروا سے کہیں گے کہ مکرر غور کیا جائے گا۔"

ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کے فرمانروا حضور نظام یہی آپ کا پیام نظام حیدرآباد اعلیٰحضرت بندگان عالی کیلئے **جو** (۱۶،۰۰۰،۰۰۰) عوام

جن کی مملکت انگلستان و اسکاٹ لینڈ کے کے فرمانروا ہیں جن کی مملکت کا **مجموعی رقبہ سے بڑی ہے** ۔ رقبہ انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے مجموعی رقبہ سے زیادہ ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد کے فرمانروا کا طرز حکمرانی جاگیری ہے تاہم انھوں نے معاشی، اور تعلیمی اور دستوری، ارتقائی حکمت عملی اختیار کی ہے ۔

حیدرآباد کا نظم و نسق عوامی ضروریات سے ہم آہنگ ہے فرمانروائے حیدرآباد کی حکومت کے نظم و نسق کی نفقا ہندوستان کے کسی اور مقام کے تغیرات کے مقابلے میں عوامی ضروریات سے زیادہ ہم آہنگ ہے۔ نظام حیدرآباد نے سامراجی مقاصد کی پیش رفت میں اپنے خزانے کا منہ بسا اوقات کھول دیا اور بیشتر سامراجی پرچم تلے لڑنے کے لئے اپنی افواج کو پیشکش کیا ان بیش بہا خدمات کے وجہ سے آپ بجا طور پر "یار وفادار حکومت برطانیہ" کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں کیا آپ اس یار وفادار

کو ان کی مرضی کے خلاف ہندوستانی ڈومینین میں شرکت کے لئے آمادہ کیا جائے گا؟ کیا فرمانروائے حیدرآباد کو قوت کے استعمال کے ذریعہ ہندوستانی ڈومینین کا پابند کیا جائیگا؟ کیا اس تلوار کو جو انھوں نے برطانوی امپائر کی خاطر بے نیام کی تھی انہیں کے خلاف گھمایا جائے گا!

حضرت اقدس و اعلیٰ بندگان عالی کا حیدرآباد کیلئے آزاد اور مقبوضاتی مرتبہ کا مطالبہ

اخبار لندن ٹائمز کا پلے لاگ تبصرہ ۔ لندن ۔ ۳۰ ستمبر ۔ اخبار ٹائمز مورخہ ۲۹ ستمبر میں مسٹر ڈبلو ۔ پی بارٹن کا حسب ذیل مکتوب شائع ہوا ہے ۔

"اس ملک کے جن لوگوں نے اخبارات میں ہز اگزالٹڈ ہائی نس دی نظام کی اس تقریر کا خلاصہ پڑھا ہوگا جو انھوں نے آخری برطانوی رزیڈنٹ کے وداعی عشائیہ کے موقع پر کی ہے ۔ وہ اس امر پر اظہار تاسف میں حضور نظام کے ساتھ ضرور شریک ہوں گے کہ نہ صرف برطانیہ کے ساتھ تقریباً دو سو سال کا قدیم فوجی اتحاد ختم ہو رہا ہے بلکہ تاج برطانیہ کے ساتھ وہ دیرینہ رشتہ بھی منقطع ہو رہا ہے جس کی حیدرآباد میں بیحد قدر کی جاتی رہی ہے ان فوجی معاہدات کی رو سے برطانیہ دس ہزار سپاہیوں کی ایک فوج رکھ سکتا تھا جس کے معاوضہ میں جنوبی ہند کے وہ وسیع علاقے جو اب ہندوستانی کانگریس کے قبضہ میں ہیں برطانیہ کے تفویض کئے گئے تھے بعد ازاں برطانیہ نے فوجی اسباب کی بناء پر لیکن نہایت غیر منصفانہ طریقہ سے برار کا زرخیز قطعہ حاصل کرلیا ۔ جو اب معاہدات کی تنسیخ کے ساتھ ہی نظام کو مسترد ہونا چاہئے تھا لیکن بظاہر واپس نہیں کیا جانے والا ہے۔ معاہدات کی ایک طرفہ تنسیخ سے پہلے ان سے مشورہ تک نہیں کیا گیا جس کا سبب غالباً یہ تھا کہ انہیں مزید فوجی امداد حاصل نہیں ہوسکتی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ سبب اگر ہم برطانیہ کو اب بھی ایک بڑی طاقت تسلیم کرتے ہیں تو نہایت ناکافی ہے۔ ان حالات میں ہمارے نزدیک نظام کا یہ ضبط قابل تحسین ہے کہ انھوں نے اپنی تقریر میں برطانوی حکومت پر کوئی تنقید نہیں کی ۔

نظام ایک کل ہند یونین میں اپنی حکومت کو شریک کرسکتے تھے ۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر ملک کی تقسیم نے انہیں ایک کشمکش میں مبتلا کردیا ہے ۔ اگر وہ ہندوستانی یونین میں شرکت کرلیں تو انہیں اپنی مسلم رعایا کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جس کی غالباً مسلم لیگ کی طرف سے حمایت کی جائے گی۔ اگر وہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو انہیں ہندو رعایا کی شورش کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ جس کی ہمسایہ کانگریس صوبہ امدادی دستوں کے ذریعہ امداد کریں گے ۔ اس مشکل سے بچنے کے لئے نظام ایک آزاد اور مقبوضاتی مرتبہ کا مطالبہ کررہے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ہندوستانی یونین کے ساتھ تعاون پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے ۔ اور اپنے آپ کو اس امر سے بھی متفق کرلیا ہے کہ ہندوستان کی دفاع میں اپنی فوج کی ایک مقررہ تعداد سے مدد دیں اور اپنے امور خارجہ کا انصرام قلمرو ہند کے امور خارجہ کی مطابقت میں کریں اور مواصلات کے بارے میں تمام ضروری سہولتیں مہیا کریں ۔ انکی واحد شرط یہ ہے کہ جب قلمرو ہندوستان دولت عامہ سے علیحدگی اختیار کرلے تو حیدرآباد کو اپنے موقف پر دوبارہ غور کرنے کی آزادی حاصل رہے گی کیا کانگریس اس سے زیادہ مزید کسی چیز کی آسانی کے ساتھ توقع کرسکتی تھی اگر نظام تاج برطانیہ کے ساتھ اپنے روابط برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ ناواجبی ہے؟ اگر اس ملک کے عوام یہ محسوس کریں کہ ایک صدی قبل برار پر غیر منصفانہ قبضہ کیا گیا ہے وہ حیدرآباد کے کس قدر رہین منت ہیں تو وہ اپنے یادہ ... حکومت کی اس

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

پرنسس الزبتھ ولی عہد برطانیہ کی شادی
وزیراعظم پاکستان اور ہندوستان کی دعوت

کراچی ۲۸ ستمبر۔ رائٹر کو بہت موثق ذرائع سے آج اسٹیٹس مین کو یہ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ نومبر میں بمقام لندن ہر رائل ہائنس پرنسس الزبتھ ولیعہد تخت برطانیہ کی شادی کے موقع پر برطانوی دولت عامہ اور مقبوضاتی تمام علاقوں کے وزرائے اعظم کو مدعو کیا جائیگا جن میں پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم بھی شامل ہیں اپنے خصوصی تعلقات کی وجہ ہز اکسلنسی لارڈ ماونٹ بیٹن بھی لندن جائیں گے اور توقع ہے کہ حکومت برطانیہ بطور خاص امیر ملت و صدر مملکت پاکستان قائداعظم مسٹر جناح کو بھی شرکت کی دعوت دے گی۔

برطانوی دولت عامہ کے جز و ہونے کی وجہ لندن کے دوران قیام میں مشترکہ مسائل کی حد تک ایسے تمام وزراء ایک کانفرنس بھی منعقد کریں گے اسی ذریعہ سے اسٹیٹس مین کو یہ بھی معلوم ہوا کہ تاج برطانیہ سے اپنے قدیم اور دیرینہ خوشگوار تعلقات کی بناء پر جلالت الملک خسرو دکن و برار کی جانب سے بھی اس موقع پر خاندان کو جلالت الملک کا پیام تہنیت، ملک معظم اور عروس شاہ کے نام ایک خصوصی نمائندہ پہونچائیگا۔

عراقی مسلمانوں کا زیارت کا سفر ملتوی کردیا گیا۔ بغداد ۲۸ ستمبر۔ آج عراقی حکومت کے ایک اعلامیہ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سعودی عربستان کے مقدس شہر مکہ کو عراقی مسلمان زائرین کا سفر مصر میں ہیضہ کے پھوٹ پڑنے کی وجہ سے اس سال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ عراقی ... اور ہندوستان کے ... [illegible] ... گیا ہے۔

اسلام

فلسطین کے اہم مسائل

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ بیس لاطینی امریکی ووٹوں کا وہ اہم بلاک اس امر کا فیصلہ کردے گا کہ آیا یہ یہودی اپنے اثر و رسوخ سے اتحادی اقوام کے کمیشن سے اپنی تجاویز منوانے میں کامیاب ہو جائیں گے یہ تجاویز اتحادی اقوام کی اسمبلی میں پیش ہوں گی۔ اس بات کے فیصلے کے لئے ۷۰ فی صدی ووٹیں درکار ہیں اس صورت حال کا اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ فلسطین کی تقسیم کی کوشش کو شکست دینے کے لئے عربوں کے دلوں میں کیا اور کس قسم کی امیدیں ہیں۔

بارہ ممالک فلسطین کی تقسیم کے خلاف۔ افغانستان، ایتھوپیا، ہندوستان، پاکستان، ایران، ترکی، اور چھ عرب ریاستوں نے فلسطین کی تقسیم کے خلاف ووٹیں دیں ہیں اور ستر ہ لاطینی امریکن ریاستوں ستر ہ ممالک تقسیم فلسطین۔ بلجیم، کینیڈا کی موافقت میں۔ چیکوسلاویکیہ، سویڈن جنوبی افریقہ۔ پولینڈ، لکسمبرگ۔ نائے لینڈ، ناروے نے تقسیم کے حق میں ووٹیں دیں ہیں البتہ برطانیہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ چین، ڈنمارک۔ فرانس یونان۔ آئس لینڈ۔ بریا۔ فلپائن۔ سیام، امریکہ، یوگوسلاویہ۔ پولینڈ ... وغیرہ کے ممالک اور تین لاطینی امریکی بہت سے ممالک کی ریاستوں نے اپنا فیصلہ نہیں سنایا۔ ابھی اپنا فیصلہ نہیں دیا۔ اس طرح چھبیس ووٹیں اس امر کے حق میں ہیں، بارہ خلاف اور انتیس ووٹیں ان ممالک کی ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنا فیصلہ نہیں دیا۔ تقسیم کے تجاویز کی مقبولیت کو خطرہ۔ یہ امر قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ تقسیم کی تجاویز منظور ہو جائیں گی کیونکہ امریکہ اور دوسرے ممالک لین کر، روس کے متعلق ابھی پتہ نہیں اور ان پر کافی زور ڈالا جائے گا کہ وہ تقسیم کے حق میں ووٹ دیں ... [illegible]

پاکستان

حکومت مغربی پنجاب کی جانب سے مسلم پناہ گزینوں کے لئے ایک ہزار تھیلے گیہوں کی ترسیل۔ لاہور ۲۶ ستمبر۔ اضلاع ہوشیارپور و جالندھر کے مسلم پناہ گزینوں کے لئے حکومت مغربی پنجاب نے ایک ہزار گیہوں کے تھیلے روانہ کئے ہیں

لاہور کے قصبات اور فصلوں کو غرقاب کر دیا گیا۔

سکھوں کی شرانگیزی اور حکومت پاکستان کے وزیر اطلاعات کا اعلان۔ کراچی ۲۶ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر اطلاعات کا جاری کردہ ایک بیان میں توجہ مظہر ہے کہ ضلع لاہور کے قصبات اور فصلیں اس وقت سیلاب آب سے غرقاب ہوگئیں جب کہ سکھوں نے ایک بند کو کاٹ ڈالا۔ حکومت پاکستان نے اس خصوص میں حکومت ہند کو سختی کے ساتھ متوجہ کیا ہے

مسلمان ہندوؤں کے جان و مال کے محافظ ہیں۔ کراچی ۲۷ ستمبر مسٹر جی ایم سید قوم پرست مسلمانان کے قائد نے سندھ کے ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ مسلمان ان کے جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت کریں گے

پاکستان کے غیر مسلم ملازمین کو ہندوستان کے مسلمان ملازم سے تبادلہ کی اجازت۔ ستمبر ۲۷۔ وزیراعظم سندھ نے گزیٹیڈ عہدہ داروں کے سوا دوسرے غیر مسلم سرکاری ملازمین کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ہندوستان کے مسلمان ملازمین سے خدمات کا تبادلہ کریں۔

اقوام متحدہ کی رکنیت سے ۱۲۳ آراء ...

پاکستان کا انتخاب افغانستان نے تنہا مخالفت کی۔ نیویارک ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان اور یمن کی شرکت سے متعلق رسمی طور پر جنرل اسمبلی کے امروزہ اجلاس میں تحریک کی کہ پاکستان کی شرکت کا ایک کے مقابلہ میں ۴۴ آراء سے اعلان کیا گیا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کے خلاف افغانستان نے تنہا مخالفت کی۔ (رائٹر)

سندھ میں ۷۶ ہزار پناہ گزینوں کی آمد۔ کراچی میں ۱۵ ہزار۔ کراچی ۲۹ ستمبر پناہ گزین۔ تقریباً ۷۶ ہزار پناہ گزین اب تک سندھ آچکے ہیں ان میں سے چالیس ہزار حیدرآباد اور ۱۵ ہزار کراچی میں ہیں

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر۔ لاہور ۲۹ ستمبر مغربی پنجاب کی وزارت برائے پناہ گزیناں نے آج یہ اعلان کیا ہے کہ لاہور کے قریب دریائے بیاس کے ہندوؤں پر واقع ایک کیمپ میں رہنے والے تقریباً ایک ہزار مسلم پناہ گزین سیلاب آب اور طغیانی سے غرقاب ہوگئے۔ (اے پی)

مسلم پناہ گزینوں کی فاقہ سے حسرتناک موت۔ لاہور یکم اکتوبر۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق آج مسلم پناہ گزینوں کے چار قافلے مغربی پنجاب کی طرف روانہ ہو رہے ہیں یہ قلت غذا کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کئی سو اشخاص فاقہ کی وجہ سے راستے میں لقمہ اجل ہو گئے کیونکہ مشرقی پنجاب کے حکام متعلقہ کی جانب سے ان کے لئے کافی غذا کی سربراہی نہیں ہوئی۔

آسٹریلی حکومت سے مسلم پناہ گزینوں کے لئے امداد طلبی۔ لاہور یکم اکتوبر۔ یہاں کی موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ظہیر پاکستانی حکومت کے نمائندہ مقیم آسٹریلیا نے آسٹریلی حکومت سے یہ خواہش کی ہے کہ وہ مشرقی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور غذائی اجناس کی سربراہی کرے۔

ہندوستان

بے پناہ قتل عام اور مسلمانوں کی منتقلی

دہلی - ۲۶ ستمبر - گذشتہ دس دنوں میں دہلی، مراد آباد اور ڈیرہ دون سے کئی مسلمان اپنے خاندانوں کو لے کر ریاست رام پور منتقل ہو گئے ہیں۔ منتقلی کی وجہ اقلیت کا بے پناہ قتل عام بتائی جاتی ہے۔

چلتی ریل سے مسافروں کو نیچے پھینکدیا

جہانسی کے منتظم کوتوالی نے اطلاع دی ہے کہ ۱۹ اور ۲۰ ستمبر کی درمیانی شب میں پنجاب کے ہندوؤں نے گوالیار میں ۱۴ مسلمانوں اور چار ہندوؤں کو مدراس اکسپرس ریل گاڑی سے باہر پھینکدیا گیا۔

ریاست پٹیالہ ۴ لاکھ مہاجر پناہ گزینوں کو بسائیگی

پٹیالہ نے بیان کیا ہے کہ موصوف کی ریاست چار لاکھ پناہ گزینوں کو بسائیگی فرید کوٹ نے ۲۰ ہزار پناہ گزینوں کے علاوہ مزید ۴ ہزار پناہ گزینوں کو اماں دینے کا پیشکش کیا ہے ریاست نابھا نے مزید ۵۰ ہزار پناہ گزینوں کے لئے انتظام کرنے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ (ح - ا - پ)

پناہ گزینوں کے کیمپ میں ہیضہ ایک دن میں (۳۰) اموات

نئی دہلی ۳ اکتوبر ایک فوجی ترجمان کے بیان کے بموجب امبالہ کے پناہ گزین کیمپ سے ہیضہ سے ایک روز میں ۳۰ اموات کی اطلاع ملی ہے اس متعدی مرض کے دفعیہ کے لئے امریکی طبی مشین سیول عہدہ داروں کی امداد کر رہا ہے۔

۱۵ اکتوبر کے بعد برما میں چوروں اور ڈاکوؤں کو سزائے موت دیجائیگی

رنگون ۲۸ ستمبر وزیر داخلہ وامور قانونی حکومت برما نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کے بعد برما میں چوری اور ڈکیتی کی واردات کے ارتکاب کرنے والے کو سزائے موت دیجائے گی۔

وزیر موصوف نے مزید بتلایا کہ غیر اجازت یافتہ اسلحہ رکھنے والوں کو بھی سزائے موت دی جائے گی۔ (ح - ا - پس)

ناگپور اور برار سے مسلمانوں کی ہجرت

ناگپور - ۲۸ ستمبر - ناگپور و برار کے مسلمان انتہائی پریشانی کی حالت میں اپنا گھر بار جائداد سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بڑی بے سروسامانی کے ساتھ مشرقی بنگال، رام پور، سندھ بھوپال اور حیدرآباد کی طرف ہجرت کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حکومت نے لائسنس یافتہ تمام اسلحہ جات ضبط کر لئے تھے اور اچانک خانہ تلاشیوں کو اس شدت کے ساتھ جاری رکھا کہ گھریلو کام کاج کی معمولی چھری اور قلم تراش تک کو مسلمانوں کے قبضہ میں رہنے نہیں دیا۔

کلکتہ ومدراس میں راتب میں تخفیف

وزیر اعظم مغربی بنگال کا اعلان

کلکتہ - ۲۸ ستمبر وزیر اعظم مغربی بنگال ڈاکٹر گھوش نے بتلایا ہے کہ صوبہ میں اجناس خوردنی کی ناکافی فراہمی اور بیرون سے رسدات میں کمی کے باعث حکومت کو دس اونس راتب کے بجائے آٹھ اونس کا راتب مقرر کرنا پڑا ہے۔

وزیر اعظم مغربی بنگال مزید کہتے ہیں کہ دو ہفتے کے اندر پورا راتب بحال کر دیا جائے گا۔ (ح - ا - س)

دہلی میں قواعد صیانت عامہ کے تحت خنجر زنی کی پاداش میں سزائے موت دیجائیگی

نئی دہلی ۱۸ ستمبر - دہلی میں معتدل حالات کی بحالی کے ساتھ ارباب مقتدر نے غیر آئینی اسلحہ کی تلاش اور طلایہ گردی جاری رکھی ہے۔

بتلایا گیا ہے کہ قواعد صیانت عامہ کے تحت خنجر زنی کی پاداش میں سزائے موت دیجائیگی۔

(ا - پ)

سر مرزا اسمٰعیل کے فرزند مرزا ہمایوں اور انکی بیگم بہ خیریت ہیں

نئی دہلی ۲۹ ستمبر - بعض اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ سر مرزا اسمٰعیل سابق صدر اعظم دولت آصفیہ کی بہو کو دہلی میں قتل کر دیا گیا - باوثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ اطلاع بالکلیہ بے بنیاد ہے مسٹر ہمایوں مرزا جو سر مرزا کے فرزند ہیں نئی دہلی سے اپنی بیگم کے ساتھ بنگلور پہونچ چکے ہیں۔ سر مرزا کے خاندان کا کوئی فرد اس ہنگامہ کی زد میں نہیں آیا۔

تعلقہ چیتوڑ میں مسکرات پر امتناع عائد کیا جائیگا

نئی دہلی ۲۹ ستمبر - وزیر داخلہ و آبکاری حکومت کوچین نے بتلایا ہے کہ ریاستی حکومت تعلقہ چیتوڑ میں مسکرات پر امتناع عائد کر رہی ہے

شملہ میں بم کا دہماکہ

شملہ - ۲۸ ستمبر - آج شملہ ریلوے اسٹیشن میں ایک بم کے دہماکہ کی وجہ سے دو اشخاص زخمی ہوئے جن میں سے ایک شدید طور پر مجروح ہوا ہے اس دہماکہ کے سلسلہ میں پولیس نے ستیاہ گرہوں کے اس قافلہ کی تلاشی لی جو شملہ سے جا رہا ہے۔ پولیس نے قافلہ کے پناہ گزینوں کے پاس سے دو ہلال سینس کی بندوقین ایک خنجر اور ایک گپتی برآمد کی۔

یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تک شملہ سے تقریباً دو ہزار پانچسو مسلمان تخلیہ کر چکے ہیں۔

لاٹھیوں برچھوں کلہاڑیوں کی ایک کثیر تعداد کی برآمد

الہ آباد ۲۰ ستمبر پولیس نے آج شہر میں صمد آباد دہلی پور اور کرنل گنج کے رقبوں میں متعدد مکانوں کی تلاشی لی اور لاٹھیوں کلہاڑیوں برچھوں چھروں کی ایک بڑی تعداد اور بارود برآمد کی تقریباً (۱۵) اشخاص گرفتار کر لئے گئے یہ خانہ تلاشی مزید چند دنوں تک جاری رہیگی

عجیب خبریں

روس میں ایک عورت کو پانچ بچے پیدا ہوئے

ماسکو ۲۸ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ منگولیا کے ایک کاشتکار کی بیوی کو پانچ بچے پیدا ہوئے ہیں جو تین لڑکوں اور دو لڑکیوں پر مشتمل ہیں - سوویٹ یونین میں پانچ بچوں کی پیدایش کا یہ پہلا واقعہ ہے نیز ماں اور بچے سب زندہ اور تندرست ہیں اس ضلع کے دیہاتیوں نے بچوں کو رقمی عطیہ اور اس خاندان کے لئے ایک نیا مکان بھی مہیا کیا ہے

شنگھائی کے ایک مقام کی عورت کو (۸) بچے پیدا ہوئے

شنگھائی ۲۷ ستمبر شنگھائی سے (۱۲۰) میل پر واقع مقام اشینگ پر واقع ادارہ تبلیس کے ڈائرکٹر کوا چانگ تشیو تنگ نے آٹھ بچوں کی پیدایش کی اطلاع دی ہے جن میں سے سات بچے زندہ ہیں اخبار شن کے ایک نامہ نگار سے چانگ نے کہا کہ ان کی بھتیجی مسز چانگ تنگ وائی کو بتاریخ ۵ جولائی آٹھ بچے پیدا ہوئے جن میں سے ایک بچہ پیدا ہوتے ہی مرگیا لیکن دوسرے بچے اپنی ماں کے ساتھ صحیح سالم اور صحت مند ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ان بچوں کی پیدایش کمیونسٹوں کے مقبوضہ مقام یانگ سشن میں ہوئی ہے جو تبنس کے شمال مشرق میں واقع ہے جہاں "رڈز" نے اس خاندان کے لئے خصوصی راشن فراہم کرنے کا حکم دیا ہے۔

دکن

پاکستان اور ہندوستان کے پناہ گزینوں کے لئے حکومت سرکار عالی نے ۶ لاکھ کی امداد کی

حیدرآباد ۲۷ ستمبر دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے حکومت سرکار عالی نے ۶ لاکھ روپیہ منظور کئے ہیں ہر ایک حصے کے پناہ گزینوں کو تین لاکھ کی امداد دی جائے گی۔

غذا میں تخفیف کا عمل

حیدرآباد ۲۷ ستمبر۔ ایک مقامی ادارہ خبر رسانی نے حسب ذیل یہ اطلاع دی ہے کہ چاول کی قلت کے پیش نظر فی کس چاول کی مقررہ مقدار میں تخفیف ایک چھٹانک کی ہوگی اور اس کے معاوضہ میں آئندہ ہفتے سے گیہوں یا جوار ایک چھٹانک زائد دی جائے گی۔ تاکہ بحیثیت مجموعی فی کس روزآنہ (۶۱) چھٹانک کی مقررہ مقدار پوری ہو جائے

بارش سے مکانات کا انہدام فصل خریف کو نقصان

حیدرآباد ۲۷ ستمبر بارش کا سلسلہ گذشتہ آدھی رات سے جاری ہے بعض محلوں سے مکانات کے انہدام کی اطلاع وصول ہوئی ہے مسلسل بارش کی وجہ کاروبار پر بھی آج دن بھر اثر رہا۔ سنگاریڈی اور بعض دیگر مقامات سے آج جو لوگ وارد بلدہ ہوئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ فصل خریف کو نقصان پہنچ رہا جوار کی فصل کمزور ہوتی ہے

گرفتاریاں۔ حیدرآباد ۲۰ ستمبر اطلاع ملی ہے کہ قواعد تحفظ حیدرآباد کے تحت اسٹیشن وارڈ ضلع بیدر ہندو سبھا کے صدر مسٹر ڈگمبر راؤ کلکرنی کو گرفتار کیا جا کر بیدر جیل روانہ کر دیا گیا ہے۔

قصبہ اپنا پور ضلع بیدر سے اطلاع وصول ہوئی ہے کہ وہاں بھی ہندو سبھا کے کارکن مسٹر رنگناتھ کمتال کر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

دیوار کے منہدم ہونے سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے

حیدرآباد ۲۸ ستمبر۔ نامہ نگار صحیفہ اطلاع دیتا ہے کہ مسلسل بارش کی وجہ سے تقریباً ہر محلہ میں کچھ نہ کچھ مکانات منہدم ہوگئے مثلاً بیرون دبیر پورہ۔ کوٹلہ عالیجاہ، چادر گھاٹ۔ کالی قبر، چیلک گوڑہ۔ جام باغ اور دیگر محلہ جات سے۔ اندرون احاطہ مسجد قطب عالم میں انہدام کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ جام باغ میں مزدور پیشہ اشخاص کے چند جھونپڑیاں بجانب جنوب ایک دیوار کے قریب واقع تھیں جس میں مزدور پیشہ مقیم تھے نیز ان جھونپڑیوں کے قریب ایک گھانس کا چھپر واقع تھا۔ اس چھپر میں چند مرد اور عورتیں کام کر رہے تھے دیوار یکایک چھپر پر گری جس کی وجہ سے فوراً پانچ افراد دب کر مر گئے اور دو شدید زخمی ہوئے جن کو۔ رجوع دواخانہ کیا گیا ان پانچ افراد میں دو مرد ایک لڑکی اور دو عورتیں تھیں اور جن میں سے ایک عورت حاملہ تھی۔

حیدرآباد کے بہتر نظم و نسق اور کامل فرقہ وارانہ امن و صیانت لنڈن ٹائمز کا خراج تحسین۔

"لنڈن ٹائمز" نے اپنی ۱۲ ستمبر کی اشاعت میں دہلی اور کراچی کی صورت حال مشرقی پنجاب اور دہلی کے خونین فسادات پر اظہار خیال کرتے ہوئے فسادات کی مذمت میں ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے اور حیدرآباد کے فرقہ وارانہ امن اور باہم آہنگی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا ہے اور یہاں کے بہتر نظم و نسق اور پرامن عوام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں کے ہندو و مسلم باشندوں نے اچھی طرح اس امر کو محسوس کر لیا ہے کہ ان کی حکومت نقض امن کو کسی عنوان برداشت نہیں کرے گی اور ہر قیمت پر امن و صیانت کو برقرار رکھے گی۔ اور یہ امر قابل تقلید نظم و نسق کو نشان زد کر دیتا ہے

مالکان ہوٹل کو سزائیں

حیدرآباد ۲۸ ستمبر محکمہ بلدیہ کے ماہانہ اعداد شمار سے ظاہر ہے کہ ماہ مہر میں (۱۲۲) ہوٹل رسٹورنٹ اور چار خانوں وغیرہ کا چالان کیا گیا جن میں سے ۱۵ کو سزائیں ہوئی اور باقی (۲۳) مقدمے زیر دریافت ہیں۔

کثرت بارش سے ایس ایس ریلوے کے دو لائنوں اور پلوں کو نقصان

حیدرآباد ۲۸ ستمبر کثرت بارش کے باعث ایس ایس ریلوے کے دو لائنوں کے نیچے پٹریوں کو اور پلوں کو نقصان پہنچا ہے محکمہ ریلوے کے ایک پریس نوٹ میں اس کی حسب ذیل وضاحت کی گئی ہے۔

سکندرآباد و نظام آباد سکشن کے میٹر گیج (چھوٹی پٹری) مرزا پلی اور اکنا پیٹھ کے درمیان ایک رخنہ پڑا ہے۔

سکندرآباد اور بیجواڑہ کی لائن پر رنگنا تھ پلی اور گھنپور۔ گندرانی مارگو اور محبوب آباد و یا بٹ پلی اور کھمم میٹ کے درمیان رخنے پڑے ہیں اس کے علاوہ قاضی پیٹھ بلہار شاہ سکشن پر پوٹکا پلی اور جامیکنٹہ کے درمیان بھی رخنہ پڑ گیا ہے۔

مسکرات کی دوکانات میں ۳۳ فیصدی کمی

حیدرآباد دکن ۲۹ ستمبر۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مملکت آصفیہ میں نشہ بندی کی حکمت عملی کے تحت حکومت سرکار عالی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال ممالک محروسہ سرکار عالی میں اس مہم کے ابتدائی اقدام کے طور پر تاڑی اور شراب کی دوکانات میں [illegible] ۳۳ فی صد کی کمی کی جائے۔

اس لحاظ سے ۱۳۵۷ف میں ۸۴۷ کی بجائے تاڑی کی ۵۸۲۰ دوکانیں رہ جائیں گی اور شراب کی ۲۶۰۰ دوکانوں کی بجائے ۲۰۴۰ رہ جائیں گی۔

شہر حیدرآباد کے بعض سیندھی اور شراب خانے بھی بند کر دئیے جائیں گے۔

گانجہ اور افیون کے متعلق یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ چلر فروشوں کو محدود مقدار مہیا کی جائے گی جس کو وہ صرف عادی لوگوں کے ہاتھوں ہی فروخت کریں گے بتایا جاتا ہے کہ یکلخت نشہ بند کرنے کے بجائے آہستہ آہستہ نشہ بازی کو روکنے سے نشہ بازوں کو کوئی نقصان بھی نہ ہوگا اور یہی ایک اچھا طریقہ ثابت ہوگا۔

ٹیکہ مانع ٹائیفائیڈ کا انتظام

آج کل کے موسم کے لحاظ سے مکھیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے لہذا کھانے پینے کی چیزوں کو ان سے بچانا چاہیے ٹائیفائیڈ کے مرض کی بھی اطلاعیں وصول ہوئی ہیں۔ اس مرض کے انسداد کے لئے بلدیہ حیدرآباد نے ٹیکہ مانع ٹائیفائیڈ کا انتظام کیا ہے جس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

تصادم و ہلاکت۔ حیدرآباد ۲۹ ستمبر سلطان بازار میں ایک شخص موٹر لاری سے متصادم ہو کر زخمی ہوا۔ دواخانہ رجوع کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔

امیر پیٹھ میں بارش کا حادثہ ایک خاندان کو غرقابی سے بچا لیا گیا۔

حیدرآباد ۲۹ ستمبر بارش کی وجہ سے امیر پیٹھ کا بڑا نالہ وابل پڑا جس کی وجہ سے ایک لڑکی کے مکان میں کئی فٹ پانی آگیا۔ عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار پر محلہ کے مسلمانوں نے اس پورے خاندان کو غرقابی سے بچا لیا مسلمان مکان میں داخل ہو گئے اور عورتوں بچوں کو مکان سے باہر نکالا۔

اخبار وصول نہ ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیجئے۔ اسکے بعد قیمت لینا ہوگا

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت رعایتی ۱۲ /

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۴ کہرہ کاغذ ۱۲ /

زین العابدین فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ ۱۲ /

معنی نماز ـ نماز کے بیان میں ۴ /

عروج السعادات ترجمہ معراج السعادات احادیث علم اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۱۲ / حصہ دوم ۸ /

اقوال اہلبیت نبی مختار ـ بحار الانوار در ترجمہ جلد اول حجم صفحہ ۵۵۸ کاغذ چکنا ۶ / ـ ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۳۲ ۴ /

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۱۲۶ ۴ /

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفاد آخرت از لایق مرحوم صفحہ ۵۸ ۶ /

مثنوی بہر غم و سوم بہ ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۴ کاغذ چکنا ۸ /

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی ـ ۴ /

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربہ عاملین و سور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات صفحہ ۱۴۴ ۶ /

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم ـ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل کیا حجم ـ قیمت زیر طبع ہے ـ

التوحید علم کلام میں بے مثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید بے مثل رسالہ ۲ /

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ ـ ۳ /

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد مصنف جونپور ـ ۸ /

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے ـ ۴ /

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ /

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک ۲۳۲ ۱۲ /

سوانحعمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱ /

سیر صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ۱۲ /

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱ /
سوانح ـ شہید ثالث ـ ۴ /

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صفحہ ۱۴۴ کہرہ ۴ /

حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بی بی صاحبہ ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن ـ ۴ /

نقشہ ایران رنگین ۸ / رسالہ ۴ /
سوانح زندہ شاہ مدار ۱ /

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ حیدری جنتری ۱۲ /

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خانبہادر نواب میر اسد علی خان رئیس بیگم پیٹھ ضخامت صفحہ ۳۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ۳ ـ

سفر نامہ عراق ـ از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفر نامہ ۱۲ /

حیات ابوطالب مرتبہ حالد صفحہ ۸۲ ۹ /

حجج و بینات در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ (۱۴۴) ۸ ـ

قلب نگین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشتمل مناجات از نگین صاحب ۳ /

زیارت عاشورا جلی قلم ـ ۴ /
زیارت مفجعہ حضرت زینب ـ ۳ /
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ /
زیارت اربعین ـ ۳ /
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ حبیبی چکنا ۲ / کہرہ ۲ /
اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ / کہرہ ۲ /
دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ ـ ۳ /
دعائے ختم قران ـ ۱ /
حدیث کسا مترجم اردو ـ ۲ /
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو ـ ۳ /
دعائے مشلول مترجم اردو ۲ /
دعائے سباسب ،، ۴ /

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و ادعیہ و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ /

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ـ ۴ /

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳ /
اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ /
عریضہ مقاصد ـ در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ ـ ۲ /
صحیفہ تجلی ـ مجموعہ قصائد در زم قسم اول اعلیٰ ۱۲ / اوسط ۱۰ / ـ آنے ـ ۱۰ /

تعویذات

دعائے مجموعہ ـ برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات چشم زخم وغیرہ ـ ۲ /
دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات وام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے ـ ۲ /
دعائے ام الصبیان از منہاج ۱ /
دعائے دفع طاعون بہیئت تعویذ ۲ /
دعائے قلعہ لسین ـ برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے ـ ۲ /
ایضاً مع ام الصبیان ۳ /
دعائے خطبۂ آدم ـ ۲ /
دعائے دفع سحر و جادو ۲ /
دعائے موسن مرجانہ ـ برائے محبت شوہر ۲ /
دعائے نور برائے دفع تپ و ثائیفائڈ و امراض متعدی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ـ ۲ /
دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین ـ ۲ /
دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی ـ ۲ /
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲ /
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض ـ ۲ /
جوشن صغیر ـ بشرح مذکور ـ ۲ /
دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باری تعالےٰ دافع بلیات و حوادث ـ ۲ /
آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و نحوست ایضاً ـ آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی معہ آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں ـ ۲ /
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہتر ہے تعویذ ـ ۲ /
دعائے نادعلی جس میں نادعلی ...

محرم کیلئے خاص مرثئے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن
۱۱۴ رباعی ۲۰ سوز ۳۰ سلام ۸۹ مراثی ۳۰ نوحے
مشہور اساتذہ کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے
مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین
تک ۲۲۴ صفحے کاغذ چکنا ہے ۲ روپیہ

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۴ سوز
۵۰ سلام ۸۹ مرثیہ تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی
کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے ۲ روپیہ

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام
۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۴۳۲ کہرہ ۲ روپیہ

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۲ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام
حسین تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ
چکنا کاغذ کہرہ ہر دو حصہ سوم و چہارم
یکجا ہے کہرہ کاغذ ۵ روپیہ

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام
۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات
ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ
چکنا کہرہ ۲ روپیہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب مرثیے اور نوحے
[illegible] چکنا کاغذ ہے کہرہ ہر دو حصہ
پنجم و ششم یکجا ہے کہرہ چکنا کاغذ [illegible]
[illegible]
حصہ اول دوم چکنا ہو گا [illegible]

ہلال ماتم ۲۰ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم
چکنا کاغذ کہرہ [illegible]

فغان حسین ۱۱ رباعی ۲۰ سلام الحمد ۱۲ مرثیے منبر خوانی [illegible]

سفینۂ ماتم ۱۷ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ کہرہ ۱۲

سفینۂ ماتم مرزا دبیر کے خاص بستہ کے
چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باز
و شعرائے مرحوم مسلمانوں سے شہادت امام حسین تک
کے منتخب ۳۴۳ نوحے صفحہ ۲۶۰ کاغذ چکنا ہے کہرہ

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی
اہل حرم بمدینہ منورہ
شہادت امام چہارم سے یازدہم اور انہدام
جنت البقیع و دفع طاعون کے ۱۸۱ نوحے
صفحہ ۲۹۴ کاغذ کہرہ مجلد کچھ جلدیں باقی رہ گئی
۱۱ جلد ۵ نوحوں کا مجموعہ

عزائے ماہ محرم صفحہ ۸۰ کہرہ ۱۰ روپیہ

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شمشیر مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت
ہندوستان میں ہے وہ واقعی
حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰
کاغذ چکنا عصہ

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۴
کاغذ چکنا عہ

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے صفحہ ۳۰۴
کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجا کے [illegible]

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے
۲۱۳ صفحہ کہرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مشاہیر نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں
۲۰۴ نوحے صفحہ ۳۳۴ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم جلی ۴۰۵ نوحے
۲۴۴ صفحہ چکنا کہرہ عہ

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب
جدید الطبع ۱۹۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ
کاغذ چکنا عا

تسکین فاطمہ حصہ اول مجموعہ نوحہ جات نگین
دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے
۱۸۶ صفحے چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ [illegible]

بیاض اہل ماتم نوحہ جات فائق مرحوم حصہ اول ۳۰ نوحے صفحہ ۱۳۰
چکنا کاغذ عصہ

حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کہرہ ۱۱ر

فرط غم نوحہ جات ضامن مرحوم ۴۵ نوحے
۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ عصہ

طومار درد نوحہ جات [illegible] ۱۶ نوحے صفحہ ۱۲۴
کہرہ کاغذ ۸ر

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات مقصود مرحوم
۵۰ نوحے صفحہ چکنا ۸ر کہرہ ۶ر

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرائے ۲۸
بہترین رقت آور نوحے
صفحہ ۳۲ ۴ر

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ۴ر

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایۂ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیسان ۶ر

معراج غم نوحہ جات رعنا
چکنا ۶ر کہرہ ۴ر

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۱ نوحہ صفحہ ۲۵۶ چکنا عہ

پیام شہادت نوحہ جات حکیم جمیل شوکت
مرحوم کے بھتیجے ۱۸۸ نوحے ۲۶۴ صفحے

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور
سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے
کہرہ کاغذ عہ

ثبوت شہادت نوحہ جات [illegible]
[illegible]

فغان سکینہ [illegible]

شبیہ ماتم [illegible]

اشک ماتم ۱۲۱ نوحے [illegible]

شبیہ غم ۱۲۸ نوحے [illegible]

بیاض نجم مجموعہ [illegible]

صدائے سلام نواب شبیر یار جنگ بہادر [illegible]

شبیہ عشیم مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ صفحہ ۳۰۴

فغان سیدہ نافذ مرحوم کے فارسی نوحے

نوحہ جات صمصام صفحہ ۲۴ ۲ر

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات فاخر مرحوم ۱۲ر

واقع الطاعون نوحہ جات و مناجات
دفع طاعون چکنا ۳ر کہرہ ۲ر

دفتر الم ۴ر دفتر غم ۴ر تشنۂ غم ۴ر ریاض حج ۴ر
آئینۂ ماتم ۴ر

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین
یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر مقبول ہوئی
کتاب کو کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ نے
غلام حسین صاحب کنتوری نے کیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ ...

انتخاب

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسینی
معاون: عباس رضوی
مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) یکم ذوالحجہ ۱۳۶۶ھ - ۱۶ آذر ۱۳۵۷ف موافق ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء یوم ... نمبر (۲۱)

قصیدہ مشتمل بہ کتخدائی جناب فاطمہ زہرا و علی مرتضیٰ علیہما السلام

از حکیم و ڈاکٹر جناب نیساں صاحب ... آبادی

ستاروں میں ضیا ہے کچھ نہ مہر و مہ میں طلعت ہے
جدھر جاؤ اُدھر کو آج بزم عیش و عشرت ہے
وفور شوق سے غنچے کھلے ہیں پھول خنداں ہیں
ہوا اک عقد حیدر کسی کا عرش اعلیٰ پر
دلہن بنت پیمبرؐ اور امیر المومنینؑ دولہا
سوا ہے مرتبہ حوروں سے بھی ان کی کنیزوں کا
علیؑ و فاطمہؑ کیا جوڑ رکھتے ہیں برابر کا
علیؑ و فاطمہؑ کا پیش حق ہے مرتبہ اعلیٰ
علیؑ پر حق کا دھوکا کیوں نہ ہو قوم نصیریؑ کو
انہیں کی دید سے ہوتی ہے مشکل نزع کی آسان
شکستہ بت کئے کعبے میں چڑھ کر دوش احمدؐ پر
کیا اژدر کو دو ٹکڑے اکھاڑا باب خیبر کو
علیؑ وہ ہیں غلاموں کے لئے جن کے ہیں مردان
سلیمانؑ کر دیا سائل کو اک ایسی انگوٹھی دی
ہمیں بخشش کی اپنے کس لئے ہو فکر دنیا میں
علیؑ کے در پہ آ جو مانگنا ہو مانگ لے ان سے

انہیں ... انہیں ...
یہی ... نور کے دریا ... یہ حق ...
رسول حق کی بیٹی کی ... نشان ... ہے
ضیائے چشم احمدؐ وہ یہ بازوئے رسالت ہے
انہیں کے بطن سے ... سلسلۂ امامت ہے
کہ جو گھر ہے خدا کا ان کی وہ جائے ولادت ہے
نہ عیسیٰ میں یہ قدرت ہے نہ موسیٰؑ میں یہ قدرت ہے
یہ قوت ہے وصیٔ مصطفیٰ کی اور یہ رفعت ہے
علیؑ کی ایسی طاقت ہے علیؑ کی ایسی قوت ہے
ہوائے سرد ہے تسنیم ہے کوثر ہے جنت ہے
علی ابن ابی طالب کی یہ ادنیٰ سخاوت ہے
کہ وہ مولا ہے اپنا جو قسیم نار و جنت ہے
اسی گھر میں نبوت ہے امامت ہے ولایت ہے

رسول حق کے منبر پر مجھے معراج ہے نیساںؔ
علیؑ کے مدح خوانوں میں ہوں کیا میری بھی قسمت ہے

اداریہ

ہمارے ناظرین سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ہم اپنے مختلف اداریوں میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اور پرچے کی اشاعت کا منشا بھی یہی ہے کہ حتی الامکان اسلامی تعلیم اور اصول کا زیادہ سے زیادہ پرچار ہو عوام حقیقتوں سے روشناس ہوں رسم و رواج کی غلامی سے آزاد ہو کر صحیح معنوں میں مذہب کے پرستار بنیں ۔ اور وہ دماغ جو مذہب کو بے بنیاد تصور کرتے ہیں آگاہ ہو جائیں کہ مذہب سے ہی آدمیت ہے مذہب ایسی چیز نہیں ہے جو گھر کی چار دیواری یا مساجد کی حد تک محدود ہو ۔ بلکہ مذہب اپنے میں اتنی وسعت لئے ہوئے ہوتا ہے کہ زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے انسان کو رموز زندگی سکھلاتا ہے ۔ چنانچہ زمانہ کی کج روی اور ایام کی خصوصیت کے اعتبار سے ہم شہنشاہ عرب و عجم سردار انبیاء و مرسلین رحمت العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی شادی کے مختصر حالات درج ذیل کرتے ہیں تاکہ مسلمان جان لیں کہ ہمیں درس کیا دیا گیا تھا اور ہم عمل کیا کر رہے ہیں ۔

... جب ... عالم ... ہرا صلوات اللہ سلامہ و علیہ سن بلوغ ... رسالتمآب کی خدمت ... سے ...

... حضرت فاطمہ زہرا ... چکا تو آنحضرت صلے اللہ و علیہ ... نے مسکرا کر فرمایا ۔ یا علیؑ ! تمہارے پاس کچھ ہے کہ فاطمہؑ کا مہر ادا کر سکو ۔

عرض کی حضور پر میرا سارا حال روشن ہے میرے پاس ایک شمشیر ہے ایک زرہ اور ایک اونٹ ، اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں رکھتا " حضور نے فرمایا " تلوار تو جہاد میں کام آنیوالی چیز ہے اور اونٹ سے تم اپنے نخلستان کے لئے پانی کھینچتے اور اپنا سامان اس پر بار کرتے ہو ۔ البتہ زرہ کی تمہیں ضرورت نہیں حفاظت خدا کی زرہ تمہارے لئے کافی ہے اسی کو فروخت کر کے تم فاطمہؑ کا مہر فراہم کرو "

روپیہ کے پرستار پیسے پر جان دینے والے والدین ان مکالموں پر غور کریں اور اپنے مقام پر سوچیں کہ ہم پیسے اور روپیہ کی لالچ میں ہزاروں اور لاکھوں روپیوں کے مہر پر اپنی لڑکیوں کی زندگی کس بے دردی کے ساتھ برباد کر دیتے ہیں جب کسی گھر میں لڑکی کے لئے پیام آتا ہے تو والدین فوری سوال کرتے ہیں کہ دولہا کے پاس کتنا روپیہ ہے ۔ یہہ سوال کبھی نہیں کرتے کہ نوشاہ کی قابلیت کیا ہے اخلاق کیسے ہیں کس خاندان سے تعلق ہے تعلیم ... ہے ۔ افسوس کہ ہمارے دلوں میں پیسے کی اتنی چاہت ہے کہ اس کی خاطر ہم اپنی عزیز اولاد کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں یہ الفاظ دیگر اپنی لڑکیوں کو نیلام کرتے ہیں جس کی بولی زیادہ ہوتی ہے وہی لڑکی کا شوہر یا آقا بن جاتا ہے اور یہہ تک خیال نہیں ہوتا کہ شادی انسان سے ہوتی ہے پیسے سے نہیں ہمارے عمل میں اور اسلامی تعلیمات میں کتنا بڑا اختلاف ہے ۔ بہر حال ... فاطمہؑ دختر مالک دنیا و دین کا مہر کل ا... سات یا اٹھ سو ستائیس روپیہ قرار پایا جس کو حضرت علیؑ نے فوری ادا کر دیا ۔

اب ذرا فاطمہؑ کے جہیز کی فہرست بھی ملاحظہ فرما لیجئے اور غور کیجئے ۔

(۱) ایک پیراہن قیمتی سات درہم (۲) ایک چادر قیمتی چار درہم (۳) ایک سیاہ رنگ کی خیبری چادر جو کرس نامی کپڑے کی بنی تھی (۴) بچھونا ٹاٹ کی تھی جو کھجور کی چھال سے سئے ہوئے تھے (۴) معری کپڑے کی دو تو شکیں جن میں سے ایک میں چھوہارے کے پتے اور دوسری میں دنبے کے بال بھرے تھے ۔ (۵) طائف کے بنے ہوئے چار چمڑے کے تکئے (۶) ایک اونی پردہ دروازہ پر لٹکانے کو (۷) ایک چٹائی بیٹھنے کے لئے (۸) ایک چکی (۹) ایک تانبے کا بادیہ (۱۰) ایک چمڑے کا ظرف پانی پینے کو (۱۱) دودھ رکھنے کے لئے ایک لکڑی کا کاسہ (۱۲) پانی بھرنے کے لئے ایک مشک (۱۳) ایک گھڑا (۱۴) ایک سبز رنگا ہوا گھڑا (۱۵) مٹی کے چند کوزے ۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ سامان دیکھ کر حضرت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا " خداوندا " اس گروہ کو برکت دے جس کے پاس زیادہ تر مٹی کے برتن ہوں (جلاء العیون مجلسی) کیا عجب ہے کہ اس وقت حضرت کی نظروں میں اس زمانے کا تصور آگیا ہو اور لوگ اپنے آپ کو حضرت کی امت میں سے بتلاتے ہوئے بھی ان چیزوں کی کوئی اعتنا نہ کریں گے جن کو حضرت نے خود کر کے دکھائے کوئی صاحب کسی تاریخ سے بھی یہہ ثابت کر دیں کہ حضرت علیؑ نے اس جہیز پر کوئی اعتراض کیا ہو یا کبھی جناب فاطمہؑ سے یہہ پوچھا ہو کہ تمہارے بابا نے کیا جہیز دیا ؟

لیکن ہمارا مشاہدہ ہے کہ مسلمان لڑکے والے لڑکی کے والدین سے چاندی سونے کے زیورات کا مطالبہ کرتے ہیں اور یہہ چاہتے ہیں کہ جتنا جہیز ملے اچھا ہے دراصل لڑکی مطلوب نہیں ہوتی بلکہ زیورات اور لڑکی کے والدین مجبور ہو کر کم استطاعت کی وجہ مقروض ہو جاتے ہیں جسکی وجہہ ان کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے

اسلام کسی فرض کی ادائی میں بھی اس قسم کا حکم عائد نہیں کرتا ۔ حج جو مسلمانوں پر فرض ہے اس کے لئے بھی یہہ کہا گیا ہے کہ اگر صاحب استطاعت نہ ہو تو حج کو نہ جائے ان چیزوں کے قطع نظر آج کل شادیوں میں راگ و رقص کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور گانے والیوں کو کئی سو روپیہ دیئے جاتے ہیں قوم افلاس کا ماتم کر رہی ہے غریب فاقوں سے مر رہے ہیں لیکن مسلمان ... میں ہزاروں روپیہ برباد کرنے سے باز نہیں آتے پھر فخر کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں ۔ اور لڑکے لڑکیوں کے ماحول کی پرورش بھی کچھ اس انداز میں کی جاتی ہے کہ وہ کمسنی سے ہی دکھاوے ۔ فضول خرچی اور دیگر قسم کے خرافات میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ کاش مسلمان پھر سے اسلامی اصول پر غور کریں اور ان پر عمل کریں تو قوم کی ساری کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں ۔

عقد

یہہ خبر مسرت کیساتھ سنی جائیگی کہ بتاریخ ... ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ شیخ ... یوسف علی صاحب کا عقد جیون بھائی دھرمسی کی صاحبزادی کے ساتھ عمل میں آیا ۔ قابل تعریف بات یہہ ہے کہ خوجہ بھائیوں کے رواج کے موافق مہر ایکسو ستائیس روپیہ قرار دیا گیا جو بالکلیہ شرعی مہر ہے عقد سے پہلے عباس رضوی صاحب نے ایک دلچسپ مجلس پڑھی اور مولوی برکت علی صاحب قبلہ مولوی آقا شیخ ابوالقاسم صاحب قبلہ نے عقد پڑھا حاضرین میں مولوی غلام علی صاحب عنایت اللہ صاحب یعقوب علی صاحب حسین علی محمد صاحب مولا بخش صاحب مظہر علی صاحب ... مجمد علی صاحب عنایت اللہ اور مولوی ... حسین صاحب عنایت اللہ قابل ذکر ہیں ۔

کیا نواب سالار جنگ بہادر نے

بے وجہ استعفا داخل فرمایا

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں (اقبال)

مورخہ ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۶۶ کے مقامی اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں بیحد افسوس ہوا کہ نواب سالار جنگ بہادر کے خلاف مدیران جر اید و دکن نیوز کی طرف سے جو پیروی کرنیوالے وکلا ہیں وہ سب تقریباً قوم کے سربرآوردہ حضرات اور مجلس اتحاد المسلمین کے اراکین ہیں اور پھر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اس مجلس فاع کی صدارت صدر مملکتی مجلس ہی فرمائیں گے ۔ حساس اور ذمہ دار اشخاص خود انصاف فرما سکتے ہیں کہ قوم کی ذمہ دار شخصیتوں کا یہ عمل کہاں تک حق بجانب ہے ۔ آج جبکہ مسلمان گردش ارضی و سماوی میں مبتلا ہیں ۔ اغیار خشم آلود نگاہوں سے مسلمانوں کو دیکھ رہے ہیں اور موقع کے منتظر بیٹھے ہیں ۔ بیرونی مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا جا رہا ہے ۔ کیا یہ افترا پردازیاں قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں ؟ اس بحرانی دور میں حیدرآباد کے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت تھی ۔ اور ہمیں توقع بھی ایسی ہی تھی کہ ہمارے ملک کی واحد نمائندہ جماعت اسی مقصد کے حصول کی خاطر جد و جہد کرے گی لیکن بات بالکل برعکس نکلی بقول کسے ۔

"من چہ خیالم و فلک در چہ خیال"

ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حیدرآبادی مسلمان اتنا جلد اپنے محبوب قائد کو فراموش کر دیں گے ۔ ہمارے گمان میں بھی نہیں تھا کہ قائد ملت کی محنتوں پر اسطرح پانی پھیر دیا جائیگا ۔ ہم خداوند قدوس کو حاضر ناظر جان کر اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ ہم کسی فریق کے بھی جانبدار نہیں ہر معاملہ فہم صاحب عقل پکار اٹھے گا کہ اس مقدمے میں نواب سالار جنگ بہادر حق بجانب ہیں ۔ نواب سالار جنگ بہادر کی ذات حیدرآبادی عوام کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں جن کے دادا نواب مختار الملک بہادر نے اس ریاست اور تمام رعایا پر جو احسانات کئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں ۔ پھر بھی ہم مختصراً یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس ریاست ابد مدت کی بنیادوں کو نواب موصوف ہی کے اجداد نے اپنی غیر معمولی وفاداریوں اور انتھک کوششوں سے خون پسینہ ایک کر کے مستحکم کیا اور خود نواب صاحب سے بھی کوئی لغزش ایسی نہیں ہوئی جس کو آئین وفاداری کے خلاف کہا جا سکے ہمیشہ نواب نے اپنے آپ کو جانثار خانوادہ آصفیہ کہا ہے اور ملک و مالک کی وفاداری کے ساتھ بے لوث خدمت اپنا نصب العین سمجھتے ہیں ۔ ہماری نظروں میں وہ زمانہ بھی ہے جبکہ قائد ملت اور یہی نواب نے بلکہ گذشتہ ہندو مسلم فساد میں خود متاثرہ رقبوں کا دورہ کر کے اپنی جانوں کو جوکھم میں ڈال کر مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی ۔ ان دونوں کو جن لوگوں نے قریب سے دیکھا ہے وہ یہ کہا کرتے ہیں کہ نواب بہادر یار جنگ بہادر اور نواب سالار جنگ بہادر اک جان دو قالب تھے ۔ مجلس جاگیرداران کی جس قدر بھی کمیٹیاں اور جلسے ہوتے نواب ممدوح ہمیشہ قائد ملت کی رائے سے اتفاق کر کے اس کی پر زور تائید کیا کرتے ۔ کوئی وقت ایسا نہیں آیا جب کہ ان ہر دو کی رائے میں اختلاف ہوا ہو ۔ آج اگر قائد ملت ہوتے اور دکن نیوز کی اس غیر ذمہ دارانہ عظیم ترین غلطی کو دیکھتے تو کیا یوں ہی حمایت کر کے ترغیب جرم دیتے ؟ ان ساری باتوں اور ایک زبردست وقار کے حامل ہونے کے باوجود نواب سالار جنگ بہادر نے بہت عالی ظرفی سے کام لیا ۔ جلسہ عام میں بے وجہ برا بھلا کہکر زبان سے مکان کو نذر آتش کیا گیا لیکن حلیم الطبع اور صبر آزما نواب نے زبان سے اف تک نہ کیا ۔ جہاں تک نواب کی ذات کا تعلق تھا نواب نے عظیم الشان ضبط و تحمل کا مظاہرہ کیا ۔ مگر جہاں وفا شعاری اور ذمہ داری کا سوال [illegible] نواب صاحب نے محسوس کیا کہ انہیں [illegible] عوام کو [illegible] بے بنیاد ذہر یلے پروپیگنڈے کئے جا رہے [illegible] ہیں تو [illegible] رگوں میں نواب مختار الملک جیسے وفادار کا خون [illegible] اس جذبہ وفاداری اور جان نثاری کے منافی ہے جو [illegible] سے رگ و پے میں ملک مالک کی طرف سے سرایت کیا گیا ہے نواب تو خیر پھر بھی ایک باوقار آئین وفا پر سختی سے کاربند رہنے والے رئیس کبیر اور ایک عظیم المرتبت جان نثار مالک خاندان کے صحیح النسب فرد ہیں اگر کسی معمولی انسان کے خلاف جس کے دل میں ملک مالک کی تھوڑی بھی محبت ہو ایسا پروپیگنڈہ کیجئے تو پھر دیکھئے اس کے جذبات کا کیا عالم ہوتا ہے ۔ خود اس مجلس دفاع اور اس کے صدر محترم سے ہم باادب پوچھتے ہیں کہ اگر آپ حضرات میں سے کسی ایک کے بھی خلاف ایسا ہوتا تو آپ کیا صورت اختیار کرتے آپ نے صرف اسی پر اکتفا نہ کیا کہ حق کیلئے لڑتے بلکہ عدالت میں انکو بلوانے کی رکیک استدعا کی ہے جن کے باپ دادا نے حیدرآباد میں قانون کی ترویج کی اور جن کی جاگیر میں متعدد عدالتیں اور سشن جج موجود ہیں ۔

ہم اس چیز کو انفرادی حیثیت کسی صورت میں بھی نہیں دے سکتے بلکہ مجبوراً ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ فرقہ وارانہ تنازع پیدا کرنے کی یہ ایک چال ہے جو ساری اقلیت مسلمہ کی تخریب کا باعث ہوگی ۔ اگر ایسا نہیں تو آپ کا فرض ہے کہ فوراً خاطیوں کو سخت سزا دلوا کر اپنی فرض شناسی اور حق پسندی کا ثبوت دیجئے ۔ مجلس کے سلسلے میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ مجلس مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کو تشکیل دی گئی تھی اس اعتبار سے آپکا فرض ہوتا ہے کہ آپس کے نزاع کو بالکل ایمانداری سے غیر جانبدار طور پر فیصلہ کر کے دور کریں نہ کہ کسی ایک طبقہ کو نشانہ ملامت بنا کر اسکے افراد پر مسلسل حملے کریں ہمیں مجلس سے کوئی اختلاف نہیں اور ہم خداوند لم یزل کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ مجلس کے ان مقاصد پر جن کو قائد ملت نے بنایا تھا ہم اپنی جانیں قربان کرنے تیار ہیں لیکن ہمیں ان لوگوں سے سخت اختلاف اور شکایت ہے جو قائد ملت اور ان کے نظریات کو فراموش کر کے ذیر دستی اور بے وجہ اپنی شاہی منوانا چاہتے ہیں ۔

حضرت علیؓ کی شادی

حضرت رسول خدا کو جو بیٹی سب سے زیادہ پیاری تھی اور جس کا سوال تھا کہ آپ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کی شادی حضرت علیؓ کے ساتھ کی۔ بہت سے اصحاب کی یہ خواہش تھی کہ رسول کی اس پیاری بیٹی سے شادی کر کے عزت و وجاہت حاصل کریں لیکن حضرت نے کسی ایک کی بھی درخواست منظور کی ارشاد فرمایا کہ فاطمہ کی شادی کے متعلق وحی کا منتظر ہوں حضرت علیؓ اپنی غربت و ناداری کی وجہ سے پیغام دینے کی جرأت نہ کرتے تھے لیکن جب بعض اصحاب نے زیادہ زور دیا تو آپ نے بھی اپنی یہ تمنا حضرت کی خدمت میں پیش کی فرمایا اے علیؓ میں فاطمہ سے اس کا ذکر کرنے کے بعد تمہیں جواب دوں گا دوسرے دن جناب سیدہ کی مرضی حاصل کر کے آپ نے اقرار کر لیا اور حضرت علیؓ سے فرمایا تم زرِ مہر کا انتظام کرو مہر دو قسم کا ہوتا ہے ایک معجل جو نکاح کے وقت ادا کر دیا جاتا ہے دوسرے موجل جو وعدہ کی صورت میں ہوتا ہے اور جس وقت منکوحہ طلب کرتی ہے اس کا ادا کرنا لازم ہوتا ہے، عرب میں معجل کا رواج زیادہ تھا اور بہترین صورت بھی یہی ہے کہ اس بار سے سبکدوش ہو کر شادی کی جائے

الغرض حضرت علی علیہ السلام نے اپنی زرہ بیچکر مہر کی رقم فراہم کی اور آنحضرت کی خدمت میں پیش کر دی۔ یہ چار سو درہم تھے جو اس وقت کے سکہ کے اعتبار سے ایک سو سات روپیہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت نے اسی وقت اپنے چند اصحاب کو بلا کر جہیز کا سامان خریدنے کیلئے تھوڑے تھوڑے روپے تقسیم کر دئیے۔

یہ شادی ایسی رسوم و معاصی سے نہ تھی جیسی اس زمانے کے مسلمان اپنی لڑکیوں کی کیا کرتے ہیں کہ جاہلانہ رسموں کے لئے قرضے لیکر مصیبت سے سہیل مانگ کر محض نام و نمود اور رسم و رواج کی پابندی کے خیال سے ایسے ایسے سامان کرتے ہیں جو ان کی حیثیت سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت رسول خدا ان باتوں کو اچھا نہ جانتے تھے اگر وہ چاہتے تو بیٹی کو بہت کچھ جہیز دے سکتے تھے لیکن اسلئے پسند نہ کیا کہ غریب مسلمانوں کو جب اپنی لڑکیوں کا جہیز میسر نہ آئے گا تو ان کو امیروں کے سامنے شرمندگی ہو گی آپ اپنی امت میں ایک ایسا طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے جس کو غریب سے غریب آدمی بھی نباہ سکے اور مسلمانوں کے لئے لڑکی کی شادی وبال ... نہ ہو... ہے۔

اپنی لڑکیوں کے روپیہ کا

... مقرر کرتے ہیں۔ لیکن حضرت رسول خدا یہ بھی پسند نہ کرتے تھے کہ چاہے کسی کی حیثیت ہو یا نہ ہو خواہ مخواہ اسے ہزار ہا روپیہ کے بار میں دبا دیا جائے۔ مہر ایسا ہونا چاہیئے کہ جب عورت طلب کرے شوہر اس کو آسانی سے ادا کر سکے یہی وجہ تھی کہ حضرت نے اپنی بیٹی کا مہر کل ایک سو سات روپیہ یا بروایتے ایک سو ساٹھ روپیہ قرار دیا اسی روز سے یہ مہر اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔

اچھا اب یہ بھی سن لو کہ حضرت فاطمہ زہرا کیا کیا چیزیں جہیز میں ملی تھیں۔ ایک کرتا سات درہم قیمت کا ایک چادر چار درہم کی ایک سیاہ اوڑھنی ایک کھجور کی چھال کی بھری تکیہ و ... کھجور کے ریشوں کا بنا ہوا ... دو گدے نیچے بچھانے کو ایک ... میں بھیڑ کی بال، چار تکیے طائف کے چمڑے کے جن میں ... بھری ہوئی تھی، ایک چادر زیبائش کی، ایک بالوں کا بنا ہوا ... ایک چکی آٹا پیسنے کو، ایک ... کھانا کھانے کو، ایک چمڑے کا ظرف پانی پینے کو ایک لکڑی کا کاسہ دودھ پینے کو ایک مشک پانی بھرنے کو زیور میں چاندی کے کل دو بازوبند تھے بس بادشاہ دین و دنیا کی بیٹی کا کل جہیز یہ تھا۔

حضرت نے اپنے عمل سے امت کو یہ تعلیم دی کہ جو کچھ بہ آسانی میسر ہو وہ اپنی بیٹی کو جہیز میں دو، دوسروں کی دیکھا دیکھی اور رسم و رواج کی پابندی سے فضول خرچی نہ کرو۔ یاد رکھو اگر اپنی حیثیت سے زیادہ کام کرو گے تو بہت جلد تباہ و برباد ہو جاؤ گے گھڑی بھر کی واہ واہ کے لئے اپنی ساری زندگی قرض کی بدولت خراب کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں۔ نام و نمود کا خیال چھوڑ کر اور جھوٹی آن بان کا سودا سر سے نکال کر کفایت اور ضرورت پر نظر رکھو۔ مسلمان کی بیٹی کا اصلی جہیز پرہیزگاری اور نیکوکاری ہے۔ نہ کہ دنیا کا ساز و سامان۔

حضرت فاطمہؑ کی ذات معمولی نہ تھی وہ تمام زنان عالم کی سردار تھیں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے کوئی دوسرا ان کا کفو ہو نہیں سکتا تھا فاطمہ خیر النساء ہیں اور علی خیر عرب ایسی زوجہ کے لئے ایسا ہی شوہر چاہیئے حضرت علیؓ کو بہت اور بیشمار فضیلتیں خداوند عالم نے عطا کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ سرور انبیا کے داماد تھے حضرت رسول خدا کو خدا کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ وہ فاطمہ کی شادی علیؓ سے کریں۔ یہ کچھ کم فضیلت کی بات نہ تھی۔ اسی شادی کے متعلق خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ... آدمی کو پیدا کیا اور اس کو صاحب ...

ارشادات سلام

ور داماد وال ... سلام

(سیدنا حضرت ... جعفر صادق ...)

(۱) ہم بنی ہاشم میں سے ... ہیں اگرچہ ... زیادہ ...

(۲) میرے بعد رسول ہیں ... ہیں اور ہم خلق میں روشن چراغ ہیں۔

(۳) ... حضرت ... کی ... مادر گرامی ہیں۔

(۴) ہم تمام خلق کے ... خدا کا ... ہیں اور ہم اسے تمام خلق سے پکار پکار کر کہتے ہیں۔

(۵) ہمارے شیعہ تمام لوگوں سے رفتار میں زیادہ گرم ہیں اور ہمارے دشمن بروز قیامت نقصان اٹھانے والے ہیں۔

کلام امام

(سیدنا ... حضرت امام ... جعفر صادق)

(۱) اگر روزی تقسیم کردی گئی اور ... ہے تو روزی میں ... کی کوشش ...

(۲) اگر ... ہے تو ... کیا حال ... انسان نے عمل کیا ...

(۳) اگر جسم موت کے لئے بنائے گئے ہیں تو بہادر کا تلوار سے راہ خدا میں مارا جانا زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۴) ... تمام ... نے ناشکری کا ہے اور ... جہل ہے ... کیا ...

(۵) اللہ کے ... معذور کر دیا ہے اللہ جو کریم و حلیم ہے اور کبھی جلدی نہیں کرتا۔

جناب فاطمہؑ شادی!

۲ھ

روایت ہے کہ جب حضرت سیدہؑ سن بلوغ کو پہونچیں تو بہت سے اشراف قریش اور صاحبان مال و دولت نے حضرت رسولؐ خدا سے ان کے متعلق خواستگاری کی یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی اپنی اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت نے سب کے جواب میں یہی کہدیا کہ فاطمہؑ کی شادی کا اختیار خدا کو ہے۔

ایک دن حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ و سعد بن معاذ وغیرہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت فاطمہؑ کی شادی کے متعلق بات چیت کر رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اشراف قریش میں بہت سے لوگوں نے خواستگاری کی لیکن علیؑ نے اب تک اس بارہ میں نہیں کہا اور نہ کسی نے ان کی طرف سے پیغام دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تنگدستی اس خواہش کے اظہار سے مانع ہو رہی لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آنحضرت ضرور فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کرینگے۔ بس حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ اور معاذ سے کہا چلو ہم علیؑ سے اس کے متعلق کہیں اگر تنگدستی مانع ہو گی تو ہم اُن کی مدد کرینگے الغرض یہ لوگ حضرت علیؑ کی خدمت میں پہونچے آپ اس وقت ایک انصاری کے باغ کو اجرت پر پانی دے رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ اے علیؑ! کوئی نیک خصلت ایسی نہیں ہے کہ اس میں آپ کو سب لوگوں پر ترجیح نہ ہو۔ علاوہ بریں آپ کو حضرت رسولؐ خدا سے جو کچھ قربت حاصل ہے وہ بھی ظاہر ہے، فاطمہؑ کے بارے میں تمام معززین قریش نے خواستگاری کی لیکن حضرت نے کسی کا پیغام بھی منظور نہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کا ارادہ شاید تمہارے ساتھ رشتہ کرنے کا ہے پس تم کیوں نہیں پیغام دیتے یہ سنکر حضرت علیؑ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا تم نے میرے اندوہ کو بڑھا دیا اور جو آرزو میرے دل میں نہاں تھی اس کو ظاہر کر دیا، کون ایسا ہے جو فاطمہؑ سے شادی کی خواہش نہ رکھتا ہو کیا کروں تنگدستی کی وجہ سے اپنی تمنا کا اظہار کرتے شرم آتی ہے، آخر جب انھوں نے زیادہ کہا تو آپ جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت اس وقت خانہ ام سلمہؑ میں تشریف رکھتے تھے، حضرت علیؑ نیچی نگاہیں کرکے آپ کے سامنے خاموش بیٹھ گئے حیا اجازت نہ دیتی تھی کہ عرض حال کریں۔ یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی کام کو آئے ہو اپنی حاجت بیان کرو تمہاری ہر خواہش مجھے منظور ہے۔ عرض کی۔

"سب جانتے ہیں کہ حضور نے مجھ کو عہد طفلی میں میرے والدین سے لیکر پرورش کیا۔ آپ ہی نے مجھ کو تعلیم دی، آپ نے ہی مجھ پر میرے ماں باپ سے زیادہ شفیق و مہربان رہے آپ ہی کی وجہ سے خدا نے مجھے یہ رتبہ عطا فرمایا۔ آپ میرے لئے دنیا و آخرت میں تمام سعادتوں کا ذخیرہ ہیں ان کرامتوں پر نظر رکھتے ہوئے جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی ہیں میں اس بات کا امیدوار ہو کر آیا ہوں کہ مجھے اپنی دامادی کا شرف بھی عطا فرمایئے۔

حضرت ام سلمہؑ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا حضرتؐ کا چہرہ یہ باتیں سنکر شگفتہ ہو گیا اور مسکرا کر فرمایا۔ یا علیؑ تمہارے پاس کچھ ہے کہ فاطمہؑ کا مہر ادا کر سکو عرض کی حضور پر میرا سارا حال روشن ہے میرے پاس ایک شمشیر ہے ایک زرہ اور ایک اونٹ ہے اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں رکھتا۔ حضرت نے فرمایا تلوار تو جہاد میں کام آنے والی چیز ہے اور اونٹ سے تم اپنے نخلستان کے لئے پانی کھینچتے اور اپنا سامان اس پر بار کرتے ہو۔ البتہ زرہ کی تمھیں ضرورت نہیں حفظ خدا کی زرہ تمہارے لئے کافی ہے اسی کو فروخت کرکے سیدہؑ کا مہر فراہم کرو۔

اے علیؑ! میں تم کو یہ خوش خبری سناتا ہوں کہ قبل اس کے کہ میں زمین پر فاطمہؑ کی تزویج تم سے کروں خدائے تعالیٰ نے آسمان پر فاطمہؑ کی تزویج تم سے کر دی تمہارے آنے سے قبل مجھے ایک فرشتہ نے یہ خبر دی ہے پس اے علیؑ تم مسجد میں جاؤ میں بھی تمہارے پیچھے وہیں آتا ہوں تمام صحابہ کو بلا کر وہیں تمہارا عقد کرونگا تم اپنی زرہ فروخت کر ڈالو اور اس سے مہر کی رقم ادا کر دو۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اس وقت کی مسرت کا حال بیان نہیں کر سکتا۔ خوش خوش وہاں سے اٹھکر اپنے گھر آیا اور زرہ لیکر فروخت کرنے کے لئے دی۔

حضرت علیؑ کے چلے آنے کے بعد حضرت رسولؐ خدا جناب سیدہؑ کے پاس تشریف لے گئے وہ اس وقت ایک حجرہ میں تنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے حضرت علیؑ کی خواہش کو ان سے بیان کرکے رائے دریافت کی۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ آپنے فرمایا، فاطمہؑ تمہاری خاموشی سے تمہاری رضامندی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد حضرت مسجد میں تشریف لائے اور انس بن مالک سے فرمایا تمام مہاجرین و انصار کو بلا لاؤ اور علیؑ سے کہو وہ بھی آئیں جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے منبر پر تشریف لیجا کر اس مضمون کا خطبہ پڑھا۔

ہر قسم کی تعریف کا سزاوار خدا ہے جو اپنی نعمتوں کی وجہ سے محمود ہے اور اپنے غالب ہونے کی وجہ سے مسجود ہے، اس کا حکم زمین و آسمان میں جاری ہے اس نے اپنی قدرت سے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے احکام سے ان کو تمیز دی اور اپنے دین کے سبب سے عزت بخشی اور محمدؐ کے سبب سے ان کو نورانی عطا فرمائی۔

لوگو! آگاہ ہو کہ خدا نے سسرالی رشتہ کو نسب تازہ، امر واجب، حکم عادل اور خیر کامل قرار دیا ہے اور اس کے سبب سے تعلقات کو ملایا ہے اور تمام انسانوں پر اس کو لازم قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ اس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا اور اس کے لئے نسب اور سسرالی رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے

امابعد خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے کروں پس میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے چار سو مثقال چاندی (انگریزی سکہ سے ایک سو سات یا ایک سو آٹھ روپیہ) پر فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے کیا۔

اے علیؑ! تم اس پر راضی ہو؟ عرض کی میں راضی ہوں۔ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں میں الفت و محبت قائم رکھے ان پر اپنی برکت نازل فرمائے، اور ان کی نسل کو پاک و طاہر بنائے اور ان کو علم و حکمت کی کان اور میری امت کے لئے باعث امن و امان قرار دے۔

اس کے بعد خرموں سے بھرا ہوا ایک طبق آپ نے صحابہ کے سامنے رکھوایا کہ وہ آپس میں تقسیم کرکے کھائیں۔

جب حضرت علیؑ کی زرہ بک آئی تو آپ نے وہ کل روپیہ رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے ان میں سے ایک مٹھی روپیہ لیکر بلال کو دیا کہ بازار جاکر فاطمہؑ کے لئے عطر و خوشبو خرید لاؤ پھر دو مٹھیاں حضرت ابوبکرؓ کو دیں کہ کپڑا اور دوسرا جہیز کا سامان خرید کرو۔ حضرت عمار یاسرؓ اور صحابہ کی ایک جماعت کو ان کے ساتھ کر دیا۔ یہ سب لوگ حسب ذیل سامان خرید کر لائے۔

(۱) ایک پیراہن قیمتی سات درہم (۲) ایک مقنع قیمتی چار درہم۔ (۳) ایک سیاہ رنگ کی خیبری چادر جو کرتے

کپڑے کی بنی تھی جو دوپاٹ تھی جو خرمے کے چھلکوں سے بھرے ہوئے تھے (۴) مصری کپڑے کی دو مشکیں جن میں سے ایک میں چھوہارے کے پتے بھرے تھے اور دوسری میں دنبے کے بال (۵) طائف کے بنے ہوئے چار چمڑے کے تکیے جن میں ایک کھجور اور سس اذخر نامی گھاس بھری تھی (۶) ایک اونی پردہ دروازہ پر لٹکانے کو (۷) ایک بیٹھنے کے لئے چٹائی (۸) ایک چکی (۹) ایک تانبے کا بادیہ (۱۰) ایک چمڑے کا ظرف پانی پینے کو (۱۱) دودھ رکھنے کے لئے ایک لکڑی کا کاسہ (۱۲) پانی بھرنے کے لئے ایک مشک (۱۳) ایک کپتا (۱۴) ایک سبز رنگا ہوا گھڑا (۱۵) مٹی کے چند کوزے۔

جب یہ سامان حضرت کے سامنے رکھا گیا تو آپ ایک ایک چیز کو دست مبارک سے اٹھا اٹھا کر ملاحظہ فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے خداوندا اس کو میرے اہلبیت کے لئے مبارک فرما" ایک روایت میں ہے کہ یہ سامان دیکھ کر حضرت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا "خداوندا" اس گروہ کو برکت دے جس کے پاس زیادہ تر مٹی کے برتن ہوں (جلاء العیون مجلسی)

عقد کے بعد بحکم رسولؐ حضرت علی علیہ السلام بازار سے کچھ چھوہارے کچھ گھی اور کچھ پنیر لے آئے۔ حضرت نے ایک قسم کا کھانا جس کو حیس کہتے ہیں تیار کرایا اور حضرت علیؑ سے فرمایا جو مسلمان ملیں ان کو بلا لاؤ چنانچہ وہ کھانا پہلے تو مسلمانوں کو کھلایا گیا۔ پھر ایک پیالہ بھر کر حضرت علیؑ کو دیا گیا علاوہ ازیں ایک پیالہ حضرت فاطمہؑ کو بھیجا گیا جو بچ رہا وہ اور لوگوں کو تقسیم کر دیا گیا۔

جب سب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو آپ اندر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کو اپنے پاس بلایا اس وقت وہ شرم سے پسینے پسینے ہو رہی تھیں، قریب آئیں تو حضرت نے ان کے چہرے سے گوشۂ چادر ہٹا کر پیشانی پر بوسہ دیا سینہ سے لگایا اور فرمانے لگے۔

فاطمہ! تیرا شوہر بہت اچھا شوہر ہے جس کی رضامندی خدا و رسول کی رضامندی ہے پھر حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا علی! پیغمبرؐ کی بیٹی مبارک ہو یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اس کی خوشی میری خوشی ہے جس نے اس کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔

حضرت فاطمہؑ کی رخصت

عقد کے بعد ایک مہینہ تک حضرت علی علیہ السلام نے جناب سیدہ کی رخصت کرنے کو آنحضرتؐ سے کچھ نہ کہا۔ اکثر اوقات خلوت کے موقع پر حضرت رسولخدا جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کرتے تھے اے علی خدا تمہیں مبارک کرے۔ تم نے وہ زوجہ پائی ہے جو بہترین زنان عالم ہے۔

ایک مہینہ گذر جانے کے بعد ایک دن حضرت عقیل اور حضرت جعفر دونوں بھائی حضرت علیؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ حضرت رسولخدا سے فاطمہؑ کے رخصت کرنے کے متعلق کیوں نہیں درخواست کرتے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ ان کے نور سے اپنے اس گھر کو روشن دیکھیں۔ حضرت علیؑ نے کہا مجھے حیا آتی ہے اسی اثنا میں ام ایمن بھی کسی ضرورت سے وہاں آگئیں۔ انھوں نے یہ باتیں سن کر کہا۔ تم اطمینان رکھو میں آنحضرت سے اس امر میں خود گفتگو کروں گی کیونکہ ایسے معاملات میں عورتوں کے مشورے زیادہ مفید و مناسب ہوتے ہیں ام ایمن نے وعدہ تو کر لیا مگر تنہا حضرت سے عرض کرنے کی جرات نہ ہوئی وہ حضرت ام سلمہ کے پاس گئیں اور اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ انھوں نے انکی رائے سے اتفاق کیا پھر تمام ازواج سے اس بارے میں مشورہ کیا جب سب کو متفق پایا تو تمام ازواج جمع ہو کر حضرت کی خدمت میں پہونچیں اور عرض کی آپ کے ابن عم علیؑ کی خواہش ہے کہ اب فاطمہ کو رخصت کر دیا جائے چونکہ وہ شرم کی وجہ سے خود اس کو پیش نہیں کر سکتے ہیں لہذا ہم ان کی طرف سے یہ پیغام لائے ہیں۔ یہ سنکر آنحضرت نے ام ایمن سے فرمایا جاؤ علیؑ کو بلا لاؤ۔ جب حضرت علی آئے تو تمام ازواج تعظیماً کھڑی ہو گئیں آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری زوجہ کو تمہارے گھر بھیجدوں۔ حضرت علیؑ نے سر جھکا کر عرض کی۔ جی ہاں۔

حضرت نے اپنی ازواج کو حکم دیا کہ فاطمہؑ کو آراستہ کرو اور اپنے حجروں میں سے ایک حجرہ اس کے لئے خالی کر دو۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا کہ کونسا حجرہ خالی کرایا جائے۔ فرمایا تم ہی اپنا حجرہ آراستہ کر دو یہ فرما کر آپ باہر تشریف لائے اور حضرت علیؑ سے فرمایا ولیمہ کا کچھ انتظام ہونا چاہیئے۔ میں گوشت اور روٹی کا انتظام کرتا ہوں، تم روغن اور خرمے لاؤ۔ غرض جب سب کھانا تیار ہو گیا تو فرمایا اے علیؑ! اب جس جس کو چاہو بلا لاؤ۔ حضرت یہ فرماتے ہیں جب میں مسجد میں آیا تو تمام مسجد اصحاب سے بھری ہوئی تھی مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ ان میں سے بعض کو بلاؤں اور بعض کو نہ بلاؤں میں ایک بلندی پر چڑھ گیا اور بلند آواز سے کہا۔ آپ لوگ فاطمہؑ کے ولیمہ میں شرکت کریں، تمام اہل مسجد کھڑے ہو گئے اور میرے گھر کو چلنے لگے۔ میں اس فکر میں تھا کہ کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ۔ آنحضرت نے مجھے متفکر دیکھ کر فرمایا۔ تم پریشان مت ہو خدا اس کام میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سب نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور وہ کھانا کم نہ ہوا پھر حضرت نے ایک ایک خوان بھر کے اپنی ہر بی بی کے گھر بھیجا اور ایک خوان کو پر کر کے فرمایا یہ علیؑ و فاطمہ کا حصہ ہے اس کو میرے گھر بھیجدیا۔

جب آفتاب غروب ہوا تو آپ نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ فاطمہ کو میرے پاس لاؤ۔ جناب سیدہ اس شان سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ فرط حیات سے پسینہ آپ کے [illegible] سے ٹپکتا جاتا تھا [illegible] آپ کی [illegible] ہوئی تھی آنحضرت نے حضرت علی کو [illegible] طرف اور حضرت فاطمہ کو بائیں طرف بٹھایا اور پھر حضرت فاطمہ کو اپنے سینے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا "یا علی یہ میرے جگر کا پارہ ہے اب تمہارے سپرد ہے خدا تم کو دختر رسول کا شوہر ہونا مبارک کرے۔ علی! فاطمہ نہایت نیک زوجہ ہے" حضرت سیدہ سے فرمایا بیٹی! خدا تم کو تمہارا شوہر مبارک کرے علی نہایت نیک آدمی ہیں خدا تم دونوں کو دنیا و آخرت میں لغزش سے محفوظ رکھے اس کے بعد حضرت نے دونوں کو اس حجرہ میں پہونچا دیا جو ان کے لئے خالی کر دیا گیا تھا جب حضرت علی اور حضرت فاطمہ اس گھر میں داخل ہوئے تو آنحضرت نے دروازے کے دونوں بازو تھام کر فرمایا۔

خدایا تم دونوں کی نسل کو پاک پاکیزہ بنائے میں اس کا دوست ہوں جو تمہارا دوست ہے اور اس کا دشمن ہوں جو تمہارا دشمن ہے۔ میں تم دونوں کو خدا کے حوالے کرتا ہوں اور خدا کو اپنی طرف سے تم دونوں پر وکیل کرتا ہوں۔

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب ہم خانۂ رسول سے رخصت ہو کر اپنے گھر آنے لگے تو آپ نے زنان ہاشمی اور دختران عبد المطلب کو حکم دیا کہ وہ فاطمہؑ کے ہمراہ جائیں۔ پھر اپنے اشہب نامی اونٹ پر چادر پھیلا کر جناب سیدہ کو اپنے دست مبارک سے اس پر چڑھایا اور حضرت سلمان فارسی کو حکم دیا کہ وہ اس کی مہار کو پکڑیں۔ حضرت خود بھی پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور جلوس میں آپ کے ہمراہ جناب حمزہ، عقیل اور جعفر اور دیگر بزرگان خاندان بھی تشریف لے چلے، سب کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں تھیں اور قدم قدم پر نعرہ تکبیر بلند کر رہے تھے۔

جب یہ جلوس حضرت علی کے گھر پہونچا تو آنحضرت نے ایک کاسہ میں تھوڑا سا پانی منگوایا اور اس پر کچھ دعائیں

ہم کر کے حضرت سیدہ کے سر و سینہ اور
چہرہ مبارک کے سر و بازو پر چھڑکا اور
فرمایا
خداوندا! یہ دونوں مجھے دنیا میں
سب سے زیادہ محبوب ہیں تو ان کو دوست
رکھ اور ان کی نسل میں برکت دے
خداوندا میں ان کو اور ان کی ذریت کو شیطان
رجیم سے تیری حفاظت و حراست میں
دیتا ہوں۔

اس کے بعد آنحضرتؐ اپنے گھر
تشریف لے گئے۔ (جلاء العیون)

مسلمان لڑکے اور لڑکیاں دیکھیں
کہ اسلامی شادی ایسی ہوتی ہے اس کو
جاہلانہ ان شادیوں سے کیا نسبت
جن میں ایک دو نہیں سینکڑوں کفر
کی رسوم عمل میں آتی ہیں۔ مال کی طمع کیا
بے جوڑ رشتہ کر لیا جاتا ہے۔ ٹوٹنے
اور ٹوٹکے بگھارے جاتے ہیں لغو حرکات
عمل میں آتے ہیں۔ ناچ رنگ کی محفلیں جمتی
ہیں ہفتوں پہلے سے گانا بجانا ہونے
لگتا ہے۔ رسوم قبیحہ میں سینکڑوں روپیہ
برباد کیا جاتا ہے، غریب اور کم حیثیت
داماد کو محض رسم و رواج کی پابندی
میں لاکھوں اور ہزاروں روپیہ کا مہر
منظور کرنا پڑتا ہے جہیز میں آسایش
پر آرایش کو ترجیح دی جاتی ہے اور
بکثرت ایسا سامان دیا جاتا ہے جو محض
نمائشی ہوتا ہے اور روپیہ کی بربادی
کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ایسے موقعوں
پر ہمیشہ خاندانی آن بان اور بہوت کی
جوت دکھائی جاتی ہے۔ امیر اپنا جلوہ
دکھا کر غریبوں کو شرماتے ہیں، غریب
دوسروں کی ریس میں قرض لے کر اپنے
کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔ نوکروں
چاکروں کے چھکے چھوٹنے ہونے لگتے ہیں
بنیوں بقالوں کی بن آتی ہے من مانے
سود پر روپیہ قرض دینے لگتے ہیں۔

افسوس صد افسوس! مسلمانوں
کو اپنے رسول کی تعلیم سے کس قدر بعد
ہو گیا کاش وہ رسم و رواج کی زنجیروں
کو توڑ کر اپنی اولاد کی ایسی ہی سیدھی
سادی شادیاں کرتے جیسی رسولؐ نے
اپنی بیٹی کی کی۔ کس قدر افسوس کی بات
ہے کہ بجائے اسلامی رسوم کے ہم میں
بے شمار کفر کی رسمیں رائج ہیں اور ہم کبھی
ان کو روکنے کی جرأت نہیں کرتے ہم لکیر
کے فقیر ہیں کہ خدائی احکام سے زیادہ ان کو
وقعت دیتے ہیں اور ان سے ایک پیسہ
ہٹنا اپنے لئے دنیا و آخرت کا وبال
سمجھتے ہیں اس معاملہ میں عورتوں نے
مردوں پر ایسا قابو حاصل کر لیا ہے کہ ان کو
زبان ہلانے کا موقع نہیں دیتیں انہوں
نے اپنے احمق مردوں کے دلوں پر قدیم
روایات کی اہمیت بٹھا دی ہے
کہ مرد ان کے ہر حکم کی تعمیل اپنا ایمانی
فریضہ سمجھتے ہیں۔

ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے
کہ وہ ان پرانی اور کفر آمیز رسموں کو توڑ
اور اس زمانہ میں جبکہ کفایت شعاری
کی بیحد ضرورت ہے فضول اخراجات
کا دروازہ بالکل بند کر دے۔

حیدرآباد کسی قلمرو میں شریک نہ ہوگا

حکومت کا اعلانیہ

حیدرآباد ۱۵ اکتوبر حکومت سرکار عالی اور
قلمرو ہند کی حکومت کے مابین گذشتہ دو ماہ
سے گفت و شنید جاری ہے اس کی نسبت اخبارات
میں بے سر و پا خیال آرائیاں ہو رہی ہیں اور
قلمرو ہند میں شرکت کے سوال پر حیدرآباد
کے رجحان کی نسبت تقریباً روزانہ متضاد
خبریں شایع ہوتی رہتی ہیں اگرچہ حکومت سرکار عالی
اس نوبت پر یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتی کہ گفت
و شنید کا رخ کیا ہے لیکن اسے اس امر کا اظہار
میں پس و پیش نہیں ہے کہ یہ خبریں بالکل غلط
اور انتہائی گمراہ کن ہیں۔

حکومت سرکار عالی یہ بھی واضح کر دینا چاہتی
ہے کہ اس پالیسی کے مدنظر جس کا اعلیٰحضرت
بندگان اقدس ایک سے زائد مواقع پر اعلان
فرما چکے ہیں کسی ایک قلمرو میں بھی حیدرآباد
کی شرکت کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا ہے۔
لیکن قلمرو ہند کی حکومت سے موجودہ حالات
کو برقرار رکھنے کی بابت معاہدہ کی گفت و
شنید ابھی جاری ہے حیدرآبادی وفد کل دہلی
روانہ ہو رہا ہے تاکہ قلمرو ہند کی حکومت کے نمائندوں
سے اعلیٰحضرت بندگانعالی کی منظور کردہ بعض
تجاویز کی اساس پر پھر سے گفت و شنید
شروع کرے اور اگر یہ گفت و شنید بار آور
ہو تو وفد مذکور اپنے آپ کو پابند
کرنے سے پہلے حضرت اقدس و اعلیٰ
کی آخری منظوری حاصل کریگا۔

اس اثناء میں عوام کو مشورہ دیا جاتا
ہے کہ وہ ایسی تمام اطلاعات پر یقین
کرنے میں انتہائی احتیاط برتیں جن میں
موجودہ بات چیت کے رجحان کی نسبت
اظہار خیال کیا گیا ہو۔

(اطلاعات)

از جناب سید سجاد حسین صاحب نگینؔ منصبدار دولت آصفیہ مصنف تسکین فاطمہؑ

غلاموں کی ہے عرض مولا مبارک ہو یہ جشن شادی زہراؑ مبارک
مبارک امام زمانہؑ مبارک

سلام خدا شہ پہ میری طرف سے مسرت پہ سرور کی گھربار صدقے
ہے یہ دن تمہاری خوشی کا مبارک

وہ تاریخ ہے آج خوش تھے پیمبرؐ بنے تھے محمدؐ کے داماد حیدرؑ
وہی عید ہے آج شاہا مبارک

وہ نوشاہ امر الٰہی وہ دلہن کہ جس کے سبب سے ہے جنت کا گلشن
صدائیں وہ حوروں کی ہر جا مبارک

بضاعت نبیؐ کی تھی خاتون جنتؑ بجز مرتضیٰؑ کس کو ملتی یہ دولت
جبھی حق نے رشتہ یہ جوڑا مبارک

اخوت سے مخصوص شیر خدا تھے کیا اس لئے عقد زہراؑ سے حق نے
یہ تھا عرش خالق پہ شہرہ مبارک

بجائے نبیؐ کو جو بستر پہ سو کر ولایت کا ہو تاج جس کے سر پر
وہی کیوں نہ ہو کفو زہراؑ مبارک

دلہن حق کی پیاری وہ مولا ہمارا کہ گھر جس کے حق نے ستارہ اتارا
وہ زہراؑ کا تسبیح کرنا مبارک

سر یہ عروسی پہ نفس پیمبرؐ وہ والنجم کے تھا دیا نے مکان پر
علیؑ ولی کو ہو سہرا مبارک

لقائے خدا سے وہ منسوب چہرا وہ نور علیؑ نور چہرے پہ سہرا
وہ مہر ولایت کا جلوہ مبارک

براتی محبوں کا بن ٹھن کے چلنا دلوں کا وہ اعدا کے سینوں میں جلنا
پیمبرؐ کا وہ مسکرانا مبارک

یہ گرمی بازار ایماں مسرت یہ نقد دل اور حبّذا جنس مدحت
نگینؔ کو مودت سے سودا مبارک

بارش کی علامتیں

۱۔ جب پانی برسنے کو ہوتا ہے تو دور سے آتی ہوئی ریل گاڑی کی آواز معمول سے زیادہ صاف سنائی دیتی ہے
۲۔ مینڈک زور سے ٹرانے لگتے ہیں
۳۔ چڑیاں بہت اوپر نہیں اڑتیں بلکہ نیچے اڑنے لگتی ہیں۔
۴۔ دور کے پہاڑ اور وقت کے مقابلے میں زیادہ صاف دکھائی دینے لگتے ہیں
۵۔ دھواں بہت اونچا نہیں چڑھتا۔
۶۔ کوے بہت شور مچاتے ہیں۔
۷۔ مچھلیاں پانی کی سطح پر اچھل اچھل کر آتی ہیں۔
۸۔ پرانے زخموں میں زیادہ درد ہونے لگتا ہے

واقعات مشہورہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۸	۱۶	۲	۱۶	۱۶	۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۳	۳	۹	۴۸	۱۷	۳	۱۷	۱۷	۲	جمعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۳	۲	۱۰	۴۹	۱۸	۴	۱۸	۱۸	۳	شنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۲	۱	۱۰	۴۹	۱۹	۵	۱۹	۱۹	۴	یکشنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نحس	۵۲	۱	۱۰	۴۹	۲۰	۶	۲۰	۲۰	۵	دوشنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۱	۱	۱۰	۵۰	۲۱	۷	۲۱	۲۱	۶	سہ شنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۰	۱	۱۱	۵۰	۲۲	۸	۲۲	۲۲	۷	چہارشنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نحس اکبر	۵۰	۱	۱۱	۵۰	۲۳	۹	۲۳	۲۳	۸	پنجشنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۹	۴	۱۲	۵۱	۲۴	۱۰	۲۴	۲۴	۹	جمعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بد	بد	نیک	۴۹	۴	۱۲	۵۱	۲۵	۱۱	۲۵	۲۵	۱۰	شنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۸	۴	۱۲	۵۱	۲۶	۱۲	۲۶	۲۶	۱۱	یکشنبہ
بد	بد	بد	نیک	نیک	بد	۴۷	۴	۱۳	۵۲	۲۷	۱۳	۲۷	۲۷	۱۲	دوشنبہ
بد	بد	بد	بد	بد	نحس	۴۷	۱	۱۳	۵۲	۲۸	۱۴	۲۸	۲۸	۱۳	سہ شنبہ
بد	بد	بد	نیک	بد	بد	۴۶	۴	۱۴	۵۳	۲۹	[illegible]	۲۹	۲۹	۱۴	چہارشنبہ
نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	۴۶	۲	۱۴	۵۳	[illegible]	[illegible]	۳۰	۳۰	۱۵	پنجشنبہ
بد	نیک	نیک	نیک	نیک	[illegible]	۴۵	۳	۱۴	۵۴	۲	۲	۳۱	۳۱	۱۶	جمعہ
نیک	زیادہ	نیک	بد	بد	نیک	۴۵	۴	۱۵	۵۴	۳	۳	[illegible]	[illegible]	۱۷	شنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نیک	نیک	۴۴	۴	۱۵	۵۴	۴	۴	۲	۲	۱۸	یکشنبہ
بد	بد	بد	نیک	نیک	بد	۴۴	۴	۱۶	۵۵	۵	۵	۳	۳	۱۹	دوشنبہ
بد	بد	بد	بد	بد	نحس اکبر	۴۴	۴	۱۶	۵۵	۶	۶	۴	۴	۲۰	سہ شنبہ
بد	بد	بد	بد	بد	نحس	۴۳	۳	۱۶	۵۵	۷	۷	۵	۵	۲۱	چہارشنبہ
نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	۴۳	۳	۱۶	۵۵	۸	۸	۶	۶	۲۲	پنجشنبہ
[illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	۴۳	۲	۱۷	۵۶	۹	۹	۷	۷	۲۳	جمعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بد	[illegible]	۴۳	۲	۱۷	۵۶	۱۰	۱۰	۸	۸	۲۴	شنبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۲	۱	۱۸	۵۶	۱۱	۱۱	۹	۹	۲۵	یکشنبہ
بد	بد	بد	نیک	نیک	بد	۴۲	۱	۱۸	۵۷	۱۲	۱۲-۱۳	۱۰	۱۰	۲۶	دوشنبہ
بد	بد	بد	بد	بد	نحس	۴۲	۱	۱۹	۵۸	۱۳	۱۴	۱۱	۱۱	۲۷	سہ شنبہ
[illegible]	[illegible]	بد	بد	بد	نحس	۴۱	۱	۱۹	۵۹	۱۴	[illegible]	۱۲	۱۲	۲۸	چہارشنبہ
[illegible]	[illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک	۴۱	۱	۲۰	۵۹	۱۵	[illegible]	۱۳	۱۳	۲۹	پنجشنبہ
[illegible]	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	۴۱	۱	۲۰	۵۹	۱۶	۲	۱۴	۱۴	۳۰	جمعہ

ذیحجۃ الحرام

وجہ تسمیہ یہ مہینہ حرام مہینوں سے مخصوص ہے یعنی اس ماہ میں جنگ کرنا حرام ہے اور چونکہ اس ماہ میں مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں اس لئے اس ماہ کو ذیحجہ کہتے ہیں۔

پہلی تاریخ - تولد ابراہیم خلیل اللہ (۲۹۰۰ قم) سرفرازی خلعت ابراہیم عقد جناب سیدۃ النساءؑ با امیر المومنینؑ نزول از سورہ برائت ولادت حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا ص۔

دوسری تاریخ - عذاب بر قوم یونس (۳۹۰۰ قم) حضرت مستعصی بنور اللہ عباسی سینتیسواں خلیفہ۔

چوتھی تاریخ - روانگی موسیٰؑ برائے ہدایت فرعون (۲۴۰۰ قم) بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ہلاکت قتل راشد باللہ بن مسترشد تیسواں خلیفہ عباسی اور خلع خلافت ۵۲۸ھ ہے۔

چھٹی تاریخ ۱۵۸ھ - دوسرا خلیفہ عباسیہ جو دشمن اہل بیت سے تھا) اور ۱۳۶ھ میں خلیفہ ہوا تھا جس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو زہر دلوایا۔

ساتویں تاریخ - بتصریح جناب غفران مکان بحوالہ شیخ شہید و جامع عباسی و بتصریح اخوند و شیخ مفید روز دوشنبہ شہادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بحوالہ جنات الخلود بقول ۱۱۷ھ و ۱۱۸ھ و باتفاق کافی و جامع عباسی ۱۱۴ھ بحوالہ جامع عباسی بقول ۱۱۶ھ بعمر ۵۷ یا ۵۸ و بقول ۷۳ سال حضرت کا مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے آپکی دو بیویاں تھیں باقی کنیزیں تھیں بحوالہ ارشاد آپ کے پانچ پسر دو دختر کل سات اور بعض جدولوں میں ۷ پسر ۲ دختر یا ۶ پسر ۳ دختر یا ۴ پسر ۲ دختر تحریر ہیں غلبہ موسیٰؑ پر کفار و ساحران فرعون۔

بقول اخوند سید الشہدا مکہ سے حج کو عمرہ سے بدل کر طرف کوفہ روانہ ہوئے۔

بحوالہ جلاء العیون حضرت موسیٰ کاظمؑ بصرہ میں داخل ہوئے اور ہارون نے حضرت کو عیسیٰ بن جعفر بن منصور کے ہاتھ سونپا اس شقی نے اپنے دیوان خانہ کے پاس ایک حجرہ میں حضرت کو قید کیا اور مثل عید کے خوشی منائی ظاہرا یہ سال ۱۷۹ھ ہجری کا تھا اسی تاریخ روز یکشنبہ ۲۹۶ھ خروج ابو عبد اللہ الملقب بمہدی بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؑ از روئے تحریر خواجہ نصیر یہ شیعہ اسمٰعیلی کہلاتے ہیں جو بیس برس تک یہ خلیفہ رہا روز پنجشنبہ ربیع ۲۹۷ھ کو بطریق خلافت اسپر سلام کیا گیا اور ۳۲۲ھ میں فوت ہوا بحوالہ ابو الفدا ۳۲۱ھ ہے۔

بحوالہ قاضی اسی تاریخ طاؤس بن کیسان الیمانی نے بعہد ہشام بن عبد الملک خلیفہ بنی امیہ مکہ میں وفات پائی۔

آٹھویں تاریخ - سفر امام حسینؑ از مکہ بعراق ۶۰ھ دعوت بیعت مسلم کا [illegible] براۓ امام مشہور کرنا روز ترویہ (...) [illegible] حضرت آدمؑ کو مناسک بتائی اور انھوں

حضرت ابراہیمؑ درباره خواب ذبح اسمٰعیلؑ) سدّ ابواب مسجد نبوی الا دروازہ باب مدینۃ العلم بحوالہ ابو الفدا ۱۴۵ھ میں شہادت حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی ابن ابیطالب معہ سلیمان بن عبد اللہ بن حسن وغیرہ داخل مکہ جن کے سر جو سو سے زیادہ تھے بنی عباسؑ کے بھیجے گئے ۲۵۵ھ موت حافظ ابو محمد عبد اللہ مشہور بدارمی۔

نویں تاریخ - عرفہ (ابراہیمؑ کو عرفان تام حاصل ہوا) ۶۰ھ شہادت حضرت مسلم بن عقیل (۶۰۹۵) قبول توبہ حضرت آدم علیہ السلام و قبول توبہ حضرت داؤدؑ سد باب مسجد نبوی باستثنائے حضرت امیرؑ ملاقات آدم و حوا بایکدگر بمقام عرفات تولد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ حضرت جبرئیل امینؑ نے حضرت آدمؑ کو حکم پہنچایا کہ اس جگہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تو انھوں نے کہا ربنا ظلمنا انفسنا الخ اور جبرئیل نے کہا عرفت یعنی پہچانا ایسے تب عرفہ نام رکھا گیا۔ وفات حجۃ الاسلام آقا حاجی شیخ محمد علی خراسانی مجتہد حیدرآباد دکن در کربلا ۱۳۶۱ھ بعمر ۸۵ سال وفات حجۃ الاسلام آیۃ اللہ آقا سید ابو الحسن اصفہانی مجتہد اعظم نجف اشرف ۱۳۶۵ھ

دسویں تاریخ - عید الضحیٰ (۳ ... ۲ھ) قربانی اسمٰعیلؑ شب عید ۲۵۰ھ بیعت حکومت علی الملقب بناصر لدین اللہ اور بقول ظاہر لامر اللہ بقول ظاہر لا فرانسہ جو سادات شیعہ اسمٰعیلی سے تھا ۴۲۷ھ وفات جلال الدین حسین ابو عبد اللہ بخاری الملقب مخدوم جہانیاں

جہاں تخت پر ۹ سال چار دن کم چار مہینے

گیارھویں تاریخ - بحوالہ جلاء العیون جمعہ ۱۵۳ھ ولادت امام رضا۔

بارھویں تاریخ - بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۳۲۲ھ ہلاکت قاہر باللہ بن معتضد انیسواں خلیفہ عباسیہ جو ۳۲۰ھ میں تخت نشین ہوا تھا۔

تیرھویں تاریخ - شق القمر بیعت ۳ سنہ بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۳۱۸ھ وفات ستکفی عباسی جو ۳۳۳ھ میں خلیفہ ہوا تھا اور جس نے بیٹی دیکھا اپنی بادشاہی کے استحکام کے لئے ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا۔

پندرھویں تاریخ - بحوالہ جامع عباسی و انوار شیخ مفید باتفاق تہذیب و کافی تہتیں روز سہ شنبہ ۲۱۲ھ ولادت حضرت امام علی النقی و جناب سید العلماء اور اخوند بھی یہی تاریخ ولادت لکھتے ہیں اگرچہ جمع کثیر نے ۲۱۴ھ لکھا ہے جنات الخلود میں نام والدہ شریفہ سوسن اصح ہے و بقولی فدہ مغربیہ بقولی سمانہ اور صاحب کشف الغمہ نے شفرا و مغربیہ لکھا ہے حاکم زمان تولد مامون عباسی تھا۔

سترھویں تاریخ - بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی ۵۲۹ھ قتل مسترشد باللہ بن مستظہر انتیسواں خلیفہ عباسیہ۔

اٹھارھویں تاریخ - بحوالہ تاریخ شیخ مفید حضرت موسیٰ ساحروں پر غالب آئے اور حضرت ابراہیم پر آتش سرد ہوئی (۴۹۳۴ قم) حضرت موسیٰ نے یوشع کو اپنا وصی بنایا (۱۴۱۹ قم) حضرت عیسیٰ نے شمعون الصفا کو اپنا وصی ظاہر کیا اور سلیمان بن داؤد نے آصف بن برخیا کو خلیفہ کیا (۲۸۱۸ قم) استقرار کشتی نوح برکوہ جودی (۴۰۹۴ قم) اور روز جمعہ ۱۰ھ باتفاق فریقین نزول آیہ یا ایھا الرسول بلغ تا آخر پیغمبر خدا نے بعد خطبہ بلیغ و طویل و اظہار فضائل جناب مولائے مومنین حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر تمام صحابہ و حضار سے بمقام خم غدیر فرمایا من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اور سب کو حکم دیا کہ سلام کریں ساتھ لقب امیر المومنین کے اور حسان بن ثابت وغیرہ صحابہ نے اس مضمون کے قصائد لکھکر پیش کئے اس واقعہ کے بعد آیۂ اکملت لکم دینکم

[اتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تمام نعمت اپنی تم پر کی غرض یہ دن مومنین کے لئے بہت بڑی عید ہے اور عید غدیر کے نام سے مشہور ہے اس دن کا روزہ ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے۔

۳۵ھ بحوالہ تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی قتل عثمان بن عفان بعمر ۸۲ تا ۹۰ باختلاف روایات ایام خلافت ۱۱ مہینے چودہ دن اور بقولی ۱۸ دن۔

بحوالہ شرح اربعین ابن خاتون روز دوشنبہ ۶۷۲ھ وفات خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ

بیسویں تاریخ - بحوالہ تاریخ حمزہ اصفہانی و ابو الفدا انتقال یزید بن ولید بن عبد الملک ۱۲۶ھ جو جمادی الآخر ۱۲۶ھ میں خلیفہ ہوا تھا ۵ مہینے اور بقولی ستر روز اسکی خلافت رہی یہ بنی امیہ کا بارھواں خلیفہ تھا اس کے بعد ابراہیم بن ولید تیرھواں خلیفہ ہوا ۸۹۲ھ کو ابو بکر شاہ ابن ظفر خان ابن فیروز شاہ ناصر الدین محمد شاہ کے قید میں مرگیا جو میرٹھ میں قید تھا جو شاہجہان آباد سے چوبیس کوس پر ہے اور جو ۲۰ صفر ۸۹۱ھ کو دہلی میں تخت نشین ہوا تھا۔

وفات مولانا مرزا بہادر علی صاحب قبلہ پیش امام عبادت خانہ حیدر آباد ۱۳۵۰ھ

انتقال سر اکبر حیدری صدر اعظم حیدر آباد ۱۳۶۱ھ

اکیسویں تاریخ - بحوالہ رسالہ آقائی اخوند روز تباھا۔

بائیسویں تاریخ - شہادت میثم تمار ۶۰ھ و شہادت فرزندان حضرت مسلم۔

چوبیسویں تاریخ - روز مباہلہ یعنی پیغمبر خدا و جناب امیر و حضرت فاطمہ و حسنین نصاریٰ نجران سے مباہلہ کو تشریف لے گئے لیکن آثار غضب الٰہی ظاہر ہونے پر نصاریٰ تابع اسلام رہکر جزیہ دینا منظور کیا بحوالہ تاریخ ابو الفدا۔ ۱۵۸ھ موت منصور دوانقی یہ ۱۳۶ھ میں خلیفہ ہوا تھا اس کے لکھا ہے یحیی بن خالد برمکی نے حضرت امام جعفر صادق کو زہر دیا۔ ۲۲۷ھ میں ہلاکت واثق باللہ بن معتصم خلیفہ نہم عباسیہ جو ۲۲۷ھ میں خلیفہ ہوا تھا۔ ۸۲۲ھ انتقال حضرت خواجہ محمد پارسا نقشبندی صاحب فصل الخطاب در مدینہ منورہ۔ مولائے مومنین حضرت امیر علیہ السلام رکوع میں انگوٹھی سائل کو بخشی جس پر آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ حضرت امیر کی شان میں نازل ہوا۔

وفات مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ پیشنماز مسجد جعفری حیدر آباد ۱۳۵۸ھ

پچیسویں تاریخ - ۱۰ھ نزول سورہ ہل اتیٰ جس کی آیہ یوفون بالنذر یطعمون الطعام ہے یہ سورہ فضیلت اہل بیت طاہرین میں ہے جناب امیر و فاطمہ و حسنین و فضہ خادمہ جناب سیدہ نے بوفائی نذر روزہ رکھا اور تین دن تک طعام سائل کو دیا اور پے در پے بغیر طعام کے روزہ رکھا جسکی تفصیل کتب فریقین میں موجود ہے اسی تاریخ حق تعالیٰ نے خوان طعام بہشت اہل بیت کے لئے بھیجا۔

چھبیسویں تاریخ - حضرت عمر کا ابو لولو ملقب بہ بابا شجاع الدین کے ہاتھ سے زخمی ہونا۔

ستائیسویں تاریخ - ۱۳۲ھ ہلاکت مروان بن محمد بن مروان آخری خلفائے بنی امیہ - بحوالہ تاریخ ابو الفدا بحکم یزید مسلم نے اہل مدینہ کو قتل کیا تین دن تک قتل عام رہا وفات فرید الدین عطار ۶۲۶ھ۔

انتیسویں تاریخ - وفات حضرت عمر ۲۳ھ بحوالہ تاریخ ابو الفدا استخ روز شنبہ ۲۳ھ ہے۔ روز یکشنبہ ۲۴ھ یکم محرم کو مدفون ہوئے عمر باقوال مختلفہ ۵۴ تا ۶۴ ہے و تاریخ واحدی میں لکھا ہے مدت خلافت دس برس ۵ مہینے بقول بعضی ۶ مہینے اور تاریخ الخلفاء میں ۱۰ برس ۶ مہینے ۴ دن ہے اور مستدرک حاکم میں بقولی دس سال ۶ ماہ۔

نخس اکبر - ۸ - ۲۰ - ۲۸ -

آیندہ محرم سے یہ سلسلہ ختم کرادیا جائیگا چونکہ اس سال حیدری جنتری جلد ختم ہوگئی اور ہر طرف سے جنتری کا تقاضا تھا اس لئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا تھا اب چونکہ محرم سے ۶۷ھ کی جنتری انشاء اللہ تعالیٰ شایع ہوگی جن حضرات کو ضرورت ہو وہ جنتری یا سالنامہ کتب خانہ حیدری سے طلب فرمائیں - قیمت حیدری جنتری ۱۰ / - سالنامہ مع حیدری جنتری ۱/۸

وسیلۂ مغفرت

یہہ کتاب فخر قوم عالیجناب سیٹھ عنایت اللہ دایا بھائی مرحوم و مغفور نے حج و زیارات سے فراغت پانے کے بعد تالیف فرمائی تھی اور اسکی طباعت میں بہت کافی روپیہ خرچ کیا تھا حقیقت میں خوجہ بھائیوں میں دو شخصیتیں ایسی گذری ہیں جن کو مومنین کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے - ایک سیٹھ صاحب موصوف اور دوسرے خان بہادر حاجی احمد چاندو مرحوم و مغفور تھے - ان بزرگواروں نے قوم کے غریبوں کی جو اعانت فرمائی ہے وہ ناقابل فراموش ہے گو کہ اللہ نے انھیں دولت دی تھی لیکن طبیعتوں کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی غریب سے ملتے تو اس کو یہہ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ وہ کسی دولتمند انسان سے بات کر رہا ہے خان بہادر مرحوم عاشق آل محمد اور عربی گجراتی زبان میں بہت اچھی ذاکری فرماتے تھے اور بمبئی قوم کی فلاح ... مختصر یہہ کہ دوسرے دولتمندوں کو ان کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے - یہہ آج زندہ نہیں ہیں لیکن ان کی نیکیوں کے سبب ان کا نام باقی ہے اور باقی رہیگا۔

سیٹھ صاحب کی اس کتاب میں حج و زیارات کی جملہ معلومات موجود ہیں اور یہہ کتاب زائرین کے لئے رہبری کرسکتی ہے نہ صرف معلومات سفر ہیں بلکہ زیارتیں وغیرہ بھی اس میں درج ہیں -

سیٹھ صاحب مرحوم کے فرزند رشید عالیجناب سیٹھ غلام علی صاحب دام اقبالہ جو اپنے پدر بزرگوار کی طرح نیکیوں اور جود و سخا کا مجسمہ ہیں ہمیں وسیلۂ مغفرت کی بہت سی کاپیاں اس غرض سے عنایت فرمائی ہیں کہ ہم مومنین میں مفت تقسیم کریں لہذا ضرورتمند حضرات (وہ حضرات جو واقعی زیارات عتبات عالیات کو جانا چاہتے ہیں) کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ محصولڈاک (۱/) ذریعہ منی آرڈر یا بصورت ٹکٹ روانہ کرکے وسیلۂ مغفرت کی کتابیں ہم سے طلب فرمالیں - اور اس کے ہدیہ کے طور پر ایک فاتحہ بھیجیں

مدیر اصلاح ... چھتہ بازار حیدر آباد دکن

ہفتہ وار خبروں کا خلاصہ

عالم

شہزادی الزبتھ کے عقد کے موقع پر دول عالم کے وزرائے امور خارجہ کی کانفرنس لندن میں

لندن ۱۵ اکتوبر ۔ مہر رائل ہائی نس شہزادی الزبتھ کے عقد مسعود کے موقع پر جو بمقام لندن ۲۰ نومبر میں منعقد ہوگی ممالک بیرونیہ کے وزرائے اعظم کا جو خصوصی کانفرنس منعقد ہوگی معلوم ہوا ہے کہ اس موقع پر بیشتر اہم ممالک عالم کے وزرائے امور خارجہ کی کانفرنس بھی ہوگی سیکورٹی کونسل اقوام متحدہ کے ایک غیر معمولی اجلاس کے انعقاد کی بھی توقع ہے

کیا ہٹلر پھر زندہ ہوگیا

وارسا ۱۶ اکتوبر

سابق جرمن ہوا باز کپتان بامگاٹ نے یہ دعوی کے ساتھ کہا ہے کہ وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۴۵ء کو ہٹلر اور ایوا براون کو برلن سے ڈنمارک لے گیا تھا یہ ہوائی سفر ہٹلر کی اطلاع کردہ خودکشی سے پہلے عمل میں لایا گیا تھا =

ایٹم بم سے ہلاک ہونے والے جاپانیوں کی چھ سو نعشیں برآمد ہوگئیں

ٹوکیو ۱۰ اکتوبر

بحرالکاہل کی وسعت میں ختم کرکی فابعض فوجوں کے صدر مستقر سے صرف ایک میل پر واقع مقام ہیروشیما کے جنوب میں تین میل پر جزیرہ نینوشیما میں جاپان کی ایک سرکاری تحقیقاتی جماعت نے چھ سو ایسے اشخاص کی نعشیں برآمد کی ہیں جو ایٹم بم (جوہری بم) کے حملے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے یہ نعشیں ان ہزاروں اشخاص میں سے چند کی ہیں جو آج سے دو سال پہلے ہیروشیما پر مذکورہ بم کے گرائے جانے کے بعد جزیرہ مذکورہ کو بھاگ آئے تھے

ایک ظالم جاپانی ایڈمیرل کو سزا ملنے والی ہے

ہانگ کانگ ۱۰ اکتوبر

ملٹیریا ایجنسی کی اطلاع ہے کہ ہانگ کانگ میں آج جاپانی ایڈمیرل ناسا تیکر کو سرسری کورٹ مارشل نے سزا ۔۔۔ یا الزام یہ تھا کہ اس نے ۱۹۴۲ء میں مغربی بورنیو کے چند سو ہزار سے زیادہ ۴ ہزار مردوں عورتوں اور بچوں کو بغیر کسی تحقیق کے قتل کرا دیا تھا (رائٹر)

اسلام

اسلامی مجلس ایران میں وزیر اعظم قوام السلطنت کی تائید میں قرارداد اعتماد کی منظوری

طہران ۱۲ اکتوبر ۔ ایرانی مجلس نے وزیر اعظم قوام السلطنت کی تائید میں قرارداد اعتماد منظور کی ہے جن کے خلاف حال ہی میں تنقید کرتے ہوئے روسیوں نے ایرانی شمالی علاقہ کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا اور بتلایا گیا تھا کہ آزمائشی رسمی نامہ ایرانی تیل کے وسائل کے لئے تباہ کن ہے (رائٹر)

فلسطین کی نسبت تجویز تقسیم کی مخالفت

نیویارک ۱۰ اکتوبر

فلسطین کمیٹی میں پاکستان کے نمائندوں نے تحقیقاتی کمیشن کی مرتبہ اقوام متحدہ کی تجویز تقسیم کے خلاف فلسطین کے مسلم عربوں کی زبردست تائید کی ایک مندوب نے کہا کہ اس ملک میں واقع عرب زمینات کو چند ہی سالوں کے اندر یہودی خرید لیں گے (رائٹر)

انگریزی افواج کی عراق سے روانگی

سندن ۱۲ اکتوبر ۔ انگریزی افواج موسم خزاں کے اخیر تک عراق سے واپس بلالی جائینگی صرف دو چھوٹے سے ہوائی دستے تہا نیا میں باقی رہ جائیں گے جو عراق اور شیبا کا مشہور ہوائی اڈا ہے (رائٹر)

عرب لیگ کے فیصلوں سے شاہ عبداللہ متفق ہیں

بیروت ۱۱ اکتوبر

شرق اردن کے شاہ عبداللہ عرب لیگ کے فیصلوں کے ساتھ کامل اتفاق رکھتے ہیں کہ برطانوی افواج کی واپسی کی صورت میں فلسطینی عربوں کے لئے فوجی اخلاقی اور معاشی امداد بھیجی جائے گی یہ الفاظ آج یہاں عرب لیگ کے معتمد عمومی عظام پاشاہ نے کہا =

پاکستان

قلمرو پاکستان میں دو اور ریاستوں نے شرکت کا فیصلہ کرلیا

کراچی ۱۰ اکتوبر

سمجھا جاتا ہے کہ ریاست ہائے بہاولپور اور خیرپور نے ہندوستانی قلمرو پاکستان میں شرکت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے (اے پی)

لاہور میں سنگباری اور خنجرزنی کی وارداتیں

لاہور ۵ اکتوبر

لاہور میں کل مزید وارداتوں کی اطلاعات ملی ہیں ایک حادثہ میں ایک شخص پر مرنے تک سنگباری کی گئی اور خنجرزنی کے حوادث میں دو اشخاص ہلاک ہوئے (اے پی)

قائد اعظم کے امدادی فنڈ میں ۵ لاکھ کا عطیہ

بہاولپور ۱۰ اکتوبر

ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور نے قائد اعظم کے امدادی فنڈ میں ۵ لاکھ کا عطیہ دیا ہے اس کے علاوہ نواب صاحب نے اپنے طور پر ایک امدادی فنڈ بھی کھولا ہے اس فنڈ کی نصف رقم قائد اعظم امدادی فنڈ کو دی جائیگی اور بقیہ بہاولپور کے مہاجرین کی امداد پر صرف ہوگی (اورینٹ پریس)

۲۵ لاکھ پناہ گزینوں کو موسم کی سختیاں برداشت کرنی پڑیں گی

کراچی ۵ اکتوبر ۔ ۲۵ لاکھ پناہ گزینوں کو عنقریب مغربی پاکستان کے موسم سرما کی سختیاں برداشت کرنی پڑیں گی یہ بات انتہائی اہمیت رکھتی ہے کہ ان پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بلانکیٹ مہیا کی جائیں ۔۔۔ حیدرآباد دسندھ سے (۵۰۰) ہزار اشخاص کی روانگی کراچی ۱۰ اکتوبر غیر سرکاری حلقوں کا اندازہ ہے کہ گذشتہ ۔۔۔

حکومت پاکستان اسلامی ممالک کو اپنے نمائندے بھیجے گی

کراچی ۱۰ اکتوبر

حکومت پاکستان اسلامی ممالک کو اپنے نمائندے بھیجنے پر غور کر رہی ہے تاکہ ان ممالک کو صحیح معلوم ہو سکے کہ ہندوستان اور پاکستان میں کیا ہو رہا ہے

ملک فیروز خان نون پاکستان کی طرف سے عنقریب ممالک اسلامی کا دورہ کریں گے

کراچی ۱۰ اکتوبر

ملک فیروز خان نون جو سابق میں انگلستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر رہ چکے ہیں پاکستان کی طرف سے ایک غیر سرکاری مشن پر عنقریب ممالک اسلامی کا دورہ کریں گے

موصوف اس مہینے کے وسط تک کراچی پہنچ جائیں گے (اورینٹ پریس)

پاکستان میں صرف مشرقی پنجاب اور مشرقی ریاستوں کے پناہ گزینوں کے لئے گنجائش ہے پاکستانی حکومت

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر

پاکستان میں پناہ گزینوں کو رکھنے کے لئے جتنی زمین ہے نا کافی ہے وہ صرف مشرقی پنجاب اور مشرقی ریاستوں مثلاً پٹیالہ ۔ نابھہ ۔ فریدکوٹ اور نابھہ سے مسلم پناہ گزینوں کو قبول کر رہی ہے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس مسئلہ پر حال میں لاہور میں حکومت ہند کے نمائندوں اور مسٹر لیاقت علی خاں اور دیگر پاکستانی نمائندوں کے درمیان تبادلہ خیال ہوچکا ہے ہندوستانی نمائندوں نے یونین کی حکومت کی پالیسی کا اعادہ کیا جو مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ وہ موجودہ حالات کے تحت ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو کسی طرح بھی مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ ہندوستان میں رہیں یا پاکستان کو ہجرت کر جانے کے لئے آزاد ہیں (اے پی)

۲ ۔۔۔ ہزار اشخاص لاہور ریلوے کے ذریعہ ہندوستان کو ہجرت کر چکے ہیں

ہندوستان

ہندوستانی ڈومینین اور مغربی پنجاب کے مابین ۴۲ دن میں ایک لاکھ سے زائد پناہ گزینوں کی منتقلی

نئی دہلی وزارت امداد و بحالی کا جاری کردہ ایک صحافتی بیان ظاہر کرتا ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے ۱۳ ستمبر اور ۲۴ اکتوبر کے درمیانی عرصہ میں ہندوستانی ڈومینین اور مغربی پنجاب کے مابین ایک لاکھ سے زاید پناہ گزینوں کو منتقل کیا اس مجموعی تعداد کے منجملہ ۶۹۰۰۰ ہندو اور سکھ پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب سے ہندوستانی ڈومینین کو منتقل کیا گیا اور ۲۵ ہزار مسلمانوں کو اس کی مخالف سمت میں پہنچایا گیا (اپ)

مدرسۃ البنات جالندھر کی پانچ سو طالبات کی جان و آبرو سخت خطرہ میں ہے

لاہور ۲۸ اکتوبر - خواجہ فیروز الدین بار ایٹ لا نے ہندی ماؤنٹ بیٹن کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے - نسوانیت کے نام پر جس کا پاس آسلنی ایک پاکیزہ نمونہ ہیں مہربانی فرماکر مدرسۃ البنات جالندھر کی پانچ سو مسلمان طالبات کو بچا لیجئے جن کی جان اور آبرو سخت خطرے میں ہے (اورینٹ پریس)

سرکاری جریدہ ہندی زبان میں شائع ہوگا

احمد آباد - ۲۶ اکتوبر یہ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ جات متحدہ کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری جریدہ کو ہندی زبان میں شائع کیا جائے چنانچہ اس جریدہ کی پہلی ہندی اشاعت ۲۸ اکتوبر کو عمل میں آئیگی

ریاست کشمیر میں ایک جمہوری حکومت کے قیام کی کوشش ہندو حکمران کی مسلمان رعایا

لاہور ۲۶ اکتوبر - پیناک کے ایک مراسلہ میں ایک بیرونی نامہ نگار یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاست کشمیر میں ایک جمہوری حکومت قائم کرنے کے لئے ایک تحریک کا آغاز کیا گیا ہے ریاست کشمیر کو جو پاکستان کے داخل میں شامل ہے ... ریاست مذکور کے حکمران ہندو ہیں لیکن ان کی چالیس لاکھ رعایا مسلمان ہے جو ظلم تک دو منیں آ ... گیا

میں کشمیر کی شمولیت کے خلاف ہے

کشمیر میں عارضی جمہوری حکومت کا قیام

لاہور ۲۷ اکتوبر ایک برقیہ کے بموجب جو کل رات راولپنڈی سے لاہور میں موصول ہوا ہے ریاست کشمیر میں ایک عارضی جمہوری حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے (اپ)

(۲۲) لاکھ ہندو اور سکھ

یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۵ اور ۲۵ اگست کے درمیان (۲۲) لاکھ ہندو اور سکھ پناہ گزین مشرقی پنجاب میں منتقل ہوئے ہیں مغربی پنجاب کے مختلف کیمپوں میں ۹ ہزار ہندو اور سکھ پناہ گزینوں کی جملہ تعداد (۱۴) لاکھ (۵۰) ہزار تک پہنچ گئی تھی

حکومت مدراس نے نشہ بازی کو جرم قرار دیتے ہوئے قید و جرمانہ کی سزا تجویز کی ہے

مدراس ۲۷ اکتوبر حکومت مدراس نے نشہ بازی کو جرم قرار دیتے ہوئے خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے ۶ ماہ کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں تجویز کی ہیں (اپ)

وزیر اعظم مشرقی پنجاب کا سالانہ مشاہرہ ۴۸ ہزار اور دیگر وزراء کا ۱۸ ہزار ہوگا

شملہ ۲۷ اکتوبر - حکومت مشرقی پنجاب نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم کا سالانہ مشاہرہ ۴۸ ہزار روپئے مقرر کیا گیا ہے اور دیگر وزراء کی سالانہ یافت ۱۸ ہزار روپیہ قرار دیگئی ہے

۴ ستمبر سے ۴ اکتوبر تک مغربی پنجاب سے ۷ لاکھ ۵ ہزار غیر مسلم اور مشرقی پنجاب سے ۸ لاکھ ۵۶ ہزار مسلمانوں کا تخلیہ

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر میجر جنرل چمنا نے جو فوجی ادارہ تخلیہ کی کارکردگی سے سبکدوش ہوچکے ہیں کل دہلی میں منعقدہ ایک صحافتی کانفرنس میں بتایا کہ ۴ ستمبر سے ۴ اکتوبر تک ادارہ تخلیہ نے مغربی پنجاب کے ۵۰۰۰۰ ہندوؤں اور سکھوں کو ہندوستان پہنچایا اور مشرقی پنجاب کے ۸۵۶۰۰۰ مسلمانوں کو پاکستان منتقل کیا (اپ)

محرم نمبر یکم محرم کو شائع ہوگا۔

مضمون نگار حضرات جلد از جلد مضامین صاف خط میں روشنائی سے لکھکر روانہ فرمائیں ـ

مشتہرین جلد از جلد اپنا اشتہار مع اجرت روانہ فرمادیں چونکہ یہ پرچہ خاص طور پر زیادہ تعداد میں شائع ہوگا اور امید ہے کہ تمام محرم نمبروں سے بہتر ہوگا = اجرت اشتہار رعایتی فی صفحہ ۱۵ نصف صفحہ ۸ ایک کالم ۵ ربع کالم سے ۳ روپئے

مہتمم اخبار انتخاب بمقام بازار حیدرآباد دکن

اشتہار مرتبہ ۲ عدالت دیوانی منصفی ویجاپور تعلقہ ضلع اورنگ آباد دکن

نمبر مقدمہ ۱۸۲ ف

باجلاس پنڈت بالکشن راؤ بی اے ایل ایل بی منصف ویجاپور

مدعی یعل شاہ خان ولد زمان خان قوم مسلمان عمر ۵۰ سال پیشہ زراعت سیوپار سکن ویجاپور

مدعی علیہم = نارائن کشن ولد ان سکھارام اترے قوم مرہٹہ سکنہ ایر گاؤں تعلقہ ویجاپور

بنام - کشن ولد سکھارام اترے قوم مرہٹہ عمر ۳۵ سالہ پیشہ زراعت سکنہ ایر گاؤں تعلقہ ویجاپور = دعویٰ

ہرگاہ تمہارے نام مقدمہ صدر میں متعدد بار سمن اجرا ہوئے مگر تم پر باضابطہ تعمیل نہ ہوئی اور نہ تم حاضر عدالت ہوئے لہذا بذریعہ ہذا اطلاع دی جاتی ہیکہ بتاریخ ۲۱ آذر ۱۳۵۷ف حاضر عدالت ہوکر پیروی و جوابدہی کرو بصورت غیر حاضری کارروائی ضابطہ کی جائیگی فقط - منصف عدالت

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

دکن

برطانوی فوجی سامان کی منتقلی

حیدرآباد ۳ ۔ اکتوبر ۔ اصلاع فوجی حلقوں میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ برطانوی فوجوں کے سامان کی منتقلی کے لئے احکام وصول ہو چکے ہیں اور یہ سامان بہت جلد منتقل کر دیا جائے گا ۔

مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کو نظامت عطیات پر ترقی دیگئی

حیدرآباد ۲ ۔ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ ناظم کورٹ آف وارڈز مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کو نظامت عطیات اہم ادر مدار خدمت پر ترقی دیگئی چنانچہ موصوف نے آج جائزہ حاصل کرلیا ۔

نواب دین یار جنگ بہادر کے اختیارات میں اضافہ

حیدرآباد ۳ ۔ اکتوبر ۔ ہز اکسلنسی صدراعظم بہادر نے اپنے اختیارات حاصلہ کے تحت نواب دین یار جنگ بہادر چیف کمشنر پولیس کو مزید اختیارات عطا فرمایا ہے جو حسب ذیل ہیں ۔

صدر ناظم کوتوالی سرکار عالی کو بھی موٹر کاڑیوں یا اسلحہ کا مطالبہ کرکے ان کو حاصل کرنے کے سلسلہ میں استعمال کرسکیں گے اور ایسے مزید احکام بھی صادر کرسکیں گے جو ان کی رائے میں ایسے مطالبہ وصول کے سلسلہ میں ضروری و مناسب ہوں ۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ اختیارات اسی وقت استعمال کئے جاسکیں گے جبکہ صدر ناظم صاحب کوتوالی کی رائے میں عامۃ الناس کی حفاظت یا قیام امن عامہ و اہل ملک کی ضروریات زندگی کے لئے رسد و خدمات کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری یا مناسب ہوں ۔

(وطن نیوز)

ملازمین اسٹیٹ نواب کاظم جنگ بہادر کی تنخواہوں میں اضافہ

حیدرآباد ۲ ۔ اکتوبر ۔ بر حالات حاضرہ اور موجودہ گرانی کے مد نظر اسٹیٹ نواب کاظم جنگ بہادر نے باوجود اس کے کہ الاونس گرانی سابق سے کافی تعداد میں دیا جارہا ہے ملازمین کی تنخواہوں میں (۲۵) فیصد اضافہ علاوہ الونس گرانی کے ذاتی اسٹیٹ سے یکم آذر سے منظور فرمایا ہے ۔

دکن نیوز اور اخبارات پر استغاثہ نواب سالار جنگ بہادر کے حلفی بیان

حیدرآباد ۴ ۔ اکتوبر ۔ نواب سالار جنگ بہادر نے دکن نیوز اور مقامی اخبارات کے خلاف عدالت فوجداری بلدہ میں ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ پیش کیا ہے ۔ ملزمین میں مرزا امیر بیگ صاحب رونق اڈیٹر دکن نیوز مولوی محمد حبیب اللہ صاحب رشدی اڈیٹر میزان مولوی غلام محمد صاحب کلکتہ والا مونس میزان مولوی سید محمود حیدر صاحب اڈیٹر رہبر دکن مولوی سید منظور الحسن صاحب مہتمم رہبر دکن ، مولوی مظہر علی صاحب مالک صحیفہ ، مولوی طاہر علی صاحب ناشر و مہتمم صحیفہ ، مولوی غلام محمد مصطفےٰ بیگ صاحب مدیر صحیفہ ، مولوی سید وقار احمد صاحب مدیر نظام گزٹ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب رشدی مہتمم نظام گزٹ ، مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب رئیس اڈیٹر وقت ، مولوی محمد حسن صاحب مہتمم اخبار وقت ، مولوی علی اشرف صاحب مدیر تنظیم ، مولوی یوسف الدین مہتمم تنظیم ، مولوی سید احمد اللہ صاحب قادری مدیر انصاف ، مولوی سید محمد عارف صاحب مدیر صبح دکن ، مولوی شاہد صدیقی صاحب اڈیٹر صبح دکن مولوی محمد وحید الحق صاحب مہتمم و شریک مدیر صبح دکن ، مولوی اختر حسین صاحب مدیر پیام وغیرہ ۔

یہ استغاثہ ناظم اول فوجداری بلدہ کے اجلاس پر دفعہ ۵۰۰ کے تحت دائر کیا گیا ہے ۔ استغاثہ میں نواب صاحب نے اپنی اور اپنے آبا و اجداد کی شاہان آصفی اور ملک دکن کی وفاداری و خیر سگالی کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ملزم نمبر (۱) جو دکن نیوز کا مدیر ہے بہ نیت مجرمانہ گہری سازش کے تحت خودغرضی کی بنا پر بدنیتی سراسر بے بنیاد و غلط حسب ذیل خبر نہایت معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ نواب سالار جنگ بہادر کی دیوڑھی میں ۴ ۔ شوال کو ایک ضیافت عصرانہ پر مخصوص سیاسی نظریہ کے اشخاص کا اجتماع عمل میں آیا جس میں بعض مشائخین حضرات بھی شریک تھے ۔ اور ایک معروضہ حضرت جہاں پناہی کی بارگاہ میں روانہ کیا گیا ہے جس میں اتحاد المسلمین کی تنظیم کو مطعون کیا گیا ہے اور مشورہ دیا گیا کہ حیدرآباد ہندو یونین انڈین میں اپنے آپ کو ضم کرلے ۔ مقامی اخبارات میں طبع کرائی چنانچہ مختلف عنوانات کے تحت بلدہ و بیرون بلدہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں تشہیر کی گئی یہ مستغیث و مستغیث کے خاندان کی وفاداری و نیک نامی کے خلاف منافرت خیز ہے جو مستغیث کے حق میں موجب مضرت ہوئی ۔

نواب سالار جنگ بہادر نے اپنے حلفی بیان میں جو ذرلعہ کمیشن لیا گیا بیان کیا کہ جس خبر کا ذکر استغاثہ میں ہوا ہے (وہ دکن نیوز) کی دی ہوئی ہے جس میں کوئی اصلیت نہیں اخبارات نے نہایت غیر ذمہ دارانہ طریقہ سے اس خبر کی اشاعت کی جس کی وجہ سے مسلم پبلک مجھ سے مشتعل ہوگئی اور میرے خلاف لوگوں کو بھڑکایا جارہا ہے ۔

توسیع حیدرآباد ۵ ۔ اکتوبر ۔ نواب دین یار جنگ بہادر صدر المہام [illegible] کو معلوم ہوا ہے کہ ایک سال [illegible] ہے ۔

[illegible] جانب سے استغاثہ دکن نیوز اور اخبارات کی مجلس دفاع

حیدرآباد ۵ ۔ اکتوبر ۔ [illegible] بہادر نے دکن نیوز اور بعض مقامی اخبارات کے خلاف جو استغاثہ عدالت فوجداری بلدہ میں پیش کیا ہے اس کی پیروی کے لئے دکن نیوز اور اخبارات کی جانب سے حسب ذیل وکلا کی مجلس دفاع تشکیل دی گئی ہے ۔

(۱) مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ایڈوکیٹ (۲) مولوی محمد یامین صاحب زبیری ایڈوکیٹ (۳) مولوی ابوالخیر صاحب صدیقی (۴) مولوی بدر شکیب صاحب (۵) مولوی مرزا احمد علی بیگ صاحب (۶) مولوی غلام احمد خاں صاحب (۷) نواب عبدالرزاق خاں صاحب جاگیردار

اس مجلس میں مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی ایڈوکیٹ کو بھی شریک کیا جارہا ہے ۔ مجلس دفاع کو مزید ماہرین قانون کو شریک کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ۔

حضرت اقدس واعلیٰ کی تجاویز گفت و شنید کے لئے ڈومینین گورنمنٹ وفد روانہ کررہی ہے

حیدرآباد ۵ ۔ اکتوبر ۔ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کے حالیہ خط پر جو ہز اکسلنسی گورنر جنرل کا موسومہ اور دونوں کے مابین دستوری گفت و شنید سے متعلق ہے انڈین ڈومینین کی حکومت کو غور کرنے کا موقع ملا ۔

حضرت اقدس و اعلیٰ کی تجاویز کے بارے میں ڈومینین گورنمنٹ حکومت سرکار عالی سے اس مسئلہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے ایک وفد روانہ کررہی ہے جس کے صدر مسٹر وی ۔ پی ۔ مینن ہیں ۔ (اطلاعات)

نظامت راتب بندی ۔ حیدرآباد ۵ ۔ اکتوبر ۔ نظامت راتب بندی پر مولوی اصغر حسین صاحب ناظم اغذیہ کا تقرر عمل میں آیا موصوف نے اس خدمت کا جائزہ بھی حاصل کرلیا ۔

رعایا کی خوشحالی اور ...

حیدرآباد ...
سرکارعالی نے ... سال ...
... رقم انگزاری کی معافی
... خاص خود ... کے تحت
... سوال مراعات ...
... مستحق ہوں گے جنھوں نے
... احساس کی کاشت کی ہے اور
ملک کی غذائی موقف کو درست رکھنے
کے لئے مقررہ اناج واجبی قیمت پر
دیا ہے اس معافی سے کاشتکاران
... اور ... راست فائدہ ...
... اراضی اور پٹہ داران
... یا ... کے فائدے
... حاصل ہوں گے ...
کیا جائے گا۔
رعایا کی فلاح اور ملک میں زیادہ
غلہ پیدا کرنے کی خاطر سردست
(۲۰) بیس لاکھ روپے بدخواہ تقاوی
منظور کئے گئے ہیں ایسے کاشتکاروں
کو جو اپنی زمینوں میں باؤلی کھودنا
چاہیں ... ہزار روپیہ کی حد تک تقاوی
دی جائے گی۔ باؤلی کی تیاری کے بعد
تقاوی کی ایک چوتھائی رقم معاف
کردی جائے گی اور بقیہ تین چوتھائی
رقم سہولت کے ساتھ پندرہ سالہ
... اقساط میں مع سود معمولی
وصول کی جائے گی۔ اگر رعایا سرکارعالی
اس رعایت سے مستفید ہونے پر مائل
ہو اور یہ (۲۰) لاکھ روپے کافی نہ ہوں
تو ایسی صورت میں حکومت مزید رقم
مہیا کرنے کا انتظام کرے گی۔
اس سال گیہوں کے کاشتکاروں
کو نفع پہنچانے کے لئے لیوی اور خریدی
... پر قیمت کے علاوہ ...
روپیہ فی پلہ بونس دینا منظور کیا گیا ہے
اور جوار، باجرا، مانگی اور ... کی کاشت
کرنے والے ایسے کاشتکاروں کو جن
کے قبضہ میں صرف (۲۰) ایکڑ تک اراضی
ہو یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ اگر
زمین کی پیداوار ان کے خاندان کے
... کے لئے ضروری ...
... پیداوار ...
وصول نہیں کی جائے گی۔
اس کے علاوہ حکومت نے یہ بھی
... سرکار ... پالیسی ۱۳۵۵ ف
میں کاشتکاروں کو لیوی کے غلہ کی
قیمت فوراً ادا کردے۔

انڈین ایکسپریس کی مسدودی

حیدرآباد ۶ اکتوبر معلوم ہوا
ہے کہ اخبار انڈین ایکسپریس (مدراس)
جس میں حال ہی میں ایک منافرت انگیز
خبر شائع ہوئی تھی ملک سرکارعالی
میں اس کا داخلہ مسدود کردیا گیا ہے

چوبازار کے ایک تاجر کی گرفتاری

حیدرآباد ۷ اکتوبر
کل بھگت رام لدسیٹھ مل
کلاتھ مرچنٹ کو انسپکٹنگ آفیسر
صاحب پارچہ نے بلیک مارکٹ
پارچہ بیچنے کی علت میں گرفتار کرلیا
ہے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ دوکان کا کپڑا ضبط کرلیا جاکر
بھگت رام کے نام کا کوٹہ بند کردیا
گیا ہے۔

تشکوئے معلی اعلیٰ حضرت بندگانعالی میں صاحبزادہ بلند اقبال کی ولادت باسعادت

حیدرآباد ۷ اکتوبر تشکوئے
معلی اعلیٰ حضرت بندگانعالی میں
صاحبزادہ بلند اقبال نواب بہجت علی
خاں المخاطب بہجت جاہ بہادر
کی ولادت باسعادت کی مسرت
میں حسب فرمان خسروی بلدہ کی
حد تک سرکاری و غیرسرکاری مدارس کو بروز
چہارشنبہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ مطابق
۸ آذر ۱۳۵۵ ف تعطیل دی گئی۔

منگل ہاٹ میں مارپیٹ چھ زخمی پولیس کی پہرہ بندی

حیدرآباد ۷ اکتوبر اس کا انکشاف
کل رات منگل ہاٹ میں ایک حرکت
سے ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرد
اور ایک عورت بازوار خاں پیٹھ کے
بھائی کے دامن سے گزر رہے تھے
ایک نل پر جب یہ دونوں پانی پینے
گئے تو ایک جماعت ان پر حملہ آور ہوئی
مرد کو حملہ کرتے ہوئے بھگا دیا گیا
اس کی اطلاع ... تا پورے
محلہ میں پھیل گئی پولیس جب بازوار
خاں پیٹھ کے بھائی پر پہنچی تو یہ لوگ
فرار ہوچکے تھے عورت اور اس کے
مرد کو اپنی تحویل میں ... پہنچا دیا
گیا۔ افواہیں مختلف عنوانات سے
پھیلنے لگیں رات کے (۸) بجے دونوں
فرقوں کے لوگ جمع ہونے لگے رشید
بنک کے پاس کچھ مارپیٹ ہوئی۔
یہاں کے دو زخمیوں کو دواخانہ بھیج
دیا گیا ایک اور مقام پر دو زخمی ہوئے
پورا باجنی میں بھی دو زخمی ہوئے
ان کو دواخانہ بھیج دیا گیا اس طرح
جملہ (۶) زخمی ہوئے۔
مسٹر رستم جی کوتوال بلدہ اپنے
نائبین کے ساتھ موقع پر آگئے اور
پولیس کے خصوصی دستے منگل ہاٹ
کے پورے علاقہ میں پھیلا دئے گئے
رات بھر مسلح جمعیت ہر گلی کوچہ میں
گشت کرتی رہی خطرناک راستے بند
کردئے گئے۔ رات کے (۱۱) بجے ایک
مکان کو آگ لگنے کی اطلاع ملی فوری
آتش فرو انجن طلب کیا گیا دونوں
فرقوں کے لوگ جو مختلف مقامات
پر جمع ہو رہے تھے پولیس ان پر کافی
نگرانی کررہی تھی۔
کوتوالی کے اعلیٰ عہدیدار صدر
ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر
سے ربط رکھے ہوئے تھے۔
صدر مملکتی مجلس مولوی قاسم
رضوی صاحب، مولوی ابوالخیر صاحب
صدیقی معتمد مملکتی مجلس، مولوی
محمد عبدالرؤف صاحب ایڈوکیٹ
صدر مجلس عمل اور مولوی یامین
زبیری صاحب ایڈوکیٹ داعی مجلس
عمل رات کے ایک بجے تک تمام متاثرہ
مقامات کا معائنہ کرتے رہے۔

موازنہ کی کونسل سے منظوری۔

حیدرآباد ۷ اکتوبر موازنہ ۱۳۵۵ ف
کو کونسل نے منظور کرلیا ہے بارگاہ
خسروی میں عرضداشت روانہ کردی گئی

ریمانڈ جیل حیدرآباد ۷ اکتوبر مسلم سازی
کے (۷) ملزمین کو پولیس نے عدالت
فوجداری کے حکم سے ریمانڈ جیل کرادیا ہے
(دکن نیوز)

موٹر سے اتصادم حیدرآباد
۷ اکتوبر پل قدیم کے پاس ایک شخص
موٹر لاری سے متصادم ہوکر زخمی ہوا
متضرر کو دواخانہ بھیج دیا گیا۔ لاری
کے ڈرائیور کو جو فرار ہونے کی کوشش
کر رہا تھا کوتوالی کے موٹر سیکل سوار نے
تعاقب کرکے منگل ہاٹ کے ناکہ کے
کے پاس روک لیا۔

موسیٰ ندی میں ایک مچھیرے کی ہلاکت

حیدرآباد ۷ اکتوبر آج ۳ بجے
موسیٰ ندی میں ایک نعش کو پولیس
نے برآمد کیا۔ واقعات یہ بیان کئے
جاتے ہیں کہ ایک کمسن شخص مچھلیاں
پکڑ رہا تھا اچانک کسی بیماری کی وجہ
سے پانی میں گر پڑا اور ہلاک ہوگیا۔

نواب مفخم جاہ بہادر کو حادثہ مزاج پرسی کیلئے رونق افروزی شاہانہ۔

حیدرآباد ۹ اکتوبر
دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ کل صبح
ہز ہائی نس پرنس آف برار والا شان
بہادر کے چھوٹے صاحبزادے شہزادہ
نواب مفخم جاہ بہادر کو ... پیش آیا
شہزادہ ... گھوڑے کی سواری
کرتے ہوئے زمین پر آرہے۔ ہاتھ کی
ہڈی ٹوٹ گئی شہزادہ بہادر کو آصفیہ
کوٹھی سے جہاں آپ اپنے برادر اکبر
شہزادہ مکرم جاہ بہادر کے ساتھ مقیم
تھے بلا وسٹہ لایا گیا ہے۔ مبارک
مزاج پرسی کے لئے کل شام سواری
شاہانہ رونق افروز ہوئی تھی۔

ممنوعہ ہفتہ وار اردو اخبار

حیدرآباد ۹ اکتوبر چونکہ ہفتہ وار
اردو اخبار موسومہ حریت دہلی میں منافرت
رساں خبریں درج ہیں اس لئے حکومت
سرکارعالی نے قواعد تحفظ ممالک محروسہ
سرکارعالی کے قاعدہ (۲۹) ذیلی قاعدہ
(۱) کے فقرات (د) اور (ھ) کے تحت
اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۱۴ اگست
۱۹۴۶ء کی خرید فروخت یا تقسیم کو
ممنوع قرار دیا ہے۔ نیز یہ اشاعت
جملہ دیگر ایسی مطبوعات جس میں اس کی
نقلیں ترجمے یا اقتباسات درج ہوں
شریک ہوں جہاں کہیں بھی پائی جائیں گی
بحق سرکار ضبط کرلی جائیں گی۔

ڈھول پیٹھ کا متاثرہ رقبہ [illegible]
سنگ بارے اسلحہ کی برآمد حیدرآباد

۹ اکتوبر ڈھول پیٹھ میں کل رات کے ٹھیک (۱۲) بجے برقی تار میں خلل پیدا کرکے تاریکی کردی گئی اسی کے ساتھ ہی گزشتہ سے گھنٹہ اور بگل کی آوازیں شروع ہوگئیں جب پر لودھوں کی ٹولیاں جمع ہونے لگیں فائرنگ کی آواز کیساتھ ہی مولوی عبدالنعیم صاحب مددگار کوتوالی اور مولوی سید محمود صاحب مددگار اسلحہ جمعیت کیساتھ اس حصہ میں پہنچ گئے کوتوالی کی جمعیت کی آمد کے ساتھ پہاڑ اور مکانات سے فائرنگ شروع ہوئی خطرہ کو محسوس کرکے کوتوالی کے امدادی دستے طلب کرلئے گئے ایک گھنٹے تک کوتوالی پر فائرنگ کیجاتی رہی۔ مددگار کوتوالی جلد جمعیت کو لیکر فائرنگ کے مقامات پر گھس پڑے کوتوالی کی درآمد کے ساتھ ہی فائرنگ رک گئی۔

کوتوالی کی موٹر لاریوں کی تیز روشنی سے روشنی کیجا کر متاثرہ رقبہ کی تاریکی کو دور کیا گیا اور فائر کرنے والوں پر قابو حاصل کرکے ان میں سے (۲۴) گرفتاری عمل میں لائی گئی گرفتار شدہ افراد کو جیسے ہی روانہ کیا جارہا تھا دو لڑکیاں جو گلیوں کو [illegible] گرفتار شدہ افراد کو قبضہ سے نکال لینا چاہتی تھیں لیکن کوتوالی نے حملہ آوروں کو اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا حالات کے قابو میں آتے ہی کوتوالی کے پورے رقبہ کا محاصرہ کر لیا گیا صبح صبح سیاہ قبور کی طرف ایک مکان کو آگ لگا دی گئی صبح تک اس کا محاصرہ رہا مولوی یونس مرزا صاحب نائب کوتوال اور مولوی [illegible] علی خاں صاحب ناظم فوجداری کی موجودگی میں مددگار حلقہ نے تلاشیاں شروع کیں مندر میں تلواریں بھی برآمد ہوئیں۔ دیگر مکانوں سے بندوق تلوار، بم دیوالی، بارود، تیزاب اور دیگر آتش گیر مادہ برآمد کرکے پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ بس سامان سے کئی لاریاں بھری گئیں جیسے ہی تلاشیاں شروع ہوئیں بعض مکانوں سے بندوق اور دیگر ہتھیار ویران مقاموں میں چھپانے کی کوشش کیجاتے [illegible] اور یہ حرکت پولیس کی نظر [illegible] دے سکی۔

صدر مددگار کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر اور ڈپٹی کمشنر پولیس مسٹر رستم جی نے دن کے (۳) بجے متاثرہ رقبہ جات کا معائنہ فرمایا۔

سید علی گوڑہ کا فساد حکومت کا پریس نوٹ

حیدرآباد ۹ اکتوبر بیان کیا جاتا ہے کہ ۶ اکتوبر ۴۸ء کو دن کے تقریباً ڈھائی بجے سید علی گوڑہ کے قریب پانچ لودھوں نے ایک فرقہ کے ایک آدمی اور اس کی بیوی پر حملہ کیا۔ اس کے بعد خنجر لگا ہوا اس میں شوہر تو بچ کر نکل گیا لیکن لودھے عورت کو جبراً پاس کی ایک پہاڑی پر لے گئے بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں انھوں نے اسے خفیف ضربات پہنچائیں اور اس کی عصمت دری کی اس دوران میں دو لڑکوں کو جو اس وقت اتفاقاً اس طرف سے گذر رہے تھے امداد کیلئے عورت کی چیخ پکار سنائی دی لیکن ان کے اس مقام پر پہونچنے سے پہلے ہی لودھے فرار ہو چکے تھے۔

واقعہ سے ڈھول پیٹھ کے علاقہ میں ہیجان پھیل گیا اور کشیدگی پیدا ہوگئی شام میں لودھوں نے تین یا چار گولیاں بظاہر اس مقصد سے چلائیں کہ اس محلہ کے باشندوں میں دہشت پھیلائی جائے۔ پولیس فوراً موقع پر پہونچ گئی بیان کیا جاتا ہے کہ لودھوں نے پولیس کی جماعت پر بھی گولیاں چلائیں۔

دفعہ (۱۲۵) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے تحت شام کے (۶) بجے سے صبح کے (۶) بجے تک کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور ۱۳ آذر ۵۷ف (۱۳ اکتوبر ۴۸ء) تک پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے ایک جگہ جمع ہونے، جلسے کرنے یا جلوس وغیرہ نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

کل رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے لودھوں نے [illegible] اور سیٹیاں بجائیں [illegible] دوبارہ کئی گولیاں چلائیں پولیس نے

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور اس وقت صورت حال قابو میں ہے۔

ریاست رامپور کے متعلق [illegible]

جناب محمد یوسف صاحب [illegible] اخبار "ہندوستان ٹائمس" اور اخبار [illegible] کو [illegible] رہا ہے کہ رامپور میں [illegible] آبادی [illegible] جارہا ہے۔ اس کی [illegible] پروپگنڈہ کا مقصد سوا اس کے کچھ [illegible] امن فضا کو مکدر کیا جائے اور ہندوؤں کو مسلمانوں سے ڈرایا جائے اور [illegible] چونکہ رامپور کے اہل ہنود پر یہ راز فاش ہو چکا ہے کہ بیرونی بعض اخبارات [illegible] بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور اسی طرح ان کا یہ اظہار بھی غلط ہے کہ [illegible] پندرہ ہزار پردیسی مسلمان آکر آباد ہوگئے ہیں پھر بھی حکومت رامپور مناسب سمجھتی ہے کہ رامپور میں آنے جانے والوں کے صحیح اعداد و شمار جو اس کے سامنے موجود ہیں عام آگاہی کیلئے شائع کرے جن کی تفصیل یہ ہے۔ [illegible] ستمبر سے ۲۱ ستمبر ۴۸ء تک [illegible] مسلمان اور ۱۸۱ ہندو رامپور میں آئے اور اسی مدت میں ۲۹۵ مسلمان اور ۱۷۷ ہندو ریاست سے باہر گئے یعنی صرف ۲۳۲ مسلمان اور ۴ ہندو رامپور میں باقی رہ گئے جیسا ظاہر ہے کہ ان میں جو یہاں باقی رہ گئے خاص رامپور کے باشندے ہی ضرور ہونگے اگر صرف آنے والوں کے غیر معدود تخمینی اعداد و شمار جمع کئے جاتے رہیں اور جانے والوں کو نظر انداز کیا جائے تو نامہ نگار عنقریب یہ بھی لکھ دے گا کہ رامپور میں ایک لاکھ بیرونی مسلمان آکر آباد ہوگئے ہیں لیکن اسے کون صحیح مان سکتا ہے کہ بقول نامہ نگار رامپور میں جو ... ۱۵ آدمی آئے ان میں ہندو ایک بھی نہیں تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسا گمراہ کن پروپگنڈہ ملک اور قوم دونوں کیلئے مصیبت کا سبب بن سکتا ہے حکومت رامپور پوری احتیاط اور نگرانی سے ہر وقت ہوشیار [illegible] ہے اور ہر غلط اقدام کے اثرات روکنے اور غلط اقدامات کے انسداد میں کوئی کمی نہیں کر رہی ہے رامپور میں وہ تین سکھ ضرور گرفتار ہوئے ہیں جو کہ ہندوستان [illegible] سے فرار ہو چکے تھے۔ یہاں سکھوں کے ساتھ کسی قسم کا برا برتاؤ نہیں ہوا ہے۔ انہیں کرپان رکھنے کی بھی اجازت ہے بشرطیکہ وہ ۹ انچ سے زیادہ لمبی نہ ہو اور [illegible] میں جو رامپور بالکل امن ہے اور ہندو مسلمانوں میں کامل اتحاد ہے مبالغہ آمیز خبروں سے فرقہ وارانہ کشیدگی کا کوئی امکان نہیں۔ وقتی طور پر کچھ اور مسلمان جو بیرونی فضا سے متاثر ہو کر رامپور پناہ لینے آگئے تھے ان میں سے بھی زیادہ تر گھروں کو واپس جا چکے ہیں وہ پناہ گزین ضرور یہاں موجود ہیں جو دہلی سے بذریعہ اسپیشل ٹرین آگئے تھے اور یہ ضرور ہے کہ ان سب کے راشن کا حکومت ابھی انتظام نہیں کر سکتی ہے۔ ابھی زمانہ ہی میں اعلیٰ حضرت فرمانروائے رامپور کی دور بین نظر نے ایک ہندو نائب کوتوال کا اور اضافہ فرمایا ہے اور رامپور کے پانچ معزز ہندوؤں کو (لالہ رام [illegible] پنڈت کیشب دت۔ پھول کمار۔ بابو جمنا دین اور لالہ برجموہن لال) جو ہندو جماعت کے نمائندہ ہیں ہر وقت جب ضرورت ہو بغیر روک ٹوک اور اطلاع حاضر ہونے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ پہلے جو کچھ ہندو و شرنارتھی گروہ کے بہکانے سے باہر چلے گئے تھے وہ بھی رامپور واپس آگئے۔

اخبارات اور نامہ نگار صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر نہایت احتیاط اور دور اندیشی سے کام لے کر صحیح خبروں کی اشاعت اور امن و اتحاد بحال کرنے میں سب کا ہاتھ بٹائیں اس لئے کہ اخبارات پر بھی بہت کچھ امن و امان کا مدار ہے۔

مطبوعات کتب خانہ حیدری

فقہ و حدیث

مجمع المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا جو حسب فرمائش سرکار صفدر جنگ وسرکار تقی و سرکار ناصر الملت و سرکار نجم الملت
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶
قیمت رعایتی عہ

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۲۰ کھرہ کاغذ ۱۲ر

زین العابدین فقہ وعقائد میں بےنظیر کتاب صفحہ ۱۲۴ چکنا کاغذ عہ

معنی نماز ۔ نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث و اخلاق میں ایک بےمثل و بےنظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم عہ

اقوال اہل بیت نبی مختار ۔ ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵ کاغذ چکنا ۲ ۔ مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۲۴ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ کاغذ کھرہ ۴ر

مثنوی لقمہ شیریں یعنی معاد آخرت از لایق مرحوم صفحہ ۵ ۶ر

مثنوی ہجر وغم سوم ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۴ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فضائل حضرت علی ۔ ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربات عجایب و سور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات صفحہ ۱۰۲ ۶ر

علائم الظہور حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزماں کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب ہے توحید کے بیان میں
رسالہ توحید بےمثل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ ۔ ۳ر

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور ۔ ۸ر

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے ۔ ۴ر

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۲۳۲ عہ

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ار

سیرت طیبہ عقیلہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر
سوانح شہید ثالث ۔ ۴ر
تذکرہ طوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صفحہ ۱۴۴ کھرہ ۴ر

حیات مالقا سوانح عمری چندا بی بی صاحب طبیب بہ ماہ لقابائی مع تاریخ حیدرآباد دکن ۔ ۴ر

نقشۂ ایران رنگین ۸ر رسالہ ۴ر
سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی سالار جنگ حیدر حسنی

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس بیگن پلی ضخامت صفحہ ۳۵ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت سے ۔

سفرنامہ عراق ۔ از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ صفحہ ۱۴۳ ۴ر

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صفحہ ۸۲ ۶ر

حج و عتبات در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ (۱۴۴) عہ ۔

قلب نگین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشتمل مناجات از نگین صاحب ۴ر

زیارت عاشورا جلی قلم ۔ ۴ر
زیارت مخفیہ حضرت زینب ۔ ۴ر
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ر
زیارت اربعین ۔ ۳ر
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا کھرہ ۲ر
اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ر کھرہ ۲ر
دعائے یستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ ۔ ۳ر
دعائے ختم قرآن ۔ ار
حدیث کسا مترجم اردو ۔ ۲ر
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو ۔ ۳ر
دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر
دعائے سباسب ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنوار کماری صاحبہ جذبات عقیدت حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۴ر

خلوص نفیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳ر
اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ر
عریضہ مقاصد ۔ در منقبت و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ ۔ ۲ر
صحیفہ تجلی ۔ مجموعہ قصائد رد یف وار اوسط ۴ر اعلیٰ ۔ ۔ ار

تعویذات

دعائے مجموعہ ۔ برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۔ ۲ر
دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے ۔ ۲ر
دعائے ام الصبیان از منہاج ار
دعائے دفع طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا ۲ر
دعائے قلعہ کمین ۔ برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے ۔ ۲ر
ایضاً مع ام الصبیان ۳ر
دعائے خطبہ آدم ۔ ۲ر
دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
دعائے سوسن مرجانہ ۔ برائے محبت شوہر ۲ر
دعائے نور برائے دفع تپ و ثنایہ غبائطہ و امراض حماوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۔ ۲ر
دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین ۔ ۲ر
دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی ۔ ۲ر
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکلہ ۲ر
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض ۔ ۲ر
جوشن صغیر ۔ بشرح مذکور ۔ ۲ر
دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باری تعالیٰ دافع بلیات و حوادث ۔ ۲ر
آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و نحوست خانہ
ایضاً ۔ آیۃ الکرسی کامل جس میں آیۃ الکرسی معزولی آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں ۔ ۴ر
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ ۔ عہ
دعائے ناد علی جس میں ناد علی صغیر بھی شامل ہے ۲ر

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۴ رباعی ۲۰ سوز ۳۰ سلام ۱۸ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک حجم ۱۴۰ صفحے کاغذ چکنا قیمت ۸

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۲۰ سوز ۸۰ سلام ۸۰ مرثیے رخصتی و شہادت و اسیری اہل حرم مدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۱۴۴ صفحے کاغذ چکنا عہ

ہلال محرم حصہ سوم - ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخب سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۲۰۴ کھرہ ۸

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین مسکی سوز خوانی کے مرثیے حجم ۱۴۴ صفحہ چکنا کاغذ عہ کھرہ عہ حصہ سوم و چہارم یکجائی کھرہ کاغذ عہ -

ہلال محرم حصہ پنجم - ۱۰۰ رباعی ۲۶ سوز ۵۰ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین مسکی سوز خوانی کے مرثیے حجم ۳۶۰ صفحہ چکنا عہ کھرہ عہ

ہلال محرم حصہ ششم - تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہل حرم مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب دلکش مرثیے اور نوحے صفحہ ۱۵۶ چکنا کاغذ عہ کھرہ عہ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائی کھرہ عہ چکنا کاغذ عہ ہر چھ حصے یکجائی جس میں حصہ سوم و ششم کھرہ ہونا عہ ایضاً ہر چھ حصے یکجائی کاغذ کھرہ جس میں حصہ اول دوم چکنا ہوگا عہ -

ہلال ماتم ۴۰ سلام ۳۰ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا عہ کھرہ عہ

فغان بزم عجیس ۱۱ رباعی ۲۰ سلام اور ۱۲ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کھرہ عہ -

سفیر ماتم ... ۱۷ قصائد ۱۵ مرثیے صفحہ ۱۵۰ چکنا کاغذ عہ کھرہ ۱۲ -

سبع مثانی مرزا دبیر کے خاص بستہ کے زورہ انتہائی مرثیے صفحہ ۹۲ کاغذ عہ

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باذوق و شعرائے محرم رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخب ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۶۴ کاغذ چکنا ہے۔

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بعد شہادت امام چہارم سے یا انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۸۱ نوحے صفحہ ۱۴۲ کاغذ کھرہ مجلد سے چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۱۱ جلد و نوحوں کا مجموعہ

عزائے ماہ محرم صفحہ ۸۴ کھرہ ۱

شبہائے محرم یعنی جام رحمت نوحہ جات شعرائے مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت اہل ہندوستان میں ہے وہ محتاج حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا عہ

حصہ دوم - پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا عہ -

حصہ سوم - چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا عہ ہر سہ حصہ یکجائی عہ

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۴ صفحہ کھرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش (چوتھا ایڈیشن) مجموعہ نوحہ جات مستند درجہ نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان اور دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۳۴۴ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبیؐ نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے ۳۴۰ چکنا عہ کھرہ عہ -

ساغر آل عبا - نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا عہ -

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات ملگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۸۶ صفحے چکنا کاغذ عہ -

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ (عہ)

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کھرہ عہ -

بیاض اہل ماتم نوحہ جات ثاقب مرحوم حصہ اول صفحہ ۲۳۲ چکنا کاغذ عہ حصہ دوم ۵۰ نوحے چکنا کھرہ

فریاد غم - نوحہ جات قاسم مرحوم ۱۴ نوحے ۲۰ صفحے چکنا کاغذ عہ -

نوحہ مار درد - نوحہ جات فرد ۱ صفحہ ۲۴ کھرہ کاغذ عہ

وسیلہ بخشائش نوحہ جات غنیو مرحوم ۵۰ نوحے چکنا کھرہ

چودہ سلام حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے بمثل رقت آمیز نوحے صفحہ ۴۴

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۲۲

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایہ غم - نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم - نوحہ جات حکیم نیسان

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا کھرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحہ صفحہ ۲۵۶ چکنا عہ

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسبیل شرکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ عہ -

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور سرور صاحب کے بھتیجے ۲۴۰ نوحے ۴۷۰ صفحے کھرہ کاغذ عہ -

ثبوت شہادت نوحہ جات ...

فغان سکینہ ... نوحے ...

شبہائے غم مجموعہ رباعیات قطعات مشہور مختلف شعرا کے ... نوحے

انیس غم ۲۲۱ نوحے صفحہ ۲۸۸

شب غم صمصام مرحوم کے ۱۳۵ نوحے

بیاض نجم مجموعہ ...

صد سلام - نواب شہید یار جنگ بہادر صفحہ ۱۳

شب عشیم مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخب صفحہ ۳۰۴

فغان سید - نعمت مرحوم کے فارسی نوحے

نوحہ جات صمصام - صفحہ ۳۲

استاد آخرت - مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم - ۱۲

دافع الطاعون - نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا ۳ کھرہ ۲

دفتر الم دفتر غم تشنہ غم رباعیات ... آئینہ ماتم -

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو چکی تھی اس کتاب کو کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب بلاہی علامہ سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۴ صفحات قیمت

رجسٹرڈ ... [illegible]

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کردیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
اُمید کہ صاحبان استطاعت مالی امداد فرما کر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

چھتہ بازار حیدرآباد دکن
ہفتہ وار

انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسینی
معاون
عباس رضوی
مہتمم
محمد حسین

چندہ اخبار
سالانہ ... ششماہی ...
فی پرچہ ... پہلا پرچہ ...
اجرت اشتہار
فی سطر ... فی انچ کالم ...
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی سے محسوب ہوگی
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

جلد (۱) ۔ ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ م ۲۲ آذر ۱۳۵۷ف موافق ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء یوم چہارشنبہ ۔ نمبر (۲۱)

روز و شب ــــ انتساب بہ نام روز و شب

ذابر فتح پوری

یہ روز و شب یہ شمس و ماہ ــــ سفید اور ــــ سیہ گناہ
وہ ــــ زندگی کے پیالے ہیں ــــ اُجالے ــــ گھولتا ہوا
چلا ہی جارہا ہے زندگی کی "جنس خام" کو
لئے ہوئے ــــ مگر ــــ مٹاتا "آدمی" کے نام کو
یہ زندگی ــــ کے جام ہیں ــــ اندھیرے ــــ گھولتی ہوئی
"حسین دن" کے موتیوں کو ہنس کے رولتی ہوئی
چلی ہی جارہی ہے "زیست خام" کو لئے ہوئے!
یہ "شب" تو ہے ــ مگر ہے "دن" کے دام کو لئے ہوئے
اندھیرا ــــ نور اُگلے گا! ــــ سویرا ــــ حور اُگلے گا!
ہر ایک دن ہے گرم گرم! ــــ ہر ایک شب ہے نرم نرم!
یہ "زن" ہے اور وہ "مرد" ہے ــــ وہ ــ "گرم" ہے ــ یہ "سرد" ہے
وہ "سرخ" ہے ــــ یہ "زرد" ہے
ہے "شب" کا عزم ــ گریہ زن ــــ "عمل" کی صبح ــ نالہ زن!
بھلا چلے یہ آپ کو ــــ یہ کھا رہے ہیں "پاپ" کو
یہ "بہرے" ہیں یہ "گونگے" ہیں ــــ یہ "لنگڑے" ہیں یہ "لولے" ہیں
یہ "روز و شب" یہ "شمس و ماہ" ــــ "سفید" اور "سیہ" گناہ
حسین دن ــ حسین شب ــــ بہت تو سوئے ــ جاگو اب
نہ جاگو گے ــــ نہ اٹھو گے
تو "روز و شب" کی چکیوں کے پاٹ پیس ڈالیں گے
یہ ــ تم کو ــ دیکھتا کھڑے ہی گھاٹ پیس ڈالیں گے

اداریہ

عجیب وغریب تھا وہ منظر جب کہ ضعیف باپ نے رضائے الٰہی پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے جوان بیٹے کو ذبح کرنے کے ارادے سے مقام منا پر پہنچکر بیٹے کے گلے پر چھری پھیری لیکن یہ معلوم کیا مشیت تھی کہ اسمعیل ذبح ہونے سے بچ گئے - اور یہ قربانی کسی اور وقت کے لئے چھوڑ دی گئی - ہمیں اس اطاعت مند بیٹے اور خدا پرست باپ کی یاد میں قربانی کرنے کا حکم دیا گیا مسلمان صرف یہ خیال نہ کریں کہ قربانی محض گوشت کی لذت اٹھانے کے لئے ہے بلکہ قربانی میں ایک بہت بڑا درس عمل پوشیدہ ہے -

احکام یہ ہیں کہ جب ذبیحہ کے گلے پر چھری پھیرو تو دل سے یہ نیت کرو - "پروردگار! آج جس طرح اس ذبیحہ کے گلے پر چھری کی دھار ہے - اگر تیرے دین پر کوئی وقت آن پڑے تو ہماری گردنیں بھی تلوار کی دھار کے نیچے اسی طرح رہیں گی یعنی تیرے دین کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی دیں گے" ان احکام پر عمل کرکے بھی بتلایا گیا - گو کہ اکثر مسلمان اس عمل کرنے والے کو بھلا بیٹھے ہیں لیکن تاریخ اور اہل دل ان کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے - سب سے پہلے جس نے عمل کرکے دکھایا وہ مسلم ابن عقیل تھے -

امام وقت شہنشاہ دنیا و دین جگر گوشۂ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اسلام کی نیا بھنور میں ہے دین خدا خطرے میں ہے تو آپ نے ارادہ کرلیا کہ ہر قسم کی قربانی پیش کرکے ملت اسلامیہ کو خطرے سے بچالیں گے - چنانچہ سنہ ۶۰ھ کی قربانی میں حسین نے مسلم ابن عقیل کو پیش کیا ہر تاریخ کا پڑھنے والا جانتا ہے کہ حسین کو اہل کوفہ نے خط پہ خط لکھکر آنے کے لئے درخواست کی حسین بڑے دور اندیش تھے حسین جانتے تھے کہ اہل کوفہ دغا کی جائیگی اور ابھی ان کی شہادت کا وقت نہیں آیا تھا لہذا انھوں نے اپنے بھائی مسلم کو اپنا ایلچی مقرر کرکے بھیجا - اور وہی ہوا جو حسین کے پیش نظر تھا -

۹ ذالحجہ سنہ ۶۰ھ کو حضرت مسلم کوفے میں دشمنان اسلام کے ہاتھوں انتہائی بے دردی سے قتل کر دیئے گئے - اسمعیل کی جو ذبح ہونے سے بچ گئے یاد منانا ہر مسلمان پر واجب ہے - بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس یاد کو نہیں مناتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اتنا عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں کو مسلم ابن عقیل کی یاد بھی انتہائی طریقے پر منانی چاہیئے مسلم نے اپنی جان محض بقائے اسلام کے لئے دی - اور انتہائی مصائب میں مبتلا ہوکر باطل پرستوں سے جنگ کی ان ہی کی بیش بہا قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اسلام اور مسلمان آج نظر آرہے ہیں - وطن سے دور عالم غربت میں تنہا ہزاروں کے مقابلے میں اعلان حق کرتے ہوئے کئی زخم کھا کر ... ہوجانا معمولی بات نہ تھی - نہ صرف اسی پر اکتفا کی گئی بلکہ لاش کے پیروں میں رسی باندھ کر ... [illegible] ... گلیوں میں گھسیٹا کیا اور ... کرکے کوفہ پر لٹکا دیا گیا - ... مسلمان غور کریں ... اس ... سبق لیں تو اپنے میں ایک جوش اور جذبۂ عمل محسوس کرسکیں گے جو قوم کی بقا کا باعث ہوتا ہے اپنے ہمدرد بھائیوں سے بھی یہ عرض کردینا ضروری ہے کہ اب کی سال عید الضحیٰ اور دسویں ذالحجہ مل کر آرہے ہیں تمہیں انتہائی سنجیدگی اور رواداری سے تمام

ایسا چاہیئے ... کہ ... جشن فتح کی مسرت میں ... جیسے خونخوار اور ... یہ فتح پائی تھی ... ہے ... راجچندر جی خونخواری اور ... کو بڑی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ایسا کرنے والوں کو نابود کردینا ان کا مقصد تھا ایسے جشن ... رکھنے والے کے پیرو کے لئے خونخواری جنگ و جدل بے وجہ قتل و غارتگری زیب نہیں دیتا - لہذا ہم ہر دو طبقوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے اپنے اپنے مقدس رسوم کو انجام دیں -

منقبت از تصنیف میر محمد حسین صاحب فاضل

مبارک شادی رچی زینا دولہن زہرا علی دولہا
خدا نے عرش پر عقد ان کا کر کے کردیا رونا
یہ عرش و کرسی و لوح و قلم کے بھی آئے ہیں
یہ بیٹی اور وہ بھائی ہے پیمبر کی کمائی ہے
نبوت کی یہی اجرت پیمبر کی یہی دولت
ہے سنام قدر کیا شئے اس شب سعید آگے
دولہن بھی لاڈلی دولہا بھی کیا لاڈلا بندہ
دولہن کو کاد گیہ دولہا کو احمد پیار کرتے ہیں
ہیں غلماں نغمہ زن حوریں مبارکباد گاتی ہیں
براتی جا کے شربت آگے نوش کرتے ہیں
چٹک سر تہنیتی میں کلیاں بھی گلزار وحدت کی
محافظ دین حق نے یہ خدا ان کا محافظ ہے
سر عرش بریں آج ان کی گلپوشی کا ساماں ہے
لڑی ایک ایک سہرے کی کرتی ہے دین ... ...

ہوئے دو نور حق یکجا دولہن زہرا علی دولہا
یہی ہیں آیۂ کبری کی دولہن زہرا علی دولہا
علی دولہا دولہن زہرا دولہن زہرا علی دولہا
یہ مشکل اور وہ بے ہمتا دولہن زہرا علی دولہا
خدائے پاک کی دنیا دولہن زہرا علی دولہا
مراد انا انزلنا دولہن زہرا علی دولہا
خدا کا منتخب جوڑا دولہن زہرا علی دولہا
بنی پیاری بنا پیارا دولہن زہرا علی دولہا
لبوں پہ ہے یہی کلما دولہن زہرا علی دولہا
مدار انما علیت دولہن زہرا علی دولہا
انھیں کا گوندے ہے سہرا دولہن زہرا علی دولہا
دلیل نحن نزلنا دولہن زہرا علی دولہا
گل گلزار ما اوحی دولہن زہرا علی دولہا
مراد عروۃ الوثقی دولہن زہرا علی دولہا

مبارک یا رسول اللہ یہ شادی مبارک ہو
کرے عرض اور فاضل کیا دولہن زہرا علی دولہا

بانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام

[illegible] عراق میں ایک قریہ کوثا ہے وہیں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے [illegible] اور بعض نے بابل میں آپ کی پیدائش لکھی ہے (اردو منہاج [illegible]) [illegible] بادشاہ نمرود سے نجومیوں نے کہا تھا کہ آپ کے قریہ میں ایک لڑکا ابراہیم پیدا ہوگا جو آپ سے سلطنت چھین لے گا اور آپ کے مذہب کو مٹانے کی کوشش کرے گا اس پر نمرود نے ہر حاملہ عورت کو اپنے ہاں قید کر لیا مگر حضرت ابراہیمؑ کی ماں کا حاملہ ہونا چھپا رہا اور جب وقت ولادت قریب ہوا تو وہ رات کو بستی کے باہر ایک غار کی طرف نکل گئیں وہاں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے جس کے بعد آپ کی ماں غار میں آپ کی حفاظت کیا کرتی آتیں وہاں حضرت ابراہیمؑ بہت تیزی سے بڑھنے لگے جب ۱۵ مہینے کے ہو گئے تو بچوں کی طرح بولنے لگے اور ماں سے کہا اب مجھے یہاں سے نکالو کہ میں دیکھوں باہر کیا ہے۔ ماں نے رات کے وقت نکالا تو آپ نے فرمایا جس ذات نے مجھے پیدا کیا مجھے اب تک رزق دیا اور پالتا ہے یقیناً وہی میرا رب اور معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر آسمان کی طرف نظر کی اور ایک ستارہ دیکھا تو اس زمانہ کے لوگوں پر تعجب کرتے ہوئے پوچھا کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے؟ مگر کچھ دیر بعد وہ ستارہ ڈوب گیا فلما افل قال لا احب الآفلین جب وہ ستارہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا غروب ہو جانے والی چیزوں کو تو میں پسند نہیں کرتا ہوں پھر وہ میرے رب کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس کے بعد ماہتاب فلما رای القمر بازغا قال ہذا ربی جب آپ نے چاند کو خوب چمکتا دیکھا تو پوچھا کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد وہ بھی غروب ہو گیا فلما افل قال لئن لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین پھر جب چاند بھی غروب ہو گیا تو حضرت ابراہیمؑ بولے اگر مجھ کو میرا پروردگار راہ راست نہیں دکھائے گا تو بے شک میں بھی گمراہ ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد رات ختم ہوئی دن نمودار ہوا تو آفتاب طلوع ہوا آپ نے اس کی چمک اور بڑائی دیکھی اور معلوم کیا کہ اس کا قد سب سے بڑا ہے کہا فلما رای الشمس بازغۃ قال ہذا ربی ہذا اکبر فلما افلت قال یا قوم انی بریء مما تشرکون۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پھر جب سورج کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہا کیا یہی میرا پروردگار ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے بھائیو جن چیزوں کو تم لوگ خدا کا شریک کرتے ہو میں تو ان سب سے بے تعلق ہوں میں نے تو ایک ہی اللہ کا ہو کر اپنا رخ اسی ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں تو مشرکین سے نہیں ہوں (پ ۷ ع ۱۵) غرض اس طرح حضرت ابراہیمؑ اپنی قوم والوں کی غلطی اور بے دینی واضح کر کے اپنے گھر تشریف لے گئے آپ کو دیکھ کر آپ کے گھر والے بھی بہت خوش ہوئے۔ آپ کے چچا بھی بہت مسرور ہوا جب آپ اور بڑے ہو گئے تو دونوں چچا بھتیجے پھرنے لگے تو آپ کا چچا آزر جو بت سازی کا پیشہ کرتا تھا بت بنا کر حضرت ابراہیمؑ کو دیا کرتا کہ جا کر ان سب کو بازار میں بیچ آؤ حضرت ابراہیمؑ پکار کر لوگوں سے کہتے من یشتری ما یضرہ ولا ینفعہ کون شخص ایسی چیز خریدتا ہے جو اس کو [illegible] نقصان پہنچا سکے [illegible] نفع نہیں [illegible] لوگ یہ سن کر آپ سے نفرت کرنے اور کوئی بھی آپ سے بت نہیں خریدتا تھا اسی طرح جب وہ کل بت آپ کے پاس پڑے رہتے اور [illegible] ان کو [illegible] آپ سب کو دریا پر لے جا کر اس میں [illegible] تم سب [illegible] پیاسے ہو پانی [illegible] آپ اس چیز کی عبادت کرنا [illegible] نہ آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اس نے کہا میرے بتوں سے نفرت کرتے ہو؟ اگر تم ان سے باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور سنگسار کر دوں گا اور میرے سامنے سے چلے جاؤ [illegible] ایک دفعہ کسی جشن کے دن لوگوں نے آپ کو ساتھ لے جانا چاہا تو آپ نے فرمایا انی سقیم میرا مزاج ٹھیک نہیں ہے لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے تنہائی کا موقع پا کر سب بتوں کو توڑ ڈالا۔ اس کی خبر اس وقت کے بادشاہ نمرود بن کوش کو ہوئی جو عراق عرب کا جابر بادشاہ تھا اور اپنی خدائی کا دعویٰ رکھتا تھا اس نے گرفتار کر بلایا جب آپ تشریف لائے تو سب نے مل کر پوچھا اے ابراہیم کیا ہمارے معبودوں کو تم ہی نے اس طرح توڑا پھوڑا ہے؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس نے توڑا ہے جو ان سب سے بڑا ہے۔ اگر یہ بول سکتے ہوں تو ان بتوں ہی سے دریافت کر لو اس پر وہ سب لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔ تب حضرت ابراہیمؑ نے ان لوگوں کو سمجھایا کہ بڑا افسوس ہے تم لوگ ان بتوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکیں نہ بنا سکیں۔ خدا کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔ نمرود نے پوچھا تمہارا خدا کیسا ہے کہا ربی الذی یحیی ویمیت۔ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے نمرود نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں فرمایا کس طرح؟ اس نے کہا جو مجرم مستحق قتل ہے اس کو چھوڑ دوں گا۔ یہ اس کو زندہ کرنا ہوا اور دوسرے بے قصور کو مار ڈالوں گا یہ اس کو موت دینا ہوا اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب۔ اچھا میرا اللہ تو ایسا ہے کہ آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے۔ اگر تو بھی خدا ہے تو اس کو پچھم سے نکال کر دکھا دے اس پر نمرود مبہوت ہو گیا اس کے بعد سب نے رائے کی کہ حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈال دیے جائیں اس وقت آپ کی عمر ۱۶ سال کی تھی۔ نمرود نے منجنیق میں رکھ کر آپ کو آگ کے بہت بڑے ڈھیر میں پھینک دیا آپ چالیس روز تک اس آگ میں رہے مگر خدا نے اس کو حکم دیا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اے آگ ابراہیمؑ کے لیے تو ٹھنڈک اور سلامتی کی موجب بن جا کہ ان کو کسی طرح کی اذیت نہ پہنچے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (پ ۱۷ ع ۵) کچھ دنوں بعد آپ اس آگ سے باہر نکل آئے اور نمرود اپنی شکست سے بہت شرمندہ ہوا اس کے بعد اس قوم کے بہت سے لوگ نمرود سے چھپ کر (تقیہ کر کے) حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لائے اور آپ کی بیوی سارہ نے بھی جو ان کے چچا ہاران کی بیٹی تھیں ایمان قبول کر لیا نمرود نے آپ کا اثر بڑھتا دیکھ کر آپ کو اور آپ کی بیوی اور پیرووں کو وہاں سے جلا وطن کر دیا۔ یہ حضرات حران میں جا کر کچھ دنوں تک رہے پھر وہاں سے مصر چلے گئے وہاں کے بادشاہ فرعون کا نام سنان بن علوان تھا اس نے سنا کہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہ بڑی ہی خوبصورت ہیں تو ان کو اپنے دربار میں بلا کر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے تقیہ کر کے فرمایا یہ میری بہن ہیں۔ تب اس نے ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جو فوراً خشک ہو گیا وہ ڈر گیا اور فوراً اپنی اس حرکت سے توبہ کر لی تو اس کا ہاتھ بھی اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے جناب سارہ کو ایک لڑکی مسماۃ ہاجرہ بطور تحفہ پیش کی اور ان حضرات کو وہاں سے رخصت کیا۔ حضرت ابراہیمؑ جناب سارہ و جناب ہاجرہ کے ساتھ مصر سے شام میں تشریف لائے اور رملہ و ایلیا کے درمیان قیام کیا اس وقت تک جناب سارہ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی اس سبب سے آپ نے ہاجرہ کو جناب ابراہیمؑ کی زوجیت میں دے دیا جس کے بعد جناب ہاجرہ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے جناب اسمعیلؑ پیدا ہوئے اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۸۶ سال کی ہو چکی تھی جناب اسمعیلؑ کی ولادت پر جناب سارہ اپنے بارے میں محزون و مغموم رہنے لگیں کہ کوئی اولاد نہیں ہے اس پر خدا نے ان کو بھی بیٹا دیا جن کا نام اسحاق رکھا جو حضرت ابراہیمؑ کی ۱۰۰ سال کی عمر میں پیدا ہوئے اور حضرت اسمعیلؑ سے ۱۴ سال چھوٹے تھے جب جناب سارہ کو جناب ہاجرہ سے رشک پیدا ہوا

[illegible] جناب [illegible]
شام [illegible] ہاجرہ [illegible] اسمعیل [illegible]
[illegible]
[illegible] کر [illegible] کے
شامل [illegible] اس طرح [illegible] اسمعیل کا اس
[illegible] کی۔ کچھ روز [illegible] انتقال ہو گیا [illegible]
پھر وہاں تشریف [illegible] آپ [illegible] جناب اسمعیل نے گھر خانہ کعبہ [illegible]
وقت حضرت ابراہیم کی عمر [illegible] سال کی ہو چکی تھی پھر خدا نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا
کہ اپنے لڑکے کو ذبح کرو۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ آپ نے اپنے [illegible] حضرت
اسحاق کو مقام [illegible] کرنا چاہا یا اسمعیل کو مگر صحیح یہ ہے کہ حضرت اسمعیل ہی
کو ذبح کرنا چاہا۔ اسی وجہ سے جناب رسول خدا فرماتے ہے انا ابن الذبیحین یعنی
دونوں ذبیحوں (ایک حضرت اسمعیل اور دوسرے حضرت عبد اللہ) کا فرزند ہوں
حضرت ابراہیم ان کو زمین پر لٹا کر چھری پھیرنا چاہتے تھے کہ خدا نے ندا دی یا
یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا [illegible]
اے ابراہیم بے شک تم نے اپنے خواب کو تصدیق کر دی نیک بندوں کو ہم
اسی طرح جزا دیتے ہیں [illegible] اور ہم نے [illegible] ۱۷

حضرت اسمعیل علیہ السلام

اور بیان کیا گیا کہ حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ سے رشک کیا اور دونوں میں
[illegible] تو حضرت ابراہیم نے جناب ہاجرہ اور ان کے صاحبزادے حضرت
اسمعیل کو شام سے حجاز میں لا کر مکہ معظمہ میں اتارا اور دونوں ماں بیٹے کو یہاں
آباد کر کے آپ شام واپس تشریف لے گئے آپ کے جانے کے بعد جناب ہاجرہ
اس جنگل میدان میں حیران و پریشان پھرتی تھیں کیونکہ حضرت ابراہیم صرف تھوڑا سا
کھانا پانی ساتھ لائے تھے وہ پانی جو ساتھ تھا ختم ہو گیا اور جناب اسمعیل پیاس
کی شدت سے تڑپنے لگے تو جناب ہاجرہ سے برداشت نہ ہو سکا آپ پانی کی
تلاش میں ادھر ادھر دوڑیں پھریں سات مرتبہ کوہ صفا اور سات مرتبہ
کوہ مروہ تک دوڑیں [illegible] آتی رہیں۔ اتنے میں جناب اسمعیل کے رونے کی
آواز آئی دوڑ کر گئیں تو دیکھا کہ حضرت اسمعیل زمین پر بیٹھے اپنے پاؤں مار
رہے ہیں اور اس کے نیچے سے پانی کا ایک چشمہ جوش مار رہا ہے۔ پھر ہاجرہ کی
خوشی [illegible] کریں۔ ان کا لال بچ گیا پانی سے اس کو سیراب کیا اور خود بھی
سیراب ہوئیں اس کے پانچویں دن جرہم ثانیہ کا ایک گروہ ادھر سے گزرا۔
وہ لوگ قریب گئے تو پانی کا چشمہ دیکھ کر سب وہیں اتر پڑے اور وہیں سکونت
اختیار کر لی۔ جناب اسمعیل نے انہیں لوگوں میں پرورش پائی انہیں سے عربی
بولنے لگے اور انہیں میں شادی بھی کر لی اس چشمہ کے چاروں طرف مینڈھ
باندھ دی گئی جس سے وہ چاہ زم زم لوگوں کی زندگی کا ذریعہ ہو گیا۔ جناب اسمعیل
۱۵ سال کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ جناب ہاجرہ نے انتقال کیا اور حضرت اسمعیل
نے ان کو مقام حجر میں دفن کر دیا اس کے بعد خدا نے حضرت ابراہیم کو خانہ کعبہ
بنانے کا حکم دیا تو آپ مکہ میں تشریف لائے اور حضرت اسمعیل کے ساتھ خانہ کعبہ
کو اس طرح بنانے لگے کہ حضرت اسمعیل پتھر اور گارا اٹھا کر دیتے اور حضرت
ابراہیم دیوار اٹھاتے جب دیوار کچھ اونچی ہو گئی تو ایک پتھر پر کھڑے ہو کر
دیوار اٹھانے لگے اسی کو اب مقام ابراہیم کہتے ہیں پھر آپ نے حجر اسود [illegible]
[illegible] رکن پر رکھا جب خانہ کعبہ بن چکا تو حضرت ابراہیم نے قربانی کر کے
[illegible] کعبہ کا طواف کیا اور شام کی طرف روانہ ہو گئے ہر سال حج کے لیے وہاں
[illegible] حضرت اسمعیل نے ۱۳۷ سال کی عمر میں [illegible] انتقال کیا اور حجر

[illegible]
[illegible] حضرت اسمعیل کی [illegible]
[illegible] خاص امتیاز [illegible]
پایا [illegible] خانہ کعبہ بانی خانہ کعبہ عبادت [illegible] اور
کہ تمام دنیا میں قربانی کی رسم جاری ہوئی ٭

عید قربان

از جناب حکیم و ڈاکٹر [illegible] حیدر آباد [illegible]

آئی عید قربان آئی
اس کا ہے اسی وقت تھا
ذبح ہوں اسمعیل کر کر تا
اس کو مرضی رب کی جانا
حق کو اپنے خواب سنا تھا
بولے اسمعیل بجا ہے
دیر نہ اب فرمائے اصلا
بیٹے کے یہ منہ سے سن کر
بیوی کو پاس اپنے بلایا
جاتا ہوں لے کے تیرے پسر کو
اک چھری ایک رسی بھی دینا
ماں سے اس کی لیکے رخصت
تھا جو خیال کہ یہ تڑپے گا
باندھ کے اپنی آنکھوں پہ پٹی
کام پہ آیا صبر دکھانا
حکم حق سے جبریل آئے
یوں حق کے بندے کو بچایا
کارد چلی دنبے کے گلے پہ
رہ گئی ابراہیم کی بانی
کیوں نہ کہیں سر خوشی نیک
چل کے دوگانہ عید کا پڑھیے

یاد اسمعیل [illegible]
خواب میں ابراہیم [illegible]
خون [illegible]
ہے کوئی اس طاعت کا [illegible]
بیٹے کے آگے [illegible]
مرضی حق میں عذر [illegible]
حکم خدا کر لیجئے [illegible]
دوڑ گئی سرخی چہرے پہ
اور پھر اس سے یوں فرمایا
وقت میں اک دوست [illegible]
شاید وہاں کوئی کام ہو ان کا
لائے خدا میں بیٹے کو حضرت
رسی سے ہاتھوں پاؤں کو باندھا
کارد گلے پہ بیٹے کے رکھی
ملکیا رحمت حق کو پیا
ساتھ اپنے اک دنبہ لائے
اس کی جا دنبہ کو لٹایا
بچ گئے اسمعیل پیمبر
فرض ہوئی ہر قربانی
او منائیں عید قربان
آگے بڑھئے آگے بڑھئے

تصحیح

انتخاب مورخہ یکم ذی الحجہ ۶۲ [illegible]
واقعات مشہورہ میں چھٹی تاریخ کی
عبارت کاتب نے غلط لکھا ہے صحیح عبارت حسب ذیل ہے

ناظرین صحت فرمالیں ۶ چھٹی تاریخ۔ مرگ منصور دوانقی
[illegible] دوسرا خلیفہ عباسیہ دشمن آل بیت سے ۱۵۸ [illegible]
[illegible] میں خلیفہ ہوا تھا جس نے حضرت امام جعفر صادق کو زہر دیا
وفات [illegible]

حضرت مسلم بن عقیلؑ

حضرت مسلم علیہ السلام حضرت عقیل بن ابی طالب کے بڑے صاحبزادے تھے اور حضرت عمر کے زمانۂ خلافت میں آپ پیدا ہوئے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی یعنی حضرت عباسؑ کی حقیقی بہن سے انکی شادی ہوئی تھی۔ امام حسین علیہ السلام کو ان کی قابلیت پر بڑا بھروسہ تھا۔ حضرت نے انھیں بطور سفیر اور ایلچی کے کوفہ کی طرف بھیجنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ حضرت مسلمؑ اپنے اوسط السن بچوں کے ساتھ جو بغیر باپ کے نہ رہ سکتے تھے کوفہ کو روانہ ہوئے۔ دو رہبر آپ کے ساتھ تھے۔ فتوحات اعثم کوفی میں لکھا ہے کہ اتفاق وقت سے رہبر راستہ بھول گئے اور غلطی سے ایک ایسے میدان میں جا پڑے جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ انجام کار یہ دونوں راہبر پیاس کی شدت سے مرگئے۔ اب حضرت مسلمؑ بہت پریشان ہوئے اور بے چین ہوکر ادھر ادھر پانی کی تلاش میں دوڑے مگر کہیں پانی نہ ملا۔ آخرکار ایک گاؤں میں پہنچکر پانی پیا۔ ساتھیوں مویشیوں اور گھوڑوں کو بھی پانی پلایا پھر کچھ دیر آرام لے کر جناب امام حسین علیہ السلام کے نام خط لکھا اور اس میں یہ تحریر کیا کہ یہ سفر مجھے مبارک نہیں معلوم ہوا۔ فال بد معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ خط امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ تم اپنے ارادہ کو ملتوی نہ کرو اور جو کچھ حکم دیا گیا ہے اسے بجالاؤ۔ میں نے اپنے نانا حضرت رسول خداؐ سے سنا ہے کہ ہم اہلبیت کبھی فال نہیں لیتے اور نہ کسی کو اپنے سے فال لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس تم میرا خط پاتے ہی روانہ ہوجاؤ اور پس وپیش کو راہ نہ دو۔ اس خط کے پڑھتے ہی حضرت مسلمؑ کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے اور نہایت تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے کوفہ میں داخل ہوئے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مختار ابن ابوعبیدہ ثقفی کے گھر قیام فرمایا اور دوسری روایت یہ ہے کہ سلیمان بن صرد خزاعی کے یہاں ٹھہرے۔ اہل کوفہ نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنی نصرت و اطاعت کی طرف سے مطمئن بنا دیا۔ اٹھارہ ہزار اہل کوفہ سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسلمؑ نے گیارہ ذیقعدہ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں اس مضمون کا خط بھیجا کہ یہاں اس وقت تک اٹھارہ ہزار آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرچکے ہیں۔ التماس یہ ہے کہ آپ یہاں بہت جلد تشریف لائیے۔ کیونکہ سب آپ کے مطیع ہیں اور سب نے یزید بن معاویہ سے قطع تعلق کرلیا ہے۔

اس وقت نعمان بن بشیر کوفہ کا حاکم تھا چونکہ اس نے حضرت مسلمؑ کی طرف سے چشم پوشی کی لہذا ہواخواہان یزید کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ انھوں نے یزید کو اطلاع دی کہ مسلم بن عقیلؑ یہاں فوج جمع کر رہے ہیں اور کوفہ ہاتھ سے جایا چاہتا ہے۔ اگر بچانا منظور ہے تو کسی ایسے شخص کو بھیج جو اس بگڑی ہوئی حالت کو درست کر سکے۔ یزید نے اس مضمون سے آگاہی حاصل کر کے عبید اللہ ابن زیاد کو جو اس وقت بصرہ کا حاکم تھا لکھا کہ اس حکم کے پہنچتے ہی تو فوراً کوفہ پہنچ اور مسلم ابن عقیلؑ کو گرفتار کر کے جو سزا مناسب سمجھ دے۔ ابن زیاد یہ حکم پاتے ہی نہایت سرعت کے ساتھ کوفہ کی جانب روانہ ہوا۔

چونکہ ابن زیاد کا قافلہ شب کے وقت داخل ہوا اور ان دنوں جناب امام حسین علیہ السلام کی آمد کی خبر گرم تھی اس لئے لوگوں کو دھوکا ہوا اور ہر طرف سے مرحبا مرحبا یا ابن رسول کی آوازیں آنے لگیں۔ نعمان یہ شور سن کر دارالامارہ میں بند ہوگیا مگر جب اسے معلوم ہوا کہ ابن زیاد ہے تو قصر کا پھاٹک کھول دیا ابن زیاد اندر داخل ہوا اور اہل کوفہ جو خوش خوش اس کے ساتھ دوڑے آئے تھے حیران ہوکر واپس آئے۔

ابن زیاد نے دارالامارہ میں کوفہ کے رئیسوں اور قبیلوں کے سرداروں کو جمع کر کے پہلے تو بہت کچھ ڈرایا دھمکایا پھر ہر ایک کو حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں اور قبیلوں میں جس جس کو مخالف حکومت پائیں ان کے ناموں کی ایک فہرست تیار کریں ورنہ وظیفے بند اور جاگیریں ضبط کرلی جائیں گی۔ بلکہ چھپانے والا چاہے کیسا ہی معزز کیوں نہ ہو قتل کردیا جائے گا اور اس کا گھر بار لوٹ لیا جائے گا۔

یہ سنتے ہی جو کوفی بنی امیہ کے ہواخواہ تھے قوی دل ہوگئے اور ابن زیاد کے رعب داب اور جبر پسندی کی حکایتیں بیان کرنے لگے اور لوگوں کے دلوں میں خوف بٹھانے لگے۔ ابن زیاد نے صرف ڈرانے دھمکانے ہی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ لوگوں کے گھر رشوت سے بھردئے۔ حضرت مسلمؑ کے لئے جو خاص حکم دیا وہ ہم ناسخ التواریخ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن زیاد اٹھا اور ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کی اور پھر منبر پر جاکر کہنے لگا۔ لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ مسلم بن عقیل نے جو ایک بے وقوف اور جاہل آدمی ہے کیسا فتنہ برپا کیا ہے یاد رکھو مسلم کو میں جس کے گھر میں پاؤنگا اس کا گھر لٹوا دوں گا اور اس کو بغیر قتل کرائے نہ چھوڑوں گا۔ اور جو کوئی مسلم کو لاکر میرے سامنے حاضر کردے گا اس کو دولت سے مالا مال کر دونگا لوگو! خدا سے ڈرو اور اطاعت سے منہ نہ موڑو۔ بیعت یزید کو توڑ کر اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

ابن زیاد کی اس تقریر نے اہل کوفہ کو حد درجہ خائف بنادیا اور وہ یکایک حضرت مسلمؑ سے پھر گئے۔ حضرت مسلمؑ ابھی تک مختار کے گھر میں مقیم تھے۔ لیکن جب کوفیوں کی حالت بدلی ہوئی نظر آئی تو ہانی بن عروہ کے یہاں چلے گئے۔

کوفہ کے واقعات اور حضرت مسلمؑ کی شہادت

جب حضرت مسلمؑ ہانی کے گھر مقیم تھے شریک بن اعور بھی وہاں ٹھہرا ہوا تھا اتفاقاً وہ علیل ہوگیا۔ ابن زیاد نے اس کی علالت کی خبر سن کر کہلا بھیجا کہ میں تمہاری عیادت کو آؤں گا شریک نے حضرت مسلمؑ سے کہا کہ جس وقت ابن زیاد آئے اور میرے پاس بیٹھے اور میں موقع پاکر پانی مانگوں تم فوراً نکل آنا۔ اور فوراً اس کا کام تمام کر دینا۔ اس کے بعد کوفہ تمہارا ہے۔ دوسرے روز ابن زیاد آیا اور شریک کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوگیا۔ صرف ایک غلام اس کے ساتھ تھا۔ شریک نے موقع پاکر پانی مانگا اور دیر تک حضرت مسلمؑ کے نکلنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر حضرت مسلمؑ نے اپنی جگہ سے جنبش نہ کی جب ابن زیاد چلا گیا تو شریک نے حضرت مسلمؑ سے پوچھا کہ آپ نے ابن زیاد کو قتل کیوں نہ کیا انھوں نے کہا دو وجہیں مانع ہوئیں۔ ایک یہ کہ ہانی نے اپنے گھر میں اس کا قتل ہونا ناپسند کیا۔ دوسرے حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ کسی کا اچانک مار ڈالنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں۔ یہ تھی خاندان رسالت کی پابندی شریعت اگرچہ حضرت مسلمؑ معصوم نہ تھے لیکن انھوں نے اس قدر احتیاط برتی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حضرات معصومین ان معاملات میں کس قدر محتاط ہوں گے۔

اس واقعہ سے تین روز بعد شریک نے اسی مرض میں دنیا سے رحلت کی۔

اسی عرصہ میں ابن زیاد کا ایک مکار غلام معقل نامی نے جو شیعہ بنا پھرتا تھا۔ حضرت مسلمؑ کا پتہ لگا لیا اور ابن زیاد کو خبر دی کہ مسلمؑ ہانی کے گھر میں پوشیدہ ہیں۔ ابن زیاد کو اس خیال سے کہ مسلمؑ کی گرفتاری کے بعد شاید ہانی انکار کر جائے معقل کو ہانی کے گھر کچھ روپیہ دے کر بھیجا اور کہہ دیا کہ تو وہاں جا کر یہ کہنا کہ میں امام حسین علیہ السلام کا قاصد ہوں انہوں نے کچھ روپیہ دیا ہے کہ مسلمؑ تک پہنچا دیا جائے اور یہ کہہ دیا جائے کہ جس ضرورت میں چاہیں صرف کریں میں مکہ سے بصرہ کی طرف جاتا ہوں اور وہاں سے فوراً کوفہ کی طرف پہنچتا ہوں معقل ہانی کے گھر آیا۔ ہانی بیچارہ ان عیاروں اور مکاریوں کا حال کیا جانتا تھا۔ اس کو امام حسینؑ کا قاصد سمجھ کر حضرت مسلمؑ کے پاس لے گیا اور ملاقات کرادی۔

اس کے بعد ابن زیاد نے اشتیاق ملاقات ظاہر کر کے ہانی کو اپنے پاس بلایا اور قید کر دیا۔ اب حضرت مسلمؑ ہانی کے گھر سے نکلے اور چند قبیلوں کی ایک جماعت کثیر کو ساتھ لے کر دار الامارہ کا محاصرہ کر لیا۔ ابن زیاد کو سخت ہراس ہوا اس وقت اس کے پاس چند سپاہی اور کچھ غلام تھے۔ ان کے علاوہ ابن زیاد نے اپنی پیش بینی سے مختلف قبیلوں کے تقریباً بیس سردار دار الامارہ میں بند کر رکھے تھے۔ اس وقت اس نے ان ہی لوگوں سے کام لیا۔ جن پر اسے بھروسہ تھا ان کو چور دروازوں سے باہر نکالا کہ لوگوں کو بہکا کر مسلمؑ کے پاس سے ہٹائیں۔ اور باقی سرداروں کو حکم دیا کہ کوٹھوں پر چڑھ کر حضرت مسلمؑ کے ساتھیوں کو بادشاہ وقت کے عتاب سے ڈرائیں جو لوگ ڈرانے اور دھمکانے کے لئے کوٹھوں پر چڑھے تھے۔ ان میں سب سے زیادہ گویا کثیر بن شہاب تھا۔ اس نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا کہ اے کوفہ والو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھو مفت مصیبت میں نہ پڑو اور قتل ہونے سے بچو۔ امیر المومنین یزید کا لشکر سر پر آ پہنچا ہے اور امیر ابن زیاد نے قسم کھا لی ہے کہ ... تم لوگ اپنے اپنے گھروں ... جاؤ گے تو ...

وظیفے بند کر دئے جائیں گے اور تم کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا یہ باتیں سن کر اہل کوفہ میدان چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے اور یہ حالت ہو گئی کہ عورتیں اور مرد آ آ کر اپنے اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے ہاتھ پکڑتے تھے اور لیجاتے تھے۔ آخر کار نماز مغرب کے وقت تک حضرت مسلمؑ کا تمام لشکر منتشر ہو گیا اور صرف تیس شخص ان کے ساتھ شریک نماز ہوئے۔ اس کے بعد یہ بھی چل دئے اور حضرت مسلمؑ بالکل تنہا رہ گئے۔ پریشان تھے کہ کہاں جائیں ایک ضعیفہ نے جس کا نام طوعہ تھا ان کو اپنے مکان میں رات بسر کرنے کی اجازت دی۔

جب ابن زیاد کو معلوم ہوا کہ میدان صاف ہو گیا تو وہ اسی وقت باہر نکلا اور منادی کرائی کہ تمام معززین کوفہ اسی وقت جامع مسجد میں جمع ہوں جب خوب مجمع ہو گیا تو اس نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ مسلمؑ باغی ہے جو اس کو پناہ دے گا قتل کیا جائے گا۔ پھر حصین بن نمیر کو جو کوتوال شہر تھا یہ حکم دیا کہ محلوں کی ناکہ بندی کر کے گھروں کی تلاشی لی جائے اور عمرو بن حریث کو فوراً فوج جمع کرنے کا حکم دیا۔

صبح کو طوعہ کے بیٹے نے ابن زیاد کو خبر دی کہ مسلمؑ میرے گھر میں ہیں۔ ابن زیاد نے محمد بن اشعث کو تین سو سپاہیوں کے ساتھ حضرت مسلمؑ کی گرفتاری کے لئے بھیجا حضرت مسلمؑ نماز صبح پڑھ کر ابھی جانماز ہی پر تشریف رکھتے تھے کہ دشمن آ پہنچے فوراً اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھی ہتھیار لگائے اور باہر نکل کر اس فوج سے ایسا لڑے کہ ڈیڑھ سو آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ باقی ڈیڑھ سو خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ابن زیاد نے پانچسو سوار پھر روانہ کئے۔ حضرت مسلمؑ نے ان میں سے بھی بہت سوں کو قتل کیا ان نامردوں نے دور سے پتھر برسانے شروع کئے لیکن واہ ری شجاعت اور استقلال کہ آپ نے اس جماعت کو بھی درہم برہم کر دیا۔ محمد بن اشعث نے ابن زیاد سے اور کمک مانگی۔ اس نے کہلا بھیجا کہ مسلمؑ کو دھوکہ دے کر پکڑ لو

چنانچہ محمد بن اشعث نے حضرت مسلمؑ کے پاس جا کر کہا اب ہم آپ کو پناہ دیتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا مجھ پر اور تیری پناہ پر خدا کی مار۔ یہ سنکر ان نابکاروں نے تیروں اور پتھروں کی بوچھار شروع کر دی جس سے آپ کا جسم جا بجا سے زخمی ہو گیا اور ایک پتھر پیشانی پر ایسا لگا کہ سارا چہرہ خون سے تر بتر ہو گیا تاریخ طبری میں ہے کہ حضرت مسلمؑ زخموں سے چور ہو کر ایک دیوار کے سہارے بیٹھ گئے ایک ظالم نے موقع پا کر آپ پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ کے اوپر کا ہونٹ کٹ گیا آپ نے اسی حالت میں اس شقی پر ایسا وار کیا کہ سر دس قدم پر جا گرا اور پھر اسی تلوار سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ حضرت مسلمؑ کا پیاس سے بہت غیر حال تھا ان ظالموں سے ایک گھونٹ پانی مانگا انھوں نے پانی کے بدلے یکبارگی آپ پر حملہ کر دیا۔ اس حالت میں بھی آپ نے بہت سوں کو قتل کیا اور پھر پانی مانگا ایک شخص کو رحم آیا اور ایک کوزہ پانی لاکر دیا لیکن منہ سے لگاتے ہی تمام پیالہ خون سے بھر گیا اور کئی دانت بھی ٹوٹ کر پانی میں گر پڑے۔ یہ دیکھ کر آپ نے وہ پانی پھینک دیا۔ ناگاہ ایک شقی نے پیچھے سے آکر ایک نیزہ ایسا مارا کہ آپ زمین پر گر پڑے۔ پھر چاروں طرف سے گھیر کر اس بنی ہاشم کے شیر کو دشمنوں نے پکڑ لیا اور ابن زیاد کے پاس لے گئے۔

ابن زیاد نے جھلا کر پوچھا۔ تم نے خلیفۂ وقت پر کیوں خروج کیا۔ آپ نے فرمایا خلیفۂ وقت اور امام زمانہ صرف حسین علیہ السلام ہیں۔ میں نے جو کچھ کیا خدا کی رضا جوئی کے لئے کیا۔ یہ سنکر ابن زیاد کو طیش آگیا اور اس نے اپنے درباروں سے کہا۔ تم میں سے کون ایسا ہے جو مسلمؑ کو کوٹھے پر لیجا کر قتل کر دے آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھے قتل کریگا تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیوں کہ اس سے پہلے تجھ سے بدتر لوگوں نے مجھ سے بہتر لوگوں کو قتل کیا ہے۔ الغرض ابن زیاد نے حضرت مسلمؑ

کے قتل کا حکم دیا۔ ایک شخص کے پیچھے سے ابن حمدیت کو اپنے ذمہ لیا اور حضرت مسلمؑ کا ہاتھ پکڑ کر کوٹھے پر لے چلا۔ آپ ہر ہر قدم پر حمد وثنا اور ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین پڑھتے چلے جاتے تھے۔ جب اوپر پہنچے تو کعبہ معظمہ کی جانب رخ کر کے باچشم اشکبار فرمایا۔ السلام علیک یا ابن رسول اللہ میری تمنا تو یہی تھی کہ ایک بار اور بھی دیدۂ شوق سے آپ کے جمال مبارک کو دیکھ لیتا لیکن افسوس کہ اب دنیا میں اس آرزو کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی اور قاتل سے فرمایا اپنا کام تمام کر اس لعین نے آپ کا سر تن سے جدا کر دیا۔ یہ واقعہ تیسری یا نو ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ کا ہے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے ہانی بن عروہ کو دار پر کھینچا اور حضرت مسلمؑ کے دونوں کمسن بچوں کو جن کے نام محمد و ابراہیم تھے قتل کرایا۔

اس شقی نے یہ بھی حکم دیا کہ حضرت مسلمؑ کی لاش کو ہاتھی کے پیر میں باندھ کر عبرت خلائق کے لئے کوفہ کے گلی کوچوں میں کھینچتے پھریں اور ان کا سر یزید کے پاس دمشق میں بھیجدیا۔

حضرت ہانی بن عروہ کی شہادت

حضرت ہانی بن عروہ بڑے ذی اقتدار اور نیکو خصال بزرگ تھے جب ابن زیاد کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسلمؑ ان کے گھر میں مقیم ہیں تو ان کو اپنے پاس بلایا اور چیں بجبیں ہو کر کہنے لگا۔ اے ہانی تم نے مسلمؑ کو اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہے اور بہت سے لوگوں کو مسلح کر کے اپنے مکان کے اردگرد جمع کیا ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان باتوں سے بے خبر ہوں۔ ہانی نے کہا مجھے ان امور کی بالکل خبر نہیں۔ ابن زیاد نے کہا مجھے سب معلوم ہو چکا ہے اس کے بعد ان کو گرفتار کر لیا اور اسی مکان کی ایک کوٹھری میں بند کر دیا حضرت مسلمؑ کی شہادت کے بعد اس شقی نے حضرت ہانی کو شارع عام پر سولی دیدی۔

ریاست رامپور کے متعلق غلط خبروں کی تردید

صاحب چیف مجسٹریٹ بہادر اور آفیسران پولیس نے موقع پر پہنچ کر تحقیقات کی

عالی مرتبت چیف مجسٹریٹ بہادر سے لالہ گوپی چند اور لالہ نند کشور صاحبان نے شہر کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ محلہ ..... میں کسی پناہ گزین نے ایک کمہار کو جو نل سے پانی بھر رہا تھا پانی بھرنے سے منع کیا اور یہ کہا کہ تجھے دیکھ کر میری آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ اس بات پر محلے کے چند اشخاص جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک شخص نے اس پناہ گزین کو بہت ملامت کی اور کہا کہ تم اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان کشیدگی پھیلاتے ہو۔ تمہارا یہ طرز عمل درست نہیں ہے۔

اس پر عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر نے چیف مجسٹریٹ صاحب بہادر کو حکم دیا کہ اس کی فوراً تحقیقات کی جائے اور اگر کسی پناہ گزین نے فی الحقیقت اس کمہار سے ایسے الفاظ کہے تو وہ ہرگز شہر میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کو فوراً رامپور کے باہر کر دیا جائے۔ صاحب چیف مجسٹریٹ بہادر نے موقع پر جا کر تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ کچھ روز ہوئے لال من کمہار اپنے مکان کے برابر والے نل سے پانی بھر رہا تھا تو وہ کسی راہ گیر نے اس سے کہا کہ اپنا گھڑا ہٹا لے میں پانی پیوں گا۔ لال من کمہار کے عذر کرنے پر کہ گھڑا بھر جائے تو ہٹا لیا جائے گا۔ اس راہ گیر نے کہا کہ جلدی ہٹا لے۔ لال من نے گھڑا ہٹا لیا اور وہ راہ گیر پانی پی کر چلا گیا۔ لال من نے بیان کیا کہ راہ گیر کوئی پناہ گزین یا پردیسی نہیں تھا بلکہ وضع قطع بول چال سے رامپور کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔

چند اہل ہنود صاحبان سے جو اسی محلہ یا اس کے قریب کے رہنے والے ہیں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس واقعہ کے متعلق انہوں نے یہ سنا تھا کہ لال من کمہار کو کسی پردیسی مسلمان نے نل پر سے پانی بھرنے سے روکا اور ڈانٹ ڈپٹ کی تھی کہ محلے کے اہل اسلام آ گئے اس پردیسی کو قائل معقول کر کے تنبیہ کر دی تھی انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ رامپور کے اتحاد و اتفاق کا ثبوت ہے اس وجہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ اہل اسلام صاحبان سے جو اس موقعہ کے قریب رہتے ہیں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان کو اس واقعہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ انہوں نے کسی پردیسی یا اہل شہر کو لال من سے پانی بھرنے پر جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا نہ کسی پردیسی کو قائل معقول کیا۔

دوسری خبر یہ کہ بتاریخ ۲۴ ستمبر ۴۷ء شہر کے چند ذمہ دار اہل ہنود نے عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کو اطلاع دی کہ ان کو معلوم ہوا ہے کہ "موضع سمریا تھانہ کیمری تحصیل ملک میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے۔ دو ہندو بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ دونوں فرقوں کے افراد نے جھگڑا کرنے کی آئندہ کے لئے تیاری کر لی ہے اور مسلمان لاٹھی و تبر سے مسلح ہیں دونوں طرف سے کثیر تعداد میں ہندو مسلمان اکٹھا ہو رہے ہیں۔ آئندہ شدید فساد ہونے والا ہے اور دونوں فرقہ اس انتظار میں ہیں کہ جھگڑے کی پہل کون کرے۔ ایک مسلمان امن خاں کے قبضہ میں ریوالور بھی ہے۔"

اس اطلاع پر اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم نے فوراً صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و ناظم صاحب مال (سب ڈویژنل مجسٹریٹ درجہ اول) و انسپکٹر حلقہ پولیس دیہات کو مع فوج کی ایک سیکشن کے بغرض تحقیقات واقعات و انتظامات موضع سمریا پہنچنے کا حکم صادر فرمایا۔ بہ تعمیل حکم ہمایوں جملہ آفیسران مذکور مع سیکشن فوج کے شب میں فوراً ہی روانہ ہو کر موضع سمریا پہنچے۔ موضع میں پہنچتے ہی اول امن خاں کے مکان کی تلاشی لی گئی جس کے قبضہ میں ریوالور کا ہونا بتایا گیا تھا۔

مگر ریوالور دستیاب نہ ہوا اور اس کے قبضہ میں ریوالور ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی موضع مذکور میں کوئی ہیجان ہنگامہ و اجتماع نہیں پایا گیا واقعات کی سعی کرنے پر معلوم ہوا کہ ۲۲ ستمبر ۴۷ء بروز پیر مسمیان بلدیو و حیمی مراد (ہندو) و فقیرا دھوبی (مسلمان) کے مابین اس بات پر جھگڑا ہوا اور معمولی مارپیٹ ہوئی کہ حیمی و بلدیو کہتے تھے کہ فقیرا دھوبی نے ان کے کھیت میں سے سن کے پتے چارے کے لئے توڑ لئے تھے فقیرا کہتا تھا کہ اس نے اس کھیت میں سے پتے نہیں توڑے ہیں۔ درمیان نزاع کچھ باشندگان دیہہ اکٹھا ہو گئے اور بیچ بچاؤ کر دیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ اکٹھے ہو کر کاشی پدھان کے مکان پر گئے اور فقیرا اور اس کے ملنے والوں نے حیمی بلدیو مراد کی شکایت کاشی پدھان دیہہ سے کی۔ گاؤں میں یہی قاعدہ ہے کہ ایسے واقعات کی اطلاع پہلے پدھان سے کی جاتی ہے۔ کاشی پدھان اور امن خاں نے فریقین کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیا تھا مگر بعد کو حیمی و فقیرا نے ایک دوسرے کے خلاف بطور حفظ ماتقدم زیر دفعہ ۳۲۳ تعزیرات رامپور اطلاعات تھانہ میں درج کرا دیں باشندگان دیہہ نے بعد کو آپس میں مصالحت کرا دی اور فریقین کے تعلقات بدستور خوشگوار ہو گئے اور اس خوشی میں شیرینی بھی تقسیم ہو گئی۔ یہ جملہ واقعات آفیسران جانچ کنندہ کے پہونچنے سے پہلے ہی سے طے ہو چکے تھے یہ محض ایک نجی اور انفرادی معاملہ تھا جو ہر بستی میں ہو جاتا ہے اس کا فرقہ وارانہ نزاع سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ اس واقعہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا کوئی شائبہ نہ تھا جانچ کنندہ آفیسران کے موقع پر پہونچنے پر ہندو و مسلمان باشندگان دیہہ نے فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع کی تصدیق کی۔ ذمہ دار صاحبان کا ایک معمولی واقعہ کو بلا تحقیقات کئے ہوئے مبالغہ آمیز طریقے پر عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر سے بیان کرنا سخت نازیبا ہے۔

باشندگان رامپور کو چاہئے کہ اس قسم کی افواہوں کو جن سے آپس میں کشیدگی اور نفاق پیدا ہونے کا اندیشہ ہو مشتہر نہ کریں نہ ایسی افواہوں پر اعتماد کریں۔

محمد یوسف

سکریٹری انچارج پبلک انفارمیشن آفس ریاست رامپور ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء

اشتہار مرتبہ عدالت دیوانی منصفی دیجاپور ضلع اورنگ آباد دکن

واقع ۱۴ آذر سنہ ۱۳۵۷ ف

باجلاس پنڈت بالکشن راؤ بی اے ایل ایل بی منصف دیجاپور۔

مدعی علیہ	مدعی
حبیب بوبکر بن حبیب علی	بیرلا و ولد بالکشن ساکن دیجاپور

بنام حبیب بوبکر بن حبیب علی قوم عرب عمر ۵۰ سال پیشہ ملازم شاخ اسٹیشن جالنہ

ہرگاہ مقدمہ صدر میں تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن جاری کئے گئے لیکن تم پر باضابطہ سمن کی تعمیل نہیں ہوئی۔ لہٰذا ذریعہ ہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۴ دی سنہ ۱۳۵۷ ف حاضر عدالت پیش ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی کی جائے ورنہ بعدم حاضری حسب ضابطہ کارروائی کی جائیگی پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

مثل خوان دستخط

منتظم عدالت

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

برازیل اور روس کے سیاسی تعلقات منقطع کا امکان

ریو ڈی جنیرو ۱۸ اکتوبر۔ برازیل کے وزیر خارجہ نے ڈاکٹر جاؤ نیوز نے بتایا کہ اس نے ماسکو سے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے اور برازیل کے روس سے سیاسی تعلقات منقطع ہونے کا امکان تسلیم کیا ہے۔ برازیل کے پریسیڈنٹ کے متعلق ایک توہین آمیز مضمون کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے جو روس کے سرکاری اخبارات کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع کیا گیا ہے۔ برازیل کی حکومت نے مذکورہ مضمون کے خلاف باقاعدہ طور پر احتجاج کیا ہے۔ (رائٹر)

یہودی تارکان وطن کے فلسطین میں فوری داخلہ کے لئے اجازت طلبی

لیک سکسس ۱۸ اکتوبر۔ کل بڑگوسلاویہ نے ایک قرارداد پیش کی ہے جس کے ذریعہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اس امر کی سفارش کرے کہ ان یہودی پناہ گزینوں کو جو آج قبرص کے کیمپوں میں ناقابل برداشت حالات کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں فلسطین میں یہودی تارکین وطن سے متعلق قواعد کے تحت فوری فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت دیدی جائے۔ (رائٹر)

نمائندہ پاکستان کی تجویز

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ کل رات اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے پاکستانی مندوب کے اس استدلال کی حمایت کی جو اس امر کی تجویز بطور رد و بدل کے اکثر سے متعلق ہے کہ جنرل اسمبلی کی ایک مستقل کمیٹی (جس میں تمام رکن اقوام کے نمائندے شامل ہوں) تشکیل دی جائے تاکہ حق تنسیخ کی دشواریوں پر قابو پایا جائے۔ کنیڈا، کیوبا اور میکسیکو نے پاکستان کی اس تجویز کی تائید کی۔ (رائٹر)

اسلام

افغانستان اور لبنان نے حکومت جمہوریہ شرق الہند کو تسلیم کرلیا

قاہرہ ۱۱ اکتوبر۔ افغانستان اور لبنان نے اطلاع دی ہے کہ جمہوریہ شرق الہند کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

مصر میں ہیضہ کی وبا

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ مصری حکومت ہیضہ کی وبا کے انسداد کے لئے جس کی وجہ سے تین ہفتوں کے اندر تقریباً ایک ہزار اموات ہو چکی ہیں پانچ ملین اسٹرلنگ صرف کرے گی۔ (رائٹر)

تقسیم فلسطین سے امریکہ و روس کی تائید

نیویارک ۱۶ اکتوبر۔ توقع ہے کہ آج اقوام متحدہ کی فلسطینی کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر آرتھر کریچ جونس برطانوی نو آبادیات تقسیم فلسطین سے متعلق امریکہ و روس کی تائید و حمایت کے سلسلہ میں برطانیہ کے جواب پر روشنی ڈالیں گے۔

ارض مقدس سے افواج کو ہٹا لینے کے تخلیہ پر برطانیہ قائم ہے

مسٹر آرتھر کریچ جونس ارض مقدس سے برطانوی افواج کے تخلیہ کے ارادے کا مکرر اعادہ کریں گے۔ اس اثناء میں اطلاع ملی ہے کہ برطانوی حکومت اور فلسطینی ارباب مقتدر کے مابین فلسطین سے برطانوی افواج اور رکشیدی تخلیہ کے لئے تعین کی گفت و شنید جاری ہے۔

محرم نمبر

یکم محرم کو شائع ہو گا

مضمون نگار حضرات جلد از جلد مضامین صاف خط میں روشنائی سے لکھکر روانہ فرمائیں۔

مشتہرین جلد از جلد اپنا اشتہار مع اجرت روانہ فرمادیں چونکہ یہ پرچہ خاص طور پر زیادہ تعداد میں شائع ہوگا۔ اجرت اشتہار رعایتی فی صفحہ ۳۰ نصف صفحہ ۱۶ ایک کالم ۱۲ ربع کالم ۴

مہتمم اخبار انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد

پاکستان

اغوا شدہ عورتوں کی واپسی

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ موضع عمری دان سے جن چار غیر مسلم عورتوں کا اغوا کیا گیا تھا ان کا پتہ چلا کر ان کے متعلقین کے حوالے کیا اور ان کا مال و اسباب بھی حاصل کر لیا گیا اس سلسلہ میں گیارہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ (پ پ)

قیام پاکستان کے بعد سندھ سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار غیر مسلموں کا تخلیہ اور ایک لاکھ مسلمانوں کی آمد

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہندوؤں اور سکھوں نے سندھ کو خیرباد کہا اور تقریباً ایک لاکھ مسلمان یہاں وارد ہو چکے ہیں ہنوز تقریباً ۲ ہزار مسلمان سندھ میں روزانہ وارد ہو رہے ہیں۔ (ا۔ پ)

۵۴ ہزار مسلم پناہ گزین

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ (۵۴) ہزار مسلم پناہ گزین ہندوستان اور مشرقی پنجاب کے نزاعی مواضعات سے مغربی پنجاب میں داخل ہوئے۔ (یو پی)

پاکستان میں عنقریب ایک پناہ گزینوں کی خاص وزارت تشکیل دیجائیگی

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں عنقریب ایک پناہ گزینوں کی خاص وزارت تشکیل دی جائیگی آج کل پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے اور انہیں منتقل کرنے کا کام بہت بڑھ گیا ہے اور اب اس کام کے لئے کسی ایک مستقل وزارت کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے پاکستانی حکومت کے کسی ایک رکن کے تفویض پناہ گزینوں کی وزارت کا قلمدان کیا جائے گا اس وزارت کا صدر دفتر لاہور منتقل کر دیا جائے گا اس سلسلہ میں توقع ہے کہ آئندہ دو تین دنوں میں کوئی اعلان ہوگا۔ (اورینٹ پریس)

ہندوستان

ریل گاڑی کے حادثہ میں (۱۴) مسلمانوں کی ہلاکت

نئی دہلی سرکاری طور پر بتایا گیا کہ ۱۴ مسلمان ہلاک اور پانچ اس وقت شدید زخمی ہوئے جب کہ پناہ گزینوں کی ایک خصوصی ریل گاڑی جمعہ کی رات کو ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی (۲۰) مسافر خفیف سے زخمی ہوئے۔ (ا۔ پ)

چلتی ریل میں سے مسافروں کو پھینکدیا گیا

گلبرگہ ۱۵ اکتوبر۔ پرسوں شام میں بمبئی جانے والے پانچ مسافروں پر جو حیدرآباد دستہ سے جا رہے تھے مقام تانڈوالا جار کے قریب حملہ کیا گیا اور چلتی ہوئی ریل سے پھینک دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان مسافروں کی حالت خطرناک ہے۔

(۲۰) لاکھ زمینداروں کی قسمت کو متاثر کرنے والے فیصلے

لکھنو ۱۵ اکتوبر۔ نظام زمینداری ختم کرنے والی کمیٹی کا جلسہ پنڈت جی بلبھ پنتھ وزیر اعظم صوبہ متحدہ کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں صوبہ متحدہ کے (۲۰) لاکھ زمینداروں کی قسمت کو متاثر کرنے والے دور رس فیصلے کئے گئے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ زمینداروں کو آئندہ جس طور پر جو معاوضہ دیا جائے گا اس کا نرخ مقرر کیا گیا اور مجموعی رقم معاوضہ تقریباً دس ارب روپیہ ہوگی اور زمینداروں کو ہر سال ادا کی جائے گی و نیز ۲½ فیصد سود کی شرح سے بانڈز جاری کئے جائیں گے اس کا حساب اس طرح لگایا جائے گا کہ ایک سال میں ۵ کروڑ روپے سے زیادہ رقم نہیں ادا کرنی پڑے گی اور ۵ کروڑ کی رقم کے حصول کے لئے حکومت کو کوئی نئے ذرائع تلاش نہیں کرنے پڑیں گے اندازہ کیا جاتا ہے کہ صوبہ کے خزانہ میں انتقال زمینداری کے باعث ۹ کروڑ کی مزید آمدنی ہوگی جس میں سے ۵ کروڑ روپئے معاوضہ کے لئے مختص کر دیا جائیگا۔

دکن

غلہ کا گودام لوٹ لیا گیا

حیدرآباد - ۱۳ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ سیلاب گزشتہ حیدرآباد کے تقریباً ہر حصے میں ایک شدید بارش اور امن شکنی وغیرہ قانونی صورت اختیار کر لی ہے چنانچہ ۲۸ ستمبر کو ضلع گلبرگہ میں تاندور کے غلہ کے گودام کو جس میں دو سو بورے زائد جوار رکھی ہوئی تھی وہ کثرت کے ساتھ لٹیروں نے لوٹ لیا (دکن نیوز)

ایک فرقے کے بعض افراد عورتوں کے لباس میں۔ دھول پیٹھ میں رات بھر سنگباری کی

مسلمانوں کی بجائے غیر مسلموں کی پناہ دہی

حیدرآباد - ۱۳ اکتوبر دھول پیٹھ میں بدامنی کا آج ساتواں دن ہے فضا اسکے حسب حال مکدر رہنے کی وجہ سے کوتوالی کے پہرہ اور طلایہ گردی جاری ہے

گزشتہ رات ایک فرقہ کے دو افراد عورتوں کے لباس میں گرفتار ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ لب و لہجہ کے سوا ہر چیز سے یہ دونوں عورت معلوم ہو رہے تھے اور مغرب کے بعد مسلم آبادی میں گشت کرتے پھر رہے تھے ان کی حرکات سے کوتوالی کے طلایہ گرد سپاہیوں میں سے ایک کو شبہ ہوا اور گفتگو پر بے نقاب ہو گئے بعد ازاں ان کو گرفتار کر کے منگل ہاٹ کے تھانہ پہنچایا گیا۔

رات بھر کاروان کے مختلف حصوں سے سنگباری کی اطلاعیں وصول ہوئیں بعض مکانوں کے دروازے کھٹکھٹائے گئے کوتوالی کے مہیا انتظامات کی وجہ سے حالات ابھی تک قابو میں ہیں متعدد مندروں میں آبادی یکجا ہوتی جا رہی ہے (دکن نیوز)

عثمان آباد میں ریلوے سروس بند

حیدرآباد ۱۳ اکتوبر عثمان آباد کی اطلاع مظہر ہے کہ کثرت بارش کی وجہ سے ریلوے روڈ اور عثمان آباد کے راستہ ناقابل عبور ہو گئے ہیں اس سلسلہ ریلوے سروس رک گئی ہیں۔

قافلہ حجاج روانہ

حیدرآباد ۱۳ اکتوبر نواب رفعت یار جنگ بہادر قافلہ حجاج رفیقہ نے اطلاع دی کہ قافلہ حجاج ۱۳ اکتوبر بیرون کو جدہ بخیر و عافیت پہنچا

علیا حضرت شہزادی نیلوفر صاحبہ لندن میں

حیدرآباد - ۱۳ اکتوبر لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حال ہی میں نواب معظم جاہ بہادر کے ایک خفیف سا آپریشن ہوا اور حالت اطمینان بخش طور پر روبہ ترقی ہے۔ علیا حضرت شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ جو ترکی تشریف لے گئی تھیں وہ اب لندن پہنچ گئی ہیں۔

باب حکومت میں توسیع منتخب شدنی ارکین کے نام موضوع بحث

حیدرآباد ۱۴ اکتوبر بڑے زور و سرگرمی سے بحث کی جا رہی ہے کہ باب حکومت میں توسیع کے سلسلہ میں جو انتخابات ہوں گے ان میں مسٹر کے ایم منشی کے علاوہ قائد بیت و توام مولوی ابوالحسن سید علی صاحب صدر ہوم ڈپارٹمنٹ نواب کاظم جنگ بہادر جاگیردار مولوی عبدالرؤف صاحب صدر مجلس عمل مجلس اتحاد المسلمین اور مولوی ... صاحب وغیرہ ہیں (دکن نیوز)

اخبار انڈین اکسپریس پر چھ ماہ کیلئے امتناع

چونکہ انگریزی اخبار روزنامہ انڈین اکسپریس مدراس میں معترت رساں خبریں درج ہوا کرتی ہیں اس لئے حکومت سرکار عالی نے قواعد تحفظ ملک محروسہ سرکار عالی کے قاعدہ (۲۹) ذیلی قاعدہ (۱) کے فقرات (۷) اور (۲) کے تحت اخبار مذکور اور دیگر ایسی مطبوعات جن میں اس کی نقلیں اور اقتباسات اور ترجمے شریک ہوں جہاں کہیں بھی پائی جائیں گی بحق سرکار ضبط کر لی جائیں گی

دھول پیٹھ کی صورت حال

حیدرآباد ۔ یکم اکتوبر کل شب میں دفعہ ... کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں تین اشخاص کی گرفتاری دھول پیٹھ میں عمل میں آئی جن کو آج مولوی ... علی خان صاحب ناظم فوجداری بلدہ نے علی الترتیب ۲۵ اور ۲۰ روپیہ کی سزا جرمانہ تجویز کی رات کے تقریباً ۱۲ بجے ہندو تین سرخ ... سپاہی دیا ... گئی۔ ... دھول پیٹھ اور بعض دیگر مقامات سے سنگباری کی اطلاع بھی وصول ہوئی ہے

علاوہ ازیں گذرنگار دیں سمت کاروان اور گذر شاہ عنایت گنج دست افضل گنج میں کرفیو اور وفعہ ۱۴۴ نافذ ہے پولیس کے محفوظ دستے مشتبہ مقامات پر متعین کر دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ متعلقہ سمت میں پولیس شب و روز گشت کر رہی ہے۔

مجلس گفت و شنید حیدرآباد کی دہلی کو روانگی

گفت و شنید حیدرآباد کے تیار کردہ مسودہ پر ہوگی آئندہ ہفتہ مباحث ختم ہو جائیں گے مفاہمت ہر دو حکومتوں کیلئے طمانیت بخش ہوگی

حیدرآباد ۱۶ اکتوبر حیدرآباد کی مجلس گفت و شنید جس کے قائد ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم دولت آصفیہ ہیں اور جو سر والٹر مانکٹن سر سلطان احمد اور نواب علی نواز جنگ بہادر پر مشتمل ہے آج صبح گفت و شنید کی تکمیل کے لیئے ذریعہ طیارہ عازم دہلی ہوئے حکومت ہائے حیدرآباد و ہندوستان کے مابین ہر دو مملکتوں کے آئندہ تعلقات کی نسبت دو ماہ سے یہ گفت و شنید جاری ہے =

مجلس گفت و شنید کے ساتھ کونسل کا منظور کردہ مسودہ ہے

معلوم ہوا ہے کہ مجلس ایک مسودہ ساتھ لے گئی ہے جس میں ہر دو مملکتوں کے مابین مفاہمت کی شرائط کا اندراج ہے یہ مسودہ مجلس گفت و شنید حیدرآباد کا تیار کردہ ہے جس پر باب حکومت سرکار عالی میں وزراء نے غور و خوض کر لیا ہے اس مقصد کے لیئے ۱۳/۱۴/۱۵/ اکتوبر کو خصوصی اجلاس منعقد کئے گئے تھے۔

دہلی کو روانگی سے قبل قائد و ارکان نے حضور پر نور سے باریابی کا شرف حاصل کیا

صدر اعظم دولت آصفیہ نواب صاحب چھتاری سر والٹر مانکٹن اور سر سلطان احمد نے کنگ کوٹھی مبارک میں اعلیحضرت جلالۃ الملک کی بارگاہ ملک اشتباہ میں چار مرتبہ باریابی کی عزت حاصل کی اور گزشتہ ہفتے نئی دہلی میں مباحث ہوتے تھے انہیں سمع مبارک تک پہونچایا۔

مجلس گفت و شنید کے سمجھوتا تیار کردہ مسودہ کو شاہانہ ... ہے کہ حضور ... منظوری حاصل ہو ... ہے ...

ان اجلاسوں میں ان مباحث جو دہلی میں ہوئے تھے ان سے بھی ہندگان عالی کو واقف کرایا گیا اور مسودہ کو بارگاہ خسروی سے غائبانہ منظوری کا شرف حاصل ہو چکا ہے

مملکت حیدرآباد میں مسلم پناہ گزینوں کو جانے سے روک دیا

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبہ واری حکومتوں اور بعض ایسی ریاستوں کو جو مملکت حیدرآباد کی سرحد پر واقع ہیں ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے علاقوں سے مملکت حیدرآباد میں مسلمانوں کی منتقلی کو روک دیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے فسادات کے بعد سے مسلمان حیدرآباد کو ہجرت کر رہے ہیں حتی کہ ان صوبوں اور ریاستوں میں کامل امن و امان ہے کسی قسم کی بدنظمی کی اطلاعیں نہیں ملی ہیں

مسلمانوں کا تخلیہ غیر حق بجانب ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ صوبہ جات متوسط مدراس اور بمبئی حتی کہ صوبہ جات متحدہ بنگال کی بڑی تعداد میں مسلمان حیدرآباد کی طرف روانہ ہو رہے ہیں یہ بتلایا گیا ہے کہ اگرچہ کہ مسلمانوں کا یہ تخلیہ علانیہ غیر حق بجانب ہے لیکن جس حد تک دا اگر پوری طرح نہیں ہوا حیدرآباد کی کسی سیاسی انجمن کی سرگرمیوں کا باعث ہے جن کی پالیسی کسی بھی واقعہ کی صورت میں جتنے بھی زیادہ سے زیادہ غیر ہندو مل سکیں ریاست مذکور میں داخل کر لیا جائے اور ہتھیار بھی دیا جائے اس مقصد کے خلاف حکام مقتدر جہاں کہیں بھی ضرورت سمجھی گئی یہ ہدایات جاری کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کے کثیر اجتماعات کے لیئے ریلوے ٹکٹوں کی اجرائی اور حمل و نقل کی دوسری سہولتیں بھی روک دی جائیں (ا - پ)

حیدرآباد کی تجارتی وفد کی پاکستان کو روانگی

حیدرآباد ۱۶ اکتوبر حکومت حیدرآباد نے کراچی کو ایک تجارتی وفد روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد آنریبل چھگل دینکٹ راما ریڈی اور مسٹر رضی الدین معتمد رسد پر مشتمل ہوگا اور حکومت پاکستان سے تجارتی معاملات پر گفت و شنید کرے گا امید کی جاتی ہے کہ یہ وفد آئندہ ہفتہ کراچی کو روانہ ہو جائے گا =

کوتوالی کو گھیر لیا گیا حیدرآباد ۷ار اکتوبر

کوتوالی کے ایک دستہ کو کسطرح گھیر لیا گیا اور کس طرح عدم تشدد آمیز اعمال کے مرتکب ہوئے اس کا انکشاف اس طرح ہوا کہ حال ہی میں جلوس کیتی کے انتظامات کے سلسلہ میں جب سب انسپکٹر محمد کاؤں میں چند جوانوں کے ساتھ ضلع نانڈیڑ جا رہے تھے تو گاؤں والوں کی ایک جماعت نے ان کو گھیر لیا اور ان پر حملہ آور ہو گئی مجبوراً اپنی جان بچانے کے خاطر کوتوالی کو ان ملزمین پر گولی چلانی پڑی کا گڑیں لٹھ کلہاڑی وغیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے (دکن نیوز)

برات حیدرآباد ۱۷ اکتوبر -

نواب میر فرخندہ علی خان کی عدالت العالیہ سے براہ راست گل میں آئی ہے

یاد ہوگا کہ نواب میر فرخندہ علی خان پر یہ الزام عاید کیا گیا تھا کہ انہوں نے ۲۶ ر اپریل کو دواخانہ عثمانیہ کی سڑک پر ایک جوان کو توالی کو ریوالور سے ہلاک کیا تھا نواب میر فرخندہ علی خان کی جانب سے نواب اکبر یار جنگ بہادر مولوی ناصر حسین صاحب ایم رسٹر قریشی اور پولیس کی جانب سے مولوی حکیم سید علی صاحب پیروی کر رہے تھے (دکن نیوز)

مسٹر محمد یعقوب اور انکی بیگم کا قابل تقلید ایثار حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر حیدرآباد

میں جو چند ہزار خانماں برباد مہاجرین لٹے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کی آسائش کے لئے مسٹر محمد یعقوب اور ان کی بیگم نے ایک قابل تقلید ایثار کیا ہے روز نیکٹ کی کئی لاکھ کی عمارت کو مہاجرین کے لئے مختص کر دیا گیا ہے اور اس میں پچاس خاندانوں کو بسانے کے لئے پختہ کمرے تعمیر کرائے گئے ہیں روزگار کے حصول تک ان کو مسٹر یعقوب اپنی جیب خاص سے گزارہ دیں گے

نظامت تعلیمات حیدرآباد ۱۸ اکتوبر

مولوی علی اکبر صاحب ناظم تعلیمات کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کی وجہ سے نظامت تعلیمات پر مولوی فیض الدین صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ موصوف نے اچھی خدمت کا جائزہ بھی حاصل کر لیا ہے (دکن نیوز)

... کام بھی عنقریب شروع کیا جائیگا اس غرض کے لیے حکومت سرکار عالی نے ... کی منظوری عطا فرمائی

ملازمین سرکار کو قرضہ حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر

معلوم ہوا ہے کہ ملازمین سرکار کو ہ ماہ کی تنخواہ کے مساوی قرضہ دلانے کی منظوری حاصل ہو چکی ہے یہ قرضہ ایک ہزار روپے کی حد تک دیا جائیگا توقع ہے کہ اسی ماہ کی تنخواہ کے ساتھ قرضہ کی اجرائی بھی عمل میں آئے گی (دکن نیوز)

وظیفہ یابوں کے گرانی الونس میں اضافہ حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر

معلوم ہوا ہے کہ وظیفہ یابان حسن خدمت و رعایتی وغیرہ کے گرانی الونس میں اضافہ عمل میں آچکا ہے اور ماہ رواں کا وظیفہ گرانی الونس کے ساتھ ایصال کیا جا رہا ہے (دکن نیوز)

حیدرآبادی وفد ۲۰ اکتوبر حیدرآباد کو آئے گا اور پھر جائے گا ۱۸ اکتوبر دستوری گفت و شنید کرنے والا وفد جو ۱۶ اکتوبر کو ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کی قیادت میں جا زم دہلی ہوا ہے ۲۰ اکتوبر چہارشنبہ کو واپس حیدرآباد ہو رہا ہے یہ وفد گفت و شنید کا آخری مسودہ اپنے ساتھ لا رہا ہے دہلی کی روئداد کو مجلس عاملہ تک پہنچانے کے بعد وفد غالباً ہفتہ ہے کہ پھر فوراً دہلی جائیگا (دکن نیوز)

صدر رسد کمیشن حیدرآباد ۱۸ اکتوبر

نواب فضل نواز جنگ بہادر رکن مجلس عاملہ صدر رسد کمیشن مقرر ہوئے مولوی تقی الدین صاحب اور مسٹر لکشمی ریڈی بیرسٹر و رکن کو بحیثیت اراکین مقرر کیا گیا ہے

صدر المہام رسد کی کراچی کو روانگی حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر

عزت مآب پنگل وینکٹ راما ریڈی صدر المہام بہادر رسد اور مولوی رضی الدین صاحب معتمد رسد ۲۳ اکتوبر کو کراچی روانہ ہو رہے ہیں (دکن نیوز)

اضلاع میں سمنٹ کی سڑکوں کی تعمیر حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر معلوم ہوا

ہے کہ اورنگ آباد - پربھنی - نظام آباد - بیدر - گلبرگہ - ورنگل - نانڈیڑ - اور ہنگولی میں عنقریب گندہ نالوں کی صفائی کا انتظام کیا جا رہا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اورنگ آباد - جالنہ - نظام آباد - پربھنی - نانڈیڑ اور ورنگل - میں سمنٹ کی سڑکیں تعمیر کی جانے والی ہیں نیز ممالک محروسہ کے اہم شہروں میں نور پہنچے۔

اراکین وفد کی گورنر جنرل انڈین یونین سے ملاقات حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر

دہلی ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حیدرآبادی وفد گفت و شنید جو دہلی گیا ہوا ہے مسلسل گورنر جنرل انڈین یونین سے ملاقات کر رہا ہے چنانچہ آج صبح کی ملاقات (۲۵) منٹ تک جاری رہی جس میں چند نازک اور اہم مسائل زیر بحث رہے

دہلی کے باخبر حلقے بیان کرتے ہیں کہ حدود سرکار عالی پر جو برار کا ایک اہم مقام باسم ہے حکومت ہند کی فوج کی تعینات اور سرحدی راہ سے متعلق بھی گورنر جنرل سے گفت و شنید ہوئی توقع ہے کہ موجودہ مسدود کر دیا گیا جلد عنقریب کھول دیا جائے گا (د - ن)

اسلحہ کی خفیہ منتقلی کی کوشش کاچی گوڑہ اسٹیشن پر ایک طالب علم کی گرفتاری حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر -

دو دن قبل عہدہ داران کرو ڈگیری نے کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن پر سٹی کالج کے ایک طالب علم وینکٹیشور کو گرفتار کیا جو کہ اپنے ساتھ تلنگانہ کی ڈائنامٹ تین بنڈل اور دیگر اسلحہ جات میں باندھ کر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا -

بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتار شدہ شخص کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن سے گنٹہ کل جانا چاہتا تھا شبہ پر عہدہ داران کرو ڈگیری نے بستر کی تلاشی لی جس میں سے مذکورہ بالا اسلحہ برآمد ہوئے مزید تحقیقات کی خاطر اس شخص کو پولس کے حوالے کر دیا گیا جو اب بھی پولس کی حراست میں ہے -

بس سروس حیدرآباد ۱۸ ار اکتوبر

محکمہ ریلوے سرکار عالی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حالیہ بارش کی وجہ سے دیگلور عثمان آباد کے مابین بس سروس بند کر دی گئی ہے واقعہ یہ ہے کہ ان مقامات کے درمیان ایسی کوئی سروس چند دشواریوں خرابیوں کی وجہ سے مسدود ہو گئی تھی وہ اب جاری ہو گئی ہے (د - ن)

ایجنٹ برار کے عہدہ پر نواب یوسف یار جنگ بہادر کا تقرر حیدرآباد ۱۸ اکتوبر

سمجھا جاتا ہے کہ نواب یوسف یار جنگ بہادر کا تقرر نواب مہدی نواز جنگ بہادر کی جگہ عہدہ ایجنٹ برار پر عمل میں آیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس تقرر کی اطلاع حکومت حیدرآباد نے حکومت ہند کو کر دی ہے صاحب معزز جیسے ہی دہلی سے جواب وصول ہوگا بہت جلد ناگپور روانہ ہو جائنگے

معتمدی مالگزاری حیدرآباد ۱۹ اکتوبر

معلوم ہوا ہے کہ معتمدی مالگزاری پر مسٹر بیاوج کی جگہ مولوی عبد اللطیف خاں صاحب معتمد خیرات کا تقرر ہو رہا ہے مسٹر بیاوج اواخر اکتوبر میں اپنی خدمت سے سبکدوش ہو جائنگے (دکن نیوز)

دستکاری نمائش مصنوعات کا افتتاح حیدرآباد ۱۹ ار اکتوبر - مجلس نمائش

کی اطلاع مظہر ہے کہ دستکاری نمائش مصنوعات ملک آصفیہ فروری سے ۱۰ مارچ ۱۹۴۹ء تک منعقد ہوگی (دکن نیوز)

شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر حیدرآباد ۱۹ ار اکتوبر

حضرت شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر آصفیہ کوٹھی بلارم میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدرسہ عالیہ کے حسب ذیل چار طلبہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے

راشد علی خاں فرزند مولوی حسین علی خاں صاحب افتخار احمد انصاری فرزند مولوی مرتضیٰ احمد صاحب انصاری اسد اللہ خاں فرزند مولوی عنایت اللہ خاں صاحب زین چند فرزند رائے ہربنس چند صاحب

حیدرآباد سیول سروس کے نتائج حیدرآباد ۱۹ اکتوبر

برما مقابلہ امتحان حیدرآباد سیول سروس منعقدہ ۱۹۴۸ء پبلک سروس کمیشن سرکار عالی نے بلحاظ کامیابی مندرجہ ذیل امیدواروں کو حیدرآباد سیول سروس کے لئے منتخب کیا ہے

۱ - مرزا آصف علی ولد مرزا حسین علی خاں
۲ - محمد داؤد علی خاں ولد میاں محمد خاں صاحب (۳) لکشما ریڈی صاحب ولد تیما ریڈی صاحب ویسکھ (۴) سید عابد حسین ولد سید غلام حسین صاحب (۵) محمد شفقت اللہ صاحب ولد سمیع اللہ صاحب - حسب احکام سرکار دفعات مندرجہ گشتی (۳۶) مورخہ ۲ اپریل ۱۹۴۸ء آٹھ جائیداد ہائے سیول سروس واپس شدگان جنگ کے لیے محفوظ رکھی گئی ہے

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل — مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا مع فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶
قیمت رعایتی عہ

چراغ ہدایت — عقائد فقہ اعمال میں بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۰ کھرہ کاغذ ۱۲ر

زین العابدین — فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عصہ

معنی نماز — نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت — احادیث و اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۸ر

اقوال اہل بیت نبی مختار — در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵۰ کاغذ چکنا لعہ — مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا — برائے مامون الرشید صفحہ ۳۴ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ — کاغذ کھرہ ۱۰۰ ۴ر

مثنوی لقمۃ شیرین یعنی مفاد آخرت — از لایق مرحوم صفحہ ۵۵ ۲ر

مثنوی نہر عشم و ہم و سوم تا بہ ظہر العاشقین فارسی — از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب — در خواص و فوائد نادعلی — ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین — تعقیبات مجربہ عاملین و سور قرآنی ہفتہ کے خواص دادعیہ و زیارات صفحہ ۱۰۴ ۶ر

علائم الظہور — حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ — قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ — تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور امام الزماں کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں
حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید — علم کلام میں بے مثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید — بے مثل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ — اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ — ۳ر

فیصلہ تبرا — تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور — ۸ر

سرادق عفت — قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے — ۴ر

پردہ اور اسلام — مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء — علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بھائی کے حالات تک صفحہ ۲۳۲ ۱۲ر

سوانحعمری — آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱ر

سیرت عقیلۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام — جتنے سوانح ابتک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید — چکنا کاغذ ۱ر

سوانح شہید ثالث — ۴ر

تذکرۂ قدوسی — نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صفحہ ۱۴۴ کھرہ ۴ر

خیابان لقا — سوانح عمری چندا بی بی صاحبہ متخلص بہ ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن — ۴ر

نقشہ ایران رنگین — ۸ر ساڑھے ۳ر

سوانح زندہ شاہ مدار — ۱ر

رہبر عراق و ایران — مولفہ مولف سالنامہ حیدر جنتری

عراق و ایران — سفرنامہ عالیجناب خانبہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس بگین پلی ضخامت صفحہ ۲۵ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ے ۔

سفر نامۂ عراق — از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ صفحہ ۱۴۴ ۴ر

حیات ابوطالب — مرتبہ خالد صفحہ ۸۲ ۶ر

حجج و بینات — در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ (۱۴۴) ۸ر

قلب نگین — زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشکل مناجات از نگین صاحب ۳ر

زیارت عاشورا جلی قلم — ۴ر
زیارت مفجعہ حضرت زینب — ۳ر
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ر
زیارت اربعین — ۳ر
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا ۴ر کھرہ ۲ر
اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ر کھرہ ۲ر
دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ — ۳ر
دعائے ختم قرآن — ۱ر
حدیث کسا مترجم اردو — ۲ر
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو — ۳ر
دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر
دعائے سباسب ،، ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون — مجموعہ نقوش و ادعیہ و حرز و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جذبات عقیدت — از محترمہ روپ کنواری صاحبہ جو حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۲ر

خلوص نفیس — مرحوم کا مشہور مناجات ۳ر

اخلاص نفیس — مشہور مناجات ۳ر

عریضہ مقاصد — در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ — ۲ر

صحیفۂ تجلی — مجموعہ قصائد در زم قسم اول عہ اوسط ۴ر آنے — ۱ر

تعویذات

دعائے مجموعہ — برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ — ۲ر

دعائے ہفت عہد ام الصبیان — برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے — ۲ر

دعائے ام الصبیان از منہاج ۱ر

دعائے دفع طاعون — ہیضہ وغیرہ ۲ر

دعائے قلعہ یسین — برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے — ۲ر

ایضاً مع ام الصبیان ۳ر
دعائے خط آدم — ۲ر
دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
دعائے سوسن مرجانہ — برائے محبت شوہر ۲ر

دعائے نور — برائے دفع تپ و تا ئیفائڈ و امراض حادی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے — ۲ر

دعائے حرز ابو دجانہ کبیر — برائے دفع جن و شیاطین — ۲ر

دعائے یسین مغربی — برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی — ۲ر

حرز چہاردہ معصوم — مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲ر

جوشن کبیر — برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض — ۲ر

جوشن صغیر — بشرح مذکور — ۲ر

دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باریتعالےٰ دافع بلیات و حوادث — ۲ر

آیۃ الکرسی — برائے دفع اجنہ و شیاطین و نحوست خانہ ۱ر

ایضاً — آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی معہ آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں — ۲ر

دعائے حیدری — دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ — ۴ر

دعائے ناد علی جس میں ناد علی صغیر بھی شامل ۲ر

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے :

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی مرثیہ پانچواں ایڈیشن ۱۱۲ رباعی ۲ سلام ۱۸ مراثی ۲۰ نوحے مشہور معاصرین کے جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۲۹ کاغذ چکنا ہے

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۲ سوز ۵۰ سلام ۸ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۱۴۲ صفحے کاغذ چکنا ہے

ہلال محرم حصہ سوم ۸۸ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۷ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک ۳۲ صفحے کہرہ ۱۰

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم ۱۵۵ چکنا کاغذ ہے کہرہ ہر دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کہرہ کاغذ ہے

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ۵۰ سلام ۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم ۱۶۲ چکنا کہرہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی حرم بمدینہ تک اور شہادت امام زین العابدین شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و مسلسل مرثیے اور نوحے حجم ۱۶۰ چکنا کاغذ ہے کہرہ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے کہرہ چکنا کاغذ حصہ اول دوم ایک جلد میں جس میں حصہ سوم و ششم کہرہ ایضاً ہر حصے یکجائے کاغذ کہرہ جس میں حصہ اول دوم چکنا ہو گیا ہے

نوائے ماتم ۷ سلام ۳۳ مرثیے جناب کمال مرحوم چکنا کہرہ

۱۱ رباعی ۲۰ سلام اخمسہ

فغان رنج ۱۲ مرثیے منبر خوانی ۱۸۰ صفحے کاغذ کہرہ

سفیر ماتم ۶ قصائد مرثیے چکنا

مرزا دبیر کے خاص بند کے نوحہ خوانی ۲۹۲ انتخاب

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر و شعرائے محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے ۱۹۶ صفحے کاغذ چکنا ہے کہرہ

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ دو و شہادت امام چہارم سے یاسمین جنت البقیع و دفع طاعون کے ۱۸۱ نوحے ۳۲ صفحے کاغذ کہرہ مجلد کی چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۱۱ جلد و نوحوں کا مجموعہ

عزائے محرم کہرہ ۱۰

جام شہادت مجموعہ نوحہ جات شمیم مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۳ نوحے ۲۹۰ کاغذ چکنا

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے ۲۰۴ کاغذ چکنا

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے ۳۰۳ کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائے

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۲۱۴ صفحے کہرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن

مجموعہ نوحہ جات مستورات جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے ۲۴۵ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم علی ۲۰۵ نوحے ۲۴۰ چکنا کہرہ

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۲۹ نوحے ۲۸۸ صفحے کاغذ چکنا

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۸۶ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے ۱۵۲ چکنا کاغذ

حصہ دوم ۷۵ نوحے ۱۳۲ چکنا کہرہ

فرط غم نوحہ جات ضامن مرحوم ۱۵۷ نوحے چکنا کاغذ

طہارورد نوحہ جات ۶۱ نوحے ۱۲۴ کاغذ

وسیلہ بخشائش نوحہ جات خسرو مرحوم

چودہ ساغر حصہ اول مشہور شعرا کے بہترین رقت آمیز نوحے ۳۱

چودہ ساغر حصہ دوم ۳۲

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صبا جعفری

سرمایہ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیسان

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے ۲۶ چکنا

پیام شہادت نوحہ جات حکیم شمیم شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۴ نوحے ۲۶۴ صفحے

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کہرہ کاغذ

ثبوت شہادت نوحہ جات باقر مرحوم ۱۳ صفحے چکنا کاغذ

فغان سکینہ مصائب و وفات حضرت سکینہ کے نوحے

شبیہ غم مختلف شعرا کے نوحے

اشک غم مجموعہ ریاضت فطرت کے ۲۲ نوحے

شبیہ غم صمصام شیرازی مدیر سیاست اخبار کے ۱۲۵ نوحے

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے نوحوں کا مجموعہ

صد سلام نواب شہید یار جنگ بہادر

شہید غم مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ صفحہ (۲۰۴)

فغان سعید مرحوم کے فارسی نوحے

نوحہ جات صمصام ۳۲

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم

دافع الطاعون نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا کہرہ

دفتر الم دفتر غم تشنہ غم بیاض جوہر

آئینہ ماتم

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین کے تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت

رجسٹرڈ نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر اسٹ انڈیا

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا ۔

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۲۶۶

چندہ اخبار
سالانہ ۔ــ ششماہی للعہ
نئی پرچہ ۸ر پرانا پرچہ عـه
اجرت اشتہار
فی صفحہ ۔ــه فی انچ کالم عــه
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیے
خریداری ہر ماہ ہلالی کی پہلی سے محسوب ہوگی
تواریخ اشاعت
۱ ـ ۷ ـ ۱۴ ـ ۲۲
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شایع
ہوگا

انتخاب

ہفت روزہ
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

معاون
عباس رضوی

مہتمم
محمد سعادت حسین

رجسٹرڈ نمبر … انڈیا

انتخاب
ہفتہ وار
کا مطالعہ آپ کو نہ صرف
دوسرے اخبارات کے
مطالعہ سے بے نیاز کر دیگا
بلکہ آپ کے تاریخی مذہبی معلومات
میں بیحد اضافہ کریگا
امید کہ صاحبان استطاعت مالی امداد فرما کر
توسیع اشاعت میں حصہ لیں

جلد (۱) | ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ م ۲ دے ۱۳۵۷ف موافق ۲ نومبر ۱۹۴۷ء یوم یکشنبہ | نمبر (۲۳/۲۴) بس

کلام فصاحت التیام اعلیٰ حضرت سلطان العلوم خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ

منقبت بتقریب عید غدیر

شد علیؑ تخت نشیں ہست چہ بہجت امروز
لالہ و گل کہ دمیدہ چہ مسرت امروز

نرگس و سبزہ و گل رونق گلزار چمن
ساغر بادہ تر مایہ عشرت امروز

شمع و پروانہ بود یا گل و بلبل باشد
خلوت راز بہم باعث الفت امروز

لب جو سبزہ دمیدہ است و چمن خلد بریں
ارغوان نیز بنفشہ کہ بہ نزہت امروز

شاہ مردان و ہم او صاحب شمشیر و قلم
بارک اللہ کہ درخشانست امامت امروز

ہمچو ایوان و سہا گشتہ سر اوج فلک
ساطع لامع آں مہر ولایت امروز

ہم ز اقوال نبیؐ نیز ز حکم ایزد
ذات او ہست بہ اسلام امانت امروز

رنگ ذاتی و صفاتی و ہم اعلیٰ نسبی
می چکد از رخ او این چہ متانت امروز

ثانی اثنین کہ او ہست امام الحرمین
وصی و صہر چہ ہمشکل و شباہت امروز

جلوہ کیست سر مسند تمکین و وقار
نام او مرکز جاہ ہست چہ عظمت امروز

در ثنائے حق و نعت نبوی بر منبر
خطبہ اش سلک آمالی بہ فصاحت امروز

لے خوشا کاسہ و ہم شیشہ پر از خم غدیر
گردش جام تولا بہ نزاکت امروز

من چہ گویم کہ چساں او شدہ اورنگ نشیں
با جلالت متمکن بہ خلافت امروز

آمدہ حق سوئے حقدار بالآخر عثماں
حفظ دین حفظ مراتب بہ صیانت امروز

اداریہ

امداد مہاجرین

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئیں دنیا میں انساں کے انساں

آج کل مہاجرین کی امداد کا مسئلہ بہت اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے - اور وہی لوگ اس اہمیت کو خوب سمجھ سکتے ہیں جن کے دل میں اپنے اور بھائیوں کا درد ہو جو کی لذتوں سے آشنا ہو چکے ہوں - جن کو اپنی ذمہ داری کا کامل احساس ہو ان مہاجر مصیبت زدہ انسانوں نے اپنی ساری ملکیت کھو کر عظیم تر قربانیاں پیش کر کے اپنے (پاکستان) مرکز کو جو تقویت پہنچائی ہے اس سے سب ہی واقف ہیں -

آج یہ غریب بے سرو سامانی کے عالم میں ہمارے مہمان ہیں ہماری پناہ میں آج ہم سے امداد کے طالب ہیں - بلکہ ایک حد تک یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ یہ لوگ ہماری ہی دعوت پر یہاں آئے ہیں -

اسلامی نقطہ نگاہ سے اگر اس مسئلہ پر غور کیجئے تو واضح ہوگا کہ اسلام نے یہ کہا کہ اگر کافر بھی تمہاری پناہ میں آ جائے اور تم سے مدد کا طالب ہو تو تم برابر اسکی مدد کرو بلا کسی پس و پیش کے اُس کو پناہ دو - چہ جائیکہ یہ سب مسلمان ہیں ان میں سے بعض سادات ہیں - اگر ہم ان سے رخ گردانی کریں تو واقعی یہ ایک شرمناک بات ثابت ہوگی اور ہم انسانوں کی صف سے خارج متصور ہوں گے - گردش ارضی و سماوی کی زد سے کوئی بچ نہیں سکتا - آج یہ غریب رنج و آلام کا شکار بنے ہوئے ہیں کیا عجب ہے کہ کل ہم پر ایسا کٹھن وقت آن پڑے - اور اُس وقت ہماری بے حسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی ہماری مدد نہ کرے گا - عید غدیر کے موقع پر جو ہمارے لئے بے انتہا مسرت کا دن ہے اور ہم اس دن خیر خیرات کرتے ہیں اگر حضرات مومنین ان غریب الوطن، غم زدہ، بے آسرا پناہ گزینوں کی ممکنہ امداد کریں تو یقیناً باعث خوشنودیٔ خدا و رسولؐ ہوگا - غدیر جس ہستی کی یادگار جانشینی کے طور پر منائی جاتی ہے خود انھوں نے آپ کو اوروں کی مدد کرنے غریبوں کا کفیل بننے بے آسراؤں کا سہارا بننے کی دعوت دی ہے اور عمل کر کے بھی دکھلایا ہے محرم بھی قریب آ گیا ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں آپ کے بھائی آپ کے ساتھ عزائے امام مظلوم میں حصہ لیکر رونق عزاداری کو بڑھا دیں تو جلد از جلد خدا و رسولؐ کے نام پر ان کی مدد کر کے اُن کے ٹھہرنے اور کھانے پینے کا انتظام کیجئے - اسی سلسلے میں انجمن نوجوانان قوم کام کر رہی ہے انجمن ہذا اور اس کی خدمات افراد ملت سے مخفی نہیں ہیں - کئی سال سے انجمن مجلس سے وابستہ رہکر ملت کی خدمت کر رہی ہے - یاد ہوگا کہ گذشتہ چند ماہ پہلے نواب کاظم جنگ بہادر کی دیوڑھی میں انجمن کی جانب سے جشن آزادی زیر صدارت فخر قوم خطیب الہند علامہ رشید ترابی عظیم الشان طریقہ پر منایا گیا تھا جس میں تقریباً پچیس ہزار مسلمانوں نے شرکت کر کے ہمت افزائی کی تھی -

جو اصحاب چندہ روانہ فرمانا چاہیں وہ حسب ذیل پتوں پر بذریعہ منی آرڈر یا خود تشریف لا کر جمع کروا سکتے ہیں

(۱) جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب صدر انجمن نوجوانان قوم نامپلی رلیمنداس بلڈنگ حیدرآباد دکن

(۲) جناب عباس رضوی صاحب معاون مدیر انتخاب و معتمد انجمن نوجوانان قوم مکان ۹۱۲ ... صاحب محمد دارالشفاء

(۳) مولوی میر سیادت علی صاحب منیجر غفور اینڈ سنس اگسٹرز چھتہ بازار حیدرآباد دکن

(۴) بتوسط دفتر انتخاب ہفت روزہ چھتہ بازار حیدرآباد دکن -

اور دیگر رضاکار مطبوعہ رسائد کی کاپی لے کر دورے کر رہے ہیں اُن کو بھی چندہ دیا جا سکتا ہے براہ کرم مطبوعہ رسید حاصل کئے بغیر چندہ مت دیجئے -

امید کہ مومنین اس اہم اور واجب امداد میں عجلت فرمائیں گے -

نوٹ :- ناظرین یہ نہ خیال فرمائیں کہ مجلس اتحاد المسلمین سے علیحدہ اختلاف کرتے ہوئے یہ کام کیا جا رہا ہے - ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ مجلس کے ساتھ ایک زبردست تعاون ہے - لاکھوں آدمی آ چکے ہیں مجلس کہاں تک انتظام کرے گی - مجلس کا پروگرام بہت بڑا ہے اور مجلس کو دیگر اہم امور بھی انجام دینے ہیں - اور اگر دیگر انجمنیں بھی اس قسم کا تعاون کریں تو مجلس کے لئے دیگر امور میں سہولت پیدا ہوگی - انجمن نوجوانان قوم کئی مرتبہ اعلان کر چکی ہے کہ یہ انجمن بھی مجلس کے مقاصد کے ساتھ ساتھ ہے اور مجلس سے کامل طور پر وابستہ ہے -

اے پیمبرؐ آپ آئے رہنمائی کے لئے
قوت بازو ملا مشکل کشائی کے لئے
آپ کو اللہ نے وہ منتخب نائب دیا
چن لیا جس کو نصیری نے خدائی کے لئے

غدیر خم (نظم)

از حکیم و ڈاکٹر جناب نیساں حیدرآبادی

غدیر خم کی وہ سحر وہ لطف لالہ زار کا
وہ چلنا جھوم جھوم کے نسیم خوشگوار کا
نگوں کا ہر ورق تھا ایک داستان معرفت
شجر ہر ایک پہنے تھا لباس برگ و بار کا
وہ بلبلوں کے چہچہے تذرو کے وہ قہقہے
عجیب لطف دے رہا تھا نغمہ آبشار کا
اتر رہا تھا دشت میں لشکر محمدی
غبار غازہ بن گیا تھا چہرہ بہار کا
اذاں کا وہ غلغلہ درود کا وہ شور و غل
عجیب لطف دے رہا تھا ذکر کردگار کا
شعاعیں آفتاب کی مسرتوں کا تھیں پیام
ہر اک دل شگفتہ پر گماں تھا انار کا
چڑھا جو دن تو ختم تھی گھڑی بھی انتظار کی
بر آیا تھا جو مدعا نبی کے قلب زار کا
علیؑ کو آج یا رسولؐ اپنا جانشین کرو
دیا یہ جبرئیلؑ نے پیام کردگار کا
نبیؐ نے حکم رب وہیں سنا دیا ہر ایک کو
کہ اب محل رہا نہ تھا ذرا بھی انتظار کا
نبیؐ کے بعد پھر گئے نبیؐ کے جانشیں سے سب
رہا نہ یاد ایک کو وہ حکم کردگار کا
غدیر خم کے عہد کو جو توڑا بھی تو کیا ہوا
بلند اب بھی تو ہے سر علیؑ کے افتخار کا
انہیں کا کلمہ پڑھتے ہیں تمام اہل معرفت
ہر اک زباں پہ ذکر ہے ولی کردگار کا

ہر ایک جس کے قطرے سے صدف میں بنتے ہیں گہر
غلام وہ بھی ایک ہے جہاں میں ہشت و چار کا

محرم نمبر

ذریعہ پوسٹ روانہ کیا جائیگا - لیکن موجودہ فسادات کی وجہ ممکن ہے کہ

بعض خریداروں کو نہ مل سکے

لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدار صاحبان ۳ آنے کے ٹکٹ قبل از محرم بھیجکر رجسٹری روانہ فرما دیں تاکہ انھیں پرچہ اطمینان کے ساتھ وصول ہو جائے -

(پ)

حج آخر ۔ غدیر خم

جب اسلام کی روحانی برکتیں ابر رحمت کی طرح تمام عالم پر چھا گئیں اور خدا کے احکام بندوں تک پہنچ گئے۔ کفر کی تاریکی دور ہو کر دنیا میں توحید کا اجالا پھیلا تو حضرت رسول خدا نے آخری حج کا ارادہ کیا۔ جب مسلمانوں کو اس کی خبر ملی تو حضرت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرنے کے شوق میں گروہ کے گروہ ہر طرف سے آنے شروع ہو گئے۔

ماہ ذیقعدہ کی پچیسویں تاریخ کو آپ ہزارہا مسلمانوں کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور نو دس دن سفر کرنے کے بعد وہاں پہونچ گئے اس مجمع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان جمع تھے امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ سب ایک خدا کے بندے جو ایک ہی شان سے اپنے معبود کی سرکار میں حاضر تھے۔ اور ارکان حج بجا لا رہے تھے حضرت نے اس کثیر مجمع کے درمیان ایک خطبہ پڑھا اور اس میں مسلمانوں کو پرہیزگار رہنے اور دینی اور دنیوی فرض پہچاننے کی طرف توجہ دلائی پھر بلال کو اذان دینے کا حکم دیا اور نماز پڑھی غروب آفتاب کے وقت آپ نے چلنے کی تیاری کی۔ ہزارہا مسلمان آپ کے ہمرکاب تھے اثنائے سفر میں جب حضرت کی سواری مقام غدیر خم پر پہنچی تو جبرئیل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان
لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک
من الناس ؁۱

(اے رسول! جو کچھ (علیؑ کے بارہ میں) تم پر نازل کیا گیا ہے اُسے (لوگوں تک) پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (گویا) ہماری رسالت کا کوئی کام انجام ہی نہ دیا اور اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔)

یہ سنکر آپ نے منادی سے ندا کرائی کہ سب لوگ رک جائیں مجھے ایک نہایت ضروری حکم پہنچانا ہے۔ یہ وقت ٹھیک دوپہر کا تھا۔ سخت دھوپ پڑ رہی تھی ریت چولہے سے زیادہ گرم تھی۔ چند ببولوں کے سوا اور کسی درخت کا سایہ نہ تھا۔ منادی کی آواز سنتے ہی مسلمان گھبرائے کہ ایسا کیا اہم حکم نازل ہوا کہ اس سخت وقت میں روکا جا رہا ہے۔

الغرض سب لوگ اپنے اونٹوں سے اتر پڑے اور جلتی ریت پر ببولوں تلے چادریں دبا دبا کر بیٹھ گئے۔ حضرت نے پالان شتر کا ایک منبر بنوایا۔ خود اس پر تشریف لے گئے حضرت علی علیہ السلام کو پہلو میں کھڑا کیا اور ایک طولانی خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

لوگو! خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارے لئے ایک امام مقرر کروں جو میرے بعد میرا وصی اور میری امت میں میرا خلیفہ ہو۔ وہ وہی ہے جس کی اطاعت اللہ نے تمام مومنین پر اپنی کتاب میں فرض کی ہے ؁۲ اور تم سب کو اس کی محبت کا حکم دیا ہے میں منافقوں کی تکذیب اور طعنہ زنی سے ڈرتا تھا لیکن اب اللہ کا یہ پیغام پہنچا ہے کہ میں اس کام کو پورا کروں۔

لوگو! خدا نے اپنی کتاب میں نماز کا حکم دیا میں نے اس کو تم سے بیان کیا سمجھا دیا پھر اس نے زکوٰۃ، روزے اور حج کا حکم دیا میں نے اُسے بھی تم سے بیان کر دیا اور سمجھا دیا ہے اس نے اپنی کتاب میں ولایت کے متعلق بھی تم کو حکم دیا ہے پس میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ حکم علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے اوصیا کے متعلق ہے جو میری اولاد اور میرے بھائی اور وصی علیؑ کی اولاد ہیں اُن میں اوّل حسن ہیں پھر حسینؑ پھر نو شخص اولاد حسینؑ سے ہونگے۔ یہ سب کے سب کتاب خدا سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں

لوگو! میں نے تمہارے امام اور ہادی کو بتلا دیا تم کو اپنے درمیان میری طرح سمجھنا اور تمام امور میں ان کی اطاعت کرنا۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ جن چیزوں کی تعلیم خدا نے مجھے دی ہے میں نے بحکم خدا وہ سب باتیں علیؑ کو تعلیم کر دیں پس میرے بعد جو کچھ تم کو پوچھنا ہو علیؑ سے پوچھنا۔ دیکھو ہرگز کسی کو اُن پر ترجیح نہ دینا کیونکہ وہ تم میں سب سے زیادہ عالم ہیں۔ حق ان کے ساتھ ہے وہ حق کے ساتھ ہیں۔ میرے بعد اگر میرے اہلبیت سے تعلق رکھو گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

یہ فرما کر آپ نے مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا الست اولیٰ بکم من انفسکم (کیا میں تمہاری جانوں سے بہتر نہیں ہوں) سب نے کہا بلیٰ یعنی بیشک آپ ہم کو ہماری جانوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ پھر حضرت نے علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہو گئی اور فرمایا ؁۳ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ (جس کا میں مولا اور حاکم ہوں اس کے مولا اور حاکم یہ علیؑ ہیں۔

"خدایا جو اس کو دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ اور جو اس کو دشمن رکھے اس کو تو بھی دشمن رکھ"

اس کے بعد لوگوں نے حضرت علیؑ کو مبارک بادی شروع کی حضرت عمرؓ نے بڑے زور شور کے ساتھ کہا۔ بخ بخ لک یا ابن ابی طالب قد اصبحت مولائی و مولیٰ کل مومن و مومنۃ۔ مبارک ہو مبارک ہو اے علیؑ کہ آج آپ میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہو گئے) جبکہ ہر طرف سے مبارک بادی کی صدائیں آ رہی تھیں حسان بن ثابت نے جو دربار رسالت کے مشہور و معروف شاعر تھے اسی وقت اس واقعہ کے متعلق ایک قصیدہ نظم کر کے پڑھا جس کے چند شعر ذیل میں مع ترجمہ درج کئے جاتے ہیں۔

ینادیھم یوم الغدیر نبیھم بخم واسمع بالرسول منادیا
روز غدیر خم حضرت رسول خدا پکار پکار کر کہہ رہے تھے

بانی مولاکم ونعم ولیکم فقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا
میں تمہارا مولا ہوں اور ایسا ہی تمہارا حاکم ہوں۔ یہ سنکر لوگوں نے جواب میں سوچ سمجھ کر کہا۔

الٰھک مولانا وانت ولینا ولا تجدن فی الخلق للا عاصیا
آپ کا معبود ہمارا مولا ہے اور آپ بھی ہمارے ولی ہیں اور اس بارہ میں ہم کسی کو آپ کا نافرمان نہیں پاتے۔

فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وھادیا
رسول خدا نے فرمایا اے علیؑ اٹھ کھڑے ہو جاؤ میں نے تم کو اپنے بعد امام و ہادی مقرر کیا۔

اس کے بعد آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور دین اسلام کو تمہارے لئے برگزیدہ بنا دیا) نازل ہوئی۔

؁۱ ۔ ہم ذیل میں چند ایسی کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں جن میں یہ صراحت ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے بارہ ہی میں نازل ہوئی ہے۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۶۳۵ تفسیر نیشاپوری جلد ۲ ۔ مناقب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۲۸ تاریخ حبیب السیر صفحہ ۱۴۴ ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۹۵ سیرۃ احمدیہ صفحہ ۲۹۵

؁۲ ۔ اشارہ ہے آیۂ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (اللہ کی اطاعت اور رسول کی اور جو تم سے ولی الامر ہیں انکی اطاعت کرو۔) ؁۳ مندرجہ ذیل کتابوں میں لکھا ہے کہ آنحضرت نے یہی کلمات ارشاد فرمائے تھے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۹۵ سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ تنہا یۃ العقول طاجامی صفحہ ۱۰۸ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۶ شرح مواقف صفحہ ۶۱۱ تفسیر ابن عباس ۔ نہایہ ابن اثیر باب نون و فصل الالام۔

تفسیر صوت ناقوس

بشنو بانگ عنادل بشنو
صوت ناقوس از دل بشنو

این کلمات سید والا — جاہ و جلال یثرب و بطحا

یقول لا الہ الا اللہ حقاً حقاً

سبحان اللہ حقاً حقاً[1] — ان المولی صمد یبقی
یحلم عنا رفقاً رفقاً — لولا حلمہ کنا نشقی

حقاً حقاً صدقاً صدقاً

ان المولی یسئل عنا — و یواقفنا و یحاسبنا
یا مولانا لا تھلکنا — و تدارکنا و استخدمنا
حلمک عنا قد جرّانا — یا مولانا عفوک عنا
ان الدنیا قد غرّتنا — واستعلتنا واستھوتنا

واستجفتنا واستغوتنا

یابن الدنیا جمعاً جمعاً — یابن الدنیا مھلاً مھلاً
یابن الدنیا دقاً دقاً — (یابن الدنیا) وزناً وزناً
تفنی الدنیا قرناً قرناً — ما من یوم یمضی عنا
الا یھوی منا رکنا — قد ضیعنا داراً تبقی
واستوطنا داراً تفنی — قرناً قرناً قرناً قرناً
لسنا ندری ما فرطنا — فیھا الا لو قد متنا
کلا موتاً کلا موتا — کلا دفناً کلا فوتا

نقلاً نقلاً دفناً دفنا

یابن الدنیا مھلاً مھلا — زن ما یاتی وزناً وزنا
لولا جھلی ما ان کانت — عند الدنیا الا سجنا
خیراً خیراً شراً شرا — سیئاً سیئاً حزناً حزنا
ماذا من ذا اکرذا امرذا — ھذا استنی ترجو تنجو
عجل قبل الوقت الوزنا — ما من یوم یمضی تمضی نرتدی
الا اوھن منا رکنا — ان المولی قد انذرنا

انا نحشر عزلا بھما

[1] صوت ناقوس کو مناقب ابن شہرآشوب میں نقل کیا ہے لیکن وہ اکثر مقامات سے غلط چھپا ہے اخبارات میں جس قدر نقلیں اس وقت تک شایع ہوئے ہیں سب غلط در غلط ہیں۔ میں نے متفرق مستند کتابوں سے اسکی تصحیح کی ہے۔ کتاب امالی شیخ ابو جعفر الصدوق رحمۃ اللہ میں جو معتبر ترین کتب امامیہ میں ہے تفسیر صوت ناقوس کو بوضاحت درج کیا ہے مگر اس میں فقرات کچھ کم ہیں بہر نوع مناقب ابن شہرآشوب (نسخہ مصحح جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ) اور کتاب امالی کے مقابلہ کے بعد میں نے ان کلمات کو تضمین کیا ہے۔

ذیل میں کتاب امالی کی عبارت بھی درج کرتا ہوں جو فائدہ سے خالی نہیں۔

حدثنا صالح بن عیسی بن احمد بن محمد العجلی قال حدثنا ابوبکر محمد بن علی بن علی قال حدثنا ابونصر الشعرانی فی مسجد حمید قال حدثنا سلمۃ بن الوضاح عن ابیہ عن ابی اسحاق عن ابی دعفق الہمدانی عن عاصم بن ضمرۃ وعن الحارث الاعور قال بینا انا اسیر مع امیر المومنین علی بن ابی طالب فی الحیرۃ اذا نحن بدیرانی یضرب الناقوس قال فقال علی بن ابی طالب یا حارث اتدری ما یقول ھذا الناقوس قلت اللہ ورسولہ وابن عم رسولہ اعلم قال انہ یضرب مثل الدنیا وخرابھا ویقول لا الہ الا اللہ حقاً حقاً صدقاً صدقاً ان الدنیا قد غرتنا وشغلتنا واستھوتنا واستغوتنا یابن الدنیا مھلاً مھلاً یابن الدنیا دقاً دقاً یابن الدنیا جمعاً جمعاً تفنی الدنیا قرناً قرناً ما من یوم یمضی عنا الا اوھی منا رکنا قد ضیعنا داراً تبقی واستوطنا داراً تفنی لسنا ندری ما فرطنا الا لو قد متنا"

قال الحارث یا امیر المومنین النصاری یعلمون ذلک قال لو علموا ذلک لما اتخذوا المسیح الھاً من دون اللہ قال فذھبت الی الدیرانی فقلت لہ بحق المسیح علیک لما ضربت بالناقوس علی الجھۃ التی تضربھا قال فاخذ یضرب انا اقول حرفاً حرفاً حتی بلغ الی موضع الا لو قد متنا فقال بحق نبیکم من اخبرکم بھذا قلت ھذا الرجل الذی کان معی امس فقال وھل بینہ وبین النبی قرابۃ قلت ھو ابن عمہ قال بحق نبیکم اسمع ھذا من نبیکم قال قلت نعم فاسلم ثم قال واللہ انی وجدت فی التوراۃ انہ یکون فی آخر الانبیاء وھو یفسر ما یقول الناقوس ؏

عید غدیر

بہ مسند رونق افروز آمدہ داماد پیغمبر — بہ سر تاج شہنشاہی نہادہ حیدر صفدر
ولی اللہ ولی گردیدہ بر عالم ز حکم حق — شدہ شاہ ولایت والی مطلق بہ خشک و تر
بہ تخت سروری سردار امت جلوہ گر آمد — تعالی اللہ ازین مولی بہ نام ایزد زہی سرور
ممکن بر مسلمانان شدہ دین مسلمانی — چہ آمد صاحب اسلام و ملت ہادی و رہبر
در اقلیم ولایت نیر اعظم شدہ طالع — منور کردہ عالم را ز نور چہرہ انور
بہ روی مسند پیغمبری آمد عکس بالا — عجب نبود کہ از دوش پیمبر نیز بالاتر
ز حج آخرین آمد نبی چون در غدیر خم — بیامد جبرئیل از حکم خالق خدمت سرور
بگفتا ہست فرمان الہی بر تو ای مولی — علی را کن ولی عہد خود اندر ہمین محضر
بود فرمان حق بلغ بما انزل الیک الیوم — ستان بیعت ز امت از برائی فاتح خیبر
ہمان دم داد خیر المرسلین فرمان منادی را — کہ جمع آور تمام کاروان را نزد من یکسر
بہ ناگہ جمع گردیدند قوم از چہار سو یکجا — پی تبلیغ آیت رفت احمد بر سر منبر
بہ کف بازوی حیدر را گرفت و گفت با مردم — بود این جانشین من بہ حکم خالق اکبر
بہ ہر کس من شدم مولی علی او را بود مولی — تخلف ہر کہ بنماید ز حکمش می شود کافر
محب او محب من عدوی او عدوی من — عدو ولی من عدوی ذوالجلال آمد و بود ابتر
پس آنگہ گفت رب وال من والاہ و وال اللہ — الہی عاد من عاداہ و جعل خصمہ مضطر
بیامد پس فرود آن ساکن قوسین او ادنیٰ — ولایت را مفوض کرد بر داماد خود حیدر
ہمہ حضار محفل طاعتاً برخواستند انجا — کف بیعت بدادندی بہ دست ساقی کوثر

شہا مخلص طمع دارد ز احسان شہنشاہی
بخلق و بخت اورا بندہ بر آستانت سر

از ابراہیم مخلص نجفی
حیدرآباد

امام محمد باقر علیہ السلام

۳ ماہ صفر ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور مادر گرامی حضرت ام عبداللہ بنت حضرت امام حسن علیہ السلام تھیں گویا آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پوتے اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے نواسے تھے یہ شرف آپ ہی کو حاصل تھا کہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے علوی تھے۔

آپ کا اسم گرامی محمد تھا ابوجعفر کنیت اور باقر لقب۔ واقعۂ کربلا میں آپکا سن تقریباً تین سال تھا۔ اس عظیم الشان واقعہ کے بعد آپ ہمیشہ اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ رہے پینتیس برس تک انہیں سے علوم حاصل کرتے رہے۔ اگرچہ حضرت کی عمر کا ابتدائی حصہ کسی قدر سہولت و اطمینان سے گذرا تاہم خدشے سے خالی نہ تھا۔

زمانۂ امامت

امام زین العابدین علیہ السلام نے ۹۵ھ میں انتقال فرمایا ان کے بعد حضرت امام محمد باقر پانچویں امام قرار پائے۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں لیکن سب میں علم و عبادت و زہد کی رو سے امام محمد باقر علیہ السلام ہی اپنے پدر بزرگوار کے اصلی وارث تھے۔ عمر بھر آپ کا صرف یہی کام رہا کہ یا تو اپنا وقت عبادت الٰہی میں گزارا یا لوگوں کو علوم دین کی تعلیم دینے میں۔ جن لوگوں کی قسمت میں یہ دولت تھی وہ بڑے شوق سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں میں عطاء، ابن جریج ابوحنیفہ، امام زہری، امام اوزاعی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مذہب اہل سنت کے بڑے معتبر و مقتدر پیشوا کہلاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو سیاسی معاملات سے کبھی کوئی تعلق ہی نہیں رہا۔ آپ سلطنت کے جھگڑوں سے ہمیشہ الگ تھلگ رہے۔ حضرت کے زمانہ میں سلاطین بنی امیہ کو پورا عروج حاصل تھا اور ان کے جاہ و جلال اور شوکت و اقبال کے ہر طرف جھنڈے گڑے ہوئے تھے۔ لیکن حضرت کو ان سے کبھی جھگڑا پیدا نہیں ہوا۔ چونکہ حق جو تھی اسی پر قائم رہتے تھے اور بادشاہ وقت سے ایک آن کے لئے کسی غلط بات کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ آپ بڑے اطمینان سے امور دین کی تعلیم دینے اور ان کے جاری کرنے میں معروف رہتے تھے۔ بنی امیہ چونکہ پچھلے تجربوں سے اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ یہ لوگ زر اور زور سے قابو میں آنے والے نہیں۔ یہ تو حضرت دین میں جان تک کی پرواہ نہیں کرتے لہٰذا بادشاہ وقت زیادہ سختی سے کام نہ لیتا تھا۔

زید بن حسن اور امام محمد باقر علیہ السلام

زید بن حسن ایک روز امام محمد باقر کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان جو نزاع ہے چلئے اس کا فیصلہ قاضی شہر سے کرالیں۔ جو حق پر ثابت ہوگا وہی اوقاف کا متولی بن جائے گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کے لئے اس ناحق دعوٰی سے باز آؤ اور خواہ مخواہ بے سبب جھگڑا نہ کرو۔ اگر تم کو میرے امام ہونے میں کچھ شک ہو تو میں تم کو کوئی معجزہ دکھلا دوں۔ زید خاموش ہو رہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اچھا دیکھو تمہارے پاس ایک چھری ہے جس کو تم مجھ سے چھپائے ہوئے ہو۔ اگر کہو تو اپنے استحقاق پر اسی سے گواہی دلادوں۔ انہوں نے کہا۔ دلوایئے۔ حضرت نے چھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تو بھی امام برحق ہو لہٰذا انہیں چھری سے صاف صاف کہہ کہ ٹھیک آپ امام برحق ہیں۔ پھر آپ نے اس چھری سے شہادت دلوائی۔ خبیس پر زید ٹھہرے تھے۔ پھر ایک درخت سے گواہی دلوائی۔ جب زید نے متواتر یہ معجزات دیکھے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ امام علیہ السلام نے ان کو اٹھایا۔ مگر برا ہو اس نفس امارہ کا جو حرص و آز کے غلبہ سے انسان کو حق بات قبول کرنے سے روک دیتا تھا۔ باوجودیکہ زید نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا تھا مگر پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے اور برابر اپنے خیال پر جمے رہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آتش حسد ان کے دل میں مشتعل ہو گئی۔

زید کا شام جانا اور ہشام سے سازش کرنا

زید بن حسن اسی روز مدینہ سے شام روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر ہشام سے کہنے لگے۔ میں اس وقت ایک ایسے جادوگر (معاذاللہ) کے پاس سے آرہا ہوں جس کا زندہ چھوڑنا تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر ساری روداد کہہ سنائی۔ دنیا کی دولت چاہے کتنی ہی کم مقدار میں کیوں نہ ہو مگر اس کی طمع ایسی ہے کہ انسان سے وہ کام کرا چھوڑتی ہے جنکی عقل کسی طرح اجازت نہیں دیتی زید کے خاندان میں ستم شعار، غارتگر دوں نے چھوڑا ہی کیا جس کا شمار املاک دنیوی میں کیا جاتا وہ چار چھوٹے زمین کے باقی رہ گئے تھے جو موقوفات میں داخل تھے جن پر چاروں طرف سے مخالفوں کے دندان آز تیز تھے ان کا انتظام امام وقت سے متعلق تھا جو کبھی ان کے محاصل کو اپنے ذاتی خرچ میں لاتے ہی نہ تھے۔ بلکہ غربائے بنی ہاشم کی پرورش کرتے رہتے تھے۔ زید چاہتے تھے کہ یہ اوقاف میرے قبضہ میں آجائیں اور میں ہی امام مانا جانے لگوں ان کا خیال تھا کہ امامت اولاد امام حسن علیہ السلام کا حق ہے نہ کہ اولاد امام حسین علیہ السلام کا۔

الغرض زید سے جہاں تک ہو سکا امام محمد باقر علیہ السلام کے خلاف ہشام کے خوب کان بھرے۔ ہشام تو ایسے وقت کی تاک میں تھا ہی یہ موقع خوب ہاتھ لگ گیا۔ اس نے زید کی بڑی آؤ بھگت کی اور ان کے کہنے کے مطابق حاکم مدینہ کو حکم بھیجا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو گرفتار کر کے دمشق بھیج دو۔ جب ہشام کا یہ فرمان حاکم مدینہ کے نام روانہ ہو گیا تو ہشام نے ایک دن خلوت میں زید سے پوچھا۔ اگر امام محمد باقر علیہ السلام یہاں آجائیں اور میں تمہیں ان کے قتل کا حکم دوں تو تم ان کو قتل کر دو گے یا نہیں؟ زید کے دل میں تو امام معصوم کی طرف سے عداوت کی آگ بھڑک ہی رہی تھی بے تامل کہہ بیٹھے ہاں میں ان کو قتل کر دوں گا۔

اس واقعہ سے زید کی خباثت اور ہشام کی نیت کا حال بخوبی معلوم ہو گیا۔ زید کی ناراضگی دیکھ کر ہشام نے یہ ارادہ کر لیا کہ امام کو ان ہی کے ہاتھوں قتل کرا دے تاکہ گھر کا خون گھر والوں ہی کے سر رہے۔ خیریت ہو گئی کہ ہشام کا یہ ناپاک ارادہ ظاہری طور پر پورا نہ ہوگا ورنہ زید سے ایسا کر گزرنا کچھ بعید نہ تھا۔

جب ہشام کا خط حاکم مدینہ کے پاس پہونچا تو وہ سخت متعجب ہوا۔ اس نے جواب میں لکھا میں اس وقت جو کچھ لکھ رہا ہوں نافرمانی سے نہیں بلکہ خیرخواہی و ہمدردی سے لکھ رہا ہوں۔ جن کو ذلیل و رسوا کرنے اور گرفتار کر کے بھیجنے کا حکم دیا ہے وہ ایسے بزرگ ہیں کہ روئے زمین پر کوئی شخص تقوٰی و پرہیزگاری میں ان کا مثل نہیں جب وہ نماز و عبادت میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے ہیں تو لحن داؤد کا سماں بندھ جاتا ہے۔ آدمیوں کا کیا ذکر جانور تک وجد کرنے لگتے ہیں۔ وہ جناب نہایت نرم دل، متواضع، پسندیدہ اور بڑے عبادت گزار ہیں۔ میں خلیفۂ وقت کے لئے کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ ایسے جلیل القدر بزرگ کی ایذا رسانی کا سبب بنے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں ایسا کرنے سے آپ کی عمر و دولت کو نقصان نہ پہونچ جائے کیونکہ خدا ایسے نیک دلوں سے اس وقت تک اپنی نعمتوں کو نہیں روکتا جب تک وہ خود اپنے اوپر ان کا دروازہ بند نہ کر لیں۔

حاکم مدینہ کے اس خط کا ہشام کے دل پر بڑا اثر پڑا اور وہ حضرت کے علانیہ قتل سے باز رہا۔ مگر در پردہ وہ اپنی کوشش میں لگا رہا جیسا کہ آئندہ واقعات سے ظاہر ہوگا۔

امام علیہ السلام سے تبرکات رسول کی خواستگاری

جب حاکم مدینہ کا خط زید نے سنا تو کہنے لگے

(امام علیہ السلام) نے حاکم مدینہ کو کچھ رشوت وغیرہ دے کر راضی کر لیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدنفسی اور کیا ہو سکتی ہے کہ حاکم مدینہ غیر ہو کر ایسا سلوک کرے اور یہ اپنے جد کی عزت کی شان میں ایسی گستاخیاں کریں لیکن چاند پر خاک ڈالنے سے کہیں پڑتی ہے۔

ہشام نے زید سے کہا یہ چال تو خالی گئی اب بتاؤ کیا رائے ہے؟ زید نے کہا۔ ان کے پاس حضرت رسول خدا کی تلوار، ہتھیار، انگوٹھی، عصا اور دوسرے تبرکات ہیں۔ آپ کسی کو بھیج کر یہ چیزیں ان سے طلب کریں۔ اگر وہ دینے سے انکار کریں تو پھر قتل کے لئے راستہ کھلا ہوا ہے۔

ہشام نے اس رائے کو پسند کیا اور حاکم مدینہ کو لکھا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایک لاکھ درہم (برابر چار آنہ کے) پیش کرکے ان سے حضرت رسول خدا کے تبرکات ہمارے لئے مانگ لے اور کسی کے ذریعہ دمشق بھیج دے۔ حاکم مدینہ نے یہ خط امام علیہ السلام کو دکھایا۔ آپ نے تھوڑی دیر سکوت کیا پھر فرمایا ہم کو چند روز کی مہلت دو۔ حاکم نے منظور کر لیا۔ حضرت نے اپنے وعدے کے مطابق تمام تبرکات کو جمع کرکے اور اس کے علاوہ کچھ اور چیزیں اپنی طرف سے شامل کرکے حاکم مدینہ کے حوالے کر دیں اور اس نے بحفاظت تمام دمشق کو بھیج دیں۔ ہشام انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن جب زید کو دکھائیں تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تمہیں دھوکہ دیا ہے۔ ان میں سے ایک چیز بھی تبرکات رسولؐ میں سے نہیں ہے۔ ہشام نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ ہمارا فرستادہ مال تو آپ نے لے لیا مگر جو کچھ ہم نے طلب کیا تھا وہ: والا حضرت نے جواب میں لکھ بھیجا کہ میرے پاس جو کچھ تھا تمہارے پاس بھیج دیا اب تم کو اختیار ہے چاہے اعتبار کرو یا نہ کرو۔ ہشام نے حضرت کی تحریر کو مان لیا اور تمام اہل شہر کو بلا کر وہ چیزیں فخریہ دکھلائیں اور کہا یہ تبرکات رسولؐ ہیں جو امام محمد باقر علیہ السلام نے میرے لئے بھیجے ہیں۔

جب ہشام کی یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی تو اس نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا یعنی بظاہر تو امام علیہ السلام سے موافقت دکھلائی اور زید سے مخالفت۔ لیکن خفیہ طور پر زید سے یہ قرارداد ہوئی کہ میں ایک زین میں زہر قاتل جذب کرا کے تمہارے حوالہ کرتا ہوں تم اس کو میری طرف سے بطور تحفہ امام علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دینا۔ اس کے استعمال سے وہ جسم فانی ضرور ایک نہ ایک دن ان کی ہلاکت کا باعث ہو جائے گا۔

زید کی سفارش میں ہشام کا خط

ہشام نے حضرت کو ایک خط بھیجا اور اس میں لکھا کہ میں آپ کے ابن عم (زید بن حسن) کو آپ کی خدمت میں اس غرض سے بھیجتا ہوں کہ آپ ان کو علم و ادب کی تعلیم فرمائیں اور وہ آپ ہی کی خدمت میں رہا کریں۔ ایک گھوڑے کی زین بطور تحفہ بھیجتا ہوں اس پر آپ سوار ہوا کریں۔

جب زید نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم پر بڑا افسوس ہے تم نے ایک بڑے عظیم الشان امر کا ارادہ کیا ہے تمہارا گمان ہے کہ میں اس سے واقف نہیں۔ لیکن میں خوب جانتا ہوں کہ یہ زین جس کو ہشام نے تمہارے ہاتھ بھیجا ہے کیا چیز اس کے اندر چھپائی گئی ہے۔ لیکن کیا کروں کہ میری موت یوں ہی مقدر ہوئی ہے۔

امام علیہ السلام کی وفات

جب زید چلے گئے تو آپ اسی زین پر سوار ہوئے اس میں اس قیامت کا زہر تھا کہ فوراً حضرت کے بدن میں اس کا اثر دوڑ گیا اور موت کے آثار نمایاں ہو گئے۔ تین دن تک نہایت بے چینی رہی۔ آخر آپ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر فرمایا۔ بیٹا! میں آج اس دنیائے فانی سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اسی دن کی رات کو حضرت رسول خدا نے رحلت فرمائی تھی۔ ابھی ذرا دیر کو میری آنکھ لگ گئی تھی۔ محراب میں اپنے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ بیٹا وہ وقت قریب ہے کہ تم جنت میں آؤ۔ بیٹا تم جا کر مدینہ کے کچھ ذی اثر لوگوں کو بلا لاؤ کہ ان کے سامنے چند وصیتیں کروں۔ جب وہ لوگ آ گئے تو آپ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا بیٹا! مجھ کو تم ہی غسل دینا اور کفن پہنانا۔ میرا کفن تین کپڑوں کا ہو ایک چادر جس میں نماز پڑھنے کی حالت میں اوڑھا کرتا تھا دوسرے وہ پیراہن جسے میں اکثر پہنا کرتا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میرے سر پر عمامہ ضرور باندھنا، میری قبر کو زمین سے چار انگل اونچا کرنا اور قبر پر پانی چھڑکنا۔

اس کے بعد اہل مدینہ کو رخصت کیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد میں نے عرض کی کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں بلا گواہ بھی کرتا پھر گواہوں کی کیا ضرورت تھی۔

فرمایا! اے فرزند میں نے اس لئے ان کو بلایا کہ وہ اس بات کو جان لیں کہ میرے وصی تم ہو اور میرے بعد تم سے امر امامت میں جھگڑا نہ کریں۔

بیٹا! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے اصحاب کے ساتھ بہترین سلوک کرنا۔ اور میرے مال میں سے کچھ روپیہ مجھ پر رونے والوں کے لئے وقف کر دینا تاکہ وہ دس برس تک بمقام منیٰ موسم حج میں میرے اوپر گریہ کریں اور میری مظلومیت کا اعلان کرتے رہیں۔

الغرض ہمارے پانچویں امام نے ۵۷ برس کی عمر میں ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی قبر مبارک جنت البقیع میں امام زین العابدین علیہ السلام کی قبر کے پاس ہے۔

معجزات

ذیل میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے چند معجزات جامی کی کتاب شواہد النبوۃ سے ترجمہ کرکے درج کئے جاتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔ آپ نے فرمایا اس وقت میرا ہاتھ خالی ہے اسی اثناء میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک قصیدہ آپ کے حضور میں پڑھوں۔ آپ نے اجازت دی۔ جب وہ پڑھ چکا تو غلام سے فرمایا حجرہ کے اندر سے روپیہ کی تھیلی اٹھا لاؤ اور اس شخص کو لا کر دیدے۔ جب اس نے یہ سخاوت دیکھی تو عرض کی حضور والا اگر اجازت ہو تو ایک دوسرا قصیدہ بھی پڑھوں۔ فرمایا پڑھو۔ وہ دوسرا قصیدہ پڑھ چکا تو آپ نے پھر ایک تھیلی روپیوں کی اسے عطا فرمائی۔ اب اس کا حوصلہ اور بڑھا اور تیسرا قصیدہ سنانے کی اجازت مانگی۔ حضرت نے اجازت دی اور پھر اسے ایک تھیلی عطا فرمایا۔ یہ پیہم سخاوت دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ عرض کرنے لگا مولا! مجھے اس مال کی حاجت نہیں میں نے حضور کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے محض نجات آخرت کے لئے نہ کہ مال دنیا کی طمع کے لئے۔ مال دنیا میری نظر میں کچھ نہیں اور جو حقوق آپ کے خدا کی طرف سے میرے اوپر ہیں ان کا پورا کرنا اپنے امکان سے باہر سمجھتا ہوں میں نے حضور کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کو راہ آخرت کا توشہ سمجھا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے اس کے حق میں دعائے خیر کی۔

جابر کہتے ہیں میں نے عرض کی۔ مولا! آپ تو ابھی یہ فرماتے تھے کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ پھر یہ اتنی بڑی رقم کہاں سے آگئی فرمایا ذرا حجرے کے اندر جا کر دیکھو کیا نظر آتا ہے۔ میں ارشاد امام کے بموجب اندر گیا دیکھا تو وہاں درہم و دینار کا کوئی نشان نہیں۔ حجرہ خالی پڑا ہے۔ واپس آکر عرض کی کہ حجرے میں تو کوئی مال نظر نہیں آتا۔ فرمایا اے جابر جو کچھ ہمارے پاس ہے تم پر ظاہر ہے مگر اسرار باطن جو ہم پر بحکم خدا ظاہر ہیں۔ ہر ایک سے بیان نہیں کئے جا سکتے وہ ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہیں۔

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔

ابو بصیر۔ کیا آپ ذریت رسولؐ ہیں؟

امام۔ بے شک

ابو بصیر۔ کیا حضرت رسول خدا جملہ علوم انبیاء کے وارث تھے؟

امام۔ بے شک

ابو بصیر۔ کیا آپ نے حضرت رسول خدا کے تمام علوم میراث میں پائے ہیں؟

امام۔ خدا کے فضل سے میں نے اپنے باپ کی میراث پائی ہے

ابو بصیر۔ کیا حضور کو یہ قدرت ہے کہ آپ کی دعا سے مردہ زندہ ہو جائے اندھا بینا بن جائے مبروص اچھا ہو جائے جو کوڑھ

لوگ کہنے لگے کہ آپ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ دین کی خوبیوں کو جانتے ہیں؟
آپ نے فرمایا خدا کے فضل سے ایسا ممکن ہے تم کیا چاہتے ہو؟
ابو بصیر کہتے ہیں میں آگے بڑھا آپ نے میری آنکھیں کھول کر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا "یا کافی" اور میرے چہرے پر پھونک دیا۔ میں تو بینا ہو گیا۔ ہر شے کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اگر تم چاہو کہ اسی طرح تمہاری آنکھیں کھلی رہیں تو یہ ممکن ہے لیکن اس صورت میں تم کو پیش خدا حساب کے لئے کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور اگر یہ چاہتے ہو کہ بے حساب داخل بہشت ہو تو نابینا رہنا منظور کرو۔ میں نے کہا مجھے نابینا رہنا ہی منظور ہے۔ بس میری آنکھیں پھر ویسی کی ویسی ہی ہو گئیں۔

۳۔ مرید بن حازم سے منقول ہے کہ ایک دن میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے بھائی ہماری طرف سے گذرے۔ ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا یہ کوفہ کی طرف جائیں گے اور وہاں مارے جائیں گے اور ان کا سر شہر میں پھرایا جائیگا بس جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

۴۔ ہشام بن عبدالملک کا مکان تعمیر ہوا تھا آپ نے فرمایا واللہ یہ مکان گرایا جائے گا اور اس کی بنیادیں تک اکھاڑ ڈالی جائیں گی۔ لوگوں کو سن کر تعجب ہوا لیکن جب ولید بادشاہ ہوا تو اس نے اس مکان کو بیخ و بنیاد سے گرا دیا۔

۵۔ فیض بن مطہر بیان کرتا ہے کہ میں ایک بار امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھنے گیا کہ سفر میں سواری پر نماز کس طرف کو رخ کر کے پڑھنی چاہئے۔ ابھی میں نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا تھا کہ آپ نے خود ہی یہ فرمایا۔ حضرت رسول خدا اپنی سواری پر اسی طرف کو نماز پڑھتے تھے جس طرف کو وہ چلتی تھی۔

۶۔ راوی کہتا ہے کہ مجھکو امام محمد باقر علیہ السلام کی قدمبوسی کا اشتیاق تھا مدینہ کو اسی غرض سے روانہ ہوا۔ وہاں پہونچا تو سردی اور بارش سے سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ حضرت کے دروازے پر پہونچ کر متفکر تھا کہ آواز دوں یا نہ دوں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ حضرت نے کنیز کو آواز دے کر کہا دروازہ کھول دے کہ فلاں شخص آیا ہے اور اس کو سردی و بارش نے بہت سخت تکلیف پہنچائی ہے۔

۷۔ ایک شخص نے بے خضر کے بال سفید ہونے کی حضرت سے شکایت کی تو آپ نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا تو سفید بال سیاہ ہو گئے۔

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت سے پوچھا مومن کا حق خدا پر کیا ہے۔ فرمایا اگر اس درخت سے (ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے) کہہ سکے تو میرے پاس چلا آ تو وہ چلا آئے گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ اس درخت کو اپنی جگہ سے جنبش ہوئی اور چلنے لگا۔ حضرت نے اسے روکا اور وہ اپنی جگہ پر جم گیا۔

پند و نصائح

۱۔ استغنا اور فقر دونوں مومن کے دل کے آس پاس گھومتے رہتے ہیں۔ جب مقام توکل تک پہنچتے ہیں تو اس دل کو اپنا وطن بنا لیتے ہیں۔

۲۔ کوئی عبادت اس سے بہتر نہیں کہ آدمی اپنے پیٹ اور اپنی شرم گاہ کو حرام سے بچائے۔

۳۔ جس قدر تمہارے دل میں کسی بھائی کی محبت ہے اتنی ہی اس کے دل میں اپنی سمجھو۔

۴۔ خدا نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپایا ہے۔ اپنی مرضی کو اطاعت میں اپنے غضب کو اپنی نافرمانی میں، اپنے اولیا کو ان کے اجسام میں۔

۵۔ جس شخص کے دل میں تکبر داخل ہوتا ہے اس کی عقل ناقص ہو جاتی ہے۔

۶۔ کمینوں کا ہتھیار بدکلامی ہے۔

۷۔ ایک عالم کی موت شیطان کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔

۸۔ اے جابر تم سمجھے کہ دنیا کیا ہے اور کیا ہو جائے گی؟ وہ ایک ایسا مرکب ہے جس پر تم سوار ہوئے تھے یا ایک لباس ہے جسے تم نے پہنا تھا یا ایک ایسی عورت ہے جس سے تمہارا تعلق تھا۔

۹۔ مومن دنیا پر کبھی اطمینان نہیں کرتا کیوں کہ وہ مٹنے والی ہے اور نہ آخرت سے بے خوف ہوتا ہے کیوں کہ وہ بڑی خوفناک جگہ ہے۔

۱۰۔ دنیا والو! پرہیزگار لوگ تمہارے ہی سب سے زیادہ مدد کرنے والے ہیں اگر تم بھول جاؤ تو وہ تمہیں یاد کریں اور اگر تم انہیں یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کریں وہ اللہ کے حقوق کے نگہبان ہیں اور امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔

۱۱۔ دنیا کو تم ایک منزل کی طرح سمجھو کہ اس میں اترے تھے پھر کوچ کر گئے یا ایک مال دیکھا تھا جس کا کچھ اثر باقی نہ رہا۔

۱۲۔ کوئی مومن مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ کامل العقل نہ ہو اور عقل کامل نہیں ہو سکتی جب تک اس میں دس باتیں نہ ہوں (۱) نیکی کی اس سے امید ہو (۲) اس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں (۳) اپنے لئے زیادہ نیکی کو بھی کم سمجھے (۴) دوسروں کی زیادہ برائی کو کم جانے (۵) اپنی حاجتوں کا طلب کرنا خدا سے بند نہ کرے (۶) طلب علم سے اکتائے نہیں (۷) ذلت (راہ خدا میں) اس کے نزدیک عزت سے زیادہ محبوب ہو (۸) فقیری کو مالداری سے زیادہ پسند کرے (۹) دنیا میں قوت لایموت اس کو کافی ہو (۱۰) جب کوئی اس سے ملے تو یہی خیال کرے کہ وہ مجھ سے بہتر و پرہیزگار ہے۔

۱۳۔ آدمی دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو تم سے بہتر و پرہیزگار تر ہے دوسرا جو بدتر اور پست تر ہے۔ جب بہتر سے ملو تو اس سے بتواضع پیش آؤ کہ وہ تم سے مرتبہ میں زیادہ ہے اور بدتر سے ملو تو اس خیال سے اس کو اپنے پر فوقیت دو کہ شاید اس کی نیکیاں چھپی ہوئی ہوں جو شخص ایسا کرے گا اپنے زمانے کا بہترین انسان ہوگا۔

اقوال

۱۔ خدا نے جنت کو دوزخ سے پہلے طاعت کو معصیت سے پہلے، رحمت کو غضب سے پہلے، خیر کو شر سے پہلے زمین کو آسمان سے پہلے۔ حیات کو موت سے پہلے، سورج کو چاند سے پہلے۔ نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا۔

۲۔ چار آدمیوں سے دوستی نہ کرو احمق، بخیل، بزدل، جھوٹا۔ احمق تمہیں نفع پہونچانا چاہتا ہے مگر نقصان پہونچا دیتا ہے۔ بخیل تم سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ بزدل تم سے اور تمہارے والدین سے بھاگتا ہے جھوٹا جو کچھ کہتا ہے اس کی تصدیق کوئی نہیں کرتا۔

۳۔ ہر بندہ تین باتوں کے درمیان ہے بلا، قضا اور نعمت۔ بس جب بلا آئے تو صبر کرو اور رضائے الٰہی پر تسلیم اختیار کرو اور نعمت کے وقت شکر ادا کرو۔

۴۔ تین قسم کے آدمی قرآن پڑھنے والے ہیں۔ ایک اس لئے پڑھتا ہے کہ اس سے کمائی کرے اور دولت مندوں تک رسائی پیدا کرے۔ لوگوں پر اس کی وجہ سے غلبہ حاصل کرے۔ دوسرا اس لئے پڑھتا ہے کہ اس کے حروف کو حفظ کرے اور اس کے احکام کو ضائع کردے اور تیسرا اس لئے پڑھتا ہے کہ قرآن کو امراض قلب کی دوا قرار دے پس وہ راتوں کو جاگتا ہے اور دنوں میں اس کے پڑھنے کا شائق رہتا ہے۔ مسجدوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے بستر پر لیٹ کر اس کا ورد کرتا ہے خدا اس کی بلاؤں کو دور کرتا ہے دشمنوں کو دفع کرتا ہے اس کی دعا سے مینہ برستا ہے۔ ایسے قرآن پڑھنے والے بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت کی دعائے قنوت

الٰہی! تیرے نور کامل نے ہم کو ہدایت کی۔ تو نے اپنے حلم سے ہمارے گناہوں کو بخشا۔ تو نے اپنے کشادہ ہاتھوں سے ہم کو عطا کیا۔ حمد و ثنا کی سزاوار تیری ہی ذات ہے۔ تیری ذات تمام ذاتوں سے اکرم ہے۔ تیری طرف سب طرفوں سے بہتر ہے۔ تیری بخشش سب بخششوں سے زیادہ نافع ہے۔ تو اطاعت کرنے والوں کا شکر گذار ہے۔ گناہ گاروں کے گناہ کو بخشنے والا ہے مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ سختی کو دور کرتا ہے بیمار کو شفا دیتا ہے۔ کرب سے بچاتا ہے۔ تیری نعمتوں کا کوئی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ تیری نعمتوں کا کوئی شمار نہیں۔ خداوندا سب کی آنکھیں تیری طرف اٹھی ہوئی ہیں گردنیں تیری طرف بلند ہیں۔ ہاتھ تیری طرف اٹھے ہوئے ہیں۔ زبانیں تجھ سے دعائیں مانگ رہی ہیں اور اعمال میں تیری رحمت کے خواستگار ہیں۔
اے ہمارے پالنے والے ہم کو بخش دے ہم پر رحم کر اور ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ کشادگی عطا کر

از فاضل دانشمند آقای سید عباس شاه مشهوری
گارلنجاگیر

علائمهای ظهور امام غائب

طوریکه از کتابهای اصول کافی و کتاب غیبت و اتمام النعمه وغیره که چهارده هزار سال پیش تالیف شده مستفاد میشود ظهور امام مهدی مسبوق به (۱۱۸) علامتها و بروز وقایع و حوادثی در اوضاع و احوال مردم روی زمین میباشد و ما علائم ظهور آن حضرت را بدو قسمت عمومی و خصوصی قسمت مینمائیم۔

(۱) علائم عمومی آن حضرت از طریق فریقین نقل شده که قبل از ظهور امام مهدی فساد عمومیت پیدا میکند و جهان در جنگ میسوزد و عذاب از بالای سر و پائین پیدا شده بشر را احاطه می کند و آتش از آسمان بر مردم زمین نازل میشود (منظور آتش بمب و گرم و بمباها و جنگهای عمومی است) اشعار ترقی میکند و زنا شیوع پیدا میکند و شرب مسکرات علنی و آشکارا در بلاد اسلام فروخته میشود۔ زشتی زنا و تبایح مرتفع میگردد و حتی اشخاص زیادی پیدا خواهند شد که زنان خود را بزنا ی دیگران تهیه میکنند و از این راه روزی میخورند۔ زنان کار مردان و مردان کار زنان را اختیار خواهند نمود۔ رشوه بنام هدیه و سوغات معمول میگردد و علمای فاسق و قضات جابر و قاریان فاجر و امرا فاسق میگردند البسه و پوشاک مردم عوض میشود بطوریکه کسی قدرت حفظ لباس خود را نخواهد داشت۔ آواز و ساز و غنا و صداهای طرب انگیز در معابر عمومی شنیده میشود ـــ و لواط شایع میشود۔ زنان مشغول کارهای اداری و تجارت و کسب میشوند۔ گورها شکافته و مردگان بیرون کشیده میشوند اختلافات مابین اهل علم پیدا می شود و یکدیگر را میکشند۔ قتل ناموس آسان میشود۔ و زنان مسلمان رفع حجاب میکنند و تخت و تربان در مجلس مردان معابر عمومی و بنگاهای بازرگانی وغیره مینشینند و در فتنه و احزاب داخل میشوند و در شهوات و لذات مستغرق و از دین خارج میشوند۔ زنان مردان را از عبادات الهی منع می کنند۔ مردان با زنان در کارها (اداری و عمومی) مشورت میکنند و نماز و روزه را سبک میشمارند و در امانت خیانت میکنند و مساجد را متروک و خراب میگذارند۔ امر بمعروف و نهی از منکر ترک میشود۔ بدترین مردم حاکم و امیر میشود و صالحترین ایشان از کار برکنار میشود۔ از هر سو فحش و لهو و لعب و طرب و قمار بازی طوری عمومیت پیدا میکند که احدی قدرت منع ندارد۔ مومنان قادر به بیان یک کلمه سخن حق نخواهند بود و قلبشان از ناسعت گداخته می شود۔ کفر بر اسلام غلبه میکند۔ بحدی که مومن چون اکسیر نایاب میگردد و قحط و غلا عمومیت پیدا میکند۔ راهها بهم نزدیک میشوند و تمام شهرها مانند یک شهر میشوند (با پیدایش وسایل نقلیه موتوری) زندیقی از قزوین خروج میکند که پرده عصمت مردم را میدرد و خانه های مردم را خراب می کند و چادر و حجاب زنان را از بین میبرد و پاک مردان صالح را از خود دور و مردم فاجر را بخود نزدیک می کند۔ واحدی از شر او ایمن نخواهد بود و آن زندیق محرمات و حدود الهی را رعایت نمیکند و خانه خدا را تعطیل میکند۔ دین مردم دینار و قبله آنان زنانشان میگردد۔ و هر نقص و عیب را فخر و هر صفت مستحسنه را نقص و عیب خود میدانند۔ مردان با مردان زنان با زنان در دفع شهوت اکتفا میکنند۔ هرکس در مغرب صدا کند در مشرق صدایش را بشنوند (رادیو و تلگرافات) کوچهها و معابر وسیع میگردد و فقر در میان مردم شایع میشود ـــ

ذکر خدا کم از تقاضای نفس بشمار میرود و حرام خدا حلال و حلال او حرام [illegible] و [illegible] دعای [illegible] بعد [illegible] و عادتی به تکذیب [illegible] جنگها بسیار سخت و آسیب آن [illegible] فرسودگی بیشتر میشود۔ مردان شبیه زنان و زنان شبیه مردان میگردند و صورت و لباس ایشان شبیه یکدیگر می شود۔ مردم طلب علم و دانش میکنند ولی فقط برای گذران دنیا۔ دروغگوی بسیار میشود۔ و مردم به پدر و مادر خود جفا میکنند پادشاهی بر سلاطین حاکم میشود که اگر مردم در برابرش سخن بگویند ایشان را می برد و دشمنان از خوف میکشند [illegible] از مشرق بمغرب می آیند و زمامدار امور ملل مسلمان میشوند۔ کسانیکه ساختمان بلند و مسلمانان سخن میگویند و به رهبری ایشان برگزیده میشوند [illegible] رهبری را اندازند۔ کفار از فرقهها و ملل گوناگون بر عالم چیره میشوند و امور دنیاسی بیشتر مورد مشورت و مطالعه می گردند مسلمین خائن برای گذراندن امور معاش و اغراض نفسانی خود را بزیر پرچم و حمایت ملل بزرگ بیگانه نامسلمان خواهند آورد و لباس و آداب اجتماعی مسلمین نظیر ملل بیگانه خواهد شد مسلمانان طرز رفتار و آداب بیگانگان را تقلید خواهند کرد و رسوم و سنن ملی و مذهبی خود را بباد فراموشی خواهند سپرد۔ نماند از اسلام بجز اسمی نماند از قرآن الا درسی۔ هرج و مرج روز بروز زیاد میشود قوی بر ضعیف تعدی نماید و کسی از او ممانعت نخواهد کرد۔

بانگ ناقوس کلیسای مسیحیان در بلاد اسلام شنیده خواهد شد طلاق زنان فراوان میشود۔ و اقامه حدود و مراسم دینی و الهی ترک خواهد شد۔ مساجد و معابد ظاهراً مطلا میکنند ولی باطن مردم از معانی و مطالب آن بی بهره خواهند شد۔ ظاهراً خود را پیرو اسلام و قرآن میگویند ولی عملاً بقوانین کفار عمل مینمایند و تعلم علومات اسلامی متروک خواهد شد۔ اعراب مطلق العنان خواهند شد۔ امراض مسری زیاد شایع می شود و کفر و فسق جهانگیر خواهد شد و یکی از فرزندان پیشوایان بزرگ بنام سید حسینی از خراسان ظهور خواهد کرد و مردی با بیرقهای سیاه از خراسان بیرون خواهند شتافت۔

علامتهای خصوصی وحتمی ظهور امام غائب سه می باشد۔ ظهور سفیانی (۲) صیحه آسمانی (۳) خروج دجال که حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلاً آنرا خبر داده اند۔

(۱) فان فلوتن خاورشناس المانی در کتاب تاریخ خودمی گوید۔ دجال لقب مردی است یهودی بنام صاف بن صائد که پیغمبر اسلام او را ابن صائد نامید و ادعا های بیهوده اش از خود راند و در سنه ۶۳ هجری صائد بطور اسرار آمیزی غائب گشت۔ در حال بتوافق روایات علمای فریقین دجال قبل از ظهور حضرت مهدی از سیستان یا اصفهان خروج خواهد کرد و مردی است مفسد که جهانیان را بوحشت خواهد افکند و سرزمین عربستان و شامات و عراق هر یا بباد غارت و فتنه خواهد داد ابتدا ادعای نبوت و پس ادعای خدائی خواهد کرد و بیشتر پیروان او زنا زادگان و اعراب بیابانی و یهودیان خواهند بود او جهان را تسخیر خواهد نمود جز مکه و مدینه او یک چشم بیشتر ندارد۔ افسونگری ماهری است که فریادش به هرجا خواهد رسید پدر و مادرش یهودی هستند و قبل از خروج و ظهور او نیز قحطی بزرگی بروز می نماید و پس از خروج دجال عیسی علیہ السلام از آسمان بزمین می آید و بکمک امام مهدی جنگها خواهد کرد و دجال را از مشرق زمین اسیر می آورند و عیسی او را در بیت المقدس گردن خواهد زد۔

۲۔ فریاد آسمانی صیحه ترس آوری است که اهل زمین خواهند شنید به نحو حق که در ۲۳ ماه رمضان فریادی بگوش مردم تمام رسید (جاء الحق وزهق الباطل)

دیگر صدای دیگری بلند خواہد شد (امام مہدی) در کعبہ ظہور کرد و بسوی او بشتابید و پیروی او کنید کہ حق با او ست) بشنیدن این فریاد ہر کس قدرت داشتہ باید خود را جز و آن حضرت نماید و برای بیعت پیروی کند۔

(۲) سفیانی مردی بدچہرہ، خشن و بدصورت و از اولاد بنی امیہ است او ما بین مکہ و مدینہ فتنہ برپا میکند و لشکریان بسیار خواہد داشت و پس از آنکہ قسمتی از بلاد و جہانرا بباد فتنہ و غارت می دہد سرانجام او و لشکرش در نزدیک مکہ بزمین خواہند رفت۔

رباعیات منصوری

بسلسلہ سابقہ انتخاب نمبر ۲۲ ذی قعدہ ۶۶ھ

از دشمنی دوست حذر باید کرد ✻ از کوچہ دوستان گذر باید کرد
چون دشمنی از دوست بدیدار آید (۸) ✻ زنہار کہ از دوست حذر باید کرد

بدمی نہ بد تیز دشمن از دوست (۹) ✻ وز بد بدی آید و نکوئی ز نکو است
در کشش شدہ (منصوری آل یاسین) ✻ (از کوزہ ہمان برون تراود کہ در او است)

ہر چیز کہ کشتہ ای کنی خود تو درو (۱۰) ✻ باشی تو ہمی بر عمل خویش گرو
در قول و عمل تو راستی پیشہ نما ✻ (نہ زور بکس بگو نہ از کس بشنو)

مرد حق را کار بی ریب و ریاست (۱۱) ✻ نای را آواز و ہم نی را نوا است
دائما گفتار (منصوری) بود ✻ (از محقق تا مقلد فرقہا است)

اندر پی علم و دانش و بینائی (۱۲) ✻ گشتیم بزیر گنبد مینائی
در مدت عمر ہیچ خواہش ز خدا ✻ (نبود ز برای کور جز بینائی)

از اہل حق شو یار با جاہل مشو (۱۳) ✻ منکر گفتار اہل دل مشو
گر تو خود با (آل یاسین) بد کنی ✻ (از مکافات عمل غافل مشو)

ہر چہ باشی تو زورمند و دلیر (۱۴) ✻ با قوی پنجگان تو پنجہ مگیر
گفت (منصوری) این ز پیر ذکی است ✻ (پنجہ با شیر و مشت با شمشیر)

زنہار بہ پرہیز تو از قلب پریش (۱۵) ✻ خود را مفکن میان خوف و تشویش
از حال گرسنہ کی خبر دارد سیر ✻ (نان از ندہی سنگ مزن بر در ویش)

دوری ز حب نفس طریق سلامت است (۱۶) ✻ آنکس کہ نفس پرورد آخر ملامت است
انبان کہنہ خود را بجا بہل منصور ✻ (سوغان اسپ پیر برای قیامت است)

مانند ژالہ اشک دو چشم مقطر است (۱۷) ✻ از بوی کوی یار مشام معطر است
(منصوریا) جز از سخن یار دم مزن ✻ (از ہر چہ بگذری سخن دوست خوشتر است)

مباش از پی ہر کار سخت چابک و چست (۱۸) ✻ نظر بعاقبت کار کن ز روز نخست
ز روی جہل تو (منصور) ہیچ کار مکن ✻ (ہمیشہ دلو نیاید ز چاہ آب درست)

ای یار وفا جوی مکن عہد تو با غیر (۱۹) ✻ مشنو سخن راست جز از مرد بسیر
باشید (منصور) اگر ہمقدم آئی ✻ (اسراف نکو نیست مگر در عمل خیر)

عید غدیر

تخت خلافت شد مسند شاہ ✻ عید غدیر است شکراً الی اللہ
حیدر نشستہ جای محمدؐ ✻ الحمد للہ الحمد للہ
شد جانشین ختم رسالتؐ ✻ شاہ ولایت صدر وحش اللہ
منت خدا را کرد این عطا را ✻ سردار عالم آمد ید اللہ
سرخود نباشد این جانشینی ✻ حکمست حتمی من جانب اللہ
فرمان روا شد داماد احمدؐ ✻ گشتہ معزز من عزت اللہ
شاہ تبارک باد امبارک ✻ تا حجت بہ تارک یا مظہر اللہ
بر تخت شاہی نور الٰہی ✻ باشد مشعشع من قدرت اللہ
مجموع امت کردند اطاعت ✻ بیعت نمودند با حجت اللہ
باشد قبول ما از دل و جان ✻ گردن نہادیم الحکم للہ
این نقض بیعت ہر کس نماید ✻ مستوجب آید بر لعنت اللہ

مخلص ز خدمت یابی تو راحت
نوضی و فاضی فی رحمت اللہ ✻ زہرا بیگم مخلص
حیدرآباد

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

یہ خبر انتہائی جگر سوز اور پر ملال ہے کہ مولانا آقا شیخ ابو القاسم صاحب حسام مدیر اخبار ہذا کے بڑے صاحبزادے آقا شیخ محمد علی صاحب تبریزی نے عین عالم جوانی میں بعمر ۳۰ سال اپنے ضعیف پدر کو بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ صرف دو دن کی علالت ورم جگر سے داغ مفارقت دیا واقعی آقا صاحب کے لئے اس عمر میں جوان بیٹے کی موت سانحہ عظیم ہے لیکن مشیت ایزدی میں دم مارنے کی مجال نہیں۔

مرحوم رہبر عالم ڈائرکٹری کے ایڈیٹر اور رمنک صفات کے حامل تھے عنقریب رہبر عالم ڈائرکٹری کی پہلی جلد (متعلق حیدرآباد دکن) بسرپرستی عالیجناب نواب لیسین جنگ بہادر دام اقبالہ شائع کرنے والے تھے لیکن موت نے مہلت نہ دی اب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے بھائی عنقریب شائع کریں گے۔

ایک دردناک چیز یہ بھی ہے کہ مرحوم کی شادی ہو کر پورا ایک سال بھی نہ ہوا تھا میں اور جملہ عملہ انتخاب آقا صاحب کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور آقا صاحب کی توجہ واقعہ کربلا اور شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام کی طرف مبذول کراتے ہوئے انتہائی صبر و ضبط کے مستدعی ہیں۔

جملہ ناظرین اخبار ہذا سے استدعا ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ سے مرحوم کی روح کو سرفراز فرمائیں۔

عباس رضوی
معاون مدیر

اعتذار مدیر انتخاب کے جوان لڑکے کے انتقال کی وجہ بائیس کا پرچہ شائع نہ ہو سکا جو وہ اور بائیس کا مشترکہ پرچہ ۲۰ صفحہ کا شائع ہو رہا ہے اس کے بعد محرم نمبر شائع ہوگا۔ ناظرین ۲۲ کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔ مہتمم

نظریہ حیات

آئین جوان مردان حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی
(اقبال)

وہ جن کا نظریہ حیات کمزوروں کا خون چوس کر زندہ رہنا ہے اور وہ جن کا نظریہ زندگی دنیا کا حاصل کرنا اور اس سے عیش منانا ہے چاہے ایسا دنیا کا حصول جائز طریقہ پر ہو یا ناجائز طریقہ پر وہ سمجھ رکھیں کہ ان کا یہ نظریۂ حیات وزندگی کے برقرار رکھنے کے اصول کے بالکل برعکس ہے اس لئے کہ ؎

برتر از اندیشۂ سود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی
(اقبال)

زندگی اپنے فائدے اور نقصان کے اندیشوں سے بہت بلند ہے زندگی وہ ہے جو حق کے قائم کرنے میں صرف کردی جائے۔ قوم کو فائدہ پہنچا کر اور نقصان سے بچا کر حق پر گامزن کرنے میں جو زندگی کے لمحات صرف ہوتے ہیں ان کو بقا اور دوامی بقا ہوتی ہے۔ ظاہر میں خنجر کی دھار حلق پر چلتی ہے اور تسلیم جان کرنا پڑتا ہے مگر باطن میں حیات جاوید حاصل ہوتی ہے ظاہر میں تسلیم جان بچانے کی ایک تدبیر سمجھی جاتی ہے۔ مگر باطن میں جگر کے ٹکڑے ٹکڑے الگ کر حیات جاوید کا حصول ہوتا ہے حیات سن و سال و ماہ خورشید کی گردش میں مقید نہیں ہے اس لئے ؎

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم دواں ہر دم جواں ہے زندگی
(اقبال)

خون بہا دینے والے اور حق کو برقرار رکھنے میں اپنے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے الگ کرنے والے حیات جاوید کے حامل جس طرح آج سے تیرہ سو برس پہلے زندہ تھے اسی طرح آج بھی زندہ ہیں اور اسی طرح تا قیام قیامت زندہ رہیں گے۔ حسینؑ جس طرح تیرہ سو برس پہلے حسین تھے اسی طرح آج بھی حسینؑ ہیں اور اسی طرح تا قیام قیامت حسینؑ رہیں گے اور حق پر مرنے والوں کی زندگی ظاہر میں بہت ہی کم ۶۳، ۷۰، ۵۰ برس وغیرہ کی ہوتی ہے لیکن باطن میں انکی زندگی اور حیات کے مدارج عقل انسانی سے باہر ہوتے ہیں وہ زندہ تھے۔ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے خداوند عالم اپنی کتاب مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ یعنی جو خدا کی راہ میں (حق پر) قتل کئے جائیں ان کے لئے تم یہ گمان نہ کرو کہ وہ میت ہیں اور موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے خدا کے ہاں سے رزق حلال پاتے ہیں۔

ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے کے خواہشمند و متمنی کو چاہئے کہ ؎

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی
(اقبال)

حیات جاوید کے حاصل کرنے والوں کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر ایک نے اپنی ایک نئی دنیا بنائی رسول اکرمؐ نے رسالت کی دنیا بسائی تو علیؑ نے گوشہ نشینی و صبر کی حسنؑ نے صلح کی حسینؑ نے شہادت کی زین العابؑ نے اسیری کی زندگی کی حقیقت پر غور کرنے والے ذرا ؎

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی
(اقبال)

سراسر زندگی کو وقف عشرت جاننے والو
کبھی نظریہ رہا ہے ایسی غایت تخلیق انسان پر
(باقر)

[illegible] حصہ لاحق نہیں ہو سکتا حیات نہیں ہے۔

حیات جاوید کا حصول تیر و تبر و شمشیر و نیزہ کی تاب اور محبت کی سرکشی قوت میں منحصر ہے۔ محبت بھی باطل کی چند روزہ محبت نہیں بلکہ حق کی ہمہ وقتی محبت ہو تو ایسا حق کا متوالا تیروں کی انیوں سے نہیں ڈرتا اور تلواروں کی چمک اسے ہراساں و مضطر کر سکتی ہے وہ حق پرست ہوتا ہے اور آزاد ہوتا ہے اس لئے تو اسے حیات جاوید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ؎

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحر بیکراں ہے زندگی
(اقبال)

زندگی کے متوالو! پہلے حریت کے شیدا بنو تو زندگی جاوید حاصل ہو سکتی ہے۔ زبانی حریت اور زبانی آزادی سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ عملی آزادی کا ثبوت زندہ بنا سکتا ہے اور زندہ رکھ سکتا ہے زبانی آزادی کا دعویٰ انسان کو آزاد نہیں بلکہ دوسرے معنوں کا آزاد بنا دیتا ہے اس لئے مسلمانو اجبکہ آج کسی کی قوت تسخیر نہ تمہاری بیداری کی وجہ تمہیں آزادی حاصل ہوئی ہے تو تم آزاد بنو دوسرے معنوں کے آزاد نہیں یعنی اپنی خود داری سے لاپروا ہو کر حاصل شدہ اسلامی آزادی کو ٹھیس نہ لگاؤ۔ یاد رکھو کہ پاکستان تم سے زبانی خراج تحسین نہیں حاصل کرنا چاہتا بلکہ اگر تم اپنے معمار پاکستان کو خوش کرنا چاہتے ہو تو ہمارے اتحاد کے پھول سے بنا ہوا ہار جس کو حق پرستی اور آزادی کے عطر میں غوطے دے دے کر نکالا گیا ہو اس کے گلے میں ڈالو تو میں سمجھتا ہوں کہ تم اس کی حقیقی خوشی کا باعث بنے۔ مسلمانو! معمار پاکستان کو خوش کرنے والی یہی تین چیزیں یعنی حق پرستی آزادی اور اتحاد تمہیں حیات جاوید کی منزل تک پہنچا دینگی اور تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و تابندہ رہنے کے مستحق ہو جاؤ گے ورنہ اس کے برعکس اگر خدانخواستہ تم میں باطل پرستی پیدا ہو جائے تو پھر بہت سے [illegible] تو شب جائیں اور تم میں آزادی کا تصور ختم ہو جائے تو پھر سلطنتیں کی طرح حکومت کے نشے میں چور ہو کر عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر ظلمات میں پڑ جاؤ گے تو یاد رکھو مسلمانو کہ نہ پوچھیگا زمانہ پست مقصد کرنے والوں کو دوا دیتا نہیں کوئی یہاں میں مرنے والوں کو

وما توفیقی الا باللہ

شیراز ہند جونپور میں آغاز عمل

عباسیہ لائبریری جسے شیراز ہند جونپور کے اہل بیت کا ایک جیتا جاگتا کارنامہ کہا جا سکتا ہے اپنے سامنے اپنی شمع حیات گل ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی اور خاموش تھی مگر ہمارے معزز حضرات اور جوانان ملت کی سعی بلیغ نے اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو گرداب بلا سے نکال کر ساحل امن سے لگا دی۔ دیا بنا بریں ۲۳ ستمبر زیر صدارت جناب افتخار حسین خاں صاحب رئیس ایک جلسہ عام ہوا جس میں جناب محمد کاظم صاحب بی اے ال ال بی وکیل و شیخ اقبال حسین ایم اے، مولوی حسین حیدر ہاشمی و نیز اہل بزم کی عرق ریز کوششوں سے لائبریری کے فرسودہ دستورالعمل پر نظر ثانی کی گئی اور حسب ذیل حضرات کارکنان منتخب ہوئے شیخ محمد باقر صاحب رئیس جونپور صدر۔ سعید الحسن صاحب سکریٹری مسعود صاحب خزانچی ذوالفقار صاحب اڈیٹر گورنر یا صاحب لائبریرین ایم کاظم صاحب اسسٹنٹ لائبریرین۔ وحید الحسن ہاشمی جونپوری

قطعہ

عنوان بدل گیا ہے کچھ اب کی بہار کا
پانی میں بھی مزا ہے مئے خوشگوار کا
واللہ کیا گھٹائیں چلیں جھومتی ہوئی
ساقی نہ پوچھ مزا اس بہار کا

سید ریاض الدین حیدر (حیدرآبادی)
متعلم درجہ فاضل الاغاضل اورینٹل کالج
بنارس

تاریخ خلفائے بنی عباس خونین صفحے

(قسط ہفتم) بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۱۹ مورخہ ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۶۲ صفحہ ۴

(۵) جعفر بن محمد بن جعفر بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن امام حسینؑ ملک رے میں قتل ہوئے۔

(۶) ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن امیر المومنینؑ کو طاہر بن عبد اللہ نے قتل کیا۔

(۷) احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن بن امام حسنؑ مدینہ میں قید ہوئے اور قید میں انتقال کیا۔

(۸) امام علی نقیؑ کو سنہ ۲۵۴ ہجری میں زہر دیکر قتل کیا۔

خلیفہ مہتدی عباسی

سنہ ۲۵۵ ہجری میں خلیفہ ہوا اور اسی سال معزول ہوا۔ ان کے زمانے میں کثرت سے اولاد رسولؐ شہید ہوئی جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) علی بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ۔

(۲) طاہر بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابیطالبؑ۔

(۳) طاہر بن احمد بن قاسم بن محمد بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔

(۴) موسیٰ بن بغا۔

(۵) حسین بن محمد بن حمزہ بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

(۶) علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

(۷) محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔

(۸) جعفر بن اسحاق بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن امام زین العابدینؑ

(۹) موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۰) ادریس اور ان کے بھتیجے۔

(۱۱) محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ

(۱۲) ابو طاہر احمد بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ کا سر محرم سنہ ۲۵۶ ہجری میں کاٹ کر مہتدی کو بھیجا گیا۔

(۱۳) عیسیٰ بن اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر۔

(۱۴) محمد بن عبد اللہ بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الکرام بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر

(۱۵) علی بن موسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ قید میں شہید ہوئے۔

(۱۶) محمد بن حسین بن محمد بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔

(۱۷) علی بن موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن امیر المومنینؑ قید میں انتقال کیا

(۱۸) ابراہیم بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن امام حسنؑ نے قید میں انتقال کیا۔

(۱۹) عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ بن امام حسنؑ نے قید میں انتقال کیا۔

(۲۰) امام حسن عسکریؑ نے بھی قید شدید میں انتہائی تکالیف اٹھائیں

خلیفہ معتمد عباسی

سنہ ۲۵۶ ہجری میں خلیفہ ہوئے ان کے عہد میں خوب سادات کشی ہوئی۔

(۱) احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ کا سر کاٹ کر معتمد کو بھیجا گیا۔

(۲) احمد بن محمد بن جعفر بن حسن بن عمر بن علی بن امام حسینؑ۔

(۳) عبد اللہ بن علی بن عیسیٰ بن

یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدین

(۴) علی بن ابراہیم بن علی بن عبید اللہ بن حسین بن امام زین العابدینؑ۔

(۵) محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن عمر بن امیر المومنینؑ

(۶) حمزہ بن حسین بن محمد بن جعفر بن قاسم بن اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالبؑ

(۷) حمزہ بن عیسیٰ بن محمد بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔

(۸) محمد بن حسن بن علی بن عبید اللہ بن حسین بن علی بن امام حسینؑ۔

(۹) ابراہیم بن حسن بن علی بن عبید اللہ بن حسین بن علی بن امام حسینؑ۔

(۱۰) حسن بن محمد بن زید بن عیسیٰ بن زید بن حسینؑ۔

(۱۱) اسماعیل بن عبد اللہ بن حسین بن محمد اکبر بن اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب نے قید خانہ میں انتقال کیا۔

(۱۲) محمد بن حسین بن محمد بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن امیر المومنینؑ۔

(۱۳) موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۱۴) علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن امام حسینؑ نے قید خانے میں انتقال کیا۔

(۱۵) احمد بن موسیٰ بھی قید خانے میں شہید ہوئے۔

(۱۶) حسین بن ابراہیم بن علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ قید ہوئے۔

(۱۷) محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ بن حسن بن زید بن امام حسنؑ قید خانے میں شہید ہوئے۔

(۱۸) علی بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ۔

(۱۹) عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن امام زین العابدینؑ۔

(۲۰) علی بن جعفر بن ہارون بن اسحاق بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

(۲۱) محمد بن عبد اللہ (۲۲) جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر ابن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالبؑ

یہ سب اولاد رسولؐ قتل کئے گئے

امام حسن عسکریؑ

سنہ ۱۳۲ ہجری مطابق سنہ ۸۴۶ء تا

سنہ ۸۴۵ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۶۰ ہجری مطابق سنہ ۸۷۴ء میں سامرے میں شہید ہوئے آپ کی عمر شریف چھ سال تھی جب اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ سامرے تشریف لائے مدت العمر نہیں رہے۔ معتز ترکوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور مستعین اس کا جانشین ہوا اس نے امامؑ کی یہ تدبیر کی کہ اس کے اصطبل میں ایک شریر خچر تھا جو کسی کو قریب نہ آنے دیتا تھا مستعین نے امام کو بلا کر کہا کہ آپ اس خچر پر سوار ہوں۔ امام نے اپنے ہاتھ سے اس پر کاٹھی کسی اور سوار ہو کر مختلف رفتار سے اس کو دوڑایا، وہ جانور امام کا مطیع رہا مستعین نے شرمندہ ہو کر وہ خچر امام کو نذر کر دیا (وسیلۃ النجاۃ شرح لبراہین) معتمد باللہ اور مہتدی باللہ نے امامؑ کو قید رکھا اور سخت ترین اذیتیں دیں جو نگہبان امامؑ کے زہد و ورع و عبادت کو دیکھتا نرمی کرتا معتمد اس کو علٰحدہ کر دیتا اور دوسرا نگہبان مقرر کرتا روز بروز امام پر سختی بڑھتی، آب و طعام تک کی قلت تھی یہاں تک کہ وضو کے واسطے بھی پانی نہ ملتا۔

معتمد نے ایک روز امام کو درندوں کے کٹہرے میں ڈالوا دیا۔ وہ شیر آپ کے گرد جمع ہو کر قدموں پر آنکھیں ملنے لگے امام بشفقت سروں پر ہاتھ پھیر کر مشغول عبادت ہو گئے۔ معتمد یہ دیکھکر متحیر ہو گیا اور امام کو اس کٹہرے سے نکال کر دو سال محل شاہی میں قید رکھا۔ ایسی کوٹھری میں جہاں روشنی تک نہ آتی تھی۔ آپ کی ۰۰ کو بھی آپ سے عرصہ تک جدا رکھا تاکہ نسل آپ کی قطع ہو جائے۔

آخر کو اٹھائیس سال کی عمر میں امام زہر دیکر شہید کر دیئے گئے۔ اور بہت ترک و احتشام سے جنازہ اٹھا اپنے پدر بزرگوار کے پہلو میں سامرے میں اپنے گھر میں دفن ہوئے (باقی آئندہ)

مباہلہ

آنحضرتؐ نے نجران کے عیسائیوں کے پاس دعوت اسلام کا خط بھیجا۔ نہیں ۱۴ آیا۔ ۶۰ شخص آنحضرتؐ کے پاس آئے اور مناظرہ کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا اور بہت سمجھایا۔ جب وہ لوگ نہ مانے تو آنحضرت پر یہ آیت اتری۔

فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين

جو شخص علم میں تم سے جھگڑا کرتا ہے اس سے کہدو کہ آؤ ہم تم اپنے فرزندوں اپنی عورتوں اور اپنے نفسوں کو بلائیں پھر مباہلہ کر کے خدا سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو اوس پر خدا کی لعنت ہو۔ (سورہ آل عمران) ۲۴ ذی الحجہ تاریخ مباہلہ قرار پائی۔ حضرت رسولخدا اس قرارداد کے مطابق دونوں فرزندوں حسنؑ و حسینؑ بیٹی فاطمہؑ اور اپنے نفس حضرت علیؑ کو گھر سے لیکر نکلے اور ان سے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔ نصارئے نجران کے سردار نے ان پانچ مقدس حضرات کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ محمدؐ کے ساتھ چار آدمی کون ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ داماد اور خلیفہ حضرت علیؑ اور بیٹی فاطمہؑ اور نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں تو بہت گھبرایا اور مباہلہ سے انکار کر دیا۔ علامہ ابن اثیر جزری نے لکھا ہے۔ فلما راٰھم قالوا هذه وجوه لو اقسمت على الله ان يزيل الجبال لازالها ولم يباهلوه وصالحوه

جب نصاریٰ نجران نے ان پنجتن پاک کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو وہ چہرے ہیں جو اگر خدا سے کہیں کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹادے تو خدا ضرور ہٹادے گا اور مباہلہ سے انکار کر کے آنحضرتؐ سے صلح کرلی۔ یہ واقعہ سنہ ۱۰ ہجری کا تھا (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۱۱۲) اسی آیۃ ندع ابناءنا الآیہ کے نازل ہونے پر حضرت رسولخدا صلعم نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر فرمایا اللھم هولاء اهل بيتى اے اللہ یہی میرے اہلبیت ہیں (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

صاحب حبیب السیر نے اس موقع پر یہ اشعار لکھے ہیں ؎

چو چشم نصارا و اہل عناد
بر آن پنج عالی گہر اوفتاد
چنیں گفت اسقف کہ این پنج فرق
کہ مانند آن نیست در غرب و شرق
چو خواہند از کردگار جہان
کہ ایں کوہ را بر کنند از میان
شود آن دعا در زمان مستجاب
ز نفرین ایشان کنید اجتناب
شنیدم کہ در گرد آن پنج شمع
کہ در سایہ پرور دہ بودند جمع
چو پروانہ می گشت روح الامین
کہ اے بادشاہان دنیا و دین
دریں سایہ گر جاے باشد مرا
کنم سرفرازی بہر دو سرا

اور تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ یہ آیت ایسی دلیل ہے کہ اس سے قوی تر کوئی دلیل فضیلت آل عبا پر نہیں ہے۔

پڑھ کر ہنسئے پڑھا کر ہنسایئے۔ نیز پند و نصائح سے مستفید ہوجیے

ہنسانے کا آلہ ۴ ؍ ہنسانے کی کل ۴ ؍
ہر کتاب کا حجم (۲۰۸) صفحہ

ملنے کا پتہ

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

منقبت عید غدیر کم بنام سلطان العلوم اعلحضرت شہریار دکن خلد اللہ ملکہ

طائر قدس کہ شہپر بکشادہ است امروز
چتر نور بر سر ہیار کشادہ است امروز
نزہت دیدہ گلزار حسن چمن را دیدہ
دست خود غنچہ گل ہم بکشادہ است امروز
اے زہے شان سرفیضان محبت کہ تیاز
ملا ہو لڑکی ہے کہ بکشادہ است امروز
مست شد نرگس و ہم لالہ ز فیضان بہار
دامن خود کہ صنوبر بکشادہ است امروز
زور قی حب علیؑ داد جہان را خود
لنگر بادۂ احمر بکشادہ است امروز
بلبل سدرہ بہ پرواز فضائے اعلیٰ
بال خود نیز کبوتر بکشادہ است امروز
جانشین شہ لولاک شدہ او عثمانؑ
پرچم دین پیمبر بکشادہ است امروز

بسرپرستی عالیجناب الحاج نواب اسین جنگ بہادر دام اقبالہ

آل انڈیا رہبر عالم ڈائرکٹری

(جو زیر طبع ہو) کا حصہ اول

متعلقہ ریاست حیدرآباد دکن

جس میں خانوادہ عالیہ آصفیہ کے مفصل حالات اور تصاویر ارکان باب حکومت کے عکس و حالات جاگیردار والیان دیگر ممالک اور عمائدین سلطنت وکلا بیارسٹرس ڈاکٹرس ڈاکٹرس وغیرہ کے تصاویر و حالات و نیز بیشتر تجارتی اشتہارات اور کئی ہزار نام و پتہ کے ساتھ نہایت آب و تاب سے عنقریب شایع ہو رہی ہے جو بعد طبع سارے بلاد ہند میں نشر کی جائیگی جو دانشمند حضرات اپنے عکس و حالات اور اشتہار وغیرہ جلد از جلد ادارہ ہذا پر روانہ فرمائیں۔ قیمت قبل طبع بعد طباعت اس جلد کی اشاعت کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد آل انڈیا کی جلد شایع ہوگی نوٹ۔ شائقین جلد از جلد آرڈر بک کر والیں ورنہ ختم ہونے پر آئندہ کسی قیمت پر بھی دستیاب نہ ہوگی۔

منیجر رہبر عالم ڈائرکٹری
محبوب بلڈنگ افضل گنج حیدرآباد دکن

اعجاز حسینی فی تاریخ حسین ٹیکری شریف

حسین ٹیکری شریف موقوعہ جاورہ اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں جو محیر العقول اور سنسنی خیز معجزات حسینی ظاہر ہوئے ہیں۔ ان تمام حالات کا مجموعہ نہایت عام فہم اور دلچسپ اردو میں شایع ہوا ہے مذہبی دنیا میں اس قسم کی کتاب اب تک شایع نہیں ہوئی کاغذ چکنا اور دیدہ زیب ہے مومنین اس کے حاصل کرنے کے لئے جلدی کریں کتاب ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو رہی ہے۔ قیمت فی جلد ۸ ؍ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

مہتمم رہبر عالم ڈائرکٹری محبوب بلڈنگ افضل گنج حیدرآباد دکن یا کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

جاپان معاشی بحران سے دوچار ہے جنرل میک آرتھر کے صدر مستقر کا اعلان۔ ٹوکیو ۲۱ اکتوبر۔ جنرل میک آرتھر کے صدر مستقر نے اعلان کیا ہے کہ جاپان معاشی بحران سے دوچار ہے جس سے اس کی تعمیر جدید کو خطرہ لاحق ہے۔

حالیہ طوفان میں دس لاکھ۔ بیان کیا افراد بے خانماں ہو گئے۔ جاتا ہے کہ جاپان کا معاشی بحران حالیہ طوفانوں کا نتیجہ ہے جس کے باعث دس لاکھ افراد بے خانماں ہو گئے اور ۱۵ لاکھ بشل چاول کو نقصان پہونچا۔ (رائٹر)

شاہی بحریہ کے تین ہوائی مراکز بند کر دیئے جائیں گے۔ لندن ۲۱ اکتوبر کل رات برطانوی امارت البحر نے یہ اعلان کیا کہ برطانیہ میں شاہی بحریہ کے ہوائی فوج مراکز میں سے تین مرکزوں کو معاشی تجویز کے تحت بند کر دیا جائے گا۔ (رائٹر)

ایک جرمن سیاست داں کی موت۔ فرانکورٹ ۲۳ اکتوبر۔ بان داں میکنس سابق نازی سفیر متعینہ امر (جیسے جرمن دفتر خارجہ کے مقدمہ میں گواہی دینی تھی) پرسوں دواخانہ کونسٹانیٹر میں بعمر (۴۶) سال پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے فوت ہو گیا۔

میکنس از خود اپنی مرضی سے گواہی دینا چاہتا تھا اور اس سے جرمن اور اٹلی کے مابین تعلقات پر روشنی ڈالنے کی توقع بھی وابستہ تھی۔

شہزادی ایلزبتھ کی شادی کا خرچ لندن۔ ۲۳ اکتوبر پرسوں ایک پالیمنٹری جواب کے دوران میں چانسلر آف دی اکسچیکر مسٹر ہیوگ ڈالٹن نے اس امر کا انکشاف کیا کہ ۲۰ نومبر کو شہزادی ایلزبتھ کی شادی میں پبلک فنڈوں سے صرف تقریباً چار ہزار پانسو پونڈ صرف ہوں گے۔

اس رقم کو قصر بکنگھم کے باہر اور وہائیٹ ہال میں آرائش و خوشنمائی کے کاموں میں صرف کیا جائے گا۔ دیگر تمام اخراجات ملک معظم کے صرف خاص سے پورے کئے جائیں گے۔

اسلام

اسمٰعیلی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کے مذہبی پیشوا آغا خاں پر پیرس میں عمل جراحی۔ پیرس ۲۳ اکتوبر اسمٰعیلی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کے مذہبی پیشوا آغا خان پر یہاں آج ایک معمولی عمل جراحی کیا گیا۔

آغا خاں کی حالت طمانیت بخش ہے آپ کی حالت کی نسبت معتمد نے بتلایا ہے کہ کوئی خاص بات نہیں ہے آغا خاں کی حالت بالکلیہ معتدل ہے اور ہر لحاظ سے آپ کی صحت طمانیت بخش ہے آغا خاں پر معمولی کا معمولی عمل جراحی کیا گیا۔

تقسیم فلسطین کا منصوبہ مسترد کر دیا جائیگا کراچی ۲۳ اکتوبر۔ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک ملاقات میں بتلایا کہ تقسیم فلسطین کا منصوبہ مسترد کر دیا جائے گا یا بصورت دیگر عظیم آویزش ہو گی۔

جمہوریہ ترکی کی چوبیس ویں (۲۴) سالگرہ کی تقریب۔ استنبول ۔۔ اکتوبر۔ کل ترکی نے اپنے پائے تخت انقرہ میں ایک فوجی مظاہرہ کے ساتھ جمہوریت کی چوبیس ویں سالگرہ کی تقریب منائی جس کو غازی مصطفےٰ کمال اتاترک (بابائے جدید ترک) نے قائم کر کے اعلان کیا تھا۔

ایرانی پارلیمنٹ نے روسی تیل کا معاہدہ مسترد کر دیا ۔ ۲۲ اکتوبر۔ ایرانی مجلس نے آج رات کو ایک مسودہ قانون منظور کیا جس سے تیل کی کمپنی کے اس معاہدہ کو مسترد کر دیا گیا جو ۱۹۴۶ء میں روسی کے ساتھ کیا گیا تھا۔

پاکستان

صوبجات متحدہ سے ۱۵ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کا پاکستان کو تخلیہ۔ ایک سرکاری عہدہ دار کی وضاحت لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ صوبہ متحدہ کے ایک حکومتی عہدہ دار نے بتلایا ہے کہ صوبجات متحدہ کے پندرہ ہزار مسلمان پناہ گزین جنہوں نے پاکستان کو ہجرت کی ہے۔ صوبہ کے باشندے نہیں تھے۔ بلکہ وہ فسادات کے زمانہ میں ہمسایہ صوبوں سے یہاں آ گئے تھے۔

پاکستان سے ملک معظم کی امیدیں۔ لندن ۲۱ اکتوبر۔ ملک معظم کنگ جارج نے موجودہ پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے دوشنبہ کو اپنی تقریر کے دوران میں اس توقع کا اظہار کیا کہ ہندوستان اور پاکستان اور برطانوی دولت مشترکہ کے دیگر اراکین کے درمیان انتہائی پرخلوص و قلبی تعلقات برقرار رکھے جائیں گے ملک معظم نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ ہندوستان اور پاکستان کی رفاقت کے ساتھ ساتھ دولت مشترکہ کے ساتھ ہندوستانی حکمرانوں کے تعلقات بھی قائم رہیں گے۔

حکومت سندھ کا فیصلہ۔ کراچی ۲۱ اکتوبر یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ کے مختلف مقامات پر غیر مسلم تخلیہ کنندگان کے املاک میں جو اشیاء خلاف قانون ضبط کر لی گئی تھیں وہ ان کے حقیقی مالکوں کو واپس کر دیجائیں۔

ملتان کیمپ میں اب تک تین لاکھ مسلمان پناہ گزین پہونچ چکے ہیں۔ ملتان ۲۸ اکتوبر۔ ملتان کیمپ میں اب تک تقریباً تین لاکھ مسلمان پناہ گزین پہونچ چکے ہیں دو لاکھ مسلمان پناہ گزینوں کو قصبات اور دیہی قصبوں میں بسایا گیا ہے۔

ہندوستان

کشمیری مسلمانوں کے ساتھ وحشیانہ ظالمانہ برتاؤ لاہور۔ ۲۰ اکتوبر۔ جموں میں فسادات اور بڑھ گئے ہیں ڈوگرا افواج اس وقت کئی تحصیلوں میں بے دھڑک گولیاں چلا کے مسلمانوں کا خون بہا رہی ہے۔ پونچھ کے آس پاس والے علاقے بھی فسادات میں مبتلا ہو گئے ہیں یہاں بھی پولیس اور فوج صرف مسلمانوں پر گولیاں چلا رہی ہے اور انھیں قتل کیا جا رہا ہے۔ بلکہ لوٹ مار اور آتش زدگی کی کثیر وارداتیں ہو رہی ہیں۔ گلاب گڈھ کی پوری بستی جل کے خاکستر ہو گئی ہے۔ عورتوں کے بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ پورے علاقہ میں انتہائی دہشت طاری ہے اور مسلمان بے تحاشہ ہجرت کر رہے ہیں۔ مہاجرین کی ایک بڑی تعداد مغربی پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں آ چکی ہے اور آمد کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

سری نگر میں آج طلباء پر نہ صرف لاٹھی چارج کیا گیا بلکہ اشک آور گیس کا بھی استعمال کیا گیا جس سے لڑکے مجروح ہوئے۔ اس حادثہ کی وجہ سے بطور احتجاج سری نگر کے تمام مسلمانوں نے اپنا تمام کاروبار بند کر دیا اور ہڑتال کر دی ایک جلسہ میں حکومت کشمیر کے بے رحمانہ مظالم کی پر زور مذمت کی گئی ہے اور مہاراجہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بلاتاخیر پاکستان میں شریک ہو جائیں۔

ہندوستانی حکومت کی انسان دشمنی بھوپال کو انسانیت سوز مشورہ۔ بھوپال - ۱۹ اکتوبر مسٹر مینن کی یہاں آمد کے سلسلہ میں نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد حکومت ہند کی طرف سے ریاست بھوپال کو اس بات پر مجبور کرنا تھا کہ وہ اپنی ریاست میں مہاجرین کی امداد و اعانت موقوف کر دیں یہی نہیں بلکہ ان کا اصرار یہ تھا کہ مہاجرین جو یو پی اور سی پی سے بھوپال آئے ہوئے ہیں انھیں ان کے صوبوں کو واپس بھجوا دیا جائے لیکن کہا جاتا ہے کہ نواب صاحب بھوپال نے اس مشورہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس وقت ریاست بھوپال میں جو یو پی، سی پی اور دیگر علاقوں کے مہاجرین کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ گئی ہے اس تعداد میں وہ مہاجرین شامل نہیں ہیں جو دہلی کے حادثات سے پہلے بہار کے المیہ کے بعد بھوپال میں سکونت پذیر ہو چکے تھے۔

بمبئی کے مسلمانوں کے مکانات کی تلاشی

بمبئی ذریعہ ڈاک ۲۲ اکتوبر۔ حکومت بمبئی ناجائز اسلحہ کی تلاشی کے بہانے دہلی اور یو پی وغیرہ کے مظالم کی تقلید کر رہی ہے۔ چنانچہ بمبئی کی پولیس نے مسلم محلوں میں خانہ تلاشیوں کی مہم مسلمانوں کے خلاف شروع کر دی ہے محلہ مدن پورہ کا محاصرہ کر لیا۔ نہ صرف مکانات کی تلاشی لی گئی بلکہ اس محلہ کی بڑی مسجد کی بھی تلاشی لی۔

انڈین ڈومنین کے گورنر کی تنخواہیں

لکھنؤ ۲۶ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ انڈین ڈومینین کے تمام صوبائی گورنروں کی تنخواہ (۶۶) ہزار سالانہ قرار پائی ہے۔

صوبہ سندھ کے گورنمنٹ ہاؤس کے اخراجات میں (۲۰۰۰۰) روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے۔

پناہ گزینوں کے تخلیہ کے لئے امریکی طیارے

لکھنؤ ۲۶ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ پناہ گزینوں کے تخلیہ کے لئے امریکی حکومت نے اپنے طیاروں کی ایک بڑی تعداد حکومت ہند کے سپرد کی ہے۔

مغربی پنجاب سے (۲۱) لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کا تخلیہ یکم نومبر تک ہوگا وثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ اب تک (۲۱) لاکھ (۴۰) ہزار ہندوؤں اور سکھوں کو مغربی پنجاب ریاست بہاولپور اور شمالی مغرب صوبہ سرحد سے منتقل کیا جا چکا ہے اس کے باوجود اب بھی (۲۱) لاکھ ہندوؤں اور سکھ افراد کا تخلیہ کرنا باقی ہے ان میں سے تقریباً دو لاکھ کا تخلیہ شروع ہو چکا ہے۔

طیارہ میں ایک پناہ گزین عورت کو بچہ پیدا ہوا دہلی یکم نومبر ملتان سے آنے والا ایک چھ ہزار بلندی پر طیارہ میں ایک پناہ گزین کو ایک بچہ پیدا ہوا۔

فرمان

حسن قسمت بار دوم میں نے سعید الملک نواب صاحب چھتاری کو پریزیڈنٹ کونسل کی خدمت کے لئے طلب کیا تھا اسکی مدت میں نے ایک سال کی عارضی طور پر مقرر کی تھی۔ مگر دوسرے طرف صاحب موصوف نے اپنی کمزوری صحت کے مدنظر دیکھ کر اطبا کی رائے تھی کہ علاج معالجہ اور آرام کی ان کو ضرورت تھی) اس شرط کے ساتھ میرے ہاں درخواست کی تھی کہ گو وہ یہاں آنے کے لئے آمادہ تھے تاہم ان کی خواہش تھی کہ جتنا جلد ممکن ہوسکے (ایک سال کے دوران میں) انکو خدمت سے سبکدوش کر دیا جائے اس کے سوا اس سال ان کا ارادہ حج و زیارت کا بھی تھا مگر بعض موانعات کی وجہ سے اس کو ملتوی کرنا پڑا۔

بہرحال اب وقت آگیا ہے کہ میں انکے سابقہ پانچ سالہ وفادارانہ خدمات کی قدر کرتے ہوئے ان کو ریٹائر ہونے کی اجازت دوں لہٰذا یکم نومبر ۱۹۴۷ء سے وہ سبکدوش خیال کئے جائیں گے مگر ان کا کہنا ہے کہ یہ اپنے وطن میں رہ کر جو کچھ ان سے ممکن ہوسکے گا ریاست کی خدمت کرینگے اور عند الطلبی حیدرآباد چند روز کیلئے آجائیں گے ان کے خیالات کی میں قدر کرتا ہوں۔

دیگر۔ سر دست ان کا جانشین کون ہوگا (بحیثیت پریزیڈنٹ کونسل میں کسی کا انتخاب نہیں کر سکتا۔ لہٰذا چھ ماہ کیلئے عارضی انتظام محض نظم و نسق ملک چالو رہنے کی وجہ سے یہ کرتا ہوں کہ مہدی یار جنگ کو میں نے منصرم صدر اعظم مقرر کیا ہے اور ان کی موجودہ صحت اور عمر کے لحاظ سے (گو انھوں نے بھی ریٹائر ہونے کی درخواست کی تھی انہی وجوہ سے) ان کو مدد دینے کے لئے زین یار جنگ کا تقرر بحیثیت نائب صدر اعظم مقرر کرتا ہوں (مطابق کانسٹیٹیوشن (CONSTITUTION)

نظر بر آں مجھے امید ہے کہ حالات حاضرہ کے تحت میں نے جو کچھ انتظام کیا ہے۔ وہ کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں پیدا کریگا۔

نشر ہوتا مبارک

دکن

حیدرنا ظم کوتوالی اضلاع کا پرسنل الاؤنس

حیدرآباد - ۱۹ اکتوبر معلوم ہوا ہیکہ ڈائرکٹر جنرل پولس نواب دین یار جنگ بہادر کا پرسنل الاؤنس (۵۰۰) روپیہ مقرر کیا گیا ہے -

یہ بھی معلوم ہوا ہیکہ نواب صاحب موصوف کی مسلمہ کارگزاری کے پیش نظر پرسنل الاؤنس ان کے لئے شخصی ہوگا - (دکن نیوز)

امور مذہبی صرف خاص مبارک میں غبن

حیدرآباد - ۱۹ اکتوبر مسمی چندر یا صراف امور مذہبی صرف خاص مبارک کو غبن کے الزام میں ۱۶ اکتوبر کو مولوی بشیرالدین احمد صاحب ناظم اول فوجداری بلدہ کے اجلاس پر پیش کیا گیا

چالان میں بیان کیا گیا ہے کہ مسمی مذکور نے مدینہ فنڈ میں جمع کردہ رقم مبلغ (۹۹۶) روپیہ ۵ پائی شعبہ مدینہ فنڈ میں جمع کرنے کی بجائے اپنے تصرف میں لایا

ملزم کی جانب سے درخواست ضمانت پیش ہوئی جسے فاضل مجسٹریٹ نے رد کر دیا اس مقدمہ کی آئندہ تاریخ پیشی ۵ نومبر ۱۹۴۸ء مقرر کی گئی ہے

انتقال

آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر شب نے (۸) بجکر ۵ منٹ پر مولوی شمس الدین صاحب صدیقی منصف وظیفہ یاب نے بعمر ۸۸ سال ایک عرصہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا -

نماز جنازہ ۲۰ اکتوبر کو مسجد چوک میں بعد نماز ظہر ادا کی گئی تدفین بہ درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب عمل میں آئی

حیدرآباد کے نظم ونسق سے بعض ہندوستانی اخبارات کا غلط اور شرانگیز پروپگنڈہ

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - حال میں جنوبی ہند کے ایک اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ حضور آباد میں فوجیوں نے کاٹو کر راما نامی ایک شخص کے مکان کی تلاشی لی اور دس تولہ سونا اور چار سو روپیہ نقد پر قبضہ کرلیا - اس سلسلہ میں جو تحقیقات کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اطلاع بالکلیہ بے بنیاد ہے - خفیہ پولس کے ایک افسر نے کاٹو کر راما سے جو سرپلی (پولس اسٹیشن حضور آباد) کا باشندہ ہے استفسار کیا اس نے کہا کہ فوج یا پولس کا کوئی جوان نہ تو اس کے مکان میں داخل ہوا نہ تلاشی لی اور نہ وہاں سے سونا یا نقد اٹھالے گیا - یہ اس غلط اور شرانگیز پروپگنڈہ کی ایک مثال ہے جو حیدرآباد کے نظم ونسق کے خلاف بعض ہندوستانی اخبارات کررہے ہیں (اطلاعات)

اسٹیٹ بنک کے حصص کی خریداری

حیدرآباد - ۱۹ اکتوبر حکومت سرکار عالی نے تصفیہ کیا ہے کہ حیدرآباد کے مجوزہ ریزرو بنک (Reserve Bank of Hyderabad) کے ساتھ حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے انضمام کی صورت میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے وہ حصص جو عوام کے قبضہ میں ہیں خریدلئے جائیں - ہر سو روپیہ سکہ عثمانیہ والے حصے کو ایک سو چھیالیس (۱۴۶) میں خرید لیا جائے گا یہ شرح گزشتہ (۳) سال میں حصص کی اوسط قیمت اور ان کی ذاتی قدر ونیز دیگر عوامل کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقرر کی گئی ہے (اطلاعات)

انگریزی اخبار موسومہ نیشنل اسٹانڈرڈ بمبئی پر امتناع

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - چونکہ انگریزی اخبار موسومہ نیشنل اسٹانڈرڈ بمبئی میں مضرت رساں خبریں شائع ہوتی ہیں اس لئے حکومت سرکار عالی نے قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے قاعدہ (۳۹) ذیلی قاعدہ (۱) کے فقرات (د) (ر) اور (ہ) کے تحت اخبار مذکور کی اشاعت مزید فروخت یا تقسیم کو چھ ماہ کے لئے ممنوع قرار دیا ہے ونیز اخبار مذکور جملہ دیگر ایسی مطبوعات جن میں اس کی نقلیں یا ترجمہ یا اقتباسات شریک ہوں جہاں کہیں بھی پائے جائیں بحق سرکار ضبط کرلئے جائیں گے (اطلاعات)

سبکدوش شدہ فوجی کو انجنیری اور فن تعمیر کی تربیت کا انتظام

حیدرآباد - ۲۰ اکتوبر - سابق فوجیوں کیلئے روزگار کی فراہمی اور غیر فوجی زندگی میں ان کے انجذاب کے متعلق ایک اسکیم حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہے اس اسکیم کے تحت حیدرآباد اور بیرون حیدرآباد کی تربیت گاہوں میں ۲۰۰ سبکدوش شدہ فوجی اشخاص کو ہر سال انجنیری اور فن تعمیر کی تربیت دینے کا انتظام کیا جائیگا - اس اسکیم کے تحت مقامی اور بیرونی مراکز میں تربیت کی مدت تین سال ہوگی یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس پر (۵۰۵۶۰۲) روپیہ کے مصارف عاید ہوں گے

ایک اور اسکیم جس کا مقصد سبکدوش شدہ فوجی اشخاص کے متعلقین کیلئے تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا ہے مرتب کی جارہی ہے اس اسکیم کے نفاذ کیلئے دس سال کی مدت درکار ہوگی اور اس پر (۱۸۰۵۹۷۵) روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا

لکڑی کی گرانی کی انتہا

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - آج کل بلدہ حیدرآباد میں لکڑی کی گرانی انتہائی عروج پر ہے بیان کیا جارہا ہے کہ بعض مقامات پر ۲-۱۸-۱۵ میں تک لکڑی فروخت کی جارہی ہے

کراچی نہیں جارہے ہیں

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - یہ اعلان صحیح نہیں ہے کہ آنریبل مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی صدر المہام رسد اور مولوی رضی الدین احمد صاحب معتمد رسد کراچی جارہے ہیں (دکن نیوز)

فصلوں کو روگ

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ زیادتی نمی کے باعث محبوب نگر - نلگنڈہ - اورنگ آباد گلبرگہ - آرمور - ناگرکرنول - کھمم ورنگل - ریاست سرپالی گڑھ - دیورکنڈہ - شولاپور اور رجیورگی میں فصلوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے نلگنڈہ - بیڑ کے بعض رقبہ جات - پورکنڈہ کے بعض مقامات سلطان آباد کے بعض حصوں اور دیچپلی روپالور کے بعض مقامات پر فصلوں کو روگ ہوا ہے کریم نگر منتھنی کی فصلیں مسلسل بارش کی وجہ سے متاثر ہوئیں

لنگسور - سند ہنور - محبوب نگر - گلبرگہ رائچور اور کھمم کے بعض قطعات میں فصل کو کیڑا لگا ہے ناگرکرنول - کھمم اور یادگیر میں مونگ پھلی کی فصلوں کو کیڑا لگا ہے

دکانات راشن بندی سے متعلق عام شکایات

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر نمایندہ وطن نیوز کی اطلاع مظہر ہیکہ بلدہ حیدرآباد میں دکانات راشن بندی سے عام شکایات پیدا ہوگئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ مقررہ اوزان کے مطابق اجناس نہیں دیئے جارہے ہیں اس کے علاوہ دوکان داروں سے متعلق یہ بھی بیان کیا جارہا ہے کہ چاول - جوار - گیہوں اور دیگر اجناس میں ریت ملادی جارہی ہے نیز کالی مٹی کی بھی آمیزش کی جارہی ہے

شاہی سڑک

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ حسب فرمان خسروی اسٹیشن قاضی پیٹھ سے جو سڑک شہر ورنگل کو جاتی ہے اس کا نام بجائے عثمان شاہی سڑک کے اب شاہی سڑک کردیا گیا ہے (و پ)

اخبار رعیت کی مسدودی

حیدرآباد - ۲۰ اکتوبر - کچھ عرصہ سے اخبار رعیت میں ایسی خبریں مضامین اور اداریے شائع ہورہے ہیں جس سے نہ صرف اقرارنامہ مدخلہ واعلان خاص (۲۸) مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء (متعلق خضاب) کی خلاف ورزی ہورہی ہے بلکہ فرقہ وارانہ منافرت اور حکومت کے خلاف نفرت اور بدخواہی کے خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے اخبار رعیت کی اشاعت ہائے مورخہ ۲۲ ستمبر

بقیہ

مسلسل ۱۹، ۱۳ اکتوبر و ۱۹ اکتوبر سے قانون تحفظ امن عامہ و قواعد تحفظ مملکت محروسہ سرکار عالی کی خلاف ورزی ہوتی ہے اخبار رعیت نے نہ صرف مجلس احتساب سے ترک تعاون کے ارادہ کا اظہار کیا ہے بلکہ اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ اکتوبر میں ایک ایسا مضمون شائع کیا جس کو مجلس احتساب نے قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا اخبار رعیت کی اس روش کے پیش نظر کچھ دنوں قبل مشاورتی مجلس صحافت نے بھی اس اخبار کی مسدودی کی رائے دی تھی اس طرح اخبار رعیت کی اشاعت مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ میں اہل وطن داروں اور معاشداروں میں حکومت کے خلاف معاندانہ اور باغیانہ خیالات پیدا کرنے کی سعی کی گئی ہے بنا بریں حکومت سرکار عالی نے حکم دیا ہے کہ اخبار رعیت اور اس کے ضمیمے کی طباعت و اشاعت ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۸ سے دو ماہ کے لیے مسدود کر دیا جائے و نیز اخبار مذکور کے ذمہ داراشخاص کے خلاف حسب ضابطہ عدالتی کارروائی اختیار کی جائے ۔

بم ساز جماعت کی گرفتاری

حیدرآباد ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ ایک بم ساز جماعت جس کا تعلق نہایت ہی اہم سازش سے ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے چار افراد کو مشیر آباد کی پولیس نے گرفتار کیا ہے اگر یہ گرفتاری بر وقت نہ ہوتی تو ملت طرح کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ان افراد کے ساتھ بم اور بم سازی کا سامان بھی برآمد کیا گیا عدالت سے پندرہ دن کی مہلت حاصل کر کے ملزمین پر مزید تفتیش کا سلسلہ جاری ہے تفتیش کی تکمیل پر سنسنی خیز انکشافات کی توقع کی جا رہی ہے

دکن نیوز کا شیلیفون نمبر

حیدرآباد ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ دکن نیوز کا ٹیلیفون نمبر حسب ذیل ہے (۲۳۳۴۷)

ملازمین ہر سرپائیگاہ کو اضافہ گرینڈ

حیدرآباد ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ ملازمین سرسپائیگاہ کے گریڈ میں اضافہ کیا جا کر پچاسی تا سو گریڈ مقرر کیا گیا ہے (پ ۔ ب)

اردو سہ روزہ اخبار حیدرآباد اسٹیٹس نیوز ۲۲ اکتوبر ۔ اردو سہ روزہ اخبار اسٹیٹس نیوز ۳ نومبر سے شائع ہو رہا ہے جس کا مقصد چند ریاستوں اور ریاستی عوامی اداروں سے امکانی تعاون کرنا ہے ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ جنوبی ہند کا پہلا پندرہ روزہ اخبار "انیس" ۱۶ نومبر کو شائع ہوگا یہ اخبار خواتین کے زیر اہتمام اور زنانہ ہی کے مسائل کا حامل رہے گا

دھان کی کاشت کو بڑھانے کی خاطر ۲۰ لاکھ کی منظوری

حیدرآباد ۔ ۲۲ اکتوبر ۔ اضلاع تلنگانہ و کرناٹک میں دھان کی کاشت کو بڑھانے کی خاطر حکومت سرکار عالی نے (۲۰) لاکھ روپیہ منظور کئے ہیں اس رقم سے ان دونوں اضلاع کے دھان کے کاشتکاروں کو باولیاں کھدوانے کے لیے تقاوی دیجائے گی ہر کاشتکار درخواست پیش کرنے پر دو ہزار روپیہ معمولی شرح سود کے ساتھ دیئے جائیں گے نصف رقم تو درخواست منظور ہونے پر فوراً دیدی جائے گی بقیہ رقم معائنہ کے بعد دی جائے گی حکومت نے کاشتکاروں کے ساتھ یہ رعایت بھی منظور کی ہے کہ تقسیم شدہ تقاوی سے (۲۵) فی صد رقم بطور امداد معاف کر دی جائے اور (۷۵) فیصد رقم پندرہ سال میں مساوی اقساط کے ساتھ وصول کی جائے

نائب کوتوال سکندرآباد

حیدرآباد ۔ ۲۲ اکتوبر ۔ مسٹر ... معتمد خصوصی ... سکندرآباد کی نائب کوتوالی پر عمل میں آیا ہے موصوف نے اس خدمت کا جائزہ بھی حاصل کر لیا ۔ مولوی محمد حسین صاحب نائب کوتوال سکندرآباد صدر محکمہ کوتوالی بلدہ میں مسٹر رستم جی کی جگہ سینیئر نائب کوتوال کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے (دکن نیوز)

نان گزیٹیڈ ملازمین کو یکم نومبر سے اضافہ تنخواہ ملے گی

حیدرآباد ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ سرکاری حلقوں سے قریبی ربط رکھنے والوں کا بیان ہے کہ حکومت سرکار عالی نان گزیٹیڈ ملازمین کی اضافہ تنخواہ آذر ۱۳۵۸ف سے اجرا کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے (پ ب)

معتمدی مال کا جائزہ

حیدرآباد ۔ ۲۳ اکتوبر ۔ مسٹر سیاوج سے مولوی عبدالحمید خاں صاحب معتمد تعمیرات نے آج سہ پہر میں معتمدی مال کا جائزہ حاصل کیا مسٹر سیاوج پاکستان میں بلوچستان کے ریوینیو جوڈیشل کمشنر مقرر ہوئے ہیں ۲۵ اکتوبر کو آپ شام کی گاڑی سے بمبئی روانہ ہونگے آج شام محکمہ مالگزاری میں رخصتی تقریب ترتیب دی گئی تھی اور دوپہر میں مولوی محمد امیر علی خاں صاحب رکن مجلس مال نے ارم منزل میں ظہرانہ ترتیب دیا تھا کل شام مجلس بلدیہ سکندرآباد میں بھی وداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں مسٹر سیاوج کے علاوہ آنریبل مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدرالمہام حکومت مقامی بھی شریک تھے ۔

صوبہ داری

حیدرآباد ۔ ۲۳ اکتوبر ۔ صوبہ داری میدک پر مولوی امیر علی خاں صاحب کی جگہ مولوی فخرالدین مسعود

... صوبہ داری میدک

... صوبہ داری کی خدمت سے جائزہ انجام دیگے ۔ میدک کی صوبہ داری پر مولوی حبیب محمد صاحب صوبہ دار گلبرگہ تشریف لے جائیں گے اور گلبرگہ کی صوبہ داری پر مولوی عبداللہ خاں صاحب اول تعلقدار گلبرگہ انجام دیں گے ۔

میر مجلس بلدیہ

حیدرآباد ۔ ۲۳ اکتوبر ۔ مجلس بلدیہ کی میر مجلسی کی خدمت پر نواب فضل نواز جنگ بہادر کی جگہ مولوی محمد امیر علی خاں صاحب رکن مجلس مال کا انتخاب عمل میں آیا ہے جدید میر مجلس بلدیہ نے اپنے مکان پر ارکان بلدیہ کو چاء پر مدعو کر کے قیام امن کے بارے میں تعاون عمل کی خواہش کی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں محکمہ بلدیہ میں ۲۷ اکتوبر کو شہر کے ممتاز شہریوں کا ایک اجتماع عمل میں آ رہا ہے اس اجتماع میں قیام امن کے مسائل پر غور کیا جائے گا (دکن نیوز)

باہر جانے پر امتناع

حیدرآباد ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ مسٹر نرسنگ راؤ مدیر رعیت اور مسٹر راما چاری کی نسبت حکومت نے احکام جاری کئے ہیں کہ وہ تا حکم ثانی حدود کوتوالی بلدہ سے باہر نہ جائیں ۔

باب حکومت کا اجلاس

حیدرآباد اور ہندوستان کے مابین راضی نامہ

حیدرآباد ۲۴ اکتوبر ۔ مملکت حیدرآباد اور مملکت ہندوستان کے مابین انتظامات جاریہ سے متعلق جو عارضی سمجھوتہ طے پا رہا ہے اس پر دو روز سے باب حکومت کے اجلاسوں میں غور ہو رہا ہے کہ قائد وفد نواب صاحب چھتاری صدر اعظم نے کونسل کو دہلی کی کارروائی سے بھی واقف کرایا نواب صاحب ... خصوصی ... حاصل کر رہے ہیں ۔

انقلاب حیدرآباد دکن

حیدرآبادی وفد کی روانگی

حیدرآباد ۲۶ اکتوبر۔ دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ مملکت حیدرآباد اور مملکت ہندوستان کی گفت و شنید کا آخری مسودہ دستخط شاہانہ کی منزل میں ہے دہلی سے واپسی کے بعد وفد روزانہ بارگاہ ہمایونی میں شرف باریابی حاصل کرتا رہا اور روزانہ باب حکومت کے اجلاس منعقد ہوتے رہے یہاں تک کہ جمعہ کے دن بھی صبح ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک کونسل کا اجلاس منعقد ہوا حیدرآبادی وفد انڈین یونین کا جو مسودہ دہلی سے اپنے ساتھ لایا تھا اس کے خدوخال کونسل میں پیش کئے گئے اور بحث و مباحثہ کے نتائج حضور نظام سے عرض ہوتے رہے آج آخری مرتبہ وفد نے باریاب ہو کر کونسل کی رائے کو ملاحظہ خسروی میں گذرانا دکن نیوز کو یہ بھی معلوم ہوا کہ وفد کے حیدرآباد آجانے کے بعد انڈین یونین کا مکتوب وصول ہوا انڈین یونین کے مرتبہ مسودہ میں حکومت حیدرآباد کی جانب سے کچھ تبدیلیاں بھی عمل میں آئی ہیں حیدرآبادی وفد نواب صاحب چھتاری کی قیادت میں ۲۷ اکتوبر دوشنبہ کی صبح میں دہلی کو پرواز کر رہا ہے یہ وفد اپنے ساتھ ان تبدیلیوں کو بھی لے جا رہا ہے جو انڈین یونین کے مسودہ میں ہوئی ہیں دہلی کی گفتگو کے بعد وہ وفد پھر حیدرآباد واپس آئے گا۔

عاملہ مملکتی مجلس کا اہم اجلاس

حیدرآباد ۲۶ اکتوبر۔ انڈین یونین کے مسودہ کے بارے میں حالات کے امید افزا نہ ہونے کی وجہ سے صدر مملکتی مجلس مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی نے آج ہی رات کو عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے جس کی اطلاع ارکان عاملہ کو ٹیلیفون پر دی جا رہی ہے اس اجلاس میں عوامی وزیر محمد عبدالرحیم صاحب کو شریک کیا جا رہا ہے حکومت کے رجحان کو پیش نظر سمجھا جاتا ہے کہ عاملہ کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچے گی۔

بندگان عالی کی نماز عید

حیدرآباد ۲۶ اکتوبر۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی نے نماز عید مسجد چوک میں ادا فرمائی شہزادگان بلند اقبال اور بعض ارکان حکومت بھی شریک تھے۔

ہندوستانی یونین کی غلامی سے موت اچھی۔ شاہ عثمان زندہ باد کے فلک شگاف نعرہ

حیدرآباد ۲۷ اکتوبر۔ آٹھ و گرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی، عاملہ مملکتی مجلس اتحاد المسلمین کی یہ آواز آدھی رات کو جب سارے شہر کے خواب آلود کانوں میں پہنچی تو اس کو "تکل" کی آواز سمجھ کر ہر شخص سپاہی کی طرح گھر سے باہر نکل پڑا مجلس کے آلہ مکبر الصوت کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے محلہ واری ہجوم نے اپنی مرکزیت اپنی تنظیم اور اپنی زندگی کا پورا پورا ثبوت دیا جیسے ہی ہندوستانی یونین کے دستاویز غلامی کی فہرست مختلف عنوانات کے ساتھ پھیلی تو مسلمانوں کے جذبات متلاطم ہو گئے عاملہ کے فیصلہ اور عوامی وزیر مولوی محمد عبدالرحیم صاحب کے استعفا کی خبر نے تو دلوں میں آگ ہی لگا دی سیلاب در سیلاب لوگ شاہ منزل کا رخ کرنے لگے صبح ہونے چار بجے سے شاہ منزل پر اجتماع شروع ہوا دیکھتے ہی دیکھتے سرزمین حیدرآباد کی تمام سڑکیں [illegible] آذان کے ساتھ ہی شاہ منزل سمنٹ روڈ پر مسلمانوں نے نماز ادا کی مسلمانوں کا بے پناہ سیلاب حساب و کتاب سے باہر ہو گیا "شاہ عثمان زندہ باد" "ہم آزاد رہیں گے" "ہندوستانی یونین کی غلامی سے موت اچھی" کے فلک شگاف نعروں میں صبح ہوئی آٹھ بجے تک انسانی سروں کے سیلاب نے طوفان کی صورت اختیار کر لی ریل کی پٹریوں پر ہجوم کی وجہ سے ریل گاڑی کو گذرنے کا موقع نہ مل سکا کچھ دیر تک گاڑی رکی رہی نعروں اور روہیلوں کے جلوس نے جوش و خروش میں اور بھی اضافہ کر دیا لیکن یہ بھی مرکز کے حکم کے منتظر رہے۔

کنگ کوٹھی مبارک پہنچنے میں اطلاع صورت حال کی

اطلاع صبح ساڑھے چار بجے کنگ کوٹھی مبارک میں نواب دین یار جنگ بہادر نے کر دی اور پورے مشیرین کوتوالی کے انتظامات پھیلا دیئے شاہ منزل پر کوتوالی کے مسلح اور خصوصی جمعیت آ گئی فوجی دستے شاہ منزل لیک دیو گیسٹ ہوز پر متعین ہو گئے۔

صدر اعظم بہادر کی طلبی

صبح ۷ بجے کنگ کوٹھی مبارک میں صدر اعظم بہادر کی طلبی ہوئی تھی صدر اعظم بہادر نواب دین یار جنگ بہادر کے ساتھ شاہ منزل سے باہر تشریف لائے مولوی عبدالرؤف صاحب [illegible] نے راستے کے ہجوم کو قابو میں رکھ کر صدر اعظم بہادر کی موٹر کو کنگ کوٹھی کی طرف گزار دیا۔

وزراء کی صدر مملکتی مجلس سے ملاقات

اس دوران میں دلکشا میں جہاں آنریبل مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقیم ہیں آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر اور نواب دین یار جنگ بہادر نے مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی سے ملاقات کی

ارشادات شاہانہ کے آتش بداماں ہجوم نے

شاہ منزل پر جب مولوی عبدالرؤف صاحب سے یہ ارشاد شاہانہ سنا کہ حیدرآبادی وفد کی روانگی ملتوی کر دی گئی ہے تو اطمینان کا سانس لیا گیا اور کیا یہ سچ ہے کیا یہ صحیح ہے کا شور شروع ہوا جب کامل اطمینان ہو گیا تو مجمع نہایت پر امن طریقہ سے شاہ منزل سے واپس ہوا۔

طیران گاہ کا ہجوم

طیران گاہ کا ہجوم جہاں سے وفد کا طیارہ دہلی جانے والا تھا وہاں کا اور نواب علی نواز جنگ بہادر کے مکان کا ہجوم بھی واپس ہو گیا

کنگ کوٹھی مبارک میں مجمع کی واپسی

کونسل کا اجلاس کے بعد مجلسی قائدین دلکشا میں جمع ہوتے رہے حضرت بندگان عالی نے دس بجے کنگ کوٹھی مبارک میں کونسل کا فوری اجلاس طلب فرمایا اجلاس میں نواب علی نواز جنگ بہادر بھی شریک تھے بندگان اقدس نے ارکان کونسل کو اظہار خیال کی پوری آزادی عطا فرمائی تھی ڈھائی گھنٹے کے بعد ساڑھے بارہ بجے اجلاس برخاست ہوا (۴) گھنٹے کے وقفہ کے بعد ساڑھے چار بجے سے کنگ کوٹھی مبارک میں پھر کونسل کا اجلاس منعقد ہوا کنگ کوٹھی مبارک کے صبح کے اجلاس کے دوران میں گرامر اسکول کے چوراہا پر عوام کی ٹولیاں شاہ عثمان زندہ باد کے نعروں کے ساتھ جمع ہونے لگی منتشر کرنے کی کوششوں کے باوجود بھی مجمع اپنی جگہ سے ہٹنا نہیں چاہا ایک بجے جب نواب دین یار جنگ بہادر کنگ کوٹھی مبارک سے نکل کر اس طرف آئے تو ان کی موٹر کے اطراف ہجوم ہو گیا صدر ناظم کوتوالی کی افہام و تفہیم پر شاہ عثمان زندہ باد کے ساتھ دین یار جنگ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے مجمع منتشر ہوا

وفد کی روانگی تین دن تک ملتوی دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کی صورت حال کے مد نظر بندگان اعلیٰ کے حکم سے دہلی کو جانے والا وفد تین دن کے لئے رک گیا ہے۔

بقیہ دہلی

دہلی کو اطلاع وفد کی روانگی

کے التوا کی اطلاع آج ہی دہلی کو کردی گئی ہے

صدر مملکتی مجلس کا دورہ دارالسلام

میں صدر مملکتی مجلس کو دورہ کر[illegible] مختلف مقامات سے عوام کی ٹولیاں اور ان کے جوش و خروش کی اطلاع ملنے لگی ایک بجے صدر مملکتی مجلس معتمد مملکتی مجلس مولوی ابوالخیر صدیقی معتمد مجلس عمل مولوی عبدالرؤف صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب رکن عاملہ کے ساتھ پورے شہر کا دورہ کیا صدر مملکتی مجلس نے رضاکاروں کے ہجوم کو مخاطب کرکے آج کے منظم اجتماع پر مبارکباد دی اور کہا کہ جس قوم میں اس قدر قومی تنظیم اور مرکز پرستی ہو اس کو کوئی غلام نہیں بنا سکتا

دکانیں اور کاروبار بند

تقریباً شہر کی ساری دکانیں بند تھیں مسلمانوں کی دوکانات کے علاوہ ہندوؤں نے بھی اپنی دکانیں بند کردی تھیں =

محکمہ لیبر میں منتقل

حیدرآباد ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مولوی مصلح الدین صاحب انصاری مددگار تعلقدار باغات کی محکمہ لیبر میں منتقلی عمل میں آئی [illegible]

حیدرآباد کا ارادہ کسی بھی یونین میں شرکت کا نہیں ہے

حکومت کا پریس نوٹ

حیدرآباد ۲۷ اکتوبر۔ ایک دو روز سے بلدہ حیدرآباد میں یہ افواہ عام ہے کہ حکومت حیدرآباد نے یا تو انڈین یونین میں شرکت کا فیصلہ کرلیا ہے یا عنقریب کوئی ایسا دستاویز تکمیل پانے والا ہے جو اسی قسم کی شرکت کے مماثل ہوگا

اس ضمن میں حکومت سرکار عالی اس امر کا اعادہ کرنا چاہتی ہے کہ حضرت بندگان اقدس نے اپنے متعدد عالیہ فرامین میں جس حکمت عملی کو واضح فرمایا ہے اور اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ حیدرآباد وہ کسی یونین میں شرکت نہیں ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ایسی کوئی تبدیلی حکومت کے پیش نظر ہے واقعہ صرف اس قدر ہے کہ حکومت حیدرآباد و انڈین یونین کے درمیان گزشتہ کئی ماہ سے اس امر کی نسبت گفت و شنید ہو رہی ہے کہ ان کے مابین جدید حالات کے تحت کس قسم کا سیاسی رشتہ قائم ہوگا اور حیدرآباد کا وفد آخر مرتبہ اپنے ساتھ ایسی تحریریں دہلی لے گیا تھا جو کونسل کی منظور شدہ تھیں اور جن کی نسبت ملک کے بعض ایسے غیر سرکاری ذمہ دار عناصر سے بھی جو حکومت کے ساتھ تعاون عمل کررہے ہیں مشاورت کرلی گئی تھی۔ لیکن یہ تجاویز یونین گورنمنٹ کے لیے قابل قبول نہیں ثابت ہوئیں اور انہوں نے بعض متبادل تجاویز روانہ کیں جن پر کونسل کے کئی اجلاسوں میں نہایت احتیاط کے ساتھ غور کیا گیا کونسل کے مختلف اراکین نے جو آرا ظاہر کی تھیں اور جو تجاویز تجویز کی تھیں وہ ملاحظہ خسروی میں گزرانی جاچکی ہیں اور اب یہ مسئلہ حضرت حکیم السیاست کے زیر غور ہے حکومت سرکار عالی اس موقع پر عوام کو اس امر کا اطمینان دلانا چاہتی ہے کہ حضرت بندگان اقدس کے وقار و اقتدار کا تحفظ ہر وقت پیش نظر رہا ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ رہے گا اور یہ کہ بالآخر جو بھی قدم اٹھایا جائے گا وہ حضرت بندگان اقدس کے حکم و فرمان کا تابع ہوگا۔

دارالسلام میں تین دن تک اجتماع کا اعلان

حیدرآباد۔ ۲۷ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ تین دن تک دارالسلام میں ابتدائی مجالس کے صدور و معتمدین کا اجتماع ہوتا رہے گا اس سلسلے میں آج شام صدر مملکتی مجلس نے [illegible] کثیر اجتماع کو مخاطب کیا

اقتدارات بادشاہ کا تحفظ [illegible] فریضہ ہے۔

حیدرآباد [illegible] اکتوبر [illegible] نظام الدین صاحب پریزیڈنٹ [illegible] نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے مسلمانان دکن انڈین یونین کی زنجیروں میں جکڑ جانے کو کسی صورت سے گوارا نہیں کرسکتے انڈین یونین نے مسلمانوں کو جس طرح برباد کیا وہ ظاہر ہے حیدرآباد کا امن و سکون انڈین یونین کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے ہم اپنی آزادی کو کسی وقت بھی نہیں بیچ سکتے آج ہمارے موت و حیات کا سوال ہے دوست اور دشمن کو پہچاننے کا وقت ہے سلطنت کی بقا میں ہمارے اجداد نے اپنا خون بہایا تھے ہم بھی پیچھے نہیں رہ سکتے شاہ ذی جاہ کے اقتدار کا تحفظ ہمارا پہلا فریضہ ہے اعلان آزادی تک ہم چین نہیں لیں گے غلامی کی زندگی کے مقابلہ میں ہم خودکشی کریں گے

صدر اعظم بہادر کی باریابی

حیدرآباد۔ ۲۸ اکتوبر آج پھر نواب صدر اعظم بہادر نے پیشگاہ خسروی میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔

مسٹر قاسم رضوی کی تقریباً دو گھنٹوں تک باریابی

حیدرآباد۔ ۲۸ اکتوبر۔ اعلیٰحضرت بندگانعالی نے آج صبح دس بجے صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی کو باریابی کا شرف عطا فرمایا صدر مملکتی نے ایک گھنٹہ (۵۵) منٹ تک باریاب رہے اس موقع پر دستوری گفت و شنید کرنے والے وفد کے اراکین بھی تھے جن میں ہز ایکسلنسی نواب صاحب چھتاری کے ساتھ ارکان وفد میں نواب علی نواز جنگ بہادر سر والٹر مانکٹن اور سر سلطان احمد تھے۔

صدر المہام [illegible]

حیدرآباد ۲۹ اکتوبر [illegible] صدر المہام [illegible] شرف [illegible] ہو رہا ہے [illegible] ہوچکے ہیں آنریبل [illegible] پیشی بھی دلکشا میں [illegible] ہے

نواب دین یار جنگ بہادر کی دو گھنٹے تک باریابی

۲۹ اکتوبر حیدرآباد۔ معلوم ہوا ہے کہ بارگاہ خسروی میں نواب دین یار جنگ بہادر نے تقریباً دو گھنٹے تک باریابی کا شرف حاصل کیا۔

خانگی ملازمین کا اضطراب

حیدرآباد ۲۹ اکتوبر۔ دارالسلطنت اسلامیہ آصفیہ کے ملازمین خانگی نے بھی اپنے ایک اجتماع میں ہر قسم کی قربانی کا فیصلہ کیا ہے

تحتانی تعلیم کی طرح وسطانی تعلیم کو بھی مفت کردیا گیا

حیدرآباد۔ ۲۹ اکتوبر۔ امسال سال تعلیمی سے حکومت سرکار عالی نے سرکاری مدارس وسطانیہ و نیز ایسے مقامات کے مدارس فوقانیہ کے طبقہ وسطانیہ میں جہاں علیحدہ مدارس وسطانیہ موجود نہیں ہیں فیس تعلیمی معاف ہوتی ہے گویا اس طرح تحتانی تعلیم کی طرح وسطانی تعلیم کو بھی مفت کردیا ہے۔

عربوں کے وفود

حیدرآباد ۲۹ اکتوبر۔ آج صبح دس بجے سے دارالسلام میں عربوں کے وفود پے درپے آرہے ہیں مجلس اتحاد العرب کے صدر صالح بن عوض علائی نے صدر مملکتی مجلس سے گفتگو کے بعد اپنی خدمات پیش کیں اور کہا کہ مملکت حیدرآباد کے عرب شاہ عثمان کے اقتدار و تحفظ کے لیے مملکتی مجلس کے احکام کے منتظر ہیں

این حسینؑ کیست کہ عالم ہمہ دیوانہ اوست

آفتاب

ہفتہ وار — پتھر بازار حیدرآباد دکن

چندہ آٹھ روپیے
قیمت عہ

محرم ۱۳۶۷

مدیر شیخ ابوالقاسم حسنا
معاون عباس شوشتری
مہتمم محمد حسین

جلد (۱) | ۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۷ھ م ۲۱ دے سنہ ۱۳۵۷ف موافق ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۴۷ء یوم جمعہ | نمبر (۲۵)

خواجہ اجمیریؒ

شاہ ہست حسینؑ و بادشاہ ہست حسینؑ
دیں است حسینؑ و دین پناہ است حسینؑ
سر داد و نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

شہریار دکن خلد اللہ ملکہ

بلوح قلب نام شاہ با خط جلی بینم
زخش آئینہ زہراؑ و مرآۃ علیؑ بینم
حسینؑ آنست اے عثمان کہ دین حق پرست او
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

غریب و سادہ و رنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ
اقبالؔ

[illegible]



[illegible]

علم بی بی

اللہ کے لفظ کے نیچے چھتیں پاک پنجے
ناموں کا طغرا بنا ہوا ہے جس کے اوپر پیتل
پہ منڈھا ہوا اس پر طلائی سرخ خالص
چڑھا ہوا ہے۔ یہ علم مبارک ایران سے
لایا گیا ہے۔ معتبرین وثقات حیدرآباد فرخندہ
بنیاد سے روایت ہے کہ یہ علم مبارک اس
تختہ کی لکڑی سے بنا ہوا ہے جس پر حضرت
سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کو غسل میت
دیا گیا تھا۔

یہ تختہ مدت دراز کے بعد کاریگران
ایران کے ہاتھ آیا اور اس سے علم مبارک
تیار کیا گیا۔ اس کے بعد کربلائے معلیٰ سے
دور قطب شاہی میں حیدرآباد آیا۔ اور سلاطین
قطب شاہیہ نے تانبے اور چاندی کو ملا کر
اس کے اوپر سرخ سونے کا ملمع چڑھایا۔
اعلیٰحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی نے علم مبارک
پر حال ہی میں خالص سونے کا پترا چڑھوایا ہے
اس علم مبارک کے ساتھ سات بڑے علم
بارہ اماموں کے نام سے قدیم زمانہ سے فولاد کے

بنے ہوئے سلاطین قطب شاہیہ کے عہد کے ہیں
علم مبارک کو بروز عاشورا بوقت دو پہر لاؤ
مبارک سے نکال کر یاقوت پورہ کے دروازہ تک
لاتے ہیں اور وہاں سے سواری نہیں دوسرے
علموں اور جلوس کے ساتھ درگاہ قدم رسول
میں لیجاتے ہیں علم مبارک کے پیچھے عورتیں سر وپا

برہنہ سینہ زناں اور انکے پیچھے ہزار ہا
مومنین با لباس سیاہ سروپا برہنہ نوحہ
پڑھتے ہوئے سینہ زنان ساتھ رہتے ہیں
وہاں لانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بی بی اپنے
باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس فریاد کناں آئی ہے "یا رسول اللہ میرے

اور بہنے بیٹوں کو زہر شمشیر دیا گیا
چھپایا گیا۔ یہاں سے علم مبارک
پوشاک پہنایا جاتا ہے
بعد فاتحہ خوانی وہاں سے
چادر گھاٹ ندی پر لیجا کر
کشتی میں رکھتے ہیں اور کشتی کو سر پر لیکر
الوداع پڑھتے ہوئے
لاتے ہیں۔

تزک قطب شاہیہ سے منقول ہے کہ
یہ علم مبارک عہد سلطان عبداللہ قطب شاہ میں
والدہ سلطان جناب ماں صاحبہ کے حکم سے
قلعہ گولکنڈہ میں ایستادہ ہوتا تھا لیکن
بعد شہر حیدرآباد میں لایا گیا اور اخراجات
اور نوبت وغیرہ کے لئے سرکار سے جاگیر مقرر ہے۔
سرکار حضور پرنور مدظلہ العالی خود بدولت اکثر
طواف وزیارت سے مشرف ہونے کے لئے الاوہ
مبارک میں آتے ہیں اور روز عاشورا پرانی حویلی
سے علم مبارک کی زیارت فرماتے ہیں اس موقع پر
ایک مختصر مجلس عزا بھی بپا ہوتی ہے۔





حجۃ الاسلام مولانا سید برکت علی صاحب قبلہ دام ظلہ

شیخ ابوالقاسم حسنعلی مدیر انقلاب

اداریہ

زندہ حق از قوت شبیری است
باطل آخر داغ حسرت میری است
(اقبال)

محرم کا چاند نظر آیا اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ افسردہ و درماندہ زندگی میں کسی نے روح پھونک دی۔ بزم ہستی میں رونق پیدا ہوجاتی ہے۔ فرض شناس طبقہ اپنے محسن اعظم کی یاد مناتے اور اُس کی عزا برپا کرتے ہیں ہمہ تن مصروف ہوجاتا ہے جدھر نظر اٹھایئے امام آزادی کے منسوبہ علم ایستادہ نظر آتے ہیں جدھر چلے جایئے "حسین حسین" کی صدائیں سنائی دیتی ہیں کاہل آدمی بھی انتہائی جوش و خروش سے مصروف عزا نظر آتے ہیں ہر مقام پر حسینی تذکرے ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ در و دیوار سے حسینؑ حسینؑ کی صدا آرہی ہے۔

بڑے بڑے حادثات ہوئے۔ انتہائی وحشت ناک جنگیں ہوئیں لیکن کوئی معرکہ قلب انسانی کو اتنا متاثر نہ کرسکا۔ جتنا کہ معرکہ کربلا میں اثر ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ جنگ تین چیزوں کے لئے ہوتی ہے زر، زن، زمین اور آج تک جتنی بھی جنگیں ہوئیں اُن کا باعث ان تینوں میں سے کوئی ایک چیز بنی۔ لیکن معرکہ کربلا ان تینوں میں سے کسی کے لئے بھی نہیں ہوا بلکہ حق و باطل کے لئے۔ اللہ کے نام کی بقا کے لئے۔ انسانیت کے لئے۔ اعلیٰ کردار کے لئے یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ میں اب بھی اتنا اثر موجود ہے اور جب تک دنیا میں حق باقی ہے، اللہ کا نام باقی ہے، انسانیت باقی ہے یہ واقعہ بھی اپنے میں اتنا ہی اثر لئے ہوئے باقی رہیگا۔

زن۔ زر، زمین تینوں چیزیں فانی ہیں اس لئے اُن کے لئے جو بھی جنگ ہو اُس کا اثر فانی۔ لیکن اللہ کو فنا نہیں ہے۔ حق لافانی ہے لہذا یہ واقعہ اور اس کا اثر بھی لافانی ہے۔ باطل پرست اور ناحق شناس دنیا نے اس واقعہ پر پردے ڈال دینے کی پوری پوری کوشش کی لیکن مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا حق کے علمبردار انسانیت کے محسن کے نام پر جان دینے والوں نے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں قسم قسم کے مصائب میں مبتلا کئے گئے لیکن حسینؑ کا نام برابر لیتے رہے چونکہ وہ سمجھ چکے تھے کہ اُن کی زندگی اور موت نام حسینؑ کی بقا کے لئے ہے لہذا اُنھوں نے کسی مصیبت کی بھی پرواہ نہ کی۔

جن لوگوں نے تاریخ کربلا کو پڑھا ہے۔ وہی حسینؑ کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں گو کہ قاضی شریح کی طرح زر کو دیکھ کر قتل حسینؑ کے جواز کا فتویٰ دینے والوں نے اس جنگ کو اپنی ناسمجھی اور ناوانی۔ تعصب کی بناء پر مادی صورت دی لیکن آخر میں وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ یہ مادی جنگ نہ تھی۔

آج ضرورت ہے کہ واقعات کربلا عالم کی اقوام کے سامنے پیش کئے جائیں خصوصاً مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اس واقعہ کی اشاعت میں بہت زیادہ حصہ لیں اور بتلاویں کہ اسلام کی بنیادیں اتنی کھوکھلی نہیں ہیں جتنی کہ دنیا سمجھ رہی ہے۔ ان بنیادوں میں چند راست باز پاک و بزرگ انسانوں کا خون ہے۔ حتیٰ کہ ایک ششماہے بچے نے بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس کی بقا کے لئے اپنا ننھا سا گلا تیغ ظلم سے کٹا دیا۔

اسلام اور مسلمانوں کو مٹانا آسان نہیں۔ بڑی بڑی ظالم اسلام دشمن قومیں آج صفحہ ہستی پر باقی نہیں ہیں۔ لیکن اسلام باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور مسلمانوں میں جب ہی جذبۂ عمل و قربانی پیدا ہوگا جب کہ وہ حسینؑ کے تذکرے سنیں گے اور حسینؑ کی زندگی سے درس لیتے ہوئے اُن کے ہر نقش قدم پر سجدے کرتے ہوئے راہ عمل میں گامزن ہوں گے۔

این حسینؑ کیست کہ عالم ہمہ دیوانہ اوست

عباس رضوی

تاریخ عالم غمگین واقعات اور جانگداز افسانوں سے بھری پڑی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے خاندان برباد ہوئے۔ بھرے گھر ویران ہوگئے۔ قافلے لٹ گئے شہنشاہ گدا بن گئے۔ حویلیاں اُجڑ گئیں۔ مگر انسان ان چیزوں سے فطرت کے مطابق متاثر ضرور ہوا لیکن یہ تاثرات دیر پا نہ رہ سکے ایک سانحہ نے دوسری خونی داستان کی جگہ لی بہرحال اس جگر میں ازل سے یہ زمین چور رہی۔ ہر قوم میں مصلح پیدا ہوئے۔ قربانیاں دیں لیکن اتنی عالمگیر مقبولیت کے حامل نہ ہوسکے۔ فرزند رسولؐ کی شہادت کو آج پورے تیرہ سو چھ برس ہوئے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسینؑ کو شہادت پائے تھوڑا ہی عرصہ گذرا (ہر مکتب خیال کا انسان اور ہر قوم حسینؑ کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہیں) انسانیت ابن آدم سے حسینؑ کا تعارف محسن انسانیت کی حیثیت سے کراتی ہے۔ حسینؑ نے کسی ایک طبقہ یا فرقے کے لئے جان نہ دی بلکہ حسینؑ انسانیت کی حمایت کر رہے تھے اہل دنیا کو حق و باطل کا فرق سمجھا رہے تھے حسینؑ کا پیغام کسی ایک فرقہ اور ایک زمانے کے لئے محدود نہ تھا بلکہ حسینؑ کا پیام ساری دنیا اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ لہذا جب تک دنیا باقی ہے حسینؑ کا ذکر باقی۔ جبتک انسانیت کا نام ہے حسینؑ کا نام ہے۔ جبتک اللہ کا نام باقی ہے حسینؑ اور جان نثاران حسینؑ کا نام ہے۔ آج یزیدی جاہ و حشم باقی نہیں۔ وہ تخت نہیں وہ دربار نہیں بلکہ یزید کی قبر تک پتہ نہیں لیکن آستانۂ حسینؑ مسجود خلائق بنا ہوا ہے اور قیامت تک بنا رہے گا۔ بڑے بڑے شہنشاہ درِ حسینؑ سے اپنی جبین نیاز مس کرنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔

نوحہ

از جناب سید سجاد حسین صاحب نگین۔ منصبدار دولت آصفیہ مصنف تسکین فاطمہؑ

کیا گذری کہو درد بھرا دل جو سنبھالا۔ مظلوم حسیناؑ
جب آپ نے دیکھا علی اکبرؑ کا کلیجہ۔ مظلوم حسیناؑ
کیوں کر دل فرزند سے برچھی وہ نکالی۔ ہے ہے شہ عالی
آغوش میں خوں اپنی اُگلتا ہوا دیکھا۔ مظلوم حسیناؑ
کیا گذری دل صاحب کوثر پہ مصیبت۔ اے صاحب غیرت
پانی جو دم نزع جگر بند نے مانگا۔ مظلوم حسیناؑ
کی آپ نے یا آپ سے بیٹے نے وصیت۔ کیا گذری مصیبت
کیا ہچکیاں لیتے ہوئے اکبرؑ نے سنایا۔ مظلوم حسیناؑ
تاریک جہاں آنکھوں میں اور ہائے ضعیفی۔ وہ درد کی آندھی
کس طرح اُٹھایا ہے جواں بیٹے کا لاشہ۔ مظلوم حسیناؑ
کیوں مر نہیں جاتا ہے نگین شاہ کے غم سے اکبرؑ کے الم سے
روضہ میں تڑپتے ہو یہاں پر مرے مولا۔ مظلوم حسیناؑ

یضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً

ہنسو کم ــــ اور ــــ روو زیادہ

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی پرچے خدا اور رسولؐ کے احکام کے خلاف محض تعصب کی بنا پر غلط تبلیغ کر رہے ہیں۔

اگر یہ حقیقت ہے کہ اسلام فطرت کے عین مطابق ہے تو رونے کی تردید کرنا اسلام کے خلاف احتجاج کرنا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوا کہ ہنسو کم اور روو زیادہ اگر تاریخ انبیاءؑ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوگا کہ رونا اولوالعزم انبیاءؑ کا فعل ہے۔

حضرت آدمؑ نے فراق جنت میں جس قدر بھی گریہ فرمایا ہے وہ مسلمانوں پر اظہر من الشمس ہے۔ تاریخ ثعلبی اور دیگر مستند تواریخ شاہد ہیں کہ ابوالبشر حضرت آدمؑ نے اپنے بیٹے ہابیل کی موت پر مسلسل سو سال گریہ و زاری فرمائی۔

حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے یوسف کے فراق میں اتنا روئے کہ بصارت چشم زائل ہوگئی وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ "ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے" ذرا حضرت یعقوبؑ کے اس عمل کو دیکھیں۔ حالانکہ علم نبوت سے جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہیں اور ایک روز بادشاہ ہو کر ملیں گے۔ لیکن زندہ بیٹے کی جدائی پر رو رو کر آنکھوں کی روشنی کھو دی۔

یہ واقعات قرآن پاک میں موجود ہیں۔

خود حضرت خاتم النبینؐ نے گریہ فرمایا ہے علامہ شبلی نعمانی اور دیگر مستند مورخین نے جنگ احد کے سلسلے میں یہ لکھا ہے کہ جب سرکار دو عالم جنگ سے پلٹے اور مدینے میں پہنچے تو دیکھا کہ مدینہ ماتم کدہ بنا ہوا ہے حضرت کا دل بھر آیا اور ارشاد فرمایا کہ مدینے کی سب عورتیں اپنے شہدا کا ماتم کر رہی ہیں لیکن میرے چچا کا کوئی رونے والا نہیں جوں ہی انصار نے لب ہائے اقدس رسولؐ سے یہ کلمات سنا اپنے گھروں کو گئے اور اپنی اپنی بیبیوں سے کہا کہ جا کر پیغمبر اکرم کے چچا حضرت حمزہ کا ماتم بیت الشرف رسولؐ پر کرو۔ تاریخ شاہد ہے کہ تھوڑی سی دیر میں ستات سو پردہ نشینان مدینہ خانہ رسولؐ پر پہنچ گئیں اور حمزہؓ کا ماتم کیا جس پر رسولؐ نے ان کو دعا دی۔

"یا رسول اللہ! قرآن پاک آپ کے گھر سے نکلا۔ آپ پر نازل ہوا۔ کیا حضرت حمزہ شہادت کے درجے پر فائز نہ ہوئے تھے۔ کیا وہ زندہ جاوید نہ تھے۔ پھر آپ نے کیوں گریہ فرمایا؟ مسلمانوں کو کیوں رونے کے لئے کہا؟ مسلمانوں کو کیوں بزدل بنایا؟

صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری۔ صحیح ترمذی۔ صحیح مسلم۔ مشکوۃ شریف ابن ماجہ وغیرہ سبھوں نے حضرت ام سلمہ جیسی معتبر اور ثقہ بی بی سے روایت کی ہے کہ عاشور ۶۱ھ کو عصر کے وقت جناب ام سلمہؓ نے بانی اسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ سر و پا برہنہ تھے آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! آج آپ کی یہ کیا حالت ہے رو کر فرمایا ام سلمہؓ! میری امت نے میرے بچے کو تین دن کا بھوکا پیاسا قتل کیا اور حسینؑ کے غم میں ہی میری یہ حالت ہے معترضین یاد رکھیں کہ وہ ہم پر نہیں بلکہ اپنے رسولؐ پر اعتراض کر رہے ہیں قرآن پاک پر اعتراض کر رہے ہیں اے پالنے والے! اگر رونے سے مرد بزدل ہو جاتے ہیں یا رونا عورتوں کا فعل ہے تو تو نے اپنی کتاب محکم میں تمام بندوں کو یضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً کا کیوں حکم دیا۔ تاریخ ابن قتیبہ دیکھئے حضرت عمرؓ کی شہادت پر حضرت عثمانؓ اور دیگر مسلمانوں نے گریہ کیا۔

ہم آپس میں اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتراض کر جاتے ہیں اس سے غیروں پر کیا اثر ہوگا اس کا ہمیں کوئی خیال نہیں ہوتا اگر کوئی شخص غیر اس اعتراض کو پڑھ لے اور پڑھنے کے بعد تواریخ اور قرآن پاک سے اس کی سند چاہے تو کیا یہ نہ کہے گا کہ مسلمان اپنے نبیؐ اور قرآن پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر حقیقت میں رونا بری چیز ہوتا تو شاعر مشرق علامہ اقبال یہ نہ فرماتے کہ "ہے سوز دروں زندگانی آشنا نہیں خاک سے شرارہ"۔ دیگر جو اعتراض ہے وہ علم مبارک کے متعلق تو ہم یہ عرض کریں گے کہ ہم مادے کی پرستش نہیں کرتے بلکہ اس نسبت کا احترام کرتے ہیں جو کسی قابل تعظیم شخصیت سے اس مادے کو ہے۔ ہمارے بھائی ہمیں بتلائیں کہ کعبہ میں کیا ہے۔ کیا نعوذ باللہ خدا کعبہ میں موجود ہے؟ خداوند عالم تو خود فرماتا ہے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید پھر کیوں مسلمان بھی اینٹ اور پتھر کی عمارت کو سجدہ کرتے ہیں۔ کیوں کعبہ کو قبلہ محترم کہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ مسلمان اس عمارت کو سجدہ نہیں کرتے ہیں بلکہ نسبت کی تعظیم ہوتی ہے چونکہ اللہ پاک نے کعبہ کو اپنے سے نسبت دی لہذا اس کی تعظیم ہر مسلمان کا فرض ہے۔

آج مہاجرین کے سلسلے میں آپ کیوں پردرد اپیلیں شایع کر رہے ہیں کیوں آپ عوام کے جذبۂ رحم کو بیدار کر رہے ہیں کیوں پردرد قصے سنا رہے ہیں ظاہر ہے کہ جب تک آپ عوام میں احساس غم کو بیدار نہ کریں گے عمل اور جوش ممکن نہیں۔ اگر ہم مجالس میں مصائب حسینؑ پڑھتے ہیں تو آپ کو کیوں اعتراض ہے۔ اگر دنیا کی تاریخ میں اتنا پر درد کوئی اور واقعہ ہے تو بتلائیے۔ مسلمان تو مسلمان کافر بھی اس مصیبت پر گریہ کرنے میں اپنے کو فطرت کے اقتدار سے مجبور پاتے ہیں۔ ہماری مجالس ایک منظم تبلیغ ہیں ہمیں ناز ہے کہ دنیا کی کوئی قوم بھی تبلیغ کا ایسا بہتر اور منظم طریقہ اختیار نہ کر سکی۔ یہ صدقہ ہے رسول اللہ کے نواسے کا کہ اس کے تذکروں سے تبلیغ دین ہوتی ہے مسلمانوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے پہلے حسینؑ کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اس کے بعد جی کھول کر اعتراض کیجئے ہم اپنے معاصر پرچم سے مناظرہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ دوستانہ طریقے پر ان کی غلط راہ روی سے ان کو واقف کر رہے ہیں۔

بقول صدر مجلس عمل مولوی عبدالرؤف صاحب کے کہ یہ اتحاد کا وقت ہے اور آپ دوسرے فرقہ کے اعتقادات 'جذبہ حق پرستی' 'حق بینی' کو ٹھیس لگا رہے ہیں۔ آپ کو تو آپ کے معبود کا یہ حکم ہے کہ تم کافروں کے خدا کو اور پیشوا کو برا بھلا نہ کہو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی تمہارے خدا اور پیشوا کو برا کہیں۔ مگر آپ اپنے مذہب سے اتنے دور ہیں کہ ایک محسن شناس طبقہ کی حقانیت اور حق پرستی پر مہمل نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ آپ ایسی غلط کوشش کر کے اپنی معلومات اور مطالعہ کی کمی کا ثبوت نہ دیجئے اور صحیح معنوں میں مسلمانوں کی خدمت کریں گے۔

شکریہ

ان تمام کرم فرمائیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے نوجوان لڑکے شیخ محمد علی ہنر مرحوم کی ناگہانی موت پر مجھے تعزیتی خطوط کے ذریعہ پرسہ دیا اور کثرت کار و بار و عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہر ایک مشفق کو جواب نہ دینے سے معذرت چاہتا ہوں۔

شیخ ابوالقاسم مدیر انتخاب

انقلاب! انقلاب!

از علامہ ہمسدی اعلے اللہ مقامہ

(۹۰)

ہر زمانہ کا سپہر دوار اور عالم کا ہر تاریخی عہد اپنے دامن میں گوناگوں انقلابات پیش کرتا رہا ہے اور جب تک یہ سلسلہ موجودات قائم ہے انقلاب ناگزیر ہے اس دنیائے کون و فساد کے نام ہی سے انقلاب ٹپک رہا ہے عالم کی بوقلمونی انقلاب کا جمالی پتہ دے رہی ہے بلکہ یوں کہو کہ دنیا نام ہی انقلاب کا ہے عدم سے وجود میں آنا انقلاب ہے۔ عناصر کی ترکیب وامتزاج انقلاب ہے۔ ثوابت وسیارات کا طلوع وغروب انقلاب ہے دریاؤں کی طغیانی ہواکے جھونکے آبشاروں کا ظہور ابر وباراں بہار وخزاں قوموں کا بننا بگڑنا یہ تمام حوادث انقلاب ہیں۔ مذکورہ انقلابات فطری انقلاب اور انقلاب طبعی کی مثالیں تھیں۔

صناعی انقلاب حکمت وفلسفہ کے ذریعہ قوانین طبیعہ وفطریہ ومیکانیکس میں تصرف کرکے انقلاب پیدا کرنا جو پوشیدہ اور مخفی قوتوں کے ظاہر کرنے کا نام ہے ہماری بحث کا تعلق اس آخر الذکر انقلاب سے ہے۔ یہ انقلابات علم، مہارت اور سلیقہ پر ہر انقلاب کنندہ کے موقوف ہیں جن میں وقت، ماحول، صحیح تشخیص کی بھی کامیابی کے لئے سخت ضرورت ہے۔

عالم کے تمام انقلابات اسی کے تحت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں ادیان ومذاہب کا وجود بھی اسی انقلاب انگیزی کے واسطے ہوا ہے اور ہر قوم کے ہادی رفارمر مصلح قومی وملکی انقلاب کے واسطے یکے بعد دیگرے آتے رہے ہیں انسانوں کے خون سے کھیل جو خونخوار ملوک نے اسی انقلاب کی خاطر کھیلا ہے۔

لیکن دیکھنا اس بات کا ہے کہ قوت وتشدد، ظلم وبدعت اور جبیب سے جبیب ووحشت ناک ذرائع سے انقلاب پیدا کرنا اور محبت، آشتی، نصیحت، رواداری، خلق ومروت، رحم وکرم، ہمدردی وشفقت سے انقلاب پیدا کرنا مذکورہ ہر دو صورت میں کون شکل زائد کارآمد باتیجہ پرقوت اور حکیمانہ انسانیت کے موافق ہے اور کون مخالف ہے اور زائد کامیابی کس کو ہے۔

تاریخ عالم اور تجربہ بتاتا ہے کہ جب خون واسلحہ سے کھیلا گیا ہے امن وآشتی کے دیوتا نے شکست دی اور عدل وانصاف نے ظلم وناانصافی کا بیڑا غرق کیا ہے فتح کا سہرا اور کامیابی اسی کو ہوئی ہے جو رحم وکرم کا نام لیکر کھڑا ہوا۔ "گنیش" کے پرغرور ظلم وتشدد کو کرشن جی نے پامال کیا اور "گوتم بدھ" و"مہابیر" نے ظلم وسفاکی وبیرحمی کی مضبوط چٹانوں کو ٹکرا کر پاش پاش کر دیا۔ فرعونی جبروت اور خدائی دعوے کو ملیامیٹ کر کے حضرت موسیٰؑ نے کس طرح اسرائیلیوں کو غلامی سے آزاد کیا اور حضرت مسیحؑ نے اپنے صبر واستقلال سے ظلم وستم کی فوجوں کو کس طرح سے پسپا کیا۔ وعلیٰ نبینا وعلیٰ آلہ وعلیہم ان اولو العزموں صابروں کے نقش قدم پر چلنے والا ان کے کاموں کو مکمل کرنے والا ان برگزیدوں کے عمل کا زندہ کرنے والا فخر انبیاء وخاتم الرسل اللہ کا حبیب روحی لہ الفداء فاران کی چوٹی پر حجاز کے ریگستانوں سے سر بلند کرکے امن عامہ کی ندا دیتا ہے جس کے پاس نہ لشکر ہے نہ فوج نہ انسانی خون آشامی کے اسلحہ ہیں نہ مال وزر ہے نہ حکومت وسلطنت ہے اگر کوئی ہے تو ایک قوت بازو بھائی اور داماد سچا ساتھی گرد گودیوں کا پالا ہر وقت کا ساتھی علیؑ مرتضیٰ "بابی انت وامی"

اس عالم کے سردار نے اس شہنشاہیت کو جس کا سنگ بنیاد عسکریت بڑے بڑے خزانوں جرار فوجوں بہترین اسلحہ بڑی بڑی تنخواہوں کے مالک وزرا وعمال، ظلم وتشدد پر عالم بھر میں قائم تھیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکنے کا اعلان کیا اور وہ اصول وقوانین عام اقوام کے سامنے پیش فرمائے۔ جس میں تسخیر ممالک کے لئے فوج کی ضرورت نہ تھی۔ اندرونی نظم قائم رکھنے کے واسطے کسی پولیس کی احتیاج نہ تھی نہ عمال وحکام کی لمبی تنخواہوں کی ادائی کے واسطے کوئی خزانہ تھا نہ میگزین واسلحہ کا کوئی ذخیرہ تھا نہ قلعوں اور فوجی چوکیوں کی تعمیریں کی جاتی تھیں۔ ان کی تعلیم میں انسانوں کا شکار کرنا ان کے خون سے کھیلنا سرمایہ داری اور جوع الارض میں مبتلا ہوکے زمین کے بے گناہوں کے خون سے رنگنا حرام وممنوع تھا۔ اسلام کے بانی اعظم کو نوع انسانی کی ترقی دیکھنا واصلاح کرنا دیات کی پرستش سے ایک بڑی حد تک بے نیاز بنا دینا مقصود تھا جیسا کہ دس سال کی کد وکاوشوں میں جتا دیا اُن جناب نے حاصل کی اس کو لسان الہی اور قرآنی زبان میں اس طرح سے پکار کر سنا رہی ہے "خدائی نعمتوں کو جو تم کو عطا ہوئیں یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے تمہارے جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے کس طرح سے مسخر ہو کر . . . . . . ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے" اور "خیر امۃ" عالم میں پکارے جانے کے مستحق ہوگئے حالت اس وقت کے مسلمانوں کی یہ ہوگئی تھی کہ وہ بحیثیت اعتقاد ایمان باللہ اور ایمان روز جزا پر مٹے ہوئے تھے اور عملاً ہر ایک ان میں کا اچھائیوں اور بھلائیوں کا معلم اور برائیوں سے باز رکھنے کے لئے ایک یکتا مربی وآتالیق تھا۔ اور ہر ایک ان میں کا بھلائی ونیکی حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتا تھا جن کو قرآن مجید نے صالحین کا خطاب عطا کر رکھا تھا۔

لیکن ۱۱ھ وہ منحوس سال تھا جس میں رسولؐ کی آنکھ بند ہوتی ہے مثل دوسرے سلطنتی نظاموں کے اسلام کی تنظیم عسکری شروع کر دی گئی اور نوع بشری کی مادی زندگی کو دو بارہ مادی غلام بنا دیا۔ تسخیر ممالک عسکریت وفوجی تنظیم سے شروع ہوئی دفتری نظام حکومت کے لئے بیت المال اور خزانے بھرے جانے لگے بھوکے عرب غازی بن کر دوسروں پر ٹوٹ پڑے اور زر وجواہر سے گھر بھر لئے اسلام کے نام پر تلواریں کھینچے جس سمت منہ اٹھایا خون کے دریا بہا دیئے۔ براعظم ایشیا میں اور افریقہ میں اسلام کی مسخ شدہ صورت سے وہی کام لئے گئے جو عالم کے سلاطین اپنے عسکری تدبر اور فوجی قوت مال وزر کے بل بوتے پر لیا کرتے تھے۔ اس مسخ شدہ اسلام کو بانی اعظم کے نظام امن وعدل محبت اور رواداری وسلامتی سے دور کا بھی لگاؤ نہ تھا۔

۱۱ھ سے ۳۵ھ تک یہی ہڑبونگ رہا عسکریت وفوجی مظاہروں سے دنیا کا امن وامان خاکستر ہوگیا کشت وخون، غارت گری کا بازار ہر طرف گرم ہوگیا۔ ہر مسلمان

سلام

سلطان الشعراء شہریار دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

ایک سجاد تھے جن پہ ہوئیں تعزیریں دو
شمر لیتا تھا علم لے لو بہا دو پانی
نسخہ عفو گنہ شمع مزار تاریک
روئے ہم صورت احمد پہ ہیں گیسو دوتا
مہ وخورشید فلک پر جو نظر آتے ہیں
ابروئے سبط پیمبر کا جو رہتا ہے خیال

پائے نازک میں پہنائی گئیں زنجیریں دو
قتل عباسؑ کی ہیں بس یہی تدبیریں دو
خاک قبر شہ والا کی ہیں تاثیریں دو
پا رہیں سورۂ واللیل کی تفسیریں دو
رخ ہمشکل نبیؐ کی ہیں یہ تنویریں دو
دمبدم چلتی ہیں دل پر یہ شمشیریں دو

وصف کیا شبرؑ وشبیرؑ کا عثماں ہو رقم
ہو بہو حیدر صفدر کی ہیں تصویریں دو

مادی تفوق کے نشہ میں سرشار انسانیت کشتی پر اتر آیا۔ فطری آزادی و مساوات پائے حقارت سے ٹھکرائی جانے لگی۔ کمزور طاقتوروں کے رحم و کرم پر زندگی بسر کرنے لگے۔ ہوس ملک گیری نے دنیا کا امن و امان مٹا دیا تھا۔ خزانے نہ دجوا ہر سے لدا رہے تھے۔ یہاں تک کہ خود رسولؐ کی اولاد و اصحاب سے امن و راحت مفقود ہو گئی تھی کسی کو اتنا پیٹا گیا کہ فتق ہو گیا کسی کی پسلیاں توڑ دی گئیں۔ اور کسی کو شہر بدر کر دیا گیا۔

رسولؐ کی وفات کو ابھی زائد زمانہ نہ گزرا تھا اس وقت کا امن و امان حریت و مساوات لوگوں کی یاد سے محو نہ ہوا تھا مجبور ہو کر اسی بزرگ کا دامن تھامنا پڑا جس کے متعلق بار بار رسولؐ سے سنا تھا کہ علیؑ باب مدینۃ العلم ہے علیؑ تم سب سے بہتر قاضی ہو علیؑ کا گوشت پوست میرا گوشت و پوست ہے علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے، علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے علیؑ میرا نفس ہے جو ایسی ہستی ہو وہی اس اسلام کی ڈوبی ہوئی ناؤ کو نکال سکتا تھا اسی خیبر شکن میں یہ قوت تھی کہ اس اسلامی انقلاب میں پھر روح پھونک دے اور مگر اس سے تو کو دامِ محمدی چھپا کر کھڑا کر دے۔ آپ نے وہی کیا جو رسولؐ نے تعلیم دیا تھا۔

علوی انقلاب

آپ نے خلافت کی باگ ہاتھ میں لیتے ہی یہ صرف اس شرط پر کہ قرآن و رسولؐ کی سیرت کا اتباع کروں گا اور سابق خلفاء کی سیرت سے مجھ کو کوئی سروکار نہ ہوگا) غیر اسلامی سیاست و شہنشاہی و عسکریت کا تختہ الٹ دیا۔ [illegible] میں خلافت ہاتھ میں آتے ہی تمام تسخیر شدہ ممالک کو آزاد کر دیا۔ برطرف کیا بے تنخواہ دار گورنروں کو برخواست کیا۔ نظام عسکری کو توڑ دیا نظام دفتری کے پرزے اڑا دیئے۔

ابھی کام ابتدائی تھا داخلی فساد تیں اور طوائف الملوکی ہو گئی جنگ جمل، نہروان

وصفین کے معرکے پیش آئے۔ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مذکورہ پالیسی کا یہی نتیجہ ہونا تھا جو جناب امیرؑ کو قوم و ملک کے ہاتھوں دیکھنا پڑا پھر کیا وہ باب مدینہ علم و حکمت نتائج مابعد سے بے خبر تھا۔ اور ان کے قدم با قدم چلنے والے گیارہ فرزند اُن کے اور سچے پیرو اور شیعہ ان کے ایک بھی آپ کی سمجھ نہ رکھتے تھے کہ اس رفتار کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بیشک سمجھتے تھے اور خوب سمجھتے تھے

ہر کہ کا زندگی و مساوات ہونا چاہیئے۔ جس بزرگ کو قول امام علی پر ہو کر جو حق پر مطلوب ہو کا ہے در حقیقت وہی تھا جیسا ہے "اس ملک با بلغ نظر میں دنیا اور دنیا کی فتحمندی کیا حقیقت رکھتی ہے۔

آپ کے چند مقولے آپ کی سیاست پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

(۱) دشمن کا ممنون احسان بنا کر تابع لانا بہترین فتح ہو۔
(۲) قناعت کی زندگی شاہی زندگی ہے
(۳) شیریں کلامی دلوں کو مسخر کر لیتی ہے

[illegible]

نام اور کر شہرت [illegible] [illegible] کی محبت اہلبیت اور حسینی قربانی جنت کی قیمت ہے مسلمانوں کو ہر سے بسے اس کی خبر نہیں کہ سوائے دنیا کے کس چیز کے لئے مرتے شیعوں کو حسین کا پتہ نہیں کہ آل رسولؐ نے کن اصولوں پر جان دی پھر ایسے چالیس کروڑ مسلمان اور لاکھوں شیعہ کس مصرف کے اور ان کو مذہب اور سیاست محمدی و علوی کو کیا تعلق، یہ عوام کی اجمالی حالت ہے۔ مقتدایان ملت کی حالت یہ ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں "جو لوگوں کا مقتدا بننا چاہتا ہو اس کا فرض ہے کہ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے" پھر آپ فرماتے ہیں "ہر پیشوائے قوم کو کامل العقل اور گویا زبان اور ایسے دل کی ضرورت ہے جو امر حق میں کسی کا خوف نہ کرے" ان ارشادات کی روشنی میں ان نام نہاد لیڈروں یا رہبروں یا پیشواؤں کی زندگی پر نظر ڈالو تب تم کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

موجودہ حالت میں ہونا کیا چاہیئے

انقلاب! انقلاب!

یہ تمام فرعونی قوتیں تمہاری جد و جہد میں پہاڑ بن کر حائل ہونگی۔ لیکن تمہارا عزم صمیم و استقلال و ہمت ایسا ہونا چاہیئے کہ ان پہاڑوں کو پاش پاش کر دو

موجودہ دور انقلاب پذیر ہے

ہمت کو بھول کر نہ ہار دیہی موقعہ انقلاب کا دل کھول کر خیر مقدم کرنے والا ہے علوی سیاست کے شیدائیو اگر اصول علوی پر ایمان رکھتے ہو تو انہیں کی تعلیم کو مشعل راہ بناؤ۔

سنو! سنو! موجودہ زمانہ دو انقلابوں کا استقبال کر رہا ہے انقلاب مذہبی اور انقلاب سیاسی یورپ کی مادہ پرستی اور اس کے شاگرد افریقہ اور ایشیا کی لامذہبیت

سلام

سلطان الشعراء شہریار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

ہے علی اللہ کا ہمنام نام ایسا تو ہو
شاہِ مرداں فاتحِ خیبر امیر المومنینؑ
انس و جن و وحش و طیر و قدسی غلمان و حور
اکبرؑ و اصغرؑ کا جلوہ دیکھ کر کہتا تھا چرخ
تا ابد میں جس کے مست بادۂ وحدت رہوں

خانہ زادِ حق ہو اذو الاحترام ایسا تو ہو
جانشینِ حضرت خیر الانام ایسا تو ہو
سب کے سب بیعت کریں جس کی امام ایسا تو ہو
ماہِ نو ایسا تو ہو ماہِ تمام ایسا تو ہو
ساقیِ کوثر عنایت مجھکو جام ایسا تو ہو

رنگ پیدا کر وہ عثمان شاہِ دیں کی مدح میں
سب کہیں صد آفریں حسنِ کلام ایسا تو ہو

نظام عسکری اور مادی شہنشاہیت کے لئے تو یقینی یہ سیاسی غلطی تھی مگر اس ہیرو کا کام تو یہ تھا کہ ایسی شہنشاہیت کا یک تخت خاتمہ ہو جو تمام کرۂ ارض پر قائم ہے اُن کو کیا غم تھا اگر ایسے غلط کار و نام نہاد مسلمان تعلیم رسولؐ کے خلاف عالم بھر میں پھیل جاویں۔ رسولؐ کا انقلاب پیدا کردہ غیر اقوام میں تھا اور اُن کے جانشین نے بالکل ویسا ہی انقلاب مسلمانوں میں پیدا کر کے سچے اور جھوٹے اسلام میں فرق و امتیاز پیدا کر کے ہر ایک کی سرحدیں قائم کر دیں اور یہ بتا دیا کہ حقیقی اسلام فوج و خزانہ و اسلحہ اور تمام مادی قوتوں سے بے نیاز ہے۔ وہ امن و راحت رواداری، محبت، عدل، و انصاف علم و حکمت سے قائم ہوتا ہے جس میں ہمیشہ

(۴) ظالم کو جس روز سزا ملے گی وہ اس ظلم سے سخت تر ہے جس دن اس کے ظلم کی اس کو خود سزا بھگتنی ہوگی۔
(۵) عالم کی لغزش سے بڑھکر کوئی لغزش مضرت رساں نہیں ہوتی اور نہ کوئی ظلم ظالم حاکم سے زائد اذیت دہ ہوتا ہے۔

یہی وہ ارشادات ہیں جس کے تحت میں جناب امیرؑ کی سیاست پروان چڑھی اور آپ نے تمام سختیاں خود برداشت کر کے دوست و دشمن کے دلوں کو مسخر کر لیا۔

مدعیان تشیع

ذرا گریبان میں منہ ڈالو اسلامیت کا دم بھرنے والو کچھ تو شرم کرو عام مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ کی ایسی حدیث پر صرف کاربند ہیں ان کا اسلامی

ابھی ابھی بھی دیکھ چکی ہیں جس کے بدنتائج سے عالم کو دوچار ہونا پڑا ہے وہ قوم مادیت کے سہارے جینا چاہتی ہے اور مذہبیت کو خیرباد کہہ چکی ہے اُن اقوام کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اب وہ عالم نزع میں ہیں حکما و مدبرین یورپ خود بھی فریاد و فغان سے آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں وہ ایک سچے رہبر و لیڈر کی بیقراری سے چینی سے منتظر ہیں اُن کی تمام مادی چالیں ختم ہو چکی ہیں۔ مذہب تو کب کا تشریف لے جا چکا اُن کی مادی شہنشاہیت اور فوجی و عسکری اقتدار کو بھی عالم کی ناامنی اب چیلنج دے رہی ہے وہ ظاہر نظر ہیں کہ اسلحہ و قوت حربیہ کے محدود کرنے کی ضرورت کو حقیقۃً طور پر تسلیم کر چکے ہیں جو صاف پتہ دیتا ہے کہ یہ مادہ پرست اپنی بہیمی قوت کو اب کھو چکے۔ اُن کی بین الاقوامی کانفرنسوں کا وجود بتا رہا ہے کہ وہ اپنی حیوانی قوتوں کے سہارے تنہا اب زندگی محال سمجھ لیں اور ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈ رہا ہے وہ اپنے نشہ حکومت سے چور ہو کر مسرفانہ زندگی کی بدولت اقتصادی دیوالیہ ہو چکے اُن کے دم واپسیں کی کھلی نشانی یہ ہے کہ صحیح تفکر و تدبر اُن کے دماغ سے رخصت ہو گیا اب وہ ظاہری اور نمائشی باتوں پر اتر آئے ہیں ظلم و تشدد، بے رحمی و بے انصافی، مکر و حیلہ، جھوٹ و بے وفائی پر ہر شعبۂ زندگی ان کا اپنی زندگی کے آخری لمحے گذر رہا ہے، ان قوموں میں ظاہرا کتنی ہی یک رنگی ہو لیکن ان کی آپس کی سیاسی پھوٹ، اقتصادی پھوٹ، معاشرتی پھوٹ کسی صحیح الدماغ سے پوشیدہ نہیں جس کا لازمی نتیجہ انقلاب ہے، انقلاب ہے!

سنو سنو! امیرالمومنینؑ ایسے حکمت اللہ کا کیا ارشاد ہے؟ کسی سلطنت کے انقلاب کی چار علامتیں ہیں (۱) اصول سے دست برداری (۲) فروع پر کاربندی (۳) کمینوں کو شریفوں پر مقدم کرنا (۴) جاہلوں کو عالموں پر فضیلت دینا! ایک سرے سے گہری نظروں سے دل عالم کا مطالعہ کرو اقوام عالم پر نظر دوڑاؤ دیکھو گے کہ چاروں علامتیں بیک وقت جمع ہیں یا نہیں۔ سوچو اور سمجھو ایک ایک فرد کی شخصیت سے لے کر عامۃ الناس تک کی یہی حالت ہے، پھر انقلاب کیوں دروازہ کو کھٹ کھٹائے۔

ایک گول میز کانفرنس نہیں لندن میں ہزاروں گول میز کانفرنسیں قائم ہوں جن کے اجزائے ترکیبی روح انسانی سے معرا مذہبیت سے دست خالی۔ استبداد کے دیوتا سرمایہ داری و مادہ پرستی کے پجاری ہیں اُن سے یہ توقع کہ زمانہ جس امنیت و راحت و آزادی کا متلاشی ہے یہ گول میز کانفرنس اس پیاس کو بجھا سکے گی استغفراللہ! استغفراللہ!

اے روح اسلامی زندہ ہو! اے امن سے زندگی بسر کرنے والی روحوں کروٹ لو! اے ظلم کے ماروں! اور خون میں لہولہان انسانو اٹھو! اور نظام محمدی سیاست علوی میں اپنی دل سوز تشنگی کے بجھنے کی تدابیر کو غور سے دیکھو اور اپنی سچی اسلامیت سے پیاس کو بجھاؤ۔ اس مادہ پرستی، عسکریت، دفتری نظام و ملوکیت کا خاتمہ کر کے خود بھی زندہ رہو اور دوسروں کو بھی زندگی بخشو۔

والسلام علی من اتبع الھدی

کوفیوں کا ایک خط امام حسین علیہ السلام کے نام اور اُس کا جواب!

ایک دن امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ ایک سوار آیا اور آپ کا دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔ آپ نے پوچھا کون ہے۔ عرض کی یا اباعبداللہ میں ایک قاصد ہوں آپ نے اندر آنے کی اجازت بخشی وہ اندر آیا۔ سلام کیا اور ہاتھوں کو بوسہ دیا پھر ایک خط نکال کر آپ کو دیا جو اہل کوفہ نے بھیجا تھا۔ آپ نے کھول کر پڑھا تو اُس میں یہ عبارت درج تھی:

"یا حسینؑ یا ابن بنت رسول اللہ!

یزید بن معاویہ سخت ظلم و ستم کر رہا ہے۔ لوگوں کو قتل کر ڈالتا ہے اُن کے مال لوٹ لیتا ہے عبید اللہ ابن زیاد ابن مرجانہ نامی ایک شخص کو اُس نے ہم پر حاکم مقرر کیا ہے جو ایک جبار و ستمگار اور غدار شخص ہے۔ اس کا ظلم تمام ملک میں پھیل گیا ہے۔ وہ نیک باتوں سے منع کرتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے۔ شراب پیتا ہے۔ خدا سے نہیں ڈرتا۔ سرعام فسق و فجور کرتا ہے۔ رعایا کو تیر بلا کا ہدف مصائب بنا رہا ہے۔ لوگوں کو ناحق قتل کرتا ہے اور بلاوجہ اُن کے مال ضبط کر لیتا ہے۔ کسی امر میں خدا کا لحاظ نہیں کرتا۔ رعایا سے عدل و انصاف کو اُس نے روپوش کر رکھا ہے اور ظلم و طغیان عام کر دیا ہے۔ اے ابوعبداللہ ہم قبل ازیں ایک ہزار کے قریب عرضیاں آپ کی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ جن میں ہم نے التجا کی ہے کہ آپ تشریف لائیں۔ ہم آپ کی امداد و اعانت کو آمادہ ہیں یزید کو قتل کر کے آپ کے باپ اور نانا کی خلافت آپ کو دلا دیں گے۔ پھر خواہ آپ خود خلیفہ بنیں یا اپنے اہلبیت میں سے کسی اور کو بنائیں۔ ہم آپ کے نانا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر آپ سے ملتجی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں اور خلافت پر قبضہ فرمائیں۔ اگر آپ نہ آئے تو کل بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہم آپ پر دعویٰ کریں گے اور کہیں گے الٰہی حسینؑ نے ہم پر ظلم کیا تھا کیونکہ ہم پر ظلم ہوتا دیکھ کر یہ خاموش بیٹھے رہے اور تمام لوگ فریاد کریں گے کہ ہمارے پروردگار حسینؑ سے ہمارا بدلہ دلا تو اُس وقت آپ کیا جواب دیں گے اور خلق اللہ کے حقوق سے کس طرح سرخروئی حاصل کریں گے"

جب امام حسین علیہ السلام نے یہ خط پڑھا تو خدا کی خوف سے اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور خلق اللہ کی مظلومی پر اور اُن کے نانا کا واسطہ دلانے سے ان کا دل پانی پانی ہو گیا۔ فوراً اُٹھے۔ بحالیکہ اُن کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے اور دوات و قلم و کاغذ لے کر اہل کوفہ و عراق کی طرف یہ جواب لکھا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسینؑ بن علیؑ ابن ابیطالبؑ کی طرف سے اہل کوفہ و عراق کی خدمت میں

آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ آپ کے بھیجے ہوئے ایک ہزار خطوط ہمارے پاس پہنچے۔ مگر ہم نے ان پر توجہ نہیں کی۔ میری مراد یہی تھی کہ ہمیشہ بیت اللہ کے پاس رہوں اور مرتے دم تک یہیں بسر کروں۔ اب یزید وغیرہ کے ظلم کی آپ لوگوں نے شکایت کی ہے میں انشاء اللہ عنقریب تمہاری طرف آنے والا ہوں مسلم بن عقیل میرا یہ خط لے کر تمہارے پاس آتا ہے۔ وہ کوفہ کی

سلام

از اعلیحضرت غفران مکان رح

آنکھ روتی ہے شہید کربلا کے واسطے
دل تڑپتا ہے شبیہ مصطفےٰؐ کے واسطے

اللہ اللہ ایسے بھی ہوتے ہیں مردان خدا
جان تک کر دی فدا اُس کی رضا کے واسطے

ہم تو سایہ ڈھونڈتے ہیں حضرت شبیرؑ کا
در بدر کوئی پھرے ظل ہما کے واسطے

درد دل ہم درد ہے میرا غم شبیرؑ میں
ملتجی کیوں ہوں میں عیسیٰ سے دوا کے واسطے

کیا قیامت ہے کہ تکبیر ہو سرگاہ مصطفےٰؐ
تیغ و خنجر کے لئے تیر و جفا کے واسطے

خیمۂ اہل حرم میں شاہ دیں جب تک رہے
منع فرماتے رہے آہ و بکا کے واسطے

کیسا رونا کیسا دھونا کس کا غم کس کا الم
ہم ہوئے ہیں خلق تسلیم و رضا کے واسطے

جنگ کے میدان میں کس شان سے آئے حسینؑ
ہو گئے مجبور دشمن بھی ثنا کے واسطے

ذوالفقار حیدری کچھ ایسی تیزی سے چلی
ہو گئی چلنے میں دشواری ہوا کے واسطے

اس کو مارا اُس کو کاٹا یہ گرا وہ چل بسا
تنگ یا تھی اک بھا نا تھا قضا کے واسطے

یاالٰہی تیری رحمت پر نظر آصف کی ہے
مشکلیں آسان ہوں مشکل کشا کے واسطے

حضرت امام حسین علیه السلام

امام سوم است پدر بزرگوارش مرتضی علی و مادرش عصمت و بانوی دو جهان حضرت فاطمه بنت خاتم انبیا محمد بن عبدالله کنیتش ابو عبدالله لقب همایونش رشید ولادتش در مدینه طیبه آخر شهر ربیع الاول سنه ثلث هجری امامتش پانزده سال و پانزده ماه و سه روز شهادتش بفرموده یزید پلید بن معاویه و سعی عبیدالله زیاد ملعون در روز جمعه دهم شهر محرم الحرام سنه احدی و ستین بکربلا شهید شده مرقد اقدسش حایر کربلا عمر شریفش پنجاه و هفت سال و سه ماه و ده روز اولاد امجادش شش تن ذکور علی اکبر و علی اصغر و جعفر و عبدالله اناث سکینه و فاطمه — (از منهاج الانظار)

امام ثالث حضرت سید الشهدا حسین بن علی

اکثر مورخان آورده اند که سیدة النسا بعد از ولادت امام حسن به پنجاه روز بامام حسین حامله شد و تولد آنحضرت در چهارم یا پنجم ماه شعبان سال چهارم از هجرت روی نمود و بروایت بعضی از فضلای کبار مدت حمل امام عالیمقدار شش ماه بود و بغیر از حسین بن علی و یحیی بن زکریا هیچ فرزندی شش ماهه متولد نشده است که زیسته باشد و چون خبر ولادت آن غنچه چمن ولایت بحضرت رسالت پناه رسید بخانه فاطمه تشریف برده آن قرة العین نبوت را در دامن خود جای داده بانگ نماز در گوش راست و اقامت در گوش چپ او گفت و او را حسین نام نهاد حسین مرادف شبیر است و شبیر نام پسر دوم هارون است و برای او کبش عقیقه فرمود بعضی از متاخرین دو کبش گفته اند و سر آن سرور را تراشیده بوزن موی عنبر بویش نقره صدقه کردند و امام حسین ابو عبدالله کنیت داشت و رشید و طیب و وفی و سبط از جملهٔ القاب آنجناب است و آن عالیمقام در وقت وفات حضرت خیر الانام شش ساله بود و چند ماه و در زمان شهادت امیر المومنین علی سی و شش ساله و در حین انتقال چهل و شش ساله بود

مخمس تضمین بر اشعار حافظ در منقبت حضرت خامس آل عبا

— از —

نتایج طبع مرحوم سید العارفین مولانا سید شهسوار علیشاه منصور التولیه آستانه مقدسه رضوی خراسان نور الله مرقده

شاه دین گفت بکن گوش بجان ارشادم … پسر سعد از این جنبش کمن بیدادم
نکنم بیعت فاسق که پیمبر زادم … فاش میگویم و از گفته خود دلشادم
بندهٔ عشقم و از هر دو جهان آزادم

جد من شاه هدی است بر یوم میثاق … پدرم رهبر کل هست در آن روز مساق
تدرو الناج سر عرش منم در آفاق … طایر گلشن قدسم چه دهم شرح فراق
که در این دامگه حادثه چون افتادم

دوش آغوش نبی منزل و ماوایم بود … زینت عرش خدا این تن و بالایم بود
پر جبریل امین مروحه آسایم بود … من ملک بودم و فردوس برین جایم بود
آدم آورد درین دیر خراب آبادم

در بدم جنت و دو زخ بود کوثر و حوض … خسرو هر دو سرا هستم و شاهنشه روض
مکن این ظلم که گوئی به یزید از سر خوض … سایهٔ طوبی و دلجوئی قصر و لب و حوض
بهوای سر کوی تو برفت از یادم

آب بستند مرا هست پدر ساقی حوض … در بیابان زه هستم به یقین صاحب روض
ای خدا بین بمن و جو رخسان از ره خوض … سایهٔ طوبی او دلجوئی قصر و لب حوض
بهوای سر کوی تو برفت از یادم

ای بن سعد مکن ظلم و ببین از ره خوض … برو از زید تو سلطنت و حاجب روض
خواهی آن لوفت مگوی بیزید از سر خوض … سایهٔ طوبی و دلجوئی و قصر لب حوض
بهوای سر کوی تو برفت از یادم

عشق حق از دل من برد غم یار و دیار … در ره دوست شده مقتول همه خویش و تبار
در درون گشت فزون شوق نگاه دلدار … نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار
چه کنم حرف دگر یاد نداد استادم

جد من سنگ جفا خورد و ز حق رو نتافت … پهلوی مادر و فرق پدر از تیغ شکافت
گشت مسموم حسن زان نشده پشتم راست … طالع بخت مرا هیچ منجم نشناخت
یارب از مادر گیتی بچه طالع زادم

منکه از مزرع توحید خورم دانهٔ عشق … بودم از روز ازل محرم کاشانهٔ عشق
هست آباد ز من خانه و خمخانهٔ عشق … تا شدم حلقه بگوش در میخانهٔ عشق
هر دم از نو غمی آید بمبارکبادم

گشت بیدست برادر پسر اکبر شده شق … بعض اصحاب و عزیزان شده از هم منشق
اصغر و قاسم من کشته و در خون شده غرق … تا شدم حلقه بگوش در میخانهٔ عشق
هر دم از نو غمی آید بمبارکبادم

بعد از این منزل خاصم حرم کرب و بلاست … عترت پاک نبی در تعب از قوم دغاست
بهر آسایش امت بمن این دیده بلاست … گر خورد خون دلم مردمک دیده رواست
که چرا دل بجگر گوشهٔ مردم دادم

سینه ام از غم امت شده مجروح و فکار … خونبهای کشتنم امت بدهم روز شمار
مطمئن کن تو کرا از کرمت ای غفار … پاک کن دیدهٔ خونبار ز گیسوی نگار
ورنه این سیل دمادم بکند بنیادم

ای حسین ابن علی بادشه روز شمار … شهسوار تو شده خوار در این قوم شرار
هست گریان از این سوز و الم لیل و نهار … پاک کن دیده او را بسر زلف نگار
ورنه این سیل دمادم بکند بنیادم

و بعد از فوت برادر حالی گشت دو سال دیگر در دنیا زندگانی کرد و در روز جمعه یا شنبه دهم محرم سنه احدی و ستین در کربلا با هفتاد و دو فرد از شیعه اهل بیت شهادت یافت بروایتی یا فتی با هشتاد و دو نفر رایت عزیمت بفردوس اعلی برافراشت و از آنجمله شانزده نفر از اولاد و اخوان و برادرزاده و بنی اعمام آنحضرت بودند — از زینة المجالس

ورود اباعبدالله به زمین نینوا

از زهرا بیگم مخلص نجفی حیدرآبادی

کوچ نموده از حرم مالک زمزم و صفا
فخر مجاهدان دین آمد سوی کربلا
خامه رب لم یزل کرده به عمره حج بدل
رفت برون از آن محل چون بحرم ندید جا
با همه صبر و حوصله سعی کنان بقهر وله
طی نموده مرحله حج به سفر نموده ادا
چون که شهنشه شهید خطه کربلا رسید
جانب آسمان بدید گفت بگریه این دعا
کای تو پناه بیکسان وای تو ملاذ بندگان
آمده ام من این زمان عهد ازل کنم وفا
این سر من است و پیکرم این پسر است و دخترم
خواهرم و برادرم جمله براه تو فدا
خیمه و خانمان من مال و منال و جان من
بس بود ارمغان من نزد حضور کبریا
کشته شود گر اکبرم ور به اسیران رود حرم
ذلت و عجز خواهرم هست بجان من رضا
کودک شیرخواره را راحت گاهواره را
نوخط ماه پاره را بدهم به منتها
راضیم از گرسنگی آه نکنم ز تشنگی
نیست دریغ زندگی خود تو گواهی ای خدا
همت مطلبم توئی حاصل مقصدم توئی
ملجا و مهربم توئی سوی تو دارم التجا
شه بدعا که ناگهان این بشنید از نهان
کای شرف جهانیان خون تو ساختم بها
خود تو عزیز داوری جان و دل پیمبری
شافع روز محشری حق تو را کنم ادا
روز حساب می دهم در کفت اختیار کل
الحکم و کیف ما ترید افعل کیف ما تشاء
مخلص اگر شهه کبار هست ز تو امیدوار
تکیه بخواهش مگر بار بسوی کربلا

له میندها

امام حسین علیہ السلام پر یزید کی سختی اور امام مظلوم کی شہادت

ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری میں معاویہ نے انتقال کیا اور یزید خلیفہ ہوا جو ظالم ۔ بے رحم دغا باز تھا ۔ گانے بجانے ۔ ناچ رنگ ۔ اور شراب خواری ہی میں دن رات بسر کرتا تھا ۔ اس کے مصاحب کمینہ اور بدکار تھے ۔ علماء دین کی توہین اس طرح کرتا کہ جہاں جاتا ایک سجائے ہوئے شاہی گدھے پر ایک بندر کو علماء کے ایسے کپڑے پہنا کر ساتھ لئے پھرتا ۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی مدینہ کے حاکم ولید بن عتبہ کو فرمان بھیجا کہ حسینؑ بن علیؑ ۔ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر سے میری بیعت لو ۔ اگر انکار کریں تو ان کے سر روانہ کردو ۔ عبداللہ بن عمر نے فوراً بیعت کرلی ۔ لیکن ابن زبیر اور امام حسینؑ نے انکار کیا اور حاکم مدینہ کی سختی پر مکہ معظمہ چلے آنے کا ارادہ کیا ۔ امام حسینؑ نے شب کو روضۂ رسولؐ پر حاضر ہوکر زیارت پڑھی اور حضرتؐ کی امت کے برتاؤ کا ذکر کیا ۔ پھر رات بھر نماز میں مشغول رہکر صبح کو واپس آئے ۔ دوسری رات کو پھر گئے اور قبر مبارک پر سر رکھکر سوگئے ۔ خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلعم نے مع جماعت ملائک تشریف لاکر امام حسینؑ کا سر اپنے سینے پر رکھا اور پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا بیٹا میں دیکھتا ہوں عنقریب میری امت تم کو کربلا میں قتل کریگی ۔ حضرتؑ نے فرمایا اے نانا مجھے دنیا میں رہنے کی ضرورت نہیں ۔ آپ اسی وقت مجھے اپنے ساتھ اس قبر میں لے لیجئے ۔ حضرتؐ نے فرمایا نہیں ابھی تم کو دنیا میں رہنا ضروری ہے تاکہ درجۂ شہادت پر فائز ہو ۔ حضرتؑ بیدار ہوئے تو آپ نے مکہ معظمہ کا پختہ ارادہ کرلیا ۔ ۲۸/رجب کو مدینہ سے نکل کر اس خیال سے مکہ میں آرہے کہ خانۂ خدا میں کسی کو ستانا منع ہے ۔ بہار ابن طلحگا مکہ معظمہ میں ۳/شعبان کو حضرتؑ پہونچ گئے ۔ یہاں آکر عبداللہ بن زبیر تو خلافت حاصل کرنے کی تدبیروں میں مشغول ہوگئے اور امام حسینؑ کے پاس کوفیوں کے بے شمار خطوط آنے شروع ہوگئے ۔ جنہوں نے بنی امیہ کے ظلم وستم سے نجات حاصل کرنے اور حضرتؑ کو اپنا امام و پیشوا بنانے کی غرض سے طلب کیا ۔ حضرتؑ نے پہلے تو ان خطوط کا کچھ جواب نہیں دیا مگر کوفیوں نے حضرتؑ کو لکھا کہ یا ابن رسول اللہ ہم بنو امیہ کے ظلم وستم سے عاجز آگئے ہیں اور یزید کی بدکاریوں اور خلاف شریعت افعال سے بیزار ہیں ۔ ہمارا کوئی امام نہیں ہے آپ تشریف لاکر ہماری امامت قبول فرمائیں ۔ اگر آپ تشریف نہ لائیں گے تو ہم پیش خدا آپ کے گریبان گیر ہونگے کہ ہم نے امام کو دین کی حفاظت کے لئے بلایا اور وہ نہیں آئے ۔ جب اس مضمون کے بکثرت خطوط پہونچے تو آپ پر کوفہ جانا ضروری ہوگیا ۔ کیونکہ ان لوگوں نے حجت قائم کردی تھی ۔ آپ کے بعض اعزا نے منع بھی کیا مگر حضرتؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے عالم خواب میں ایک حکم دیا ہے اور اس کی تعمیل مجھے ضروری ہے ۔ پس آپ نے پہلے اپنے چچیرے بھائی جناب مسلمؑ بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا جن کے پہونچتے ہی ۱۸ یا ۳۰ ہزار کوفیوں نے بیعت کرلی ۔ پھر ۸/ذی الحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو حضرتؑ بھی اپنے اہل وعیال کو ساتھ لیکر مکہ سے کوفہ روانہ ہوگئے ۔ یزید ان حالات پر مطلع ہوا تو ابن زیاد حاکم بصرہ کو تاکیدی حکم بھیجا کہ جلد کوفہ جاکر مسلمؑ بن عقیل کو قتل کر ۔ ابن زیاد فوراً کوفہ پہونچا اور لوگوں کو ڈرا کر جناب مسلمؑ سے جدا کرنے لگا ۔ ۸/ذی الحجہ تک سب نے آپؑ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ۹/ذی الحجہ کو آپ نے تن تنہا لشکر ابن زیاد سے یادگار جنگ کی ۔ تین ہزار کی لشکر نے آپکی جائے قیام کو گھیر لیا ۔ اس پر آپ تلوار لیکر لوٹ پڑے اور سب کو بھگا دیا ۔ دوبارہ وہ لوگ حملہ آور ہوئے آپ نے پھر حملہ کرکے سب کو بھاگنے پر مجبور کیا ۔ آپ ایسے قوی تھے کہ ابن زیاد کے سپاہیوں کی کمر ہاتھ سے پکڑ کر آسمان کی طرف پھینکتے اور وہ مثل گیند کے گرتے تھے جس طرف حملہ کرتے لشکر ابن زیاد اس طرح بھاگتا جس طرح شیر کے حملہ سے بکریاں بھاگتی ہیں [1] جب کسی طرح وہ لوگ مقابلہ پر نہ جم سکے تو دھوکا فریب کی صورت نکالی ۔ راہ میں ایک گڑھا کھود کر اس کو خس وخاشاک سے پاٹ دیا اور پیچھے ہٹنے لگے ۔ جناب مسلمؑ کو گڑھے کی خبر نہیں تھی ۔ لڑتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے کہ اسی گڑھے میں گر گئے ۔ پھر کیا تھا فوج آپ پر ٹوٹ پڑی ۔ لوگ مشکیں باندھکر دربار ابن زیاد میں لے گئے ۔ پھر اس کے حکم سے آپ کو کوٹھے پر لے گئے ۔ قتل کرکے سر کاٹ لیا ۔ اور دھڑ کوٹھے سے نیچے گرا دیا ۔ یہ واقعہ ۹/ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ کا ہے ۔ اس کے بعد آپ کے صاحبزادے مظلوم بچے محمدؑ و ابراہیمؑ بھی قتل کردے گئے ۔ حضرت امام حسینؑ کو جو بتاریخ ۸/ذی الحجہ عراق کی طرف روانہ ہوگئے تھے ان واقعات کی اطلاع مقام ثعلبہ میں ہوئی جو کوفہ سے قریب تھا جب کوفہ دو منزل باقی رہ گیا تو ابن زیاد کا سردار فوج حر بن یزید ریاحی دو ہزار سواروں کے ساتھ پہونچکر امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ میں خیمہ زن ہوا اور کہا میں آپ کو گرفتار کرکے کوفہ لے چلنے کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ غرض حر کے ساتھ حضرتؑ آگے بڑھے تو راہ میں ابن زیاد کا خط حر کے نام اس مضمون کا آیا کہ حسینؑ کو ایسی جگہ روکو جہاں پانی نہ ہو ۔ چنانچہ

---

[1] جناب مسلمؑ کو گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز ملی تو ہتھیار لگا کر باہر نکل آئے اور مثل شیر اس فوج پر حملہ آور ہوکر سب کو قتل کرنے لگے ۔ تب سردار فوج نے ابن زیاد سے کمک طلب کی ۔ اس نے کہلایا میں نے تمکو تین ہزار آدمیوں کے ساتھ صرف ایک شخص کو گرفتار کرنے کو بھیجا اور اس نے تم سب کو اس طرح تہ وبالا کردیا ۔ تو سردار فوج نے ابن زیاد کے ہاں کہلایا کہ کیا تو نے مجھے کسی بقال یا حلوائی سے لڑنے کو بھیجا ہے ؟ تجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھے اس شیر کے مقابلہ کو بھیجا ہے جو اپنی تیغ براں سے بڑے بڑے بہادروں کا خون گرا دیتا ہے (روضۃ الشہداء)

سلام

از سلطان العلوم شہریار دکن وبرار خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

ہوئے کیونکر لعینوں سے تن شبیرؑ کے ٹکڑے
کہ وہ تھے احمدِ مختارؐ کی تصویر کے ٹکڑے

جسد سبطینؑ نے پایا تھا نصفا نصف حضرتؐ کا
حقیقت میں وہ تھی اس ماہِ پُر تنویر کے ٹکڑے

جہنم میں نہ جائیگا کبھی یہ میرا دعویٰ ہے
پڑھے اک بار بھی جو آیتِ تطہیر کے ٹکڑے

اٹھائے تھے اسیری کی جو کڑیاں حضرتِ عابدؑ
تو آنکی بیکسی پر روتے تھے زنجیر کے ٹکڑے

لبِ اخلاص سے دوں بوسہ رکھوں سر آنکھوں پر
مجھے ملجائے گر شاہا تیری تحریر کے ٹکڑے

چڑھا تھا جس گھڑی شمرِ ستمگر شہ کے سینہ پر
تو کر ڈالے کسی نے کیوں نہ اس خنزیر کے ٹکڑے

محمدؐ کی نگاہِ لطف کا صدقہ ہے اے عثمانؔ
جو ملتے جاتے ہیں تجھکو تیری تقدیر کے ٹکڑے

حضرتؑ کربلا میں ۲ محرم ۶۱ھ کو اترے۔ دوسرے یا تیسرے دن عمر بن سعد کوفے سے بہت بڑی فوج کے ساتھ کربلا پہونچا۔ پھر شمر بھی آ پہونچا۔ ساتویں محرم ہی کو عمرو بن الحجاج بڑی فوج کے ساتھ گھاٹ پر اس غرض سے مقرر کیا گیا کہ وہ لوگ امام حسینؑ اور ان کے ساتھ والوں کو پانی لے جانے سے روکیں۔ غرض امام حسینؑ پر مصیبت ظلم و تعدی بڑھتی گئی۔ بچے پیاس سے تڑپنے لگے مگر کسی کو رحم نہیں آتا تھا۔ جناب زینبؑ وام کلثومؑ بھائی کے مصائب پر سخت پریشان تھیں۔ مگر حضرت امام حسینؑ نہایت استقلال سے اسلام کی حفاظت پر آمادہ تھے۔ بار بار ابن زیاد اور عمر سعد کی طرف سے پیغام آتا تھا کہ بیعت یزید کر لیجئے تو مصیبت سے نجات ملے مگر حضرتؑ خدا اور رسولؐ کی مرضی کے خلاف کسی طرح نہیں کر سکتے تھے۔ شمر نے کربلا میں پہونچ کر حضرت عباسؑ اور ان کے بھائیوں کو بلا بھیجا۔ اور کہا میں تم کو امان دیتا ہوں۔ جناب عباسؑ نے فرمایا: خدا تجھ پر اور تیری امان پر بھی لعنت کرے۔ اے بے حیا تو ہم کو امان دیتا ہے اور فرزند رسولؐ کے لئے امان نہیں ہے؟

یہ واپس چلے آئے۔ ۹ محرم سہ پہر کو عمر سعد اپنی فوج لے کر حضرتؑ کی طرف بڑھا۔ حضرتؑ اپنے خیمے کے آگے سر بزانو بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ غنودگی طاری ہوگئی تھی۔ حضرت زینبؑ نے لشکر مخالف کی آوازیں سنکر امام حسینؑ کو جگایا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا اے بہن اس وقت نانا نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ تم ہمارے پاس آ رہے ہو۔ یہ سنتے ہی حضرت زینبؑ نے اپنا منہ پیٹ لیا اور کہا ہائے یہ کیا مصیبت ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اے بہن کچھ مصیبت نہیں ہے۔ پھر جناب عباسؑ نے کہا اے بھائی دشمن آ پہونچے۔ حضرتؑ نے فرمایا میں سوار ہوتا ہوں۔ یہ کہکر اٹھے مگر جناب عباسؑ نے عرض کی آپ زحمت نہ فرمائیں۔ میں جاتا ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا اچھا سوار ہو اور جا کر ان سے دریافت کرو کہ کیوں آئے ہو۔ جناب عباسؑ گئے تو وہ لوگ رک گئے اور آپ نے واپس آ کر کہا کہ لشکر مخالف کہتا ہے یا بیعت یزید کرو یا ہم سے لڑو۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر ممکن ہو تو پھر جا کر ان لوگوں سے کل صبح تک کی مہلت مانگو تا کہ آج کی شب ہم لوگ عبادت الٰہی اور دعا و استغفار میں بسر کریں۔ حضرت عباسؑ گئے۔ شب بھر کی مہلت لے کر پلٹے اور لشکر عمر سعد واپس گیا۔ شب عاشورا حضرتؑ نے اپنے اصحاب و اعزہ کو جمع کر کے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب و اعزہ سے زیادہ وفادار اور پرہیزگار کسی دوسرے کے اصحاب و اعزہ کو نہیں پاتا۔ خدا تم سب کو میری جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں یہاں سے چلے جاؤ کہ دشمن کا مطلب صرف مجھ سے ہے۔ یہ تقریر سنکر حضرتؑ کے بھائی بیٹے بھتیجے بھانجے اور اصحاب نے جانے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم اگر ہم یہ جان لیں کہ آپ کی رفاقت میں قتل ہونے کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے اور زندہ ہونے کے بعد جلا کر خاک کر دیئے جائیں گے اور اسی طرح ستر بار ہمارے ساتھ کیا جائیگا تب بھی ہم آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ آپ پر اپنی جان نثار کریں گے۔ اس پر حضرتؑ نے ان لوگوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ پھر امام حسینؑ کی ہدایت کے مطابق آپ کے اصحاب نے خیموں کو باہم ملا کر نصب کیا۔ اور خیموں کے پیچھے ایک خندق کھدوا کر اس میں لکڑی بھروا دی تاکہ لڑائی کے وقت وہ جلا دی جائے اور اس تدبیر سے دشمن خیمہ گاہ تک نہ پہونچ سکیں جیسا کہ حضرت رسول خداؐ نے جنگ احزاب کے موقع پر کیا تھا۔ پھر امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب تمام رات نماز و استغفار و دعا و تضرع میں مشغول رہے۔ میدان کربلا میں اس شب ان حضرات کی عبادت کی آواز اس طرح گونجتی رہی جس طرح شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ ۱۰ محرم (روز عاشورا) صبح کو لشکر ابن سعد نے جسکی تعداد ۲۲ ہزار سے ۳۰ ہزار تک بیان کی جاتی ہے حضرتؑ کے لشکر پر جس میں ۳۲ سوار اور ۴۰ پیادے یا کچھ زیادہ تھے حملہ کر دیا۔ حضرتؑ صف اعدا کے مقابل آئے اور ان لوگوں کو بہت سمجھایا کہ کیوں میرا خون ناحق بہاتے ہو۔ کئی بار حضرتؑ نے وعظ و پند کا فرض ادا کیا۔ راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں نے امام حسینؑ سے پہلے یا آپ کے بعد کسی خطیب اور متکلم کو ایسی تقریر کرتے نہیں سنا جو حسینؑ کی تقریر سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو (تاریخ طبری جلد ۶ ص ۲۴۳) امام حسینؑ کی تقریر سنکر حر بن یزید ریاحی امام حسینؑ کی طرف چلے آئے اور اپنے گناہ سے توبہ کی۔ پھر اصحاب امام حسینؑ یکے بعد دیگرے جہاد کر کے شہید ہوتے رہے مگر شہید ہونے سے پہلے ایک ایک صحابی پچاس پچاس دشمنوں کو قتل کر ڈالتا تھا۔ مثلاً مسلم بن عوسجہ مخالف کے ۶۰ شخصوں کو ہلاک کر کے شہید ہوئے۔ اس کے بعد شمر نے لشکر امام حسینؑ پر ہر طرف سے حملہ کیا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر امام حسینؑ کے اصحاب نے لشکر اعدا سے خوب جنگ کی اور اگرچہ وہ کل ۳۲ سوار تھے مگر جس طرف رخ کرتے صف اعدا کو درہم برہم کر دیتے تھے۔ یہ حال دیکھکر عزرہ بن قیس نے عمر سعد سے کہلا بھیجا کہ تم دیکھتے نہیں ان معدودے چند حسینی لشکر والوں نے ہماری افواج پر کیا آفت برپا کر رکھی ہے۔ اب جلد اور سپاہیوں اور تیراندازوں کو مدد کے لئے بھیجو (طبری جلد ۶ ص ۲۵۰) اصحاب امام حسینؑ نے مخالفین سے دوپہر تک ایسی شدید جنگ کی جس سے زیادہ ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ دشمنوں کو یہ قدرت نہ ہوئی کہ سوائے ایک سمت کے اور کسی طرف سے حملہ کر سکیں۔ پھر شمر نے خیام کی جانب بڑھکر آواز دی کہ میرے پاس آگ لاؤ تاکہ ان خیموں کو جلا دوں۔ یہ سنکر مخدرات عصمت چلا اٹھیں تو امام حسینؑ نے شمر کو للکارا کہ کیا تو میرے خیام اور اہل و عیال کو جلائیگا؟ آخر شمر باز رہا۔ دوران جنگ میں نماز ظہر کا وقت آ گیا تو ابو ثمامہ صائدی نے حضرتؑ سے عرض کی کہ میری خواہش ہے حضور کے ساتھ یہ نماز ادا کر کے میں خدا سے ملاقات کروں۔ یہ سن کر حضرت نے سر اٹھایا اور فرمایا اللہ تم کو مصلین ذاکرین کا درجہ عطا کرے کہ تم نے نماز کا ذکر کیا۔ بیشک یہ اول وقت نماز کا ہے ان ملعونوں سے کہو کہ ہم کو نماز کی مہلت دیں۔ حصین بن نمیر بولا تمہاری نماز قبول نہ ہوگی۔ اس پر حبیب ابن مظاہر نے غضب ناک ہو کر

سلام

از حضرت غفران مکان رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے راز رسالتمآبؐ سمجھے ہیں
نبیؐ کے سر خفی بوترابؑ سمجھے ہیں

رخ حسینؑ کو حق کی کتاب سمجھے ہیں
اس انتخاب کو ہم لاجواب سمجھے ہیں

نہیں رہا جو برس دن بھی ظالموں کا نشاں
سمجھنے والے اسے انقلاب سمجھے ہیں

علیؑ نبیؐ سے نبیؐ ہیں علیؑ سے یہ حق ہے
ہم اس حدیث کو ام الکتاب سمجھے ہیں

جو سچ کہو تو خدائی میں بندۂ یکتا
علیؑ کو بعد رسالتمآبؐ سمجھے ہیں

جہاں میں کہتے ہیں اکسیر جس کو اے آصف
ہم اس کو خاک در بوترابؑ سمجھے ہیں

...نے ان پر حملہ کر دیا۔ جنگ چھڑ گئی اور آخر حبیب شہید ہوئے جن سے امام حسین کی... اور افسردہ ہو گئے۔ پھر حر اور زہیر بن قین نے دشمنوں سے خوب ہی جہاد کیا۔ یہ دیکھکر شمر نے آواز دی کہ سب مل کر حر کو گھیر لیں جسکے بعد وہ گھوڑے سے گرے اور آواز دی کہ اے فرزند رسول اس جان نثار کی خبر لیجئے۔ امام حسین میدان جنگ میں جاکر حر کو اٹھا لائے اور اُن کا سر اپنے زانو پر رکھکر آستین سے ان کے چہرے کی گرد صاف کرنے لگے۔ حُر میں جان باقی تھی۔ اپنا سر حضرت کی گود میں دیکھکر خوش ہو گئے اور کہا اے فرزند رسول آپ مجھ سے راضی ہیں؟ امام نے فرمایا میں بھی راضی ہوں اور میرا خدا بھی۔ حُر نے یہ بشارت سنکر خلد بریں کی راہ لی۔ پھر امام حسین نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ظہر بعنوان صلوۃ خوف پڑھی مگر اعداء دین شدید حملہ کرکے حضرت کی جانب تیر برسانے لگے تو سعید بن عبد اللہ اور زہیر بن قین حضرت کے آگے کھڑے ہو گئے کہ جو تیر آئیں ان کو اپنے جسم پر لیں امام حسین تک نہ پہونچنے دیں۔ چنانچہ اس قدر تیر سعید بن عبد اللہ کے بدن پر لگے کہ وہ گر کر شہید ہو گئے اور زہیر بھی شہید ہوئے۔ اصحاب کے بعد خاندان بنی ہاشم کے بہادر جہاد کرکے شہید ہونے لگے جن میں حضرت قاسم بن امام حسن بھی تھے۔ باوجودیکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے مگر ۳۰ پیادے اور ۵۰ سوار تہ تیغ کر دئے۔ یہ حال دیکھکر اعدا نے ایسی تیر باری کی کہ حضرت قاسم کا گھوڑا بیکار ہو گیا پھر جناب قاسم مجروح ہوکر گرے اور آواز دی اے عم محترم میری خبر لیجئے۔ حضرت شکاری پرندہ کی طرح جھپٹ کر ان کے پاس پہونچے اور مثل شیر غضبناک حملہ آور ہوئے مگر افسوس جناب قاسم کی لاش پامال ہو گئی۔ پھر حضرت عباس نے اپنے حقیقی تینوں بھائیوں عبد اللہ و جعفر و عثمان کو آمادہ کیا کہ جاکر جہاد کریں اور امام حسین پر اپنی جان فدا کریں۔ تینوں بہادر شہید ہو گئے تو خود حضرت عباس آمادہ ہوئے (آپکی شہادت کا واقعہ ۱۲ ذالحجہ کے پرچہ میں درج ہے) پھر جناب علی اکبر آمادہ جہاد ہوئے تو حضرت نے ان کے بدن پر ہتھیار لگائے۔ زرہ اور جوشن پہنایا۔ حضرت علی کا کمر بند زیب کمر کرکے خود فولادی سر پر رکھا اور اسپ عقاب پر سوار کیا۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے خدا تو گواہ رہنا اب ان سے لڑنے کو وہ جوان جاتا ہے جو صورت سیرت رفتار و گفتار میں تیرے رسول سے سب سے زیادہ مشابہ تھا۔ اور میں جب حضرت کی زیارت کا مشتاق ہوتا تھا تو اسی جوان کو دیکھ لیتا تھا غرض آپ میدان کارزار میں پہونچے۔ آپکی عمر اس وقت ۱۸ سال کی تھی چہرہ آفتاب ایسا تھا میدان قتال آپ کے نور جمال سے منور ہو گیا۔ آپ فوج میں گھس پڑتے اور جس طرف رخ کرتے کشتوں کے ڈھیر لگا دیتے تھے۔ ۱۲۰ آدمیوں کو قتل کرکے جب پیاس شدید ہوئی تو امام حسین کی خدمت میں آکر کہنے لگے اے بابا جان پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے اور ہتھیاروں کی

گرانی پریشان کرتی ہے۔ اگر تھوڑا سا پانی مل جاتا تو اس قوم جفاکار کو ایکے ظلم بستم کا مزہ چکھا دیتا۔ حضرت نے فرمایا اپنی زبان میرے منہ میں دے دو۔ آپ نے زبان دی اور پھر فوراً کھینچ کر کہا اے بابا آپکی زبان تو میری زبان سے بھی زیادہ خشک ہے۔ پھر دوبارہ میدان جنگ میں جاکر لڑنے لگے۔ عمر سعد نے محکم اور ابن نوفل کو دو ہزار سواروں کے ساتھ آپ سے لڑنے کو بھیجا۔ آپ نے ایسا شدید حملہ کیا کہ وہ سب پسپا ہو گئے۔ اس دفعہ بھی آپ نے ۸۰ اشخاص کو قتل کیا۔ یہ دیکھکر اشقیا نے چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیا اور نیزہ و تیر و شمشیر سے زخمی کرنا شروع کیا۔ آپ زخموں سے چور چور ہوکر گرے اور حضرت کو آواز دی۔ حضرت میدان جنگ میں پہونچے اور بیٹے کی لاش در خیمہ پر اٹھا لائے حضرت فرماتے تھے اے فرزند! تمہارے بعد زندگانی دنیا پر خاک ہے۔ پھر حضرت اپنے چھوٹے بچے علی اصغر کو لائے اور دشمنوں سے کہا کہ پیاس سے یہ جاں بلب ہے اس کو پانی پلا دو۔ عمر بن سعد نے حرملہ سے کہا امام حسین کی بات کاٹ دے۔ اس نے ایسا تیر مارا کہ علی اصغر امام کے ہاتھ پر تڑپ کر شہید ہو گئے۔ علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ اس ظالم نے پہلے علی اصغر کو تیر مارا پھر خنجر سے ذبح کیا۔ (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۱) حضرت نے وہ تیر علی اصغر کے حلق سے کھینچکر پھینک دیا اور اس طفل معصوم کا خون بطور کفن لے ان کے بدن پر ملکر فرمایا تمہارا مرتبہ خدا کے نزدیک ناقہ صالح سے بڑھکر ہے۔ (تاریخ یعقوبی) پھر حضرت نے اپنی تلوار سے تھوڑی زمین کھود کر علی اصغر کو دفن کر دیا (روضۃ الصفا جلد ۳ صفحہ ۱۶۸)

اب حضرت نے آواز استغاثہ بلند کی تو امام زین العابدین عصا پر ٹیکتے اور تلوار کھینچتے ہوئے بے اختیار خیمہ سے نکل پڑے مگر حضرت نے دیکھ لیا تو اپنی بہن ام کلثوم سے فرمایا ان کو پکڑ کر اندر لے جاؤ ایسا نہ ہو کہ نسل آل محمد سے دنیا خالی ہو جائے جناب ام کلثوم کسی طرح آپ کو خیمہ میں واپس لے گئیں۔ حضرت نے پھر استغاثہ بلند کیا تو اب حضرت کے بھتیجے عبد اللہ بن امام حسن نکل پڑے اور دوڑتے ہوئے چچا کے پاس پہونچ گئے تو ہاں ایک شقی نے اس بچے کو بھی حضرت کی گود میں ذبح کر ڈالا۔ جب حضرت امام حسین خود جہاد کے لئے آمادہ ہوئے تو ایک پرانا کپڑا منگایا اور اس کو جابجا سے چاک کرکے پہنا تاکہ آپ کی شہادت کے بعد دشمن اس کے لئے طمع نہ کریں۔ اتنے میں دشمنوں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا۔ لیکن جب امام حسین داہنی جانب والوں پر حملہ کرتے تھے تو اس پوری جماعت کو تتر بتر کر دیتے تھے اور جب بائیں طرف والوں پر حملہ آور ہوتے تھے تو ان سب کو مار کر ہٹا دیتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ واللہ میں نے امام حسین سے زیادہ ثابت قدم اور قوی دل کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جو ہر طرح مغلوب ہو چکا ہو اور جسکے بھائی بھتیجے۔ عزیز اور رفیق سب قتل ہو گئے ہوں

(اسکا سلسلہ آئندہ پرچہ میں درج ہوگا)

پیغام ...... ایک حلق بریدہ سے

بہت کچھ فطرت ماموں نے کی عالم آرائی	یہ انداز کلیمی اور یہ اعجاز مسیحائی
سیاست نے بہت دنیا پہ شمشیر جفا تولی	ہزاروں دلنشیں لحنوں میں حکمت نے زباں کھولی
تمدن نے سنائے زندگی کے خوش ادا نغمے	بہت گونجے فضا میں السنہ کے ارباب نغمے
بجاتے اپنا ڈنکا فلسفے کے سلسلے آئے	کتاب عقل و دانش کیلئے لاکھوں من چلے آئے

نہ پایا اہل عالم نے کسی قلب تپیدہ سے
دیا شبیر نے پیغام جو حلق بریدہ سے

شاعر اہلبیت نجم آفندی

سیاست

پیام امن عالم

از ڈاکٹر و حکیم سید مجاد حسین رضوی ۔ کوچہ مرزا دبیر لکھنو

آج اہل عالم کو اپنی سیاست پر ناز ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم جداگانہ اصول سیاست کی دعویدار ہے۔ اور ہر ایک ملک و قوم اپنی سیاست کو بہتر و اعلیٰ جانتی ہے۔ اور اسی سیاست کے بل پر دوسروں کے حقوق کو پامال کر دینے اور دوسروں کی آزادی کو سلب کرنے کو روح سیاست سمجھتی ہے۔

یہ سب کچھ ہے مگر اہل عالم سیاست میں اعلیٰ طاقت ممالک یورپ یعنے اقوام یورپ کو سمجھتے ہیں ان ممالک و اقوام کو اپنی طاقت فوج۔ اموال۔ اصول سیاست پر صرف ناز ہی نہیں ہے بلکہ انکا زعم بھی یہی ہے کہ تمام دنیا سمٹ کر صرف انکے پرچم سیاست کے نیچے آجائیگی اور اگر بسہولت یہ ممکن نہ ہوسکا تو ہماری طاقت انکو مجبور کر کے ہمارا ہی محکوم اور دست نگر بنا دے گی۔

اس موجودہ دور میں دو ملکوں نے تمام عالم کی تہذیب معاشرت۔ اصول زندگی ذرائع تجارت زراعت و صنعت و حرفت وغیرہ کا اپنے ہی کو صحیح اجارہ دار قرار دیا ہے۔ اور انکے زعم کے مطابق فی الحال آثار بھی نظر آرہے ہیں۔ مگر تاریخ کے اوراق پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ دنیا میں یہ خیال نیا خیال نہیں ہے اور نہ ہوس نئی ہوس ہے۔ ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور اسی قسم کے استبدادی و ظالمانہ تصورات نے اہل عالم کی زندگی کو اور بھی تنگ و تاریک بنا دیا ہے۔ بہرحال آئندہ کیا ہوگا اسکا علم ہمکو نہیں ہے۔ لہٰذا خاموشی زیادہ و بہتر ہے۔ البتہ صرف یہ کہنا ہے کہ ایسے خواب ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہوئے۔

یہ سلسلہ سیاست دانی ابتدائے دنیا سے یونہی چل رہا ہے مگر بجائے اسکے کہ انسانی زندگی میں اس سے کوئی سہولت پیدا ہوتی انسانی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اس اضافہ مصائب کا نتیجہ آج یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ اور کوئی ملک امن و سلامتی کو خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتا ہے۔ ہر طرف تباہی اور بربادی کے سامان نظر آتے ہیں۔ اگر ایک طرف دعویداران سیاست اعلیٰ۔ اہل یورپ مشکلات میں گرفتار ہیں تو دوسری طرف روس کو ڈراونے اور مہیب خواب نظر آرہے ہیں۔ ایشیا و غریب کے ممالک و اقوام کا تو کہنا ہی کیا ہے یہ تو کٹھ پتلی کی طرح دوسروں کی سیاست کے رشتہ کے بل ناچ رہے ہیں۔ اس میں افغانستان ہو یا ایران۔ ہندہو یا پاکستان۔ ان تمام ممالک کے کروڑوں باشندے ایسی سخت مشکلات میں گرفتار ہیں کہ اب انہیں کا ہر فرد زندگی پر موت کو ترجیح دے رہا ہے نہ انکی جانیں محفوظ ہیں نہ مال نہ عورتیں باعزت رہی ہیں نہ بچے زندہ۔ بہرحال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بمصداق

"اے مدعی ہیچ آنچہ دشمنی اہل عالم کی سیاست ۔۔۔ ان کے ۔۔۔

امروز دنیا کی خونخوار بیابانی ہوئی ہے جس طرح دلدل میں پھنسنے والا جتنا زیادہ دلدل سے نکلنے میں صرف کرتا ہے اسی قدر دلدل میں دھنستا جاتا ہے بالکل اسی طرح اس وقت ان دعویداران سیاست عالم کا حال ہے۔ اس وقت تمام دنیا کے لاتعداد افراد کی نگاہیں کسی رہبر امن کی متلاشی ہیں۔ ہر شخص کا دل کسی پیام صلح لانے کے لئے مضطرب و بیقرار ہے۔

میں ان مضطرب دل اور منتشر انسانوں کو صفحات تاریخ عالم کی ایک زندہ ہستی کے پیام امن و صلح کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ مذاہب عالم پر غور کرتے جائیے۔ اوراق تاریخ پارینہ و موجودہ کو پلٹتے جائیے حتیٰ کہ اپنے زمانہ کے حالات پر تک نظر ڈالکر بغور دیکھئے آپ کو صرف ایک نام صفحات تاریخ عالم میں لکھا ہوا ملیگا "محمدؐ" یہ بانی مذہب اسلام کا نام ہے (آج سے ۱۳ سو ۶۷ سال قبل دنیا کی سخت ترین اور انتہائی جنگ جو قوم میں اسی ہستی نے بآواز بلند پیام امن ان الفاظ میں سنایا تھا)۔ لا الہ الا اللہ۔ اس مختصر مگر جامع کلمہ میں تمام اقوام کو ایک مرکز امن پر سمیٹ لانے کی صلاحیت تھی اور پیمبر امن نے اس مختصر جملہ کے ذریعہ عالم کو ایسا پیام صلح دیا تھا جو قیامت تک امن عالم کا ضامن اور ذمہ دار تھا۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ بزرگ اور مقدس ذات ہے جو پیمبر امن بنکر دنیا میں آیا۔ امن و امان۔ صلح و آشتی یہ مختلف نام صرف لفظ اسلام ہی کے ہیں۔ اسلام کے افراد بلحاظ مراتب و درجات یقینی طور پر دو قسم ہیں۔ ایک کو مسلم اور دوسرے طبقہ کو مومن کہتے ہیں۔ مسلم وہ ہے کہ اہل دنیا اسکی زبان اور اعضائے جسم کی حرکات سے سلامت رہے اور وہ کسی شخص کو نہ ہاتھ سے ایذا پہنچائے اور نہ زبان سے۔ مومن وہ ہے کہ رضائے خدا کو اس طرح حاصل کرے کہ امن و امان کو اپنا ایمان سمجھکر راہ ایمان میں اپنی جان و مال و اولاد کو قربان کر دینے کا یقینی جذبہ رکھتا ہو پیمبر اسلام یا پیمبر امن نے اہل عالم کے سامنے ایک خدا کی پرستش اور عبادت اور اس کی یکتائی کا اس لئے درس دیا کہ تمام عالم کے رہنے والے جب ایک ہی خدا کے بندے بنکر رہینگے تو اختلاف و افتراق کی بجائے محبت مساوات اور اخوت انکا ایمان بنجائیگا۔ اور یہ کل انسان بجائے جنگ و جدال کے مبلغ اسلام و ایمان یا بالفاظ دیگر علم بردار صلح و امن بنکر رہیں گے۔ مگر چونکہ زمانہ کے مزاج میں سرکشی۔ ظلم۔ استبداد۔ مکر و فریب پوری طرح سما چکا تھا لہٰذا محمد عربی کی ۲۳ سالہ کوششوں کے بعد مزاج اہل عالم سے روح پیام اسلام یعنی سعی امن و صلح نکل گئی اور وہی ظالمانہ شہنشاہی و فرقہ وارانہ منافرت پیدا ہونے لگی اور اس مدت میں اسلام کا نام لیکر یا یوں کہوں کہ اسلام کا رنگ دیکر اپنے ظالمانہ آبائی مرقعے کو پھر پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور اسطرح مسلسل تیس سال تک اسلام کے نام میں شہنشاہی و استبداد و ظلم کے بدنما دھبے لگا دئیے۔ اور اس طرح جسد اسلام سے روح اسلام و ایمان یعنی صلح و آشتی فنا ہو گئی۔

خدا تو اپنے بندوں پر مہربان ہے جب اسنے دیکھا کہ ہمارے پیمبر نے جو پیام امن سنایا تھا لوگ اسکو بھول گئے تو اس کی تجدید کے لئے پیمبر اسلام کے بھائی۔ قوت بازو۔ داماد۔ جاں نثار۔ محسن اسلام حضرت علیؑ کو معین کر دیا۔ حضرت علیؑ نے اپنی چہار سالہ دور امامت میں ہر طرح کی مشکل سے پیام الٰہی کی تجدید کی اور بزور روحانی و جسمانی سے پھر احکام اسلام یا پیام امن عالم کو

سلام

نتیجۂ فکر عالیجناب نواب یار جنگ بہادر دام اقبالہٗ

دیکھنے کا تھا وہ منظر نعش کے ایثار کا ۔۔۔ مرتضیٰ کی نیند بستر احمد مختار کا
رہ گئے دب کر لعین وہ پاسمٹ کر رہ گیا ۔۔۔ بار اٹھ سکتا نہ تھا عباسؑ کی تلوار کا
وہ بیابان قیدخانہ اور بچے شاہ کے ۔۔۔ دم نکلتے تھے دیکھکر منظر در و دیوار کا
بڑھ کے خود ذیل رحمت نے لیا آغوش میں ۔۔۔ سلسلہ پہنچا کہاں تک آنسوؤں کے تار کا
دے رہا تھا قربت حق کا پتہ معراج میں ۔۔۔ مرتبہ اللہ اکبر حیدر کرارؑ کا
شاہ کی محنت کا پہنچا نا حدود شام تک ۔۔۔ حق تو یہ ہے حوصلہ تھا عابدؑ بیمار کا
واہ کیا کہنا تری جرأت کا شاہ کربلا ۔۔۔ تین دن کی پیاس حملہ حیدر کرارؑ کا
چادر تطہیر بن کر ہوگئے آنسو رواں ۔۔۔ جب خیال آیا حرم کو شام کے بازار کا

حامل ایماں یہی ہے ساتھ قرآں کے سعید
ہاتھ سے دامن نہ چھوٹے عترت اطہار کا

نعرہ کیا۔ پہچان لاالٰہ الا اللہ میں رسولؐ کی تبلیغ سے پیدا کر دیئے تھے کہ جن کے اثرات تبلیغ و شجاعت سے پیدا ہو گئے مگر پھر بھی اساس اسلام و ایمان اتنی مضبوط ہو گئی تھی کہ قیامت تک کے آنے والے انسانوں کیلئے سبب محبت خداوندی قرار پا سکے اور طغیانی کفر و ضلالت و مرض الحاد و شرارت کا اس پر اثر نہ ہو سکے۔ لہٰذا بعد علیؑ پھر ظلم و ستم۔ استبداد و حکومت اور شہنشاہی کا دور دورہ ہونے گیا اور اب وہ حالت دین الٰہی کی ہو گئی کہ مسلمان بادشاہ یا خلیفہ ظاہری صورت سے بھی مسلمان نظر نہ آتا تھا۔ اسکا دربار۔ اسکے اطوار زندگی میں اور شہنشاہان عالم جو ظالم و جابر فاسق و فاجر گزر چکے تھے انکی طرز زندگی میں کوئی فرق دکھائی نہ دیتا تھا۔

اس نازک دور اسلام کو حسینؑ نے دیکھا اور یہ طے کر لیا کہ اس مرقع و تصویر اسلام و ایمان یا نقشۂ صلح و آشتی۔ امن و امان عالم میں اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے ایسا رنگ بھر دیا جو قیامت تک کی آنے والی نسلیں اسکی رنگینی اور دل آویزی کو فراموش نہ کر سکیں اور جب اقوام عالم کی زبان پر میرا نام "حسینؑ" آجائے تو بیساختہ ان کی آنکھوں سے دو آنسو ٹپک کر شہادت دیں کہ بیشک اسلام ہی ایک مذہب صلح و آشتی ہے۔ اور درحقیقت حسینؑ کا نانا پیغمبر امن و صلح تھا۔ علاوہ بریں اہل دنیا پر یہ بھی روشن ہو جائے کہ صلح و امن ہی ایک ایسی چیز ہے کہ محمدؐ عربی نے اپنا بھرا گھر اسکی حفاظت و اشاعت کے لئے راہ خدا میں لٹا دیا۔ اور حسینؑ کو اس نازِ نعم سے پالکر میدان کربلا میں بھیجدینے کو اپنے مشن کی تبلیغ کا تتمہ سمجھا۔

بیشک امام حسینؑ نے اپنے جد پیغمبر اسلام کی تعلیمات اور پیام امن عالم یعنی لا الٰہ الا اللہ کو اسطرح اہل عالم تک پہنچایا ہے کہ اب اس سے انکار ممکن ہی نہیں رہا۔ ماننا اور نہ ماننا اصول اسلام کی پیروی کرنا اور نہ کرنا یہ اپنا فعل ہے مگر قیامت تک اب کسی ملک کا رہنے والا یہ انکار نہیں کر سکتا کہ اسکے کان تک صلح و امن کے پیمبر کی آواز نہیں پہنچی۔ اور حسینؑ کی دردناک شہادت کی خبر معلوم نہیں ہوئی۔ آئندہ سطور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تاریخی حیثیت سے حسینؑ نے صلح و آشتی اور امن و امان کا درس اہل عالم کو کیونکر دیا۔

بادی النظر میں امام حسینؑ کی شہادت اور انکے کارنامہ کا تعلق تو جنگ سے ہے پھر جنگ میں پیام امن و صلح کیونکر ممکن ہے۔ درحقیقت حسینؑ نے ایسے ہی لاجواب طریقہ پر جنگ کی ہے کہ حسینؑ کی شہادت کے ہر پہلو اور حسینؑ کے جہاد کے ہر قدم سے صلح و امن کی تبلیغ ہوتی ہے۔

معاویہ نے اپنی تدابیر سیاسی سے اپنی زندگی ہی میں یزید کو اپنا ولی عہد بنا دیا تھا یہ عہد اسلام میں پہلی ولیعہدی تھی اور صرف یہی نہیں بلکہ یزید کی ولیعہدی اور خلافت کے معاملات کو اچھی طرح مضبوط کر دیا تھا۔ معاویہ نے ایسا کیوں کیا؟ صرف اسلئے کہ معاویہ اور جانشین رسولؐ حضرت امام حسنؑ کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ بعد معاویہ خلافت حسنؑ کا حق ہے یا حسنؑ کے خاندان کے افراد اسکے حقدار رہینگے معاویہ یا اس کے افراد خاندان کو خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ مگر معاویہ کی تدابیر کارگر ہوئیں اور اس کے بعد اسکا بیٹا یزید تخت خلافت رسولؐ پر جلوہ افروز ہو گیا۔ یزید نے خلیفہ ہوتے ہی حسینؑ سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ حسینؑ نے جب دیکھا کہ حاکم مدینہ کو یزید کا تہدیدی حکم ہے کہ مجھ سے بیعت ضرور لی جائے، حسینؑ کا باب سیاست روحانی و اسلامی یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ آپ نے فتنہ و فساد جنگ و جدال کو دفع کرنے کیلئے سفر اختیار کیا اور مدینہ منورہ سے مکہ شریف کو روانہ ہو گئے کیوں؟ .... صرف اسلئے کہ مکہ اہل اسلام کے نزدیک جانوروں تک کیلئے جائے امن ہے۔ لہٰذا میں اپنی زندگی صلح و امن سے خانہ خدا کی مجاوری میں گزار دونگا۔ پیغمبر اسلام کے فرزند کو چاہئے بھی یہی تھا کہ پہلا قدم جو اٹھائے تو مقام امن و امان کی طرف اٹھائے۔ امام حسینؑ مکہ پہنچ گئے۔ اور وہیں قیام فرمایا۔ جب ذی الحجہ کا مہینہ آیا تو اطراف و جوانب عالم سے مسلمان جوق جوق لاکھوں کی تعداد میں حج کے لئے آنے لگے۔ جب امام حسینؑ نے دیکھا کہ یزید نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ بحالت طواف میں بر وقت حج مجھکو قتل کر کے خانہ کعبہ یا مرکز امن عالم کی حرمت کو مٹا دیا جائے تو آپ نے عین ایام حج سے صرف دو روز قبل کہ سے کوچ کیا۔ مسلمانوں نے تعجب سے دریافت کیا مگر حسینؑ ان سب کو انکی فہم کے مطابق جواب دیتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ عراق کا ریگستان۔ گرمی و تپش آفتاب کا زمانہ۔ عورتوں بچوں کا ساتھ منزل مقصود نہ معلوم حسینؑ کا سفر جاری ہے۔ صرف یہ خیال ہے کہ نام نہاد کلمہ گو مسلمان اپنے نبیؐ کے بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین نہ کریں اور دامن اسلام و ایمان یا بالفاظ دیگر دامن صلح و امن پر میرے خون سے بدنما دھبہ نہ لگائیں اور اسلام کو مذہب سفاک و خونریز کا لقب نہ دلوائیں۔

بعض ناعاقبت اندیش اور کم فہم انسان کہنے لگتے ہیں کہ امام حسینؑ عورتوں بچوں کو اپنے ساتھ بیکار لیگئے اور خواہ مخواہ ہتک حرمت خاندان رسولؐ ہوئی۔ مگر سیاست حسینیؑ کا شمہ بھی اگر انکو معلوم ہوتا تو انکے دماغ میں یہ خیال نہ آتا۔ بات یہ تھی کہ دشمنان اسلام حضرت امام حسینؑ پر یہ الزام لگاکر قتل کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے خلیفہ رسولؐ کے مقابلہ میں بغاوت کی تھی اور امام حسینؑ افواج کو جمع کر کے بذریعہ جنگ تخت یزید پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن امام حسینؑ کے اس طرح کے سفر سے کہ صرف افراد خاندان ساتھ ہیں۔ عورتیں اور بچے ساتھ ہیں ایسی حالت میں کون سمجھ سکتا ہے کہ حسینؑ مقابلہ کرنے کے لئے یا فوج جمع کر کے جنگ کے لئے نکلے ہیں۔

پھر بھی اس ہادی امن نے اس شک و شبہ کو دور کرنے کے لئے ایک طریقہ اور بھی اختیار کیا اور وہ یہ کہ منزل پر ہمراہیوں کو خطاب فرماتے تھے کہ لوگو! تم مجھکو فرزند رسولؐ سمجھکر میرے ہمراہ کیوں ہو رہے ہو میرا مقصد کسی سے جنگ نہیں ہے تم واپس جاؤ۔ میں تو پیام صلح و امن لیکر دورہ کر رہا ہوں۔ اسی طرح ہر قریہ اور گاؤں کے قریب سے جب حسینؑ گزرتے تھے تو کچھ لوگ بخیال رفاقت و ہمدردی ہمراہ ہو جاتے تھے آپ ان سب کو ہر منزل پر مسلسل رخصت کرتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ راہ میں حر اور حر کے ہمراہی ایک ہزار سواروں نے حسینؑ کو روکا۔ تاریخ گواہ ہے کہ حر پیاسا تھا۔ ہمراہیوں کی زبانیں خشک ہو چکی تھیں۔ دم لبوں پر تھا۔ گھوڑوں کی زبانیں دہن سے نکل پڑی تھیں حسینؑ جانتے تھے کہ حر دشمن ہے مگر ان سب کو سیراب کر دیا اور خود بنفس نفیس کھڑے ہو کر ان کو پانی پلایا۔ حسینؑ کے باپ حضرت علیؑ نے اپنے قاتل کو شربت پلایا تھا اور اس طرح بتایا تھا کہ ہم لوگ صرف پیام امن و صلح دنیا والوں کے سامنے پیش کرنے کو آئے ہیں۔ ہم انتقام کے خواستگار نہیں ہیں۔ مقاصد دنیا ہمارا مطلوب و مقصود نہیں ہے۔ آج حسینؑ نے ایسے بھرے ریگستان میں اپنے اور اپنے بچوں کی پیاس کا لحاظ نہ کیا اور دشمن اور دشمن کے ایک ہزار

سلام

ازعالیجناب نواب عباس یار جنگ بہادر متخلص رشید دام اقبالہ

یوں جلوہ گر ہے نورِ امامت نقاب میں
آنکھوں کا نور رہتا ہے جیسے حجاب میں

صغراؑ نے شاہ کو یہ لکھا اضطراب میں
بابا چلے بھی آیئے خط کے جواب میں

بڑھتا گیا جو نورِ نظر کا غمِ فراق
عالم رہا سیاہ نگاہِ رباب میں

دامن میں تھا کے لاشۂ اصغرؑ سے بولے شاہ
پھرتی رہیگی شکل یہ چشمِ رباب میں

پیمانۂ شجاعت اکبرؑ کو دیکھئے
کیا پی گئے ہیں جام شہادت شباب میں

رن کی رضا نہ ملنے پہ تیور بدل گئے
دشوار ضبط ہوتا ہے عہدِ شباب میں

کہتا ہے دل قیامتِ صغراؑ ہے ساتھ ساتھ
معراج کا بھی راز رہے گا حجاب میں

عباسؑ کے لہو کی جو بو آئی تا خیام
سب اپنی پیاس بھول گئے اضطراب میں

تا حشر دیکھا جذبۂ ایثار کا پتہ
وہ زخم پڑ گیا ہے جو قلبِ رباب میں

حد ہو چکی ہے ضبط کی اب آ بھی جایئے
کب تک رہیگی جلوہ نمائی حجاب میں

کب آئیں لاشیں عونؑ و محمدؑ کی کیا ہوا
زینبؑ کو یہ بھی ہوش نہیں اضطراب میں

اذنِ دعا یہی تھا کہ آنسو ٹپک پڑے
لیلیٰ کہے تو کیا کہے آخر جواب میں

اللہ رے رعایتِ شان وقارِ عشق
محبوب سے صدا کو بھی رکھا حجاب میں

لیں انتقام آپ جو خونِ حسینؑ کا
مولا رشید بھی رہے حاضر رکاب میں

افراد اور گھوڑوں کو سیراب کر کے ثابت کر دیا کہ حسینؑ صرف اپنے جد محمد مصطفےٰ کے پیام صلح و آشتی کی تجدید کے لئے گھر سے نکلے ہیں۔ طلب دنیا اصلی غرض ہوتی تو یہ طریقہ اختیار نہ کیا جاتا۔

بہر حال امام حسینؑ نے نماز با جماعت پڑھی حر اور انکے رفقاء نے بھی امامؑ کے پیچھے نماز ادا کی۔ تا دیر گفتگو ہوتی رہی۔ حُر نے ابن زیاد کا حکم سنایا امامؑ نے فرمایا کہ اے حُر میں نہیں چاہتا کہ لشکر اسلام یا میرے جد کی امت میرے خون ناحق سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کرے لہٰذا میں اب کوفہ بھی نہیں جاتا بلکہ کسی غیر معلوم اور اجنبی مقام کو چلا جاؤنگا تاکہ یزید کو میری طرف سے بدگمانی پیدا نہ ہو۔ آخر کو یہ بات طے ہو گئی مگر پھر بھی حُر امام حسینؑ کے عقب میں لگا رہا۔ امام حسینؑ نے اپنی سیاست صلح و امن میں اس امر کو خاص اہمیت دی تھی کہ جہاں تک ممکن ہو جنگ اور فتنہ و فساد کو برطرف کیا جائے اور دشمنوں کو زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے کہ وہ طریقہ صلح پر گامزن ہو سکیں۔ یہ طریقہ ایسا طریقہ تھا کہ ہر دو حالت میں سیاست حسینیؑ کی فتح یقینی تھی۔

بہر حال ۲ محرم سنہ ۶۱ھ کو حسینؑ کربلا میں پہنچ گئے یہ ایک ریگستان تھا۔ صرف فرات کا کنارہ قریب تھا حسینؑ کا خیال تھا کہ بچوں کا ساتھ اور گرمی کا زمانہ۔ اپنا پانی سب حر کے لشکر کو پلا دیا تھا لہٰذا قریب فرات اسی بیابان میں کچھ روز قیام کی ٹھان لی۔ مگر افسوس حسینؑ کے آتے ہی دوسرے دن سے پانی پر پہرہ لگا دیا گیا۔ اور حسینؑ کے خیموں کو کنارہ فرات سے دور کر دیا گیا۔

حسینؑ کے ساتھ عرب کے بہادر ترین افراد تھے اور کنارہ فرات پر بہت کم نگہبان۔ حسینؑ چاہتے تو فرات سے قبضہ ہٹاتے اور چشم زدن میں پہرہ داروں کو ختم کر دیتے مگر یہ رہنمائے امن عالم کب امن عالم کو برباد کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا خاموش ہو رہے۔ حضرت عباسؑ کو خیام کے ہٹانے پر غصہ آ گیا تھا مگر امام حسینؑ نے اپنے حق کی قسم دیکر بھائی کی تلوار کو نیام میں کرا دیا۔

افواج یزید میں ظلم۔ استبداد۔ جبر و تشدد شہنشاہی۔ غریب کشی کے مناظر نظر آتے ہیں۔ اور امام حسینؑ کے ہمراہ از ہمہ صلح جوئی۔ امن و امان کی حمایت غریب پروری کے دل فریب مظاہر سے ملتے ہیں۔

یزیدی افواج کثرت سے آنے لگیں کربلا کا بن۔ نیزوں اور تلواروں کا بن بن گیا۔ ۷ محرم سے پانی بھی بند ہو گیا۔ عورتیں بچے پیاس سے بلکنے لگے امام حسینؑ وقتاً فوقتاً لشکر دشمن کو وعظ و پند کرتے رہے کہ امن عالم یا مذہب امن کو نیزوں پر برباد کر گئے ہو۔ مگر شہنشاہیت پسند طبقہ اور ظلم دوست حکومت نے حسینؑ کو ایک نہ مانی آخر حسینؑ نے اتمام حجت کے لئے عمر ابن سعد کو شب نہم محرم کو بلایا اور فرمایا۔ دَعُونِی اَرجِعُ فاقیم بمکۃ او المدینۃ او اذھب

الی بعض الثغور فاقیم بہ کبعض اہلہ۔ ترجمہ۔ اے عمر ابن سعد میرے قتل سے باز آ اور مجھکو موقع دے کہ میں مکہ یا مدینہ واپس جا کر رہوں یا کم از کم اتنا ہی کر کہ مجھکو اجازت دے کہ میں حدود ممالک اسلامیہ سے باہر چلا جاؤں اور وہاں کے باشندوں کے ہمراہ مثل وہیں کے باشندوں کے قیام کروں مگر جب حسینؑ نے دیکھا کہ عمر ابن سعد اور عبید اللہ ابن زیاد اسپر بھی راضی نہیں ہیں

تو فرمایا۔ اگر میرے قتل ہی پر آمادہ ہیں تو فرمایا ویلک یا ابن سعد اما تتقی اللہ الذی الیہ معادک اتقتلنی وانا ابن من علمت ذرھولاء القوم وکن معی فانہ اقرب لک الی اللہ۔ ترجمہ۔ اے عمر ابن سعد تجھ پر افسوس ہے کہ تو اس خدا سے نہیں ڈرتا جس کی طرف تیری بازگشت ہے، تو میرے قتل پر آمادہ ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ میں

پسر رسول خدا ہوں اور سردار جماعت مومنین و آل رسولؐ ہوں۔ تجھکو تو میرا ساتھ دینا چاہئیے کہ خوشنودی خدا اسی امر میں ممکن ہے حسینؑ نے اس آخری وقت بھی دشمن اور لشکر دشمن کو پیام صلح و آشتی دیکر بتلایا کہ

ہم آل رسول تعلیمات رسول و ہدایات اسلام کی ہر حالت میں تبلیغ کرتے ہیں اور اسی امن و امان اور صلح و آشتی کو ماحصل زندگی و عزت سمجھتے ہیں۔ جب امام حسینؑ نے دیکھا کہ

دشمنان مذہب اسلام ... دشمنان کے جانی ہونے کے خونخوار دشمن ... ہو گئے ہیں اور چونکہ یہ خلیفہ رسول کہلاتے ہیں لہٰذا اس طرح سے عوام مسلمین کو اور نیز آئندہ نسلوں کو انکے اس استبداد اور شہنشاہی پسند طبقہ کو دیکھکر یہ دھوکا ہو گا کہ شریعت اسلام ہی خونریزی سکھاتی ہے۔ لہٰذا امام حسینؑ نے ہر قدم پر انکے ظلم و جور کے مقابلہ میں اپنی سعی امن کوشش کی تاکہ رہتی دنیا تک جہاں ظالم کا ظلم یادگار رہیگا وہاں اسکے مقابلہ میں میری بے گناہی اور تبلیغ امن قائم رہیگی اور اسطرح دین اسلام کی اصلی روح یعنی پیام امن و صلح و خدا پرستی قلوب صاحبان معرفت و علم پر جلوہ فگن رہیگی اور جویان حقیقت اسلام میری سیرت اور واقعات شہادت کو دیکھکر ہمیشہ درس توحید ربانی و تطہیر روحانی لیتے رہینگے۔

امام حسینؑ نے اپنی سیاست سے تدبیر کی اور خوب تدبیر کی حسینؑ نے اپنی تدبیر و سیاست سے یزید و نیز اسکے طرز حکومت کو مع اسکے سب سامان سلطنت و حکومت و زعم استبداد و ظلم و جور کے قیامت تک کے لئے ملعون قرار دیدیا۔ اب یزید کے طرز پر شہنشاہی کرنے والے غرباء کا خون چوس کر اپنے کو شہنشاہ کہلانے والے حق کے دشمن۔ باطل کے پرستار۔ مکر و فریب کو سیاست ملکی قرار دینے والے فنا و برباد ہوتے رہینگے۔ اور انکے بعد انکا نام بھی لعنت و مذمت کے ساتھ لیا جائیگا مگر امام حسینؑ باوجود اپنی مظلومیت کے زندہ جاوید رہینگے اور پیروان سیاست حسینؑ مظلوم کے ہمدرد و غرباء پر رحم کرنے والے شہنشاہی و ظلم و استبداد کو فنا کر کے انکی اصلاح اہل عالم کرتے رہینگے۔ آج اہل عالم کسی پیام امن و امان ہادی صلح و آشتی کے متلاشی ہو رہے ہیں اور ہر شخص عام اس سے کہ وہ دنیا کے کسی خطہ کا بھی رہنے والا ہو آج مضطربانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ میرا اہل انسانیت کو مشورہ ہے کہ وہ حسینی سیاست کو اپنا مسلک قرار دیں۔ حسینؑ کے جاں نثاروں کی فہرست میں اپنا نام درج کریں۔ حسینی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کریں اور اسطرح دنیا کے سامنے امن و صلح کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ حسینؑ کی پیروی کرنے میں کسی مذہب و ملت کی بھی قید نہیں ہے کیونکہ حسینؑ کی تعلیم یہی ہے کہ ناجائز جبر و تشدد سے مرعوب ہو اپنی عزت و آزادی کو برباد نہ کرو۔ خدائے یکتا کی رضا و خوشنودی کو ہر حالت میں مقدم سمجھو اور بنی نوع انسان کی خدمت کو خدا کی عبادت تصور کرو۔ لہٰذا ہر شخص حسینؑ کی سیرت و سیاست کی پیروی کر سکتا ہے۔"

آفتابِ غم

ذاکر فتح پوری

تیرے غم میں چشمِ دینِ حق ہے "پُرنم" اے حسینؑ
زینتِ بزمِ دو عالم ہے تیرا "ماتم" اے حسینؑ

قوتِ بازوئے شبیرؑ — نورِ عینِ مرتضےٰؑ
روحِ زہراؑ — "نفسِ سرکارِ دو عالم" اے حسینؑ!

تیری ہی تخئیل سے "انسان" ہے جنت بہ دوش
ہے "امیرِ کاروانِ غم" — ترا غم اے حسینؑ

حاملِ صبر و رضا — اے پیکرِ عزم و عمل!
پیلوئے اوقات میں ہے "دردِ پیہم" اے حسینؑ

تیرے غم میں غرقِ گلشن — غنچۂ و گل سینہ زن
موتی اور موتی لٹائے کیوں نہ شبنم اے حسینؑ

سینۂ اکبرؑ سے برچھی کھینچ لی — اللہ رے صبر
فخرِ صبرِ ایوبؑ تھا بے شک ترا دم اے حسینؑ

"حق" کے ارمانوں کا غنچہ ہاتھ پر مرجھا گیا
پر نہ آیا پائے عزم و صبر میں "خم" اے حسینؑ

"کفر" کی آنکھوں میں بھی ہے تیرے "رنج و غم" کا نور
جھک نہیں سکتا کبھی — اب حق کا پرچم اے حسینؑ

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو؟ بے گناہی کا ثبوت
تیرے غم میں — ظلم کی آنکھیں ہیں پُرنم اے حسینؑ

تیرے "بحرِ غم" میں دنیا ہی نہیں ڈوبی ہوئی
پہلوئے قدرت میں بھی ہے "نشترِ غم" اے حسینؑ

قلبِ ذاکر — غم سے تیرے بن گیا ہے کسبِ نور
اب کسی غم میں نہ ہوگی — چشم پُرنم اے حسینؑ

شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے اسباب و علل

از عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری
سابق ناظم تعلیمات سرکار عالی۔ مترجم بحار الانوار جلد اول مؤلف سیرۃ صدیقہ صغرا

تاریخ کے مطالعہ سے واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں جو بھی اہم اور عظیم الشان تاریخی واقعہ گزرا وہ دفعتاً وقوع پذیر نہیں ہوا بلکہ ایک زمانہ پیشتر سے متعدد اسباب ایسے جمع ہوتے گئے جو اس واقعہ کے وقوع کا باعث ہوئے۔

سوائے چند خوارج اور ناصبیوں کے سب مورخین اور محدثین اسلام نے امام حسینؑ کی شہادت یعنی واقعہ کربلا کو ایک اہم واقعہ بتایا ہے اور اپنی وسعت نظر، ایمانی صلاحیت کے مطابق اسکے اسباب وقوع بھی بتائے ہیں۔ ہم نے مختلف قدیم مسلم اور مستند تواریخ اور مقاتل میں اس عظیم الشان واقعہ کے اسباب و علل دیکھے تو معلوم ہوا کہ اکثر مورخین اور صاحبان مقاتل نے جو اسباب بیان کئے ہیں وہ سطحی اور ناقص ہیں۔ یہ لوگ کنہ تک نہ پہونچ سکے بلکہ چند فوری اور موقتی اسباب کے بیان پر اکتفا کیا۔ اب انہوں نے یا تو عمداً رائے عامہ یا حکومتوں کے خوف سے ایسا کیا یا اس بارے میں کافی غور و فکر تحقیق و تفتیش کی زحمت نہیں گوارا کی۔

تقریباً سب مورخین نے اس واقعہ یعنی شہادت امام حسینؑ کا ذمہ دار یزید بن معاویہ کو قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یزید بدچلن۔ بداخلاق مرتد تھا نام حکومت ملتے ہی اس نے استبداد اختیار کی اور اقتدار کی نشہ میں حسینؑ سے بیعت کا طالب ہوا اور آپ کے انکار پر قتل کا حکم دیا اور آپ شہید کئے گئے۔ ان مورخین نے واقعہ کربلا کی یہ وجہ تو بتادی۔ قتل حسینؑ کی ذمہ داری یزید علیہ اللعن والعذاب پر عائد تو کردی لیکن افسوس کہ اتنا غور نہ کیا کہ آخر یزید جیسا مرتد۔ فاسق و فاجر دشمن خدا و رسولؐ مسند رسولؐ پر خلیفہ بن کر کیونکر بیٹھ گیا۔ اسکو یہ اقتدار و اختیار کیونکر حاصل ہوا کہ اس نے حسینؑ نواسہ رسولؐ سے بیعت طلب کی اور انکار پر انہیں شہید کیا اور دنیائے اسلام تماشہ دیکھتی رہی۔ اگر یہ حضرات مورخین کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا اور تاریخ اسلام کی روشنی میں اس مسئلہ پر دیانت داری کے ساتھ غور کر لیتے تو یقینی ہے کہ ان کو صحیح اور مکمل اسباب مل جاتے اور یہ لوگ اپنی تواریخ میں درج کرتے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ممکن ہے بعض مورخین و محدثین اس واقعہ کے صحیح اور حقیقی اسباب و علل معلوم کر لئے ہوں لیکن فرمانروان وقت اور رائے عامہ کے خوف سے تقیہ کیا اور ان کو نظر انداز کیا۔

جن مبصرین و مفکرین۔ علماء و محققین نے تاریخ اسلام کی روشنی میں اس واقعہ کے اسباب و علل پر گہری نظر ڈالی وہ اس نتیجہ پر پہونچے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے اسباب کے منجملہ دو اہم اور بنیادی سبب تھے۔ ایک تو رسول خدا کی جانشینی سے علی ابن ابیطالب کی محرومی اور دوسرے بنی امیہ کا پھر قوی ہو جانا۔

رسول خداؐ کی وفات کے بعد ہی مسلمان دنیوی سیاست میں الجھ گئے ان کے قلوب ممالک کے فتوحات کی جانب مائل ہو گئے۔ ان کے دلوں سے حکومت الہیہ کا خیال جاتا رہا۔ سیاسی اور دنیوی حکومت کا تصور اس کی جگہہ لے لیا۔ چنانچہ خود مسلمانوں کی تواریخ بتاتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ابھی آپکی تجہیز و تکفین بھی ہونے نہ پائی تھی بنی ہاشم اپنے سید و سردار کے ماتم اور غسل و کفن میں مشغول تھے کہ چند اصحاب نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر آنحضرتؐ کی جانشینی کے تصفیہ میں مشغول ہو گئے۔ (گویا کہ آنحضرتؐ اس چیز کو تشنہ چھوڑ کر دنیا سے رحلت فرمائے تھے) اور جو تصفیہ کرنا تھا کر لیا۔ اس تصفیہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت رسولؐ ہمیشہ کے لئے خاندان بنی ہاشم سے جاتی رہی اور یہ باعث ہوی اس خاندان کے اضمحلال اور کمزوری کا۔ ان کی دینی سرداری بھی جاتی رہی۔ ان کی توقیر اور عظمت میں زوال آگیا اور یہ عوام الناس میں داخل ہو گئے۔

مرزا محمد سعید صاحب حنفی دہلوی ایم۔اے۔ آئی۔ای۔ایس سابق معتمد تعلیمات حکومت ہند اپنی کتاب "مذہب اور باطنی تعلیم" میں لکھتے ہیں:

"حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت ایک فاتحانہ دور تھا جس میں مسلمانوں کی توجہ زیادہ تر خارجی واقعات میں مشغول رہی ان کی روحانی اور اخلاقی اصلاح جو اسلام کا مقصد اولین تھا بہت حد تک محدود ہوگئی اور ایرانی و رومی سلطنت کے خزائن کی حرص و آز نے عربوں کی فطری مادہ پرستی کو دوبارہ زندہ کر دیا تھا۔ ان اسباب کی بدولت یا سیاسی مصلحت کے تحت میں بنی ہاشم اور خصوصاً خاندان نبوت کا ادب و احترام بہت کم ہو گیا اور جو لوگ رسولؐ کی محبت کے دعاوے میں نہایت گرم جوشی کا اظہار کرتے تھے ان کے قریب ترین عزیزوں سے سرد مہری کا برتاؤ کرنے کے عادی ہو گئے اور رفتہ رفتہ خاندان نبوت سے عوام الناس کی عقیدت اسقدر کم ہو گئی کہ عداوت و عناد و عداوت کا دروازہ کھل گیا۔"

"مسلمانوں کی فتوحات اور ملکی داخلی کی توسیع کا عمل جاری رہا لیکن شعار اسلامی کے استحکام اور اخلاق کا کام بالکل رک گیا اور افتراق کا بیج جو رسول اللہؐ کے انتقال کے بعد ہی بویا گیا تھا پھوٹ کر ایک تناور درخت بن گیا جسکے مسموم سایہ نے ملت اسلامی کے نشو و نما پر نہایت مضر اثرات پیدا کئے خاندان رسولؐ کا احترام اسقدر کم ہو گیا کہ معرکہ کربلا میں کوئی ظلم نہ تھا جو رسولؐ کے نواسے اور ان کے اقربا پر روا نہ رکھا گیا۔"

"اگرچہ علل و اسباب کے اعتبار سے جو سلوک سیدنا حسینؑ اور انکے اعزا و اقربا کے ساتھ حکومت وقت نے روا رکھا وہ اس سیاسی حکمت عملی کا لازمی نتیجہ تھا جس کی بنا حضرت پیغمبرؐ کے انتقال کے بعد رکھی جا چکی تھی اور جسکا مقصد بنو ہاشم اور خصوصاً حضرت علیؑ اور ان کے خاندان کے اثر کو حتی الامکان زائل کرنا تھا۔"

عبارت بالا سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ ہم نے بیان کیا امام حسینؑ کی شہادت کا ایک بڑا سبب بنی ہاشم خصوصاً خاندان رسولؐ کا کمزور ہو جانا تھا۔ اب ہم دوسرا سبب بیان کرتے ہیں۔ شہادت حسینؑ کا دوسرا بنیادی اور اہم سبب بنی امیہ خصوصاً ابوسفیان کے خاندان کا قوی اور مستحکم ہو جانا تھا۔ یہ خاندان ایسی کھوئی قوت کیونکر حاصل کیا اس کی داستان بڑی دلچسپ ہے جو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بن گئے اور یہ خبر ابوسفیان کو ملی تو یہ فوراً حضرت علیؑ کے پاس دوڑے آئے اور جیسا کہ ابن اثیر اپنی تاریخ کامل میں لکھا ہے کہا اُبْسُطْ یَدَكَ اُبَایِعْكَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ شِئْتَ لَاَمْلَئَنَّهَا خَیْلًا وَّرَجِلًا - آپ ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں اور اگر آپ چاہیں تو اس شہر کو سواروں اور پیادوں سے بھر دوں۔ علیؑ نفس رسولؐ۔ باب العلم کے لئے ممکن نہ تھا کہ رسول اللہؐ کی پالیسی اور حکم کے خلاف عمل کرتے۔ اس قبیلہ اور

رباعی

سعید شہیدی

تھی مصلحتاً خموش و حیراں زینبؑ
ایسی بھی نہ تھی بے سر و ساماں زینبؑ
ہوسکتی تھی برباد یہ دنیا ساری
کرسکتی تھی بالوں کو پریشاں زینبؑ

خاندان سے جس کو رسولؐ نے اپنی زندگی میں کمزور
کر دیا تھا اور مردود قرار دیا تھا۔ جنکے بعض ہشرار
مثلاً مروان وغیرہ کو شہر بدر فرما دیا تھا ان سے
گفت و شنید کرنا حضرت علیؑ سے بعید تھا اور پھر
آپ خوب جانتے تھے کہ ابوسفیان بلا لیں وہی
کے حاملانہ کرینگے۔ اپنی مدد و خدمت کا معاوضہ
طلب کرینگے۔ مراعات کے طالب ہونگے ان سے
ان کے خاندان اور اہل قبیلہ سے مراعات کا نتیجہ
یہ ہوگا کہ یہ پھر قوی ہو جائیں اور پھر اسلام
میں فتنہ مچائیں اور مسلمانوں پر آفتیں ڈھائیں لہذا
آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ تم ایام جاہلیت میں
لڑتے جھگڑتے رہے اور اب مسلمان ہونے کے
بعد بھی تمہاری عادت نہیں گئی میں تمہاری نیت
سے واقف ہوں۔ تم اپنا راستہ لو اور مجھے اپنے
حال پر چھوڑ دو۔ ابوسفیان حضرت علیؑ سے مایوس
ہوکر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے
مقصد میں کامیاب ہو گئے اگر تمہاری اس کامیابی
میں ہمارا حصہ نہ ہوا تو تمہاری حکومت کو زیروزبر
کرنے کی پوری کوشش کرونگا۔ حضرت ابوبکرؓ ابوسفیان
اور بنی امیہ کی رسول اللہؐ سے مخالفت اور زیادتیاں
کو بچشم خود دیکھ چکے تھے اور خوب جانتے
تھے کہ اس بڈھے کے لئے امر خلافت کو تہ و بالا
کر دینا مشکل نہیں اسلئے انہوں نے اور حضرت عمرؓ
نے ابوسفیان کو اطمینان دلایا کہ ہماری حکومت
و سلطنت میں تمہارا حصہ ضرور ہوگا اور اسی وقت
سے ان کی تالیف قلوب کی پالسی اختیار کی۔
یوں تو چھوٹی موٹی نوازشیں دربار خلافت سے
ان پر ہوتی رہیں لیکن سب سے اہم اور پہلا
واقعہ جو بنی امیہ کے باعث حصول قوت و اقتدار
ہوا وہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں
واقع ہوا۔ وہ یہ کہ جب مہم شام کے لئے ابوعبیدہ
جراح کی قیادت میں لشکر بھیجا گیا تو ابوسفیان
کے بڑے بیٹے یزید بن ابوسفیان کو سات ہزار
فوج کا کمانڈر بنا کر ابوعبیدہ کے ساتھ کر دیا گیا۔
جب شام فتح ہوا تو اولاً ابوعبیدہ وہاں کے
گورنر مقرر ہوئے لیکن چند سال بعد انکا انتقال
ہوگیا اور ان کی جگہ یزید بن ابوسفیان گورنر مقرر
کئے گئے۔ یہ تقرر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت
میں عمل میں آیا۔ یزید بن ابوسفیان کا دو تین
سال بعد انتقال ہوگیا اور حضرت عمرؓ نے ان
کے برادر خورد معاویہ بن ابوسفیان کو والی (گورنر)
شام مقرر کیا۔ حکومت وہ بھی شام جیسے زرخیز
شاداب ملک کی حکومت ملنا ہی تھا کہ بنی امیہ کی
دلی آرزوئیں اور تمنائیں بر آئیں۔ ان کا ستارہ

اقبال چمک اٹھا ملک شام کی دولت سے اپنے
خاندان اور قبیلہ کی حالت درست کرنے اور
آئندہ کے لئے قوت بڑھانے اور اپنے امور درست
کرنے کا سنہری موقع مل گیا۔ حضرت عمرؓ کے
بعد حضرت عثمانؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے
آپ بزرگان امیہ سے تھے۔ خلیفہ ہوتے
ہی بنی امیہ کی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی

کی پالسی شدت سے اختیار کی۔ معاویہ بن
ابوسفیان نے آپ کے دور حکومت میں نہایت
سہولت اور اطمینان کے ساتھ اپنے استحکام کا
پروگرام مکمل کر لیا۔ دور عثمانی میں معاویہ بن
ابوسفیان نے اپنی جڑیں خوب مضبوط کرلیں اور
اپنے خاص طریقوں اور تدابیر سے ملک شام پر
اپنا پیر اسکا جما لیا اور بنی امیہ کی حکومت کی

بنیادیں مستحکم کرلیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت
علیؑ خلیفہ ہوتے ہی انہوں نے علم بغاوت
بلند کیا اور حضرت علیؑ کی شہادت تک لڑتے
رہے۔ امام حسنؑ سے صلح کی اور چند روز بعد
ہی زہر دغا سے انہیں شہید کرا دیا۔ ان
کے بعد اپنی پیری اور ضعیفی کے مدنظر اپنے
فرزند دلبند یزید کو اپنی مسند پر بٹھا دیا ان

کے انتقال کے بعد یزید خلیفۃ المسلمین قرار پایا
واقعات متذکرہ صدر کے پڑھنے کے
بعد ہر صاحب فہم و شعور سمجھ لیگا کہ قتل حسینؑ
کا ذمہ دار یزید پر ہی نہیں بلکہ ان تمام حضرات
پر جو اسکے خلیفہ ہونے کا باعث ہوئے اسکو
اس منزل تک پہونچایا ذمہ داری عائد
ہوتی ہے اور یہ کہ اصلی سبب نواسۂ رسولؐ

کی شہادت کے خاندان رسولؐ سے خلافت
کا چلا جانا اور بنی امیہ کا عروج پانا اور
قوی ہو جانا تھا۔
آغا محمد سلطان مرزا صاحب اپنی
کتاب البلاغ المبین جلد دوم میں خوب تحریر
فرمایا ہے کہ :-
"یزید کی حکومت نظام سقیفہ کی پالیسی کا
براہ راست نتیجہ تھی خاندان یزید کو اس وجہ
سے بڑھایا گیا کہ بنی ہاشم دبے رہیں
ہر ایک شخص نے اپنی طاقت کے مطابق ان
کو دبا دیا۔ یزید میں جتنی طاقت و ہمت تھی
اس نے اس کے مطابق دبا کر سانحہ کربلا
پیدا کیا۔"

قوم مسلم متحد ہو جا برائے کردگار

از جناب سید سبط حسین صاحب خوشتر جونپوری

زین خالق کی حفاظت جس نے کی مردانہ وار
آبروئے اسلام کی باقی ہے جس کے نام سے
لب پہ تھا سبط نبی کے ذکر خالق وقت قتل
حج کو عمرہ سے بدلنا کیا الم انگیز تھا
جیسا صابر کون ہوگا اے خلیل کربلا
سینۂ اقدس پہ تھا خنجر بکف قاتل سوار
فلسفۂ تیری شہادت کا بھلایا قوم نے
وقت آپہنچا یقیناً خدمت اسلام کا
راہ حق میں تجھکو ہونا چاہئے سینہ سپر
باعث صد شرم ہے ہر مسلمان کے لئے
پردہ اٹھواتے ہیں [illegible] خیال
خدمت اسلام سے کیوں دل شکستہ ہو گیا
ہر طرح سے اب زمانہ درپئے آزار ہے
چھوڑ کر اب گوشۂ عزلت ذرا میداں میں آ
گلشن عالم میں نافرمان بنیگا تا بہ کے
اپنے اوقات عزیزہ کی ذرا تو قدر کر
کس کمپرسی کا ہے عالم پھر بھی تو مدہوش ہے
اپنی غفلت کی وجہ سے بیکس و مجبور ہے
جب نہیں کرتا ہے کچھ بھی حق غلامی کا ادا
اہلبیت مصطفیٰ پہ ستم ڈھائے گئے
آج تک تونے نہ کی تعمیر قبر سیدہؑ
رب کعبہ واسطہ تجھکو ترے محبوب کا
کیا ہو خوشتر کو مسرت اس زمانہ میں نصیب
ہاں اگر چاہیں علیؑ تو اک دم میں کردیں خوش

لائق تقلید مسلم ہے وہ ذات ذی وقار
حضرت شبیرؑ ہیں جنکے وہ در شاہوار
یاد عاشق قطع کر سکتی نہیں خنجر کی دھار
خانۂ معبود ہے جس کے غم میں اشک سوگوار
آہ وہ تیر سہ شعبہ اور گلوئے شیر خوار
پھر بھی حضرت نے نہ چھوڑی طاعت پروردگار
اے حسینؑ ابن علیؑ۔ اے صاحب عز و وقار
قوم مسلم متحد ہو جا برائے کردگار
سیرت باطن بھی مثل صورت ظاہر سنوار
تن سے اپنے مغربی تقلید کا جامہ اتار
ہو نہ میدان قیامت میں گریباں تار تار
کیوں نہیں قبضہ میں تیرے تاب و تیغ شعلہ بار
جنگ کو تیار ہو جا۔ پیکر صد ننگ و عار
دیکھ آنکھیں کھول کر ہے گرم بزم کار زار
ذلتیں کب تک تجھے ہوتی رہینگی مثل خار
کیا خبر کب ٹوٹ جائے رشتۂ ہستیٔ ناپائیدار
تو ہی بتلا دور ہوگا کب ترے سر سے خمار
گرچہ خالق نے بنایا تھا تجھے با اختیار
شاہ مرداں کی شفاعت کا نہیں تو حصہ دار
تفرقہ پردازیاں بھی کر چکے بدعت شعار
ہو چکا احساس ملت کا ترے بس اختیار
جلد تر تعمیر کردے جو شکستہ ہیں مزار
پیش آئیں قوم کو جب حادثات ناگوار
الغیاث والمدد مشکل کشائے روزگار

فخر مدینہ کی وطن سے رخصت

از جناب سید محمد نذیر حید صاحب جعفری امام بارہ جعفریہ سیتاپور

وطن کا لفظ بھی کتنا خوش آئند اور دلکش ہے۔ کوئی یورپ کا رہنے والا ہو یا ایشیا کا۔ ہندوستان کا باشندہ ہو یا پاکستان کا۔ جاہل ہو یا عاقل۔ کالا گورا ہر ایک کے دل میں وطن کی محبت موجود ہے۔ صرف انسان کے دل ہی میں اسکی تڑپ موجود نہیں۔ بلکہ وطن کے لئے ہر جاندار کے دل میں کشش موجود ہے۔

وطن کی فضا، وطن کی گلیاں، وطن کی معاشرت، وطن کے لوگ، وطن کی آب و ہوا وطن کی ہر چیز پیاری ہے۔ اسی کی بدولت حکومتیں قائم ہیں۔ جب کوئی وطن سے بچھڑ جاتا ہے اور تنہائی میں وطن یاد آتا ہے تو دل تڑپنے لگتا ہے۔ اس درد کی ٹیس بڑھتی ہے کم نہیں ہوتی اور بڑی سے بڑی مصیبت بن جاتی ہے بقول خواجہ درد۔ ؎

مرغ بلبل جو کیا یاد چمن کو ٭ غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو

آج کل جبکہ سفر میں اتنی آسانیاں ہو گئی ہیں پھر بھی وطن کی یاد میں عجب کیفیت ہوتی ہے۔ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔ ؎

یوسف کہ بہ مصر بادشاہی می کرد ٭ میگفت گدا بودن کنعاں خوشتر

اگر وطن میں دلبستگی کے غیر معمولی اسباب موجود ہو جائیں تو اسکی محبوبیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ امام حسینؑ کا وطن ایسا ہی تھا جس سے امام کو کافی لگاؤ تھا۔ اگر وطن کی حیثیت سے مانوس تھے تب بھی حق بجانب تھے مگر یہاں وطن کے ساتھ نانا کا مزار، ماں کی تربت اور بھائی کی لحد کا بھی سوال ہے۔ اسی وجہ سے حضرت کو مدینہ کی جدائی بہت شاق تھی۔ شہید آخری بار نانا کے روضے پر آئے جسکے بعد آنا نصیب نہ ہوا۔ سر جھکائے کھڑے ہو گئے۔ جدائی کا غم کلیجہ میں چٹکیاں لے رہا ہے۔ آنکھوں سے لگاتار آنسو بہ رہے ہیں۔ دل کہتا ہے۔ سر جائے مگر یہاں سے قدم نہ ہٹے طبیعت کہتی ہے کہ جانے کا ارادہ نہ کیجئے۔ وقت کی نزاکت کہتی ہے کہ مولا جلد چلئے۔ مجبوری کا تقاضا ہے کہ دم بھر نہ ٹھیریا۔ کشمکش میں ہیں دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ اس کو سوائے حسینؑ کے کون جان سکتا ہے۔ مزار سے رخصت ہو چکے بعد ماں کے مرقد اور بھائی کی لحد سے رخصت ہوئے۔ آہ ہمیشہ کے لئے ان مزاروں کو الوداع کر رہے ہیں۔

بنی ہاشم کا قافلہ تیار ہوا۔ سواریاں حرکت میں آئیں۔ ایک وہ دن تھا کہ جب رسولؐ یہاں تشریف لائے تھے۔ ایک آج کا دن ہے کہ امام مظلومؑ سے مدینہ چھوٹتا ہے۔ یہ وہ شہر ہے کہ جس کو نبیؐ نے مدینہ بنایا تھا لیکن حسینؑ نانا کے روضے سے ہٹائے جا رہے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب نبیؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تھی تو مدینہ والوں نے بہت خوشیاں منائی تھیں۔ مدینہ وہ سرزمین ہے جس پر امام گھٹنیوں کے بل چلے تھے۔ بچپن کی بے فکر ساعتیں یہیں گزری تھیں۔ وہ مسجد جس میں نبیؐ اپنے نواسے کیلئے اونٹ بنے تھے۔ مدینہ کی وہ زمین جس پر حسینؑ کی کرامتیں ظاہر ہوئی تھیں ان سب کو حسینؑ صرف ایک مقصد اعلیٰ کیلئے چھوڑ رہے ہیں۔ یعنے یہ کہ باطل کو مغلوب کر کے حق کی حقانیت کا اعلان کر دیا جائے۔ اور دنیا کو باطل سے مقابلہ کا ایک نیا طریقہ سکھا دیا جائے۔ چاہے باطل کو ظاہری فتح حاصل ہو جائے لیکن دراصل وہ حقیقی شکست ہوگی۔

حسینؑ ایسے عجیب و غریب عنوان سے سفر کر رہے تھے کہ جس قدر برکت والا قافلہ نگاہوں سے دور ہوتا جاتا تھا اس قدر پیچھے رہ جانے والی بہار زیادہ مدینہ کے نخلستان مسجد نبوی کی دیواریں سر اٹھا کر دیکھنے کی زیادہ خواہش کرتی تھیں۔ یہاں تک جانے والا نگاہوں سے دور ہو گیا۔ در و دیوار پر مایوسی چھا گئی۔ قبر رسولؐ کا مجاور اپنے آخری سفر پر روانہ ہوا۔ فاطمہؑ کی شمع مزار گل ہو گئی۔ اور بقیع سے نوحہ و فغاں کی آواز بلند ہوئی۔ مدینہ سونا ہو گیا اہل مدینہ ایک بہت بڑی برکت سے محروم ہو گئے اور کربلا کی قسمت کا ستارہ چمکانے لگا۔ اسے مسافرو نے وطن چھوڑ کر بڑا جہاد نفس کیا مگر آج کتنے دل ہیں کہ سرزمین کربلا پر دفن ہونا اپنی سب سے بڑی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ کاش ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو جائے۔

(وَالسَّلَامُ)

"بہتّر پیاسے اور بہتّر ہزار فوج"

دنیا میں حسینؑ کا کارنامہ ایک غیر فانی کارنامہ ہے جس نے سرزمین کربلا کو سجدہ گاہ خلائق بنا دیا۔ اس واقعۂ ہائلہ کی یاد دلوں کو اب بھی رُلا رہی ہے۔

مندرجۂ ذیل نقشہ میں صرف اُن اعداد و شمار کو پیش کیا جا رہا ہے جس سے فوج یزید کی صحیح تعداد مستند تاریخوں سے ثابت ہے۔ یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان بہتّر پیاسوں کے مقابلہ میں کیا منظم معرکہ قائم کیا گیا تھا۔ یزیدی فوج اسلحہ سے آراستہ و پیراستہ تھی لیکن حسینیؑ فوج کے پاس پورے لڑائی کے اسلحہ بھی موجود نہ تھے اور اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ حسینؑ کا مقصد ملک گیری نہ تھا۔ بلکہ دنیا کیلئے ایک زندہ مثال قائم کرنا۔ یزیدی کی افواج قاہرہ کے اعداد ملاحظہ ہوں۔

نمبر	نام	تعداد	نمبر	نام	تعداد
۱	عمر ابن سعد (سردار فوج)	۶ ہزار	۹	نصر ابن خرشنہ	۲ ہزار
۲	شیث ابن ربعی	۲۴ ″	۱۰	محمد ابن اشعث	۱ ″
۳	عروہ بن قیس	۴ ″	۱۱	عبداللہ	۱ ″
۴	سنان ابن انس نخعی	۴ ″	۱۲	خولی، اصبحی	۱۰ ″
۵	حصین ابن نمیر	۴ ″	۱۳	بکر بن کعب	۳ ″
۶	شمر ذی الجوشن	۴ ″	۱۴	حجار ابن الحر	۱ ″
۷	مضائر ابن رہینہ المازنی	۳ ″	۱۵	حر بن یزید ریاحی	۳ ″
۸	یزید ابن رکاب کلبی	۲ ″		کل تعداد	۷۲ ہزار

اوپر کی تعداد دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایک حسینی سپاہی کے مقابل میں ایک ہزار یزیدی سپاہی لائے گئے تھے۔ اس سے آپ حسینی سپاہیوں کے جوش ارادہ اور طاقت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اتنی بھوک اور پیاس میں ان کے جبینوں پر شکن نہیں۔ یہ پہاڑ کی طرح اپنے ارادوں میں قائم رہے بہادری دکھلاتے ہوئے راہی جنت ہوئے۔ دنیا والوں کو استقلال و اتحاد و مقصد کا سچا درس دے گئے جس کی پیروی تا قیامت کیجائے گی اور دنیا جسے کوشش کرنے پر بھی نہ بھلا سکے گی۔ انشاء اللہ۔

واقعہ کربلا کی جاذبیت

از جناب سید محمد نذیر حیدر جعفری امام بارہ جعفریہ سیتاپور

ہر پردرد کہانی، مظلوم کی داستانِ غربت انسان کو متاثر کردیتی ہے لیکن حسینی واقعہ ایسا درد انگیز واقعہ ہے کہ انسانی قلوب ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعہ جذبات انسانی میں ہیجان پیدا کرکے اس میں قبول حق کی صلاحیت پیدا کردیتا ہے۔

منکرانِ اسلام بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حسینؑ قابل عزت شخصیت اسی لئے نہیں کہ رسول اسلام کے نواسے ہیں۔ چونکہ انسانیت کے سب سے بڑے ہمدرد تھے۔ اور لامذہب بھی حسینؑ پر بیجا ظلم کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ دنیا میں ہر شخص رنج سے اثر لیتا ہے کیونکہ حیاتِ انسانی کا اہم عنصر رنج و غم ہی ہے۔ بقولِ غالب ؎

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں ؛ موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

تاریخوں میں واقعات غم مخصوص ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کا آگ میں ڈالا جانا کتنا درد انگیز اور رنج پہنچانے والا منظر ہے۔ لیکن آگ کا ٹھنڈا ہوجانا اور نقصان نہ پہنچانا کس قدر خوشی کی بات ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ایوبؑ اور دیگر انبیاء کی تکالیف جب ہمارے سامنے پیش کیجاتی ہیں تو ہمارے قلوب متاثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی نائب رسولؐ کی زندگی مصائب سے پر ملے تو کیا ہمارے قلوب اس طرف نہ کھنچینگے۔ نہیں نہیں دنیا اسکی طرف کھنچ جائے گا۔

وہ ذات جس کے سینے میں قرآن چھپا ہوا ہو اور اگر اس کا سر نیزہ پر بلند کیا جائے تو یقیناً دنیا اس ٹریجڈی (Tragedy) پر خون کے آنسو بہاتی ہوئی ضرور دکھائی دے گی۔ یاد کیجئے مباہلہ کا میدان، جب رسولؐ مباہلہ کے میدان میں نکلے تو حسینؑ رسولؐ کی گود میں تھے۔ مباہلہ کے میدان میں حسینؑ اور دیگر معصوم ذاتوں کو نصرانیوں نے دیکھ کر مباہلہ نہ کیا۔ اسی طرح حسینؑ نے کربلا کے تپتے میدان میں علی اصغرؑ کو ہاتھوں پر بلند کرکے اپنی حقانیت کا لافانی نقش چھوڑ دیا فوج یزید میں آہ و زاری کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور آخر حرملہ نے حسینؑ کے کلام کو قطع کرنے کیلئے تیر روانہ کیا اور بچے نے باپ کے ہاتھوں پر تڑپ کر جان دے دی۔

حسینؑ کہتے تھے کہ نانا کے سچے دین پر آنچ آئے گی گھر بار جان و مال عزت آبرو سب نثار کردونگا۔ اگر کربلا کے سانحۂ عظیم کے وقت رسولؐ ہوتے تو ہرگز اپنی جان کو عزیز نہ رکھتے اس لئے آپ کے نہ ہوتے ہوئے حسینؑ نے ہم شکل رسولؐ کی جوانی عباسؑ کے کٹتے ہوئے شانے، اصغرؑ کا گلا پیش کردیا۔ اہل بیتؑ کا اپنے مقصد کی اشاعت کیلئے سر برہنہ ننگے اونٹوں پر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام جانا گوارا کیا۔ یہی نہیں بلکہ دربار یزید میں آل رسولؐ کی حاضری پر تیار ہوگئے اور آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرتے ہوئے بازاروں اور کوچوں میں اپنے مقصد کی اشاعت کرتے گئے۔ آخر خواجہ صاحب نے متاثر ہوکر کہہ دیا۔ ؎

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ ؛ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید ؛ حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

یہ ثابت ہوگیا کہ جتنی جاذبیت حسینؑ کے واقعہ میں ہے اتنا اور کسی اور واقعہ میں نہیں۔ تب ہی تو علامہ آفندی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے ۔ ؎

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا ؛ اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمۂ حق ضبط کیا ؛ پھر چیخ کے یا حسینؑ کہنا ہی پڑا

(والسلام)

یزیدی دربار میں فاطمی قیدی

از مصور فطرت خواجہ حسن نظامی

یزید کے سامنے جب حضرت امامؑ کا سر لایا گیا اور قیدی لاکر کھڑے کئے گئے تو اس نے کہا۔ اس لونڈی کے بچے ابن زیاد کو غارت کرے میں نے حسینؑ کو قتل کرنے کا حکم کب دیا تھا۔ پھر یزید رونے لگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کی نوک حضرت امامؑ کے دندانِ مبارک پر مارنا شروع کیا تو ابو برزہ اسلمی صحابی رسولؐ نے اس کو ڈانٹا اور کہا بدمعاش یہ مقام رسول خدا کے چومنے کا ہے۔ یزید کھسیانا ہوگیا۔ اور گردن اٹھاکر حضرت امام زین العابدینؑ سے کہا۔

تیرے باپ نے چاہا تھا کہ میری بادشاہت لے لے میرا حق اس نے نہ پہچانا اور قرابت داری کا خیال نہ کیا۔" عابد بیمار نے جواب میں یہ آیۃ پڑھی۔

(کوئی مصیبت زمین اور تمہاری جانوں پر ایسی نہیں آتی جو خدا کی لکھی ہوئی تقدیر سے علیحدہ ہو)

یزید نے اپنے دربار کے ایک عالم خالد سے کہا۔ عابد کو جواب دو۔ خالد نے یہ آیۃ پڑھی:

"(کوئی مصیبت تم پر نہیں آتی مگر خود تمہارے ہی کرتوت کا وہ نتیجہ ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا بہت سی خطائیں معاف بھی کردیتا ہے"۔ حضرت زینبؑ نے فرمایا میرا باپ اور بھائی تجھ سے اچھے تھے"۔ یزید نے کہا"۔ بے شک تیرے دادا میرے دادا سے بہتر تھے اور تیری والدہ میری والدہ سے اچھی تھیں۔ مگر تیرا باپ میرے باپ سے برا تھا۔ یہ دعویٰ تیرا درست نہیں ہے۔ وہ دونوں خدا کے ہاں ہیں اس کا فیصلہ خدا کریگا کہ ان دونوں میں کون بہتر ہے۔ البتہ میں تجھ سے اور تیرے بھائی سے بہتر ہوں دیکھ لے میں تخت پر بیٹھا ہوں اور تو قیدی بنی کھڑی ہے اور تیرے بھائی کا سر کٹا ہوا رکھا ہے۔ حضرت زینبؑ نے جواب میں یہ آیۃ پڑھی۔

(ملک کا مالک خدا ہے جسے چاہے ملک دے جس سے چاہے لے لے۔

یزید بولا۔ بس زبان درازی نہ کرو۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ باہر نوبت بج رہی تھی۔ یزید نے عابدؑ بیمار سے کہا سن یہ میری اور میرے باپ کی بادشاہت کی نشانی ہے اور تیرا باپ سامنے کٹا پڑا ہے۔ عابدؑ چپ ہوگئے تھوڑی دیر میں اذان کی آواز آئی عابدؑ بولے۔ لے سن یہ میرے باپ دادا کی بادشاہت کی نشانی ہے۔ اور تو اپنے باپ سمیت اس نشان کے آگے سر جھکاکر گر پڑتا ہے۔ آخر دربار برخواست ہوا عابد بیمار کی بیڑیاں اور طوق اتار لیا گیا۔ حرم کو یزید نے اندر محل میں بھجوا دیا۔

بنی امیہ کی طولانی کہانی سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ یہ منافق تھے خوف سے مسلمان ہوگئے تھے اور لالچ سے اس پر قائم رہے۔ ورنہ ان کے دلمیں اسلام کی کچھ عظمت نہ تھی جب وہ دین اور اہل دین کی قدر ہی نہ جانتے تھے تو جو حرکت بھی کرتے وہ کم تھی۔ ابولہب حضرتؐ کے چچا اور ابوجہل قریش کے سردار ان منافق مسلمانوں سے بہتر تھے جنہوں نے کھلم کھلا مخالفت کی اور مشرک کہلائے۔ خطرناک یہ بنی امیہ تھے جن کی زبانوں پر کلمہ تھا جن کی پیشانی سجدے میں تھی، جن کے منہ میں روزے تھے مگر دل تاریک تھے اور ان میں حرص دنیا اور خواہش عزت و جاہ کے سوا ایمان کی اصلیت ذرہ برابر نہ تھی پھر ایسے لوگوں سے جو گناہ بھی ہوتے زیبا ہے۔ آج وہ مٹ گئے ان کے تخت اوندھے ہوگئے ان کی عزتیں خاک میں مل گئیں۔ دمشق میں یزید کی قبر میں نے دیکھی ہے لوگ اس پر پتھر مارتے ہیں اور پیشاب کرتے ہیں۔ معاویہ کی قبر پر بھی گیا ہوں ایک چھوٹی سی برجی میں ویران پڑی ہے جس پر وحشت برستی ہے۔ مگر بنی فاطمہؑ کی قبریں سلطنت کر رہی ہیں اور ان کے کارنامے دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس محرم میں کروڑوں آدمی ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ اور کروڑوں لاکھوں ان کے نام پر خیرات کیا جاتا ہے۔ اور بنی امیہ کا نہ کوئی نام لیتا ہے نہ والی وارث یہی قدرتی انصاف سب سے بڑی دلیل حق و باطل کے سمجھنے کی ہے۔

پانی

از خان بہادر حاجی احمد چاند مرحوم و مغفور — مترجمہ محمد حیدر رضا و علی رضا

یہ مضمون خان بہادر مرحوم کی معرکۃ الآرا کتاب "چار آنسو" میں طبع ہوا ہے جو گجراتی زبان میں ایک شاہکار کا مقام رکھتی ہے ہم خاص طور پر خان بہادر مرحوم کے بڑے داماد عالیجناب مولوی غلام علی صاحب عنایت اللہ نجفی کی اجازت سے انتخاب ہم کیلئے ترجمہ کرا کر شائع کر رہے ہیں۔ اگر ناظرین کو پسند آئے تو انشاءاللہ اور بھی مضامین شائع کریں گے ہمیں امید ہے کہ ناظرین اس مضمون کو ضرور پسند فرمائیں گے۔ ترجمہ کیلئے میں خاص طور پر جناب حیدر علی صاحب اور رمضان علی صاحب کا ممنون ہوں۔ چونکہ مجھے گجراتی زبان سے واقفیت نہیں ہے لہٰذا ترجمہ میں تراحم حیدر بھائی و رمضان بھائی کا ہی رہا۔

(عباس رضوی)

موسم گرما میں ایک دن سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ ایسی گرمی میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ کسی ظاہر وجہ کے بغیر میرا دل صبح سے بہت گھبرایا ہوا تھا۔ دل پر ایک عجیب طرح کی بےچینی قبضہ کر رہی تھی۔ کیا کروں اور کیا نہ کروں کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ اور ذرا بھی سوچے بغیر میں گھر سے باہر نکل پڑا۔ اور بیرون شہر کا راستہ لیا۔ سر پہ سورج۔ سخت دھوپ، غمگین دل، اور خیالات کی دھن میں میں صحرا میں تین میل آگے گیا ہوا تھا۔ اور مجھے دھوپ کا خیال آیا اور پیاس سخت لگ رہی تھی۔ پیاس کی تکلیف پانی کی عدم موجودگی سے عقل دیکھتے دیکھتے گم ہو گئی۔ تکلیف بڑھنے لگی پھر تین میل پیچھے ہٹنے سے شہر کی کچہری میں سے شاید پانی ملے۔ اور اگر ایک آدھ میل آگے بڑھ جاؤں تو ایک کنواں ملے آگے بڑھنا ہی اچھا سمجھا۔ اور بڑھا۔ چند قدم چلا اور پانی کی تکلیف بے حد بڑھ گئی۔ پورے جسم میں آگ لگ گئی۔ آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگا۔ ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب گرا کہ جب گرا۔ دو چار منٹ ہی نہیں گزرے کہ پانی پانی پکارتا ہوا جلتی زمین پر گر پڑا اور دنیا نظروں سے دور ہو گئی۔ وسیع ریگستان سخت دھوپ، آسرے کا کوئی مقام نہیں۔

دور صاف پانی بہتی ہوئی ندی خیموں کی قطار۔ لشکر کے ہزاروں آدمی پانی سے ایک آدھ میل دور۔ دوسرا اور خیموں کا ایک چھوٹا سا جتھا مجھے دکھائی دینے لگا۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ خیموں کے چھوٹے جتھے میں سے سوکھے ہوئے خرموں کے درختوں میں سے بہتے ہوئے پانی کی سطح پر سے ریگستان کی جلتی ہوئی ریگ کے ایک ایک ذرہ میں سے ایک ہی آواز میرے کانوں میں آرہی تھی۔ "پانی" "پانی"۔ یہ ریگستان کونسا۔ یہ لشکر کس کا۔ وہ خیمے کس کے۔ پانی، پانی، کی کلیجہ توڑنے والی آوازوں کے کیا معنے۔ ایسا سوچتے سوچتے میں بھی اس ریگستان میں چکر لگانے لگا۔ اور میرے منہ سے بھی یہی آوازیں نکلنے لگیں۔ وہ خیمہ گاہ کے باہر ایک ضعیف جیسا ہاتھ میں تلوار لئے کھڑا ہے یہ کون؟ اس کے آگے گھوڑے پر سے اتر آکے باوا جان! پانی یہ کہنے والا نوجوان کون؟ نوجوان کو جواب میں "ہمت رکھ کے تو بھی لے کر آ۔ میری دعا تیرے ساتھ ہے"۔ وہ کیا؟ نوجوان جاتا ہے۔ اس کو یہ تو معلوم ہی تھا کہ یہ لشکر کثیر یہ ضعیف کے دشمنوں کا ہی تھا۔ اس میں سے بہت سوں کو اپنی بہادری سے قتل کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ یکایک گھوڑے پر سے گر کے باوا جان! آخری سلام۔ ایسی ندا دینا وہ کیسا؟ پھر پانی، پانی، کا شور بڑھا۔ میں بھی پانی پانی پکارتا ہوا خیمہ گاہ کی طرف بڑھا۔ ضعیف ایک شیرخوار بچے کو اس کی ماں کے ہاتھوں سے لے کر لشکر کثیر کی طرف جاتا ہے۔ ذرا سی دیر میں واپس آتا ہے۔ بچہ ہاتھوں پر دیا ہے۔ سوتا ہے یا جاگتا ہے اس کی خبر نہیں۔ کچھ لہو کے دھبے نمایاں تھے خاموشی سے انتظار کرتی ہوئی ماں کے ہاتھوں میں بچے کی لاش! مجھے لاش ہی دکھ رہی تھی۔ جو حوالے کرتا ہے وہ کیا؟ پھر کہرام اٹھا اب تو زمین اور آسمان دونوں میں سے ایک ہی آواز نکلنے لگی۔ دنیا کو نہ جانے آج کیا ہو گیا تھا؟ کیا دنیا کا خاتمہ ہونے والا تھا۔ قیامت جسے کہتے ہیں وہ کیا یہی ہے؟ میری چھاتی پھٹنے لگی۔ جی یہ چاہتا تھا کہ بیتابی سے خودکشی کرلوں۔ یکایک سناٹا چھا گیا۔ بچے گھبرا کر بھاگنے لگے۔ آسمان میں لال رنگ چھا گیا جیسے آسمان میں سے لہو کی بارش ہوئی ہو۔ ایسا معلوم ہونے لگا۔ پانی، پانی، کی صدائیں بند ہو گئیں یہ کیا؟ کس کو پیاس لگی تھی؟ وہ ضعیف کون؟ وہ نوجوان کون؟ وہ شیرخوار بچہ کس کا؟ وہ لشکر کس کا؟ کس سے پوچھوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ چلتے چلتے ایک ندا میرے کان میں آئی۔ جیسے غیب سے کوئی بولتا ہے۔

یہ میدان کربلا کا۔ پیاس حسینؑ کی۔ پانی حسینؑ کے بچوں کیلئے چاہئے تھا۔ حسینؑ کا نوجوان بچہ، حسینؑ کا شیرخوار بچہ سب کی پیاس بجھ گئی اب ان میں کا کوئی پانی نہیں مانگے گا۔ میری چھاتی پھٹنے لگی۔ دیوانہ سا بن کے یا خدا کہتا ہوا زمین پر گر پڑا۔ گاؤں کی طرف آتے ہوئے ایک گاڑی والے نے مجھے اٹھایا تھا۔ میں پانی، پانی پکار رہا تھا اس نے میرا سر اپنی گود میں رکھ کے مجھے پانی پلانا شروع کیا۔"

قطعہ
از مرزا دولھا حیدر رضا صاحب

امتحاں گاہِ وفا ہے اور فدا ہے ممتحن — یہ ثبات و عزم تیرا راستہ اتنا کٹھن
مسکراہٹ ہے لبوں پر گو بھرا گھر لٹ گیا — جانِ حیدرؑ اللہ اللہ تیرا نفسِ مطمئن

قطعہ

ہر زمیں زیرِ قدم تختِ سلیماں ہو جائے — آئے جو ذرہ نظر تک مہِ تاباں ہو جائے
تیرے ہلکے سے اشارے کی تجلی ہے حسینؑ — نسلِ آدم کی قسم آدمی انساں ہو جائے

قطعہ
دھنی فیض آبادی

آج حیرت میں ہر اک عقلِ رسا ہے شبیرؑ — کام وہ تیری شہادت نے کیا ہے شبیرؑ
کل بہتّر تھے تری فوج میں مرنے والے — آج دنیا ترے قدموں پہ فدا ہے شبیرؑ

فلسفۂ شہادت

از مولانا شیخ محمد مختار صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ حسینیہ بٹاگاؤں گھوسی اعظم گڈھ مجتہد سند یافتہ عراق

عقلائے دہر کی حقائق شناس نگاہوں نے نظام فطرت کا گہرا مطالعہ کرکے معلوم کرلیا ہے کہ ناقص اور سافل کے علو و ارتقا کا راز اسی میں مضمر ہے کہ وہ اپنی ہستی کو کامل و عالی کی ہستی پر قربان کردے بس ناقص نے اپنی ہستی کو فنا کردیا اس نے معراج کمال حاصل کرلیا اور جس جس سافل نے عالی پر اپنی حیات قربان کردی وہ فنا ہونیکے عوض زیادہ خوشگوار اور پائدار زندگی پر فائز ہوگیا ہر فرد نوع ادنیٰ اعلیٰ پر قربان اور فدا ہوتی ہے ہزار ہا نباتات فنا ہوکر حیوان کی حیات کا موجب ہوتے ہیں اور حیوانات انسان کی اور یہ حقیقتاً انکی فنا نہیں بلکہ بقا ہے یہ تنزل نہیں بلکہ ترقی ہے اور اسی میں حیوانی قربانی کی مقبولیت کا راز ہے یہ اسکی منتہائی کمال ہے کہ وہ اپنے آقا اور مولا انسان کی ہستی میں فنا ہوکر ابدی حیات حاصل کرے یہ ظلم نہیں رحم ہے ایک کی فنا دوسرے کی بقا ہے مٹی اور پانی جب تک اپنی صورت نوعیہ اور شخصیہ کو فنا نہ کردیں گے درخت نشو و نما نہ پائیگا ایک جوہر مثل الماس جب تک فنا ہوکر خاک نہ ہوجائے جزو انسان نہ بن سکے گا اور اسکی بقا کا سبب نہ ہوگا ایک قطرۂ باران جب تک اپنے وجود کو خاک میں نہ ملائیگا باعث نشو و نمائے نباتات نہوگا نباتات اگر فنا نہوں تو حیوان کی زندگی نہو اور اسی طرح اس سے بالاتر ان سب کی فنا انسان کی بقا کی موجب ہے اور انکی فنا ہی انکی حقیقی ترقی ہے ایک درخت کی گٹھلی ایک نہایت حقیر ہستی ہے جس وقت تک اسکی شخصیت باقی ہے نہ اسمیں ترقی ہے نہ کمالات کا ظہور جب یہ اپنی ہستی کو خاک میں ملا دیتی ہے اور اسکی شخصیت فنا ہوجاتی ہے اسوقت ترقی شروع ہوتی ہے یہ زمین میں فنا ہوکر ہزارہا اجزائے زمین کو اپنے مشابہ کرکے اپنے میں جذب کرلیتی ہے اور ایک عظیم الشان درخت کی صورت اختیار کرکے ہزارہا خلق خدا کی پرورش کا وسیلہ ہوتی ہے اور مظہر شان ربوبیت ہوکر لاکھوں موجودات کے لئے سایۂ رحمت اور آخر ترقی کرکے یہ فنا عین صورت بقا اور حیات ابدی میں ظاہر ہوتی ہے یہ فنا شدہ شے پر عود کرکے وہی گٹھلی بن جاتی ہے اور ایک ہستی ہزارہا ہستیوں کی صورت اختیار کرلیتی ہے ایک گٹھلی سے ہزار پھل و گٹھلیاں اور اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ اس فنا کے بغیر حیات ابدی کا حصول ناممکن ہے ایک گٹھلی یا دانہ فنا ہوکر کروڑوں اجزائے ارضی کو اپنی حیات میں شامل کرکے انکو درجۂ کمال پر پہونچاتا ہے "کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف من یشاء واللہ واسع علیم آیۃ"

اسی سے قومی ترقی اور انسانی قربانی کا راز منکشف ہوتا ہے ایک فرد قوم، قوم میں فنا ہوکر ہی قوم کو حقیقی ترقی کی معراج پر پہونچاتا ہے اس قوم نے دنیا میں کوئی ترقی نہیں کی جو اس قسم کی قربانی سے محروم رہی اور وہ شجرۂ دین سرسبز و شاداب نہیں ہوا جس پر ایسی قربانی نہ چڑھائی گئی ہو جتنی قربانی عظیم الشان ہوگی اتنی ہی شان عظیم۔ تمام اقوام عالم و ادیان پر فخر کرسکتا ہے دین اسلام جو ایک عظیم الشان قربانی کا مالک ہے"

بعض اہل علم کا یہ اعتراض کہ حسینؑ نے جان بوجھ کر اپنے کو ہلاکت میں ڈالکر آیۃ "لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ" کی مخالفت کی ہمارے اس بیان سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ اگر ایک جان دیگر ہزاروں کے دین و ایمان کی آزادی کا باعث ہوجائے تو اہل عقل کے نزدیک یہ قربانی تحسین سمجھی جائیگی اور نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے جان ضائع کردی اور اپنے آپ کو تہلکہ میں ڈالا۔ ایک اہل ہمت کی جماعت قطبین کی تلاش میں خطرناک منازل کا سفر کرتی ہے اور ایک نہیں کئی جماعتیں اسی طرح ہلاک ہوکر اس کام کو سر کرلیتی ہیں اور قطبین پر برطانیۂ عظمیٰ کی عظمت کا جھنڈا گاڑ دیتی ہیں کوئی ذی شعور نہیں کہتا کہ احمقوں نے اپنی جان مفت ضائع کی کیونکہ اہم مقصد پیش نظر تھا ایک افسر دشمن کے قبضہ میں جانے سے بچا لینے کے لئے میگزین میں آگ لگا دیتا ہے اور خود بھی جل کر خاک ہوجاتا ہے کوئی ذی ہوش نہیں کہتا کہ اس نے برا کیا بلکہ اسکی مدح سرائی کرتے ہیں ایک جنرل دشمن کے مقابل دریا پر پل باندھنے کے لئے ہزاروں سپاہی کٹوا دیتا ہے کہ اسکے بعد ہم دشمن کو شکست دیدیں گے اور قوم و ملک کی جان و مال عزت و آبرو بچالیں گے یہ فعل قبیح نہیں کہا جاسکتا کہ ہزارہا جانیں تلف کیں کیونکہ ہزار تلف کرکے لاکھوں و کروڑوں جانیں اور انکی عزت و آبرو بچالی ایک جانباز سپاہی اپنی قوم اور افسر کی جان بچانے کے لئے دشمن کی توپ کے منہ میں چلا جاتا ہے اور اسمیں جان دیدیتا ہے کوئی منصف نہیں کہہ سکتا کہ اس نے غلطی کی اور ہلاکت میں پڑگیا سقراط جیسا حکیم و دانا دشمن کے ہاتھ سے زہر کا پیالہ لیکر پی جاتا ہے اور صداقت و سچائی کے لئے جان دیدیتا ہے نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے نادانی کی کیونکہ وہ اس حقیقت کو سمجھتا ہے "القتل اولیٰ من رکوب العار" حق جان سے کہیں زیادہ گرانقدر ہے"

فطری اصول کے مطابق واقعات کی روشنی میں ریگستان کربلا کے اندر لاکھوں سے بہتر کا لڑائی دیکھو اور غور کرو کہ یزید کی ٹڈی دل خونخوار بے رحم جفا شعار اور ناخدا ترس فوج کے مقابلہ میں بہتر سچے دیندار، وفا شعار، حق پرست سپاہیوں کی مٹھی بھر جماعت کا برسر پیکار ہونا حاسد اور دشمن کی نظر میں جان بوجھکر اپنے کو ہلاکت اور تباہی میں ڈالنا ہے لیکن اہل انصاف اور صاحبان عقل و بصیرت کی نگاہ میں بہترین حکمت عملی حسن تدبیر اور سیاست پر مبنی ہے یہ ہلاکت و تباہی نہیں اگر ایک جانباز جلتے ہوئے مکان بھڑکتے ہوئے شعلوں میں کود کر ایک خاندان کی جان بچاتا ہے تو وہ خاک نہیں زندۂ جاوید ہوگیا اگر ایک ملاح گرداب میں آئے ہوئے ڈوبتے ہوئے جہاز کو بھنور میں غوطہ مار کر خود ڈوب کر تیرا جاتا ہے تو وہ ہلاک ہونے والا نہیں کہلاتا بلکہ وہ ہلاکت سے بچانیوالا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے تو حسین بن علی علیہما السلام خون کے دریا میں غوطہ لگا کر اسلام کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو کفر و نفاق کے بھنور سے نکالنے اور ابدالآباد تک کیلئے اسکو محفوظ کردینے والے کو ہلاکت اور تباہی کا الزام دینے والا دولت ایمان سے عاری نہیں بلکہ زیور عقل و بصیرت سے بھی عاری کہا جائیگا۔ ہلاکت وہاں کہلاتی ہے جہاں انسانی جان کا عوض اس سے بڑھکر نہ حاصل ہو اور بیکار ضائع ہو۔

وہ شجرۂ اسلام جس کو رسولؐ اسلام نے اپنے پاک و پاکیزہ خون سے سینچا تھا وہ یزید کی عہد میں سموم کفر و الحاد سے مرجھا رہا تھا اسلامی توحید شرک کے لباس میں دکھائی دیتی تھی دین بے دینی کے زیور سے آراستہ ہورہا تھا یہاں تک کہ خدا پرستی کے نام پر اور مذہب ہی کے پردہ میں نفس و ہوا نفس کی پرستش کی جاتی تھی اپنی خواہشوں کو ٹھیک حکم الٰہی بتایا جاتا تھا لہذا سید الشہداء اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ وہ عین امتثال اوامر ربانی ہے تو ایسے وقت میں خدا کے ایک بندۂ مخلص کو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ خلق خدا کی نگاہوں میں مرادات خداوندی اور مرضیات الٰہی کی برتری قائم رکھنے کے لئے جان و مال بلکہ عزت و ناموس تک کو بھی فدا کردینے پر کمر بستہ ہوجائیں اور حقیقی خدا پرستی کا سبق سکھانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی فدا کردینے سے دریغ نہ کریں۔

سلام

یہ مانتا ہوں وہ کربلا کا شہید اعظم خدا نہیں ہے
بقا خدا کیلئے ہے لیکن حسینؑ کو بھی فنا نہیں ہے

مقام طاعت یہ وقت سجدہ گواہ ہے شان حریت کی
بجز خدا اور کسی کے آگے حسینؑ کا سر جھکا نہیں ہے

نصیر لو یہ خیال باطل تمہیں ڈبو کر رہیگا اک دن
جسے خدا تم سمجھ رہے ہو خدا نما ہے خدا نہیں ہے

قساوت قلب حرملہ نے یہ کہکے چلہ میں تیر جوڑا
ہے بے خطا گر صغیر تو ہو یہ تیر تو بے خطا نہیں ہے

بھرے ہیں شیر خدا کے جذبے جری کے دل میں لہو کی صورت
وفائے عباسؑ اور کیا ہے اگر علیؑ کی دعا نہیں ہے

حسینؑ مقتل سے آرہے ہیں لئے ہوئے لاش نوجواں کی
یہاں تو رکتے ہیں انبیاء بھی کہ عام یہ راستا نہیں ہے

پکاریں دریا کی موجیں بڑھکر حضور پیاسے ہیں پانی پی لیں
کہا یہ سقائے تشنہ لب نے شعار اہل وفا نہیں ہے

علیؑ کی الفت میں مرنے والا شہید ہے اتنا جانتا ہوں
سعید مل جائے یہ سعادت بس اور کچھ مدعا نہیں ہے

(نصیر بزمی)

چنانچہ حسینؑ ابن علیؑ نے اپنا گلا خنجر و تلوار کے نیچے رکھ دیا اور اسلام کو بچا کر حق و باطل میں تمیز کرا دیا اور ممات کی شہنشاہی کو حیات پر ترجیح دی اور مظلوم شہنشاہ ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ سے خراج تحسین حاصل کر لیا اور تا قیامت حاصل کرتا رہے گا۔"

فدا ہونے والوں میں وہ مرنے والا جس کی موت اقتصادی موت ہو، معاشرتی موت ہو، سیاسی موت ہو، علم و حکمت کی موت ہو، حق و انصاف کی موت ہو، ملکی موت ہو، تمدنی موت ہو، اخلاقی موت ہو، ایسی موت یقیناً ایسی ہے جس سے عالم سوگ نشین ہو، زمین و آسمان ماتم کریں، چاند و سورج سینہ زن ہوں، سر کتا نیوالے تو بہت ہیں لیکن خدا کا کہا ہوا ذبح عظیم الحق ہر اعتبار سے سب پر عظمت و فوقیت رکھتا ہے اور اسی کا پیکر نورانی خلعت سید الشہداؑ کے لئے زیبا ہے خدا سچا اور قرآن سچا تو بے شک حسینؑ کی شہادت کی زندگی بھی صفوف شہدا میں شان امتیاز رکھتی ہے جس کا پرچم حیات درخشانی ملک شہادت پر ہمیشہ ہمیشہ لہراتا رہے گا۔"

سلام

عالیجناب نواب معین یار جنگ بہادر نعیم دام اقبالہ

کربلا میں ظلم بیجا کا سماں دیکھا کئے
دیکھنے والے نیاز عاشقاں دیکھا کئے

عزم و قوت کا اُسے روح رواں دیکھا کئے
اپنی بربادی پہ جس کو شادماں دیکھا کئے

بکھرے تھے جو کربلا میں گلشن زہراؑ کے پھول
خاک کے ذروں میں اوج آسماں دیکھا کئے

صبر یہ ہے دیکھکر بیٹے کے سینے میں سناں
اُف نہ کی سرور نے سوئے آسماں دیکھا کئے

طالب دنیا تھے شامی اور انصار حسینؑ
آپ کے نقش قدم میں دو جہاں دیکھا کئے

کیوں نہ چمکا آفتاب جشن سجاد حزیں
نوک نیزہ پر سر شاہ زماں دیکھا کئے

غیرت قومی کہاں تھی اے مسلمانو! تم
بازوئے بنت علیؑ میں ریسماں دیکھا کئے

حضرت ایوبؑ دیکھا آپ نے صبر حسینؑ
دل کے ٹکڑے کشتۂ تیغ و سناں دیکھا کئے

رہروان جادۂ حق منزلیں طے کر چکے
ایک ہم ہیں نقش پائے کارواں دیکھا کئے

آہ وہ ساعت کہ شاہ دیں نے بہ لب تشنہ فرات
قوت بازو کو اپنے نیم جاں دیکھا کئے

حبذا شوق شہادت ناصران شہ نعیم
کربلا کے ذرے ذرے میں جناں دیکھا کئے

عراق کا محرم

(از مولوی ولایت حسین صاحب بی۔ اے سابق نائب ناظم ایٹہ)

عراق جادۂ اسلام سے ایک معروف خطہ ہے یہاں کی آبادی نود فیصدی بلکہ زائد اسلامی ہے عراق کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں عزاداری سید الشہداؑ میں شیعہ و اہل سنن میں کوئی امتیاز نہیں عزاداری سید الشہداؑ میں حضرات سنن بہ طیب خاطر کافی حصہ لیتے ہیں۔ اہل بیت کی مودت و محبت فضیلت و احترام کو باعث نجات و فلاح دارین خیال کرتے ہوئے مجالس عزا و دیگر اعمال عزاداری میں شیعوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں الا یہ کہ سینہ زنی کے دستوں میں شرکت نہیں کرتے عزاداری کے خلاف سرگشتائی توہین و شعار اسلام کے منافی خیال کی جاتی ہے۔

ادہر ماہ محرم کے ہلال نے اپنے پر از غم و اندوہ شعاعوں سے ضیا پاشی کی ادہر حرم ہائے محترم کے قبہ ہائے مبارک پر سیاہ پھریرے نصب کر دئیے جاتے اور سبز آثار لے جاتے ہیں جو کہ ربیع الاول سے سلخ ماہ ذی حجہ تک رہتے ہیں ضریح ہائے مقدس پر سیاہ غلافوں کی پوشش چڑھا دی جاتی ہے۔ جملہ باشندگان شہر زن و مرد چادر سیاہ پوش ہو جاتے ہیں یکم محرم سے روزانہ تمام ہائے محترم حسینیہ اور مساجد میں سلسلہ مجالس عزا کا آغاز ہو جاتا ہے خاص خاص اشخاص کے مکانوں میں بھی بہ اوقات مختلف مجالس منعقد ہوتے ہیں عام مجالس کا طریقہ یہ ہے کہ متعدد واعظ و ذاکر یکے بعد دیگرے منبر پر جاتے ہیں مجالس دو دو تین تین گھنٹے تک برابر ہوتی رہتی ہیں عزادار جوق جوق شریک مجلس ہوتے ہیں لیکن ختم تک نہیں ٹھہرتے بلکہ ایک دو ذاکر کا درس لینے کے بعد اٹھ جاتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کی جگہ لیتے ہیں درمیان مجلس وقفے وقفے سے تقسیم چائے و شربت کا بہ مناسبت موسم سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مجالس میں زیادہ تر ذکر فضائل اہل بیتؑ اور ان حضرات کے محاسن اخلاق پر زیادہ وقت صرف اور کلام پاک کے آیات سے استدلال کیا جاتا ہے ہر ذاکر ختم کلام پر مصائب کا اس خوبی سے ربط دیتا ہے کہ کافی گریہ بھی ہو لیتا ہے۔ ساتویں محرم سے دستہ ہائے سینہ زنی نکلنے شروع ہوتے ہیں مثلاً خدام وابستہ اعلیٰ کا دستہ، ساعات کا دستہ [illegible] علموں [illegible] یا مختلف کاسب بیرا کے دستے جو سینہ زنی و نوحہ خوانی کرتے ہوئے حرم سید الشہداؑ سے حرم ابوالفضل العباسؑ تک آتے جاتے ہیں صحن ہائے حرم نیز اطراف ضریح مبارک میں بھی سینہ زنی ہوتی ہے۔ شب عاشورا و روز عاشورا دکانیں بند رہتی ہیں اشیاء ما یحتاج ایک روز قبل فراہم کر لئے جاتے ہیں۔ شب عاشورا تمام شب حرمین میں زیارت خوانی و عبادت گریہ و بکا کا سلسلہ جاری اور صحن ہائے حرم میں نیز ضریح مقدس کے گرد سینہ زنی کا کہرام برپا رہتا ہے کوئی متنفس ایسا نہ ہوگا کہ اس شب اپنے گھر میں آرام لے۔ ساتویں محرم سے صحن حرمین میں خیمے لگائے جاتے ہیں اور ان میں بھی سلسلہ مجالس عزا جاری اور تقسیم شربت و برف آب کا انتظام ہوتا ہے۔ حرم محترم سے کچھ فاصلہ پر جہاں کہ جاتا ہے کہ خیمہ ہائے اہل بیت طاہرینؑ نصب تھے خیمہ گاہ سے نامزد ایک عمارت ہے جو خیموں کے مجموعہ کا نمونہ ہے یہاں صبح عاشور ترک حضرات، آذربائیجان کے گروہ [illegible] کے باشندے سروں پر قمہ زنی کرتے ہیں یعنی سر کا وہ حصہ جو پیشانی سے ملا ہوا ہے قموں سے مجروح ہوتا ہے۔ بعض عجم عرب بھی شریک ہوتے ہیں۔ جب خون کی زیادتی کی نوبت یا ان اشخاص میں جوش بڑھ جاتا ہے تو قمے چھین لئے جاتے ہیں اور خیمہ گاہ کی مٹی زخموں پر مل دی جاتی ہے۔ کربلا معلے ستر اسی ہزار کی مستقل آبادی ہے زائرین کے اضافہ سے تعداد بہت بڑھ جاتی ہے خصوصاً ایام زیارت مخصوصہ میں لاکھوں کی تعداد ہو جاتی ہے چونکہ شب و روز عاشورا زیارت مخصوصہ ہے اس لئے عجم، عرب، ترک، ہندی مختلف اقوام مجاور و غیر مجاور صبح ۹ بجے سے بغرض انصرام زیارت مخصوصہ حرم میں آنا شروع ہوتے ہیں۔ یہ لاکھوں کی تعداد ظہر تک فارغ ہو جاتی ہے حرم میں ان دنوں کثرت نفوس سے جو حالت رہتی ہے اس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں باوصف اس کے کہ نہ پولیس کا انتظام ہوتا ہے نہ خداموں کو مجال دم زدن کسی کو کوئی گزند نہیں پہنچتا اور سب شرف زیارت حاصل کر لیتے ہیں اور کمال یہ کہ اس کشمکش میں ضریح اقدس کا بوسہ لینا بھی ترک ہونے نہیں پاتا۔ حالانکہ دو دو تین تین حلقے صحرائی عربوں اور ان کی عورتوں کے ضریح سے چمٹے ہوئے اطراف ضریح بوسہ لیتے ہوئے گھومتے رہتے ہیں۔ شب عاشور بھی یہی حالت رہتی ہے اور اسی طرح زیارت مخصوصہ کی تکمیل۔

روز عاشور عصر کے بعد فاقہ شکنی شروع ہو جاتی ہے اور جن مکانوں میں علم یا شبیہ ضریح استادہ کئے جاتے ہیں ان کے ہمراہ دستہ ہائے عزاداری سینہ زنی کرتے ہوئے حرمین کے صحنوں میں سے گذر کر نہر حسینیؑ پر ان علموں اور شبیہ ضریحوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے۔ سابق زمانے میں روز عاشورا شبیہیں نکالی جاتی تھیں اب اس کو ترک کر دیا گیا ہے، روز سوم یعنی یوم زیارت سید الشہداؑ نجف اشرف سے عزاداروں کے کثیر دستے ہزاروں نفوس پر مشتمل کربلائے معلیٰ آتے ہیں گویا مجاورین روضہ پدر بزرگوار کی جانب سے اس طرح ادائے رسم تعزیت کی تکمیل اس کا منشا ہے اسی طرح بغداد و غربی یعنی کرخ نیز شہر کاظمینؑ سے بھی بہ منشا ادائی تعزیت متعدد دستے کربلائے معلیٰ پہنچتے ہیں اہل کربلا اور نجف اشرف کے دستے اور کاظمینؑ بغداد کے دستوں کی پیشوائی کرتے ہیں اور جب یہ حرم ہائے محترم میں پہنچتے ہیں تو عجب کہرام برپا ہو جاتا ہے صحرائی عربوں کے دستوں اور جماعتوں کا تانتا محرم ہی سے تانتا لگا رہتا ہے۔ بعد زیارت یعنی حرم سید الشہداؑ اور سے روزانہ تا اربعین مجالس عزا کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عام مجالس بھی ہوتے ہیں اور خاص خاص گھروں میں بھی تا ایں کہ شب اربعین اور روز اربعین مثل روز و شب عاشورا تو اور نفوس بڑھ جاتی ہے۔ وہی کیفیت رہتی ہے جو بعض شب روز عاشورا پیدا ہوگئی تھی اور یہ سب ترک زیارت مخصوصہ اربعین سے فارغ ہونے کے بعد اپنے اپنے وطن واپس ہو جاتے ہیں چونکہ اربعین کے بعد سے ملکہ محرم و ربیع الاول [illegible] اور سبط اکبر یعنی حسنؑ ہوا اور شہ [illegible] واقع ہوئی ہیں اس لئے سلسلۂ عزاداری جاری رہتا ہے۔

ننھا مجاہد

از نرگس خاتون بنت عالیجناب غلام علی صاحب عنایت اللہ (انجنیر)

عرب کی جہالت مشہور تھی۔ تاریخ کے جاننے والے واقف ہیں کہ تبلیغ اسلام سے پہلے سرزمین عرب انتہائی جہالت اور ظلمت کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ بات بات پر قبیلے آپس میں لڑ پڑتے اور دیکھتے ہی دیکھتے خون کی ندیاں بہ جاتیں۔ جاہل عرب بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ بہرحال عربوں میں اور وحشیوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ ایسے خطۂ ارض پر اتنے جاہل عربوں میں خدا نے اپنے محبوب خاص سید الانبیا کو اپنی امانت بنا کر بھیجا۔ عرب کی تاریکی نور الٰہی میں تبدیل ہو گئی۔ ایسی قوم کو راہ راست پر لانا اور درس انسانیت دینا سرور دو عالم کا ہی کام تھا۔ اور اس کار عظیم کو انجام دینے میں جن مصائب سے رسول عربی کو دوچار ہونا پڑا وہ مسلمانوں پر مخفی نہیں مختصر یہ کہ عرب راہ راست پر آ گئے۔ توحید کا کلمہ پڑھا۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو گئے۔ لڑکیوں کو اللہ کی عظیم عنایت سمجھ کر انہیں پیار و محبت سے پرورش کرنے لگے۔ جوئے اور شراب کے نقصان کو محسوس کیا۔ بہرحال اسلام کے متوالے رسول اسلام کے پہنچائے ہوئے احکام کی تعمیل اپنا فریضہ عین سمجھنے لگے۔

جب حضرت رسول کبریا کی رحلت کا وقت آیا تو آپ نے مسلمانوں کو جمع کر کے فرمایا "اے مسلمانو! میں تم میں دو گراں قدر یادگاریں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان دونوں سے وابستہ رہو اور ان کے احکام پر عمل کرو تو قیامت تک غلط راستے پر نہیں جا سکتے لیکن بعض خود غرض مسلمانوں نے اپنے نبی کی اس ہدایت کی کوئی پرواہ نہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان پھر گمراہی کی طرف مائل ہوتے نظر آنے لگے شرع اور قرآن پاک کی من مانی تاویلات ہونے لگیں۔ آل رسول سے یہ دیکھا نہ گیا۔ باپ کی محنتوں اور دکھوں کا احساس اغیار کی بہ نسبت اولاد کو زیادہ ہوتا ہے۔ یزید کو رسول پاک سے کیا نسبت تھی پیغمبر اسلام کی محنتوں سے اُسے کیا ہمدردی ہو سکتی تھی۔

حسین ابن علی رسول کے چہیتے نواسے تھے۔ سرکار دو عالم نے اپنی زبان چوسا چوسا کر حسین کو پالا تھا حسین نے جوں ہی دیکھا کہ دین محمدی خطرے میں ہے۔ نانا کی محنتوں پر پانی پھیرا جا رہا ہے بے چین ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دین اسلام کی حمایت کا عزم کر کے اہل حرم اور ننھے ننھے بچوں کے ساتھ دوسری یا تیسری محرم سنہ ۶۱ھ کو سرزمین ماریہ پر وارد ہوئے۔ عرب اپنی بہادری کو بہت سراہتے تھے۔ یعنی سوتے ہوئے انسان کو مار ڈالنا خلاف آئین شجاعت خیال کرتے تھے۔ بیمار پر ہاتھ اٹھانا عار جانتے تھے عورتوں کی وقعت کا احترام کیا کرتے تھے۔ مگر معرکۂ کربلا میں عربوں نے اپنی حمیت و بہادری کے اصول کو نظر انداز کر دیا۔ اور آل رسول پر ایسا ستم کیا کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ ۷ محرم سے حسین اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو پانی سے محروم کر دیا گیا ننھے ننھے بچے پیاس سے بے چین ہو کر العطش العطش کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ لیکن سنگدل فوجیں شامی ادھر کوئی توجہ نہ کرتے۔ دو دن اسی مصیبت میں گزرے۔

۱۰ محرم کی صبح ہوتے ہی اور بھی بے پناہ ظلم شروع ہوا۔ یہ یاد رہے کہ حسین دولت اور حکومت کے لئے جنگ کرنے نہیں آئے تھے حسین کی لڑائی حق و باطل کی لڑائی تھی حسین کے گھر کا بچہ بچہ حق پر خوشی خوشی جان نثار کر رہا تھا۔ چنانچہ جب حسین کے جملہ عزیز و اقارب مارے گئے اور اتمام حجت کی خاطر فاطمہ کے لال نے آواز استغاثہ بلند کی تو خیمہ سے رونے کا غل اٹھا حسین جیسا غیور ان بیبیوں کی آواز دون کو کب سن سکتا تھا۔ خیمے میں تشریف لائے بہن سے پوچھا یہ رونے کا غل کیسا۔ بہن نے عرض کیا بھائی آپ کی آواز پر علی اصغر نے اپنے آپ کو جھولے سے گرا دیا حسین سمجھ گئے کہ علی اصغر نصرت حق پر بے چین ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اپنے جگر کے ٹکڑے کو ہاتھوں پر لیا۔ اللہ رے اس ستمانہ بچے کا صبر تین دن سے دودھ و پانی نہ ملا تھا لیکن باپ کے ہاتھوں پر آتے ہی لبوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

حسین لشکر اعدا میں آئے اور ایک بلند مقام پر ایستادہ ہو گئے علی اصغر کو ہاتھوں پر بلند کر کے یوں گویا ہوئے۔

اے قوم جفا کار۔ اگر تمہارے باطل اور غلط خیال میں حسین گناہگار ہے تو یہ معصوم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔ آج تین روز سے اس کو پانی نہیں ملا ہے اس کی ماں کا دودھ بھی خشک ہو گیا ہے اس کو تھوڑا سا پانی پلا دو۔ یہ کہہ کر شاہزادے سے فرمایا بیٹا تم بھی حجت خدا کے بیٹے ہو اپنی حجت تمام کرو۔ ان کلمات کو سنتے ہی ننھے معصوم نے اپنے خشک لبوں پر سوکھی زبان پھیرنی شروع کی۔ دنیا میں بڑے بڑے بہادروں نے جنگ کی اور ایسی داد شجاعت دی جو یادگار رہے گی۔ خود معرکۂ کربلا میں حسین کے عزیز و اقا دوستوں نے اپنی بہادری کی مثال قائم کر دی لیکن ایسی جنگ کسی نے بھی آدم سے ابتک نہیں کی جیسی علی اصغر معصوم نے اپنی ننھی ننھی زبان سے کی سنگدل اور ظالم دشمن منہ پھیر پھیر کر رونے لگے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فوجیں اب عمر سعد اور یزید سے جنگ کریگی لیکن حرملہ نے علی اصغر کے اس بے نظیر حملہ کا جواب دیا اور ایسا جواب دیا کہ عرب قیامت تک حمیت کا نام نہیں لے سکتے بہادروں کی آبرو خاک میں مل گئی۔ ابن آدم انسانیت سے محروم ہو گئے مجسم نظر آنے لگا۔ کرہ ودشت کانپ اٹھے عرش الٰہی لرزہ براندام ہو گیا۔ فاطمہ جنت میں مضطرب ہو گئیں حسین کا بازو جھک گیا۔ اہل دل غور فرمائیں چھ مہینے کا بچہ تین دن کا بھوکا پیاسا اُس کیلئے سہ شعبہ زہر میں بجھا ہوا تیر۔ مگر واہ رے ننھے مجاہد دنیا تجھے قیامت تک نہیں بھول سکتی۔ گلے پر تیر لگے اور تو تڑپنے کی بجائے مسکرا دے۔

حسین لاش علی اصغر کو ہاتھوں پر لئے خیمہ کی طرف چلے دیکھا در خیمہ پر علی اصغر کی ماں کھڑی ہیں۔ رباب نے آقا کے چہرے پر نظر کی حسرت سے پوچھا والی میرا بچہ کہاں ہے۔ مولیٰ نے لاشہ دکھاتے ہوئے فرمایا۔ رباب صبر کرو" یہ ننھا حسین کا کارنامہ اور معصوم بچے کا جہاد فقط

فلسفۂ شہادت

دیکھو علی و فاطمہ کے ماہ کا رنگ
دفتر لئے ہوئے ہیں جو شہادت حسین کا
دیکھو شہ لولاک کے نوشاہ کا رنگ
ہے جامعہ عبدیت میں اللہ کا رنگ

مشکل ہے بہت جیسا ایماں ہونا
یاں مثل حسین سر قلم ہوتا ہے
کچھ کھیل نہیں ہے حق پہ قرباں ہونا
امجد آساں ہیں مسلماں ہونا

(امجد)

بیمار صغرا کا خط

(مصنوعہ علامہ راشد الخیری دہلوی)

حضرت امام حسینؑ علی اصغرؑ کو سپرد زمین کرکے خیمہ کی طرف آرہے تھے کہ ایک سانڈنی سوار سامنے سے آتا دکھائی دیا قریب پہنچا تو اونٹ بٹھا کر نیچا اترا ہاتھ چوم کر قدموں میں گرا اور کہا چہرہ اقدس کی کیا کیفیت ہے اور یہاں کیا ہو رہا ہے - مدینہ کا مسافر ہوں اور رچوں کہ ایک وعدہ کرچکا ہوں اس کے ایفا کے واسطے حاضر ہوا ہوں - فرمائیے یہ سامنے کس کا لشکر ہے اور کس کا خیمہ ہے آپ کا قیام کس جگہ ہے اور بیعت یزید کا کیا حشر ہوا سنا تھا کوفہ آپ کے ساتھ ہے معلوم ہوا آپ کربلا میں مقیم ہیں امام حسینؑ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا تم نے میرے واسطے کیوں تکلیف اٹھائی وعدہ کس کا ہے - کون ہو کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو - مسافر نے کہا میں مکہ کا رہنے والا ہوں اور بتو فاطمہؑ کا غلام ہوں ایک روز دوپہر کے وقت گرمی غضب کی پڑ رہی تھی میں ایک گلی سے جا رہا تھا کہ میں نے یا حسینؑ یا حسینؑ کی جگر خراش آواز سنی اور یہ آواز اس قدر دردناک تھی کہ کلیجہ کے پار ہوئی جاتی تھی میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ ایک لڑکی دروازہ میں زمین پر بیٹھی یا حسینؑ یا حسینؑ کے نعرے لگا رہی ہے میں نے پاس جاکر پوچھا کہ تو کون ہے اور حسینؑ کو کیوں پکار رہی ہے میرے سوال پر اس لئے کہ اس میں تسکین تھی اس کا دل بھر آیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور کہا - کہ آج مہینہ بھر سے زیادہ ہوگیا نماز مغرب کے بعد دروازہ میں آبیٹھتی ہوں کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ میرے دلکی لگی کو بجھا دے کوئی اونٹ والا مجھ پر رحم کھا کر میرے باپ تک میرا پیغام پہنچا دے آنکھیں رستے کو لگی ہوئی ہیں کہ اپنے باپ حسینؑ بن علیؑ کی صورت کی زیارت کرلوں مائیں اپنے بچوں کو گود میں لیئے باپ اپنی بچیوں کی انگلی پکڑے ہوئے آنکھوں کے سامنے نکلتے ہیں ان سے سوال کرتی ہوں کہ حسینؑ ابن علیؑ کی خیریت بتا دو وہ میری طرف دیکھکر چلے جاتے ہیں کوئی مسلمان میری طرف رخ نہیں کرتا - میں بیمار ہوں اور اس دنیا میں چند روز کی مہمان ہوں - ایک بدنصیب لڑکی جو دنیا سے ناشاد و نامراد اٹھ رہی ہے اپنے نانا کی امت سے رو رو کر التجا کر رہی ہے کہ واسطہ خدا کا باپ سے بچھڑی ہوئی بھائیوں سے چھوٹی ہوئی صغراؑ کا خط اس کے باپ تک پہنچا دو - اے بھائی سانڈنی سوار اگر تو کوفہ کی طرف جاتا ہے تو اپنے بچے کا صدقہ مجکو ساتھ لے لے مجھے بیمار نہ سمجھ میں تیرے اونٹ کے ساتھ بھاگوں گی میں تجھے کھانے پینے کی تکلیف نہ دوں گی میری بھوک اڑ گئی میری پیاس ختم ہوگئی نوجوان تجکو جائے مجھے ساتھ لے لے جب کہیں اور جائے تو مجھے راستہ بتا دے میں پوچھتے پوچھتے کوفہ چلی جاؤں گی یقین کر میرے پاؤں باپ کی زیارت کو تیرے اونٹ سے زیادہ تیز اٹھیں گے ملاقات کا شوق میرے نکان کو دور کردے گا اور میں باپ کا بیتی نہیں اچھلتی کودتی اپنے کنبہ میں پہنچ جاؤں گی میرے پاس کچھ نہیں جو تجکو دوں یہ کپڑوں کے دو جوڑے ہیں تیرے بچوں کے کام آجائیں گے یہ ایک چھلا ہے اگر تیرا دل قبول کرے میرا زخمی دل تجھ کو دعائیں دے گا خدا تیرے بچوں کی عمر دراز کرے میری آنکھیں اپنے بابا کی صورت کو ترس رہی ہیں میرا دل بھائیوں کے دیکھنے کو تڑپ رہا ہے اے سانڈنی سوار ساری ساری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے تارے گن گن کر صبح ہوتی ہے جس وقت آذاں کی صدا بلند ہوتی ہے تو دل کہتا ہے کہ آج باپ کی زیارت نصیب ہوگی مگر جب وہی موذن مغرب کا پیغام پہنچاتا ہے تو آکر لیٹ جاتی ہوں اور دروازہ کھلا رکھتی ہوں کہ میرے باپ کو آواز دینے کی تکلیف نہ ہو - اے خوش نصیب مسلمان حسینؑ سے بچھڑی ہوئی صغراؑ کی دعائیں لے یہ دکھے ہوئے دل کی صدا خدا کے حضور میں قبول ہوگی -

اتنا کہکر بیمار بچی بابا بابا کہکر بیہوش ہوگئی - میں نے ہوش میں لانے کی تدبیریں کیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ بچی بخار میں جھلس رہی ہے میرا دل کٹ گیا میرے آنسو نکل پڑے جب دیکھا بیمار کی ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گئیں ہیں گوشت کا پتہ نہیں اور سانس ہڈیوں میں چل رہا ہے میں چیخ اٹھا جب مجھے معلوم ہوا کہ مظلوم بچی کی زبان سے بیہوشی میں بھی باپ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں جس وقت بیمار بچی ہوش میں آئی تو میں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھکر

اے حسینؑ

(جناب میر عباس علی صاحب بیدار ایجنی حیدرآبادی)

تیرا دل تھا واقعی تیرا جگر تھا اے حسینؑ
جو اٹھا لایا جواں بیٹے کا لاشہ اے حسینؑ

قتل پر تیرے تھی تکمیل نبوت منحصر
راز سربستہ تھا تیرا سر کٹانا اے حسینؑ

شہ سے بانو نے کہا اصغرؑ کو پھر لاؤ گے کب
ہاں یہی تھا ماں کی فطرت کا تقاضا اے حسینؑ

زیر خنجر تیرا قلب مطمئن تھا سوئے حق
تو نے سکھلایا عبادت کا طریقہ اے حسینؑ

آج ثابت کر دیا دنیائے تحقیقات نے
ہے فضا میں اب بھی تیرا استغاثہ اے حسینؑ

وقت جب آیا تو دکھلا ہی چادر ایک بار
رکھ لیا اسلام کا زینبؑ نے پردہ اے حسینؑ

حشر تک اسلام کو بیدار تو نے کر دیا -
عالم اسلام ورنہ سو رہا تھا اے حسینؑ

نوٹ: ہم کو خوشی ہے کہ ہماری قوم کے نوجوان شاعر صنف سلام میں حقائق اور تحقیقات علوم جدیدہ سے استفادہ کریں گے جیسا کہ بیدار صاحب نے کیا ہے ہم اس مستحسن اقدام پر بیدار صاحب کو لائق صد آفرین سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں وہ اس ڈگر سے نہ ہٹیں گے فقط عباس رضوی

کہا کچھ اس لئے نہیں کہ میں مسلمان ہوں بلکہ اس بچی کا دردناک خط دیکھ کر میرا دل تڑپ اٹھا میں تیرے سامنے قسم کھاتا ہوں کہ جب تک تیرا یہ خط تیرے باپ تک نہ پہنچا دوں گا مجھ کو زندگی ہر حالت حرام ہے میری بیمار بچی یہ کچھ دل کے جوڑے خدا مجھکو نصیب کرے میں اپنی خدمت کی اجرت قیامت کے روز تیرے نانا سے لونگا زمین تنگ ہوا و رمیں ساجا ؤں اس سے پہلے کہ تجھ سے اپنا معاوضہ طلب کروں میرا بچہ بیمار ہے اور میں اس کے واسطے دوا لینے آیا ہوں مگر کٹ جائیں یہ قدم اب اگر گھر واپس ہوں اور پھوٹ جائیں یہ آنکھیں اگر اپنے بیٹے کی صورت تیرا پیام پہنچانے سے پہلے دیکھ لیں میں تجھ کو ضرور ساتھ لیجا تا لیکن تو دیکھ لے میرے اونٹ پر کجاوہ نہیں ہے اس کو باندھنے جا رہا تھا مگر خدا کے بھروسہ پر تیری خدمت کو روانہ ہوتا ہوں۔

میں اب الفاظ میں وہ کیفیت بیان نہیں کر سکتا جو بیمار پر طاری ہوئی وہ میری گفتگو سے ساکت ہوگئی حیرت سے میرا منہ دیکھنے لگی اور اتنا کہا کہ خدا کے واسطے مجھے گنہگار نہ کر اور پہلے اپنے ننھے کو دوا دے آ ایسا نہ ہو وہ رو کے اور اس کا صبر مجھ پر پڑ جائے۔ اے بھائی! میرا بھی ایک معصوم بھائی بابا کے ہمراہ ہے اس کی تصویر میرے آنکھوں کے سامنے پھر گئی پہلے اپنے بچے کو دوا دے آ۔ خدا تیری مامتا ٹھنڈی رکھے تیرے بچہ کی ہزاری عمر ہو اور سب بچوں کے طفیل میں میرا بھائی بھی جئے۔ میں نے ہر چند کہا مگر وہ نہ مانی اور میں بچہ کا دوا دیتے ہی کوفہ روانہ ہوا ہوں صبح کو جب میں کوفہ پہنچا ہوں تو معلوم ہوا کہ آپ کربلا میں تشریف فرما ہیں خدا را بتلایئے کیا حالت ہے اور یہ کیا کیفیت گذری ہے۔

پیام آزادی

جناب میر عباس علی صاحب بہادر نجفی

> لب مائل فریاد نہیں ہو سکتے
> جو مٹ چکے برباد نہیں ہو سکتے
> تم چھوڑ کے راہ کربلا والوں کی
> تا حشر پھر آزاد نہیں ہو سکتے

حضرت امام حسینؑ نے قاصد کی طرف دیکھکر ہاتھ بڑھایا خط لیا کہا پیارے بھائی تو میری بچی کا خط لیکر آیا ہے تیرا شکریہ نہیں ادا کر سکتا جس بچی کا تو پیامبر ہے وہ میری بیمار بیٹی صغرا ہے اور میں اس وقت جس حال میں ہوں خدا میرے جانی دشمن یزید، ابن زیاد اور عمر سعد کو بھی اس سے محفوظ رکھے تجھے معلوم ہوگا کہ میں نے اس باپ کی گود میں پرورش پائی ہے اور میں اس ماں کے دودھ سے پلا ہوں جنھوں نے مہمانوں کے واسطے خود فاقہ کیا مگر اس وقت اس قابل بھی نہیں کہ صغرا کے مہمان کو دو گھونٹ پانی ہی پلا دوں۔ بھائی! آج تیسرا دن ہے کہ آل رسولؐ پر یزید اور ابن زیاد کے ظلم سے عمر سعد نے دانا پانی بند کر رکھا ہے میرا تمام خاندان بھوک و پیاس سے تڑپ تڑپ کر میدان جنگ میں ختم ہو چکا صبح سے اب تک سب کا صفایا ہو گیا جس اصغرؑ کا تو ذکر کر رہا ہے اور جس کی یاد میں بیمار صغرا نے تجھ کو دوا کے واسطے بھیجا وہ دودھ تو در کنار پانی کے چند قطروں کو تڑپتے ہوئے زمین کے نیچے پہنچ گیا میری بہن کے دونوں بچے عونؑ و محمدؑ قبروں میں اس معصوم کو لوریاں دے رہے ہیں جن ہاتھوں میں یہ خط لیا ہے یہ اکبرؑ جیسے شیر اور قاسمؑ جیسے پیارے خاک میں لٹا چکے میرے بھائی میری بچی کے اور میرے بچے محشر قیامت کے روز تیری دعوت کریں گے اور جس طرح تو نے عہد کیا ہے میں بھی میدان کربلا میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک حوض کوثر سے تجھ کو سیراب نہ کر دوں مجھ کو ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

قاصد قدموں پر گر پڑا اور کہا کہ اجازت دیجئے کہ عمر سعد ملعون کے مقابلہ میں جا کر شہید ہوں۔ امام حسینؑ نے اس کا شکریہ ادا کیا مگر جب اصرار زیادہ بڑھا تو فرمایا تیری خدمت بڑی ہے جو تو نے انجام دی اب اس کا جواب بھی بیمار بچی کو پہنچا دے ذرا میں اس کو پڑھ لوں اور عورتوں کو سنا دوں یہ کہکر امام حسینؑ خیمہ میں تشریف لائے اور خط پڑھنا شروع کیا:-

بابا! ایک مہینہ ایک سال ہو گیا۔ راتیں آنکھوں میں کٹتی ہیں اور دن دو مہینہ میں ختم ہوتا ہے آپ نے فرمایا تھا تم اچھی ہو جاؤ گی تو بلوا لوں گا۔ بابا اب میں بالکل اچھی ہوں بخار کو آرام اور دکھا ٹلی کر لی آپ کے پاس اللہ رکھے سب بچے موجود ہیں ان کو دیکھ کر دل بہلاتے ہوں گے مجھ بیمار کو کیوں یاد کرنے لگے اپنے ہوتے کہ خیر صلاح تک نہ بھیجی اچھے میرے ابا جان میر اقصور معاف کر دیجئے [illegible] آپ [illegible] وقت روئی نہیں تھی جو آپ خفا ہو گئے میں ذرا ذرا سی بات سے یونہی منہ پھیر رہی تھی میرے ابا مجھے جلدی سے اپنے پاس بلوا لیجئے دیکھئے تو سہی مجھ پر کیا گذری ہے اصغرؑ بھیا کی یاد میں مرجھائے ہوئے پھول کی طرح تڑپتی ہوں اب تو ماشاء اللہ اور بھی زیادہ گھٹنوں چلتے ہوں گے ہائے کس طرح کہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے بھیا کو دیکھے کتنے دن ہو گئے نام لیکر کس طرح بکتے تھے ارے میرا بھائی الہی ہزاری عمر ہو اکبرؑ بھیا بھی مجھکو بھول گئے ہیں زینب کی کنیز ہوں پھوپی جان سے یہ امید نہ تھی کہ اپنی لونڈی کو اس طرح بھلا جائیں گی اور پلٹ کر خبر تک نہ لیں گی میں یہ تو نہیں کہتی کہ وہ مجھے بھائی کی اولاد سمجھیں اور بھتیجی کہیں مجھے اپنے بھائی کی ماما ہی سمجھ لیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ خدمت کروں گی لونڈی باندی کو عذر ہوگا اور مجھے عذر نہ ہوگا رات بھر آپ کے پاؤں دباؤں گی اماں بیوی کا سر دباؤں گی پھوپی جان کا اور ان کے بچوں کا کھانا پکاؤں گی اکبر بھائی کے کپڑے سیوں گی اصغرؑ بھیا کو ساتھ سلاؤں گی لوری دوں گی منہ ہاتھ دھلاؤں گی ننھا سا دولہا بناؤں گی ابا جان آپ کو مجھ پر رحم نہیں آیا میں نے سنا ہے دادی جان ایسی نرم دل تھیں کہ چکی پیس پیس کر اللہ کے نام دیتی تھیں۔ بابا جان آپ اللہ کے نام مجھے اپنے پاس بلا لیجئے اسے سے مجھے سب ہی بھول گئے اماں بیوی پھوپی جان اکبرؑ بھیا کسی کو بھی میرا دھیان نہ رہا بار بار رہ رہ کر کلیجہ میں ہوک اٹھتی ہے آنکھیں سب کی صورتوں کو پھڑک رہی ہیں میں نے اپنے اصغرؑ کے واسطے ایک کرتا سی کر تیار رکھا ہے انشاء اللہ اپنے ہاتھ سے پہناؤں گی پھوپی جان اپنے بچوں میں ایسے لگیں کہ اتنا بھی خیال نہ رہا کہ جلدی بلانے کا وعدہ کر آئی ہوں جلد ہی جلدی میں اتنے دن تو ہو گئے اب خبر نہیں کہ وہ جلدی کب پوری ہوگی؟

رو رو کر اور ہچکیاں لے لیکر امام حسینؑ نے بیمار صغراؑ کا خط ختم کیا اور باہر نکل کر قاصد سے فرمایا: احسان ہوگا اگر میرا یہ پیغام میری بچی تک پہنچا دو گے کہ جب موت سر پر کھیل رہی تھی جب زندگی کا حقیقی مقصد مکمل ہو رہا تھا جب دلی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آ چکا تھا جب حسینؑ میدان کربلا میں نانا کی امت کو صبر و استقلال کے معنے بتا رہا تھا۔ جب حسینؑ کی آنکھیں زینبؑ کو بن بچوں کا دیکھ چکی تھیں جب حسینؑ کی نشانی حسینؑ کی بدولت اس کے سامنے دنیا سے مٹ چکی تھی جب حسینؑ کے بازو اصغرؑ و اکبرؑ قبروں میں دبا چکے تھے جب بھائی حسینؑ کی کمر توڑ چکا تھا جب ماں اور باپ کی صدائے تحسین اور بھائی کے مرحبا کے نعرے اس کے کانوں میں گونج رہے تھے جب مقتل آواز اس کی ہو صدا فزائی کر رہی تھی اور جس وقت اس کے اپنے بھائی اور بہن کے بچے کل آج یہ قربان ہو چکے تھے اور جب ایک بیمار بچے کے سوا جوان گرمی دوراس کی یاد میں تڑپ رہی تھی اس کے مردہ بچے اس کی آنکھ کے سامنے تھے اس وقت اس کو صرف ایک ارمان تھا اور وہ یہ کہ [illegible] لوریاں وہ دنیا سے رخصت ہو [illegible] بچی کو [illegible] دیکھے جس کی یاد میں نیند آتی تھی اور جس کا خیال دل میں رہتا تھا خدا کا کربلا کے پیکر کہیں ساعت آخر دیں وہ خواہش بھی پوری ہوئی اور جس کا انتظار [illegible] بھائی [illegible] شہادت [illegible] نے تیرے [illegible]

عزائے امام ہمام

از جناب مولانا عینی شاہ صاحب نظامی

محرم

سال کے سال محرم تیرہ سو چھ سال سے آتے رہا ہے اُدہر افقِ فلک پر ہلال نظر آیا اِدہر عالمگیر سوگواری دنیا پر چھا گئی۔ مبارک سلامت کی جگہ امام مدد کی دکھ بھری صدائیں بلند ہوئیں۔ علم استادہ ہونے لگے۔ ماہی مراتب نکلے ایک طرف تعزیوں کا جلوس، دوسری طرف فریحوں کی قطار، اور ماتمیوں کے پرے کے پرے حسینؑ حسینؑ کی دلدوز صداؤں سے سینہ زنان، یہ تیرہ سو چودہ صدیوں سے جاری ہے بعد تیرہ سو چھ سال سے باقی مسلمانوں کا نیا سال ہلالِ محرم کی رویت سے شروع ہوتا ہے مگر ساتھ ساتھ عاشورۂ محرم ۶۱ھ سے اپنے دامن میں غم و الم لئے ایمانیوں کو اپنے امام اور اپنے محسن کی عزاداری اور سوگواری کی اپیل کرتے ہوئے آتا ہے محسن اسلام حسینؑ مربیٔ ایمان حسینؑ روانِ سید الناس و جانِ حسینؑ نور دیدۂ ایمانیاں حسینؑ۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کے دن میدانِ کربلا میں صرف (۷۲) جاں نثاروں کو لئے دین کی آبرو، اسلام کی حرمت اور محمدؐ کی عظمت کیلئے بے دینوں کے تیغ جفا اسلام کو دشمنوں کی سنگینیوں سے ہوکا پیاسا ناحق و نارواشہید کیا گیا۔

جانتا کون نہیں پہچانتا کون نہیں حسینؑ کون ہے حسینؑ کیا ہے۔ دنیا حسینؑ آشنا۔ کائنات حسینؑ شناس۔ جریدۂ عالم پہ نام حسینؑ مرقوم صفحۂ ہستی پر نقش حسینؑ ثبت۔ فرقِ کائنات پر حسینؑ کا لفظ کندہ۔ مشرق و مغرب میں علم حسینؑ۔ آفاق و انفس میں ذکر حسینؑ فرقِ اسلام حسینؑ کی بارگاہ پر۔

ناصیۂ ایمان آستانۂ حسینؑ پر۔ سرِ ملت حسینؑ کے آگے سرخم۔ سرِ دین حسینؑ کے سامنے جھکے ہوئے۔ لوحِ ملت پر حسینؑ کا ایثار تحریر۔ عرش بریں پر حسینؑ کا کارنامہ مرقوم۔ اولوالعزم حسینؑ۔ حبل المتین حسینؑ۔ کتاب مبین حسینؑ نایب محمدؐ حسینؑ۔ حجتِ خدا حسینؑ۔ قرآنِ ناطق حسینؑ۔ بنائے لا الٰہ حسینؑ۔

حسینؑ کی جاں نثاریاں یادگارِ زمانہ حسینؑ کی سرفروشیاں تابوت سکینہؑ حسینؑ کی قربانیاں بچہ بچہ کو یاد حسینؑ کی ملت نوازیاں مشہور و معروف۔ ہر وقت حسینؑ کی یاد۔ ہر آن حسینؑ کا تذکرہ۔ ہر دم حسینؑ کا ذکر۔ یہ آنحضرتؐ کا مشغلہ رہا۔ دین کا وتیرہ رہا اور آج بھی ایمان والوں کا وظیفہ ہے۔ حسینؑ رہ رہ کر یاد آتے ہیں حسینؑ وقت بے وقت اپنی یاد دلاتے ہیں حسینؑ کی یاد میں آنکھیں اشکبار۔ جگر سوگوار اور دل بے قرار اون کے جن کے دل میں محمدؐ ہوں۔ اُن کے جن کے اندر ایمان ہو۔ غم حسینؑ کائناتی غم۔ غم حسینؑ عالمگیر غم۔ غم حسینؑ دوامی غم ہے۔ اس غم پر ساری غم نثار۔ اس الم کے سارے الم قربان۔ اس سوگ کے سارے سوگ نچھاور اس عزاداری پر ساری عزاداریاں تصدق۔ اس غم و الم کے ایمان افروز تے

افلاک کا ماتم

از طالب اسدی ...

آج کیا ہے کیوں زمانہ ہے اُداس
کیوں فلک اشکوں سے منہ دھوتا ہے تو
روشنی بالکل ستاروں میں نہیں
چاند بھی غمگین آتا ہے نظر
اتنے میں آئی صدا افلاک سے
عرش کے ساکن سیہ پوش آج ہیں
ایک ہنگامہ بپا ہے عرش پر
اس مہینے میں حسینؑ خوش خصال
ہیں محرم کی یہ سب تیاریاں
ہوگی خود صاحب عزا خیر النسا
جس گھڑی ہوگا بیانِ کربلا
ہوگا اک جا لاشۂ اکبرؑ تپاں
ایک جانب لاشۂ بے شیر بھی
ہے تا نے اک جا حضرت عباسؑ کی
لاشۂ نوشاہ کے ٹکڑے کہیں
ہوتی ہے مجلس یہاں دس روز تک
تو بھی آ طالب سنا اک مرثیہ

... حیدرآبادی

کیوں برستی ہے یہ بام و در سے یاس
کس کے غم میں اس قدر روتا ہے تو
تیرہ و تاریک ہے روئے زمیں
کیا بتائیں کس لئے ہے نوحہ گر
آ تو خود آنکھوں سے اپنی دیکھ لے
دل حزیں خود صاحب معراج ہیں
فاطمہؑ مصروفِ ماتم کھولے سر
خون میں ہو جائے گا دسویں کو لال
حور و غلمان و ملک ہیں نوحہ خواں
منعقد ہوگی یہاں بزمِ عزا
عرش پر ہو جائے گا اک زلزلہ
ہوگی جس کے سینے میں نوکِ سناں
ہوگا جس میں حرملہ کا تیر بھی
قطع جو تیغِ ستم سے ہو گئے
لاشِ فرزندانِ زینبؑ ہے کہیں
اس لئے ہیں نیلگوں سارا فلک
تجھ کو بھی انعام دیں گی سیدہؑ

ذبیب نثار اور ایمان قرباں۔ ملت اپنے اشک گہر بار کے نذرانے اس محسن عالم کی مرقد انور پر سال کے سال چڑھاتی ہے۔ پھر بھی یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

آلِ محمدؐ کون ہے

۱۔ صحیحین کی حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ مشکوٰۃ میں آئی ہے کہ کعب بن عجرہؓ نے کسی دن آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ۔ آپ حضرات اہلبیت پر صلوٰۃ کیسے عرض کیا جائے فرمایا۔ قولوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ کہو۔ خداوندا محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰت بھیج۔ سوال تھا اہل بیت سے۔ جواب ملا۔ آل محمدؐ سے یعنی بتادیا کہ آل محمدؐ اور اہل بیت ایک ہیں۔ ص ۱۴۸

۲۔ حاکم کی مستدرک جلد سوم میں عبداللہ بن جعفرؓ سے مروی ہے کہ ایک دن فضا میں رحمت باری چھائی دیکھی تو آنحضرتؐ نے ام المومنین صفیہؓ سے فرمایا۔ اُدْعُوْا لِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ عَلِیًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ۔ بلا بھیجو میرے اہل بیت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو جب یہ آئے تو ان پر اپنی چادر اُڑھائی اور فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اٰلِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ خدایا یہ میری آل ہے۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر اپنی صلوٰۃ نازل فرما۔ (حدیث بشرط بخاری و مسلم صحیح۔ نقاد حدیث علامہ ذہبی کتاب تلخیص مستدرک میں اس حدیث کی صحت کے معترف ہیں) مفہوم حدیث صاف یعنی آل محمدؐ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور یہی بزرگوار اہلبیت بھی۔ اس پیغمبرانہ اعلان میں نہ گنجایش تاویل اور نہ امکانِ چون و چرا۔ پھر بھی مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ ص ۸۶ کے حاشیہ پر علمائے ملت کے آراء اس کے خلاف پائی جاتی ہیں آنحضرتؐ کے گھر کی معاملہ سرکار کا۔ نرا خانگی۔ بالکلیہ گھریلو۔ پھر بھی امت کا اس میں عمل دخل۔ آنحضرتؐ کے عہد میں آلِ محمدؐ اور اہل بیت ایک اور آل محمدؐ صرف علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور یہی بزرگوار اہل بیت تھا مگر زعمائے امت کا کہنا ہے کہ زکوٰۃ جن پر حرام ہے۔ وہ سب آلِ محمدؐ یعنی بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب آلِ محمدؐ جس کی توضیح یہی کہ حضرات فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ علیؑ جعفرؑ عقیلؑ عباسؑ حارثؓ اور حمزہؓ آلِ محمدؐ میں شامل بلکہ ان کی اولاد حوالی ہوالی کلہم آلِ محمدؐ۔ کاش بس یہی کیا ہوتا۔ مگر نہیں شارح مشکوٰۃ علامہ طیبی کی اولوالعزمی نے کہدیا کہ ہر مرد متقی آلِ محمدؐ ہے۔ اور جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بخیال آیۂ تطہیر ازواجِ نبیؐ کو بھی آلِ محمدؐ میں داخل فرمایا۔ یہ تو رہے خلف مگر ان کے سلف زہری، عطا، مالک، ثوری، وغیرہم نے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ ساری امت آلِ محمدؐ ہے۔ یعنی ایک دنیا آلِ محمدؐ! ان کا جواب صرف یہ کہ آنحضرتؐ کا فرمودہ حق باقی سب باطل اور غلط۔ فیصلۂ پیغمبرؐ کے مواجہ میں کسی اور کا قول کچھ نہیں۔ آنحضرتؐ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو اہل بیت اور آلِ محمدؐ فرمایا۔ اور بس۔ غیر آلِ محمدؐ کسی وقت پر بھی آلِ محمدؐ ہو نہیں سکتے۔ آلِ محمدؐ وہی ہیں۔ اور وہی ہو سکتے جن کے زنانِ حرم سے آنحضرتؐ خواستگاری عقد نہیں فرما سکتے اور اسی نظریہ کے تحت صرف علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور ان کی آل اولاد آلِ محمدؐ اہل بیت ہو سکتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت سیدۃ النساء العالمین، حضرت علیؑ، حضرت عباسؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسینؑ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت خبابؓ بن اوت، حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابرؓ بن عبداللہ۔ حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت مقداد بن اسود بھی علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو ہی آلِ محمدؐ و اہلبیتِ محمدؐ مانتے ہیں انکے غیر کو نہیں۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ طبری۔ ابن ابی شیبہ۔ حاکم طحاوی۔ طبرانی ابونعیم۔ ابن ابی خزیمہ اور دیگر ۱۳۰ محدثین ثقات کی مروجہ حدیث کساء میں بھی پیغمبر انہ الفاظ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِي اور اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ آلُ مُحَمَّدٍ مشترک ہیں یعنی حضور نے اپنی چادر مقدس میں جن چار نفوس قدسیہ پر اڑھائی انہیں کو آپ نے اپنی آل اور اہل بیت فرمایا۔

نیز حدیث مباہلہ مروی مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ و احمد و طبری و حاکم و طبرانی و ابن مردویہ و ابونعیم اور دیگر جو ۲۵ محدثین ثقات میں بھی یہ فقرات ..... اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلِي یا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِي مشترک ہیں۔ اور اس روز آنحضرتؐ کے ہمراہ صرف علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ مباہلہ میں شریک تھے اور انہیں حضراتِ پاک کو آنحضرتؐ نے اپنے اہل بیت اور اپنی آل یا اہل فرمایا۔

احمد بن حنبل، ابوحاتم رازی، ابن راہویہ، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم۔ طبری و ثعلبیؒ و مدی و بغوی کی مرویہ حدیثِ ابن عباسؓ بھی اسکی شاہد ہے کہ بوقت نزولِ آیۂ مؤدتِ قربیٰ صحابہؓ کی اس دریافت پر کہ آپ کے کون کون اقربا کی مودت خدا نے ہم پر فرض کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے قربیٰ بلحاظ آیۂ قرآنی صرف یہ چار حضرات ہیں جن کی مودت ساری امت پر فرض کردی گئی ہے۔

احادیثِ تبلیغ سورۂ برأت مروی احمد ابن ماجہ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ۔ حاکم۔ طبری طبرانی و ابن ابی عاصم سے واضح ہے کہ آنحضرتؐ نے اعلان فرمایا کہ برأت کی تبلیغ یا کسی اور احکام نبوی کی تبلیغ آنحضرتؐ کی طرف سے صرف اہل بیت کا کوئی شخص کر سکتا ہے۔ جو لَا يُبَلِّغُهَا اِلَّا اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي۔ سے واضح ہے اور رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي سے حضرت علیؑ مراد ہیں جس کی تشریح حدیث مرویۂ احمد عَلِيٌّ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ وَ لَا يُؤَدِّي عَنِّي اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ سے فرمادی۔ اگر آلِ محمدؐ یا اہلِ بیتِ محمدؐ میں ہر مرد متقی یا ہر فرد امت داخل ہو سکتا ہے تو حضرت ابوبکرؓ سب سے بڑھ کر اس کے مستحق ہوتے۔ اور ان سے تبلیغ سورۂ برأت کا منصب واپس لیکر حضرت علیؑ کے تفویض نہ فرمایا ہوتا۔

امام حسینؑ کی علوئے مرتبت ۱۔ احمد بن حنبل حاکم۔ ترمذی اپنے مسانید میں حضرات عبداللہ بن مسعود۔ ابوسعید خدری۔ ابن عمر اور ابن عباسؓ

۔۔۔ آنحضرتؐ نے ایک دن نماز عصر کا سجدہ دراز فرمایا۔ صحابہ کے استفسار پر بعد نماز ارشاد فرمایا حسینؑ پشت پر تھے۔

۲۔ ابن ابی شیبہ شیخ بخاری نے مصنف میں۔ ابن عساکر نے تاریخ میں ابن سعد نے طبقات میں۔ قسطلانی نے مواہب میں، سیوطی نے جامع الصغیر میں حضرات عائشہؓ و ام سلمہؓ اور عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ ہم نے آنحضرتؐ کو حسینؑ سے بڑھ کر کسی اور کو چاہتے نہ دیکھا۔ دوران نماز جماعت میں حسینؑ آنحضرتؐ کے ارد گرد پھرا کرتے۔ رکوع کے وقت آپ کے دونوں پاؤں کے درمیان کھڑے ہو جاتے۔ اور آنحضرتؐ فاصلۂ درمیان پائے اقدس اور کشادہ فرما دیتے۔ اور سجدہ کے وقت آپ کے دوشِ اقدس پر بیٹھ جاتے اور آنحضرتؐ حسینؑ کے اترنے تک سجدہ سے سر اقدس اٹھاتے نہ تھے۔ خدا کی عبادت میں پاسداریٔ حسینؑ قابل غور ہے۔

اخبارِ شہادت امام ہمامؑ علامہ فخرالدین علی بن حسین الکاشفی الواعظ صاحب تفسیر حسینی اپنی کتاب روضۃ الشہداء میں حضرت انسؓ سے حدیث لکھتے ہیں کہ جس روز صاحبزادے حسینؑ تولد ہوے جبرئیل تشریف لائے اور تہنیت تعزیت ایک ساتھ ادا فرمائے۔ ارشاد ہوا کیا بات کہ فرمایا۔ یارسول اللہ آپ کے اس نور دیدہ کو آپ کی امت ایک روز گرسنہ اور تشنہ کام شہید کریگی۔ آنحضرتؐ و فور گریہ سے بے چین ہوگئے اور پوچھا۔ اس بیکس پر رونے والا بھی نہ ہوگا جبرئیل نے کہا آپ کی امت سے ایک گروہ ہوگا جو سال کے سال ماتم حسینؑ تازہ کرتا رہیگا۔

اس کی تصدیق حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے ملفوظات راحت القلوب سے یہ ہوتی ہے کہ حضرت ایک محرم میں اولیائے حاضرین کو واقعاتِ شہادت با چشم تر بیان فرماتے ہوے ارشاد فرمایا کہ جس روز جناب سید الشہداء تولد ہوے تو حضرت جبرئیل نے بارگاہ نبوت میں تہنیت کے ساتھ تعزیت بھی ادا کی۔ آنحضرتؐ نے وجہ پوچھی تو کہا کہ آپ کے بعد آپ کی امت اس مولود مسعود کو تشنہ کام قتل کریگی۔ اسپر آنحضرتؐ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں ہونے لگے اور پوچھا پھر میرے بے یار و مددگار حسینؑ کا ماتم کون کریگا۔ عرض کیا آپ کی امت کا ایک گروہ ہر سال ان کی عزاداری کرتے رہیگا۔ محدث ابن علی کتاب الامالی میں بطریق زیاد بن منذر عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ راوی ہیں کہ ایک دن حضرت علیؑ نے دریافت فرمایا۔ آپ بھائی عقیل کو بے حد چاہتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا چچا ابوطالبؑ کے وہ چہیتے تھے نیز اس لئے کہ عقیل کا ایک فرزند میرے حسینؑ پر سے اپنی جان نثار کریگا۔ اور اس واقعہ پر ملائکۂ جنت اور اہل ایمان بلکہ وحوش و طیور بھی گریہ کرینگے۔

اس حزینہ کی خبر دینے والی حدیثیں وقتاً فوقتاً احمد بن حنبل نے مسند میں، ابن ابی شیبہ نے

قطعات - از ذاکر فتح پوری

(کربلا)

اُجڑا اُجڑا سا کربلا کا بن
بیٹھا بیٹھا سا دل جلو نکا من
اکھڑی اکھڑی سی سانس باطل کی
زخموں سے چور چور حق کا تن

(حسینؑ)

فلکِ دینِ نبی کا مہ انور ہے حسینؑ
زورِ بازوئے حسنؑ دلبرِ حیدرؑ ہے حسینؑ
فاطمہؑ اور محمدؐ کے جگر کا ٹکڑا
فدیۂ دینِ شہادت کا پیمبر ہے حسینؑ

(حبیب ابن مظاہر)

اے حبیب ابنِ مظاہر شہ والا کے رفیق
کیا بڑھاپے کے زمانے میں جگر دار تھا تو
مرتبہ کوئی ترا بنتِ علیؑ سے پوچھے
کم ہے تسلیم کا زینبؑ کی سزاوار تھا تو

(ننھا مجاہد)

تو بھی اک محسنِ امامت ہے
خامشی تیری اک قیامت ہے
ننھی ننھی کلائیوں میں تری
شاہِ خیبر شکن کی قوت ہے

جانِ حسنؑ

اے جانِ حسنؑ روحِ علیؑ نورِ پیمبرؐ
محتاج تھی سہرے کی ترے دخترِ اسلام
دوشیزۂ اسلام پہ قربان کیا دل
مٹنے کا نہیں دہر سے تا حشر ترا کام

مصنف میں۔ ابن سعد نے طبقات میں۔ ابن راہویہ نے مسند میں۔ ابن حبان نے صحیح میں۔ طبرانی نے معجم کبیر میں۔ اور ضیاء المقدسی نے مختارۃ الصحاح من الاسناد صحاح سیدنا علیؑ سے۔ عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں۔ عبداللہ بن حمید نے مسند میں۔ طبرانی نے کبیر میں۔ بغوی نے سنن میں۔ ابن راہویہ نے مسند میں۔ اور ابو نعیم نے دلائل میں حضرت ام سلمہؓ سے۔ حاکم نے مستدرک میں۔ طیالسی نے مسند میں۔ ابو داؤد نے سنن میں۔ بیہقی نے دلائل میں۔ ام الفضلؓ زوجہ حضرت عباسؓ سے۔ ابن سعد نے طبقات میں۔ طبرانی نے کبیر میں۔ جمال الدین مزی نے تحفۃ الاشراف میں حضرت عائشہؓ سے۔ احمد بن حنبل نے مسند میں۔ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں۔ بیہقی نے دلائل میں۔ ابو حاتم نے تاریخ میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک سے اور بھی تیرہ ثقات محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں لائی ہیں۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ حضرات جبریل و میکائیل اور دیگر فرشتوں نے متعدد مرتبہ سرکار رسالتؐ کو امام حسینؑ کی ہونے والی شہادت کی خبر دی۔ بلکہ مشہد حسینی کی خاک بھی خدمت رسالت پناہی میں گزرانی جس کو آپ نے صرف ام سلمہؓ کے تفویض فرماتے ہوئے تنبیہ فرمایا جس دن یہ خاک تازہ خون بن جائے یقین جاننا کہ حسینؑ اس دن شہید ہو گئے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ نے عاشورہ محرم ۶۱ھ کے دن آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھنے اور جناب سید الشہداء کے شہید ہو جانے کی آنحضرتؐ سے خبر سنکر بیدار ہوئیں۔ اور اس خاک سے شیشے کو باہر نکالا تو یہ تھا کہ بجائے خاک کے تازہ خون سے شیشہ بھرا ہے۔

سلام
از عابد رضوی نجمی

سب سے پہلے تو دوشِ احمدِ مختار دیکھئے — پھر اوج پائے حیدرِ کرار دیکھئے
امت کے بخشوانے کی صورت یہی تو تھی — عترت نبی کی شام کا دربار دیکھئے
سن کہہ رہا تھا ظلم کہ کمال ہے — ظالم کی مار بچی کا رخسار دیکھئے
کہہ دے نہ کوئی یہ حضرتِ یوسف سے آئیے — ہے کربلا میں مصر کا بازار دیکھئے
بزمِ ستم شعار میں ہیں صورتِ اسیر — یہ شانِ صبر عابدِ بیمار دیکھئے
جنت میں آج آئیے گا اے خلیلِ حق — میرا بھی ایک چھوٹا سا گلزار دیکھئے
بتلا رہے ہیں طور کہ حیدر کا ہے پسر — جلتی ہے کس طرح سے یہ تلوار دیکھئے
وہ تازیانے پشت پہ وہ جسمِ ناتواں — یہ ہو رہی ہے خاطرِ بیمار دیکھئے
ان آنسوؤں کی قدر کو عابد نہ پوچھئے — محشر میں کون ہوگا خریدار دیکھئے

روز عاشورہ کا المیہ

سچ ہے کہ بڑوں کے بیٹے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے کارناموں سے ان کی بڑائی اور بزرگی تشریح ہوتی ہے۔ ان کی گفتار ان کی رفتار اور ان کے طور بالکلیہ ان کے بڑوں کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ امام ہمام کے کارنامہ کا جیسا کارنامہ دنیا پیش کرے۔ یا کسی بھی تاریخ اس کی نظیر دکھا دے۔ آج تیرہ سو چھ سال اس المیہ پر سے گزر گئے۔ مگر آج بھی وہ جوں کا توں تازہ کا تازہ ہے۔ وہی سماں وہی منظر وہی اثر اور وہی تاثر۔ دنیا نے بڑے بڑے انقلاب دیکھے۔ بڑے بڑے معرکے اس کی نظروں سے گزرے۔ اور بڑے بڑے حزنیہ ڈرامے اس کی نگاہوں کے سامنے ہوئے۔ مگر دنیا کہہ رہی ہے کوئی انقلاب کربلا کے انقلاب جیسا۔ کوئی معرکہ معرکۂ عاشورہ جیسا اور کوئی المیہ المیۂ حسینی کے برابر میری آنکھوں نے نہ دیکھا۔

کارنامہ بھی وہ جس کارنامہ کا خدا ثنا خواں، رسولؐ مدح خواں اور عالم انسانیت قصیدہ خواں، ملکوت جس کے قرباں، انسان جس کے ملجا، اور ساری دنیا جس کی رطب اللساں، ہاتف نے کہا قُتِلَ حُجَّةُ اللّٰه، رسولؐ نے کہا قُتِلَ ابنی الحسین۔ دنیا نے کہا واللہ اے حسینؑ کارے کر دی۔ دین نے کہا واللہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ۔ انقلاب کا نعرہ ہے حسینؑ زندہ باد اور حریت کی تکبیر ہے حسینؑ پائندہ باد۔

بے رونق سی صبح عاشورہ، اداس اور ملول گریباں سحر دہم محرم ۶۱ھ چاک چاک۔ مطلع بے نور مشرق زرد رو۔ آفتاب لال پیلا۔ فضا دھندلی۔ فلک سینہ فگار کائنات سوگوار، اور عالم سیاہ پوش، ملکوت گریاں، ناسوت سوزاں و بریاں لاہوت ہیبتِ حسینؑ کی نگران، مگر حسینؑ نمازِ صبح کے سجدے میں تسبیح خواں۔ سرفروشانِ لشکرِ حسینی رجز خواں۔ اصحاب حسینؑ مصداقِ السابقون السابقون کا نمونہ، مشتاقِ شہادت و تمنائے جنت و اولویت میں سرشار۔ زبان ارواحِ فداکار کی رجز خواں اور دل حسینؑ پر سے فدا ہونے کے مشتاق۔ اہل بیت محمدؐ آل محمدؐ اور حریم قدس کے ساکنین سراپائے غم و الم۔ مرقع صبر و رضا اور تصویر یاس و حرماں کہ محمدؐ کی آخری نشانی کہیں نہ مٹ جائے اور محمدؐ کی گودیوں کا کھیلا خاک و خون میں غلطاں نہ ہو۔ غم ہے تو یہ نہیں۔ الم اپنے بال بچوں کا نہیں۔ غم ہے تو حسینؑ کا الم ہے تو نونہالانِ حسنؑ کا۔ فکر ہے تو عابدِ بیمار کا۔ تردد ہے تو نوجوان علی اکبرؑ کا۔ اندیشہ ہے تو حسنؑ کے بچوں کا۔ ڈر ہے تو حسینؑ کے فرزند دلبند کا۔

تین رات تین دن کی پیاس۔ تین رات تین دن کے بے آب و دانہ۔ سوکھے گلے۔ لب خشک۔ زبان پر کانٹے پڑے ہوئے ننھے ننھے معصوموں کا بلکنا شیر خواروں کا گریہ و فغاں۔ جوانوں کی بے تابیاں۔ زنانِ حرم کی ناتوانیاں آل ابی طالب کی خشک زبانیاں۔ اصحاب کی عطشانیاں حسینؑ دیکھ رہے ہیں۔ رو رہے ہیں اور تڑپ رہے ہیں۔ مگر صبر و رضا میں ڈوبے جا رہے ہیں۔ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ … آتے ہیں۔ جوں ہی خیمہ سے باہر آتے ہیں خیموں سے صلِّ علیٰ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ نقیب پکارتے ہیں۔ محسنِ انسانیت برآمد ہو رہے ہیں۔ باادب نگاہ روبرو۔ جانشینِ محمدؐ تشریف فرما ہو رہے ہیں خامس آل عبا رونق افروز ہو رہے ہیں۔ فلک پکارتا ہے وہ آ رہے ہیں جن پر خدا نازاں ہے۔ وہ جلوہ فرما ہو رہے ہیں جس پر خدائی قربان ہے۔

ٹڈی دل دشمن۔ خدا کے دشمن محمدؐ کے دشمن۔ اپنی فوج کی صف بندیاں کر رہے ہیں۔ میمنہ میسرہ جمائے جا رہا ہے۔ اور قلب لشکر ناریوں کے زیرِ علم کفرۃ الفجرۃ عمر بن سعد اپنے چند مددگاروں کے ساتھ کھڑے ہوئے انتظام قتل فرزند پیغمبر کروا رہا ہے۔ فرات پر تیر اندازوں کی ٹولیاں بھگائی جا رہی ہیں۔ تیر اندازوں کے دستے قرینے سے جم رہے ہیں۔ برق اندازوں کے پرے کے پرے موقع محل پر متعین کئے جا رہے ہیں۔ اور تیغ زن اپنی تلواروں کو چمکا رہے ہیں۔ اور … کے سب نبیؐ خاتم کے گھر اجاڑنے اور فرزندانِ محمدؐ کے مٹانے کی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس طرف اللہ والوں کی بے سروسامانیاں اور محمدؐ والوں کی بے بسیاں۔ مٹھی بھر فدائیاں میمنہ پر گنتی کے چند سرفروشاں میسرہ پر۔ اور دس بیس فرشتہ سیرتاں قلب لشکر میں اگر ان بہتر جانبازوں کا نام لشکر ہو سکتا ہے تو یہ لشکرِ حسینؑ تھا جس میں آدھے تو بوڑھے تھے اور باقی نوجوان اور بچے۔ علم محمد رسول اللہ فرزند علمبردار سپہ عباس بن علیؑ کے دستِ حق پرست میں اور زیرِ علم خلیفۃ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ فرزند علی مرتضیٰؑ۔ نورِ چشم فاطمہ زہراؑ۔ امامِ عالم۔ سید الشہداء۔ خامس آل عبا جلوہ افروز غازیانِ لشکرِ خداوندی کی نگاہیں اٹھیں۔ جمال محمدؐ جلوہ حسینؑ سے دیکھنے لگیں۔ (باقی آئندہ)

تمدن اسلام اور محرم کی تنظیم

از جناب مرزا عسکری علی خاں صاحب مجازی لکھنوی

ابھی ارتقاء انسانی اس درجہ تک نہیں پہونچا کہ دنیا کی ایک قوم بھی عوام سے بری ہو یا کسی قوم میں بھی خواص کی تعداد عوام سے بڑھ گئی ہو جب یہ ثابت ہو گیا کہ عالم کی ہر قوم میں عوام الناس مثل ریڑھ کی ہڈی (جس پر جسم کی بنیاد ہوتی ہے) کے پائے جاتے ہیں۔ پھر ان کے لئے حکومت کو ایک قانون کے ذریعہ سے ہانکنے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ عوام الناس کی اصل تعریف یہ ہوتی ہے کہ ان میں عقل کی کمی ہوتی ہے اور ان کے جذبات کا ان کی عقل پر تسلط ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ حسن و قبح کی حقیقت کو نہیں سمجھتے پھر انھیں تعدی زا بعض کیا نظر آسکتے ہیں کہ وہ وقتی رسم و رواج اور سطحی باتوں کو اپنا مطمع نظر بنا لیتے ہیں پھر ان کے لئے اس امر کی ضرورت پڑتی ہے کہ ان کے جذبات بعض جبری بندشوں اور دیگر بیرونی قوتوں سے دبائے جائیں چنانچہ ایک تمدن جس طرح عوام الناس کے لئے قومی حیثیت کو دیکھتے ہوئے ایک قانون کی ضرورت سمجھتا ہے بعینہ مذہب بھی ایک ذہنی اور ضمیری قانون ہے جس کی عوام کے لئے تمدنی نقطۂ نظر سے سخت ضرورت ہے مگر جس طرح وہ قانون جو کہ قومی احساسات اور حیثیتوں کو مدنظر رکھ کر نہ بنایا گیا ہو قوم کے لئے مضرت رساں ثابت ہوتا ہے بعینہ وہ مذہب جو کہ عوام کی نفسیات پر نظر نہ رکھتا ہو ناقص ہے چنانچہ اس مسئلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر دنیا کے تمام مذاہب پر ایک روشن دماغ اور نیک نیت انسان نظر ڈالتا ہے تو وہ یہ دعویٰ بآسانی کرسکتا ہے کہ اسلام کا قانون اور اس کی عملی اجزا بالکل فطری ہیں اور نفسیات عوام سے مس ہو رہی ہیں۔ لیکن میں جملہ معترضہ کی طرح یہ ظاہر بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر [illegible] ہوئے تمدن اسلامی مرکز [illegible] کی طرف [illegible] اسلام مروجہ رسمی اسلام سے میری مراد نہیں ہے جسے ایک پنچایتی گھروندا بنا دیا [illegible] بات یہ ہے کہ تمام بانیان مذاہب اس امر پر مجبور ہوتے ہیں کہ سب سے پہلے [illegible] زمانہ کی زندگیوں کو ملحوظ رکھیں اور یہی باعث ہے کہ ہر دین و مذہب جس درجہ پارینہ ہوتا جاتا ہے وہ آنے والی زندگیوں کے لئے اسی درجہ مفاد بخش نہیں رہتا ...... اور بجائے ایک آئینی شکل میں رہنے کے چند رسوم میں منتشر ہوجاتا ہے لیکن

اسلام میں ایک بڑی خصوصیت جس سے اسلام اور دیگر مذاہب میں فرق پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کے رسوم و قیود اس ترتیب اور دلیسی خوش اسلوبی سے آگئے ہیں کہ سال بھر کے تمام رسوم و قیود پر اگر نظر ڈالی جائے تو نفس عوام کا کوئی پہلو بچا نہیں جس نے ان میں حصہ نہ لیا ہو مثلاً ماہ رمضان جس طرح استقلال صبر اور رضا وغیرہ کا سبق دیتا ہے بعینہ بعض عیدین شجاعت کے روایات پیش کرتی ہیں اور بعض جذبۂ مسرت کو حرکت دیتی ہیں محرم ایک ایسا زمانہ ہے جس میں عوام کے جذبۂ رحم اور جذبۂ الم کو بھی اس زمانہ میں تحریک ہوجاتی ہے جس کی عوام کی نفسیات کو اعتدالی صورت پر رہنے کے لئے سخت ضرورت ہے اس کے علاوہ محرم ایک ایسا زمانہ ہے جو کہ جوش قربانی نفس کی تلقین کرتا ہے اور یہی وہ خوبی ہے جسے انسانیت کہنا چاہیے (ورنہ قانون خود غرضی پر حیوان بھی چل رہے ہیں پھر انسان و حیوان میں کیا فرق رہتا ہے؟) چنانچہ محرم میں اسلام تبلیغ کرتا ہے اگر نظر عقل سے دیکھا جائے تو اس کا مرتبہ سال بھر کی تمام تبلیغوں سے افضل ہے محرم جس کارنامہ کی یادگار ہے۔ وہ ایک ایسا کارنامہ ہے جسے محض اسلامی دنیا ہی نہیں بلکہ تمام عالم نظر عبرت سے معائنہ کرتا ہے اور دنیا کی تاریخ یہ بتا رہی ہے کہ صفحہ ہستی پر کوئی دیگر مثال اس کارنامے کی نہیں ملتی۔ بہرحال اسلام جب قومی حیثیت سے کھڑا ہوتا ہے تو اسے تمدن کی ضرورت پڑتی ہے اور ایک تمدن سیاست کا محتاج ہے اور سیاست جب عمل میں آتی ہے تو وہ چند قوانین اور انتظامات کی شکل میں منتشر ہوجاتی ہے چنانچہ سیاست اسلام اس امر کی مقتضی ہے کہ محرم کی تبلیغ ایک تنظیمی صورت اختیار کرلے جس کے بغیر قوم میں امن سکون نہیں پیدا ہوسکتا۔ سب سے بڑا نقص جو محرم کی تبلیغ میں پیدا ہوگیا ہے وہ یہ ہے کہ واقعہ کربلا بجائے پند و نصائح کے عنوان پر بیان کئے جانے کے ایک داستان کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس سے بجائے اخلاقی اور معاشرتی حالات پر روشنی ڈالنے کہ اس کا مطمع نظر محض گریہ و بکا رکھ لیا گیا ہے اس میں کلام نہیں کہ گریہ و بکا ایک فطری شئے ہے جو کہ جذبۂ رحم پر حرکت ہونے سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر مسئلہ گریہ و بکا کو اسقدر اہمیت دیدینا کہ اس کے علاوہ اور کسی پہلو پر نظر ہی نہ کرنا یا دیگر فوائد جو اس گریہ و بکا کے اندر پیدا ہوتے ہیں اگر وہ قاعدہ کے اندر آجائے انھیں بھی تج بیٹھنا کہاں تک روا ہے۔ یاد رہے کہ جسقدر کسی مذہب کے اصول سے عمل و عقل کے ذریعہ منفعت حاصل کرنی مفید اور محرک امن و سکون ہے اسی قدر ایک مذہب میں آنکھ بند کرکے جکڑا جانا اور اس سے رشک یا غرور وغیرہ پیدا کرلینا محرک شر و فساد ہوتا ہے۔

ان الفاظ سے میرا مقصد یہ ہے کہ مذہب کو عقل کی نظر سے معائنہ کرنے کی کوشش کرو ورنہ جذبات کی نظر سے دیکھتے ہیں، تو فوائد اس کے نظر انداز ہوجاتے

حیات جاوداں ہے کربلا میں جا کے مرجانا

نتیجۂ فکر عالیجناب یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر مدارالمہام سابق صدراعظم حیدرآباد المتخلص بہ شادؔ

فنا کہتے ہیں کس کو موت سے پہلے ہی مرجانا
بقا ہے نام کس کا اپنی ہستی سے گذر جانا

جو روکا راہ میں حر نے تو شہ عباسؑ سے بولے
مرے بھائی نہ غصے میں کہیں حد سے گذر جانا

کہا اہل حرم نے رو کے یوں اکبرؑ کے لاشے پر
جواں ہونیکا شاید نام رکھا تم نے مرجانا

بقا میں تھا فنا کا مرتبہ حاصل شہیدوں کو
وہاں اکسیر عمل تھا موت سے پہلے ہی مرجانا

نہ لیتے کام گر سبط نبی صبر و تحمل سے
لعینوں کا نگاہِ خشم سے آسان تھا مرجانا

کہا شہ نے بہن سے کام ہے امت کی بخشش کا
سر دربار بیرشام بھینا ننگے سر جانا

دکھائی جنگ میں صورت او دھر جا پہونچے کوثر پر
یہ اصغرؑ ہی کی تھی رفتار ادھر آنا اودھر جانا

یہاں کا زندہ رہنا موت سے بدتر سمجھتا ہوں
حیاتِ جاوداں ہے کربلا میں جا کے مرجانا

خیال اتنا رہے اے شاد برپا جب قیامت ہو
غم سبط نبیؐ میں پیش اور نوحہ گر جانا

دلوں کے درد میں بستی ہے تیری چاہ حسینؑ

غریب و بے کس و مظلوم و بے گناہ حسینؑ　　کبھی ہلالِ ہدایت کبھی ہے ماہ حسینؑ
تمام خلق کا واللہ ہے خیر خواہ حسینؑ　　خدائی درد کی دنیا کا بادشاہ حسینؑ
مثالِ خالقِ اکبر جہاں پناہ حسینؑ

بشانِ عاشقِ سرور کوئی رقیب کہاں　　حبیبؐ کو جو میسر ہوا نصیب کہاں
سلامِ حضرتِ زینبؑ کہاں حبیبؐ کہاں　　کوئی بتائے ہوا یوں کوئی قریب کہاں
خدا کا عشقِ حقیقی ہے تیری راہ حسینؑ

کہاں وہ یوسفؑ کنعاں کہاں وہ تیرا پسر　　وہ مثلِ خاتمِ پیغمبراں ترا دلبر
علی کی شان کا کڑیل جواں علی اکبرؑ　　پڑا ہے سامنے برچھی ہیں دیکھئے اپنا جگر
خدا سے مانگی ہے یعقوبؑ نے پناہ حسینؑ

جنابِ حضرتِ عباسؑ وہ ترا غمخوار　　وہ تاجدارِ وفا جانِ حیدرِ کرارؑ
کوئی نہ لائیگا جو تھا ترا علمبردار　　مٹے وفا سے ہر اک تیری فوج میں سردار
نہ مل سکی نہ ملیگی تری سپاہ حسینؑ

زباں لبوں پہ وہ اور تیر ننھے حلق سے پار　　تبسمِ علی اصغرؑ بجانِ بہشت و بہار
یہ شیر خوار تیرا اف نفسِ طفل کا وقار　　خزاں کے ساتھ ترے ہاتھ پر وہ کھائی بہار
دہن کی موج سے باطل ہوا تباہ حسینؑ

بس اک اشارے سے ساکت کیا زمانے کو　　سنایا پیاس میں بچوں کے بہلانے کو
پھر اقتدار کیا ضبط جان گنوانے کو　　شرفی ہے وہ جو بہلائے تیرے فسانے کو
دلوں کے درد میں بستی ہے تیری چاہ حسینؑ

وہ تیرا مظہرِ نازِ ربوبیت بچپن　　نمازیں بھی ہوا راکبِ رسولِؐ زمن
نیاز یہ کہ رہا خاکِ کربلا کا کفن　　جو راز فاش کرے کس کے لب کو تابِ سخن
زبان پہ رہ گیا آ کے آہ آہ حسینؑ

ثنا رہوتی ہے خلقت وہ ہے ترا کردار　　قلوب کرتے ہیں بس اَنتَ اَنتَ کی تکرار
خدا سے بڑھکے ترے نام کی ہے آج پکار　　زباں رکے تو ہو سینے میں جوشِ زن اقرار
الوہیت کہہ ہے کس درجہ تیری چاہ حسینؑ

قسم خدا کی تری مدح کچھ نہیں ممکن　　جہاں کو ماننا قدرت سے ہے یہ یقین ممکن
سناؤں کس کو نہیں بزمِ اولین ممکن　　فلک نئے ہوں نہ اور ہے نئی زمین ممکن
وہ دور ہے کہ ہے مشکل مرا نباہ حسینؑ

دلِ نگیںؔ میں وہ تابش نہ رنگِ شاہِ امم　　ہے نقص جنس میں شرمندہ ہوں شہِ اکرام
تو جسکا اہل ہے بللہ کر وہ مجھ پہ کرم　　قدوم پاک مرے گھر ہوں چوم لوں میں قدم
غلام دیکھ رہا ہے تمہاری راہ حسینؑ

نگیں حیدرآبادی

دہیوں پر بیان کیا جاتا ہے کہ مثلاً حضرت علی اکبرؑ نے سینہ پر برچھی کھائی اور امام علیہ السلام ڈگمگاتے ہوئے میدان میں لاش اٹھانے کے لئے جا رہے ہیں اور اس واقعہ کے یہ پہلو نظرانداز کر دیا جاتا ہے کہ دیکھو سچائی پر چلنے والے باپ حق کے معاملہ میں اپنے فرزند کی جان کی پروا نہیں کرتے اور سعادتمند بیٹے کس طرح اپنے باپ کا ساتھ دیتے ہیں! دیگر اقوام کو محرم کی تبلیغ کے عنوان میں اسلام سے جو خاص شغف ہے وہ یہی ہے کہ اسلامی واعظین جب منبر پر جاتے ہیں جو بجائے عوام کی عقل کو تحریک دینے کے اور انہیں جذبات سے علیحدہ کر کے عقل کی طرف مائل کرنے کے اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ جذبات اور برانگیختہ کئے جائیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ رسولِؐ پاک کی تبلیغ کا ماحصل جذبات سے بچانا اور توہمات کی بھول بھلیاں سے مفید روشنی پر لگانا تھا جس میں ایک حد تک رسالتمآبؐ کو کامیابی ہوئی۔ ذرا معرکۂ کربلا کا منظر خیال کیجئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس روز بجز اس امر کے کچھ اور بھی نظر آتا ہو کہ ایک طرف تو لشکر یزید کے جذبات ابل رہے تھے اور دوسری طرف حسینؑ پر متانت کا غلبہ ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ قریب شہادت چہرۂ مبارک میں دمک پیدا ہوگئی تھی اور اس طرح متانت کی تلقین کی جا رہی تھی جب مجالس میں محض ہم رونے کی غرض سے جاتے ہیں اور ذاکرین کی نیت بھی رولانے ہی کی طرف ہوتی ہے تو واقعاً کربلا سے مفید نتیجہ نکالنے کی طرف ہمارا دھیان ہی نہیں جاتا اور یہ ہمارے ارادہ کا لازمی نتیجہ ہونا چاہئے۔ بہرحال اسی بحث پر میں بہت کچھ لکھ چکا امر دیگر جس کے متعلق میں کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ چونکہ یہ واقعہ پرانا ہو گیا ہے اس لئے اس کی تبلیغی حیثیت میں مذہبی شان جاتی رہی۔ بلکہ رسمی و رواجی شان پیدا ہوگئی ہے اور یہ ایک فطری قانون ہے جو کہ واقعات کے پارینہ ہونے پر اگر اس کی قدامت پر نظر نہ کی تو پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ جس طرح شادیوں یا دیگر تقریبوں محض وضع و تکلفات برتتے جاتے ہیں اور خلوص کا جزو برائے نام ہوتا ہے بعینہ مجالس کی بھی اب یہی شان رہ گئی ہے یہ کون کہتا ہے کہ مجلس اتحاد و اتفاق کا ایک وسیلہ نہیں ہے مگر مجالس کو ایک جذبات کا گھروندا بنا لینا کیا معنی رکھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مذہب کے مفاد میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کا سبب یہی ہے کہ مجالس کو کوئی اخلاقی یا معاشرتی واعظ نہیں رہنے دیا بلکہ ایک چیستان بنا دیا ہے جس نے رسم کی ایک صورت اختیار کر لی ہے۔ اور اس کمزوری کا اگر کوئی آسان علاج نظر آتا ہے تو وہ یہی ہے کہ عنوان مجالس کو مذکورہ بالا عنوان پر تبدیل کیا جائے۔ ایک تیسری بات جسے میں نہایت اہمیت دیکر کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس زمانے میں ذاکری نے جو صورت اختیار کی ہے کہ وہ معاشرہ و اخلاق تو ایک طرف چیستان سے بھی زائد مہلک ہے یعنی ذاکری کا دارومدار خطابیات پر رکھا گیا ہے جنہیں صحیح معنوں میں منطقی مغالطے کہنا چاہیئے جو کہ عقل اور دلیل پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں خصوصاً معمولی حیثیت کے دماغوں کے لئے تو یہ خطابیات بہت مضر ہیں۔ کیونکہ پختہ دماغ تو اس کا اندازہ کر لیتے ہیں کہ یہ سو دلیل نہیں بلکہ شاعری ہے اور جھوٹے موتی ہیں جنہیں سچے موتیوں کی جھلک موجود ہے مگر خام اور غیر پختہ دماغ خصوصاً ہماری قوم کے بچے تو اس امر کا احساس نہایت دشواری سے کر سکتے ہیں اس وجہ سے ان کا مذاق قطعی غارت کیا جاتا ہے ان خطابیات کی شان بالکل ویسی ہی ہوتی ہے۔ جس طرح کشمیر کا ایک باشندہ اپنے اس تجربہ کی بنا پر کہ برف شفاف ہے اور منہ میں جا کر پگھلتی ہے۔ یہ استدلال قائم کرے چونکہ شیشہ بھی شفاف ہے اسلئے وہ بھی منہ میں جا کر پگھلے گا اسی قسم کے خطابی تخیلات مثال کے طور پر ہماری اردو شاعری میں نہایت کثرت کے ساتھ ملتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے ؎ غالب

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

یعنی نالہ و فریاد کو سن کر کلیجہ پھٹتا ہے اس بنا پر یہ استدلال قائم کر لینا کہ مثلاً پھول کا شگفتہ ہونا بھی گویا نالۂ بلبل کا اثر ہے درانحالیکہ یہ مفہوم اتنا واضح ہے کہ ہر شخص بآسانی اسے سمجھ سکتا ہے کہ نالۂ بلبل کو چاکِ گل سے کیا علاقہ اور پھولوں کا کھلنا اور مرجھانا نظامِ قدرت کے ایک دوسرے ہی قانون کے تحت میں

ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے اس شعر کو پیش کرنے سے مجھے کچھ شعر و شاعری کا نقد و تبصرہ چھیڑنا مقصود نہ تھا بلکہ یہ شعر تو اپنے رنگ میں لاجواب ہے لیکن اس تذکرے سے میرا مدعا اپنے دور کے ذاکرین کی طرز خطابت کا نقشہ نظروں کے سامنے کھینچنا تھا اب ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے میں خطابت کے صحیح فروغ بھی بتا دیتا ہوں جن کا علم اس مقام پر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ زیادہ ملمع اور گہرے فلسفیانہ استدلال سے گریز تمثیل بیانی یعنی کسی واقعہ کو تشبیہات و استعارات کے پیرایہ میں بیان کرنا بعض خاص الفاظ جو جماعت کی نظر میں پسندیدہ ہیں ان کا زیادہ استعمال کرنا اور جو الفاظ اور جملے جماعت ناپسند کرتی ہے ان کے استعمال سے حتی الامکان احتراز کرنا جماعت کو آمادہ عمل اور اثر پذیر کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے مذہبی عقائد اور موروثی خیالات کو زیادہ اپیل کیا جائے مدعیانہ اور متکلمانہ طرز کلام۔ الفاظ اور جملوں کی تکرار یہ نفسیات انسان کی وہ اہم ترین اجزاء ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا کے ان خطبا نے جنھیں نیا فن خطابت کہنا چاہیئے افادی پہلو کو اختیار کرتے ہوئے اپنی قوموں میں انقلاب برپا کر دیے لیکن مجھے اپنے معصوم صفت واعظین اور مذہبی خطبا کے حال زار پر رونا آتا ہے کہ انھوں نے خطابیات کے اسلحہ خانہ سے وہ حربہ اخذ کر لیا ہے جو اس بے برگ و باری کی حالت میں نہال قوم کی ہری ڈالی کی صفائی کر رہا ہے چنانچہ آج ایسے ذاکرین جن کی لیاقت غیر معمولی اور جن کی ذہنیت مسلم ہے انھوں نے بھی اپنا مذاق ایسا ہی بنا رکھا ہے خصوصاً لکھنؤ میں تو ذاکر کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ ایک اچھا شاعر ہو۔ خیام ؎

درکسوت خاص آمدہ از عام چند

بدنام کنندہ نکو نامے چند

اگر اس بات پر اعتراض کیا جاتا ہے تو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ شہر کا مذاق ہی اس امر پر مجبور کرتا ہے کہ خطابت سے کام لیا جائے۔ اگر اس جواب کو تسلیم بھی کر لیا جائے پھر سوال یہ پیش ہوتا ہے کہ بھلا کسی

سلام

انتیجہ طبع سید علی حسن رضوی لکھنوی شاگرد جناب میر نفیس صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد دکن

سلامی کیا غرض مجھکو ضیا رہبر انور سے
سے بھر بھر کے حر کو جام سے جو روح کوثر سے
مری اب سے جا کر یہ کوئی کہدے سکندر سے
ملا می اشک غم سے آبرو میں بڑھ کے گوہر سے
خدا لائے وہ دن نکلوں زیارت کیلئے گھر سے
شراب ایسی مجھے مطلوب ہے ساقی کوثر سے
لہو رونا ہوں میں بے صبری تیغ ستمگر سے
مشام جان محبوں کے معطر کیوں نہ ہو جائیں
دل عدواں کو میرے چشم گریاں نے کیا ٹھنڈا
علی کو بچپنے میں پیار کر کے مصطفےٰ بولے
تسکین ابن علی کی تیغ بران رک نہیں سکتی
خیال حضرت یوسف زلیخا ترک ہی کرتی
کہیں شمشیر حیدر جب تو اعدا ڈر کے کہتے تھے قیامت
اسی نے مرحب و عنتر کے دو ٹکڑے کئے نہیں
کہا شمر لعین سے شہ نے پانی دے ذرا مجھکو
سوال آب پر جھنجھلا کے شمر بے حیا بولا
لب و دندان شاہ دو شہ کو دیتے ہم نسبت
علم لینے یہ کہکر حضرت عباس جب نکلے
بیرا تھا شوق جنگ ایسا دل عون و محمد میں
رخ نورانی شہ پر لگا ہیں جم نہ سکتی تھیں
جسے دولت کی خواہش ہو در حیدر پہ جا بیٹھے
خیال ہمسری ہے مہر کو تو منہ اور یہ ہے
عطا کیں نعمتیں خالق نے گھر بیٹھے ہوئے مجھکو
زمین پر طائر بسمل سی تڑپی فاطمہ صغرا
ثنائے گوہر دندان شہ کی میں کروں خواہش
ہمیشہ سینۂ زہرا و احمد پر رہا جو سر
عقیدہ ہے یہ میرا بحث کیا اسمیں مہوس کو
ضیا میں بڑھ کے ہیرے سے ہیں دندان شہ والا
مرے اشعار سنکر قدرداں تعریف کرتے ہیں
الٰہی دل مرا شوق زیارت میں تڑپتا ہے
بخیل اپنی جو مٹھی بند رکھتا ہے تو کیا حاصل
بن زہرا کے دانتوں کی ثنا میں ذہن قاصر
نمود دولت منعم سے کیا حاصل غریبوں کو
نہ شرم آئی ذرا بھی حیف ہے شمر ستمگر کو
غضب ہے بزم میر شام میں سر ننگے جاتی ہیں
کلیجہ تھام کر حضرت نے سوئے آسمان دیکھا
اثر تقدیر نے کی رہبری تو سال آئندہ

خلد روشن ہوئے داغ غم تکبیر و شبیر سے
دو خور شوق نے ٹکرا دیا ساغر کو ساغر سے
ترا آئینہ میلا ہے رخ پاک پیمبر سے
گل داغ جگر خوشبو میں بہتر ہے گل تر سے
ملوں آنکھیں ضریح روضۂ سبط پیمبر سے
زیادہ رنگ میں گہری ہے جو خون کبوتر سے
طلب پانی کریں شبیر و تیر دلکا میز بر سے
ہوا آئی جو سمت روضۂ سبط پیمبر سے
عداوت ہے زمانہ میں سمندر کو سمندر سے
وہ بچہ ہے جو ڈرتا نہیں جھولے میں اژدر سے
جھلتا ہے زرہ سے ڈھال سے جوشن سے مغفر سے
وہ نا واقف رہی حسن و جمال روئے اکبر سے
مفر ممکن نہیں دنیا میں اس تیغ دو پیکر سے
یہ وہ بجلی ہے جو رکتی نہیں جبریل کے پر سے
گلے کو پہلے آخر تر کرینگا آب خنجر سے
گلوئے شاہ دیں کو تر کروں گا آب خنجر سے
سمن سے مشک سے یاقوت سے ہیرے سے گوہر سے
کیا اعدا نے یہ بھی کم نہیں شوکت میں جعفر سے
رکے ہرگز نہ بہا لوں سے نہ تیر و نہ خنجر سے
کہاں طاقت کوئی آنکھیں لڑائے بدر انور سے
گدا اکثر غنی ہو ہو کے اٹھتے ہیں اسی در سے
نقاب اولٹ اولٹ دیتا ہوں میں بھی روئے اکبر سے
رکھا محفوظ مثل نقطہ پرکار چکر سے
جب آئی بوئے خون شہ او سے بال کبوتر سے
سخنور پہلے کلی کر کے آئیں آب گوہر سے
یزید بے حیا کی بے گستاخی او سی سر سے
سوا رتبے میں ہے خاک شفا اکسیر سے زر سے
تسلسل میں انہیں تشبیہ دیجئے سلک گوہر سے
ملا کرتی ہے ہر داد اکثر سخنور کو سخنور سے
مشرف کر مزار حضرت شبیر و شبر سے
اوٹھایا ہے کبھی غنچے نے لطف زندگی زر سے
کہ یہ موتی بنے ہیں قطرہائے شیر مادر سے
کسی نے تر کیا ہے حلق اپنا آب گوہر سے
او تاریں چادریں جب زینب و کلثوم کے سر سے
علی کی بیٹیاں کاہیکو نکلی تھیں کبھی گھر سے
لگا تیر ستم اور خون بہا حلق اصغر سے
نجف جاؤنگا ہو کر روضۂ سبط پیمبر سے

میخانہ میں کوئی پیاسا

... جو شراب کو برا بھی سمجھتا ہو اور اپنے ذاتی و شخصی مصالح کی جہت سے پیر مغاں بن بیٹھے تو وہ کہاں تک قابل ستائش قرار دیا جا سکتا ہے؟ کاش یہ حضرات اس نکتہ پر غور کرتے اور امام حسینؑ کی ذاکری کے سلسلہ میں شہادت امام حسینؑ کی اصلی غرض اور فلسفہ پر بھی کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کرتے۔ والسلام

فاتح عالم

از عالیجناب ڈاکٹر سید طاہر حسن صاحب شمسی

تاریخ اسلام میں محرم سے سال شروع ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر مذہب کے سال کی ابتدا خوشی سے ہوتی ہے جشن ہوتے ہیں مسرتیں منائی جاتی ہیں اور خوشی کے چھچے لگائے جاتے ہیں مگر بالکل اس کے خلاف اسلام کے سال کی ابتدا غم سے ہوتی ہے ہر وہ مسلمان جو وابستۂ دامنِ رسولؐ و آلِ رسولؐ ہے۔ وہ اس چاند کو دیکھ کر مغموم ہوتا ہے۔ تیرہ سو سال پہلے کے ایک جاں گداز واقعہ کی یاد قلب کو محزون اور آنکھوں کو گریاں بنا دیتی ہے۔ اختصار کے طور پر تذکرہ مقصود ہے۔ وہ کون مسلمان ہے جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رسولؐ خدا سے واقف نہ ہوگا۔ اور ان کے دلبند فاتح عالم نواسے حسینؑ سے آگاہ نہ ہو۔ جسنے مذہب اسلام کی کشتی خون کے دریا میں تیر کر پار لگا دی۔ اور گردنِ اسلام کو قیامت تک کے لئے جھکا دیا وہ حسینؑ جس کو قدرت نے تنہا اور صرف تنہا بالکل نئے انداز سے عالم کو فتح کرنیکے لئے پیدا کیا تھا۔ جو اس دنیا میں ابتداء سے لیکر انتہا تک ہر روز ایک نئی مثال قائم کرتا رہا۔ اور آخری افسانہ اس کا دنیا میں اپنی مثال نہیں پیش کر سکتا۔

یہ غلط ہے کہ معرکۂ کربلا دو اسلامی شہزادوں کی ایک معمولی جنگ تھی۔ جس میں ایک کو فتح اور ایک کو شکست ہوئی۔ نہیں! یہ وہ جنگ عالم تھی جس میں مغلوب ہونیوالا سارے عالم پر غالب ہوا۔ اور مفتوح ہی فاتح عالم کہلایا جس کی مثال اور جس کی یاد عالم کیلئے صرف ایک ہے۔

حسینؑ نواسۂ رسولؐ۔ فاطمہؑ اور علیؑ کے فرزند۔ زہد و ورع، اخلاق اور تقویٰ اور شرع نبوی کی جان ہی نہ تھے بلکہ شریعت خود ان کی پناہ ڈھونڈھتی تھی۔ اور یہ شریعت کی جان بچانے کو ہر ایک طرح کی قربانی دے دینا اپنا فرض جانتے تھے۔ جیسے لئے حسینؑ نے سنہ ۶۱ھ میں وہ بے مثال مظاہرہ کیا جو عالم کا دل ہلا دیا۔ جب مذہب اسلام کا گلا کند خنجر سے خود مسلمانوں کے ہاتھوں کاٹا جانے لگا۔ اور بنی اُمیہ کا رنگیلا شاہزادہ یزید مذہب کو کھیل اور ڈھکوسلا سمجھ کر شجرِ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کیلئے تیار ہو چکا تو نبیؐ کا نواسہ بھی اس سوکھتے ہوئے شجر کو اپنے خون سے تر و تازہ کرنیکے لئے ایک چھوٹا سا نرالا لشکر لئے ہوئے خدا کے گھر کا طواف کرتا ہوا ایک ریتیلے اور بے آب و گیاہ میدان میں آ کھڑا ہوا۔ جہاں اسلام کی اور حامیٔ اسلام کی گردن ایک ساتھ خطرہ میں تھی مگر اسلام کی

محاربۂ کربلا

دوسری محرم کو یہ مختصر سا لشکر جس میں صحابیٔ رسولؐ، اقربائے رسولؐ، عبادت گزار بندے، اور خاندانِ رسولؐ کے ننھے ننھے شہزادے اور شہزادیاں تھیں۔ ایک ہولناک میدان میں جس کو کرب و بلا کہتے ہیں اتر پڑا جس کے اطراف نہر فرات بہتی تھی۔ جب یزیدی لشکر کو اس کی خبر ہوئی تو عبید اللہ ابن زیاد ایک جرار لشکر لئے ہوئے آ پہونچا۔ اور ایک قاصد کے ذریعہ سیدنا امام حسین علیہ السلام سے بیعت کا طالب ہوا۔ حسینؑ دنیا کے طالب نہ تھے کہ ڈر جاتے ہمت کی کمر باندھ کر گھر سے نکلے تھے۔ سرفروشی اپنا کیش تھا۔ حق کا باطل کے سامنے جھکنا بہت مشکل تھا۔ معاملہ نے طول کھینچا اور جنگ کی ٹھن گئی۔ پانچویں محرم سنہ ۶۱ھ کو مزید فوجیں طلب کی گئیں۔ ساتویں تک ڈیڑھ لاکھ سپاہی جمع ہو گئے حسینؑ کے خیمے فرات کے کنارے سے اٹھا دئے گئے اور ساتویں ہی سے پانی بھی آلِ رسول پر بند کر دیا گیا۔

آغازِ جنگ

دسویں محرم کی صبح وہ قیامت خیز صبح تھی جس میں آلِ رسول کی قربانی ہونے والی تھی۔ ایک طرف وہ لشکر جس میں برائے نام اسلام تھا جس کے کرتا دھرتا اسلامی شہزادہ یزید اور اس کا نائب عبید اللہ ابن زیاد۔ اس کا کمانڈر انچیف عمر ابن سعد اور چھوٹے بڑے کرنل و جنرل شمر و سنان و حرملا وغیرہ اپنے اپنے لشکر کے پرے باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس طرف غریب و مسافر حسینؑ نے بھی اپنا لشکر ترتیب دیا جس میں صرف بہتر نفوس تھے ان میں کچھ بڈھے، صحابیٔ رسولؐ جیسے حبیب زبیر۔ عابس شاکری آلِ رسولؐ۔ جیسے عباس اولادِ علیؑ۔ اطفالِ رسولؐ جیسے علی اکبرؑ قاسمؑ۔ عونؑ و محمدؑ و علی اصغرؑ تھے اس بانکی فوج نے بھی پرا جما لیا۔ پشت پر اہل حرم، سامنے دل بادل فوج آراستہ و پیراستہ تر و تازہ اس طرف بھوکے پیاسے سپاہی آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے لیکن دل میں خوف خدا شوق بقائے الٰہی۔ نبیؐ کے نواسہ کی امداد کا ارادہ۔ دل میں جاں فروشی کی تمنا لئے ہوئے آ کھڑے ہوئے۔

سب سے پہلا تیر عمر ابن سعد نے یہ کہہ کر چلایا کہ اے اہلِ لشکر گواہ رہنا اور یزید کے سامنے شہادت دینا کہ فوج حسینی پر پہلا تیر چلانے والا عمر ابن سعد تھا۔ اب کیا تھا۔ تیروں کا مینہ برسنے لگا۔ اس طرف حسینؑ نے گھوڑا بڑھایا اور سر اٹھایا آسمان کی طرف اور پکار کر کہا خدایا گواہ رہنا کہ تیرے نبیؐ کے نواسہ کو تین دن کی بھوک اور پیاس میں مع عزیز و انصار و رفقاء اور چھوٹے چھوٹے بچوں کے یہ لشکر قتل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ تیرے ہی نبیؐ کی امت ہے۔ اور میں تیرے ہی نبیؐ کا نواسہ ہوں بھوکا ہوں اور پیاسا ہوں

آثارِ زندگی

اُسے نہ بھولیں گے جبتک ہیں آدمی باقی
شفق میں شہ کے لہو کی ہے روشنی باقی
فضا میں آج بہتّر کا خون تازہ ہے
سکھا گیا ہے جہاں کو شہید راہِ خدا
حسینؑ زندہ ہیں ذکرِ حسینؑ زندہ ہے
خدا گواہ انہیں کوئی ایسی قربانی؟
حسینؑ اسجد وہ آخر کی شان کیا کہنا؟
ترا لہو ہے رواں نبضِ دینِ حق میں حسینؑ
ترے ہی نور سے دل میں ضیائے ایماں ہے
حسینؑ! وہ تری قربانیوں پہ قربانی؟
وہ بے پناہ مظالم وہ تیری خندہ لبی
ہے نقشِ پائے عمل سے ترے حسینؑ شہید
ترے عمل کا مرقع نظر میں ہو جبتک
نبیؐ کی آل پہ اللہ دشتِ غربت میں
بیان کیا ہو سکینہؑ کی پیاس کا عالم
پیا نہ آب کبھی سیر ہو کے زنداں میں
کھلا جو مشک کا تسمہ تو رو دئے بچے
جدا کیا نہ صغیروں نے اپنے سینہ سے
نہ ہاتھ ماتم شہ میں نہ غم میں اشک کبھی

ق

ہے جس کی یاد سے مفہوم زندگی باقی
حیات کھو کے مگر ہے حیات ہی باقی
فنا کے بعد ہیں آثار زندگی باقی
کہ بعد قتل بھی رہتی ہے زندگی باقی
چراغ مہر میں جب تک ہے روشنی باقی
زمینِ کرب و بلا پر جو رہ گئی باقی؟
جہاں میں کیوں نہ رہے ذوقِ بندگی باقی
ترے کرم سے ہے ایمان کی زندگی باقی
اندھیری رات میں گویا ہے روشنی باقی
رہی نہ خدمتِ حق میں کوئی کمی باقی
یہی تو بات رُلانے کو رہ گئی باقی
چراغ راہِ ہدایت میں روشنی باقی
رہینگے قوم میں آثارِ زندگی باقی؟
وہ کونسی تھی مصیبت جو رہ گئی باقی
رہی حیات کے ہمراہ تشنگی باقی
سکینہ مر گئیں حسرت یہ رہ گئی باقی
نہ پایا آب نہ اُمید رہ گئی باقی؟
زمینِ کرم میں جبتک رہی تری باقی
یہ دورِ زیست کا جبتک ہے اے وحی باقی

(مرزا وحی حیدر وحی فیض آبادی)

مگر بغیر ہیرے خون کی آبیاری کے شجرِ اسلام خشک ہو جائے گا تو گواہ رہنا کہ میری نیت نیک اور میرا ارادہ سچا ہے حسینؑ اور اصحابِ حسینؑ نے سینہ تان لئے اس طرف سے گھوڑوں کی لگامیں کھینچیں اس طرف لشکر نے پینترہ بدلا اور گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ چشم زدن میں کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ الامان والحذر کی صداؤں سے میدان گونجنے لگا۔ خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ آسمان گرد سے اٹ گیا۔ آفتاب کی روشنی کو زمین پر آنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ تلواریں کیا چلتی تھیں کہ بجلیاں کوند رہی تھیں۔ ہتیاروں کی آواز رعلرزا ہو چکی تھی۔ ہر طرف سر دھڑ سے الگ ہو ہو کر گر رہے تھے۔ لاشیں تڑپ رہی تھیں۔ اور جسم لرز رہے تھے کہ اسیں ٹڈی دل لشکر کے قدم اکھڑے اور پیچھے بھاگا۔ اپنی منزل پر جا کر دم لیا۔ حساب وکتاب ہوا۔ سیکڑوں کا صفایا ہو چکا تھا ادھر بھوکے شیر ببر سے ہوئے تھے کہ ہوا۔ حسینؑ! کیا کہنا آپ کے صبر و استقلال کا۔ بہادروں کے منہ سے کف جاری ہے آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں۔ تلوار کے قبضوں میں انگلیاں دھنس گئی ہیں۔ نیزوں سے خون کی بوندیں ٹپک رہی ہیں۔ قباؤں کے دامن گردانے مرنے والے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ رحمت للعالمین کے نواسے نے سر اٹھایا اور اپنے لشکر کو آواز دی۔ اپنے جرنیل کو پکارا بھیا عباسؑ پلٹ آؤ۔ کیا کہنا عباسؑ! آپ کی شجاعت کا امام کی آواز کان میں آئی۔ تلوار نیام میں آئی۔ لشکر پلٹ کر حسینؑ کے گرد آ پہنچا۔ جیسے شمع کو پروانے گھیر لیتے ہیں چھوٹے بڑے سب ہی آ کر جمع ہو گئے حسینؑ نے دیکھا۔ چھ آدمی جاں بحق تسلیم ہو گئے لاشیں اٹھانے خود چلے گود میں اٹھا کر مرنے والوں کو لا کر خیمہ میں سلا دیا۔ اور انجام کار کو حسینؑ سوچنے لگے کہ ایک مرتبہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی آواز العطش نے پھر فاطمہؑ کے لاڈلے کو چونکا دیا۔ اور حسینؑ ... مرنے والوں نے بڑھ کر حسینؑ کو گھیر لیا۔ فوجِ یزیدی نے کہلا بھیجا کہ اب ایک ایک آن کر لڑے۔ جاں نثار سید اولیٰ دعا کی اجازت طلب کرنے لگے۔ زینبؑ کے بھائی پر سخت وقت آ گیا۔ حسینؑ صبر کی سِل سینے پر رکھے ہوئے کھڑے ہیں۔ بچپن کا دوست مرنے جا رہا ہے۔ وطن کے ساتھی چھوٹ رہے ہیں اصحاب دم توڑ رہے ہیں۔ حسینؑ ایک ایک کی لاش اٹھا کر لا رہے ہیں۔ ظہر کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور اب گود کے پالوں کی باری آ پہنچی ہے۔ بھتیجے کٹ گئے بھانجے گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا چند آدمیوں نے مل کر نماز پڑھی۔ بھائی کی نشانی سامنے آن کھڑی ہوئی۔ دل خون ہو گیا۔ بیٹا مرنے چلا۔ آنکھوں سے نور چلا۔ کمر پکڑے چلے جا رہے ہیں۔ آنکھوں سے خون کے آنسو ٹپک رہے ہیں۔ مگر زبان پر شکرِ خدا ہے۔ کڑیل جوان نے برچھی کھائی۔ جوان کی موت آنکھوں کے سامنے آئی۔ لاش لا کر ماں تک پہنچا دی۔ بچے تڑپ گئے گھر میں کہرام بپا ہو گیا۔ جوان کی موت پر سب پچھاڑیں کھا رہے ہیں۔ حسینؑ صبر کئے کھڑے ہیں۔ لیجئے اب قوتِ بازو چلا کر حسینؑ کا اٹھ جا رہی ہے

حسینؑ اب بے آس ہو رہے ہیں۔ علمدارِ لشکر مرنے جا رہا ہے۔ ایک علمدار کھڑے بھائی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ دریا کے کنارے علم گرا۔ حسینؑ دوڑ پڑے بھائی کو کھا کر گرے۔ گرتے پڑتے دوڑے بھائی کے پاس پہونچے منہ پر سر رکھ دیا آنکھیں پتھرا گئیں۔ بھائی نے بھائی کی گود میں دم توڑ دیا۔ اب کیا ہے حسینؑ خود مرنے جا رہے ہیں۔ مگر ایک داغ اور سینہ پر لینا ہے۔ آخری کمائی چھ مہینے کی جان کو ہاتھوں پر بلند کر کے دکھایا کہ اب اس کے سوا کچھ نہیں جو راہِ خدا میں دے سکوں۔ حرملہ کا تیر آیا اور یہ بچہ بھی ہدیۂ راہِ خدا ہو گیا۔ تلوار سے زمین کھود کر بچے کو سپرد لحد کر کے دامن جھاڑ دیا۔ ماں کو صبر کی تلقین کر کے خود مرنے جا رہے ہیں۔

عصر کا وقت قریب ہے اہلِ بیت خیمہ میں تڑپ رہے ہیں حسینؑ عازمِ ملک بقا ہیں۔ سب بچے قدموں سے لپٹے ہوئے ہیں۔ دکھیاری بہن کے سپرد اس قافلہ کو کیا۔ زینبؑ خیمہ کا پردہ پکڑے کھڑی ہیں حسینؑ جا رہے ہیں دنیا کا ہوش کس کو ہے بہن بھائی کو مرنے جاتے دیکھ رہی ہے۔ خیمہ کا پردہ ہاتھ میں ہے۔ آنکھیں میدان میں ہیں۔ گھر کی تباہی کا منظر سامنے ہے۔ لو وہ حسینؑ گھوڑے سے گرے بہن گھبرا کے خیمہ سے نکلی۔ ٹھوکریں کھاتی ہوئی بھائی کے پاس چلی جا رہی ہے۔ نشیب میں بھائی پڑا ہے۔ سینہ پر قاتل ہے۔ فریاد کر رہی ہے اے مسلمانو یہ نبی کا نواسہ ہے تین دن کا بھوکا پیاسا ہے مگر کون سنتا ہے وہ سرِ حسینؑ کٹ گیا۔ زینبؑ کا دل پھٹ گیا۔ سر ہاتھ میں لیکر شمر چلا۔ زینبؑ خیمہ کی طرف چلیں۔ خیمہ جل رہے ہیں بچے بلک رہے ہیں۔ کسی کے رخسار پر نیل پڑے ہوئے ہیں۔ کسی کے کانوں سے خون ٹپک رہا ہے کسی کا کرتہ جل رہا ہے۔ کوئی منہ کے بل زمین پر پڑا ہوا ہے مسلمانو! آلِ رسول کے ساتھ اچھی مودت اختیار کی۔ فاطمہؑ کی کمائی کو پل بھر میں خاک میں ملا دیا رسولؐ کھڑے رو رہے ہیں۔۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر سر پیٹ رہے ہیں۔ جبرئیلِ امین سر ننگے مابینِ زمین و آسمان نعرے لگا رہے ہیں۔ آسمان سے خون برس رہا ہے آفتاب کو گہن لگ گیا ہے۔ زمین کو زلزلہ ہے اور شامِ غریباں آ رہی ہے۔ میدانِ کربلا میں اندھیرا چھا چکا۔ گردن کٹانے والے آج فاتحِ عالم بن کر دنیا کے دلوں میں لیے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر فاتح یزید کو کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے۔

اہلبیت

دیکھ لو قرآں میں کیا ہے عز و شانِ اہلبیت
جابجا قرآں میں ہے داستانِ اہلبیت
پیش کر دیتے اُسی کو بارگاہِ قدس میں
کانپتی تھی قبرِ احمدؐ ایک محشر تھا بپا
نعرۂ صلِ علیٰ ہر دم زباں پر چاہئے
ان کے دروازے پہ جھکتے ہیں فرشتوں کے بھی سر
سر کٹا گھر لٹ گیا ناموس بے پردہ ہوئے
کر دیا دنیا پہ ظاہر کربلا کی جنگ نے
پنجتن کا کر دیا شمرِ لعیں نے خاتمہ
زر کے آگے معرفت کی قدر و قیمت کچھ نہ کی
جو نبیؐ کے قول تھے ان کے وہی اقوال میں
کربلا میں قتل کر ڈالا نبیؐ کے لال کو
پیکرِ اسلام میں اک روح تو نے ڈال دی
نقشِ پائے پنجتن پر مٹ کے دنیا کو دکھاؤ
ساتھ ہو کر اُس کے پہنچو منزلِ مقصود تک

آیۂ تطہیر دیتا ہے نشانِ اہلبیت
کلکِ قدرت کی زباں ہے مدح خوانِ اہلبیت
داغِ غمِ شبیرؑ کا ہے ارمغانِ اہلبیت
لٹ کے جب آیا وطن میں کاروانِ اہلبیت
جس کسی محفل میں ہو ذکر و بیانِ اہلبیت
مہبطِ روح الامیں ہے آستانِ اہلبیت
کس قدر مشکل تھا یا رب امتحانِ اہلبیت
لاکھ پہ بھاری تھا ہر پیر و جوانِ اہلبیت
تھا یہی اک دم جو تھا روحِ روانِ اہلبیت
کربلا میں کیا نہیں تھے رتبہ دانِ اہلبیت
ہے زبانِ مصطفیٰؐ گویا زبانِ اہلبیت
دیکھتے ہی دیکھتے اجڑا مکانِ اہلبیت
اے قتیلِ کربلا اے جسم و جانِ اہلبیت
اے مسلمانو! اگر ہو عاشقانِ اہلبیت
نوح کی کشتی ہے نیساں خاندانِ اہلبیت

(ڈاکٹر و حکیم نیساں حیدر آبادی)

آسمانِ حریت سیاست کا نیّرِ اعظم

از قلم سید تہذیب عباس جعفری نقیب سیتاپوری۔

کربلا کا دلدوز سانحہ تاریخ عالم میں ایسا قیامت خیز واقعہ ہے جس کے آثار تیرہ سو سال بعد بھی صحن عالم میں قائم ہیں اور فضائے بسیط کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں یاحسینؑ کی حیات بخش صدائیں نہ سنائی دیتی ہوں۔

کاش تہذیب دنیا تلاش کرنے والی اس سے کوئی سبق حاصل کر سکیں۔ ہندوستان کے رہنماؤں کے خیالات محض ذاتی مفاد کے لئے ہیں جس کے حصول کے لئے دوسرے کی زندگی جیسی عزیز شے کو تباہ کرنا اپنی جگہ پر اعلیٰ ترین سیاست خیال کی جاتی ہے ایک جماعت دوسرے کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ ایک فرقہ کا لیڈر دوسرے فرقہ کے خلاف تقریریں کر کے اور اس کی کمزوریوں کو تلاش کر کے عوام کو اپنا ہمدرد بنانا چاہتا ہے اور بزعم خود اس میں کامیاب ہوتے ہی اپنے کو ماہر سیاسیات سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ سیاست نام ہے اس مقدس قوت کا جو نظم عالم کو برقرار رکھ سکے اور ہر شخص کو اس کا واجبی حق مل جائے۔

ہاں! اگر سبق لینا ہو تو آؤ کربلا کے جلیل میدان میں گنتی کے نفوس کے ایک محترم لیڈر کی سیاست کا بغور مطالعہ کرو وہ انسانیت کا سرتاج ہمارا مولا و آقا حسینؑ اور بقول جوش ؎

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو!
ہر قوم پکاریگی ہمارے ہیں حسینؑ!

حسینؑ نے ارض نینوا میں سیاست کے جو بہترین سبق عالم انسانیت کو عملی شکل میں دئے وہ ایسے نہیں جنہیں کوئی عقل و حواس رکھنے والا انسان کبھی فراموش کر سکے۔ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھانے کے لئے اپنے اور اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے مقدس خون سے کربلا کے لق و دق صحرا کے چپہ چپہ کو رشک گلزار بنا دیا۔

آئیے منزل نزاع پر حسینی سیاست کا خلفیا ...

حسینؑ سے اپنے ساتھیوں کے خیمہ میں حضرت مسلمؑ کی شہادت کی خبر پہنچتی ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ مگر حسینؑ نے اس موقعہ پر کوئی جذبہ باقی

تقریر نہیں کی۔ آپ نے صاف صاف بتا دیا کہ مسلمؑ شہید ہو گئے۔ لوگ ہمارے خون کے پیاسے ہیں۔ میرے ساتھ رہنے میں سراسر تکالیف کا سامنا ہے اور جس کو موت پیاری ہے وہ میرے ساتھ رہے" یہ اعلان تھا اپنے اعلیٰ مقصد کا جو حسینی سیاست کا طرۂ امتیاز ہے۔

دوسرے موقع پر جب حر آپ کو مع لشکر

گرفتار کرنے آیا تھا گرمیوں سے بدحواس۔ آج کل کی سیاست تو یہ بتاتی ہے کہ کم از کم بجز پانی بھی نہ دیا جاتا تو چند لمحوں کے بعد وہ لشکر بغیر جنگ ختم ہو جاتا یا تھوڑی سی شمشیرزنی سے حر کی فوج بہ آسانی ختم کر دی جاتی۔ ایسی صورت میں اپنی طرف سے جنگ کی ابتدا کرنے کا الزام بھی عائد نہ ہوتا اور کام بھی بن جاتا مگر واہ کیا کہنا اے سرتاج انسانیت! تو نے اپنا اور اپنے بچوں کا خیال نہ کیا اور سب پانی حر اور اس کے لشکر کو پلا دیا۔ ہے کوئی جو رواداری

کی ایسی مثال پیش کرے۔ اس اخلاق حسینی کا اثر یہ ہوا کہ حر صبح عاشورا حسینوں میں آکر مل گیا۔ موجودہ گندی سیاست اس کو سب سے بڑی سیاسی غلطی خیال کرے گی۔ لیکن حسینؑ ایسے حدود سے تجاوز ہونا خلاف انسانیت خیال کرتے تھے کیونکہ حکم خداوندی ہے۔!

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

یعنی اللہ حد سے گزرنے والوں کو دوست

نہیں رکھتا۔

ہو سکتا ہے کہ حر کا ملنا بھی حسینی سیاست کا ایک امتحان تھا مگر حسینؑ نے بھی اس امتحان میں وہ شاندار اور نمایاں کامیابی حاصل کی کہ محض اسی کی بدولت آج تمام دنیا اس آستانہ فضل و کرم پر سر تسلیم خم کر رہی ہے۔ حرؑ نے اپنی جرأت اور حسینؑ نے اپنی روحانی سیاست کے ذریعہ یزیدی سیاست کا دیوالہ نکال دیا۔

خیالات۔ عمل اور قول کی سچائی حسینی سیاست کا اہم جزو ہے۔ یوں تو امام مظلوم کی ہر ایک مصیبت عظیم ہے۔ اور آپ کے متعدد واقعات ہمدردی کے مشہور ہیں مگر دسویں محرم کو عصر کے وقت آپ نے ظلم کا مقابلہ جس مظلومیت سے کیا ہے اس کی وجہ سے بڑے بڑے منکرین انگشت بدنداں ہیں۔ جب آپ زخموں سے چور ہو کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے تو شمر آپ کا سر کاٹنے کے لئے قریب آیا آپ نے اس ملعون سے فرمایا کہ میں زخموں سے اتنا چور ہوں کہ چند لمحوں میں خود ہی ختم ہو جاؤں گا تو میرا سر کاٹ کر مفت میں ابدی لعنت اور بدنامی مول نہ لے۔

اُف کتنے ظالم تھے وہ لوگ جنہوں نے ایسے ہمدرد آقا کے خلاف ہاتھ اٹھایا۔

یہ حسینی طریق کار اور سیاست اے ہندوستان کے مختلف فرقوں کے لیڈرو! حسینؑ کے قدموں سے لپٹ کر اپنی کشتیوں کو سنبھالو۔

حسینؑ نے جب بخوبی دیکھ لیا کہ شریعت کے مقدس اصول مٹائے جا رہے ہیں تو محض اس کی حفاظت کے لئے اپنی اور اپنے بچوں کی قربانی پیش کی۔ برابر کے بھائی کے بازو۔ جوان بیٹے کا کلیجہ اور شش ماہے کا حلق نیزہ۔ تیر اور تلوار پر چڑھائے تو کیوں؟ لاڈلی بیٹی کے رخساروں پر شمر کے طمانچے برداشت کئے تو کیوں؟ اہل حرم کی بے حرمتی گوارا کی تو کس لئے؟ اس لئے اور محض اس لئے کہ حق باطل کے آگے نہ جھک سکے۔ یہ تھی فاتح کربلا کی وہ سیاست جس نے عالم انسانیت کو اپنا سچا ہمدرد بنا لیا۔

دیکھو اے دنیا والو! ہم کہنا ڈرنی اور دیکھو سیاست حسینؑ کی سیرت کے آئینہ میں۔

سلام

از عالیجناب نواب شہید یار جنگ بہادر

تم علیؑ کو گر خدا کہدو گے کیا ہو جائیگا
کیا کسی کے کہنے سے بندہ خدا ہو جائیگا

اے ستمگارو علیؑ اصغر تو لڑ سکتے نہیں
اک ذرا پانی پلا دو گے تو کیا ہو جائیگا

چیختا ہوں کب سے میں مولا صدا دیتے نہیں
یا حسینؑ ابن علیؑ کیا آپ دم خفا ہو جائیگا

مجمع عشاق میں ذکر مصیبت کیا ضرور
نام ہی شبیرؑ کا اک مرثیہ ہو جائیگا

یا مری مٹی ملے گی کربلا کی خاک میں
یا مرا دل خود زمین کربلا ہو جائیگا

ہاں وہی بچہ خدا کے گھر میں جو پیدا ہوا
نا سمجھ بندوں کے ذہنوں میں خدا ہو جائیگا

یا میں ہی دفن ہوں گا دفن ہیں جس جا حسینؑ
یا حسینؑ آ جائیں گے دل کربلا ہو جائیگا

مجلس غم شاہ کی یاد پڑھنے والا ہو شہید
مجمع محشر میں اک محشر بپا ہو جائیگا

آج جب شریف مکاری اور جذب جھوٹ کو ڈپلومیسی کا نام دے کر اور مصلحت وقت کی آڑ لیکر اپنی ذاتی بہبودی کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے اور بھولے بھالے عوام کو اپنے دام تزویر میں گرفتار کیا جاتا ہے اگر حسینؑ کا لائحہ عمل دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو عالم انسانیت محو حیرت ہو جائے۔ اسے حسینؑ تم نے ثابت کر دیا کہ سیاست جہانبانی کے ان چند مقدس اصولوں کا نام ہے جس کے ذریعہ عالم کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچایا جائے۔

اخلاق انسانی ہمدردی اور احساس فرائض حسینؑ کی سیرت اور ان کی سیاست کے اہم اجزا ہیں کاش ہم ان کی قائم کی ہوئی روشن شاہراہ پر چل کر سکیں اور اپنے عادات کو حسینی سانچے میں ڈھال لیں۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

امام حسینؑ کے مشہور خطبے

ابو مخنف عقبہ بن ابی العیزار سے روایت کرتے ہیں کہ مقام بیضہ میں حسینؑ نے اپنے اور حر کے ساتھیوں کے سامنے خطبہ دیا اور حمد و ثنا کے بعد کہا کہ لوگو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس نے ایسے سلطان کو دیکھا جو جابر ہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ خدا کے عہد کو توڑتا ہے۔ سنت رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے خدا کے بندوں پر گناہ اور زیادتی کے ساتھ حکومت کرتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس پر عملاً یا قولاً غیرت نہ آئی تو خدا کو یہ حق ہے کہ اس سلطان کی جگہ اس دیکھنے والے کو دوزخ میں ڈالدے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت قبول کرلی ہے اور رحمٰن کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ فتنہ و فساد پھیلا رکھا ہے اور حدود الٰہی کو بیکار کر دیا ہے۔ نے میں (غنیمت) کی ایک قسم اپنا حصہ زیادہ لینے میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا ہے اس لئے مجھے ان امور پر غیرت آنے کا زیادہ حق ہے میرے پاس تمہارے خطوط آئے کہ تم بیعت کرتے ہو کہ مجھے دشمنوں کے حوالہ نہ کروگے (اور بیکس نہ چھوڑوگے) پس اگر تم بیعت کو پورا کروگے تو ہدایت پاؤگے میں حسینؑ ابن علیؑ ہوں اور فاطمہ بنت رسول اللہ کا بیٹا ہوں میری جان تمہاری جانوں کے ساتھ اور میرے اہلبیت تمہارے گھر والوں کے ساتھ ہیں تمہارے لئے میری ذات نمونہ ہے اب اگر تم اپنے فرائض پورے نہ کروگے اور اپنا عہد توڑ دوگے اور اپنی گردنوں سے میری بیعت کا حلقہ نکالدوگے تو بخدا تم سے یہ بھی بعید نہیں ہے کہ تم میرے والد میرے بھائی اور ابن عم مسلم کے ساتھ ایسا کر چکے ہو (طبری)

جلد ۷ صفحہ (۳۰۰)

یہ بلیغ خطبہ امام عالی مقام کے تاثرات اور نصب العین کا ایک روشن آئینہ ہے

نوٹ۔ امام حسینؑ کے دوسرے خطبے اور حضرت زینبؑ کے خطبے ۱۴ محرم کے پرچہ میں شائع ہونگے۔

نینوا کے بن میں

از سردار الہام

ارتقار کا کاروان تیزگام
وقت کی راہوں پہ سرگرم خرام
جاگ اٹھی خواب سکوں فروز سے
زندگانی باہزاراں اہتمام
مٹ رہی ہیں موت کی پرچھائیاں
رقص کرتی ہے حیات جاوداں
اٹھ رہی ہیں انقلابی آندھیاں
ٹوٹ پڑنے کو ہے اب برق تپاں

[illegible]

رُباعی

یہ ایسے ابن حیدر کرار ہیں حسینؑ
دنیا کے اور دین کے سردار ہیں حسینؑ
ہیں مالک خدائی مجاز خدا گواہ
قدرت کے کارخانہ کے مختار ہیں حسینؑ

سید بابر علی المتخلص مجاور
حیدرآبادی

[illegible]

...گمراہوں کا راہبر
وہ عرب کا اختر تابندہ تر
دین اسلامی نظام زندگی
جس کی بے پایاں عطائی تھی
مطلع انصاف کا ماہ تمام
ظلم دشمن، جہل کش خیر الانام
اس کی امت گھر گئی ظلمات میں
یا کوئی رہبر اندھیری رات میں
ڈس رہے ہیں آج مار آستین
اور لاتعداد رہزن گھات میں
دہر سے نام اخوت مٹ گیا
کاروان منزل پہ پہنچ کے لٹ گیا
دولت و سطوت کے متوالوں کا راج
قیصر و کسریٰ سے لیتا ہے خراج
فقر و فاقہ اور قناعت کے عوض
حرص دولت، ملک و مال، تخت و تاج
زور باطل جاں بلب اسلام ہے
اے مسیحا! نزع کا ہنگام ہے
ڈوبتی نیا سہارا پا گئی
پیکر مردہ میں جان آ گئی
کشت امت خون سے گلرنگ ہے
زندگی اور تقویت سی پا گئی
جبر کی شاخ یزیدی ہے وہی
پھر ضرورت ہے کسی شبیرؑ کی

ہر نفس اک رجز ہے تکبیر ہے
ہر نظر باطل شکن شعلہ فشاں
بڑھ رہے ہیں حریت کے پاسبان
کھل رہی ہیں شامیت کی بیڑیاں

حق و باطل برسرپیکار ہیں
چار جانب لشکر جرار ہیں
روح گیتی لرزہ براندام ہے
نینوا میں حشر کے آثار ہیں
ہر حق طوفان در آغوش ہے
کذب کا انجام عبرت کوش ہے
مسند ختم رسل پر جلوہ گر
اک یزید کفر ساماں بد گہر
زخم باطل یا خدائی کی ہوس
بندہ حق اور شاہد بحر و بر
ظلم و استبداد کا لشکر رواں
اور شریعت کی بکھرتی دھجیاں

تسکین فاطمہؑ

مجموعہ نوحہ جات سید سجاد حسین صاحب نگین

حصہ سوم

جسمیں بہترین رقت آمیز جدید یکسو نوحے اور (۱۲۰) صفحات ہیں

چھپ کر تیار ہے   قیمت صرف ۱۲ عہ

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری ۱۳۶۷ھ نمبر ۲۲

باتصویر

جس سے ہر شخص واقف ہے

زیر طبع ہے

قیمت ۸ عہ

حیدری جنتری نمبر تواریخ کی مدت تک قبل طبع (۱۲) عہ

جلد آرڈر دیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہوجائے اور آپ اس سالنامہ کے مطالعہ سے محروم رہ جائیں

اکثر مضامین

محرم نمبر میں نہ آسکے ۱۴ محرم کے پرچہ میں شائع کئے جائیں گے

اعلان انعام

بمقام ملک پیٹھ پوچم پلی کی موٹر پر سوار ہوتے وقت ایک صندوق لوہے کا جس میں کپڑے ہر قسم اور متفرق ضروری سامان اور خانگی و دفتری کاغذات وغیرہ تھے موٹر بس کلینر نے غلطی سے ملک پیٹھ پر سوار کرنے کے بعد اتار دیا۔ اگر کسی صاحب کو دستیاب ہوا اگر اسکا پتہ لگاسکیں تو صندوق واپس ملنے پر ان کو ۱۰۰ روپئے انعام دیا جائیگا۔

آغا یوسف علاقہ وار متعلقہ ادھر مکان نمبر ... حیدرآباد دکن

درسگاہِ حسینی سے بچوں کو کیا سبق ملتا ہے

از عالی جناب سید احمد حسین صاحب ترمذی بی اے (آنرز) بی ٹی

شجر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے باطل کے باد سموم کی آندھی سنہ ۶۱ھ میں دشمنوں سے اللہ کو ختم کرنے سے ہوتی ہوئی سنہ ۶۱ھ میں کربلا کے بے آب و گیاہ میدان میں پہنچ گئی مگر یہاں سرکار شہادت سیدنا حضرت امام حسینؑ نے جو حق کو سبق لینے جد رسول مقبولؐ سے پڑھا تھا۔ اور اس سبق کو اپنے والد حضرت علیؑ سے یاد کیا تھا۔ اور بھائی حسنؑ کے زمانے میں اس کا اعادہ کیا تھا۔ اس حق کے سبق کو کربلا کے میدانِ امتحان میں ایسی بھی طرح سے سنایا کہ اس کی شخصیت کے جوہر جہاں پر کھلنے لگے کیونکہ وہ ایک پرچے کے بعد دوسرے امتحانی پرچے میں پہلے سے زیادہ استقامت، حوصلہ صبر، ایثار، علو ہمت و بہادری دکھاتا چلا جاتا تھا کہ دشمن تک پکار اٹھے۔

جوہر تیرے جہاں پہ کھلے ابتلا کے بعد
تو منتظر بلا کا رہا ہر بلا کے بعد

اس کے امتحان کا نتیجہ یہ نکلا کہ باطل کی دھجیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اڑ گئیں۔ اور شجر اسلام ایسا مامون و محفوظ ہو گیا کہ اب قیامت تک انشاء اللہ ایک لہلہاتا اور سرسبز باغ کی طرح ہرا بھرا رہے گا۔ اور کیوں نہ لہلہاتا رہے کیونکہ اس جوہر شناس نے ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھے کے لئے ایک ایسی شمع ہدایت چھوڑی ہے کہ اس کی روشنی میں کسی کے قدم ڈگمگا نہیں سکتے۔

میں یہاں ان چند اسباق کا ذکر کروں گا جو بموجب کتب حسینی کے خورد سال متعلمین نے آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اپنے ہم عمر بچوں کے لئے چھوڑے ہیں۔

بھائی کی بھائی سے محبت

حضرت مسلمؑ کے لاڈلے ابراہیمؑ و محمدؑ کے سامنے (کوفہ میں بعد شہادت حضرت مسلمؑ) قاضی شریح نے کھانا لا کر رکھا۔ تو بڑے بھائی محمدؑ نے چھوٹے بھائی ابراہیمؑ سے کہا کہ بھیا تم کو بھوک ستا رہی ہوگی۔ کھانا کھا لو۔ میں ابا کے آنے پر کھاؤں گا۔ مگر ابراہیمؑ بولے کہ نہیں ابا کے آنے پر اب دونوں کھائیں گے۔ کھانا سامنے ہے۔ بچے باپ کے منتظر ہیں اب قاضی شریح کس منہ سے کہے کہ سفیر اور انتظار چھوڑ دو۔ وہ تو شہید ہو چکے دکھانے کی ابتدا گھر میں بزرگ خاندان سے ہونی چاہیئے۔

قدرت نے ان شہزادوں کو کوفہ میں ظالم حارث کے پنجے میں گرفتار کرایا وہ دونوں کو باندھ کر دریائے فرات کے کنارے لے چلا۔ بیوی اور لونڈی مزاحم ہوئیں۔ ان کو قتل کیا دیکھ کر کیونکہ طمع زر نے اندھا کر رکھا تھا) ابراہیمؑ کو شہید کرنا چاہا۔ کہ بڑے بھائی محمدؑ بول اٹھے۔ ظالم آخری التجا سن لے مجھ کو بھائی کا داغ نہ دکھا۔ پہلے میرا سر قلم کر دے۔ اس پر قربان ہوئے اختیار کیا (شرف بزرگ ہونے کے فرائض ادا کئے) مگر اس ظالم نے انتہائی ظلم دکھاتے ہوئے چھوٹے ہی کو پہلے شہید کیا۔ سر جدا کیا اور لاشے کو دریا میں ڈال دیا۔ مگر چھوٹے کے لاشے نے بعد شہادت بھی اخوت و محبت کی یوں شان دکھائی کہ لاشہ بھائی کا منتظر رہا۔ جب بڑے بھائی (محمدؑ) کی لاش اس ظالم نے دریا میں ڈالی تو دونوں لاشے مل گئے۔

وہ معصوم اہل دنیا کو ایک ابدی محبت اور ایک دائمی بغل گیری دکھاتے ہوئے بھائی سے بھائی کی محبت سکھاتے ہوئے بہنے لگے کہ دیکھو اگر زندگی میں دو قالب اور ایک جان تھے تو بعد مردن بھی ہم میں جدائی نہیں۔

قوم و ملت کیلئے دنیا کا شعار رہ گیا جان دیتے بچوں ہونا

حضرت عونؑ و محمدؑ پسران حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ جن کی عمریں نو دس سال سے زیادہ نہ تھیں کو تیار کر کے حضرت زینب سلام اللہ علیہا بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں۔

مان جائیے۔ امید ہے کہ اس وقت جب کہ آسمان و زمین کانپ رہے ہیں۔ اور تم بلاؤں میں گھرے ہو رہے ہو۔ میری ایک درخواست نہ ٹھکراؤ گے۔

امام حسینؑ۔ ہاں بہن کہو۔

بہن۔ بھیا۔ صدقہ رد بلا ہوتا ہے۔ آپ اپنی جان کا صدقہ اتاریں اور بہترین صدقہ جان۔ جان ہی ہوتا ہے۔ یہ میرے دو نوبچے حاضر ہیں۔ صبح سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ آپ ایک ایک مجاہد کے خون سے نخل اسلام کو سینچ رہے ہیں۔ یہ بھی چاہتے ہیں کہ باپ اور دادا کا نام چھپا نہ رہے۔ اور ان کا خون بھی آبیاری کا کام دے اس لئے ضد کر رہے ہیں کہ اجازت دلوا دوں۔ میری آرزو ہے کہ ان کو

دعا

حیدر تمہارے نام سے آباد ہے دکن — اس پر نہ آنے پائے بلا اے شہ زمن
سلطاں ہمارا شاہ رہے بہرِ پنجتن — یہ عرض ہو قبول میری شاہِ ذوالمنن
امداد کا ہے وقت گھٹا غم کی چھائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

شاہِ دکن پہ آپ کا سایہ رہے مدام — محفوظ ہر بلا سے رہے مسند نظام
دشمن کا ان کے دوزخ اسفل میں ہو مقام — میری دعا ہے آپ سے مولا یہ صبح و شام
امداد کا ہے وقت گھٹا غم کی چھائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سب جن و انس جانتے حضرت کا ہیں جلال — حفظ و اماں میں آپ کے سب کی ہے جان و مال
سن سن کے حالِ ہند پریشاں ہیں سب کمال — رہ رہ کے آ رہے ہیں ہزاروں ہمیں خیال
امداد کا ہے وقت گھٹا غم کی چھائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

نقشہ بگڑ گیا ہے جو اس دم خدائی کا — ہنگامہ مچ رہا ہے ہر اک جا لڑائی کا
مولا یہی تو وقت ہے مشکل کشائی کا — دیتا ہوں واسطہ تمہیں زہراؑ کی جائی کا
امداد کا ہے وقت گھٹا غم کی چھائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا خدا کے واسطے جلدی مدد کو آؤ — معجز نما ہو آپ بس اعجاز اب دکھاؤ
بہر نبیؐ و فاطمہؑ اس رنج سے بچاؤ — صدقہ حسنؑ حسینؑ کا اب دیر مت لگاؤ
امداد کا ہے وقت گھٹا غم کی چھائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

وفا عابدی
سید سجاد حسین
سادات لنگاوان

[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] دکن [illegible] ہے
[illegible]

اپنے پر صدقہ ہونے کی اجازت دیں۔

بہن کی درخواست منظور ہوئی۔ دونوں بچے نیمچے سنبھالے میدان قتال میں جاتے ہیں۔ دو خورد سال بچے متحد ہو کر جنگ کر رہے ہیں دو کمسن بھائی محبت کا سبق اس طرح دے رہے ہیں۔ کہ اگر ایک دشمنوں کے نرغے میں پھنس جاتا ہے تو دوسرا فوراً اس کی مدد کو پہنچتا ہے ایک دوسرے کی امداد کرتے اس قدر بہادری سے لڑتے ہیں کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں اور دوست دشمن دیکھنے والوں کو جعفر طیار کے زور بازو کا مشاہدہ کرا دیتے ہیں اور یہ سبق دیتے ہوئے دنیا سے سدھارتے ہیں۔ کہ ہمیشہ ایک بھائی دوسرے کی امداد کرتا ہے اور اگر وقت آپڑے۔ تو قوم و ملت پر جان قربان کر دے۔

حضرت قاسم ابن حسنؑ بڑے بھائی کی نشانی جس کی عمر ابھی صرف تیرہ برس کی تھی مضطرب دیکھا چچا کسی طرح میدان وغا میں جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ تو باپ کا آخری خط جس کو حرز جاں بنا کر بازو پر باندھا ہوا تھا اسکو کھولا اور چچا کی خدمت میں پیش کیا۔ خط پڑھ کر امام حسینؑ بھتیجے کی درخواست کو رد نہ کر سکے اور بادل ناخواستہ اس کو میدان جنگ میں جانے کی اجازت دی حضرت قاسم اس قدر خورد سال تھے کہ آپ کے بدن مبارک پر کوئی زرہ درست نہ آسکی۔ اس لئے روزمرہ کے معمولی لباس میں یہاں تک کہ آپ کی جوتی کا ایک تسمہ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ تلوار لے گھوڑے پر سوار ہو میدان میں نکلے۔ اور اپنے دادا علی مرتضیٰ کی تلوار کے وہ جوہر دکھائے کہ دشمنوں کی چار صفوں کو درہم و برہم کر دیا۔ یہاں تک کہ ان میں بھاگڑ پڑ گئی۔ آخر عمر ابن سعد ابن نفیل ازدی کے ہاتھوں شہید ہوئے مگر آنے والے بچوں کو یہ سبق سکھا گئے۔ کہ قوم و ملت پر جان دینا صرف جوانوں اور بوڑھوں کا ہی فرض نہیں بلکہ بچوں کا بھی یہ شعار ہونا چاہیئے کہ وہ کسی طرح سے پیچھے نہ رہیں۔

اطاعت امام اور والدین

وہب ابن عبداللہ بن عمیر ایک صغیر السن بچہ اپنے باپ عبداللہ کی شہادت کے بعد ماں کو روتے دیکھتا ہے اور دادی کو سجدہ میں پڑے دیکھ کر پوچھتا ہے کہ اماں آخر اس کی وجہ بتاؤ کہ دادی اماں میرے باپ کے مرنے پر کیوں خوش نظر آتی ہیں اور آپ مغموم ہیں۔ ماں جواب دیتی ہے۔ کہ بیٹا تیری دادی اسلئے خوش ہے کہ اس کے بیٹے (تیرے باپ) نے امام زمانہ پر جان فدا کر دی اور ماں کو رسول صلعم سے سرخ رو کیا۔ میں اس لئے مغموم ہوں کہ اگر تو بھی جوان ہوتا تو اپنی جان امامؑ پر فدا کر کے مجھ کو سرخ رو کرتا۔

بچہ عرض کرتا ہے میں بھی حاضر ہوں۔ آپ مجھ کو فدیہ دیں یہ سن کر ماں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ماں۔ عبداللہ کی تلوار اس کے ہاتھ میں دیدیتی ہے اور جہاد پر روانہ ہو جاتا ہے تلوار مجاہد کے قد سے لمبی ہے۔ اور زمین پر گھسٹتی جاتی ہے۔ اس حالت میں خدمت امامؑ میں حاضر ہو کر اجازت جنگ طلب کرتا ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں کہ بیٹا جاؤ خیمہ میں بیٹھو۔ اپنی ماں کی گود خالی نہ کرو۔ ابھی تمہارے باپ کا غم ہی تازہ ہے بچہ عرض کرتا ہے کہ اماں ہی نے تو بھیجا ہے کہ اپنی جان آپ پر تصدق کرو۔ کیا بچہ کا ہدیہ قبول نہیں ہو سکتا۔

حضرت امامؑ آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور اجازت دیتے ہیں۔ بچہ میدان میں جاتا ہے اور جنگ کر کے شہید ہوتا ہے۔ مگر آنے والے بچوں کو اطاعت امامؑ اور ماں کی فرمانبرداری کا سبق سکھاتا ہوا اس دنیا سے جاتا ہے۔

کربلا کی خونیں تاریخ کے اوراق ایسے بہت سے سبق ہمارے بچوں کو سکھاتی ہے۔ خدا انہیں توفیق دے کہ وہ ان ننھے مجاہدوں کے نقش قدم پر چل سکیں۔ آمین۔

سلام

عمر دس سالہ

از میر واجد علی خاں وزیر خلف اصغر و تلمیذ جناب حکیم ڈاکٹر غیاں صاحب

میرے چھوٹے سے دل کو بس اسی سے پیار ہو جائے
کہ جس کے پیار سے خوش احمد مختار ہو جائے

کیوں تم کا ساقیٔ کوثر سے اس چھوٹے سے میکش کو
عنایت مختصر سا جام پر اصرار ہو جائے

حسینؑ ابن علیؑ کی تیغ جب برق تپاں بن کر
جو اس کے سامنے آئے نہ کیوں فی النار ہو جائے

مرے چھوٹے سے ہاتھ انھیں شروع کے ماتم کو
ہوا اللہ پر الفت مری اظہار ہو جائے

میں سمجھوں گا شجر کوشش کا میری بار لایا ہے
جو دل تجھ کو ولائے حیدر کرار ہو جائے

حسینؑ ابن علیؑ کا جب گلا پیاسا کٹے رن میں
نہ کیوں بے چین روح احمد مختار ہو جائے

مرے ننھے سے دل کی بد دعا کوسن لے اے خالق
جہاں میں دشمن آل محمد خوار ہو جائے

نہ گرتے گرتے جب سنبھلا تو ایمان آگیا ابن
علیؑ کا نام جو بھی لے وہ طاقت دار ہو جائے

مرے چھوٹے سے دل میں بس یہی ارمان ہے
حسینؑ ابن علیؑ کا خواب میں دیدار ہو جائے

سنا کر تذکرہ اصغرؑ کا دل کے ٹکڑے کر ڈالوں
مری چھوٹی زباں چلتی ہوئی تلوار ہو جائے

وزیر آئے خیال روئے اصغرؑ دل میں گر میرے
تو اتنا سا دل فردوس کا گلزار ہو جائے

چچا اور بھتیجی میں کیسی محبت ہونی چاہیئے

حضرت عباسؑ علمبردار کس سکینہؑ (بھتیجی) کو پیاس سے ہلکان ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ معصومہ سے مشکیزہ لے کر خدمت امامؑ میں حاضر ہوتے ہیں یہ عرض کرتے ہیں کہ بچوں کو پیاسا نہیں دیکھا جاتا۔ اگر ارشاد عالی ہو تو پانی کی سعی کی جائے۔

حضرت امام حسینؑ اجازت دیتے ہیں کہ اچھا سعی کر دیکھو (اگر امام عالی مقام حکم دیتے کہ پانی لاؤ تو ناممکن تھا کہ پانی نہ آتا)۔ چنانچہ حضرت عباسؑ علمبردار ایک ہاتھ میں نیزہ سنبھالے دوسرے کاندھے پر مشکیزہ ڈالے روانہ ہوتے ہیں۔ نہر کا گھاٹ جس کے چاروں طرف پہرہ موجود ہے اور راستہ میں دشمنوں کی کئی صفیں موجود ہیں کا صفایا کرتے فوج کے پیروں کو الٹتے گھاٹ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور مشکیزہ بھرتے ہیں۔ دشمن تلے ہوئے ہیں کہ پانی خیام امامؑ تک نہ پہنچ سکے۔ اور بچے پیاس نہ بجھا سکیں حضرت عباسؑ علمبردار کی کوشش ہے کہ کسی نہ کسی طرح مشکیزہ صحیح و سالم بھتیجی تک پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ دونوں ہاتھ قلم ہو جاتے ہیں۔ مگر مشکیزہ کو دانتوں سے تھامے کوشاں ہیں کہ جان جائے تو جائے مگر آب بہہ نہ جائے۔ پانی کو بچاتے

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

عالم

شہزادی ایلزبتھ کیلئے برما کی طرف سے شادی کا تحفہ۔ رنگون ۱۲ر نومبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ برما کی جانب سے شہزادی ایلزبتھ کی شادی کے موقع پر ایک خوبصورت مالا (نیک لیس) بھیجی گئی ہے جو خالص ترین سونے اور برما کے ۹۰ اعلیٰ درجہ کے یاقوتوں سے بنائی گئی ہے۔ اس مالے کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے۔

امریکہ کا ایک پروازی قلعہ تباہ ہوگیا (۵) ہوابازوں کی ہلاکت
نیویارک ۱۵ر نومبر ممالک متحدہ امریکہ کے فوجی عصری پروازی قلعہ پرسوں رات مقام ماؤنٹ اسپوکین پر ٹوٹ کر گر گیا۔ اس حادثہ کی وجہ سے پانچ ہوا باز ہلاک اور دیگر دو زخمی ہوئے ماؤنٹ اسپوکین واشنگٹن اسٹیٹ کی مشرقی سرحد پر واقع ہے۔

برطانیہ کے ایک بم سازی کے کارخانہ میں دھماکہ سے جرمن سائنسداں کی موت
آنیلسبری (بکنگھم شایر) ۱۵ر نومبر کل مقام آنیلسبری کے قریب مقام ویسٹ کاٹ پر واقع برطانوی حکومت کے خفیہ اکٹ ریسرچ اسٹیشن میں بم کے دھماکہ کی وجہ سے دو اشخاص ہلاک ہوگئے جن میں سے ایک ایک ممتاز جرمن راکٹ سائنسداں ڈاکٹر جونس شیمڈ بھی شامل ہے دوسرا ہلاک شدہ شخص اسٹیل مذکور کا ایک کارندا تھا دیگر تین اشخاص کو شدید زخم آئے اور دیگر (۹) اشخاص خفیف سے زخمی ہوگئے

اسلام۔

بیت المقدس میں برطانوی سپاہیوں پر اچانک حملہ۔ یروشلم ۱۵ر نومبر پرسوں رات وشتر ہوٹل میں ویسٹ لیدون نیگے ایک بم کے واقعہ میں تقریباً (۲۰) برطانوی سپاہی زخمی ہوئے جب تیس برطانوی سپاہی مذکورہ ہوٹل سے واپس ہو رہے تھے اس وقت پر دہشت پسندوں نے اچانک کمین گاہ سے حملہ کر دیا۔

قاہرہ میں مرض ہیضہ سے (۱۰۱۳۰) اشخاص کی ہلاکت۔ قاہرہ ۱۰ر نومبر قاہرہ میں ۲۳ر ستمبر سے مرض ہیضہ کا آغاز ہوا ہے ۷ ہفتوں کی مدت میں اس وبائی مرض میں اموات کی تعداد دس ہزار سے متجاوز ہوگئی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اس وبا کے پھوٹ پڑنے کے بعد سے آج تک ۱۰۱۳۰ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

طہران میں ہندوستانی سفیر ایران کا ورود۔ طہران ۱۷ر نومبر۔ ہندوستان کے ایرانی سفیر منتخب سید علی ظہیر کل یہاں وارد ہوئے۔

پاکستان

کراچی کے اسلحہ خانہ سے دلیرانہ سرقہ۔ کراچی ۱۶ر نومبر۔ پرسوں رات یہ اطلاع ملی کہ فوجی پولیس کے اسلحہ خانہ سے دس ریوالور، ایک اسٹین گن اور بارود کی ایک بڑی مقدار کا دلیرانہ سرقہ کیا گیا ہے چھاؤنی کی پولیس اس خصوص میں تحقیقات کر رہی ہے۔

ہندوستان

بمبئی کے ایک محلہ میں دھماکہ۔ بمبئی ۱۵ر نومبر۔ کل رات حکومت بمبئی کے ناظم تشہیر کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ جمعہ کی شام رقبہ لال باغ کے شمالی حصہ میں ایک دھماکہ اور شیشے کے پھٹنے سے ایک شخص ہلاک اور دیگر تین زخمی ہوگئے۔

ترکی اور ہندوستان کے سفارتی تعلقات۔ نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ وزارت امور خارجہ و تعلقات عامہ کا جاری کردہ ایک اعلامیہ مظہر ہے کہ پہلے سے برقرار باہمی تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے حکومت ترکی اور حکومت ہند نے سفارتی پیمانہ پر سیاسی مندوبین کے تبادلہ کا فیصلہ کیا ہے۔

دکن

بلدہ پولیس کی احتیاطی تدابیر۔
حیدرآباد ۱۱ر دے بلحاظ حفظ ما تقدم بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد کی تمام ہوٹلوں سینماؤں کی جانب سے روزآنہ شب میں ۹ بجے کے بعد سے بند کردیئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ البتہ سینماؤں کو روزآنہ میٹنی شو دکھانے کی اجازت دی گئی ہے۔

قانون راشن بندی کی خلاف ورزی جرمانے اور دکانات کی مسدودی
حیدرآباد ۱۲ر دے معلوم ہوا ہے ماہ آذر میں قانون راشن بندی کی خلاف ورزی کی علت میں راشن بندی کی (۲۰) دوکانات پر (۲۰۴۸) روپیے جرمانہ عائد کیا گیا اور (۹) دوکانات اور ایک ہوٹل مسدود کردیا گیا۔

صدارت پر انتخاب۔ حیدرآباد ۱۳ر دے ۵ ½ بجے اعلان کیا گیا جملہ (۲۱۳) ارکان شوریٰ نے حق رائے دہی کو استعمال کیا۔ ان آراء کے منجملہ (۱۷۶) ووٹ مولوی قاسم رضوی صاحب کو ملے اور مابقی مولوی عبدالرحمن صاحب کو اس طرح سے (۳۷) اکثرت آراء سے مولوی قاسم صاحب رضوی دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔

شہری محافظین کی بھرتی۔ حیدرآباد ۱۷ر دے۔ مولوی بشیر احمد صاحب رکن مجلس عمل کے مکان واقع معظم جاہی مارکٹ پر آج کل شہری محافظین کی بھرتی اور ایک لاکھ جانبازوں کے حلفناموں کی تکمیل سے پتہ چل رہا ہے کہ مسلمانان دکن آزادی کامل مملکت ابد مدت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کریں گے اور سردار پٹیل کو دکھلا دیں گے حیدرآباد حیدرآباد ہے جوناگڑھ نہیں

حیدرآباد کی پاکستان میں شرکت کے خبر کی تردید۔ حکومت سرکار عالی کی توجہ ایک مقامی اخبار میں شائع شدہ رپورٹ زیر عنوان اب حیدرآباد پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرے گا کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اس رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ سر والٹر مانکٹن مشیر دستوری حکومت حیدرآباد کے کراچی جانے کی غایت یہ تھی کہ حیدرآباد پاکستان میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ ناظم محکمۂ اطلاعات کو یہ بتلانے کا مجاز کیا گیا ہے کہ یہ رپورٹ سراسر غلط ہے۔ سر والٹر مانکٹن حیدرآباد سے انگلستان واپس جاتے ہوئے کراچی گئے تھے۔ لیکن چونکہ ہزاکسلنسی گورنر جنرل پاکستان اس زمانہ میں تشریف فرما نہیں تھے اس لئے انہوں نے خود سر والٹر مانکٹن سے اس امر کی خواہش کی کہ وہ ان سے لاہور آکر ملیں چنانچہ وہ ہزاکسلنسی کے طلبیدہ لاہور گئے ورنہ ان کا ارادہ سیدھے انگلستان واپس جانے کا تھا۔

فداکاران سلطنت کا حلف۔ حیدرآباد ۱۷ر دے صدر مجلس عمل کی اپیل کے سلسلہ میں فداکاران سلطنت کی بھرتی ہوگئی ہے۔ آج ایک روز میں پانچسو سے زائد نوجوانوں نے اپنے نام درج رجسٹر کرا کے حلف ناموں کی تکمیل کی۔
درج رجسٹر اور حلف کی کارروائی کا دفتر مولوی بشیر احمد صاحب رکن مجلس عمل کے مکان واقع معظم جاہی مارکٹ میں قائم کیا گیا ہے

اپیل

مدرسہ جعفریہ آپکی واحد دینی درسگاہ ہے جو اس مادیت و لا مذہبیت کے تاریک دور میں علم دین کی حفاظت اس کے احیاء و بقاء کی عملی تدابیر اختیار کر رہی ہے اس مدرسہ کو باقی رکھنا دینی ملت کو باقی رکھنا ہے اسکی امداد آپکا اولین فریضہ ہے مدرسہ کیلئے ذاتی عمارت نہ ہونے سے بڑا ہرج کار واقع ہو رہا ہے۔ عمارت کی تعمیر کیلئے تعمیر فنڈ دار جعفریہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ زمین روبروئے عبادت خانہ دارالشفاء خرید لی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۷ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ سے تعمیر کا کام آغاز ہو جائیگا۔ مخلص مومنین تعمیر فنڈ میں چندہ عنایت فرما کر دین کی بقاء کا انتظام کریں گے اور انصاران حسینؑ ابن علیؑ کی فہرست میں نام نامی درج کرائیں گے

ملتمس
محمد افضل علیخان اسسٹنٹ سکریٹری دفتر صلاح ... جعفریہ ...

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صہ ۲۳۶ قیمت صرف ہاتھی ہے

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صہ ۱۴۴ کہرہ کاغذ ۱۲ر

زین العابدین فقہ و عقائد میں بےنظیر کتاب صہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عہ

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بےمثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم عہ

اقوال اہلبیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صہ ۵۵ کاغذ چکنا لے - ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے نامون الرشید صہ ۴۳ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۱ - ۳ر

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفاد آخرت از لائق مرحوم صہ ۵ ۱ ۶ر

مثنوی نہم و دہم و سوم ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی - ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجرب عایض و سور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات صہ ۱۲۰ ۶ر

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل کیا حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب ہے

رسالہ توحید توحید کے بیان میں بےمثل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳ر

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸ر

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴ر

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بھائی کے حالات تک صہ ۲۳۲ ۴ر

سوانحعمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ار

سیرت صدیقہ صغرا حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح ابتک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صہ ۳۲۵ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر

سوانح شہید ثالث - ۴ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صہ ۱۴۴ کہرہ ۸ر

خیابان القا سوانح عمری چند اہل طب باہ لقابائی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴ر

نقشہ ایران رنگین ۸ رسالہ ۴ر

سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مؤلفہ مولوی سالار جنگ حیدر جعفری

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس بیگن پلی ضخامت صہ ۳۲۵ تقریبا یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت سے

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبی صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴ر

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صہ ۸۲ ۶ر

حج و عتبات در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ (۱۴۴) ۸ر

قلب نگین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ بشکل مناجات از نگین صاحب ۳ر

زیارت عاشورا جلی قلم - ۴ر

زیارت مفجعہ حضرت زینب ۳ر

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ر

زیارت اربعین - ۳ر

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا ۲ر

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ر کہرہ ۲ر

دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳ر

دعائے ختم قرآن - ار

حدیث کسا مترجم اردو - ۲ر

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۴ر

دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر

دعائے سباسب رر ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و ادعیہ و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ - ۴ر

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳ر

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ر

عریضہ مقاصد - در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ - ۲ر

صحیفہ تجلی - مجموعہ قصائد رزم قسم اول اعلیٰ عہ اوسط ۱۴ر آنے - ار

تعویذات

دعائے مجموعہ - برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ - ۲ر

دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے - ۲ر

دعائے ام الصبیان از منہاج ار

دعائے دفع طاعون ہیضہ تائیفائڈ ۲ر

دعائے قلعہ کمین - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے لگانا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲ر

ایضاً مع ام الصبیان ۳ر

دعائے خطبہ آدم - ۲ر

دعائے دفع سحر و جادو ۲ر

دعائے سوسن مرجانہ - برائے محبت شوہر ۲ر

دعائے نور برائے دفع تپ تائیفائڈ و امراض حاوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲ر

دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲ر

دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی - ۲ر

حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲ر

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض - ۲ر

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲ر

دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باریتعالے دافع بلیات و حوادث - ۲ر

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و نحوست خانہ ار

ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی منزل آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲ر

دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ - عہ

دعائے نادعلی جس میں نادعلی صغیر بھی شامل ہے ۲ر

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ؛

محرم کا خاص مرثیہ اور نوحہ

اخبار انتخاب

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۳ رباعی ۱۳ سوز ۳۰ سلام ۱۸ مراثی ۳۰ نوحے شہیدِ مسافت کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک صفحہ ۲۴۴ کاغذ چکنا ہے ۲۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵۰ سلام ۸۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہلحرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۱۲۴ صفحے کاغذ چکنا ہے ۲۔

ہلال محرم حصہ سوم ۹۰ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسولِ خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۴۲ کھدر ۲۔

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۲۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین مبکی سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۲۵۰ چکنا کاغذ ۲، کھدر سے ہر دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کھدر کاغذ ۳۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ۵۰ سلام ۵۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہندہ تک کے بہترین مبکی سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۳۶۰ چکنا ۲ کھدر ۲۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہلحرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع کے منتخب مبکی مرثیے اور نوحے حجم صفحہ ۴۱۶ چکنا کاغذ ۳ کھدر ۲، ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے کھدر ۵ چکنا کاغذ ختم، ہر چہ حصے یکجائے جس میں سوم و ششم کھدر ہو ۱۰ ایضاً ہر چہ حصے یکجائے کاغذ کھدر جس میں حصہ اول و دوم چکنا ہوگا ۵۔

ہلال ماتم ۲ سلام ۳۳ مرثیے جناب کمال مرحوم کے چکنا ۲ کھدر ۱۔

فغان برجیس ۱۸ رباعی ۲۰ سلام ۲ خمسہ ۱۲ مرثیے منبرخوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کھدر ۲۔

سفیر ماتم ۱۰ قصائد ۲ مرثیے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ ۲ کھدر ۱۲ آنہ۔

سعد مثانی مرثیے کے خاص کتب کے چودہ انتخاب مرثیے صفحہ ۱۹۲ کاغذ کھدر ۲۔

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر دشمنانِ محرم رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۶۶ کاغذ چکنا ہے کھدر ۳۔

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہلحرم بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے بانہدام اہتمام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۸۱ نوحے صفحہ ۴۱۶ کاغذ کھدر مجلد لئے چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۱۱ چید و نوحوں کا مجموعہ

عزائے ماہ محرم صفحہ ۸۸ کھدر ۱۰ آنہ۔

جام رقت مجموعہ نوحہ جات شوق مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت اہل ہندوستان میں ہے وہ محتاج حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا ۱۲ آنہ۔

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا ۱۲ آنہ۔

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا ۱۲ آنہ ہر سہ حصہ یکجائے ۲۔

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۲۱۴ صفحہ کھدر کاغذ ۱۲ آنہ۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن

مجموعہ نوحہ جات مستورات جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان بھر میں مشہور ہیں ۲۰۲ نوحے صفحہ ۲۴۴ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبیؐ نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۳۴۰ چکنا ۲ کھدر ۱۔

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۹۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ۲۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات غمگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ ۸ آنہ۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ ۱۰ آنہ ۱۲ آنہ۔

تسکین فاطمہ حصہ سوم کھدر ۳۔

بیاض اہل ماتم نوحہ جات فائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ ۱۰ آنہ۔
حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۸ کھدر ۶ آنہ۔

فرط غم نوحہ جات ضامن مرحوم ۴۱ نوحے ۵۰ صفحے چکنا کاغذ ۸ آنہ۔

طومار درد نوحہ جات فرد ۱۱ نوحے صفحہ ۱۲۴ کھدر کاغذ ۸ آنہ۔

وسیلہ بخشائش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ ۸۴ چکنا ۸ کھدر ۶ آنہ۔

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہترین رقت آور نوحے صفحہ ۳۲ ۴ آنہ۔

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ۴ آنہ۔

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صبا جعفری ۲ آنہ۔

سرمایہ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع ۳ آنہ۔

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیسان ۶ آنہ۔

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا ۶ کھدر ۴ آنہ۔

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ ۲ آنہ۔

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ۲۵۶ چکنا ۲۔

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسبیل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۳ نوحے ۲۶۴ صفحے ۱۲ آنہ۔

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور مسرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کھدر کاغذ ۱۲ آنہ۔

ثبوت شہادت نوحہ جات باقر مرحوم ۹۰ مراثی ۲۱۸ صفحے چکنا کاغذ ۱۰ آنہ۔

فغان سکینہ مرثیے مصائب و وفات حضرت سکینہؑ کے ۱۲۱ نوحے بر دفینہ ۱۲ آنہ۔

شہبائے غم مختلف شعرا کے ۱۸۳ نوحے صفحہ ۲۲۴ ۱۲ آنہ۔

اشک غم مجموعہ ریاست قدرت شہرت کے ۲۲۱ نوحے صفحہ ۲۹۶ ۱۲ آنہ۔

شبیہ غم صمصام شیرازی مدیر پیام اتحاد کے ۱۳۵ نوحے ۸ آنہ۔

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحوں کا مجموعہ ۱۲ آنہ۔

صد سلام نواب شہید یار جنگ بہادر صفحہ ۱۴۳ ۱۲ آنہ۔

شہید غم مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ صفحہ (۲۰۴) ۸ آنہ ۱۲ آنہ۔

فغان شیدہ ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے ۸ آنہ۔

نوحہ جات صمصام صفحہ ۳۲ ۳ آنہ۔

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم ۱۲ آنہ۔

دافع الطاعون نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا ۳ کھدر ۲ آنہ۔

دفتر الم ۴ آنہ، **دفتر غم** ۴ آنہ، **تشنہ غم** ۴ آنہ، **ریاض غم** ۴ آنہ، **آئینہ ماتم** ۴ آنہ۔

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ کے تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علمی و مذہبی مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۴۲ صفحات قیمت

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

... عالم ہمہ دیوانہ اوست

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

نسیم محرم نمبر

مدیر: شیخ ابوالقاسم
معاون: عباس
مہتمم: محمد حسین

سالانہ چندہ آٹھ روپے
قیمت

جلد ۱۱ | ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ ... ۱۳۵۷ ف موافق ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء یوم ... | نمبر ۲۱

سلام یوم عاشورا

از اعلحضرت سلطان العلوم شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ

گویم چہ این فسانۂ جور و ستم کجا | مضطر دل و جگر ہمہ اہلِ حرم کجا
لائق نبود اینکہ نوشتہ شود گہے | کاغذ کجاست نیز مداد و قلم کجا
از بہرِ سنبلے کہ فسردہ بہ بوستان | گل با صبا بگفت کہ آن پیچ و خم کجا
قمری دریدہ جامہ بگفتہ چہ قصہ | برباد گشت سرو کہ در قلب غم کجا
عباسِ نامدار چو افتاد بر زمین | پرسند اہلِ خیمہ کہ شانِ علم کجا
چون قافلہ بجانبِ کوفہ روانہ شد | در سینہ کوبی ناقہ بہ گشتہ قدم کجا

عثمان پئے زیارتے گوید بہ قلبِ صاف
خواہانِ کربلاست کہ باغِ ارم کجا

اداریہ

حسینؑ فدیۂ توحید ہیں فدیۂ اُمت نہیں

عام طور پر اکثر مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ امام حسین علیہ السلام فدیہ اُمت ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ ساری دنیائے اسلام متفق ہے اس امر پر کہ رسول اللہ کے نواسے کی قربانی بدل تھی حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا۔

حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں اپنے لڑکے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا اور مسلسل تین مرتبہ وہی خواب دیکھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے صاحبزادے سے خواب بیان فرمایا تو آپ نے اس سعادت مند اور فرمانبردار بیٹے نے کہا کہ بابا آپ اپنے خواب کی تعبیر پوری کیجئے یعنی مجھے راہ خدا میں ذبح کیجئے بہرحال حضرت ابراہیمؑ اپنے صاحبزادے کو مقام منا پر لے گئے اور چاہتے تھے کہ ذبح کریں لیکن قدرت نے اسمٰعیلؑ کو بچا لیا اور جنت سے دنبہ آگیا دنبے کے ساتھ ساتھ وفدیناہ بذبح عظیم کا بھی فرمان آیا۔ مسلمان خود غور کرسکتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو اُمت پر سے قربان نہیں کر رہے تھے بلکہ خدا کی راہ میں اللہ کے حکم سے فدیہ پیش کرنے تیار ہو گئے تھے لہذا ثابت ہے کہ حسینؑ فدیۂ توحید تھے۔ دوسرے شہید کی تعریف یہ ہے کہ خدا کی راہ میں خدا کے نام اور دین کی خاطر جو ذبح ہوجائے اُس کو شہید کہتے ہیں اور ایسے شہادت پانے والوں کو ہی زندہ جاوید کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک نے بھی یہی تعریف کی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اَمواتاً بل احیاء عند ربہم یرزقون۔ یعنی جو لوگ خدا کی راہ میں مرجاتے ہیں اُن کو مردہ مت سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار سے رزق پاتے ہیں لیکن ہم میں اُن کو دیکھنے کا شعور نہیں۔ تیسرے یہ کہ اگر ہم حسینؑ کو فدیۂ اُمت کہیں تو ہم میں اور عیسائیوں میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ فدیہ جو دیا جاتا ہے وہ اُس سے حقیر ہوتا ہے جس کا کہ وہ فدیہ ہے۔ کیا حسینؑ اُمت سے کمتر تھے پھر دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ فدیہ کی تعظیم کی جائے۔ لیکن ہم حسینؑ کے آستانے پر اپنی جبین نیاز رگڑنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور وہ مٹی جس پر خون حسینؑ گرا ہے خاک شفا کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ہمارے دعوے کی دلیل خواجہ صاحب اجمیری کے اس مصرعہ سے بھی مل سکتی ہے۔

حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسینؑ

اقبال نے بھی فرمایا۔

بہرِ حق در خاک وخوں غلطیدہ است ÷ پس بنائے لا الٰہ گردیدہ است
زندہ حق از قوتِ شبیری است ÷ باطل آخر داغ حسرت میری است

ان دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ حسینؑ فدیہ توحید تھے اور تاریخ شاہد ہے کہ یزید ملعون مسلمانوں کے دل و دماغ سے توحید کے تصور کو ختم کرنا چاہتا تھا لوگوں کے دلوں میں مادّے کی محبت پیدا کروائی جارہی تھی۔ یعنی ایک لاکھ ۲۴ یا ۸۰ ہزار انبیاء جس چیز کو ختم کرنے آئے تھے پھر سے اس کو ابھارا جارہا تھا ایسے میں حسینؑ نے دیکھا کہ دین الٰہی اور توحید خطرے میں ہے آپ سے نہ رہا گیا آپ اُٹھے اور ایک مرتبہ لاتعداد مادہ پرستوں سے تھوڑے سے توحید کے متوالے ٹکرائے۔ مادی قوتیں پاش پاش ہوگئیں اللہ اور اللہ والوں کا نام باقی رہ گیا اور قیامت تک رہے گا اس کی بات یہی ہے کہ شہادت امام سے اُمت محمدی گمراہی سے بچ گئی اور اسلام کی بنیادیں قیامت تک کے لئے مضبوط و مستحکم ہو گئیں۔ بڑے بڑے مفکرین اور علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حسینؑ فدیۂ توحید تھے۔ وہ لوگ جو فدیۂ اُمت کہتے ہیں حسینؑ کے رتبہ کو سیدہ کے لال کی عظمت کو ٹھیس لگاتے ہیں۔ خدا نے اپنے نام اور دین کی بقا کے لئے قربانی مانگی حسینؑ نے گھر لٹا دیا سر کٹا دیا۔ اور عجیب نہیں کہ حسینؑ کو حق نے اسی لئے پیدا کیا تھا۔ اگر دنیا والے حسینؑ کے نام کو مٹانا چاہیں تو وہ کسی ایک طبقہ سے نہیں بلکہ اپنے پروردگار سے ٹکر لے رہے ہیں۔ حسینؑ زندہ جاوید ہے حسینؑ کا نام حسینؑ کا غم قیامت تک باقی اور تازہ رہے گا۔

سلام

از باقر رضوی امانت خانی

داغ غم دل میں ہے ابن حیدرؑ کرار کا ÷ کیا گل تازہ ہے ابراہیمؑ کے گلزار کا
آرہے ہیں غیظ میں برقِ عازی پر جو لب ÷ بڑھ رہا ہے اور خم عباسؑ کی تلوار کا
استخارہ - قتل سرور کیلئے - قرآن سے ÷ کیا تمسک ہے کتاب و عترت اطہار کا
مصر کے بازار کی تشہیر کا رہتا نہ غم ÷ دیکھئے یوسفؑ جو منظر شام کے بازار کا
بنت شہ سوتی ہے زندانِ سکینہؑ۔ بااَدب ÷ ہے زمیں زنداں کی سینہ سیدِ ابرار کا

بے گناہی عالم فریاد باقر بن گئی
جب خیال آیا مجھے بغداد کی دیوار کا

نوحہ

تن شاہ کا زخمی ہوتا ہے اب تیروں کی بوچھاروں سے
خاتونِ جناں کے دودھ کی بو آتی ہے خوں کی دھاروں سے
غم کہتے ہیں کس کو پوچھے کوئی شبیرؑ کے ماتم داروں سے
انسان کا دل ہم رکھتے ہیں ٹپکا ہے لہو تو تاروں سے
اے سالکِ راہِ صبر و رضا۔ سجادؑ فدا ہم قدموں پر
سب جو ملے سوتے جاگ اٹھے زنجیروں کی جھنکاروں سے
کیونکر نہ لڑیں زینبؑ کے پسر میدانِ وغا ہے ہمت ہے
یہ بچے وہ ہیں جو کھیلیں ہیں بچپن ہی میں تلواروں سے
اس آئینہ بندی پر بھی اداسی چھا کے رہی کیسا ہے اثر
کس شان کے بیکس گزرے ہیں اے شام ترے بازاروں سے
منظور نہ تھا رونا جس کا آنسو بھی نہ جس کا دیکھا تھا
عباسؑ سے کہدو خون بہا اُس بچی کے رخساروں سے
شبیرؑ نے ظہر عاشورا اس طرح نمازِ خوف پڑھی
تکبیر کا نعرہ ٹکرایا تلواروں کی جھنکاروں سے
لکھتی ہے سکینہؑ نام پدر باقی یہ رہے گا محشر تک
یہ مٹ کے دلوں پر ہوگا رقم زنداں تری دیواروں سے
اے شاہِ نجف باقرؔ سے فرشتے آکے بھلا کیا پوچھیں گے
یہ سنتے ہی آئے پوچھ نہیں مرقد میں ترے زواروں سے

از:- باقر رضوی امانت خانی

امام حسین علیہ السلام پر یزید کی سختی اور امام مظلوم کی شہادت

(بسلسلۂ انتخاب محرم نمبر ۱۳۶۷ھ)

یزید کے دشمنوں کی فوج آپ کے حملوں سے اس طرح بھاگتی تھی جس طرح بھیڑیئے کے حملہ کرنے سے بکریاں بھاگتی ہیں (تاریخ طبری ۶ صفحہ ۲۵۹) اسی اثنا میں حضرت زینبؑ باہر نکل آئیں اور کہنے لگیں کہ کاش اس وقت آسمان زمین پر گر پڑے۔ اے عمر بن سعد امام حسینؑ قتل ہو رہے ہیں اور تو دیکھ رہا ہے یہ سنکر عمر بن سعد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ منہ پھیر کر رونے لگا۔ تھوڑی دیر میں حضرت گھوڑے سے گر پڑے اور غروب آفتاب سے پہلے ہی حضرت کا سر مبارک جسم اطہر سے جدا کر لیا گیا۔ حضرتؑ کی شہادت کے بعد دشمنوں نے حضرت کا لباس اتار لیا۔ حتی کہ زیر جامہ تک بدن پر نہ رہنے دیا۔ کل مال و متاع لوٹ لیا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے سروں کی چادریں بھی چھین لیں پھر امام حسینؑ کی لاش کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا۔ حضرتؑ کے واقعۂ شہادت پر مدینہ میں سب سے پہلے حضرت ام سلمہؓ نے نوحہ بپا کیا کیونکہ رسولؐ مقبول نے ان کو ایک شیشہ بھر از خاکِ کربلا دیکر فرمایا تھا کہ جس وقت یہ مٹی خون تازہ ہو جائے سمجھ لینا کہ حسینؑ شہید ہوئے۔ چنانچہ جب بروز عاشورا ام سلمہؓ نے خواب میں رسولؐ اللہ کو اس حال سے دیکھا کہ رو رہے ہیں اور حضرتؐ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہوئی ہے تو پوچھا یا رسولؐ اللہ کیا حال ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا ابھی میں مقتل حسینؑ پر گیا تھا۔ یہ خواب دیکھکر جناب ام سلمہ بیدار ہوئیں تو رونے لگیں اور اس شیشہ کو دیکھا کہ وہ خاک خون ہوگئی تو ام سلمہؓ نے واحسینا کی صدا بلند کی اور ان کی صدائے واویلا سنکر مستورات مدینہ میں ایسا شور ماتم برپا ہوا کہ کبھی نہیں سنا گیا تھا (تاریخ یعقوبی) معتبر مورخین اسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ واقعۂ شہادت کے بعد دو تین مہینے تک طلوع آفتاب کے وقت سے کچھ دن چڑھے تک لوگوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مکانوں کی دیواریں خون آلود ہو رہی ہیں (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۷) یہ بھی علماء محققین نے لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ قتل ہوئے تو معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے خون برس رہا ہے روز شہادت امام حسینؑ بیت المقدس میں جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے خون تازہ نظر آتا تھا (سر الشہادتین صفحہ ۹۳)

علامہ سیوطی وغیرہ نے آیہ فما بکت علیہم السماء کے تحت لکھا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو چار مہینے تک آسمان سرخ رہا۔ عطا کہتے ہیں کہ آسمان کے رونے سے اسکے کناروں کا سرخ ہوجانا مراد ہے۔ اور جمیل بن مرہ سے روایت ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کے اونٹ یزید کے لشکر والے پکڑ لے گئے اور ذبح کرنے کے بعد پکا کر چکھا تو وہ گوشت مثل حنظل کے کڑوا ہو گیا تھا جس کو کوئی بھی کھا نہ سکا (سر الشہادتین صفحہ ۹۵)

بعد شہادت لشکر ابن سعد نے امام حسینؑ کے خیموں میں آگ لگا دی پھر دو روز تک وہیں رہا اور اپنے کشتوں کو دفن کیا مگر شہدائے اہلبیتؑ کی لاشیں اسی طرح چھوڑ دیں۔ جب وہ کربلا سے روانہ ہوگیا تو نزدیک رہنے والے [illegible] نے ان حضرات کی لاشیں دفن کیں۔ جب عمر سعد خدرات اہلبیت اور حضرت امام زین العابدینؑ کو قیدی بناکر ساتھ لیکر کوفہ کی طرف روانہ ہوا اور یہ قافلہ اس مقام سے گزرا جہاں امام حسینؑ اور حضرت کے اعزہ و [illegible] پڑے ہوئے تھیں تو حضرت زینبؑ وغیرہ اہلبیت کو دیکھ کر آہ و بکا کرنے اور اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگیں اور فریاد کرنے لگیں [illegible] اے نانا آپ کا حسینؑ جلتی ریت پر پڑا ہے۔ آپ کی بیٹیاں قیدی بنائی گئیں اور آپ کی ذریت مقتول پڑی ہے (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۳) یہ قیدی قافلہ کربلا سے چلکر کوفہ میں پہونچا۔ جب دربار ابن زیاد میں داخل ہوا تو ابن زیاد امام حسینؑ کے سر کو سامنے رکھکر حضرتؑ کے لب و دندان پر چھڑی لگانے لگا۔ زید بن ارقم صحابی رسولؐ وہاں موجود تھے کھڑے ہوگئے اور کہا اے ابن زیاد اپنی چھڑی ہٹالے واللہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ ان دانتوں اور ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۳) ابن زیاد نے یہ بھی کہا کہ خدا نے یزید کو فتح دی اور کذاب بن کذاب حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا۔ یہ سنکر عبد اللہ بن عفیف ازدی نے کہا کہ اے مرجانہ کے بیٹے (حسینؑ بن علیؑ کذاب نہ تھے) تو خود کذاب تیرا باپ کذاب تیرا آقا (یزید) کذاب اور اس کا باپ کذاب جس نے تجھکو یہاں کا حاکم بنایا ہے۔ اے ابن مرجانہ تو اولاد نبیؐ کو قتل کرتا ہے اور صدیقوں ایسی باتیں بناتا ہے یہ سنکر ابن زیاد نے غصہ میں کہا کہ اس کو میرے پاس پکڑ لاؤ۔ لوگ بیچارے کو پکڑ لے گئے اس نے ان کو قتل کرکے سولی پر چڑھا دیا اور امام حسینؑ کے سر کو کوفہ کی گلیوں میں پھرایا (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ و کامل جلد ۴ صفحہ ۳۴) جب امام حسینؑ کا سر مبارک نیزے پر بلند کرکے پھرایا جانے لگا تو ایک جگہ سے گزرا جہاں کوئی شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرتا تھا جب وہ اس آیۃ پر پہونچا کہ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا (کیا تم جانتے ہو کہ اصحاب کہف و رقیم ہماری قدرت کی عجیب و غریب نشانیوں سے تھے) تو خدا نے امام حسینؑ کے سر مبارک کو گویا کیا جس نے فصیح زبان سے کہا اعجب من اصحاب الکہف قتلی و حملی [illegible] میرے سر کا نیزے پر تمام پھرایا جانا اصحاب کہف کے قصہ سے زیادہ عجیب و غریب ہے (سر الشہادتین صفحہ ۹۴)

سلام

از حضرت غفران مکان آصفجاہ سادسؒ

رات دن دل میں خیالِ شہدا رہتا ہے — خوب رونے کا تڑپنے کا مزا رہتا ہے
جس جگہ ذکرِ تہِ کرب و بلا ہوتا ہے — حشر سے بڑھ کے وہاں حشر بپا رہتا ہے
ماتمِ شاہِ شہیداں کبھی مٹنے کا نہیں — یہ وہ ہے داغ ہمیشہ جو ہرا رہتا ہے
غم دارین سے حاصل ہے فراغت ان کو — جن کے دل میں غمِ شاہِ شہدا رہتا ہے
دلِ شیدا کو یہ ہے ناز خیالِ سر میں — ماہِ زہرا مرے گھر جلوہ نما رہتا ہے
دل ذرا سا ہے مگر دیکھئے وسعت اسکی — داغ رہتا ہے جدا درد جدا رہتا ہے
خلفِ ساقیِ کوثر ہے ہمارا ساقی — مئے کوثر سے مرا جام بھرا رہتا ہے
آپ کے نام پہ دینے کا بڑا ہے ثمرہ — خوش ہمیشہ تو رضا مند خدا رہتا ہے
ہے تصور میں جو عابدؑ کی برہنہ پائی — ایک کانٹا سا کلیجہ میں چبھا رہتا ہے
رو دیئے حضرتِ عباسؑ سنا جب یہ سخن — خشک ہر وقت سکینہ کا گلا رہتا ہے
رو کے بانوؑ نے کہا سب تو گئے جنت کو — ایک بیمار جو ہے وہ بھی پڑا رہتا ہے
عاجزی چاہیئے ان کو جو کرم والے ہیں — خاک پر نخلِ ثمر دار جھکا رہتا ہے

فیض یہ چشمۂ گہر بار کا ہے اے آصف
موتیوں سے مرا دامن جو بھرا رہتا ہے

اس کے بعد ابن زیاد نے امام زین العابدین کو طوق و زنجیر میں جکڑ کر اور مخدرات اہلبیت کو شتران بے کجاوہ پر سوار کرکے حضرت امام حسین اور دیگر شہدائے کربلا کے سروں کے ساتھ یزید کے پاس روانہ کر دیا (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۳) اس سفر میں ایک جگہ لوگوں نے ایک دیر کی دیوار پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا ؎

اترجو امۃ قتلت حسینا
شفاعۃ جدہ یوم الحساب

(جن لوگوں نے امام حسین کو قتل کیا وہ کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ روز قیامت انکے نانا اُن کی شفاعت کرینگے) لوگوں نے اس دیر کے راہب سے پوچھا کہ یہ شعر کس نے لکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ اس زمانہ کا نہیں ہے بلکہ تمہارے پیغمبر (محمد مصطفیٰ) کی بعثت سے پانچ سو برس پہلے کا لکھا ہوا ہے (حیوۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۱۵۸) جب یہ حضرات ملک شام دربار یزید میں پہونچے تو یزید ایک طشت میں حضرت کا سر رکھکر حضرت کے دانتوں پر چھڑی لگانے لگا یہ دیکھ کر ایک صحابی رسول ابو برزہ اسلمی سے نہ رہا گیا تڑپ کر کہا اے یزید اپنی چھڑی کو ان دانتوں پر سے ہٹا لے۔ میں نے بارہا رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ ان دانتوں کو چومتے تھے۔ اے یزید اس کو بھی جان لے کہ جب تو بروز قیامت میدان حشر میں آئیگا تو تیرا شفیع ابن زیاد ہوگا اور یہ امام حسین کے شفیع ان کے جد حضرت محمد ہونگے (تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۳۵) یزید حضرت کے دانتوں کو چھڑی سے مار کر یہ کفریہ اشعار بھی پڑھتا تھا ؎

لیت اشیاخی ببدر شہدوا
جزع الخزرج من وقع الاسل
لاھلوا واستھلوا فرحا
ثم قالوا یا یزید لا تشل
قد قتلنا القرم من ساداتہم
وعدلناہ ببدر فاعتدل
لست من عتبۃ ان لم انتقم
من بنی احمد ما کان فعل
لعبت ھاشم بالملک فلا
ملک جاء ولا وحی نزل

(کاش آج میرے وہ بزرگ جو جنگ بدر میں مارے گئے موجود ہوتے تو خوش ہوکر مجھکو داد دیتے کہ میں نے رسول کے خاندان سے

ان کا کیسا اچھا بدلے لیا اور مجھکو دعا دیتے کہ اے یزید تیرا ہاتھ بیکار نہ ہو۔ میں نے آل محمد سے جنگ بدر میں مارے گئے ہوئے بزرگوں اور سادات بنی ہاشم کو قتل کیا اور جنگ بدر کا انتقام لیا تو عوض پورا ہوگیا۔ محمد نے جو کچھ کیا تھا اگر میں ان سب کا انتقام اُن کی اولاد سے نہ لیتا تو بے شک عتبہ کی نسل میں شمار ہونے کے قابل نہ رہتا۔ درحقیقت بنی ہاشم نے ملک گیری کے ڈھکوسلے نکالے تھے

ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ان ہاشمیوں کے پاس نہ کبھی کوئی فرشتہ آیا اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی (تاریخ طبری جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۸ وغیرہ) یزید نے کچھ دنوں ان حضرات کو قید رکھا پھر اس اندیشہ سے کہ کہیں آل رسول کی حمایت میں فساد نہ پھیل جائے ان کو رہا کر دیا۔ اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ سامان سفر کرکے اہلبیت رسالت کو مدینہ پہونچا دے۔ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین سے پوچھا کہ اے فرزند رسول آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہی حال جو آل فرعون میں بنی اسرائیل کا تھا کہ لوگ ہماری اولاد کو قتل کرتے ہیں۔ ہمارے سردار اور بزرگ کو بر سر منبر برا کہتے ہیں اور ہم کو ہمارے حق سے محروم کر رکھا ہے

انتخاب کی توسیع اشاعت میں سعی کرنا آپکا قومی و مذہبی فرض ہے۔

شہدائے کربلا

کتنے اور کون کون تھے۔ اس میں بہت اختلاف ہے۔ علامہ سماوی کی کتاب ابصار العین ناسخ التواریخ۔ بحار و جلاء العیون زیادہ معتبر کتابیں ہیں مگر سب کے بیان میں کچھ نہ کچھ فرق ہے۔ اس وجہ سے زیارت ناحیہ مقدسہ میں جن حضرات کے نام مذکور ہیں وہی اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں (۱) انس بن حرث کاہلی (۲) شبیب بن عبد اللہ نہشلی ... مسریح (۳) شوذب مولے شاکر (۴) عابس بن ابی شبیب شاکری (۵) عمار بن ابی سلامہ ہمدانی (۶) عبد الرحمن بن عبد اللہ الکدری الارحبی (۷) حنظلہ بن اسعد شبامی (۸) ابو ثمامہ عمرو بن عبد اللہ صائدی (۹) بشر بن عمرو حضرمی (۱۰) قاسم بن حبیب ازدی (۱۱) زہیر بن سلیم ازدی (۱۲) اسلم بن کثیر ازدی (۱۳) سالم مولی بنی المدینۃ الکلبی (۱۴) حبلہ بن علی شیبانی (۱۵) زاہر مولے عمرو بن الحمق الخزاعی (۱۶) یزید بن زیاد بن مظاہر کندی (۱۷) سعید مولے عمر (۱۸) عمرو بن خالد صیداوی (۱۹) جندب بن حجر خولانی (۲۰) حیان بن حارث سلمانی ازدی (۲۱) عمار بن حسان (۲۲) مجمع بن عبد اللہ عائذی (۲۳) مسعود بن حجاج (۲۴) فرزند مسعود بن حجاج (۲۵) حجاج بن مسروق جعفی (۲۶) زید بن معقل جعفی (۲۷) زہیر بن بشیر خثعمی (۲۸) سیف بن مالک (۲۹) سالم مولے عامر بن مسلم (۳۰) قعنب بن عمرو تمری (۳۱) عامر بن مسلم (۳۲) و (۳۳) عبد اللہ و عبید اللہ فرزندان یزید بن ثبیت (۳۴) یزید بن ثبیت قیسی (۳۵) عمرو بن ضبیعۃ ضبعی (۳۶) ترک بن مالک ضبعی (۳۷) ضرغامہ بن مالک (۳۸) کنانہ بن عتیق (۳۹) و (۴۰) قاسط و کردوس فرزندان ظہیر تغلبی (۴۱) حجاج بن زید سعدی (۴۲) شبیب بن عبد اللہ نہشلی (۴۳) عون بن حری مولا ابوذر غفاری (۴۴) و (۴۵) عبد اللہ و عبد الرحمن فرزندان عروہ بن حراق (۴۶) قیس بن مسہر صیداوی (۴۷) انس بن کاہل اسدی (۴۸) نافع بن ہلال بجلی (۴۹) عبد اللہ بن عمیر کلبی (۵۰) حر بن یزید ریاحی (۵۱) حبیب بن مظاہر اسدی (۵۲) عمرو بن قرظہ انصاری (۵۳) زہیر بن قین بجلی (۵۴) عمرو بن کعب انصاری (۵۵) بریر بن حضیر ہمدانی (۵۶) بشر بن عمر حضرمی (۵۷) سعد بن عبد اللہ حنفی (۵۸) مسلم بن عوسجہ اسدی (۵۹) قارب مولے امام حسین

سلام

از حضرت غفران مکان آصفجاہ سادس

حسن حسین ہے واللہ یادگار نبی ۔۔۔ یہ نونہال علی ہے وہ گلعذار نبی
بیاں جو حال کیا کربلا کا زینب نے ۔۔۔ ہوا یہ حال کہ ہلنے لگا مزار نبی
خدا رسول کے الفت میں جان دیجے حسین ۔۔۔ ہوئے فدائے الٰہی ہوئے نثار نبی
وہ قتل ہوکے ہوئے اور خلق میں مقبول ۔۔۔ مٹا سکیگا بھلا کون یادگار نبی
پڑیں درود نہ کیوں دیکھکر سب اکبر کو ۔۔۔ وہی جمال نبی ہے وہی وقار نبی
کھلی ہوئی ہیں تہ خنجر جفا آنکھیں ۔۔۔ دم اخیر ہے سرور کا انتظار نبی
ستم ہے اہل ستم نے نہ اوس کو بھی دیکھا ۔۔۔ کہ تھے نواسوں پہ الطاف بے شمار نبی
ہمیں تو ڈر نہیں کچھ آفتاب محشر کا ۔۔۔ رہیں گے سایہ فگن زلف مشکبار نبی
تیرا کرم رہے یارب ہمیشہ آصف پر ۔۔۔ فدائے آل نبی ہے یہ جاں نثار نبی

(۱۰) منجع مولے امام حسینؑ (۱۱) سلیمان مولئے امام حسینؑ (۱۲) سوار بن ابی عمیر (۱۳) عمرو بن عبد اللہ جندعی (۱۴) نعیم بن عجلان -

جناب عقیل کی اولاد

(۱) محمد بن ابی سعید بن عقیل (۲) ابو عبد اللہ بن مسلم (۳) عبد اللہ بن مسلم (۴) عبد الرحمٰن بن عقیل (۵) جعفر بن عقیل۔

عبداللہ بن جعفر کی اولاد

(۱) محمد (۲) عون

حضرت امام حسنؑ کی اولاد

(۱) جناب قاسم (۲) جناب عبد اللہ (۳) جناب ابو بکر

اولاد حضرت امیر المومنینؑ

(۱) محمد (۲) عبد اللہ اکبر (۳) جعفر اکبر (۴) عثمان اکبر (۵) حضرت عباسؑ۔

اولاد حضرت امام حسینؑ

(۱) حضرت علی اکبر (۲) حضرت علی اصغرؑ (۳) عبد اللہ۔

حضرت امام حسین کی اولاد

حضرت امام حسینؑ کی پانچ بیویوں سے چھ اولاد (چار بیٹے اور دو بیٹیاں) ہوئیں۔ پہلی زوجہ جناب شہربانو سے حضرت امام زین العابدینؑ دوسری زوجہ لیلےٰ سے جناب علی اکبرؑ تھے جو کربلا میں شہید ہوئے تیسری زوجہ قبیلہ قضاعہ سے تھیں جن سے ایک فرزند جعفر پیدا ہوئے تھے وہ مدینہ ہی میں بہت پہلے انتقال کرگئے تھے۔ چوتھی زوجہ رباب سے جناب علی اصغرؑ اور چھوٹی بیٹی سکینہؑ تھیں۔ پانچویں زوجہ ام اسحاق سے بڑی بیٹی فاطمہؑ تھیں (ارشاد ص۲۷۷) جناب علی اصغرؑ کربلا میں تیر کھا کر شہید ہوئے اور دونوں صاحب زادیوں میں سے بڑی جناب فاطمہؑ کی شادی امام حسنؑ کے بیٹے جناب حسن مثنےٰ کے ساتھ اور چھوٹی جناب سکینہؑ کی شادی بھی امام حسنؑ ہی کے بیٹے عبد اللہ کے ساتھ واقعۂ کربلا کے پہلے ہو چکی تھی (اعلام الوریٰ ص۱۲۷)

حضرت عباسؑ علم بردار

حضرت امیر المومنینؑ کے فرزند جلیل القدر۔ آپ کی والدہ ام البنین فاطمہ دختر حزام کلابیہ تھیں۔ جن کا دادیہال اور نانیہال دونوں نہایت بہادر خاندان تھا۔ جناب امیرؑ نے اپنے بھائی جناب عقیل سے جو بڑے نساب اور حالات عرب سے اچھی طرح واقف تھے فرمایا کہ آپ مجھے ایک ایسی لڑکی تلاش کر دیجیے جس کے دادیہال اور نانیہال کے کل قبیلہ بہادر ہی بہادر ہوں جس سے میں شادی کروں تو بڑا بہادر لڑکا پیدا ہو۔ جناب عقیل نے فاطمہ کلابیہ کو تجویز کیا اور کہا عرب میں اس کے بزرگوں سے زیادہ بہادر اور شہسوار کوئی نہیں ہے۔ حضرتؑ نے ان سے شادی کر لی جن سے چار بیٹے ہوئے۔ عباسؑ عبد اللہ۔ جعفر۔ اور عثمان۔ انھیں چاروں بیٹوں کی وجہ سے جناب فاطمہ کی کنیت ام البنین (بیٹوں والی) اسی نام سے آپ مشہور ہیں۔ جناب عباسؑ کا لقب قمر بنی ہاشم (خاندان بنی ہاشم کے چاند) اور کنیت ابو الفضل تھی۔ آپ ۲۶ھ ہجری میں پیدا ہوئے (تاریخ ولادت کا پتا نہیں ملتا۔ اہل ایران نے غالباً ۴ شعبان کی رات قرار دی ہے) آپ جناب امیرؑ کے ساتھ ۱۴ سال تک اور اس کے بعد حضرت امام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ آپ بڑے مضبوط۔ بہادر شہسوار چکیلے چہرے اور موٹے تازے بدن کے تھے۔ بڑے موٹے گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کے دونوں قدم زمین پر خط کھینچتے جاتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ حضرت عباسؑ بڑی گہری بصیرت اعلیٰ معرفت اور پختہ ایمان کے تھے حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جہاد کرکے اور وفاداری وبہادری کی یاد قائم کرکے شہید ہوگئے۔ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اللہ جناب عباسؑ پر رحمت نازل کرے کہ انہوں نے پورا ایثار کرکے حضرت امام حسینؑ کی مدد کی بڑے معرکے سر کئے اور اپنے بھائی پر فدا ہوگئے۔ ان کے دونوں ہاتھ بھی کٹ گئے تو خدا نے ان کو دو پر عنایت کئے جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں اور خدا کے ہاں جناب عباسؑ کا وہ درجہ ہے جس کو دیکھکر بروز قیامت کل شہدا غبطہ اور رشک کرینگے۔ جب لشکر یزید نے امام حسینؑ پر پانی بند کردیا تو حضرتؑ نے اپنے بھائی جناب عباسؑ کو ۳۰ سوار اور ۲۰ پیدل کے ساتھ رات کے وقت پانی لانے کے لئے بھیجا۔ جناب عباسؑ سخت جہاد کرکے مشک بھر لائے۔ اسی وقت سے لوگ ان کو سقا کہنے لگے آپ نے کربلا میں کئی کنویں بھی کھودے عاشورا کی رات کو شمر نے (جسکو جناب ام البنین کی خاندان سے کچھ رشتہ تھا) لشکر امام حسینؑ کے قریب ہو کر حضرت عباسؑ اور آپ کے بھائیوں کو پکارا اور کہا عباسؑ اور ان کے بھائی کہاں ہیں۔ کسی نے اس کا جواب نہیں دیا تو حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اس کو جواب دو اگرچہ وہ فاسق ہے۔ تب جناب عباسؑ بولے کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم لوگوں کو امان ہے

سلام

از حضرت غفران مکان آصفجاہ سادسؒ

قید سے چھوٹ کے سجادؑ جو گھر آتے ہیں — درد سے داغ کلیجے کے نظر آتے ہیں
شاید اب ماتم سرورؑ کا زمانہ ہے قریب — جگر و دل میرے بیتاب نظر آتے ہیں
لب ذاکر سے نکلتے ہیں جو غم کے اشعار — تیر بن بن کے کلیجہ میں اتر آتے ہیں
صبح عاشورہ وہ شبیرؑ کا فرمانا ہائے — آج کچھ اور ہی آثار نظر آتے ہیں
دیکھ کر شہ کے جماعت کو یہ سب کہتے تھے — کیا زمیں پر مہ و انجم بھی نظر آتے ہیں
ماں یہ کہتی تھی میں اکبرؑ کو نہ روؤں کیونکر — کیا کروں یاد مجھے آ کے پھر آتے ہیں
کیا تصور میں ہے قدرت کہ جگر بند رسولؐ — ین کے تصویر میرے دل میں اتر آتے ہیں
ہائے کیا نام ہے شبیرؑ کا اے صل علیٰ — دردمندوں کے دل اس نام سے بھر آتے ہیں
شرکت محفل ماتم کوئے آسان نہیں — لوگ تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر آتے ہیں
کشمکش بزم عزا میں ہے تو حیرت کیا ہے — ذکر سننے کو فرشتے بھی اتر آتے ہیں
شکر کرتا ہوں کہ عیسیٰ ہیں میرے سبط رسولؐ — دل بیمار کے لینے جو خبر آتے ہیں
کیا ہے کم ان کا تصور میں ہے آنا آصف — میں سمجھتا ہوں کہ حضرت میرے گھر آتے ہیں

اس پر جناب عباسؑ غضبناک ہوکر بولے تجھ پر بھی لعنت اور تیری امان پر بھی لعنت تو ہم کو امان دیتا ہے اور فرزند رسولؐ کو کوئی امان نہیں؟ یہی جواب سب بھائیوں نے دیا اور واپس آئے۔ ۹ محرم ہی کا یہ واقعہ بھی ہے کہ سہ پہر کو عمر بن سعد نے اپنے لشکر کو بڑھایا کہ امام حسینؑ پر حملہ کردیا جائے حضرت اس وقت خیمہ کے باہر بیٹھے تھے۔ کچھ غنودگی طاری ہوگئی تھی جناب زینبؑ نے لشکر مخالف کی آواز سنی تو حضرت کے پاس آکر کہا بھیا فوج قریب آگئی حضرت بیدار ہوئے۔ تو پکارے میرے لشکر کے سردار۔ خاندان بنی ہاشم کے چاند۔ میرے قوت بازو اور میرے بھائی ابوالفضل العباسؑ کہاں ہیں۔ آپ لبیک یا مولائی۔ لبیک یا سیدی کہتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضرتؑ نے فرمایا کیوں بھائی کیا تم ان لوگوں کو کل صبح کے لئے ٹال سکتے ہو تاکہ آج رات کو ہم خدا کی عبادت کرلیں۔ جناب عباسؑ تو گئے اور بہت کچھ رد و کد کے بعد شب بھر کی مہلت لے کر واپس آئے۔ شب کو حضرتؑ نے سب کو اجازت دے دی کہ جس کا دل چاہے مجھے چھوڑ کر چلا جائے تو جناب عباسؑ کھڑے ہوگئے اور فرمایا ہم سے تو یہ نہیں ہوسکتا۔ کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہیں گے؟ خدا وہ دن ہمیں نہ دکھائے۔ جب صبح عاشورا ہوئی تو حضرتؑ نے اپنے لشکر کی تقسیم کی اور فوج کا علم جناب عباسؑ کو دیا۔ آپ کی یہ وفاداری قیامت تک یادگار رہیگی کہ بروز عاشورا پہلے اپنے حقیقی تینوں بھائیوں کو آمادہ کرکے امام حسینؑ پر فدا کیا پھر خود جاکر شہید ہوئے۔ جب آپ کے تینوں بھائی شہید ہوچکے اور امام حسینؑ پر حملہ زیادہ ہونے لگا تو جناب عباسؑ حاضر ہوئے اور عرض کی اے مولا میرا سینہ تنگی کر رہا ہے اور میری زندگی دوبھر ہو رہی ہے۔ کیا مجھے بھی اجازت ہے؟ مگر حضرتؑ صاف صاف اجازت نہ دے سکے بلکہ بہت روئے اور فرمایا اے بھائی تم میرے لشکر کے علمبردار ہو اگر تم نہ رہو گے

تو کیا ہوگا۔ مگر آپ نے بہت خوشامد کی تو حضرتؑ نے فرمایا اگر جاتے ہی ہو تو پہلے ان بچوں کے لئے کچھ پانی کی فکر کرو۔ جناب عباسؑ نے مشک لے لی اور جہاد کو روانہ ہوگئے۔ نہر کا رخ کیا کہ مشک بھر لائیں۔ معتبر مورخ کا بیان ہے کہ امام حسینؑ کے لشکر اور نہر فرات کے درمیان ایک پہاڑی یا اونچا ٹیلا تھا۔ اس پر ابن سعد کی چار ہزار فوج معین تھی۔ جناب عباسؑ کاندھے پر مشک رکھے۔ علم لئے ہاتھ سے تلوار مارتے۔ گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے اس پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ ادھر کی فوج نے تیر۔ تلوار اور نیزوں کی بوچھار کی مگر آپ پوری فوج سے لڑتے ہوئے اوپر

پہونچ گئے۔ وہاں اس زور کا جہاد کیا کہ بجلی کی طرح پوری فوج پر ٹوٹ پڑے داہنی طرف کی فوج کو بائیں طرف اور بائیں طرف کی فوج کو داہنی طرف الٹتے ہوئے بڑھتے جاتے تھے۔ پورا لشکر داہنے بائیں اس طرح بھاگا جس طرح شیر کے حملہ کرنے سے بکریاں بھیڑیاں بدحواس ہوکر بھاگتی ہیں۔ ایک طوفان کی طرح آپ بڑھتے چلے گئے اور چار ہزار کی فوج گھاٹ چھوڑ کر بھاگ گئی (ناسخ التواریخ حیات ... جلد ۲ صفحہ ۸) جناب عباسؑ پہاڑ سے نیچے اترے۔ نہر میں سما کر مشک بھگولی۔ جب وہ کئی دن کی سوکھی مشک بہت دیر میں تر ہوئی تو پانی بھر کر خود اسی طرح پیاسے نہر سے نکل کر

اور خیمہ گاہ کی طرف چلے۔ آپ نے نہر سے ایک چلو پانی اٹھا کر دشمنوں کو دکھا دیا کہ دیکھو پانی قبضہ میں ہے مگر پیا نہیں اور وہ پانی پھینک کر گھوڑے پر سوار ہو روانہ ہوگئے۔ اتنی دیر میں بھاگی ہوئی فوج پھر پہاڑ کنارے جمع ہوگئی تھی آپ نے پھر سب کو مار بھگایا۔ پہاڑ پر چڑھ گئے مشک لئے ہوئے نیچے اترے اور خیمہ گاہ کی جانب بڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے درخت کی آڑ میں چھپ کر اس زور کی تلوار ماری کہ آپ کا داہنا ہاتھ کٹ کر گر گیا لیکن آپ نے فوراً مشک بائیں کاندھے پر رکھ لی اور تلوار بھی اسی ہاتھ میں لے کر دشمنوں کو مارتے اور گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ پھر ایک شخص نے بائیں ہاتھ پر وار کردیا۔ تب آپ نے علم کو سینے سے لپٹا لیا مشک کو دانتوں سے پکڑ لیا اور رکاب سے گھوڑے کو مارتے اور خوب تیز دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک شخص نے ایسا تیر مارا جس سے مشک چھد گئی اور سب پانی بہ گیا اور دوسرا تیر آپ کے سینے میں لگا اور ایک گرز آپ کے سر پر پڑا جس سے آپ زمین پر آتے رہے۔ اور پکارے اے آقا غلام نے بھی اپنی جان نثار کی۔ اے بھائی میری خبر لیجئے۔ یہ سنتے ہی حضرت امام حسینؑ باز کی طرح جھپٹ کر آپ کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ پیشانی زخمی آنکھ مجروح ہے۔ آپ پکارتے تھے ہائے بھائی عباس الآن انکسر ظہری وقلت حیلتی۔ اب تمہارے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی اور راہ چارہ و تدبیر بند ہوگئی حضرتؑ جناب عباسؑ کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگے اتنے میں جناب عباسؑ کی روح پرواز کرگئی۔ تب حضرتؑ نے دشمنوں پر اس زور سے حملہ کیا کہ وہ بھیڑ بکری کی طرح بھاگے جاتے تھے اور حضرت فرماتے تھے تم کہاں بھاگے جاتے ہو؟ تم ہی نے تو میرے بھائی کو قتل کیا۔ تم کہاں بھاگے جاتے ہو تم ہی نے تو میرا بازو ۲

۲ توڑ دیا۔ پھر حضرتؑ اپنی جگہ پر واپس آئے۔ اس وقت جناب عباسؑ کی عمر ۳۴ سال چند مہینہ کی تھی۔ آپ کی شہادت کے بعد گویا لشکر امام حسینؑ کی جان نکل گئی اور حضرتؑ بے پناہ ہوگئے۔ جناب عباسؑ کے دو لڑکے تھے جناب فضل و عبداللہ۔

سلام

از حضرت غفران مکان آصفجاہ سادسؒ

سلامی دیکھنا اشکوں کے گوہر ایسے ہوتے ہیں
لئے ہیں شہ نے دامن میں مقدر ایسے ہوتے ہیں

سنا شبیرؑ کا نام اور ایک بجلی گری دل پر
جو دل میں درد رکھتے ہیں وہ مضطر ایسے ہوتے ہیں

مرے آئینہ دل میں ہے جلوہ ماہ زہراؑ کا
سکندر ہی کہو دیکھے سکندر ایسے ہوتے ہیں

فرشتوں نے کہا جب سر کٹا تے آپ کو دیکھا
ولی اللہ کے اللہ اکبر ایسے ہوتے ہیں

لڑے اس دھج سے اکبرؑ کہ دشمن بھی پکار اٹھے
بہادر ان کو کہتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں

زمیں سے عرش پر پہونچا دیا شبیرؑ نے حر کو
خدا کے خاص بندے بندہ پرور ایسے ہوتے ہیں

لب دندان شہ سے اور ہی کچھ بات پیدا ہے
نہ لعل اس رنگ کے دیکھے نہ گوہر ایسے ہوتے ہیں

غضب کا معرکہ تھا معرکہ عشق حقیقی کا
کیا سر آپ نے سر دیکھے سرور ایسے ہوتے ہیں

کھڑے عباسؑ کی لاشہ پہ رو شبیرؑ کہتے ہیں
برادر پر ہوئے قرباں برادر ایسے ہوتے ہیں

لڑے بچے جو زینبؑ کے تعجب اس پہ بیجا ہے
کہ جو شیروں میں پلتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں

نہائے خون میں اصغرؑ تو بانوؑ نے کہا رو کر
کہ دیکھو باغ جنت کے گل تر ایسے ہوتے ہیں

جو پوچھا تیغ قاتل نے کہ عاشق کیسے ہوتے ہیں
نوشہ کوسنے گلا اس کو لگا کر ایسے ہوتے ہیں

مظالم کربلا کے سن کے حیرت اس پہ ہوتی ہے
کہ یہ مٹی کے پتلے دل کے پتھر ایسے ہوتے ہیں

زمیں کو بھی فلک سی دیکھنا زہرا کے پیاروں کو
جو دن کو بھی چمکتے ہیں وہ اختر ایسے ہوتے ہیں

مزا کیا دے رہے ہیں دیدہ تر اپنے ای آصف
یہ ہم نے آج جانا جام کوثر ایسے ہوتے ہیں

تاریخ خلفائے بنی عباس کا خونین صفحہ

قسط ہشتم

بسلسلہ انتخاب مورخہ ۱۸ نومبر ۴۶ء صفحہ ۱۱

امام محمد مہدیؑ

امام حسن عسکریؑ کے فرزند شعبان ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۹ء میں پیدا ہوئے آپ کا لقب، امام منتظر، حجۃ اللہ، امام زمانہ اور مہدی ہے۔ تمام شیعوں کا اتفاق ہے کہ آپ زندہ اور غائب ہیں، حسب مصلحت خدا ہوگی آپ ظاہر ہوں گے۔ تمام متقدم علمائے اہلسنت کا بھی یہی اعتقاد ہے لیکن بعض اہلسنت کا خیال ہے کہ آخر زمانے میں آپ پیدا ہوں گے اور اولاد رسولؐ سے ہوں گے۔ ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ اسی اعتقاد سے بہت سے مہدویہ فرقوں نے فائدہ اٹھایا اور اکثر مدعیان مہدویت پیدا ہوتے رہے۔

بعد ولادت امام کو نظر سے پوشیدہ رکھا گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون کو بھی معتمد نے چھ ماہ قید رکھا۔ امام کی ولادت کی خبر پاکر امام حسن عسکریؑ کی خانہ تلاشی ہوئی، اور سو سوار، "راشقی"، بحکم معتمد لے کر اچانک مکان میں امام کے داخل ہوا لیکن امام کا پتہ نہ لگا اور نظروں سے پوشیدہ رہے (ینابیع المودۃ)

خلیفہ معتضد عباسی

اس خلیفہ نے بھی دشمنی آل رسولؐ میں کوتاہی نہیں کی۔

(۱) محمد بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسنؑ معروف بہ داعی کبیر رمضان ۲۸۷ھ ہجری میں قتل ہوئے۔

(۲) زید بن محمد بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

(۳) محمد بن عبداللہ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن حسن بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالبؑ نے قید خانے میں انتقال کیا۔

خلیفہ مکتفی عباسی

اس بزرگ نے بھی قتل اولاد رسولؐ میں دریغ نہیں کی۔

(۱) محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن علی بن عبداللہ بن امام حسنؑ کے اول دست و پا کاٹے پھر گردن زدنی کی۔

(۲) علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ بن محمد بن امیرالمومنینؑ کے بھی دست و پا کاٹ کر گردن زدنی کی۔

(۳) زید بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالبؑ کو ابن کرویہ نے راہ مکہ میں قتل کیا۔

(۴) محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن عباس بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابیطالبؑ کو ان کے باغ میں قتل کیا گیا۔

خلیفہ مقتدر عباسی

اس خلیفہ کے زمانے کی فہرست شہیدوں کی بہت طولانی ہے۔

(۱) اسحاق بن عباس بن اسحاق بہلول بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ آرمینیہ میں قتل ہوئے۔

(۲) ایک اور بزرگ آل ابوطالب کے جو عباسیوں اور طالبیوں سے مسجد کوفہ کے بارے میں جو جنگ ہوئی تھی اس میں قتل ہوئے۔

(۳) طاہر بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن ابوطالبؑ

(۴) حسن بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ راہ مکہ میں قتل ہوئے۔

(۵) عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن علیؑ

(۶) علی بن علی بن عبدالرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن حسن بن علی بن ابیطالبؑ لک کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

(۷) قاسم بن زید بن حسن بن علی امام حسنؑ

(۸) محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ۔

(۹) علی بن موسیٰ بن علی بن علی بن محمد بن عون بن محمد بن امیرالمومنینؑ

(۱۰) قاسم بن یعقوب بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن ابیطالبؑ۔

(۱۱) جعفر بن صالح بن ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ۔

(۱۲) عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عیسیٰ بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابیطالبؑ کو سلیمان بن نشیہ سلمی نے قتل کیا۔

(۱۳) احمد بن قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن امام زین العابدینؑ۔

(۱۴) حسین بن علی بن محمد بن علی بن اسمعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ تفلیس میں شہید ہوئے۔

(۱۵) محمد بن احمد بن حسین بن علی بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ شمشاط میں قتل ہوئے۔

(۱۶) محمد بن جعفر بن محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ خوارج کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

(۱۷) قاسم بن احمد بن عبداللہ بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر بن ابو طالبؑ حبشہ میں قتل ہوئے

(۱۷) قاسم بن احمد بن عبیداللہ بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ جعفر بن ابو طالبؑ حبشہ میں قتل ہوئے۔

(۱۸) جعفر بن حسین بن حسن افطس بن علی بن امام حسینؑ حبشہ میں قتل ہوئے۔

(۱۹) حسین بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۲۰) احمد بن حسین بن علی بن ابراہیم بن عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن علی ابن ابیطالبؑ بمقام نوبہ میں قتل ہوئے

(۲۱) زید بن عبداللہ بن مسلم بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابیطالبؑ نوبہ میں قتل ہوئے۔

(۲۲) علی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمزہ بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابیطالبؑ مقام نجہ ملک حبشہ میں قتل ہوئے۔

(۲۳) جعفر بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابیطالبؑ عمری کے ہاتھوں مقام "نجہ" ملک حبشہ میں قتل ہوئے۔

(۲۴) محمد بن علی بن اسحاق بن جعفر بن قاسم بن اسحاق جعفری کو بھی عمری نے قتل کیا۔

(۲۵) احمد بن علی بن محمد بن عون بن محمد بن علی بن ابیطالبؑ۔

(۲۶) داؤد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن امیرالمومنینؑ کو ادریس بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ نے قتل کیا۔

(۲۷) ایوب بن قاسم بن حسن بن محمد بن عبدالرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن امیرالمومنینؑ کو نوبہ میں قتل کیا۔

(۲۸) جعفر بن علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن امام حسینؑ نیشاپور میں قتل ہوئے

(۲۹) حسین کو کبی بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبیداللہ بن امام زین العابدینؑ کو حسن بن زید نے قتل کیا۔

(۳۰) عبیداللہ بن حسن بن جعفر بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن امام حسینؑ کو تالاب میں ڈبو کر قتل کیا پھر نعش نکال کر تہ خانے میں ڈال دی۔

(۳۱) حسن عقیقی بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین بن امام زین العابدینؑ کو جرجان میں قتل کیا۔

(۳۲) حسن بن عیسیٰ بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ کو "بحشان" نے جرجان میں قتل کیا۔

(۳۳) محمد بن حمزہ بن یحییٰ بن حسین بن زید۔

(۳۴) ادریس بن علی بن حسن بن محمد بن عبدالرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ مدینہ میں قتل ہوئے۔

(۳۵) محمد بن علی بن قاسم بن محمد بن یوسف طبرستان میں قتل ہوئے۔

(۳۶) احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابیطالبؑ۔

(۳۷) داؤد بن احمد بن عبیداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن ابن امام حسنؑ۔

باقی آئندہ

محترمہ لطیف النساء بیگم۔ ایم۔ اے

واقعۂ کربلا پر ایک نظر

حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا زمانۂ عیسائیت کا وہ عظیم الشان واقعہ ہے جس پر ... ہمیشہ ناز کرے گی۔ حق و باطل کا یہی وہ تصادم ہے جس کی یاد کو تازہ ... رکھنے کے لئے "مقدس صلیب" عالم وجود میں آئی جس کی اہمیت ایک عیسائی کے ... دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ عیسائیوں کو ... کی ... پیش کی ... کہ ہندوستان کے ... جو اس کہتے ہیں کہ دنیا کی ... قوم ... کرد ... پیش ... دنیا ... مسیح ... حق کے لئے جان دینا سیکھا ہے۔ تاریخ کی صداقت پرستی اور عظیم الشان ... کر ... ایک عالم کو اپنا فریفتہ کر لیا چنانچہ ہندوستان نے بھی مسیح سے سبق حاصل کیا ہے۔ وہ ... کو بھی ایک طرح سے حضرت عیسیٰ کا بڑھایا ہوا سبق سمجھتے ہیں۔ غرض ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے جو صرف ہندوستان یا انگلستان ہی کے لئے نہیں بلکہ سارے عالم کے لئے نمونہ بن سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ حق اور صداقت کے لئے حضرت عیسیٰ نے جو قربانی پیش کی وہ قابل قدر بھی ہے اور سبق آموز بھی لیکن یہ دعویٰ کہ اس کی نظیر کسی اور قوم میں نہیں ملتی سراسر غلط ہے۔ کم از کم اسلام اپنے دامن میں ایسے دُرِنایاب رکھتا ہے جن کی چمک دمک سے چشم عالم خیرہ ہوتی جاتی ہے۔ بمصداق خیر الکلام قلّ و دلّ۔ یہاں دنیائے عیسائیت اور عالم اسلام کے شہدائے اعظم حضرت عیسیٰ اور جناب حسینؑ کے واقعات شہادت پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی قربانی

حضرت عیسیٰ اسلام کے عقیدے کے مطابق ایک پیمبر اور رسول مرسل (مامور من اللہ) تھے مسئلۂ توحید عدل اور جزا و سزا کو پیش کرنا اور احکام خداوندی کی تعلیم دینی آپ کا فرض منصبی تھا۔ حضرت عیسیٰ اسرائیلی نسل سے تھے انھوں نے ارشاد خداوندی کے مطابق مذہب موسوی کی تنظیم اور اصلاح کرنی چاہی اور اپنے ہم قوموں کو راہ راست پر چلانے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی آپ کے مخالف ہی نہیں بلکہ دشمن ہو گئے کیونکہ یہودیوں کے خیال کے مطابق وہ ان کے پرانے اعتقادات سے مختلف اعتقاد رکھتے تھے اور اسرائیلی روایات کو توڑ رہے تھے۔ چنانچہ یہودیوں نے جوش غضب میں حضرت عیسیٰ کو مصلوب کر دیا۔ لیکن آپ کے صبر استقلال کا یہ ایک ایسا محیر العقول کارنامہ تھا۔ جس نے ایک عالم کو آپ کا گرویدہ کر دیا اور آپ کے پیرو آپ کی صداقت پرستی سے اتنا متاثر ہوئے کہ آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے لگے اور صلیب نے اتنی اہمیت حاصل کر لی کہ اس کی پرستش بھی عیسائیوں کا جزو ایمان بن گئی۔ حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونے کے متعلق ... روایات ہیں جن کا بیان ... بے موقع نہ ہوگا۔ عیسائیوں کے ایک فرقہ کا خیال ہے کہ وہ خدا تھے اور انھوں نے انسانی نجات کے لئے سولی قبول کی۔ کسی کا دعویٰ ہے کہ وہ آسمان سے آئے تھے اور آسمان پر چلے گئے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے خدا نے ان کی تکلیف دیکھی تو انہیں پیکر نورانی بنا کر آسمان پر اٹھا لیا۔ کسی قوم کا خیال ہے کہ انھیں درحقیقت مصلوب کیا گیا۔ اور کوئی قوم کہتی ہے کہ واقعات صلیب کوئی تاریخی اہمیت نہیں رکھتے بلکہ حضرت عیسیٰ دار سے بچ کر کہیں چلے گئے۔

حسینؑ کی قربانی

برخلاف اس کے حسین علیہ السلام کی قربانی تاریخی حیثیت ہی نہیں رکھتی بلکہ تاریخ اسلام کا مایہ ناز کارنامہ ہے دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو حسینؑ کی شہادت کی منکر ہو۔ یورپ کے مورخین نے اس واقعہ پر روشنی ڈالی ہے اور حسینؑ کے ثبات قدم اور پاس حق کی مثالیں دی ہیں۔ یورپ کا مشہور ... کا خیال ہے کہ حسینؑ نے مر کر اسلام کو زندہ کر دیا اگر شہادت حسینؑ نہ ہوتی تو اسلام کب کا مٹ چکا ہوتا۔ کئی اور محققین نے اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ دنیا کی صدہا زبانوں میں شہادت حسینؑ کے واقعات نظم کئے گئے اور اس پر نوحے مرثیے لکھے گئے ہیں۔ جب ہم حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت پر تاریخ کی روشنی میں غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ نہ انھوں نے کسی قوم کی روایات کو توڑا تھا نہ کسی فرقہ کے جذبات کو ٹھیس پہونچائی تھی بلکہ خود اپنی قوم کے مذہبی اور اخلاقی نظام کو سنوارنے کے لئے انھوں نے اپنی اور اپنے کنبے کی عزیز جانیں نثار کیں۔ حسینؑ کے قاتل یہودی یا عیسائی نہ تھے بلکہ وہ تھے جو مسلمان کہلاتے تھے جنھوں نے کلمہ پڑھ کر اس کو ذبح کیا جس کیلئے انکا رسولؐ فرمایا کرتا تھا۔ حسینٌ منی و انا من الحسین۔ (حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں)

اس لئے حق و باطل اور کذب و صدق کی وہ جنگ جو کربلا کے میدان میں ۶۱ ہجری میں ہوئی اپنی نوعیت کے لحاظ سے عظیم الشان ہی نہیں بلکہ عدیم المثال بھی ہے۔ یوں تو انسانی تاریخ زیادہ تر جنگ و جدل کی تاریخ ہے اس عالم کون و فساد میں وہ کونسا دن تھا جب انسانیت کا دامن کشت و خون کے سیاہ دھبوں سے پاک رہا اور وہ کونسا زمانہ تھا جب طاغوتی قوتوں نے رحمانی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کیا اور بظاہر شکست فاش نہیں دی۔ سقراط جیسے مفکر کو یونانیوں نے بے خطا زہر ہلاہل سے مار ڈالا۔ فنا فی اللہ۔ منصور کو سولی دیدی گئی۔ اٹلی کے مقدس ہیئت دان گلیلیو کو پاپائے روم کے عتاب کا شکار ہونا پڑا۔ پیمبران مرسل طرح طرح کے عذاب جھیلتے رہے اولیائے اطہار بے گناہ شہید کر دیئے گئے۔ غرض حق و باطل کی کشمکش ازل سے جاری ہے اور ابد تک رہے گی۔ لیکن کربلا میں ان دو متضاد طاقتوں کا جو ایسا سخت تصادم ہوا تھا کہ اس کی آواز ابھی تک کائنات میں گونج رہی ہے۔

کربلا میں صرف بہتر ۷۲ انسانوں کے لئے ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ گویا لاکھوں کی چڑھائی تھی۔ ایک طرف تو یزیدی فوجیں لاکھوں کی تعداد میں صف آرا تھیں اور دوسری جانب حسینی لشکر میں صرف اٹھارہ بنی ہاشم چند شمع امامت کے پروانے حرؑ ایسا حامی اور ان کے دو تین ساتھی (جو یزیدی لشکر سے حسینی فوج میں آ گئے تھے) یہ تھی حسینؑ کے لشکر کی کائنات۔

سلام

از عالیجناب ... شہید یار جنگ بہادر دام اقبالہ

کبھی کبھی جو میں شب میں سلام لکھتا ہوں
تو نقطہ نقطہ پہ قسم امام لکھتا ہوں

تمہارا نہ عہد امامت کا ہو کہیں اس پر
میں اپنے قلب پہ مولا کا نام لکھتا ہوں

بس اور اس کے سوا کچھ لکھا نہیں جاتا
نہ خط قلم سے میں زندان شام لکھتا ہوں

علیؑ کی مدح سرائی ہے مشغلہ میرا
میں صبح و شام خدا کا کلام لکھتا ہوں

وفور گریہ سے پھر کچھ لکھا نہیں جاتا
حسینؑ لکھ کے علیہ السّلام لکھتا ہوں

مجھے حبیبؑ کی قسمت پہ رشک آتا ہے
میں پرنسا کے جب اپنا نام لکھتا ہوں

عریضہ لکھتا ہوں میں جب کسی کی خدمت میں
شہید سب کی طرف سے سلام لکھتا ہوں

عراق عرب کا تپتا ریگستان، گرمی کا موسم تیر کا ہیبت طلب تی ... دھوپ، تین دن کی بھوک، سولہ پہر کی پیاس، لو کے تھپیڑے، ریگ گرم کی آندھیاں خندق کی آگ، اسلحہ کا آگ کی طرح جلنا، امت محمدی کا دشمن جان ہو جانا مخدرات عصمت کی پریشانی اور ان پر آنے والے مصائب کا خیال جو ہیں بچوں کا پیاس کے مارے جاں طلب ہونا، نازوں کے پلوں کا بوند پانی کے لئے ترسنا (جن کی العطش العطش)، صدائیں امام مظلوم کے لئے خود ایک مستقل مصیبت تھی! غرض کوئی روح فرسا مصیبت ایسی نہ تھی جو کربلا میں فرزند فاطمہؑ کے لئے موجود نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ نے ان دردناک مصائب میں سے کسی ایک کو بھی برداشت نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ کے پانچ جوان بھائی آنکھوں کے آگے تڑپ تڑپ کر بے جان نہیں ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کے گیارہ بھتیجوں اور بھانجوں نے سینے سے لپٹ لپٹ کر اور گردن میں باہیں ڈال ڈال کر دم نہیں توڑا۔ حضرت عیسیٰ کے جگر کے ٹکڑوں نے تلواروں، برچھیوں، خنجروں اور تیروں سے چور چور ہو کر گود میں سسک سسک کر جان نہیں دی۔ برخلاف اس کے امام مظلومؑ کا یہ حال تھا کہ لاشے اٹھا کے لانے سے مولا نڈھال تھے۔ یا مولاہ اور کنی۔ یا عماہ اور کنی اور یا اخاہ اور کنی کی صداؤں سے کربلا کا خون آشام میدان مسلسل گونج رہا تھا اور فرزند رسولؐ کو بین اٹھانے سے فرصت نہ تھی۔ پھر بچوں کی یتیمی اور بی بیوں کی بے وارثی بیماری فرزند، خاندان رسالت کی اسیری کا خیال الگ جان لیوا تھا۔ اللہ رے صبر کہ سوائے شکر خدا کے اور کلمہ زبان سے نہ نکلا۔ آخر کار وہ وقت بھی آ گیا جس کے لئے یہ ساری تیاریاں تھیں یعنی حسینؑ علیہ السلام زخموں سے چور چور ہو کر پشت فرس سے فرش زمین پر تشریف لائے۔

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد
اگر غلط نہ کنم عرش بر زمین افتاد

کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو فرزند رسولؐ کے لئے استعمال نہ کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ وحشی عربوں نے مٹھی مٹھی بھر خاک لا کر ... پھر حسینؑ مظلوم پر خالی کئے مگر وہ رہے فرزند رسولؐ کا ... ہماری ... ہوں اس نفس مطمئنہ پر جو تلواروں کے سائے میں نمازیں ادا کرتا اور دنیائے اسلام کو نماز کی اہمیت بتلاتا رہا۔ آپ جیسے ہی فرش زمین پر تشریف لائے سجدۂ معبود میں سر جھکا دیا مجروح سر سے خون بہہ رہا تھا اور آپ اپنے ... جراحتوں اور پیوستہ تیروں سے بے خبر تھا ... بار الہا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے اس امتحان میں کامیاب فرمایا۔ میرے کنبہ والوں سے دین محمدی کی زبردست خدمت کروائی۔ میرے معبود امت محمدی کو توفیق

حسینؑ تشنہ لب کو روکے اپنا دل سنبھالتا ہے

از عالیجناب مرزا کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی

غم شبیرؑ میں یوں آنکھ سے آنسو نکلتا ہے — کہ جیسے جوش کھا کر چشمۂ کوثر ابلتا ہے

حیات جاوداں حاصل ہوئی اللہ ری قسمت — ہمارا نام پر سبط نبی کے دم نکلتا ہے

بلا تک خضر بنکر آتے ہیں رستہ بتلانے — ارادے میں زیارت کے جو اپنے گھر سے چلتا ہے

لگی ہے آگ اور رانڈوں کی بیتابی معاذ اللہ — کہ اس خیمے میں جاتی ہیں اگر خیمہ جلتا ہے

مسیحا ہر مرض کا ہے یہ غم قربان اس غم کے — حسینؑ تشنہ لب کو روکے اپنا دل سنبھلتا ہے

پکارو عابد بیمار کو یا محشر

یہی وہ نام ہے جس سے مرض میں دل سنبھلتا ہے

دے کہ وہ میری شہادت سے حق و صداقت کا سبق سیکھے۔" اس نیابت اور اخلاق محمدی کی شان دیکھ کر قاتل حسینؑ بھی انگشت بدنداں رہ گیا۔

دوسری طرف جب ہم حضرت عیسیٰ کے وقت آخر کو بائبل اور عیسائی روایات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موت کے تصور سے بہت پریشان تھے۔ یہ بھی ہوا ہے کہ آپ نے اپنے حواریوں سے دعا مانگنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا یا دعا کی۔

ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

عیسیٰ اور حسینؑ کا نصب العین

حضرت عیسیٰ خدائی احکام کو مخلوق تک پہونچانے کے لئے مامور من اللہ تھے۔ آپ اپنا فرض منصبی ادا کرنے پر مجبور تھے اور اسی فرض کے ادا کرنے میں شمعون اور یحییٰ ان برحق (حضرت ...) وغیرہ ہلاک شہید کر دیئے گئے۔ حضرت عیسیٰ کا نصب العین ان کا اپنا بنایا ہوا نہ تھا بلکہ خدا کا مقرر کیا ہوا تھا اور اگر حضرت عیسیٰ نے خود بنایا بھی تھا تو اس میں ان کی رضا و رغبت کا دخل نہ تھا بلکہ وہ عین منشائے خداوندی کے مطابق تھا۔ حضرت عیسیٰ منصب نبوت پر فائز تھے۔ ان کی تخلیق ہی اس لئے ہوئی تھی کہ وہ احکام خداوندی کو مخلوق خدا تک پہونچائیں اور اس راہ میں جو بھی مشکلات پیش آئیں صبر و شکر سے برداشت کریں۔ لیکن حسینؑ علیہ السلام نے اپنی رضا و رغبت سے مصائب کا مقابلہ کیا۔ نہ آپ پیمبر تھے کہ منصب نبوت کے فرائض بجا لانے پر مجبور ہوتے نہ احکام باری تعالیٰ کو بندگان خدا تک پہونچانا آپ کا فریضہ تھا۔ آپ نے جو کچھ کیا وہ صرف اس لئے کہ دین محمدی کے ان شرمناک مصائب کی جو اس میں پیدا ہو چکے تھے روک تھام ہو سکے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ وہ پاک اور پاکیزہ بنیادیں جن پر بانی اسلام نے اسلام کی عمارت کھڑی کی تھی متزلزل ہو چکی تھیں۔ اسلام ایک نازک دور سے گزر رہا تھا اور کوئی عیب شرعی ایسا نہ تھا جس سے عام مسلمان بچے ہوئے ہوں۔ شراب کی درآمد بکثرت ہوتی تھی۔ خدا کی مسجدیں شراب خانے بنی ہوئی تھیں۔ ہزاروں کلمات بے خطا قتل کر دئے گئے۔ بزرگان دین کو گالیاں دی جاتی تھیں اور ایسے ایسے واقعات رونما ہو رہے تھے کہ جن کا اعادہ بھی باعث شرم ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اسلامی خدمت جو بانی اسلام سے لے کر جناب امیرؑ تک جمہوریت پر مبنی تھی خاندانی ہو چکی تھی امیر معاویہ نے اپنی زندگی ہی میں یزید کے لئے راستہ صاف کر دیا تھا اور لاکھوں مسلمانوں سے بیعت لے لی تھی۔ لیکن بنی ہاشم سے یزید جیسے فاسق و فاجر نے بیعت لینی ذرا ٹیڑھی کھیر تھی جس کے کردار کا نقشہ علامہ ... تاریخ میں اس طرح کھینچا ہے۔ کان رجلا ... الملاہی ... و بشرب الخمر و یترک الصلوٰۃ

بقول اندلس علاؤ الدین ملوک ... جب خلیفۃ المسلمین کے عادات ...

یہ عالم ہو تو عام مسلمانوں کے معیار اخلاق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جب امام حسینؑ علیہ السلام سے بیعت یزید کا سوال کیا گیا تو آپ نے یہ کہکر انکار کردیا کہ کوئی مسلمان یزید جیسے فاسق و فاجر کو اپنا پیشوا نہیں بنا سکتا۔ یزید بچپن سے خود سر اور ضدی اٹھا تھا اس کی ضدیں کئی بار سر مناک رنگ لا چکی تھیں وہ اپنے مخالف کے تصور کو بھی برداشت نہیں کرسکتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ خلافت کے خاندانی ہونے کی صورت میں بنی امیہ سے بڑھ کر بنی ہاشم حقدار ہیں اور خصوصاً سبط رسول الثقلین کے ہوتے ہوئے وہ کسی طرح خلیفۃ المسلمین نہیں بن سکتا۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ اگرچہ عام مسلمانوں کے سر اس کے آگے جھکتے ہیں لیکن حقیقی مسلمانوں کے دل صحیح رسالت کے پروانے ہیں۔ جس طرح یزید خائف بھی تھا اور خائف بھی وہ حسینؑ علیہ السلام کی روحانی قوت سے ڈرتا تھا۔

جس طرح ایک گناہ گار اپنے ضمیر کی ملامت سے بچنے کے لئے اکثر ایک اور گناہ کا مرتکب ہوجاتا ہے یزید نے بھی اپنے دل کی دھڑکنوں کا علاج خون سادات میں دیکھا۔

شکنجوں میں پھنس کر رہ جاتا۔ حسینؑ کی شہادت صدق و کذب کا معیار اور خیر و شر کی کسوٹی تھی۔ اگر امام حسینؑ شہید نہ ہوتے تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسلام فنا ہوجاتا اور یزیدی اسلام پھیل جاتا جو حقیقت میں عین کفر تھا۔

ملا محمد امین فرنگی محلی وسیلۃ النجاۃ میں لکھتے ہیں کہ جب دربار یزید میں خاندان رسالت کے اسیر اور شہیدوں کے سر پہونچے تو یزید نے حسینؑ کے سر کو چھڑی سے چھیڑ کر چند شعر پڑھے جن کا مطلب یہ ہے کہ۔

کاش میرے وہ بزرگوار جو جنگ بدر وغیرہ میں مارے گئے موجود ہوتے تو خوش ہو کر میری داد دیتے کہ میں نے ان کا کیسا انتقام لیا اور سادات بنی ہاشم قتل کیا بے شک میں عتبہ کی نسل میں شمار نہ ہوتا اگر آل احمدؐ سے ان تمام باتوں کا جو آل احمدؐ کر گئے ہیں بدلہ نہ لیتا۔ درحقیقت بنی ہاشم نے ملک گیری کے ڈھکوسلے نکالے تھے ورنہ ان کے پاس نہ کوئی فرشتہ آیا نہ وحی نازل ہوئی۔

جب خلیفۃ المسلمین کے یہ خیالات ہوں تو عام مسلمانوں سے ایمان و ایقان کی کیا امید ہوسکتی تھی۔

سلام

از جوہرؔ عابدی حیدرآبادی

الفتِ محبوبِ خالق حبِّ حیدرؑ چاہیئے ہم کو دونوں کی وِلا اے دل برابر چاہیئے

شیشۂ دل میں شرابِ حبِّ حیدرؑ چاہیئے کیف جس کا کم نہ ہو ساقی وہ ساغر چاہیئے

غم میں اکبرؑ کے جو دل تڑپا تو بولے شاہِ دین اضطراب اتنا نہ تجھ کو قلبِ مضطر چاہیئے

دے نہیں سکتا کوئی تاجِ شفاعت دیکھے سر حشر میں اس کو سرِ سبطِ پیمبر چاہیئے

ہے زباں قابو میں جو چاہے کہے انسان مگر بات کرنے کا سلیقہ بندہ پرور چاہیئے

جب چھنی سر سے ردا کی حق سے زینبؑ نے دعا تجھ کو حفظِ پردۂ آلِ پیمبر چاہیئے

ق

کھول دو بالوں کو چہرے پر صدا ہاتف نے دی چادرِ تطہیر پر اک اور چادر چاہیئے

خوب رو جی بھر کے جوہرؔ ماتمِ شبیرؑ میں

گر تجھے قربِ شۂ دیں خلد میں گھر چاہیئے

شہادت حسینؑ کے اخلاقی نتائج

ایک لاکھ اسی ہزار یا جتنے بھی پیغمبر آئے سب نے دنیا کو دنیا والوں کے آگے ایک متاع قلیل کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس دنیا کی فانی اور عارضی زندگی پر آخرت کی ابدی زندگی کو قابل ترجیح بتایا اور نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے کردار سے بھی اس دعوے کا ثبوت دیا۔ جملہ ادیان دین نے بھی تعلیم دی کہ انسانی زندگی کے مادی قدر و قیمت کے علاوہ روحانی اور اخلاقی قدریں بھی ہیں۔ عام طور پر یہ مسئلہ فہم و ادراک سے باہر ہے کیونکہ اس کا یقین عالم غیب سے ہے اسی لئے قرآن کریم اس آیت سے شروع ہوتا ہے جس کے معنی ہیں

"یہ کتاب ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔"

ختمی مرتبت نے بھی مسلمانوں کو "متاع قلیل" کا سبق پڑھایا اور اپنی پاک اور سادہ زندگی دلیل میں پیش کی۔ لیکن اس تعلیم کی صداقت کا ثبوت حسینؑ علیہ السلام نے اس طرح دیا کہ نانا کا پڑھایا ہوا سبق اہل اسلام کے دلوں پر نقش فی الحجر کرکے چھوڑا اسی لئے مخبر صادق واقف اسرار، سرور کائنات نے بار بار فرمایا تھا۔ حسینؑ منی و انا من الحسین۔

اگر حسینؑ علیہ السلام "متاع قلیل" کے سبق کو گھر بار لٹا کر اور خود کو شمر کے ناپاک خنجر سے ذبح کرواکر زیر نہ کرواتے تو وہ اسلام جو دنیا کے اس نظام کو مٹانے آیا تھا جس میں دنیا طلبی، زر پرستی، سرمایہ داری، جنسی اور نسبی تفریق شاہ و گدا کے امتیازات اور حاکم و محکوم کے رجحانات ہوں خود ان ہی مذموم

اگر حسینؑ علیہ السلام شہید نہ ہوتے تو مسلمانوں کے کردار کے آگے یزید کے کردار کی بھی کوئی ہستی نہ رہتی بیعت حسینؑ فسق و فجور کا اجازت نامہ بن جاتی۔ آج اسلام پر ہر مذہب خندہ زن نظر آتا اور ہر قوم طعنہ دیتی کہ بانی اسلام کے گھر والوں نے جان کے خوف سے یزید کو اپنا خلیفہ مان لیا تھا۔ بنی ہاشم کی غیرت اور حمیت کو بٹہ لگ جاتا وہ لوگ جو اہل بیت کو اپنا روحانی پیشوا سمجھتے تھے ان سے منحرف بلکہ (معاذ اللہ) متنفر ہوجاتے۔ ائمۂ اطہار کا وہ فیض روحانی جس سے مسلمان خصوصاً صوفیائے کرام مستفید ہوئے باقی نہ رہتا سب سے سوا یہ کہ منافقین کی حقیقت نہ کھلتی اور یزید کے ایمان کا پردہ چاک نہ ہوتا مسلمان نما کافروں کے ہاتھ حسینؑ علیہ السلام کے خون سے رنگین نہ ہوتے اور خاندان مصطفےٰؐ کا خون پکار پکار کر نہ کہتا کہ "ظالموں اور فاسقوں کو کبھی بھی اپنا پیشوا نہ بناؤ چاہے تمہیں کتنی ہی جانوں کی بھینٹ چڑھانی پڑے یہ تمہارے مذہب و اخلاق کے غارت گر اور انسانیت کے دشمن ہیں۔"

حسینؑ علیہ السلام کی شہادت مسلمانوں کے لئے درس صداقت ہے خدا کرے کہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں اس سے سبق حاصل کریں اور اپنے ہادی برحق پیغمبر مرسلؐ کے نور دیدہ حضرت شبیرؑ کی طرح حق اور خیر کے لئے خون بہا دینا گوارا کریں۔ دینا قبول کریں۔ لیکن یہ قبول کریں تو "ناحق" کے آگے سر جھکانا۔ آمین۔

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

سر داد و نداد دست در دستِ یزیدؑ حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

عزائے امام ہمام

از علی شاہ صاحب

سلسلۂ انتخاب محرم نمبر

صلواۃ علیہ و آلہٖ کی صدائیں جذب ہیں آنکھوں سے دریا بہ رہے ہیں زبانوں پر
صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونج رہے ہیں ۔ دست بہ دعا دل بجھا رہے ہیں
ہم سب شبیر اکبر تیرا حسین گونج رہے دنیا ہے بلا سے گریہ زندہ رہیں ۔

تو فنات گرم ہوا ۔ دھوپ تیکھی اور خوب پھیلی اور خوب پھیلی ۔ تمازت بڑھی شدت کی گرمی برسنے لگی ۔ پیاسوں کی زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو گئیں ۔ بات زبانوں پر رک جاتی ہے اشک آنکھوں سے نکل نہیں سکتے ہیں اور سانس حلق میں اٹک جاتی ہے ۔ اللہ والوں اور ان بھوکے پیاسے مردان خدا پر کافر ٹوٹ پڑے ۔ بیاسی ہزار ناریوں نے بہتر اللہ والوں پر ہلہ بول دیا ۔ گھمسان کی جنگ ہوئی ۔ خون ریز لڑائی ہوئی ۔ ادھر کے ہزاروں فی النار ہوئے ۔ مگر گنتی نے معلوم ہونے نہ دیا ۔ اور ادھر کے ایک دو بھی شہید ہوئے تو ان کی گنتی کم ہوتی گئی ۔ آخر وقت زوال آیا ۔ ابن مظاہر دین حق محسن اسلام نے خدا کا نام بلند فرمایا ۔ اذان ہوئی اقامت کہی گئی ۔ وارث محمد نے دو رکعت پڑھائی ۔ اتنے عرصہ میں نماز دشمنوں اور اسلام سوزوں نے اپنے تیر ملکوں پر جوڑے اور نمازیوں کو تاک کر مارے ۔ چند جان بحق ہوئے اور چند زخمی ہو گئے ۔ مگر نماز پوری کی اور پھر جم کر دشمنوں سے مقابلہ کرنے لگے اتنے میں آفتاب نقطۂ عصر پر آیا تھا وقت حسین تنہا تھے ۔ اور حسینؑ کو دشمن گھیرے ہوئے تھے ۔ ایمان باقی رہ گیا اور اہل ایمان سب شہید ہو گئے ۔ قرآن اکیلا رہ گیا اور راوی قرآن بہشت داخل ہو گئے ۔ امام ہمام نے اپنے تشنہ کام رہوار کو بڑھایا ۔ اور حملہ کر دیا ۔ محمد دشمنوں کے تیروں نے جسم اقدس کو چھلنی کر دیا سینۂ اطہر سے شق صدر کا منظر نمایاں ہوا ۔ چہرۂ انور سے انوار الٰہی نظر آنے لگے ۔ تیروں تلواروں نے دست و بازو کے بوسے لیئے ۔ فرق اقدس کو جو سے اور صدر منور الخ ہو گیا ۔ صبر شاکر فرمایا روا ۔ امامت و صداقت کا بادشاہ ۔ اور محمد رسول اللہ کا خلیفہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہوئے عرش مقام ہو گیا زمین ہلنے لگی ۔ آسمان سرخ ہو گیا ۔ آفتاب سیاہ رو ہو گیا ۔ دن دھاڑے رات نظر آنے لگی ۔ تارے دکھائی دئے ۔ آندھیاں آ اٹھنے لگیں ۔ اور جبروت و ملکوت نے پکارا ۔ قتل الحسین ابن رسول اللہ

نواسہ کے لینے کو محمد آگے بڑھے ۔ گلے لگایا ۔ خوب چوما اور پیار کیا ۔ محمد کی جلو میں انبیاء بڑے فرشتے بڑھے ۔ مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند ہوئیں ۔ اتنے میں آوازیں آئیں ۔ آنکھیں نیچی کر لو فاطمہؑ آ رہی ہیں فرشتے ہٹ گئے ۔ انبیاء پس پردہ ہو گئے ۔ محمد نے دیکھا کہ جان سے پیاری فاطمہؑ اشکبار و محزون و پراگندہ گیسو آ رہی ہیں ۔ قدم ڈگمگا رہے ہیں ۔ باپ نے بڑھ کر بیٹی کا ہاتھ تھام لیا ۔ جناب سیدہؑ اپنے مظلوم فرزند سے لپٹ گئیں ۔ زار زار رونے لگیں ۔ فرماتی ہیں بای ذنب قتلوک یا بنی ۔ انبیاء اور سارے ملائک گریہ و بکا کرنے لگے ۔ باپ نے بیٹی کو سنبھالا ۔ دلاسا دیا اور فرمایا ۔ فاطمہؑ روؤ نہیں تمہارے رونے سے حاملان عرش روتے ہیں ۔

فرزند رسول سید الشہداؑ تو شہید ہو چکے اب حرم محمدؐ کی باری آئی ۔

سلام

از غلامان آل عبا نثر مرز ۔ میسرم جمعیت نظام محبوب سرکار عالی

مدینے سے سوار دوش پیمبر نکلتے ہیں
یہ تنہے خاکساری کر گئی کیا ہو کے نکلتے ہیں
جہاں کو دو وہاں بنیاد کی تعمیر نکلتے ہیں
غریب ہیں امامؑ دو جہاں کی شان تو دیکھو
بلا کے سیر ہوا لیے ہیں دریا شہادت کے
دم آخر نکاری تشنگی ہوں محمد کی
گھڑی ہیں دیکھنا جنت میں دادی ہاتھ پھیلائے
لحد سے سر برہنہ آ رہے ہیں ساقی کوثر
نہیں اندیشۂ اعدا شہ عثماں کو آبرو
بہتر خویش اور انصار کو لیکر نکلتے ہیں
زمیں سے فلک دامن سبز ہو ہو کر نکلتے ہیں
بہت مسرور دنیا میں اجڑی کھر نکلتے ہیں
نکلتے ہیں جو آنسو آنکھ دگو ہر نکلتے ہیں
لہو میں ڈوب جاتے ہیں لب کوثر نکلتے ہیں
یہ ننھے صبر میں ایوب بڑھ کر نکلتے ہیں
ہدف ہونے کو گہوارے سے اصغر نکلتے ہیں
فدا کرنے کو اب شبیر اپنا سر نکلتے ہیں
نجف سے آپ کی امداد کو حیدر نکلتے ہیں

ان کے ایثار ان کی جاں نثاریوں ۔ اور ان کی سرفروشیوں کے امتحان کا وقت آگیا ۔ یہ شامی یہ ناری عراقی بے دین ۔ اہل بیت کے خیموں میں گھس پڑے ۔ جو ملا لوٹ لیا ۔ جو ہاتھ لگا چھینتے چڑھایا ۔ زیور سارا سامان ۔ ملبوسات ۔ فرش فروش مال و اسباب سب کا سب لوٹا ۔ سروں کی چادر تک چھین لیں کانوں کے آویزے اور گوشوارے تک کھینچ لئے ۔ معصوموں کے کان زخمی کر دئے ۔ اور باہر نکل کر خیموں کو آگ لگا دی ۔ زنان اہلبیت پر جو گزری انہیں کی زبانی سنئے گا ۔

علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب الرد علی المتعصب العنید میں اسکی روایت کی ہے ۔ جس کا فارسی ترجمہ روضۃ الشہداء و مفاتیح النجاۃ وغیرہ میں ہے

قتل نمود ابن زیاد حسینؑ ۔ اولاد حسینؑ را بے آب ۔ ۔ ۔ یار عجب نیست مگر عجب از یزید است کہ حقوق حسینؑ و جد حسینؑ را فراموش کردہ امر بہ قتلش داد و زنان آل محمدؐ را و فرزند رسولؐ علی بن الحسینؑ و دیگر اطفال سلالہ فاطمہؑ و رسولؐ را رسن بستہ و طوق و زنجیر در گلو ۔ ۔ ۔ ایشان را ۔ ۔ ۔ سپاہیا برا قتاب جمل ۔ ۔ ۔ ایشان را بہ دمشق طلبیدہ و سرہ دربار ایشان را بایستادہ طلبیدہ از چوب خیزران لب و دندان سید الشہداء را مجروح کردہ اشعار زبعری علی الاعلان خواندہ لعبت ہاشم بالملک فلا خبر جاء و لا وحی نزل از طرف خود اضافہ کردہ وسر مبارک آں سرور را بباب الساعات دمشق آویختہ مقصودش جز عناد از پیغمبر خاتم و آل اطہارش نبود و غایتش بجز توہین و فضیحت و رسوائی سادات نبود و اظہار سرور و بہجت علاوہ بریں بود ۔ اگر دل یزید اخلاق جاہلیت و از عناد کور نبود ۔ یقیناً اعزاز و اکرام سر مبارک کردے ۔ و امر بکفن و دفن نمودے و بہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ احسان و اکرام و انعام نمودے و ہمہ ایشاں را رسن بستہ سر دربار پیش خود استادہ نکردے ۔“

اس ظلم و جور و جفا و بیدادی اور قتل و غارتگری کا چند الفاظ میں یہ خلاصہ ہے ۔ جو یزید اور اس کے اہل لشکر نے فرزند رسولؐ اور ان کی ذریت اور اہلبیت پر روا رکھے ۔ کیا اگر رہا ہوگی ان خواتین عصمت و طہارت پر اور ان یتیم و معصوم بچوں پر جن کے باپ بھائی اور فرزند قتل کئے گئے ۔ اور جن کے بعد ان کے گھر لوٹے گئے اور جلائے گئے ۔ اس کی تفصیل حضرت زینبؑ کی مدۃ العمر اشکبار آنکھیں اور حضرت سجادؑ کی چشم خونبار کیا کہتی تھیں ۔ رسولؐ کی نواسیاں اور بیٹیاں کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق گشت کرائی جا رہی تھیں ۔ یہ منظر جناب زینبؑ اور حضرت سجادؑ کے پیش نظر آٹھ پہر رہا ہوگا ۔

جو وہ صدیوں سے لوگ بھی ان مسلم نما کافروں اور درندہ نما وحشیوں کے حرکات و سکنات ۔ جفا و جور ظلم و بیدادی کی سماعت سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ دل لرز جاتے ہیں ۔ اور قلوب کانپ اٹھتے ہیں ۔

(باقی آئندہ)

مجالس عشرہ محرم الحرام

اللہ کے فضل سے حیدرآباد میں پہلا عشرہ محرم بہت ہی امن و چین سے گذرا اور حسب سابق مومنین نے بہت ہی خلوص سے کثیر تعداد میں مجالس عزا میں شرکت کی۔ یوں تو ہر گھر میں مجلس ماتم برپا کیجاتی ہے اور ہر محلہ میں مجلسوں کے دور سے ہوتے لیکن سات مجالس قابل ذکر ہیں جہاں پر مومنین نے یکم تا نو محرم کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پہلی مجلس مولوی شرف حسین صاحب قبلہ کے مکان واقع بازار نور الامراء میں ½ ۶ بجے صبح ہوئی۔ جہاں پر مولوی شرف حسین صاحب قبلہ کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب نے مسلسل نو دن قانون اسلام اور اسکے معترضین کے عنوان سے ذاکری فرمائی دوسری مجلس مولانا سید آقا صاحب قبلہ کے مکان واقع بازار نور الامراء میں صبح ۸ بجے ہوئی اس مجلس میں خود قبلہ و کعبہ نے بے نظیر ذاکری فرمائی ان دو مجالس کے علاوہ قبلہ کے پاس کی شام غریباں کی مجلس حقیقت میں قابل ذکر ہے یعنی مومنین نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے انتہائی خلوص سے گریہ و ماتم کیا۔

قبلہ و کعبہ کے بعد نواب عنایت جنگ بہادر کی مجلس جس میں قبلہ و کعبہ ہی ذاکر رہے نواب صاحب کی مجلس کے بعد مومنین نے "حسینی کوٹھی" کا رخ کیا جہاں پر ذاکر بے مثال مولوی سید محمد اصغر صاحب لکھنوی نے اپنے فاضلانہ انداز میں ذاکری فرمائی۔ عصر کے ½ ۴ بجے عزا خانہ زہرا میں شاہ دکن کی جانب سے مجالس ہوئیں جہاں پر اعلیحضرت بندگانعالی نے برابر ۹ مجالس میں بہ نفس نفیس شرکت فرمائی اور مولانا سید آقا صاحب قبلہ ممبر خوان رہے۔

شام کے ٹھیک ½ ۶ بجے مولوی عسکری جعفری کے پاس مجالس ہوئیں جن میں خود عسکری صاحب نے انتہائی معلومات آفریں اور ٹھوس تقریریں کیں اس مجلس میں تعلیم یافتہ طبقہ بہت زیادہ شرکت کرتا ہے اور یہ مجلس سارے ہندوستان میں مشہور ہے۔ جعفری صاحب اُن ذاکروں میں سے ہیں جو علوم جدیدہ کی روشنی میں مذہب کے مقام اور اہمیت کو واضح کرتے ہیں حقیقت میں صاحب موصوف کی تقاریر سماعت کے قابل ہوتی ہیں۔ جعفری صاحب کی مجلس کے بعد نواب کمال یار جنگ بہادر مرحوم کی دیوڑھی میں مجالس ہوتی ہیں جہاں لاتعداد مسلمان شرکت کر کے مولوی سید آقا صاحب قبلہ کے عالمانہ ٹھوس اور مدلل بیان کو سنتے ہیں۔ حیدرآباد خوجہ پارٹی کے صدر مولوی فدا حسین صاحب کے مکان پر واقع حیدر گوڑہ میں نو دن مسلسل بوقت ۵ بجے عصر مجالس ہوئیں جہاں عباس رضوی صاحب ذاکری کر رہے تھے۔

عاشورا

صبح سات بجے سے مومنین بارگاہ حضرت ابوالفضل العباس میں جوق در جوق شرکت کر رہے تھے اور نو بجے حضرت بندگانعالی تشریف لائے۔ سواری علم مبارک کے بعد گروہ ابوالفضل العباس اور گروہ جعفری کا ماتم ہوا جس کو شاہ دکن نے دھوپ میں بیٹھ کر ملاحظہ فرمایا۔ عزاداران حسینی کا اس قدر اژدہام تھا کہ تل دھرنے کو جا نہ تھی جگہ کی تنگی کی وجہ رش اتنا تھا کہ فشار قبر کا تصور نظروں میں تھا خود کیڑیا اس قدر پس گیا کہ تمام ہڈیوں میں درد محسوس ہونے لگا۔ ہمیں امید ہے کہ سرکار فیض آثار نواب ... جنگ بہادر اس طرف توجہ فرما کر بارگاہ کی حدود کو وسیع فرمائیں گے بارگاہ مبارک سے فارغ ہوکر مومنین عشر...

یہ مجمع تقریباً ایک بجے ... تقریباً ... بجے ... اور یہاں سے ... مومنین نے ... کا رخ کیا ... بجے ... مومنین یہاں حویلی میں داخل ہوئے اور یہاں بھی ... نے یہاں پر بھی شرکت فرمائی اور یہ مجلس ... ہوئی۔

عزا خانہ زہرا کی مجلس سینہ زنی یادگار رہے گی۔ تقریباً ... بجے علم کو رخصت کر کے مومنین عزا خانہ زہرا میں آئے جہاں حضرت ... تشریف فرما تھے پہلے تو مجلس ہوئی جس میں مولوی سید آقا صاحب قبلہ نے بہت ہی پر درد انداز میں ذاکری فرمائی جس کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ سینہ زنی ہوتی رہی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عزا خانے کے در و دیوار سے حسین حسین کی صدا آرہی ہے تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کا اجتماع تھا ماتم کے بعد "شاہ عثمان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں میں شاہ ... تشریف لے گئے۔

فہرست مجالس عزا ماہ محرم

مقام	نام بانی	وقت	تاریخ
کوٹھہ عالیجاہ و ... جعفری	سید علی حسن	½ ۴ بجے عصر	۱۶
دیوڑھی نواب ... جنگ مرحوم	سید محمد حسین جعفری	... بجے شام	۱۶
کوٹھہ عالیجاہ، قیصر منزل	محمد علی	صبح	۱۷
قادر منزل کھیت بالسٹی	سید محمد علی ... ابن سید علی محمد آغا میر۔	... بجے "	۱۷
فضیلت محل بازار نور الامراء	فرزند جنگ	... بجے عصر	۱۷
عبادت خانہ دار الشفاء	سید صادق حسین	... بجے شام	۱۷
پنجہ شاہ مبارک	مرزا صادق علی	"	۱۷
منڈی میر عالم روبرو مکان ایلچی بیگ	سید اکبر علی خان ... نواب ... جنگ مرحوم	"	۱۷
دار الشفاء عبادت خانہ	سید مہدی حسین بی اے ایل ایل بی	... بجے صبح	۱۸
دیوڑھی نواب فطرت جنگ منڈی میر عالم	محمد علی	۴ بجے عصر	۱۸
مکان نواب سید مظفر صاحب کوچہ ...	اہلیہ میر محمد حسین ڈاکٹر مرحوم	½ ۵ بجے "	۱۸
مکان میر غلام ...	میر یوسف علی خان	... بجے شام	۱۸
دار الشفاء کوچہ عبادت خانہ	محمود ... حسین	½ ۴ بجے عصر	۱۹
عقب حویلی قدیم مکان ...	سید ... علی طباطبائی ... صاحب مرحوم	۵ بجے "	۱۹
منڈی میر عالم کوچہ مرغ خانہ	میر جہانگیر علی خان خلف نواب سید محمد مظفر خان مرحوم	½ ۵ بجے "	۱۹
بیرون یاقوت پورہ متصل مارکٹ	میر احمد علی	... بجے شب	۱۹
قیصر منزل عقب دفتر بلدیہ	سید زین العابدین خان	" "	۱۹
قیصر منزل عقب محکمہ بلدیہ	سید زین العابدین خان	۸ بجے صبح	۲۰
کوچہ ایرانی	میر مومن علی	" "	۲۰
دار الشفاء کوچہ عبادت خانہ	محمد محسن	... بجے عصر	۲۰
حسینی محلہ	سید تصدق حسین	... بجے شب	۲۰
مکان ایلچی بیگ ...	میر آغا علی	" "	۲۰
دیوڑھی نواب ... ایلچی بیگ	میر لائق علی خان	... بجے "	۳۰

ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

عالم

دو سو فوجی سپاہی مارے گئے

سائیگون ۱۸ر نومبر [illegible] ویت نام
کے ایک [illegible] میں بتلایا گیا ہے
کہ [illegible] ویت نام کی فوجی سرگرمی
[illegible] ہو جانے سے دو سو فرانسیسی
سپاہی مارے گئے [illegible] نامی فوجوں
نے [illegible] کے جنوب میں صوبہ
[illegible] کے شمال اور مغرب میں حملے کئے اور
[illegible] کیا۔

شہزادی الزبتھ اور لفٹننٹ موئنٹ بیٹن کی تقریب شادی وزیر اعظم ہندوستان کا پیام تہنیت

نئی دہلی ۲۰ر نومبر
جواہر لال نہرو وزیر
اعظم ہندوستان نے شہزادی الزبتھ
اور لفٹننٹ فلپ ماؤنٹ بیٹن کو ان
کی شادی کے موقع پر پیام تہنیت
روانہ کیا ہے۔
پنڈت نہرو نے اس امر پر اظہار
تاسف کیا کہ وہ ہندوستان میں اپنی توجہ
ذمہ داریوں کے باعث تقریب شادی
میں شرکت نہ کرسکے۔ مسٹر سی راجگوپال
چاری نگرانکار گورنر جنرل ہندوستان
نے بھی اس خصوص میں ایک پیام
تہنیت بھیجا ہے (ا۔پ)

اسلام

تقسیم فلسطین کے منصوبہ کو رو بہ عمل لانے کے لئے روس و امریکہ کا مکمل سمجھوتہ

نیویارک ۰ نومبر اطلاع ملی ہے کہ تقسیم فلسطین کے منصوبہ کو رو بہ عمل
لانے میں روس و امریکہ مکمل سمجھوتہ پر پہنچ گئے ہیں
فلسطین سے برطانوی سپاہ ہٹانے کی تازہ ترین
تاریخ اب آئندہ سال پہلی اگسٹ مقرر
کی گئی ہے
(ح۔ا۔س)

تل عفیف کے قریب چار عربوں کو گولی چلا کر ہلاک کر دیا گیا

بیت المقدس ۲۲ر نومبر اسٹرن گینگ
کے اراکین بندوقچیوں نے برسوں چار عربوں
پر گولیاں چلا کر انہیں ہلاک کر ڈالا اور ایک
پانچویں عرب کو شدید زخمی کیا جسے انہوں
نے اس کے مکان سے کھینچ کر نکالا تھا۔

بندوقچی تل عفیف کے یہودی شہر کے شمال میں
[illegible] کے درمیان رہتا تھا۔
پولیس کی ایک تصریح میں یہ بتلایا گیا :
کہ چار اور آٹھ یہودی خاکی قمیص پہنے ہوئے تھے
بندوقیں [illegible] سے ہوئے مقام واقعہ
میں گھس گئے اور عربوں کو گھر سے باہر نکال
کر ان پر گولی چلادی۔
عربوں کی یہ ہلاکتیں اس تصادم کے دوران میں
(جو اسی مقام پر) گذشتہ ہفتہ کو اسٹرن گینگ کے
اراکین اور برطانوی سپاہیوں کے درمیان ہوا
تھا جبکہ برطانوی سپاہیوں نے نوجوان یہودیوں
کی ایسی جماعت پر اچانک حملہ کیا تھا جو فن
حرب کی تربیت حاصل کر رہی تھی (تین یہودی
لڑکیوں اور دو نوجوان یہودیوں کی موت
کے لئے دہشت پسندوں کے مزید انتقام کا
نتیجہ ہیں۔
یہودی بندوقچی یہ باور کرتے ہیں کہ عربوں
نے اسٹرن گینگ کے پوشیدہ مقام کا
برطانوی سپاہیوں کو پتہ بتلا دیا ہے۔
گذشتہ ہفتہ کے تصادم کے بعد اسٹرن
گینگ کی انتقامی معرکہ آرائیوں کی وجہ
سے گیارہ برطانوی سپاہی اور غیر فوجی
مارے گئے اور (۳۱) زخمی ہو گئے۔

روس تیل کے مسئلہ پر ایران سے تعلقات منقطع کریگا

طہران ۲۲ر نومبر۔ لندن کے دفتری حلقوں
نے روس کے اس نوٹ پر جو ایران کو دیا
گیا ہے تعجب کرتے ہوئے یہ اطلاع دی ہے
کہ روس نے جو نوٹ تیل کے بارے میں
ایران کو بھیجا ہے اس میں سخت لب و لہجہ
استعمال کیا ہے جبکہ بعض حلقوں نے یہ
تشریح کی ہے کہ روس بہت ممکن ہے کہ
اپنے سیاسی تعلقات ایران سے منقطع
کر لے۔ (ح۔ا۔س)

فلسطین کیلئے چھ ہزار فوج کا سعودی پیشکش

قاہرہ ۲۲ر نومبر۔ ایک عرب ذریعہ نے
آج اس بات کا یہاں انکشاف کیا ہے کہ
جلالت الملک شاہ ابن سعود نے اپنی باقاعدہ
افواج میں سے (۶) ہزار فوج کو عرب لیگ
کے حوالہ کر دیا ہے تاکہ فلسطین سے برطانوی
تخلیہ کے بعد اس فوج کو استعمال کر سکے
اور عرب فوجوں کو مقدس فلسطین پر قبضہ
حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا جائے اس
ذریعہ نے یہ بھی بتلایا کہ شاہ ابن سعود نے
یہ پیشکش وسط اکتوبر میں اپنے نمائندہ
شیخ یوسف یٰسین سے پیش کیا ہے
کہا جاتا ہے کہ جیسے ہی تاریخ ختم ہوگا
سعودی عربی فوج لیگ کے تفویض کر دی
جائے گی اور عرب لیگ کے ارباب اقتدار
ان فوجوں سے جہاں اور جس طرح چاہیں
کام لے سکیں گے۔

پاکستان

شہزادی الزبتھ اور فلپ ماؤنٹ بیٹن کے نام وزیر اعظم پاکستان کا تہنیتی برقیہ

لاہور ۲۰ر نومبر۔ مسٹر لیاقت علیخاں
وزیر اعظم پاکستان نے ہز رائل ہائینس
شہزادی الزبتھ اور لفٹننٹ فلپ ماؤنٹ
بیاٹن کے نام حسب ذیل برقیہ روانہ کیا ہے
"میں پاکستانی حکومت اور خود میری
طرف سے آج (یعنی ۲۰ر نومبر ۱۹۴۷ء) آپ
کی شادی کی مبارک موقع پر پر خلوص
حقیقی مبارکبادیں اور نیک تمنائیں بھیج
رہا ہوں۔"

کراچی میں بنک آف انڈیا سے ایک دلیرانہ سرقہ

کراچی ۲۲ر نومبر کل صبح کراچی کے
وسط میں بندر روڈ پر موقوعہ بنک آف
انڈیا سے ایک زبردست دلیرانہ سرقہ ہوا
جب کہ بنک کے ایک چپراسی سے ایک
تھیلی کھینچ لی گئی جس میں (۵) لاکھ (۰)
ہزار روپیہ تھے اس تھیلی کو چند لوگ لیکر
موٹر میں فرار ہو گئے۔ موٹر میں سوار
چار اشخاص نے موٹر دوڑاتے ہوئے
گولیاں چلائیں اور اس دوران میں ایک
چپراسی گولی کے لگنے سے ہلاک ہوگیا

قائد اعظم فنڈ

کراچی ۲۳ر نومبر۔ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ
نے مسلم مہاجرین کے قائد اعظم فنڈ میں
بیس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔
(پی۔پ)

ہندوستان

مغربی پنجاب سے ایک لاکھ ہندو سکھ پناہ گزینوں کی منتقلی حکومت مشرقی پنجاب کا اعلامیہ

نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ گذشتہ یکشنبہ کو ختم ہونے
والے ہفتہ میں تقریباً ایک لاکھ ہندو اور سکھ
پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب سے منتقل کیا
گیا۔ مشرقی پنجاب کی حکومت کا جاری کردہ
ایک اعلامیہ میں مذکور ہے کہ ضلع امرتسر سے
مزید حوادث کی اطلاعات موصول نہیں
ہوئی ہیں۔ ما بقی صوبہ عام طور پر پر سکون
ہے۔ (ا۔پ)

ایک لاکھ مسلم افراد کا کاروان

انبالہ ۱۹ر نومبر ایک مسلم کاروان (جو
تقریباً ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہے) فوجی حفاظت
کے ساتھ یہاں سے مغربی پنجاب کو روانہ
ہوگیا۔ گرانڈ ٹرنک روڈ پر کرفیو عاید کردیا
گیا ہے تاکہ کاروان مذکور کی حفاظت کا یقین
حاصل ہو جائے۔

ایک سونے کا پارسل کھو گیا

بمبئی ۲۰ر نومبر۔ ایک پارسل جس میں (۹۸)
پونڈ سونا، لیتی مبلغ دو لاکھ روپیہ [illegible]
ایر انڈیا لمیٹیڈ کے دفتر سے کھو گیا ہے۔ سی۔
آئی۔ ڈی نے دفتر مذکور کے دو پہرہ داروں
کو گرفتار کر لیا ہے یہ پارسل طیارہ کے ذریعہ
کراچی سے بمبئی لایا گیا تھا۔ اور اسے کمپنی
کے مال خانہ میں رکھا گیا تھا جہاں سے یہ
پارسل کل صبح سے غائب ہوگیا ہے۔

مشرقی کلکتہ میں بم کے دھماکے کا حادثہ

کلکتہ ۲۰ر نومبر کل مشرقی کلکتہ میں ایک
دستی بم کے پھٹ پڑنے سے ایک شخص
ہلاک اور دوسرا خفیف طور پر زخمی
ہوا۔ زخمی شخص پہلی طبی امداد کے بعد
ہسپتال سے خارج کر دیا گیا۔
(ا۔پ)

امریکی محکمہ زراعت کا اعلان ہندوستان کو غذائی کوٹہ

واشنگٹن ۲۰ر نومبر۔ امریکی محکمہ زراعت نے اعلان کیا
ہے کہ جنوری کے لئے ہندوستان کو ۸۰ ہزار
پانچسو ٹن گیہوں ۱۲ ہزار ٹن آٹا اور ۱۷ ہزار
ٹن دیگر اجناس دی جائیں گی۔
(ح۔ا۔س)

برطانوی دولہا دولہن

لندن۔ شہزادی الزبتھ اور فلپ ماؤنٹ بیٹن کی شادی کی دھوم دھام ختم ہوگئی دولہا دولہن ماہ عسل منانے کے لئے لندن سے اونیزا اور رومرسے کے لئے روانہ ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ شہزادی الزبتھ اور مسٹر ماؤنٹ بیٹن کا جوڑا ہر اعتبار و معیار سے اس وقت تمام یورپین شاہی خاندانوں میں سب سے زیادہ حسین جوڑا ہے۔ شہزادی کے قریبی حلقے کے لوگ کہتے ہیں ایک دوسرے میں سچی محبت ہے۔ اور مزاج بھی ایک سے ہیں۔

شہزادی شہزادی الزبتھ کی عمر ۲۱ سال ہے۔ قد و قامت پانچ فٹ پانچ انچ ہے۔ اور وزن ۱۲۰ پونڈ سے کچھ ہی اوپر۔ نقلین بھوری بھوری ہیں۔ آنکھیں نیلگوں۔ دانت کچھ بڑے بڑے سے ہیں۔ رنگ گورا ہے جو ماں کی طرف سے ملا ہے۔ شہزادی حسین سے زیادہ موہنی ہے۔ بڑی کشش ہے اس میں لباس بڑے سلیقہ سے پہنتی ہے۔ مگر گاؤدم قسم کے جوتے اسے زیادہ اچھے نہیں معلوم ہوتے۔ اچھی غذائیں۔ خوب تیز روشنی جیسے۔ پارٹیاں۔ تفریح اور دوست احباب کا اجتماع بہت پسند ہے۔ ناچنا بہت اچھا جانتی ہے۔ آواز بہت پیاری اور خوب گاتی ہے۔ تعلیم بہت ہی اعلیٰ ہے فرانسیسی اور جرمن زبانیں خوب بولتی ہے۔ ہونٹوں کو ہلکا ہلکا رنگتی ہے۔ اور ہلکا غازہ رخساروں پر لگاتی ہے۔ ابرو قدرتی ہیں۔ وہ اسے کترتی نہیں ہے۔ ناخنوں پر پیلے رنگ پالش لگاتی ہے۔ مزاج میں غصہ بہت ہے۔ ورزش کرتی ہے۔ گھوڑے پر بیٹھتی ہے۔ تیرتی ہے۔ کبھی کبھی شکار بھی کھیلتی ہے۔ پیانو بجاتی ہے۔ تھیٹر کی سیر بھی کرتی ہے۔ اور شاہی نشست گاہ چھوڑ کر آرکسٹرا کے قریب ہی چوتھی پانچویں صف میں بیٹھا کرتی ہے۔

شہزادہ شہزادہ فلپ ماؤنٹ بیٹن کی عمر ۲۶ سال ہے۔ چھ فٹ ایک انچ قد ہے۔ اچھا لمبا تڑنگا نوجوان ہے۔ رنگ بہت گورا ہے۔ وزن ۱۷۰ پونڈ اور اپنے چچا لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے بہت زیادہ مشابہ ہے اگرچہ یہ نوجوان پیدائشی شہزادہ یونانی ہے۔ لیکن یونانی زبان بول نہیں سکتا انگریزی اس کی اپنی زبان ہے فرانسیسی اور جرمن زبانیں خوب بولتا ہے۔ اپنی دولہن کی طرح یہ بھی بہت اچھا ناچتا ہے۔ پیاری رنگ کی جن (شراب) اور بیئر اسے بہت مرغوب ہیں۔ موٹر بہت تیز چلاتا ہے۔ ایک منٹ میں ایک میل کی مسافت طے کرتا ہے۔ اور شہزادی الزبتھ کی طرح عوام کے معاملات سے دلچسپی لیتا ہے۔ اچھی غذا، اچھی موسیقی اور رت جگوں کی چہل پہل اسے بہت پسند ہے۔ وہ الزبتھ سے بھی زیادہ بے ساختگی سے قہقہے لگاتا ہے۔ ہاکی، کرکٹ، ہائی جمپ اور نیزہ بازی کا بڑا شوقین ہے۔ اور ویسے تو نوجی ہے اور بحری بیڑے کی خاص تربیت پائی ہے

سوال۔ دوسری ریاستوں کے مقابلہ میں شمولیت کے معاملہ میں حیدرآباد کے ساتھ خصوصی برتاؤ کیوں روا رکھا گیا۔ اور مملکت حیدرآباد سے ہندوستانی حکومت نے رعایت کیوں کی

جواب۔ حیدرآباد ملک کی عظیم ترین مملکت ہے۔ ہندوستان کے باشندوں کے علاوہ مملکت حیدرآباد کے باشندوں کے مفاد کے لئے اس قسم کے مسائل کو رعایت اور مدبرانہ طریقہ کے ساتھ طے کرنا ضروری تھا۔

اعلیٰحضرت بندگانعالی کی معاہدہ پر دستخط ہوگئی۔ حیدرآباد۔ ۲۹ نومبر اعلیٰحضرت بندگانعالی نے کل معاہدہ انتظام جاریہ پر اپنی دستخط ثبت فرمادی اور آج کے ساڑھے چھ بجے حیدرآباد دکن ایک خصوصی طیارہ کے ذریعہ دستخط شدہ معاہدہ مذکور کو لیکر دہلی روانہ ہوگیا آج دن کے گیارہ بجے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیاٹن اپنی دستخط کریں گے اور حیدرآباد اور دہلی سے ایک ہی وقت میں معاہدہ کی اشاعت عمل میں آئے گی۔

فرمان مبارک

حالات زمانہ کے مدنظر موجودہ کونسل کی بجائے ایک جدید کونسل جس کا نام انٹریم گورنمنٹ ہوگا میں قائم کرنا چاہتا ہوں جس کا پریذیڈنٹ (INTERIM) میر لائق علی کو مقرر کرتا ہوں ایک سال کے لئے اور ان کو حکم دیتا ہوں کہ جدید کونسل تشکیل دیں جس میں چار سرکاری ہوں گے (NOMINATED) اور چار (PUBLIC) مسلم طبقہ کے اور چار (PUBLIC) ہنود کے طبقہ سے ممبران موجودہ عہدہ ممبر

دیگر سرحدی یار جنگ اور آر موودہ آئینگار ریٹائر ہو جائیں گے کونسل سے اور جدید ممبران کونسل کون ہوں گے ان کے نام اور پورٹ فولیو کی تقسیم کیسے ہوگی جدید پریذیڈنٹ کونسل پیش کرکے میری منظوری حاصل کریں گے۔

ترجمہ دستخط مبارک اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی

میرا یہ حکم پبلک کی اطلاع کیلئے جریدۂ غیر معمولی میں شائع کیا جائے۔

۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء

دکن

باولیوں کی کھدائی کیلئے (۲۰) لاکھ کی منظوری۔ حیدرآباد ۲۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکارعالی نے رعایا کی فلاح اور ملک میں زیادہ دھان پیدا کرنے کی غرض سے فی الحال (۲۰) لاکھ روپیئے خاص منظور کئے ہیں اگر یہ رقم کافی نہ ہو تو مزید رقم کی فراہمی کا بھی فوری انتظام کیا جائے گا۔ اس رقم سے ایسے کاشتکاروں کو جو اپنی زمینات پر باولی کھودنا چاہیں دو ہزار روپیئے کی حد تک تقاوی دی جا کر باولی کی تیاری کے بعد ایک چوتھائی رقم معاف کردی جائے گی اور بقیہ تین چوتھائی رقم پندرہ سالہ مساوی اقساط میں معہ سود معمولی بہ سہولت واپس لی جائیگی

زر مالگذاری کی معافی

حیدرآباد ۲۰ دسمبر۔ پیشگاہ خسروی سے $\frac{1}{4}$ رقم مالگذاری کی معافی اس رقبہ کی حد تک جو اجناس خوردنی کے تحت کاشت کیا گیا ہو منظور فرمائی گئی ہے۔ ان مراعات شاہانہ سے ایسے تمام کاشتکار جنہوں نے ۱۳۵۶ف میں غذائی اجناس کی کاشت کی ہے اور ملک کے غذائی موقف کو درست کرنے کے لئے حکومت کو مقررہ اناج واجبی قیمت پر ادا کیا ہے۔ مستفید ہوسکیں گے اس معافی سے آسامیاں شکمی اور قولدار براہ راست فائدہ اٹھائیں گے اور اگر قابضین اراضی اور پٹہ دار شکمیداروں یا قولداروں کے فائدہ میں حائل ہوں تو انہیں مستوجب تاوان قرار دیا جائے گا۔

مدیر رعیت کی گرفتاری۔ حیدرآباد مسٹر نرسنگ راؤ مدیر رعیت پھر گرفتار کر لئے گئے۔ یاد ہوگا کہ چند دنوں پہلے ان کو مچلکہ و ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔

گرفتاری۔ حیدرآباد ۲۳ دسمبر قاعدہ تحفظ امن و عامہ قاعدہ (۱۱۹) کے تحت کوتوالی بلدہ نے سید مصطفیٰ قادری خلیفہ ایڈیٹر رہبر وطن کو آج صبح گرفتار کرلیا۔

ہندوستانی مقننہ میں حیدرآباد کی نسبت دلچسپ سوالات۔ نئی دہلی ۲۶ نومبر ہندوستانی حکومت اور مملکت حیدرآباد کے مابین گفت و شنید کا تذکرہ کل انڈین دستور ساز کی مقننہ میں اس وقت ہوا جب کہ سردار پٹیل نائب وزیراعظم ہند نے متعدد زبانی اور تحریری جوابات دیئے بعض دلچسپ سوالات حسب ذیل ہیں۔

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ وحدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر وجامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی وسرکار قمی وسرکار نائینی وسرکار بحر العلوم
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶
قیمت رعایتی ۱۲

چراغ ہدایت عقائد وفقہ اعمال میں بہترین ومقبول کتاب پانچواں ایڈیشن ۱۱۴ کھرہ کاغذ ۱۲

زین العابدین فقہ وعقائد میں بے نظیر کتاب ۲۴۴ چکنا کاغذ عہ

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث علم اخلاق میں ایک بے مثل ونظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم ۸ر

اقوال اہل بیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم ۵۵ کاغذ چکنا ۶ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید ۲۴ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کھرہ ۴ر

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفاد آخرت از لایق مرحوم ۵ ۶ر

مثنوی نہر عشم وسوم ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی واخلاقی مثنوی ہے ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص وفوائد نادعلی - ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربات عائیں وسور قرآنی ہفتہ کے خواص وادعیہ وزیارات ۱۱۲ ۶ر

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم ص قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم ص قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں قابل کتاب ہے توحید کے بیان میں

رسالہ توحید بمیتل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳ر

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸ر

سرادق عفت قرآن وحدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴ر

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور ومبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک ۲۳۲ ۴ر

سوانحعمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد عم حیدرآباد دکن ۱ر

سیرۃ الصدیقہ الصغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا ۳۲۸ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱ر

سوانح شہید ثالث ۳ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ ۱۴۴ کھرہ ۴ر

خیابان لقاء سوانح عمری جناب ابی طالب بہ ماہ لقابائی مع تاریخ حیدرآباد دکن ۴ر

نقشہ ایران بگیم در رسالہ ۴ر

سوانح زندہ شاہ مدار ۱ر

رہبر عراق وایران مولفہ مولف رسالہ رہبر حج

عراق وایران سفرنامہ عالیجناب خانبہادر نواب میر اسد علی خانصاحب رئیس بگن پلی ضخامت ۲۴۵ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ۳ر

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴ر

حیات ابو طالب ۸۲ ۶

حجج وبینات در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ (۱۴۴) عہ

تلک نگین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ بشکل مناجات از نگین صاحب ۳ر

زیارت عاشورا جلی قلم - ۴ر

زیارت معصومہ حضرت زینب ۳ر

زیارت حضرت زینب وحضرت سکینہ ۳ر

زیارت اربعین - ۳ر

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ چکنا ۴ر

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ر کھرہ ۲ر

دعائے بشیر ودعائے اویس قرنی ودعائے مجیر ومناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳ر

دعائے ختم قرآن - ۱ر

حدیث کسا مترجم اردو - ۲ر

دعائے صباح وتعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۴ر

دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر

دعائے سباسب ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش وادعیہ ومہر نبوت وتعقیبات وزیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جبار با نقید از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور ومعروف قصیدہ چکنا کاغذ - ۴ر

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۲ر

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ر

عرائض مقاصد - در مدح وولادت حضرت امیر وجناب سیدہ - ۲ر

صحیفہ تجلی - مجموعہ قصائد در رزم فنون اعلیٰ اوسط ۱۲ر - ادنی ۱۰ر

تعویذات

دعائے مجیر - برائے دفع جن وشیاطین وحفظ بلیات وچشم زخم وغیرہ - ۲ر

دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات وام الصبیان وتسول حاملہ عورتوں کے لئے بے حد مفید ہے - ۲ر

دعائے ام الصبیان از منہیان ۱ر

دعائے دفع طاعون، ہیضہ ناگہانی ۲ر

دعائے قلعہ سلیمان - برائے حفاظت حمل ودفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے لگانا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲ر

ایضاً مع ام الصبیان ۳ر

دعائے خطبہ آدم - ۲ر

دعائے دفع سحر وجادو ۲ر

دعائے حوسن مرجانہ - برائے محبت شوہر ۲ر

دعائے نور برائے دفع تپ وتمامی فاسد وامراض حاوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲ر

دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن وشیاطین - ۲ر

دعائے یسین مغربی برائے محبت وزبان بندی وکشایش کارہا وحصول ملازمت وترقی - ۲ر

حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زبان رزق کشائش کارہائے مشکل ۲ر

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات ودفع امراض - ۲ر

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲ر

دعائے ہفت ہیکل وشش قفل ونود ونہ نام بار تعالیٰ دافع بلیات وحوادث - ۱ر

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ وشیاطین وتوہمات

ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی مع آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲ر

دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ - ۲ر

دعائے نادعلی جس میں نادعلی صغیر بھی شامل ہے ۲ر

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے:

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

اخبار انتخاب

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول نجواں یعنی ۱۱۴ رباعی ۴۰ سوز ۳۸ سلام ۸۱ مرثیے ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۴۲۴ کاغذ چکنا ہے ۵

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴ سوز ۵۰ سلام ۸ مرثیے تاراجی خیام سے اسیری اہل حرم بدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے ضخم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک ۴۳۲ کبر

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بے مثل بیکی سوز خوانی کے مرثیے ضخم چکنا کاغذ کبرہ ہے۔ دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کبرہ کاغذ۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ۵ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بے مثل بیکی سوز خوانی کے مرثیے ضخم ۴۶۰ چکنا کبرہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۳۸ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی حرم بدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب سوز خوانی کے مرثیے اور نوحے ضخم ۶۱۶ چکنا کاغذ ہے کبرہ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے کبرہ للعہ چکنا کاغذ ختم ہر دو حصے یکجائے جس میں حصہ سوم و چہارم کبرہ کاغذ ایضاً ہر چہار حصے یکجائے کاغذ کبرہ جس میں حصہ اول و دوم چکنا ہو گا۔

ہلال ماتم سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم چکنا کبرہ

۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۷ خمسہ
فغان بزمیں ۴۲ مرثیے سوز خوانی ۳۱۵ کاغذ کبرہ

سفینہ ماتم ۱۰ قصائد ۵ مرثیے ۳۵۹ چکنا کاغذ کبرہ ۱۳

بستہ شانی سید مرزا صاحب کے قابل پسند کے مجموعہ مرثیے ۱۹۲ کاغذ کبرہ

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باذ و غیر محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین تک منتخبہ ۳۶۳ نوحے ۲۶۳ کاغذ چکنا ہے کبرہ

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے یازدہم و انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۰۱ نوحے ۲۹۶ کاغذ کبرہ مجلد کیلئے چند جلدیں باقی ۔ ایک ۱۱ جلد دو نوحوں کا مجموعہ

عزائے ماہ محرم ۵۸ کبرہ ۱۰

شہید ماتم نوحہ جات مشہور مرحوم کے نوحے جو شہرت **جام رقت** کل ہندوستان میں ہے وہ فقی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۶۴ نوحے ۲۹ کاغذ چکنا ۱۲

حصہ دوم ۔ پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے کاغذ چکنا

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے کاغذ چکنا ہر حصہ یکجائے

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۳ صفحہ کبرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی **آہ جگر خراش** چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مستند اور جو نوحہ گوئی میں یکتا ہے روز گار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے ۲۶۳ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے ۲۶۵ چکنا کبرہ

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب و جدید الطبع ۱۹۶ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا

تسکین فاطمہ ۔ مجموعہ نوحہ جات ملکیں صاحب دوسرا ایڈیشن ۱۳۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم تمام کاغذ کبرہ

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے ۳۳۵ چکنا کاغذ

حصہ دوم ۵۰ نوحے ۱۳۲ چکنا کبرہ

فرط غم ۔ نوحہ جات مقیاس مرحوم ۴۵ نوحے ۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ

طوبار درد ۔ نوحہ جات قزن ۶۱ نوحے ۱۲۴ کبرہ کاغذ

بے سیلہ بخشائش نوحہ جات خیبور مرحوم ۵ نوحے چکنا کبرہ

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے بے مثل رقت آور نوحے ۳۱

چودہ ساغر حصہ دوم ۳۲

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایہ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیاں

معراج غم نوحہ جات رعنا چکنا کبرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے ۲۵۶ چکنا

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسیں شوکت مرحوم کے نتیجے ۱۴۴ نوحے ۲۴۳ صفحے

فغان اکبر نوحہ جات میر اکبر حسین صاحب مغفور سرور صاحب کے نتیجے ۱۳۰ نوحے ۲۰۸ صفحے کبرہ کاغذ

شہرت شہید نوحہ جات ۱۰۵ نوحے کاغذ چکنا

فغان سکینہ حضرت سکینہ کے ۳۲ نوحے

شب ہائے غم مختلف شعرا کے ۸۳ نوحے ۲۴۵ کاغذ

اشک غم محترم ریاست علی شہرت کے ۱۲۱ نوحے ۲۸۸ کاغذ

شبیہ غم صمصام شیرازی مدیر الاخبار ۱۳۵ نوحے

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحوں کا مجموعہ

صد سلام ۔ نواب شہید یار جنگ بہادر

شہید غم مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ صفحہ (۳۰۴)

فغان سیدہ ۔ ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے

نوحہ جات صمصام ۔ ۳۲

استاد آخرت ۔ مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم

دافع الطاعون ۔ نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا کبرہ

دفتر الم دفتر غم تشنہ غم بیاض جوہر آئینہ ماتم

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر مقبول ہوئی کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین کے تمام انصار حقیقی و شہدائے کربلا کے حالات صحیح صحیح و مفصل درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات کی اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی ضخم ۲۲۲ صفحات قیمت

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

این حسین کیست کہ عالم ہمہ دیوانۂ اوست

محرم ۲۲
سنہ ۱۳۶۷ھ

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

[illegible]

ضمیمہ محرم نمبر
مدیر شیخ ابوالقاسم صاحب
معاون عباس رضوی
مہتمم محمد حسین

سالانہ چندہ آٹھ روپئے
قیمت ۲/

جلد (۱) | ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ ۲۰ بہمن ۱۳۵۷ف موافق ۶ دسمبر ۱۹۴۷ء یوم شنبہ | نمبر (۲۷)

سلام

از :- لسان القوم مولانا صفی مدظلہ

مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے
لے گئے آنسو خدا جانے کہ گوہر لے گئے

جو نہ لیجانا تھا وہ بھی سب ستمگر لے گئے
شہ کا ملبوس کہن، زینبؑ کی چادر لے گئے

قد و قامت جن پہ زیبا چادر تطہیر تھی
ہائے اُن پردہ نشینوں کو کھُلے سر لے گئے

صفحۂ قرطاس پر چلتے لرزتا ہے قلم
عابدِؑ بیمار کو تا شام کیونکر لے گئے

نوحِ امت، یادگارِ خامسِ آلِ عبا
ڈوبتی کشتی کو مولا ! تم بچا کر لے گئے

کچھ مصلیٰ کربلا سے عازمِ خلدِ بریں
ساتھ اپنے رونقِ محراب و منبر لے گئے

دوپہر میں ایک تن پر زخم کھائے سینکڑوں
ایک دل پر داغ شاہِ دین بہتّر لے گئے

بغض تھا کیا اشقیا کو فاطمہؑ کے لعل سے
کچھ نہیں تو جھولیوں میں بھر کے پتھر لے گئے

سنگدل تھے کیا انہیں دردِ یتیمی کا قلق
کان سے بالی سکینہؑ کے جو گوہر لے گئے

کشتگانِ کربلا کی کون پہنچاتا خبر
خون بھر کر اپنے پنجوں میں کبوتر لے گئے

قبر میں اشکِ غمِ شبیرؑ آخر کام آئے
بے بہا سوغات تھی جو دیدۂ تر لے گئے

ہم اُسی در کے گدا ہیں ہم اُسی در کے فقیر
بھیک جس در سے فرشتے آ کے اکثر لے گئے

عرصۂ محشر میں تھامست مے خم غدیر
مجھ کو ہاتھوں ہاتھ سوئے حوضِ کوثر لے گئے

دیر کو پہنچے درِ شاہِ نجف پر ہم فقیر
ایک عہدہ تھا غلامی کا وہ قنبر لے گئے

کیا کہیں ہم تو صفی دیتے نہ تھے اپنا کلام
جبرئیلؑ اصرار سے بالائے منبر لے گئے

اداریہ

جنت اور جہنم

حکومت و اقتدار کی ہوس بڑے بڑے مستقل مزاج انسانوں کو ان کے محبت و مقررہ اصولوں کی ڈگر سے کتنی دور ہٹا دیتی ہے؟ یوں تو اقوام عالم کی تاریخ میں اس کی بڑی بڑی مثالیں ملیں گی لیکن تازہ بہ تازہ نو بہ نو زندہ و پائندہ نظیر پنڈت جواہرلال نہرو اور شیخ عبداللہ کی موجود ہے

جواہرلال نہرو ـــ اشتراکی جمہوریت کی دلدادہ ہندوستان کی وہ معزز و محترم ہستی جس نے "ڈوگرہ راج ختم کردو" کی حمایت میں ڈوگرہ راج کی سنگینوں کی چھاؤں تلے ہتک اور پسپائی کا سامنا کیا اور یہی کہتا رہا کہ ریاستی عوام کی کوششیں بار آور ہوں گی اور انھیں یقیناً ایک دن ریاستی راج کے چنگل سے رہائی ملے گی لیکن آج جب کہ ریاستی راج کے چنگل سے چھٹکارا پانے کا موقع کشمیر کے ستم رسیدہ مسلمانوں کو ملا تو وہی آزاد ہندوستان کا ناخدا نہرو ان کی آزادی کی جد و جہد کو کچل رہا ہے۔

نام نہاد شیر کشمیر شیخ عبداللہ جس کے "ڈوگرہ شاہی کشمیر چھوڑدو" کے نعرے سے جنت نظیر وادی کشمیر کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا تھا ذرہ ذرہ گنگنا اٹھا تھا فضائیں کانپنے لگی تھیں جس نعرے سے غلامی کی کملی ہوئی اسیر خزاں رسیدہ جنت کا ہر غنچہ چٹک اٹھا ہر کلی مسکرا پڑی ہر پھول مہکنے لگا تھا آج اس کے نعرے کی صدائے بازگشت قوم فروشی کی اداس ظلمتوں نے جذب کرلی۔ آج وہ جنت مہیب شعلوں میں جھلسی جارہی ہے اور سراپا جہنم کا سماں پیش کرتی ہے!

ان دونوں نے اپنے اصولوں کا جو خون کیا ہمیں ان پر اتنی زیادہ حیرت نہیں ہوئی جتنی کہ آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی کے اپنے اصولوں سے ہٹنے پر۔ کمیونزم دنیا کی سب سے بڑی مخالف شہنشاہیت اور مکمل آزادی کی حامی تحریک ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسئلہ کشمیر پر مجاہدین کے خلاف شاہی ستون شیخ عبداللہ کی حمایت کرنا یہ حکمت عملی پاکستان میں کمیونسٹ تحریک کے لئے سم قاتل ثابت ہوگی۔ روس نے پہلے ہی تقسیم فلسطین کی حمایت کرکے پورے اسلامی ممالک میں اپنا اثر اور وقار کھو دیا۔ اب ہندوستان میں روس کے روحانی دوستوں نے (جن میں مسلمانوں کی بھی ایک قابل لحاظ تعداد ہے) آزادی کے سرکف مجاہدین کی مخالفت کرکے دولت نو پاکستان میں اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودی ہے!

کشمیر کے مسئلہ پر روزانہ ہندوستان اور پاکستان کے سرکاری اعلانات اور ذمہ دار افراد کے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے والے بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان بیانات اور اعلانات سے کوئی عملی فائدہ نہیں ہے۔ [illegible] کا بہترین علاج استصواب عامہ ہی ہے لیکن استصواب ان حالات میں نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ خان عبدالقیوم خاں نے کہا کہ ریاستی ڈوگرہ شاہی اور حکومت ہندوستان کی فوجیں مجاہدین کے مقابلے کے بہانے کشمیر کے امن پسند مسلمانوں کا ہر طرح صفایا کر رہی ہیں۔ جو شہری جان بچا سکے وہ پاکستان چلے گئے۔ پھر فسادات کے زمانے میں بزدل مہاراجہ نے کشمیر میں بے شمار ہندو اور سکھ بسائے۔ اس طرح استصواب عامہ ایک دھوکے کی ٹٹی ثابت ہوتا ہے حقیقت بیں نظروں سے دیکھا جائے تو خان صاحب کا یہ استدلال صحیح ہے۔ مسلمانوں کو ختم کرکے استصواب عامہ کس لئے کیا جائے گا؟

ہماری رائے میں کشمیر کا بہترین حل یہ ہوسکتا ہے کہ

(۱) فی الحال کشمیر کو انجمن اقوام متحدہ کے غیر جانبدار کمیشن کی نگرانی میں دیدیا جائے

(۲) اس کمیشن کا فرض ہوگا کہ کشمیر میں بسائے ہوئے غیر ملکیوں کو ان کے مقامات پر واپس کردے۔ اور ساتھ ہی ہندوستانی اور ریاستی فوجوں اور قبائلی حملہ آور مجاہدین کو ہٹا دے۔

(۳) کشمیری پناہ گزینوں کو پاکستان سے واپس بلائے۔

(۴) کشمیر کی کسی ایک مملکت میں شمول پر استصواب کرے۔

کشمیر کے اور صرف کشمیر ہی کے باشندے اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کریں گے اور اپنی اس نام نہاد جنت کو جو صدیوں سے جہنمی اثرات رکھتی ہے حقیقی معنوں میں فردوس نظیر بنادیں گے اور آزادی و خوشحالی سے سرشار ہوکر یہ کہہ سکیں گے۔

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

فہرست مجالس عزا ماہ محرم

تاریخ	وقت	نام بانی	سکونت
۲۲	½ ۹ بجے شب	سید احمد رضا بلگرامی	حسینی محلہ مکان نواب میر صادق علی خاں صاحب
۲۳	۵ بجے عصر	لطیف نواز جنگ	الاوہ سر طوق مبارک دار الشفاء
۲۳	½ ۶ بجے شام	میر لیاقت علی	دیوڑھی باز نواز جنگ حویلی قدیم
۲۳	۹ بجے شب	میر جعفر علی خان	متصل دیوڑھی نواب عنایت جنگ بہادر منڈی میر عالم
۲۳	"	مرزا مہدی علی خلف آقا حیرت علی شیرازی مرحوم	مکان آقا سید آغا چاہ ہرن اندرون دبیر پورہ
۲۴	۹ بجے صبح	مرزا موسیٰ رضا بیگ	ایرانی گلی مکان مولوی علی جواد صاحب
۲۴	۵ بجے عصر	میر عباس علی نبیرہ حضرت میر مونس صاحب قبلہ	کوچہ مرزا علی دار الشفاء
۲۴	½ ۱۰ بجے شب	صادق حسین ابن سید جواد حسین	امی من روبروئے چھلہ مولا علی
۲۴	۹ بجے "	مرزا افضل علی وغیرہ	الاوہ سرطوق دار الشفاء
۲۴	½ ۸ بجے "	سید علی رضا موسوی	اندرون گوشہ عالیہ روبرو حوض لب آرپلی
۲۴	۹ بجے "	حاجی علی حسین والاجاہی	مکان حکیم درویش خراسانی بازار نور الامراء
۲۵	۱۰ بجے دن	بادشاہ حسینی ابن سید عبداللہ صاحب قبلہ	ایرانی گلی
۲۵	۲ بجے عصر	آقا شیخ محمد طہرانی	سلطان پورہ
۲۵	"	گروہ سجادیہ	حسینیہ نواب عنایت جنگ بہادر حویلی قدیم
۲۵	۵ بجے عصر	محمد تقی علی	کمیٹی بالشتی
۲۵	بعد مغرب	ابراہیم علی مرزا خان	کوچہ کمبل پوش یاقوت پورہ مکان نواب بو تراب صاحب
۲۵	½ ۵ بجے عصر	فرزندان سید ایجاد علی	دار الشفاء
۲۵	½ ۶ بجے شام	سید محمد ہادی	اعجاز منزل دار الشفاء
۲۵	۹ بجے "	باقر ابن حضرت مولوی فضل حسین صاحب قبلہ	دار الشفاء حمام باغ
۲۵	۹ بجے شب	محمد علی خان	اعتبار چوک دیوڑھی صوبہ سعید الدولہ مرحوم
۲۵	"	میر جعفر علی خان	متصل دیوڑھی نواب عنایت جنگ منڈی میر عالم
۲۶	۵ بجے عصر	سید علی حسین	مکان مولوی میر صادق علی صاحب حمام باغ دار الشفاء

جنت کلمسا

مرزا فدا حسین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی

صحرائے کربلا میں لب فرات چند بے خانماں اور غریب الوطن مسافروں کے خیمے نصب ہیں۔ ان خیموں میں پردہ نشین بیبیاں ہیں۔ اور ادھر ادھر چند ایک بچے کمسن معصوم نظر آتے ہیں۔ دیکھو ایک خیمہ کے دروازہ پر ایک پر جلال نورانی شکل و سفید ریش بزرگ کھڑے نظر آتے ہیں۔ چہرے کی جھریوں اور آنکھوں کے گرد حلقوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کسی بہت بڑی آفت کا سامنا ہے۔ لیکن سخت متحمل ہونے کے باعث ان کے پائے استقلال نے لغزش کھانا نہیں سیکھا۔ چہرہ پر وہ کرب کے آثار ضرور رہ گئے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ ساتھ نور ایمان بھی شکن کے گرد حالہ بنائے ہوئے ہے۔ آخر یہ کون ہیں کون ہیں یہ کوئی بزرگ ہیں لیکن صاحب ایمان اور خدا رسیدہ بندے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں سے محبت کرتا ہے۔ تو ان بندوں میں انکا درجہ افضل ہے۔ ہاں تو یہ کون ہیں؟ یقیناً امام حسین علیہ السلام کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتے وہ دیکھو لشکر یزید کچھ فاصلہ پر متعین ہے۔ حق و باطل۔ ایمان و کفر کی لڑائی ہونے والی ہے۔ امام حسین کے پاس گنتی کے آدمی ہیں۔ اور کچھ بچے۔ فریق ثانی ایک تربیت یافتہ فوج پر مشتمل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج کفر فتحیاب ہوگا۔ لیکن یہ فتح دنیاوی ہے دینی نہیں۔ خدا کے گھر میں تو فتح کا سہرا لازمی طور پر امام مظلوم کے سر ہی بندھے گا۔

قریب ہی بیبیوں کے خیمے ہیں۔ خبردار ان کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکنے کی کوشش نہ کرنا۔ یہ حرم سرائے عصمت ہے۔ ان میں خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بہو بیٹیاں مقیم ہیں۔ وہ جن کی عصمت و پاکدامنی کا گواہ خدا ہے۔ سنتے ہو؟ ان خیموں سے آہ و بکا کی آواز آ رہی ہے۔ آئے بچے کہو یا نہ جبکہ مسلم کا یتیم زینب کے جگر پارے عقیل کے نور نظر امام حسین کا شہزادہ اور خدایان اسلام کے بہت سے جوا ہر ریزے خاک میں بکھر چکے ہیں۔ تم ان مظلوم اور دکھیا بیبیوں کے مقدس آنسو پونچھنا چاہتے ہو؟ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ یہ کام خدا اور اس کے رسول کا ہے۔ اگر تمہارے دل میں آل محمد کے لئے کچھ محبت ہو تو ان کے مصائب کے لئے کچھ ہمدردی ہے۔ تو روؤ۔ امام مظلوم کی قیامت خیز مصیبت پر روؤ۔ یزیدیوں کی درازدستیوں پر روؤ۔ یہ کیا؟ یہ کیسے بہادر کڑیل جوان کدھر جا رہا ہے۔ اشارہ کس کی

عمر جوانی کا زمانہ۔ امنگوں کے دن۔ چلتا ہے تو قیامت بپا ہوتی ہے۔ بولتا ہے تو منہ سے پھلجھڑیاں نکلتی ہیں۔ اب تک اس کی پیٹھ ہماری طرف تھی۔ لو اب وہ بالکل سامنے ہے۔ ہیں یہ کیا یہ رسول اللہ ہیں؟ وہی شکل و صورت۔ وہی لباس۔ وہی رفتار و گفتار۔ لیکن رسول اللہ تو حق سے واصل ہو چکے۔ وہ تو اپنے محبوب اللہ تعالٰے کے پاس ہیں۔ ان کا اس لق و دق میدان میں کیا کام۔ عقل سخت حیران ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ اچنبھے پر اچنبھا یہ کہ شکل رسول امام مظلوم کے قدموں میں گر پڑی۔ اگر یہ رسول اللہ ہوتے۔ تو امام حسین کو اپنے نانا کے قدم لینے چاہیئں تھے سنو تو سہی سید الشہدا کچھ فرما رہے ہیں۔ شاید ان کی بات سنکر ہی یہ معلوم ہو سکے۔ کہ یہ نوجوان کون ہے۔

امام مظلوم فرما رہے ہیں "کہو بیٹا۔ اپنے ستم رسیدہ باپ سے کیا کہنا چاہتے ہو" او ہو۔ یہ تو علی اکبر ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کے فرزند دلبند۔ لیکن شکل و صورت بالکل رسول خدا کی سی ہے۔ اور مشابہت اس قدر غیر معمولی ہے کہ ہم دھوکا کھا گئے۔ خیر۔

علی اکبر کے لبوں کو حرکت ہوتی ہے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں پدر بزرگوار۔ ساقی کوثر کا جام حرکت میں ہے۔ کیا میں رسول خدا صلعم کی اولاد شیر خدا کا پوتا۔ اور امام عالی مقام کا فرزند شہادت کے ایک گھونٹ کے لئے ترستا ہی رہونگا چچا عباس عون و محمد۔ عبداللہ شہید ہو چکے۔ اب میری باری ہے مجھے ازراہ خدا میدان جنگ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔

امام حسین کھڑے کے کھڑے سوچتے رہ گئے جانتے تھے کہ یزید کے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہونے میں کچھ دیر ہے۔ اور بہت جلد یہ دن بھی دیکھنا پڑیگا لیکن ان کے سینے میں باپ کا دل تھا۔ پتھر کا ٹکڑا نہیں۔ جی بھر آیا۔ اور فرمایا۔ جان پدر۔ بھائی کی موت نے میری کمر توڑ دی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ حسین کی آنکھوں کا نور بھی چھین لو۔ تو تمہاری مرضی۔ مگر اپنی ماں کے کلیجہ پر پتھر باندھ آؤ۔ اور اپنی پھوپھی سے رخصت لے لو جس نے اپنا جہیز اوری تم پر قربان کر دیا ہے۔ اپنے بچوں کے لئے بھی کچھ نہیں رکھا۔

ہم شکل رسول علی اکبر خیمہ عصمت و طہارت کی طرف چلے۔ اور جب پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوئے۔ تو ان کے لب لعلیں پر ایک شیریں تبسم نمایاں تھا۔ جناب زینب کا ماتھا ٹھنکا اور گھبرا کر بولیں۔ بیٹا میں تمہیں خنداں و شاداں دیکھ کر جیتی ہوں مگر اس قیامت گاہ میں تمہارے لبوں پر تبسم کیسا؟ میرا جی گھبرا رہا ہے۔ دل پہلو سے نکلا جاتا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ تم غم نصیب پھوپھی کے آشیانے پر کونسی بجلی گرانے آئے ہو؟

علی اکبر کے دل پر چوٹ لگی۔ لیکن آنکھ سے پانی نہ نکلا۔ پھوپھی کو تسلی دیتے ہوئے بولے۔ پھوپھی اماں گھبراتی کیوں ہو خدا ہمارا امتحان لے رہا ہے۔ رسول کریم صلعم جنت

سلام

از محافظ الدین حیدر ثاقب

سلامی لعد قتیل شاہ آب آیا تو کیا آیا
جو ابن سعد کو اُس دم حجاب آیا تو کیا آیا

کیا پانی طلب لے کر علی اصغر کو ہاتھوں پر
سوالِ آب پر شہ کہ جواب آیا تو کیا آیا

رہونگا روز محشر ساتھ ہم شکل پیمبر کے
سوا نیزے پہ اُس دم آفتاب آیا تو کیا آیا

کہا لیلیٰ نے دل کے میرے ارمان بھی نہ نکلے تھے
دو روزہ علی اکبر شباب آیا تو کیا آیا

شب معراج کی جس نے نیابت ذاتِ باری کی
نبی کے دوش پر گروہ جناب آیا تو کیا آیا

شجاعت انکی تھی میراث استقلال بانی تھی
زمانے کا جوان پر انقلاب آیا تو کیا آیا

الٹ دیتے جو دنیا تو تعجب کیا یداللہ تھے
علی کے ہاتھ پر خیبر کا باب آیا تو کیا آیا

کسی سے کیا ڈروں ثاقب غلام شاہ خیبر ہوں
عتاب آیا تو کیا آیا خطاب آیا تو کیا آیا

کی [illegible] ہے ۔ دیکھ رہے ہیں ۔ کہ [illegible] اولاد [illegible] ۔ یا [illegible] کو [illegible] ترک کیا اور پھر خوشی خوشی رخصت کیا ۔

قسمت نصیب [illegible] دعائیں مار مار کر روئے لگی ۔ اور بولی بیٹا میں تو تمہاری دائی ہوں ۔ تم پر میرا حق کیا ہے جس نے تمہیں اپنے دودھ سے پالا ہے ۔ وہ جان بوجھ کر موت کے منہ میں کیسے بھیج دے ۔

یہ کہتے کہتے زمین پر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی ۔ جب [illegible] کو کچھ ہوش آیا تو علی اکبرؑ ماں سے اجازت کے طلبگار ہوئے ۔ اُم لیلیٰ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا ۔ میرے راج دُلارے ۔ اگر تمہارے بابا رضامند ہیں ۔ تو میں اعتراض کرنے والی کون ہوں ۔

انہوں نے کہنے کو تو یہ الفاظ کہہ دیئے ۔ مگر علی اکبرؑ ابھی دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ اُم لیلیٰ کو غش آ گیا ۔ حضرت علی اکبرؑ نے جب یہ دیکھا تو وہ جی کڑا کر کے دروازے کی طرف بڑھے ۔ لیکن ابھی پردہ نہ اٹھانے پائے تھے کہ بچوں اور بہنوں نے پھر گھیر لیا ۔ اور سب ان کا دامن پکڑ کر رونے اور آنسو بہانے لگیں ۔ کچھ دیر بعد وہ دامن چھڑا کر باہر آئے ۔ تو بہت سے بچوں نے ان کا دامن تھام رکھا تھا ۔

جنت کا مسافر مسکرا رہا تھا ۔ یاں عروسِ شہادت سے ہمکنار ہونے کے لئے مسکرا رہا تھا ۔

شبیرؑ کا پوتا میدانِ جنگ کی طرف چلا ۔ باپ نے اپنے دست مبارک سے شیرِ خدا کا کمربند علی اکبرؑ کی کمر میں باندھا اور عمامۂ رسولؐ سر پر رکھ کر کہا ۔ بیٹا اب تمہارے غم میں مجھے تو برہنہ سر ہی رہنا ہے تم تو مجسمۂ تصویرِ رسالت بن جاؤ ۔

جب علی اکبرؑ گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے تو امامِ مظلومؑ نے آسمان کی طرف حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھا ۔ اور ایک آہ گرم بھر کر جس میں کائنات کو جلا دینے کی طاقت تھی بارگاہِ باری میں فریاد کی پروردگار [illegible] رضا کا ربِ گواہ رہنا ۔ کہ یہ ہمشکل رسولؐ کی شہادت

بھی اس کے ہاتھوں سے [illegible] ترجمہ [illegible] اپنی [illegible] شبیر [illegible] ہے ۔

اس کے بعد غصے سے امام نے [illegible] عمر سعد کو پکارا ۔ اور کہا ۔ تیرے رحم کو قطع کرے [illegible] اور میرے

[illegible]

بیٹے اسی طرح قطع کر دے ۔ جیسے تو میرے رحم کو قطع کر رہا ہے

علی اکبرؑ دشمن کے مقابلے پہنچ کر بولے

لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا ۔ کہ علی اکبرؑ کی آواز فضا میں گم ہو کر رہ جاتی ہے ۔ کسی انسان کے کان میں نہیں پڑتی ۔

علی اکبرؑ تھک گئے ۔ مارے پیاس کے دم نکلا جاتا تھا ۔ جب کوئی دشمن سامنے نہ آیا ۔ تو گھوڑے کو پیچھے ہٹا کر امام مظلومؑ کی خدمت میں پہنچے اور بولے پدر بزرگوار ۔ اب تو پیاس نے مار ہی

[illegible] ہے ۔

[illegible] علی اکبرؑ [illegible] تین [illegible] لیکن [illegible] مرتبہ بھی انہوں نے میدانِ جنگ [illegible] سواروں کو [illegible] کربلا کی زمین [illegible] تہ بتر ہو گئی ۔ لیکن [illegible] بیک یا دختر ان کے [illegible] سے [illegible] حضرت علی اکبرؑ کو [illegible] محسوس ہونے لگی [illegible] سستی [illegible] ان پر [illegible] لگا ۔ حضرت علی اکبرؑ گھوڑے پر بیٹھے نہ رہ سکے گرتے مگر اس حالت میں بھی سنبھل گئے ۔ اور [illegible] گھوڑے کی گردن میں [illegible] بولے ۔ مجھے جلد از جلد بابا کی خدمت میں پہنچا دے ۔

[illegible] گھوڑا [illegible] کی بات [illegible] گیا تھا وہ [illegible] اور اگر چہ دشمنوں نے [illegible] شدید زخمی کر دیا ۔ لیکن [illegible] رکا نہیں ۔ جنت کے مسافر کی

سلام

میر محمد علی موسوی محسن

حضرت مسلمؑ سے بڑھ کر جس گھڑی سر رہ ملے
کیا کہ ناوک مر گئے گر کر ابھی گئے زیرِ زمیں
پھر گئی آنکھوں میں صورت اک چھری دل پر چلی
مٹ گئیں دل کی امنگیں جی بھر آیا رو دیئے
سر برہنہ رن میں آئی تھی کہ بھائی سے ملوں
تجھ میں ہیں عباسؑ و قاسمؑ ۔ اکبرؑ و اصغرؑ سے علی

مضطرب عابدؑ ہوئے جب راہ میں دو سر ملے
یاں دعا کرتی ہے مادر یا خدا اصغرؑ ملے
خون میں غلطاں جو شہ کو خاک پر اکبرؑ ملے
ڈال کر باہیں گلے میں شہ سے جب اصغرؑ ملے
رل گئے شبیرؑ زینبؑ کو مگر بے سر ملے
نینوا تجھ کو بھی کیا کیا لعل اور گوہر ملے

مل گئے شبیرؑ محسن اب کسی سے کام کیا
اب نہ کوئی مجھ سے پوچھے مجھ کو یہ کیونکر ملے

میں [illegible] کا پوتا حسینؑ کا فرزند امامِ مظلومؑ کی حمایت میں لڑنے آیا ہوں ۔ احکام قرآنی سے تم منحرف ہو چکے ۔ اب اس ہاشمی جوان کی تیغ خونچکاں تمہیں اہلبیت پر ظلم کرنے کا مزا چکھائے گی ۔

یہ کہہ کر علی اکبرؑ نے تیغ زنی شروع کی بات کی بات میں پرے کے پرے کاٹ کر رکھ دیئے ۔ عمر سعد کے لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی ۔ ام لیلیٰؑ کے شیر کے بازو دشمن پر حملے کرتے کرتے شل ہو گئے لیکن کسی شخص کو سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی ۔ اس پر علی اکبرؑ نے کہا ” کہاں ہیں وہ بہادر جو سام و نریمان کے بت کو شجاعت سمجھ کر اپنے سینوں پر لگاتے تھے کہاں ہیں وہ پہلوان جو جسم [illegible] کر عباسؑ و حسینؑ کا مقابلہ کرنے آئے تھے ۔ وہ اب صفوں سے باہر کیوں نہیں نکلتے ؟

امام حسینؑ کیا کرتے ۔ ان کے پاس آنسو بہانے والی آنکھیں تھیں خون رونے والا دل تھا ۔ بے قرار و مضطرب محبت تھی ۔ مگر پانی نہ تھا ۔ انہوں نے اپنی زبان بیٹے کے منہ میں دے دی اور پھر بولے بیٹا مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا ۔ کہ تم ایسا حقیر سوال کرو ۔ اور ہم اسے پورا نہ کر سکیں ۔ مگر اب اپنے دادا کے ہاتھ سے جام کوثر پی لینا ۔ جو مجھ سے پہلے تمہیں ملے گا ۔ فرات کا پانی پی کر کیا کرو گے ۔

حضرت علی اکبرؑ کے سر اور چہرے پر [illegible] زخم لگ رہے تھے [illegible] امام [illegible] عمامہ پھاڑ کر اس کی دھجیاں زخموں پر باندھ دیں ۔ اور [illegible] تھا جو ام لیلیٰ کے لال کے سر پر باندھا گیا تھا کی شان [illegible] دروازہ

سواری جا رہی تھی ۔ اور مسافر گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں ۔ بلکہ اس کے گلے میں لٹک رہا تھا جسم سے خون کے فوارے چھوٹتے تھے ۔ اور رگ رگ سے لہو کی اس طرح گرتی تھیں جیسے ساون بھادوں میں بارش ہوتی ہے ایک درخت کے نیچے پہنچ کر گھوڑا کھڑا ہو گیا ۔ اور علی اکبرؑ باپ کو پکار کر زمین پر گر پڑے ۔ امام دوڑ کر آئے تھے بیٹے کی آواز سنتے ہی جان نکل گئی کہ بس اب علی اکبرؑ اس دنیا میں نہیں ۔ یہ خیال آتے ہی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور دو قدم [illegible] سکے ۔ فرمایا بیٹا کہاں ہو [illegible] قدم قدم پر ٹھوکر [illegible] مسافرِ جنت کا گھوڑا امام کو [illegible] اور ان [illegible] اُم [illegible] گردن میں باہیں ڈال کر رونے لگے ۔ امام [illegible] آنکھوں سے [illegible] کا مسافر آ پہنچا [illegible] آہستہ آہستہ اپنے [illegible] کی طرف

جواب ابراہیمی کی تعبیر!

یعنی [illegible] تفصیل نوید

از جناب محمد علی عابدی صاحب (حیدرآبادی)

ابراہیم علیہ السلام اس حقیقت کو جانتے تھے اور خوب جانتے ہیں کہ بعض اوقات زمانے کا تیز گام قافلہ اپنی کج روی کو چھوڑ کر اپنے ہی آغوش کے پروان چڑھے ہوئے چند افراد کے نقوش قدم پر گام فرسائی کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ ان گروہ کے پاؤں کے انداز ہی الگ سے نرالے ہوتے ہیں ان کا طریق فکر اور جادۂ عمل عام انسانوں سے بالکل جدا ہوا کرتا ہے وہ چاہتے ہیں کہ زمانہ ان کے ساتھ ساتھ نہ جائے بلکہ ان کے تیز و تند دھارے کو موڑ کر اس کو اپنے بتائے ہوئے راستے پر لے چلیں۔ وہ اہل قافلہ کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کر کے ان کے سوئے ہوئے احساس کو جگانا اور ان کے زنگ آلود عرفان کو چمکانا چاہتے ہیں۔ وہ مردہ دل انسانوں کی رگوں میں زندگی کا تازہ خون داخل کر کے انہیں کارگاہ حیات میں آمادۂ جہد و عمل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اس بلند مقصد کو لئے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں اور زمانے کے حسب رو قافلے کی راہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اے زمانے! آج تک تو کروڑوں انسانوں کو اپنی کج راہ پر لئے جا رہا اور یہ ہوائی کی تکمیل میں اس پر عوام اپنی اچھائی اور برائی سے آنکھ بند کئے ہوئے گرتے پڑتے تیرے ہمراہ چلتے ہی رہے۔ لیکن آ۔ آج ہم تجھے اپنے ساتھ لے چلتے ہیں۔ زمانہ تعجبانہ انداز میں ان سے پوچھتا ہے۔ اوہو! کیا تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو گے۔ وہ انتہائی متانت کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ ہاں! ہاں! تجھے آخر اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے [illegible]

کو یاد رکھو کہ ایک نہ ایک دن تجھے ہمارے ہی قدم بہ قدم چلنا ہوگا۔ اور پھر۔ وہ کسی ہم سفر کی پروا کئے بغیر ہی کمر ہمت کس کر باندھتے ہوئے چل پڑتے ہیں۔ اثنائے راہ میں ان کا منہ موڑنے کے لئے مصیبتوں کی سیاہ آندھیاں چلتی ہیں لیکن ان کی جبین استقلال پر ہلکے سے شکن بھی نمودار نہیں ہوتے۔ ناقص العقل زمانہ سمجھتا ہے کہ۔ وہ اب پلٹ آئیں گے۔ لیکن مردان حق اپنی بے مثال استقامت اور عدیم النظیر ثبات قدم کے ساتھ ان آندھیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھائے جاتے ہیں۔ تکالیف و ابتلا کے طوفانی سمندر راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ زمانہ سمجھتا ہے کہ۔ ان میں ان سمندروں کو عبور کرنے کی تاب و تواں نہیں ہے۔ لیکن وہ مسکراتے ہوئے ان میں کود پڑتے ہیں اور بڑے ہی جوش و ولولے کے ساتھ تھپیڑے کھاتے ہوئے تموج کو اپنے پیروں سے ریلتے ہوئے ساحل مراد تک پہنچ جاتے ہیں۔ راہ صدق و صفا میں آگے بڑھے ہوئے قدموں کو کوئی طاقت پیچھے نہیں ہٹا سکتی۔ خواہ وہ آتش نمرود ہی ہو یا دربار فرعون مصر۔ چاہے وہ کفار مکہ کی جبروتی طاقت ہو یا یزید کا طاغوتی لشکر۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ سیم و زر کے تخت کو الٹتے ہوئے۔ جبروتی و طاغوتی فوجوں کو پسپا کرتے ہوئے۔ دولت کے انباروں کو خاکستر کرتے ہوئے۔ تعیشات دنیوی کو پامال کرتے ہوئے۔ بسا اوقات فقدان اسباب دنیوی کے باعث اہل زمانہ کو وہ اپنے ساتھ نہیں لے سکتے اور دنیاوی جاہ و جلال جلو میں نہ ہونے کی وجہ سے ان کو سارے ساز و سامان سے آراستہ باطل کے مقابلہ میں اپنے آپ کو منوانے کے لیے ظاہری شکست تو ضرور اٹھانی پڑتی ہے لیکن وہ اپنے خون سے حق و باطل کی

سرحدوں کے درمیان خط فاصل کھینچ دیتے ہیں تاکہ حق کے متلاشی اس خط کو نشان راہ بنا کر حدود اللہ میں داخل ہوں اور منزل عشق تک آسانی کے ساتھ پہنچ جائیں۔ ان کی اس ظاہری ناکامی میں ہی حقیقی کامیابی کا راز مستتر ہوا کرتا ہے۔ وہ ظاہری طور پر فنا ہو کر حیات جاودانی حاصل کر لیتے ہیں اور عقل و خرد کی کائنات میں ایک محو نہ ہونے والا نشان چھوڑ جاتے ہیں تاکہ ارباب فکر جب کبھی نوع انسان کی تعمیر حیات کا قصد کریں تو انہی نشان پر عمارت زندگی کا سنگ بنیاد رکھیں۔ زمانے کو جب محسوس ہوتا ہے کہ۔ میری راہ روکنے والے تو اپنی منزل مقصود کو جا پہنچے اور میں ہوں کہ جہاں کا وہیں محو تماشا رہ گیا۔ تو وہ اپنے سر تمکنت کو ندامت سے جھکائے ہوئے ان مردان حق کے نقوش قدم پر گامزن ہو جاتا ہے۔ تاریخ کے اوراق اٹھا اٹھا کر اس منظر کو دیکھنے لگتے ہیں۔ یہ کیا!۔ پھر ایسے بھی سبک رو راہی ہیں جو پہلے ہی سے منزل پر پہنچ کر زمانے کے تیز گام قافلے کی آمد کے منتظر ہیں!۔!۔ اور پھر ان قابل قدر ہستیوں کے ناقابل فراموش کارناموں کو اپنے دامن میں محفوظ کر لیتے ہیں تاکہ دیگر رہ نوردان حق ان کی درخشاں زندگیوں کو مشعل راہ بنا کر منازل ارتقا طے کریں ان کے لائق تقلید زندگیوں کے مقدس اذکار ایسے ہوتے ہیں جو سننے والوں کے دلوں میں نئی نئی امنگیں پیدا کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے من میں نئے نئے ولولوں اور نئے نئے جذبوں کا موجیں مارتا ہوا طوفان لئے ہوئے میدان عمل میں خم ٹھونک کر اتر آتے ہیں اور انجام کار عروس موت سے ہمکنار ہو کر جریدۂ عالم پر اپنا بھی فسانہ دوام ثبت کر جاتے ہیں۔

ہاں! ہاں! بیدار بخت ہیں وہ۔ جو ان کے زندگیوں کی درخشاں شمع سے اکتساب نور کر کے اوج ثریا پر پہنچ جاتے ہیں اور خوابیدہ قسمت ہیں وہ۔ جو کسی کے بیدار کرنے کے باوجود بھی پھر سے محو خواب ہو جاتے ہیں

یوں تو ان رہنمایان حق کی فہرست کافی طویل ہے جنھوں نے اپنے آپ کو معیار بشریت سے بلند کر کے اپنی دوڑ دھوپ کو دنیاوی زندگی کا واحد نصب العین بنی آدم کی اصلاح کرنا اور ان کو انسانیت کا حقیقی مفہوم سمجھاتے ہوئے راہ ضلالت سے بچا کر معاش اور معاد کی اس شاہراہ سعادت پر گامزن کرنا ہی قرار دے لیا تھا جس کی تعمیر معمار قدرت کے متبرک ہاتھوں ہوئی تھی۔ لیکن۔ ان ان گنت ناموں میں سے بعض نام ایسے بھی ہیں جو ہمیں سر فہرست نظر آتے ہیں جن میں سے ایک اسم مبارک صدق و صفا کے پتلے۔ خلوص و دیانت کے پیکر۔ اور۔ صبر و رضا کے مجسمہ ابراہیم کا ہے، جنھوں نے کفر و شرک کے تیرہ و تار ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں اور ایک بت گر کی آغوش تربیت میں کھیل کر پروان چڑھے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب کہ زمانے کا تیز گام قافلہ کفر و ضلالت کی پر خطر راہ پر انتہائی سبک روی کے ساتھ قدم زنی کر رہا تھا۔ قدرت نے چاہا کہ ان گم کردہ راہ بندوں کو صراط مستقیم دکھائے تو اس کو ایک ایسے مرد حق کی ضرورت محسوس ہوئی جو اپنے قول و فعل اور پیام و عمل کے ذریعہ ان بھٹکے ہوئے مسافروں کی صراط مستقیم پر رہبری کرے تاکہ وہ اپنے خالق حقیقی سے روشناس ہو کر اپنے معبود برحق کے قریب سے قریب تر ہو جائیں۔ چنانچہ اس موقع پر اس کی نگاہ جوہر شناس اور حسن انتخاب نے بت گر کی آغوش تربیت کے فیض یافتہ نوجوان ہی کو اس بار گراں کے اٹھانے کا اہل پا کر فریضۂ ہدایت اسی کے سپرد کر دیا جو محبت الٰہی کا دعویدار اور منزل عشق کا سرگرم متلاشی تھا۔

دعوی امتحان کے بعد ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہی فطرت کا مستحکم اصول اور قدرت کا اٹل قانون ہے اور قدرت نے اپنے اصول کے تحت ابراہیم کو مصائب و ابتلاء کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھنا چاہا۔ اور۔ ادھر ابراہیم کمر ہمت کس کر باندھتے ہوئے میدان امتحان میں اتر آئے تاکہ آزمانے والا

اچھی طرح سے آزمالے کہ یہ محبت کا دعویٰ کرنے والا سپاہیِ عشق پر پورا اترتا بھی ہے یا نہیں۔ !

اس اولوالعزم اور جواں بخت قافلہ سالار نے خلوص و دیانت کا جامہ پہنا۔ سر پر توکل کا خود رکھا۔ صبر و رضا کی آہنی زرہ زیبِ جسم کی۔ استقلال و استقامت کے موزے چڑھائے۔ ایک ہاتھ میں لاالٰہ کی برہنہ شمشیر۔ دوسرے میں الا اللہ کا لہراتا ہوا پرچم لیکر نعرۂ لا احب الآفلین لگاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور زمانے کے تیز گام قافلے کی راہ روک کر کہنے لگا۔ اے زمانے! اب تک تو نے لاکھوں انسانوں کو اپنے تیز و تند دھارے کے ساتھ بہائے لئے جاتا رہا۔ لیکن آ! آج میں تجھے اپنے ہمراہ اس رستہ پر لے چلتا ہوں جس کی ابتدائی منزل الیقین اور رستے کی آخری منزل عشق ہے۔ زمانے نے مسکرا کر ابراہیمؑ کی بات ٹال دی۔ اہلِ قافلہ نے زور زور سے قہقہے لگائے لیکن یہ بلند ہمت نوجوان کسی کو لئے ساتھ آمادۂ سفر نہ پاکے ہوئے بھی [illegible] حقیقت پر تیزی کے ساتھ گامزن ہو گیا۔

آفریں ہے اس منزلِ عشق کی تلاش میں سرگرم راہی کی ہمت پر جو مجسمِ یقین بنا ہوا امتحان گاہِ اقدس کی کٹھن سے کٹھن منزلیں پورے استقلال و استقامت کے ساتھ طے کرکے آخر منزلِ عشق تک پہنچ ہی گیا۔ نہ تو اس کا قوی دل نمرود کی بارگاہِ عظمت پناہ میں دھڑکا۔ اور نہ حکومت کے جاہ و جلال سے مرعوب ہو کر اس کی زبان ہی بند ہوئی۔ لا احب الآفلین کا نعرہ لگانے والا تیشۂ الا اللہ سے نہ صرف ان بتوں کو پاش پاش کرنا چاہتا تھا جو بابل کے بتخانوں کی زینت بنے ہوئے تھے بلکہ ان بتوں کی بیخ کنی بھی کرنا چاہتا تھا جو غیر محسوس طریقہ پر انسانوں کے من کے مندروں پر راج کیا کرتے ہیں۔ گو کہ اس راہ میں اسے بڑی بڑی تکلیفیں اور مصائب اٹھانی پڑیں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ وہ امتحان پر امتحان دیتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک دن تو وہ آیا جب اس مردِ حق کے لئے آتشِ نمرود روشن کردی گئی جس کے مشتعل شعلے فضا میں طائروں کو اجازتِ پرواز نہیں دے رہے تھے۔ مگر یہ خدا کا بندہ اپنے خالق پر توکل کرکے اس آگ کے جہاں سوز شعلوں میں بھی بڑے ہی اطمینان کے ساتھ کود پڑا۔ ادھر ابراہیمؑ فضائی منجنیق سے گر رہے تھے اور ادھر عالمِ سماوی میں ایک تہلکہ مچا ہوا تھا۔ ملائکِ مقرب انگشت بدنداں قدرت کی ستم ظریفیوں کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ جبرئیلؑ نے آگے بڑھ کر بارگاہِ اقدس میں معروضہ کیا۔ معبودا! صحنِ عالم میں صرف یہی ایک تیرا نام لینے والا بندہ تھا سو وہ بھی کچھ دیر میں جلا جاتا ہے اجازت ہو تو میں اس کی مدد کروں۔ ارشاد ہوا۔ اچھا جاؤ۔ تمہیں اجازت ہے۔ اگر ہمارا خلیل تمہاری مدد قبول کرتا ہے تو تم اس کی ضرور امداد کرو۔ جبرئیلؑ آئے اور عرض کیا۔ اے خدا کے دوست! کیا آپ کو اس وقت مدد کی ضرورت ہے؟ جواب دیا ضرورت تو ہے مگر تم سے نہیں۔ جبرئیلؑ نے عرض کی۔ تو پھر اسے ہی کہئے! ذرا جلدی اسی سے کہہ دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ آگ تک پہنچ جائیں۔ ارشاد فرمایا۔ جبرئیلؑ! جب وہ مجھ سے زیادہ میرے دل کی حالت سے واقف ہے تو پھر مجھے کہنے کی کیا ضرورت!؟ ان ہی باتوں میں ابراہیمؑ آگ تک پہنچ گئے۔ اچانک فضا میں ایک آواز گونجی۔ یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراہیمؑ۔ اور پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ انقطاع عن الخلق کرکے توکل علی اللہ کرنے والا بندہ آگ کے گلزار میں بیٹھا ہوا رقص شعلوں سے کھیل رہا ہے۔

اب تک تو امتحانات صرف ابراہیمؑ کی ذات تک محدود تھے۔ جنگلوں کی خاک چھانی۔ نارِ نمرود میں پھینکے گئے تو نہیں گھبرائے کیونکہ ان تمام مصیبتوں کو جھیلنے والا ان کا جسم تھا لیکن اب وہ کٹھن منزل آئی جس کو طے کرنے کے تصور ہی سے ابراہیمؑ کانپ اٹھے۔ مسلسل تین راتوں سے خواب میں یہ دیکھ رہے تھے۔ اللہ اکبر! باپ اور بیٹے کی جدائی کا انتہائی [illegible] مرحلہ درپیش تھا۔ اسی منزل پر پہنچ کر بڑے صابر بندے کے بھی قدم ڈگمگا گئے تھے۔ حالانکہ یعقوبؑ کے کئی اور فرزند ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھے اور ان کو اس کا بھی علم تھا کہ ان کا بچھڑا ہوا یوسفؑ زندہ ہے صحیح و سلامت ہے۔ لیکن اس پر بھی [illegible] انھوں نے اپنے بیٹے کے لئے اتنے آنسو بہائے کہ آنکھوں کی بینائی زائل ہوگئی اور یہاں بصیرت کے لئے دعوتِ فکر ہے یہاں تو جواں بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا نہیں تھا۔ نہ تڑپتے ہوئے کو خاک و خون میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑتا ہوا دیکھنا نہیں تھا۔ نوجوان فرزند کی چھاتی سے نیزہ نکالنا نہیں تھا۔ شش ماہے کے نازک گلے سے تیرِ ستم کھینچنا نہیں تھا۔ مگر کیا کریں یعقوبؑ کے استغراقِ محبت پدری ہی یہ ہے کہ لختِ جگر کے لئے [illegible] دل تڑپ اٹھے اور نورِ نظر کے لئے آنکھیں اشکوں کا سیلاب بہانے لگیں۔

ابراہیمؑ کے لئے یہ امتحان اس لئے بھی مشکل ہوگیا تھا کہ وہ اپنی عمر کی آخری منزل کو پہنچ چکے تھے نوے برس کے سن میں قدرت نے غلامِ حلیم کی بشارت کے ساتھ اس پیرانہ سال باپ کی آغوشِ مراد کو جس مہکتے ہوئے گلاب سے آباد کیا تھا۔ جس کی ایک ایک پتی ملتِ حنیف کی جھکولے کھاتی ہوئی کشتی کا مضبوط بادبان بنتی۔ وہی اکلوتا سہارا امتحان کی آخری کڑی قرار دیا گیا۔ دو دن تک تو ابراہیمؑ محبت اور فرض کی کشمکش میں مبتلا رہے اور اسی تشویش کے عالم میں ان سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا لیکن تیسرے دن انھوں نے اس امتحان کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کر لیا اور اپنے نورِ نظر کو قریب بلا کر کہنے لگے۔ یا بنیّ! انی اریٰ فی المنام انی [illegible] ماذا تریٰ [illegible] باپ کے باطن کا پتہ چلا لیا۔ کیا کہنا اس ابراہیمی [illegible] سعادت اطوار بیٹے کا جس نے باپ کے اضطراب کو بھانپ کر جواب دیا۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ باپ بھی حکمِ خدا کی تعمیل کرنے [illegible] اور [illegible] ابراہیمؑ فرزندِ معصوم اپنے [illegible] کو ساتھ لیکر گھر سے چلے اور مقامِ ذبح پر پہنچ کر اسمٰعیلؑ کو منہ کے بل لٹا دیا۔ قدرت نے اس دلگداز منظر کو کلماتِ قرآن کریم میں یوں ثبت کیا ہے۔ فلما اسلما و تلہ للجبین۔ اس کے بعد ابراہیمؑ نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔ کیوں نہ ہو! آخر کن آنکھوں سے ایک ضعیف باپ اپنے سعادت مند اور نوجوان فرزند کو خاک و خون میں تڑپتا ہوا دیکھ سکتا ہے۔ انھوں نے [illegible] ہاتھوں سے بسم اللہ واللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر کر [illegible] کی باطن بین نگاہوں سے ان کا قلبی اضطرار و اضطراب پوشیدہ رہ سکا چنانچہ ہم نے — وترکنا علیہ فی الآخرین — کہہ کر اپنے خلیل کو اسی منزل پر ٹھہرا دیا۔ ابراہیمؑ نے جب آنکھوں سے پٹی کھولی تو دیکھا [illegible] اسمٰعیلؑ تو صحیح و سلامت کھڑے ہیں لیکن ان کی جگہ ایک دنبہ خاک و خون میں لوٹ رہا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر باپ اور بیٹے حزن و ملال کی ایک تصویر بن گئے کہ شاید ہماری یہ ناچیز قربانی کو بارگاہِ اقدس الٰہی سے شرفِ قبولیت نہیں بخشا گیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابراہیمؑ نے ابتدائی منزلوں میں انتہائی کامیاب قدم [illegible] قدرت نے ان کا دل رکھ لیا۔ [illegible] اس آخری امتحان کے بعد — قد صدقت الرؤیا — کی سند بھی عطا کر دی گئی۔ مہربان قسمت نے اب اپنے [illegible] گنہگار بندوں کی خاطر [illegible] کرنے کے لئے ان سے [illegible] — اے میرے برگزیدہ بندو! [illegible]

... کی فراوانی نہیں۔
... ایک عظیم شخصیت ... تھا
... دو ... [illegible]
باپ خلیل اللہ تھے ... بیٹا بھی ذبیح
ہوگیا۔ اس کے بعد ابراہیم سے پوچھا
گیا۔ خلیل! ... تو بتلاؤ کہ خلائق میں تمہیں
کون سب سے زیادہ عزیز ہے!
عرض کی: حب الخلق الیک۔ عرض کی
حبیبک محمد۔ معبودا! میں تیرے حبیب
محمد مصطفیٰ کو سب سے زیادہ دوست
رکھتا ہوں ارشاد ہوا فاولادہ
احب الیک ام ولدک۔ بار الٰہا! میرے
معبود۔ ارشاد ہوا۔ اچھا خلیل! اب
ذرا آسمان کی طرف دیکھو۔ ابراہیم
نے سر اٹھایا۔ فکشف الغطاء و رای
... شور ... پردے ہٹا دئے
گئے اور خلیل اللہ نے اپنی آنکھوں سے رونما
ہونے والے دلخراش منظر کا مشاہدہ
کیا۔ حدیث کے الفاظ ہیں ... بکا
شدیداً ابراہیم نے بے اختیار ہو کر رونا شروع کیا
ممکن ہے خلیل اللہ نے ستاون برس کے
کسی ضعیف باپ کو اپنے ... فرزند
کے گلے سے تیر نکالتے ہوئے یا پھر اپنے اٹھارہ
برس کے کڑیل جوان کی چھاتی سے برچھی
کھینچتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ تو خیر ابراہیم بے
اختیار ہو کر رو رہے تھے نہیں! ان کے ساتھ
کائنات کا ذرہ ذرہ رو رہا تھا۔ عالم
سماوی میں ایک کہرام مچا ہوا تھا ملک بھی
رو رہے تھے۔ اتنے میں ایک ندا جو
انتہائی کرب و الم میں ڈوبی ہوئی آواز
عالم کون کی فضا میں گونجی۔ ان ھذا
لھو البلاء المبین وفدیناہ بذبح
عظیم۔ یہ تھی خواب خلیل کی غیبی تعبیر۔
ایک طرف ابراہیم نے اپنے خواب کی ظاہری
تعمیل تو کر دی لیکن یہ قربانی تکمیل کے آخری
منازل طے نہ کر سکی۔ قدرت نے ان کو اسی
منزل پر روک دیا اور آگے کی منزلیں طے
کرنے کے لئے کسی دوسرے کاروان سالار
کے ہاتھوں میں جانا تھا ... کربلا ...
... ۱۰ محرم ۶۱ ہجری القدس کی
ذبح عظیم کی ... پوری کر دیا۔

حقیقت شناس افراد جانتے ہیں کہ
خلیل اللہ کی یہ عظیم الشان قربانی سانحہ
کربلا کا مقدمہ تھی ... ایک حقیقت

باپ اور ایک حق کا بیٹے کے صبر و رضا
...... استقلال و استقامت ......
خلوص نیت اور اطاعت کامل کی آخری
منزلوں تک نہ پہنچ سکی لیکن حسینؑ نے خواب
ابراہیمی کی حقیقی تعبیر پیش کرتے ہوئے اپنے
اٹھارہ برس کے کڑیل جوان کو راہ خدا
میں یوں قربان کر دیا کہ جبین استقلال پر
ہلکی سے شکن بھی نمودار نہ ہوئی اور ثبات
قدم میں ادنیٰ سی لغزش تک نہ آئی۔
لغزش کیسی؟! جب تمام اصحاب و انصار
امامت پر سے پروانہ وار نثار ہو چکے تو
امام مظلوم نے اپنے اعزا و اقارب میں
سب سے پہلے اسی بیٹے کو بارگاہ احدیت
میں پیش کیا جو صرف جوان ہی نہیں بلکہ کڑیل
جوان تھا معمولی نہیں، ہم شکل پیغمبر تھا
جسکے سر بریدہ کو دیکھ کر یزید جیسا شقی القلب
بھی تلملا اٹھا تھا۔ اور انتہائی حیرت کے
عالم میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے
تھے تعجب ہے۔ ایسے حسین فرزند کو
کیونکر حسینؑ نے مرنے کی اجازت دی۔
ہاں! ہاں! اس کی ظاہر بین نگاہیں
بھلا اس شمع ایمان ضیاء کی شعاعوں کو کہاں
دیکھ سکتی تھیں جس سے حسینؑ کا احساس
قلب بقعہ نور بنا ہوا تھا حسین نفس
مطمئنہ کے ایک عملی پیکر تھے تب ہی تو نور
نظر کے گھوڑے سے گر کر آواز دینے کے
بعد ضعیف باپ کے چہرے پر سرخی کی
ایک لہر سی دوڑ گئی اور خشک لبوں پر
مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ بڑے ہی اطمینان
کے ساتھ لخت جگر کی لاش پہ پہنچے اور انتہائی
عزم و استقلال کے ساتھ علی اکبر کی
چاند سی چھاتی سے برچھی نکالی۔ اس وقت
نہ تو حسین کے ہاتھوں میں رعشہ تھا اور
نہ قلب مطمئن میں اضطرار و اضطراب نہ
آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور نہ دامن ہی کھینچا
جا رہا تھا چشم فلک نے بھی ابتدائے آفرینش سے اب
تک ایسے صبر و رضا اور عزم و استقلال کے پیکر کو
نہ دیکھا تھا جس نے۔ رضا بقضائہ و تسلیما
لامرہ کہتے ہوئے اپنے لخت جگر کی لاش
اٹھائی ہو۔ شاعر مشرق اسی منظر کو
دیکھ کر کہتا ہے۔

تمہ ابراہیم و اسمٰعیل بود
یعنی آن اجمال را تفصیل بود

آنچہ ابراہیم ... منزل ... [illegible]

ادھر فرزند رسولؐ اپنے جگر کے ٹکڑوں
کو یکے بعد دیگرے راہ خدا میں قربان
ہونے کے لئے موت کے منہ میں بھیجے
جا رہا تھا۔ بالآخر عصر تک سب ختم
ہو گئے۔ خلیل اللہ نے جو خواب دیکھا
تھا وہ حقیقی معنوں میں تھوڑی دیر
قبل شرمندہ تعبیر ہو چکا تھا لیکن ابھی
وفدیناہ بذبح عظیم۔ کی ناکمل تفسیر منازل
تکمیل تک نہ پہنچ سکی تھی اسی لئے خود سرور جنت
آگے بڑھے اور وقت آخر اقدس
الٰہی کی بارگاہ بے نیاز میں اپنے سر نیاز
کو سجدے میں رکھ کر کلمہ اسلام و تسلیم
کا اصلی مرقع روئے زمین پر نقش کر دیا۔
ایک انتہائی غمناک اور پرسوز آواز
فضائے دہر میں گونجی۔ یا ایتھا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ۔ اور حسینؑ کا سر سجدۂ خالق
سے اٹھا نہیں بلکہ اٹھا لیا گیا۔

اس طرح سے خواب ابراہیمی کی
حقیقی معنوں میں تکمیل اور مشیت ایزدی
کی لفظ بہ لفظ تعمیل ہوئی اور یوں
خواب کی باتوں کو حسینؑ نے جامۂ
حقیقت پہنا کر دنیا کو دکھا دیا۔
تب ہی تو دانائے راز کہتا ہے۔

رمز قرآن از حسینؑ آموختیم
ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم

امام حسینؑ کی سخاوت

اسامہ کا قرض ادا کر دیا۔ اسامہ
ابن زید بیمار ہو گئے حسینؑ ان کی عیادت
کے لئے تشریف لے گئے۔ اسامہ کی باتوں
سے ان کی پریشانی ظاہر ہوئی اور
وجہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان
پر ساٹھ ہزار درہم قرض ہیں۔ فرمایا
ہم ادا کر دیں گے اسامہ نے کہا ہمیں خوف
ہے کہ آپ ہمارے مرنے کے بعد ادا کریں
یہ سنکر حسینؑ نے اسے فوراً ادا کر دیا
اور فرمایا۔ بادشاہوں کی خصلت
میں سے سب سے زیادہ بری اور
ناقابل تعریف بات یہ ہے کہ وہ دشمن
سے ڈریں غریبوں پر سخت دلی سے
رحم نہ کریں اور بخل کریں۔

ایک اعرابی کا اثر حسینؑ کی سخاوت سے

کسی اعرابی نے حسینؑ کے سخاوت کی
شہرت سنی اور حاضر خدمت ہوا حسینؑ
نے قنبر سے دریافت کیا کہ کچھ موجود ہے
کہا چار ہزار دینار موجود ہیں۔ فرمایا
اسے دیدو جو ہم سے زیادہ مستحق ہے حضرت
نے اپنے کو چھپا کر اپنے دست مبارک
سے دیا۔ اور معذرت کیا۔ اعرابی رونے لگا
حضرت نے سبب پوچھا تو کہا میں تمہارے
ایسے شخص پر روتا ہوں کہ تمہارے زیر
خاک چھپنے پر یہ دست جود ناپدید
ہو جائیگا۔

معلم کی قدردانی۔ عبد الرحمٰن ابن
سلمی حسینؑ کے بعض بچوں کے استاد تھے
ایک روز جب بچوں نے گھر آکر سبق سنایا
تو حسینؑ نے استاد کو ایک ہزار دینار اور
حلہ عطا فرمایا۔ کسی نے زیادتی سخاوت
پر اعتراض کیا تو فرمایا۔ میری مختصر بخشش
اس کی کثیر عطا کے ہمپلہ نہیں۔

بخشش موافق معرفت کے۔ اعرابی
حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
کہا یا ابن رسول اللہ میں دیت کا ضامن
ہوا ہوں مجھے اس کی قدر مرحمت فرمائیے۔
فرمایا۔ اے برادر اعرابی میں تجھ سے تین
سوال کرونگا اگر ⅓ بتایا تو ⅓ زر دیت
اور ⅔ بتایا تو ⅔ بتایا تو کل ادا
کر دونگا۔ اسنے عرض کی یا ابن رسول
اللہ آپ کا ایسا صاحب علم و شرف
مجھ سے پوچھے! فرمایا۔ میرے نانا رسولؐ
نے فرمایا ہے کہ بخشش معرفت کے موافق
ہونی چاہئے اسکے بعد پوچھا۔

افضل ترین اعمال کیا ہے؟ جواب
دیا۔ اقرار توحید۔ پوچھا کونسی چیز انسان
کو ہلاکت سے بچاتی ہے۔ جواب دیا۔
خدا پر بھروسہ۔ پوچھا۔ کس چیز سے انسان
کی زینت ہے۔ جواب دیا علم ہے جس میں
حلم ملا ہو۔ فرمایا۔ اگر ایسا نہ ہو تو۔
کہا۔ پھر مال اور مروت ہو۔ پوچھا اگر یہ
بھی نہ ہو تو کہا۔ تو فقر میں صبر ہونا چاہئے۔
فرمایا۔ اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو کہا۔
تو ایسا شخص مستحق ہے کہ اس پر بجلی گرے
حضرت ہنسے اور اعرابی کو ایک ہزار دینار
اور ایک انگوٹھی عنایت کر کے فرمایا۔
ایک سے دیت ادا کر اور دوسرے کو نفقہ
میں صرف کر۔

عالم

محکمہ خارجی روس کی چین کو بھیجی ہوئی یادداشت امریکہ کا غور و خوض

واشنگٹن ۲۹ نومبر ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ محکمۂ خارجہ روس کی چین کو بھیجی ہوئی اُس یادداشت پر غور کر رہا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جاپانی معاہدہ امن چار بڑے خارجی وزیر تیار کریںگے۔ نامہ نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ امریکہ کے سابقہ رجحان میں کہ جاپان کی شکست میں روس سے زیادہ امداد دینے والے ممالک کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

چار بڑے خارجی وزیروں کے اجلاس میں جرمنی کے مستقبل پر پھر بحث

لندن ۳۰ نومبر۔ کل چار بڑے خارجی وزیروں نے اپنے اجلاس میں جرمنی کے مستقبل پر پھر بحث کی موسیو موٹوف نے اپنے خیال کا پھر اعادہ کیا کہ جرمنی کی امن کانفرنس کے انعقاد سے قبل ایک مرکزی حکومت قائم کی جانی چاہیے موسیو بیرو فرانسیسی وزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ معلوم کئے بغیر کہ جرمنی کی حکومت جمہوری طرز پر کام کرے گی یا کسی دوسرے طرز پر وہاں کوئی حکومت قائم نہیں کی جاسکتی۔ موسیو مولوتوف نے کہا کہ جرمنی کی حکومت سے خطرے کے کوئی اندیشہ کی ضرورت نہیں کیونکہ چار بڑی طاقتیں اس حکومت کی نگرانی کریںگی۔ وزراء خارجہ نے پاکستان کو اتحادی قوموں کے ساتھ امن کانفرنس میں حصہ لینے میں شریک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسلام

دنیا بھر کے عرب اور مسلمان تقسیم فلسطین کی مخالفت کریںگے۔ شامی مندوب کا اسمبلی کو انتباہ

نیویارک ۳۰ نومبر کل رات اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے تقسیم فلسطین کو منظور کرلینے اور بیت المقدس کو ایک آزاد شہر تسلیم کرنے کے بعد شام کے مندوب نے اسمبلی کو آگاہ کیا کہ دنیا بھر کے عرب اور مسلمان اس تقسیم کی مخالفت کریںگے۔ موصوف نے کہا ایشیاء کے تمام ملکوں اور کروڑوں مسلمان بھی اس فیصلے کے مخالف ہو جائیںگے۔

پاکستان

پاکستانی مرکزی کابینہ میں توسیع کے امکانات۔ ارکان کی تعداد سات سے بڑھا کر نو کردی جائیگی۔

کراچی ۲۹ نومبر۔ ٹائمز آف انڈیا کے اشاعتی رپورٹر نے یہ اطلاع بہم پہنچائی ہے کہ یہاں کے باخبر سیاسی حلقوں میں پاکستانی مرکزی کابینہ کی عنقریب از سر نو تشکیل و توسیع کے امکانات کی پیش قیاسی کی جارہی ہے۔

ایک معتبر وزارتی ذریعہ سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ کابینہ کے ارکان کی تعداد (۷) سے بڑھا کر (۹) کردی جائے گی۔ دفاع اور مہاجرین کے وزراء ان نو وزراء کے علاوہ ہونگے قلمدان دفاع کے لئے سردار عبدالرب نشتر موزوں ترین وزیر سمجھے جارہے ہیں۔ اس امر کا امکان پایا جاتا ہے کہ مرکزی مواصلات کا محکمہ خان افتخار الدین خان ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب کے تفویض کردیا جائے۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کو ان کے کثرت کار میں مدد دینے سر محمد ظفر اللہ خاں پاکستانی قائد وفد ادارہ اقوام متحدہ کو کابینہ میں لینے کی خواہش بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن موصوف کی خدمات حاصل کرنے میں عرصہ لگے گا۔ اس لئے ایسی صورت میں مشرقی بنگال سے نویں وزیر کے منتخب ہونے کی توقع ہے۔

ہندوستان

حکومت ہند نے شکر پر سے کنٹرول اٹھا لینے کا فیصلہ کر لیا

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد وزیر اغذیہ نے مجلس دستور ساز کی میقات مقننہ میں ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ حکومت نے شکر پر سے کنٹرول اٹھا لینے کا فیصلہ کرلیا ہے البتہ تاریخ اور دیگر تفصیلات زیر غور ہیں۔

پندرہ دنوں میں تین لاکھ نو ہزار آٹھ سو مسلمان ہندوستان سے منتقل کئے گئے

شملہ ۲۷ نومبر اسی مہینے کی ۷ ار اور ۲۴ تاریخوں کے درمیان سکھوں اور ہندوؤں کو مغربی پنجاب سے ہندوستان ریل کے ذریعہ منتقل کیا گیا۔ ۲۱ نومبر کو ختم ہونے والے پندرہ دنوں میں دو لاکھ ستر ہزار ہندو اور سکھ ہندوستان لائے گئے اور اسی عرصہ میں تین لاکھ ۹ ہزار مسلمان مخالف سمت پہنچائے گئے۔

دہلی میں مساجد پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے ہندوؤں کو ناظم ضلع دہلی کا انتباہ

نئی دہلی ۲/ دسمبر۔ ناظم ضلع دہلی نے ان تمام غیر مسلموں کو جنہوں نے صوبہ دہلی میں مساجد پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ انتباہ دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر مساجد کا تخلیہ کردیں۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ بصورت دیگر ان کے خلاف دفعہ ۲۹۷ کے تحت ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔

[illegible] ... میں عرض کرتا ہوں کہ [illegible] کے پیچھے ہم کو ہمارے [illegible] ایک نہایت [illegible] تاپاک حملے سے محفوظ و مامون رکھا میں جانتا ہوں کہ آج مملکت حیدرآباد کا ہر باشندہ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا پارسی، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ وہ غصہ اور نفرت کے جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن میں جملہ رعایا حضور پرنور کے آگے خود شاہ ذی جاہ ظل اللہ کی مثال پیش کرتا ہوں کہ ان کے چہرۂ مبارک پر کسی قسم کا بل تک آیا اور اس واقع ضبط و تحمل کی امید کی جا رہی ہوں۔ میں اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ہر اس قسم کی شورش اور تخریبی کوششوں کی نہایت سختی کے ساتھ بیخ کنی کرے گی اور میں امید کرتا ہوں کہ جملہ رعایا حضور پرنور بلا لحاظ مذہب و ملت حکومت کو اس سعی میں پورا پورا ہاتھ بٹائے گی اور ہر طرح امن و امان کو قائم رکھنے میں تعاون کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت شاہ ذی جاہ و سلطنت ابد مدت حیدرآباد کا ہر طرح حافظ و ناصر ہے۔

مولوی سید محمد قاسم رضوی صاحب صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین کا بیان

مسلمان۔ سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن شاہ ذیجاہ کی ذات مبارک کے متعلق کسی سوء ادبی کو برداشت نہیں کرسکتا اور میں جانتا ہوں کہ اس نوابادہ عقیدت کے لاکھوں ہندو و سکھ اچھوت گروہ اقوام اور تمام مذاہب و ملل کے لوگ بھی ایک ایک پر قربان ہو جائے گا لیکن آپ کے محبوب اور مقدس بادشاہ کی ذات اقدس پر آنچ نہ آنے دے گا۔ ان ناپاک حرکتوں سے نا پاک ارادوں کی تکمیل نہیں ہوا کرتی اور حیدرآباد کا امن پسند اور شریف مطالبہ شہری حصول مقاصد سیاسی کے ان مجنونانہ اور باغیانہ طریقوں کو ایک لمحہ کے لئے گوارا نہیں کرسکتا۔ حیدرآباد اس قدیم طرز حکومت کو جس میں امن و چین، سکون و آشتی ہو اور شاہ ذی جاہ کو اپنا باپ سمجھ کر تمام مذاہب و ملل کے افراد بھائی بھائی کی طرح رہتے بستے ہوں۔ جدید طرز کی مطلوبہ جمہوریت پر کروڑ بار ترجیح دیتا ہے خدا شاہ ذی جاہ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت با کرامت رکھے۔

(شاہ عثمان زندہ باد!)

ضروری اطلاع - [illegible] ناظرین کو اخبار یہ حصہ نہایت اشتیاق سے [illegible] دیا جاتا ہے [illegible] ... بار چھ روانہ کیا جا سکے [illegible]

[illegible] ادارہ میں ربط و ہوں ورنہ مجبوری ہے۔

منتظم

عوامی شاہ پر بم اندازی کا ناپاک منصوبہ
ہندوستانی سازشیوں کی شرارت

مشتعل نہ ہونے کی عوام کو شاہانہ ہدایت

آج کا جرم حکومت حیدرآباد کی تاریخ کا یہ ایک افسوسناک حادثہ ہے کہ موٹر شاہانہ پر بم اندازی سے ناپاک کوشش کی گئی یہ ایک شاندار واقعہ ہے کہ بہرام حضرت اقدس ملزم کے ساتھ سختی نہ کی جائے کی ہدایت فرمائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً پانچ بجے سواری شاہانہ کنگ کوٹھی مبارک سے برآمد ہو کر حسب معمول ... تھی کنگ کوٹھی مبارک کے باب الداخلہ سے اندازاً تین سو گز آگے آل سنٹ ہائی اسکول کو جانے والی گلی میں بدنصیب حملہ آور نارائن بابو اپنے آپ کو چھپائے ہوئے کھڑا تھا جیسے ہی موٹر شاہانہ اس گلی کے سامنے آئی نارائن بابو نے بم پھینکا جو موٹر شاہانہ کے ... ہٹ کر ... سیمنٹ کی سڑک پر گرا سے جا پا کر آگے چلی گئی موٹر کے بیس ہاتھ آگے بڑھ جانے کے بعد بم کا دھماکہ ہوا سمنٹ کی سڑک میں دو دو بالشت گڑھے پڑ گئے ... سمنٹ کی سڑک سے ٹکرا کر متعدد دیواروں میں دھنس گئے حادثہ کے ساتھ ہی موٹر ... کے لئے ارشاد شاہانہ ہوا۔

فرار کی کوشش بم مارنے کے بعد ملزم نارائن بڑی ہوشیاری سے فرار کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوتوالی کا جوان اور عوام نے اس کا تعاقب کر کے نارائن کو فرار ہونے نہیں دیا اور گرفتار کر لیا گرفتاری کے ساتھ ہی نارائن اپنے دوسرے بم پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا لیکن اس کے اس ہاتھ کو دبا کر پکڑ لیا گیا اور اس کی جیب کو جس میں دوسرا بم تھا جنبیہ سے کاٹ لیا گیا۔

مراحم خسروانہ حملہ آور کی گرفتاری کے بعد بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ارشاد فرمایا کہ حملہ آور کے ساتھ کسی قسم کی سختی نہ کی جائے اور ان عوام کو جو حملہ آور پر ٹوٹ پڑے تھے ہدایت کی گئی کہ ملزم کے ساتھ بدسلوکی نہ کی جائے اتنے زبردست حادثہ پر بھی شاہانہ بشرہ مبارک پر کسی انتشار کی علامت نہیں پیدا ہوئی۔

صدر اعظم بہادر سے مخاطبت حادثہ سے کچھ ہی دیر کے بعد ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر مولوی میر لائق علی صاحب اور صدر ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر حاضر آگئے ان دونوں حضرات سے تخاطب شاہانہ رہا۔ کچھ دیر کے لئے سواری شاہانہ کنگ کوٹھی مبارک کو مراجعت فرما ہوگئی۔ اور پھر حسب عادت سواری برآمد ہوئی۔

صدر ناظم کی فداکارانہ خدمات صدر ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر نے اپنے فداکارانہ جذبہ کے ساتھ حالات پر قابو پالیا دو راہرو جو زخمی ہوئے ان کی دیکھ بھال کے بعد عوام کے جوش و خروش پر قابو رکھنے کی ہدایات کیں۔ کنگ کوٹھی مبارک کے چاروں طرف گشت کر کے پہرے قائم کر دیئے۔

حملہ آور پولیس کی حراست میں حملہ آور نارائن بابو کو کوتوالی کی حراست میں لے لیا گیا دوسرے بم کے ساتھ اس کے پاس سے ایک شیشی بھی برآمد ہوئی جس کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے گا۔ شاہ منزل میں کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صدر اعظم کے علاوہ صدر ناظم اور معتمد کوتوالی بھی شریک تھے کونسل کے اجلاس نے حادثہ پر غور کرنے کے بعد نہایت سخت انسدادی تدابیر اختیار کئے جانے کے احکام دیئے۔

نشری تقریریں شاہ منزل سے ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر مولوی میر لائق علی صاحب نشرگاہ سے تقریر فرمائی ... نشرگاہ سے مولوی ظہیر احمد صاحب معتمد کوتوالی نے حکومت کا پریس نوٹ سنایا اس کے بعد ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر نشر فرمائی پھر صدر مجلس اتحاد المسلمین کا بیان بھی نشر کیا گیا۔

حملہ آور لا کلاس کا طالب علم ہے حملہ آور نارائن بابو کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اس کی عمر (۲۹) سال ہے اور وہ لا کلاس کا طالب علم ہے۔

... علاوہ مزید کوتوالی کو اطلاع ملی ہے کہ چند دن قبل ورنگل کے محکمہ راتب بندی میں ملازم تھا۔ تحقیقات میں حملہ آور کے تعلقات کا نشانہ ہی ملا ہے جس پر کوتوالی نے کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ توقع ہے کہ تحقیقات میں شروع ہوجائیگی ورنگل کو بھی خفیہ کا ایک دستہ روانہ کیا گیا ہے۔

کوتوالی کی کمیٹی رات کے گیارہ بجے صدر محکمہ کوتوالی میں نواب دین یار جنگ بہادر صدر ناظم کی صدارت میں کوتوالی کی ایک کمیٹی منعقد ہوئی جس میں بلدہ اور اضلاع کے تقریباً سارے اعلیٰ عہدہ دار اور ناظم فوجداری بھی شریک تھے جیسے ہی بم اندازی کی اطلاع شہر میں پھیلی لوگ ٹولیوں کی شکل میں عابد شاپ کی طرف روانہ ہوئے گئے پچھلی رات تک عوام کے ہجوم کا سلسلہ جاری رہا۔ نواب ظہیر یار جنگ بہادر اور دیگر امراء کنگ کوٹھی مبارک پر حاضر ہوئے خیریت شاہانہ سے مطمئن ہو کر واپس ہوئے۔

بندگان اقدس کی موٹر پر دستی بم

حکومت کا پریس نوٹ حیدرآباد ۴ دسمبر حکومت سرکار عالی نے حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے:۔

حکومت سرکار عالی کو اس بات کا اعلان کرتے ہوئے افسوس ہے کہ آج اعلیٰ حضرت بندگان اقدس خسرو دکن و برار کی موٹر کار پر ایک دستی بم پھینکا گیا جبکہ حضور پرنور کی موٹر حسب معمول شام کے وقت نکلی تھی۔ عوام اور پولیس کانسٹبل نے بم پھینکنے والے کو فوراً ہی گرفتار کر لیا۔

دو راہرو زخمی اس بم کے پھٹ پڑنے کی وجہ سے شاہانہ موٹر کار کو ضرب لگی اور سمنٹ کی سڑک بھی متاثر ہوئی۔ نتیجہ کے طور پر دو راہرو مجروح ہوئے۔ ایک مرد اور ایک عورت

عوام کی غضبناکی حسب معمول عوام جو اپنے ہر دلعزیز شاہ ذیجاہ کے دیدار کے اشتیاق سے جمع ہوگئے تھے اس حادثہ کی وجہ سے بے حد غضبناک ہوگئے۔

ملزم ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اگر اعلیٰ حضرت بندگان عالی موٹر روک کر اس مقام پر تشریف نہ لاتے جہاں حملہ آور موجود تھا اور یہ حکم صادر نہ فرماتے کہ ملزم کے ساتھ سختی نہ کی جائے تو بلاشبہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جاتے۔

دوسرا بم نکالنے کی کوشش جس وقت حملہ آور کو گرفتار کیا گیا وہ اپنی جیب سے دوسرا دستی بم نکالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے ہاتھ پکڑ لئے گئے اور تھوڑی سی کشمکش کے بعد دستی بم اس سے چھین لیا گیا۔

بندگان اقدس کا اطمینان قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی ایسے مطمئن رہے جیسے کہ کوئی واقعہ پیش ہی نہ آیا ہو۔ اسی دوران میں صدر ناظم کوتوالی اور فضیلت مآب صدر اعظم بہادر کو اطلاع ملی اور ہر دو اصحاب کنگ کوٹھی مبارک حاضر ہوگئے۔ حضور اقدس نے صدر اعظم بہادر اور صدر ناظم کوتوالی کو چند لمحوں کے لئے شرف خطاب عطا فرمایا اور اپنے پروگرام کی تکمیل فرمائی۔

حملہ آور سے گفتگو فضیلت مآب صدر اعظم بہادر اور صدر المہام کوتوالی نے حملہ آور سے مقام واردات پر سوالات کئے اور ماتحت عملہ کو ضروری ہدایتیں دیں۔ حملہ آور نے اپنا نام نارائن بابو بتایا اور یہ بھی کہا کہ وہ بیرونی علاقہ سے آیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تحقیقات جاری ہیں۔

فعل قبیح کی مذمت حکومت سرکار عالی کو یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی وفادار رعایا کے تمام طبقے شدت کے ساتھ اس قبیح فعل کی مذمت کریں گے۔ ساتھ ہی خداوند اقدس کی درگاہ میں سجدۂ شکر بجا لائیں گے کہ ان کے ہر دلعزیز بادشاہ کی ذات ہمایونی ہر طرح سے محفوظ و مصئون ہے۔

ملک دکن کی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ رعایا اپنے محبوب بادشاہ کے لئے دست بدعا ہیں کہ خداوند عالم ظل اللہ کو جملہ بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ و مصئون رکھے اور ملک دکن کا ہر زن و مرد یہاں تک کہ ہر ایک بچہ اس مذموم و قبیح فعل کی مذمت کرتا ہے۔ اور قاتل سے نفرت اور اس پر نفرین و لعنت کرتا ہے۔ اور خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتا ہے کہ شاہ جمجاہ کو اپنی عنایت سے بچایا۔ شاہ عثمان زندہ باد

دکن

لال بیٹھ میں بم کا دھماکہ۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ لال بیٹھ کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ وہاں ایک مقفل مکان میں کچھ بم پھٹ پڑے جس سے وہاں کے علاقہ میں دہشت پھیل گئی۔ مقامی پولیس کو جب اطلاع کی گئی تو اس نے اس مکان سے دو بم بھی برآمد کئے۔

کہا جاتا ہے کہ وہ مقفل مکان ایک ہندو کا ہے جو حال ہی میں حیدرآباد سے منتقل ہو چکا ہے۔

وقت کی مسدودی۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ہز مجسٹی دی نظامس گورنمنٹ نے روزنامہ وقت کو پندرہ دن کے لئے مسدود کر دیا ہے۔

حیدرآباد کے خلاف انڈین یونین میں پروپگنڈہ۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ مملکت اسلامیہ آصفیہ کے خلاف آج کل پوری قوت کے ساتھ انڈین یونین میں پروپگنڈہ کیا جا رہا ہے اس کے انسداد کے لئے پبلک پریس کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بعض ذمہ دار عوامی کارکنوں نے حکومت میں بعض مفید تحریکات پیش کی تھیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کا محکمہ نشر و اشاعت حیدرآباد کے خلاف پروپگنڈے کے مقابلہ میں جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل پیرا ہے۔

منادی ہفت روزہ۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ مولوی خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا ہفت روزہ منادی حیدرآباد سے شائع ہونے والا ہے۔ جو آزاد حیدرآباد ہندوستان اور پاکستان کے ہندو مسلمانوں میں معاشی و تجارتی تعارف و تعاون قائم کرنے کی تبلیغ کرے گا۔ دفتر۔ ہادی منزل باغ عام روڈ میں قائم ہوا ہے۔

نمائش مصنوعات مملکت۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ نمائش مصنوعات مملکت میں اس سال مصنوعات تعلیمی سے متعلق ایک علیحدہ اسٹال قائم ہوگا اس میں ملک کے تیار کردہ آلات سائنس۔ آلات تعلیمی چارٹیں، آلات نقشہ جات، ماڈلس اور کتب تعلیمی رکھے جائیں گے اور ان کی تشہیر بھی کی جائے گی۔ مالکان کارخانہ جات صناع، مصنفین، مترجمین، مولفین اور وہ حضرات جن کو تعلیم سے دلچسپی ہے اپنی تیار کردہ اشیاء، نقشہ جات و کتب وغیرہ پرنسپل صاحب ٹریننگ کالج خیریت آباد کے پتہ پر ختم ماہ دسمبر تک روانہ کر سکتے ہیں۔ نمائش میں اشیاء کی روانگی اور واپسی وغیرہ کے مصارف بذمہ نمائش ہوں گے عوام کی اطلاع کے لئے اشیاء آلات پر ان کی قیمتیں درج رہنا ضروری ہے۔

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

مہاجرین کی امداد۔ حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ مہاجرین کی امداد کے لئے مالاکو ریسالت تیار کی گئی ہے ایک ہزار مہاجرین کے قیام کا اور ایرہ نزد کیمپ کے (لپ ۱۴۰۰) مہاجرین کے کپڑے کا انتظام کیا ہے۔

آتش زدگی کے ملزمین۔ حیدرآباد ۱ نومبر سدا سیو پیٹھ کی آتش زدگی کے سلسلہ میں کوتوالی نے (۲۳۱) مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کا معاملات اسپشل مجسٹریٹ میں چالان پیش کیا جانے والا ہے

صدارت عظمیٰ کا جائزہ۔ حیدرآباد ۲۹ نومبر مولوی میر لائق علی صاحب نے آج ۱۱ بجے حسب فرمان خسروی صدارت عظمیٰ کا جائزہ حاصل فرمایا کنٹرولنگ کمیٹی میں معتمد ما حکومت خان بہادر اشفاق احمد خاں نے آپ کی خدمت میں جائزہ سے متعلقہ چند کاغذات پیش کئے جس پر مولوی میر لائق علی صاحب نے حصولی جائزہ کے دستخط فرمائے۔ اس کے بعد آپ کنٹرولنگ کمیٹی سے رخصت ہو کر شاہ منزل پہنچ گئے۔

صدر اعظم بہادر کی باریابی۔ ہز اکسلینسی مولوی میر لائق علی صاحب وزیر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے آج شام کے (۴) بجے بارگاہ ہمایونی میں باریابی کا شرف حاصل کیا اور رواج کے مطابق پیش کش نذر کی عزت حاصل کی مولوی لائق علی صاحب۔ صدارت عظمیٰ پر انتخاب کی وجہ سے مولوی میر لائق علی صاحب کو آج کنٹرولنگ کمیٹی کے عمال و عہدیداروں نے خدا حافظ کہا۔ عکس کشی و گلپوشی کے بعد مسٹر [illegible] [illegible] آپ کی خدمات کو خراج تحسین ادا کیا جس کا جواب دیتے ہوئے مولوی میر لائق علی صاحب نے فرمایا کہ ان اچھے خیالات کے لئے میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میں سے ہر شخص خلوص کے ساتھ کام کرے گا خدا آپ سب کی مدد کرے

مسٹر تارا پورو والے نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ بے حد عملی انسان ہیں اور باتیں بہت کم کرتے ہیں اپنی طبیعت سے آپ تعریف سننا پسند نہیں کرتے لیکن آج کا یہ اجتماع اس موقع پر اظہار خیال کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے احساس فرض ایمانداری و جانفشانی اور نصب العین سے غیر معمولی وابستگی کی اعلیٰ ترین مثال قائم فرمائی ہے۔ آپ کو اپنے ساتھیوں اور اپنے ماتحتین کی جانب سے ہمیشہ عزت و احترام حاصل رہا۔ موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم ہمیشہ آپ کے مقولہ ایمانداری اور مستعدی پر عمل پیرا ہونے کی سعی کریں گے۔

مینجنگ ایجنٹ و چیرمن۔ ۲۹ نومبر مولوی میر لائق علی صاحب کے صدارت عظمیٰ پر فائز ہونے کی وجہ سے کنٹرولنگ کمیٹی اور اس کے ملحقہ اداروں کے مینجنگ ایجنٹ اور چیرمن خان بہادر عبدالکریم بابو خاں مقرر ہوئے ہیں۔

جدید حکومت تشکیل پا رہی ہے سابق وزراء کو کام جاری رکھنے کا حکم۔ حیدرآباد ۳۰ نومبر دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلینسی صدر اعظم بہادر مولوی میر لائق علی صاحب کے جدید حکومت تشکیل دینے تک صدارت عظمیٰ سے سابقہ وزراء کو کام جاری رکھنے کے لئے نیم سرکاری وصول ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نواب زین یار جنگ بہادر نائب صدر اعظم اپنی خدمت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ جدید صدر اعظم بہادر شاہ منزل میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

کونسل کا اجلاس۔ حیدرآباد ۳۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ یکم دسمبر دو شنبہ کو کونسل کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے اس اجلاس میں سابق وزراء شریک رہیں گے۔ ممکن ہے کہ آئندہ اجلاس تک جدید کابینہ تشکیل پا جائے اور موجودہ وزراء کی یہ آخری کونسل ہو۔

صدارت عظمیٰ۔ حیدرآباد ۳۰ نومبر۔ صدارت عظمیٰ پر مولوی میر لائق علی صاحب کے انتخاب کو ملک کے ہندو مسلم طبقوں میں بنظر استحسان دیکھا جا رہا ہے اور اس انتخاب سے ایک اچھے مستقبل کی توقع کی جا رہی ہے۔ کانگریسی اور اتحادی دونوں حلقے مطمئن نظر آ رہے ہیں۔ طبقہ علماء امراء اور مختلف جماعتوں کے قائدین بھی مولوی میر لائق علی صاحب کے انتخاب کو ملک کی ترقی و قیام امن کی اچھی علامت سمجھ رہے ہیں۔

معتمد صاحب مجلس علماء دکن۔ مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب قادری معتمد مجلس علماء دکن اپنے پیام میں کہتے ہیں کہ مولوی میر لائق علی صاحب اچھے کردار کے حامل ہیں۔ اپنے ملک کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ انہیں صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

اہم تجارتی مقامات پر فائر بریگیڈ۔ حیدرآباد۔ یکم دسمبر۔ جس طرح بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں آتش زدگی کی صورت میں آگ بجھانے کے لئے فائر بریگیڈ کا انتظام ہے۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے اہم تجارتی مقامات اور بڑے بڑے شہروں میں بھی چار لاکھ پچاس ہزار ایک سو اٹھاسی روپیہ کے صرفہ سے فائر بریگیڈ کے اسٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اورنگ آباد۔ ورنگل، ناندیڑ اور جالنہ میں فائر بریگیڈ کے اسٹیشن کے لئے اراضیات بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔ سینتالیس ہزار روپیہ کلدار کے صرفہ سے میری و ترنا فائر انجن کا مکمل سٹ خریدا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آگ بجھانے والی موٹریں بھی کافی تعداد میں خریدی جا رہی ہیں۔

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

تحقق المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا ہے فتوی سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار نجف اشرف و سرکار خیر [illegible] جزو عمل کے لئے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت رعایتی عہ

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۰ کہرہ کاغذ ۱۲ار

زین العابدین فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عہ

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر

اقوال اہل بیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵۰ کاغذ چکنا للعہ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۳۲ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۴ر

مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفاد آخرت از آزاد مرحوم صفحہ ۵۵ ۶ر

مثنوی نہم و دہم عشرہ سوم ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی - ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات معجزات عجائب و سورۂ قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات صفحہ ۱۰۵ ۶ر

ولغان حضرت صاحب الزمان علامات الظہور علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم عہ قیمت زیر طبع

عقائد شیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل کیا حجم عہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بے مثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید جمیل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳ر

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸ر

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴ر

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طالب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۲۳۲ عہ

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن از

سیرت صدیقۂ صغری حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت للعہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ار

سوانح شہید ثالث - ۴ر

تذکرۂ فردوسی نوشتہ جناب سید شمس اللہ صاحب قادری عالمانہ مستند تذکرہ صفحہ ۱۴۳ کہرہ ۴ر

خیابان ثاقب سوانح عمری سید ابی طالب ثاقب بیاد ثاقب مع تاریخ حیدرآباد دکن - عہ

نقشہ ایران رنگین ۸ رسالہ ۲ار

سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی سید زین الدین حیدری

عراق و ایران سفر نامہ مرزا ابجد علی بہادر نواب میر امجد علی خان رنگین عکس کی ضخامت صفحہ ۳۵ تقریبا یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت سے

سفر نامۂ عراق - از حافظ محمد مجتبی صاحب ایک بہترین قابل دید سفر نامہ صفحہ ۱۴۰ ۴ر

حیات ابو طالب مرتبہ حالد صفحہ ۹۲ ار

حجج و بینات در بیان معجزات و عقائد و غایبات صفحہ ۱۴۴ عہ

قلب نگین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشتمل مناجات از نگین صاحب ۳ر

زیارت عاشورا جلی قلم - ۴ر

زیارت مطبعہ حضرت زینب - ۳ر

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ر

زیارت اربعین - ۲ر

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا ۲ر

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ر کہرہ ۲ر

دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳ر

دعائے ختم قران - ار

حدیث کسا مترجم اردو - ۲ر

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۳ر

دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر

دعائے سباسب ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ تعقیبات و ادعیہ و مہمات و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۴ر

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۲ر

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ر

بولقیہ مقاصد - در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ - ۲ر

تجلیہ تجلی - مجموعہ قصائد در زم قمر و الاعظم اوسط ۱۴ - کہرہ - ۱ر

تعویذات

دعائے مجیر - برائے دفع جن و شیاطین و حفظ از بلیات و چشم زخم مجرب ۲ر

دعائے ہفت ہیکل از ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و تسخیر جن عورتوں کے لئے بہت مفید ہے - ۲ر

دعائے ام الصبیان از منہاج ار

دعائے دفع طاعون ہیضہ نافع ۲ر

دعائے ناد علی صغیر - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲ر

ایضاً نافع ام الصبیان ۳ر

دعائے قطعہ ازدم - ۲ر

دعائے دفع سحر و جادو ۲ر

دعائے مودت مرجانہ برائے محبت شوہر ۲ر

دعائے نور برائے دفع تپ و ثانیہ مرض و امراض جسمانی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲ر

دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲ر

دعائے السیفی مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کار ہا و حصول ملازمت و ترقی - ۲ر

حرز چہاردہ معصوم برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشایش کار ہائے مشکلہ

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض - ۲ر

جوشن صغیر - بشرح مذکور ۲ر

دعائے ہفت ہیکل و شرح تعویذ و در [illegible]

[illegible] دافع بلا - جواد ۲ر

آیۃ الکرسی برائے دفع جن و شیاطین و تسخیر خلائق ار

ایضاً - آیۃ الکرسی [illegible]

آیۃ الکرسی [illegible]

دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے [illegible]

دعائے ناد علی [illegible] تعویذ ۲ر

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۴ رباعی ۴۰ سوز ۲۰ سلام ۸۰ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگردوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک ... کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۳ سوز ۵۰ سلام ۸۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگردوز سوزخوانی کے مرثیے مجم ۲۱۶ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۴ مخمس سوزخوانی کے جگرسوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب بن مظاہر تک ... کبرہ ...

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے ... چکنا کاغذ ... کبرہ ... دوحصہ سوم و چہارم یکجائی کبرہ کاغذ ...

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ... ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ... ہندتک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے مجم ... چکنا ... کبرہ ...

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۴۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب مستکلی مرثیے اور نوحے مجم ... چکنا کاغذ ... کبرہ ... ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائی کبرہ ... چکنا کاغذ ... ہر چھ حصے یکجائی جس میں سوم و ششم کبرہ ... ایضاً ہر چھ حصے یکجائی کاغذ کبرہ جس میں حصہ اول و دوم چکنا ہوگا ...

ہلال ماتم ... سلام ۳۴ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا ... کبرہ ...

فغان بزم عیش ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۱ مخمسہ ۱۲ مرثیے منبرخوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کبرہ ...

سفیر ماتم ۱۰ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۴ چکنا کاغذ ... کبرہ ۱۲ ...

سبع شداد ... مشہور نامور مرثیہ گو کے خاص سات ... کے چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ کبرہ ...

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر وشعرائے مرحوم ... رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک مجم ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۶۵ کاغذ چکنا ہے کبرہ ...

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ و شہادت امام ... انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۸۱ نوحے صفحہ ۲۶۲ کاغذ کبرہ مجلد ... جلدیں باقی رہ گئی ہیں ...

عزائے ماہ محرم ... کبرہ ۱۰ ...

جام شہادت نوحہ جات مشہور مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت اہل ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۴ ... نوحے صفحہ ۴۹ ... چکنا ...

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ...

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ... ہر سہ حصہ یکجائی ...

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۳ صفحہ کبرہ کاغذ ۱۲ ...

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات ... جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار تھے ... جن کے نوحے ہندوستان میں ... ۲۰۳ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم جلی ۲۰۵ نوحے ... چکنا ... کبرہ ...

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ...

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۸۶ صفحے چکنا کاغذ ...

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ ...

تسکین فاطمہ ... ۱ ...

بیاض اہل ماتم نوحہ جات ... مرحوم ... ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ ...

حصہ دوم ... نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ... کبرہ ...

قرطاس غم نوحہ جات غماسن مرحوم ۱۵۴ نوحے ۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ ...

طومار درد نوحہ جات ... ۶۰ نوحے صفحہ ۱۲۴ کبرہ کاغذ ...

وسیلہ بخشایش نوحہ جات عیسوی مرحوم ... نوحے صفحہ ... چکنا ... کبرہ ...

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعراء کے ۲۸ قابل رقت اور نوحے صفحہ ۳۲ ...

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ...

اوکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صبا ...

سرمایہ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع ...

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیسان ...

معراج غم نوحہ جات رعد
چکنا ... کبرہ ...

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ ...

جبر و ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ... چکنا ...

پیام شہادت نوحہ جات حکیم ... شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحے ...

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کبرہ کاغذ ...

ثبوت شہادت نوحہ جات باقر مرحوم ... ۲۱۸ صفحے چکنا کاغذ ...

فغان سکینہ مرتب مصائب و وفات حضرت سکینہؑ کے ۲۱ نوحے ... مختلف شعرا کے ۸۳ نوحے صفحہ ...

شبہائے غم ...

اشک غم محرر ... شہرت کے ۲۱ نوحے صفحہ ... کبرہ ...

شبیہ غم صمصام شیرازی مدیر ... ۱۳۵ نوحے ...

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحوں کا مجموعہ ...

صد سلام نواب شہید یار جنگ بہادر ...

شہید عشق مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ صفحہ (۳۰۴) ...

فغان سجاد ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے ...

نوحہ جات صمصام صفحہ ۳۲ ...

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات ... مرحوم ۱۲ ...

دافع الطاعون نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا ۳ کبرہ ۲ ...

دفتر الم ... دفتر غم ... تشنہ غم ... ریاض ... آئینہ ماتم ...

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب ہذا کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ کے تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی مجم ۲۲۴ صفحات قیمت ...

یہ کتابیں کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ حکومت ...

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری
نمبر ۲۲ ۱۳۶۷ھ
(بالخصوص)

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

چندہ اخبار
سالانہ ۶ ششماہی ۳
فی پرچہ ۲ پرانا پرچہ ۴
(اجرت اشتہار)
فی صفحہ ... فی انچ کالم ...
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شایع ہوگا

مدیر: شیخ ابوالقاسم
معاونین: حافظ الدین جنگ — عباس رضوی
مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) | یکم صفر المظفر ۱۳۶۷ھ م ۱۵ بہمن ۱۳۵۷ف موافق ۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ | نمبر (۲۸)

خونِ چکیدہ

لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی

وہ دل جو ایک قطرۂ خوں چکیدہ ہے — دامن پہ آج مثلِ گلِ نو دمیدہ ہے
تاثیر خونِ ناحق مظلوم الحذر — جو گل نکل رہا ہے گریباں دریدہ ہے
یہ غم وہ زہر ہے کہ جگر ہو گئے لہو — سبزہ چمن کا بھی مژۂ خوں چکیدہ ہے
کس کا لہو بہا ہے یہ اے ارضِ کربلا — گیتی تمام کشتی لوح [illegible] ہے
پنہاں ہوا ہے چاند امامت کا خاک میں — فرطِ الم سے پشت مہ نو خمیدہ ہے
کیا خاک اہلِ درد کے دل کو سکون ہو — [illegible] کوئی [illegible] ہے
اس داغِ پختہ سوز کی کیا قدر ہو سکے — [illegible] وفا جو دل آرمیدہ ہے
شیشوں میں ہے ملائکہ کے جذب باطنی — ہر قطرہ اشک شبنم خورشید دیدہ ہے

بیت الحزن کو میں نے پھر آراستہ کیا
پابند نالہ پھر لب حسرت گزیدہ ہے

ادب نما

لاوا

جب سان فرانسسکو میں بین الاقوامی مندوبین دنیا میں پھر ایک بار امن قائم کرنے کی غرض سے سر جوڑے بیٹھے تھے، اس وقت جنگ سے اکتائی ہوئی دنیا نے ہما اور مفلوک الحال اور غلام ممالک خصوصاً نئی تمناؤں کے سہارے جی اٹھے سان فرانسسکو میں نشستند، گفتند و برخاستند کا نتیجہ یہہ نکلا کہ ایک نئی انجمن اقوام متحدہ کی ولادت عمل میں آئی اور وہ انجمن اقوام جو جنگ کی ابتدا میں مرچکی تھی اب رسمی اور دستوری طور پر دفن کر دی گئی۔

بڑے زور و شور سے انجمن کا دستور بنایا گیا۔ مختلف ممالک نے دھڑلے سے شرکت کی اور سب نے ہم آہنگی سے دنیا کو یقین دلایا کہ کرہ ارض نے اس سنے جنم میں نسلی امتیاز و برتری کا خاتمہ کیا جائیگا۔ غلام ممالک کو آزادی کی فضائیں عطا کی جائیں گی۔

مظلوم اقوام کو اُن کے حقوق واپس کئے جائیں گے۔ ظالم کو اُس کے عمل کی سزا ملے گی۔

غرض ہر طرح سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں امن قائم کیا جائیگا اور ذرہ ذرہ کو خورشید آزادی بنایا جائے گا۔

اس وقت انجمن اقوام متحدہ کو قائم ہوئے تقریباً دو سال ہوئے۔ اس کی کارگذاری پر ایک نظر ڈالی جائے تو نہایت ہی واضح طور پر روشن ہوجائیگا کہ دنیا کو امن اور آزادی کی جھوٹی جھلک دکھلا کر تین بڑی طاقتیں اپنے اپنے مفاد کی بقا میں منہمک ہیں۔ اب تک جتنے مسائل سے انجمن دوچار ہوئی ان میں نمایاں اور اہم مسائل جنوبی افریقہ کے ہندوستانی، انڈونیشیا اور ولندیزی سامراج، فلسطین اور صیہونیوں کا مسئلہ۔

جنوبی افریقہ، برطانوی سامراج کے سامراجی فرزند جنرل اسمٹس کی آمریت کا شکار ہے۔ وہاں کے بے شمار ہندوستانی تجار کو شہری حقوق قطعاً حاصل نہیں اور ان کے ساتھ گورے اور کالے کا امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔

اسمٹس کی اس انسانیت دشمن حرکت کے خلاف مسز وجے لکشمی پنڈت نے گذشتہ سال انجمن اقوام متحدہ میں تحریک پیش کی لیکن انجمن کے دو تہائی سے بھی زیادہ ارکین نے موصوفہ کی تحریک کو مسترد کر کے انسانیت پرستی اور حریت پسندی کا ثبوت دیا۔ پہلی بار دنیا کے مظلوم حلقوں نے انجمن اقوام کے اس فیصلے کو مشتبہ نظروں سے دیکھا۔ غرض چونکہ دستوری رو سے اسی سال کوئی مسترد تجویز انجمن میں دوبارہ پیش نہیں ہوسکتی اس لئے مسز پنڈت نے اس سال پھر اپنی تجویز پیش کی۔ لیکن مزید اکبار پھر وہی نتیجہ۔ ڈھاک کے تین پات!

انڈونیشیا جنگ سے پہلے ڈچ سامراج کی ملکیت تھا۔ جنگ کے دوران میں وہ جاپان کا شکار رہا۔ اور جاپان کی شکست کے بعد اس نے اپنی آزادی کا علم شکستہ پرچم بلند کرنا چاہا لیکن ولندیزیوں نے اپنی مشین گنوں کے رخ اس پرچم کی طرف موڑ دیئے۔ ولندیزیوں نے اپنا کھویا ہوا اقتدار پھر حاصل کرنا چاہا۔ حریت پسند انڈونیشیا کی گردن میں طوقِ غلامی پہنانا چاہا۔

لیکن انڈونیشیا کا بچہ بچہ اپنی شکست اور طاقت کو نظر انداز کر کے پوری ہمت و استقلال سے اپنی مادر وطن کی لاج بچانے کھڑا ہوگیا۔ مٹھی بھر حریت پسندوں نے جدید آلات حرب سے مسلح سامراجیوں کی کثیر التعداد فوج (اور دنیا میں ہمیشہ ظالموں کی اکثریت رہی جس کا مطالعہ تاریخ اقوام عالم سے کیا جاسکتا ہے) کے مقابلے میں دندان شکن مدافعت کا مظاہرہ کیا لیکن آخر کہاں تک مدافعت ہوتی۔ حریت پسندوں کے ارباب اقتدار نے جب یہہ مسئلہ انجمن میں پیش کیا تو تجویز یہہ ہوئی کہ کسی فیصلے تک ولندیزی اپنا جارحانہ اقدام روک دیں۔ لیکن انجمن اقوام متحدہ کے اثرات اور رعب و جلال کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ولندیزیوں نے اقدام جاری رکھا! خیر — جب روس نے انڈونیشیا کی حمایت میں مکمل آزادی کی تحریک پیش کی تو فرانس نے اپنے حق تنسیخ سے اسے مسترد کر دیا کیوں کہ اسے انڈوچائنا میں اپنے اقتدار کی ہلاکت کا ڈر تھا! غرض انجمن نے اس کوشش کی کہ وہ دنیا میں امن و آزادی نافذ کرے کی انڈونیشیا کا مسئلہ بہترین دلیل ہے!

اور اب — شاید تقسیم فلسطین سے انجمن اقوام متحدہ دنیا میں امن قائم کرے گی؟ ٹھیک ہے۔ امن کے قیام کے لئے ایک اور عالمگیر جنگ کی ضرورت ہے اور اس جنگ کے لئے مسئلہ فلسطین موزوں ترین بہانہ ہے! زندہ باد انجمن اقوام متحدہ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

لیکن اُمید ہے کہ تقسیم فلسطین کی وجہ سے مختلف گوشوں سے نوجوان کے لاوے اُبل پڑیں اور دنیا پھر ایک نئی جنگ کی تیاری کرے۔ گذشتہ جنگ عالمگیر کا لاوا بھی ایک عالمی انجمن سے نکلا تھا اور ہونیوالی جنگ کا سبب بھی یقیناً یہی انجمن اقوام متحدہ بنے گی۔ (باقی)

قرارداد عقیدت

انجمن نوجوانان حسینی کا یہہ جلسہ باتفاق خیال و لسان اس غیر شریفانہ حرکت پر اظہار نفرت و ملامت کرتا ہے جو ذات شاہانہ پر قاتلانہ حملہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی اور بندگان عالی کے حسن سلوک کو جس کی مثال عام نہیں اسوۂ اسد اللہی کا سچا اتباع تصور کرتا ہے جو اعلیٰ صفات انسانی اور اسلامی تعلیم کا حسین ترین نمونہ ہے۔ ہمیں مجرم سے زیادہ اس جماعت سے پرخاش ہے جو اس بد نصیب کے پیچھے چھپی ہوئی تار کھینچ رہی ہے۔ حکومت سے ہماری بے تابانہ خواہش ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ سازش کا پتہ چلائے اور نتائج تحقیقات کو منظر عام پر لائے تا کہ دکن کے مسلمان اور وفادار ہندو رعایا جنہیں اس واقعہ نے پہلے سے کہیں زیادہ متحد و مرتکز کر کے جوش عقیدت سے بھر دیا ہے اشرار کے وجود سے حیدرآباد کی مقدس سرزمین کو پاک کر کے چھوڑیں۔ شاہ ذیجاہ کے لئے دعاء سلامتی ہماری ہر مجلس کے ختم سے پہلے لازمی طور پر ذاکرین اور واعظوں کا وظیفۂ حیات بن چکا ہے۔ ہم اپنے اظہار جذبات کے لئے ایک شعر سے زیادہ کچھ اور کہنا نہیں چاہتے۔

جان تم پر نثار کرتے ہیں
ہم نہیں جانتے دعا کیا ہے

شاہ عثمان زندہ باد

اَلَآ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیھِم وَلَا ھُم یَحزَنُون

مولانا سید نثار حسین صاحب قبلہ کا بصیرت افروز بیان

آنے والے زمانے کے مورخ اس زمانہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ اور کوئی بدنما اور شرمناک واقعہ نہ پائیں گے کہ ایک ننگ انسانیت نے موکب ہمایونی پر حملہ کیا گویا قانون حیات اور مشیت ایزدی سے ٹکر لینے کی کوشش کی اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ کے صفات اور برکات اس کی محتاج نہیں کہ ہم ایسے وابستگان مورد الطاف کی زبان سے دہرائی جائیں البتہ ہماری وفاداری ہمیں مجبور کر رہی ہے کہ وہ بار بار دہرائی جاویں تاکہ حقیقت نا آشناس حقیقت بین اور آئندہ نسلیں سبق آموز ہو سکیں۔ حیدرآباد کے باشندوں نے بلا اختلاف مذہب و ملت اپنے وفادارانہ بیانات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ابھی ہماری دیرینہ روایات زندہ ہیں خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم قول کو عمل سے بھی ہم آہنگ کر سکیں۔

حافظ حقیقی ذات ہمایوں کو با عافیت و عظمت و اقبال سلامت رکھے۔ جو تمام اہل دکن کے لئے عموماً اور اہل ایمان کے لئے خصوصاً ایک نعمت الٰہی ہے۔ جو ہماری ہمہ جہتی امیدوں اور تمناؤں کا مرکز ہے۔

آمین یا رب العالمین بحق طٰہٰ و یٰسین و آل یٰسین علیہم السلام

سواری شاہانہ پر بم اندازی

یہ خبر بہت ہی افسوسناک ہے کہ ایک بدمعاش نارائن نامی نے اعلیٰحضرت شہریار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی موٹر پر بم اندازی کی جس سے موٹر کو تھوڑا سا نقصان پہنچا اور بفضل خدائے قدوس شاہ ذیجاہ بال بال بچ گئے حیدرآبادی سنجیدہ حلقوں کے خیال کے مطابق یہ کسی ایک فرد کا کام نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کوئی جماعت کام کر رہی ہے۔ ایسی بیہودہ حرکت سے کسی سیاسی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش محض بیوقوفی اور بزدلی کی دلیل ہے مخالفین کو جاننا چاہیے کہ حیدرآباد کی ساری رعایا اپنے محبوب بادشاہ پر جان و مال آبرو و نثار کر دینے کو تیار ہے جس لئے شاہ ذیجاہ تک پہنچنے سے پہلے ان پونے دو کروڑ باشندوں کی لاشوں کو روندنا پڑے گا ادارہ انتخاب ایسی غنڈہ گردی اور بزدلانہ حرکت کو حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے اور دشمنوں پر یہ واضح کرتا ہے کہ ایسا کے نام نہاد بیرد بزدل بھیڑیئے تو ایک طرف بڑی سے بڑی قوت بھی ہمارے ظل اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہم بارگاہ خداوندی میں اپنے مالک کی سلامتی کے لئے شکر گذار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پروردگار شاہ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ ہمیشہ قایم رکھے۔

مدیر

نسخہ ردِّ بلا

باہم ہندیکا شاہ کی موٹر پہ جس دم نابکار
رکھ لیا شہ کو حفاظت میں ولی پروردگار
نسخہ ردِّ بلا ہے یہ پڑھیں ہفتاد بار
شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیفَ اِلَّا ذُوالفِقَار

رحمت حیدرآبادی

مجالسِ عزا و نماز شکرانہ

بتاریخ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ بوقت مغرب بہ الاوہ برطوق مبارک منجانب حجۃ الاسلام مولانا سید نثار حسین المعروف بہ سید آقا صاحب قبلہ و کعبہ نذری مجلس و نماز شکرانہ بہ سلسلہ سلامتی اعلیٰحضرت بندگانعالی پڑھی گئی۔

منجانب انجمن نوجوانان قوم عبادت خانے میں شاہ ذیجاہ کی سلامتی کی مجلس اور نماز شکرانہ ادا کی گئی مجلس فخر قوم علامہ رشید ترابی نے پڑھی

صحیفہ

جلسہ نوجوانان حسینی

انجمن نوجوانان حسینی کا ایک جلسہ عام بتاریخ ۱۹ بہمن ۱۳۵۶ف روز ... شام کے ٹھیک ۵ بجے بدیوڑھی عالیجناب نواب عنایت جنگ بہادر واقع زہرا نگر منعقد ہوگا امید کہ ارکان انجمن اپنی دیگر مصروفیتوں کے باوجود اجلاس کی اہمیت کا لحاظ فرماتے ہوئے اپنی شرکت اور اپنے مفید مشوروں سے انجمن ہذا کو مستفید و مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمائیں گے۔

پیش نامہ :- انتخاب صدارت
سالانہ رپورٹ - آئندہ لائحہ عمل کی تشکیل - آپکی شرکت کا متمنی
مہدی عابدی جاگیردار

نوٹ :- پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے

نواب سالار جنگ بہادر عدالت میں آئے بغیر بھی اپنا مقدمہ چلا سکتے ہیں

عدالت فوجداری سے یہ حق پسندانہ فیصلہ سنایا گیا کہ نواب سالار جنگ بہادر عدالت میں آئے بغیر بھی اپنا مقدمہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ ہمیں عدالت سے ایسے ہی فیصلے کی توقع تھی جو بالکلیہ حق بینی اور انصاف پر مبنی ہے۔

نواب صاحب سے ایک لاکھ روپیہ بطور ضمانت مانگے گئے اور یہ کہا گیا چونکہ نواب سالار جنگ بہادر اور ان کے اسٹیٹ پر دعویٰ نہیں چل سکتا لہذا اگر نواب صاحب مقدمہ ہار جائیں تو ایک لاکھ روپیہ بطور ہرجانہ مل جائیں گے۔ لیکن نواب صاحب کے فاضل ایڈوکیٹ حکیم سید علی صاحب نے کہا کہ قانوناً ہرجانہ پچاس روپیہ سے زیادہ کا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال محترم جج نے اس مسئلہ کو ملتوی رکھا یہ ایک لاکھ روپے محض نواب اور ان کی دولت کو دیکھ کر مانگے جا رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں وہ افواہ بھی اسی لئے پھیلائی گئی تھی کہ نواب صاحب نے ان ایجنسیوں کو کچھ نہ دیا تھا۔ افسوس کہ ہماری نیوز ایجنسیاں اکثر خبروں کے سلسلے میں بددیانتی سے کام کرتی ہیں اور جدھر روپیہ کا وزن ہو اور جو ان کی جیب گرم کرے اسی کی گاتی ہیں خواہ وہ کیسا ہو۔ تقریباً یہی ہماری صحافت کا بھی یہی حال ہے۔ صحافت کسی کی شہرت کا آلہ کار نہیں ہوا کرتی کسی سے پیسے لیکر اس کے عیوب پر پردہ ڈالنا ایسے عیوب پر جو قوم کی تباہی کا باعث ہوں یقیناً صحافت کا گلا گھونٹنا ہے۔ صحافت کو تو بالکل غیر جانبدار اور دیانتدار ہونا چاہیئے۔

اشتہار

اشتہار حاضری مدیون مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ بیڑ ضلع بیڑ واقع ۱۲ بہمن ۱۳۵۵ف

نمبر مقدمہ (۲۱/۲) بابتہ ۱۳۵۶ف باجلاس مولوی سید علی خاں صاحب بی اے ایل ایل بی منصف بیڑ

ڈگریدار - بنولتی ولد واجی بورڈے قوم مرہٹہ عمر (۵۴) سالہ پیشہ زراعت ساکن ... تعلقہ و ضلع بیڑ

بنام

مدیون شنکر ولد آباشا قوم ستار عمر ۲۹ سالہ پیشہ ... ساکن حال بھکیر ضلع بیڑ

دعویٰ - زرمطالبہ مبلغ [illegible] سکہ عثمانیہ

بنام شنکر ولد آباشا قوم ستار عمر ۲۹ سالہ پیشہ ... ساکن حال بورکھیڑ تعلقہ بیڑ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ میں تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن جاری کئے گئے لیکن ذات پر تعمیل نہیں ہوئی لہذا تم کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ بہمن ۱۳۵۶ف یوم سہ شنبہ بوقت ۱۱ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ تم پر ڈگری کا اجرا کیوں نہ کیا جائے۔ ورنہ بعدم حضوری تمہاری کارروائی ضابطہ کی جائیگی اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۲ بہمن ۱۳۵۵ف میری دستخط اور مہر عدالت

عالیجناب نواب میر محمد مہدی خاں الفنا جاہ (مرحوم)

میر محمد مہدی نام مہدی ہی تخلص، سادات عابدی سے تھے ۱۲۰۰ھ میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ وہ عالم بھی تھے مدبر بھی۔ حاکم بھی تھے مدبر بھی۔ ان کی مجلسیں نہایت شاندار ہوتی تھیں۔ نظم و نثر میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ تاریخ اسلام پر خاصہ عبور حاصل تھا۔ بلا تکلف بلا کی قلم جس مضمون کو جیسا چاہتے ادا کر جاتے۔ حضرت مہدی کی طبیعت بچپن ہی سے علم دوست واقع ہوئی تھی پھر موتے پہ سہاگہ صحبت بھی ہمیشہ اہل کمال کی ملی۔ کبھی حدیث و فقہ کی محفل جمتی تو کبھی شعر و سخن کا چرچا رہتا۔ اہل فضل و کمال جمع کئے جاتے مباحثے اور مکالمے ہوتے شعراء اپنا کلام سناتے۔ پُر لطف ذکر چونکہ ہوتی ایسی ایسی شائستہ تنقیدیں ہوتیں کہ کسی کو ناگوار نہ ہوتا۔ باوجود علمی مصروفیتوں کے مرحوم کو پبلک کاموں سے بھی دلچسپی تھی۔ محکمۂ مال میں تعلقداری کے موعوذ اور استی اور جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب تھے۔ آنریری مجسٹریٹ کی حیثیت سے عدالت میں کارگذار رہے۔ مسلسل چودہ سال تک عدالتی خدمات انہوں نے بغیر کسی معاوضہ اور تنخواہ کے انجام دئے۔ ایثار، وطن پرستی خدمت خلق ان کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ طبقۂ جاگیرداران کی جانب سے مجلس مقننہ کے رکن تھے اور قابلیت ذاتی کی وجہ سے مسلسل آٹھ سال تک منتخب ہوتے رہے۔ ترسیٹھ برس کی عمر میں حضرت مہدی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ "مہر سما و ذاکری" آپ کی تاریخ ولادت حضرت اشہر نے کہی تھی۔ تاریخ وفات یادگار ناجی و اشہر حضرت جعفر نے کہی ہے۔ "مہر سما و ذاکری آہ آہ چھپ گیا"۔

۱۳۲۳ھ منقول از مرقع سخن جلد دوم

سلام

اشک عزا نہیں ہیں مرے چشم زار میں — موتی بھرے ہیں دامنِ ابرِ بہار میں
لیجاؤں گا مزار میں داغِ غمِ حسین — اک شمع تو ہو خانۂ تاریک و تار میں
بن جائیگی لحد بھی چمن باغ خلد کا — مر جائیگا جو عشقِ شہِ ذوالفقار میں
حوریں دلہن بنی ہوی جنت سے آئینگی — حبِ علی دکھائیگی جلوے مزار میں
تنہائیِ لحد کا مجھے خوف کچھ نہیں — تشریف لائینگے مرے مولا مزار میں
عباس کی لحد لبِ نہرِ فرات ہے — سوتا ہے شیر بیشۂ حیدر کچھار میں
ہم سینہ چاک عشرہ میں بلبلوں تو ہے بجا — گل جیسے پھاڑتے ہیں گریباں بہار میں
چھوٹی سی قبر کھود کے تیغ سے جو شاہ — فرمایا رکھ کے لاشۂ اصغر مزار میں
حفظ اسکا کیجیو بہت اے خاکِ کربلا — آیا ہے ماں کی گود سے تیرے کنار میں
دشمن بھی سن کے روتے ہیں وہ ماتمِ حسین — وہ جبر ہے یہی جو نہیں اختیار میں

رحمت ہے اس کریم کی بے حد و بے حساب
مہدی ترے گنہ ہیں بھلا کس شمار میں

فہرست مجالس دہہ صفر المظفر

تاریخ	وقت	نام بانی	[illegible]
۱ تا ۹	۹ بجے صبح	مہدی عابدی	ایرانی گلی بمکان سید محمد مہدی صاحب
۱ تا ۱۰	۵ ۔ عصر	درویش خراسانی	بازار نور الامراء
۱ تا ۱۲	۹ ۔ عصر	سید آغا رضا	سلطان پورہ جام باغ
۱ تا ۱۰	۱/۲ ۷ ۔ شام	محراب یار جنگ	شادی خانہ منڈی میر عالم
۱ تا ۱۲	۔ ۔	مرزا حامد حسین	لب سڑک کوٹلہ عالیجاہ
۱ تا ۱۲	۸ ۔	سید علی اکبر بلگرامی انجینیر	لال ٹیکری نامپلی
۱ تا ۱۲	۸ ۔ شب	نادر لطف علی مرزا	مقابل اعجاز منزل دارالشفاء
۱ تا ۱۲	۸ ۔ شب	سید محمد علیخاں خلف حکم جنگ مرحوم	حسینی محلہ

فہرست مجالس عزا ماہ صفر

تاریخ	وقت	نام بانی	مقام
یکم	۷ بجے صبح	زاہد حیدر مکی	بازار نور الامراء
۔	۱/۲ ۱ ۔ ۔	سید محمد مجتبیٰ خلف قطب حیدر فرقی	دارالشفاء قریب الاوہ سرطوق
۔	۱/۲ ۴ بجے عصر	سید عباس حسین رضوی	بمکان الاوہ بی بی روبرو حویلی ابو آیا
۔	۵ ۔ ۔	میر مومن علی رضوی	بمکان شعور صاحب کوچہ کبل پیش
۔	۔ ۔ ۔	باقر ابن مولوی فضل حسین صاحب قبلہ	بیت التبرک جام باغ دارالشفاء
۔	۷ بجے شب	سید مہدی علیخاں ابن فقیر حسن	بمکان سید نصیر الدین حیدر دارالشفاء
۔	۶ ۔ شب	غلام علی اصغر ولد بشارت علی	بمکان میر جعفر حسین وکیل مرحوم حسینی
۔	۔ ۔	سید عباس حسین	دارالشفاء مقابل محکمہ طبیہ
۲	۱/۲ ۱۰ دن	مرزا حسین علی	بمکان میر جعفر علی صاحب زیدی حسینی محلہ
۲	۱/۲ ۶ بجے شام	سید ولایت حسین نقوی	گلی کوہ حیدر گوڑہ متصل بائبلاسکول حیدر گوڑہ
۳	۷ بجے شب	میر باقر علی خاں جاگیردار	بمکان تارا صاحب جام باغ دارالشفاء
۳	بعد نماز مغرب	آغا حسین علیخاں کورٹ انسپکٹر	عبادت خانہ دارالشفاء
۳	۱/۲ ۸ شب	سید صغیر حیدر جعفری	الاوہ سرطوق مبارک دارالشفاء
۴	بعد نماز مغرب	میر کفایت علی رضوی	
۴	۶ بجے شام	محمد منیر الدین حسین	دارالشفاء مقابل اعجاز منزل
۴	۸ بجے شام	میر عباس علی	بمکان سید ہادی علی دارالشفاء
۴	۱/۲ ۷ ۔ شب	سید صادق حسین ابن سید خواجہ حسین	الی بن بیرون ریکھ شکل علی شاہ روبرو
۵	۵ بجے عصر	میر عنایت علی خاں	کوٹلہ عالیجاہ متصل مسجد جعفری
۵	۱/۲ ۶ بجے شام	سید عباس حسین موسوی	بمکان فاضل صاحب شاہ راہ عبادت خانہ
۶	۸ ۔ صبح	میر واحد علی ابن سید اشرف علی	دارالشفاء کوچہ ناجی صاحب مرحوم
۵	۱۰ ۔ ۔	میر جہانگیر علی خلف نواب مظفر جنگ	کوچہ کرڈ والیصاحب
۶	۷ ۔ شب	سید محمد رضا ابن نواب راحت جنگ بہادر	منڈی میر عالم ڈیوڑھی نواب سلطان جنگ
۱ تا ۹	۵ ۔ عصر	سید محمد رضا وغیرہ	کوچہ دلاور جنگ یاقوت پورہ
۷	۶ ۔ صبح	محمد علی ابن آغا محمد صالح کربلائی مرحوم	احاطہ عرض بیگی اندرون کمان الیچی بیگ منڈی میر عالم
۷	۴ ۔ شام	سید علی خاں	بمکان صدر العلماء بازار نور الامراء
۷	۱۰ ۔ دن	میر شفقت حسین	ڈیوڑھی نواب تراب یار جنگ اندرون منڈی میر عالم
۷	۱/۲ ۵ ۔ شام	مرزا حبیب اللہ خاں	بیرون یاقوت پورہ متصل پرانی محل
۷	۷ ۔ شام	میر مظہر علی رضوی	بمکان فاضل صاحب چوراہا عبادت خانہ دارالشفاء
۷	بعد نماز مغرب	شجاعت حسین	عبادت خانہ دارالشفاء
۸	۸ بجے صبح	میر دوست علی وغیرہ	بمکان نواب فخر نواز جنگ بازار نور الامراء
۸	۱/۲ ۸ ۔ ۔	سید محمد صادق نجفی	کوٹلہ عالیجاہ مسجد جعفری
۸	۹ ۔ ۔	سید عباس علیخاں خلف سید عسکری علی خاں	عسکر منزل معروف بیگم بیبی صاحبہ بیرون یاقوت پورہ
۸	بعد مغرب	سید برکات علی زیدی	کوچہ ایرانی گلی متعلق عاشورخانہ
۸	۸ بجے شب	سید تصدق حسین	حسینی محلہ
۹	۸ بجے صبح	سید محمد طاہر نجفی	مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ
۹	۵ بعد ظہر	سید نادر حسین	حسینیہ ایرانی گلی
۹	۶ ۔ شام	میر سبحان علی	ڈیوڑھی نواب سراج جنگ مرحوم منڈی میر عالم
۹	۱/۲ ۷ ۔ شب	مرزا غلام علی اصغر	بمکان مولوی فضل حسین صاحب مرحوم جام باغ دارالشفاء
۹	۱۱ ۔ شب	میر مومن علی خلف سید زین العابدین	یاقوت پورہ کوچہ کبل
۱۰	۴ ۔ عصر	لیاقت علی	سلطان پورہ جام باغ بمکان سید آغا صاحب
۱۰	۹ ۔ ۔	فخر نواز جنگ	علی بیگ منزل بازار نور الامراء
۱۰	۱/۲ ۹ ۔ شام	میر رضا علی	[illegible]
۱۰	۷ ۔ شام	میر محمد باقر رضوی	عبادت خانہ دارالشفاء
۱۹		حامد حسین و اکبر	ارشاد و پنجوشت و وایت ۲۳

(نوٹ: بعض مجالس کی تاریخیں اس سال تبدیل کر دی گئی ہیں لہذا اسوقت ملاحظہ کیجئے)

قند پارسی

نتیجہ طبع ہمایونی اعلیحضرت صاحبقران ناصر الدین شاہ مرحوم قاجار شاہنشاہ ایران

خنجر شمر بخون شہ خوبان تشنہ ‌‌ — خنجر شہ بدم خنجر بران تشنہ
من چو خضرم و فرات است اگر آب حیات — خضر کے ماندہ پس چشمہ حیوان تشنہ
آہ از آن لحظہ کہ اصغر پسر دشمن پدر — داد جان بدم غنچہ پیکان تشنہ
کو دکانم کہ ہمہ شہید و شکر میخوردند — حال طوطی صفت اند در شکرستان تشنہ
گفت شاہ شہدا با پسر سعد لعین — آب در کوزہ بدار و مہمان تشنہ
مہر زہرا بود این آب و ہمہ اولادش — کشتہ گشتند و فتادند بمیدان تشنہ
دیو و دد جملہ ازین آب ہمہ سیراب اند — کس ندیدست لب آب سلیمان تشنہ
گبر و ترسا و نصاری ہمہ زین آب خورند — بلب نہر جگر گوشہ عمران تشنہ
اکبرم کشتہ شد از تیغ شما در میدان — رفت در خلد برین شاہ جوانان تشنہ
دستہا از تن عباس فگندند بخاک — کس ندیدہ است کہ سقا سپرد جان تشنہ

ناصر از آب خوری یاد کن از شاہ شہید
زانکہ شد کشتہ شہنشاہ شہیدان تشنہ

اشعار قاآنی در مصیبت حضرت سید الشہدا علیہ السلام

بارد چہ؟ خون. کہ؟ دیدہ. چسان؟ روز و شب. چرا؟ — از غم. کدام غم؟ غم سلطان اولیا
نامش چہ بد؟ حسین. ز نژاد کہ؟ از علی — مامش کہ بود؟ فاطمہ. جدش کہ؟ مصطفیٰ
چون شد؟ شہید شد. بکجا؟ دشت ماریہ — کی؟ عاشر محرم. پنہان؟ نے برملا
شب کشتہ شد؟ نے روز. چہ ہنگام؟ وقت ظہر — شد از گلو بریدہ سرش؟ نے نے از قفا
سیراب کشتہ شد؟ نہ. کس آبش نداد؟ نداد — کہ؟ شمر. از چہ چشمہ؟ ز سرچشمہ فنا
مظلوم شد شہید؟ بلے. جرم داشت؟ نہ — کارش چہ بود؟ ہدایت. یارش کہ بد؟ خدا
این ظلم را کہ کرد؟ یزید. این یزید کیست؟ — ز اولاد ہند. از چہ بر او لعنت خدا
خود کرد این عمل؟ نہ. فرستاد نامہ — نزد کہ؟ نزد زادہ مرجانہ دغا
ابن زیاد زادہ مرجانہ بد؟ نعم — از گفتہ یزید تخلف نکرد؟ لا
این نابکار کشت حسین را بدست خویش؟ — نہ او روانہ کرد سپہ سوئے کربلا
میر سپہ کہ بود؟ عمر سعد. او برید؟ — حلق عزیز فاطمہ؟ نے شمر بےحیا
بیرحم؟ اہر آنکہ شود خلق را شفیع؟ — شرط شفاعتش چہ بود؟ نوحہ و بکا
کس کشتہ شد ہم از پسرانش؟ بلے دو تن — دیگر کہ؟ نہ برادر. دیگر کہ؟ اقربا
دیگر پسر نداشت؟ چرا داشت. آنکہ بود — سجاد کو بداو بہ غم و رنج مبتلا
ماند او بکربلائے پدر؟ نے. بشام رفت — با عز و احتشام؟ نہ با ذلت و عنا
تنہا؟ نہ با زنان حرم. نام شان چہ بود — زینب. سکینہ. فاطمہ. کلثوم بےنوا
بر تن لباس داشت؟ بلے. گرد رہگذر — بر سر عمامہ داشت؟ بلے چوب اشقیا
بیمار بد؟ بلے چہ دوا داشت؟ اشک چشم — بعد از دوا غذاش چہ بد؟ خون دل غذا
کس بود ہمرہش؟ بلے اطفال بےپدر — دیگر کہ بود؟ تب کہ نگشت از وے جدا
از زینت حرم چہ بجا ماندہ بود؟ دو چیز — طوق ستم بگردن و خلخال غم بہ پا
گبر این ستم کند؟ نہ. یہود و مجوس؟ نہ — ہندو؟ نہ. بت پرست؟ فغان زین جفا
قاآنی است قابل این شعر؟ ہا بلے — خواہد چہ؟ رحمت. از کہ؟ زحق. کے؟ بہ صف جزا

پس از شہادت عباس بے برادر شد — غریب و بیکس و بے آشنا و یاور شد
سرے ندید کہ زینت دہ سناں گردد — تنے ندید کہ در خاک و خون طپا گردد

مقبلؔ

احوال خامس آل عبا جناب سید الشہدا علیہ السلام

نام مبارکش	حسین علیہ السلام	کنیت شریفش	ابو عبد اللہ
القاب ہمایونش	شہید سید الشہداء	مکان ولادت	دولت خانۂ آنجناب در مدینہ منورہ
روز ولادت	پنجشنبہ	تاریخ ماہ ولادت	سیوم ماہ شعبان
سال ولادت	سنہ چہارم از ہجرت	حاکم وقت ولادت	یزدجرد بن شہریار پادشاہ عجم
پدر بزرگوارش	حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام	نام مادرش	مخدومۂ دو جہان فاطمہ زہرا علیہا السلام
نقش نگین	ان اللہ بالغ امرہ	عدد ازواج	پنج زن سوای کنیزان
عدد اولاد	چہار پسر و دو دختر	مدۃ عمر	قریب پنجاہ و ہفت سال
مدۃ امامت	یازدہ سال و دوازدہ نیز گفتہ اند	روز وفات	دوشنبہ
تاریخ ماہ وفات	دہم شہر محرم الحرام	سال وفات	سنہ ۶۱ شصت و یک از ہجرت
مکان شہادت	میدان کربلا معلی	سبب وفات	زخمہای نیزہ و شمشیر و ذبح از خنجر شمر شریر
حاکم وقت وفات	یزید پلید بن معاویہ ابن ابی سفیان	مدفن شریفش	ہمان میدان کربلا معلی

"عصر عاشور"

پیکرش مجروح شد ستا بپا در کارزار — پیرہن صدچاک آمد در تن آن شہریار
شد وجود نازنینش سربسر زخمی ز تیغ — خون پاکش گشت جاری بر زمین یاقوت دار
شد زبان لعل سائلش خشک از سوز عطش — دود می آمد برون از سینہ اش ہمچون شرار
سوزش زخمان و سوز آفتاب و تشنگی — سید مظلوم را از کف برون کرد اختیار
مشکی می زد بہ تیر و ملحدی میزد بہ سنگ — حالت سردو دگرگون گشت و جانش بیقرار
چون سہ اندہ بالہ آمد در محیط اشقیاء — بی برادر بی پسر بی یاور و بی غمگسار
نازنین جسمی کہ بہتر بود از روح روان — شد تہی از خون اطہر مرتعش سیماب دار
حالتی رخ داد بر سرور میان آفتاب — کز غمش جبریل زد بر خاک تاج افتخار
از نقاہت بر فرس خم گشت سرو قامتش — قرۃ التاج پیمبر عرش حق را گوشوار
ضعف غالب گشت بر وی طاقت شد طاق شد — خاک بادا در دہانم افتاد از راہوار
ما تن صدچاک بر خاک بلا افتادہ بود — آن شہنشاہی کہ جبریلش بدی خدمت گذار
ہمچو بسمل غلط می زد از الم روی زمین — آنکہ بر دوش نبی از فخر می آمد سوار
آن کہ عالم را خدا وند از طفیلش آفرید — بود روئے خاک در میدان بوقت احتضار
حرمت اسلام را کردند یکسر پایمال — نا مسلمانان کوفی شامیان نابکار
صاحب اسلام چون شد سرنگون از روی زین — در تزلزل شد مسلمانی و شرع پایدار
شد گرفتار حوادث کشتی راہ نجات — ناخدائے ملک ایمانی بہ طوفان شد دوچار
یک نفر باقی نبود از یاورانش وقت نزع — تا بہ ہند سر بر قدومش جان خود سازد نثار

مخلص ناچیز را شاہا طلب کن نزد خویش
تا کہ سر بر خاک درگاہت نہد با انکسار

زہرا بیگم مخلص ۔ حیدرآباد

رباعی

نیلی ز عطش گشت لب گلگونش — چاک بروئے خاک شد جا ز خونش
میکرد تبدل جامۂ صبر قبا — میدید اگر نتادہ بر پا موئش

مخمس

نمائش کیلئے بیکار ہے یہ چاک دامانی — غم فرزند پیغمبر میں کر اپنا لہو پانی
بنائے صدق چشم تر کو اشک ابر نیسانی — بدو دہ مدد ماں کی توتم ابن دانا ثانی
بہ غفلت گذران بیجے گر یہ ایام محرم تو — صدیق جاپسی

عزائے امام ہمام از جناب مولانا حسنی شاہ صاحب نظامی

بسلسلہ انتخاب ۔۔۔ محرم ۔۔۔

اور مہاں حسین کی آنکھوں سے دریا کے دریا بہہ گئے ہیں۔ دل بھی کیا جس میں درد نہ ہو۔ وہ صدمہ ہی کیا جو جیتے جی ہو وہ کون سا آنسو ہے جو حسین کی داستان غم سنکے اور روئے نہیں۔ رونے سے جو جیسے کا غم ہلکا ہو جاتا ہے اور بھڑاس نکل جاتی ہے اور سکون ہو جاتا ہے امام حسین پر رونے والے سبھی پیغمبر نے بھی اٹھا لیا ہے۔ مولوی صوفی نے بھی۔ انسان وحیوان نے بھی چرند پرند نے بھی۔ ملک فلک نے بھی۔ حضرت آدم سے ہو جائز وسے حضرت خلیل نے رونا ہے۔ حضرت یعقوب بھی برس روئے اور حضرت خاتم واقعہ سے پیشتر کئی مرتبہ روئے اور واقعہ کے روز بھی بہت روئے جیسے حضرت ام سلمہ اور حضرت ابن عباس کو ادب میں حسین جناب تھی۔ نسب کے لوں تھی گوشت پوست تھے روح رواں تھے حضور کو ہر لمحے قلبی لگاؤ اور دلی تعلق تھا۔ آنحضرت سے غلامی کی نسبت رکھنے والی امت یا وہ افراد امت جن کے قلب میں محبت گھر جائے گیر ہے۔ اس محبت کی وجہ سے حسین پر رو رہی ہے۔ نوحہ و ماتم کر رہا ہے عزاداری قائم رکھی ہے اور سال کے سال تعزیہ داری کرتا ہے اور جن کے قلوب حسین سے بیگانہ اور محبت رسول سے آشنا نہیں انہیں اس کی کیا خبر کہ لبادہ علی الحسین صرف اسوۂ پیغمبر اور سنت ہی نہیں بلکہ پیغمبر سے محبت کی دلیل ہے اور پیغمبر کی سنت کی تاسی ہے جو حسین پر رونے والے رونے والوں کو برے سے برے لفظ کہنے والے یقیناً ان کو جو غم رسول سے بے خبر اور بے گانہ ہیں یکدو یزید کی تاسی کر رہے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر کی اپنی کتاب فتح المکیۃ ص۔۔۔ میں راقم ہیں۔ فَاَبْکِھُمْ اِنَّمَا التَّاسِیْ مَا اسْتَطَعْتَ تَاسِیًا بِجَدِّہٖ مُحَمَّدٍ ثُمَّ بِجِبْرِیْلَ ثُمَّ لِعَلِیٍّ ثُمَّ لِفَاطِمَۃَ صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ تو بھی رویا کر اے سامع جب تک تیری جان میں جان ہے پیروی میں اپنے پیغمبر کی پیر جبرئیل کی پھر علی و فاطمہ علیہم السلام کی۔ اور علامہ شہاب الدین دولت آبادی ھدایۃ السعداء میں ص۔۔۔ پر لکھتے ہیں درکتاب تشریح است کہ ماتم و تعزیت داشتن حسین علیہ السلام روز عاشورا واجب است بر قول بعضے فقہا از برائے رفع تہمت یعنی کسے نگوید کہ فلاں کس از یزید یراست کہ گریہ و بکا بر امام حسین و خاندان رسالت نمی کند واجتناب از تہمت واجب۔۔۔۔

قرآن وحدیث سے گریہ فعل مستحسن ہے

تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ ۔۔۔ (۲) وَاَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا۔ اور (۳) وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ۔ اس پر نص ہیں۔ اور آنحضرت نے فرمایا چشم گریاں جہنم کی گرمی سے دور رہیگی۔۔۔۔

آنحضرت کا گریہ

(۳۶) ائمہ حدیث نے باسناد ثقات تیرہ صحابیوں سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ساعت پیشگوئی شہادت امام ہمام بے اختیار گریہ فرماتے تھے اور بعض وقت اتنا روئے ہیں کہ ریش اقدس تر ہو جاتی تھی۔ جناب حمزہ کے جنازہ پر اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے۔ محدث ابوالحسن اور شیخ محدث دہلوی ابن مسعود سے راوی ہیں کہ گفت ندیدم آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم گریہ کنندہ سخت تر از گریۂ وے بر حمزہ بن عبدالمطلب۔ ایستادہ بر جنازۂ وے و گریہ کرد و برداشت آواز تا بیہوش شد۔ و می گفت یَا حَمْزَۃُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللہِ یَا اَسَدَ اللہِ وَاَسَدَ رَسُوْلِہٖ یَا حَمْزَۃُ یَا فَاعِلَ الْخَیْرَاتِ یَا حَمْزَۃُ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ یَا حَمْزَۃُ یَا ذَابَّ عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللہِ ازیں جا معلوم می شود کہ در ندبہ و بے طاقتی فریاد و آہ و نالہ نیز بوجود آمدہ (مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق دہلوی) در ماتم حمزہ ۔۔۔ یاد و ۔۔۔ آہ و نالہ جائز نے۔ محدث ترمذی صحیح میں علامہ ابن حجر صواعق محرقہ ۔۔۔ بیہقی دلائل نبوت میں علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء ۔۔۔ انصاریہ زوجہ حضرت ابو رافع خادم رسول اللہ سے اور محدث نیل ابو عبداللہ حاکم مستدرک جلد ۔۔۔ ہیں کہ ایک دن ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بے اختیار رونے لگی ۔۔۔

اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے۔ پراگندہ بال سر اقدس اور ریش مطہر گرد آلود اور لباس اطہر خون سے داغدار بے حد پریشان تر ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ فدا کیا بات ہے فرمایا ام سلمہ! شہید حسین سے آرہا ہوں میرا فرزند حسین ابھی قتل کر دیا گیا اس شیشہ میں حسین اور یہ انکے پیاروں کا خون بھی ہے ام سلمہ بیان کرتی ہیں ترمذی نے کتاب تذکرہ میں ابن عبدالبر نے استیعاب کی دوسری جلد میں۔ ابن اثیر نے ۔۔۔ صفحہ (۱۶۱) میں بیہقی نے دلائل نبوت میں ابن ابی الدنیا نے اپنی مسند میں امام احمد حنبل نے مسند جلد اول میں اور حافظ نے اپنی صحیح ص۔۔۔ میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ایک دن بوقت سہ پہر آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ بے اختیار رو رہے ہیں ساتھ میں خون بھرا شیشہ ہے آپ کے سر اقدس ریش اقدس گرد آلود اور زلفیں بکھری ہوئی ہیں اور دو سطل رکھے ہیں جو خون کے دیکھتے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ فدا حضور کا کیا حال ہے۔ فرمایا ابن عباس! آج سے میا کربلا میں تھا میرے حسین کو ظالموں نے ابھی قتل کر دیا اور اس شیشہ میں حسین اور اس کے یاروں کا خون ہے جو بطور شکایت خداوندی میں لے جا رہا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں وہی دن اور وہی تاریخ اور وہی وقت تھا جب حسین شہید کئے گئے (اشعۃ حضرت ابن عمر کا مشکوٰۃ شریف)

محدث ثقہ علامہ ابن اخضر اپنی کتاب سیرت میں حضرت عامر بن سعد بجلی سے راوی ہیں کہ ایک روز سہ پہر میں آنحضرت کو خواب میں دیکھا آپ گریہ فرما رہے ہیں پہلو اور چہرہ آلود اور لباس اطہر پر گرد جمی ہے میں نے عرض کیا حضور کے صدقے کیا بات ہے فرمایا۔ مجھے معلوم ہے کہ حسین شہید کئے گئے۔ بیدار ہو کر براء بن عازب کو اس کی خبر کر دیا اور کہا کہ حسین کے قاتلوں پر عذاب الٰہی نازل ہوگا اور یہ سب کے سب جہنم رسید ہوگئے (عامر بن سعد بجلی اس وقت دمشق میں تھے بحالم عشرہ)۔۔۔۔۔

آنحضرت کی امام سے قلبی محبت اور آنحضرت کی اضطراب غم و الم اور روحانی صدمہ کا اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ عاشورا کی صبح سے آپ میدان کربلا میں رونق افروز رہے اور وقت شہادت بھی موجود تھے۔ مدینہ میں حضرت ام سلمہ کو، مکہ میں حضرت ابن عباس کو اور دمشق میں حضرت عامر بن سعد کو بوقت واحد اس حادثہ کی اطلاع دیتے ہوئے اپنی قلبی تاثر اور روحانی صدمہ کا اظہار فرمایا۔ عاشورہ کے روز آں سرور عالم صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ اشکبار پراگندہ حال اور پریشان و بے قرار نظر آتے ہیں۔ جن کو آنحضرت سے محبت ہے ان کو بھی آنحضرت کی تاسی میں روز عاشورہ کو یوم ماتم منانا اور اشکبار رہنا چاہیئے۔

افسانہ کربلا

نتیجۂ فکر عالی جناب حکیم محمد کاظم صاحب بنارسی

وہ کون تھا مہمان بلایا جو گیا
گھر لوٹ لیا جس کا ستایا جو گیا
سنتا ہوں نبی زادہ اُسے کہتے ہیں
بے جرم و خطا دشت میں مارا جو گیا

مصطفےٰ کا تھا نواسہ یا کوئی بیگانہ تھا
جس جگہ مارا اُسے آباد یا ویرانہ تھا
فاطمہ کے لال تجھ کو عمر بھر روئینگے ہم
بھول جائے جلد کب ایسا ترا افسانہ تھا

صحابہؓ اور غم حسینؓ

ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے جب شہادت امام ہمام کی خبر مکہ معظمہ پہنچیں تو عبداللہ بن زبیر اعیان واشراف قریش کو لیکر حرم میں آئے خطبہ کیا کہ نور چشم مصطفےٰ جگر گوشہ فاطمہ زہرا اپنے بھائی بندوں اور ہوا دوستوں کے ساتھ یزیدیوں کے جور و ستم کے ہاتھوں بے آب و دانہ ۱۰ محرم کو ظلم و جفا سے شہید کئے گئے خدا حسین پر، حسین کے نانا اور حسین کے ماں باپ اور آل و اصحاب پر صلوات و رحمت نازل کرے اور ان کے قاتلوں کو اور انکو جس نے ان کے قتل کا حکم دیا اور سامان مہیا کئے اور جو قتل حسین سے راضی رہا ان سب پر خدا اور رسول کی لعنت ہو اور یہ سب وارد جہنم ہوں۔ آپ کے خطبہ کے دوران میں لوگ اتنا روئے کہ سارا حرم گریہ و بکا سے گونج اٹھا یہ پہلی مجلس عزائے حسین تھی جو حرم بیت اللہ میں بماہ صفر ۶۱ھ منعقد ہوئی تھی اور جس میں قریش اور انصار جو بھی مکہ میں تھے شریک ہوئے اور بانی مجلس حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے عبداللہ بن زبیر تھے۔ محدث علامہ محب الدین نے اپنی کتاب میں یہ روایت کی کہ جس روز شہادت امام کی خبر مدینہ پہنچی اس وقت حضرت ابن عمر، حضرت ابن جعفر اور حضرت ابن زمعہ اور حضرت ابو سعید خدری مسجد نبوی میں تھے۔ قاصد نے شہادت کے واقعات سنائے تو یہ حضرات گریہ و ماتم کرنے لگے۔

(باقی آئندہ)

دو بھولی بھالی صورتیں ظلم و ستم کی تلوار کے نیچے

مولانا سید منیر الحق صاحب دہلوی

فرزند مسلم بن عقیل کی شہادت کے بعد ابن زیاد نے کوفہ میں اعلان کرا دیا کہ مسلم کے دو بچے کوفہ میں موجود ہیں جو انہیں اپنے یہاں پناہ دے گا تو اس کے خاندان کو کولہو میں پلوا دوں گا اور جو ان کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو انعام و اکرام سے مالا مال کر دوں گا۔ مسلم کے یہ دونوں یتیم و لاوارث بچے قاضی شریح کے گھر میں تھے اور اپنے باپ کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ جس باپ کا انتظار کر رہے ہیں وہ مارا گیا اور اب موت ہماری تاک میں ہے۔

دونوں بھولی بھالی صورتیں اور ننھی ننھی مورتیں اس انتظار میں تھیں کہ بابا جان آئیں تو ان کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ اور ان سے کہیں گے کہ ہمیں مدینہ کی گلیاں اور بچوں کے ساتھ کھیلنا یاد آتا ہے اچھے بابا اب ہمیں مدینہ لے چلئے بہت دن ہو گئے اتنے میں خبر پہنچی کہ ابن زیاد نے اعلان کر دیا ہے کہ جو مسلم کے بچوں کو پناہ دے گا وہ سزا پائے گا قاضی شریح کو اپنی جان کا اندیشہ ہوا اور بچوں کے پاس آ کر کہا کہ تمہارے باپ تو شہید ہو گئے اور اب تمہاری جان بھی خطرہ میں ہے کل ایک قافلہ مدینہ کو جا رہا ہے میں تمہیں اس کے ساتھ کر دوں گا بہ بہ۔

بد نصیب دونوں ہاتھ سے اپنا کلیجہ پکڑ کر رہ گئے اور حسرت و یاس سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے قاضی شریح نے اپنے لڑکے کے ہاتھ ان کو بھیجا تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا قاضی شریح کا لڑکا اسد نے کہا کہ قافلہ ابھی دور نہیں گیا ہے دوڑ کر شامل ہو جاؤ اسد تو یہ کہہ کر کوفہ کو چل دیا اور تب یہ قافلہ کے پیچھے دوڑ پڑے۔

چھ اور آٹھ برس کے بچے جنگل میں دوڑے جا رہے ہیں پاؤں لہولہان ہیں دل سہما جا رہا ہے پھر خوف کی صورتیں ان کے منہ کا رنگ اڑائے ہوئے اور خوفناک جنگل کی سائیں سائیں ہے تمام جرمیں ننھی ننھی جانوں کو دہلائے دے رہی تھیں تھک کر بیٹھ جاتے پھر اٹھتے بھاگتے پہنچتے

کہتے خوف و ہراس سے چاروں طرف دیکھتے۔ زمین۔ دشمن آسمان دشمن آہ و بیتاب شکل پر کیسا نازک وقت تھا کر ان یتیموں پر کیسی کیسی آفتیں گزر رہی تھیں آسمان کے فرشتے رو رہے تھے اور عرش عظیم تھرا رہا تھا۔

آہ فرزندان مسلم کی کیسی دردناک اور جگر شق کر نے والی حالت ہے کہ ان ننھی سی جانوں کو ڈرانے اور ستانے کیلئے دنیا جہاں کے مصائب و آلام متفق ہو گئے ہیں سینہ میں انسانی دل رکھنے والو غور کرو ان یتیموں پر رات کیسے

گذری ہوگی اور ظلمت غم اور خوف و ہراس کے دریا کو کیسے پار کیا ہوگا کیا دنیا کی تاریخ اس سے زیادہ دردانگیز تصویر پیش کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔

جب ہر طرف سے یہ دونوں کمسن مایوس ہو گئے اور موت کی تصویر ہر طرف نظر آنے لگی تو ایک گھنا درخت نظر آیا اور یہ اس میں بیٹھ گئے۔ حسرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے چھوٹے بھائی ابراہیم نے کہا پیارے بھائی جان میرا تو دل دھڑکتا ہے

خبر نہیں ہم پر کیا گذرے گی۔ اب ہم مدینہ کیسے جائیں گے اور امی جان کو اپنے لہولہان پیر کیسے دکھائیں گے اگر امی جان پاس ہوتیں تو میں ان کے گلے سے لگ کر کہتا کہ دیکھو اماں میرے پیر میں کتنے کانٹے لگے ہیں بیچارے بھائی کیا جواب دیتے سن کر چپ ہو گئے پھر جو کچھ خیال آیا تو ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونے لگے ساری رات اسی طرح رو کر کاٹی صبح کو اس درخت کے نیچے چشمہ سے پانی بھرنے کیلئے ایک لونڈی آئی تو

دیکھا کہ دو چھوٹے چھوٹے بچے گلے ملے ہوئے رو رہے ہیں پوچھا تم کس کے گلستان آرزو کے پھول ہو اور تم یہاں جنگل میں کس فلک کے ستائے ہوئے بیٹھے ہو ان یتیموں نے سارا ماجرا سنا دیا لونڈی نے یہ دردناک کہانی اپنی مالکہ کو سنا دی عورت بڑی رحم دل، خدا ترس اور اللہ والی تھی کہا۔ جاؤ ان دونوں بچوں کو یہاں لے آؤ وہ جا کر لے آئی مالکہ نے ان کمہلائے ہوئے چہروں اور بھولی صورتوں کو دیکھا جن کے چہروں پر حسرت و بیکسی

برس رہی تھی جن کی معصوم زبان حال کہہ رہی تھی کہ ہم ظلم زدہ کے بچے گوشہ جگر ابن عقیل گلشن رسالت کے گل نو دمیدہ ہیں مگر ہماری شگفتگی باد سے خزاں نے چھین لی اور ہماری امیدوں کی دنیا اجڑ گئی باپ کو موت نے ہم کو زبردستی چھین لیا ماں سے ہم دور ہیں مدینہ کی یاد تڑپا رہی ہے اور کوفہ کی زمین ہمارے خون کی پیاسی ہے۔

محب رسول کی متوالی آگے بڑھ کر سر پر ہاتھ پھیرا لپٹ گئی اور رو کر کہا چاند کے ٹکڑو نہ گھبراؤ میں تمہیں اپنے سر پر بٹھاؤں گی۔ تمہارے قدم آنکھوں پر رکھوں گی تمہارے پسینہ کی جگہ خون گراؤں گی اور تم پر اپنی جان فدا کر دوں گی نہلا دھلا کر کپڑے پہنائے اور کھانا سامنے رکھا مگر باپ کی مفارقت اور ماں کی دوری یاد آ گئی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے ایک دو لقمے کھا کر ہاتھ کھینچ لیا آخر مالکہ نے تسلی دلاسا دیکر ایک کوٹھڑی میں سلا دیا ابھی یہ سوئے ہی تھے کہ خواب میں رسول اللہ صلعم نظر آئے دیکھا کہ بہشت میں تشریف فرما ہیں اور مسلم سے فرما رہے ہیں کہ مسلم تم اپنے بچوں کو ظالموں میں اکیلے چھوڑ آئے ہے انہوں نے عرض کیا حضور وہ بھی آ رہے ہیں یہ خواب دیکھ کر بچے جاگ اٹھے اور رونے لگے [illegible] اس عورت کا شوہر حارث بھی جاگ اٹھا پوچھا یہ کس کی آواز ہے اللہ والی نے بیان کیا کہ یہ یتیمان مسلم ہیں جو اپنے ماں باپ سے بچھڑے ہوئے ہیں میرے گھر میں پناہ گزین ہیں۔ حارث ان کی تلاش میں تھا کہ انعام حاصل کرے۔ خوشی خوشی اٹھا اور کوٹھڑی میں جا کر نہایت بیدردی کے ساتھ ان کے لمبے لمبے بال پکڑ لئے اور کھینچتا ہوا باہر نکال لایا۔

بیوی نے کہا میرے سرتاج تمہاری عقل کو کیا ہوا تم ایسے سنگدل کیوں بن گئے خدارا بن ماں باپ کے بچوں پر رحم کرو یہ اہلبیت کے چراغ ہیں ان کو گل نہ کرو کہ ہمارا چراغ ایمان گل ہو جائیگا آخر ان بچوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اگر دولت کی ہوس ہے تو یاد رکھو یہ دنیا فانی ہے ان کے خون ناحق سے دوزخ میں اپنا گھر نہ بناؤ۔

حارث۔ بیوقوف عورت ہٹ جا سامنے سے اور میرے ارادہ میں مزاحم نہ ہو دولت ہی ایسی چیز ہے جو انسان کو عزت و مرتبہ

نبی کا نور عین

از جناب حفیظ جالندھری مولف شاہنامہ اسلام

لباس ہے پھٹا ہوا
غبار میں اٹا ہوا
تمام جسم نازنیں
چھدا ہوا کٹا ہوا
یہ کون ذی وقار ہے
بلا کا شہسوار ہے
کہ ہے ہزاروں قاتلوں
کے سامنے ڈٹا ہوا
یہ بالیقین حسین ہے
نبی کا نور عین ہے

حیا بھی تار تار ہے
تو جسم بھی فگار ہے
زمیں بھی تپی ہوئی
فلک بھی شعلہ بار ہے
مگر یہ مرد تیغ زن
یہ صف شکن فلک فگن
کمال صبر و تندہی
سے محو کارزار ہے
یہ بالیقین حسین ہے
نبی کا نور عین ہے

ادھر سپاہ شام ہے
ہزار انتظام ہے
ادھر ہیں دشمنان دیں
ادھر فقط امام ہیں
مگر عجیب شان ہے
غضب کی آن بان ہے
کہ جس طرف اٹھی ہے تیغ
بس خدا کا نام ہے
یہ بالیقین حسین ہے
نبی کا نور عین ہے

دلاتی ہے۔
بیوی تھی (ہاتھ جوڑ کر) دیکھ یہ سیدزادے ہیں انہی کے گھرانے سے ہدایت کا چشمہ ہوا انہی کے نانا جان کا تو کلمہ پڑھتا ہے اے ظالم یہ نازک ہاتھ جن کو تو نے رسی سے باندھا ہے تو اس لائق تھے کہ تو ان کو چوما جاتا غریب الوطن اور قابل رحم ہیں ان بیکسوں کو ستا انہوں نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔
بچو، عورت سے دیکھو بی اس وقت تم ہمارے کیا حال ہو تم نے ہمیں نہلایا دھلایا تھا اور تھپک کر سلایا تھا ہمیں ان سے بچا کر یہ ہمارے ہیں ہم نے تو ان کا کچھ نہیں بگاڑا دیکھ انہوں نے ہمارے ہاتھوں کو اس زور سے کس کر باندھا ہے کہ نیل پڑ گئے ہیں۔
عورت بچوں کے قدموں پر گری اور کہا آنکھ کے تارو! میں کیا کروں اس ظالم کو رحم نہیں آتا میری فریاد اور تمہاری آہ و زاری سے پہاڑ پگھل جاتا مگر اس کا دل نرم نہیں ہوا میری تقدیر کا لکھا میرے سامنے آیا تمہاری تکلیف اور بے بسی دیکھ کر میری روح نکلی جا رہی ہے مگر بے بس ہوں تمہارے طمانچوں کے نشان میرے دل پر ہیں میں بھی تمہارے ساتھ ہوں قیامت کے روز بھی گناہگار کی لاج رکھ لینا میں تمہیں اکیلا نہ جانے دوں گی بلکہ تمہارے ساتھ میں بھی جنت میں چلوں گی۔
اس تقریر اور حالت سے حارث اور بھی زیادہ برافروختہ ہوا تن بدن میں آگ لگ گئی اور بچوں کے پھول سے رخساروں پر طمانچے مارے اور تیغ آبدار کھینچ لی بیوی اور کنیز سامنے آ گئیں کہ پہلے ہمیں ان کے قدموں پر نثار کر لے بعد ان کو ہاتھ لگا یہ ظالم نے پہلے انہی کا چراغ ہستی گل کیا پھر دونوں بھائیوں کی گردنیں تن سے جدا کر دیں۔

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری نمبر ۲۲ سنہ ۱۳۶۷

باتصویر

جس سے ہر شخص واقف ہے

زیر طبع ہے

قیمت ۱۲ر

حیدری جنتری صرف تاریخ کی حد تک (۱۲ر) جلد آرڈر دیجئے ایسا نہ ہو کہ شل سال گذشتہ ختم ہو جائے اور آپ اس سالنامہ کے مطالعہ سے محروم رہ جائیں۔

شہادت امام حسین علیہ السلام

جب سرور تنہا سے مقابل ہوئے اعدا
رشتے کو سمت تو طلب ہو گئے اعدا
انجام کو سمجھے نہ یہ غافل ہوئے اعدا
قتل شہ مظلوم پہ یک دل ہوئے اعدا
پایا جو اکیلا اسد حق کے پسر کو
ہالے میں لیا فوج نے تنہا قمر کو

اے کوثر کے دینے والے سب سے بہترین چشمے! اپنے ٹھنڈے اور خوشگوار پانی کا ایک ساغر تیار رکھ تیرے کنارے وہ آنے والا ہے جو تین دن کا بھوکا پیاسا

زینب کے لخت جگر جن کو پال کر پالا تھا جو بھائیوں سے تھے جنہیں پالا کر کے وہ دنیا چھوڑ گئے تھے۔ امامت کی شمع پر جانیں نثار کر چکے تھے۔ خاندان عقیل کے چراغ بزم کربلا میں گل ہو چکے تھے۔ امامت کے پہلو داری کے پیارے نازک پھول پتی پتی ہو کر خاک میں مل چکے تھے۔
پھول زخموں کے کھلائے ہیں ہوا دوستی نے
خون سے سینچا گیا ہے گلشن اہل بیت
اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ بھی جام شہادت نوش کر کے اپنے یاروں سے جا ملیں۔ رضوان درِ جنت پر خیر مقدم کے لئے ایستادہ ہیں۔
ساعت آہ و بکا و بیقراری آگئی
اب امام بیکس و تنہا کی باری آگئی

رباعیات جناب حکیم نیساں صاحب حیدرآبادی

جب چاند محرم کا نظر آتا ہے
ہوک اٹھتی ہے اور منہ کو جگر آتا ہے
یاد آتے ہی نیساں شہ مظلوم کی پیاس
ساغر کی طرح دل مرا بھر آتا ہے

اک حرف شکایت کا نہ لایا تو نے
ایوب کا بھی صبر بھلایا تو نے
سر دے کے رہ خالق اکبر میں حسینؑ
اسلام کی کشتی کو بچایا تو نے

محبوب جگر حیدر صفدر ہے حسینؑ
نور نظر و سبط پیمبر ہے حسینؑ
اس نام سے حاصل کرو فتح کامل
اسلام کی شمشیر کا جوہر ہے حسینؑ

کیوں دل میں ہمارے ہو نہ تمکین حسینؑ
آئین محمدی ہے آئین حسینؑ
اس بات سے ظاہر ہوا ہم پر نیساں
ہے دین خدا دین نبی دین حسینؑ

ہے وہ ساقی کوثر کا نواسہ ہے وہ حوروں کی سرتاج فاطمہؑ کے دل کا سرور ہے۔ وہ خیبر شکن کی آنکھ کا نور ہے۔ اور وہ سردار جنت ہے۔
اللہ اللہ اس قیامت کا کلیجہ ہلا دینے والا دردناک منظر ہے امام تشنہ کام لشکر اشقیا کے سامنے کھڑے ہیں آپ کی نظر کے سامنے آپ کے رفیقوں کی آپ کے عزیز و اقارب کی آپ کے گود کے پالوں کی لاشیں پڑی ہیں۔
گرمی کی وہ دھوپ اور محرم کا مہینہ فاقہ وہ کئی شب کا کئی روز کی وہ پیاس آتا تھا نظر کچھ نہ جس وقت چپ و راست مردوادھر اکبر کا اُدھر لاشہ عباس

مروی ہے کہ جب امام تشنہ کام کے تمام رفیق، بھائی، بیٹے بھتیجے شہید ہو گئے۔ آپ تنہا کربلا میں رہ گئے۔ آپ نے شمشیر میان سے نکالی اور یہ رجز پڑھتے ہوئے اعدا کے مقابل ہوئے جس کا ترجمہ ہم اپنی زبان میں اس طرح کرتے ہیں۔
میں علیؑ کا فرزند ہوں جو اولاد ہاشم سے ہیں اگر میں فخر کروں تو میرے لئے یہ فخر کافی ہے۔
اور میرے نانا رسول خداؐ تمام مخلوق سے بزرگ ہیں۔ اور ہم لوگوں میں اللہ کے چراغ ہیں اور فاطمہؑ میری ماں ہیں جو رسول خدا کی بیٹی ہیں۔ اور میرے چچا جعفر ہیں جن

کا لقب ذوالجناحین اور وہ جنت میں ہمارے گھروں میں خدا کی کتاب نازل ہوئی ہم سب سے بڑی ہدایت کرنے والے ہیں اور ہمارے تابعدار تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ اور ہمارے دشمن قیامت کے دن نقصان میں رہیں گے۔
کوفیوں کی طرف سے جواب ملا تو بس وہ اپنے نیزوں کو تولتے ہوئے تلوار چمکاتے ہوئے آپ کی طرف بڑھے۔
کاسہ وحشت گرد سے تھا کو چہ کو خم کے شرنگ تھی ہیبت لشکر گراں
تیغیں وہ صیقلی وہ چمک اُن کی الاماں
بے سایہ دشت میں کھڑے تھے غضنفر
کثرت صفوں میں ہجوموں کی بے شمار تھی
یاں پیاسے اک حسینؑ تھے سو لشکر کا
جب تیر پہلی صف سے چلے سرفرق پر
دیکھے قہر آگیا اس وقت جوش پر
ڈالی کڑی نگاہ ہر اک زرہ پوش پر
نعرہ کیا یہ تیغ علی رکھ کے دوش پر
ہاں ہیں بہر فاتح بدر و حنین ہے
سب کی جھکو اس عالی جناب کی ہو
کوفیوں کے طرف سے جو بڑے بہادر پہلوان آئے۔ آپ کی شمشیر کی ضرب سے جہنم کی طرف سدھارے۔ یہاں تک کہ آپ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ اس وقت بازو حیدری سے بڑے بڑے بہادر بید کی طرح لرزاں و ہراساں تھے اور سامنے آتے ہوئے ہچکچاتے تھے۔
شمر ایک فوج کو لئے ہوئے خیمہ اطہر کو لوٹنے کیلئے بڑھا آپ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا۔
خرابی ہو تمہارے لئے اگر تم کوئی دین نہیں رکھتے اور قیامت سے نہیں ڈرتے تو شرافت سے تو نہ گذرو۔
یہ سن کر شمر شرمندہ ہوا اور اپنے ہمراہیوں کو لیکر آپ پر حملہ آور ہوا۔ سید رسول خدا تین دن کا بھوکا پیاسا ہزاروں کے نرغے میں گھرا ہوا شوق شہادت میں داد شجاعت دے رہا ہے کہ آپ کے نورانی چہرہ پر کسی شقی کا تیر لگا ہے۔ آپ گھوڑے سے گر گئے۔ اور شمر لعین سینہ پر سوار ہے جو سینہ کہ علم الٰہی کا خزینہ ہے جو بوسہ گاہ رسول خداؐ تھا۔
زمین لرزنے لگی آسمان کانپ رہا ہے

ملائک ہیں مصروف شیون ہیں۔ انبیاء
لرزہ براندام ہیں۔ فرشتے رو رہے ہیں
فاطمہ سر کھولے نوحہ سرا ہے۔ علی گریباں
چاک اشک حسرت بہا رہے ہیں
سرور کائنات مدینہ طیبہ سے مقتل
حسین میں تشریف فرما ہیں۔ موئے
سر مبارک کھلے ہیں۔ مقدس آنکھوں
سے آنسوؤں کا تار بندھا ہوا ہے
دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنے
پیارے نواسہ کو سینۂ اقدس سے
لگانے کے لئے بیتاب ہیں۔
باغ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوب خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگان اہل بیت
آپ نے آنکھیں کھولیں شمر کو سینہ پر
سوار دیکھا اور آہستہ آہستہ فرمایا۔
"اے شمر آج جمعہ کا دن ہے خطیب
اس وقت مسجدوں میں میرے نانا
کی تعریف کر رہے ہوں گے اے شمر
میرے سینے سے ہٹ جا۔ اور اتنی
مہلت دے کہ میں دو رکعت نماز شکرانہ
تو ادا کر لوں
شمر تو یہ سن کر آپ کے سینے سے علیحدہ
ہوا۔ گو آپ اس وقت زخموں سے
چور تھے۔ بےحد تکلیف میں تھے ۳۳ زخم
نیزے کے اور ۳۴ گھاؤ تلوار کے لگے
ہوئے ہیں۔ اور تیروں کے زخموں کا
کچھ شمار نہیں۔ آپ جس طرح ہو سکا
سجدۂ شکرانہ کے لئے اٹھے۔ اور خدائے
قدوس کی عظمت و جبروت الٰہی پر جھک
کر جھک گئے۔
اس بدبخت سے صبر نہ ہو سکا۔
خنجر بکف بڑھا۔ اور اسی حالت میں
رسول اللہ کے جگر پارے۔ تین دن
کے بھوکے پیاسے کو ذبح کرکے۔ گردن
مبارک جسم اطہر سے جدا کر لی
چون خون زحلق تشنۂ او بر زمین رسید
جوش از زمین بذروۂ عرش برین رسید
نخل بلند او چو خساں بر زمین زدند
طوفاں باسماں زغبار زمین رسید
باد آن غبار چون بمزار نبی رساند
گرد از مدینہ بر فلک ہفتمین رسید
گرد این خیال وہم غلط کار کان غبار
تا دامن جلال جہان آفرین رسید
ہست از ملال گرچہ بری ذات ذوالجلال
او در دل است ہیچ دلے نیست بے ملال

ظلم مزید

یہ المناک اور درد انگیز واقعہ
۱۰ ارمحرم سنہ ۶۱ ہجری یوم جمعہ بوقت
ظہر زمین کربلا پر ہوا
امام حسین کی شہادت کے بعد
اشقیائے باجے بجائے۔ خوشی کی مسرت
کے نعرے بلند کئے اور امام حسین اور آپ کے
رفیقوں اور عزیزوں کی لاشوں پر
شمر کے کہنے سے بیس گھوڑے دوڑائے
گئے۔ لاشوں کو روندوایا اور گھوڑوں
کے سموں سے ان کے نازک جسموں کو
پامال کرایا گیا۔ ان کی ہڈیاں اس
تارہ اسلوک سے ریزہ ریزہ ہو گئیں
ان کی لاشیں کئی دن تک میدان
کربلا میں پڑی رہیں
غاضریہ گاؤں کے رہنے والوں نے
شہدا کو دفن کیا۔

تاراجی خیام اور شام کی طرف روانگی

اہل بیت کے خیموں کو لوٹا۔ رسول کریم کی صاحبزادیوں
کا زیور اتارا ان کے سر سے چادریں
تک اتار لیں۔ اور ان کو اپنی حراست
میں لے لیا۔ بیمار عابد کے گلے میں طوق
اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی گئیں۔
عصمت مآب بیبیوں کو اونٹوں کے
خشک پالان پر بےپردگی کے ساتھ
بٹھایا گیا۔
جب یہ مظلوں کا قافلہ شہدا کی
لاشوں پر سے گذرا تو بیبیوں کی چیخیں
نکل گئیں۔ شور فریاد بلند ہوا۔ عابد
بیمار کی یہ حالت ہوئی کہ وہ زار زار
روتے تھے۔ اور یا ابتاہ کے دلدوز
نعرے بلند کرتے تھے۔
یہ مظلوم قافلہ کوفہ سے ہوتا ہوا
دمشق پہنچا۔ اور پھر یزید کے حکم سے
مدینہ کی طرف راہی ہوا۔
آہ۔ اے دنیائے دوں! تیرے
کرشمے عجیب ہیں۔ تیرے طور نیارے
ہیں۔ تو جس کو اپنا نباتی ہے وہ جو
کچھ کر گذرے تھوڑا ہے۔ ذرا بتا تو
سہی؟
سید بے گنہ کی گردن پہ
رکھ دیا خنجر جفا کس نے

مولانا شاہ عبدالعزیز
رائے درباب شہادت

علامہ شاہ عبدالعزیز
نے کتاب سر الشہادتین میں
شہادت کی جو تمہید زیب رقم فرمائی
ہے اس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جتنے
کمالات جدا جدا کل انبیاء میں تھے وہ
سب سرور کائنات میں مجتمع ہو گئے
فقط ایک کمال شہادت باقی رہ گیا
تھا جس کے حاصل نہ ہونے کا سبب
یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنفس نفیس شہید ہو جاتے تو شوکت
اسلام قائم نہ رہتی اور عوام کے
نزدیک دین میں خلل پڑ جاتا۔ پس
حکمت الٰہی نے چاہا کہ یہ عظیم الشان
کمال بھی آنحضرت کو ان کے اہل بیت
میں سے ایسے عزیز و قریب تر کے
ذریعہ سے ہو کہ جو بمنزلہ فرزند حقیقی
کے ہو تاکہ اس کا یہ کمال شہادت
جناب رسول خدا کی ذات میں شامل
ہو جائے چنانچہ عنایت ایزدی نے
حسنین علیہما السلام کو ان کے نانا کا
قائم مقام اور نائب بنایا اور دونوں
کو دو آئینہ پر تو کمال محمدی اور دو
رخسارۂ جمال مصطفوی کے ٹھہرا کر ان
دونوں صاحبزادوں کے توسط سے
یہ کمال بھی ذات آنحضرت میں داخل
کر دیا"

امام حسین کی سخاوت

اسامہ کا قرض ادا کرتے ہیں
اسامہ ابن زید بیمار ہو گئے حسین
ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے
اسامہ کی باتوں سے ان کی پریشانی
ظاہر ہوئی اور دریافت کرنے پر معلوم
ہوا کہ انپر ساٹھ ہزار درہم قرض ہیں
فرمایا۔ اسے میں ادا کر دونگا اسامہ نے کہا
مجھے خوف ہے کہ آپ ہمارے مرنے کے بعد
ادا کریں۔ یہ سنکر حسین نے اسے فوراً
ادا کر دیا اور فرمایا۔ بادشاہوں کی
خصلت میں سے سب سے زیادہ بری
اور ناقابل تعریف بات یہ ہے کہ وہ دشمن
سے ڈرتے ہیں غریبوں پر سخت دلی سے
پیش آئیں اور بخل کریں
ایک اعرابی نے حسین کی سخاوت کی شہرت
سنی اور حاضر خدمت ہوا۔ حسین نے قنبر
سے دریافت کیا کہ کچھ موجود ہے۔ کہا چار
ہزار دینار موجود ہیں۔ فرمایا اسے دیدو
ہم سے زیادہ مستحق ہے۔ حضرت نے اپنے
کو چھپا کر اپنے دست مبارک سے دیا اور
عذر کیا۔ اعرابی رونے لگا۔ حضرت نے
سبب پوچھا تو کہا۔ میں تمہارے ایسے
شخص پر روتا ہوں کہ تمہارے زیر خاک
چھپنے پر یہ دست جود ناپدید ہو جائیگا۔
عبدالرحمن ابن سلمی حسین کے بعض بچوں
کے استاد تھے۔ ایک روز جب بچوں نے گھر
آکر سبق سنایا تو حسین نے استاد کو ایک ہزار
دینار اور حلہ عطا فرمایا۔ کسی نے زیادتی
سخاوت پر اعتراض کیا تو فرمایا۔
میری بخشش اس کی کثیر عطا کے ہم پلہ نہیں ہے
ایک اعرابی حسین کی خدمت میں حاضر
ہوا اور کہا یا ابن رسول اللہ میں دیت کا ضامن
ہوا مجھے اس قدر مرحمت فرمائیے۔ فرمایا
اے برادر اعرابی میں تجھ سے تین سوال
کرونگا اگر $\frac{1}{3}$ بتایا تو $\frac{1}{3}$ زر دیت اور $\frac{2}{3}$
بتایا تو $\frac{2}{3}$ اور $\frac{3}{3}$ بتایا تو کل ادا کر دونگا
اسنے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ کا ایسا
صاحب علم و شرف مجھسے پوچھے! فرمایا۔
میرے نانا رسول نے فرمایا ہے کہ بخششیں معرفت
کے موافق ہونی چاہئیے۔ اس کے بعد پوچھا۔
فاضل ترین اعمال کیا ہیں جواب دیا۔ اقرار
توحید۔ پوچھا کونسی چیز انسان کو ہلاکت
سے بچاتی ہے۔ جواب دیا۔ خدا پر بھروسہ
پوچھا کس چیز سے انسان کی زینت ہے
جواب دیا علم سے جس میں حلم ملا ہو فرمایا
اگر یہ نہو تو۔ کہا۔ پھر مال اور مروت ہو
پوچھا اگر یہ بھی نہ ہو تو کہا۔ فقر میں صبر ہونا
چاہئیے۔ فرمایا۔ اگر اس پر بھی قدرت نہ
ہو۔ کہا۔ تو ایسا شخص مستحق ہے کہ اس پر
بجلی گرے۔ حضرت ہنسے اور اعرابی کو
ایک ہزار دینار اور ایک انگوٹھی عنایت
کرکے فرمایا۔ ایک سے دیت ادا کر اور
دوسرے کو نفقہ میں صرف کر۔

حضرت زینب علیہا السلام · خطبہ

دربار عبیداللہ بن زیاد کوفہ میں اور اس کا اثر

"بہترین حمد و ثنا خدائے قادر کیلئے ہے۔ اور بہتر سے بہتر درود و سلام محمد رسول اللہ اور ان کی آل پاک اور بزرگ پر ہے۔ آگاہ ہوجاؤ اے اہل کوفہ۔ اے اہل غدر و مکر۔ اب تم روتے ہو۔ تمہارے آنسو تھمیں تمہارا رونا چلانا بند نہ ہو۔ تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے کہ جس نے اپنا سوت کات کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہوں۔ تم اپنے عہدوں میں ایک حیلہ بناتے ہو۔ آگاہ ہو کہ تم میں نہیں ہیں مگر ایسے لوگ کہ جو بیہودہ اور ذلیل ہیں۔ تم میں ایسے سینے ہیں کہ جن میں کینے بھرے ہوئے ہیں۔۔ وہ لونڈیوں کی طرح خوشامدی ہیں۔ دشمنوں کے قتل کینہ در ہیں۔ تم کیچڑ میں اس سبزی کی صورت ہو کہ جو نجاست پر اُگے۔ تم اس قبر کی صورت بے فائدہ اور بے حاصل ہو کہ جو چاندی سے آراستہ کیگئی ہے تمہارے نفسوں نے برے اعمال پیش کئے کہ جس کی وجہ سے تم قہر و غضب و عذاب الٰہی اور جہنم میں داخل ہونے کے مستحق ہوئے ہو اب روتے چلاتے ہو۔ بخدا ایسا نہ تم بہت روؤگے اور کم ہنسوگے کہ عار و ننگ و بے شرمی و عیب و ذلت تمنے حاصل کئے ہیں وہ تم سے ہرگز ہرگز جدا نہیں ہوسکتے ہیں تم کیونکر نجات پاسکتے ہو اور کیونکر بچ سکتے ہو کہ تمنے سلالہ خاتم الانبیا سردار جوانان بہشت ملجا و ماوائے نکوکاراں و جائے پناہ اہل مصیبت۔ دستور حجت خدا اور اپنے راہنما کو قتل کرڈالا ہے۔ برا ذخیرہ لیجا ہو تم۔ رحمت حق سے دور ہو حاصل تو یہ ہے کہ تمہاری کوشش بیجا اور سعی بے فائدہ ہوئی۔ اعمال تمہارے برے ہوئے تمنے اپنی جانوں کو ہلاک کیا۔ تمہارے [illegible] میں نقصان آیا۔ تمہاری کمائی میں ٹوٹا ہوا تم مبتلائے ذلت و خواری و مورد قہر و غضب الٰہی ہوئے۔ اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو کہ کیسا تمنے پیغمبر خدا کا جگر کاٹا ہے۔ کیسی اپنی عداوت جناب رسالتمآب سے تم نے ظاہر کی ہے عجب طرح کا خون تم نے بہایا ہے۔ اور حرمت و آبرو ضائع کی ہے۔ ان کے کیسے پیارے فرزند کو قتل کیا ہے واقعی تم نے بڑے امر عظیم کا ارتکاب کیا ہے۔ عجب نہیں ہے کہ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور زمین پھٹ جائے۔ اور پہاڑ پاش پاش ہوجائیں۔ بروایت دیگر یہ فرمایا۔ تم نے ایک بڑی آفت اور حادثہ عظیم برپا کیا کہ اس سے فضائے آسمان و زمین تنگ ہوگئی اس امر سے تعجب کرتے ہو کہ آسمان خون رویا۔ آگاہ ہو کہ عذاب آخرت زیادہ رسوا کرنیوالا ہے اور اس دن کوئی معین و مددگار نہ ہوگا۔ اس مہلت چند روزہ پر گھمنڈ نہ کرو مغرور نہ ہو۔ ہاں البتہ بدلا لیا جائیگا۔ اور یہ خون پامال اور ضائع نہ ہوگا۔ عذاب خدا تمہارے سروں پر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ سب لوگ اس دن حیران و بھوچکے ہوگئے۔ اپنے ہاتھوں کو منہ پر رکھے ہوئے روتے تھے۔ میں نے (ایک) بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ جو میرے برابر کھڑا تھا اور رو رہا تھا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی تھی۔ وہ کہتا تھا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تمہارے بزرگ بہترین بزرگان ہیں جوان تمہارے بہترین جوانان ہیں عورتیں تمہاری بہترین عورات اور نسل تمہاری بہترین نسل ہے۔ کبھی تمہاری نسل رسوا اور خفیف نہ ہوگی نہ ذلیل

حضرت فاطمہ صغریٰ کا خطبہ اور اس کا اثر

خدا توانا کیلئے بیحد و بے پایاں شکر ہے۔ اور اس قدر سپاس ہے کہ جسقدر زمین و عرش کے درمیان چیزیں ہیں۔ خدا کا شکر ادا کرتی ہوں اور اسی پر توکل و بھروسہ یقین و اعتقاد رکھتی ہوں۔ اس کی وحدانیت اور جناب رسول خدا کی رسالت پر گواہی دیتی ہوں۔ اور اس بات پر گواہی دیتی ہوں کہ ان کی اولاد امجاد کو اشقیائے امت نے ناحق قتل کرڈالا حالانکہ وہ کسی سے بغض و عداوت نہیں رکھتے تھے نہ کسی کا خون بہایا تھا۔ خدا سے پناہ مانگتی ہوں اس بات سے کہ اے خدا تجھ پر بہتان کروں اور اس امر کے خلاف جو تو نے عہد و پیمان علی بن ابیطالب وصی رسول خدا کیلئے لیا ہے وہ علی کہ جس کا حق چھین لیا گیا اور بے جرم و گناہ اس کو تیرے گھر میں مسلمانوں کے سامنے قتل کیا جیسا کہ کل ان کے فرزند کو قتل کیا۔ تو نے اس جناب کو وقت حیات سے وقت ممات تک ساتھ اپنی مرضی کے رکھا حتیٰ کہ ان کے نفس نفیس و ذات اقدس کو یہ مناقب حمیدہ اور خصائل پسندیدہ تیرے لئے اٹھا لیا اور کسی بات میں گرفت و ملامت کا موقع ان پر نہ ہوا۔ کم سنی میں ان کو ہدایت کی اور جوانی میں پاک اوصاف فضیلتیں اور عزتیں دیں۔ وہ ہمیشہ خیرخواہی امت میں اور تیرے پیغمبر برحق کے امور میں سعی اور کوشش کرتے رہے۔ اور آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے نفرت رکھتے تھے اور تیری راہ میں جہاد کیا اور تو نے ان کو تمام خلائق سے برگزیدہ کیا اور فوقیت دی۔ وہ راہ راست کی طرف ہدایت کرتے رہے اور ہدایت فرماتے رہے اس حالت میں جہان فانی سے دار باقی کی طرف کوچ کیا۔ اے اہل کوفہ اے اصحاب مکر و حیلہ! آگاہ ہو کہ خدا نے ہم اہلبیت کو تمہارے ہاتھ میں مبتلا کیا اور تمہارا امتحان ہم سے کیا۔ ہماری بلا کو اچھا جانا اور ہم کو اپنے علم و حکمت عطا کی۔ پس ہم خزانہ علم و فہم اور صندوق حکمت الٰہی اور حجت خدا ہیں روئے زمین پر اس نے اپنی کرامت سے ہم کو معزز کیا اور بوجہ اپنے رسول کے تمام خلق پر ہم کو عزت و شرافت بخشی تھی تم نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی۔ ان کو جھٹلایا۔ ہمارے خون کو اور مال کو جائز و حلال جانا۔ گویا ہم اولاد ترک و کابل تھے۔ کل ہمارے جد کو قتل کیا اور آج تمہاری تلواریں ہمارے خون سے آلودہ ہیں۔ یہ سب تمہارے پرانے عداوت و کینہ کی وجہ سے ہے کہ تم ہمارے قتل سے خوش و خرم ہو۔ خدا کیسا تم کو فریب کرتے ہو حالانکہ وہ مکر کا باطل کرنیوالا ہے تم ہمارے قتل سے خوش نہ ہو کہ یہ وہ مصیبتیں اور بلائیں ہیں جو قبل از وقوع واقع خدا نے کتاب میں لکھے ہیں۔ خدائے پاک کے نزدیک سہل و آسان ہے۔ (ہمارا شعار ہے کہ) جو چیز جاتی رہے اس پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو جاہ ملے اس پر خوش نہ ہوں۔ خدائے پاک کسی مغرور متکبر کو دوست نہیں رکھتا خدا تم کو ہلاک کرے۔ تم عذاب و لعنت خدا کے منتظر رہو۔ گویا نزدیک ہے در پے غضب خدا اور عذاب شدید آسمان سے نازل ہوا ہے اور تم کو کردار زشت کی پاداش نے ہلاک کردیا ہے بعض کو تم میں سے بعض کے عذاب میں گرفتار کردیا ہے۔ تمہارے لئے ہمیشہ عذاب و سزا ہے ظالموں پر خدا کی لعنت ہو تمہارا برا ہو۔ آیا کچھ جانتے ہو کہ کن ہاتھوں سے تم نے ہم کو نیزے مارے اور تم میں کون لوگ ہمارے قتل پر مستعد ہوئے اور کن قدموں سے ہماری لڑائی کو آئے تمہارے دل نہایت ہی سخت و غلیظ ہیں۔ تمہارے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے شیطان نے برے کاموں کو تمہاری نظروں میں رونق دی ہے تمہارے لئے ایسا سامان مہیا کردیا ہے کہ تمہارے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ براہ راست پر نہیں آتے ہو۔ اے اہل کوفہ تم رسول خدا سے کیسی عداوت رکھتے ہو کہ ان کے بھائی علی بن ابیطالب اور ان کی اولاد سے کہ ذریت رسول ہیں تم نے اس کا بدلہ لیا۔ چنانچہ تم میں سے ایک شقی فخریہ کہتا ہے کہ ہم نے علی اور اولاد علی کو نیزہ اور شمشیر ہندی سے قتل کیا اور ان کے حرم کو مثل اسیران ترک کے قید کیا۔ اور کیسی کیسی لڑائیاں کیں، پس اے کہنے والے تیرے منہ میں خاک ہو۔ ایسے بزرگوں کے قتل پر تو فخر کرتا ہے کہ جن کو خدا نے پاک کیا ہے اور نجاست سے پاک و صاف کیا ہے چپ ہو جس طرح تیرا باپ چپ رہا۔ ہر شخص کیلئے اس کے اعمال کے مطابق وہ ہے جو اسنے کمایا ہے۔ . . . . . .

جواہل ستا ہے ۔ تمنے ہمارے فضائل و مناقب پر حسد کیا تف ہے ۔ تم پر کہ جو فضیلت خدا نے ہم کو دیا ہے اسکو نہیں جانتے ۔ بہ قول شاعر ۔

فما ذنبنا ان جاش دھرا بحورنا وبحرک ساج یراوی الدعامصا ۔

ہمارا کیا قصور ہے کہ زمانہ نے ہمارے دریاؤں کو موج زن کیا ۔ جو تمہارا دریا حرکت نہیں کرتا ہے ایک جانور کو چھپا نہیں سکتا ۔ یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے وہ صاحب فضل عظیم ہے جس کو خدا نے نور نہ دیا اسکو نور کہاں سے ملسکتا ہے ۔

راوی کہتا ہے کہ شور و فغاں و گریہ و زاری کیسا تھا آوازیں بلند ہوئیں اور ان لوگوں نے کہا کہ بنت طیبین تمہارے لئے بس اسقدر کافی ہے تم نے ہمارے دلکو جلا دیا اور سینوں کو پھونکا دیا ہمارے پیٹ میں آگ لگادی تب آپ خاموش ہوگئیں ۔

حضرت ام کلثوم کا خطبہ

اشعار اور اثر

راوی کہتا ہے کہ اس روز ام کلثوم بنت علی علیہ السلام نے پس پردہ سے خطبہ پڑھا اور بہ آواز بلند رو کر کہنے لگیں اے اہل کوفہ ! برا حال ہو تمہارا ۔ کس لئے تمنے حسین کو قتل کیا اور ان کا مال اسباب لوٹ کر اس کو اپنا ورثہ بنایا ۔ ان کے اہلبیت کو اسیر کیا ۔ ہلاک ہو تم ۔ دور ہو تم پر ۔ رحمت خدا سے تم دور ہے آیا جانتے ہو تم کس بلا میں گرفتار ہو کیسے کیسے خون تم نے بہائے کیسے کیسے بچوں کو تم نے برہنہ کیا ۔ کیسے کیسے مال لوٹ لئے ۔ تم نے ایسے شخص کو مارا ہے کہ بعد پیغمبر خدا کے تمام عالم سے اشرف و افضل تھا تمہارے دلوں سے رحم جاتا رہا بہر صورت مردان خدا رستگار ہیں اور پیروان شیطان زیاں کار ہیں پھر آسیا نے یہ اشعار پڑھے ۔

قتلتم اخی ظلما فویلکم غدا

عذاب سپرد کہ تمنے میرے بھائی کو قتل کیا

ستجزون نارا حرھا یتوقد

جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ تمہارے لئے سزا ہوگی

سفکتم دماء حرم اللہ سفکھا

تم نے ایسا خون بہایا جس کا بہانا خدا

وحرمھا القرآن ثم احمد

قرآن اور رسول اللہ نے حرام کیا

والی لا بکی فی حیاتی علی اخی

اور میں یقیناً عمر بھر اپنے بھائی کو رویا کرونگی

علی خیر بعد النبی سیولد

ایسا بھائی جو بعد نبی سب سے بہتر تھا

راوی کہتا ہے کہ تمام حاضرین پر اس کلام حزن انجام سے گریہ و زاری و شور و نالہ کرنے لگے ۔ تمام عورتوں نے بال کھولدیئے ۔ خاک سر پر ڈالی ۔ چہرے ناخنوں سے نوچے ۔ طمانچے گالوں پر مارے اور مردوں نے اپنی داڑھی

نوحہ ڈالیں روتے چلاتے تھے ۔

راوی کہتا ہے کہ اس روز سے زیادہ رونیوالیاں اور رونیوالے مرد نے نہیں دیکھے اسکے بعد

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ اور اثر

حضرت امام زین العابدین نے ان سب کو خاموش کیا ۔ جب سب چپ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے ۔ بعد حمد و ثنائے الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی فرمایا جو کوئی مجھ کو جانتا ہے ۔ وہ جانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا ہے ۔ وہ اب پہچان لے میں علی ابن الحسین ہوں ۔ اس کا فرزند ہوں کہ جو راہ خدا میں بے جرم و خطا فرات کے کنارہ ذبح کیا گیا ۔ میں اس کا فرزند ہوں کہ جس کی عزت و حرمت ضائع کی گئی اس کے اہل حرم کو اور چھوٹے بچوں تک کو قید کر لیا ہے ۔ میں اس کا فرزند ہوں کہ جو صابر و شاکر شہید ہوا اس کا فخر میرے لئے کافی ہے ۔ اے لوگو میں تم کو قسم دیتا ہوں ۔ خدائے خالق کی ۔ آیا تم جانتے ہو جو کچھ تم نے مکر کیا میرے پدر عالی مقدار کو خطوط لکھے عہد و پیمان کئے اور آخر کو قتل کر ڈالا ان کی مدد و نصرت نہ کی کس قدر برُے اعمال تم نے اپنے لئے جمع کئے تم نے بری رائے اختیار کی ۔ کن آنکھوں سے تم رسول خدا کو دیکھو گے جس وقت وہ حضرت فرمائینگے کہ تم نے میری اولاد کو قتل کیا ۔ میری ہتک حرمت کی ۔ تم میری امت سے نہیں ہو پس ہر طرف سے لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں سب رو رہے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ ہم سب ہلاک ہوئے ہم نے غفلت کی (پھر حضرت سجاد نے فرمایا کہ) خدا کی رحمت اس پر ہے کہ جو کوئی دل سے نصیحت سنے اور قبول کرے ۔ در باب خدا و رسول و ذریت رسول میری وصیت یاد رکھے کہ ہم کو رسول خدا کی اقتدا نیک ہے (سب نے باتفاق کہا کہ یا ابن رسول اللہ ہم تمہارے عہد کے نگہبان ہیں جو چاہو حکم کرو ہم انکار نہیں کرتے تمہارے دشمنوں کے دشمن اور دوست کے دوست ہیں ۔ یزید سے انکا مواخذہ کرینگے اور ان ظالموں سے بیزار و ناخوش ہیں جنہوں نے آپ پر ظلم کیا) حضرت نے فرمایا ہیہات ہیہات ۔ اے گروہ غدار و مکار تم اپنے نفس کی ہوا و ہوس میں پھنسا چاہتے ہو کہ میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرو جو کل میرے باپ کیساتھ کیا ہے ہنوز ابھی زخم نہیں بھرا ہے ۔ اور حرارت نہیں گئی کل کی بات ہے کہ میرے باپ اور ان کے اقربا کو مار ڈالے قتل کیا ہے مجھے میرے جد و پدر کی موت نہیں بھولی ۔ غم و غصہ کی تلخی داڑھی جبڑے کے گلے میں ابھی باقی ہے ۔ اب میری خواہش تم سے صرف یہ ہے کہ تم ہم کو نہ دوست رکھو نہ دشمن ہو جاؤ

وسعت نگاہ

سہیل آفندی اکبرآبادی

زیر تیغ تھے حسین کل جہاں نظر میں تھا
یہ زمیں نظر میں تھی آسماں نظر میں تھا

عصر تک کے واقعات تھے ہی سب نگاہ میں
بعد قتل جو رہا وہ سماں نظر میں تھا

ہر جوان قوم کو دے گیا جو زندگی
سینے میں سناں لئے وہ جواں نظر میں تھا

تشنہ لب بغیر جو تیر ظلم سے گیا
وہ بھی انقلاب کا نکتہ داں نظر میں تھا

پائمال ہو گیا جس کا جسم نازنین
وہ حسین ہاشمی خستہ جاں نظر میں تھا

جسکی یادگار آج سینکڑوں نشان ہیں
بھائی کے لہو میں تر وہ نشاں نظر میں تھا

وہ بہن کے لاڈلے اپلچی کے منچلے !
درد قوم کا ہر ایک راز داں نظر میں تھا

وہ حبیب وہ زہیر وہ سعید باوفا
ایک ایک جاں نثار خستہ جاں نظر میں تھا

کربلا سے لیچلے عابد حزیں چھپے !
ہائے وہ لٹا ہوا کارواں نظر میں تھا

اپنے دل پہ جبر بھی اپنا وقت صبر بھی
اپنا اختیار بھی بے گماں نظر میں تھا

حاصل نگاہ تھے یہ تصورات بھی
دین حق بھی کامیاب و کامراں نظر میں تھا

کس کی قسمت اے سہیل جاگتی تھی کب کہیں
کیا خبر ہے کون سا مدح خواں نظر میں تھا

تاریخ خونفشانی عباسی کے خونیں صفحے

قسط نہم بسلسلہ انتخاب مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۶۲ھ صفحہ (۸)

(۳۸) علی بن ادریس بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۳۹) احمد بن ادریس بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۴۰) احمد بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۴۱) صالح بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۴۲) ابراہیم بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن امام حسنؑ۔

(۴۳) محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن امام حسنؑ۔

(۴۴) محمد بن جعفر بن حسن بن موسیٰ بن جعفر

(۴۵) عبداللہ بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن امام حسنؑ۔

(۴۶) علی بن محمد بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ۔

(۴۷) صالح بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ

(۴۸) ابراہیم بن عبداللہ بن داؤد بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۴۹) ایک فرزند داؤد بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر کا۔

(۵۰) آٹھ جعفری اور قتل ہوئے جن کے نام ابوالفرج اصفہانی کو معلوم نہ ہو سکے۔

(۵۱) حسین بن حسن بن حسن بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن حسن بن امام حسنؑ مدینہ میں قتل ہوئے۔

(۵۲) احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علی۔

(۵۳) محمد بن احمد۔

(۵۴) ابراہیم بن محمد بن ہارون بن محمد بن قاسم بن حسن بن زید۔

(۵۵) محمد بن یحییٰ بن محمد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ۔

(۵۶) احمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن حسن بن علی بن جعفر بن محمد بن امام زین العابدینؑ

(۵۷) محمد بن جعفر بن حسن بن حسن بن حسن بن موسیٰ بن جعفر بن محمد۔

(۵۸) محمد بن ابراہیم بن یحییٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن امام حسنؑ۔

(۵۹) محمد بن جعفر بن محمد بن ابراہیم حسینی۔

(۶۰) احمد بن موسیٰ بن علی بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن۔

(۶۱) محمد بن احمد بن حسن بن علی بن حسین حسینی۔

(۶۲) حسن بن جعفر حسینی معروف بابن ابی ملاح

(۶۳) علی بن محمد بن عبداللہ الصغا جعفری معروف بابن خرداد۔

(۶۴) احمد بن علی بن اسحاق جعفری۔

(۶۵) مطرف بن داؤد بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۶۶) اسماعیل بن اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم جعفری

(۶۷) عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ۔

(۶۸) موسیٰ بن محمد بن یوسف بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۶۹) محمد بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید ابن امام حسنؑ۔

(۷۰) حسین بن محمد بن یوسف۔

(۷۱) جعفر بن محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری۔

(۷۲) قاسم بن حسین بن عیسیٰ بن زید۔

(۷۳) حسین بن محمد بن عیسیٰ بن جعفر بن ابراہیم

خاندان رسالت کے یہ وہ شہدا ہیں جن کی شہادت کی خبر ابوالفرج اصفہانی کو جمادی الاول ۳۱۲ہجری تک ملی اور جو لوگ دیگر بلاد میں شہید ہوئے یا جن کا قتل پوشیدہ رکھا گیا ان کی کس کو خبر ہے۔ ان امام زادوں کے پیرو شیعہ کی تعداد تو خدا ہی جانتا ہے۔ لاکھوں پر نوبت پہنچی ہے جو قید ہوئے قتل ہوئے، جلائے گئے، زندہ دفن ہوئے۔ دست و پا کاٹے گئے، زبانیں کھینچی گئیں اور طرح طرح کے مصائب جھیلے۔

یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔

لاجواب جلد سازی چھتہ بازار

سے کام لے کر آزمائش فرمائیں۔ آپ کو آج دکن میں ایک ہی چھوٹا قومی کارخانہ ملے گا جہاں امرائے عظام معززو وکلا و دفاتر و مدارس کا کام کثرت سے ہوتا ہے۔

پروپرائٹر مہدی

اوامر

نیکی پھیلاؤ، انصاف کرو، فیاضی سے کام لو، ایثار کرو، خوش خلقی کرو، خلق اللہ کی خدمت کرو، یتیموں ہمسایہ بیواؤں پر مہربانی کرو، اصلاح ذات البین کرو، ماں باپ استاد کی عزت کرو، مظلوموں کی مدد کرو، حلال معاش کی دُھن، محنت مزدوری کسب کا سبق میں جدوجہد کرو وغیرہ وغیرہ۔

نواہی

شراب نہ پیو، چوری نہ کرو، ظلم و انصاف نہ کرو، بغض و حسد نہ کرو، سود نہ کھاؤ، دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت نہ گھسو، کسی کو ذلیل نہ کرو، مکاری و دغابازی نہ کرو، فتنہ و فساد نہ کرو، گالی نہ بکو، زنا نہ کرو، غیر عورت پر نظر نہ کرو، کسی کا مال نہ چھینو، سحر و ساحری و شعبدہ بازی نہ کرو، لہو و لعب گانا بجانا حرام سمجھو، جوا نہ کھیلو، جو چیز یاد الٰہی کم کرے یا اس کی محبت و عظمت کم کرنے کا باعث ہو اس کو اختیار نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ جس کسی کا قدم دنیاوی دوڑ میں اس راستہ سے ہٹا، اس کا ایمان زبانی ہے، وہ ایمان حقیقی سے محروم ہے۔ قرآن و حدیث نے صاف کہا ہے وہ مومن نہیں ہے جو توحید پرست ہو اور مشرکانہ عمل کر کر اور دعویٰ اسلام و ایمان کرے غلط ہے۔

جبر و تشدد و قتل مذہب میں نہیں ہے

غیر مذاہب پر دین قبول کرانے کے لئے کسی قسم کا تشدد روا نہیں ہے۔ نہ مذہب اختیار کرانے کے لئے جنگ جائز ہے نہ ملک گیری و فتوحات کے لئے مذہب میں گنجائش ہے، نہ مسلمان بنانے کے لئے کسی کا قتل جائز ہے۔ نہ رسولؐ نے کسی کو مسلمان بنانے کے لئے لڑے، نہ ان کے بعد ان کے خلفائے برحق علیؑ و اولاد علیؑ نے اس غرض سے جنگ کی، رسولؐ کی جنگیں دفاعی تھیں، اور صلح و جنگ سب خدا کے لئے تھیں۔ علیؑ و اولاد علیؑ کبھی کسی سے نہیں لڑے بجز دفاع و حفاظت خود اختیاری کے۔ شیعہ مذہب میں تو اس کی سخت ممانعت ہے کہ کسی کے معبودوں اور بزرگوں کو گالی نہ دی جائے، کسی کی پرستش گاہ کو نجس نہ کیا جائے، اس کو خراب و منہدم نہ کیا جائے۔ یا کسی سے مذہبی مناظرے میں خلاف تہذیب گفتگو کی جائے۔

وہ صاف صاف کہتا ہے کہ دشمن سے مقابلہ ہو اگر جنگ ہو تو پانی نہ بند کرو، پانی میں زہر نہ ملاؤ، ممانعت کرو دشمن کی بہو بیٹیوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں سے مزاحمت نہ کرو، مخالف جب جنگ میں مارا جائے تو اس کے دست و پا، ناک، کان نہ کاٹو، دشمن کے گھوڑوں کے پیر نہ کاٹو، غیر مذہب کی امانتوں میں خیانت نہ کرو، ان کی عورتوں کو مسلمان عورت کی طرح سمجھو، زنا نہ کرو، ان کا بچہ جب تک بالغ نہ ہو اور اپنی پسند سے مسلمان نہ ہو اس کو کافر جان کر قتل نہ کرو، جو خوشی سے ایمان لائیں، کسی کی اولاد کو جبراً مسلمان نہ بنا سکتے ہو، کفار سے لڑائی میں پہل کرنے سے جدا نہ کرو، کفار کے شر و فساد و ظلم کو اپنی کمزوری کی وجہ سے اگر دفع نہ کر سکتے ہو تو اس شہر کو چھوڑ کر نکل جاؤ۔ اگر دین و مذہب کو دشمن کی سخت گیری کی وجہ سے ظاہر نہ کر سکتے ہو تو مذہب چھپائے بیٹھے رہو۔ کسی غیر مذہب حکومت میں سازش و فتنہ انگیزی برپا نہ کرو۔ لیکن کسی ظالم و مستبد کا فرقہ کے ظلم و استبداد و کفر میں امداد بھی نہ کرو۔ عزت و مال و دولت و حکومت کی لالچ میں ظالم کے شریک کار بھی نہ ہو۔ اگر وہ تم سے کسی نیکی و بھلائی میں مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دو۔ کوئی ظالم تم سے نیکی میں مدد لے تو بخل نہ کرو۔ قرآن و رسولؐ کی یہی تعلیم ہے، ائمہ ہدیٰ کی عملی زندگی بس یہی ہے۔

حیوانات کو مژدۂ حیات

انسانوں کی خونریزی کیسی، حیوانات تک کو آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے کے لئے شرع میں احکام ہیں۔ پانچھا کنڈوں کو ذبح کرنا منع ہے۔ آب و دانے سے سیراب رکھنے کا حکم ہے۔ شکاری اور حفاظت کرنے والے کتے کے مارنے پر تاوان ہے۔ خانہ کعبہ میں شکار اور جانوروں کے مارنے کی ممانعت ہے۔ سواری کے جانوروں پر رحم کرنے کا حکم ہے۔ بارکش جانوروں پر زیادہ بار لادنے کی ممانعت ہے۔ بوقت ذبح حیوانات کے اعضا جدا کرنے کی ممانعت ہے۔ شکاری جانوروں کے کھانے کو حرام بتایا ہے۔ جانوروں کے پالنے اور حفاظت کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ حلال جانوروں کے کھانے میں پیٹ کو مقبرہ حیوانات بنانے کی ممانعت ہے۔ رات کو جانوروں کے آشیانے اجاڑنے کی ممانعت ہے۔ غرضکہ شیعہ مذہب کا اصلی مقصد یہ ہے کہ جیو اور جینے دو۔ قرآن کا صاف حکم ہے کہ "اگر کوئی کسی کو اس طرح سے قتل کرے کہ قتل کے قصاص میں نہ ہو یا فساد برپا کرے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے ایک آدمی کو بچایا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔" (سورۂ مائدہ)

ہفتہ واری خبروں کا اہم خلاصہ

جوہری توانائی کو ... استعمال کرنے کیلئے خوفناک تجربے کئے جائیں گے

واشنگٹن ۔ دسمبر ۔ اوقیانوس کے وسط میں غیر معروف جوہری ہتھیاروں کے تجربہ کے لئے ایک چھوٹا علاقہ امریکہ کی جانب سے خفیہ طور پر ملکیتی منتخب کیا جا رہا ہے۔ جوہری توانائی کو جنگ اور امن کے زمانوں میں استعمال کرنے کے بارے میں خوفناک تجربے کئے جائینگے۔ اس علاقہ کے ۱۴۰ باشندوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ جزیرہ کوئی دو مربع میل ہے اور بکانی کے مقابلہ میں بڑا ہے جہاں پہلے تجربے کئے گئے تھے۔

برطانیہ میں ۴۵ لاکھ ٹن کوئلہ کانوں سے نکالا گیا۔ گزشتہ ہفتہ برطانیہ میں ۴۵ لاکھ ٹن کوئلہ کانوں سے نکالا گیا۔ یہ مقدار آئندہ تین ہفتوں میں ۱۹۲۵۰۰۰ ٹن ہو جائیگی۔

دو ہزار پونڈ کی مالیت کا اسلحہ اور سامان ممالک مشرقی وسطیٰ کو بھیجا گیا

واشنگٹن ۶ دسمبر۔ حکومت امریکہ نے فلسطین اور اس کے ہمسایہ ممالک کو اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخائر لیجانے والے جہازوں پر پابندی لگا دی ہے۔ محکمہ خارجہ نے یہاں جو اعداد شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ ۲۲ مہینوں میں دو ہزار پونڈ کی مالیت کا اسلحہ اور سامان امریکہ سے جہازوں کے ذریعہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو بھیجا گیا۔ اس عرصہ میں فلسطین، شرق اردن اور شام کو اسلحہ وغیرہ نہیں دستیاب ہوئے۔

مشرق وسطیٰ کو امریکہ نے ہتھیار بھیجنا بند کر دیا ہے۔ واشنگٹن ۷ دسمبر یہ اطلاع ملی ہے کہ امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے ہنگامہ زدہ رقبوں کے لئے اسلحہ اور سامان حرب کو جہازوں کے ذریعہ بھیجنا بند کر دیا ہے۔

یونانی پارلیمان میں ہڑتالوں کے خلاف ناگہانی مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ ایتھنز ۔ دسمبر یونانی پارلیمان نے رات بھر کی نشست کے بعد تمام ہڑتالوں کے خلاف ایک ناگہانی مسودہ قانون منظور کر لیا ہے۔ اس مسودہ کی رو سے حکومت کو بعض صورتوں میں ایسی سزائیں دینے کا اختیار حاصل ہو گیا ہے جن میں سزائے موت بھی شامل ہے۔

اسلام

جزیرہ بحرین۔ کے مستقبل کے بارے میں برطانیہ اور ایران کے مابین گفت و شنید۔ لندن ۱۳ دسمبر برطانوی دفتر خارجہ نے کل ان اطلاعوں کی تردید کی جن میں یہ بتایا گیا تھا کہ برطانیہ اور ایران جزیرہ بحرین کے مستقبل کے بارے میں گفت و شنید کر رہے ہیں جو اس وقت برطانوی قبضہ میں ہے ایرانی وزیراعظم نے کل اپنی ایک نشری تقریر میں کہا کہ وہ بحرین دوبارہ حاصل کرینگے اور یہ کہ اس مسئلہ پر گفت و شنید شروع ہو چکی ہے

فلسطین سے ایک لاکھ برطانوی افواج کا تخلیہ۔ برطانیہ تاریخ سے متعلق ادارہ اقوام متحدہ کو مطلع کریگا۔ لندن ۳ دسمبر موثق طور پر معلوم ہوا ہے کہ فلسطین سے ایک لاکھ افواج کے تخلیہ کی تاریخ سے متعلق برطانیہ آج یا کل ادارہ اقوام متحدہ کو مطلع کرینگا۔ تخلیہ کے انتظامات سرعت سے جاری ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ برطانوی انتداب کے خاتمہ کی تاریخ سے تعلق رکھتا ہے جسکے اعلان کی توقع کامل فوجی تخلیہ سے چند ماہ قبل کی جا رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یکم اگست کو فوجی تخلیہ مکمل ہو جائے گا۔

لبنان پارلیمان کی جانب سے فلسطینی عربوں کی امداد کے لئے دس لاکھ پونڈ کی منظوری۔ بیروت ۶ دسمبر۔ لبنان پارلیمان نے فلسطینی عربوں کی امداد کیلئے دس لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ حکومت نے فلسطین بھیجے جانے والے سامان پر نیا محصول بھی عاید کیا ہے۔

فلسطین میں فسادات جاری ہیں عدن میں ۲۹ عرب مارے گئے اور ۱۰۵ زخمی ہوئے۔ لندن ۹ دسمبر جنرل اسمبلی کے منصوبہ تقسیم کے بعد فلسطین سے فسادات کی برابر خبریں آ رہی ہیں۔ عدن میں ۲۹ عرب مارے گئے اور ایک سو زخمی ہوئے۔ کوتوالی اور فوج نے ایک سو عربوں کو گرفتار کر لیا عدن کے ایک گاؤں سے نو سو یہودیوں کا تخلیہ کیا گیا جو یہودی وہاں باقی رہ گئے تھے ان کو عربوں نے قتل کر دیا۔

بیت المقدس میں پچھلے چار دنوں میں

پچاس آدمی ہلاک ہوئے سرحدی علاقہ تل عفیف اور حیفہ کے درمیان بہت زیادہ گڑبڑ رہی ہے۔

عربوں اور یہودیوں کی خونریز لڑائی

بیت المقدس۔ ہیرو زبان کے سہ پہری اخبارات میں کل یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ تل عفیف اور جافا کے درمیان مقام حیفہ کے اطراف یہودی ہگاناہ قومی دفاعی دستوں سے گزشتہ رات کی لڑائی میں (۷۰) عرب ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہگاناہ کے ادارہ نے یہ بتلایا ہے کہ (۱۲) عرب مارے گئے۔ اور بیسیوں زخمی ہوئے ہیں۔

یہاں کے معتبر یہودی ذریعوں کے مطابق گزشتہ (۱۲) گھنٹوں میں (۱۶) یہودی مارے گئے اور (۵) زخمی ہوئے ہیں۔

فلسطین کے قیدخانہ سے (۱۸) عرب قیدی فرار ہو گئے

بیت المقدس ۱۱ دسمبر۔ سرکاری طور پر یہاں یہ بتلایا گیا ہے کہ اٹھارہ عرب قیدی کل شمالی فلسطین کے محبس ایکر کی مشرقی دیوار پھاند کر سنتری کی مسلسل گولیاں چلانے کے باوجود بچ نکلے۔ اس سال ۴ مئی تک مذکورہ محبس سے دو سو سے زاید یہودی اور عرب فرار ہو چکے ہیں۔

وزیراعظم ایران قوام السلطنتہ کے خلاف ایرانی پارلیمان میں عدم اعتماد کا ووٹ طہران

۱۱ دسمبر۔ ایم قوام السلطنتہ وزیراعظم ایران پارلیمان میں عدم اعتماد کے ووٹ کے بعد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے پارلیمانی طریق کار کے بموجب وزیراعظم موصوف کو اب مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ ایران کے موجودہ سیاسی بحران کے بارے میں گزشتہ ہفتہ ہی پیشن قیاسی کی گئی تھی جب کہ قوام السلطنتہ کے سارے وزراء نے بجز تین کے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا وزیراعظم نے خود مستعفی ہونے سے انکار کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ موصوف جدید کابینہ تشکیل دیں گے۔

پاکستان

حکومت سندھ نے اشیاء مایحتاج کی قیمتوں پر نگرانی قائم کرنیکا فیصلہ کر لیا۔ کراچی ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روز افزوں قیمتوں میں اضافہ کے مدنظر حکومت سندھ نے ضروری اشیاء مایحتاج کی قیمتوں پر مکرر نگرانی قائم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ضروری اشیاء مایحتاج کی فہرست زیر ترتیب ہے۔

ہندوستان

کسی انگریز عہدہ دار کو مستقل طور پر ہندوستانی فوج میں ملازم نہیں رکھا جائیگا۔ رکن دفاع سردار بلدیو سنگھ نے ایوان کو بتایا کہ کسی انگریز عہدہ دار کو مستقل طور پر ہندوستانی فوج میں ملازم نہیں رکھا جائیگا موصوف نے بتایا کہ حکومت انفنٹری رجمنٹ کے تربیتی مراکز کی تعداد میں کمی کرنے پر بھی غور کر رہی ہے موصوف نے بتایا کہ جبل پور کی گن کیریج فیاکٹری نے سڑکوں کے لئے رولر وغیرہ بنانے شروع کر دئے ہیں۔ رکن دفاع نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ لاہور میں تخلیہ کرانے والے فوجی عہدہ داروں کی مدد کے لئے چھ ہزار فوج اور ایک ہزار فوجی ٹرک دئے گئے ہیں

صوبہ مدراس میں برقی توانائی کی ترقی کے لئے پانچ سالہ اسکیم کی منظوری۔ رکن تعمیرات کا نشری اعلان۔ مدراس ۷ دسمبر صوبہ مدراس کے رکن تعمیرات نے اپنی ایک نشر میں اس بات کا اعلان کیا کہ حکومت نے صوبہ میں برقی توانائی کی ترقی کیلئے ایک پانچ سالہ اسکیم کی منظوری دیدی ہے۔ اس اسکیم پر ۱۵ کروڑ کے مصارف آئینگے۔ موصوف نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت ہر جگہ برقی پھیلا دینا چاہتی ہے۔

حیدرآباد میں ہندوستان کا ایجنٹ جنرل کون ہوگا؟ نئی دہلی ۹ دسمبر۔ یقین ہے کہ مسٹر سی۔ ایس وینکٹا چار آئی سی ایس کو حیدرآباد میں حکومت ہند کا پہلا ایجنٹ جنرل مقرر کیا جائے۔

طے شدہ عالیہ معاہدہ انتظام جاریہ میں ایجنٹ جنرلوں کے تبادلہ کی بھی شرط رکھی گئی ہے۔

پونہ کے قریب ایک ہوٹل پر مسلح جماعت کا حملہ۔ پونہ ۱۰ دسمبر پرسوں رات پونہ کے قریب بمقام گھوڑپڑی آتشباری کے واقعہ میں دو اشخاص مر گئے (ایک تو مقام واقعہ پر ہی دم توڑ دیا اور دوسرے کی موت دواخانہ میں واقع ہوئی) اور چار زخمی ہوئے۔ ۴۴

۴۴۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلح اشخاص کی ایک جماعت ایک موٹر کار میں مقام مذکور کے ایک رسٹورنٹ میں داخل ہوئی اور اندر بیٹھے ہوئے اشخاص پر متعدد گولیاں چلائیں۔ یہ حملہ آور اسی موٹر کار میں بچ نکلے اور ابتک فرار ہیں۔

دکن

[illegible] وار خبروں کا خلاصہ

کانگریسی نظربندوں کی رہائی۔ حیدرآباد
[illegible] (۱۲) کانگریسی نظربندوں کے علاوہ [illegible] مت نے مزید کانگریسی افراد کی رہائی کے احکام جاری کئے ہیں۔

قیدیوں کی فراری۔ حیدرآباد ۳ ڈسمبر سزایاب قیدیوں اور زیر دریافت ملزمین کی مجلس سرکارعالی سے فراری کی تعداد بمقابلہ سال گذشتہ ۴۹ سے ۵۳ ہو گئی مفرورین میں بصرف ۷ افراد گرفتار کئے جا سکے۔

ندی میں پڑی ہوئی نعشیں۔ حیدرآباد ۹ ڈسمبر موضع پوری تعلقہ کلم نوری کا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں یکم ڈسمبر کو ندی میں پانچ نعشیں پڑی ہوئی پائی گئیں اطلاع پر عہدہ داران پولیس موقع پر پہنچ گئے پوسٹ مارٹم کے لئے ہنگولی روانہ کی گئیں جنھیں بعد پوسٹ مارٹم ہنگولی ہی میں دفن کیا گیا۔

اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ ۲۵ نومبر کو رات میں برار کے کانگریسی رضاکاروں نے موضع مذکور پر حملہ کیا کروڑگیری کی چوکی جلادی اور کروڑگیری کے تین جوانوں ایک گتہ دار ایک کاریگر اور ایک خانگی ملازم کو پکڑ کر انگریزی میں لے گئے اس واقعہ کے چھٹے روز یہ نعشیں برآمد ہوئیں۔

حیدرآباد کے امن و امان میں خلل ڈالنے کے لئے زبردست پروپگنڈہ
حیدرآباد ۸ ڈسمبر حکومت سرکارعالی کی توجہ مسٹر جگجیون رام وزیر محال حکومت ہند کے ایک صحافتی بیان کی طرف مبذول فرمائی گئی ہے۔ جس میں موصوف نے کہا ہے کہ حیدرآباد سے یہ تشویشناک اطلاعیں وصول ہوتی ہیں کہ وہاں سیاسی حکمت عملی کے تحت ہندوؤں پر اسلام قبول کرانے کے لئے شدید دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ناظم محکمہ اطلاعات کو اس کا مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس بیان کی جو بالکلیہ بے بنیاد ہے پر زور تردید کردیں یہ حقیقت ایسی طرح ظاہر ہے کہ حکومت آصفیہ کے

داخلی امن و امان میں خلل ڈالنے کی کوشش سے اسکے خلاف ممالک محروسہ سرکارعالی کے باہر زبردست پروپگنڈہ کیا جا رہا ہے مذکورہ بالا بیان کا مقصد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پروپگنڈہ کی اس مہم میں تیزی پیدا کی جائے جو حیدرآباد کے خلاف آغاز کی گئی ہے۔

تحریک ستیاگرہ بم سازی کی طرف۔ بم انداز ملزم نارائین پر تفتیش۔
حیدرآباد ۶ ڈسمبر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی تحریک ستیاگرہ کی مردنی میں بم سازی سے جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ شہر کے مختلف محلوں اور مختلف مقامات کی بمباری کے بعد موکب سلطانی پر بھی جراءت کی گئی۔ دوسرا محفوظ بم جو نعمت آباد کے پاس سے برآمد ہوا وہ کانگریس کے ایک مشہور مرکز سے لایا گیا تھا جو نہایت باضابطہ ساخت کا ہے ایک سبز رنگ کی زہر کی شیشی جو اس کے پاس سے برآمد ہوئی فوری گرفتاری کی وجہ سے پی جانے کا موقع نہیں مل سکا ملزم کا اصلی نام نارائین راؤ پوار ہے۔ اس پر تفتیش کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک ایک گرفتاری عمل میں آئی ہے مزید گرفتاریاں اور اہم واقعات کے انکشاف کی امید ہے۔

موکب ہمایونی پر بم کا حادثہ گورنر جنرل اور وزیر داخلہ ہندوستان کے پیامات
حیدرآباد ۷ ڈسمبر موکب ہمایونی پر بم کے حادثہ کے سلسلہ میں اظہار ہمدردی کرتے ہوئے لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل اور سردار پٹیل وزیر داخلہ ہندوستان نے بارگاہ سلطانی میں پیامات روانہ کئے ہیں جن میں سلامتی شاہانہ پر اظہار تشکر اور حادثہ پر ملامت کا اظہار کیا گیا ہے۔

بم کے مجروحین۔ حیدرآباد ۸ ڈسمبر موکب ہمایونی پر بم کے حادثہ کے سلسلہ میں جو تین رہرو زخمی ہوئے تھے ان میں سے ایک (۱۰) سالہ ہندو لڑکی ہے ان تینوں میں سے لڑکی کی حالت بہت

تشویشناک ہے کیونکہ اس کی آنتوں میں بم کے پرزے سرایت کر گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ تین چار روز کے بعد اس مجروح لڑکی کی زندگی کے بارے میں رائے قائم کی جا سکے گی باقی دو کی حالت [illegible] ان خبش ہے موجود دواخانہ عثمانیہ میں ان مجروحین کا صدر ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر نے معائنہ کیا

قیدیوں کی رہائی۔ حیدرآباد ۷ ڈسمبر حادثہ بم سے ذات شاہانہ کی سلامتی پر صدر مجلس حیدرآباد سے گیارہ قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ اضلاع کے متعدد محابس کو بھی قیدیوں کی رہائی کے احکام اجراء ہوئے ہیں۔

لیوی بونس میں اضافہ۔ حیدرآباد ۹ ڈسمبر کاشتکاروں کی موجودہ مالی مشکلات کے مدنظر حکومت سرکارعالی نے ۱۳۵۷ف کے دوران میں لیوی اور خوشہ خریدی پر فی من چھ روپیہ بونس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہاں کے لئے فی من دو روپیہ بونس مقرر کیا گیا ہے۔ جوار اور باجرہ کی لیوی بھی بونس کی شرح میں اضافہ کیا گیا ہے۔

راشن کا نیا فارمولا۔ اجناس کے موجودہ ذخائر کا جائزہ لینے کے بعد یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ ۱۲ ڈسمبر ۱۹۴۷ء سے شروع ہونے والے ہفتہ سے ایک بالغ راشن کارڈ پر حسب ذیل راشن دیا جائیگا

چاول	۲ چھٹانک
گیہوں	۱ چھٹانک
سفید جوار پیلی جوار مائیلو	۲ چھٹانک
دالیں	۱ چھٹانک

ایک گمراہ کن اور مبالغہ آمیز خبر کی تردید۔ حیدرآباد ۷ ڈسمبر حال میں مدراس کے ایک اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ موضع سبھار اویرو ضلع ورنگل میں پولیس کے گولی چلانے کی وجہ سے (۸) اشخاص ہلاک اور (۳۰) مجروح ہوئے یہ خبر نہایت مبالغہ

آمیز اور گمراہ کن ہے واقعہ یہ تھا کہ ۲۰۰ باغیوں نے سبھارا اویرو پولیس کے تھانہ پر حملہ کیا اور بعد ازاں پالم ضلع محبوب آباد کے پولیس اسٹیشن کو آگ لگانے کی کوشش کی پولیس کی جمعیت کو فوراً آبا سے پالم روانہ کیا گیا پولیس کے ۲۵۱ جوانوں نے حملہ کو پسپا کردیا انہیں مدافعت میں گولی چلانی پڑی جس کی وجہ سے ایک شخص زخمی ہوا اس کے بعد امن قائم ہو گیا۔

بلا سودی قرضہ کی اجرائی۔ حیدرآباد ۱۸ ڈسمبر۔ ملازمین سرکار کو بلا سودی قرضہ کی اجرائی کے لئے بکراہم خسروانہ فرمان مبارک صادر ہو چکا ہے اور محکمہ فینانس سے اندرون دو یوم احکام جاری ہونگے قرضہ کی اجرائی راست محکمہ متعلقہ سے عمل میں آئے گی۔

کاریو رتیشی کو دو کروڑ روپیے کا نقصان۔ حیدرآباد ۸ ڈسمبر معلوم ہوا ہے اونچی شرح پر بیرون سے غلہ کی درآمد اور ارزان داموں پر فروخت کے نتیجے میں کمرشیل کار پوریشن کو دو کروڑ روپئے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے رعایا کو مزید گرانی کی مصیبت سے بچانے کے لئے حکومت سرکارعالی اپنی جانب سے اس خسارہ کی پابجائی کر رہی ہے۔

محاصرہ اور گرفتاری بم اندازی کی منظم سازش۔ حیدرآباد ۸ ڈسمبر ۱۹۴۷ء بم سازی کی منظم سازش کا پتہ چلانے میں خفیہ پولیس بلدہ کو کامیابی ہوتی جا رہی ہے جو بہمن سے رات دن منہمک ہے نارائین پر تفتیش میں اس چیز کا انکشاف ہوا ہے کہ اس کا منظم ایک ساتھی بلدہ حیدرآباد (۱۸) امیل پرشاد نگر اور حسن آباد کے درمیانی مقام پان ماکولی میں رہتا ہے۔ خفیہ پولیس بلدہ نے پرسوں رات کے ایک بجے سے صبح تک نارائن کے ساتھی کے مکان کا محاصرہ کرلیا اس کا نام گنڈوتی عرف گنگارام ہے اس کی گرفتاری کے بعد تلاشی میں دو دستی بم۔ ریوالور رائفل۔ کارتوس۔ زہر کی شیشیاں وغیرہ کی بڑی مقدار برآمد ہوئی۔ گنڈوتی کو گرفتار کرکے بلدہ حیدرآباد لایا گیا ہے مزید کی

مطبوعات کتب خانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملت و سرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۲۶ قیمت دعائے نیم ۱۲/

چراغ ہدایت عقائد و فقہ اعمال میں بہترین مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن ۱۳۶ کبرہ کاغذ ۱۲/

زین العابدین فقہ و عقائد میں بےنظیر کتاب ۱۴۴ چکنا کاغذ ۱۲/
معانی نماز - نماز کے بیان میں ۴/

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/

اقوال اہلبیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم ۵۵۶ کاغذ چکنا ۶/ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید ۲۴ صفحہ ۴/

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ کاغذ کبرہ ۴/

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت از لائق مرحوم ۵۶ صفحہ ۶/

مثنوی نہر عشق و موسوم بہ ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم - ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے ۱۱۱ کاغذ چکنا ۸/

اسرار الغرائب و ترجمہ مظہر العجائب خواص بہ وقوع ناد علی - ۴/

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربات عجائب و سور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات ۱۲۰ صفحہ ۶/

علائم الظہور حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور حضرت صاحب الزماں کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب ۲/
رسالہ توحید توحید کے بیان میں بے مثل رسالہ ۲/

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳/

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸/

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴/

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶/

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک ۲۳۲ صفحہ

سوانحعمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱/

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت للعہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱/
سوانح شہید ثالث - ۴/
تذکرۂ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نائب مستتم تذکرہ ۱۳۴ صفحہ کبرہ ۴/

خیابان لقا سوانح عمری چندا بی بی متخلص بہ ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴/

نقشہ ایران زنگین ۸ رسالہ ۴/
سوانح زندہ شاہ مدار ۱/

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سلاسلہ حیدر جعفری

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب نواب بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس سنگین پلی ضخامت ۳۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ۳/

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۱۳۶ صفحہ ۴/

حیات ابوطالب مرتبہ عالم ۸۲ صفحہ ۶/
حجج و بینات در بیان معجزات عنیات عالیات صفحہ (۱۴۴) عہ

قلب تسکین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشکل مناجات از تسکین صاحب ۳/
زیارت عاشورا جلی قلم - ۴/
زیارت مفجعہ حضرت زینب - ۳/
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳/
زیارت اربعین - ۳/
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ حبیبی چکنا ۲/
اعمال ماہ رمضان چکنا ۳/ کبرہ ۲/
دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳/
دعائے ختم قرآن - ۱/
حدیث کساء مترجم اردو - ۲/
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۳/
دعائے مشلول مترجم اردو ۲/
دعائے سباسب ۴/

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸/

بیت جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ - ۴/

خاوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۴/
اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳/
عریضۂ مقاصد - در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ - ۲/ عہ
صحیفۂ تجلی - مجموعہ قصائد رثائی قسم اول اعلیٰ اوسط ۱۴/ - ادنیٰ - ۱/

تعویذات

دعائے مجمع - برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۱/
دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بےحد مفید ہے - ۲/
دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/
دعائے دفع طاعون بیضہ تائیفائڈ ۲/
دعائے قلعہ تسکین - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲/
ایضاً مع ام الصبیان ۳/
دعائے خطبہ آدم - ۲/
دعائے دفع سحر و جادو ۲/
دعائے سوسن مرجانہ برائے محبت شوہر ۲/
دعائے نور برائے دفع تپ و ٹائیفائڈ و امراض حادی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲/
دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲/
دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی - ۲/
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲/
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض - ۲/
جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲/
دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باری تعالیٰ دافع بلیات و حوادث - ۲/
آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و تعویذ خانہ
ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی معہ آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲/
دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ - عہ
دعائے ناد علی جس میں ناد علی مغربی بھی شامل ہے ۲/

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی مجموعہ مراثی [illegible]
[illegible] سوز ۲۸ [illegible]
[illegible] مرثیے [illegible]
ہلال محرم حصہ [illegible]
۵ سلام [illegible]
بمدینہ منورہ [illegible] سوزخوانی
کے مرثیے مجموعہ [illegible] چکنا
ہلال محرم حصہ دوم ۸۸ رباعی ۲۰ [illegible] ۶۰ سلام
۲ مجمعہ سوزخوانی کے بلامرثیے [illegible]
ست شہادت حبیب ابن مظاہر تک [illegible]
ہلال محرم حصہ چہارم ۔ مکمل حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۶۰ نوحے شہادت [illegible] امام
حسین تک [illegible] سوزخوانی [illegible]
چکنا کاغذ کہرہ [illegible]
یکمراشت کہرہ کاغذ [illegible]
ہلال محرم حصہ پنجم ۔ [illegible]
۵۰ مرثیے [illegible] ملاقات
ہندمک کے [illegible] سوزخوانی کے مرثیے [illegible]
چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
ہلال محرم حصہ ششم ۔ مکمل حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۳ نوحے وکلمات حضرت سکینہ سے واپسی حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب مسکی مرثیے اور نوحے
حجم [illegible] چکنا کاغذ [illegible] کہرہ [illegible] ہر دو حصہ
[illegible] کاغذ [illegible]
ہر حصہ علیحدہ جس میں حصہ سوم [illegible] کہرہ [illegible]
[illegible] کاغذ کہرہ جس میں
حصہ اول دوم چکا ہوتا [illegible]
ہلال ماتم ۔ سلام ۳۰ مرثیے جناب کمال مرحوم کے
چکنا [illegible]
فغان بزمیں ۱۱ رباعی ۲۰ سلام اخمسہ ۱۲ مرثیے منبرخوانی صد [illegible]
کاغذ کہرہ [illegible]
سفینہ ماتم ۔ ۱۷ قصائد [illegible] مرثیے [illegible] چکنا
کاغذ [illegible] کہرہ ۱۲ [illegible]
سبع شداد موزوں مرثیے کے خاص انتخاب کے [illegible] ۴۹۲
کاغذ [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
[illegible] مرحوم رسول [illegible] سے شہادت امام حسین [illegible]
کے [illegible] ۳۶۳ نوحے [illegible] کاغذ چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے : اسکی
[illegible] محرم بمدینہ منورہ و
شہادت امام [illegible] انہدام
جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۰۱ نوحے
[illegible] کاغذ کہرہ [illegible] چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں
۱۱ حصہ ۵ نوحوں کا مجموعہ
عزائے محرم [illegible] ۱۰ [illegible]
[illegible] نوحہ جات [illegible] نوحوں کی جو شہرت
جام [illegible] ہندوستان میں [illegible]
[illegible] ۱۲ [illegible]
کاغذ [illegible]
حصہ دوم ۔ پانچواں ایڈیشن ۲۰۶ نوحے [illegible]
کاغذ [illegible]
حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۶۹ نوحے [illegible]
کاغذ چکنا [illegible] ہر سہ حصہ یکجائی [illegible]
فکر منظوم نوحہ جات [illegible] مرحوم ۱۶۶ نوحے
۲۰۲ صفحہ [illegible] کاغذ ۱۲ [illegible]
فغان زہرا یعنی آہ جگرخراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات [illegible] نوحہ گوئی میں
[illegible] روزگار [illegible] ہندوکن [illegible]
۲۰۲ نوحے [illegible] کاغذ چکنا ہے ۔
ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم جلی ۲۰۵ نوحے
۳۲۰ [illegible] کہرہ [illegible]
ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
[illegible] جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۱۸۸ صفحہ
کاغذ چکنا [illegible]
تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات [illegible] حصہ اول
دوسرا ایڈیشن ۱۳۰ نوحے
۱۸۶ صفحہ [illegible]
تسکین فاطمہ حصہ دوم ۲۰۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ [illegible]
[illegible]

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ [illegible]
بیاض اہل ماتم نوحہ جات [illegible] مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے [illegible]
چکنا کاغذ [illegible]
حصہ دوم ۷۵ نوحے صد ۱۳۲ چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
قطرۂ غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۲ ۱۵ نوحے
۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ [illegible]
طومار درد ۔ نوحہ جات [illegible] ۶۱ نوحے [illegible]
کہرہ کاغذ [illegible]
وسیلۂ بخشائش نوحہ جات [illegible] مرحوم
۵۰ نوحے [illegible] چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
چودہ ساغر حصہ اول [illegible] مشہور شعرا کے [illegible]
صد ۳۲ [illegible]
چودہ ساغر حصہ دوم صد ۳۲ [illegible]
اوکا رجعفری نوحہ جات [illegible] علی صاحب جعفری
[illegible] ۔ نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع [illegible]
اوراق غم ۔ نوحہ جات حلیم نیسان [illegible]
معراج غم نوحہ جات [illegible]
چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن [illegible]
جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۱ [illegible] چکنا [illegible]
پیام شہادت نوحہ جات حکیم [illegible] شوکت
مرحوم کے بھتیجے ۱۶۳ نوحے ۲۶۴ صفحہ [illegible]
فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب [illegible]
سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۔ [illegible] صفحے
کہرہ کاغذ [illegible]

جید الثانی [illegible]
ثبوت شہادت نوحہ جات باقر مرحوم [illegible] ۲۱۸ [illegible]
فغان سکینہ [illegible] مصائب و وفات حضرت سکینہ کے [illegible] نوحے [illegible]
سبیل غم ۔ [illegible] شعرا کے [illegible]
اشک غم [illegible] ۲۲۱ نوحے [illegible]
شبیہ غم صمصام شیرازی [illegible] ۱۳۵ نوحے [illegible]
بیاض نجم ۔ مجموعہ [illegible] مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحوں کا
صد سلام ۔ نواب شبیہ یار جنگ بہادر [illegible]
شبیہ غم مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ [illegible]
فغان سیدہ ۔ ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے [illegible]
نوحہ جات صمصام ۔ [illegible]
اسناد آخرت ۔ مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم ۔ ۱۲ [illegible]
دافع الطاعون ۔ نوحہ جات و مناجات
دفع طاعون چکنا [illegible] کہرہ [illegible]
دفتر الم [illegible] دفتر غم [illegible] تشنہ غم [illegible] بیاض [illegible]
آئینہ ماتم ۔ [illegible]

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر مقبول ہو
گئی ہے اس کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید
غلام حسین صاحب کنتوری طاب [illegible] کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن
نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین اور
تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل حالات
اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر
کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت [illegible]

رجسٹرڈ [illegible] نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶ — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ [illegible] نمبر سرائے انڈیا

یہ کتابیں کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے — مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ حکومت انڈیا

سالنامۂ حیدری و حیدری جنتری
نمبر ۲۲ ۱۳۶۷ھ
(باتصویر)
جو ہندوستان میں مشہور و معروف ہے
(زیر طبع ہے)
قیمت عہ قبل طبع ۱۲؍ محصول ڈاک ۲؍
صرف تواریخ کی حد تک ۔ ۱۲؍ قبل طبع ۱۰؍
جلد آرڈر دیجئے ممکن ہے چھپنے کے بعد مشکل
سال آئندہ ختم ہو جائے ۔
منیجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

[illegible]

مدیر
شیخ ابوالقاسم
حیدرآبادی

معاونین
حافظ الدین حیدرآبادی ۔ عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۳

چندہ اخبار
سالانہ ۲ شش ماہی ۱
فی پرچہ ۲؍ پرانا پرچہ ۳؍
(اجرت اشتہار)
فی سطر ۴؍ فی ۴ کالم ۲؍
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیے
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شایع ہوگا

جلد (۱) ۔ ۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۷ھ م ۲۲ بہمن سنہ ۱۳۵۷ف موافق ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۷ء یوم دوشنبہ ۔ نمبر (۲۹)

اِک نشانِ فتحمندی ہے علم عباسؑ کا

از:- حضرت آرزو لکھنوی

دِل کی ہر اُمید بر لاتا ہے غم عباسؑ کا
اِک نشانِ فتحمندی ہے علم عباسؑ کا

اَوج پر لاتا ہے یوں دستِ کرم عباسؑ کا
میں ہوں منبر پر مرے سر پر علم عباسؑ کا

خون سے فردِ وفاداری پہ لکھ دینے کو نام
آ گیا لو ہاتھ خود ہو کر قلم عباسؑ کا

سیدھے ہو کر کیا چلیں شہ لاش اٹھائیں کس طرح
یہ ضعیفی اور اس پہ بارِ غم عباسؑ کا

کیسے استقلال سے طے کی وفاداری کی راہ
بن گیا سنگِ نشاں نقشِ قدم عباسؑ کا

شامیوں کو یوں جھکا دی گو را یک اک ضرب نے
سکّہ بیٹھا تا در ملکِ عدم عباسؑ کا

دونوں منصب ہاتھ کٹ جانے پہ بھی قائم رہے
مشک کو اب تک سنبھالے ہے علم عباسؑ کا

بے امام اللہ پانی سے بھی کتنی احتیاط
مشک بھر لی اور نہیں ہے ہاتھ نم عباسؑ کا

آگے دریا کے تھا حد باندھے ہوئے حکم امام
ورنہ کیا رکتا بھلا بڑھتا قدم عباسؑ کا

دیکھتے ہی نزع میں شکلِ حسینؑ ابنِ علیؑ
آنکھ میں آنے لگا کچھ کچھ کرم عباسؑ کا

بے محترم آرزو دل کے عزاخانہ میں ہے
تعزیہ سبطِ پیمبر کا علم عباسؑ کا!

اداریہ

لاوا

(۲)

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں انجمن اقوام متحدہ نے کوئی کام اب تک ایسا نہیں کیا جس سے نبی نوعِ آدم کی نئی زندگی سنورنے میں مدد ملتی سوائے اس کے تین چار بڑی طاقتیں دنیا کے مختلف خطوں میں اپنے اپنے مفادات کے تحفظ کی فکر میں ایک دوسرے سے الجھی رہیں اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ چھوٹی طاقتوں کی اکثریت ان بڑی طاقتوں سے ہمیشہ مرعوب رہتی ہے جس کا زندہ ثبوت مسئلۂ فلسطین ہے۔ امریکہ کو جب یہ خدشہ پیدا ہوا کہ تقسیم فلسطین کے لئے دو تہائی اکثریت حاصل نہ ہو سکے گی تو اس نے اجلاس کو ملتوی کر کے پوشیدہ طور پر ریشہ دوانی شروع کی اور نتیجتاً بے شمار ممالک کے نمائندوں نے اس سے مرعوب ہو کر تقسیم کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا! اور ایک صاف چیز یہ کہ انجمن کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ روس اور امریکہ نے اس قسم کی سازش کی ہو!

دنیا کے عوام اب بیدار ہو چکے ہیں۔ وہ کافی عرصے تک سامراجی افیون کا شکار رہے لیکن اب انہیں کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ انجمن اقوام متحدہ کی روش کا رُخ جدھر ہے اور حکمت عملی کے پردے کی آڑ میں جو کچھ ہے وہ پوشیدہ ہے اور نہ رہ سکتا ہے۔ اگر انجمن کے ستون ممالک صرف اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے انجمن کو استعمال کر رہے ہیں تو دنیا کو ایسی انجمن کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ لیگ آف نیشنس (LEAGUE OF NATIONS) کا بھی یہی رویہ تھا اور اور آخر کار اسی کی بدولت دنیا کے سب سے بڑی ہولناک جنگ کا سامنا کیا۔ وہ جنگ جس نے جوہری بم کو جنم دیا! اور اگر واقعی انجمن اقوام متحدہ بلالحاظ قومیت و نسل دنیا کی بہبودی اور فلاح کے کام کرنا چاہتی ہے تو اسے اپنے دستور کی بنیادی تبدیلی پر مائل ہونا پڑے گا ہمارے خیال میں حسب ذیل تبدیلیاں ضروری ہیں:۔

(۱) حق تنسیخ کا استعمال مسترد کر دیا جائے۔

(۲) اب تک یہ طریقہ رہا کہ تاوقتیکہ کوئی نمائندہ کسی بین قومی جھگڑے کو انجمن میں پیش نہ کرے انجمن اس جھگڑے میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ یہ طریقہ فوراً ترک کرنا چاہیئے اور اس کے بجائے یہ ہو کہ انجمن کی کوئی کمیٹی بین الاقوامی سیاسیات کا مشاہدہ کرتی رہے اور جہاں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جائے جس سے امن عالم کو خطرہ لاحق ہو تو اسے انجمن میں پیش کر دے۔

(۳) ان مقبوضات کو جو خواہ کسی بھی قوم کی ہوں" آزادی دلائے۔

جب تک کم از کم مذکورہ بالا تین بنیادی تبدیلیاں نہ ہوں ہم انجمن اقوام متحدہ سے بہتری کی کوئی توقع نہیں رکھ سکتے۔ اور اگر یہ تبدیلیاں نہ ہوں تو ہم مجبور عوام ایک اور ہولناک ترین جنگ کے لاوے کے چشم براہ ہیں!!۔

---

۱۱ صفر سے ۱۵ صفر تک شادی خانہ منڈی میر عالم میں منجانب نواب تراب یار جنگ بہادر ٹھیک ۳½ بجے مجالس منعقد ہیں جس میں خطیب اعظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ بیان فرمائیں گے

فہرست مجالس عزا ماہ

تاریخ	وقت	نام بانی	[illegible]
۱۱	۹ بجے صبح	سید واحد علی وغیرہ	بمکان حضرت قائم کوٹلہ عالیجاہ
۱۱	۸½ بجے دن	غلام حسین خاں	قریب مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ
۱۱	بعد نماز ظہر	محمد علی خاں	روبرو ڈیوڑھی نواب ... جنگ ... یاقوت پورہ
۱۱	۹ بجے شب	محمد شاکر علی	بازار نور الامراء روبروئے جدید بجلی گھر
۱۱	۱۰½ بجے شب	فیاض علی خاں	کوچہ داراب جنگ یاقوت پورہ
۱۲	عصر	مرزا نقی علی	بالائے شاہ علی بنڈہ متصل ... آغا ...
۱۲	"	میر احمد حسین خان	منڈی میر عالم روبروئے کمان ایلچی بیگ
۱۲	۶ بجے شام	شیخ زوار حسین عطر فروش	منڈی میر عالم روبروئے ...
۱۲	۹ بجے شب	سید ہادی علی خاں	الاوہ طارصوفی
۱۳	۹ بجے "	مرزا غلام حسین بیگ	اعجاز منزل دار الشفاء
۱۴	۸½ بجے صبح	ابوالحسن	کوٹلہ عالیجاہ احاطہ بہرام الدولہ
۱۴	۴ بجے عصر	میر سکندر علی عرف حسن	کوچہ خطیب مکان نمبر ۹۳۳
۱۴	۹ بجے شب	سید مصطفیٰ موسوی	متصل نقشہ کربلا ایرانی گلی
۱۵	۴ بجے عصر	محمد اکبر عابدی	حسینیہ نواب عنایت جنگ منڈی میر عالم
۱۵	۶ بجے شام	سید سجاد علی رضوی	متصل محکمہ بلدیہ دار الشفاء
۱۵	۶½ بجے "	مرزا علی حسین بیگ	آصف نگر اندرون فصیل عقب مسجد
۱۵	۹ بجے شب	میر شمشیر حسین خان	کوچہ ایرانی متصل نقشہ کربلا
۱۶	۹ بجے صبح	سید رفیع الدین ...	الاوہ بیبیاں عقب درگاہ کمل والے شاہ صاحب
۱۶	۹ بجے "	میر محمود علی	کوٹلہ عالیجاہ مسجد جعفری
۱۶	۴ بجے عصر	میر محمد علی شفیق متول	حصار عاشور خانہ بادشاہی
۱۶	"	مرزا محمد علی بیگ وکیل	کوچہ خطیب
۱۶	۹ بجے شب	سید عزا دار حسین	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۶	"	سید موسیٰ رضا وغیرہ	الاوہ سر طوق "
۱۶	۹½ بجے "	سید تراب علی خاں	ڈیوڑھی نواب جمشید علی خاں حویلی قدیم
۱۶	۱۱ بجے "	سید مظفر حسین رضوی	عزا خانہ مبارک
۱۷	۹ بجے صبح	سید محمد ہادی باقری	قادر منزل لعیبت بالستی
۱۷	۹ بجے "	مرزا علی ... انجمن ...	(ایرانی گلی ...)
۱۷	۹½ بجے "	سید مرتضیٰ موسوی	متصل ... کمان مکان نمبر ۵۹۵
۱۷	۱۱ بجے دن	شمشیر علی ...	کوچہ ایرانی بمکان سید عباس علی صاحب نقی جاگیردار
۱۷	۴ بجے عصر	آغا عسکری حسین ایڈوکیٹ	حسینی محلہ
۱۷	۵ بجے عصر	سید سجاد حسین موسوی	بمکان فاضل صاحب دار الشفاء
۱۷	" "	سید آقا حیدر	جام باغ قدیم بنڈی خانہ
۱۷	" "	مرتضیٰ علی خان	فیاض منزل پتلی باؤلی
۱۷	۵½ بجے عصر	سید محمد رضا رضوی	سلطان پورہ
۱۷	۹ بجے شب	سید جعفر حسین و سید مظہر حسین ابنان سید اکبر حسین صاحب مغفور	اندرون یاقوت پورہ کوچہ کمبل پوش بیت العابد
۱۷	۹ بجے "	میر تراب علی خاں عابدی	بدیوڑھی سید جمشید علی خان حویلی قدیم
۱۷ تا ۱۸	بعد نماز مغرب	خوجہ اثنا عشری جماعت	الاوہ سر طوق مبارک
۱۸	صبح	محمد امیر علی	سلطان پورہ نزد مسجد کھڑکی ... شاہ صاحب
۱۸	بعد مجلس قبلہ	میر فضل علی خاں	دیوڑھی شفاء الملک ... کوچہ گردنا
۱۸	عصر	... علی ...	... دار الشفاء

[illegible] حضرت ام سلمہ

اور اشکبار ہوتے کہ ان کی داڑھیاں بھیگ گئیں۔ یہ تھی پہلی مجلس عزا صحابہ سے منعقد کی۔ محدث جلیل ابن ابی حاتم رازی متوفی ۳۲۷ھ تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سلمٰی انصاریہ جو حضرت ابی رافع کی بی بی ہیں کہ حضرت ام سلمہ نے [illegible] آنحضرت کو خواب میں دیکھا [illegible] سر اور ریش مبارک خاک آلود [illegible] حسین کے قتل گاہ سے [illegible] دیکھ کر آ کر یہ فرمائیں کہ بروایت ابن سعد در طبقات بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں اور آپ کی صحابیات نے آپ کو اٹھایا اور ہوش میں لایا۔ یہ مدینہ کی دوسری مجلس عزا تھی۔ محدث ابن ابی الدنیا متوفی ۲۸۱ھ نے اپنی کتاب فضائل اہل بیت و القرآن میں لکھا کہ حضرت ابن عباس کو جب خبر لگی کہ حسین اپنے بال بچوں کے ساتھ کربلا میں اسی دن شہید ہوئے جس روز سے آنحضرت کو ابن عباس نے خواب میں دیکھا تھا تو وہ ہر وقت مغموم اور اشکبار رہتے۔ بعض وقت آپ پر اتنا گریہ طاری ہوتا تھا کہ بیتاب ہو جاتے تھے کہا جاتا ہے کہ اسی رونے کی کثرت نے آپ کی بصارت کم کر دی تھی۔ محدث ابن اخضر نے [illegible] متوفی ۳۰۰ھ سے روایت کی کہ جب خبر شہادت امام مدینہ پہنچی حضرت ام البنین زوجہ سیدنا علی والدہ حضرت عباس علمدار ہر روز کے روز جنت البقیع تشریف لاتیں اور مرثیہ کہہ کر رویا کرتی تھیں۔ مروان کے بھائی کا بیان ہے کہ مدینہ کے شاید ہی کوئی ایسے رہنے والے ہوں گے کہ جن کو آپ کے رونے نے بیتاب کیا نہ ہو اور جس سے رو دیا نہ ہو۔ (یہ روز روز کی مجلس عزائے حسین تھی) محدث جمال الدین شیرازی روضۃ الاحباب میں راوی ہیں کہ جناب سجاد اپنے والد بزرگوار کے بعد چالیس سال زندہ رہے اور زندگی بھر روتے رہے۔ افطار کے وقت جب غلام کھانا اور پانی حاضر کرتا تو آپ اس کو دیکھ کر زار زار روتے اور فرماتے قُتِلَ اَبِی عطشانًا ما قتل ابن رسول اللّٰہ جائعًا اور دسترخوان آپ کے آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا آپ کے اصحاب بھی اس فرط غم کی وجہ سے اشکبار ہوا کرتے تھے (یہ بھی مجلس عزائے حسین تھی)

آنحضرت روحی فداہ سب سے پہلی اور سب سے بزرگ ترین ہستی ہیں جنہوں نے عزائے حسین کی بنا عالم روحانیت میں رکھی لیجئے باچشم تر و اشکفشاں حال قتل سید الشہداء جناب ام سلمہ کو جناب ابن عباس کو اور جناب عامر بن سعد بجلی کو بیچارہ زبان وحی ترجمان سے سنایا اور انہیں رلایا ہے۔۔۔۔

آنحضرت نے گریہ و بکا سے منع نہ فرمایا

بخاری و مسلم حضرت انس سے راوی ہیں کہ حضرت ابراہیم کی آخری سانسوں میں ہم نے آنحضرت کو بے اختیار روتے دیکھا حضرت ابن عوف نے کہا آپ اور رونا! فرمایا ابن عوف یہ رحمت کی بات ہے، اور دل کی بھڑاس ہے جو آنکھوں سے نکل رہی ہے اس کو خدا نے منع نہ فرمایا البتہ اُن الفاظ کے کہنے سے منع فرمایا ہے جو خدا کی شان میں عوام کہہ جاتے ہیں اس کے بعد فرمایا ابراہیم تیری جدائی نے مجھے بے حد دردمند بنا دیا۔ بخاری و مسلم راوی ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ علیل ہو گئے ان کی عیادت کیلئے آنحضرت تشریف فرما ہوئے دیکھا وہ غنودہ جیسے ہو رہے ہیں۔ فرمایا کیا ہوا گھر والوں نے عرض کیا ان پر غشی طاری ہوا کرتی ہے آنحضرت اشکبار ہوئے اور آپ کی اشکباری پر صحابہ بھی رونے لگے فرمایا گریہ و اشک فشانی ممنوع نہیں البتہ زبان سے خدا کی جناب میں گستاخانہ لفظ نکالنا مذموم ہے۔ بخاری و مسلم راوی ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے باپ کی خدمت میں تشریف لائیں آنحضرت نے انہیں تعظیم دی اور ان کے سر کو بوسہ دیا اور کان میں کچھ آہستہ سے فرمایا، جناب سیدہ بے اختیار رونے لگیں ان کے گریہ کی شدت دیکھی تو پھر کچھ فرمایا جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ حافظ ابن عساکر حضرت اسماء بنت عمیس سے راوی ہیں کہ آنحضرت نے جعفر پر رونے والوں کو دیکھا تو فرمایا جعفر کی جیسی بزرگ ہستی پر کون نہ روئیگا طبرانی نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت کی آنحضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ حمزہ پر روتے روتے لوگ ہلکان ہو جائیں گے تو میں حمزہ کی لاش کو بے دفن کئے رکھتا تاکہ لوگ ان پر روئیں۔ معجم کبیر میں طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے اور تاریخ کامل جلد (۲) میں

نیز تاریخ خمیس جلد (۱) صفحہ ۴۹۹ میں اور مدارج جلد (۲) صفحہ ۱۶۶ میں مروی ہے کہ شہدائے اُحد پر مدینہ والے ماتم کر رہے تھے آنحضرت نے فرمایا کیا حمزہ کیلئے کوئی رونے والا نہیں اس پر انصار کی عورتیں جمع ہو کر حمزہ پر مرثیے کہنے اور رونے لگیں آنحضرت انہیں دعائیں دیا [illegible] رونا رُلانا آنحضرت کے پسند تھا اور آنحضرت نے رونے والوں کو دعائیں دی ہیں آج حسین پر رونے والوں کا کوئی مذاق اڑائے اور رونے رُلانے کو غیر مستحسن جانے تو وہ اُسوۂ رسول سے بے خبر بلکہ گستاخ بھی ہے۔۔۔

حضرت امام حسن کا سال بھر ماتم

محدث ابن اسحق متوفی ۱۵۱ھ سیرت میں لکھتے ہیں کہ امام حسن زہر سے شہید کئے گئے صحابی [illegible] کا بیان ہے سات دن آپ کا ماتم کیا گیا بنی ہاشم نے مہینہ بھر آپ کی عزاداری و ماتم کیا اور ایک سال تک سوگ کیا یعنی زینت ترک کر دی۔ محدث جلیل حاکم مستدرک جلد (۳) صفحہ ۱۷۳ میں راوی ہیں کہ جب حسن بن علی زہر سے شہید کئے گئے تو بنی ہاشم نے ایک مہینہ عزاداری جاری رکھی اور امام محمد باقر بن علی علیہم السلام سے روایت ہے کہ کئی دن تک بازار بند رہے اور مدینہ والے حسن پر روتے رہے۔ نیز عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص روایت کرتی ہیں کہ مدینہ کی عورتوں نے ماتم میں ایک سال ترک زینت کی۔ اور ثعلبہ بن مالک کا بیان ہے کہ ہم نے جنازہ امام حسن کی تشییع تک متابعت کی اژدہام اتنا تھا کہ اگر سوئی اوپر سے ڈال جاتی تو سروں پر گرتی ہوتی۔

غم حسین اور اجنہ

ابونعیم دلائل میں حضرت ام سلمہ سے راوی ہیں فرماتی تھیں شب عاشورہ میں نے مدینہ میں جنات کو روتے نوحہ کرتے اور مرثیہ کہتے سنا ہے۔ شیخ محدث دہلوی۔۔ ماثبت بالسنۃ صفحہ ۲۹ میں اور ابن حجر صواعق صفحہ [illegible] میں راوی ہیں کہ محرم کی رات میں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں جنات کو حسین پر مرثیہ کہتے اور روتے سنا ہے۔ محدث ثعلبی امالی میں ابی حباب کلبی سے روایت کی کہ وہ کربلا آئے اور سنا کہ راتوں میں جن امام شہید کا مرثیہ کہتے ہیں انہوں نے کربلا والوں سے اس کی تصدیق چاہی۔ ہر شخص نے یہی کہا تم جس سے پوچھو گے اس کی تصدیق کریگا۔ ابونعیم نے دلائل میں حبیب بن ثابت تابعی سے روایت کی کہ وہ یہ حلف کہتے تھے کہ انہوں نے جنات کو امام مظلوم پر روتے اور نوحہ کرتے سنا ہے۔ ابونعیم نے جابر بن حضرمی سے روایت کی کہ اُن کی ماں کا بیان ہے کہ ۱۰ محرم کے بعد سے کئی راتیں انہوں نے جنات کے مرثیہ اور نوحے سنے ہیں۔ علامہ قندوزی ینابیع المودۃ کی دوسری جلد صفحہ ۱۵۳ میں راوی ہیں کہ جناب ام کلثوم خواہر حقیقی جناب سید الشہداء فرماتی ہیں کہ۔۔ لشکریان یزید ہم اسیران اہل بیت کو منزل بہ منزل دمشق کی جانب لے جا رہے تھے جب مقام تکریت سے کوچ ہوا اور ہم وادیٔ نخلہ میں پہنچے تو ہم نے رونے منہ پیٹنے اور مرثیہ خوانی کی آوازیں سنیں مگر کوئی نظر نہ آتے تھے میں نے پکار کر کہا ہم رسولؐ زادیاں ہیں بتاؤ تم کون ہو جو ہمارے بیکس و مظلوم بھائی پر ماتم کر رہے ہو خدا تم پر اپنی رحمت نازل کرے دفعتہ [illegible] کی جانب سے آواز آئی اے اہل بیت رسالت آپ پر خدا اور رسولؐ کا سلام ہو ہم بادشاہ جن ہوں اپنا لشکر لے کر اعانت امام مظلوم کیلئے نکلا تھا مگر وہاں بہت بعد میں پہنچا جبکہ بھائی اور اقربا سب شہید ہو چکے اور آپ اہل حرم کو بے دین قید کر کے لے چلے تھے ہم آخرکار اُن بے دینوں کے سر پر پہونچ گئے ہیں آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ لشکریان یزید کے چہرے فق ہو گئے اور سمجھ گئے کہ ہم سب جہنم واصل ہوں گے مگر جناب زینب نے بلند آواز سے فرمایا جزاکم اللّٰہ آپ اپنے وطن کو جائیے گا ہم ان بے دینوں کیلئے خدا سے کہہ چکے ہیں وہ جلد سے جلد بدلہ لیگا۔۔۔

غم حسین اور ملائکہ

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی غنیۃ الطالبین مصری صفحہ ۳۸ میں باسناد ثقات راوی ہیں جب نہردی ابو نصر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ ابی اسامہ سے اور ابی اسامہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

علمدار حسین

نتیجۂ فکر جناب سید محمد اطہر رضوی صاحب اطہر [illegible]

ہم شانِ علی تھے نسب [illegible] عباس
بازوئے شہ کرب و بلا ہیں عباس
پانی کے لئے جان تصدق کر دی
واللہ خداوند وفا ہیں عباس

حضرت امام نے اپنے آبائے کرام سے کہ یوم شہادت امام کے بعد مشہد حسین پر ایسے ستر ہزار ملائکہ تعین فرمائے گئے ہیں جو تا قیام قیامت حضرت امام پر اشکباری کرتے اور صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے محدث جلیل محمد بن ابی فوارس رازی اپنی اربعین کی بارھویں حدیث میں باسناد ثقات امام جعفر علیہ السلام عن ابائہ الکرام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا۔
والذی نفسی بیدہ ان حول قبر ابنی الحسین سبعین الف ملک شعثاً غبراً یبکون علیہ الی یوم القیامۃ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میرے فرزند حسین کی تربت کے اردگرد ستر ہزار فرشتگان ہیں جو غم حسین میں پراگندہ بال غبار چہرے والے حسین ہیں جو تا قیامت حسین پر روتے رہیں گے یہی محدث اپنی اسی کتاب میں انس سے راوی ہیں۔ قد وکل اللہ تعالیٰ با الحسین سبعون الف ملک شعثاً غبراً یصلون علیہ کل یوم ویدعون لمن زارہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محدث عصر علامہ محب طبری ذخائر العقبیٰ کے ساتویں باب میں بتذکرہ شہادت امام ہمام روایت کرتے ہیں کہ محدث حسن عقیقی نے اپنی اسناد سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان حول قبر الحسین سبعون الف ملک شعثاً غبراً یبکون علیہ الی یوم القیامۃ

ملا حسین کاشفی صاحب تفسیر حسینی روضۃ الشہداء صـ ۸ پر راوی ہیں۔ از کعب احبار

شہید ہوگئے اور آسمان خون کی ان پر گریہ کریں گے ... اور ... ابو الشیخ ... میں ابن سیرین اور مجاہد سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے جس دن حسین شہید ہوئے اس وقت میں آسمان سے خون کی بارش کا نزول ہوئی تھی۔ (۷) ابی دلائل میں ابی جمیل بصری ازدی سے روایت ہے کہ جس دن حسین ابن علی شہید کئے گئے اس شب کو کوفہ میں بارش ہوئی اور صبح میں لوگوں نے دیکھا کہ گھر کے برتن جو صحن میں تھے خون سے بھر گئے ہیں اور اس دن بھر آسمان تانبے کی طرح سرخ مائل بسیاہی تھا کہ رات کا گمان ہونے لگا۔ اس روز تارے نظر آتے تھے کہ زمین پر جو پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے خون ہی خون ہوتا تھا۔ اس روز دو پہر کے وقت تک اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ زمین گھبرانے لگے کہ قیامت آگئی۔ اور جب دھوپ پڑنے لگی تو دیواروں پر اس کی روشنی نہایت سرخ ہوتی تھی ہم کو بعد میں خبر لگی کہ فرزند پیغمبر حسین بن علی اور ان کے بھائی بند۔ا محرم کو شہید کئے گئے۔

(۸) محدث ثقہ نقاد محدثین علامہ ابن جوزی باسناد ثقات ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ تین چار دن تک دنیا بعد شہادت حسین سیاہ و تاریک ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سے آسمان نہایت سرخ ہوگیا میں نے حضرت ابن عباس اور ابو سعید خدری کو سنا ہے کہ مدینہ میں کوئی پتھر ایسا نہ اٹھایا گیا جس کے نیچے تازہ خون نہ پایا گیا

وقد مطرت السماء دماً ما بقی اثرہ فی الثیاب مدۃ

آسمان سے خون کی بارش ہوتی رہی کپڑوں پر اس کی بوندیں گریں۔ تو مدتوں اس کا اثر کپڑوں پر باقی رہا

(۹) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ صـ ۱۱۶ میں شیخ عبدالحق دہلوی کتاب ما ثبت بالسنۃ صـ ۲۵ میں اور علامہ سیوطی تفسیر در منثور جلد (۶) صـ ۲۹ میں اور صاحب تفسیر البیان جلد (۸) صـ ۳۳ میں لکھتے ہیں جس دن امام ہمام شہید کئے گئے سات دن دنیا اندھیری رہی اور آفاق تاریک ہوگیا آفتاب کی دھوپ دیواروں پر سرخ رنگ کی پڑتی تھی تارے ٹوٹتے پڑتے تھے اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی تھی

کہ گفت بخدائے عزوجل کہ ہاں کعب بیت اوست در کتب سابق خواندہ ام کہ روز ... محمد رسول اللہ ... حسین ... را اہل ظلم قتل کنند گروہے از فرشتگان ... روضہ مطہرہ باشند صلوٰۃ وسلام با چشمان اشکبار برو ... کنند وگریہ وبکا چنداں کنند کہ از گریہ باز نمانند و ہر شب آدینہ ہفتاد ہزار فرشتگان فرود آیند و بر سر قبرے زاری کنندہ چوں بامداد شود بہ صوامع طاعت خود باز روند۔

ان کا مختصر یہ کہ شہید امام ہمام پر یوم شہادت کو تاقیام قیامت ستر ہزار ملائکہ جناب امام کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام اور اور جاری کرتے اور آپ پر گریہ کرتے ہیں

سلام

از عابد رضوی نجمی حیدرآبادی

عجب پر اثر تھے سکینہ کے نالے
حرم رو رہے تھے کلیجہ سنبھالے

جہاں میں کوئی باپ ایسا بھی ہوگا
جو بیٹے کے سینے سے برچھی نکالے

کیا سجدۂ شکر زینب نے اس دم
ہوئے قتل جب رن میں گودیکے پالے

جو چلتے تھے کانٹوں پہ سجاد تب ہیں
تو روتے تھے غربت پہ پاؤں کے چھالے

چلے ان کو لے کر کماں نے رو کر
الٰہی مجھے بھی جہاں سے اٹھا لے

یزید کا ہزاروں حسینی بہتر
وہ تھے جبر والے یہ ہیں صبر والے

کشش نور حق کی کچھ ایسی تھی دل میں
بنے حر بھی آخر کو شبیر والے

لگی ہے خیام شہ دیں میں آتش
کوئی عابد ناتواں کو اٹھا لے

گرے شاہ گھوڑے سے زینب پکاری
ابے کوئی گرتے ہوئے کو سنبھالے

خدا کے لئے موت دے تو اتنی مہلت
سکینہ کو عباس پانی پلا لے

ہنسی دیتے ہیں مژدہ جنت کا عابد
اثر کر گئے کچھ ہمارے بھی نالے

آسمان وزمین کا ماتم حضرت امام پر

حافظ الحدیث مفسر القرآن علامہ ابی اسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی متوفی ۴۲۷ھ اپنی تفسیر الکشف والبیان میں اپنے اسناد کے ساتھ علامہ سدی سے راوی ہیں کہ جب امام حسین شہید ظلم اہل جفا ہوئے تو آسمان ان پر رویا اور آسمان کا گریہ وماتم آسمان کا سرخ ہونا ہے۔ لما قتل الحسین بکت علیہ السماء وبکاھا حمرتھا۔ (۲) نیز ثعلبی اسی تفسیر میں تابعی ابن سیرین سے راوی ہیں کہ امام ہمام کی شہادت کے روز سرخ تانبے کی طرح آسمان لال لال ہوگیا تھا اور آپ کی شہادت سے قبل یا بعد ہم نے ایسی سرخی نہ دیکھی۔ (۳) نیز ثعلبی راوی ہیں کہ قاضی سلیم فرماتے تھے مطرنا السماء دماً یوم قتلہ وبعدہ۔ امام ہمام کی شہادت اور چند دن بعد تک بھی آسمان سے خون برستا تھا۔ (۴) ابو نعیم دلائل میں حارث اعور سے راوی ہیں کہ امیر المومنین علی فرماتے تھے فما بکت السماء والارض الا علیہ وعلی یحییٰ بن زکریا۔ آسمان بھی کبھی رویا اور حسین کیلئے جب وہ شہید ہوں گے خون روئیگا (۵) اسی دلائل نبوت میں کثیر بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہم جناب امیر کی خدمت میں بمقام رحبہ حاضر تھے اتنے میں حسین بن علی مکان سے نکلے جناب امیر نے فرمایا لیقتلن ہذا الفتیٰ ولتبکین علیہ السماء والارض۔ یہ جوان ایک روز

وكان قتله يوم عاشوراء وانكسفت الشمس ذالك اليوم واحمرت الآفاق ستة اشهر منذ قتله امام ہمام کی شہادت یوم عاشورا ہوئی۔ اس روز آفتاب کو گرہن لگا اور آسمان سرخ ہوگیا اس واقعہ کے بعد سے چھ مہینے تک آسمان کی سرخی باقی رہی۔ مفسر کلبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ شہادت حسین بن علی کے روز سے چھ سات مہینے تک آسمان سرخ رہا کرتا تھا۔ (۱۰) حافظ الحدیث ابوبکر انباری اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، اور شام میں خون کی بارش ہوتی دیکھی گئی اور جس روز سر اقدس ابن زیاد کے دربار میں پیش ہوا اس روز دارالامارہ کی دیواروں پر سرخ دھوپ پڑی تھی۔ (۱۱) حاکم مستدرک میں زہری سے راوی ہیں "لما قتل الحسین احمرت السماء ولم تزل كذلك الحمرة ستة اشهر ولم يبق احد من قتله الا عوقب في الدنيا اما بالقتل او العمى او سواد الوجه او زوال الملك ولا شك ان يزيد لم يتمتع الا قليلا وقد اخذه الله" حسین کی شہادت کے بعد چھ مہینے تک آسمان سرخ ہوگیا۔ آپ کے قاتل حاضرین جنگ ومعاونین قتل سب کے سب پر عذاب نازل ہوئے بعض تو قتل کئے گئے

بعض کے چہرے سیاہ ہو گئے بعض اندھے ہو گئے اور بعض کی حکومتیں چھین لی گئیں اس میں شک نہیں کہ یزید نے اس سے کوئی بہبود نہ پایا بلکہ رات دن جاگتے جاگتے مر گیا۔

ثواب گریہ بر امام ہمام

۱۔ مرقات شرح مشکوٰۃ جلد (۵) صفحہ ۶۱۶ میں ملا علی القاری رقم ہیں۔ اخرج احمد فی فی المناقب عن الربیع بن المنذر عن ابیہ قال کان حسن بن علی یقول من دمعت عیناہ فینا دمعۃ او قطرت قطرۃ آتاہ اللہ عز و جل الجنۃ امام حسنؑ علیہ السلام فرماتے تھے جو شخص ہماری مصیبتوں پر ہماری محبت میں آنسو بہائے یا ایک ہی قطرہ آنکھ سے نکالے حق سبحانہ اُس کا مقام بہشت میں بنا دیگے۔

۲) اس حدیث کی روایت محب طبری نے ذخائر العقبیٰ میں اور حافظ سخاوی نے کتاب استجلاب الغرف میں اور محمود شیبانی نے صراف التقویٰ میں کی ہے۔ ۳) امام احمد نے کتاب مناقب میں آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جس نے حسینؑ کیلئے ایک بھی آنسو گرایا ہے وہ مستحق بہشت ہے (وسیلۃ النجاۃ ملا معین ہروی ص۳۰۵) ۴) ابوبکر ابن شہاب اپنی کتاب رشفۃ الصادی مصری ص۳ پر راقم ہیں۔ وعن الحسین بن علی انہ قال من دمعت عیناہ فینا دمعۃ آتاہ اللہ الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب)

۵) صحابی رسولؐ حضرت ابو الرضا رتن الہندی جن کی صحابیت کا ثبوت شمس الدین الجزری نے تاریخ میں، علامہ صلاح الدین صفدی نے تذکرہ میں، علامہ علاؤ الدین وداعی نے کتاب التذکرہ میں، علامہ عبد الغفار بن نوح القوصی نے کتاب التوحید میں، علامہ شہاب الدین الہمدانی حنفی نے تاریخ المیز میں، حافظ ابن حجر عسقلانی نے شیخ المحدث علامہ مجد الدین الفیروزآبادی نے اپنی تصنیف میں کی ہے اور علامہ ابن حجر نے اپنی تصنیف اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں اس کی روایت کی ہے علامہ عبد الوہاب شعرانی نے لواقح الانوار میں، علامہ طاشکری نے شقائق النعمانیہ میں حضرت قطب الاقطاب خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں، مولانا بحر العلوم عبد العلی نے فواتح الرحموت میں، اور محدث محمد بن ابی بکر بن اسمٰعیل بن علی الانصاری نے جن کی مرویہ حدیثیں جمع کر کے مسند رتن الہندی کے نام سے شائع کیا ہے اُسمیں محمد بن اسمٰعیل انصاری نے بطریق عبید اللہ بن محمد بن عبد العزیز سمرقندی روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے حدیث کہی صفوۃ الاولیاء امام المحدث جلال الدین بن مکی بن بند الدلیری نے آن سے شیخ الکبیر صحابی رسول اللہ فی الہند رتن الہندی نے کہ میں اپنے ان کانوں سے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا۔ ما من عبد بکی یوم اصیب ولدی الحسین الا کان یوم القیامۃ مع اولی العزم من الرسل۔ یوم عاشور جو شخص میرے فرزند حسینؑ کے غم میں گریہ کریگا وہ پیغمبران اولو العزم کے زیر سایہ حشر میں اُٹھیگا۔ یہ ہے منزلت عزاداران حسینؑ فقط

جنوبی ہند میں مرثیہ گوئی

از میر محمد علی صاحب موسوی محسن

۱۶۰۰ء سے ... ہوں ... غزل کو نظم کو اور مرثیہ کو وغیرہ لیکن تمام ہندی ابتدائی شعراء کے پاس مرثیہ کا سراغ نہیں ملتا البتہ فضلی نے ۱۷۳۳ء ... روضۃ الشہداء کا اردو میں ترجمہ کیا اس میں ان کی ایک مسلسل نظم درج ہے جس میں حضرت فاطمہ کبریٰ کے جذبات کی ترجمانی کی ہے مریکھا باد محمد ... بھی شمالی ہند کی پہلی کتاب ہے جو ۱۷۲۲ء میں ... اس کے بعد رفتہ رفتہ یہاں تک آگے بڑھی کہ فضلی کے بعد میر تقی میر نے بھی مرثیہ لکھا لیکن یہ معلوم ہونا چاہئے کہ سودا نے سب سے پہلے مسدس کو مرثیہ کیلئے منتخب کیا لیکن انیسؔ نے انہیں تشبیہوں استعارں روایات اور مناظر قدرت اور ہر کی مقامی اور رزمیہ بیانات سے مالا مال کر دیا اس کے بعد یہ سلسلہ خلیق۔ انیسؔ۔ دبیر اور دبیر کے بیٹے مرزا محمد جعفر اوجؔ تک بڑھتا گیا۔ جنوبی ہند میں اس کا دور تقریباً قطب شاہی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ سلطان محمد قلی قطب شاہ کے بھی مرثیہ ہیں۔

شمالی ہند میں بابر کے دور حکومت میں مجالس عزا اور مرثیہ گوئی کا دستور نہ تھا لیکن دکن میں ان کا رواج ہو چکا تھا سلاطین عادل شاہی نے مجالس عزا کی ابتدا کی لیکن ابتداءً فارسی مرثیہ گو شعراء خصوصاً محتشم کاشی کے بند پڑھے جاتے تھے اردو میں مرثیہ گو موجود نہ تھے لیکن رفتہ رفتہ مجالس کا چرچا ہوا تب دکن میں ایک گروہ مرثیہ گو شعراء کا پیدا ہوا اور شیخ شجاع الدین نوری مرثیہ گوئی کا باوا آدم قرار پائے۔ نوری بیجاپور کے رہنے والے تھے چنانچہ نوری خود اپنے مرثیہ کے متعلق فرماتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

رُباعی

اے راہِ وفا میں جان کھونے والے
بے جرم و خطا شہید ہونے والے
گزریں گے شہادت کو تری جتنے دن
بڑھتے جائیں گے اور رونے والے
(اسد)

کوئی نظم اس میں تو کرتا نہ تھا ✱ ولے سب تعصب دئے ہم مٹا
نہ کچھ خوف کھایا نہ جگ کا ذرا ✱ وہم مرثیہ کا سہل کر دیا
ہیں جب اسکو لوگوں نے آگے پڑھا ✱ عجب حال عاشور خانے کا تھا
جن و انس سب کرتے تھے واہ واہ ✱ کر دکھنی میں لکھا ہے کیسا مرثیا
زبان اپنی میں کہتے ایسا لکھا ✱ کبھی اس سے پہلے سنا نہ پڑھا
اماماں سے اسکا ملے گا صلہ ✱ کہ ہے نوری کو جد اس طرز کا

یہ چیز نوری کے بعد ہاشم علی برہان پوری کے حصہ میں آئی نمونہ کلام حسب ذیل ہے

ختم ہے لو امتحاں وہ لوہا ✱ ختم ہے جو حق سبحن پیغام کا
زخم لاگا مرتضیٰ کے سر اوپر ✱ گر پڑا جوں آفتاب اس بام کا
تھا براولا د شفیع المذنبیں ✱ ظلم بے حد دو جہاں اقسام کا
زہر دے مارا حسنؑ کو کہ سیں ✱ سبز تھا وہ چہرہ گلفام کا
کربلا میں تھا حسینؑ ابن علیؑ ✱ آج غم ہو گیا انہیں ایام کا

اعجاز حسینی فی تاریخ حسین ٹیکری شریف

حسین ٹیکری شریف موقوعہ جاورہ اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں جو محیر العقول اور سنسنی خیز معجزات حسینی ظاہر ہوئے ہیں ان تمام حالات کا مجموعہ نہایت عام فہم اور دلچسپ پیرایہ میں شائع ہوا ہے۔ مذہبی دنیا میں اس قسم کی کتاب ابتک شائع نہیں ہوئی کاغذ چکنا اور دیدہ زیب مومنین اسکے حاصل کرنے کیلئے جلدی کریں۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو رہی ہے قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر مہتمم رسیر عالم ڈائرکٹری محبوب بلڈنگ افضل گنج یا۔ کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

دو اہم کتابیں: ترجمہ ارالانوار جلد اول مترجمہ سید محمد حسین صاحب جعفری سابق ناظم تعلیمات صفحہ (۵۵۸) قیمت لعہ

سیرۃ صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام مستند و مبسوط تذکرہ مصنفہ موصوف صفحہ ۲۳۳ کاغذ چکنا قیمت (للعہ)

کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب فرمائے

شہادت عظمیٰ

ابن حسن ... نقوی

یہ اقتضائے فطرت انسانی ہے کہ جب وہ غم و آلام کا شکار ہوتا ہے تو اس کا دل درد و ہموم یاس سے بھر آتا ہے اور خود بخود آنکھیں نم آلود ہو جاتی ہیں۔ ان جذبات کے سیلاب میں گھر کر جب انسان خوب رو لیتا ہے تو اس کے دل کا درد ہلکا ہو جاتا ہے اور وہ خود میں ایک گونہ تسکین محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی آنسو ترجمان ہوتے ہیں دلی درد اور انتہائی دکھ کے جس کا اثر انسانی قلب و روح پر بہت گہرا ہوتا ہے۔

واقعہ کربلا کو رونما ہوئے تیرہ سو برس سے بھی زیادہ عرصہ گذر گیا لیکن یہ خونیں حادثہ نہ صرف تاریخ اسلام کے صفحات میں دفن ہے بلکہ درس انسانیت کا وہ اہم باب ہے کہ جزاروں انقلابات وقت کے بیسیوں نشیب و فراز اور مدبروں کے طوفانی حملے بھی اس کے اثر کو زائل نہ کر سکے اور نہ اس کی حقیقت کو مٹا سکے۔ قلوب انسانی پر آج بھی وہ نقش ہمیشہ کی طرح کندہ ہیں بلکہ موجودہ حالاتی دور نے اس کے اثر کو مزید تقویت دی ہے۔ گذشتہ ہر زمانہ میں اس واقعہ کی یاد برابر منائی جاتی رہی اور امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت پر مسلسل آنسو بہائے جاتے ہیں۔ ہر سال محرم کا چاند نظر آتے ہی دلوں کے زخم تازہ ہو جاتے ہیں اور ان روح فرسا واقعات کے تصور ہی سے انسانی دل و دماغ پر غم و رنج کے جذبات کے طوفانی بادل گھر جاتے ہیں۔ راہ حق میں سر تن کی بازی لگانے والوں کے بے گور و کفن خون میں نہائے ہوئے اور یزیدی فوجوں کے گھوڑوں سے پامال لاشوں کا تصور ہی روح کے سکون کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ لیکن مخالفین نے تو اس سے کہیں زیادہ ستم ڈھائے تھے۔ اس لئے تو بقائے اسلام کی اس عجیب کشمکش و خونیں حقیقت کو بھلایا نہ جا سکا۔ مطالعہ حقیقت بہ نظر غائر سے یہ امر روز روشن کی طرح آشکار ہو جاتا ہے کہ شہادت امام حسین علیہ السلام انسانیت و اسلام کے لئے ایک ایسا زبردست درس ہے جس کی کوئی مثال تا حال زمانہ پیش نہ کر سکا جیسا کہ علامہ اقبال نے ایک جگہ لکھا ہے:

گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات
قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں

حق و باطل کا ہمیشہ مقابلہ رہا۔ دین کی عظمت و منزلت پر جان دینے والوں اور ان ہی چیزوں کو نظر انداز کرنے والوں میں تصادم ہوتا ہی رہا بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ نظام عالم انہیں الجھنوں سے ترتیب پاتا رہا ہے۔ آدم کا مخالف ابلیس، ہود کا شداد، ابراہیم کا نمرود، موسیٰ کا فرعون، یحییٰ کا ہیرودیس اور محمد کا ابوجہل اور اسی طرح ہر پیغمبر، خیر خواہ دین اور مصلح قوم کے دشمن پیدا ہوتے رہے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے لیکن ہمیشہ اہل حق کا پلہ بھاری رہا جس نے جوش ایمانی اور جذبۂ دینی سے کام لیا۔ وہی فتح مند رہا۔ حضرت امام حسین اور یزید کا مقابلہ صرف دو معمولی نفوس کا مقابلہ نہ تھا دین و کفر کا مقابلہ تھا حق و باطل کا مقابلہ تھا اور جوش مذہبی و جذبۂ دنیاوی کا مقابلہ تھا۔ ایک طرف حق و دین کی حفاظت کا عزم تھا دوسری طرف باطل اور مال، زندگی مقصود تھا۔ ایسے نازک وقت میں ہر اہل دین بڑی سے بڑی قربانی بھی دے کر اپنے جادہ پر قائم رہتا ہے تو ناموس کی حفاظت مقدم اور ضروری خیال کی جاتی ہے۔ لیکن امام حسین علیہ السلام نے اپنی زندگی بالکل پروا نہ کی اور اس شمع ہدایت کو جسے نانا نے روشن کیا تھا ...

امام عالی مقام حضرت حسین کے سامنے اہم سوال بیعت کا تھا اگر وہ اس کے لئے راضی ہو جاتے یعنی یزید کو اپنا مذہبی و دنیوی پیشوا مان لیتے تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا لیکن بھلا اسلام کے مجاہد کا نواسہ ایسے کافر کو جو شراب و عیش کا دلدادہ ہو کر دامن ہاتھ سے چھوڑ کر اپنا پیشوا تسلیم کر لیتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اسلام برباد ہو جاتا دین تعلیمات تباہ ہو جاتیں حق پرستی مٹ جاتی اور احکام خدا کی تعمیل بجائے اس کے ممنوعات سے احتراز باقی نہ رہتا اور موجودہ نظام عالم بدل گیا ہوتا۔ جس قدر کہ انسانیت، مذہبیت اور روحانیت نظر آ رہی ہے فنا ہو چکی ہوتی۔

یہاں امام حسین علیہ السلام کے عزم کی داد بے ساختہ منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ دیکھتے تھے کہ سب کچھ ان کے خلاف ہو رہا ہے ماحول میں بھی وہ انسانیت باقی نہیں رہی ہے جبر و استبداد کے پیاسے دشمن لبریز ہو رہے ہیں اور یہاں انھوں نے گنتی کے چند ساتھیوں کو لے کر اس سے ٹکر لینی چاہی ان کو بے آب و گیاہ کربلا کے میدان میں گھیر لیا گیا فرات کا دھارا ان کے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ کھانے پینے اور دیگر اہم ضروریات کی ساری چیزوں سے انھیں محروم کر دیا گیا۔ کفار ان عرب کے بے پناہ مظالم شدید سے شدید تر مصائب کو رضائے خداوندی میں ہنستے ہنستے برداشت کر لیا۔ ان کو اپنی جان اور اپنی راحت سے زیادہ نانا کے بوئے ہوئے اس درخت کا خیال تھا جو لہلہاتے ہوئے اس منزل پر پہنچ کر سوکھنے لگا جہاں نام نہاد نگہبان اس کی آبیاری کرنے کے بجائے اکھیڑ پھینکنے پر تلے ہوئے تھے۔ درحقیقت اس تباہ ہونے والے درخت کی نگہداشت کرنا اس کو اپنے خون سے سینچنا حضرت امام حسین کا ہی حق تھا۔ فطری حق، قرآنی گواہی اور ارشادات نبوی اس بات کی نہ صرف دلالت ہی کرتی ہیں بلکہ وہ قاطع حجت ہیں۔

حق ناشناسان زمان حضرت امام حسین کو بادشاہت کا آرزومند بتلایا ہے جو غلط ہے ایسا کہنے والوں نے "روح شہادت" پر غور نہیں کیا اول تو حضرت امام حسین نے کسی کو چھیڑا ہی نہیں وہ تو پرسکون اور پر اطمینان زندگی کے خواہش مند تھے انھوں نے ایسی جگہ کی خواہش فرمائی تھی لیکن یزید تو ان کے وجود کا دشمن تھا حضرت محمد کی آخری نشان کا درپئے آزار تھا۔ اور پھر اگر امام حسین کو کسی اور بات کی خواہش بھی ہوتی تو وہ یزید کی طرح لشکر جمع کرتے دور دور سے اپنے ہوا خواہوں کو بلاتے لوگوں کو زر و مال کا لالچ دیتے۔ لیکن انھوں نے یہ کچھ نہیں کیا اور اگر کچھ کیا تو صرف یہی کہ گمراہ راہیوں کو دعوت راہ حق دی۔ ہر ممکنہ طور پر دونوں راہوں کو اچھائی اور برائی سے واقف کرایا۔ صاحب دل و حق کے پرستار حضرت حر جیسے لوگوں نے دنیوی جاہ و حشمت دولت و ثروت اور آسائش و نام آوری کی پروا نہ کرتے ہوئے ان کا ساتھ دیا لیکن افسوس ہے کہ بہتوں نے اس دعوت حق کی پروا نہ کی دنیاوی ہوس نے دین کی خوشیوں پر پردہ ڈال دیا۔ ان کی آنکھیں تھیں مگر وہ کچھ دیکھ نہ سکے۔ کان تھے مگر سن نہ سکے عقل تھی مگر سمجھ نہ سکے۔ شعور تھا لیکن وہ حسن قبول نہ کر سکے ایسی بدبختی سے اور ساری باتوں سے مجرمانہ چشم پوشی نے انہیں ابدی موت کے کلنگ کا ٹیکہ اور لعنت کا پھندا عطا کیا ان کی وہی حالت ہوئی جو ہر نافرمان قوانین خداوندی کی ہوتی رہی ہے۔

منکران دین کی تباہی کا نقشہ اور حسینی تعلیمات کا خیال آج بھی لوگوں کے پیش نظر ہے دنیا جانتی ہے کہ جیت کس کی ہوئی۔ میں کہوں گا حقیقت میں فتح حسین کو ہوئی ظاہر کے خرمانبردار اور دشمن کے ... پیارے حسین کی جاں قربان آج بھی ... ہے۔

سلام

جوہر ...

مصطفےٰ کو جنگ خیبر میں شہ خیبر ملے
کربلا میں شہ کو عباس وفا پرور ملے
دید کے قابل ہے یہ تقسیم کردار علی
ہمبر سرور کو ملا عباس کو تیور ملے
شہ کا کرتا بھی نہ چھوڑا چادر زینب تو کیا
یہ یزیدی کلمہ گو حیوان سے بدتر ملے
قید کی آفت تو تھی اک اور آفت آ گئی
ہند سے زنداں میں یارب دختر حیدر ملے
بوسہ گہ سرور کی جگہ ہے ایک دست حق پرست
دست فاسق سے بھلا بتلائیے کیونکر ملے
رو دئیے مولا علی اکبر کو بستر پر دیکھ کے
غیر ممکن ہے کہ پھر ہمشکل پیغمبر ملے

مدحت آل نبی کے واسطے دل چاہیئے
سینۂ جوہر کو یارب قلب پر جوہر ملے

... اسلام نے آج ان کو ان سے ... اسلام ہر ... امام حسین اور ان کے ساتھ جان ... دوستوں کی زندگی ... کی قربانیوں کی یاد آج بھی منائی جاتی ہے یعنی اسوۂ حسینی زندہ ہے ... اسلام اسی وجہ سے زندہ ہے۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

عالم

برطانیہ پر سیلون کے ۸ ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ کا قرض ہے۔ کولمبو ۱۳ دسمبر سیلون کے وزیر مالیات نے بتایا ہے کہ برطانیہ پر سیلون کے ۸۸ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے جو قرض ہے اس کے حل کا یہی ایک طریقہ ہوسکتا ہے کہ اس کی کامل ادائی کا مطالبہ کیا جائے موصوف نے سیلون کے نئے دستور کے تحت پہلے موازنہ پر تقریر کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا۔

روس اس سال برطانیہ کو کافی غلہ دے گا۔ لندن ۱۴ دسمبر برطانوی ایوان تجارت کے صدر مسٹر ہیرالڈ ولسن نے ماسکو سے اپنی واپسی کے ۲۴ گھنٹوں بعد بتایا کہ تمام زیر بحث مسائل پر سمجھوتہ ہوچکا ہے روس اس سال کی فصل سے برطانیہ کو کافی غلہ دے گا اور برطانیہ کو اس کے بدلے میں فی الحال بعض سامان اور بعد میں انجینیری کا سامان روس بھیجنا ہوگا۔ روس برطانیہ کو گیہوں کے علاوہ اگذی اور اجناس بھی فراہم کرے گا۔

بیاٹری سے دوڑنے والی بائیسکل لندن ۱۴ دسمبر۔ پٹرول پر پابندی کی وجہ سے موٹرکار کے استعمال میں رکاوٹ کے مدنظر مقام ریڈنگ کے ایک (۳۰) سالہ بلدی مزدور نے ایک برقی سائیکل بنائی ہے جو اسے شہر کے ہر حصہ میں لے جاسکتی ہے یہ ایک معمولی بائیسکل ہے جس میں ایک ڈرائیونگ پلیٹ لگا ہوا ہے اور (۱۲) والٹ کی بیاٹری کا ایک انجن بھی نصب ہے یہ بائیسکل فی گھنٹہ (۲۰) میل کی رفتار سے دوڑ سکتی ہے اور بیاٹری کو دوبارہ چارج کرنے کے لئے صرف چند ہی منٹ صرف ہوتے ہیں

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم لارڈ بالڈون کا انتقال۔ لندن ۱۵ دسمبر برطانیہ کے ایک سابق وزیر اعظم لارڈ بالڈون کا کل ووچسٹر شائر میں بمقام اسٹاکپورٹ ۸۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ لارڈ بالڈوین جو اسٹینلی بالڈون کے نام سے زیادہ مشہور تھے ۴۱ سال کی عمر میں سیاسیات میں داخل ہوئے۔

دنیا کے بھوکے بچوں کی مدد کیجیے۔ لندن ۱۶ دسمبر۔ ۲۹ فبروری ۱۹۴۸ء کو (۵۶) متحدہ اقوام کے ہر شہری سے یہ درخواست کی جائے گی کہ وہ دنیا کے بھوکے بچوں کی امداد کے لیئے ایک دن کی آمدنی بخش دیں۔ ایک آزاد دنیا کے لئے ایک دن کی کمائی بخش دی جائے۔

بچوں کے لیئے ادارۂ متحدہ اقوام کی اپیل کے ڈائرکٹر مسٹر اوڈ وینگ نے جو اس وقت لندن میں ہیں اقوام متحدہ کی اسمبلی کے منظور عالمی شہریت کے احساس پر اس پہلے تجربہ کے خاکہ سے متعلق بعض تفصیلات پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر اوڈ وینگ نے کہا کہ ہمارا اندازہ ہے کہ دنیا میں دو تین کروڑ ایسے بچے ہیں جنہیں کافی غذا نہیں ملتی ہے۔

اسلام

لندن میں عرب طلباء کا مظاہرہ۔ لندن ۱۳ دسمبر کل پولس لندن یونیورسٹی ڈسٹرکٹ کے قلب میں واقع محلہ رسل اسکوائر پر فوراً پہنچ گئی جب کہ عربوں نے (جو طالب علم سمجھے جاتے ہیں) ادارۂ اقوام متحدہ کے لندنی دفتر کے باہر مظاہرہ کیا ان عرب طلباء نے نعرے لگائے اور لوگ جمع ہونے لگے لیکن تقریباً (۱۵) پولس والوں کی آمد نے اس مظاہرہ کو روک دیا۔

تین یہودی زندہ جلادئے گئے۔ بیت المقدس ۱۳ دسمبر کل رات ایک سرکاری اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ کل مقام لیڈا کے قریب برطانوی اور سمیر ایرویز کارپوریشن کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ ایک باربردار موٹر گاڑی میں بیٹھے ہوئے تین یہودیوں کو عربوں نے زندہ جلادیا اس حملہ کے بعد سے دیگر چھ اشخاص لاپتہ ہوگئے۔

فلسطین کے فسادات میں ۱۲ عرب ہلاک ہوئے۔ بیت المقدس ۱۴ دسمبر کل فلسطین کے فسادات میں ۱۲ عرب ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔

فلسطین میں ہنگامے۔ کل فلسطین کی لڑائی میں ۱۰ عرب ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے جن میں سے چھ ہلاک ہوگئے۔ یہودیوں نے عربوں کے ایک کیفے پر بم پھینکے جس سے چالیس عرب زخمی ہوئے۔ شہر کے دروازے کے قریب عربوں کی قطار پر یہودیوں نے ٹیکسی سے بم پھینکے جس سے مزید عرب زخمی ہوئے۔ یہودیوں نے لیڈا کے قریب ایک گاؤں پر حملہ کیا جس سے اور چھ عرب ہلاک ہوئے۔

دو ہفتوں کے اندر فلسطین میں ہلاکتوں کی تعداد ۲۰۰ تک پہونچ گئی۔ بیت المقدس ۱۵ دسمبر۔ اتحادی ادارے کے فیصلہ تقسیم فلسطین کے بعد سے دو ہفتوں کے اندر فلسطین میں ہلاکتوں کی تعداد اندازاً ۲۰۰ تک پہونچ گئی ہے ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ کل لدہ میں جو حادثہ پیش آیا تھا اور جس میں چار یہودی ہلاک اور چھ زخمی ہوئے تھے اس کے متعلق سرکاری طور پر تحقیقات عمل میں آئی آج پشاور و شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ایک یہودی کے مکان پر حملہ ہوا جس میں ایک یہودی عورت ہلاک اور مزید کئی اشخاص مجروح ہوئے پشاور سے یہودیوں کی بڑی تعداد حکومت کی نگرانی میں روانہ ہو رہی ہے۔

فلسطین سے مزید حادثات کی اطلاع بیت المقدس ۱۵ دسمبر فلسطین سے مزید حادثات کی اطلاع ملی ہے آج ایک یہودی کی ہلاکت واقع ہوئی جو یہودی غذائی لاریوں کی حفاظت کر رہا تھا تل عفیف میں عربوں کے مکانات کو آگ لگالی گئی اور ایک لاری پر بم پھینکا گیا۔ بیت المقدس میں ایک عرب سپاہی مجروح ہوا۔

ایران کے نئے وزیر اعظم۔ طہران ۱۶ دسمبر پرسوں رات ایرانی مجلس (پارلیمنٹ) نے صدر مجلس سردار فخر حکمت کو وزیر اعظم کی حیثیت سے ان کی موافقت میں ۳۴ کے مقابلہ میں (۲۷) ووٹ دیئے تاکہ قوام السلطنہ کی جگہ انہیں مقرر کیا جائے۔ یاد ہوگا کہ گذشتہ ہفتہ قوام السلطنہ کے خلاف رائے عدم اعتماد منظور ہوئی تھی۔

ایرانی اخبارات نے یہ اطلاع دی ہے کہ سردار حکمت صدر اسمبلی کی حیثیت سے برقرار رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ قوام السلطنہ (جنہوں نے مابعد جنگ اس تیل کا معاہدہ طے کیا تھا جس کا حالیہ سیاسی نزاکت حال پر بڑا اثر پڑا تھا) گذشتہ چہارشنبہ کو رائے عدم اعتماد پیش ہونے کے بعد ہی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

انتخاب کا رسول نمبر ۱۲ ربیع الاول کو کثیر تعداد میں شائع ہوگا۔ مضمون نگار حضرات اور مشتہرین جلد از جلد مضامین و اشتہار رسول نمبر کے لیے روانہ فرمائیں

تشہیر کا بہترین ذریعہ انتخاب ہے

پاکستان

پاکستان اپنا سکہ اور نوٹ جاری کریگا کراچی ۱۳ دسمبر پاکستانی مرکزی حکومت کے محکمۂ فینانس نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان اپنا سکہ رائج کرے۔ چنانچہ یہ طے پایا ہے کہ عام سکہ جات کے علاوہ سکہ قرطاس کی بھی تشکیل عمل میں آئے۔ روپیہ اور دوسرے تمام سکہ جات پر حکومت پاکستان کا سرکاری نشان "ہلال" نمایاں رہے گا۔ اور عربی رسم الخط میں سکہ کی قیمت اور پاکستانی حکومت کا نام رہے گا۔ سکہ قرطاس کی طباعت کے لیئے پریس اور سکہ جات کو ڈھالنے کے واسطے مصری مشینری سے آراستہ ایک دار الضرب قائم کیا جائے گا۔

۶۰ ہزار مہاجرین کے پیدل قافلہ کا پاکستان میں ورود۔ لاہور ۱۳ دسمبر۔ کل ساٹھ ہزار مہاجرین کا ایک پیدل قافلہ پاکستان میں داخل ہوا مزید ۲½ ہزار مہاجرین ریل سے اور ۵۲ ۱۲ موٹر سے پاکستان پہنچے کل پاکستانی سپاہیوں نے مشرقی پنجاب میں ۲۴ اغوا شدہ مسلم عورتوں کا پتہ لگایا اور انھیں پاکستانی عہدہ داروں کی نگرانی میں دیدیا۔

پاکستان میں اسلحہ گولہ بارود بھی تیار ہوں گے۔ کراچی ۱۵ دسمبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے (۲۷) اہم صنعتوں کا انتخاب کیا ہے جن کو پاکستان میں تعمیم کیا جائے گا۔ ان صنعتوں میں اسلحہ گولہ بارود۔ بھاری کیمیائی اجزاء مشین کے اوزار۔ ٹیلیفون ٹیلیگراف۔ اور وائرلیس کے آلات بسکیات۔ پٹرول۔ شکر نمک پارچہ اور تمباکو کی صنعتیں شامل ہیں۔

وزیر مالیہ حکومت پاکستان حیدرآباد ۱۷ دسمبر۔ مسٹر غلام محمد سابق صدر المہام فینانس حکومت سرکار عالی وحال وزیر مالیہ حکومت پاکستان کل کراچی سے وارد حیدرآباد ہوکر حکومت سرکار عالی کے مہمان کی حیثیت سے شاہ منزل میں مقیم ہیں

پاکستان نیشنل گارڈ۔ کراچی ۱۶ دسمبر کل ہند مسلم لیگ کے تحت مسلمانوں کو ایک عسکری رضاکار تنظیم موسومہ مسلم نیشنل گارڈ ملت اسلامیہ کی انتک خدمت انجام دیتی رہی ہے یاد رکھا جاتا ہے۔ پاکستانی صوبہ جات کی حد تک اب اس تنظیم کو پاکستان نیشنل گارڈ کے نام سے موسوم کیا جائے گا جس کی رکنیت ہر باشندۂ مملکت پاکستان کے لئے کھلی ہوگی۔

دکن

فرمان مبارک

میر لائق علی پرائم منسٹر نے جدید کونسل کی تشکیل اور تقسیم صیغہ جات سے متعلق

(PORTFOLIOS) (RECOMPOSITION OF COUNCIL)

جو معروضہ انگریزی مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۴۷ء پیش کیا ہے اس کو میں منظور کرتا ہوں چنانچہ علیحدہ کاغذ پر کونسل کے منسٹر اور ان کے عہدوں سے متعلق صراحت موجود ہے (حنوٹ کی شکل میں انگریزی) لہذا اس کو ایک جگہ پبلک کی اطلاع کی غرض سے جریدۂ غیر معمولی میں طبع کر دیا جائے۔

دیگر انٹریم ———— گورنمنٹ کی مدت تخمیناً ایک سال رکھی گئی ہے (INTERIM) اسی طرح تقررات کی مدت بھی۔

(APPOINTMENT)

ترجمہ دستخط مبارک

۲؍ صفر المظفر ۱۳۶۷ھ ۱۶؍ دسمبر ۱۹۴۷ء

عارضی حکومت کے اراکین حکومت کا

اعلامیہ۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ ہز اکسیلنسی میر لائق علی صدر اعظم بہادر کے معروضہ کے متعلق تشکیل جدید کونسل اور تقسیم صیغہ جات کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ انٹریم گورنمنٹ تخمیناً ایک سال کے لئے قائم کی گئی ہے اور جو تقررات اس سلسلہ میں کئے گئے ہیں ان کی مدت بھی اسی عرصہ کے لئے ہوگی۔ جدید کونسل ۱۴ اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں صدر اعظم اور نائب صدر اعظم بھی شامل ہیں۔

انٹریم گورنمنٹ جن اصحاب پر مشتمل ہوگی اور جو صیغہ جات ان کے تفویض کئے گئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) صدر اعظم۔ فضیلت مآب میر لائق علی [illegible] حکومت۔ فوج اطلاعات نشر و اشاعت پبلک سروس کمیشن۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ۔ [illegible] اور توشک خانہ۔

(۲) نائب صدر اعظم۔ عزت مآب مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی۔ رسد حیدرآباد کوآپریٹو کریڈیٹ کا [illegible] اغذیہ و پارچہ منقسمہ جو ڈیشل کمیٹی پر نسز بجٹ اور [illegible] دانات شاہی بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی

(۳) مالیات و امور خارجہ۔ عزت مآب نواب معین نواز جنگ بہادر۔ مالیات حسابات و تنقیح۔ دارالضرب۔ اسٹیٹ بنک۔ محصول آمدنی اور امور خارجہ۔

(۴) مال۔ فضیلت مآب نواب فضل نواز جنگ بہادر (چونکہ صاحب موصوف رخصت پر ہیں اس لئے ان کے رجوع ہونے تک مولوی حبیب محمد صاحب تمو ر داران کے بجائے کام کریں گے۔

مال۔ پیمائش و بندوبست ریکارڈ آف رائیٹ۔ کارہائے محط عطیات اور کورٹ آف وارڈز۔

(۵) قانون و عدالت۔ عزت مآب مسٹر راج موہن لال۔

عدالت۔ مسودہ دستاویزات وضع قوانین۔ ایڈوکیٹ جنرل مشیر قانونی رجسٹریشن و اسٹامپ۔

کوتوالی اور کروڑگیری۔ عزت مآب مسٹر عبدالحمید خاں (موجودہ میر مجلس عدالت العالیہ) کوتوالی۔ قانون موٹر گاڑی پٹرول راشننگ۔ ٹرانسپورٹ کنٹرول۔ فائر سرویس اور کروڑگیری۔

(۷) ریلوے اور رسل و رسائل۔ عزت مآب مولوی عبدالرحیم صاحب ریلوے بشمول شوارع و جہاز رانی۔ سیول ایسوسی ایشن ڈاک تار ٹیلیفون اور ریڈیو۔

(۸) صنعت و حرفت۔ عزت مآب مسٹر جے وی جوشی (حالیہ صنعت و حرفت۔ گھریلو صنعتیں۔ معدنیات، فیکٹریز اور بائلرس۔ پیمائش طبقات الارض اسٹیشنری و طباعت اور مارکٹنگ۔

(۹) تنظیم و ترقیات۔ عزت مآب مولوی اکرام اللہ صاحب تنظیم و ترقیات وادی گوداوری برقی بلدہ و اضلاع برقی آبی۔ اعداد و شمار اور امور مذہبی

(۱۰) زراعت و تنظیم دیہی۔ عزت مآب مسٹر راما چاری۔ زراعت جنگلات آبکاری۔ آب رسانی۔ اصلاح کمدید کی باولیات سمکیات تنظیم دیہی و انجمن ہائے امداد باہمی۔

(۱۱) تعمیرات عامہ۔ عزت مآب مولوی عبدالروف صاحب شوارع۔ عمارت۔ آبپاشی و کارہائے آبپاشی آبرسانی بلدہ و ڈرینیج اور آرکیٹکچرل ڈزائیننگ۔

(۱۲) تعلیمات۔ عزت مآب مسٹر پی ایس وینکٹ راؤ تعلیمات بشمول عثمانیہ یونیورسٹی رسدگاہ نادیب خانہ جات اور تقابلی رقبہ جات۔

(۱۳) حکومت مقامی و لیبر۔

عزت مآب مولوی یامین زبیری صاحب بلدیات حیدرآباد و سکندرآباد مجالس بلدی و قصبات۔ مجالس اضلاع پنچایت۔ لیبر۔ ریسلمنٹ۔ آرائش بلدہ و اضلاع۔

(۱۴) طبابت و صحت عامہ۔ عزت مآب ملک ارحمن آیا طبابت و صحت عامہ محابس۔ علاج حیوانات دفتر دیوانی و مال اور آثار قدیمہ۔

انتقال

حیدرآباد۔ ۱۳؍ دسمبر نواب باسط جنگ بہادر کا انتقال ہوا —— نماز جنازہ مسجد افضل گنج میں ادا کی گئی۔ تدفین درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحبؒ میں عمل میں آئی۔

موکب ہمایونی پر بم کا حادثہ

قائد اعظم کا پیام ہمدردی حیدرآباد ۱۴؍ دسمبر موکب ہمایونی پر بم کے حادثہ کے سلسلہ میں قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے بارگاہ ہمایونی میں پیام ہمدردی روانہ فرمایا ہے۔

حضرت جلالت الملک کی موٹر پر حملہ کا مقدمہ

حیدرآباد۔ ۱۳؍ دسمبر حضرت اقدس و اعلیٰ کی موٹر کار پر ۴؍ دسمبر کے حملہ کے سلسلہ میں کوتوالی بلدہ کی شاخ خصوصی نے کل ایک شخص دتھل راؤ کو گرفتار کیا اصل مجرم نارائن راؤ اور دیالی کے معین مجرم گنڈیا عرف گنگا رام کو مولوی بشیر احمد صاحب ناظم اول فوجداری کے اجلاس پر پیش کیا گیا اور دونوں کو علی الترتیب ۱۸؍ اور ۲۲؍ دسمبر تک کے لئے پولیس کی حراست میں ریمانڈ کیا گیا تاکہ پولیس اپنی تحقیقات مکمل کر سکے۔

حادثہ بم کی تحقیقات

حیدرآباد۔ عدالت خاص کا قیام۔ ۱۴؍ دسمبر حادثہ بم کی تحقیقات کے لئے (دکن نیوز) کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی عدالت خاص کے قیام کے احکام جاری کر رہی ہے۔ یہ عدالت تین عہدہ داروں پر مشتمل ہوگی۔

ایک کمسن سارق کی گرفتاری

حیدرآباد ۱۴؍ دسمبر خفیہ پولس بلدہ نے ایک چودہ سالہ لڑکے عبدالرشید مسعود اور یوسف ساکن افضل گنج کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے کثیر قیمتی مال جس میں طلائی زیور وغیرہ بھی شامل ہیں برآمد کیا ہے۔ مزید برآمدی جاری ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ملزم مختلف مکانوں میں جاتا اور خود کو یتیم اور لاوارث ظاہر کر کے ملازمت کرتا اور موقع پا کر مال و اسباب کا سرقہ کر کے غائب ہو جایا کرتا تھا۔ سارق اس وقت پولیس کی حراست میں ہے جن مکانوں میں اس نے سرقہ کیا ہے۔ وہ دفتر خفیہ پولیس بلدہ میں رجوع ہو کر مال کی شناخت کر سکتے ہیں۔

کمیونسٹوں کا تین گاؤں پر حملہ آتش زدگی اور لوٹ مار

حیدرآباد۔ ۱۴؍ دسمبر۔ محبوب آباد کے علاقہ ورنگل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کمیونسٹ جماعت تین گاؤں پر حملہ کر کے مکانات میں بالجبر داخل ہو گئی لوٹ مار کے بعد تینوں گاؤں کو جلا دیا گیا۔

بم کے ملزموں کو مہلت دی گئی ۔ حیدرآباد ۱۳ر دسمبر موکب ہمایونی پر بم کے حادثہ کے سلسلہ میں عہدہ کی خاص ضمیمہ کو توالی نے جن تین ملزمین کو گرفتار کر کے عدالت فوجداری میں (۱۵) یوم کی مہلت کی استدعا کے ساتھ پیش کیا۔ اس سے قبل نارائن اور گنڈی کو عدالت میں پیش کر کے مہلت حاصل کی گئی ہے تینوں ملزمین اس وقت کو توالی کی حراست میں ہیں۔

کامیاب اپریشن ۔ حیدرآباد ۔ ۱۵ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حضرت بندگان اقدس پر بزدلانہ حملہ کے سلسلہ میں جو عورت بم کے حادثہ سے مجروح ہوئی تھی اس کا دواخانہ عثمانیہ میں نہایت احتیاط سے علاج کیا گیا اور ڈاکٹر مہدی سیول سرجن دواخانہ مذکور نے ایک کامیاب آپریشن کے ذریعہ اس کے پیٹ سے دستی بم کے اجزاء برآمد کر لئے اب یہ عورت خطرے سے بچ گئی ۔

سبکدوش ہونے والے وزراء ایجنٹ بنائے جائیں گے ۔ حیدرآباد ۱۴ر دسمبر عارضی حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد حکومت سرکار عالی کے سبکدوش ہونے والے وزراء دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ مختلف ممالک میں ایجنٹ بنائے جائیں گے۔

زہر کی تصدیق ۔ حیدرآباد ۔ ۱۶ر دسمبر موکب ہمایونی پر بم کے حادثہ کے سلسلہ میں حملہ آور اور اس کے ساتھیوں کے پاس سے جو شیشیاں برآمد ہوئی ہیں۔ کیمیکل اگزامنر کی تحقیق میں ان میں زہر ثابت ہوا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ دہشت پسندوں میں جان پر کھیل جانے والی ایک جماعت تیار کی گئی تھی جو گرفتاری کے ساتھ ہی زہر پی جانے کا پروگرام رکھتی تھی ۔

نصف گھنٹے میں متعدد قتل کی وارداتیں

ملزمین سپرد سیشن کر دئے گئے ۔ حیدرآباد ۱۷ر دسمبر نصف گھنٹے میں متعدد قتل اور اقدام قتل کی وارداتوں کی افسوسناک اطلاع نارائن پیٹھ سے وصول ہوئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کچھ دنوں سے وہاں بعض افراد سنگین جرائم کے مرتکب ہو رہے تھے جس سے ایک عام دہشت اور سراسیمگی پھیل گئی تھی ان اشخاص نے گذشتہ ماہ متعدد افراد کو قتل کیا اور متعدد اقدام قتل کی وارداتیں کیں ۔ اطلاع پر سرکل انسپکٹر پولیس مولوی سید نعیم الدین صاحب موقع پر پہنچ گئے اور تین اشخاص کو آلہ جات جارحہ کے ساتھ گرفتار کیا ۔ جب کہ وہ ایک مکان میں روپوش تھے اس کے علاوہ سرکل انسپکٹر نے دیگر نو مقدمات کی بھی تفتیش کر کے چالانات پیش کئے جو بعد تحقیقات ۱۰ر دسمبر کو سپرد سیشن کر دئے گئے ہیں ۔ عدالت سیشن ان مقدمات کی مقامی طور پر تحقیقات کرے گی ۔

صدقہ کی رقم ۔ حیدرآباد ۱۶ر دسمبر حادثہ بم سے سلامتی شاہانہ پر کنگ کوٹھی مبارک پر جو صدقہ کی رقم وصول ہوئی ہے ۔ اس کی تعداد پچاس ہزار روپئے سے زائد ہو گئی ہے ۔ رقومات کے داخلہ کا سلسلہ ابھی جاری ہے ۔

انتقال

حیدرآباد ۔ ۱۷ر دسمبر آج شام کے ساڑھے چھ بجے ڈاکٹر عبدالحق صاحب پروفیسر عربی جامعہ عثمانیہ کا انتقال اچانک ہو گیا۔

فرمان مبارک کے ذریعہ سالانہ نمائش مصنوعات ملکی کا التواء ۔ حیدرآباد سمجھا جاتا ہے کہ حضرت جلالت الملک کے ایک فرمان کے ذریعہ سالانہ نمائش مصنوعات ملکی کو جو ماہ فروردی میں منعقد ہونیوالی تھی ۔ غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے ۔

بقیہ ہندوستان

جنوری میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن غذائی اجناس ہندوستان لائے جائیں گے

نئی دہلی ۔ ۱۵ر دسمبر ۔ آئندہ ماہ جنوری کی ۱۰ ویں تاریخ جو ختم ہونے والے مہینے کے دوران میں روزانہ اوسطاً تین جہاز آٹھ بیرونی ممالک سے ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن غذائی اجناس ہندوستان لاتے رہیں گے سب سے بڑا برآمد کنندہ ملک ارجنٹائن ہے جو دو لاکھ ۷ ہزار ٹن غلہ بھیجے گا ۔ امریکہ دوسرے درجہ پر ہے جو ایک لاکھ ۱۶ ہزار ٹن اجناس ہندوستان کو برآمد کرے گا ۔

جامعہ الہ آباد کے جشن الماس فنڈ میں ۲۲ لاکھ روپیہ کا چندہ ۔ الہ آباد ۱۵ر دسمبر جلسہ تقسیم اسناد منعقدہ ۳ر دسمبر میں داعی فنڈ کمیٹی نے اس امر کا اعلان کیا کہ جامعہ الہ آباد کے جشن الماس فنڈ میں ۲۲ لاکھ روپیہ کا چندہ جمع ہو چکا ہے ۔

اس رقم میں حکومت ہند کا دس لاکھ کا عطیہ بھی شامل ہے ۔

ڈوگرا فوج کے مسلمان عورتوں پر مظالم

مسلم خواتین کی بے حرمتی اور قتل

تراڑ کھیل ۱۷ر دسمبر

جموں و کشمیر کے تمام محاذوں پر ہندوستانی ڈوگرہ فوجیں مجاہدین کے ہاتھوں پے در پے شکستیں کھا رہی ہیں اور بھاری جانی و مالی نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ رہی ہیں ۔ مجاہدین دشمن کے مورچوں کا صفایا کرتے ہوئے ان کا تعاقب کر رہے ہیں ۔ یہ بھاگنے والے ہندوستانی ڈوگرہ سپاہی جموں کشمیر کے بے بس و لاچار مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں ۔ آزاد کشمیر حکومت کے ایک ترجمان نے ان مظالم کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے مہاراجہ ہری سنگھ اور ان کی عارضی حکومت کے صدر شیخ عبداللہ کو متنبہ کیا ہے کہ آج ڈوگرہ فوجیں بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہی ہیں ۔ کل اس کا جواب مہاراجہ اور شیخ عبداللہ کو دینا پڑے گا ۔ اور اس جرم کی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی ہندوستانی یونین کے ارباب اقتدار اور خاص کر پنڈت جواہر لال نہرو کو بھی آزاد کشمیر حکومت کے اس ترجمان نے دعوت دی ہے کہ وہ آئیں اور اپنی فوجوں کی اس شجاعت و بہادری کے نمونے دیکھیں ۔ جو نہتے اور ناتواں کشمیری مسلمانوں پر بہیمانہ قتل و خون کے ذریعہ پیش کئے جا رہے ہیں ۔

ترجمان مذکور نے بتلایا ہے کہ ان شکست خوردہ ہندوستانی ڈوگرہ فوجوں کی درندگی کا ایک معمولی واقعہ یہ ہے کہ کوٹلی کے کٹے جب یہ فوجیں فرار ہو رہی تھیں تو راستے میں چند نوجوان مسلم خواتین پر ان کی نظر پڑی ان سپاہیوں نے فوراً ان نوجوان عورتوں کو پکڑ لیا ان کی عصمت دری کی پھر ان کو بالکلیہ طور پر برہنہ کر دیا اور ایسی حالت میں انہیں مارتے ہوئے لے گئے ۔ ایک گاؤں میں پہنچ کر ان برہنہ عورتوں کو ڈوگروں اور ہندوستانی سپاہیوں نے گاؤں کے چوراہے پر باندھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کی آنکھیں نکال دی گئیں خنجر سے ان خواتین کی پیشانیوں پر لفظ پاکستان کندہ کر دیا ۔ ڈوگروں کا جی جب اس اذیت سے بھی نہ بھر سکا تو انہوں نے ایک ایک کے عضو کاٹنا شروع کیا اسی حالت میں یہ ساری نوجوان برہنہ مسلم خواتین تڑپ تڑپ کر مر گئیں ۔ آزاد کشمیر حکومت کے ترجمان نے بیان کیا ہے کہ ڈوگرہ اور ہندوستانی سپاہیوں کے مظالم کی یہ ایک عام مثال ہے

مہاراجہ کی فوج مسلمانوں کو چار ماہ سے برابر قتل کرتی آ رہی ہے ۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد مسلمان شہید ہو چکے ہیں ۔ مہاراجہ اور شیخ عبداللہ اس خونین ڈرامے سے پوری طرح واقف ہیں ۔ مگر شاید انہیں اپنے اس انجام کا انتظار ہے جو ہٹلر، مسولینی اور توجو کا ہوا۔

لڑائی کی رفتار سے متعلق ایک تازہ اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ آزاد کشمیری فوج کے ایک دستہ جاپکے علاقہ میں ہندوستانی فوج کے مورچوں کا صفایا کر رہے ہیں کل یہاں ہندوستانی فوج اور مجاہدین کی تقریباً ڈھائی گھنٹے لڑائی ہوئی (۸۳) مجاہدین شہید ہوئے ۱۲۳ ہندوستانی سپاہی مارے گئے ۔ اس لڑائی میں ہندوستانی فوجوں کو کثیر تعداد میں اسلحہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

جہاں گڑھ میں زبردست مورچے مجاہدین کے ہاتھ میں آ گئے ہیں کوٹلی کی سڑک پر ہندوستانی فوج کے رسد کی سپلائی منقطع کر دینے کیلئے راستے کی دونوں جانب آزاد کشمیر فوج کے خصوصی تربیت یافتہ دستوں نے اپنے زیر زمین مورچے بنائے ہیں ۔

کوٹلی کے آگے اس وقت قبائلیوں کا جو دستہ طلایہ گردی میں مصروف ہے ۔ اسمیں افغانیوں کی بھی ایک قابل لحاظ جماعت ہے ۔ انہی میں سے ایک نے بیان کیا ہے کہ سردار محمد ابراہیم کی اپیل پر افغانستان سے ایک ہزار رضاکاروں کا ایک دستہ مجاہدین کی امداد کے لئے کشمیر کے محاذ پر پہنچ چکا ہے یہ پورا دستہ لڑنے کیلئے افغانستان سے ہتھیار لیکر آیا ہے ۔ (صحیفہ)

صوبہ جموں کے قصبات پر آزاد کشمیریوں کا زبردست اچانک حملہ

جموں ۱۴ر دسمبر ۔ پرسوں رات صوبہ جموں کے ۱۲ سے زائد قصبات آگ کے شعلوں میں نظر آئے جب کہ حملہ آوروں کی ایک فوج نے (جو ایک ہزار سے لیکر تین ہزار اشخاص پر مشتمل تھی) ایک اچانک دلیرانہ حملہ میں ان قصبات کو آگ لگا دی

ان قصبات سے آنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ ان حملہ آوروں میں اکثر و بیشتر پٹھان ہیں جو بعض تو گھوڑوں پر سوار تھے اور بعض اسٹین گن بندوقین اور چھوٹے چھوٹے اسلحہ سے مسلح تھے ریاست کے ایک سینیر عہدہ دار نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ مذکورہ قصبات کی جملہ آبادی تقریباً سات ہزار ہے

ہز اکسلنسی میر لائق علی صاحب صدر اعظم باب حکومت دولت آصفیہ

کی دوسری نشری تقریر

مملکت آصفیہ کا آئندہ لائحہ عمل

میرے عزیز ہم وطنو!

تقریباً دو ہفتے قبل شاہ ذیجاہ کے فرمان کی تعمیل میں عہدۂ صدارت عظمیٰ کا جائزہ لینے کے فوراً بعد میں نے آپ کو ریڈیو اسٹیشن سے مخاطب کیا تھا خداوند قدوس کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی بساط اور سکت کی حد تک اس عظیم سلطنت اور اس کی رعایا کی ہمہ جہتی ترقی کے عزم صمیم کے ساتھ میں نے اس وقت مستقبل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور سب کی نیک آرزوؤں اور تعاون کا طالب ہوا تھا۔ اس قلیل مدت میں ایسے بہت سے واقعات پیش آئے جن کی اس موقعہ پر تفصیل غیر ضروری ہے۔ لیکن آپ یقیناً واقف ہو چکے ہوں گے کہ کل حضرت بندگان اقدس نے عارضی حکومت کے تقرر کی منظوری صادر فرمائی۔ چنانچہ اس نے آج سے ہماری ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ مستقبل کے مشکل مسائل سے بخوبی واقفیت اور اپنی کوتاہیوں کے کامل احساس کے ساتھ خدائے مطلق پر پورا بھروسہ رکھتے ہوئے ہم نے اپنا کام آغاز کر دیا ہے اپنی نیک نیتی اور جرأت پر تکیہ کرتے ہوئے میرے رفقائے کار اور میں یقین راسخ رکھتے ہیں کہ بالآخر ہمارے متعلق آپ لوگوں کا یہ فیصلہ ہوگا کہ ہم سب نے اپنی اہم ذمہ داریوں کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش کی ہے۔

گذشتہ دو ہفتوں میں اپنی ابتدائی سعی میں مجھے امید تھی کہ میں مختلف سیاسی مکاتب خیال کا پورا پورا تعاون حاصل کر سکوں گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ میں نے ہر قسم کی تجویزیں دیں اور ممکنہ کوشش کی کہ کوئی ایسی صورت نکالی جائے جو ان کے سارے متضاد سیاسی مکاتب خیال کے لئے بڑی حد تک قابل قبول ہو۔ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعضوں کا یہ خیال ہو کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی بعض اور اس کو ناکامی تصور کریں گے۔ لیکن اپنی حد تک میں بالکل مطمئن ہوں کہ میں نے اس دشوار ترین مسئلہ کا بہترین حل معلوم کرنے کیلئے مقدور بھر کوشش کرلی ہے۔ جنھوں نے میرے ساتھ تعاون کیا بعضوں نے تعاون سے گریز کیا۔ بعضوں نے غیر تعمیری تنقید میں کیں اور ہر ممکنہ طریقہ پر رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی متعدد غلط بیانیاں کی گئیں لیکن اس کے باوجود میں نے آخری موقع تک اپنا دست تعاون ان لوگوں کے لئے جو ملک اور مالک کی حقیقی خدمت انجام دینا چاہتے تھے بڑھائے رکھا۔

اب ان واقعات کی باریکیوں میں جانے اور ان پر رد و قدح کرنے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ایک عملی انسان ہونے کی حیثیت سے میں یہ کہوں گا کہ بہتر ہے کہ ممکنہ سعی کے بعد میں جو کچھ بھی حاصل کر سکا ہوں اس پر قانع رہتا ہوں اور اس کو بہتر صورت دینے کی کوشش کرتا رہا ہوں لہٰذا ان درمیان سیاسیات سے ہٹ کر اب میں ملک کے آگے اس لائحہ عمل کا ذکر کروں گا جس پر جدید حکومت عمل پیرا ہونا چاہتی ہے۔ یوں تو ہمارے سامنے متعدد مسائل ہیں لیکن اس موقع پر اہم ترین مسائل کا مختصراً ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

حکومت کا یہ منشائے اولین ہوگا کہ ملک میں اس وقت موجودہ انتشار اور گڑبڑ کے خوف کو فوری طور پر دور کیا جائے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کا سختی سے سدباب کیا جائے اس مقصد کے حصول کے لئے حکومت اپنے سارے وسائل اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی و باہمی اعتماد پیدا کرنے کیلئے ممکنہ سعی کرے گی امن اور ترقی کے خلاف اٹھائے ہوئے ہر اقدام کو پوری قوت سے روکا جائے گا۔

خارجی تعلقات سے متعلق ہم اس پالیسی پر کاربند ہوں گے کہ حکومت ہند سے باعزت خوشگوار اور دوستانہ تعلقات پیدا ہوں اور ان کی برقراری عمل میں آئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا خلوص اور ایک دوسرے کا پاس و لحاظ کا جذبہ لازماً کارفرما ہوگا۔ اور ہماری مساعی کے جواب میں حکومت ہند اور ہمسایہ صوبہ جات انہی جذبات کا اظہار کریں گی اور خود ان تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں گے معاہدہ انتظامات جاریہ کے دوران میں ہم ان ممالک سے جن کے تعلقات ہمارے لئے مفید تصور ہوں اپنے ایجنٹ جنرل مقرر کریں گے۔ اور اپنے تجارتی اور مالیاتی تعلقات کی توسیع کریں گے اور اس طرح باہمی معاشی تعلقات کی استواری عمل میں لائیں گے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ ہمارے مدبر اور دانشمند دوست جو اس وقت حکومت ہند اور ہمسایہ صوبہ جات کی حکومتوں کے ذمہ دارانہ عہدوں پر کارفرما ہیں ہم کو اپنے نصب العین کے حصول میں امداد دیں گے۔

جہاں تک داخلی مسائل کا تعلق ہے غلہ اور دیگر اشیاء یا محتاج کی زیادہ پیداوار اور انکی مساویانہ تقسیم کی کوشش حکومت کا فرض اولین ہوگا۔ مجھے اس کا بھی احساس ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ عوام کی قوت خرید میں بھی معتد بہ اضافہ ضروری ہے لہٰذا میں اور میرے رفقاء کار اس امر کی کوشش کریں گے کہ ملک کی معاشی ترقی کے لئے ایک مکمل جامع اور تفصیلی لائحہ عمل تیار کریں جس کے باعث زیادہ سے زیادہ افراد برسر روزگار آ جائیں اور ان کا معیار زندگی بلند ہو جائے۔ برقابی آبپاشی کے پراجکٹ، میکانی زراعت جدید، بلکی اور بجاری صنعتیں، عملی فنی تعلیم، بہتر ذرائع حمل و نقل، رہائش کی زیادہ سہولتیں، جدید قوانین مزدوران، زیادہ تندرست مویشی ہماری معاشی منصوبہ بندی کے اہم اجزاء ہوں گے۔ ہمارے ملک کے معاشی وسائل وسیع ہیں۔ مثال کے طور پر یہ کہوں گا کہ اگر صرف ان اراضیات کو جو نظام ساگر سے سیراب ہوتی ہیں سائنسی اصولوں پر ترقی دی جائے تو پورے حیدرآباد میں چاول کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے رتبیات کی ترقی و استواری نہ صرف ہم کو خود مکتفی بنا دیگی بلکہ ہم اپنے پڑوسیوں کی بھی خاطر خواہ امداد کے قابل ہو جائینگے۔ وادی گوداوری کے صنعتی منصوبے اور دیگر صنعتی اسکیموں پر ہماری پوری توجہ مبذول رہے گی اس طریق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریاست کے صنعتی ترقی کے خواہاں عناصر کو وسیع مواقع دیئے جائیں گے۔

اور حکومت کی جانب سے ... ہم پہنچائی جائے گی خواہ ... ہوں۔ غیر سرکاری یا سرکاری۔

سرمایہ لگانے والے تاجروں اور صنعتکاروں کی مشکلات اور تردد سے میں واقف ہوں اس سلسلہ میں ان سے صرف یہ کہوں گا کہ گو میں آزاد تجارت اور خانگی کاروبار کی ہمت افزائی کا حامی ہوں لیکن مفاد عامہ کے پیش نظر حکومت کے لئے یہ ممکن نہیں کہ سارے ... اور کنٹرول کو فوری برخاست کر دیا جائے۔ اس موقع پر میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے کسی عمل کے نتیجہ میں افراط زر کی مصیبت کا سخت ترین خطرہ ہے۔ اس خطرہ سے ہمیں اپنے سماجی معاشرہ کو محفوظ رکھنا لازمی ہے جیسے ہی حالات اجازت دیں رفتہ رفتہ کنٹرول اور ساری تحدیدات برخواست ہو جائیں گے اور خانگی کاروبار کی توسیع کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

مزارعین کو میں اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت ان کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی ممکنہ امداد کرے گی اور بالخصوص لیوی اور خوش خریدی کے سلسلہ میں ان کی ہر جائز شکایت رفع کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے گی۔

سماجی خدمت کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کریں گے۔ امراض اور جہالت کے خلاف منظم مہم ہمارے لائحہ عمل کا ایک اہم جز ہوگا۔ عوام اور عہدہ داروں کے ابین بہتر ربط پیدا کیا اور برقرار رکھا جائے گا۔ تاکہ ہماری قومی اور تعمیری سرگرمیاں بارآور ہو سکیں سارے عہدہ داروں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ عوام میں اعتماد پیدا کریں اور ان کی جائز شکایت کو فوری رفع کرنے اور انکی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس امر پر زور دیتا ہوں کہ عہدہ داروں کے بیجا اطمینان سے بیٹھنے یا کسی قسم کی پست ہمتی دکھلانے کا موقع نہیں اور ہر ایسی مثال کا سختی سے تدارک کیا جائیگا میں سرکاری عہدہ داروں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس عظیم الشان سلطنت ابد مدت میں جو اب تک تشیل امن و امان قائم رہا ہے اس کی برقراری میں وہ کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں ایسی تمام کوششیں جو اس امن کو درہم برہم کرنے کیلئے کی جائیں اس کا مضبوطی سے مقابلہ کیا جانا ضروری ہے ... حیدرآباد کا سیاسی موقف کیا ہوگا اور کیا دستور ... تشکیل ہوگی اس کے متعلق میں نے اپنی سابقہ تقریر میں ...

[illegible]

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں بس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
مسلمان کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت رعایتی ۱۲/

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین و مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۹۲ کھرہ کاغذ ۱۲/

زین العابدین فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۲۴ چکنا کاغذ ۶/

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴/

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث و اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/

اقوال اہل بیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵ کاغذ چکنا ۶/ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۲۴ ۴/

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ کاغذ کرو صفحہ ۱۶ ۴/

مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفتاح آخرت از لائق مرحوم صفحہ ۵۵ ۶/

مثنوی نہر عشم و سموم بہ ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸/

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد ناد علی - ۴/

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات بحرث عاشر و سور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات صفحہ ۱۶۴ ۶/

علائم الظہور و لطف حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بے مثل کتاب ۲/

رسالہ توحید توحید کے بیان میں بے مثل رسالہ ۲/

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳/

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸/

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴/

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶/

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۲۳۲ ۱۲/

سوانحعمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱/

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰/

سوانح شہید ثالث ۴/

تذکرہ قہوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صفحہ ۱۲۴ کھرہ ۴/

خیابان لقا سوانح عمری حیدر بی بی صاحبہ ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴/

نقشہ ایران رنگین ۸/ سادہ ۴/

سوانح زندہ منقاہ ملی ا/ ا/

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سفرنامہ حیدر جنگ

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس بمبئی با ضخامت صفحہ ۳۲۵ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت سے

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴/

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صفحہ ۸۲ ۶/

حجج و بینات در بیان معجزات و تفیات و عالیات صفحہ (۱۴۴) ۸/

قلب تسکین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ بشکل مناجات از تسکین صاحب ۳/

زیارت عاشورا جلی قلم - ۴/
زیارت مخصوصہ حضرت زینب - ۴/
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳/
زیارت اربعین - ۳/
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا کاغذ ۲/
اعمال ماہ رمضان چکنا ۳/ کھرہ ۲/
دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳/
دعائے ختم قرآن - ۱/
حدیث کسا مترجم اردو - ۲/
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۳/
دعائے مشلول مترجم اردو ۲/
دعائے سباسب ،، ۴/

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و ادعیہ و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸/

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ - ۴/

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳/

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳/

عریضہ مقاصد - در مدح وولادت حضرت امیر و جناب سیدہ - ۲/

صحیفہ تجلی - مجموعہ قصائد در نظم قسم اول اعلیٰ ۴/ اوسط ۴/ - ادنیٰ - ۱۰/

تعویذات

دعائے مجیر - برائے دفع جن و سیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ - ۲/

دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات وام الصبیان و نسواں عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے - ۲/

دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/

دعائے دفع طاعون ہیضہ ثانیغذ ۲/

دعائے حفظ قلعہ تسکین - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے لگانا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲/

ایضاً مع ام الصبیان ۳/
دعائے خطبہ آدم - ۲/
دعائے دفع سحر و جادو ۲/
دعائے سوسن مرجانہ - برائے محبت شوہر ۲/

دعائے نور برائے دفع تپ و ثانیعاً و امراض جادی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲/

دعائے حرز ابودجانہ برائے دفع جن و شیاطین - ۲/

دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کارہا و حصول ملازمت و ترقی - ۲/

حرز چہار دہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زمانی و مشکل کشائی کارہائے مشکل ۲/

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض - ۲/

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲/

دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باری تعالیٰ دافع بلیات و حوادث - ۲/

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و خوف خانہ

ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی معہ آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۲/

دعائے حیدری دفع دشمنی کے لئے بہترین تعویذ - عہ

دعائے ناد علی جس میں ناد علی مغربی بھی شامل ہے ۲/

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔

محرم خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول بحوالہ ایڈیشن
۱۲۴ رباعی ۰۰۴ سوز ۳۰ سلام ۹۸ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخب جگردوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۱۲۴ کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ۵۰ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخب جگردوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۲۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۴۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوزخوانی کے جگرسوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۲۳۴ کیمرہ [illegible]

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۵۱۲ صفحے چکنا کاغذ کیمرہ سے سرد حصہ سوم و چہارم یکجا شدہ کیمرہ کاغذ [illegible]

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۵۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۹۶ صفحے چکنا کیمرہ [illegible]

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب سوزخوانی کے مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے چکنا کاغذ کیمرہ [illegible] ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائی کیمرہ چکنا کاغذ ختم ہر چھ حصے یکجائی قیمت حصہ سوم و ششم کیمرہ ہو مصنف ایضاً ہر چھ حصے یکجائی کاغذ کیمرہ جس میں حصہ اول و دوم چکنا ہو گیا ہو۔

ہلال ماتم ۲ سلام ۳۳ مرثیے جناب کاظم مرحوم کے چکنا کاغذ کیمرہ [illegible]

فغان بزمیں ۱۱ رباعی ۲۰ سلام اخمسہ ۱۲ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کیمرہ [illegible]

سفیر ماتم ۶۰ قصائد ۷ مرثیے [illegible] ملفوظ کیمرہ ۱۲ [illegible]

مجموعہ مشاقی مولانا مرحوم کے خاص بست کے ۵ ۰۰ بیت مشاقی نوحہ مجالس حرمیہ ۹۲ صفحہ کاغذ کیمرہ [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات یادِ وفات محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۶ کاغذ چکنا ہے۔

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے [illegible] اہل حرم بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے [illegible] جنت البقیع و دفع طاعون کے ۱۸۲ نوحے صفحہ ۲۴ کاغذ کیمرہ مجلد لئے چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں

۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
عزائے ماہ محرم صفحہ ۴۸ کیمرہ ۱۰

جام شہادت مجموعہ نوحہ جات شاکر مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت کل ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۴۰ نوحے صفحہ ۴۹ کاغذ چکنا ۱۲

حصہ دوم۔ پانچواں ایڈیشن ۲۱۶ نوحے صفحہ [illegible] کاغذ چکنا ۱۲

حصہ سوم۔ چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا ہر سہ حصے یکجائی [illegible]

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۲۱۳ صفحہ کیمرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن
مجموعہ نوحہ جات مستند و رجو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۴۶ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے ۲۴۰ چکنا کیمرہ [illegible]

ساغر آل عبا۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

تسکین فاطمہ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۵۶ صفحے چکنا کاغذ [illegible]

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ [illegible]

نوحہ جات

بیاض اہل ماتم نوحہ جات توفیق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۲۸ چکنا کاغذ [illegible]
حصہ دوم ۱۰۵ نوحے صفحہ ۱۲۴ چکنا کیمرہ [illegible]

فرط غم۔ نوحہ جات ضامن مرحوم [illegible] صفحے چکنا کاغذ [illegible]

طوفان درد۔ نوحہ جات قربان [illegible] نوحے صفحہ ۱۲۴ کیمرہ کاغذ [illegible]

وسیلہ بخشائش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ [illegible] چکنا کیمرہ [illegible]

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعراء کے ۱۸ بہترین رقت آمیز نوحے صفحہ ۳۲ [illegible]

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ [illegible]

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایہ غم۔ نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع [illegible]

اوراق غم۔ نوحہ جات حکیم نیسان [illegible]

معراج غم نوحہ جات رعنا چکنا کیمرہ [illegible]

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن [illegible]

جز وایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحہ صفحہ ۲۵۶ چکنا [illegible]

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسمیل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ [illegible]

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کیمرہ کاغذ [illegible]

ثبوت شہادت نوحہ جات [illegible] مرحوم [illegible]

فغان سکینہ [illegible] ۱۲ نوحے [illegible]

سبیل غم [illegible] ۸۴ نوحے صفحہ ۱۲۵ [illegible]

اشک غم مجموعہ ریاضت فطرت شہرت کے ۲۰۱ نوحے صفحہ ۱۹۸ [illegible]

شبیہ غم مصام [illegible] ۱۲۱ نوحے [illegible]

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحے مجموعہ [illegible]

صد سلام۔ نواب شبیر یار جنگ بہادر [illegible]

شہید غم مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ صفحہ (۳۰۴) [illegible]

فغان سیدہ۔ الفت مرحوم کے فارسی نوحے
نوحہ جات صمصام۔ صفحہ ۳۲ [illegible]
اسناد آخرت۔ مجموعہ نوحہ جات ذاکر مرحوم [illegible]
دافع الطاعون۔ نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا ۳ کیمرہ ۲
دفتر الم [illegible] دفتر غم [illegible] تشنہ غم [illegible] بیاض جواد [illegible]
آئینہ ماتم [illegible]

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بہت مقبول ہوئی کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ غلام حسین صاحب کنتوری نے با اہتمام کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین کے تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے [illegible] مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۴ صفحے قیمت [illegible]

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۹۶ — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر آف انڈیا

یہ کتابیں کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

رجسٹرڈ گورنمنٹ انڈیا

زینب

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

چندہ اخبار
سالانہ ؎ شش ماہی ؎
فی پرچہ ۴ر پرانا پرچہ ۸ر
(اجرت اشتہار)
فی صفحہ ؎ فی انچ کالم ؎
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۱ – ۷ – ۱۴ – ۲۲
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شایع ہوگا

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری
نمبر ۲۳ ۱۳۶۷ھ
(باتصویر)
جو ہند و دکن میں مشہور و معروف ہے
(زیر طبع ہے)
قیمت ؎ قبل طبع ؎ محصول ڈاک ؎
دفتر تواریخ کی حد تک قبل طبع ۱۰ر
جلد آرڈر دیجئے ممکن ہے چھپنے کے بعد مشکل
سال گذشتہ ختم ہوجائے۔
مینجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حیدری جنتار

معاونین
محافظ الدین حیدری — عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

نمبر (۲۰)	۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۷ھ م ۲۸ بہمن سنہ ۱۳۵۷ف موافق ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۷ء یوم یکشنبہ	جلد (۱)

فتح عظیم

شاعر اہل بیت نجم آفندی

کیونکر نہ رنگ لاتا سرورِ کے گھر بچانا — اب سر ہیں اور سجدے کعبہ ہے آستانا
وہ مشکِ تشنہ لب پر اک تیرِ ظلم آنا — وہ نہر علقمہ کی نبضوں کا ڈوب جانا
ہاں اے شہید تیرے زخم دل و جگر سے — معمور ہو رہا ہے اسلام کا خزانا
تو نفسِ مطمئن ہے درگاہِ ایزدی میں — مقبول تیرے آنسو ممدوح مسکرانا
قوموں نے تجھ سے سیکھی یہ شانِ خالقیت — اک زندگی مٹا کر اک زندگی بنانا
وہ خاک و خوں کا تکیہ اللہ کی زمیں پر — پیغام عبدیت کا تا عرش آنا جانا
وہ اُن کے ظلم پرور ہاتھوں میں تھرتھراہٹ — وہ تیرا دشمنوں کی نیتوں کو آزمانا
تو نے جگہ بنادی جنگل میں کربلا کے — ٹوٹا جو بستیوں نے اسلام کا ٹھکانا
یہ عزم یہ تحمل یہ قوت ارادی — وہ آخری سپاہی جھولے سے لے کے آنا
عہد یزیدیت کی بنیاد ہل رہی تھی — صلِ علیٰ وہ تیرا نیزہ پہ لب ہلانا
اللہ رے صداقت سادات کے لہو کی — کیسا بکھرا پڑا ہے اوجڑا ہوا گھرانا
خیبر کا در اُٹھانا بابا کی فتح مندی — فتح عظیم تیری نعش پسر اُٹھانا
اب مانتی ہے دنیا تیرے پیام حق کو — جب ماننے کے دن تھے دنیا نے جب نہ مانا

اے نجم جب سمجھنے ہو اب کیا سنبھل سنبھل کر
آثار رہے ہیں اُٹھنے کا ہے زمانا

ہندوستان میں اسلامی کلچر شیعوں کا ہے

(چودھری خلیق الزماں)

یہ جملہ جناب چودھری خلیق الزماں صاحب نے اُس وقت فرمایا تھا کہ جب کہ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار اور دیگر کانگریسی ارکان یہ پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ قائد اعظم چونکہ شیعہ ہیں اس لئے پاکستان کے گورنر جنرل نہیں ہو سکتے۔

لیکن چودھری صاحب نے اس لغو پروپیگنڈے کا جواب ان الفاظ میں دیکر اپنی حق بینی اور حق آگاہی کا ثبوت دیا۔

دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کے حصول میں قائد اعظم نے کتنے مصائب کا سامنا کیا اور ایک قائد اعظم کی ہی ہستی ایسی ہے جس کی وجہ سے مسلمان اپنے مقصد یعنی حصول پاکستان میں کامیاب ہوئے۔ اس پاکستان کے مسئلے میں شیعوں نے جو کچھ مالی امداد کی اور قربانیاں دیں ہیں وہ عامۃ المسلمین سے مخفی نہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ قائد اعظم اور اُن کے رفقائے کار میں فرقہ بندی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے جس مسلمان میں کام کرنے کی صلاحیت ہے جس کے پاس دماغ اور فکر ہے وہ اُن کے ساتھ کام کر سکتا ہے اور دراصل ہونا بھی یہی چاہیئے۔ لیکن حیدرآباد کی موجودہ حالت کو دیکھ کر ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ دکن کے مسلمان قائد اعظم کو فراموش کرتے ہوئے اُن کی پالیسی کو نظر انداز کر کے اپنی نئی راہ نکال رہے ہیں اور من مانے کاروبار چلا رہے ہیں۔ حیدرآباد کی تاریخ شاہد ہے کہ حیدرآباد کی ترقی نیز حیدرآباد کو درحقیقت حیدرآباد بنانے میں شیعوں کا بہت نمایاں حصہ رہا ہے خصوصاً نواب سراج الدولہ مرحوم اور نواب مختار الملک مرحوم نے اس ریاست کی بقا اور ترقی میں جو حصہ لیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے نواب مختار الملک مرحوم کی وجہ سے یہ ریاست آزاد اور ترقی کے منازل طے کر رہی ہے اور حیدرآباد کا کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں شیعہ وزارتوں پر نہ پہونچے۔ یہ دور کچھ عجیب دور ہے کہ شیعوں کو محض غدار اور نااہل ٹھیرا کر حکومت سے بے دخل کیا جا رہا ہے نہ صرف اسی پر اکتفا کی جا رہی ہے بلکہ یہ بھی پروپیگنڈے ہو رہے ہیں کہ شیعہ مجلس کے خلاف ہیں اور صدر مجلس کے خلاف عوام کو ابھار رہے ہیں۔ مجلس کو قائم ہو کر اتنا عرصہ گذرا آج تک شیعوں نے مجلس کے بارے میں کچھ نہ کہا بلکہ مجلس سے تعاون کیا قائد ملت کی صدارت میں جلسے کئے محض اس کا ثبوت دینے کے لئے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں قائد [illegible] کے بعد مولوی ابوالحسن سید علی اور مولانا مظہر علی کامل کا دور گذرا شیعوں نے کوئی [illegible] کیا اور نہ کچھ مجلس یا صدر مجلس کے خلاف کہا بلکہ تعاون کرتے رہے [illegible] عوام کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ شیعہ مجلس یا صدر مجلس کے خلاف نہیں ہیں اس میں شک نہیں کہ صدر مجلس نے شیعوں کو اور اُن کے حقوق کو نظر انداز فرمایا یہی نہیں بلکہ اپنے بعض بیانوں سے شیعوں کے جذبات اور اعتقادات کو ٹھیس پہنچائی لیکن شیعوں نے اُف نہ کہا اور نہ کوئی اقدام کیا شیعہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہیں اور یہی وہ شیعہ ہیں جنہوں نے ہندوستان کے [illegible] مسلمانوں کی آبرو رکھ لی ان ہی نااہلوں کے ایک فرد نے پاکستان

[illegible] بہادر دردی سے [illegible] میں تباہ و برباد ہوگئے اور یہی غدار لوگ

حیدرآباد میں بھی صد ہا برس حکومت کے کاروبار سنبھالے ہوئے تھے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ پست کردہ اقوام کا نمایندہ وعلی اور حکومت کی نظر میں ان کا اہل ہے لیکن وہ طبقہ جس [illegible] دوں کو حکومت کرنا سکھلایا ہو نا اہل۔ شیعہ ہمیشہ سے مظلوم رہے ہیں اور رہیں گے مظلوم لیکن امام حریت کے پیرو بالکہ محب ہیں اس لئے وہ صبر سے کام لے کر کسی خدائی انقلاب کے منتظر رہیں گے۔ پروپیگنڈے چیخ پکار یا غیر سنجیدہ قسم کے اقدام شیعوں کا کام نہیں اگر کوئی انجمن صدر مجلس کے خلاف کچھ کر رہی ہو تو اس کا الزام شیعوں کے سر دھرنا بیکار ہے۔ ہم ان برادران اسلام سے جو شیعوں کے خلاف یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ وہ مجلس یا صدر مجلس کے خلاف کام کر رہے ہیں استدعا کرتے ہیں کہ وہ پہلے واقعات اور حالات کا جائزہ لیں اور ان خلاف کام کرنے والوں کو دیکھیں کیا اُن میں صرف شیعہ ہیں؟ اگر نہیں تو پھر شیعوں پر الزام بے بنیاد ہے حکومت یا کرسی کے لئے لڑنا شیعوں کا کام نہیں بلکہ شیعہ صرف تبلیغ اسلام اور حسینی مشن کے پرچار کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔ اور ایک چیز یاد رہے کہ شیعہ دماغ [illegible] وقت آج مسلمانوں کو سنبھالے ہوئے ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آج نہیں تو کل حیدرآباد کو پھر شیعوں کی ضرورت پڑیگی ابھی تو ابتدا ہے ہماری نظر انتہا پر بھی پڑی ہے لہذا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

فہرست مجالس عزا ماہ صفر

تاریخ	وقت	نام بانی	سکونت
۱۸	۴ بجے شام	سید آقا رضا	سلطان پورہ جام باغ
۱۸	۴½ بجے عصر	فرزندان کشمیری صاحب	حویلی قدیم مکان آرائش ۱
۱۸	۵ بجے عصر	اہلیہ کپتین مرزا کاظم علی بیگ مرحوم	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۸	۶½ "	سید سجاد حسین	بمکان سید ہادی علی صاحب دار الشفاء
۱۸	۸½ بجے شب	گروہ اصغری	حسینیہ میر سلطان علی صاحب مرحوم جام باغ
۱۹	۸½ بجے صبح	میر دلاور علی	کوٹلہ اکبر جاہ بمکان محمد حنیف صاحب
۱۹	۵ بجے عصر	مرزا حیدر علی	دیوڑھی شجاع الملک کوچہ مرغ خانہ
۱۹	۸ بجے شب	سید اصغر حسین خان	بدیوڑھی شفاء الملک کوچہ گروہا
۱۹	بعد مغرب	سید عباس حسین خان و مرزا اکبر علی	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۹	۸½ بجے شب	سید چراغ علی رضوی	متصل محکمہ بلدیہ دار الشفاء
۱۹	بعد مجلس گروہ جعفری	سید احمد یار خان خلف محکم جنگ مرحوم	کوچہ جاوگر مکان ۵۰۲
۱۹	۹½ بجے شب	سید شبیر علی خان عابدی	دیوڑھی سید جمشید علی خان حویلی قدیم
۲۰	۵ بجے صبح	سید شہریار حسین	محلہ الاوہ بی بی بعد مجلس الاوہ بی بی
۲۰	" "	مہدی عابدی	ایرانی گلی بمکان سید محمد مہدی صاحب مرحوم
۲۰	۱۰ بجے دن	سید صفدر حسین نجفی نبیرہ قبلہ و کعبہ علی [illegible]	کوٹلہ عالیجاہ حسینی کوٹھی
۲۰	۱۲ بجے دن	مرزا محمد مہدی و سید ضمیر حسین رضوی	الاوہ سرطوق دار الشفاء
۲۰	" "	سرکار گروہ نجفی	حسینیہ نواب عنایت جنگ بہادر منڈی میر عالم
۲۰	۵ بجے عصر	سید امین علی ابن سدرہ صاحب	بمکان زنجیر حویلی قدیم متصل امام باڑہ
۲۰	سر مغرب	سید محمد زیدی	بمکان میر مرتضیٰ علی صاحب کوچہ میرالہ
۲۰	بعد مغرب	فرزندان آقا سید نور الدین مرحوم	بمکان سید ابراہیم صاحب حویلی قدیم
۲۰	۸½ بجے شب	ڈاکٹر میر مصطفیٰ علی زیدی	بمکان میر جعفر علی صاحب زنانہ حسینی محلہ
۲۰	۹ بجے "	میر احمد حسین خان نبیرہ اعتصام جنگ مرحوم	بمکان نواب میر مہدی حسین خان منڈی میر عالم
۲۰،۲۱،۲۲	۱۰ بجے دن	غلام حسین	مسجد اثنا عشری دبیر پورہ [illegible]

امام شافعیؒ کے اشعار در محبت اہلبیت اطہارؑ

آل النبی ذریعتی ٭ وھم الیه وسیلتی ٭ ارجوھم اعطی غدا ٭ بید الیمنی صحیفتی

اہلبیت علیہم السلام ہمارے ذریعہ (نجات) ہیں اور انہیں کی طرف ہمارے وسیلے ہیں۔ بروز قیامت وہی حضرات ہمارے داہنے ہاتھوں میں ہمارا صحیفہ (نامۂ اعمال) عنایت فرمائینگے۔

امام سمہودی جو مصر و حجاز کے اعلم علماء میں مشہور ہیں۔ اپنی معتبر کتاب جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ربیع ابن سلیمان امام شافعیؒ کے اصحاب خاص میں سے تھے۔ ربیع نے ایک دن آپ کی خدمت میں عرض کی کہ اکثر لوگ محبت اہلبیتؑ کی وجہ سے آپ کو رافضی کہتے ہیں یہ سنکر امام شافعیؒ نے یہ اشعار منظوم فرمائے

اذا فی مجلس ذکروا علیاً
وسبطیه وفاطمة الزکیه
تاجری بعضهم ذکرا سواه
فایقن انه سلقلیه
اذا ذکروا علیاً او بنیه
بتشاغل بالروایات العلیه
وقال تجاوزوا یا ھذا
فھذا من حدیث الرافضیه
برئت الی المھیمن من اناس
یرون الرفض حب الفاطمیه
علی آل الرسول صلوٰۃ ربی
ولعنته لتلک الجاھلیه

ہم جب کسی مجلس میں جناب علی مرتضیٰؑ، حضرت فاطمۃ الزہرا اور سبطین رسول امام حسن و امام حسین علیہم السلام کا ذکر کرتے ہیں تو بعض لوگ ان بزرگواروں کے سوا اور لوگوں کا ذکر کرنے لگتے ہیں یقین جان لو کہ یہ لوگ قوم سلقلیہ ہیں ہم جب ذکر جناب علی مرتضیٰؑ اور آپ کے صاحبزادوں کا کرتے ہیں تو ہمیشہ روایات عالیہ ہمارے پیش نظر رہتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ اے قوم ان باتوں کو جانے دو اور ان کو نہ سنو کیونکہ یہ حدیثیں رافضیوں کی ہیں۔ پس ہم ایسے لوگوں کی بیزاری خدا سے چاہتے ہیں جو محبت فاطمہؑ کو رفض جانتے ہیں اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور اس فرقہ جاہل پر لعنت ہو۔ حافظ جلال الدین الزرندی امام شافعیؒ کے یہ اشعار تحریر فرماتے ہیں۔

قالوا ترفضت قلت کلا
ما الرفض دینی ولا اعتقادی
لکن تولیت غیر شک
خیر امام وخیر ھادی
ان کان رفضا حب آل محمد
فاننی ارفض العباد

امام بیہقی نے اس شعر کو بھی امام شافعیؒ کی تصنیفات سے بتلایا ہے ؎

ان کان رفضا حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافضی

اگر حب آل محمدؐ ہی کا نام رفض ہے تو دونوں جہان گواہ رہیں کہ ہم رافضی ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب ینابیع المودۃ امام قندوزی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۹۶۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ شافعیؒ "رافضی" ہوگیا ہم ان سے کہتے ہیں کبھی نہیں۔ نہ رفض ہمارا دین ہے نہ ہمارا اعتقاد لیکن اس میں شک نہیں ہم تمام ہادیوں سے بہتر ہادی اور بہترین امام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اگر حب آل محمدؐ کا نام رفض ہے تو ہم تمام خلق سے زیادہ رافضی ہیں۔

سلام

از حضرت غفران مکان آصفجاہ سادسؒ

یہ کرنا عرض اے بادِ صبا سبطِ پیمبرؐ سے — کہ چشمِ منتظر اپنی لگی ہے دیر سے در سے
عدو بھی کہہ اٹھے حیران ہو کر حسنِ اکبرؑ سے — کہ اے صلِّ علیٰ کتنے مشابہ ہیں پیمبرؐ سے
کہو اشکِ فغاں سے ذکر ہوتا ہے شہیدوں کا — گرجنا ہو جیسے گرجے برسنا ہو جیسے برسے
بہر صورت ہمیں اس آستانہ تک پہونچنا ہے — نہ کَلیں گے پاؤں رستہ میں تو چل کر جائینگے سر سے
جو دل کے سخت ہیں وہ بھی غمِ سرور میں روتے ہیں — عجب تاثیر ہے پانی نکل آتا ہے پتھر سے
قیامت میں یہ غل ہوگا وہ شیدائے حسینؑ آیا — اٹھیں گے ہم جو آنسو پونچھتے دامانِ محشر سے
چلے ہیں جب مرنے کو تو ماں پر منحصر کیا تھا — بہت ارمان روئے ہیں گلے مل مل کے اکبرؑ سے
صلہ میں اشکِ غم کے کوثر و تسنیم مل جائے — کہوں گا روزِ محشر میں بھی شبیرؑ و شبرؑ سے
میں اُن کے جاں نثاروں میں جو ہیں شاہِ شہیداں ہے — کسی کو خوف ہو لیکن مجھے کیا خوف محشر سے
وہ کہنا شاہ کا بانو کو دیکر لاشِ اصغرؑ کو — کہ گو پیاسے تمہارے ہوگئے سیراب کوثر سے
غمِ شبیرؑ میں دل خون کرنے سے غرض یہ ہے — کہ ہوں میں سرخرو زہراؑ سے حیدرؑ سے پیمبرؐ سے
مئے حبِ علیؑ سے رات دن ہم مست رہتے ہیں — نہ خم سے ہے غرض ہم کو نہ شیشہ سے نہ ساغر سے
کبھی تڑپو کبھی لوٹو کبھی رو کر کرو نالے — محبت کہہ رہی ہے یہ عزادارانِ سرور سے
کوئی واقف نہ ہو لیکن پیمبرؐ خوب واقف ہیں — محبت جس قدر آصف کو ہے آلِ پیمبرؐ سے

امام حسینؑ نے یزید سے صلح کیوں نہیں کرلی؟

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جسطرح امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کرلی امام حسینؑ نے بھی یزید سے صلح کیوں نہیں کی مگر اسکی وجہ مبسوط کتابوں میں یہ درج ہے کہ جسطرح حضرت رسولخداؐ نے مکہ میں کفار سے جہاد نہیں کیا اسی طرح حضرتؐ کے بڑے فرزند امام حسنؑ نے اپنے مخالفین سے جنگ نہیں کی اور جسطرح حضرت رسولخداؐ نے مدینہ میں آکر اپنی کفار سے جنگ کی اسیطرح حضرتؐ کے چھوٹے فرزند امام حسینؑ نے اپنے مخالفین سے جہاد کیا۔ علاوہ بریں حضرتؑ تو اپنے جد بزرگوار کے احکام کے تابع تھے جو حکم حضرت رسولخداؐ نے دیا اسکے خلاف نہیں کرسکتے تھے۔ آنحضرتؐ نے تو دوسروں سے بھی فرمادیا تھا کہ حسینؑ جہاد کریں تو تم لوگ انکی مدد کرنا فرمایا تھا میرا فرزند حسینؑ عراق کی زمین کربلا میں شہید کیا جائیگا تم میں سے اُس وقت جو لوگ موجود ہوں انہیں چاہئے کہ حسینؑ کی مدد کو ضرور جائیں (کتاب ماثبت بالسنہ ص۱۱) اور خواب میں بھی آنحضرتؐ امام حسینؑ سے اسکی تاکید فرماتے رہتے علامہ ابن اثیر جزری دیار بکری نے لکھا ہے جب معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسینؑ نے یزید کی بیعت نہیں کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے۔ وہیں اہل کوفہ کے خطوط حضرتؑ کے پاس پہونچے لہذا انہوں نے سفر کا سامان تیار کرلیا۔ بہت لوگوں نے حضرتؑ کو منع کیا۔ انہیں محمد بن حنفیہ ابن عمر ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسینؑ نے فرمایا کہ میں نے رسولخداؐ کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اس کو میں ضرور کرونگا چنانچہ وہ عراق چلے گئے (اسد الغابہ جلد ۳ ص۲۷۔ تاریخ خمیس جلد ۲ ص۳۳۲) علامہ طبری وغیرہ نے بھی لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے

تضمین بر قطعۂ ذہبیہ

سرکار ابد قرار آصفجاہ جلالت بارگاہ سلطان العلوم اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ بالامن و الامان

وارضاہ منہ الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب مجتہد ادام ظلہ پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ و سرپرست ادارہ

(مرادآباد - یو۔پی)

قطعہ - بلوح قلب نام شاہ با خط جلی بینم
زرخش آئینہ زہرا و مرآت علی بینم
حسین آنست کہ عثمان کرد حق پرستش
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

تضمین - بادج عرش شان او عیان منجلی بینم
بروبسید بر دوشش محمد متصل بینم
۲ باب آن ملک را در لباس سائلی بینم
بلوح قلب نام شاہ با خط جلی بینم
زرخش آئینہ زہرا و مرآت علی بینم

تجائیش از رہ انباء و نا بش جلی بینم
بجائیش ما بکت تراکیب یقینی بینم
چہ دانی من چہ می دانم چہ علم لدنی بینم
بلوح قلب نام شاہ با خط جلی بینم
زرخش آئینہ زہرا و مرآت علی بینم

صدور اخا اللہ صدورش مصطفیٰ بینم
ولی از روئے نقل ایج محبت را منجلی بینم
یکی از دوستانش میر عثمان علی بینم
بلوح قلب نام شاہ با خط جلی بینم
زرخش آئینہ زہرا و مرآت علی بینم

نظام ہر سیاست تحت ایوان نشست او
توام ہر شریعت لا محالہ بند و بست او
شود حل بالتلازم عقدۂ مشکل بدست او
حسین آنست کہ عثمان کرد حق پرست او
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

مدبر امر تکوین بالعز در بند و بست او
سر اسرار رموز عرفان دید جام الست او
ز فرط ہوش یاری عقل کل گوید کرامت او
حسین آنست کہ عثمان کرد حق پرست او
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

ادام اللہ اقبالہ ہوشیاری کرامت او
تو میدانی کہ بر دوشش محمد نشست او
تو ہی فہمی کہ می گویم بشرح شان دست او
حسین آنست کہ عثمان کرد حق پرست او
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

زبس باشد عثمان محو در اسرار ہست او
جزاک اللہ چہ خوش فہمید عز و شان دست او
حماہ اللہ چہ خوش گفتہ بوصف شاہ ہست او
حسین آنست کہ عثمان کرد حق پرست او
بدست ہر نبی بینم بفرق ہر ولی بینم

لہ آیہ مباہلہ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الآیہ تفسیر بیضاوی تفسیر جلالین تفسیر درمنثور ۱۲
سے فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین - صحیح مسلم - صواعق محرقہ ۱۲
سے شہریار دکن و برار زندہ باد - سلطنت نظام و نظام سلطنت پائندہ باد - آفتاب جاہ و جلال تابندہ باد ـــ آمین بحق محمد و آلہ الامجاد ۱۲

خیریت مطلوب ہے

مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات کے وہ معاونین و احباب بیت بلدہ مملکت مدرسہ کو اپنی خیریت سے مطلع کریں جو فسادزدہ علاقوں میں یا انکے قریب تھے گذشتہ ایام میں مدرسہ کی طرف سے متواتر خطوط خیریت طلبی کے بھیجے گئے مگر جوابات نہیں آئے۔ عملۂ مدرسہ برابر مصروف دعا ہے۔

محررہ خادم الملۃ سید محمد مجتبیٰ عفی عنہ
پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ مرادآباد

نوحہ

از جناب تابش صاحب مشہدی

عاشور کا ڈھلتا سورج ہے اور کوئی نہیں انصار دل میں
شبیر عبادت کرتے ہیں لو دیتی ہوئی تلوار دل میں
پوچھو دلِ بانوئے مضطر سے اور قلبِ حزینِ زینب سے
کس ماہ لقا کے مرنے سے لرزہ ہے ابتک تار دل میں
تھرائی زمیں اور عرش ہلا خورشید گہن میں آنے لگا
تاثیر قیامت پنہاں ہے شبیر کے خوں کی دھار دل میں
عباس نے شانے کٹتے ہی مشکیزہ کو دانتوں میں تھاما
کیا شان نمایاں کرکے گیا وہ شیر علمبردار دل میں
کیوں گر نہ پڑا اے پیر فلک کیا ہوگیا تھا غیرت کو تری
بے مقنعہ و چادر آلِ نبی جب پھرتی تھی بازار دل میں
جو مالکِ حوضِ کوثر ہو وہ پانی مانگے اور نہ ملے
خود اپنے خون سے غسل کرے اف تیروں کی بوچھار دل میں
کیا ہم کو جلائے گی تابش وہ آتشِ دوزخ ناممکن
گل ہوتی ہے کوثر تو کوئی شبیر انکار دل میں

روداد جلسہ

۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء کو مدرسہ عالیہ جعفریہ میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب صدر الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ مجتہد العصر پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیشن پاس ہوئے۔

(۱) یہ جلسہ حکومت ہند پر اظہار اطمینان اور اس سے اعلان وفاداری کرتا ہے نیز اس کی تمام منصفانہ تجاویز میں اس کا ساتھ دینے کا عزم رکھتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ حکومت ہند کے ان انتظامات کی قدر کرتا ہے جن کے نتیجہ میں امن قائم ہوا۔

(۳) یہ جلسہ ہر جماعت سے باہمی صلح و آشتی کی اپیل کرتا ہے اور فتنہ و فساد کو ناعاقبت اندیشی اور حکومت دشمنی تصور کرتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ حکومت ہند و پاکستان سے ہمیشہ اتحاد و اتفاق کی امید کرتا ہے تاکہ اہل ملک کے دائرہ امن و سلامتی میں یہ بات قائم ہوسکے کوئی حکومت ہے اور رعایا بھی جو بہار نہیں ہوسکے ہیں نیز باآرام و باکار زندگی بسر ہوسکے۔

(۵) یہ جلسہ حکومت اور حضور نظام کے معاہدات پر اظہار اطمینان و مسرت و اعتماد کرتا ہے بالخصوص حضور نظام نے اس وقت جس تدبر سے کام لیا ہے اس کو انتہائی دانائی اور ایک قابل حکومت بادشاہ کی ہوشمندی سمجھتا ہے۔

(۶) یہ جلسہ حضور نظام پر حملہ کرنے والے کو تنفر و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے حکومت سے اسکی مکمل سزادہی کی درخواست کرتا ہے۔ حضور نظام کے بخیر و عافیت رہنے پر شکر خدا اور دوام اقبال و ملک کی دعا کرتا ہے۔ آمین بحق محمد و آلہٖ۔

(۷) یہ جلسہ جناب حاجی سیٹھ نور محمد بھائی بھیا گوکل کے انتقال پر اظہار ملال کرتا ہے مرحوم کے تمام پسماندگان خصوصاً ان کے برادر عزیز حاجی غلام حسین بھائی اور انکے فرزند سیٹھ قاسم بھائی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے مرحوم کیلئے فاتحہ خوانی و دعائے مغفرت کرتا ہے اور تجویز کرتا ہے کہ مدرسہ کیطرف سے کسی دوسرے وقت مجلس فاتحہ خوانی بھی کیجائے۔ والسلام۔

سید احمد حسین سکریٹری مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات
ضلع مرادآباد - یو۔پی

قندپارسی

ذکر اولاد امام ثالث امام حسین ع

بروایت شیخ مفید و صاحب مقتضب و ابوالکرام عبدالسلام امام شش فرزند داشت علی اصغر که مادرش شهربانو بنت یزدجرد بن شهریار بود و علی اکبر از لیلی بنت مرة بن مسعود الثقفیه متولد شده و در کربلا شهید گردید و جعفر که مادر او قضاعیه است و در زمان پدر برحمتی حق گردید و عبدالله که در کربلا بزخم تیر اعدا در حالت طفولیت شهید شد و سکینه و فاطمه که مادر ام اسحق بنت طلحه بن عبدالله بود و چون داعی و بعضی اولاد ذکور آنحضرت را پنجنفر نوشته اند و یکی عمر گفته اند و باتفاق مورخان بجز امام زین العابدین ع هیچیک از اولاد نسل آنحضرت نمانده.

نوحه

بهر فلک در خون اگر غلطد سزاست | در عزای شاه دین | این مصیبت با خدا افضاء عزاست | یا رسول الله ببین
اگر زد این عزا شق القمر | در فلک بار دگر | بر زمین کرسی اگر افتد رواست | همره عرش برین
مه فلک هر ماه خون گرید مدام | با کواکب تمام | بر سر سکوی عرش جمیع تمام سزاست | تا بچرخ هشتمین
شمس اگر گریه کند در آسمان | یا کند نقل مکان | کز درین ماتم قمر خندد سزاست | آسمانها بر زمین
زهره از زهره خود هم گردید آب | با فغان اضطراب | مشتری گریه کند بهر این عزاست | یا زحل گشته حزین
ثابت سیاره با لوح قلم | زین عزا اندر هم و غم | این عزا هم در زمین هم در سماست | یا الٰه العالمین
عیسی مریم بماتم در فلک | با همه حور و ملک | می نماید گریه در انجا بپاست | حضرت روح الامین
چون بگیرد فاطمه روز جزا | پایه عرش خدا | حق درآید در مقام بازخواست | وای بر اعدای دین
حسرت بیچاره را یارب بسان | ای خداوند جهان | آرزو بخشش یا بخشید که بجاست | ای خداوند مبین

نوحه

مرغ حزین ایست بکرب و بلا | خوش پر خوش بال و دیون ہما
هر نفس از سینه برآورد صدا | از دل پر درد برآرد نوا

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

گاه سر خویش کند زیر پر | گه به پر و بال زند او بسر
شب همه شب گریه کند تا سحر | هر نفسی ناله کشد از جگر

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

گاه چه بلبل بفغان سر کند | یاد گل عارض اکبر کند
گاه فغان از غم اصغر کند | هر نفس این قول مکرر کند

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

گاه چه لیلا به بیابان رود | گاه چه زینب سوی ویران رود
گاه بسر خاک شهیدان رود | از دلش این ناله بکیوان رود

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

آب ننوشد بگیرد از چشم تر | وانه او پاره لخت جگر
گه به پر و بال زند او بسر | کرد به این مرغ بمرغان خبر

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

گرچه یتیمان حسین در فغان | سایه کند گر بسر ز ایران
گاه چه طالب بود او نوحه خوان | در دلش این نکته بود هر زمان

آه حسین کشته شد وای حسین کشته شد واه حسین کشته شد

در توسیع اشاعت جریدهٔ انتخاب که جریدهٔ قومی و مذهبی شماست سعی نمائید.

نوحه

تا علم نصرت شه کربلا | از کف عباس دلاور فتاد
ریخت شرر در حرم کبریا | رعشه بر اعضای پیمبر فتاد
تا شه عالی مقام | گوهر والا نظام
میر سپه احتشام | حضرت عباس نام
مشک بدندان ز عقب آب رفت | دل ز تشنه چون لجه سیماب رفت
تاب ز خورشید جهان تاب رفت | سجده ذکر از کف اشهد فتاد
دید که از قحط آب | گشته جگرها کباب
از سر خشم و عتاب | کرد به اعدا خطاب
کز خدا بیخبران الامان | سنگدلان بدگهران الامان
سوختم القوم امان الامان | بلکه مروت ز جهان برفتاد
دید که از کوفیان | نیست تقاضای آن
همچو شیر ژیان | تیغ کشید از میان
نعره چو آن شیر ز دل برکشید | پس تن دشمن که بخون درکشید
چرخ بسر جوشن و مغفر کشید | غلغله در قلب دو لشکر فتاد
خسرو گلگون قبا | سرور صاحب لوا
زاده شیر خدا | صف شکن کربلا
تا ز غضب رخش بمیدان دواند | جن و ملک در قدمش جان فشاند
رخش سعادت ز تکاپو بماند | شخص شجاعت ز تکاپو فتاد
آه که بخت واژگون | شد بجفا رهنمون
گشت علم سرنگون | صاحب او غرق خون

نوحه

آخر ای شمر این جفا با را تو کی میکنی | باغ جنت را چرا سودا تو بادی میکنی
ناقه زینب بسرعت میکشی در ملک شام | گر بدانی حال زینب ناقه را پی میکنی
یکنفر از ما نماند زنده در راه سفر | این منازل با اگر با ما چنین طی میکنی
بیحیا آخر حیا کن بی حیا تا بکی | تا بکی راس حسین را بر سر نی میکنی

نوحه

شمر بر حلق حسین امروز خنجر میزند | فاطمه در آتش بر سینه و سر میزند
هر زمان بر سینه صد چاک او پیکر گوهری | جای خنجر تیغ و جای تیغ خنجر میزند
زینب بیچاره بر سر ماتم عیاره و فغان | دست بر سر از غم قتل برادر میزند
روبه دشت عنا شمر شریر بیحیا | بچه اندر پنجه شبل غضنفر میزند
در رکاب از غیرت عباس علمدار حسین | از برای او علم خورشید پرچم میزند
شد فراخای جهان از رشک بر شاه تهی | خیمه و خرگاه در اقلیم دیگر میزند
کر علی اکبر نمیکرد عنان ذوالجناح | امه لیلای حزین زین پس تکاور میزند

رباعی

بارالها مپسندی که گل ما در هند | خشت دیوار صنم خانه کفار شود
کربلا مدفن ما ساز که تا تربت ما | سجده گاه ملک و سبحه اخیار شود

شانِ عبد (۱)

نوشتہ عالیجناب صدر الملت مولانا سید محمد تقی صاحب قبلہ دام ظلہ مجتہد پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانواں ضلع مراد آباد یوپی

وہ معراج کمال جس پر فائز ہونے کے لئے تمام انبیاء و اوصیاء جملہ اولیاء و اصفیاء اور سائر خاصان خدا نے اپنی ریاضتیں قربان کیں نثار۔ اور زندگیاں صرف کردیں جس پر پہنچنے کے لئے ہر طالب تقرب بے چین ہے جس کی طرف قدم بڑھانا مراد ہر سعی و مقصد ہر ریاضت ہے جس کے شوق میں ملائکہ کی صفیں مصروف قیام وقعود اور مشغول رکوع و سجود رہتی ہیں جس کی موافقت کا ثمرہ درجات جنت اور جس کی مخالفت کا نتیجہ درکات جہنم ہے وہ مراد و مقصود ہے۔ اس حدیث قدسی کا جس میں حضرت باری ارشاد فرماتا ہے۔ عبدی اطعنی حتی اجعلک مثلی انا حی لا اموت اجعلک حیا لا تموت انا غنی لا افتقر اجعلک غنیا لا تفتقر انا مہما اشاء یکن اجعلک مہما تشاء یکن۔ یعنی اے میرے بندے تو میری اطاعت کر میں تجھکو اپنی صفات کا نمونہ بنا دونگا۔ میں زندہ ہوں کبھی نہ مرونگا تو تجھکو بھی ایسی حیات دونگا کہ تو دوام کی موت نہ مریگا میں غنی ہوں کبھی محتاج نہیں ہوتا تو تجھکو بھی ایسا بنا دونگا کہ تو تونگری میں میرا نمونہ ہوجائیگا میں جس چیز کو چاہتا ہوں ہوجاتی ہے تو تجھے بھی اس صفت کا نمونہ بخش دونگا کہ جس چیز کو چاہے گا ہوجائے گی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

چوں از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس تمام مطلب کو یوں دریا بہ کوزہ فرمایا ہے:۔ العبودیۃ جوہرۃ کنہھا الربوبیۃ یعنی عبودیت ایک جوہر ہے جس کی حقیقت ربوبیت ہے یا کہنا ثمرہ طاعت و عبادت کا۔ جب عبد مقام عبودیت۔ اطاعت۔ اعمال صالحہ اور صفات محمودہ میں درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اس میں صفات ربوبیت کا عکس نظر آنے لگتا ہے عام طور پر ہر مادہ و قلب میں اس کا حکم نافذ ہوجاتا ہے فوراً خدا اس کے ارادہ کو پورا فرماتا ہے اگر وہ قم کہے گا تو مردہ زندہ ہوجائے گا۔ عصا ڈالدیگا تو وہ سانپ بنجائیگا پہنچے گا تو راستہ مل جائے گا۔ انگلی سے اشارہ کرے گا تو ماہتاب شق ہوجائے گا۔

دو ملکہ لے یا تمام اوصاف کا آئینہ ہیں جن کے ہاتھ کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر آواز تسبیح کرلیں گی۔ یہ سب عبادات کے ثمرات ریاضیات کے نتائج اور عبدی اطعنی کی تصویریں ہیں اگر اطاعت ہے تو بندہ بندہ ہے بلکہ بندۂ کامل ورنہ درندہ ہے نہ صرف حیوان بلکہ درندہ سے بدتر اس لئے کہ درندہ درندہ ہوکر درندہ ہے اور انسان انسان ہونے کے بعد درندہ بن گیا یہی وجہ تو ہے کہ جب بھائیوں کو یوسف نے مطیع کی شان سے یعنی سجدہ کرتے ہوئے خواب میں دیکھا تو ستاروں کی صورت میں دیکھا کہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں اور جب انہیں بھائیوں کو خواہر یوسف نے عاصی و نافرمان کی حیثیت سے خواب میں دیکھا تو درندہ کی شکل میں دیکھا کہ یوسف کو باپ کی گود سے بھیڑیا لے گیا ہے۔

غرض تمام لذت آشنایان اطاعت و عبادت اور مرتبہ شناسان توسل و تقرب ہی حسب ہمت و حیثیت و ریاضت مظہر اوصاف الہیہ اور آئینہ کمالات خدا نظر آئے سب ہی پر فضلنا بعضھم علی بعض کے ماتحت فیضان فضائل و کمالات ہوا۔ لیکن انبیاء و اوصیاء اولیاء و اصفیاء کی صفوف اور ملائکہ کے ہجوم پر نظر استقرار و تجسس ڈالنے کے بعد ہمارے تیسرے امام حسین بن علی روحی و ارواح العالمین لہ الفداء کی ذات زرین صفات خصوصیات خاصہ اور خصائص مختصہ کی حامل نظر آتی ہے یعنی آپ پر خداوند عالم کی طرف سے اوصاف و کمالات کا خاص فیضان تھا خدا نے اس بندہ کو اپنے ارشاد "عبدی اطعنی" کا بہترین مصداق اور اعلیٰ نمونہ بنایا تھا اس لئے کہ اس نے اپنی ریاضتی قربانیاں اعلیٰ معیار پر پیش کی تھیں اس کی تحتیں امر الٰہی پر بہترین نثار کی حیثیت رکھتی تھیں اور اس کی زندگی اطاعت و عبادت کی انتہائی بلندی پر تھی۔

عقلاء عالم اور حکماء زمانہ کہتے ہیں کہ کمال انسانی کی پہلی دو قسمیں ہیں ایک وہ کمال جو بمقتضائے صورت نوعیہ ہے اور ایک وہ کمال جو بمقتضائے جنس ہے لیکن جس کمال پر مدار سعادت و شرافت ہے وہ پہلی قسم کا کمال ہے اگرچہ دوسری قسم کے کمال کی بھی ایسے لوگ مدح کرگذرتے ہیں جن کی نظر حقایق و معارف پر نہیں ہوتی لیکن معمولی غور و فکر سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ کمالات جنسیہ میں سے مثلاً طول جسم عظمت قامت۔ خوشنمائی۔ بھوک۔ پیاس۔ بلندی صوت، اکل و شرب۔ غضب و حسد وغیرہ ہیں۔ پس اگر انہیں صفات کو معیار مدح و شرافت اور مدار شنا و سعادت مانا جائے تو ظاہر ہے کہ پہاڑ طول جسم و عظمت قامت کی جہت سے گلاب اور چنبیلی کے پھول رنگ و خوشنمائی کی حیثیت سے۔ ہاتھی اور گدھے بھوک پیاس آواز اور اکل و شرب کے لحاظ سے درندے غضب و حسد وغیرہ کے اعتبار سے کامل و اکمل ہیں لہذا

سلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں صاحب بزم نبیرۂ نواب شجاعت جنگ سیف الدولہ مرحوم

وظیفہ یاب ناظم عدالت ضلع

ہوں مجرئی غلام جناب امیر کا ۔۔۔ رتبہ اسی شرف سے بڑھا اس فقیر کا
مل جائیں مجھکو نور سے مضمون اے کریم ۔۔۔ لکھنا ہے وصف روئے جناب امیر کا
مجھکو کیا ہے چار دہ معصوم کا مطیع ۔۔۔ ہے لاکھ لاکھ شکر خدائے قدیر کا
ہوتی ہے عمر طاعت اللہ میں بسر ۔۔۔ وردِ زباں ہے ذکر جناب امیر کا
بعد نبی جہاں میں ہے یکتا علی کی ذات ۔۔۔ آیا نظر نظیر نہ اس بے نظیر کا
ہے دل میں میرے چار دہ معصوم کی ولا ۔۔۔ پُر جو دہ نعمتوں سے ہے کاسہ فقیر کا
زینب کے لال کرتے تھے حملے بشان شیر ۔۔۔ دکھلایا زور شیر کی بیٹی کے شیر کا
کیا سنگدل تھے اہل شقاوت لگا کے تیر ۔۔۔ ہنس ہنس کے دیکھتے تھے تڑپنا صغیر کا
دونوں کا اک مآل رہیگا بزیر قبر ۔۔۔ کچھ فرق یہاں نہیں ہے امیر و فقیر کا

ناسخ کسی زمانہ میں تھے اب تو بزم ہیں
بلبل ہوں بوستانِ جناب امیر کا

سعادت و شرافت اور بہتری کا تاج انہی کے سر پر ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ انسان ہی سے شرافت و افضل ہونا مسلم ہے معلوم ہوا کہ اس قسم کے اوصاف معیار کمال و مدار سعادت نہیں بلکہ وہ کمالات صنفیہ ہیں جن سے انسان کا کمال نہیں بلکہ اکمل۔ سعید نہیں بلکہ اسعد اور شریف نہیں بلکہ اشرف بنانا یعنی اخلاق حسنہ۔ اعمال تقرب و سلوک۔ معرفت و عرفان۔ اگر ان میں انسان کمال حاصل کریگا تو سبب اکتساب کمال کامل بنجائیگا اور یہ کمال ہیں چار صورتوں میں نظر آتا ہے۔ (۱) اُن چیزوں میں جو ابدان سے متعلق ہیں مثلاً روزہ، نماز اور حج وغیرہ (۲) اُن چیزوں میں جو نفوس سے متعلق ہیں مثلاً عقائد و اقتصادات (۳) اُن چیزوں میں جو مال پر عائد ہوتی ہیں مثلاً زکوٰۃ و صدقات (۴) اُن چیزوں میں جو شرکت و مدنیت سے وابستہ ہیں مثلاً معاملات و مزارعات۔ مناکح۔ امارات اور امانت و معاونت وغیرہ انہیں صورتوں سے انسان کے مدارج و مقامات پیدا ہوتے ہیں پہلی صورت کے کمال سے انسان مومنین یعنی علماء و حکماء میں مل جاتا ہے دوسری صورت کے کمالات سے محسنین یعنی عاملین و عابدین میں پہونچ جاتا ہے۔ تیسری صورت کے کمال سے ابرار یعنی صالحین و مخلصین میں شامل ہوجاتا ہے اور چوتھی صورت کے کمال سے فائزین یعنی مخلصین و محبان خدا کے زمرہ میں آجاتا ہے مرجع و مرکز سب کا اطاعت خداوند عالم ہے۔ چونکہ امام حسین علیہ السلام نے ان سب درجات میں بے مثل کمالات حاصل کئے تھے اس لئے آپ امام المومنین قدوۃ المحسنین سید الابرار اور اشرف الفائزین ہو گئے تھے اور کہنا پڑتا ہے کہ "عبدی اطعنی" کے بہترین مصداق۔ اصل مقصود اکمل معنی اور افضل مراد تھے یہ امر کہ ان تمام مدارج و مقامات میں آپ کے کمالات کس پایہ کے تھے آپ کی سوانح و سیرت کے مطالعہ سے ظاہر ہے جس کی شاہد موافقین و مخالفین کی تاریخیں ہیں۔ البتہ یہ امر کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ عبدی اطعنی کا بہترین مقصد۔ اوصاف الٰہیہ کا بہترین مظہر اور کمالات ربوبیت کا مثیل آئینہ تھے اور اس کی توضیح یہ ہے کہ جو صفات و اوصاف دیگر اولیاء اللہ انبیاء و اوصیاء میں عبدی اطعنی کے تحت نمونہ اوصاف الٰہیہ کی حیثیت سے پائے جاتے تھے وہ بھی سب اُن حضرت میں موجود تھے بلکہ ہم نہایت اطمینان کے ساتھ یہ کامیاب دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ان عمومی صفات میں بھی کچھ اوصاف کے اعتبار سے جناب رسالتمآبؐ اور حضرت علیؑ کی دو ذاتوں کا استثنا کرتے ہوئے باقی سب میں آپ سب سے افضل و اکمل تھے اور ان کے علاوہ آپ کو کچھ ایسے خصائص و مختصات بھی خداوند عالم کی طرف سے عطا ہوئے تھے جنکے آپ بلا استثنا منفرد و یکتائی کے ساتھ حامل تھے۔ پہلی قسم کے یعنی عمومی اوصاف نقلاً کتب تاریخ و سیر سے ثابت ہیں جن کے مضامین ارباب احساس و ادراک کے لئے سرچشم ہیں اور عقلی حیثیت سے اُن کا اجمالی مگر ناطق و برہن ثبوت حکماء و عقلاء کے مسلمات ہیں جو انہوں نے اپنے اپنے افادات میں درج کئے ہیں اور جن کا بقدر ضرورت خلاصہ یہ ہے کہ جب نفس اپنے کمال قابلیت و نہایت صفا کے سبب دیگر نفوس سے ممتاز اور اُس مرتبہ پر فائز ہوجاتا ہے کہ انوار عقلیہ کو فوراً قبول کرلے۔ بغیر وسائط نتائج تک پہونچ جائے یکاد زیتها یضیئ ولو لم تمسسه نار کے چکھنے بغیر اس شامہ کے سونگھنے اور بغیر اس لامسہ کے چھونے لگتا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اس عالم میں ہو نکلا انبیاء و اولیاء میں نمونہ اوصاف و کمالات الٰہیہ کا آجانا لازم و ظاہر ہے اس لئے کہ اسی عالم کا نام ہے عالم قدس بغیر آلات و حواس کے کام کرنا قدس الٰہی کا کمال ربوبیت ہے جس کا نمونہ نفوس قدسیہ انبیاء و اولیاء میں ثابت ہوچکا اور اسی پر متفرع ہیں دیگر وہ اوصاف کمالیہ و صفات قدسیہ بھی جو ذات الٰہی میں موجود ہیں اور نفس کے نفس قدسیہ کا مصداق بن جائے تو اس کو نفس قدسیہ یا قوت قدسیہ کہتے ہیں اور ایسا نفس یا نبی کا ہوتا ہے یا ولی کا اور اس مراج پر پہونچ جانے کے بعد نفس ادراک امور جزئیہ میں آلات جسمانیہ اور جوارح بدنیہ کا محتاج نہیں رہتا بلکہ وہ خود اپنے لئے کافی ہوتا ہے اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے اسلئے کہ اس وقت اس کو شواغل جسمانیہ سے انتہائی استغنا اور عالم قدس سے کمال اتصال ہوجاتا ہے پس وہ بغیر اس باصرہ کے دیکھنے بغیر اس سامعہ کے سننے بغیر اس ذائقہ ہونے کے بعد ان سب کا عکس بھی انبیاء و اولیاء میں پایا جاسکتا ہے اور عقل و نقل قرآن و حدیث سے سید الشہدا کی ولایت ثابت ہے۔ لہٰذا یہ سب صفات صفات الٰہیہ کا نمونہ بنکر آپ کے نفس قدسی میں بھی پائی جاسکینگی اب اس کا فیصلہ عقل کے مقاصد قرآن کے مطالب اور احادیث کے معانی سمجھنے والوں پر ہے کہ جس مرتبہ پر آپ کی ولایت کو سمجھیں اسی پیمانہ پر آپکی صفات قرار دیں مگر خدا انصاف کو کام میں لاتے ہوئے اور معیار ولایت و مدار قدسیت میں دیگر انبیاء و اولیاء سے آپ کا صحیح مقابلہ کرتے ہوئے۔ (باقی آئندہ)

سلام

از سید عباس حسین خاں صاحب رضوی معصوم

نہ ملا تشنہ کو سلامی لب دریا پانی
بات ایسی ہے کہ ہوتا ہے کلیجہ پانی

تشنگی بھول نہ جانا میری تشنہ کہتے تھے
مومنو سامنے آجائے جو ٹھنڈا پانی

پانی سجاؔد نہ پی سکتے تھے یاد شہ میں
اتنا روتے تھے کہ ہوجاتا تھا دگنا پانی

نام نیک اُمت احمد نے ڈبویا اپنا
ہائے پایا نہ پیمبر کا نواسہ پانی

آنکھ سے گر گیا پانی نہ رہی آبرو کچھ
پیاس میں سبط پیمبر نے نہ پایا پانی

حیف شبیر کو پانی لب دریا نہ ملا
باعث شرم ہوا جاتا ہے دریا پانی

غم شہ میں نہ رہی سیدھے اور الٹے کی تمیز
سید ھا بہتا ہے کہیں تو کہیں الٹا پانی

موجیں سر اپنا پٹکتی ہیں پشیمانی سے
پسر ساقی کوثر نے نہ پایا پانی

پانی پانی دل معصوم ہے یہ سن سن کر
شاہ کا ننھا سا بچہ بھی نہ پایا پانی

شہید کربلا کے گرانقدر مقولات

(۱) من جاد ساد و من بخل ذل

جس نے دیا لیا۔ اُس نے سرداری پائی اور جس نے کنجوسی کی اُس نے ذلت اٹھائی

(۲) اجود الناس من اعطیٰ من لا یرجوہ۔

سخی داتا وہ ہے۔ جس نے اس کو بھی دیا جس کو اُس سے ملنے کی کوئی توقع نہ تھی۔

(۳) حوائج الناس الیکم من نعم اللہ علیکم۔

اہل حاجت کا تمہارے پاس آنا بھی خدا کی دین ہے۔

(۴) کلما زید صاحب المال مالا زید فی ھمہ و فی الاشغال

جتنا مالدار کا مال بڑھتا ہے۔ اتنا ہی اس کی فکر و پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۵) من وصل الی اللہ انقطع عن غیرہ۔

جو خدا سے متصل ہوا۔ وہ دوسروں سے جدا ہوگا۔

(۶) مادی زندگی کے تاریک پہلوؤں پر توجہ یہ اُن ہی لوگوں کی صفت ہے جو اللہ کے ساتھ وابستگی پیدا کرکے نیکی کے راستے پر قائم رہنا اپنی بہترین کامیابی سمجھتے ہوں۔ وہ مادی زندگی کے عیش و آرام اور طرب و نشاط کو دیکھ کر فریفتہ نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زندگی کے آلام و مصائب اور تاریک پہلوؤں پر زیادہ نظر رکھتے ہیں۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

عالم

امریکی کانگریس کی جانب سے ۵۴ کروڑ ڈالر کی مفاہمتی قیم کی منظوری۔ واشنگٹن ۲۱ ڈسمبر۔ امریکی کانگریس نے آسٹریلیا، فرانس، اٹلی اور چین کے لئے عبوری دور کی امداد کے لئے ۵۴ کروڑ ڈالر کی مفاہمتی رقم منظور کی ہے۔
حکمہ خارجہ نے (۵۹) کروڑ (۷۰) لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا تھا جس میں چین کی امداد شامل نہیں تھی۔

ہوائی جہاز کی رفتار بڑھانے کے لئے امریکی سائنس دانوں کی کوشش۔ لندن ۲۲ ڈسمبر سائنس دان برطانوی انجمن کو لے کر ایک ایسے ہوائی جہاز کی تیاری میں مصروف ہیں جس کی رفتار انتہائی تیز ہوگی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہوائی جہاز پچھلے تمام ریکارڈوں کو توڑ دے گا۔

ٹریڈ یونین کے ۱۵ لاکھ ممبر علحدہ ہوگئے
پیرس ۲۲ ڈسمبر۔ دس لاکھ غیر کمیونسٹ ممبروں کی ٹریڈ یونین کانگریس سے علحدگی پر خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے کیونکہ اس سے عام ہڑتال کا جو خطرہ محسوس کیا جارہا تھا دور ہوگیا خیال کیا جاتا ہے کہ انجمن کی باگ ڈور کمیونسٹوں کے ہاتھ میں رہ جانے سے اس کا اثر ورسوخ ضائع ہوجائے گا اور اس کے ممبران میں تیس لاکھ کی کمی واقع ہوجائے گی۔

پرانی دستی تصویر ۴۴۰۰ گنی میں فروخت ہوئی۔ لندن ۲۲ ڈسمبر ایک دستی تصویر جو ایک ستائیس سال پہلے چند پونڈ میں خریدی گئی تھی۔ سنیچر کے روز لندن میں ۴۴۰۰ گنی میں فروخت ہوئی۔ یہ چیسٹر ڈی انبوچ کی دستی تصویر ایک لندنی مصور نے سترہ سو ... میں تیار کی تھی۔

بین الاقوامی عدالت میں جنگی مجرم نمبر (۱) کی حیثیت سے جنرل ٹوجو کی پیشی
ٹوکیو ۲۲ ڈسمبر جاپان کے زمانہ جنگ کے ... اعظم جنرل ٹوجو کل جنگی مجرم نمبر (۱) کی حیثیت سے بین الاقوامی عدالت میں ... ہوئے موصوف نے اپنے طویل بیان میں عدالت کے سامنے جاپان کو جنگ میں ... کی ساری ذمہ داری خود اپنے ... اور کہا کہ شہنشاہ پر یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا۔

اسلام

ایران کے نئے وزیر اعظم بھی مستعفی ہوگئے۔ طہران ۲۰ ڈسمبر کل سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ سردار فخر حکمت نے (جنہیں پرسوں قوام السلطنت کی جگہ پر ایران کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا) اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔ موصوف سابق میں ایرانی مجلس وپارلیمنٹ کے صدر رہ چکے ہیں۔ سردار حکمت نے چہارشنبہ کو عہدہ وزارت عظمی کو قبول کیا تھا طہران ریڈیو نے یہ اطلاع دی ہے کہ انھوں نے شاہ ایران سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ کل ایک حکومت تشکیل دیں گے۔ موصوف (۶۶) سالہ قوام السلطنت کے جانشین بنائے گئے تھے۔ مجلس کی طرف سے رائے اعتماد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے مستعفی ہوچکے تھے۔

ایک یہودی آبادی کی لڑائی میں دس عربوں کی ہلاکت۔ بیت المقدس ۲۱ ڈسمبر شمالی فلسطین میں ایک یہودی آبادی کی لڑائی میں دس عرب ہلاک ہوئے۔ اطلاع ملی ہے کہ سامان کی ریل گاڑی کو ایک سو مسلح یہودیوں نے روک لیا کل جافہ اور تل ابیب کی سرحد پر ایک فوجی دستہ پر گولی چلائی گئی جس سے ایک سپاہی ہلاک ہوا یہودی ذریعوں نے بتایا ہے کہ یہودیوں کی غیر آئینی تنظیم ہگانہ نے انگریز سپاہی کو غلطی سے عرب سمجھ کر گولی چلادی۔
اطلاع ملی ہے کہ یہودی ایجنسی نے فلسطینی حکومت سے خواہش کی ہے کہ وہ ہگانہ کو یہودیوں کی قانونی اور دفاعی جماعت تسلیم کرے۔

ایک مسلح ہجوم کا ایران کے سابق وزیر اعظم کو ہلاک کردینے کا قصد۔ طہران ۲۲ ڈسمبر اطلاع ملی ہے کہ قوام السلطنت کو جو چند ہفتوں پہلے تک ایران کی وزارت عظمی پر فائز تھے پرسوں گرفتار کرلیا گیا۔ جب وہ بذریعہ طیارہ جینوا سے ہوتے ہوئے امریکہ کے دفعہ سے روانہ ہونے والے تھے۔ موصوف کا پروانہ راہداری بھی ضبط کرلیا گیا ہے۔ لاٹھیوں سے مسلح ایک ہجوم طیران گاہ پر جمع ہوگیا تھا جس نے قوام السلطنت کو ہلاک کردینے کی قسم کھائی تھی لیکن جب وہ طیران گاہ پر نہیں پہونچے تو یہ ہجوم ایران کی پارلیمان مجلس کی طرف نعرے لگاتا ہوا واپس ہوا۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے فوج طلب کرلی گئی تھی۔
اخبار کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سابق وزیر اعظم کی گرفتاری کا حکم وکیل سرکار نے جاری کیا تھا۔ مجلس کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ قوام السلطنت کے مقدمہ کے تحقیقات کے لئے ایک پارلیمانی مجلس مقرر کی جائے گی۔
قوام السلطنت نے دو روز قبل شاہ ایران سے ملاقات کی اور انھیں الوداع کہا تھا۔ انہوں نے امریکی سفیر متعینہ طہران سے بھی ملاقات کی تھی اور کل ہوائی جہاز کے ذریعہ جینوا روانہ ہونے والے تھے۔

پاکستان

سندھ حیدرآباد میں (۲۱۸) اشخاص کی گرفتاری۔ کراچی ۲۰ ڈسمبر مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ مسٹر میر غلام علی وزیر اغذیہ سندھ کے ہمراہ کل صبح کراچی سے حیدرآباد سندھ وارد ہوئے تاکہ وہاں فساد کی صورت حال کا معائنہ کریں فساد کے سلسلہ میں (۲۱۸) اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔

اڈیٹر ڈان کی موٹر کے سارق کو سزائے قید وجرمانہ۔ کراچی ۲۰ ڈسمبر کل زائد سٹی مجسٹریٹ نے مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان کی جیپ کار کے سرقہ کے مقدمہ کی سماعت کی اور ملزم عبدالحسین کو جس پر سابقہ (۱۵) الزامات میں دو سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ واقعات یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ ملزم مذکور نے مسٹر الطاف حسین کی جیپ کار کا اس وقت سرقہ کیا جب کہ وہ ایک سینما گھر میں تھے۔

پاکستان کے یادگاری ٹکٹ سال نو کے اوائل میں جاری کئے جائیں گے۔ کراچی ۲۰ ڈسمبر حکومت پاکستان نے لندن کی مشہور برطانوی قوم خاص ذیلا رد کو پاکستان کے یادگاری ٹکٹ کی طباعت کا کام سپرد کیا ہے۔ یہ ٹکٹ تین ڈزائن کے ہوں گے اور سال نو کے اوائل میں جاری کئے جائیں گے۔

سندھ کے حالیہ فسادات میں ۳۱ ہلاک اور ۱۹ زخمی ہوئے۔ سرکاری اعلان۔ کراچی ۲۰ ڈسمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سندھ کے حالیہ فسادات میں ۳۱ ہلاک اور ۱۹ زخمی ہوئے۔ یہاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تلکڈا یاست سے سوا گھوڑے سوار مسلح ہوکر سندھ کی سرحد میں گھس آئے اور انھوں نے بہت کچھ رقم اور کپڑے کی کاشتیں دو دکانوں سے حاصل کیں اور واپس چلے گئے۔ کراچی کے میر بلدیہ نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ مقامی ریڈیو سے صرف پاکستانی نشریات سنی جاسکیں۔

قائد اعظم کی (۷۱) ویں سالگرہ کراچی ۲۲ ڈسمبر قائد اعظم محمد علی جناح کی عمر کے ۲۵ ڈسمبر ۱۹۴۷ء کو (۷۱) سال ختم ہوتے ہیں۔ قائد اعظم کی سالگرہ ۲۶ ڈسمبر جمعہ کے روز سرکاری طور پر منائی جائے گی اس دن عام تعطیل ہوگی۔
حکومت پاکستان کے وزراء وزیر اعظم کی قیام گاہ پر جمعہ کی شام میں ایک دعوت استقبال منعقد کریں گے۔

ہندوستان

دہلی کی صورت حال پر قابو حاصل کرلیا گیا
دہلی ۲۰ ڈسمبر بیان کیا جاتا ہے کہ دہلی کی صورت حال پر قابو حاصل کرلیا گیا ہے۔ کل دوپہر دہلی میں ایک بم پھٹا تھا جس کی وجہ سے ہنگامہ شروع ہوا اور چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئیں۔ جملہ تین آدمی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔

آزاد کشمیری فوج کی امداد کے لئے امریکہ میں مہم۔ نیویارک ۲۱ ڈسمبر نیویارک آزاد کشمیری کے نام سے ایک مجلس تشکیل دی گئی ہے جو آزاد کشمیری فوج کی امداد کے لئے امریکہ میں ایک مہم شروع کریگی۔

یوپی میں گاؤکشی ممنوع قرار دے دی گئی
آگرہ ۲۱ ڈسمبر حکومت یوپی نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت روانہ کی ہیں کہ تمام لوکل باڈیز کو اپنی حدود میں گاؤکشی ممنوع قرار دینے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

چلتی گاڑیوں میں عورتوں پر حملے گیارہ ملزمین گرفتار۔ ناگپور ۲۱ ڈسمبر حال ہی میں گرفتار کرلئے گئے۔ بھوپال اور اٹارسی کے درمیان چلتی گاڑیوں میں ڈاکہ ڈالنے اور عورتوں کو باہر پھینکنے کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ سی۔ پی کی ریلوے پولیس نے اس سلسلہ میں گیارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں نو پنجابی سکھ اور مسلمان شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ عورتوں نے حملہ آوروں کو شناخت کرلیا ہے۔

ریلوں کی ٹکر سے مسافرین زخمی ہوگئے
کلکتہ ۲۲ ڈسمبر۔ یہاں کی موصولہ اطلاع کے مطابق کل صبح کلکتہ سے (۲۳۹) میل دور ہیرو ڈیہی اسٹیشن پر ڈاؤن دہلی کلکتہ میل اور ڈاؤن کلکتہ بمبئی کے درمیان تصادم کی وجہ سے دو اشخاص شدید زخمی ہوئے اور (۲۸) اشخاص کو خفیف سے زخم آئے۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

دکن

ریلوں کی پٹریاں اکھیڑنے والوں کی گرفتاری
حادثہ بم کے ملزم کا بھی تعلق ۔ حیدرآباد ۱۸ ڈسمبر۔ نہالپور اور شادنگر کے درمیان ۱۲ اور ۱۳ ڈسمبر کے مابین ریل کی پٹریاں اکھیڑ کر جو تار کاٹ ڈالے گئے تھے اس کے ملزمین کو خفیہ پولیس بلدہ نے گرفتار کرلیا ہے۔ پٹریاں اکھیڑنے والے ملزمین میں مرکب نہالپور کے حادثہ بم کا ملزم نندی عرف گنگا رام بھی شامل ہے۔ خفیہ پولیس کو اطلاع ملتے ہی اس نے گذشتہ رات پالا کور اور اکنور کا دباؤ اکرکے دو افراد مقدم سالکا اور نرسمہولن ریڈی کو گرفتار کرلیا ہے ان دونوں کو آج صبح بلدہ لایا گیا۔

جز معاش منصبداروں کی اولاد کے لئے تعلیمی وظائف ۔ حیدرآباد ۱۸ ڈسمبر۔ علاقہ صرف خاص مبارک کی جانب سے پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی رقم جز معاش منصبداروں کی اولاد کے تعلیمی وظائف کے لئے منظور ہوئی ہے۔ اس دفتر سے یہ وظائف دئے جایا کریں گے اس سلسلہ میں تفصیلات دفتر نظامت تعلیمات اور معتمد صاحب مجلس منصبداران سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

باریابی
حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر۔ آج صبح وزیر مالیات مملکت پاکستان آنریبل غلام محمد نے پیشگاہ ہمایونی میں شرف باریابی حاصل کی اور بذریعہ طیارہ دوپہر میں عازم کراچی ہوئے ہیں۔ طیارگاہ پر اعلیٰ عہدیداروں کے علاوہ اتحادی قائدین نے بھی آپ کو خدا حافظ کہا۔

روانگی
حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر آج بذریعہ طیارہ نواب ناظر یار جنگ بہادر عازم کراچی ہوئے۔

ایجنٹ جنرل ۔ حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر پبلک پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مملکت ہندوستان کے لئے مولوی لطیف الدین صاحب ایجنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں

پٹرول کی کمی ۔ حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر اطلاع ملی ہے کہ پٹرول کے کوپن کی اجرائی میں فی کوپن نصف یونٹ کی کمی کی گئی ہے۔

پہرہ کی برخواستگی ۔ حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر پبلک پریس کو معلوم ہوا ہے کہ عزت مآب مولوی یامین زبیری صاحب نے اپنے مکان سے یہ کہتے ہوئے سرکاری پہرہ کو برخواست کردیا ہے "میں عوامی وزیر ہوں مجھے پہرہ کی کوئی ضرورت نہیں میں کونسل میں خدمت کے لئے آیا ہوں حکومت کے لئے نہیں۔"

روزنامہ جناح ۔ حیدرآباد ۱۹ ڈسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ روزنامہ جناح مولوی اظہر حسن صاحب رضوی ایم۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی (علیگ) کی ادارت میں اس ہفتہ سے حیدرآباد سے شائع ہو رہا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پاکستان سے بھی اس کی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مسٹر رضوی نے پاکستان میں بھی قائد اعظم محمد علی جناح مسٹر لیاقت علی خاں اور دوسرے پاکستانی وزراء سے ملاقات کرکے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں بھی نمائندے مقرر کردیئے ہیں اور ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں بھی نمائندے کا انتظام ہو چکا ہے جناح کے دو نمائندے مصر میں بھی کام کریں گے۔

جاگیری پولیس اور عدالت حکومت سرکار عالی کے تفویض رہے گی ۔ حیدرآباد ۲۰ ڈسمبر پبلک پریس کو معلوم ہوا ہے کہ عنقریب جاگیری پولیس اور عدالت کے انتظامات حکومت سرکار عالی کرے گی۔ سمجھا جاتا ہے بارگاہ جہاں پناہی سے اس کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے۔

پولیس اسٹیشن ہوز کو جلانے کی کوشش پانچ ہلاک اور پانچ زخمی ۔ حیدرآباد ۲۰ ڈسمبر گدوال کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ گدوال کے علاقہ آیجہ میں ۱۴ ڈسمبر کو کانگریسی شرپسند اور فتنہ پرداز افراد نے رعایا کو لیوی نہ دینے کی ترغیب دے کر حکومت کے خلاف ورغلایا جبکہ تحصیلدار اور گرداور وغیرہ وصولی لیوی کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے نتیجہ میں ان شرپسندوں نے پولیس اسٹیشن ہوز پر سنگباری کرکے اسے جلانے کی کوشش کی اور پولیس کو گھیر کر ان کی بندوقیں چھیننے کے لئے آگے بڑھے صورت حال اس قدر نازک ہوگئی کہ ذرا سی غفلت شرپسندوں کی مزید حوصلہ افزائی کا باعث بنتی پولیس نے مجبوراً گولی چلائی۔ جس کی وجہ سے پانچ ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے کئی شرپسندوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

حضرت اقدس و اعلیٰ کی موٹر پر دستی بم پھینکنے والے ملزم نے اقبال جرم کرلیا ۔ حیدرآباد ۲۰ ڈسمبر کوتوالی بلدہ نے نارائن راؤ کو جو بتاریخ ۴ ڈسمبر حضرت جلالت الملک کی موٹر پر دستی بم پھینکنے کا اصل ذمہ دار مجرم ہے اپنے تحقیقات مکمل کرنے کے بعد مولوی بشیر الدین احمد صاحب ناظم اول فوجداری کے اجلاس پر پیش کیا تو اسے ریمانڈ جیل کیا گیا۔

نارائن راؤ نے ریمانڈ جیل کئے جانے سے پہلے اجلاس فوجداری پر ایک بیان دیتے ہوئے اقبال جرم کیا۔

دکانات راشن بندی کی مسدودی
حیدرآباد ۲۰ ڈسمبر ماہ رواں میں (۷۶) دکانات راشن بندی پر بے ضابطگی، وربدی، ایزوں کی پاداش میں (۳۵۰۴) روپیہ جرمانہ عائد کیا گیا اور ۵ دکانات مسدود کی گئیں۔

فرضی راشن کارڈز کی ضبطی ۔ حیدرآباد ۲۰ ڈسمبر ماہ رواں میں جملہ (۱۴۹۹۵) فرضی راشن کارڈز کی ضبطی عمل میں آئی اور (۵۳۵۹۸) راشن کارڈز پر غلہ کی مسدودی کی گئی جن کے امکنہ مقفل پائے گئے۔

دم دار ستارہ ۔ حیدرآباد ۱۸ ڈسمبر کے شام میں ۷ بجے رصدگاہ نظامیہ کی چھوٹی دوربین کے ذریعہ آسمان کے مغربی افق پر سیارہ زہرہ سے دس درجہ جنوب مشرقی جانب ایک دم دار ستارہ دیکھا گیا جس کی قدر ۱ ۲۰ ہے اور اس کی دم کی لمبائی تقریباً ایک درجہ ہے۔ کچھ اندھیرا ہوتے پر خالی آنکھ سے بھی دیکھا گیا باوجودیکہ چاندنی تھی۔

مجلس گفت و شنید کا اجلاس حیدرآباد ۲۱ ڈسمبر مجلس گفت و شنید کا اجلاس گذشتہ پنجشنبہ کو بھی شاہ منزل میں ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں انڈین یونین کے معاہدہ کو روبہ عمل لانے کی تدابیر پر غور کیا گیا۔

سمجھا جاتا ہے کہ انڈین یونین میں ایجنٹ جنرل کو مقرر کرنے کی تحریک پر بھی غور کیا گیا بلکہ وظیفہ یاب ہونے والے وزراء میں سے کسی ایک کو اس خدمت پر مقرر کیا جانے والا ہے۔

بم سازوں کے تین مختلف گروہوں کو سپردگی سشن عدالت عالیہ کردیا گیا۔
حیدرآباد ۔ ۲۱ ڈسمبر۔ مولوی حفیظ الکبیر صاحب اسپیشل مجسٹریٹ ممالک محروسہ سرکار عالی نے بینہ ملزم بم سازوں کے تین مختلف گروہوں کو سپرد سشن عدالت عالیہ کردیا۔

پہلا گروہ بوہم پلی کے ایک مالی پٹیل سری رام ریڈی حیدرآباد ٹریڈ یونین کانگریس کے معتمد عمومی بالریڈی اور ایک مولوڈ شیولنگم پر مشتمل ہے ان پر دفعہ (۷۷) ب مجموعہ تعزیرات دفعات ۳، ۱۲، ۵ قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی اور دفعات ۳، ۴، ۵، ۶ دستور العمل دھماکہ خیز اشیاء کے تحت الزامات ہیں۔

سری رام ریڈی، بال ریڈی اور شیولنگم پر حسب ذیل الزام عاید کیا گیا کہ ملزمین نے ۲۴ ستمبر ۱۳۵۶ف سے قبل باہمی مشورہ و اعانت سے اور اس منظم سازش کی پیش رفت میں ممالک محروسہ میں جابجا بم باری کرکے سرکاری عمارتوں، پلوں، ریلوں اور سرکاری ملازمین کو نقصان پہونچایا جائے۔ فرقہ واری فسادات کے موقع پر بم باری کرکے مسلمانوں کی ہلاکت اور ضرر رسانی کی جائے تاکہ حکومت سرکار عالی مرعوب ہوکر انڈین یونین میں شریک ہونے پر مجبور ہوجائے۔ بمقام بوہم پلی تعلق بانمات بہ قیادت سری رام ریڈی و بالریڈی بمسازی کا کارخانہ قائم کیا اور اقسام کے بم بنائے اور تیار شدہ بموں کو آزمائش اور تجربہ کے بعد حیدرآباد اور سکندرآباد کے ہندوؤں میں فروخت و تقسیم کیا۔

ایک جدید طریقہ ٹپہ کا نفاذ ۔ حیدرآباد ۲۱ ڈسمبر سررشتہ ٹپہ سرکار عالی نے اخبارات و رسالہ جات کے مالکان وغیرہ کو سہولت بہم پہونچانے کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے ایک جدید طریقہ نافذ کیا ہے۔ جس کے بموجب ایسے رجسٹر شدہ اخبارات و رسالہ جات جو زیادہ سے زیادہ (۳۰) یوم کے وقفہ سے شایع ہوتے ہوں اور جن کے وقت واحد میں (۵۰۰) سے زیادہ قطعات روانگی کے لئے ٹپہ میں داخل ہوتے ہوں انھیں پیشگی محصول ٹپہ ادا کئے بغیر داخل ٹپہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کے تفصیلی قواعد اس ٹپہ خانہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں، جہاں کوئی رجسٹر شدہ اخبار روانگی کے لئے داخل کیا جاتا ہے۔

دہلی کے ایجنٹ جنرل پر یوسف یار جنگ کا تقرر ۔ حیدرآباد ۲۱ ڈسمبر۔ ایک معتبر ذرائع سے پریس اکسچینج کو معلوم ہوا ہے کہ نواب یوسف یار جنگ بہادر کو حیدرآباد کا ایجنٹ جنرل مقیم دہلی مقرر کیا گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسی ہفتہ کسی دن نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

جمیس مدیران جرائد کے نام عدالتی سمن
حیدرآباد ۲۲ ڈسمبر نواب سالار جنگ بہادر کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کے سلسلہ میں مولوی بشیر الدین احمد صاحب ناظم اول فوجداری بلدہ نے ۲۲ ۔ جمیس مقامی معاصرین مالکان نائب مدیران صاحبان کے نام سمن جاری کئے ہیں کہ وہ ۲۰ ڈسمبر کو حاضر عدالت ہوں۔

عدالت خصوصی کے قیام کی ضرورت نہیں حضرت جہاں پناہی کی ہدایت۔

حیدرآباد ۲۲ ر ڈسمبر۔ بندگان اقدس اعلیٰحضرت شاہ عثماں کی ذات ہمایونی پر بم پھینک کر جس بدنصیب نے سوئے ادبی کی تھی اس پر اور دیگر سازشیوں پر مقدمہ چلانے کی خاطر حکومت نے بارگاہ خداوندی میں ایک عدالت خصوصی کے قیام کے بارے میں عرض کیا تھا لیکن حضرت جہاں پناہ نے ہدایت فرمائی کہ عدالت خصوصی کے قیام کی ضرورت نہیں بلکہ دیگر مقدمات کی طرح اس مقدمہ کی بھی سماعت معمولی طور پر عدالت میں عمل میں لائی جائے۔

یاد ہوگا کہ سوئے ادبی کے فوراً بعد ہی مجرم نارائن راؤ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے اگر حضرت جلالت الملک جان بچانے کی ہدایت نہ فرماتے عدالت خصوصی کے قیام کی اجازت نہ دیکر حضرت بندگان اقدس نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ ذات ہمایونی کے نزدیک امیر و غریب مفلس و دولت مند میں کوئی امتیاز نہیں۔

لازمی تعلیم کی مہم۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر۔ پبلک پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی عنقریب لازمی تعلیم اور تعلیم بالغان کی مہم کو پوری قوت کے ساتھ چلانے والی ہے اس خصوص میں نواب حسین اور مسٹر شنکر راؤ کا بطور عہدہ داران خصوصی و تقرر بھی عمل میں آرہا ہے۔

بیرونی جریدہ نویس۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر امریکہ اور انگلستان کے دس جریدہ نویسوں کی ایک جماعت آج وارد حیدرآباد ہو کر گرسٹ ہوز میں بحیثیت مہمان سرکار عالی مقیم ہیں اس جماعت میں چھ مرد اور چار خواتین جریدہ نویس ہیں دوسری جماعت ۲۴ ر ڈسمبر کو حیدرآباد آنے والی ہے۔

اخبار وقت کی مسدودی۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر معلوم ہوا ہے کہ روزنامہ اخبار وقت کو حکومت نے مسدود کر دیا ہے۔ اور ۲۳ ر ڈسمبر کی شائع شدہ کاپیاں پولیس نے ضبط کر لیں۔

ایک نئے رکن مقننہ کا انتخاب۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر۔ نواب غازی یار جنگ بہادر رکن کمیٹی پائیگاہ نواب سرو قار الامراء بوجہ ختم مدت توسیع سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ بنابر تعمیل فرمان مبارک مترشحہ ۸ ذی الحجہ الحرام ۱۳۶۵ھ نواب غازی یار جنگ بہادر کے بجائے مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی کو تحت دفعہ (۵) ضمن (۳) آئین مجلس مقننہ ممالک محروسہ سرکار عالی بحیثیت رکن مقننہ ممالک محروسہ سرکار عالی نامزد کیا ہے۔

گرفتاری اور بم کی برآمدگی۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر خفیہ پولیس بلدہ نے رام راؤ نامی ایک شخص کو کل بیگم بازار میں گرفتار کیا اس کے پاس سے ایک بم بھی برآمد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق پوچم پلی کے کارخانہ بم سازی سے ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ر ڈسمبر کو بیم سنگر لال جوہری ملکن چند ویدی ایس۔ وینکٹ سیوامی وکیل است نارائن داد دیودیا کی گرفتاری میں دفعہ (۱۱۹) قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت عمل میں آئی تھی نہ کہ بم سازی کے الزام میں۔

سکھ لیڈر پر حملہ۔ حیدرآباد ۲۲ ر ڈسمبر اورنگ آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض اشرار نے سردار دلیپ سنگھ پر حملہ کر کے انھیں زخمی کیا۔ سردار صاحب رجوع دواخانہ کئے گئے جہاں وہ رو بہ صحت ہیں۔

معاہدہ انتظام جاریہ کی کمیٹی۔ حیدرآباد ۲۲ ر ڈسمبر۔ حکومت حیدرآباد نے انتظام جاریہ کے معاہدہ کو روبعمل لانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس کے صدر صدراعظم بہادر ہوں گے۔ نائب صدر اعظم معین نواز جنگ بہادر اور مولوی عبدالرحیم صاحب اس کمیٹی کے ارکان ہیں۔ معاہدہ میں جو امور گفت و شنید کے لئے چھوڑے گئے ہیں وہ حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل متعینہ ہندوستانی یونین کے توسط سے طے کی جائیں گی۔ امور یہ ہیں۔ تار، ٹیپ۔ رزیڈنسی کی عمارت۔ ہتھیار۔ گولا بارود وغیرہ۔

والاشان نواب معظم جاہ بہادر۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر۔ والاشان نواب معظم جاہ بہادر انگلستان سے آج شام بمبئی تشریف لا رہے ہیں۔ بمبئی سے جمعہ ۲۶ ر ڈسمبر کو حیدرآباد واپس ہوں گے۔

بم دہلیز میں دفن تھا۔ حیدرآباد ۲۳ ر ڈسمبر۔ بیگم بازار میں رام راؤ کے قبضہ سے خفیہ پولیس بلدہ نے جو بم برآمد کیا معلوم ہوا ہے کہ بم کو رام راؤ نے اپنے مکان کے دروازے کی دہلیز میں دفن کر کے رکھا تھا۔

اخبار انتخاب میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

قومی جشن

مجالس عزاء

فخر الواعظین عمدۃ الذاکرین مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی پروفیسر سلطان المدارس لکھنؤ ۲۰ ر صفر المظفر تا ۲ ر ربیع المنور ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۰ ر اسفندار تا ۱۶ ر اسفندار ۱۳۵۶ف مجالس سید الشہداء بمقام علی یاور منزل باز ار نور الامراء پڑھیں گے روزانہ مجلس ٹھیک ۶½ ساعت مغرب شروع ہوگی۔

محمد افضل علی خاں جاگیردار
اسپیشل انجینیر برقی اضلاع سرکار عالی حیدرآباد

تین مجلسیں (۳)

بتاریخ ۱۷-۱۸-۱۹ ر صفر الیہ بعد نماز مغرب سید محمد عسکری صاحب جعفری بمقام ادارہ سرطوق مبارک تقریر فرمائیں گے شرکت سے خوجہ اثنا عشری جماعت کو ممنون فرمایا جائے

نوٹ: سیکل۔ لاوڈ اسپیکر اور زنانہ کا خاص انتظام ہے

مجلس سالانہ

۱۹ ر صفر ۱۳۶۶ھ روز جمعہ وقت (۷) ساعت شام مقرر ہے
جناب مولوی سید محمد عسکری صاحب جعفری بیان فرمائیں گے
تشریف آوری موجب عزت افزائی ہوگی

معروضہ
سید سعد اللہ قادری مدیر روزنامہ سلطنت
پتہ۔ دفتر اخبار سلطنت چاپل بازار۔ کاچی گوڑہ

لاجواب جلد سازی چھتہ بازار

سے کام لے کر آزمائش فرمائیں۔ آپ کو حیدرآباد دکن میں ایک ہی چھوٹا قومی کارخانہ ملے گا جہاں امرائے عظام معزز وکلا و دفاتر و مدارس کا کام کثرت سے ہوتا ہے۔
پروپرائٹر۔ مہدی

مسالمہ

بتاریخ ۷ ر ربیع الاول ۱۳۶۶ھ ۸ بجے شب بمکان فاضل صاحب قبلہ واقع دارالشفا راز عابدی صاحب کا مشہور مسالمہ ہے
(طرح مصرعہ)
"حیدر کی شجاعت ہے عباس دلاور میں"
راز صاحب شعراء اور شائقین سے شرکت کے متمنی ہیں

انتقال

یہ خبر افسوس سے سنی جائے گی کہ عالیجناب حکیم سید محمد عباس صاحب کے برادر حقیقی منشی منور رضا صاحب نے ایک طویل علالت کے بعد بتاریخ ۱۰ ر صفر بوقت صبح انتقال فرمایا۔ اور تدفین دائرہ میر محمد مومن صاحب میں ہوئی۔

باقر رضوی کے ۱۴۲

جدید و قدیم تازہ نوحہ جات کا مجموعہ



بنظر حصول ثواب قیمت صرف ۱۲

ملنے کے پتے: کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن
یا مکان مصنف واقع اکبر باغ
روبروئے مدرسہ آصفیہ ملک پیٹ

آئندہ پرچہ اربعین نمبر ہوگا۔ ربیع الاول ہر سال شائع ہوگا۔ مضمون نگار حضرات ہر دو نمبر کے لئے جلد نثر و نظم مضامین روانہ کریں۔ مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار نامرالملة و سرکار نجم الملة
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۴۳۶ قیمت رعایتی ع

چراغ ہدایت ۔ عقائد فقہ اعمال میں بہترین مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۴ کھرہ کاغذ ۱۲ر

زین العابدین فقہ و عقائد میں بے نظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عمہ

معنی نماز ۔ نماز کے بیان میں ۴ر

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث علم اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر

اقوال اہل بیت نبی مختار ۔ در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵ کاغذ چکنا ۶ر ۔ ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مومنین شیعہ صفحہ ۲۴ ۴ر

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کھرہ ۴ر

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفتاح آخرت از ذاتی مرحوم صفحہ ۵۵ ۶ر

مثنوی ہم و غم مسموم نامہ العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی ۔ ۴ر

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربہ عاملین و سورہ قرآنی ہفت کے خواص و ادعیہ و زیارات صفحہ ۱۸۰ ۸ر

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ ۔ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل کیا حجم صہ قیمت زیر طبع ہے ۔

التوحید علم کلام میں بے مثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید بے مثل رسالہ ۲ر

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ ۔ ۳ر

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور ۔ ۸ر

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے ۔ ۴ر

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶ر

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۳۴۴ عمہ

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱ر

سیرت عقیلۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱ر
سوانح شہید ثالث ۔ ۴ر

تذکرہ طوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ صفحہ ۱۲۸ کھرہ ۸ر

خیابان لقا سوانح عمری چندا بی بی صاحبہ متخلص بہ ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن ۔ ۴ر

نقشہ ایران رنگین ۸ر رسالہ ۴ر

سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ جعفری

عراق و ایران سفر نامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس بیگن پلی ضخامت صفحہ ۳۵ تقریباً بمقصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ۳ ۔

سفرنامہ عراق ۔ از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ صفحہ ۱۲۰ ۴ر

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صفحہ ۸۲ ۶ر

حجج و بینات در بیان معجزات عتبات عالیات صفحہ ۱۴۴ عہ

قلب تسکین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ بشکل مناجات از تسکین صاحب ۳ر

زیارت عاشورا جلی قلم ۔ ۴ر
زیارت مفجعہ حضرت زینب ۔ ۳ر
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳ر
زیارت اربعین ۔ ۳ر
زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا ۲ر
اعمال ماہ رمضان چکنا ۲ر کھرہ ۲ر
دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ ۔ ۳ر
دعائے ختم قرآن ۔ ار
حدیث کسا مترجم اردو ۔ ۲ر
دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو ۔ ۳ر
دعائے مشلول مترجم اردو ۲ر
دعائے سباسب " ۴ر

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ تعویذات و ادعیہ و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸ر

جذبات عقیدت از محترمہ روپ کنواری صاحبہ جذبہ عقیدت حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۔ ۴ر

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳ر
اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳ر
عریضہ مقاصد ۔ در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ ۔ ۲ر
صحیفہ تجلی ۔ مجموعہ قصائد در نرم قسم اول اعلیٰ ۴ر اوسط ۲ر ادنیٰ ۱ر

تعویذات

دعائے مجموعہ ۔ برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۔ ۲ر
دعائے ہفت عہد امام ۔ حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے ۔ ۲ر
دعائے ام الصبیان از منہاج ار
دعائے دفع طاعون ، ہیضہ ، تاپ غیرہ ۲ر
دعائے قلعہ تسکین ۔ برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے ۔ ۲ر
ایضاً مع ام الصبیان ۳ر
دعائے خطبہ آدم ۔ ۲ر
دعائے دفع سحر و جادو ۲ر
دعائے موسن مرجانہ ۔ برائے محبت شوہر ۲ر
دعائے نور برائے دفع تپ و تاپ غم و امراض حمادی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے ۔ ۲ر
دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین ۔ ۲ر
دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی دکشایش کاتبا و حصول ملازمت و ترقی ۔ ۲ر
حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کار ہائے مشکلہ ۲ر
جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض ۔ ۲ر
جوشن صغیر ۔ بشرح مذکور ۔ ۲ر
دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و فود و نہ نام بار تیعالے دافع بلیات و حوادث ۔ ۲ر
آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین
ایضاً ۔ آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی کو آیۃ الکرسی بوجہ ہمزیل وغیرہ شامل ہیں ۔ ۴ر
دعائے برہی دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ ۔ عمر
دعائے ناد علی جس میں نادعلی خرد بزرگ شامل ۲ر

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ۔

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

جبار انتخاب

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۴ رباعی ۲۰ سوز ۲۸ سلام ۱۸ مراثی ۲۰ نوحے منسوبہ اساتذہ کے منتخب جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۴۴ کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴ سوز ۵۰ سلام ۸ مرثیے تاراجی خیمہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۲۲۴ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک ۳۲ کہرہ

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بہترین مبکی سوزخوانی کے مرثیے حجم ۵۱۲ چکنا کاغذ کہرہ ہے۔ دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کہرہ کاغذ

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۰ سوز ۵۰ سلام ۵۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین مبکی سوزخوانی کے مرثیے حجم ۳۲۰ چکنا کہرہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب مبکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ چکنا کاغذ ہے کہرہ ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے کہرہ حصہ چکنا کاغذ ختم ہر چھ حصے یکجائے جس میں حصہ سوم تا ششم کہرہ کاغذ ایضاً ہر چھ حصے یکجائی کاغذ کہرہ جس میں حصہ اول دوم چکنا ہوگا

ہلال ماتم سلام ۳۲ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا کہرہ

فغان بزم حسین ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۱۲ مرثیے سوزخوانی ۱۸۰ کاغذ کہرہ

سفیر ماتم ۵۱ قصائد مرثیے چکنا کاغذ کہرہ

مشعل ماتم چودہ معصومین کے فضائل و مصائب کے مرثیے ۱۹۲ کاغذ کہرہ

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات با وشعرائے محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخب ۲۶۳ نوحے ۱۶۶ کاغذ چکنا ہے کہرہ

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۲۰۱ نوحے ۶۴ کاغذ کہرہ مجلد چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں

عزائے محرم ۱۱ جید و نوحوں کا مجموعہ کہرہ ۱۰

شہباز جام شہادت مجموعہ نوحہ جات سودا مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ محتاج بیان نہیں حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۱۴ نوحے ۱۹۰ کاغذ چکنا

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۲۰۶ نوحے ۱۱۲ کاغذ چکنا

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۶۹ نوحے ۱۰۳ کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائے

فکر منظوم نوحہ جات نامی ۲۰۳ صفحہ کاغذ

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش چوتھا ایڈیشن

مجموعہ نوحہ جات مستند درجہ نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم جلی ۲۰۵ نوحے ۳۲۰ چکنا کہرہ

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز مرحوم جدید الطبع ۱۲۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۲۰ نوحے ۱۴۶ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

بیاض اہل ماتم نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے ۱۵۲ چکنا کاغذ

حصہ دوم ۵۰ نوحے ۱۳۲ چکنا کہرہ

فریاد غم نوحہ جات مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحے چکنا کاغذ

طومار درد نوحہ جات ۶۱ نوحے ۱۲۴ کہرہ کاغذ

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات مرحوم ۸ نوحے چکنا

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ نوحے ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم ۳۲

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب

سرمایۂ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیسان

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے ۲۵۲ چکنا

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تسبیل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور سرور صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کہرہ کاغذ

حیدرآباد دکن

ثبوت شہادت نوحہ جات مرحوم ۲۱۰ صفحے چکنا کاغذ

فغان سکینہ مصائب و وفات حضرت سکینہ کے ۱۱ نوحے

سبیل غم منتخب شعرا کے ۱۰۳ نوحے

اشک غم محترم ریاضت قدرت شہرت کے ۲۲۱ نوحے

شبیہ غم صمصام شیرازی مدیر سیاد الاخبار ۱۳۵ نوحے

بیاض نجم مشہور شاعر نجم آفندی کے ۱۲۵ نوحوں کا مجموعہ

صد سلام نواب شبیہ یار جنگ بہادر

شبیہ عشق مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ صفحہ ۳۰۴

فغان سیدہ ہاتف مرحوم لکھنوی کے نوحے

نوحہ جات صمصام ۳۲

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم

دافع الطاعون نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا کہرہ

دفتر الم دفتر غم بستہ غم ریاض جگر آئینہ ماتم

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بے حد مقبول ہوئی ہے کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ علامہ سید غلام حسین صاحب کنتوری جناب مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علاوہ علیحدہ مفصل حالات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۴۴ صفحات قیمت

رجسٹرڈ ل نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر ... انڈیا

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

۳۶۷

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

آفتاب

ارمغان عزا

ہفتہ وار پتھر بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسینی

معاونین
حافظ الدین حیدری — عباس خیری

مہتمم
محمد حسین

چندۂ اخبار
سالانہ للعہ — ششماہی ۱۲ر
فی پرچہ ۸ر — پرانا پرچہ عہ
(اجرت اشتہار)
فی صفحہ ۱۵ـعہ — فی نصف کالم عہ
چندۂ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
(تواریخ اشاعت)
۱ — ۷ — ۱۴ — ۲۳
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہونگے

سالنامۂ حیدری و شمسی ۱۳۶۷ھ
نمبر (۲۳) ۱۳۶۷ھ
(باتصویر)
جو ہندوستان و دکن میں مشہور و معروف ہے
(نمبر — ۱۲ — ۲۶)
قیمت عہ — ذی الحجہ ۸ر محصول ڈاک ۳ر
[illegible]
مینیجر کتب خانۂ حیدری حیدرآباد دکن

جلد (۱)	۲۲ صفر المظفر ۱۳۶۷ھ م ۵ اسفندار ۱۳۵۷ف موافق ۵ جنوری ۱۹۴۸ء یوم دوشنبہ	نمبر (۳۱)

سبیلِ نجات

شاعر اہل بیت نجم آفندی

تشنہ کامِ کربلا کے نام نامی کی سبیل
ایک تجھ سے تازہ و تر ہے محبت کا چمن
نذرِ کس پیاسے کی ہے پُر نور جاموں میں ترے
ابرِ باراں منفعل ہے آبیاری دیکھ کر
جمع ہو کر خاک نے جب آبخورے بھر لئے
ہر ستارہ بن کے شکلِ دیدۂ تر رہ گیا
کیا عجب منہ کھول کر جنت سے غنچے گر پڑیں
اے کہ تجھ سے کوزۂ و ساغر نے پائی زندگی
تیرے آبِ سرد میں ہو گرمیٔ جوشِ عمل
جرعۂ طوفانِ غم طوفانِ عہدِ نوح بن
ہم کہ ہیں بزمِ جہاں میں وارثِ دارِ کربلا
پیکرِ شانِ جلالت اپنا اک اک فرد ہو
تابِ گویائی کی الفاظِ صداقت ہم سے لیں
سب سے آگے جادۂ حق میں قدم اپنا رہے

نازشِ تسنیم و کوثر آبروئے سلسبیل
تیرا اک قطرہ بڑا بادۂ عزت نہرِ لبن
آبِ حیواں ہے ازل سے تشنہ کاموں میں ترے
نیکیاں سکتے میں ہیں یہ خیر جاری دیکھ کر
چاند نکلا آسماں پر نقرئی ساغر لئے
چشمۂ خورشید ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا
تجھ سے پانی مانگتی ہیں نخل طوبا کی جڑیں
قوم کے جسمِ فسردہ میں نہ آئی زندگی
اور ہم محروم ہوں اے محرمِ ہوشِ عمل
حلق سے نیچے اُتر کر حریت کی روح بن
اس طرح قائم کریں اک یادگارِ کربلا
قوم کا ہر طفل میدانِ عمل کا مرد ہو
اہل دنیا جذبۂ مہر و محبت ہم سے لیں
پنجۂ خورشید سے اونچا علم اپنا رہے

ماتمِ شبیر میں لگ جائیں گے پھر چار چاند
جب نمایاں چرخ پہ ہوگا یہ ماتم دار چاند

اداریہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

رات کی تاریکیوں اور حول کی تنہائیوں میں اکابرین قوم کے دردمند دل آپس میں یکایک پوچھ بیٹھتے کہ — اس مجبوری دور میں جب کہ ہر قوم تنازع البقا کے لئے جنگ کر رہی ہے اور جب کہ ہر ملت کے افراد باہم منظم ہوتے جارہے ہیں تمہارا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا قوم کی بدقسمتی نہیں تو پھر کیا ہے — ہماری قوم کے ہر فرد کا راستہ جدا — منزل الگ — نصب العین مختلف — جب ہم سب ایک ہی قومی رشتہ میں منسلک ہیں تو پھر یہ پھوٹ کیسی؟ — یہ انتشار کیسا؟ یہ اختلافات آخر کیوں؟ — کیوں نہ ہم سب آپس میں متحد ہو جائیں؟ — کیوں نہ ہم سب کا راستہ ایک منزل ایک اور نصب العین ایک ہو؟ — کیوں نہ ہم بھی دیگر اقوام وملل کے دوش بدوش منازل ارتقا طے کرتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو حاصل کرنے کی جد وجہد کریں؟ — انہیں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے انھیں گہری نیند سے جھنجھوڑ کر جگادیا ہو وہ ایک مرتبہ چونک پڑے اس قلبی آواز پر انہوں نے لبیک کہا اور اسی عزم و ولولے کو اپنے پہلو میں چھپائے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ گئے — افراد قوم بھی عرصہ دراز سے ایک مرکز کے متلاشی تھے — ایک پرچم تلے جمع ہو جانے کی امنگ ان کے دلوں میں بھی رہ رہ کر چٹکیاں لیا کرتی تھی اور وہ بھی قوم کی بدقسمتی پر خون کے آنسو بہایا کرتے تھے — چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں مرکز کے سرگرم متلاشیوں کی تائید ان حوصلہ مند افراد کو حاصل ہو گئی اور ایک مرتبہ ان سبھوں نے ملک و وقت کی اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کی مستحسن سعی کرتے ہوئے اپنے اختلافات و انتشار کو ختم کر کے رکھ دیا — قوم کی ہر بڑی اور چھوٹی انجمن نے اپنے نمائندے منتخب کر کے لیگ کی مجلس شوریٰ میں روانہ کر دئے اور اپنے آپ کو ایک اور صرف ایک مرکز کے ساتھ وابستہ کر لیا — غرض یہ تھے شیعہ لیگ کے منصۂ شہود پر آنے کے وجوہات اور یوں شیعہ لیگ پردہ وجود پر جلوہ گر ہوئی — اب جب کہ لیگ قائم ہو چکی ہے اور ایک سال سے اپنے فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہی ہے تو اس کی نمائندہ حیثیت سے انکار کرتے ہوئے اس کے محترم صدر کے بیان کو غیر ذمہ دارانہ ٹھیرانا — سراسر واقعات کی پردہ پوشی حقائق سے انحراف مرکز میں انتشار اور عوام کو گمراہ کرنے کی ایک انتہائی مذموم کوشش ہے جو یقین ہے کہ کبھی بار آور نہیں ہو سکتی کیونکہ فرقۂ شیعہ کے عوام بھی اب بڑی حد تک بیدار ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنی عقل و فکر پر انحصار کرنا سیکھ لیا ہے — ایسے مفسدہ پرداز لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مملکت اسلامیہ آصفیہ میں شیعہ لیگ ہی وہ واحد ادارہ ہے جس کو کہ سلطنت ابد مدت کے تمام شیعوں کی نمائندگی کا بجا طور پر حق حاصل ہے اور جس میں ملت شیعہ کی ایک ناقابل نظر انداز اکثریت شریک ہے — مسٹر حیدر رضا زیدی صدر شیعہ لیگ کے بیان کو دیکھ کر کوئی صاحب عقل و فہم اور اہل فکر و تدبر یہ نہیں کہہ سکتا کہ شیعہ لیگ یا محترم صدر بدخواہان ملک کی اس صف میں شامل ہو گیا ہے جو ذمہ دارانہ حکومت کا نعرہ لگا کر ... زبانی قلمی بیان کے کسی فقرے سے شاہ دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے غیر عقیدتمندی کے اظہار کا ثبوت ملتا ہے — فرقہ شیعہ کی تخت و تاج آصفی سے غیر متزلزل وفاداری اور عقیدت مندی روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور ان ہی حقائق کے پیش نظر جس سے انحراف کرنا کوتاہ فہمی کی دلیل ہے صدر شیعہ لیگ نے اپنے بیان میں صرف اس بات کا افسوس کیا ہے کہ ایک ایسے فرقے کو جو قیام سلطنت ابد مدت سے اب تک تاجدار آصفی کا بہی خواہ اور وفادار رہا ہے اور جس کی جان نثاری و جانبازی کے تذکرے زبان زد خاص و عام ہیں موجودہ عارضی حکومت کی تشکیل کے وقت حرف غلط کی طرح نظر انداز کر دیا گیا اور حکومت میں کوئی نشست نہیں دی گئی ورنہ آج تک اس فرقے میں بکثرت ایسے افراد موجود ہیں جن کی خداداد قابلیتیں اور کارکردگی کی صلاحیتیں مسلم ہیں — تاریخ گواہ ہے کہ فرقہ شیعہ ہمیشہ سے صلح جو اور امن پسند رہا ہے — ملت شیعہ مجلس کے ساتھ پہلے بھی تھی — اب بھی ہے — اور انشاءاللہ آئندہ بھی رہے گی — لیکن افسوس تو اس کا ہے کہ مملکت اسلامیہ میں رہنے والے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوے کرنے اور حق جتلانے والی جماعت ہی کی جانب سے ملت شیعہ کو بالکل نظر انداز کر کے اقلیتوں میں اکثریت والی جماعت کے وقار کو ناقابل تلافی ٹھیس لگائی گئی — جمہور کی — ایسے کو متاثر کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملت شیعہ نے وزارتوں کے لئے نہ کبھی اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور نہ اب کر رہی ہے — جب عارضی حکومت کی تشکیل کے بارے میں فرمان خسروی شرف صدور میں لایا جا چکا تو پھر ملت شیعہ نے سب سے پہلے سر تسلیم خم کر دیا — نہ تو اس نے حکومت کو ڈائرکٹ ایکشن کی دھمکی دی اور نہ عدم تعاون کا خوف دلایا لیکن دنیا کو اتنا تو ضرور بتلا دیا کہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کی جانب سے ہمارے ساتھ ناانصافی کی گئی — ملت شیعہ کی نظر کرسیوں پر اس لئے نہیں ہے کہ اس کے کسی نمائندے کو صرف آنریبل کا اعزاز مل جائیگا — نہیں — نہیں — اقتدار کی کرسی ملک و مالک کی خدمت گزاری کا اہم ترین ذریعہ ہے — مسٹر زیدی نے نمائندگی کا مطالبہ کیا بھی ہے تو صرف اسی لئے کہ فرقہ شیعہ کو جسے فی الوقت حسب دلخواہ تخت و تاج آصفی کے خدمات بجالانے سے محروم کر دیا گیا ہے دل کھول کر ملک و مالک کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا جائے — اور ہمارا اس طرفہ پر اپنے آپ کو ملک و مالک کی خدمت گزاری کے لئے پیش کرنا تاجدار آصفی کیساتھ غیر عقیدت مندی کا ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا — مسٹر زیدی ان آدمیوں میں سے نہیں ہیں جو صرف نام کی خاطر بیان دیا کرتے ہوں — انھوں نے ہر وقت اپنا بیان جاری کر کے فرقہ شیعہ کی صحیح نمائندگی کا اہم ترین فریضہ ادا کیا ہے — ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ نازک اور پیچیدہ صورت حال کی وجہ سے تاجدار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے ساتھ ہمارا جذبہ عقیدتمندی و جان نثاری پہلے سے کہیں زیادہ استوار ہو چکا ہے — انشاءاللہ زمانہ خود وقت آنے پر اس کی تصدیق کر دے گا کہ فرقہ شیعہ سلطنت اسلامیہ آصفیہ کی آزادی کی خاطر تاجدار آصفی کے چشم و ابرو کے ادنیٰ سے اشارے پر اپنا تن من دھن نثار کر دینے میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہیگا —

شاہ عثمان زندہ باد — سلطنت آصفیہ پائندہ باد

ہر ہفتہ باقاعدہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے

اگر نہ پہونچے تو مہربانی فرما کر فوری اطلاع دیجئے

شانِ حسینؑ

(۲)

نوشتہ عالیجناب صدر الملت مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد واعظ و پرنسپل مدرسۂ عالیہ جعفریہ نوگانواں ضلع مراد آباد یوپی

اب دوسری قسم کی صفات یعنی سید الشہداء کے اپنے منفردانہ خصائص و خصوصیات اور خاص اوصاف و کمالات پر روشنی ڈالی جاتی ہے جو صرف آپ ہی میں ثابت ہوئے اور ماسوا اہلبیت کے جاتے تھے انشاء اللہ ناظرین بالیقین کی روح تازگی ایمان پر تزکیۂ قلب محسوس کریں گے۔ (۱) خداوند عالم کی صفات میں ہے ان من شیٔ الا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقہون تسبیحھم ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان سب کی تسبیح کو سمجھتے نہیں اس کا نمونہ ذات حسینؑ میں یہ ہے کہ ہر چیز آپ کے لئے روئی جسطرح تمام چیزیں اپنے اپنے طریقہ سے تسبیح خدا کرتی ہیں اسیطرح ہر چیز آپ پر اپنے اپنے طریقہ سے روئی جسطرح ہر چیز کی تسبیح کو ہم نہیں سمجھتے اسی طرح ہر چیز کی رونے کو بھی ہم نہیں سمجھتے کچھ آنسوؤں ہی پر منحصر نہیں بلکہ آسمان کا گریہ خون برسانا تھا زمین کا گریہ پتھروں کے نیچے سے خون تازہ کا نکلنا تھا۔ مچھلیوں کا گریہ پانی سے باہر آجانا تھا۔ ہوا کا گریہ آندھی کی صورت اختیار کرنا تھا آفتاب کا گریہ کسوف تھا ماہتاب کا گریہ خسوف تھا جیسا کہ روایات فریقین میں موجود ہے جن میں سے میثم تمار کی ایک روایت کا خلاصہ ہمارے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے جس میں دیگر زرین حقائق و معارف بھی ہیں حضرت میثمؒ نے فرمایا کہ یہ امت ماہ محرم میں بروز عاشورا اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کرے گی اور دشمنان خدا روز عاشورا کو روز برکت و سرور بنائیں گے۔ یہ سب کچھ مجھے اپنے مولا و آقا امیر المومنین حضرت علیؑ سے معلوم ہوا ہے اور آنحضرتؐ نے ہی مجھے یہ بھی خبر دی ہے نواسۂ رسول پر ہر چیز روئیگی وحوش جنگلوں میں مچھلیاں دریاؤں میں پرند ہوا میں آفتاب۔ ماہتاب۔ ستارے۔ آسمان۔ زمین۔ مومنین انس و جن ملائکہ آسمان و زمین ملائکہ اور جملہ فرش سب ہی گریہ کرینگے۔ آسمان سے خاک و خون کی بارش ہوگی۔ قاتلان حسینؑ پر اسی طرح لعنت بھیجنی واجب ہے جیسے مشرکین اور یہود و نصاریٰ و مجوس پر آپ سے سوال کیا گیا کہ اے میثم لوگ ایسے دن کو جس میں حسینؑ قتل کئے جائینگے کیونکر یوم برکت و سرور بنائیں گے یہ سنکر میثم رونے لگے اور فرمایا کہ وہ ایک بنائی ہوئی حدیث کے ذریعہ سے کہیں گے کہ خداوند عالم نے روز عاشورا آدمؑ کی توبہ قبول کی۔ حالانکہ آدمؑ کی توبہ ذی الحجہ میں قبول کی گئی تھی۔ اور یہ کہ اسی روز داؤدؑ کی توبہ قبول ہوئی حالانکہ داؤدؑ کی توبہ بھی ذی الحجہ میں قبول ہوئی۔ اور یہ کہ اسی روز خداوند عالم نے یونسؑ کو بطن ماہی سے نکالا حالانکہ یہ بھی ذی الحجہ تھا۔ اور یہ کہ اسی روز کشتی نوحؑ نے کوہ جودی پر قیام کیا حالانکہ یہ واقعہ اٹھارہ ذی الحجہ کا ہے اور یہ کہ اسی روز خداوند عالم نے بنی اسرائیل کے لئے دریائے نیل کو شگافتہ کیا حالانکہ بنی اسرائیل کے لئے ربیع الاول میں دریا شگافتہ ہوا تھا۔

(۲) وجود خداوند عالم کا اقرار فطری ہے اور اس فطرت پیدائشی ہے تمام انسانوں کو اسی لئے تو بے دین والے یہاں تک کہ بت پرست بھی وجود باری کے معترف ہیں اور ملاحدہ اور زنادقہ اگرچہ زبان سے انکار کرتے ہیں لیکن ان کے دل وجود باری کے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں بس جسطرح وجود باری کا اعتراف و اقرار فطری ہے۔ اسیطرح مصائب حسینؑ پر دل کا بیچین ہونا بھی فطری ہے۔ یہانتک کہ ہندو، عیسائی اور یہودی وغیرہ ایسے لوگ بھی آپ کو روتے اور روتے ہیں جنکو آپ کی معرفت حاصل نہیں۔ ہندوستان میں نہ صرف ہنود و بالخصوص ہندو ریاستوں کا عزائے حسینؑ میں شاندار انہماک اور ہر قوم کا عزاداری کرنا اس حقیقت کا زندہ عملی ثبوت ہے جس سے انکار کرنا غیر ممکن ہے اور مجالس و عزاداری کی تائید میں غیر اہلبیت کے متعدد مفید مطلب اقوال کثرت اشاعت کے سبب مشہور ہو گئے ہیں جنمیں سے کچھ فانی صاحب حقیر کی کتاب الاعتصام میں بھی شائع ہو چکا ہے بلکہ حسینؑ کے بعد سب سے قرات ہوا اور عالم آشکار اور مشہور چیز ہے جس کے بعد تم تابعین وغیرہ بارہا کا نمونہ لینے لگتے ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ ... ... باب المعیت کو لینے والے ... دیرینہ رہا جب ان کے دل ... حسینؑ سے متاثر ہوئے ہو ... رو سکے ... خود ہی لوگ ... قتل و ظلم کے درپے تھے تو اگر انبیاء کا ایک ذکر۔

(۳) خداوند عالم کی صفات کے لئے افعل تفضیل کا صیغہ بطور حقیقت استعمال کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ افعل تفضیل کا صیغہ زیادتی اور افضلیت بتانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ پس اگر اس کی صفت کے لئے صیغہ بطور حقیقت مانا جائیگا تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ اسکی صفت کی دو قسمیں ہیں ایک کم اور دوسری زیادہ لیکن فی نفس الامر ایسا نہیں بلکہ اسکی تمام صفات ایک ہی طرح کی ہیں جیسا کہ مشہور دعائے سحر کے فقرات سے ثابت ہے جو اسی طرح شروع ہوتی ہے۔ اللّٰھم انی اسئلک من بھائک بابھاہ وکل بھائک بھی اس دعا کے فقرات کا سلسلہ یوں ہی ہے کہ پہلے صفات کے لئے افعل تفضیل کے صیغہ استعمال ہوئے ہیں اور پھر اسی صفت کو بغیر افعل تفضیل کے لایا گیا ہو اور آخر فقرات میں کل بھائک بھی ... کیطرح کہا گیا ہے۔ مثلاً وکل جمالک جمیل تیرا ہر جمال جمیل ہے وکل جلالک جلیل تیرا ہر جلال جلیل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کی صفات کے لئے صیغہ افعل تفضیل کا استعمال حقیقی طور پر نہیں بلکہ ظاہری عنوان سے ہے اور اس کی تمام صفات بس ایک ہی شان کی ہیں یہ نہیں کہ کسی صفت میں دو انداز پائے جاتے ہوں ایک کم اور ایک زیادہ اسی کا نمونہ امام حسین علیہ السلام کے مصائب میں بھی موجود ہے کہ بعض اوقات ہم آپ کی بہت بڑی مصیبت بیان کرنا اور کسی مصیبت کو بہت بڑی مصیبت کہدینا چاہتے ہیں لیکن پھر جو دیکھتے ہیں تو ہر مصیبت بڑی ہی مصیبت نظر آتی ہے اور کہنا پڑتا ہے وکل مصائبہ عظیمۃ آپکی ہر مصیبت ہی بڑی مصیبت ہے۔

(۴) خداوند عالم نے اپنے تقرب و رحمت و رضا و غفران کے بے شمار وسائل قرار دیئے ہیں۔ نیت عمل۔ نماز۔ روزہ۔ خمس۔ زکوٰۃ۔ حج۔ جہاد۔ صلۂ رحم۔ نیکی و احسان وغیرہ یہانتک کہ ہر قدم پر ثواب نظر نظر پر تقرب پلک پلک پر رحمت اسی طرح حسینؑ سے تقرب و رضا حاصل کرنے کے لئے بھی بیشمار وسائل قرار دیئے ہیں اور ہر وسیلہ پر ثواب نیت عمل مجلس ماتم گریہ و بیان نثر و نظم ہم

سلام

از سہیل آفندی

جیتا ہے یوں حسینؑ نے میدانِ کربلا — قائم ہوا نہ پھر کوئی عنوانِ کربلا
بے شبیر نیرا ذوق تھا پایانِ کربلا — اے جانِ کربلا و رگِ جانِ کربلا
اے خوں شدہ دستارۂ اجلالِ ہاشمی — اے شمعِ کشتۂ شبستانِ کربلا
اس وسعت میں تیرے لئے کوئی جگہ نہ تھی — اے وسعتِ حیات یہ دامانِ کربلا
وہ ایک ہی نگاہ میں تسخیرِ کائنات — وہ کیف ایک نگاہ بہ میدانِ کربلا
اکبرؑ بھی کربلا میں مدینے سے آ گئے — سیلِ علی جمال درخشانِ کربلا
قاسمؑ کو کیا شباب نے دولھا بنا دیا — یہ پھول تھا بہارِ گلستانِ کربلا
پیچھے قدم فرات کے تٹ سے چلے گئے — گونجی ہے جب سے تیر نیستانِ کربلا
وہ جنبشِ نگاہ وہ گلہائے جعفری — یا وحشِ بجیر نکہت گلستانِ کربلا
مسلمؑ کے لال دے گئے اسلام کا سبق — اللہ رے بنائے دبستانِ کربلا
اس دن ملا حیات کو بھی خلعتِ دوام — جس دن ہوا حسینؑ سے پیمانِ کربلا
جس نے کنارِ نہر سے خیمے اٹھا دیئے — دیکھے وہ آ کے رفعتِ ایوانِ کربلا
آئے قدم حسینؑ کے اور جان آ گئی — کب سے پڑا تھا پیکرِ بے جانِ کربلا
ہر گردنِ حیات پہ ہے اس کے فیض سے — احسانِ کربلا خطِ احسانِ کربلا

پھر حشر کیا ہے تا بہ ابد چھوڑتے نہیں
ہاتھ آ گیا سہیل جو دامانِ کربلا

نوحہ و مرثیہ تعزیہ و ذوالجناح ۔ اس راہ میں آنا جانا ۔ اٹھنا بیٹھنا ۔ بھوک کی یاد پیاس کی یاد زخموں کی یاد ۔ مفارقت انصار کی یاد ۔ زیارت اور اس کا ہر ہر جز ہر ہر مقدمہ وغیرہ وغیرہ اور پھر ہر چیز پر ثواب عجیب بابی انت و امی یا مولائی یا ابا عبد اللہ الحسین ۔

(۵) وسائل تقرب و رحمت و رضا و غفران خداوند عالم اس کثرت سے ہیں اور اس انداز کے ہیں کہ اگر بندہ کے نقطۂ قلب میں ذرا بھی گنجائش ہو تو اتنا اکتساب وسائل کر ہی سکتا ہے کہ کم سے کم نجات ہو جائے اس کا نمونہ یوں ملاحظہ ہو کہ وسائل تقرب و رضائے سید الشہداء اس کثرت سے ہیں اور اس انداز کے ہیں کہ اگر ذرا بھی صلاحیت ہو تو از ان استعداد تحصیل وسائل کر سکتا ہے کہ اقلاً نجات پا سکے ۔

(۶) وسائل تقرب و رحمت و رضا و غفران الٰہی کی جزائیں اور ان کے ثواب الگ الگ ہیں عجیب عجیب شان کے ہیں جنہیں اعلیٰ سے اعلیٰ جلیل سے جلیل بہتر سے بہتر بھی ہیں اس کا نمونہ ہمیں امام حسینؑ میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے تقرب و رضا کے وسائل پر بھی خداوند عالم نے عطاءِ خاص شان کے ثواب مقرر فرمائے ہیں جنہیں بلند سے بلند بے نظیر سے بے نظیر اور عمدہ سے عمدہ بھی ہیں اور یہ دونوں خصوصیتیں چوتھی خصوصیت پر متفرع ہیں ۔

(۷) خداوند عالم کی صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا نمونہ بھی ذات قدسی صفات سید الشہداء میں نمایاں ہے کہ جو صفات آپ کے لئے مخصوص ہیں ان میں آپکا بھی کوئی شریک نہیں اور آپ ان میں متفرد ہیں

(۸) خداوند عالم کی محبت عام طریقہ کی محبت نہیں بلکہ خاص محبت ہے جس کی تاثیرات بھی خاص ہیں ۔ اس کا ذائقہ اسکی لذت اسکا لطف بیان سے باہر ہے ۔ اسکی جلالت اور اس کی جلالیت اور اس کے خانۂ دل میں مکنون و مخزون ہونے کی کیفیت سے وہ حضرات ہی واقف ہو سکتے ہیں جو اس کے حامل ہیں اس کی قہاریت دشت و جبل پر غالب اور اس کا تغلب و تصرف زمین و آسمان پر قاہر ہے وہ خاص جبروتیت کے ساتھ دلوں میں موجود ہے جس کا ایک ادنیٰ شاہد اس عابد کا واقعہ ہے جس نے حضرت عیسیٰ سے محبت خدا کے لئے درخواست کی تھی واقعہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ آپ ایک پہاڑ پر ہو کر گزرے دیکھا کہ وہاں ایک دیر ہے اور اسمیں ایک عابد عبادت خدا میں مشغول ہے جس کا چہرہ خوف خدا سے زرد اور بدن لاغر ہو رہا ہے ۔ حضرت نے پوچھا کہ تم یہاں کتنے دنوں سے مقیم ہو کہنے لگا کہ یا حضرت میں ستر برس سے یہاں ہوں اور ایک دعا خدا سے کر رہا ہوں مگر آجتک قبول نہیں ہوئی آپ بھی خدا سے میری سفارش کیجئے ۔ پوچھا بیان کرو کیا حاجت ہے ۔ کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ خداوند عالم ایک ذرہ کے برابر اپنی محبت مجھے عطا کر دے یہ سنکر حضرت عیسیٰ اپنی جگہ پر آئے اور دعا کی کہ بار الٰہا فلاں بندہ تیری محبت کا آرزو مند ہے ۔ آواز آئی کہ اے عیسیٰ ہم نے تمہاری دعا قبول کی صبح کو آپ پھر اسی پہاڑ پر گئے دیکھا کہ پہاڑ کو زلزلے سے زمین شگافتہ ہے ۔ دیر الٹ دیا ہے ۔ تمام اشجار جلکر خاکستر ہو گئے ہیں ۔ عابد بھی ایک گڑھے میں چپ چاپ تعجب سا کھڑا ہے ۔ چہرہ زرد بدن سرد منہ کھلا ہوا ہے حضرت نے سلام کیا مگر جواب نہ ملا آپ بہت متعجب ہوئے ۔ آواز آئی کہ اے عیسیٰ یہ ہماری محبت کا ایک ذرہ چاہتا تھا ۔ مگر ہم نے اسکو اس قابل نہ دیکھا اس لئے اس کو ستر ہزار میں سے ایک ذرہ دیا جس سے اس کی یہ حالت ہوئی ۔ اسی

باطن مومنین میں مکتوم ہے ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ رسولؐ اور علیؑ کی محبت افضل ہوتی مگر چونکہ یہ خصوصیات کی منزل ہے ۔ لہٰذا حسینؑ ہی کی محبت افضلیت و اکملیت کے ساتھ نمونۂ محبت خدا نظر آتی ہے ۔ وہ نمونۂ خدا ایکہ

قلوب مومنین میں ہے اور مرتبۂ خصوصیت پر فائز ہے ۔ یہ صرف عقیدت و خطابت کے ماتحت نہیں کہا گیا ۔ بلکہ اس کے علامات و شواہد اور آثار دلائل ہیں ۔ مثلاً انہیں سے ایک یہ کہ مومنین کے دل آپ کی زیارت کی طرف

پیدا اس سے زیادہ کہنے کی مجال نہیں کہ خدا کی محبت بس خدا ہی کی محبت ہے ۔ لیکن اس کا نمونہ محبت حسینؑ میں بھی موجود ہے کہ وہ بھی اپنی شان میں یکتا اپنی تاثیر میں فرد اپنے اثر میں غالب اپنی کیفیت میں اعلیٰ ہے اس کی کیفیت سے بھی محبت حسینؑ والے ہی آشنا ہو سکتے ہیں ۔ بے شک خدا کی محبت خدا ہی کی محبت ہے لیکن آپ کی محبت بھی آپ ہی کی محبت ہے ۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسینؑ کی محبت

انتہائی خلوص کے ساتھ مائل ہیں اور روحانی تڑپ کے ساتھ اس کے مشتاق ہیں نہ صرف اسلئے کہ یہ شرف پہنچنے کے لئے ان کے دلوں میں یہ کیفیت ہے بلکہ دوسرے زائرین کے حال اور ان کے زیارت کے لئے جاتے اور وہاں آنے پر بھی انتہائی مسرت اور اہتزاز محسوس کرتے ہیں ۔ دوسرے یہ کہ نجف کربلا ۔ کاظمین سامرہ وغیرہ جانیوالے مومنین اگرچہ دیگر ائمہؑ کی زیارت کو بھی جاتے ہیں اور ان کا مقصد سب جگہ زیارت ہوتا ہے ۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ کس کی زیارت کو جاتے ہو تو سب سے اول آپ کا نام لیتے ہیں ۔ یا کربلا کا ہی کے ظہور کے لئے آپکا تصور لازم ہے ۔

تیسرے یہ کہ آپ کے نام ہی میں خاص تاثیرات ہیں جنمیں سے ایک یہ کہ آپ کے نام پر دل بھر آتا ہے ۔ اسی کی آپ نے خود اپنے ارشاد کے ذریعہ خبر دی ہے

انا قتیل العبرۃ لایذکرنی مومن الا بکی میں کشتۂ گریہ و بکا ہوں مجھے یاد کر کے مومن کا رونا قہری امر ہے ۔ چوتھے یہ کہ جب آپ کا مہینہ یعنی ماہ محرم آتا ہے تو دلوں پر ہم و غم چھا جاتا ہے ۔ پانچویں یہ کہ آپ پر رونا آپ کا ذکر بار بار کرنے یا سننے سے کم نہیں ہوتا اور دل سیر نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک روز میں دس ہزار مرتبہ بھی آپ کا ذکر کیا جائے اور سنا جائے تو ہر دفعہ مومنین کے گریہ و بکا کی آوازیں بلند ہونگی اور ان میں سے ایک امر بھی محبت کے باطنی تصرف روحانی تغلب اور کمال تاثیر کے بغیر ظہور میں نہیں آسکتا بلکہ یہ سب محبت اور صرف محبت کے شواہد باہرہ اور دلائل قاہرہ ہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

چونکہ اللہ شہید ظلم کیا تیرا تصرف ہے کہ دنیا خود بخود مصروف ماتم ہوتی جاتی ہے یہ ہیں حسینؑ کے بہترین تمہید ہی اطیعی صاف اور شفاف آئینہ کمالات الٰہیہ اور بے نظیر مظہر اوصاف ربانیہ ہونے کا مختصر بیان اور آپ کی ان خصوصیات و خصائص میں سے بعض کا تذکرہ جنمیں آپ فرد تھے جسینیؑ ہر موضوع طویل اور آپ کے کمالات و خصائص کی فہرست غیر معمولی ہے لیکن بندہ اپنی عدیم الفرصتی و کم سوادی کے سبب قاصر ہے صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ وسلم ۔

سلام

ازمیر محمد باقر صاحب رضوی باقر جاگیردار

احساس کمتری کا ذہنوں سے یوں مٹانا
وہ تیر اسر کٹانا وہ زلزلے کا آنا
ہے اُس کا آستانہ اسلام کی جبیں ہے
عباسؑ کی نظر نے ہیبت کی حد جو کھینچی
جذبات سے لڑائی گویا یہ خودکشی تھے
معصوم بے خطا ہے کرتا ہے یہ دلالت
عترت کے کارنامے دیکھیں جو اس نظر سے
کچھ سوچتی ہے زینبؑ آیا جو شہر کوفہ
تاریخ کے ورق پر یہ پہلا سا نمونہ ہے
زینبؑ سے شاہ بولے زندہ نہ سمجھو مجھکو
دنیائے ضبط لرزاں ۔ دنیائے فکر حیراں
اک چار سالہ بچی کہاتی ہے تازیانے

وہ لاش جواںؑ رن سے شاہ ہدا کا لانا
سجدے سے ترے مولا کعبہ کا کانپ جانا
اک دوپہر میں جس نے پلٹا دیا زمانا
ممکن نہ تھا عدو کو آگے قدم بڑھانا
راہ خدا میں سیکھو سرورؑ سے سر کٹانا
آتے ہوئے فضا میں ناوک کا تھرتھرانا
خطبہ ہو بنت شہ کا اسلام کا ترانا
بابا کا اپنے شاید یاد آگیا زمانا
پانی کے مانگنے پر بچے کا خوں بہانا
ہے موت سے بھی مشکل اکبرؑ کی لاش لانا
وہ حد زندگی پر اصغرؑ کا مسکرانا
مارا نہ اسکے جد نے اشتر کو تازیانا

اے برق جانتی ہے ۔ مداح شاہ دیں ہوں
طوبیٰ پہ بن رہا ہے باقرؔ کا آشیانا

قند پارسی

اربعین

اول کسیکه از صحابه بعد از شهادت آنحضرت بزیارت آنسرور مشرف گردید جابر بن عبد الله انصاری بود که در این روز از مدینه بکربلا آمد و آنحضرت را زیارت کرد. هرچند مشهور چنانست که جناب سید الساجدین علیه السلام و اهلبیت بعد از مراجعت از شام در این روز وارد کربلا شدند و سرهای شهدا را به بدنهای ایشان ملحق ساختند و بعضی چنان دانسته اند که در مثل این روز اهلبیت وارد مدینه گردیدند. بسند معتبر از جناب صادق علیه السلام منقول است که در این روز در هنگامیکه آفتاب بلند شود زیارت حضرت امام حسین علیه السلام مستحب است

نوحه

باز آمد اربعین اربعین شاه دین
دوستان گریید که صبا نسبعد اربعین گشت عالم دل غمین
از برائے چلهٔ فرزند خیر المرسلین باز آمد اربعین
اربعین آمد که اندر خلد محشر با انبیا سازد او بزم عزا
بر حسین تشنه لب آن سرور اهل یقین باز آمد اربعین
اربعین آمد که در جنت امیر مومنان باز گردد خونچکان
از برائے کاروان بیکس و یار و معین باز آمد اربعین
اربعین آمد که در فردوس زهرای بتول با دل زار و ملول
گرد داو بر اهلبیت بیکس خود دل غمین باز آمد اربعین
اربعین آمد که کل خلق سماوات و سپهر جمله کی از راه مهر
زین عزا گیرند در فردوس کل با حور عین باز آمد اربعین
اربعین آمد که بیمار حزین از شام غم با همه اهل حرم
وارد کرب و بلا گردد بصد محنت قرین باز آمد اربعین
اربعین آمد که زینب بر سر قبر حسین با دو صد افغان و شین
خاک ریزد بر سر و سوزد دل کروبین باز آمد اربعین
اربعین آمد که کلثوم حزین بے نوا با دو چشم پر بکا
بر روی قبر شاه افشاند ببر خاک زمین باز آمد اربعین
اربعین آمد که تا بیند سکینه قبر باب با هزاران اضطراب
خویش را از ناقه اندازد بخاک آن سر جبین باز آمد اربعین
اربعین آمد که تا بیمار زار خون جگر بر سر قبر پدر
تعزیه داری کند آن شهریار راستین باز آمد اربعین
اربعین آمد که تا راس شهیدان بلا در زمین کربلا
ملحق آید بر بدنهای عزیز نازنین باز آمد اربعین
اربعین آمد که تا جابر بچشمان پر آب با دلی از غم کباب
زائر کوی حسین گردد ز مهر آن بیقرین باز آمد اربعین
اربعین آمد که تا فیاض زار خونچکان گردد از غم نوحه خوان
در عزای خامس آل عبا سلطان دین باز آمد اربعین

نوحه

باز اربعین آمد عالمی غمین آمد
باز خلق عالم را ماتمی مهیا آمد عالمی غمین آمد
تا کز قافله غم بر قبر شاه دین آمد باز اربعین آمد
باز کاروان غم با متاع غم و هم با غریب شد توام
سوی کربلا از شام با الم قرین آمد باز اربعین آمد
آه از آن زمان یاران کز ناله و افغان با دو چشم خون افشان
سوی قبر شاه دین زین العابدین آمد باز اربعین آمد
کز ز چشم خون دل کز سینه شد مملو سر شکسته و عاجل
با هزار ها حسرت زینب حزین آمد باز اربعین آمد
باز دوستان کلثوم با ز شام کین مغموم با دلی ز جان محروم
سوی تربت عباس مضطر و غمین آمد باز اربعین آمد
آن از آن زمان لیلا کز دو چشم خون پالا سر زنان بصد غوغا
سوی قبر شهزاده اکبر حسین آمد باز اربعین آمد
گفت مادر قاسم کز دی لب ناکامش از جهان تشنه ناکامش
خیز و بین عروست را که ز شام کین آمد باز اربعین آمد
دل بسوزد از آن غم که سکینه پر غم با دو صد الم درهم
بر مزار باب خود از شتر بزمین آمد باز اربعین آمد
گفت عمه جان بنگر که غم علی اصغر الغرض مرا افسر
اشک چشم و خون دل بر زخم کمین آمد باز اربعین آمد
آه از دمیکه زار با دو دیده خونبار خسته زینب افگار
شکوه گر سوی قبر شاه بے معین آمد بانار بعین آمد
گفت با دو چشم تر کی شهید بے یاور بین بجانب خواهر
کربی خوانت لے شاه داور دین آمد باز اربعین آمد
می نبودی ای شاها که به بینی از اعدا و ز یزید بی پروا
چه ستم که بر جای شاه در راستین آمد باز اربعین آمد
سوخت قلب ما از کین آن ستم که آن بے دین آن پلید لا آئین
این چنان که دود کشش برچرخ چارمین آمد باز اربعین آمد
چوب بر لب و دندان زد و کین تو را آسان کز تنیده سپهر افغان
ز اهلبیت اطهار ختم مرسلین آمد باز اربعین آمد
بند لب کنون فیاض کز یزید بد اغماض وبر گشته پر اغراض
بلکه سوخته هر جا قلب مؤمنین آمد باز اربعین آمد

نوحه

اربعین میگذرد دل غمین میگذرد
ماتم شاه عرب بین که چنین میگذرد اربعین میگذرد
زین عزا اشک غم از چرخ برین میگذرد اربعین میگذرد
زین الم شیر خدا اشک فشان گریه کنان با همه کروبیان
سیل اشک است که تا روز پسین میگذرد اربعین میگذرد
در جنان فاطمه بنشسته فسرده غمناک با دو چشم نمناک
حور و غلمان بر سش جمله غمین میگذرد اربعین میگذرد
خیال تو کر این شور همین جا ست بپا لحظه دیده کشا
این عزا ایست که تا سر مد و چین میگذرد اربعین میگذرد
لب تشنه پسر فاطمه گردید شهید از جفاهای یزید
آنچه بینی همه از شمر لعین میگذرد اربعین میگذرد
گریه فیاض نما بر شه بے غسل و کفن زانکه خلاق زمن
بر تو در حشر ز عصیان ز همین میگذرد اربعین میگذرد

حسینؑ کا ایلچی

شمیم حیدر جعفری۔ امام باڑہ جعفر پرستیا پور

عقیل کا فرزند۔ علیؑ کا بھتیجا۔ ہاشمی نوجوان مظلوم حسینؑ کا مظلوم بھائی اور ایسا بے کس کا ایلچی۔ جو حسینؑ کی طرح کوفہ کی سرزمین پر بیکسی کے عالم میں شہید کیا گیا جس پر امام کو اتنا بھروسہ کہ اپنا جانشین بنا کر کوفہ روانہ کیا۔ کوفہ جانے کے لئے سبھی اپنے کو پیش کر رہے تھے۔ مگر نظرِ امام نے ایسے دُرِ بے بہا کو خاندانِ رسولؐ کے موتیوں کے ڈھیر سے چنا جو اپنی چمک دمک میں یکتا تھا۔ آہ اس ایلچی کا نام مسلمؑ تھا۔ اس وقت عرب کی زمین پر اولادِ علیؑ سے عباسؑ اور اولادِ عقیل سے مسلمؑ دو ایسے شجاع بہادر تھے کہ جن کا مثل ملنا تو درکنار بلکہ ناممکن تھا۔

حسینؑ کو کوفے سے بہت سے ایسے خطوط ملے جن میں یہ تحریر تھا کہ اگر آپ کوفہ تشریف نہ لائیں اور ہم کو راہِ مستقیم کی ہدایت نہ کی تو ہم روزِ قیامت آپ کے نانا سے آپ کی شکایت کریں گے حسینؑ خوب جانتے تھے کہ کوفی اپنی بیوفائی میں یکتائے زمانہ ہیں لیکن پھر بھی آپ نے مسلمؑ کو روانہ کیا اور کہا اگر زمانہ موافق ہوا تو وہیں جا کر بچوں کو آرام سے رکھوں گا۔

اس ہی خیال کے مدِ نظر امام حسینؑ نے جنابِ مسلمؑ کو کوفہ روانہ کیا کہ وہ جا کر وہاں کے حالات سے مطلع کریں تاکہ امام کوئی مستقل رائے قایم کر سکیں ایک کتاب میں نظر سے گزرا ہے کہ مسلمؑ کو کوفہ روانہ کرنے میں ایک اور سیاست مضمر تھی وہ یہ کہ اگر عباسؑ اور مسلمؑ ایک ساتھ واقعہ کربلا میں ہوتے تو ہونے والے واقعہ کی نوعیت بدل جاتی اور پھر یزید کی فوج کا پتہ اور نشان بھی نہ ملتا کیونکہ یہ دونوں اس وقت یکتا بہادر تھے۔ اور ان کے نام سے عرب کے پہلوان کانپ اٹھتے تھے حسینؑ کو اپنی اس عظیم الشان طاقت کو تقسیم کرنا مقصود تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حسینؑ لڑنا نہیں چاہتے تھے اگر اس کا مزید ثبوت درکار ہے تو دیکھئے کہ کیونکر حسینؑ نے عباسؑ پر پانی کے انتظام کی ذمہ داری ڈال دی تھی تاکہ عباسؑ کا دھیان پانی کی طرف رہے اور وہ لڑائی کی طرف رخ نہ کریں اور مسلمؑ پر اپنی نیابت کا بار ڈال دیا تھا یہی وجہ تھی کہ ہانی کے گھر جب ابن زیاد آیا اور ہانی نے اشارہ کیا مسلمؑ باہر نہیں نکلے۔ ابن زیاد کے جانے کے بعد ہانی نے حضرت مسلمؑ سے دریافت کیا آپنے ایسا اچھا موقع ہاتھ سے کیوں جانے دیا تو نائبِ امام نے جواب دیا کہ بھائی ہم بنی ہاشم کا یہ قاعدہ نہیں [illegible] اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمؑ [illegible] نہیں بلکہ حسینؑ کے ایلچی کی حیثیت سے تشریف لائے تھے۔

مسلمؑ کوفہ پہنچے۔ بڑے تپاک سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ اٹھارہ ہزار کوفیوں نے بیعت کی مسلمؑ نے امام حسینؑ کو خط لکھا کہ آپ آ جائیں کوفہ کی فضا موافق ہے۔ آپ ضرور تشریف لائیے۔ مسلمؑ کوفہ کی مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز مغرب کے بعد آپ کے پیچھے صرف معدودے چند نمازی (جھوٹے اور دغا باز) رہ گئے [illegible] مسلمؑ تن تنہا مسجد میں باقی رہ گئے۔ اب یہ بے کس مسافر آوارہ وطن بے یار و مددگار کہاں جائے اور کیا کرے سب دوست اور ساتھی پہلے ہی گرفتار کئے جا چکے تھے پیاس معلوم ہوئی باہر نکلے۔ دیکھا کہ ایک ضعیفہ اپنے دروازہ پر بیٹھی ہوئی ہے آپ نے اس سے سوال آب کیا اس پیاس نیک بخت نے جس کا نام طوعہ تھا پانی کا ایک گلاس پیش کیا مسلمؑ نے بیٹھ کر پانی پیا شکر خدا بجا لایا اور گلاس واپس کر دیا جب ضعیفہ واپس آئی تو دیکھا کہ مسلمؑ دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں ضعیفہ نے پوچھا کہ اے شیخ تو کس قوم اور قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے زمانہ خراب ہے اپنے گھر جا تیرے اہل و عیال کو تیری فکر ہوگی۔ جناب مسلمؑ نے فرمایا کہ اے ضعیفہ میں آوارہ وطن ہوں بے کس ہوں میرا کوئی گھر نہیں کہ جہاں جاؤں جب اس نے یہ سنا تو نام و پتہ دریافت کیا۔ جناب مسلمؑ نے بتلایا کہ میں حسینؑ کا ایلچی علیؑ کا بھتیجا عقیل کا فرزند مسلمؑ ہوں۔

جب ضعیفہ نے یہ سنا تو اپنی تقصیر معاف کروائی اور گھر میں بڑی خاطر سے ایک شب کے مہمان کو لایا۔ جناب مسلمؑ کو ایک علٰحدہ حجرہ دیکر آرام فرمانے کے لئے کہا لیکن نائبِ امام کب بستر پر رات گزارنے والا تھا شب بھر عبادتِ خدا میں بسر کی طوعہ نے آپ کی بڑی خدمت کی۔

حضرت مسلمؑ نے یہ رات عبادتِ خداوند عالم اور اپنے معبودِ حقیقی کی یاد میں گزاری۔ صبح میں ابن زیاد کو خبر ہو گئی کہ مسلمؑ طوعہ کے گھر میں ہیں۔ پانچسو کی فوج ایک متنفس کے مقابل روانہ کی گئی۔ مسلمؑ نے طوعہ کے گھر کی حرمت برقرار رکھی اور گھر سے نکلے۔ فوج سے مقابلہ ہوا لیکن آپ کے مقابل فوج کافی نہ ہوئی مزید کمک منگوانی پڑی تاریخ شاہد ہے کہ فوجِ دشمن کے لوگوں نے کوٹھوں پر چڑھ چڑھ کر آپ پر پتھر برسائے بالآخر جناب مسلمؑ کو دغا سے پکڑ لیا گیا ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا وصیتیں کرنے کے بعد آپ نے قلم و دوات طلب کیا اور امام حسینؑ کو لکھا کہ مولا مجھ سے غلطی ہوئی دغا باز کوفی اپنے وعدوں سے پھر گئے۔ تلوار کے

رباعی و قطعہ و سلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں بزمؔ
ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

(رباعی)

ہے برجِ امامت کا ستارا حیدرؑ | واللہ ہے اللہ کا پیارا حیدرؑ
مٹی میں ہماری ہے محبت اُس کی | حیدرؑ کے ہیں ہم اور ہمارا حیدرؑ

(قطعہ)

میں کیا بتاؤں کہ ایسا ہے یا کہ ویسا ہے | سمجھ میں کچھ نہیں آیا کبھی وہ جیسا ہے
حقیقت اس کی کما حقہٗ ہو جب ظاہر | کوئی رسولؐ سے پوچھے حسینؑ کیسا ہے

(سلام)

بھری ہوئی مرے دل میں علیؑ کی الفت ہے | جو کام آئے گی بعدِ فنا وہ دولت ہے
عجیب مرتبہ تیرا ہے اے محبتِ آل | نبیؐ کے کارِ رسالت کی تو ہی اُجرت ہے
نبیؐ کی شکل ہے بلکل رُخِ علی اکبرؑ | ذرا بھی فرق نہیں کیا خدا کی قدرت ہے
لڑے گرسنہ و تشنہ حسینؑ لاکھوں سے | بہادری اُسے کہتے ہیں یہ شجاعت ہے
علیؑ کی ذات ہے اللہ اکبر ایسی ذات | کہ جس کا ذکر بھی اللہ کی عبادت ہے
خدائے پاک نے جس کو کہا ہے ذبحِ عظیم | وہ یا حسینؑ قسم ہے تری شہادت ہے
مقابلہ میں میں ہیں پست کہہ رہا ہے فلک | علیؑ کے روضۂ اطہر کی ایسی رفعت ہے
یہ فوجِ شام شقی سے ذرا کوئی پوچھے | حسینؑ کون ہے تو کس نبیؐ کی اُمت ہے
لبِ حسینؑ کہاں اور کہاں لعیں کی چھڑی | الٰہی کیا یہ غضب ہے یہ کیا قیامت ہے
زمیں پہ بیٹھی ہیں زنداں میں فرش تک بھی نہیں | رسولؐ زادیوں پر ہائے کیا مصیبت ہے

یہ عہدِ آصفِ سابع ہمارے واسطے بزمؔ
خدا کا فضل ہے اللہ کی عنایت ہے

تمہیں بچا ہے خط لکھ رہا ہوں آپ کوفہ کا ارادہ فسخ کر کے ... مسلم آپ سے آ ملو گے

مجھ کو پہلے عزت کو کیا خود دخل پایا ہے کاش آپ کربلا میں بعد حسین ہوتے تو دیکھتے کہ خیام حرم

... کیسے دیوانہ وار نکلیں آئی اور دیکھتے آپ کی خواہر زینب و ام کلثوم کو بے مقنعہ و

چادر آپ کے بیمار بھتیجے کے ساتھ کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام پھرایا۔ مسلم نے اسی لئے

ایسے وقت آنکھیں بند کر لیں تھیں جبکہ کربلا کا لٹا ہوا قافلہ کوفہ پہنچا تو زینب کہتی ہیں کہ

جب ہم لوگ کوفہ کے قلعہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک سر قلعہ کے دروازہ پر لٹک رہا ہے

لیکن جیسے ہی اس کی نگاہ مجھ پر پڑتی اس سر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں سید سجاد کو

تسلیم کی اور بتلایا کہ ہمارے چچا مسلم کا سر ہے۔ زینب کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا

کہ سلام ہو آپ پر اے بیکس بھائی آپ کو ہمارے پردہ کا اتنا خیال ہے کہ مجھے بے پردہ دیکھ کر

اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اگر کربلا میں آپ اس وقت موجود ہوتے جبکہ ظالم ہمارے سروں سے

چادریں چھین رہے تھے تو آپ کا کیا حال

ہوتا۔ المختصر حسین کے ایلچی نے جب ظلم

کیا تو حکم ہوا کہ ان کو کوٹھے پر لیجا کر ان کا

سر کاٹ لیا جائے اور بدن کو گلیوں میں

تشہیر کیا جائے چنانچہ مسلم کو بام پر لے جا کر

شہید کیا گیا اس کے بعد آپ کے بدن کو

رسی سے باندھ کر کوفہ کی گلیوں میں تشہیر کیا گیا

حسین کو جب راستے میں اس واقعہ

کی خبر ملی تو بہت روئے اسی روز سے

دختر مسلم کو مثل سکینہ کے پیار کرنا شروع کیا۔

حضرت عباس کو جب یہ معلوم ہوا کہ

مسلم شہید کئے گئے تو خدمت امام میں حاضر

ہو کر عرض کئے کہ اگر حکم ہو تو کوفہ جا کر

کوفیوں کو ان کے ظلم و شقاوت کا مزا

چکھاؤں۔ حسین نے فرمایا کہ اے عباس

ابھی تم میرا ساتھ نہ چھوڑو۔ آہ! آہ!

مسلم نے تو میرا ساتھ چھوڑا دیا لیکن میرے علمدار اس کا غم میرے غم کے ساتھ کریں گے۔

کیونکہ وہ میرا ایلچی تھا۔

نوحہ

نواب میر محمد مہدی خانصاحب جاگیردار مرحوم المتخلص مہدی

کربلا میں آج چہلم ہے شہ ابرار کا

شام سے آیا ہے کنبہ احمد مختار کا

قیدیوں کے گردنوں سے کھل گئی ہیں رسیاں

دلدلوں کو یاد کر کے روتی ہیں سب بی بیاں

قید سے آتی ہیں چھٹ کر فاطمہ کی بیٹیاں

طوق سے زخمی گلا ہے عابد بیمار کا

ساتھ ہیں عباس اور نہ اکبر نازک بدن

سو گئے جا کر لحد میں قاسم گل پیرہن

تیر کھا کر مر گئے ہیں اصغر غنچہ دہن

لٹ کے خالی ہو گیا گھر حیدر کرار کا

گلشن زہرا میں کیسی باد صرصر یہ چلی

کٹ گیا تیغ ستم سے سب گلستان علی

بیتیاں برگ و ثمر شاخ و شگوفہ گل کلی

ایک بھی چھوٹا نہ پودا اس گلزار کا

تیرحق کے پانچ بیٹے چار مسلم کے پسر

دو نواسے فاطمہ کے غیرت شمس و قمر

سات پوتے مرتضی کے ابن شبیر و شبر

باغ تھا جن سے مدینہ احمد مختار کا

بہر دفن شاہ دیں آتے ہیں زین العابدین

ٹھوکریں ہر ہر قدم کھاتے ہیں زین العابدین

باپ کا سر شام سے لاتے ہیں زین العابدین

... کی تربت سے سر شہ ابرار کا

باپ کی تربت پہ جا کر با دل زار و حزیں

باندھ کر دست ادب کہنے لگے یوں شاہ دیں

اسلام اے قدر حق جان ختم المرسلین

سارباں آیا ہے بابا عترت اطہار کا

تھا رسن ... میں ہمارا اور پاؤں میں تھی بیڑیاں

پشت پر ہیں زخم کعب نیزہ و خشت و سناں

آپ کے بیمار کی گردن میں تھا طوق گراں

ہو گیا زخمی گلا سب اس نحیف و زار کا

ہیں یہ لیلیٰ ماں مری بانوئے سلطان زمن

آپ سے ملنے کو بابا آئی ہے کبریٰ دولہن

قبر پر حاضر ہے کنبہ حیدر کرار کا

قبر سے شہ کی لپٹ کر کرتی تھی زینب بین

السلام اے نور حق فاطمہ کے دل کے چین

اے مرے ماں جائے بھائی اے مرے بیکس حسین

لیجئے مجرا برادر خواہر غمخوار کا

بہ ضعیف ناتوانی اور اسیری کے الم

قید میں مجھ پر ہوئے بھیا بڑے ظلم و ستم

ہڈیوں میں درد ہے اور تھا پاؤں پر ورم

ہو گیا یہ حال بھائی زینب ناچار کا

سن کے یہ روتی ہوئی آئی سکینہ قبر پر

گر کے مرقد پر پکاری اے مرے بیکس پدر

شمر بے دیں نے اتارے کان سے میرے گہر

دیکھئے نیل بابا جان رخسار کا

وہ اسیری اور یتیمی اور ہجوم رنج و غم

گھڑکیاں وہ شمر کی خولی کے وہ ظلم و ستم

ایک رسی میں تھے ہم بارہ اسیران الم

سامنا رہتا تھا ہر دم ظالم و خونخوار کا

آپ کی فرقت میں بابا جب ہوئی میں اشکبار

شمر ظالم نے طمانچے مجھکو مارے بے شمار

کان بھی زخمی ہوئے اور ہے پشت بھی فگار

پاؤں میں چھالے ہیں اور چھالوں میں نشتر خار کا

بین یہ کر کے حرم با صد الم مقتل میں آئے

وارثوں کی قبر پر رو رو کے اشک خوں بہائے

فاتحہ پڑھ کر مومنین پھولوں کے تحفے دل جلائے

ہو گیا چہلم محبو سید ابرار کا

سات دن تک قبر سرور پر رہا ماتم بپا

جانب یثرب چلے روتے ہوئے زین العبا

ختم کر نوحہ کو اے مہدی بعد آہ و بکا

اٹھ گیا خیمہ لحد سے عترت اطہار کا

نوحہ

نواب میر محمد مہدی خاں صاحب جاگیردار مرحوم المتخلص مہدی

سو بھو خاک سر پر اور اٹھو شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

مل کے سب چادر گل چڑھاؤ شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

قید سے چھٹ کے آتی ہے زینب خاک سر پر اڑاتی ہے زینب

سر شہیدوں کی لاتی ہے زینب شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

ہر طرف ہے یہی شور و فریاد باپ کے سر کو لاتے ہیں سجاد

سر کو تن سے ملاتے ہیں سجاد شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

قبر پہ جمع چھوٹے بڑے ہیں خاک سر پر اڑاتے کھڑے ہیں

غش میں سجاد بے خود پڑے ہیں شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

کیوں نہ مجلس میں ہو جوش رقت پرسہ احمد کو دیتی ہے امت

فصل ماتم کی ہے آج رخصت شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

مہدی اب وقت ہے یہ دعا کا کر دعا ہے محل الحاح کا

تو ہے ذاکر شہ کربلا کا شاہ بے سر کا ہے آج چہلم

رباعی

بار مشکل سے بھی مشکل ہو تو ٹل جاتا ہے

کام آسانی سے ہر ایک نکل جاتا ہے

ہے یہ اعجاز ید اللہ کا اے میر اثر

گرتے گرتے جو علی کہدے سنبھل جاتا ہے

قطعہ

مظہر نور کبریا ہے علی

جلوۂ خاص مصطفی ہے علی

حق شناسو کے حق میں الحق میر

خود ہی حق ہو کے حق نما ہے علی

قطعہ

مولی کسی کا اور کسی کا خدا علی

ہرگز نہیں خدا ہے ولیکن جدا علی

مشکل میں میر آتا ہے اغیار کے بھی کام

کیا پیارا پیارا نام ہے مشکل کشا علی

حضرت امام حسین کی شہادت

از خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی۔

اب ذرا دل تھام لینا ایسی باتیں سننے کا وقت آگیا جو آدمیت رکھنے والے انسان کے دل کی برداشت سے باہر ہیں۔ سننے والے اپنے تصور میں ایک خیالی تصویر میرے بیان سے بناتے جائیں تو کربلا کی اصل حالت سامنے دکھائی دینے لگے گی۔

دس محرم کو دن کے ایک بجے تک حضرت امام حسینؑ کے بھائی اور لڑکے اور ساتھی جو سب مل کر ۷۲ آدمی تھے اس زمانہ کے دستور کے موافق ایک ایک کرکے میدان جنگ میں گئے اور بڑی بہادری سے لڑے اور مارے گئے حضرت امام حسینؑ گھوڑے پر سوار گھوڑے سے جنگ کرتے تھے اور اپنے بچوں اور ساتھیوں کے قتل کے وقت مقتل میں پہنچ جاتے تھے اور ان کے ساتھی اور بچے اپنے باپ اور آقا کی گود میں سر رکھ کر جان دے دیتے تھے۔ آخر جب کوئی مرد باقی نہ رہا تو حضرت امام حسینؑ عورتوں کے خیمہ میں گئے۔ عورتیں پہلے ہی سے ایک جگہ جمع تھیں حضرت امام حسینؑ کی بہن زینبؑ اور بیوی شہربانو جو شہنشاہ ایران یعنی کسریٰ کی بیٹی تھی اور حضرت کی لڑکیاں سکینہؑ وغیرہ حضرت کے چاروں طرف جمع ہوگئیں اور حضرت کی بے بسی اور تنہائی کو دیکھ کر رونے لگیں تو حضرت کے منجھلے لڑکے علیؑ اوسط جن کو زین العابدینؑ اور سجادؑ کہتے تھے اور جو بیمار تھے بستر سے اٹھ کر باپ کے پاس آئے اور انہوں نے میدان جنگ میں جانے کی اجازت مانگی اور کہا بابا اولاد اسی دن کے لئے ہوتی ہے کہ ماں باپ پر قربان ہو جائے حضرت نے جواب دیا بیٹا تمہارے سب بھائی مارے گئے تمہارے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ جس سے رسول اللہؐ اور تمہارے باپ دادا کی نسل قائم رہے اور تم بیمار بھی ہو میں ان عورتوں کو تمہارے حوالہ کرتا ہوں۔ دشمن میرے مرنے کے بعد ان کو بے پردہ کرنے آئیں۔ بیٹا تمہارے دادا اور میرے باپ علیؑ نے اسلام اور رسول اللہؐ کو بچانے کے لئے بدر کی لڑائی احد کی لڑائی اور خندق کی لڑائیوں میں یزیدی خاندان کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کیا تھا آج یزید کی فوج اسی کا بدلہ مجھ سے اور میری اولاد سے لے رہی ہے میرے نانا اور میرے باپ نے اسلام کو بچانے اور مسلمانوں کو ظلم سے بچانے کے لئے جنگ کی تھی اور میں بھی اسلام اور مسلمانوں کے بچاؤ کے لئے یہ قربانیاں دے رہا ہوں۔ صبر و ہمت سے کام لینا۔ تمہارے بزرگ بھی مصیبت کے وقت صبر کرتے تھے۔ تم بھی صبر کرنا پھر عورتوں سے فرمایا۔ تم رسول اللہؐ کی آل و اولاد ہو مصیبت سے گھبرا نہ جانا اس دنیا میں مصیبت بھی ہمیشہ نہیں رہتی اور راحت بھی فنا ہو جاتی ہے۔ لیکن صبر اور بے صبری کی یاد ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ کہہ کر حضرت نے رسول اللہؐ کا عمامہ اپنے سر پر باندھا اور حضرت علیؑ کی تلوار ہاتھ میں لی اور سب کو خدا حافظ کہہ کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور میدان جنگ میں دشمن کی صفوں کے سامنے آکر یزید کی فوج کے سپہ سالار عمر سعد اور دوسرے سرداروں شمر بن ذی الجوشن وغیرہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اے عمر سعد تو سعد بن وقاص فاتح ایران کا بیٹا ہے تو اور تیرا باپ میرے باپ اور میرے نانا کو جانتا تھا۔ تم نے میرے نانا محمد رسول اللہؐ کا دین اسلام قبول کیا تھا۔ تم جانتے ہو کہ ہم ہاشم کی اولاد ہیں جو کعبہ کے متولی تھے اور سارے ملک عرب میں ان کی عزت تھی اس لئے ہاشم کے بھائی امیہ ان کی عزت سے حسد کرتا تھا پھر ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب اور ان کے بیٹے ابوطالبؑ جو میرے باپ علیؑ کے باپ تھے کعبہ کے متولی ہوئے اور امیہ کی اولاد ان کی عزت کی دشمن رہی اور جب خدا نے عبدالمطلب کے پوتے محمدؐ کو اپنا رسول بنایا تو امیہ کی اولاد کو بہت زیادہ حسد ہوا اور یزید کا دادا ابوسفیان رسول اللہؐ

[illegible] عرب کی وادی [illegible] چاہا اسلام [illegible] حکومت کا [illegible] ہے کیا رسول اللہؐ نے اپنی آخری [illegible] جس کا میں حاکم ہوں علیؑ بھی اس کا حاکم ہیں مگر میرے باپ علیؑ نے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد نہیں چاہا ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ خلیفہ ہو گئے اور میرے باپ نے ان [illegible] کی مدد سے کامیاب کیا۔ اور عثمانؓ کے قتل کے بعد جب مسلمانوں نے [illegible] خلافت اور حکومت قبول کی مگر تم نے دھوکہ سے ان کو قتل کیا پھر [illegible] حسنؑ کو اپنا خلیفہ بنایا اور انہوں نے کچھ عرصہ حکومت کی آخر معاویہ کی بغاوت [illegible] مسلمانوں کو خانہ جنگی سے بچانے کے لئے حکومت معاویہ کو اس شرط پر دی کہ [illegible] یزید بادشاہ نہ ہو بلکہ وہ بادشاہ ہو جس کو سب مسلمان مل کر انتخاب کریں مگر معاویہ نے میرے بھائی کو زہر دلوا دیا اور اپنے بیٹے یزید کو مسلمانوں کی عام رائے کے خلاف بادشاہ بنا دیا جو اسلام کا [illegible] ہے اور وہ مجھ کو مجبور کرتا ہے کہ میں اس کی بادشاہی قبول کر لوں۔

تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہو جس طرح اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جانتے ہو کہ ساری دنیا کے مسلمان میرے نانا کا کلمہ پڑھتے ہیں اور تم بھی پڑھتے ہو اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ قرآن میں خدا نے میرے خاندان کو پاک خاندان فرمایا ہے اسلئے حجاز اور مصر اور عراق اور ایران اور خراسان و افغانستان کے سب مسلمان میرے حامی ہیں مگر میں خود اپنی حکومت نہیں چاہتا تھا اور یہاں تم سے لڑنے نہیں آیا تھا بلکہ میرے باپ کے پایۂ تخت کوفہ کے سرداروں نے مجھے ملنے کے لئے بلایا تھا اگر میں حکومت اور لڑائی چاہتا تو ایران اور خراسان سے لاکھوں فوجیں بلا کر آتا اور دنیا میں امیہ کی اولاد کا ایک آدمی زندہ نہ چھوڑتا اگر میں لڑنے آتا تو اپنے ساتھ عورتوں اور بچوں کو نہ لاتا اے عمر سعد تو نے رسول اللہؐ کے گھر پر پانی بند کیا اور میرے بچوں کو میری آنکھوں کے سامنے کئی دن پیاسا رکھ کر قتل کر دیا۔ تو دنیا کے لالچ میں ہے۔ میں آخرت کے خیال میں ہوں یہ میں نے اپنا سب کچھ اسلام کی آزادی اور حق کی آزادی اور جمہوریت کی آزادی پر قربان کر دیا۔ اب بس میری ایک جان رہ گئی ہے۔ اور میں اس کو بھی خدا کے راستہ میں قربان کرنے آیا ہوں۔ اے سعد وقاص کے بیٹے سامنے آ۔ جس طرح میرے باپ نے یزید کے باپ معاویہ کو صفین کی لڑائی میں پکارا تھا کہ مسلمانوں کو کیوں قتل کراتا ہے تو خود میرے سامنے آ۔ ہم تم لڑ لیں اور مسلمانوں کو بچا لیں۔ مگر وہ چھپ گیا اور سامنے نہ آیا۔ آج میں بھی تجھ کو پکارتا ہوں۔ دیکھ میں تین دن کا پیاسا ہوں اور میرے چاروں طرف میرے جوان بیٹے اور دودھ پیتے بچے اور ساتھی مرے پڑے ہیں اور خیمہ میں فقط پیاسی اور بے کس عورتیں رہ گئی ہیں۔ اور ایک آدمی بھی اس وقت میرا مددگار نہیں ہے۔ کیا ایسے وقت میں دنیا کا کوئی آدمی اپنے ہوش کو قائم رکھ سکتا ہے؟ مگر میں حسینؑ علیؑ کا بیٹا ابوطالبؑ کا پوتا۔ محمد رسول اللہؐ کا نواسہ ہوں اور حق پر ہوں۔ اس واسطے میرا دل مضبوط ہے اور میں ان مصیبتوں سے کچھ نہیں گھبرایا۔ آ مجھ سے مقابلہ کر۔ عمر سعد یہ تقریر سن کر چھپ گیا اور اپنی فوج کو اشارہ کیا جس نے آگے بڑھ کر چاروں طرف سے حضرت امام حسینؑ پر تلواروں اور تیروں اور برچھوں سے حملہ کیا اور حضرت امام حسینؑ سیکڑوں کے وار بچانے شروع کئے اور خود بھی وار کرنے لگے یہاں تک کہ دشمنوں کی صفیں ٹوٹ گئیں اور وہ چیخ چیخ کر کہنے لگے بچو ابوطالبؑ کے پوتے کے وار سے بچو۔ فاطمہؑ کا بیٹا دائیں طرف سے آیا ہے ادھر سے ہٹو۔ بائیں طرف والے پکارتے تھے علیؑ کے بیٹے کو گھیر لو وہ پیاسا ہے اور اکیلا ہے۔ تم ڈرتے کیوں ہو بھاگتے کیوں ہو۔

(باقی آئندہ)

ہمارا حسینؑ

جناب قمر رضا بلال آبادی

فطرت کی مصلحت کا اشارا حسینؑ تھا
قربانیوں کی آنکھ کا تارا حسینؑ تھا

وہ اس لئے مٹا کہ ستم کو مٹا سکے
پھر کیوں نہ یہ کہوں کہ ہمارا حسینؑ تھا

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

بیشک واقعہ کربلا حق کی فتح تھا اگرچہ شکست کی شکل میں نظر آیا۔ مولانا محمد علی جوہر نے خوب کہا ہے

قتل حسینؑ اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس شعر کی شرح فتح متازعین نے خون شہیداں میں خوب لکھی ہے۔ ذیل میں ہم اسکو نقل کرتے ہیں کربلا کی جنگ حق و باطل کے فیصلہ کی جنگ تھی۔ مولانا محمد علی نے راہ حق کی ہر جنگ کو زبان استعارہ میں ایک الگ کربلا قرار دیا ہے اور راہ حق میں حسینؑ کی شہادت کو انھوں نے فتح اسلام کی زندگی قرار دیا ہے۔ اس طرح دنیا میں حق کے لئے جو جنگ ہوگی اس کی ناکامیابی اور ظاہری شکست کو انھوں نے اصل مقصد کی کامیابی مانا ہے۔ اس بات کو دوسری طرح یوں سمجھنا چاہیے کہ حسینؑ نے شہید ہوکر ہمیشہ کے لئے اس بات کو صاف کر دیا کہ خلیفۂ رسولؐ بنکر یزید نے شراب نوشی اور فسق و فجور کو پردہ میں اسلام کا نمونہ جو پیش کیا تھا وہ اسلام نہ تھا۔ اگر حسینؑ شہید نہ ہوتے تو غیر اقوام کے لوگ جو صحیح نمونہ اسلام سے واقف نہ تھے یزید کے جعلی اسلام کو صحیح اسلام سمجھتے لہذا وہ چیز جس کا مختصر نام یزیدیت لکھا جا سکتا ہے اسکو اسلام اور اسلامیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں اسکو حسینؑ کی شہادت نے ہمیشہ کے لئے شکست دیدی اور حسینؑ کی شہادت کے خون نے ایک لکیر حق و باطل کے درمیاں قیامت تک کیلئے کھینچ دی جس سے ہر یزیدیت کے موقع پر اسلام پہچانا جا سکتا ہے اور جب اور جہاں کہیں یزید کے وقت میں یا یزید سے پہلے یا یزید کے بعد انفرادی یا قومی زندگی میں یزید کے رنگ کی جھلک پائی جائے اور جب بھی قیامت تک اسلام پر اس کا وقت آتا رہے گا اس کو ایک جدا گانہ کربلا شاعر نے قرار دیا ہے۔ یہی خون حسینؑ کی حد فاصل کی لکیر اسکو صاف بتا دیگی اور اسلام کو حیات تازہ بخشنے کا سبب بنتی رہے گی۔ اور یہی حسینیت کفر و اسلام یا بالفاظ دیگر حق و باطل کے امتیاز کا وسیلہ ہوگی۔

خاتم الانبیاء کے فرزند خاتم الشہداء

عارف روم نے اپنی شہرۂ آفاق مثنوی میں ایک شعر لکھا ہے جس میں واقعۂ کربلا کی امتیازی شان اور اہمیت کو گہری نظر سے دیکھ کر نہایت دقیقہ سنجی سے ظاہر کیا ہے فرماتے ہیں۔

یک حسینے نیست کو گردد شہید ورنہ بسیار اند در دنیا یزید

اس شعر کے سمجھنے کے لئے پہلے ایک تمہید سن لو۔ انبیائے مذہبی رسول اللہ کی تبلیغ کی شان امتیازی توحید کامل کی تلقین ہے۔ انبیائے سابقین خصوصاً انبیائے بنی اسرائیل نے توحید کی تعلیم دی لیکن توحید فی الذات۔ توحید فی الصفات اور توحید فی العبادت جو توحید کامل کے مدارج ثلاثہ ہیں اور جن کا مکمل نمونہ سورۂ اخلاص ہے ان کو جس طور سے آپ نے سمجھا کر جس طرح سے راسخ کر دیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ اسی طور سے حق پر جان دینے والے بھی اقوام ماضیہ میں گذر چکے ہیں لیکن جس مخصوص شان صداقت کا مکمل جلوہ میدان کربلا میں نظر آیا وہ اسی کا حق تھا۔ جسے فرزند خاتم النبیین ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اب جس طرح محمد رسول اللہ کی طرح کوئی توحید کامل کا تبلیغ کرنے والا نہ آئے گا اسی طرح خاتم الشہداء امام حسینؑ کی طرح کوئی شہید حق نہ ہوگا۔

اسی نکتہ کی طرف مولانا روم کے شعر میں اشارہ ہے "یک حسینے نیست کو گردد شہید" اس تمہید کے سمجھنے کے بعد اب جس ماحول سے متاثر ہوکر مولانا نے یہ شعر کہا ہے اس پر غور کرو۔ ۶۵۶ھ مطابق ۱۲۵۸ء تاریخ اسلام میں وہ ہولناک سال ہے جب ہلاکو کے بلائے ہوئے دور مان نے عباسی خلافت کا خاتمہ کرکے بغداد کو تباہ و برباد کر دیا اس کے باشندے جن میں سنی اور شیعہ کثرت سے تھے چند روز پیشتر تک آپس میں ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر دشمن کے لئے راستہ صاف کر رہے تھے اب ان دونوں کے خون سے دجلہ رنگین ہوگیا۔ تہذیب و تمدن کے دلکش آثار اور علوم و فنون کی یادگار چیزیں سب کی سب وحشی مغلوں کے ہاتھوں نذر آتش ہوگئیں۔ بلاد اسلامیہ میں یہی ہولناک منظر نظر آ رہا تھا۔ جب روم نے ایک شہر قونیہ میں مولانا نے خون کے آنسو بہاتے ہوئے اپنی یادگار مثنوی کو نظم کرنے کے لئے آمادہ ہوئے سن چکے تھے کہ کس طرح یزیدیت کی بلا بلاد اسلامیہ میں چھائی اور تغلقار تو نیر خود مسلمان اتابکان شیراز و موصل اور اکثر علما اور مورخ ہلاکو خان کے شریک کار تھے۔ نہ حمیت تھی نہ غیرت غلاموں کی طرح وحشی فاتحوں کے آگے سر جھکائے رہتے۔ اس وقت مولانا کو حسینی کارنامہ کربلا یاد آ گیا ہے اور وہ کس حسرت سے یہ کہتے ہیں دنیا میں یزیدیت کی کثرت ہوگئی اب اگر ایک حسینؑ ہوتے تو وہ شہید تو ہو جاتے لیکن ان کی شہادت فتح و ناز کی ضمانت ہوتی اور یزیدیت کا خاتمہ ہو جاتا آج سات سو برس کے بعد دنیا کا پھر وہی حال ہے۔ عباسیوں سے حاصل کی ہوئی خلافت کو ترکوں نے شاخ طلا میں بہا دیا۔ یزیدیت گوناگوں شکلوں میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے بلاد اسلامیہ میں تفرقہ کا بازار گرم ہے اور غیر دین کو جنگ ہتھیار و دولت سے خاطر خواہ نفع ہو رہا ہے۔ سائنس کی جدید تحقیقات نے اخلاق و مذہب کے خلاف بغاوت کا سامان پیدا کر دیا ہے اب کس کی مجال ہے جو کچھ کہہ سکے عالمگیر جنگ کا خدا خدا کرکے خاتمہ ہو گیا ہے اب ان کی تثلیث کے "برکات" نازل ہونے کو ہیں دیکھنا ہے کہ توحید کے علم برداروں کا اب کیا حشر ہوتا ہے۔

مسلمانوں نہ گھبراؤ خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

خدا کی شان دیکھو کہ جناب رسالتمآب صلعم کی وفات کے بعد ہی دین جو کامل ہو چکا تھا خداوندی وعدہ استخلاف کے مطابق تیس سال کی قلیل مدت میں قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان سلطنتوں کو پارہ پارہ کرکے مشرق سے مغرب تک اسلام کی دنیوی ترقی کا بھی ڈنکا بجا دیا لیکن افسوس اس کے بعد ہی ملوکیت خلافت کے بھیس میں قیصر و کسریٰ کے رسم و آئین کو تازہ کرکے دمشق و بغداد و قرطبہ و قاہرہ میں اپنا جلال دکھاتی ہے اور آخر ترکوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ میں چند سال گذرے غرق ہو جاتی ہے لیکن حضرت خاتم النبیین نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اُمت کو جو امانت سپرد کی تھی یعنی "ثقلین" اس کا سفینۂ نجات نہ ڈوبا ہے اور نہ کبھی ڈوب سکتا ہے۔

جو خاص بندے ہیں وہ آزمائے جاتے ہیں

جو راہ صدق و صداقت بتائے جاتے ہیں
وہاں رسولؐ کرم بلائے جاتے ہیں
انہی کو طور کے جلوے دکھائے جاتے ہیں
تجلیات سے جو لو لگائے جاتے ہیں
غم حسینؑ میں جو داغ کھائے جاتے ہیں
زمین کرب و بلا کی عجب ہے تاثیر
یزید ہے کہ نگاہوں سے گرتا جاتا ہے
نگیں ہیں مہر نبوت کے شبر و شبیر
ہر ایک سے نہیں ہوتا ہے امتحان ان کا
جوان بیٹا گرتا ہے ایڑیاں رگڑتا
ابھی تو گھٹنیوں چلنا نہیں سیکھا تھا
انگوٹھا منہ میں ہے سوکھی زبان ہونٹوں پر
ٹپک رہے ہیں لحد پر رباب کے آنسو
جہاں بچھائی گئی تھی رسولؐ کی مسند
خدا نے چادر تطہیر جن کے گھر بھیجی
وہ جمع ہوتے ہیں مولیٰ روا کے ہمراہ
نہ تھا لعینوں سے یہ کوئی پوچھنے والا

وہ ہاتھ کٹتے ہیں۔ سر کٹائے جاتے ہیں
جہاں ملائکے قدم سر لگائے جاتے ہیں
جو کربلا و نجف میں بلائے جاتے ہیں
انہی کے نام پہ دل جگمگائے جاتے ہیں
وہ پھول قبر نبیؐ پر چڑھائے جاتے ہیں
یہاں کی خاک سے انسان بنائے جاتے ہیں
حسینؑ ہیں کہ دلوں میں سمائے جاتے ہیں
جب ہی تو پشت نبیؐ پر بٹھائے جاتے ہیں
جو خاص بندے ہیں وہ آزمائے جاتے ہیں
خلیل کرب و بلا مسکرائے جاتے ہیں
وہ جھولے والے بھی میدان میں لائے جاتے ہیں
اشارے پیاس کی شدت بتائے جاتے ہیں
حسینؑ چاند کو اپنے چھپائے جاتے ہیں
اسی خیام کو نار ستم جلائے جاتے ہیں
وہ بے ردا سر بازار لائے جاتے ہیں
جو اشک ماتم شبیرؑ میں بہائے جاتے ہیں
کہیں مریض کو دُرّے لگائے جاتے ہیں

سلام لکھ کے بشوق تمام ہم حلمی
حسین ابن علیؑ کو سنانے جاتے ہیں

مداحِ آلِ نبی
حلمی افندی

مضمون نگار حضرات اور مشتہرین رسولؐ نمبر کے لئے جلد از جلد مضامین روانہ فرمائیں۔

دربار یزید میں حضرت زینبؑ کا خطبہ

صاحب ... نے روایت کی کہ حضرت زینبؑ نے خطبہ فرمایا جس کے مخصوص فقرات یہاں نوٹ کئے جاتے ہیں۔ اور اے یزید تیرا گمان ہے تو نے زمین و آسمان کو ہم پر تنگ کر دیا ہم ذلیل ہوئے اور تو عزیز ہوا۔ اس پر خوش نہ ہو کہ دنیا تیرے لئے درست ہو گئی اور تیرے سب امور ٹھیک ہو گئے اور ملک تیرا ہو گیا۔ صبر کر۔ کیا تو ارشاد خدا کو بھول گیا ولا تحسبن الذین کفروا۔ اور وہ لوگ یہ نہ سمجھیں جنہوں نے کفر کیا کہ ان کے نفسوں کے لئے اچھا ہوا۔ بلکہ ان کا کفر اور گناہ بڑھ گیا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان لوگوں سے کیا امید ہو سکتی ہے جنہوں نے پاکبازوں کا جگر کھایا ہو جن کا گوشت خون شہداء سے پلا ہو۔ تو اپنے بزرگوں کو بلاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ سنیں گے۔ اے عنقریب تو بھی وہیں جائیگا جہاں وہ ہیں۔ اس وقت تو آرزو کرے گا کاش میں لنج ہوتا اور جو کچھ میں نے کیا نہ کرتا اور جو کچھ کہا نہ کہتا۔ تو مومنین کی گردنوں پر سوار ہوا ہے بہت جلد تجھے معلوم ہوگا کہ ظالموں کے لئے برا بدلہ ہے۔ اگرچہ مجھ پر مصیبتیں پڑی ہیں لیکن میں تجھ سے کہتی ہوں کہ میں تیری قدر کو ذلیل جانتی ہوں اور تیری شان و شوکت کو حقیر سمجھتی ہوں اور تیری سرزنش کو دشوار جانتی ہوں۔ تعجب ہے کہ شرفا و نجبا مردان خدا گروہ شیاطین کے ہاتھ سے قتل کئے جائیں۔ خدا تعالے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ خدا ہی سے میری شکایت ہے اور اسی پر بھروسہ ہے تو مکر کر جو مکر کر سکے اور کوشش کر جو کر سکے بخدا تو ہمارے ذکر کو نہیں مٹا سکتا۔ ہمارا رتبہ گھٹا نہیں سکتا ہماری عزت و کرامت کو نہیں پا سکتا تو اس ننگ و عار کو اپنے سے دور نہیں کر سکتا شکر ہے خدا کا جس نے نیکی اور بخشش سے ہمارے اول کا خاتمہ اور آخرکار رحمت اور شہادت سے انجام ہوا یہ سنکر یزید نے یہ شعر پڑھا۔

یا صیحة تحمد من صوائح
ما اهون الموت علی النوائح

(سو گیا عورتوں کا نالہ و فغاں اچھا معلوم ہوتا ہے اور نوحہ گری سے انکی موت آسان ہے)

سید الساجدینؑ کا خطبہ اور اس کا اثر

ابن عبدربہ عقد الفرید سے نقل کرتا ہے کہ جس وقت قیدیان اہلبیت امام یزید کے روبرو پیش کیے گئے نعمان بن بشیر انصاری نے کہا ذرا سوچو کہ رسول اللہ (صلعم) ان لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے تھے اگر وہ اس حالت میں ان لوگوں کو دیکھتے تو کیا کہتے یزید نے کہا تم سچ کہتے ہو ان لوگوں کو آزاد کرکے رہنے کے لئے خیمہ استادہ کردو۔ اس کے بعد یزید علی بن الحسینؑ کی طرف مخاطب ہوا اور پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ علی بن الحسینؑ ہیں اس نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ علی ابن الحسینؑ مارے گئے لوگوں نے کہا ہاں وہ بڑے تھے اور یہ ان سے چھوٹے ہیں۔ اب یزید نے حضرت کی باتیں سنیں مخاطب ہو کر کہا کہ تیرے باپ نے ارادہ کیا تھا کہ وہ خلیفہ ہو جائے شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے اس پر قدرت دی اور تمھیں ہمارا اسیر کیا اور تمام قریب و بعید آزاد اور غلام تمھیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کوئی مددگار اور کفیل نہیں ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ کون ہے جو میرے باپ سے زیادہ خلافت کا مستحق ہو۔ تمھارے نبیؐ کی دختر کے فرزند تھے اے یزید کیا تو نے خداوند تعالے کا کلام نہیں سنا کہ ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرءها ان ذالک علی اللہ یسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتکم واللہ لا یحب کل مختال فخور دنیا میں اور تمھارے نفس کو کوئی مصیبت نہیں پہونچتی مگر یہ کہ قبل از ظہور وہ کتاب میں مسطور ہے اور یہ خدا پر آسان ہے تاکہ تم گذشتہ پر غمگین اور عطیات سے خوش نہ ہو اور خدا شیخی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ سنکر یزید غصہ میں آیا اور قتل کا حکم دیا۔ (ابی مخنف) اس وقت حضرت ام کلثوم نے اشعار ... پڑھے جن کا ... یا جدیا رسول اللہ
... یا جداہ یا خیر مرسل
میں پکارتی ہوں اے نانا اے خیر مرسل
حبیبک مقتول و نسلک ضائع
آپ کا حبیب مقتول اور نسل ضائع ہو گئی

اس وقت عورتیں حضرت کے گرد آگئیں اور حضرت ام کلثومؑ نے فرمایا کہ اے یزید تو نے اہلبیت کا خون گرایا اور بجز اس بچہ کے کوئی نہیں رہا ہے جو ہمارا محرم ہو۔

ابی مخنف کہتا ہے کہ اس وقت عورتیں مرد اور بچے ٹڈیوں کی طرح جمع تھے اور دیکھ رہے تھے یزید کے دل پر رعب اور خوف طاری ہوا کہ لوگوں کا اہلبیت کی طرف میلان نہ ہو اور فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اور قتل سے باز آیا۔

کون تھا جو یزید کو اس کے وحشیانہ ہنسی اور استہزا سے باز رکھتا اب اس نے بقول ابو اسحق اسفرائینی اپنا خطیب بلایا جو خوش تقریر اور فصیح اللسان تو بہت تھا مگر اسکو خدا کی معرفت کم حاصل تھی۔ یزید نے اس کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمع کرکے منبر پر چڑھ کر علیؑ اور اس کی اولاد کو گالیاں دے اس نے حکم کی تعمیل کی اور حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد رضوان اللہ علیہم کو پیٹ بھر کر گالیاں دیں اور یزید لعین کی تعریف جی کھول کر کی۔ جب علی بن الحسینؑ نے یہ سنا تو چلا کر کہا او نامعقول خطیب تو نے اپنے رب کو ناراض کیا اور

سلام

از میر محمد علی صاحب موسوی محسن

دیدنی ہے آج منظر شام کے بازار کا
پا بجولاں خاندان ہے احمد مختار کا

اذن رن کا تو دیا قلب تھا قلب پدر
زرد چہرہ پڑ گیا تھا سید ابرار کا

المدد مشکل کشا کہہ کہہ کے پھرتے ہیں شاہ
گم ہے یوسف آج رن میں سید ابرار کا

دفن اصغر کو کیا اور رو نہ لحد پر رکھ دیا
ضبط نا کہئے کیا جگر تھا سید ابرار کا

رکھ لیا زانو پہ سر پیارا آگیا رونے لگے
مرگ اکبر خاتمہ تھا سید ابرار کا

بے ردا زینب تھی زینب کی مشقتیں تھے عابد بے
دیکھتا تھا سر سناں پر سید ابرار کا

پا بجولاں پا برہنہ دست لرزاں میں تہا ر
ہر قدم پر تازیانہ ہاتھ تھا بیمار کا

ہے رسن بازو میں اور زینبؑ چلی ہے ننگے سر
المدد مشکل کشا ہے مرحلہ دربار کا

کہتی تھی قبر سکینہ سے یہ یاں وقت وداع
سو رہو اب زہیں ہے شمر کے آزار کا

باخبر ہو میری بچی ہے یہ زندان شام
ہے مقام خواب میری بیکس و بیمار کا

قید ہستی سے رہائی کربلا میں ہو میری
بس یہی مقصد ہے مولا محسن نادار کا

رباعی

از حکیم و ڈاکٹر جناب نیساں حیدرآبادی

عبداللہ بے تیر کا چہلم ہے آج
اور اکبر دلگیر کا چہلم ہے آج
دفنانے کو لاشے تھے جہاں پہ زار
سب لشکر شبیر کا چہلم ہے آج

اور مجھ کو بلایا پھر یزید کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا مجھے اجازت ہو کہ منبر پر چڑھ کر وہ باتیں سناؤں جس سے خدا راضی ہو اور لوگوں کو فائدہ پہونچے۔ یزید نے منظور نہ کیا۔ حاضرین نے کہا اس کو کیوں اجازت نہیں دیجاتی یزید نے کہا حاضرین میں اس لڑکے کو جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ یہ اہلبیت بڑے چھوٹے سب کے سب حکمت علمی میں کمال رکھتے ہیں۔ یہ ابو تراب کی نسل ہیں سانپ کا بچہ سپنولیا ہوتا ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ تجھے خدا کی قسم اس لڑکے کو بھی کچھ بیان کرنے دے۔ یزید نے اجازت دی کہ اچھا بیان کرو (بعض مورخین کے موافق یزید نے کہا قل ولا تقل ھجراً۔ کہو لیکن ہذیان نہ بکنا) علی ابن الحسین یہ سنکر منبر پر چڑھے پہلے خدا کی حمد کی پھر رسول صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم پر درود بھیجا اسکے بعد یوں تقریر شروع کی۔

"لوگو! دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ڈرو یہ زوال کا گھر ہے اس نے گذشتہ قوموں کو ہلاک کیا حالانکہ وہ مال اور عمروں میں تم سے بڑھ کر تھے مٹی نے ان کے گوشت کو کھا لیا۔ ان کے نشانات مٹ گئے۔ کیا تم کو ان کے بعد ہمیشہ زندہ رہنے کی آرزو ہے؟ یہ بات محال ہے تم کو بھی اسی راستہ پر سے انسے جا ملنا ہوگا۔ اپنی گذشتہ عمر پر افسوس کر کے آئندہ کے لئے تلافی کی کوشش کرو اور بقیہ عمر میں نیکی کما لو۔ عنقریب تم کو محلوں سے نکال کر قبروں میں داخل کیا جائیگا۔ تمھارے اعمال کا حساب لیا جائیگا۔ واللہ بہت سے گنہگار حسرت سے اپنی انگلیاں کاٹینگے۔ اور بہت سے آن بان والے مصائب میں مبتلا ہونگے مگر اس وقت افسوس و ندامت کچھ کام نہ آئیگی۔ ہر شخص کا عمل اس کے آگے آئیگا۔

لوگو جو شخص مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ میں علی ابن الحسین بن علی ہوں۔ میں فاطمہ زہرا کا بیٹا ہوں۔ میں خدیجہ کبریٰ کا بیٹا ہوں میں مکہ و منیٰ کا بیٹا ہوں۔ میں مروہ و صفا کا بیٹا ہوں۔ میں اس پیغمبر کا بیٹا ہوں جسنے فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس نبی کا بیٹا ہوں جس کو خدا کا قرب حاصل ہے۔ جو شفاعت کبریٰ کرے گا جو حوض کوثر کا مالک ہے۔ جو دلائل و معجزات والا ہے۔ جو صاحب قرآن ہے جو صاحب فضائل ہے۔ جو مقام محمود والا ہے۔ جو صاحب کرم وجود ہے۔ جو تاج پیغمبری پہننے والا ہے۔ جو براق کا سوار ہے جو بنی اسمٰعیل میں انتخاب ہے۔ جو صاحب تاویل ہے میں اس امام کا بیٹا ہوں جس کو ظلم سے شہید کیا گیا ہے جس کا سر گردن کی طرف سے کاٹا گیا ہے۔ جو پیاسا شہید کیا گیا۔ جو کربلا میں شہید کیا گیا جس کا عمامہ اور چادر دشمنوں نے چھین لی جس کے ماتم میں آسمان کے فرشتے رو دیئے۔ لوگو اللہ تعالیٰ نے ہمکو ایک اچھی مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ ہم میں ہدایت کا جھنڈا نصب کیا اور ہمارے مخالفوں میں ہلاکت کا جھنڈا گاڑا۔ اور ہم کو دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ ہم کو وہ باتیں عطا کیں جو دنیا میں کسی کو میسر نہیں ہوئیں۔ ہم میں پانچ خوبیاں ایسی جمع کیں جو مخلوق میں کسی شخص میں جمع نہیں ہوئیں۔ یعنی علم شجاعت۔ سخاوت۔ خدا کی محبت رسول کی محبت۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تقریر نے حاضرین پر بجلی گرا دی ہر طرف آہ و بکا کا شور بلند ہوا۔ یزید نے چاہا کہ علی رضی اللہ عنہ کی بات کاٹے اس لئے اس نے موذن کو حکم دیا کہ اذان کہو۔ موذن نے اذان شروع کی۔ اللہ اکبر (۴ مرتبہ) اشہدان لا الہ الا اللہ (۲ مرتبہ) پھر اس کے بعد جب کہا اشہدان محمد رسول اللہ (بقول ابو مخنف اس وقت امام رو دیئے) تو علی رضی اللہ عنہ نے موذن سے پکار کر کہا خدا کے لئے ذرا ٹھہرو۔ موذن چپ ہو گیا پھر یزید سے مخاطب ہو کر کہا۔ بتا کہ محمد میرے نانا ہیں یا تیرے؟ یزید نے کہا وہ تیرے نانا ہیں۔ انھوں نے کہا تو پھر کیوں تو نے ان کی اولاد کو قتل کیا اور کیوں ان کے حرم کو قید کیا۔ اس بات سے لوگوں پر رقت طاری ہو گئی اور سب رونے لگے اور کہنے لگے یہ واقعہ اسلام کی بھاری مصیبت ہے۔

صاحب روضۃ الشہدا کہتا ہے کہ جس وقت سید الساجدین "انا ابن" فرماتے تھے تمام دمشق چیخ اٹھتا تھا۔ اور ایک ماتم کدہ معلوم ہوتا تھا اس کے بعد بقول ابی مخنف یزید محل میں چلا گیا اور کہا ہمیں نماز کی ضرورت نہیں ہے!

اسی مورخ کے نزدیک جب لوگ امام کے بعض فقرات سے متاثر ہوئے تو یزید ڈرا کہ امام کی محبت لوگوں کے قلب میں پیدا نہ ہو اور فتنہ نہ کھڑا ہو۔ یزید نے ان لوگوں سے جنہوں نے امام کے خطبہ کہنے کا اصرار کیا تھا کہا کہ اسے منبر پر چڑھا کر تم نے میرے ملک کے زوال کا ارادہ کیا تھا۔ یزید نے یہ بھی کیا کہ اجزائے قرآن مسجد میں اس غرض سے پاشان کرایا کہ نماز پڑھ کر لوگ اس کے دیکھنے میں مشغول ہوں اور حسینؑ کا ذکر نہ کریں۔

ابو اسحق کہتے ہیں:—

"یہ حالت دیکھ کر یزید کو اپنی جان کا خوف ہوا اور کہنے لگا۔ اے لوگو تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے حسینؑ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے حسینؑ کو جس نے قتل کیا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو اس کو عبید اللہ بن زیاد گورنر بصرہ نے قتل کیا ہے۔ پھر اس نے حکم دیا کہ جو لوگ حسینؑ رضی اللہ عنہ کا سر لائے ہیں ان کو حاضر کیا جائے تا کہ ان سے دریافت کیا جائے کہ حسینؑ رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ کس طرح ہوا جب سب لوگ حاضر ہوئے تو ابن ربعی سے یزید نے کہا کہ۔ کیوں بھئی سچ بتا کیا میں نے تجھ کو حسینؑ رضی اللہ عنہ کے قتل کے لئے کہا تھا اس نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے اس کو قتل کیا ہے۔ اس طرح وہ ہر ایک سے سوال کرتا تھا اور سب کے سب یہی جواب دیتے تھے یہاں تک کہ حصین بن نمیر کی نوبت آئی تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ اگر حکم ہو تو اس کے قاتل کا صحیح صحیح پتہ بتا دوں یزید نے کہا ہاں بتاؤ اس نے جان کی امان مانگی۔ یزید نے کہا تجھے امان ہے وہ بولا اے امیر یہ اس شخص کا کام ہے جس نے جھنڈے نصب کئے مال خرچ کیا اور لشکر تیار کیا اور خطوط بھیجکر کسی کو ڈرایا کسی کو ترغیب دی۔ یزید نے پوچھا تو پھر یہ کام کس نے کئے۔ وہ بولا۔ تم نے یزید یہ سنکر غصہ کا گھونٹ پیکر رہ گیا اور اپنے گھر جا کر وہ طشت سامنے رکھا جس میں امام حسینؑ رضی اللہ عنہ کا سر تھا اور اپنا سر پیٹنا شروع کیا۔ بقول ابی مخنف کہتا تھا کہ "مجھے کیا ہوا تھا کہ میں نے حسینؑ کو قتل کیا" یہ روایت روضۃ الشہدا اور ابی مخنف میں بھی ہے"

سلام

راز عابدی حیدرآبادی

مدت سے میرے دل میں ہے ارمان کربلا ۔۔۔ اک بار یا دکیجئے سلطان کربلا
چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے سپاہ شام ۔۔۔ میدان حشر ہو گیا میدان کربلا
ستر دو تن کی فوج کے مقابل اے یزید ۔۔۔ اک تیر خوار بھی ہے رجز خوان کربلا
ساحل پہ چھلک رہا علمدار کا نشان ۔۔۔ بے آس ہو رہے ہیں یتیمان کربلا
سہمی ہوئی ہے آنکھیں بیکسی کا بیان ہے ۔۔۔ امید کیا وسیع ہے دامان کربلا
ممکن نہیں سفینۂ آل نبی ہو غرق ۔۔۔ بیکار جوش کھاتا ہے طوفان کربلا
ہیں یاں کی میزبانی کے دستور بھی نئے ۔۔۔ پیاسا ہے تین روز سے مہمان کربلا
کھاتی کبھی طمانچے کبھی گھڑکیاں حسین ۔۔۔ ہوتا ہے یوں سکون یتیمان کربلا
اے حر ملال نہ ہوگا کوئی تجھ سا بھی جری ۔۔۔ تنہا بالش تیرے ساتھ ہے میدان کربلا
جاتی ہے خلق اسکی زیارت کے واسطے ۔۔۔ خود میزبان بن گیا مہمان کربلا

کب تک رہیگا راز پریشان یا حسینؑ
اب اک نگاہ لطف ہو سلطان کربلا

معجزہ کا تجزیہ

از مولانا محمد مختار صاحب تحفہ سند یافتہ عراق مدرس اعلیٰ مدرسہ جعفریہ کاگاؤں گھوسی

تاریخ عالم کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی زمانہ اور کوئی عہد ایسا نہیں گزرا جس میں ایک نہ ایک اہل علم فلک شہرت پر آفتاب کمال بن کے نہ چمکا ہو اور کوئی طبقہ معمورات ارضیہ کا ایسا نہیں پایا گیا جس میں کسی نہ کسی وقت کوئی کامل الفن چراغ فلک شگفتہ ہو ہر ہی کے نور پاش نہ ہوا ہو لیکن مبعوث انبیاء سے لیکے اولیاء و ستوسطین تک کوئی ایسی ذات کامل و ماہر نہیں ملتی جو جامع جمیع کمالات انسانی اور واقف جمیع اسرار ربانی ہو جس کا کمال ذرا نہ اعلیٰ زبانی خصوصیت اور مکانی مناسبت سے بلند و بالا ہو جسکے کمال کے معترف ہر گروہ ہوں علماء مشرق بھی جس کے کمال کے سامنے سربسجود نظر آتے ہوں اور دانایان مغرب بھی جسکے کارناموں سے متحیر و سرگرداں ہوں جس کی استادی کا اعتراف جن و ملک تک کرتے ہوں اور جس کی سبقت کو تمام علماء نے دہر مانتے ہوں جس کی شہرت کا چاند ہمیشہ سے اوج شب چہاردہ بنکے آسمان فہم و فراست پر چمکتا رہا ہو۔ ہاں دنیا میں صرف ایک ہی ذات ایسی پائی جاتی ہے جو جمیع صفات انسانی کی مالک جناب رسالتمآبؐ کے بعد ہے اور بجز منصب نبوت کے جمیع اوصاف کمال میں آنحضرتؐ کی شریک ہے اور وہ ذات حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کی ہے فاطمہ بنت اسد اپنی خوش بختی پر نازاں ہونے کا حق رکھتی ہیں اسلئے کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان ان کی آغوش محبت میں پلا جس کی ہمہ گیر طبیعت علوم و فنون کی ہر شاخ میں ماہر تھی جس کی دوربین نظر ان مشکلات اور تجربوں کا اندازہ لگائے ہوئے ہے جو صدیوں کے بعد بنی آدم کو پیش آنیوالی تھیں جو شجاع تھا بہادر بھی اور اسکے ساتھ ہی ساتھ رحیم و کریم بھی میدان وغا میں اس کی تلوار نے صنادید عرب کو نیچا کر دکھایا اور منبر پر اس کی شیریں زبانی اور فصاحت بیانی نے بڑے بڑے خطیبوں کو دم بخود کر دیا "

اگر مجلس قراء شعبہ میں ملاحظہ فرمائیں تو علیؑ بن ابی طالبؑ کے شاگرد رشید ابن عباس کو صدر مجلس میں قراء کو تعلیم دیتے ہوئے پائیں گے۔ حمزہ کسائی علیؑ کی قرأت پر قرأت کرتے نظر آئیں گے۔ نافع بن کثیر ابو عمرو بن عباس کے حلقہ شاگردی کی زینت دکھائی دیں گے، ابن مسعود علیؑ کے اقرء ہونے کا اقرار کرتے دکھائی دیں گے بایں الفاظ "ما رأیت اقرأ من علی بن ابیطالب" "کسی کو حضرت علیؑ سے زیادہ بہتر قرآن کی قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا مناقب ص۶۱"

اگر مجمع مفسرین میں آپ شرکت کریں تو عبداللہ ابن مسعود ابی بن کعب و زید بن ثابت کے حلقہ میں عبداللہ بن عباس شاگرد علیؑ کو واسطۂ عقد گوہر اور قمر ماہ بزم تفسیر پائیں گے شعبی کہتا ہے "ما احد اعلم بکتاب اللہ بعد نبی اللہ من علی بن ابیطالب" کوئی بعد رسولؐ خدا زیادہ جاننے والا کتاب خدا کا بجز علیؑ کے دوسرا نہیں ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں "جل ما تعلمت من التفسیر من علی بن ابیطالب" جن قدر میں نے تفسیر قرآن میں نے حاصل کی وہ سب علیؑ سے حاصل کی ص۶۱ مناقب "

ہمارے سامنے تمام دنیا کی تاریخ موجود ہے بہادر اور شجاع۔ عالم اور فاضل ہر ملک میں پیدا ہوتے رہے ہیں مگر جو میدان جنگ میں پہلوانوں کو زیر کرتے ہیں وہ علم و فضل کے میدان میں سبقت نہیں لیجاتے اور جو علمی دنیا میں نام پیدا کرتے ہیں وہ مرد میدان نہیں بنتے یہ اور بات ہے کہ کوئی عالم ہو اور اسکے ساتھ سپاہی بھی ہو مگر ہیرو ان جنگ کا ہیرو علامہ وقت نہیں دیکھا گیا نہ علم کی دیوی جنگ کا دیوتا بن سکتی ہے قیامت تک کوئی شخص علیؑ کے اس فخر میں شریک نہ ہوگا کہ وہ فنون جنگ کا سب سے بڑا ماہر اور علوم ربانی کا سب سے بڑا زبردست عالم تھا اگر ایک طرف اس کی بے پناہ تلوار نے قلعہ خیبر کو فتح کیا تو دوسری طرف اس کے ذہن رسا نے عرب کے جہالت کدہ میں علوم کے قلعوں کی بنیادیں ڈالیں اور وہ سکہ لوگوں کے قلوب پر جمایا کہ ایک طرف تو پہلوان اکھاڑے میں آپکا نام نیلا اتریں سپاہی آپ کے نام کو نعرۂ جنگ بنائیں دوسری طرف متکلمین کے فرقے صوفیوں کے سلسلے فقیہوں کے مذہب وغیرہ وغیرہ آپ کی ذات کو مرجع قرار دیں "

اگر مجلس فقہاء میں جانے کا اتفاق ہو تو آپ امیرالمومنینؑ ہی کو صدر مجلس پائیں گے فقہاء کو دیکھیں گے سب تمام مسائل کی تفریع قول علیؑ سے کرتے دکھائی دیں گے فقہائے بصرہ حسن ابن سیرین دونوں علیؑ ہی کے اقوال پر اعتماد کرتے نظر آئیں گے فقہائے مدینہ کا رجوع علیؑ کی طرف ثابت شافعی نے ایک کتاب میں کہا ہے فقہاء مکہ ابن عباس کے شاگرد اور ابن عباس حضرت علیؑ کے تلامذہ میں سے مشہور ہیں "

اگر متکلمین کے گروہ میں آپ کو جانے کا موقع ملے تو علیؑ ہی کو آپ مناظرہ کا موجد پائیں گے۔ ان اول من من دعوۃ المبتدعۃ بالمجادلۃ الی الحق علی ابن ابیطالب سب سے پہلے جس نے مجادلہ اور مناظرہ سے مبتدعہ گروہ کو دعوت الی الحق دی راہ راست دکھلائی وہ علیؑ ہی ہیں "

علم الفرائض میں حضرت ہی کو ید طولیٰ حاصل تھا چنانچہ ایک عورت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت گھر سے نکل کر سوار ہو رہے تھے ایک پیر رکاب میں تھا کہ اس عورت نے آ پکڑا اور کہنے لگی مولا میرا بھائی چھ سو دینار چھوڑ کر مرگیا ہے مگر وارثوں نے مجھے ایک ہی دینار دیا ہے خدا کے لئے میرا حق مجھے دلوا دیجئے (اللہ اللہ کیسی سرعت فہم تھی اور وراثت کے قانون کی مہارت کے ساتھ ساتھ حساب کتنا عمدہ تھا) بلا تامل جواب دیا تیرے بھائی نے دو بیٹیاں چھوڑی ہونگی اس نے کہا ہاں فرمایا دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے ہونگے تیرے بھائی کی ماں بھی زندہ ہوگی جس کو سدس یعنی سو دینار پہونچے زوجہ بھی ہوگی جس کا حصہ ثمن یعنی پچھتر دینار ہوگئے پھر فرمایا تیرے بارہ بھائی ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا دو دو دینار بھائیوں کو ملے ایک تجھ

سلام

خاور نوری

پیغام زندگی ہے شبیرؑ کا فسانا
آخر کو جاگ اٹھا سویا ہوا زمانا

بے شیر کے وہ تیور بھولا نہیں زمانا
میدان کی فضا میں جھولے کو بھول جانا

عَلمِ حسینیت سے اب تک برس رہا ہے
پشتِ یزیدیت پہ فطرت کا تازیانا

سجادؑ کے قدم میں لغزش نہ آئی ہرگز
حاکم کے روبرو بھی آئے مجبا بہانا

دانتوں سے وہ کسی کے گستاخیٔ ستمگر
وہ کائنات غم کے چہرے کا تمتمانا

آنسو کا ایک قطرہ سیلاب درد و غم ہے
پلکوں پہ منتشر ہے اک دکھ بھرا فسانا

ہیبت سے ظالموں کی نظریں جھکی ہوئی تھیں
اللہ رے قیدیوں کے تیور سپاہیانا

انصار شاہ دیں کے چہروں کی روشنی میں
وہ صبح ہوتے ہوتے تاروں کا جھلملانا

کیونکر یزیدیت کی بیعت قبول کرتا
اخلاق کا محافظ، اسلام کا گھرانا

کیا اس سے بھی ہے بڑھکر توہین آدمیت
روشن خیال قیدی، تاریک قید خانا

ہر دل میں فطرت غم کروٹ بدل رہی ہے
مرکز پہ آ رہا ہے بھٹکا ہوا زمانا

مغرب میں سر بہ سجدہ ہے آفتاب خاور
کیا اس کو مل گیا ہے سرور کا آستانا

... آپ کو معلوم ہی ہو جائے گا تو آپ کو علم نحو کی ابتدا کی وجہ بھی معلوم ہو جائے گی۔ جن لوگوں نے علی کی اس ہدایت پر کلام کو تین اشیاء پایا ہے۔ اسم فعل و حرف قال الاسم ما انبا عن المسمی والفعل ما انبا عن حرکۃ المسمی والحرف ما اوجد معنی فی غیرہ۔ کلام کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف اسم وہ ہے جو کسی ذات کو بتائے فعل وہ ہے جو کسی کام کو بتائے حرف وہ ہے جو دوسرے معانی کے لئے استعمال کیا جائے۔

چنانچہ آج علم نحو کی موٹی موٹی کتابیں بھی کچھ کم انسان علامہ نہیں ہوتا ہے۔

حضرت علی ہی کے دماغ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اگر اہل ہندسہ کی صحبت میں شرکت کی نوبت آئے تو آپ لوگ دیکھیں گے کہ علی ان میں بھی ایک بلند مقام پر نظر آئیں گے۔ ہاتھی کے وزن کرنے کا واقعہ مشہور ہے ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہاتھی کو وزن کریگا علی نے کنارہ دریا کے پہونچکے ایک کشتی جو نرکل وغیرہ سے لدی تھی منگوائی اور اس میں ایک علامت بنا دی اور پھر حکم دیا کہ نرکل اس میں نکال لئے جائیں اور جب وہ نکال دیئے جائیں تو پھر حضرت نے ایک دوسرا نشان بنا دیا اور بعد انسان ہاتھی کو اسمیں سوار کیا جب ہاتھی کشتی پر آیا کشتی پانی میں اتنی ہی ڈوبی جسقدر نرکل کی موجودگی میں ڈوبی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ نرکل وزن کیا جائے اور ہاتھی کا وزن اس سے معلوم ہو گیا"

تاریخ اس حقیقت کو عیاں کر رہی ہے کہ حکومت علی کے لئے تسلیم نہیں کی گئی کہ اپنی سلطنت بغیر ان کی مدد کے سرانجام نہ پا سکے یہ علی ہی کا مرتبہ تھا کہ حکومت "لولا علی لھلک عمر" سکے شاندار لفظوں میں ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف کرے اور دنیا کی ناقدری اور جوہر شناسی کی گھٹاؤں میں تسلی کی ایک بجلی چمکی جو معلوم ہوئی اور دل کی بات ہونٹوں تک آ گئی کون تھا جسکے دشمن بھی اسکے کمال علمی کے قائل تھے اور معاویہ جیسا جو کھلا ہوا دشمن علم بھی اس کی موت پر یہ کہا تھا "ذھب الفقہ والحکم بموت علی ابن ابیطالب" دار سے علی گیا دنیا سے فقہ و حکمت کا جنازہ اٹھ گیا) استیعاب "

ضرار معاویہ میں خدا کی قسم ضرار حق کی ترجمانی فرمارہے تھے جب ان کے منہ سے یہ جملے نکلے اور روح القدس ان کی زبان سے ...

بولی ... معاویہ نے ضرار صدائی سے فرمائش کی کہ اے ضرار کچھ علی کا تو حال سنا۔ ضرار نے کہا اے امیر معاف رکھ جب معاویہ نے بہت اصرار کیا تو کہا سنو" وہ دور رس اور بلند نگاہ والے تھے جب بات کرتے تھے تو علم و فضل کے موتی جھڑتے تھے جب کسی کا فیصلہ کرنے بیٹھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ دانیال اور نوشیروان آ گیا

کے اس قدر دلدادہ تھے) کہ ہم میں بالکل ہم ہی جیسے رہتے بیٹھتے تھے جب کبھی ہم لے ان کو بلایا چلے آئے خدا کی قسم باوجود اس قدر قرب لا کے ان کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ ہم بات تک بھی نہ کر سکتے تھے وہ اہل دین کی عزت کرتے تھے مسکینوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے قوی آدمیوں کو باطل کی جرأت ہوتی تھی اور کمزور

نوحہ مسدس

از شیخ حسین صاحب شاغل حیدرآبادی

کس جگہ ستم کا ماتم نہیں ہے
چشم دل کس کی پر نم نہیں ہے
لب پہ کیسا آہ پیہم نہیں ہے
کیا یہ وبالا ہما نہیں ہے
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

کوفے والوں نے کیا ظلم ڈھایا
نامے لکھ لکھ کے شہ کو بلایا
رحم ان پر ذرا بھی نہ کھایا
خون آل نبی کا بہایا
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

تھی یہ ظالم کی بس حکمرانی
لینے پائیں نہ سادات پانی
اور ستمگر جفاؤں کے بانی
دھوپ اور اس پہ تشنہ دہانی
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

ہائے شبیر کا سر سناں پر
کیوں اندھیرا نہ چھائے جہاں پر
یہ ستم شاہ کون و مکاں پر
شور تھا بس یہی آسماں پر
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

ہائے بابا یہ کیسا ہے جینا
کہتی تھی رو کے بالی سکینہ
جاؤں کیونکر میں سوئے مدینہ
بے پدر میرا مشکل ہے جینا
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

ظلم کیسا یہ آل نبی پر
ساری سیدانیاں ہیں کھلے سر
لیکے شاغل سر ابن حیدر
جانب شام راہی ہے لشکر
یہ قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کس کو شبیر کا غم نہیں ہے

ہے علم کا ایک دریا تھا جو ان کے قلب سے بہہ نکلتا تھا اور حکمت ان کی زبان سے بولتی تھی دنیا اور اس کی آرائشوں سے گریز کرتے تھے رات اور اس کے سکون سے مانوس تھے اشک فشانی انکو پسند تھی اور بڑے غور و فکر کرنے والے تھے چھوٹا کپڑا انکو اچھا معلوم ہوتا تھا اور برا بھلا کھانا ان کو مرغوب (مساوات

آدمی انکے انصاف سے مایوس نہ ہوتا تھا میں نے اکثر موقعوں پر دیکھا رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا ستارے تاریکی میں ٹمٹمارہے تھے اور علی تھے کہ اپنی ریش مبارک کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے ہل رہے تھے روتے جاتے تھے اور کہتے تھے اے دنیا کسی اور کو فریب دے میرے سامنے کیوں آئی ہے (استیعاب ابن عبد البر)

یہ ایک ایسے دوست کا بیان ہے جو ہر وقت علی کے ساتھ رہتا تھا وہ بیان جو علی کے دشمن کے دربار میں سنایا گیا اور جس کو سنکر حاضرین پر ایک سناٹا سا طاری ہو گیا۔ اے انسان کامل اے بنت اسد کے لاڈلے اے ابو طالب کے لعل دنیا نے آپ کے مرتبہ کو نہ پہچانا آپ کے کمالات کو آپ کے ہمعصر سمجھنے سے قاصر رہے اور آج بھی آپ کے کمالات پر حجاب پڑے ہوئے ہیں لیکن وقت آ گیا ہے کہ لوگ آپ کی سوانحعمری پر غور کریں اور دنیا کے دیدہ ور کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں اور سب کے سب آپ کے کمالات کا اقرار کریں اور آپ کے تبحر علمی کے سامنے سر جھکائیں۔

شہید کربلا کے بیش بہا اشعار کا ترجمہ

(۱) فان تکن الدنیا تعد نفیسۃ — دنیا دار اگر دنیا کو ایک نفیس چیز خیال کرتے ہیں
فدار ثواب اللّٰہ اعلی واجمل — تو دار آخرت جو اللہ نے محض نیک بندوں کیلئے بنایا ہے وہ اس سے یقینی بہتر و اشرف ہے

(۲) وان تکن الارزاق قسما مقدرا — جب کہ رزق بندوں کے حصہ مقدر ہے
فقلۃ سعی المرء فی الرزق اجمل — واسطے ایک یقینی اور مقدر ہے تو انسان کو چاہئے کہ رزق کی کوشش میں کم وقت صرف کرے اور نیک اور اچھے کام میں زیادہ وقت صرف کرے۔

(۳) وان تکن الاموال للترک جمعھا — جب کہ مال و دولت محض چھوڑ جانے کے
فما بال متروک بہ المرء یبخل — واسطے جمع کیا جاتا ہے تو پھر اس چھوڑ جانے والی شے میں انسان کیوں بخل کرتا ہے اور نیک راہ میں کیوں نہیں صرف کر دیتا۔

(۴) وان تکن الابدان للموت انشئت — جبکہ کسی کو بھی موت سے چھٹکارا نہیں ہے
فقتل امرء بالسیف فی اللّٰہ افضل — تو پھر جوانمردوں کے واسطے راہ خدا میں تلوار سے جہاد کر کے مرنا ہی بہتر ہے۔

(۵) علیکم سلام اللّٰہ یا ال احمد — اے آل محمد تم پر خدا کا سلام ہو میں آج
فانی اراني عنکم الیوم ارحل — تم سے جدا ہو نیوالا ہوں

(۶) اری کل ملعون کفور منافق — ہر ملعون و کافر منافق
یسوم قتلنا جھلہ ثم یقتل — بسبب اپنے دیدہ دانستہ جہل کے میرے قتل کا درپے ہے۔

(۷) لقد غرھم حلم الالٰہ — اللہ کے حلم سے بیجا فائدہ
وانہ کریم حلیم لم یکن قط یعجل — اٹھا کر مغرور ہو گئے ...

فاطمہؑ کے ماہ پاروں سے

از جناب سید عاشق حسین صاحب آغا عابدی جوائنٹ سکرٹری انجمن سجادیہ چھوٹی مسجد کرنیل گنج کانپور

اے کہ مضطرب ہے تمہارے ذرے ذرے کو تو لبِ بستہ
ختم صدیاں ہو گئیں پر غم کا ہے حاصل تک اثر
ذرہ ذرہ عالمِ امکان کا بے چین ہے
یہ زمیں بے چین ہے یہ آسماں بے چین ہے

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

تم نے دنیا چھوڑ دی، دنیا نے تمہیں اپنا لیا
خاک سے تمکو اُٹھا کے اپنے دل میں رکھ لیا
کتنی آنکھیں کرتی ہیں آنسو عقیدت کے نثار
پیاسو کتنے دل تمہارے واسطے ہیں بیقرار

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

رو رہے ہیں پیاسو ابتک تیرے چشمے پھوٹ کے
تارے ماتم کر رہے ہیں آسماں سے ٹوٹ کے
کیا تحمل تھا نہ کی، بھولے سے پانی پر نظر
پیٹتی ہے موجِ دریا آج تک ساحل پر سر

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

ہر دکھوں کو تم نے جھیلا خندہ پیشانی کے ساتھ
آہ، نہ کی، دل بہلا افکوں کی تقیانی کے ساتھ
موت پر تم چھا گئے، یا موت تیر چھا گئی
زیرِ خنجر تمکو میٹھی نیند، کیسی آگئی

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

ہر مجاہد، ظہر کو، تیروں کی زد میں آگیا
سجدے باقی رہ گئے اس شان سے سجدہ کیا
ظلم کے ہر حوصلوں کو پست تم نے کر دیا
زیرِ خنجر خود گلا بڑھ بڑھ کے تم نے رکھ دیا

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

نوکِ نیزہ پہ بھیجے تم نے اپنے رکھ دیئے
خونِ دل بہتا رہا، پر شکر کے سجدے کیئے
کس قدر قابو میں دل تھا، آہ تک نکلنے نہ دی
جان اپنی دے دیا اور حق پہ آنچ آنے نہ دی

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

تیغ کی دھاروں پہ جب، سوکھے گلوں کو رکھ دیا
ظلم نے شرما کے خود ہتھیار اپنا رکھ دیا
دل ہو ٹکڑے غم سے لیکن صبر کا دامن چھٹے
ظلم پیچھے ہٹ گیا، لیکن نہ تم پیچھے ہٹے

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

مرے عاشق لاج رکھ لی ملتِ اسلام کی
کہہ رہا ہے، کربلا کے مرنے والوں کا یہ خون

ظلم جتنے بڑھ رہے تھے، زخم دل بھرتے رہے
ساری دنیا درد سے تڑپی تو تم ہنستے رہے
ہار کے، باطل نے بھی کلمہ صداقت کا پڑھا
طالبِ بیعت نے بھی قدموں پہ سر کو رکھ دیا

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

وہ ارادے مستقل وہ حوصلے بڑھتے ہوئے
جم گئے ہتھیار ہیں تیروں کی تم ہنستے ہوئے
نوکِ پیکاں مڑ گئی لیکن نہ تم ہرگز ہٹے
مر کے بھی، اے لڑنے والو اپنی جا پر تھے اڑے

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

کچھ عجب انداز سے اے مرنیوالو مر گئے
قبر میں اپنے ساری دنیا کو پریشاں کر گئے
اب تمارا کارنامہ ہر لبِ انساں پہ ہے
ہاں تمارے غم کا سکہ ہر دلِ انساں پہ ہے

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

صبر کا دامن نہ چھوڑا پیاس سے تڑپا کیے
آہ تک آئی نہ لب پر، زخم کو کھایا کیے
ہائے کتنے زخم کھا کر سینۂ صد چاک پر
ناز سے کے پالے ہوئے سوتے ہو ٹھنڈی خاک پر

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

سونے والو تم کو کیسی نیند ہے یہ آگئی
اب اٹھو، یہ دھوپ دیکھو، آکے سر پہ چھا گئی
پھر اٹھو اک بار دنیا کو جگا کے سو رہو
قوم کی بگڑی ہوئی قسمت بنا کے سو رہو

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

السّلام اے کشتگانِ تیر و خنجر السّلام
السّلام اے زینبؑ مضطر کے دلبر السّلام
السّلام اے قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ السّلام
کشتۂ تیرِ جفا معصوم اصغرؑ السّلام

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

اے ضعیفوں کی سپر ابنِ مظاہر السّلام
اے زہیرِ قین اے حرِّ دلاور السّلام
السّلام اے پیاس کے مارو بہتر السّلام
السّلام اے جان دینے والو حق پر السّلام

السّلام اے فاطمہؑ کے ماہ پارو السّلام   السّلام اے کشتیٔ دیں کے سہارو السّلام

خوں سے ان کے جلتی ہے ابتک شمعِ اسلام کی
ہیں یہی تفسیرِ معنیٔ بل عباد مکرمون (۱ آیت)

۱۔ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون ۔ وہ ہمیشہ ... جو سبقت ... احکامِ الٰہی پر ...

مجاہد عالم

از زاہد رضوی

(حضرت امام حسین علیہ السلام اور واقعہ کربلا پر ایک تحقیقی نظر)

مجاہدین کربلا کی جنگ اور واقعہ کربلا کی خونی داستان میں وہ وہ رموز پوشیدہ ہیں کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق اس سے سبق لیتا ہے۔ حضرت امام حسینؑ رسول اللہؐ کے چھوٹے نواسے، فاطمہؑ کے پارۂ جگر اور حضرت علی علیہ السلام کے چھوٹے فرزند ہیں آپ ۳ر شعبان ۴ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ قدرت اور فطرت کی طرف سے دنیا میں جتنے بڑے اور اہم واقعات وقوع پذیر ہوئے ہیں ان کے متعلق پیشنگوئیاں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کی نبوت اور حضرت سرکار دو عالمؐ کی پیشنگوئیاں توریت میں ملتی ہیں۔ اسی طرح انجیل، حضرت رسول کریمؐ کی پیشنگوئی فرمائی بالکل اسی طرح واقعہ کربلا کی پیشنگوئی خداوند کریم اور حضرت ختم المرسلینؐ نے فرمائی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث شاہ دہلوی نے حضرت کی شہادت کی پیشنگوئی ثابت کی۔

مولانا مرحوم کے علاوہ امام بیہقی - امام ترمذی - امام احمد ابن حنبل، امام قرطبی، علامہ محرکی اور صاحب ناسخ التواریخ نے بھی حضرت سرکار دو عالم سے متعدد پیشنگوئیاں احادیث صحیحہ کے سلسلہ میں نقل کی ہیں۔ امام طبرانی اور ابن سعد نے لکھا ہے کہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میرا نواسہ حسین طیف کی زمین پر مارا جائے گا اور وہ مٹی بھی مجھ کو لاکر دکھلائی گئی ہے جس پر حسینؑ شہید ہوں گے۔ امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسینؑ دس سال سے مدینہ میں خاموش زندگی گذار رہے تھے مگر یزید نے تخت پر بیٹھتے ہی حاکم مدینہ ولید ابن عتبہ کو خط لکھا کہ حسینؑ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بیعت لو۔ ولید نے امامؑ کو بلوایا۔ اور یزید کا حکم سنایا۔ امام حسین علیہ السلام نے بیعت یزید سے انکار کر کے مدینہ کو ترک فرمایا۔ اس ہجرت میں یہ امر پوشیدہ ہے کہ امام حسینؑ کے پیش نظر اسلام اور پیغمبر اسلام کی عزت اور حرمت مدینہ ملحوظ تھی اور معلوم تھا کہ بیعت یزید سے انکار کے ساتھ ہی یزید سے جنگ کرنی ہوگی جس سے حرمت شہر رسولؐ ضائع ہو جائے گی لیکن ۶۰ھ سے پہلے جس تباہی سے حضرت نے مدینہ کو بچانا چاہا وہی تباہی ۶۳ھ میں یزید کے ہاتھوں نازل ہوئی۔ دس ہزار مسلمان مارے گئے جن میں سترہ سو اصحاب رسولؐ جن میں (۸۰) بدری تھے جو جنگ بدر میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

مدینہ سے نقل کر کے حضرت نے مکہ میں پناہ لی کیونکہ اسی شہر کو خدا کے حکم سے اس کے رسولؐ نے دارالامن قرار دیا تھا۔ مگر یہاں بھی حضرت امام حسینؑ کو قتل کرنے کے لئے یزید کے ہوا خواہ لباس احرام میں ہتھیار چھپائے ہوئے موجود تھے۔ حسین علیہ السلام کو رسولؐ اکرم کی وہ نصیحت یاد آئی کہ "ولدی تم وہ قربانی نہ دینا کہ جس سے خانۂ کعبہ کی حرمت زائل ہو جائے"۔ عجیب بات ہے کہ حضرت نے عبداللہ ابن زبیر کو بھی سرکار دو عالم کی اس وصیت سے مطلع فرمایا اور خود عمرہ حج کو بدل کر آٹھ ذی الحجہ کو مکہ سے باہر ہو گئے محض اس لئے کہ جو کچھ گذرنی ہو اس کہ مبارک کے باہر گذرے اور اس شہر کی حرمت باقی رہے حسینؑ نے اپنے عمل سے پھر دنیا کو بتلایا کہ اسلام کی حفاظت کرنے والے کن کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اپنے اور اہل بیت کے نفوس پر مصیبتیں اٹھا کر کعبۃ اللہ کی حرمت رکھ لی۔ مگر پھر وہی کعبۃ اللہ تھا کہ یزید کے لشکر اور عبد الملک ابن مروان کے عہد اس پر آگ اور پتھر برسائے گئے۔ اس کے غلاف میں آگ لگا دی گئی اور جناب عبداللہ ابن زبیر کو قتل کیا گیا۔ سرکار دو عالم کی طرح فرزند رسولؐ بھی مکہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے جس طرح حضرت ختم المرسلینؐ کو مکہ اور طائف میں پناہ نہ ملی اسی طرح ان کے نواسے کو مدینہ اور مکہ میں پناہ نہ ملی جس طرح ختمی مرتبت کو مدینہ والوں نے پناہ دے کر تبلیغ اسلام کے لئے بلایا تھا۔ اسی طرح ان کے نواسے کو کوفہ والوں نے پناہ دینے کا وعدہ کیا اور صراط مستقیم کی واضح طور پر ہدایت فرمانے کی دعوت دی۔ کوفہ جاتے ہوئے جب آپ منزل ثعلبیہ پر پہونچے تو اس منزل پر طرماح ابن حکم زیارت سے مشرف ہوئے اور خواہش کی کہ آپ کوفہ نہ جائیں۔

امام نے فرمایا کہ میں نے اہل کوفہ سے وعدہ کیا ہے اور وعدہ خلافی کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ یہ تھی تعلیم محمدی کہ باوجود یہ معلوم ہونے کہ کوفہ دشمنوں سے آباد ہے علیؑ کے فرزند نے وعدہ خلافی نہ کرنی چاہا اور تعلیم محمدی کو اپنے اس عمل سے امت پر ظاہر فرما رہے تھے۔ حضرت کے انکار پر طرماح نے درخواست کی کہ آپ بہ مقام جبل آجائیں اور قیام فرما کر جنگ فرمائیں کیونکہ وہ ایک بہت ہی محفوظ اور مستحکم اور ناقابل تسخیر قلعہ ہے۔ مگر امام نے اس رائے کو بھی رد فرما کر کہا کہ میں جنگ کرنے نہیں جا رہا ہوں بلکہ اسلام اور دین محمدی کو حیات بخشنے جا رہا ہوں چھٹی منزل زبالہ پر امام نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور حضرت مسلمؑ اور دیگر محبان اہلبیت مثلاً ہانی ابن عروہ، عبداللہ ابن یقطر کی شہادت کی خبر سنائی اور فرمایا کہ جس کو میرا ساتھ چھوڑنا ہے چھوڑ دے۔ میں اپنی بیعت اٹھا لیتا ہوں یہ سن کر ہزاروں کا قافلہ منتشر ہو گیا اور صرف اہلبیت طاہرین اور اصحاب مخصوص رہ گئے۔ مادہ پرست اور اسلام کا سطحی مطالعہ کرنے والے واقعہ کربلا کو اپنی غلط فہمی کی وجہ سے ملک گیری سے تعبیر کرتے ہیں۔ جب کوئی ملک گیری کا ارادہ رکھتا ہے تو فوجوں کو جمع کرتا ہے۔ نہ کہ ہمراہیوں کو رخصت کرتا ہے۔

بات یہ تھی کہ اس وقت بہ کثرت لوگ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اس لئے جمع تھے کہ ان کو حصول دولت اور مال غنیمت کی تمنا تھی اور سمجھتے تھے کہ حضرت ملک گیری کے لئے چلے ہیں مگر جب حضرت نے صاف صاف ان سے کہدیا کہ حضرت کی شہادت بہر نوع واقع ہوگی اور حضرت کے ساتھ جو کوئی بھی ہوگا وہ شہید ہوگا اور مال و دولت کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گی۔ تو یہ سب دنیا طلب لوگ حضرت سے جدا ہو گئے۔ ساتویں منزل پر حر ابن زیاد الریاحی نے امام کے قافلہ کو گھیر لیا۔ حر کا لشکر پیاس سے بیتاب تھا ساقیٔ کوثر کے فرزند نے اپنے غلاموں کو، ملازمین کو، اصحاب کو اور رشتہ داروں کو حکم دیا کہ حر کے ہمراہیوں اور جانوروں کو پانی پلائیں۔ ملاحظہ ہو اخلاق حسینی! اگر حسینؑ فوج کشی کے لئے جا رہے تھے تو اس نازک موقع پر جب کہ بغیر جنگ کئے حر کا لشکر تشنگی سے خود بخود ختم ہو رہا تھا اس کو بہ آسانی قتل کروانے کے بجائے کیوں پانی پلواتے باوجود ان الطاف وعنایات کے حر نے امام پر زیادتی کرنی چاہی اور چاہتا تھا کہ امام کو گرفتار کر کے کوفہ لے جائے۔ مگر حر اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا اور امام نے کوفہ و دمشق دونوں کے راستے ترک کر کے ایک درمیانی راہ اختیار فرمائی۔ نویں منزل ذی خم پر حسین ابن علیؑ نے پھر ایک بار اصحاب کو جمع فرما کر کوفہ کی حالت سے مطلع فرمایا۔ اور ان کو اپنی شہادت کی خبر دے کر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس منزل پر بھی بعض کمزور دل والے علیحدہ ہو گئے۔ مگر جس قدر اہل دل تھے انھوں نے حضرت کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جب امام کا قافلہ نینوا پہونچا تو ابن زیاد کے احکام حر کو یہ پہنچے کہ "حسین کو قید کر لو اور کسی ایسے مقام پر روکے رکھو جہاں امام کے لئے آب و غذا کا انتظام نہ ہو سکے"۔ اس دوران میں امام حسینؑ ارض کربلا پر دوسری محرم ۶۱ھ کو پہنچ چکے تھے۔ حر نے امام کو آگے بڑھنے سے روکا۔ زہیر ابن القین نے حضرت کو مشورہ دیا کہ حر کے لشکر سے جنگ کرنی آسان ہے کیونکہ اور فوجیں آنے والی ہیں جن کا مقابلہ سخت دشوار ہوگا۔ اس پر امام نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے جنگ کی ابتدا کرنا نہیں چاہتا۔ نکتہ چیں حضرات غور فرمائیں کہ کن کن موقعوں پر فاطمہؑ کے لال نے وقت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ حالانکہ یہ فائدہ اٹھانے کا اچھا موقع تھا۔ حر کا لشکر مختصر تھا دوسری فوجیں آنے تک اس سے مقابلہ نہ صرف آسان تھا بلکہ اس پر یقینی فتح کا امکان تھا۔ ملک گیری کرنے والے ایسے وقتی موقعوں کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مگر حضرت علیؑ کا لال طلب دنیا نہ رکھتا تھا۔ ادھر کوفہ میں ابن زیاد نے خزانوں کے منہ کھول کر اور قتل و غارتگری کا بازار گرم کر کے بقول ناسخ التواریخ کم سے کم بیس ہزار کی فوج جمع کر لی جس کو مختلف سرداروں کے تحت کربلا روانہ کر دیا اس کے علاوہ ابن زیاد نے یہ اعلان بھی کیا کہ جو سر حسینؑ لائے گا اس کو حکومت رے (ایران) دی جائے گی اس پر عمر سعد راضی ہوا اور چھ ہزار کی فوج کے ساتھ ۳ر محرم کو وارد کربلا ہوا۔ عمر سعد نے خدمت امام میں قاصد بھیجا اور وجہ سفر دریافت کی۔ آپ نے صلح پسند جواب دیا کہ کوفیوں نے پناہ دینے کا

رباعی

از حکیم و ڈاکٹر جناب نیساں حیدرآبادی

اسلام کی جان حق کے پیارے ہیں حسینؑ
مانا کہ امیدوں کے سہارے ہیں حسینؑ
جب تک نہ ہو ہر عمل میں کردار اُن کا
کس منہ سے کہیں ہم کہ ہمارے ہیں حسینؑ

فہرست مجالس عزا ماہ صفر

تاریخ	وقت	نام بانی	سکونت
۲۱	۴ بجے عصر	میر مظفر علی	بمکان سید آقا رضا صاحب سلطان پورہ باغ
۲۱	۵ " "	سید محمد شریف وغیرہ	اعجاز منزل دارالشفاء
۲۱	½۶ بجے شام	سید ولایت حسین نقوی	گل کدہ حیدر گوڑہ متصل بانز اسکولس
۲۱	۸ بجے شب	میر باقر حسین خاں	کوچہ صادم جنگ مرحوم روبروئے مکان الہی بیگ
۲۱	" " "	سید محمد عباس رضوی	دارالشفاء متصل محکمہ بلدیہ
۲۱	بعد مغرب	فضل حسین	بمکان میر مصطفے علیخاں متصل ڈیوڑھی نواب منیرالملک
۲۲	۳ بجے عصر	میر کاظم علیخاں	قیصر منزل عقب و متصل محکمہ بلدیہ
۲۳	½۶ بجے شب	سید عبدالحسین موسوی	دارالشفاء شاہراہ عبادت خانہ بمکان فاضل جنگ
۲۳	۵ " "	سید ذاکر حسین تاجر عطر	کونلہ اکبر جاہ قریب عدالت دیوانی
۲۳	۶ " شام	آغا مرزا محمد ہادی	عبادت خانہ دارالشفاء
۲۳	½۶ بجے شام	سید شبیر یار حسین	بیرون دبیر پورہ بمکان سید فرزند حسن صاحب
۲۳	۶ بجے شام	مرزا باقر علی بیگ	کوچہ اللہ داؤ بی بی
۲۳	½۶ " "	مرزا عباس علی خاں	درگاہ حضرت عباسؑ
۲۴	۸ بجے شب	سید علی اکبر	اعجاز منزل دارالشفاء
۲۵	½۴ بجے عصر	میر محمد علی موسوی منعل صاحب	کوچہ کڑہ بیصاحب مکان نمبر (۹۰۰)
۲۵	½۵ بجے شام	امیر علی	بمکان نواب سید محمد مظفر کوچہ کڑہ بیصاحب
۲۵	۷ " شب	نگینہ	بمکان میر تراب علی صاحب رضوی قریب مسجد اشاعشری
۲۵	½۶ بجے شام	سید محمد عابد ابن سید سخاوت علی صاحب	بازار نورالامراء متصل مکان آغا حیدر جنگ مرحوم دیوڑھی
۲۵	½۸ " شب	سید محمد رضا	جواہلگاہ مبارک
۲۶	۵ بجے عصر	سرفراز علیخاں خلف نواب فتحیاب جنگ مرحوم	شاہ علی بنڈہ
۲۶	۶ بجے شام	میر غلام سجاد حسین خاں	جلال کوچہ متصل آبدارخانہ ابن صاحب
۲۶	½۶ بجے شام	اسد علی مرزا	اعجاز منزل دارالشفاء
۲۶	۸ بجے شب	سید زین العابدین	کوچہ داراب جنگ مکان ۔۔ اندرون یاقوت پورہ
۲۶	بعد مغرب	مرزا احمد علی تینیٰ (نواب فیضیاب جنگ مرحوم)	جلال کوچہ بمکان نواب فرخندہ علی خاں
۲۷	۷ بجے صبح	مرزا علی جواد وکیل	ایرانی گلی
۲۷	۴ بجے عصر	سید محمد جعفر رضوی	دبیر پورہ عقب درگاہ کمل والے شاہ صاحب
۲۷	½۳ بجے دن	میر حسین علی	ڈیوڑھی سرتاج جنگ مرحوم منڈی میر عالم
۲۷	۵ بجے عصر	سید سخاوت علی	تاجی منزل دارالشفاء
۲۷	" "	محفوظ علی خاں	ترددیوڑھی شباب جنگ اندرون یاقوت پورہ
۲۷	۸ بجے شب	سید سجاد حسین ذاکر	شربتکدہ سید آقا صاحب بازار نورالامراء
۲۷	½۶ بجے شام	سید علی محمد	کوچہ تاجی صاحب مرحوم دارالشفاء
۲۸	نماز صبح	محمد تفضل حسین	بیرون یاقوت پورہ کوچہ جنڈہ
۲۸	۱۰ بجے صبح	اقبال زیدی	اعجاز منزل دارالشفاء
۲۸	۳ بجے دن	میر عباس علی نقوی	کوچہ وزیر علی دارالشفاء
۲۸	۴ بجے عصر	میر غلام محمد	ڈیوڑھی سرتاج جنگ منڈی میر عالم
۲۸	۷ بجے شب	میر یسین علی خاں	گنڈ تالاب میر جملہ متصل محسن منزل
۲۸	۸ بجے شب	میر قاسم علی متولی	درگاہ قدم رسولؐ
۲۸	½۸ بجے شب	انجمن حسنی	حسینیہ نواب عنایت جنگ
۲۹	۴ بجے عصر	محمد عباس علی خاں	علی یاور منزل بازار نورالامراء
۲۹	½۶ بجے شام	میر جمال علی	بازار نورالامراء معبرو مکان آغا حیدر جنگ
۲۹	۸ بجے شب	محمد جعفر حائری	ڈیوڑھی نواب کریم الدولہ مرحوم چھتہ بازار
۲۹	۸ بجے شب	نوجوانان دارالشفاء	الاوہ سرطوق مبارک دارالشفاء
۲۹	۹ " "	میر تراب علیخاں	ڈیوڑھی اعتصام الدولہ کمان الہی بیگ

دلچسپ و عجیب خبریں

ایک ہندوستانی کو لاٹری میں ایک لاکھ روپیہ انعام ملا۔ رنگون ۲۳ دسمبر۔ انڈین اسٹیٹ لاٹری کے ایک ایک لاکھ روپیہ کے تین انعام تھے۔ ان میں سے دو انعام دو برمیوں کو ملے ہیں اور تیسرا انعام ایک ہندوستانی کے حصہ میں آیا ہے۔

نصف صدی انتظار کے بعد شادی۔ لندن ۲۲ دسمبر۔ ایک خاتون کی ۱۸۷۹ء میں نسبت ہوئی تھی۔ یہ خاتون اپنے منسوب کی واپسی کے انتظار میں گذشتہ ۴۸ سال سے اپنی ایک سو عمر رسیدہ بہن کے ہمراہ زندگی بسر کر رہی ہے۔ شادی کے لئے ۴۹ برسوں کے انتظار کے دوران میں اس نے اپنے منسوب کو چند بار دیکھا۔ اس جوڑے کی کرسمس میں شادی ہوگی۔

عجیب پریس

لندن ۲۲ دسمبر۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ عجیب فرم لندن کا ایک پریس ہے۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس پریس میں ڈائرکٹر سے لے کر چپراسی تک کے مصر ہیں۔ اور یہ بالکل ایک خاندان کا پریس معلوم ہوتا ہے۔ اس پریس میں کسی معاملہ کا اسی وقت فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جب معمولی سے معمولی ملازم تک اس پر متفق ہو جائے۔

ہندی دلہن چاندی کی ساڑی میں۔ لندن ۲۲ دسمبر۔ جب مونیکا واٹس گیتا نے ہندی شاہی توپ خانہ کے کپتان بی۔ ای۔ سعدی جنکس سے لندن میں شادی کی۔ تو اس نے خالص چاندی کی ساڑی زیب تن کی تھی مشہور مصنف امراض دق کے علاج کے ماہر کی ٹیکا ماتھو کی دختر ہے۔

عراق میں آثار قدیمہ کی دریافت۔ بغداد ۲۲ دسمبر دنیا بھر کے ماہرین آثار قدیمہ آرد یلہ کے مقدس حکیکی شہر میں دریافت شدہ اشیاء کی تفاصیل دریافت کر رہے ہیں۔ عراقی حکومت کے زیر اہتمام جو کھدائیاں ہوئیں جس میں چار ہزار سال قبل مسیح کے منادر، مقابر اور بت برآمد ہوئے ہیں۔

مجالس عزاء

فخرالواعظین عمدۃ الذاکرین مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی پروفیسر سلطان المدارس لکھنو ۲۰ صفر المظفر تا ۴ ربیع المنور ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۱ اسفندار تا ۱۹ اسفندار ۱۳۷۱ ف مجالس سید الشہداء بمقام علی یاور منزل بازار نورالامراء پڑھیں گے روزانہ مجلس ٹھیک ½۶ ساعت مغرب شروع ہوگی۔

محمد افضل علی خاں جاگیردار
اسپشل انجنیئر برقی اضلاع سرکار عالی
حیدرآباد دکن

اشتہار

حکمہ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ بیدر۔ باجلاس مولوی سید علی خاں صاحب بی اے ایل ایل بی منصف بیدر

نمبر مقدمہ ۶۷ / ۱۳۷۰ ف رجسٹر نمبر ۲۔

مقدمہ

درخواست صداقت نامہ وراثت متوفی کونڈی با

ہرگاہ مقدمہ ہذا میں ذریعہ اشتہار ہذا آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رام سود مسماۃ کونڈی با معہ لڑکیاں ملکا ما و ساوتا بائی بولایت مادر ہیرا بائی زوجہ کونڈی با نے درخواست صداقت نامہ وراثت کی پیش کی ہے۔ کہ ہم مسمیان کے وارث و قائم مقام ہیں۔ اور جو رقم ڈپہ خانہ بیدر میں دو صد روپیہ جمع ہے اس کے پانے کے ہم مستحق ہیں۔ اس لئے ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو متوفی کے وارث ہونے کا ادعا ہو۔ وہ بتاریخ ۸ اسفندار ۱۳۷۰ ف بوقت ۱۰ بجے دن حاضر عدالت ہو کر حسب ضابطہ کاروائی کریں بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ ہوگی۔ فقط

ثبت دستخط
منتظم عدالت بیدر

اہم ہفتہ واری عالمی خبروں خلاصہ

دنیا

فرانس کی قومی مجلس نے منافع پر محصول لینے کے مسودہ کو منظور کرلیا

پیرس ۲۴ ڈسمبر۔ فرانس کی قومی مجلس نے منافع پر محصول لینے کے مسودہ کو منظور کرلیا ہے یہ حکومت کے خلاف افراط زر کے منصوبہ کی پہلی جو جو منظوری ۲۸۰ کے مقابلہ میں ۳۲۹ آرا سے ہوئی اشتمالیوں، چند انتہا پسندوں جنہیں سے اکثر و بیشتر سیدھے بازو سے تعلق رکھتے ہیں اور جنرل ڈیگالی کے موئدین نے مسودہ کی مخالفت کی۔

پہلی جمہوری شہر کے ۳ عرصہ سے ریاست ہائے اڑیسہ کا نظم و نسق صوبائی حکومت سنبھال لیگی

کٹک ۲۴ ڈسمبر۔ حکومت اڑیسہ کا ایک اعلامیہ ہے کہ پہلی جنوری ۱۹۴۸ء سے ریاستہائے اڑیسہ کا نظم و نسق صوبائی حکومت سنبھال لے گی۔ اعلامیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مختلف درباروں میں ملازمتیں ہیں ان کے لئے نئے سرے سے تنظیم کی ضرورت ہوگی۔

چین میں نیا دستور نافذ ہوگیا ملک بھر میں قومی جھنڈا لہرایا جائے گا۔

نانکنگ ۲۵ ڈسمبر۔ آج چین میں نیا دستور نافذ ہوگیا ملک بھر میں چین کا قومی جھنڈا لہرایا جائے گا آج یہاں ایک غیر سرکاری تقریب منائی جارہی ہے۔ نئے دستور کے تحت ۲۰ سال کی عمر کے ہر چینی کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ کل رات چینی حکومت نئی منتخب شدہ قومی مجلس کے بارے میں ایک حکم جاری کرنے والی ہے۔

اقتصادی بحران جنگ روکدیگا

لندن ۲۷ ڈسمبر۔ گذشتہ ایک سال سے عالمگیر سیاست کے میدان میں واقعات نے جنگ کے خطرہ کو بہت زیادہ بڑھادیا ہے لیکن اقتصادی بحران اب بھی ایک عام جنگ عظیم کو روک سکتا ہے (گلوب)

شاہ اٹلی کا انتقال۔ سکندریہ ۲۹ ڈسمبر۔ سابق شاہ اٹلی وکٹر ایمانیول (جو ماہ مئی ۱۹۴۶ء میں اطالوی تخت سے علحدہ ہوکر مصر میں جلاوطنی کے ایام گذار رہے تھے) کل یہاں انتقال پاگئے۔ شاہ مذکور کی عمر ۷۸ سال کی تھی۔

اسلام

۲۳ دنوں میں فلسطین میں ۲۵۰ آدمی ہلاک ہوئے

حکومت کا اعلان۔ بیت المقدس ۲۴ ڈسمبر۔ حکومت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلہ تقسیم فلسطین کے بعد سے اب تک ۲۳ دنوں میں فلسطین میں ۲۵۰ آدمی ہلاک ہوگئے ان میں ۹۰ یہودی ۱۲۸ عرب ۹ انگریز اور چار دوسرے آدمی شامل ہیں۔

بیت المقدس میں فسادات پرامن علاقوں تک پھیل گئے

تل ابیب حیفہ، بحیرہ روم کے ساحلی میدانوں میں جھڑپیں۔ بیت المقدس ۲۴ ڈسمبر۔ فلسطین کی اطلاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ اب فسادات پرامن علاقوں تک پھیل گئے ہیں۔ کل تل ابیب حیفہ کے علاوہ بحیرہ گلیلی کے اطراف اور بحیرہ روم کے ساحلی میدانوں میں، جو شمالی فلسطین پر واقع ہیں جھڑپیں ہوئیں کل مسلح عربوں نے مشین گنوں، بموں اور رائفلوں سے تل ابیب کے سرحدی شہر پر غذا اور آدمیوں کے ایک قافلہ پر جیپ کر حملہ کیا۔ عربوں کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آبادیوں کو غذا سے محروم کرکے اپنی گوریلا فوج کے لئے وہ غذا حاصل کرنا چاہتے ہیں، حیفہ کے قریب گیارہ واگن لوٹ لئے گئے کل عربوں نے حیفہ کے قریب گیارہ واگن لوٹ لئے مکانوں کی چھتوں سے جیپ گاڑیاں جلائی گئیں اور بعد میں عربوں نے حملہ کرکے واگنوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔

عرب ریاستی وفد کے صدر نے کل رات لندن میں عرب ریاستوں کے دورے کا حال بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ عربوں کی دھمکیوں کو معمولی بات سمجھ رہے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ تمام عربوں نے آخر دم تک لڑنے کا عزم کرلیا ہے عرب یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہودی قومی وطن کی جو تحریک اٹھائی گئی ہے اب یہ جنوب شہر تو مجر اور وسط فلسطین تک بڑھائی جائے گی۔

پانی کے ذخیرہ میں زہر ملانے پر یہودی کی گرفتاری۔ دمشق ۲۹ ڈسمبر۔ صوبہ جزیرہ میں الکنجر کے پانی کے ذخیرہ میں کوئی دوا ڈالتے ہوئے ایک فلسطینی یہودی کو گرفتار کر لیا گیا اس یہودی کا ... [illegible] ... پینے کے ذخیرہ کا پانی استعمال کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

پاکستان

قائد اعظم گورنر جنرل پاکستان کی سالگرہ

لاہور اور کراچی میں روح پرور مناظر

لاہور۔ ۲۷ ڈسمبر خان افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے قائد اعظم کی سالگرہ کی خوشی میں مہاجرین کو پلاؤ تقسیم کرنے کا انتظام کیا تھا۔ اس کے علاوہ مغربی پنجاب میں گرم کپڑے بھی تقسیم کئے گئے۔

بعد نماز جمعہ تمام مساجد میں قائد اعظم کی درازی عمر کی دعائیں مانگی گئیں اور نفل شکرانہ ادا کئے گئے۔ کل صبح لاہور اور کراچی میں سرکاری اور غیر سرکاری عمارات پر قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ قائد اعظم کو دنیا کے مختلف مقامات سے مبارکباد کے پیامات وصول ہو رہے ہیں۔ صدر ٹرومن مسٹر اٹیلی عرب اعلیٰ کمیٹی مشرقی بنگال اور پاکستانی وزراء نے قائد اعظم کو مبارکباد کا پیام روانہ کیا ہے۔ پاکستانی سفیر متعینہ لندن حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے بھی ایک پیام روانہ کیا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، برما میں قائد اعظم کی سالگرہ کے جلسے منعقد کئے گئے۔

قائد اعظم فنڈ میں آغاخان کا ڈھائی لاکھ کا عطیہ

کراچی ۲۴ ڈسمبر۔ یہاں کی ایک موصولہ اطلاع کے بموجب ہز ہائی نس آغاخان نے قائد اعظم امدادی فنڈ مہاجرین میں ڈھائی لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مزید ڈھائی لاکھ روپیہ اسی سرمایہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہندوستان

دہلی میں خنجر زنی کی واردات ریلوے لائن پر نعشیں

نئی دہلی ۲۱ ڈسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرسوں رات میں شاہدرہ ریلوے اسٹیشن کے قریب دو اشخاص کے خنجر بھونکا گیا۔ ایک شخص کی حالت نازک ہے ریلوے لائن پر دو اور مسافرین مردہ پائے گئے۔

جعلی نوٹ بنانیوالے گروہ کا ممبر گرفتار

بنارس ۲۴ ڈسمبر بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی کو دس دس روپیہ کے (۸۸) نوٹوں کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ شخص اس گروہ کا ممبر ہے جو ملک بھر میں جعلی نوٹ چلاتا ہے۔ ہر صوبہ میں خفیہ پولیس اس گروہ کی تلاش میں مشغول ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گرفتار شدہ شخص نے اس گروہ کا ہیڈ کوارٹر مشرقی و مغربی بنگال کے درمیان بتایا ہے جہاں کثیر تعداد میں نوٹ تیار کرکے ملک بھر میں تقسیم کرنے کے لئے روانہ کئے جاتے ہیں۔

حکومت بہار کی جانب سے مابعد جنگ منصوبوں کے لئے دس لاکھ روپے کی منظوری

پٹنہ ۲۴ ڈسمبر۔ حکومت بہار نے سائنس اور مابعد جنگ منصوبوں کی تکمیل کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کئے ہیں یہ اعلان کرتے ہوئے صوبائی رکن حکومت مقامی نے بتایا کہ اس رقم میں سے آدھی مرکز ادا کرے گا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی وفات حسرت آیات

لندن ۲۵ ڈسمبر۔ جامعہ اسلامیہ علیگڈھ کے سابق معین امیر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے کل یہاں ایک شفاخانے میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم ایک عرصہ سے علیل تھے۔

حکومت ہند نے جوناگڈھ کے افسر نظم و نسق کو جوناگڈھ کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد پر قبضہ دیدیا۔

۲۵ ڈسمبر جوناگڈھ کے افسر نظم و نسق کو نواب صاحب جوناگڈھ کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد پر قبضہ کا اختیار دیدیا ہے، معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب کی جائداد کی مجموعی مالیت ایک کروڑ بتیس لاکھ روپیوں کی ہے۔

پٹنہ میں مسلمانوں کی خانہ تلاشیاں

پٹنہ ۲۰ ڈسمبر۔ یہاں کئی مسلمانوں کی تلاشیاں لی گئیں بعض مکانات سے ناریل کے خول میں بنائے ہوئے بم دستیاب ہوئے۔

پناہ گزینوں کی چھوڑی ہوئی جائداد کا مسئلہ

نئی دہلی ۲۰ ڈسمبر۔ مرکزی وزارت امداد و بحالی نے اعلان کیا ہے کہ پناہ گزینوں کی چھوڑی ہوئی جائداد کی نگہبانی اور اس کو متعلقہ لوگوں کے حوالے کرنے پر حکومت غور کررہی ہے۔

دکن

نلگنڈہ کی نازک صورت حال لوٹ مار آتش زنی حیدرآباد۔ ۲۴ر ڈسمبر نلگنڈہ اور قتل وخون۔ اس کے مواضعات میں امن شکن تحریکات کی وجہ سے ہر طرف ہراس پھیلی ہوئی ہے رعایا کا امن پسند طبقہ ہر لحظہ خطرات محسوس کر رہا ہے انڈین یونین سے علاقہ کے قزاق ٹولیاں کی شکل میں حملہ آور ہو کر لوٹ مار آتش زنی اور قتل وخون کا ارتکاب کر رہے ہیں خاص طور پر تاپیر۔ جنگاؤں اور سریاپیٹھ مت متاثر ہیں ان علاقوں میں امن شکن تحریک کمیونسٹ کے نام سے چلائی جا رہی ہے۔ کمیونسٹ تحریک کے چلانے والے بیشتر سکانگریسی اور آریہ سماجی ہیں۔

امن شکنی کے اسباب۔ واقعہ یہ ہے کہ کمیونسٹ تحریک دیشمکھوں۔ جاگیرداروں کے مظالم اور راشی عہدیداروں کی بددیانتی کی پیداوار ہے اور اب اس تحریک پر انیٹ کانگریس کے امن دشمن عناصر غالب آ گئے ہیں۔ سوامی رامانند تیرتھ صدر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے بیانات جن کی ان مواضعات میں مختلف زبانوں میں اشاعت ہو رہی ہے آگ پر تیل کا کام کر رہے ہیں۔

حملہ آور ہونے کا طریقہ۔ حملہ سے پہلے مواضعات کے مسلم گھروں پر نشان لگا دیا جاتا ہے اور حملہ میں لوٹ مار کے ساتھ مکانات نذر آتش کر دیئے جاتے ہیں ہر گاؤں میں انڈین یونین اور کانگریس کا پرچم لگانے کی کوشش کی جاتی ہے مقامی باشندوں کا خیال ہے کہ حکومت آج جن انتظامات کی طرف متوجہ ہے وہ آج سے کم از کم ایک سال قبل ہونا چاہیئے تھا۔

مظالم کی داستان۔ مظالم عام ہو گئے ہیں کہ بہت کم لوتوالی پر تک گولی چلائی جاتی ہے۔ جنگاؤں کے ایک علاقہ ناکوریں گزشتہ ہفتہ نو آدمیوں کی ایک موٹر نذری جلادی گئی اور ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ کر اس کے سامنے نذر آتش کیا گیا کوتوالی کے ایک جوان کو ایک گڑھے میں زندہ دفن کر کے گھاس سے جلانے کی کوشش کی گئی۔

حالات کوتوالی کے ۔ حملہ آوروں کے دو جماعت قابو میں ہیں۔ کی اطلاع پر جب کوتوالی پہنچی ہے تو کچھ دیر یہ کوتوالی سے مقابلہ کرتے ہیں اور پھر فرار ہو جاتے ہیں، کوتوالی کی آتش باری میں جو لوگ ہلاک ہوتے ہیں ان کی لاشوں کو اپنے ساتھ لیکر چلے جاتے ہیں کس وقت تک تو حالات کوتوالی کے قابو میں ہیں۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

سکندرآباد کے تھانہ کوتوالی پر بم اندازی دو جمعدار اور چار جوان زخمی۔ حیدرآباد ۲۵ ڈسمبر سکندرآباد کے تھانہ کوتوالی پر آج صبح سوا چار بجے بم پھینکا گیا۔ جس سے دو جمعدار اور چار جوان زخمی ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ رات کی ڈیوٹی کے بعد جب کوتوالی کی یہ جماعت سو رہی تھی تو بم انداز کسی طرح موقع پا کر مانک کالی کے ماننے والے ندر پر صبح سوا چار بجے بم اندازی کر کے فرار ہو گئے بم اندازی کے بعد دھواں کی وجہ سے پہرہ کے جوان کو یہ لوگ نظر نہ آ سکے عمارت کی چھت اور دیواروں پر بھی نشانات آئے دھماکہ کے ساتھ ہی تھانہ کی گھڑی رک گئی اور دور دور تک دھماکہ کی آواز سنائی دی۔

زخمیوں کو رجوع دواخانہ کیا گیا جہاں ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ صدر ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر نے متاثرہ مقام اور دواخانہ میں زخمیوں کا معاینہ کیا۔

بم کے پرزوں پر جو نقوش اور تحریر ہے اس سے بم کے فوجی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ مددگار کوتوالی مسٹر ریاض احمد سکندرآباد اور اس کے نواحی علاقہ میں مشتبہ اشخاص پر تحقیق کر رہے ہیں۔ مسٹر عشرت اللہ صدیقی اور مسٹر پٹیل انسپکٹران بھی مصروف تفتیش ہیں۔

موکب شاہانہ پر دستی بم پھینکنے والے ملزم کے بینہ معاون کی پیشی میں۔ حیدرآباد ۲۵ ڈسمبر اعلیحضرت واقدس کی موٹر پر ۴ ڈسمبر کو دستی بم پھینکنے والے ملزم کے ایک بینہ معاون جرم گنڈیا کو جو ایک حجام ہے کل مولوی بشیر الدین احمد صاحب ناظم فوجداری کے اجلاس پر بعد تکمیل تحقیقات پیش کیا گیا اسے ریمانڈ جیل کر دیا گیا ہے۔

گنڈیا نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں اقبال جرم کیا۔

دواخانہ عثمانیہ کی عمارت میں توسیع حیدرآباد ۲۵ ڈسمبر عثمانیہ دواخانہ کی موجودہ عمارت میں بعدم گنجائش کی وجہ سے جو مشکلات پیش آ رہی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے مولوی عبد الرؤف صاحب صدر المہام تعمیرات نے دواخانہ عثمانیہ کی عمارت میں توسیع کرنے اور ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے کہ دواخانہ میں مریض زیادہ سے زیادہ تعداد میں رکھے جا سکیں اس سلسلہ میں صدر المہام موصوف نے دواخانہ عثمانیہ کی عمارت کا معاینہ کرنے والے ہیں۔

غربا میں دو لاکھ کے پارچہ اور غلہ کی تقسیم حیدرآباد ۲۵ ڈسمبر موکب ہمایونی کو ضرر پہنچانے کی بدبختانہ کوشش سے بافضلہ الٰہی ذات ہمایونی کے مامون ومحفوظ رہنے کی مسرت میں دو لاکھ روپیے کی جو رقم سرکار نے بطور صدقہ دینا منظور کی ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ روپیے کے پارچے اور پچاس ہزار روپیے کے غلہ کی مستحقین کو تقسیم عمل میں آئے گی اس غرض کے لئے رقم کمشنر صاحب پارچہ اور ضمینگ ڈائرکٹر اتحادی کمرشیل کارپوریشن کے پاس بھیجدی گئی ہے پارچہ اور غلہ کی تقسیم (۱) بلدیہ (۲) نیر مائی نس پرنس آف برار ریلیف کمیٹی (۳) مراکز بہبودی اطفال (۴) بیت المعذورین (۵) مہاجرین (۶) یتیم خانہ جات (بتوسط ناظم صاحب بلدیہ) (۷) جذام گھر کے توسط سے عمل میں آئے گی۔

ایجنٹ جنرل۔ حیدرآباد ۲۲ ڈسمبر دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین کی ایجنٹ جنرل کی خدمت پر حکومت حیدرآباد کی جانب سے نواب زین یار جنگ بہادر سابق نائب صدر اعظم کا تقرر ہوا ہے

نواب یوسف یار جنگ بہادر اسپیشل افسر کی حیثیت سے انڈین یونین جائینگے

والاشان نواب معظم جاہ بہادر۔ حیدرآباد ۲۶ ڈسمبر والاشان حضرت نواب معظم جاہ بہادر شہزادی نیلوفر صاحبہ کے ساتھ آج شام کے چھ بجے ذریعہ طیارہ انگلستان سے مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئے۔

صدر ناظم رابطہ۔ حیدرآباد ۲۷ ڈسمبر کوتوالی فوج اور مال اور دیگر محکمہ جات کو مربوط رکھنے کے لئے ایک نئی خدمت صدر ناظم رابطہ کے نام سے منظور کی گئی ہے جس پر مولوی محبوب علی خاں صاحب ناظم راتب بندی کا تقرر ہوا ہے۔ جن کا پاسپورٹ... بہادر سے تعلق ... فائلات آبکاری پر مولوی عز الدین مسعود صاحب ناظم بندوبست کا تقرر ہوا ہے۔

میر مجلس عدالت العالیہ حیدرآباد۔ ۲۷ ڈسمبر۔ باتباع فرمان خسروی میر مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ پر مولوی خلیل الزماں صاحب صدیقی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا

حیدرآباد۔ ۳۰ ڈسمبر۔ وثوق ذرائع سے پریس ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت حیدرآباد نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے جن کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے اور جو اس وقت ممالک محروسہ سرکار عالی کے مختلف جیلوں میں قید یا نظر بند ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں کی رہائی کے احکام کسی بھی لمحے جاری ہونے کی توقع ہے

سکندرآباد میں گرفتاریاں تیزاب اور اہم کاغذات کی حیدرآباد ۱۰ ڈسمبر تھانہ کوتوالی برآمدی۔ سکندرآباد پر بم اندازی کے سلسلہ میں کوتوالی کی تفتیش جاری ہے۔ ابھی تک ... افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے تلاشی میں ایک کے پاس چند اہم کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ اور ایک کے پاس سے تیزاب نکلا ہے

نلگنڈہ کی نازک صورت حال حیدرآباد ۲۸ ڈسمبر نلگنڈہ کی نازک صورت حال کے سلسلہ میں مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۲۲ ڈسمبر کو یوئی کا غلہ بنڈیوں کے ذریعہ مستقر سریاپیٹھ لایا جا رہا تھا کہ بعض اشرار نے اس جوان کو جو بنڈیوں کی حفاظت کر رہا تھا شدید ضربات لگائے جس کے صدمہ سے وہ ہلاک ہو گیا۔ حملہ آوروں نے جوان کی رائفل اور کارتوس چھین لئے۔

یونین کی فوج کا تخلیہ چالیس اقساط میں ہوگا حیدرآباد ۲۸ ڈسمبر۔ مملکت حیدرآباد اور انڈین یونین کے معاہدہ کو روبہ عمل لانے کی کارروائیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد سے انڈین یونین کی فوج کا تخلیہ شروع ہو چکا ہے۔ کچھ حصہ جا چکا ہے تخلیہ چالیس اقساط میں ہوگا۔

پولیس کے دستہ پر بم پھینکا گیا حیدرآباد ۳۱ ڈسمبر ستاگالہ کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ وہاں پولیس کے ایک دستہ پر بعض نامعلوم اشرار نے شب جمعہ ایک بم پھینک دیا جس کی وجہ سے پانچ جوان بری طرح زخمی ہوئے۔

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر وجامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا جسے فتوے سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶ قیمت رعایتی عہ

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہتر مقبول کتاب پانچواں اڈیشن ۱۴۴ کھرہ کاغذ ۱۲/-

زین العابدین فقہ و عقائد میں بےنظیر کتاب ۱۴۴ چکنا کاغذ عمر

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴/-

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث علم اخلاق میں ایک بےمثل و بےنظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم عہر

اقوال اہل بیت نبی مختار - بحار الانوار دو ترجمہ جلد اول حجم ۵۵ کاغذ چکنا ۶/- ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید ۳۲ ۱/-

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ کاغذ کھرہ ۴/-

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفاد آخرت از لائق مرحوم ۵۵ ۶/-

مثنوی نہم و دہم و یازدہم ناصر العاشقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸/-

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی - ۴/-

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربہ عملیات وسور قرآنی ہفتہ کے خواص و ادعیہ و زیارات ۱۶۰ ۶/-

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم ـــ قیمت ـــ زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم ـــ قیمت ـــ زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید بےمثل رسالہ ۲/-

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳/-

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸/-

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴/-

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶/-

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک ۲۳۲

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد قدس سرہ حیدرآباد دکن ۱/-

سیرت عقیلہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح ابتک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا ۳۲۵ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱/-

سوانح شہید ثالث - ۴/-

تذکرہ قنوجی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ ۱۴۴ کھرد ۴/-

خیابان لقا سوانح عمری چندو لال مہاراجہ بی بی ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴/-

نقشہ ایران رنگین ۸/- رسالہ ۴/-

سوانح زندہ شاہ مدار ۱/-

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف رسالہ نامہ حیدر حشری

عراق و ایران سفر نامہ عالیجناب خانبہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس بنگن پلی ضخامت ۳۲۵ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ـــ

سفر نامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفر نامہ ۴/-

حیات ابوطالب مرتبہ خالد ۸۲ ۶/-

حجج و بینات در بیان معجزات تنقیات عالیات صفحہ ۴۴ ۱۴/-

قلب تسکین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ بشکل مناجات از تسکین صاحب ۳/-

زیارت عاشورا جلی قلم - ۴/-

زیارت مفجعہ حضرت زینب - ۳/-

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳/-

زیارت اربعین - ۳/-

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی حکیما ۲/-

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳/- کھرہ ۲/-

دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳/-

دعائے ختم قرآن - ۱/-

حدیث کسا مترجم اردو - ۲/-

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۳/-

دعائے مشلول مترجم اردو ۲/-

دعائے سباسب ۴/-

نور الجنان ترجمہ ضیاء اللسان مجموعہ نقوش و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸/-

جلد ب عشیبد از محترمہ روپ کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۴/-

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳/-

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳/-

عریضہ بمقاصد - در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ - ۲/-

صحیفہ تجلی - مجموعہ قصائد رزم قسم اول ۱۲ اوسط ۱۲/- آنے - ۱/-

تعویذات

دعائے علوی عجیبہ - برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۲/-

دعائے ہفت عہدام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے - ۲/-

دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/-

دعائے دفع طاعون ہیضہ نائیفائڈ ۲/-

دعائے قلعہ حسین - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے۔ ۲/-

ایضاً مع ام الصبیان ۳/-

دعائے خطرات م - ۲/-

دعائے دفع سحر و جادو ۲/-

دعائے سوسن مرجانہ - برائے محبت شوہر ۲/-

دعائے نور برائے دفع تب و ٹائیفائڈ و امراض حاوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲/-

دعائے حرز ابو دجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲/-

دعائے یسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشایش کار و حصول ملازمت و ترقی - ۲/-

حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کار بائے مشکل

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دفع امراض - ۲/-

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲/-

دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نام باریتعالے دافع بلیات و حادثات - ۱/-

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین

ایضاً - آیۃ الکرسی مکمل جس میں آیۃ الکرسی ... آیۃ فلادی ... ۲/-

دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ عمر

دعائے ناد علی جس میں ناد علی ... ۲/-

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے ۔

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

[illegible] امام عراقی ۳۰ نوحے [illegible] زسوز خوانی کے [illegible] شہادت امام حسینؑ تک [illegible] کاغذ [illegible]

ہلال محرم حصہ دوم [illegible] رباعی [illegible] سلام [illegible] مرثیے [illegible] واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے [illegible] سوز خوانی کے مرثیے حجم ۲۱۴ صفحے کاغذ چکنا [illegible]

ہلال محرم حصہ سوم ۱۸ رباعی ۴۰ سوز ۴۰ سلام ۲۴ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت جیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۴ کہرہ [illegible]

ہلال محرم حصہ چہارم۔ تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہتیل مسکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ [illegible] چکنا کاغذ [illegible] کہرہ سے ہر دو حصہ سوم و چہارم یکجائے کہرہ کاغذ [illegible]

ہلال محرم حصہ پنجم۔ ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہندہ تک کے بہتیل مسکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ [illegible] چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

ہلال محرم حصہ ششم۔ تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۳ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع کے منتخب مسکی مرثیے اور نوحے حجم صفحہ ۵۱۲ چکنا کاغذ [illegible] کہرہ [illegible] ہر دو حصہ پنجم و ششم یکجائے کہرہ [illegible] چکنا کاغذ [illegible] ہر چھ حصے یکجائے جس میں حصہ سوم و ششم کہرہ [illegible] ایضاً ہر چھ حصے یکجائے کاغذ کہرہ جس میں حصہ اول دوم چکنا ہوگا [illegible]

ہلال ماتم ۔ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

فغان برائیس ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۱۴ خمسہ ۱۱ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کہرہ [illegible]

سفیر ماتم ۔ ۱۱ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۰ چکنا کاغذ [illegible] کہرہ [illegible]

سبع مثانی [illegible] کے خاص [illegible] کے بسلسلہ [illegible] چودہ [illegible] صفحہ ۱۹۲ کاغذ کہرہ [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر دستیاب محرم رسول خداؐ سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۶۲ کاغذ چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ و شہادت امام چہارم سے یا انہدام جنت البقیع و دفع طاعون کے ۱۳۸۱ نوحے صفحہ ۲۱۴ کاغذ کہرہ مجلد سلے چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ ۱۱ چید [illegible] نوحوں کا مجموعہ

عزائے ماہ محرم صفحہ ۱۴۴ کہرہ ۱۰

شہاب [illegible] مجموعہ نوحہ جات شعور مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت جام [illegible] تمام ہندوستان میں ہے [illegible] حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۶۳ نوحے صفحہ ۲۹ کاغذ چکنا [illegible]

حصہ دوم۔ پانچواں ایڈیشن ۲۰۶ نوحے [illegible] کاغذ چکنا [illegible]

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۶۹ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا [illegible] ہر سہ حصہ یکجائے [illegible]

فکر منظوم نوحہ جات نامی مرحوم ۱۶۶ نوحے ۲۰۳ صفحہ کہرہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن

مجموعہ نوحہ جات مسند درجہ نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں [illegible] ۲۰۳ نوحے صفحہ ۴۴ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبیؐ نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۳۴ چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا [illegible]

تسکین فاطمہ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا ایڈیشن ۱۴۲ نوحے ۱۸۶ صفحہ چکنا کاغذ [illegible]

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۱۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ [illegible]

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ [illegible]

بیاض اہل ماتم نوحہ جات فائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۴۲ چکنا کاغذ [illegible]

حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۲ چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۵۴ نوحے ۶۰ صفحے چکنا کاغذ [illegible]

طومار درد ۔ نوحہ جات قزلباش [illegible] نوحے صفحہ ۱۲ کہرہ کاغذ [illegible]

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات غفور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ [illegible] چکنا [illegible]

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہتیل رقت آور نوحے صفحہ ۳۲ [illegible]

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ [illegible]

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایہ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی جدید الطبع [illegible]

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیسان [illegible]

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا [illegible] کہرہ [illegible]

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ [illegible]

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحہ صفحہ ۲۵ چکنا [illegible]

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تنبس شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۳ نوحے ۲۶۴ صفحہ [illegible]

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور مرحوم صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کہرہ کاغذ [illegible]

[illegible] شہادت [illegible] فضائل [illegible] نوحے [illegible]

شہاب غم مختلف شعرا کے [illegible] نوحے

شہاب غم محرم ریاضت [illegible] نوحے [illegible]

اشک غم ۲۱ نوحے صفحہ [illegible]

شبنم غم صمصام شیرازی [illegible] ۱۳۵ نوحے [illegible]

بیاض نجم مجموعہ [illegible] مشہور شاعر نجم آفندی کے [illegible] نوحے [illegible]

صد سلام ۔ نواب شہید یار جنگ بہادر [illegible]

شہید غم مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ صفحہ ۳۰۲ [illegible]

فغان سیدہ ۔ ہاتف مرحوم کے فارسی نوحے [illegible]

نوحہ جات صمصام ۔ صفحہ ۳۲ [illegible]

اسناد آخرت ۔ مجموعہ نوحہ جات فکر مرحوم ۔ ۱۲

دافع الطاعون ۔ نوحہ جات و مناجات دفع طاعون چکنا ۳ کہرہ ۲

دفتر الم ۴ دفتر غم ۴ تشنۂ غم ۴ بیاض [illegible] آئینہ ماتم ۔ ۴

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو چکی ہے اس کتاب کو ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب [illegible] خاتم حسین صاحب کنتوری [illegible] کتب خانہ آصفیہ [illegible] نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ کے تمام انصار یعنی شہدائے کربلا کے حالات مفصل اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۳۲ صفحات قیمت [illegible]

یہ کتابیں کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔ مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ حکومت انڈیا

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری
نمبر (۱۲۲) سنہ ۱۳۶۷ ھ
(با تصویر)
جو ہند و دکن میں مشہور و معروف ہے
(زیر طبع ہے)
قیمت عمہ قبل طبع عہ محصول ڈاک ۲
حرف تواریخ کی حد تک ۱۲ اور تر بطیں ۱۰
جلد آرڈر دیجئے ممکن ہے چھپنے کے بعد مشکل
سال گذشتہ ختم ہو جائے
مینجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

چندہ اخبار
سالانہ ے ششماہی ۸؍
فی پرچہ ۴ ر پرانا پرچہ ۸ ر
(اجرت اشتہار)
فی صفحہ ... فی انچ کالم ...
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۳
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہوگا

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسن شاہ
معاونین: محافظ الدین حیدر - عباس تقوی
مہتمم: محمد حسین

جلد (۱) | یکم ربیع المنور سنہ ۱۳۶۷ ھ م ۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۵۷ ف موافق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء یوم سہ شنبہ | نمبر (۳۲)

سلام

(جناب رمز ظہری — اعلی اللہ مقامہ)

چراغ بزمِ رسالت جلا دیئے تو نے — حسینؑ دونوں جہاں جگمگا دیئے تو نے
بڑے بڑوں کے جگر تھرتھرا دیئے تو نے — اُٹھا کے صبر کے پردے گرا دیئے تو نے
لٹا کے ایک گھر اپنا بلا کے جنگل میں — نعیم و خُلد کے سب گھر بسا دیئے تو نے
نویدِ فتح تھا اک تیرا سجدۂ آخر — نبیؐ کے دین کے ڈنکے بجا دیئے تو نے
یہ کس کے بس کے ہیں اِن کو ہلا سکے گا کون — پہاڑ صبر و رضا کے بنا دیئے تو نے
فضاءِ لامتناہی میں کربلا والے — بنا کے درد کے ذرّے ملا دیئے تو نے
سرِ غرور ہوں یا ہوں سرِ نیاز سبھی — ازل سے لے کے ابد تک جھکا دیئے تو نے
اُٹھے گا حشر میں بھی لے کے کربلا کی زمین — قدم جہاں تھے وہیں پر جما دیئے تو نے
زمیں سے تا بہ فلک اور فلک سے تا لاہوت — حواس چھین لیئے دل ہلا دیئے تو نے
بنا کے اشکِ محبت کو خُلد کے گوہر — ہماری آنکھ سے موتی گرا دیئے تو نے

جھکی جھکی سی نظر ہے تھکے تھکے سے قدم
کچھ ایسے ظلم کے تیور بجھا دیئے تو نے

اداریہ

کہا جو قہم نے کہ لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اقبالؒ)

صرف کلمہ پڑھ لینا ہی مسلمان ہونے کی دلیل نہیں۔ عقل نے تسلیم کر لیا کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ گو نفس کی بت۔گی مادہ کی پوجا، حکام کی خوشامد، ضمیر فروشی یہہ تمام اسلام دشمن چیزیں ہم میں موجود ہیں لیکن ہم نے کلمہ پڑھ لیا اور سمجھنے لگے کہ ہم مسلمان ہیں۔

مسلمان وہی ہے جس کا دل دنیا کی محبت سے خالی اور خدا و خاصان خدا کے عشق سے معمور ہو، جس کا سر غیر از خدا کسی کے آگے خم نہ ہو۔ نگاہیں بڑی وسعت لئے ہوئے ہوں۔

کبھی رات کے لمحوں میں بستر استراحت پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہوئے اپنے نفس کا جائزہ لیجئے تو واضح ہوگا کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں یا صرف رسمی۔ اپنے آپ کو مسلمان کہنا بہت آسان ہے لیکن عملاً اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دینا سخت مشکل ہے۔

ہماری عبادتوں سے ریاکاری کے مظاہرے ہوتے ہیں سجدہ بظاہر خدا کے لئے کرتے ہیں لیکن پیمانہ دل مختلف بتوں کی چاہ سے لبریز ہوتا ہے۔ مختصر یہہ کہ ہم توحید کے صرف زبان سے قائل مگر عملاً بت پرستی کا آئینہ دار ہے اگر توحید کی اہمیت اور مسلمان کی شان دیکھنی ہو تو واقعہ کربلا پر یا آل رسولؐ کی زندگی پر نظر کیجئے کہ مسلمانوں کے ان سرداروں نے بڑی بڑی جابر و مستبد حکومتوں سے بڑی بڑی قوتوں سے اللہ کے نام کی بقا کے لئے ٹکر لے کر گھر بار لٹا کر سر کٹا کر حیات جاوید حاصل کیا اور ابن آدم کو ایک مستقل درس عمل دیا یہ اہلبیت کا ہی حصہ تھا۔ بعض مادہ پرست اور شہرت کے بھوکے انسان ان خاصان خدا کے مرتبہ کو سمجھے بغیر بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔ یہہ بھی عجیب بات ہے بلکہ اس کو اعجاز کہیئے کہ وہ لوگ جو واقعہ کربلا کی اہمیت سمجھے بغیر عوام کو علی اکبرؑ اور علی اصغرؑ سے تعبیر کرتے ہیں خود مادہ پرستی کا شکار بن کر کوفی اور شامی سے بدتر نظر آتے ہیں اور عوام کو کافروں کی طاغوتی قوتوں سے مرعوب کرنا چاہتے ہیں مسلمان جب اللہ اور دین کے لئے آمادہ جہاد ہوتا ہے تو اس کی نظر میں کائنات کی ساری قوتیں ہیچ معلوم ہوتی ہیں چنانچہ کربلا میں حق پر جان دینے والے بچہ بچہ کا یہی عالم تھا بہتر ہزار کے مقابلے میں صرف بہتر آئے بھوک اور پیاس کی تکالیف میں میدان جنگ میں آکر اس طرح قدم گاڑ دئیے [illegible] سے جدا ہوگیا لیکن [illegible] نہیں ہٹے۔ حق و باطل کی جنگ سے مادی جنگ کو تشبیہ دینا کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ اللہ والے [illegible] مادہ پرستوں کا تقابل ننگ اسلام ہے۔ حسینؑ اور ان کے جاں نثاروں کی مثال عالم میں نہیں ملسکتی اغیار معترف ہیں کہ ایسے جانباز آدم سے اب تک پیدا نہیں ہوئے اور نہ قیامت تک ہو سکیں گے۔ اگر ہے کوئی نظیر تو پیش کرو مسلمانوں کو تو ان پر فخر کرنا چاہیئے دنیا پر ان کی اہمیت کو آشکارا کرنا چاہیئے لیکن یہہ وہی لوگ کر سکیں گے جو حقیقت میں مسلمان ہیں صرف کلمہ پڑھ کر مسلمانیت کا دعویٰ کرنے والے اسلام کے دوست نہیں دشمن ہیں اسی لئے ڈاکٹر اقبال نے بھی فرمایا کہ دل اور نگاہ کو مسلمان بننے کی ضرورت ہے۔

فہرست مجالس ربیع الاول

تاریخ	وقت	نام بانی	پتہ
یکم	قریب مغرب	سید جعفر علی خاں	بیت النور مغلپورہ
۲	۴½ بجے عصر	اکبر علی خاں	روبروئے قبر سیاہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ
۲ ۳	۴ بجے عصر	مرزا محمد علی خاں وغیرہ	״
۳	بعد مغرب	مجیدیہ حضرت ناجی صاحب مرحوم	دارالشفاء بازار نورالامراء (مسالہ خواں)
۴	۸½ بجے صبح	حکیم سید محمد عباس	بازار نورالامراء
۴	بعد نماز جمعہ	سید رضا علی نقوی	مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ
۴	۴½ بجے عصر	میر معصوم علی ابن میر اکبر علی صاحب اکبر	مکان صدر العلماء بازار نورالامراء
۵	۹ بجے صبح	نواب ہادی علی خاں	دیوڑھی نواب مہدی جنگ مرحوم بیرون یاقوت پورہ
۵	۴ بجے عصر	میرزا ہادی حسین خلجی	ہنومان ٹیکری گلی باغ سلطان منزل
۵	״	میر نوازش علی	عاشور خانہ بادشاہی
۵	۵ بجے ״	شیخ محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدریہ	کھیت بالسٹی مقابل مکان طباطبائی مرحوم
۵	۸ بجے شب	محمد علیم الدین حسین خاں	دارالشفاء (مسالہ)
۵	۸½ بجے ״	میر لیاقت علی خاں	حیدر منزل سلطان پورہ
۶	۴ بجے عصر	محفوظ علی خاں	نزد دیوڑھی سہراب جنگ اندرون یاقوت پورہ
۷	۸½ بجے شب	سید محمد سجاد	بازار نورالامراء مدینہ بلڈنگ
۷	۹ بجے شب	ترانہ عابدی	بمکان قاضی صاحب دارالشفاء (مسالہ)
۸	۹ بجے صبح	سید اصغر حسین	عبادت خانہ دارالشفاء
۸	״	نواب داؤد جنگ	نارائن گوڑہ
۸	۱۱ بجے دن	مرزا جعفر علی خاں	بیت النور مغلپورہ
۸	۴ بجے عصر	غلام حسین	مسجد اثنا عشری دبیر پورہ
۸	״	سید ولایت حسین نقوی	کوہ قائمؑ (دو مجلس مرثیہ خوانی)

جشن

تاریخ	وقت	نام بانی	پتہ
۹	۹ بجے شب	حکیم سید احمد علی جعفری	دیوڑھی باقر نواز جنگ حویلی قدیم
۱۷	״	میر قاسم علی متولی	قدم رسولؐ پنجہ شاہ مبارک
۱۷	۷½ بجے شب	رشید ترابی	بازار نورالامراء

مجالس عزا
حسب سابق

فخر الواعظین عمدۃ الذاکرین مولانا سید ابن حسن صاحب نونہروی پروفیسر سلطان المدارس لکھنؤ ۲۸ صفر المظفر تا ۱ ربیع المنور ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۱ اسفندار تا ۱۹ اسفندار ۱۳۵۷ف مجالس سید الشہداء بمقام علی یاور منزل بازار نورالامراء پڑھیں گے روزانہ مجلس ٹھیک ۶½ ساعت صبح شروع ہوگی

محمد افضل علی خاں جاگیردار۔ اسسٹنٹ انجینئر برقی اضلاع تعمیرات حیدرآباد دکن

این مجلس غریب و شہید رہ خدا است
اینجا بیا کہ ماتم سبط شہ ہدا است

بتاریخ ۵ ربیع المنور ۱۳۶۷ھ یوم شنبہ ساعت پنج عصر بپابندی وقت مجلس عزاء مقرر است امید کہ مومنین تشریف آوردہ خود را مثاب و اعیان را ممنون فرمایند مجلس بانتظار ساعت پنج شروع خواہد شد

فخر الواعظین مولانا سید علی محمد صاحب اعلی اللہ مقامہ خواہند فرمود

الداعیان شیخ ابوالقاسم و فرزندان مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری و اخبار [illegible] کھیت بالسٹی مقابل مکان طباطبائی مرحوم

التماس بتاریخ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ بوقت ۳ ساعت دن بہ عزیز خانہ واقع کوچہ [illegible] محلہ دارالشفاء مجلس عزا مقرر ہے۔ امید کہ مومنین تشریف فرما ہو کر حقیر کو ممنون فرمائیں گے۔

عباس رضوی

یاد

جناب محمد علی اسمٰعیل جعفر

قیام ارض وسما سے ابتک لاکھوں دور گذر رہے ہیں اور گذریں گے ہر دور نے اپنے دامن میں کروڑوں ہستیوں کو لپیٹ لیا اور صفحہ ہستی سے انہیں ایسا مٹایا کہ اُن کے نام ونشان تو ایک طرف ان کا شمار بھی سوائے خالق کے کسی سے ممکن نہیں۔ قوموں کی قومیں آئیں اور اپنا اپنا وقت گزار کر چلی گئیں۔ مگر زمانے نے ان گذری ہوئی ہستیوں کے نام و نشان قائم رکھنے کے لئے کچھ نہیں کیا اور نہ اس سے کچھ ممکن تھا۔ ہاں! اگر کسی نے کسی کی کچھ خدمت کی تو اس کی "یاد" اس کے چلے جانے کے بعد بھی قایم رہی اور یہ "یاد" اسی مقدار میں اور اتنی ہی وسیع رہی جس مقدار میں اور جتنی وسیع وہ خدمت تھی۔

ہاں! اگر کسی کی خدمت اپنے متعلقین تک محدود تھی تو اس کی یاد اس کے متعلقین اور ان کے رہنے تک ہی محدود رہی۔ اگر کسی نے اپنی قوم یا اپنے ملک کی کچھ خدمت کی ہو تو اس کے معاوضہ میں اس قوم اور ملک نے اُسے نہیں بھلایا۔ اور اس کی یاد کو ابدی صورت دی اور حقیقت تو یہی ہے کہ اپنے محسن کے احسانات کو یاد رکھنا انسانیت کا جزو لاینفک ہے۔

ہر قوم اور ملک نے یہی کیا۔ دنیا کی تاریخیں گواہ ہیں کہ ہر قوم نے اپنے اپنے محسن کی یاد اپنے اپنے رواج کے مطابق منانے کی کوشش کی۔

ہوریشیس ملک روم کی فوج کا ایک ادنیٰ سپاہی تھا جب لارس پورسینا کی فوج نے شہر روم کا محاصرہ کیا اسوقت شہر کے بچانے کی صرف ایک ہی ترکیب تھی وہ یہ کہ اگر دریائے ٹائیبر کا پل توڑ دیا جائے تو دشمنوں کی فوجیں شہر تک نہیں پہونچ سکتی تھیں۔ ہوریشیس نے دو بہادر ساتھیوں کے ساتھ پل کے اُس پار جا کر پل کی حفاظت کی۔ اور دشمنوں کو روکتا رہا اسی دوران میں روم کی فوجیں پل کو منہدم کرنے میں مشغول ہو گئیں جب قریب تھا کہ پل ٹوٹ کر گر جائے اُسوقت ہوریشیس کے ساتھی واپس لوٹ گئے۔

مگر قبل اس کے کہ ہوریشیس بھی لوٹ سکے پل ٹوٹ گیا اور ندی کے پانی کے ساتھ بہہ گیا ہوریشیس نے اپنے آپ کو دریا کے حوالے کر دیا اور تیرتا ہوا اپنی فوج میں آملا۔ اہل روم نے اس کی اس حب الوطنی اور جانبازی کی یاد کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تازہ رکھنے کے لئے ایک مجسمہ بنایا۔ کاتبوں نے اسکے واقعات کو رقم کیا۔ شعرائے اس کے کارناموں کو نظم کیا مزدوروں نے اپنے کام کے وقت اس کی بہادری کے گیت گائے۔ ماؤں نے اپنے بچوں کی لوریوں میں اس کے قصے دہرائے معلموں نے اس کی جوانمردی کے حالات اسکول کے "کورس" میں شامل کئے کہ پڑھنے والی نسلیں اس کی بہادری و جرأت سے سبق حاصل کرسکیں۔ نہ صرف روم بلکہ دنیا کے دیگر ممالک نے بھی اس واقعہ کو اپنے ملک کی درسگاہوں میں قایم رکھا تاکہ ہر زمانے کے طلباء اس سے فائدہ حاصل کرسکیں اور اس واقعہ کو قصہ پارینہ سمجھ کر رد نہیں کیا گیا۔ ایک [illegible] ملک کو بچانے کی کوشش نے تمام دنیا کو اپنا گرویدہ کرلیا اگر کوئی [illegible] کو عالم تمام کے لئے قایم رکھنے کے لئے اور انسانیت کو [illegible] سے کامل آزادی دلانے کی خاطر اپنی اور اپنے متعلقین کی [illegible] جائے تو اس کی یاد کس درجہ قایم ہونی چاہیئے؟ ——!

اسلام نے ہمیں یہی درس دیا۔ ایک باپ نے خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنے بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی۔ پروردگار عالم نے اس پرخلوص اطاعت کی یاد کو رہتی دنیا تک قایم رکھنے کے لئے مسلمانوں پر یہ فرض عائد کیا کہ اس روز کی یادگار منائیں۔ اور اس غرض سے کہ یہ یاد صرف حکایتوں میں الجھ کر نہ رہ جائے قربانی کا حکم دیا گیا اسی حکم کی تعمیل میں ہر سال لاکھوں قربانیاں دی جاتی ہیں اس قربانی کا مقصد گوشت کی فراہمی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہ گوشت مکہ معظمہ وغیرہ میں دفن کردیا جاتا ہے۔ بایں ہمہ یہ اصراف نہیں۔ یہ فضول خرچی نہیں۔ یہ خدا کے مخلص بندے "ابراہیمؑ" اور "اسمٰعیلؑ" کی عظیم الشان یادگار ہے۔

"وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ" "ہم نے اس قربانی کو ایک عظیم ترین قربانی سے بدل دیا" یہ خدا کا ارشاد ہے۔ جناب ابراہیمؑ کی قربانی کی یادگار اہل اسلام پر فرض ہے اور اس سے عظیم تر قربانی کی یاد منانا سارے مسلمانوں پر بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔ یہ خاتم الانبیا کے نواسے کی قربانی ہے یہ سید المرسلینؐ کے پارۂ جگر کی قربانی ہے۔ یہ سرور کائناتؐ کے لخت دل فاطمہؑ کے نور نظر کی قربانی ہے۔ یہ حسینؑ کی قربانی ہے رسول اکرم کا ارشاد ہے "حسین منی وانا من الحسین" "حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں" حسینؑ کی شہادت خود رسولؐ کی شہادت ہے حسینؑ کی یاد خود رسولؐ کی یاد ہے۔

وہ حسینؑ ——!

جس کی جبیں پہ کج ہی خود اپنے لہو کا تاج	جو مرگ و زندگی کا ہے اک طرفہ امتزاج
سر دے دیا مگر نہ دیا ظلم کو خراج	جس کے لہو نے رکھ لی تمام انبیا کی لاج

سنتا نہ کوئی دہر میں صدق و صفا کی بات
جس مرد سرفروش نے رکھ لی خدا کی بات — جوشؔ

جس نے اپنا گھر لٹایا ہو اس غرض سے کہ خدا کا دین قایم رہے جس نے اپنا سر کٹایا ہو اس غرض سے کہ رسولؐ کی محنت بارآور ہو جس نے اپنا لہو بہایا ہو اس غرض سے کہ نانا کی امت نجات پائے جس کی کشمکش نے حق بات پر مر مٹنے کی تلقین کرکے انسانیت کو رہین منت کیا ہو ——! ہر انسان کا فرض ہے کہ اس کی "یاد" کو زندگی کا عین مقصد قرار دے۔ اس کی یاد کس طرح منانی چاہیئے؟ اس کا واقعہ حق رکھتا ہے کہ عالم کے سامنے پیش کیا جائے جو اپنے آپ نظیر ہے اور تمام دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے۔ مسلمانوں کو اسلام نے ایک ایسی حقیقت دی جو کسی قوم کو میسر نہیں۔ ماتم اور آنسوؤں کے ذریعہ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیئے۔

جوشؔ جیسے حق شناس جب اس کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرتے ہیں تب کہتے ہیں۔

تجھ سا شہید کون ہے عالم میں اے حسینؑ	تو ہے ہر ایک دیدۂ پرنم میں اے حسینؑ
زہاد ہی نہیں ہیں ترے غم میں اے حسینؑ	ہم رند بھی ہیں حلقۂ ماتم میں اے حسینؑ

آزاد جو خیال میں ہیں اور کلام میں
وہ بھی اسیر ہیں تری زلفوں کے دام میں

ہاں اے حسینؑ تشنہ و رنجور السلام	اے میہمان عرصۂ بے نور السلام
اے شمع حلقۂ شب عاشور السلام	اے سینۂ حیات کے ناسور السلام

اے ساحل فرات کے پیاسے ترے نثار
اے آخری نبیؐ کے نواسے ترے نثار

ہاں اے حسینؑ بیکس و ناچار السلام	اے کشتگان عشق کے سردار السلام
اے سوگوار یاور و انصار السلام	اے کاروان مردہ کے سالار السلام

افسوس اے وطن سے نکالے ہوئے حسینؑ
اے فاطمہؑ کی گود کے پالے ہوئے حسینؑ

حقیقت یہ ہے کہ جب درد بھرا دل شہنشاہ کائنات کی سرکار میں [illegible] ہوتا ہے

نوحہ

از سید حسین علی رضا علی خلف نواب شہید یار جنگ بہادر شہید

آل رسولؐ کوچہ و بازار یا علیؑ
زہراؑ کی بیٹی شام کا دربار یا علیؑ

بھیا جو مرگیا ہے تو بہنا اداس ہے ||| وہ قید خانہ اور وہ بھیانک اندھیری رینا
جیون نراش ہوگیا من بدحواس ہے ||| جگ کے ستائے من کے دکھائے بائیں چین
آشائیں لٹ چکیں نہیں جینے کی آس ہے ||| نینوں میں بھر رہی ہے فقط صورت حسین
بھائی کی بہن ہو درد دل آزار یا علیؑ ||| ان بیکسوں کا تمہاد مددگار یا علیؑ

آل رسولؐ کوچہ و بازار یا علیؑ
زہراؑ کی بیٹی شام کا دربار یا علیؑ

عباس جب تلک تھے تھا زینبؑ کو اطمینان ||| اونٹوں کی ننگی پیٹھوں پہ اہل حرم سوار
خالق کے بعد بھائی کا تھا اک لگا ہوا مان ||| بالک زمیں پہ گرتے ہیں رو رو کے بار بار
بے آس ہوگئی جو گرا فوج کا نشان ||| ماؤں کے دل کو بھر رہی ہے صبر و سکوں قرار
اب کیا ہو مر گئے جو علمدار یا علیؑ ||| زینبؑ ہے چونکہ قافلہ سالار یا علیؑ

آل رسولؐ کوچہ و بازار یا علیؑ
زہراؑ کی بیٹی شام کا دربار یا علیؑ

عابدؑ کو تپ میں طوق و سلاسل پنہاتے ہیں ||| جمگھٹ تماش بینوں کا زینبؑ کھلے سر
صحراؤں وادیوں میں ستمگر پھراتے ہیں ||| دیکھا گیا نہ کانپتے ہے سر لوک نیزہ پر
بیڑی کے بار سے جو نہی پگ لڑکھڑاتے ہیں ||| بلاتے اپنی سمت ستمگاروں کی نظر
بے ساختہ پکارے ہے بیمار یا علیؑ ||| قرآں پڑھ رہے ہیں سید ابرار یا علیؑ

آل رسولؐ کوچہ و بازار یا علیؑ
زہراؑ کی بیٹی شام کا دربار یا علیؑ

فرزند ہوں علیؑ میں تمہارے شہید کا ||| مشتاق ہوں ضریح مقدس کی دید کا
جیتا ہوں آسرا لئے بس اک امید کا ||| بگڑی بنا دو مالک و مختار یا علیؑ

تب وہ ہزار ہا آرزوئیں لیے ہوئے ہوتا ہے۔ وہ اپنا سب کچھ آقا کے قدموں پہ نثار کر دینا چاہتا ہے۔ اور درد بھرے لہجہ میں کہتا ہے

اے جانشین حیدر کرار المدد ||| اے من چلوں کے قافلہ سالار المدد
اے ابر حق کی گرمی بازار المدد ||| اے جنس زندگی کے خریدار المدد

دنیا تری نظیر شہادت لئے ہوئے
اب تک کھڑی ہے شمع ہدایت لئے ہوئے
جوشؔ

تصورات کی قطار بندھتی ہے اور تھکا دیتے ہوئے آنسوؤں سے آنکھیں چھلکنے لگتی ہیں۔ جوش بھرا دل یہ چاہتا ہے کہ ایک میدان کارزار پھر رونما ہو اور وہ نرغۂ اعدا میں گھس کر اشقیا کو جہنم واصل کرے۔ اپنی جان کو آقا کے قدموں پر نثار کردے — ایک گھمسان کی لڑائی ہو اور تمام اشقیا سے زمین پاک ہوجائے — اور جب اس کی عملی صورت نظر نہیں آتی تب درد بھرا دل مولا کے حضور پکار اٹھتا ہے۔

"یا لیتنی کنت معکم"

اے کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا —!

---

۱۱ ربیع الثانی کو رسولؐ نمبر کثیر تعداد میں شائع ہوگا۔

براہ کرم مضمون نگار حضرات جلد مضمون روانہ فرمائیں۔ تاجروں کیلئے یہ اچھا موقع ہے جلد اشتہار روانہ کریں۔

مشاعرہ

بتاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ رات کے ۹ بجے مکان فاضل صاحب قبلہ واقع دارالشفا راز عابدی صاحب کا مشہور مسالمہ ہے۔ (طرح مصرعہ، "حیدر کی شجاعت ہے عباس دلاور میں") راز صاحب شعراء اور شائقین سے شرکت کے متمنی ہیں۔

قند پارسی

زہرا بیگم مخلص نجفی حیدرآبادی

نوحہ

ہوائی تاریک و تار صحرا در او نہ دیاری نہ داری
بہ یک طرف چند نعش زخمی فتادہ بی دفن و بی مزاری
چو چند ریسمان زخونشان بو شکستہ حربہ فتادہ ہر سو
تو گوئی این دلبران مدرو بجنگ کردند جان نثاری
ز پارہ ہائے خیام پیدا کہ قافلہ بود اندر این جا
مبارزان چون فتادہ آنجا عیال ایشان شدہ فراری
در این شہیدان ماہ پیکر جوان و پیر اند جملہ یکسر
یکی صغیری چہ مہر انور تو گوئیا بود شیر خوارہ
بخاک چون طفل ماہ پارہ چرا فتادہ نہ گاہوارہ ؟
گناہ او چیست یار الہا کہ خون او کردہ اند جاری
گمان دعوی توان نمودن بہر دکاری نہ آزمودن
دلی نہ شاید بہ خرد سالان نمود پندار کارزاری
مجاہدان را چہ خوب دیدم نوائی عشق از ہمہ شنیدم
نبودہ معشوقشان الہی نہ شہرت و ارانہ اشتہاری
بہ گرد این لشکر شکستہ نہال عشق چو سرو رستہ
بہر عاشق بود ہزاران زجان و سرگی گذشتہ باری
نیامدہ در تمام عالم شقی تر از کوفیان اظلم
نہال نو رستہ ہدیٰ را ز تیغ کردند آبیاری
بسان عشاق کربلائی نہ کس شنیدہ بہیچ جائی
ولی ز معشوقشان چہ گویم کہ کس ندیدہ چنان نگاری
ز چہرہ گر پردہ برکشاید قرار و صبر از ہمہ رباید
ز پرتو جلوہ اش ہمیشہ بزہرہ چرخ بیقراری
تمام معشوقہائی عالم فدائی معشوقشان دمادم
بخاک پایش نہادہ سر ہا چہ شہریاری چہ تاجداری
بہ مخلص بینوا نگاہی نما ز احسان پادشاہی
بجز تو نبود مرا پناہی مگر ز حالم خبر نداری
ز درگہ تو امید دارم کہ وصف و ذکر تو ہست کارم
سوائی این درد دری ندارم بہ باب خود دہ مرا قراری

نوحہ
(فتح عظیم)

بہر حفاظت دین بگذشتی از سر و جان
ای جان عالمی باد بر ہمت تو قربان
آن چاک مشک آب تیر و آن بازوئی علمدار
سیراب کرد باغ اسلام را بدوران
زان زخمہا کہ آمد بر جسم نازنینت
گلزار معرفت را دایم بود بہاران
ای نفس مطمئنہ مال و منال و اولاد
کردی بصد بشاشت ایثار راہ جانان

در صنعت عجائب آموزگار عالم
بر خاک و خون نہادی سر وقت جان پاک
بر تیغ و نیزہ و تیر کی داشتی توجہ
ہر دشمنی اگر از جہل می گشت ہم نبردت
صبر و تحمل و عزم بر نام نامیت ختم
امت چو گشت ساعی بر غارت خلافت
مہد یزید بیدین افتاد در تزلزل
باب بزرگوارت گر کرد فتح خیبر
چون رفت خواہر تو در بزم دشمن دوان
آن خطبۂ کہ پوشید فرزند تو بکردن
جان محو کردی آما دادی بعزت جان
آیا پیام جلدی نوبت زعرش یزدان
چشم امید بازت بر بارگاہ رحمان
شد دفعتاً روانہ سوئے جحیم دنیران
بردی چہ شیر خوارت یا دست خود بمیدان
در کربلا نمودی مسکن ز جور عدوان
چون راس اطہر تو بر نیزہ خواند قرآن
تو نیز نعش فرزند بر داشتی ز میدان
آن دم مسلم آمد بر تو جلالت و شان
تا حشر داغ باقیست در سینۂ محبان

کن التفات شاہا بر مخلص کمینہ
شاید کہ وارہانیش از ابتلائی دوران

نوحہ

آہ از دمی کہ زینت محزون دل کباب
شد وارد خرابۂ بی سقف و بی حجاب
داخل بہ قید خانہ چو شد بنت بوتراب
روح علی بہ خلد برین شد بپیچ و تاب
در قید اہل کینہ مقید امام دین
زندان نشین امام امم زین عابدین
برخیز یا علی ز نجف حال او ببین
بعد از پدر اسیر عدو گشتہ آنجناب
اطفال خرد سال چو قمری شکستہ بال
در بند ریسمان حرم عزت و جلال
بنشستہ روی خاک پریشان فسردہ حال
دلہا ز داغ تازہ جوانانشان کباب
گمین نبود یاور و غمخوار اہل بیت
تا عرش میرفت آہ شرربار اہلبیت
خون می چکید از دل خونبار اہلبیت
امید جملہ بود ہمین دختر بوتراب
زینب چہ زینبی کہ بدستش نہ چارہ بود
خود دست گیر دشمن و قلبش دو پارہ بود
از داغ شاہ جان و دلش پر شرارہ بود
خون میگریست در غم سرو یکتائی آب
غافل پسر امام زمان با دل حزین
افتادہ بود با تن تب دار بر زمین
در پا و دست و گردن او طوق آہنین
می کرد نالہ از الم آن آسمان جناب
میگفت زینبش کہ شود جان من فدا
دشمن نکرد قدر تو ای حجت خدا
امت عجب نمود بہ پیغمبرش وفا
آیا چہ می دہند بہ خیر الوری جواب
یارب بحق سرور دین زین عابدان
کن رحم و التفات بہ این جمع شیعیان
مخلص ز شوق کرب و بلا ہست نیم جان
او را بہ کربلا برسان زود با شتاب

من کلام سرکار مرزا مہدی اقبال
رفع اللہ درجتہ

العجل اے صاحب محراب و منبر العجل
العجل اے باعث ایجاد عالم العجل
شہسوار از دو در تر باز آ از انبوہ کفر
چند خواہی سوخت آخر دوستان از فراق
از پئے خونخواہی آل پیمبر از نیام
العجل اے حامی شرع پیمبر العجل
العجل اے وارث شمشیر حیدر العجل
کشور ایمان شدہ یکسر مسخر العجل
حالیا در انتظار خود برآور العجل
برکشا صمصام و بنشین بر تکاور العجل

زادۂ ساقی کوثر از پئے دفع فصول
تا بریزی بادۂ وحدت بساغر العجل

حضرت امام حسینؑ کی شہادت

(۲)

از خواجہ حسن صاحب نظامی دہلوی

امام حسینؑ نعرے لگاتے تھے انا ابن رسول اللہ انا ابن اسد اللہ انا ابن سیف اللہ انا سعقوؓ انا رہاحؓ انا حق انا آیۃ من آیات اللہ ۔ یعنی میں رسول اللہ کا فرزند ہوں میں شیر خدا کا بیٹا ہوں میں ایک تلوار ہوں ۔ میں ایک تیر ہوں میں ایک نیزہ ہوں میں حق ہوں میں ایک نشانی ہوں ۔ خدا کی نشانیوں میں ۔ آخر سب بڑے بڑے افسروں نے مل کر حملہ کیا ۔ حضرت امام حسینؑ کے ستر زخم لگ چکے تھے ۔ اور دھوپ بہت تیز تھی دو بجے کا وقت تھا اور وہ تین دن کے پیاسے بھی تھے ۔ گھوڑا زخمی ہو کر گرا ادھر وہ بھی زمین پر گرے اور انہوں نے اپنی عورتوں کے خیمہ کی طرف دیکھا اور پھر آسمان کو دیکھا اور فرمایا ۔ اللہ تیرے سوا ان غریب عورتوں کا کوئی حافظ و ناصر نہیں ہے ۔

قتل حضرت زخموں سے چور زمین پر پڑے تھے مگر اس قدر ہیبت تھی کہ کسی زخمی کو آگے بڑھنے اور سر کاٹنے کی جرأت نہ ہوتی تھی ۔ عمر سعد اور شمر بار بار پکارتا تھا کہ ڈرتے کیوں ہو وہ مر چکا ہے ۔ سر کاٹ لو ۔ مگر کوئی آگے نہ بڑھتا تھا ۔ آخر خولی بن یزید آگے بڑھا اور اس نے خنجر میان سے نکالا اور اپنے دونوں گھٹنے امام حسینؑ کے سینہ پر رکھے اور خنجر آگے بڑھایا حضرت نے تیز نظر سے اس کو دیکھا وہ کانپنے لگا حضرت نے کمزور آواز میں کہا تو پہلے اپنا سینہ دکھا میرے باپ نے کہا تھا حسین کے قاتل کے سینے پر سفید داغ ہوں گے اور اس کے دو دانت بڑے آگے کو نکلے ہوئے ہوں گے ۔ خولی نے سینہ دکھایا تو اس پر سفید داغ تھے ۔

حضرت نے فرمایا ۔ اے شخص میرے چند سانس باقی ہیں ۔ میں خود ہی مر جاؤں گا اس کے بعد سر کاٹ لیجیو ۔ زندہ سر کاٹے گا تو قیامت تک ... کہیں گے کہ خولی ابن رسول اللہ کا قاتل تھا ... نہیں چاہتا کہ کوئی مسلمان بھی میری وجہ سے بدنام ہو ۔ خولی نے جواب دیا ۔ اے حسین تم جیسا بہادر زمین پر پیدا نہ ہوگا ۔ تو مرتے دم بھی مسلمانوں کی بدنامی کا خیال کرتا ہے مگر میں یزید اور عمر سعد اور ابن زیاد حاکم کوفہ کے ... تیرا سر پیدا کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو حق پر ہے اور تیرا قتل سب سے بڑا گناہ ہے ... حکم کا ادا کرنا میرے لئے ضروری ہے ۔ یہ کہہ کر خولی نے حضرت کے گلے پر خنجر چلایا ... ہاتھ کانپ رہے تھے اور گلا پیاس کے سبب اتنا خشک تھا کہ خنجر اچھی طرح چلتا نہ تھا خولی نے ایک ہاتھ سے حضرت کی زلفیں پکڑ لیں اور دوسرے ہاتھ سے خنجر چلایا اور سر کاٹ کر ... نیزہ میں لٹکایا اور کھڑا ہو گیا اور دیوانوں کی طرح چیخا دیکھو حسینؑ بن علیؑ کا سر ہے ۔ ... ابو طالب کے پوتے کا سر ہے یہ فاطمہؑ کے بیٹے کا سر ہے جو یزید کی حکومت کو نہ مانتا تھا ... جس کے باپ نے یزید کے بزرگوں کو قتل کیا تھا ۔ آج میں یزید کے دربار سے سب سے بڑے انعام کا مستحق ہوں کہ میں نے دنیا کے سب سے بڑے آدمی کا سر کاٹا ہے اور بدر ... کے مقتولوں کا بدلہ لیا ہے ۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کا سننا کسی آدمی سے برداشت ... یوں سمجھو کہ ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی جب خیمے جلائے گئے اور حضرت کی عورتوں کو لوٹا ... بٹھا دیا گیا ۔

ملازمین اسٹیٹ نواب کمال یار جنگ مرحوم کے مطالبات

حسب الحکام آفس آرڈر نشان (۳۴۷) مورخہ ۱۹ آبان ۱۳۵۵ف محکمہ لوکل حسابات ملک سرکار عالی الونس گرانی ملازمین لوکلفنڈ دواخانہ جات و محکمہ صفائی اسٹیٹ عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر مرحوم و مغفور کو ملنا چاہیے ۔ اسٹیٹ ہذا کے ملازمین کے الونس کا مزید اضافہ کیا گیا اور کئی ماہ کا اضافہ بحیثیت دیا گیا ۔ ملازمین لوکلفنڈ کو نہ تو شمل علاقہ خالصہ سرکار عالی کے الونس مل رہا ہے اور نہ اسٹیٹ ہذا کے قائل ۔ لوکلفنڈ کا تعلق سرکار عالی سے ہو چکا ہے ۔ مطالبہ پر الونس کے اسٹیٹ ہذا سے یہ جواب ملتا ہے کہ لوکلفنڈ کا تعلق اسٹیٹ ہذا سے نہیں رہا ۔ دواخانہ نارسنگی کا تعلق ضلع میدک سے ہے ۔ عرصہ دراز سے ضلع میدک سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ چونکہ توقف فرمایئے بعد تصفیہ حسابات غور کیا جائے گا ۔ اور کبھی گنجائش کا سوال کیا جاتا ہے ۔ برعکس اس کے دواخانہ دیونی ضلع بیدر شریف کے کامٹیوں کو حسب قواعد ہذا برابر الونس شمل علاقہ خالصہ سرکار عالی کے دیا جا رہا ہے ۔ ایک ہی اسٹیٹ کے ملازمین وہاں کچھ تنخواہ پا رہے ہیں اور یہاں کچھ جو لائق غور ہے ۔ نارسنگی کی صفائی کی حالت نہایت خراب ہو چکی ہے بوجہ عملہ صفائی کچھ کیا ۔ نارسنگی ضلع میدک کا لوکلفنڈ شاید چار ہزار ہے اور دیونی ضلع بیدر شریف کا لوکلفنڈ تو ہزار ہے وہاں کے ملازمین کی رقمی منظوریاں دہرا دو معطر ہی جاری ہیں ۔ ملازمین یہاں کے نالاں و پریشان ہی چلے گئے یہ تھا کہ جملہ آمدنی لوکلفنڈ ایک ہی اسٹیٹ کی ایک ہی جگہ جمع کی جاتی اور خرچ بھی ایک ہی جگہ ڈالا جاتا ۔

فٹ ۔ ملازمین دواخانہ و صفائی کی تنخواہوں میں ہنوز اضافہ نہیں فرمایا گیا حالانکہ اسٹیٹ ہذا سے جملہ ملازمین دواخانہ جات اسٹیٹ ہذا کے اضافہ کے لئے محکمہ مالگزاری کو تحریک کیا کر عرصہ گزرا ہنوز کوئی توجہ نہیں فرمائی گئی جو لائق غور ہے ۔

فٹ ۔ جبکہ سرکار عالی نے لوکلفنڈ کو اپنے قبضہ میں لیا ہے تو کیا اس کا انتظام فرمانا ضروری نہیں ہے ورنہ یہ حسن انتظام نہیں سمجھا جائے گا ۔

فٹ ۔ امید کہ (ریکلیشن یا سرکار عالی) جملہ ملازمین لوکلفنڈ کی اس استدعا کو قبول فرما کر بتوجہ خاص اس کارروائی میں توجہ مبذول فرما کر پرورش کیا جائے گا ۔

(جملہ ملازمین دواخانہ و لوکلفنڈ نارسنگی ضلع میدک)

سلام

از سید محمد علی صاحب بہار حیدرآبادی

پیدا ہلال ہے غم سرور لئے ہوئے ۔۔۔ گردوں پہ ہے اداسی کا منظر لئے ہوئے

بارِ شہادت آج ہیں اکبرؑ لئے ہوئے ۔۔۔ رن کو چلے ہیں شانِ پیمبرؐ لئے ہوئے

مصروف کارزار تھے عاشور کو حسینؑ ۔۔۔ دل میں رضائے خالقِ اکبر لئے ہوئے

حیدرؑ نے اپنا زورِ شجاعت دکھا دیا ۔۔۔ تنہا تھے ہاتھ میں درِ خیبر لئے ہوئے

فوجِ عدو تھی شام کی لاکھوں میں اور حسینؑ ۔۔۔ انصار و اقربا تھے بہتر لئے ہوئے

مالک تھے وہ فرات کے ان کی تھی تشنگی ۔۔۔ عباسؑ قبضہ میں تھے سمندر لئے ہوئے

جائیں گے آگے داورِ محشر کے اے بہار ۔۔۔ اشکِ غمِ حسینؑ کے گوہر لئے ہوئے

مجاہد عالم

زاہد رضوی

(۲)

اس کے بعد ابن زیاد کا ایک اور حکم نامہ عمر سعد کے نام ۷ محرم کو آیا کہ نہر فرات کا پورا محاصرہ کر لیا جائے اور ایک قطرۂ آب حسینؑ اور ان کے ہمراہیوں تک نہ پہنچ پائے ۹ محرم کی شام ہوتے ہوتے بوڑھوں جوانوں اور بچوں کی حالت پیاس سے متغیر ہو رہی تھی حضرت عباسؑ ابن علیؑ نے پہلی بار زندگی میں سقائی کی اور تیس سوار اور بیس پیادہ ہمراہ لے کر نصف شب فرات پر گئے اور بعد لڑائی بیس مشکیں پانی بھر لائے۔ اس پانی کو بلا امتیاز آقا و غلام، بچہ و بوڑھا انسان و حیوان۔ تمام پر مساوی طور پر تقسیم کیا گیا۔ یہاں تک کہ جون جو ایک حبشی غلام تھا اس کو بھی پانی کا سب کے برابر حصہ ملا۔ یہ ہیں مساوات اسلامی۔ پانی جو اس وقت اتنا قیمتی تھا کہ اگر یہ ہوتا تو چھ مہینہ کی ننھی سی جان علی اصغرؑ بچ جاتے مگر آل رسولؐ نے اس کو بھی انسانوں کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک غلام کا بھی وہی حق اس پانی میں قرار پایا جو فرزند رسولؐ کا تھا۔ اسی شب کو عمر سعد نے امام حسینؑ سے گفتگو کرنے کے بعد ابن زیاد کو لکھا کہ امام حسینؑ آمادہ ہیں کہ مکہ یا مدینہ واپس چلے جائیں اور اگر یہ منظور نہ ہو تو حدود اسلامی سے بھی باہر چلے جائیں۔ اگر اس پر رضامندی کا اظہار کیا جائے تو یہ بہتر ہے ابن زیاد نے عمر سعد کو جواب دیا کہ "اے پسر سعد اگر حسینؑ بیعت کر لیں تو میرے پاس بھیجدے ورنہ ان کو اور ان کے اصحاب کو قتل کر دے۔ اور گھوڑوں کے سموں سے ان کی لاشوں کو روند ڈال۔ اگر تو یہ نہ کر سکے تو اپنا عہدہ امارت لشکر یزید شمر ذی الجوشن کے حوالے کر دے" ان واقعات کا تفصیلی ذکر تاریخ طبری اور اعثم کوفی میں موجود ہے کہا جاتا ہے کہ خط لکھتے وقت دربار ابن زیاد میں جریر ابن عبداللہ موجود تھے انہوں نے ابن زیاد سے اپنے چار بھانجوں، عباسؑ، عثمانؑ، جعفرؑ اور عبداللہؑ فرزندان علی علیہ السلام کے نام امان نامہ لکھوایا۔ یہ صاحبزادے ام البنینؑ کے بطن سے تھے مگر حضرت عباسؑ اور ان کے بھائیوں نے اس امان نامے کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ یزید اور ابن زیاد کی امان سے زیادہ عزت، رسولؐ میں ہے۔ عمر سعد کو حکومت رے چھوڑنا منظور نہ تھا اس حکومت کے معاوضہ میں وہ قتل حسینؑ پر آمادہ ہو گیا شب نہم پھر ایک بار امام حسینؑ نے عزیز و اقارب کو جمع کیا اور ان سے فرمایا کہ وہ حضرت کا ساتھ چھوڑ دیں مگر ان اہل ایمانوں نے رسولؐ کے نواسے کا دامن چھوڑنے سے انکار کیا۔

روز نہم عمر سعد نے فوجوں کو تیار کر کے لشکر حسینی پر حملہ کا حکم دیا۔ مگر امام نے ایک رات کی مہلت طلب کی کہ زندگی کی آخری رات عبادت الٰہی میں گذار لیں۔ اس روز اہلبیتؑ کے چھوٹے چھوٹے بچے پیاس سے بیتاب ہو گئے تھے۔ بریر ہمدانی اور تین اصحاب حسینؑ جنگ کرنے کے بعد ایک چھوٹی مشک پانی سے بھر لائے۔ بچوں کو پیاس کی وہ شدت تھی کہ بیتابی سے ان غریبوں نے اپنے کو مشک پر گرا دیا۔ یکایک دہانہ مشک کھل گیا اور پانی بہہ گیا۔ افسوس کے خاندان رسولؐ کے جلتے ہوئے جگر اس پانی سے ٹھنڈے نہ ہو سکے۔ اس کے بعد العطش العطش کی صدائیں بلند ہوئیں۔ عاشور کی شب امامؑ اور ان کے اصحاب نے بیداری اور عبادت میں گذار دی۔ مخدرات عصمت و طہارت کا بُرا حال تھا۔ اس شب کو پھر ایک بار امام نے سب کو جمع فرمایا اور چلے جانے کا مشورہ دیا اور یہ تصور فرما کر کہ لوگ آپ کی صورت دیکھتے ہوئے آپ سے علٰحدہ ہونے سے شرماتے ہیں اس خیال سے حضرت نے چراغ گل فرما دیا۔ اس شب بعض اصحاب اور چلے گئے۔ اور جو باقی رہ گئے ان کو حضرت نے نام بنام فرمایا کہ وہ بھی چلے جائیں۔ مگر انھوں نے ایسی موت کو زندگی پر ترجیح دی اس واقعہ سے متعلق دنیا کے بڑے بڑے جنرل اور مورخین کا بیان ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بڑے بہادر جنرل اور مجاہد اعظم تھے اس لئے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی جس میں دو فوجوں کا مقابلہ اور اس شان کا مظاہرہ درج ہو۔ جب دو قومیں آپس میں مقابلہ کرتی ہیں تو مرد و اپنی قوت کو بڑھاتی ہیں روز عاشورہ طرفین کی فوجیں آراستہ ہوئیں امام نے اتمام حجت کے لئے مناسب جانا کہ لشکر یزید کو نصیحت فرمائیں سب سے پہلے آپ نے دونوں لڑکوں سے اپنا تعارف کرایا جو لوگ اس وقت تک آپ کو نہیں جانتے تھے کہ وہ جان لیں کہ آپ کے نانا ختم المرسلین تھے۔ باپ فاتح بدر و احد و خندق وغیرہ و حنین تھے آپ کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا تھا (حسین منی وانا من الحسین) حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں بعد ازاں آپ نے لشکر مخالف سے سوال کیا کہ وہ آپ کے قتل پر کیوں تلے ہوئے ہیں کیا آپ نے کسی شخص کو مارا ہے جس کے خون کا بدلہ آپ سے لیا جا رہا ہے یا حق کو باطل، حلال کو حرام، حرام کو حلال یا سنت رسولؐ کو متغیر کیا ہے۔ تمام فوج میں سے کسی نے کوئی جواب دیا اس حجت سے امام نے دنیا پر یہ ظاہر کر دیا کہ آپ بالکل معصوم و بے گناہ تھے۔ آپ کے ان خطبوں کا اثر صرف حر پر ہوا جو آپ کو گرفتار کر کے لائے تھے۔ حر نے آ کر امام سے معذرت چاہی اور فوج حسینؑ میں شامل ہو گئے۔ حر نہ صرف تنہا آئے بلکہ اپنے ساتھ بیٹے اور غلام کو بھی لائے۔ جو میدان میں کام آئے۔ کربلا کی نبرد آزمائی اور غیر فانی جنگ کا آغاز اس طرح ہوا کہ عمر سعد کی کمان سے تیر چلنا ہی تھا کہ سات ہزار تیر لشکر حسینی پر چل گئے اور جنگ شروع ہو گئی۔ اس کے بعد لشکر حسینؑ سے ایک ایک بہادر آتا اور مخالفین کی بڑی تعداد کو قتل کرتا اور یہی قاعدہ عرب میں فرادہ جنگ کا تھا لیکن جب عمر سعد نے دیکھا کہ اگر اس قسم سے لڑائی جاری رہی تو پوری فوج کٹ جائے گی اس لئے تمام فوج نے یکبارگی حملہ کیا اس معرکہ میں تیس اصحاب حسینؑ شہید ہوئے۔ پھر کچھ دیر فرادہ لڑائی ہوئی جب تمام اصحاب حسینؑ راہ حق میں کام آ چکے تو بنی ہاشم میں سے سب سے پہلے حسینؑ کے اٹھارہ سالہ فرزند ہم شبیہ پیغمبرؐ حضرت علی اکبرؑ میدان میں آئے اور فوج اشقیا کے کئی بے دین مسلمانوں کو قتل کئے اور پھر خود درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اسی طرح یکے بعد دیگرے تمام بنی ہاشم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ علمدار لشکر حسینی حضرت عباسؑ کو مظلوم حسینؑ جہاد کی اجازت نہیں دیتے تھے سکینہؑ بنت حسینؑ کی شدت پیاس نے حضرت عباسؑ کو نہر فرات پر جانے پر مجبور کیا اس جنگ میں لڑائی کا یہ عالم تھا کہ مخالف فوج کے لشتوں کے پشتے لگ گئے تھے جب سکینہؑ نے چچا عباسؑ سے پانی کی خواہش کی تو آپ نے مشک سکینہؑ لیکر فوج پر حملہ کیا اور اپنے مخالف فوج کو نہر سے اس قدر دور ہٹا دیا کہ سوکھی مشک میں بہ آسانی پانی بھر کر واپس ہو سکے اس معرکہ کو دیکھ کر ہر فرد یہ محسوس کر رہا تھا کہ کربلا میں حضرت عباسؑ اسطرح لڑ رہے ہیں جسطرح حضرت علیؑ نے خیبر و خندق وغیرہ کا معرکہ سر کیا تھا۔ جب آپ مشک بھر کر نہر سے واپس ہو رہے تھے دشمنوں نے درختوں کی آڑ لیا پیچھے سے آپ پر وار کیا اور آپ کے دونوں ہاتھ قلم کر دیئے اس طرح دھوکے سے آپ کو شہید کیا گیا۔ سب سے آخری قربانی وہ معصوم چھ مہینے کی جان علی اصغرؑ ابن حسینؑ کی تھی جس کو مظلوم کربلا خیمہ سے پانی پلانے لائے اور فوج اشقیا کو مخاطب کر کے فرمایا یہ چھوٹا سا بچہ تو کسی مذہب و ملت کا گنہگار نہیں ہو سکتا تم خود اس کو اپنے ہاتھ سے پانی پلا دو حضرت کی اس تقریر کے جواب میں حرملہ نے تیر سے علی اصغرؑ کو شہید کر دیا۔ زخمی و مظلوم حسینؑ جس وقت مخدرات عصمت سے رخصت ہو کر جا رہے تھے اس وقت آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اس کیفیت کو اصحاب مقاتل نے اس دردناک داستان کے پیرایہ میں لکھا ہے کہ جس کی یاد خون کے آنسو رلاتی ہے آخری مرتبہ بھی حسینؑ نے یزیدیوں کو آپ کے قتل سے باز آنے کی نصیحت فرمائی جس وقت دشمن کی فوج نے آپ پر حملہ شروع کیا تو آپ نے دفاعی لڑائی لڑنا شروع کی اور ایسی دلیرانہ جنگ فرمائی کہ ایشیا۔ یورپ کے مورخین نے آپ کی بہادری کو اپنی تاریخ کے سنہری اوراق میں جگہ دی ہے اور آج بھی مورخین عالم اس بات پر متفق ہیں کہ جسطرح حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا میں جس بہادری اور دلیری سے جنگ فرمائی تھی اسکی مثال نہ تو دنیا نے آج تک پیش کیا ہے اور نہ پیش کر سکتی ہے۔ مگر دشمنان اسلام نے مظلوم کربلا کو قتل کر کے سر مبارک کو نیزے پر بلند کیا خیمہ گاہوں کو آگ لگا دی۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور لاشوں پر گھوڑے دوڑائے اسیران شہدا کو کربلا سے کوفہ پھر کوفہ سے شام کے دربار میں یزید کے سامنے پیش کیا گیا۔ جنگ کربلا صرف ایک روز کی جنگ تھی جس میں بہتر شہادتیں واقع ہوئیں مگر کوئی ظلم باقی نہ رہا جو اہلبیت پر روا نہ رکھا گیا ہو۔ اصحاب فکر کے لئے یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ آخر اس واقعہ میں کیا راز پوشیدہ ہے جس نے اس مختصر سی جنگ کی یادگار کو آج تیرہ سو سال بعد بھی زندہ رکھا ہے اور شہادت حسینؑ انسانیت کے لئے ایک درس عظیم بن گئی ہے

نیزہ پہ کس کا سر ہے مسلماں لئے ہوئے

از طالب اسدی

وہ آئے شاہ مژدۂ ایماں لئے ہوئے
بھاگا وہ کفر موت کا ساماں لئے ہوئے

اصغر کو لائے رن میں تو سمجھے یہ اشقیا
آئے حسینؑ ہاتھ میں قرآں لئے ہوئے

میں ہوں دکن میں جان مری کربلا میں ہے
یاں جی رہا ہوں اک تن بیجاں لئے ہوئے

اکبرؑ تمہاری کشتی جوانی کے میں نثار
جاتے ہو مرنے باپ کا ارماں لئے ہوئے

ہے کربلا میں دفن جو احمدؐ کی کائنات
جنت کی ہے بہار بیاباں لئے ہوئے

کیا کم تھے وہ ستم جو کئے اہل بیت پر
لے جاتے ہیں شقی سوئے زنداں لئے ہوئے

فرق حسینؑ تو ہے سر فرق انبیا
نیزہ پہ کس کا سر ہے مسلماں لئے ہوئے

سینہ سرا نہیں یہ بہتر کا ہے مزار
ہوں دل میں اپنے گنج شہیداں لئے ہوئے

کس کس کے غم میں روئیں عزادار حسینؑ
اک واقعہ ہے سیکڑوں عنواں لئے ہوئے

طالب جہاں سے جائے گا سیدھا بہشت میں
ہے ہاتھ میں حسینؑ کا داماں لئے ہوئے

جو کچھ بھی تھا اپنے پاس سب کچھ دے کر ؂ واللہ حسینؑ نے خدائی لے لی

ریڈیو ہے یا امام باڑہ

حضرات معلوم نہیں کہ اب تک بھی اخبارات میں مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام کے خلاف چہ میگوئیاں اور تنقیدوں کی بھرمار ہو رہی ہے ۔ ریڈیو لاہور اعتراضات کا نشانہ بنا ہوا ہے ۔ نہ معلوم کہ ان مجالس یا مرثیہ خوانی کے قائم ہو جانے سے کونسا نقصان معترضین کو پہنچا اور کیوں یہ مجالس عزا بعض دلوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں ۔ اگر ریڈیو میں سال بھر گانے اور ڈرامے نشر ہوتے ہیں ۔ تو کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن بالفرض غلطی سے کسی سال محرم الحرام میں مرثیہ خوانی کا پروگرام مقرر ہو گیا ۔ تو بے پناہ اعتراضات دہ دہ کر شائع ہو رہے ہیں ۔ آخر یہ کونسی بدعت یا اخلاقی جرم ہے جس کے اجراء سے معترضین نے شور مچایا ہے در اصل یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ۔ اور نہ ہی معترضین سے ہی تسکین ہو نا چاہیئے بلکہ ہر سال معاویہ شاہی اور یزیدیت کے رنگ میں خود بخود مرض جنوں کی طرح دورہ دورہ کر اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہوتا رہتا ہے ۔ بنی امیہ اور بنو عباس کے قیامت خیز کارنامے اور مہلک حربے جو آل رسول کے خلاف استعمال کئے گئے اور ان کا جو حشر ہوا ۔ اس کے لئے تواریخ کے اوراق شاہد ہیں ۔ افسوس اس خون کی حمایت کے بجائے اب تک بغض و عناد کے فرسودہ اعتراضات دہرائے جاتے ہیں ۔ کبھی یہ گوارا نہیں ہو سکتا ۔ کہ مظلوم کربلا کا نام کسی صورت میں لیا جاوے ۔ کیا حسین علیہ السلام کا نام مٹ سکتا ہے ۔ نہیں اور ہرگز نہیں مسلم لیگ نے پاکستان کے حصول میں شاندار فتح حاصل کی تو یہ اسی مظلوم کے نام کی برکت اور نام کی بزرگی سے حاصل کی ۔ ملک کے کوچہ و بازار میں سیاہ جھنڈوں کے جلوس نکالے گئے اور معزز عورتوں نے آنسوگیس اور تازیانوں کے مظالم برداشت کئے ۔ قید خانے میں بھرائی گئیں ۔ تو کیا یہ مظلوم کربلا کے خاندان کی پیروی نہ کی گئی تھی ۔ حضور رات کے خلاف مرثیہ خوانی ۔ سینہ کوبی ۔ گالی گلوچ ۔ تبرا ۔ اور سیاہ علم نکال کر پر جوش مظاہرے کئے گئے ۔ تو اس وقت معترضین نے ناجائز کو جائز سمجھا ۔ اور خلافت کی کاروائی کو بھی جائز قرار دیا ۔ یہ کل کی بات ہے ۔ ایسے افعال کو مسلک حسینی تصور کیا جاتا رہا ۔ اور اب مگر ریڈیو صرف مرثیہ خوانی کے عتاب کی وجہ سے یوں خطاب ہوتا رہا ۔ کہ یہ ریڈیو ہے یا امام باڑہ ۔

اے معترضو ۔ یاد رکھو ۔ کہ اگر پھر یزیدی عنصر کی طرح حسین علیہ السلام کے خلاف کسی رنگ میں پروپیگنڈا کیا ۔ پھر کہیں خدانخواستہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کوئی یزیدی حکومت مسلط نہ ہو جائے ۔ ایسے نازک موقعہ پر جب کہ ہم ایک نئی حکومت کی تشکیل کے بعد ایک نہایت ہی اہم اور جبیری دور سے گزر رہے ہیں مسلمانوں میں اخوت ایثار ۔ قربانی ۔ حق گوئی ۔ باطل شکنی ۔ اور اسلام کی اصلی و حقیقی کیفیت پیدا کرنے کے لئے شہدائے کربلا کی عظیم الشان قربانیوں کے باطل شکن واقعات ہر مسلمان کے ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے ۔ اگر تمام ماہ و سال ذکر حسین علیہ السلام اور قرآن مجید کے مضامین اور تقریریں ہوتی رہیں تو دیکھ لینا ۔ کتنی برکات ایزدی نوزائیدہ مملکت خداداد پاکستان پر نازل ہوتی رہیں گی ۔ صرف محرم الحرام کو مخصوص نہ کر لو ۔ ہر ہفتہ بلاناغہ ریڈیو پر ذکر حسین علیہ السلام کے پروگرام نشر ہونے چاہئیں جو مسلمانان پاکستان کے علاوہ مسلمانان عالم کے لئے موجودہ نازک ترین امتحان میں از حد ضروری ہیں ۔ لیکن طاغوتی دماغ اور یزیدی قلب کب ان افکار سے متحمل ہو سکتا ہے ۔ غور سے دیکھا جائے ۔ تو تمام اسلامی ممالک کی بنیاد قومیت پر مبنی ہے ۔ لیکن پاکستان اسلام کے نام سے قائم کی گئی ۔ نعرۂ عوام پاکستان کا مطلب کیا ۔ **لا الٰہ الا اللہ** بعض اصحاب کو یہ مضمون ناگوار سا معلوم ہوگا ۔ اور فوراً ہی شیعہ اور رافضی کا فتویٰ دینگے ۔ امام شافعیؒ نے بھی اپنی تحقیق کی بنا پر اپنے آپ کو رافضی کہلوانا موجب فخر سمجھا ۔ معترضو؟ خدا کے لئے اب ایسی منافرت آمیز تحریروں سے باز آجاؤ ۔ اب کوئی ایسا غیر مسلم نہیں جو معاذ اللہ ہماری ہی صحیح بخاری شریف کی حدیثوں سے ہمارے رسول کریم کو (خاکم بدہن) رنگیلا رسول بتلائے ۔ اگر کسی کو کبھی کسی عزا

... نام نماز میں لینا بھی جرم ہے ۔ کتنے مسلمان ہونگے ۔ جن کو بارہ امام (نسلِ رسول) کے نام زبانی یاد ہونگے ۔ اگر کسی کو یہ نام آتے بھی ہونگے تو انہیں شیعہ اور رافضی سمجھا جا وقت آگیا ہے کہ اب امام مظلوم کے خلاف ناجائز نکتہ چینی نہ کی جائے ۔ ورنہ ایسے پاکستان میں زندگی گذارنی مشکل ہو جائیگی جو خون دیکر حاصل کیا گیا ہے ۔ اور جس میں شہادت عظمیٰ کے عملی فعلی اور قولی نمونے کے سبق رات دن دہرائے جاسکتے ہیں ۔ اگر تعصب اور بغض و عناد کی عینک اتار دی جائے اور دیدۂ عبرت سے دیکھا جائے تو کشمیر کربلا نظیر میں ہی جا کر دیکھ لو ۔ ڈوگرہ راج اور غدار اعظم عبداللہ نہ معلوم کی یزیدیت کا دور دورہ ہے ۔ اور مظلوم رعایا کی بے بسی حسینیت (مظلومیت) کا اعادہ ہو رہا ہے ۔ ان کے محشر خیز حالات اور سفاکانہ قتل و غارت کی مرثیہ خوانی پاکستان اور مسلمانان عالم کے لئے مجالس کا حکم رکھتی ہے ۔ کیا ان زہرہ گداز جانگسل واقعات کو نشر کرنا اور سننا بدعت ہوگا ۔ اور ریڈیو کے ذریعہ دردمند اور صاحب اولاد مسلمانوں کے قلوب گھر گھر امام باڑے نہیں بنے ہوئے ہیں ہمارے دل ان مظالم کو سن سن کر تڑپ رہے ہیں اور آنکھیں بے بسی کے عالم میں خون کے آنسو رو رہی ہیں اور بے پناہ بربریت اور ڈوگرائی ظلم و ستم سے خود بخود سینہ کوبیاں ہو رہی ہیں کیا ان مصائب پر آنکھیں ۔ آنسو بہانا متاسف ہونا ۔ فرض انسانی ہے یا نہیں ہے اور ضرور ہے ۔ حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کے قصے پرانے ہو گئے ۔ صبر ایوبؑ میں اتنی صلاحیت نہ رہی ۔ خلیلؑ کی داستان نے پرانا رنگ اختیار کر لیا ۔ اور حسینی داستان نئی ہو گئی ۔ اور آفتاب کی طرح چمکی بادل نے اس آفتاب کو سایہ میں رکھا تھا اور آج اس طرح نقاب اٹھا کہ دنیا حیرت کر گئی ۔ ستاروں کی طرح جگمگا اٹھی ۔ اب بھی خواب غفلت کا نشہ سا طاری ہے ؎

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

اب تو محمدیت کا دور دورہ ہے بحث نہ ماننے بیٹھے ۔ اے دنیا والو کمالات محمدی کا مطالعہ کرو ۔ کمالات محمدی کا آئینہ حسینؑ کی ذات ہے جن کے لئے رحمۃ للعالمین صاحب تاج و المعراج نے حسین منی و انا من الحسین فرمایا ہے ۔ اگر تم حسینیت تک پہنچ گئے ۔ تو سمجھ لو ۔ محمدیت سے کو مکمل کر لیا اور گویا اپنا دامن گل مراد سے بھر لیا ہے کوئی معترض جو ایسے ۔ درج فرما واقعات پر نکتہ چینی کر کے زبان بند کرا دے علامہ اقبال مرحوم کی تصانیف اور رفقو حضرت قائد اعظم مدظلہ کی متبرک ہستی سے حسینؑ کی عظمت و محبت پوچھ لو پاکستان میں مدح و قدح صحابہ کا نشاخسانہ کھڑا ابھی نہ کرنا چاہیئے ۔ ابھی پاکستان میں بہت سے اہم کام کرنے ہیں ۔ ہندوستان کے علاوہ فلسطین کے خطرہ سے عالم اسلام میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے ۔ جو پاکستان کیلئے دوسرا خطرہ ہے ۔ اگر حسین علیہ السلام کے جد محترم نہ ہوتے ۔ اور پھر حسین علیہ السلام شجر اسلام کی آبیاری اپنے اور اپنی اولاد و احباب کے خون سے نہ کرتے ۔ تو صحابہ کرام کے کارنامے کون جانتا ۔ بقول علامہ اقبال مرحوم اور خواجہ معین الدین چشتیؒ ۔ اسلام اور بنائے کلمہ حسین علیہ السلام کا وجود ہے حسینؑ کی یا صحابہ کرام ۔ قرآن شریف ۔ رسول کریم اور خداوند تعالیٰ کا ذکر ہے حسین علیہ السلام کی یادگار مٹانے والا خلیفہ متوکل عباسی کہاں گیا ۔ حیف صد حیف کہ دہلی سے لاہور کا ہندو رئیس رائے بہادر سوہن لال ایسے پرخطر زمانے میں لاہور بذریعہ طیارہ ایام محرم الحرام میں حسینؑ کی نیاز جو کہ اس کے آباؤ اجداد بھی دیتے چلے آرہے تھے ۔ دینے آیا (پاکستان ٹائمز ۱۲) مگر معترضین کے کان مرثیہ خوانی سننے کے لئے متحمل نہ ہو سکیں ۔ امید ہے کہ اگلے سال تک کوئی معترض مرثیہ خوانی بند کرانے کا قانونی مسودہ بھی پیش کرا دیگا ۔ مجالس عزا ظالم حکومت کے تختہ الٹ جانے کی یادگاریں ہیں اور مظلومیت کی یاد ہے ۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی انسانی قربانی کی عملی یاد تازہ کرتی ہے یہ بھی اعتراضات کرنے کے باوجود حکومت کی تلوار سے بھی نہ مٹ سکی ۔ اگر بے جان صفا و مروہ اور حجر اسود و خانہ کعبہ شعائر اللہ ہو سکتی ہیں تو جناب ابراہیمؑ اور سید الشہدا کی یادگاریں کہاں بند ہو سکتی ہیں اور پھر کنکو شعائر اللہ کہتے ہیں کا فروں سے یہ

اہم ہفتہ وار خبروں کا خلاصہ

عالم

شاہ رومانیہ کی تخت سے دست برداری اور ملک میں قیام جمہوریہ کا اعلان۔ بخارسٹ ۳۱ دسمبر۔ رومانیہ کے شاہ میکائیل تخت سے دست بردار ہو گئے ہیں اور ملک میں قیام جمہوریہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کل شب گاہ بخارسٹ نے شاہ موصوف کی دست برداری کی وجوہ کے متعلق اپنی یہ الفاظ سنائے کہ گذشتہ چند ساعتوں کے دوران میں رومانیہ میں عظیم سیاسی، معاشی اور معاشرتی تغیرات ہوئے ہیں اس لئے نئے تعلقات کے اعتبار سے وہ محسوس کرتے ہیں کہ شاہی کو ختم ہونا چاہیئے کیونکہ اب یہ موجودہ حالات کے مطابق نہیں رہی ہے۔ بخارسٹ کی ایک اطلاع میں شاہ میکائیل کی دست برداری کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے [illegible] بتایا گیا ہے کہ شاہ موصوف نے شہزادی این آف پارما کے ساتھ اپنی شادی کے مسئلہ پر کابینہ سے جھگڑا کر لیا تھا۔

ایک سرکاری ترجمان نے بیان کیا کہ شاہ میکائیل کی دست برداری سے مخالف قوتوں کا مزید کمزور ہو جانا مراد ہے کیونکہ وہ مخالف سوویٹ اور مخالف کمیونسٹ عناصر کے مرکز نگاہ تھے۔

چینی حکومت کے ایک مستحکم مقام پر کمیونسٹ فوجوں نے سخت لڑائی کے بعد قبضہ کر لیا۔ نانکنگ ۳۱ دسمبر۔ صوبہ شانسی میں چینی حکومت کے مستحکم مقام چینی پر کمیونسٹ فوجوں نے دو ہفتہ کی سخت لڑائی کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ کمیونسٹ فوجیں بھاری توپخانہ کی آتشباری کے پردہ میں اس شہر میں داخل ہوئیں۔

منچوریا میں کمیونسٹ فوجیں مکڈن کے خلاف اپنی ایک ہفتہ کی پوزیشن میں ترقی کرتی ہوئی بیرونی دفاعات میں داخل ہو گئی۔

رومانیہ نے دیا سلائی کمپنی کی ۱۵ لاکھ مالیت کی مشنری ضبط کر لی۔ سٹاک ہالم یکم جنوری۔ رومانیہ کی حکومت نے سویڈن کی ایک دیا سلائی کمپنی کی دس لاکھ پونڈ کی مالیت کی مشنری اس لئے ضبط کر لی کیونکہ اس فیکٹری میں گھٹیا قسم کی دیا سلائیاں تیار کی جاتی تھیں۔

اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

اسلام

عراق کے وزیر اعظم برطانوی حکومت سے گفت و شنید کریں گے۔ بغداد یکم جنوری۔ عراق کے وزیر اعظم چند روز میں لندن جا رہے ہیں تاکہ برطانوی عراقی معاہدہ کی نظر ثانی کیلئے برطانوی حکومت سے گفت و شنید شروع کریں۔

حکومت شرق اردن عربوں کی حمایت میں پوری قوت صرف کریگی۔ شرق اردن یکم جنوری۔ شرق اردن کے نئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت فلسطین میں عربوں کے مقاصد کی حمایت کیلئے اپنا انتہائی زور لگائے گی۔

فلسطین میں روس کے خطرناک ارادے۔ لندن ۲ جنوری۔ اخبار ویسٹرن میل کا نامہ نگار مقیم لندن رقمطراز ہے کہ اس بات کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں کہ روس کے فلسطین میں بہت خطرناک ارادے ہیں۔ نامہ نگار مذکور مزید لکھتا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں حلقہ اثر، طبقاتی انضباط، پٹرول کیلئے جنوبی اور درہ دانیال سے گزرنے کے لئے روس کے مطالبہ کی تو خطرناک اور اشتعال انگیز سوالات کو حل کرنا پڑے گا۔

یوگوسلاوی مسلم تارکین وطن عربوں کی جانب سے لڑیں گے۔ دمشق ۳ جنوری۔ یوگوسلاویا کے جو مسلم تارکین وطن شام پہونچے ہیں انھوں نے فلسطین میں عربوں کی جانب سے جنگ کرنے کے لئے اپنے آپ کو رضاکار کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور انہیں تربیت دینے کے لئے کیمپوں میں روانہ کر دیا گیا ہے۔

فلسطین پر روسی یلغار شروع ہو گئی۔ قاہرہ ۴ جنوری۔ مشرقی یورپ کے ہزاروں یہودیوں کو بحرۂ اسود سے لیکر فلسطین کیلئے ۲ جہازوں کی روانگی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "الزماں" رقمطراز ہے کہ یہ فلسطین پر روسیوں کی یلغار کی ابتدا ہے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ یہودی ایجنسی ان ناجائز طور پر ہجرت کرنے والوں کی روانگی سے اتفاق نہیں کرتی۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تحریک روسی پروگرام کا پہلا قدم ہے کیونکہ یہودی ایجنسی فلسطین میں اشتراکی اثرات کی توسیع کی مخالفت کے لئے مشہور ہے۔

پاکستان

کراچی میں فرقہ وارانہ ہنگامے۔ کراچی ۷ جنوری۔ کل یہاں جو فرقہ وارانہ ہنگامے شروع ہوئے تھے ان کے متعلق ایک جاری شدہ سرکاری اعلامیہ اگرچہ کہ جانی نقصانات کے کوئی اعداد نہیں دیئے گئے ہیں لیکن بادثوق طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ گردوارہ میں (۶۴) آدمی مارے گئے جہاں سے یہ فساد شروع ہوا ہے اور تقریباً (۱۲۰) یہاں کے رہنے والے آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شہر کور کے دوسرے مقامات کے ہنگاموں میں بھی تقریباً (۱۲) اشخاص ہلاک اور ساٹھ زخمی ہوئے ہیں۔

کراچی کے ناظم ضلع کا صحافتی بیان حسب ذیل ہے۔ یہ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب کہ (۱۳۱) سکھ صبح کی ریل گاڑی کے ذریعہ شکارپور سے یہاں پہونچے۔ اسٹیشن سے یہ سکھ ایک گردوارہ کو گئے جو رتن تلاؤ سے قریب ہے سکھوں کی اس آمد پر تقریباً آٹھ ہزار کا ایک مجمع جمع ہو گیا اور اس نے گردوارہ کا محاصرہ کرکے آگ لگا دی اور خنجر گھونپنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے کئی آدمی مارے گئے زخمیوں کو انڈین جنرل ہسپتال بھیج دیا گیا۔ اس پر پولیس نے آتشباری کی اور مجمع کو زبردست دشواری کے ساتھ گردوارہ سے الگ کرنا پڑا۔ ناظم ضلع نے فوج کی مدد طلب کی پولیس فوج کے ساتھ شہر میں گشت کر رہی ہے اور آتشزنی کی بھی چار وارداتیں ہو چکی ہیں۔

مارے جانے والے اور زخمی ہونے والوں میں بعض مسلمان بھی شامل ہیں۔

شہر میں (۲۴) گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور صورتحال اب قابو میں ہے اور اب تک (۱۹۰) فسادی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بندرگاہ کراچی سے اشیائے برآمد کی تجارت میں اضافہ

نومبر میں برطانیہ اور مصر سے ہوائی جہاز درآمد کئے گئے۔ کراچی، نومبر ۱۹۴۷ء میں بیرون جات سے کراچی کی تجارت درآمد مجموعی طور پر ایک کروڑ نو لاکھ روپیہ کی ہوئی اور اشیائے درآمد کی قیمت میں ایک کروڑ ۳۱ لاکھ روپیہ کی کمی ہوئی۔ لیکن اس کے برعکس اشیائے برآمد ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ کی ہوئی اور اس میں ۳۰ لاکھ ۷۹ ہزار کا اضافہ ہوا یہ اعداد و شمار نومبر ۱۹۴۶ء کے مقابلہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ نومبر ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والے آٹھ ماہ کے دوران میں مجموعی طور پر بندرگاہ کی تجارت میں ۴۸ فی صدی اضافہ اور اشیائے برآمد میں دس فی صد کمی کا اعلان کیا گیا ہے نومبر ۱۹۴۷ء میں برطانیہ اور مصر سے کچھ ہوائی جہاز منگائے گئے تھے نیز برطانیہ سے ہوائی جہازوں کی مشنری کا بھی کافی سامان آیا تھا۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ نومبر میں برطانیہ سے موٹر کاروں کی درآمد مقابلتاً کم تھی۔

ہندوستان

کشمیر کا مسئلہ ہندوستانی حکومت ادارۂ اقوام متحدہ میں پیش کریگی۔ بیرونی دول کے نمائندوں کو مطلع کر دیا گیا۔ نئی دہلی یکم جنوری باور کیا جاتا ہے کہ بیرونی ممالک کے سفارتی نمائندوں کو جن میں نمائندہ پاکستان بھی شامل ہے ہندوستانی قلمرو کی حکومت کے اس فیصلے سے کل آگاہ کر دیا گیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو ادارۂ اقوام متحدہ کی مجلس صیانت میں پیش کریگی اس کے علاوہ نمائندوں کو اس فیصلے کے نتائج و عواقب سے بھی مطلع کر دیا گیا۔

صوبجات متحدہ میں ۱۲ لاکھ رضاکاروں کی فوج کی تیاری۔ جالندھر ۶ جنوری حکومت یوپی کے پارلیمانی معتمد اعلیٰ مسٹر گوبند سہائے نے اعلان کیا ہے کہ اس سال کے اختتام تک صوبجات متحدہ میں جمہوریت کی حفاظت کے لئے پرانت رکھشا دل کے نام سے ۱۲ لاکھ کی ایک فوج تیار ہو جائے گی مسٹر گوبند سہائے کہتے ہیں کہ ابتداء میں اس فوج کے تقریباً ایک لاکھ افسروں میں سے دو ہزار کو تربیت دیجائے گی۔ تین ماہ کے بعد گیارہ لاکھ رضاکاروں کو فوجی تربیت دیجائے گی اور قواعد وغیرہ بھی سکھائی جائے گی۔

الہ آباد میں سونے چاندی کی سٹہ بازی کا زور

الہ آباد ۔ ۷ جنوری ضلع الہ آباد میں سونے چاندی کی سٹہ بازی زوروں پر ہے جس کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقوں کو نقصان پہنچ رہا ہے گذشتہ چند ہفتوں میں ان طبقوں کے بعض سٹہ بازوں نے ناکامی کی صورت میں خودکشی کر لی۔

انتخاب میں اشتہار دینا باعث کامیابی ہے

دکن

امتحانات کی تواریخ بڑھا دیجائیگی۔ حیدرآباد ۳۰ جنوری اب معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہیکہ محکمہ تعلیمات نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ماہ فروری تک نصاب مکمل نہ ہو تو مدارس و کالجوں کے امتحانات کو ماہ خورداذ تک ملتوی کر دیا جائے اگر ماہ فروری تک نصاب تعلیم مکمل ہو جائے تو امتحانات کی تواریخ میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی

مولوی سجاد مرزا صاحب معتمد تعلیمات نے نمائندہ پریس انفیسنج سے ایک گفتگو کے دوران میں یہ انکشاف کیا کہ ارباب تعلیمات نے ان طلباء کو بھی تمام سہولتیں اور مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے جنہوں نے کانگریس مہم کے سلسلہ میں تعلیم ترک کی ہے بشرطیکہ وہ ۵ جنوری تک اپنے اپنے مدارس میں غیر مشروط طور سے دوبارہ سے شریک ہو جائیں۔

سابق فرمانروا ترکی کی نعش خلد آباد لائی جائیگی۔ حیدرآباد ۳۱ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ہزہائی نس شہزادی صاحبہ برار کے والد ماجد خلیفہ سلطان عبدالمجید خان سابق فرمانروائے ترکی کی نعش خلد آباد میں تدفین کے لئے حیدرآباد لائی جا رہی ہے توقع کی جاتی ہے کہ نعش جنوری ۴۹ء کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں پہونچ جائیگی۔ مقبرہ کی تعمیر قریب الختم ہے۔ اور محکمہ تعمیرات مقبرہ کو جانے والی سڑک کی تیزی کے ساتھ تعمیر کر رہا ہے۔

سواری شاہانہ۔ حیدرآباد یکم اسفندار۔ سواری شاہانہ مجلس ایصال ثواب مرحومہ دکھن نواب اللہ مرقدہ میں [illegible] کل ۱۱ و ۹ بجے طرق مبارک میں منعقد ہوئی تھی۔

باب الاخذ پر دو انج مجلس رحجہ [illegible] آصفجاہی نے استقبال شاہانہ کی عزت حاصل کی [illegible] حیدرآباد۔ ۱۳ جنوری [illegible] معلوم ہوا کہ ہز اکسیلنسی صدر [illegible]

[illegible]

جلد رہا کر دیا جائے گا۔

قلت امکنہ کے مسئلہ کو حل کرنے ڈھائی لاکھ مصارف سے جھونپڑیوں کی تعمیر

حیدرآباد ۳۱ جنوری بلدہ میں قلت امکنہ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے محکمہ تعمیرات نے شہر کے مختلف حصوں میں جھونپڑیوں کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ ان پر ڈھائی لاکھ روپیوں کے مصارف عائد ہوں گے۔

یہ جھونپڑیاں صرف ایسے اشخاص کو دی جا رہی ہیں جو فی الحقیقت غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جعلی سکہ سازوں کی گرفتاری۔ حیدرآباد یکم جنوری۔ اورنگ آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پولیس نے جعلی سکہ سازی کے الزام میں چار اشخاص کو گرفتار کیا ملزمین کو ریمانڈ جیل کر دیا گیا ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل کا جائزہ۔ حیدرآباد ۵ جنوری مولوی کلیم الدین صاحب انصاری نے جن کا حسب فرمان خسروی ایڈوکیٹ جنرل کی خدمت پر تقرر عمل میں آیا اس کا آج جائزہ حاصل کیا۔

لیوی لوٹ لی گئی۔ حیدرآباد ۵ جنوری موضع تنرج ضلع عثمان آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پر بینڈہ ضلع عثمان آباد سرحدی مقام ہونے کی وجہ سے چاروں طرف انڈین یونین میں گھرا ہوا ہے حیدرآباد سے آمد و رفت کے ذرایع مسدود ہو چکے ہیں شب خون اور آتشزدگی کا سلسلہ جاری ہے گذشتہ ہفتہ سرکاری لیوی لوٹ لی گئی اور ایک شخص ہلاک کیا گیا۔

ایجنٹ جنرل حیدرآباد۔ حیدرآباد ۵ جنوری ایجنٹ جنرل حیدرآباد نواب زین یار جنگ بہادر اب یوسف یار جنگ [illegible] آج صبح نو بجے ذریعہ طیارہ عازم دہلی ہوئے ایجنٹ جنرل اور [illegible] دہلی میں [illegible] پیلس میں مقیم رہیں گے۔

[illegible]

موکب ہمایونی کے حادثہ بم کے سلسلہ میں [illegible] ملزمین نارائن راؤ اور گنڈیا عرف گنگارام [illegible] بشیر الدین احمد صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نے آج سپردِ سشن کرنے کی تجویز کی۔

بم کے جملہ (۱۳) ملزمین ہیں جن میں سے دس فرار ہیں اور ایک ملزم مسمی وٹھل راؤ کو وعدہ معافی دیا گیا ہے۔

دو ملزمین نارائن راؤ اور گنڈیا عرف گنگارام کے خلاف تحت دفعات (۷۸) (۷۹) (۸۰) و (۱۲۳۸) تعزیرات سرکار عالی و دفعات ۳۱ تا ۶) دستور العمل دھماکہ خیز اشیاء و قاعدہ (۴۳ تا ۱۱۲) تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بہ تعلق خلاف ورزی اعلان نشان (۵۴) نشان (۴۰) نشان (۱۳۷۷)

خفیہ پولیس نے مقدمہ ہذا کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزمین سرگرم انقلاب پسند افراد میں سے ہیں۔ مملکت حیدرآباد کی پر امن فضاء کو مکدر کرکے فرقہ وارانہ فسادات برپا کرانا۔ حکومت کے نظم و نسق اور ذرائع رسل و رسائل وغیرہ کو درہم برہم کرنے کے لئے تخریبی افعال اور امن سوز حرکات کرنا مملکت میں بسنے والے غیر مسلم فرقوں کا اعلیٰحضرت بندگانعالی اور حکومت سرکار عالی کے خلاف بغاوت اور جنگ کرنے پر ابھارنا اور آمادہ کرنا ان افراد کا مقصد او رمسلک ہے۔ یہاں تو ان افراد کی غیر آئینی سرگرمیاں عرصہ سے جاری تھیں لیکن ۱۵ راگسٹ کے بعد سے ان لوگوں نے اپنا تخریبی اور باغیانہ نظام العمل اس غرض سے وسیع تر کر دیا کہ مملکت حیدرآباد کو انڈین یونین میں شرکت پر مجبور کیا جائے اور یہاں ذمہ دارانہ حکومت قائم کرائی جائے چنانچہ بموں کی تیاری کے بعد خفیہ کارخانے قائم کرکے بم تیار کئے جانے لگے اور فرقہ وارانہ فسادات کے موقعوں پر نیز سرکاری عمارات وغیرہ کو نقصان پہنچانے کیلئے ڈائنامائٹ اور ایسی ساخت کے بموں کا استعمال شروع ہوا

[illegible]

سکنگ کوٹھی روڈ پر پیچھے مرلی نارائن راؤ آئی سنٹ اسکول کی گلی میں ملزم گنڈیا سٹاووسنٹ اسکول کے گیٹ پر اور ایک مفرور ملزم ماخیرو یا بجلی کے کھمبے جلنے والی گلی میں بم [illegible] ان تینوں کا مقصد سواری شاہانہ پر بم پھینکنا تھا اور گرفتاری کے امکانات پر زہر کھا کر خودکشی کر لینے کے لئے ایک پڑیا اور شیشی بھی ان کے ساتھ تھی۔ اس کے بعد چالان میں ہم انداز ملزمین کی گرفتاری وغیرہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

فاضل مجسٹریٹ نے ترتیب فرد جرم کی نیاری کی سشن کی ترسل تجویز اور واقعات مقدمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فیصلہ کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ مقدمہ سپرد شدنی ہے اس سے تفتیش مقدمہ کے مفصل بیان ملنی اور ایک گواہ سابت کے بیان کی بناء پر محولہ دفعہ (۲۶۷) ضابطہ و معائنہ مسلکات چالان وغیرہ و بیانات اقبال ہر دو ملزمین مقدمہ قابل سپردگی ہیں حکم ہوا کہ مقدمہ اجلاس ابتدائی مجلس عالیہ عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔

جامعہ عثمانیہ۔ حیدرآباد ۵ جنوری سمجھا جاتا ہے کہ جامعہ عثمانیہ کے حالیہ ترمیم منشور کے مد نظر پرو وسٹ اور پرنسپل کی جائدادیں برخاست کر دی جا رہی ہیں اور مختلف شعبوں کے میر (صدر) کی حیثیت سے حسب ذیل اصحاب کا تقرر کیا گیا ہے جنہیں ماہانہ دو ہزار روپیے تنخواہ ملیگی۔

ڈاکٹر سید حسین	میر شعبہ سائنس
ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	میر شعبہ فنون
مسٹر وسیع اللہ شاہ	میر شعبہ انجینیرنگ
مسٹر عبدالرحمن خاں	میر شعبہ دینیات

یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ آئندہ سے [illegible] کو ماہانہ تین ہزار روپیہ تنخواہ ملے گی۔

مسٹر منشی کی شاہ منزل میں صدر اعظم بہادر سے ملاقات۔ حیدرآباد و [illegible] ہندو [illegible] کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی نے [illegible] شاہ منزل آکر ہز ایکسلنسی صدر اعظم بہادر سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی [illegible]

[illegible]

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ وحدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر وجامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی وسرکار قمی وسرکار ناصر الملۃ وسرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت رعایتی ۱۲/

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین ومقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۰ کہرہ کاغذ ۱۲/

زین العابدین فقہ وعقائد میں بےنظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ ۱۲/

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴/

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بےمثل وبےنظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۶/ حصہ دوم ۸/

اقوال اہل بیت نبی مختار - ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵ کاغذ چکنا ۶/ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۴۴ ۴/

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۴/

مثنوی لقمہ شیرین یعنی مفاد آخرت از لائق مرحوم صفحہ ۵۰ ۶/

مثنوی نہر غم وماتم موسوم بہ ناصر الشفقین فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی واخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۱۲ کاغذ چکنا ۸/

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب درخواص وفوائد ناد علی - ۴/

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربہ عاملین وسورہ قرآنی ہفتہ کے خواص وادعیہ وزیارات صفحہ ۱۶۰ ۶/

علایم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم صہ قیمت زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم صہ قیمت زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب توحید کے بیان میں

رسالہ توحید بےمثل رسالہ ۲/

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳/

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸/

سرادق عفت قرآن وحدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴/

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶/

ترجمہ قصص العلما علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور ومبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک ۲۳۲ ۱۲/

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱/

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت للعہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰/

سوانح شہید ثالث - ۴/

تذکرہ شوشتری نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری صاحب کی مستند تذکرہ صفحہ ۴۴ کہرہ ۴/

خیابان القاب سوانح مرزا جندالی بی طیب یادلقابانی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴/

نقش ایران نگین رسالہ ۴/

سوانح زندہ ... ۱/

رہبر عراق وایران مولفہ مولف سالنامہ حیدر جنتری ۴/

عراق وایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس نگین پلی ضخامت صفحہ ۳۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ۳ روپے

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ صفحہ ۱۴۴ ۴/

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صفحہ ۹۲ ۶/

حج وبینات در بیان معجزات منیات عالیات صفحہ ۱۴۴ ۸/

قلب نگلین زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مشکل مناجات از نگلین صفحہ ۳/

زیارت عاشورا جلی قلم - ۳/

زیارت مفجعہ حضرت زینب ۳/

زیارت حضرت زینب وحضرت سکینہ ۳/

زیارت اربعین - ۳/ ۲/

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ حبیبی چکنا ۴/

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳/ کہرہ ۲/

دعائے بشیر ودعائے اویس قرنی ودعا مجیر ومناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳/

دعائے ختم قرآن - ۱/

حدیث کسا مترجم اردو - ۲/

دعائے صباح وتعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو - ۳/

دعائے مشلول مترجم اردو ۲/

دعائے سباسب // ۴/

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش وادعیہ ومہر نبوت وتعقیبات وزیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸/

جذبات عقیدت از محترمہ زینت کنواری صاحبہ حضرت امیر کی شان میں مشہور ومعروف قصیدہ چکنا کاغذ - ۴/

خلوص انیس مرحوم کا مشہور مناجات ۳/

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳/

عریضہ مقاصد - در مدح وولادت حضرت امیر وجناب سیدہ - ۲/

صحیفہ تجلی - مجموعہ قصائد رزم قسم اول اوسط ۴/ - آخر - ۱۰/

تعویذات

دعائے مجموعہ - برائے دفع جن وشیاطین وحفظ بلیات وچشم زخم وغیرہ - ۲/

دعائے ہفت ہیکل ام الصبیان برائے حفاظت بلیات وام الصبیان ونسوان حاملہ عورتوں کے لئے مفید ہے - ۲/

دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/

دعائے دفع طاعون، ہیضہ، تپ بغضہ ۲/

دعائے قلوقلمین - برائے حفاظت حمل ودفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے نکالنا نہایت مجرب تعویذ ہے - ۲/

ایضاً مع ام الصبیان ۳/

دعائے حطہ ... - ۲/

دعائے دفع سحر وجادو ۲/

دعائے سوسن مرجانہ - برائے محبت وتسخیر ۲/

دعائے نور برائے دفع تپ وثانیہ ولرزہ وامراض تماوی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲/

دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن وشیاطین - ۲/

دعائے السیفی مغربی برائے محبت وزبان بندی وکشایش کار وحصول ملازمت وترقی - ۲/

حرز چہاردہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲/

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات ودفع امراض - ۲/

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲/

دعائے ہفت ہیکل وشش قفل ونود ونہ نام باری تعالے دافع بلیات وحوادث - ۲/

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ وشیاطین ونحوست خانہ ...

ایضاً - آیۃ الکرسی کامل جس میں آیۃ الکرسی معز آیۃ الکرسی بوجہ منزلی وغیرہ شامل ہیں - ۴/

دعائے حیدری دفع دشمنی کے لئے بہترین تعویذ - ۴/

دعائے ناد علی جس میں ناد علی مغربی بھی شامل ہے ۲/

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے۔

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

مرثیہ بستیں [illegible] مراثی ۳۰ نوحے [illegible] سوزخوانی کے [illegible] شہادت امام حسین [illegible] کاغذ [illegible]

[illegible] حصہ دوم [illegible] مرثیہ [illegible] تک [illegible] سوزخوانی [illegible] محرم الحرام [illegible] کاغذ چکنا [illegible]

[illegible] حصہ سوم - ۸۹ رباعی - ۶۰ سوز - ۶۰ سلام [illegible] سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا [illegible] شہادت حبیب ابن مظاہر تک [illegible]

[illegible] حصہ چہارم - تکملہ حصہ سوم - ۱۰۰ مراثی [illegible] شہادت عون و محمد سے شہادت امام [illegible] کے مجلس کی سوزخوانی کے مرثیے [illegible] کاغذ [illegible] حصہ سوم و چہارم [illegible] کاغذ [illegible]

[illegible] حصہ پنجم - ۱۰۰ رباعی ۷۴ سوز ۵۰ سلام [illegible] مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات [illegible] تک کے مجلس کی سوزخوانی [illegible]

[illegible] محرم حصہ ششم بلا حصہ پنجم ۳۸ مرثیے [illegible] وفات حضرت سکینہ سے واپسی [illegible] مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین [illegible] شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام [illegible] البقیع کے منتخب مسلسل مرثیے اور نوحے [illegible] کاغذ [illegible]

[illegible] ششم [illegible] حصے [illegible] حصہ سوم [illegible] ہر چہار حصے [illegible] کاغذ [illegible] اول و دوم [illegible]

ہلال ماتم - سلام ۳۲ مرثیے جناب [illegible] مرحوم [illegible]

فغان بزم حسینی - ۱۱ رباعی ۲۰ سلام [illegible] ۱۲ مرثیے سوزخوانی [illegible] کاغذ [illegible]

سفینہ ماتم - ۱۱ قصائد، مرثیے [illegible] چکنا کاغذ [illegible]

سعی مشاق [illegible] کے خاص [illegible] کاغذ [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باتر [illegible] محرم رسول خدا سے شہادت امام حسین [illegible] ۲۶۳ نوحے [illegible] کاغذ چکنا [illegible]

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے [illegible] محرم بمدینہ منورہ و [illegible] شہادت امام چہارم سے یا [illegible] جنت البقیع و دفع طاعون کے ۱۸۱ نوحے [illegible] باقی رہ گئی [illegible]

[illegible]

شہادت [illegible] جام [illegible] [illegible]

کاغذ [illegible]

حصہ دوم - [illegible] کاغذ [illegible]

حصہ سوم [illegible] ۱۶۹ [illegible] کاغذ چکنا [illegible]

فکر منظوم نوحہ جات [illegible] ۶۶ نوحے ۲۰۳ صفحہ [illegible]

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش چوتھا اڈیشن

مجموعہ نوحہ جات [illegible] کے [illegible] ۲۰۳ نوحے [illegible] کاغذ چکنا [illegible]

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم [illegible] ۲۰۵ نوحے ۲۳۲ صفحہ [illegible] کاغذ [illegible]

ساغر آل عبا - نوحہ جات سجاد نواز [illegible] جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا [illegible]

تسکین فاطمہ - مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول دوسرا اڈیشن: ۱۲۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ [illegible]

تسکین فاطمہ حصہ دوم - ۱۲۰ نوحے ۱۹۲ صفحہ چکنا کاغذ [illegible]

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ [illegible]

بیاض اہل ماتم حصہ اول - نوحہ جات قالق مرحوم [illegible] چکنا کاغذ [illegible]

حصہ دوم [illegible] نوحے [illegible] چکنا [illegible]

قرۃ العین - نوحہ جات [illegible] مرحوم [illegible] کاغذ [illegible]

طومار درد - نوحہ جات [illegible] کاغذ [illegible]

وسیلۂ نجات - نوحہ جات [illegible] مرحوم [illegible] نوحے [illegible] چکنا [illegible]

چودہ ساغر حصہ اول - مجموعہ [illegible] نوحے [illegible]

چودہ ساغر حصہ دوم [illegible]

افکار جعفری نوحہ جات [illegible] جعفری [illegible]

سرمایۂ غم - نوحہ جات [illegible]

اوراق غم - نوحہ جات [illegible]

معراج غم - نوحہ جات [illegible] چکنا [illegible]

حسن سبز قبا - نوحہ جات حضرت امام حسن [illegible]

جزو ایمان - نوحہ جات [illegible] بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے [illegible] چکنا [illegible]

پیام شہادت - نوحہ جات حکیم شمس شوکت مرحوم کے [illegible] ۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحے [illegible]

فغان اکبر - نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور [illegible] صاحب کے [illegible] ۲۳۰ نوحے ۲۷۰ صفحے کاغذ [illegible]

ثبوت شہادت - نوحہ جات [illegible] ۲۱۸ صفحے چکنا کاغذ [illegible]

فغان سکینہ - [illegible] سکینہ کے ۱۲۱ نوحے [illegible]

نوحے - حقانیت شعرا کے ۸۳ نوحے [illegible]

شب ہائے غم - مجموعہ [illegible] شہرت کے [illegible]

اشک غم - ۱۲۱ نوحے [illegible]

شب غم - صمصام شیرازی مدیر [illegible] ۱۳۵ نوحے [illegible]

بیاض نجم - مجموعہ [illegible] کے ۲۱ نوحوں [illegible]

صد سلام - نواب شہید یار جنگ بہادر [illegible]

شہید غم - مجموعہ مراثی سوزخوانی منتخبہ [illegible]

فغان سیدہ - [illegible] مرحوم کے فارسی نوحہ [illegible] نوحہ جات صمصام - [illegible]

اسناد آخرت - مجموعہ نوحہ جات [illegible] مرحوم - ۱۲

دافع الطاعون - نوحہ جات و مناجات رفع طاعون چکنا ۳ کہرہ [illegible]

دفتر ماتم - [illegible]

آئینہ ماتم - [illegible]

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

[illegible] کتاب زبان عربی میں تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو [illegible] کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین [illegible] غلام حسین [illegible] نے سلیس اردو میں کیا ہے [illegible] تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے [illegible] اور صحیح حالات [illegible] شہدائے کربلا [illegible] کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی [illegible] ۲۴۲ صفحات قیمت [illegible]

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶ | اخبار انتخاب حیدرآباد دکن | رجسٹرڈ نمبر اسے انڈیا

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری [illegible] حیدرآباد دکن [illegible] مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب [illegible] بازار سے شائع ہوا

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری

نمبر (۲۲) ۱۳۶۷ھ

(با تصویر)

جو ہندو دکن میں مشہور و معروف ہے

(زیرِ طبع ہے)

قیمت عہ قبل طبع عہ محصول ڈاک ۳ ر

صرف تواریخ ہائے جدید ۸ ر قبل طبع ۱۰ ر

جلد آرڈر دیجئے ممکن ہے چھپنے کے مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے

مینجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انیس

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسنی
معاونین: محافظ الدین حیدر - عباس نقوی
مہتمم: محمد حسین

چندہ اخبار

سالانہ ۔/۲ ششماہی ۔/۱

فی پرچہ ۳ پرانا پرچہ ۸

(اجرت اشتہار)

فی صفحہ ۔/۱ فی کالم ۔/۲

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے

تواریخ اشاعت

۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۳ -

خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

جلد (۱) | ۷ ربیع المنور ۱۳۶۷ھ م ۱۹ اسفندار ۱۳۵۷ ف موافق ۱۹ جنوری ۱۹۴۸ء یوم دوشنبہ | نمبر (۳۲)

از شہریارِ دکن خلد اللہ ملکہ

سلام بہ موقع اختتام ماہِ عزا

ٹپکتا خون ہے رنگِ حنا سے — صدا ماتم کی آتی ہے صبا سے
مروت اور الفت اور نرمی — نہیں امید یہ اہلِ جفا سے
معطر ہو گیا صحنِ حرم بھی — شمیمِ گل چلی بندِ قبا سے
کوئی بھی حلقۂ اعدا سے ہرگز — نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹیگا قضا سے
شہادت کہتی ہے سبطِ نبیؐ کی — ہوا مضبوط دینِ حق بنا سے
مریضانِ ستم یہ کہہ رہے ہیں — نہیں منت بلی دستِ شفا سے

نہ چھوڑونگا کبھی دامن کو عثمان
کیا ہے عہد یہ آلِ عبا سے

ایک بات

غروب ہوتے ہوئے آفتاب نے کہا۔ آیا ہے کوئی؟ جو میرے بعد میرے کام کو سنبھال سکے۔ مٹی کا دیا سر اٹھا کر کہنے لگا میں کوشش کروں گا۔ (ٹیگور)

جس طرح مٹی کا دیا آفتاب نہیں بن سکتا بلکہ تاریکی کو اپنی حیثیت کے برابر دور کرنے میں آفتاب عالمتاب کی تقلید کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارے نوجوان علی اکبرؑ نہیں علی اصغرؑ۔ بوڑھے حسینؑ ابن علیؑ نہیں بن سکتے۔ لیکن ان کے نقش قدم پر سجدے کرتے ہوئے ان کی تقلید کر سکتے ہیں۔ ایام عزا ختم ہوئے آپ نے ہر سال کی طرح حق پر جان دے کر اسلام کی آبرو بچا لینے والے کربلا کے مجاہدوں کے تذکرے سماعت فرمائے۔ اور فطرت کے مطابق [illegible] رونا یقیناً عبادت ہے لیکن اگر غور کیجئے تو واضح ہوگا کہ ہر سال حسینؑ اور اُن کے ساتھی آپ کو پیام عمل دیتے ہیں رونے کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے۔

حسینؑ نے خودی کا درس دیا آپ اپنی خودی کو [illegible] کر حسینؑ کے پیرو کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

یاد رکھنے کی یہی بات ہے کہ مظلوموں کی داستان سُن کر رونا تو سبھی کو آتا ہے لیکن عملاً اُن کی تقلید محبت کی دلیل ہے۔

سلام

از عالیجناب نواب معین یار جنگ بہادر دام اقبالہ

نور نگاہ سبط رسالتمآبؐ کا
آئینہ ہے رسولؐ خدا کے شباب کا

بے دام کا غلام ہوں میں بوترابؑ کا
اب خوف کچھ نہیں مجھے روزِ حساب کا

عباسؑ کی وفا پہ زمانے کو ناز ہے
ممکن نہیں جواب کسی لاجواب کا

وصف نبیؐ ہے مدح اگر بوترابؑ کی
مدح علیؑ ہے وصف رسالتمآبؐ کا

کچھ تو جواب دیجئے بابا شاہ کربلا
صغراؑ کو انتظار ہے خط کے جواب کا

ہم شکل مصطفےٰؐ ہیں یہ اکبرؑ کے سامنے
شرمندہ نور کیوں نہ ہو پھر ماہتاب کا

تو نے جو مے پلائی تھی خم غدیر میں
ساقی اک اور جام مجھے اُس شراب کا

واعظ علیؑ کے ذکر سے فرصت نہیں مجھے
کیوں ذکر کر رہا ہے عذاب و ثواب کا

اکبرؑ پہ اور حبیبؑ پہ قربان جائیے
پیری کا اک نمونہ ہے اور اک شباب کا

اصغرؑ کو دفن کرتے ہیں خود شاہ کربلا
اللہ رے صبر سبط رسالتمآبؐ کا

دنیا کی فکر سے تم سے کیا کام اے معین
خادم [illegible] جو ازل سے در بوترابؑ کا

سلام

از سید محافظ الدین حیدر ثاقب

ہوا آتی ہے خون ناحق شبیرؑ کے بو کی
ہے سرخی دیدہ کے قابل بہار باغ ماتم کی

صدا پہونچی ہے جنت میں یہ کس کے شور ماتم کی
صدائے السلام آتی ہے تربت سے پیمبرؐ کی

پریشان ہو گئیں جتنی امیدیں تھیں بندھی بانو کی
قسم ہے اے علی اکبرؑ تمہاری زلف برہم کی

ذرا شبیرؑ تشنہ لب کے حملے دیکھیے مولا
ہزاروں معرکوں میں آپ کی تلوار جو چمکی

کمر کو تھام کر شبیرؑ نے میدان میں سانس لی ٹھنڈی
الٰہی لاج رکھ لینا بنی ہاشم کے پرچم کی

حق و انصاف حریت یقین عزم خودداری
یہی دولت ہے لے لو اے مسلمانو تو عالم کی

نظیر فدیہ اکبرؑ یہ کس گستاخ نے مانگی
جھکی جاتی ہے گردن شرم سے تاریخ عالم کی

سکینہؑ سہتے سہتے آہ آنسو پی گئی آخر
[illegible] دریا جدولوں میں [illegible]

جو راہیں ہوں بہت دشوار اطاعت کی ثاقب
تو پہلے پیروی کر بوذر و سلمان ہمدم کی

نوحہ

از نواب میر محمد مہدی خاں صاحب جاگیردار [illegible]

مومنو جور سپہر کینہ پرور دیکھنا
[illegible] یاد ستمگر دیکھنا

لٹ گئی دولت نبیؐ کی کربلا میں ہائے ہائے
کٹ گیا [illegible] بستر سے باغ حیدر دیکھنا

چلی گئی مسند نبیؐ کی لٹ گیا سب مال و زر
سر [illegible] کے جلتی زینبؑ کی چادر دیکھنا

سینۂ پاک حسینؑ اور تیر لوٹے شمر لعین
[illegible] قاتل کا خنجر دیکھنا

کاٹ کر سرور کا سر ظالم نے نیزہ پر رکھا
باندھ دی چوب سناں سے زلف اکبرؑ دیکھنا

دست کبریٰ باندھے زینبؑ سکینہؑ کا گلا
ریسمان ظلم میں آل پیمبرؐ دیکھنا

امت جد کی شفاعت کے لئے میدان میں
تیر سے مارا گیا معصوم اصغرؑ دیکھنا

چاند سی چھاتی پہ برچھی کھا کے اکبرؑ مر گئے
دل پکڑ کر گر پڑے لاشہ پہ سرور دیکھنا

کٹ گئے شانے علمدار کے دریا پہ ہائے
ہو گیا شق فرق عباسؑ دلاور دیکھنا

نیزہ و تیر و تبر شمشیر و خنجر خشت و سنگ
سینکڑوں حربے ہیں اور اک جسم سرور دیکھنا

مسند شوکت پہ کس نخوت سے بیٹھا ہے یزید
تخت کے نیچے سر سبط پیمبرؐ دیکھنا

شام کے حاکم کی گردن میں تو ہو [illegible]
گردن سجادؑ میں لوہے کا زیور دیکھنا

چلمنوں میں آل مروان اور سر و بال ہائے
سر برہنہ فاطمہ زہراؑ کی دختر دیکھنا

روضۂ شاہ ہدا سے خلد کو نسبت ہے کیا
باغ یہ زندوں کا ہے مردوں کا ہے وہ گھر دیکھنا

اپنے ذاکر کی خبر لیجئے جلدی شہا
مبتلائے فکر ہے مہدی مضطر دیکھنا

مدرسہ جعفریہ کا نواں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ روز شنبہ ۱۰ ساعت صبح بصدارت عالی جناب نواب محمد افضل علی خاں بہادر اسپشل انجنیر برقی اضلاع بدیوڑھی نواب سید محمد مظفر صاحب مرحوم قریب عبادت خانہ دارالشفا منعقد ہوگا۔ جلسہ ہذا میں مولانا محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ صدر الافاضل کی تقریر بعنوان فضیلت علم ہوگی۔

خادم قوم۔ ڈاکٹر شجاعت علی بیگ معتمد ادارۂ جعفریہ

آئندہ پرچہ ۱۷ ربیع المنور کو بمناسبت ولادت باسعادت

ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول نمبر شایع ہوگا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

آپ حضرت رسول خدا صلعم کے گیارہویں خلیفہ اور مسلمانوں کے گیارہویں امام تھے۔ جمعہ ۸ یا ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ (۸۴۶ء) کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ۲۲ سال کی عمر تک اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں رہے اور جب ۲۵۴ھ میں حضرت امام علی نقی کا انتقال ہو گیا تو مسلمانوں کے امام قرار پائے اور صرف ۶ سال امامت کے بعد ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری (۸۷۳ء) کو ۲۸ سال کی عمر میں بمقام سامرہ وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے۔)

حضرت کا اسم گرامی

نام، کنیت اور القاب۔ حسن۔ کنیت ابو محمد اور القاب مخصوص صفات۔ ہادی۔ صامت۔ رفیق۔ زکی۔ سراج مضی۔ شافی مرضی عسکری اور ابن رضا تھے۔ حضرت عسکری اس سبب سے مشہور ہوئے کہ شہر سرمن رائے (سامرہ) کے جس محلہ میں حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری مقیم تھے اس کا نام عسکر تھا اسی کی طرف منسوب ہو کر دونوں بزرگ عسکری مشہور ہوئے (بحار جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۴) یا اس سبب سے کہ آپ سرمن رائے کی طرف منسوب ہیں۔ کیونکہ جب خلیفہ معتصم باللہ نے شہر سرمن رائے کو آباد کیا اور اپنے لشکر کے ہمراہ اس میں اقامت کی تو اس شہر کو عسکر (لشکر) کہنے لگے امام حسن عسکری اسی شہر کی طرف منسوب ہیں اس لئے کہ خلیفہ متوکل نے حضرت کے پدر بزرگوار امام علی نقی کو وہیں بھیج دیا تھا جہاں حضرت ۲۰ سال ۹ ماہ مقیم رہے تھے۔ پس حضرت اور آپ کے صاحب زادے اسی شہر کی طرف منسوب ہو کے عسکری مشہور ہو گئے (وفیات الاعیان جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)

والدین۔ حضرت کے والد امام علی نقی تھے اور والدہ ماجدہ کے نام میں اختلاف ہے کہ حدیث یا حدیثہ۔ یا سوسن۔ یا حربیہ۔ یا ام حبیب یا سلیل تھا۔

حضرت کے فضائل۔ علامہ قربانی نے لکھا ہے حضرت کے فضائل و مناقب کا کیا ذکر کیا جائے آپ دنیا میں اتنے دنوں رہنے ہی نہیں جس سے آپ کے فضائل و مناقب اور علوم و حکم لوگوں پر ظاہر ہوتے (اخبار الدول صفحہ ۱۱۷)

حضرت کے زمانہ کے بادشاہ۔ آپ کی ولادت کے وقت واثق باللہ بادشاہ تھا اس کے بعد متوکل ہوا جس نے حضرت کو بھی کمسنی ہی میں قید خانہ میں رکھا پھر منتصر باللہ کا زمانہ دیکھا۔ اس کے بعد مستعین باللہ خلیفہ ہوا اس کے بعد معتز باللہ کا عہد آیا اس کے بعد مہتدی باللہ کی سلطنت قائم ہوئی اس کے بعد معتمد علی اللہ کا تسلط ہوا جس کے زمانہ میں سن ۲۶۰ھ میں حضرت کا خاتمہ ہوا۔ اسی طرح سات خلفاء عباسیہ کے جور و ظلم سے آپ کو سامنا رہا۔

بچپن کی معرفت۔ حضرت ایک روز بچپن میں چند لڑکوں کے قریب کھڑے رو رہے تھے اور سب لڑکے کھیل میں مشغول تھے اتفاقاً اُدھر سے بہلول کا گزر ہوا انھوں نے حضرت کو روتا دیکھ کر کہا آپ افسوس نہ کریں۔ میں آپ کے کھیلنے کے لئے بھی کوئی کھلونا خرید لاتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیے گئے ہیں بہلول نے پوچھا کس لئے پیدا کئے گئے؟ فرمایا علم و عبادت کے لئے بہلول نے کہا یہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوا؟ فرمایا قول خدائے عزوجل سے جس نے فرمایا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون۔ کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تم کو عبث کھیل کود کے لئے پیدا کیا اور تمھاری بازگشت ہماری طرف نہ ہو گی (پ ۱۸ ع ۶) اس جواب سے بہلول نے یہ سمجھ کر کہ یہ کوئی معمولی بچہ نہیں بلکہ ہادی خلق ہے۔ عرض کی مجھے کچھ وعظ فرمائیے حضرت نے چند اشعار وعظ و پند سے بھرے ہوئے بیان فرمائے جس کے بعد خود غش کھا کر زمین پر گر پڑے جب افاقہ ہوا تو بہلول نے عرض کی "یہ وعظ فرماتے ہوئے آپ کو کیا ہو گیا تھا جو غش کھا کر گر گئے خوف خدا کا اثر تو ہو نہیں سکتا اس لئے کہ ابھی آپ بالکل بچہ ہیں گناہ کا نام تک نہیں جانتے" حضرت نے فرمایا "بہلول کیا کہتے ہو۔ میں والدہ کو دیکھتا ہوں کہ چولہا جلاتی تو بڑی لکڑیوں سے ہیں لیکن وہ بڑی لکڑیاں بغیر چھوٹی لکڑیوں کے روشن نہیں ہوتیں۔ اسی طرح میں ڈرتا ہوں کہ جہنم کے بڑے ایندھن کو روشن کرنے کے لئے جو چھوٹی چیزیں ایندھن بنیں گی ان میں میرا شمار بھی نہ ہو (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴ و نور الابصار صفحہ ۱۵۱)

کنویں میں گر جانا۔ امام حسن عسکری جب بچہ تھے دفعتہ کنویں میں گر گئے اس وقت آپ کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام نماز میں مشغول تھے عورتیں چیخنے لگیں۔ مگر حضرت نے نماز قطع نہیں کی۔ جب سلام سے فارغ ہوئے تو فرمایا ڈرو نہیں۔ خوف کی کوئی بات نہیں ہے اس کے بعد لوگوں نے حضرت عسکری علیہ السلام کی طرف کنویں میں نظر کی تو دیکھا کہ قدرت خدا سے آپ پانی میں کھیل رہے ہیں (خرائج)

حفاظت قرآن۔ اسحاق کندی اپنے زمانہ میں عراق کا سب سے بڑا فلسفی شخص تھا اس نے کلام مجید میں تناقض (ایک آیت کے خلاف دوسری آیت۔ ایک مضمون کے عکس دوسرے مضمون کا ہونا) ثابت کرنا چاہا جس کے لئے کتاب تناقض القرآن لکھنی شروع کی اس میں وہ ہمہ تن مشغول ہو گیا تھا کہ اپنے مکان سے نکلنا یا دوسروں سے ملنا ترک کر دیا اس اثنا میں اس کا ایک شاگرد امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اس سے فرمایا کیا تمھاری جماعت میں کوئی ایسا سمجھدار شخص نہیں ہے جو اپنے استاد کندی کو اس کام (کتاب تناقض القرآن لکھنے) سے روک سکے؟ اس شاگرد نے کہا میں تو اس کے شاگردوں سے ہوں کیونکر اس پر اعتراض کر سکتا ہوں؟ حضرت نے فرمایا تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں جو کہوں اسے اس تک پہونچا دو؟ اس نے کہا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا تو جاؤ پہلے اس کے ہمراہ نہایت نرمی اور سہولت کے ساتھ بسر کر کے موانست پیدا کرو اور اس کے کام میں اس کی مدد کرو اس طرح جب وہ مانوس ہو جائے اور تم پر اس کا پورا اعتماد ہو جائے تو اس سے کہو کہ یہاں مجھے شبہ پیدا ہوتا ہے اس کا جواب تو بتا دو اس پر وہ دریافت کرے گا تو کہنا کہ صاحب قرآن (خدا) اگر اس کتاب کے تمہارے پاس لائے تو کیا ہو سکتا ہے کہ اس کلام سے جو مطلب اس کا ہو وہ تمہارے سمجھے ہوئے مطلب و معانی کے خلاف ہو جب وہ اس سوال کو سنیگا تو چونکہ ذہین شخص ہے تو کہہ دیگا کہ ہاں ضرور ہو سکتا ہے جب وہ یہ کہے تو اس سے کہنا کہ پھر اس کتاب کے لکھنے سے کیا فائدہ؟ کیونکہ ممکن ہے تم اس کا جو معنے سمجھ کر اس پر اعتراض کرتے ہو وہ خدائی مقصود و معنے کے خلاف ہو۔ اس صورت میں تمہاری محنت ضائع جائیگی۔ کیونکہ تناقض تو جب ثابت ہوتا کہ تمہارا سمجھا ہوا مطلب صحیح اور مقصود خدا کے مطابق ہوتا اور جب ایسا نہیں تو تناقض کہاں؟ غرض وہ شاگرد اسحاق کندی کے پاس گیا اور کچھ دنوں موانست پیدا کرنے کے بعد اس اعتراض کو پیش کیا جسے سنکر وہ متحیر ہو گیا اور کہا پھر سے بیان کرو۔ شاگرد نے دوبارہ بیان کیا۔ اب کچھ دیر تک کندی نے غور و فکر کی اور سمجھا کہ بے شک اس قسم کا احتمال باعتبار لغت اور فکر کے ہو سکتا ہے۔ پھر اس شاگرد کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں بتاؤ کہ یہ اعتراض تم کو کس نے سکھایا؟ اس نے کہا میرے ہی ذہن میں خطور کیا۔ کندی نے کہا ہرگز نہیں۔ تمہارے ایسے علم والے تو کبھی بھی ایسا دقیق اعتراض نہیں پیدا کر سکتے۔ سچ بتاؤ یہ بات کس نے سکھائی۔ اس نے کہا امام حسن عسکری نے مجھ سے فرمایا تھا۔ اس پر اسحاق کندی بول اٹھا الآن جئت بہ وما کان لیخرج مثل ھذا الا من ذلک البیت۔ ہاں تم نے صحیح بات بتائی اس لئے کہ ایسے دقیق اور مشکل علمی مسئلے تو اس خاندان (رسالت) کے سوائے اور کہیں سے پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ پھر اس نے آگ منگائی اور تناقض القرآن کا پورا مسودہ جلا دیا (بحار جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۲ و مناقب صفحہ ۱۲۷)

اسلام کی زبردست حمایت۔ ایک دفعہ سامرہ میں سخت قحط پڑا تو خلیفہ وقت معتمد نے لوگوں کو حکم دیا کہ تین دن تک باہر نکل کر نماز استسقاء پڑھیں۔ چنانچہ سب نے ایسا کیا مگر پانی نہیں برسا۔ چوتھے روز بغداد کے نصاریٰ کی جماعت صحرا میں آئی اور انہیں سے ایک راہب نے آسمان کی جانب اپنا ہاتھ بلند کیا۔ اس کا ہاتھ بلند ہونا تھا کہ بادل چھا گئے اور پانی برسنا شروع ہوا۔ اسی طرح اس راہب نے دوسرے دن بھی عمل کیا اور بدستور اس دن بھی باران رحمت کا نزول ہوا۔ یہ حالت دیکھ کر سب کو نہایت تعجب ہوا یہاں تک کہ اکثر اشخاص کے دلوں میں شک پیدا ہو گیا۔ بلکہ بعض ان میں سے اسی وقت مرتد ہو گئے۔ یہ واقعہ خلیفہ پر بہت ہی شاق گزرا اور اس نے حضرت امام حسن عسکری کو طلب کر کے کہا کہ اے ابو محمد اپنے جد کے کلمہ گویوں کی خبر لیجئے اور ان کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچائیے۔

* [illegible] کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت سامرہ میں ۱۱ سال رہے۔

حضرتؑ نے وا قعہ دریافت کرکے فرمایا کہ اچھا راہبوں کو حکم دیا جائے کہ کل پھر میدان میں آکر دعائے باران کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں لوگوں کے شکوک زائل کردوں گا۔ پس جب دوسرے دن وہ لوگ میدان میں طلب باراں کے لئے جمع ہوئے تو اس راہب نے معمول کے مطابق آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا۔ تاگہاں آسمان پر ابر نمودار ہوا اور مینہ برسنے لگا۔ یہ دیکھکر حضرت امام حسن عسکریؑ نے ایک شخص سے فرمایا کہ راہب کا ہاتھ پکڑ کر جو چیز اس کے ہاتھ میں ہو لے لو۔ اس شخص نے راہب کے ہاتھ میں ایک ہڈی دبی ہوئی پائی اس سے لیکر حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت نے راہب سے فرمایا کہ اب تو ہاتھ اٹھا کر بارش کی دعا کر۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو بجائے بارش ہونے کے مطلع صاف ہوگیا اور دھوپ نکل آئی۔ لوگ متحیر ہوئے اور خلیفہ معتمد نے حضرتؑ سے پوچھا کہ اے ابو محمدؑ اس میں کیا راز ہے؟ فرمایا یہ کسی نبی کی ہڈی ہے جس کی وجہ سے راہب اپنے مدعا میں کامیاب ہوتا رہا۔ کیونکہ نبی کی ہڈی کا اثر ہے کہ جب وہ زیر آسمان کھولی جائیگی تو باران رحمت ضرور نازل ہوگا۔ یہ سنکر لوگوں نے اس ہڈی کا امتحان کیا تو اس کی وہی تاثیر دیکھی جو حضرتؑ نے بیان کی تھی۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہو گئے تھے مطلقاً زائل ہوگئے اور حضرتؑ اس ہڈی کو لے کر اپنے قیامگاہ پر واپس آئے (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴) پھر حضرتؑ نے اس متبرک ہڈی کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا (اخبار الدول صفحہ ۱۱۷)

حضرتؑ کی وفات۔ حضرت کو خلیفہ معتمد علی اللہ نے زہر دلوا دیا جس سے حضرتؑ نے ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری (۸۷۳ء) کو صرف ۲۸ سال کی عمر میں بمقام سامرہ انتقال فرمایا اور وہیں اپنے والد ماجد حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے روضہ میں دفن کئے گئے جب حضرت کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو پورا شہر سامرہ ہلنے لگا۔ رونے پیٹنے کا شور بپا ہوگیا سب بازار معطل ہوگئے دوکانیں بند کردی گئیں لوگوں نے اپنے کاروبار چھوڑ دیئے کل بنی ہاشم۔ اور قصاص کا حکم دینے والے۔ منشی۔ قاضی۔ ارکان عدالت۔ اعیان حکومت اور عامہ خلائق حضرت کے جنازہ میں شرکت کے لئے دوڑے۔ شہر سامرہ اس روز قیامت کا نمونہ ہوگیا تھا۔ جب لوگ حضرت کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو حضرت حجۃ خدا امام عصر علیہ السلام نے حضرتؑ کے جنازے کی نماز پڑھی اور اسی گھر میں دفن کیا جس میں حضرتؑ کے والد ماجد مدفون تھے (فصول المہمہ نسخہ قلمیہ و نور الابصار صفحہ ۱۶۸)

ازواج و اولاد۔ حضرتؑ کی بی بیاں کئی تھیں مگر سوائے جناب نرجس خاتون یا سوسن یا ریحانہ یا مریم کے کسی کا نام معلوم نہیں ہوتا۔ اور حضرت کی اولاد میں صرف حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کا نام ملتا ہے۔

ائمہ اثنا عشر کے برحق ہونیکے مختصر دلائل

حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے

(۱) جب تک اس دین اسلام میں بارہ خلیفہ ہوتے رہیں گے۔ یہ دین غالب اور مستحکم ہی رہیگا (۲) جب تک بارہ خلیفہ رہیں گے اسلام غالب ہی رہیگا۔ (۳) اس امت کے سردار بارہ خلیفہ ہوتے رہیں جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب بھی بارہ ہوئے تھے (۴) اس امت کے بارہ خلیفہ ہوتے رہیں گے جو شخص ان کا ساتھ چھوڑے گا وہ اپنا ہی نقصان کریگا ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ بارہ خلیفہ سب کے سب قریش ہی میں سے ہوں گے (۵) میرے بعد میرے خلفاء اسی عدد کے مطابق (بارہ) ہوں گے جو حضرت موسیٰ کے نقیبوں کا عدد تھا (۶) ہمیشہ دین اسلام قائم ہی رہے گا جب تک اس میں بارہ خلیفہ ہوتے رہیں گے جو سب قریش ہی سے ہوں گے۔ پھر جب سب ہلاک ہوجائیں گے تو زمین میں زلزلہ پیدا ہوجائیگا قیامت آجائیگی (یہ سب حدیثیں کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۹۸ میں ہیں)۔ ہمیشہ یہ دین قائم رہیگا جب تک قیامت نہ آجائے۔ یا جب تک اس میں بارہ خلیفہ نہ گزرجائیں جو سب کے سب قریش ہی سے ہوں گے۔ اس حدیث پر اتفاق ہے (مشکوۃ باب مناقب قریش جلد ۸ صفحہ ۹۳) (۸) جب تک تم لوگوں پر بھی بارہ خلیفہ (۱۱) امامت کرتے رہیں گے یہ دین قائم بحال رہے گا (سنن ابی داؤد صفحہ ۵۸۸) (۹) میرے بعد بارہ سردار اور پیشوا ہوں گے وہ سب قریش ہی سے ہوں گے (جامع ترمذی صفحہ ۲۶۹) (۱۰) جابر بن سمرہ روایت کرتے کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سنا کہ حضرت فرماتے ہیں اس دین اسلام میں جب تک بارہ خلیفہ رہیں گے یہ مستحکم رہیگا وہ سب قریش ہی سے ہوں گے (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۹) (۱۱) حضرت رسول خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اسلام کے بارہ امیر اور حاکم ہوں گے اور وہ سب قریش ہی سے ہوں گے (صحیح بخاری کتاب الفتن باب الاستخلاف پ ۲۹ صفحہ ۶۲۸) (۱۲) جب تک ان مسلمانوں کے والی اور پیشوا بارہ رہیں گے اس وقت تک ان لوگوں کا ایمان قائم رہیگا۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پ ۲۹ صفحہ ۱۲۹ (۱۳) مسلمانوں کے امام بارہ ہوں گے جو سب ہدایت یافتہ ہوں گے۔ اسی وقت روح اللہ نازل ہونگے دجال قتل کیا جائیگا۔ اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی پوری مدت میں قیامت تک بارہ خلیفہ ہوتے رہیں گے جو حق کے مطابق عمل کریں گے۔ اگرچہ ان کے زمانے یکے بعد دیگرے آتے رہیں۔ اور اس مطلب کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو مسدد نے اپنی مسند کبیر میں ابو بکر کے طریقہ سے درج کی ہے وہ یہ کہ ابو الجلد نے ان سے حدیث بیان کی کہ جب تک اس امت اسلام میں بارہ خلیفہ ہوتے رہیں گے جو سب ہدایت اور دین حق کے مطابق عمل کریں گے اس وقت تک یہ ہلاک نہیں ہوسکتی (عمدۃ القاری جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۵) ان حدیثوں سے واضح ہوا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے بعد مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ صرف بارہ امام یا بارہ خلیفہ کی پیروی قرار دی ہے اور جو لوگ ان حضرات کی پیروی کرینگے وہ ضرور ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔

بارہ اماموں کے نام کی تصریح آنحضرت نے ان حضرات کے نام کی تصریح بھی فرمادی ہے (۱) حضرت رسول خدا صلعم جناب امام حسینؑ سے فرماتے تھے تم امام ابن امام حجۃ فرزند حجۃ اور ۹ حجتوں کے باپ ہو جن کے نویں بزرگ قائم ہوں گے (مودۃ القربیٰ صفحہ ۳۴) (۲) حضرت نے فرمایا میرے کل وصی بارہ ہوں گے۔ پہلے علیؑ اور آخر قائم مہدیؑ ہونگے (ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۵) (۳) جناب جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول خدا صلعم سے اولی الامر کی تفصیل پوچھی تو فرمایا وہ میرے بارہ خلیفہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اس طرح پہلے علیؑ پھر حسنؑ۔ پھر حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ۔ پھر محمد باقرؑ پھر جعفر صادقؑ۔ پھر موسیٰ کاظمؑ۔ پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علیؑ پھر علی بن محمدؑ۔ پھر حسن بن علیؑ پھر محمد مہدیؑ (روضۃ الاحباب جلد ۳ نسخہ قلمیہ ینابیع المودۃ صفحہ ۳۶۹ و ۳۷۳)

سلام

از مولوی میر محمد حسین صاحب فاضل

وہ اختیار رکھکر جور و ستم اوٹھانا
ہے یادگار عالم شبیر کا فسانا
حشر یزید کو ہے بھولا ہوا زمانہ
آسان نہیں ہے کوئی بیکس کا دل دکھانا
نکلا وہ کربلا میں جو بغض تھا پرانا
بے شیر ورنہ ہوتا کیوں تیر کا نشانا
شاہ شہید تیری ہمت کا کیا ٹھکانا
احمدؐ کی تو کمائی اللہ کا خزانہ
بت توڑنا ہے کیا شے خم دوش احمدی ہے
مولا ذرا سنبھل کر اپنے قدم بڑھانا
آتا ہے یاد منع گریہ پہ ہم کو کیا کیا
پیغمبر خدا کا رو کر ہمیں رولانا
جسنے علیؑ کو پایا اوسنے نبیؐ کو پایا
جسنے علیؑ کو جانا اوسنے خدا کو پایا
خود کہتے ہیں پیمبرؐ میں تن ہوں اور علیؑ سر
جس تن کا نہ ہو سایہ اوس سر کا کیا ٹھکانا
اے اجرت نبی کے بالراست لینے والے
ہمت کا تیری کیسے خالی ہو پھر خزانا
ذبح عظیم ہی کے شایاں ہے ذات تیری
تیرا وہ زیر خنجر ہونٹوں میں مسکرانا
چھپ چھپ کے عرش پر یہ کہتک نبی سے باتیں
اے لو کشف کے مالک پردہ ذرا اٹھانا
مرحب کے سر پہ تیغ حیدرؑ چمک رہی ہے۔
جبرئیل کی دہائی مولا مجھے بچانا
اصغر کو دفن کرکے عابدؑ سے شاہ بولے
زندانیں بھی تمہیں ہی چھوٹی لحد بنانا
وقت دعائے فاضل کر دل سے یہ دعا کر
شاہ دکن کو یارب اشرار سے بچانا

نقابت امامت

نمبر ۱

از قلم جناب مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب مجتہد سرپرست مدرسہ ... نوگانواں ضلع مراد آباد یوپی

دنیا کے اہل کمال میں سے ہر شخص باوجود کسب و تحصیل میں انتہائی جد و جہد اور محنت و مشقت کے کسی ایک کمال کا مالک ہو سکا اور اگر کسی میں متعدد کمال موجود ہیں تب بھی معدودے چند اس پر یہ کہ جو کچھ ہے وہ محدود پیمانہ پر حاتم سخاوت کا بادشاہ تھا۔ تو علیم ولی بلاغت کا تاجدار تھا۔ رستم شجاعت کا شہسوار تھا۔ علمیات میں معلم اول فلسفۂ حکمت کے مالک تھے۔ مگر علیؑ مرتضیٰ ملک سخاوت کے بھی شہنشاہ تھے۔ اقلیم علم کے بھی سلطان السلاطین تھے۔ میدان شجاعت کے بھی تہمتن اور ہر وقت کو ہماب غالب کل غالب کے سہرا تھے۔ علم میں باب مدینۂ علم اور استاد جبرئیل حکمت کا وہ عالم کہ آج متمدن دنیائے یورپ آپ کے حکیمانہ اقوال کو سجدہ کرتی اور آنکھوں سے لگاتی ہے۔ پھر یہ کہ جو کمال تھا بے کمال تھا۔ اور خداداد تھا۔ بلکہ یوں نہ کہیے کہ یہ تو عام اہل کمال کا تذکرہ تھا۔ انبیا کو دیکھیے تو مثلاً آدم کو علم۔ نوح کو فہم۔ موسیٰ کو مناجات۔ ابراہیم کو خلت۔ ایوب کو صبر۔ یوسف کو حسن و جمال قابل ذکر و لائق فخر ملا تھا۔ مگر علیؑ کو درگاہ خداوند عالم سے نو خصلتیں انبیا کی ایسی عطا ہوئی تھیں جن میں آپ بجا فرد فرید اور کامل اکمل تھے بس اللہ ہی بیان سکتا ہے کہ علیؑ کی حدود کمال کیا تھیں۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض فضائل کو بعض سے فی الجملہ بعد بھی ہے۔ عبادہ اکثر اوقات محراب میں سربسجود نہیں رہ سکتا۔ اور عابد شب زندہ دار میدان جنگ میں زیادہ نہیں ٹھیر سکتا جن لوگوں میں انتظام و سیاست کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی سخاوت بھی محدود ہوتی ہے۔ اور جو سخاوت میں غیر معمولی شان رکھتے ہیں ان کے انتظامی و سیاسی امور میں فرق آ جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ مگر علیؑ مرتضیٰ شجاعت میں خیبر شکن اور عبادت میں صائم الدہر و قائم اللیل آپ کے انتظام و سیاست کے سامنے ایک زمانہ سربسجود ہے۔ اور سخاوت کے سلسلہ میں ایک روٹی کے سائل کو اونٹوں کی قطار دیکھا جس عہد کو جناب باری نے وجود مسعود امیر المومنین کا شرف بخشا تھا۔ اس زمانہ میں دو کمالوں کے ڈنکے بج رہے تھے شجاعت اور فصاحت و بلاغت جن کی حیرت افزا اور محیر العقول داستانیں اوراق تاریخ پر جلی حروف میں موجود ہیں۔ علیؑ مرتضیٰ دونوں فضیلتوں میں واقعی و قطعی طور پر اپنا مثل و نظیر نہ رکھتے تھے۔ ایک طرف جنگی کارناموں نے بہادران عالم کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ تو دوسری جانب جواہر فصاحت و بلاغت کی آب و تاب نے فصحاء و بلغاء زمانے کے رنگ اڑا دیئے تھے۔ اور نطق علوی نے صفحات فخر و ناز پر سے ان کے نام حرف غلط کی طرح مٹا دیئے تھے۔ اگر اس کے لئے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ معلوم تو اس کے حق میں تحت کلام الخالق فوق کلام المخلوق مسلم شیخ محمد عبدہ مصری خطبۂ شرح نہج البلاغہ جلد مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں۔ و لیس فی اهل هذه اللغة الا قائل بان کلام الامام علی ابن ابیطالب هو اشرف الکلام و ابلغه بعد کلام اللہ تعالیٰ و کلام نبیه و اغزره مادة وارفعه اسلوبا واجمعه لجلائل المعانی

یعنی تمام اہل زبان عربیہ متفقہ طور پر اس بات کے قائل ہیں کہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کا کلام کلام خدا و رسولؐ کے بعد باعتبار جزالت مطالب و اسلوب جامعیت معانی تمام کلاموں سے زیادہ بلیغ ہے فصاحت و بلاغت علویہ کی گراں قدری و بلند نامی کی بین دلیل یہ ہے کہ مبصرین فرنگ بھی اس کے سامنے سر اقتدار و گردن خم کرنے پر مجبور ہوئے انھوں نے کلام امیر المومنین کے انگریزی ترجمہ شایع کر کے میدان علوم و فنون اور منظر فضل و کمال میں اپنی تہیدستی کا اعلان کیا آپ کا بے عدیل اور عدیم المثیل کلام حمد و ثنائے الٰہی۔ توحید و معرفت باری آداب و اخلاق حکم و مواعظ تعلیم سیاست مدن و تدبیر منزل بلکہ تمام علوم و فنون اور حقائق و معارف کا وہ گرانقدر مجموعہ ہے کہ دنیا ثانی پیش نہیں کر سکتی۔ بے پناہ سیلاب کیطرح جس سمت کا رخ کرتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فصاحت و بلاغت کے دریا جاری ہیں۔ غرض یہ حقیقت کوئی متعذر المعرفۃ حقیقت نہیں جسکا جی چاہے نہج البلاغہ کے دامنوں میں فصاحت و بلاغت علویہ کے بے پناہ طوفان کی سر بفلک موجوں کا نظارہ کرے جس سے آپ کے کلام کے بعض اجزاء کا ترجمہ نذر اخبار انتخاب کیا جاتا ہے جن میں فصاحت و بلاغت کیساتھ توحید و معرفت اور حقائق و دقائق کے چشمے ابلتے نظر آتے ہیں۔

چشم بینا اور قلب حقیقت بین شرط ہے۔

فرماتے ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کو حواس محسوس نہیں کر سکتے اور مجلسیں گھیر نہیں سکتیں۔ نگاہیں اس کا نظارہ نہیں کر سکتیں۔ اور پردے اس کو چھپا نہیں سکتے۔ اس کی مخلوق کے حدوث نے اس کے قدم اور وجود کا پتہ دیا۔ چونکہ مخلوقات ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ ان کا خالق بے مثل ہے۔ اور اس کا کوئی شبیہ نہیں ہے۔ وہ ایسا ہے کہ جو اپنے وعدہ میں سچا۔ بندوں پر ظلم کرنے سے برتر اور منزہ مخلوق کے ساتھ عدل و انصاف کا پابند ہے۔ عدل ہی کے مطابق ان پر حکم رانی کرتا ہے۔ تمام اشیاء کے حدوث سے اپنی ازلیت پر۔ ان کے اوپر عاجزی کا داغ لگا کر اپنی قدرت پر۔ ان کو فنا پر مجبور کر کے اپنے دوام پر دلیل قائم کر دی ہے۔ وہ ایک ہے لیکن ایسا ایک نہیں کہ جس کے بعد دو۔ تین۔ چار ہوتے ہیں دائم ہے بغیر انتہا اور نہایت کے قائم ہے۔ بغیر سبب اور سہارے کے۔ ذہن اس کو عقلی طور پر ہی کچھ سمجھ سکتے ہیں۔ محسوس نہیں کر سکتے۔ اور آئینۂ چشم و نگاہ سے ہی اس کا وجود سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن یوں ظاہر بظاہر اس کو دیکھ کر نہیں۔ بلکہ آثار قدرت اور مصنوعات کو دیکھتے ہوئے اور اوہام و عقول یوں اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کو مصنوعات کے ذریعہ سے اس نے اپنی تجلی دکھائی ہے۔ اور اسطرح خود ادراک اوہام و عقول سے منزہ و برتر ہو گیا ہے۔ ان کے لئے اپنی معرفت کا فیصلہ مخلوقات و مصنوعات کے واسطہ پر ہی رکھ دیا ہے۔ وہ کبیر اور عظیم اس معنی سے نہیں کہ اس میں طول و عرض کے فاصلہ زیادہ ہیں۔ اور جسم و جثہ میں کبیر اور عظیم ہے۔ بلکہ وہ شان کے اعتبار سے اور حجت و قدرت کے لحاظ سے عظیم ہے۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ

سلام

عابد رضوی نجمی

کس خواب میں ہے دنیا کس دھن میں ہے زمانا — مشکل نہیں چراغ آل نبیؐ بجھانا
دربار شاہ دیں میں وہ شمع کی خموشی — وہ کانپنا فضا کا تاروں کو تھرتھرانا
تقریر کچھ نہ پوچھو سجادؑ ناتواں کی — ہر لفظ تھا یزیدی فطرت کو تازیانا
ساماں یہ کس جری کی آمد کا ہے الٰہی — ساحل پہ سر جھکا کر موجوں کا تھرتھرانا
کوئی سنبھال لیتا ماں کے دھڑکتے دل کو — بے شیر ہو رہا ہے اب تیر کا نشانا
دادی کی گود میں ہے بنت حسینؑ شاید — سنسان ہو رہا ہے تاریک قید خانا
زاہد تجھے مبارک وہ خلد کی بہاریں — ہے گلشن ولا میں میرا بھی آشیانا
شبیرؑ لڑکھڑاتے میت پہ آ رہے ہیں — لاشہ جواں پسر کا اے بیکسی اٹھانا
چلو میں وہ لہو پر بے شیر کی نگاہیں — فطرت کا آہ کرنا اصغرؑ کا مسکرانا
خنجر سے بے رخی اور قاتل سے بے نیازی — ریتی پہ تشنہ لب کا سجدہ میں سر جھکانا
ہے شاہ کربلا کا لاکھوں دلوں پہ قبضہ — مشکل ہے ایک دل میں اپنی جگہ بنانا

اے کاش جلد آئے وہ دن بھی زندگی میں
سر ہو ہمارا عابدؔ سرورؑ کا آستانا

---

۲۳ ... آپ نے واسطہ التسلیم معجزات نمایاں فتح و فیروزی اور فریضۂ ہدایت راہ حق کیساتھ بھیجا۔ چنانچہ آپ نے واضح طور پر کھلم کھلا حکم رسالت کو انجام دیا رہنمائی فرماتے ہوئے لوگوں کو راہ خدا کی طرف دعوت دی۔ ہدایت کے نشان اور نور حق کے تارے قائم کر دیئے۔

اصحاب امیرالمومنینؑ

(۱)

حضرتؑ کے اصحاب بھی قابل ذکر ہیں مگر ہم صرف چند حضرات کے حالات لکھتے ہیں۔

حجر بن عدی آپ حضرت رسول خدا صلعم کے صحابی بھی ہیں۔ زیادہ زمانہ حضرت امیرالمومنینؑ کے ساتھ گزرا۔ اس سبب سے یہاں آپکے مختصر حالات لکھے جاتے ہیں۔ علامہ ابن اثیر آپ کے حالات میں لکھتے ہیں:-

آپ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آنحضرت کی خدمت میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سپہ سالار تھے اور نہروان میں لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علیؑ کے ساتھ تھے۔ آپ مشاہیر صحابہ سے ہیں جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اس نے سختی اور بدعملی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت فسخ کر دی شیعیان علیؑ کی ایک جماعت انکی پیرو ہو گئی۔ ایک دن تاخیر نماز کی بابت انھوں نے اور ان کے اصحاب نے زیاد پر طعن و تشنیع کی تو زیاد نے انکی شکایت معاویہ کو لکھ بھیجی۔ معاویہ نے لکھا کہ انکو مع انکے اصحاب کے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ زیاد نے سب لوگوں کو بھیج دیا۔ ان کے ساتھ بڑی جماعت تھی۔ جب یہ مقام مرج عذرا میں پہونچے تو کہا میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام پر تکبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی دیہات میں جو دمشق کے پاس ہے اترے۔ معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دے دیا مگر معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سفارش کی تو وہ چھوڑ دیئے گئے اور حجر اور ان کے ساتھ ۶ آدمی قتل کر دیئے گئے۔ جب لوگوں نے قتل کا ارادہ کیا تو انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر کہا میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرا خون نہ دھونا میں قیامت میں اسی طرح [illegible] سے ملوں گا۔ جب حضرت عائشہؓ کو حجر کے اور زیاد کی بدسلوکی کی خبر ملی تو انھوں نے عبدالرحمن کو معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے حجر اور ان کے اصحاب کی بے حرمتی نہ کرنا مگر عبدالرحمن کے پہونچنے سے پہلے حجر قتل ہو چکے تھے تو عبدالرحمن نے معاویہ سے کہا تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا۔ معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے لوگ نہ تھے۔ عبدالرحمن نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب تم کو نہ صاحب حلم سمجھیں گے نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے۔ معاویہ نے مدینہ آکر حضرت عائشہؓ سے ملاقات کی تو انھوں نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق ان پر اعتراض کیا۔ معاویہ نے کہا میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ ہم دونوں خدا کے ہاں ملیں۔ ابن عمر بازار میں تھے جب انکو حجر کی وفات کی خبر ملی تو ان سے صبر نہ ہو سکا اٹھ کھڑے ہوئے اور زور سے رونے لگے۔ حسن بصری حجر اور ان کے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے۔ ان کا قتل ۵۱ھ میں ہوا انکی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے جو دمشق سے صرف دو فرسخ ادھر ہے۔ یہ مستجاب الدعوات بھی تھے (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۶)۔

جناب حجر حضرت امیرالمومنینؑ اور امام حسنؑ کے مخصوص شیعوں میں سے تھے اسی وجہ سے معاویہ نے آپ کو بڑے ظلم سے شہید کیا۔ جناب ابوذر کی وفات ربذہ میں ہوئی تو ان کے دفن میں حجر بھی شریک تھے۔ خدا کے ہاں آپ کا یہ درجہ تھا کہ معاویہ کے لوگ آپ کو قید کر کے لئے جاتے تھے تو ایک مقام پر آپ کو احتلام ہو گیا۔ غسل جنابت کرنے کے لئے معاویہ والوں سے پانی مانگا انھوں نے نہیں دیا تو آپ نے خدا سے دعا کی۔ فوراً ابر آیا اور اتنا برسا کہ آپ نے غسل کر لیا (اصابہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)۔ معاویہ کے ساتھیوں سے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ (حضرت امیرالمومنین) علیؑ پر لعنت کرو۔ انھوں نے کس خوبصورتی سے اس پر عمل کیا۔ کہا ان امیر الوفد امرنی ان العن علیا فالعنوہ لعنہ اللہ

یہ شخص مجھے حکم دیتا ہے کہ حضرت علی پر لعنت کروں پس تم لوگ امیر پر لعنت کرو [illegible] بھی امیر پر لعنت [illegible] کیونکہ رئیس تھے اس وجہ سے [illegible] آپ کو قتل کرنے کی سعی کی۔ جب اس نے آپ کو گرفتار کر کے معاویہ کی طرف روانہ کیا اور یہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دمشق کے قریب پہنچے تو معاویہ نے ایک افسر کو انکی طرف بھیج کر حکم دیا کہ اگر وہ محبت علیؑ سے باز آئیں تو چھوڑ دو ورنہ قتل کر دو۔ اس نے آکر کہا کہ جناب حجر نے حضرت امیرالمومنینؑ کی محبت نہیں چھوڑی تو اس نے قتل کر دیا۔ آپ کے عشق امیرالمومنینؑ کی یہ حالت تھی کہ زیاد نے آپ کو گرفتار کر کے جب بلایا اور آپ سے کہا کہ علیؑ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انھوں نے کہا انکی تعریف کرتا ہوں۔ اس نے لوگوں سے کہا انہیں مارو۔ سب نے اتنا مارا کہ آپ زمین پر گر گئے پھر چھوڑ کر پوچھا اب کیا کہتے ہو۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم اگر تو استرے سے میری بوٹی بوٹی کاٹ ڈالے تب بھی حضرتؑ کے بارے میں وہی کہے جاؤں گا جو رسول خدا سے آپکے فضائل و مناقب میں سنا ہے (تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)۔ جناب حجر اور ان کے ساتھیوں کو جب معلوم ہوا کہ کل قتل کئے جائیں گے تو اس رات کو شب بھر یہ حضرات عبادات خدا کرتے۔ نمازیں پڑھتے اور تلاوت میں مشغول رہے۔ دوسرے دن جب قتل ہونے لگے اس وقت بھی مہلت لیکر قتل سے پہلے وضو کیا اور نماز پڑھی جب قتل ہوتے وقت قاتل نے پہلے تلوار لگائی تو پھر کہا اب بھی علیؑ سے برأت کرو تو چھوڑ دیئے جاؤ۔ آپ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ آخر قتل کر دیئے گئے (کامل جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)۔

جناب قنبر حضرت امیرالمومنینؑ کے مشہور غلام تھے۔ حضرت آپ کو بہت مانتے اور نہایت عزیز رکھتے تھے۔ قنبر بھی حضرتؑ کے بڑے جاں نثار تھے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تم کس کے غلام ہو کہا مولیٰ من ضرب بسیفین وطعن برمحین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وھاجر الھجرتین ولم یکفر باللہ طرفۃ عین۔ اس کا غلام ہوں جو دو تلواروں سے جہاد کرتا اور جو دو نیزوں سے لڑتا تھا۔ جس نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ [illegible] دونوں ہجرتیں کیں [illegible] بیعت [illegible] کی [illegible] حجاج [illegible] قنبر [illegible] حضرت کے پاس [illegible] فارغ ہوئے تو کہا اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔ فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین (ترجمہ) جن چیزوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ جب اس کو بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر طرح کی نعمت کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئی تھیں جب ان کو پا کر خوش ہوئے تو ہم نے انہیں ناگہاں لے ڈالا اس وقت وہ ناامید ہوکر رہ گئے۔ (پ ۷ ع ۱۱) حجاج نے کہا میرا گمان ہے کہ وہ یہ آیت ہم لوگوں (بنی امیہ) کے بارے میں پڑھتے اور ہم لوگوں کو بھی اس کا مصداق جانتے اور انہیں ظالموں سے سمجھتے تھے۔ قنبر نے کہا ہاں ایسا ہی ہے حجاج نے کہا اگر میں تمہارے قتل کا حکم دوں تو تمہارا کیا حال ہو۔ قنبر نے کہا سبحان اللہ زہے نصیب میرے۔ پھر تو میں شہید ہوں گا درجہ پاؤں گا اور تو ظالموں بدبختوں کے گروہ میں ہو جائیگا۔ حجاج نے حکم دیا اور آپ قتل کر دیئے گئے (رجال کشی ص ۴۸)۔ ابو النوار جو کرباس کا (سوتی) کپڑا بیچا کرتا تھا کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ اپنے غلام قنبر کے ساتھ میرے پاس آئے اور دو موٹے کپڑے خریدے پھر اپنے غلام قنبر سے فرمایا ان میں سے جو تم کو پسند ہو اس کو لے لو۔ قنبر نے ان دونوں میں سے ایک پسند کر کے لیا اور جناب امیرؑ نے دوسرا کپڑا خود پہنا۔ (ینابیع المودۃ و ریاض نضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹) الی آخرہ

تاریخ اسلام و عالم

سلسلہ اخبار انقلاب نمبر (۱۷۱) مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ سے نمبر (۱۱)

(قسط ہفتم)

اس وجہ سے خداوند عالم نے انکی زبانیں متفرق کردی تاکہ ایک دوسرے کی بولی نہ سمجھ سکے بجز ابو ظاہر یعقوب ہاں اس کی زبان عبرانی رہی اور وہ بخشو مذکال بندگی کرتا رہا۔ نمرود پادشاہ جہار اسی زمانہ میں پیدا ہوا جس کا نام ابو منستقان تھا۔

(۱۰۲) شارو غ۔ اس کا نام توریت میں سرور ہے۔

(۱۰۳) ناحور۔ سنہ طوفان کے بعد گذرے ہیں۔

(۱۰۴) تارخ بقول اکثر۔ طوفان نوح سے ۱۰۲۱ سال کے بعد پیدا ہوئے اور بقول اکثر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔

(۱۰۵) ابراہیم علیہ السلام۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔

(۱۰۶) اسماعیل علیہ السلام۔ جاننا چاہئے کہ خلفائے اسلامیہ کے تین طبقے ہیں سب قریش کی نسل سے ہیں۔ طبقہ اول رسول اللہ و خلفائے راشدین۔ طبقہ دوم امویہ طبقہ سوم عباسیہ۔

(۱۰۷) اسحاق علیہ السلام۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔

(۱۰۸) عیص علیہ السلام۔ سلاطین و ملوک روم آپکے اولاد ہیں۔ روم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عیص اراضی روم میں رحلت فرمائی اور عیص کو ان کے دختر عم بنت اسمعیل سے پانچ لڑکے تولد ہوئے ایک کا نام روم تھا جس کی نسل سے تمام رومی ہیں عیص کی عمر ۱۴۷ سال کی تھی۔

(۱۰۹) یعقوب علیہ السلام۔ اتفاقات سے عیص علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی وفات ایک ہی روز واقع ہوئی۔

(۱۱۰) ایوب علیہ السلام۔

(۱۱۱) ذو الکفل علیہ السلام۔

(۱۱۲) شعیب علیہ السلام۔

(۱۱۳) خضر علیہ السلام بن ملکان۔ آپ کا نام ابو العباس و ایلیا تھا۔ ذو القرنین اکبر کے معاصر تھے آبحیات کا چشمہ پایا اور اس کا پانی پیا حق تعالیٰ آپ کو قیامت تک زندہ رکھا اور علم و دانش سے بہرہ مند فرمایا اور جہاں پائے مبارک رکھتے تھے وہ جگہ سبز ہو جاتی تھی۔ اس لئے خضر کہلائے اور آپ ہوا اور بحر پر موکل ہے۔

(۱۱۴) اسکندر رومی۔

(۱۱۵) ریان پادشاہ مصر۔

(۱۱۶) مصعب پادشاہ مصر۔

(۱۱۷) قابوس پادشاہ۔ قوم قبطی سے۔

(۱۱۸) فرعون پادشاہ۔ محل فرعون عرصہ سات سال میں کئی ہزار آدمیوں کے اہتمام و زیر نگرانی اپنے وزیر ہامان کے بنایا گیا۔ جو محکم و بلندترین محل تھا اور بحکم خدائے عز و جل تین ٹکڑے ہوکر منہدم ہوا ایک ٹکڑا ہندوستان میں دوسرا مغرب میں تیسرا کاریگروں پر پڑا کہتے ہیں کہ یہ پادشا کبھی بیمار نہیں ہوا اللہ قابوس پادشاہ اس کا بھائی تھا اور اس فرعون کا نام کالا طیمس بن کاتم تھا۔ اہل آثار نے اسکو ولید بن مصعب لکھا ہے فرعون موسیٰ اور معتبر تھا ۴۰۰ سال پادشاہی کی اور خدائی کا ادعا کیا۔ ایلیا اس کی دختر حضرت موسیٰ کے لعاب دہن لگانے سے مرض برص سے نجات پائی تھی فرعون ۹۰ لاکھ بچوں کو قتل کر ڈالا اور واقعہ غرق ہونے لشکر فرعون کا رود نیل میں اس طرح ہے کہ بنی اسرائیل کے مردان کاری ۶ لاکھ ۷۰ ہزار اور مجموع قوم عورت لڑکے جوان بچے ۱۲ لاکھ تھے۔ قبطیوں نے علی الصباح کسی کو نہیں دیکھا فرعون سے عرض کیا اس نے دریافت بنی اسرائیل کو تھوڑا جانکر جمعیت ۲۴ لاکھ سوار کے تعاقب کیا روز عاشورا ۶ محرم روز نزدیک سپاہ موسیٰ علیہ السلام کے پہونچا۔ بحکم الٰہی دریائے نیل کے ۱۲ راستے ہوگئے اور پانی جریان سے رک گیا اور اس پر آفتاب چمکا بنی اسرائیل کا ہر ایک فرقہ چار گھڑی میں اس دریا سے عبور کر گئے۔ فرعون نے بافوج ہامان وزیر اپنا گھوڑا دریا میں ڈالا۔

جبرئیل مقدمۂ لشکر ہوئے تھے اور میکائیل بازماندگان کو ہانکتے تھے جب مقدمۂ لشکر دریا میں پہونچا اور بقیہ لشکر بھی دریا میں آگیا تو بحکم الٰہی آبہائے پانی آپس میں مل گئے اور متمردین ہلاک ہوگئے۔ روز سہ شنبہ جمادی الآخر میں یہ واقعہ ہوا۔

زن فرعون کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا جو بہترین بی بی اور خدا کی خاص عبادت گذاروں میں تھی۔

(۱۱۹) قارون۔ لغت عبری میں اس کو قارونح کہتے ہیں۔ یہ مصعب یا نصیر بن قاہت کا بیٹا تھا اور حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا بہت عالم اور بنی اسرائیل میں سب سے افضل تھا اور حضرت موسیٰ سے علوم غریبہ و صنعت عجیبہ کیمیا گری سیکھا تھا۔ قارون کے خزانہ کی کثرت یہاں تک تھی کہ ۴۰ اونٹ یا خچر اسکے خزائن کی کنجیاں اٹھاتے تھے۔ حضرت موسیٰ پر اتہام بد لگانے کی وجہ سے حضرت نے بددعا کی چنانچہ مع مال و منال کے زمین میں سما گیا۔

(۱۲۰) بخت نصر بادشاہ۔ ۲۴۷۵ سال بعد طوفان ہیکل اور بیت المقدس کی خرابی واقع ہوئی اور یہی سنہ اس کے جلوس کا ہے۔ اس کے زمانہ میں ملک شام بابل کے تابع ہوا اور بڑے بادشاہوں نے صنم کدہ بنایا اس کے بادشاہی میں یہ پادشاہ ۷ سال تک تبادل صورت میں مصور رہا بعدہ اصلی صورت پر آگیا۔ دانیال علیہ السلام بخت نصر کے لڑکے کی نیابت میں لشکر اور رعایا کا انتظام کرتے تھے آخر بعد ایک سال کے بزرگانی بسبب تمرد و تکبر بضرب شمشیر واصل جہنم ہوا بخت نصر کے لڑکے کا نام اولاق تھا اور اس کا بیٹا بلکاس تھا۔

(۱۲۱) اخسطس پادشاہ۔

(۱۲۲) دقیانوس پادشاہ۔ جس کے زمانہ میں اصحاب کہف اس کے خوف سے تین سو برس پہاڑ میں چھپے اور سو گئے تھے جن کے نام یہ ہیں یملیخا یا تیلیخا مکسلمینا کشفوطط تبیونس اذرفطیونس کشافیطیونس بوانس بوس اور ان کے کتے کا نام قطمیر

(۱۲۳) یوسف علیہ السلام۔ منجملہ ۱۲ پسران یعقوب علیہ السلام سے۔

(۱۲۴) موسیٰ علیہ السلام۔

(۱۲۵) ہارون۔

(۱۲۶) یوشع بن نون۔ ۱۵۱۵ سال بعد طوفان نوح کے شہر اریحا میں پیدا ہوئے اور موسیٰ و ہارون کی زندگی میں نبوت سے مشرف ہوئے اور بعد وفات موسیٰ نہر شریعہ جسے نہر اردن بھی کہتے ہیں میں گئے۔

(۱۲۷) حزقیل۔ بوز کے بیٹے تھے۔

(۱۲۸) الیاس علیہ السلام۔

روئیداد بین الاقوامی مجلس

انجمن نوجوانان حسینی کی مجلس بین الاقوام کا تیسرا سالانہ اجلاس علی منزل میں ۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ م ۱۶ اسفندار ۱۳۶۵ف یوم جمعہ کو منعقد ہوا انتہائی وسیع اور عظیم الشان پیمانہ پر انتظامات کئے گئے تھے یہ مجلس آج تین سال سے اس مقصد کے تحت منعقد کی جا رہی ہے کہ حضرت سید الشہدا کے پیغام کو ہر شخص کے کانوں تک پہنچایا جائے۔ صبح ۹ بجے ہی سے کارروائی کی سماعت کے لئے لوگ جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ باب الداخلہ پر عالیجناب نواب میر اعجاز حسین خان بہادر صدر انجمن اور عالیجناب نواب مہدی عابدی صاحب جاگیردار معتمد انجمن عالی جناب میر حسن علی خان صاحب رضوی صدر رضاکاران اور دیگر رضاکاروں کے ساتھ مہمانوں کا استقبال فرما رہے تھے۔ ۱۰ بجے تک پنڈال لوگوں سے بھر چکا تھا۔ ٹھیک ۱۰ بجے جناب نا[illegible] صاحب کی مرثیہ خوانی سے کارروائی مجلس کا آغاز ہوا جس کے بعد مولانا حبیبی شاہ صاحب قبلہ نے انتہائی محققانہ اور عارفانہ انداز میں افتتاحی تقریر شروع کی اور آیات قرآنی و احادیث کی روشنی میں فضائل امام ہمام علیہ السلام بیان فرمائے اور کہا کہ اگر سید ناحسینؑ نہ ہوتے تو آج دنیا میں نہ اسلام ہوتا اور نہ قرآن۔ نہ میں ہوتا اور نہ آپ۔ حقیقت میں حضرت حسینؑ کا اسلام اور مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کی وجہ سے آج دنیا میں اسلام باقی ہے اور قیامت تک رہیگا۔ مولانا موصوف کے بعد مسٹر پرنس جی تارا پور والا نے انتہائی پرجوش انداز میں تقریر کی اور کہا کہ حسین علیہ السلام کی شہادت بین الاقوامی ہے جس کے اثرات بہت دور رس ہوئے اور جس نے اسلام کو ابدی زندگی بخشی۔ امام حسین علیہ السلام محبان آزادی کے علمبردار ہیں۔ انھوں نے حق و صداقت کی خاطر جان دیکر چار دانگ عالم میں حق و صداقت کا بول بالا کر دیا۔ آنریبل

یاجین زبیری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حادثہ کربلا سے صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ سارے عالم کو ایک سبق ملتا ہے جس سے ہر شخص بہترین درس حاصل کر سکتا ہے ہم کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حسین علیہ السلام کی قربانیوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اس کے بعد عالیجناب نواب مہدی عابدی صاحب جاگیردار معتمد انجمن نے تقریر کی اور کہا کہ واقعہ کربلا اپنے دامن میں بے شمار جوہر تیں اور عظیم الشان بصیرتیں لئے ہوئے ہے جس سے ہر شخص بقدر ظرف مستفید و مستفیض ہو سکتا ہے حسین علیہ السلام نے ہمیں بتلایا کہ زندہ رہو تو غلام بنکر نہ رہو بلکہ اپنے خالق کے ایک اطاعت گذار بندے کی حیثیت سے اچھی اور شریفانہ اخلاق سیکھے ہو کر ایک پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرو۔ حسین علیہ السلام نے ہم کو سبق سکھایا کہ غلامانہ زندگی انسانیت کے شایان شان نہیں ہے۔ غیر اللہ کا خوف و ڈر شیوہ مردانگی نہیں ہے عدل و انصاف کی تائید اور حق و صداقت کی حمایت کرنا ارباب وفا کا فریضہ ہے حق کی حمایت کرنے والی جماعت تعداد میں قلیل ہو تو ہو لیکن حقیقی فتح و ظفر کا سہرا اسی کے سر رہیگا۔ اس کے بعد آپ نے اصحاب حسین علیہ السلام کے کارنامے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ کو گذرے آج تیرہ سو برس سے زائد ہو چکے ہیں لیکن دنیا ابھی تک ان کی مثال پیش نہ کر سکی۔ اگر ہم ان کے کارنامۂ حیات کو مشعل راہ بنا کر شاہراہ حیات پر گامزن ہو جائیں تو یقین ہے کہ باطل کی آگ بھی ہمارے لئے انداز گلستان پیدا کر سکتی ہے اور پھر ایک بار دنیا کے پیش نظر یا نار کونی بردا و سلاما کا منظر ہو سکتا ہے مسٹر شیام سندر قائد پست اقوام نے اپنی مقبول تقریر میں امام حریت کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حسین علیہ السلام نے ہمیں بتلایا کہ ہم کو کس

[illegible] ہونا چاہیئے۔ آج ہم [illegible] ہیں۔ ہم زندگی اور [illegible] جا رہے ہیں۔ باطل کی [illegible] سلک کرنے کے لئے ہم [illegible] ہم کو حسین علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر اور متحد و متفق ہو کر اپنی آزادی کو برقرار رکھنا چاہیئے ورنہ ہماری بھی وہی حالت ہو جائیگی جو چین ہندوستان کی تھی۔ کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے حضرت علیؑ اور حضرت حسینؑ کا نام لیکر اٹھئے آگے بڑھئے پھر دیکھئے کس طرح فتح آپ کے قدم چومتی ہے اور ظفر کا سہرا آپ کے سر رہتا ہے۔ عالیجناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب قبلہ صدر الافاضل نے اپنی اختتامی تقریر انتہائی عالمانہ و فاضلانہ انداز میں شروع کی اور آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بھی جب دنیا والوں کی آزادی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے اور اقوام عالم غلامی اور آزادی کے دو راہے پر اپنے آپ کو کھڑا ہوا پاتے ہیں تو اسی امام حریت کا نام لیا کرتے ہیں اور اسی علمبردار آزادی کے نقش قدم پر گامزن ہو کر اپنی آزادی حاصل اور برقرار رکھا کرتے ہیں یہی حسین علیہ السلام کی سب سے بڑی کامیابی اور فتح ہے۔ جو آپ نے اپنا سر کٹا کر اور گھر بار لٹا کر یزید کے مقابلے میں حاصل فرمائی آقا علی افندی اور ریاض حیدرآبادی نے اپنا اپنا کلام سنایا جس کو کہ سامعین نے حد درجہ پسند کیا۔ اس کے بعد معتمد انجمن کے شکریہ پر کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔

[illegible] نے جلسہ میں شرکت کی [illegible] قدر [illegible] تھا۔ آخر تک یہ حسینی [illegible] نعرۂ آزادی کا اور منظر حریت [illegible] چار [illegible] تھا کہ۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ اور [illegible] میں منجانب انجمن حسین السلام کا پیغام عمل و حریت تقسیم کیا جا رہا تھا جس میں کارنامہ حسینی لکھے جو درس [illegible] ہیں ان سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے [illegible] اس کوشائع کر کے [illegible] جلسہ کا نظم لائق صد تحسین و آفرین رہا۔ معتمد صدر المہام بہادر حکومت مقامی نے صدر انجمن و معتمد صاحب کو کامیابی جلسہ پر مبارکباد دی اور جلسہ کا نظم و ضبط اور رضاکاروں کی انتظامی صلاحیتوں کی ستائش فرمائی۔ ہمارا ادارہ بھی نوجوانان حسینی کے بلند حوصلوں کی داد دیتے ہوئے صدر و معتمد انجمن کی خدمات میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے جن کی خداداد قابلیتوں اور اور اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں نے جلسہ کو حد درجہ کامیاب بنایا اور ان نوجوانوں کی کامیابی و کامرانی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

اشتہار۔ محکمۂ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ بیٹرہ

نمبر مقدمہ ۳۳۰/۲ ف ۵۶

باجلاس عالیجناب سید علی خاں بی اے۔ ایل۔ ایل بی منصف تعلقہ

فریق اول رامراؤ وغیرہ بنام منوہر وغیرہ فریق ثانی

درخواست قائم مقامی

[illegible] نام منوہر ولد سیتارام قوم برہمن عمر ۶۲ سالہ پیشہ زراعت [illegible] تعلقہ منجگاؤں [illegible] رامراؤ درخواست پیش ہوئی ہے کہ [illegible] کیا جواب ہو۔ تاریخ ۲ [illegible] وقت ۱۰ بجے عدالت [illegible] بیان کرے [illegible] عدالت [illegible]

ای ہفتہ وار… وں کا خلاصہ

عالم

جوہری بم کی تحقیقات۔ کن بیرا ۱۳ جنوری کل آسٹریلیا کابینہ نے جوہری بموں کے سلسلہ میں برطانوی وزارت امور عامہ کے خفیہ دستاویزات کے مطالعہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ کابینہ کی ایک سب کمیٹی تشکیل دیجائے تاکہ جوہری بموں سے شہری حفاظت کے مسئلہ کو حل کیا جائے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ سب کمیٹی کو مشورہ دینے کے لئے خصوصی معلومات کے حامل سیر چشم داروں کی ایک جماعت بھی قائم کی جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ جوہری بم کی تیاری میں کام آنے والی یورینیم دھات کا آسٹریلیا میں بھی پتہ چلانے پر ایک ہزار پونڈ سے زائد انعامات بھی دیئے جائیں۔

سیمرامی ہوٹل پر بم کا حادثہ۔ ہسپانیہ کے نائب قونصل کی ہلاکت۔ بیت المقدس ۱۴ جنوری بیت المقدس میں قونصلوں کی انجمن نے یہودی ایجنسی سے سیمرامی ہوٹل پر بم پھینکے جسکی وجہ سے ہسپانیہ کا نائب قونصل ہلاک ہو گیا سخت احتجاج کیا ہے۔

برطانیہ میں طغیانی ہزاروں ایکر کا رقبہ غرقاب ہو گیا۔ لندن ۱۴ جنوری۔ برطانیہ میں طغیانی کی وجہ ڈوری شائر سے یارک شائر تک ہزاروں ایکر کا رقبہ زیر آب ہو گیا۔ ویلس میں اس سے زیادہ شدید بارش ہوئی ہے۔ کئی گاؤں دوسری آبادیوں سے منقطع ہو گئے ہیں، سڑکیں ناقابل عبور ہو رہی ہیں سینکڑوں افراد بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی بالائی منزلوں پر پناہ گزین ہیں۔ ویلز یہاں بارش کا بہت سخت اثر ہوا ہے۔

انگلستان میں تیز پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کرنے کی کوشش۔ برطانیہ کپتان کا کارنامہ۔ لندن ۱۲ جنوری۔ ایک برطانوی ہوائی دستہ کے کپتان نے تیز رفتاری کے عالمی ریکارڈ کو توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے گلوسٹر میٹیور نامی طیارہ سے بین پرواز کی اور وہ انتہائی رفتار کو (۶۶۰) میل فی گھنٹہ تک پہنچا سکے۔

ہوائیہ کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ یہ غالباً وہ انتہائی رفتار ہے جو آج تک انگلستان میں پہنچ سکی ہے۔

طیارہ کو چونکہ سخت ہوائی جھکڑ سے دو چار ہونا پڑا اس لئے اس نے اپنی یہ سعی ناتمام چھوڑ دی۔

اسلام

بغداد کا نیا ریلوے اسٹیشن۔ لندن ۱۰ جنوری بغداد کا ایک نیا ریلوے اسٹیشن تعمیر کے لئے برطانیہ کی ایک ممتاز فرم اور اعراقی حکومت کی ریلوں کے درمیان سودا ہوا ہے۔

خیال ہے کہ اس پر تقریباً ۱۰ لاکھ پونڈ لاگت آئے گی۔

عراقی وزیر اعظم کی بیگم کا عطیہ۔ بغداد ۱۲ جنوری۔ عراقی وزیر اعظم کی بیوی بیگم صالح جابر نے جو ملک کی خواتین کے ساتھ فلسطین کے لئے چندہ جمع کرنیکی جدوجہد میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ اپنی جیب خاص اور اپنی خاندان کی خواتین سے پرائیوٹ طور پر ۰۰ ہ پونڈ چندہ دیا ہے۔

برطانیہ و عراق کے درمیان نیا معاہدہ۔ بغداد میں حمایت کا اظہار۔ بغداد ۱۲ جنوری یہاں ایک سرکاری بیان جاری ہوا ہے جس میں برطانیہ، عراق کے نئے معاہدہ پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ پر ہفتہ کے دن لندن میں دستخط ہوئے ہیں اور یہ ۱۹۳۰ء والے معاہدہ کی بجائے ہے۔ عراقی وزیر اعظم نے جو لندن میں ایک پیام میں بتایا ہے کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو استوار کرتا ہے۔

عربوں کے مقام پر حملہ۔ بیت المقدس ۱۴ جنوری۔ یہودی مسلح فوجوں نے جنگ فلسطین کے شب خونی شدید ترین حملوں کے دوران میں، دا ورتین اپرچ کے توپ خانہ کی آتشباری کے ساتھ بیت المقدس کے عرب شیخ جراخ کے مقام پر ایک حملہ کیا۔

بیت المقدس میں دو کانیں جلادی گئیں۔ بیت المقدس ۱۴ جنوری عربوں کے ایک مجمع نے بیت المقدس کے محلہ میری ایو بیو میں یہودی دوکانوں کو آگ لگا دی۔ لیکن اس آتشزدگی پر جلد قابو پا لیا گیا۔ ایک یہودی دوکان میں ایک ملاق گردست بھی گیا۔ اور جب پولس اور مسلح موٹریں پہنچیں تو اس وقت چھپے ہوئے عربوں کی طرف سے از خود چلنے والی آتشباری شروع ہو گئی جس کا جواب بھی دیا گیا لیکن مالی جانی نقصان نہیں ہوا۔

پاکستان

کراچی کا فساد زدہ رقبہ۔ کراچی ۱۰/ [redacted] جنوری قائد اعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح نے کل رات وزیر اعظم سندھ مسٹر ایم ائے کھوڑو کے ہمراہ کراچی کے فساد زدہ محلوں کا معائنہ کیا قائد اعظم اور دورہ کنندہ جماعت نے پناہ گزینوں کے کیمپوں کا بھی معائنہ کیا۔

مسلم اور غیر مسلم حفاظتی دستوں میں خونریز جھڑپ۔ لاہور ۱۳/ جنوری بنوں سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو لے کر آنے والی ریل گاڑی کے مدراسی حفاظتی دستی اور جموں و کشمیر سے مسلم پناہ گزینوں کے پٹھانی قبائلی حفاظتی دستہ کے درمیان دوشنبہ کی صبح کو گجرات ریلوے اسٹیشن پر چھ گھنٹہ کے تصادم کی وجہ سے تقریباً ایک سو شخص مارے گئے اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔

(بقیہ خبریں عالم)

جیل میں عورت کا ریکارڈ۔ لندن ۱۴ / جنوری۔ ایک عورت نے جو عادی مجرم ہے جیل میں آٹھ لڑکے پیدا کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس کے کل ۱۲ لڑکے ہیں۔

لندن کی آبادی۔ لندن ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء میں لندن کی آبادی ایک کروڑ ۲ لاکھ تھی گذشتہ سال کے مقابلہ میں یہ تعداد ۵ لاکھ زیادہ ہے۔

التوائے جنگ کے انتظامات۔ ہیگ ۱۶ جنوری، ولندیزی وزیر اعظم ڈاکٹر لوی بیل نے کل اعلان کیا کہ ولندیزیوں اور انڈونیشیائیوں کے مابین معاہدہ التوائے جنگ پر دستخط کرانے کے لئے تمام انتظامات مکمل ہو گئے اور دستخط کل رات ہو جائی کی نشرگاہ پر جوگ جاکارتا نے کل اعلان کیا کہ اسلم پارٹی قائد ڈاکٹر امیر شریف الدین کابینہ سے علیحدہ ہو گئی ہے۔ یہ پارٹی متحدہ اقوام کی کمیٹی کے آنے کے کچھ عرصہ بعد کابینہ میں داخل ہوئی تھی۔

ہندوستان

۴۵ ہزار مسلمانوں کو جبری ہندو بنایا گیا۔ لاہور ۶ جنوری حکومت پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں۔ فوج پنجاب کے سرسری اندازے کے موافق ۴۵ ہزار مسلمانوں کی تعداد ایسی ہے جنہیں مشرقی پنجاب میں زبردستی تبدیل مذہب پر مجبور کیا گیا اس کے علاوہ جن مسلمانوں کو ابھی تک نکالا جا رہا ہے وہ فیروزپور جھرگاؤں اور گوڑگاؤں میں کوئی ایک لاکھ بیس ہزار اور انبالہ ضلع میں کوئی پچاس ہزار ہیں۔

بہادر شاہ کی نعش ہند لانے کا مطالبہ۔ کلکتہ ۱۱ جنوری۔ آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ کے پرپوتے شہزادہ محمد بیدار بخش بہادر نے کل ایک بیان میں حکومت ہند سے اپیل کی ہے کہ ان کے پردادا کی نعش برما سے نئی دہلی لائی جائے۔ انھوں نے کہا کہ اب ہند نے آزادی حاصل کر لی ہے بہادر شاہ نے ملک کی آزادی کے لئے جنگ کی اور برما میں فوت ہوئے میں حکومت ہند اور ہندی عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ موقع ان کی نعش برما سے ہمارے پایۂ تخت میں واپس لانے کیلئے مناسب ہے اگر ان کی قبر پر ایک یادگار قائم کیجائے تو یہ ان کی شایان شان ہوگا۔

انگریزی کی تعلیم ختم! پٹنہ ۱۴ جنوری۔ حکومت بہار نے اسکولوں سے انگریزی کی تعلیم ختم کرنے کی پالیسی کے طور پر احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ ۱۹۴۹ء میں سیشن شروع ہونے کے بعد ساتویں کلاس میں انگریزی کی تعلیم نہیں ہوگی گذشتہ سال پانچویں کلاس میں انگریزی کی تعلیم بند کر دی گئی تھی اس سال چھٹی سے اڑا دی گئی ہے۔ اس طرح جو وقت بچے گا اسے مختلف آرٹ وغیرہ کی تعلیم پر خرچ کیا جائیگا۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

دکن

تخفیف تعلیمات ۔ حیدرآباد ۔ ۱۰ر جنوری
دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے تخفیف تعلیمات کے مسئلہ پر عاجلانہ طور پر غور کر رہی ہے ۔

شکر کا نرخ ۔ حیدرآباد ۱۰ر جنوری معتمد صاحب انجمن تاجران راشن کی اطلاع دیتے ہیں کہ شکر کی قیمت ایک روپیہ ۱۴ پائی سیر جو مقرر کی گئی ہے اس میں نظامت راشن بندی نے تا حکم ثانی حسب سابق فی سیر (۱۲) فروخت کرنے کے احکام صادر کئے ہیں تاجر حسبہ عمل کریں ۔

سیکلوں کا سارق ۔ حیدرآباد ۔ ۱۱ر جنوری
خفیہ پولیس بلدہ نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جس نے سیکلوں کے سرقہ کو اپنا پیشہ بنا رکھا تھا ۔ اس کے قبضہ سے پولیس نے متعدد سیکلیں برآمد کی ہیں ۔ اور ابھی کئی سیکلوں کی برآمدی کی توقع ہے ۔

ایک اور کمسن سارق ۔ حیدرآباد ۔ ۱۱ر جنوری
خفیہ پولیس بلدہ نے ایک اور کمسن لڑکے کو گرفتار کیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لڑکا مختلف مکانوں میں ملازم رہ کر موقع سے فائدہ اٹھا کر مال و اسباب کا سرقہ کرکے فرار ہو جایا کرتا تھا ۔ پولیس نے اس کے قبضہ سے متعدد اقسام کا اسباب برآمد کیا ہے ۔ برآمدی کا سلسلہ جاری ہے ۔

معتمدی نشر و اشاعت ۔ حیدرآباد ۔ ۱۱ر جنوری
مولوی حمید الدین صاحب منیجنگ ڈائرکٹر حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کا تقرر معتمدی نشر و اشاعت پر عمل میں آیا ہے موصوف نے آج اپنی اس نئی خدمت کا جائزہ حاصل کر لیا ۔

حیدرآباد نے بیس کروڑ روپیہ کے تمسکات پاکستان کے نام منتقل کئے ہیں نواب معین نواز جنگ بہادر کی توضیح ۔ نئی دہلی ۱۰ر جنوری حکومت سرکار عالی نے اپنے بیس کروڑ روپیہ کے تمسکات حکومت پاکستان کے نام منتقل کئے ہیں ۔ اس انکشاف کے ساتھ نواب معین نواز جنگ بہادر وزیر مالیہ حکومت حیدرآباد نے جو آج کل یہاں ہیں اپنے بیان میں کہا کہ یہ تمسکات حکومت پاکستان کے تمسکات کے معاوضہ میں منتقل کئے گئے ہیں ۔
انھوں نے واضح کیا کہ یہ کاروبار پاکستان اور ہندوستان کے موجودہ نزاع سے بہت پہلے تکمیل ہو چکا تھا ۔ نواب معین نواز جنگ بہادر نے کہا کہ تمسکات کی یہ منتقلی ہرگز انڈیا کے ساتھ کوئی غیر دوستانہ سلوک نہیں ہے بلکہ اس معاملہ کا مقصد صاف طور پر یہ ہے کہ حیدرآباد کے تمسکات کو دوسری حکومت کے تمسکات میں بدل دیا گیا ہے ۔ یہ عمل کسی بھی حکومت کے لئے معمولی کام ہے ۔

شرانگیزیوں کا دھاوا ۔ حیدرآباد ۱۰ر جنوری
تعلقہ جنگاؤں کے موضع پالکورہ سے اطلاع آئی ہے کہ تقریباً چار ہزار شرانگیزوں کی ایک جماعت نے پالکورہ کے زمیندار کے مکان پر دھاوا کر کے ایک سو پلے دھان پچیس پلے سیلی جوار ۸۰ پلے تل اور دیگر اسباب لوٹ لیا ۔ یاد ہوگا کہ ۱۳ آبان ۱۳۵۶ف کو زمیندار قتل کر دئے گئے تھے ۔

کونسل کا اجلاس سررشتہ راشن بندی کا مسئلہ ۔ حیدرآباد ۱۰ر جنوری کونسل کے اجلاس منعقدہ ۸ر جنوری ۔ میں اور مسائل کے علاوہ سررشتہ راشن بندی کے مسئلہ انجذاب کو بھی نائب صدر اعظم بنگل وینکٹ راما ریڈی نے چھیڑا جس پر تمام ارکان سرکاری و غیر سرکاری کے علاوہ صدر اعظم بہادر نے بھی اپنی خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور بہت دیر تک مختلف پہلوؤں پر مباحث ہوتے رہے سرکاری و غیر سرکاری دونوں ارکان نے متفقہ طور پر ملازمین راشن بندی کے پیش شدہ مطالبات کو جائز قرار دیتے ہوئے موجودہ یافت کو متاثر کئے بغیر مختلف محکموں میں ان کے انجذاب سے اتفاق کیا اسطرح آئندہ راشن بندی میں قطعاً تخفیف نہ ہوگی اس کا قوی امکان ہے کہ مستقبل قریب میں صد فیصد عملہ محکمہ پولیس اور شعبہ نشر و اشاعت میں جذب ہو جائے گا ۔

دہلی کے ایک اخبار کا شرانگیز پروپگنڈا حکومت سرکار عالی کی تردید ۔ حکومت سرکار عالی کی توجہ دہلی کے ایک اخبار میں شائع شدہ اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ اعلیحضرت بندگان عالی کشمیر میں حملہ آوروں کی مالی اعانت فرما رہے ہیں اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد کا ایک "ایجنٹ" اس سلسلہ میں حال ہی میں پشاور گیا تھا ۔ ناظم اطلاعات کو اس خبر کی تردید کا مجاز گردانا گیا ہے جو نہ صرف محض غلط ہے بلکہ ایک شرانگیز پروپگنڈہ بھی ہے ۔

تیزاب کی برآمدی ۔ حیدرآباد ۱۲ر جنوری سکندرآباد کی کوتوالی نے ایک مکان سے کثیر مقدار میں تیزاب برآمد کیا ۔

عملی اقدام ملازمین سیول صرفخاص ۔ حیدرآباد ۔ ۱۲ر جنوری ۔ معتمد صاحب انجمن نان گزیٹڈ ملازمین سیول صرفخاص اطلاع دیتے ہیں کہ ملازمین سیول علاقہ صرفخاص مبارک نے کل کی طرح آج بھی مکمل اور منظم پر اپنا عملی اقدام جاری رکھا ہے بجز ان عمال کے جن کو منجانب انجمن کنگ کوٹھی مبارک و قافلہ شاہی کے مستثنیٰ رکھا گیا ہے ۔ جملہ عمال دفاتر و فائز نہیں گئے ہیں ۔

ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی گئیں ۔
حیدرآباد ۔ ۱۳ر جنوری ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنگاؤں اور قاضی پیٹھ ریلوے اسٹیشن کے درمیان بی بی نگر پر ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی گئیں ۔ جس کی وجہ سے ورنگل سے آنے والی ٹرین کل (۹) گھنٹہ کی تاخیر سے پہونچی ۔

تعلقہ ہوزنگیر میں کمیونسٹ اور کانگریسی افراد کی شرانگیزیاں ۔ حیدرآباد ۱۳ر جنوری تعلقہ ہوزنگیر کی ایک موصولہ اطلاع سے ظاہر ہے کہ مواضعات بوندگل خلہ کنٹہ اکرارم میں کمیونسٹ اور کانگریسی افراد کی شرانگیزی سے عوام میں سخت ہیجان پیدا ہے مسمی رام ریڈی وطن دار موضع کیرم کی قیادت میں ان شرپسندوں کی تخریبی اعمال جاری ہیں آرنلہ رام چندا ریڈی مفرور کمیونسٹ لیڈر بھی ان مواضعات میں مصروف عمل ہے ۔ موضع بوندگل کے اطراف راستوں میں خندقیں کھودی جا کر اس طرح بند کر دیا کہ پولیس کی موٹریں دھنس جائیں ۔
بام کنٹہ اکرارم ان اشرار کا خاص مرکز ہے جہاں سے ممنوعہ پمفلٹ مواضعات میں تقسیم ہوتے ہیں اور ان کی کمیٹی کا پکوارہ سے خاص ربط ہے روز آنہ ایک گاؤں پر دھاوا کر کے مکانات کو جلا دیا جاتا ہے اور امن پسند رعایا کا مال و اسباب لوٹ لیا جاتا ہے ۔ اکثر دیہاتی پریشان ہو کر آلیر اور گھپاک آ رہے ہیں خاص کر ان مواضعات میں مسلمانوں پر سخت مظالم اور جبراً جے کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا جاتا ہے ۔ یہ پارٹی تلوار ۔ بندوق اور کلہاڑیوں سے مسلح ہے موصولہ اطلاع سے ظاہر ہے کہ ان مواضعات میں لیوی اور مالگزاری ابھی تک وصول نہیں ہوئی ۔ بیان کیا گیا کہ اکثر جاگیری مواضعات

میں مالگزاری بالکل وصول نہیں ہوئی ۔

بندل جاگیر میں ایک شخص کا قتل ۔ حیدرآباد ۱۳ر جنوری ۔ نامہ نگار جنگاؤں اطلاع دیتا ہے کہ بندل جاگیر تعلقہ ہوزنگیر سے ایک شخص اپنے ذاتی کام کے سلسلہ میں جنگاؤں جا رہا تھا ۔ جسے راستے میں روک کر کمیونسٹوں اور کانگریسیوں نے ہلاک کر دیا ۔

کاچی گوڑہ اسٹیشن پر تیزاب کی ضبطی ۔ حیدرآباد ۱۳ر جنوری ۔ اطلاع ملی ہے کہ کاچی گوڑہ اسٹیشن سے ایک ہندو کی تحویل سے مسٹر سید شاہ بدیع الدین امین کروڑگیری نے چیرقی کے موقع پر (۱۴) سیر تیزاب برآمد کیا ۔ تیزاب ضبط کر کے کارروائی کو پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا عدالت سے سزا جرمانہ تجویز کی گئی ۔

دو ہزار سے زاید کارتوس کی برآمدی ! ایک وکیل کو پانچسو روپیہ جرمانہ ۔ حیدرآباد ۱۳ر جنوری ۔ کل مولوی ظہور حسین صاحب حاکم عدالت ضلع سکندرآباد کے اجلاس سے ایک وکیل بالشتی بنیہا کو دو ہزار سے زاید کارتوس اپنے قبضہ میں رکھنے کی علت میں پانچسو روپیہ کا جرمانہ کیا گیا اور مال بھی بحق سرکار ضبط کر لیا گیا ۔

مسٹر منشی بلارم رزیڈنسی سے منتقل ہو گئے ۔ حیدرآباد ۱۲ر جنوری ۔ مسٹر کے ایم منشی ایجنٹ جنرل ہندوستان مقیم حیدرآباد کا دفتر آج بلارم رزیڈنسی سے حیدرآباد بازار میں منتقل کر دیا گیا ہے توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر منشی ۱۵ر یا ۱۶ر جنوری تک حیدرآباد واپس آ جائیں گے ۔

تعلقہ نارائن پیٹھ میں لیوی کی وصولی ۔ حیدرآباد ۱۲ر جنوری ۔ ایک برقیہ میں اطلاع دی گئی ہے کہ ضلع محبوب نگر کے تعلقہ میں نارائن پیٹھ میں وصول لیوی کے ضمن میں (۵۰۰) مسلح سپاہی اور کمیونسٹ (۲۰۰) عربوں نے مواضعات پر دھاوا کیا ابرو ڈپلی ۔ کوٹ کنٹہ ۔ تیرل پور کا محاصرہ کر لیا کہا جاتا ہے کہ اس دار و گیر سے شدید مالی نقصان ہوا جس کا تخمینہ تین لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے ۔

سکنڈ بٹالین کے جوانوں کی ہڑتال ۔ حیدرآباد ۱۲ر جنوری ۔ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ سکنڈ بٹالین صرف خاص مبارک کے جوانوں نے پرسوں سے ہڑتال کر دی ہے ۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اضافہ تنخواہ کرایہ مکان اور راشن کے بنیادی مطالبات کی تکمیل نہیں کی گئی ۔

اہم ڈکیتی کی گرفتاری ۔ حیدرآباد ۱۵ر جنوری ۔ ضلع بیدر کے موضع کرنجی میں ایک گروہ نے تقریباً ۸ لاکھ کے زیور کا سرقہ ڈکیتی کیا تھا ۴ لاکھ کی مالیتی زیورات مولوی عزیز احمد خان صاحب مددگار مہتمم پولیس بیدر کی سعی و حکمت عملی سے برآمد ہوئے ہیں ۔ موصوف نے نہایت عمدہ طریقہ پر مستقل روک تھام اور اس نواح میں کافی نگرانی رکھی ہے ۔ مددگار صاحب کی وجہ سے مجرمین اکثر مقامات سے فرار ہیں ۔ اور مجرموں کی تعداد میں مقدمہ میں کمی واقع [illegible]

مطبوعات کتبخانہ حیدری

فقہ و حدیث

مختار المسائل مسائل فقہ میں اس سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شائع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار قمی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم صفحہ ۲۳۶ قیمت رعایتی ۸/

چراغ ہدایت عقائد فقہ اعمال میں بہترین مقبول کتاب پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۴۴ کھرہ کاغذ ۱۲ ار

زین العابدین فقہ و عقائد میں بےنظیر کتاب صفحہ ۱۴۴ چکنا کاغذ عہ

معنی نماز - نماز کے بیان میں ۴/

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث علم اخلاق میں ایک بےمثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے حصہ دوم عہ

اقوال اہل بیت نبی مختار - دو ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵ کاغذ چکنا ۲/ - مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات

نصائح حضرت امام رضا برائے مامون الرشید صفحہ ۴۲ ۴/

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کھرہ ۴/

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی معاد آخرت از لائق مرحوم صفحہ ۵ ۶/

مثنوی نہر عشق، ہم و غم، سوختہ، نالۂ مظلوم، انتہائے عشق، قصیدہ فارسی از مرزا ناصر علی بیگ مرحوم یہ ایک بہترین مذہبی و اخلاقی مثنوی ہے صفحہ ۱۴۳ کاغذ چکنا ۸/

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در مجالس و فوائد مناقب علی - ۴/

ارشاد المومنین معروف بہ تحفۃ المتقین تعقیبات مجربات عائش و سور قرآنی ہفتہ کے خواص وادعیہ و زیارات صفحہ ۱۰۴ ۶/

علائم الظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے علامات ظہور اور قیامت کے آثار میں ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ حجم ــ قیمت ــ زیر طبع

عقائد الشیعہ تمام عقائد شیعہ درج ہیں اس کے علاوہ ائمہ اطہار کے حالات اور صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور اور قیامت کے آثار بھی شامل ہیں حجم ــ قیمت ــ زیر طبع ہے۔

التوحید علم کلام میں بےمثل کتاب ۲/

رسالہ توحید توحید کے بیان میں بےمثل رسالہ ۲/

گناہان کبیرہ اکثر مومنین کو گناہان کبیرہ معلوم نہیں ہے اس کتاب میں تمام گناہان کبیرہ درج ہیں صفحہ ۳۲ - ۳/

فیصلہ تبرا تحریر کردہ ٹھاکر پرشاد منصف جونپور - ۸/

سرادق عفت قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردہ کو ثابت کیا گیا ہے - ۴/

پردہ اور اسلام مصنفہ علامہ ہندی طاب ثراہ ۶/

ترجمہ قصص العلماء علمائے شیعہ کے حالات میں مشہور و مبسوط معتبر کتاب ہر ایک مومن کو اپنے علماء کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے نصف اول آقا ابراہیم شیخ بہائی کے حالات تک صفحہ ۳۲۴ ۲/

سوانح عمری آقا حاجی شیخ محمد علی مجتہد حیدرآباد دکن ۱/

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح ابتک شائع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات کاغذ چکنا صفحہ ۳۱۲ قیمت عہ

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱/

سوانح شہید ثالث - ۴/

تذکرہ قطب دوستی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری صاحب مستند تذکرہ صفحہ ۱۳۴ کھرہ ۴/

خیابان لقاء سوانح عمری چندا بی بی صاحبہ طبیب ماہ لقا بائی مع تاریخ حیدرآباد دکن - ۴/

نقشۂ ایران رنگین ۸ رسالہ ۴/

سوانح زندہ شاہ مدار ۱/

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ حیدری جنتری

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس بیگن پلی ضخامت صفحہ ۳۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ــ

سفرنامہ عراق - از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ صفحہ ۱۰۲ ۴/

حیات ابوطالب مرتبہ خالد صفحہ ۹۲ ۶/

حجج و بینات در بیان معجزات ــ عالیات صفحہ ۱۴۴ ۱/

قلب نگین زیارت امین اللہ ــ

ترجمہ مشکل مناجات از نگین صاحب ۲/

زیارت عاشورا جلی قلم - ۳/

زیارت مفجعہ حضرت زینب - ۳/

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ ۳/

زیارت اربعین - ۳/

زیارت عاشورا مقبول ترجمہ جیبی چکنا کاغذ ۲/

اعمال ماہ رمضان چکنا ۳ کھرہ ۲/

دعائے بشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ - ۳/

دعائے ختم قرآن - ۱/

حدیث کسا مترجم اردو - ۲/

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو ــ ۳/

دعائے مشلول مترجم اردو ۲/

دعائے سباسب ۲/

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون مجموعہ نقوش و ادعیہ و مہر نبوت و تعقیبات و زیارات ائمہ اطہار چکنا کاغذ ۸/

جذبات عقیدت از محترم ریکھواری صاحب حضرت امیر کی شان میں مشہور و معروف قصیدہ چکنا کاغذ ۴/

خلوص نفیس مرحوم کا مشہور مناجات ۴/

اخلاص نفیس مشہور مناجات ۳/

عریضۂ مقاصد - در مدح و ولادت حضرت امیر و جناب سیدہ ۲/

صحیفۂ تجلی - مجموعہ قصائد رزم قسم اول اعلیٰ ۴/ اوسط ۲/ - آنے - ۱/

تعویذات

دعائے مجموعہ - برائے دفع جن و شیاطین و حفظ بلیات و چشم زخم وغیرہ ۲/

دعائے ہفت عہد ام الصبیان برائے حفاظت بلیات و ام الصبیان و نسوان حاملہ عورتوں کے لئے بےحد مفید ہے - ۲/

دعائے ام الصبیان از منہاج ۱/

دعائے دفع طاعون ہیضہ تائیفائڈ ۲/

دعائے قلعۂ حصین - برائے حفاظت حمل و دفع بلیات زچہ اور بچہ کے پاس رکھنا اور اس کے اندر سے لٹکانا نہایت مجرب تعویذ ہے ۲/

ایضاً مع ام الصبیان ۳/

دعائے خط آدم - ۲/

دعائے دفع سحر و جادو ۲/

دعائے سوسن مرجانہ - برائے محبت شوہر ۲/

دعائے نور برائے دفع تپ و ٹائیفائڈ و امراض حادی اور میت کے قبر میں رکھنا باعث مغفرت ہے - ۲/

دعائے حرز ابودجانہ کبیر برائے دفع جن و شیاطین - ۲/

دعائے یٰسین مغربی برائے محبت و زبان بندی و کشائش کاروبار و حصول ملازمت و ترقی - ۲/

حرز چہار دہ معصوم مع حرز جواد برائے دفع بلیات زیادتی رزق کشائش کارہائے مشکل ۲/

جوشن کبیر برائے حفاظت از بلیات و دافع امراض - ۲/

جوشن صغیر - بشرح مذکور - ۲/

دعائے ہفت ہیکل و شش قفل و نود و نہ نام باری تعالیٰ دافع بلیات و حوادث - ۲/

آیۃ الکرسی برائے دفع اجنہ و شیاطین و نحوست

ایضاً - آیۃ الکرسی کامل جس میں آیۃ الکرسی منزل آیۃ الکرسی بوجہ تنزیل وغیرہ شامل ہیں - ۴/

دعائے حیدری دفع دشمن کے لئے بہترین تعویذ - ۴/

دعائے نادعلی جس میں نادعلی صغیر بھی شامل ہے ۲/

یہ کتابیں کتبخانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

محرم کیلئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

بلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول بجواب بیتین
۱۱۲ رباعی ۴۰ سوز ۳۸ سلام ۱۴۸ مراثی ۳۰ نوحے
مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے
مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ
تک صفحہ ۴۲ کاغذ چکنا ہے۔

بلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۰ سوز
۵۰ سلام ۸ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم
مدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی
کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

بلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام
۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۲ کہرہ ۱۲

بلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۶۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت امام
حسینؑ تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۱۰۸
چکنا کاغذ کہرہ ستے ہیں حصہ سوم و چہارم
یکجا ہے کہرہ کاغذ ۸ ۔

بلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام
۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات
ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم ۶۰ صفحہ
چکنا کہرہ

بلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی حرم
مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ
سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب سوز خوانی کے مرثیے اور نوحے
حجم صفحہ ۸۰۰ چکنا کاغذ ہے کہرہ ہے ہر دو حصہ
پنجم و ششم یکجا کہرہ کاغذ کا ختم
ہر دو حصے یکجا ہے حصہ سوم و ششم کہرہ حجم صفحہ
ایضاً ہر چہار حصے یکجا کاغذ کہرہ جس میں
حصہ اول و دوم چکنا ہو کا مرثیہ

بلال ماتم ۳۰ سلام ۳۰ مرثیے جناب کامل مرحوم
چکنا کاغذ

۱۰۰ رباعی ۳۰ سلام اخمسہ

فغان رئیس ۱۴ مرثیے سوز خوانی
کاغذ کہرہ

سفینۂ ماتم ۱۰ قصائد ۸۰ مرثیے چکنا
کاغذ کہرہ

سفینۂ شاہی صنادید سے خاص منتخبہ
مرثیے چودہ استاذی مرثیے ۱۹۲ صفحہ
کاغذ کہرہ

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
دہلوی مرحوم رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ
کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۶۶ کاغذ چکنا ہے کہرہ

فغان محرم حصہ دوم تاراجی خیام سے واپسی
اہل حرم مدینہ منورہ و
شہادت امام چہارم سے یا نہ ہم انہدام
جنت البقیع و دفع طاعون کے ۳۸۱ نوحے
صفحہ ۱۶۲ کاغذ کہرہ مجلد چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں

۱۱ جید و نوحوں کا مجموعہ
عزائے محرم صفحہ ۴۳ کہرہ ۱۰

شہادت مجموعہ نوحہ جات کتب مشہور کر نوحوں کی جو شہرت
جام الفت اہل ہندوستان میں ہے وہ واقعی
حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۴ نوحے صفحہ ۹۰
کاغذ چکنا ۱۲

حصہ دوم پانچواں ایڈیشن ۶ نوحے صفحہ ۴۰
کاغذ چکنا ۱۲

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۶۹ نوحے صفحہ ۴۰
کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائے

فکر منظوم نوحہ جات ۶۲ نوحے
۲۰۳ صفحہ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
چوتھا ایڈیشن

مجموعہ نوحہ جات مستند و رچو نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہندوستان میں مشہور ہیں
۲۰۳ نوحے صفحہ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے
صفحہ ۲۴۰ چکنا کہرہ

ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب
مع دیباچہ ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ
کاغذ چکنا

مجموعہ نوحہ جات اول
تسکین فاطمہ دوسرا ایڈیشن ۱۳۰ نوحے
۱۸۶ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

نوحہ جات آفاق مرحوم
بیاض اہل ماتم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۳۲
چکنا کاغذ

حصہ دوم ۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کہرہ

نوطِ غم نوحہ جات ضامن مرحوم ۱۵۴ نوحے
صفحے چکنا کاغذ

طومار درد نوحہ جات ۶ نوحے صفحہ ۱۲۴
کہرہ کاغذ

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات غضنفر مرحوم
۵۰ نوحے صفحہ چکنا کہرہ

چودہ سا غر حصہ اول چودہ مشہور شعراء کے ۲۸
عمل رقت دار نوحے
صفحہ ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایۂ غم نوحہ جات باقر رضوی جدید طبع

اوراق غم نوحہ جات حکیم نیساں

معراج غم نوحہ جات رعد
چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ

جنز و ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحہ صفحہ ۲۵ چکنا

پیام شہادت نوحہ جات حکیم تمیز شوکت
مرحوم کے بھتیجے

فغان اکبر نوحہ جات سید اکبر حسین صاحب شعور
مرحوم صاحب کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۷۰ صفحے
کہرہ کاغذ

ثبوت شہادت

شبستان غم مختلف شعراء کے ۸۲ نوحے

تحریر ریاضت قدرت شہرت کے
اشک غم ۱۲۱ نوحے صفحہ

سماں شیرازی
شبیہ غم ۱۳۵ نوحے

شہور شاعر افضل کے
بیاض نجم مجموعہ

صد سلام نواب شہید یار جنگ بہادر

مجموعہ مراثی سوز خوانی منتخبہ
شہید عشق صفحہ (۲۰۴)

فغان سیدہ مرحوم کے نوحہ جات
نوحہ جات صمصام صفحہ ۳۲

اسناد آخرت مجموعہ نوحہ جات

دافع الطاعون نوحہ جات و مناجات
دفع طاعون چکنا کہرہ

دفتر الم دفتر ماتم ریاض

آئینۂ ماتم

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب عربی میں تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو چکی ہے
کتاب کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب
غلام حسین صاحب کنتوری
نے تفصیل سے لکھا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ
امام اور انصار حسینی و شہدائے کربلا کے حالات مفصل
اور صحیح حالات درج ہیں ۔ شہدائے کربلا
کوئی کتاب ایسی شائع نہیں ہوئی ۔ قیمت

اخبار انتخاب جدید آباد دکن — رجسٹرڈ نمبر آف انڈیا — رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

یہ کتابیں کتب خانہ حیدری سے طلب کیجئے — مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب جدید سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری
نمبر (۲۳) سنہ ۱۳۶۷ تا تصوق
جو ہندو دکن میں مشہور و معروف ہے
چھپکر تیار ہے
قیمت عہ ۸ر صرف تواریخ کی حد ۱۲ر
خریداران انتخاب سے سالنامہ .. عہ ۴ر
خریداران انتخاب سے جنتری ... ۱۰ر
نوٹ :- خریداران انتخاب کو ایک جلد سے زائد سالنامہ یا جنتری نہیں دی جائے گی : خریداری نمبر بتانا ضروری ہے
منیجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

انتخاب

ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

معاونین
حمید حسن رضوی
محافظ الدین - عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

چندہ اخبار
سالانہ ہے ششماہی ہے
اجرت اشتہار
فی صفحہ ... فی انچہ کالم ...
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں شائع ہوگا

جلد (۱)	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۷ھ ۲۹ اسفندار سنہ ۱۳۵۷ف موافق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء یوم پنجشنبہ	نمبر (۳۴) مسلسل



مدینہ منورہ کے سامنے حجاج کا منظر

اداریہ

ایسے دور میں جب کہ سرزمین عرب مرکز جہالت بنی ہوئی تھی بات بات پر قبیلے آپس میں کٹ مرتے تھے ۔ دیکھتے دیکھتے خون کی ندیاں بہہ جاتی تھیں خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش کی جاتی تھی عرب اپنی لڑکیوں کو باعث ننگ سمجھ کر زندہ دفن کر دیتے تھے شراب خواری اور جوا عام تھے ۔ خدا وند قدوس نے خاندان بنی ہاشم کے ایک فرد حضرت عبداللہ کو ایک ایسے چاند سے سرفراز فرمایا جس کی وجہ سے عرب کی ساری تاریکی دور ہو گئی یہہ آنے والا اللہ کا محبوب اپنے سینے میں توحید اور قرآن کی امانتیں لئے ہوئے تھا جس کا مسلک ابن آدم کو ماتحت کی غلامی سے نجات دلا کر انسانیت کا جامہ پہنانا تھا یہی وہ انسان کامل تھا جس نے امیر اور غریب کے امتیاز کو مٹا کر یہہ درس دیا کہ سارے آدمی آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اللہ کے نزدیک سب کا ایک ہی مقام ہے ۔ بہرحال توحید سچائی ۔ مساوات و اخوت، خلق و مروت، ایثار ۔ درگذر ۔ خدمت خلق ۔ عزم و استقلال یہہ پیغمبر عربی کی تبلیغ کی خصوصیات تھیں ۔

آج دنیائے اسلام کے لئے ایک عظیم ترین مسرت کا دن ہے کہ آج ہی کے دن ہمارے پیغمبر خاتم کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج خوشی منانے کا حق صرف ان ہی خوش قسمت اور حق آگاہ مسلمانوں کو حاصل ہے جو رحمت للعالمین کے دیئے ہوئے درس پر عمل کرتے ہیں ۔ اس سے پہلے اپنے مختلف اداریوں میں ہم یہہ بتلا چکے ہیں کہ آج مسلمانوں کی ایک اکثریت تباہی میں ہے وجہہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے مذہبی اصولوں سے کوسوں دور ہیں بہتوں کو ایسے بھی زبانی دعوے کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے پیغمبر کے نام پر ہم اپنا تن، من دھن، سب کچھ قربان کر دیں گے ان باتوں کو صرف ہمارا دعویٰ کہنا اس لئے جائز ہے کہ ہمارا یہہ ایمان ہے کہ ہمارے پیغمبر مردہ نہیں زندہ ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آسکتے ۔ وہ ہمیں اور ہمارے سارے افعال کو دیکھتے ہیں اس نظریہ کے ماتحت ہم ہر نماز میں اپنے پیغمبر پر سلام کرتے ہیں ۔

جب یہہ امر مسلم ہے کہ ہمارے پیغمبر زندہ ہیں وہ ہمارے افعال کو دیکھتے ہیں تو کیا ہماری، نفس پرستیاں، خود غرضیاں، جھوٹی شہرت پسندیاں، غریبوں سے بے اعتنائیاں عیاشی اور دیگر خرافات جو تقریباً ہماری زندگی کے جزو اعظم بن چکے ہیں دیکھ کر ہمارے پیغمبر کو افسوس نہ ہوتا ہوگا کہ ہم ان کے بتلائے ہوئے اصولوں کو اس طرح پامال کر رہے ہیں ۔ اب بھی مسلمان بیدار ہو سکتے ہیں اور اپنے پیغمبر کے بتلائے ہوئے اصولوں پر عمل کر سکتے ہیں ۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ وہ قومیں بہت جلد اور بری طرح صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں جو اپنے مذہبی اصول کو نظر انداز کر کے مرکز سے ہٹ گئیں ۔ اس پیغمبر کی امت جو سارے انبیا پر ہر اعتبار سے افضلیت رکھتا تھا اس قدر گمراہی میں ہو حیرت کا مقام ہے ۔

آخر میں ہم اپنے پیدا کرنے والے سے اس کے محبوب ترین پیامبر کا جس کے صدقے میں ساری کائنات خلق کی گئی واسطہ دے کر دعا کرتے ہیں کہ پروردگار عالم مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے مذہبی قوانین پر سختی سے کاربند ہوں ۔ "آمین"

مسالمہ

سات ربیع الاول کو تقریباً رات کے دس بجے سے لوگ جوق در جوق مولوی فاضل حبیب صاحب کے دولت کدے میں راز عابدی کے مسالمے میں شرکت کی غرض سے آرہے تھے ۔

کتنا اچھا معلوم ہو رہا تھا جب کہ راز، جوہر، بیداد اور سعید چاروں استاد بھائی باب داخلہ پر شعرا کا استقبال کر رہے تھے دیکھتے دیکھتے ساڑھے دس بجے تک کافی مجمع ہو گیا ۔

مسالمے کا آغاز حمایت علی صاحب کی مرثیہ خوانی سے ہوا جنہوں نے محافظ الدین حیدر ثاقب کا سلام پڑھا جس نے علیم الدین صاحب کے سارے مسالمے کو سمیٹ لیا تھا یوں تو سلام پورا مرصع ہے لیکن ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے دو شعر درج کرتے ہیں ملاحظہ ہو ۔ !

سکینہ تکتے تکتے، راہ آنسو پی گئی ہوگی
لب دریا جب آیا ہوگا وہ دل میں دیدۂ نم کی

ایک شعر جو محافظ نے کہا ہے وہ اپنے اجسام نحس کو علی اصغرؑ علی اکبرؑ سے تعبیر کرنے والے کے لئے ایک دندان شکن جواب ہے ۔ ملاحظہ ہو !

نظیر فدیۂ اصغرؑ یہہ کس گستاخ سے مانگی
جھکی جاتی ہے گردن شرم سے تاریخ عالم کی

حمایت علی صاحب کی مرثیہ خوانی کے بعد سلاموں کا دور شروع ہوا ۔ راز کے ایک اقدام پر ہم انھیں قابل تحسین سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے مسالمے میں ہر اس بچے کو مدعو کرتے ہیں جس میں شعر کہنے کی تھوڑی سی بھی صلاحیت ہو ۔

ہم پورے شعرا کے تذکرے کو باعث طوالت سمجھتے ہوئے نظر انداز کرتے ہیں لیکن چند وہ شعرا جن کی وجہہ سے مسالمہ بہت کامیاب رہا قابل ذکر ہیں ۔

پہلا کامیاب نوجوان شاعر عباس علی بیداد، جوہر عابدی اس کے بعد عابد رضوی، محافظ الدین حیدر ثاقب، سہیل افندی ۔ سعید شہیدی ان نوجوانوں کے بعد اساتذہ کا دور شروع ہوا جن میں حضرت حسن علی سیوجی المتخلص بہ فغاں جو ہر مسالمہ میں کامیاب رہتے ہیں اور شعر بہت خوب کہتے ہیں حاضرین مسالمہ سے ایسی داد لی کہ در و دیوار سے واہ، واہ کی صدا آرہی تھی آپ کے بعد ہندوستان گیر شہرت کے حامل شاعر اہلبیت حضرت نجم آفندی مدظلہ العالی نے ایسا لاجواب سلام سنایا جو یادگار رہے گا شاعر اہلبیت کے بعد حیدرآباد کے مایۂ ناز شاعر عالی جناب نواب تراب یار جنگ بہادر سعید دام اقبالہ کا سلام سعید شہیدی نے پڑھا ۔ نواب صاحب جس معیار اور بلندی پر شعر کہتے ہیں اس سے تقریباً سارے ادبی حلقے واقف ہیں تقریباً رات کے ساڑھے تین بجے حضرت فاضل مدظلہٗ کے سلام پڑھنے کے بعد مسالمہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا ۔ اس سال کے تمام سالموں میں راز کا مسالمہ یادگار رہے گا ۔ حقیقت میں مسالمے کی کامیابی راز کے خلوص، ہمت اور ادبی ذوق کا نتیجہ ہے ہم مسالمہ کی اتنی شاندار کامیابی پر راز کو قابل تبریک سمجھتے ہیں ۔

(نامہ نگار خصوصی)

شہید اعظم کا چہلم

شکارپور ۱۹ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۴۵ء حسب دستور سابق امسال بھی جلوس چہلم امام بارگاہ رسول اللہ دالان سے ۳ بجے برآمد ہو کر ہمراہ انجمن ہائے ماتم کناں براستہ قدیم تقریباً ۸ بجے شب کربلا پہونچا ۔ تمام دستوں کی کارگذاریاں قابل صد فخر و تحسین ہیں جنہوں نے باوجود سخت موسمی دشواریوں اور بارانی کے کارنمایاں انجام دیئے نیز ان محبان شہید انسانیت کا شکریہ جو بلا تفریق مذہب و ملت جلوس میں اول سے آخر تک شریک رہے ۔

مہتمم ماتم بارگاہ رسول اللہ دالان شکارپور سندھ ۔ شہید

(ہندوستان)

۲۲ کا پرچہ شائع نہ ہوگا
رسول نمبر کو ناظرین
دو نمبر تصور فرمالیں

مسدس

[illegible] ولادت باسعادت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

از جناب مولانا [illegible] صاحب قبلہ

سجدۂ شکر بجا لائیں [illegible]

[illegible] ہوا نیّر ایماں پیدا
[illegible] آج عالم میں ہوئے سرورِ ذیشاں پیدا

[illegible] اسلام [illegible] بڑھانے والے
سجدۂ شکر بجا لائیں [illegible] والے

[illegible] اسلام نے قوت پائی
[illegible] آج محبوب نے خالق کے ولادت پائی

[illegible] سے [illegible] ہے
صبح [illegible] کفر کی رات [illegible] ہے

[illegible] ضلالت [illegible] بدعت نہ رہا
[illegible] شقاوت نہ رہی [illegible] جہاں کفر کی ظلمت نہ رہی

[illegible] شبِ معراج [illegible]
[illegible] نورِ خدا آج جہاں

آج جہان [illegible] پرستی نہ رہی
رونق [illegible] کفار کی ہستی نہ رہی
[illegible] آباد وہ بستی نہ رہی
باقی اب نام کو اسلام پہ پستی نہ رہی

آ گئے منزلِ معراج کے پانے والے
صبح توحید کا رخسار دکھانے والے

[illegible] ہے صاحب معراج آیا
خوش رسولان سلف کیوں نہ ہوں [illegible] آیا
[illegible] آج آیا
باغ کو کفر کے کرتا ہوا تاراج آیا

خار بدعت میں [illegible] نہ رہی
غنچہ [illegible] ہوئے بو نہ رہی

[illegible] شاہ زماں آ پہنچا
دیں کا تھا رشتہ کون و مکاں آ پہنچا
آج [illegible] دو جہاں آ پہنچا
منتظر جس کا تھا اسلام وہ ہاں آ پہنچا

شہر علم آ گیا ہے علم کی وقعت ہو گی
[illegible] سے جہالت ہو گی

[illegible] کو وقار
بھیجا کونین کا حضرت کو بنا کر مختار
[illegible] رسالت سے [illegible]
تاقیامت بنی آدم کے ہیں یہ سردار

[illegible] اور بھی عزت کر دی
اپنے محبوب پہ بس ختم رسالت کر دی

[illegible] کی فضیلت کا بیاں
حق کے محبوب و امین اور رسول دو جہاں
[illegible] نبوت کا نشاں
اس سے خالق کا یہ ہے راز نہاں تھا یہ عیاں

[illegible] تا حشر بنی آدم میں
بعد ان کے نہ کوئی ہو گا نبی عالم میں

[illegible] سرور دو عالم کے [illegible]
زندگی دیں کی ہوئی ان سے ہوا کفر تلف
[illegible] رسولان سلف
نور خالق ہے یہ عبد اللہ ذیشاں کا خلف

حق کے محبوب ہیں [illegible] لولاک ہیں آپ
[illegible] وہ [illegible] ہیں آپ

[illegible] دو جہاں [illegible] عالم کے رسول [illegible] اور
[illegible] خدا [illegible] امت [illegible] کے افسر

خود خدا کرتا ہو جس سیدِ مسعود کی ثنا
ہم سے کیا ہو گی بھلا ایسے پیمبر کی ثنا

کیوں نہ آراستہ ہو گلشنِ جنت قائم
جوش پر کیوں نہ ہو اللہ کی رحمت قائم
آج اس نورِ خدا کی ہے ولادت قائم
جس پہ معبود نے کی ختم رسالت قائم

خلق پر رحمتِ ربِّ دو جہاں چھائی ہے
آج ہر ذرہ سے آوازِ درود آتی ہے

مخمس بر غزل امیر خسرو علیہ الرحمہ

از مولانا حکیم محمد وحید الدین عالی حیدرآبادی مدظلہ

چشمِ پُر عشوہ بہ از نرگسِ شہلا داری
زلف پُر پیچ و سمن بوئے سمن سا داری
خالِ مشکیں تنِ سیمین قدِ بالا داری
خط سبز و لب لعل و رخِ زیبا داری
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

از عروسانِ چمن در ہمہ اوصاف بہی
بہ گل و غنچہ ز لبہا و دہاں رشک دہی
قالب از حسنِ تو خوباں ہمہ کردند تہی
سنبل و یاسمن و نسترن و سرو سہی
از سرِ زلف و عذار و قدِ بالا داری

خوشتر از جملہ نکویان ہمہ داری حرکات
نیست مانند تو زنہار بہر ملک و جہات
عشوہ و ناز و نزاکت ہمہ اسبابِ صفات
شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہم چو رویت بہ چمن لالہ نروید ہرگز
ہم سری با قدِ تو سرو بجوید ہرگز
در رہِ رازِ دہن فہم نہ پوید ہرگز
تا تبسم نکنی عقل نگوید ہرگز
کاندریں آبِ خضر لولو و لالا داری

دل و جانم بکنم بر سر و پائے تو نثار
بخدا دید نہ عالیؔ چو دلت ہیچ دیار
کز رخ و زلف و قد و ناز و خرام و رفتار
عقل و دین و دل و جان بردی و ہم صبر و قرار
دیگر از خسروِ بیدل چہ تمنا داری

پیغمبرِ اسلام

(از حضرت عزیز لکھنوی)

بزمِ توحید سے تبلیغ کا نامہ آیا
کوئی پہنے ہوئے قرآن کا جامہ آیا
جس نے اسلام کے پیچیدہ مطالب کھولے
سر پہ باندھے وہ فضیلت کا عمامہ آیا
چشم و مژگاں سے لکھے اس نے ہزاروں دفتر
جس کے مکتب میں دوات آئی نہ خامہ آیا
شورِ تکبیر سے صحرائے عرب کانپ اٹھا
اس جلالت سے سوئے اہلِ تہامہ آیا
کپکپی جسم میں دل منزلِ اجلالِ خدا
لے کے یوں کوہ حرا سے کوئی نامہ آیا
اہلِ اسلام جسے تاجِ عرب کہتے ہیں
سر پہ رکھے وہ جلالت کا عمامہ آیا
شبِ ہجرت کسی طرح دوش پہ بکھرے گیسو
سنبلِ غالیہ مو مشک شمامہ آیا

دو عالم ہم سمجھتے تھے کہ قدرت کے مظاہر ہیں
مگر دیکھا تو دو دفتر ہیں یہ شانِ محمدؐ میں
حدودِ قاب قوسین ابروئے دلکش کھاتی ہیں
یہ دو کتبے بھی چھپاں کر دو قرآنِ محمدؐ میں
دمِ نظارہ آنکھیں انبیا کی خیرہ ہوتی ہیں
یہ کیسے لولوئے مرجاں ہیں دامانِ محمدؐ میں
شبِ معراج الگ کعبہ بنایا ہے ہر اک دل نے
یہ حلقے کیا ہیں گیسوئے پریشانِ محمدؐ میں
علیؑ سا نور پایا جس کو وجہ اللہ کہتے ہیں
چراغِ مہر پرور ہے شبستانِ محمدؐ میں
یہ وہ خورشید لرزاں ہے کہ جس کی برق پر آتی ہیں
کہ ہے روئے حقیقت روشنِ تابانِ محمدؐ میں
کھلے تکمہ اگر اس کا تو یہ شیرازہ کھل جائے
نہاں صبحِ قیامت ہے گریبانِ محمدؐ میں
دلِ [illegible] کا صدقہ کعبہ ہے قبلہ نما جس کا
مجھے محسوب کر یا رب شناسانِ محمدؐ میں

خدا و ندا سوا نیزہ پہ جب خورشید محشر ہو
مجھے محشور کرنا تو غلامانِ محمدؐ میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از مولانا [illegible] شاہ صاحب قبلہ

بانی اسلام۔ دوشنبہ ۲۰ ربیع الاول [illegible] کو مکہ میں پیدا ہوئے ۲۲ فروری سنہ [illegible] کو منصب نبوت کا اعلان فرمایا، ہجرت سنہ ۶۲۲ء کو مکہ سے مدینہ آئے اور ۱۲ ربیع الاول سنہ [illegible] کو رحلت فرمائے عالم بالا ہوئے۔ آپ ۶۳ سال دنیا میں رہے جس کے جملہ ۲۳۲۰۰ دن ہوتے ہیں۔ چالیس برس تک ایک شریف تو خی معزز شہری۔ ہمدرد انسان محب وطن۔ خدا جو۔ رحم دل متقی۔ اور خلیق ہمسایہ رہے۔ نبی ہونے کے بعد تعلیم و تلقین ہدایت اور تبلیغ میں ۱۳ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں گزارے کوئی دن کوئی گھنٹہ شاید ہی ایسا گذرا ہو جو یاد خدا۔ خدمت خلق۔ آزادی عرب۔ تبلیغ و اشاعت فلاح و صلاح قوم سے خالی گزرا ہو۔ آپ کا سارا پورا کارنامہ تقید تحریر دنیا کی ساری زبانوں میں آج موجود ہے ہر سال کا سالنامہ ہر مہینے کا ماہ نامہ ہر دن کا روزنامہ آپ کی عربی سیرتوں اور سوانحوں میں مسطور ہے دوست دشمن سب پڑھتے ہیں۔

صحابہ کو آپ سے اس قدر الفت و محبت تھی کہ آپ کی صورت سیرت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے آپ کا نمونہ بننے کی خواہش میں ان کے دل تصویر کش صورت و سیرت مبارک تھے۔ آپ کے ہر فعل اور ہر قول کے حافظ تھے ہر فیصلے ہر حکم ہر نہی کو یاد رکھتے تھے۔ ان پر عمل تو حافظ کر [illegible] لکھے پڑھے لکھ لیا کرتے تھے ان کی تعداد بھی بحمد اللہ کچھ کم نہ تھی بعثت کے وقت اگر ، اتنی تو بوقت وفات [illegible] سے کم نہ تھی چنانچہ حضور کی وفات کے وقت صحابہ کے پاس یہ تحریری سرمایہ موجود تھا۔

(۱) چمڑوں۔ ہڈیوں اور کاغذوں پر لکھا ہوا سارا پورا قرآن۔

(۲) حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہؓ۔ حضرت انسؓ۔ حضرت ابن عمروؓ کے مکتوب احادیث۔

(۳) آپ کے احکام۔ فیصلے۔ معاہدے اور فرامین۔

(۴) رئیسوں [illegible] بادشاہوں کے [illegible] خطوط

(۵) مسلمانوں کے ناموں کی فہرست

تقریباً اسی سال بعد مسلمانوں کا تحریری [illegible]

کے مرویات کا مسودہ اونٹوں پر لدوایا گیا عرب عموماً اپنے انساب اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور حروب کے مشہور رجز خواں گزرے ہیں۔ مگر تحریر نے ان کی اس شہرت میں چار چاند لگا دیے حضور کی سیرت۔ مغازی اور احادیث آپ کے صحابہؓ کو از بر تھے انہوں نے اپنے بچوں اور شاگردوں کو بھی اس کا حافظ کروا دیا۔ چنانچہ مدینہ ، مکہ کوفہ اور شام جہاں صحابہ کثرت سے پھیل گئے تھے اسلام کے بڑے مراکز تھے۔ کوفہ میں صرف حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود کے بصرہ میں صرف انس بن مالک کے مدینہ میں صرف حضرت عائشہؓ کے [illegible] صرف حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کے ہزاروں شاگرد ہوئے۔ سب سے بڑے راویات

صحابہ کی اولاد اور تلامذہ میں عروہ بن الزبیر علقمہ۔ اسود۔ سعید بن المسیب۔ حسن بصری مجاہد۔ وہب۔ عاصم بن عمرو۔ شعبی۔ سالم نافع۔ عکرمہ۔ ابو بردہ۔ امام زہری فنون حدیث اور سیرت کے امام کہلائے سنہ [illegible] میں عبید بن شریہ نے اخبار الماضیین تاریخ کی پہلی کتاب لکھی۔ سعید بن جبیر نے تفسیر لکھی سعد بن ابراہیم اور ابو بکر بن محمد بن عمرو انصاری نے دفتر کے دفتر حدیثوں کے قلم بند کر دیے اور عاصم بن عمرو بن قتادہ نے سیرت النبی لکھی یا اور جامع دمشق میں اس کا باقاعدہ درس دینے لگے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] روایت کی تصحیح کی۔ امام [illegible] نے سماعت کی ان کی تعداد [illegible] سے کم نہیں [illegible] ہزاروں سند [illegible] حنبل کو ۳۰ لاکھ اور امام بخاری کو [illegible] حدیثیں از بر تھیں۔ اور اکیلے امام بخاری کے ۹ ہزار شاگرد تھے جنہوں [illegible] صحیح سماعت کی [illegible]

(اصابہ فی معرفت الصحابہ) [illegible] کے دیباچہ میں [illegible] دنیا کی کسی بھی ایسی قوم [illegible] مسلمانوں کی طرح فن رجال ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج [illegible] کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔

[illegible] کی سوانح عمری علاوہ [illegible] کسی اور شخص کی دنیا میں نہیں۔

پادری باسورتھ [illegible] سیرت نویس قیامت تک بھی ختم نہ ہوں گے [illegible] سوانح نگاروں میں [illegible] باوجود یورپ کے تعصب اور [illegible] کے آج بھی یورپ کے کتب خانوں [illegible] سیرت یورپ کی مختلف زبانوں میں موجود ہیں۔ عربی۔ فارسی۔ اردو میں [illegible] ہزاروں [illegible]

حضور کے سیرت نویسوں۔ حضور کے دیکھنے والوں۔ حضور کے ملنے والوں نے آپ کی جو تصویر کھینچی ہے۔ وہ آنکھوں سے دل [illegible] دل سے جان میں اتر گئی۔

حلیہ مبارک [illegible]

[illegible]

منقبت

از مولانا [illegible] شاہ صاحب قبلہ

عرش خدا علیؑ و [illegible] خدا علیؑ — جلوہ نمائے آئینہ استوا علیؑ
آئینۂ [illegible] کا [illegible] نما علیؑ — یعنی خدا کے دیکھنے کا آئینہ علیؑ
جنت [illegible] کا رخ [illegible] علیؑ — والنجم اذا ہوی کا در [illegible] علیؑ
یٰسین [illegible] کا شان [illegible] علیؑ — [illegible] حضرت خیرالوریٰ علیؑ
شان خدا علیؑ [illegible] خدا علیؑ — [illegible] ہے مرتضیٰ علیؑ
تو سیمین عہد و [illegible] استوی علیؑ — امکان اور وجوب کا ہے دائرہ علیؑ
دست خدا علیؑ و [illegible] خدا علیؑ — تقدیر ساز خلق کا کلک قضا علیؑ
اسلام کے سفینہ کا ہے ناخدا علیؑ — ایمان کے صحیفہ کا ہے ناصیہ علیؑ
ایمان علیؑ کا نام ہے ایمان کا علیؑ — ایمان کا جواب ہے ایمان یا علیؑ
مولائے جن و انس ابوالاولیا علیؑ — تھا امام امت خیرالوریٰ علیؑ
بے کیف و کم معیت قرآن یا علیؑ — قرآن کی مثال ہے قرآن یا علیؑ
علم خدا علیؑ و بعلم خدا علیؑ — ماتی الضمیر حضرت جل و علا علیؑ
لیکن اتنا رکھا کا [illegible] منقسم — پیغمبرؐ و حسینؑ و حسنؑ فاطمہؑ علیؑ
حضرات پنجتن میں بہر پانچ تو ہیں — پیغمبرؐ و حسینؑ و حسنؑ فاطمہؑ علیؑ
[illegible] پنجتن علیؑ و علیؑ جملہ پنجتن — خانہ ہمہ علیؑ و بخانہ ہمہ علیؑ
قرآن کی مثال علیؑ کی مثال ہے — ایک معجزہ قرآن ہے ایک معجزہ علیؑ

واضح یہی ہے خطبۂ [illegible] غدیر سے
مولائے مومنین محمدؐ یا علیؑ ہو

[illegible] چہرہ کیا تھا چاند [illegible] تھا [illegible] چہرہ کیا تھا چاند و سورج [illegible] نور تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا چاند سے آفتاب چاند سے مہتاب تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا ایک آفتاب تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا آئینہ [illegible] مات کر دیتا تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا ایک نورانی آئینہ تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا روشن چراغ تھا۔ [illegible] چہرہ کیا تھا شب چراغ تھا۔

آپ بہت ہی سرخ سپید۔ بڑے [illegible] بڑی بڑی [illegible] اور آنکھیں [illegible] سرمگیں مژگان۔ باریک اور پیوستہ ابرو [illegible]۔ بلند پیشانی نورانی [illegible]۔ [illegible] اور بھری بھری گردن [illegible] کان۔ لانبی اور ستواں ناک باریک [illegible] ہونٹ [illegible] گیسو [illegible] گنجان [illegible] ریش۔ کشادہ سینہ [illegible] ہتھیلیاں [illegible] [illegible] فَلَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ

خودداری۔ ساری عمر گذر گئی کسی کو [illegible] سخت گفتار نہ کی۔ برا بھلا نہ کہا [illegible] شکایت نہ کی۔ کسی سے بدلہ نہ لیا۔ [illegible] اپنا نہیں۔ [illegible] اپنا نہیں جو خود کھایا [illegible] جو پہنا اوروں کو پہنایا کسی نے نقصان بھی کیا تو مسکرا کے ٹال دیا [illegible] خطاؤں پر اعراض فرما لیا۔ کسی نے عذر کیا تو [illegible]۔ حضرت انس بن مالک [illegible] [illegible]

[illegible] بھائی۔ یار وفادار [illegible] بیار و تنہا [illegible] خدا را ابوجہل نے آپ کو [illegible] پکارا۔ آسمان عرب ایک نگاہ آپ کو دیکھ نہ سکا۔ زمین عرب آپ کے لئے تنگ ہو گئی [illegible] [illegible] سے [illegible] آپ کا بڑا دشمن

ابوسفیان بھی حاضر ہے۔ ہرقل پوچھتا ہے کیا وہ شخص جو تم میں نبی مبعوث ہوا ہے جھوٹ بھی بولتا ہے ابوسفیان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے۔ کَلّا وَاللّٰہ۔

بہادری۔ حنین کی جنگ گرم ہے۔ دشمن کا قدم مستحکم ہے۔ مسلمانوں کا مجمع درہم برہم ہے۔ بہت [illegible] شخص کے سوائے سب روپوش ہیں۔ حَسْبِیَ اللّٰہ زبان سے جاری ہے تلوار سونت لی اور حملہ بول دیا۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِب بلند آواز عباس نے پکار پکار کر صحابہ کو بلوایا پھر میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا دوپہر کا وقت ہے جنگل بیابان۔ لو چل رہی ہے۔ کڑی دھوپ لوگ ادھر ادھر [illegible]

[illegible] دھر تھی۔ خدا کا پیارا درخت کے سایہ میں سستا رہا ہے۔ ایک جان کا خواہاں دشمن ایمان دبے پیچھے آگیا۔ آپ کی تلوار لے لی اور پکارا اب تجھے کون بچائیگا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا میرا خدا۔ دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر پڑتی ہے۔

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے

تبرکات رعد مرحوم

حکیم الشعراء حکیم میرزا درسلی صاحب رعد مرحوم

(غیر منقوط)

سرور ہر دو سرا رسول اللہ	آمر حکم لا رسول اللہ
اوّل آدم و سما و ملک	اوّل ما سوا رسول اللہ
احمد و ہم محمد و محمود	ہم امام ھدا رسول اللہ
داد رس [illegible] اکرم و عادل	داعی ہم [illegible] رسول اللہ
عالم لا الٰہ الا اللہ	حاکم امر و لا رسول اللہ
لوح و کلک و سما کا دارو مدار	گوہر مدعا رسول اللہ
مصدر و مورد سلام و درود	ماہر سر ما رسول اللہ
اسم احمد مدام ورد [illegible]	در دل مدعا رسول اللہ
اصل [illegible]	حاکم ما سوا رسول اللہ
محرم سر [illegible]	سالک اس راہ کا رسول اللہ
ہمہ ماموری حکم او آمر	حاکم دوسرا رسول اللہ
طاہر و ہم مطہر و معصوم	ہم امام الوریٰ رسول اللہ
سعد و محمود ہو مآل معاد	وہ صلہ ہو عطا رسول اللہ

رعد مداح کا ہو دور الم

ہو عطا مدعا رسول اللہ

دس سال غلامی کی کسی دن خفا نہ ہوئے کبھی آزردہ نہ ہوئے۔ کبھی ٹوکا نہیں کبھی ڈانٹا ڈپٹا نہیں کبھی نہ فرمایا یوں کیوں کیا یوں کیوں نہ کیا۔ انسؓ جب یہ کہتے تو روتے روتے بے ہوش ہو جاتے۔

مدینہ کی ایک دیوانی آپ کا ہاتھ پکڑے بازار بازار لے جاتی تھی اس سے آپ باتیں کرتے تھے۔ کبھی اس پر غصہ نہ فرمایا نہ کبھی جھڑکا۔ اور نہ کبھی اس کو روکا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ کسی بدوی نے سرِ راہ آپ کے گلے کی چادر اس زور سے پکڑ کر کھینچی کہ آپ کی گردن مبارک پر کھرونچے آ گئے آپ

اس کی طرف مسکراتے چلے۔ اس نے کہا دو اونٹ بھر اناج دو تو چھوڑ دیتا ہوں فرمایا یہ تو اس وقت ممکن ہوگا کہ تم چادر چھوڑ دو اس نے خدا کی قسم کھائی اور کہا میں تمہیں نہ چھوڑوں گا۔ آپ نے مسکرایا اور حکم دیا کہ دو اونٹ بھر اناج اس کو دیدو عفو و کرم۔ عفو و درگزر آپ کے رگ و ریشہ میں تھا۔ فرماتے تھے بہادر وہ ہے جس نے قدرت کے باوجود خاطی سے درگزر کیا

سراقہ بن جعشم ایک سو اونٹوں کی لالچ میں آپ پر تین قاتلانہ وار کرتا ہے مگر ناکام ہو کر بھاگ نکلتا ہے۔ مکہ کی فتح ہو گئی۔ دشمن پامال اور دوست خوشحال ہیں مگر ایک سراقہ بھی ہے کہ دن دھاڑے اکیلے کھلے پھر رہا ہے۔ کوئی اس کی طرف دیکھتا تک نہیں۔ روکنا ٹوکنا کیسے؟ آخر یہ کیوں؟ اسی لئے۔ حضور نے اس سے درگزر فرما دیا۔

پیارے اور دلارے چچا حمزہ کو وحشیانہ طور پر وحشی۔ قتل کر کے روپوش ہے فتح مکہ کے بعد کوئی بھی اس کو پناہ نہیں دیتا۔ اور کہیں اس کے سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی آخر مدینے سے آ دکتا جاتا ہے اور حضور میں حاضر ہو کر کلمہ پڑھ لیتا ہے جان بخشی ہو چکی ایمان ہاتھ آگیا۔ مگر اتنا فرما دیا۔ ہمارے سامنے مت آنا ہمارے چچا یاد آجاتے ہیں۔

زہیر ابن کعب کی عمر آپ کی ہجو اور بدزبانی میں گزرتی ہے اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ مکہ کی فتح ہو جاتی ہے اور یہ بھاگ نکلتے ہیں مہینوں جنگلی صحراؤں میں بھوکے پیاسے مارے مارے پھرتے ہیں۔ آخر تنگ آکر بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں اور حضور کی شان میں قصیدہ عرض کرتے ہیں۔ خطا معاف ہو جاتی ہے۔

پاکیزہ زندگی۔ آج آخری حج ہے سارے عالم کی ہستی سب سے بہتر ہستی۔ ظہور ہستی یا یا مظہر ہستی مطلق کا آخری حج ہے۔ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا مجمع خدا پرستوں کا جمگھٹا۔ ایک لباس میں ایک وضع میں کفنی پہنے احرام باندھے وحدانیت کی زندہ تصویر بنے کراکتی دھوپ میں جنگل میدان پر لبیک اللّٰھم لبیک کہتے کھڑا ہوا ہے۔ خدا کا نبی ان سے پوچھتا ہے کیا میں نے حق رسالت ادا کر دیا اور تمہاری تعلیم پوری کر دی۔ ایک آواز اس مجمع سے بلند ہوتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ نَعَم

پھر فرماتے ہیں۔ کہا میں نے کچھ نہیں ہوتا
ایک صدا بلندی ہوتی ہے۔ لا و اللہ
پھر استفسار کرتے ہیں کیا میں نے کسی کو دکھ دیا برا بھلا کہا ہے ایک ساتھ جواب ملتا ہے
بلی انت و امی لا و اللہ آپ نے فرمایا اللھم اشھد کیا کوئی دنیا کی تاریخ اپنے کسی ہیرو کی نسبت ایسی کوئی اجماعی شہادت پیش کر سکتی ہے؟ سچ یہ ہے کہ ایسی زندگی کا رے دارد ہے

سپہ سالاری۔ چھوٹی بڑی لڑائیوں کی تنظیم اور کمان بہ نفس نفیس اکثر فرمائی خود بھی شاہ زور تھے پہلوان تھے تیر انداز شمشیر زن اور صف شکن تھے اپنی چھوٹی چھوٹی فوجوں بے ساز و سامان لشکریوں کو اس باقاعدگی اور تنظیم سے لڑایا کہ مٹھی بھر آدمی اور چھوٹے چھوٹے دستے ہزاروں پر غالب رہے دشمن کے مقابلہ میں یہاں کے کشتوں اور مجروحوں کی تعداد ہمیشہ کم رہی شکست اور فتح کو ہمیشہ خدا سے وابستہ رکھا۔ سبقت پسند نہ تھے۔ مدافعت کا پہلو ہمیشہ ملحوظ رہا۔ بیقاعدہ سپاہیوں کو منظم بنا دیا۔ میمنہ، میسرہ، مقدمہ اور قلب کی جدید ترتیب اور تنظیم کی رسالے اور پیدل جدا کئے۔ تیر اندازوں کا خاص دستہ بنایا ہمیشہ بے قاعدگی اور بے ترتیبی کی مخالفت کی باقاعدگی، طمانیت اور سکون کو ہمیشہ ترجیح دی بھاگتوں کا تعاقب بند کر دیا بوڑھوں بچوں اور عورتوں کا قتل موقوف فرما دیا۔ معابد اور سنادر کو چھیڑنے سے منع کر دیا۔ عباد اور راہب کو معصوم اور مامون رکھا۔ زخمیوں اور مجروحوں کی مرہم پٹی ایجاد فرمائی۔ قیدیوں اور سبایا کے ساتھ بڑے بڑے مراعات و رحمت رکھے جس کی نظیر آج دنیا کے مہذب ملکوں میں بھی مل نہیں سکتی۔

پیارے ناظرین غور سے دیکھئے پیارے سامعین کان لگا کر سنئے ہمارے پیارے محمد سب سے بڑے نبی سب سے بڑے رسول اور سب سے بڑے پیغمبر تھے اس سنسار میں سب سے بڑے انسان اور اس کائنات میں سب سے بڑے مظہر ذات و صفات حق سبحانہ تھے اور سارے عالم میں سب سے بڑے حکیم سب سے بڑے کامل انسان تھے آپ جامع الاضداد اور فرد الافراد تھے آپ ایک بندہ تھے

آپ ایسے نبی تھے ایسے نبی تھے ایک نبی بھی تھے آپ نے [illegible] کی آپ نے غزوہ کی آپ نے پسینے مزدوری کی۔ آپ نے تہجد کی۔ آپ پھٹے پرانے پہنتے۔ آپ نے خلعت نبوت اور تاج خلافت بھی پہنے آپ تاجر بھی تھے اور معمار بھی تھے۔ آپ باغبان بھی تھے۔ آپ کشتی بان بھی تھے۔ آپ چوپان بھی تھے۔ آپ سلطان بھی تھے۔ آپ صاحب وحی بھی تھے۔ آپ صاحب رائے تھے۔ آپ ان پڑھ تھے۔ آپ قانون ساز تھے۔ آپ فاقہ کرتے تھے آپ کھاتے پیتے تھے آپ سپاہی تھے آپ سپہ سالار تھے۔ آپ نمازی تھے آپ غازی بھی تھے آپ مدبر تھے آپ تن بتقدیر بھی آپ داعی تھے۔ آپ خدا بین تھے۔ آپ جلوۂ رحمان تھے۔ آپ بصورت انسان تھے۔ قدرت کو منظور تھا کہ آپ کو ساری دنیا کے لئے اپنا آپ نمونہ بنا کر بھیجے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ کہیں تھے تو لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کسی جا تھے۔ عارفوں نے آپ سے عرفان سیکھا۔ مومنوں نے ایمان سیکھا۔ کاملوں نے تکمیل پائی۔ ناقصوں نے کمال پیدا کیا۔ عالموں نے علم سیکھا جاہلوں نے آپ سے علم سیکھا پیشہ وروں نے پیشہ سیکھا۔ مزدوروں نے مزدوری کی تعلیم پائی تاجروں نے تجارت سیکھی۔ کاشتکاروں نے زراعت کی تعلیم پائی۔ سپاہیوں نے سپاہ گری سرداروں نے سرداری سیکھی۔ حکیموں نے حکمت سیکھی۔ امراء نے عمارت کے سبق لئے۔ ولیوں نے ولایت لی۔ زاہدوں نے زہد سیکھا۔ درویشوں نے درویشی سیکھی بادشاہوں نے بادشاہی حاصل کی فلسفی نے فلسفہ سیکھا اور منطقی نے آپ سے منطق پڑھی۔ ہجران نصیبوں نے وصال پایا۔ نامرادوں نے مراد حاصل کی۔ مشرکوں نے توحید سیکھی اور مفردوں نے آپ سے تفرید کے سبق حاصل کئے۔ قدرت نے آپ کو ہر فن مولا بنایا۔ فطرت نے آپ کو ہر شعبہ کا مالک کر دیا۔ پھر تو سارے عالم کی رہنمائی کے لئے زمین پر اس اشتہار کے ساتھ بھیجا تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

نہایت [illegible] اپنے بندہ پر قرآن نازل فرما کر سارے عالم کی ہدایت کے لئے [illegible] آپ کا ہر فن مولا ہونا عجیب نہیں تھا البتہ کسی قدر حیرت انگیز ہوتا۔

عبادت۔ آپ روح روان عبادت اور مجسم عبدیت اور پیکر عبودیت تھے آپ ہی کو خدا نے عبد اللہ فرمایا۔ کمال عبدیت انتہائی عبودیت اور معراج عبادت کے آخر میں انتہا اور قوس عبدیت کے مرکز اولیں تھے عبادت آپ کے شایان شان اور آپ عبادت کے موزوں تھے۔ آپ سے عبادت نے زینت پائی۔ اور آپ سے عبادت نے دنیا میں قدم جمایا آپ نے عبادت کی توضیح فرمائی۔ آپ نے عبادت کو اصلی رنگ میں ظاہر فرمایا۔ آپ نے عبادت کو اپنی عادت ثانیہ بنا لیا۔ آپ کی عبادت جامع عبادت کونیہ اور مجموعہ عبادات مذاہب مختلفہ اور مشتمل بر عبادات ظاہری و باطنی جسمانی و قلبی تھی۔ آپ چونکہ خاتم الانبیاء والمرسلین تھے لہذا آپ نے نماز جیسی جامع اور مکمل عبادت کا نمونہ پیش کیا جیسے ہوا جو میں یا جیسے بعد پھر کوئی ایسی عبادت جو ہر فرد عالم اور جو ہر اعضاء انسانی پر حاوی اور محیط ہو پیدا ہو سکتی نہ تھی پیش فرمایا۔
آپ کی نماز عین نیاز تھی آپ کا نیاز مجسم نماز تھا۔ آپ کی نماز عین مشاہدہ آپ کی نماز معاینہ جمال یار تھی نماز پڑھتے اور ایسی کہ پاؤں پر ورم جاتے روزے اتنے کہ دیکھنے والے ششدر ہو رہتے تھے زکوٰۃ اتنی کہ رکھا کچھ نہیں۔ فقراء میں بٹ گئے اور محتاج بے پروا ہو رہے۔ آن کی آن میں لاکھوں اشرفی لٹوا دی۔ ذکر ایسا کہ کسی حال فراموش نہیں یاد ایسی کہ نایاد تھی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں۔ ہر حال میں ذاکر شاغل تھے شاگرد ایسے کہ ہر حال شکر گزار۔ صابر ایسے کہ بلاؤں کو بلا نہیں سمجھا راضی ایسے کہ مرضی مولیٰ بن گئے۔ متوکل اتنے کہ توکل کی تصویر ہو رہے اندر باہر اللہ ہی اللہ تھا ہر فعل میں ہر کام میں ہر بات میں اللہ ہی اللہ تھا خدا نے اس متوکل کی نسبت فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔ زاہد ایسے کہ گھر میں صرف ایک چمڑا۔ ایک مشکیزہ۔ جسم پر کی لنگ۔

ایک الماری ایک چارپائی [illegible] بچھا ہوا تھا [illegible] جس پر [illegible] کی ساری دنیا تھی میں کہ [illegible] جو سکتے ہیں پس [illegible] اور شاہی بادشاہ اکثر فرماتے تھے۔ دنیا کہاں اور ہم کہاں ایک انسان تھے جو دنیا کے لئے آئے تھے ایک فرشتہ تھے جو بصورت انسان آئے تھے ایک حقیقت تھے جو پیکر بن کر آئے تھے۔ نہیں نہیں بلکہ ایک نور تھے جو حق نما بھی تھا اور بندہ نما بھی
چون محمد پاک بود از نار و دود
ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود
خدا بیچ اور الجھنے کی بات نہیں صرف غور کرنے اور سوچنے کا مقام ہے۔ اس نورانی پیکر میں لپٹا کون جوہر تھا جس کی بنا پر حق سبحانہ نے فرمایا۔ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔ مسلمانو ایک بار کہو قسم بخدا ایک بار کہو۔ صحابہ بیعتی کے ہاتھوں پر محمد کا ہاتھ تھا یا خدا کا۔

وفات۔ آپکی ترسٹھ سالہ زندگی بچوں کا نمونہ جوانوں کی رہنما اور بوڑھوں کا اسوۂ حسنہ ہے ترسٹھ سالہ زندگی کے حساب لا ہذا ایک صفحہ کم از کم ترسٹھ صفحہ اور روز نامچے کے ۲۳۳۰۰ صفحے ہیں۔ مگر آپکی سیرتیں تقریباً تیس ہزار صفحوں سے زیادہ ہی ہوں گی آپکی زندگی کا ہر ورق ہر صفحہ بادشاہوں کا دستور اساسی وزیروں کا قانون سیاست درویشوں کا رہنما حقیقت ناملوں کا معراج وحدت۔ علماؤں کا صحیفۂ شریعت تاجروں کا منشور تجارت پیشہ وروں کا اصول صنعت و حرفت اہل قلم کا قلمدان ہدایت عسکریوں کا ضابطۂ عسکریت۔ بریوں کا پروانۂ برات بحریوں کا سفینۂ نجات۔ اور غریب ملازم پیشوں کا ضابطۂ ملازمت ہے ۲۳ سال نبوت میں مکہ کے ۱۳ سال تکلیف اٹھانے ایذائیں سہنے مارکھانے گالی گلوچ سننے میں گذار دئے۔ صرف مدینہ کے دس سال میں آپ نے عرب کی کایا پلٹا دی۔ غلام قوم کو آزاد کیا۔ قیصر کی غلامی سے چھڑایا۔ کسریٰ کی اسیری سے مخلصی دلائی بلکہ فاتح اور حاکم بنا کے چھوڑا۔ بت پرستی کی بیخ کنی کی توحید کا ڈنکا بجا دیا شرک و کفر کو مستاصل کر دیا۔ گناہ کی جڑ اکھیڑ دی نیکی کی کاشتکاری فرمائی مجسم شرارت شرارت تا سر زمین کو پیکر خیر بنا دیا بادیوں کو ادب سکھایا نا خواندوں کو قرآن بر دار کیا۔ زانیوں کو محصن اور ڈاکوؤں کو پارسا خائنوں کو امین اور جھوٹوں کو صادق بنایا۔ چوروں سے چوری شرابیوں سے شراب چھڑا دی

۲۴ سے سود و مشرکوں سے شرک چھڑایا ان پڑھوں کو پڑھا لکھا جاہلوں کو عالم بنایا۔ پراگندہ زر دوں کو [illegible] وہ متفرق اجزا ہو متحد بنا دیا [illegible] مر گئے اور ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ ہجری [illegible] میں مکہ میں [illegible]

قند پارسی

قصیدۂ عصیدۂ علی شیرازی علیہ الرحمہ در نعت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام و مدح شاہنشاہ سلطان المسلمین خلیفۂ زمان ظل سبحانی اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و زاد اللہ قدرہ و شرفہ

حرفے نبود بے اثر ارباب صمم را — کاربند بہمت بہ عمل تا و نعم را
میدان سخن رو گہ نفی و ثبوت است — اینجا نہ کشد خامہ مگر تیغ دودم را
آنجا کہ بود دولت ناموس بآلاف — ریزند نہ شمشیر اگر لیث دم را
قانع کہ وجیہ از پے انعام زبانے — بخشند بہ سائل ز کرم گنج نعم را
گوشند بہ انکار چو آید بزبان لا — نامند بہ اقرار چو گویند نعم را
این وصف ہمانست کہ با نام و نشان کرد — اعیان عرب داد صنادید عجم را
ہر جوہر قوی کہ زکان شرف آمد — جز حفظ نجابت نہ شود کار امم را
ہرکس کہ ز سر گشتش بہ نسب نیست بنازد — اخلاق کریمانہ و فرخندہ شیم را
در حفظ نسب بود ازان جہد با معان — در عہد قدامت پے قلاد ابد و مم را
آبائے من آنند کہ از تیغ گرفتند — افریقہ و روم و عرب و شام و عجم را
از ہستی شان بود ہمہ بحر و بر آباد — در جلوہ شان بود ضیا حل و حرم را
جز تیغ و قلم مایۂ اعزاز و شرف نیست — در عالم امکان ہمہ اعیان و امم را
وین ہر دو اگر تیغ بدست سلفم بود — من نیز بدارم بکف امروز قلم را
در ملک سخن از مدد کلک جہانگیر — افراختہ ام بر سر افلاک علم را
مشکین رقمی در ختن نظم مرا ہست — در دست چو گیرم قلم غالیہ دم را
در معرکۂ نظم بہ نیروئے طبیعت — پیچم ز قلم پنجۂ شیران اجم را
گہ حرف چو عرفی زنم و از در شیراز — سازم چو عدن صفحۂ اوراق رقم را
گہ از عربی لہجہ شوم نابغۂ وقت — در صوت حجازی کنم ایجاد نغم را
آنہا کہ دادند بشاہان جہانگیر — کوس و علم و مال و زر و جاہ و حشم را
کردند دگر دولت از آنم کہ ودایت — یعنی ہنر و علم و کمالات و حکم را
بااین ہمہ عالیست کہ دارم بطبابت — از فیض مسیحا نفسان معجزہ دم را
الحق نہ کہ شکر بخشش نتوان کرد — کز غیب بہ بخشید گران مایہ نعم را
این بخشش شاہیست کہ بیقدر غلامش — با چشم حقارت نگرد دولت جم را
من بندۂ آنم کہ بود شاہ رسالت — شد حاصل ازو فخر عرب را و عجم را
با من بود و قیصر و فغفور برابر — بالفرض بہ تخمیس اگر پایۂ ہم را
تا ہست نوا سنجی بخشش بو نوا نیم — صد گونہ نشاط است بدین زمزمہ دم را
این رشحہ بحریست کہ فیضش ز ازل ہست — تا روز جزا زاو و درو نامدہ کم را
کالیث اذا تعترفی الحرب رماح — ینقلن من الطل الی الاعظم سمرا
کالغیث اذا ما فقد الناس نمیرا — یہمی کل سحائب لعذ لسوی بہمرا
یا ذا الکرم الواسع لی کفک بحر — تحمی وارانی دلو ممی لا ینقص غمرا
من وجہک فی الارض اذ الاح [illegible] — زالت سنۃ اقلقت الانفس حمرا
فی کل بشرا بر نقص البدر [illegible] — فی الدہر لیالیک الی الحشر قمرا
فقت الرسل السادۃ فی الفضل جمیعا — ما احدث منہم احد مثلک امرا
ما فاد من الخوف [illegible] — خلا ابد الدہر و لا اضاد من خمرا
لا عز [illegible] اذا انجم الناس بخیل — فی جیبک [illegible] لنفسک بالرحمۃ تمرا
از کاسۂ [illegible] وادی سلم ابر کرم تو — بر جملہ جہان ریختہ از لطف دیم را
بادے کہ ز کوئے تو وزد گرد معنبر — از مشک ختن دادی پنہانئے اضم را
زان بوئے دلاویز کہ از کوئے تو آید — تا حشر طراوت فزود قوت شمم را

از شوق سر کوئے تو عشاق گزارند — نزہت کدۂ باغ دلارائے ارم را
دلدادۂ حسن تو قضا روز ازل بود — از نقد دل عقد واد زر بیچ سلم نوا
گر نام تو بر صفحۂ ایجاد نہ بودے — معنی متحقق نہ شدے لفظ اہم را
زائل ز جمال تو شدہ ظلمت امکان — آئینہ حدوث تو بود نور قدم را
ہر قضیہ کہ در نفی مثال تو در آرند — شد سالبۂ عام اخص ماد اعم را
موضوع بہ از ذات ہمایوں تو نامند — محمول بہر قضیہ کہ کردند کرم را
در نسخۂ ایجاد نوشتند بہ عزت — از نام ہمایون تو عنوان رقم را
ہر سیۂ عرب از تو نجات ابدی یافت — از لیلئ حسن تو ضیا جملہ حبشم را
شرع تو چو باقی ز ازل تا ابد آمد — راہے نبود سوئے وجود تو عدم را
حسن تو کند برج قمر دیدۂ اعمیٰ — نطق تو کند درج گہر گوش اصم را
از شور غم استن حنانہ و لیلیٰ است — کاعجاز تو از جذر برد عیب صمم را
در سجدۂ اشجار تواں یافت کہ بینند — دارد بہ بصر آنکہ زہرہ راہ عدم را
با قد بلند تو بود جملہ کرامت — نسبت سوئے ذات تو بود جملہ نظم را
بر رفعت شان نسب تست دلالت — سیمائے ضمیر تو و عرنین اشم را
از نقش تو در دست بود مایۂ نازے — نقاش ازل بارئ اجسام و نسم را
در حیز تکوین ز وجود تو ظہوریست — ارض و فلک و شمس و قمر لوح و قلم را
یا بیسم اگر ما بجز معائے تو یا بیم — ہر ما حصل معدن و ہر زادۂ یم را
تو ابر کرم منبع احسان و عطائی — رحمت بوجود تو بود جملہ امم را
در وادئ تفسیدہ پے تشنہ لبانے — صد بار رواں کرد ہر انگشت تو یم را
اقبال تو اندر شب میلاد ہمایوں — منکوس بہ بیت الحرم افگند صنم را
داغیکہ بدل ہست ز شوق تو و دایند — در سینۂ من یک چمن از لالۂ احمر را
چشمم کہ شب و روز بخونابہ فشانیست — دیدہ بہ غمت گلکدہ ورد و عنم را
جز آب زلال لب لعلت نہ نشیند — ما یوقد فی صدری من شوقک جمرا گلنار
شاہا بعنایات شفیعانہ نسازی — در حشر فراموش من زار و دژم را
ہر روز و شب از فرط خطیات بدارم — آن خوف کہ صد پارہ کند صخر اصم را
ترسم کہ بعالی دم شیطان خورد آخر — در ترع شمار و چو بامید تو دم را
گر دست بہ دشمن زنی از لطف و عنایت — یا ئم بدل و سینہ خود طرفہ سشیم را
گردی تو اگر چارہ گرم روز قیامت — غم نیست چو دارم ز خطیات سقم را
شرمندہ نباشم بصف اہل کرامت — سوزیم چو کنی یک نگہ لطف و کرم را
یک موج ز دریائے عطائے تو رباید — صد تودۂ عصیان چہ کبائر چہ لمم را
از من بروان تو درودیست بہر دم — تا آمد و رفت است تن سلسلۂ دم را
تا حشر مددگار بصد لطف ہمانی — تخت دکن و عز شہنشاہ و جاہ و حشم را
عثمان علی شاہ زمن آنکہ بدارد — از فضل تو در ملک دکن شوکت جم را
او شام و سحر جادۂ اخلاص تو جوید — دارد بکمال ادب از فرق قدم را
نامش بسر سلک در آید ز عقیدت — بارے چو شماری ہمہ اعدا و خدم را
در گلشن بطحا و مدینہ بہ مساکین — پاشید چو اوراق خزاں دیدہ درم را
شاہیست کہ در دفتر تاریخ نظیرش — دارد بہ شریفانہ صفت حکم عدم را
ذاتش بود آں ذات کہ دارد ہمہ اوصاف — علم و ہنر و ہمت و اخلاق و کرم را
در جود و سخاوت اگر او غیث کرم ہست — آرد بو غا زیر زمیں لیث اجم را
ہرکس کند از غیب سوالے بدعایش — ان یعمر اللہ الی المحشر عمرا
تا نصب مضارع ز اذن ہست تنازی — تا جر پے اسماست اثر داد قسم را

از فضل تو حق رافع قدر و شرفش باد
تا آنکہ برافلاک کند نصب علم را

۱ انکار [illegible] دریا ۲ [illegible] ۳ [illegible] ۴ [illegible] ۵ [illegible] شمشیر ۶ [illegible] مشہور [illegible] ۷ [illegible] ۸ [illegible] البنز [illegible]
[illegible] مدینہ منورہ وادی سلم [illegible]

رسالتِ پیغمبرِ اسلام کی سب سے پہلے کس نے تصدیق کی

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ اسلام کے اکثر اہم واقعات کے متعلق مورخین و محدثین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حد ہو گئی کہ بانی اسلام کی تاریخ ولادت اور انتقال کے بارے میں بھی مورخین و محدثین کا اتفاق نہیں۔ یقین کیسا تو آنحضرتؐ کی تاریخ ولادت اور انتقال بتا نہ سکے جب اس مقدس ہستی کے جن کو مسلمانوں کے بہتر یا تہتر فرقے مانتے حالات اور واقعات زندگی کے متعلق اس قدر اختلاف ہو تو اور دوسرے بزرگان اسلام کا کیا ذکر۔ مجملاً او مسائل کے یہ مسئلہ کہ جب آنحضرتؐ نے تبلیغ اسلام کی ابتداء کی تو کس نے پہلے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا مختلف فیہ ہے اکثر مورخین اور محدثین لکھتے ہیں کہ عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور مردوں میں جناب امیر علی علیہ السلام نے سب سے پہلے آنحضرتؐ کی تصدیق کی اور اسلام لائے۔

طبری نے اپنی تاریخ میں چند روایات حضرت علیؓ کے سابق فی الاسلام ہونے کے متعلق درج کی ہیں جن میں سے چند درج کی جاتی ہیں

(۱) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔

(۲) جابر کہتے ہیں کہ دوشنبہ کے دن رسولؐ اللہ مبعوث ہوئے اور سہ شنبہ کو علیؓ نے نماز پڑھی۔

(۳) زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے علیؓ اسلام لائے۔

(۴) عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے خود علیؓ کو بیان کرتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور صدیق الاکبر ہوں میرے سوائے جو اس قسم کا دعا کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال قبل رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ (۵) عفیف سے مروی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں تجارت کرتا تھا حج کے موسم میں مکہ آیا اور عباسؓ کے پاس آیا ہم ان کے پاس تھے کہ ایک شخص نماز کے لئے برآمد ہوا وہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہوا اس کے بعد ایک عورت نکلی اور اس کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی پھر ایک لڑکا آیا اور وہ بھی کھڑے ہو کر اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا میں نے عباسؓ سے کہا کہ یہ کیا مذہب ہے میں تو اس سے ناواقف ہوں۔ انہوں نے کہا یہ محمدؐ بن عبداللہ ہیں یہ مدعی ہیں کہ اللہ نے اس مذہب کے ساتھ انہیں دنیا میں ارسال کیا اور عنقریب کسریٰ اور قیصر کے خزانے ان پر وا ہو جائیں گے یہ عورت ان کی بیوی خدیجہؓ بنت خویلد ہیں جو ان پر ایمان لے آئی ہیں اور یہ نوجوان ان کے بھتیجا اور بھائی علی ابن ابی طالب ہیں یہ بھی ایمان لا چکے ہیں۔

(۶) اسمٰعیل راوی سے دوسری روایت یہ ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے علی ابن ابی طالب رسول اللہ پر ایمان لائے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ان کی رسالت کی تصدیق کی اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی۔ اس کے علاوہ اللہ کا ان پر یہ انعام بھی تھا کہ وہ اسلام سے پہلے بھی رسول اللہ کے آغوشِ تربیت میں تھے۔

(۷) مجاہد سے روایت ہے کہ علی کی عمر دس سال تھی جب وہ اسلام لائے۔

(۸) واقدی لکھتے ہیں کہ ہمارے دوستوں کا اس پر اتفاق ہے کہ نبوت کے ایک سال بعد علی اسلام لائے اور بارہ سال مکہ میں ہجرت سے پہلے مقیم رہے۔

طبری نے دو تین روایتیں حضرت ابوبکرؓ کے سب سے پہلے اسلام لانے کے متعلق لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عمرو بن عبسہ کہتے تھے کہ جب رسولؐ عکاظ میں فروکش تھے تو میں ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ اب تک آپ کی اس دعوت میں کس نے آپ کی اتباع کی آپ نے فرمایا دو شخصوں نے ان میں سے ایک آزاد ہے اور دوسرا غلام یعنی ابوبکرؓ اور بلال۔

ابراہیم النخعی سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ اسلام لائے۔ ایک راوی کا قول ہے کہ ابوبکرؓ سے پہلے ایک جماعت اسلام لا چکی تھی۔ محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کیا تم میں سب سے پہلے ابوبکرؓ اسلام لائے تھے تو انہوں نے کہا نہیں ان سے قبل پچاس سے زیادہ اصحاب اسلام لا چکے تھے۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ سب سے پہلے زیدؓ بن حارثہ اسلام لائے۔ عروہ کی روایت ہے کہ علیؓ ابن ابی طالب کے بعد زید بن حارثہ رسولؐ اللہ کے غلام اسلام لائے اور نماز پڑھی ان کے بعد ابوبکرؓ بن ابی قحافہ اسلام لائے۔ شیخ امام حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی نے جناب امیر علیہ السلام کے فضائل و مناقب میں ایک کتاب لکھی ہے جو خصائص نسائی کے نام سے مشہور ہے اس کتاب کے لکھنے کی وجہ دمشق کی مسجد میں مسلمانوں نے انہیں اس قدر پیٹا اور زد و کوب کیا کہ بیچارے شہید ہو گئے اس کتاب کے پہلے باب میں نسائی نے وہ سب حدیثیں جو جناب امیر علیہ السلام کے سابق فی الاسلام ہونے اور سب سے پہلے نماز پڑھنے کے متعلق ہیں ہم یہاں چند حدیثوں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

(۱) خبر دی ہم کو محمد بن مثنیٰ نے اور کہا کہ خبر دی اس کو عبدالرحمن نے اور اس کو شعبہ نے اس کو سلمہ بن کہیل نے اس کو حبۃ العرنی نے کہ اس نے سنا جناب امیر علیہ السلام کو کہتے ہوئے کہ میں نے سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۲) خبر دی ہم کو محمد بن مثنیٰ نے اس کو محمد بن جعفر نے اس کو غندر نے اس کو شعبہ نے اس کو عمرو بن مرہ نے اس کو ابی حمزہ نے اس کو زید بن ارقم نے کہ علی پہلے شخص تھے جو رسول اللہ کے ساتھ اسلام لائے

عارفِ کامل

ذاکر فتح پوری

نظر آتا ہے مجھ کو نور کے دریا کا اک ساحل
کنارِ آمنہؑ جلوہ گہ نورِ خدا بن کر

شفیع المذنبین آئے۔ امام المرسلیں آئے
براہیمؑ کی دعا پوری ہوئی مسرور ہے کعبہ!
نظر میں ہے ودیعت قوت احیائے دینِ حق!
چمک اٹھے دو عالم نورِ پیغمبرؐ کی کرنوں سے!
یہ وجہ خلقتِ آدمؑ۔ یہی مختارِ ہر عالم
یہ وہ عالم کہ ہر عالم کا ان پر حال ہے روشن
ان ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے آزادیِ عالم!
مساواتِ عمل قانون۔ مسلک ان کا آزادی
یہی مزدور کی قسمت کے تابندہ ستارے ہیں

بجاتی ہے نفیری ناچ کر بادِ صبا گھر گھر
پشیماں ہو رہا ہے اپنی جا پر ہر بتِ آذر!
جہازِ امتِ اسلام کا ہاتھوں میں ہے لنگر
اندھیرا کفر کا تیغِ ادا سے رہ گیا کٹ کر
یہی پیدا۔ یہی پنہاں۔ یہی ظاہر۔ یہی مضمر
یہ وہ قرآن ایسا معجزہ نازل ہوا جن پر
فرستادہ خدا کے۔ مذہب اسلام کے لیڈر
یہی اقوامِ عالم کے بجا معنوں میں ہیں رہبر
یہی ظلمات میں چمکا گئے شمس و قمر بن کر

یہی ہیں عالم ذاکر۔ یہی ہیں عارفِ کامل
یہی تو ہیں دو عالم پر، حبیبِ خالقِ اکبرؐ

(۳) عبداللہ بن سعید نے ہم کو خبر دی کہ اس کو ابن ادریس نے کہا اس کو ابا حمزہ ابو یاس کو زید بن ارقم نے کہ جس نے سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی تھے اور ایک دوسرے موقع پر کہا کہ سب سے پہلے علی اسلام لائے۔

(۴) خبر دی ہم کو احمد بن سلیمان الرہادی نے اس کو عبید اللہ بن موسیٰ نے اس کو العلاء بن صالح نے اس کو منہال بن عمر نے اس کو عباد بن عبداللہ نے کہ حضرت علی نے فرمایا میں خدا کا بندہ اور اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد اگر کوئی یہ خطاب اپنے لئے مقرر کرے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ میں نے سب لوگوں سے ۷ سال قبل نماز پڑھی ہے۔

(۵) خبر دی ہم کو علی بن منذر کوفی نے کہ اس کو حدیث بیان کی ابو فضیل نے اس کو اصلح نے اس کو عبداللہ بن ابی الہذیل نے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا اس امت میں کسی کو میں نہیں جانتا جس نے اللہ کی عبادت کی ہو نبیؐ کے ساتھ سوائے میرے۔ میں نے خدا کی عبادت اس امت کے سب لوگوں سے ۹ سال قبل کی۔

ان روایات کے علاوہ نسائی نے اور بھی روایات درج کئے ہیں لیکن طوالت کے خیال سے ہم نے ترک کر دیئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے مردوں میں حضرت علیؑ ہی سابق فی الاسلام ہیں روایات مندرجہ بالا کافی ہیں۔ عقل بھی یہی رہنمائی کرتی ہے کہ سوائے جناب امیر علیہ السّلام کے جنہوں نے بچپن سے آغوش رسالت میں تربیت پائی اور کون پہلے تصدیق رسالت کر سکتا تھا۔ اب رہا یہ کہ بعض اور حضرات کے متعلق بھی اس قسم کی ایک دو روایات آ گئی ہیں تو اس کا یہ جواب ہو سکتا ہے کہ یقیناً ان لوگوں کی موضوعہ روایات ہیں جو حضرت علیؑ سے بغض و عناد رکھتے تھے اور انھیں گوارا نہ ہوا کہ یہ فضیلت آپ کو حاصل ہو۔ ہمارا ذاتی عقیدہ تو یہ ہے کہ آنحضرتؐ اور جناب امیر علیہ السّلام مسلمان ہی پیدا ہوئے دونوں ایک ہی نور کے ٹکڑے تھے دونوں خلقت آدمؑ سے کئے سال قبل خدا کی عبادت کی اور انکی عبادت دیکھکر فرشتوں نے عبادت سیکھی تو پھر دنیا میں آ کر ان کے اسلام لانے کی بحث ہی بیکار ہے یہ سب بحث و مباحثہ کمزور عقیدہ رکھنے والوں کے لئے ہے اگر سب مسلمان صاحبان ایمان ہوتے تو ان [illegible] وں کے ذکر کی ضرورت ہی لاحق نہ ہوتی۔

سب سے پیارا نام محمدؐ

(جناب۔ ع ع لطافت بلگرامی)

پاپا پہرنم۔ محمدم۔ پرونچ۔ دمیتم ٭ آدِ۔ مدھیانت۔ ہیانے۔ نرگنترا۔ مکمنرا تمنے

(شیام وید اٹھارہواں ادھیائے)

ترجمہ:۔ محمدؐ گناہوں کو برباد کرنے والے ہیں۔ دوسروں کی دولت سے منہ موڑنے والے ہیں شروع درمیان۔ آخر کسی خاصیت کے نہ ہوتے ہوئے وہ بڑی صفات والے ہیں۔

تشریح:۔ گناہوں کو برباد کرنے والے سے مراد یہ ہے کہ گناہ و ثواب کے درمیان جو پردہ حائل ہے وہ اٹھ جائے اور ہر شخص گناہ و ثواب کے امتیاز کو سمجھنے لگے۔ اور جب تک گناہ کی ہیبت اور ثواب کی عظمت کو عامۃ الناس میں نہیں بھا دیا جائے اس وقت تک ثواب کے تقدس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ حضور ختمی مرتبت سے پہلے گناہ کی وہ حیثیت نہیں تھی جس سے زمانہ مابعد متعارف ہوا۔ آج جو ہمارے سامنے افعال قبیحہ کی فہرست ہے یہ تمام زمانہ قبل آنحضرتؐ سوسائٹی کے لئے معیوب نہ تھی اور چونکہ حضورؐ نے تمام افعال شنیعہ کا کلی طور سے استیصال فرمایا اسی لئے آپ گناہوں کو برباد کرنے والے قرار پائے۔

(۲) "دوسروں کی دولت سے منہ موڑنے والے" ہیں یہ وہ حقیقی صفت ہے حضور رسالتمآب کی جس کی بنا پر کفار مکہ نے آپکو امین کا خطاب دیا تھا۔ تاریخیں شاہد ہیں کہ قبل بعثت حضورؐ کے پاس تمام کفار مکہ کے مال و اسباب امانت رہتے تھے اور خود آپ کی یہ حالت تھی کہ کوئی مستقل ذریعہ معاش نہ تھا اور اپنی (۳) عدیم المثال دیانتداری کی بنا پر حضرت خدیجہؓ کے کارندہ بنے ہیں۔

(۳) "شروع۔ درمیان۔ آخر" اس فقرہ میں حضورؐ کی خلقت مقدس کی ضمیر پوشیدہ رکھی گئی ہے اور اس سے مراد ہیں قیام دنیا کے وہ تین حصے جو زمانہ شروع۔ زمانہ وسط و زمانہ آخر پر مشتمل ہیں ان تینوں زمانوں کو حضورؐ سے ہی منسوب کیا گیا ہے یعنی شروع کے زمانہ سے وہ زمانہ مراد ہے جب تک آپ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے زمانہ وسط سے وہ زمانہ مراد ہے جب آپ دنیا میں تشریف فرما ہوئے اور زمانہ آخر تا قیام دنیا قیامت تک کے لئے ہے۔ ہندوؤں میں اول ترتیا کا زمانہ ہے جو رام چندر جی پر ختم ہوتا ہے اور دوسرا یعنی دوآپر یہ کرشن جی پر ختم ہوتا ہے اور آخر کا زمانہ حضورؐ سے شروع ہوتا ہے یعنی کلی کا زمانہ۔ چنانچہ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کب دنیا میں تشریف لائے آیا زمانہ شروع میں۔ وسط میں یا زمانہ آخر میں۔ در اصل معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ہر زمانہ میں تھے یعنی شروع میں بھی تھے۔ وسط میں بھی اور آخر میں بھی ہیں۔ ۳۳

۳۳ (۴) "آخر کسی خاصیت کے نہ ہوتے ہوئے بھی وہ بڑی صفت والے ہیں۔" یہ جملہ اپنی معنی آفرینی کے لحاظ سے اتنا بلند ہے کہ اس کی تشریح کے لئے ایک دفتر چاہئے مختصراً آپ یوں سمجھئے کہ حضور مستثنی الصفات تھے کیونکہ صفت کا بیان جبھی ہو سکتا ہے کہ جب انسان میں کسی ایک [illegible] کی خصوصیت ہو مثلاً سکندر۔ اس میں عقلی صفت بہت زیادہ تھی چنگیز جس میں [illegible] صفت بہت تھی ہومر جس میں شاعرانہ خصوصیت بدرجہ اتم تھی۔

نعتیہ پھول

از حکیم و ڈاکٹر دبیر شاہ من علی صاحب نیساں حیدرآبادی

زمانے پر ہے روشن یا نبیؐ نور خدا تم ہو
خدا ہی جانتا ہے یا نبیؐ اس کو کہ کیا تم ہو
بھرے گا دامن خالی ذرا تقصور سے اک دن
تمہیں خالق نے جب پیدا کیا ہے نور سے اپنے
سلجھ جائے گی اک دن رشتۂ تقدیر کی گتھی
تمہیں کو دیکھ کر بندوں نے پہچانا ہے خالق کو
تمہاری ذات اقدس یا محمدؐ فخر عالم ہے
نہ ہونا آپ کے سایہ کا بتلاتا ہے یہ ہم کو
تمہیں نے یا نبیؐ راہ حقیقت ہم کو دکھلا دی
زمانے کو ضلالت سے نکالا یا نبیؐ تم نے
خدا بھی ہے تمہارا یا نبیؐ اور یہ خدائی بھی
تمہارے ہی لئے ارض و سما پیدا کئے حق نے
تمہیں کو یا نبیؐ رحمت بنا کر حق نے بھیجا ہے
نہ دیکھا جس کو موسیٰؑ نے دکھایا یا نبیؐ تم نے
تمہیں یا مصطفےٰؐ پہچانیں کیا جو دل کے اندھے ہیں
نہیں انکی خبر مجکو مگر یہ جانتا ہوں میں

خدا تم سے جدا کب ہے خدا سے کب جدا تم ہو
سمجھتا ہوں میں بس اتنا کہ محبوب خدا تم ہو
جہاں میں یا نبیؐ جب صاحب جود و سخا تم ہو
کہے پھر کس طرح کوئی کہ اس کے ماسوا تم ہو
مجھے کیا خوف پھر جب یا نبیؐ عقدہ کشا تم ہو
بلا شک یا محمدؐ مظہر شان خدا تم ہو
حبیب کبریا تم ہو رسول دوسرا تم ہو
کہ بے شک یا محمدؐ مصطفےٰ ظل خدا تم ہو
ہمارے مقتدا تم ہو ہمارے پیشوا تم ہو
صراط مستقیم دیں ہو تم شمع ہدیٰ تم ہو
ٹھکانا ہم غلاموں کا کہاں ہو گر خفا تم ہو
شہ لولاک تم! خلقت کا اصل مدعا تم ہو
شفیع روز محشر عاصیوں کا آسرا تم ہو
جمال کبریا کے دیکھنے کا آئینا تم ہو
مسیحا کی قسم ہے درد عالم کی دوا تم ہو
پتا جس کا نہیں ہے یا نبیؐ اس کا پتا تم ہو

حقیقت کو خدا کی کس طرح پہچانتا نیساں
تمہیں کو یا نبیؐ جب وہ نہیں سمجھا کہ کیا تم ہو

دنیائے انسانیت اور بانی اسلام

عالیجناب مولانا شیخ محمد مختار صاحب مجتہد اعظم کردہ

عرب کا وہ پُرآشوب زمانہ جب کہ ہر جانب کفر و ضلالت کا دور دورہ تھا اور عالم انسانیت کی کشتی جہالت کے طوفان سے تھپیڑے کھا رہی تھی اس وقت افق مغرب سے آفتاب ہدایت نے طالع ہو کر اس عالم کفر پرور ظلمت آفریں اور الحاد انگیز کو ایسی عالمگیر نورافشانیوں اور ضیاپاشیوں سے دنیا کے چپے چپے کو منور کر دیا۔

۱۷ ربیع الاول کی وہ مبارک تاریخ جب کہ خدا کے بیشمار الطاف و کرم و رحمت کی لا انتہا رحمتیں محمد عربی کے پیکر میں اس عالم ضلالت و جہالت کے اندر نازل ہوئیں اور بت کفر اور مذہبیت کی قوتیں جو ابھی تک دنیائے طاغوتیت میں کوس لمن الملک بجا رہی تھیں لرزہ براندام ہو گئیں اور انکی فلک عمارت کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں زلزلہ آئے گلیں کنگرہ کسریٰ ٹوٹ کر زمین پر گرا۔ آتش فارس گل ہو گئی دریائے ساوہ خشک ہو گیا یہی ہے وہ مظہر خدا جس کا ترانہ داؤد نے اپنی زبور میں بیان کیا جس کے آنے کی خبر مسیح نے دی اور جناب موسیٰ نے توریت میں فاران سے جلوہ گر ہونے کی بشارت دی۔

کتنی مبارک تھی وہ ساعت جس وقت یہ خدا کا برگزیدہ پیغمبر حضرت آمنہ کی گود میں آیا۔ حضرت آمنہ اپنی خوش بختی پر نازاں ہونے کا حق رکھتی ہیں اسلئے کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان انکی آغوش محبت میں آیا جو کہ مجسمہ رحمت بنکر آیا "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" قدرت کی جانب سے خلق عظیم کی سند لیکر آیا "انک لعلیٰ خلق عظیم" انسانیت کا تاج پہن کر آیا "وما کان محمد ابا احد" "لکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور خدائی دین لیکر آیا۔ "ان الدین عند اللہ الاسلام" اور تمام اخلاق حسنہ و اطوار حمیدہ کیسا تھ علم و حلم اور حیا و کرم عفت و سخاوت اور مروت و شجاعت غرض تمامی صفات فاضلہ و اخلاق کاملہ کیساتھ جلوہ فرمایا اور آپ پر شفقت اسقدر تھی کہ حکم ہوا "فلا تذھب نفسک علیہم حسرات" سخی اسقدر تھے کہ مخاطب ہوئے "فلا تبسطہا کل البسط"۔

پیغمبر اسلام ایسا با حق نبی اور رسول آیا جس نے نہ صرف اپنے الہام اور دعوے سے ثابت کیا کہ توحید حق ہے بلکہ اپنی زندگی اور سوانح عمری سے ہمیشہ کے لئے توحید پر دلیل قائم کر گئے اور انسانیت کو قعر جہالت سے نکال کر اسے ابدی بقا کی منور روشنی میں پہونچا دیا کیونکہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جب پیغمبر اسلام کی بعثت ہوئی اس وقت دنیا شرک میں مستغرق تھی "ظہر الفساد فی البر والبحر" خشکی تری سب بگڑ چکی تھی اور ہر طرف معبودان باطلہ کی پرستش

ہو چکا تھا ... غالب ہو ... پیش ... پس وہ دیکھو خدا ... منظر ... آفتاب پیچھے ہوتا ہے ... رہی ہے نصرت ... جلو میں ہے اقبال پیچھے پیچھے دوڑ رہا ہے ... برساتے ہیں۔

ہاں وہ آفتاب ... خدا کا گھر بتوں سے پاک کرتا ہے نہ صرف کعبہ معظمہ بلکہ کل دلہا جس کی نسبت حدیث قدسی میں آیا ہے کہیں آسمان و زمین میں نہیں سماتا مگر مومن کے دل میں سماتا ہوں بتوں سے پاک کیا جاتا ہے تمام بت توڑے جاتے ہیں اور ایک خدا کی تعظیم و عبادت کیجاتی ہے اور تمام معبودان باطلہ اور ان کے پرستاروں کا خاتمہ کر کے کامیاب ہوتے ہیں اور "لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار" کا مکمل نقشہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اور مظفر و منصور ہو کر دنیا پر ثابت کر دیتے ہیں کہ دیکھو آج خدائے تعالیٰ کی بادشاہت ظاہر ہوئی جو اکیلا اور سب پر غالب ہے۔

بانی اسلام کی سب سے زبردست خصوصیت یہ تھی کہ ان کی قوت قدسی غیر محدود تھی اور یہ امر نتیجہ خیز ہے کہ ہر نبی کی قوت قدسی محدود ہونے کی وجہ سے انکے حین حیات تک ہی باقی رہی مگر حضور ختمی مرتبت کا فیضان تو دامن قیامت تک مبسوط اور جاری ہے یہ فیضان نہ کبھی رکتا ہے نہ بند ہوتا ہے پھر یہ کیا کوئی تھوڑی فضیلت ہے کہ سب نبیوں کا فیضان تو چھوٹی چھوٹی قوموں تک محدود رہا مگر حضور ختمی مرتبت کا فیضان خدا کی ربوبیت کیطرح ساری دنیا کو محیط ہوا یہ اس لئے ہے کہ بانی اسلام کی تعلیم کامل ہے۔ علماء امتی ... اور جس قدر تعلیم حاصل ہوگی اسی قدر وہ لوگ جو اس تعلیم میں حاصل ہونگے اپنے کمالات میں ترقی کریں گے پھر کیا یہ انتہائی فضیلت نہیں ہے کہ جو معلم انکی تعلیم کے لئے آتا ہے وہ بہترین انسانوں کا ہے جو دنیا میں آئے اور وہ اپنی امتوں کو اس کمال تک پہونچا سکتا ہے جس کمال تک پہلے نبی اپنی امتوں کو نہیں پہونچا سکے۔

جب یہ چیز واضح ہو گئی کہ پیغمبر اسلام کی قوت قدسی یقیناً غیر محدود تھی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو دین اسلام وہ لائے اس کے آغاز اور ترقی کے لئے جو حالات دنیا میں پیدا کئے وہ بالکل علیحدہ رنگ کے تھے دیکھو صرف اسلام کے داخلہ کیساتھ اس تاریکی کے منظر میں کیا عجب تغیر نظر آتا ہے کہ جہاں جہاں اس کی روشنی پہونچتی ہے جہالت ضلالت کی تاریکی کو پاش پاش کرتی چلی جاتی ہے اور علم و تہذیب اسلام کی ترقی کے دوش بدوش ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ جس نے انکے اندر یہ زندگی اور قوت پیدا کر دی تھی وہ کون سی چیز تھی جس نے حامیان اسلام کے اندر ترقی کا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا اگر غور کرو تو مجبوراً تمہیں اعتراف کرنا پڑیگا کہ تعلیمات رسول اور بنیادی اصول اسلام تھے جس نے ترقی روحانی اور تہذیب نفسانی اور اخلاقی شائستگی کا ذمہ دار بنا دیا۔

یہ ہے وہ بانی اسلام جس کا مذہب عالمگیر مذہب ہے جسطرح متفرق قومی قوانین کا یہ تقاضا ہے کہ ایک بین الاقوامی قانون بھی ہو اسی طرح مختلف قومی مذاہب کے اندر

عنوان حیات

از شاعر اہل بیت حضرت نجم آفندی

اے وہ کہ تیرے نور کو عنوان بنادیا
پرچم کشائے سلطنت جاں بنادیا

شق ہو گیا قلم کا جگر تیرے نام پر
جیب ازل کا چاک گریباں بنادیا

پیدا ہوئی جبیں کی ضیا سے فضائے عرش
سجدہ کا نقش عالم امکاں بنادیا

ہستی ترے ظہور تبسم سے چونک اٹھی
اس کیفیت کو صبح درخشاں بنادیا

کھولا نشان مہر نگاہ جلال نے
چشم کرم اٹھی مہر تاباں بنادیا

بیداریوں کی نعمت بے حد سمجھ دی
طاعت گزار زلف پریشاں بنادیا

اک پرتو جمال کا دریا ابل پڑا
موج نسیم و جوشش بہاراں بنادیا

قطرے نے لیں جو تیری محبت میں کروٹیں
بطن صدف میں گوہر غلطاں بنادیا

غنچے سے لیکے قلب بشر تک ہر ایک کو
شرمندۂ نوازش و احساں بنادیا

اقرار دوستی پہ بٹے ساغر حیات
تیری ولا کو میکدۂ جاں بنادیا

صورت گراز ل نے ترے اقتدار پر
اک مشت خاک تھے جسے انساں بنادیا

فطرت نے اک نظام تن و جاں بنادیا
انساں ترے نثار کہ انساں بنادیا

یہ نطق کا شرف یہ طہارت زبان کی
ایک اک حدیث دوست کو قرآں بنادیا

کہتی ہے داستان یہ عراق و حجاز کی
تیرا ہی کام تھا کہ مسلماں بنادیا

گم گشتگان راہ کو دیکر پیام ہوش
نبض آشنائے گردش دوراں بنادیا

نوع بشر کو نظم مساوات سونپ کر
پروردِ اختلاف کا درماں بنادیا

سلطان گنج کلاہ مقابل نہ ہو سکے
جس کو رئیس دولت عرفاں بنادیا

اے صاحب شریعت سہلہ ترے نثار
کیا مرگ و زیست دونوں کو آساں بنادیا

صدقے ہوں نجم اجر رسالت کی شان پر
معیار کفر و دین مسلماں بنادیا

ایک جیسا ... آتا یا عالمگیر نہ سب کا ہوتا بعد ضروری تھا ان کے باہمی اختلافات کو دور کر کے اصل اصولوں کو قائم کرے اور آج یہ کہیں روشن دلیل ہے اگر حکمت الٰہیہ کا تقاضا یہ تھا کہ ایک وقت میں مختلف قوموں کی ضروریات کے مطابق ان قوموں پر مختلف انبیاء کے ذریعہ سے اپنے منشا کو ظاہر کرے اور اگر یہ سچ ہے کہ وہ کتب جو منشائے الٰہی کو دنیا میں ظاہر کرنے والی تھیں وہ طول زمانہ کے دور سے سب بگڑ گئیں اور انسان کی حقیقی تعلیم پر ایک تاریکی کا پردہ پڑ گیا تو حکمت الٰہی کا یہ بھی ضروری تقاضا تھا کہ ایک اور کتاب نازل کرے جو ان سب اختلافات کا فیصلہ کرنے والی ہو اور ان سب غلطیوں کو دور کرنے والی ہو اور مختلف قومیں اب ایک اتحاد کا رنگ اختیار کریں اس لئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ جس کی زندگی مختلف انبیاء کی زندگی کا آئینہ ہو اسلئے قرآن مجید پیغمبر آخر کو دیا گیا جو بجا طور پر دنیا کا آخری نبی ہوا"

بانی اسلام ایک ایسا مکمل قانون لیکر آیا جو کہ جملہ نوع انسانی ضروریات انفرادیہ و نوعیہ غرضیکہ ہر عالم کی ضروریات پر کلاً و جزاً حاوی ہے کوئی ایسا حکم نہیں جو اس میں نہ ہو۔ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہر خشک و تر کا حکم اس میں موجود ہے ہر ایک کے لحاظ سے کسی قسم کی کمی نہیں ما فرطنا فی الکتاب من شئی دنیا نے اس کے آگے سر نیاز خم کر دیا ہے کیا دشمن کیا دوست کیا موافق کیا مخالف ہر ایک کی زبان اس کی ثنا و توصیف میں گویا ہے تو اس ذات کے علم کا کیا کہنا جس کی طرف یہ کتاب منسوب ہے اور اس کے خزانہ علمی کی کیا انتہا جس میں ایسی کتاب مکمل ودیعت کی گئی ہو "انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون" کتاب مکنون جو کہ خزانہ علمی ہے آنحضرت ہی کی ذات ہے پس جو ہستی اتنی زبردست خصوصیات اور کمالات کی مالک ہو وہی حق رکھتی ہے کہ انسانیت کی قیادت کرے اور انسانیت کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کی سربلندی پر فائز کرے اور ہر شعبہ زندگی میں ایسی روح پھونک دے کہ دنیا بول اٹھے کہ بے شک دین اسلام خدائی دین ہے اور اس کا بانی دنیا کا سب سے زبردست تعلیمات کا مکمل نمونہ اور عملی مجسمہ تھا جس نے

انسانیت کیواسطے اک رہنما ہے تو

جناب حکیم سید سبط حسین صاحب خوشتر جونپوری

کرسی نشین موہبت کبریا ہے تو
قندیل عرش رونق ہر دو سرا ہے تو

پہنچے جو تیرے در پہ ملے قرب ذوالجلال
اللہ اور بندہ میں اک واسطہ ہے تو

کون و مکاں کا ذات پہ تیری مدار ہے
تکوین کائنات کا وہ قاعدہ ہے تو

دونوں جہاں یہ نور سے تیرے ہیں مستنیر
اے شمع بزم مشعل نور خدا ہے تو

بیواؤں کا کفیل یتیموں کا دستگیر
یعنی شکستہ خاطروں کا آسرا ہے تو

ہر ایک بات تیری ہے گنجینۂ حکیم
اہل خرد یہ کہتے ہیں خیر الوریٰ ہے تو

ختم الرسل۔ نبی زماں مصلح زمن
محبوب حق وشافع روز جزا ہے تو

تعلیم تیری رہبر ارشاد خلق ہے
انسانیت کیواسطے اک رہنما ہے تو

ہر قوم و نعل تیرا ہدایت کی جان ہے
عالم ہے مقتدی ترا اور مقتدا ہے تو

تیرا کلام وحی الٰہی ہے لاکلام
منشائے آفرینش ارض و سما ہے تو

پیش خدا سفینۂ امت پکار اٹھا
اے افتخار نوح مرا ناخدا ہے تو

تیرا ہی فیض رہتا ہے ہر خاص و عام پر
دریائے جود و چشمۂ لطف و عطا ہے تو

مطلوب کبریا و شہ انبیا ہے تو
گنجینۂ خدا کا در بے بہا ہے تو

خم غدیر میں یہی جبرئیل کہتے تھے
تکمیل دین ہو گئی عہدہ برآ ہے تو

دریائے معرفت ہے تیری ذات محتشم
ہم عاصیوں کے واسطے شاہ ہدیٰ ہے تو

درس حیات سے کیا عالم کو ہوشیار
خوابیدہ قوم کیلئے بانگ درا ہے تو

دنیا میں تو ہے مظہر اوصاف لم یزل
اللہ کے جمال کا اک آئینہ ہے تو

تجھ پر درود بھیجتی ہے ساری کائنات
خالق کے بعد لائق مدح و ثنا ہے تو

سیرت تری نمونہ قرآن پاک ہے
کچھ شک نہیں کہ حامل صدق و صفا ہے تو

حق کہہ رہا ہے تو ہی نے باطل مٹا دیا
باطل بھی مانتا ہے کہ حق آشنا ہے تو

تو اول الوجود ہے اے ختم انبیا
پیغمبروں کا حشر میں بھی پیشوا ہے تو

تیرے فضائل اور محامد کا کیا حساب
علم و عمل میں پیکر صبر و رضا ہے تو

اپنے در مدینہ میں مجھکو بھی راہ دے
اے مصطفیٰ۔ مدینۂ علم خدا ہے تو

خوشتر ہے تیرے لطف و کرم کا امیدوار
ہر بیکس و غریب کا حاجت روا ہے تو

... ایمان ... حجرت سکون سے دنیا کے لئے ایسے ... جشن کئے جو ہر شعبہ زندگانی انسانیت کے چراغ ہدایت ثابت ہوئے۔

ذکر ... ۲۲ ربیع الاول ...

بتاریخ ۲۲ ربیع الاول عصر کے پانچ بجے پنجہ شاہ ولایت میں مجلس عزا شروع ہوگی اور ۶ بجے قنادیل نکالی جائیں گی۔ اور ۲۵، ۲۶، ۲۹ ربیع المنور کو ٹھیک ۲ بجے دن کے بمقامات۔ کوہ مولا۔ کوہ قدم رسولؐ و کوہ امام ضامن علیہ السلام قنادیل چڑھائی جائیں گی اور حسب عادت قدیم دلکش ہونگے مومنین ہر دلکش میں شرکت سے مثاب ہوں۔

آنحضرت کے زریں اقوال

(۱) علم لوگوں کے منہ سے حاصل کرو (یعنی علم عالم کی زبان سے حاصل ہوتا ہے صرف کتاب سے حاصل نہیں ہوتا)

(۲) بہترین کام وہ ہے جو پختہ ارادے سے کیا جائے۔

(۳) بہترین مال زراعت ہے (کھیتی سب سے اچھا وسیلہ رزق ہے)۔

(۴) پانچ جانوروں کو ہر جگہ قتل کیا جا سکتا ہے سانپ، بچھو، چوہا، چیل، کوا۔

(۵) وعدہ خلافی کرنا علامت منافقیت ہے۔

(۶) صدقہ دے کر اپنے مریضوں کا علاج کرو۔

(۷) سود کا ایک پیسہ خدا کے نزدیک ایسے ستر زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے جو حرام کی ہوئی عورتوں سے کیا گیا ہو۔

(۸) جو شخص ایک درہم کما کر اپنے قرضخواہوں کو ادا کرے وہ ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۹) میری امت کے بچوں کی دعا مستجاب ہے جب تک وہ گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

(۱۰) اس امت پر علیؑ کا حق ایسا ہے جیسا کہ باپ کا اولاد پر۔

(۱۱) میری شفاعت میری امت میں سے اس کو نصیب ہوگی جو میرے اہلبیت کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۲) مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ اور مجوس سے مشابہت پیدا نہ کرو (داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا مجوسیوں یعنی آتش پرستوں کا قدیم عمل ہے)

(۱۳) مومن کے مردے کا بھی وہی احترام کرو جو زندہ کا۔

(۱۴) میری امت کے مردوں کیلئے سونے اور ریشم کا لباس حرام ہے اور عورت کیلئے حلال۔

(۱۵) وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔

(۱۶) خدائی محاسبہ سے پہلے خود اپنے نفسوں کی جانچ پڑتال کر لو اور نیکی بدی تول لو۔

(۱۷) ہاتھ میں لاٹھی رکھنا فقر کو دور کرتا ہے اور شیطان اس سے بھاگتا ہے۔

(۱۸) باپ کا بیٹے پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا نام لیکر نہ پکارے۔ اس سے آگے نہ چلے اور اس کے ساتھ حمام نہ کرے اور بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے ادب اور تہذیب سکھائے اور اچھے کام میں لگائے۔

(۱۹) اپنے اخلاق عمدہ رکھو۔ اپنے ہمسایوں سے بہ لطف و مہربانی پیش آؤ اور اپنی عورتوں کی تحقیر (نہ کرو) اور ان کا احترام کرو بلا حساب و کتاب بہشت میں جاؤ گے۔

(۲۰) اپنی اولاد سے نیکی کرنا اپنے والدین سے نیکی کرنا ہے۔

(۲۱) صلہ رحم کرو اور اپنے رشتوں کو قائم و مضبوط رکھو اگرچہ صرف سلام علیک ہی سے ہو۔

(۲۲) چار چیزوں سے قبل چار چیزوں کی طرف جلدی کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنی جوانی سے قبل بڑھاپا آنے کے۔ صحت سے قبل علالت کے۔ تونگری سے قبل فقیری کے اور زندگی سے قبل موت کے۔

(۲۳) صدقہ سے قضا بھی رد ہو جاتی ہے۔

(۲۴) بدترین بندہ وہ ہے جس کی حرص و طمع اسے کنجوسی اور کمینگی کی طرف کھینچ لے جائے۔

(۲۵) سب سے برا شخص وہ ہے جس کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ۔

(۲۶) جو دیدہ و دانستہ نماز کو ترک کر دے وہ مسلمان نہیں۔

(باقی آئندہ)

اہل دنیا کو رہبر امن کی تلاش

جناب حکیم و ڈاکٹر سید مجاور حسین صاحب رضوی ۔ کوچہ مرزا دبیر لکھنو

اہل عالم - عام اس سے کہ وہ دعویداران تہذیب باشندگان یورپ ہوں یا باشندگان ایشیا و افریقہ ہوں یا اہل ہند ہوں یا ممالک دیگر کے باشندے آج عجیب کشمکش حیات میں مبتلا ہیں ۔ ان ممالک کے انسان شبانہ روز مشکلات سخت میں گرفتار ہیں ۔ نہ رات کی خواب شیریں کا لطف باقی رہا ہے اور نہ لباس و غذا کا قابل اطمینان سرسامان مہیا پاتے ہیں ۔ دماغ مختل ہیں حواس گم ہیں انتشار طبائع اور نایابی ذرائع کی وجہ شبانہ روز سرگرداں ہیں یہ تو حال انکی دنیوی و مادی حیثیت کا ہے اب رہا معاملہ مذہب اس معاملہ میں بھی گم گشتہ راہ ہو کر متحیر و مبہوت ہیں ۔ نہ ان کو اپنی عبادات میں روح عبادت کا اثر ملتا ہے اور نہ ان کو مصنوعی عبادت کرکے سکون قلب حاصل ہوتا ہے ۔ چونکہ روحانیت ان سے منزلوں دور ہو چکی ہے لہذا وہ نہ گرجے میں بیٹھ کر طمانیت قلب حاصل کر سکتے ہیں اور نہ وہ مندروں میں پوجا کرکے اصنام میں بے بصرانہ عقیدت ہی محسوس کرتے ہیں ۔ اور اب اہل دنیا کا یہ حال ہے کہ ”نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ۔ ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے رہے“۔

چونکہ اہل دنیا کے تمام کاموں میں خود غرضی بدرجہ اتم متمکن اور جاگزین ہو چکی ہے لہذا جو کام کرتے ہیں بے نتیجہ اور جو قدم اٹھاتے وہ بے مقصد و ناکام رہتا ہے ۔

کبھی بھی اہل دنیا اپنی اغراض کے حصول کے لئے تلوار سے لڑتے تھے اور اپنی خواہشات نفسانی کی لذات کو چند روز کے لئے حاصل کر لیتے تھے ۔ اس کے بعد ترقی ہوئی تو انسان نے توپ و تفنگ کے زور سے کمزوروں اور ضعیفوں کی آزادی کو سلب کرکے داد عشرت و راحت دی ۔ مگر جب اہل غرض کی غرض اور بڑھی تو ظلم و جور کے لئے پہلے سے بھی زیادہ قوی آلات حرب ایجاد کئے اور مشین گن اور دیگر آلات جنگ بنا کر اپنے سے کمزور قوتوں کو دبایا لیکن جب یہ آلات حرب کمزور بھی حاصل کر چکے تو پھر اہل دنیا نے اپنی جور و جفا کی خو کی تکمیل کے لئے سیاسی انجمنیں قائم کرنی شروع کیں اور اس میں یہ چالاکی مدنظر رکھی کہ چند قوت و طاقت کے مالک ممالک کو باہم ملا کر اہل عالم پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے جائیں اور ان انجمنوں کے نام مختلف ہوئے ۔ مگر اسی طرح کی انجمنوں میں سے ایک انجمن لیگ آف نیشنس تھی جنگ عظیم کے بعد اس لیگ کے قوانین مرتب کئے گئے ۔ دنیا کے کمزور ملک یہ سمجھے کہ اب یہ لیگ آف نیشنس ظالم کو ظلم سے روکتی رہے گی اور مظلوم کی مدد کرکے اس کی آزادی کو قائم رکھے گی مگر ان غریبوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ سب ڈھونگ صرف اس لئے رچایا گیا تھا کہ صرف چند بڑی قوتیں جو ہر طرح سامان جنگ سے [illegible] مل کر تمام عالم کو زیر نگین بنا کر اپنی عیش و عشرت کو بحال رکھیں ۔ یہی ہوا کہ چند ہی سال میں اس کا پول کھل گیا ۔ اس کے بعد دوسری جنگ عظیم انہیں لوگوں کی غرضیوں کا نتیجہ تھی یہ جنگ سات سال رہی اور عالم زیر و زبر ہوگیا اور اس جنگ میں قوی سے قوی تر آلات حرب ایجاد ہوئے لاکھوں انسان ان آلات حرب کے بھینٹ چڑھائے گئے اور مہذب دنیا نے مہذب دنیا کو فنا کر دیا ۔ اب حالت یہ ہے کہ ہر ملک اپنی مکمل آزادی کا بھی طالب ہے اور اسی کے ساتھ دوسروں پر حکومت کا بھی خواستگار ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ اہل عالم ایک وادی ناپید آنار میں رواں دواں چلے جا رہے ہیں اور کسی ایک فرد کو راہ صحیح اور منزل کا نشان بھی معلوم نہیں ۔ نہ ان کی تہذیب اپنے معنی میں تہذیب ہے اور نہ ان کا تمدن حقیقی معنی میں تمدن ۔ نہ ان میں انسانی اخلاق باقی ہیں اور نہ انسانی ہمدردی کا نام و نشان باقی ہے ۔ نہ یہ دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں اور نہ یہ خالق ارض و سما کی رضا کا سراغ لگا سکتے ہیں ۔ ان میں فلسفی ہیں مگر حقوق سے دور ان میں منطقی ہیں مگر نتائج سے غافل ۔ ان میں سیاست داں ہیں مگر ملکی و قومی فلاح و بہبود سے بے بہرہ ۔ ان میں علم مدن کے دعویدار ہیں مگر شہروں کی بربادی کے درپے ہیں ۔ ان میں تدبیر منزل کے ماہر ہیں مگر یہ اپنے ہی بچوں اور عورتوں کی تربیت سے محروم ہیں ۔ افسوس صد افسوس ۔ اے انسان اب تیرا نام تجھ پر زیب نہیں دیتا ۔ اے اشرف المخلوقات تو اب تو کمترین مخلوقات سے زیادہ کم وقعت نظر آتا ہے ۔ تو مصلح عالم بننے کا دعویدار ہے اور افساد عالم تیرا وطیرہ ہے تو زمین و دامان عالم کا نقارہ بجاتا ہے مگر خونریزی و سفاکی تیرا شعار ہے بہرحال اس خود غرض انسان نے بہت کچھ کھو کر توبہ کی اور جنگ کرتے کرتے تھک بیٹھا ۔ غریبوں کے خون سے میدان ریگستان وادیاں لالہ زار بنا دیں تب اس کو ہوش آیا اس نے پھر سلامتی کی کونسل کا نقشہ بنایا اور اب کی مرتبہ تہ دل سے یہ کوشش کی کہ ہر چھوٹی سی چھوٹی حکومت کو اس انجمن میں ممبر بنایا جائے تاکہ کامل امن و مکمل صلح و آشتی دنیا میں قائم ہو جائے مگر ابھی جنگ عظیم کا خون صحرا و میدان اور وادیوں اور جنگلوں شہروں اور ویرانوں میں خشک بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اس انسان نے اپنے تفوق اور استبداد اور خود غرضی و عیش پرستی کا خواب شیریں پھر دیکھا ۔ فوراً اس کی تعبیر میں منہمک ہوگیا ۔ صاحبان قوت نے پھر اسکیم اور پالیسی قرار دے لی اور پھر ملکوں کے حصے بخرے کرکے ایک نیا ڈھنگ تباہی عالم کا ایجاد کیا ۔ یہ تدبیر بہت اچھی سوجھی ۔ اب تو فریادی فریاد بھی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ کچھ طریقہ ہی ایسا رکھا ہے کہ اپنا گلا اور اپنی چھری ۔ اب شکوہ کریں تو کس کا ۔

واہ انسان کیا کہنا تری پالیسی کا اور کیا کہنا تری امن پسندی اور صلح جوئی کا مگر یاد رکھ جب تیری نیت خراب ہے اور کمزوروں کو ستانا اور ضعیفوں کو مٹانا ہی تیرا مقصود ہے تو پھر مثل سابق کمزور کبھی طاقتور بھی ہوگا اور پھر تیرا زور بھی پست ہوگا اور نتیجہ معلوم ۔ اے انسان یاد رکھ کہ کائنات کا مالک کوئی اور ہے ۔

سرکار دو عالم سے خطاب

شیخ حسینا شاغل تلمیذ جناب حکیم ڈاکٹر نبیسا صاحب

سرکار مدینہ کی خبر لیجے خدارا
جز آپ کے کوئی بھی نہیں میرا سہارا

گرداب میں کشتی مری قسمت کی پھنسی ہے
ایسے میں تو امداد مری کیجے خدارا
تم نے ہی اشارہ سے کیا چاند دوپارہ
مشکل میں خبر لیجے سرکار خدارا
بیتاب ہے سینے میں بہت یہ دل مضطر
اب ہند سے بلوا لو مدینے میں خدارا
کیوں کر نہ ہو دل آپ کی امداد کے قرباں

چہرہ پہ مسرت ہے نہ ہونٹوں پہ ہنسی ہے
جز آپ کے کوئی بھی نہیں میرا سہارا
تم نے ہی ہر اک ڈوبتی کشتی کو ابھارا
جز آپ کے کوئی بھی نہیں میرا سہارا
ایسا نہ ہو نکلے مرا دم سینے سے باہر
جز آپ کے کوئی بھی نہیں میرا سہارا
اک آن میں مشکل جو تھی وہ ہوگئی آساں

شاغل نے جو اس طرح سے حضرت کو پکارا
جز آپ کے کوئی بھی نہیں میرا سہارا

الغرض ... رحمت عالم ... وادی بطحا کے ... وحشت ... سلطان ... کو ... بجھے کہ جب بطن مادر میں بصورت قطرہ گندیدہ تھا تو کس نے تجھ کو بصورت دینے والا اور بہ قالب عالم ظہور میں لایا تو تیری ماں کے چھاتیوں سے تیری غذا بہانے کے لئے دودھ کی نہریں جاری کر دیں وہی تیرا خالق اور رب ہے دیکھو اب کہاں جا رہا ہے اور کیوں بھٹک پھرتا ہے۔ تو اپنے سینے اور پھر تلاشی امن دو امان ہے۔ تو مطلق فساد ہے تیرا جسم مفسد اور دل کا کرب تیرا تجھ سے اصلاح کیونکر پیدا ہو سکتی ہے اس جسم ادی اور مادہ مفسد میں نور خالق سے منور بنا جسے اور اس اپنے قلب کو اغراض دنیوی سے پاک و صاف کر کے جلوہ گاہ خالق ارض و سما بنا دے تو پھر تو صرف اہل دنیا کے نظروں میں معزز و ممتاز نہ ہوگا بلکہ مسجود ملائک بن کر مقرب درگاہ خداوندی بن جائے گا۔ اے انسان تجھ کو اپنی ناجائز اغراض کی بنا پر اندھا اور بہرا بنا ہوا ہے۔ سن اور غور سے سن! ہر طرف ریگستان سے۔ مکہ کی در و دیوار سے ارض مدینہ کے ذرات سے آواز آ رہی ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ ان دو جملوں کے معنی یہی ہیں کہ مرکز امن صرف۔ ایک ہے اور وہ خدائے یکتا ہے اور مرکز امن و محبت و رحم اور ذریعہ عافیت عالم اور وسیلہ نجات آخرت صرف ایک ہی ہے اور وہ محمد مصطفےٰ کی ذات ہے۔

کون محمدؐ؟ جن کا مولد مکہ ہے اور جن کا مدفن مدینہ۔ جن کی ذات رحمت خدا اور جن کا کلام کلام خدا۔

کون محمدؐ۔ جن کا دربار۔ ریگستان عرب ہے اور جن کا پیغام امن و صلح ہے۔ کون محمدؐ؟ جن کا مال وقف محتاجان اور بیوگان اور یتامیٰ ہے اور جن کی قوت صرف مدد مظلومان اور ضعیفان اور عاجزان ہے۔ کون محمدؐ؟ جو اپنی عبا کے پاک مقدس دامنوں کو کفار عرب کیلئے بچھا دیتا تھا۔ اور دنیا کے ہر خطے کے انسان کے لئے رحمت و محبت کا درس اپنے عمل سے دے رہا تھا۔ کون محمدؐ۔ جس کے اصحاب میں عربی۔ عجمی۔ حبشی۔ ہندی۔ آزاد و غلام شامل تھے اور جن کی نظر میں یہ

سب مساوی درجہ اور مرتبہ کے مالک تھے کون محمدؐ؟ جن کی تعلیمات نے تمام عالم کو ایک باوا آدم کی اولاد کہکر سب کو بھائی بھائی بنا دیا اور جنہوں نے نجات کے لئے ایک ناقابل تبدیل دستور العمل (قرآن) بنا دیا اور اسی قرآن نے اہل عالم کو ایک محافظ امن عالم قانون بن کر جسمانی صحت فلاح آخرت ارتقاء ارواح کا درس دیا۔

اہل دنیا نت نئی انجمنیں بنا کر از سر نو قوانین کو مرتب کرتے ہیں مگر وہ قانون اس عہد ہی کے لئے مخصوص ہوتے ہیں اور اسی لحاظ سے جغرافیہ کی تبدیلیاں ان کو ایک کے لئے قابل عمل اور دوسرے کے لئے ناقابل عمل بنا دیتی ہیں۔ مگر خالق ارض و سماوات نے اپنے نازل کردہ قانون میں ابتدائے عالم سے انتہائے عالم کے مختلف ممالک مختلف آب و ہوا مختلف نسلوں کے لئے ایک قانون پیش کیا اور وہ ایسا قانون ہے کہ بس صرف اسی پر عمل کرنے سے امن عالم باقی رہ سکتا ہے دنیا والے یاد رکھیں کہ ان کی بربادی کا سبب ان کا جنون قومیت و نسل ہے ہر خطہ ارض کا بسنے والا اپنی قومیت کا طالب ہے۔ ہر قوم اپنا غلبہ و اقتدار پسند کرتی ہے بسلسلہ غیر متناہی انسانوں کو فنا کی منزل کے قریب تر کرتا جاتا ہے۔ گر پیغمبر اسلام نے

بزبان قرآن ارشاد فرمایا ہے کہ:۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز و با عظمت وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ڈر سے اس کی رضا کا طالب ہو کر بندگان خدا کی خدمت کو اپنا نصب العین جانتا ہو۔ عرب کا باشندہ ہو یا ایران کا۔ افریقہ کا رہنے والا ہو یا یورپ کا ساکن۔ امریکہ کا مالدار ہو یا ہند کا غریب تاجر ہو یا صناع۔ روسی ہو یا آسٹریلیا کا باشندہ یہ سب ایک خدا کی مخلوق ایک ہی خدا کی زمین پر بسنے والے ہیں۔ بس ان کا اصل فریضہ یہی ہے کہ یہ پیغمبر اسلام کے تعلیمات پر عمل کریں اور محمد مصطفےٰ نے جو درس امن عالم دیا ہے اس کی پیروی کریں۔ دنیا میں مذاہب کو سبب جنگ و جدل سمجھا جاتا ہے مگر درحقیقت مذہب اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس کے لغوی معنے سلامتی و امن کے ہیں۔ اسلام ہی وہ نام ہے جو تمام عالم کے انسانوں کو امن عالم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسلام میں نسلی امتیاز موجود نہیں۔ اسلام میں حبشی و عربی و عجمی و ہندی کی تفریق نہیں یہ تو رہا دنیا کا معاملہ اب معاملات روحانی کی طرف غور کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام

ہی نے خدا اور خالق عالم کی ذات کو ایسے اصلی نظریہ کے ماتحت پیش کیا ہے جس کی مثال کسی دوسرے مذہب میں ممکن ہی نہیں۔ عیسائیوں نے خدا کو اتنا مجبور قرار دیا کہ ایک کے تین اور تین سے ایک کے قائل ہو گئے۔ گویا خدائی طاقت قدرت کو تین پر تفرقہ کر دیا۔ اسی طرح یہودیوں نے خدا کا بیٹا عزیز کو قرار دیکر لوازم بشریت خدا کی جانب منسوب کر دیئے۔ بدھ مذہب والوں نے اپنے خود ساختہ بدھ کے مجسموں کو اپنا حاجت روا مانکر خدائی قدرت میں شریک قرار دیکر اس کو مجبور قرار دیا۔ ہندوؤں نے تو غضب کیا کہ شکل پرستیٔ زمانہ جاہلیت کے صدہا خدا مانکر خدائی کاموں کو تقسیم کر کے خدائی طاقت و قدرت کے حصے بخرے کر دیئے۔ پارسیوں نے شعلہ آتشین کو نور ربانی سمجھکر نور مطلق بلکہ خالق نور السموات والارض کو دلوں سے فراموش کر دیا۔ انگریزوں نے عیسائیت کے علاوہ ایک اور مذہب بنایا اور وہ یہ کہ ہماری کوشش ہماری طاقت ہی سب کچھ ہے۔ خدا کا ماننا تو ایک فرضی شئے ہے انہی کی پیروی میں اسی خیال کے ماتحت سیاسی مذاہب دنیا میں بھی پھیل گئے چنانچہ آجکل انسانی خون سے درندہ صفت خود غرض انسان اپنی پیاس بجھا رہے ہیں اور پھر بھی سیری نہیں ہوتی۔ نہ خدا کا تصور ہے نہ خدا کی ان کو ضرورت ہے اور نہ روز آخرت پر ایمان ہے بس جو کچھ ہے وہ ان کی دنیا ہے اور وہ اس کے کارساز ہیں۔ افسوس کہ میری آواز نحیف ہے میرا یہ مضمون دنیا کے دور دراز باشندوں تک نہیں پہنچ سکتا ورنہ میں ان سے کہتا ہوں کہ اے انسانو! اپنے شرف اپنی عقل و فراست پر کیوں داغ سفاکی و خونریزی لگاتے ہو۔ یہ راستہ غلط ہے تم نہ اس طریقہ سے دنیا میں ہی نیک نام رہ سکو گے اور نہ تمہارا خدا ہی تم سے راضی ہوگا۔ تم کو سب ملکر قومیت کے اختلافات کو مٹا کر پیغمبر امن و امان مجسم رحمت ایزدی

منقبت

از عالیجناب مولوی میر محمد حسین صاحب فاضل

یہ کس کا نور اقدس جلوہ گاہ رب داور تھا
ترا دل ہمنوائے مقصد خلاق اکبر تھا
نہ خلوت تھی نہ جلوت تھی نیبت تھی محشر تھا
تیری اک نگہ سے باب شفاعت کہل گیا تھا
نہ یہاں رویت کے جھگڑے تھے نہ یہاں مدحت پیمبر تھا
ہدایت سے تیری امداد بھی سیر خلد کرتے تھے
وہ نقش کا کچھ تھی بات کیا تھی جسے اس کے
وہاں بجز عطا کو تیرے سوچیں مارتا دیکھا
نظر تیری خدا پر تھی خدا کی نظر تجھ پر
جو دشمن جان کے تھے وہ بھی اوپر جان دیتے تھے
حجاب قدس نے کیا نور واحد کے مزے لوٹے
نبوت کا ٹھکانہ بھی نہ تھا جب تو پیمبر تھا
وہی مضمون قرآن بن گیا جو تجھکو ازبر تھا
خدا پروردگار خلق تھا تو بندہ پرور تھا
وہ زانو تکیہ گاہ خلق تھا جس پر ترا سر تھا
میری آنکھیں تمہارا چاند سا روئے منور تھا
ترا زمزم زبان تھا یا جنان کا روزن در تھا
ترا مدفن تک نادل لوح اسرار مقدر تھا
جہاں تھے نارسا نالے جہاں قاصر مقدر تھا
مدینہ میں تیری آمد کا کیا پر لطف منظر تھا
ترا محبوب بھی یارب عجب پیارا پیمبر تھا
کوئی پردہ کے اندر تھا کوئی پردہ کے باہر تھا
سکون خلق تھا منظور رب بعثت سے اے فاضل
تھے آدم آب و گل میں جب بھی میرا پیمبر تھا

محمد مصطفیٰ کی ڈیوڑھی پر چلیں۔ اپنا سر نیاز اس دربار میں جھکائیں اور دست بستہ عرض کریں۔ کہ اے خدا کے برحق نبی اے ہادی امم ہم بہت دنوں آپ کے بتائے ہوئے راستہ سے بوجہ اپنی سرکشی کے دور رہے اور اس سرکشی کے بدولت تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ اب ہماری خطا کو معاف کیجئے۔ ہم حاضر ہیں۔ ہمارے سر آپ کے حکم پر جھکنے کو تیار ہیں اور ہمارے اموال۔ غرباء کی مشکلات کے دور کرنے کے لئے موجود۔ ہم آپ کے اور اپنے معبود رب الارباب خالق مطلق۔ خدائے برتر کے در پہ اپنی پیشانی رکھتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ آئندہ ہم اپنی زبان سے کبھی تیری مخلوق کا دل نہ دکھائیں گے۔ اپنی دست و پا سے کسی کو آزار نہ پہنچائیں گے اپنے تصور میں کسی کے مضرت رسانی کا خیال بھی نہ لائیں گے۔ ہم تیرے ہیں۔ تیرے حکم پر راضی اور تیری رضا پر بسر و چشم راضی۔ بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ دنیا کے اہل مذاہب نے خدا ہی کی ذات دکھا کر اپنے ماحول پر تصور کرتے ہوئے مسخ کر دیا مگر پیغمبر اسلام نے جو نظریہ توحید خدا کا پیش کیا وہ دلوں میں اتر جانے والا ہے۔ اور قیامت تک ہر ذی فہم کے لئے قابل قبول ہے

(۱) پیغمبر اسلام نے بتایا۔ کہ خدا ایک ہے اور وہ ایسا ایک جس کے بعد دو کا تصور بھی پیدا نہ ہو۔ وہ صمد و پاک ہے جسم و جسمانیات و لوازم مخلوقات سے۔ نہ وہ کسی شئے سے پیدا ہو سکتا ہے اور نہ اس سے کوئی شئے پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی نہ وہ کسی کل کا جزء ہے اور نہ اس کے جزو ہو سکتے ہیں۔

(۲) وہ زمین و آسمانوں۔ پہاڑوں۔ دریاؤں۔ سورج۔ چاند۔ تاروں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور یہ سب کائنات کا نظام اس کے اشارہ مشیت و قدرت سے رواں دواں ہے۔

(۳) وہ خدا۔ دوست و دشمن کا رازق ہے عالمیں میں سے ہر ایک کا خالق و نگراں ہے تاریک شبوں میں کسی کوہستان میں کسی چٹان پر اگر کسی چیونٹی پر بھی ظلم ہوتا تو وہ اس ظلم کو دیکھتا ہے اور اس چیونٹی کی فریاد کو سنتا ہے۔

(۴) وہ خدا وہ ہے جو عالم کا کارساز ہے

مگر اس کو اتنے بڑے عالم کی کارسازی مشغول و منہمک نہیں بنا سکتی بلکہ اس کی ذات اس سے اعلیٰ ہے کہ وہ خاص کسی وقت میں کسی ایک حالت میں اور دوسرے وقت دوسری حالت میں۔

(۵) وہ خدا وہ ہے جو مظلوم کا حامی۔ مجبور کا دوست۔ مصائب پر صبر کرنے والے کا رفیق ہے اور ظالم سے ناراض اور بے دردی سے متنفر ہے۔

(۶) تمام مخلوق پر رحم کرنے والا اور انسانوں کو اپنی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں جانچنے والا اور اسی امتحان پر عذاب و ثواب آخرت دینے والا ہے۔

(۷) وہ خدا وہ ہے جس نے اہل دنیا کی ہدایت کے لئے ہر ملک میں رہبر یا پیمبر مقرر کئے اور سب سے آخر میں تمام انبیاء و رہبروں کا سردار بھیجا۔ اس کی طاعت کو اپنی طاعت اور اس کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔

(۸) وہ خدا وہ ہے جو عادل ہے اور عدالت سے خوش ہے اور ظلم سے ناراض جو خدمت سے راضی اور ایذا رسانی سے ناخوش ہوتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ جس وقت پیغمبر اسلام کے پیش کردہ صفات خداوندی کو صاحب عقل انسان دیکھتا ہے۔ تو اس کا دل عظمت خدا کے سامنے جھک جاتا ہے اور وہ اس کی عبادت میں خاص مزا اور اس کی اطاعت میں مخصوص لذت محسوس کرتا ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ گاندھی جی اس زمانہ میں بین الاقوامی شہرت کے انسان ہیں مگر ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء کو انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے روزہ شروع کیا مگر اس روزہ کی نیت سے قبل غسل کے قرآن کی آیات کی تلاوت کی اور پیغمبر اسلام کے بتائے ہوئے اور بھیجے ہوئے خدا اور اس کی کلام سے استعانت اور مدد طلب کرتے ہوئے اپنے روزہ کو شروع کیا۔ سب جانتے ہیں کہ گاندھی جی ہندو ہیں۔ ہندو مذہب میں بت پرستی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور پیغمبر اسلام بت شکن اور قرآن کریم بت شکنی کا حکم دینے والا۔ پھر یہ تلاوت قرآن کے کیا معنی آپ کو ماننا پڑے گا کہ پیغمبر اسلام نے خدائے بزرگ کی ذات و صفات کو ایسے ہی انداز میں پیش کر دیا ہے کہ ہر ایک صاحب عقل کا سر اور اس کا دل خدائے اسلام و قرآن کریم کے سامنے جھک جاتا ہے۔ خدا ہم سب کو اس کی اطاعت اور محمد مصطفیٰ کی اطاعت کی توفیق دے۔

نعت

دنیا کو تم نے آکر پر نور کر دیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کر دیا ہے

پیغام حق سنا کر مسرور کر دیا ہے
وحدت کی مے پلا کر مخمور کر دیا ہے

فاراں کی چوٹیوں پر وہ آفتاب چمکا
چشم فلک کو جس نے مسحور کر دیا ہے

غار حرا سے نکلیں یہ نور کی شعاعیں
تاریک وادیوں کو پر نور کر دیا ہے

سارے جہاں میں تم نے پیغمبر معظم
پیغام آخری کو مشہور کر دیا ہے

یثرب کی وادیوں کو باغ ارم بنایا
فاراں کو جس نے رشک صد طور کر دیا ہے

ایکبار تو دیا پہ یثرب کو دیکھ لیتا
پابندی جہاں نے مجبور کر دیا ہے

سندر سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری
جس نے گداگروں کو فغفور کر دیا ہے

قصبہ سنکھترہ میں ایام محرم

نام حسین ہے کہ ستارا آج تک عرش کو دنیا ہزار کوششیں تغیر کر چکی

ناظرین۔ قصبہ سنکھترہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ایک پرانی نوعیت کا قصبہ ہے۔ اور خاندان مغلیہ کے زمانہ سے عزائے امام مظلوم کی بنا بڑی دھوم دھام سے چلی آتی ہے۔ امسال تغیر زمانہ نے وسائل آمدورفت تنگ کر دئے۔ غالباً اسی وجہ سے اکثر ممبران انجمن امامیہ ایام محرم میں شرکت نہ فرما سکے جس سے ساتویں محرم تک کم رونق رہی عالیجناب ساحر سید علی صغر شاہ صاحب کلام انیس و دبیر سے اور قبلہ سید علی حسین شاہ صاحب بھی اپنے کلام فصاحت نظام سے مستفید فرماتے رہے۔ ساتویں محرم کے جلوس کے ساتھ بلبل پنجاب نوحہ خواں ملک بشیر احمد صاحب جہانگیرہ والا اپنی پارٹی کے ساتھ شریک جلوس ہوئے موصوف کی وجہ سے گرد و نواح کے مہاجرین نے بھی شرکت فرمائی۔ چنانچہ اولاً بتائید ایزدی اور پھر ان حضرات کی وجہ سے جلوس کی رونق حسب دستور رہی رہی۔ اور عشرہ محرم کا جلوس بھی بارونق رہا۔ امام بارہ وقف کردہ سید محسن علی شاہ صاحب میں بھی مجالس و ماتم بارونق رہے۔ انجمن مذکور کے ممبران کی خدمت میں جو ملازمت کے سلسلہ میں باہر ہیں مودبانہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ سال آئندہ سے سوا عذر معقول کے شرکت سے باز نہ رہیں تاکہ وہ بے رونقی جو ساتویں محرم تک رہی۔ آئندہ نہ رہنے پائے۔

قصبہ سنکھترہ میں چہلم کی مجالس

حسب دستور امسال بھی مجالس اربعین مثل سالہائے گذشتہ امام بارہ محسن علی شاہ صاحب میں ہوئیں جسمیں عمدۃ المتکلمین مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے کلام بلاغت نظام سے مومنین کے دلوں کو منور کیا۔ اور مجالس بارونق رہیں۔ انجمن ہذا کی تجویز ہے کہ حسب دستور مجالس اربعین جو کہ سکھی میں ہوا کرتی تھیں منعقد کیجائے گی۔ اسلئے ممبران انجمن ہذا کو ہم مطلع کرتے ہیں کہ وہ بھی اس طرف توجہ کریں۔

سید نذیر حسین شاہ سیکرٹری انجمن امامیہ رجسٹرڈ سنکھترہ ضلع سیالکوٹ

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ — اسلام — پاکستان

[illegible]

دنیا کی خبریں۔ لندن [illegible] سی ماہرین اقتصادیات نے
[illegible] ثابت کیا ہے
کہ [illegible] چار لاکھ سال سے آباد ہے
[illegible] زلزلہ سے (۲۱) آدمی مر گئے
[illegible] ۲۳ جنوری کی رات ریڈیو کی اطلاع موصول
ہوئی ہے کہ جزائر فلپائن میں واقع
مقام [illegible] اور زلزلے نے لرزا دیا
[illegible] کے جھگڑوں کے دوران
میں (۷) اشخاص ہلاک اور (۳۵) زخمی ہوئے۔

جرمنی [illegible] کی تقسیم کے سلسلہ میں روسی تجاویز کی تفصیلات۔ لندن ۲۰ جنوری۔ آسٹریلیا میں
جرمنی آسٹریا کی تقسیم کے سلسلہ میں روسی تجاویز
کی چند تفصیلات حاصل ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا
ہے کہ روس [illegible] اسی کروڑ پونڈ کے تاوانوں کے مطالبہ
میں تخفیف کرتے ہوئے اب ساڑھے بیس کروڑ
پونڈ کے تاوان کے مطالبہ کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک جاپانی جہاز تباہ ٹوکیو ۲۹ جنوری ایک
[illegible] ریڈیو کی اطلاع کے مطابق [illegible]
سے زائد اشخاص اس وقت ڈوب مرے جبکہ
جاپانیوں کا ایک جہاز بندرگاہ اوشیما [illegible]
[illegible] جہاز پر ۱۳۳ مسافر سوار
تھے یہ بھی باور کیا جاتا ہے کہ بعض برطانوی فوجی بھی مسافرین
میں شامل تھے۔ بندرگاہ اوشیما اور جنوبی ہونشو
کے صوبہ یامیزن اوکایاما کے قریب واقع ہے۔

شرق اردن کا انگلستان سے مطالبہ لندن ۲۹ جنوری۔ شرق اردن نے انگلستان سے کئے ہوئے
معاہدہ [illegible] پر مکمل نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے

امریکہ میں بچوں کیلئے کرفیو لندن ۲۸ جنوری بچوں کے
جرائم [illegible] کے سلسلہ میں امریکہ کے
عظیم ترین شہروں میں سے ایک شہر شکاگو نے کرفیو
کا نفاذ کر دیا ہے جس کی رو سے ۱۸ سال سے کم عمر کے
بچے (۱۰) بجے رات کے بعد اکیلے گھر سے باہر نہ نکل
سکیں گے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے بچوں
کے والدین کو گرفتار کر کے ۵۰ ڈالر تک جرمانہ
کیا جا سکتا ہے۔ ملک میں جرائم کے اعداد و شمار
سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر جرم ۱۷ سال کے بچے کرتے ہیں

ڈالر کی قلت پر برطانوی ماہرین کا غور و خوض

لنڈن ۲۸ جنوری برطانیہ میں ڈالر کی قلت کو
دور کرنے کے طریقے معلوم کرنے کے لئے جلد ہی
برطانیہ کے چالاک ترین ماہرین کا جلسہ ہوگا

قاہرہ کی پولیس نے اسلحہ برآمد کر لئے قاہرہ ۲۱ جنوری۔ اخبار الاہرام
رقمطراز ہے کہ یہاں پولیس نے
ایک چھاپہ میں ۵۰ بم، کچھ مشین گنیں اور ریوالور
برآمد ہوئے۔ اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ بندرگاہ
سعید پر ایک اور تلاشی میں پولیس نے ۲۵ ہزار
کارتوس برآمد کئے یہ کارتوس ناجائز طور پر فلسطین
بھجوائے جا رہے تھے۔

عراق جانیوالے فضائی مسافروں پر پابندی کا خاتمہ بغداد ۲۲ جنوری
اس اعلان کے
بعد کہ شام یہودیوں سے بالکل پاک ہو گیا ہے تمام
لبنان اور شرق اردن سے عراق کے فضائی
مستقروں پر اترنے والے مسافروں پر سے تمام
پابندی اٹھا لی گئی ہے۔

مصر کا برطانیہ کو نوٹ

قاہرہ ۲۲ جنوری "اخبار" "المصری" رقمطراز
ہے کہ حکومت مصر نے ایک نوٹ لندن روانہ
کیا ہے جس میں سوڈان کے سوال پر مصر برطانیہ گفت و شنید
کے انقطاع کے متعلق اپنے نظریہ کا اظہار کیا گیا ہے

فرانس اور شام ولبنان کے درمیان گفت و شنید

دمشق ۲۴ جنوری پیرس میں ہونے والی فرانس
اور شام و لبنان کے درمیان گفت و شنید حکومت
فرانس کی اس خواہش کی بنا پر کہ شام کے ساتھ
ایک الگ معاہدہ بعد میں مرتب کیا جائیگا۔
لبنان نے کسی ایسے معاہدہ پر دستخط کرنے
سے انکار کر دیا ہے جو شام کے مفادات کے
منافی ثابت ہو۔

بیت المقدس میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان سخت لڑائی

فریقین میں شدید آتش باری کا
تبادلہ ایکہزار راونڈ چلائے گئے

بیت المقدس ۲۶ جنوری فلسطین کی مسلح
عربوں کی ایک بڑی ٹولی نے بیت المقدس
سے جافہ جانیوالی سڑک پر یہودی ادارہ
ہگانہ کی ایک جماعت پر اچانک حملہ کر دیا۔
چار گھنٹہ تک سخت لڑائی ہوئی دونوں
طرف سے شدید آتشباری کی گئی۔ ایک
ہزار راونڈ چلائے گئے۔ بالآخر برطانوی
ہتیاربند گاڑیوں نے ان یہودیوں و
عربوں کو منتشر کر دیا۔ عربوں کا دعویٰ
ہے کہ اس معرکہ میں آٹھ یہودی ہلاک ہوئے
اور ان کے صرف دو آدمی کام آئے
لیکن یہودی کہہ رہے ہیں کہ دس عرب
مارے گئے۔

پاکستان میں پناہ گزینوں کی امداد کے لیبل

کراچی ۲۱ جنوری ۲۴ جنوری سے پاکستان
کے تمام ڈاکخانوں میں ایک آنہ والے پناہ گزینوں
کی امداد کے لیبل فروخت کئے جائیں گے۔ یہ
لیبل ڈاک کے ٹکٹ یا اخراجات میں شامل
نہیں ہوں گے بلکہ ڈاک کی اشیاء پر ٹکٹ
کے علاوہ لگائے جائیں گے۔ ان لیبلوں سے
جو آمدنی ہوگی اس کو قائداعظم امدادی
فنڈ میں جمع کیا جائے گا۔

امریکہ کی طرف سے قائداعظم کے امدادی فنڈ کے لئے عطیہ

کراچی ۲۰ جنوری۔ قائداعظم امدادی
فنڈ کو ایک کھیپ موصول ہوئی ہے جو
(۱۰۹) گانٹھوں جن میں تقریباً (۸۰۰۰)
کمبل ہیں۔ نیز دودھ کے سفوف کے (۲۴۰)
ڈبوں پر مشتمل ہے جو لاہور بھیج دئے گئے
ہیں۔ یہ کھیپ ورلڈ چرچ سروس امریکہ
کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ [illegible]
ریلیف [illegible] آف بنگال نے (۵۰۰۰)
روپیہ مالیت کے (۱۰۰۰) جوٹ کے
کمبل دئے ہیں۔

پاکستان نے ہندی طیارے روک لئے

نئی دہلی ۹ جنوری۔ اخبار ہندو نے یہ
خبر شائع کی ہے کہ حکومت پاکستان نے حکومت
ہند کے نوسے زیادہ طیارے کراچی میں
روک لئے ہیں جن میں ۵ [illegible] اور ۲۲
اسپٹ فائر ۲ معمولی ہوائی جہاز ہیں۔

پاکستان میں صف ماتم

لاہور ۳۰ جنوری:۔ گاندھی جی کی موت
کی خبر سنتے ہی پاکستان میں رنج و غم کی لہر دوڑ
گئی۔ لاہور میں کئی پبلک اجتماعات ہونے
والے تھے جو فوراً ملتوی کر دئے گئے۔ تمام
سینما بند کر دئے گئے۔ کل پنجاب کے تمام
دفاتر اور ہائی کورٹ بند رہیں گے۔ دکانوں
کے بند ہونے کا ذیلی اعلان کیا گیا ہے۔
میاں افتخار الدین صدر مسلم لیگ مغربی پنجاب
نے تمام تاجروں سے اس سوگ میں دکانیں
بند رکھنے کی اپیل کی ہے۔ پاکستان کے تمام
دفاتر کو تعطیل دے دی گئی ہے۔ کل کراچی میں پاکستان
کی مرکزی حکومت اور سندھ کی صوبائی حکومت
کے تمام دفاتر گاندھی جی کے سوگ میں بند رہیں گے

مشرقی پنجاب میں عیسائیوں پر ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم (...) اشخاص ہلاک (۳۰۰) لڑکیاں اغوا۔ ہندوستان کے خلاف سلامتی کونسل میں دعویٰ۔

لاہور ۱۸ جنوری۔ عیسائی لیڈر مسٹر غلام مسیح
صدر پاکستان عیسائی اتحاد فیڈریشن لاہور نے
بذریعہ تار سلامتی کونسل امریکہ کے پاس اپنا مقدمہ
پیش کر دیا ہے۔ آپ نے سلامتی کونسل کے سکرٹری
کے سامنے زبردست احتجاج کیا کہ حکومت ہند کے
خلاف میں سنگین الزامات لگائے ہیں کیونکہ ضلع
انبالہ، پانی پت اور سونی پت کرنال وغیرہ میں
حکومت ہند نے (...) عیسائیوں کو قتل کروا دیا
اور (۳۰۰) عیسائی لڑکیوں کو جبری اغوا کیا گیا
یہ اقدام مہاراجہ پٹیالہ، تارا سنگھ اور اس کے ساتھیوں
نے کیا۔ سلامتی کونسل نے حکومت ہند سے باز پرس
نہ کی تو عیسائی مجاہدین کشمیر کی طرح ہندوستان
پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہوں گے اور ہم سلامتی
کونسل کو کسی قسم کی مداخلت کا حق نہ ہوگا۔ عیسائیوں
کے قتل اور جبری اغوا سے حکومت ہند
کی مجرمانہ ذہنیت صاف ظاہر ہے عیسائی
اپنی آزاد اور خود مختار حکومت مسیحستان
قائم کر کے دم لیں گے ایک تار قائداعظم
کے نام بھی روانہ کر دی ہے جس میں یہ
درخواست کی ہے کہ وہ مسٹر ظفر اللہ کو
ہدایت فرما دیں کہ وہ اتحاد کونسل میں
عیسائیوں کے مقدمہ کی پیروی کریں۔

سکھوں نے فساد برپا کیا دو لاکھ جرمانہ

عاید کیا گیا۔ الہ آباد ۲۰ جنوری دو لاکھ دس ہزار
روپیوں کا جرمانہ [illegible] اور [illegible] کے
باشندوں پر عاید کیا گیا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
نے کہا کہ اس ہفتہ جو فساد ہوا اس میں سکھوں
نے ابتدا کی تھی۔

گاندھی جی پر بم اندازی کے واقعہ کی تفصیلات

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ اخبار ہندو کا نامہ نگار
رقمطراز ہے کہ کل شام گاندھی جی کے پرارتھنا جلسہ
پرارتھنا میں گاندھی جی سے تقریباً تیس گز
کے فاصلہ پر ایک بم کا دھماکہ کی وجہ سے زبردست
سنسنی پھیل گئی۔ اس اثنا میں پرارتھنا کے
جلسہ کے حاضرین میں سے بعض فوری اس
دھماکہ کا سبب معلوم کرنے کے لیے دوڑ پڑے
لیکن گاندھی جی نے ذرہ برابر بھی تشویش کا
اظہار کئے بغیر اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھا

اور پھر ختم کیا۔ اس موقع پر گاندھی جی کو یہ علم نہ تھا کہ جو چیز پھٹ پڑی وہ ایک بم تھا اور جو انہیں اور دیگر اشخاص کے ساتھ ہلاک زخمی کر سکتا تھا۔

اس کے بعد جب انہیں یہ اطلاع دی گئی کہ ان کی پرارتھنا کے دوران میں جو چیز پھٹ پڑی تھی وہ ایک بم تھا اور یہ کہ ایک اور سالم بم ایک نوجوان کے پاس سے برآمد کیا گیا تو گاندھی جی نے یہ کہا کہ غالباً کوئی شخص بم پھینکنے کی مشق کر رہا ہوگا۔

اس دھماکے کے بعد ہی اس نوجوان شخص کا تعاقب کیا جا کر گرفتار کر لیا گیا۔ جو بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بم کی بتی سلگا چکا تھا۔ اور ایک نوعی وضع کا گرانڈ دستی بم اپنے پاس چھپائے ہوئے تھا۔

اس واقعہ کی تحقیقات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ بم غالباً دیسی ساخت کا تھا اس بم کو برلا ہوز کے بیرونی احاطہ کی دیوار پر ٹھیک اس مقام پر رکھا گیا تھا جہاں گاندھی جی روزانہ اپنی پرارتھنا کے جلسے منعقد کیا کرتے ہیں۔

ایک بوڑھی عورت کے بیان کے مطابق جس نے یہ کہا ہے کہ وہ اس مقام سے جہاں کہ بم پھٹا تقریباً (۲۰) گز کے فاصلہ پر کھڑی ہوئی تھی اس عورت نے کہا کہ برلا ہاؤز کے احاطہ کی دیوار کے پیچھے ایک چھوٹی سی سبز رنگ کی موٹر آئی جس میں چار آدمی سوار تھے۔ اس موٹر سے ایک نوجوان اتر آیا۔ اس (۲۰) سالہ نوجوان نے ایک بم نکالا اور دیوار پر رکھ کر اسے ایک ریشمی تاگا سے باندھنے کے بعد اسی تاگے کو سلگا دیا یہ ایک وقت مقررہ پر پھٹنے والا بم تھا یہ کارروائی کرنے کے بعد نوجوان اپنی موٹر تک پہنچنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ بم پھٹ گیا۔ اس دھماکہ نے پرارتھنا کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور دو آدمی فوراً مقام واقعہ پر آ گئے۔ یہ نوجوان دھماکہ کے بعد ہی اپنی موٹر کی طرف دوڑنے لگا لیکن اس کے ساتھی موٹر کے ساتھ جا چکے تھے۔ اس طرح یہ نوجوان پکڑا گیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا گیا اس کے پاس سے ایک اور سالم بم بھی برآمد ہوا ہے۔

بم پھینکنے والے اس نوجوان نے یہ بتلایا ہے کہ اس کا نام مدن لال ہے اور وہ پاکستان کے مقام پاک پٹن سے پناہ گزین کی حیثیت سے یہاں آیا ہے اگرچہ کہ اس کے پاس سے برآمد شدہ کاغذات سے اس کے بیان کی توثیق نہیں ہوتی ہے اس نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ دوستی سے متعلق گاندھی جی کے فلسفہ کو تسلیم نہیں کر سکتا جبکہ وہ اور اس کا خاندان مسلمانوں کے ہاتھوں سے بہت زیادہ مصائب برداشت کر چکا ہے۔

پولیس نے ان دو اشخاص کو گرفتار کرنے کے لئے مرینہ ہوٹل فوراً پہنچی جن کی نسبت یاد کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ میں شامل ہیں لیکن مذکورہ ہوٹل پر پہنچنے کے بعد پولیس کو یہ معلوم ہوا کہ یہ دو آدمی اس واقعہ کے ایک گھنٹہ بعد اور پولیس کے یہاں پہنچنے سے دو گھنٹہ پہلے ہی اپنا بل ادا کر کے جا چکے ہیں پولیس کی مزید تحقیقات جاری ہے اس سے پہلے بھی گاندھی جی پر دو دفعہ قاتلانہ حملے کئے جا چکے ہیں سنہ ۱۹۳۴ء کو دورہ ہریجن کے زمانہ میں پونے کے قریب بھی حملہ ہوا تھا۔ اور دوسرا واقعہ کرپس مشن کی آمد کے زمانہ کا ہے جب کہ پونہ کے قریب گاندھی جی کی ٹرین کے راستہ میں پتھر کا بڑا گنڈر رکھا گیا تھا۔

بم پھینکنے والا شخص مغربی پنجاب ضلع منٹگمری سے آیا ہوا ایک ہندو پناہ گزین ہے اسلئے اس نے بیان کیا کہ وہ نئی دہلی کے قریب پہاڑ گنج کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا ہے یہاں سے بھی اسے تخلیہ کرنے کی نوٹس دے دی گئی ہے۔

اغوا شدہ عورتیں برآمد کی گئیں

جالندھر ۲۱ جنوری۔ ایک ہزار ذیلی مسلمان عورتیں۔ ایک ہزار چھ سو ایک بچے، اور ایک ہزار ایک سو باون وہ اشخاص جن سے زبردستی تبدیل مذہب کروایا گیا تھا، اس علاقہ مشرقی پنجاب سے مزید برآمد کئے گئے ہیں۔

گاندھی جی کے مقام پیدائش پوربندر میں مجسمہ نصب کرنے کی تجویز

پوربندر ۲۱ جنوری۔ گاندھی جی کے مقام پیدائش پوربندر میں ان کا ایک مجسمہ نصب کرنے کی تجویز پیش ہوئی ہے اس کا سنگ بنیاد اس مہینے کی ۲۵ تاریخ کو نصب کیا جائے گا۔ یہ مجسمہ اوس مکان کے قریب ہوگا جس میں گاندھی جی (۷۸) سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔

دہلی میں پناہ گزینوں کی رہائش کے انتظامات

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ دہلی میں پناہ گزینوں کی رہائش کے انتظامات بہتر طور پر جا رہے ہیں۔ دہلی میں چار نئی آبادیوں کے بنانے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ یہاں نئے مکانات بنائے جائیں گے تاکہ پناہ گزینوں کی ضروریات کی تکمیل کی جا سکے۔

گاندھی جی کے قتل کی تفصیلات

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ کل شام گاندھی جی اس وقت قتل کر دیئے گئے جب کہ وہ پرارتھنا کے جلسہ میں شریک ہونے جا رہے تھے۔ جب گاندھی جی اپنی قیام گاہ سے پرارتھنا کے جلسہ کے لئے جا رہے تھے عین اسی وقت ایک نوجوان شخص نے (جو خاکی لباس پہنے ہوئے تھا) بہت ہی قریب سے گاندھی جی پر تیزی کے ساتھ چار گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے گاندھی جی گر پڑے۔ پرارتھنا کے مجمع سے بعض لوگوں نے قاتل کو پکڑ لیا گاندھی جی کو برلا ہاؤز میں لے جانے کے بعد طبی امداد پہنچائی گئی لیکن یہ بھی بیکار ثابت ہوئی ہزار ہا آدمی نے برلا ہاؤز کو یہ یاد کرتے ہوئے گھیر لیا کہ وہ مرے نہیں ہیں اور انہوں نے ان کا درشن کرنے کی بھی کوشش کی لیکن جب پنڈت نہرو باہر آئے اور لوگوں سے کہا کہ گاندھی جی مر چکے ہیں تو اس وقت وہ منتشر ہو گئے۔ ہندوستان کے لاکھوں اشخاص نے اس پدر قوم کے لئے سوگ منایا ان کی تمنا تھی کہ (۱۲۵) سال زندہ رہ کر انسانیت کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دے آخر ان کی تمنا پوری نہ ہو سکی

گاندھی جی کی عمر (۷۹) کی تھی

گاندھی جی پر کل شام کے پانچ بجکر بارہ منٹ پر گولیاں چلائی گئی تھیں اور پندرہ ہی منٹ بعد ان کی موت واقع ہو گئی گاندھی جی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل سے اپنی بات چیت ختم کرنے کے چند ہی منٹ بعد پرارتھنا کے جلسہ میں شرکت کے لئے برلا ہاؤز میں تھے اپنے کمرہ سے روانہ ہوئے گاندھی جی اپنی نواسیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر باغ سے گذر رہے تھے۔ جو لوگ وہاں پرارتھنا کے منتظر تھے انہیں پہنچانے والی چار یا سیڑھیاں جہاں پر ہوئی تھے کہ ایک نوجوان (جس کی عمر تقریباً ۳۵ سال کی تھی) گاندھی جی کے سامنے پہنچا اور دو گز سے بھی کم کے فاصلہ پر اپنا جسم جھکاتے ہوئے انہیں پرنام کیا۔ گاندھی جی نے اس کے "پرنام" کا جواب دیا اس پر نوجوان مذکور نے کہا کہ "آپ کو آج پرارتھنا کے لئے دیر ہو گئی" گاندھی جی نے مسکرا کر جواب دیا ہاں مجھے دیر ہو گئی" اس کے بعد ہی اس نوجوان نے پستول نکالا اور فوراً تین گولیاں چلا دیں جو اس عظیم الہمت لیڈر کے دل کے نیچے اور شکم پر لگیں اور وہ فوراً گر گیا لیکن اس کے باوجود ان کی پوتی اور بھتیجی گاندھی جی کو مضبوطی کے ساتھ سنبھالے ہوئے وہیں کھڑی رہیں لیکن یہ پدر قوم کی آخر منزل تھی۔ آخری کام گاندھی جی نے یہ کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ اس بڑے مجمع کی طرف پرارتھنا کے اشارہ کے طور پر اوپر اٹھائے جو پرارتھنا کے لئے وہاں جمع ہوا تھا اس کے بعد وہ کچھ بول نہ سکے ان کی اس عمر میں اور ایسے ہرت کے بعد خون کا بہہ جانا ہی ان کی نا گہانی موت کا باعث بنا حملے کے آغاز پر طبی امداد ان کے لئے بیکار رہی تھی کیوں کہ نبض میں اس حملہ کا صدمہ بھی اثر کر چکا تھا لارڈ ماؤنٹ بیاٹن اور کابینی وزرا بشمول پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مولانا ابوالکلام آزاد اور دیگر اشخاص بھی اس المناک واقعہ کی اطلاع پا کر فوراً آ پہنچے ان وزرا نے آئندہ لائحہ عمل کی نسبت باہمی مشورہ کیا۔

قاتل کو (جبکہ وہ گولیاں چلا چکا تھا) ان لوگوں نے گرفتار کر لیا جو پرارتھنا کے جلسہ میں شریک ہونے آئے تھے۔ قاتل کے پاس سے چھ فیری ریوالور اور دوسرا سامان برآمد ہوئے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کو مجمع نے پیٹا ہے جس کی وجہ سے وہ خفیف سا زخمی ہو گیا۔ پولیس نے اپنے حراست میں لے لیا۔ پولیس کی تحقیقات جاری ہے یہ معلوم ہوا ہے قاتل کا نام ناتھو رام ونائک گوڈسے ہے اس کی عمر (۳۰) سال ہے اور پونا کا مرہٹہ ہے اس نے بیان میں یہ بتلایا ہے کہ وہ ایک روزانہ اخبار ہندو راشٹر کا اڈیٹر ہے [illegible]

گاندھی جی کی آرتھی کا جلوس

[illegible] ۳۱ جنوری - صبح سویرے ہی سے برلا ہاؤس میں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے جیسے جیسے دن چڑھتا گیا ویسے ویسے ہجوم میں اضافہ ہوتا گیا۔ گاندھی جی کی آرتھی فوجی گاڑی میں رکھی گئی جس کو پھولوں سے سجایا گیا تھا آرتھی کو گاڑی میں رکھنے سے پہلے عوام کو گاندھی جی کے درشن کرائے گئے - آرتھی کو مسٹر نہرو اور گاندھی جی کے بیٹے دیوداس گاندھی نے کندھا دیا۔ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے آرتھی کا جلوس برلا ہاؤس سے جمنا گھاٹ جانے کے لئے روانہ ہوا ایک طرف مسٹر جواہر لال دوسری طرف دیوداس گاندھی اور مسٹر پٹیل و سردار بلدیو سنگھ و [illegible] جلوس میں ساتھ تھے آرتھی کی گاڑی ہوائی بیڑہ اور فوج کے آدمی کھینچ رہے تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیاٹن بھی کالے رنگ کا فیتہ باندھے ہوئے ساتھ تھے گاڑی کے پیچھے گھوڑ سوار فوج کا دستہ ہجوم کو ہٹانے کے لئے رکھا گیا تھا۔ مجمع راستہ تمام آہ و زاری کر رہا تھا اور گاندھی جی کی جے کے نعرے لگا رہا تھا آرتھی کا جلوس کوئی ڈیڑھ بجے کنگسوے، [illegible] آرچ، متھرا روڈ اور مختلف راستوں سے گزرتا ہوا انڈیا گیٹ پہونچا۔ جمنا گھاٹ پر جہاں مزدور چبوترہ تیار کر رہے ہیں۔ ایک یادگاری عمارت بنائی جائے گی۔ چار بجے آرتھی کا جلوس پہونچا اور آخری مراسم ادا کئے گئے۔

لوگوں کا اژدہام فوج اور پولیس کا انتظام۔ آرتھی کے پیچھے نشرگاہ کی ایک لاری بھی جا رہی تھی جو جلوس کی کیفیت کو مختلف زبانوں میں پورے پانچ گھنٹے تک نشر کرتی رہی راستہ کے دونوں جانب فوج اور پولیس کا معقول انتظام تھا لیکن پھر بھی اکثر اوقات لوگ حلقے توڑ توڑ کر آگے گھس گئے جب یہ پانچ بجے جمنا کے کنارے پہونچے تو وہاں اتنا زبردست مجمع ہو گیا تھا کہ دہلی کی حالیہ تاریخ میں شاید ہی کبھی ہوا ہو آرتھی کے اطراف رضاکاروں پولیس اور فوج کے کئی حلقے قائم کئے گئے تھے لیکن وہ سب بالآخر ٹوٹ گئے اور یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ کون کس طرف ہے۔

آخری منزل - جمنا کے کنارے گزشتہ رات ہی سے ہزاروں مزدور ایک ڈھائی سو فٹ لمبا اور چوڑا چبوترا تیار کرنے میں مصروف تھے جس پر گاندھی جی کی چتا بنائی گئی تھی جب آرتھی کا جلوس مسان میں پہونچا تو آرتھی اتار کر چتا پر رکھ دی گئی جو صندل کی لکڑیوں کی بنائی گئی تھی اس موقع پر میلوں انسان ہی نظر آ رہے تھے طیارے ہوا میں پرواز کرتے ہوئے آرتھی پر پھول نچھاور کر رہے تھے چبوترہ کے قریب پنڈت نہرو دیوداس گاندھی گورنر جنرل، دیگر وزراء تمام بیرونی نمایندگان موجود تھے جنہوں نے اپنے اپنے ملک کی طرف سے ہندوستان کے اس عظیم قائد کو پھولوں کی شکل میں آخری خراج عقیدت ادا کیا مجمع میں ہر طرف سے پھولوں کے ہار چتا پر ڈالنے کے لئے ہاتھوں ہاتھ چلے آ رہے تھے جس کا چبوترہ پر ایک عظیم الشان ڈھیر ہو گیا۔ پانچ بجے کے قریب چتا میں آگ لگا دی گئی اور تھوڑی دیر میں چتا شعلہ پوش ہو گئی اور اس علمبردار امن و اتحاد کا مادی جسم دنیا سے فنا ہو گیا لیکن اس کے شاندار کارنامے ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

گاندھی جی کی دُعا

امن قائم کروں گا یا مر جاؤں گا۔ دہلی مردوں کا شہر بن گیا ہے آج میں اس عزم سے یہاں آیا ہوں کہ یا تو امن قائم کروں گا یا اسی کوشش میں مر جاؤں گا۔ اگر لوگ آپس میں مل جل کر نہیں رہنا چاہتے تو میری دعا ہے کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ "گاندھی جی" نئی دہلی ستمبر ۱۹۴۷ء

جینے کی تمنا نہیں رہی

مجھے (۱۲۵) سال زندہ رہنے کی تمنا تھی لیکن اس کشت و خون کے بعد اب زندہ رہنے کی خواہش نہیں رہی "گاندھی جی"
نئی دہلی ۲ / اکتوبر ۱۹۴۷ء

مسٹر ویدیہ بھی گرفتار کر لئے گئے - حیدرآباد ۲۷ جنوری کانگریس کے صف اول کے قائد مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ کو آج شام کے (۵) بجے کوتوالی نے دفعہ ۱۱۹ قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت گرفتار کر لیا۔

ذمہ دارانہ حکومت لینے کا دعویٰ کرنے والے پیٹھ کو پاؤں لگا کر بھاگ نکلے - حیدرآباد ۲۲ جنوری آج شام کے پانچ بجے سلطان بازار ٹاور کے قریب چند لڑکوں کو اکسا کر اسٹیٹ کانگریس زندہ باد ذمہ دارانہ حکومت لے کر رہیں گے کے نعرے لگائے گئے جیسے ہی یہ چوراہا سلطان بازار پر پہنچے پولیس کے جتھے کو دیکھ کر گھبرا گئے اور ادھر اُدھر دوڑنے لگے بس بھاگ دوڑ میں کئی لڑکے اپنی چپلیں چوراہے پر چھوڑ گئے۔
مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ جن کی تقریر کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان حالات کی اطلاع پا کر تشریف نہیں لائے۔

لاتور کی ایک مسجد پر بم پھینکا گیا - حیدرآباد ۲۷ جنوری نامہ نگار پبلک پریس مقیم لاتور کی اطلاعات سے ظاہر ہے کہ تعلقہ لاتور الیشوا رناتھ کانگریسی کی وجہ سے شر انگیزیوں کا مرکز بنا ہوا ہے چنانچہ موضع کلاری میں لیوی اور مالگزاری نہ دینے پر کانگریسی نے غریب دیہاتیوں کو اکسایا موضع گوندری کے ایک مسلمان کو لیوی ادا کرنے کی علت میں شہید کر دیا گیا۔
نامہ نگار نے یہ بھی بتلایا ہے کہ کوئی موضع گورکی کی ایک مسجد پر جبکہ نماز ادا کی جا رہی تھی ایک دستی بم پھینکا گیا جس کی وجہ سے دو مسلمان بری طرح زخمی ہوئے۔

رقم مالگزاری ادا کرنے کی علت میں قتل - حیدرآباد ۲۷ جنوری نامہ نگار پبلک پریس جگتیال سے رقمطراز ہے کہ تعلقہ سلطان آباد میں راج ریڈی نامی ایک وکیل و زمیندار کو رقم مالگزاری ادا کرنے کی علت میں کمیونسٹ جماعت کے ایک مسلح دستہ نے قتل کر دیا۔

نیویارک کراچی، اسٹریلیا اور قاہرہ کو حیدرآباد ایجنٹ جنرلوں کی روانگی - حیدرآباد ۲۸ جنوری پریس ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے نیویارک۔ اسٹریلیا کراچی اور قاہرہ میں اپنے ایجنٹ جنرل بھیجنے کا قطعی فیصلہ کیا ہے سرکاری طور پر اس بات کی توثیق ہو گئی ہے کہ حیدرآبادی ایجنٹ جنرل مقیم قاہرہ کو اپنی سرگرمیاں سعودی عربستان اور ممالک مشرق وسطیٰ پر بھی حاوی رکھنے کا مجاز گردانا گیا ہے چاروں ایجنٹ جنرلوں کے ناموں کا عنقریب اعلان کیا جائے گا۔

قتل - حیدرآباد ۲۸ جنوری کل رات سکندرآباد میں [illegible] کے پاس ایک [illegible] کو قتل کر دیا گیا - جبکہ قاتل بھی [illegible] کو بھی ضربات پہنچے ہیں اس کو [illegible] کیا گیا ہے یہ قتل خانگی تکرار کا نتیجہ [illegible]

درگاہ اجمیر شریف کے حفاظت کی خواہش - حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی درگاہ شریف کے تحفظ [illegible] مملکت آصفیہ میں جو غیر معمولی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے مدنظر اعلیٰحضرت بندگان عالی نے ہند کے گورنر جنرل کو ایک خصوصی تار روانہ کیا جس میں ان سے درگاہ اجمیر شریف کی حفاظت کی خواہش کی گئی تھی۔

حضرت بندگان اقدس کو اب یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اگرچہ درگاہ شریف کامل طور پر محفوظ ہے اور کسی وقت میں بھی اسے کوئی خطرہ نہ تھا تاہم حفظ ماتقدم کے طور پر پولیس کے ایک طاقتور دستہ کو درگاہ شریف کے صدر دروازہ پر متعین کر دیا گیا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ درگاہ شریف کی حفاظت کے لئے جو انتظامات عمل میں آئے ہیں ان سے درگاہ شریف کے متولی مطمئن ہیں۔

فضیلت مآب مولوی میر لائق علی صاحب صدر اعظم کی دہلی کو روانگی - حیدرآباد ۲۹ جنوری فضیلت مآب مولوی میر لائق علی صاحب صدر اعظم دولت آصفیہ [illegible] معین نواز جنگ بہادر آج [illegible] طیارہ کے ذریعہ عازم دہلی ہوئے۔
سمجھا جاتا ہے کہ وہاں فضیلت مآب ہند گورنر جنرل کے علاوہ بعض ہندی وزراء سے ملاقات فرما کر معاہدہ انتظامات جاریہ سے پیدا شدہ حالات و مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے۔

ایک یوم تعطیل

اعلیٰحضرت بندگانعالی کی بارگاہ جہاں پناہی سے مہاتما گاندھی کی افسوسناک موت پر یہ ارشاد ہمایونی ہوا ہے کہ آج یوم شنبہ تمام دفاتر و مدارس سرکار عالی ایک یوم کے لئے بند رکھے جائیں۔

دکن

آتش زنی [illegible] ۔ حیدرآباد ۲۰ ر جنوری مدنور [illegible] مستند [illegible] کانگریس بازار کے حادثہ [illegible] جس کو توالی نے جن دو مزید کو گرفتار [illegible] بڑی تعداد میں [illegible] برآمد ہوا

تیزاب کی برآمدگی ۔ حیدرآباد ۲۰ جنوری سکندرآباد کی کوتوالی نے ایک مقام کی تلاشی [illegible] تیزاب برآمد کیا ہے [illegible] ایک اخباری اطلاع کی تردید [illegible] دہلی کے ایک [illegible] نے لکھا ہے کہ حیدرآباد میں تین ہزار مکانات جلا دیئے گئے [illegible] افراد ہلاک کر دیئے گئے [illegible] سو ساٹھ [illegible] عورتوں کو اغوا کیا گیا اور [illegible] ناظم اطلاعات نے اس بیان کی تردید کا اعلان کر [illegible] بیان حرف شرارت آمیز ہے [illegible]

اکبرجاہ بازار اور عثمان شاہی میں طاعون

حیدرآباد ۲۰ رجنوری بلدہ حیدرآباد کے محلہ جات اکبرجاہ بازار اور عثمان شاہی میں طاعون کا ایک کیس ہو گیا ہے اسیئے ان دونوں محلوں کو طاعون سے متاثرہ علاقہ قرار دیا گیا ہے

قصبہ پیرو پالم میں ایک انگریز پولیس سار جنٹ کا قتل ۔ حیدرآباد ۲۱ رجنوری قصبہ پیروپالم میں [illegible] اطلاع موصول ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ریلوے پولس قصبہ مذکور کے [illegible] انگریز سارجنٹ کو بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کمیونسٹ دہشت پسندوں نے [illegible] کر دیا ۔ ان کے ساتھ [illegible] جوانوں کے بچے سے [illegible] ہو گئے ۔

فوجیوں پر [illegible] پر حملہ تعلقہ مدیرہ میں ایک فوجی کی ہلاکت ۔ حیدرآباد ۲۱ ر جنوری تعلقہ مدیرہ کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ تعلقہ مذکور کے ایک مقام سریورمیں جو [illegible] سے دو میل کے فاصلہ پر ہے کمیونسٹ دہشت پسندوں نے فوجیوں کے پٹرولنگ [illegible] کیا جس کے نتیجہ کے طور پر ایک فوجی کو شدید ضربات آئے اور حملہ کے نصف گھنٹہ بعد فوجی کی ہلاکت واقع ہو گئی ۔ نعش حیدرآباد روانہ کی گئی ہے ۔

مدیرہ میں متعینہ فوجی دستے اب بھی موجود ہیں ۔

دہشت پسندوں کا حملہ اور رعایا کی کامیاب قیادت حملہ آوروں کے ہتھیار چھین لئے گئے ۔ حیدرآباد ۱۲ رجنوری تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ کے ایک مقام پارگر پر بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً دو سو بیرونی دہشت پسند حملہ آور ہوئے لیکن مقامی رعایا نے بہترین حملہ آوروں کی مدافعت کی بلکہ ۷ حملہ آوروں کو انکے ہتھیاروں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا اس سلسلہ میں تعلقدار صاحب ضلع بیڑ کی جانب سے ایک جلسہ بھی کیا جا رہا ہے ۔

معاہدہ انتظام جاریہ کے سلسلہ میں گفت و شنید کا آغاز ۔ حیدرآباد ۲۲ رجنوری حکومت سرکار عالی اور حکومت ہند کے مابین معاہدہ انتظامات جاریہ کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں گفت و شنید کا آغاز ہو چکا ہے ۔

سرحدی حادثے اور حکومت حیدرآباد کا احتجاج ۔ حالیہ سرحدی حادثات کے تعلق سے بھی حکومت حیدرآباد کا احتجاج انڈین یونین کو بھیج دیا گیا ہے بعض ضروری امور کے سلسلہ میں کل شام حکومت حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل نواب زین یار جنگ بہادر اور شاہ منزل کے مابین دہلی سے ٹرنک کال بھی ہوئی ۔

سیداسیو پیٹھ کی آتشزدگی ۔ حیدرآباد ۲۲ رجنوری سیداسیو پیٹھ کی آتشزدگی کے الزام میں (۲۶) مسلمانوں کے خلاف عدالت اسپیشل مجسٹریٹ خفیہ پولس اضلاع نے چالان پیش کر دیا ہے ۔

ہز اکسلنسی صدر اعظم اور نواب معین نواز جنگ کی مسٹر منشی سے ملاقات ۔ حیدرآباد ۲۲ رجنوری ہز اکسلنسی [illegible] اعظم اور نواب معین نواز جنگ بہادر وزیر خارجہ کی معیت میں آج سہ پہر کے وقت ہندوستانی یونین کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی سے دکن ہاوس میں ملاقات کی یہ ملاقات (۹۰) منٹ تک رہی سمجھا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں تمام اختلافی مسائل خصوصاً سرحدی حادثات پر بحث کی گئی یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ یہ مباحث ابھی جاری ہیں

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

ایک بے بنیاد خبر ۔ حیدرآباد ۲۵ رجنوری بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اعلیٰحضرت بندگانعالی نے حکومت پاکستان کو (۲۰) کروڑ روپیہ کا قرضہ عطا فرمایا ہے ۔ ناظم اطلاعات کو اس خبر کی تردید کا مجاز گردانا گیا ہے ۔ جو بالکل بے بنیاد ہے ۔

ڈچپلی کے شفاخانہ جذام کو ۳۰ ہزار روپیے کی امداد ۔ حیدرآباد ۲۵ رجنوری حکومت سرکار عالی نے ڈچپلی کے شفاخانہ جذام کی امداد کی غرض سے چار سال کے لئے ۱۴۰۱ ہزار روپیے کی رقم منظور کی ہے یہ اعانت (۲۱ ۲ ۵۸) روپیے کی سالانہ امداد کے علاوہ ہے ۔ اس شفاخانہ کا قیام سنہ ۱۹۱۶ء میں عمل میں آیا تھا ۔ اور یہ مفید کام انجام دے رہا ہے ۔

مس بائرا گارسن کا ایک لاکھ کے ہرجہ کا دعویٰ ۔ حیدرآباد ۲۵ رجنوری صدر عدالت مبارک میں تحت قانون ٹارٹ اپنی نوعیت کا ایک دلچسپ مقدمہ مسٹر جوزف ہاک و مس بائرا گارسن مدعیاں نے بہ مقابلہ گوہر لعل مشہور [illegible] تاجر حیدرآباد ایک لاکھ روپیہ کا ہرجہ دلا پانے کا دعویٰ دائر کیا گیا ہے ہو گا کہ چند ماہ قبل مگن لعل نے بے احتیاطی [illegible]

غفلت سے موٹر چلا کر [illegible] کیا تھا اور [illegible] عدالت سیشن مجسٹریٹ نے مگن لعل کو [illegible] [illegible] مدعیان مولوی [illegible] رحیم الدین صاحب و مولوی [illegible] پاشاہ صاحب ایڈوکیٹ پیروی کر رہے ہیں جواب دہی کے لئے آج بتاریخ ۲۶ رجنوری [illegible] پیشی مقرر ہے ۔

سوامی رامانند تیرتھ کی گرفتاری پر حکومت کا اعلامیہ ۔ سوامی رامانند تیرتھ صدر اسٹیٹ کانگریس کو جو اپنے منصوبہ قانون شکنی کے سلسلہ میں اور اس کی مہم کو آغاز کرنے کے لئے [illegible] جو بلا اجازت طلب کیا گیا تھا خطاب کرنے والے تھے ۔ آج [illegible] گرفتار کر لیا گیا اس گرفتاری کے بعد دوپہر میں مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ۔ جبکہ وہ سوامی رامانند تیرتھ کی جگہ ان کے منصوبہ کو روبہ عمل لانیوالے تھے موجودہ اضطراری فضا میں کوئی ایسی تحریک جو قانون اور ضابطہ کے خلاف ہو بہت آسانی سے نقض امن اور فرقہ وارانہ تعلقات کی خرابی کا موجب ہو سکتی ہے ۔ حکومت اس لئے ان کی گرفتاریوں کو عمل میں لانا پڑا تاکہ اس قسم کا کوئی حادثہ رونما نہ ہو ۔

مدیرہ میں آتشزنی غنڈہ گردی اور قتل عام ۔ حیدرآباد ۲۶ رجنوری تعلقہ مدیرہ اور اسکے قریبی متاثرہ واقعات کے متعلق یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ کانگریسی اور کمیونسٹ دہشت پسند آتشزنی غنڈہ گردی اور قتل عام کی وارداتوں کا مسلسل ارتکاب کر رہے ہیں اور ان حالات میں موثر انسدادی تدابیر نہ ہونے کی وجہ سے تعداد ان کی بصورت حال میں مزید ابتری پیدا ہوتی جا رہی ہے ۔

ڈیڑھ سو مکانات نذر آتش کر دیئے گئے تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ قصبہ اشو راؤ پیٹھ میں ایک جماعت نے جو تقریباً ہزار افراد پر مشتمل تھی دھاوا کر دیا ایک فریق کے سات افراد شہید ہوئے بعض حملہ آور رخشندہ واپسے پہلے ایک کانسٹیبل کو گھیر لیا اور اس کو بند کر کے ذبح کر دیا ۔

نادرات

نوٹ:- اس فہرست میں اکثر کتابیں (موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن) عربی ہیں جو فارسی یا اردو میں ہیں

قرآن شریف مترجم و تفاسیر و انجیل و زبور وغیرہ

قرآن مجید مترجم فارسی مع کشف الآیات واستخارہ ...... ۵ روپیہ
قرآن شریف بلا ترجمہ مطبوعہ اودہ پریس ۱۲ ر
قرآن شریف خوشخط بخط منشی اشرف علی ۱۵ ر
قرآن شریف سی ورقی ... ۵ ر
قرآن شریف ترجم فارسی مع استخارہ برحاشیہ زاد المعاد ..... ۵۰ ر
قرآن مجید مترجمہ سید زیرک حسین مع خواص الآیات
قرآن بخط نسخ و خط کوفی ...... ۲۰ ر
قرآن مجید مع تفسیر حسینی .. ۱۰ ر
تفسیر بیضاوی سورہ بقر .. ۵ ر
خلاصۃ الکشاف معرّب باعراب القرآن ۵ ر
تفسیر جلالین و کمالین ... ۱۰ ر
عرائس البیان فی حقائق القرآن ۱۵ ر
تفسیر بیضاوی طبع ایران ۳۰ ر
تفسیر منہج الصادقین فارسی ۳ جلد ۷۰ ر
ایضاً مع کشف الآیات ۸۰ ر
تفسیر حسینی ۸ ر
ایضاً طبع بمبئی ۱۲ ر
تفسیر فتح العزیز پارہ الم ۱۲ ر
تفسیر حسینی خط ٹائپ ..... ۲۰ ر
سواطع الالہام یعنی تفسیر بے نقطہ فیضی ۱۵ ر
قرآن مجید مترجم مع تفسیر حسینی خوشخط قطع کلاں ۶۰ ر
العہد الجدید مع مزامیر ۱۰ ر
تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۵ ر
جواہر القرآن طبع ایران ۱۰ ر
تفسیر اتقان فی علوم القرآن ۵ ر
منتخب الکلام من تفسیر الاعلام ۸ ر
تفسیر القرآن تشریح لغات القرآن ۴ ر
تبویب القرآن ۱۵ ر
تفسیر مرادیہ خط ٹائپ ۱۰ ر
سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس مقاصد الکتاب العزیز و فتح البیان فی کتاب القرآن ۵ ر
ولی القاری اردو ۲ ر
مختار البیان فی کتاب القرآن اردو ۲ ر
تفسیر آیات الاحکام ۳ ر
تحفۃ القراء فارسی ۳ ر
عہد جدید انجیل مقدس فارسی ۴ ر
ہولی قرآن انگریزی ۳ ر
کتاب المقدس قدیم و جدید ۱۰ ر

تفسیر قرآنی از سرسید حصہ کامل ۵ روپیہ
تفسیر مولانا شاہ عبد القادر یعنی موضح القرآن دو جلد ۵ ر
تفسیر قادری مقدمہ جلد دوم اردو ۱۰ ر
ایضاً جلد سوم تا حصہ گیارہ ۱۰ ر
ایضاً جلد سوم حصہ اول تا دہم ۸ ر
ایضاً جلد سوم حصہ ا ۵ ر
ایضاً جلد چہارم حصہ دوم تا ۱۴ ۵ ر
تحفۃ الطلاب ۳ ر
شرح تجوید ملا مختار فارسی ۴ ر
تحفۃ القراء ۵ ر
جید الحقایق فی تفسیر الدقایق فارسی ۴ ر
تاج التراجم ترجمہ فارسی ۱۰ ر
مفتاح التفاسیر فارسی ۱۰ ر
تفسیر یعنی علی شاہ فارسی منظوم ۱۳ ر
پورے قرآن کا ترجمہ نظم میں فرمایا ہے
بیان القرآن اردو ۲۵ ر
تفسیر مجددی تفسیر ردفی ۵۰ ر
ترادیح الارواح شرح تفسیر جلالین ۱۰ ر
تفسیر شیخ محی الدین عربی ۱۲ ر
تفسیر القرآن بلطایف البیان پارہ ۶ ۱۳ ر
بستان التفاسیر یعنی تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی اردو ۵ ر
قراء سبعہ ۱۵ ر
کوکب دری اردو ۶ ر
کتاب المقدس یعنی نیا اور پرانا عہد نامہ اردو ۸ ر
پارہ عم بچوں کی تفسیر ۱ ر
احسن القصص تفسیر سورہ یوسف فارسی ۱۵ ر
قرآن مجید مترجم مع تفسیر خلاصۃ المنہج موسومہ بہ تنویر البیان فی تفسیر القرآن فارسی ۲۵ ر
تفسیر فتح العزیز پارہ عم اردو ۵
آثار حیدری تفسیر امام حسن عسکری ۱۰
ترجمہ تفسیر جلالین ۱۰
تاریخ التفسیر اردو ۳
تفسیر فیض الکریم جلد اول تا جزو ۶ ۱۰
ایضاً جلد دوم تا جزو ۱۲ ۸
معجزات القرآن ۱

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن ۱۰ روپیہ
جزو سابع بہامشہ تفسیر ابی الفداء - یہ تفسیر نہایت کیاب ہے
ایضاً جلد ۸ ۱۰
مقدمہ تفسیر الفرقان از مرزا حیرت دہلوی اردو ۱۰
اعجاز التنزیل ر ۵
الازہار فاتحہ تفسیر سورۃ الحی اردو ۲ / ۴
از سید اشرف شمسی اردو
اقتباس الانوار من کلام العفار ۱۵
اعجاز التفاسیر اردو پارہ ۲ تا ۹ ۱۲
ایضاً پارہ ۱۸ تا ۲۵ ۱۲
ایضاً پارہ ۲۸ تا ۲۹ ۱۰
علوم القرآن از مرزا حیرت دہلوی ۳
اکسیر فی اصول التفسیر فارسی ۴
تفسیر جلالین طبع مصر ۸
تفسیر مدارک سورہ بقر ۴
بستان التفاسیر اردو ۸
تفسیر یعقوب چرخی فارسی ۴
تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ۶
تفسیر طبری بہامشہ تفسیر غرائب القرآن جزو اول و جلد ۴ تا ۶ و ۱۳ جلد ۸ تا ۱۰ و جلد ۱۶ تا ۲۲ و جلد ۲۷ ۶۰
تفسیر کبیر فخر رازی جلد دوم ۸
ایضاً جلد چہارم ۸
ایضاً جلد پنجم ۸
فوائد القرآن اردو ۵
کلید خزائن قرآنی اردو ۳۰
کتاب الہدیٰ و کشف الہدیٰ ۱۵
مکافات الخلان فی اصول التفسیر اردو ۵
تفسیر امام حسن عسکری طبع لکھنؤ ۱۰
دلیل الحیران فی کشف من آیات القرآن ۱۰
تفسیر خازن جلد اول و ثانی بہامشہ تفسیر مدارک ۲۵
ایضاً کامل ۴ حصہ ۵۰
تخریج الآیات ۶
تفسیر حضرت شاہی فارسی ۳۰
رہنمائے ایمان یعنی حقیقت قرآن ۳
جامع التفاسیر اردو ۴۰

زاد الآخرۃ قرآن منظوم اردو ۵۰
بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی اردو ۲۰
التقدیر اردو ۵
فاتحۃ العلوم ترجمہ جلد اول تفسیر کبیر اردو ۱۰
تسہیل التنزیل اردو ۲
تفسیر صافی ۵۰
ترجمہ ... انسان دین از خواجہ حسن نظامی ۵
تورہت عربی ۴۰
تفسیر حقانی اردو جلد ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ فی حصہ ۵
تفسیر اکبر اعظم اردو جلد ۳ و ۴ ۱۰
ایضاً جلد ۷ و ۸ ۱۰
ایضاً جلد ۹ تا ۱۲ ۲۰
تفسیر لوامع التنزیل فارسی جلد ۱ ۱۵
ایضاً جلد ۲ ۲۵
ایضاً جلد ۸ ۱۵
ایضاً جلد ۱۶ ۱۲

فقہ و اصول فقہ مذہب شیعہ

مجمع المسائل ۵ روپیہ
کفایۃ الاصول آخوند ۱۵
ترجمہ شرائع الاسلام فارسی ۶
ایضاً اردو ۴
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ۶ جلد کامل ۲۰۰
قوانین کامل ۳۰
ایضاً جلد دوم ۱۲
شرح لمعہ طبع عبد الرحیم ۴۰
ایضاً جلد دوم ۱۵
برہان الفقہ ۴ جلد ۶۰
ایضاً جلد اول ۱۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۴
ریاض المسائل شیخ کبیر ۴۰
درۃ الحائریہ ۱۰
رسائل شیخ مرتضیٰ ۱۰
معالم الاصول ۸

غایۃ المسؤل فی علم الاصول ۱۰
اسس الاصول ۱۰
عروۃ الوثقیٰ جلد اول ۱۵
جلد دوم سوم ۱۵
ذخیرۃ المعاد سوال و جواب فارسی طبع بمبئی کاغذ چکنا ۶
ایضاً کاغذ رف ۵
ایضاً طبع لکھنؤ ۶
زینۃ العباد فارسی ۳
معراج المومنین ۵
... ر ۱
جامع عباسی حواشی آقائی اردو فارسی ۵
جامع عباسی طبع بمبئی ۴
ایضاً طبع نولکشور ر ۳
... ر ۸
رسالہ شیخ مرتضیٰ انصاری ر ۲
خزینۃ المسائل جلد دوم اردو ۴
روایع الاحکام ترجمہ شرائع الاسلام جلد دوم اردو ۱۵
ایضاً جلد سوم ر ۱۴
ایضاً جلد چہارم ر ۱۵
... جلد ... ۳۵
تحفۃ زینۃ العباد فارسی ۱
زاد المتقین ر ۱
رسالہ جامعہ عربی ۱
ادامہ الزیارت فارسی ۱۰
شرح ... مختصر طبع نجف ۴
... ۲
... کاظم خراسانی ۱۰
غایۃ القصویٰ ترجمہ عروۃ الوثقیٰ بفتوے آقا سید کاظم یزدی طباطبائی ۱۵
صراط المستقیم فی اثبات الاعتقاد اردو ۱
خزانۃ المسائل فقہیہ ر ۳
وسیلۃ النجاۃ فارسی ۲
منتخب الرسائل ر ۲
زاد المتقین شیخ الشریعۃ ر ۲
رسالہ عملیہ میرزا محمد تقی شیرازی فارسی ۱
رسالہ عملیہ سید علی ر ۱
بغیۃ المقلدین ر ۱
شرایع الاسلام ر ۴
زاد المتقین ر ۲
انیس التجار ر ۱۰
عقاید الشیعہ ر ۵

نوٹ: جملہ قیمتیں روپیہ کے حساب سے ہیں۔

درس رحمت

بسلسلۂ اصلاح کی سینی مطبوعات

اس رسالہ میں امیر المومنین کے اس عہد نامہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت نے جناب مالک اشتر علیہ الرحمہ کے نام مصر کی گورنری کے موقع پر تحریر فرمایا تھا جس میں سلطنت کے آئین تعلیم فرمائے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

اس وقت جبکہ دنیا مادیت میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کی ہر چیز کو مادی نقطۂ نظر ہی سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے ضرورت ہے کہ اس کے سامنے ایک انسان کامل اور محسن انسانیت کے تعلیمات پیش کرکے اس کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کیئے جائیں۔

درس رحمت ہر رسالہ اردو میں شایع کیا جا رہا ہے اس کے بعد جلد ہی اس کا ہندی ترجمہ بھی پیش کیا جاویگا تاکہ ملک کی ہر ہر فرد تک ایک روحانی پیشوا اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث و مصلح کی آواز کو پہونچایا جاسکے۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر سے کثیر تعداد خرید فرماکر خود بھی مطالعہ فرمائیں گے اور اپنے حلقۂ اثر میں بھی ہر ہر فرد تک پہونچا کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

یہہ رسالہ اس وقت زیر طبع ہے۔ قیمت فی جلد ۶ر (چھ آنے) اور خرچہ ڈاک ۳ر (تین پیسے) ہوگا جس قدر جلدیں مطلوب ہوں جلد طلب فرمایئے تاکہ شایع ہوتے ہی ارسال خدمت کردی جاویں۔

الداعی الی الخیر۔ ناظم مرکز اصلاح۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری ۱۳۶۷ھ نمبر (۲۲)

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع، اقسام مشہورہ نوروز عالم افروز کہ ہدت و نحوست وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت ۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ و عجیب واقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہر حال یہ سالنامہ اس لائق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے۔ اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ

ہز اکسلنسی میر لائق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد۔

سنا والملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوشتری طاب ثراہ

علامہ رشید ترابی

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت ۸ر جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲ر

لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

ملنے کا پتہ کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ضرورت ہے

ہماری کمپنی کی مایہ ناز دوا بربنا مڈ جو سر کے درد نزلہ زکام بخار کے لئے

اکسیر ثابت ہوئی ہے

ہر شہر قصبہ میں ایجنٹوں سیل مینوں کی ضرورت ہے۔ ایجنٹوں اور سیل مینوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی۔

مینجر جوپیٹر میڈیسن کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۲۵۰۶ بمبئی ۸

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمان کا ظہور ہے

ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علامات الظہور ملاحظہ کیجئے۔ یہ ایک فارسی مستند کتاب کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم اور شریعت مدار آقا محسن صاحب نے سلیس اردو میں فرمایا ہے۔

قیمت ۳ر مجلد ۸ر

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

عقاید الشیعہ

ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ جس میں ضروری عقائد درج ہیں

مترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم

قیمت ۸ر زیر طبع ہے

عنقریب تیار ہوجائے گی

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹر نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

چندہ اخبار
سالانہ للعہ ششماہی للعہ
اجرت اشتہار
فی صفحہ للعہ فی انچہ کالم ۴عہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۱ - ۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر جو ہر ماہ کی ... شائع ہوگا
قیمت فی پرچہ ۲ر

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامؔ

معاون
عباس رضوی

مہتمم
محمد حسین

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

سالنامہ حیدری و جیبی جنتری
بابت ۱۳۶۷ھ تیار ہوگئی
جو ہندو دکن میں مشہور و معروف ہے
چھپکر تیار ہے
قیمت ۸ر صرف تواریخ کی حد ۱۲ر
خریداران انتخاب سے سالنامہ ... عہ
خریداران انتخاب سے جنتری ۱۰ر
نوٹ - خریداران انتخاب کو ایک جلد سے زائد
سالنامہ یا جنتری نہیں دی جائے گی خریداری
نمبر بتانا ضروری ہے
مہتمم کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

جلد (۱) | ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ م ۱۲ فروردی ۱۳۵۷ف موافق ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۸ء یوم پنجشنبہ | نمبر (۳۵)

فرشتۂ ارض کی پکار

ذاکر زیدی فتحپوری

مرے اللہ یہ دنیا بھی انسانوں کی بستی ہے ؟
جہاں کی ہر بلندی ــــــ مائل پرواز پستی ہے

جہاں حرف و حکایت ہوگئیں قرآن کی باتیں
پئے ایماں ــ اہانت ہوگئیں قرآن کی باتیں
جہاں جسم غرابت ہوگئیں قرآن کی باتیں
پئے اسلام ــ ذلت ہوگئیں قرآن کی باتیں

جہاں خوں چوستا ہے ظلم نصفت کے بدن سے
جہاں ہیں خار ظلم و جور بہتر ــ حق کے گلشن سے
جہاں شامیں تراشی جاتی ہیں ہر صبح گلشن سے
جہاں کی بزم آبادی ہے بدتر ــ کنج مدفن سے

جہاں کی ہر سحر جنتی ہے ظلمت کوش نظارے
جہاں ہے زندگی ایمان و دین حق کی خطرہ میں
اترتا ہی نہیں کوہ گنہ ــ انساں کی گردن سے
جہاں کے مرد بے بس ہوگئے عورت کے تن من سے

جہاں نام و نشاں باقی نہیں زہد و عبادت کا
جہاں کی عورتیں ــ مردوں پہ کرتی ہیں جہانداری
جہاں بے پردگی ــ آوارگی ــ تذلیل و بدنامی!
برستی رہتی ہے شام و سحر چوتھی کی دولھن سے

جہاں قرآن کے دشمن ــ جہاں ایمان کے رہزن
تری وحدت ہے خطرہ میں جہاں آپس کی ان بن سے
جہاں ایمان باطل پر ــ جہاں اسلام کافر کا
مسلماں ہیں جہاں کے بدتر از عکس برہمن سے

مرے معبود ــ یہ بستی بھی انسانوں کی بستی ہے ؟
جہاں کی ہر بلندی مائل پرواز پستی ہے !
جہاں پر زندگی کو زندگی ہنس ہنس کے ڈستی ہے
جہاں پر زیست مہنگی ہے ــ جہاں پر موت سستی ہے

گھٹا جاتا ہے دم ــ آقا مرا جاتا ہے گھبرا میں
اٹھانا اک قدم دشوار ہے خشکی کے دریا میں
اگر ہو حکم تو آجاؤں پھر جنت کے سائے پر
نہیں ہرگز نہیں تجھ کو ابھی رہنا ہے دنیا میں

اداریہ

مذہب اور سیاست

آج بھی مذہب اور سیاست کے باہمی رشتے کے بارے میں غور و فکر کرنے والے دو جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت مذہب کو سیاست سے کسی طرح بھی متعلق و مربوط کرنے آمادہ نہیں۔ دوسرا گروہ سمجھتا ہے کہ مذہب اور سیاست کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور ان میں جدائی ممکن ہی نہیں۔ ان دونوں مکاتیب خیال کا موازنہ کرنے یا کسی سے ٹکرانے اور کسی کو حق بجانب ثابت کرنے کی بجائے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حقیقت کی تلاش کچھ اس انداز سے کی جائے کہ ہر حق ناشناس "افسانہ زرند" جیسے گنج گراں مایہ سے محروم نہ رہے اور حق شناس حضرات اپنی صحت فکر کی گراں قدر متاع فقیرانہ پر قناعت کرے۔

اس نقطۂ نظر کے ساتھ اور اپنے موضوع کی نزاکت کو نظر انداز کئے بغیر ہم اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ بعض مسائل میں تصادم کسی اور حیثیت سے نہ سہی لیکن اخلاقی اصولوں کی بنا پر مفید ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اقبال نے ڈاکٹر نکلسن پروفیسر جامعہ کیمبرج کو اسلامی معاشرہ کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے ایک مکتوب میں لکھا تھا۔

"زندگی کے ارتقاء کے لئے تصادم بہت ضروری ہے لیکن اس کا مقصد یہ ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا کہ کمزور افراد و اقوام کو جو عیاری اور حیلہ گری کے فن میں چنداں مہارت نہیں رکھتیں، صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح جنگ کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے فتوحات کی ہیں اور میں اس بات کا بھی معترف ہوں کہ ان کے بعض قافلہ سالار ذاتی خواہشات کو دین و مذہب کے لباس میں جلوہ گر کرتے رہے ہیں۔ لیکن مجھے پوری طرح یقین ہے کہ کشور کشائی اور ملک گیری اسلام کے مقاصد میں داخل نہیں رہی ہے۔"

اگر اقبال کی تائید کرتے ہوئے اس امر کا اقرار کر لیا جائے کہ کشور کشائی میں مسلمانوں کو جتنی کامیابیاں ہوئی ہیں وہ اسلام کے مقاصد کے حق میں بیحد مضر ثابت ہوئیں اور صرف اقتدار کی ہوس ہی نے اس کے اخلاقی، اقتصادی اور معاشری نظام کو تباہ کر ڈالا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان فاتحین و سلاطین نے ملوکیت کی خدمتگاری انجام دی یا وہ مذہب کے پیرو رہے؟ آخر ان سلاطین نے مذہب و سیاست کو علیحدہ علیحدہ سمجھ کے کچھ پایا بھی یا نہیں!

ہم فیصلہ تو نہیں کرتے، پھر بھی کہنا پڑتا ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے بنیادی طور پر مذہب و سیاست کی دوئی و یکجائی کے تصور کی فکری و عملی پیکار کا آغاز ہوا، صدیوں تک رہا، آج بھی ہے اور نہ جانے کب تک رہے۔ اس وقت بھی فلسطین کا قضیہ، مصر و سوڈان کی کشمکش اور ترکی کا اپنے ہمسایہ سے خوف و ہراس، سیاست کی مذہب سے علیحدگی کا نتیجہ ہے یا ارتباط کا ثمر ایک بحث طلب مسئلہ ہے۔

ہمارے اس طریقۂ فکر کے بارے میں ممکن ہے کہ بعض تعریض پسند طبائع یہ کہیں کہ دوسروں کے اعمال پر نظر رکھنے کا کسی کو کیا حق ہے؟ یہ درست ہی سہی کہ اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا لیکن اسلامی معاشرہ کی ہیئت اجتماعی اور تصور ریاست کی کاملیت ہمیں اس عمل سے باز بھی نہیں رکھ سکتی اس پر بھی ہم اوروں کی خاطر یہ پوچھتے ہیں کہ مملکت حیدرآباد کے مسلم قائدین نے اسلام کی اشاعت اور اسلامی معاشرہ کے قیام و بقا کی کونسی قابل ذکر خدمات انجام دیں۔ یہاں کی مجلسوں اور انجمنوں کے کتنے ذمہ دار ہستیوں نے غیروں سے نہیں، اپنوں میں یہ کب کہا کہ اسلام نام ہے انسانیت کے اتحاد عمومی کا جس کو جغرافی حدود میں مقید اور قومی و نسلی امتیازات سے معزز نہیں کیا گیا۔ اگر اقتضائے وقت جان کر موجودہ طریقۂ فکر و عمل کو برداشت بھی کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ سب ہی اسلام کو چند کرسی نشینوں کی ذات میں مرکوز کر کے خاموش بیٹھ رہیں۔ پھر کرسی نشین بھی وہ جن کے ضمیر عوام کی خدمت کر کے آسودہ و مطمئن نہیں ہوتے بلکہ ان کے قلب کسی موہوم خطرے سے خوف زدہ رہتے ہیں اور ان کے دل کی ہر دھڑکن سرگوشی کرتی ہے کہ کہیں ان کے عوام ان سے کٹ نہ جائیں۔ ایسے معمورۂ ظلمت میں کوئی اللہ کا بندہ اٹھے اور کہے کہ بیشک اقتدار مسلمانوں کا حق ضرور ہے مگر اسلامی تعلیمات اور اسلامی معاشرہ کے حقیقی خط و خال سے آگاہی عوام کا پیدائشی حق ہے جس سے وہ محروم کر دئے گئے ہیں تو ایسے حقیقت پسند کو مرکز گریز قرار دیا جاتا ہے حالانکہ یہی "مرکز گریز" کل تک دین کا ناسمجھا گیا اور اس کی شرکت وجہ امتیاز بتائی گئی۔ مگر ان سیاسی رموز کو عامۃ المسلمین کیا سمجھیں جو اپنے ایام طفولیت ہی سے ہر معاملہ میں شہادت کو معراج ایمان سمجھ کر خوش رہنے کے عادی ہیں اور عوام کی اسی سادگی کا پورا پورا فائدہ زعمائے ملت کو پہنچتا ہے۔

ایسی ہی تری سیاست پسندی اور مذہب بیزارگی کا مظاہرہ ۲۵ فروری ۱۹۴۸ء کو نظام کالج کے تعزیتی اجتماع میں ہوا جس کی ذمہ داری بانیان جلسہ پر اور ان غیر محتاط مقررین پر بھی عائد ہوتی ہے جنہوں نے گاندھی جی کی موت کو غنیمت جان کر اپنی بات عوام تک پہنچانے کی کوشش کی لیکن موقع اور وقت کے انتخاب میں غلطی کے مرتکب بھی ہوئے۔

گاندھی جی کی موت، جیسا کہ مسٹر چرچل نے کہا قاتل کے "سفاکانہ جرم" کی وجہ سے سارے عالم انسانیت کے لئے "دلی صدمہ" کا موجب ہے۔ خصوصاً ہندوستان کی سیاسی آزادی کے حاصل کرنے میں جو مساعی آنجہانی مہاتما کی رہی ہیں ان کے پیش نظر وہ یقیناً سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ مگر جہاں غور و فکر کا فقدان ہو وہاں صداقت بھی سرپیٹ کے رہ جاتی ہے۔ نظام کالج کا ہنگامہ ایسے ہی فکری افلاس کا کھلا ثبوت ہے کیونکہ کسی کی موت کے تذکرے پر اظہار افسوس کے ساتھ ساتھ یہ کہہ دینا کہ ان کے قاتل اگر کسی دوسرے پر تشدد کو جائز رکھیں تو تشدد کا جواب تشدد سے دیا جائیگا، ہم کو سرشام بھیرویں گانے کے برابر محسوس ہوا جو فنی اصول سے عدم واقفیت کا ثبوت ہے ــــ اسی لئے اثر بھی مفقود رہا۔

ایسی غلطی کا اعتراف بروقت کر لیا جاتا تو بہت اچھا تھا مگر اب بعض ذی فہم لوگ پوچھتے ہیں کہ آخر "اصلاح" کے عنوان سے "فساد" کب تک روا رکھا جائیگا۔ کیا ایسی باتیں اسلام کو رسوا نہ کریں گی؟ اس عنوان پر آپ سب غور کریں!

حکایت گو لطیف نہیں لیکن طویل ہوگئی ہے اس لئے ختم کرنے سے پہلے ہم اپنے ہندو بھائیوں سے مہاتما کی موت پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف ہندو قوم بلکہ سارے ہندوستانیوں سے ایک ہوشمند ہستی ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئی ہے۔

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] (از [illegible] ضلع مراد آباد یو پی)

[illegible] خدا کی عظیم الشان قدرت اور بڑی بڑی نعمتوں میں غور و فکر کرتے تو راہ حق کی طرف [illegible] کے عذاب سے ڈرتے [illegible] آنکھیں بیدار کیا [illegible] چھوٹی سی مخلوق کی طرف [illegible] کرو جس نے اس کو کیسا محکم [illegible] کیسی مستحکم رکھی اس [illegible] کان بھی بنائے آنکھیں بھی بنائیں [illegible] بھی بنائی چیونٹی کے چھوٹے سے جسم اور لطیف ہیئت کو دیکھو [illegible] حقیقت اور لطیف ماہیت [illegible] معلوم ہوتی ہے نہ [illegible] زمین پر کس طرح چلتی ہے خدا کی جانب سے [illegible] ہدایت و الہام کیونکر رزق پر [illegible] جاتی ہے دانہ کو اپنے سوراخ کی طرف لے جاتی ہے گرمی میں جاڑے کے لئے اور [illegible] کے زمانے میں معذوری کے اوقات کے لئے جمع کر لیتی ہے اللہ اس کے رزق کا کفیل اور اس کو بقدر کفایت روزی عطا فرمانے والا ہے محسن حقیقی اس کو بغیر عطا کے نہیں چھوڑتا اور مالک [illegible] اس کو محروم نہیں رکھتا اگرچہ وہ خشک چٹان میں اور سخت پتھر میں ہو [illegible] پست راہوں میں جن سے [illegible] اس کے پیٹ میں جاتا ہے اور [illegible] آنکھیں اور کان [illegible] اس کو [illegible] بہت تعجب ہوگا اور [illegible] بیان کرتے کرتے تھک جاؤ گے [illegible] [illegible] [illegible] کوئی [illegible] اس [illegible] نہیں [illegible] کسی [illegible] اس کی [illegible] اگر تم [illegible] میں انتہا تک پہنچنے کی غرض سے آگے بڑھو گے تو دلیل و ثبوت سے یہی بات [illegible] کہ جو چھوٹی سی چیز کا خالق ہے وہی کھجور کے اتنے بڑے درخت کا پیدا کرنے والا ہے [illegible] ہر [illegible] شکل و صورت میں مختلف ہے اور [illegible] قوی و ضعیف اس کی خلاقیت کے نزدیک سب برابر [illegible] آفتاب چاند گھاس درخت پانی اور پتھر [illegible] کے [illegible] کی کثرت کو اور ان کی چوٹیوں کی بلندی کو [illegible]

فرق کو اور زبانوں کے اختلاف کو تو دیکھو اس شخص پر افسوس ہے جو مالک تقدیر اور مدبر عالم کا انکار کرے لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ خودرو گھاس کی طرح پیدا ہو گئے ہیں ان کا کوئی پیدا کرنے والا اور ان کی صورتوں کے اختلاف میں کوئی کار فرما نہیں ہے حالانکہ ان کو اپنے اس دعوے کی بناء کے لئے کوئی دلیل اور اپنے اس منصوبہ کی کوئی بنیاد نہ مل سکی کیا کوئی بنا بغیر بنانے والے کے یا کوئی کام بغیر کام کرنے والے کے ممکن ہے اگر تم چاہو تو اسی طرح ٹڈی کے متعلق کہہ سکتے ہو اس لئے کہ خداوند عالم نے اس کے لئے دو سرخ سرخ آنکھیں پیدا کی ہیں اور ان میں [illegible] روشن ڈھیلے چمکا دئے ہیں اس کو پوشیدہ کان دئے اس کے لئے اچھا خاصہ منہ بنایا اس کو قوی حس و ادراک عطا فرمایا دو دانت دئے جن سے چیزوں کو کاٹتی اور دو پیر دئے جن سے پکڑتی ہے کسان کاشتکار اپنی کھیتی کے متعلق اس سے ڈرتے ہیں اور اگر سب جمع ہو جائیں تب بھی اس کو نہیں دور کر سکتے یہاں تک کہ وہ اچھلتی کودتی کھیتی میں پہنچ جاتی ہے اور اس سے اپنی خواہشات پوری کر لیتی ہے اس میں اس قدر عجائب و صنائع حالانکہ اس کی بساط ایک پتلی انگلی کے برابر بھی نہیں پس بڑی برکت والا ہے وہ جس کو تمام اہل آسمان و زمین طوعاً و کرہاً سجدہ کرتے ہیں از راہ خضوع [illegible] رخسارہ اور چہرہ کو اس کی جناب میں خاک پر رگڑتے ہیں تسلیم اور عاجزی کے ساتھ اس کی اطاعت میں مصروف رہتے ہیں خوف و ہراس سے اپنا [illegible] [illegible] [illegible] ہیں پرندے اس کے حکم کے تابع ہیں وہ ان کے پر و بال کے اور ان کے سانسوں کے شمار کو جانتا ہے اس نے دریائی پرندوں کے قدم تری میں اور خشکی کے پرندوں کے قدم خشکی میں جما دئے ہیں ان کی غذاؤں کو مقدر فرما دیا [illegible] ان کی نسل کو جانتا ہے یہ کوا ہے یہ عقاب ہے یہ کبوتر ہے یہ شتر مرغ ہے ہر پرندے کو وہی چیز وجود میں لایا اور اس کے رزق کی کفالت فرمائی ابر [illegible] بادل پیدا کئے ان سے مینہ برسایا [illegible] ان میں [illegible] مقامات و اطراف کے [illegible] پس خشک ہو جانے کے بعد زمین تر ہو گئی اور قحط زدہ ہو جانے کے بعد اس میں گھاس اگ آئی

جل جلالہ و تعالیٰ شانہ :

نعرۂ حریت (نظم)

از جناب حکیم و ڈاکٹر میر ثامن علی صاحب نیساں

فغانِ بے اثر کیا کام آئیگی زمانے میں
صدائے تکبیرِ عابد کی سنا دو پھر ترانے میں

نہیں کم سیزدہ صد سال کچھ تو نے زمانے میں
اگر مقصدِ شہ کو کرو مت کر زمانے میں

صراط المستقیم دیں اسی مقصد کو کہتے ہیں
تصرف ہے اسی مقصد کا حق کے کارخانے میں

اگر ہوتی بیعت یزید رو سیہ کی شاہ دیں کرتے
تو رہتا نام کیا اسلام کا زندہ زمانے میں؟

یہی اک بات تھی اسلام کو جس نے رکھا زندہ
یہی اک راز بس مضمر تھا شہ کے سر کٹانے میں

امیدِ دوستی اور دشمنوں سے آلِ احمدؐ کے
جگہ دیتا ہے کوئی بجلیوں کو آشیانے میں

اٹھو اور دامنِ آلِ محمدؐ تھام کر اٹھو
کہیں منزل نہ کھو بیٹھو قدم کے ڈگمگانے میں

رہو گے خوابِ غفلت میں تم آخر اس طرح کب تک
سمجھ لو خوب اس کو ہو رہا ہے کیا زمانے میں

تمہارے ساتھ حق ہے حق پہ مٹنا ہو تو مٹ جاؤ
زمانہ کر رہا ہے کوششیں تم کو مٹانے میں

وہی تم ہو کہ جو صفین میں تھے ساتھ حیدرؑ کے
وہی تم ہو کہ اب قوت نہیں پاتے ہو شانے میں

دکھا دو آج پھر اس ہمت و جرأت کے جوہر کو
تھی جیسی جرأت و ہمت محمدؐ کے گھرانے میں

گلے پر تیر کھا کر یاد اصغرؑ کی کرو زندہ
کرو تقلید اکبرؑ کی سناں سینے پہ کھانے میں

تمہاری ہمتوں پر حشر تک اش اش کرے دنیا
نہ رہ جائے لہو ہی کی فقط سرخی فسانے میں

سبق آزادیوں کا قیدِ عابدؑ سے کرو حاصل
جلا دو داغہائے دل اندھیرے قید خانے میں

تم آزاد آئے ہو آزاد ہی اس دہر سے اٹھو
غلامی کی بھی کوئی زندگانی ہے زمانے میں

رکھو پیشِ نظر تم کربلا والوں کے مقصد کو
لہو پانی کرو اسلام کی کشتی بچانے میں

اسی مقصد کی خاطر دکھ اٹھا کر سیدانیاں کیا کر
دلا دوں یاد اک بچی کا مرنا قید خانے میں

بقا حاصل کرو تم راہ میں حق کی فنا ہو کر
قدم بڑھتا ہی جائے آگے ایذائیں اٹھانے میں

وہ موسم یاد ہے جب گھر سے نکلے تھے شہ والا
وہ گرمی تھی کہ طائر چھپ رہے تھے آشیانے میں

بڑھا لو پائے ہمت سر کو باطل کے کچل ڈالو
اگر کچھ چاہتے ہو اپنی تم عظمت زمانے میں

غلام شاہ مرداں موت سے ڈرتے نہیں نیساں
انھیں ملتی ہیں لاکھوں لذتیں تلواریں کھانے میں

اخبار انتخاب

پابندی سے شائع ہوتا اور روانہ کیا جاتا ہے اگر کسی ہفتہ کا پرچہ نہ پہنچے تو اسی ہفتہ اطلاع دیں ورنہ پرچہ ختم ہو جانے پر دوبارہ روانہ نہیں کیا جائیگا ؟

اردنا احفاندلک یا ابا عبداللہؑ

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام تو

مولانا [illegible] شاہ صاحب قبلہ

بڑے پیدا ہوتے ہیں بنتے نہیں جو بڑے ہوتے ہیں اون کے کام وعام بڑے ہوتے ہیں۔ اون کی بول چال اور اون کے رنگ ڈھنگ بڑے ہوتے ہیں۔ اونکے کارنامے بھی بلند ہوتے ہیں جن کارنامے بڑے ہوتے ہیں اونکے نام ہمیشہ ہوتے ہیں اون کی زندگی پائندہ رہتی ہے اون کو فنا نہیں ہوتی وہ بقا سے دوام کی ہوا میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور اوس بلند ترین منزلت کے عرش نشین۔ ہے جس کے اوپر انسان کی اور کوئی منزل ارتقا نہیں ہوتی۔

کیا دنیا۔ کیا دنیا کے کارنامے کیا دنیا کی شہرت اور کیا دنیا کے نام و نمود۔ دنیا آنی جانی اور آئی گئی کی بات ہے۔ نہ دنیا رہی نہ دنیا رہے گی۔ دنیا ہی نہ رہے تو دنیا کے کارنامے کہاں۔ دنیا کی نام آوری کیسی۔ دنیا کے کارنامے کیسے اور دنیا کے لوگ کہاں۔ دنیا نام و نمود دنیا نام ہے چند و فریب عالم چند روز کی بقا تھا۔ یہاں کی زندگی موت۔ یہاں کی عزت بے آبروئی۔ یہاں کی بڑائی ذلت۔ یہاں کا وقار وہاں کی بے وقری۔ یہاں کی بلندی وہاں کی پستی۔ یہاں نام و نشان وہاں بے نشان۔ یہاں کی دوستی وہاں کی بیگانگی [illegible] [illegible] آب [illegible] لا انساب بینہم

دنیا میں آنا۔ دنیا میں پیدا ہونا۔ دنیا میں پل کر جوان اور بوڑھے ہونا مگر دنیا سے کنارہ کش رہنا [illegible] دور رہنا البتہ مردانگی اور حقیقی بڑائی ہے دنیا میں رہنا اوس کی نہ سننا اور اوس کے نہ ہونا۔ اوس کی نہ کہنا اور اوس کی نہ ماننا [illegible] ہے۔ یہاں رہنا اور وہاں کے کام کرنا۔ یہاں بسنا اور اوس وطن کے لئے محنت کرنا انسانیت ہے اپنا ہر نفس۔ ہر سانس۔ ہر لمحہ [illegible] مالک سے وابستہ رکھنا۔ اوس کے نام جپا کرنا۔ اوس کے کام کرتے رہنا۔ اوس کو راضی رکھنا اوس کی یاد تازہ رکھنا۔ یہ ہے انسان کی قدر و قیمت۔ اسی کو کہتے ہیں کام ایسا کام ہے کارنامہ۔ انھیں کارناموں کے نام ہوتے ہیں۔ نام رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ نام ہیں جن کی شہرت فضاؤں میں گونجتی رہتی ہے اور جن کے نام ایسے نامور ہوتے ہیں۔ وہ آسمانوں پر درخشاں۔ زمینوں پر ثبت اور دلوں میں کندہ رہتے ہیں۔ مٹانے سے مٹ نہیں سکتے بگاڑنے سے بگڑ نہیں سکتے چھپانے سے چھپ نہیں جاتے۔ اون کے نام نسلوں میں چلتے ہیں۔ اون کے کام [illegible] بنے رہتے ہیں۔ اون کی ہستیاں بلند و بالا نظر آتی ہیں بلکہ اون کی مزاریں [illegible] عالم ہو جاتی ہیں۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما کی صدائیں اونکی گنبدوں سے گونجتی رہتی ہیں۔ ان کی زندگیاں زندوں کی [illegible] اون کی گفتار [illegible] اون کی رفتار [illegible] راہ۔ اون کی ہر بات [illegible] ہر چال خدا کے دل لگتی۔ [illegible] ان کے قول و فعل واجب التعمیل۔

کلام نعتیہ

از جناب نواب میر عباس حسین خاں صاحب بزم نبیرۂ نواب شجاعت جنگ شریف الملک وظیفہ یاب ناظم عدالت ضلع

خداوند دکھا دینا مجھے جہرا محمدؐ کا
خدا سے ذات کس بندہ کی واصل ہی محمدؐ کی
فرشتے سر بر آنکھوں پر ہمیشہ اس کو رکھتے تھے
یہی ہو ایک مرسل کیا کوئی ان کے برابر ہے
مٹانے دین حق کو کفر کیا طاقت یہ کیا قدرت
یہ تھے نور مجسم اور یہ تھے ظل الٰہی بھی
عدو کے ساتھ بھی پیش آئے تو کس مہربانی سے
ہوئے وہ بھی مسلماں جو عرب کے تھے بڑے مشرک

نکالا ہو نہ تیلی [illegible] نقشا محمدؐ کا
بشر کا حلم۔ حکم کبریا کس کا محمدؐ کا
کہو پڑتا زمیں پر کس طرح سایا محمدؐ کا
کسی نے کب وہ پایا ہے جو ہے پایا محمدؐ کا
قیامت تک بہے جائیگا یہ دریا محمدؐ کا
یہ صورت تھی تو سایہ کس طرح ہوتا محمدؐ کا
ملاطفت امت اور دشمن پہ یکساں تھا محمدؐ کا
پکار اوٹھے رہ بیشک دین ہے سچا محمدؐ کا

خدائے بزم بہر دو گا کل مقصود سے دامن
کرم مجھ پر جو ہو جائے مرے آقا محمدؐ کا

[illegible] کی شہرت ان [illegible] عالم [illegible] جانوں کے اندر [illegible] اور ان کے یہاں سے [illegible] خلایق لہم [illegible] فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرۃ۔

یہی معصوم و مقربین اور یہی [illegible] خدا کے راج [illegible] یہی برگزیدہ عالم [illegible] بڑے۔ ان کے کام خدا کے نزدیک بہت بڑے۔ انکی شان سے خدا کی شان نمایاں۔ ان کی آن بان سے خدا کی آن بان ہویدا ان کی صورت نورانی [illegible] ربانی۔ [illegible] انکا عالم [illegible] انکی [illegible] بارگاہ۔ خدا ان کا زندہ و پائندہ اور یہی زندہ و پائندہ [illegible] رفت [illegible] کان اللہ لہ۔

یہ وہ پاک و پاکیزہ نفوس اور ستودہ ذوات اقدس ہیں جن کی صورت گر خود [illegible] اور جن کی تخلیق آسمانوں اور زمینوں سے بہت پہلے ہوئی ہے ان کی آفرینش ہی آدم سے صدیوں پہلے کی ہے ما اشھدتھم خلق السمٰوات الارض و لا خلق انفسہم کے مصداق [illegible] ہیں اور یہی خلقت کائنات کے [illegible] اور اسی لئے ساری آفرینش سے پہلے ہی پیدا [illegible] اور [illegible] پاک رہے [illegible] الگ [illegible] جدا [illegible] رہے۔ دنیا میں بصورت بشر آئے اور [illegible]

مگر دنیا کی کوئی چھینٹ ان کے جامہ طہارت یا جسم اقدس پر نہ پڑ سکی۔ مالی ولد نیا [illegible] انکا قول تھا اور بلو دنیا عزتی غیری ان کا منشور رہا۔ دنیا سے انھیں لگاؤ تھا نہ دنیا میں کوئی میل ملاپ تھا۔ دنیا میں تھے اور رہے بسے مگر یہ رہے اور دنیا اپنی بلندی کے ساتھ دنیا رہی۔ دنیا کی ہوا تک اون کی طرف نہ مل سکی۔ خدا تھا۔ اور کچھ نہ تھا خدا تھا اور بے مکان تھا لا مکان تھا نہ [illegible] نہ ہستی تھی۔ نہ قریہ تھا نہ بستی تھی نہ سورج تھا نہ چاند۔ نہ آسمان تھا نہ زمین نہ عرش تھا نہ فرش۔ نہ آدم نہ بنی آدم خدا ہی خدا تھا اور [illegible] جلوہ گر تھا۔ یہی نور کی پاک تجلیاں ہوئیں اور انہی تجلیات [illegible] کا نام پنجتن پاک ہے اور یہی وہ نفوس ذکیہ ہیں جن کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطہرکم تطہیرا اسی پنجتن کا درخشاں آفتاب اسی فضا کا روشن چاند اسی ہالہ پر گھومنے والا ضیا بار سیارہ اسی قاب قوسین کا او ادنیٰ۔ اسی سدرہ کا منتہیٰ ہمارا حسین ہمارا پیارا حسین ہے شہیدوں کے پیشوا۔ صدیقوں کے تاجدار۔ اولیا کے امام و پیرانِ [illegible] کے طرۂ ناز تسلیم و رضا کے فرماں روا۔ سر استقامت کے پہاڑ۔ اہل فنا کے صدر نشین اور [illegible] ولایت کے [illegible] شہادت کے سراج حسین [illegible] ولایت ان کی [illegible] امامت ان کے صدقے [illegible] اور نبوت [illegible] باپ کے فرزند [illegible] محترم نانا کس کے نصیب۔ ان کی [illegible]

پاک ... انکے بھائی بہن پاک۔ انکی ماں پاک انکے باپ پاک اور انکے نانا پاک۔ انکی سرشت پاک۔ ان کا حسب نسب پاک ان کا گوشت پوست پاک۔ ان کا خون پسینہ پاک اور انکی جان پاک۔ پاک سے پاک۔ یہ سراپا طہارت۔ یہ سراپا عصمت۔ طہارت انکے پاؤں دھوتی رہی اور عصمت ان سے عصمت کہلائی۔ آیت تطہیر انکی اور یہ مجسم تطہیر۔ ... انکی اور قرابت انکی والضحیٰ ان کا سورۂ دہر ان کا۔ قرآن ان کا اور یہ قرآن کے۔ قرآن ان کا جواب اور یہ قرآن کے جواب۔ یہ سراپا ایمان لبرز الایمان کل الکفر انکی شان۔ جبرئیلؑ نے گہوارہ جھلایا تھا نبیؐ نے گودیوں میں کھلایا تھا دوش پر بٹھایا تھا اور بحالت سجدہ اپنی پشت اقدس پر رہنے دیا تھا۔

مگر آہ صد آہ۔ واے۔ صد واے کہ محرم سنہ ۶۱ھ کا یوم عاشورہ اسی نونہال محمدؐ اور علیؑ کے لال کے قتل کا دن تھا جس کا سال کے سال غم منایا جاتا ہے۔ عزاداری ہوا کرتی ہے۔ انھیں دنوں انکے علم استادہ ہوتے ہیں۔ مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ ہر زبان حسینؑ حسینؑ کہتی رہتی ہے ہر گوشہ سے ان کے نام کی صدا گونجتی رہتی ہے ان کا ذکر ہر جگہ ان کا نام ہر زبان پر ہے انکی یاد ہر دل میں۔ ان کا غم ہر نفس میں۔ آبادیوں سے دور۔ دنیا کے ایک گوشہ میں گمنام جگہ۔ ویران صحرا میں ایک دن حسینؑ جنگل میں منگل منا رہے تھے چند ساتھیوں کے ساتھ خدا کا نام بلند فرماتے ہیں۔ دین خدا کا پرچار فرماتے ہیں۔ دشمن ان پر حملہ کر دیتے ہیں ساتھیوں کو ان کے بال بچوں کو۔ انکے بھائی بندوں کو اور انکے ساتھیوں کو بے آب و دانہ بے جرم و خطا قتل کرتے ہیں اور حسینؑ اپنی اور اپنوں کی اس بزرگ ترین قربانی کا نذرانہ پیشگاہ خداوندی میں بصورت سجدہ سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ فرماتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ نذرانہ قبول۔ نذر قبول اور حسینؑ مقبول حسینؑ کا نام محبوب اور مقبول ہو گیا اثر ہے کہ آج حسینؑ محبوب القلوب ہیں۔

ایسی ہی قربانی آج عالمگیر قربانی ہو گئی۔ اسمٰعیل کی قربانی کو زمانہ بھولا اور حسینؑ کی قربانی کی یادگار قائم کر دی۔ کیا دنیا کی اس سرزمین پر اس سے بڑی بڑی خونریزیاں نہیں ہوئیں۔ کیا یہ سوکھی ساکھی زمین کروڑوں انسانوں کے خون سے تر نہ ہوئی کیا جلتی ریت پر کروڑوں لاشے نہیں تڑپے۔ مگر یہ داستانیں داستان بن کر رہ گئیں۔ یہ واقعات کہانیاں ہو گئیں۔ زمانہ نے ان ساری باتوں کو بھلا دیا یہ ساری چنگیز خانیاں لوح حافظہ سے مٹ گئیں۔ مگر واقعہ عاشورا جوں کا توں ہر دل و دماغ میں تازہ ہے ہر صفحہ تاریخ پر ثبت ہے۔ ہر در و دیوار پر کندہ ہے اور ہر نفس و روح پر نقش ہے۔ یہ اس لئے کہ حسینؑ کا یہ زریں کارنامہ اللہ کے واسطے تھا حسینؑ کی یہ قربانی خدا واسطہ کی تھی اسی لئے خدا نے اس کو ذبح عظیم فرمایا۔ جب خدا نے اس حسینی کارنامہ کو یاد رکھا تو خدائی اس کو فراموش کیونکر کر سکتی ہے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی جدہ وابیہ والائمۃ واخیہ۔

رحمۃ للعالمین

جناب برق موسوی صاحب

السّلام اے خیر خلق و رحمۃ للعالمین — السّلام اے سرور کونین ختم المرسلین
السّلام اے احمد و محمود محمود احد — السّلام اے خلق کامل صادق الوعدہ امین
السّلام اے وجہ ایجاد دو عالم السلام — السّلام اے افتخار انبیا و مرسلین
خود خدا مداح ہے تیرا بشر کی کیا مجال — حق ادا ہو مجھ سے تیری نعت کا ممکن نہیں
اے کہ نقش پا ترا ہے شمع صراط المستقیم — اے کہ تیری خاک پا ہے سرمۂ چشم یقین
فیض تیرا عام تیری ذات ہے خلق عظیم — وجہ ایجاد جہاں اے سرور دنیا و دین
مہد سے لیکر لحد تک تیرا ہر اک قول و فعل — وحی خالق کے مطابق ہے فدا ہے یقین
نوع انسان کیلئے ہے باعث امن و نجات — تیرا پیغام عمل اے رہبر دین مبین
یا محمدؐ اول و آخر ہے تیری ذات پاک — تو ہے نور اولین اور تو ہے ختم المرسلین
جز امیر المومنینؑ کوئی نہیں اپنا امیر — جز شہ ہر دو سرا اپنا کوئی سلطاں نہیں
یا محمدؐ مدح شاہوں کی نہیں کرتا کبھی — تیرا برق موسوی تیرا غلام کمترین

تو فخر رسولان سلف شاہ امم ہے

ازمولوی میر محمود علی صاحب لائق مرحوم و مغفور

یا احمد مختار تو سلطان امم ہے — تو بحر سخا کان عطا ابر کرم ہے
ہے ذات تیری نیک تو وہ نیک شیم ہے — قرآن میں ہر جائے تیری نعت رقم ہے
پھیلی ہے تیرے جسم مقدس کی جو خوشبو — گلزار جہاں رشک دہ باغ ارم ہے
تو مالک کونین ہے تو صاحب معراج — تابع ہیں ملک سب تیرے وہ تیرا حشم ہے
کیا قرب ہے حاصل تجھے رب دو جہاں سے — خالق ہے ہم تجھ سے تو خالق سے بہم ہے
عزت وہ موسیٰ ہے تو اور رشک وہ خضر — تو فخر رسولان سلف شاہ امم ہے
اکمل ہے تو اکمل ہے تو افضل ہے افضل — جتنی کریں تعریف تیری اتنی ہی کم ہے
ہے ذات تیری عالم اسرار الٰہی — تو صاحب اعجاز ہے تو شمع حرم ہے
ہے واسطے تعظیم کے استادہ ہر اک نخل — ہر شاخ چمن میں تیری تسلیم کو خم ہے
خلقت ہے تیری باعث ایجاد دو عالم — کیا فیض قدم ہے تیرا کیا فیض قدم ہے

کیوں آج نہ ہو لائق مداح کا دل شاد
جشن طرب مولد سلطان امم ہے

تیری جستجو ہے؟

کوہ سوار خلیل شاہ پوری

موسیٰ کے زمانے کا چرواہا ہوتا تجھکو اپنے گھر لاتا۔ بستر بچھاتا۔ ٹھنڈا ٹھنڈا دودھ پلاتا۔ تو سوتا تو پنکھا جھلتا تو سنتا تو گانا گاتا تو کہاں ہے مجھ شکستہ دل کوہ سوار کو مل جا . . . .

ہر صورت دوسری شکل سے نرالی ہے تیرے شجر قدرت کی ایک ڈالی ہے آدمی آدمی سے جدا جانور جانور سے جدا درخت درخت سے علٰحدہ پہاڑ پہاڑ سے تو ہر ایک اپنی صورت میں سب پہاڑوں سے الگ دریا ہے تو وہ بھی اپنے رنگ اور وضع قطع میں دوسرے دریاؤں سے نرالا غرض کہ ذرہ ذرہ میں فرق و امتیاز ہے . . . . . . واہ مولا تیرا کیا راز دنیا ہے . . . اکیلے خدا تو نے رحمت للعالمین کا لقب کس بشر کو دیا ہے وہ سورج چاند ہے تارا ہے یا مٹی کا دیا ہے سراج منیر کس کی شان میں فرمایا ہے اس منور چراغ تک ذرا ہم کو بھی پہنچا دے۔ ہم بھی اپنے بجھے ہوئے چراغ کو اس سے روشن کریں وہ چاند سورج تارا نہیں۔ مٹی کا دیا ہے مگر دوسروں میں اپنی روشنی ڈال سکتا ہے وہ سب سے اعلیٰ اور برتر ہے۔ ہم اس کو سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ جس کی زلفیں اندھیری رات کی طرح کالی کالی تھیں۔ جس کا چہرہ صبح کی نورانی روشنی کی طرح منور تھا۔ وہ جو خلق عظیم کا درجہ لے کر اس دنیا میں آیا۔ جس نے عیش و راحت تیرے نام پر لٹا یا تھا۔ اور دوسروں کو شاہانہ تخت دیا تھا۔ وہ جو کمبل کا کرتا پہنتا تھا۔ اور اپنے غلاموں کو سلطانی قبائیں پہناتا تھا۔ کاش خستہ دل کوہ سوار کو مل جائے . . . .

حضرت رسول خدا صلعم کے اصحاب

آنحضرت کے اصحاب ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے۔ سب کے حالات نہیں ملتے۔ چند ہزار صحابہ کے حالات مصنفین لکھ سکے۔ ان میں حسب ذیل حضرات بہت قابل قدر ہیں۔ (۱) جناب ابوذر رضہ۔ آپ کا نام جندب تھا۔ آپ کے والد جنادہ بن سفیان قبیلہ غفار کے ایک شخص تھے۔ جب آنحضرت مکہ میں تھے تب ہی آپ مسلمان ہوئے۔ مسلمان ہونے میں آپ کا چوتھا یا پانچواں نمبر تھا۔ مگر مولوی شبلی صاحب لکھتے ہیں "حضرت ابوذر جن کا اسلام لانے والوں میں چھٹا یا ساتواں نمبر تھا۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ وہ پہلے سے بت پرستی چھوڑ چکے تھے اور غیر متعین طریقہ سے جس طرح ان کے ذہن میں آتا تھا خدا کا نام لیتے تھے اور نماز پڑھتے تھے جب آنحضرت کا حال سنا تو اپنے بھائی کو بھیجا کہ صحیح خبر لائیں۔ وہ مکہ میں آئے اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن مجید کی سورتیں سنیں۔ واپس جا کر ابوذر سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو لوگ مرتد کہتے ہیں وہ مکارم اخلاق سکھاتا ہے اور جو کلام سناتا ہے وہ شعر نہیں کوئی اور چیز ہے تمہارا طریقہ اس سے بہت ملتا جلتا ہے۔ ابوذر کو تسکین نہیں ہوئی۔ خود مکہ میں آئے۔ زبان مبارک سے آپ کا ارشاد سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ وہ تمام عمر دنیاوی تعلقات سے الگ رہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص زر و مال جمع کرتا ہے وہ مسلمان نہیں چنانچہ اس بنا پر حضرت عثمان رضہ نے اپنے زمانہ میں ان کو مدینہ سے دور بھیج دیا تھا" (سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ نبی صلعم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو جنگ بدر و احد و خندق کے بعد پھر یہ آنحضرت کے پاس چلے گئے اور وہیں رہے۔ انھوں نے نبی صلعم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ میں ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ ہوگا۔ اور یہ کہ حق بات کہہ دیا کریں گے گو وہ تلخ ہو (آپ کے فضائل کے لئے یہ کافی ہے کہ) حضرت رسول خدا صلعم فرماتے تھے آسمان نے سایہ نہیں کیا ہے اور زمین نے اپنے اوپر نہیں اٹھایا کسی ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ راست گفتار ہو۔ نبی نے فرمایا کہ ابوذر دنیا میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے زہد پر چل رہے ہیں۔ خلیفہ اول کے مرنے پر یہ ملک شام چلے گئے اور وہیں رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انھوں نے معویہ کی شکایت پر جناب ابوذر کو بلا لیا اور ربذہ میں رہنے کی جگہ دی یہاں تک کہ وہیں آپ کی وفات ہوئی جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپ کی بی بی رونے لگیں۔ جناب ابوذر نے وجہ پوچھی تو کہا تمہارا کفن کہاں سے آئیگا۔ آپ نے کہا نہ رو۔ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تم میں سے ایک شخص ویران زمین میں مرے گا اس کی تجہیز و تکفین میں مومنین کی ایک جماعت شریک ہوگی وہ میں ہی ہوں۔ تم راستے میں جا کر انتظار کرو۔ واللہ میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ مجھ سے جھوٹ بیان کیا گیا ہے۔ بی بی جا کر راہ میں کھڑی ہو گئیں تو دیکھا کہ کچھ لوگ سواریاں دوڑاتے آرہے ہیں۔ بی بی نے جناب ابوذر کے انتقال کی خبر دی۔ وہ سب فوراً وہاں پہنچے اور غسل و کفن دے کر دفن کر دیا۔ یہ واقعہ سنہ ۳۲ھ کا ہے۔ جناب ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید تھے (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

کتاب مذکور میں جناب ابوذر کی جلاوطنی کو بہت مختصر کر کے لکھا ہے۔ جناب ابوذر رضہ شام میں بھیج دیئے گئے تھے۔ معویہ کی دنیا پسندی مشہور ہے۔ جناب ابوذر رضہ برابر سمجھاتے کہ یہ روش اسلام اور خدا اور رسول کے خلاف ہے۔ غرض وہ برابر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتے تھے۔ معویہ سے یہ باتیں برداشت نہ ہو سکیں حضرت عثمان رضہ کو لکھ بھیجا کہ ابوذر کو کسی طرف بھیج دیجئے۔ حضرت عثمان رضہ نے معویہ کو لکھا کہ ابوذر کو فوراً ایک بد رفتار ننگی پیٹھ والے اونٹ پر سوار کر کے کسی سخت مزاج رہبر کے ساتھ جو رات دن اونٹ کو دوڑاتا لائے اور کسی جگہ بھی نہ ٹھہرنے دے تاکہ ابوذر پر نیند کا ایسا غلبہ ہو کہ اس کی اذیت سے وہ میرا اور تمہارا ذکر کرنا بھول جائیں۔ میرے پاس بھیج دو۔ معویہ نے ایسا ہی کیا۔ جناب ابوذر بلند قامت کمزور۔ دبلے پتلے شخص تھے اور اتنے بوڑھے ہو گئے تھے کہ پورے سر

اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے۔ پھر آپ ایسے اونٹ پر سوار کئے گئے جس پر نہ کجاوہ [illegible] سائبان [illegible] اونٹ کو ہنکا کر لایا گیا۔ جناب ابوذر کو ایسی اذیت ہوئی کہ ان کی رانوں کا گوشت چھل چھل کر جدا ہو گیا تھا۔ اور بری حالت ہو گئی تھی۔ جب آپ اس تباہ حالی میں حضرت عثمان کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا اے جندب تجھے دیکھ کر کوئی آنکھ روشن نہ ہو اور دیر تک سخت کلامی کی۔ جناب ابوذر نے کہا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عثمان نے پوچھا کیا تم نے لوگوں سے رسول اللہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب بنی امیہ کی تیس اولاد ہو جائیگی تو وہ مال خدا کو اپنی دولت اور مال غنیمت قرار دے لیں گے۔ خدا کے بندوں کو لونڈی غلام بنا لیں گے اور خدا کے دین کو فریب کاری کر ڈالیں گے۔ حضرت ابوذر نے کہا ہاں میں نے خود سنا ہے کہ رسول اسی طرح فرماتے تھے حضرت عثمان کو غصہ آیا اور جناب ابوذر کو ربذہ کی طرف جلا وطن کر دیا جو مدینہ سے ۳ منزل پر جنگل میں ایک مقام تھا۔ یہ بھی حکم دیا کہ ربذہ سے باہر کہیں جانے نہ پائیں۔ مروان سے کہا کہ انکو اونٹ پر بٹھا کر مدینہ سے باہر نکال دو اور کسی کو ان کے رخصت کرنے کیلئے مدینہ سے باہر نہ جانے دینا۔ غرض آپ اس سختی سے نکال دیئے گئے اصحاب رسول کو اس کا نہایت صدمہ ہوا اور باوجود خلیفہ کے حکم کے بعض نے جناب ابوذر کو رخصت کیا جیسے مثلاً حضرت علی۔ امام حسن۔ امام حسین۔ جناب عقیل۔ ابن عباس۔ جناب عمار یاسر۔ جناب مقداد وغیرہ۔ ان لوگوں نے جناب ابوذر کو تسلی دی اور صبر کی فہمائش کی۔ جناب ابوذر سنہ ۳۰ھ میں جلا وطن کئے گئے اور سنہ ۳۲ھ تک زندہ رہے۔ آپ کے انتقال کے وقت آپ کے پاس آپ کی بیوی تھیں یا بیٹی اس میں اختلاف ہے۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب وغیرہ میں بی بی کو لکھا ہے۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۵۸۔ طبری۔ یعقوبی وغیرہ میں بیٹی کو لکھا ہے اور یہی صحیح تر معلوم ہوتا ہے جب وقت رحلت قریب ہوا تو آپ کی لڑکی نے کہا آہ بابا میں اس جگہ اکیلی ہوں اور لا وارث ہوں۔ آپ کو دفن کس طرح کر سکوں گی جناب ابوذر نے کہا خوف نہ کر بہت جلد چند دیندار مرد یہاں آیا چاہتے ہیں۔ دیکھ کوئی نظر آتا ہے یا نہیں صاحبزادی نے کہا نہیں۔ جناب ابوذر بولے شاید ابھی میرا وقت نہیں آیا ہے کچھ دیر کے بعد پھر پوچھا اب کوئی دکھائی دیتا ہے صاحبزادی بولیں ہاں کچھ سوار اسی طرف چلے آرہے ہیں۔ جناب ابوذر جوش میں بولے اللہ اکبر۔ خدا اور اس کے رسول کیسے سچے ہیں۔ اب میرا سر قبلہ کی طرف کر دے اور جب وہ سوار یہاں پہنچیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور جس وقت وہ میری تجہیز و تکفین اور دفن سے فارغ ہو جائیں تو ان کے لئے یہ بکری ذبح کرنا اور میری جانب سے قسم دے کر کہنا کہ بغیر کھانا کھائے ہوئے تم لوگ یہاں سے نہ جاؤ۔ اتنا کہکر جناب ابوذر انتقال کر گئے۔ اس کے بعد وہ سوار وہاں پہنچے تو صاحبزادی نے ان لوگوں سے کہا کہ ابوذر صحابی رسول کا انتقال ہو گیا اور بے گور و کفن پڑے ہیں۔ یہ سنکر وہ سوار جو تعداد میں سات تھے سواریوں سے اتر پڑے ان میں مالک اشتر بھی تھے جناب ابوذر کی یہ وہ سب بہت روئے اور مالک نے غسل و کفن دینے کے بعد نماز جنازہ پڑھکر سب نے دفن کیا جب اس سے فارغ ہو چکے تو لڑکی نے کہا بکری یہ ہے۔ آپ لوگوں کو قسم دی ہے کہ بغیر کھانا کھائے ہوئے یہاں سے تشریف نہ لیجائیے۔ ان لوگوں نے بکری ذبح کی اور کھانا کھانے کے بعد اس لڑکی کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جناب ابوذر کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ حضرت علی کو حضرت رسول خدا کا خلیفہ بلا فصل جانتے تھے۔ مسجد رسول میں بیٹھ کر یہ تقریر کرتے تھے اے لوگو جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہ جانتا ہو وہ اب جان لے کہ میں ابوذر غفاری ہوں میرا نام جندب بن جنادہ ربذی ہے۔ خدا نے حضرت آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالم والوں پر برگزیدہ کیا ہے۔ حضرت آدم کے علم بلکہ کل فضائل کے وارث حضرت محمد مصطفےٰ ہیں جن کو تمام انبیاء پر فضیلت حاصل ہوئی تھی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے وصی اور وارث علم حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔ اے وہ امت جو اپنے نبی کے بعد حیران و سرگردان پھر رہی ہے اگر تم اپنے نبی کے بعد خلیفہ بنانے میں اسی شخص کو مقدم کرتے جس کو خدا نے مقدم کیا ہے۔ اس شخص کو مؤخر کرتے جسے خدا نے مؤخر کیا ہے اور اسلام کی حکومت اور حضرت رسول خدا صلعم کی میراث اپنے نبی کے اہل بیت ہی کو قرار دیتے تو خدا کی نعمتیں تمہارے سروں کے اوپر اور قدموں کے نیچے سے بے حد و حساب حاصل ہوتیں اور خدا کا کوئی دوست فقیر و محتاج نہیں رہتا اور فرائض خدا کا کوئی حصہ بیکار نہ جاتا اور کبھی دو شخص حکم خدا میں اختلاف نہیں کرتے اس لئے کہ ہر امر کا علم ان بزرگوں کو اپنے نبی کے اہل بیت کے پاس مطابق کتاب خدا و سنت رسول موجود ملتا لیکن جب تم لوگوں نے اس کا خیال نہیں کیا اور جو کچھ اپنے نفس کی پیروی کرنا تھا کر چکے تو آپ اپنے کرتوت کے وبال کا مزہ چکھو

عظمت و جلالت کو کوئی شخص بیان نہیں کر سکتا۔ صاحب استیعاب نے لکھا ہے کہ وہ علم کے خزانہ تھے حضرت امیرالمومنین سے لوگوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو فرمایا [illegible]

تاریخ اسلام و عالم

(قسط ہشتم)

بسلسلہ انتخاب ۲۴ مورخہ ۷ ربیع الاول

(۱۲۹) الیسع۔ (۱۳۰) یونس عم۔

(۱۳۱) سموئیل عم۔ عمالقہ مغاربہ کے بادشاہ جالوت پر غالب آکر دیار شام پر لشکر کشی کی اور فتح پائی اور شام سے تابوت سکینہ کو ۴۴ پیغمبر زادوں و ملک زادوں کے ساتھ لے گیا۔

(۱۳۲) طالوت۔ سبط بنیامین بن یعقوب تھے اور بسبب طول قامت کے موسوم بہ طالوت ہوئے اور حسین بھی تھے تین سو تیرہ آدمی لے کر جالوت سے لڑے جالوت بڑا جابر بادشاہ تھا۔ ایک عمامہ اس کے سر پر تھا کہ جس کو تیس آدمی اٹھاتے تھے۔ (۱۳۳) داؤد عم۔ (۱۳۴) سلیمان عم

(۱۳۵) لقمان حکیم۔ آپ کی نبوت میں اختلاف اور حکمت پر اتفاق ہے۔ آپ کے نصائح مشہور ہیں۔ دیار نوبہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ یہ سیہ فام او باعور کے فرزند تھے اخبار الدول آثار الاول میں آپ کے باپ کا نام عنقا لکھا۔

(۱۳۶) ارمیا عم خلیف کے بیٹے تھے۔ (۱۳۷) دانیال عم

(۱۳۸) عزیز عم۔ (۱۳۹) زکریا عم

(۱۴۰) یحییٰ عم۔ (۱۴۱) عیسیٰ عم

(۱۴۲) حنظلۃ الصادق عم۔ ابوصفوان کے بیٹے تھے۔ کفار مشرکین کے ہاتھ سے بعہد قیاوس بادشاہ کے مقتول ہوئے اہل رث کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور سرزمین رث میں ایک بہت بلند پہاڑ موسوم بہ فتخ کے ہے جس پر بڑے بڑے طائر رہتے ہیں۔ چنانچہ عنقا جس کا منہ مثل انسان کے ہے اور چہار بازو رکھتا ہے اور بسبب درازی گردن عنقا سے موسوم ہوا اسی پہاڑ پر رہتا تھا۔

(۱۴۳) جریح راہب۔ بعمر ۱۳ سالہ عزلت اختیار کی آخر کار ایک زانیہ نے ان کو متہم بہ زنا کیا قتل کا حکم ہونے کے بعد جنین کی شہادت کی وجہ بری ہو کر بچ گئے

(۱۴۴) برصیصا عابد۔ رہبان بنی اسرائیل سے تھے اور بڑے عابد و زاہد و صاحب کرامت تھے۔ ۷۰ سال عبادت خدا کرنے کے بعد وسوسہ شیطان سے دختر بادشاہ بنی اسرائیل سے مباشرت کی اور بحکم حاکم سولی پر چڑھائے گئے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

(۱۴۵) شمسون۔ بنی اسرائیل سے تھے۔

(۱۴۶) خالد بن سنان عبسی۔ حضرت اسماعیل عم کے اولاد سے تھے۔ آتش سنگستانی اعراب کو بجھا دیا اور خبر دی تھی کہ میرے مرنے کے بعد ایک گورخر میرے قبر پر آکر روئیگا اور تین دفعہ آواز دے گا اوس کو مار کر میری قبر پر ڈال دنیا میں زندہ ہو کر دنیا و آخرت کے حال سے خبر دوں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن گورخر کو مارتے وقت مانع ہوئے اور قبر سے باہر نہیں نکلے۔

مختصر حالات انبیائے مرسل کہ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار مشہور ہیں

سنہ ۳۰ ہزار مرسل و باقی نبی ۔ مختصر حالات

(۱) آدم۔ مدت عمر ۹۱۲ سال یا ۱۰۰۰ سال۔ آپ کی تفصیلی حالات بشمول حال حوا سابقہ پرچہ انتخاب میں لکھا جا چکا ہے آپ کا لقب صفی اللہ اور کنیت ابوالبشر ہے آپ کے ۲۱ فرزند اور ۲۰ دختر تھیں جن میں صرف حضرت شیث اکیلے پیدا ہوئے تھے اس لئے اپنا جوڑا ایک حور کے ساتھ کر لیا تھا۔

حضرت آدم کا حلیہ یہ سرخ چہرا۔ فراخ چشم۔ بلند گردن۔ بے محاسن و گیسو بافتہ۔ مابین حضرت آدم و ختم المرسلین کے ۵۵۰۵ سال کا ہے اور بقول بطلیموس مابین ہجرت خاتم انبیا و ہبوط آدم عرصہ ۶۲۱۶ سال کا ہے اور قلم سریانی تھا۔

(۲) شیث ابن آدم۔ مدت عمر ۹۱۱ سال آپ کا حال بھی انتخاب کے سابقہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ لفظ شیث سریانی بمعنی ہبۃ اللہ و صاحب کتاب ہے ان کو ادریا یعنے معلم اول بھی کہتے ہیں زمین شام میں اقامت رکھتے تھے اور قلم صولیانی تھا۔

(۳) ادریس ابن برد۔ مدت عمر ۱۴۰۰ سال عبرانی زبان میں ان کا نام اخنوخ ہے سو شہر آباد کئے صاحب کتاب ہیں مخلوق کو ۷۲ طرح سے دعوت کرتے تھے ۲۹ رمضان کو خداوند عالم نے ان کو بہشت برین پر لیجا کر جگہ دی آپ بسبب کثرت درس و تدریس و صحف آبائے بزرگوار موسوم بہ ادریس ہوئے اور خداوند عالم نے اولاد قابیل کی ہدایت کے لئے آپ کو خلعت نبوت عطا فرمایا آپ اپنی امت کو طوفان نوح کے واقعہ کی خبر دی تھی اور سویدان بادشاہ مصر نے ایک گنبد بزبان مصر میں طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے آپ کے ایما سے بنوایا تھا کہ جو اب تک موجود ہے آپ پر صحیفے نازل ہوئے آپ کے بیٹے کا نام متوشلخ ہے اور سب سے پہلے گھوڑے کی سواری آپ نے کی اور قلم برباری تھا آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔

ایک روز جبرئیل نے آپکے ہاتھ سے حکمت لیکر دریا میں ڈال دی تاکہ بعض اسرار ربوبیت کھل نہ جائیں آپ ۱۶ سال تک نہ کھائے اور نہ سوئے یہاں تک کہ مجرد روحانی و عقل رہ گئے۔

(۴) نوح ابن مالک یا لمک۔ مدت عمر ۹۵۰ سال۔ آپ کا حال بھی سابقہ انتخاب کے پرچہ میں لکھا جا چکا ہے مجملاً یہ کہ آپ کی امت پر طوفان آیا اور سوائے ان کے جو کشتی پر تھے سب ڈوب گئے اور کشتی چوب ساج کی تھی جو ایک شخص اور حضرت کے تین لڑکوں نے تعلیم جبرئیل بنائی تھیں انابراد ربا ہراس کشتی کے تقیہ و قار سے مطلا تھا اس کا طول ۱۲۰۰ گز اور عرض ۶۰۰ گز ارتفاع ۳۰ گز اور ۳ طبقہ کا تھا آپکا حلیہ یہ تھا۔

سپید رو۔ جعد مو۔ بزرگ سر۔ سرخ چشم اور قلم ان کا جوزی تھا حضرت آدم سے ۱۱۰۰ سال گذرنے کے بعد آپ پیدا ہوئے۔

(۵) ہود ابن عبداللہ یا شالخ مدت عمر ۴۶۴ سال آپ کے قوم نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ چنانچہ عذاب آندھی ۸ روز ۷ شب ان پر نازل ہوئی اور حضرت کی دعا سے بعد سے (۷) سال تک پانی نہیں برسا روسائے قوم نے لقیل وغیرہ (۷۰) اشخاص کو واسطے طلب بارش پانی کے مکہ بھیجا مکہ مکرمہ میں اوس زمانے میں سکنائے مکہ کی ایک جماعت فرزندان عملاق یا عملیق سے تھے کہ ان کو عمالقہ بھی کہتے ہیں اور شریف مکہ معاویہ بن بکر تھا آخرش لقیل مکہ میں معاویہ کے گھر آکر ایک مہینے کے بعد استدعائے باران کی تین ٹکڑے ابر کے سرخ و سپید و سیاہ ظاہر ہوئے اور بولے کہ ہم تینوں میں سے ایک ٹکڑے کو اختیار کر لقیل ابر سیاہ کو اختیار کیا حضرت ہود ۴۰۰ اہل ایمان کے ساتھ مصر چلے گئے اور قوم عاد تباہ ہو گئی یہ حادثہ صرصر عظیم سنہ ۳۰۴۲ ہبوط آدم کے بعد واقع ہوا آپ کے زمانے میں ایک شخص لقمان تھا جس کی عمر بسبب دعا کے بقدر ۷ کرگس بحساب فی کرگس ۸۰ سال کی ہوئی

(۶) صالح ابن عبید۔ مدت عمر ۲۸۰ سال اللہ تعالیٰ نے ان کو قوم ثمود کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ چنانچہ پتھر سے اونٹنی آپکے معجزے سے نکلی امت نے اس کی کونچیں کاٹیں ان پر بجلی کا عذاب نازل ہوا کہ وہ سب مر گئے یہ حادثہ ۳۱۲۱ بعد ہبوط آدم کا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں فوت ہوئے

(۷) لوط ابن ہاران۔ مدت عمر ۲۷۰ سال آپ اسلام کی دعوت فرمائی آپ کی قوم لڑکوں سے لواطت کرتی تھی اس لئے آسمان سے پتھر برسے اور شہر الٹ گیا یہ واقعہ ۳۲۴۲ بعد ہبوط آدم کا ہے آپ گندم گون فرو ہشتہ مو طول بروہ غضبناک تھے اور حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے

گاندھی جی کی کہانی

گاندھی جی کا پورا نام موہن داس کرم چند گاندھی تھا۔ آپ ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے راجکوٹ اور لندن میں تعلیم حاصل کی۔ بیرسٹر کی حیثیت سے وہ اپنی ابتدائی زندگی گزار کر سیاسیات میں داخل ہوگئے۔ ہندوستان میں قومیت پرستی کے تحریک کے سلک کی تشکیل میں ان کا سب سے بڑا حصہ ہے زندگی کی برائے نام مصری یا مادی قدروں کے منکر اور ایک زاہد خشک کے انداز میں زیادہ تر السٹائی کے طریق پر وہ روحانیت کے بہت زیادہ قائل تھے۔

بیرسٹری کا پیشہ انہوں نے جنوبی افریقہ میں نہایت کامیابی سے انجام دیا اور برطانوی حکومت کی جنگ بوئیر زولو قوم کی بغاوت کے علاوہ پہلی جنگ عظیم میں بڑی مدد دی۔ افریقہ سے وہ بمبئی چلے آئے اور یہاں وکالت شروع ہی کی تھی کہ اس پیشہ کو دوسری مصروفیات کی بناء پر خیرباد کہنا پڑا۔ ۱۹۱۹ء میں انہوں نے ستیاگرہ کی مہم آغاز کی ترک موالات کی تحریک ۱۹۲۰ء میں چلائی اور علی برادران کی تحریک میں ان کا ساتھ دیا۔ ۱۹۲۲ء میں انہیں قید کردیا گیا اور ۱۹۲۴ء میں چھٹے۔ اپنے ایثار اور قربانی کی بدولت کانگریس کے کرتا دھرتا بن گئے اور ان کے الفاظ لاکھوں ہندوستانیوں کے لئے قانون کا حکم رکھتے تھے۔

۱۹۳۰ء میں انہوں نے قانون نمک کی خلاف ورزی کی۔ ۱۹۳۱ء میں وہ کانگریس کے صدر تھے۔ ۱۹۳۰ء میں نظر بند ہوئے لیکن تھوڑے دنوں بعد رہا ہوگئے اور ۱۹۳۱ء میں انہوں نے گول میز کانفرنس منعقدہ لندن میں شرکت کی۔ گاندھی پیکٹ ۱۹۳۱ء اس کی یادگار ہے۔ ۱۹۳۲ء میں پھر انہیں نظر بند کیا گیا اور ۱۹۳۳ء میں رہا ہوئے۔

راجکوٹ کے مسئلہ پر ۱۹۳۹ء میں انہوں نے مرن برت رکھا اور ہندوستان کے چیف جسٹس سے مصالحت کرائی۔ ۱۹۴۰ء میں انہوں نے پھر ستیاگرہ کی مہم شروع کی۔ کانگریس کے دو آنے کے رکن بھی نہ ہوتے ہوئے وہ اس کے کرتا دھرتا تھے دوسری جنگ عظیم میں حکومت نے ان کی شرائط جب تک نہ مانیں انہوں نے عدم تعاون جاری رکھا۔ اگست ۱۹۴۲ء میں ہندوستان چھوڑدو کی تحریک چلائی اور ۱۹۴۴ء تک قید رہے ہریجنوں کیلئے انہوں نے اچھوت اُدھار کی تحریک آغاز کی ۱۹۴۵ء کی شملہ کانفرنس میں شرکت کی بعد ۱۹۴۶ء میں کابینی وفد سے انہوں نے بات چیت کی اور ہندوستان کو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء میں آزاد ہوتے دیکھ لیا۔ بنگال اور دہلی کے امن کے لئے ان کے عبادت قوم پر تازہ ترین احسان کی طرح تاریخ میں یادگار رہیں گے۔

اعلیحضرت جلالت الملک کے الم انگیز تاثرات

ہندو مسلم اتحاد کیلئے گاندھی جی نے اپنے کو قربان کردیا

پنڈت نہرو کو برقیہ۔ اعلیحضرت بندگان عالی نے مہاتما گاندھی کے سانحہ ارتحال پر حسب ذیل تار پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے نام روانہ فرمایا ہے:۔

"یہ اطلاع انتہائی الم انگیز ہے کہ مہاتما گاندھی گولی کا نشانہ بنادئے گئے۔ وہ صداقت اور عدم تشدد کا مجسم نمونہ تھے اور صرف ان ہی کی مساعی اور قربانیوں سے ہندوستان نے بالآخر آزادی حاصل کی۔ اپنے زمانے کے وہ عظیم ترین انسان تھے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے انہوں نے اپنے کو قربان کردیا۔ ان کے عظیم کارنامے ہندوستان اور ساری دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہیں گے اس صدمہ عظیم میں میں آپ کے اور ان کے ارکان خاندان سے اپنے دلی رنج و غم اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور خلوص کے ساتھ متوقع ہوں کہ مہاتما گاندھی نے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنی زندگی وقف کرکے جو راہ دکھلائی ہے ہندوستان اس پر گامزن رہے گا۔"

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو (مقدوم)

(از محافظ الدین حیدر)

موجودہ صدی میں کرۂ ارض پر صرف ایک ہی ہستی ایسی تھی جو مذکورہ بالا شعر کی تفسیر مجسم تھا اور یہی وہ منزل ہے جہاں انسان انسان نہیں رہتا دیوتا بن جاتا ہے۔ تاریخ اس کی شاہد ہے۔

سفاک قاتل نے مہاتما جی کا خون نہیں کیا۔ مہاتما تو امر ہوتا ہے۔ خون ہوا۔ انسانیت کا، ہندوستان کی سیاست کا اور ہندوستان کے قومی وقار کا!

مہاتما جی ہم میں نہیں ہے لیکن ان کا احسان ہم پر ہمیشہ رہے گا۔ ہم میں سیاسی شعور بیدار کرنے کا، ہم میں عزم و یقین پیدا کرنے کا، ہم کو جذبہ جہاد سکھانے کا، ہم کو آزادی کے نئے دور میں لانے کا انسان اور فرقہ داری ہم آہنگی کی جانب توڑ کوشش کا احسان۔ جنہوں نے آخر مہاتما کی جان تک بھینٹ لے لی۔

قوم و ملت کے لئے کچھ اصول معین کردینا آسان ہے لیکن ان ہی اصولوں پر گامزن ہوتے ہوئے مرنا بہت بڑی بات ہے اور ایسے بہت بڑے آدمی بہت کم ہوئے ہیں۔ بڑا آدمی وہی ہے جو اپنے اصولوں پر مرے۔

مہاتما جی کی آتما کو سکون پہنچانے اور شانت رکھنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ان کی آخری کوشش کو عملی جامہ پہنائیں اور عہد کریں کہ فرقہ واری ہم آہنگی پیدا کرکے رہیں گے۔

عدم تشدد کے مبلغ پر بہیمانہ تشدد

(عباس رضوی)

ہندو سماج کا وہ مصلح اعظم جس نے صلح، شانتی کی تلقین اور اصلاح قوم کیلئے اپنی زندگی وقف کردی اور غلام ہندوستانیوں میں آزادی کا شعور پیدا کیا۔ اتنا نیک نفس کہ ہر شخص اس کا احترام کرتا ہے لیکن اسی کی قوم کے ایک ناقدر شناس، تنگ انسانیت، بزدل فرد نے اس کی نیکیوں اور خدمات کا صلہ اس کے قتل کی شکل میں دیکر ہندوستان سے انسانیت کا قلع قمع کردیا اور ہندو سماج کی حمیت اور آبرو کو خاک میں ملا ڈالا۔

اس میں شک نہیں کہ گاندھی جی کا ہندو بہت زیادہ احترام کرتے ہیں اور ان سے بحد محبت رکھتے ہیں۔ یوں تو ان کی ذات سے غیر ہندو افراد کو بھی محبت تھی۔ لیکن ہندو ان سے عقیدت کا ثبوت ان کے سکھائے ہوئے ان اصول پر کاربند ہوکر دے سکتے جن کی خاطر گاندھی جی کو بڑی بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا گو وہ اب مادی شکل میں باقی نہیں رہے لیکن ان کا نام ان کے بلند کردار کی وجہ سے باقی رہے گا۔ اور سنجیدہ افراد ان کو یاد کرتے رہیں گے ہندوستانیوں سے ان کی آتما کو اسی وقت شانتی مل سکتی ہے جبکہ وہ اپنے میں سے دہشت انگیز اور انسان دشمن عناصر کا خاتمہ کرکے صلح و آشتی کی زندگی بسر کریں گے۔

بلدیہ کانپور گاندھی جی کا مجسمہ نصب کریگی

کانپور ۴ ر فروری۔ بلدیہ کانپور نے گاندھی جی کا ایک مجسمہ نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت میسور نے گاندھی جی کے شریر کی راکھ طلب کی ہے

بنگلور ۵ ر فروری حکومت میسور نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ وہ گاندھی جی کے شریر کی کچھ راکھ اس ریاست کو بھی دے۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

عالم

روسی حکومت کی ۔۔۔ سالگرہ۔ ماسکو ۔۔۔ فروری کو ۔۔۔ نے اس (۳۰) سالہ ۔۔۔ ہزار جرمن فوج پر (جو اسٹالن گراڈ ۔۔۔) ۔۔۔ کی آخری فتح کی پانچویں سالگرہ کی تقریب منائی۔

ایٹمی طاقت کی نمائش۔ نیویارک ۔۔۔ فروری۔ نیویارک میں قدرتی تاریخ کے ۔۔۔ میوزیم میں ایٹمی طاقت کی ایک نمائش ہو رہی ہے ۔۔۔ امریکہ کے ایٹمی طاقت کے کمیشن کے زیر اہتمام ہو رہی ہے اور اس کا مقصد ایٹمی طاقت کو روزمرہ کے استعمال کی چیز بتانا ہے۔

انگلستان کے ایک ممتاز امیر کی وفات

لندن ۵ رفروری۔ انگلستان کے ایک ممتاز امیر لارڈ ڈربی نے کل یہاں اپنی قیام گاہ پر بیاسی سال کی عمر میں وفات پائی آنجہانی کو گھوڑ دوڑ کی دنیا میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا

ایٹم بم کوئی راز نہیں رہا۔ نیویارک ۔ ۳ رفروری۔ بین الاقوامی ایٹمی کنٹرول کو اقوام متحدہ کی ترقی دینے کی کوششوں میں مشغول سائنسدانوں اور ماہرین کا خیال ہے کہ اب ایٹمی طاقت کوئی راز کی بات نہیں رہی ہے۔ اور دو برس کے اندر ہر حکومت کے پاس ایٹم بموں کا ذخیرہ موجود ہوگا۔

رحمت اللہ کی شہزادی الزبتھ سے ملاقات

لندن۔ ۵ رفروری کل شہزادی الزبتھ نے ڈوسٹ ۔۔۔ لندن میں ۔۔۔ کلب کا افتتاح کیا اس موقع پر پاکستانی ۔۔۔ اور بیگم رحمت اللہ نے شہزادی الزبتھ سے ملاقات کی۔

توپوں کی گرج سے مملکت سیلون کی تخلیق کا اعلان۔ سیلون ۴ رفروری کولمبو میں کل اکیس توپوں کی گرج ۔۔۔ اور باجوں کے شور سے مملکت سیلون کی تخلیق کا اعلان کیا گیا۔ اس نئی مملکت کے پہلے گورنر جنرل ۔۔۔ نے آج اپنی ۔۔۔ تقریر میں کہا کہ سیلون نہ صرف ایک پہلی شاہی نو آبادی کی حیثیت سے برطانوی دولت عامہ کی دیگر مملکتوں کی صف میں شریک ہو کر ۔۔۔ اس مقام کو پر امن دستوری طریقوں سے حاصل کر کے ۔۔۔ ایک درخشاں تاریخ بنائی ہے موصوف نے کہا کہ سیلون کی آزادی بیکار ہوگی اگر اس مملکت کو اس کے باشندوں کی ترقی و خوشحالی کے لئے موثر ذریعہ نہ بنایا گیا۔

اسلام

فلسطین کے ہنگاموں میں انگریز ارجانی نقصانات۔ بیت المقدس ۳ رفروری کل فلسطین کے تازہ ترین ہنگاموں میں کوئی بیس آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ ۔۔۔

فلسطین کے متعلق ۔۔۔ متحدہ ۔۔۔ کے فیصلہ کے نفاذ ۔۔۔ مجموعی جانی نقصانات ایک ہزار سے زیادہ بتائے جاتے ہیں

رضا کاروں کا سرحد فلسطین پر اجتماع

بیروت ۴ رفروری۔ لبنانی فلسطینی سرحد پر جاتے ہوئے گذشتہ چند روز سے رضا کاروں سے بھری ہوئی لاریاں بیروت سے گزریں اطلاع ملی ہے کہ سینکڑوں آدمی فلسطین میں عمل کرنے کیلئے سرحد میں تیار کھڑے ہیں۔

ترکی کی قومی ہیرو کی وفات۔ انقرہ ۴ رفروری ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے ۳۰ رجنوری کو انقرہ کاظم کارابیکر وفات پائے وہ ترکی کی جنگ آزادی کے ہیرو جنرل ۔۔۔ میں ایک تھے وہ سنہ ۱۹۴۶ء سے ترکی کی گرانڈ نیشنل اسمبلی (مجلس کبیر ملی) کے صدر تھے

عراقی کابینہ نے انگلستانی معاہدہ کو مسترد کر دیا۔ بغداد ۵ رفروری جس انگلستانی عراقی معاہدہ پر گذشتہ ماہ لندن میں دستخط ہوئے تھے اس کو عراقی کابینہ نے مسترد کر دیا ہے کیونکہ کابینہ کی رائے میں اس راضی نامہ سے عراق کے قومی نصب العین کی تکمیل نہیں ہوئی اور انگلستان و عراق کے مابین خوشگوار دوستی قائم نہیں رہتی۔ عراقی وزیر خارجہ کو معاہدے کے استرداد کے اس فیصلے سے برطانوی حکومت کو مطلع کر دینے کا مجاز گردانا گیا ہے۔

امریکہ اور مصر میں تجارتی گفت و شنید

قاہرہ ۵ رفروری امریکہ کے مواصلاتی مشیر مسٹر ۔۔۔ مصری مالیات کے انڈر سیکرٹری عبد الحکیم الرفاعی بے سے مصر اور امریکہ کے مابین تجارتی تبادلوں کے سوال پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔

فلسطینی عربوں کے لئے دس ہزار کا عطیہ۔ بیروت ۵ رفروری ۔۔۔ مصری کا ایک ماہ کا منافع (۱۰۰۰) لیرا فلسطین فنڈ میں جمع کر دیا گیا ہے بیروت کا عرب بینک بھی دس ہزار لیرا دے رہا ہے

بیت المقدس میں ہنگامے بیت المقدس ۵ رفروری گذشتہ رات عربوں کی ایک مسلح جماعت نے بیت المقدس کے مرکزی جیل خانہ پر سخت آتشباری کی اور کچھ بم بھی پھینکے۔ حملہ کا سلسلہ بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران میں دو قیدی بھاگ نکلے جن میں سے ایک حبس دوام کبھگت رہا تھا کل کے ہنگاموں میں چھبیس افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔

بغداد کے فسادی رہا کر دیئے جائیں گے

بغداد ۳ رفروری عراق کے وزیر داخلہ جمیل المدفعی نے کہا کہ جو لوگ حالیہ فسادات کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ اور مسدود شدہ اخبار پھر سے نکلنے لگیں گے ہفتہ کے روز فسادات میں مرنے والوں کے جنازوں میں چالیس آدمیوں نے شرکت کی۔

جہاد کے لئے دلیران عرب۔

دمشق۔ ۵ رفروری۔ قمیص۔ ۔۔۔ دیرالزور۔ اور دوسرے علاقوں سے پورے طور پر مسلح جو دلیران عرب یہاں پہونچ رہے ہیں۔ ان میں وہ تربیت یافتہ سپاہی بھی شامل ہیں جو مغربی ریگستان میں اتحادیوں کے ساتھ لڑ چکے ہیں۔

برطانیہ اور عراق کے درمیان معاہدہ

قاہرہ ۵ رفروری اخبار المصری سے ایک انٹرویو میں برطانیہ میں سعودی عرب کے وزیر مختار شیخ حافظ وہبہ نے بتایا کہ برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان اتحاد کے ایک معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے شیخ حافظ اس وقت قاہرہ میں ہیں۔

الریاض میں شاہ ابن سعود اور برطانوی سفیر کے درمیان گفت و شنید میں کافی ترقی ہو چکی ہے علاوہ ازیں جب امیر فیصل وہاں پہونچیں گے تو گفت و شنید لندن میں ہوگی۔

پاکستان۔

پاکستان کی تعمیر میں اہل بنگال ہر طرح ایثار و قربانی سے کام لینگے۔ ڈھاکہ ۳ رفروری۔ پاکستان کی تعمیر میں اہل بنگال ہر طرح کے ایثار و قربانی سے کام لینے کے لئے آمادہ ہیں اس عزم کا اظہار مسٹر فضل الرحمن وزیر داخلہ پاکستان نے ڈھاکہ میں ایک جلسہ عام کو مخاطب کرتے ہوئے کیا۔

مسٹر فضل الرحمن نے مستقبل کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈھاکہ اور کراچی میں بہت جلد اسٹیشن (نشرگاہ) قائم ہوں گے انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی ترقی اور پاکستانی صوبجات کے باہمی ربط کیلئے یہ مسئلہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ہماری اپنی زبان اردو کو بڑی تقویت ہوگی۔

پاکستان کیلئے نیا ہندوستانی ہائی کمشنر۔ کراچی ۴ رفروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی حکومت نے پروفیسر ۔۔۔ آر۔ ملکانی کو پاکستان میں اپنا نائب ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

ہندوستانی غلہ کی پہلی قسط پاکستان پہنچ گئی۔ کراچی۔ ۴ رفروری ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نئی دہلی میں جو فیصلہ حال میں ہوا تھا اس کے مطابق غلے کی پہلی قسط آج کراچی پہنچ گئی۔

اس قسط میں ۷۴۴۴ ٹن گیہوں ہے جو مغربی آسٹریلیا سے انڈیا ٹریڈر میں لد کر آیا ہے اور ۔۔۔ ٹن جو ہے جو ویلیا ڈ ریبن پر کراچی ارجنٹائن سے آیا ہے۔ اس غلہ کو حکومت پاکستان کے ایجنٹ اتار رہے ہیں۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا فیصلے کے مطابق ہندوستان کے ذمہ ۴۴۴۷ ٹن آسٹریلیا کا گیہوں ۱۲۰۰۰ ٹن جو اور ۱۰ ہزار ٹن شکر پاکستان کو دینا واجب آتا ہے یہ اس ۲۳۵۵۳ ٹن گیہوں کے علاوہ ہے جو ہندوستان نے پاکستان سے قرض لیا تھا اسی سلسلے میں ۴۹۰۰۰ ٹن چاول پاکستان کے ذمہ واجب ہے جو وہ ہندوستان کو مقررہ نرخ پر دیگا۔

اہم ہفتہ واری خبروں کا خلاصہ

ہندوستان

گاندھی جی کے قاتل کے بھائی حراست میں لے لئے گئے - پونہ ۲ / فبروری۔ گاندھی جی کے قتل کے سلسلہ میں پولس نے جن لوگوں کو حراست میں لے لیا ہے ان میں گاندھی جی کے قاتل نتھورام ونائک گوڈسے کے دو بھائی گوپال اور [illegible]۔ وی گوڈسے اور دستر [illegible]۔ وی گوڈسے بھی شامل ہیں۔

گاندھی جی کے قتل کے صدمے سے ایک مسلمان چپراسی کی ہلاکت - مظفرپور ۲ / فبروری۔ محمد اسمٰعیل مظفرپور کی عدالت کا ایک چپراسی گاندھی جی کے قتل کی وجہ سے ہی انتقال کر گیا اس خبر کے سنتے ہی اس کے قلب کی حرکت اچانک بند ہوگئی حالانکہ گاندھی جی کے قتل کے ایک دن پہلے وہ دفتر آیا تھا اور اس کی صحت بھی اچھی تھی۔

ایک کتب فروش بھی صدمہ سے مرگیا - میرٹھ ۴ / فبروری۔ گاندھی جی کی موت کی خبر سن کر میرٹھ کے ایک کتب فروش دہرم [illegible] گر پڑا اور فوری مرگیا۔

گاندھی جی کے قاتل کے خسر کے مکان پر حملہ - ستارا ۴ / فبروری۔ کل شام کے چھ بجے ایک ہنگامہ اس وقت ہوا جب کہ ایک مشتعل مجمع نے مرہٹے اسٹیٹ ہسپتال کے سرجن کے مکان پر حملہ کیا جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی کے قاتل ناتھو رام گوڈسے کا خسر ہے۔

اس ہنگامہ میں پہلی دفعہ آتشی اسلحہ استعمال کئے گئے جس کی وجہ سے چار آدمی زخمی ہوئے گلی کوچے میں گشت کرنے والی فوراً مقام واقعہ پر آ پہنچی اور صورت حال پر قابو پالیا۔

کل شام سے پولس اور فوج کی جانب سے سارے شہر میں کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

دکن

باب حکومت کا اجلاس تفریح گاہیں بند رہیں گی - کل بتاریخ ۳۱ / جنوری ۱۹۴۸ء معزز باب حکومت سرکار عالی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں گاندھی جی کی المناک موت پر ایک قرارداد منظور کی گئی۔ اس قرارداد میں عدم تشدد کے عظیم المرتبت پیغامبر اور ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار گاندھی جی کی موت پر حیدرآباد کے عوام اور حکومت کی طرف سے گہرے رنج و ملال کا اظہار کیا گیا اور اس نازک ساعت میں ان کی موت کو ایک سانحہ عظیم اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔

حکومت کے احکام کے تحت تین روز تک تمام سرکاری تقریبیں منسوخ کر دی گئیں اور گاندھی جی کے احترام اور تعزیت میں اس مدت تک تمام تفریح گاہیں بھی بند رہیں گی۔

طاعون سے متاثرہ محلہ - بلدہ حیدرآباد کے محلہ لکڑی کا پل (نامپلی) میں طاعون کا ایک کیس ہو گیا ہے اس لئے اس محلہ کو طاعون سے متاثرہ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔

گاندھی جی کی ہلاکت پر مہاسبھائی مسرت - مہاسبھا کے صدر نے گاندھی جی کی موت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے [illegible] مجمع کو بندوق تھام کر روکنا چاہا لیکن مجمع [illegible] پر گھس گیا اور مکان پر چڑھ کر جھنڈا اتار لیا۔ کوتوالی نے صورت حال کو قابو میں لے لیا۔

بینک لوٹ لیا گیا۔ پانچ ہلاک متعدد زخمی - حیدرآباد ۴ / فبروری۔ گلبرگہ سے دکن نیوز کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع کا شتکاروں "رضاکاروں" کی جماعت نے اسٹیٹ بینک کی شاخ پر حملہ کر کے اس کو لوٹ لیا۔ اسی علاقہ کو توالی کے [illegible] اور تین مسلمان ہلاک ہو گئے۔ مسلمانوں کا ڈر اور [illegible] کی چٹھیوں کو [illegible] کیا گیا۔ صورت حال کو نازک پاکر بلدہ حیدرآباد سے اسپیشل ٹرین کے ذریعہ فوج روانہ کر دی گئی۔

غیر انسانی اور بہیمانہ مظالم - ۲ / فبروری۔ ضلع [illegible] اطلاع [illegible]

ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستانی علاقے کے موضع [illegible] کے دس آدمیوں نے عبدالمجید خاں پٹواری موضع [illegible] کو پکڑ لیا اور ہندوستانی علاقہ میں لے گئے جہاں اسے زمین پر گرا کر اس کی آنکھیں نکال دیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے واقعات ایک منظم جماعت کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں جو اس ضلع کی سرحدوں پر کارروائیاں کر رہی ہے۔ اس کی سرگرمیوں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ غیر انسانی اور [illegible] مظالم ڈھاتے ہیں جو ضلع ستارا کے نانا پاٹیل کے مظالم سے ملتے جلتے ہیں۔

نائب ناظم خفیہ پولیس - حیدرآباد ۴ / فبروری۔ مولوی حمید اللہ صاحب نائب کوتوالی خفیہ پولیس بلدہ کا تقرر نائب نظامت خفیہ اطلاع پر ہوا ہے اور نائب کوتوالی پر مولوی نورالحق صاحب مہتمم اطلاع کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ مہتمم کوتوالی میدک پر مولوی عبدالنعیم صاحب مددگار کوتوالی بلدہ کو ترقی دی گئی۔

ایک چوکیدار پر مسلح برچھیوں اور خنجر سے حملہ - حیدرآباد ۴ / فبروری۔ شورش پسند جو کہ دو گیری کے خلاف اپنا محاذ قائم کئے ہوئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ (۲۵) (۳۰) کی ایک مسلح ٹولی نے جو کانگریس سے متعلق ہے [illegible] پر اچانک حملہ کر دیا نصیرالدین چوکیدار نے حملہ آوروں کے حملے کے خلاف دلیرانہ مقاومت کی اور چوکی کو نذر آتش کرنے سے محفوظ رکھا۔ جس کے صلہ کے طور پر (۵۰) روپیہ انعام [illegible] کی جائدادپر ترقی دی گئی۔

مہاتما گاندھی کی موت پر مہاسبھائیوں میں جشن - مہاسبھائیوں اور پنج مریوں کی تقسیم - حیدرآباد ۳ / فبروری۔ سنہ رہچوں سے مہاسبھائیوں کے پرچم لگائے جانے کے سلسلہ میں ایک اور خبر کا انکشاف ہوا ہے اس دن مہاسبھائیوں کی جانب سے گاندھی جی کی موت پر اظہار مسرت کرنے کے لئے ایک مکان میں جلسہ ہو رہا تھا جب کہ پولیس مکان میں گھس پڑی تو گلاب جامن کی

[illegible] اور پنچ [illegible] تھیں۔ اس [illegible] باہر لایا گیا اور [illegible] کی تعداد میں [illegible]

صدر اعظم بہادر کی واپسی دہلی سے - حیدرآباد ۳ / فبروری۔ صدر اعظم بہادر آج دہلی سے [illegible] واپسی عمل میں آگئی

صدرالمہام وزیر تجارت و دیگر معززین سرکاری کی واپسی بلدہ ہوئے عالیجناب میر لائق علی صدر اعظم بہادر آج شام یونین کے ساتھ جو ایک سیاسی معاہدہ ہوا ہے اور اس کو روبہ عمل کرنے کے سلسلہ دونوں مملکتوں میں جو دستاویز ہوئی وہ بہت خوش آئند نتائج کی حامل ثابت ہو رہی ہے۔

صدر اعظم بہادر نے آج شام کے ۷ بجے پیشی گاہ خسروی میں باریابی کا شرف حاصل کیا گاندھی جی، پنڈت نہرو اور سردار پٹیل سے جو ملاقاتیں ہوئی تھیں ان کا حال بیان کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے ایک سیاسی معاہدہ کے بارے میں ارباب ہند سے جو گفتگو ہوئی ہے اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

اسٹیشن عمری کو شرپسندوں نے نذر آتش کر دیا - حیدرآباد ۴ / فبروری۔ ایک موصولہ اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج سے تین چار روز قبل تقریباً چھ سو کانگریسی شرپسندوں نے تشدد آمیز نعرے لگاتے ہوئے اسٹیشن عمری میں داخل ہو کر اپنے تخریبی اعمال کی ابتدا کی وہاں کے متعدد کارگذار حضرات کو قتل کر دیا اور اسٹیشن کو نذر آتش کر دیا اس کے بعد یہ لوگ اسٹیٹ بینک عمری کا رخ کیا جہاں پہنچ کر منیجر مہتمم اسٹیشن پر گولیاں چلائیں بلکہ ۳ لاکھ روپے نقد کا صرفہ کئے۔

حیدرآباد میں اردو عربی ڈکشنری کی تدوین - حیدرآباد ۔ سیف بن حسین المصطفیٰ اور احمد بن عمر السلیمی صدر معلم ٹریننگ کالج کے اساتذہ نے اردو عربی زبان کی ڈکشنری تدوین کی جس کی اشاعت اردو ادب میں بیش بہا اضافہ ہو گی۔ امید ہے کہ یہ ڈکشنری بہت جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجائے گی۔

انتخاب جدید

نادرات

نوٹ:- اس فہرست میں اکثر کتب ہیں (موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد) کتب عربی ہیں جو فارسی یا اردو میں

قرآن شریف مترجم و تفاسیر وغیرہ

قرآن مجید مترجم فارسی مع کشف الآیات
واستخارہ ...... قیمت روپیہ
قرآن شریف بلا ترجمہ مطبوعہ دہ پریس ١٢
قرآن شریف مع ترجمہ خط خشی اشرف علی ١٥
قرآن شریف حسی ورقی ٥
قرآن شریف مترجم فارسی مع استخارہ
بر حاشیہ زاد المعاد ٥٠
قرآن مجید مترجمہ سید زیرک حسین مع خواص الآیات
قرآن بخط نسخ دخط کوفی ٢٠
قرآن مجید مع تفسیر حسینی ١٠
تفسیر بیضاوی سورہ بقر ٥
خلاصۃ الکشاف مترجم باعراب القرآن ٥
تفسیر جلالین دکمالین ١٠
عرائس البیان فی حقائق القرآن ١٥
تفسیر بیضاوی طبع ایران ٣٠
تفسیر منہج الصادقین فارسی نسخہ جلد ٧٠
ایضاً مع کشف الآیات ٨٠
تفسیر حسینی ٨
ایضاً طبع بمبئی ١٢
تفسیر فتح العزیز پارہ الم ١٢
تفسیر حسینی خط ٹائپ ٢٠
سواطع الالہام یعنی تفسیر بے نقطہ فیضی ١٥
قرآن مجید مترجم مع تفسیر حسینی چوتھم ٦٠
قطع کلاں
العہد الجدید مع مزامیر ١٠
تفسیر القرآن بکلام الرحمن ٥
جواہر القرآن طبع ایران ١٠
تفسیر اتقان فی علوم القرآن ٥
منتخب الکلام من تفسیر الاعلام ٨
تفسیر القرآن تصریح لغات القرآن ٤
تبویب القرآن ١٥
تفسیر مرادیہ خط ٹائپ ١٠
سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس
مقاصد الکتاب العزیز و فتح البیان
فی کتاب القرآن ٥
دلی القاری اردو ٢
مختار البیان فی کتاب القرآن اردو ٢
تفسیر آیات الاحکام ٣
تحفۃ القراء فارسی ٣
عہد جدید انجیل مقدس فارسی ٤
ہولی قرآن انگریزی ٣
کتاب المقدس قدیم و جدید ١٠

تفسیر قرآنی از سر سید کامل روپیہ ٥
تفسیر مولانا شاہ عبد القادر مع ١٥
موضح القرآن دو جلد
تفسیر قادری مقدمہ و جلد دوم اردو ١٠
ایضاً جلد سوم تا حصہ گیارہ ١٠
ایضاً جلد سوم حصہ اول تا دہم ٨
ایضاً جلد سوم حصہ ١ ٥
ایضاً جلد چہارم حصہ دوم تا ١٤ ٥
تحفۃ المطالب ٣
شرح تجوید مختار فارسی ٢
تحفۃ القراء ٥
حبیب الحقایق فی تفسیر الدقایق فارسی ٤
تاج التراجم ترجمہ فارسی ١٠
مفتاح التفاسیر فارسی ١٠
تفسیر صفی علی شاہ فارسی منظوم ١٢
پورے قرآن کا ترجمہ نظم میں فرمایا ہے
بیان القرآن اردو ٢٥
تفسیر مجددی تفسیر رؤفی ٥٠
تراویح الارواح شرح تفسیر جلالین ١٠
تفسیر شیخ محی الدین عربی ١٢
تفسیر القرآن بلطایف البیان پارہ ٦ ١٢
بستان التفاسیر یعنی تفسیر فتح
العزیز پارہ تبارک الذی اردو ٥
قراء سبعہ ١٥
کوکب دری اردو ٦
کتاب المقدس یعنی نیا اور پرانا
عہد نامہ اردو ٨
پارہ عم بچوں کی تفسیر ١
احسن القصص تفسیر سورہ یوسف فارسی ١٥
قرآن مجید مترجم مع تفسیر خلاصۃ المنہج ٢٥
موسومہ تنویر البیان فی تفسیر القرآن فارسی
تفسیر فتح العزیز پارہ عم اردو ٥
آثار حیدری تفسیر امام حسن عسکری ١٠
ترجمہ تفسیر جلالین ١٠
تاریخ التفسیر اردو ٣
تفسیر فیض الکریم جلد اول
تا جزو ٦ ١٠
ایضاً جلد دوم تا جزو ١٥ ٨
معجزات القرآن ١

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن روپیہ ١٠
جزو سابع بہامشہ تفسیر
تفسیر ابی الفداء یہ تفسیر نہایت کمیاب ہے
ایضاً جلد ٨ ١٠
مقدمہ تفسیر الفرقان از مرزا اختر ١٠
دہلوی اردو
اعجاز التنزیل ٥
الاز ہار الفاتحہ تفسیر سورۃ الحمد پارہ عم ٤
از سید اشرف شمسی اردو
اقتباس الانوار من کلام الغفار اردو ١٥
اعظم التفاسیر اردو پارہ ٣ تا ٩ ١٢
ایضاً پارہ ١٨ تا ٢٥ ١٢
ایضاً پارہ ٢٨ تا ٢٩ ١٠
علوم القرآن از مرزا حیرت دہلوی ٣
اکسیر فی اصول التفسیر فارسی ٤
تفسیر جلالین طبع مصر ٨
تفسیر مدارک سورہ بقر ٤
بستان التفاسیر اردو ٨
تفسیر یعقوب چرخی فارسی ٤
تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ٦
تفسیر طبری بہامشہ تفسیر غرائب ٦٠
القرآن جزو اول و جلد ٤ تا ٦ و
جلد ٩ تا ١٠ و جلد ١٩ تا ٢٢ و جلد ٢٧ ٣٠
تفسیر کبیر فخر رازی جلد دوم ٨
ایضاً جلد چہارم ٨
ایضاً جلد پنجم ٨
فوائد القرآن اردو ٥
کلید خزائن قرآنی اردو ٢٠
کتاب الہدیٰ و کشف الہدیٰ ١٥
مکافات الخلان فی اصول التفسیر اردو ٥
تفسیر امام حسن عسکری طبع لکھنؤ ١٠
دلیل الحیران فی کشف من آیات القرآن ١٠
تفسیر خازن جلد اول و ثانی بہامشہ تفسیر مدارک ٢٥
ایضاً کامل ٤ حصہ ٥٠
تخریج الآیات ٦
تفسیر حضرت شاہی فارسی ٣٠
رہنمائے ایمان یعنی حقیقت قرآن ٣
جامع التفاسیر اردو ٤٠

[illegible] قرآن منظوم اردو ٥٠
بستان [illegible] ترجمہ تفسیر ٢٠
[illegible] اردو
التفسیر اردو ٥
فاتحۃ العلوم ترجمہ جلد اول تفسیر اردو ١٠
تسہیل [illegible] اردو ٢
تفسیر صافی ٥٠
قرآن کا [illegible] از خواجہ ٥
حسن نظامی
[illegible] عربی ٣٠
تفسیر حقانی جلد ١ و جلد ٢ - ٣
٤ - ٥ - ٦ فی حصہ ٥
تفسیر اکسیر اعظم اردو جلد ٣ و ٤ ١٠
ایضاً جلد ٧ و ٨ ١٠
ایضاً جلد ٩ تا ١٢ ٢٠
تفسیر لوامع التنزیل فارسی جلد ١ تا ٢
ایضاً جلد ٢ ١٥
ایضاً جلد ٨ ١٥
ایضاً جلد ١٦ ١٢

فقہ و اصول فقہ

مذہب شیعہ

مجمع المسائل روپیہ ٥
کفایۃ الاصول آخوند ١٥
ترجمہ شرائع الاسلام فارسی ٦
ایضاً اردو ٤
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ٢٠٠
٦ جلد کامل
قوانین کامل ٣٠
ایضاً جلد دوم ١٢
شرح لمعہ طبع عبد الرحیم ٤٠
ایضاً جلد دوم ١٥
برہان الفقہ ٤ جلد ٦٠
ایضاً جلد اول ١٠
خزاین الاحکام فاضل دربندی ٤٠
ریاض المسائل شرح کبیر ٤٠
درۃ النجفیہ ١٠
رسائل شیخ مرتضیٰ ١٠
معالم الاصول ٨

غایۃ المسئول فی علم الاصول ١٠
احسن الاصول ١٠
عروۃ الوثقیٰ جلد اول ١٥
جلد دوم سوم ١٥
ذخیرۃ المعاد سوال و جواب فارسی ٦
طبع بمبئی کاغذ چکنا -
ایضاً کاغذ [illegible]
ایضاً طبع لکھنؤ
[illegible] العباد فارسی ٣
معراج المومنین ٥
[illegible] ١
جامع عباسی [illegible]
جامع عباسی طبع بمبئی ٢
ایضاً طبع نولکشور ٣
نخبہ ٥
رسالہ شیخ مرتضیٰ انصاری ٢
خزینۃ المسائل جلد دوم اردو ٤
روایع الاحکام ترجمہ شرائع الاسلام
جلد دوم اردو ١٥
ایضاً جلد سوم ٣
ایضاً جلد چہارم ١٥
[illegible] جلد ٣٥
مختصر زینۃ العباد فارسی ١
زاد المتقین ١
رسالہ جامعہ عربی ١
آداب التجارت فارسی ١٠
شرح باب حادی عشر طبع نجف ٤
رسالہ وجیزہ ٢
فقہ ملا محمد کاظم خراسانی ١٠
غایۃ القصوی ترجمہ عروۃ الوثقیٰ ١٥
للفتویٰ آقا سید کاظم یزدی طباطبائی
صراط المستقیم فی الاعتقاد اردو ١
خزانۃ المسائل فقہیہ ٣
وسیلۃ النجات فارسی ٢
منتخب الرسائل ٢
زاد المتقین شیخ الشریعۃ ٢
رسالہ عملیہ میرزا محمد تقی شیرازی ١
فارسی
رسالہ عملیہ سید علی ١
بغیۃ المقلدین ١
شریعۃ الاسلام ٢
زاد المتقین ٢
انیس التجار ١٠
عقاید الشیعہ ٥

یہ جملہ قیمتیں سکہ کلدار ہیں۔

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری
نمبر (۲۲) سنہ ۱۳۶۷ف یا تصنیف
جو ہندو دکن میں مشہور و معروف ہے
چھپکر تیار ہے
قیمت عہ/ ۸ر صرف تواریخ کی حد ۱۲ار
خریداران انتخاب سے سالنامہ ... عہ/
خریداران انتخاب سے جنتری ... ۱۰
نوٹ:- خریداران انتخاب کو ایک جلد سے زائد سالنامہ یا جنتری نہیں دی جائے گی: خریداری نمبر بتانا ضروری ہے
مینجر کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسا

مہتمم
محمد حسین

رجسٹر سرکار آصفیہ ۲۶۶

شرح اشتہارات فی انچ کالم ...
اجرت اشتہارات پیشگی ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۲ -
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہوگا
قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد (۱) | ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ م ۱۸ فروردی ۱۳۵۷ف موافق ۱۸ فروری ۱۹۴۸ء یوم چہارشنبہ | نمبر (۳۶)

ترتیب

صفحہ	مضمون

لالۂ طور

از

شاعر مشرق اقبال

شہیدِ نازِ او بزمِ وجود است
نیاز اندر نہادِ ہست و بود است
نمی بینی کہ از مہرِ فلک تاب
بسیمائے سحر داغِ سجود است

ترجمہ

از: — مقبول- احمد پوری

جیون سبھا اسی کی گھائل
پریم کی بھگتی کے سب قائل
دیکھ آ تلک سورج کی لگائے
اُشا بھی اس بھگتی پر مائل

نے جبہ آ دیوتی

اداریہ

شیعہ لیگ (حیدرآباد دکن)

ہم اسی شمارہ میں اپنی قومی تنظیم سے متعلق ایک ذمہ دار ہندوستانی شیعہ کی چند ایسی تجاویز شایع کر رہے ہیں جو "آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس" کے جسم میں عنفوان روح پھونکنے کے لئے سوچ سمجھ کر مرتب کی گئی تھیں ——— انہی سے آج بھی بقدر احتیاج استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن برطانوی اقتدار کے ہندوستان سے اخراج اور ملک کی تقسیم نے عوامی افکار کی دنیا میں وہ عظیم انقلاب پیدا کیا ہے کہ اب کسی ذہن میں شاید ہی پچھلی کوئی بات محفوظ ہو۔ یہاں تک کہ اپنی قوم کے جمود کو محسوس کر کے دعوت عمل دینے والی ہستی خود بھی ہندوستان سے دور ایران کے دار الخلافہ طہران میں مقیم ہے۔ مگر ہم کسی فرد کے نقل مقام سے قومی مسائل کے متاثر یا ملتوی و موقوف ہونے کے قائل نہیں ہیں تو پھر یہ کیسے مان لیں کہ شیعیان ہندوستان ——— پاکستان و حیدرآباد کو اپنی تنظیم کے لئے کسی ادارہ کی حاجت ہی نہیں رہی ہے جیسا کہ بعض فتنہ انگیز افتراق پسند مشہور کر رہے ہیں۔ ہماری دلی تمنا تو یہ ہے کہ ان تینوں ممالک کے شیعہ اپنی اپنی جگہ منظم و مستحکم ہو کر ایک ایسی یونین کی تشکیل و تاسیس پر غور کریں جس کے عالم وجود میں آنے کے بعد اگر عملی حیثیت سے نہیں تو کم از کم فکری اعتبار سے ہم ایران و یمن سے بھی اس قدر مربوط ہو جائیں کہ مستقبل کی کسی ایک ہی ریاست کے افراد سمجھے جانے لگیں۔

اس موقع پر اس امر کا اظہار بے جا نہ ہوگا کہ کسی سوسائٹی کی تخلیق یا تجدید کے لئے حکومت و اقتدار کا سہارا لازم نہیں ہے اور ہمارے اس دعوے کی دلیل حرم کی وہ غریب و سادہ و رنگین داستان ہے جس کی ابتدا ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے کی تھی اور انتہا حسینؑ کی رہین منت ہے۔ اس تصور ریاست کو بہت ممکن ہے کہ بعض وقت کے بیچارے یکسر مثالی سمجھیں اور دوسروں کو بھی باور کرانے کی کوشش کریں۔ لیکن ہمیں کوئی یہ بتائے کہ ایسے اقتدار پسندوں کی دہلی و بغداد کی حکومت اور غرناطہ و اشبیلیہ کی شوکت تصور بن کر ہی آج کتنے دلوں میں موجود و مرتسم ہے؟

ہم ماضی کی عظمت اور روایات واحترام کی ضرورت کو مانتے ہیں بشرطیکہ وہ مستقبل کے لئے مفید بھی ہو ——— اور ہمارا یہ اقرار بالکل ایسا ہے جیسے آپ کو ہماری مثالی ریاست سے انکار نہیں۔ ہم صرف حرم کی سادہ و رنگین داستان کے دلدادہ ہیں اور جانتے ہیں کہ اسلام کوئی قصہ پارینہ نہیں ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ———

"ہمارے دل و دماغ کربلا کے مقصد حیات سے سرشار ہیں اور
حق و صداقت کی حمایت میں قربانی دینے کی اہمیت کو اب تک ہم سے
بڑھ کر کوئی اور نہ سمجھ سکا۔"

اس حیثیت سے ہماری منزل دور اور راہ پرخطر ہی سہی لیکن یہ فطری خطر پسندی ہمارے لئے مخصوص ہے۔

بکیش زندہ دلاں زندگی جفا طلبیست
سفر بہ کعبہ نہ کردم کہ راہ بے خطر است

مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہماری مثالی ریاست کی صورت گری کیسے ہو؟

اس سوال کے اٹھانے سے پہلے ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں کہ ہندوستانی اور [illegible] شیعہ مضمون [illegible] اپنی مطبوعہ تجاویز کو پیش نظر رکھتے ہوئے [illegible] کی طرف خود متوجہ ہوں گے اور حیدرآباد کے شیعہ اپنا کام "شیعہ لیگ" کے لائحہ عمل پر کاربند ہو کر انجام دیں گے۔ ابھی وقت یہ تو نہیں بتایا جا سکتا کہ "آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس" اور اسی نوعیت کے ادارے [illegible] دونوں کیا کر رہے ہیں اور پاکستانی شیعوں کے آگے کس قسم کا پروگرام ہے البتہ حیدرآباد دکن کے عالم شیعیت کے متعلق سب جانتے ہیں کہ [illegible] ۱۳۶۱ھ کو یہاں شیعہ لیگ کا وہ دستور مدون ہوا جو اپنے مقاصد کے لحاظ سے مفید اور عمل کے معیار سے سہل ہے۔ اس ادارہ کے قیام کے لئے بعض مقامی ذی اثر ہستیوں نے کافی محنت کی ہے جن کی خدمات کے حق سے ہم تعاون کر کے ادا ہو سکتے ہیں۔

شیعہ لیگ نے اپنے مقاصد کے حصول اور سہولت کار کے مدنظر مملکت حیدرآباد کی تقسیم چودہ حلقوں میں کی ہے اور نظم و نسق کے چند اصول بھی مرتب کئے ہیں۔ ہر حلقہ کو اپنی نمائندہ ابتدائی لیگ قائم کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ ابتدائی لیگ کے اراکین میں سے مرکزی لیگ کی مجالس مشاورت و عاملہ کے لئے انتخابات بھی ہوں گے اور چناؤ بھی ہوگا اس تنظیم کی حقیقی قدر کو سمجھنے کے لئے لیگ کے "دستور العمل" کا مطالعہ ہر حیدرآبادی شیعہ کا فرض ہے کیونکہ آنے والے زمانے میں فرد کی زندگی بے مقام ہوگی اور جینے کا حق فقط جماعتوں کو ہوگا۔ اگر اس وقت بھی غفلت برتی گئی تو اپنے امام اول کا قول فیصل یاد رکھئے کہ ———

"جو کوئی بغیر جماعت کے اٹھا وہ تباہ ہو گیا" ———

ہم حیدرآباد دکن کے ہر شیعہ سے متوقع ہیں کہ وہ دستور کے مطالعہ کے بعد لیگ کی رکنیت کسی دباؤ کے بغیر اپنی مرضی سے خود قبول کرے گا اور اجتماعی زندگی کی تشکیل میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے گا۔ لیگ کی عام رکنیت کے لئے صرف دو آنے فیس مقرر کی گئی ہے جو مملکت حیدرآباد کے کسی شیعہ کے لئے ناقابل ادائی نہیں کہی جا سکتی ——— اس موقع پر ہم اس تلخ نوائی پر بھی اپنے آپ کو مجبور پا رہے ہیں کہ لیگ عملی حیثیت سے کچھ پیچھے رہ گئی ہے۔ اس پسماندگی کی ذمہ داری کسی ایک سر پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ یہ نتیجہ ہے پوری قوم کی عدم دلچسپی کا اور جس کی تلافی یا تو قوم کی ہر فرد سے ممکن ہے یا پھر کسی سے نہیں! ہم لیگ کے لئے مناسب قیادت کی ضرورت کو بھی شدت سے محسوس کر رہے ہیں کیونکہ سطحیت پسند زمانے سے فائدہ اٹھا کر بعض ناچیز "چیز" بن بیٹھنے پر آمادہ نظر آ رہے ہیں جن کی بدبختی سر راہ متاع قیادت کے لئے بولیوں کی خرید و فروخت کر رہی ہے۔ اگر کچھ دن اور یہی انداز رہنمائی قائم رہا تو یقین کیجئے کہ شیعہ عوام بہت جلد گلہ بنا کر ذاتی اغراض کی قربان گاہ کی بھینٹ بنا دئے جائیں گے۔ اس وقت آپ تڑپ کر چلا اٹھیں گے مگر یہ بلبلاہٹ "قہر درویش" بن کے رہ جائے گی اور آپ کی گلوگیر صدا کسی کے قہقہوں کی گونج میں گم ہو کر رہ جائے گی کیونکہ موقع کھو کر کف افسوس ملنا نادانی ہے۔ ہر زمانہ اپنے ساتھ کام لاتا ہے لیکن صرف ان لوگوں کے لئے جو بر وقت کچھ کرنے کے ارادہ سے غالب کے ہمنوا ہو کر اٹھ کھڑے ہوں کہ ———

ز حیدریم من و تو ز ما عجب نہ بود
گر آفتاب سوئے خاور آں بگردانیم

رسول نمبر میں جو قصیدہ بطرز عرفی شیرازی شایع ہوا ہے وہ مولانا حکیم سید وحید الدین عالی مرحوم کا ہے کاتب نام لکھنا بھول گیا!

"ہندوستان میں شیعوں کی بیداری"

(" مون لائٹ " ویکلی سے ملخص ترجمہ)

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا جب کہ ہندوستان کی سیاسی زندگی ایک اہم اور نازک موقف سے دوچار تھی۔ اس دور کو یاد کیجئے جب چیمس فورڈ اصلاحات کا شباب زوال پذیر ہو چکا تھا اور ایک نیا دستور اصلاحات کی جگہ کو پُر کرنے کے لیے آہستہ آہستہ اپنے قدم بڑھا رہا تھا۔ برطانوی حکمرانی کے اس آخری پچاس سالہ عہد اصلاحات میں ملک کے دو بڑے اور اہم عناصر اپنی ترتیب سے ہٹ کر ایک دوسرے سے اس قدر دور ہو چکے تھے کہ صدیوں میں ان کی ایسی تقسیم نہ ہوئی تھی۔ انتخابات کی مہم علیحدہ علیحدہ حلقوں کی بنیاد پر لڑی جا رہی تھی اور یہ طریقۂ انتخاب دونوں فرقوں کے درمیان افتراق کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتا جا رہا تھا۔ قومی اغراض و مقاصد کے پیش نظر اور سابقہ مسلسل ناکامیوں کے نتیجہ میں امیدواروں نے اپنی نجات اور سیاسی سرخ روئی اسی میں دیکھی کہ شبہات کو گہرا رنگ دے دیا جائے اور شکایات کو ممکنہ حد تک شدید کر دیا جائے۔ کسی فرقہ کے کسی بھی رکن کے لیے اس امر کا کوئی موقع باقی نہ تھا کہ وہ تناؤ اور کھچاؤ کو مٹانے کی کوشش کرتا اور اتحاد و رفاقت کی داغ بیل ڈالتا۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ کے ایسے ہی ایک نازک لمحہ میں شیعہ قائدین نے متحدہ حلقۂ انتخاب کے دور رس نتائج کو مدنظر رکھ کر اور اپنی عاقبت بینی کے ثبوت میں شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی ابتدا کی۔ ان بزرگوں نے ہندی قومیت کی قربان گاہ پر نہ صرف اپنے سیاسی عقیدے کو نچھاور کر دیا بلکہ اپنی تمام گذشتہ محنت کو بھی بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جداگانہ انتخاب کے طریقہ میں خود ان کی کامیابی موہوم ہو چلی تھی۔ زمانے کے دھارے کی رو پر بہہ نکلنا فرد کے لئے آسان ہے لیکن ہم کو ان بے لوث ایثار کرنے والوں کا شکر گذار ہونا ہی پڑے گا جنہوں نے اپنے مفادات کو ٹھکرا کر زمانے کے دھارے کی تیز رو کا مقابلہ کیا اور اپنے لیے ایک نئی راہ نکالی۔

عملی جد و جہد

اس کانفرنس نے لکھنؤ کے ۱۹۳۷ء والے اجلاس میں کامل آزادی کو اپنا مقصد و مطمح نظر قرار دیتے ہوئے غیر مشروط طور پر کانگریس میں شریک ہونے کا تصفیہ کیا تھا۔ قومی پالیسی کے پیش نظر ملک کے طول و عرض میں اس تصفیہ کی ستائش بھی کی گئی تھی۔ مگر کچھ ہی دن بعد جولائی ۱۹۳۷ء میں جب کانگریس برسر اقتدار آ چکی تھی اور مدح صحابہ کی تحریک کے سلسلہ میں بڑے ہی شدید و مخالفانہ روش کا اظہار کیا جا رہا تھا تو کانگریس شیعوں کے نقطۂ نظر کو سمجھنے سے قاصر رہی اور ہندوستان کے شیعوں کو اپنے مستقبل کی زندگی کے لیے کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ کانگریس کی اس روش کے خلاف کچھ سوچنے کا موقع بھی نہ ملا تھا کہ ہم پر دوسری ضرب ۳۰ / مارچ ۱۹۳۹ء کے کمیونکے کی صورت میں لگائی گئی۔ اس ہیجان و اضطراب کے زمانے میں شیعوں نے جس صبر اور ضبط و تحمل کا ثبوت دیا وہ واقعی لائق ستائش ہے۔ یہ درست ہے کہ چند سربر آوردہ کانگریسی اور بعض وزرائے وقت اپنی لغزش کو محسوس کر چکے تھے اور ازالہ کی کوشش بھی کر رہے تھے۔ لیکن چند در چند وجوہ کی بناء پر کانگریسی حکومت اور شیعوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اور نتیجہ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے ۱۰ / دسمبر ۱۹۳۹ء کے اپنے چھپرے کے اجلاس میں کانگریس سے علیحدگی کا فیصلہ سنایا۔ اس قطع تعلق کے ساتھ کانفرنس نے کسی اور سیاسی جماعت میں شریک ہونے کے رجحان کا اظہار بھی نہ کیا۔ ظاہر ہے اس عمل کا صریح نتیجہ یہ تھا کہ کانگریس کی سخت معاندانہ پالیسی کے باوجود شیعہ اپنے قومی نقطۂ خیال کے حامی تصور کئے گئے۔

مدح صحابہ کی تحریک اور اس کے عواقب کی تفصیلات سے کم و بیش سب ہی واقف ہیں۔ اس لیے اس مسئلہ سے قطع نظر کر کے جب واقعات و حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ اسی زمانے میں تمام صوبوں سے کانگریسی حکومتیں بھی ختم ہو چکی تھیں لیکن لکھنؤ کے شیعہ اپنی مشکلات میں حسب سابق پھنسے ہوئے تھے۔ البتہ اس اندھیرے میں نور کی ایک مدھم سی کرن اس وقت پھوٹی جب ۱۹۴۰ء کی بارہ وفات کی شام میں مولانا ابوالکلام آزاد نے بیان دیا اور شیعہ نقطۂ نظر کی تائید بھی فرمائی۔ مگر مولانا کا یہ بیان بڑی حد تک بعد از وقت تھا کیونکہ اسی دن اور ایسے وقت میں جب کہ سارے شیعہ قائدین قید خانے کی آہنی کوٹھریوں میں بند تھے برطانوی سنگینوں کے بل بوتے پر ۱۹۳۶ء کا کمیونکے روبہ کار لایا گیا۔ لکھنؤ کے مقامی ذمہ دار عہدہ دار سمجھ رہے تھے کہ وہ اعلامیہ مذکور کا نفاذ اسی آسانی کے ساتھ کر سکیں گے جیسے ٹھیک ایک سال پہلے وہ کر چکے تھے۔ ان عہدہ داروں کو مختلف طریقوں سے اس چوک کی تلافی کے لئے متوجہ کیا گیا۔ آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کے اجلاسوں میں متعدد تحریکیں منظور کی گئیں اور اعلامیہ کی تنسیخ کی خواہش کی گئی۔ نواب آصف الدولہ کے امام باڑہ میں بھی اجلاس ہوئے جس میں پوری شدت کے ساتھ یہ ظاہر کر دیا گیا کہ اعلامیہ کی اجرائی و نفاذ منسوخ کر دئے جائیں۔ لیکن عہدہ داران ہٹ کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی۔ ان حکام کی خوش فکری اور انجام ناشناسی کا نتیجہ بارہ وفات کا وہ خون آشام ہنگامہ ہے جس نے سارے لکھنؤ کو لہو نہلا کر چھوڑا اور ۱۹۴۰ء کی بارہ وفات کا وہ دن رہتی دنیا تک یادگار بن گیا۔ دن گذر گئے .... اور ۱۹۴۰ء میں شیعوں کے خون سے سینچا ہوا مرقعہ ساری دنیا کو اپنی سرسبزی کی بہار دکھانے لگا چنانچہ ۱۹۴۱ء میں اس کھیتی میں آثار حیات پیدا ہوئے۔ اس عرصہ میں برطانوی عہدہ داروں کو بھی اپنی فروگذاشت کے محاکمہ کا موقع ملا اور وہ بھی ہندوستانی شیعوں کے جذبات کو سمجھنے کے قابل ہو گئے۔ اس کے علاوہ اس ایک سال کی مدت میں پرانے عہدہ داروں کی جگہ بعض نئے عہدہ دار آ چکے تھے۔ انھوں نے سارے گذشتہ فیصلوں پر غور کیا اور شیعوں کو ان کے مطالبات میں حق بجانب تسلیم کر لیا۔ اس طرح مساوی بنیادوں پر شیعوں کو بھی اپنے جلوس نکالنے کی اجازت مل گئی۔ مگر بعد میں اس قضیہ کو یوں ختم کر دیا گیا کہ فریقین کو جلوس نکالنے سے اجتناب کرنے کی ہدایت دی گئی۔ یہی وہ مطالبہ تھا جو شیعوں نے کانگریسی حکومت سے کیا تھا اور ان سے پہلے انگریزوں سے بھی اسی کی خواہش کی گئی تھی۔ اس موقع پر رب السموات سے میری یہ التجا ہے کہ جو مسلک ہم نے ۱۹۴۱ء میں اختیار کیا تھا مستقبل میں بھی اسی پر قائم رہیں تاکہ اسلام کے دو برادر دست فرقوں کی پھوٹ کا سرچشمہ ہمیشہ کے لئے خشک ہو جائے۔

آل پارٹیز شیعہ کانفرنس

اب چند جملے آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کے بارے میں بھی سن لیجئے۔ یہ ۱۹۴۲ء کے ہنگامہ آرا دور میں قائم ہوئی تھی۔ شیعہ ان دنوں بہت ہی کلاہ پوشی کی حالت میں تھے ۱۹۳۹ء کی ملحلہ مولانا آزاد کے وعدہ وعید پر ختم ہوئی تھی کہ عالمگیر جنگ کا اعلان ہوا۔ اعلان جنگ کے ساتھ ہی کانگریسی اقتدار مدح صحابہ کی الجھی ہوئی گتھی کو سلجھائے بغیر اور الٹے قدم چل کر اپنے پچھلے مقام پر پہونچ چکا تھا۔ حکومت کی باگ ڈور گورنروں کے ہاتھ میں آ چکی تھی۔ کانگریس اور دوسرے قومی اداروں کی کاروائیوں کے خلاف "انفرادی اقدام" شروع ہو چکا تھا۔ ملک کے دستور میں بھی رد و بدل کا میلان پیدا ہو چکا تھا۔ وائسرائے بہادر تمام جماعتوں کے قائدین کو مفاہمت کے لیے مدعو کر چکے تھے۔ ان حالات میں شیعہ قائدین کو بھی اپنے مستقبل کے پروگرام کی تشکیل کرنی تھی اور آنے والے دستور میں اپنے صحیح مقام کو متعین کرانا تھا۔ اسی مقصد کے لیے یہ تصفیہ کیا گیا تھا کہ ملک کے تمام شیعہ نمائندوں کے اتفاق سے کسی موزوں شخص کا انتخاب کیا جائے تاکہ بروقت کامیاب نمائندگی ہو ... جماعت کے سیاسی موقف کو قطعی طور پر تسلیم ...

کے نام پڑا جو اس زمانے میں آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کے صدر بھی تھے۔ اس انتخاب کے بعد سر سلطان سے استدعا کی گئی کہ وہ شیعوں کے حقوق کی حفاظت کے لیئے تمام صوبوں میں صوبہ واری بورڈ بھی قائم کروائیں۔ اس سلسلہ میں سر سلطان نے اپنی بہترین مساعی کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری قبول کر لی اور بعض ذی اثر شخصیتوں کو امداد و اعانت کے لیئے لکھا۔ لیکن شاید قوم کی بدقسمتی کی وجہ سے سر سلطان کی مساعی نامشکور رہ گئیں کیونکہ قوم کی تین ذمہ دار ہستیوں نے کسی قسم کے تعاون سے اتفاق نہ کیا۔ ان حضرات کی سرد مہری سے سر سلطان کے ولولہ کو بھی ٹھنڈا کر گئی۔ اسی وقت سے آل پارٹیز شیعہ کانفرنس پر غفلت کی ایسی گہری نیند طاری ہے کہ آج بھی اس کے بیدار ہونے کی کوئی امید نہیں۔

ان ناسازگار حالات کے باوجود محمود آباد کے راجہ صاحب نے بڑی جوانمردی سے اس امر کا اعلان کیا کہ وہ اپنے فرقہ کی ہر جہتی فلاح و بہبود کے لیئے اپنی ساری توانائیوں کو مرکوز کر کے تن تنہا اپنے کام کو جاری رکھیں گے کیوں کہ راجہ صاحب ہی کی دلچسپی کا ثمر آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کی صورت میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا تھا۔ شاید آئندہ بھی راجہ صاحب ہی کانفرنس کے احیاء پر غور فرمائیں گے۔ میں اچھی طرح محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اب تک کوئی نئی بات آپ سے بیان نہیں کی ہے۔ یہ سب کچھ ان آوازوں کی بازگشت ہے جن کو آپ کے اور میرے کان بچپن سے سنتے آ رہے ہیں۔ کربلا کے مقصد حیات سے ہم سب کے دل و دماغ سرشار ہیں۔ ہم اپنی ہستی کی تمام قوتوں کے ساتھ اس تپتے ہوئے ریگ زار کے لرزہ خیز واقعات کی یاد کو پابندی کے ساتھ مناتے چلے آ رہے ہیں۔ اس سانحۂ عظیم کے سبق آموز مضمرات سے آج کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ حق و صداقت کی حمایت کے لیئے ذاتی اور اجتماعی قربانی دینے کو ہم سے بڑھ کر اور کون سمجھ سکا ہے۔ ہمیں آئندہ بھی اپنی زندگی کو کربلا ہی کی خونین داستان اور اس کے بلند مقاصد سے روشناس کرانے کی طرف متوجہ رہنا ہوگا تاکہ قومی عظمت کبھی زوال آشنا ہو ہی نہ سکے۔

بازگشت

اب میں پھر شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے آئندہ پروگرام کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ یہ بات تو اب آپ پر بھی واضح ہو چکی ہوگی کہ موجودہ زمانہ "صرف سیاست" کا نہیں بلکہ عمومی رجحانات کو مدِ نظر رکھنے کا ہے۔ اگر اس زمانے میں کسی فرد یا جماعت کو اپنے وجود کے منوانے پر اصرار ہے تو اس کی تکمیل کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ صورت ہے۔۔۔۔۔ تنظیم! ہمکو اپنی تنظیم کے لیئے صوبہ واری اور ضلع واری کئی چھوٹی چھوٹی تنظیموں کا قیام سارے ملک میں عمل میں لانا اور ملک کے سارے شیعوں کو ٹریڈ یونین کی بنیادوں پر منظم کرنا ہوگا۔ ایسی تنظیم کی اقتصادی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لیئے ہر رکن کو اپنی آمدنی کا اقل ترین حصہ بطور امداد دینا ہوگا۔ کانفرنس اپنا ایک مرکزی دفتر بھی رکھے گی جس کی ذمہ داری محنتی، مخلص اور کارآمد عہدہ داروں پر ہوگی۔ صوبوں اور ضلعوں کی چھوٹی چھوٹی تنظیموں سے چندے اور امداد حاصل کر کے مکمل حسابات کی نگرانی کے ساتھ مرکز اپنی تحریک کو ایک مقررہ اسکیم کے تحت چلاتا رہے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اغراض سے بے نیاز رہ کر بے لاگ کام کرنیوالوں کی رہبری ہر پروگرام کی تکمیل کی کافی ضمانت ہوگی۔ اس طرح ہم اپنی طاقت اور حقوق کو منوانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ ہم کو ابھی اور اسی وقت اپنے لائحۂ عمل کو عملی جامہ پہنانے کا پکا ارادہ کر لینا چاہیئے اور تنظیم کے دستور العمل کے خاکے بھی اسی وقت ڈال لینا چاہئے۔ اس طریقۂ عمل کی پابندی کے بعد میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا مقصد خود ہماری طرف بڑھے گا۔

انتخاب آپ کا قومی اخبار ہے اسکی توسیع اشاعت میں سعی فرمانا آپ کا دینی فریضہ ہے۔

ایک شاندار مجلس عزا میں اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالیٰ اللہ ملکہ و دولتہ کے لئے دعا

۱۰ وائل ماہ صفر میں بمقام قصبہ نگر جملہ مومنین کی طرف سے ایک مجلس عزا منعقد ہوئی۔ جس میں علاوہ قصبہ نگر کے قرب و جوار کے قریوں کے مومنین بھی شریک تھے۔ مجلس اعلیٰ پیمانے پر ہوئی۔ ختم مجلس پر حضرت حجۃ الاسلام [illegible] سید برکت علیصاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان نے اعلیٰحضرت بندگانعالی نظام الملک آصفجاہ شہریار ممالک دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ کے سایۂ فلک پایہ اور بقائے ملک و دولت سرکار کے لیئے پرجوش التجائیں و دعا کی اور جملہ مومنین نے آمین کا نعرہ بلند کیا۔ (نامہ نگار)

دفتر میں حسب ذیل انتخاب کے پرچوں کی ضرورت ہے فی پرچہ بحساب ۴ ر خریدا جائے گا۔

عدد ۱ یکم رجب ۱۳۶۶ھ۔ عدد ۲۳ رجب ۱۳۶۶ھ۔ عدد ۹ یکم و ۷ ر رمضان ۱۳۶۶ھ۔ عدد ۱۵ ۱۴ ر شوال۔ عدد ۱۶ ۲۲ ر شوال۔ عدد ۲۱ یکم ذیحجہ۔ عدد ۲۸ یکم صفر ۱۳۶۷ھ [illegible]

اور حسب ذیل پرچے فی پرچہ بحساب ۲ ر خریدے جائیں گے۔

عدد ۱۱ ۱۴ ر رمضان ۱۳۶۶ھ۔ عدد ۱۳ یکم شوال۔ عدد ۱۸ یکم ذیقعدہ۔ [illegible] ذیقعدہ۔ عدد ۲۰ ۱۰ ر محرم۔

اعجاز حسینی فی تاریخ حسین ٹیکری شریف

حسین ٹیکری شریف موقوعہ جاورہ اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں جو محیر العقول اور سنسنی خیز معجزات حسینی ظاہر ہوئے ہیں ان تمام حالات کا مجموعہ نہایت عام فہم اور دلچسپ اردو میں شایع ہوا ہے۔ مذہبی دنیا میں اس قسم کی کتاب اب تک شایع نہیں ہوئی کاغذ چکنا اور طباعت دیدہ زیب۔ مومنین اس کے حاصل کرنے کے لئے جلدی کریں۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو رہی ہے۔ قیمت فی جلد ۸؎ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر مہتمم رہبر عالم ڈائرکٹری محبوب بلڈنگ افضل گنج

ملنے کا پتہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

لاجواب جلد سازی چھتہ بازار سے کام لیکر آزمائش فرمائیے۔ کام عمدہ سستا اور وعدہ پر دیا جاتا ہے۔ پروپرائٹر۔ **مہدی**

کچھ اپنوں سے۔ اس امر کا اظہار کرتے ہوئے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ بارہا ہم نے اپنی قوم سے اپیل کی کہ جنوبی ہند میں صرف **انتخاب** ہی وہ پرچہ ہے جو بہت ہی بیباکی اور خلوص سے مذہبی تبلیغ کر رہا ہے اس کی توسیع اشاعت کے لیئے جد و جہد کرنا ہر مذہب و ملت اور فرض شناس فرد کا ادنیٰ ذریعہ ہے لیکن کسی نے بھی کوئی توجہ نہ کی بلکہ بعض اصحاب تو بجائے امداد کرنے کے چھ چھ، سات سات مہینے تک پرچہ منگوا کر انجان ہو جاتے ہیں۔ جس سے اس عالمگیر گرانی میں ادارہ کو کافی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے بارہا اعلان کیا ہے کہ پرچے کی اشاعت سے ہمارا مقصد تجارت نہیں بلکہ صرف تبلیغ اور خدمت قوم ہے اس دور میں جبکہ دہریت اور بے دینی عام ہو رہی ہے اور مذہب کی تباہی کے آثار نمایاں ہیں ارباب مذہب کی خاموشی اور غفلت شعاری ہے اور ان خرابیوں کے ذمہ دار وہ ہی ہیں۔ آج دنیا میں خدا، رسولؐ اور آئمۂ اطہار علیہم السلام کے بتلائے ہوئے اصولوں اور قوانین کی عظیم الشان پرچار کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ہم امید کرتے ہیں کہ قوم کا ہر فرد ادارہ کی امداد اور اخبار کی ترقی کیلئے مصمم ارادہ کر کے ہمکو ادارہ میں ہونے کا موقعہ دینگے [illegible]

۱۴۱۰ ادارہ

قند پارسی

سلاحهای مخوف آینده

ترجمه از مجله لایف چاپ امریکا

مترجم فاضل دانشمند آقای سید عباس شاه منصوری

شوروی ها موفق بساختن بمب (د-۲) شده اند و مخصوصاً برای اینکه دولت انگلیس و امریکا را متوجه کرده باشند برای نمونه آنرا بالای کشور (سوئد) که مملکت بیطرفی است فرستاده اند که از تبلیغ آن منظور خود را عملی کنند و دانشمندان متخصص بمب (اتمی) عقیده دارند که ساختمان بمب اتمی در شوروی محال است - زیرا برای ساختن بمب اتمی در درجه اول پیابیت معدن (اورانیوم) در دست داشت و با تحقیقاتی که در این باره بعمل آمده است معلوم می شود در کشور (چک اسلواکی) معدن (اورانیوم) وجود دارد - اما معدن مزبور نمیتوانند احتیاجات ساختن بمب را بدهد - دوم اینکه جنس اورانیوم (کانادا) با جنس اورانیوم (چک اسلواکی) از لحاظ ترکیب (سولفات) متفاوت است وجنس اورانیوم چک اسلواکی برای ساختن بمب اتمی بدون فائده میباشد - برفرض اینکه دولت شوروی با وسائل دقیق یا آنکه با ابتکار عجیبی توانست از معادن (چک اسلواکی) استفاده کرده و (اورانیوم) حقیقی را بدست آورد - تازه آنوقت ساختمان (ترکیب) انفجار و ساختمان چاشنی محرق کننده آنرا نمیتوانند بسازند زیرا ساختمان آن میلونها لیره طلا خرج دارد - در عملیاتی که در کانادا برای سرقت اسرار بمب اتمی بوسیله جاسوسان شوروی بعمل آمد اگرچه منابع موثق کاملاً سکوت اختیار کرده اند اما پیداست که بجز اطلاعات خیلی جزئی در خصوص استخراج اورانیوم چیز دیگری سرقت نشده است چون اسرار محرمانه (بمب اتمی) بدست مقامات نظامی امریکاست و هیچکس قادر نیست آنرا بدست بیاورد - اما موضوع اسلحه انتقامی که شوروی ها موفق بساختن آن شده اند یکی از کارشناسان جنگی امریکا اظهار داشته است که دولت امریکا اکنون اسلحه های مخوف و خطرناکی برای دفاع از حمله احتمالی بخاک امریکا در دست دارد که فقط دولت انگلستان از آن اطلاعی ندارد بلکه بیشتر رجال و سیاستمداران امریکا هم از آنها اطلاع ندارند و این اسلحه ها فقط برای دفاع از خاک امریکا ساخته شده است و هم اکنون دانشمندان امریکائی در آزمایشگاه های خود مشغول جستجو هستند که سلاح های خطرناک تر و بهتری برای دفاع از آزادی تهیه کنند باری یکی از اسلحه های مزبور همان اسلحه ایست که شوروی ها آنرا ساخته و برای نمونه چند تای آنرا برفراز کشور سوئد فرستاده اند اسلحه مذکور میتوانند از نیویورک مستقیماً پرواز کرده کشورهای اروپای مرکزی را هدف قرار دهد و اکنون کارشناسان جوی مشغول بررسی اوضاع جوی در خط سیر این اسلحه هستند و حتی میزان رطوبت هوا و سرعت سیلها را روی اقیانوسها اندازه گیری می کنند - از اسلحه های دیگر امریکائی که دانشمندان انگلیس هم اسرار آنرا نمیدانند موضوع بمب (باکترولژی) است که این بمب میکروب های طاعون - وبا - حصبه و مقدار زیادی از میکروبهای دیگر را در هوا و آب پخش می کنند - و خطر آن در روی جبهه جنگ خیلی بیشتر از روی شهرهاست چون در شهرها بوسیله ایجاد گازهای متقابل یا بکار بردن وسائل دفاعی دقیق میتوان شهرها را از خطر بمب (باکترولژی) حفظ کرد - اسلحه دیگر خیلی خطرناک است و میگویند در دست دولت امریکاست بمب (یخ بندان) است که این بمب بجای احتراق یکمرتبه اثر عجیب و معجزه آسائی از خود نشان میدهد یعنی باندازه یا ضد اسلحه ... مربع گرمترین نقاط امریکا را برای چند دقیقه به یخ بندان (قطب شمالی) مبدل خواهد نمود و درجه حرارت را به ۸۰ درجه زیر صفر میرساند - این بمب اولاً در موقع جنگ ممکن است سربازان را از کار بیاندازد و بعلاوه در نقاط سردسیر اثرش صد مرتبه از نقاط گرمسیر خطرناک تر است زیرا هرچه بطرف سردی برود دمت (یخ بندان) (...) زودتر خواهد شد - کارشناسان جنگ حدس زده اند که اگر این بمب بر ضد هواپیما استعمال بشود و میتوان بوسیله آن را اندر گویهای صد هوائی بکار برده حالات هواپیما را بکلی خنثی خواهد کرد - و بر اثر برودت شدید دستگاههای داخلی هواپیما از کار خواهند افتاد و هوا سقوط میکنند - در جبهه جنگ تیز این بمب بی اثر است اما در شهرها برای از کار انداختن وسائل رفت و آمد عمارات بزرگ را هم متلاشی خواهد کرد.

رباعیات منصوری

بسلسله انتخاب ۲۳/۲۴ مورخه ۱۰ ذیحجه صفحه ۹

(۲۰)

زخودپسندی برکس ز روی کبر مخند هر آنچه نیست سزاوار خلق را مپسند
اگر نخواهی هرگز تو پایمال شوی زعشوه برسر بیدرد دستمال مبند

(۲۱)

هرکس هر آنچه کاشت از زمین خود آن را کند درو چو ماش و چو نخود
(منصوری) این سخن گوید برای خلق عیسی بدین خود موسی بدین خود

(۲۲)

آن میوه نورسیده ناچیده برفت دل را ز غم هجر خراشیده برفت
منصوری اگر برون شد از بزم حریف از دل برود هر آنکه از دیده برفت

(۲۳)

ستم و عدل و داد میگذرد دل و ناشاد و شاد میگذرد
چون بقائی بملک دنیا نیست عمر ما همچو باد میگذرد

(۲۴)

باتفاق عقل جهان میتوان گرفت گوی سبق زپیر و جوان میتوان گرفت
منصوری ار که قلب و زبان راست اتفاق آری باتفاق جهان میتوان گرفت

(۲۵)

مرد بخیل را چه بگویم درد او درعمر خود بکس نرسیده است سود او
بر بخل وی گواه بود تا رو بود او دارا کباب میخورد و لات دود او

(۲۶)

آسایش جان زدیدن حور خوش است آرایش تن ز قلب مسرور خوش است
نزدیک نگرود بطرب منصوری آواز دهل شنیدن از دور خوش است

(۲۷)

ازعطوفت تا که رحمی در دل ارباب نیست از برای بینوایان هیچ فتح باب نیست
روشنائی نیست اندر کاخ مردان خدا خانه درویش را شمعی بجز مهتاب نیست

(۲۸)

بشنو تو این سخن را ای یار محفل آرا هرچند در تجمل اسکندری و دارا
در حال اگر تو راحت مهری ز (آل یاسین) با دوستان مروت با دشمنان مدارا

(۲۹)

مشو غره گفتار خیره مگو زنخوت ره خودپسندی مپوی
چو منصوری از مال وارسته باش بجای نهادن چه سنگ و چه زر

(۳۰)

ز ثروت بگیتی نیابی ظفر بیاید تو را عاقبت آن سفر
چو منصوری از راه دین پروری بکیهان بهمت توان برد گوی

(۳۱)

ای خفتا آنروز که تا که بسر خویشتنی گر کسی ... بهتر گر بیش
گفت منصوری مکن هرگز به نادان آشنائی هرکه با نادان در آویزد بریزد آبروی خویش

(۳۲)

چو سلمان و چو بوذر بندگی کن چو قارون و چو حاتم زندگی کن
چو منصوری تو گر بندرانده مال بنزدی باید ت سختگی کن

۱۴ ابیات　　سغیر کاکوروی

ترانۂ قومی

مرحبا اے خاک پاک کشور ہندوستاں　　یادگار عہد ماضی ہے تو اے جان جہاں
کیسے کیسے اولیا گزرے اور قطب زماں　　جنکے قدموں نے بنایا ہے تجھے جنت نشاں

روشنی سے تیری پھیلا ہے اجالا ہر طرف
تیرا دنیا میں رہا ہے بول بالا ہر طرف

کیوں نہ کہئے تجھکو اک سرچشمۂ آب بقا　　ہیں یہ آثار قدیمہ تیرے گنج بے بہا
روز و شب تیرے نگہبان تیری ہیں کیا کیا انفرا　　کسقدر ہے دیدہ و دل پرور یہ تیری آب و ہوا

گردش ایام سے گو میں پھروں نزدیک و دور
ہر جگہ یاد وطن ہے مایۂ عیش و سرور

اسلئے لازم ہے کہ ہوں پیدا ابنائے وطن　　ہو دلوں میں جذبۂ ملت پرستی موجزن
غلغلہ تیری ستائش کا ہو تا چرخ کہن　　اور تیرے جانثار دنیا کے ہو لب پر یہ سخن

"مٹ نہیں سکتے کبھی تیرے اصول اتفاق"
کیوں نہ ہو اے ہند تجھکو دو دلوں کا اشتیاق

جبکہ جاری ہو زبانوں پر یہ کلمہ صبح و شام　　نغمہ ہائے ساز سے بڑھکر ہے جو معجز نظام
یعنی صلح و آشتی کا دیں ہم آپس میں پیام　　مشکلیں آساں ہو ہوں بگڑے ہوئے بن جائیں کام

رونما تجھکی بدولت جلوۂ امید ہو
دور ہو ظلمات دوئی سے اور گھر گھر عید ہو

دین و آئین ہیں جدا سب کے مگر اے خاک ہند　　گو دیں تیرا ایک تیرے شکر اے خاک ہند
تیری خدمت پر جو باندھے کمر اے خاک ہند　　ہونگے وہ تیرے لئے سلک گہر اے خاک ہند

زیب و زینت میں تو اے جان جہاں مشہور ہے
خیر و برکت سے تو اے ہندوستاں معمور ہے

روز و شب تو موں کو ہوتی ہے ترقی یا زوال　　کر سکا لیکن نہ تجھکو دور گردوں پائمال
ہر زمانے میں رہا تیرا عجب جاہ و جلال　　سایۂ رحمت نے دائم تجھکو رکھا ہے نہال

گر نظر آئے کبھی غم کی گھٹا چھائی ہوئی
ٹل گئی سر سے تیرے ہر بلا آئی ہوئی

اختلاف دین و ملت کے یہ جھگڑے ہوں تمام　　جو حقیقت میں بنے ہیں آج بہر خاص و عام
ہے مبارک جو تجھے حاصل ہے امن و انتظام　　با مسلماں اللہ اللہ یا برہمن رام رام

خاکساری میں تو ایک شہرۂ آفاق ہے
مخزن فضل و ہنر ہے معدن اخلاق ہے

قطعات

از ریاض الدین صاحب خیال متعلم شمس الدولہ فاضل

(۱) چھپ گیا وقت معین پہ جو خار ہستی　　مٹ گئی دم میں ہزار رنگی بہار ہستی
سبزۂ باغ کے پیچھے ہے خزاں خوابیدہ　　دل لبھالے نہ کہیں تیرا نگار ہستی

(۲) ہر شے ... [illegible]　　ہر شیشۂ زر میں سوز غم ہوتا ہے
پیمانۂ دہر میں کیا لطف خیال　　ہر جام تو آلودہ سم ہوتا ہے

(۳) اک دل میں بیک وقت ہزاروں دیکھے　　دو روز والم دیکھے خوشی کے ساماں دیکھے
دو روز کی زندگی میں ہم نے تو خیال　　اک قطرۂ آب میں سو رنگ کے طوفان دیکھے

رباعی

موجود عناصر میں ہے تمثیل فنا　　ہر ہست سے خود ہوتی ہے تشکیل فنا
وہ تلخ ہے تو کیوں نام فنا کا سنکر　　رونے سے تیری ہوتی ہے تبدیل فنا
اول اول تھا پرند بیگانۂ زیست　　ساقی نے دیا لغزش مستانۂ زیست
غافل نہ ہو تو عیش پہ دو دن کے خیال　　اک روز چھلک جائیگا پیمانۂ زیست

(محشر لکھنوی)

خیالات جدید

تغیرات جہاں سے فراق یہ پڑے　　کہ خلق پرانی ادا کو بھول گئے
بتان ترک نے رہ اصل کو اختیار کیا　　خدنگ و ناز و شوخی کی جفا کو بھول گئے
دل و دماغ نے یورپ کی پالیسی کو　　کہ تم سمجھنا وصیت کو بھول گئے
جلا کے بزم میں بیٹھے جو لمپ بجلی کے　　تو کیا ہوا اور خورشید کی ضیا کو بھول گئے
ہوئے بلند امیر شب میں یوں گراتے　　سفینہ بھول گئے ناخدا کو بھول گئے
بسائے جاتے ہیں کپڑے ملیکے حسیں جو　　گلاب روح اگر اور حنا کو بھول گئے
کمال عشق میں یہاں مشکل کو دوڑایا　　جہاں کے فرش اور دنیا کو بھول گئے
گراموفون کی کا تو میں یہ بھی آواز　　صفیر بلبل رنگیں نوا کو بھول گئے
کمال فلسفہ میں یہ گنوائی عقل　　کہ اپنے باپ دادے کی اتباع کو بھول گئے
نگار خانۂ مغرب میں اس قدر کھوئے　　کہ اپنے دیش کی آب و ہوا کو بھول گئے
مصالحتی سے رنگ اپنے کا رنگ یہ چھایا　　بتان ہند کے رنگ حنا کو بھول گئے
کلام شیکسپئر سے بڑھی یہ دلچسپی　　انیس و غالب و میر و ضیا کو بھول گئے
بھروسہ شاید تدبیر پر کیا اب　　کہ نقطۂ حسن قبول اور دعا کو بھول گئے
زلیخہ ہوئے آزادیوں پہ عاشق بھی　　مذاق الفت زلف رسا کو بھول گئے
خوشی و عمل کو تہذیب لئے ہوئی ملح　　فراق کے الم تنگنا کو بھول گئے
ظہور پر قیام اور اب ہے کوہ شملہ پر　　غریب طور کی دلکش ادا کو بھول گئے
رہی نہ یاد وہ تجلی تخیل ابھی بھی　　کسی کے جذبۂ شوق لقا کو بھول گئے
سنئے زمانے کے بندے جھی کیا ہی تھیں　　کہ آج اپنے پرانے خدا کو بھول گئے

زمانہ پاس ہی کو بھی وضع کا محشر
کہ آشنا تجھکو آشنا کو بھول گئے

سلام

شاعر بیمثال جناب حسن علی صاحب فقان

تجھکو ہر لوغ غم شبیر کھانا چاہئے　　اس مقدس داغ کو روشن بنانا چاہئے
یہ غم شبیر کیا ہے ایک تفسیر حیات　　جز غم شبیر کوئی غم نہ کھانا چاہئے
حق پرستی میں ایمان عین حق عشق علی　　حق کے ہوتے غیر حق لب پہ نہ آنا چاہئے
دیکھو تیرے دین میں تائید باطل ہے حرام　　تجھکے ہر باطل تصور کو مٹانا چاہئے
کاتنا ہے منت میں کعبے کے جگر پہ خیر　　اہل کعبہ کو تجھے پہلے مٹانا چاہئے
عین ایمان یاد آل مصطفیٰ ہے یاد رکھ　　تو مسلماں ہے تو تجھکو پیش آنا چاہئے
اسکے معنی ہیں کہ جس کے مولا ہیں علی　　جو علی کا ہو اسی سے دل لگانا چاہئے
قتل بے بس پر ہنس خطرت کو شرمندہ کر　　جینے والے جس جیسی سے باز آنا چاہئے
پھر کوئے یہ جنسی انسانیت سے ہے بعید　　آدمی کو زیر خنجر مسکرانا چاہئے
بول اٹھے عزت عرب کی اے رہ داری تھا　　کیا کسی مہمان پہ یوں خنجر چلانا چاہئے
شمر کو یہ بھی نہ یاد آیا دم قتل حسین　　ذبح سے پہلے انہیں پانی پلانا چاہئے
بک نہیں سکتا کسی قیمت پہ بھی خون امام　　خون بہا کیسا یہاں تو خوں بہانا چاہئے
تجھکو جینا ہے تو دنیا میں مجاہد بن کے جی　　حق پہ جان دینا قضا پہ مسکرانا چاہئے
خاک سر پر آہ لب پر آنکھ سے آنسو رواں　　حشر میں یوں فاطمہ کو منہ دکھانا چاہئے
بارگاہ حضرت شبیر کعبہ ہے تیرا　　سر جھکا دے سر جھکا دے سر جھکانا چاہئے
حضرت زینب کی تربت کو نہیں پہچانتا　　چادر اشک روان تجھکو چڑھانا چاہئے
کربلا کو دیکھو اک ویرانہ تھا کیا ہو گیا　　دل کے ویرانے کو بھی یوں ہی بسانا چاہئے
سر کے بل چلنا ہے تجھکو بھی رسم نیاز　　خاک اس رستہ کے آنکھوں سے لگانا چاہئے
توڑ کر بند غلامی کی یہ زنجیریں تمام　　ایک زنجیر امامت کو ہلانا چاہئے
کیا کبھی تسلیم تجھکو مادر آسمی فقیر ہے　　حشر تک انسانیت کو شرم آنا چاہئے
جس کے رستے میں بیٹھا ہے دنیا تخلیق ماہ گھر　　یہ سلام اپنا انہیں جاکر سنانا چاہئے

جناب مالک اشتر

نقیب ... کا نام مالک ... تھا۔ آپ کو
حضرت امیر المومنین سے نہایت درجہ خصوصیت
تھی اور حضرت کے پاس آپ بڑے جلیل القدر
و عظیم المرتبہ تھے۔ جب آپ کے انتقال کی خبر
سنی تو فرمایا وہ میرے لئے ویسے ہی تھے
جیسے میں حضرت رسولخدا کے لئے تھا۔ یہ بھی فرمایا
رحم اللہ مالکا و ما مالک عز علی
به هالکا لو کان صخرا لکان صلدا و
لو کان جبلا لکان فندا و کانه
قد منی قدا۔ خدا مالک پر رحمت نازل
کرے۔ انکی جدائی میرے لئے بہت شاق ہے
وہ اگر شجاعت یا حقیقت وہ مقابلے میں پتھر تھے
اور اگر پہاڑ تھے تو بڑے اونچے پہاڑ تھے۔ ان
کی موت سے گویا مجھے قطع کر دیا اور میری کمر توڑ دی
جنگ جمل میں ... کر حضرت عائشہ کے اونٹ کے
گرد تھا اس پر آپ نے تین مرتبہ حملہ کر کے اونٹ
کے تین پاؤں کاٹ دیئے تھے۔ عبد اللہ بن زبیر
بھی بڑے بہادر تھے اور جنگ جمل میں زبردست
حصے لے رہے تھے۔ جب انہوں نے مالک اشتر
کی شجاعت دیکھی تو پکار کر کہا اے دشمن خدا تھوڑی
دیر اس جگہ ٹھہر جا کر میں دیر سے تیری ہی فکر
میں ہوں اور دنیا بھر میں بس تجھی پر میری
نظر ہے۔ اب دیکھ کیا مزہ چکھاتا ہوں ذرا
مردوں کا وار بھی دیکھ لے۔ یہ کہکر نیزہ لئے ہوئے
بڑھے اور گھوڑے کو تیز کر کے مالک اشتر پر حملہ
کیا۔ دونوں بہادر کچھ دیر تک نیزے کا حملہ ایک
دوسرے پر کرتے رہے۔ آخر مالک اشتر نے عبد اللہ کو
ایسا زبردست نیزہ لگایا کہ وہ گھوڑے سے
منہ کے بل زمین پر گرتے رہے مالک اشتر بھی فوراً
گھوڑے سے کود کر عبد اللہ کے سینے پر چڑھ بیٹھے
اب تو عبد اللہ کے ہوش و حواس جاتے رہے
موت کی صورت نظر آنے لگی۔ مگر مالک اشتر نے
انکو چھوڑ دیا۔ اس روز آپ روزہ سے تھے
اور اس سے پہلے بھی دو روز سے کچھ کھایا پیا
نہیں تھا۔ باوجود اس کے ایسی شجاعت دکھائی
کہ سب لوگ مبہوت ہو گئے۔ آخر حضرت امیر المومنین
اور مالک اشتر وغیرہ کے دلیرانہ حملوں سے جنگ
جمل والے نہایت کثرت سے قتل ہوئے اور
باقی لوگوں نے راہ فرار اختیار کی۔
جنگ صفین میں بھی مالک اشتر کے عظیم الشان
کارنامے ظاہر ہوئے۔ قتل چھپے ہوئے تھے کر

کے شت وار کرتے اور ہر طرف کشتوں کا انبار
لگا دیتے۔ کسی کو مقابلہ کی ہمت نہیں ہوتی
تھی ... تمام ...
تھے۔ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے لکھا ہے
کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ تمام عرب
و عجم میں بہادری کے اعتبار سے مالک اشتر
اور ان کے استاد حضرت علیؑ ایسا کسی
کو پیدا نہیں کیا تو میرے خیال میں اس کی
قسم جھوٹی نہیں ہوگی۔ جب لوگوں نے
ان سے مالک اشتر کی شجاعت کا حال پوچھا
تو کہا میں اس بہادر کی شجاعت کیا بیان
کروں جس کی زندگی نے معویہ والوں کو
مجروح اور جس کی موت نے حضرت علیؑ والوں
کو شکستہ دل کر دیا تھا۔ جنگ صفین
کی مشہور لڑائی لیلۃ الہریر میں بازار
موت ایسا گرم تھا کہ ستر ہزار آدمی قتل
ہوئے تھے۔ اس رات میں مالک اشتر کا
یہ حال تھا کہ تلوار اور نیزہ لئے ہوئے
شیر ژیاں کی طرح حملہ کرتے اور میمنہ و
میسرہ کو الٹتے جاتے تھے۔ قریب قریب
پوری فتح کر چکے اور معویہ کے شکر کو شکست
فاش دے چکے تھے کہ عمرو عاص نے قرآنوں کو
نیزوں پر نصب کرا دیا۔ جس پر حضرت علیؑ
کی فوج دھوکا کھا گئی اور حضرتؑ کو مجبور
کیا کہ اب جنگ روک دیجئے۔ حضرتؑ
نے ہاتھ روک لیا تو سب نے کہا مالک اشتر
کو بھی بلا لیجئے۔ مالک اس وقت بڑی
تاک میں تھے دیکھ رہے تھے کہ دشمنوں
کے پاؤں اکھڑا چاہتے ہیں اتنے میں
حضرتؑ کا قاصد پہونچا کہ واپس آؤ
یہاں نیا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے
چاہا کہ لڑائی ختم کر کے ہی آئیں۔ اس
پر خارجیوں نے حضرتؑ کو گھیر لیا اور کہا
یا تو آپ مالک کو فوراً بلا لیں ورنہ ہم
آپ کو معزول کر دیںگے یا ابھی آپ پر
حملہ کر دیںگے۔ حضرتؑ نے پھر مالک کے
پاس پیغام بھیجا تو آپ نہایت مغموم
و محزون واپس آئے۔ پھر جب معویہ
والوں نے چاہا کہ دونوں طرف سے ایک
ایک حکم مقرر کیا جائے اور اپنی طرف
سے عمرو عاص کو مقرر کیا تو حضرتؑ نے
اپنی جانب سے جناب عبد اللہ بن عباس
یا انہیں مالک اشتر کو مقرر کرنا چاہا مگر خوارج
نے اعتراض کیا۔ تب حضرت نے فرمایا

پھر جو چاہو کرو۔ جس سے معلوم ہوا کہ
مالک اشتر صرف بہادر ہی نہیں بے مثل
و نظیر نہیں تھے بلکہ عقل و فہم اور سیاست
و تدبیر میں بھی اس درجہ پر فائز تھے کہ
حضرت علیؑ نے ایسے سخت موقع پر عمرو بن
عاص ایسے چالاک شخص کے مقابلہ میں آپ
ہی کا انتخاب کیا۔ اور اگر حضرتؑ کی فوج والے
اس پر راضی ہو جاتے تو آپ عمرو عاص
کی ایک چال بھی کامیاب نہیں ہونے
دیتے۔ معویہ نے سنہ ۳۸ ہجری کے شروع
میں حضرت علیؑ کو خوارج سے مشغول دیکھکر
عمرو عاص کو ۶ ہزار فوج کے ساتھ مصر کی
طرف روانہ کیا۔ اس وقت حضرت علیؑ کی
طرف سے مصر کے گورنر محمد بن ابی بکر
تھے۔ ان کو عمرو عاص کے آنے کی خبر معلوم
ہوئی تو حضرتؑ کو خط لکھکر مدد طلب کی۔
حضرتؑ نے مالک اشتر کو جو اس وقت حاکم
جزیرہ تھے نصیبین بلا کر محمد بن ابی بکر
کی مدد پر روانہ کیا جب معویہ کو مالک اشتر
کی روانگی کی خبر ہوئی تو بہت پریشان
ہوا اور سمجھ گیا کہ اب مصر پر قبضہ کرنا بہت
دشوار ہے۔ پس ظاہر میں تو لوگوں سے
کہا کہ تم اشتر کے لئے روز بد دعا کیا کرو اور
مخفی طور پر عریش یا قلزم کے زمیندار کو
مالک کا حلیہ لکھکر بھیج دیا اور خوشامد کی
کہ مصر جانے کا یہی راستہ ہے۔ اشتر اس
طرف سے ضرور گزریںگے۔ تم انکی دعوت
کر کے کسی چیز میں ان کو زہر دے دینا
میں اس کے انعام میں بیس سال تمہارا
خراج معاف کر دوں گا۔ وہ زمیندار
راضی ہو گیا۔ جس روز مالک اشتر اس مقام
پر پہونچے روزہ سے تھے اس نے ان کی
دعوت کی اور افطار کے وقت شہد کے
شربت میں زہر دے دیا جس کے پیتے ہی
وہ شہید ہو گئے۔ معویہ کو یہ خبر ملی تو نہایت
خوش ہوا۔ اور خطبہ میں بیان کیا کہ خدا
کا لشکر شہد میں بھی ہوتا ہے۔ اب علیؑ
کے دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ کیونکہ عمار یاسر
صفین میں شہید ہو چکے تھے اب مالک اشتر
بھی ختم ہو گئے۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ...)
مگر حضرت علیؑ نے سنا تو آپ کو نہایت صدمہ
ہوا اور محمد بن ابی بکر کو لکھ بھیجا کہ میں نے
مالک اشتر کو بہت قابل سمجھکر تمہارے پاس
بھیجا تھا مگر افسوس وہ راستہ ہی میں شہید

ہو گئے۔ یہ واقعہ سنہ ۳۸ ہجری کا ہے۔ مالک اشتر
جس طرح کمال و عقل و شجاعت و بہادری و
فضائل سے متصف تھے اسی طرح زہد و علم
و زہد و فقر و دور اندیشی سے بھی آراستہ
تھے۔ ایک شخص نے از راہ حقارت کر کے ایک
لکڑی آپ پر پھینک دی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ
مالک اشتر ہے۔ تو دوڑا ہوا گیا کہ معافی طلب
کرے۔ دیکھا وہ مسجد میں جاکر نماز پڑھنے لگے
جب اس نے قصور معاف کرنے کو کہا تو فرمایا
میں اس وقت مسجد میں اسی لئے آیا ہوں کہ
نماز پڑھ کر تمہارے لئے استغفار کروں۔
آپ ذکاوت۔ فصاحت۔ بلاغت میں
بھی یکتا تھے۔ غرض آپ مجموعہ کمالات تھے
اور حضرت امیر المومنینؑ کی صحبت کا پورا اثر
آپ میں ہو گیا تھا۔

رائے پور کا چہلم

الحمد للہ کہ رائے پور سی پی کا چہلم خیر و عافیت
اور کامیابی کے ساتھ گزرا شب کے وقت
مجلسیں ہوتی ہے سب کامیاب ہوئیں
خصوصاً تیسری مجلس میں روزانہ جناب
سرکار صدر الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ
مجتہد العصر پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ و سرپرست
دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ سادات ضلع مرادآباد
کے گرانقدر مواعظ و بیانات یادگار و غذائے
روح ہوئے۔ ۲۰ صفر کا عظیم الشان جلوس
بھی بہت کامیاب رہا جس میں حسینیوں کا جوش
ماتم اور شور نوحہ بے پناہ۔ مجمع کا اندازہ ۲۰ ہزار
اور حکومت کا انتظام بے مثل تھا حکام تحصیل
کی مستعدی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور سینہ زنی
و نوحہ خوانی پر غش غش کر رہے تھے بعض بعض مقامات
پر جلوس کو زیادہ روک کر ماتم کرایا اور نوحے پڑھوائے
لاؤڈ اسپیکر ساتھ تھا جس پر جا بجا تقریریں بھی ہوئیں
حسینیت زندہ باد۔ عزاداران سی پی زندہ باد
جناب صدر الملۃ زندہ باد۔ حکومت ہند زندہ باد۔

(کامٹی کی ایک یادگار مجلس)

جناب ممدوح حضرت صدر الملۃ نے ۲۱ صفر کو
مومنین کامٹی ضلع ناگپور سی پی کی فرمائش پر ایسا
کامیاب اور پر اثر مجلس کو خطاب فرمایا ... یادگار
عشرہ مخصوصہ بمبئی مغل مسجد میں ۲۸ صفر سے
۸ ربیع الاول تک منعقد ہونے والا عشرہ مخصوصہ نہایت
کامیابی سے گزرا جناب ممدوح حضرت صدر الملۃ ...
بیانات نہایت کامیاب ہوا لیکن ...
جناب خوش ... تقریریں ... اور

[illegible]

تنقید و تحقیق

(از برق موسوی)

نوٹ۔ اگر قارئین کرام نے اس مضمون کو پسند فرمایا اور بذریعہ خط اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا تو یہ سلسلہ آئندہ بھی ہر ہفتہ پابندی کے ساتھ جاری رکھا جاسکتا ہے۔
(امید کہ قارئین اس مضمون کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے)

مولانا روم کی مثنوی کے اس شعر پر ؎

بشنو از نے چوں حکایت می کند
وز جدائی ہا شکایت می کند

خواجہ نصیر الدین طوسی نے اعتراض فرمایا تھا ؎

ملا مشنو از نے بشنو از نائی نے
کیف یہ مینوار داند یا کہ مے!

یہ اعتراض بالکل حق بجانب ہے کیونکہ "جزو" نے "بانسری" شکایت و حکایت نہیں کرسکتی۔ یہ فعل تو "نے نواز" بانسری بجانے والے کا ہے۔ شراب کا مزہ شراب خوار جانتا ہے نہ کہ شراب!!

اسی نوع کا ایک اعتراض "دوربین" اور "خردبین" کی ترکیب پر وارد ہوتا ہے۔ "دوربین" اس لئے غلط ہے کہ (Telescope) کا کام (دور دیکھنا) نہیں۔ بلکہ (دور دکھانا) ہے۔ اسی طرح "خردبین" (Microscope) چھوٹی چیزوں کو دیکھتی نہیں بلکہ (دکھاتی) ہے۔ میری رائے میں ان آلات کو بجائے دوربین اور خردبین کے "دور نما" اور "خرد نما" کہنا درست ہے۔ حسن اتفاق میں نے آج سے چار سال قبل (اگست سنہ ۴۳ء میں) اردو کی سب سے زیادہ ذمہ دار اور خدمت گزار ہستی کو "دوربین" اور "خردبین" کے متعلق بذریعہ خط توجہ دلائی تھی۔ لیکن موصوف نے صرف میرے خط کی رسید روانہ فرمائی اور تحریر فرمایا کہ متعاقب ان الفاظ کے متعلق اظہار خیال کروں گا۔ چار سال گزر چکے لیکن موصوف کا "متعاقب" ابھی نہیں آیا۔ "چندو لال کی گلی" سنی تھی اس "متعاقب" کا تجربہ ہوگیا!

دوربین اور خردبین کی طرح ایک ترکیب "شادیٔ مرگ" (با اضافت) بھی غلط مروج ہے۔ شادیٔ مرگ کے معنی ہوں گے (موت کی خوشی) حالانکہ (خوشی کی موت) کے موقع پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس ناقابل تردید حقیقت کی بنا پر بجائے "شادیٔ مرگ" بلکہ "مرگ شادی" کہنا درست ہے۔
غالباً یاس یگانہ چنگیزی کا شعر ہے ؎

سجدۂ اولین میں یاس پا گئے دادِ بندگی ۔ شادی مرگ ہوگئے عید کے دن نماز میں

دوسرے مصرعہ میں بجائے شادی مرگ کے "مرگ شادی" ہونا درست تھا لیکن مصرعہ ناموزوں ہوجاتا ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ شادی مرگ اضافت کے ساتھ نہیں بلکہ (شادی مرگ) بلا اضافت ہے۔ تو مصرعہ ناموزوں ہوجائے گا

سجدۂ اولین میں یاس پا گئے دادِ بندگی
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

شادی مرگ ہوگئے عید کے دن نماز میں

دوسرے مصرعہ کا چہارم رکن ہی تقطیع میں نہیں سماتا۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ یہاں اضافت مقلوب ہے تو میں یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں کہ یگانہ جیسا مسلم الثبوت استاد اور پختہ مشق شاعر صرف ایک مصرعہ کو موزوں کرنے کے لئے اضافت مقلوب

[illegible] کمزور سہارا [illegible]
مارے خوشی کے مرگئے عید کے دن نماز میں
فرط سے

شادیٔ مرگ کی طرح ایک ترکیب "اگلا قدم" بہ معنی (آئندہ قدم) اردو اخبار کے ذریعہ غلط رواج پا رہی ہے۔ چنانچہ چند ماہ پہلے نشرگاہ حیدرآباد سے ایک خاص ادبی پروگرام نشر ہوا تھا جس کا عنوان "ہماری زبان کا دوسرا اگلا قدم" رکھا گیا تھا۔ جن کی مادری زبان اردو ہے وہ جانتے ہیں کہ لفظ "اگلا" محاورے میں ہمیشہ گزشتہ کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ؎

غالب ؎
اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں!

؎
ریختے کے تمہی استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانہ میں کوئی میر بھی تھا

امیر مینائی ؎
منزل عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

ذوق ؎
اس قفس میں ہیں وہی اگلے برس کی تیلیاں

غالب، امیر اور ذوق نے لفظ "اگلا" گزشتہ کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ یہ مثالیں نظم سے پیش کی گئی ہیں۔ اب نثر میں دیکھئے:-
"اگلوں نے معشوق کو اکثر [illegible]۔ گویا اگلوں کے دل شکار کرتا ہے مجازاً صیاد باندھا تھا۔ پچھلوں نے [illegible] اس پر تمام اس کا تحقیق صیاد کے مرتب کر دیئے"
(مقدمہ شعر و شاعری حالی مطبوعہ رضوی پریس حیدرآباد ص ۱۰۶)۔
ایک دکنی کہاوت ہے:- (اگلو گرا پچھلا ہشیار)۔
مذکورۂ بالا تمام مثالوں سے واضح ہے کہ اگلا بہ معنی گزشتہ مستعمل ہے۔ اس کے خلاف اگلا بہ معنی آئندہ استعمال کرنا فاش غلطی ہے۔ کبیر کہتے ہیں ؎

"رنگی" کو "نارنگی" کہیں دودھ "دہی" بنے تو دودھ کھویا
"چلتی" کو "گاڑی" کہیں سنت کبیرا رو دیا

یہ اس زمانہ کی تنقید ہے جب اردو کا بیج بویا جا رہا تھا۔ لیکن آج یہ بیج ایک سدا بہار پھلواری بن چکا ہے۔ اس پھلواری میں "دوربین" اور "خردبین" کی خاردار جھاڑیاں رہنا نہایت ہی بدنما ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح اکبر اعظم کی کوشش "نارنگی" کو "رنگی" نہ بنا سکی اسی طرح زیادہ زمانہ گزرنے کے بعد بہی خواہان اردو کی کوشش "دوربین" کو "دورنما" نہ بنا سکے۔

جوہر عابدی حیدرآبادی

غزل

رہا ہو کر نہ میں کچھ بوستاں والوں سے پوچھوں گا۔
مجھے پوچھا تو ہوتا آشیاں والوں سے پوچھوں گا
خدنگ ناز آنکھوں پر پڑا دل کیوں ہوا گھائل
دکھا کر زخم ابرو کماں والوں سے پوچھوں گا
تمہیں کیا مل گیا مجھ ناتواں کے چھوڑ جانے سے
سر منزل پہنچ کر کارواں والوں سے پوچھوں گا
اٹھا سکتے ہو تم میری طرح بار امانت بھی
اگر موقع ملے تو آسماں والوں سے پوچھوں گا
کیسے معلوم تھا یوں بعد مدت چھوٹ کر جوہر
کہاں ہے آشیانہ گلستاں والوں سے پوچھوں گا

دنیا کا ایک ہفتہ

ممالک غیر :—

لندن ۔ برطانوی کونسل کی نگرانی کا ... اور تصنیف کے بعد ساری برطانوی ... تحقیقات کے بارے میں علمی نظریات اور عملی تجربات کی اطلاعات ... باہر بھیجی جائیں گی۔

لندن ۔ دول اربعہ کے نائب وزرائے خارجہ کے اجلاس ۲۰ رفروری سے لندن میں شروع ہونگے ۔ ان اجلاسوں میں دول اربعہ کے وہ معاہدات جو طے ہوچکے ہیں اور ایسی تجاویز بھی جن پر ابتک کوئی بحث نہیں ہوسکی ہے ، زیر بحث ہونگے ۔

پیرس :—

فرانس اور ہسپانیہ کے درمیان تجارتی راضی نامہ کی بات چیت ختم ہوئی اور مرتبہ دستاویز میں دونوں ممالک کی سرحدوں کو آمدورفت کے لیے کھول دینے کی رضامندی کا گفتگو کا انتہا عمل میں آیا ۔ فرانس کی اشتراکی جماعت نے ہسپانوی اور فرانسیسی سرحدوں کے کھول دینے پر احتجاج کیا ہے اور اسی کی ایماء سے فرانس کے ریلوے کی انجمن عمال نے اعلان کردیا ہے کہ وہ ہسپانیہ میں ریل نہیں چلائیں گے ۔

واشنگٹن :— امریکی چیف آف اسٹاف جنرل ایزن ہور (۳۵) سال کی ملازمت کے بعد ۷ رفروری کو اپنی خدمت سے سبکدوش ہوگئے ۔ ان کی جگہ جنرل بریڈلے کا تقرر ہوا ہے ۔ جنرل ہور کو ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کی حکومت نے پوری تنخواہ انعام کرنے کا تصفیہ کیا ہے ۔

واشنگٹن :—

یہاں گاندھی جی کو ان کی امن آفرین خدمات کا خراج عقیدت ادا کرنے کے لئے ایک جلسہ کیا گیا جس میں مسٹر ٹرومن صدر امریکہ اور وزیر خارجہ مسٹر مارشل بھی شریک رہے ۔ مسٹر آصف علی ہندوستانی سفیر نے حاضرین کو مخاطب کیا ۔ اس جلسہ کی ساری روئیداد نشر بھی کی گئی ۔

نانکنگ :— حکومت چین نے ۱۹۴۷ء کے اعداد و شمار کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ ایشیا چین کی مردم شماری (۴۹۳ ...) ... ۲۶ و ... سے اس میں دو چینی ... شامل ہیں ... جن کی تعداد ... ۴۰۰۰ ہم بتائی گئی ہے اسطرح چین کی آبادی (۹۰۹،۴۹۰،۱۴۹،۷۴) قرار پاتی ہے

بلاد اسلامیہ :—

طہران ۔ ایرانی وزیر جنگ نے ۱۱ رفروری کی شام کو اعلان کیا کہ ایران اور ممالک متحدہ کے مابین کوئی فوجی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے ۔ وزیر موصوف نے ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۳ء کے معاہدے کے تحت امریکی فوجی افسروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ۔ موجودہ راضی نامہ میں تو صرف دو ہی فقروں کا اضافہ ہوا ہے جس کی تجدید دفعات بھی بغرض توثیق مجلس مشاورت میں پیش ہوں گی ۔ آپ نے کہا کہ ایرانی فوج کی تعداد ایک لاکھ آٹھ ہزار ہے ۔

طہران ۔ وزیر اعظم ایران نے کچھ ہی دن پہلے یہ بیان دیا تھا کہ ایران اور ممالک متحدہ کے ۱۹۴۳ء کے راضی نامہ میں صرف دو دفعات اضافہ کی گئی ہیں ۔ مگر ایران کے روسی سفارت خانہ سے حال ہی میں ایک تحریر شائع ہوئی ہے جس میں وزیر اعظم ایران کے بیان کو مشکوک قرار دیا گیا ہے اور باور کیا جاتا ہے کہ روسی سفارت خانے کو ایرانی اور امریکی جدید معاہدہ کے بعض فقرات بھی حاصل ہوگئی ہیں جن کو روسی سفارت خانہ ایران نے شائع بھی کیا ہے ۔

عراق ۔ برطانوی عراقی تعلقات پر لندن کی صحافت اب تفصیلات شائع کرنے کی طرف مائل ہو رہی ہے ۔ چنانچہ "ٹائمز" نے اپنے اداریہ میں یہ تبصرہ کیا ہے — کہ نئے معاہدہ کا جس کے لئے عراق نے کوشش کی تھی مقصد ۱۹۳۰ء کے معاہدہ پر نظر ثانی کرکے عراقی قوم پرستوں کے اعتراضات کا دور کردینا ہے ۔

فلسطین ۔ برطانیہ نے اقوام متحدہ کے فلسطینی کمیشن کو آگاہ کردیا ہے کہ فلسطین کی غذائی صورت حال نازک ہوگئی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اگر تین ہفتہ سے پہلے فلسطین کو تازہ غذائی رسد نہ پہنچے تو وہاں گیہوں بالکل دستیاب نہ ہوگا ۔ اس صورت حال کے مقابلے کے لیے برطانوی حکومت سے تبادلہ خیال کرنے کی فلسطینی کمیشن کو دعوت دی گئی ہے اور یہ خواہش کی گئی ہے کہ یکم مئی سے پہلے کمیشن کے ارکان کو فلسطین جانے کی اجازت دی جائے ۔

بیت المقدس ۔ مسلمان ، عیسائی اور یہودی نمائندوں کی گفتگو کے بعد ممکن ہے کہ بیت المقدس کھلا شہر قرار پائے ۔

ہندوستان :—

دہلی ۔ یہاں گاندھی جی کی راکھ کا جلوس رام لیلا گراؤنڈ سے نکلا ۔ گاندھی جی کی راکھ تانبے کے برتن میں رکھی گئی تھی جس کو پھولوں سے سجایا گیا تھا ۔ جلوس شہر کی بڑی سڑکوں پر گذارنے کے بعد جمنا کے پل پر سہ پہر کے قریب پہونچا ۔ جہاں گاندھی جی کی راکھ کو سپرد آب کیا گیا ۔ بمبئی ۔ یہاں وزیر اعظم مسٹر کھیر نے گاندھی جی کی راکھ کو دریائے گوداوری میں بہانے کی رسم انجام دی ۔

کلکتہ ۔ مغربی بنگال کے گورنر جنرل مسٹر راج گوپال چاری نے کلکتہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر بارک پور میں گاندھی جی کی راکھ کو دریا میں بہانے کی رسم انجام دی ۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں سرکاری طور پر ایسے ہی انتظامات کئے گئے تھے ۔

مدراس ۔ مدراس کی حکومت نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ مدراس کی ساری عدالتوں میں منصفوں کی نشست کے سامنے گاندھی جی کی تصاویر مستقل طور پر آویزاں کی جائیں کیونکہ گاندھی جی انصاف اور صداقت کے علم بردار تھے ۔

کشمیر ۔ مسٹر آینگار اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لیے واپس ہوئے ۔ توقع کی جارہی ہے کہ آپ دو ہفتہ کے اندر پھر امریکہ جائیں گے ۔ مسٹر نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اعلان کیا کہ کشمیر کا مسئلہ مجلس اقوام متحدہ سے واپس نہیں لیا جائے گا ۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم موصوف نے اپنی نشری تقریر میں عوام الناس سے اپیل فرمائی ہے کہ وہ گاندھی جی کی تعلیمات پر چلیں ۔

سری نگر ۔ شیخ عبداللہ کے معتمد محمد سعید جو کشمیر و جموں کے عارضی نظم و نسق کے معتمد عمومی بھی ہیں سری نگر سے (۵۵) میل کے فاصلہ پر ہندوستانی فوج کے ایک دستہ کی قیادت کرتے ہوئے زخمی ہوگئے ۔ محمد سعید معتمد عمومی زخمی ہوکر بولے کہ انہیں اپنے زخمی ہونے پر فخر ہے کیونکہ ان کے اور بھی ساتھی گولیاں کھا رہے ہیں ۔

میرج ۔ ریاست میرج کے حکمران نے اپنی ریاست کا نظم و نسق ریجنل آفیسر کولھاپور کے حوالہ کیا اور ہندوستانی یونین میں شرکت کی ۔

پاکستان :—

کراچی ۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے اجلاس ۲۳ رفروری سے شروع ہوں گے ۔ اسمبلی کے معتمد نے ارکان سے یہ خواہش کی ہے کہ ہندوستان کی پرانی مقننہ کے قواعد و ضوابط ہی کے تحت اپنی قرار دادیں اور سوالات روانہ کریں ۔ اجلاس کی صدارت نائب خطیب کریں گے ۔

لاہور ۔ پاکستان شیعہ کانفرنس کے اجلاس ۲۰ اور ۲۱ رمارچ ۱۹۴۸ء کو بمقام لاہور منعقد ہوں گے ۔ آپ اجلاس مذکور کے لیے کوئی تجویز بھیجنا چاہیں تو سکریٹری مجلس استقبالیہ کے نام بھیج دیں ۔

لاہور ۔ بلوچستان کے شہر سی ۔ بی میں قائد اعظم نے ایک شاہی دربار منعقد فرمایا ۔ اس موقع پر بلوچستان کے تمام سردار موجود تھے ۔ قائد اعظم نے سپاسنامہ کے جواب میں بلوچستان کی دستوری حیثیت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مشاورتی کونسل برائے بلوچستان کے قیام کی تفصیلات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس کونسل کے قیام کا مقصد عوام کی نمائندگی کو قبول کرنا ہے ۔ علاوہ ازیں بلوچستان کو خسارہ کا صوبہ قرار دیتے ہوئے قائد اعظم نے وعدہ فرمایا کہ پاکستان کے لیے مرکزی خزانے سے سالانہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ بلوچستان کو دیا جائے گا ۔

کشمیر ۔ سر ظفر اللہ لیک سکس ہی مقیم رہیں گے ۔ مسٹر آینگار کی عدم موجودگی میں باور کیا جاتا ہے کہ سر موصوف پاکستانی نقطہ نظر کا اراکین مجلس اقوام متحدہ کے سامنے اظہار کرتے رہیں گے ۔ جنرل میکناٹن صدر مجلس اقوام متحدہ نے ہندوستانی نمائندوں کی واپسی تک اختلافات کی خلیج کو پاٹنے کا ارادہ فرمایا ہے ۔ مجلس اقوام متحدہ کے اکثر اراکین سر ظفر اللہ کے اس خیال کی تائید کرتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ ہندوستان کے دباؤ کے تحت نہیں بلکہ آزاد رائے عامہ کے ذریعہ حل کیا جائے ۔

کراچی ۔ حکومت پاکستان نے اپنے تمام صوبوں میں طبی قابلیت کا معیار قائم کرنے کے لیے ایک طبی بورڈ کی تشکیل دی ہے جو ۸ ارکان پر مشتمل ہے ۔

لاہور ۔ کشمیر کی آزاد حکومت نے ایک اعلامیہ میں اس امر کا دعوی کیا ہے کہ شب جمعہ کو آزاد فوجوں نے نوشہرہ کی ہندوستانی فوجی چوکیوں پر دو سمت سے حملہ کیا اور اپنے دشمن کے فوجی خطوط کو توڑ کر دور تک اندر داخل ہوگئے اور ڈوگرا فوجوں کو کافی نقصان پہنچا کر دوبارہ اپنے مورچوں پر واپس آگئے ۔

دکن

حضرت جلالت الملک کا جام صحت

اعلیٰحضرت جلالت الملک کے جام صحت کو عثمانیہ دتر دار کے عشائیہ میں جو انجمن طیلسانین عثمانیہ کی جانب سے ترتیب دیا گیا تھا بعد ادب واحترام نوش کیا گیا۔ یہ تقریب موجودہ حکومت کے عثمانی وزراء کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ اس موقع پر مولوی یامین صاحب ڈپٹی مولوی عبدالرؤف صاحب اور مولوی قاسم رضوی صاحب نے تقریریں کیں اور دارالعلوم عثمانی کی عظیم الشان جامعہ کو ایک مثالی جامعہ قرار دیتے ہوئے جامعہ کے فرزندوں سے یہ توقع ظاہر کی گئی آج کی مکدر فضا میں عثمانی سپوت ہی ملک کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

مہاتما کی راکھ۔ گاندھی جی کی راکھ کا سرکاری طور پر ۱۰ ار فروری ۱۹۴۸ء کو صبح کے پونے دس بجے استقبال کیا گیا جو سکندرآباد اسٹیشن سے دکن ہاؤس پہنچائی گئی۔ ۱۱ ار فروری کو دس بجے صبح دکن ہاؤس سے چمن بدو ہوسی میں راکھ لائی گئی جہاں اس کے درشن ہوتے رہے۔ ۱۲ ار فروری کو یہ راکھ سپرد آب کی گئی۔ اس موقع پر صدر اعظم بہادر قلمرو حیدرآباد نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے سپوت کی آخری جسمانی نشانیاں پانی کی روانی کے حوالے کر دی گئیں۔ آپ نے کہا کہ بیشک مادی نشانی جو کبھی زمین پر تھی بہادی گئی لیکن گاندھی جی کی اعلیٰ تعلیمات کا اثر ساری اقوام وملل کے دلوں میں باقی رہے گا اور یہ باقیات کبھی ضائع نہ ہوں گی۔ فضیلت مآب صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ وہ مہاتما کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے ہندوستانی امن کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نواب صدر اعظم بہادر کے بعد مسٹر منشی ایجنٹ جنرل نے کہا کہ انہیں صدر اعظم بہادر کی تقریر کے بعد کچھ اور کہنا نہیں ہے۔ پھر بھی مسٹر منشی نے اپنے باپو جی کی عظمت کو مجمع کی آگاہی کے لیے پیش کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو کچھ کیا اس کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مسٹر منشی نے مہاتما کو خراج عقیدت ادا کرتے

دکن کا ایک ہفتہ

ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہاتما جی الیشور کے ان لوگوں میں تھے جو اپنا من الیشور کے من میں رکھ دیتے ہیں۔

ڈاکٹر آرتھر ہوپ۔ ڈاکٹر آرتھر ہوپ حال ہی میں حیدرآباد کا دورہ کر کے واپس ہوئے ہیں آپ نے اپنے قیام حیدرآباد کے دوران میں مختلف مقامات کو دیکھا اور کئی جماعتوں کے ذمہ داراشخاص سے ملے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے نیویارک واپس ہو کر اپنے تاثرات مقامی صحافت کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کو حیدرآباد کے متعلق مزید معلومات اور واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ حیدرآباد آج بھی ہندوستانی افق کا درخشندہ ترین ستارہ ہے۔

میکش حیدرآبادی۔ حیدرآباد کے مشہور شاعر صاحبزادہ محمد علی خاں میکش جو عرصہ سے دق کے عارضہ کا شکار تھے رحلت انتقال کر گئے۔ صاحبزادہ میکش کی جوان مرگی سارے ملک کے لئے سخت رنج کا باعث ہے۔

نواب زین یار جنگ بہادر۔ حیدرآبادی ایجنٹ جنرل برائے ہندوستان نواب زین یار جنگ بہادر گذشتہ ہفتہ دہلی سے حیدرآباد واپس تشریف لے آئے تھے جو اپنی مصروفیات کے بعد دہلی لوٹ جائیں گے۔

عمری کے حادثہ کے بعد۔ اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ حکومت حیدرآباد نے حیدرآباد اسٹیٹ بنک۔ شاخ عمری پر مسلح ٹولی کے حملہ کے سلسلہ میں حکومت صوبہ متوسط سے سخت احتجاج کیا ہے۔ اس حملہ کے بعد حیدرآباد کے خصوصی افسر پولیس خان بہادر علی اختر ناگپور بھیجے گئے تھے۔ خان بہادر موصوف نے صوبہ متوسط کے وزیر اعظم پنڈت شکلا اور وزیر داخلہ پنڈت مسرا سے ملاقات کر کے حادثہ کی نوعیت پر گفتگو فرمائی۔ اس ملاقات کے نتائج یہ ہوئے کہ برار میں چند اشخاص گرفتار کر لئے گئے جن کے پاس سے چند کرنسی نوٹس اور بنک کا سامان بھی برآمد ہوا پندرہ لڑکے پکڑ لیے گئے۔ حیدرآباد ۱۶ار فروری حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس آدیہ سماج

اور مہاسبھائی نے آج جو نام نہاد یوم آزادی کا اعلان کیا تھا اس سلسلہ میں تقریباً بونے ۱۲ بجے کوتوالی نے پندرہ لڑکوں کو پکڑ لیا ہے۔ یہ لڑکے جھنڈیاں لئے ہوئے نعرے لگا رہے تھے

منادی ہفتہ وار۔ حیدرآباد ۱۵ار فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ شمس العلماء مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب سرکار عالی کو ملکی و غیر ملکی کی سند سے مستثنیٰ کیا جا کر اجرائی منادی ہفتہ وار کی اجازت حکومت سرکار عالی نے صادر کی ہے۔

نواب بسالت جاہ بہادر کا ایک طالب علم کو طبی امداد۔ حیدرآباد ۱۵ار فروری صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر نے کل مدرسہ دسطانیہ نامپلی کا اچانک معائنہ فرمایا معائنہ کے دوران میں ممدوح نے طلبا کی مارچ پاس ڈریل پر بھی اظہار خوشنودی فرمایا۔ اس موقع پر ایک واقعہ قابل ذکر ہے جس وقت طلباء ڈریل کے مظاہرے میں مصروف تھے اتفاقاً ایک لڑکے کے پیر میں کیلا ٹک گیا۔ مدرسہ کی جانب سے اس لڑکے کو طبی امداد بہم پہونچائی جا رہی تھی لیکن جب اس واقعہ کا علم شہزادہ ممدوح کو ہوا تو وہ خود لڑکے کے قریب تشریف لائے اور شفقت آمیز لہجہ میں لڑکے کی تشفی فرمائی اور اپنی کار میں لڑکے کو دواخانہ نامپلی روانہ فرمایا جس وقت تک لڑکا ڈریسنگ سے فارغ ہو کر مدرسہ نہیں پہونچا آپ نے مراجعت نہیں فرمائی۔

سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ حیدرآباد ۱۵ار فروری۔ سمجھا جاتا ہے کہ ایسے سیاسی قیدیوں کو کمیٹی نے رہائی کی سفارش کی ہے جن کے متعلق اضلاع کے مہتمم پولیس تحصیلدار صاحبان نے رہائی کے لئے رپورٹ پیش کی ہے چنانچہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے مختلف اضلاع سے (۲۰۰) سیاسی قیدیوں کی رہائی کی رپورٹ وصول ہوئی ہے۔

ہلاس کے شرانگیز اشخاص کو حیدرآباد کی پولیس کے حوالہ کیا گیا۔ حیدرآباد ۱۵ار فروری۔ یہاں آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت مدراس کو یقین ہو گیا کہ لوٹ اور غارت گری کی تحقیقی تونیت کو محسوس کر کے تمام اضلاع آندھرا میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے انسداد کے لیے سخت تدابیر اختیار کر رہی ہے پر یہی معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ اشخاص کو جنہیں ان غارت گری کا ذمہ دار کہا جاتا ہے اور جنہوں نے ننگالہ کے محصورین علاقہ میں پناہ لے رکھی تھی۔ گرفتار کر کے حیدرآباد کی پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

رزیڈنسی کا قبضہ۔ حیدرآباد ۱۶ار فروری حیدرآباد رزیڈنسی کی عمارت کو حکومت سرکار عالی نے آج اپنے قبضہ میں لے لیا ہے سامان کی جائزہ پیشی کے بعد ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے۔ ایم۔ منشی نے مدراس سے واپس ہوتے ہی عمارت رزیڈنسی کو حکومت سرکار عالی کے حوالہ کر دیا۔

بم سازی کے محرک کی گرفتاری حیدرآباد ۱۶ار فروری۔ حیدرآباد کی کوتوالی بم سازی کے محرک اور بانی کا پتہ چلانے میں قابل تحسین طریقہ پر کامیاب ہو گئی ہے جس شخص کو گرفتار کیا گیا ہے وہ ودرھا کے ایک علاقہ کا باشندہ ہے جو کلکتہ میں بم سازی کی تربیت حاصل کر کے آٹھ مہینہ سے حیدرآباد میں زیر زمین رہ کر بم سازی کی تحریک کو چلا رہا تھا۔ بم سازی کے کارخانے بم اندازی کے اوزار بم اندازی کے ادارے اور بم باری کے طریقہ سب اسی کی ایجاد ہیں کوتوالی نے اس تحریک کی جڑ تک پہونچنے کے لیے وسیع جال پھیلا دئے تھے

کیا؟ آپ اپنے علماء دین کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران وعراق کے معتبر بسوانح حالات آقا سید ابراہیم ؒ سے شیخ بہائی ؒ تک درج ہیں مطالعہ فرمایئے۔ حجم ۲۲۲ صفحے قیمت صرف (عہ)
کتب خانہ حیدری سے طلب کیجئے

آمد۔ مولانا الحاج محمد علی سالمین صاحب گرانڈ مسلم مشن بمبئی حیدرآباد [illegible] سعیدیہ قیام گاہ میں فرو کش [illegible]

اگر اخبار نہ پہونچے تو اطلاع دیجئے

نادرات

نوٹ:- اس فہرست میں اکثر کتابیں عربی ہیں جو فارسی یا اردو میں ہیں

(موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن)

قرآن شریف مترجم سید فرمان علی اور تفسیر ...
قرآن مجید مترجم فارسی مع کشف الآیات و استخارہ ...
قرآن مجید مترجم مطبوعہ دہلی ۱۲
قرآن شریف مترجم محشی مولوی اشرف علی ۱۵
قرآن مجید حمائل ... ۵
قرآن شریف مترجم فارسی مع استخارہ
برہان مجید فی المعاد ... ۵۰
قرآن مجید مترجم سید نیاز حسین مع خلاصۃ المطالب ...
قرآن شریف خط نسخ دخط کوفی ... ۶۰
قرآن مجید مع تفسیر حسینی ... ۱۰
تفسیر بیضاوی سورہ بقر ... ۵
خلاصۃ الکشاف مفرد بہ اعراب القرآن ۵
تفسیر جلالین وکمالین ... ۱۰
مواہب البیان فی حقائق القرآن ۱۵
تفسیر بیضاوی طبع ایران ۲۰
تفسیر منہج الصادقین فارسی ۵ جلد ۴۰
ایضاً مع کشف الآیات ۸۰
تفسیر حسینی ... ۸
ایضاً طبع بمبئی ... ۱۲
تفسیر فتح العزیز پارہ الم ۱۲
تفسیر حسینی خط ٹائپ ... ۲۰
سواطع الالہام یعنی تفسیر بے نقطہ فیضی ۱۵
قرآن مجید مترجم مع تفسیر حسینی چوتھی قلم قطع کلاں ۶۰
العہد الجدید مع مزامیر ۱۰
تفسیر القرآن بکلام الرحمن ۵
جواہر القرآن طبع ایران ۱۰
تفسیر اتقان فی علوم القرآن ۵
منتخب الکلام من تفسیر الاعلام ۸
تفسیر القرآن لتمیز لغات القرآن ۴
تبویب القرآن ۱۵
تفسیر مرادیہ خط ٹائپ ۱۰
سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس مقاصد الکتاب العزیز و منتخب البیان فی کتاب القرآن - ۵
دلی القادری اردو ۲
مختار البیان فی کتاب القرآن اردو ۲
تفسیر آیات الاحکام ۳
تحفۃ القراء فارسی ۳
عہد جدید انجیل مقدس فارسی ۴
معانی قرآن انگریزی ۳
کتاب المقدس عہد قدیم وجدید ۱۰

تفسیر قرآن از سر سید احمد کامل ۱۲۵
تفسیر مولانا شاہ عبد القادر مع موضح القرآن دو جلد - ۱۵
تفسیر قادری مقدمہ وجلد دوم اردو ۱۰
ایضاً جلد سوم تا حصہ گیارہ ۱۰
ایضاً جلد سوم حصہ اول تا دہم ۸
ایضاً جلد سوم حصہ ۱ ۵
ایضاً جلد چہارم حصہ دوم تا ۱۲ ۵
تحفۃ الطلاب ۳
شرح تجوید ملا مختار فارسی ۴
تحفۃ القراء ۵
حبیب الحقائق فی تفسیر الدقائق فارسی ۴
تاج التراجم ترجمہ فارسی ۱۰
مفتاح التفاسیر فارسی ۱۰
تفسیر صفی علی شاہ فارسی منظوم پورے قرآن کا ترجمہ نظم میں فرمایا ہے ۱۲
بیان القرآن اردو ۲۵
تفسیر مجددی تفسیر ردفی ۵۰
تراویح الارواح شرح تفسیر جلالین ۱۰
تفسیر شیخ محی الدین عربی ۱۲
تفسیر القرآن بلطایف البیان پارہ ۶ ۱۲
بستان التفاسیر یعنی تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی اردو ۵
قرآن سبعہ ۱۵
لوگیا دری اردو ۶
کتاب المقدس یعنی نیا اور پرانا عہد نامہ اردو ۸
پارہ عم بچوں کی تفسیر ۱
احسن القصص تفسیر سورہ یوسف فارسی ۱۵
قرآن مجید مترجم مع تفسیر خلاصۃ المنہج مولوی تنویر البیان فی تفسیر القرآن فارسی ۲۵
تفسیر فتح العزیز پارہ عم اردو ۵
آغا حیدری تفسیر امام حسن عسکری ۱۰
ترجمہ تفسیر جلالین ۱۰
تاریخ التفسیر اردو ۳
تفسیر فیض الکریم جلد اول تا جزو ۶ ۱۰
ایضاً جلد دوم تا جز ۱۵ ۸
معجزات القرآن ۱

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن جزو سابع بحاشیہ تفسیر ابی الفداء - یہ تفسیر نہایت کمیاب ہے روپیہ ۱۰
ایضاً جلد ۸ ۱۰
مقدمہ تفسیر الفرقان از مرزا حیرت دہلوی اردو ۱۰
اعجاز التنزیل ۵
الازہار الناتحۃ تفسیر سورۃ الحمد پارہ دوم از سید اشرف شمسی اردو ۴
اقتباس الانوار من کلام العفار اردو ۱۵
اعظم التفاسیر اردو پارہ ۲ تا ۹ ۱۲
ایضاً پارہ ۱۸ تا ۲۵ ۱۲
ایضاً پارہ ۲۸ تا ۲۹ ۱۰
علوم القرآن از مرزا حیرت دہلوی ۳
اکسیر فی اصول التفسیر فارسی ۴
تفسیر جلالین طبع مصر ۸
تفسیر مدارک سورہ بقر ۴
بستان التفاسیر اردو ۸
تفسیر یعقوب چرخی فارسی ۴
تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ۶
تفسیر طبری بحاشیہ تفسیر غرائب القرآن جزو اول وجلد ۴ تا ۶ و ۸ جلد ۹ تا ۱۰ و جلد ۱۶ تا ۲۲ و جلد ۲۷ ۶۰
تفسیر کبیر فخر رازی جلد دوم ۸
ایضاً جلد چہارم ۸
ایضاً جلد پنجم ۸
فوائد القرآن اردو ۵
کلید خزائن قرآنی اردو ۳۰
کتاب الہدی وکشف الہدی ۱۵
مکافات الخلان فی اصول التفسیر اردو ۵
تفسیر امام حسن عسکری طبع لکھنؤ ۱۰
دلیل الحیران فی کشف من آیات القرآن ۱۰
تفسیر خازن جلد اول و ثانی بحاشیہ تفسیر مدارک ۲۵
ایضاً کامل ۴ حصہ ۵۰
تخریج الآیات ۶
تفسیر حضرت شاہی فارسی ۳۰
رہنمائے ایمان یعنی حقیقت قرآن ۳
جامع التفاسیر اردو ۴۰

زاد الآخرۃ قرآن منظوم اردو ۵۰
بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی اردو ۲۰
التقدیر اردو ۵
فاتحۃ العلوم ترجمہ جلد اول تفسیر کبیر اردو ۱۰
تسہیل الترتیل اردو ۲
تفسیر صافی ۵۰
قرآن کا آسان دین از خواجہ حسن نظامی ۵
توریت عربی ۳۰
تفسیر حقانی اردو جلد ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ فی حصہ ۵
تفسیر اکسیر اعظم اردو جلد ۳ و ۴ - ۱۰
ایضاً جلد ۷ و ۸ ۱۰
ایضاً جلد ۹ تا ۱۲ ۲۰
تفسیر لوامع التنزیل فارسی جلد ۱ - ۲۵
ایضاً جلد ۲ ۲۵
ایضاً جلد ۸ ۱۵
ایضاً جلد ۱۶ ۱۲

فقہ واصول فقہ

مذہب شیعہ

مجمع المسائل روپیہ ۵
کفایۃ الاصول آخوند ۱۵
ترجمہ شرائع الاسلام فارسی ۶
ایضاً اردو ۷
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ۶ جلد کامل ۲۰۰
قوانین کامل ۳۰
ایضاً جلد دوم ۱۲
شرح لمعہ طبع عبد الرحیم ۴۰
ایضاً جلد دوم ۱۵
برہان الفقہ ۴ جلد ۶۰
ایضاً جلد اول ۱۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۴۰
ریاض المسائل شیخ کبیر ۴۰
درۃ المحاثر ۱۰
رسائل شیخ مرتضی ۱۰
معالم الاصول ۸

غایۃ المسئول فی علم الاصول ۱۰
اسس الاصول ۱۰
عروۃ الوثقی جلد اول ۱۵
جلد دوم سوم ۱۵
ذخیرۃ المعاد سوال وجواب فارسی طبع بمبئی کاغذ چکنا - ۶
ایضاً کاغذ رف ۵
ایضاً طبع لکھنؤ ۶
زینۃ العباد فارسی ۳
معراج المومنین " ۵
ہزار مسئلہ " ۱
جامع عباسی حواشی آقائی صدر فارسی ۵
جامع عباسی طبع بمبئی ۲
ایضاً طبع نولکشور " ۳
تحفہ " ۸
رسالہ شیخ مرتضی انصاری " ۲
خزینۃ المسائل جلد دوم اردو ۴
روایع الاحکام ترجمہ شرائع الاسلام جلد دوم اردو ۱۵
ایضاً جلد سوم " ۱۴
ایضاً جلد چہارم " ۱۵
ہر سہ جلد ۳۵
مختصر زینۃ العباد فارسی ۱
زاد المتقین " ۱
رسالہ جامعہ عربی ۱
اوا بہ التجارت فارسی ۱۰
شرح باب حادی عشر طبع نجف ۴
رسالہ وجیزہ ۲
فقہ ملا محمد کاظم خراسانی ۱۰
غایۃ القصوی ترجمہ عروۃ الوثقی لفتوی آقا سید کاظم یزدی طباطبائی ۱۵
صراط المستقیم باب الاعتقاد اردو ۱
خزانۃ المسائل فقہیہ " ۳
وسیلۃ النجات فارسی ۴
منتخب الرسائل " ۲
زاد المتقین شیخ الشریعۃ " ۲
رسالہ عملیہ میرزا محمد تقی شیرازی فارسی ۱
رسالہ عملیہ سید علی " ۱
بغیۃ المقلدین " ۱
شریعۃ الاسلام " ۲
زاد المتقین " ۴
انیس التجار " ۱۰
عقاید الشیعہ " ۵

جو قیمتیں لکھی ہیں ...

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲۲) ۱۳۶۷ھ

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہو کر باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع علاقہ مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گزشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجری تک - ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ و عجیب واقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں -

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں -

اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ

ہز ایکسلنسی میر لائق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد -

شاد الملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوشتری طاب ثراہ

علامہ رشید ترابی

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت ۸ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲

لینے میں تعجیل کیجیے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے -

ملنے کا پتہ: کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

قیامت

قریب آ رہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمان کا ظہور ہے

ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علامات الظہور ملاحظہ کیجیے

یہ ایک فارسی مستند کتاب کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم اور شریعت مدار آقا حسن صاحب نے سلیس اردو میں فرمایا ہے -

قیمت ۲ مجلد ۲

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجیے

عقاید الشیعہ

ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ جس میں ضروری عقائد درج ہیں

مترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم

قیمت ۵ زیر طبع ہے

عنقریب تیار ہو جائے گی

دستور حکومت

اس رسالہ میں امیر المومنین کے اس عہد نامہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت نے جناب مالک اشتر علیہ الرحمہ کے نام مصر کی گورنری کے موقع پر تحریر فرمایا جس میں سلطنت کے آئین تعلیم فرمائے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے -

اس وقت جبکہ دنیا مصیبتوں میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کی ہر چیز کو مادی نقطہ نظر ہی سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے ضرورت ہے کہ اس کے سامنے ایک انسان کامل اور محسن انسانیت کے تعلیمات پیش کر کے اس کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کیے جائیں -

سردست یہ رسالہ اردو میں شایع کیا جا رہا ہے اس کے بعد جلد ہی اس کا ہندی ترجمہ بھی پیش کیا جاویگا تاکہ ملک کی ہر ہر فرد تک ایک روحانی پیشوا اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث و مبلغ کی آواز کو پہونچایا جا سکے۔ یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر سے کثیر تعداد خرید فرما کر خود بھی مطالعہ فرمائیں گے اور اپنے حلقہ اثر میں بھی ہر ہر فرد تک پہونچا کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے -

یہ رسالہ اس وقت زیر طبع ہے - قیمت فی جلد ۶ر (چھ آنے) اور خرچ ڈاک ۳ر (تین پیسے) ہوگا جس قدر جلدیں مطلوب ہوں جلد طلب فرمائیے تاکہ شایع ہوتے ہی ارسال خدمت کر دی جاویں -

الداعی الی الخیر - ناظم مرکز اصلاح - وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

ضرورت ہے

ہماری کمپنی کی مایہ ناز دوا بریتا مڈ جو سر کے درد نزلہ زکام بخار کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے

ہر شہر قصبہ میں ایجنٹوں و سیل مینوں کی ضرورت ہے - ایجنٹوں اور سیل مینوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی۔

مینجر جوپیٹر میڈیسن کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۲۵۰۶ بمبئی

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

نمبر ۲۶۶ فہرست سرکار آصفیہ

سالانہ چندہ ۔ عہ ۔ تالیف جدید
نمبر (۲۲) ۱۳۶۷ با نصوی
جو ہندوستان و دکن میں مشہور و معروف ہے
چھپکر تیار ہے
قیمت عہ صرف تواریخ کی مدت تک ۱۲/ار
خریداران انتخاب سے سالانہ ۔ عہ
خریداران انتخاب سے جنتری ۱۰/ار
نوٹ :۔ خریداران انتخاب کو ایک جلد سے زائد
سالانہ یا جنتری نہیں دی جائیگی ۔ خریداران
انتخاب کو فوراً منگوا لینا ضروری ہے
مہتمم کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

مہتمم
محمد حسین

چندہ اخبار
سالانہ للعہ ششماہی للعہ
اجرت اشتہار
فی صفحہ ۔ عہ فی انچہ کالم عہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہئے
تواریخ اشاعت
۱ ۔ ۷ ۔ ۱۴ ۔ ۲۲ ۔
خاص نمبر خاص تاریخوں میں
شائع ہوگا
قیمت فی پرچہ ۲/ار

جلد (۱) ۔ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ ۲۵ آمر ۱۳۵۷ف ۲۵ فروردی ۱۳۵۷ف موافق ۲۵ فروری ۱۹۴۸ء یوم چہارشنبہ ۔ نمبر (۳۷)

ترتیب

شب انتظار

از :۔ حضرت علامہ ضامن کنتوری مرحوم

اے برق آج کیوں ہے بہت بیقرار تو ۔ اے ابر کس کے واسطے ہے اشکبار تو
اے مور تیرے شور سے ہوتا ہے چاک دل ۔ بیوجہ یوں نہیں ہمہ تن داغدار تو
اے تند باد نیم شبی کیا ہوا تجھے ؟ ۔ ظاہر جو کر رہی ہے بہت انتشار تو
اے چودھویں کے چاند نہاں کیوں ہے شرم سے ۔ تھا پہلے وجہ زینت شب ہائے تار تو
اے رات تو نے اوڑھی ہے کیوں چادر سیاہ ۔ ماتم میں کیا کسی کے ہوئی سوگوار تو
پروانو نکی تو سنتے ہیں ۔ پروا نہیں تجھے ! ۔ اے شمع کیوں ہے غیرت شمع مزار تو
اے آہ نارسا تجھے کہتا ہے اک جہاں ۔ کیونکر لبوں تک آتی ہے پھر بار بار تو
کیوں خاک میں ملاتی ہے یہ گوہر خوش آب ۔ اے چشم کیوں ہے دامن ابر بہار تو
اے شوق گدگدی کا یہ موقع نہیں کوئی ! ۔ رہ رہ کے کیوں جگر میں چھپاتا ہے خار تو
کون آئیگا ، کب آئیگا ؟ ہے کس کی جستجو ! ۔ آوارہ کیوں ہے اے نگہ انتظار تو
سو بار کھا چکا ہے اسی طرح سے فریب ! ۔ اے دل پھر اس پہ کرتا ہے کیوں اعتبار تو
کچھ ان بتوں کو پاس نہیں اپنے قول کا ! ۔ وعدہ کی یہ بھی رات یوہیں دے گزار تو
یہ سب شب فراق میں ہیں تیرے غمگسار ۔ گر ہو سکے نہ ضبط انہیں کر راز دار تو

ضامن وہ بولتا ہے پپیہا درخت پر
پی پی پکارتا ہے وہ ، کر یار یار تو

ادیان عالم کی تاریخ گھونٹ ــــ اور سب کے لئے!

دنیا کے دو دو سب انسان آج سارے اختلافات کے باوجود جغرافی و تاریخی حد بندی اور تہذیبی امتیازات کے آسودہ ہیں اپنی نوع اور فطرت میں ایک اور نا قابل تقسیم ہیں۔ اسی نوعی و فطری یکسانیت کی حقیقت کو پا کر ساری اقوام ڈل عرصہ سے ایک ایسا دستور حیات مرتب کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جو مستقبل کی وسیع و عالمگیر سوسائٹی کی تخلیق میں مدد و معاون بن سکے۔ لیکن ایک ہی منزل کے یہ مسافر آپس کے حد اوقوں سے بے خبر رہ کر جب اپنے اپنے حق بجانب ہونے کے تصور کی شدت پر اڑ کر مصروف پیکار ہو جاتے ہیں تو منزل سے اور بھی دور پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کے سفر کی داستان ہوا و ہوس کی وہ بساط بن جاتی ہے جس کے کھلاڑی مہروں سے زیادہ وقیع نہیں ہوتے چنانچہ پچھلی ساری ہی قومی داستانوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان و مصر کو یونان نے آگے نہ بڑھنے دیا۔ یونان کو روم نے پیچھے ڈال دیا پھر ان سب پر عرب غالب آ گئے لیکن عربوں کو ترکوں کے آگے جھکنا ہی پڑا۔ اس طرح ۱۹۱۸ء کی سلطنت عثمانیہ کو کسی ایک قوم کی بجائے پورے عالم عیسائیت کے مقابلہ میں ہار ماننی پڑی اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ مقابلہ و مسابقت کا بازار گرم ہے ــــ مگر

اب وہ اب انسانوں کے بازار کی بھیڑ میں کل کی بڑی اور آج کی چھوٹی چھوٹی اقوام کو صرف نظر کر دیا گیا ہے اور مقابلہ و مسابقت جاری ہے تو چند ایسی اقوام میں جو یا تو اشتراکی نظام معیشت کی قدر یا صنعتی برتری اور جوہری تحقیق کی داد کی طالب ہیں۔ ان دونوں حریفوں کی "جنس" کی قوت خرید سے محروم، کعبہ کے نگہبانوں کی بے سر و سامانی اپنی گرہ میں کچھ نہ پا کر ایک ایک کا منہ تک رہی ہے اور انسانی عالمگیر سوسائٹی موجود رہتے ہوئے بھی مقتدر نہ ہونے کی بنا پر بے بس ہو کر رہ گئی ہے۔ اسی لئے آج بھی ترکی کا دل دراتنی اور ہتھوڑے کے نیچے دھڑک رہا ہے، ایران کا قلب سامراجی سرمایہ داروں کی فوجی وردی میں بے چین ہے، فلسطین کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے اور کعبہ کی بے سر و سامانی کا ناطقہ سر بہ گریباں ہے ــــ اسے کیا کہئے!!

عالمی تصویر کے اس پس منظر میں ہندوستان، پاکستان اور حیدرآباد کے نقوش پر نظر رکھتے ہوئے جب ہم اپنی قوم کی اجتماعیت کا خیال کرتے ہیں تو ہم کو اپنی بے مقامی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے مگر مایوسی طاری نہیں ہوتی کیونکہ وہ قوم جس کی داستان کی ابتدا محمدؐ کی "[illegible]" سے ہوئی جس کو علیؑ کی پیشانی اور حسینؑ کے گلو کے خون نے لکھا، جس کو فاطمہؑ کے پہلو اور حسنؑ کے کلیجہ کے درد نے مکمل کیا، کبھی مایوس ہو کر خاموش نہیں بیٹھ سکتی۔ ہم اپنی توانائیوں کو مرکوز، پچھلے سارے فروعی اختلافات کو فراموش کر کے کعبہ کی حفاظت کے فرض کو سب سے بہتر طریقہ پر انجام دے سکتے ہیں اور اس مقصد کے لئے موجودہ حالت میں سارے عالم اسلام پر نظر ڈالنے کی بجائے صرف اپنے وطن حیدرآباد کے واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ حیدرآباد جو آصف جاہی سلطنت بننے سے پہلے قطب شاہی مسلمانوں کے زیر نگین بھی تھا اور جس کی خاک میں ہمارے اسلاف کا خون بھی شامل ہے۔

وہ دن [illegible] بیت گئے لیکن تاریخ نے واقعات کو محفوظ کر لیا یہاں تک کہ ہمارے ہولناک پر انگریزی عیسائیت نے سایہ کیا جس کا ہم کو عیسیٰ کی نسبت سے کچھ پاس و لحاظ بھی تھا لیکن وہ سورج جو کبھی غروب نہ ہوتا تھا اب دور مغرب میں کہیں گم ہو چکا ہے اور اپنے پیچھے شہنشاہ تاریکیاں چھوڑ گیا ہے۔ اس ڈوبنے والے سورج کی ڈھلتی ہوئی چھاؤں کو دکن کی سرزمین

پر تا دامنظم کو بصیرت کا سہارا لیکر حیث ہے نواب بہادر یار جنگ نے محسوس کیا جنہوں نے اس دو آخلی تنظیم کی ابتدا کی جو "مجلس اتحاد المسلمین" کہلوائی۔ مجلس کے اغراض و مقاصد کے اہم خط و خال یہی رہے تھے کہ سلطنت آصفیہ مسلمانوں کی حکومت ہے، غیر دکنی مسلم اقتدار کے مظہر ہیں جن کی بقا کے لئے مسلمانوں کو اپنی معاشی، تعلیمی، اقتصادی و سیاسی تعلیمی حیثیت مستحکم رکھنی چاہیئے اور اپنی کھوئی ہوئی آزادی کو پھر سے حاصل کرنا چاہیئے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ آج بھی دکن کا کوئی مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو سلطنت آصفیہ یا دکن میں اپنی معاشی حیثیت کے تحفظ کا مدد کہیں نا پسند نہیں کرتا۔ اسی تصور نے ہر فرقہ کے ذی فہم افراد کو "مجلس اتحاد المسلمین" کی شرکت پر آمادہ کیا اور مجلس ایک قلیل عرصہ میں منظم و مستحکم بن گئی۔ لیکن نواب کی رحلت کے بعد نواب جیسے بے لاگ اور بے غرض صدر کی محرومی نے مجلس کی صفوں میں ایک دوسرے کو مشکوک نظروں سے دیکھنے والے سپاہی پیدا کر دئے جن کی تفصیلات میں جانے کا اب وقت ہے اور نہ موقع۔

بہر حال خدا خدا کر کے وہ دن بھی آیا کہ ہندوستان بٹ بٹا کر آزاد ہو گیا اور ہمارے وطن کی آزادی نے اپنے رخ سے غلامی کا نقاب الٹ دیا۔ یہ بے نقابی غیروں کے لئے دکھ کا سبب بنی اور اس دکھ بھرے دل نے یہ طے کیا کہ نقاب صرف بدل کر پھر سے چہرے پر ڈال دیا جائے مگر مجلس کی خواہش یہ رہی کہ الٹی ہوئی نقاب خال [illegible] دیکھ جائے تو اچھا ــــ مجلس کی اس حریت پسندی سے انکار کرنا گویا خانوادہ آصفی کے دشمن [illegible] تباہی سے [illegible]۔ ان حقائق سے روگردانی کرتے ہوئے قائد ملت نے سلطنت آصفیہ کے سارے طبقوں کو دعوت فکر و عمل دی تھی اور وہ اپنی زندگی میں ہر فرقہ کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ مگر جب آزاد حیدرآباد کی بدلتی ہوئی دنیا اور عارضی حکومت کی تشکیل نے مجلس کو اقتدار کے میخانہ کے دروازہ پر لا کھڑا کیا تو مجلس ایک ایسے موقف سے دوچار ہوگئی کہ [illegible] ساری جماعتوں کو جو اس کے پروگرام [illegible] کی حیثیت سے شریک کار نہ تھیں، چھانٹ کر داخل میخانہ ہونا دو بھر ہو گیا اور میخانہ کے اندر تو شبہات کا نشہ اور بھی تیز ہو گیا۔ اسی کیفیت کے عالم میں مجلس کا نرم و گرم ہاتھ اپنے قدیم دوستوں کے دست تعاون میں اپنے تیز ناخن چبھوتا رہا ــــ اور دست تعاون مجروح ہو کر کھنچتا چلا گیا ــــ ایسی حالت میں بھی چونکہ ہم مجلس کو پھلتا پھولتا دیکھنے کے دل سے تمنی ہیں اس لئے "ہرگز نہ نمیرد" [illegible] سے ہم یہی کہیں گے وہ دوست کے ہاتھ سے پہنچی ہوئی تکلیف کو سکیڑ کر ہے اشتعت کریں یہاں تک کسی موقع پر جب حق تلفیوں کی گفتگو چھڑ جائے تو یہ اپنی بلندی اخلاق کا ثبوت دیتے ہوئے اتنا ضرور کہیں۔

"ہر چہ از دوست می رسد نیکوست"

ہمارے خیال میں ان حقیر اختلافات کو کسی نہ کسی طرح ختم کر دیا جا سکتا تھا مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی اور اب غیروں کی ڈوبتی ہوئی بیتی کو آخر ایک تنکے کا سہارا اور عارضی حکومت میں رخنہ گری کا موقع مل ہی گیا۔ ان واقعات کے رونما ہونے کے بعد ممکن ہے کہ سب کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو چلا ہو اور اس کی تلافی کی صورت بھی پیدا کی جا رہی ہو کیونکہ یہ ایک تاریخی صداقت ہے کہ فرانس کی قومی اجتماعی قوت کو نپولین کی ایک غلطی اسی سے ولسن (WILLSON) کے مقابلہ میں مفتوح بنا دیا تھا۔

ہم اب تک حالات کا تجزیہ بلا وجہ نہیں کرتے چلے آئے ہیں ہمارا مقصد حالات کی روشنی میں اپنی قومی تنظیم کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرنا اور کرانا تھا۔ اسی مقصد کے لئے کسی جانب داری سے کام بھی نہیں لیا۔ اب ان سارے تلخ حقائق کی ایک [illegible] کہ "شیعہ لیگ" کو "اتحاد المسلمین" کا ایک مضبوط دست راست بنانے کی کوشش کریں۔ ایک ایسا دست راست جو سارے اجنبیوں سے مصافحہ کے لئے بڑھا دیا جاتا ہو۔ ہم کو ایسا مقام حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنی ہی صفوں کے ایسے سپاہیوں کا قلع قمع کرنا چاہیئے جو کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو بہت کچھ سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا اپنی ہی قوم میں کوئی وقار نہیں اور یہ کل تک یا تو "تشہیری چل" تھے یا پھر تو ان گھرانوں کی نازک لڑکیوں کی طرح ہوا کا سہارا لیکر چلتے اور اپنے خرام ناز کی خود ہی تاب نہ لا کر تھام تھام کے رہ جاتے تھے! ہم کو معلوم ہے کہ ہماری قوم ایک نازک دور سے گذر رہی ہے اور اپنی [illegible] کو ختم کر کے [illegible] کی تنظیم پر ساری قوم کی توجہ کو مرکوز کر رہے ہیں۔ اگر یہ کارواں اپنا سفر شروع کرے اور اپنی پہلی منزل پر پہنچ جائے تو ہم ایسے کارواں کے لئے وہ نشان ہیں

[illegible]

صبر آزما منزل

از علامہ رشید ترابی

(صبر آزما منزل ایک باب ہے علامہ رشید ترابی کی معرکۃ الآرا کتاب "دستور" کا جس کی اشاعت پر اظہار رضامندی کے لئے ہم علامہ کے ممنون ہیں۔ یہ کتاب موجودہ سیاسی چیستانوں کا بظاہر مبہم لیکن اہل نظر کے لئے واضح حل ہے جس کے اہم ابواب آئندہ بھی شائع ہوں گے۔ مدیر)

دنیا کی سب سے بڑی حقیقت اور سب سے بڑی سچائی جس کو دلائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ دنیا کے گوناگوں مصائب ہیں جن کو سمجھانا اور ان کے وجود پر فلسفہ و منطق سے روشنی ڈالنا کسی مفکر کا کام نہیں رہا۔ زندگی عام ہے اور زندگی کے ساتھ درد بھی عام۔ مسرت آنی و فانی ہے اور مصیبت باقی و دائم۔ انسانوں کی اکثریت اسی ظلمت و تکلیف میں مبتلا ہے جس کا اظہار ناممکن ہے۔

بیماریوں سے غریب ہزاروں انسان۔ فاقوں کی تکلیف سے جاں بلب لاکھوں آدمی تن ڈھانکنے کی استطاعت نہ رکھنے والے کہ جاڑوں بھر ننگے اسی نہر زمین پر رہتے اور تڑپ تڑپ کر اسی سرزمین کے اندر پناہ لیتے ہیں۔ ماں باپ کے لئے سب سے زیادہ محبوب شئے ان کے بچے ہیں جن کا فاقوں سے بلبلانا سردی میں اکڑنا اور دھوپ میں تلملا اٹھنا بیماریوں میں سسکنا، اور پھر ان سب پر ماں باپ کی مجبوری وہ قیامت خیز مناظر ہیں جو شب و روز ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ گھر کی بربادی شوہر کی موت یتیم بچوں کی دربدری ـــ دنیا کی نعمتوں کو دیکھ کر ان کا ترسنا اور محروم رہنا یہ سب کچھ وہ حقائق ہیں جن سے انکار کی مجال نہیں۔ صحت و بیماری کی دونوں صورتوں میں غریب انسانوں کا صبح سے شام تک محنت کرنا اور پھر بچوں کو پیٹ بھر روٹی نہ دے سکنا کچھ کم مایوس کن نہیں۔ اور پھر اس مزدور کا ضعیف و مفلوج ہو کر ناامید ہو جانا اور پیٹ بھرے انسانوں کی طرف غضب آلود نگاہوں سے دیکھنا افسانہ نہیں حقیقت ہے۔ کیا یہ سب اسی لئے ہے کہ قدرت نے ان کو متمول اور تونگر گھرانوں میں نہیں پیدا کیا۔ کیا یہی صورت حال باقی رہتی اگر ان کے پاس بھی وسائل دولت فراہم ہوتے؟ پھر دنیا کیوں گھبرا اٹھتی ہے جب یہ پریشان روزگار انسانی احتجاج کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ جب ان مصیبت زدوں کو اس کا یقین ہے کہ سب آدم کی اولاد ہیں مگر مراعات اخوت سے محروم ہیں۔ ذی استطاعت خاندانوں پر بھی ایک وحشت کا دور گذرا ہوگا لیکن وہ مقدر سے ہو یا ان کے دماغ کی کاوش کا نتیجہ، مکاری و فریب دہی کی وجہ سے ہو یا فطرت فیاض کا عطیہ بہر حال وہ آج دولتمند اور یہ پریشان حال ہیں۔ محلوں کے مقابل ان کے خستہ حال جھونپڑے، عیش و تنعم کے مقابل ان کی فاقہ کشی، تیز رفتار سواریوں کے مقابل ان کے تھکے ہوئے پاؤں اور پھر کسمپرسی کے عالم میں ان کی موت، یہ خاموش طعنے، یہ پر شکوہ بدعائیں سامان قہر بن جاتی ہیں جس سے اہل دولت کی نیند اڑ چکی ہے لیکن اپنے کو حق بجانب سمجھتے ہوئے وہ بھی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ سب کھیل قدرت کے ہیں جس میں مصلحتیں نہ دیکھیں دولت دنیا سے محروم کر دیا اور جس ظرف کسی کو دولت دنیا سے مالامال کر دیا۔ کیسی اچھی تسلی اور بے حس زندگی بسر کرنے کے لئے کیا اچھا استدلال۔

لیکن واقعی وہ دولتمندوں کی کیا خطا ہے؟ جاگیردار طبقہ نے کیا غلطی کی ہے؟ ایک نے دماغی کاوش سے روپیہ حاصل کیا۔ دوسرے نے آبائی دولت ورثہ میں پائی۔ ان کا دولتمند ہونا یا دولتمند رہنا ان کی کیا غلطی ہے۔ کیوں وہ مورد الزام و طعن ہیں۔ اس لئے کہ روپیہ ان کے پاس ہے یا اس لئے کہ روپیہ کا مصرف درست نہیں۔ اگر دنیا اس بات پر ان کو مطعون کر رہی ہے کہ وہ صاحب ثروت ہیں تو یہ فکری غلطی اور نفس کا فریب ہے۔ خود مفلس رہ کر تونگر کو برا کہنا حسد ہے۔ اور اگر دولت کے غلط مصرف پر اعتراض ہے تو وہ انسان جو دولت کی معدن کے سانپ ہیں اور خزانہ دولت کے دربان اس طعن و تنقید کے یقینی مستوجب ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو مصرف زر کے اصول بتلانا چاہیئے اور ان کی کوتاہ بینی سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ کسی کی ملک کو چھین لینا امن کے منافی ہے۔ اور ایسا مشورہ عاجلانہ مشورہ ہوگا۔ اس لئے کہ امیر ہو یا غریب زندگی کا وقت سب کا معین ہے اور سب کی ملکیتوں میں "حوادث و حوادث برابر کے شریک ہیں"۔ اسی لئے دولت کے مصرف کو پہلے واضح کر دینا عقل والوں کا شعار رہا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خود فریبی میں مبتلا ہے تو انقطاع مدت اور زوال نعمت کے قانون کی زد میں وہ آ پڑے گا۔ نظام جاگیرداری حکومتوں کی ضرورتوں کا پیدا کیا ہوا ایک ادارہ ہے کہ ان ضرورتوں کے ختم ہو جانے پر اس ادارے میں قوت و طاقت نہیں ہوتی۔ اس ادارہ میں وہ انسان بھی ہیں جن کی قربانیاں جن کے ایثار و فدویت کے کارنامے جن کی سرفروشیاں اس امر کی مستحق ہیں کہ حکومت ان سے مناسب سلوک کرتی اور ان کو مصائب دنیا کے خوفناک شکنجوں سے دور رکھا جاتا۔ انہی جری اور بہادر انسانوں کی نسلوں میں یقیناً آج بھی انسانی ہمدردی، فرض شناسی، دردمندی باقی ہے۔ ان کو صرف یہ بتلانے کی ضرورت ہے کہ دنیا بدلتے ہوئے حالات میں ـــ فکر کا انقلاب، سائنس کا صنعت پر اثر، مواصلات کی وجہ بیرونی دنیا کا ربط و ضبط رائے عامہ کی طاقت، فردی صلاحیتوں کو جمہور میں ضم کر دینے کی کوشش، یہ وہ صورتیں ہیں کہ جن سے حکومتوں کے نظام متزلزل ہو رہے ہیں ـــ تو انفرادی زمینداری اور شخصی دولت کا کیا قیام ہے! عام انسانوں کا درد اگر ان کو بے چین نہ کر دے فاقہ کشوں کی بھوک سے اگر یہ متاثر نہ ہوں، اپنے یتیموں کی فریاد اگر ان کے کانوں تک نہ پہونچے اور یہ عادتاً اپنے فرض سے غافل ہو کر قانوناً حق کے معین کردہ ٹیکس کو ادا نہ کریں تو ان کی تباہی قریب سے قریب تر ہو جائے گی اور ایسے ہی انسانوں کے لئے تقسیم زر کے وہ نظریات قائل ہو جائیں گے جو ہر انسان کو ذاتی ملکیت سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے درد دولت مندوں کا وہ طبقہ جو اپنے عمل کو قل العفو کی تفسیر بنا کر پیش کر رہا ہے ـــ یعنی جب یہ پوچھا گیا کہ کتنا انفاق کیا جائے تو بتا دیا کہ جو بچے ـــ تقسیم زر کے ہر غلط نظریہ کی دستبرد سے بچا رہے گا۔ آمدنی کے ذرائع موجود ہیں تو بچے ہوئے روپے کو بڑی صنعتوں میں لگا دینا اور ان صنعتی کارخانوں کے کام کرنے والے مزدوروں کو اس کے نفع و نقصان میں برابر کا شریک رکھنا اور انہی مزدوروں کی رائے پر افسروں کا انتخاب، یہی وہ چند امور ہیں جن سے مزدور بھی مطمئن ہوگا اور دولتمند بھی۔ بچے ہوئے روپیہ سے مدرسوں، عبادت گاہوں، دواخانوں اور اسی قسم کے فلاح عامہ کے کاروبار اگر جاری کئے جائیں تو پھر تقسیم زر کے مطالبہ کا کیا مقام رہ جاتا ہے۔ مارکس ماحول سے مجبور تھا اس لئے ماحول کی تخلیق تھا۔ اس نے تونگروں کی بے اعتنائی بھی دیکھی اور بیکسوں کی موت بھی۔ اس کی نگاہوں میں اس کا اپنا ملک تھا اور اس کے ملک کے دولتمندوں کی عیش پسندیاں تھیں جبکہ غریب سسک سسک کر مر رہے تھے لیکن اگر اس کو یہ معلوم ہوتا کہ "قل العفو" کا بھی ایک الہامی نظریہ موجود ہے تو پھر وہ یا اس کے ماننے والے اور اس کے نظریات پر نظام حکومت کی بنیاد رکھنے والے خونیں انقلاب نہ پیدا کرتے۔ مقصد سب کا یہی ہے کہ دولت سیال رہے جامد نہ ہو۔ مگر اس کے لئے کیا وسائل اختیار کرنا چاہیئے وہ فطرت انسانی کے کسی کامل معلم سے پوچھئے جو نفس انسانی کی گہرائیوں میں ڈوب کر اس مسئلہ کا حل نکالے۔ دولت تو ہمیشہ چند ہاتھوں میں رہنا ہے اور دولت ایک نشہ آور چیز ہے۔ کوشش یہی کرنی ہے کہ نشہ چڑھے۔ طبیعت اعتدال پر ہو تو وہی دولت جو گناہوں کا مرکز ہے نیکیوں کی بنیاد بن جاتی ہے۔ جس زینت دنیا کو باقیات الصالحات بنانے کی کوشش ہر عذر و مکر اور ہر دشمنی و بغاوت کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ کون ہے وہ درد بھرا دل جوان تجاویز پر عمل کرے جو اپنی آمدنی میں خرچ کا تعین کر کے باقی سب بندگان خدا کے لئے صرف کر دے جو خود آرام سے رہے مگر دوسروں کے دکھ درد سے غافل نہ ہو۔ کون ہے وہ تونگر جو اپنے کو امین جانے اپنی ذات کو ذریعہ تقسیم دولت قرار دے اور اپنے ہاتھوں کو خزانوں کی بہتی ہوئی نالیاں فرض کرے کہ جس سے دولت سیال ہو کر بہتی نظر آئے۔ حقوق العباد کا ادا کرنے والا سب سے بڑا عبادت گذار ہے اور بندگان خدا کی پریشانیوں میں بے چین ہو جانے والا دل سب سے زیادہ مخیر ہے۔ مارکس کا معاشی نظام انسانی زندگی کے کسی اور پہلو کے پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

وہ مزدوروں کی مصیبت و تکلیف کا تو اندازہ کرتا ہے لیکن اپنے ماحول سے مجبور ہو کر چند دولتمندوں کے دلوں میں وہ داد ترپ پیدا کرنے سے قاصر ہے۔ وہ انسان کی نیکی پر بھروسہ کرنا نہیں چاہتا لیکن اس کو یہ نہیں معلوم کہ انسان کی نیکی سے قطعاً انکار بھی فکر کی غلطی ہے۔ نوع بشری ہر فرد بدنیت نہیں اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر زار کی نیک نیتی پر حملہ کرکے دنیا کے سارے مزدوروں کو کیوں نیک بخت سمجھا جائے۔

فطرت فیاض جہاں ہر ایک انسان کو دیکھنے والی آنکھ اور سمجھنے اور محفوظ کرنے والا دل و دماغ عطا کرتی ہے تو ہر فرد کے باطن میں وہ احساس درد بھی مقید کر دیا جاتا ہے جو اگر بے عملی سے کسی ایک انسان میں مردہ ہو جائے تو معاشرہ، حکومت و رائے عامہ اس کا احتساب کرے۔ لیکن اس کے باوجود کہ انسان کے باطن میں کچھ نیکیاں بھی ہیں قدرت کے اور اس کا قانون حکومت اور اس کا نظام سزا و جزا کے خوف و طمع سے ان نیکیوں کو ابھارنے کی کوشش کرتا ہے اور اسطرح وہ نیکیاں رو بہ عمل آتی ہیں۔

تقسیم زر کے بہانے دولتمندوں کو فوری ختم کر دینا گویا ملک کے خزانے یکا یک توڑ دینا ہے۔ آپ کے ان کو باقی رکھتے ہوئے، ان خزانوں سے شہر کی آبادی کو متصل رکھنے کی کوشش کرنا ایک اچھے نظام حکومت کی دلیل ہے۔ روٹی کے مسئلہ کا حل یہ نہیں کہ دنیا میں خونین انقلاب برپا کئے جائیں۔ حکومت کو چند ہاتھوں سے نکال کر دوسرے چند ہاتھوں میں منتقل کر دیا جائے اکثریت کے ہر مناسب و نامناسب مطالبہ کو قبول کر لیا جائے۔

روٹی کے مسئلہ کا حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ درس اخلاق کو عام کیا جائے۔ درد کو قابل انتقال بنایا جائے۔ مفلس کو عزم، تو نگر کو ایثار کا سبق دیا جائے۔ حاکم و محکوم کی درمیانی خلیج کو پاٹا جائے۔ معیار تکریم و بزرگی کو بدلا جائے اور یہ بھی واضح رہے کہ لاکھوں کو نیک بنانا آسان نہیں جتنا کہ چند انسانوں کو۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ سارے دنیا کا معاشی نظام کبھی یکساں نہیں رہ سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ دنیا کا کوئی انسان کبھی بھوکا ہی نہ رہے۔ لیکن حتی الامکان معاشی دشواریوں کو دور کرنا ہمارے لئے لازم ہے اور ایک عام حالت اطمینان کا پیدا کرنا ہمارا فرض۔ مذہب حق کے اصول و قوانین آج بھی انسانیت کے لیئے وجہ سکون ہیں۔ جہاں اکتساب معیشت کے طریقوں کو یکساں نہیں بلکہ حق معیشت کو یکساں قرار دیا گیا ہے کہ جو جتنا چاہے حاصل کرے مگر سب کو سطے روٹی کا حل نکالنے کے لیئے مذہب کو ختم کر دینے کی کوشش سب سے زیادہ خطرناک ہوگی اس طرح سے لاکھوں اور کروڑوں انسان اس باہمی احساس درد و محبت کو بھی کھو دیں گے جس کو چند دولتمند انسانوں کے دلوں میں نہ دیکھ کر ایک عالمگیر انقلاب کی بنا و رکھی گئی تھی انسانی ترقی صرف معاشی نظام کی نشو و نما نہیں۔ "معاشرتی نظام کی نشو و نما" ہے۔ جہاں معاشرے کو نیکی کی راہ پر لگانا ہر مفکر کا فرض ہے۔ اور معاشرے کی نشو و نما کا ایک جزو اس کا معاشی پہلو بھی ہے۔ اس لیئے معاش کو زندگی کے ہر پہلو پر محیط سمجھنا زندگی کو اس کی اعلیٰ قدروں سے محروم کر دیتا ہے۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ فکر انسانی کی نشو و نما صرف تقسیم زر کے مسائل پر منحصر ہے تو پھر ۱۸۴۳ء سے پہلے دنیا کے جتنے عظیم المرتبت مفکر آئے، جن کے افکار پر ہمارے تمدن و تہذیب کی عمارت کھڑی ہوئی ہے کیا وہ سب اسی معاش کے تعلق خاطر سے سوچتے رہے تھے۔ وہ مفکر جن کی زندگیاں مزدوروں کی زندگیوں سے پریشان تر گذریں۔ وہ مفکر جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں اور وہ مفکر جن کو شہر بہ شہر دیار بہ دیار جلا وطن ہو کر پھرنا پڑا مگر جنہوں نے صرف اپنے افکار سے انسانی رجحانات کے دھارے کو بدلنے کی کوشش کی اصلاح کا پرچار کیا انقلاب کا نہیں اور اسی میں ان کی زندگیاں ختم ہو گئیں کہ نوع انسان کو نیک بنایا جائے۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ انسان سے اولین باپ کے گناہ کا بدلہ لیا جا رہا ہے اور اسی پاداش میں اس کی فطرت بد طینتی ہے تو پھر اچھائی کی ہر کوشش بے سود ہوگی۔ اور اچھائی کی کوشش کون کرے گا۔ وہی گنہگار باپ کا گنہگار بیٹا۔ اور اگر ایسا نہیں تو انسان کی سوئی ہوئی فطرت نیک کو بیدار کرنا اس کو نیک منازل پر پہونچانا اس کے لئے نیک ماحول کا پیدا کرنا ہر نیک انسان کا اولین فریضہ ہوگا۔

نوع انسانی کے اصلاح کی ہر کوشش قابل مبارکباد ہے [illegible] کہ اس ادارہ کا قیام نوع انسانی کی محبت پر ہے یا اس خاص عمارت کے دشمنوں کی عداوت اور پھر یہ طے کرنا ہوگا کہ کونسا کام اچھا ہے؟ وہ جس کی بنیاد محبت پر ہے یا وہ جس کی بنیاد عداوت پر رکھی گئی ہے۔ وقت ہے کہ فکر کی ساری توانائیوں کو عصبیت و عقائد کے جذبات سے پاک کرکے نوع انسانی کی عام اصلاح کے لیئے صرف کیا جائے اور سچے اصولوں کو صرف اس لیئے نہ ٹھکرایا جائے کہ وہ کسی مذہب سے منسوب ہیں۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین بیس کم عذر برس گذرنے کے بعد۔ انسان کو سخت ظلمت میں رہنے والی مخلوق کی مثال کا علم

مہیب جسم عنقوتی حیوانات کا زندہ ہمعصر

ازقلم

طامس آرہینری۔ ترجمہ از مولوی سید حمید الدین حمید صاحب

حال ہی میں ہنگھام اقیانوس پیمائی تجزیہ خانہ کے اندر ایک نہایت عجیب و غریب مخلوق کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو اس دور میں سب سے پہلے دستیاب ہوئی ہے۔ یہ ایک بیس کروڑ سال قبل کی زندہ رکاز ہے یعنی (اکٹوپس) ہشت عضوی مچھلی کی ایک بالکل سیاہ رنگ۔ سرخ چشم چمکدار مخلوق ہے جس کے جسم میں خود اس سے بڑی چھتری ہے اور دو بڑے بھورے رنگ والے عقبی چراغ بنے ہوئے ہیں جن کے ساتھ دو نیلگوں اندھیریاں لگی ہوئی ہیں۔ آج جو موجودات عالم ہیں ان میں کسی شے سے وہ اس درجہ صریح غیر مختلف ہے کہ اس کو ایک علحدہ حیوانی مرتبہ دیا گیا ہے۔ یہ ایک غیر استخوانی پیکر حیوان ہے جو رطوبت پاش مچھلی اور ہشت عضوی مچھلی ہر دو سے ایک نامطابق تمثیل رکھتی ہے اور یہ ایسا ہر دو سے کہیں الگ تھلگ اس کا قریب ترین رشتہ ان رکازوں کی باقیات ہے جو جرمنی میں پائے جاتے ہیں ۴۳ مہیب جسم حیوانات میں نادر شمار ہوتے ہیں۔ اس کے بہت روپی منظر کے باعث اس کا موزوں نام "تحت الثریٰ کی رطوبت پاش شب پرہ" رکھا گیا ہے۔ یہ مخلوق سمندر کی تحتانی گہرائیوں میں رہتی ہے جس کا فاصلہ تقریباً دو میل ہوتا ہے اور یہ کبھی سطح سے نصف میل گہرائی کے اوپر نہیں آتی۔ یہ سوائے بحر منجمد شمالی و جنوبی کے بظاہر تمام سمندروں میں پائی جاتی ہے۔

دوامی ظلمت میں: غالباً یہ ایک سخت غارت گر شکاری حیوان ہے لیکن اس کے طریقہ زندگی کی نسبت حقیقتاً کچھ معلوم نہیں ہوا ہے۔ یہ دوامی ظلمت میں اپنا وقت گذارتی ہے عظیم گہرائیوں میں زیادہ سے زیادہ سبز روشنی داخل ہوتی ہے جو بمشکل مرئی ہوتی ہے۔ صرف چار یا پانچ نمونے ایسے زندہ ہیں جو کبھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ دنیا کے حیاتیاتی عجائب خانوں میں ایسے تقریباً ایک سو نمونے موجود ہیں۔ یہ مخلوق بہت کم جاذب توجہ ہے۔ حال ہی میں مس گریس پکفورڈ جو تجزیہ خانہ بنگہام کے علماء میں ہیں اس کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ عظیم گہرائیوں میں رہنے والی بیشتر مخلوقات کے مانند یہ ایک قد آور مخلوق ہے اس کا جسم روشنی پیدا کرنے والی ساختوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اس کے دس تماسی اعضا ایک سیاہ جھلی سے بیرونی طور پر پیوستہ ہوتے ہیں۔ اور جب وہ پھیلائے جاتے ہیں تو اس کا اندرونی حصہ پلٹ کر ایک چھتری کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس چھتری کے پیچھے یا نیچے اس کا جسم چھپا ہوتا ہے جس کا طول تقریباً (۴) انچ ہوتا ہے۔ ٹھیک وسط پر اس کی سخت و مضبوط طوطے نما چونچ ہوتی ہے۔ سر کے ہر دو جانب چمکدار سرخ آنکھیں ہوتی ہیں۔ علی الظاہر یہ سیاہ چھتری اس وقت پھیل جاتی ہے جبکہ یہ روشن مخلوق اپنے شکار کے سامنے ہوتی ہے اس کے ہم رشتہ حیوانات کے برخلاف اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ سیاہ روشنائی جیسے رطوبت کے بادل سے اپنے کو گھیر لے۔ اس کے ہر دو عقبی چراغ آنکھوں کی عام ساخت کے مانند ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ متبادل وضع آنکھیں ہی ہوں۔ بظاہر وہ روشنی کے بھورے رنگ کو بدل کر سرخ رنگ اس کو بنا ایک واحد پردے سے بند یا ان اندھیریوں کی مدد سے جو ان میں بنی رہتی ہیں نیلگوں کر سکتی ہے۔ بیس وحشی ڈھکیلنے اور ریلنے والے ترکیبی اعضا سے جو غیر استخوانی حیوانات میں مشترک ہوتے ہیں یہ پچھلے رخ تیرا کرتی ہے رطوبت پاش حیوان کی طرح اس کے دس اعضائے تماسی ہوتے ہیں ایک ان میں سے کھلتا اور بند ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ وقت ضرورت اس کا کام بھی دے سکتا ہے۔ جوڑی والے ارضی عہد یعنی بڑے مہیب جسم ... والے زمانہ کے سمندروں میں بظاہر اس قسم کی مخلوقات عام تھیں مگر اب سوائے اس واحد مستثنیٰ کے سب مفقود ہو گئے ہیں۔ غالباً یہ اس وجہ سے بس باندہ ہو کے رہ گئی کہ قعر سمندر میں اس کا مسکن رہا جہاں وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہ گئی جنہوں نے دوسروں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ ۴۴

۴۴۔ یہ رطوبت پا[illegible]

اصحاب امیر المومنین

طرماح بن عدی بن حاتم

بسلسلہ اصحاب سوانح ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

اصحاب حضرت امیر المومنین سے یہ ایک بڑی ذیل ذوق طویل قد قامت کے اعلیٰ درجہ کے ادیب فصیح، چرب زبان اور حاضر جواب بزرگ تھے۔ تاریخ اجمال میں جو شاہ شجاع مہاوزی کے نام سے لکھی گئی ہے مذکور ہے کہ جب حضرت امیر المومنین جنگ جمل فتح کرکے واپس آئے تو معویہ نے حضرتؑ کے پاس ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ بعد حمد و نعت واضح ہو کہ تم نے اُس بات کی پیروی کی جو تم کو نقصان پہونچانے والی اور اُس کو چھوڑ دیا جو تمہیں نفع پہونچاتی تھی۔ [illegible]ید کی بھی مخالفت کی اور اس کے رسولؐ کی سنت سے بھی منہ موڑ لیا حضرت رسول خداؐ کے دونوں حواری طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ کے ساتھ تم نے جو کچھ کیا وہ سب مجھے معلوم ہوا اگر خدا کی قسم میں تمہیں ایسے شعلے سے ماروں گا۔ جس کو نہ پانی بجھا سکیگا اور نہ ہوا اٹھا سکیگی۔ جب وہ گریگا تو گھس جائیگا اور کھینچیگا تو سوراخ کردیگا اور جب ساکن ہوگا تو بھڑک اٹھیگا اور سب کو جلا دے گا۔ لہذا تم اپنی فوجوں پر نہ اتراؤ اور نہ سامان جنگ پر گھمنڈ کرو والسلام جب حضرت علیؑ کے ملاحظہ سے یہ خط گذرا تو حضرتؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے اللہ کے بندے علی ابن ابی طالبؑ برادر رسولؐ و وصی رسولؐ اللہ و پدر حسنؑ حسینؑ کی طرف سے ولد معویہ ابن صخر کی طرف سے جس نے رسول خداؐ کے ساتھی تیرے چچا۔ دادا اور ماموں کو قتل کیا تھا۔ کیوں معویہ! کیا تو بھول گیا کہ میرے ہاتھوں غزوہ بدر میں تیری قوم کا کیا انجام ہوا علاوہ جس تلوار سے میں نے اُس روز اُن لوگوں کو قتل کیا وہ اب تک میرے ہی قبضہ میں ہے جس طرح حضرت رسول خداؐ نے اُس تلوار کو میرے ہاتھ میں دیا اسی طرح میرا بازو اب تک [illegible] ہے اور میرے سینہ کا دم خم اور میرے بدن کی قوت بھی ویسی ہی ہے اور ان سب کے علاوہ جس طرح خدا میری مدد اُس وقت کرتا تھا اسی شان سے اب تک کرتا ہے میں نے نہ خدا کو بھول کر کوئی دوسرا معبود اختیار کیا۔ نہ دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کی پیروی کی نہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم ترک کرکے کسی اور کو نبی سمجھا اور نہ اُس تلوار ذوالفقار کے عوض کوئی دوسری تلوار رکھی۔ پس تو اپنی نفس پرستی میں جیسی تیری ہوس کے مطابق کرا اور جہاں تک ہو سکے کوشش کئے جا کسی طرح اس میں کمی نہ کر کیونکہ یقیناً شیطان تجھ پر مسلط ہو گیا ہے اور جہالت نے تجھے بیکار کر رکھا ہے۔ اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ خط کو تمام کرکے حضرت نے طرماح بن عدی کے حوالہ کیا اور فرمایا۔ اسے لیجا کر معویہ کو دو اور اس کا جواب لاؤ۔ طرماح بڑے بہادر اور دلیر مرد تھے۔ لسانہ جری وکلامہ جوھری ذلق طلق یتکلم بلا بکل وبرد الجواب بلا جبل۔ اُن کی زبان قینچی کی طرح چلتی اور وہ باتیں کرتے تو معلوم ہوتا موتی برس رہے ہیں بڑی ہی تیز اور چلتی ہوئی زبان پائی تھی۔ جب باتیں کرنے لگتے تو کسی طرح بند ہی نہیں ہوتے۔ اور جواب دینے لگتے۔ تو کسی طرح خاموش ہی نہیں ہوتے تھے۔ انھوں نے حضرتؑ کا خط لے کر اپنے سر میں باندھا اور کہا۔ سمعاً وطاعۃ وحبا وکرامۃ غلام بسر و چشم حاضر ہے اور اس کام کو بڑی خوشی سے اپنی نہایت عزت و فخر سمجھکر انجام دیگا۔ پھر تیز سواری پر روانہ ہوکر جلد از جلد دمشق پہونچے اتفاق سے اُس روز معویہ سیر و تفریح کے لئے شہر سے باہر ایک باغ میں تھا اور اسکے ارکان دولت مثلاً عمرو بن العاص و مروان بن الحکم و شرجیل و ابو الاعور سلمی و ابوہریرہ وغیرہ بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔ جب وہ سب باغ میں گھوم رہے تھے۔ تو دیوار کی پشت سے ایک بلند قامت اعرابی دکھائی دیا جو ایک اونٹ پر سوار اس طرف چلا آتا تھا ان لوگوں نے پہچانا نہیں کہ طرماح ہیں۔ آپس میں کہنے لگے " اس کو بلا کر مذاق کیا جائے۔" رائے ہوگئی تو عمرو عاص آگے بڑھا اور اس طرح باتیں ہونے لگیں۔

عمرو عاص۔ کیوں میاں تمہارے پاس آسمان کی کوئی خبر بھی ہے۔

طرماح۔ ہاں ہاں اللہ آسمان میں۔ ملک الموت ہوا میں اور حضرت امیر المومنین علیؑ تمہاری پشت پر ہیں۔ اب ملے سعادت و شقاوت والو! جانئے کہاں ہو مصائب و آفات کے لئے طیار ہو جاؤ کہ جلد تم پر نازل ہوا چاہتی ہیں۔

عمرو عاص وغیرہ۔ میاں یہ تو بتاؤ کہ تم آئے کہاں سے ہو؟

طرماح۔ اقبلت من عند حر تقی نقی نرکی مرضی مرضی۔ میں اُس بزرگ کے پاس سے آتا ہوں جو نہایت شریف پرہیزگار۔ پاکیزہ۔ صاف ہے جو خدا کے ہر حکم پر راضی رہتا اور جس کے ہر فعل سے خدا ہر وقت خوش رہتا ہے۔

عمرو عاص وغیرہ۔ اور کہاں جا رہے ہو؟

طرماح۔ اریدا المرد ی الموذی الذی تزعمون انہ امیرکم۔ میں اسی خبیث موذی کے پاس جاتا ہوں جس کو تم لوگوں نے اپنی گمراہی سے اپنا امیر بنا رکھا ہے۔

عمرو عاص نے فوراً ایک رقعہ لکھکر معویہ کو خبر کی کہ دس دمن عند علی اعرابی بلا دی۔ لہ لسان فصیح وقول ملیح ومعہ کتاب فلا تکن غافلا ساھیا۔ علیؑ کے پاس سے ایک بدوی اعرابی آیا ہے جس کی زبان بہت فصیح اور جس کا قول نہایت ملیح ہے۔ اس کے پاس ایک خط بھی ہے۔ تو ہوشیار ہو جا اور غفلت نہ کر۔ جب طرماح کو معلوم ہوا کہ یہ سب معویہ کے اصحاب و احباب ہیں تو اونٹ کو بٹھا کر اتر آئے اور اُن سب کے ساتھ بیٹھکر باتیں کرنے لگے۔ معویہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو جلد از جلد باغ سے روانہ ہوکر اپنے گھر پہونچا اور یزید کو بلا کر حکم دیا کہ دربار میں خوب شاندار پردے وغیرہ ڈالکر اس کو آراستہ کراؤ۔ جب ان انتظامات کی تکمیل ہوگئی تو عمرو عاص اور اس کے سب ساتھی طرماح کو اپنے ہمراہ دربار یزید میں لائے۔ جب دور سے طرماح کی نظر اُن لوگوں پر پڑی تو دیکھا کہ سب سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں کیونکہ بنی امیہ نے یہی وضع اختیار کر رکھی تھی۔ آپ نے برجستہ کہا مالقوم کانھم زبانیۃ المالک ضیق المسالک ان لوگوں کی کیا حالت ہو رہی ہے انکی صورتیں ایسی جلی بھنی کیوں نظر آتی ہیں۔ یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ کی خوج بھری ہوئی ہے۔ جس کی راہیں تنگ و تاریک ہیں۔

اور جب ان لوگوں کے نزدیک پہونچے اور دیکھا کہ یزید بیٹھا ہے۔ اس کی ناک پر کسی ضربت کا نشان ہے۔ اور بہت بلند لرزتے آواز سے بول رہا ہے تو طرماح نے کہا من ھذا المیشوم بن المیشوم الواسع الحلقوم المضروب علی الخرطوم۔ یہ کون منحوس ابن منحوس ہے جس کی حلق اتنی پھیلی ہوئی اور جس کی سونڈ (ناک) زخمی ہے۔ معویہ والوں نے کہا اے شخص گستاخی نہ کر یہ یزید ہے۔ اس پر آپ نے کہا لا نرادہ اللہ مرادہ و لا بلغہ مرادہ خدا اس کی روزی کو زیادہ نہ کرے اور نہ اس کو اس کی مراد تک پہونچائے۔ جب طرماح نے یزید کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا اور کہا ان امیر المومنین یسلم علیک اے طرماح تم کو مسلمانوں کے بادشاہ سلام کہتے ہیں۔ طرماح نے کہا میری غرض یہ ہے کہ مجھے معویہ کے پاس لے چلو تاکہ وہ خط جو میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت سے لایا ہوں اس کو دے دوں۔ اس پر یزید ان کو خاص معویہ کے نشست گاہ میں لے گیا اور چونکہ طرماح پاؤں میں جوتے پہنے ہوئے تھے معویہ کے بعض ملازموں نے کہا فاخلع نعلیک بس اے طرماح یہاں اپنے جوتے اتار دو۔ یہ سننا تھا کہ طرماح نے داہنے بائیں نظر کی اور برجستہ کہا۔ ھذا الوادی المقدس فاخلع نعلی کیا یہی وادی مقدس ہے تاکہ میں یہاں اپنے جوتے اتار دوں[1] اس کے بعد

باقی آئندہ

---

[1] جب حضرت موسیٰؑ اپنی بی بی صفورا کو سسرال سے رخصت کرکے اپنی ماں کے پاس لے چلے تو طور کی طرف آپ نے دور سے آگ دیکھی اُس میں سے ایک انگارا لانے کے لئے آگے بڑھے۔ جب اُس کے پاس آئے تو انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰؑ انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی۔ بیشک میں ہی تمہارا پروردگار ہوں۔ تم اپنی دونوں جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم اس وقت طوے نامی پاکیزہ جنگل میدان میں ہو (قرآن مجید پ ۱۶ ع ۱) باقی صفحہ

ادبیات

رموز الکلم

عالیجناب حسن علی صاحب فغاں مدظلہ

عرض کی میں نے غم عشق بتاں رکھتا ہوں میں   ہنس کے فرمایا یہی تو اک گماں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے کہ ہوں میں خوگر صبر و رضا   ہنس کے فرمایا کہ قصد امتحاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے فرشتوں کو بھی تجھ سے عشق ہے   ہنس کے فرمایا جمال دو جہاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے کبھی تو خانۂ دل میں بھی آ   ہنس کے فرمایا مذاق لامکاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے یہ راز وحدت و کثرت ہے کیا   ہنس کے فرمایا یہ پردہ درمیاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے تری منزل کی دوری ہے تمام   ہنس کے فرمایا کہ منزل ہی کہاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے مقام سجدہ ریزی ہے کہاں   ہنس کے فرمایا قدم اپنا جہاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے بہار رنگ و بو کیا چیز ہے   ہنس کے فرمایا کہ دامن گلفشاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے کبھی ہوتا بھی ہے تو بھی ملول   ہنس کے فرمایا مزاج خوشدلاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے کبھی پر تو بھی کرتا ہے جفا   ہنس کے فرمایا جسے نزدیک جاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے سنا ہے بے نیاز محض ہے تو   ہنس کے فرمایا غم صاحب دلاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں کہ ہے ملحوظ خاطر بھی کوئی   ہنس کے فرمایا لحاظ دوستاں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے شہید عشق کو کیا دیگا تو   ہنس کے فرمایا حیات جاوداں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے کہ عاشق کیوں نہیں کرتا گلا   ہنس کے فرمایا کہ اس کو بے زباں رکھتا ہوں میں
عرض کی میں نے فغاں سے کیا تعلق ہے ترا   ہنس کے فرمایا کہ اس کو رازداں رکھتا ہوں میں

رباعیات ۔ جوہر عابدی

(۱)
دنیا ہے پریشاں وہ سیاست ہوں میں   اور بادۂ سرشار محبت ہوں میں
ہوں میں وہ معما کہ جو حل ہو نہ سکا   اک عقدۂ اسرار حقیقت ہوں میں

(۲)
اے منزل الفت سے گزرنے والے   اے عشق کی آفت سے نہ ڈرنے والے
آ دیکھ لے میدان حقیقت کی بھی سیر   کس طرح سے مرجاتے ہیں مرنے والے

(۳)
لمحات سفر مرے کٹھن تھے کیسے   ہوتا تھا جگر میں درد رہ رہ کے مرے
بالیں پہ کھڑے ہوئے جو روتے تھے وہ   بستر پہ مرے اور شکن پڑتے تھے

(۴)
آباد جو تھا کبھی وہ ویرانہ ہوں   اک وعدہ فراموش کا افسانہ ہوں
ممکن ہے کہ سمجھے کبھی دنیا مرا دور   گردش میں جو رہتا ہے وہ پیمانہ ہوں

(۵)
یہ بھی ہے کوئی زیست کہ غم پاس نہیں   بے درد فلک اور تمہیں احساس نہیں
یہ سوچ کے خاموش میں ہو جاتا ہوں   شاید کہ محبت ہی مجھے راس نہیں

(۶)
کیا [illegible] رو بھرا ہمارا افسانہ ہے   ہر لفظ میں پنہاں غم جانانہ ہے
یہ حال ہے آنکھوں سے ٹپکتا ہے لہو   دل ہے کہ چھلکتا ہوا پیمانہ ہے

(۷)
حیران ہوں کس واسطے حیراں ہوں میں   کس خواب پریشاں سے پریشاں ہوں میں
سیماب سے بڑھ کر مری بیتابی ہے   اک حشر مجسم ہوں کہ انساں ہوں میں

غزل

خاور نوری

حسن کو دیکھ کے گریاں پہ ہنسی آتی ہے   پھول کو ابر بہاراں پہ ہنسی آتی ہے
فرط جذبات سے مخمور نگاہیں اٹھیں   کھیلنے کو لب جاناں پہ ہنسی آتی ہے
ہر بلندی کے مقدر میں لکھی ہے پستی   صبح کو نیر درخشاں پہ ہنسی آتی ہے
[illegible]   [illegible] آتی ہے
[illegible] عالم میں [illegible]   [illegible] پہ ہنسی آتی ہے
کون ہمدرد ہے وقت مصیبت اپنا   ایک ہمدرد کے دامن پہ ہنسی آتی ہے
رو دیئے بیمار پہ [illegible] آنسو   [illegible] پہ ہنسی آتی ہے
طالب غم کا [illegible]   مجھ کو لطف احساں پہ ہنسی آتی ہے
کل جو [illegible] زنداں کی [illegible]   آج ہر گوشۂ زنداں پہ ہنسی آتی ہے
خود مرے ہاتھ [illegible] سینہ [illegible]   مجھ کو اس چاک گریباں پہ ہنسی آتی ہے
ہر طرف نالہ و فریاد کا غل ہے خاور   اپنے ماحول پریشاں پہ ہنسی آتی ہے

رباعیات

خاور نوری

(۱)
عقبیٰ پہ بھی اک نگاہ کر لیتا ہوں   دنیا سے بھی رسم و راہ کر لیتا ہوں
مغرور نہ ہو جاؤں عبادت پہ کہیں   اس ڈر سے کبھی گناہ کر لیتا ہوں

(۲)
ہشیار کو دیوانہ بنا لیتے ہیں   جذبات محبت کو چھپا لیتے ہیں
باتوں میں جب ان سے آنکھ لڑ جاتی ہے   سر اپنا جھکا کے مسکرا لیتے ہیں

(۳)
عزت کیلئے لہو میں بھرنا بہتر   ذلت کی حیات سے گزرنا بہتر
آخر کوئی کب تک رہے زندہ درگور   افلاس کی زندگی سے مرنا بہتر

(۴)
دل چاہئے بگڑی کو بنانے کیلئے   پستی کو بلندی سے ملانے کیلئے
اعلیٰ کرو ادنیٰ کو تواضع کے طفیل   جھک جاؤ زمیں سے خاک اٹھانے کیلئے

فرمانروائے پاکستان سے

خاور نوری

جنوں کے زور سے جب کھل گیا در زنداں   مقابلہ کو اٹھا اختلاف کا طوفاں
ہر اک نے تھام لیا بڑھ کے جنگ کا داماں   حریف تھک کے ہوا خود ہی صلح کا خواہاں
ہمارے خون نے ڈالی بنائے پاکستان

فریب قوم پرستی کا ہو رہا تھا عمل   فضائے ہند پہ طاری تھے کفر کے بادل
بجھی بجھی سی تھی مہتاب چرخ کی مشعل   قدم اٹھانے نہ دیتا تھا موت کا دلدل
مقام امن نہ تھا ماسوائے پاکستان

قدم قدم پہ تھی وہ کشش حریت کی جنگ   عدو کے خون میں پنہاں تھا دست [illegible] کا رنگ
دلوں سے مل کے [illegible] تھی زندگی کی امنگ   زمانے والے بھی تھے خود ہماری زیست پہ دنگ
ہم اس طرح سے ہوئے رہنمائے پاکستان

سخن سے پہلے ہی اندیشہ مآل سخن   نگاہ عقل کی حد میں نئی لغزشوں کا چلن
دل فریب میں ہے تیرے قہقہوں سے چمن   گرفت ظلم سے آزاد ہے ترا دامن
حقیقتاً ہے تو فرمانروائے پاکستان

ام ابر

چین کب ملتا ہے مجھکو دور چرخ پیر میں   گردش پرکار لکھی ہے میری تقدیر میں
شان خالق ہے عیاں انسان کی تقریر میں   خود مصور رو رہا ہے پردۂ تصویر میں
آدمی دعویٰ خدائی کا یہاں کرتا مگر   جان بھی گر ڈال سکتا قالب تصویر میں
جب زمیں کہتی ہے تب پودے کی پنپتی ہے جڑ   ہے [illegible] بنا ہر قصر کی تعمیر میں
بحر عالم میں گہریوں کو نہیں [illegible]   پانی کو [illegible] دیکھا دام ماہی گیر میں
اس کے بندوں کو کیا کرتے ہیں پامال [illegible]   ہے خدائی بھی خدائی قبضۂ شمشیر میں
حرف میرے نامۂ اعمال میں سب ہو گئی   تھی سیاہی جتنی کلک کاتب تقدیر میں
پھنسکے دنیا کے علائق میں خدا ملتا نہیں   اندھے آنکھیں ڈھونڈتے ہیں حلقۂ زنجیر میں
ترجمان دل زباں ہے خامۂ نقاش [illegible]   بات جو تقریر میں ہے وہ کہاں تحریر میں
ہیں مصور کے قلم کی صنعتیں [illegible]   رنگ [illegible] تصویر میں

تاریخ اسلام

قسط نہم بسلسلۂ اخبار انتخاب نمبر ۳۵ مورخہ یکم ربیع الثانی صفحہ (۷)

حضرت جبرئیل نے بحکم رب العزت شہر سدوم مع پانچوں گاؤں متعلقہ کے بجرم لواطت الٹ ڈالا جس میں چار لاکھ آدمی تھے اور زوجۂ لوط نے قوم مغضوبہ کے بارے میں افسوس کیا جس کی وجہ سر پر پتھر گرا اور مر گئی۔

(۸) ابراہیم ابن آزر عمر ۱۹۵ سال بعمر ۱۶ سال آپ کو نمرود بن کوس بادشاہ جبار عراق نے آگ میں ڈالا ۴۰ روز تک حضرت ابراہیم کا قیام آگ میں رہا وہ آگ بحکم خدا ان پر گلزار ہوگئی کتاب زبور ان پر نازل ہوئی آپ کی زوجہ بی بی سارہ نہایت حسین تھیں جب آپ حران سے مع بی بی سارہ مصر تشریف لے گئے تو طوطیس والی حاکم جبار و مہیب مصر نے جو کہ بزعم قبطیان فرعون اولین مصر اور فراعنۂ مصر کا تھا اور یہی فرعون ابراہیمی ہے آپ کو اپنے سامنے بلا کر پوچھا یہ عورت تمہاری کون ہے آپ نے جواب دیا میری اسلامی بہن ہے اس کے بعد فرعون مذکور خوش ہو کر اپنی حکومت کے معمول کے موافق دراز دستی کرنا چاہا اللہ تعالے نے بسبب وفور عصمت بی بی سارہ کے اس کے ہاتھ پاؤں خشک کر دیئے جب یہ شخص اس حرکت سے باز رہا تو اس کے ہاتھ پاؤں اچھے ہوگئے تب اس نے جانا کہ یہ عورت عفیفہ و پارسا ہے آخرکار بی بی سارہ کو ایک لونڈی مسماۃ ہاجرہ دے کر رخصت کیا اس کے بعد بی بی سارہ مع ابراہیم و ہاجرہ کے ملک شام کو تشریف لے گئے چونکہ بی بی سارہ عقیمہ تھیں اسلئے ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی خدمت میں دیدیا۔ ابراہیم ۱۸۲۲ سال قبل مسیح کے پیدا ہوئے اور ۱۹۹۶ سال قبل مسیح کے وفات پائی اور مزرع مرون یعنی قدس خلیل میں مدفون ہوئے۔

آپ کا حلیہ سفید رو کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو اور ان کے بدن سے خوشبو مشک کی آتی تھی اور دو کا کلام سنتے تھے آپ کا مولد شہر سوس ملک اہواز ہے اور قلم آپ کا برہمی تھا اور آزر بت تراش آپ کے باپ جن کو تارخ بھی کہتے ہیں ایمان نہیں لائے۔

(۹) اسماعیل ابن ابراہیم عمر ۱۳۷ سال بی بی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے اسمٰعیل کے معنی زبان عبرانی میں مطیع اللہ ہے آپ کے باپ نے ان کو بموجب خواب کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا اللہ تعالے نے ایک مینڈھا ان کے عوض بھیجدیا اور ۳۴۴۳ سال بعد ہبوط آدم کے یہ واقعہ ہوا آپ سفید مائل سرخی روئے خوب وخوش قامت و بلند بینی تھے آپ کی والدہ ہاجرہ کا انتقال مکہ میں ہوا۔

(۱۰) اسحاق ابن ابراہیم عمر ۱۸۰ سال بعمر ۹۰ سالگی بطن سارہ سے پیدا ہوئے آپ کے بیٹے یعقوب ہیں جن کا نام اسرائیل ہے اور انبیاء بنی اسرائیل انہیں کے اولاد سے ہیں بوقت اشتداد تشنگی بمنبع زمزم کہ مردہ ملک کلاں میں پاؤں کے رگڑنے سے چشمہ خوشگوار بقدرت الٰہی رواں ہوا کہ جو آب زمزم سے مشہور ہے آپ سفید صورت مائل بہ سرخی خوبرو و متواضع تھے اور قلم یونانی تھا۔

(۱۱) یعقوب ابن اسحاق عمر ۱۴۷ سال آپ کے بارہ بیٹے تھے حضرت یوسف کے فراق میں اس قدر روئے کہ نابینا ہوگئے یعقوب کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عیص و یعقوب دونوں توام پیدا ہوئے وقت ولادت یعقوب کا ہاتھ عقب عیص پر معلق تھا اس لئے یعقوب کہلائے۔ آپ کا حلیہ سفید صورت مائل بہ سرخی لب زیریں پر خال متواضع۔

(۱۲) یوسف ابن یعقوب عمر ۱۲۰ سال حضرت ابراہیم سے ۱۵۴ سال بعد بعہد بادشاہی ریان بن ولید بطن راحیل سے پیدا ہوئے بھائیوں نے حسد سے ان کو کوئیں میں ڈال دیا اس کوئیں کا نام جب الاحزان ہے جس کا عمق ۳۰۰ اور بروایتی ۷۰۰ گز اور اس کا پانی نہایت شور تھا حضرت یوسف کی عمر ۱۷ سال کی تھی اور تین شبانہ روز کوئیں میں رہے اس کے بعد علی الصباح مالک بن زعر خزاعی رئیس قافلہ نے دو غلام بشیر و بشریٰ کو پانی لانے کے لئے اس کوئیں پر بھیجا کوئیں سے بشیر غلام سوداگر نے حضرت کو نکالا اور یوسف بھائیوں سے وس درہم کو خریدا۔ حضرت یوسف کے بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ یساخر۔ زبولون۔ بنیامین۔ دان۔ نفتالی۔ کاد۔ اشار۔

مالک نے قطفیر نام خازن پادشاہ کہ اس کو عزیز کہتے تھے اور زلیخا کا شوہر تھا زلیخا کے اصرار پر عزیز مصر کے ہاتھ بیچا اور کچھ عرصہ کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے حضرت آدم کے ہمشکل اور بے انتہا حسین تھے۔

(۱۳) ایوب بن عوص عمر ۹۳ سال بروایتی ۱۴۰ سال آپکا صبر مشہور ہے آپ کی ارشاد اولاد حویل ذوالکفل تھے اور زوجہ کا نام رحمتہ تھا اور ایوب کے بدن پر ۱۲۰ ہزار جوڑ کیڑوں کا پڑگیا تھا۔ اور جب کیڑے درخت پر چڑھ گئے اور ان سے لعاب نکلا تو ایوب کی برکت سے ابریشم بنا۔

(۱۴) شعیب عرم بن عنقا مدت عمر ۲۰۰ سال بروایتی ۲۲۰ سال۔ ۸۰ برس تک دعوت کی اور اپنی لڑکی صفورا کا نکاح حضرت موسیٰ کے ساتھ کیا۔ افصح البیان تھے ۳۸۱۲ بعد ہبوط آدم آپ کی دعا کے سبب سے سموم جہنم سات شبانہ روز چلی جس کی وجہ آپ کے معاندین تباہ ہوگئے اور آپ مع اپنے متابعین ۱۰۷ کے مدین میں اقامت کرکے اس کی تعمیر فرمائی اور اصحاب الرس سے مراد اہل مدین ہیں علے اختلاف الاقوال۔

(۱۵) خضر عرم بن ملکان جن کا بیان انتخاب کے سابقہ پرچوں میں آچکا ہے آپ کا معجزہ یہ ہے کہ محجوب الابصار ہیں۔

(۱۶) موسیٰ ابن عمران عمر ۱۲۲ سال یہود اور قبطی آپ کو پیغمبر جانتے ہیں اور ان کا مقولہ ہے کہ شریعت موسوی منسوخ نہیں ہوئی اور یہود کے معنے ایک یہ ہے کہ جو شہرستانی نے ملل ونحل میں لکھا ہے کہ لفظ یہود ہادی سے نکلا ہے ہادی الرجل بمعنے اتاب یعنے توبہ کیا اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے خدا ہم لوگ توبہ کرتے ہیں اور دوسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہود ایک لڑکا نسل یعقوب سے تھا جس کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اسلئے تبعیاً سب کو یہودی کہتے ہیں ۲۶ رمضان ۸۰۰ سال صحف ابراہیم کے بعد کتاب توریت آپ پر نازل ہوئی نیز صحیفے ۹ لوح زمرد سبز کوہ طور پر جو جبل فلسطین سے ہے آپ پر نازل ہوئے تھے۔ فرعون بادشاہ نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کی بددعا سے رود نیل میں غرق ہوا یہ ۵۰ دریا ہے کہ جس پر صرف ایک مرتبہ آفتاب چمکا اور تا روز قیامت نہ چمکے گا۔ عصائے حضرت موسیٰ اژدہا بنکر ۷۰ ہزار جادوگروں کو کھا گیا اور پھر عصا بن گیا یہ واقعہ ۲۵ رمضان کا ہے ۴۰ سالگی میں شرف نبوت سے مشرف ہوئے اور اللہ تعالے نے ۳۰ روز کا وعدہ فرمایا اور ۴۰ روز کے بعد وعدہ گاہ میں پہنچایا اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے ساتھ ۷۰ آدمی گئے تھے عوج بن عنق یا عناق کو جس کا ذکر قبل ازیں انتخاب میں آچکا ہے ہلاک کیا اللہ تعالے نے آپ کو ید بیضا کا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی زبان میں لکنت تھی آپ نے ... جوتیاں بحکم رب العزت وادی مقدس میں نکال ڈالیں اور جب اپنا ہاتھ مثل آفتاب کے فرعون کو دکھایا تو وہ دیکھنے کی تاب نہ لاسکا۔ اور بحکم الٰہی موسیٰ نے ایک طلائی صندوق بنا کر اس میں الواح رکھے اور اس پر ۳۰ گز عریض و ۱۰ گز مرتفع قبہ بنایا قبہ کے سراپردہ ۱۰۰ گز طول وارتفاع ۵۰ گز تھا خزانہ الواح کو صندوق الشہادہ اور قبے کو ہیکل اور سراپردہ کا نام بیت المقدس رکھا آپ کا حلیہ گندم گون خوب چشم تیز نظر سطبر لب و غضبناک تھے قلم عبرانی تھا ۸۵ سال بعد ابراہیم عمران کے پیدا ہوئے وجہ تسمیہ موسیٰ یہ ہے کہ جب آسیہ زن فرعون نے آپ کو پانی اور شجر کے درمیان لیئے بہتے ہوئے پانی میں تابوت سے پایا تو پرورش کر کے آپکا نام موسیٰ رکھا اس لئے کہ ان کی زبان میں مو کے معنے پانی و سا کے معنے درخت کے ہیں اور موسیٰ کی زوجہ کا نام صفورہ تھا جو حضرت شعیب کی لڑکی تھی اور والدۂ موسیٰ کا نام یوخابذ بنت لیوی ... تھا۔

(۱۷) یونس عرم بن متی عمر ۱۴۷ سال آپ کو مچھلی نگل گئی تھی واقعہ یہ ہے کہ اپنی قوم کے لیئے بددعا فرمائی اور شہر سے نکل کر دریا کے طرف چلے گئے جب قوم پر عذاب نازل ہوا تو قوم کے افراد پریشان ہو کر حضرت یونس کو تلاش کرنے لگے اور ... خداوند عالم سوئے مصر روان ایک مچھلی نے آپ کو نگل لی ۴۰ شب روز ...

تنقید و تحقیق

(۲)

برق موسوی

گذشتہ مضمون میں ہم نے چند الفاظ کی صحت و عدم صحت کے متعلق اپنے شبہات کا اظہار کیا تھا۔ اس صحبت میں، سرقاتِ شعری اور اس کے اقسام پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

علمائے بلاغت نے سرقاتِ شعری کے کئی اقسام بتائے ہیں۔ مثلاً

سرقۂ ظاہر:۔

کسی شعر کو من و عن بغیر کسی تبدیلی کے لے اڑنا۔ اس کا ارتکاب عموماً متشاعر یا بالکل نو مشق شعرا کرتے ہیں۔ سرقۂ غیر ظاہر۔ اس کے کئی ذیلی اقسام ہیں۔ چربہ۔ ترجمہ۔ استفادہ۔ لفافہ بدلنا۔ ایک ہی مطلب کو دوسرے الفاظ میں بغیر کسی معنوی تبدیلی بیان کرنا یہ چربہ ہے۔ جیسے جگر مرادآبادی ؎

پھنکا جاتا ہے دل پھر سوزِ غم سے
جہنم میں وہ چنگاری کہاں ہے!

جگر نے اپنے اس شعر میں غالب کے اس شعر کا چربہ اتارا ہے ؎

آتشِ دوزخ میں یہ گرمی کہاں!
سوزِ غم ہائے نہانی اور ہے

ترجمہ۔ کسی غیر زبان کے شعر کا اپنی زبان میں بغیر کسی معنوی تبدیلی کے ترجمہ کرنا۔ حوالہ دیا جائے تو مستحسن ورنہ مذموم۔ جیسے جگر مرادآبادی سے ؎

مجھ ہی میں رہے مجھ سے مستور ہو کر
بہت پاس نکلے بہت دور ہو کر

حضرت جگر کا یہ شعر۔ سعدی شیرازی کے اس مشہور شعر کا ترجمہ ہے ؎

درمن و از نظر شوی مستور
تو قریبی و ہم نمای دور

لیکن جگر کے مطبوعہ دیوان شعلۂ طور میں سعدی کا حوالہ درج نہیں ہے۔

استفادہ۔ دنیا میں کوئی خیال اچھوتا اور یکسر نیا نہیں۔ جس طرح دیئے سے دیا جلتا ہے اسی طرح خیال سے خیال پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا خیال سے خیال پیدا کرنا یا حک و اضافہ اور خفیف رد و بدل سے حسن پیدا کرنا استفادہ ہے۔ اگر ماخوذ منہ سے ماخذ صوری اور معنوی اعتبار سے بڑھ جائے تو مستحسن۔ اور اگر محض جگالی یا کاسہ لیسی کی حد تک ہو تو مذموم۔ مستحسن استفادہ کی مثال ؎

حافظ۔ شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبک ساران ساحل ہا

خواجہ حافظ نے اس شعر کے مضمون کا استفادہ سعدی کے اس شعر سے کیا ہے ؎

از دیدۂ ما خبر ندارد
آسودہ کہ برکنار دریاست

سعدی کے شعر میں جو کمی رہ گئی تھی حافظ نے اسے اپنے شعر میں بدرجۂ اتم پورا کر دیا۔ ایسا استفادہ مستحسن ہے۔ لیکن جس شعر سے استفادہ کیا گیا ہے اس کا حوالہ دینا ضروری ہے ورنہ اس پر بھی سرقہ کا اطلاق ہوگا۔

لفافہ بدلنا۔ چوری کے مال کو نہایت ہوشیاری سے گلا کر (یعنی تجرید الفاظ کر کے) اپنا لینے کو لفافہ بدلنا کہا جاتا ہے۔ اگر غیر شعوری طور پر معاصرین کے کسی خیال سے خیال لڑ جائے تو توارد ہے جو سرقہ کے اقسام سے خارج ہے۔

توارد کی مثال ؎ فانی بدایونی

آ گئی ہے ترے بیمار کے منہ پر رونق
جان کیا جسم سے نکلی کوئی ارمان نکلا

جگر مرادآبادی ؎

تو ہم کو سینہ و دل یار کا پیکان نکلا
جان نکلی مرے اللہ کہ ارمان نکلا

فانی اور جگر دونوں کا خیال قریب قریب ایک مقام پر پہنچا ہے جو کہ

بالکل غیر شعوری طور پر ... توارد ہے ... لفافہ بدلنے کا ... شعر اگر ... ختم ہو گیا۔ لفافہ بدلنے ... حضرت جگر مرادآبادی کا مطبوعہ دیوان "شعلۂ طور" ... لفافہ بدلنے کی مثالیں حضرت جگر صاحب کے کلام میں بکثرت پائی جاتی ہیں ؎

جگر مرادآبادی	شعرائے متقدمین
چھپتے ہیں میاں بھی کچھ پھول ترے باغ میں ... / ابھی تو اگر حسنِ قبول ان کو عطا کر دے	میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول / پھول کچھ میں نے چنے تھے ان کے دامن کے لیے
پی رہا ہوں آنکھوں آنکھوں میں شراب / اب نہ شیشہ ہے نہ کوئی جام ہے	آنکھوں آنکھوں میں پلا دی کہ ساقی نے مجھے / اب نہ شیشے کی ضرورت ہے نہ پیمانے کی
ہم بھی کچھ تصدق ہیں تجاہل کے تیرے / خود مجھی سے پوچھتے ہیں کون دیوانہ ہے	پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے / کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا! غالب
تصورِ امیدوں کی آئینہ داری کا / انسان جیسے کہتے ہیں مختصر خیالوں کا	بیچارگی بجائے خود اک مختصر خیال / ہم کو بھی کچھ نظر میں تمنا کہیں نہ ہو
دامانِ جیب ہو گئے نذرِ جنون تمام / باقی کفن کے واسطے اک تار بھی نہیں	دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں / یعنی کفن کے واسطے اک تار بھی نہیں میر
رہرو راہِ بے خودی ہے جگر / وہ نشیب و فراز کیا جانے	جو رہِ عشق میں قدم رکھے / وہ نشیب و فراز کیا جانے داغ
ہم سمجھتے ہیں راز و رمز رنگ / زاہدِ پاک باز کیا جانے	کیفِ مے بادہ خوار سے پوچھو / یہ مزہ پاک باز کیا جانیں داغ
لاکھوں میں جگر اس نے پہچان لیا تم کو / چھپتی ہے کہیں چھپائے کب شکلِ محبت کی	عشق منہ پر لکھا ہو تو کیا اس کا علاج / جان پہچان نہ تھی اور وہ پہچان گئے
صورت دکھا کے پھر مجھے بے تاب کر دیا / اک لطف آ چلا تھا غمِ انتظار میں	دکھلا کے اک جھلک مجھے بے تاب کر دیا / مانوس ہو گیا تھا غمِ انتظار سے سودا
باسی کیا چیز گل داغِ محبت ہے جگر / خشک ہونے پہ بھی یہ بوئے وفا دیتا ہے	یہ گل داغِ محبت بھی عجب چیز ہے درد / لاکھ کملائے مگر بوئے وفا رکھتا ہے میر درد
نکہتِ گل کا بھی دماغ نہیں / کتنا آزردہ بہار رہوں میں	ابھی ہیں آرزوئے باغ کیسے / نکہتِ گل کا ہے دماغ کیسے مصحفی
مجھے نہ چھیڑ بہت اے نسیمِ صبح کرم / تمام شوق و شکایت کا ماجرا ہوں میں	نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی / تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں انشا
یہ ترکِ جستجو ہم کیا ترکِ جستجو ہے / اس میں بھی پا رہا ہوں اک نشانِ جستجو کی	یہ ترکِ آرزو بھی اک آرزو ہی ٹھہری / اس میں بھی دیکھتا ہوں کہ نشانِ آرزو کی
دل کے ہوتے ہوئے جاتے ہو کہاں اے موسیٰ / اس میں بھی جلوے ہیں ایسے کہ سرِ طور نہیں	دل میں خود سوز ہے کیوں طور پہ جاؤں موسیٰ / گھر میں جو آگ ہے میرے وہ سرِ طور نہیں
وہ لاکھ مٹاتے رہیں دنیائے تمنا / کہتے ہیں جیسے دل کبھی تنہا نہ رہے گا	ایک ارمان نکلتا ہے تو سو آتے ہیں / دل عجب گھر کہ ہرگز نہیں ویراں ہوتا مومن
محشر میں بات بھی نہ زباں سے نکل سکی / کیا جھک کے اس نگاہ نے سمجھا دیا مجھے	محشر میں مسکرا کے گلے سے لگا لیا / کشتوں سے اپنے چال قیامت کی چل گئے
جا بھی اے ناصح کہاں کا سود اور کیسا زیاں / عشق نے سمجھا دیا ہے عشق کا حاصل مجھے	عشق خود حاصل عشق است ... / ...
نگاہ و قہر پہ بھی جان و دل سب کھوئے بیٹھا ہے / ...	جب آنکھ ہے وفائی ... / ... آغا حشر
موت اک دامِ گرفتاریِ تازہ ہے جگر / ...	مرگ ... حافظ

[illegible]

دنیا کا ایک ہفتہ

ممالک غیر

[illegible]۔ آسٹریا کی حکومت کی مدارت حلفی کے انتخابات عام بڑی احتیاط سے کیا گیا چنانچہ [illegible] کو اپنے عہدہ کی بقا کے لئے ان کی [illegible] پارلیمان سے رسہ کشی کرنی پڑی مگر وہ اپنے [illegible] شکست کھا گئے اور اب وہ قائد حزب الاختلاف بن گئے ہیں۔

نیویارک۔ امریکی اٹیم کونسل کے صدر مسٹر [illegible] نے امریکی عوام کو نیویارک کا نشرگاہ سے مخاطب کرکے کہا کہ جوہر کی تباہ خیزیوں کے امکانات سے قطع نظر اس کی غیر معمولی افادیت سے انکار ممکن نہیں لیکن اب وقت نہیں رہا کہ جوہر سے استفادہ کی تفصیلات عوام کے روبرو بیان کی جائیں انہیں ہم انہوں نے کہا کہ ریڈیو ٹیلیویژن اور نشر و اشاعت کی ترقیات کے دور میں امکانات قوی ہیں۔

نیویارک۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی صدارت کے امریکی لیبر پارٹی کے امیدوار نے جنہیں آزاد خیال امیدوار حیری ویلیس کی تائید حاصل ہے نئی کانگرس کے ذیلی انتخابات میں زبردست کامیابی حاصل کرلی ہے۔ ان انتخابات کے نتائج کو معیار قرار دے کر مسٹر ویلیس نے کہا انتخابات کے نتیجہ نے امریکہ کی موجودہ خارجی پالیسی کی نفی کردی جو امریکہ کو جنگ کی طرف لیجا رہی ہے۔

سائنسدان حرارت کے امتحان میں جانبر رہے۔ لاس انجلیس۔ [illegible] برداشت کے حدود معلوم کرنے کی سعی میں امریکہ کے (۹) سائنسدانوں نے ۲۰۰ درجہ فارنہیٹ یعنی نقطہ ابال سے ۲۸ درجہ فائق حرارت میں ۱۲½ دقیقوں تک رہکر اپنا پسینہ بہایا۔ یہ لوگ ایک فلزی کمرے میں چھوٹی سی ایک کرسی پر یکے بعد دیگرے جاکر بیٹھتے رہے اور کمرے کے باہر تماشائی لوگ ایک مخفی کھڑکی میں سے ان کو دیکھتے رہے۔ کمرہ والا شخص امداد چاہنے کی صورت میں اشارہ یا ٹیلیفون استعمال کرسکتا تھا۔ مذکورہ سائنسدانوں کا بیان تھا کہ انہیں دم گھٹنے اپنی بصارت و سماعت کی حدت میں کمی پیدا ہونے، سر چکرانے اور طبیعت میں اضمحلال آجانے کا احساس ہونے لگا نبضوں کی تیزی معمول سے دوگونہ تیز ہوگئی تھی انہوں [illegible] بالخصوص جسم الزلزل بدل کر [illegible] پسینہ [illegible] [illegible] نہیں [illegible] حالت [illegible] جو آواز سے [illegible]

بلاد اسلامیہ

طہران۔ ۱۴ فروری کو [illegible] ایک ہفتہ وار اخبار کے [illegible] مسعود کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ الزام یہ لگایا گیا ہے کہ ایران کے سابق وزیر اعظم کو قتل کرنے کی کھلی کوشش کی گئی اور قاتل کو انعام دینے کا اعلان کیا۔ ان کی گرفتاری پر خفیف سے ہنگامے بھی ہوئے۔

قاہرہ۔ ۱۰ فروری کی شام کو پایۂ تخت یمن سے ایک تار جاری ہوا تھا جس میں امام یحیٰی شاہ یمن کی رحلت کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر ۱۲ فروری کی شام کو امیر سیف الاسلام نے آستانہ کے نمائندے سے اپنے والد کی وفات کی اطلاع غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ امیر موصوف نے قاہرہ سے ٹیلیفون کے ذریعہ تفصیلات حاصل کرلی ہیں جس میں اس خبر کو بے بنیاد بتایا گیا ہے۔

انقرہ۔ ان اطلاعات کے بعد کہ بحرۂ ایجین میں ترکی جہازوں پر دس حملے غالباً یونانی چھاپہ ماروں نے کئے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ترکی کا ایک جہاز یکم فروری سے لاپتہ ہے۔

فلسطین۔ ۲۰ فروری کو عربوں اور یہودیوں کے درمیان ایک شدید لڑائی کے دوران میں ایک برطانوی سپاہی ہلاک ہوگیا۔ ان سات سو سے زاید یہودیوں کو جو ناجائز طور پر فلسطین میں داخل ہونے کی کوشش میں تھے قبرص میں اتارا گیا۔ ان کو نظربندوں کے ایک کیمپ میں رکھا جائیگا۔ یہ یہودی جہاز کے ذریعہ آرہے تھے جو مقررہ تعداد داخلہ کی بموجب فلسطین میں داخل ہونا چاہتے تھے۔

قاہرہ۔ عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا نے لیگ کی مجلس سیاسی کے آخری اجلاس میں اعلان کیا کہ اگر فلسطین کی تقسیم کے نفاذ کے لئے فوجی قوت استعمال کی جائے تو ایسی ہر قوت کا ساری عرب حکومتیں اپنی باقاعدہ افواج کے ذریعہ شدید مقابلہ کریں گی۔

دمشق۔ شام یونیورسٹی کے طلباء ان دنوں ایک خصوصی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز مرتب کررہے ہیں جس میں توقع ہے کہ تمام عربی ممالک کے طلباء کے نمائندے بھی طلب کئے جائیں گے۔ اس کانفرنس میں دنیائے عرب کے مستقبل کے بارے میں غور و خوض کیا جائے گا

ہندوستان

بمبئی۔ بلدیہ بمبئی کے انتخابات میں سردار پٹیل بھائی پٹیل جو سردار پٹیل کے فرزند ہیں ایوان تجارتی کی نشست سے کارپوریشن میں بلامقابلہ منتخب ہو گئے۔

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے مالوہ کی (۲۰) ریاستوں کو ایک یونین قرار دے کر قلمرو ہندوستان میں شریک کرلینے کا فیصلہ کیا ہے جس میں بھوپال جیسی بڑی ریاست بھی شامل ہے۔

نئی دہلی۔ ہندوستانی دستور ساز اسمبلی کے معتمد نے مسٹر حسین بھائی لال جی صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو مطلع کیا ہے کہ اسمبلی کے صدر نے ان کو اقلیتوں کی مشاورتی کمیٹی کا رکن نامزد کیا ہے۔ اس کمیٹی کا جلسہ ۲۴ فروری کو ہورہا ہے جس میں مسٹر حسین بھائی بھی شریک رہیں گے۔ اور ہندوستانی شیعوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے مناسب تجاویز پیش کریں گے۔

نئی دہلی۔ ہندوستان کی اشتراکی جماعت کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اشتراکی جماعت آئندہ سے گاندھی جی کے تصورات پر عمل پیرا رہے گی۔ اس کانفرنس نے دیگر امور کے علاوہ اس امر کا بھی مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے طول و عرض میں فرقہ واری عناصر کا قلع قمع کیا جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ یہ مشورہ بھی دیا گیا ہے کہ آئندہ کے دستور میں کسی قوم کو ویٹیج نہ دیا جائے اور کسی کے لئے نشستیں محفوظ نہ رکھی جائیں۔

نئی دہلی۔ ۱۴ فروری کی سہ پہر میں کل ہند کانگرس کمیٹی کا اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ گاندھی جی کی موت پر تعزیتی قرارداد بھی منظور کی گئی۔ اظہار غم کی رسم دو منٹ کی خاموشی سے منائی گئی۔ مرتبہ قرارداد میں گاندھی جی کی موت کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما کی زندگی کے آخری ایام کے برت کی اہمیت کو نمایاں طور پر اہم ترین اور مقصدی برت سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر اقرار کیا کہ گاندھی جی کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی پوری پوری کوشش کیجائیگی۔

پاکستان

سبی۔ بلوچستان کے دورہ کے سلسلہ میں قائد اعظم نے اعلان فرمایا کہ پاکستان کا وہ دستور جس کی بنیاد اسلامی شریعت ہوگی دو سال کے اندر نافذ ہوجائے گا۔

کراچی۔ مسٹر غلام محمد وزیر مالیہ پاکستان ۲۸ فروری کو پاکستانی کابینہ میں نئے سال کا موازنہ پیش کریں گے۔

کراچی۔ ۲۱ فروری کی صبح میں ترکی کے پہلے سفیر برائے پاکستان بصرہ سے وارد کراچی ہوئے۔ ایک صحافتی ملاقات میں سفیر موصوف نے کہا کہ وہ ترکی سے پاکستان کے لئے دلی محبت اور گہری مودت کا تحفہ لائے ہیں آپ نے کہا کہ پاکستان اور ترکی کے مابین ایک سے زیادہ باتیں مشترک ہیں۔ اس لئے یقین ہے کہ یہ دوستی ہر دو کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

کراچی۔ ۲۱ فروری کے روزنامہ "سندھ آبزرور" کی اطلاع کے بموجب حکومت افغانستان نے پاکستانی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ پٹھانوں کے حق خود اداریت کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں اس امر کا حق دے کہ وہ اپنے مستقبل کا آپ تصفیہ کرلیں اور اپنی تہذیب و ثقافت کی موزونیت کے مطابق اپنے وطن کا کوئی نام بھی تجویز کرلیں۔ اس اخبار نے بتایا ہے کہ افغانستانی حکومت نے بندرگاہ کراچی میں ایک آزاد منطقہ کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان امور کو سردار نجیب اللہ نے قائد اعظم کے سامنے پیش کیا تھا۔ قائد اعظم نے سردار موصوف کو جواب دیا کہ ایسے تمام امور صرف پاکستانی مجلس دستور ساز سے ہوسکتے ہیں۔ لیکن "سندھ آبزرور" ایک کانگریسی سرمایہ کے بل بوتے پر چلنے والا اخبار ہے اس لئے اس خبر کی صداقت حکومت پاکستان کے اعلامیہ تک مشکوک متصور ہوگی۔

کراچی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور برطانیہ کے مالی معاہدے کی تفصیلات کراچی اور لندن میں بیک وقت عنقریب شایع ہوں گی۔

دکن کا ایک ہفتہ

رزیڈنسی میں نزول اجلال شاہانہ

۲۲ فروری کی شام کے چھ بجے اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار نے حیدرآباد رزیڈنسی کا معائنہ فرمایا نزول اجلال شاہانہ پر رائل سلوٹ دیا گیا۔ نواب زین یار جنگ بہادر صدر ناظم کوتوالی نے استقبال شاہانہ کیا عزت مآل کی عمارت کا نصف گھنٹہ تک معائنہ فرمانے کے بعد مراجعت شاہانہ ہوئی۔ اور رزیڈنسی پر آصفی پرچم بلند کر دیا گیا۔

صدر شفاخانہ یونانی میں رونق افروزی شاہانہ

۲۲ فروری کی شام کے پانچ بجے سواری شاہانہ صدر شفاخانہ یونانی میں بچوں کے وارڈ کے افتتاح کی رسم کے لئے رونق افروز ہوئی۔ بچوں کی مناسبت سے ہدایت شاہانہ پر شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر نے وارڈ کا افتتاح فرمایا۔ استقبال سواری شاہانہ کے لئے فضیلت مآب لائق علی صاحب کے علاوہ نواب زین یار جنگ بہادر نواب رحمت یار جنگ بہادر، خان بہادر اشفاق احمد موقع پر موجود تھے۔ شاہی شامیانے میں علیا حضرت شہزادی درشہوار سے گفتگو فرماتے ہوئے سر والٹر مانکٹن کو شرف تکلم بخشا گیا۔ اس کے بعد بچوں کے وارڈ میں رونق افروزی ہوئی۔ ایماء ہمایونی پر شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر نے زرد فیتہ کو کھولتے ہوئے رسم افتتاح کی تکمیل فرمائی اس وارڈ میں (۲۲) بچوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ چاء نوشی کے بعد مراجعت شاہانہ عمل میں آئی۔

حیدرآباد:۔ عارضی حکومت کی تشکیل کے بعد گذشتہ ہفتہ میں مملکتی مجلس اتحاد المسلمین کی عاملہ کا پہلا اجلاس مولوی اکرام اللہ صاحب وزیر ترقیات و منصوبہ بندی کے مکان پر منعقد ہوا جو تقریباً چھ گھنٹے تک جاری رہا صدر مملکتی مجلس نے اجلاس کی صدارت کی اس اجلاس میں معاہدہ انتظامِ جاریہ، حکومت ہندوستان کے حیدرآباد سے تعلقات اور سرحدی حادثات پر بحث کی گئی۔ اراکین عاملہ کی اکثریت کا خیال یہ رہا کہ ہندو یونین معاہدہ پر پابند و عمل پیرا نہیں ہے چنانچہ اب تک حیدرآباد کے کوٹہ بارودت کا حصہ رسدی ؛ [illegible] بھیجنے کی طرف توجہ نہیں کی گئی اور حکومت ہند سے معاہدہ کی بناء پر جب مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس اہم مسئلہ سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔

حیدرآباد:۔ نواب سید مصطفےٰ حسن موسوی جاگیردار ساکن ایرانی گلی ۱۸ فروری کی شام کے ۵ بجے اچانک انتقال کر گئے۔

حیدرآباد:۔ رزیڈنسی چادر گھاٹ کی عمارت محکمہ کوتوالی کے تفویض کی گئی ہے جس میں دفتر صدر نظامت کوتوالی بلدہ و اضلاع کی منتقلی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اب تک دفاتر خفیہ پولیس بلدہ و اضلاع منتقل ہو چکے ہیں اور محکمہ پولیس کا شعبہ لاسلکی بھی قائم ہو چکا ہے۔

حیدرآباد:۔ سر والٹر مانکٹن ۱۸ فروری کی دوپہر میں وارد حیدرآباد ہوئے۔ ان کی آمد پر "دکن نیوز" کے خصوصی نمایندے نے صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین سے بیان دینے کی درخواست کی۔ صدر موصوف نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر مانکٹن وکیل کی حیثیت سے ایک ایسی تلوار ہیں جو علی یاور جنگ کے ہاتھ میں خودکشی کا آلہ نواب چھتاری کی انگلیوں میں پیاز کاٹنے کی چھری اور فضیلت مآب نواب لائق علی کے ہاتھ میں "تیغ جوہر دار" بنی اور بنائی جا سکتی ہے۔

حیدرآباد:۔ نشرگاہ حیدرآباد سے عساکر آصفی کے کمانڈر میجر جنرل العیدروس نے ۱۶ فروری کو ایک اہم تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ حیدرآباد کی افواج اپنے ضبط و نظم، جذبہ وفاداری، پاس فرض اور شاندار روایات کے اعتبار سے ایک قابل فخر قوت ہے جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم میں جب حیدرآباد کی فرسٹ انفنٹری کے بہادر سپاہی جاپانیوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے، وہاں ہر طرح طرح کے ظلم اور تشدد کو روا رکھا جا کر ملک کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے پر مجبور کیا گیا تو ہماری سپاہ کے ایک سپاہی نے بھی غداری پر آمادگی ظاہر نہیں کی اور موت کی زندگی پر بغیر کسی جھجک کے ترجیح دی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وقت کی ہر کروٹ ہمیں نئے مسائل سے دوچار کر دیتی ہے اور ان کا حل نئے طریقہ سے سوچنا پڑتا ہے۔ آج کے مسائل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کمانڈر جنرل نے ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد ایک شاندار فوجی زندگی کا حامل ہے کیونکہ اس سرزمین کی تاریخ ہمارے بزرگوں نے اپنے خون سے لکھی ہے جس میں بلا امتیاز مذہب و فرقہ سب برابر کے شریک تھے آپ نے کہا کہ اب ہم سب ایک میدان عمل میں جمع ہو چکے ہیں اور ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ اپنی قومی زندگی کے لئے ہر امتحان و آزمائش کی منزل سے گزریں گے۔ بالآخر آپ نے حیات انسانی کی کاوشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فوجی زندگی کی اہمیت اور جوش پر زور دیا اور فرض شناسی کی ہدایت کی۔

حیدرآباد:۔ اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ انگلستان اور دہلی کی حکومت حیدرآباد نے پاکستان، آسٹریلیا، ممالک متحدہ امریکہ اور مصر میں بھی اپنے ایجنٹ جنرل مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ مبئی کے ایجنٹ مسٹر احمد محی الدین کو پاکستان میں ایجنٹ جنرل مقرر کیا جا رہا ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ کے لئے مسٹر مشتاق احمد کمرشل منیجر ریلوے کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ مسٹر لکشمن راؤ گپتا معتمد فینانس کو آسٹریلیا بھیجا جا رہا ہے۔ مصر کے لئے ایجنٹ جنرل کا نام ابھی زیر غور ہے۔

حیدرآباد:۔ سر والٹر مانکٹن جو حکومت حیدرآباد کی دعوت پر ہندوستانی یونین کے ساتھ حیدرآباد کے آئندہ تعلقات کے مسائل پر مشورہ دینے کیلئے آئے تھے، ۲۲ فروری کو ابتدائی گفتگو کے لئے دہلی جا چکے ہیں۔ اب فضیلت مآب لائق علی صاحب اور نواب معین نواز جنگ بہادر آج ۲۵ فروری کو عازم دہلی ہوں گے اور توقع کی جا رہی ہے کہ گفتگو ۲۶ فروری سے شروع ہو جائیگی حکومت کے ایک ترجمان نے بیان کیا کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے مابین کسی طویل المعیاد معاہدہ کیلئے مستقبل قریب میں کوئی اطمینان بخش اساس معلوم کر لئے جانے کی پوری امید ہے۔

حیدرآباد:۔ معلوم ہوا ہے کہ [illegible] سے جدید محاصل کی تجاویز [illegible] کر چکے ہیں۔ ان تجاویز کی رو سے [illegible] کے جدید تجاویز میں محصول آمدنی محصول فروخت اشیائے تعیشات اور محصول منافع کاروبار کا مسئلہ بھی سرکاری ایوان آمدنی میں شریک ہوگا۔

پربھنی:۔ ۲۰ فروری کی رات میں [illegible] پولیس مستقر پربھنی نے ایک [illegible] پارٹی کو گرفتار کیا جو بیان کیا جاتا ہے کہ سابق افراد پر مشتمل اور غارت گری، لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کی عادی تھی۔

پارٹی کے سرغنہ نے سب انسپکٹر صاحب پر گولی چلانا چاہا لیکن سب انسپکٹر صاحب نے ہوشیاری سے اس کی بندوق کو ناکارہ کر دیا اس طرح سرغنہ اور اس کے دوسرے ساتھی گرفتار کر لئے گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس سرکش جماعت کی گرفتاری میں تہذیب الحسن صاحب زیدی سب انسپکٹر اور جمعدار پولیس مستقر پربھنی نے بڑی بیباکی اور فرض شناسی کا ثبوت [illegible]

حیدرآباد:۔ مدرسہ جعفریہ واقع کوچہ عبادت [illegible] دار الشفاء میں ہر جمعہ کو صبح نو بجے مجالس منعقد ہوا کرتی ہیں۔ جن میں مولانا مولوی محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ بیان فرماتے ہیں۔

حیدرآباد:۔ اخبار ہندو کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بریگیڈیئر ہمت سنگھ ہند کی ریاستی وزارت کے فوجی مشیر ایک تنقیحی دورہ پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ موصوف حیدرآباد میں ریاستی افواج کا حسب معمول سالانہ معائنہ کر رہے ہیں۔ ہمت سنگھ دکن ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔

میکش کی یاد: انجمن ترقی مصنفین کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۰ فروری کی شب مولوی فضل الرحمن صاحب کی صدارت میں حیدرآباد کے جواں مرگ شاعر میکش کا تعزیتی جلسہ بمقام تھیاسوفیکل لاج منعقد ہوا میکش کی نظم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حمید الدین شاہد۔ مظفر الدین [illegible]۔ ثناء اللہ تحسین سرور۔ ظفر الحسن۔ نظر حیدرآبادی۔ اکبر وفا قانی اور ابراہیم جلیس نے مقالے اور نظمیں سنائیں۔ جناب صدر نے قرارداد تعزیت پیش کی جس کو حاضرین نے ایستادہ ہو کر منظور کیا جلسہ نہایت کامیابی سے ۱۰ بجے شب اختتام کو پہونچا۔

نادرات

نوٹ:۔ اس فہرست میں اکثر کتب ہیں (موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن) عربی میں جو فارسی یا اردو میں

انتخاب حیدری کتب

قرآن شریف مترجم مع تفسیر و تفاسیر انجیل توریت وغیرہ

قرآن مجید مترجم فارسی مع کشف الآیات

قرآن شریف ... مترجم بطور اردو ۔ ۱۲

قرآن شریف ... خط منشی اشرف علی ۱۵

قرآن شریف فارسی ... ۵

قرآن شریف مترجم فارسی مع استخارہ

بہ حاشیہ زاد المعاد ... ۵۰

قرآن مجید مترجم سید زین العابدین مع حواشی ...

قرآن مجید خط نسخ و خط کوفی ... ۶۰

قرآن مجید مع تفسیر حسینی ... ۱۰

تفسیر بیضاوی سورہ بقر ... ۵

خلاصۃ الکشاف ... اعراب القرآن ۵

تفسیر جلالین و کمالین ... ۱۰

مواہب البیان فی حقائق القرآن ۱۵

تفسیر بیضاوی طبع ایران ۳۰

تفسیر منہج الصادقین فارسی سہ جلد ۷۰

ایضاً مع کشف الابیات ... ۸۰

تفسیر حسینی ... ۸

ایضاً طبع بمبئی ... ۱۲

تفسیر فتح العزیز پارہ الم ۱۱

تفسیر حسینی خط نائپ ... ۲۰

سواطع الالہام یعنی تفسیر بے نقطہ فیضی ۱۵

قرآن مجید مترجم مع تفسیر حسینی جو قلم ۶۰

قطع کلاں

العہد الجدید مع مزامیر ۱۰

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۵

جواہر القرآن طبع ایران ۱۰

تفسیر اتقان فی علوم القرآن ۵

منتخب الکلام من تفسیر الاعلام ۸

تفسیر القرآن تشریح لغات القرآن ۴

تبویب القرآن ۱۵

تفسیر مرادیہ خط نائپ ۱۰

سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس ۵

مقاصد الکتاب العزیز و ... البیان

فی کتاب القرآن

دی القرآن اردو ۲

منتقد البیان فی کتاب القرآن اردو ۲

تفسیر آیات الاحکام ۳

تحفۃ القراء فارسی ۳

عہد جدید انجیل مقدس فارسی ۴

ہولی قرآن انگریزی ۳

کتب المقدس قدیم و جدید ۱۰

تفسیر قرآنی از سید احمد کامل ۵

تفسیر مولانا شاہ عبد القادر مع ۱۵

موضح القرآن دو جلد

تفسیر قادری مقدمہ و جلد دوم اردو ۱۰

ایضاً جلد سوم تا حصہ گیارہ ۱۰

ایضاً جلد سوم حصہ اول تا ہشتم ۸

ایضاً جلد سوم حصہ ۱ ۵

ایضاً جلد چہارم حصہ دوم تا ۱۲ ۵

تحفۃ المطالب ۴

شرح تجوید ملا مختار فارسی ۴

تحفۃ القراء ۵

حبیب الحقایق فی تفسیر الدقایق فارسی ۴

تاج التراجم ترجمہ فارسی ۱۰

مفتاح التفاسیر فارسی ۱۰

تفسیر صفی علی شاہ فارسی منظوم ۱۴

جس میں قرآن کا ترجمہ نظم میں فرمایا ہے

بیان القرآن اردو ۲۵

تفسیر مجددی تفسیر رومی ۵۰

ترایح الارواح شرح تفسیر جلالین ۱۰

تفسیر شیخ محی الدین عربی ۱۲

تفسیر القرآن بلطایف البیان پارہ ۹ ۱۲

بستان التفاسیر یعنی تفسیر فتح

العزیز پارہ تبارک الذی اردو

قراء سبعہ ۵

کوکب دری اردو ۶

کتاب المقدس یعنی نیا اور پرانا ۸

عہد نامہ اردو

پارہ عم بچوں کی تفسیر ۱

احسن القصص تفسیر سورہ یوسف فارسی ۵

قرآن مجید مترجم مع تفسیر خلاصۃ المنہج ۲۵

موسومہ بہ تنویر البیان فی تفسیر القرآن فارسی

تفسیر فتح العزیز پارہ عم اردو ۵

آثار حیدری تفسیر امام حسن عسکری ۱۰

ترجمہ تفسیر جلالین ۱۰

تاریخ التفسیر اردو ۳

تفسیر فیض الکریم جلد اول ۲

تا جزو ۶

ایضاً جلد دوم تا جزو ۱۲ ۸

معجزات القرآن ۱

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن روپیہ ۱۰

جز و سابع بہ حاشیہ تفسیر

تفسیر الفدا ۔ یہ تفسیر نہایت کمیاب ہے ۱۰

ایضاً جلد ۸ ۱۰

مقدمہ تفسیر الفرقان از مرزا حیرت ۱۰

دہلوی اردو

اعجاز التنزیل ۵

الازہار الفائحہ تفسیر سورۃ الحمد پارہ عم

از سید اشرف شمسی اردو

اقتباس الانوار من کلام الغفار ۱۵

اعظم التفاسیر اردو پارہ ۲ تا ۹ ۱۲

ایضاً پارہ ۱۸ تا ۲۵ ۱۲

ایضاً پارہ ۲۸ تا ۲۹ ۱۰

علوم القرآن از مرزا حیرت دہلوی ۳

اکسیر فی اصول التفسیر فارسی ۴

تفسیر جلالین طبع مصر ۸

تفسیر مدارک سورہ بقر ۴

بستان التفاسیر اردو ۸

تفسیر یعقوب چرخی فارسی ۴

تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ۶

تفسیر طبری بہ حاشیہ تفسیر غرائب ۶۰

القرآن جزو اول و جلد ۴ تا ۶ و

جلد ۱۰ و جلد ۱۶ تا ۲۲ و جلد ۲۷

تفسیر کبیر فخر رازی جلد دوم ۸

ایضاً جلد چہارم ۸

ایضاً جلد پنجم ۸

فوائد القرآن اردو ۵

کلید خزائن قرآنی اردو ۳۰

کتاب الہدیٰ و کشف البدیٰ ۱۵

مکافات الخلان فی اصول التفسیر اردو ۵

تفسیر امام حسن عسکری طبع لکھنؤ ۱۰

دلیل الحیران فی کشف من آیات القرآن ۱۰

تفسیر جلد اول ... ۲۵

ایضاً کامل ۴ حصہ ۵۰

تخریج الآیات ۶

تفسیر حضرت شاہی فارسی ۳۰

... ایمان یعنی حقیقت قرآن ۳

جامع التفاسیر اردو ۴۰

زاد الآخرۃ قرآن منظوم اردو ۵۰

بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر ۲۰

عزیزی اردو

التقدیر اردو ۵

فاتحۃ العلوم ترجمہ جلد اول تفسیر کبیر اردو ۱۰

تسہیل الترتیل اردو ۲

تفسیر صافی ۵۰

قرآن کا آسان دین از خواجہ ۵

حسن نظامی

توریت عربی ۳۰

تفسیر حقانی اردو جلد ۲ ۔ ۳ ۔

۴ ۔ ۵ ۔ ۶ فی حصہ ۵

تفسیر اکسیر اعظم اردو جلد ۳ و ۴ ۔ ۱۰

ایضاً جلد ۷ و ۸ ۱۰

ایضاً جلد ۹ تا ۱۲ ۲۰

تفسیر لوامع التنزیل فارسی جلد ۱ ۔ ۲۵

ایضاً جلد ۲ ۲۵

ایضاً جلد ۸ ۱۵

ایضاً جلد ۱۶ ۱۲

فقہ و اصول فقہ

مذہب شیعہ

مجمع ا... ۵

کفایۃ الاصول آخوند ۱۵

ترجمہ شرائع الاسلام فارسی ۶

ایضاً اردو ۷

جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ۲۰۰

۶ جلد کامل

قوانین کامل ۳۰

ایضاً جلد دوم ۱۲

شرح لمعہ طبع عبد الرحیم ۴۰

ایضاً جلد دوم ۱۵

برہان الفقہ ۴ جلد ۶۰

ایضاً جلد اول ۱۰

خزائن الاحکام فاضل بندی ۴۰

ریاض المسائل شرح کبیر ۴۰

درۃ النجفیہ ۱۰

رسائل شیخ مرتضیٰ ۱۰

معالم الاصول ۸

غایۃ المسئول فی علم الاصول ۱۰

اسس الاصول ۱۰

عروۃ الوثقیٰ جلد اول ۱۵

جلد دوم سوم ۱۵

ذخیرۃ المعاد سوال و جواب فارسی ۶

طبع بمبئی کاغذ چکنا ۔

ایضاً کاغذ رف ۵

ایضاً طبع لکھنؤ ۶

زینۃ العباد فارسی ۳

معراج المومنین 〃 ۵

ہزار مسئلہ 〃 ۱

جامع عباسی حواشی آقائی صدر فارسی ۵

جامع عباسی طبع بمبئی ۴

ایضاً طبع نولکشور 〃 ۳

نخبہ 〃 ۸

رسالہ شیخ مرتضیٰ انصاری 〃 ۲

خزینۃ المسائل جلد دوم اردو ۴

روائع الاحکام ترجمہ شرائع الاسلام

جلد دوم اردو ۱۵

ایضاً جلد سوم 〃 ۱۲

ایضاً جلد چہارم 〃 ۱۵

ہر سہ جلد 〃 ۳۵

مختصر زینۃ العباد فارسی ۱

زاد المتقین 〃 ۱

رسالہ جامعہ عربی ۱

اداب التجارت فارسی ۱۰

شرح باب حادی عشر طبع نجف ۴

رسالہ وجیزہ ۲

فقہ ملا محمد کاظم خراسانی ۱۰

غایۃ القصوی ترجمہ عروۃ الوثقیٰ ۱۵

بلفتوی آقا سید کاظم یزدی طباطبائی

صراط المستقیم فی باب الاعتقاد اردو ۱

خزانۃ المسائل فقہیہ 〃 ۳

وسیلۃ النجات فارسی ۲

منتخب الرسائل 〃 ۳

زاد المتقین شیخ الشریعۃ 〃 ۲

رسالہ عملیہ میرزا محمد تقی شیرازی ۱

فارسی

رسالہ عملیہ سید علی 〃 ۱

بغیۃ المقلدین 〃 ۱

شریعۃ الاسلام 〃 ۴

زاد المتقین 〃 ۴

انیس التجار 〃 ۱۴

عقائد الشیعہ 〃 ۸

ہیکل بلیمینی سکہ ... ۔

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲) ۱۳۶۷

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور بہت سے ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع عاقلہ مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں سیاسی اہم واقعات ہیں۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ و عجیب واقعات علمی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لائق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے۔ اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ

ہز ایکسلنسی میر لائق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد۔

ثنا والملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوشتری طاب ثراہ

علامہ رشید ترابی

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عہ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲؍

لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

درس مملکت

اس رسالہ میں امیر المومنین کے اس عہد نامہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت نے جناب مالک اشتر علیہ الرحمہ کے نام مصر کا گورنری بنانے کے موقع پر تحریر فرمایا تھا جس میں سلطنت کے آئین تعلیم فرمائے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

اس وقت جبکہ دنیا مادیت میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کو ہر چیز کو مادی نقطہ نظر ہی سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے ضرورت ہے کہ ان کے سامنے ایک انسان کامل اور محسن انسانیت کے تعلیمات پیش کرکے ان کے نقطہ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کیئے جائیں۔

سردست یہ رسالہ اردو میں شایع کیا جا رہا ہے اس کے بعد جلد ہی اس کا ہندی ترجمہ بھی پیش کیا جاویگا تاکہ ملک کی ہر ہر فرد تک ایک روحانی پیشوا اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث کے بلیغ کی آواز کو پہونچایا جا سکے۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر تعداد خرید فرما کر خود بھی مطالعہ فرمائیں گے اور اپنے حلقہ اثر میں بھی ہر فرد تک پہونچا کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

یہ رسالہ اس وقت زیر طبع ہے۔ قیمت فی جلد ۶؍ (چھ آنے) اور خرچ ڈاک ۳؍ (تین پیسے) ہوگا جس قدر جلدیں مطلوب ہوں جلد طلب فرمایئے تاکہ شایع ہوتے ہی ارسال خدمت کر دی جاویں۔

الداعی الی الخیر۔ ناظم مرکز اصلاح۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیامت

قریب آ رہی ہے

قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمانؑ کا ظہور ہے

ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علامات الظہور ملاحظہ کیجئے

یہ ایک فارسی مستند کتاب کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم اور شریعتمدار آقا محسن صاحب نے سلیس اردو میں فرمایا ہے۔

زیر طبع ہے عنقریب تیار ہوتے اعلان کیا جائیگا

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

ضرورت ہے

ہماری کمپنی کی مایہ ناز دوا بریناٹر جو سرکے درد و زکام بخار کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے

ہر شہر قصبہ میں ایجنٹوں و سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ ایجنٹوں اور سیلز مینوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی۔

مینجر جوپیٹر میڈیکل کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۲۵۰۳ بمبئی

عقاید الشیعہ

ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ جس میں ضروری عقائد درج ہیں

مترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم

زیر طبع

عنقریب تیار ہو جائے گی

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

چھپتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم
حسنا

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱) | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۵۷ف موافق ۴ مارچ ۱۹۴۸ء یوم پنجشنبہ | نمبر (۳۸)

ترانہ

ذاکر فتح پوری

کوئی ثابت قدم نہیں ملتا
زیست کو نور غم نہیں ملتا

آدمی، آدمی کا دشمن ہے ✽ اجڑا اجڑا سا حق کا گلشن ہے
دولت حق کا کفر رہ زن ہے ✽ روح پھر جسم و دل سے بدظن ہے
سرخ ہستی پہ غم کا روغن ہے ✽ بزم میں شمع کفر روشن ہے

آج پھر ہے یزیدیت کو فروغ
آج بھی حکمراں ہے شاہ دروغ

راز ہستی بتائے کون ہمیں ✽ گمرہی سے بچائے کون ہمیں
سو رہے ہیں جگائے کون ہمیں ✽ مئے ایماں پلائے کون ہمیں

ہم کو قرآن کے رموز و نکات
اور اسلام والوں کے جذبات

ہائے کوئی بتانے والا نہیں ✽ سیدھا رستہ سجھانے والا نہیں
قصر ظلمت گرانے والا نہیں ✽ نور کی مئے پلانے والا نہیں

کون اس آگ کو بجھائے گا
کون منجدھار سے بچائے گا
آج تو ہے یزیدیت کو فروغ

گمرہی - کفر - بدعتیں ہیں جواں ✽ ظلمت و شرک کا ہے سیل رواں
بدلا بدلا سا زندگی کا سماں ✽ آج اسلام پھر ہے نالہ کناں
پیکر رنج و غم ہے پھر انساں ✽ کھو گیا تاج و خلعت ایماں

قافلے والے ہو گئے گم راہ
تن انساں میں روز و شام و پگاہ
ہے رواں خون کے بدلے عزم گناہ

آج اک میر کی ضرورت ہے ✽ یعنی - شبیر کی ضرورت ہے

ترتیب

اداریہ

منزل!

انسان نے مادہ پر بقدر استطاعت و اختیار فتح ضرور پالی مگر خود کو فتح نہ کرسکا اور یوں تو زندگی کی اندھیری رات دن کے اجالے سے ہمکنار نہ ہوسکی اور ساحل امن وسکون، راحت وآرام اور اطمینان نصیب اس حد تک نہ ہو سکا کہ عوام حاصل کرسکتے اور دنیا والے آج بھی راہ بھٹکے ہوئے کسی نشتے بھوکے ننگے گمراہ ہے در انسان کے کانپتے ہوئے ناتوان بدن کو دیکھ کر منہ پھیر لینا، یتیموں اور محتاجوں کی آہ و زاری سن کر کان بند کرلینا مفلوک الحال بیماروں کو بستر مرگ پر تڑپتا ہوا دیکھ کر مسکرانا اتنا ہی عام ہے جتنا زندگی نہیں بلکہ جینا عام ہے!

سچ ہے کہ جس زمین کے نیچے چاندی اور سونے کی کان ہوتی ہے وہ زمین زرخیز کہلاتی ہے، مگر کیا ایسی زمین میں بیج بونا اور سرسبز کھیت کی توقع رکھنا درست ہوگا جب ایسی زمین کے سینہ پر ڈھور ڈنگروں کو گھاس بھی نہیں ملتی! یہ عالمانہ انداز فکر کہیں کسی ایسے راہ گم کردہ کاروان کی قیادت تو نہیں کررہا ہے جو "راحت جاوداں حیات جاوداں" کی منزل پر پہونچنے کی تمنا میں نہ جانے کتنی بار ہلاکتوں کی گہرائیوں میں گرچکا ہے اپنے ان تمام تجربوں کے ساتھ جو زندگی کے لئے کامیابی کی "آخری منزل" ہمیشہ سمجھے گئے — گو کبھی کبھی صدیوں کے تجربہ کے بعد راہ حیات صاف دکھائی دیتی ہے اور منکرین اپنے آپ کو منزل سے قریب تر دیکھنے لگتے ہیں لیکن کسی آنے والے کاروان کی تیز گامی غبار کو پھر سے اڑاتی ہے اور منزل کو نظروں سے اوجھل کردیتی ہے عمل مسلسل ہے اور رہے گا — روح آدم جس سے ناآشنا ہے اور ناآشنا رہے گی!

اس طرح جاودانی راحت اور اطمینان نفس کے شوق کی رہ نوردی جب ازل سے منزل قبول کرنے کی تمنا رکھتے ہوئے بھی منزل قبول نہیں کرتی تو اپنے ماضی اور مستقبل سے بے نیاز ہو کر کہتی ہے — "فقط امروز ہے میرا زمانہ" امروز اوروں کے لئے منزل ہی سہی مگر ہے تو صرف ماضی کے زوال سے بھرا ہوا جام جس میں مستقبل کی جھلکیاں دیکھی جاسکتی ہیں — مگر اس شرط پر کہ ماضی ایک بیباک روح کا حامل ہو — جو زمانے کے بت کے سامنے اپنا سر تسلیم خم نہ کرکے مسموم ہوتا رہا ہو — ایوانوں کے سنگ وخشت سے گلے ملتا رہا ہو اور اصولوں کے لئے حقوق کی قربانی دیتا چلا آیا ہو۔

اگر ماضی کی بے باک روح آج پھر ایک بار ہر خطرہ کا مقابلہ خطرہ میں کود کر ہی کرنے، ماضی سے مربوط رہکر مستقبل کی لذت سے آشنا ہو جائے تو پھر ایک نیا "امروز" خلق کرے جس کی اصلاحات عزت کریں اور اخلاقیات تقلید — مگر... حال تو ایک سراج خانہ ہے جس میں خود غرضی قوم کا مال نیلام سمجھ رہی ہے اور جہاں اب صرف "معائنہ اسباب" کا کوئی دن مقرر و مشتہر کرنا باقی رہ گیا ہے ایسے حال میں تو قومی حق تلفیاں سراج خانہ کے مالک کا حق نیلام کہلاتی ہیں اور پھر کسی جاگیر کا جنگل جس کو کٹوالیا جائے تو "ماہمہ سوختنی" ارزاں ہو جاتی ہے حتیٰ کہ جلانے کی لکڑی میں بدل جانا کتنا آسان کام ہے!

یہ حال "ہے قوم کی سرفروشی سے بے نیاز دستار پوشی کا" تمنا کا چمن پر قوم کے دکھ بھرے دل میں آگ بھڑک اٹھتی ہے لیکن آگ کی لپٹوں کو اطراف پھیلانے کی امنگ ابھی خفتہ ہے — اور اسی کو مشعل بنا کے ہم کو تلاش کرنا ہے اپنی "منزل"

یہ سچ ہے کہ زندہ اقوام ... شکوہ و شکایت کا دفتر کھولنے ... سننے کی بجائے صرف پیکر حسن بن جاتی ہیں اور خطروں میں کود کر خطروں سے کھیلنے لگتی ہیں۔ لیکن ایک بات اس سلسلہ میں فراموش نہ کی جانے کہ قوموں کی زندگی سے مراد افراد کے اعمال کی مرکزیت ہوتی ہے۔ جس انبوہ کا کوئی مرکز نہیں وہ قوم نہیں بلکہ بھیڑوں کا گلہ ہے۔ اب اس گلہ سے کوئی اپنے کو علیحدہ سمجھے تو یہ ایک خود فریبی ہے۔ ... (الاطلاع)

اگر کوئی قوم کسی مملکت کی سماجی اور سیاسی زندگی میں برابر کا شریک بننا چاہتی ہے تو ایسی قوم کا یہ فرض ہے کہ مملکتی مسائل میں جماعتی تصادم ... کیونکہ ہر حکومت مختلف الخیال چھوٹی چھوٹی جماعتوں پر مشتمل ایک ... کا نام ہے جس میں جماعتی تصادم ہمیشہ کسی ایک جماعت کے حق میں ... ہوتا ہے۔ پھر جو گیا وقت پلٹ کر نہیں آتا، آنے والے زمانہ پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور چند افراد کے باہمی وعدہ و اقرار سے جماعتوں کی تشفی نہیں ہوتی اس لئے ہر اجتماعی و قومی زندگی کے لئے ایک مرکز کی تشکیل ناگزیر ... ہے تاکہ قومی حق تلفیوں کا امکان باقی نہ رہے۔ ایسے مرکز کی ضرورت سے بے اعتنائی وہی لوگ کرسکتے ہیں جن کے سر پر یا تو ذاتی جائیداد کی توسیع کا سودا ہوتا ہے یا پھر جن کے پاؤں میں کسی عہدہ کی تمنا کا خار لگ جاتا ہے۔ ان ہی غرض مند دنیا کی کوتاہ بینی قوم کی معاشی پستی کا سبب بن جاتی ہے اس لئے ہر قوم کے ایک ایک فرد کو اپنے قائد اور رہنما سے یہی پوچھنا چاہیے کہ وہ اپنی قوم کے غریبوں کی معاشی بہتری کے لئے کیا تجاویز رکھتا ہے؟ اگر جواب تشفی بخش نہ ملے تو سمجھ لینا چاہیئے ذاتی اغراض کی منزل نے خود رہبر کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے اپنے سینہ پر کانٹے بچھائے ہیں!

جتنا کچھ اوپر کہا گیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ ابھی وقت ہے، سب مل کر ایک قافلہ کی صورت میں اپنا سفر زندگی کسی ایک مرکز سے شروع کریں اور منزل پر پہونچنے کی کوشش میں لگ جائیں — اور اگر کوئی مرکز موجود ہو تو ایسے مرکز سے سرگرمیوں اور وابستگی پیدا کی جائے تاکہ چند افراد نہیں بلکہ سارا قافلہ اپنی اس منزل پر پہونچ جائے جہاں ہر حق تلفی کے ازالہ کے امکانات قوی ہوں، قوم کے غریب طبقہ کی شکایات رفع ہوں اور سارے افراد میں حق حیات کا منصفانہ احساس پیدا ہو جائے۔ اگر ایسی کوئی منزل پیش نظر نہیں ہے تو نتیجہ بیکار ہے اور کسی ایک جماعت کی تباہی! اس لئے اب راہ متعین کرنے کا فیصلہ قوم کے غریبوں کو کرنا چاہیئے۔

مسٹر سری کرشن اور صحافتی بیان

مسٹر سری کرشن بیرسٹر نے گذشتہ ہفتہ حیدرآباد کی موجودہ سیاسی صورتحال پر ایک طویل بیان دیا جس میں موصوف نے مسلمانوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ بعض مسلمانوں نے ملکی اور غیر ملکی تصور سے قطع نظر کرکے مہاجرین کو حیدرآباد میں آباد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں بیرسٹر صاحب نے تصویر کا دوسرا رخ بالکل نظر انداز کردیا ہے کہ ... گروہوں کے مقابلہ میں مطالبہ آزادی میں مسلمانوں نے دوش بدوش حصہ لینے والے قومی بھائیوں نے متحدہ آزادی کے تصور کو ٹھکرا کے ہندوستانی یونین میں حیدرآباد کی شرکت پر اصرار کیا اور کئے جارہے ہیں۔ مہاجرین کی آمد کا مسئلہ اصل ہندوستانی یونین میں حیدرآباد کی شرکت کے مطالبہ کا ردعمل ہے۔ اس لئے ہم محترم بیرسٹر صاحب سے ... گزارش کریں گے کہ وہ اپنے بیان کی نظرثانی کریں اور اب کی دفعہ تصویر کا دوسرا رخ نظر انداز نہ فرمائیں۔

افسانہ

ایک رات

مصنفہ چیخوف ——— مترجمہ پروفیسر مرزا احمد صاحب

"گاڑی والے تمہارے پہلو میں دل نہیں پتھر ہے' تم کبھی دام الفت میں گرفتار نہیں ہوئے۔ بڈھے میاں اسی وجہ سے تم میرے فلسفۂ دل کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ بارش میری دلی حرارت کو فرو نہیں کر سکتی' بالکل اسی طرح جیسے کہ آگ بجھانے والی جماعت شعلۂ آفتاب کو فرو نہیں کر سکتی۔ میں اپنے تئیں کس شاعرانہ حیثیت سے پیش کر رہا ہوں! مگر تم تو شاعر نہیں ہو۔ ہے نا گاڑی والے؟"

"ہاں ہاں' حقیقت میں شاعر نہیں ہوں۔"

"پھر تو بس ادھر دیکھو"

زہر خوف کرایہ دینے کو اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا "میرے دوست ہم نے سوا روبل کرایہ ٹھہرایا تھا۔ تو یہ رہا تمہارا کرایہ' ایک روبل اور تین کاپک ——— اور لو یہ پانچ کاپک انعام۔ خدا حافظ۔ مجھے بھولنا نہیں۔ اور ہاں ذرا یہ ٹوکرا اٹھا کر زینے پر رکھ دو۔ اس میں اس عورت کا لباس رکھا ہے جو مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔"

گاڑی والے نے طوعاً و کرہاً ٹوکرا اٹھایا' اور اندھیرے میں کیچڑ میں پھسلتا ہوا راستہ طے کر کے اسے پھاٹک تک لے گیا' جہاں اسے سیڑھیوں پر رکھ دیا۔

"کیسا خراب موسم ہے!" وہ بڑبڑایا اور پھر ایک آہ سرد بھر کر ایک جھٹکے کے بعد اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گیا۔ اور بیچ بڑے گھوڑے کو ایک چابک لگایا جو غیر مستقل قدموں سے کیچڑ میں گاڑی گھسیٹنے لگا۔

میرے خیال میں وہ تمام چیزیں جن کی ضرورت تھی' موجود ہیں" زہر خوف گھنٹی ٹٹولتے ہوئے بولا۔ نادیا نے مجھے درزن کے پاس بھیجا تھا کہ اس کے کپڑے لیتا آؤں' سو وہ یہ لیتا آیا۔ اس نے مجھ سے مٹھائی اور مکھن کی فرمائش کی تھی سو وہ یہ ہے۔ اور گلدستہ ——— یہ رہا" پھر وہ گانے لگا "مرحبا اے معبد مرحبا"

پھر وہ بولا "مگر... . . . . گھنٹی کدھر گئی؟ لیکن سخت تاریکی کے باوجود زہر خوف نے گھنٹی کا سراغ لگا ہی لیا اور اس کو بجانے پر دروازے کے دوسری جانب قدموں کی چاپ سنائی دی۔

"کون ہے؟ ذیتری گریگوریویچ زہر خوف نا؟" ایک خادمہ کی آواز نے سرگوشی کی۔

"ہاں ورشیا میں ہی ہوں" زہر خوف نے جواب دیا "جلدی سے دروازہ کھولو میں بھیگ کر بالکل شرابور ہو چکا ہوں۔ خادمہ ورشیا نے دروازہ کھول کر تاثر آمیز آواز میں سرگوشی کی "اتنے میں زور سے مت بولئے اور اندر نہ آئیے گا" آقا" آج ہی پیرس سے آیا ہے' آج ہی شام کو آیا۔"

"آقا" کے لفظ پر زہر خوف چونک پڑا۔ اور ایک لحظے کے لئے اس پر وہی خوف طاری ہو گیا جو ہر آدمی پر اپنی محبوبہ کے شوہر کے ملنے کے خیال پر پیدا ہوتا ہے۔ خادمہ دروازہ بند کر کے چلی گئی۔

"کوشش" زہر خوف نے خیال کیا "اب کیا؟ کیا اس کے معنی رجعت قہقری ہیں؟ مجھے اس کا خیال تک بھی نہ تھا۔

خوش اور خندہ جبیں ہو گیا۔ آدھی رات کو طوفان ابر و باد میں اس کو قصبے سے یہاں آنا تعجب خیز ہوتا تھا اور اب نادشیا کے شوہر کے ملنے کے خیال نے اسے اور بھی زیادہ متحیر کر دیا۔

"خدا کی قسم نہایت عجیب لطیفہ ہے" اس نے کہا "مگر اب میرا کیا حشر ہو گا؟ گھر واپس چلوں؟ ہرگز نہیں۔"

موسلا دھار پانی برس رہا تھا' اور ہوا درختوں میں شور کر رہی تھی مگر اندھیرے میں نہ بارش نظر آتی تھی نہ درخت۔ پانی اس انداز سے سرسراتا ہوا عار دیں کیا کر رہا تھا کہ گویا اس پر خندہ زن ہے' یا اس پر طنز کر رہا ہے وہ زینے جن پر وہ کھڑا تھا' بے سایہ تھے اس لئے وہ بالکل بھیگ گیا تھا۔

"وہ آیا بھی تو خاص طور پر ایسے موسم میں" اس نے ایک قہقہے کے ساتھ خیال کیا "شیطان تمام شوہروں کو غارت کرے۔"

نادشیدا دسیپونا سے اس کا عشق ایک مہینہ پہلے شروع ہوا تھا' مگر اب تک وہ اس کے شوہر سے نہ ملا تھا وہ صرف اس قدر جانتا تھا کہ نادشیدا کا شوہر ایک فرانسیسی ہے جس کا نام بائسیو ہے اس کی تصویر سے زہر خوف نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ وہ متوسط طبقہ کا ایک معمولی چھپن سالہ انسان ہے اس کی فرانسیسی سپاہیوں جیسی چھوٹی مونچھیں اور داڑھی' اس کو نپولین کا ہم قوم ظاہر کرتی تھیں اور اس کو دیکھ کر آپ یہ سوال ضرور پوچھ بیٹھتے "کیا خبر ہے موسیو لی سرجنٹ؟"

زہر خوف نم کیچڑ میں گرتا پڑتا' چند قدم آگے بڑھا' اور پکارنے لگا "گاڑی ——— گاڑی ——— گاڑی والے" کوئی جواب نہ دیا۔ ذرا بھی آواز نہیں' زہر خوف سیڑھیوں کی طرف تاریکی میں بڑھتے ہوئے بڑبڑایا۔

اپنی گاڑی میں نے واپس کر دی اور یہاں دن کو بھی گاڑی نہیں مل سکتی خوب پھنسے صبح تک یہیں ٹھہرنا پڑے گا ٹوکرا بھیگ جائے گا اور لباس خراب ہو جائے گا۔ اس میں دو سو روبل خرچ ہوئے ہیں خوب مٹی پلید ہوئی۔

زہر خوف کو اپنے اور ٹوکرے کے لئے جائے پناہ سوچنے میں یاد آگیا کہ اس گرائی محل کے پاس ایک میدان رقص تھا۔ جہاں ایک ذرا سا خیمہ تھا۔

کیا اسی خیمے میں چلوں؟ اس نے خود سے سوال کیا "خیال تو ٹھیک ہے لیکن کیا میں ٹوکرے کو اتنی دور تک لاد کر لے جا سکوں گا؟ اچھا خاصہ پتھر بھر کا بوجھ ہے۔ گلدستہ اور مکھن کو شیطان کے سپرد کرتا ہوں۔"

اس نے ٹوکرا اٹھایا' لیکن خیمے کے راستے میں اسے یاد آگیا کہ پانچ منٹ کے اندر ہی ٹوکرا بھیگ جائے گا اور کپڑے برباد ہو جائیں گے۔

"این ہم اندر عاشقی بالائے غم ہائے دگر" وہ ہنسنے لگا "میرے خوش! پانی میری گردن پر سے بہہ رہا ہے۔ اور ررر یہی سردی اور خمار' اور پھر لطف یہ کہ کوئی گاڑی والا بھی موجود نہیں ——— اب میری تمنا یہی ہے کہ اس کا شوہر چھتری ہاتھ میں لے کر باہر نکلے اور مجھے اس قدر سزا دے کہ میں نیلا پڑ جاؤں۔ خیر ——— میں یہاں صبح تک ٹھہر ہی نہیں سکتا' ورنہ لباس برباد ہو جائے گا۔ خیر میں پھر گھنٹی بجاتا ہوں اور یہ چیزیں خادمہ ورشیا کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ ان کو نادیشدا تک پہنچا دے اور خود خیمے میں پناہ لوں گا۔"

زہر خوف نے آہستہ سے گھنٹی بجائی ایک لحظے کے بعد قدموں کی چاپ سنائی دی اور دروازے کی دراز سے روشنی آنے لگی۔

"کون ہے؟" ایک کرخت مردانی آواز نے غیر ملکی لہجے میں سوال کیا۔

"جنگو کی قسم یہ اس کا شوہر ہے" زہر خوف نے خیال کیا "اب مجھے کوئی قصہ تراشنا پڑے گا" پھر اس نے باواز بلند کہا "کیا یہ زلیشکن کا مکان ہے؟"

"کون شیطان؟ یہاں کوئی زلیشکن نہیں' اور تم زلیشکن کو کلب میں تلاش کرو۔

کسی وجہ سے زہر خوف قدرے گھبرا گیا۔ اور معافی چاہتے ہوئے کھانسنے لگا زینوں سے نیچے اترتے ہوئے اس کا پیر پھسلا اور اس نے اپنے تئیں کیچڑ میں شرابور پایا۔ اس کو غصہ آگیا' مگر وہ فوراً ہی قہقہہ لگانے لگا۔ وہ خیال کر رہا تھا کہ اپنی اس افتاد کو وہ مزاحیہ پیرائے میں اپنے دوستوں اور شاید اپنی نادیشدا سے بھی بیان کرے گا اور اس کے دوست ہنستے ہنستے لوٹ جائیں گے۔

"صرف ایک چیز سنگ راہ ہے ۔ لباس بھیگ جائیگا" اس نے خیال کیا "وہ
اگر نادیشدا کا لباس میرے پاس نہ ہوتا تو میں کب کا جھیلے کی چھت کے تلے سو جاتا"۔
وہ لوکرے کو بچانے کے خیال سے اس پر بیٹھ گیا مگر اس کے لباس اور ٹوپی پر
سے پانی بادلوں سے بھی زیادہ زور سے برس رہا تھا۔

نصف گھنٹے تک پانی میں کھڑے رہنے کے بعد زہرخوف نے اپنی صحت کے
متعلق خیال کرنا شروع کیا "مجھے بہت آسانی سے زکام ہو جائے گا۔ بڑے چھینکے۔
پھر گھنٹی بجاؤں؟ بھلا میرے خیال میں بجانا ہی ٹھیک ہوگا۔ اداس کا شوہر دروازہ
کھولے گا تو میں یہ لوکرا اس کے سپرد کروں گا۔ کوئی قصہ تراش کر خود صبح تک آرام
کروں گا۔ خیر یہ پہلا وار ہی پھر گھنٹی بجاتا ہوں"۔

جس طرح کوئی طالب علم اپنے مدرسے کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے زہرخوف نے
گھنٹی بجائی کچھ دیر خاموشی رہی پھر اس نے دوبارہ گھنٹی بجائی۔

"کون ہے؟" کسی غصیلی آواز نے کرخت فرانسیسی لہجے میں سوال کیا۔

"کیا مادام بالسیو یہیں رہتی ہیں؟" زہرخوف نے ادب سے کہا۔

"ہاں! لیکن ...... تم کیا چاہتے ہو؟"

مادام کانش ڈیزن نے مادام بالسیو کو اس کا لباس تیار کر کے بھیجا ہے"
معاف کیجئے دیر بہت ہو گئی واقعہ یہ ہے کہ مادام بالسیو نے کہا تھا کہ ان کا لباس جلد
سے جلد بھیج دیا جائے ۔ صبح ہونے سے پہلے ۔ موسم بہت ناخوشگوار ہے
ہوں ۔ بڑی مشکل سے یہاں پہنچا ۔ شام کو قصبے سے نکلا تھا لیکن

زہرخوف کے جملہ ختم کرنے سے پہلے ہی موسیو بالسیو ایک چھوٹے لیمپ کی روشنی
میں دروازہ کھول کے باہر نکلا۔ وہی موسیو بالسیو جس کو اس نے تصویر میں دیکھا تھا۔

"آپ کو تکلیف دینے کا بہت افسوس ہے" زہرخوف نے سلسلہ کلام جاری رکھا
لیکن مادام بالسیو کا حکم تھا کہ ان کا لباس جلد سے جلد روانہ کر دیا جائے ۔
ہاں ۔ میں مادام کانش کا بھائی ہوں ۔ اور ۔ موسم نہایت ناخوشگوار ہے"

بہت خوب" بالسیو نے لوکرا لیتے ہوئے کہا۔ "آپ کی بہن کا شکریہ۔ میری بیوی
نے اپنے لباس کا ایک بجے تک انتظار کیا۔ کوئی موسیو اس کا اسباب لیکر آنیوالے تھے"
اور جناب مہربانی کر کے یہ گلدستہ اور بکس بھی مادام بالسیو کو دیدیجئے گا۔ وہ
اس کو مادام کانش کے یہاں بھول آئی تھیں"۔

بالسیو نے بکس اور گلدستہ لے لیا اور ان کو یکے بعد دیگرے سونگھا۔ اور پھر
دروازہ بند کئے بغیر کھڑا رہا۔ وہ زہرخوف کی طرف دیکھتا رہا اور ۔ زہرخوف
اس کی طرف ۔ ایک لمحے تک خاموشی طاری رہی۔ زہرخوف کو یاد آگیا کہ
اس کو آج کی افتاد اپنے دوستوں سے مزاحیہ پیرائے میں بیان کرنی تھی اس نے
فرانسیسی سے مذاق کرنا چاہا مگر اس کو کوئی مذاق بھی نہ سوجھا۔ فرانسیسی اسکی
طرف کھڑا دیکھ رہا۔

"خطرناک موسم" زہرخوف بڑبڑایا "تاریکی نمی اور کیچڑ ۔ میں بالکل شرابور
ہو چکا ہوں"۔

"ہاں موسیو آپ بالکل بھیگ چکے ہیں"۔

"طرفہ تماشا یہ ہے کہ میری گاڑی بھی روانہ ہو چکی ہے سمجھ میں نہیں آتا کہاں
جاؤں ۔ جناب آپکی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ بارش رکنے تک برآمدے میں
ٹھہرنے کی اجازت دیں گے"۔

"آہ عزیز موسیو اپنے جوتے اتار کر اندر آئیے ۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ بہت خوب"
بالسیو نے دروازہ بند کر کے زہرخوف کی ایک چھوٹی نشستگاہ کی طرف رہنمائی
کی۔ زہرخوف نے دیکھا حسب معمول پایہ فرق تھا ناتھا کہ میز پر شراب کا ایک ساغر
بھی رکھا ہوا تھا۔ اور کمرے کے درمیان میں کرسیوں پر ایک تنگ چٹائی پڑی ہوئی تھی

"بڑی سردی ہے" بالسیو نے میز پر لیمپ رکھتے ہوئے کہا۔ "میں پیرس سے کل ہی
اس ملک میں آیا سب ممالک گرم اور خوشگوار ہیں مگر یہاں اکتوبر میں سردی اور کیچڑ
چچا زاد بھائیوں کی طرح بہت سخت تکلیف پہنچاتے ہیں" اور اس نے شراب
نصف جام زہر مار کیا۔

رات پھر نیند نہیں آئی۔ وہ چٹائی پر بیٹھ کر یہ کہنے لگا ۔ [illegible] اور کوئی
حیوان نما انسان [illegible] کی بابت سوال کرے گا۔

فرانسیسی نے خاموش ہو کر سر جھکایا [illegible] بارش کے [illegible]
زہرخوف نے خیال کیا کہ اس وقت اس سے [illegible]
آپ نہایت پر لطف زمانے میں پیرس میں تھے [illegible]
"اپنے قیام پیرس ہی کے زمانے میں تو والکر نے انتقال کیا" پھر زہرخوف نے [illegible]
دریولیسے اور [illegible] کی بابت باتیں کرنی شروع کیں مگر [illegible]
پہلی مرتبہ ان مشہور فرانسیسی سیاست داں [illegible] کے نام سنے [illegible]
پھر مادام [illegible] کو جانتا اور پھر کسی کو نہیں سیاسی اور ادبی گفتگو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بالسیو
سراسیمہ اور خشمناک نظر آنے لگا کیونکہ وہ ان دونوں معاملوں میں ابلہ محض تھا
بہر حال وہ شراب کا ایک جام چڑھا کے چٹائی پر دراز ہو گیا۔ کمبخت [illegible]
اور اپنی آنکھیں کھولتا ہوا وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا جہاں زہرخوف نے اُسے
کسی کو جگاتے اور فرانسیسی میں یہ کہتے ہوئے سنا "الی [illegible]
یوں روپ"۔ واپس آکر اس نے شراب کا ایک جام چڑھایا اور "میری بیوی کالی
ہوگی" اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تم کو روپے کی ضرورت ہے"۔

"چہ خوش" زہرخوف نے خیال کیا "نادیشدا آسیونا آتی ہوگی مگر مجھے ظاہر کرنا
پڑے گا کہ میں اس کو نہیں جانتا"۔

لباس کی سرسراہٹ سنائی دی دروازہ کسی قدر کھلا اور زہرخوف نے اپنی محبوبہ کا
گیسو دار چہرہ سرخ رخسار اور مخمور آنکھیں دیکھیں ۔

"مادام کانش کے یہاں سے کون آیا ہے؟" نادیشدا آسیونا نے سوال کیا
مگر زہرخوف کو دیکھ کر اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ مگر قہقہہ لگاتی ہوئی
اندر داخل ہوئی "اور یہ تم ہو؟ مگر یہ کیا گت ہے؟ تمہارے کپڑے اس قدر نم
اور گرد آلود کیوں ہیں؟"

زہرخوف لال پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں سنجیدہ ہو گئیں اور ایک عالم کشمکش میں
اس نے بیچارگی کے ساتھ بالسیو کی طرف دیکھنا شروع کیا۔

"آہ اب میں سمجھی" خاتون نے کہنا شروع کیا "تم جاکس بالسیو سے ڈرتے ہو
شاید تمہاری ملاقات نہیں ہے وہ میرا شوہر بالسیو ہے تم میرا لباس لے آئے بہت
شکریہ۔ آؤ مجھے نیند آ رہی ہے پھر اس نے اپنے شوہر کی طرف مڑ کر کہا "جاکس تم
سو جاؤ تو سفر کی تکان دور ہو جائے گی"۔

بالسیو نے زہرخوف کو تعجب سے دیکھا اور اپنے شانوں کو جنبش دیکر ایک
جام چڑھا گیا۔ زہرخوف نے بھی اپنے شانوں کو جنبش دی اور نادیشدا آسیونا
کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

زہرخوف نے اُفقی آسمان اور گرد آلود سڑک کو دیکھا اور خیال کرنے لگا
"اے گرد و غبار! شیطان تعلیم یافتہ کو کس قدر بھاتا ہے پھر وہ حقیقت اور
غیر حقیقت۔ پاک باطنی اور خبث نفس پر غور کرنے لگا۔ اور ان
لوگوں کی طرح جو افتاد زمانہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر بہت سے سبق حاصل کر چکے
ہوں گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا۔ وہ نشستگاہ سے جھپٹ کر داخل ہوا اور سوتے
ہوئے جاکس بالسیو کے پاس سے ہو کر گزرا۔

راستے پھر وہ خاموش رہا اور حتی الامکان بالسیو کا خیال نہ آنے دیا
کیونکہ وہ بالسیو سے ناانصافی کرنے پر شرمندہ تھا اور اس مرتبہ اس نے
گاڑی والے سے کوئی بات نہ کی" اور اس کا دل سخت بیتاب تھا۔

قند پارسی

باہمیدن در سوگواریہا — بخامۂ فرازدل پارسی گوی کربلا

در روزہای سوگواری در کربلا ایرانیان و ہندیان سوگواریہائے بسیاری برپا میکنند و دستہ ہائے برسر و سینہ زنان از میان خیابانہا و بازار ہا میگذرد آری برای برانگیختن سہشہا و نشان دادن سوگ واندوہ پیشوایان اینگونہ نمایشہا بایستہ و شایستہ است مگر باید دانست کہ در اینگونہ کارہا چہ آرش و آمیغی را خواستہ میخواہند و کدام یک شوند و کدام یک شوند گناہ میگردد زینہار این نکتہ بر خردمندان و ہوشیاران پوشیدہ نیست کہ اینگونہ کارہای بزرگ نشانی از فداکاری و از خود گذشتگی در راہ دین و جدا نمودن تاریکی از روشنائیست برآی آنست کہ پیروان آمیغی و دوستان دوستی این دین سہلگیر یگانگی از روی آرش و نابش و پندار و پارسا گردند تا گروہ دستاویزہ بہانہ ای برای رسیدن بہ سرکردگی و نانخوری مردمان سالوسی واژگونہ بودہ باشد۔

جای بسی افسوس است کہ ہندیان کربلا چہار دستہ و ایرانیان بہ دہ دستہ یا شمارہ ہای کمی بنام ویژہ ای نمایشہائے میدہند و بر یکدیگر برتریہا میفروشند از چشمخود سوگواری کاستہ مایۂ دستاویزی برای بہانہ جویان می گردند خویش را بگرفن رسانیدہ و بہ دستہ ہای دیگران را خوشنود اگر خود پرستی و برتری فروشی را کنار گزاردہ و رشتۂ باہمیدن را استوار کنند ارو، ہندیان ہمگی یک دستہ و ایرانیان ہمگی نیز یک دستہ شوند چہ بدی مید اشتند کہ دستہ ارجدار بہرہ (اسماعیلیان) کہ تا چند سال پیش بیرون می آمد و باہمیدن خود را بخوبی نشان می داد نہ چہ زیانی میداشت ؟ باہمیدن استوارانہ در اینگونہ کارہا ہزار پایہ از دیرگی بالاتر و با فر و شکوہ تر خواہد بود گویندۂ این گفتار بہیچ دستہ و رشتہ ای وابستگی نداشتہ اندیشہ ہا و باورہای خود را می آشکار ردا۔

(۱) باہمیدن یعنی اتحاد کردن (۲) سوگواریہا یعنی ماتمہا (۳) سہشہا احساسات (۴) اگر (۵) آرش معنی (۶) آمیغی بارش حقیقت و حقیقی (۷) شوند بارش سبب (۸) بارش نواب (۹) الشریعۃ السمحا و (۱۰) اخلاص (۱۱) ریاکار و فریبندہ (۱۲) مردمان تنبل و باطل (۱۳) مخصوص (۱۴) قدر و قیمت (۱۵) قدر بعار (۱۶) عقاید ۔

رباعیات منصوری

بسلسلۂ انتخاب نمبر (۳۶) مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

(۳۳)

ہمیشہ برا ثر بادہ نوش بادی ہست — در ای ہر غم و اندوہ جشن و شادی ہست
برای مصائب منصورکا این صواب آمد — بہ نامراد کہ در ضمن نامرادی ہست

(۳۴)

ستر سویدای خود چونکہ ہویدا کند — شیفتہ صوت خویش بلبل شیدا کند
چو ماہی از آب دور فتادہ اندر کنار — شنا گر قابلی است گرآب پیدا کند

(۳۵)

دوست آن باشد کہ با صدق و صفاست — ای خوش آن یاری کہ با مہر و وفاست
ہمچو منصوری بشو با صد امید — بعد نومیدی بسی امیدہاست

(۳۶)

حرف تو خودی را کہ نہ بہبود بود — گفتار تو را بوی کجا سود بود
زنہار کہ باخودی میارای سخن — چون آب درخانہ گل آلود بود

(۳۷)

کس لب فریاد بدین جمع پریشان نشود — بست فریاد رس و دست بدامان نرسد
غم و اندوہ مخور زین سپس ای منصور — تا پریشان نشود کار بسامان نرسد

تبصرے

"محبت کی ٹھوکریں"

مجموعہ ہے جناب نقش عالمی صاحب بی۔ اے (عثمانیہ) کے چھ افسانوں کا قیمت ۱۲ بلدہ حیدرآباد دکن کے ہر ایک تاجر کتب سے خریدا جاسکتا ہے۔

ہندوستان کے مشہور مختصر افسانہ نگار منشی پریم چند نے کامیاب مختصر افسانہ کا معیار چند پابندیوں کے ساتھ "تاثیر" کو قرار دیا تھا اور تاثیر کی وضاحت یہ کی تھی کہ افسانہ ختم کرتے ہی پڑھنے والے کے دل میں ایک میٹھا سا درد، ایک سرور انگیز اضطراب پیدا ہو۔ یعنی کچھ ایسی بے چینی گویا کوئی مرغوب چیز کھو گئی ہو اور اس کی تلاش ہو۔

منشی پریم چند کی کسوٹی پر نقش عالمی صاحب کے افسانے پرکھے جائیں تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ آپ کے افسانے بے اثر نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے مجموعے کے دوسرے افسانہ "رمولا" میں شہری تہذیب سے اظہار بیزارگی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"شہر اور گاؤں کی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ یہاں حسن نام ہے پوڈر، لپ اسٹک اور دوسری بناوٹی چیزوں کے مجموعے کا۔ وہاں حسن اپنی اصلی شان میں نظر آتا ہے۔ یہاں ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے بعد بھی ویسا حسین منظر پیدا نہیں کیا جاسکتا جو دیہات میں خودرو پودوں اور درختوں کی یکجائی سے فردوس نظر بن جاتا ہے۔ یہاں محبت میں بھی فیشن کی جھلکیاں پائی جاتی ہیں" عالمی صاحب نے شہری طریقۂ حسن آرائی میں تصنع پاکر یہ اندازہ لگایا ہے کہ شہری محبت بھی ایک حیثیت سے دکھاوا ہوتی ہے۔ "رمولا" کی ابتدا ہی میں عالمی صاحب احول کو محاکات کا سہارا دے کر اپنے افسانے کو اثرانگیز بنانے میں کامیاب ہوتے نظر آتے ہیں مگر آپ نے شہری اور دیہاتی زندگی اور معاشرت کے اختلاف کو معیار قرار دے کر محبت جیسے فطری جذبہ میں بھی تضاد پیدا کرنے کی غلط کوشش کی ہے ایک اختیاری فعل کا غیر اختیاری فعل سے موازنہ و مقابلہ کرکے نتیجہ نکالنا اصولی طور پر درست نہیں ہوسکتا ہم سمجھتے ہیں کہ عالمی صاحب افسانوں کی اشاعت سے پہلے اگر ان کی نظرثانی کرلیتے تو ایسی غلطیاں بڑی حد تک دور ہو جاتیں اور افسانے زیادہ دلکش بن جاتے۔ شاید عجلت پسندی نے آپ کو اس طرف مائل ہونے نہ دیا ہو کیونکہ اسی نوعیت کی غلطیاں ایک عالمی صاحب ہی نہیں بلکہ دور حاضرہ کے مشہور و مستند افسانہ نگاروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اب یہ اور بات ہے کہ عالمی صاحب کو "اچھا" کہنے والے نہیں ملے جس طرح اوروں کو مل جاتے ہیں۔

مختصر افسانہ نگاری ایک مستقل فن ہے جس پر تفصیلی بحث کا یہ موقع نہیں۔ پھر ادب کے مقصدی افادے سے قطع نظر تفریحی ادب کے فریفتہ فن کی باریکیوں کو کب دیکھتے ہیں اور اس حیثیت سے عالمی صاحب کے افسانوں کا مجموعہ بھی اپنے ہمعصر افسانہ نگاروں کے مجموعوں کی طرح لائق مطالعہ قرار پاتا ہے جس کو دلچسپ بنانے میں فاضل افسانہ نگار نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

آپ نے آگے کی طرف نظر اٹھائی دیکھا کر معویہ اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے ارکان دولت اس کے چاروں طرف حلقہ کئے ہوئے ہیں۔ طرماح نے اس فرش کے کنارے کھڑے ہو کر کہا السلام علیک ایھا الملک العاصی اے گنہگار اور نافرمان بادشاہ تجھ پر اسلامی سلام ہو۔

معویہ۔ ویحلک یا اعرابی ما منعک ان تسلم علی امیرالمومنین اے اعرابی تم پر وائے ہو تم مجھے "اے امیرالمومنین" کہکر سلام کیوں نہیں کرتے؟

طرماح۔ ثکلتک امک نحن المومنون۔ فمن امرک علینا۔ اے معویہ تیری ماں تیرے ماتم میں روتی ہے۔ مومنین تو ہم لوگ ہی ہیں (اور ہم نے تجھکو اپنا امیر بنایا نہیں پھر) تجھ کو ہم لوگوں پر کس نے امیر بنا دیا (جس کی وجہ سے میں تجھکو امیرالمومنین کہوں)؟

معویہ۔ ما معک یا اعرابی۔ اچھا اے اعرابی بتاؤ۔ تم کیا لائے ہو؟

طرماح۔ کتاب کریم میں ایک مبارک مقدس اور معزز خط لایا ہوں۔

معویہ۔ وہ خط مجھے دے دو۔

طرماح۔ مجھے تو پسند نہیں آتا کہ اپنا پاؤں تیری مجلس (فرش) پر رکھکر وہاں آؤں اور یہ خط تجھ کو دوں۔

معویہ۔ عمرو عاص کی طرف اشارہ کرکے کہا خیر میرے اس وزیر کو دے دو۔

طرماح۔ ھیھات ظلم الامیر وخان الوزیر۔ ہے ہے! جب بادشاہ ہی ظالم ہے تو اس کا وزیر کس درجہ خائن ہوگا! (پھر اس پر بھی کیونکر اعتبار کیا جائے کہ میں اس کو خط دے دوں)؟

معویہ۔ (یزید کی طرف اشارہ کرکے) اچھا تو میرے اس لڑکے کو دے دو۔

طرماح۔ ما فرحنا بابلیس فکیف باولاده۔ واہ تو بھی کیا باتیں کرتا ہے جب ہم کو لوگ ابلیس (شیطان) ہی سے بچا گتے ہیں تو اس کی اولاد کو کیونکر پسند کر سکتے ہیں؟

معویہ۔ تو میرے غلام کو دے دے۔

طرماح۔ غلام سوء اشتری من غیر حق واعطی من غیر مستحق۔ افسوس غلام بھی تو بے ایمان ہی ہے۔ تو نے اس کو اس مال سے خریدا جس میں تیرا کوئی حق نہیں تھا اور بغیر استحقاق کے اس پر قبضہ کیا غرض وہ بھی تجھے حرام ہی طریقہ سے ملا۔

معویہ۔ پھر کس طرح میں تم سے اس خط کو لوں؟

طرماح۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ تو اپنی جگہ سے خود اٹھو تاکہ جو شخص تیرے نزدیک ہے وہ مجھ سے اس خط کو لے کر تجھے دے دے۔ یہ سنتے ہی معویہ نہایت غیظ و غضب میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا۔ طرماح کے پاس آیا۔ ان سے خط لیا اور پھر اپنے تخت پر واپس جا کر وہ اپنے زانو کے نیچے دبا لیا اس کے بعد کہا۔

معویہ۔ کیف خلفت علی ابن ابی طالب۔ کیوں اے اعرابی تم نے علی ابن ابی طالب کو کس حال میں چھوڑا؟

طرماح۔ خلفته بحمد الله تعالی کالبدر الطالع حوالیه اصحابه کالنجوم اذا امرھم ابتدروا الیه۔ انا نھاھم عن شیء لم یجاھروا علیه وھو معه بدء باسه یا معویه وفی تجدله بطلا شجاع معید ان لقی جیشا ھزمه وان لقی خصما ھدمه وان لقی قرنا سلبه وان لقی واقتله واخر۔ خدا کے فضل و کرم سے میں نے حضرت کو چودھویں رات کے چمکتے چاند کی طرح چھوڑا ہے حضرت کے گرد آپکے اصحاب مثل روشن ستاروں کے اس طرح حلقہ کئے رہتے ہیں کہ جب حضرت انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو فوراً وہ سب اس طرف جھپٹ پڑتے ہیں اور جب انہیں کسی بات سے منع کر دیتے ہیں تو کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ اس کا خیال تک کرے۔ اے معویہ حضرت اپنے ان لوگوں کے ساتھ اپنے اسی دبدبہ و شکوہ اسی قوت و طاقت اسی شان و شوکت و شجاعت سے شہسوار عرصہ کارزار و یکہ تاز میدان کیرودار و سردار و یار و انصار ہیں۔ اگر کسی لشکر کے مقابل میں تشریف لائیں گے تو اس کو شکست دیدیں گے اور ہلاک کر دینگے۔ اگر کسی قلعہ کو اپنا سد راہ پائیں گے تو اسے منہدم کر کے زمین کے برابر کر دیں گے۔ اگر کسی بہادر کو اپنے سامنے دیکھیں گے تو اس کو جیتا کر کے فنا کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اور اگر کسی دشمن سے ملیں گے تو اس کو قتل کر کے ذلیل و خوار کر دیں گے۔

معویہ۔ کیف خلفت الحسنین۔ تم نے حسن و حسین کو کس حال میں چھوڑا؟

طرماح۔ خلفتھما بحمد الله شابین۔ تقیین۔ نقیین عفیفین۔ صحیحین۔ فصیحین ادیبین۔ اریبین۔ لبیبین خطیبین۔ سیدین۔ سندین۔ طیبین۔ طاھرین۔ عالمین۔ عاملین یصلحان للدنیا والاخرة۔ خدا کے فضل و کرم سے میں دونوں حضرات کو دو جوان رعنا دو پرہیزگار دو پاک و پاکیزہ۔ دو پارسا۔ دو صحیح و سالم۔ دو فصیح دو ادیب۔ دو عقلمند۔ دو ہوشیار۔ دو خطیب دو سردار۔ دو رکن دین۔ دو طیب دو طاہر اور دو عالم باعمل چھوڑ کر آیا ہوں۔ دونوں حضرات ہر وقت لوگوں کی دنیا کی اصلاح اور انکی آخرت کے سامان میں مشغول رہتے ہیں۔

معویہ۔ اے اعرابی تم کو خدا نے کیسی اعلیٰ درجہ کی فصاحت عطا کی ہے

طرماح۔ لو بلغت باب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیه السلام ورأیت الفصحاء البلغاء الفقھاء النظرفاء النجباء الادباء الاتقیاء الاصفیاء لغرقت فی بحر عمیق لا تنجو من الجنة یا معویة۔ اے معویہ (میری فصاحت کی کیا حقیقت ہے۔ اگر تو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دروازہ تک پہنچ جاتا اور دیکھتا کہ وہاں کیسے کیسے فصیحوں۔ بلیغوں۔ فقیہوں۔ ظریفوں۔ نجیبوں۔ ادیبوں۔ پرہیزگاروں اور صفیوں کا مجمع ہے۔ تو تعجب اور حیرت کے ایسے گہرے سمندر میں ڈوب جاتا جس کی موجوں سے تو نکل نہیں سکتا۔

طرماح کی اس دلیری اور فصاحت سے مرعوب بلکہ مبہوت ہو کر عمرو عاص نے آہستہ سے معویہ کے کان میں کہا کہ یہ مرد اعرابی بدوی ہے۔ اگر تم اس کو کوئی رقم (بطور رشوۃ) دیکر خوش کر دو تو ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں اچھی بات کہے اور تم کو نیکی سے یاد کرے پھر عمرو عاص اور طرماح میں اس طرح باتیں ہونے لگیں۔

عمرو عاص۔ اے اعرابی اگر امیر معویہ تم کو کوئی بڑی رقم بطور بخشش دیں تو قبول کر لوگے؟

طرماح۔ ارید قبض روحه من جسده فکیف لا ارید قبض ماله من یده واہ یہ بھی کچھ پوچھنے کی بات ہے۔ میرا بس چلے تو معویہ کے جسم سے اس کی جان نکال لوں پھر اس کے ہاتھ سے مال کیوں نہیں لوں گا۔

معویہ نے فوراً حکم دیا کہ دس ہزار درہم لا کر ان کو دے دیے جائیں۔ اس کے بعد طرماح سے کہا۔

معویہ۔ کیوں؟ اگر کہو تو اس رقم کو اور زیادہ کر دوں!

طرماح۔ شوق سے زیادہ کر دے زیادہ جود و عطا کو تو خدا پسند کرتا ہی۔

اس پر معویہ نے حکم دیا کہ اور دس ہزار درہم لے دیے جائیں۔ پھر کہا۔

معویہ۔ اگر چاہو تو اور زیادہ کر دوں

طرماح۔ اجعلھا وترا فان الله یحب الوتر۔ اچھا اس کے عدد کو طاق کر دے کہ خدا۔ طاق کو پسند کرتا ہے۔

معویہ نے حکم دیا کہ تیس ہزار درہم طرماح کے لئے لائے جائیں۔ مگر اس

بعد حاشیہ صفحہ ۳۴ طرماح نے اسی آیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کیا معویہ کا دربار وادی مقدس طوی ہے جہاں حضرت موسیٰ کو جوتیاں اتارنے کا حکم ہوا تھا اسی طرح تم لوگ مجھ سے بھی جوتیاں اتارنے کو کہتے ہو۔

...کے آگے جب دیر ہوئی تو معویہ کچھ دیر
...کا یہ تماموش سے اس کے بعد
مسکرا کر کہا۔

طرماح۔ کیوں معویہ اب لوگ تیرے
فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سے تو مذاق
و مطعون کرکے ان کو ذلیل و خوار کرتا ہے
معویہ۔ میں نے ایسی کیا بات کی
جس پر تم اس طرح اعتراض کرنے لگے؟
طرماح۔ یہ مذاق اور توہین نہیں
تو کیا ہے کہ تو نے میرے لئے اس زمرہ کا
حکم دیا جس کو تو بھی دیکھ رہا ہے
یہ اس پر میری ہی نظر پڑ رہی ہے۔
معویہ نے گھبرا کر اپنے ملازموں سے
کہا کہ جلد از جلد اس قسم کو دیا ہے حاضر
کریں۔ چنانچہ فوراً پوری رقم آگئی۔ جب
طرماح نے اس مال پر قبضہ کر لیا تو خاموش
بیٹھ گئے اور معویہ کوئی بات بھی نہ کی نہ معویہ
کا شکریہ ادا کیا نہ اس پر کوئی خوشی ظاہر
کی۔ تب عمرو عاص نے ان سے کہا۔

عمرو عاص۔ کیوں اعرابی۔ امیر
معویہ کی اتنی بڑی بخشش کے بارے میں
تم نے اپنی کوئی رائے نہیں ظاہر کی۔

طرماح۔ هذا مال المسلمين
من خزانة رب العالمين اخذه
عبد من عباد الله الصالحين۔
میں رائے کیا ظاہر کروں معلوم ہے کہ یہ
مسلمانوں ہی کا مال ہے جس کو اس نے
رب العالمین کے خزانہ سے حاصل کیا
ہے اور اس کو اس وقت اسی رب
العالمین کے نیک بندوں سے ایک بندہ
(طرماح) نے لیا ہے اس نے کچھ اپنا مال
تو دیا نہیں کہ میں اس کا شکریہ ادا کروں
یہ سنا تھا کہ معویہ کے تن بدن میں آگ لگ
گئی جھنجھلا کر اپنے منشی سے بولا اکتب
جواب کتابه فوالله لقد اظلمت
الدنيا علی بخدا انيمها ومالی
بها طاقة۔ یہ اعرابی جو خط لایا ہے۔
اس کا جواب لکھکر اس کے حوالہ کرو۔
کہ اس نے اپنی زہریلی باتوں سے دنیا
اس کے اطراف وجوانب کے ساتھ میری
نظر میں سیاہ کر دی ہے اور اب مجھ میں
اس کی گفتگو سننے کی طاقت نہیں رہی
غرض منشی نے قلم اور کاغذ اٹھایا اور
معویہ کے بتانے کے مطابق اس طرح لکھنا

شروع کیا۔ بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله وابن عبد الله معوية
بن ابی سفيان الی علی ابن ابی
طالب ان عدد جيشي كالنجوم
ما تسع فی الارض ولا فی النجوم
اوكانفش مل تحت كل خردل۔

مقاتل۔ یہ خط ہے خدا کے بندے اور
اس کے بندے کے فرزند معویہ بن ابوسفیان
کی طرف سے علی ابن طالب کی طرف
میرے لشکروں کی تعداد مثل ستاروں
کے بے حساب ہے جن کے لئے نہ زمین کی
وسعت کافی ہے نہ اس کی نشانیاں اور
علامتیں۔ یا مثل بے انتہا رائی کے دانو
کے ہے کہ ہر دانے کے پیچھے ایک بہادر
سپاہی مستعد رہتا ہے۔ جب طرماح
نے معویہ کا مطلب سمجھا تو زور سے
قہقہہ لگایا۔ لوگوں نے پوچھا یہ ہنسنے
کا کیا موقع ہے۔

طرماح۔ والله یا معویہ
ان عليا كالشمس اذا طلعت
خفيت النجوم واله ديك
هو الا شتر يلتقط الجيش
بجيشه ... فی حوصلته
اے معویہ اگر تیرا لشکر ستاروں کی طرح
بے حساب ہے تو خدا کی قسم حضرت
امیرالمومنین علی مثل آفتاب کے ہیں
کہ جب تیرے لشکر کے سامنے حضرت
طلوع کریں گے تو تیرا کل لشکر ستاروں
کی طرح غائب ہو جائے گا۔ اور اگر
تیری فوج رائی کے دانوں کی طرح ہے
تو حضرت علی کے پاس ایک بڑا مرغ
ہے جس کا نام مالک اشتر ہے۔ وہ تیرے
ہر دانہ کو اپنی چونچ سے چن لے گا اور
سب کو اپنے پوٹے میں بھر لے گا۔
اس کلام سے معویہ پر گویا موت
طاری ہو گئی اور اپنے منشی سے کہا
جانے دو کچھ نہ لکھو۔ تب عمرو عاص
نے طرماح سے کہا کہ بڑی تمہاری
کیسی فصاحت ہے کہ اپنے خط کا جواب
تک نہیں لکھنے دیتے ہو۔ اس کے
بعد اس نے طرماح سے شرطی کہ جب
تک معویہ پورا جواب نہ لکھوا لے اس
وقت تک کچھ نہ بولیں غرض جواب
تمام ہوا۔ اور طرماح اس کو لے

اپنے اونٹ پر سوار ہو کر وہاں سے
روانہ ہو گئے۔
جب دربار معویہ سے طرماح باہر
چلے اور کچھ دور نکل گئے تو معویہ اپنے
دربار والوں پر بگڑا۔ پھر اس طرح
باتیں ہونے لگیں

معویہ۔ اگر میں اپنا پورا خزانہ
خالی کر دوں اور تم میں سے اکیلے
کسی شخص کو دیکر چاہوں کہ اس اعرابی
نے جس طرح اپنے آقا کی پیغام رسانی
کی ہے اس کا عشر عشیر بھی وہ میری
طرف سے انجام دے دے تو کوئی
شخص بھی اس قابل نہیں نکلے گا۔
خدا کی قسم اس اعرابی نے تو دنیا مجھ
پر تنگ اور میری زندگی تلخ کر دی
عمرو عاص۔ اے معویہ اگر
تجھ کو بھی حضرت رسول خدا صلعم سے
وہی قرب و منزلت میسر ہوتی جو
علی ابن ابی طالب کو حاصل ہے
یا تو بھی اسی طرح سیدھے راستے
پر ہوتا جس طرح علی حق پر ہیں تو ہم
لوگ اس اعرابی سے بھی زیادہ خوبی
سے تیری پیغام رسانی کرتے اور اس
سے بہتر تیری خدمت انجام دیتے۔
معویہ۔ فض الله، فاک و
قطع شفتيك والله لكلامك
اشد علی من كلام هذا الاعرابی
خدا تیرا منہ توڑے اور تیری پسلیاں
چور کرے۔ خدا کی قسم تیری یہ بات
تو میرے لئے اس اعرابی کے کلام سے
بھی زیادہ سخت ہے۔
(مجالس المومنین)

رجب نمبر

باتصویر نہایت آب و تاب
سے کثیر تعداد میں شائع ہوگا
مضمون نگار حضرات جلد از
جلد مضامین نثر و نظم روانہ
فرمائیں۔
مشتہرین کیلئے نادر موقع ہے
جلد اشتہار مع اجرت بھیجدیں

انتخاب ہفتہ وار کا
۶۶ھ کا محرم نمبر باتصویر

... کے محرم نمبر اور بھی ملاحظہ
کئے ہوں گے جو ہندوستان اور پاکستان
سے شائع ہوتے ہیں — لیکن انتخاب
محرم نمبر میں ہندوستان کے اکثر معروف
اہل قلم کے خیالات و افکار کو یکجا کرکے
جو خصوصیت پیدا کی گئی ہے اس کا اندازہ
مطالعہ کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اس نمبر
میں اعلیحضرت سلطان العلوم اور
حضرت آصفجاہ ششم کا کمیاب کلام
بلاغت نظام بھی شائع ہوا ہے۔
رعایتی قیمت ۸؍ اور بشمول محصولڈاک
ذریعہ رجسٹری ۱۲؍ بغیر رجسٹری ۱۰؍ روپے
اگر "انتخاب" کی رکنیت قبول فرمائی جائے
تو یہ خصوصی نمبر ختم ماہ جمادی الثانی ۶۶ھ
تک مفت روانہ خدمت کیا جائیگا۔
براہ کرم اس اخبار کا حوالہ دیا جائے۔

تصحیح

سالنامہ حیدری ۶۶ھ کے
صفحہ (۵۷) پر شہزادہ دیعہد بہادر
مملکت حیدرآباد کا اسم گرامی کتابت کی
غلطی کی وجہ سے نواب میر اعظم علیخاں بہادر لکھا گیا
ہے۔ ازراہ کرم نام کی صحت فرمائی جائے جو نواب میر
حمایت علیخاں بہادر ہے۔

مہاتما گاندھی کو کس نے قتل کیا

از عالی جناب مولوی سید محمد حسین صاحب فرید ناظم تعلیمات

مہاتما گاندھی سرگباش ہو گئے۔ بلا امتیاز مذہب و ملت تمام ممالک دنیا نے ان کا سوگ منایا اور ایسا اظہار عقیدت کیا کہ تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملتی ہے اس سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ نیک نیتی سچائی اور خلوص میں کیا قوت پنہاں ہے اور ان کے ذریعہ کس طرح انسانی قلوب کو مسخر کرلیا جاسکتا ہے۔

مہاتما جی بظاہر ایک نحیف و لاغر جسم رکھتے تھے علمی قابلیت میں کوئی خاص امتیاز انھیں حاصل نہ تھا۔ دنیا کی دھن دولت کے مالک نہ تھے فوج و سپاہ نہ رکھتے تھے۔ عنان حکومت و اقتدار ان کے ہاتھ میں نہ تھی پھر وہ کونسی چیز تھی کہ جس نے انھیں تمام دنیا کے انسانوں میں اس قدر عزیز کر دیا۔ ان کے قلوب میں ان کی اس قدر محبت پیدا کر دی کہ ان کی موت پر سوائے چند ان لوگوں کے جن کا توازن دماغی۔ سیاسی۔ مذہبی یا فرقہ واری تعصب کی وجہ درست نہ رہا ہو سب مرد و زن بلا امتیاز سن و سال مذہب و ملت رنگ و روغن۔ ماتم کناں گریاں و نالاں ہیں؟ وہ مہاتما جی کی سچائی خلوص خلق اللہ کی بے لوث خدمت اور روحانی قوت تھی جس کی وجہ انھیں دنیا میں یہ اعلیٰ مقام نصیب ہوا۔ اہل دنیا کے قلوب پر انھیں حکومت تامہ حاصل ہوئی۔ اپنے ملک میں بلا تاج کے بادشاہ مانے گئے۔

دنیا کہتی ہے کہ ایک سنگ دل شقی انسان نے اس نیک ہستی کی کشتی حیات کو فنا کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اس چراغ ہدایت کو ایسے وقت میں جبکہ اس کی ضیاء اور روشنی کی دنیا کو خصوصاً ہندوستان کو سخت ضرورت تھی بجھا دیا ہم کہتے ہیں کہ مہاتما جی ایک خبیث انسان کے ہاتھوں شہید نہیں ہوئے بلکہ آپ "فکر غلط" کا شکار ہوئے۔ یہ ایک حقیقت ہے اس سے کوئی سمجھدار انسان انکار نہیں کرسکتا کہ انسان مجبور محض پیدا ہوا ہے۔ انسان کے پیدا کرنے والے کو ہی سب قدرت حاصل ہے صرف وہی سب چیز پر قادر ہے اس کی مشیت اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا لیکن ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ پیدا کرنے والے نے انسان کو ایک خاص جوہر کے ساتھ دنیا میں بھیجا کہ اس کے ذریعہ انسان میں اچھے اور برے۔ نیکی و بدی حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ اس جوہر کو تھوڑی دیر کے لئے ہم "قوت تفکر" کہیں گے یعنی غور و فکر کی صلاحیت و قابلیت تفکر ہی وہ چیز ہے جو انسان کی زندگی کو مختلف راستوں پر لگاتا ہے مختلف ڈھانچوں میں ڈھالتا ہے اب جو انسان اپنے پیدا کرنے والے سے مدد طلب کرتے ہوئے اس کی رہنمائی و ہدایت کی دعائیں مانگتے ہوئے فکر کرتے ہیں تو ان کو فکر صحیح کی صلاحیت عطا ہو جاتی ہے زندگی میں ہدایت رحمانی سے "صراط مستقیم" مل جاتا ہے اور جو انسان اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے پالنے والے کو بھول کر اس کی رہنمائی و مدد سے مستغنی ہو کر فکر کرتے ہیں تو ان کی فکر میں شیطان یعنی نفس امارہ شریک ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو فکر صحیح کی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی بلکہ فکر غلط کے عادی ہو جاتے ہیں اور یہ انھیں صراط مستقیم سے ہٹا کر شیطانی ٹیڑھے راستوں پر لگا دیتی ہے یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو گمراہ کہے جاتے ہیں جو دنیا کے لئے باعث زحمت و مصیبت ہوتے ہیں جو ہمیشہ جھوٹ۔ برائی فتنہ و فساد اور باطل کے علم بردار ہو کر سچائی۔ نیکی اور حق کے مقابل میں صف آرا ہوتے اور دنیا کا امن و امان بگاڑ دیتے ہیں۔

اگر فکر غلط رکھنے والوں کا دنیا میں وجود نہ ہوتا تو پیدا کرنے والے کو رسولوں اور پیغمبروں کو بھیجنے کی ضرورت نہ ہوتی اور ان بھیجے ہوئے رسولوں اور پیغمبروں کو دنیا میں مصائب و آلام کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اگر فکر غلط کا رواج دنیا میں نہ ہوتا۔ پیغمبر اسلام کی آنکھیں بند ہوتے ہی آپ کی اہل بیت معدود آفات نہ ہوتے ان کا بھرا گھر چند گھنٹوں میں بیدردی کے ساتھ میدان کربلا میں تہ تیغ نہ کر دیا جاتا۔ اگر فکر غلط انسانوں پر مسلط نہ ہوتی تو ہٹلر اور اس کے نازی مقلدین مسولینی اور اس کے فاشیستی پیروؤں کو دنیا نہ دیکھتی اور تباہ کن عالمگیر جنگ واقع نہ ہوتی۔ اگر فکر غلط میں اہل ہند مبتلا نہ ہوتے تو گذشتہ چند مہینے کے "المیے" ظہور میں نہ آتے۔ اسی فکر غلط کی یہ کارفرمائی ہے کہ ہندوستان میں بعض تباہ کن فرقے پیدا ہوئے جن کے پیرو سیدھے راستوں سے بھٹک گئے۔ سچ کو جھوٹ نیکی کو بدی۔ حق کو باطل سمجھنے لگے اس کی تعلیم و تلقین کرنے لگے اور ان گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ کا ایک فرد ان کا آلہ کار بن کر "مجسم راستی" کے مقابل آگیا اور جو کرنا تھا کر گزرا۔ ظاہر پرست دنیا چلا اٹھی کہ ایک ظالم نے مہاتما گاندھی کے چراغ زندگی کو گل کر دیا لیکن غور کرو تو معلوم ہوگا قاتل نے قتل نہیں کیا بلکہ مہاتما جی ایک گروہ کی فکر غلط کا شکار ہوئے۔ مہاتما جی کا قاتل اس فکر غلط کا ایک پیداوار اور آلہ کار تھا۔ خدا جانے کتنے ایسے آلات کار اب موجود ہیں کتنی ایسی ہستیاں وجود میں آچکی ہیں!!

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں جب کبھی حق و باطل کا مقابلہ ہوا تو اکثر باطل کو حق پر ظاہری اور وقتی فتح حاصل ہوئی لیکن باطل کی یہ عارضی فتح حق کو مٹا نہ سکی بلکہ آئندہ حق کی استواری مضبوطی۔ استحکام اور اشاعت کا باعث ہوئی۔ تیغ حق کی جڑوں کو اور مضبوط کر دیا اور اس کے پھولنے پھلنے کا سبب ہوئی۔ فکر غلط رکھنے والے ایک فرقہ کے ایک ناہنجار فرد نے صداقت کے علمبردار مہاتما جی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ ہستی کو بجھا دینے میں کامیابی تو حاصل کرلی۔ لیکن وہ "فکر صحیح" کو مٹا نہ سکا بلکہ اور قوی کر دیا۔

مہاتما گاندھی آنجہانی مثل آفتاب عالمتاب دنیا پر چمک رہے ہیں جس کی کرنیں دنیا کے گوشہ گوشہ پر پڑ رہی ہیں اور "فکر صحیح" رکھنے والوں کے قلوب کو روشن و منور کر رہی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ یہی مہاتما گاندھی کی صداقت کی فتح ہے اور ان کے قاتل یا باطل کی شکست۔

خواہشات کی اُبھار

(از کرہ سوار خلیل شاہ پوری)

جس طرح فردوسی طائر اپنے زریں بازوؤں سے فضائے بسیط میں اٹکھیلیاں کرتے پھرتے ہیں جس طرح معصوم اور بھولی فاختہ وجد آفریں نغمے پیدا کرتی اور کرۂ ہوا میں ایک سناٹی پھرتی ہے۔ جس طرح ایک ان تھک ابابیل نقرئی بادلوں کی سیڑھیوں پر بے باک چڑھتی چلی جاتی ہے۔ جس طرح پپیہا اپنے چمکدار پروں سے موج ہوا میں تڑپتا اور پی کہاں، پی کہاں کی دہائی سے ساری فضا کو مرتعش کر دیتا ہے جس طرح ایک کبوتر بلور جیسا آسمان کی سطح پر بیٹھ کر رنگ برنگ سے نقوش تبانت مرتسم کر کے نکی دھن میں کھو جاتا ہے

اسی طرح اے میری مالک! میری محبوب خواہشات بھی قید و بند سے تنگ آکر میرے درمیان پہلو سے پرواز کرنا چاہتی ہیں اپنی شان کریمی تجھ ان پر ایک ایسا نورانی پیرتو ڈال جس کی معصوم آغوش میں یہ ایک مطمئن نیند سو جائیں۔

اے میرے ان داتا! آخر میں تجھے کس طرح دیکھوں؟ جب میرے دل کے آئینہ میں تیرا نور منعکس ہی نہیں ہوتا۔ دنیا کی کونسی نورانی قدرت تیرے وجود کا پتہ دے سکتی ہے اور موجودات کی کونسی مبارک ہستی تیری شہادت دے اپنے دل کے دروازہ پر سے بجز سیاہ پردوں کے کچھ نظر نہیں آتا ہے مالک تو ہی بتا کہ وہ کونسا طلسم ہے جس کے ٹوٹنے کے بعد تیرے سارے راز ہائے سربستہ کا میں محرم بن جاؤں! ....

دنیا کا ایک ہفتہ

ممالک غیر

نیویارک:- امریکہ سے جہاں آئے دن نئی نئی [illegible]
[illegible] اب ایک [illegible]
[illegible] ایک ایسی مشین بھی ایجاد کی ہے
[illegible] حالات مشین کے ذریعہ [illegible]
[illegible] کے جوابات پر مشین ریکارڈ
کر لیتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مشین امیدوار
کے کردار کی دوسری خصوصیات بھی [illegible]

لندن:- برطانوی حکومت کے ذمہ دار حلقوں نے مسٹر ہنری ویلس کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ برطانیہ نے ممالک متحدہ کی حکومت کی تقلید میں فولادی صنعت کو قومی بنانے کی تجویز ملتوی کر دی ہے۔ لندن کے سرکاری حلقوں نے بیان کیا ہے کہ یہ تجویز پارلیمان کی آئندہ میقات میں پیش ہونے والی ہے جو برطانوی لائحہ عمل کا ایک جزو ہے۔

پراگ:- توقع ہے کہ چیکوسلواکیہ کے صدر ڈاکٹر بینیس نئی حکومت کے متعلق جو حالیہ وزارتی بحران کے بعد تشکیل دی گئی ہے اپنی قوم سے نشری مخاطبت کریں گے۔ چیکوسلواکیہ کے نئے صدر نے سرکاری طور پر سارے ملک میں اس نئے قومی محاذ کے قیام پر جشن منانے کا حکم دیا ہے۔ نئی حکومت میں تمام کلیدی عہدے کمیونسٹوں کو حاصل ہیں۔ انھوں نے (۳۰۰) اراکین کی پارلیمان میں (۱۱۴) نشستیں حاصل کی ہیں۔

لندن:- برطانیہ کی زراعت کی اہمیت زیادہ اور بہتر فصلیں پیدا کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ اب ایک مصنوعی بارش کرنے والی مشین تیار کر لی گئی ہے جس سے ایک ایکڑ سے لیکر بارہ یا تیرہ ایکڑ زمین کے حدود میں ہلکی بارش کی جا سکتی ہے جس سے کھیت سیراب کیے جا سکتے ہیں۔

لندن:- برطانیہ نے اپنی فوجیں فلسطین سے واپس بلانے کے سلسلہ میں ایک بار بعد اعلان کیا کہ فلسطین میں مقیم برطانوی افواج طلب کیجا رہی ہیں جو بین الاقوامی فوج کے ساتھ بھی کام نہیں کر سکیں گی۔

بلاد اسلامیہ

یمن:- بیت المقدس سے آئی ہوئی اطلاع پر آسٹار سمن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چند انقلابی ذہنیت کے اشخاص نے امام یمن پر حملہ کر کے ان کو اور ان کے تین لڑکوں کو قتل کر ڈالا۔ بیان کیا گیا ہے کہ انقلابی جماعت کی سرپرستی خود امام یمن کے آٹھویں فرزند ابراہیم کر رہے ہیں جو اب سے کوئی ایک سال پہلے بھی تخت حاصل کرنے کی کوشش اور اپنے باپ کے قتل کی سازش کی تھی لیکن ناکام ہو کر عدن فرار ہو گئے تھے۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یمن کی نئی حکومت جمہوری ہوگی جو یمن کو ممالک عرب کی اجتماعی خارجی پالیسی سے کاملاً متفق و مربوط کر دے گی۔

یروشلم:- یہودیوں کی آبادی کے مرکز میں عرب یہودی تنازعہ کی تاریخ کا سب سے زیادہ خطرناک دھماکہ ۲۲ر فروری کو یہودی بازار کی پانچ منزلہ ہوٹل میں ہوا۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ سارا شہر دہل گیا۔ یہ حادثہ ۲۲ر فبروری کی صبح میں ہوا جس کے صدمے سے اکثر عمارتوں کے شیشے ٹوٹ کر دور دور تک پھیل گئے۔ جانی نقصانات کافی شدید بتائے جاتے ہیں۔ فلسطینی یہودیوں کا خیال ہے کہ اس حادثہ کے پیچھے برطانوی عہدہ داروں کا ہاتھ ہے۔

بغداد:- برطانیہ کے ساتھ عراق کے آئندہ تعلقات کی نسبت عوام کے جذبات و احساسات کی دریافت کے لیے عراق میں عام انتخابات عمل میں لائے جانے والے ہیں۔

دمشق:- عرب لیگ کونسل کے اجلاس کے خاتمہ پر قاہرہ سے شام لبنان کے وزراء اعظم کی مراجعت کے بعد شام و لبنان کے درمیان مالی گفت و شنید شروع ہوگی۔ اس دوران میں لبنان کے چنگی کے افسروں نے شامی کرنسی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ شامی تاجروں نے اشیاء کے بدلے میں لبنانی لیرا لینا بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے دمشق کے اسٹاک ایکسچینج میں لبنانی لیرا کی قیمت بہت گر گئی ہے۔

ہندوستان

نئی دہلی:- پاکستان ہائی کمشنر تعلیم ہندوستان نے اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کی بازیابی اور واپسی کو خواہ وہ کہیں ہوں ہر شخص کے اخلاقی اور مذہبی فرض سے موسوم کیا۔

مدراس:- اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ ہندوستانی جہاز ساز کمپنی کا پہلا بنایا ہوا جہاز آئندہ مہینے تیرایا جائیگا۔ افتتاح کی رسم پنڈت نہرو ادا کریں گے جو وزیگاپٹم کی بندرگاہ میں منعقد ہوگی۔

نئی دہلی:- آزاد ہند کے دستور اساسی کا مسودہ جس کو اسی ہفتہ شائع کر دیا جائیگا ایک عوامی دستاویز ہوگی۔ اس دستور کے بعض حصوں کا ہندی اور اردو میں ترجمہ بھی شائع ہوگا۔ اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ مسودہ جلد سے جلد تمام ملک میں کم سے کم قیمت پر تقسیم ہو جائے۔

مدراس:- وزیر تعمیرات صوبہ مدراس نے ۲۷ر فبروری کو صوبائی مقننہ میں بیان کیا کہ تنگبھدرا پراجکٹ کا کام سات سال میں پورا ہو جائیگا۔ حکومت حیدرآباد اور مدراس کی جانب سے مشترکہ طور پر تنگبھدرا پراجکٹ کی صورت گری ہو رہی ہے۔

بمبئی:- ۲۸ر فبروری کو ہندوستان سے برطانوی افواج کا آخری دستہ جا چکا ہے۔ یہ برطانوی فوجی بمبئی سے اپنے وطن کو جا چکے ہیں اور ان کی روانگی سے برطانوی فوج کا ہندوستان سے تخلیہ مکمل ہو چکا ہے۔

نئی دہلی:- مجلس مطالعہ مسائل عالمی کی انڈین کونسل کے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر گوپال سوامی اینگار نمائندہ ہندوستان برائے صیانتی مجلس نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اگر صیانتی مجلس ہندوستان کی شکایت کے ازالہ کی درخواست کی حد تک صرف مسئلہ کشمیر پر اپنی توجہ مرکوز رکھتی تو کشمیر میں جنگ رک جانے میں بڑی مدد ملتی اور یہ اقوام عالم کی طرف سے ایک انسانی معاملہ میں بہت بڑا اقدام ہوتا۔

الہ آباد:- یادگار حسینی سوسائٹی الہ آباد نے طے کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کی مستقل یادگار کے طور پر ایک وسیع ہال اور ایک دار المطالعہ …

پاکستان

کراچی:- قائد اعظم امدادی فنڈ میں ۱۵ر فبروری تک وصول شدہ چندوں کی رقم ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ہو چکی ہے جس میں صرف مغربی پنجاب نے (۵۹) لاکھ سے زیادہ رقم جمع کرائی۔

کراچی:- حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی ایک وفاقی عدالت ۱۵ر اگسٹ ۱۹۴۷ء سے قائم کی گئی ہے جس کے قوانین نئے قواعد مدون ہونے تک نافذ رہیں گے۔

کراچی:- بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان ساری دنیا کے (۴۶) کروڑ بچوں کو جو فاقہ کشی کی نوبت سے قریب ہیں۔ غذا بہم پہنچانے کے لیے متحدہ اقوام کے فنڈ میں ایک عطیہ دے رہی ہے۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے پاکستان کے صوبائی وزراء اور اراکین مجلس دستور ساز اور معاشرتی بہتری سے دلچسپی رکھنے والے دیگر اشخاص کا ایک جلسہ ۲۷ر فبروری کو کراچی میں منعقد بھی ہوا تھا۔

کراچی:- اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ مجلس اقوام متحدہ کے ایک ماہر جنگلات کراچی آ رہے ہیں تاکہ اس قلمرو کے بڑے جنگلات سے متعلق مسائل پر حکومت پاکستان سے گفتگو کریں۔

لاہور:- بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ر فبروری کو مشرقی پنجاب میں برقی رو بند ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کوئی طیارہ بجلی کے تاروں سے ٹکرا گیا تھا۔ دوسرے دن ضروری انتظامات کے بعد برقی رو جاری کر دی گئی۔

لاہور:- پاکستان شیعہ کانفرنس کے اجلاس ۲۰، ۲۱ر مارچ ۱۹۴۸ء کو منعقد ہو رہے ہیں جنکی صدارت غضنفر علی خاں صاحب وزیر مہاجرین پاکستان کریں گے۔ ان اجلاسوں میں شرکت کے خواہشمند حضرات جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ شیعہ کانفرنس موچی دروازہ لاہور سے ٹکٹ خرید سکتے ہیں اور اجلاسوں کی تفصیلات بھی حاصل کر لی جا سکتی ہیں۔

کراچی:- بیان کیا جاتا ہے کہ قائد اعظم عنقریب ڈھاکہ تشریف لے جانے والے ہیں تاکہ وہاں کے حالات کا بذات خود مطالعہ کریں۔

… الہ آباد کے کسی مرکزی مقام پر تعمیر کرے جس میں آنجہانی مہاتما کی تعلیمات کے متعلق نیز امن و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے جلسے ہوا کریں گے۔ اس مقصد کے تحت سوسائٹی نے اہل وطن سے اپیل کی ہے کہ وہ یادگار کی مالی امداد میں ہاتھ بٹائیں اور عطایا امپیریل بنک الہ آباد کے نام ارسال کریں۔

دکن

موکب ہمایونی پر بم اندازی کا مقدمہ

حیدرآباد:۔ موکب ہمایونی پر بم اندازی کے مقدمہ میں عدالت العالیہ سے ملزم علے ۵ ۔ ناراین راؤ کو سزائے موت اور ملزم علے گنڈیا کو قید دوام کی سزا دی گئی۔ فاضل جج مولوی محمد مرتضیٰ خاں صاحب کی تجویز (۲۲) صفحات اور آٹھ ہزار چھ سو چونسٹھ الفاظ پر مشتمل ہے۔ ملزمین کی موجودگی میں فیصلہ سنا دیا گیا۔ کوئی ایک گھنٹہ دس منٹ صرف ہوئے۔ ملزمین کی جانب سے مسٹر رام لال کشن پیرسٹر ایٹ لا اور سرکار عالی کی جانب سے مولوی کلیم الدین انصاری ایڈوکیٹ سرکاری پیروی کر رہے تھے مولوی کلیم الدین انصاری کے ساتھ مولوی حکیم سید علی صاحب ایڈوکیٹ اور مولوی محمد مرزا صاحب بیرسٹر بھی کام کر رہے تھے۔ مملکت حیدرآباد کے طول و عرض میں اس فیصلہ پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے اور لوگ ناراین راؤ کی موت کی خبر سننے کے لیے بہت بے چین ہیں۔

حیدرآباد:۔ مولوی فخرالدین مسعود کے ناظم آبکاری مقرر ہونے پر مولوی مسعود رضوی کا تقرر نظامت بندوبست پر عمل میں آیا ہے ۱۲ر فبروری کو موصوف نے نظامت کا جائزہ مسٹر بہرام جی نواب داراب جنگ سے حاصل کیا۔

حیدرآباد:۔ ۲۰ر فبروری کی شام کو مسٹر علاؤ الدین کی دختر رشیدہ بانو کی شادی مسٹر ابہر علی کے ساتھ ہوئی۔ آپ اخبار "میزان" کے مالک مسٹر غلام محمد کے فرزند ہیں مہمانوں میں جن قابل ذکر ہستیوں نے شرکت کی ان کے نام یہ ہیں:۔ مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی، مسٹر وینکٹ راؤ، مسٹر یامین زبیری، مسٹر عبدالرؤف، نواب میر نواز جنگ، نواب سعید یار جنگ، مسٹر رستم جی کوتوال بلدہ، مسٹر ابوالحسن سید علی، نواب رستم جنگ اور ہرتاب گیر جی۔ مقامی معیاری وقت کے لحاظ سے ٹھیک پونے چھ بجے نکاح پڑھا گیا۔

حیدرآباد:۔ حکومت سرکار عالی نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی سفارش پر فیصلہ کیا ہے کہ ضلع رائچور اور تعلقہ نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر میں راتب بندی کے انتظامات ۱۵ر اردی بہشت سے برخاست کر دیے جائیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ ناظم راتب بندی برخاست شدہ عملہ کو کسی دوسری تنظیم میں جذب کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

دکن کا ایک ہفتہ

حیدرآباد:۔ حکومت سرکار عالی کی توجہ مدراس کے ایک اخبار میں شائع شدہ خبر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ حکومت ہند کی ریاستی وزارت کے مشیر فوج بریگیڈیر ہمت سنگھ افواج سرکار عالی کے سالانہ معائنہ کے لیے حسب معمول حیدرآباد آئے ہوئے تھے حکومت حیدرآباد نے ناظم اطلاعات کو اس اطلاع کی جو تردید صحیح ہے۔ تردید کا مجاز گردانا ہے۔ بریگیڈیر ہمت سنگھ یہاں سابقہ انتظام جاریہ کے تحت بعض فوجی امور سے متعلق اہم مسائل پر مرفہ بات چیت کرنے آئے تھے

حیدرآباد:۔ معین میر مجلس بلدیہ حیدرآباد مولوی محمد فاروق صاحب نے مولوی سید محی الدین صاحب نائب معتمد حکومت مقامی کو ۲۲ر فروری کو دن میں اپنی خدمت کا جائزہ دیا۔ مولوی محمد فاروق صاحب کا تبادلہ اول تعلقدار ضلع پربھنی پر عمل میں آیا ہے۔

حیدرآباد:۔ مولوی سید علی صاحب جو ضلع پربھنی پر اول تعلقدار تھے اپنی خدمت کا جائزہ مولوی محمد فاروق صاحب کو دینے کے بعد نائب معتمدی دستوری کا جائزہ حاصل کریں گے

حیدرآباد:۔ حکومت سرکار عالی نے قانون سکہ جات کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ نصف چاندی اور نصف کھوٹ کے رائج الوقت سکہ جات اٹھنی، چونی اور دوانی کے علاوہ خالص نکل کے سکہ جات بھی جاری کئے جائیں چنانچہ ۲۳ر فروری سے خالص نکل کے مذکورہ بالا سکہ جات جاری کئے گئے ہیں نئے نکل کے سکہ میں مالیت بجائے ہندسوں کے الفاظ میں لکھی گئی ہے۔

حیدرآباد:۔ بعض کمزور بنیادوں پر جن گیارہ ارکان مقننہ نے اپنے استعفے پیش کئے تھے کونسل کے ۲۳ر فروری کے اجلاس میں منظور کر لئے گئے۔

حیدرآباد:۔ اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار کی منظوری سے حکومت سرکار عالی نے ملازمین سیول کی بداعمالیوں کے موثر انسداد کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جو "آرڈیننس انسداد بداعمالی ملازمین سرکار" بابتہ ۱۳۵۷ف سے موسوم کیا گیا ہے اور جس کا نفاذ تاریخ اشاعت جریدہ سے چھ ماہ تک رہے گا۔

اس آرڈیننس کی رو سے بداعمالیوں کی روک تھام کے لئے صدر اعظم بہادر ایک کمیٹی مقرر کریں گے جو صدر نشین کے علاوہ تین ارکان باب حکومت پر مشتمل ہوگی۔ نائب صدر اعظم بہادر اس کمیٹی کے صدر ہوں گے آرڈیننس مذکور کے اجزا یہ ہیں کہ اگر کسی ملازم سرکار کے سابقہ کارنامہ ملازمت اس کی عام شہرت اور دوسرے حالات کی بنا پر کمیٹی کو اس کا اطمینان ہو کہ ملازم بداعمال ہے تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ اس کو بداعمالی کا مرتکب قرار دے اگر صدر کمیٹی و ارکان متفقہ طور پر ملازم کی بداعمالی سے مطمئن ہو جائیں تو کمیٹی ملازم کو معطل کر کے اس کے خلاف صدر اعظم بہادر کے پاس رپورٹ پیش کرے گی جس میں بلحاظ حالات مقدمہ سزائے برطرفی قبل از وقت وظیفہ پر علحدگی تنزل یا ترقی سے محرومی کی سفارش کرے گی۔ اگر صدر اعظم بہادر کو کمیٹی کی رائے سے اتفاق ہو تو تجویز قطعی سمجھی جائے گی۔ بصورت اختلاف صدر اعظم بہادر کمیٹی کی تجویز کو مکرر غور کے لئے مسترد کریں گے دوبارہ متفقہ رائے پیش ہونے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا جس کے خلاف کوئی مرافعہ نگرانی یا درخواست نظر ثانی پیش نہ ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ آرڈیننس ہذا کی وجہ سے کسی نقصان کا دعویٰ سرکار عالی کے خلاف نہ ہو سکے گا۔

حیدرآباد:۔ حکومت حیدرآباد کے مشیر دستوری سر والٹر مانکٹن جو ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن سے گفتگو کرنے گئے تھے ۲۵ر فبروری کو صبح دہلی سے نکلے اور اسی روز حیدرآباد واپس آئے بیان کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے آئندہ تعلقات کو طے کرنے کے لئے دونوں میں تبادلہ خیال ہوا جس میں مجلس اتحاد المسلمین کی نیم فوجی عسکری تنظیم بھی زیر بحث رہی گورنر جنرل نے کہا کہ مجلس کی فوجی تنظیم ہندوستان کا احساس [illegible] مسٹر مانکٹن نے اس [illegible] جواب دیا کہ حکومت حیدرآباد کسی کی [illegible] الا رضاکار خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلم ہر طرح حکومت کے خلاف عمل کرنے سے باز رکھنے پر متفق رہے ہیں

حیدرآباد:۔ تنگی حد کے علاقہ بموجب بلا اجازت تعلقدار ان حیدرآباد احاطہ خصوصی پر سیر و سیاحت حدود منتقل کئے جانے کی جو پابندی عاید کی گئی تھی وہ اب کچھ حد تک برخاست کر دی گئی ہے

حیدرآباد:۔ ۲۲ر فروری کی شام میں بمقام "بوٹ کلب" حسین ساگر حکومت سرکار عالی کی جانب سے نواب میر نواز جنگ بہادر ایجنٹ جنرل حیدرآباد برائے انگلستان کے اعزاز میں عصرانہ ترتیب دیا گیا جس میں چند مخصوص اخبارات کے نمائندوں کو بھی طلب کر لیا گیا تھا اس ضیافت میں مسٹر اقبال چند شخصی معتمد نواب میر نواز جنگ بہادر مسٹر حمید الدین معتمد نشر و اشاعت مسٹر عبدالرشید بزاقی ناظم اطلاعات اور مولوی قاسم رضوی صاحب صدر ملکی مجلس و مدیر اخبار "اتحاد" شریک تھے اس موقع پر نواب میر نواز جنگ بہادر نے اپنے طور پر اپنی گفتگو میں ارشاد فرمایا کہ آپ ہفتہ عشرہ کے بعد اپنے معتمد اور ڈائرکٹر پبلک ریلیشن اور ڈائرکٹر پبلک پریس کے ساتھ لندن واپس ہوں گے۔

حیدرآباد:۔ نواب ناظم یار جنگ بہادر صدر المہام پیشی مبارک نے ناسازی طبیعت کی وجہ سے (۶) ماہ کی رخصت حاصل کر لی ہے جو براہ عرض داشت مع تنخواہ کی اجمالی کے ساتھ منظور ہو چکی ہے

نلگنڈہ:۔ حکومت سرکار عالی کی پولیس کو تعلقہ بھونگیر ضلع نلگنڈہ میں کمیونسٹ پارٹی کے خفیہ مراکز کا سراغ لگانے میں کامیابی ہو رہی ہے اور نتیجہ کے طور پر اشرار فرار ہو رہے ہیں۔ توقع ہے کہ بہت جلد یہاں کی صورت حال بالکل معتدل ہو جائے گی۔

نادرات

اس فہرست میں اکثر کتابیں (موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن) ہیں جو فارسی یا اردو میں

قرآن شریف ... وغیرہ

قرآن مترجم ... کشف الآیات

... صفحہ

... یٰسین ۱۲

... اشرف علی ۱۵

قرآن شریف ... ۵

قرآن ... استعارہ

... ۵۰

قرآن ...

... ۶۰

قرآن مجید مع تفسیر حسینی ... ۱۰

تفسیر ... سورہ بقر ... ۵

... قرآن ۵

تفسیر ... ۱۰

عرائس البیان فی حقائق القرآن ۱۵

تفسیر بیضاوی طبع ایران ۳۰

تفسیر ... الصادقین فارسی ... جلد ۶۰

ایضاً مع کشف الآیات ۸۰

تفسیر حسینی ... ۸

ایضاً طبع بمبئی ۱۲

تفسیر فتح العزیز پارہ الم ۱۲

تفسیر حسینی خط ٹائپ ... ۲۰

سواطع الالہام یعنی تفسیر بے نقطی ۱۵

قرآن مجید مترجم مع تفسیر حسینی ... قلم ۶۰
قطع کلاں

ایضاً مجید مع مزامیر ۱۰

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۵

کلام القرآن طبع ایران ۱۰

تفسیر الباقی فی علوم القرآن ۵

... الکلام من تفسیر الاعلام ۸

تفسیر القرآن ... لغات القرآن ۴

... القرآن ۱۵

تفسیر ... خط ٹائپ ۱۰

... الذہبیہ ... ۵

... التنزیل وفتح البیان
فی کتاب القرآن ۔

... اردو ۲

... البیان فی کتاب القرآن اردو ۲

تفسیر آیات الاحکام ۳

تحفۃ القراء فارسی ۳

... فارسی ۴

... قرآن انگریزی ۳

کتاب المقدس قدیم و جدید ۱۰

تفسیر قرآنی از سید ... ۲۵

تفسیر مولانا شاہ عبدالقادر مع ۵
موضح القرآن ۲ جلد ۔

تفسیر قادری مقدمہ و جلد دوم اردو ۱۰

ایضاً جلد سوم تا حصہ گیارہ ۱۰

ایضاً جلد سوم حصہ اول تا ہفتم ۸

ایضاً جلد سوم حصہ ۱ ۵

ایضاً جلد چہارم حصہ دوم تا ۱۲ ۵

تحفۃ الطلاب ۳

شرح تجوید ملا مختار فارسی ۴

تحفۃ القراء ۵

حبیب الحقائق فی تفسیر الدقائق فارسی ۴

تاج التراجم ترجمہ فارسی ۱۰

مفتاح التفاسیر فارسی ۱۰

تفسیر صفی علی شاہ فارسی منظوم ۱۲
پورے قرآن کا ترجمہ نظم میں فرمایا ہے

بیان القرآن اردو ۲۵

تفسیر مجددی تفسیر ردفی ۵۰

تراویح الارواح شرح تفسیر جلالین ۱۰

تفسیر شیخ محی الدین عربی ۱۲

تفسیر القرآن بلطایف البیان پارہ ۹ ۱۲

بستان التفاسیر یعنی تفسیر فتح ۵
العزیز پارہ تبارک الذی اردو

قراء سبعہ ۱۵

ترکیب ادبی اردو ۶

کتاب المقدس یعنی نیا اور پرانا ۸
عہد نامہ اردو

پارہ عم بچوں کی تفسیر ۱

احسن القصص تفسیر سورہ یوسف فارسی ۱۵

قرآن مجید مترجم مع تفسیر ... ۲۵

موسومہ بتنویر البیان فی تفسیر القرآن

تفسیر فتح العزیز پارہ عم اردو ۵

آثار حیدری تفسیر امام حسن عسکری ۱۰

ترجمہ تفسیر جلالین ۱۰

تاریخ التفسیر اردو ۳

تفسیر فیض الکریم جلد اول ۱۰
تا جزو ۹

ایضاً جلد دوم تا جزو ۱۵ ۸

معجزات القرآن ۱

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن روپیہ ۱۰
جزو سابع بہامشہ تفسیر
تفسیر الی الفداء یہ تفسیر نہایت کمیاب ہے

ایضاً جلد ۸ ۱۰

مقدمہ تفسیر الفرقان از مرزا حیرت ۱۰
دہلوی اردو

اعجاز التنزیل ۵

الازہار ... تفسیر سورۃ الحمد پارہ عم ۴
از سید اشرف شمسی اردو

اقتباس الانوار من کلام النعمانی ۱۵

اعظم التفاسیر اردو پارہ ۲ تا ۹ ۱۲

ایضاً پارہ ۱۸ تا ۲۵ ۱۲

ایضاً پارہ ۲۸ تا ۲۹ ۱۰

علوم القرآن از مرزا حیرت دہلوی ۳

اکسیر فی اصول التفسیر فارسی ۴

تفسیر جلالین طبع مصر ۸

تفسیر مدارک سورہ بقر ۴

بستان التفاسیر اردو ۸

تفسیر یعقوب چرخی فارسی ۴

تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ۶

تفسیر طبری بہامشہ تفسیر غرائب ۶۰
القرآن جزو اول و جلد ۳ تا ۶ و
جلد ۸ تا ۱۰ و جلد ۱۶ تا ۲۲ و جلد ۲۷ تا ۳۰

تفسیر کبیر فخر رازی جلد دوم ۸

ایضاً جلد چہارم ۸

ایضاً جلد پنجم ۸

فوائد القرآن اردو ۵

کلید خزائن قرانی اردو ۲۰

کتاب المبدی وکشف المبدی ۱۵

مکافات الخلان فی اصول التفسیر اردو ۵

تفسیر امام حسن عسکری طبع لکھنؤ ۱۰

دلیل الحیران فی کشف من آیات القرآن ۱۰

تفسیر خازن جلد اول وثانی بہامشہ تفسیر مدارک ۲۵

ایضاً کامل ۴ حصہ ۵۰

تخریج الآیات ۶

تفسیر حضرت شاہی فارسی ۳۰

رہنمائے ادیان یعنی حقیقت قرآن ۳

جامع التفاسیر اردو ۴۰

زاد الآخرۃ قرآن منظوم اردو ۵۰

بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر ۲۰
عزیزی اردو

التقدیر اردو ۵

فاتحۃ العلوم ترجمہ جلد اول تفسیر کبیر اردو ۱۰

تسہیل التنزیل اردو ۲

تفسیر صافی ۵۰

قرآن کا آسان دین از خواجہ ۵
حسن نظامی

توریت عربی ۳۰

تفسیر حقانی اردو جلد ۲ ۔ ۳ ۔ ۵
۴ ۔ ۵ ۔ ۶ فی حصہ

تفسیر اکسیر اعظم اردو جلد ۳ و ۴ ۔ ۱۰

ایضاً جلد ۷ و ۸ ۱۰

ایضاً جلد ۹ تا ۱۲ ۲۰

تفسیر لوامع التنزیل فارسی جلد ۱ ۔ ۲۵

ایضاً جلد ۳ ۲۵

ایضاً جلد ۸ ۱۵

ایضاً جلد ۱۶ ۱۲

فقہ و اصول فقہ

مذہب شیعہ

مجمع المسائل	روپیہ ۵
کفایۃ الاصول آخوند	۱۵
ترجمہ شرائع الاسلام فارسی	۶
ایضاً اردو	۷
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ۶ جلد کامل	۲۰۰
قوانین کامل	۳۰
ایضاً جلد دوم	۱۲
شرح لمعہ طبع عبدالرحیم	۴۰
ایضاً جلد دوم	۱۵
برہان الفقہ ۴ جلد	۶۰
ایضاً جلد اول	۱۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی	۴۰
ریاض المسائل شیخ کبیر	۴۰
درۃ الحائریہ	۱۰
رسائل شیخ مرتضیٰ	۱۰
معالم الاصول	۸

غایۃ المسئول فی علم الاصول	۱۰
اسس الاصول	۱۰
عروۃ الوثقیٰ جلد اول	۱۵
جلد دوم سوم	۱۵
ذخیرۃ المعاد سوال و جواب فارسی طبع بمبئی کاغذ چکنا ۔	۶
ایضاً کاغذ رف	۵
ایضاً طبع لکھنؤ	۶
زینۃ العباد فارسی	۳
معراج المومنین "	۵
ہزار مسئلہ "	۱
جامع عباسی حواشی آقائی حیدر فارسی	۵
جامع عباسی طبع بمبئی	۴
ایضاً طبع نولکشور "	۳
نخبہ "	۸
رسالہ شیخ مرتضیٰ انصاری "	۲
خزینۃ المسائل جلد دوم لمعہ و	۴
روائع الاحکام ترجمہ شرائع الاحکام جلد دوم اردو	۱۵
ایضاً جلد سوم "	۱۲
ایضاً جلد چہارم "	۱۵
ہر سہ جلد "	۳۵
مختصر زینۃ العباد فارسی	۱
زاد المتقین "	۱
رسالہ جامعہ عربی	۱
اداب التجارت فارسی	۱۰
شرح باب حادی عشر طبع نجف	۴
رسالہ وجیزہ	۲
فقہ ملا محمد کاظم خراسانی	۱۰
غایۃ القصویٰ ترجمہ عروۃ الوثقیٰ بفتوے آقائے سید کاظم یزدی طباطبائی	۱۵
صراط المستقیم فی الاعتقاد اردو	۱
خزانۃ المسائل فقہیہ "	۳
وسیلۃ النجات فارسی	۲
منتخب الرسائل "	۲
زاد المتقین شیخ الشریعۃ "	۲
رسالہ عملیہ میرزا محمد تقی شیرازی فارسی	۱
رسالہ عملیہ سید علی "	۱
بغیۃ المقلدین "	۱
شریعۃ الاسلام "	۴
زاد المتقین "	۴
انیس التجار "	۱۰
عقاید الشیعہ "	۵

بیگلہ ... ہیں ۔

درس

اس رسالہ میں امیر المومنینؑ کے اس عہد نامہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت نے جناب مالک اشتر علیہ الرحمہ کے نام مصر کی گورنری کے فرمان پر تحریر فرمایا تھا جس میں سلطنت کے آئین تعلیم فرمائے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

اس وقت جبکہ دنیا مادیت میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کی ہر چیز کو مادی نقطۂ نظر ہی سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے ضرورت ہے کہ اس کے سامنے ایک انسان کامل اور محسن انسانیت کے تعلیمات پیش کر کے اس کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کیے جائیں۔

سردست یہ رسالہ اردو میں شایع کیا جا رہا ہے اس کے بعد جلد ہی اس کا ہندی ترجمہ بھی پیش کیا جاویگا تاکہ ملک کے ہر ہر فرد تک ایک روحانی پیشوا اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث و مصلح کی آواز کو پہونچایا جا سکے۔ یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر سے کثیر تعداد خرید فرما کر خود بھی مطالعہ فرمائیں گے اور اپنے حلقہ اثر میں بھی ہر ہر فرد تک پہونچا کر عند اللہ و عند الرسول ماجور رہوں گے۔

قیمت فی جلد ۶ (چھ آنے) (علاوہ محصول ڈاک ۳ (تین پیسے) ہوگا جس قدر جلدیں مطلوب ہوں جلد طلب فرمایئے

الداعی الی الخیر — ناظم مرکز اصلاح — وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سالنامہ حیدری
سالنامۂ حیدری جنتری ۱۳۶۷ھ نمبر (۲۲)

یہ سالنامہ و جنتری بائیسویں سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال کثرت سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع واقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجریہ ۔ ہندوستان کی اسلامی ممالک کی تاریخ عجیب و عجیب واقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہر حال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیٰ حضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ

ہز ایکسلنسی لائق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد۔

[illegible] آقا سید علی شوشتری طاب ثراہ

علامہ رشید ترابی

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت ۱۲ عمر حضرت عدن تواریخ کی حد تک ۱۲

[illegible] ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

ملنے کا پتہ: کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ضرورت ہے

ہماری کمپنی کی مایہ ناز دوا بیر بینا مڈ جو سر کے درد نزلہ زکام بخار کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے

ہر شہر قصبہ میں ایجنٹوں سیل مینوں کی ضرورت ہے - ایجنٹوں اور سیل مینوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی

مینجر جو پیٹر میڈیسن کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۰۶ بمبئی

قیامت
قریب آ رہی ہے
قیامت سے پہلے

حضرت صاحب الزمانؑ کا ظہور ہے

ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو علایم الظہور ملاحظہ کیجئے یہ ایک فارسی مستند کتاب کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم اور شریعت مدار آقا محسن صاحب نے سلیس اردو میں فرمایا ہے۔

زیر طبع ہے عنقریب تیار ہونے اعلان کیا جائیگا

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل انڈیا — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر ۲۶۶ سرکار آصفیہ

عقاید الشیعہ

ایک مستند فارسی کتاب کا ترجمہ جس میں ضروری عقائد درج ہیں

مترجمہ مولوی میر محمود علی صاحب مرحوم

زیر طبع

عنقریب تیار ہو جائے گی

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

۶۶۳ غالب نمبر

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۴۹

النجف

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم محمد حسین

چندہ اخبار

سالانہ ۶/ ششماہی ۳/۸

فی پرچہ ۲/ پرانا پرچہ ۴/

اجرت اشتہار

فی صفحہ ۲۰/ نصف صفحہ ۱۲/

ایک کالم ۶/ نصف کالم ۳/

فی انچ کالم ۴/

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیے

تواریخ اشاعت ۱-۷-۱۴-۲۲-ماہ

نمبر (۳۹)	یکم جمادی الاولی ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۳ اردی بہشت ۱۳۵۷ف موافق ۳ مارچ ۱۹۴۸ء یوم شنبہ	جلد (۱)

غالب نام آورم نام و نشانم مپرس

ہم اسد اللہم و ہم اسد اللہیم

مظہر فیض خدا جان و دل ختم رسل ║ قبلۂ آل نبیؐ کعبۂ ایجاد یقیں

ہو وہ سرمایۂ ایجاد جہاں گرم خرام ║ ہر کف خاک ہو واں گردۂ تصویر زمیں

جلوہ پرداز ہو نقش قدم اُس کا جس جا ║ وہ کف خاک ہے ناموس دو عالم کی امیں

نسبت نام سے اُسکی ہے یہ رتبہ کہ رہے ║ ابداً پشت فلک خم شدۂ ناز زمیں

پرورش تیغ کا اُسکی ہے جہاں میں چرچا ║ قطع ہو جائے نہ سر رشتۂ ایجاد کہیں

کفر سوز اُس کا وہ جلوہ ہے کہ جس سے ٹوٹے ║ رنگ عاشق کی طرح رونق بتخانۂ چیں

جاں پناہا دل و جاں فیض رسانا شاہا ║ وصی ختم رسلؐ تو ہے بہ فتوائے یقیں

جسم اطہر کو ترے دوش پیمبرؐ ممبر ║ نام نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگیں

آستاں پر ہے ترے جوہر آئینۂ سنگ ║ رقم بندگی حضرت جبریلؑ امیں

تیرے در کے لئے اسباب نثار آمادہ ║ خاکیوں کو جو خدا نے دئے جان و دل و دیں

تیری مدحت کے لئے ہیں دل و جاں کام و زباں ║ تیری تسلیم کو ہیں لوح و قلم دست و جبیں

کس سے ہو سکتی ہے مداحی ممدوح خدا ║ کس سے ہو سکتی ہے آرایش فردوس بریں

جنس بازار معاصی اسد اللہ اسد ║ کہ سوا تیرے کوئی اُس کا خریدار نہیں

شوخی عرض مطالب میں ہے گستاخ طلب ║ ہے ترے حوصلۂ فضل پر از بسکہ یقیں

دے دعا کو مری وہ مرتبۂ حسن قبول ║ کہ اجابت کہے ہر حرف پہ سو بار آمیں

صرف اعدا اثر شعلہ و دود دوزخ

وقف احباب گل و سنبل فردوس بریں

ترتیب

اداریہ

"آزاد مرد"

حقیقت غالب پر جتنا کچھ لکھا اور دیکھا ہے وہ یکجا کر لیا جائے تو سب کو اس کا احساس بھی ہو گا کہ غالب ہندوستان کے بہت مشہور شاعر تھے جن کی نازک خیالی کو اور کوئی نہ پہونچ سکا اور اگر کسی نے غالب جیسی صلاحیت پائی بھی تو وہ اقبال تھے۔ پھر اس دعوے پر یہ دلیل لائی جائے گی کہ وہ اسلوب بیان، انداز فکر اور وہ انوکھی ترکیبیں جو غالب و اقبال کے خرمن میں ہیں کسی اور کی کہاں!

لیکن غالب و اقبال کے عقیدت مند شاید یہ نہیں جانتے کہ اپنی شاعرانہ خوبیوں (PERSONALITIES.) سے ہٹ کر بھی غالب و اقبال بہت کچھ تھے۔ ان کی زندگی کسی اور حیثیت سے بھی لائق مطالعہ رہی ہے۔ اگر ذرا غالب ہی کے "اردوئے معلیٰ" کو پڑھ کر غور کیا جائے تو معلوم ہو کہ یہ "آزاد مرد" کیسا انشا پرداز اور دلچسپ نثر نگار تھا اور جس کو کلیات و دیوان کے علاوہ "اردوئے معلیٰ" "عود ہندی" "دافع برہان" "پنج آہنگ" "مہر نیمروز" اور "دستنبو" جیسی متاع ہنر کے ساتھ "عیار طبع خریدار" دیکھ کر "بک جانے" کی تمنا تھی۔ مگر وہ تمنا جو جیتے جی پوری نہ ہوئی، مرنے کے بعد آخر کیوں پوری ہو!

اسی لئے وہ دقیقہ سنجی جو ہمعصروں کی فہم سے بالاتر تھی آج بھی سیاسی خیالات سے بے بہرہ سمجھی جا رہی ہے اور یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ غالب کو ملکی و قومی تباہی کا احساس مطلق نہ تھا کیونکہ وہ درباری شاعر تھا اور عوام سے دور۔؟

یہ عامیانہ اعتراض ایک ایسے زمانہ میں جبکہ عظمت کا معیار فسادی سیاست ہو کوئی نئی بات نہیں۔ اب رہا سوال غالب کے تصور قومیت کا سو معترضین کو ماننا ہی پڑیگا کہ غالب ان وقتوں کا شاعر ہے جب ہندوستان کی زندگی بہ حیثیت ایک ملک اور ہندوستانیوں کی حیات بہ حیثیت ایک قوم کے ختم ہو چکی تھی۔ مشرقی اور مغربی تہذیب ایک دوسرے سے متصادم تھے۔ پرانی وضع اور پرانا تمدن نیست و نابود ہو رہا تھا۔ خصوصاً غدر کے ہنگامہ کے بعد تو غالب کی قوم پر آفتوں کا وہ آسمان ٹوٹ پڑا تھا کہ غالب ہی کے الفاظ میں۔ "مسلمان آدمی شہر میں سڑک پر بن ٹکٹ پھر نہیں سکتا تھا۔" ان ساری مصیبتوں کو غالب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ایک سچے شاعر کی حیثیت سے پوری طرح محسوس بھی کیا تھا مگر جس کے لئے ہمعصر دربار اور بازار سب ہی خیر سے عبارت ہوں وہ کیا کہے کس سے کہے اور پھر کون سمجھے! چنانچہ اجڑی ہوئی دلی کی حالت پر وہ بے چین ہو کر لکھ ہی گیا کہ ...

"یہاں اغنیا اور امرا کے ازدواج و اولاد بھیک مانگتے پھریں اور میں دیکھوں اس مصیبت کی تاب لانے کو جگر چاہیئے۔" (اردوئے معلیٰ۔ صفحہ ۲۸۷) اس نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ انگریزی حکومت پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ ...

"ٹاؤن ڈیوٹی (TOWN DUTY.) کوئی چیز ہے وہ جاری ہو گئی ہے اسوائے اناج اور اُپلے کے کوئی چیز ایسی نہیں جس پر محصول نہ لگا ہو! جامع مسجد کے گرد پچیس پچیس فٹ گول میدان نکلے گا۔ مکانیں، دکانیں، حویلیاں ڈھائی جاویں گی۔ دارالبقا فنا ہو جائے گی۔" (اردوئے معلیٰ۔ صفحہ ۱۲۹) پھر ایک خط میں دلی کے بارے میں لکھا کہ ....

"خداوند نعمت! کیا تم دلی کو آباد، قلعہ کو معمور اور سلطنت کو بدستور سمجھے ہوئے ہو؟ بادشاہ کے دم تک یہ باتیں تھیں۔" (اردوئے معلیٰ۔ صفحہ ۲۰۳) ایک دوسرے خط میں شاہی خاندان کی تباہی کا ذکر یوں ہوتا ہے۔

"معزول بادشاہ کے ذکور جو بقیۃ السیف ہیں وہ پانچ پانچ روپیہ مہینہ پاتے ہیں۔" جب دلی کو رو چکے تو لکھنؤ کی تباہی کی اطلاع ملی۔ زخم ہرے ہوئے تو تڑپ کر لکھا کہ ... "ہائے لکھنؤ! کچھ نہیں کھلتا کہ اس بہارستان پر کیا گذری۔ اموال کیا ہوئے۔ اشخاص کہاں گئے۔ خاندان شجاع الدولہ کے زن و مرد کا کیا انجام ہوا۔" (اردوئے معلیٰ۔ صفحہ ۲۰۹) یہ سب ہو چکا، مغل شہزادے اور شہزادیاں کوچہ گرد بن چکے، دلی اجڑ چکی اور لکھنؤ کا پایہ پلٹ چکی تو لکھا "قصہ مختصر شہر صحرا ہو گیا ... قصہ تمام ہوا۔ ہندوستان کا قلمرو بے چراغ ہو گیا۔ لاکھوں مر گئے جو زندہ ہیں ان میں سیکڑوں گرفتار بند بلا ہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ غالب کے کلام میں افسردگی کے ساتھ تسلیم و رضا کی علامات بہت نمایاں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔

میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالب کہ دل
دیکھ کر طرز تپاک اہل دنیا جل گیا

وہ اپنی بدنصیبی اور اپنے ملک کی تباہی پر کڑھتا ہے اور حب وطن کے جوش میں آخر یہ ہی جاتا ہے۔

ہندوستان سایۂ گل پایۂ تخت تھا
جاہ و جلال عہد وصال بتاں نہ پوچھ!

لیکن وہ زمانے کے حالات کے پیش نظر اپنے خیالات کا اظہار صاف صاف نہیں کر سکتا تھا اس لئے مجبوراً مشاہدۂ حق کی گفتگو بھی بادہ و ساغر کو عنوان بنا کر کی جاتی تھی۔ وہ خود ہی لکھتا ہے کہ "مفصل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں" اور پھر کہتا ہے کہ۔

آتش کدہ ہے سینہ مرا راز نہاں سے
اے وائے اگر معرض اظہار میں آوے!

اگر ان شواہد کے بعد بھی کسی کو غالب پر یہ اعتراض ہے کہ وہ قومی تباہی کے احساس سے نابلد تھا تو ایسے معترضین کو یہ بات نظر انداز نہ کرنی چاہیئے کہ بزرگوں کی ہڈیوں کے ڈھیر کا چبوترہ بنانا اور اس چبوترے پر کھڑے ہو کر اپنی بزرگی کا اعلان کرنا آخر کس قومی احساس کا آئینہ دار ہے اور کس غیرت قومی کی دلیل!

غالب کو جن لوگوں نے درباری شاعر سمجھا ہے ان کو اپنے ذہن میں پہلے تو کسی دربار کا مکمل تصور قائم کر لینا چاہیئے کیونکہ خود بہادر شاہ ظفر کا دربار آخر تھا کیا؟ اگر کوئی بیباک یہ کہہ بیٹھے کہ غالب ہی کے دم سے دربار کی شان بڑھتی تھی تو ایک ایسے دربار کا بھرم کھل جائے جس کی وسعت کو آج بھی "از دلی تا پالم" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس سے گھبرا کر خود ظفر نے تمنا کی تھی کہ "یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا" اس حقیقت کے باوجود اگر کسی کو غالب کے قومی احساسات کو سمجھنے کی آرزو ہے تو ایسی آرزو کی تکمیل کے لئے لازم ہے کہ غالب کی اور تصانیف کی طرف بھی توجہ کی جائے جن میں "اردوئے معلیٰ" اور "دستنبو" کو بڑی اہمیت حاصل ہے ... سچ تو یہ ہے کہ غالب کو موجودہ صدی کے سب سے بڑے غزل گو شاعر یاس یگانہ چنگیزی نے خوب سمجھا اور سمجھ کر کہا۔

دونوں دیوانے ہیں علیؑ کے طالب
جاں ایک ہے گو جدا جدا ہیں قالب
مذہب میں، شاعری میں، قومیت میں
غالب میں یگانہ اور یگانہ غالب

ہمارے آئندہ شمارہ کا اداریہ بیسویں صدی کے سب سے اہم مسئلہ سے متعلق ہے۔

"نقش ہائے رنگ رنگ"

از جناب برق موسوی صاحب

فارسی بین تا ببینی نقش ہائے رنگ رنگ
بگذر از مجموعۂ اردو کہ بے رنگِ منست
غالب

اگر کوئی شخص مجھ سے غالب کی فارسی شاعری پر مضمون لکھنے کی فرمائش کرتا تو میں اپنی بے بضاعتی اور جہل کا پردہ چاک کرنے پر ہرگز آمادہ نہ ہوتا۔ اس وقت حالی کی یادگار غالب اور مولانا اکرام کی کتاب "غالب نامہ" میرے پیش نظر ہے لیکن مطالعہ کا وقت نہیں۔ نگار کے غالب نمبر کا مطالعہ عرصہ ہوا کر چکا ہوں لیکن اس وقت اس کے مقامات ذہن میں نہیں۔ البتہ آج سے چھ سال پہلے میں نے والد مرحوم (حضرت رعد) سے کلیات غالب سبقاً سبقاً پڑی تھی اس ذہن کے نقش تحت الشعور میں آج تک محفوظ ہیں۔ اس مضمون میں میں انہی نقوش میں رنگ بھرنے کی کوشش کروں گا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ غالب کا فارسی کلام جس پر اس کو ناز تھا اتنا مقبول نہ ہوا جتنا اردو کلام۔ غالب جس مجموعہ کو "بے رنگ" کہتا ہے اسکی رنگینیوں پر تو ایک جہاں فریفتہ ہے لیکن غالب نے جس کلام کو "نقش ہائے رنگ رنگ" سے تعبیر کیا ہے اس کے نقش یا تو دھندلے ہو چکے ہیں یا دھندلے ہوتے جا رہے ہیں۔ ہندوستان سے چونکہ فارسی زبان کا اثر رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ انگریزی زبان لے چکی ہے اس لئے عجب نہیں کہ یہ نقوش اور بھی دھندلے ہو جائیں اس وقت ہندوستان اور پاکستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں فارسی کا صحیح ذوق رکھنے (اور فارسی زبان) کو سمجھنے والوں کی تعداد چار پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ——— فارسی شعر و ادب سے عدم آگاہی آج کوئی نئی نہیں ہے بلکہ خود غالب کے زمانہ میں فارسی شعر کا صحیح وجدان رکھنے والے انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ ورنہ غالب کو یہ نہ کہنا پڑتا ؂

بیا ور بدیگر اینجا بود سخن دانی ٭ غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد

غالب کا یہ خیال تھا کہ اس کے فارسی کلام کی قدر مرنے کے بعد ہوگی

شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن ٭ این مے از قحط خریداران کہن خواہد شدن

لیکن برخلاف اس کے غالب کے فارسی کلام کی قدر تھوڑی بہت اس کی زندگی ہی میں ہوئی اور مرنے کے بعد اہل ذوق نے اس کے اردو کلام کو حرز جاں بنایا۔ فارسی کلام کی جانب کسی نے توجہ نہ کی۔

غالب کے فارسی کلام میں کیا ہے اور کیا نہیں اس کو میں خود غالب کے اشعار سے مختصراً پیش کرتا ہوں۔ غالب کے فارسی کلام کا امتیازی وصف اخلاقانہ تخیل مضامین کا تنوع اور ہمہ گیری ہے۔ غالب کے کلام میں ہر شخص کو اپنی تصویر نظر آتی ہے۔ ہر شخص یہی سمجھنے لگتا ہے کہ غالب کی بات اس کے بھی دل میں ہے جیسا کہ ایک اردو شعر میں غالب نے خود کہا ہے ؂

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا ٭ میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

وہ اپنے مضراب سے ہر شخص کی رگِ جاں کو چھیڑ دیتا ہے ؂

زخمہ بر تارِ رگِ جاں میزنم ٭ کس چہ داند تا چہ دستاں میزنم

وہ بیدل، نظیری، حافظ، عرفی، صائب سب سے متاثر ہے لیکن کسی کا مقلد نہیں ان سب سے متاثر ہونے کے باوجود اس نے اپنی دنیا آپ پیدا کی ؂

زلہ بردار کس چرا باشم ٭ من ہمایم مگس چرا باشم

غالب کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ شعرا کا حریف بنا رہا یہ مرتبہ سوائے غالب کے اور کسی کو نہیں ملا۔ حضرت یگانہ ڈاکٹر لطیف اور آرگس ان حضرات کا ردعمل غالب کی مقبولیت کے شجر کے لئے کھاد ثابت ہوا۔ اگر سب ہی اچھا کہتے تو کوئی خاص بات نہیں تھی۔ لازم تھا کہ چند لوگ مخالفت کریں۔ غالب نے اسی نکتہ کو ایک اردو شعر میں بیان کیا ہے ؂

غالب برا نہ مان جو واعظ برا کہے ٭ ایسا بھی ہے کوئی کہ سب اچھا کہیں جسے

شادی و غم زندگی اور حوادث زندگی پر غالب کی نظر کتنی گہری اور وسیع تھی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوسکتا ہے ؂

تو نالی از غلۂ خاروں نشگری کہ سپہر ٭ سر حسین علی بر سناں بگرداند
بروے شادی و اندوہ دل منہ کہ قضا ٭ چو قرعہ بر نمط امتحاں بگرداند
یزید را بہ بساطِ خلیفہ بنشاند
کلیم را بہ لباس شباں بگرداند

غالب کی شاعری خواہشوں، ولولوں اور ارمانوں کی شاعری ہے۔ وہ اپنے دل کو بے ارمان رکھنا اور ناامید ہونا جانتا ہی نہیں ؂

دمید دانہ و بالید و آشیاں گہ شد ٭ در انتظارِ ہما دام چیدنم منگر

ایک ارمان نکلتے ہی وہ دوسرا ارمان پیدا کر لیتا ہے۔ غالب کا ایک اردو شعر ہے ؂

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

راہ سعی و طلب میں عالی ہمت ایسا ؂

بوادی کہ در آں خضر را عصا خفتست ٭ بسینہ می سپرم راہ گرچہ پا خفتست

وہ شعر جب ہی کہتا ہے۔ جب کسی جذبہ کی شدت اس کو شعر کہنے پر مجبور کر دیتی ہے ؂

چوں بادہ تلخ تر شد و چوں سینہ ریش تر ٭ بگدازم آبگینہ و در ساغر افگنم

دیکھئے منقبت میں ذیل کا شعر آپ اپنا جواب ہے ؂

ارزندہ گوہرے چو من اندر زمانہ نیست ٭ خود را بخاک رہ گزرِ حیدر افگنم

تعلّی تو مشرقی شاعری کا شعار ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ غالب ہی اپنا لقب اچھی طرح جان چکا تھا۔ اپنے معاصرین سے کہتا ہے ؂

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی ٭ مباش منکر غالب کہ در زمانۂ تست

غالب کو خود بھی اپنے تنوع کا احساس تھا ؂

در بزم غالب آئی و شعر و سخن گرائے ٭ خواہی کہ بشنوی سخن ناشنودہ

غالب کی یہ غزل ؂

بیا و جوش تمنائے دیدنم بنگر ٭ چو اشک از سر مژگاں چکیدنم بنگر
ز من بجرم تپیدن کنارہ می کردی ٭ بیا بخاک من و آرمیدنم بنگر

پڑھنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فانی کی مشہور غزل ؂

سنے جاتے نہ تھے تم سے مرے دن رات کے شکوے ٭ کفن سرکاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

غالب کی غزل کی صدائے بازگشت ہے۔ حفظ خودی کا مضمون ملاحظہ فرمایئے ؂

در دام بہر دانہ نیفتم مگر قفس ٭ چنداں کنی بلند کہ تا آشیاں رسد

غالب کی نیازمندی میں بھی ایک ناز ہے۔ خدا کی شکایت بھی کی ہے تو اس انداز سے ؂

گفتنی نیست کہ بر غالبِ ناکام چہ رفت ⁂ می تواں گفت کہ ایں بندہ خداوند نداشت

اسی مضمون کو اردو میں اس طرح بیان کیا ہے ؎

زندگی اپنی جب اس طور سے گزری غالب ⁂ ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

غالب کے بعض اشعار ایسے بھی ہیں جن کا خود غالب نے اردو ترجمہ کیا ہے مثلاً یہ شعر ؎

جہانیان ز تو برگشتہ اند گر غالب ⁂ تراچہ باک خدائے کہ داشتی داری

اردو میں اس کا مترادف شعر یہ ہے ؎

بیگانگیٔ خلق سے بیدل نہ ہو غالب ⁂ کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے

مختصر یہ کہ بقول غالب اگر شاعری کوئی مذہب ہوتا تو غالب کا فارسی کلام اس مذہب کی قرآن ہوتا ؎

گر شعر و سخن بدہر آئین بودے ⁂ دیوان مرا شہرت پروین بودے
غالب اگر این فن سخن دین بودے ⁂ آن دین را ایزدی کتاب این بودے

اس سرسری مضمون میں غالب کے فارسی کلام کا جائزہ لینا صرف مجھ سے نہیں بلکہ کسی سے بھی ممکن نہیں ؎

سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

یہ مختصر مضمون نہ تو غالب کے شایانِ شان ہے اور نہ "انتخاب" کے معیار کا اس لئے جس طرح غالب نے خواجہ نظیری کی غزل کا جواب لکھکر مقطع میں اشارہ کیا تھا ؎

جواب خواجہ نظیری نوشتہ ام غالب ⁂ خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

اسی طرح میں بھی باوصف بے بضاعتی غالب کی فارسی شاعری پر مضمون لکھنے کی جرأت پر یہ کہہ کر مضمون ختم کرتا ہوں ؎

بیانِ حضرتِ غالب نوشتہ ام اے برق ⁂ خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

رسالہ درسِ حکومت

شائع ہو گیا

اس رسالہ میں امیر المومنین علی کے اس فرمان کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت جناب مالک اشتر علیہ الرحمۃ کے نام مصر کی گورنری کے موقع پر تحریر فرما کر اس کے ذریعہ سے انکو طریق حکومت تعلیم فرمائے تھے اور یہ بتلایا تھا کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اس وقت جبکہ دنیا مادیت میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کی ہر چیز کو مادی نقطۂ نظر ہی سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے سامنے ایک روحانی پیشوائے اعظم اور محسن انسانیت کے تعلیمات کو پیش کر کے اس کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کئے جائیں۔

سر دست یہ رسالہ اردو میں شائع کیا گیا ہے اور جلد ہی اس کے انگریزی اور ہندی تراجم کی بھی اشاعت کی جائے گی تاکہ ملک کی ہر ہر فرد تک ایک انسان کامل اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث و مبلغ کی آواز کو پہنچایا جا سکے۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر تعداد خرید فرما کر خود بھی مطالعہ فرمائیں گے نیز اپنے حلقۂ احباب میں مفت تقسیم فرما کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

قیمت فی جلد چھ آنے (۶ر) اور خرچہ ڈاک تین پیسے (۔۔۔) ہے۔ جلد طلب فرمائیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہو گا۔

نوٹ۔ مملکت آصفیہ میں یہ رسالہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے مل سکتا ہے۔

الداعی الی الخیر۔ ناظم مرکز اصلاح وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

"رم جھم"

جئے ہند!

رم جھم برسانے والا میگھ راج آپ کی سیوا کے لئے آپ کے چرنوں میں ہے ——— اور اتنے دنوں آپ سے دور رہنے کا پرائشچت کرتا ہوا آشا ہے کہ آپ شما کرتے ہوئے اس بھینٹ سے خوش ہو جائیں گے۔ پرنتو آپ کی کشلتا جاننا بھی اٹل ہے اس سمبندھ میں کیا آپ سے یہ پوچھنے کا ادھیکار ہے کہ کہیں آپ بھی کسی کے شکار ہو کر سورگ باش تو نہیں ہوئے؟ یا شینا رتھی بن کر پٹیالہ تو نہیں گئے ہونگے؟!

اگر آپ سورگ باش نہیں ہوئے اور پٹیالہ بھی نہیں گئے تو پھر زمہ دارانہ حکومت کے لئے ستیہ گرہ کر کے "جیل مندر" میں براجمان ہوں گے!

وہ شما کیجئے۔ اتنے دنوں آپ سے علحدہ رہکر آل انڈیا ریڈیو سننے کا نتیجہ ہے کہ "ہندی ہندوستانی" کا جادو سر پہ چڑھ کے بول رہا ہے! آپ کو اگر ہندی ہندوستان کی ہندی ہندوستانی سے لگاؤ نہیں تو پھر آل انڈیا ریڈیو سننے کی بجائے چار سو ساڑھے گیارہ میٹر پر حیدرآباد کی کسی نشرگاہ سے کوئی "تقریر" سُن لیجئے! جئے ہند!!!

آپ نے سنا ہو گا کہ غالب نے شاعرانہ نکمے پن سے تنگ آکر کہدیا تھا۔

کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

ایسے عاشقانہ خلل دماغ کی تصدیق واقعات نے بھی کی ہے ——— سنئے!

(۱) "اگر ہم سے ہندوستانی حکومت معاشی مقاطعہ کرے تو ہم کوئی پرواہ کئے بغیر اپنی آزادی کے لئے آخری قطرۂ خون تک نثار کر دیں گے"

(۲) "ہم ہندوستان سے معاشی و جغرافی تعلقات قایم کریں گے کیونکہ ہم خلاء میں زندہ نہیں رہ سکتے!"

یہ ہیں دو بیانات جن میں آپ کو فکری تضاد محسوس ہو رہا ہو گا۔ مگر آپ اس زاویۂ نگاہ کے تفاوت کو وطن کا عشق سمجھ کر ایک بار غالب کا مصرعہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں ——— "کہتے ہیں جس کو عشق ....."

پھر آپ بھی اسی نوعیت کے عشق میں مبتلا ہو کر "صدیق دکن" بن سکتے ہیں ——— ہر پلیٹ فارم سے تقریر فرما سکتے ہیں۔ اخبارات میں بیانات دے سکتے ہیں۔ غرض آپ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو "فرسودہ حکومت" نہیں کر سکی اور "اچھی حکومت" کر سکتی ہے۔

"نعرۂ تکبیر! ——— اللہ اکبر"!!!

ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم نیویارک نے یہ اطلاع دی ہے کہ فلسطین کا مسئلہ امریکی رائے عامہ کی تائید سے پھر مجلس اقوام متحدہ میں پیش ہو گا۔ ایک دفعہ عربوں کے مطالبات سے اتفاق کرتے ہوئے یہ تحریک کی جائے گی کہ یہودیوں کو فلسطین کی بجائے مدارس میں بسایا جائے یا مارواڑ میں ٹھہرایا جائے۔

چونکہ جنوبی افریقہ کی مسترد تجویز اب تک مسز وجئے لکشمی پنڈت کے لئے بے چینی کا موجب بنی ہوئی ہے آئندہ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ شریمتی دیوی وجئے لکشمی اس تجویز کی پر زور تائید کر کے امریکیوں سے اپنا حساب چکا لیں گی۔ مگر حساب چکانے کا فن شکسپیر کے ہیرو "شیلاک" کے بعد کسی کو آیا ہے اور آتا ہے تو وہ .... کیا اچھا نام ہے۔ یاد نہیں آتا۔ اب آپ ہی اپنے حافظہ پر بار ڈالئے کہ حساب دانی "شیلاک" کے بعد کس کو ورثہ میں ملی!!!

قند پارسی

کلام غالب

غزل

خوش بود فارغ ز بند کفر و ایمان زیستن — حیف کافر مردن و آوخ مسلمان زیستن
شیوهٔ رندان بی پروا خرام از من مپرس — اینقدر دانم که دشوارست آسان زیستن
بر و گوی خرمی از هر دو عالم بر گرفت — در بیابان مردن و در قصر و ایوان زیستن
راحت جاوید ترک اختلاط مردم است — چون خضر باید ز چشم خلق پنهان زیستن
تا چه راز اندر ته این پرده پنهان کرده اند — مرگ مکتوبی بود کو رست عنوان زیستن
روز وصل یار جان ده ورنه عمری بعد ازین — همچو از بستن خرابی پشیمان زیستن
با رقیبان هم غنیم اما به خوی گاه گاه شوخ — مردنست از رشک و زین مستی که ارزان زیستن
بر نوید مقدمت صد بار جان افشانده اند — بر امید وعده ات زنهار نتوان زیستن
دیده گر روشن سواد ظلمت و نورست هست — فارغ از ابر سیه غافل ز نیران زیستن
ابتذالی دارد این مضمون تو ار دعیست — نگذرد در خاطر نازک خیالان زیستن
غالب از هندوستان بگریز فرصت مفت تست — در نجف مردن خوشست و در صفاهان زیستن

غزل

چشم از اشکبا ترست — از عرق جبهه سوار ترست
گریه کرد از نهیب نازم کشت — نگه از تیغ آبدار ترست
می بر انگیزدش بکشتن من — دشمن از دوست غمگسار ترست
دے گر نیست بوده کامرو ز — شکرم از شکوه ناگوار ترست
آن که تو ی تو هیچ روی تو نیست — دیده از دل امیدوار ترست
نو به دولت رسیده را نگرید — خلعتش از زلف مشکبار ترست
طفلی و پیر لیس می شکنی — آه عهدی که استوار ترست
بجز هجر و نیاز می خواهند — زار تر هر که حق گزار ترست
خسته از راه دور سے آیم — باز تن پارهٔ فگار ترست
شکوه از خوی دوست نتوان کرد — بادهٔ تند سازگار ترست
میرسد گر بخویشتن نازد — غالب از خویش خاکسار ترست

غزل

دل برد و حق آنست که دلبر نتوان گفت — بیداد توان دید و ستمگر نتوان گفت
در رزم گهش ناچخ و خنجر نتوان برد — در بزم گهش باده و ساغر نتوان گفت
ز خشندگی ساعد و گردن نتوان جست — زیبندگی یاره و پرگر نتوان گفت
پیوسته دهد باده و ساقی نتوان خواند — همواره ترا شد بت و آزر نتوان گفت
از حوصله یاری مطلب صاعقه تیزست — پروانه شو اینجا و سمندر نتوان گفت
هنگامه سرآمد چه زنی دم ز تظلم — گر خود ستمی رفت بمحشر نتوان گفت
در گرم روی سایه و سرچشمه نجوئیم — با ما سخن از طوبی و کوثر نتوان گفت
آن راز که در سینه نهانست نه وعظست — بر دار توان گفت و به منبر نتوان گفت
کاری عجب افتاد بدین شیفته ما را — مومن نبود غالب و کافر نتوان گفت

قطعه

به آدم زن بشیطان طوق لعنت — سپردند از ره تکریم و تذلیل
ولیکن در اسیری طوق آدم — گران تر آمد از طوق عزازیل

رباعی

آن مرد که زن گرفت دانا نبود — از غصه فراغتش همانا نبود
دارد بجهان خانه و زن نیست درو — نازم بخدا چرا توانا نبود

نوحه

ای فلک شرم از ستم بر خاندان مصطفیٰ — داشتی زین پیش سر بر آستان مصطفیٰ
ای بهر صف نازان هیچ میدانی که رفت — از تو بر چشم و چراغ دودمان مصطفیٰ
سایه بر سرو روان مصطفیٰ افگند خاک — بان چه بر خاک افگنی سرو روان مصطفیٰ
گرمی بازار سکان خود تفضیل مصطفیٰ ست — این چه آتش میزنی اندر دکان مصطفیٰ
لیک خواهی این که با اولاد امجادش کنی — انچه با مه کرده اعجاز بنان مصطفیٰ
بیک نبود کز تو بر فرزند دلبندش رود — انچه رفت از مرتضیٰ بر دشمنان مصطفیٰ
یا تو دانی مصطفیٰ را فارغ از رنج حسین — یا تو خواهی زین مصیبت امتحان مصطفیٰ
یا مگر آگاهی نه دیدی مصطفیٰ را با حسین — یا مگر هرگز نبودے در زمان مصطفیٰ
آن حسین این که بوسی مصطفیٰ بشمس — بوسه چون باقی نماند بر دهان مصطفیٰ
آن حسین اینک همی شستی رخ در خاک — چون گذشتی نا رسا کس بر زبان مصطفیٰ
قدسیان را لطف من آورده غالب تا — گفته ام در نوحه جوانی مدح خوان مصطفیٰ

مخمس

در مهد دست قدرت به اژدر کند علی — رفع نزاع بازو کبوتر کند علی
از جور چرخ پرسش من گر کند علی — زور آزمای که به خیبر کند علی
دانم همان به گنبد بی‌در کند علی

رحمیست خسروا که شاهان روزگار — گیرند کار خویش ز دستور و پیشکار
دستور شه نبی و خداوند دستیار — میگویم و هر آئینه گویم هزار بار
کار خدا الغرض بمحشر کند علی

گر کار نیست هرزه مرو گو بگو مگرد — چون سوفیان بعربده در جار سو مگرد
سلطان دین علیست بیا گرد او بگرد — جان را فدا بزیر و درین جستجو مگرد
کز غیر نه خیال تو بر سر کند علی

یمان دلنفس خواجه فراغت وفند باد — یارب کسی امیر جواد هوس مباد
یاد منی نیاید از ستم روزگار یاد — دین برخورد ز دانش و دانش بسد بلاد
تا کار دین بجای پیمبر کند علی

روی نکوی خواجه نه بیند گر بخواب — اصحاب کهف را نبود زینهار تاب
شد کام بخش هر که ز شاهیست کامیاب — دریوزه فروغ کند از وی آفتاب
گر ماه را بمایه توانگر کند علی

یزدان که مست کرد روا نزا بوی او — آویخت هشت خلد بیک تار موی او
چشمم مباد گر نگرم جز بسوی او — جرمم هزار بدبخشم بروی او
گر خود مرا بمحکمه داور کند علی

گفتم بود فروغ جمالش نظر فروز — گفتم بود نگاه عتابش نظاره سوز
گویم که نطق تشنهٔ گفتن بود هنوز — پیش وی آفتاب نماید چراغ روز
در چاشتگه چراغ اگر بر کند علی

ایک شیوع فتنه روز قیامت — پیدا ز هر نورد هزاران علامت
اسلام را دگر چه امید سلامت — بردست آن که خاتم قوس امامت
آرایش جهان نگر از سر کند علی

هر چند چرخ قاعده گردان عالمست — بعد از نبی امام نگهبان عالمست
اندر کف امام رگ جان عالمست — دل داغ ره نوردی سلطان عالمست
بازش بجای خویش مقرر کند علی

بر آستان سرور عالم نشسته ام — اندوه ناک رفته و بیغم نشسته ام
جنگم چرا بخلق چو من هم نشسته ام — از خواجه تاش خویش تقدم نشسته ام
رحمی بحال غالب مضطر کند علی

غالب

از سید مظہر الدین حسن مظہر

غالب کے نام سے کون اردو داں واقف نہیں لیکن شاید پچیس فیصدی ایسی ہستیاں ہونگی جنہوں نے غالب کی سوانح کا مطالعہ کیا ہے۔ بقول حضرت حالی ایسے لوگوں کی لائف پر غور کرنا۔ ان کے کاموں میں چھان بین' ان کے نوادر افکار سے مستفید ہونا قوم کا فریضہ ہے۔ حضرت حالی کی تصنیف "یادگار غالب" سے چند ایسے خاص اردو اشعار جو ضرب المثل ہیں ان کے محاسن و مواقع اور بعض ایسے حالات جو خاص حیثیت رکھتے ہیں نہایت مختصر صورت میں ناظرین کے لئے تراش رہا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے صرف بلند اور پاکیزہ خیالات چن لئے گئے ہیں انہیں بلکہ اس پرچہ کی گنجائش کے موافق ہر ایک صنف میں کچھ ایسا حصہ جو عام مذاق سے بیگانہ اور فہم سے بعید تر نہ ہو لے لیا گیا ہے۔ ....

مظہر

ولادت اور خاندان

مرزا اسد اللہ خاں المعروف بہ میرزا نوشہ المخاطب بہ نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خاں بہادر نظام جنگ المتخلص بہ غالب۔ ہشتم ماہ رجب ۱۲۱۲ھ کو شہر آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے آبا و اجداد ایبک قوم کے ترک تھے اور ان کا سلسلہ نسب تورابن فریدون تک پہنچتا ہے۔ جب کیانی تمام ایران اور توران پر مسلط ہو گئے تو ایک مدت دراز تک تورکی نسل ملک اور دولت سے بے نصیب رہی۔ مگر تلوار کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹی۔ ترکوں میں قدیم رسم تھی کہ باپ کے متروکہ میں سے بیٹے کو تلوار کے سوا کچھ نہ ملتا تھا۔ اور سب کچھ بیٹی کے حصہ میں آتا تھا۔ ایک مدت کے بعد اسی تلوار کی بدولت ترکوں کے بخت خفتہ نے پھر کروٹ بدلی اور کئی سو برس تمام ایران۔ توران۔ شام روم یعنی (ایشیائے کوچک) پر حکمراں رہے۔ اس کے بعد سلجوق کی اولاد جابجا منتشر ہوگئی۔ انہیں میں سے ترسم خاں ایک امیرزادے نے سمرقند میں بود و باش اختیار کرلی تھی۔ مرزا غالب کے دادا جو شاہ عالم کے زمانے میں سمرقند سے ہندوستان آئے تھے وہ ترسم خاں کی اولاد میں سے تھے۔ غالب کے دادا کی زبان خالص ترکی تھی' نجف خاں نے ان کو سلطنت کی حیثیت کے موافق منصب دلوا دی تھی۔ ان کے کئی لڑکے تھے جن میں سے دو کے نام معلوم ہوسکے ہیں۔ ایک تو غالب کے والد عبد اللہ بیگ خاں عرف میرزا دولہا دوسرے نصر اللہ بیگ خاں عبد اللہ بیگ خاں کی شادی خواجہ غلام حسین خاں کیدان کی بیٹی سے ہوئی۔ جو سرکار میرٹھ کے ایک معزز فوجی افسر تھے۔ غالب کے والد نے بطور خانہ داماد کی اپنی عمر کا زیادہ حصہ سسرال میں گزارا اور ان کی اولاد نے بھی وہیں پرورش پائی۔ ان کے دو لڑکے تھے۔ مرزا غالب دوسرے مرزا یوسف خاں جو عنفوان شباب میں مجنون ہو کر ۱۲...

میں راہی عدم ہوئے۔ غالب ۱۲۱۲ھ عرصہ آصف الدولہ کے یہاں ملازم رہے۔ اور کچھ عرصہ حیدرآباد سرکار آصفی میں تین سو سوار کی جمعیت پر کارگزار رہ کر آگرہ واپس گئے۔ بعد کو الور کا قصد کیا راجہ بختاور سنگھ نے ان کو ابھی کوئی خاطر خواہ خدمت نہیں دی تھی کہ انہیں دنوں میں گڑھی کے زمیندار راج سے لشکر تیار ہوا۔ جو فوج گڑھی کی سرکوبی کے لئے بھیجی گئی تھی اس میں غالب کے والد مارے گئے۔ اور راج گڑھ میں دفن ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد راجہ بختاور سنگھ نے دو گاؤں سیر حاصل اور کسی قدر روزینہ مرحوم کے دونوں بچوں کے لئے مقرر کردیا۔ ان کی وفات کے بعد غالب اور ان کے بھائی یوسف خاں کی پرورش ان کے چچا نصر اللہ خاں نے کی۔

جب سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان میں اچھی طرح قائم ہوگئی اور نصر اللہ خاں کے خسر نواب فخر الدولہ احمد بخش خاں لارڈ لیک کے لشکر میں داخل ہوئے تو انہوں نے مرزا غالب کے چچا اپنے داماد نصر اللہ خاں کو بھی فوج میں بعہدۂ رسالدار ملازم کرادیا ان کو رسالہ کی تنخواہ میں دو پرگنے آگرہ کے نواح میں دئے گئے تھے یہ دونوں تاحیات نامزد رہے۔ اس کے بعد سرکار نے فیروزپور جھرکہ کی ریاست سے ان کے متعلقین کے نام پنشن جاری کروادی۔ جس سے سات سو روپیہ سالانہ غالب کو ملتا رہا مگر فتح دہلی کے تین برس بعد تک پنشن بند رہی۔ جب غالب کی ہر طرح سے بریت ہوگئی۔ اور تین برس کی واصلات بھی سرکار نے عنایت کی۔

اس دوران تین سال میں غالب سے احباب کو نہایت تعلق خاطر رہا۔ اکثر لوگ پنشن کا حال دریافت کرنے کو خطوط لکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میر مہدی نے خط لکھا۔ اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔

لطیفہ:۔ میاں بے رزق جینے کا ڈھب مجھے آگیا ہے اس طرف سے خاطر جمع رکھنا۔ رمضان کا مہینا ہے روزے کھا کھا کر کاٹ رہا ہوں۔ آگے خدا رزاق ہے کچھ اور کھانے کو نہ ملا تو غم تو ہے۔

مرزا غالب معہ اپنے چھوٹے بھائی کے سن شعور تک آگرہ ہی میں رہے۔ شادی کے کچھ عرصہ کے بعد دلی میں سکونت اختیار کرلی۔ مرزا غالب کی شادی بھی فخر الدولہ کے چھوٹے بھائی الٰہی بخش خاں معروف کے ہاں قرار پائی اور ۱۳ سال کی عمر میں ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو عقد ہوا۔

تعلیم:۔ آگرے کے ایک نامی معلم شیخ معظم سے غالب نے تعلیم حاصل کی۔ ایک پارسی نژاد جس کا نام آتش پرستی کے زمانے میں ہرمزد تھا۔ اور اب مسلمان ہونے پر عبد الصمد رکھا گیا۔ بسلسلہ سیاحت آگرہ آیا۔ اور غالب سے ملاقات ہوئی۔ جب غالب دلی گئے وہ بھی ساتھ گیا۔ بہر کیف یہ غالب کے ہاں دو سال رہا۔ غالب نے اس سے فارسی زبان میں کسی قدر بصیرت حاصل کی۔ اس میں شک نہیں عبد الصمد فی الواقع ایک پارسی نژاد آدمی تھا۔ لیکن عربی زبان کا بھی بہت فاضل تھا۔ غالب کے لئے ایسے کامل اور جامع انسان کی صحبت نوادر اتفاقات میں سے تھی۔ چنانچہ غالب نے اکثر تحریروں میں عبد الصمد کے تلمذ پر فخر کیا ہے۔

غالب کے حسن قابلیت اور حسن استعداد نے بھی ملا عبد الصمد کے دل پر گہرا نقش بٹھا دیا تھا۔ ہندوستان سے چلے جانے کے بعد بھی وہ مرزا غالب کو نہیں بھولا۔

زمانۂ شباب:۔ مرزا غالب عنفوان شباب میں شہر کے نہایت حسین

اور خوش رو لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ بڑھاپے میں بھی صباحت اور خوب صورتی کے آثار ان کے چہرے اور قد و قامت اور ڈیل ڈول سے نمایاں طور پر نظر آتے تھے۔ آخر وقت تک بہت چیکلا بار قد کشیدہ اور ہاتھ پاؤں زبردست تھے۔ اس حالت میں بھی وہ ایک نو جوان دلآرا معلوم ہوتے تھے۔

مسکن:۔ دلی میں ان کا قیام تقریباً پچاس برس رہا لیکن انہوں نے کوئی ذاتی مکان نہیں رکھا ہمیشہ کرائے کے مکان میں رہا کرتے۔ جب ایک مکان سے جی اکتا جاتا تو دوسرے مکان میں چلے جاتے۔ آخری مکان جس میں ان کا انتقال ہوا ہے مسجد کے عقب میں تھا۔ جس کی نسبت وہ کہتے ہیں۔ ؎

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنا لیا ہو ؛ یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

مطالعہ و قوت حافظہ جس طرح غالب نے تمام عمر رہنے کے لئے مکان نہیں خریدا۔ اسی طرح مطالعہ کے لئے بھی کبھی کوئی کتاب نہیں خریدی باوجودیکہ ساری عمر تصنیف کے شغل میں گزری ہمیشہ کرایہ کی کتابیں منگواتے اور مطالعہ کے بعد واپس کر دیتے لیکن جس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیا۔ اس کا ایک ایک جملہ ذہن میں محفوظ ہو گیا۔

سفر:۔ مرزا غالب نے کلکتہ کے سوا کوئی لمبا سفر نہیں کیا۔ اس سفر میں چند ماہ لکھنو اور بنارس میں ٹھیرے تھے۔ کلکتہ جانے کا سبب یہ تھا کہ غالب کے چچا نصر اللہ خاں کی وفات کے بعد وارثوں کے لئے جو پنشن گورنمنٹ نے ریاست فیروز پور جھرکہ پر محول کر دی تھی اس وقت غالب کی عمر نو برس کی تھی جب سن تمیز کو پہونچے۔ شادی ہو گئی عالم شباب اور خانہ داری کی ضرورتیں بڑھ گئیں۔ صحیح یا غلط انہیں معلوم ہوا کہ فیروز پور سے گورنمنٹ نے جس قدر پنشن ہمارے خاندان کیلئے مقرر کی ہے۔ اتنی نہیں ملتی۔ چنانچہ کلکتہ سوپریم گورنمنٹ میں پنشن کی بابتہ استغاثہ پیش کیا۔ پورے دو سال کلکتے میں رہے لیکن ناکامی ہوئی۔ مختلف اغراض کے تحت غالب نے گورنمنٹ میں پانچ درخواستیں دیں جن میں سے آخری درخواست خطاب اور خلعت کی تھی گورنمنٹ سے غالب کو کوئی خطاب نہیں ملا۔ البتہ لوکل گورنمنٹ سے ان کو خاں صاحب، بسیار مہربان، لکھا جاتا تھا۔ اور جب کبھی دلی میں وائسرائے یا لفٹنٹ گورنر کا دربار ہوتا تھا۔ ان کو بھی مثل دیگر روسا و عمائد شہر کے بلایا جاتا تھا۔ اور سات پارچے کا خلعت مع جیغہ و سرپیچ و مالائے مروارید ملتا رہا۔

مجادلہ اہل کلکتہ کلکتہ کے قیام میں کچھ لوگوں نے مرزا غالب کے کلام پر اعتراضات کئے اور اپنے اعتراضوں پر قتیل کا قول سنداً پیش کیا۔ مگر مرزا غالب ہندوستان کے فارسی گو شاعروں سے خسرو کے سوا کسی کو نہیں مانتے تھے۔ قتیل کا نام سن کر بھوں چڑھائی اور کہا کہ میں دلوالی کھتری کے قول کو نہیں مانتا۔ اہل ہند میں سوائے خسرو کے کوئی مسلم الثبوت نہیں۔ میاں فیضی کی بھی کہیں کہیں ٹھیک نکل جاتی ہے اور اپنے کلام کی سند میں اہل زبان کے اقوال پیش کئے۔ اس پر معترضین میں زیادہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ اگرچہ قتیل کے طرفدار بھی کلکتہ میں بہت تھے مگر چونکہ مرزا غالب اعتراض اور مخالفت سے عاجز ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے گھبرا دینے کو ایک معترض بھی کافی تھا۔ انہوں نے تنگ آکر ایک مثنوی موسوم بہ باد مخالف لکھی۔ جس میں اپنی غریب الوطنی اور اہل کلکتہ کی نامہربانی ان کے اعتراضات اپنے جوابات مع اقوال اہل زبان نہایت عمدگی سے بیان کئے۔

قیام لکھنو:۔ مرزا غالب نے دلی سے کلکتے جانے کا ارادہ کیا تو راستے میں ٹھیرنے کا قصد نہ تھا۔ مگر چونکہ لکھنو کے بعض ذی اقتدار لوگ مدت سے چاہتے تھے کہ غالب ایک بار لکھنو آئیں۔ اس لئے کانپور پہنچ کر انہیں خیال آیا کہ لکھنو بھی دیکھتے چلیئے۔

اہل لکھنو نے ان کی عمدہ طور پر مدارات کی۔ اور روشن الدولہ کے ہاں بعنوان شائستہ ان کی ایک تقریب قرار پائی غالب سے اس پریشانی کے عالم میں قصیدہ تو سرانجام نہ ہو سکا تھا۔ البتہ ایک مدحیہ نثر جو ان کے مسودات میں موجود ہے نائب السلطنت روشن الدولہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے لکھی۔ لیکن غالب نے ملاقات سے پہلے دو شرطیں ایسی پیش کیں جو منظور نہ ہوئیں۔ ایک یہ کہ نائب میری تعظیم دیں۔ دوسرے نذر سے مجھے معاف رکھیں۔ چنانچہ غالب بغیر اس کے کہ روشن الدولہ سے ملیں اور نثر پیش کریں کلکتہ روانہ ہو گئے۔

لطیفہ:۔ دلی میں رتھ کو بعض مؤنث کہتے ہیں اور بعض مذکر۔ کسی نے غالب سے پوچھا کہ حضرت رتھ مذکر ہے یا مؤنث؟ آپ نے کہا بھیا جب رتھ میں عورتیں بیٹھی ہوں تو مؤنث سمجھو اور جب مرد بیٹھے ہوں تو مذکر۔

سرکاری ملازمت سے انکار:۔ دہلی کالج جب نئے اصول پر قائم ہوا تو مسٹر ٹامسن سکریٹری گورنمنٹ ہند مدرسین کے انتخاب کیلئے دہلی بھیجے گئے اور چاہا کہ جس طرح سو روپیہ ماہوار کا ایک مدرس عربی کا مقرر ہے اسی طرح ایک فارسی کا بھی مقرر کیا جائے۔ لوگوں نے غالب مومن خاں وغیرہ کا نام پیش کیا۔ سب سے پہلے غالب کو بلایا گیا۔ غالب پالکی میں سوار ہو کر صاحب موصوف کے ڈیرے پر پہنچے۔ صاحب کو اطلاع ہوئی۔ انہوں نے فوراً بلا لیا لیکن غالب پالکی سے اتر کر اس انتظار میں ٹھیرے رہے کہ دستور کے موافق صاحب لینے آئینگے۔ جب صاحب کو وجہ معلوم ہوئی وہ خود باہر چلے آئے اور کہا کہ جب آپ دربار گورنری میں تشریف لائینگے آپ کا اسی طرح استقبال کیا جائے گا۔ لیکن اس وقت آپ نوکری کی غرض سے آئے ہیں۔ غالب نے کہا گورنمنٹ کی نوکری کا ارادہ اس لئے کیا تھا کہ اعزاز کچھ زیادہ ہو نہ اس لئے کہ موجودہ اعزاز میں بھی فرق آجائے۔ صاحب نے کہا ہم قاعدہ سے مجبور ہیں۔ غالب نے کہا مجھے اس خدمت سے معاف رکھا جائے۔

قید ہونے کا واقعہ:۔ غالب کو شطرنج اور چوسر سے بے حد دلچسپی تھی۔ اس چوسر کی بدولت ۱۲۶۴ھ میں غالب پر ایک ناگوار واقعہ گزرا مجسٹریٹ ناواقف تھا۔ کوتوال مخالف۔ کوتوال کی اس مخالفانہ سعی نے ۶ ماہ کی قید کرادی۔ قید کے زمانہ میں غالب کو ہر طرح کی آزادی رہی۔ کھانا کپڑا اور تمام ضروریات حسب دلخواہ گھر سے پہونچتی تھیں۔ صرف بطور نظر بندوں کے جیل خانے کے ایک علحدہ کمرے میں رکھے گئے تھے۔ ان کے ایک دوست نے اپیل کی اور اپنی

کاوشوں اور کوششوں کے نتیجے میں (۳) ماہ کی قید منسوخ کروادی یہ واقعہ غالب پر بہت شاق گزرا۔ چونکہ شہر کے شرفاء و اعیان کے ساتھ کبھی اس قسم کا سلوک نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے اس کو وہ بڑی بے آبروئی سمجھتے تھے۔ انہوں اس واقعہ کو ایک فارسی خط میں لکھا ہے۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ میں ہر کام کو خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں اور خدا سے لڑا نہیں جاتا۔ جو کچھ گزرا اس کے ننگ سے آزاد اور جو کچھ گزرنے والا ہے۔ اس پر راضی ہوں۔ مگر آرزو کرنا آئین عبودیت کے خلاف ہے۔ میری آرزو ہے کہ اب دنیا میں نہ رہوں اور اگر رہوں بھی تو ہندوستان میں نہیں۔ روم، مصر، ایران، بغداد یہ بھی جانے دو خود کعبہ آزاد: ن کی جائے پناہ ہے۔

لطیفہ:۔ جب مرزا قید سے چھوٹ کر آئے تو اپنے دوست میاں کالے کے ہاں ٹھیرے۔ کسی نے آکر قید سے چھوٹنے کی مبارکباد دی۔ غالب نے کہا کون بھڑوا قید سے چھوٹا ہے۔ پہلے گورے کی قید میں تھے۔ اب کالے کی قید میں ہوں۔ ۱۲۶۶ھ میں مرحوم ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ نے غالب کو خطاب نجم الدولہ دبیرالملک نظام جنگ اور چھ پارچے کا خلعت مع تین رقوم جواہر یعنی جیغہ اور سرپیچ و حمائل مروارید دربار عام میں مرحمت فرمایا۔ خاندان تیموری کی تاریخ نویسی کی خدمت پر بمشاہرہ پچاس روپے ماہوار کے مامور کیا۔ اور یہ قرار پایا کہ احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں مرحوم مختلف تاریخوں میں سے مضامین و انتخاب کر کے مرزا صاحب کے حوالہ کیا کریں۔ اور غالب ان مطالب کو اپنی طرز خاص کی فارسی نثر میں بیان کیا کریں۔

۱۲۷۱ھ میں جب کہ شیخ ابراہیم ذوق کا انتقال ہو گیا تو بادشاہ کے اشعار کی اصلاح بھی غالب سے متعلق ہو گئی۔ ایک روز غالب دیوان عام میں بیٹھے ہوئے تھے۔ چوبدار نے آکر کہا کہ حضور غزلیں مانگ رہے ہیں۔ غالب نے اپنے آدمی سے کہا پالکی میں کچھ کاغذات رومال میں بندھے رکھے ہیں لے آؤ۔ آٹھ نو پرچے تھے جن پر ایک ایک دو دو مصرعے لکھے ہوئے تھے۔ اسی وقت مصرعوں پر غزلیں لکھنی شروع کیں۔ وہیں بیٹھے بیٹھے آٹھ یا نو غزلیں تمام و کمال لکھ کر چوبدار کے حوالہ کیں۔

بدیہہ گوئی:۔ کلکتے کی ایک مجلس میں جہاں غالب بھی موجود تھے شعرا کا ذکر ہوا۔ اثنائے گفتگو ایک صاحب نے فیضی کی بہت تعریف کی غالب نے کہا فیضی لوگ جیسا سمجھتے ہیں ویسا نہیں ہے۔ اس پر بات بڑھی اس شخص نے کہا فیضی جب پہلی بار اکبر کے روبرو گیا اس نے ڈھائی سو شعر کا قصیدہ اسی وقت ارتجالاً کہہ کر پڑھا تھا۔ غالب نے کہا اب بھی اللہ کے بندے دو چار سو نہیں تو دو چار اشعار ہر موقع پر فی البدیہہ کہہ سکتے ہیں۔ تم طلبہ نے ایک چھوٹی ڈلی پیش کی اور درخواست کی کہ اس پر کچھ ارشاد ہو۔ غالب نے ۱۱ شعر کا ایک قصیدہ اسی وقت موزوں کر کے پڑھ دیا۔ جو ان کے دیوان ریختہ میں موجود ہے جس کا پہلا شعر ہے ؎

ہے جو صاحب کے کف دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے

اولاد:۔ غالب کے ابتدا میں سات بچے ہوئے لیکن کوئی زندہ نہ رہا۔ غدر سے پہلے ان کی بی بی کے بھانجے زین العابدین خاں عارف کا جب انتقال ہوا تو ان کے دو لڑکوں "باقر علی خاں" و "حسین علی خاں" کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ افسوس ہے کہ دونوں بھی غالب کی وفات کے بعد تھوڑے عرصے میں فوت ہو گئے۔

عارف سے غالب کو حد درجہ تعلق تھا۔ ایک قرابت کے سبب سے۔ اور زیادہ اس وجہ سے کہ وہ نہایت خوش فکر اور صحیح یاب طبیعت رکھتے تھے۔ اس لئے جب وہ جوان عمری میں فوت ہو گئے تو غالب اور ان کی بی بی پر سخت صدمہ گزرا۔ غالب نے ان کی وفات پر ایک غزل بطور نوحہ لکھی ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب! قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

ہاں اے فلک پیر جواں تھا ابھی عارف
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

تم ماہ شب چار دہم تھے مرے گھر کے
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

نادان ہو جو کہتے ہو کیوں جیتے ہو غالب
قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور

غدر:۔ فتنہ اٹھا اور حالات نے نہایت ہی وحشتناک صورت اختیار کر لی۔ مہاراجہ پٹیالہ کی جانب سے حکیم محمود خاں مرحوم۔ اور ان کے ہمسایوں کے مکانوں پر پہرہ بٹھا دیا گیا تھا جس میں سے ایک غالب بھی تھے۔ اس لئے غالب فتح مند سپاہیوں کی لوٹ کھسوٹ سے محفوظ رہے۔ پھر بھی ان کو طرح طرح کی تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ مرزا غالب کے چھوٹے بھائی مرزا یوسف خاں جو تیس برس کی عمر میں دیوانے ہو گئے تھے اور آخر دم تک اسی حالت میں رہے۔ ان کا مکان غالب کے مکان سے قریب ہی تھا جب دہلی فتح ہو گئی۔ اور راستے بند ہو گئے تو غالب اپنے بھائی کی طرف سے سخت پریشان رہنے لگے۔ بھائی کے کھانے پینے رہنے سہنے مرنے جینے کی کوئی خبر نہ تھی۔ ایک روز خبر ملی کہ مرزا یوسف کے گھر میں بھی کچھ سپاہی گھسے اور جو کچھ تھا سب لوٹ لے گئے۔ چند روز بعد پھر اطلاع ملی کہ پانچ دن تپ میں مبتلا رہ کر آج آدھی رات گزرے مرزا یوسف کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت کفن کیلئے بازار میں کپڑا مل سکتا تھا نہ غسال نہ گورکن نہ شہر سے قبرستان تک جانا ممکن تھا۔ مگر غالب کے ہمسایوں نے ان کی بڑی مدد کی پٹیالہ فوج کے ایک سپاہی کے گھر سے دو دھلی ہوئی چادریں لیکر مرزا یوسف کے مکان پر پہنچے اور بعد تجہیز و تکفین مسجد کے صحن میں جو مکان سے بالکل قریب تھی دفن کیا۔ غالب نے اپنے بھائی کی تاریخ وفات اس طرح لکھی ؎

ز سال مرگ ستم دیدہ میرزا یوسف
کہ گرز لیستے بجہاں در ز خویش بیگانہ
یکے در انجمن از من ہمی پژوہش کرد
ہم کشیدم آہ و گفتم دریغ دیوانہ

۱۲۷۴ھ

اس میں لفظ آپ کا ترجمہ دمبدم دلی از چیونٹے کیا گیا ہے۔

ایک روز کچھ گورے غالب کے مکان میں بھی گھس آئے لیکن گھر کے اسباب کو بالکل نہیں چھیڑا۔ غالب اور ان کے دونوں بچوں اور نوکروں کو مع چند ہمسایوں کے کرنل برون کے روبرو پیش کیا۔ برون نے نہایت نرمی اور انسانیت سے حال دریافت کیا۔

لطیفہ:۔ غالب جب کرنل برون کے روبرو گئے تو ان کے سر پر کلاہ پاپاخ تھی۔ اس نے غالب کی نئی وضع دیکھ کر دریافت کیا؟ ول تم مسلمان؟۔ غالب نے کہا! آدھا۔ کرنل نے کہا اس کا کیا مطلب۔ غالب نے کہا شراب پیتا ہوں سور نہیں کھاتا۔ کرنل یہ سنکر ہنسنے لگا۔ پھر غالب نے وزیر ہند کی چٹھی جو ملکہ معظمہ کے قصیدہ کی رسید اور جواب میں آئی تھی دکھائی۔ کرنل نے کہا تم سرکار کی فتح کے بعد پہاڑی پر کیوں حاضر نہیں ہوئے۔ مرزا غالب نے کہا میں چار کہاروں کا افسر ہوں وہ چاروں مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے میں کیونکر حاضر ہوتا۔

غالب کی معاش کے صرف دو ذریعے تھے۔ سرکاری پنشن اور قلعہ کی تنخواہ سو یہ دونوں مسدود ہو گئے تھے اس کے سوا گھر میں جو کچھ بی بی کا زیور تھا۔ جب شہر لٹنے لگا تو دوسری جگہ دفن کر دیا گیا تھا اس کو بھی فتح مند سپاہ نے کھود کر نکال لیا۔ مگر غالب نے اس تنگی اور عسرت کے زمانے میں بھی اپنے متعدد نوکروں میں سے کسی کو جواب نہیں دیا۔ جو حالت ان پر خوشی و ناخوشی گزری اس میں نوکر بھی برابر شریک رہے۔ اس کے علاوہ غالب جن لوگوں کے ساتھ امن کے زمانے میں سلوک کیا کرتے تھے وہ اس زمانے میں بھی غالب کو مجبور کیا کرتے اور چار و ناچار غالب کو ان کی بھی خبر لینی پڑتی۔

غالب لکھتے ہیں اس ناداری کے زمانے میں جس قدر کپڑا اوڑھنا بچھونا گھر میں تھا سب بیچ بیچ کر کھایا گیا۔ گویا اور لوگ روٹی کھاتے ہیں اور ہم کپڑا۔ ۔ غدر کے بعد دو سال تک غالب کا یہی حال رہا۔ دو برس بعد نواب یوسف علیخاں مرحوم رئیس رام پور نے سو روپیہ ماہوار ہمیشہ کے لئے مقرر کر دیا۔ جو غالب کو آخر دم تک ملتا رہا۔ تین برس بعد جب غالب ہر ایک الزام سے بری ثابت ہوئے تو سرکاری پنشن بھی جاری ہو گئی۔

عربی استعداد:۔ غالب نے عربی میں صرف و نحو کے سوا استاد سے کچھ نہیں پڑھا لیکن انہوں نے عربی الفاظ کو اپنی اردو اور فارسی شاعری میں اس سلیقہ کے ساتھ استعمال کیا ہے جس طرح ایک کامل فاضل کو کرنا چاہئے۔

فارسی دانی:۔ فارسی میں غالب کو اس قدر عبور تھا کہ خود ایران کے مستند اہل زبان شعراء کو اس قدر عبور نہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ غالب کو فارسی داں ماحول ملا لیکن پھر بھی ہندوستان میں جہاں کی عام زبان اردو ہے۔ رہ کر فارسی میں اس قدر کمال حاصل کرنا قابل فخر ہے۔

علم نجوم سے غالب کو کافی واقفیت تھی۔ علم تصوف سے بھی ان کو خاص لگاؤ تھا۔ حقائق اور معارف کی کتابیں اور رسالے کثرت سے دیکھا کرتے تھے۔

خط و شعر خوانی:۔ غالب کا خط نستعلیق تھا۔ باوجود خوشخطی کے نہایت زود نویس اور تیز دست تھے۔ شعر پڑھنے کا انداز بھی موثر اور دلکش تھا۔ ان کے طرز میں ایک خاص کیفیت تھی۔

وسعت اخلاق:۔ غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے ہر ایک شخص

سے ہر ایک سے ملنا جانا نہایت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے دوستوں سے ایک خاص انسیت تھی۔ ان کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے غمگین رہتے تھے۔ ان کے دوست بہ کثرت زندہ تھے نہ صرف دلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے خطوط کے جواب میں صرف ہوتا تھا بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا طرح طرح کی فرمائشیں ان کے بعض مخلص اور مخلص دوست کرتے رہتے تھے اور غالب کے لئے ان کا تکمیل فرض تھا۔ مروت اور لحاظ ان کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔ باوجودیکہ آخر عمر میں اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے بایں ہمہ کبھی کسی کی غزل یا قصیدہ واپس نہیں کیا۔

لطیفہ:۔ ایک دفعہ مرزا تفتہ نے لکھا۔ آپ نے بسبب ذوق سخن اصلاح اشعار منظور فرمائی ہے۔ غالب نے جواب دیا لاحول ولا قوۃ کس ملعون نے بسبب ذوق اشعار کی اصلاح منظور رکھی ہے اگر میں اصلاح سے بیزار نہیں تو میرا خدا مجھ سے بیزار میں نے تو قہر درویش بجان درویش لکھا تھا۔ جیسے اچھی جورو بڑے خاوند کے ساتھ مرنا بھرنا اختیار کرتی ہے۔ میرا تمہارے ساتھ وہ معاملہ ہے۔

لطیفہ:۔ غالب اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکا احباب کی خدمت بجا لایا۔ اوراق اشعار لئے لئے دیکھتا اور اصلاح دیتا۔ اب آنکھ سے اچھی طرح سوجھے نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔ شاہ شرف علی بو علی قلندر کو بسبب کبر سن خدا نے فرض اور پیغمبر نے سنت معاف کر دی تھی۔ میں متوقع ہوں کہ میرے دوست بھی اصلاح اشعار کی خدمت سے مجھے معاف کر دینگے۔

یادداشت:۔ پچھلے صفحوں میں غالب کے حافظہ کا ذکر کیا جا چکا ہے اور بتلایا جا چکا ہے کہ غالب نے کبھی کوئی کتاب نہیں خریدی۔ ہمیشہ کرایہ یا مانگے کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے لیکن جو کام کی باتیں ہوتیں وہ ان کے دل پر نقش ہو جاتی تھیں۔ فکر اشعار کا طریقہ تھا کہ رات کو عالم سرخوشی میں فکر کیا کرتے تھے۔ اور جب کوئی شعر سرانجام ہوتا کمربند میں ایک گرہ لگا لیتے۔ اسی طرح آٹھ دس گرہ لگا کر سو رہتے تھے۔ اور دوسرے دن صرف یادداشت سے سوچ کر تمام اشعار قلمبند کر لیتے تھے۔

ظرافت:۔ غالب کی تحریر نظم و نثر ظرافت سے معمور ہے اور اسی لئے لوگ ان سے ملنے اور ان کی باتیں سننے کے مشتاق رہتے تھے۔ وہ بہت کم بولتے تھے مگر جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا تھا وہ لطف سے خالی نہ ہوتا۔ مولانا حالی لکھتے ہیں کہ ان کو حیوان ناطق کی بجائے حیوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔

لطیفہ:۔ ایک دفعہ غالب ختم رمضان پر جب قلعے میں گئے تو بادشاہ نے دریافت فرمایا۔ غالب تم نے کتنے روزے رکھے ہیں غالب نے جواب دیا۔ پیر و مرشد ایک نہیں رکھا۔

لطیفہ:۔ ایک مجلس میں جہاں شیخ ابراہیم ذوق بھی موجود تھے

انھوں نے سودا کو میر پر ترجیح دی غالب نے کہا میں تم کو میری سمجھتا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ آپ سودائی ہیں۔

لطیفہ:- رمضان کے مہینے میں غالب اپنے ایک دوست کے ساتھ چوسر کھیل رہے تھے۔ اس وقت مولانا آزردہ پہنچ گئے اور چوسر کھیلتے دیکھ کر فرمایا۔ ہم نے حدیث میں پڑھا تھا کہ رمضان میں شیطان مقید رہتا ہے مگر آج اس حدیث کی صحت میں تردد پیدا ہو گیا۔ غالب نے کہا قبلہ حدیث بالکل صحیح ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ جگہ جہاں شیطان مقید رہتا ہے وہ یہی کوٹھری ہے۔

خودداری:- باوجودیکہ غالب کی آمدنی خرچ کے اعتبار سے بہت کم تھی مگر خودداری اور حفظ وضع کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا شہر کے امراء و عمائد سے برابر کی ملاقات تھی۔ جو شخص ان کے مکان پر آتا وہ ان کے مکان پر ضرور جاتے۔ ایک روز ایک ان کے ایک دوست جو گھوڑے پر سوار ہو کر غالب کے مکان پر سے بغیر ملے نکل گئے۔ غالب کو جیسے ہی معلوم ہوا انھوں نے ایک پرچہ لکھا۔ آج مجھے بے حد ندامت ہوئی شرم کے مارے زمین میں گڑا جاتا ہوں۔ اس سے زیادہ اور کیا نالائقی ہو سکتی ہے کہ آپ کبھی کبھی تو اس طرف سے گزریں اور میں سلام کو حاضر نہ ہوؤں۔ جب یہ چٹھی ان صاحب کو ملی تو بہت شرمندہ ہوئے اور اسی وقت غالب سے آ کر ملے۔

اسلام غالب کی نظر میں:-

غالب اسلام کی حقیقت پر پختہ یقین رکھتے تھے اور توحید وجودی کو اسلام کا اصل مقصد سمجھتے تھے۔ توحید وجودی ان کی شاعری کا عنصر ہے۔ انھوں نے عبادات اور فرائض و واجبات میں سے صرف دو چیزیں لے لی تھیں۔ ایک تو توحید وجودی۔ دوسرے نبی کی محبت اور اسی کو وہ وسیلۂ نجات سمجھتے تھے جس طرح اکثر حکمائے اسلام نے نعیم جسمانی سے انکار کیا ہے۔ غالب بھی اس کے قائل نہ تھے۔ چنانچہ انھوں نے اس خیال کو اپنے شاعرانہ انداز میں متعدد جگہ ظاہر کیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

ناقدردانی کی شکایت:-

ایک روز غالب قلعہ سے سیدھے اپنے ایک دوست کے ہاں آئے اور کہنے لگے کہ آج حضور نے ہماری بڑی قدر دانی فرمائی عید کی مبارکباد میں ایک قصیدہ لکھ کر لے گیا تھا۔ جب پڑھ چکا تو ارشاد ہوا کہ مرزا تم پڑھتے خوب ہو۔ غالب دیر تک اپنے دوست سے زمانے کی ناقدری پر افسوس کرتے رہے۔

غالب کو مرثیہ گوئی سے قطعی دلچسپی نہ تھی۔ ایک بار فرمائش ہوئی کہ سید الشہدا کا مرثیہ لکھیں حکم کی تعمیل کیلئے مرثیہ لکھنے بیٹھ گئے اور مشکل تمام مسدس کے تین بند لکھے اور فرمایا کہ یہ تین بند صرف امتثال امر کیلئے لکھے ہیں ورنہ میں اس میدان کا مرد نہیں۔

ہاں اے نفس باد سحر شعلہ فشاں ہو　　اے دجلۂ خوں چشم ملائک سے رواں ہو
اے زمزمۂ قم لب عیسیٰ پہ فغاں ہو　　اے ماتمیان شہ مظلوم کہاں ہو

بگڑی ہے بہت بات بنائے نہیں بنتی
اب گھر کو بغیر آگ لگائے نہیں بنتی

مولوی عبد القادر رامپوری نے جو نہایت ظریف الطبع انسان تھے مرزا غالب سے کسی موقع پر کہا کہ آپ کا ایک اردو شعر سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اسی وقت خود دو مصرعے موزوں کر کے پڑھ دئے۔

پہلے تو روغن بھینس کے انڈے سے نکال
پھر دوائیں جتنی ہے کل بھینس کے انڈے سے نکال

غالب یہ سن کر بہت حیران ہوئے۔ اور کہا کہ جناب یہ شعر میں نے آپ ہی کے دیوان میں دیکھا ہے۔ اگر دیوان موجود ہو تو دکھا دوں۔ گویا عبد القادر غالب کو یہ جتانا چاہتے تھے کہ آپ کے دیوان میں اس قسم کے شعر ہوتے ہیں۔

غالب نے اس قسم کے نکتہ چینوں پر جا بجا اشارہ کیا ہے۔ جس میں سے ایک اردو شعر ہے۔

نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

ڈاکٹر سر محمد اقبال

زندگی:- پہاڑی چشمے نے فلک بوس چوٹیوں پر شاہین بچے کی طرح پرورش پائی برفستان کی پریوں نے دودھ پلایا اور لعل و جواہر کھیلنے کو دئے عنفوان شباب میں اسکی بیتابی فطرت نے وسیع تر دنیا تلاش کی اور وہ ہنستا کھیلتا اچھلتا کودتا۔ گاتا گنگناتا گرتا پڑتا اور ہنستا ہنساتا میدانوں میں جا پہنچا۔ اب وہ آہستہ خرام تھا دل میں گہرائی اور دماغ میں غور و فکر کا مادہ پیدا ہو گیا تھا لیکن طفلی کی بے چینی اور تڑپ اب بھی موجود تھی وہ بہرہ ہو چکی تھی لیکن منزل بادلوں کے پردوں میں چھپا ہوا تھا اسے منزل کی خبر نہ تھی لیکن ناکامی کے خیال سے مایوس نہ ہوتا تھا اور سوچتا غور کرتا حسین و جمیل موجوں سے بن کھیلیاں اور سرگوشیاں کرتا۔

تیز ترک گامزن منزل ما دور نیست" الاپتا چلا جا رہا تھا۔ یکایک زندگی کا ساحل نظر آیا وہ ایک والہانہ انداز سے بڑھا اور "عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا" کا نعرہ مار کر ہم آغوش ہوا اور خود بھی سمندر بن گیا۔ اسکی زندگی ایک مسلسل امید تھی اور اس کا مقصد مردوں کا جلانا تھا۔ مضراب حیات اس کے ارباب امید کو چھیڑتی اور اس کے نغمے بانگ درا اور ضرب کلیم بن کر خفتہ کے ناتواں کو بیدار کرتے زبور عجم بن کر وجد اور محویت طاری کرتے بال جبریل بن کر مسافر کے سر پر سایہ افگن ہوتے اور خودی و بے خودی کے اسرار اور رموز آشکار کر کے حیات جاوید کو پیغام دیتے۔

برفستانی پریوں کے آغوش سے نکلا تو شیداؤں کے دامن لعل و جواہر سے بھرے میدان میں پہنچا۔ تو امید کی کھیتیاں سرسبز کیں۔ اور افسردہ دلوں کو حیات تازہ بخشی۔ اور اپنے بحر بیکراں سے موتی رولنے کی دعوت دے رہا کہ زندگی نام ہے زندہ رہنے اور زندہ رکھنے کا

شاعری:- نغمہ سنجان چمن پردوں میں سر ڈالے کسی گہرے سوچ میں ڈوبے بیٹھے تھے۔ گرم گرم ہوائیں افسردگی و پژمردگی کے طمانچے مار رہی تھیں۔ اور دوشیزہ بہار یاس و ناامیدی کے آنسو بہا رہی تھی یکایک کسی نامعلوم دنیا کے ایک شیریں نوا بلبل ہزار داستاں نے اس اجڑے گلستان میں نغمہ سرائی شروع کی۔ اس کے مسیحا النفس ترانوں کو سن کر زمین نے سانس لی اور نسیم صبح نے جھرجھری سی لی افسردہ کلیوں نے منہ کھولے اور پھولوں نے مسکرانا شروع کیا۔ باغبانوں نے انگڑائیاں لیں۔ اٹھے اور گلشن کو مرجھایا ہوا دیکھ کر پانی کے بجائے آنکھوں سے آب حیات برسایا بہار مسکرائی اور دنیا ہنسنے لگی۔ زندگی نے دوبارہ جنم لیا شاعروں نے نظمیں لکھیں مصوروں نے تصویریں بنائیں۔ اور مغنیوں نے وجد آفریں نغمے گائے۔ دن عیش و طرب میں گزر اور شام ہوئی۔ اور اس شیریں نوا بلبل کو نہ جانے کیا یاد آیا اور کیا یاد آیا۔ اب اس کے نغمات طرب انگیز نہ تھے۔ ان میں درد تھا بے چینی تھی۔ اور اضطراب ایسا جیسے پپیہے کی پی کہاں میں مظلوم کی آواز مجبور کی نیند میں اس نے چمن کو الوداع کہا۔ شاعر کی آنکھوں سے آنسو بہے مصور کے ہاتھ سے قلم چھوٹ گیا اور مغنی نے رباب پٹک دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وسلم ضیائی بی۔ اے

غالب کے ایک شعر کی تشریح

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح ◆ کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کسی چیز کی جب چھان بین اور دیکھ بھال کیجاتی ہے تو پہلے اُسے ناپ تول کر لمبائی چوڑائی کی جانچ کیجاتی ہے۔ اس جانچ پڑتال میں اگر وہ چیز ٹھیک اُترے تو سمجھ لیجئے ٹھیک ہے لہٰذا جب ہم نے اس شعر کو کاٹ چھانٹ کر اور تحت اللفظی میں پڑھ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وزن کی حد تک اور معیار شعر پر ٹھیک اترتا ہے۔ کمی کسی چیز کی نہیں۔ آگے اب وہ تشریح تو لکھے ہاتھوں اس کو بھی کر ہی ڈالیں۔ کیا یاد کریں گے ناظرین بھی کہ کسی پڑھے لکھے آدمی سے پالا پڑا تھا۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ وہ علم ہی کس کام کا جس سے دوسروں کو فائدہ نہ پہنچے تو بس چل خامہ بسم اللہ اب۔

چچا غالب کے اشعار میں معنی کے پہلو بہت سارے ہوتے ہیں۔ یہ کیا تجربہ ہے اور اسے گرہ میں باندھ رکھئے تاکہ وقت ضرورت سند رہے اور کام آوے۔ اور پھر ایک آدمی کا اپنا اپنا عقیدہ ہے کہ وہ مختلف مطالب اور معنی اپنے مقصد کے کھینچ تان کر نکال لیتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب پروفیسر ڈاکٹر رشید احمد صاحب صدیقی۔ ملا رموزی۔ ایم اسلم وغیرہ جو معنے اس شعر میں سے کرید کر نکالیں گے وہ تو آپ کا جس دن دل چاہے انہیں خط لکھ کر دریافت کر لیجئے لیکن اگر آپ کو عام فہم اور سلیس تشریحات سے دلچسپی ہے تو اس مضمون کو پڑھئے۔ ورنہ یہیں بند کر دیجئے چلئے جھگڑا مٹا۔

ہاں صاحب تو حضرت قبلۂ عالم اردو داں حضرات کا مقصد مصرعہ اولیٰ سے صرف دوستوں کی طرف اشارہ کرنا اور ان کی اقسام پر بحث کرنا تھا۔ بات میں بات نکل آئی ہے اس لئے کہنا پڑتا ہے عموماً دوست دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو بے غرض۔ دوسرے غرض مند۔ اگر ہماری سنئے تو ہم علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ کھڑے گھاٹ کہینگے کہ دوستی بے مطلب ہو نہیں سکتی۔ اس کے بڑھ کر اور کیا غرض ہوگی کہ آپ کسی کے دوست ہیں تو اس کا بھی آپ کی طرف مائل ہو دوستی ہونا ضروری ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ دوستی کے سارے لوازمات کا بھی ہونا ضروری ہے۔ مثلاً فرض کیا کہ آپ کسی کے دوست ہیں تو جب آپ کسی دوست کے ہاں تشریف لے جائیں گے تو اگر زیادہ نہیں تو کم از کم یہ توقع تو رکھیں گے ہی کہ وہ آپ کی پان سگریٹ سے تواضع کرے اور اگر دوستی ذرا گہرے قسم کی واقع ہوئی ہے تو پھر جائیے اور کھانے کی نوبت بھی آنا از حد ضروری ہوا۔ یوں تو کہا جاتا ہے کہ انسان کی قسمت میں جو جو دانہ اناج کا اور جو جو قطرہ پانی کا بدا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نام کی مُہر لگ چکی ہے مگر پھر بھی کھانوں کے دانے طوں کے پانی کے قطروں پر سلسلے کی زنجیر کی کڑیوں کی طرح ان مہروں کے لئے بھی کسی رکھتے اور ناسے کی ضرورت ہوتی ہی ہے اور شاید اللہ میاں نے انہی دانوں اور قطروں پر مہریں بھی لگائی ہیں۔ جو یا تو اپنے ہی گھر میں ہوں یا کسی عزیز اور رشتہ دار کے گھر میں ہوں یا دوست کے گھر میں ہوں یا پھر کسی ہوٹل یا سرائے یا اسٹیشن پر گوشت روٹی بیچنے والے کے باورچی خانہ میں ہوں۔ کیونکہ یہی وہ جگہ ہو سکتی ہے جہاں پر عام طور سے ایک آدمی جاکر کچھ کھا پی سکتا ہے۔ ورنہ وہ اپنے لئے بہادر یا بیرسٹر یا منصف ہو کا اور مشہور دیت نے ہمیں اسپتال کبھی کھانے پر نہ بلایا۔ معاف کیجئے ہم کہاں ... بات ایسی ہے کہ ہوا یوں جنگ کا ہول اور مشین گنوں کے ڈر کے مارے خیالات کسی ایک جگہ نہیں رہتے اس لئے ہمارے خیالات بھی بھٹک گئے کہاں غالب کا شعر کہاں باورچی خانہ بس انتہا ہوگئی۔ یہ جنگ اور نہ ہوتے ہمارے خیالات اس قدر پریشان اور پراگندہ۔ جی تو عرض کرنیکا مطلب یہ تھا کہ دوست دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مطلبی اور دوسرے غیر مطلبی۔ جتنے غیر مطلبی ہوتے ہیں وہ تو کھرے گھاٹ دوڑ.. کرنے والے ہوتے ہیں یعنی بشر ہم کو یہ بات پسند ہے اور اس بات سے ہم ناراض ہیں مانتے ہو مانو ورنہ جاؤ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ۔ ہمارا راستہ یہ رہا اور تمہارا وہ۔ تو جناب ہماری تو دعا یہ ہیکہ ایسے لٹھ مار خاں اور جھٹ خفا خاں دوست سے خدا بچائے بھلا کیا فائدہ ہوا۔ مولانا اپنی ہی اکڑ میں رہتے ہیں۔ جی ہاں اینٹ کی طرح سر پر دے مارتے ہیں۔ جی جناب ہم کسی کے دبیل نہیں اور نہ کسی کا دیا کھاتے ہیں۔ جو کسی کی گرم سرد سنیں۔ ہم تو اللہ لگتی کہتے ہیں۔ دیکھا آپ نے بے غرض دوستی کو گویا دوستی کیا ہے۔ آؤ سے کی اجارہ داری اچھا فاسا کر ان الله حفیظ .....

اب آیئے غرض مند دوستی پر۔ تو جناب! غرض مند دوستی کا مطلب یہ ہے کہ آپ سے دوستی اس لئے کی جائے کہ کچھ غرض پوری ہو۔ عام طور پر عوام الناس شاید اس دوستی کو برا سمجھیں۔ اور سچ پوچھئے تو سطحی النظری میں برا سمجھنے کی چیز بھی ہے لیکن چشم بینا رکھنے والے۔ اور عاقلاں را اشارہ کافی است والے معاملے یہیں پر پورے ہوتے ہیں۔ غور کیجئے کیا بچوں کی محبت اپنے والدین سے بے غرض ہے۔ حالانکہ بچوں کو دنیا میں اگر کسی سے سچی محبت ہو سکتی ہے تو وہ والدین ہیں۔ دنیا میں بچے کا بہترین دوست مربی اور بہی خواہ ہو سکتا ہے تو والدین۔ مگر یہاں پر بھی مطلب لگا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو اردو کی پہلی کتاب پہلا سبق دیکھی۔ ماں نے بچے کو گود میں ... لئے ہے باپ حضر پل رہا ہے آگے یاد کرو نیچے اور معنی۔ مگر یہاں پر بھی مطلب لگا ہوا ہے۔

آمدم بر سر مطلب۔ جوان آدمی کو دنیا میں سب سے پیاری چیز بیوی ہے اس کی سند چچا غالب کے ایک لطیفے سے مل جاتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت کہیں تشریف لے جارہے تھے کسی نے آپ کو ماں کی گالی دی۔ ساتھیوں کو غصہ آنے لگا۔ اور کہنے لگے عجیب آدمی ہو۔ وہ آپ کو ماں کی گالی دے رہا ہے اور آپ ہنس رہے ہیں۔ تو غالب صاحب نے اطمینان سے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ بھائی میں اس شخص پر کیا بگڑوں اسکو تو گالی دینے کی تمک تمیز نہیں۔ گالی دینا بھی تو ایک فن ہے۔ فن داں اگر گالی دیتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے۔ گالی کے تین مدارج ہیں۔ بچوں کو ماں پیاری ہوتی ہے۔ اگر کسی بچے کو ماں کی گالی دیجائے تو وہ اپنے سے باہر ہو جائے گا۔ جوان آدمی کو دنیا میں سب سے پیاری چیز بیوی ہے۔ اُسے بیوی کی گالی دو تو وہ بگڑ اٹھے گا۔ بڈھے کیلئے بیٹی دنیا کی سب سے بڑھ کر عزیز چیز ہے اب آگے جانے دیجئے ہمیں تو اپنے کہنے کی سند کی ضرورت تھی لہٰذا ہم نے ثابت کردیا کہ جوان آدمی کو بیوی پیاری ہوتی ہے۔ اب سے اجازت آگے بڑھے چلنے کی۔ اب ذرا ان کی دوستی محبت چاہت اور عشق کی داستان بھی سن لیجئے اور غور کا مقام ذرا کچھ سوچئے۔ دو ہستیاں جو ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں علیحدہ بڑھیں اور علیحدہ پلیں جب ان کو قاضی جی من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی کر کے بندھن میں کانٹھ دیتے ہیں۔ تو اس میاں بیوی راضی تو کیا کریں بھیا قاضی والے قصے کے بعد سے ان دو رقیبوں میں محبت اور عشق کا ایک اتھاہ سمندر موجیں اس زور سے مارنے

لکھا ہے کہ خدا کی مہربانی۔ سے عموماً دسویں ورنہ گیارھویں مہینے میں محبت کا جیتا جاگتا ثبوت یعنی بچہ سارے خاندان والوں کا دماغ ناک اور کان کے رستے پانی بناکر نکال دیتا ہے۔ مگر ذرا غور کیجئے گا یہ یگانگت یہ دوستی یہ یک جہتی یہ محبت کیا بلا غرض ہے۔ ایک دوسرے کی زندگی سے کسقدر زیادہ اغراض وابستہ ہیں۔ میاں کماکر لاتا ہے بیوی کو دیتا ہے بیوی کا دن رات ساڑیوں کا سوال وہ بھی محبت بھرے الفاظ میں اور اٹھلاتے ہوئے نخروں سے ہلکی سی رونی صورت بنا کر خفگی کی دھمکی دے کر اب رہے قسمت بتلائیے اب کونسی بے غرضی باقی رہی لیکن یہ دوستی غرض مندی کی ہونے کے باوجود بھی دوسری سب دوستیوں سے اعلیٰ ارفع اور ہزار درجہ بہتر ہے۔ ایسا کیوں؟ اس لئے کہ یہ بے غرض دوستی نہیں بلکہ باغرض ہے۔ اور یہی دوستی کام کی بھی ہے۔ بے غرض دوستی عموماً بیوقوفوں کی ہوتی ہے۔ باغرض دوستی تہذیب۔ تمدن۔ شرافت، نجابت کی ٹھیکیدار ہے۔

چلئے اب پھر مصرعہ اولی پر غور کریں۔ کہاں کی دوستی ہے بنے ہیں دوست ناصح۔ معلوم ہوتا ہے مرزا غالب کے جس قدر دوست تھے وہ بالکل بے غرض تھے اور کوئی باغرض تھا ہی نہیں۔ اور اگر باغرض تھے بھی تو وہ کسیلے کڑوے قسم کے ہونگے کیونکہ دوست وہ بھی باغرض دوست جب کسی اپنے دوست یا محبوب کو کچھ کہتا ہے تو ایسے میٹھے الفاظ میں کہ سننے کو جی چاہے بلکہ بعض اوقات تو پلٹ کر منہ چوم لینے کو جی چاہتا ہے لیکن دوست ناصح جو ہے وہ بھی نصیحت کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے۔ اور یہ پیچیدگی عموماً ایسوں میں پائی جاتی ہے جو اپنے آپ کو کامل بلکہ اکمل سمجھتے ہوں اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ جو اپنے آپ کو کامل سمجھے وہی پرلے درجے کا بیوقوف ہوتا ہے اسی لئے یہ مثل مشہور ہے کہ دوسروں کی دولت اور اپنی عقل لوگوں کو عام طور پر بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسے نصیحت کرنے والے کو اگر چھینکے پر بٹھا کر نیچے ناچ کیا جائے تو نتیجہ بے حد پر لطف رہے گا یقین نہ ہو تو آزما دیکھئے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نوشہ کو بھی چھینکے قسم کا کوئی ناصح مل گیا تھا مرزا غالب کھلے بندوں شراب پیتے تھے اور ناصح شاید چوری چھپے۔

اس لئے مرزا غالب نے خود ہی کہا ہے ہم سمجھے وہ بھی سمجھے گر نہ بادہ خوار ہوتا۔ کیونکہ بنا بھی کوئی خارجی کا گھر نہیں اس کے لئے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔ اب ایسے شخص کی نصیحت ہی کیا۔ اور ایسی نصیحت کا اثر کیا۔ آیا آپ کی سمجھ میں نصیحت یا پند کا وہی شخص اہل ہے یا تو جس نے اس کام کو سرے سے کبھی کیا ہی نہ ہو لیکن ان دونوں کے بین بین کا شخص بھلا کیا نصیحت کر سکتا ہے۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ اسی لئے خیر الامور اوسطہا والا معاملہ آجکل ہمارے حساب میں غلط ہوتا نظر آتا ہے ہم جو کچھ سمجھتے ہیں وہ یہی کہ اس یار یا اس بار مصرعہ اولی کی تشریح معہ تمثیلات کر دیجئے۔ اب لپک کر ذرا مصرعہ ثانی کو بھی دیکھ لیں کہ اس میں کیا کیا گلکاریاں ہیں۔ فرماتے ہیں ع

کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا۔ یہ مصرعہ بذات خود مصرعہ ثانی کی تعبیر میں ہے یعنی یہ کہ خالی خولی ناصح ناقد اور واعظ بننے سے کیا فائدہ۔ فائدہ تو اس وقت ہوتا جب آپ خشک تلخ کڑوی نصیحت کرنے کے بعد کچھ چرندم خرندم کا انتظام کرتے۔ چارہ کے معنی تو بالکل صاف ہے۔ دانہ چارہ عام طور پر کہا ہی جاتا ہے۔ اور لفظ چارہ دانے کا تابع مہمل ہے۔ مثلاً گپ شپ۔ بات چیت۔ پانی وانی روٹی ووٹی ان سے یعنی جو الفاظ دوسرے الفاظ کے تابع ہوتے ہیں وہ حقیقت میں پہلے لفظ کے معنے کو

دوچند کرتے ہیں۔ دانے کا لفظ عام طور پر . . . تہذیب کے تحت لانا کے ساتھ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مقصد بھی نکالنا ضرور تھا پھر مرزا غالب جیسا بیدار مغز اور چالاک کی خبر لانے والا شاعر ایسے . . . کیسے نکالتا۔ انہوں نے جلدی سے ترکیب یہ کی کہ تابع مہمل کو معنے وار بنا کر اپنا مطلب نکال لیا۔ شاعروں نے زبان میں خرافات ایسی ہی پائی ہیں داد دیجئے اسی فہم۔ فراست اور عقل کی کہ کیا باریک نکتہ نکالا ہے۔ بس یہ حق غالب ہی کا تھا۔ کوئی بھلا کیا کہکر ایسے اشعار لکھ پاتے گا (یہ الفاظ میرے نہیں ایک بڑے بزرگ کے ہیں۔ اس لئے مجھے معذور سمجھا جائے) اور جناب پھر لطف یہ کہ اگر چارہ خالی خولی ہو تو۔ گھانس یا پات ہو کر رہ جائے اور گھانس پات انسان کھاتا نہیں۔ اور اگر گھانس پات کھاتا بھی ہے تو شکل بدل لیتا ہے۔ مثلاً پالک۔ ساگ۔ پودینہ . . . انباڑے کی بھاجی . . . کشمیر والوں کی چوب ڈل۔ گھوئیاں یعنی اروی کے پتے مولیوں اور گاجروں کے پتے۔ اب خود ہی خدا لگتی کہئے یہ گھانس پات نہیں تو اور کیا ہے لیکن اس گھانس پات کی شکل بدلنا ضرور ہوا۔ اور شکل بدلی جا سکتی ہے صرف پکانے سے اور پکاتا کون ہے باورچی یا ماما لوہار یا چارہ ساز یعنی چارہ بنانے والا یا والی جیسا موقع ہو۔ اور عموماً شمالی ہندوستان میں کھانا پکانا اور بنانا . . . الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ لہذا جب کھانا بن سکتا ہے تو یہ تو سیدھا سادھا فلسفہ ہے کہ کھانا بنانے والا یا والی بھی ہو گئی۔ یہ والا یا والی کون ہو سکتے ہیں سیدھی سیدھی وہی مرغ کی ایک ٹانگ باورچی یا ماما جو غمگساری تو نہیں کر سکتے اس قصے سے باورچی کو تو دیجئے طلاق۔ اب رہ گئی ماما۔ تو کبھی کبھی اسے غمگساری کا درجہ دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ کچھ ہو۔ ملاحظہ ہو حالات ہندوستانی گھر جہاں جوان آدمی رشتہ داروں سے علحدہ رہتے ہوں۔ صفحہ (۵۴۳) جلد دوم طبع چہارم اُد

اس معاملے میں عموماً دنیا والوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یاران طریقت بھی غیر کے پھٹے میں پاؤں ڈالنے کے مصداق دیکھتے ہوئے بھی آنکھیں چرا جاتے ہیں۔ بات کر دی ہے مگر بے ہوا نہ سمجھی۔ ذرا سطح سے نیچی کر کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ تو ہوئی وہ رفاقت یا غمگساری جو آقا اور ماما کے سلسلے میں حاصل ہوتی ہے یعنی ایک نتیجہ اور دو کاج اسی لئے کسی کو یہ راج نے شاید کہا تھا۔

اب رہ گیا دوسرا معاملہ یعنی غمگساری کے ساتھ چارہ سازی۔ یوں تو امیروں کی دنیا نرالی ہے اس لئے کہ ان کے گناہ ثواب جرائم نیک یا انصاف . . . اور یہ چال چلن کا پردہ پوش ہے۔ وہاں اکثر ماما۔ بیوی اور بیوی ماما بن جاتی ہے لیکن یہاں تو ذکر ہے متوسط طبقہ کا جس سے مرزا غالب تعلق رکھتے تھے اور جہاں روپیہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے مثلاً چارہ سازی اور غمگساری کا ادا کام صرف ایک ہی ہستی کر سکتی ہے۔ وہ ہے بیاہتا بیوی وہ بھی ہندوستانی شریف گھرانے کی لڑکی۔ شریف گھرانے بھی متوسط طبقہ والی جو بیگم صاحبہ کا وقت پلنگ پر چھالیا کھاتے ہی گزرتا ہے یا پھر تو چھپر اور گالی گلوچ میں۔ مطلب عرض کرنے کا یہ تھا کہ متوسط طبقے کی شریف گھرانے والی بیوی غمگساری کا فرض بھی ادا کرتی ہے اور کھانا وانا بھی بنا لیتی ہے۔ اسلئے مرزا غالب نے کہا ہے کہ کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا۔ جب تک پیٹ میں روٹیاں نہ ہوتی تو سارا کھیل عشق دوستی اور محبت کا ادھر بیچ میں لٹکتا رہ جاتا۔ اسی لئے انہوں نے کھانا بنانے والے معاملہ کو پہلے رکھا اور غمگساری کو دوسرا درجہ دیا۔ سارا جھگڑا اسی مطلب کا ہے کہ انسان شادی کرے کہ پھر دوست ناصح کھانا بنانے والی اور شریک غم سب یکجا اور ایک نام ہی مل جاتے ہیں تو حضرت مقصد مرزا غالب مرحوم کا اس شعر کے لکھنے سے یہ تھا کہ ایک عدد بیوی ہونی چاہئے۔ اور چونکہ اس شعر سے پتہ چلتا ہے بیوی کی کمی کا۔ لہذا ثابت ہوا عقلی نتیجہ یہ ہے کہ غالب جیسا کے اس وقت تک بیوی نہیں تھی اور انہوں نے شاید بیوی کی کمی محسوس کرتے ہوئے لکھا مختصراً سارے شعر کا مطلب ہے "ہائے بیوی"۔

از ارشاد بی۔ ایس۔ سی۔

دنیا کا ایک ہفتہ

[illegible]

وہابیت [illegible]

[illegible]

اپنی قوم کو محفوظ رکھ سکے۔

تیسری عالمی جنگ کا اندیشہ۔ لندن [illegible] مارچ۔ [illegible] جنگ کے برطانوی [illegible] [illegible] نے ایک مکتوب میں [illegible] کے [illegible] اس بات میں ایک [illegible] [illegible] کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک تیسری عالمی جنگ کا اندیشہ روسی سامراج اقتدام کی ہر حرکت کے ساتھ موجود ہے۔ قائد حزب الاختلاف نے کہا ہے کہ ہم [illegible] اور [illegible] یہ دیکھ سکتے ہیں کہ [illegible] میں اور وطن کے باہر بھی [illegible] میں الجھتے جا رہے ہیں [illegible] حالات کی رفتار [illegible] سیاسیات پر شدت کیساتھ چھا جائے گی۔ اس جزیرہ میں نہ صرف [illegible] اور عبرت ہم میں پیدا ہو جائیگی بلکہ ایک تیسری عالمی جنگ کا اندیشہ ہے روسی سامراجیت اور کمیونسٹوں کے تشدد [illegible] ہم سے قریب ہو جائیگا ایک بڑی اکثریت کے ذریعہ پارلیمنٹ میں آپ کے انتخاب کو نہ صرف وطن میں بلکہ سارے یورپ اور امریکہ میں برطانوی طاقت اور اخلاقی مقصد از سر نو پیدا کرنے والے ایک ثبوت کی حیثیت سے دیکھا جائے گا۔

اسلام

[illegible] معاہدے کے خلاف [illegible] میں زبردست [illegible]

[illegible] مارچ کل یہاں ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس میں کوئی پچاس ہزار اشخاص نے شرکت کی جلوس میں علماء طلباء مزدور اور سیاسی قائدین سب ہی شامل تھے۔ مظاہرین نے برطانوی عراقی معاہدے کے خلاف نعرے لگائے اور [illegible] والے برطانوی عراقی معاہدہ کو کالعدم قرار دینے کا اور فلسطین سے برطانوی افواج کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

بم کے حادثہ میں پانچ عربوں کی ہلاکت بیت المقدس ۱۰ مارچ ایک مکان پر [illegible] بم پھینکا جس کے نتیجہ کے طور پر پانچ عرب ہلاک ہو گئے۔

فلسطین کیلئے شرق اردن کا مزید عطیہ ۱۲ مارچ۔ شرق اردن کی حکومت نے فلسطین فنڈ کیلئے ۱۰ ہزار پونڈ کا چندہ ادا کیا ہے تین مہینے پہلے بھی اسی مقصد کے لئے ۱۰ ہزار پونڈ دیئے گئے تھے۔

بیت المقدس کی ایک یہودی بستی پر تین سو عربوں کا حملہ۔ بیت المقدس [illegible] مارچ کل بیت المقدس میں تین سو [illegible] مسلح یہودیوں کی ایک بستی پر حملہ کیا۔ اس حملہ کا باعث ایک جھوٹی افواہ تھی کہ یہودیوں نے بارہ عربوں کو اٹھا لے گئے۔ بیت المقدس میں ایک [illegible] پیش آیا کہ یہودیوں کی ایک موٹر عربوں کے مقامات سے گذر رہی تھی [illegible] عربوں اور یہودیوں میں [illegible] ہو گئی۔ ایک عرب [illegible] اور ایک [illegible] پانچ یہودی مجروح ہوئے [illegible]

عراق اور ترکی کا دس سالہ قبل کا معاہدہ۔ بغداد [illegible] مارچ عراق اور ترکی میں دس سال قبل جس معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں۔ اب اس کی تکمیل کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ معاہدہ مذکور کا مقصد یہ تھا کہ دونوں ممالک میں گہرے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ معاہدہ میں بہت سے متفرق مسائل شامل ہیں۔

ہندوستان

ریاست پڈوکوٹا انڈین یونین میں

[illegible] مدراس ۴ مارچ جنوبی ہند کی ایک ریاست پڈوکوٹہ انڈین یونین میں ضم ہو چکی ہے یہ اعلان پڈوکوٹہ میں منعقدہ ایک دربار میں کیا گیا ہے یہ ریاست اب صوبہ مدراس کا ایک حصہ بن چکی ہے انڈین یونین میں ریاست مذکور کا انضمام نتیجہ ہے ان مباحث کا جو دہلی میں ہونے والی ریاست اور ریاستی وزیر سردار ولبھ بھائی پٹیل کے درمیان ہو چکے ہیں۔

حکومت مدراس کی ہدایات کے تحت ٹرچنا پلی کے کلکٹر نے ریاست کے نظم و نسق کا جائزہ دیوان سے لے لیا۔

دیوان کشمیر کا استعفاء۔ جمون ۵ مارچ مہاراجہ کے اس فرمان کے بعد جس میں شیخ محمد عبداللہ کے تحت ایک عارضی حکومت کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے۔ مسٹر مہر چند مہاجن دیوان اور اس کے رفقائے کار نے اپنے استعفا نامے پیش کر [illegible]

برلا ہاوز میں گاندھی جی کی قربانگاہ کی تعمیر۔ قربان گاہ پر "ہائے رام" کے الفاظ۔ نئی دہلی ۶ مارچ برلا ہاوز کی اس اراضی پر جہاں عدم تشدد کے سب سے بڑے داعی گاندھی جی کو قاتل نے گولی کا نشانہ بنایا تھا اور جہاں کی زمین انسانیت کے اس نجات دہندہ کے بدن کے خون سے مقدس ہو گئی ہے ایک قربان گاہ بنائی گئی ہے۔

قربان گاہ پر "ہائے رام" کے الفاظ کندہ کئے گئے ہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو حادثہ کے بعد بیہوش ہونے سے پہلے گاندھی جی کی زبان سے نکلے تھے۔ قربان گاہ پر حادثہ کی تاریخ اور وقت۔ قربان گاہ پر حادثہ کی تاریخ اور وقت ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء [illegible] شام بھی [illegible] ہیں۔ قربان گاہ کو ہر روز پھولوں سے سجایا جاتا اور عود جلایا جاتا ہے۔

پاکستان

پاکستان میں ہندوستانی کرنسی نوٹ اور سکہ جات اسی سال کے اختتام تک زر قانونی شمار ہوں گے۔

کراچی ۴ مارچ۔ حکومت پاکستان کی وزارت مالیہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں ہندوستانی کرنسی نوٹ اور سکہ جات اس سال کے ختم تک زر قانونی شمار ہوں گے۔ اس اعلان میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ بنک آف انڈیا سے پاکستانی نوٹ [illegible] ماہ کی پہلی تاریخ تک بنک مذکور کی ذمہ داری پر جاری ہونگے۔ یہ ذمہ داری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ بنک مذکور پاکستانی کرنسی کے اجراء کا مجاز رہے۔ ہندوستانی ڈومینین میں پاکستانی سکہ زر قانونی نہ ہوگا۔

پاکستان کے تمام یہودیوں کو ہندوستان چلے جانیکی ہدایت۔ کلکتہ ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ورلڈ یہودی کمیونٹی نے پاکستان میں بسنے والے یہودیوں کو ہدایت بھیجی ہے کہ وہ ہندوستان میں منتقل ہو جائیں۔ یہ اقدام اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں اور یہودیوں کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ مزید یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی اور ہندوستانی یہودیوں کا ایک وفد حکومت ہند کے علاقہ میں [illegible] بسانے کے لئے وزیر سے ملاقات کرے گا کہ یہودیوں کو پاکستان سے نکال کر ہندوستان میں آباد کر دیا جائے۔

مغربی پاکستان کے آٹھ مسلمان سیاست دانوں کا منشور۔ دہلی ۹ مارچ کل خان عبدالغفار خان کی سرکردگی میں مغربی پاکستان کے آٹھ سیاست دانوں نے ایک منشور شائع کیا ہے جس میں پاکستان کے عام لوگوں کی ایک جماعت بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے اس جماعت کا مقصد اور نصب العین آزاد معاشرتی جمہوریتوں کی ایک یونین قائم کرنا ہے جماعت کے دستوری مسودہ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا ہر شہری اس جماعت کا ممبر بن سکتا ہے۔

دکن کا ایک ہفتہ

مکانات کے ٹیکس میں اضافہ

حیدرآباد ۲۰ اردی بہشت

معلوم ہوا ہے کہ مجلس بلدیہ نے مکانوں کے ٹیکس میں گذشتہ سال کی نسبت چگنا اضافہ کر دیا ہے مجلس بلدیہ کے اس اقدام کی وجہ سے مالکان امکنہ میں بڑی تشویش پھیلی ہوئی ہے عام طور پر مالکان امکنہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ موجودہ حالات میں ٹیکس میں غیر معمولی اضافہ کوئی خوشگوار نتائج کا حامل نہیں ہو سکتا ایسی صورت میں جبکہ گرانی اور کساد بازاری عام طور پر پھیلی ہوئی ہے اضافہ مالکان امکنہ کے لئے بار ثابت ہوگا۔

سلطان بازار میں ستیاگرہ

تھانہ کوتوالی پر سنگباری

حیدرآباد ۱۲ اردی بہشت

سلطان بازار کے تھانہ کوتوالی اور خزانہ پر سنگباری کر کے کانگریسی نوجوانوں نے تحریک عدم تشدد کے کھوکھلے پن کا پورا پورا ثبوت دیا۔ کل شام کے (۲) بجے تین لڑکیوں اور چار لڑکوں کو جو ستیاگرہ کے ارادہ سے نکلے تھے کوتوالی نے موٹر لاری میں بٹھا کر جیسے ہی تھانہ کوتوالی پر لایا اشتعال انگیز نعروں کے ساتھ کانگریسی نوجوان تشدد کا مظاہرہ کرنے لگے۔ تھانہ کوتوالی پر سنگباری کی گئی۔ موٹر لاری کا آئینہ ٹوٹ گیا معافی ناموں پر ان چاروں ستیاگرہیوں کو چھوڑ دیا گیا۔

عثمان آباد کے موضع پر

ڈیڑھ سو کانگریسیوں کا حملہ

حیدرآباد ۶ اردی بہشت

اطلاع ملی ہے کہ ہندوستانی یونین کی پولیس اور کوئی ڈیڑھ سو کانگریسیوں نے ضلع عثمان آباد کے موضع عثمان آباد کے موضع چاوڑی کے تھانہ پولیس سرکار عالی پر اور ناکہ کروڑگیری پر حملہ کیا یہ حملہ رائفلوں اور بموں کی مدد سے ایک مندر کے پیچھے سے کیا گیا۔ حیدرآبادی پولیس نے آتشباری سے اس کا جواب دیا اور حملہ آوروں پر جانی نقصانات عاید کئے۔

ایجوکیشنل کانفرنس کو حکومت کا عطیہ

حیدرآباد ۱۲ اردی بہشت

معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے [illegible] کے مدد سے حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کو بیس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

لکھنؤ کے ایک اردو روزنامہ کی مفسدہ پردازی

حیدرآباد۔ ۱۲ اردی بہشت لکھنؤ کے ایک اردو روزنامہ نے حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی فراہم کی ہوئی ایک رپورٹ شایع کی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اتحاد المسلمین کے مسلح رضاکاروں نے حیدرآبادی فوج کی مدد سے ضلع ورنگل کے پچاس گاؤں جلا ڈالے۔ ناظم اطلاعات کو اس رپورٹ کی تردید کا محتاج گردانا گیا ہے جو حیدرآباد کے بدنام کرنے والی مستقل مہم کا ایک جزو ہے۔

وظیفہ خواروں کو مراعات

حیدرآباد ۸ اردی بہشت

حالات گرانی کا لحاظ کرتے ہوئے بمراحم خسروانہ بارگاہ ہمایونی سے وظیفہ خواروں کے لئے حسب ذیل مراعات منظور فرمائے گئے ہیں۔

وظیفہ خواروں کو الاونس گرانی اس شرح سے دی جائے گا جس شرح سے کہ سرکاری ملازمین کو سفارشات پے کمیشن کے تحت ایصال کیا جا رہا ہے۔ متذکرہ بالا شرح سے گرانی الاونس انتہائی مقدار وظیفہ (۶۰۰) کی حد تک ایصال کیا جائے گا۔ اور (۶۰۰) سے زائد وظیفہ پانے والے کو اس قدر گرانی الاونس دیا جائے گا کہ اس کی مقدار معہ وظیفہ (۶۰۰) روپیہ پانے والے کے وظیفہ اور گرانی الاونس کی مجموعی رقم کے مساوی ہو جائے۔

وظیفہ خواروں کے لئے فی الحال جو شرط عائد کی گئی ہے کہ اگر وہ دوبارہ سرکاری ملازمت یا صرف خاص میں یا پائیگاہوں یا جاگیرات وغیرہ کی ملازمت قبول کرلیں تو انھیں وظیفہ پر گرانی الاونس ایصال نہ ہوگا۔

ان مراعات کا نفاذ یکم اردی بہشت ۱۳۵۷ف سے ہوگا۔

غیر مستطیع و نادار اہل ہنود کے تیرتھ جاترا کیلئے رقمی منظوری

حیدرآباد۔ ۸ اردی بہشت حکومت سرکار عالی نے غیر مستطیع و نادار اہل ہنود کے تیرتھ۔ جاترا کے لئے حسب عمل درآمد جو رقم منظور کی ہے اس سے اس سال جگناتھ دھام اور دوارکا متبرک مقامات اجودھیا۔ الہ آباد۔ بنارس۔ گیا وغیرہ کی جاترا کے لئے تیرتھ کمیٹی کر رہا ہیں وہ محکمہ مذکور سے سررشتہ معلومات حاصل کریں۔

سلطان بازار میں بھیانک تشدد اور سنگباری کوتوالی کے

عدم تشدد کا تماشا

حیدرآباد ۱۲ اردی بہشت

آج صبح کانگریسیوں کا بہیمانہ جذبہ انتہائی نقطہ پر پہونچ چکا تھا جب کہ پربھات پھیری کا آغاز کیا گیا۔ اگرچہ کہ نام و نہاد کانگریسیوں کی ستیاگرہ کی مہم پچھلے دو تین دن ہی سے جاری تھی لیکن آج اس تحریک میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو گئی۔ ملک کی اس تشدد پسند جماعت پر عقیدہ رکھنے والے مخالف حکومت عناصر نے زد و کوب اور توڑ پھوڑ کی وجہ سے سڑک کے دو رویہ برقی ستونوں گولوں اور پولس کی لاریوں کو شدید نقصان پہونچایا برقی گولے اس کثرت سے توڑے گئے ہیں کہ کوٹھی اور سلطان بازار سے جو راہ ہے کی درمیانی سڑک شیشہ کے ٹکڑوں نکیلے پتھروں اور اینٹوں سے پٹی ہوئی ہے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گاندھی جی کے فلسفہ اہنسا پر ہندو عوام سے زیادہ کوتوالی کاربند ہے۔

فنی مدارس کا قیام

حیدرآباد ۸ اردی بہشت

پریس انفارمیشن کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی بسلسلہ حالات کریم نگر گلبرگہ نانڈیڑ نرمل اور پربھنی میں فنی مدارس کی تنظیم مد نظر رکھی جا رہی ہے اس اسکیم پر حکومت دو لاکھ تیس ہزار کے غیر متوالی اور ۱۲ ہزار سالانہ متوالی مصارف برداشت کرے گی۔

مجلس مقننہ کے اراکین

حیدرآباد ۸ اردی بہشت

مقننہ حیدرآباد کی مختلف مجالس قائمہ کے لئے قواعد و ضوابط بنانے کیلئے جو ذیلی کمیٹی مقرر کی گئی تھی وہ دو اراکین مسٹر پاٹھک زبیری اور مسٹر عبدالرؤف کے عہدہ صدر المہامی پر فائز ہو جانے اور دیگر دو اراکین مسٹر وینکٹ کشن ریڈی اور مسٹر مادھو راؤ اقدی کے استعفا کے باعث سمجھا جاتا ہے کہ از سر نو تشکیل دی جائے گی۔

طاعون سے متاثرہ محلے

حیدرآباد۔ چونکہ بلدہ حیدرآباد کے محلہ جات گولی گوڑہ قریب عثمان شاہی و قاضی پورہ میں مرض طاعون سے واردات واقع ہوئی ہیں۔ اس لئے محلہ جات مذکور متاثرہ علاقہ قرار دئے جاتے ہیں۔

صدر المہام طبابت

حیدرآباد ۹ اردی بہشت۔ صدر المہام طبابت مسٹر ملکارجن ایا نے ۸ اردی بہشت کو خانگی فری فیز منٹی ہوم دواخانہ سلطان بازار۔ دواخانہ دوڑ امراض چشم اور مرکز بہبودی اطفال سلطان بازار کا معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ ۱۶ اردی بہشت کو ظہیرآباد۔ امیر پیٹھ۔ سنگاریڈی اور بیدر میں دواخانہ اور آثار قدیمہ کا معائنہ کیا مقامی معززین اور صنعاتی باشندوں سے آپ نے استفسارات بھی کئے

واپسی کے موقع پر صدر المہام کوتوالی مولوی عبدالحمید خاں صاحب اور صدر المہام طبابت نے قصبات سنگاریڈی اور اکیلی کے ان مقامات کا معائنہ کیا جو حالیہ حادثہ سے متاثر ہوئے ہیں یہاں غرباء میں پارچہ بھی تقسیم کیا گیا۔

نادرات عـ۲

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

فقہ و اصول فقہ شیعہ

مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
قوامع الفصول ۳۰
ہدایۃ المسترشدین ۵
فلسفہ شیعہ ۵۰
تذکرۃ الفقہا ۸۰
تبصرہ علامہ ۴
ایضاً ۶
معتبر محقق ۱۰
نخبہ ملا محسن فیض ۶
حدائق الناظرہ مع ملحقات ۹ جلد ۱۵۰
مختصر نافع ۸
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام کامل ۶ جلد ۱۸۰
ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
ایضاً صید و ذبائح ۳۰
ایضاً تجارت ۴۰
شرائع الاسلام ۳۰
طہارت شیخ مرتضیٰ ۳۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
فقہ الرضا ۴۰
حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

مختصر زینۃ العباد ۱
جامع عباسی بحاشیہ آقائی صدر ۶
حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
رسالہ جبر و تفویض ۲
رسالہ حدود ۲
روضۃ الاحکام ۱
منتخب الرسائل ۲
مجمع المسائل ۴
ذخیرۃ العباد آقائی نائینی ۲
معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
جامع الرضوی ترجمہ شرائع الاسلام ۸
مناسک حج ۲-۸
مفید الاذہان ۲-
مشکوٰۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

مفتاح الشفاقی امامۃ الصلوٰۃ والجماعۃ ۵

لالی النضاد ترجمہ ذخیرۃ العباد
سرکار اصفہانی ۲-۸
مختار المسائل ترجمہ ۲
منتخب الرسائل
زین العابدین ۱-۸
پایہ دین ۵
قواعد المواریث ۲
زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
ترجمہ جامع عباسی ۵
مسایل الاحکام ۱
مخزن طہارت ۱
مفاتیح الجنان ۳
حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

من لایحضرہ الفقیہ ۸۰
استبصار ۵۰
تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
تذکرۃ الخواص الامسانی ۱۸۰
معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
ایضاً طبع نولکشور ۱۵
مواہب السنیہ شرح ۴۰
درۃ الغرویہ جلدین
مفتاح الانس ۳۰
مقابس الانوار و نفایس الابرار ۳۰
صافی شرح اصول کافی ۱۰
الفین علامہ ۱۲
ارشاد المومنین ۶
جامع الاسرار ۶
سواء السبیل فی شرح زاد قلیل ۴
منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
شعلۃ الجوالہ ۲
کتاب الخصال ۲۰
درۃ النجفیہ ۳۵
فصل الخطاب کریم خان ۸۰
منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ حصے ۲۰۰

شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
شرح نہج البلاغہ ابوالحدید طبع ایران ۸۰
دمعۃ الساکبہ ۸۰
معالم الزلفیٰ ۸۰
غایۃ المرام ۱۰۰
نفس الرحمان فی فضائل حضرت سلمان ۸۰
مجالس الموحدین ۸۰
مدینۃ المعاجز ۸۰
دار السلام ۸۰
علم الیقین ملا محسن فیض ۷۵
مصباح الانس ۱۵
وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
سر العالمین امام غزالی ۵
نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
〃 طبع بیروت ۲۵
〃 طبع ایران ۲۰
احتجاج طبرسی ۲۵
وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
مستدرک الوسائل ۱۵۰
کشف الغمہ ۳۵
اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
برار الغالبین ۲
اثبات الوصیہ ۱۵
غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
فوائد المدنیہ ۸
کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
مجمع النورین و ملتقی البحرین ۲۰
خزائن نراقی ۳۵
مختلف الحدیث ۱۰

جامع الاخبار ۸
امالی صدوق ۲۰
انیس الخاطر و جلیس المسافر یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۵۰
زہر الربیع ۲۰
عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
ینابیع المودۃ ۴۰
درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن نائب الرضی ۳۵
ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
مقامع الفضل ۴۰
کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
ایضاً طبع بمبئی ۲۵
حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
طبع ہند ۵
ابواب الجنان جلد اول ۱۰
〃 جلد دوم ۶
〃 جلد سوم ۶
عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
مطارح الانظار ۱۵
بحر ہدایت ۴
تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
کفایۃ الموحدین ۴۰
حدیقہ سلطانی ۱۵
مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
حدیقۃ الشیعہ ۲۵
شرح اربعین ۴۰
شرح و ترجمہ نہج البلاغہ از ملا فتح اللہ ۴۵
حلیۃ الصالحین ۶
اجابۃ المضطرین ۸
درج اللآلی ترجمہ منظوم ۲
ہزار کلمات حضرت امیر مرید الشعرا
منہج الیقین شرح وصایا حضرت امام جعفر صادق ۱۵

تمہید مفضل مع شرح مجلسی ۵
ترجمہ حدیث اعرابی ۲
مجالس نظامیہ ۸
انیس العبید و مونس الوحید ۸
واردات غیبی ۵
تنبیہ الغافلین ۲
مجمع المعارف ۱۰
ترجمہ حیات النفس ۲
تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
انوار الابصار ۴
مختار الجوامع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
مثنوی آب و نمک ۸
آیات الولایہ ۴۰
عنوان الکلام ۱۵
ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
ذخیرۃ المعاد فاضل سبزواری ۱۵
روضۃ الانوار ۱۵
شرح المناقب ۱۰
اسرار التنزیل ۱۰
مقامات العلیہ ۴
ہدایۃ المجاہدین ۵
وصیت نامہ ۲
مقامات العلیہ ۴
تذکرۃ الغافلین ۵
کتاب الابرار ۵
حقائق فیض ۱۵
کشف الفوائد علامہ ۲۰
ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
لؤلؤ مرجان ۲۰
بنیان رفیع در حال خواجہ رفیع ۲۵
عین الیقین ترجمہ جلد اول بحار الانوار ۲۵
معراج السعادت ۲۵
ذخیرۃ العباد ۴۵
زبدۃ المعارف ۷۵
مجمع المعارف ۳۵
مجمع النورین ۳۵
شرح نہج البلاغہ لاہیجانی معروف بہ نواب و بر حاشیہ شرح دیوان حضرت امیر ۱۰۰

علامہ الظہور ترجمہ وقایع الظہور

(ترجمہ)

مولوی میر محمود علی صاحب لایق مترجم و تحریر تعمار مولانا آقا محمد حسن صاحب قبلہ

(جو تھوڑے ہی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

جس میں

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب میں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمان ۔

مقدمہ ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا محمد حسن صاحب قبلہ ۔

پہلا باب ۔ ظہور فرج کی دعا اور اس کے ثواب میں ۔

دوسرا باب ۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث ۔

تیسرا باب ۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار ۔

چوتھا باب ۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے ۔

پانچواں باب ۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ ۔

چھٹا باب ۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی ...

ساتواں باب ۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں ۔

آٹھواں باب ۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرہویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں ۔

نواں باب ۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں ۔

دسواں باب ۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں ۔

گیارھواں باب ۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں

بارھواں باب ۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں ۔

تیرھواں باب ۔ نماز حاجت کے بیان میں ۔

چودھواں باب ۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں ۔ ترجمہ مضامین حاشیہ ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعرا در علامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم ۳۰۰ صفحات کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ ۔

مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے ۔

ملنے کا پتہ :۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲۲) ۱۳۷۰ھ

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزار ہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع و اقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے ۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ واقعات مذہبی معلومات وغیرہ درج ہیں ۔

بہر حال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں ۔ اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ ۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب اعظم ریاست ... سنا د الملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ ۔ علامہ رشید ترابی ۔ حجم ... صفحات قیمت ۶؍ ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲؍ ۔ لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے ۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ معہ جنتری ۱۰؍ ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا ۔

ملنے کا پتہ :۔ کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنو

یہ ہفت روزہ جریدہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کر لی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے ۔ اس میں پُر مغز ادارتی مقالات کے علاوہ مقتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی ۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں ۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا نمونوں کا حامل ہے اس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے ۔ امید ہے کہ افراد ملت بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرما دیں گے ۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی ... چندہ ممالک غیر ... اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر

مہتمم اخبار پیام اسلام ... لکھنو

رجسٹرڈ نمبر ... انڈیا　اخبار انتخاب حیدرآباد دکن　رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

مطبوعہ ... حیدری ... چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

النجف

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱) ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ء مطابق ۱۹/۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۷ ف موافق ۱۹/۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء یوم جمعہ | نمبر (۴۰)

ترتیب

رباعیات

نواب شہید یار جنگ بہادر

کمالِ جلوہ

طفلی کی ہے انتہا جواں ہوجانا
ہے اوج شباب ناتواں ہوجانا
پیری میں یہ موت سے حذر کیا معنی
جلوے کا کمال ہے نہاں ہوجانا

نازِ عشق

دیوانہ ہوں اک آہ کہیں کردونگا
برباد یہ افلاک و زمیں کردونگا
ہاں بھیج کے دیکھ تیری الفت کی قسم
دوزخ کو میں فردوس بریں کردونگا

غزل

سعید شہیدی

جو پہچان کر بھی تو انجان سا ہے
تری بزم میں دل پریشان سا ہے

نشیمن نہیں ہے تو اک گلستاں کیا
زمانہ نگاہوں میں ویران سا ہے

اگر میرے بچنے کی امید ہے کچھ
تو پھر چارہ گر کیوں پریشان سا ہے

جنوں کی ہے توہین یا فصلِ گل کی
گریباں اب تک گریبان سا ہے

نہ رے درد کو کیوں دعائیں نہ دوں میں
ترا درد دل کا نگہبان سا ہے

سلامت ہے شاید ابھی تک سفینہ
ابھی تک تو دریا میں طوفان سا ہے

کوئی انتہا بھی ہے مایوسیوں کی
دل آباد ہو کر بھی ویران سا ہے

طبیعت ہے کچھ آج کھوئی ہوئی سی
سعید آج کچھ جی پریشان سا ہے

اداریہ

عوام

وہ مغربی طرزِ حکومت جس کو اب غارت گر امن تصور کیا جا رہا ہے اور مشرق کی ساری اخلاق پسندی کا دشمن بتایا جا رہا ہے، نتیجہ ہے اطالیہ کے اُس خطرناک انسان کے سیاسی نظریات کو قبول کر لینے کا جو پندرھویں صدی کے ختم اور سولہویں صدی کے آغاز میں جیتا تھا اور جس نے حکمرانوں کو بستر کے نیچے اخلاق کی تمام کتابوں کو رکھ دینے کی تلقین کی تھی اور جس کے بارے میں شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے اپنی مشہور مثنوی "رموز" میں کہا ہے کہ:-

آن فلارنساویِ باطل پرست ۔ سرمۂ او دیدۂ مردم شکست
مملکت را دینِ او معبود ساخت ۔ فکرِ او مذموم را محمود ساخت

وہ "فلارنساویِ باطل پرست" میکیاولی ہے جس کی "کتاب الملوک" مغرب کے چند قیصروں اور زاروں کی حاکمانہ تشنگی کے لئے آبِ حیات سمجھی گئی حالانکہ یہ امرِت خدا کی مخلوق کے لئے سمِ قاتل سے کم نہیں۔ اسی نے مملکت کے جغرافی، ملکی اور مقامی ریگ زار میں قومیت کا گھروندا بنایا اور انسانوں کی کچھ اس انداز سے تقسیم کی کہ آج تک انسانیت کا شیرازہ بکھرا بکھرا سا ہے اور بگڑی ہوئی بات اب تک کسی سے بنائے نہیں بن رہی ہے۔

میکیاولی کے افکار کے پیچ و خم ہی کیا کم تھے کہ انیسویں صدی کی جرمنی میں ایک اور گل کھلا اور وہ "مجذوبِ فرنگی" پیدا ہوا جو کہتے ہیں کہ "مقامِ کبریا" سے ناآشنا تھا اور جس کو کوئی سربلندی ضرور ہی "کبریائی مجذوب" بنا سکتا تھا۔ اسی کبریائی کو "پختہ کار" کا نام دیا گیا ہے اور عوام کو طرزِ جمہوری سے گذر کر اسی کی غلامی کا حکم ملا ہے! اگر یہ پختہ کار یا کبریائی مجذوب کوئی ایسی ہستی ہے جو اپنے زمانے کے ہر غریب اور مقروض انسان کو "ابوذر" بنا دے تو یقیناً سب کو ایسے پختہ کار کی اطاعت کرنی چاہیئے مگر جہاں "پختہ کار" عبارت ہے کسی ایسی فرعون صفت شخصیت سے جس کی فکرِ رسا نے عوام کی یہ تعریف کی ہے —

(۱) عوام — اُن بڑے لوگوں کی مٹی ہوئی تصویریں ہیں جو بوسیدہ تختیوں سے خراب کاغذ پر اتاری گئی ہیں۔

(۲) عوام — صرف بڑے لوگوں کے آلہ کار بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۳) عوام — اگر بڑوں کے کام نہ آئیں تو پھر ان کی جگہ مردم شماری کے دفتر میں ہو سکتی ہے یا شیطان کے حلقہ میں —

ایسے خیال کو بلاخوف فرعونی مکتبِ خیال کہا جا سکتا ہے جس کی تردید کے لئے ایک ایسے موسیٰؑ کی ضرورت ہے جو مصر کے تخت کو ٹھکرا کر فرعون سے اللہ کے بندوں کی واپسی کا مطالبہ کرے۔ پھر سب تو سب عبرت کا مقام تو یہ ہے کہ عوام خود بھی ہمیشہ خیر پسند پختہ کار سے زیادہ شر پسند پختہ کار اور موسیٰؑ و حسینؑ سے زیادہ فرعون و یزید کے فریفتہ رہے ہیں۔ — گو یہ درست ہی سہی کہ یہ فریفتگی عبارت ہے بھوکے پیٹ اور ننگے جسم کی لاچاری سے — مگر وہ پختہ کار جن کی مکاری کے ہاتھ اب میں دوڑتے ہوئے زمانے کی باگ ڈور ہے، عوام و خواص کے امتیاز کا ایک اور طریقہ بھی سیکھیں جو ایک پیٹ انسان بر تر بنا یا ہوا ہے اور جس کو زمانہ علیؑ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"عوام کی ناراضگی خواص کی رضامندی کو بھی بیکار کر دیتی ہے اور بڑے آدمیوں کی ناراضگی عوام کی رضامندی کے ساتھ نظر انداز کی جا سکتی ہے۔ تمام رعیت میں خواص کے علاوہ کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو حاکم پر آسودگی کی حالت میں زیادہ بار ڈالنے والا اور مصیبتوں کے موقع پر حاکم کی سب سے کم امداد کرنے والا، انصاف کو بُرا سمجھنے والا اور انتہائی اصرار کے ساتھ اپنے مطالبات کو پیش کرنے والا، عطا و مرحمت پر سب سے کم شکر گزار ہونے والا اور زمانے کے حوادث و مصائب پر سب سے کم صبر کرنے والا ہو۔ پھر مذہب کی تقویت کا اصلی سبب اور مسلمانوں کے اجتماع کا اصلی مرکز اور ملک و ملت کے لئے دشمنوں کا مقابلہ کرنے والے صرف عوام ہی ہوتے ہیں۔"
(نہج البلاغۃ)

ان ارشادات کے مخاطب مالک بن حارث اشتر والیٔ مصر تھے جن کو عوام کی ضروریات اور احتیاجات پر کافی توجہ کرنے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ حکم تھا کہ

"اپنے حاشیہ نشینوں میں سے کسی کے لئے بھی جاگیر وغیرہ نہ لکھو اور ان لوگوں کو یہ توقع قائم کرنے کی ہمت نہ دلاؤ کہ تم ان کے لئے کوئی ایسا انتظام کرو گے جو ان کے دوسرے ہمسایوں کو نقصان پہونچانے کا باعث ہو — مثلاً کسی شہر کے بارے میں یا کسی ایسی مشترک چیز کے بارے میں جس سے فائدہ سب کو اٹھانا چاہیئے۔" (نہج البلاغۃ)

مالک بن حارث اشتر تو ان احکام کے زندگی بھر پابند رہے مگر زمانہ بدلا، پختہ کار بدلا اور عوام مٹی ہوئی تصویریں، نام نہاد بڑے آدمیوں کے آلۂ کار، مردم شماری کے دفتر کی رونق اور شیطانی حلقہ کے شکار بن کر رہ گئے — یہ صورت یوں پیش آئی کہ وہ زمین جو "ملک خدا ست" کہی جاتی تھی اور جس پر خواص کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی جینے کا حق تھا، دیکھتے ہی دیکھتے عوام کے لئے تنگ ہو گئی اور خواص کے لئے کشادہ! اس طرح خواص کی آرام طلبی کے آشیانے زمین سے بلند ہو کر آسمانوں میں تعمیر ہونے لگے اور عوام اپنی ہی محنت کے قفس میں صیادوں کے مقررہ آب و دانہ کے عادی بنا دئے گئے۔ یہاں تک کہ ہر مذہب و ملت اور فرقہ کے جز معاش خاندانوں کے باغ اتنے خزاں رسیدہ ہو گئے کہ ان کے باغ کی سوکھی سوکھی کلیاں بھی سرِ بازار بکنے لگیں، مرجھائے ہوئے پھول خود کو بنا بنا اور سنوار سنوار کر "قابلِ فروخت" بنانے پر مجبور ہو گئے اور آج بھی سارے مذاہب و ادیان کا ایک ایک فرقہ اور تمام فرقوں کے نوے فیصدی افراد افلاس کا شکار بن کر ظاہر بہ ظاہر ضابطۂ اخلاق کو ٹھکرا رہے ہیں۔ کمسن جوان معیارِ زندگی کے قائم رکھنے کے عذاب میں مبتلا ہو کر بھٹک رہے ہیں۔ انکی آوارگی اپنے ہی شہر کے اُن کشادہ و صاف راستوں پر کسی وقت بھی دیکھی جا سکتی ہے جہاں صنف کا امتیاز بھی باقی نہیں رہا ہے اور نسوانی متاعِ گرانمایہ کی طرح بہت سستے داموں کمسن مردانگی بھی خواص کے لئے "جنت نگاہ" بن چکی ہے!

اس ابتری کو زمانے کے سارے "پختہ کار" تماشہ سمجھ کے دیکھتے ہیں لیکن ان کی آنکھ سے ایک آنسو تک نہیں ٹپکتا — اور یوں معاشی و اقتصادی بدحالی کے ہاتھوں انسانیت تباہی کے گہرے غار میں گرتی چلی جا رہی ہے اسی لئے اب عوام تصفیہ کریں کہ —

(۱) عوام مٹی ہوئی تصویریں کہلانا پسند کرتے ہیں یا مذہب کی تقویت!

(۲) عوام کو بڑے لوگوں کا آلہ کار بننا اچھا لگتا ہے یا اپنے اجتماع

کا اصلی مرکز۔

(۳) عوام کو مردم شماری کے دفتر اور سیاسی حلقہ میں شمار ہونا پسند ہے یا ملک وملت کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے والے بن کر جینا ـــــ ان خیر و شر کے دو متضاد و متخالف خیال کے منجملہ کسی ایک سے وابستگی کا فیصلہ اب عوام ہی کو کرنا چاہیئے لیکن ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ انسانوں میں "پختہ کار" پیدا ضرور ہوتے ہیں جن کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی محنت کی روٹی بھی اس وقت تک نہیں کھاتے جب تک کہ ہمسایہ کی شکم سیری کا پورا پورا اطمینان نہ ہو جائے۔ ایسے پختہ کار کی برتری مال و دولتِ دنیا کی بنا پر نہیں بلکہ فکر و عمل کی شرافت کی وجہ سے ہوتی ہے ـــــ اور انھیں نہ تو محراب و منبر کا سہارا لے کر عوام کو آلہ کار بنانا آتا ہے اور نہ ہی خلوتوں میں عمامہ و عبا کا بستر لگانا۔ بہرحال سچا پختہ کار صرف وہ انسان ہو سکتا ہے جس کی مذہبیت بالاترین ہو اور نہ ہی وہی ہو سکتا ہے جس کی روح امیر ترین اور دماغ عمیق ترین ہو۔ ایسے انسان کے لئے اشیاء کے باہمی تعلقات کا پہچاننا دشوار نہیں ہوتا، اسی لئے صرف ایسے ہی انسان کو قیادت و رہبری سزاوار ہے۔

ان حقایق کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی تو بتائے کہ انسانوں میں عوام و خواص کی تفریق کے گمراہ کن خیالات و تصورات کو کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے؟ ـــــ البتہ برتری و بزرگی کے مستحق ہیں وہ انسان جن کو اُن کے افکار و اعمال کی پاکیزگی نے قابلِ احترام بنا دیا اور جو زمانے کے ہاتھوں ہمیشہ بہت ستائے گئے ہیں!

یہ افکار نذر ہیں اپنی قوم کے مفلوک الحال عوام کی بے گناہ نظر کے لئے جس کو اپنی خاموش فریاد کی حد سے باہر آنا ہے اور اپنی معاشی و مالی بدحالی کا واسطہ دے کر اپنی ہی قوم سے یہ پوچھنا ہے کہ اللہ کی زمین پر بندوں کا قبضہ کیسے ہوا اور انسانوں کی مشترک متاع صرف خواص میں کس طرح تقسیم ہوگئی!

اگر غریبوں کی بے گناہ نظر اپنی فریاد کا اثر نہ پائے تو عوام اپنا فیصلہ سنا دیں کہ عوام مذہب کی تقویت ہیں۔ عوام ہی قومی اجتماع کا اصلی مرکز ہیں اور عوام ہی ملک وملت کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے والے ہیں کیونکہ یہ ارشاد ہے اللہ کے ایک برگزیدہ بندہ کا جس کو دنیا علیؑ کے نام سے جانتی ہے۔

کوہکن تیشہ بدست آمد و پرویزی خاست
عشرتِ خواجگی و محنتِ لالائی رفت

۱۹۴۷ء کی خطرناک کتاب

"ڈریم ہوز پبلشنگ کمپنی مسی سپی" (Dream House Publishing Co. Miss.) نے ماہ اخر ۱۹۴۷ء میں مسٹر تھیوڈر بلبو (Mr. Theodore Bilbo) کی کتاب "Take your choice Separation or Mongrelization" شایع کی ہے جس کو دورِ حاضرہ کی خطرناک کتاب کہنا مناسب ہوگا کیونکہ اس میں نسلی امتیازات کے وہی پرانے اصول دہرائے گئے ہیں جن کی ناسمجھی سے ابتدا کی تھی۔ مسٹر بلبو کبھی مسی سپی کے گورنر بھی تھے اور اب امریکی سینٹ کے رکن ہیں۔ انھوں نے اپنی کتاب میں امریکہ کی سفید فام نسل کو حبشی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے امریکہ میں بسنے والے تمام حبشیوں کو امریکہ سے نکال باہر کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور دیدہ و دانستہ اس بات کو بھلا دیا ہے کہ حبشیوں کی محنت ہی کے طفیل میں "امریکی ڈالر کی حکمتِ عملی" دنیا کے لئے قابلِ توجہ بنی ہے۔

مسٹر بلبو نے اپنی نسلی برتری کے تصوری اندھے پن کے جوش میں یہ تحریک بھی پیش کی ہے کہ کسی سفید فام کے سیاہ فام سے بیاہ کرنے پر دس سال قید کی سزا دینا اور دس ہزار شلنگ جرمانہ عائد کرنا ہی انصاف ہوگا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ فاضل مصنف امریکی ریاستوں میں محنت کش حبشیوں کی کثرت سے گھبرا کر چیخ اٹھے ہیں اور یہ چیخ دراصل اس روح عمل کے خلاف ہے جو سفید فام اور سیاہ فام امریکیوں کے معیار زندگی کے اختلاف کو ختم کرنے میں مصروف ہے اور جس کی رہبری ایک ور امریکی مصنف وینڈل ولکی کر رہے تھے۔ اسی جماعت کو نیچا دکھانے اور اپنا سامراجی مقصد حاصل کرنے کے لئے مسٹر بلبو نے "Take your choice" جیسی کتاب شایع کرائی ہے تاکہ امریکی سرمایہ کے بل بوتے پر امریکہ کو حبشیوں سے پاک کر دیا جائے مگر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ حبشیوں کو نکال پھینکنے کے بعد دنیا کے سارے کالے آدمیوں کا داخلہ امریکہ میں ممنوع ہو جائے۔ اگر روس سے برسر جنگ ہونے پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مرکزی حکومت کے لئے کوئی داخلی مسئلہ باعث انتشار نہ رہے تو ظاہر ہے کہ امریکی توانائیاں بالکلیہ جنگی پروگرام پر مرکوز رہ سکیں گی اور فتح کے امکانات قوی ہو جائیں گے۔ مسٹر بلبو کی نیند جب حبشیوں کے خواب پریشاں ہی سے اچاٹ ہو رہی ہے تو ساری دنیا کی کالی اقوام کے خیال سے شاید حرام ہی ہو جائے!

مسٹر بلبو کو اپنے افکار کی اصابت پر بڑا گھمنڈ بھی ہے، کہتے ہیں:۔

"We do know that for the thousands of years the races have been constituted practically as they are today and grouped into three great divisions the white, the yellow and the black."

مگر زمین، پانی، دھوپ اور ہوا سے نمو پانے والے رنگین اجسام کے علاوہ جو بے رنگ کیفیت سارے انسانوں میں جاری و ساری ہے، کس طرح مختلف کہی جا سکتی ہے؟ کیا فاضل مصنف اور اُن کے ہمنوا "امر الٰہی" کی نفی پر بھی آمادہ ہو جائیں گے؟ اگر انکار کسی کے بس کی بات نہیں تو پھر یہ اختلافات کیوں؟ ـــــ اسی لئے مسٹر بلبو کی تصنیف "۱۹۴۷ء کی خطرناک کتاب" کہی جا سکتی ہے جس کی بنیاد نری مادیت اور نسلی بیہودہ امتیازات پر رکھی گئی ہے!

محترم مصنف شاید اس امر سے آگاہ نہیں ہیں کہ دنیا اب سے بہت پہلے ایسے مصلحین کو پیدا کر چکی ہے کہ جنہوں نے نسلی امتیازات کے بت خانے تباہ کر کے انسانیت کے شوالے تعمیر کئے اور جن کے افکار سے گھبرا کر برنارڈ شا نے کہا کہ اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے انگلستان کی ساری آبادی اسلام قبول کر لے گی۔ مسٹر بلبو کیسے کہ اپنے ہم عصر مفکرین کے افکار کا مطالعہ کرتے!!

ابیات

یہ تو شادی نہیں تجارت ہے

از جناب حکیم علی افندی صاحب حیدرآباد دکن

نہ شکوہ ہے نہ شکایت ہے ؛ وہی کہتا ہوں جو حقیقت ہے
میرے اشعار میں حقیقت ہے ؛ میری آواز میں صداقت ہے
اس طرف دیکھئے تو دولت ہے ؛ اس طرف دیکھئے تو غربت ہے
اس طرف دیکھئے تو عشرت ہے ؛ اس طرف دیکھئے تو عسرت ہے
اس طرف دیکھئے تو رحمت ہے ؛ اس طرف دیکھئے تو زحمت ہے
صبح محلوں میں ہے امیروں کے ؛ گھر غریبوں کے شام غربت ہے
یوں امیروں کا سُرخ ہے چہرہ ؛ کیوں غریبوں کی زرد رنگت ہے
اک طرف ہے نہ مفلسی کا جواب ؛ اک طرف بے شمار دولت ہے
ان پہ ساں حال ہے ان کا ؛ جن غریبوں کی غیر حالت ہے
یہی گل ہیں مگر ہیں پژمردہ ؛ یہ بھی جیتے ہیں جن پہ حسرت ہے
مدہ در گور زیست ہے جن کی ؛ اُن کو جینے کی کیا ضرورت ہے
یہ ہو دل کو سکون جو کہ نہ ہو ؛ کچھ ہو اولاد کی تو دولت ہے
یوں گلا کر کے میں بنون کا فر ؛ دینے والے کی یہ عنایت ہے
صبح فاقہ ہے شام ہے فاقہ ؛ صبح وحشت ہے شام وحشت ہے
دل نہ چکرائیں ضعف کے مارے ؛ ناتوانی ہے اور نقاہت ہے
سب نہ حاصل ہو پیٹھ بھر روٹی ؛ پھر بھی کیا زندگی میں لذت ہے
ہوش میں آؤ ہوش میں آؤ ؛ سوچو سمجھو تو یہ نصیحت ہے
آدمی آدمی کے کام آئے ؛ ورنہ کیا چیز آدمیت ہے
خلق و اخلاق جس کو کہتے ہیں ؛ آج ہم میں اُسی کی قلت ہے
دشمن جان ہے بھائی کا بھائی ؛ واہ کیا رشتۂ اخوت ہے
درد و احساس ہو نہ جس دل میں ؛ ایسے دل پر ہزار لعنت ہے
گلشے پیشانیوں پہ ہیں تو کیا ؛ دل میں بھی درد کی ضرورت ہے
دل ترا باغ باغ ہے بے شک ؛ گھر ترا کیا ہے رشک جنت ہے
ہاں مگر تیرے ہی محلے میں ؛ کتنے گھر ہیں کہ جن میں غربت ہے
پہلے تو اُن کی دستگیری کر ؛ جن غریبوں کی غیر حالت ہے
چاہیئے عاقبت کا سودا بھی ؛ ورنہ انجام میں ندامت ہے
بعید ہے اُن کو اک نوالہ بھی ؛ جن کی فاقوں سے غیر حالت ہے
ہر مسافر کے واسطے لاریب ؛ دنیا کیا ہے سرائے عبرت ہے
وہ مزہ یاریاں خوشی میں کہاں ؛ لا دوا درد میں جو لذت ہے
اپنے گھر بیٹھکر ہی حج کر لے ؛ خدمت خلق خود عبادت ہے
بیاہنے گا کیوں وہ گھر غریبوں کے ؛ جس کے گھر زر ہو اور امارت ہے
وہ نہیں دیکھتا شرافت کو ؛ مال و زر کی جسے ضرورت ہے
کون ہے اُن کا پوچھنے والا ؛ جن غریبوں کی غیر حالت ہے
کتنی بیٹھی ہیں لڑکیاں غمگیں ؛ جن کی منگنی نہ جن کی نسبت ہے
یہی اُن کا قصور ہے شاید ؛ جن غریبوں کے پاس عسرت ہے
دولھے والے کا ہے سوال یہی ؛ ساتھ دلہن کے مال و دولت ہے
نسل کی بات بعد میں ہوگی ؛ مال کے ساتھ پہلی نسبت ہے
وہ بھی اک فاطمہؓ کی شادی تھی ؛ ایک یہ بھی ادائے سنت ہے
آپ کیا دیں گے آپ کیا لیں گے ؛ یہ تو شادی نہیں تجارت ہے
ختم ... تجارتی شادی ؛ اس لئے نقصان فی الحقیقت ہے
کیسے بیہودہ کام کرتے ہو ؛ وہ نہ کیجے جو اصل سنت ہے
پھر میں سمجھاتا ہوں سمجھ لیجے ؛ کیوں خسارہ میں آج ملت ہے
اس تجارت کا خاتمہ کیجے ؛ یہی دراصل وجہ ... ہے
ہے نگاہوں میں فاطمہؓ کا جہیز ؛ یا فقط ادعائے سنت ہے
کیا علیؓ نے نبیؐ سے مانگا تھا ؛ اس کے اظہار کی ضرورت ہے
اور کیا آپ کر رہے ہیں طلب ؛ کہئے نہ کیا یہی شرافت ہے
مال و دولت سے ہو رہا ہے نکاح ؛ یا کہ منکوحہ کی ضرورت ہے
دیکھنے کو تو ہیں تیری آنکھیں ؛ دیکھنے کی مگر بصارت ہے
یہ طریقہ نہیں شریعت کا ؛ تو کہاں اور کدھر شریعت ہے
کر عمل سنت پیمبرؐ پر ؛ جو بھی ملجائے وہ غنیمت ہے
جو کہ پوشاک کو ترستے ہیں ؛ واجب الرحم اُنکی حالت ہے
کرم خوردہ لباس ہے جن کا ؛ قابل دید اُن کی غربت ہے
تن کو کپڑا نہ پیٹ کو کھانا ؛ زندگی کیا ہے اک قیامت ہے
پاس ہوتا ہے کیا غریبوں کے ؛ کچھ نہیں ہے مگر شرافت ہے
ہو جو ایسوں سے رشتۂ تزویج ؛ یہی سب سے بڑی عبادت ہے
مرد اس بات کا خیال رکھے ؛ مال عورت کا بے برکت ہے
حسن صورت کو دیکھتا ہے کیا ؛ دیکھ دراصل حسن سیرت ہے
جس کو ہے پاس اپنی عصمت کا ؛ وہی عورت ہی خوبصورت ہے
نہیں ذکر بے حیاؤں کا ؛ جن کی عزت نہ جنکی عصمت ہے
تذکرہ ہے یہ اہل ایماں کا ؛ جن کے رُخ پر ردائے عصمت ہے
کیوں کہا ہے حیا من الایمان ؛ اس لئے پردہ شریعت ہے
ہے مگر آج کل کہاں پردہ ؛ جھوٹ کہتا نہیں حقیقت ہے
اس میں کیا ہے قصور پردے کا ؛ مرد پر جب سوار عورت ہے
فارغ البال ہیں میاں بیوی ؛ مونچھ اور زلف کی حجامت ہے
مرد جیسے ہیں عورتیں ویسی ؛ شرم اُن کو نہ اُنکو غیرت ہے
بے حیائی کا دور دورہ ہے ؛ یا الٰہی یہ کیا قیامت ہے
نام کو بھی نہیں ہے شرم و حیا ؛ یہ شریعت ہے یہ طریقت ہے
ہو رہے ہیں جو ہم ذلیل و خوار ؛ سب یہ اعمال کی بدولت ہے
کیوں بُرا کہہ رہے ہو قسمت کو ؛ کیا زنا میں شریک قسمت ہے
کیوں نہ شیطاں کریں خریداری ؛ سر بازار جنس عصمت ہے

آج جو چاہو تم کرو لیکن
یاد رکھو کہ کل قیامت ہے

تصور سعادت

از سعادت متعلمہ ایف۔اے سال دوم کلیہ اناث
بنت سید سجاد حسین تعلقہ افسر تعمیرات بانسواڑہ

نہ ہے بخت رسا تو کام آئی بیکسی اپنی ؛ کہ وہ بالیں پہ آئے تھی تمنا آخری اپنی
جو دل میں داغ رکھے چاند پھر کیا چاند فی الحقیقت ؛ جیسے ماہ بنی ہاشم دکھا دو چاند فی اپنی
سرور افزائے خاطر ہو تصور آ جائے پینے سے ؛ چلو اب حوض کوثر پر وہاں ہو بیکشی اپنی
بہار زندگی کا لطف گو فصل بہار آیا ؛ خزاں کے دور میں بہتر رہے گی زندگی اپنی
ہوا ہے بعد مدت کے ہمیں یہ تجربہ حاصل ؛ عدو چاہے بُرا تو اس میں ہے کچھ بہتری اپنی

شہ عثماں زندہ باد یہ امر حقیقت ہے
انھیں کی زندگی سے ہے سعادت زندگی اپنی

جناب فاطمہؑ کی وفات

۱۳ھ ۱۴ / ۱۵ جمادی الاولی یا ۳ جمادی الثانیہ سنہ ۱۱ھ باختلاف روایات

سچ تو یہ ہے کہ حضرت رسولخداؐ کے مرتے ہی سیدہ کی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ ہاں زندہ رہنے کو تو تین مہینے رہیں لیکن کس طرح "زندہ درگور" چاروں طرف سے مصائب کے دروازے رسول کی اس شکستہ دل بیٹی کے اوپر کھلے ہوئے تھے اور حسرت و بیکسی۔ یاس و ناکامی کے جگردوز نشتر رگ رگ میں چبھے ہوئے تھے۔ جب تک زندہ رہیں کسی نے ان کو ہنستے نہ دیکھا۔ ہروقت شفیق باپ کی صورت ان کی نگاہ کے سامنے تھی۔ جب کوئی حضرت کا نام لیتا تھا تب آنکھوں سے آنسو گرنے لگتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ادہر بلالؓ نے مسجد میں اذان دینی شروع کی ادہر سیدہ پر رقت طاری ہوئی۔ جب وہ کہتے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ تو سیدہ ایک آہ کا نعرہ مارتیں اور بیہوش ہو جاتیں لوگ بلالؓ سے کہتے۔ جلد اذان کو ختم کرو کہیں ایسا نہ ہو دختر رسول ہلاک ہو جائے۔

آپ کا معمول تھا کہ جس وقت حضرت کی یاد دل کو زیادہ بے چین کرتی قبر مبارک پر چلی جاتیں اور یہ شعر پڑھ کر خاک کو آنسوؤں سے بھگوتی رہتیں۔ (ترجمہ) جس نے محمدؐ کی خاک قبر کو سونگھ لیا وہ پھر دنیا کی کسی خوشبو کو سونگھنے کا مشتاق نہ ہوگا۔ میرے اوپر مصیبتیں اس طرح منڈلا رہی ہیں کہ اگر ان کا سایہ آفتاب پر پڑ جاتا ہے تو تمام دنیا میں تاریکی پھیل جاتی۔ جس قدر زمانہ گذرتا جاتا تھا سیدہؑ کا ضعف بڑھتا جاتا تھا اور چہرے پر مردنی چھاتی چلی جاتی تھی۔ امیر المومنینؑ ہر چند ٹوٹے دل کو تسلی دیتے تھے لیکن تڑپ میں کمی کہاں اور اضطراب میں سکون کیسا۔ جس صدمہ کا تصور بعد میں جاتا کھنٹوں رلانے کو کافی ہوتا۔ باپ ہی صدمہ ہلاک کرنے کو کیا کم تھا جو اور بے شمار مصائب بلائے بے درماں کی طرح ٹوٹ پڑے۔ کتاب مودۃ القربیٰ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمہؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو نہ ان معصومہ کو بخار آیا نہ درد سر عارض ہوا بلکہ حسنؑ و حسینؑ کے ہاتھوں کو پکڑے قبر رسولؐ پر گئیں اور قبر و منبر کے درمیان دو رکعت نماز ادا فرمائیں پھر دونوں صاحبزادوں کو سینہ سے لگایا اور فرمانے لگیں بچو تم دونوں ذرا دیر کے لئے اپنے باپ کے پاس بیٹھو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ صاحبزادے تو ادہر کو گئے اور سیدہؑ وہاں سے گھر آئیں۔ غسل کیا۔ حضرت رسولخداؐ کا بچا ہوا کفن پہنا۔ آنحضرت کی چادر اوڑھی اور اسماء زوجۂ جعفر طیار سے فرمایا میں گھر میں لیٹتی ہوں۔ تم یہاں سے کہیں جانا نہیں۔ جب ایک گھڑی گذر جائے اور میں باہر نہ نکلوں تو تم مجھے تین آوازیں دینا۔ اگر جواب دوں اندر چلی آنا ورنہ سمجھ لینا کہ میں حضرت رسولخداؐ کی خدمت میں پہونچ گئی۔ اس کے بعد آپ نے جناب رسولخداؐ کی جگہ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنا منہ چادر سے لپیٹ کر لیٹ رہیں جب ایک ساعت گذر گئی تو اسماء نے آواز دی۔ کوئی جواب نہ ملا تو حجرے کے اندر داخل ہوئیں۔ چادر کو چہرے سے ہٹا کر دیکھا تو سیدہؑ رخصت ہو چکی تھیں۔ فرط غم سے اسماء کا عجب حال ہوا۔ گریبان چاک کر لیا اور زار زار روتی ہوئی حجرے سے باہر نکلیں۔ اتنے میں دونوں صاحبزادے بھی آگئے۔ پوچھا ہماری اماں کہاں ہیں۔ اسماء خاموش ہو گئیں۔ دونوں بھائی حجرے میں داخل ہوئے امام حسینؑ نے شانہ پکڑ کر ہلایا اور زور زور سے پکارا۔ وہاں کیا تھا۔ سمجھ گئے کہ شفیق ماں کا سایہ سر اٹھ گیا۔ دونوں بھائی روتے اور وا امّاہ وا جدّاہ کے نعرے مارتے گھر سے نکلے۔ مسجد میں جا کر حضرت علیؑ کو خبر دی۔ یہ آواز کان میں پڑتے ہی آپ پر ایسی غشی طاری ہوئی کہ ہوش میں لانے کے لئے آپ پر پانی چھڑکا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو گھر میں تشریف لائے اور حجرۂ فاطمہؑ میں داخل ہوئے اس وقت اسماء ان معصومہ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں۔ آہ جب ہم فاطمہؑ کو دیکھتے تھے تو حضرت رسولخداؐ کی صورت آنکھوں میں پھر جاتی تھی اب کس کے چہرے کو دیکھ کر آنحضرت کی زیارت کیا کریں گے۔ حضرت علیؑ نے جناب سیدہؑ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ دیکھا کہ ایک رقعہ سر کے قریب رکھا ہوا ہے آپ نے اس کو اٹھا کر پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فاطمہؑ دختر رسول خداؐ کی وصیت ہے، وہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ محمد خدا کے رسول ہیں اور اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ مردوں کو قبروں سے زندہ کرکے اٹھائیگا۔ اے علیؑ! میں فاطمہ دختر رسول خداؐ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرا تم سے نکاح کیا تاکہ دنیا و آخرت میں میں تمہاری بی بی ہوں اور تم غیر کی نسبت میرے لیئے زیادہ اولیٰ ہو۔ تم ہی مجھے غسل دینا حنوط کرنا کفن پہنانا اور دفن کرنا۔ میرا جنازہ رات کو اٹھانا اور کسی کو خبر نہ دینا میں تم کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی سلام کرتی ہوں۔

جب رات ہوئی تو جناب امیر علیہ السلام نے آپ کو غسل دیا اور تختہ پر رکھا پھر امام حسنؑ نے خبر دیا۔ جانماز بچھادی آپ نے نماز پڑھائی پھر جنازے کو بقیع میں لے گئے وہاں کے ہر مقام سے آواز آنے لگی۔ میری طرف لاؤ۔ آگے بڑھے تو ایک مقام پر کھدی ہوئی قبر نظر آئی۔ اسی میں بضعۂ رسولؐ کو دفن کر دیا گیا۔ پھر حضرت علیؑ قبر کے پاس بیٹھے اور زمین سے مخاطب ہو کر فرمایا "اے زمین! میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں یہ دختر رسول خدا ہے" زمین سے آواز آئی اے علیؑ تم میری طرف سے اطمینان رکھو۔ اس کے بعد آپ نے اس زمین کو اس طرح ہموار کر دیا کہ کسی کو قبر کا نشان معلوم نہ ہو۔ (مودۃ القربیٰ) معتبر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت سیدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھیں اور نہ ان کے دفن میں شریک ہوں۔ حضرت علیؑ نے ان کی وصیت کے مطابق عمل کیا اور ان حضرات کو دفن میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ دیکھو صحیح بخاری و مسلم۔

حضرت علیؑ نے وفات جناب سیدہ پر بہت سے دردناک مرثیے کہے ہم ان میں چند اشعار کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

یہ کیا معاملہ ہے کہ میں اپنے حبیب کی قبر پر کھڑا سلام کر رہا ہوں۔ لیکن وہاں سے سلام کا جواب نہیں ملتا۔ اے میری محبوب فاطمہؑ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم بات کا جواب نہیں دیتیں۔ کیا تم نے محبت کو بالکل دل سے نکال دیا۔

سیدہ نے بزبان حال یہ جواب دیا۔

اے علیؑ میں تو مٹی اور پتھروں کے نیچے دبی پڑی ہوں تمہاری بات کا کیونکر جواب دوں۔ میری خوبیاں مٹی میں مل گئیں اور میں اپنے [illegible] کی نظر سے چھپ گئی میرا سلام تم پر ہو لیکن تمہارے اور ہمارے درمیان اب محبت کے تعلقات قطع ہو گئے۔

حضرت رسولِ خدا صلعم کے اصحاب

قسط نمبر ۳ بسلسلہ انتخاب نمبر (۳۵) مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

جناب عمار بن یاسر

مولوی شبلی صاحب لکھتے ہیں "عمار یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد یاسر مکہ میں آئے ابوحذیفہ مخزومی نے اپنی کنیز سے جس کا نام سمیہ تھا شادی کردی۔ عمار اسی کے پیٹ سے پیدا ہوئے جب یہ اسلام لائے تو ان سے پہلے صرف تیس شخص اسلام لا چکے تھے۔ قریش ان کو جلتی ہوئی زمین پر لٹاتے اور اس قدر مارتے کہ بے ہوش ہو جاتے۔ ان کے والد اور والدہ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا تھا۔ سمیہ حضرت عمار کی والدہ تھیں۔ ان کو ابوجہل نے اسلام لانے کے جرم میں برچھی ماری اور ہلاک ہو گئیں۔ یاسر حضرت عمار کے والد تھے۔ یہ بھی کافروں کے ہاتھ سے اذیت اٹھاتے اٹھاتے ہلاک ہو گئے (سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸) اور علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں "عمار کی کنیت ابوالیقظان تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی۔ ان کی والدہ سمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ کی راہ میں شہید کی گئیں۔ جناب عمار تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اللہ کی راہ میں بے حد ستائے گئے (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۶۱)

مسئلہ تقیہ

جناب عمار کا واقعہ اسلام کے مشہور مسئلہ تقیہ کو اچھی طرح واضح کرتا ہے۔ تمام مورخین و مفسرین لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیتہ مبارکہ من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان جو شخص کفر پر مجبور کیا جائے مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس سے کچھ مواخذہ نہیں۔ (پ ۱۴ ع ۲۰) جناب عمار ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے جس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ان کو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انھوں نے نبی صلعم کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی اس وقت کافروں نے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر جب یہ رسولخدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کیا خبر لائے ہو۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ بہت ہی بری خبر ہے۔ میں اس وقت اس سبب سے زندہ بچ کر آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ دل تو ایمان پر قائم ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ اگر اب بھی وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۶۱ و استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۲۳) علامہ ابن عبد البر نے اس واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ هذا مما اجتمع اهل التفسير عليه یہ وہ امر ہے جس پر کل علماء علم تفسیر کا اجماع ہے۔ مورخین بھی باتفاق لکھتے ہیں کہ جناب عمار کو اس طرح تقیہ کرنے کا حکم حضرتؐ نے دیا تھا (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۴ و طبری و خمیس و سیرۃ حلبیہ و سیرۃ ابن ہشام وغیرہ) مگر ان حضرات کی قوت ایمانیہ قابل ملاحظہ ہے کہ کانوا يخرجون عمار و اباه وامه الى الابطح اذا حميت الرمضاء يعذبونهم بحر الرمضاء فمر بهم النبي فقال صبرا آل ياسر فان موعدكم الجنة فمات ياسر في العذاب واغلظت امرأته سمية القول لابي جهل فطعنها في قلبها بحربة في يده فماتت وهي اول شهيد في الاسلام وشددوا العذاب على عمار بالحر تارة وبوضع الصخر الاحمر على صدره اخرى وبالتغريق اخرى یعنی لوگ جناب عمار اور ان کے باپ ماں کو جلتے ہوئے پتھر پر لٹاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت رسولخدا صلعم ادھر سے گذرے تو فرمایا اے آل یاسر صبر کرو کیونکہ تم لوگوں کی وعدہ گاہ جنت ہے۔ مر گئے تو اسی عذاب میں مر گئے اور سمیہ نے ابجہل سے سخت سخت باتیں کہیں ہیں تو اس نے ان کی اندام نہانی میں برچھا مارا جس سے وہ فوراً جان بحق تسلیم ہو گئیں اور یہ اسلام میں پہلی شہیدہ بی بی ہیں۔ اور جناب عمار پر لوگوں نے اور زیادہ سختی کی کہ کبھی ان کو جلتی دھوپ میں لٹاتے اور کبھی ان کے سینہ پر پتھر کو خوب گرم سرخ کر کے رکھ دیتے اور کبھی ان کو ڈبو دیتے (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۴) "ایک مرتبہ رسولخدا صلعم کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا۔ وہ رو رہے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے۔ رسولخدا نے پوچھا کہ کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا۔ اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کہہ دینا۔ سعید بن جبیر کہتے تھے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے تھے؟ انھوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے۔ بھوکا رکھتے تھے۔ پیاسا رکھتے تھے کہ اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔ کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو منظور کرو اور کہو کہ لات و عزیٰ ہمارے معبود ہیں۔ اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہہ دیتے تھے تو چھوڑ دیے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے۔ اللہ تیرا معبود نہیں۔ جان بچانے کے لئے اس کا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۶۱)[۱] حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوۂ احد و خندق و بیعۃ الرضوان میں رسولخدا صلعم کے ساتھ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جناب عمار بن یاسر غزوۂ احد وغیرہ میں بھی شریک تھے۔ آنحضرت صلعم نے حکم دیا تھا کہ اے لوگو عمار کی روش سیکھو۔ مسلمانوں میں خالد بن ولید کا بڑا درجہ مانا جاتا اور ان کو سیف اللہ کا لقب دیا جاتا ہے مگر جناب عمار کے مقابلہ میں خالد بھی کوئی چیز نہیں تھے۔ خود خالد کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تو میں نے ان کو سخت بات کہی اس پر عمار میری شکایت کرنے حضرت رسول خدا کے پاس گئے۔ اس کے بعد میں بھی آنحضرتؐ کی خدمت میں پہونچا اس وقت عمار میری شکایت کر رہے تھے۔ وہاں بھی میں نے ان کو سخت باتیں کہیں[۲] حضرت رسولخدا صلعم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ بولتے نہیں تھے۔ میری گالی دینے پر عمار رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہؐ آپ خالد کا ظلم ملاحظہ نہیں فرماتے۔ تب حضرت رسولخدا نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے۔ جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ بھی اس کو اپنا مبغوض بنا دے۔ خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا تو وہ راضی ہو گئے۔ حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ عمار ایک مرتبہ رسولؐ کی خدمت میں گئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی تو آنحضرت نے ان کو یہ الفاظ کہکر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (میرے پاک اور پاکیزہ کئے گئے صحابی کے لئے جگہ بہت کشادہ ہے وہ خوشی سے آئیں)۔ رسول خدا نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی کو اختیار کرتے ہیں جس میں نیکی اور خوبی زیادہ ہوتی ہے۔ جناب عمار کا ایک کان کسی لڑائی میں کٹ گیا تھا اس وجہ سے ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا اے کن کٹے غلام۔ انھوں نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی! جناب عمار پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے مسجد بنائی کیونکہ جب آنحضرتؐ

[۱] سمجھدار مسلمان آج بھی اسی اصول پر عمل کرتے ہیں کہ جان بچانے کیلئے اپنے ایمان کو چھپا کر قوی دشمن کی خواہش کے مطابق کوئی بات زبان سے کہہ دیتے ہیں اور اسی کو تقیہ کہتے ہیں جس کا حکم قرآن مجید میں بھی خدا نے کئی مقام پر دیا ہے مگر افسوس بعض لوگ ایسے ہیں کہ تقیہ پر اعتراض کر کے اس کا خوب مضحکہ اڑاتے اور قرآن مجید کے حکم اور رسولخدا صلعم کی احادیث سے بالکل آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ خدا ان لوگوں کو سمجھ دے۔

[۲] معلوم نہیں بعض صحابہ کی تہذیب کیسی تھی کہ حضرت رسولخدا صلعم کے سامنے بھی وہ اپنے ترک اخلاق سے باز نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے سامنے تو قالو آنحضرت پر بہت ... کرنا چاہیے ... اسی طرح ... رہے الاتقی ...

مدینہ تشریف لائے تو آپ نے چند پتھر جمع کیئے اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی۔ جناب عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے۔ آپ کے مناقب بہت زیادہ ہیں سب کے بیان کرنے میں طول ہوگا۔ خلیفہ دوم آپ کے بارے میں کہتے ہیں ھو من نجباء اصحاب محمدؐ۔ عمار حضرت رسول خدا صلعم کے برگزیدہ اصحاب سے تھے۔ یہ حضرت علیؑ کی خدمت میں رہتے تھے اور حضرتؑ کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جن میں آپ نے بڑے کارنمایاں انجام دیئے۔

جنگ صفین میں جناب عمار کے کارنامے

ایک شخص بیان کرتا تھا کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبیؐ اسی طرف جھک پڑتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہیں۔ ہم نے اس دن عمار سے یہ بھی سنا کہ ایک شخص سے کہہ رہے تھے تم جنت سے بھاگتے ہو۔ دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہے (کیونکہ یہ حضرت علیؑ کی حمایت میں جہاد ہو رہا ہے) آج میں جاکر اپنے دوستوں (حضرت رسولخدا صلعم وغیرہ) سے ملوں گا۔ واللہ اگر یہ لوگ ہم کو ماریں اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ جناب عمار نے جنگ صفین میں کہا کہ پینے کی کوئی چیز میرے واسطے لے آؤ۔ لوگ دودھ لے گئے۔ جناب عمار دیکھ کر کہنے لگے حضرت رسولخدا صلعم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہارے پینے کی آخری چیز دودھ ہوگا۔ اس کے بعد انھوں نے لڑنا شروع کیا اور شہید ہوگیئے اس وقت ان کی عمر ۹۰ سال کی تھی۔ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انھوں نے تلوار نہیں چلائی وہ صفین میں بھی شریک تھے مگر نہیں لڑے اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہیں ہوجائینگے میں نہیں لڑوں گا میں دیکھ لوں کہ ان کو کون قتل کرتا ہے۔ کیونکہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ویح عمار تقتله الفئة الباغية يدعوهم الى الجنة ويدعونه الى النار افسوس عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ عمار اس گروہ کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ گروہ عمار کو جہنم کی طرف بلاتا ہوگا۔ جب عمار شہید ہوگیئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھکو (معویہ والوں کی) گمراہی ظاہر ہوگئی۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور لڑکر شہید ہوگئے۔ جناب عمار زخمی ہوئے تو مرتے وقت وصیت کی کہ مجھ کو انہیں کپڑوں میں دفن کردینا میں انھیں کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا۔ آپ کے قتل کے بارے میں دو شخص اختلاف کرنے لگے۔ ایک کہتا تھا میں نے قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے قتل کیا۔ عمرو عاص نے سنا تو کہا خدا کی قسم یہ دونوں ہی دوزخ کے لئے لڑتے ہیں (کیونکہ عمار کا قاتل یقیناً دوزخی ہے)۔ واللہ میں اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے میں مرگیا ہوتا (تاکہ میں بھی معویہ کی طرف ہونے کی وجہ سے دوزخ میں نہ جاتا)۔ جناب عمار یاسر ربیع الثانی ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت علیؑ نے آپ کو انہیں کپڑوں میں دفن کردیا۔ جناب عمار کا رنگ گندمی۔ قدلانبا سینہ کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ بال سفید ہوگئے تھے (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۹۵)۔ جناب عمار کی زندگی شروع سے آخر تک مصائب ہی میں بسر ہوئی۔ کفار آپ پر جو مصیبتیں ڈھاتے تھے وہ پہلے بیان ہوچکیں۔ حضرت عثمان خلیفہ سوم نے بھی اپنے زمانہ میں آپ کو اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگئے اور ان کے پیٹ اور پیڑو پر خود اتنی لاتیں ماریں کہ ان کو عارضہ فتق لاحق ہوگیا۔

معویہ اور حضرت علیؑ میں جنگ تھی تو معویہ والوں کا بیان تھا کہ ہم حق پر ہیں۔ مگر حضرت رسولخدا صلعم نے اپنی زندگی ہی میں ایسی پیشگوئی فرمادی تھی جس سے معویہ کا باطل پر ہونا یقینی تھا۔ مورخین نے تصریح لکھا ہے۔ وفی الصحیح المتفق علیہ ان رسول اللہ قال یقتل عمارا الفئة الباغية صحیح حدیث ہیں ہے جس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا عمار کو گمراہ جماعت والے قتل کریں گے (تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ و تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۳۲ وغیرہ)۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی حضرت رسولخدا صلعم کی یہ حدیث موجود ہے۔ جناب عمار سے ہم لوگوں کو حمایت حق کا پورا سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ہاتھوں میں رعشہ تھا اور لرز رہے تھے۔ کہتے تھے ھذہ حربة قاتلت بھا مع رسول اللہ ثلاث مرات وھذہ الرابعة۔ یہ وہ حربہ ہے جس سے میں نے حضرت رسول خدا صلعم کی حمایت میں تین مرتبہ جہاد کیا ہے اور یہ اب چوتھی مرتبہ ہے (ابوالفداء جلد ۱ صفحہ ۱۷۹) جس سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت علیؑ کو حضرت رسولؐ کی طرح اور حضرت علیؑ کی حمایت میں لڑنے کو حضرت رسولؐ کی حمایت میں لڑنا سمجھتے تھے۔ اس روز آپ یہ رجز پڑھتے تھے۔ قتلناکم علی تاویله۔ کما قاتلناکم علی تنزیله ۔ ضربا یزیل الھام عن مقیله۔ ویذھل الخلیل عن خلیله

اے معویہ والو اب بھی ہم تم لوگوں سے قرآن مجید کی تاویل پر اسی طرح جہاد کررہے ہیں جس طرح تم لوگوں سے قرآن مجید کی تنزیل پر پہلے بھی جہاد کرتے تھے۔ ہم ایسی جنگ کریں گے کہ سر اپنے ٹھکانے سے اڑتے نظر آئیں گے۔ اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا (ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۱۷۶) جناب عمار یاسر کے شہید ہونے پر حضرت علیؑ کو نہایت صدمہ ہوا کیونکہ آپ کو حضرتؑ بہت مانتے تھے۔ اس کے بعد حضرتؑ نے اپنی فوج کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ ان ائمہ کفر سے لڑو یقیناً ان کے ایمان نہیں ہے۔ جناب عمار کی شہادت نے بہت سے غافلوں کو ہوشیار کردیا اور متعدد اعیان مہاجرین و انصار وغیرہ نے کہا کہ جب عمار یاسر مارے گیئے تو جو تھوڑا بہت شبہ ہم لوگوں کو تھا وہ بھی زائل ہوگیا اور ہمیں یقین ہوگیا کہ معویہ اور اس کے ہمراہی باغی ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ بالکل ثابت قدم ہیں [1]

حذیفہ

بن یمان انصاری۔ حضرت رسولخدا صلعم کے بڑے مقدس صحابی تھے۔ آنحضرت کی خدمت میں احد وغیرہ میں شریک ہوئے۔ ان کے والد اسی جنگ میں شہید ہوگیئے تھے۔ ان کا نام اسطرح لیا جاتا ہے حذیفة صاحب سر رسول اللہؐ فی المنافقین۔ منافقوں کے حالات رسولخدا صلعم نے سوائے حذیفہ کے اور کسی کو نہیں بتائے۔ حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مرجاتا تو جناب حذیفہ سے پوچھتے تھے کہ اس کی نماز میں شریک ہوگے؟ اگر وہ اس کی نماز میں شریک ہوتے تو حضرت عمرؓ اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے ورنہ ہٹ جاتے۔ لوگوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ آپ کو منافقین کا حال کیسے معلوم ہوگیا؟ حالانکہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھی معلوم نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا شب عقبہ میں رسولؐ کی سواری کے پیچھے چلتا تھا اور حضرتؐ کو نیند آگئی تھی تو میں نے سنا کہ کچھ صحابہ کہتے ہیں آؤ ہم لوگ رسولؐ کو اونٹ سے گرادیں کہ ان کی گردن ٹوٹ جائے اور ہم لوگوں کو ان کے ہاتھ سے نجات ملے۔ یہ سن کر میں ان کے درمیان پہونچ گیا اور زور زور سے باتیں کرنے لگا جس سے حضرت بیدار ہوگئے۔ اور پوچھا کون؟ میں نے عرض کی حذیفہ۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے سب کے نام بتائے حضرتؐ نے فرمایا یہ سب منافق ہیں مگر تم کسی کو ان کے نام نہ بتانا۔ حذیفہ رسولخدا ؐ سے فتنہ کے حالات بہت پوچھا کرتے تھے تاکہ اس سے بچیں۔ جب ان کی موت کی کیفیت طاری ہوئی تو انھوں نے بہت جزع کی اور روئے۔ کسی نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا دنیا کے چھوٹنے پر؟ نہیں روتا بلکہ اس پر کہ مجھے معلوم نہیں۔ خدا کی رضامندی کیطرف جارہا ہوں یا ناخوشی کیطرف۔ ان کی وفات ۳۶ھ (۶۵۷ء) میں ہوئی۔

[1] لطف یہ ہے کہ جب معویہ سے لوگوں نے کہا کہ عمار کی شہادت سے ہم لوگ پریشان ہیں کہ ہم لوگوں کا کیا حشر ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ شخص تھے جن کے قاتل کو رسول اللہ بدعادی تھی۔ تو معویہ نے کیا بات بنائی کہ عمار کو ہم نے تو قتل نہیں کیا۔ پوچھا گیا پھر کس نے قتل کیا۔ جواب دیا علیؑ نے۔ کیونکہ وہی ان کو جنگ کے لیئے لائے تھے۔ اس کا جواب کیا خوب دیا گیا کہ پھر حضرت حمزہ کو بھی رسولخداؐ ہی نے قتل کیا کیونکہ حضرتؐ ہی ان کو جنگ کے لیئے غزوۂ احد میں لائے تھے۔

نمک حرام وزیر

۱۷۳۹ء میں نادر شاہی حملے نے مغلیہ حکومت کو جو ضعف پہنچایا کہ جس کے بعد سلطنت کو سر اٹھانا نصیب نہ ہو سکا۔ تو طوائف الملوکی کی وجہ سے ۱۷۴۰ء میں علی وردی خاں جو بڑا قابل آدمی تھا۔ دہلی کے شاہ شطرنج (محمد شاہ رنگیلے) کو راضی کر کے بنگال، بہار اور اڑیسہ کا صوبہ دار بن گیا۔ سولہ سال کی نہایت دانشمندانہ حکومت کے بعد جب اس کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کا نوجوان نواسا سراج الدولہ تینوں صوبوں کا ناظم قرار پایا۔ حادثہ بلیک ہول کی اطلاع انگریزوں کو مدراس میں پہونچی۔ کلائیو وہاں سے کچھ فوج لے کر روانہ ہوا۔ نواب بنگالہ یعنی سراج الدولہ کی طرف سے حاکم کلکتہ مانک چند نے بج بج کے قلعہ سے اچانک انگریزوں پر حملہ کیا جس سے کلائیو گھبرا تو ضرور گیا لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔ اور اپنی فوج کو بڑھنے کا حکم دیا۔ دیسی لوگ انگریزوں کی اس جرات اور دلیری کو دیکھ کر (کیونکہ انگریزوں کے پاس صرف چند سپاہی تھے) نہایت ہراساں ہو رہے اور باوجودیکہ مانک چند کے پاس پیدل اور سوار ساڑھے تین ہزار فوج تھی۔ وہ پیچھے کو ہٹ گیا۔ اسی اثنا میں انگریزوں کی جنگی توپ کا گولہ مانک چند کی پگڑی کو چھو کر نکل گیا۔ جس سے خائف ہو کر اس نے فوج کو واپسی کا حکم دیا۔ اور آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ تین ہی دن میں کلکتہ اور ہوگلی پر انگریزوں کا تسلط ہو گیا۔ سراج الدولہ بھی چالیس ہزار فوج لیکر دارالخلافہ مرشد آباد سے باہر نکلا۔ یہ سردیوں کے دن تھے فروری کا مہینا تھا۔ ان دنوں میں بنگال میں اس قدر کہر پڑتی ہے کہ بعض دفعہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ سراج الدولہ کی بدنصیبی سے اس شدت کی کہر پڑی کہ بالکل تاریکی ہو گئی۔ جوانمرد کلائیو اسی حالت میں نواب کی فوج میں ڈھونڈتا چلا آیا۔ جب کہر چند لمحوں کے لئے صاف ہو گیا تو کلائیو یہ معلوم کر کے نہایت حیران ہوا کہ وہ عین دشمن کے درمیان آ گیا ہے۔ غنیم خود ہکا بکا رہ گیا۔ کہ کلائیو کہاں سے اور کدھر سے آ گیا ہے۔ پھر مہم شروع ہو گیا کلائیو نے اپنے آپ کو خطرہ سے نکال کر نواب کے دل پر اپنی ایسی قدر ہیبت بٹھادی کہ باہم صلح ہو گئی۔ اور اس صلح سے انگریزوں کو بہت سی رعایتیں ملیں اور نواب بالکل انگریزوں کے قابو میں آ گیا۔

سراج الدولہ اس کوشش میں تھا کہ کسی طرح کلائیو کے پنجہ سے اپنے آپ کو آزاد کر لے اور کلائیو اس فکر میں تھا کہ جب تک تینوں صوبوں بنگال، بہار، اڑیسہ کی صوبہ داری نواب کے پاس ہے اور اس کے اختیارات باقی ہیں تو اپنی ناکامیوں کا ضرور کبھی نہ کبھی بدلہ لیگا۔ اسلئے وہ بنگال میں کمپنی کی پولٹیکل حالت کو اور بھی زیادہ مضبوط اور پائدار بنانے کا منتظر [illegible] ہو گیا۔

کلائیو کو دارالخلافہ کی رہائش کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ نواب کے اکثر امیر اور وزیر اور مصاحب اپنی ذاتی اغراض حاصل کرنیکے لئے اپنے آقا اور مالک کو دغا دینے اور سازش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ نواب کے بڑے بڑے اہلکاروں میں میر جعفر۔ یار لطف خاں۔ اور راجہ دولاب رائے۔ اور چند ایک اور نامی گرامی امیر اور ذی رسوخ تاجر تھے۔

سب سے پہلے یار لطف خاں نے جو فوج کے ایک حصہ کا کمانڈر تھا کلائیو سے اس شرط پر مل جانا چاہا کہ نواب کے قتل یا قید کرنیکے بعد اس کو ان صوبوں کا حاکم بنا دیا جائے۔ کلائیو نے اس پیغام کا ابھی جواب نہ دیا تھا کہ ان تینوں صوبوں کے سب سے زیادہ ذی وقار حاکم میر جعفر وزیر افواج کا (جو نواب کا ماموں بھی تھا) پیغام پہنچا جس کو کلائیو نے فوراً منظور کر لیا۔ اس کے بعد راجہ دولاب رائے اور چند اور آدمیوں نے بھی امداد دینے کا وعدہ کیا لیکن یہ سب لوگ میر جعفر کے زیر اثر تھے۔ ذی رسوخ تاجروں میں ایک نہایت طامع اور انتہا درجہ کا چالاک آدمی امین چند مہاجن بھی تھا۔ اس نے عین اس وقت جب کہ سازش پورے طور پر مکمل ہو چکی تھی فریقین معاہدہ کو یہ دھمکی دی کہ بیس لاکھ روپیہ میرے حصہ کا بھی رکھ لیا جائے ورنہ میں صوبیدار کو اس سازش کی اطلاع کر دونگا۔ کلائیو نے اس لالچی شخص کا منہ چھلنے کے لئے دستاویز کی دو نقلیں کرائیں جو اصل تھی اس میں امین چند کا نام لکھا جو اس کے خوش کرنیکے لئے لکھی گئی تھی اس میں اس کا نام درج کر دیا جس پر سوائے ایڈمرل واٹسن انگریزی ایجنٹ کے سب فریقین کے دستخط تھے۔

ارکین یعنے (سازش کنندوں) نے ناعاقبت اندیش اور بدنصیب نواب کو یہ پٹی پڑھانی شروع کی کہ مٹھی بھر انگریز تمام بنگال کے مالک بنے رہے ہیں آپ حملہ کریں اور ان کو مار کر باہر نکال دیں۔ سراج الدولہ جو خود بھی اپنی سابقہ آزادی کا مشتاق تھا۔ اپنے ارکین کے کہنے کے مطابق دربار دہلی، مرہٹوں، حیدرآباد، نواب وزیر الدولہ سے امداد کی بات چیت کرنے لگا۔ مگر سب نے کانوں پر ہاتھ رکھا اس بیچارے کی شامت آئی ہوئی تھی۔ انگریزی اقبال کی اٹھتی ہوئی موجوں اور اس کی بڑھتی ہوئی خداداد طاقت کو بٹھانے اور مٹھانے کی کوشش شروع کی۔ میر جعفر سے کچھ بگاڑ سا تھا اس سے صلح کر لی اور منت وسماجت سے کہا کہ اس مصیبت کے وقت میرا ساتھ نہ چھوڑو۔ میرا تمام سہارا تمہیں پر ہے۔ میرے عزیز بھی ہو اور صلاح کار بھی۔ میری رفاقت میں رہنا۔ میر جعفر نے (جو دل سے سازش میں شریک تھا اور صوبہ داری کی ہوس میں مٹا جاتا تھا) وفاداری اور اطاعت کا حلف اٹھایا۔ اور یقین دلایا کہ مال کی کیا ہستی ہے جان بھی آپ پر سے تصدق ہے ان انگریزوں کو یہاں سے بدر کر کے بنگال کو پاک کر دینگے۔ اپنی حلف اٹھانے کے بعد میر جعفر نے یار لطف خاں راجہ دولاب رائے اور چند اور افسروں اور مہاجنوں کو بھی (جو سازش میں شریک تھے) نواب کا اطمینان کرنیکے لئے بلوایا۔ اور ان سب نے نواب کی وفاداری کی قسمیں کھائیں کہ اس کو نہ صرف اطمینان دلایا بلکہ فوج کشی کرنے کا حکم دیا۔ ان لوگوں کی سازش سے سب سے پہلے فوج نے بقایا تنخواہ کا تقاضا کیا اور کہا کہ جب تک تنخواہ بے باق نہ ہو گی۔ ہم قدم نہ اٹھائینگے۔ نواب بیچارے نے مہاجنوں اور ساہوکاروں سے قرض لے کر اس مرحلہ کو طے کیا۔

کلائیو بھی فوج لے کر روانہ ہوا۔ ایک مقام پر میر جعفر کی طرف کو اطلاع ملی کہ ہم نے مصلحتاً صرف ظاہرداری کیلئے صوبہ دار سے صفائی کر لی۔ اور اس کی وفاداری کی حلف اٹھائی ہے مگر ہم میں اور آپ لوگوں میں جو معاہدہ ہوا ہے وہ ضرور اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔ کلائیو اس خط کو پڑھ کر ذرا جھجک گیا۔ کیونکہ میر جعفر ہی کے وعدوں پر اس نے اس لڑائی کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ اب اس نے سوچا کہ جو نمک حرام اپنے آقا اور مالک اور اپنے سگے ماموں کو دھوکا دے سکتا ہے۔ کیا ناممکن ہے کہ اسی طرح کل وہ مجھے بھی کسی مصیبت میں نہ پھنسا دیگا۔ چنانچہ کلائیو نے یہ ارادہ کر لیا کہ جب تک میر جعفر کوئی پختہ اور صریحی وعدہ نہ کرے یہاں

سے قدم آگے نہ بڑھایا جائے

کئی دنوں کے بعد میر جعفر کا ایک اور خط ملا جس میں وعدوں کی تجدید اور امداد کا پختہ وعدہ تھا چنانچہ فوج کو آگے بڑھنے کے احکام صادر کئے گئے۔ جب فوج دریا سے پار اتر گئی تو میر جعفر کا ایک اور خط ملا جس میں نواب کی فوج کی روانگی اور اُس کی تمام نقل و حرکت کی اطلاع تھی

کلائیو کی فوج میں (۹۰۰) یوروپین پیادے اور گولندار تھے دو سو مخلوط النسل لوگ پچاس گورے ملاح (۲۱۰۰) سپاہی اور بہت سے لشکری اور کچھ توپیں۔ کل فوج ساڑھے تین ہزار تک تھی۔

نواب کی فوج میں پچاس ہزار پیادے۔ اٹھارہ ہزار سوار ۵۳ توپیں۔ جن میں سولہ سولہ۔ بارہ بارہ۔ ۱۰۔ نو نو سیر کے گولوں کی تھیں۔ ہر توپ کے ساتھ چالیس چالیس پچاس پچاس بیل جتے ہوئے تھے۔ ہاتھی ان کے علاوہ تھے۔ پچاس فرانسیسی توپ انداز مع چار ہلکی توپوں کے بھی نواب کے ہمراہ تھے۔ سب سے آگے میر جعفر کی فوج تھی پھر یار لطف خاں اور راجہ دولاب رائے کی۔ اس فوج کے مقابلہ میں انگریزوں کی فوج کی واقعی کوئی ہستی نہ تھی اور اس پر طرہ یہ کہ وہ چاروں طرف سے نواب کی فوج سے گھری ہوئی تھی لیکن میر جعفر اور دیگر افسر چونکہ سازشوں میں شامل تھے۔ اور نواب کو بجائے امداد دینے کے اسکی تباہی کے سامان کر رہے تھے۔ اس لئے انگریزوں کو سوائے فرانسیسیوں کی مختصر سی جماعت اور میر مدن (نواب کے بیٹے) کی فوج کے اور کسی کی طرف سے کوئی اندیشہ نہ تھا۔

نواب کی ایک شکارگاہ تھی۔ اس پر کلائیو کا قبضہ تھا اس کی چھت پر سے جب اُس نے غنیم کی فوج کو دیکھا تو معاً اس کے دل میں یہ خیال گزرا کہ نواب کے سپہ سالاروں نے اگر اپنا وعدہ (امداد کا) ایفا نہ کیا تو آج ایک انگریز بھی یہاں سے جان سلامت نہیں لے جا سکتا۔ آخر طرفین سے گولہ باری ہوئی۔ سب سے پہلے میر مدن مقابلہ پر آیا۔ گو انگریزوں کا اس حملہ میں نقصان بھی ہوا۔ مگر میر مدن کے قتل ہو جانے کے باعث اس کی فوج سراسیمہ ہو کر بھاگ نکلی۔

اس بہادر سپاہی کے مرنے سے نواب کے حوصلے پست ہو گئے اس نے پھر میر جعفر کو جس پر وہ اپنا سارا دار و مدار سمجھے بیٹھا تھا بلایا اور کہا کہ عزیز من و سپہ سالار من یہ پگڑی تمہارے پاؤں پر ہے دیکھنا اپنی قسم پر قائم رہنا۔ اس پگڑی کی لاج اب تمہارے ہاتھ ہے۔ نوجوان بیٹا تمہاری آنکھوں کے سامنے مارا گیا ہے مگر اس نازک وقت میں تم دغا نہ دے جانا۔ بجائے اس کے کہ یہ نمک حرام اپنے آقا کا حق نمک ادا کرتا۔ اس نے نواب سے آنے کے بعد اپنے ہمراز ساتھیوں کو جمع کیا۔ اور ان کے مشورہ سے کلائیو کو لکھا کہ نواب کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ فوراً بڑھے ہوئے چلے آئیے اور اگر اس وقت ممکن نہ ہو تو رات کو ضرور حملہ کر دیجئے۔

کلائیو نے اس خیال سے رات کو حملہ کرنا مناسب نہ سمجھا کہ خواہ مخواہ سپاہیوں کو تکلیف ہوگی۔ جب نواب کا حوصلہ پست ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ دار افسر ہم سے ملے ہوئے ہیں تو ایسی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔

نواب کی حالت واقعی افسوس رحم اور ہمدردی کے قابل تھی اس کا نوجوان اور بہادر بیٹا جو اس کا حقیقی خیر خواہ تھا۔ اپنی جان نثار کر چکا تھا۔ باقی جسقدر تھے سب بظاہر اس کے مطیع تھے لیکن باطن میں سب نے نمک حرامی پر کمر باندھ لی تھی۔ نواب بے چارہ ان لوگوں کے اندرونی خیالات سے بالکل لاعلم تھا اور تا دم آخر اُن کو اپنا خیر خواہ ہی سمجھتا رہا۔ انگریز لوگ بڑھے چلے آتے تھے۔ اور میر جعفر کی فوج بجائے اس کے کہ مقابلہ کرتی ایک طرف ہٹتی جاتی تھی۔

بدنصیب نواب حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس کی رہی سہی آس بھی مٹی جا رہی تھی۔ اس اثنا میں دوسرا نمک حرام راجہ دولاب رائے اُس کے پاس آ گیا۔ اور نہایت خیر خواہی اور وفاداری کے لہجہ میں کہا کہ اب شکست تو ہو چکی ہے۔ حضور فوراً مرشد آباد دیعنی دارالخلافہ کو واپس ہو جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن حضور کی ذات مبارک کو کوئی نقصان پہنچائیں۔ سراج الدولہ اس دغا باز راجہ کے کہنے میں آکر دو ہزار سواروں کے ہمراہ مرشد آباد چلا آیا۔

نواب کے حامیوں میں صرف ایک فرانسیسی جماعت تھی۔ وہ دیر تک لڑتی رہی لیکن جب اس نے دیکھا کہ نواب کی فوج کا کوئی سپاہی اُن کا ساتھ نہیں دیتا تو یہ جماعت بھی اپنی توپیں چھوڑ کر بھاگ گئی۔

اس جنگ میں انگریزوں کے صرف سات گورے اور سولہ دیسی قتیل اور تیرہ گورے اور (۲۶) دیسی زخمی ہوئے اور نواب کی طرف سے ایک ہزار آدمی کام آیا۔ اسی لڑائی کا نام جنگ پلاسی ہے۔

سراج الدولہ کو جب خبر ملی کہ میں اپنے ہی معتبر افسروں کے ہاتھوں اس حال کو پہنچا ہوں تو اس نے بڑا افسوس کیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ انگریزی فوج مع کلائیو اور میر جعفر وغیرہ کے دارالخلافہ کی طرف بڑھی چلی آتی تھی۔ نواب بیچارہ جان بچا کر بھاگ گیا لیکن پکڑا گیا۔ میر جعفر کے روبرو پیش ہوا۔ بھانجے نے جان بخشی کی درخواست کی۔ ہاتھ جوڑے پاؤں پر سر رکھا لیکن بھلا اس سنگدل دغا باز سے کیا حاصل کیا تھا جواب ہوتا غرض اسی رات کو سراج الدولہ نے خنجر سے خودکشی کر لی میر جعفر تینوں صوبوں کا حاکم ہو گیا۔ اور راجہ دولاب رائے اسکا دیوان مقرر ہوا لیکن میر جعفر کی زندگی کسطرح بسر ہوئی۔ اس کی صوبہ داری کا کیا انجام ہوا۔ کلائیو نے اس کو کس طرح تنگ کیا اور رعایا اور مہاجن اور امیر وزیر در پردہ اس کے کیسے مخالف رہے اور عمر کے آخری حصے یعنی عالم ضعیفی میں اس کو کیسے صدمے برداشت کرنے پڑے۔ ان حالات کے مطالعہ کے لئے لارڈ کلائیو کی مفصل سوانح عمری پڑھنی چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کو نمک حرامی کی سزا اسی دنیا میں کامل طور پر مل گئی۔ جب تک یہ زندہ رہا اس کو ایک دن بھی چین سے کا سنا نصیب نہ ہوا۔ اس کا جوان بیٹا [illegible] صوبیداری صرف نام کی رہ گئی۔ بڑے بڑے جاگیردار باغی ہو گئے۔ رعایا اس کے مظالم سے تنگ آ گئی۔ اور آخر اس کو صوبیداری سے مستعفی ہو کر کلکتہ میں رہنا پڑا۔ جہاں یہ غم [illegible] گھل گھل کر بہت جلد راہی عدم ہو گیا۔ [illegible] اس کی جگہ [illegible] صوبیدار مقرر ہوا۔ فقط

محمد الدین فوق

رُم جھُم

مہاتما گاندھی کے قتل پر اب تک جتنے بیانات شائع ہوئے ہیں اُن میں برنارڈ شا کے فرمودات کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور اس ہمہ گیر قبولیت میں بھی ہندوستانی "شہرت فریفتگی" کو بڑا دخل ہے۔ اس آئرش بڈھے نے خود کو نہ جانے کیا سمجھ رکھا ہے کہ مہاتما کی موت کی خبر سن کر بھی اس نے ایک ایسی بات کہہ دی جو ہندوستانی نافہمی کا ثبوت بن گئی ہے وہ کہتا ہے "How dangerous it is to be too good."

یعنی "ضرورت سے زیادہ نیک ہونا بھی کتنا خطرناک ہوتا ہے"

اب سوچیئے تو "نیک" کی صفت "خطرناک" قرار دیکر اس نے کیسی ستم ظریفی کی ہے کیونکہ "خطرناک" تو وہی چیز سمجھی جائے گی جس میں بدی کو دخل ہو یا جہل کی کارفرمائی۔ اس طرح برنارڈ شا نے دراصل یہ کہا کہ نیکی حد سے متجاوز ہو کر جہل اور بدی بن جاتی ہے اور پھر اپنے کیفر کردار کو پہنچتی ہے۔

ہم برنارڈ شا کو ہمیشہ ایسی ہی خطرناک نیکیوں کا فروغ دہندہ دیکھتے رہے ہیں اس لئے مہاتما گاندھی کی طرف سے ہم برنارڈ شا پر یوں بیان دے رہے ہیں ——— "بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی" اور سے معاف فرمائیے گا ——— ہمارا مقصود تو کچھ اور ہی تھا مگر ... اب ہٹائیے بھی، صحیح بیاں ہم کسی مناسب وقت کے لئے روک رکھتے ہیں!!!

رائے سری کشن بارات لانے فرمایا ہی کہ ہندو مسلم منافرت اور علیحدگی کا نظریہ انگریزی حکمت عملی کا نتیجہ ہے ——— بھلا! اس حقیقت افروز بیان سے کون اختلاف کر سکتا ہے!

مگر کیا ارشاد ہوتا ہے رائے بہادروں اور خاں بہادروں کی جنگ زرگری کے بارے میں جو نتیجہ ہے زر بندی کی حکمت عملی کا اور جس میں انگریزوں کا ہاتھ تو رہا ایک انگلی بھی نہیں ہے کیا ہندوستان کے رائے بہادروں اور خاں بہادروں کو بھی انگریزوں ہی نے کہا تھا کہ اپنی قوم کے غریبوں کی محنت کے صدقہ میں "پیٹ زیادہ بڑھاؤ" کی مہم جاری رکھی جائے ——— اور جب یہ مقصد حاصل ہو جائے تو الحمد ہندوستان کی بان رنگا کر "رامپور" اور "بیگن پلی" جیسے "اک تارے" "بے تار بنا دئے جائیں۔

ہاں! رائے بہادر ہندو مسلم منافرت اور علیحدگی کا نظریہ انگریزی حکمت عملی کا نتیجہ ہے ——— مگر آپ کے حقیقت افروز بیان کو سوامی رامانند جی کی آواز بازگشت نہیں بننا چاہیئے ——— گو باتیں وہی ہیں جو سوامی جی کبھی کچھ کہہ چکے ہیں لیکن آپ کا سا نرم انداز جس کو آپ قانونی اور سیاسی زبان میں دہرا رہے ہیں سوامی جی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اب رہا مقصد کا سوال سو آپ ہوں یا سوامی جی دونوں مکھی کو مکھڑی کے جالے میں قدم رکھنے کی دعوت دے رہے ہیں!!

سودا بُرا نہیں مگر شاید مہنگا پڑے گا کیونکہ مکھیاں سب کی سب کمزور نہیں ہوتیں اور بعض تو جالے کے تار و پود ہی بکھر دیتی ہیں!!

مسٹر وتایک راؤ بیرسٹر نے اعلان فرمایا ہے کہ مولوی قاسم رضوی صاحب حیدرآباد کی آزادی کے نام پر مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں جیسے سوامی رامانند جی حیدرآباد کے امن کے لئے سعی بلیغ فرما رہے ہیں!!

تبصرے

"تجارتی دنیا" — بدل اشتراک حیدرآباد دکن سے چھ روپیہ سالانہ اور ممالک غیر سے سات روپیہ آٹھ آنے۔ انگلستان کے مشہور ادیب آسکر وائلڈ نے اپنے زمانے کے معیارِ نقد پر احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا کہ ———

"اوسط ذہنیت اوسط قابلیت کو تول رہی ہے" آسکر وائلڈ کا معیار نقد فنی اور اختراعی تھا اور ہر زمانے میں دلدادگانِ فن کی جماعت قلیل رہی ہے پھر آجکل تو ہر چیز عوامی نقطۂ نظر سے دیکھی جاتی ہے اس لئے ہم فنی اصولوں سے انحراف کئے بغیر عوامی سطح کا خیال رکھنے پر مجبور ہیں۔

"تجارتی دنیا" نام ہے اس ماہنامہ کا جو محمد فخرالدین خاں صاحب فخر نظامی کی ادارات میں شائع ہو رہا ہے اس ماہنامہ کا پہلا شمارہ یکم شہریور ۱۳۵۶ ف مطابق یکم جولائی ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا اور اب تک سات شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت ہمارے پیش نظر پہلا شمارہ ہے جو اپنی ترتیب اور مضامین کے تنوع کے اعتبار سے مستحق ستائش و لائق مطالعہ ہے۔ سرورق کی زینت شہریار دکن کی تصویر سے دوچند ہو گئی ہے مضامین میں خواجہ حسن نظامی کا صوفیانہ عنوان "تاجر کے سر پر تاج" اپنی معنوی گہرائی کے لحاظ سے بدلتے ہوئے زمانہ کے رجحانات کی مکمل ترجمانی ہے۔ خواجہ صاحب کا طرز نگارش اردو ادب کی جان اور انداز فکر گزرے ہوئے دنوں کی آواز بازگشت ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر جعفر حسن صاحب پروفیسر عمرانیات جامعہ عثمانیہ اور امتیاز حسین خاں صاحب پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ کے مضامین صنعت کی اہمیت اور اس کے اصول سے متعلق بیحد دلچسپ اور صنعتی ارتقا کی تاریخ کی کامیاب عکاسی ہیں۔ اس ماہنامہ میں لائق علی صاحب صدر اعظم مملکت حیدرآباد کے حالات زندگی درج کر کے ملک کی صنعتی ضروریات کی بڑی خوبی سے تکمیل کی گئی ہے جس کے لئے فاضل مدیر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

چونکہ "تجارتی دنیا" کا نصب العین حیدرآبادی عوام میں تجارتی ذوق پیدا کرنا اور عالمی تجارتی رجحانات سے ملکی تاجروں کو مربوط کرنا ہے اس لئے ہم اپنے ہمعصر کو خوش آمدید کہتے ہیں اور اہل ملک سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ فاضل مدیر سے تعاون کر کے ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ خریداری کے لئے دفتر "تجارتی دنیا" محبوب بلڈنگ افضل گنج بلدہ حیدرآباد دکن سے رجوع کیا جائے۔ نوٹ: چند ماہ ہوا اس پرچہ میں خواجہ حسن نظامی صاحب کا روزنامچہ

"سرفراز" لکھنو۔

وہ معیاری روزنامہ ہے جو تقریباً گذشتہ پچیس سال سے قومی خدمت میں منہمک ہے اور جس میں علمی و اخلاقی اور سیاسی مذاکرات کے ساتھ اہم اہم خبریں بھی شائع ہوتی ہیں یاد ہوگا کہ روزنامہ مذکور کو جیتے ہوئے دنوں میں بعض قربانیاں بھی دینی پڑی ہیں اور آج بھی ناموافق حالات میں روزنامہ کے علاوہ ایک ہفتہ وار اشاعت کا فیصلہ کر کے محترم مدیر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ قوم کے ہر آڑے وقت میں کام آجانے کے مواقع خود تلاش کرتے ہیں ——— چنانچہ "سرفراز" کا پہلا ہفتہ وار علمی و ادبی جریدہ ۱۲ رمارچ ۱۹۴۸ء سے جاری ہو رہا ہے جس کا سالانہ بدل اشتراک چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ آٹھ آنے ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شرح کچھ زیادہ گراں نہیں ——

پتہ: منیجر "سرفراز" لکھنو۔

نوٹ: تبصرے کیلئے دو کتابوں کا وصول ہونا ضروری ہے۔

تاریخ اسلام

قسط دہم بسلسلۂ اخبار انتخاب نمبر ۳ مورخہ ۴ ربیع الثانی ...

اور مچھلی کے پیٹ میں نماز پڑھتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین دریائی سیر فرماتے اور تسبیح جانوران دریائی سماعت فرماتے تھے۔

۲۷ رمضان کو آپ مشرف برسالت ہوئے اور بروایت تاریخ الوانعدا آپ کے والدہ کا نام متی عرم تھا اور صرف حضرت عیسیٰؑ اور آپ ماں کے نام سے مشہور ہیں۔

۱۸۔ ہارونؑ بن عمران آپ حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہیں اور حضرت موسیٰؑ سے تین سال بڑے تھے آپ نہایت خوبصورت اور فصیح اللسان تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد انکے جانشین ہوئے آپ کا حلیہ سیاہ مو پہن جسیم گندم گوں اور غضبناک تھے۔

۱۹۔ یوشع بن نون عمر ۱۱۰ سال حضرت موسیٰؑ کے ساتھ رہتے تھے ان کے بعد نبی ہوئے۔

۲۰۔ حزقیل بن بوری آپ اپنی ماں کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے اسی سبب سے آپ کو ابن العجوز بھی کہتے ہیں۔

۲۱۔ الیاسؑ بن محاصل اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت خضر کے ساتھ آب حیات پینے کی وجہ سے دوامی حیات بخشی اور جنگل میں رہ کر بھولوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

۲۲۔ الیسع بن خطوب بحکم الٰہی حضرت الیاسؑ نے اپنی چادر ڈال دی تو وہ دنیا کے کاروبار چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہوئے اور بارگاہ الٰہی سے نبوت عطا ہوئی ذالکفلؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمائے تابوت سکینہ جو کہ حضرت آدمؑ جنت سے لائے تھے اور جو شمشاد کی لکڑی سے بنا ہوا ۳ گز طول اور ۲ گز عرض میں تھا اور جن پر اسما انبیا و آئمہ طاہرین لکھے ہوئے تھے اور جو چھ سو مثقال (ساڑھے چار ماشہ) سونے سے منڈھا گیا تھا اور جس میں دو سر مثل انسان کے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے روح تھی جو باتیں کرتی تھی یہ تابوت سکینہ الیسعؑ کے عہد کا ہے جس کو ایک بادشاہ بنی اسرائیل سے چھین کر بابل لے گیا۔

۲۳۔ داؤدؑ بن ایشا عمر ۱۰۰ سال و بروایتی ۱۲۰ سال نبی اور بادشاہ تھے آپ کا معجزہ یہ تھا کہ لوہا آپ کے ہاتھ میں موم بن جاتا تھا۔ آپ پر زبور اور ۵۰ صحیفے ۲۰ رمضان کو بعد ۵۰۰ سال نزول توریت نازل ہوئے۔ آپ کے ۹۹ عورتیں تھیں۔

۴۲۰۴ سال بعد ہبوط آدمؑ روضہ رضوان کو تشریف لے گئے آپ کا قلم عزیز یا تھا۔ آپ زبور کو ۷۲ صوت و الحان سے پڑھتے تھے یہاں تک کہ جن و انس وحش و طیر اس کے سننے کو ٹھیر جاتے تھے اور پانی بہنے اور ہوا چلنے سے رک جاتا تھا۔ آپ بڑے بادشاہ تھے ہر شب جمعہ چالیس ہزار آدمی آپ کے محراب کے پیچھے جمع رہتے تھے جن کو آپ کھانا کھلاتے تھے آپکی بنائی ہوئی درع چالیس ہزار درم کو بکتی تھی۔ لقمان حکیم آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے ۴۰ سال خلافت کی آپ کے جنازہ کے ہمراہ علاوہ خلق اللہ کے جن کی تعداد خدا ہی جانتا ہے چالیس ہزار راہب تھے اور بحکم حضرت سلیمانؑ آپ کے جنازہ کو طیور نے تمازت آفتاب سے بچانے کیلئے سایہ کیا تھا۔

۲۴۔ سلیمانؑ بن داؤدؑ عمر ۵۲ سال بروایتی ۱۲۰ سال ۲۱ رمضان کو بنت حنانا کے بطن سے پیدا ہوئے اور بعمر ۲۳ سال تمام روئے زمین کے بادشاہ ہوگئے یہاں تک کہ اجنہ طیور ہر قسم کے جانور اور ہوا آپ کے تابع تھی اور مسجد اقصیٰ کو جنوں نے ان کے حکم سے بنائی جس کی تفصیل و فضائل یہ ہیں کہ بیت المقدس کو بحکم خدا سب سے پہلے اسرافیلؑ نے بنائی اس کے بعد سام بن نوح نے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ فاصلہ مابین مسجد اقصیٰ و مسجد حرام کے چالیس سال کا ہے۔

نیز آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص بقعہ جنت کو دیکھنا چاہتے وہ بیت المقدس کو دیکھے اس لئے کہ خداوند عالم نے جنت کا ایک دروازہ بیت المقدس کے طرف کھول دیا ہے جس سے روزانہ ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں جو وہاں نماز پڑھے اور اس کا ایک بالشت بھر زمین بھی ایسی نہیں ہے جہاں فرشتے و نبی مرسل نے سجدہ نہ کیا ہو اور یہ قبلہ ہے انبیاء عرم کا آنحضرتؐ نے سولہ مہینے اس مسجد میں نماز پڑھی اور یہی محشر کی زمین ہے جہاں سے آدمی جنت و دوزخ میں بھیجے جائیں گے اور جب خداوند عالم نے آدمؑ کو مسجد اقصیٰ بنانے کا حکم دیا تو وہ بذات خاص اس کے بنانے میں مشغول ہوئے آخر قبل اختتام کے وفات پائی تو حضرت سلیمانؑ کو اس کے بنانے کی وصیت فرمائی پس حضرت سلیمانؑ نے انسانوں کے علاوہ اجنہ کو اس کی تعمیر کے لئے حکم دیا چنانچہ ایک جماعت بنانے میں مصروف رہتی تھی اور دوسری جماعت عمدہ معادن و پہاڑوں سے پتھر کاٹ کر لاتے تھے اور بعض بحر میں غواصی کر کے موتی و مرجان بقدر بیضہ مرغ اگیاں مع دوسرے جواہرات کے لاتے تھے اور خداوند عالم نے وہاں دو درخت نقرہ جست بطور انار کے جھوا دیے تھے اور دس ہزار قاری بنی اسرائیل سے ۵ ہزار دن کے لئے اور ۵ ہزار رات کے لئے مقرر کر دئے کہ جو وہاں عبادت کرتے تھے۔ قبہ سنگ کی بلندی ۱۸ میل کی تھی اور اس قبہ کے اوپر ایک ہرن سونے کا جس کی آنکھیں یاقوت سرخ کی تھیں۔ ۸ سال میں یہ عمارت تکمیل کو پہونچی بخت النصر نے جس کے ساتھ ۶ سو ہزار نیزہ بردار تھے حملہ کر کے نبی اسرائیل کو قتل کیا اور شہر و مسجد کو خراب کیا۔ ۸۰ گاڑی مالہ زرین و نقرئی یہاں سے بابل کو لے گیا آغاز بنائے داؤدؑ سے زمانہ تخریب تک ۴۵۴ سال گذرے تھے اس کے بعد بیت المقدس خراب پڑا رہا بالآخر بادشاہ فارس کوشک نے اسکی دوبارہ تعمیر کی۔ بیت المقدس پانچ مرتبہ خراب ہوا پہلے بخت النصر نے خراب کیا کوشک نے بنایا دوسرے بار طیطیس خراب کیا بیلات ام قسطنطین نے بنایا بعہد حضرت عمرؓ پھر خراب ہوا ولید بن عبدالملک نے بنایا جو اب تک قائم ہے ۴۹۲ھ تک اس پر اسلام کا قبضہ رہا پھر اہل فرنگ نے اس کا محاصرہ کیا۔ ۴۰ روز تک محاصرہ رہا بے تعداد مسلمان قتل کئے گئے چنانچہ ۷۰ ہزار مسلمان صرف مسجد اقصیٰ میں مارے گئے اور اہل فرہنگ کا قبضہ ہوا اور ۹۱ سال تک ان کا قبضہ رہا پھر انہیں سلطان ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب نے ۵۸۳ھ میں نکالا۔

حضرت سلیمانؑ کو مورچہ نے پند دی تھی اور جہاں کہیں آپ کا لشکر جاتا تھا تو دس فرسنگ زمین کو گھیر لیتا اس کے علاوہ ۲۵ فرسنگ تک دیو و پری کا گھیرا رہتا۔ حضرت سلیمانؑ کے لئے دیوؤں نے ایک بساط (تخت) بنایا تھا جس کی درازی و پہنائی ایک فرسنگ کی تھی اور اس پر چار کرسی رکھی گئی تھی حضرت کی ایک ہزار بیویاں تھیں اور آصف بن برخیا حضرت سلیمان

دنیا کا ایک ہفتہ

ممالک غیر

ٹوکیو۔ مسٹر ہتوشی اشیدا سابق وزیر خارجہ جاپان کے بارے میں خبر ہے کہ انہیں سرکاری مخبر کا عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ مسٹر موصوف نے وزارت خارجہ کے عہدے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اب وہ کسی سیاسی ذمہ داری کو قبول کرنے پر خود کو آمادہ نہیں پاتے ہیں۔ آپ جاپان کی سوشیل ڈیموکریٹ پارٹی کے ایک ممتاز رکن ہیں۔

لندن۔ ہوانا کی بین الاقوامی کانفرنس کے دوران میں سر راما سوامی مدلیار دو ہفتہ کے لئے لندن چلے آئے ہیں۔ یہاں موصوف ۲۲ مارچ سے منعقد ہونے والے اجلاس کے مباحث کی تیاری میں مصروف رہیں گے۔

لیک سکس۔ مجلس اقوام متحدہ کے بعض وفود کو اندیشہ ہے کہ روس تقسیم فلسطین کے فیصلہ کو عمل میں لانے پر اصرار کرے گا۔

واشنگٹن۔ ہندوستانی سفیر مقیم امریکہ مسٹر آصف علی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ موصوف سفارت کی خدمت سے اواخر اپریل یا اوائل مئی میں سبکدوش ہو رہے ہیں۔ مسٹر آصف علی کی سفارتی میعاد ... فروری کو ختم ہو چکی ہے لیکن ہندوستانی حکومت کی خواہش پر موصوف یہاں عارضی طور پر ٹھیرے ہوئے ہیں۔

لندن۔ ذریعہ کی جا رہی ہے کہ بہت جلد برطانوی دارالعوام میں فلسطین سے انتداب کے خاتمہ کے مسئلہ پر مباحثہ شروع ہوگا جس میں اس مسئلہ کے قانونی نقاط کے علاوہ حالیہ صورت حال سے بھی بحث کی جائیگی۔ اس مباحثہ میں برطانوی وزیر نو آبادیات جو ان دنوں لیک سکس میں مقیم ہیں حصہ لینے لندن آ رہے ہیں۔

برلن۔ ۱۵ مارچ سے فرانکفورٹ میں جرمن نمائندوں کی برطانوی و امریکی کمیٹیوں سے بات چیت شروع ہو چکی ہے جس میں برطانوی و امریکی جرمن منطقوں کی امداد کے مسائل زیر بحث ہیں۔

ٹاوبا۔ ۱۵ مارچ کو ولندیزی اور انڈونیشیائی نمائندوں کے مابین صلح کی گفت و شنید ہوئی جس کے قطعی ہونے تک اقوام متحدہ کی صلح کمیٹی مدد کریگی۔

بلاد اسلامیہ

قاہرہ۔ امام یحییٰ مرحوم کے فرزند اکبر سیف الاسلام کی فوجیں ۱۴ مارچ کو یمن کے پایہ تخت صنعا میں داخل ہوگئیں۔ کہا جاتا ہے کہ مصر سے دو ہوائی جہاز بھی یمن بھیجے گئے ہیں تاکہ بوقت ضرورت مصری شہریوں کو یمن سے مصر پہونچایا جائے۔

بیروت۔ بتایا گیا ہے کہ حکومت لبنان کو لبنانی نمائندہ شمعون نے مطلع کیا ہے کہ صدر امریکہ مسٹر ٹرومن نے اقوام متحدہ میں شامی نمائندہ فارس الخوری سے فلسطین کے مناقشہ کے ختم کرنے کے لئے پوری طاقت استعمال کرنے کی اپیل کی ہے۔

استانبول۔ استانبول کے متعدد اخباروں میں یہ اطلاع شایع ہوئی ہے کہ علاقہ اناطولیہ کے جن اضلاع میں حاصل ہونے والے پیٹرول کی مقدار ایک سو گیلن روزانہ پہونچ چکی ہے ان ہی اضلاع میں بہت جلد یہ مقدار بڑھکر دو سو گیلن روزانہ ہو جائے گی۔ ترکی میں پہلی مرتبہ پیٹرول کی صنعت کے فروغ کے سلسلہ میں یہ اہم اور امید افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

قاہرہ۔ کوتلہ پارٹی کے لیڈر مکرم عبید پاشا نے مصر کے بادشاہ کے خطاب کو شاہ مصر و سوڈان قرار دینے کی تحریک دارالمندوبین میں پیش کی ہے جس کے منظور ہو جانے کا امکان ہے۔

کابل۔ افغانستان نے امریکہ کے درآمد و برآمد کے بنک سے ایک ارب ڈالر کا قرضہ افغانستان کے اصلاحی پروگرام کو تیز تر کرنے کے لئے طلب کیا ہے چنانچہ ۱۵ مارچ کی شام میں واشنگٹن میں افغانی نمائندہ نے جو ہوانا تجارتی کانفرنس میں شریک رہا۔ کہا کہ افغانستانی حکومت غیر سرکاری متمول افراد کی نگرانی میں ایک دہ سالہ اصلاحی پروگرام مرتب کر رہی ہے جس میں آبپاشی، برقی، معدنی اور مواصلاتی توسیع کی متعدد تجاویز شریک کر لی گئی ہیں جن کو روبہ کار لانے پر افغانستان کا اقتصادی مستحکم موقف ہو جائیگا۔

پاکستان

کراچی۔ آخر خان عبد الغفار خاں سرحدی گاندھی پاکستان کی رعایا بن ہی گئے اور پاکستانی پارلیمنٹ میں شرکت بھی کی۔ اپنی پارلیمانی پہلی تقریر میں خانصاحب موصوف نے کہا کہ جب وہ پاکستان کے نظام حکومت پر نظر ڈالتے ہیں تو انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی نظام حکومت اور سابقہ برطانوی نظام حکومت میں کوئی فرق ہی نہیں۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ پاکستان کو ایک بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ پاکستان غریبوں کا ملک ہے جس میں سرمایہ داروں کی ایسی حکومت نہیں ہونا چاہئے جو غریبوں کے حق میں مضر ہو۔

کراچی۔ وزیر مالیہ پاکستان مسٹر غلام محمد نے اعلان کیا ہے کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے مابین باعزت مفاہمت کرانے کے لئے کوشاں ہیں اور کسی صورت میں بھی جنگ کے خواہاں نہیں ہیں۔

لاہور۔ دریائے راوی ان دنوں طغیانی پر ہے۔ کئی روز سے پانی کی سطح ۱۰ فیٹ بلندی تک پہونچ گئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ کو لاہور کے دو مواضعات غرقاب ہونے کی وجہ سے فصل کو نقصان بھی پہونچا۔

ڈھاکہ۔ قائد اعظم محمد علی جناح ۲۴ مارچ کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کو مخاطب کریں گے۔ اور اسی سلسلہ میں چٹاگانگ کا دورہ بھی کریں گے۔

کراچی۔ ریاست لاس بیلا کے حکمران نے کل ہند مسلم لیگ کے ایک غیر سگالی وفد کو جو کراچی سے لاس بیلا کے لئے روانہ ہوا تھا بلاوجہ اپنی سرحدوں پر تقریباً سات گھنٹوں تک روک رکھا جس کے بعد یہ داخلہ کی اجازت نہ پاکر وفد کراچی واپس ہوا۔

پشاور۔ مفتی اعظم فلسطین کے خصوصی نمائندے جو آج کل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں، خان عبد القیوم خان وزیر اعظم صوبہ سرحد سے ملاقات کی اور مفتی اعظم کا ایک مکتوب وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کیا۔

ہندوستان

وزیگا پٹم۔ ہندوستان میں بنے ہوئے پہلے بحری جہاز "جالا اوشا" کو جو آٹھ ہزار ٹن وزنی ہے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۴ مارچ کی صبح میں وزیگا پٹم کے سمندر میں تیرایا اور اس موقع پر افتتاحی رسم انجام دیتے ہوئے وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ انہیں مستقبل میں ہندوستانی بحریہ کی خوش بختی پر پورا پورا یقین ہے۔

نئی دہلی۔ روسی سفیر برائے ہندوستان نے جامعہ دہلی میں ۱۳ مارچ کو انجمن روسی کا افتتاح کیا جس کا مقصد ہندوستان میں روسی تعلیم کے ذریعہ ہندوستان اور روس کے تعلقات استوار کرنا ہے۔

والٹیر۔ ڈاکٹر سی آر ریڈی وائس چانسلر آندھرا یونیورسٹی نے تقسیم اسناد کے جلسہ میں پنڈت نہرو کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار بھی کیا کہ ایک لازمی اساس پر ہندوستان کے کالجوں میں فوجی تربیت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مسٹر ریڈی نے کہا کہ ہندوستان پنڈت نہرو کی قیادت میں بہت جلد پر امن بن جائیگا اور جس کو ... ملد ہو جائیگا۔

بیکانیر۔ ریاست بیکانیر میں آئندہ ظہور پذیر ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر ریاست کے وزیر اعظم سردار کے۔ ایم۔ پنیکر اپنے عہدہ وزارت عظمیٰ سے دست بردار ہو گئے۔

نئی دہلی۔ ۱۵ مارچ کو ہندوستانی پارلیمنٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں وزیر مالیات مسٹر شانموکم چیٹی سے دریافت کیا گیا کہ فرانسیسی حکومت اور حکومت ہند کے مابین جو امور تصفیہ طلب رہ گئے ہیں ان کی یکسوئی کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ وزیر موصوف نے جواب میں کہا کہ راضی نامہ کے اکثر نقاط تصفیہ پا چکے ہیں اور ایک ماہ کے اندر معاہدہ کی ترتیب مکمل ہو جائیگی جس پر فریقین اپنی اپنی رضامندی کا اظہار کر دیں گے۔

کلکتہ۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے مسلم لیگ کونسل کے فیصلہ پر بیان دیتے ہوئے کہا ہندوستان میں لیگ کو باقی رکھنے کا فیصلہ غور طلب ہے کیونکہ اب ہندوستان میں کسی فرقہ وارانہ سیاسی ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔

دکن کا ایک ہفتہ

نواب سالار جنگ بہادر کا استغاثہ
ایک لاکھ روپیہ جمع کرانے کا

حیدرآباد۔ نواب سالار جنگ بہادر نے دکن نیوز اور مقامی مسلم جرائد کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا عدالت فوجداری بلدہ میں جو مقدمہ دائر کیا ہے اس سلسلہ میں درخواست زر معاوضہ (۲۵) لاکھ کے ضمن میں مولوی بشیر الدین صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نے چہ فل اسکیپ کا فیصلہ صادر کیا جس کی روسے نواب سالار جنگ بہادر کو ایک لاکھ روپیہ بطور امانت عدالت میں محفوظ کرانے کا حکم دیا ہے۔ فاضل مجسٹریٹ نے جو تجویز کی ہے اس کے اقتباسات ذیل میں درج ہیں۔ تجویز میں کہا گیا ہے کہ نواب سالار جنگ بہادر کے استغاثہ ازالہ حیثیت عرفی کی تحقیقات آغاز آنے سے قبل دو امور مابہ النزاع تھے جن کو طرفین نے عدالت میں بغرض تصفیہ پیش کیا۔ امر اول جو مستغیث کی اصالتاً حاضری سے متعلق تھا حسب تجویز مورخہ ... طے کر دیا گیا ہے امر دوم جو بصورت اخراج استغاثہ مستغاث علیہم کو معاوضہ دلانے کے لئے عدالت میں قبل از قبل رقم محفوظ کرانے کی نسبت تھی اس کا تصفیہ مستغاث علیہم کی حاضری اور بیان مستغیث تک ملتوی رکھا گیا تھا لیکن مولوی واحد بخش صاحب وکیل نے اس خصوص میں تفصیلی درخواست کر کے تجویز کے لئے مکرر متوجہ کیا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا کہ اس امر نزاعی کی تجویز کریں اور پھر تحقیقات آغاز ہو۔ دوران تجویز میں فاضل مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے کہ ضابطہ فوجداری ایک اضافی قانون ہے اس میں جو کچھ احکام مدون ہیں وہ اپنی حد تک مکمل ہیں لیکن ہر قانون یا ضابطہ کی تدوین کے وقت ایسے اشکال کی پیش قیاسی نہیں کی جاسکتی جو آئندہ پیش ہوں گے بدین وجہ وہ ہر صورت پر حاوی نہیں ہوتا اور اس حد تک یقیناً نامکمل ہے اور جب کوئی ایسی صورت پیش آئے جس میں ضابطہ ساکت ہو تو عدالتیں لازماً اپنے اصلی اختیارات انصاف رسانی کے لئے استعمال کریں گی اور محض کسی عدم صراحت کے سبب مجبور و بے بس ہونگی اور یہ کہ ضابطہ میں صراحتاً احکام نہیں ہیں منصفانہ حکم دینے میں مانع نہ ہوگی خصوصاً جبکہ معدلت گستری کے لئے کوئی ایسا حکم ضروری ہو۔

طرفین کے مباحث و استدلال پر غور کرنے کے بعد سب سے پہلے دفعہ (۵۲۰) ضابطہ فوجداری غور طلب ہے زر معاوضہ کی انتہائی مقدار بقدر (۵۰) روپیہ مقرر کر دی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ شخص متضرر کو عدالت فوجداری سے مناسب ہرجہ و خرچہ کے لئے ارجاع نالش کا اختیار بھی حاصل ہے درخواست زر معاوضہ کے مندرجہ وجوہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ ماننا پڑے گا۔ فی الوقت ایک خاص صورت درپیش ہے کیونکہ مستغیث جورسڈکشن سے خارج ہیں اور کوئی شخص ان کے مقابلہ میں مجاز نالش نہیں ہے نتیجہ اس کا یہ ہے کہ طرفین مساوی یا نہ جماعت میں نہیں ہیں۔ بلکہ فریق خسارہ میں ہیں دوسرا بالکل محفوظ ضابطہ میں ایسی صورت کے کوئی صاف حکم موجود نہیں ہے تو پھر (۵۲۰) یقیناً منطبق نہیں ہو سکتا البتہ اگر قانونی چارہ کار کی گنجائش ہوتی تو پھر مستغاث علیہم کو ایسی درخواست عدالت فوجداری میں پیش کرنے کا کوئی موقع ہی نہ تھا ان ہی وجوہ سے عدالت فوجداری کو اپنے اصلی اختیارات استعمال کرنا ناگزیر ہے یہ اعتراض کہ کیا عدالت دیوانی اختیارات عدالت فوجداری استعمال کرے گی تسامح پر مبنی معلوم ہوتا ہے قبل تحقیقات یہ نوبت فوجداری کسی رائے کا اظہار خلاف احتیاط و قبل از وقت ہے کہ درخواست زیر تجویز قابل لحاظ ہے اور ضابطہ ایسی شکل پر حاوی نہ ہونے کی وجہ سے عدالت انصافانہ حکم دینے سے ممنوع نہیں ہے اور نہ وہ مجبور و بے بس ہے بلکہ مجبور و بے بس فریق کے حق میں ہے استعمال اختیارات اصلی ایسا حکم دے سکتی ہے جو معدلت گستری کے لئے ضروری ہو احکام ضابطہ کا منشاء معدلت گستری میں رکاوٹ پیدا کرنا نہیں ہے۔ واضعان قانون ہر معاملہ کی پیش قیاسی نہیں کر سکتے اس لئے بہت ساری ایسی صورتیں پیدا ہوں گے جس کے متعلق ضابطہ کے احکام سے کوئی مدد نہ لی جاسکے گی ایسی صورتوں میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالت معدلت گستری میں مجبور و بے بس ہے اس درخواست میں (۲۵) لاکھ کا مطالبہ کیا گیا ہے معدلت گستری میں بلحاظ مناسب تجویز ہونی چاہئے مگر یہ نوبت تجویز زر معاوضہ کی نہیں ہے اور نہ رقم کے تحفظ سے ہمارا یہ مقصود ہے کہ لازماً مستغاث علیہم کو زر معاوضہ دیا ہی جائے گا۔ اس کا دارومدار تو نتیجہ تحقیقات استغاثہ پر منحصر ہے بہت ممکن ہے کہ استغاثہ شرارت آمیز ثابت ہونے پر یہ رقم کلیتہً نواب سالار جنگ بہادر کو مسترد کر دی جائے بہر حال قبل تحقیقات مناسب مقدار رقم محفوظ عدالت کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اس کی مقدار بہ حالات موجودہ ایک لاکھ قرار دی جاتی ہے لہذا حکم ہوا ہے کہ نواب سالار جنگ بہادر ایک لاکھ روپے عدالت میں بطور امانت محفوظ کرا دیں۔

باب حکومت کا اجلاس انڈین یونین کی معاہداتی روش

حیدرآباد۔ ۱۵ مارچ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر میر لائق علی صاحب کی صدارت میں آج ساڑھے دس بجے سے ڈھائی بجے تک کونسل کا اجلاس منعقد ہوا حیدرآبادی ایجنٹ جنرل برائے ہندوستان نواب زین یار جنگ بہادر نے انڈین یونین اور مملکت حیدرآباد کے معاہدہ سے متعلق جو مسائل درپیش ہیں ان کی نسبت انڈین یونین کی روش بیان کی نواب زین یار جنگ بہادر گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک پورے واقعات سناتے رہے عہدہ داروں سے متعلق پے کمیشن کے سفارشات کی منظوری کا فرمان مبارک بھی کونسل میں پڑھ کر سنایا گیا۔ پے کمیشن کے سفارشات کے بموجب حکومت مقامی کے عہدہ داروں کی تنخواہیں مماثل شاہی قرار دینے کا مسئلہ بھی منظور کیا گیا۔

ہندوستانی ایجنٹ جنرل

حیدرآباد۔ ۱۵ مارچ۔ ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے۔ یم منشی واپس حیدرآباد ہوئے۔

جلالت الملک کا جامعہ اندھرا کو فیاضانہ عطیہ

حیدرآباد۔ ۱۵ مارچ اعلیٰحضرت بندگانعالی نے براحم خسروانہ معزز مجلس باب حکومت کی سفارش کو شرف منظوری عطا فرماتے ہوئے جامعہ اندھرا کے کنووکیشن ہال کی تعمیر کے لئے ۲ لاکھ روپے کا عطیہ اس شرط پر منظور فرمایا ہے کہ جامعہ مذکور ان ثقافتی اور معاشی تعلقات کو مستحکم کرنے کی سعی کرے گی جو حیدرآباد اور اندھرا کے مابین موجود ہیں نیز فرقہ واری ہم آہنگی اور اتحاد کو بھی ترقی دے گی۔

سردیوں کے موسم میں دواخانوں کے اوقات

حیدرآباد۔ مارچ آئندہ سے سردیوں کے موسم میں (ماہ آذر سے ماہ اسفندار تک) دواخانوں کے اوقات بجائے ۴ تا ۶ کے ۳ تا ۵ ساعت شام ہوں گے۔

والاشان ولیعہد بہادر کا عزم بمبئی

حیدرآباد۔ ۱۵ مارچ۔ ہزہائی نس شہزادہ والاشان ولیعہد بہادر دولت آصفیہ آج صبح بذریعہ طیارہ عازم بمبئی ہوئے۔ ملٹری سرجن کیپٹن ڈاکٹر عارف اللہ قادری آپ کے ہمراہ ہیں معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ ممدوح بغرض علاج عزیمت فرمائے بمبئی ہوئے ہیں۔

چار مینار کی مذہبی عبادت گاہ کی بے حرمتی نہیں کیگئی

حیدرآباد ۱۵ مارچ۔ حکومت سرکار عالی کی توجہ مدراس کے ایک اخبار میں شائع شدہ اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ چار مینار کے قریب ایک مذہبی عبادت گاہ کی بے حرمتی کی گئی اور اس مندر میں جو مورتی تھی اسے بھی نقصان پہونچایا گیا۔ یہ خبر جزوی طور پر غیر صحیح ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ بعض افراد نے ایک نئے جھنڈے کو جو اس عبادت پر لہرایا گیا تھا اتار دیا لیکن بیان میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مندر میں مورتی کو کوئی نقصان پہونچایا گیا۔ واضح ہے کہ اس مندر کی چھت پر نیا جھنڈا لہرانے کا مسئلہ دو پارٹیوں کے درمیان گذشتہ دو سال سے باعث نزاع بنا ہوا ہے پولیس نے فوراً ہی مقدمہ درج رجسٹر کر لیا اور مصروف تحقیقات ہے۔

مدارس ذکور و اناث کو ڈیڑھ ماہ کی تعطیل

حیدرآباد۔ ۱۵ مارچ۔ حکومت سرکار عالی نے مدارس تانوی تحتانیہ وسطانیہ ذکور و اناث بلدہ و اضلاع ٹریننگ کالج اور نارمل اسکول کیلئے یکم مارچ ۱۳۵۵ف سے ۱۵ مئی تک موسم گرما کی تعطیلات منظور کی ہیں۔

موکب ہمایونی پریم اندازی کا مقدمہ گندیا کے خلاف نگرانی کی درخواست

حیدرآباد۔ ۱۶ مارچ
موکب ہمایونی پریم اندازی کے مقدمہ میں جو عدالت العالیہ کے اجلاس منفقہ پر آج سے تین دن پیشتر تصحیح کی غرض سے پیش ہوا تھا کونسل ملزمین مسٹر بی۔ این چوبے نے آج بھی اپنی بحث کا سلسلہ جاری رکھا کونسل ملزمین کی بحث ابھی جاری ہے۔ کوتوالی کی جانب سے گندیا ملزم ۳ کے خلاف دفعہ ۲۴ کے تحت از دیاد سزا کی درخواست پیش کی گئی یہ کہا گیا ہے کہ ملزم ۲ کا جرم بھی ملزم ۱ کے جرم سے مشترک ہے اور اس مماثلت کے لحاظ سے ملزم ۱ کے مماثل ملزم ۲ کے [redacted] چاہیئے۔ درخواست مولوی حکیم سید علی صاحب وکیل سرکار نے پیش کی۔ کونسل ملزمین کی خواہش کی بنا پر قانونی بحث کے لئے دو دن کی مہلت دی گئی ہے چنانچہ اب یہ مقدمہ مولوی خلیل الزماں صاحب صدیقی اور مولوی میر باسط علی خاں صاحب کے اجلاس پر ۲۱ اردی بہشت کو (۱-۱/۲) بجے پیش ہوگا

ٹپہ خانہ میں ڈائنا منٹ

حیدرآباد ۱۷ مارچ
کل رات کے تقریباً تین بجے عدالت العالیہ سے متصل ٹپہ خانہ میں ڈائنامنٹ لگایا گیا جس کے نتیجہ میں لیٹر بکس اور دیوار متاثر ہوئی

سٹی کالج میں ڈائنامنٹ

حیدرآباد۔ ۱۸ مارچ۔
کل رات کے تین بجے سٹی کالج کی عمارت کی دیوار میں ڈائنامنٹ لگایا گیا جس کی وجہ سے دھماکہ پیدا ہوا۔

انتقال

مولوی سید محمد حسین صاحب فاضل کی والدہ محترمہ نے بتاریخ ۳ جمادی الاول داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحومہ معظمہ ایک پابند صوم و صلوٰۃ سیدانی تھیں جن کی عمر ۹۶ سال بتائی جاتی ہے۔
ہم مولانا فاضل صاحب کیخدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے موصوف کی والدہ معظمہ کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہر ایک مومن روح مرحومہ کو فاتحہ سے شاد کریگے۔

مجلس چہلم

۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ روز جمعہ بوقت (۹) ساعت صبح بغرض ایصال ثواب بروح عمدۃ العلماء مولانا حکیم سید محمد صادق مرحوم بمکان مرحوم واقع حویلی قدیم مقرر ہے۔

اشتہار تجویز محکمہ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ اودگیر۔ واقع ۱۰ اردی بہشت ۱۳۵۶ف

منصف عدالت اودگیر
نمبر مقدمہ ۲۸/۲ ۱۳۵۵ف

باجلاس مولوی مرزا رضا علی بیگ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔

بابو راؤ		مدعی

دعویٰ اجرائی حکمنامہ قرقی قبل از فیصلہ

بنام

شنکر لعل وغیرہ		مدعی علیہم

بنام شنکر لعل ولد ...... قوم مارواڑی عمر ۴۵ سالہ پیشہ تجارت ساکن حال مقام اودگیر گوبند لعل ولد ...... قوم مارواڑی عمر ۵۰ سالہ پیشہ و سکنہ صدر۔ ذریعہ ہذا بمقدمہ صدر آگاہ کیا جاتا ہے کہ مدعی نے درخواست اجرائی حکمنامہ کی پیش کی کہ تم دعوی کی خبر پاکر جائداد کو منتقل کر دوگے تمہارے نام نوٹس بھی اجرا کی گئی مگر تم نوٹس کی تعمیل نہیں کیئے لہذا اب تم کو ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ خورداد ۱۳۵۵ف بوقت و ساعت حاضر عدالت ہو کر درخواست ہذا کی نسبت جوابدہی و پیروی کرو بصورت غیر حاضری تمہارے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آئیگی پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا آج بتاریخ ۔ اردی بہشت ۱۳۵۵ف بہ ثبت میری دستخط و مہر عدالت اجرا کیا گیا ہے۔

صیغہ دار		سررشتہ دار

اشتہار تجویز عدالت دیوانی ضلع پربھنی واقع ۱۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ف

۱۴/۲ ۱۳۵۵ف مرافعہ دیوانی بہ اجلاس مولوی نعال احمد رضا نقوی حسب ناظم ضلع

مرافع		مرافعہ علیہم

مہدجی بنام ہتمی چند وغیرہ

دعوے بیعات سروی ۲۴ ۳۔ ایکر ۲ گنٹھ موضع ... سواد موضع بیل منڈل تعلقہ کلم نوری سروی ۲۴ ۶۔ ایکر ۲ گ موضع ... سوادی موضع بھانٹے گاؤں تعلقہ حد گاؤں ضلع ناندیڑ بہ ساقط الفک دخل یابی اراضیات مالکانہ پٹہ کا مدعی مستحق قرار دیا جائے۔
بنام گنگا دھر ولد نارائن قوم برہمن عمر ۵۰ سال پیشہ پٹواری گیری ساکن ڈاگوری تعلقہ کلم نوری گوبند راؤ ولد دھونڈی راج قوم برہمن عمر ۴۰ سال پیشہ وغیرہ صدر آگاہ۔ ذریعہ ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تمہارے نام متعدد نوٹس جاری کئے گئے جن کی تعمیل نہ ہوسکی آپ حسب استدعا مرافع اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم بروز یکشنبہ ۲۰ خورداد بوقت ۸ ساعت حسب ضابطہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو مرافعہ اور مقدمہ کی پیروی کرو بصورت عدم حاضری تمہارے کارروائی و سماعت یکطرفہ ہوگی۔		منتظم

۱۴ کا پرچہ شائع نہ ہوگا

گذشتہ پرچہ غالب نمبر کے کاپیاں جوڑنے میں صفحات کی غلطی ہوئی جس کی وجہ سے دوبارہ کاپیاں لکھوانے کی ضرورت لاحق ہوئی اور پرچہ ۲ روز تعویق سے شائع ہوا اس لئے مجبوراً یہ پرچہ مشترکہ ۷ اور ۱۴ کا شائع ہو رہا ہے آئندہ پرچہ ۲۲ کو شائع ہوگا۔

۱۴ رجب رجب نمبر نہایت شاندار کثیر تعداد میں شائع ہوگا۔ مضمون نگار حضرات اور مشتہرین جلد مضمون و اشتہار روانہ کریں۔

نادرات ۲

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

فقہ و اصول فقہ شیعہ

- مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
- قوامع الفصول ۳۰
- ہدایۃ المسترشدین ۳۵
- مختلف الشیعہ ۵۰
- تذکرۃ الفقہاء ۸۰
- تبصرہ علامہ ۴
- ایضاً ۶
- معتبر محقق ۱۰
- نخبہ ملا محسن فیض ۶
- حدائق الناظرہ مع تحفۃ ۹ جلد ۲۵۰
- مختصر نافع ۸
- جواہر الکلام شرح شرایع الاسلام ۶ جلد کامل ۱۸۰
- ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
- ایضاً صید و ذبائح ۳۰
- ایضاً تجارت ۳۰
- شرایع الاسلام ۳۰
- طہارت شیخ مرتضیٰ ۴۰
- خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
- حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
- شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
- فقہ الرضا ۴۰
- حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
- زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

- مختصر زینۃ العباد ۱
- جامع عباسی بحواشی آقائی صدر ۶
- حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
- رسالہ جبر و تفویض ۲
- رسالہ حدود ۲
- روضۃ الاحکام ۱
- منتخب الرسائل ۲
- مجمع المسائل ۴
- ذخیرۃ العباد آقائی نائینی ۲
- معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
- جامع الرضوی ترجمہ شرایع الاسلام ۸
- مناسک حج ۲ - ۸
- مفید الاذہان ۲ -
- مشکوۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

- مفتاح الشقاق فی امامۃ الصلوٰۃ والجماعۃ ۵

- لالی انتقاد ترجمہ ذخیرۃ العباد ۵۰
- سرکار اصفہانی ۲ - ۸
- مختار المسائل ترجمہ ۲
- منتخب الرسائل
- زین العابدین ۱ - ۸
- پایہ دین ۵
- قواعد المواریث ۲
- زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
- ترجمہ جامع عباسی ۵
- مسائل الاحکام ۱
- مخزن طہارت ۱
- مفاتیح الجنان ۳
- حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

- من لایحضرہ الفقیہ ۸۰
- استبصار ۵۰
- تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
- تذکرۃ الخواص الامۃ ۱۸۰
- معرفۃ الائمہ و مطالب السؤل
- فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
- ایضاً طبع نولکشور ۱۵
- مواہب السنیہ شرح ۴۰
- درۃ الغرویہ جلدین
- مفتاح الانس ۳۰
- مقابس الانوار و نفائس الاسرار ۳۰
- صافی شرح اصول کافی ۱۰
- الفین علامہ ۱۲
- ارشاد المومنین ۶۰
- جامع الاسرار ۶
- سواء السبیل فی شرح زاد القلیل ۴
- منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
- شعلۃ الجواد ۲
- کتاب الخصال ۲۰
- درۃ النجفیہ ۳۵
- فصل الخطاب کریم خان ۸۰
- منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ جلد ۲۰

- شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
- شرح نہج البلاغہ ابو الحدید طبع ایران ۸۰
- دمعۃ الساکبہ ۸۰
- معالم الزلفی ۸۰
- غایۃ المرام ۱۰۰
- نفس الرحمان فی فضائل حضرت سلمان ۸۰
- مجالس الموحدین ۸۰
- مدینۃ المعاجز ۸۰
- دار السلام ۸۰
- علم الیقین ملا محسن فیض ۴۵
- مصباح الانس ۱۵
- وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
- تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
- سر العالمین امام غزالی ۵
- نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
- " طبع بیروت ۲۵
- " طبع ایران ۲۰
- احتجاج طبرسی ۲۵
- وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
- مستدرک الوسائل ۱۵۰
- کشف الغمہ ۳۵
- اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
- جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
- جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
- کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
- فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
- بوار الغالبین ۲
- اثبات الوصیہ ۱۵
- غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
- فوائد المدنیہ ۸
- کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
- ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
- مجمع النورین علامہ البحرین ۲۰
- خزائن نراقی ۳۵
- مختلف الحدیث ۱۰

- جامع الاخبار ۸
- امالی صدوق ۳۰
- انیس الخاطر و جلیس المسافر ۵۰
- یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی
- زہر الربیع ۲۰
- عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
- ینابیع المودۃ ۴۰
- درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
- نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن قائل المرصفی ۳۵
- ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

- ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
- مقامع الفضل ۴۰
- کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
- ایضاً طبع بمبئی ۲۵
- حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
- طبع ہند ۵
- ابواب الجنان جلد اول ۱۰
- " جلد دوم ۶
- " جلد سوم ۶
- عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
- مطارح الانظار ۱۵
- بحر ہدایت ۴
- تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
- کفایۃ الموحدین ۴۰
- حدیقہ سلطانی ۱۵
- مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
- حدیقۃ الشیعہ ۲۵
- شرح اربعین ۴۰
- شرح و ترجمہ نہج البلاغہ از ملا فتح اللہ ۴۵
- حلیۃ الصالحین ۶
- اجابۃ المضطرین ۸
- درج اللالی ترجمہ منظومہ ۲
- ہزار کلمات حضرت امیر مع ترجمہ ۲
- منہج الیقین شرح وصایائے حضرت امام جعفر صادق ۱۵

- توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
- ترجمہ حدیث اعرابی ۲
- مجالس نظامیہ ۸
- انیس العہید و مونس اللحد ۸
- واردات غیبی ۵
- تنبیہ الغافلین ۲
- مجمع المعارف ۱۰
- ترجمہ حیات النفس ۲
- تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
- انوار الانصار ۴
- مختار الجوامع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
- مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
- مثنوی آب و نمک ۸
- آیات الولایہ ۴۰
- عنوان الکلام ۱۵
- ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
- مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
- ذخیرۃ المعاد فاضل سلطانی ۱۵
- روضۃ الانوار ۱۵
- شرح المناقب ۱۰
- اسرار التنزیل ۱۰
- مقامات العلیہ ۴
- ہدایۃ المجاہدین ۵
- وصیت نامہ ۲
- مقامات العلیہ ۴
- تذکرۃ الغافلین ۵
- کتاب الابرار ۵
- حقائق فیض ۱۵
- کشف الفوائد علامہ ۲۰
- ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
- لؤلؤ و مرجان ۲۰
- بنیان رفیع در حال خواجہ رفیع ۲۵
- عین الیقین ترجمہ جلد اول ۲۵
- بحار الانوار
- معراج السعادت ۲۵
- ذخیرۃ العباد ۴۵
- زبدۃ المعارف ۷۵
- مجمع المعارف ۳۵
- مجمع النورین ۳۵
- شرح نہج البلاغہ لاہیجانی ۱۰۰
- معروف بہ نواب و برحاشیہ شرح
- دیوان حضرت امیر [illegible]

علائم الظہور ترجمہ وقایع الظہور

(بہ ترجمہ)

مولوی میر محمود علی صاحب لائق مرحوم و شیر و تعمیدار مولانا آقا محمد محسن صاحب قبلہ

(چوتھائی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

(جس میں)

حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب ہیں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ۔

مقدمہ ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا محمد محسن صاحب قبلہ۔

پہلا باب ۔ ظہور فرج کی دعا اور اُس کے ثواب میں۔

دوسرا باب ۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث۔

تیسرا باب ۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار۔

چوتھا باب ۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے۔

پانچواں باب ۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ۔

چھٹا باب ۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی تکلیف۔

ساتواں باب ۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں۔

آٹھواں باب ۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرھویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں۔

نواں باب ۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں۔

دسواں باب ۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں۔

گیارھواں باب ۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونیکے بیان میں

بارھواں باب ۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں۔

تیرھواں باب ۔ نماز حاجت کے بیان میں۔

چودھواں باب ۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔ ترجمہ مضامین حاشیہ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعراء در علامات ظہور مع ترجمہ۔ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم صفحات ۳۰۰ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ۔

مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہوجائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے۔

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲۲) ۱۳۶۷ھ

حیدرآباد دکن

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع واقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے ۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ واقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ ۔ ہز ایکسلنسی میر لایق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد سنا دالملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ ۔ علامہ رشید ترابی۔

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عسہ ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲ ر۔ لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہوجائے۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ عسہ جنتری ۱۰ ر ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنؤ

یہ ہفت روزہ جریدہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اُس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کرلی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

اس میں پُرمغز ادارتی مقالات کے علاوہ مقتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا نمونوں کا حامل ہے اُس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اِس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اُمید ہے کہ افراد ملت ۱ ؎ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی ۳ ؎ چندہ ممالک غیر آٹھ روپیہ سالانہ

اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

مشتہر — مہتمم اخبار "پیام اسلام" وکٹوریا اسٹریٹ۔ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ال انڈیا ۔ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن ۔ رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

رجسٹرڈ نمبر سرکار عالی ۱۲۰ — رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انجم

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

چندہ اخبار
سالانہ ۶ شش ماہی ۳ عہ
فی پرچہ ۲ پرانا پرچہ ۸
اجرت اشتہار
فی صفحہ ۱۵ نصف صفحہ ۸
ایک کالم ۶ نصف کالم ۳
فی انچہ کالم ۸
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات
پیشگی وصول ہونی چاہیے
تواریخ اشاعت ۱-۸-۱۵-۲۲-۲۹ ماہ

جلد (۱) | ۲۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۳ خورداد سنہ ۱۳۵۷ ف موافق ۳ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء یوم شنبہ | نمبر (۴۱)

زندہ باد کارواں

حضرت نجم افندی

طوفان ہے سیلاب ہے سیلاب ہے طوفان ہے
اب کارواں ہے کارواں اب کارواں کی شان ہے
اب ہے رواں اب ہے دواں دم میں یہاں دم میں وہاں
اب نوجواں ہے اک جواں اب کارواں میں جان ہے
جو کچھ بھی سنگ و سخت ہو خفتہ ہو اب یا تخت ہو
یا بندگی یا صاحبی یا موت یا میدان ہے
اب ہے سراسر ولولہ اب ہے سراپا زلزلہ
تدبیر کی ہے منتہا تقدیر کا فرمان ہے
یا فرش پر اک لاش ہے اک لاش بے گور و کفن
یا جلوہ گاہ عرش ہے اور عرش پر ایوان ہے

ترتیب

اخبار نہ پہونچے تو اسی ہفتہ میں اطلاع دیجیے
تاکہ
ملازم اور ڈاک سے دریافت کیا جاسکے

اداریہ

آج کچھ — درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے!

اور وہ بھی اس انداز سے کہ طبیعت تلخ نوائی پر آمادہ نہیں بلکہ جی چاہتا ہے یہ درد تمام ہو جائے اور سب ہی اُن با عزم ہستیوں کی غمناک داستانوں ... جو امید و آرزو میں ڈوبی ہوئی تمناؤں کو لئے ہوئے دنیا رنگ و بو سے اس طرح گذر گئیں جیسے سینۂ بحر پر سے تشنہ کام پرند — اور جنھوں نے جیتے جی دنیا میں کبھی عدل و انصاف کے اتنے حامی نہیں پائے جو اُن کے ساتھ معترف آپ ہو کر راہِ حق کے شہید اور نجات کے طالب کہلانا پسند کرتے!

اُن کی مثال اس دنیائے آب و گل میں ہمیشہ ایک ایسے انسان کی سی رہی جو جنگلی جانوروں میں جا پڑا ہو اور جس کو نہ تو زمانے کی شرارتوں کا شریک بننا بھاتا ہو اور نہ تنِ تنہا خونخوار جانوروں سے برسر پیکار ہونا ممکن نظر آتا ہو!

ایسے دور سے پر جب واجب الاحترام زندگی ضایع ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہو تشنہ کام خود کو کاروانِ حیات سے علیحدہ کر کے ایک جداگانہ راہِ عمل اختیار کرنے پر مجبور پاتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی جیسے بھی بنے شر و باطل سے دور رہ کے گذار دے لیکن مال و دولت کی پرستار دنیا سے یہ بھی نہیں دیکھا جاتا اور وہ اپنی تمام شرارتوں کو مجتمع کر کے ہر اپنی راہ جانے والے پر کھلکھلا کر ہنس پڑتی ہے — یہ شیطانی ہنسی سقراط نے سنی تو زہر کا پیالہ منہ سے لگا یا ابراہیمؑ نے سنی تو آگ میں کود پڑنے کی ٹھانی اور عیسیٰؑ نے تو کانٹوں کا تاج پہن کر مصلوب ہونا پسند کیا۔ مگر یہ دنیا برابر ہنستی رہی!!

یہ عمل متواتر رہا یہاں تک کہ محمدؐ آئے اور اس ہنستی ہوئی دنیا کے گلنار رخساروں پر محبت بھرے دل سے مخلص بوسہ ثبت کیا لیکن اس ہنستی ہوئی دنیا نے محبت بھرے بوسہ کا جواب کیا دیا؟ تاریخ شاہد ہے کہ محمدؐ کے پیام محبت کا جواب — فاطمہؑ کے پہلو میں زندگی بھر مضطرب رکھنے والی جراحت علیؑ کی پیشانی پر تلوار کی ضرب، حسنؑ کے دل و جگر کے لئے زہر کی خوراک اور حسینؑ کے گلے پر مسموم خنجر کی دھار سے دیا گیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ یہ سلسلہ بندھا رہا اور محبت کے ایک بوسہ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کامل دو سو پچاس برس تک دنیا مصروفِ ظلم رہی اور بار بار کھلکھلا کر ہنس پڑی!

ہزار عذر پیش کئے جائیں مگر ماننا ہی پڑے گا کہ یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ خدا کی مخلوق اپنی پوری پوری فلاکت اور غربت کے ساتھ کاہنوں کی زرپرستی کی شکار بنی رہی۔ حکومتوں، سلطنتوں، کلیساؤں اور ہیکلوں کے ارد گرد گھومتی رہے اور "کعبہ و ابراہیمؑ" کے قریب نہ جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے لئے ہر نمرود نے سینکڑوں جتن کئے۔ ہر فرعون نے لاکھوں نو مولود قتل کئے لیکن ابراہیمؑ و موسیٰؑ پیدا ہوتے ہی رہے اور یوں زر و سیم کا نصاب سب کے لئے قابلِ قبول نہ بن سکا۔

یہ ستیزہ کاری بھی مسلسل رہی اور جب محمدؐ کے بعد میزانِ حیات رسولؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آئی تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ۱۱ھ میں بتولؑ عالی نے غریبوں کی زندگی کو وقت کے مطالبہ کے ہاتھوں سے چھین کر دنیا کی زر کی ہنسی کو کس قدر فرومایہ کر کے رکھ دیا اور وہ بھی صرف ڈھائی ماہ کی قلیل مدت میں! فاطمہؑ کی کاری ضرب کو ہنستی ہوئی دنیا دیر تک فراموش نہ کر سکی اور جب اسلاف کے کارناموں کو خیر و شر کے پیمانوں میں ناپنے کا وقت آیا تو شاعرِ مشرق اقبال نے کہا:۔

مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ ❊ مادراں را اسوۂ کامل بتولؑ
بہرِ محتاجے دلش آں گونہ سوخت ❊ با یہودے چادرِ خود را فروخت
نوری و ہم آتشی فرمانبرش ❊ گم رضایش در رضائے شوہرش
آں ادب پروردۂ صبر و رضا ❊ آسیا گرداں و لب قرآں سرا
گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز ❊ گوہر افشاندے بدامانِ نماز
اشکِ او برچید جبریلؑ از زمیں ❊ ہمچو شبنم ریخت بر عرشِ بریں
رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست ❊ پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفٰےؐ است
ورنہ گردِ تربتش گردیدمے ❊ سجدہ ہا بر خاکِ او پاشیدمے

... ہے کہ محتاجوں کے لئے چادر فروخت کرنا سب کے بس کی بات نہیں مگر ... سے اجتناب و احتراز تو ممکن ہے — سنو ہنستی ہوئی دنیا سے یہ بھی نہ ہوا۔

آج بھی اللہ کے کروڑوں غریب بندوں کو حکومتوں اور سلطنتوں کے زریں بتوں کا طواف کرنے پر مجبور کر کے یزیدی فتوحات کی یاد منائی جا رہی ہے حالانکہ ہر انسان کی بھیگی ہوئی آنکھوں میں اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ ہر ڈوبتا ہوا دل بے سہارا ہے کیا اس دردناک حال میں بھی غریبوں کے لئے چند آنکھوں کا نمناک اور کسی دل کے درد کا سوا ہو جانا دنیا کو ہنسنے پر مائل کرنے کے لئے کافی ہے!!

مگر کب تک زندگی کو نمرود، فرعون اور بوجہل جیسے افراد و اشخاص کے لئے مخصوص رکھا جائے گا اور اللہ کی مخلوق عسرت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کی جائے گی — ایسے میں اگر کوئی اپنے دل کا درد عام کرے اور پھر یہ آزمائے کہ کتنے دکھ بھرے دل غریبوں کا درد بانٹ لینے پر آمادہ نظر آتے ہیں تو ایسی آزمائش کو آخر کیوں مشکوک نظروں سے دیکھا جاتا ہے — جب کہ ان مشکوک نظروں کا موقع پا کر مسکرانا اور کسی میخانۂ دولت کے ساقی کی چشمِ مست کی شہ پا کر کھلکھلا کر ہنس پڑنا یقینی ہے — اور سب ہی کے لئے آزمائش!

لیکن یہ ہنسی با عزم لوگوں کو اُن کے راستے سے نہیں ہٹا سکتی اٹل فیصلے نہیں بدلے جا سکتے۔

آغشتہ ایم ہر سرِ خارے بخونِ دل
قانونِ باغبانیٔ صحرا نوشتہ ایم!

شہدائے رسولؐ کا جذبہ

از جناب صائم صاحب

فریادیں نہ کیوں جولے گی ہم دامن مقصد سے — ہم جوش مجسم ہیں دل مل گیا احمدؐ سے
جذبوں نے اثر پایا کچھ قوت سرمد سے — تاثیر قیامت ہے نالے جو بڑھیں حد سے
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

ہم قسمت ہم اپنے خالق کے ہیں جو پیارے — اب تاب نہیں باقی کیوں غم سے نہ جی چھوٹے
ہم صدمے سہتے ہیں ہم دل کے ہیں دکھیارے — تاثیر ہے آہوں میں نالے ہیں رسا سارے
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

ٹکڑے ہے جگر اپنا دل چاک ہمارا ہے — مجبور ہیں بیکس ہیں اب کس کا سہارا ہے
بہتے ہوئے آنسو ہیں یا جوش کا دھارا ہے — آہوں کا ہماری بھی دل دوز نظارا ہے
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

ذات احمدؐ مرسل کی اللہ کی رحمت ہے — الفت میں پیمبرؐ کی اپنی یہی حالت ہے
ہے نام نبیؐ لب پر اور دل میں محبت ہے — یہ عشق حقیقی ہے یہ جذبۂ الفت ہے
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

اک جذبۂ رحمت ہے اپنا الم و غم بھی — کچھ ناز بھی کرتا ہے بیکس دل برہم بھی
ہم آہ جو کرتے ہیں ہل جاتا ہے عالم بھی — اللہ قیامت ہے اک شورش ماتم بھی
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

دکھ درد و الم لاکھوں اک دل پہ اٹھائے ہیں — دربار محمدؐ میں سر خم کیئے آئے ہیں
کچھ لخت جگر اپنے ہم نذر کو لائے ہیں — ہم ظلم کے مارے ہیں قسمت کے ستائے ہیں
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

رونے کو فقیروں کے ہاں ایک نظر دیکھو — ہم آج تڑپتے ہیں کس طرح ادھر دیکھو
مظلوموں کا دل دیکھو انداز جگر دیکھو — دیکھو تو غریبوں کی آہوں کا اثر دیکھو
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

ہم وحدت خالق کے قائل ہیں مسلماں ہیں — ہم عاشق احمدؐ ہیں ہم قاری قرآں ہیں
ہم پیرو بوذرؓ ہیں ہم پیرو سلماںؓ ہیں — گردش سے زمانے کی حیراں ہیں پریشاں ہیں
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

اسلام محمدؐ ہیں ایمان محمدؐ ہیں — دل اپنا محمدؐ ہیں اور جان محمدؐ ہیں
ہر بات محمدؐ ہیں قرآن محمدؐ ہیں — ہر درد کے مارے دل کا ارمان محمدؐ ہیں
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

احمدؐ کو جدا سمجھیں کیوں خالق اکبر سے — کیوں مدعا طلب میں ہو اس خالق داور سے
پھرتا نہیں کوئی بھی خالی کبھی اس در سے — دیتا ہے خوشی سے حق مانگو جو پیمبرؐ سے
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

ہم نام نبیؐ لب پر ہر بار جو لاتے ہیں — سوئی ہوئی قسمت کو ہم اپنی جگاتے ہیں
جب نقش محبت کے دل میں ابھر آتے ہیں — جذبات کا ہم اپنے یوں رنگ جماتے ہیں
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

کیوں شکوہ کریں صائم ہم چرخ زبرجد کا — ہم کو تو وسیلہ ہے دنیا میں محمدؐ کا
بے سر و ساماں کو ہے آسرا احمدؐ کا — اب تو کہیں بر آنا آساں ہوا مقصد کا
جب اپنی مصیبت ہم کہتے ہیں محمدؐ سے
فریاد کی آوازیں ٹکراتی ہیں گنبد سے

اے علیؑ کے دوستدار

از سید عاشق حسین ناطق اعظمی

تجھ کو کیوں فسردہ دل موت کا ہراس ہے — کس لئے ہے مضمحل کس لیئے اداس ہے
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

روح اطمینان لے نفس مطمئنہ سے — تشنۂ فسوں دہر عزم سے قرینہ سے
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

بھر دے رنگ مستقل نقشۂ حیات میں — مشعل عمل تو بن بزم کائنات میں
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

کربلا کی گود میں تیری کائنات ہے — واں کے ذرے ذرے میں جلوۂ حیات ہے
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

تا ابد وہ سربلند زندگانی کے نشاں — بے پناہ حوصلے اور وہ عزم جاوداں
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

اک نظر اٹھا ذرا سوئے کربلا تو دیکھ — طرز کار زیست دیکھ جلوۂ وفا تو دیکھ
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

رنگ دیکھ ڈھنگ سمجھ زندگی کا راز لے — ان کے نقش پا پہ چل منزل فراز لے
اے علیؑ کے دوستدار ــــــ اے علیؑ کے دوستدار

قلب نوجواں بنا عزم بے زبان لے — پھر تو یہ جہاں ہے کیا بڑھ کے دو جہان لے
موت ہے بقا اسے جو کہ حق شناس ہے
کس لیئے ہے مضمحل کس لیئے اداس ہے

ساقی

از جناب حکیم و ڈاکٹر غیاث صاحب حیدرآبادی

اقتدا اپنا کام ہے ساقی — تو ہمارا امام ہے ساقی
کعبے میں دوش مصطفےٰؐ پہ قدم — تیرا بھی کیا مقام ہے ساقی
لے کے گرتا ہوا سنبھلتا ہے — واہ کیا تیرا نام ہے ساقی
تیرا دروازہ تیرے رندوں کو — در بیت الحرام ہے ساقی
جو نبیؐ کریم کا ہے کلام — وہی تیرا کلام ہے ساقی
سب کو ملتی ہے مئے بقدر ظرف — کتنا اچھا نظام ہے ساقی
ساتھ معراج میں تھا احمدؐ کے — تو وہ ذی احترام ہے ساقی
جس میں صہبا ہے تیری الفت کی — وہ میرے دل کا جام ہے ساقی
ذات عالی کا تیری کیا کہنا — عرش بھی تیرا بام ہے ساقی
ہر جگہ میکدہ ہے اپنے لیئے — جب ترا فیض عام ہے ساقی
مصطفےٰؐ کا ازل کے روز سے ہی — تو مدار المہام ہے ساقی
میکدہ کا نجف کے رندوں میں — تذکرہ صبح و شام ہے ساقی
جام گننے کے ہم نہیں عادی — ہم کو پینے سے کام ہے ساقی

بوڑھی عورت

مصنفہ ٹرجنیف

مترجمہ جناب غلام معین الدین صاحب بی۔ اے (آنرز)

میں بالکل تنہا ایک صحرائے وسیع سے گزر رہا تھا۔
اچانک میں نے کسی کے ہلکے اور محتاط قدم اپنی پشت کی جانب محسوس کئے
... کوئی میرے پیچھے آرہا تھا۔
میں نے مڑ کر دیکھا۔ میری نگاہیں ایک بوڑھی کوتاہ قد اور خمیدہ کمر عورت پر پڑیں جو خاکستری رنگ کے پھٹے پرانے چیتھڑوں میں بالکل ایک قدیم مصری تو میائی کی طرح ملبوس تھی۔ ..... صرف اس کا چہرہ ان چیتھڑوں سے باہر نکلا ہوا تھا ...... زرد، پرشکن اور نشاف اونچی ناک والا۔
میرے مڑتے ہی وہ ایک ایسی گھڑی کی طرح جس کی کوک ختم ہو گئی ہو رک گئی
میں اس کے قریب گیا۔ "تم کون ہو؟ کیا بھیک مانگتی ہو؟"
بوڑھی عورت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں جھک کر غور سے اس کے چہرہ کو دیکھا
..... اس کی دونوں آنکھیں ایک نیم شفاف نیلگوں مائل جھلی سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ بعض جانوروں کی آنکھوں پر ایک جھلی سی ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ اپنی آنکھوں کو تیز اور خیرہ کر دینے والی روشنی سے محفوظ رکھتے ہیں لیکن ان جانوروں کے برعکس اس کی آنکھوں پر کی جھلیوں میں کسی قسم کی حرکت نہ تھی۔ اس کی آنکھیں برابر ڈھکی ہوئی تھیں میں نے خیال کیا کہ غالباً وہ اندھی ہے۔
"کیا تمہیں بھیک چاہئے؟" میں نے دوبارہ اس سے پوچھا۔ "تم کیوں میرے پیچھے آرہی ہو؟" بوڑھی عورت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ صرف جیسے سکڑ کر کچھ اور کوتاہ قد ہو گئی۔
میں اس کی طرف سے مڑ کر پھر اپنے راستے پر چلنے لگا۔ دوبارہ اُنہی ہلکے پیچھے تلے اور سبک قدموں کی آہٹ میرے کانوں میں آنی شروع ہوئی۔
"وہی بوڑھی عورت ہے" میں نے خیال کیا لیکن وہ اس طرح برابر میرے پیچھے کیوں آرہی ہے۔
غالباً وہ اپنی راہ سے بھٹک گئی ہے۔ نابینا ہونے کے باعث وہ میرے قدموں کی آواز پر میرے ساتھ آرہی ہے تاکہ کسی آباد جگہ پہنچ جائے" میں نے خود کو تسلی دی۔
لیکن رفتہ رفتہ میرے دماغ پر ایک عجیب گھبراہٹ سی طاری ہونی شروع ہوئی مجھے وہم ہونے لگا کہ بوڑھی عورت نہ صرف میرے پیچھے آرہی ہے بلکہ کسی پوشیدہ قوت کی مدد سے مجھے ایک مخصوص راہ پر لیجا رہی تھی ...... میں نادانستہ اس کی اطاعت کر رہا تھا۔
پھر بھی میں چلتا ہی رہا لیکن ..... اُف! میرے آگے ٹھیک میری راہ پر سیاہ، تاریک اور وسیع ایک گھنڈر سا۔
"قبر" میرے دماغ میں بجلی کی سرعت سے یہ خیال آیا" وہ مجھے میری قبر کی جانب لیجا رہی ہے۔
میں تیزی سے پیچھے مڑا۔ بوڑھی عورت پھر میرے سامنے کھڑی تھی لیکن اب تو اس کی آنکھوں میں بصارت تھی۔ وہ میری جانب دیکھ رہی تھی ..... بڑی خونخوار اور پرغضب آنکھوں سے۔ ایک شکاری پرندے کی آنکھوں سے ...... میں اس کے چہرہ کی جانب جھکا۔ دوبارہ وہی جھلیاں وہی نابینا ایسا بیجان چہرہ۔
"آہ!" میں نے سوچا "یہ بوڑھی عورت میری قسمت ہے۔ وہ قسمت جس سے انسان کو مفر نہیں۔"
"مفر کیوں نہیں؟ کیا جنون ہے؟ کوشش کرنی تو ضرور ہے" ..... میں نے دوسری سمت میں بھاگنا شروع کیا۔
میں تیزی سے بھاگ رہا ہوں ...... لیکن سبک قدم قبل کی طرح برابر میرے پیچھے آرہے ہیں ...... قریب ...... بالکل قریب
...... اور میرے سامنے ...... پھر وہی غار۔
میں تیسری جانب کو مڑتا ہوں ..... لیکن پھر بھی انہی قدموں کی آہٹ پشت کی جانب اور سامنے پھر بھی وہی خائف بنانے والا تاریک غار۔
میں جس طرف بھی ایک صید زخم خوردہ کی طرح مڑ کر بھاگتا ہوں آخر کار ہر راہ ایک ہولناک سیاہ خلا سے مسدود ہے۔
"ٹھہرو میں اس ظالم بڈھی کو جھکاتا ہوں۔ اب میں بھاگوں گا ہی نہیں" یہ سوچ کر میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میرا دل ایک انجن کے پسٹن کی رفتار سے چل رہا ہے خوف اور پریشانی کی وجہ سے پسینے کے سرد قطرات میری پیشانی سے ٹپک رہے ہیں۔ پیاس کی وجہ سے میرے حلق اور زبان میں کانٹے پڑ رہے ہیں۔
بوڑھی عورت میری پشت کی جانب کھڑی ہے ..... مجھ سے دو قدموں کے فاصلہ پر ...... اس کے چلنے کی آواز اب بند ہے لیکن اس کی موجودگی میں اب بھی محسوس کر رہا ہوں۔
یک بیک وہی خوفناک اور تاریک چیز میری آنکھوں کے سامنے پھر آتی ہے ... اب وہ دور سے ایک کریہہ کیڑے کی طرح میری طرف رینگتی اور ہوا میں تیرتی ہوئی آرہی ہے۔
او خدا! ..... میں پھر مڑ کر دیکھتا ہوں ..... بوڑھی عورت کی نظریں مجھ پر گڑی ہوئی ہیں ..... اس کے تاریک اور پوپلے چہرہ پر فتحیابی کا خوفناک تبسم کھیل رہا ہے۔

اُف ..... او خدا ..... نجات ..... ناممکن

جوش عمل

کوہسوار خلیل شاہ پوری

آ مسلم اور طاقت "جوش عمل" دکھا ؛ اعدا تلے ہیں ظلم پہ کچھ زور دل دکھا
ایمان امن خلق سخاوت پہ تیر تو دل ؛ جو بے بدل نہیں ہیں تو ان کا بدل دکھا

برائے چشم کرم حسن مدعا طلبی

زمین گنج شہیداں ہے فرش نخلہ تاک ؛ گریے کی ماتم خوبان دوشیزہ عینی
نصیب وائے تمنا ہے اہل محرومی ؛ "تلاش چشمہ حیواں میں مرگ تشنہ لبی"
صلہ یہ عرض "بلی" کا ملا بحکم "الست" ؛ سرشت عشق و محبت سزائے بے ادبی
نزاع کثرت و وحدت میں لے تحیر عقل ؛ سکوت مرگ بھی ہے ہم نوائے بوالعجبی
ہوائے کارگر اتنک یہ شور مانع خواب ؛ صدائے ساز شکستہ دعائے نیم شبی
عیال حضرت آدم سے زینہار اے دل ؛ کرے نہ خون برادر نجابت نسبی
شہید ناز ہوئے ہم تو کیا گلہ کریں
ادا ہے خون دو عالم بقدر بی سببی

کوہسوار
خلیل شاہ پوری

---

۱۴ رجب کو رجب نمبر

نہایت شاندار [illegible] شائع ہوگا حضرت نگار حضرات و مداحان آئمہ اطہار و مشتہرین جلد مضمون نظم و اشتہار روانہ کریں۔

(ایڈیٹر)

فارسی خالص

قند پارسی

(۱) کهوه در سوگواریها

نگاشتهٔ فرزند دل پارسی گوی کربلا

در جشنها و بخششهای سوگواری) باید نشان و نمایشی از تلخکامی و سیه روزی داشته باشد سیگار کهوه که در سوگواریهای ما زیان (۲) بخش بیگرد و بسی بجا و شایاد (۳) و با آرایش (۴) است مگر به نیکخانه بخششهای ایرانیان که آن خو گرفته و نسیم از کجا سرچشمه دارد (۵) در این روزهای سوگواری چای و شکر آب (۶) است و برای مرده های تازه خود و پلایج (۷) بخشش می کنیم و کسیکه این روش را نداشته باشد او را زمخت (۸) و ناجوانمردی پنداریم با اینکه آنچه میدانیم اگر کسی یک پیاله چای یا شکرآب بما بدهد پس از آشامیدنش هنگام بازپس دادن پیاله برای سپاس گزاری چنین می گوئیم (شاد کام باد - یا شیرین کام باشید) آری نیندیشیده و نترفیده هیچ کاری شایسته و از جدا رنخواهد گردید بخششهای غمگین همچون سیگار و کهوه و غمگین همچون اقلیم شورونان و هر چیزی مانند اینها خیلی بجا و گرف (۹) و مایهٔ خوشنودی (۱۰) همگان است چنانکه چای و شکرآب و شیرینی و شکر پلاو و پلایج و زرادش (۱۱) در روزهای شادمانی و جشنهای زایچه های (۱۲) پیشوایان و خانوادگی رواج و بخشش می گردد ...

گزارش واژه های بالا - (۱) قهوه (۲) عزیمار (۳) لائق (۴) معنی (۵) نامیدانیم این روش از کجا در استان آذر آبادگان (آذربایجان) زمین زردشت سرچشمه گرفته و ترکان پارسی نژاد این روش ناخوش را در نشستهای یاد بود مردگان تازهٔ خود میدارند و هیچ به آرش آن سنجیده آگی نمی شمارند مگر سخن اینجاست که دانشمندان ایرانی اینان را ترک نمی دانند و گواه ایشان کتابهای تاریخ است چه که با فرمانروائی چند پادشاه سلجوقی و تیموری که در بار شان بترکی سخن می گفتند و مردمان آن روزگار برای خود شیرینی و نمایش که تهم ترکی میدانم و رفته رفته رواج گردید ایشان را نتوان ترک شمرد و نیز بسیاری از واژه های پارسی باستان در میان زبان ترکی آذربایگان بیادگار مانده است ...... (۶) شربت (۷) حلوا (۸) ممسک و مشت بسته (۹) ثواب (۱۰) رضایت (۱۱) شله زرد (۱۲) مولود و تولد -

---

رباعیات منصوری

بسلسلهٔ انتخاب نمبر (۳۸) مورخه ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

(۳۸)

نظر کن بکار جهان سر بسر ❊ که حیران بمانی ز شر بشر
بسا فرع کز اصل پیشی گرفت ❊ عجب کاسه از آش شد داغ تر

(۳۹)

و هر را باشد مکافات ار تو نشناسی خدا ❊ با مکافات است تا گردیده گردون بپا
آل یاسین سید منصوری این گوید همی ❊ پردهٔ مردم مدر تا پرده ات ماند بجا

(۴۰)

بان که منگیز زحب ایل را ❊ کم مشمر طیر ابابیل را
نکته منصوری و پندش مشنو ❊ پشه چو پر شد بزند پیل را

(۴۱)

با بد سخن مگو که در خواهی ماند ❊ تحقیق شود از دی بخطر خواهی ماند
هرگز ز سخن پند نگیرد احمق ❊ یاسین تا کی بگوش خر خواهی خواند

(۴۲)

بسی مردار خواری دست بوسی ❊ نمایند از طریق چاپلوسی
ولی منصور با چون خواجه میرد ❊ به برگ خربود سگ را عروسی

(۴۳)

یهود و نصاری اگر هر کجا ست ❊ حیات و ممانتش با مرخداست
چو (منصوریت) سید ار آگهی ❊ برگ عدوت ار دمانی خطاست

(۴۴)

نیک تو تغییر بده جای خویش ❊ مونس خود ساز هم آوای خویش
باش تجسس تا که نه معنی زیائی ❊ جای ندانسته منه پای خویش

(۴۵)

تربیت عقل را شود رهبر ❊ طفل را تربیت کند سرور
کرد منصوری این سخن تکرار ❊ جور استاد به ز مهر پدر

(۴۶)

خواهی که بدانی بحقیقت چه کسی ❊ برکن دل خویش را ز هر خار و خسی
در شب روی راه چو منصوری باش ❊ تا شب نه روی روز بجائی نرسی

(۴۷)

تواضع کند آنکه او نیکخواست ❊ تواضع ز بدخوی ننگ و سبواست
چو منصوری این گفته را یاد کن ❊ تواضع ز گردن فرازان نکواست

(۴۸)

تا بر سر کوی دوست مأوی سازم ❊ من مائده اش ز من و سلوی سازم
همواره صبور باش بیتابی چیست ❊ گر صبر بود ز غوره حلوی سازم

حجاب نسوان

از فاضل جلیل آقای سید عباس شاه منصوری حکیم گارلہ جاگیر

از حسن و جمال مر زنان را چه ثمر ❊ و ز رنگ و نگار کی بجا ماند اثر
اخلاق نکو حسن زنان است بدان ❊ و ز عصمت و ز شهامت و حسن سیر
از عشق بگل به بلبلان حاصل نیست ❊ و ز رنگ گلش نتیجه ای واصل نیست
تو نیز بعشق گلرخان غره مشو ❊ جز همت و اخلاق ز زن حاصل نیست

اثر شوکت جالندهری

دیدم از دور نو شگفته گلی ❊ که ز عکس رخش گل آب شود
فتنهٔ نرگس سیه مستش ❊ رهزنان کاروان خواب شود
عکس رویش فتد چو در ساغر ❊ آفت نشهٔ شراب شود
از نزاکت حباب پیکرش ❊ به نسیم نفس خراب شود
سر بپایش نهادم و گفتم ❊ گل رویت چو بی نقاب شود
چه شود گر لب شکر بارت ❊ بوسهٔ چند انتخاب شود
لب پر از خنده کرد و با من گفت ❊ به طریقی که دل کباب شود
آرزوی مکید لبش مکنید ❊ که بلب نارسیده آب شود
من گذشتم ز بوسه ای شوکت ❊ حسرت آرزو خراب شود

فقید هروی

روزگار گذشته را بخاطر میاورد

یاد ایامی که درس عشق از بر داشتم ❊ با نقاه و مسجد و تالار و لنگر داشتم
گوش و چشم بستهٔ پیغام ناهلان بود ❊ چشم را از عیب کور و گوش را کر داشتم
نه مرا بیم جزا با هر کس از کس معاش ❊ روزها خود را اگرچه غیر حاضر داشتم
بر در وی ایستاده بودم منگسته سرخمیده ❊ با گدائی خویش را از شه فزون تر داشتم

دعوت عمل

از نتیجۂ قلم عالیجناب سرکار عمدۃ الملۃ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہٗ
سرپرست دائرۃ الاشاعۃ و پرنسپل مدرسۂ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات ضلع مرادآباد یوپی

جب کوئی فن غیر معمولی ترقی کر لیتا ہے اور ارباب فن خراج تحسین سمیٹتے سمیٹتے ناز کی حدود پر پہونچ کر اپنے آپ کو نقد و تبصرہ کی منزل سے بالا خیال کرنے لگتے ہیں تو اکثر دیکھا گیا کہ کہیں کہیں ان کے قدم مفاد اصلی کے جادہ سے ہٹنے لگتے ہیں، اور اس سے نہ صرف فن کو بلکہ غایت و مقصود فن کو نقصان پہنچنے لگتا ہے ہماری مذہبی تحریر و تقریر جب اپنی انتہائی منزلوں پر پہونچی تو سبحان اللہ اور واہ واہ کی فراوانی کی دلچسپیوں اور دل پسندیوں میں پڑ کر ہم ایک شدید مصرت کا شکار ہو گئے جو لوگ اپنے قلم و زبان کی کمزوری کی وجہ سے وقتی داد و تحسین کے عادی ہو جاتے ہیں ان کو مجبور ہونا پڑتا ہے کہ وہی مطالب و مضامین پیش کریں جو اس مقصد کو پورا کر سکیں اور اس کے خلاف تحریر و تقریر کرنے کے اس نقد صلہ سے محروم رہنا ان کی طبائع پر ایک حوصلہ شکن اثر ڈالتا ہے تبلیغ مذہب اور ترویج آثار و سیر محمد و آل محمد تحریر و تقریر کا اصلی منشا تھا لیکن محررین و مقررین اور ناظرین و سامعین کی اجتماعی افتاد نے عبارت آرائی اور جارحانہ مضامین یعنی تبرائی مواد کو نقطۂ نظر بنا لیا اور اگر بہت ہی صلاحیت کی تو ثنائی تو فضائل اور اس پر نعرہ ہائے درود۔ اس کا وقتی اثر یہ ضرور ہوا کہ طرفین دل افروز کیفیتوں کے نشے میں سرشار ہو گئے لیکن دیرپا نقصان یہ پہنچا کہ تحریریں دیکھنے کے بعد اور تقریریں سننے کے بعد خود یہ یاد نہ رہا کہ کیا دیکھا کیا سنا اور کیا حاصل کیا دوسری جانب جارحانہ تبرائی مواد کی وجہ سے غیر اقوام و مذاہب ہماری تبلیغ و ترویج سے نفرت آمیز دوری اختیار کرتے گئے ہمارے تبلیغی و اصلاحی مشن کا مفاد اصلی دب کر رہ گیا اُدھر ان کے یہاں یہ تاکید کہ شیعوں کی کتابیں نہ دیکھو۔ اور یہ پروپیگنڈا کہ ان کی مجلسوں میں نہ جاؤ اس لئے کہ وہاں جا کر گالیاں سننی پڑتی ہیں گی اور ادھر ہم نے ان وسوسوں کے ازالہ و استیصال کی جگہ ان کی تصدیق کی اور راستہ کام کے درپے رہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے تصنیفی و تالیفی اداروں کے رجسٹر بجز مذہب کے خریداروں سے اکثر خالی اور ہماری مجالس غیر افراد سے بیشتر تہی دامن ہیں پھر اگر ہم نے خود ہی لکھا اور خود ہی دیکھا خود ہی پڑھا اور خود ہی سنا تو یہ ایک بہت ہی تنگ نظری و تنگ عملی ہوئی بلکہ بعض اوقات تحصیل حاصل۔ میں اپنے قلم اور اپنی آواز میں اتنی طاقت تو نہیں پاتا کہ کوئی نقطۂ نظر اور لائحۂ عمل قوم کے سامنے پیش کروں اور پھر اس کے مطابق رفتار اختیار کرنے کی دعوت دوں لیکن خود اس نظریہ کی پابندی کی سختی سے کوشش کرتا ہوں کہ صرف عبارت آرائی۔ جارحانہ تبرائی مواد اور خالی فضائل سے ناظرین و سامعین کے دل و دماغ میں سطحی مسرت کی کیفیت پیدا کرنے کے بجائے اصلاحی تعمیری تنظیمی اور واعظانہ چیزیں پیش کر کے جذبۂ عمل۔ روح اصلاح اور جوہر تنظیم کی لہریں دل و دماغ کے حساس سمندر میں پیدا کر دی جائیں اور اسی نظریہ کے ماتحت اپنے قلم و زبان کا رخ ہمیشہ ایسے مواد کی طرف رکھتا ہوں جس سے سیرت محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے اسوۂ حسنہ پر بصیرت افروز تر روشنی پڑ سکے۔

متجتین کے حالات سے بے خبری بلکہ خبر پا کر دیدہ و دانستہ تغافلت

اپنے ذمہ حقوق واجبہ عائد ہوتے ہوئے عدم ادائیگی بلکہ اہل حقوق سے نفرت و فرار کی آہٹ سے دہشت اور ان کی صورت سے وحشت معلوم ہونا کہ ہماری تونگری ان کو مل جائے گی بعد ان کی مفلسی ہم لپٹ جائے گی۔ بندگان خدا کی توہین و تذلیل ایمانی بھائیوں کو صرف نفرت کی بنا پر حقیر سمجھنا اور پھر اصلاح و تنظیم و ترقی کے بیڑے اٹھانا اور خم ٹھونک ٹھونک کر اور سینے ابھار ابھار کر شیعیت و مومنیت کے دعوے کرنا یہ ہماری کہنہ مشق عادتیں اور پختہ خصلتیں ہو گئی ہیں لیکن اگر سوال کیا جائے کہ جب اپنے دین و مذہب کے افراد سے یہ نفرت و وحشت ہے اتنا اجتناب و گریز ہے تو اصلاح و تنظیم و ترقی و تقویت کہاں جب یہ حالات ہیں تو شیعیت و مومنیت کیسی اصلاح و تنظیم و ترقی و احتیاج و اتفاق اور تالیف قلب پر منحصر اور دعوائے شیعیت و مومنیت کی تصدیق اتباع اہلبیت پر منحصر اور یہ اتباع ہمارے یہاں اکثر مفقود پھر ہماری مذکورہ عادات و خصائل اور ہمارے اس عزم و ادعا میں ربط کہاں۔

اہل بیت کے دامن سے تمسک پر ہمیں فخر و ناز ہے ان میں سب سے پہلے بزرگ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام ہی کی سیرت کو دیکھئے جو گوناگون مشغولیتوں اور غیر معمولی کثرت کار کے باوجود محترم مدیر انتخاب کی تعمیل ارشاد کے لئے اس وقت میری پیش نظر ہے۔ اور جس کے افسانوں کی سرخیاں مخلوق خدا کا احترام۔ اہل ایمان و دیانت بندگان الٰہی کی تالیف قلب اور حاجت روائی۔ غریب پروری و فقیر نوازی ایسے زرین اصول ہیں جن سے سبق حاصل کرنا اور جن کو دستور کار اور لائحۂ عمل بنانا ہمارا فریضہ اولین اور ہماری ہر قسم کی اصلاح و تنظیم اور ترقی و عروج کے ضامن ہے اس میں سے صرف ایک واقعہ عرض کر کے ناظرین کرام کی دعوت روح و نظر کی جاتی ہے جس میں حسن ابن علی روحی لہ الفدا کی مبارک سیرت اور مقدس تعلیم کے بھی چند بے مثل و عدیم النظیر نمونے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ایک ہی واقعہ میں کئی ہستیوں کے اپنے کمالات دکھا دینا اور پھر ہر ایک کا چند در چند اصول و قوانین کی بنیادیں مضبوط کرتے ہوئے متعدد سبق دے دینا اہل بیت کی زرنگار و جوہر ریز رفتار و کردار کے دل دوز و دل پسند کارناموں کا عام ہنگامہ پرور انداز و پرواز ہے مسجد میں ایک سائل آتا ہے اور کھانے کا سوال کرتا ہے سلطان دو عالم علی مرتضیٰؑ جن کو سائل پہچانتا نہیں اور ایک معمولی فقیر سمجھتا ہے اس کو ستوؤں کی ایک تھیلی عنایت فرماتے ہیں سائل کو اپنی تمام پونجی دے کر خود خالی ہاتھ ہو جاتا ہے یہ علی کی ایک ادنیٰ تعلیم تھی اور دنیا کو خلق خدا کے ساتھ ہمدردی کی زرین ہدایت۔ ستوؤں میں ادھا بھوسا ملا ہوا تھا وہ سائل دیکھ کر کہتا ہے کہ بھائی ان میں تو ادھا بھوسا ملا ہوا ہے ان کو تم کیسے کھاتے ہو میرے حلق سے تو یہ نہ اتریگا فرماتے ہیں میری تو گزر اسی پر ہے اگر عمدہ کھانوں کی ضرورت ہے تو تم حسنؑ کے دسترخوان پر جاؤ طرح طرح کی نعمتیں ملینگی اور لذیذ کھانے میسر آئیں گے یہ کہہ کر اس کو آپ نے دولت سرائے حسنی کا راستہ بتا دیا۔ امیر المومنینؑ ایسی مقتدر ہستی کا ایک فقیر کے ساتھ ایسے احترام اور ایسی عزت و تالیف قلب کا سلوک کرنا تمام نہاد فرومایہ امراء کے لئے سبق آموز ہے جو کچھ خود دے سکتے تھے وہ دے دیا اور جو کچھ امام حسنؑ کے دسترخوان سے اس کو ملا اس کا ثواب بھی حاصل کیا کہ اسے راستہ بتا دیا الدال علی الخیر کفاعلہ نیکی کا راستہ بتانے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ فقیر وہاں پہنچا امام حسنؑ نے لحود بڑھ کر اس کا استقبال کیا یہ ہم ایسے تنگ نظر اور تنگ ظرف سادات اور شیعوں کے لئے محیر العقول کارنامہ تھا اس کو بٹھا کر دسترخوان پر بٹھایا دسترخوان پر ... کئی نے افراد کے ساتھ موجود تھے فقیر کچھ خود کھاتا تھا اور کچھ

بیان جمع کرتا تھا بلمبعد خود سوار دین و دنیا میزبان فقرا و ساجواس طرف گذر ہوا تو اس کے پاس کھانا جمع دیکھا اللہ رے میری حیثیت اور واہ رے میرا پیدا کرنے والا فرمانے لگے بھائی اگر تیرے ساتھ اہل وعیال ہوں تو پروا نہیں ورنہ تو سیر ہو کر کھانا کھالے چلتے وقت اہل وعیال کے لئے جتنا بچے گا کھانا ساتھ کر دوں گا وہ شخص کہنے لگا مولا یہ کھانا میں عیال کے لئے جمع نہیں کرتا ہوں اور نہ عیال میرے ساتھ ہیں بلکہ مسجد میں ایک نادار و گرسنہ فقیر کو چھوڑ آیا ہوں۔ جو برابر کا بھوسا لئے ہوئے سوکھا آتا ہے اس کیلئے جمع کیا ہوا ہوں تاکہ اسے کھلا کر ثواب میں حصہ لوں یہ سننا تھا کہ حضرت جناب ہو گئے اور فرمایا خدا کے لئے انھیں فقیر نہ کہو وہ تو سلطان دو عالم ہمارے پدر بزرگوار علی مرتضیٰ ہیں انہی کا تو یہ طفیل ہے جو تو دیکھ رہا ہے مقصد یہ ہے کہ اس واقعہ کا فائدہ صرف یہی نہ تھا کہ ایک آدمی کا پیٹ بھر جائے بلکہ اگر تمام اہل دولت وارباب مقدرت اس کی پابندی کریں تو نتیجہ میں اس سے کل قوم کی اصلاح و درستی ہوتی ہے اور اس کا مفید اثر تنظیم ملت و اساس اجتماع پر پڑتا ہے خداوند عالم قوم سید و شیعہ کو سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے ورنہ صرف دست و بغل میں رہ کر جب قرآن فائدہ نہ پہونچا سکا تو اخبار کیا کر سکتا ہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا مدفن مطہر

بسلسلہ انتخاب نمبر۴ مورخہ ۱۴ جمادی الاول

جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مقامات مدفن باختلاف روایات چار مقامات پر بتلائے جاتے ہیں ایک پشت قبر حضرت رسالت مآب صلعم پر۔ مسجد نبوی کے اندر۔ یہاں بلا اختلاف سنی شیعہ۔ سب زیارت کرتے ہیں یہاں قبر کی جگہ بنی ہے کتبہ بھی لکھا ہوا اور دروازہ بھی جدا بنا ہوا ہے ایک مقام بر درمیان منبر و روضہ شریف حضرت سرور کائنات صلعم یہاں صرف شیعہ زیارت پڑھتے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق آپ کا مدفن روضہ اہلبیت میں ہے یہ روضہ مبارکہ جنت البقیع میں ایک سادہ گنبد ہے جس کی عمارت زیادہ شاندار نہیں۔ اندر نقاشی کا کام ہے ضریح انور کی چھت پر زربفت کا کپڑا لگا ہے حضرت فاطمہ زہرا کے مزار انور کے برابر دیوار پر نہایت قیمتی طلا کار چادر آویزاں ہے جو کئی ہزار روپیہ میں تیار ہوئی ہوگی۔ عمارت کے باہر دروازے پر یہ شعر (رباعی) لکھا ہے سہ

لی خمسۃ اطفی بھا ÷ حر الوباء الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ ÷ وابناھما والفاطمہ

اسی روضہ مبارکہ کے اندر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مزار مبارک پچھم کی طرف ایک گوشہ میں اونچی جگہ پر واقع ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق آپ بیت الحزن میں مدفون ہیں جو مقبرہ بقیع کی پشت پر کوئی بیس قدم کے فاصلہ پر وہ مقام ہے جہاں بعد وفات حضرت رسالتمآب صلعم حضرت فاطمہ زہرا آکر رویا کرتی تھیں چونکہ اس جگہ اس زمانہ میں جنگل تھا اور آپ تخلیہ میں رونا پسند فرماتی تھیں اس لئے گھر سے آکر یہاں باپ کو رویا کرتی تھیں۔ اسی لئے اس جگہ کا نام بیت الحزن قرار پایا۔ اور اس یادگار میں حضرت علیؑ نے جناب خاتون جنت کے انتقال کے بعد یہاں ایک مسجد تعمیر کرا دی۔ یہاں ایک مقام دو گز لمبا اور ایک گز چوڑا سوا گز اونچا بنا ہوا ہے جس کا دروازہ آہنی ہے اور اس پر سبز مخمل کا غلاف ہے گنبد حضرت سیدہؑ کے گرد بہت سے اشعار درج ہیں جن میں سے حسب ذیل اشعار لکھے جاتے ہیں۔

سالتک یا ربی بخیر بریۃ ÷ محمد الذی لشفاعۃ ملۃ
اے میرے پروردگار! میں تیرے بہترین مخلوق محمد صلعم کے نام سے قوم کی شفاعت کے لئے التجا کرتا ہوں۔

بفاطمۃ الزہرآء البتول وعباس ÷ ابن عبد المطلب جلاء لکل ظلمۃ
اور فاطمہ زہرا بتول اور عباس ابن عبد المطلب کے ناموں سے جو ہر تاریکی کو روشن کرنے والے ہیں۔

سبطی رسول اللہ مع زین عابد ÷ فکن لی بشار مفرح کربۃ
اور رسول اللہ صلعم کے دونوں نواسوں اور حضرت زین العابدینؑ کے نام سے کہ میرے عیبوں کو ڈھانک اور میری تکلیفوں کو دور کر دے۔

محمد الباقر والصادق ابنہ ÷ یغاث بھم عند الامور المہمۃ
اور محمد باقر اور ان کے فرزند صادق (علیہما السلام) کے نام سے جن کے ناموں سے سختی کے وقت فریاد کی جاتی ہے۔

قد قال خیر الخلق افضل مرسل ÷ علیکم بحبل اللہ وعترتی
بیشک بہترین خلق اور سب رسولوں سے افضل حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے کہ خدا کی رسی اور میری عترت کو مضبوط پکڑ لو۔

بحقھم الطف لی ومن ھو زائر ÷ وامی وابی وکل عصبتی
ان کے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھ پر اور زائروں پر اور میرے ماں باپ پر اور کل دوستوں پر لطف فرما۔

والف صلوۃ والف تحیۃ ÷ الی خیر مبعوث الی خیر امۃ
ہزاروں درود ہزاروں سلام بہترین رسول اور بہترین معبوث شدہ امت پر۔

واخیار واصحاب لھم وموالیا ÷ علیھم سلام اللہ فی کل لحظۃ
اور ان کے بہترین اصحاب اور نیکوترین احباب پر خدا کا سلام ہر لحظہ نازل ہوتا رہے۔

جنت البقیع میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مزار مطلع الانوار کے واقع ہونے پر فریقین کا اتفاق ہے۔ اور اس کی موید جناب حسن مجتبےٰ علیہ السلام کی وصیت ہے کہ اگر میں روضہ رسولؐ میں مدفون نہ ہونے دیا جاؤں تو مجھ کو جنت البقیع میں میری ماں کے پہلو میں دفن کر دینا۔ جلاء العیون تاریخ امام سمہودی مصری تعجب ہے کہ لائق ہمعصر نے اس سنگ رخام اور اس کی منقوش عبارت کا ذکر اپنے سلسلہ تحریر میں نہ فرمایا جو مقام اہلبیت علیہم السلام میں ثبت ہے اور جس کا ذکر تمام تاریخ و سیر کی کتابوں میں موجود ہے۔ وہو ہذا۔

ھذا قبر فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدۃ النسآء العالمین وقبر الحسن ابن علی وعلی ابن الحسین وقبر محمد ابن علی وجعفر ابن محمد علیہم السلام

نوکری میں آدمی تین کا غلام ہوتا ہے

عہدہ دار و اہلکار ایک نہیں تین تین کے غلام ہوتے ہیں اپنی گورنمنٹ کے غلام ہوتے ہیں اپنی شہرت کے غلام ہوتے ہیں اور اپنے افسروں کی پرائیوٹ شخصیت کے غلام ہوتے ہیں اپنے افعال کی آزادی کھو بیٹھتے ہیں اپنی عمر کی آزادی کھو بیٹھتے ہیں اور اپنی ذاتی آزادی کھو بیٹھتے ہیں تعجب ہے کہ لوگ زوال آزادی کے لئے ملازمت میں ترقی منصب کے خواہشمند ہوتے ہیں اس سے بھی زیادہ عجیب یہ امر ہے کہ اپنے معاصر پر فوقیت حاصل کرنے کی انھیں آرزو ہوتی لیکن جب یہ آرزو بر آتی ہے تو جو فوقیت خود انھیں اپنے نفس پر حاصل ہوتی ہے وہ بھی تلف ہو جاتی ہے

(لارڈ بیکن)

تبصرے

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا وصول ہونا ضروری ہے۔

"درس حکومت"

مرکز اصلاح کا پانچواں تبلیغی رسالہ ہے جو مرکز اصلاح بک ڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے بقیمت ۲؍ بہ معہ محصول ڈاک طلب کیا جا سکتا ہے۔

"درس حکومت" حضرت امیر المومنین ؑ کے ایک فرمان کا ترجمہ ہے جو آپ نے مالک بن حارث اشتر کے نام اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ مصر کے گورنر تھے۔ یہ فرمان جیسا کہ "فہرست طوسی" میں مرقوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ہی کے زمانہ میں ضبط تحریر میں آچکا تھا جس کو بعد میں متعدد عرب فلاسفہ و مصری علماء نے نقل کیا اور بقدر فہم خود تشریح و تفسیر بھی کی۔ یہاں تک کہ دور حاضرہ کے سب سے بڑے ادیب حیات مصری عالم مصطفےٰ نجیب نے اس فرمان کو "اسلام کے نظم و نسق کا اساسی دستور" کہا اور اپنی قوم کو فرمودات پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔

حضرت امیر المومنین ؑ کی شخصیت کو اسلام کی ہر جماعت اور فرقہ نے اپنے محدود دائرہ رسوم میں سمجھنے اور سمجھانے کی بڑی کوشش کی ہے لیکن سچ تو یہ ہے کہ اس آفاقی وجود کو آج تک کوئی احاطہ نہ کر سکا۔ چنانچہ لبنان کے ایک مشہور مفکر خلیل جبران سے جو عربی انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کا مستند ادیب ہے اور جس کے افکار لندن، نیویارک اور واشنگٹن کے ادبی و علمی رسائل میں شایع ہوئے ہیں جب یہ سوال کیا گیا کہ ممالک عربیہ کی بیماری کو دائمی حیات سے متعارف کرانے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ——

"صرف قوموں اور ملکوں ہی کی نہیں بلکہ آسمانی بیداریوں کے اشاروں کو بھی حضرت علی ؑ کے مقولوں میں تلاش کرو۔"

مگر ہم سمجھتے ہیں کہ اس علم سے معمور سینہ کے جس کی وسعت ایک تاریک رات میں کمیل پر ظاہر کی گئی تھی، صرف ایک "اشارہ" کو جبران سمجھ سکا اور "ایما" کی منزل سے دور ہی رہا۔

اس ضروری تعارف کے بعد جب فرمان کی معنویت سامنے آتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نفس فرمان کے بارے میں کچھ کہنا بڑی بات ہوگی۔ پھر بھی یہ کہے بغیر رہا نہیں جاتا کہ وہ ارشادات جو حکومت کے لئے "خضر راہ سیاست" ہیں رعیت کے لئے شمع ہدایت بھی ہیں کیونکہ جہاں حاکم کو اس کے فرائض سمجھائے گئے ہیں وہاں محکوم کو "حق شہریت" ([illegible]) حاصل کرنے کے رموز بھی بتائے گئے ہیں —— ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ کی طرف سے ان تمام طبقوں کے لئے آسانیاں فراہم کی گئی ہیں اور حاکم پر ان میں سے ہر ایک کا اسی لحاظ سے حق ہے، جتنا وہ کام انجام دے۔"

لیکن اگر کوئی طبقہ یا فرد اپنے کام کی انجام دہی سے روگردانی کرے تو ایسے طبقہ اور فرد کے لئے کسی شہر ریاست اور حکومت میں سوائے رسوائی کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے!

حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ؑ کے فرمودات عالیہ کے مخاطب دنیا کے سارے انسان ہیں جن میں حاکم اور محکوم کی تخصیص بھی ایک بے حجابات ہے اور اسی بنا پر یہ رسالہ سب ہی کے لئے لائق مطالعہ قرار پایا ہے۔ قابل مبارکباد ہے وہ ادارہ جس نے اس رسالہ کی اشاعت کی سعادت حاصل کی اور قابل ستائش ہیں جناب سید کاظم صاحب نقوی کی مساعی جنہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اگر ترجمہ بعض بعض مقامات پر توقع کے موافق چست نہیں ہو سکا ہے اگر کتابت اور طباعت پر کسی قدر زیادہ توجہ کی جاتی تو بہتر تھا لیکن موجودہ حالت میں بھی رسالہ اپنی ظاہری و معنوی حیثیت سے بہت خوب ہے ——

اس سلسلہ میں ہم اپنے معزز معاصر "سرفراز" کی تحریک سے متفق ہیں کہ اس خزینہ حکمت کا ہندی ترجمہ کر کے ہندوستانی حکومت کو اس سے استفادہ کرنے کے لئے متوجہ کیا جائے۔ مگر ادارہ کی جانب سے یہ اعلان بھی ہوا ہے کہ اس فرمان کا ترجمہ انگریزی میں بھی شائع کیا جا رہا ہے حالانکہ اب انگریزی ترجمہ کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے کیونکہ حیدرآباد دکن کے مشہور خطیب علامہ رشید ترابی حال ہی میں انگریزی ترجمہ شایع کرا چکے ہیں اور حق تو یہ ہے کہ ایک غیر زبان میں اصل فرمان کی خطابت کو باقی رکھنے کی پوری پوری اور کامیاب کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر ادارہ کو انگریزی ترجمہ کی اشاعت پر اصرار ہے تو ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ علامہ موصوف کی اجازت سے انہی کا ترجمہ شائع کر دیا جائے

—— "گر قبول افتد زہے عز و شرف"

"ترانہ جنگ"

جناب برق موسوی نے نوجوانان دکن کے لئے ایک طویل نظم ارشاد فرمائی ہے جو کتابی صورت میں "مرکز ادب حیدرآباد دکن" کی جانب سے نومبر ۴۷ء میں شایع ہو کر قبولیت عام حاصل کر رہی ہے برق صاحب ملک کے ایک مشہور و متعارف شاعر ہیں جن کو فطرت سے زمانہ شناسی کا جوہر ودیعت ہوا ہے۔ چنانچہ زیر تبصرہ نظم کے مطالعہ کے بعد اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ برق صاحب نے قوم کی فکری رجحانات کی ترجمانی کس خوبی سے فرمائی ہے۔

"ترانہ جنگ" کو صدر مجلس اتحاد المسلمین جناب قاسم رضوی صاحب کے نام منسوب کیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ برق صاحب نے موضوع فکر کی نزاکت اور قاسم رضوی کی قومی خدمات کی یکسانیت کے پیش نظر انتساب میں اپنی کشادہ دلی کا ثبوت دیا ہے اور اس کے لئے وہ اپنے فیصلہ میں حق بجانب بھی ہیں۔

"ترانہ جنگ" اپنی معنوی خوبیوں کی بنا پر مطالعہ کے قابل ہے لیکن ناشر کی بے توجہی سے ظاہری صورت کچھ کسی قدر غیر دلکش ہے ہمیں توقع ہے کہ ترانہ کا دوسرا ایڈیشن اچھے کاغذ پر شائع ہوگا۔ ترانہ کا مطالعہ ہر حیدرآبادی کے لئے عموماً اور نوجوانوں کے لئے خصوصاً ضروری ہے دفتر "مرکز ادب حیدرآباد دکن" سے طلب کیا جا سکتا ہے قیمت چار آنے ہے جو یقیناً بہت کم ہے۔

اس طویل نظم کے مطالعہ کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے آمد سے زیادہ آورد پر بھروسہ کیا اور جو بات دل سے نکلنی چاہئے تھی وہ عقل کے محاکمہ کی دست برد سے بچ نہ سکی۔ ہمیں توقع ہے کہ برق صاحب انیس کی رزمیہ شاعری کی طرف متوجہ ہوں گے تاکہ ایک مستند شخصیت کی رہبری آئندہ کے لئے کارآمد بن جائے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

[illegible] سال [illegible]

لندن ۲۸ مارچ [illegible] سال [illegible] شہزادی [illegible] جہاں اپنے گھر میں [illegible] انتقال کیا ان کی عمر (۱۰۱) سال کی تھی۔

ہر سال دو بچے "ماں کا نیا ریکارڈ"

لندن۔ امریکہ میں مسماۃ ویلس نے ماں کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ مسز جان ویلس کو ہر سال اکتوبر کے مہینے میں جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ گذشتہ تین سال سے جاری ہے اور اس سال اکتوبر میں بھی جننے کیلئے امید ہے۔

ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا واقعہ دیکھا بھی نہیں گیا اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بچے اکتوبر ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔

یونان اور ترکی کی امداد کیلئے ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی منظوری

واشنگٹن ۲۴ مارچ۔ امریکی سینیٹ نے یونان اور ترکی کی امداد کیلئے ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا بل منظور کر لیا ہے۔ اس اثنا میں یورپ کی بحالی کے پروگرام کے سلسلے میں (۶) ارب (۲۰) کروڑ ڈالر کا بل ایوان نمایندگان میں زیر غور ہے۔

مشرق بعید کے گیارہ قومی کمیشن نے جاپان کو غیر مسلح کرنیکا منصوبہ شائع کردیا

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ مشرق بعید کے گیارہ قومی کمیشن نے جاپان کو غیر مسلح کرنے کا منصوبہ شائع کردیا ہے اس منصوبہ میں جاپانی مدارس میں فوجی تعلیم و تربیت پر پابندی اور جاپانی فوجی اداروں کو غیر قانونی قرار دینے کی دفعات بھی شامل ہیں۔

امریکہ پر قہر الٰہی۔ ۸۰ طیارے برباد

واشنگٹن ۲۶ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کل دو طوفانوں کی وجہ سے (۱۲) اشخاص ہلاک اور بہت زخمی ہوئے ہیں یہ طوفان اوکلاہاما میں آئے تھے۔ بدترین طوفان اس ریاست کے مشرقی حصہ میں آیا جہاں نصف سے زیادہ اموات واقع ہوئیں اور کئی مکانات برباد ہو گئے جب شہر اوکلاہاما کی طیران گاہ طوفان کی زد میں آگئی تو (۸۰) طیارے برباد ہوگئے یا انھیں نقصان پہنچا طیران گاہ گذ شتہ ہفتے بھی ایسے ہی ایک طوفان کی زد میں آگئی تھی جس سے (۲۰) لاکھ پونڈ سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

ایکماہ کے اندر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے روس کے خلاف امریکہ کی عظیم الشان تیاریاں

نیویارک۔ ۲۷ مارچ عام طور پر واشنگٹن میں اسی خیال کو تقویت حاصل ہوتی جارہی ہے کہ جنگ آنی ہے۔ اور یہ کہ کمیونزم کے بڑھتے ہوئے خطرہ کے خاتمہ کے لئے امریکہ کو ضرور میدان جنگ میں اترنا پڑیگا۔

چائنے یونیورسٹی کے ایک استاد مسٹر نارتھ نے ایک اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے جس میں مسٹر آصف علی ہندوستانی سفیر بھی موجود تھے۔ بتلایا کہ آئندہ چار ہفتوں کے اندر دنیا میں ایک جنگ چھڑ جائے گی۔ کیونکہ روس کی جانب سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ یکم نومبر سے پہلے دنیا پر چھا جائے سابق وزیر امریکہ کے قول کے بموجب آئندہ چار ہفتوں کے اندر دنیا کو جنگ کے مہیب ترین خطرہ کا سامنا کرنا پڑیگا روس کے خلاف اس وقت منظورہ شکایات کرنے کی بجائے ہمیں چاہئے کہ مدافعتی اقدام کریں۔

برطانوی حکومت ہر برطانوی باشندے پر ۱۵ پونڈ سالانہ خرچ کریگی

لندن ۲۸ مارچ اپریل سے شروع ہونے والے مالی سال میں حکومت برطانیہ ہر مرد عورت اور بچہ پر تقریباً (۵۶) پونڈ سالانہ کے حساب سے خرچ کرے گی۔ اس مالی سال میں جو ۳۱ مارچ کو ختم ہو رہا ہے ہر فرد پر تقریباً ۷۴ پونڈ سالانہ کے حساب سے خرچ کیا گیا تھا۔ جنگ سے قبل کے آخری سال میں صرف ۱۶ پونڈ فی فرد کے حساب سے خرچ کیا گیا تھا

یہ اعداد و شمار ان تخمینوں سے حاصل ہوتے ہیں جو حکومت کے مختلف محکموں نے نئے سال کے لئے بنائے بورڈ آف ٹریڈ کے تخمینہ کو ۳ کروڑ ۸ لاکھ پونڈ سے کم کر کے ایک کروڑ ۵ لاکھ مقرر کر دیا گیا ہے اسکی وجہ خاص طور سے یہ ہے کہ اون اور روئی کیلئے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ بچ جائیں۔

اسلام

فلسطین میں ۱۶ مئی کو یہودی حکومت کا اعلان ہوگا بیت المقدس

۲۴ مارچ۔ تل ابیب میں یہودی ایجنسی کی مجلس عاملہ کل رات یہ فیصلہ کیا کہ ۱۶ مئی کو فلسطین میں ایک یہودی حکومت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ وہی دن ہے جب کہ برطانیہ اپنا انتداب ہٹالے گا۔

حکومت ترکیہ استنبول اور باسفورس میں طیارہ شکن توپیں نصب کریگی

انقرہ ۲۴ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت ترکیہ استنبول اور باسفورس کے علاقوں میں طیارہ شکن توپیں دوبارہ نصب کرنے کی تدابیر پر غور و خوض کر رہی ہے۔

ہندوستان

مہاراجہ ریوا کی گرفتاری الٰہ آباد

۲۱ مارچ۔ حکومت ہند کے احکام کے تحت سر گلاب سنگھ سابق مہاراجہ ریوا کو دہلی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مقام متی گنج میں ان کی الہ آباد والی قیام گاہ پر گرفتار کر لیا ہے اور پرسوں رات بذریعہ ریل گاڑی مہاراجہ کو دہلی لیجایا گیا۔ بنگال اسٹیٹ پیپرز ریگولیشن بابتہ ۱۹۴۸ء کے تحت نئی دہلی کی میڈنیا ہوٹل میں انھیں نظر بند رکھا جائے گا۔ ریاستی وزارت کے جاری کردہ حکم نامہ گرفتاری میں یہ وجہ بتلائی گئی ہے کہ مہاراجہ کو اس لئے گرفتار کیا گیا کہ ان کا تعلق شامل ہونے والی ریاستوں سے تھا۔

سابق وزیر اعظم برما یوسا ۹ اپریل کو پھانسی کے تختہ پر لٹکائے جائینگے

رنگون ۲۱ مارچ۔ آج ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ سابق وزیر اعظم برما یوساجس کو یو آنگ سان اور ان کے ساتھیوں کے قتل کی سازش کے جرم میں سزائے موت تجویز کی گئی ہے ۹ اپریل کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا جائے گا۔

پاکستان

پاکستان کا سکہ یکم اپریل سے رائج ہوگا۔ ہندوستانی اور پاکستانی سکہ کی قیمت یکساں ہے

کراچی۔ مارچ حکومت پاکستان کا نیا سکہ بالکل تیار ہو چکا ہے اور یہ اٹھنی اور چونی خالص نکل کے بنے ہوئے ہیں جبکہ دوآنی۔ آنہ۔ آدھ آنہ تانبے پر نکل ہوئے ہیں اور ایک پیسہ کانس کی دھات کا بنا ہوا ہے یہ نیا سکہ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے رائج ہوگا اور ریزرو بینک آف انڈیا ۳۰ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ہندوستان اور پاکستان کا مشترکہ بنک ہے۔ یہ سکہ حکومت پاکستان کی ٹکسال لاہور میں تیار ہوا ہے ان کی قیمت ہندوستانی سکہ کے برابر ہے پاکستانی سکہ کے ساتھ ہی ساتھ ہندوستانی سکہ بھی صرف ایک سال کی مدت تک رائج رکھا گیا ہے ریزرو بنک آف انڈیا ہندوستانی اور پاکستانی سکہ کا مفت تبادلہ کرے گا۔

قلات پاکستان میں شریک ہوگیا

کراچی ۲۸ مارچ خان قلات نے پاکستان میں شرکت کرلی ہے حکومت قلات نے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں اکثر اس امر کی تردید کی گئی ہے کہ قلات ہندوستان میں شرکت پر کسی وقت آمادہ تھا۔

دکن کا ایک ہفتہ

ممالک غیر کے سکوں کی ترویج کا انسداد

تجارتی رقوم کی منتقلی

حیدرآباد ۲۰ مارچ ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکہ عثمانیہ کے سوا کسی اور سکہ کی ترویج کے انسداد کے لئے حال ہی میں پیشگاہ خسروی سے جو آرڈیننس شرف منظوری حاصل کر چکا ہے اس کی وجہ سے ملک میں بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں حالانکہ اس آرڈیننس کا منشا ... اس قدر ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں اشیاء کی فروخت جائداد کی منتقلی یا خدمت کے معاوضہ کے سلسلہ میں ... داد وستد صرف سکہ عثمانیہ میں عمل میں لائی جائے اجارتی سکوں اور دیگر مطالبات کی منتقلی پر پابندی عائد کرنا اس قانون کا منشا نہیں ہے اور نہ اس قانون کے نفاذ کی وجہ سے ممالک محروسہ میں بالموقوعہ بنکوں ... متاثر ہوں گے جو اس وقت سکہ کلدار میں ہیں البتہ اس قانون میں یہ صراحت بھی کی گئی ہے کہ سرکاری داد وستد صرف سکہ عثمانیہ میں ہی کی جائے اور اگر موجودہ عمل درآمد کے تحت کسی صورت میں سکہ کلدار نقدی داد وستد ہوتی ہے تو اس کو سکہ عثمانیہ میں تبدیل کر لیا جائے۔ (دکن نیوز)

گرفتاری - حیدرآباد ۲۰ مارچ ڈاکٹر ملکوٹے کی ... رامن سوامی کو کوتوالی نے ... (۱۱۹) کے ... گرفتار کیا ہے۔

وظیفہ یابوں کے گرانی الاونس میں اضافہ

حیدرآباد ۲۰ مارچ وظیفہ یاب اور ماہوار دعاگوئی ... کے الاونس گرانی میں اضافہ سے متعلق محکمہ فینانس سے حسب ذیل گشتی جاری ہوئی ہے۔ (اتا ۰.۵) (۱۵ روپیے) (۵۱ تا ۱۰۰) - ۲۵ روپیے) (۱۰۱ سے ۲۰۰ تک ۳۵ روپے (۲۰۱ سے ۵۰۰ تک ... (۵۰۱ سے ۶۰۰) تک ۱۵ فیصد

اس سلسلہ میں اطلاع ملی ہے کہ جاگیرات، پائیگاہ اور صرفخاص مبارک وغیرہ میں کارگزار وظیفہ یابوں کو بھی الاونس گرانی کی تجویز ہے ... وظیفہ یابوں کے ... بلحاظ اجنبی ... بونس کرایہ مکان اور وظیفہ میں مستقل اضافے کی علحدہ کار روائی جاری رہے گی

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن برخاست نہیں کیا جائے گا

حیدرآباد ۲۳ مارچ ایک مقامی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو برخاست کر دیا جائے گا۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ (اطلاعات)

ایسوسی ایٹڈ پریس کا نمائندہ ریمانڈ جیل

حیدرآباد ۲۸ مارچ اورنگ آباد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مقامی نمائندہ کو امن شکن اور دہشت انگیز اور غلط خبریں شایع کرانے کے الزام میں گرفتار کر کے ریمانڈ جیل کر دیا گیا ہے۔ حال میں ہی نمائندہ مذکور کی جانب سے اورنگ آباد میں ۸ ہزار دیہاتی اور ۸۰ ہزار رضاکاران کی نقل و حرکت کی بے بنیاد خبر شایع ہوئی تھی۔

موکب ہمایونی پریم اندازی کا مقدمہ

حیدرآباد ۲۷ مارچ موکب ہمایونی پر بم اندازی کا مقدمہ جو مولوی محمد مرتضی خان صاحب رکن عدالت العالیہ کے اجلاس ابتدائی سے عدالت العالیہ کے اجلاس منعقدہ پر تصحیح کی غرض سے پیش ہوا تھا آج اس کا فیصلہ ٹھیک (۱۲) بجکر (۵) منٹ پر سنا دیا گیا۔ فیصلہ ٹائپ کئے ہوئے (۵۲) صفحات اور کئی ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ مولوی خلیل الزماں صاحب صدر نشین مجلس عدالت العالیہ اور مولوی میر باسط علی خاں صاحب رکن عدالت العالیہ نے اپنے اس فیصلہ کے ذریعہ ملزمین نارائن راؤ اور گنڈیا کے خلاف ان سزاؤں کی توثیق فرما دی ہے جو عدالت سشن سے علی الترتیب ملزمین کے حق میں سزائے موت اور حبس دوام کی سزائیں تجویز کی گئی تھیں اس مقدمہ میں مولوی کلیم الدین صاحب انصاری ایڈوکیٹ جنرل مولوی حکیم سید علی صاحب ایڈوکیٹ منجانب سرکار اور مسٹر بی۔ این چوبے اور مولوی میر محمود علی خاں صاحب ایڈوکیٹ ملزمین کی جانب سے پیروی کر رہے تھے نگرانی اور مرافعہ میں بھی ان ہی سزاؤں کو بحال رکھا گیا ہے۔

فیصلہ کے بعض اہم اقتباسات حسب ذیل ہیں

دوران فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل مولوی کلیم الدین صاحب انصاری اور مولوی حکیم سید علی صاحب ایڈوکیٹ نے استغاثہ کی جانب سے اور بی۔ این چوبے ملزم نمبر (۱) اور مولوی میر محمود علی خاں صاحب ایڈوکیٹ نے نمبر (۲) کی جانب سے مکمل بحث کر دی ہے مقدمہ بہت صاف اور اس میں کوئی پیچیدہ قانونی مباحث نہیں ہیں جو کچھ مباحثہ کئی روز سے ہوتے رہے ہیں ان کی اجازت اس وجہ سے دی گئی تھی کہ کوئی پہلو نظر انداز نہ ہونے پائے۔

نواب سالار جنگ بہادر کی جانب سے نگرانی

حیدرآباد ۲۸ مارچ نواب سالار جنگ بہادر نے "دکن نیوز" اور مقامی ... جرائد کے خلاف عدالت فوجداری بلدہ میں ازالہ حیثیت عرفی کا جو استغاثہ دائر کیا تھا اور اس سلسلہ میں جناب ... کی درخواست پر عدالت فوجداری کے اجلاس اول سے ایک لاکھ روپیے زر امانت عدالت میں جمع کرانے کی جو تجویز ہوئی تھی اس کے خلاف نواب سالار جنگ بہادر کی جانب سے عدالت العالیہ میں نگرانی دائر ہوئی ہے نواب صاحب کی جانب سے انتقال مقدمہ کی بھی ایک درخواست پیش ہوئی ہے۔

نان گزیٹیڈ ملازمین سیول کے گرانی الاونس میں اضافہ کی تجویز

حیدرآباد ۲۸ مارچ پریس اکسچینج کو معلوم ہوا ہے کہ نان گزیٹیڈ ملازمین سیول کے گرانی الاونس میں اضافے کی تجویز محکمہ فینانس سرکار عالی کے زیر غور ہے۔ یاد ہوگا کہ پے اینڈ سروس کمیشن نے گرانی الاونس کی موجودہ شرحیں مقرر کی ہیں۔ اس وقت قیمتوں کا معیار کمیشن کے سامنے تھا لیکن اب قیمتیں ۱۹۴۶ء کے معیار سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہیں اس لئے یہ ضروری خیال کیا جا رہا ہے کہ موجودہ شرح میں اضافہ ضروری ہے۔

بیرون ملک کے مسافروں اور زائرین کو ہندوستانی سکہ کے استعمال کرنے کی اجازت

حیدرآباد ۲۸ مارچ ممالک محروسہ سرکار عالی میں نقدی معاملات کے لئے صرف سکہ عثمانیہ کے ... کسی اور سکہ کے استعمال ... قرار دئیے جانے کے متعلق گزشتہ نومبر میں جو آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا اس میں حکومت سرکار عالی نے ایک جدید آرڈیننس کے ذریعہ ترمیم کی ہے جس کے تحت بیرون ملک کے مسافروں اور زائرین کے لئے ان کی واجبی ضروریات کی حد تک ہندوستانی سکہ کے استعمال کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ (اطلاعات)

خورداد اور تیر میں سرکاری دفاتر اور عدالتوں کے اوقات ۱۱ تا ۴ رہیں گے

حیدرآباد ۲۹ مارچ اس سے قبل یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بوجہ موسم گرما ماہ خورداد و تیر میں دفاتر سرکاری کے اوقات (۸ تا ۱۱) ساعت رہیں گے اور شہور مذکور میں عدالت ہائے سرکار عالی اور مدارس کے اوقات سررشتہ جات متعلقہ بنظر سہولت اپنے حسب صوابدید مقرر کریں گے۔

موجودہ حالات کے لحاظ سے حکومت سرکار عالی نے اب یہ طے کیا ہے کہ موسم گرما یعنی خورداد و تیر میں بھی دفاتر سرکاری بشمول عدالتہائے سرکار عالی کے اوقات (۱۰ تا ۴) رکھے جائیں البتہ دفاتر کو موسم گرما میں ضروری سہولتیں بہم پہونچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ مدارس کے اوقات میں آئندہ سال سے تبدیلی ہوگی۔

موسم گرما کے بعد یعنی یکم امرداد ۱۳۵۷ف سے اوقات دفاتر اور عدالت ہائے سرکار عالی (۱۰ تا ۵) ہوں گے لیکن عدالتوں میں انفصالی کام (۱۰ سے ۴) تک ہوگا۔ اور مدارس کے اوقات تعلیمی بھی (۱۰ تا ۴) ہونگے۔

نواب سالار جنگ بہادر کا مقدمہ

حیدرآباد ۲۹ مارچ نواب سالار جنگ بہادر نے عدالت فوجداری بلدہ کے فیصلہ کی ناراضی کے خلاف عدالت العالیہ میں زیر بحث کی نگرانی اور انتقال مقدمہ سے متعلق جو درخواستیں پیش کی ہیں عدالت العالیہ میں درخواست نگرانی کو زیر بحث لے لیا گیا ہے اور انتقال مقدمہ کی درخواست کے ضمن میں عدالت فوجداری سے مثل طلب کی گئی ہے اول الذکر درخواست سے متعلق بحث سماعت کرنے کے لئے ہنوز تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا ہے - اب اس مقدمہ کی سماعت عدالت العالیہ کے جلسہ منعقدہ پر مولوی محمد مرتضی خان صاحب رکن اور مسٹر سرینواس چاری صاحب رکن فرمائیں گے انتقال مقدمہ کی درخواست کی وجہ سے آج عدالت فوجداری میں سماعت نہ ہوگی۔ یاد ہوگا کہ مولوی محمد بشیر الدین احمد صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نے نواب سالار جنگ بہادر کے خلاف اس سے قبل کی پیشی میں ایک لاکھ زر ہرجانہ جمع کرانے کا حکم صادر کیا تھا

نادرات ۲

(موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن)

فقہ و اصول فقہ شیعہ

مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
قوامع الفصول ۳۰
ہدایۃ المسترشدین ۳۵
مختلف الشیعہ ۵۰
تذکرۃ الفقہاء ۸۰
تبصرہ علامہ ۴
ایضاً ۶
معتبر محقق ۱۰
نخبہ ملا محسن فیض ۲
حدایق الناظرہ مع محقات ۹ جلد ۲۵۰
مختصر نافع ۸
جواہر الکلام شرح شرایع الاسلام کامل ۶ جلد ۱۸۰
ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
ایضاً صید و ذبائح ۳۰
ایضاً تجارت ۳۰
شرایع الاسلام ۳۰
طہارت شیخ مرتضی ۳۰
خزائن الاحکام ملا محمد نراقی ۳۵
حاشیہ سید علی بر قوانین ۱۲
شریعت الرسول ۱۰
فقہ الرضا ۴۰
حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

تحفہ زینۃ العباد ۱
جامع عباسی بحواشی آقای صدر ۶
حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
رسالہ جبر و تفویض ۲
رسالہ حدود ۲
روضۃ الاحکام ۱
منتخب الرسائل ۲
جمع المسائل ۴
ذخیرۃ العباد آقای نائینی ۲
معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
جامع الرضوی ترجمہ شرایع الاسلام ۸
مناسک حج ۲-۸
مفید الاذہان ۲-
مشکوٰۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

مفتاح الشفا فی امامۃ الصلوٰۃ و الجماعۃ ۔

لالی النفاد ترجمہ ذخیرۃ العباد
سرکار اصفہانی ۴-۸
مختار المسائل ترجمہ ۲
منتخب الرسائل
زین العابدین ۱-۸
پایہ دین ۵
قواعد المواریث ۲
زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
ترجمہ جامع عباسی ۵
مسایل الاحکام ۱
مخزن طہارت ۱
مفاتیح الجنان ۳
حمایت الاسلام ۱

احادیث شیعہ

عربی

من لا یحضرہ الفقیہ ۸۰
استبصار ۵۰
تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
تذکرۃ الخواص المالکی ۱۸۰
معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
ایضاً طبع نولکشور ۱۵
مواہب السنیہ شرح ۴۰
درۃ الغرویہ جلدین
مفتاح الانس ۳۰
مقابس الانوار و نفایس الاسرار ۳۰
صافی شرح اصول کافی ۱۰
الفین علامہ ۱۲
ارشاد المومنین ۶
جامع الاسرار ۶
سواء السبیل فی شرح زاد القلیل ۴
منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
شعلۃ الجوالہ ۲
کتاب الخصال ۲۰
درۃ النجفیہ ۳۵
فصل الخطاب کریم خان ۸۰
منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ حصے ۲۰۰

شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
شرح نہج البلاغہ ابو الحدید ۸۰
طبع ایران
دمعۃ الساکبہ ۸۰
معالم الزلفی ۸۰
غایۃ المرام ۱۰۰۰
نفس الرحمن فی فضائل حضرت سلمان ؓ ۸۰
مجالس الموحدین ۸۰
مدینۃ المعاجز ۸۰
دار السلام ۸۰
علم الیقین ملا محسن فیض ۷۵
مصباح الانس ۱۵
وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
سر العالمین امام غزالی ۵
نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
〃 طبع بیروت ۲۵
〃 طبع ایران ۴۰
احتجاج طبرسی ۲۵
وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
مستدرک الوسائل ۱۵۰
کشف الغمہ ۳۵
اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
برار الغالبین ۲
اثبات الوصیہ ۱۵
غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
فوائد المدنیہ ۸
کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
مجمع النورین ملتقی البحرین ۲۰
خزائن نراقی ۳۵
مختلف الحدیث ۱۰

جامع الاخبار ۸
امالی صدوق ۲۰
انیس الخاطر و جلیس المسافر یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۵۰
نہر المریع ۲۰
عادل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۴۰
ینابیع المودۃ ۴۰
درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد عبدہ ۴۵
نائب المرتضی
ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
مقامع الفضل ۴۰
کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۰
ایضاً طبع بمبئی ۲۵
حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
طبع ہند ۵
ابواب الجنان جلد اول ۱۰
〃 جلد دوم ۶
〃 جلد سوم ۶
عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
مطارح الانظار ۱۵
بحر ہدایت ۴
تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
کفایۃ الموحدین ۴۰
حدیقہ سلطانی ۱۵
مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
حدیقۃ الشیعہ ۲۵
شرح اربعین ۴۰
شرح و ترجمہ نہج البلاغہ از ملا فتح اللہ ۴۵
حلیۃ الصالحین ۶
اجابۃ المضطرین ۸
درج اللآلی ترجمہ منظومہ ۲
ہزار کلمات حضرت امیر منثور و منظوم
منہج الیقین شرح وصایا حضرت امام جعفر صادق ۵

توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
ترجمہ حدیث اعرابی ۲
مجالس نظامیہ ۸
انیس العہد و مونس اللحد ۸
واردات غیبی ۵
تنبیہ الغافلین ۲
مجمع المعارف ۱۰
ترجمہ حیات النفس ۲
تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
انوار الابصار ۴
معدن الجواہر مع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
مجموعہ واحد سلطانی ۲۰
مثنوی آب و نمک ۸
آیات الولایہ ۴۰
عنوان الکلام ۱۵
ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
ذخیرۃ المعاد فاضل بسطامی ۱۵
روضۃ الانوار ۱۵
شرح المناقب ۱۰
اسرار التنزیل ۱۰
نفحات العلیہ ۴
ہدایۃ المجاہدین ۵
وصیت نامہ ۲
مقامات العلیہ ۴
تذکرۃ الغافلین ۵
کتاب الابرار ۵
حقایق فیض ۱۵
کشف الفوائد علامہ ۲۰
ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
لؤلؤ مرجان ۲۰
بنیان رفیع در حال خواجہ ربیع ۲۵
عین الیقین ترجمہ جلد اول بحار الانوار ۲۵
معراج السعادت ۲۵
ذخیرۃ العباد ۴۵
زبدۃ المعارف ۷۵
مجمع المعارف ۳۵
مجمع النورین ۳۵
شرح نہج البلاغہ لاہیجی معروف بہ ثواب و برحانیہ ۱۰
دیوان حضرت امیر

علاماتِ ظہور ترجمہ اُردو وقایع الظہور

(ترجمہ)

حضرت قبلہ

مولوی میر محمود علی صاحب لایق مرحوم شریعتمدار مولانا آقا محمد محسن صاحب

(جو ڈھائی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

جس میں

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب میں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ۔

مقدمہ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا محمد محسن صاحب قبلہ۔

پہلا باب۔ ظہور فرج کی دعا اور اُس کے ثواب میں۔

دوسرا باب۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث۔

تیسرا باب۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار۔

چوتھا باب۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے۔

پانچواں باب۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ۔

چھٹا باب۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی مدح

ساتواں باب۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں۔

آٹھواں باب۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرہویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں۔

نواں باب۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں۔

دسواں باب۔ رجعت بزمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں۔

گیارھواں باب۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں

بارھواں باب۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں۔

تیرھواں باب۔ نماز حاجت کے بیان میں۔

چودھواں باب۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔ ترجمہ مضامین حاشیہ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعرا و رعلامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

ایسے زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم ۴۰۰ صفحے کاغذ عکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ۔

مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے۔

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ و جنتری حیدری ۱۳۶۶ء نمبر (۲۲)

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع واقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گزشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ واقعات علمی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہر حال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد سا۔ ملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ۔ علامہ رشید ترابی۔ حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عہ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲ار۔ لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ مع جنتری ۱ر ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنو

یہ ہفت روزہ جریدہ ۵ سنہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے قلیل عرصہ میں اُس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کر لی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

اس میں پُر مغز ادارتی مقالات کے علاوہ مقتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا دونوں کا حامل ہے اُس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اُمید ہے کہ افراد ملت عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی ہے چندہ ممالک غیر آٹھ روپیہ سالانہ اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر

مہتمم اخبار پیام اسلام وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

رجسٹرڈ نمبر ایل انڈیا — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۲

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۴۶۲

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

[illegible]

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

چندہ اخبار

سالانہ ... ششماہی ...
فی پرچہ ۴/ پرانا پرچہ ۸/

اجرت اشتہار

فی صفحہ ... نصف صفحہ ...
ایک کالم ... نصف کالم ...
فی انچہ کالم ...

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے

تاریخ اشاعت ۱-۷-۴-۲۲ ہلالی

جلد (۱)	یکم جمادی الاخرے ۱۳۶۷ مطابق ۱۱ ر خورداد ۱۳۵۷ ف موافق ۱۱ اپریل ۱۹۴۸ء یوم یکشنبہ	نمبر (۴۲)

ترتیب



چنگیز خاں

منقول از تصویر مقبرہ پرنس کنگ سینگ تو آنر و دان کالا جسٹس ... آنریبل چنگیز خاں

میں ایسا خوش قسمت تھا جیسا چنگیز خان ...

اخبار نہ پہنچے تو اسی ہفتہ میں اطلاع دیجئے تاکہ ملازم اور ڈپہ سے دریافت کیا جاسکے

غازی حیدرآباد دکن

اداریہ

چنگیزی نشتر

مشرق کی جن مختلف جنگجو اقوام نے ساتویں صدی ہجری تک اپنے اپنے سورماؤں کے اشاروں پر آپس میں دست و گریباں ہو کر خون کی ہولی کھیلی ان میں چنگیزیوں کو اچھی خاصی شہرت حاصل ہے۔ مگر بڑی برائی کے ساتھ، حالانکہ ان ہی کی تلواروں کے سایہ میں بعض حکومتوں نے پناہ لی لیکن کیا کہا جائے ان مورخین کو جو چنگیزی خونریزی کو فتنہ اور اسی زمانے کے سلاطین کی فتوحات کو "اصلاحات" بتاتے بلکہ ثابت کر دکھاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ چنگیز خاں نے اپنی پچہتر سالہ زندگی کا زیادہ حصہ جنگ و ترب کے نذر کر دیا۔ خصوصاً ساتویں صدی ہجری کے ربع اول میں جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے، چنگیز خانی فتنہ سے سارا براعظم ایشیا درہم و برہم ہو رہا تھا اور اسی زمانے میں کشور رہنا دستاں بھی سلطان شمس الدین التمش کی "خنجر آزمائی" کو اپنی "قسمت آزمائی" سمجھ رہا تھا۔ مگر مورخین نے چنگیزی فتوحات کو تو بربریت قرار دے دیا اور سلطان التمش کے جنگی مشاغل کو جی بھر کے سراہا۔ پھر ان "اصلاحات در آغوش فتوحات" کی پوری پوری مدح سرائی جب ان کے بس سے باہر ہو گئی تو کچھ شاعر آگے بڑھے اور جھک کر بارہا سلام کے بعد عرض کیا۔

خبر بہ اہل سما برد جبرئیل امین زفتح نامۂ سلطان عہد شمس الدین
کہ اے ملائکہ قدس آسمانہا را ہمین بشارتے بندید کلہ و آئین
کہ ازبلاد سوالک شہنشہ اسلام کشاد بار دگر قلعہ سپہر آئین!

اگر ان لفاظ نظر کے اختلاف کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا، چنگیز خاں اور التمش کی خونریزیاں یا فتوحات اپنی نوعیت کی یکسانیت کے باوجود کچھ اس انداز سے جدا جدا سمجھی گئیں جیسے قانون کی نظر میں قتل کی دو وارداتیں۔ ایک وہ جو امن کے زمانہ میں کسی فرد کے ہاتھوں واقع ہو جائے تو مستوجب سزا قرار پائے اور دوسری وہ جو جنگ کے ہنگام میں کسی سپاہی کی سنگین کے بل بوتے پر انجام کو پہونچے اور قابل انعام و اکرام سمجھی جائے۔ یہی ایک اہم فرق ہے فرد اور جماعت کے اعمال کے صواب و ناصواب کا! چنانچہ چنگیز خاں کے بعد بھی ہلاکو خاں کی ہلاکت آفرینیوں کو جرم لکھنے والے مورخین ہی نے ہلاکو کے پوتے ارغون خاں کی خوں آشام لڑائیوں کو سلطنت سندھ کی تشکیل کے بعد "فتوحات" لکھنا شروع کیا۔

فکر و نظر کا یہ تضاد جس طرح ساتویں صدی ہجری میں تھا آج بھی ہے اور مورخین کا اسلوب تحریر بھی اپنی ساری رنگین بیانی کے ساتھ حسب سابق خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔ دور کیوں جائیں، اپنے ہی دنوں کے ایک مورخ نے ہندوستان پر انگریزوں کی تاخت و تاراج کی تفصیل یوں بیان کی۔

" The British who divided Ireland and are dividing Palestine, by the same 'Divide and Rule' Policy, were at the root of all our tr... -bles. They have all along successfully played the third man's game, of course to their advan-tage. — During the Great Rebellion of 1857, of the 100,000 Indians Killed, 75 percent were Muslims. The Muslims were then crushed to such an extent that they could not for decades to follow rise up ".—

(بقیہ اداریہ) ... زمانہ کا چنگیز و ہلاکو ہی تھا جس کے تیر قلم کا نشانہ مسلمان تھے لیکن جب مئی ۱۹۴۷ء میں مہاتما گاندھی لارڈ ماونٹ بیٹن سے قصر وائسرائے میں مل کر "برلا محل" واپس پہونچے تو کہا کہ "انگریزوں کی نیت بری نہیں"۔ تاجر کی نیت سے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک بھی کون ٹکرا سکتا تھا! بہرحال انگریزوں کی خونریزی جب "اچھی نیت" سے موسوم ہوئی تو ہندوستان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ اور پھر ایک بار قومی سورماؤں کے اشاروں پر وہ ہنگامہ ہوا کہ چنگیز و ہلاکو کا عہد فراموش ہو گیا۔ اس ہنگامہ آرائی کو بھی مورخین ہی لکھیں گے اور اسی اختلاف کے ساتھ جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ مگر ان ہنگاموں کو دیکھنے والے درد مند دل بے چین ہو کر چیخ ہی اٹھے کہ۔

"دیکھنے میں تو آزادی کا پرچم ہر جگہ لہرا رہا ہے لیکن لوگوں کے دل غمگین ہیں۔ روحیں افسردہ ہیں اور بجائے مسرت کے سینہ غموں سے لبریز ہے۔ وہ خاندان یا افراد جو براہ راست اس ہنگامہ سے متاثر نہیں ہیں وہ ان مصائب کا اندازہ نہیں کر سکتے جن میں اس وقت لاکھوں انسان ملک کے مختلف حصوں میں مبتلا ہیں۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب تک پانی خود اس کے سر سے نہ گذر جائے وہ دوسرے ڈوبنے والوں کی پرواکم کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم تھوڑی دیر کیلئے اپنے آپ کو ان لوگوں کی جگہ رکھیں جن کی اولادیں ان کے سامنے ذبح کی گئیں جن کی عورتوں کو ان کے سامنے بے حرمت کیا گیا اور جن کے گھروں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا گیا تو تھوڑا بہت اندازہ ہو سکتا ہے کہ جس ملک کے لاکھوں افراد اس ننگ انسانیت وحشت و درندگی کا شکار ہوئے ہیں وہاں شیون و واویلا کا کیا عالم ہوگا اور وہاں کونسا دل ایسا ہو سکتا ہے جو ملک کی اس خونین آزادی پر اظہار مسرت کرے گا" ——— (مولانا نیاز فتح پوری)

یہ خونچکاں حکایت آزاد ہندوستان کا چنگیزی فتنہ کہی جا سکتی ہے لیکن وقت آئیگا کہ ان ہی واقعات کو کبھی "نیت کی خوبی" سے سرفراز کیا جائیگا کیونکہ یہ سارے جھگڑے اسی زمین کے لیئے ہو رہے ہیں جو "زرخیز" ہے اور جس پر ہر قوی و مقتدر جماعت "سلطنت و مملکت" کا جھول ڈالکر اپنے مداح خود پیدا کر لیتی ہے۔ اسی حالت میں صدیاں گذر جاتی ہیں اور سلطنت کے جسم میں کہیں نہ کہیں وہ پھوڑا نکل آتا ہے جس کو ہوس کی بندگی جانتے ہوئے بھی انسان بہت عزیز رکھتا اور ضوابط اخلاق و احساس انسانیت کو ٹھکرا دیتا ہے۔ ان ہی فرعونی لمحات میں سلطنت و سماج کے ناقابل اعتناء افراد مجتمع ہوتے اور "چنگیزی نشتر" بن کر اپنا کام کرتے ہیں جس کو سلاطین کی ابنا ط حکومت کے شاطر تاریخ میں "غلط چال" یا بربریت سے موسوم کر کے رکھ دیتے ہیں!

آج بھی ایک ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے گوشہ گوشہ میں وہی قدیم محرکات انسانی اضطراب کا موجب بنے ہوئے ہیں جو چنگیز و ہلاکو کے دور میں کارفرما تھے اور اس وقت بھی کہیں جمہوریت و عمومیت کے نام پر حصول دولت اور جاہ و منزلت کا سودا کیا جا رہا ہے اور کہیں افراد و اقوام کی آزادیاں سلب کی جا رہی ہیں۔ اگر اس کشمکش کے باوجود دنیا کے چند اشخاص "مال مست" اور کروڑوں فقیر "حال مست" بنے رہے، خواجہ کی "بلند بامی" اور بندہ کی "کوچہ گردی" متوازن نہ ہو سکے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ انسانی جسم کے پھوڑے کا علاج پھر ایک بار "چنگیزی نشتر" ہی سے ہوگا یہاں تک کہ آدمی انسان بن جائے اور اللہ کے غریب بندوں کا چھینا ہوا حق حیات انھیں واپس مل جائے۔

لیکن حق کوئی واپس نہیں کرتا، حق دار حاصل کرتا ہے۔ اگر غریبوں کو اپنے حقوق طلب کرنا ہی ہے تو اپنی منزل مقصود پر پہونچنے کے لیئے ایک میر کارواں کو تلاش کرنا ہی پڑیگا ——— میر کارواں بھی وہ جس کی روح "زمانہ ساز" نہیں بلکہ زمانے کو ٹھوکر لگانے والی الوہی طاقت کی حامل ہو۔

"چنگیز خاں!"

ابتدائے آفرینش سے اب تک یوں تو ہزاروں ظالم وجابر اشخاص پیدا ہوئے اور آئندہ ہوں گے لیکن چنگیز خاں اور حجاج بن یوسف ثقفی کا نام دنیا کے حافظے سے کبھی محو نہ ہوگا۔ اتفاق سے ہمیں دونوں کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھنے کا موقع ملا ہے اور ہم ان دونوں کی زندگی اور طبائع کو ایک دوسرے کے بہت قریب پاتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس مضمون کے ساتھ دوسرے مضمون "حجاج بن یوسف" کو بھی پڑھنا چاہیں تو ان کی تسکین ذوق کا سامان مہیا ہو سکتا ہے۔

ولادت

چنگیز خاں موضع دیلون بلدق میں پیدا ہوا تھا مورخین نے اس کی تاریخ ولادت ۲۰ ذیقعدہ ۵۴۹ھ لکھی ہے چنگیز خاں جس وقت پیدا ہوا ہے اس کے ہاتھ میں کچھ جما ہوا خون دیکھ کر قیاس کیا گیا تھا کہ یہ خونریزی، قتل و غارت گری کی طرف زیادہ مائل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پیدائش کے وقت اس کے متعلق جو رائے قائم کی گئی تھی وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ چنگیز خاں نے خواب دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ بہت بڑے ہو گئے ہیں اور دونوں ہاتھوں میں ایک ایک تلوار ہے جو ایک طرف مشرق سے متصل ہے دوسری جانب مغرب سے صبح کو چنگیز خاں نے اپنی ماں سے خواب کا تذکرہ کیا تو اس نے کہا کہ مشرق و مغرب پر تیری حکومت ہوگی اور تیری تلوار کا اثر مشرق و مغرب تک پہونچے گا۔

اس عقلمند عورت کی پیشین گوئی بھی غلط نہ تھی۔ چنگیز خاں مشرق و مغرب پر چھا گیا اور بڑے بڑے دشمنوں کو اس کی تلوار نے زیر کیا۔

ابتدائی حالات

چنگیز خان کے بچپن میں مغل اور تاتاری کسی ایک بادشاہ یا فرمانروا کے تابع نہ تھے بلکہ ہر قبیلہ کا رئیس الگ تھا جو اپنے قبیلہ پر حکومت کرتا تھا اس طوائف الملوکی کا لازمی نتیجہ جنگ و جدل تھا چنانچہ یہ قبیلے ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔

چنگیز خان نے ابھی عمر کی تیرہ منزلیں طے کی تھیں کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا بعض لوگ محض حسد کی بناء پر اس کے دشمن ہو گئے چنگیز خاں سخت مصائب میں مبتلا ہو گیا چند بار قید و محبوس ہونے کی نوبت بھی آئی لیکن قدرت کو منظور نہ تھا کہ ایک ایسا شخص جس کو فرمانروائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جس کی نسل سے بہت سے بادشاہ عالم وجود میں آئیں گے دنیا کی آغوش سے چھین لیا جائے۔

آخر مغلوں کی تمام قومیں اس کے مٹانے اور قتل کر دینے پر آمادہ ہو گئیں اور اتفاق و تنظیم کے ساتھ انھوں نے اس مہم کا بیڑا اٹھایا۔ جب تمام اپنے اور بیگانے اس کے خلاف ہو گئے تو وہ مجبور ہو کر ازنگ خاں کے پاس چلا گیا۔ چنگیز خاں کے باپ یسوکا بہادر اور ازنگ خاں میں دوستانہ تعلقات تھے ان تعلقات کی بناء پر اس نے چنگیز خاں کی بہت عزت کی اور اس کے آنے پر اظہار مسرت کیا۔

ازنگ خاں نے چنگیز خاں پر اسقدر مہربانی کی کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا چنگیز خاں نے اپنی عقلمندی۔ نیک کرداری۔ اور نرم و پرلطف انداز بیان سے ازنگ خاں کو زیادہ سے زیادہ اپنی طرف متوجہ کر لیا آخر ازنگ خاں نے چنگیز خاں کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ وہ کوئی کام بغیر اس کے مشورہ کے نہ کرتا تھا۔

چنگیز خاں مسلسل آٹھ سال تک ازنگ خاں کی ملازمت میں رہ کر اچھے اچھے کام کرتا رہا۔ ازنگ خاں چونکہ چنگیز خاں کی اصابت رائے اس کی کاردانی اور بہادری کا کافی تجربہ کر چکا تھا اس لئے اس نے ہمیشہ چنگیز خاں کا مرتبہ بلند کرنے کی کوشش کی اور اس کو اتنا معزز بنا دیا کہ امراء اور ارکان دولت حسد کرنے لگے اور انھوں نے چنگیز خاں کو ذلیل کرنے کی ناپاک کوششیں بھی کیں مگر ازنگ خاں کے التفات خاص کے باعث وہ اپنی سازشوں میں کبھی کامیاب نہ ہوئے۔

ایک بزرگ کی پیشنگوئی

ایک شخص جس کو اس کے دعووں کی بناء پر پیغمبر کہا جا سکتا ہے چنگیز خاں کے زمانے میں پیدا ہوا اس کا دعوی تھا کہ خداوند عالم مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میں تمام اسرار سے آگاہ ہوں کبھی کبھی آسمان کی سیر بھی کرتا ہوں مغلوں کا اعتقاد تھا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آسمان پر جاتا ہے سردی اور گرمی سے اس کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچتا چنانچہ وہ عریاں ہو کر جھوکا اور پیاسا برف میں بیٹھ جاتا تھا۔ اور اس وقت تک بیٹھا رہتا تھا جب تک کہ برف گرمی سے پگھل نہ جاتا تھا

یہ شخص ایک روز چنگیز خاں کے پاس جس کو اس وقت تک تموجین کہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ ایک آدمی سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ یسوکا بہادر کے لڑکے سے جا کر کہدو کہ آئندہ سے اس کو تموجین نہ کہا جائے بلکہ چنگیز خاں سے مخاطب کیا جائے نیز اسے بشارت دو کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ غور و نجد ہاموں کا میدان تجھے اور تیری اولاد کو دیدیا گیا اور چنگیز خاں تیرا لقب مقرر کیا گیا ہے۔

نہادیم نام تو چنگیز خاں
ازیں پس تو خود را تموجیں مخواں
ہر کس ورا ایں چنیں خواندہ اند
بداں نام او آفریں خواندہ اند
ازانرو کہ معنیٔ چنگیز خاں
بود شاہ شاہاں بہ توری زباں

اگرچہ چنگیز خاں اس کو مکار سمجھتا تھا مگر مصلحت وقت کے پیش نظر اس نے خاموشی کے ساتھ اس کی پیشنگوئی کو سن لیا۔ حتی کہ اس کی قوت میں اضافہ ہوتا گیا اور بے شمار لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا۔ اب چنگیز خاں کے دماغ میں ملک گیری اور سلطنت کی ہوس پیدا ہوئی۔

ختا پر چنگیز خاں کی چڑھائی

مغلوں کی سرکوبی اور تادیب سے فارغ ہو کر چنگیز خاں نے ان مظالم کو یاد کر کے سخت پیچ و تاب کھایا جو زمانہ رفتہ میں خانان ختائی کے ہاتھوں اس کے آبا و اجداد پر ہوئے تھے۔

اس نے ارکان دولت کو مخاطب کر کے کہا کہ سلاطین ختا نے میرے آبا و اجداد پر بے انتہا مظالم کئے ہیں۔ اب خداوند عالم نے مجھ کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ میں ان سے انتقام لوں اگر ہم سب مل کر اس امر عظیم میں کوشش کریں گے تو یقیناً خدا ہماری مدد کرے گا۔

امراء نے بادشاہ کے خیال کی تائید کرتے ہوئے یہ طے کیا کہ پہلے التان خاں بادشاہ ختا کے پاس ایلچی بھیجکر اس کو اپنی اطاعت پر آمادہ کیا جائے اگر وہ ہماری اطاعت قبول کر لے تو خیر ورنہ اس کے ملک پر بھی حملہ کر دیا جانا چاہئے۔

چنگیز خاں نے ایک فرد اپنے کو جو فصاحت و شیریں زبانی میں مشہور تھا التان خاں کے پاس بطور ایلچی بھیجکر یہ پیام دیا کہ خداوند عالم نے مجھ کو بادشاہ بنایا ہے میری سطوت و شوکت کا غلغلہ تمام دنیا میں ہے غالباً آپ کے کانوں تک بھی پہونچا ہوگا۔ جس شخص کی عافیت عزیز تھی وہ میرا مطیع ہو گیا اور جس نے میرے حکم سے سرتابی کی میں نے اس کا گھر بار خاک میں ملا دیا خدا کے فضل و کرم سے میری سلطنت کی بنیادیں نہایت مضبوط ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ زبردست لشکر لے کر ختائی طرف آؤں تاکہ میری اور آپ کی دوستی و دشمنی کا فیصلہ ہو جائے اگر تم مخلصانہ پیش آؤ گے تو تمہاری سلطنت بدستور تمہارے سپرد رہیگی اور اگر تمہاری طرف سے کسی ارادہ ناسد کا ظہور ہوا تو یقیناً تمہارا انجام وہی حشر ہوگا جو دوسروں کا ہوا جنگ کے لئے میدان بھی تجویز کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اقبال کس کے سر پر

رکھا جاتا ہے اور بدبختی و بدحالی کا لباس کس کو پہنایا جاتا ہے۔

جب جعفر خواجہ نے دربار ختا میں پہونچکر یہ پیام سنایا تو فرمانروائے ختا بہت برہم ہوا اور نہایت خشمناک ہوکر اس نے کہا۔ مدتیں گزر گئیں کسی بادشاہ کو ختا کی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھنے کی بھی جرات نہ ہوئی۔ چنگیز خاں کو بادشاہ ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے اور اس کی ہمتیں اتنی بڑھ گئیں اسکو معلوم ہونا چاہئیے کہ میں دوسرے مغلوں اور ترکمانوں کی طرح بزدل اور پست ہمت نہیں ہوں۔ اگر وہ لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے تو مجھے بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے میں تامل نہیں ہے

نو مردان جنگی کجا دیدہ
کہ آواز روباہ نشنیدہ
کجا دیدہ جنگ جنگ آوران
کجا یافتی بار گرز گراں

جعفر خواجہ نے واپس ہوکر تمام ماجرا چنگیز خاں سے کہدیا۔ چنگیز خاں پہلے ہی سے تیار تھا اس نے فوراً لشکر جمع کرکے فوج کا ایک دستہ ہراول کے طور پر آگے روانہ کردیا اس کے بعد خود بھی ٹڈی دل لشکر لے کر ختا کی طرف بڑھا۔ التان خاں بھی زبردست اور جرار فوج لے کر ختا سے چلا اور ایک تنگ و خطرناک درے پر آکر رک گیا۔ چنگیز خاں نے حدود ختا میں قدم رکھتے ہی قتل و غارت شروع کردیا بہت سے شہروں کو تسخیر کیا۔ چنگیز خاں کا لشکر مال غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف تھا کہ ناگاہ ختائیوں نے حملہ کردیا۔ چنگیز خاں کی فوج کے آدمی اطمینان سے کھانا پکا رہے تھے کہ دور سے لشکر کی سیاہی نمودار ہوئی۔ چنگیز خاں نے حکم دے دیا کہ دیگوں کو الٹ کر فوراً لڑائی کے لئے تیار ہوجاؤ۔ جب دونوں فوجیں قریب آگئیں تو سخت لڑائی شروع ہوگئی اگرچہ ختائیوں کی تعداد زیادہ تھی مگر مغلوں کے ایک ہی حملہ میں فرار ہوگئے التان خاں خود بھی تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ جنگل کی طرف چلا گیا۔

ہندوستان پر یورش چنگیز خاں

بڑے بڑے بادشاہوں کو زیر کرچکا تھا۔ وہ اب کسی کو نگاہ میں نہ لاتا تھا چنانچہ سلطان شمس الدین التمش کے عہد حکومت میں وہ اپنے وحشی سپاہیوں کو ساتھ لیکر منگولیا سے روانہ ہوا اور ایشیا کی اکثر اسلامی سلطنتوں کو فتح کرتا ہوا دریائے سندھ تک آگیا۔ اس کا ارادہ ہندوستان آنے کا تھا مگر التمش کی عقلمندی سے ہندوستان اس کے ظلم و ستم سے محفوظ رہا واقعہ یہ تھا کہ ایک ترکستانی سردار چنگیز خاں کے مقابلہ سے بھاگ کر التمش کے پاس امداد کی غرض سے آیا تھا۔ التمش نے اس کی اعانت کرنے سے صاف انکار کردیا اس صورت سے یہ آئی ہوئی بلا ہندوستان کے سر سے ٹل گئی اور چنگیزی ترک دریائے سندھ کے اس پار نہ آئے۔

اسی بادشاہ کے عہد میں سلطان جلال الدین خوارزم شاہ چنگیز خان سے شکست کھاکر ۶۱۸ھ میں ملتان پہونچا اور کچھ دنوں بعد اس نے لاہور کے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ التمش اس کے مقابلے کو لاہور گیا۔ جلال الدین میں التمش سے لڑنے کی ہمت نہ تھی چنانچہ وہ سندھ اور سہوستان کی جانب بھاگ گیا اور پھر وہاں سے مکران چلا گیا۔

ازواج و اولاد چنگیز خاں کی

حرم سرا میں پانچسو عورتیں تھیں فردوسی لکھتا ہے

در ابدیہ فرخندہ اردو درون
خواتین و بانو ز پانصد فزون

ان سب بیویوں میں پانچ عورتوں کو خاص امتیاز حاصل تھا۔

(۱) برتہ قوجین۔ اس کے بطن سے بڑے بڑے نامور لڑکے پیدا ہوئے
(۲) کوبخو خاتون۔ دختر التان خاں
(۳) کوری سوزن۔ دختر تایانگ خاں
(۴) نیسولون۔ دختر جاکمبو۔
(۵) قتولون۔ دختر طائرا سون۔

لیکن ان میں بھی برتہ قوجین کی زیادہ عزت تھی۔

وزین پنج خاتون با تاج و گاہ
فزوں بود ہم برتہ قوجین بجاہ
کہ از شاہ فرزند بسیار داشت
از و پنج دختر پسر چار داشت

چنگیز خاں کی اولاد بھی پانچسو کے قریب بتائی جاتی ہے مگر اس میں وہ اولاد بھی شامل ہے جو لونڈیوں کے بطن سے تھی لیکن ان سب میں چار لڑکے ممتاز تھے۔ ان چاروں کو اس کی سلطنت کا رکن سمجھنا چاہئیے۔ چنگیز خاں نے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی عہدہ دے رکھا تھا۔

(۱) چنگیز خاں کا سب سے بڑا بیٹا جوجی خاں تھا۔ شکار کی مہم جس کو ترکوں میں بڑی اہمیت حاصل تھی اسی کے سپرد تھی۔ یہ چنگیز خاں کے انتقال سے چھ ماہ قبل مرگیا تھا اس کا بیٹا باتو خاں باپ کا قائم مقام ہوا جس نے روس اور بلغار کو فتح کرلیا تھا اسی نے قلعہ فرنگ واقع جرمنی کا بھی محاصرہ کیا تھا اور ہنگری ہالینڈ وغیرہ کو بھی زیر نگین کرلیا تھا اس نے ۶۵۲ھ میں وفات پائی اس کے بعد اس کا بھائی برکہ خاں بادشاہ ہوا اور اسلام لایا اس کے خاندان میں چھبیس آدمیوں نے بادشاہت کی جوجی خاں نے سات بیٹے چھوڑے تھے۔

(۲) چغتائی قاآن۔ اس سے سیاسی امور متعلق تھے۔ چنگیز خاں نے اس کو ماوراء النہر خوارزم بدخشان غزنی بلخ وغیرہ کی حکومت سپرد کی یہ ۶۴۰ھ میں مرگیا اس کی اولاد میں سے تین آدمیوں نے توران میں سلطنت کی۔

(۳) اوکتائی قاآن۔ یہ باپ کی حیات میں اسی کا وزیر داخلہ تھا۔ انتظام داخلہ اسی کے سپرد تھا باپ کے بعد اس کا جانشین ہوا۔ سب نے اس کی اطاعت قبول کی۔ تیرہ برس فرمانروائی کرنے کے بعد ۶۳۹ھ میں انتقال کیا اس کے بعد اس کی بیوی تخت حکومت پر بیٹھی مگر وہ اس کی اہل ثابت نہ ہوئی چنانچہ اوکتائی کے بیٹے کیوک خاں کو باپ کا جانشین کیا گیا۔

(۴) تولی خاں۔ یہ چنگیز خاں کی فوج کا سپہ سالار تھا لشکر کی ترتیب فوج کی بھرتی اور دوسرے فوجی امور جو فوج سے تعلق ہوتے تھے اس کی نگرانی میں انجام پاتے تھے۔ اس نے ممالک ختا فتح کیا اس کے بعد مرگیا اس کے چار بیٹے تھے (۱) منکو قاآن (۲) ہلاکو خاں (۳) قوبلا قاآن (۴) ارتق بوکا۔ ان سب میں ہلاکو خاں زیادہ مشہور ہے۔

مصنف چنگیز نامہ نے ان چار لڑکوں کے علاوہ پانچ لڑکے اور لکھے ہیں گویا اس کی رائے میں چنگیز خاں کے کل نو لڑکے تھے۔

چنگیز خاں اپنی اولاد اور اعزہ کے اتحاد میں ہمیشہ کوشاں رہتا تھا اس نے اپنا تمام ملک لڑکوں۔ بھائیوں اور بھتیجوں پر تقسیم کردیا تھا اور حسب ضرورت فوج کا بھی انتظام کردیا تھا وہ اپنے ہر عزیز کو بیٹا کہتا تھا اور ان کے باہمی اتحاد میں بہت کوشش کرتا تھا۔ اکثر مثالوں کے ذریعہ سے اتفاق کی قدر و قیمت واضح کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن اس نے اپنے تمام اعزہ کو جمع کرکے ایک تیر ترکش سے نکال کر ان کو دیا اور کہا کہ اس کو توڑ ڈالو۔ تیر کی کیا حیثیت تھی ایک ہی اشارے میں اس کے ٹکڑے کردیئے گئے۔ پھر چنگیز خاں نے دو تیر ملاکر توڑنے کو دیئے وہ بھی ٹوٹ گئے پھر ایک ایک تیر بڑھاتا رہا حتی کہ ان کی تعداد اتنی ہوگئی کہ ایک آدمی تو کیا وہ ساری جماعت زور آزمائی کرنے کے بعد ان کے توڑنے سے عاجز رہی۔

چنگیز خاں نے اپنے اقربا سے خطاب کرکے کہا کہ بعینہ یہی مثال تمہاری ہے اگر تم متفرق ہوکر دشمن کے قابو میں آؤگے تو یاد رکھو کہ اسی طرح تمہارے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں گے اور معمولی دشمن بھی تم کو آسانی سے مار بھگائے گا۔ اور اگر اپنی طاقت کو متحد رکھوگے تو دنیا کی کوئی قوت تمہارا مقابلہ نہ کرسکے گی۔

قوانین اور دستور العمل

جہاں تک امور دینی و دنیوی کا

تعلق ہے چنگیز خان نہایت عقلمند، دور اندیش اور صاحب رائے تھا وہ نہایت اچھا بادشاہ اور زبردست مقنن تھا۔

جب وہ ملک گیری سے فارغ ہو گیا اور جو قومیں اور قبیلے اس کی مخالفت میں زیادہ سرگرم تھے اس سے اُن کو اپنا مطیع بنا لیا۔ نیز انتظام مملکت و اصلاح رعیت کے ضروری کاموں سے اُس کو مہلت ملی تو اس نے اپنی رائے سے ہر کام کے لئے ایک قانون اور ہر گناہ کے لئے ایک سزا مقرر کی۔

لیکن مغل فن تحریر و کتابت سے ناواقف تھے ایسی حالت میں ان قوانین کا عرصہ تک محفوظ رہنا دشوار تھا اس مشکل کو اُس نے یوں حل کیا کہ فوراً فرمان صادر کیا کہ مغلوں کے بچوں کو رسم الخط سکھایا جائے جب مغلوں نے اس فن کو حاصل کر لیا تو چنگیز خاں نے حکم دیا کہ اس کے بنائے ہوئے قوانین کتابوں کی صورت میں لکھ کر خزانہ میں محفوظ طور پر رکھے جائیں اور جس وقت کوئی بادشاہ اورنگ حکومت پر بیٹھے یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آئے تو خاندان شاہی کے تمام افراد ایک مجلس شوریٰ منعقد کر کے ان قوانین و قواعد سے فیصلہ کریں فوج کی ترتیب لشکر کی صف بندی قلعوں کا محاصرہ اسی ضابطہ کے ماتحت کیا جائے۔

عدل و انصاف اور رفاہ عام

چنگیز خاں نے چوری۔ زنا اور قمار بازی کو بالکل ممنوع قرار دیا۔ اور یہ قبیح رسوم اس کے ملک سے بالکل نابید ہو گئیں۔ اُس نے عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی۔ رعایا کو اپنی عدالت گستری سے خوش حال کیا تاجروں اور رعایا بعلویا کی آمد و رفت کے ذرائع کی نگرانی کی اور راستوں کو محفوظ کیا۔ حتیٰ کہ اُس کی حدود مملکت میں مشرق سے مغرب تک اطمینان کے ساتھ آمد و رفت جاری تھی۔

مذہب چنگیز خاں کسی مذہب و ملت کا پابند نہ تھا۔ وہ ایک مذہب کو دوسرے پر ترجیح نہ دیتا ہر مذہب کے پیشواؤں کی عزت کرتا تھا۔

بعض مورخین نے چنگیز خاں کو بدھ مذہب کا پیرو لکھا ہے چنگیز خاں نے بخارا میں قاضی اشرف اور ایک واعظ کو احکام اسلام معلوم کرنے کی غرض سے طلب کیا انھوں نے مختصر طور پر کلمہ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج کا بیان کیا۔ چنگیز خاں نے سب باتیں تسلیم کیں مگر حج کے متعلق کہا کہ بیت اللہ کی کیا تخصیص ہے ساری زمین خدا کی ہے چنانچہ قاضی اشرف نے اس کے اسلام کا اور واعظ نے انکار حج کی بنا پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ چنگیز خاں کسی مذہب کا متبع نہ تھا وہ ہر فرقہ کے علماء کا احترام کرتا تھا اور کسی مذہب کو آسانہ سراہتا تھا کہ اس کو اس دین کا پیرو سمجھا جائے۔

شکار اور ترتیب لشکر

فوج پر چنگیز خاں کا بہت رعب و اثر تھا سپاہی چنگیز خاں کی سیاست کے خوف سے سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اس کا حکم تھا کہ شکار میں کافی کوشش کی جائے کیونکہ یہ مشغلہ بادشاہوں اور امیروں کے لئے بہت مفید ہے۔

جاڑوں کے شروع میں وہ شکار کی مہم تیار کرتا تھا پہلے شکاریوں کے ذریعہ سے شکار کی تلاش کی جاتی تھی اور یہ معلوم کیا جاتا تھا کہ کن مقامات پر جانوروں کی کثرت ہے پھر جس طرح لڑائی کے وقت لشکر آراستہ کیا جاتا ہے اسی طرح صف بندی کی جاتی تھی۔ میمنہ۔ میسرہ۔ قلب و جناح کی ترتیب دی جاتی تھی پھر لشکر کا ہر حصہ آگے بڑھ کر آہستگی سے شکار کو ہانکتا تھا اور یہ لحاظ رکھا جاتا تھا کہ کوئی جانور کسی طرف سے نکلنے نہ پائے۔

اس صورت سے شکار کھیلنے کا مقصد محض یہ تھا کہ فوج تیر اندازی گھوڑے کی سواری میں ماہر ہو جائے اور لڑائی کے وقت کافی احتیاط برتنے۔

چنگیز خاں کی وصیت

چنگیز خاں نے ایک خوفناک خواب دیکھا جو موت کی قربت پر دلالت کرتا تھا۔ بیمار ہونے پر اُس نے اپنی اولاد کو جمع کیا اس وقت جوجی خاں مر چکا تھا باقی تمام بیٹے اور پوتے حاضر تھے۔

چنگیز خاں نے کہا۔ جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہو گئی اور موت کا وقت قریب ہے میں ایک زبردست سلطنت تمھارے لئے چھوڑتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم سب دشمنوں کے دفع کرنے اور دوستوں کے بڑھانے میں ایک دل رہو اور میں نے جو قوانین بنا دئے ہیں انکی پابندی کرتے رہو اس کے علاوہ اور بہت نصیحتیں کیں پھر سب سے دریافت کیا کہ میرا قائم مقام تمھاری رائے میں کون ہونا چاہئے؟

سب نے یک زبان ہو کر کہا آپ مختار ہیں۔

چنگیز خاں نے کہا میں اوکتائی خاں کو اپنا جانشین منتخب کرتا ہوں تم سب اس کی اطاعت کرو اور کسی قسم کا اختلاف نہ کرو۔

چنگیز خاں کی موت

اتنا کہنے کے بعد چنگیز خاں کی زبان ہمیشہ کیلئے بند ہو گئی

بگفت این و دیدہ بہم بر نہاد
تو گفتی کہ چنگیز خاں خود نزاد

چنگیز خاں بہتر (۷۲) سال کی عمر پا کر پچیس سال حکومت کرنے کے بعد ۴ رمضان سنہ ۶۲۴ھ میں فوت ہوا۔

مدفن چنگیز خاں کو ایک درخت کے نیچے جہاں اُس نے ایک دن شکار کے دوران میں قیام کیا تھا اور اس جگہ کے متعلق کہا تھا کہ میرے مقبرے کیلئے مناسب ہے دفن کیا گیا۔

ڈاکٹر کوثر چاندپوری

چنگیز - مغلوں میں سب سے اول جس نے مسلمانوں کے ملک فتح کئے وہ چنگیز خاں بن یسوکا منگو لیا کے ایک چھوٹے سے علاقہ کا حکمران تھا ۵۵۹ھ ۱۱۶۲ء میں اس کے ہاں تموچین پیدا ہوا جو بعد میں چنگیز خاں کے نام سے مشہور ہوا۔ جب یسوکا ۵۷۰ھ ۱۱۷۵ء میں مر گیا تو چنگیز خاں ۱۳ سال کا تھا۔ اس کی قوم تمام ملک آبائی اس کا اپنے قبضہ میں لے لیا مگر اس نے اپنی کوشش اور بہادری سے آٹھ سال کے عرصہ میں اپنا تمام ملک چھڑا لیا۔ یہاں تک کہ تمام مغلستان و کاشغر پر قبضہ کر کے ۵۹۹ھ ۱۲۰۲ء میں تخت نشین ہو کر قراقرم دارالسلطنت بنایا پھر ونگ خاں کو مغلوب کیا۔

جیسے انگریز سیٹر جاں لکھتے ہیں۔ جو دریائے ارٹش سے کوہستان خنگان تک حکمران تھا اور ۶۰۲ھ ۱۲۰۶ء میں ایک جشن کر کے چنگیز خاں یعنی شہنشاہ اعظم کا خطاب اختیار کیا اس طرح ۴۴ سال کی عمر میں چنگیز خاں کی شہنشاہی شروع ہوئی ۶۰۶ھ میں شمالی چین فتح کر لیا ۱۲۰۹ء پھر مغرب کی طرف سلطنت قراختائی کی خبر لی جو ترکستان کی تقریباً جدید حدود تک پھیلی ہوئی تھی اور غورخانی بادشاہ اُس کے حکمران تھے جو ایران کے سرحدی صوبہ جات اور ماوراء النہر سے بھی خراج لیتے تھے چنگیز خاں نے غورخانیوں کا تمام ملک فتح کر لیا جس میں تمام مشرقی ترکستان شامل تھا اور ختن۔ یارقند۔ کاشغر وغیرہ بڑے شہر تھے۔ اس فتح سے چنگیزی قلمرو کی حد خوارزم شاہیوں سے جا ملی اور اب خوارزمیوں کی شامت آئی چنانچہ ۶۱۵ھ ۱۲۱۹ء میں چنگیز خاں قراقرم سے روانہ ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بخارا۔ اترار۔ خجند اور سمرقند وغیرہ کو فتح کر کے پھونک دیا اور باشندوں کو قتل و غارت کیا اور محمد خوارزم شاہ ہر مقام پر شکست کھاتے کھاتے بحیرۂ خزر کے ایک جزیرہ میں پناہ گزین ہوا اور وہیں مر گیا گو کہ اُس کا بیٹا جلال الدین عرصہ تک لڑتا رہا مگر آخر بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزین ہوا پس چنگیز خاں نے خوارزم۔ بلخ۔ ہرات۔ تمام افغانستان

نیشاپور۔ طوس۔ مازندران۔ رے۔ ہمدان۔ قم۔ آذربائیجان۔ گرجستان)۔ دربند۔ عراق اور بہت سا علاقہ ایشیا کوچک کا نہایت جلد فتح کرایا۔ اور بحیرۂ خزر کے شمال کی طرف دریائے والگا تک چڑھائی کر کے شاہ روس کو شکست دی۔ اس طوفان فتوحات کے عین وسط میں ۶۲۴ھ میں مرگیا۔ عمر ۶۷ یا ۶۸ سال چنگیز خان اصل میں بت پرست تھا۔ علمائے اسلام کی صحبت میں سوائے حج کے دیگر ارکان اسلام کا قائل ہوگیا تھا۔ اس کا وزیر محمود بلواچ تھا جو ۸ سال ایران میں حکمران رہا۔ چنگیز خاں کے حملے آفت آسمانی تھے جس علاقہ کو مغل فتح کرتے وہاں انسان تو انسان چرند۔ پرند اور کتے تک زندہ نہ چھوڑتے تھے۔ مرتے وقت چنگیز خان اپنی سلطنت کو اپنے بیٹوں میں اس طرح تقسیم کر گیا۔

(۱) اوکتائی قاآن یا اغتائی خاں اس کو چنگیز خاں نے خاقان کا خطاب دے کر اپنی جگہ پر کل سلطنت کا شہنشاہ مقرر کیا تھا۔ (۲) تولی خاں اسے ملک خطا وغیرہ کی حکومت دی تھی (۳) جوجی خاں کو دشت قپچاق یعنی سائبیریا وغیرہ کی حکومت دی۔ (۴) چغتائی خاں کو خوارزم ترکستان اور ماوراء النہر اور خراسان کی سلطنت دی۔

انتخاب کا رجب نمبر

۱۳ رجب کو باتصویر کثیر تعداد میں شائع ہوگا جس میں آخر ماہ رواں تک وصول ہوئے مضامین درج ہونگے مضمون نگار حضرات و مداحان آئمہ اظہار منظومات ارسال کرنے میں عجلت فرمائیں

خصوصاً

مشتہرین

اپنے اشتہارات کی جگہ جلد از جلد محفوظ کرالیں تو بہتر ہے

حجاج موت کے دروازے پر

"من ایک قہر خدائم" کہتے ہیں

جن دنوں نادر شاہ دہلی میں قتل عام کر رہا تھا۔ ایک پیر مرد نے اس سے کہا۔ "اے نادر! اگر خدائی۔ ما خدا را بندگان درکار۔ و اگر پیغمبری! پیغمبر را امت درکار۔ و اگر پادشاہی! بادشاہان را رعیت درکار باشد۔ مگر تو کیستی کہ ہیچ کسے را نمے خواہی۔!"

یعنی "اے نادر! اگر تو خدا ہے تو خدا کو بندوں کی ضرورت ہے۔ اور اگر تو پیغمبر ہے تو انھیں امت درکار ہوتی ہے۔ اور تو بادشاہ ہے تو وہ رعیت کے محتاج ہوتے ہیں مگر تو کون ہے کہ کسی کو نہیں چاہتا۔"

نادر نے جواب دیا۔ "نہ خدائم! نہ پیغمبرم!! نہ پادشاہم!!! کہ مرا بندگان و امت و رعیت درکار باشد۔ من یک قہر خدائم بر شما مستولی شدہ۔"

یعنی "میں خدا اور پیغمبر یا بادشاہ کچھ بھی نہیں۔ میں تو ایک قہر خدا ہوں جو تم پر مسلط ہوا ہے۔"

جو لوگ نادر شاہ کے حالات سے واقفیت رکھتے ہیں وہ اس قول کی تصدیق کریں گے کہ واقعی ظالم بادشاہ خدا کا قہر ہوتا ہے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب خدائے ذوالجلال اپنی مخلوق پر خوش ہوتا ہے تو عادل بادشاہ اُن پر مقرر کرتا ہے اور جب قہار مطلق اپنے بندوں پر غضبناک ہوتا ہے تو ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیتا ہے۔ جب ایسی صورت وقوع میں آئے تو بندوں کو چاہیئے کہ اپنے غفور و رحیم خدا کے آگے گڑگڑائیں تاکہ قہر و ستم کا وہ انسانی پیکر ان پر سے ہٹا لیا جائے۔ اسی قسم کے کئی جابر اور ظالم حکمران صفحۂ دہر پر گزرے ہیں لیکن حجاج بن یوسف کا نام ان سب میں زیادہ مشہور ہے۔

حجاج بن یوسف

حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے کہ "اگر قیامت کے دن ساری امتیں اپنے اپنے زمانے کے بدکاروں کو پیش کریں اور ہم مقابلے میں صرف حجاج کو کھڑا کردیں تو واللہ! ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔"

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مبالغے اور غلو سے بالکل پاک ہے کیونکہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئمہ عظام کی تعداد جو اس نے قتل کرائی ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ بیان کی جاتی ہے اور ظلم و ستم کی حکایتیں جو اس سے منسوب ہیں اُن کا تو کچھ حد و حساب ہی نہیں۔ اس کی پیدائش کے متعلق سیرت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو محمد بن ابی بکر گورنر مصر کے لئے کمک بھیجنے کی ضرورت ہوئی تو انھوں نے تین دن مسلسل کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کو جہاد کے لئے ابھارا۔ مگر کوئی تیار نہ ہوا۔ آخر انھوں نے جل کر فرمایا۔ تم نے علی کی قدر نہیں کی۔ تم نے اس کے کلیجہ کو چھلنی چھلنی کر دیا ہے۔ خدا کی قسم میرے مرنے کے بعد تم پر بنو ثقیف کا ایک ایسا لونڈا مسلط ہوگا جو

بنو ثقیف کا لونڈا

تنکے کی طرح تمہارے سارے سارے بل سیدھے کردے گا۔ اس واقعہ کے چند یوم بعد ہی حضرت شہید ہوگئے۔ جس رات آپ نے دنیا سے کوچ کیا۔ اُسی رات حجاج بن یوسف پیدا ہوا۔ روضۃ الصفا کا بیان ہے کہ حجاج دودھ نہیں پیتا تھا۔ حکیم نے پہلے دن سیاہ بزغالے کے خون سے دوسرے دن سیاہ بھیڑ کے خون سے حجاج کو غسل دیا۔ تیسرے دن سیاہ سانپ کو مار کر اس کے خون سے حجاج کو مالش کی گئی کہتے ہیں کہ اس [illegible] لذت حجاج کو مرتے دم تک [illegible] کے قتل و غارت میں [illegible] محسوس کرتا تھا اور

دن میں جب [illegible] کو قتل نہ کرا لیتا اسے چین و بے قرار رہتا۔ خود وہ (حجاج) اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سب سے بڑھ کر جس چیز میں مجھے لطف آتا ہے وہ خونریزی ہے۔

تیر بہدف

جب دنیا حجاج کے ظلم و ستم سے گھبرا گئی تو ایک دن مدینہ طیبہ کے آدمیوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر التجا کی کہ حسن اتفاق سے حضور اس وقت گنبد خضرا میں تشریف رکھتے ہیں مہربانی کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھایئے تاکہ خداوند کریم اپنی مخلوق کو حجاج کے ظلم سے نجات دلائے۔"

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ ہاتھ اٹھا کر دربار الٰہی میں خشوع خضوع سے عرض کی۔

"اے پروردگار! جہاں ظلم و جور سے بھر گیا تیری مخلوق نہایت تنگ ہو چکی ہے اپنی بے انتہا عنایت کے طفیل ان کو اس مصیبت سے نجات بخش!"

یہ دعا ایک تیر تھا جو کامل تیر انداز نے پھینکا اور ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔ ۹۶ھ میں اچانک حجاج بیمار ہوگیا اور کچھ دنوں تک نہایت سخت کرب و بے چینی کے ساتھ بستر مرض پر پڑا رہا ایک دن ذرا افاقہ ہوا تو وہ اپنے بستر سے اٹھ

موت کی پیشگوئی

بیٹھا اور تکیہ سے سہارا لے کر اپنے مصاحبوں سے بات چیت کرنے لگا اسی اثنا میں چند منجم حاضر ہوئے حجاج کو مرض کے قرائن سے معلوم ہو چکا تھا کہ ضرور یہ بیماری اسے ملک عدم کو لیجائے گی۔ نجومیوں کو قریب بلا کر کہا۔

"کیوں غیب دانو! علم نجوم کے ذریعے ذرا بتلاؤ تو سہی کہ کیا ملک کا کوئی حاکم عنقریب مرنے والا تو نہیں؟"

ایک نجومی جو دوسروں سے زیادہ معمر معلوم ہوتا تھا آگے بڑھ کر بولا۔ "عنقریب ایک حکمران مرنے والا ہے جس کا لقب کلیب ہوگا۔"

حجاج نے گھبرا کر کہا "کلیب تو میرا لقب ہے۔"

میں شیر خواری کے زمانے میں ماں کے پستان کو کاٹ کھاتا تھا۔ اس لئے وہ مجھے کلیب (یا) کہہ کر پکارتی تھی۔"

نجومی حجاج کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولا "واللہ انت تموت" یعنی "بخدا تو مرگیا"۔

حجاج نے جھلا کر کہا "لیکن تجھے میں اپنے سے پہلے عدم کو روانہ کرتا ہوں" اور فوراً جلاد کو اشارہ کیا کہ اسکی گردن اڑا دو۔ نجومی قتل کر دیا گیا۔

"ہائے سردی"

حجاج کی تکلیف بڑھ گئی پہلے اُسے لرزہ اور شدت کی سردی کا عارضہ لاحق ہوا۔ خدام آگ قریب جلانے انگیٹھیاں انگاروں سے بھر کر اس کے جسم کے قریب لائے۔ مگر سردی میں تخفیف نہ ہوتی۔ وہ برابر وابردا وابردا کئے جاتا۔

دو تین دن کے بعد لرزہ کے ساتھ ساتھ درد شکم کا بھی اضافہ ہو گیا۔ اتنا درد ہوتا کہ اُس کی چیخیں نکل جاتیں۔ بصرہ اور کوفہ سے حکما بلائے گئے۔ عارضہ کی تشخیص میں خوب گرما گرمی ہوئی۔ مگر آرا میں اختلاف ہی رہا۔ آخر ایک حکیم حاذق نے کہا کہ پیٹ میں کیڑے پڑ چکے ہیں۔

حکماء نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حکیم خاموشی سے اٹھا۔ اس نے تاگے سے گوشت کا ٹکڑا باندھا اور حجاج کے حلق میں ڈال دیا۔ عرب اور عراق کا وہ ہیبت ناک انسان

پیٹ میں کیڑے

جس نے لاکھوں آدمیوں کو ذبح کرا دیا تھا جس کے لبوں کی جنبش سے ہزاروں بندگان خدا گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے جاتے تھے ایک بے بس اور بے کس انسان کی طرح درد کے مارے بیتابانہ تڑپ رہا تھا۔ اور ادھر حکیم حاذق تاگہ پکڑے اپنے دعوی کے ثبوت کا انتظار کر رہا تھا۔

کھڑے کھڑے تین چار منٹ ہو گئے حکماء ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر اشاروں میں ہی باتیں کر لیتے تھے کسی کا خیال کچھ تھا اور کسی کا کچھ۔ حجاج کی حالت قابل رحم تھی اُسے کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

انتظار کے لمحات ختم ہو گئے۔ حکیم نے تاگا کھینچا۔ گوشت کے ٹکڑے سے سینکڑوں کیڑے لپٹے ہوئے تھے۔ حیرت سے حکماء نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ حکیم نے گوشت کا ٹکڑا انگاروں کی آگ میں پھینک دیا۔

حکماء نے کہا "آپ کی تشخیص داد کے قابل ہے مگر اس بلا کا علاج کیا ہے؟"

حکیم نے کہا "میں خود حیران ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ بیماری نہیں ہے بلکہ عذاب الہی ہے۔ انگیٹھی پاس رکھنے سے عارضی افاقہ ہوگا"۔

چنانچہ پھر دہکتے ہوئے انگاروں کی انگیٹھی حجاج کے پیٹ کے پاس لائی گئی۔ جلد پر داغ پڑ گئے۔ مگر اس کو درد شکم اور سردی کی شکایت بدستور رہی۔

درخواست دعا پر خواجہ حسنؒ کا گریہ

جس وقت حجاج نے دیکھا کہ حکماء سے یہ بیماری دور نہیں ہو سکتی تو اس نے مشائخ کی طرف توجہ کی۔ خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ کچھ دعا کیجئے۔

انھوں نے فرمایا "میں تو شروع سے ہی تجھے کہتا رہا ہوں کہ بے گناہوں پر ظلم نہ کرو۔ مگر تو نے پروا نہ کی۔ اب خدا کا عذاب آ چکا ہے۔ اس سے تمھیں کون بچا سکتا ہے!"

حجاج نے دوبارہ کہلا بھیجا کہ "میں صحت نہیں چاہتا موت چاہتا ہوں دعا فرمائیے کہ خدا جلدی موت دے تا کہ اس عذاب سے نجات پاؤں"۔

یہ پیغام سن کر خواجہ حسنؒ رو پڑے اور فرمایا "دیکھئے آگے کونسی راحت ملیگی جو اس عذاب سے چھٹکارا چاہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ جبر و قہر کا یہ پتلا کس بیچارگی اور بے بسی سے دم توڑ رہا ہے"۔ عجب

حجاج کے فی البدیہہ اشعار

دعائیں اور دوائیں بے کار ثابت ہوئیں اور دنیا کی ناپائیداری کا یقین ہو گیا تو اس کی خوفناک آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ بے اختیار آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہا ؎

یارب قد حلف الاعداء واجتهدوا
ایمانهم اننی من ساکن النار
ایحلفون علی عمیاء ویحهم
ما ظنهم بعظیم العفو غفار

یعنی "اے بار خدایا! میرے دشمنوں نے یقین کر لیا ہے اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ میں ضرور جہنم میں جاؤں گا۔ یہ لوگ کیسے اندھے پن کے ساتھ قسمیں کھا رہے ہیں۔ اور پروردگار عالم سے جو بخش دینے والا اور عظیم العفو ہے کیسی بدگمانی کر رہے ہیں"۔

ولید کے نام پیغام

جب زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو قلم دوات طلب کر کے ولید بن عبد الملک کے نام ذیل کے اشعار تحریر کرائے ؎

اذا ما لقیت اللہ عنی راضیا
فان سرور النفس فی ما هنالک

یعنی "جب آپ مجھ سے راضی ہیں تو میرے لئے بڑے اطمینان کی وجہ ہے"۔

حسبی حیاة اللہ من کل میت
وحسبی بقاء اللہ من کل هالک

یعنی "جب سب کو مرنا ہی ہے تو میرے لئے اللہ کا زندہ اور باقی رہنا کافی ہے"۔

لقد ذاق هذا الموت من
کان قبلنا ونحن نذوق
الموت من بعد ذلک

یعنی "جو ہم میں سے پہلے آئے تھے وہ موت کا پہلے مزا چکھ چکے۔ اب ہم انکے بعد چکھتے ہیں"۔

دم واپسین

اس کے بعد اپنے جوان بیٹوں عبد اللہ اور محمد کو بلایا۔ انھیں خلیفہ وقت ولید کے اتباع کی نصیحت کی۔ بیوی کو صبر اور سکون سے زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی۔ اور پھر ایک طویل ہچکی لینے کے بعد ہمیشہ کے لئے سو گیا ؎

بہ یک گردش چرخ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند نے نادری

بے نشان قبر

اس وقت حجاج کی عمر چوّن برس کی تھی۔ رمضان المبارک کا مہینہ اور ۹۵ھ کا دور تھا۔ بنو ثقیف نے واسط کے کسی گمنام گوشے میں دفن کر کے قبر کو زمین کے برابر کر دیا اور اوپر سے پانی بہا دیا تا کہ لوگوں کو پتہ نہ چل سکے۔

جب حجاج کے مرنے کی اطلاع خواجہ حسن بصریؒ کو پہنچی تو فوراً سجدے میں چلے گئے اور عرض کی۔

"اے بار الہا! جس طرح تو نے اس ظالم کو ہلاک کیا اسی طرح اس کے طور و طریق کو بھی مٹا دے۔"

حجاج کی موت کے تاثرات

جو لوگ حجاج کے اپنے حکم سے قتل ہوئے ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بیان کی جاتی ہے لیکن جو لڑائیوں میں مارے گئے ان کا حساب سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں جانتا۔

واسط کا جیلخانہ

جس وقت حجاج کا انتقال ہوا۔ پچاس ہزار آدمی تو اس کے قید خانے میں جو دنیا کا سب سے بڑا جہنم تھا۔ پڑے سڑ رہے تھے قید خانہ کیا تھا۔ ایک مضبوط چار دیواری تھی جس کی نہ چھت تھی اور نہ نیچے پختہ فرش تھا۔ گرمی کے موسم میں آفتاب اپنی پوری حرارت سے قیدیوں کے جسموں کو داغتا نیچے کی ریت گرم ہو کر توا بن جاتی۔ روٹی پانی کا نام نہ تھا۔ ہفتہ میں بمشکل ایک قلیہ اور ایک گلاس پانی کا ملتا۔ سردی میں بارش اور برف باری سے ان بے گناہوں پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ شاید یہی سبب تھا کہ حجاج کی موت لرزہ میں ہوئی۔ سردی سے بڑا کانپتا تھا تو گرم آگ سے اسکے بدن کو داغتے تھے۔ بدن سیاہ پڑ جاتا مگر لرزہ سے تسکین نہ ہوتی۔

جرم کی نوعیت

ان قیدیوں کا جرم یہ تھا کہ وہ اہلبیت رسول سے محبت رکھتے تھے اور سادات کو بنی امیہ پر ترجیح دیتے تھے اور اس کے کہنے سے حضرت شیر خدا پر تبرا نہیں کرتے تھے۔

نازک اندام خواتین

ان پچاس ہزار قیدیوں میں بیس ہزار عورتیں تھیں اور ان میں اکثریت ان بیبیوں کی تھی جو رات عبادت میں اور دن روزہ میں کاٹ دیتی تھیں۔ ہزاروں ایسی خواتین تھیں جن کے حسن سے چاند شرماتا تھا۔ اور دن کو جب خاور اعظم آگ برسانے کو نکلتا تو اس کی نگاہیں بھی خیرہ پڑ جاتیں صبح کی صباحت اور شام کی ملاحت

ان کے آگے بیچ تھی۔ مگر یہ سب نزاکت کی پتلیاں اور شرافت کی دیویاں اس دنیاوی دوزخ میں پڑی حجاج کی جان کو رو رہی تھیں۔

معصوم بچے

ان حرماں نصیب بچوں کی تعداد بھی کئی سو تک تھی جو اپنی ماؤں کی گود میں چلے گئے تھے اور بے شمار ایسے تھے۔ جنھوں نے اپنی آنکھ پہلے پہل اسی جہنم میں آکر کھولی تھی۔

عبادت گذار پیر مرد

مردوں میں دو تہائی ایسے بوڑھے اور عالم فاضل تھے جن کی زہد و عبادت سے کمریں دوہری ہو چکی تھیں جن کی پاک دامانی پر فرشتوں کو بھی ناز تھا جن کی خوش نصیب نگاہوں نے رسولؐ کو دیکھا تھا' جو خلفائے راشدین کے تربیت یافتہ تھے جن کی عمروں کا بیشتر حصہ مجاہدین اسلام کے ساتھ کفار کی لڑائیوں میں صرف ہوا تھا جن کی بے داغ جوانی نے اسلام کو تقویت پہنچائی تھی۔ جن کے فولادی بازوؤں نے عراق اور فارس کے آتش کدوں کو ٹھنڈا کیا تھا۔ اب وہ واسط کے اس بے سقف و فرش جیل خانے میں اپنی ضعیفی کے دن کاٹ رہے تھے۔ حجاج کے مرنے پر ان سب کو رہائی نصیب ہوئی۔

بے پایاں مسرت

عراق حجاز اور فارس میں جہاں جہاں حجاج کے ظالم ہاتھوں کی رسائی تھی۔ وہاں کے لوگ کئی مہینوں تک ایک دوسرے کو حجاج کی موت پر مبارکباد دیتے رہے۔ کتنے خانماں برباد گھر اس کے مرنے پر آباد ہوئے کتنے بچھڑے ہوئے دوست پھر اپنے رفقا سے آکر ملے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں۔ جن سے آپ پر ان لوگوں کی خوشی اور انبساط کو واضح کر سکوں۔

ہڈیوں کا ڈھانچہ پھانسی پر

مرنے پر حجاج نہ صرف آپ مٹا۔ بلکہ اس کے خاندان کو بھی خدا کے غضب نے صفحۂ دہر سے مٹا دیا۔ ولید کے بعد جب سلیمان بن عبدالملک خلیفہ ہوا تو اس نے بنو ثقیف کو چن چن کر قتل کروایا اور حجاج کی قبر کا سراغ لگا کر اس کی لاش کیا تھی ہڈیوں کا ایک پنجرہ تھا۔ کئی دنوں تک یہ ہڈیاں پھانسی پر لٹکتی رہیں۔ اور پھر انھیں جلا دیا گیا۔

آہ اے دشمن حیات موت! تو ایک ایسی چیز ہے جس کے آگے زبردست سے زبردست اور جابر سے جابر تاجداروں کی ہمتیں بھی پست ہو جاتی ہیں۔ اور کسی کا کچھ بس نہیں چلتا۔

وہی حجاج جس کے اشاروں سے لاکھوں قتل ہوئے وہی مجسمۂ قہر و غضب جس کے نام کو سن کر بہادران عرب کانپ اٹھتے تھے جس کی ہولناک تقریر سے بصرہ اور کوفہ کے ایوان گونج اٹھتے تھے آج زمین اس کی قبر دکھانے سے عاجز ہے اور نہ ہی اس کا کوئی نام لیوا دنیا میں باقی ہے تو نے خدا کے اس قانون پر کہ ظالم کی زندگی ناکام ہوتی ہے۔ مہر تصدیق ثبت کر دی ہے

جو ستمگر ہیں وہ کبھی پھولتے پھلتے نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا

سعید ابن جبیرؓ کا قتل اور حجاج کے مظالم

سعید ابن جبیر رضی اللہ کو بلا کر حجاج نے پوچھا کہ شقی ابن کثیر تم ہی ہو سعید نے کہا میری ماں میرا نام تجھ سے بہتر جانتی تھی اور اس نے سعید ابن جبیر میرا نام رکھا ہے، حجاج نے پوچھا کہ خلیفہ اول و ثانی کے حق میں تیرا کیا اعتقاد ہے؟ تو انھیں بہشت میں جانتا ہے یا دوزخ میں سعید نے کہا کہ اگر میں داخل بہشت ہوں اور اہل بہشت کو دیکھوں تو اس وقت پہچان لوں گا کہ کون کون بہشت میں ہے حجاج نے پوچھا کہ اور خلفاء کی نسبت تم کیا کہتے ہو سعید نے کہا کہ میں ان کا وکیل نہیں ہوں حجاج نے کہا کہ ان میں سے تو کس کو زیادہ دوست رکھتا ہے اس نے کہا کہ ان میں سے جو میرے پروردگار کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے حجاج نے کہا ان میں سے تیرے پروردگار کے نزدیک کون زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے سعید نے کہا اس کا علم اس کو ہو سکتا ہے جس کو ان کے ظاہر و باطن کا حال معلوم ہو حجاج نے کہا مگر تو کسی طرح نہیں چاہتا کہ سچ سچ حال ہم سے بیان کرے سعید نے کہا کہ میں تجھ سے کوئی بات جھوٹ کہنا نہیں چاہتا ہوں یہ سنکر حجاج نے سعید کے قتل کا حکم دیا اور حکم پاتے ہی ان کا سر قلم کر دیا گیا۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

اسی طرح ابو الطفیل عامر ابن واثلہ جو آخر صحابہ شمار ہوتے تھے۔ ان کی ذلت و خواری میں بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مگر خیریت ہوئی کہ ان کی جان بچ گئی۔

انس ابن مالک کی بھی بڑی فضیحت کی گئی۔ مگر عبدالملک کے حکم نامہ وقت پر پہنچ گیا تو جان بچی۔

دو آدمی شیعیان علی علیہ السلام سے حاضر کئے گئے ان میں سے ایک کو بلایا اور کہا کہ معاذ اللہ سب حضرت علی علیہ السلام کر۔ انھوں نے جواب دیا کہ انھوں نے میرا کیا برا کیا ہے جو میں ان کو برا کہوں۔ حجاج نے کہا خدا مجھے قتل کرے اگر میں تمہار[illegible]ں کا حکم نہ دوں گا۔ اب نہیں بتلاؤ کہ میں تم کو کس طرح قتل کروں۔ تیرے ہاتھ کاٹوں یا پاؤں۔ اس نے جواب دیا جو کچھ میرے ساتھ اس دار دنیا میں تو کرے گا میں اسی طرح آخرت میں عوض تجھ سے لوں گا بس جو کچھ تجھے سہل گزرے وہ تو مجھ سے کر گزر۔ حجاج نے کہا تو زبان دراز ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ تو اسے نہیں پہچانتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے یعنی تو خدا کو نہیں پہچانتا ہے تو کافر ہے اچھا اب بیان کر کہ تیرا پروردگار کہاں ہے اس نے جواب دیا کہ میرا خدا ہمیشہ ظالموں اور ستمگاروں کی تاک میں ہے اور وہ ان سے انتقام لیگا۔ پس اس نے حکم دیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر دار پر کھینچا جائے۔ فوراً حکم کی تعمیل کی گئی۔ بعد ازاں دوسرے مرد شیعہ کو لائے حجاج نے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اس نے کہا کہ میں بھی اپنے رفیق کی رائے پر ہوں پس اس کو بھی قتل کر کے دار پر کھینچا۔ رحمتہ اللہ علیہما۔

حضرت قنبر رضی اللہ عنہ کا قتل

ظالم حجاج نے ایک دن اپنی صحبت میں پوچھا کہ اب تو شیعیان علیؑ سے کوئی شخص ایسا نہ بچا ہوگا جس کو میں نے نہ قتل کیا ہو۔ حاضرین صحبت نے کہا کہ ہاں۔ ہے تو ایسا ہی۔ مگر ان میں سے ایک بدبخت نے کہا کہ ابھی قنبر جو امیر المومنین علی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام ہیں زندہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ فلاں قریہ میں مقیم ہیں۔ حجاج تو ہمیشہ ان بزرگوار کی تاک میں لگا رہتا تھا۔ نام سنتے ہی گرفتاری کا حکم دیا۔ اس کے سپاہی گئے اور گرفتار کر لائے۔ قنبر رضی اللہ عنہ کی کہولیت کا دور تھا۔ سارے اعضا جواب دے چکے تھے۔ یہاں تک کہ ابرو اور بھوؤں کے بال بھی بالکلیہ سفید ہو گئے تھے اور لٹک لٹک کر آنکھوں پر جھک پڑے تھے جب یہ مقدس بزرگ اس مردود ازلی کے پاس لائے گئے تو اس نے پوچھا کہ تم علی ابن ابیطالبؑ کی کیا خدمت کرتے تھے۔ قنبرؓ نے کہا کہ میں حضرت کے لئے وضو کا پانی لاتا تھا۔ حجاج نے پوچھا کہ جب حضرت وضو سے فارغ ہوتے تھے تو کیا کہتے تھے۔ قنبرؓ نے کہا کہ اس آیہ وافی ہدایہ کی تلاوت فرماتے تھے۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔ ترجمہ۔ جب فراموش کیا اس کو جو انھیں یاد دلایا گیا۔ ہم نے ان پر دروازے نعمت کھولے تا آنکہ وہ ان نعمتوں سے فرحناک ہوئے جو کچھ کہ ہم نے ان کو عطا کی تھیں یہاں تک کہ ہم نے لیا ان کو اس طرح کہ وہ حیران و ناامید ہوئے پس قطع کیا گیا اس گروہ کا جنھوں نے

منتخب کیا تھا۔ اور مخصوص خدا اس کیلئے پروردگار عالمین ہے۔ حجاج کہا شاید یہ آیہ میرے حق میں تاویل کرتے تھے اور میری بادشاہی کیلئے جانتے تھے۔ قنبرؓ نے کہا ہاں۔ حجاج نے کہا کہ اگر میں تیرے قتل کا حکم دوں تو تو اس وقت کیا کرے گا۔ قنبرؓ نے کہا مجھے سعادت شہادت اور تجھے شقاوت ابدی حاصل ہوگی۔ پس حجاج نے انھیں قتل کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

بعض علماء نے قنبر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں اتنا اضافہ اور فرمایا ہے کہ سوال وجواب کے بعد حجاج نے پوچھا کہ تمہیں جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے بندے ہو۔ قنبر نے جواب دیا کہ میں خدا سبحانہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور امیرالمومنین علیہ السلام میرے ولی نعمت ہیں۔ حجاج نے کہا کہ تو انکے دین سے علیحدہ ہو جا۔ قنبرؓ نے کہا کہ کوئی دین تو انکے دین سے مجھ کو اچھا بتلا دے تو میں انکے دین سے بیزاری اختیار کروں۔ حجاج نے کہا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا۔ جس طرح تجھ کو اپنا قتل منظور ہو بیان کر۔ قنبرؓ نے کہا میں نے اس کا اختیار تجھی کو دیا۔ حجاج نے کہا کیوں؟ قنبر نے کہا اس واسطے کہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا میں اسی طرح تجھ کو روز قیامت قتل کر دوں گا۔ جس طرح قتل ہونا تو اپنے لئے بہتر سمجھے میرے لئے اختیار کر۔ تحقیق کہ حضرت امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے خبر دی ہے کہ مثل گوسفند کے تیرا سر قلم کیا جائیگا۔ حجاج نے ان کو اسی طرح قتل کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

یہ نمونے ظالم حجاج کے تھوڑے سے مظالم جو صرف تمثیلاً لکھے گئے ورنہ اس کے ظلم وتعدی کی تفصیل تو اس قدر طول وطویل ہے جس کے بیان کے لئے ایک جداگانہ دفتر کی ترتیب کی ضرورت ہے۔ تمام مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا اور پچاس ہزار مرد وعورت کو مادام الحیات اپنے قید کر رکھا جن میں تمیں ہزار بد نصیب مرد تھے اور

بیس ہزار قسمت جلی عورتیں اور یہ سب کے سب وہی تھے جو بنی امیہ کی مخالفت یا اہلبیتؑ کی محبت کی وجہ سے قصوروار سمجھے گئے تھے۔ چنانچہ ان مقتولین کے شمار اور ان کے ناحق قصوروں کا اقرار خود حجاج نے اپنی زبان سے کیا ہے جس کو ہم روضۃ الصفا کی اصل عبارت سے ذیل میں مندرج کرتے ہیں۔

روزے حجاج بر خالد ابن یزید ابن معاویہ بر گذشت۔ مردے کہ حجاج را نمی شناخت از خالد پرسید کہ این کیست۔ خالد گفت بخ بخ این مرد عمر عاص است۔ حجاج این سخن شنیدہ پیش خالد آمدہ گفت بخدا راضی نیستم کہ پسر عاص باشم۔ من پسر مشائخ ثقیف وصنادید قریشم ومن آن کسم کہ صد ہزار کس را بجہت این معنی کہ پدرت یزید را بشرب خمر ونفاق نسبت میکردند کشتم۔ روضۃ الصفا جلد سوم مطبوعہ بمبئی ص ۱۲۸۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حجاج نے صاف صاف لفظوں میں کھل کر کہدیا کہ میں نے ایک لاکھ آدمیوں کو صرف اس وجہ سے مار ڈالا ہے کہ وہ یزید کو شرابخوار اور منافق جانتے تھے۔ اب ان سے بڑھ کر بنی امیہ کا ہوا خواہ اور نمک حلال جاں نثار اور کون ہوگا اور اس سے بڑھ کر جاں نثاری اور بہی خواہی کیا ہوگی کہ میرے ان تمام لوگوں کا استیصال کر ہی دیا گیا۔ اور جماعت کی جماعت قتل ہی کر ڈالی گئی۔ جو ان کے معائب اور مناقص کی قائل تھی۔ بہرحال وہ مصیبت زدے تو ان نے مصائب وشدائد اٹھا کر چلے گئے مگر ان کی ایذا موذی کی گردن پر باقی رہ گئی سہ

پنداشت ستمگر کہ ستم بر ما کرد
برگردن او بماند برما بگذشت

حجاج بھی تھوڑے دنوں کے بعد مر گیا اسلامی تاریخوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے چالیس روز کے بعد یہ بھی فوت کر گیا۔ خذلہ الدنیا والآخرۃ۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے کہ بروز قیامت ہر امت کا ظالم ترین شخص اٹھایا جائیگا۔ اسی طرح سے امت محمدیہ میں سے جو ظالم ترین شخص اٹھایا جائے گا۔ وہ یہی حجاج ابن یوسف ہوگا۔ اور اس کے مظالم تمام ظالمین امت کے مظالم کو دبا دیں گے۔ حجاج کی موت ۹۴ھ میں ہوئی۔ بیس برس تک اس نے امارت کی۔ پندرہ برس عبدالملک کی ماتحتی میں اور پانچ برس ولید ابن عبدالملک کی ماتحتی میں۔

عید نوروز

سید نذیر حسین صاحب معتمد انجمن امامیہ

سنگہترہ ضلع سیالکوٹ میں "انجمن امامیہ" کی طرف سے عید نوروز خصوصی طور پر منائی گئی اور اسی روز شام کے پانچ بجے زیر صدارت جناب سید حاجی رمضان شاہ صاحب رئیس سنگہترہ ونائب صدر "انجمن امامیہ" ایک جلسہ بھی منعقد ہوا جس کی ابتدا قرآن خوانی سے ہوئی۔ قرآن خوانی کے بعد صغیر احمد نے چند منظومات پڑھ کر سنائیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں اس کے بعد عمدۃ الذاکرین خواجہ نور محمد صاحب نور نے فرائض ذاکری کی سعادت حاصل کی۔ پھر افضل الذاکرین جناب سید علی حسین شاہ صاحب نے مجمع کو بڑے دلچسپ اور خوشنما انداز میں مخاطب فرمایا۔ آپ کے بعد نجم المتکلمین مولوی غلام رسول صاحب ابرار نے نوروز کے حالات وحقائق پر روشنی ڈالتے ہوئے عہد خلافت حضرت امیرالمومنینؑ پر ایسی پر اثر تقریر فرمائی جس کو سن کر سارا مجمع خصوصاً اصحاب ... اور پھر یہ اجتماع شام کے تقریباً ساڑھے چھ بجے بخیر وخوبی برخاست ہوا۔

نامہ نگار

معاونین انتخاب

اکثر خریداروں کا چندہ اس ماہ (جمادی الثانی) کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ رجب سے دوسرا سال شروع ہو رہا ہے۔

لھذا ان خریداروں سے استدعا ہے کہ وہ آخر جمادی الثانی یعنی ۱۰ مئی تک اپنا چندہ ذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ذریعہ منی آرڈر بھیجنے میں ہر کی بچت بھی ہوگی۔

اگر تاریخ مذکور تک چندہ وصول نہ ہو تو مجبوراً یکم رجب یعنی ۱۱ مئی کا پرچہ ذریعہ وی پی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا انکا اخلاقی و دینی فرض ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے کسی خریدار کو منظور نہ ہو تو تاریخ مذکور کے اندر ہم کو مطلع فرما دیں تاکہ وی پی ارسال نہ کیا جائے اور رجسٹر خریداری سے نام خارج کیا جائے۔

چونکہ پاکستان کو وی پی بند ہے لھذا خریداران پاکستان منی آرڈر روانہ کر دیں ورنہ یکم رجب سے پرچہ مسدود کر دیا جائیگا۔

قند پارسی

چنگیز خان

بن لیسوکی بهادر بن برتان بهادر بن قبلخان بن تومنه خان بن بایسنقر خان بن قاید بن دخان بن دوتومین خان بن بوقا خان بن بوذنجر خان است پدر چنگیز خان تیمچی که در این نسبنامه نوشته اند همه در بلاد مشرق پادشاه بوده اند از همه بزرگتر بود چه خانست که مجموع خانان مغول از نسل او بیند و او معاصر ابومسلم مروزی بوده و هم جد چنگیز خانست و سلسلهٔ نسب پادشاه صاحبقران امیر تیمور گورکان نیز ... بدو ... ولادت چنگیز خان در عشرین ذیقعده سنه تسع و اربعین و خمسمائه ... [illegible] در اثنی وستین وخمسمائة درگذشت او سیزده ساله بود و بسیار زحمت کشید ... [illegible] ... او بمهالک وخطرها انجامید در سن پنجاه سالگی در رمضان سنه تسع وتسعین و خمسمائة بدولت سلطنت وجهانداری رسید او را اول تموجین ... بود چون سه سال از پادشاهی او بگذشت در سنه اثنی وستمائة او را چنگیز خان خواندند۔

شعر ازآنرو که معنی چنگیز خان بود خان خانان بتوری زبان
صاحب اقبال بود و بعد از سلطنت دولت او

روز بروز در تزاید و تضاعف گرفت و سال بسال مرتبه جاهش سمت بلندی و رفعت پذیرفت و بر تمامت قبایل وصحرانشینان وبلاد و ولایات مملکت ختا وختن و چین و ماچین و دشت قبچاق و اوس و روس و بلغار و آلان و سکر و غیر آن سروری یافت و در سنه عشر وستمائة بقصد قلع وقمع سلطان قطب الدین محمد خوارزمشاه بجانب ماوراء النهر بخراسان در کریخت چنگیز خان در شهور سنه ست عشر وستمائة بماوراء النهر در آمد و غارت وقتل عام فرمود و در سنه سبع عشر وستمائة از جیحون عبور کرده بلخ نزول نمود و آنرا خراب ساخت و سی هزار کس را بطلب سلطان محمد بایران فرستاد سلطان از ایشان گریزان شده بجزیرِ ابکون رفته وفات یافت لشکر مغول در آخر بلاد ایران غارت وقتل عام کردند شیخ نجم الدین در انزمان در حیات بود و در کتاب مرصاد العباد آورده که در اینسال در شهر ری که مولد و منشأ این فقیر است هفصد هزار نفر شهید شدند و در مقدمه ظفرنامه مذکور است که خلق کشته نیشاپور را دوازده روز شماره کردند غیر از عورات و اطفال هزار هزار و هفصد و چهل هفت هزار بقلم آمده و مشهور است که هزار هزار و ششصد هزار دیگر از خلق نیشاپور و در مرو و خوارزم و سایر بلاد مدین برین قیاس و لشکر مغول بعد از یکسال از راه دربند و دشت قبچاق و ماوراء النهر مراجعت نمودند و بچنگیز خان پیوستند و چون ایران و توران بقبضهٔ اقتدار چنگیز خان در آمد سلطان جلال الدین منکبرنی پسر سلطان محمد در جنگ برکنار آب سند در رجب سنهٔ ثمان عشر وستمائة از او منهزم شد و بهندوستان گریخت چنگیز خان در سنه احدی وعشرین وستمائة بممالک ختا معاودت نمود و در رمضان سنه اربع وعشرین وستمائة بمرد وبیست و پنجسال پادشاهی کرده بود از دین بهره نداشت و از زمرهٔ کفار فجار است از فتنهٔ او قریب هشتاد سال کفار بر اهل اسلام بر ایران و توران حاکم بودند و در این امت هرگز چنین حادثه دست نداده چنگیز خانرا چهار پسر نامدار بود اول توشی خان سلطنت دشت قبچاق و بلغار و ... آلان و اوس و روس بدو داده بود و در بعضی تواریخ وفات او را در سنهٔ اثنا وعشرین وستمائة ایراد کرده اند اما حمدالله مستوفی در تاریخ گزیده و مولانا شرف الدین علی یزدی در مقدمه ظفرنامه آورده اند که او شش ماه بعد از پدر وفات یافته دویم جغتائی خانرا پادشاهی ماوراء النهر و بلاد الغور و بعضی از خوارزم بدو تفویض کرده بود وفات او بروایت ظفرنامه در سنه اثنان وثلاثین وستمائة و بقول دیگر در سنهٔ اربعین وستمائة سیوم اوکتائی قاآن ولایت عهد بعد از پدر او را قائم مقام خود ساخت و بر همه تقدیم فرمود چهارم تولی خان که او را اموال و خزاین بخشید و او را توکر میخواندند و تولی اکثر اوقات ملازم پدر بود و تولی بزبان مغول آینه باشد پادشاهان مغول ایران از نسل تولی خانند وفات او در سنه ثمان وعشرین وستمائة بوده۔

من البدایع

در روضة الصفا مسطور است که حجاج در مرض الموت که در بیست و پنجم شهر رمضان سنه خمس وتسعین واقع شده از منجمی که بر بالین وی نشسته بود پرسید که آیا اوضاع فلکی هیچ دلالت بر فوت امیری میکند که از جملهٔ مشاهیر باشد یا نه منجم گفت آری در این چند روز یکی از حکام که موسوم بکلیب است نقد حیات بقابض ارواح خواهد سپرد حجاج آغاز اضطراب کرده گفت در آوان کودکی مادر ... [illegible] ... میخوانده منجم از روی بی تابی بر زبان آورد که واللہ ... [illegible] ... سخن در هم شده گفت بار ... [illegible] ... از جهد روان ساختم ... [illegible] ... او را بقتل رسانیدند۔

نظم

اگر بچشم حقیقت نظر کنی به سخن | بضاعتی است که گه سود وگه زیان دارد
دلی بسی است که گوینده را بیک لفظی | دهد بباد هر آن دم که بر زبان آرد

جمعی از خوارج بر حجاج خروج کردند۔ بعد از زد و خورد بسیار خوارج شکست خورده فرار نمودند زنی از آنها اسیر شد او را نزد حجاج بردند۔ حجاج با او عتاب و خطاب مینمود و او سر در پیش و چشم بر زمین دوخته بود نه جواب میگفت و نه بجانب او نظری افگند یکی از حاضرین گفت امیر با تو سخن میگوید و تو با او التفاتی نمی نمائی۔ زن گفت من از خدا تعالی شرم میدارم که نظر بشخصی کنم که او نظر خود از او برداشته۔ حجاج گفت از کجا بر تو معلوم شد که خدا نظر از من برداشته زن گفت از آنجا که اگر خدا بتو نظر داشتی ترا چنین ظلم باز نداشتی۔ حجاج ما حالتی رخ داد و گفت راست میگوید و هزار دینار باو انعام داده رهایش ساخت۔

حجاج بن یوسف روزی در بادیه بیک اعرابی دو چار شد باد گفت آنچه در دست داری چیست اعرابی در جواب گفت عصائی منست که در وقت ادائی نماز او را برابر روی خود ایستاده میکنم و آزار دشمنان را بآن از خود دور میسازم و مرکب خود را بآن میرانم و در سفر بآن قوتی میگیرم و در حال پیاده روی بر آن تکیه میکنم و بسبب آن قدم برمیدارم و گام خود را فراختر میگذارم و از جویها در رودخانها بران تکیه و اعتماد میکنم و بفراغت بآن طرف آب میجهم و از لغزش پا سالم میمانم و چون در زمین ایستاده کنم و عبای خود را بر سر آن بنیدازم مرا در گرما سایه بانی و در سرما پناهی خواهد بود و هرچه از من دور باشد و دست من بآن نرسد نزدیک خود می آورم و سفرهٔ نان خود را در آن می آویزم و آلات و ادوات خود را بآن برمیدارم و در خانها بآن میکوبم و سگان و جانوران را بآن از خود دور میسازم و گاهی آنرا بجای تیر کار فرموده بدا عدا مجادله مینمایم و چون با شجاعان دلیر بمحاربه دست دهد آنرا بعوض شمشیر کار میفرمایم و گله خود را بآن میچرانم و کارهای دیگر نیز بآن تنقیح میدهم و از پدر بمن میراث رسیده من به پسر خود نیز میراث خواهم داد۔

ابیات

غزل

ازجناب حضرت عزیز لکھنوی

زخم دل کیوں بے محابا دیکھئے ؛ اور اگر ضد ہے تو اچھا دیکھئے
وقت کم، آرایش ہستی بہت ؛ سخت حیرت ہے کہ کیا کیا دیکھئے
ایک نقطہ ہے مگر فطرت کا راز ؛ غور سے نقش سویدا دیکھئے
آئے ہیں وہ اک خدائی ساتھ ہے ؛ جذبۂ ہنگامہ آرا دیکھئے
امتحان گاہِ وفا میں چل کے آج ؛ وہ نگاہ ہمت افزا دیکھئے
بیٹھ کر تربت پہ میری تھوڑی دیر ؛ دیکھئے! انجام دنیا دیکھئے
ہو گیا ہے پھر کسی کا سامنا ؛ زور عقل کار فرما دیکھئے

بیٹھ کر خلوت میں تنہا اے عزیز
آپ خود اپنا تماشہ دیکھئے

نظم

مجھے کیا کیا کرنا ہے ( )

ازجناب حکیم ڈاکٹر میر شامن علی صاحب تپساں حیدرآبادی

دل پر درد کا افسانہ سنانا ہے مجھے ؛ خون کے اشک زمانے کو رلانا ہے مجھے
ننگ و ناموس کو لٹنے سے بچانا ہے مجھے ؛ یا علیؑ کہہ کے بس اب تیغ اٹھانا ہے مجھے
سر اٹھائے ہوئے فتنے کو دبانا ہے مجھے ؛ کیسی ہوتی ہے قیامت یہ دکھانا ہے مجھے
جرأت و ہمت اسلاف دکھانا ہے مجھے ؛ اس طرح منزل مقصود کو پانا ہے مجھے
رہِ دشوار کو آسان بنانا ہے مجھے ؛ دیکھئے کتنی ابھی ٹھوکریں کھانا ہے مجھے
دست و بازو میں ہے جو زور دکھانا ہے مجھے ؛ برق کی زد سے نشیمن کو بچانا ہے مجھے
کشتِ اسلام کو سرسبز بنانا ہے مجھے ؛ خون پانی کی طرح اپنا بہانا ہے مجھے
دیکھتے دیکھتے بدلی ہے روش دنیا کی ؛ بیخودی چھوڑ کے اب ہوش میں آنا ہے مجھے
دل میں ارمان و تمنا کو جگہ دے دے کر ؛ ایک اجڑی ہوئی نگری کو بسانا ہے مجھے
دیکھ کر جن کو لہو روئے گی دنیا تا حشر ؛ آج وہ زخم کلیجے کے دکھانا ہے مجھے
نام ہے عظمت اسلاف جہاں میں جس کا ؛ اسی کھوئے ہوئے سرمائے کو پانا ہے مجھے
کر دے اے ہمت مردانہ قدم کو مضبوط ؛ آج اک کوہِ گراں سر پہ اٹھانا ہے مجھے
دیکھ کر جس کی ضیا اہل وطن ہوں بیدار ؛ خانۂ دل میں وہی شمع جلانا ہے مجھے
جس کے ہر لفظ سے ہو جوش لہو میں پیدا ؛ اسی افسانے کو پھر یاد دلانا ہے مجھے
دیکھنے کے لئے پر درد مناظر کا سماں ؛ دل کو مضبوط سے مضبوط بنانا ہے مجھے
کیسا اسلام کا ہوتا ہے مجاہد ہمدم ؛ آج نقشہ وہ زمانے کو دکھانا ہے مجھے
کیا بتاؤں میں کہ اس دور میں کیا کرنا ہے ؛ خون سے آگ کے شعلوں کو بجھانا ہے مجھے
نام اسلام پہ مٹنے میں تامل کیوں ہو ؛ سو برس بھی جو جیوں تو اس دہر سے جانا ہے مجھے
تھا بلند اپنا نشاں سارے جہاں میں اک دن ؛ کتنی پستی میں ہیں ہم آج دکھانا ہے مجھے
اب بھی ہے وقت سنبھلنے کا سنبھل جا مسلم ؛ اس سے بڑھ کر ابھی کچھ تجھ کو بتانا ہے مجھے

جن میں خودداری کا احساس نہیں ہے تپساں
آج انھیں نیند کے ماتوں کو جگانا ہے مجھے

مذاقیہ

ازجناب سید محمد یحییٰ مدرسہ وسطانیہ ...

دیکھا ہے جب سے رنگ دل داغ دار کا ؛ اترا ہوا ہے چہرہ نسیم بہار کا
لڑکی کتا کے بال چلا کالجوں کو آج ؛ لڑکے کی جیب میں رہی کنگھا سنگھار کا
دکھشلیہ مرد - نسیم ہوائی جہاز میں ؛ نقشہ الٹ گیا ہے زمین کے مدار کا

ہوتا ہے کیسا کیا کہیں جاپانی آدمی ؛ ناک نکٹی چپٹی تو منہ ہے کمہار کا
ٹھنگنا سا - پاؤں نا سا کچھ گول گول سا ؛ یعنو بہ جیسے ہوتا ہے اکثر مزار کا
یارو نگاہ ناز پہ لائسنس کیوں نہیں ؛ یہ بھی تو کام کرتی ہے ہر دم کٹار کا
ہو گرمیوں کی رات تو ٹھنڈی ہوا بھی ہو ؛ پھر چاندنی میں ... ہے بالا تھا رکا
خم نے دیئے تھے آپ کو موتی سے تم داد ؛ احسان مفت تم نے لیا کیوں سنار کا
فرمایا ہنس کے منہ میں نہ ہو گر سہارا دانت ؛ وہ منہ نہیں ہو بلکہ ہے سوراخ غار کا
انعام چاہیئے تو عمل ساتھ لیجئے ؛ بار بار ... ہے ادھار کا
اچھی نہیں ہے غیر کے نقصان پہ ہنسی ؛ ... کمہار کا
موٹر جو انکی رستے میں کل ناگہاں فیل ہوئی ؛ انجن جواب دے گیا جیب و ہزار کا
گاڑی کو ٹھیلنے لگے سب چند غریب لوگ ؛ پہیہ نہ ایک انچ ہلا پھر بھی کار کا
دھکے پڑے جو تیز - تو نہ جانے پھسل پڑا ؛ پیدل سے مات کھا گیا فرضی سوار کا
غصہ میں آئے یار تو ہے لطف گفتگو ؛ کھچڑی جو گرم ہو تو مزہ ہے اچار کا
یہ آم ہے - یہ جام - یہ انبیر ہے جناب ؛ انگور کھاؤ ذائقہ چکھو انار کا
غصہ کبھی ہنسی کبھی - شوخی ستم بھی ہے ؛ انداز ایک سا ہے حسینوں کے پیار کا
دشمن نے خط لکھا تو دیا ساتھ ہی جواب ؛ لیکن جواب کچھ نہ دیا میرے تار کا

سرکارِ حسن کے یہ نمک خوار ہیں قدیم
سایہ میں ہر گلاب کے جز رگ ہے خار کا

غزل

از شاہد نرگس

آ! سناؤں ہمنشیں کچھ ماجرائے دردِ دل ؛ حسن کا رنگیں فسانہ ضبط ہائے دردِ دل
لٹ گئی دنیائے دل، ہستی بھی میری مٹ گئی ؛ کچھ نہیں باقی یہاں اب ماسوائے دردِ دل
اس ہجوم یاس میں امید کیسی آس کیا؟ ؛ ہوش بھی رخصت ہوا ہم او ہائے دردِ دل
کس لئے ہنستے ہو غنچو! میرے حال زار پر ؛ تم کو بھی ہونا ہے اک دن آشنائے دردِ دل
ہمنشیں! تو ہی بتا دے درد کا میرے علاج ؛ جی رہا ہوں مدت سے گرفتار بلائے دردِ دل
بے کسی کی چھاؤں میں اک اضطراب مستقل ؛ کون جانے کیا ہے آخر انتہائے دردِ دل
ہے تجھے اپنے ہی انداز تغافل کی قسم ؛ آنکھوں ہی آنکھوں پلائے جا دوائے دردِ دل
جس قدر رنگین و سادہ ہے تیرا حسن عطا ؛ اتنا ہی آسان ہے میرا مدعائے دردِ دل
میرے جذب دل کا انداز اثر بھی دیکھنا ؛ وہ بھی ہو گا اک نہ اک دن مبتلائے دردِ دل
ہم تڑپ کر ہی کریں گے آپ کو بھی مضطرب ؛ ہیں بلند اتنے ہماری عزم ہائے دردِ دل
گلستان جنت بداماں ہی ہمیں کیا واسطہ ؛ اے بہار! ہم ہو گئے ہیں آشنائے دردِ دل

رات دن نرگس کی آنکھوں سے رواں ہیں اشک غم
ہمنشیں! کیا ہے یہیں پر منتہائے دردِ دل

رباعی انیسؔ مرحوم

دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی ؛ ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا ؛ جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

لہ تلمیح - ایک مالی اور کمہار نے مل کر ایک اونٹ کرایہ پر لیا - کمہار نے جانور کی پیٹھ پر ایک طرف اپنے برتن لاد دئے - اور مالی نے دوسری جانب ترکاری - اونٹ تھا بھوکا - چلتے ہوئے اس نے گردن موڑ کے ترکاری کھانی شروع کر دی - کمہار بے اختیار ہو کر ہنسنے لگا - ایسے میں اونٹ بہت کچھ ترکاری کھا گیا - ایک طرف کا بوجھ ہلکا پڑا تو دھر مٹی کے سارے برتن الٹ کے زمین پہ گر پڑے - اور ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چور ہو گئے -

شیعہ سوشل کانفرنس

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ غاصب حکومت سے جنگ کئے بغیر کسی ملک نے آزادی حاصل نہیں کی اور یہی حال ہندوستان کا بھی ہوا لیکن حصول آزادی کے بعد موجودہ حکومت کی جانب سے عوام کی معاشی و اقتصادی بہتری کے لئے بہت کم کام ہوا ہے۔ اسی حقیقت کو منظر عام پر لانے کے لئے پٹنہ (صوبہ بہار) میں انجمن شیعہ سوشل کانفرنس کا ایک اہم اجلاس ۲۳ تا ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو منعقد ہوا جس کی صدارت جناب حسین بھائی لال جی نے فرمائی۔

جناب حسین بھائی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے کیونکہ آپ کو ہندوستانی شیعوں ہی میں نہیں بلکہ بیرون ہند کے شیعوں میں بھی ایک بلند مقام حاصل ہے۔ اس کے علاوہ آپ "بمبئی کارپوریشن" "انڈین چیمبر آف کامرس" اور "جماعت اثنا عشری بمبئی" کے صدر اور تقریباً ربع صدی سے ہندوستانی مجلس دستور ساز کے رکن ہیں۔ اسی ہمہ گیری کی بنا پر یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ فخر ملت حسین بھائی سیاسیات اور اقتصادیات کا ماہرانہ تجربہ رکھتے ہیں جس کا اندازہ آپ کے افکار کے ساتھ ساتھ کاروبار کی وسعت سے کیا جا سکتا ہے جو ایک طرف کلکتہ و رنگون اور دوسری طرف عراق و ایران تک پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے جنوری والے خطبہ صدارت میں عالمی سیاسیات کے بعض اہم مسائل کو اقتصادیات کے اصولوں پر سمجھنے اور سمجھانے کی کامیاب کوشش فرمائی ہے۔

اب سے ٹھیک ایک سال پہلے بھی شیعہ کانفرنس کے مچھلی بندر والے اجلاس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا:۔

"اقتصادی تنظیم ہی کی بدولت فرقے پھلتے پھولتے ہیں۔ آج جس قدر دوڑ دھوپ اور جد و جہد ہو رہی ہے وہ اقتصادی زندگی ہی کے لئے ہے۔"

اس حقیقت افروز امر کے اعلان کے بعد یہ ماننا ہی پڑتا ہے کہ آپ زمانہ کے نشیب و فراز پر گہری نظر ڈالتے ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں کہ قوموں کی زندگی اقتصادی تنظیم کے بغیر کبھی پروان نہیں چڑھتی۔ آپ کا تفصیلی خطبہ صدارت ہندوستان کے سارے اخبارات جرائد و رسائل میں شایع ہو چکا ہے جس کا تفصیلی مطالعہ موجودہ زمانہ کے رجحانات کو سمجھنے کے لئے لازمی ہے۔ اس کے علاوہ "بیدار" ہفتہ وار گورکھپور سے ایک خصوصی اشاعت بھی عمل میں لائی گئی ہے جس میں کانفرنس کے اجلاسوں کا مکمل حال درج ہے۔

محترمی جناب حسین بھائی نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندوستان و پاکستان کے اہم مسائل پر بحث فرمائی ہے اور قومی اقتصادی تنظیم کے لئے تین اہم تجاویز پیش فرمائی ہیں:۔

(۱) ملک کے طول و عرض میں بجلی پیدا کرنے اور برقی قوت حاصل کرنے کے ذرایع کو پھیلایا جائے۔

(۲) ہندوستان کے دو ہزار تین سو میل لمبے ساحل کی حفاظت کے لئے ہندوستانی بحری اور فضائی طاقت کو اور وسیع کر دیا جائے۔

(۳) ریلوں کو بڑے پیمانہ پر قوی بنایا جائے۔

ان تجاویز کو روبہ عمل لانے کے لئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے محترم صدر نے اپنی قوم کے نوجوانوں سے اپیل فرمائی ہے کہ وہ مستقبل کے صنعتی رجحانات کو سمجھیں جن کی وضاحت خود صدر کانفرنس نے پچھلے سال کی تھی۔ اس اہم صنعتی و اقتصادی مسئلہ سے استفادہ یقیناً وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرنا ہے۔

تبصرہ

"رضا کار" لاہور

لاہور کی سرزمین صحافت کے لئے ہمیشہ سازگار سمجھی گئی ہے جہاں سے کبھی "مخزن" اور "ادبی دنیا" جیسے معیاری رسالے بھی شایع ہوا کرتے تھے۔ اسی خاک کی ایک جھلک "رضا کار" کے خمیر میں شامل ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ وار جریدہ کی اب تک دس جلدیں مکمل ہو چکی ہیں اور اب گیارہویں جلد جاری ہے۔ اس ہفتہ وار اخبار کی کامیابی کا دار و مدار محترم مدیر جناب شیخ محمد صدیق بی۔ اے کی انتھک کوششوں پر ہے جو ہر شمارہ کو بروقت اور مقررہ معیار پر شایع کرنے کی ممکنہ صورتوں کو کبھی نظرانداز نہیں فرماتے۔ چنانچہ ۱۶ مارچ ۱۹۴۸ء کے شمارہ میں "اسلام اور اشتراکیت" پر جناب سید علی نقی صاحب کی ایک اہم تقریر شایع ہوئی ہے جو ہر لحاظ سے لایق مطالعہ ہے۔ اس جریدہ کے ادارتی مقالات زیادہ تر قومی مسائل سے متعلق ہوا کرتے اور کافی محنت سے سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ بھر کی اہم خبریں بھی درج ہوا کرتی ہیں۔ بہرحال اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے اعتبار سے معزز معاصر "رضا کار" کا مطالعہ ہر علم دوست کے لئے لازمی ہے۔

بدل اشتراک:۔ سالانہ ۵ اور ششماہی ۳ – فی پرچہ ۲

"نظارہ" لکھنؤ۔

چندہ:۔ سالانہ آٹھ روپیہ۔ ششماہی چار روپیہ آٹھ آنے

جناب حسینی شاعر فاضل مدیر "نظارہ" ہندوستان کی ادبی دنیا میں جتنے متعارف ہیں اتنا ہی "نظارہ" بھی معروف اور تقریباً (۱۸) سال سے اردو ادب کی خدمت میں مصروف ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ "نظارہ" نے قومی بیداری کے ابتدائی ایام میں لایق داد حصہ لیا ہے اور فاضل مدیر نے اسی کے ذریعہ مولوی سید اولاد حسین صاحب کی مشہور تصنیف "تاریخ شیعہ" کے اہم ابواب شایع کر کے اپنی قوم کی ایک اچھی خدمت انجام دی ہے۔

اس جریدہ کی ہر ہفتہ وار اشاعت میں اہم علمی مضامین کے ساتھ ساتھ دلکش منظومات اور تازہ خبریں بھی شایع ہوا کرتی ہیں۔ اسی بنا پر اس جریدہ کی کوئی اشاعت "بھرتی کی چیز" نہیں کہی جا سکتی۔ ایسی ہی خصوصی خوبیوں کی بنا پر اس جریدہ کو ہر ذی علم کے لئے قابل مطالعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

ممالک غیر

لزبن۔ پرتگالی حکومت نے ۳۱ مارچ کو پرتگالی ہند کے مجوزہ سیاسی دستور کا اعلان کیا جس کی رو سے پرتگالی ہند ایک مملکت متصور ہوگی اور جس کا عملی طور پر پرتگال سے سیاسی اتحاد ہوگا۔ یہ دستور گوا میں شائع کیا جانے والا ہے۔ اس دستور کی بموجب پرتگالی ہند ایک گورنر اور (۲۸) ارکان کی مجلس قانونی کے تحت رہے گا۔ مجلس قانونی عہدہ داروں نیز ان نمائندوں پر مشتمل ہوگی جن کا انتخاب استحقاق رائے دہی کے ذریعہ ہوگا اور ان کی میعاد (۴) سال ہوگی۔

لیک سکسس۔ یکم اپریل کو صیانتی مجلس میں امریکہ کی عارضی صلح کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے یہودی قائد مولسی شرتاک نے کہا کہ یہودی قیام مملکت کی منزل کے آستانے پر پہونچ چکے ہیں جہاں سے انھیں پیچھے ڈھکیلا نہیں جاسکتا۔ قائد موصوف نے یہ بھی کہا کہ ساری قانونی حیلہ سازی و بے اعتنائی کے باوجود زندگی کا سیلاب اب ناقابل مقاومت ہوچکا ہے۔ اس لئے خواہ کچھ ہی ہو یہودی اپنی ایک مملکت بنانے کا عزم کرچکے ہیں۔

میڈرڈ۔ امریکی صدر ٹرومن کے خصوصی قاصد مسٹر ایم ٹیلر نے ۲ اپریل کو صدر ہسپانیہ جنرل فرانکو سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکی محکمۂ خارجہ نے ہسپانیہ کے پاس ایک یادداشت بھی روانہ کی ہے جس میں فرانکو کے نظام حکومت کو بتدریج ختم کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے اس امر کا وعدہ کیا گیا ہے کہ امریکہ کے منصوبہ امداد میں ہسپانیہ کو شریک کرلیا جائے گا۔

لندن۔ لندن کے سرکاری حلقوں میں آج کل لارڈ مونٹ بیٹن کا نام موضوع گفتگو بنا ہوا ہے۔ بیان کیا جارہا ہے کہ لارڈ موصوف کو ہند کی گورنر جنرلی سے سبکدوش کیا جاکر برطانوی سفیر کی حیثیت سے روس بھیجا جانے والا ہے۔

لندن۔ نواب صاحب بھاولپور اپنی بیوی اور خاندان کے ساتھ لندن جارہے ہیں جہاں آپ مواضعات لندن میں اپنی قیام کی مدت گذاریں گے۔

بلاد اسلامیہ

انقرہ۔ صدر جمہوریہ ترکیہ عصمت انونو نے امریکہ کے بحری فوجی اور فضائی مشن کے قائدین سے ملاقات کی۔ امریکی افسروں نے تمام سامان اور رسدات کی تفصیلات پیش کی جو امریکی امدادی پروگرام کے تحت ترکی کو ملنے والا ہے۔

مشرق اردن۔ متحدہ اقوام کی رکنیت کے لئے شرق اردن نے جو خواہش کی ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ اس پر برطانوی حکومت غور و خوض کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر روس اپنے حق تنسیخ کا استعمال نہ کرے تو یہ امر برطانیہ کے لئے بہت زیادہ باعث سہولت ہوگا۔ چنانچہ لندن کے سیاسی حلقوں کی رائے بھی یہی ہے کہ شرق اردن کی رکنیت کے معاملہ میں جو تعطل پیدا ہوگیا ہے اس کے دور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مجلس عام کو اپنے اختیارات کے استعمال کا مکمل آزادانہ موقع دیا جائے۔

طہران۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عنقریب حکومت ایران اقوام متحدہ سے اپیل کرنے والی ہے کہ حکومت روس کے ان پر عائد کردہ الزامات کی تفتیش کے لئے ایک خاص وفد روانہ کیا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس کی آخری یادداشت ایک دھمکی ہے جس میں تلقین کیا تھا کہا گیا ہے کہ ایران ان دنوں ایک ایسی حکمت عملی پر عمل کر رہا ہے جو ۱۹۲۱ء کے معاہدۂ رفاقت کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں باور کیا جاتا ہے کہ اس یادداشت میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر بعض خصوصی حالات میں روسی افواج ایران میں داخل ہوں تو یہ اقدام اپنی جگہ درست متصور ہوگا۔

طہران۔ ہندوستان کے اشاعتی رپورٹر نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایران کے مسلمانوں میں عام طور پر ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف شدید جذبۂ منافرت پیدا ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ہندوستان کے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کی ذمہ داری ایرانی عوام کے نقطۂ نظر سے ہندوؤں اور سکھوں ہی پر عائد ہوتی ہے جنھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کو بیدردی سے قتل کیا ہے۔ چنانچہ ایران میں بسے ہوئے ہندو ایران سے واپس ہو رہے ہیں۔

پاکستان

پشاور۔ معلوم ہوا کہ جب خان عبدالغفار خاں پاکستانی مجلس دستور ساز کی میقات کے سلسلہ میں کراچی میں مقیم تھے تو قائد اعظم نے انھیں ظہرانہ پر مدعو کیا تھا اسی وقت خان غفار موصوف نے تقریباً نصف گھنٹہ تک قائد اعظم سے گفتگو کی تھی جس کے بعد کہا جاتا ہے کہ خان غفار بہت متاثر ہوئے اور قائد اعظم کے زاویۂ نگاہ، خلوص اور نیک نیتی کو لے مشتمل ظاہر کیا۔ چنانچہ قائد اعظم کے آئندہ دورہ سرحد کے وقت خان عبدالغفار خاں اپنے وطن میں قائد اعظم کے اعزاز میں ایک شاندار ضیافت ترتیب دینگے۔

کراچی۔ ۲ اپریل کو پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر چندریگر نے کراچی میں ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی صنعتی حکمت عملی کی وضاحت کی انھوں نے کہا حکومت پاکستان کی حکمت عملی صنعتی کانفرنس کی سفارشات کی اساس ہی پر مرتب کی گئی ہے جو دسمبر ۱۹۴۷ء میں کراچی میں منعقد ہوئی تھی اور جس میں صوبائی وزرائے صنعت و حرفت نے بھی حصہ لیا تھا۔

کراچی۔ یکم اپریل کو گورنر جنرل پاکستان کی کوٹھی پر متعینہ بحری بیڑے کے دستہ کو برخاست کرکے بلوچ رجمنٹ کو پہرہ کا جائزہ دلوایا گیا۔ یہ رجمنٹ پاکستانی ترانہ کی گونج میں داخل ہوئی اور سلامی دینے کے بعد پہرہ کا جائزہ حاصل کرلیا۔

کراچی۔ پاکستان کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان نے پاکستان جانیوالی ڈاک پر محصول بڑھا دیا ہے اور پاکستان کی طرف سے پچھلی شرح کو باقی رکھنے کی تجویز کو مسترد کردیا ہے۔ اس حکم کے نفاذ کی تاریخ ہندوستان جانیوالی ڈاک پر حکومت پاکستان نے بھی ڈاک کے محصول میں اضافہ کردیا ہے جس کی رو سے پوسٹ کارڈ کا محصول ۲ ر خط ۳ ر ہوائی خط نصف اونس تک ۶ ر اور ہوائی کارڈ ۳ ر میں جائیگا۔ اسی طرح منی آرڈر اور وی پی کی فیس میں بھی ہندوستان کے برابر اضافہ کیا گیا ہے۔

کراچی۔ یکم اپریل سے پاکستانی قلمرو میں نیا پاکستانی سکہ جاری ہوچکا ہے۔ اس موقع پر مولوی غلام محمد وزیر مالیہ نے پاکستانی سکوں کے ہر ایک نمونہ کا تحفہ قائد اعظم کی خدمت میں پیش کیا۔

ہندوستان

نئی دہلی۔ باور کیا جارہا ہے کہ اسی ہفتہ میں مسٹر بھابھا وزیر تجارت اپنی خدمت سے سبکدوش ہوجائیں گے اور توقع ہے کہ ان کی خدمت کا جائزہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی حاصل کرلیں گے۔

نئی دہلی۔ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل کی نسبت دہلی کے ذمہ دار سیاسی حلقے یہ پیش قیاسی کر رہے ہیں کہ موصوف وزارت اطلاعات و نشریات سے سبکدوش ہوجائیں گے جس کے ساتھ ساتھ بعض اور وزارتی تبدیلیوں کی توقع بھی ہے۔ لیکن یہ عمل مستقبل قریب میں نہیں ہوگا بلکہ لارڈ مونٹ بیٹن کی روانگی سے عین قبل عملی صورت اختیار کرے گا۔

ناگپور۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پٹیل نائب وزیر اعظم ہند ایک ماہ کی رخصت حاصل کرکے آرام لینے والے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ رخصت کے دوران میں ڈیرہ دون میں قیام کریں گے جو صورت سے قریب رائچ ہے۔

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے ۲ اپریل اپنی وزارت خارجہ کے توسط سے یہ اعلان کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں حکومت ہندوستان یعنی مندوب و سابق صدر مجلس کی قرارداد پر اپنا فیصلہ دینے کے لئے تیار ہے۔

پانڈیچری۔ یم بیرن گورنر فرانسیسی جمہوریہ ہند نے اپنے ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ فرانسیسی ہند کے مستقبل کا دار و مدار باشندوں کے فیصلہ پر ہے۔ اپنی تقریر کے دوران میں گورنر موصوف نے یہ بھی ظاہر کیا کہ فرانس اور ہندوستان کے مدبرین باشندگان فرانسیسی ہند کے مفادات کا موازنہ کر رہے ہیں اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ تاریخ کے فیصلہ میں باشندگان مملکت فرانس کی رائے کو بڑی اہمیت حاصل رہے گی۔ گورنر موصوف نے کہا کہ ظالموں، آمروں کے دن ختم ہوگئے۔ تشدد اور طبعی و اخلاقی دباؤ نے ان سارے سورماؤں کو رسوا کردیا جنہوں نے تشدد کے طریقے اختیار کئے تھے۔

میرٹھ۔ ضلع میرٹھ میں غیر اجازت یافتہ ہتھیاروں کے خلاف آغاز کردہ مہم کے سلسلہ میں مقامی پولیس نے چند مواضعات پر دھاوا کرکے غیر اجازت یافتہ اسلحہ کی ایک بڑی مقدار برآمد کی جس میں پستول، کارتوس، برچھے اور گولیاں شامل ہیں ان ہتھیاروں کی ضبطی کے سلسلہ میں دس مسلمان بھی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

دکن

ایک لاکھ پٹھانوں کا عزم حیدرآباد

حیدرآباد ۳۱ مارچ انڈین یونین کے اشارہ پر کانگریس اور کمیونسٹ حیدرآباد کے سرحدی علاقوں میں فسادات پیدا کرکے بدامنی کی جو منصوبہ بندی کر رہے ہیں اس کی وجہ سے اکثر اسلامی ممالک میں انڈین یونین کے خلاف بڑی برہمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نواب کھیر دمالاکنڈ لا ایجنسی سے معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین کی حکومت کو ایک چیلنج بھیجا ہے جس کی ایک نقل حیدرآباد کی ایجنٹ جنرل مقیم دہلی نواب زین یار جنگ بہادر کو بھی دی گئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ اگر انڈین یونین حیدرآباد کو تشمیر سمجھ رہی ہے تو حضور نظام کی اسلامی سلطنت کی امداد کے لیئے ایک لاکھ پٹھانوں کی مسلح فوج حیدرآباد جانے کا عزم رکھتی ہے۔

حیدرآباد کی ایجنٹ جنرل پاکستان

حیدرآباد ۱۳ مارچ۔ مسٹر مشتاق احمد خاں چیف کمرشیل منیجر نظامس اسٹیٹ ریلوے جو پاکستان میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں کراچی روانہ ہوئے ہیں۔

کمیونسٹوں کے خلاف فوج اور کوتوالی کا مشترکہ دھاوا

حیدرآباد ۱۳ مارچ نلگنڈہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سر یا پیٹھ میں ۲۴ مارچ کو یہ اطلاع ملی کہ کمیونسٹ گھس آتے ہیں تو کوتوالی اور فوج کا ایک مشترکہ دھاوا اس گاؤں پر کمیونسٹوں کا ایک بڑا سرغنہ جو حال ہی میں ہندوستانی علاقہ سے واپس ہوا تھا اس موقع پر ہلاک ہوا جبکہ وہ فوج کے گھیرے سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس اطلاع میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حملے میں (۳) آدمی گرفتار ہوئے اور (۲) توپیں ملیں۔

انتقال۔ ۸ اپریل آج صبح کے چار بجے نواب مہدی یار جنگ سابق صدر اعظم ریاست حیدرآباد ۶۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کا دواخانہ لالہ گوڑہ میں انتقال ہوا جہاں آپ زیر علاج انتقال کے بعد نعش جوبلی ہل کے مکان میں لائی گئی ۴ ½ بجے صبح سواری شاہانہ مرحوم کے مکان میں رونق افروز ہوئی میت دیکھنے کے بعد بیگم مہدی یار جنگ کو دلاسا دیا گیا نواب مرحوم کے خویشان سے اظہار خوشنودی فرمایا گیا میت ۱۱ ½ بجے گھر سے ۲۲- نکلی اور عماد الملک کے مقبرہ ایرہ منزل میں تدفین ہوئی۔ میت کے ساتھ صدر اعظم بہادر ارکان کونسل اور عہدہ داران سرکار عالی وغیرہ کی کثیر تعداد شریک تھی ۱۰ اپریل عبادت خانہ میں فاتحہ سوم کی مجلس منعقد ہوئی جس میں امراء و عہدہ داران وغیرہ شریک ہوئے۔ حسب فرمان خسروی نواب غازی یار جنگ بہادر صدر المہام پائیگاہ مقرر ہوئے۔ ۹ اپریل۔ آج یوم رضا کار منایا گیا ہر ایک محلہ کے رضا کار جمع ہو کر پرچم آصفی کو سلامی دی حیدرآباد میں تخمیناً دو لاکھ رضا کاروں کا مظاہرہ ہوا۔

تصادم۔ حیدرآباد یکم اپریل کوٹل روبرو خلیل ہوٹل ایک موٹر سیکل اور سیکل میں تصادم ہوگیا جس کی وجہ سے سیکل سوار بری طرح زخمی ہوگیا جس کو فوراً رجوع دواخانہ کیا گیا۔

آرڈی نینس قانون سکہ جات کے تحت عام کاروباری معاملات میں ہندوستانی سکہ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

حیدرآباد یکم اپریل۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آرڈی نینس قانون سکہ جات کے مفہوم سے متعلق بعض غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس آرڈی نینس کے تحت عام کاروباری معاملات میں ہندوستانی سکہ کا استعمال ممنوع نہیں ہے ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہندوستانی سکہ کا نہایت محدود چلن رہا ہے اور وہ کبھی سکہ جائز نہیں رہا معاہدہ انتظام جاریہ کی تکمیل سے قبل بھی بڑی حد تک بھی موقوف تھا علاوہ ازیں آرڈی نینس قانون سکہ جات کی ایک سابقہ نظیر قانون زرمبادلہ مارکٹنگ میں ملتی ہے اس لئے اس سے معاہدہ انتظام جاریہ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے تاہم آرڈی نینس میں مناسب ترمیم کی گئی تاکہ بیرون ملک کے مسافرین اور زائرین کو کسی قسم کی دشواریاں نہ پیش آئیں۔

رزیڈنسی کے صدر دروازے پر بم کا دھماکہ

حیدرآباد ۲ اپریل ایک ستلی بم حیدرآباد رزیڈنسی کی عمارت کے صدر دروازے کے پاس پھٹ پڑا لیکن اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک راہ رو نے اس بم کو ایک کاغذ میں لپٹا ہوا دیکھ کر اٹھایا لیکن فوراً ہی خوف سے پھینک دیا۔ جس کے بعد یہ بم پھٹ گیا۔ بم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بالکل معمولی قسم کا تھا۔

پیٹرول کے واگنوں کی شولاپور میں روک تھام معاہدہ کی کھلم کھلا پہلی خلاف ورزی

حیدرآباد میں پیٹرول کی جو شدید قلت رونما ہوگئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت بمبئی کے عہدہ داروں نے پیٹرول کے واگنوں کو شولاپور میں روک لیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے حکومت ہند کی ریاستی وزارت کی توجہ اس طرف منعطف کرائی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ عمل معاہدہ انتظام جاریہ کی ... خلاف ورزی ہے ہندوستان کی ریاستی وزارت نے متعدد مرتبہ اس کا یقین دلایا ہے کہ مملکت آصفیہ میں واگنوں کی آزادانہ آمد و رفت کے لیئے وہ فوری تدابیر اختیار کرے گی لیکن یہ تیقنات ... عمل نہیں ہوئے

نواب سالار جنگ بہادر کا مقدمہ

حیدرآباد ۴ اپریل نواب سالار جنگ بہادر نے ناظم صاحب اول فوجداری بلدہ کی تجویز کے خلاف جس میں (۲۱) مقامی صحیفہ نگاروں کے خلاف نواب سالار جنگ بہادر نے جو ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی دائر کیا ہے اس کے ... سے مقامی صحیفہ نگاروں کی درخواست ... تھا کو ایک لاکھ روپیہ عدالت میں رکھوانے کا حکم دیا گیا ہے جو درخواست نگرانی پیش کی گئی ہے اس کی سماعت عدالت العالیہ کی اجلاس متعقدہ پر ۱۳ جون ۱۹۴۸ء کو ہوگی۔

انڈین یونین کا زبردست کارنامہ دیہاتیوں میں اسلحہ کی تقسیم۔ اشرار کو یقین دے کر حیدرآباد پر حملہ کرنے کے لئے ابھارا جا رہا ہے

حیدرآباد ۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی یونین کی حکومت نے نڈرا بارپیٹنگل پھول جرلہ اور گونڈیلہ کے دیہاتیوں کو بھی علی الترتیب چار سو، دو سو ایک سو اور پچاس رائفلیں فراہم کی ہیں اور بھی عہدہ داروں کو ایک ریلا اور چند گیلن پیٹرول بھی دیا گیا ہے یہ ہندوستانی مواضع عالم پور کرنول کی سرحد پر واقع ہیں۔ ہندوستانی پولیس نے ان مواضع کے دیہاتیوں کو رائفلوں کا استعمال سکھایا ہے جن لوگوں میں یہ ہتھیار تقسیم کئے گئے ہیں انہیں اس بات پر بھی ابھارا جا رہا ہے کہ وہ حیدرآباد کے مواضع پر دھاوا کریں اور لوٹ غارت گری مچائیں۔ باشندے ان کا مقابلہ کرنے کے لیئے ہر طرح سے تیار ہیں۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے متصلہ حیدرآبادی موضع کے باشندے جن میں ہندو مسلمان دونوں شامل ہیں مستعد ہوگئے ہیں اور لٹیروں کا مقابلہ کرنے کے لیئے تیار ہیں۔

حیدرآباد میں لوٹ و قتل کرنے کیلئے جرائم پیشہ قبائیلوں کی سربراہی

عثمان آباد کی اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ بعض جرائم پیشہ قبائل کو سرحد حیدرآباد کے قریب بسایا جا رہا ہے تاکہ وہ لوٹ مار، آتشزنی اور قتل برپا کرکے ہمارے ملک کے امن و امان میں رخنہ اندازی کریں۔

نلگنڈہ میں مسلح حملہ آوروں کا زبردست کیمپ

نلگنڈہ سے یہ اطلاع آئی ہے کہ ہندوستانی علاقہ کے موضع تاڑ پلی واقع تعلقہ ... میں ایک بڑا کیمپ قائم کیا گیا ہے جو ضلع ... نلگنڈہ سے صرف چار میل کے فاصلہ پر ہے یہ کیمپ مسلح حملہ آوروں کو جمع کرنے اور حدود مملکت میں روانہ کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ناظم نظم و نسق حکومت سرکار عالی نے رعایا کو حملہ آوروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی ہیں۔

دیہاتیوں نے کمیونسٹوں کو بھگا دیا۔

حیدرآباد ۳ اپریل نلگنڈہ کے ایک سرحدی مقام سے خبر آئی ہے کہ وہاں کچھ دن قبل (۴۲) مسلح کمیونسٹوں کی ایک ٹولی نے گروڈ گیری کی ایک چوکی پر رات کے وقت آتشباری کی اس حملہ کی اطلاع پاکر مقامی باشندوں نے کمیونسٹوں کا تعاقب کیا اور بالآخر ان کو بھگانے میں کامیاب ہوگئی بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ اپنے اچھے قسم کے اسلحہ رکھنے کے باوجود نیم مسلح دیہاتیوں کا سامنا نہ کر سکے۔

بیرونی ممالک میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل۔

حیدرآباد ۵ اپریل پیشگاہ خسروی سے بیرونی ممالک میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل کی حیثیت سے حسب ذیل عہدہ داروں کے تقرر کی منظوری شرف صدور لائی ہے۔

(۱) خان بہادر احمد محی الدین منیجر حیدرآباد اسٹیٹ بنک شاخ بمبئی۔ ممالک متحدہ امریکہ اور کناڈا۔ (۲) مسٹر لکشمی نارائن گپتا معتمد فینانس۔ آسٹریلیا۔ (۳) مسٹر مشتاق احمد خان چیف کمرشیل منیجر نظام اسٹیٹ ریلوے۔ پاکستان۔ (۴) عزت مآب مولوی اکرام اللہ صدر المہام ترقیات و منصوبہ بندی معاملہ سعودی عرب۔

حیدرآباد کی محاذ تین سال میں بھی سر نہیں ہو سکتا ایک ذمہ دار فوجی عہدیدار کا ایقان

جنرل سید احمد العیدروس کمانڈر افواج باقاعدہ سرکار عالی نے یکم اپریل کو نشری تقریر فرمائی ہے اس کے متعلق ایک ذمہ دار فوجی عہدیدار نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کمانڈر موصوف نے اپنی اس نشری تقریر میں حیدرآبادی نوجوانوں کے عزم صمیم کی تعریف فرمائی ہے اس ... فوجی عہدیداروں اور سپاہی سب کے سب

۴۴- ملک و مالک پر کٹ مرنے تیار ہیں۔ یہ دعویٰ کہ حیدرآباد پر تین ھفتوں میں قبضہ ہو سکتا ہے غلط ہے۔ تین سال میں بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔

نادرات ۲

(موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن)

فقہ و اصول فقہ شیعہ

مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
توضیح الفصول ۳۰
ہدایۃ المسترشدین ۲۵
مختلف الشیعہ ۵۰
تذکرۃ الفقہا ۸۰
تبصرہ علامہ ۴
ایضاً ۶
معتبر محقق ۱۰
نخبہ ملا محسن فیض ۲
حدائق الناظرہ مع ملحقات ۷ جلد ۲۵۰
مختصر نافع ۸
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام کامل ۶ جلد ۱۸۰
ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
ایضاً صید و ذبائح ۳۰
ایضاً تجارت ۳۰
شرائع الاسلام ۳۰
طہارت شیخ مرتضیٰ ۳۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
فقہ الرضا ۴۰
حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

مختصر زینۃ العباد ۱
جامع عباسی بحواشی آقای صدر ۶
حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
رسالہ جبر و تفویض ۲
رسالہ حدود ۲
روضۃ الاحکام ۱
منتخب الرسائل ۲
مجمع المسائل ۴
ذخیرۃ العباد آقای نائینی ۲
معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
جامع الرضوی ترجمہ شرائع الاسلام ۸
مناسک حج ۲-۸
مفید الاذہان ۲-
مشکوٰۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

مفتاح الشفاء فی اقامۃ الصلوٰۃ والجماعۃ -

لالی النقا ترجمہ ذخیرۃ العباد
سرکار اصفہانی ۲-۸
مختار المسائل ترجمہ ۲
منتخب الرسائل
زین العابدین ۱-۸
پایہ دین ۵
قواعد المواریث ۲
زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
ترجمہ جامع عباسی ۵
مسائل الاحکام ۱
مخزن طہارت ۱
مفاتیح الجنان ۳
حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

من لایحضرہ الفقیہ ۸۰
استبصار ۵۰
تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
تذکرۃ الخواص الامینی ۱۸۰
معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
ایضاً طبع نولکشور ۱۵
مواہب السنیہ شرح ۴۰
درۃ الغرویہ جلدین
مفتاح الانس ۳۰
مقابس الانوار و نفائس الاسرار ۳۰
صافی شرح اصول کافی ۱۰
الفین علامہ ۱۲
ارشاد المومنین ۶
جامع الاسرار ۶
سواء السبیل فی شرح زاد قلیل ۴
منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
شعلۃ الجوالہ ۲
کتاب الخصال ۲۰
درۃ النجفیہ ۳۵
فصل الخطاب کریم خان ۸۰
منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ حصے ۲۰۰

شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
شرح نہج البلاغہ ابو الحدید طبع ایران ۸۰
دمعۃ الساکبہ ۸۰
معالم الزلفیٰ ۸۰
غایۃ المرام ۱۰۰
نفس الرحمان فی فضائل حضرت سلمان ۸۰
مجالس الموحدین ۸۰
مدینۃ المعاجز ۸۰
دار السلام ۸۰
علم الیقین ملا محسن فیض ۷۵
مصباح الانس ۱۵
وافی فیض ۳ حصہ ۱۵۰
تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
سر العالمین امام غزالی ۵
نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
" طبع بیروت ۲۵
" طبع ایران ۲۰
احتجاج طبرسی ۲۵
وسائل الشیعہ ۳ جلد ۱۵۰
مستدرک الوسائل ۱۵۰
کشف الغمہ ۳۵
اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
بوار الغالبین ۲
اثبات الوصیہ ۱۵
غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
فوائد المدنیہ ۸
کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
مجمع النورین ملتقی البحرین ۲۰
خزائن نراقی ۳۵
مختلف الحدیث ۱۰

جامع الاخبار ۸
امالی صدوق ۲۰
انیس الخاطر و جلیس المسافر یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۵۰
زہر الربیع ۲۰
عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
ینابیع المودۃ ۴۰
درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن قائل المرضی ۳۵
ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
مقامع الفضل ۴۰
کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
ایضاً طبع بمبئی ۲۵
حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
طبع ہند ۵
ابواب الجنان جلد اول ۱۰
" جلد دوم ۶
" جلد سوم ۶
عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
مطارح الانظار ۱۵
بحر ہدایت ۴
تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
کفایۃ الموحدین ۴۰
حدیقہ سلطانی ۱۵
مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
حدیقۃ الشیعہ ۲۵
شرح اربعین ۴۰
شرح و ترجمہ نہج البلاغہ از ملا فتح اللہ ۴۵
حلیۃ الصالحین ۶
اجابۃ المضطرین ۸
درج اللآلی ترجمہ منظومہ ۲
ہزار کلمات حضرت امیر منظوم ۱۵
منہج الیقین شرح وصایای حضرت امام جعفر صادق ۱۵

توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
ترجمہ حدیث اعرابی ۲
مجالس نظامیہ ۸
انیس الوحید و مونس اللحد ۸
واردات غیبی ۵
تنبیہ الغافلین ۲
مجمع المعارف ۱۰
ترجمہ حیات النفس ۲
تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
انوار الابصار ۴
مختار الجوامع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
مثنوی آب و نمک ۸
آیات الولایہ ۴۰
عنوان الکلام ۱۵
ہدایۃ الموحدین ۲ حصہ ۱۰۰
مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
ذخیرۃ المعاد فاضل سبزواری ۱۵
روضۃ الانوار ۱۵
شرح المناقب ۱۰
اسرار التنزیل ۱۰
مقامات العلیہ ۴
ہدایۃ الجاہلین ۵
وصیت نامہ ۲
مقامات العلیہ ۴
تذکرۃ الغافلین ۵
کتاب الابرار ۵
حقائق فیض ۱۵
کشف الفوائد علامہ ۲۰
ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
لؤلؤ مرجان ۲۰
بنیان رفیع در حال خواجہ ربیع ۲۵
عین الیقین ترجمہ جلد اول بحار الانوار ۲۵
معراج السعادت ۲۵
ذخیرۃ العباد ۲۵
زبدۃ المعارف ۷۵
مجمع المعارف ۳۵
مجمع النورین ۳۵
شرح نہج البلاغہ لاہیجانی ۱۰۰
معروف بہ ثواب و برہان شرح دیوان حضرت امیر ۱۰

[illegible]

علامات الظہور ترجمہ وقایع الظہور

(ترجمہ)

مولوی محمود علی صاحب لایق مترجم شریعتمدار مولانا السید آقا محمد محسن صاحب قبلہ

(جو تھوڑے سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

(جس میں)

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب میں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ۔

مقدمہ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا محمد محسن صاحب قبلہ۔

پہلا باب۔ ظہور فرج کی دعا اور اُس کے ثواب میں۔

دوسرا باب۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث۔

تیسرا باب۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار۔

چوتھا باب۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے۔

پانچواں باب۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ۔

چھٹا باب۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی مدح

ساتواں باب۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں۔

آٹھواں باب۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرھویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں۔

نواں باب۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں۔

دسواں باب۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں۔

گیارھواں باب۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونیکے بیان میں

بارھواں باب۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں۔

تیرھواں باب۔ نماز حاجت کے بیان میں۔

چودھواں باب۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔ ترجمہ مضامین حاشیہ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعراء در علامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم ۳۰۰ صفحات کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ۔

مومنین خریدنے میں عجلت فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت دیر تک انتظار کرنا پڑے۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲۲) ۱۳۶۱ھ

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع و واقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ اتفاقات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب صدر اعظم ریاست حیدرآباد سنا والملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ۔ علامہ رشید ترابی۔

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عصہ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲؍۔ لینے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ عہ جنتری ۱۰؍ ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنو

یہ ہفت روزہ جریدہ سنہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اُس نے اپنے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کر لی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

اس میں پُر مغز ادارتی مقالات کے علاوہ متعدد اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا موتیوں کا حامل ہے اُس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اُمید ہے کہ افراد ملت عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی ۳ ہے۔ چندہ ممالک غیر آٹھ روپیہ سالانہ اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر

اخبار "پیام اسلام" وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۱۲ انڈیا
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن
رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۷

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

النجف

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱) | ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۷ خورداد ۱۳۵۷ ف موافق ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء یوم شنبہ | نمبر (۲۳)

جمود

ذابر فتح پوری

کفن جمود کا اوڑھے ہوئے ہے نظم حیات
ہے کند ذہن اگر دن تو اندھی بہری رات

سلیں ہیں برف کی عقل و دماغ کے سر پر
حیات کہنہ کے رہ بر کو ہو گیا سرسام
خموشی چھائی ہوئی ہے اجل کی عالم پر
کہ جس کی گود میں گھٹ کر سسک رہا ہے نظام

مگر ــــ دلوں میں ابھی تیر کچھ کھٹکتے ہیں
یہ سانپ دیکھئے کس کس کو بڑھ کے ڈستے ہیں

ستارے گوشۂ خلوت میں بُن رہے ہیں جال
فسانے لاکھوں شہیدوں کے کہہ رہا ہے ہلال

پہاڑ کی طرح یہ سخت گرم طویل جمود
لئے ہے پہلو میں اپنے کئی جوالامکھی
وہ بحر آتش سوزاں اُبلنے والا ہے
وہ بحر آتش جولاں دبا سکے گا کوئی

اُفق سے اک نیا سورج نکلنے والا ہے
جمود اک نئی کروٹ بدلنے والا ہے

ترتیب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کعبۂ صداقت کا طواف

کوئی بھی تو دنیا میں ایسا نہ ہوگا جو اپنی خواہشات کی تکمیل کے بعد مطمئن نہ رہ سکا ہو اور کسی نے بھی خوشی اور آرام کی ایسی رات بسر نہ کی ہوگی جس کی صبح غم و حسرت کا طلوع ہوتا ہوا سورج نہ دیکھا ہو۔ پھر اس تلخ حقیقت سے آگاہی کے ساتھ ساتھ آخر کیوں غریبوں کی زندگی کی افتادگی سب کے لیے سبب تفریح بن جاتی ہے جس کا جی بھرنے نظارہ تو کیا جاتا ہے لیکن سہارا نہیں دیا جاتا۔۔۔ اس بے دردانہ بیدردی کے عبرتناک مناظر سب ہی ازل سے دیکھتے چلے آ رہے ہیں لیکن خاموش نگہ متکبرانہ زیر لب تبسم کی بجلیاں گراتے ہوئے مگر ایک "آہ" کسی سے نہیں لی جاتی البتہ کبھی کبھی اللہ کے چند منتخب بندوں نے غریبوں کی حالت پر ترس کھا کر فریاد ضرور کی ہے جن کی آواز بازگشت سے جب دنیا گونج اٹھتی ہے تو ان کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے یا وہ مصلوب کر دئے جاتے ہیں۔ ایسے ہی فریادیوں میں ایک ابوذر بھی تھے جنہوں نے اغنیا کی دولت کو فقرا کا حق کہا تھا اور اسی حق گوئی کی بنا پر وہ شہر چھوڑ کر کسی ویرانی مقام میں زندگی گذارنے پر مجبور کر دئے گئے تھے جہاں ٣٢ھ میں وہ عالم غربت میں فوت ہوگئے۔ مگر ابوذر جیسے فریادیوں کی ایک مسلسل تاریخ تیار ہوگئی جس سے اب ظالمین و متکبرین کو قطعی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ یہاں الطاف و اکرام کی توقع نہیں ہے۔ پھر بھی ان حقائق کا اعتراف اللہ کی مخلوق کے تماشہ کرنے اور دیکھنے والوں نے کیا اور کہا کہ جب تک محنت کش طبقے کا پسینہ مٹی کو سونا بنا سکتا ہے اس وقت تک کسی کو بھی کیمیا گری سیکھنے کی ضرورت نہیں۔۔

چنانچہ ایسے ہی مسائل حیات پر بڑی احتیاط کے ساتھ سوچ بچار کرنے کے لیے ۱۸۸۴ء میں چند انگریز مدبرین نے ایک انجمن بھی بنائی جس کا نام "فے بین سوسائٹی" (Fabian Society) تھا اور جس میں برنارڈ شا (G. B. Shaw.) سڈنی ویب (Sydney webb.) اور اینی بیسینٹ (Annie Basant) جیسی مشہور و معروف ہستیاں کام کرتی تھیں لیکن ان میں سے کوئی تو شہرت و تمول کی بلندی پر پہونچ کر اکڑ گیا۔ کوئی اپنی قبر کے گوشہ عافیت میں محو استراحت ہو کر رہ گیا، جہاں مٹی اس طرح کفن کا کام دے رہی ہے جیسے غریبوں کی زندگی فلاکت و افلاس کے کفن میں ملبوس اور رضا کی تابوت میں محبوس ہے ـــ اور "فے بین سوسائٹی" ختم ہو کر اپنے پیچھے اپنا تذکرہ "دیدۂ عبرت نگاہ" کو حیران بنانے کے لیے چھوڑ گئی ہے اگرچہ حیات ابوذر اس امر کا ثبوت بن کر رہ گئی ہے کہ انسان کو مہیب افلاس کی کال کوٹھری سے چھٹکارا کبھی کسی سوسائٹی، لیگ اور کانفرنس نے نہیں دلوایا بلکہ ہر وقت کسی ابوذر ہی نے سونے کے بت کو ٹھوکر لگا کر اس کال کوٹھری کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ لیکن ان کال کوٹھریوں کے پہرہ داروں اور خزانۂ دولت کے نگہبانوں نے ہمیشہ ابوذر کو شہر بدر کر کے یہی کہا کہ اغنیا کی دولت کو غریبوں کا حق سمجھنے والے مذہب دشمن بلکہ منکر خدا ہوتے ہیں۔ اب ان کفر کا فتویٰ صادر کرنے والوں سے کوئی پوچھے کہ خدا کو سمیع جان کر جھوٹ بولنا، خدا کو بصیر مان کر شراب کے نشہ میں چور ہو جانا اور خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر خلوتوں میں مبتلائے معصیت رہنا، کیا خدا کے انکار سے کوئی کم تر گناہ ہے؟ یہ خدا کے وجود کے اقرار کے ساتھ ساتھ خدا ہی کی ہر صفت کی اپنے شیطانی اعمال سے نفی کرنے والے کیا اس حسین نقاب کو الٹ دیں گے جو خود ان کے گناہگار و ملعون چہروں پر پڑی ہے۔ کیا ان نام نہاد مذہب دوستوں کا خدا وہ سونے کا بت نہیں ہے جو روپے کی حکومت کی خاطر، جائیداد کی توسیع کے لیے اور معقول تنخواہ کے عہدہ کی تمنا میں، اپنے پجاریوں کو غریبوں کی تباہ حالی کی طرف سے منہ پھیر لینے کی اجازت دیتا ہے؟ اور بت پرستوں کی نگاہ میں ہمیشہ ہر دور میں یہی بات پیش کرنے والا "ملحد" قرار پاتا ہے، درآنحالیکہ خود ان کی غلط روی کے متواتر مشاہدہ کے بعد شاعر مشرق اقبال نے صاف کہدیا۔۔۔

> مرید ناقہ مستے گفت با شیخ   کہ یزداں راز حال ما خبر نیست
> بما نزدیک تر از شہرگ ماست   ولیکن از شکم نزدیک تر نیست

ترجمہ:۔ ایک فاقہ مست مرید نے اپنے مقدس مرشد کی خدمت میں عرض کی۔۔ حضرت اب تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یزدان پاک ہماری موجودہ حالت سے آگاہ نہیں ہے۔ گو اس امر میں شک کی گنجائش نہیں کہ وہ ہماری شاہ رگ سے قریب تر ہے مگر ہمارے پیٹ سے تو نزدیک نہیں ہے۔

سچ بھی یہی ہے کہ جس پیٹ کے اطراف رشد و ہدایت اور وعظ و تقریر کی لہریں سانپ بن کر لہراتی ہوں، اس پیٹ کی شاہ رگ بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔۔۔ اور اسی لئے تو شاعر مشرق نے یہ بھی کہدیا تھا کہ ـــــــ

> کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے   فقیہ و صوفی و واعظ کی ناخوش اندیشی؟

اس طرح اغراض کے تصادم کے استمرار کے ہاتھوں زندگی کا شیشہ چور چور ہو کر رہ گیا ہے اور انسان اس شکستہ شیشہ سے کھیل کر زخمی!

مگر ان ناسازگار حالات میں بھی زمانہ کبھی غریبوں کی مجروح زندگی پر مرہم رکھنے والے ابوذر سے خالی نہیں رہتا، کیونکہ علیؑ کی ہدایات سے اکتساب کرنے والا ہر ابوذر خوب جانتا ہے کہ ـــــــ

"جس شخص نے کثیر دولت جمع کی اس نے ان چیزوں کو جمع کیا جو اس کی تباہی کا سبب بنے۔ جس نے دولت دنیا پر اعتبار کیا وہ بالآخر بربادی کا شکار ہوا۔ جس نے مرتبہ اور وقار پایا وہی قعر ذلت میں گرا۔ سارے آرام طلب عیش پسند منھ کے بل زمین پر آرہے"۔ (Sayings of Ali.)

ان محکم ارشادات کی روشنی میں کثیر دولت جمع کرنے والوں کو اپنی "صراط المستقیم" تلاش کرنا اور پھر چل کھڑا ہونا چاہیئے تاکہ وہ بھی کعبۂ صداقت کے حج و طواف کی سعادت حاصل کریں اور چلتے چلتے اپنے ان غریب بھائیوں میں اپنی ساری دولت تقسیم کر دیں جن کے خالی پیٹ اور ننگے جسم ننگ انسانیت بن چکے ہیں اور جن کی محنت کا نام "بیگار" ہو کر رہ گیا ہے ـــ کیا یہ بیگار بھی خدا کے منکروں اور مذہب کے دشمنوں کی آوردہ ہے؟ اگر ہے تو ایسے مذہب دشمنوں کی مذہبیت یقیناً اس قابل ہے کہ انسان ایسے ہر مذہب سے دستبردار ہو جائے اور پھر ایک ایسے مذہب کا مطالبہ کرے جس میں قنبر کا مقام یہ ہے کہ

> قنبرے آب وضوئے قنبرے   در بہا برتر ز خون قیصرے

پاکستان شیعہ کانفرنس

آنریبل راجہ غضنفر علی خاں صاحب وزیر مہاجرین پاکستان کی صدارت میں بمقام باغ بیرون موچی دروازہ لاہور ۲۰ و ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء پاکستان شیعہ کانفرنس کا وہ عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جو شیعہ قوم کی قومی زندگی کی پچھلی تاریخ میں کبھی نہ ہوا اور جس کی یاد برسوں بھلائی نہ جاسکے گی۔ اس اجلاس میں آزاد قبائل، صوبہ سرحد و سندھ اور مغربی پنجاب کے خصوصی نمائندے بھی شریک رہے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کی رپورٹ کی بنا پر یہ اجلاس دس ہزار اشخاص پر مشتمل تھا جس میں پانچ ہزار اشخاص بیرون پاکستان سے صرف اجلاسوں میں شریک ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پاکستانی صوبہ جات کے علاوہ ریاستہائے خیرپور و بہاول پور کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ رہی کہ پاکستانی صوبوں کے تیس یا چالیس علماء نے بھی اجلاسوں کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔

ان اجلاسوں میں جو قرارداد منظور ہوئیں وہ سب کی سب وقت کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ سب سے پہلے جو قرارداد پیش ہوئی اس میں شیعہ فرقہ کی ان قربانیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو اس فرقہ نے حصول پاکستان جیسے اہم مقصد کے لئے پیش کیں۔ اس قرارداد پر پُرزور تقاریر ہوئیں اور مقررین نے بتایا کہ پاکستان کا حصول ایک ایسے دل و دماغ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جو شیعہ ہے۔ علاوہ ازیں شیعہ جماعت کے بعض جائز مطالبات کو تحریک کی صورت میں مرتب، پیش اور منظور کیا گیا۔ ان تجاویز کی منظوری کے بعد کشمیر کے مسئلہ پر ایک اہم تحریک پیش ہوئی جس میں آزاد کشمیر اور سردار ابراہیم کی حمایت و تائید کرتے ہوئے مجاہدین کشمیر کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اس تحریک میں علماء نے خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور کافی طویل مباحث کے بعد یہ طے پایا کہ کشمیری مسلمان مذہبی نقطۂ نظر سے مجاہد کہے جاسکتے ہیں اور کشمیر کی لڑائی جہاد سے موسوم کی جاسکتی ہے۔

اس اجلاس کی سب سے اہم قرارداد یہ رہی کہ شیعوں کو پاکستان میں علیحدہ نمائندگی کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس قرارداد کی تائید علامہ مرزا احمد علی صاحب نے فرمائی اور آپ نے بالکل درست فرمایا کہ دنیا کی تاریخ میں صرف فرقہ شیعہ ہی ایک ایسی قوم ہے جس نے حکومتیں حاصل بھی کیں تو صرف دوسروں کو دینے کے لئے۔ اس لئے علیحدہ نمائندگی کی بھیک مانگنا شیعہ قوم کے شایان شان نہیں۔ ہم علامہ موصوف کی حریت فکر کو خراج عقیدت ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اسلام کی ابتداء سے آج تک شیعوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کی وہ خدمات انجام دی ہیں جس کو تاریخ اسلام کبھی فراموش نہ کرسکے گی۔ غرض پاکستان شیعہ کانفرنس کے یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہے اور ان میں منظورہ تجاویز بھی عملی اور تعمیری حیثیت سے یقیناً اس قابل ہیں کہ ان پر کاربند ہوکر قومی سفینہ کو ساحل مراد پر پہونچایا جاسکتا ہے۔ خصوصاً حسب ذیل تجاویز شیعہ قوم کی توجہ چاہتے ہیں۔

(۱) ادارۂ شیعہ مرکز تبلیغ کی توسیع کے ذرایع۔

(۲) انصاف کمپنی کی توسیع جس کی نگرانی میں روزنامہ "انصاف" کی اشاعت ہوا کرے گی۔

(۳) شیعہ مجلس علمائے پاکستان کا قیام۔

(۴) لاہور میں حسینی ہال اور مسافرخانہ کی تعمیر۔

ان تجاویز کے علاوہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا وہ مدارس میں شیعہ دینیات کی تعلیم کا جداگانہ انتظام کرے۔

اسی اجلاس میں یہ طے پایا کہ آئندہ سال کانفرنس اپنا اجلاس سندھ یا بلوچستان میں منعقد کرے۔ اس کے علاوہ آئندہ سال کے لئے عہدہ دار بھی منتخب کئے گئے جن کے نام بصراحت عہدہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) صدر:- عالی جناب غضنفر علی خاں صاحب۔

(۲) سینیئر نائب صدر:- جناب سید ہادی علی صاحب۔

(۳) نائب صدر برائے پنجاب:- جناب سید ذوالفقار علی شاہ صاحب

(۴) نائب صدر برائے صوبہ سرحد:- جناب ملک الرحمن خاں صاحب

(۵) نائب صدر برائے بلوچستان:- مولانا شبیر الحسن صاحب

(۶) نائب صدر برائے سندھ:- جناب میر غلام حسین خاں صاحب۔

(۷) جنرل سکریٹری:- جناب خواجہ محمد لطیف صاحب۔

(۸) شریک جنرل سکریٹری:- جناب دلاور حسین صاحب

(۹) نائب سکریٹری:- جناب الطاف حسین صاحب

(۱۰) ناظم حسابات:- جناب ملک صادق علی صاحب عرفانی

(۱۱) ناظم نشر و اشاعت:- شیخ غلام الحسین صاحب

ہمیں توقع ہے کہ منتخب شدہ عہدہ داران اپنے قومی دینی فرایض کی تکمیل میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے اور اپنی مرکوز توجہ سے اپنی قوم کے سامنے ہر وقت ایسے مسائل پیش کرتے رہیں گے جس سے قومی افلاس دور ہوسکے اور غریبوں کی فلاکت کا ہمیشہ کے لئے ازالہ ہو۔

معاونین انتخاب سے

انتخاب کی عمر اس ماہ کے ختم پر ایک سال ہوجائیگی۔ ہم نہیں جانتے کہ اس مختصر سی مدت میں انتخاب نے اپنے قارئین کے ذوق کا خیال کس قدر کیا اور وہ کس حد تک اپنے انتخاب سے مطمئن رہے۔ بہت بہتر ہوتا اگر اس عرصہ میں انتخاب کے پڑھنے والے بھی اپنے قیمتی مشوروں سے انتخاب کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرتے جیسا کہ ہم اپنی مقدور بھر کوشش کرتے چلے آئے ہیں بہرحال اب اپنے معاونین کے دست تعاون کی قدر کرتے ہوئے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اکثر معاونین کا چندہ سلخ جمادی الثانی پر ختم ہوجائے گا۔ اس لئے معزز معاونین اپنے چندہ کی رقم ذریعہ منی آرڈر یا جیسی بھی سہولت ہو ۱۰ رتیر ۱۳۵۷ف مطابق ۱۰ رمئی ۱۹۴۸ء سے پہلے ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ سال کے معاونین کی اسمواری فہرست کم ازکم ایک ہفتہ پہلے تیار ہوجائے اور آئندہ "رجب نمبر" سب کی خدمت میں بروقت ارسال کردیا جاسکے۔ اگر ہمارے پاکستانی اور ہندوستانی معاونین بھی اپنی رقوم چندہ تاریخ مقررہ سے پہلے روانہ فرمائیں تو باعث ممنونیت ہوگا۔

چونکہ پاکستان میں وی پی بند ہے لہذا معاونین پاکستان اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں جو حضرات آخر جمادی الثانی تک اپنا چندہ ارسال نہ فرمائیں مجبوراً یکم رجب سے انکے نام پرچہ مسدود کردیا جائیگا چونکہ طباعت اور کاغذ کی گرانی کی وجہ آئندہ ہم پرچہ مفت بھیجنے سے معذور رہیں۔

مدیر

سنسنی خیز پیش گوئی

۱۹۵۰ء میں ساری دنیا خوفناک تباہی میں گرفتار ہوجائیگی دو بڑی طاقتوں کی لڑائی سے عالم انسانی ویران ہوجائیگا۔ مذاہب کی توقیر انسانوں کے دلوں سے رخصت ہوجائیگی۔ سارے عالم میں طوائف الملوکی پھیل جائیگی تمام انسان ایک سطح پر آجائینگے حاکم و محکوم کی تمیز مٹ جائیگی۔ پاکستان سارے ملک پر قابض ہوجائیگا

پروفیسر ڈاکٹر اے۔ کے حسرت ماہر عملیات نجوم جعفر کو ستارہ شناسی زائچہ کی ترتیب اور اسی قسم کے دیگر علوم کے علاوہ چھ مختلف زبانوں جیسے ملایا۔ انڈونیشیا جاوی ولندیزی اور انگریزی پر کامل عبور حاصل ہے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۴۱ء قبل آپ نے ہر سال کا زائچہ مرتب کیا تھا یہ زائچہ دنیا کے تمام بڑے بڑے اخبارات نے شائع کیا جو سو فیصدی صحیح ثابت ہوا۔

دنیا کی مشہور شخصیتوں مثلاً روزولٹ ملکہ ولہلمنا اور شہزادی جولیانہ آف ہالینڈ نے آپ سے اپنے زائچہ مرتب کرائے جو لفظ بہ لفظ صحیح ثابت ہوئے۔

ڈاکٹر حسرت نے یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے سارے عالم کے لئے حسب ذیل سنسنی خیز پیش گوئی کی ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ پاکستان بن گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ اس کے دفاع کے لئے اپنی جان سر پر تک قربان کرنے سے دریغ نہ کریں پاکستان کو مضبوط تر بنانے کے لئے مشنری کی سخت ضرورت ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ دفتروں اور سرکاری شعبوں میں جس بدعنوانی کا دور دورہ ہے اسے یکسر ختم کرنیکی ضرورت ہے بھی امسال پاکستان ستارہ "مارس" کے زیر اثر رہیگا۔ ملک میں قحط وبائی امراض اور تجارتی و کاروباری مشکلات پیدا ہونگی۔ سرحد پر زبردست فسادات ہونگے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ سرحدوں کو ہر طرح مضبوط بنانے کی کوشش کرے۔ گولہ بارود کی ہر ملک میں افراط ہو بالازمی ہے تاکہ اس نازک وقت کے لئے جو بہت جلد آنے والا ہے ہر شخص عورت مرد جوان بچہ بوڑھا تیار رہ سکے۔

گیہوں بہت مہنگا ہوگا اور اس کا بھاؤ ساٹھ سے ستر روپیہ فی من تک پہنچ جائیگا۔ کشمیر کے مسئلہ کا متحدہ اقوام کی اسمبلی قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکے گی۔ پاکستان کو اس کے لئے لڑنا پڑیگا اور تلوار ہی سے اس کا فیصلہ ہوگا۔ آخر ۱۹۴۹ء تک پاکستان کا کشمیر پر مکمل طور پر قبضہ ہوجائیگا۔

فلسطین میں عرب غالب رہیں گے ملک پر ان کا قبضہ ہوگا اور یہودیوں کا وجود ختم ہوجائیگا۔ سال رواں یا اگلے سال تیسری عالمگیر جنگ شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں لیکن "مارس" اور "سیٹرن" کا ۱۹۵۰ء میں امریکہ اور روس پر گہرا اثر پڑیگا۔ اس وقت "اٹومک جنگ" شروع ہونیکا فوری خطرہ ہے یو۔ این۔ او کا انجام بہت برا ہوگا اور ۱۹۵۰ء تک اس کا نام و نشان تک مٹ جائیگا دو پارٹیوں یعنی ایک طرف روس میں جاپان رومانیہ پولینڈ ہنگری اور بلغاریہ دوسری طرف برطانیہ۔ امریکہ۔ اٹلی ترکی مصر پاکستان۔ ہندوستان آسٹریلیا افریقہ جنوبی امریکہ۔ جرمنی ہالینڈ اور جزائر مشرق بعید کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہ "ایٹمی جنگ" ہوگی جو چند مہینوں کے اندر ختم ہوجائیگی جس سے ساری دنیا تباہ و برباد ہوجائیگی۔ اس جنگ کا کوئی بھی فاتح نہ ہوگا البتہ ۱۹۵۱ء کے اوائل میں فریقین میں ایک عارضی صلح ہوجائیگی اس جنگ کی تباہ کاریاں جانی اور مالی نقصان دوسری جنگ عظیم سے کہیں زیادہ ہونگی۔

تجارت اور کھیتی باڑی برائے نام رہ جائیگی اور دنیا والوں کے لئے غلہ کا کال پڑجائیگا یہ انتہائی بدنظمی کا دور ہوگا اور دنیا میں کوئی بھی نظام حکومت اس وقت نہیں ہوگا ۱۹۶۲ء کے شروع میں دنیا بالکل نئے سرے سے شروع ہوگی۔ اس وقت سارے عالم میں امن و امان ہوگا۔ ہر ایک کو یکساں حقوق حاصل ہونگے حاکم و محکوم راعی یا رعایا کی تمیز اٹھ جائیگی۔

ستمبر ۱۹۴۹ء میں پٹھان مشرقی پنجاب پر حملہ کریں گے جس میں پاکستان کو بھی شریک ہونا پڑیگا۔ سکھ اور دوسری قومیں مشرقی پنجاب سے بھاگ کر جمنا کے دوسرے کنارے پر آباد ہونگی اور اس طرح مارچ ۱۹۵۱ء تک پاکستان کی سرحد بجائے واگہ کے دہلی تک ہوگی۔

پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان میں پارٹی بازی اور اختلاف سے گھبرا کر ۱۹۴۹ء کے شروع میں مستعفی ہوجائیں گے۔

اگرچہ انھیں گاندھی جیسا مرتبہ حاصل نہیں ہوگا پھر بھی ۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء میں آپ کو چھرا بھونکا جائیگا جس سے آپ خطرناک طور پر مجروح ہونگے لیکن بچ جائینگے۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کی رات کو سردار پٹیل خودکشی کرلیں گے۔

سکھوں کی تین پارٹیاں ہونگی ایک سردار بلدیو سنگھ دوسری جوہا … تیسری ماسٹر تارا سنگھ کی۔ انکی آپس میں اس حد تک جنگ ہوگی کہ سکھ بالکل ختم ہوجائینگے۔

قائد اعظم کی شخصیت ساری دنیا میں لائق احترام ہوگی۔ دنیا کے بڑے بڑے پیچیدہ مسائل کو سلجھانے کے لئے آپ ساری دنیا کی راہنمائی فرمائیں گے خاص طور پر اسلامی ممالک میں آپ کی شخصیت مسلمہ ہوگی۔

۱۹۵۰ء میں آپ دنیا کی ہر قوم میں اسقدر محبوب اور ہر دلعزیز ہوں گے کہ آپ کو تمام انسانی اقوام کی سلامتی کونسل کا صدر منتخب کیا جائیگا جسکی تشکیل تمام ایشائی اقوام کے نمائندوں کی ایک عظیم الشان کانفرنس ہی کی جائیگی یکم اپریل ۱۹۵۰ء کو اس کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوگا جو موتمر اقوام متحدہ ایشیا کے نام سے موسوم کی جائیگی۔

ماخوذ مجاہد دیڈیرو اسمعیل خاں

سات سو چھپن سال قبل ایک ولی کامل کی زبان سے

شہروں کی بربادی سے متعلق پیشین گوئیاں

(ارشادات حضرت خواجہ عارف سبحانی واقف اسرار یزدانی شیخ عثمان ہارونی چشتی مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری چشتی قدس سرہ ۶۱۲ھ مندرجہ انیس الارواح مطبوعہ لاہور)

مجلس سوم شہروں کی بربادی کے بارے میں گفتگو ہوئی فرمایا کہ آخری زمانہ میں شہر گناہوں کی شامت کے سبب برباد ہوجائیں گے چنانچہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ ایک دفعہ میں سمرقند کی طرف .... سفر کر رہا تھا میں نے خواجہ یحییٰ سمرقندی کی زبانی سنا کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے روایت فرمائی ہے جب آیت نازل ہوئی وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ترجمہ یعنی کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جس پر قیامت سے پہلے ہم اس پر مصیبت اور عذاب اور ہلاکت نازل نہ کریں اور وہ شہر ویران نہ ہو) اور پھر فرمایا چونکہ آخری زمانہ میں کثرت سے گناہ ہوں گے۔ مکہ کو حبشی لوگ ویران کریں گے اور مدینہ منورہ قحط سے برباد ہوجائیگا اور بھوک کے مارے خلقت مرجائیگی اور بصرہ اور عراق اور مشہد شراب خواروں کی شامت اعمال کی وجہ سے خراب ہوں گے اور اس سال مصیبتیں بہت نازل ہوں گی اور روم قوم کی بداعمالی سے بھی خراب ہوں گے۔ اور ملک شام بادشاہوں کے ظلم سے برباد ہوگا اور مکڑی آسمان سے اتریگی اور روم کثرت لواطت سے خراب ہوگا اور آسمان سے ہوا چلے گی تمام آدمی سو جائیں گے اور ہلاک ہوجائیں گے اور خراسان اور بلخ تاجروں کی خیانت کے باعث ویران ہوگا اور مسلمان اس کی شامت سے مردار ہوجائیں گے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے سنا ہے کہ خوارزم اور چند شہر

جو اس کے گرد نواح میں واقع ہیں وہ راگ و رنگ و منکرات کے باعث خراب ہونگے اور ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور خود بھی ہلاک ہو جائیں گے لیکن سیوستان سخت مصیبت اور تاریکیوں اور زلزلوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اور جس زمین پر رہتے ہوں گے نیست و نابود ہو جائے گی لیکن مصر اور دوسرے شہروں کی خرابی کی یہ وجہ ہوگی کہ آخری زمانہ میں لوگ عورتوں کو قتل کریں گے اور کہیں گے یہ فاطمہؑ ہے (خاک ان کے منہ میں) پس حق تعالیٰ ان کو زمین میں غرق کریگا سندھ اور ہندوستان بھی ویران ہو جائیں گے پھر فرمایا یہ بسبب زنا اور شراب خواری کے ویران ہوں گے پھر فرمایا مشرق و مغرب میں جو شہر ہیں ان سب کے فسادوں کی بلا ہند پر پڑے گی پھر فرمایا جب شہر اس طرح پر خراب ہونگے تو مہدیؑ ظاہر ہوں گے اور مشرق سے مغرب تک ان کے عدل کی دھوم مچ جائیگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نیچے اتریں گے اور ان دونوں مسلمانوں کی ... ہوگی اور اس وقت دن بہت چھوٹے ہوں گے چنانچہ ایک دن میں نماز ادا ہوگی پھر فرمایا خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اس عہد میں سال مہینوں کی طرح اور مہینے ہفتوں کی طرح اور ہفتے دنوں کی طرح ہوں گے اور دن ایک دم گزر جائیں گے جو اجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے درویش آدمی کو چاہئے ان ہی سالوں اور مہینوں کو وہ سال اور مہینے خیال کرے کیونکہ یہی دن نشرہ کے دن ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دو سو سال کے گھاس کے نیچے پیدا ہوں گے نہ کہ آدمی کے۔ اب تو لوگ قیاس کر لینگے کیونکہ زمانہ دراز گزر چکا ہے۔ جوں ہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا اور آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تیسری جنگ کی بنیاد سنہ ۱۹۴۹ء میں روس کے ہاتھوں

اسلامی اور عربی ممالک سے متعلق اہم ترین پیشین گوئیاں

(شیخ محمد صادق صاحب باغبانپوری (لاہور) نے سنہ ۱۹۳۲ء میں عربی ممالک سے متعلق جو اہم ترین پیشین گوئیاں کی ہیں وہ درج ذیل ہیں)

سنہ ۱۹۵۰ء تک عرب میں امام یمن کا ستارہ عروج پکڑے گا اور مذکورہ سنہ سے دو دفعہ پہلے یعنی سنہ ۱۹۳۲ء سے سنہ ۱۹۴۲ء تک اور سنہ ۱۹۴۵ء سے سنہ ۱۹۴۸ء تک امام یمن کا ستارہ ڈگمگائے گا مگر عرب کا کوئی حصہ محکوم نہیں رہے گا یہی والئ عراق کی حالت ہوگی انکی موت پر پھر عراق کی حالت خراب ہو جائے گی اور جنگی کارروائیوں میں مشغول ہوگا مارچ اور مئی سنہ ۱۹۴۱ء میں انگریزوں سے جنگ اور تباہی کا اڈا بنے گا۔ مذکورہ سالوں اور سنہ ۱۹۵۳ء میں عرب کی بعض ریاستوں میں سخت جنگ چار دفعہ ہوگی چھوٹی سلطنتیں عرب کی بڑی سلطنتوں میں جذب ہو جائینگی۔ تمام اسلامی حکومتوں کی حالت سخت نازک ہوگی۔ عراق اور ان تمام اسلامی ممالک پر سنہ ۱۹۳۶ء، سنہ ۱۹۴۳ء، سنہ ۱۹۴۵ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک کے سال جنگوں کی وجہ سے ضرور نازک ہوں گے۔ عرب کو بھی خونی بغاوتوں کے دور سے گزرنا پڑے گا۔ اسلامی دنیا اور اس کے بادشاہ سنہ ۱۹۳۹ء سے جبکہ مصر شام لبنان۔ ٹیونس۔ مراکو۔ ٹرکی۔ شام۔ عراق۔ ایران اور حجاز وغیرہ مئی جون سنہ ۱۹۴۰ء زوروں کی جنگ فرانس سے لڑیں گے دنیائے اسلام چیخ اٹھے گا بعض حکومتیں جنگ بند کرائینگی مگر آگ سلگتی رہیگی سنہ ۱۹۴۵ء سے اتحاد کی بنیاد رکھی جائے گی۔ عرب کے دو حکمران اس بہترین اسکیم کی مخالفت غیر سلطنت کے بہکانے پر کریں گے سنہ ۱۹۴۶ء سے بیت المقدس میں ایک زبردست تحریک اٹھیگی جس میں تمام دنیا کے مسلمان شریک ہوں گے روس ابھاریگا اور انگریز اور امریکہ نے ہٹ دھرمی کی تو سخت نقصان اٹھائیں گے اگرچہ جہاد اور کئی قسم کی تحریکوں کا زور ہوگا۔ امریکہ کا زور عرب سے ہٹانے کی خاص کوشش ہوگی ۷ امریکہ سنہ ۱۹۴۷ء اور ۲ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء سے عربوں پر معمولی بار ہے اس حصہ جنگ کی نذر ہوگا مگر ایک بھاری فرنگی سلطنت کی مدد سے اور اپنی ہمت سے جب ترک خود جنگ کا اعلان کریں گے تو سب اس میں شریک ہونگے اور کامیابی انکے قدم چومیگی ہوائیوں کے جان و مال کے نقصان کا کوئی اندازہ نہ ہوگا۔ ایک پائیدار اسلامی سلطنت کی بنیاد استوار کی جائے گی۔ ایک بدھ سلطنت (چین) بھی ساتھ دیگی۔ ہندوستان کے شمال میں اور جنوب میں تین اسلامی سلطنتیں قائم ہونگی اور پھر اسلامی سلطنتوں کی شان و شوکت بڑھے گی۔ روس کی وجہ سے سنہ ۱۹۴۵ء سے ایران کی حالت بہت سخت نازک ہوگی اور بغاوتیں رونما ہونگی جیسے تجربے اور شاہی خاندان کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس طرح ترکوں کو بھی دو جنگوں میں شریک ہونا پڑے گا اور اسی طرح ترکوں کو بھی ایک سلطنت کی امداد سے پھر اسلامی سلطنتوں کا عروج شروع ہوگا سنہ ۱۹۴۹ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک کی ہولناک جنگوں میں سب کچھ ہوگا ایران عراق۔ افغانستان۔ شام وفلسطین تختہ جنگ ہوں گے۔ امام یمن عرب کے کچھ حصوں پر قابض ہوگا۔ امریکہ برطانیہ اور روس کی تیل کی کمپنیاں تیل نکالیں گی اور عرب کی حکومتوں کی تباہی اور بربادی بھی اسی سے دیکھنے میں آئے گی جب کہ روس تیسری جنگ کی بنیاد رکھے گا جس کی ابتدا سنہ ۱۹۴۹ء میں بیت المقدس۔ بلوچستان اور پاکستان وغیرہ سے ہوگی روس کی ہٹ دھرمی اور امریکی انگریزی مدد جو ایران میں باہمی جنگ کرا دے گی سب کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ مگر یہ ساٹھ سال کے اندر دنیا کے ہر خطہ میں تین بار بھاری جنگ کے نتیجہ سے نمودار ہوگا۔ یورپ ایشیا اور امریکہ کی سلطنتوں کی رقابتوں کا نتیجہ جو سو سال جنگ اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہے۔ اسلام کا ڈنکا اور اسلامی سلطنتوں پر خداوند کریم کی مہربانی سے شان و شوکت دیکھنے میں آئے گی جن کے زیر سایہ ہر مذہب کو مکمل آزادی رہے گی۔

سنہ ۱۹۴۶ء سے شرق روان کی بادشاہت قائم ہوگی۔ اگرچہ امام یمن کی اٹلی کی حکومت سے دوستی ہوگی کیونکہ اٹلی کی ... دوستی محض ملک پر قبضہ کرنے کی کوشش کی وجہ سے ہوگی اور عرب میں امام یمن کے فرزند کی وجہ سے یہ دوستی بہت جلد ٹوٹ جائے گی حجاز میں خیبر کے علاقہ میں تقریباً سات سونے کی کانیں ینبوع اور جدہ کے درمیان پٹرول کا ذخیرہ موجود ہے اور مدینہ منورہ کے ارد گرد سونا تانبا اور لوہے کی کانیں موجود ہیں ینبوع اور مدینہ منورہ کے درمیان سونے کی کانیں موجود ہیں اور یمن و مکہ معظمہ کی سرحد کے درمیان پلاٹینم کی کانیں موجود ہیں یمن کے ملک میں کئی کانیں ہیں سنہ ۱۹۴۵ء سے فرنگیوں کا ہاتھ ان کی طرف بڑھے گا تو غیر حجازی سلطنت کے خلاف سخت بغاوتیں برپا ہو کر ملکی حجازی سلطنت کا عروج ہوگا مسلمان تیرہ سو سال کا بھولا ہوا سبق یاد کریں گے اور اسلام اور اسلامی سوشلزم کی سلطنتیں قائم کریں گے جس سے ان کا وقار دنیا میں بلند ہوگا۔ روس کی ٹکر مسلمانوں اور ترکی کی سلطنتوں سے لازمی ہے امام یمن کو اتفاقی طور پر سنہ ۱۹۶۷ء کے آخر میں ریاست خزانوں میں سے ایک زبردست خزانہ پانی کی وجہ سے سرحد پر ملے گا۔ اسی طرح سلطان ابن سعود اور عراق کے بادشاہ کو بھی خزانے ملیں گے۔ (ماخوذ الاعظم)

تیسری جنگ

حاجی محمد صادق صاحب باغبانپوری نے سنہ ۱۹۳۱ء میں دوسری جنگ عالمگیر اور اس کے حالات اثرات متعلق بتایا تھا کہ :- جنگ کے منحوس بادل یورپ کے سر پر منڈلا رہے ہیں یورپ میں جنوری سنہ ۱۹۳۵ء سے خانہ جنگیاں اور ہر چھوٹے بڑے ملک میں لڑائیاں سنہ ۱۹۳۹ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک ہوتی رہیں گی۔

سنہ ۱۹۳۹ء کی جنگ سے ناروے سویڈن۔ فن لینڈ۔ استھونیا۔ لٹویا۔ لیتھونیا۔ کونگسبرگ۔ پولینڈ۔ ڈنمارک ہالینڈ۔ بلجیم۔ البانیا۔ یونان وغیرہ کو سخت نقصان ہوگا اور اسی طرح یہ تین بار ہولناک جنگ کے بار اٹھائیں گے۔ ان کی خود مختاری سنہ ۱۹۴۰ء سے سنہ ۱۹۴۱ء تک چھین لی جائے گی کچھ دوسروں کے ماتحت ہو جائینگی۔

شروع میں جرمنی اور روس میں اتحاد رہے گا۔ مگر روس جرمنی کے خلاف سنہ ۱۹۴۱ء تک جنگ کریگا۔ اصل میں جنگ سنہ ۱۹۳۹ء میں پولینڈ پر قبضہ ہونے کے بعد سے شروع ہوگی جرمنی کا پولینڈ پر قبضہ ہونے سے روس کی حکومت کو سخت نقصان اور زور پڑے گی۔ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو لکسمبرگ۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس پر جرمنی کا ایکبارگی حملہ ہوکر ۲۰۱ دن کے اندر جرمنی کے قبضہ میں آجائیں گے۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں ڈنمارک اور ناروے پر جرمنی کا حملہ ہوگا۔ ناروے پر سخت جنگ کے بعد جرمنی کو فتح ہوگی۔ سویڈن کے جنگ سے بچنے کے بعد جرمنی پر روس کے ذریعہ سخت تباہی اور بربادی آئے گی۔ مگر روس جرمنی کے خلاف سنہ ۱۹۴۱ء سے سنہ ۱۹۴۵ء تک جنگ میں روس زیادہ اور جرمنی کم قبضہ کریگا۔

اس عالمگیر جنگ کا خطرناک میدان بحیرۂ بالٹک۔ رودبار انگلستان بحیرۂ احمر بحیرۂ روم درنگ بحیرۂ روم و قلزم و بحیرۂ چین و جاپان ہوگا۔ مگر سسلی مالٹا اپرس نہر سویز کینیا۔ ٹریپولی۔ مراکش جبرالٹر کا کیشیا۔ عدن۔ مرفا سکر۔ ملایا۔ مانڈلے۔ ملایا ماروسا جزائر فلپائن۔ سنگاپور۔ نیوگنی۔ آسٹریلیا۔ جزائر سلیمان میں خونی حالات دیکھنے میں آئیں گے۔

آزادی اور اقتدار سنہ ۱۹۶۲ء تک

کنیڈا۔ ہندچینی جاوا سماٹرا نیوگینی بورنیو اور آسٹریلیا وغیرہ بالکل آزاد و خودمختار ہو جائیں گے۔ لیکن ان میں سے بعض سنہ ۱۹۴۶ء سے سنہ ۱۹۶۲ء تک آزاد ہونے لگیں گے۔ آزادی کے بعد کچھ علاقے جمہوریت اور بادشاہی قائم کریں گے ان میں سے بعض میں سخت خونی بغاوتیں اور جنگیں رونما ہوں گی۔ اور ساتھ ہی اور جزیرے بھی آزاد ہوں گے سنہ ۱۹۴۹ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک کی جنگوں میں جس قدر سلطنتیں شمالی یورپ ایشیا افریقہ امریکہ اور دیگر جزائر جو جرمنی اور جاپان یا اس طرز کی دوسری حکومتوں کے قبضہ میں تھیں گی ان میں اس دوران میں سخت فسادات لڑائی اور بغاوتیں ہوں گی جس کی وجہ سے وہ پھر آزاد اور اپنی حکومتیں قائم کریں گی اکثر بعض دوسروں میں شریک ہوجائیں گے۔ جاوا سنہ ۱۹۴۷ء سے آزادی اپنی قوت بازو سے حاصل کرے گا اس ملک میں دو قسم کی پارٹیاں ہونگی ایک امن سے اور دوسری تشدد سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ آزادی اس کے قدم چومے گی۔

سماٹرا۔ بورنیو وغیرہ بھی اسکی دیکھا دیکھی آزادی حاصل کرنے کی جد وجہد کرینگے پھر وہ اسی میں جذب ہوجائینگے اس کو جاپانیوں کا صفایا بہت بری طرح ہوگا۔ اگرچہ سنہ ۱۹۵۹ء سے سنہ ۱۹۶۱ء تک جاوا۔ جاپان اور چین کی مسلمان حکومتیں ایک مشترکہ محاذ قائم کریں گی سنہ ۱۹۴۸ء سے جاپانی اپنی حالت کو ترالے ڈھنگ اور قوت بازو سے بدلیں گے جس سے کئی قسم کے تشدد اور عجیب بدبختی کے حالات پیدا ہونگے جاوا۔ سماٹرا۔ نیوگنی اور بورنیو میں زبردست اسلامی حکومتیں قائم ہوں گی جو دیگر ملحقہ جزیروں پر بھی حکومت کریں گی اور اپنا وقار بڑھائیں گی۔

ڈکٹیٹری کی وبا سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک

عام طور پر یورپ میں اور دنیا میں ڈکٹیٹر بننے کا مرض لاحق رہے گا اور چھوٹے بڑے ملکوں میں ڈکٹیٹر بننے کا مرض لاحق رہے گا اور چھوٹے بڑے ملکوں میں ڈکٹیٹر بنتے رہیں گے۔ کئی ڈکٹیٹر گولی کا نشانہ بنیں گے مگر سنہ ۱۹۶۰ء میں یہ مرض دنیا سے ناپید ہوجائے گا اور اس کے بجائے بادشاہی قائم ہوگی۔ کچھ بادشاہتیں جو سنہ ۱۹۲۲ء میں ہوں گی سنہ ۱۹۲۹ء سے سنہ ۱۹۵۰ء تک مٹ جائیں گی۔ پھر بن جائیں گی۔ پھر کچھ مدت کے بعد ڈکٹیٹر شپ قائم ہوں گی۔ مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ کے باعث مزدور سلطنتوں کا زور رہے گا۔ سنہ ۱۹۳۵ء سنہ ۱۹۴۷ء سنہ ۱۹۵۰ء اور سنہ ۱۹۶۰ء کے آخر تک چار بہادر ڈکٹیٹروں کی موتیں ہونگی بعض ڈکٹیٹروں کو گولی کا نشانہ بنایا جائیگا۔ سب سے بڑے ڈکٹیٹر غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی موت سنہ ۱۹۳۸ء میں ہوگی سنہ ۱۹۴۵ء میں دو ڈکٹیٹروں (مسولینی ہٹلر) و صدور حکومت (صدر امریکہ روزولٹ۔ صدر فرانس) کی موتیں ہونگی۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ سنہ ۱۹۴۵ء کے آخری ماہ دسمبر میں ملک کے سابق بادشاہ امان اللہ نے ۲۹ تاریخ کو گوشہ گمنامی میں اسکندریہ میں انتقال کیا۔ حال میں سلطانوں کی ہلاکت وقوع میں آئی۔ شاہ فیصل عراق ہلاک ہوئے۔

سب سے بڑی تیسری جنگ وہ لڑائی جو دنیا کی بیشمار آبادی کو تباہ و برباد اور تمام دنیا کے نقشے کو بدل دیں گی جو صرف سائنس دان زہریلی گیسوں کے جہازوں اور کئی ایسی زہریلی مشینوں اور ایسے طوفانی آلات سے جنگی شکل دنیا کے سامنے وجود نہیں اس وقت تیار ہوچکے ہوں گے ان سے لڑائی جائیگی جس کے نتائج بڑی بڑی سلطنتوں کو تباہی و بربادی کے منظر پیش کریں گے اور خصوصاً اس اندوہناک لڑائی میں جو زہریلی گیس کے استعمال سے ہوگی اس ہوا سے دنیا کی گنجان آبادی زہر میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجائے گی۔ لوگ کوڑھی اندھے اور پاگل ہوجائیں گی۔

میرے حساب کے مطابق خداوند کریم نے اس کے آغاز کیلئے سنہ ۱۹۶۹ء کا ماہ ستمبر مقرر فرمایا جس سے پہلی لڑائیاں پیچھے رہیں گی۔ اس سال دنیا کا مذہب جنگ ہوگا۔ غارت گری فساد۔ دشمنی۔ فریب۔ تباہی اور بربادی ہوگی سنہ ۱۹۹۹ء تک مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ ہمیشہ بڑی بڑی سلطنت میں رونما ہوگی۔ مزدور جدوجہد میں کامیاب ہونگے۔ مگر پانچ سنہ ۲۰۰۳ء اور سنہ ۲۰۰۳ء میں جنگ کے اختتام کے بعد تمام دنیا میں مذہب سے محبت اور شاہی حکومتیں ہوں گی۔ ۴ رجنوری سنہ ۲۰۹۱ء۔ ۱۱ مارچ سنہ ۲۱۱۸ء میں جنگ ہوگی۔ سنہ ۲۱۱۳ء، ۲۱۱۵ء میں ابتدائی جنگیں ہوں گی۔ سنہ ۲۱۱۹ء سنہ ۲۱۲۲ء سنہ ۲۱۲۵ء سنہ ۲۱۲۶ء اور سنہ ۲۱۳۶ء تک ہولناک جنگ ہوگی سنہ ۲۱۲۳ء میں جنگ حبش۔ افریقہ۔ مصر۔ عرب کی اور امریکہ میں ارجنٹائن۔ برازیل اور چلی سے ہوگی۔

علامات ظہور امام زمانہ ؑ — از کتاب علائم الظہور

کتاب کمال الدین میں ایک جماعت سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ میرے اولاد میں سے ایک فرزند آخر زمانہ میں خروج کریگا جس کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا۔ شکم دراز اور شانوں کے استخوان بزرگ ہونگے اس کی پشت پر دو خال ہونگے ایک کا رنگ اس کے پوست بدن کے مثل اور دوسرا خال پیغمبرؐ کے خال کے مانند ہوگا اسکے دو نام ہوں گے ایک پوشیدہ دوسرا ظاہر پوشیدہ نام احمد ہے اور ظاہر نام (م ح م د)

جس وقت وہ اپنے علم کو حرکت دیگا تو تمام مشرق و مغرب منور ہوجائیں گے اور جب وہ اپنا ہاتھ مومنوں کے سر پر رکھیگا تو ان کے دل لوہے سے زیادہ سخت ہوجائیں گے اور ہر ایک کو خداوند عالم چالیس آدمیوں کی قوت عطا فرمائیگا اور قبروں میں مردے ایک دوسرے کو مژدہ و بشارت دیں گے۔

جامع الاخبار میں شیخ صدوقؒ تحریر فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جن کی صورتیں آدمیوں کی اور دل شیاطین کے ہونگے وہ گرگ درندہ کے مانند ہونگے اگر ان کی پیروی و ہمنشینی کی جائے گی تو شک و شبہ میں ڈالیں گے اگر ان سے بات کی جائے تو تم کو جھوٹا کہیں گے اگر ان کے ہم خیال نہ ہوں تو تیری غیبت کریں گے۔ وہ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت جانیں گے۔ مومن انکے نزدیک ذلیل اور فاسق ذی عزت ہوگا۔ ان کے اطفال شوخ و بدخو دوست مخالف ہونگے بوڑھے امر معروف اور نہی منکر نہیں کریں گے۔ اُن سے پناہ لینا رسوائی اُن سے عزت کا چاہنا ذلیل ہونا ہے۔ بس خداوند عالم ان کے لئے بارش وقت پر نہیں بھیجے گا اور بُرے لوگوں کو مسلط کریگا وہ اُن کو عذاب و اذیت دیں گے ان کے مردوں کو مار ڈالیں گے انکی عورتوں کو رکھ چھوڑیں گے ان کے نیک دل دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی پھر فرمایا کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جن کے شکم خدا یعنی شکم پرست ہوں گے جن کی عورتیں قبلہ۔ جن کا دین پیسہ ہوگا ان کا ایمان بجز نام کے اور اسلام بجز اثر کے اور قرآن بجز درس کے نہ ہوگا۔ ان کی مسجدیں معمور ان کے دل خراب ہوں گے۔

خداوند عالم ان کو چار چیزوں میں مبتلا کریگا۔ (۱) جور بادشاہ (۲) قحط (۳) سردار و حاکم کا ظلم (۴) بتوں کی پرستش۔ اصحاب نے تعجب سے عرض کیا؟ کیونکہ بتوں کی پرستش کی جائیگی فرمایا کہ جو درہم ان کے پاس ہوگا اس کو ایک بت سمجھیں گے۔ ایضاً حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کے بہت سے اشخاص مسجدوں میں جمع ہونگے اور گرد بیٹھ کر حب دنیا و مال دنیا کا ذکر کریں گے اُن سے ہمنشینی نہ کرو کہ انھیں خدا دوست نہیں رکھتا ہے۔

اصحاب امیرالمومنین

سلسلہ انتخاب نمبر (۲۸) مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

جناب رشید ہجری

آپ بھی حضرت امیرالمومنینؑ کے اصحاب سے تھے اور حضرتؑ نے آپ کا نام رشید البلایا رکھا تھا۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ کو دشمنانِ دین حضرت علیؑ کی محبت کی وجہ سے سخت ترین ظلم و تشدد سے قتل کریں گے۔ آپ اس مصیبت میں صبر کا جوہر دکھائیں گے اور اپنے رشد کو محبت و رفاقت میں ظاہر کرینگے۔ حضرتؑ نے ان کو علم منایا و علم بلایا (لوگوں کی موتوں اور مصیبتوں کا علم) بھی تعلیم فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ کو یہ ملکہ ہوگیا تھا کہ جس شخص کے بارے میں چاہتے بتا دیتے کہ فلاں مقام میں اور فلاں روز تم مروگے اور ویسا ہی ہوتا تھا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے ان کو مطلع کر دیا تھا کہ ابن زیاد ان پر دباؤ ڈالے گا کہ حضرتؑ سے تبرا کریں اور جب وہ اس بے دینی کی حرکت سے انکار کرینگے تو وہ ان کے ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ ڈالے گا چنانچہ حضرتؑ نے ان سے فرمایا اے رشید اس وقت تم کیسا اعلیٰ درجہ کا صبر کروگے جس وقت بنی امیہ کا حاکم ابن زیاد تم کو بلائیگا اور تمہارے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور تمہاری زبان کاٹ ڈالے گا۔ رشید نے پوچھا کیوں حضرتؑ اس کے بعد تو میں بہشت ہی میں جاؤں گا۔ حضرتؑ نے فرمایا تم دنیا میں بھی میرے ساتھ رہے اور آخرت میں بھی ضرور میرے ساتھ ہی رہوگے۔ حضرتؑ کو یہ فرمائے ہوئے کچھ ہی مدت گزری تھی کہ ابن زیاد نے رشید کو بلا بھیجا اور کہا علیؑ سے تبرا کرو۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ تب اس نے پوچھا اچھا بتاؤ علیؑ نے تمہارے بارے میں کیا پیشینگوئی کی تھی کہ تم کس طرح مروگے۔ انھوں نے جواب دیا میرے آقا و مولا حضرت امیرالمومنین نے مجھے خبر دی تھی کہ تو مجھے بلاکر حضرتؑ سے تبرا کرنے کو کہیگا مگر میں ایسا نہیں کروں گا تو مجھے ننگے بلاکر میرے ہاتھوں پاؤں اور زبان کو کاٹ ڈالیگا۔ ابن زیاد نے کہا خدا کی قسم میں علیؑ کی بات کو جھٹلا دوں گا دیکھ زبان نہیں کاٹوں گا۔ غرض اس کے حکم سے لوگوں نے ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر زبان چھوڑ دی اور ان کو وہاں سے نکال دیا۔ جب آپ قصر سے باہر نکل گئے تو لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے۔ اس وقت آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ میرے پاس کچھ کاغذ اور قلم دوات لاؤ میں تمہارے لئے کل وہ باتیں لکھ دوں جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔ غرض رشید ہجری نے واقعات لکھوانے اور حضرت امیرالمومنین کے فضائل و مناقب بیان کرنا شروع کئے۔ جب ابن زیاد کو معلوم ہوا کہ رشید ہجری اب اطمینان سے حضرت علیؑ کی خوبیاں بیان کرکے لوگوں کو ان کی طرف جذب کرنے لگے تو اس نے حجام کو بھیجا کہ جاکر ان کی زبان کاٹ دے۔ اس طرح حضرت امیرالمومنینؑ نے جو جو فرمایا تھا بالکل ویسا ہی ہوا۔ جناب رشید ہجری کی معرفت اور ایمان علی اللہ والرسول والائمہ کی یہ حالت تھی کہ ایک مرتبہ حضرت اپنے اصحاب کے ساتھ برنی باغ کی طرف تشریف لے گئے اور کھجور کے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر فرمایا کہ اس کو جھاڑ کر اسکی کھجوریں چنو۔ چنانچہ اس سے کھجوریں گرائی اور حضرتؑ کے پاس لائی گئیں۔ حضرتؑ نے وہ سب ان لوگوں کے سامنے رکھ دیں۔ رشید ہجری نے کہا یا حضرتؑ یہ کیسی اچھی کھجوریں ہیں۔ اس وقت حضرتؑ نے فرمایا اے رشید تم اسی درخت کی شاخ پر سولی دیئے جاؤگے۔ رشید کو اس درخت سے محبت ہوگئی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں اس وقت سے برابر اس درخت کے پاس آیا کرتا اور صبح و شام اس کو سینچا رہتا۔ اس کے کچھ دنوں بعد حضرت امیرالمومنین کا انتقال ہوگیا اس کے بعد میں ایک روز اس درخت کے پاس پہونچا تو دیکھا کہ اسکی شاخیں کاٹ دی گئی ہیں تب میں نے کہا اب میرے انتقال کا وقت قریب ہوگیا پھر ایک روز میں آیا تو ابن زیاد کا پیادہ میرے پاس پہونچا اور کہا امیر تم کو بلاتے ہیں فوراً چلو میں وہاں گیا جب قصر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس درخت کی وہ لکڑی لٹک رہی ہے۔ پھر دوسرے دن بھی میں آیا تو دیکھا کہ اس کا دوسرا نصف حصہ کنوئیں کا زرنوق[1] بنا دیا گیا ہے جس پر لوگ پانی کھینچے تھے۔ یہ دیکھکر میں نے کہا میرے آقا اور مولا کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ اس کے بعد پھر وہی پیادہ میرے پاس آگیا اور کہا چلو امیر تم کو بلا رہے ہیں میں گیا اور جب قصر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ لکڑی لٹک رہی ہے اور اس میں وہ زرنوق بھی لگا ہوا ہے میں اس کے پاس گیا اور زرنوق کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگاکر کہا کہ میں تیرے ہی لئے غذا پاتا ہوں اور تو میرے ہی لئے پیدا ہوئی ہے۔ پھر میں ابن زیاد کے پاس پہونچایا گیا۔ تو اس نے کہا اپنے امام (حضرت علیؑ) کی جھوٹی خبریں مجھ سے بیان کرو۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہ میں جھوٹا ہوں نہ میرے آقا و مولا ایسے تھے۔ حضرتؑ نے مجھے خبر دی تھی کہ تو میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ دے گا۔ ابن زیاد نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں انکی بات جھوٹی کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے لوگوں کو حکم دیا اور میرے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ لوگوں نے جناب رشید ہجری کو وہاں سے باہر کر دیا۔ جب انکی بیٹی اور دوسرے اعزہ ان کو اٹھاکر مکان لے گئے تو وہ لوگوں سے عجیب و غریب باتیں بیان کرنے لگے (جو حضرت امیرالمومنین سے سنی تھیں) وہ ان سب سے یہ بھی کہتے تھے کہ اے لوگو جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے جلد پوچھ لو کہ ابھی یہ لوگ مجھ پر ایک اور ظلم کرینگے اس وقت تم کو مجھ سے کچھ پوچھنے کا موقع نہیں ملیگا۔ یہ حالات دیکھ کر ایک شخص ابن زیاد کے پاس گیا اور کہا اے امیر آپ نے کیا کیا؟ رشید ہجری کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور زبان چھوڑ دی! اسی زبان سے وہ لوگوں سے عجیب و غریب باتیں بیان کرتے اور حضرت علیؑ کی طرف لوگوں کے دلوں کو کھینچ رہے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا اچھا انھیں میرے پاس واپس لاؤ جب آئے تو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور زبان سب کاٹ دی جائیں۔ چنانچہ سب بدن کاٹ دیئے گئے اور پھر وہ سولی دے دیئے گئے (رجال کشی ص ۔۔) اس طرح حضرت امیرالمومنینؑ کی پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ہوئی۔

[1] زرنوق ایک آلہ پانی نکالنے کا کنوئیں پر دونوں جانب دو لکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں اور ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگاکر اس پر چرخ لگاتے ہیں وہ گھوما جاتا ہے تو کنوئیں سے پانی نکلتا ہے۔ (انوار اللغۃ پ ۱۱ صفحہ)

رسول خداؐ کی نصیحت اور رحم و کرم

آپ نے بصرہ کے حاکم کے پاس جو دمشق کے قریب واقع ہے ایک قاصد بھیجا مگر اس قاصد کو عرب کے ایک عیسائی امیر نے جس کا نام شرجیل تھا قتل کر ڈالا۔ یہ ہرقلس بادشاہ روم و یونان کا باجگذار تھا۔ اگرچہ اس قتل سے قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بے ادبی خیال کی گئی۔ آنحضرت صلعم نے فوراً تین ہزار آدمی تیار کئے اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ میں نہایت دلیری کرنا اور انکے سامنے آسمانی اور زمینی جنت کے آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سے بیان فرمائے اور ان لوگوں کے مدارج بیان کئے جو فی سبیل اللہ غازی و شہید ہوں آپ نے انہیں حکم دیا۔

الف ۔ کہ تم مال عوام الناس نہ لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کے مال کو غنیمت کرنا۔

ب ۔ جس وقت تم میری بے ادبی کے عوض لینے میں مصروف ہو تو خانہ نشین لوگوں کو ایذا رسانی نہ کرنا۔

ج ۔ عورتوں کو اور بچوں کو اور بوڑھوں کو بچانا۔

د ۔ ان لوگوں کے گھروں کو نہ ڈھانا جو تم سے بہ مقابلہ نہ پیش آئیں۔

ہ ۔ اور کسی کے وسائل معاش کی بربادی نہ کرنا۔ ان کے میوہ دار درختوں کا لحاظ رکھنا۔ اور کھجور کے درختوں کا پاس کرنا یہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کے سبب سے بہت کارآمد ہیں (تائید الحجہ والقرآن صفحہ ۔)

تاریخ اسلام

۱۳۶۷ھ

قسط یازدہم بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۳۴ مورخہ ۱۲ جمادی الاول صفحہ ۱۱

حضرت سلیمان - ۱۹۲۱ سال بعد طوفان کے مبعوث ہوئے۔

بلقیس - ملکہ شہر سبا کی دختر شراحیل بنت بابا ونسل یعرب بن قحطان سے تھی جو نہایت حسین باحشمت اور تخت مکلل بجواہرات وطلائی اس کے رکھتی تھی جسکا عرض وطول ۸۰ گز کا تھا اس کے ۱۲ سرہنگ تھے۔ ہر ہنگ کے تابع ایک ہزار سپاہی تھے نامہ سلیمان بذریعہ ہدہد اس کے پاس بھیجا گیا۔ آصف بن برخیا نے اسم اعظم کی برکت سے اس کو مع تخت کے ایک سکنڈ میں بلوایا۔ وہاں دو مذہب حضرت سلیمان قبول کی اور آپ نے اس سے نکاح کیا حضرت سلیمان کے ۳۰۰ منکوحہ اور ۷۰۰ سریہ (لونڈیاں) تھیں اور آپ کا ایک لڑکا مسمی رجعم تھا جو ناقص الارکان یعنی یک چشم و یک گوش و یک دست و یک پا نہیں رکھتا تھا بسبب دعائے آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان (جو اسم اعظم جانتے تھے) صحیح الارکان ہو گیا اور بسبب وفور عقل و علم صغر سنی میں حضرت سلیمان اس سے مشورہ کرتے تھے اور آپ نے بعد بناء بیت المقدس ایک مکان موضع تدمر میں اپنے واسطے بنایا اللہ تعالیٰ نے ایک زرین بساط و فرسخ طویل کہ جس کو اجنہ نے بنایا تھا آپ کو عطا کیا اس میں ایک سونے کا منبر رکھا جاتا تھا اور اس کے بائیں اور داہنی طرف ہزار ہزار کرسیاں زرین رکھی جاتی تھیں جس پر علمائے بنی اسرائیل بیٹھتے تھے۔ اور کرسیوں کے دور میں آدمی اور کرسیوں کے پیچھے جن وشیاطین وطیور بیٹھتے تھے۔ خاتم سلیمان بہت روشن تھی چنانچہ اس کی بدولت یہ سب کرشمے ہو رہے تھے۔ ہم روز تک یہ خاتم آصف وزیر سلیمان بھی پہنا تھا۔ حضرت سلیمان کا قلم کا عبری تھا۔

۲۵ - ارمیا بن خلیف عمر ۳۰۰ سال ملک یوشا کے زمانہ میں پیغمبر تھے۔ اور بیت المقدس کے خراب ہونے کی خبر دی تھی اسی وجہ سے یہودیوں نے آپ کو محبوس کیا آخر میں بخت النصر بادشاہ نے مخلصی دلائی۔ مشہور ہے کہ بخت النصر تین مرتبہ مسخ ہوا اول اسد (شیر) پھر ثور (گاؤ نر) پھر کرکس (گدھ) اور اس کے ایمان لانے میں بھی اختلاف ہے۔

۲۶ - دانیال - بخت النصر نے آپ کو مع اہل وعیال آگ میں ڈالدیا بعدہ آپ کا بے حد احترام کیا آپ کا قلم ارمنی تھا۔

۲۷ - عزیز عرم بن شرخیا عمر ۱۰۰ سال - کھانا پکا کر بغیر کھائے مرگئے سو برس تک مردہ رہے اس کے بعد زندہ ہوئے اور کھانا ویسا ہی تیار تھا جنت میں سوائے آپ کے گدھے اور اصحاب کہف کے کتے کے کوئی گدھا اور کتا نہ ہوگا۔

۲۸ - زکریا بن برخیا عمر ۱۰۰ سال جن کو ظالم بادشاہ نے قتل کیا۔

۲۹ - یحییٰ بن زکریا ۳۱۰۰ سال بعد طوفان نوح پیدا ہوئے اور ۴۰ سال کی عمر میں ۵۵۹۰ بعد ہبوط آدم بادشاہ ظالم کے حکم سے شہید کیئے گئے۔ اس کے بعد ملک خرتوس نے مملکت شام پر لشکر کشی کی اور ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بہ قصاص خون زکریا ستر ہزار بنی اسرائیل کو قتل کیا۔

۳۰ - عیسیٰ - ۲۲ رمضان ۳۱۰۰ سال بعد طوفان نوح بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے ناصر الخلیل میں پیدا ہوئے آپ کا قلم رومی تھا یہودیوں نے آپ کو سولی پر چڑھایا لیکن خداوند عالم نے آپ کو جو تھے آسمان پر بلا لیا اور بادشاہ کے وزیر بقدرت الٰہی سولی پر چڑھا۔ آپ پر ۶۲۰ سال بعد نزول زبور کے انجیل نازل ہوئی جالینوس حکیم حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ حضرت عیسیٰ بعہد قیصر اغسطس رومی پیدا ہوئے اور ۳۰ سال کے سن میں حضرت پر وحی نازل ہوئی اس وقت شام اور اس کے نواح میں ملک روم کا بادشاہ قسطنطین تھا قریہ ناصرہ کے باشندے بسبب قیام حضرت عیسیٰ نصاریٰ سے موسوم ہوئے بعہد طانیوس قیصر روم کے جب یہود حضرت عیسیٰ کے قتل کے لیئے جمع ہوئے تب ان کی شبیہ کو چھوڑ کر خداوند عالم نے بذریعہ جبرئیل آپ کو آسمان پر بلالیا۔ حضرت مریم بعد رفع حضرت عیسیٰ چھ سال تک زندہ رہیں۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کے نام یہ ہیں (۱) شمعون الصفا (۲) اندراوس (۳) یعقوب بن زبدی (۴) یحییٰ (۵) فیلبس (۶) برتولماوس (۷) لوقا (۸) متی (۹) یعقوب بن حلفا (۱۰) شمعون الصفا (۱۱) یہود۔

۲۲ رمضان کو حضرت عیسیٰ کے لیئے آسمان سے مائدہ نازل ہوا۔ سب سے پہلا شخص جو حمل مریم سے واقف ہو کر مطیع ہوا وہ یوسف نجار حضرت مریم کے خالہ کا لڑکا تھا حضرت مریم کا وضع حمل قریہ بیت اللحم میں ہوا اور حضرت مریم مع بیٹے و یوسف نجار کے دمشق جاکر سکونت اختیار کی انجیل نازل ہونے کے بعد وہ لوگ جو کپڑے دھوتے تھے حضرت پر ایمان لائے اس وجہ سے موسوم بہ حواریان ہوئے حضرت مریم کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی اور آپ کے ماں کا نام حنہ تھا مریم کے معنی عابدہ کے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا مائدہ روٹی اور مچھلی کا تھا لیکن اس قدر زیادہ تھا کہ ایکہزار آدمیوں نے کھایا اور پھر مائدہ ویسا ہی باقی رہا۔

۳۱ - محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ بن عبداللہ عمر ۶۳ سال آپ خاتم النبین ہیں ۶۷۵۰ بعد ہبوط آدم کے مکہ معظمہ میں ناف بریدہ و مختون پیدا ہوئے تاریخ ولادت روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول بروایت شیعہ یکشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۲۰ ماہ نیسان رومی ۸۸۲ سال بعد اسکندر ذوالقرنین اور ۴۲ سال بعد نوشیروان بادشاہ عادل اور ۱۰۳۱۶ بعد بخت النصر اور ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے آپ پر قرآن شریف ۶۰۰ سال نزول انجیل کے بعد نازل ہوا اور آپ ۴۰ سال کے سن میں نبی ہوئے آپ کے پیدا ہونے کے بعد ۱۴ کنگرہ ایوان کسریٰ کے گر گئے اور آتش کدہ ایران جو ایکہزار برس سے جلتی تھی بجھ گئی اور بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہو گیا نبوت سے ۱۲ سال گذرنے کے بعد مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرماکر مشرف بہ معراج ہوئے سنہ ۱ھ میں اذان کا حکم ہوا سنہ ۲ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اور جناب فاطمہ کا عقد ہوا ۱۲ ربیع الاول ۴۱ سال کی عمر میں آپ پر نزول وحی کی ابتداء ہوئی اور ہبوط آدم علیہ السلام سے ہجرت تک ۶۲۱۶ سال گذرے تھے سنہ ۱۱ھ میں آپ رونق افروز فردوس بریں ہوئے۔ آپ کا قلم عربی تھا۔ امت حضرت محمد سابقہ امم سے افضل ترین امت ہیں۔ اولین امت سریان ہے چنانچہ آدم اور ان کی اولاد کی زبان سریانی تھی۔ دوسری امت قبط ہے یہ لوگ اولاد حام بن نوح عرم کے ہیں۔ تیسری امت فارس۔ چوتھی امت یہود۔ پانچویں امت نصاریٰ چھٹی امت عاد

برطانیہ کے موجودہ اخبار - جنگ سے قبل لندن میں

تیرہ اخبار (روزانہ) صبح کو شایع ہوتے تھے اور اب ان کی تعداد بارہ ہے شام کے اخبار صرف تین ہیں ٹائمس، ڈیلی ورکر کے علاوہ لندن کے ان اخباروں کا ایک اڈیشن منچسٹر سے بھی شایع ہوتا ہے۔ جنگ سے قبل نو ہفتہ وار اخبار (ہر اتوار) کو شایع ہوتے تھے اور یہی تعداد اب بھی ہے۔ صبح کے اخباروں کی مجموعی اشاعت یہ ہے۔

صبح کے اخبار:- ۱۵۵۷۴۹۷۸ شام کے اخبار:- ۳۴۹۰۶۰۶
ہفتہ وار:- ۲۲۳۴۴۷۷ - گویا کل ملاکر تقریباً دو کروڑ ستر لاکھ

بیرون لندن کے صوبہ جاتی اخباروں کی مجموعی اشاعت یہ ہے۔ صبح کے اخبار ۳۴ لاکھ شام کے اخبار ۶۰ لاکھ ۵۰ ہزار - اس طرح برطانیہ کے تمام اخباروں کی اشاعت کا اندازہ پانچ کروڑ ۶۰ لاکھ ہوتا ہے - ڈیلی ٹیلی گراف کی اشاعت ۱۹۳۵ء میں ۸۴۰۰۰۰ تھی ۱۹۳۹ء میں ۲ لاکھ ہو گئی۔ جنگ کے دوران میں ساڑھے سات لاکھ ہو گئی اور اب دس لاکھ ۱۵ ہزار ہو گیا ہے سنڈے ٹائمس کی اشاعت اسوقت ۵۵۶۷۰۳ اور آبزرور کی ۳۶۱۳۶۷ ہے۔

دنیا ۔ ایک ہفتہ

ممالکِ غیر

برلن :- امریکی فوجی گورنر نے روسی ارباب مقتدر سے باقاعدہ طور پر احتجاج کیا ہے کہ روسیوں نے امریکی کارندوں کو نئے اجازت نامجات دینے سے انکار کردیا ہے جو برلن سے مغربی منطقہ کو ملانے والے ٹیلیفون کے تاروں پر کام کرتے ہیں توقع کیجاتی ہے کہ برطانوی چیف آف اسٹاف بھی باضابطہ احتجاجی یادداشت روانہ کررہے ہیں۔ اس اثناء میں روسیوں نے برلن اور مغربی منطقوں کے مابین مواصلات پر نئی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کردیا ہے روسیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ برلن سے ہیمبرگ جانیوالی سڑک پر جہاں سے روسی منطقہ شروع ہوتا ہے اس مقام سے تمام آٹوموبائیل اسٹیشن بند کردئے جائیں۔ البتہ روسیوں نے پیش کش کیا ہے کہ اس مقام پر وہ اپنے اسٹیشن قائم کریں گے جہاں موٹروں کی مرمت کی جائیگی مرمت پر جو خرچ آئیگا وہ نقد وصول کیاجائیگا

ویانا :- دنیا کے راستہ پر (۱۹۳) میل طویل جو برطانوی علاقہ ہے اس پر دو موٹروں میں برطانوی سپاہی سفر کررہے تھے روسیوں نے ان موٹروں کو روک لیا۔ برطانوی ارباب مقتدر اس معاملہ میں روسی ہائی کمشنر سے رجوع کررہے ہیں۔

ماسکو :- روس کے ایک سرکاری اخبار "ازوستیا" نے امریکی فوجی طیاروں پر یہ الزام لگایا ہے کہ مشرق بعید کے سمندروں میں امریکی طیارے روسی تجارتی جہازوں کی آزادی کے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کررہے ہیں اور روسی جہازوں کی آمد و رفت پر کڑی نگرانی بھی کی جایاکرتی ہے۔

رنگون :- رنگون کی جو اطلاعات وصول ہورہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ برما کے طول و عرض میں کمیونسٹ تحریک زور پکڑتی جارہی ہے۔ چنانچہ ایک اطلاع میں یہ بتایا گیا ہے کہ اراواڈی کے ڈلٹا کے رقبہ میں کمیونسٹوں نے متعدد دیہات پر قبضہ کرلیا ہے بعض مقامات پر ان کو حکومت برما کے ریلوے گارڈز پسپا کرکے پیچھے ہٹارہے ہیں تاکہ انکی سرگرمیاں مزید وسعت حاصل نہ کرسکیں۔

روم :- اطالیہ کی انتخابی مہم میں جو تازہ واقعہ رونما ہوا ہے وہ اطالیہ کے آمر مسولینی کا بھوت ہے جو اطالیہ کی اشتراکی جماعت پر ہیں۔ اسے کو مخاطب کرکے اپنے نظام حکومت کا پرچار کرنے پر مجبور کررہا ہے۔ اطالوی عوام اس بھوت سے بہت متاثر ہورہے ہیں۔

بلادِ اسلامیہ

بیت المقدس :- یہودی ذرائع سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے ظاہر ہوا ہے کہ تل ابیب میں ایک برطانوی سپاہی کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ یہ سپاہی ایک رسٹورانٹ میں بیٹھا ہوا تھا جس پر ایک یہودی نے گولی چلادی۔ اس واقعہ کے بعد ہی برطانوی فوجوں نے ایک یہودی طیارہ گرد طیارے کو مار گرایا۔ یہ طیارہ برطانوی فوجوں پر حملہ ہونا چاہتا تھا مگر برطانوی آتشباری کا نشانہ بن کر تباہ ہوگیا۔

طہران :- حکومت ایران نے اپنی پارلیمان کے روبرو یہ تجویز پیش کی کہ سابق وزیر اعظم قوام السلطنۃ پر اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے کہ انھوں نے وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ پارلیمان نے یہ تجویز ایک خصوصی مجلس تحقیقات کے حوالہ کردی ہے۔ مقامی اخبارات میں یہ اطلاعیں بھی شایع ہوئی ہیں کہ قوام السلطنۃ پندرہ دن کے اندر یورپ کے سفر سے واپس آنیوالے ہیں کیونکہ وزیر موصوف گذشتہ فروری میں اپنے معالجہ کے لئے سوئزرلینڈ اور فرانس گئے تھے۔

استنبول :- نئے روسی سفیر موسیو الگزینڈر جو حال ہی میں انقرہ پہونچ چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ترکی وزیر خارجہ نجم الدین صادق سے ملنے کے بعد اپنے عہدہ کے وثائق صدر جمہوریہ ترکیہ انونو کی خدمت میں پیش کریں گے۔

بیت المقدس :- جنرل سرایلن کننگھم ہائی کمشنر فلسطین نے آٹھ دن قبل التوائے جنگ کی جو اپیل کی تھی اس کو یہودی ایجنسی کی عاملہ نے قبول کرلیا ہے اسکی قبولیت کی اطلاع مجلس اعلیٰ عربیہ کو دیجا چکی ہے جہاں بیان کیا جاتا ہے کہ ذمہ دار عرب زعماء ہائی کمشنر موصوف کی اپیل اور یہودی قبولیت پر غور کررہے ہیں۔

بیت المقدس :- بیت المقدس کے مغرب میں پانچ میل کے فاصلہ پر عربوں نے ناکہ بندی زیادہ سخت کردی ہے۔ بیت المقدس کو دوسرے شہروں کو جانیوالی سڑکوں پر بھی عرب فوجیں جمع ہوئی ہیں۔

پاکستان

کراچی :- حیدرآبادی ایجنٹ جنرل برائے پاکستان مسٹر مشتاق احمد خاں نے کل گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کی اور اپنے عہدہ سے متعلق ضروری کاغذات اور وثائق کو پیش کیا۔ موصوف قائد اعظم سے نصف گھنٹہ تک مصروف گفتگو رہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس گفتگو کا تعلق بالکلیہ غیر سیاسی نوعیت سے رہا۔ ایجنٹ جنرل حیدرآباد کو دیگر سفراء کی طرح رہائش کے انتظامات کرنے میں بڑی دشواری لاحق ہورہی ہے۔ پاکستان میں مکانات کی قلت ہے۔ چنانچہ اس کے پیش نظر وزارت خارجہ نے ان بیرونی نمائندوں کی رہائش کا انتظام "پیالیس ہوٹل" میں کردیا ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ حیدرآبادی ایجنٹ جنرل عنقریب کوئی اچھی عمارت اپنے دفتر کے لئے خریدنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

پشاور :- اسلامیہ کالج پشاور میں طلبا کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا کہ پاکستان کو صرف اسلامی ممالک میں ایک اہم ملک بنادینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کو ساری دنیا میں زبردست اہمیت والا ملک بنانا ہے۔ اس لئے آپ نے طلباء سے اپیل کی وہ اپنی نظر میں وسعت پیدا کریں اور دلوں میں تعمیری مسائل کو حل کرنے کا ایک ایسا جذبہ پیدا کریں جس کی بدولت پاکستان ایک زبردست مملکت بن جائے۔

ڈھاکہ :- چودھری خلیق الزماں نے جو پاکستان میں مسلم لیگ کی تنظیم جدید کے داعی اور ذمہ دار ہیں اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کی جدید تنظیم میں پوری پوری مدد کریں انھوں نے گذشتہ ہفتہ ایک جلسہ عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک مسلم لیگ کی تنظیم مضبوط نہ ہوجائے اس وقت تک پاکستان کے مسلمانوں کی بہتری کے لئے کوئی معاشی یا اقتصادی تبدیلی نہوسکے گی۔

کراچی :- پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس محاصل درآمد و برآمد کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی ہے اس میں پاکستانی نیابت معتمد صنعت و حرفت مسٹر فاروقی اور نائب معتمد مسٹر حسینی کررہے ہیں۔

ہندوستان

کلکتہ :- پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے حکم کی خلاف ورزی میں مرکزی حکومت کے ملازمین نے جو ہڑتال شروع کی تھی وہ ختم ہوچکی ہے مگر مسٹر کاشی ناتھ صدر بنگال صوبائی ٹریڈ یونین کانگریس نے پنڈت نہرو کو مطلع کیا ہے کہ بعض ہڑتالی ابھی تک بھوک ہڑتال سے باز نہیں آئے ہیں جسکی وجہ سے ان کی حالت تشویشناک ہوگئی ہے۔

مدراس :- مجلس بلدیہ مدراس کے نمائندوں نے اپنے ایک جلسہ عام میں ایک قرارداد منظور کی ہے کہ چونکہ مزدوروں کے مطالبات کی قبولیت کا ابھی تک کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے اس لئے وہ بھی مزدوروں کی تائید کے طور پر ہڑتال شروع کردیں گے۔ اس قرارداد میں شہریوں سے معافی بھی طلب کی گئی ہے کہ ان کی بعض ضروریات اس ہڑتال سے ضرور متعلق ہوں گی لیکن یہ لوگ یہ بتلاتے ہیں کہ حق و انصاف کی خاطر اور بلدی مزدوروں کے جائز مطالبات کی تائید میں ایسا لائحہ عمل اور پروگرام مرتب کرنا لازمی تھا۔ البتہ شہر کی آبرسانی کا انتظام بحال رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

جموں :- بلدیہ جموں کی حدود میں ذاتی آتشیں اسلحہ رکھنے کی ممانعت کردیگئی ہے۔ جموں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عوام کو حکم دیا ہے کہ وہ (۲۴) گھنٹوں کے اندر اپنے سارے آتشیں اسلحہ جات مقامی پولیس کے حوالہ کردیں۔ اس حکم کا اطلاق صرف گزیٹیڈ عہدہ داروں اور ہوم گارڈز پر نہیں ہوگا۔

سری نگر :- ریاست جموں و کشمیر کے عارضی صدر شیخ عبداللہ نے شہریوں کے ایک اجتماع کو جو کہ ان کے بڑے بھائی شیخ محمد اقبال کی وفات پر تعزیت کے لئے آئے تھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام ذات پات اور رنگ و نسل کے کسی امتیاز کے بغیر بلاخوف و خطر اپنی زندگی گذاریں مختلف فرقوں کے اراکین کے مابین کوئی امتیاز نہ ہونا چاہیئے اور ترقی کے مواقع سب کیلئے مساویانہ طور پر کھلے رہنے چاہئیں۔ آخر میں مسٹر عبداللہ نے اپنے بڑے بھائی کی موت کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ان کے بڑے بھائی نے ان کو اپنے بچے کی طرح پرورش کیا تھا۔ اس لئے وہ اپنے بھائی کی یاد کو اپنے دل سے کبھی فراموش نہ کرسکیں گے۔

دکن

دکن کا ایک ہفتہ

بھونگیر کے قصبہ میں کمیونسٹوں کی آتشباری

حیدرآباد ۶ ر اپریل ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تعلقہ بھونگیر کے ایک قصبہ ... میں پولس کی پارٹی پر کمیونسٹوں نے آتشباری کی لیکن پولس نے انھیں بھاگنے پر مجبور کردیا وہ اپنے ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے ۔

محکمہ تعلیمات کی ایک بڑی مہم کا آغاز

حیدرآباد ۶ ر اپریل محکمہ تعلیمات نے طے کیا ہے ناخواندگی کی ایک وسیع مہم آغاز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک میں ایک آدمی بھی ناخواندہ نہ رہنے پائے یہاں تک کہ چپراسی بھی اس نعمت علم سے مستفید ہوں یہ نصاب چار ماہ میں مکمل ہوگا اور ہر محکمہ میں ان کی تعلیم کا فرصت کے اوقات میں انتظام کیا گیا ہے اس مدت میں ہر جاہل کو کافی خواندہ بنا دیا جائیگا ۔ اب پہلا مدرسہ دارالطبع سرکار عالی میں قائم کیا جائیگا ۔

تعلقہ سدی پیٹھ کی ہندو رعایا کا ہدیہ جلالت الملک اور گورنر جنرل ہند کی خدمت میں

حیدرآباد ۶ ر اپریل موضع ملک تعلقہ سدی پیٹھ کے ہندو باشندوں نے جلالت الملک حضرت اقدس و اعلیٰ کی خدمت میں ایک معروضہ ادب پیش کرنے کی عزت حاصل کی ہے ۔ اس میں کمیونسٹ اور شر انگیز غنڈہ جماعتوں کے ظلم و ستم سے عاید شدہ جانی و مالی نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے تنظیم رضاکاران اتحاد المسلمین کی ستائش کی گئی ہے جن کی شب بیداری چوکسی کی وجہ سے یہ موضع ابتک محفوظ ہے اس معروضہ ادب میں بتایا گیا ہے کہ رضاکاروں نے دو تین ماہ تک محض ہمدردی کی خاطر کسی شب بیداری کی جس کے بعد ہم بھی اس انتظام میں شریک ہوگئے ہیں لیکن چونکہ شر انگیزیاں اب بھی جاری ہیں اس لئے رضاکاران کو معاوضہ دینے اور ان کی تنظیم میں اضافہ کرنے کی درخواست کیگئی ہے ۔ اس معروضہ کی نقلیں ہندوستان کے گورنر جنرل وزیر اعظم اور صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین کی خدمت میں بھی روانہ کی گئی ہیں ۔

حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل

حیدرآباد ۷ ر اپریل حکومت سرکار عالی نے حیدرآباد کی جانب سے مختلف بیرونی ممالک میں مقرر کئے جانے والے ایجنٹ جنرلوں کی تنخواہوں کا تعین کرلیا ہے ۔ اس فیصلہ کے بموجب ایجنٹ جنرل کی تنخواہ دو ہزار سات سو پچاس روپیہ ہوگی ۔ علاوہ اگر کسی ایجنٹ جنرل کا انتخاب وزراء کے گروپ سے کیا گیا تو ایسی صورت میں انہیں کی تنخواہ ملیں گی ۔

تمام غذائی اجناس پر سے کنٹرول برخواست کردیا جائے

حیدرآباد ۷ ر اپریل ۔ مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ غذائی مجلس سے یہ سفارش کی ہے کہ چونکہ ہندوستانی یونین اور مملکت حیدرآباد میں غذائی حالت بہتر ہوگئی ہے اس لیئے تمام غذائی اجناس سے کنٹرول برخواست کردیا جائے یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ محفوظ ذخائر جمع کئے جائیں تاکہ قیمتیں ایک مناسب سطح پر قائم رہ سکیں ۔ صرف آئندہ فصل پر لیوی کا غلہ وصول کیا جائے گا اس کے بعد لیوی بھی موقوف کردی جائے گی ۔

مجاہد اعظم

حیدرآباد ۹ ر اپریل یکمہ طبقہ اور پست اقوام کی تائید کے ساتھ مسلمانان دکن کی جانب سے مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین کو دارالسلام کے عظیم الشان اجتماع میں جو آج شام منعقد ہوا ۔ "مجاہد اعظم" کا لقب پیشکش کیا گیا جس کو دارالسلام کے بے پناہ ہجوم نے زندہ باد کے سماعت شکن نعروں میں متفقہ طور پر منظور کیا ۔

روغن گیاس پر دوبارہ کنٹرول قائم کردیا گیا

حیدرآباد ۱۱ ر اپریل حکومت سرکار عالی نے مشاورتی کمیٹی اغذیہ کی سفارش پر روغن گیاس پر دوبارہ کنٹرول قائم کردیا ہے کیونکہ اس کے حصول میں دشواری پیش آرہی تھی ۔ روغن گیاس کے کارڈ رکھنے والے اصحاب حسب سابق دوکانوں سے تیل حاصل کرسکتے ہیں اگر کارڈ ضائع ہوگئے ہیں تو تحت ضابطہ درخواست دینے پر محکمہ راتب بندی سے پھر جاری کردیئے جائیں گے ۔

ورنگل کے ایک قصبہ میں کمیونسٹوں کی فتنہ انگیزی

حیدرآباد ۱۱ ر اپریل ایک اطلاع مظہر ہے کہ قصبہ مٹواکلاں میں کمیونسٹوں نے ببول کے آٹھ سو درخت کاٹ دیئے اور چوبینہ ہندوستانی علاقہ میں منتقل کیا ۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر سب انسپکٹر پولس نے اس گاؤں پر دھاوا کیا اور (۴۰) اشخاص کو گرفتار کیا ۔ کمیونسٹوں نے پولس کا مقابلہ کیا ۔ فریقین کی آتشباری میں چند کمیونسٹ زخمی ہوئے ۔

مجلس بلدیہ کی رکنیت پر بلا مقابلہ انتخاب

حیدرآباد ۱۲ ر اپریل حسب ذیل اصحاب کا انتخاب رکنیت مجلس مقننہ ممالک محروسہ سرکار عالی پر بلا مقابلہ عمل میں آیا ہے ۔ مفاد کی صراحت درج ذیل ہے ۔ (۱) مسٹر ایم لچھمیا مفاد تجارت (۲) مسٹر مادھو راؤ مفاد زراعت ۔

اعلیحضرت بندگانعالی کا گرانقدر عطیہ

آندھرا دیس کی مشہور معروف ہستی ویریسالنگم کے صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر ان کے ادبیات کی دوبارہ اشاعت ... ان کے نام سے جو ہائی اسکول بمقام راجمندری قائم ہے اس کی توسیع و ترقی کے لئے حکومت حیدرآباد سے امداد کی اپیل کی گئی تھی جس کو اعلیحضرت بندگانعالی نے بمراحم خسروانہ شرف منظوری عطا فرماتے ہوئے کونسل کی سفارش کے بموجب مبلغ (۲۵) ہزار روپیہ سکہ کلدار کا گرانقدر عطیہ سرفراز فرمایا ہے تاکہ ویریسالنگم کی یادگار میں جو مدرسہ طبقہ نسواں و ہریجن جماعت کے لئے قائم ہو رہا ہے اس کے لیئے یہ رقم صرف کی جاسکے مدرسہ کی عمارت میں آئندہ جو توسیع ہوگی اس کو حیدرآباد کے نام سے موسوم کیا جائیگا ۔

حیدرآباد آنے والے عرب کی بمبئی میں روک تھام

حیدرآباد ۱۲ ر اپریل سمجھا جاتا ہے کہ عرب کی ایک جماعت جو بذریعہ طیارہ حیدرآباد آنا چاہتی تھی ایک اطلاع کے مطابق بمبئی کی حکومت نے کل اس کو روک دیا اس خصوص میں آج نواب سیف نواز جنگ بہادر بمبئی روانہ ہوئے ۔

مرقع اقبال کی نمائش مجاہد اعظم کے ہاتھوں ہفتہ اقبال کا افتتاح

حیدرآباد ۱۴ ر اپریل مجاہد اعظم ہفتہ اقبال کی اولین تقریبات کا افتتاح کوٹھی بیرباب گیری میں ۱۷ ر اپریل کو شام میں فرمائیں گے اس جلسہ کی صدارت نواب حسن یار جنگ بہادر کریں گے ۔ یہ ہفتہ مرکزی بزم اقبال کے زیر اہتمام منایا جا رہا ہے اسی سلسلہ میں خان بہادر عبدالرحمٰن چغتائی کی ان تصاویر کی بھی نمائش کی جارہی ہے جس کے ذریعہ شاعر مشرق کے متعدد اشعار کو مصور کیا گیا ہے نمائش کے افتتاحی مراسم راجہ بہادر پنگل وینکٹ راما ریڈی نائب صدر اعظم انجام دیں گے ہفتہ اقبال کے سلسلہ میں تین جلسوں کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے جس کی صدارت علی الترتیب صدر المہام حکومت مقامی مولوی محمد یامین زبیری صاحب اور ڈاکٹر یوسف حسین خان صاحب معتمد صدر المہام تعلیمات مسٹر بی ایس وینکٹ راؤ کریں گے ان موقعوں پر مقالات کے ذریعہ شاعر مشرق کے نقطۂ نظر تصورات اور تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

آتش زنی

حیدرآباد ۱۳ ر اپریل ۲ ر دن کے ۱½ بجے ریلوے گڈس شیڈ سکندرآباد میں آگ لگ گئی حیدرآباد سے آتش فیرو انجن طلب کیے گئے جنھوں نے آگ پر قابو پالیا ۔ نقصان کا اندازہ تین ہزار کیا جاتا ہے اگر بروقت آگ پر قابو حاصل نہ کیا جاتا تو (۲۰) ہزار سے زاید نقصان کا اندیشہ تھا ۔

منشی و منشی فاضل کے امتحانات ۔

حیدرآباد ۱۴ ر اپریل مجلس انتظامی جامعہ نظامیہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ منشی اور منشی فاضل کے امتحانات محکمہ تعلیمات سے متعلق ہوگئے ہیں ۔ امیدوار طلباء ضروری استفسارات محکمہ مذکور سے حاصل کرسکتے ہیں ۔

انتخاب صدارت شیعہ لیگ

۷ جمادی الاخری ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۰ ر خورداد ۱۳۵۶ف روز شنبہ دن کے دس بجے نواب فخر نواز جنگ بہادر کی ڈیوڑھی میں شیعہ لیگ کے ارکان مشاورت نے بلا اختلاف حکیم مولوی سید محمد نقی صاحب بی ۔ اے کو سال حال کے لیئے شیعہ لیگ کا صدر منتخب کیا ہے ۔ کل عاملہ کا اعلان ہوگا ۔ تعلیمی اور معاشی ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آئے گی ۔ صدر منتخب نے عام ارکان سے اشتراک عمل کی اپیل کی ہے ۔

انتقال ۔ ۳ ر جمادی الاخرے کو نواب حیدر علیخاں (کرار جنگ) نے انتقال فرمایا مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور قدیم نیک [illegible]

مجلس ایصال ثواب ۔ ۱۴ ر جمادی الثانی ۹ بجے صبح عباد خانہ میں مجلس فاتحہ دختر سید الطاف حسین زیدی مقصود ہے مولانا اجلال صاحب بیان فرمائینگے ۔

نادرات ۲

(موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن)

فقہ و اصول فقہ شیعہ

مشارق الشموس فی شرح الدروس ۴۰
قوامع الفصول ۳۰
ہدایۃ المسترشدین ۲۵
مختلف الشیعہ ۵۰
تذکرۃ الفقہا ۸۰
تبصرہ علامہ ۴
ایضاً ۶
معتبر محقق ۱۰
نخبہ ملا محسن فیض ۶
حدائق الناظرہ مع تتمات ۶ جلد ۲۵۰
مختصر نافع ۸
جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام کامل ۹ جلد ۱۸۰
ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
ایضاً صید و ذبائح ۳۰
ایضاً تجارت ۳۰
شرائع الاسلام ۳۰
طہارت شیخ مرتضیٰ ۳۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
فقہ الرضا ۴۰
حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

مختصر زینۃ العباد ۱
جامع عباسی بحواشی آقائی صدر ۶
حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
رسالہ جبر و تفویض ۲
رسالہ حدود ۲
روضۃ الاحکام ۱
منتخب الرسائل ۲
مجمع المسائل ۴
ذخیرۃ العباد آقائی نائینی ۲
معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
جامع الرضوی ترجمہ شرائع الاسلام ۸
مناسک حج ۲ - ۸
مفید الاذہان ۲ -
مشکوٰۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

مفتاح الشفا فی اقامۃ الصلوٰۃ والجماعت ۲

لآلی النفاد ترجمہ ذخیرۃ العباد
سرکار اصفہانی ۲ - ۸
مختار المسائل ترجمہ منتخب الرسائل ۲
زین العابدین ۱ - ۸
پایہ دین ۵
قواعد المواریث ۲
زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
ترجمہ جامع عباسی ۵
سبیل الاحکام ۱
مخزن طہارت ۱
مفاتیح الجنان ۳
حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

من لا یحضرہ الفقیہ ۸۰
استبصار ۵۰
تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
تذکرۃ الخواص الامۃ ۱۵۰
معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
ایضاً طبع نولکشور ۱۵
مواہب السنیہ شرح درۃ الغرویہ جلدین ۴۰
مفتاح الانس ۳۰
مقابس الانوار و نفائس الاسرار ۳۰
صافی شرح اصول کافی ۱۰
الفین علامہ ۱۲
ارشاد المومنین ۶
جامع الاسرار ۶
سواء السبیل فی شرح زاد قلیل ۴
منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
شعلۃ الجوالہ ۲
کتاب الخصال ۲۰
درۃ النجفیہ ۲۵
فصل الخطاب کریم خان ۸۰
منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ حصے ۲۰۰

شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
شرح نہج البلاغہ ابو الحدید طبع ایران ۸۰
دمعۃ الساکبہ ۸۰
معالم الزلفیٰ ۸۰
غایۃ المرام ۱۰۰
نفس الرحمان فی فضائل حضرت سلمان رض ۸۰
مجالس الموحدین ۸۰
مدینۃ المعاجز ۸۰
دار السلام ۸۰
علم الیقین ملا محسن فیض ۷۵
مصباح الانس ۱۵
وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
سر العالمین امام غزالی ۵
نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
" طبع بیروت ۲۵
" طبع ایران ۲۰
احتجاج طبرسی ۲۵
وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
مستدرک الوسائل ۱۵۰
کشف الغمہ ۳۵
اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
بوار الغالبین ۲
اثبات الوصیہ ۱۵
غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
فوائد المدنیہ ۸
کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
مجمع النورین ملتقی البحرین ۲۰
خزائن نراقی ۳۵
مختلف الحدیث ۱۰

جامع الاخبار ۸
امالی صدوق ۲۰
انیس الخاطر و جلیس المسافر یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۵۰
زہر الربیع ۲۰
عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
ینابیع المودۃ ۴۰
درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن قائل المرتضیٰ ۳۵
ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
مقامع الفضل ۴۰
کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
ایضاً طبع بمبئی ۲۵
حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
طبع ہند ۵
ابواب الجنان جلد اول ۱۰
" جلد دوم ۶
" جلد سوم ۶
عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
مطارح الانظار ۱۵
بحر ہدایت ۴
تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
کفایۃ الموحدین ۴۰
حدیقہ سلطانی ۱۵
مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
حدیقۃ الشیعہ ۲۵
شرح اربعین ۴۰
شرح و ترجمہ نہج البلاغہ ملا فتح اللہ ۴۵
حلیۃ الصالحین ۶
اجابۃ المضطرین ۸
درج اللآلی ترجمہ منظومہ ۳
ہزار کلمات حضرت امیر مع ترجمہ منظوم ۱۵
منہج الیقین شرح وصایا حضرت امام جعفر صادق ۱۵

توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
ترجمہ حدیث اعرابی ۲
مجالس ظلامیہ ۸
انیس الوحید و مونس الفرید ۸
واردات غیبی ۵
تنبیہ الغافلین ۲
مجمع المعارف ۱۰
ترجمہ حیات النفس ۲
تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
انوار الابصار ۴
مختار الجوامع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
مثنوی آب و نمک ۸
آیات الولایہ ۴۰
عنوان الکلام ۱۵
ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
ذخیرۃ المعاد فاضل سبزواری ۱۵
روضۃ الانوار ۱۵
شرح المناقب ۱۰
اسرار التنزیل ۱۰
مقامات العلیہ ۴
ہدایۃ الجاہلین ۵
وصیت نامہ ۲
مقامات العلیہ ۴
تذکرۃ الغافلین ۵
کتاب الابرار ۵
حقائق فیض ۱۵
کشف الفوائد علامہ ۲۰
ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
لؤلؤ مرجان ۲۰
بنیان رفیع در حال خواجہ ربیع ۲۵
عین الیقین ترجمہ جلد اول بحار الانوار ۲۵
معراج السعادت ۲۵
ذخیرۃ العباد ۲۵
زبدۃ المعارف ۷۵
مجمع المعارف ۳۵
مجمع النورین ۳۵
شرح نہج البلاغہ ملا لاہیجانی معروف بہ نواب و بر حاشیہ شرح دیوان حضرت امیر ۱۰۰

علائم الظہور ترجمہ وقایع الظہور

(ترجمہ)

مولوی میر محمود علی صاحب لایق مرحوم و ترجمہ شریعتمدار مولانا آقا سید محمد محسن صاحب قبلہ

(جو دو ہی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

(جس میں)

حضرت صاحب الزمان علیہ السّلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب ہیں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ ۔

مقدمہ ۔ امام کے پہچاننے میں از جناب ثقۃ الاسلام آقا سید محمد محسن صاحب قبلہ ۔

پہلا باب ۔ ظہور فرج کی دعا اور اس کے ثواب میں ۔

دوسرا باب ۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث ۔

تیسرا باب ۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار ۔

چوتھا باب ۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے ۔

پانچواں باب ۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ درباره ظہور حضرت صاحب الزمانؑ ۔

چھٹا باب ۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی مدح

ساتواں باب ۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں ۔

آٹھواں باب ۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرہویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں ۔

نواں باب ۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں ۔

دسواں باب ۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں ۔

گیارھواں باب ۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں

بارھواں باب ۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں ۔

تیرھواں باب ۔ نماز حاجت کے بیان میں ۔

چودھواں باب ۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں ۔ ترجمہ مضامین حاشیہ ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعراء در علامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کے لیے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم صفحات ۳ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ ۔ محصول ڈاک معاف مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرا ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے ۔ پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ :- کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری نمبر (۲۲)

جنتری سنہ ۱۳۶۶ھ

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے جس سے ہزارہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع و واقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے ۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ واقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں ۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سال میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں ۔

اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ ۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب اعظم باب حیدرآباد ۔ شاعر الملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ ۔ علامہ رشید ترابی ۔

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عمر ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲ ر ۔ بھیجنے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے ۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ عہ جنتری ۱۰ ر ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا ۔

ملنے کا پتہ :- کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنو

یہ ہفت روزہ جریدہ سنہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کرلی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے ۔

اس میں پُرمغز ادارتی مقالات کے علاوہ مقتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی ۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں ۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا مونوں کا حامل ہے اس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے ۔ امید ہے کہ افراد ملت جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس محترم نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے ۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی سے ۔ چندہ ممالک غیر آٹھ روپیہ سالانہ اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر

مہتمم اخبار "پیام اسلام" وکٹوریا اسٹریٹ ۔ لکھنو

رجسٹر نمبر سرکار انڈیا

جو منجانب سرکار آصفیہ

النجف

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم محمد حسین

جلد (۱) | ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۴ خورداد ۱۳۵۷ف موافق ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء یوم شنبہ | نمبر (۴)

چندہ اخبار
سالانہ ۶؍ ششماہی ۳؍۸
فی پرچہ ۲ پرانا پرچہ ۸
اجرت اشتہار
فی صفحہ ۲۵ نصف صفحہ ۱۲؍۸
ایک کالم ۶ نصف کالم ۳
فی انچ کالم ۱۲
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات
پیشگی وصول ہونی چاہیئے
تواریخ اشاعت ۱-۷-۱۴-۲۲ ماہ ہلالی

غزل

نواب حیدر یار جنگ بہادر علامہ سید علی حیدر نظم طباطبائی

سرو کی طرح اگر بر زدہ داماں ہوتا ۔ مثل غنچہ کے نہ میں سر بہ گریباں ہوتا

رشک فغفور نہ ہم رتبہ خاقاں ہوتا ۔ آدمی کچھ بھی نہ ہوتا مگر انساں ہوتا

مار ڈالا ہے زمانہ کی دورنگی نے مجھے ۔ لاش پر بھی کوئی گریاں کوئی خنداں ہوتا

ہم کہاں بیٹھ کے رستہ میں ترے پر شکیں ۔ نقش پا کوئی نوائے عمر گریزاں ہوتا

چھپ گئے گرد میں سب قافلے والے افسوس ۔ اس طرح بھی ہے نظر سے کوئی پنہاں ہوتا

مرغ بسمل ہوں نہیں میرے تڑپنے کا علاج ۔ چاہتا ہوں کہ وہی سر وہی ساماں ہوتا

حلقے تدبیر کو اک کے مسلسل رہتے ؟ ۔ کوئی ان کا نہ اگر سلسلہ جنباں ہوتا

اعتبارات یہ ہستی کی بنا ہے قائم ۔ ہم نہ ہوتے تو کہاں عالم امکاں ہوتا

ڈر تھا سوز غم ہجراں کا مجھے اے واعظ ۔ میں بھلا خوف سے دوزخ کے مسلماں ہوتا

دل کا ارمان نکلنا تو ہے مشکل اے نظم
دم نکلنا ہی کسی طرح سے آساں ہوتا

ترتیب

اداریہ

مستقبل کا دستورِ حیات

اٹھارویں صدی عیسوی کے اکثر مفکرین کے سیاسی افکار مملکت کی تنظیم کے اردگرد گھومتے تھے اور ان کے سامنے رہ رہ کر یہی سوال آتا تھا کہ راجہ کا رعایا سے اور بادشاہ کا رعیت سے کیا تعلق ہے؟ اسی مسئلہ کے حل کرنے کے دوران میں نظریۂ انفرادیت کی بحث بھی چھڑ گئی جس کی تائید میں علمائے انفرادیت اپنی چند اخلاقی معاشی اور حکیمانہ دلیلیں بڑے زور و شور سے پیش کرتے تھے۔ ان کا اخلاقی استدلال یہ تھا کہ آزاد ماحول انسان میں خود اعتمادی محنت کوشی اور خود اعانت پسندی جیسے جذبے پیدا کرتا ہے جو ترقی کے اصل محرک ہیں۔ پھر ان علماء کے سامنے جب چند معاشی مسائل رکھے گئے تو انھوں نے آزاد تجارت کو پیدائش دولت کا وسیلہ ثابت کیا اور اپنی فکری اصابت کی آخری دلیل یہ بتائی کہ دنیا دہ کارزار حیات ہے جس میں نباتات اور حیوانات جس طرح کشمکش حیات کرتے ہیں بالکل اسی طرح انسان بھی کشمکش کرتا ہے اور جو مزاحمت میں پورا پورا کامیاب ہو جاتا ہے وہی زندہ رہتا ہے اور مفتوح کیلئے فنا واجب ہے۔ اس لئے کسی مملکت کو افراد کی باہمی کشمکش میں مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مرتے ہوئے کو زندہ رکھنے اور گرتے ہوئے کو سہارا دینے کی کوشش وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اس نظریۂ انفرادیت کو حق بجانب ثابت کرنے میں انگلستان کا مشہور سیاسی مفکر آدم اسمتھ (Adam Smith) بہت پیش پیش ہے اس نے اپنی کتاب "دولت اقوام" (The Wealth of Nations) میں ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کی کہ انسان کا ذاتی مفاد ہی دراصل سماج کی نشوونما کا موجب ہے اور اسی لئے انفرادی پیکار میں کسی جماعت یا مملکت کو اپنی ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں۔ اس نظریہ کی قبولیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نظام جاگیرداری کی زنجیر غلامی سے نکلے ہوئے انسان صنعتی کارخانہ داروں کی "بے زمین جاگیر" کے کولہو میں جُت گئے اور صنعتی سرمایہ داروں کا مخصوص و مختصر طبقہ ترقی کر گیا لیکن ذیلی طبقات جن میں متوسط طبقہ بھی شامل تھا دن بدن مفلوک الحال ہوتے چلے گئے اور اسطرح معاشی توازن کی آخری سانس اکھڑ گئی۔ چنانچہ انیسویں صدی میں جب نظریۂ انفرادیت کی خام کاریاں آجاگر ہو گئیں تو سارے مفکرین نے محسوس کیا کہ جس طرح نظام جاگیرداری میں محنت کش طبقہ کو زمین دار، مہاجن اور ساہوکار کے سود اور منافع کے چکر سے چھٹکارا ملا تھا اسی طرح مزدور کو بھی کارخانہ داروں کے چنگل سے نجات ملے تو تب کہیں معاشی توازن کا امکان پیدا ہو سکے گا اور جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے ہاتھ سے سیاسی برتری کی لگام چھوٹ سکے گی۔

ان حالات میں مفکرین اس امر پر متفق ہوتے گئے کہ حکومت کا دائرۂ عمل محدود کرنے کی بجائے وسیع کرکے زرگر طبقہ کو قانون کے حسین قفس میں بند کر لینا چاہئے تاکہ سماج میں دولت کی ہموار تقسیم کا طریقہ رائج کیا جاسکے اور دولت سے تمام طبقے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی انداز فکر کو افلاطون نے بھی اپنی مشہور کتاب "ریاست" میں پیش کیا تھا مگر افلاطون مادیت سے زیادہ روحانی اشتراک کی طرف مائل تھا بعد رشد یہی لیئے اس کے افکار "تصور کی حسین عورت" بن کر رہ گئے۔ افلاطون کے بعد سر تھامس مور (Sir Thomas More) نے اپنی مشہور تصنیف "Utopia" میں خانگی اور انفرادی ملکیت کو "اخلاقی جرم" کہا اور ایک ایسا سماج بنانے کی دعوت دی جس میں اجتماعی محنت سے پیدا کی ہوئی دولت و جائداد کو مشترک قرار دینے کی پابندی لازم تھی۔ لیکن افلاطون کی طرح سر تھامس مور نے بھی آسمانی بلکہ لامکانی اشتراکی

حیات کا خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر آج تک نہ مل سکی اسطرح ایک طرف مفکرین سوچ بچار میں لگے ہوئے تھے اور دوسری طرف کارخانوں کی کثرت کی وجہ سے مزدوروں کے گروہ بن رہے تھے جن کی یکجائی اور خیال کی یگانگی ان کو آمادۂ عمل کر رہے تھے تاکہ وہ بروقت معاشی مفادات میں آجرین سے اپنا پورا پورا حصہ طلب کریں لیکن مزدور گروہوں کی خواہش یہ تھی کہ زمین دولت حکومت کو اپنے قابو میں لیں چنانچہ ۱۸۳۲ء اور ۱۸۴۸ء کے درمیانی زمانے میں خود انگلستان کی مزدور جماعتوں نے حق رائے دہی کی توثیق اور نیابت کی مساوی تقسیم کا مطالبہ پیش کیا اور اسی زمانے میں فرانس میں لوئی بلانک (Louis Blank) نے حکومت کے تنگ دائرے کو وسیع بنانے کی تحریک سے ذیلی طبقوں کو بیدار کرنا شروع کیا اس تصور حیات کے جید مفکرین جرمنی میں زیادہ شدت پسند بن گئے اور ان میں کارل مارکس (Karl Marx) بہت معروف ہے جس کی کتاب "سرمایہ" (Capital.) کو بڑی اہمیت حاصل ہے — کارل مارکس اپنے پیش رو مفکرین افلاطون اور سر تھامس مور کی طرح روحانی یا لامکانی اشتراک کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ اس تصور حیات کے مادی پہلو پر زور دیتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ سرمایہ اور محنت ایک دوسرے کے ازلی دشمن ہیں اور محنت پر سرمایہ کی دست درازیاں ہمیشہ معاشی توازن کو درہم و برہم کرکے بدامنی خود پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ ہم کو تاریخ اسلام سے بھی اس دعوے کا ثبوت ملتا ہے کہ جب ۳۶ھ میں حضرت علیؓ نے مسند خلافت کو زینت بخشی اور بیت المال کو اپنی نگرانی میں حاصل فرمایا تو اس وقت ....

" He found three Lakhs of gold Coins as Surplus to be distributed among Medin-ite Moslems, numbering a Lakh of peo-ple. He invited them to receive their Shares. With his Own hands he distribu-ted the three Lakhs of Coins giving three to each. He took three Coins for his Own Share and set apart three Coins for each of his Sons, Hasan and Husain." —

جب حضرت علیؓ نے بیت المال کا جائزہ فرمایا تو اس وقت تین لاکھ سکے رائج الوقت موجود تھے جو اہل مدینہ میں لائق تقسیم تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے مدینہ کے مسلمانوں کو بیت المال سے اپنا حصہ حاصل کرنے کی دعوت دی اور اپنے ہی ہاتھ سے فی کس تین سکوں کے حساب سے سب کو مساوی طور پر یہ رقم تقسیم فرما دی۔ آپ نے خود بھی اپنا حصہ سب کے برابر حاصل کیا اور حسنین کو بھی اسی قدر رقم دی —— لیکن اس ہموار تقسیم دولت کا نتیجہ یہ ہوا کہ " As soon as this was done, there began a Whisper in the Various Circles, Criticising Ali for his equal treatment of the Slave and the free."

حضرت علیؓ کے اپنے اصولوں پر بیت المال کی تقسیم کا مآل یہ تھا کہ مدینہ کی گلی گلی کوچے کوچے اور مختلف سربرآوردہ حلقوں میں کانا پھوسی شروع ہوگئی اور سربرآوردہ حلقے اس مساوی سلوک پر بلبلا اٹھے لیکن عوام میں خوشیاں منائی گئیں —— بعضوں نے تو خوشی کے عالم میں یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ کا زمانہ پلٹ آیا ہے۔ مگر کانا پھوسی نے شکایت کی صورت اختیار کرلی اور ولیدین عقبہ نے اس طریقۂ تقسیم دولت پر احتجاج کیا جس کے جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا "I am not authorised to excuse any

one for mis-appropriating God's wea-lth."

حضرت علیؑ کے اس ارشاد پر کہ خدا کی دولت کی غیر مساوی تقسیم پر کسی کو بھی معاف نہیں کیا جا سکتا' دولت کے خزانوں کے سانپوں کی زہر افشانی اور بھی تیز ہو گئی اور بدامنی پیدا ہو ہی گئی۔ چنانچہ کارل مارکس کے پیش نظر بھی مادی تاریخ کے ایسے ہی امن شکن حالات تھے جس کی بنا پر اس نے معاشی عدم توازن کو بدامنی سے موسوم کیا۔ پھر چونکہ کارل مارکس ماحول کی پیداوار تھا اس لئے وہ دولت کو محنت کش طبقہ کی ملک سمجھ کر خاموش ہو رہا لیکن اس پر دولت کو "ملک خدا" تصور نہ کرنے کی بنا پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ کارل مارکس بہرحال کارل مارکس ہے جس کی عمر بھر کی فکر حضرت علیؑ کی فکر کے ایک لمحہ کی بھی ہم پلہ نہیں کہی جا سکتی۔ ہمارا یہ دعویٰ کسی اعتقادی بنیاد پر قائم نہیں ہے بلکہ چند امور کی موجودگی ایسا فیصلہ صادر کرنے پر مجبور کرتی ہے —— مثلاً کارل مارکس سرمایہ دار طبقوں سے نجات پانے کا واحد حل انقلاب کو قرار دیتا ہے —— حالانکہ حضرت علیؑ کے افکار کی نوعیت جداگانہ ہے اور یہ کہ ——

"If a Section of the Moslems claimed to have accompanied the prophet in the battles and to have performed Charitable deeds, he remained them of the special favour promised to them by the Almighty on the 'Day of Jud-gement'. But here; in this World all could claim equal treatment——"

اس وضاحت سے ظاہر ہے کہ بعض کو بعض پر ترجیح دینے کا تصور دنیاوی زندگی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا البتہ عقبیٰ میں عمل صالح کے لئے جزائے خیر مقدر ہے۔ فکر کی الوہی منزل کارل مارکس کے بس کی بات ہی نہیں تھی لیکن اس نے انسانوں کی معاشی و اقتصادی مساوات کا اصول ضرور پیش کیا ہے۔ بہت ہی ممکن ہے کہ اسلامی افکار سے متاثر ہونے کا نتیجہ بھی ہو۔

اس موقع پر ایک اور مسئلہ بھی بحث طلب رہ جاتا ہے کہ کیا کارل مارکس مذاہب کا دشمن تھا؟ اس مسئلہ کے حل کرنے کے سلسلہ میں ہم کو اٹھارویں اور انیسویں صدی کی پاپائیت اور کلیسائی اقتدار کے بارے میں کچھ کہنا ہی پڑے گا۔ یہ زمانہ کچھ ایسا بے مذہب تھا کہ مذہب کی نمائندگی کرنے والے اشخاص خود مذہب سے دور تھے اور اس دوری کا اندازہ کرنا ضروری ہو تو اس مقصد کے لئے اناطول فرانس کی تصنیف "تائیس" پڑھنی چاہئے جس میں حالات کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عام طور پر اس زمانے کی کسبیاں گرجاؤں کے پادریوں سے زیادہ نیک خیال اور شریف سیرت ہوا کرتی تھیں۔ ان حالات نے کارل مارکس کو مذہب سے بیزار ضرور کر دیا تھا لیکن یہ بیزاری رسمی مذہب سے تھی نہ کہ "مذہب حق" سے۔ اگر کارل مارکس نے خدا سے انکار بھی کیا تو یہ خدا وہی تھا جو کفار عرب کے عزیٰ و جبل تھے نہ کہ وہ خالق جس نے بلا امتیاز و فرق اپنی زمین کو اپنی ہی مخلوق کے لئے پیدا کیا تھا پھر یہ ایک حقیقت ہے کہ کارل مارکس نے اپنے زمانے اور آج کے پیشوایان مذاہب کی طرح کوئی ذاتی جائداد نہ تو اپنی زندگی میں پیدا کی اور نہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ کیا کارل مارکس کے مقابلہ میں ان لوگوں کو ترجیح دی جا سکتی ہے جن کی چھپی ہوئی دولت کی حفاظت خواجہ سراؤں اور خانساماؤں کی روح کرتی ہے یا پھر پھنکارنے والے سانپ!

ان حقائق کے مدنظر مستقبل کے دستور حیات پر غور و فکر کرنے والے انسان یہ ماننے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں کہ متوازن و ہموار معاشی مساوات جس میں چند خصوصی مراعات کو جائز رکھا جا سکتا ہے' انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ افلاس' بداخلاقی اور مذہب بیزاری ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں چنانچہ ترکی کی مشہور مفکر خاتون خالدہ ادیب خانم نے بھی یہی کہا تھا کہ مستقبل کا دستور حیات ایک ایسی قوم مرتب کر سکے گی جو مادہ اور روح کے صحیح امتزاج کے گر کو پا جائے۔ ہمارے خیال میں خالدہ ادیب خانم کی "تصوری قوم" موجود ہے جو مستقبل میں رہنمائی کی مستحق قرار پائے گی بشرطیکہ اس قوم کے تونگر اپنی اندوختہ دولت کو اپنی ہی قوم کے غریبوں اور دوسری اقوام کے مستحق افراد میں تقسیم کر کے یہ کہیں کہ غریبوں کا حق واپس کر دیا گیا' اب غریب اپنا فرض ادا کریں۔

یہ قومی زندگی کا وہ مبارک دن ہوگا کہ خواجہ و بندہ کو ایک ہی صف میں لا کھڑے کرنے والی قوم دوسری اقوام کے لئے مثالی بن جائے گی اور پھر کھلے بندوں یہ اعلان کرے گی کہ دولت تو ہم نے بھی برابر برابر تقسیم کر لی اور اپنے خالق کو بھی فراموش نہیں کیا اور اسی لئے ہم دنیا کی ساری اقوام کو "ادراک حق" کی دعوت دیتے ہیں جس کی طلب آج دنیا بھر میں شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں دور حاضر کے انگریز مفکر ہکسلے (J. Huxley) نے اپنی تازہ تصنیف "فلسفۂ دوام" The Perennial philosophy میں ادراک حق کی منزل کی طلب میں تڑپ کر کہا —— "انسانی زندگی کا مقصد تصور حق ہے یعنی خدا کو براہ راست وجدانی طور پر جان لینا۔ عمل اسی مقصد کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ کوئی سوسائٹی اسی حد تک اچھی ہوتی ہے جہاں تک وہ اپنے ارکان کے لئے تصور حق کو ممکن کر دے —— اور ہر سوسائٹی کے فروغ کے لئے لازم ہے کہ اس میں کم از کم چند ایسے افراد ہوں جن کی زندگی تصور و استغراق کے لئے وقف ہو۔ حق کی آگاہی قوت تمیز سے حاصل ہوتی ہے" ——

مگر جب ہم اپنے اطراف نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو بڑی مایوسی ہوتی ہے کیونکہ وہ افراد جن کا کام تصور و استغراق تھا مال و دولت دنیا کی طرف لپکے ہیں' لیکن یاد رہے شاعر مشرق نے کہا ہے ——

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتان وہم گماں۔ لا الٰہ الا اللہ!

پھر بھی مایوسی کے باوجود دامن امید کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ آج کے انسانوں کے باہمی دعویٰ و تردید کا نقطۂ اعتدال بہت جلد تلاش کر لیا جائے گا اور یہی نقطۂ اعتدال اسلام ہے جو مستقبل کا دستور حیات بن کر رہے گا اور جس کی تردید کسی کے بس کی بات نہیں ——

شیعہ لیگ جدید انتخابات

شیعہ لیگ حیدرآباد دکن کے اراکین شوریٰ کا اجلاس انتخاب صدارت کی غرض سے ۷ ارخورداد ۱۳۵۶ف روز شنبہ دن کے دس بجے نواب فخر نواز جنگ بہادر کی ڈیوڑھی میں منعقد ہوا۔ بالاتفاق آرا جناب حکیم سید محمد نقی صاحب رضوی بی اے۔ عثمانیہ صدر منتخب ہوئے۔ موصوف شیعہ قوم کے سنجیدہ و پرخلوص صاحب فکر و عمل افراد میں سے ہیں آپ عرصہ سے مختلف تعمیری اداروں میں کام کرتے رہے ہیں۔ ہم قوم کو اس مناسب انتخاب پر مبارکباد دیتے ہوئے منتخب صدر سے توقع کرتے ہیں کہ آپ اس نازک دور میں قوم کی صحیح رہبری فرمائیں گے۔ فقط

گیسوئے اردو

از جناب سید غلام ثقلین صاحب (عثمانیہ)

ہندوستان میں آزادی اور دورِ جدید کا سورج طلوع ہونے سے پہلے بھی عوامی زبان کے بارے میں ہر جماعت اپنے اندر مختلف الرائے رہا ہے۔ کانگریس یا لیگ کے اختلافات ہر مسئلہ میں شدید رہے لیکن کانگریس نے حصول آزادی کے بعد عمل لائحہ عمل پر کاربند ہونے کے جو اعلانات کئے ان میں زبان کا مسئلہ بہت اہم ہے چنانچہ اسی جماعت کے اکثر اراکین ایک دوسرے سے انحراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں گویہ انحراف یا اختلافات محض تصوراتی خیال کیا جاتا رہا اور ہر صاحب ہوش و خرد نے پے بہ پے اس نازک معاملے کی صفائی کروالینی چاہی۔ مگر کبھی کوئی آخری فیصلہ نہ ہوسکا۔ اس مسئلہ میں مہاتما گاندھی کی شخصیت جو سیاست اور سماج ہر دو انواع کے معاملات میں ابھری ہوئی نظر آتی ہے اور جن کا انداز فکر و طریق کار گویا کانگریس کا آخری فیصلہ ثابت ہوتا رہا بہت اثر انداز رہی۔ انھوں نے اختلافات کی خلیج کو جو آئے دن ابھرتی بڑھتی اور پھیلتی جارہی تھی کسی صورت سے ختم کرنا چاہا۔ چنانچہ اس خیال کے تحت انھوں نے جس زبان کو کل ہند قرار دیا وہ انکے الفاظ میں "ہندوستانی" تھی لیکن ایک اور زیادہ دقیق تر معاملہ ساتھ ساتھ اٹھ کھڑا ہوا کہ "ہندوستانی" آخر کس زبان کا نام ہے؟ اس سوال کے جواب میں گاندھی جی نے ہندوستانی ایسی زبان کو قرار دیا جو بیرونی زبانوں عربی، فارسی، ترکی اور دیسی زبانوں سے مل کر بنی ہو اور جسکو سمجھنے اور بولنے کے عادی ہندوستان کے ۹۹ فیصدی لوگ ہوں۔ آنجہانی خود بھی ان تحریرات کو چھوڑ کر جو ان کی مشکل پسندی کا ثبوت ہیں روزانہ کی پرارتھنا سبھا کے بھاشن اور عام جلسوں کی تقاریر میں اسی زبان کو استعمال کرتے تھے۔ ان کے بھاشن آج بھی ہندوستان کے ہر گوشہ میں سمجھے جاسکتے ہیں۔

لیکن تعصب کی اس ذہنیت کو کیا کہا جائے جو مسائلی اختلاف کے ساتھ کلچرل دشمنی پر اتر آئی ہے آج آل انڈیا ریڈیو جس زبان کو "ہندوستانی" کے نام سے استعمال کرتا ہے وہ اسی زخمی شعور کی ایک واضح تڑپ ہے اس زخمی شعور نے روایات کی ایک طویل زنجیر اور کلچرل ہم آہنگی کی ایک مسلسل سیل کو توڑنے اور ختم کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ اپنے وقت کی سب سے بڑی کمزوری ثابت ہو رہی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کی "ہندوستانی" جو دہلی اور لکھنؤ کی نشرگاہوں سے سنی جاسکتی ہے اور جس میں وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہرلال نہرو اور وزیر نشریات یا آل انڈیا ریڈیو کے آقا سردار ولبھ بھائی پٹیل کی تقریریں بھی نشر کی جاتی ہیں سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اہل زبان خود اپنی زبان کا مذاق اڑا رہے ہیں اور حکومت کے باختیار اور باوقار حضرات انھیں برابر درگزر کئے جا رہے ہیں۔ کوئی بتلا نہیں سکتا کہ آل انڈیا ریڈیو کی خود ایجاد کردہ زبان کا پس منظر کیا ہے اور پس پردہ کونسے مقاصد کارفرما ہیں؟ اور کیوں؟

ان باتوں کے قطع نظر صوبائی حکومتیں ہندوستانی کے خلاف جو کھلا اقدام کررہی ہیں وہ کوئی چھپی بات نہیں ہے۔ صوبہ جات متحدہ، صوبہ جات متوسط و برار اور صوبہ مدراس میں سرکاری دفاتر سے اس "ہندوستانی" کو نکال باہر کیا جاچکا ہے اور عوام کو صوبائی زبان کی ترغیب دے کر ایک حسین جال میں پھانسا جارہا ہے۔ اس طرح "ہندوستانی" کا وہ طائر خوش نوا جو صدیوں سے دلوں کو موہ لئے ہوئے تھا۔ اپنا آشیانہ اٹھا رہا ہے۔ ایسے حالات میں غور کرنا ہے کہ کیا ہندی، مدراسی، مرہٹی، کنڑی یا اور کوئی صوبائی زبان اتنی ترقی یافتہ بھی ہے جو دفاتر کی ضروریات کو پورا کرسکے۔ اس کا جواب اس امر سے خوب مل سکتا ہے کہ پارلیمنٹری نظام کار کو چلانے کے لئے جہاں بھی ایسی کوشش کی جائے گی وہاں اختلاف نظر آئے گا اور کتنے ہی ارکان ایسے صوبائی اور مرکزی پارلیمنٹ میں ایسے ملیں گے جو ان زبانوں کو خیر دخلی سے نہیں برت سکتے۔ ہندوستانی حکومت کا یہ اقدام کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہوسکتا پھر یہ صوبائی کاروبار کے لئے کتنا مشکل وقت ہوگا جبکہ ایک صوبے کی زبان دوسرے صوبے میں بالکل ہی نہیں سمجھی جائے گی۔ اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے پھر کسی تیسری زبان کا سہارا لینا پڑے گا اور وہ تیسری زبان "ہندوستانی" یا "انگریزی" ہی ہوسکتی ہے۔ انگریزی زبان تو مغربی سامراج کی آخری ہچکی سے پہلے ہی آنجہانی گاندھی نے ترک کردی تھی اس لئے اس کا ذکر ہی فضول ہے اور اب بھی پنڈت نہرو یا باشعور سیاسی کارکنان حکومت ہند اس سے گریز کرتے ہیں ایسے میں ہندوستانی زبان کا سہارا ناگزیر بن جاتا ہے۔

اس امر میں پاکستان کی پالیسی صلح جویانہ اور زیادہ مدبرانہ ہے۔ "ہندوستانی" جس کا دوسرا نام "اردو" کہہ لیجئے وہاں کی سرکاری اور عوامی زبان بن چکی ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اس زبان نے زیادہ مقبولیت ہندو یونین کے علاقوں میں حاصل کی تھی۔ صوبہ جات متحدہ اور بنگال کے علاوہ دہلی بلکہ بنارس بھی ایسے علاقے ہیں جہاں سے اس کی تاریخ وابستہ ہے اور پاکستانی علاقہ کے پنجابی صوبے کے سوا سرحد، سندھ اور بلوچستان میں اس زبان نے اتنی مقبولیت حاصل نہیں کی تھی گو وہاں بھی بولی اور سمجھی جاتی تھی لیکن فصاحت اور ادب کے دائروں میں اس زبان کا کوئی مرتبہ نہ تھا۔ پھر بھی عوامی شعور سے رابطہ رکھ کر یہی زبان استعمال کرنے کا تصفیہ کیا گیا جو سارے صوبائی تصورات اور اختلافات کا خاتمہ کردے گا ——— مگر اسکے برعکس ...

۲۶ر فبروری سنہ ۴۸ء کا شائع شدہ اعلان جو حکومت ہند کے لسانی لائحہ عمل کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے اس حقیقت کو صاف ظاہر کرتا ہے کہ حکومت ہند "ہندی" کی طرف زیادہ مائل ہے۔ حالانکہ ہندوستان کے اکثر علاقوں میں اس زبان کو مشکل ہی سے کوئی سمجھے گا اور شاید بمبئی اور صوبہ جات متوسط کے دس یا بارہ فیصدی افراد اس سے واقفیت رکھتے ہوں گے۔ حکومت کا یہ اقدام جتنا خطرناک ہے اتنا ہی مضحکہ خیز بھی ہے اس لئے کہ اس اعلان میں آگے چل کر پارلیمانی مباحث کے لئے کہا گیا ہے کہ بحثیں ہندی میں ہونگی یا اگر کوئی ممبر نہ جانتا ہو تو "مادری" زبان استعمال کرسکتا ہے۔ یہاں خود حکومت اس غلطی کو پاگئی ہے کہ پارلیمنٹ کے تعلیم یافتہ اور حکومتی ستون بھی اس سے بے بہرہ ہوسکتے ہیں۔ پھر آخر ایسی زبان کو مسلط کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوگا؟ دوسرے یہ کہنا کہ "مادری" زبان استعمال کی جائے اعلان کو مزید مضحکہ خیز بنا دیتا ہے کیونکہ پارلیمانی مباحث پارلیمنٹ کے اراکین کے خیالات کو متاثر کرنے کے لئے ہوتے ہیں ——— اور یہ مقصد "مادری" یا "پدری" اصولوں پر حاصل نہیں ہوسکتا اس طرح غیر معروف ہندی یا غیر ضروری مادری زبان کی پرورش حکومت صرف ایک جوش کی بنا پر کررہی ہے جو بجائے کاروبار حکومت کو سلجھانے کے آئندہ ہر قدم پر الجھاتی رہے گی۔ اس لئے حکومت ہند کو اس بارے میں متعدد بار غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے ورنہ صرف ہندوستانی زبان کا وقار ہی متاثر نہ ہوگا بلکہ گاندھی آنجہانی کے تعلیماتی مقاصد پر بھی مضرت رساں اثر ہوگا۔

شیعیت وحسینیت

(۱)

نوشتہ عالیجناب سرکار صدر الملتہ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ سرپرست دائرۃ الاشاعت پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات ضلع مرادآباد

اپنی قوم کو ترقیوں کے راستوں پر دیکھنا اور اپنے مذہب کے احکام وقوانین کی ترویج ہر قومی ومذہبی انسان کے نزدیک مرغوب طبع ۔ حاصل آرزو اور جان تمنا ہے قومی ومذہبی خدمات بجالانے والوں کی فرمائشات کا احترام جن میں سے ہمارے عزیز جرائد ومجلات کے کارکن بھی ہیں ہر اس بااحساس انسان کے قلب میں ہوتا ہے جو تعمیل فرمائش کرنے پر قادر ہو ۔ ایک امر مرغوب اور حاصل آرزو نے تقاضا کیا عالی مرتبت مجلہ اخبار انتخاب کی فرمائشات پیہم نے بھی ان افکار وخیالات کو پیش کرنے کا ارادہ کیا جو "شیعیت وحسینیت" کی سرخی کے ساتھ درج ذیل ہیں اور چونکہ وہ سب اصلاحی ہیں لہذا تمہید میں یہ عرض کردیا غالبًا ناظرین کے زیادہ التفات کا بھی سبب ہوگا کہ ان تمام تلخ نوائیوں سے یہ مطلب نہیں ہے کہ راقم کو مصلح اعظم ہونے کا دعویٰ ہے تنزہ وتقدس کا زعم ہے بلکہ یہ مقصد ہے کہ ہم اور آپ مل کر اپنی اصلاح کریں ۔ اپنی برائیوں کو مذاکرہ ومشاورت باہمی کے ذریعہ سے دور کرنے کی کوشش کریں ۔ ہر شخص پہلے اپنی اصلاح میں سعی کرے اور پھر دوسروں کی ۔ بہت ممکن ہے کہ دوسروں کو راستہ بتاتے وقت اپنی کجروی کا زیادہ اور سود مند احساس ہو جائے ۔ شاید یہ خیال آجائے کہ اپنے آپ کو اوروں سے زائد با اصلاح ہونا چاہیئے اور اصلاح ہم آپ دونوں فائز دستگار ہو جائیں تاکہ بچوں اور آئندہ نسلوں کو خاص فائدہ پہنچے ۔ لہذا اس کو وعظ ونصیحت سمجھیے بلکہ یہ درد دل ہے اس کو کم سے کم باہمی تبادلہ خیالات تصور فرمایئے واللہ ولی التوفیق

وہ افکار وخیالات یہ ہیں ۔

"شیعیت وحسینیت" ۔ کیسے خوشنما ۔ کتنے حسین کس قدر خوش کن الفاظ ہیں جنت کی بہاریں فردوس کی نعمتیں خلد بریں کی دولتیں ان پر قربان ہوتی نظر آتی ہیں ۔ ان کے تصور سے دل میں فرحت ومسرت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں کاش شیعوں کے ظاہر وباطن میں تطابق ہوتا الفاظ کے ساتھ معانی بھی ہوتے تمام مذکورہ کیفیتیں خواہ سطح پر توان محشر خیزیوں اور حشر سامانیوں کے ساتھ نمایاں نہ ہوتیں لیکن تہ میں کچھ ہوتا اگر زبان پر "حسین حسین" ہے تو دل میں سچی حسینیت بھی ہوتی اگر سینہ کی بالائی جلد پر داغ ماتم ہے تو قلب میں عزم معرفت بھی ہوتا اگر تبرک وآرائش پر سخاوت کے بادل برستے ہیں تو دیدہ دل بھی پرنم ہوتا اگر ذکر وبیان میں مضامین کی جزالت پر داد ودرود کے نعرے ہیں تو وعظ واصلاح کی فراوانی اور اس پر عمل نمود بھی ہوتی مگر سب جانتے ہیں کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے ۔

میں اس جرم کا مرتکب نہیں ہوں کہ شیعی دنیا میں از سر معنویت کا فقدان تجویز کردوں بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہے مگر کچھ اور ہوتا خوب ہوتا دعویٰ اور ادعا کے شایان شان ہوتا اتنا ہوتا کہ دوسرے رشک کرتے غیر قومیں ہمارے عمل سے سبق لیتیں فتح وظفر قدم بوسی کرتی اور تنظیم قدم چومتی لیکن جو کچھ نہیں ہے وہ کیوں نہیں ہے تو احد سے غفلت کے سبب احکام شرع سے نفرت کے باعث فرائض سے بعد کی بدولت خدا نہ کرے کہ میں علماء سے تنفر پھیلانا ۔ باہمی نزاعات کی آگ کو ہوا دینا ۔ مجالس میں تبرک کا سد باب ، ذاکری وتعزیہ داری کے اخراجات میں تخفیف رونے رلانے کی مخالفت وغیرہ وغیرہ ایسی تجویزیں بنانے اور ان کو قوم کے سامنے پیش کرنے میں اپنے عزیز اوقات روز وشب کو خرچ کرنے والی جماعتوں میں شمار کیا جاؤں میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا شیعوں میں کوئی ایسی جماعت بھی ہے کوئی ایسی انجمن اور کانفرنس بھی بنی جو اسطرح کی تجویزوں میں سرگرمی کرنے والوں کو روک کر قوم کے سامنے یہ تجویزیں پیش کرے کہ اپنے اور اپنے والوں کے خلاف صرف طاقت کی جگہ دوسروں کا دفاع کیا جائے ۔ فرزندان قوم تھیٹر، سنیما، اور تماشوں میں جانا اور بے دریغ جیبیں خالی کرنا چھوڑ دیں یہی بیہودہ مصارف کا اندازہ وحساب اور مجموعہ سمجھیں جو روزانہ شمار میں نہیں ... نتیجہ میں تباہی بکٹ ہوتا ہے تفریحوں میں بلیچ رنگ کراکے نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کا وبال نہ خریدیں غالبًا میرے اس سوال کا جواب نفی ہی میں ملے گا ۔ اور یہی کہا جائے گا کہ ایسی جماعتیں تو موجود ہیں جو پہلی قسم کی تجویزوں پر منظم طور سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کرتی ہیں لیکن دوسری نوع کی تجویزوں کی جانب کوئی باقاعدہ گروہ ملتفت نہیں اور اگر کچھ جماعتیں یا انجمنیں پیش بھی کی گئیں تو وہ اپنے بہت ہی محدود دائرے کے سبب جزئی ۔ ناقابل تذکرہ اور قلیل الفائدہ ہوں گی یا استقلال کے ساتھ اپنے مقاصد پر عامل نہ ہوں گی یا اپنے ماحول کی بے توجہی کے سبب مظلوم ۔ کہاں ان کی کمزور وخستہ آوازیں اور کہاں اول الذکر گروہوں کے بلند آوازے کاش وہ اپنے لغو منصوبوں اور فاسد مقصدوں کو چھوڑ کر ایسی مفید تجویزوں کی تبلیغ کرتے لیکن کچھ نہیں اور پھر بھی اپنی "شیعیت وحسینیت" میں کوئی کوتاہی تصور نہیں کرتے ۔

خالص دینی ادارے معدودے چند بالکل انگلیوں پر گنے جانے کے قابل اور اہل دین پر یہ الزام کہ وہ دن رات ادارے بنا کر چندہ کشی کیا کرتے ہیں لیکن کوئی جماعت ایسی نہیں جو دوسرے اداروں کا شمار ان میں چندہ کا حساب اور ان کے حسن عمل کا جائزہ لیتی جبکہ پہلی قسم کے ادارے کم خرچ بھی ہیں اور بالانشیں بھی اور دوسری طرح کے ادارے گراں بھی اور کم فائدہ بھی انہیں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کل سانحۂ ایران پر ماتم نہیں کیا تھا اور آج شاہ ایران پر غیر مقید اور غیر مشروط فاتحہ خوانی کی وہ حد سے بڑھ بڑھ کر قومیت اور دینداری کے پر اسرار دعوٰی اور مصلحت خیز غلغلے تو سنا یا کرتے ہیں لیکن جب اجلاس ہوتے ہیں تو تمام دامے درمے قدمے سخنے کا خزانہ رؤساء کی مدح سرائی اور اپنی ترویج میں صرف ہو جاتا ہے کسی دینی مدرسہ مذہبی ادارہ اور خالص شرعی مرکز کا ذکر تک نہیں آتا جیسے کہ ہماری انجمن اور کانفرنس کو دین ومذہب سے کوئی واسطہ ہی نہیں علماء کے وجود سے خالی ہو کر آزاد تو ہوئے مراد تو ملی مگر رہا کیا وہی اپنی اپنی نمائش اپنی اپنی کتھا ۔ ہوائے سرداری ۔ تمنائے شہرت ۔ وصولی چندہ کے لیئے ہنگامہ پرور تقریریں انقلاب آفریں نظمیں اور جب اپنی چیزوں کو کل اہل دین کی طرف منسوب کر رہے تھے تو معلوم ہوتا تھا آسمان زمین پر آگیا ہے قیامت اشاروں پر کھیل رہی ہے ہاں یہ سب کیا ہوا وہی ظاہری "شیعیت" اور لفظی "حسینیت" ۔ کسی ایک جگہ کو کیوں کہیئے دنیا میں انقلاب ہے اسلام کو مسخ مذہبیات میں ترمیم شرعیات میں تغیر دینیات میں تبدیلی کرنے کی تمنائیں زلزلہ افگنی میں حد سے متجاوز ہیں غور فرمایئے اور دل پر ہاتھ رکھ کر غور فرمایئے کہ جو شخص کسی فن کسی علم کسی کمال سے بے بہرہ ہوتا ہے اولًا تو اسے خود ہی اس میں دخل دینے کی جرأت نہیں ہوتی جانتا ہے کہ ادھر میں نے دخل دیا اور ادھر جاننے والوں نے میری بات کاٹی اور اگر غلطی سے دخل دے بیٹھتا ہے تو حقیقتًا جاننے والے فورًا ہی اس کا علاج کر دیتے ہیں جو شخص نجوم سے ناواقف ہے جو انسان جغرافیہ کا عالم نہیں جو سائنس میں مدخلیت نہیں رکھتا وہ کبھی ان چیزوں میں بحث نہ کریگا کبھی دخل نہ دیگا اور اگر کبھی بولنے کی حماقت کرے گا تو فورًا گرفت میں لے لیا جائے گا ان فنون کے جاننے والے اس کے پرزے اڑانے شروع کر دیں گے اور ہر شخص اسے احمق وسفیہ کہے گا کہ واقفیت نہ تھی تو بولے کیوں مگر دین وشرع کی یہ بے کسی ومظلومی قابل رحم ہے کہ جو شخص تھوڑی سی انگریزی زبان یا اس کے بعض فنون برائے نام حاصل کیئے ہوئے ہے وہ بھی مفتی جس نے فارسی کی دو چار کتابیں پڑھ لی ہیں وہ بھی قاضی جس نے کچھ ہندی ناگری سیکھ لی ... وہ بھی مجتہد جس نے اردو مڈل پاس کر لیا ہے وہ بھی حاکم شرع اور جو جاہل مطلق ہے وہ تو مفتی بھی قاضی بھی ۔ مجتہد بھی حاکم شرع بھی ۔ دن رات فتووں کی بہار شب وروز احکام شرع میں مداخلت ... مجتہدانہ بحث ہر لمحہ شرعیات میں چون وچرا اور خود رائی ... یہ کہ کوئی پوچھنے والا نہیں کہ حضور رحم کیجئے کرم فرمایئے یا تو حق افتاء واجتہاد کی سند دکھایئے یا کسی صاحب فتویٰ واجتہاد کے ماتحت ہو کر کچھ کیجئے ورنہ خاموش رہیئے اب ندا فرمایئے تو ہم کہ کیا

حسینی تعلیمات اور شیعی فرائض نے شریعت کے ساتھ یہی سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کیا اسی پورے پراد عائے "شیعیت وحسینیت ہے شاعرانہ لاف وگزاف اور نقلو یا پھبتیوں کے ذریعہ سے ذاکری اور اجرت ذاکری پر طبع آزمائیاں اور تشبیہات۔ استعارات اور مجازات سے تحقیقات کی پل بندیاں کرنے والوں کو کوئی ناجائز مصرف اس مقصد کے لیئے ملا ہی نہیں کہ وہ قوم کو اس سے بچنے کی فہمائش کرتے اور تختۂ مشق بنانے کے لیئے کوئی مفید مسئلہ ان کے ہاتھ ہی نہیں آیا کہ اس بحث پر جوشیلی باتیں کرکے وقت دکاغذ کو صرف کیا چلتے چلتے اجرت نکاح خوانی تک کو معرض بحث میں لے آنے والوں نے کبھی کسی شادی میں ارباب بست وکشاد اور اہل تقریب سے یہ مواخذہ نہ کیا کہ صرف باجا بجانے والوں کو کیا انعام دیا گیا ان کے نزدیک شاید "حسینیت وشیعیت" کا تقاضہ بس یہیں تک محدود ہو گا ورنہ احکام شرع تو بہت سے ہیں قریب سے لیجئے نماز۔ روزہ حج زکوٰۃ خمس بزرگوں کا احترام والدین کی عزت صلۂ رحم سلام مصافحہ ڈاڑھی مونچھیں مگر نصیب اعدا ایسے خشک غیر دلچسپ اور دقیانوسی مسائل پر وہ کیوں آتے ایک طرف مخالفین کا اس تفریطی تدبیر سے حسینیت کو مٹانے کی کوشش کرنا اور دوسری طرف یہ افراط کہ بس "حب حسین" یہ عیسایت آمیز مقولہ کہ حسینؑ شہید ہو گئے اور ہم آزاد ہر حرام حلال اور ہر گناہ معاف نتیجہ یہ ہوا کہ مسجدوں میں لوٹے ندارد اور عزاخانوں میں بلور کی ہانڈیاں اور پھر بھی "حسینیت وشیعیت" برقرار - !

(باقی آئندہ)

معلومات عامہ

آٹم بم سے زیادہ مہلک ایجاد - ہیروشیما اور ناگاسکی پر آٹم بم کے گرائے جانے اور ان دونوں شہروں کے خاک سیاہ ہو جانے کا واقعہ پچھلی جنگ کا خاص واقعہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ آٹم بم کے نام سے کانپنے لگے اور امریکہ نے یہ کہہ کہکر کہ آٹم بم کا راز اسی کو معلوم ہے اور کثرت سے اس کے پاس موجود ہے' ساری دنیا کو اپنی طرف سے خوفزدہ بنا دیا۔ لیکن ذہن انسانی جو کبھی کسی ایک چیز پر قانع نہیں رہ سکتا' اس نے سوچنا شروع کیا کہ کیا آٹم بم کو اس سے زیادہ قوی بنایا جا سکتا ہے' اور آپ یہ سن کر حیرت کریں گے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے اندر آٹم بم اس قدر معمولی چیز ہو گیا ہے کہ ہیروشیما اور ناگاسکی کے بم اس کے سامنے کھلونے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آٹم بم کی ایجاد نے دنیا کی تمام سلطنتوں کو سخت فکرمند بنا دیا ہے ہر ملک اپنی جگہ سونچ رہا ہے کہ اس اندیشہ سے کیونکر نجات مل سکتی ہے لیکن باوجود کوشش کے اس وقت تک اقوام عالم نہ آٹم بم کی ساخت کو ممنوع قرار دے سکیں اور نہ اس کا کوئی توڑ ایجاد کر سکیں' لیکن اگر بفرض محال ایسا ہو بھی جائے اور آٹم بم بنانے کے تمام ذرائع مسدود ہو جائیں' تو بھی سوال یہ ہے کہ کیا انسان اب اس کرہ میں حفاظت سے رہ سکتا ہے ؟ - افسوس ہے کہ اس کا جواب آپ کو نفی میں ملے گا۔

اس وقت دنیا کی بعض بڑی قوتوں کے پاس ایسے ایسے کیمیاوی' حیاتیاتی اور فضائی قسم کے آلات پائے جاتے ہیں کہ ان سے نہ صرف روئے زمین کے تمام انسان بلکہ حیوانات ونباتات بھی آن کی آن میں صفحۂ ہستی سے مٹائے جا سکتے ہیں۔ یہ آلات صرف امریکہ کی تنہا ملکیت نہیں ہیں' بلکہ بہت سی قومیں ان کو تیار کر رہی ہیں اور زیادہ آسانی کے ساتھ۔ کیونکہ آٹم بم کے لیئے جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ بہت قیمتی وکمیاب ہے' مگر اس کو نہایت معمولی اور ارزاں دھاتوں اور چیزوں سے ایک معمولی صنعتی کارخانہ بھی تیار کر سکتا ہے۔۔۔ اس دنیا کے مہلک ترین آلۂ حرب کے وجود کا حال کسی قوم نے ظاہر نہیں کیا' لیکن اس دوران میں بعض لوگوں کی تقریروں میں اس کی طرف کھلا ہوا اشارہ پایا گیا ہے۔۔۔ ۱۹۴۶ء میں امریکہ کے ایک ذمہ دار شخص نے ظاہر کیا کہ ڈامریکہ کے پاس ایک ایسا خفیہ حیاتیاتی (Bz l o lo g e ...) آلۂ حرب ہے جو آٹم بم سے کہیں زیادہ ہلاکت آفریں ہے"۔ اس کے بعد کہا کہ "امریکہ کے سائنس دانوں نے کیلی فورنیا کی یونیورسٹی میں ایک ایسا آلۂ حرب ایجاد کیا ہے کہ بڑے سے بڑے شہر کی تمام آبادی کو چشم زدن میں ختم کر سکتا ہے"۔ اس کے ایک ہفتہ بعد ایک مشہور سائنس دان نے ظاہر کیا کہ "امریکہ کے پاس اس قسم کے تین خفیہ آلات حرب ہیں" اور پھر معلوم ہوا کہ ان کی تعداد پانچ ہے۔

دوران جنگ میں اور اس سے پہلے بھی دنیا میں خبر مشہور ہوئی تھی کہ جرمنی نے ایک ایسی شعاع دریافت کرلی ہے جس کے پڑتے ہی انسان ہلاک ہو جائے گا اور اس کا نام (Death Ray) ہے۔ اسی کے ساتھ یہ افواہ بھی پھیلی کہ مہلک بیماریوں کے جراثیم پھیلانے والے بم بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ان خبروں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ جرمنی' جاپان' امریکہ' برطانیہ اور کناڈا ہر جگہ جراثیم پھیلانے والے بموں کے متعلق تحقیق جاری تھی اور امریکہ کے ایک سائنس دان نے صاف صاف بتا دیا تھا کہ (Botulinus .) کی ایک گرین مقدار ستر لاکھ آدمیوں کو آناً فاناً ہلاک کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز (Psittacosis Virus) ہے جو شہر کے شہر بلا دم زدن میں موت کی نیند سلا سکتی ہے اور لطف یہ ہے کہ نہایت معمولی کارخانوں میں معمولی چیز سے تیار ہو سکتی ہے اور اس کے زہر سے نہ صرف انسان بلکہ حیوانات ونباتات بھی تباہ ہو سکتے ہیں۔ ایک طرف امریکہ ان تیاریوں میں مصروف ہے اور دوسری طرف روس فضائی شعاعوں (Cosmic Rays) کو مسخر کرنے کی فکر میں ہے تاکہ ان کی مدد سے وہ بستیوں کی بستیاں تباہ کر سکے اور اسی کے ساتھ آٹم بم بھی بڑی زبردست قوت کے تیار کر رہا ہے۔۔۔ یہی حال برطانیہ اور دوسرے ملکوں کا بھی ہے جن کی تمام علمی کوششیں صرف مہلک آلات کی ساخت میں صرف ہو رہی ہیں آئندہ دنیا میں ایک اور جنگ کا ہونا بالکل یقینی ہے' اور اسی کے ساتھ یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ اس جنگ کے بعد کرۂ ارض بالکل تباہ ہو جائے گا اور اگر کچھ لوگ بچ رہے تو وہی ہوں گے جو اب بھی عہد وحشت کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

شہزادی کونین کی ولادت

حضرت خدیجہؑ سے مروی ہے کہ جب مجھ کو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حمل ہوا تو مجھ کو حمل کی گرانباری نہیں معلوم ہوتی تھی اور وہ مجھ سے میرے بطن میں باتیں کیا کرتی تھیں۔ پس جب وقت ولادت قریب ہوا تو چار خواتین معظمہ جن کے انوار وجمال کا وصف بیان نہیں ہو سکتا ظاہر ہوئیں اور وہ زنان بنی ہاشم سے مشابہ تھیں۔ جناب خدیجہؑ ان سے ڈریں۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ اے خدیجہؑ تم ہم سے نہ ڈرو میں سارہ زوجۂ ابراہیم (سلام اللہ علےٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام) ہوں اور دوسری آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ اور یہ تمہاری اور دختر نیک اختر کی بہشت بریں میں رفیق ہوں گی۔ اور تیسری مریم بنت عمران مادر عیسیٰ (علےٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام) ہیں اور چوتھی کلثم خواہر موسےٰ (علےٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام) ہیں۔ ہم تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالےٰ نے ہم کو اس لیئے بھیجا ہے کہ ہم لوگ وقت ولادت تمہارے پاس موجود رہیں۔ اور اس حالت میں تمہاری اعانت کریں۔ یہ کہہ کر ایک ان میں سے داہنی جانب اور دوسری بائیں جانب اور تیسری سامنے اور چوتھی پیچھے بیٹھ گئیں۔ پس جناب سیدہ پاک وپاکیزہ پیدا ہوئیں۔ اور جب بطن مادر سے زمین پر تشریف لائیں تو اس قدر نور ساطع ہوا کہ مکے کے گھر روشن ہو گئے اور مغرب ومشرق میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جو اس نور سے منور نہ ہو گیا ہو اور دس حوریں جناب خدیجہؑ کی خدمت میں آئیں جن کے ہاتھ میں ایک ایک طشت بہشت تھا۔ اور ان کی ابریقیں آب کوثر سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ مخدومہ جو جناب خدیجہؑ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور انھوں نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مبارک ہاتھوں پر اٹھا کر اسی آب کوثر سے غسل دیا جو حوران جناں فردوس معلےٰ سے اسی واسطے لائی تھیں پھر انھیں معظمہ نے دو سفید جامے جنکی سفیدی دودھ سے زیادہ سفید تھی اور جس کی خوشبو مشک وعنبر سے زیادہ لطیف تھی نکالے۔ ایک کو آپ کے جسم مطہر پر پہنچا دیا اور دوسرے کو فرق منور پر (مقنع) اوڑھنی بنا دیا۔ پھر زنانہ۔ سیدہ سلام اللہ علیہا سے مخاطب ہو کر باتیں کیں۔ جناب سیدہؑ نے زبان فصیح ارشاد فرمایا۔

اصحاب رسولخدا صلعم

بسلسلہ انتخاب نمبر (۴۰) مورخہ ۱۴ جمادی الاولیٰ صفحہ (۶)

جناب جابر بن عبداللہ انصاری

آپ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں۔ اور خوش قسمت ایسے کہ آنحضرت کے علاوہ حضرت کے پانچ جانشین (جناب امیرؑ حضرت امام حسنؑ حضرت امام حسینؑ۔ حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ) کا زمانہ پایا اور ان حضرات کی صحبت میں رہکر ارشاد و ہدایات سے مستفیض ہوتے رہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے جابر بن عبداللہ بن عمرو بن خرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ آپ انصاری ہیں۔ آپ کی جائے ولادت بھی مدینہ منورہ ہی ہے۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں بحالت صغرسن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں حضرت رسول اللہ کے ساتھ ۱۹ غزوے میں شریک ہوا مگر غزوہ بدر و احد میں شریک نہیں ہو سکا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک لیا تھا۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی جہاد میں آنحضرت سے جدا نہیں ہوا۔ آپ کہتے تھے کہ رسولخدا نے میرے لیئے اونٹ والی رات میں ۲۵ بار استغفار کیا۔ اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہے جس میں انھوں نے رسولخدا کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا [1] اور یہ شرط کرلی تھی کہ مدینہ تک میں اس پر سوار ہو کر چلوں گا۔ یہ واقعہ ایک جہاد کا ہے۔ غرض آپ برابر آنحضرتؐ کے ساتھ رہے اس سبب سے آنحضرتؐ کی حدیثیں بھی بکثرت نقل کیں۔ آپ جنگ صفین میں جناب امیرؑ کے ساتھ بھی تھے (استیعاب جلد ۱ صفحہ ۸۶) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جابر آخر شخص ہیں جو اصحاب پیغمبرؐ سے رہ گئے تھے اور ان کی بازگشت ہم اہلبیتؑ کی طرف ہوئی۔ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ جابر ان صحابہ سابقین سے تھے جو آنحضرتؐ کے بعد جناب امیرؑ کے شیعوں میں داخل ہوئے۔ اور ابن عقدہ نے بھی جو اکابر محدثین اہل سنت سے ہیں تصریح کردی ہے کہ جابر نے خلفائے ثلثہ کو ترک کرکے دامن اہلبیتؑ سے تمسک کیا۔ اور انھیں حضرات کی متابعت میں عمر بسر کردی۔

آپ کی یہ خصوصیت بھی قابل ذکر ہے کہ کربلا کے خونی واقعہ کے بعد حضرت امام حسینؑ کے روضہ منورہ کی زیارت کا شرف سب سے پہلے جناب جابر ہی کو حاصل ہوا۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے "جب حضرات اہلبیتؑ قید سے چھوٹ کر چلے تو رہبر سے کہا کہ ہم کو کربلا کی طرف سے لے چلو۔ اس طرح یہ حضرات دوبارہ کربلا میں داخل ہوئے تو جابر بن عبداللہ انصاری اور بنی ہاشم کی ایک جماعت اور آل رسولؐ کے ایک گروہ کو کربلا میں پایا جو سب کے سب روضۂ امام حسینؑ کی زیارت کو حاضر ہوئے تھے۔ دونوں قافلے جس وقت ملے ہیں شور و گریہ کا نالہ بلند کیا۔ ہر شخص اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگا اور ایسا کہرام بپا ہوا کہ اس کو سن کر غیروں کے جگر بھی ٹکڑے ہونے لگے (بحار جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹) بعد زیارت اربعین کی تاکید میں چند حدیثوں کو لکھکر اور سب کو ضعیف قرار دیکر تحریر فرمایا ہے حدیثوں سے دو معقول وجہیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ سب سے پہلے جو بزرگ آنحضرت صلعم کے صحابہ سے جناب امام حسینؑ کے روضہ کی زیارت کے لیئے آئے اور اس شرف کو حاصل کیا۔ وہ جناب جابر بن عبداللہ انصاری تھے اور وہ اسی روز اربعین کو کربلا میں پہونچے اور دوسرے شہیدوں کے ساتھ حضرت امام حسینؑ کی زیارت بھی کی۔ اور چونکہ جناب جابر بزرگ صحابہ سے تھے اور اس عظیم الشان عبادت (زیارت امام حسینؑ) کی بنیاد انھیں نے قائم کی اس سبب سے ہو سکتا ہے کہ آج کے روز حضرت امام حسینؑ کی زیارت کا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہو (زاد المعاد و اعمال اربعین) اس بیان سے آپ کی جلالت قدر منتہائے کمال پر پہونچ گئی کہ محض آپ کے سبب سے خدا نے حضرت امام حسینؑ کی زیارت بروز اربعین کا خاص شرف و فضل مقرر کیا۔ غرض خانوادۂ رسالتمآب صلعم سے آپ کی خصوصیات بہت زیادہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ جب کربلا سے لٹ کر مدینہ میں جناب زینبؑ اپنے اور اپنے بھائی کے غم میں زندگی بسر کرنے لگیں تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے بھتیجے سید سجادؑ عبادت خدا میں ہلاک ہوئے جارہے ہیں اور کسی طرح اس سے آپ کو سیری نہیں ہوتی تو آپ کی حالت پر بے چین ہو کر خود جناب جابر بن عبداللہ کے گھر تشریف لے گئیں اور ان سے کہلایا جد بزرگوار کے جلیل القدر صحابی! آپ جانتے ہیں کہ آپ پر ہمارے خاندان کے کتنے حقوق ہیں۔ ان سے یہ بھی ہے کہ جب آپ دیکھیں ہم میں کا کوئی شخص عبادت خدا میں ہلاک ہو رہا ہے تو اس کو خدا کا واسطہ دیکر اپنی حالت پر رحم کرنے کے لیئے آمادہ کریں۔ دیکھیئے سید سجادؑ عبادت خدا میں کس قدر متغیر ہو گئے ہیں۔ جابر آپ جانتے ہیں کہ اب میرے بھائی کی نشانی روئے زمین پر یہی فرزند رہ گیا ہے جو تمام خاندان کا ملجا و ماویٰ ہے۔ آپ ان سے کہیئے کہ وہ اپنی حالت پر رحم کریں۔ (امالی و مناقب ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ صفحہ ۱۱۱)۔ ابو الزبیر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔ کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کیسے شخص تھے۔ جناب جابر کی بھویں بڑھاپے سے آنکھوں پر لٹک آئی تھیں۔ ان کو الٹ کر انھوں نے کہا خدا کی قسم وہ خیر البشر تھے۔ خدا کی قسم ہم لوگ جناب رسالتمآب صلعم کی زندگی میں منافقوں کو حضرت علیؑ کے بغض و عداوت سے پہچان لیتے تھے۔ (جو شخص حضرت علی سے بغض رکھتا تھا وہ سچا مسلمان نہیں بلکہ منافقین کی جماعت سے ہوتا تھا جو اسلام لے مٹانے کے درپے رہتے تھے) [1]

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ اصحاب رسولؐ سے جو لوگ مدینہ میں باقی رہ گئے تھے ان سب کے آخر جابر بن عبداللہ انصاری تھے۔ وہ ہم اہلبیتؑ سے متمسک رہے اور آخر میں ان کی یہ حالت تھی کہ مسجد رسولؐ صلعم میں سیاہ عمامہ باندھے ہوئے بیٹھے رہتے اور یَا بَاقِرَ الْعِلْمِ یا باقر العلم (اے علم کے باقر اے علم کے باقر) پکارا کرتے۔ مدینہ والے یہ سنکر کہتے کہ یہ جابر کیا مہملات بکا کرتے ہیں۔ جس کا جواب جناب جابر دیتے کہ خدا کی قسم میں لغو نہیں بکتا ہوں۔ بلکہ مجھ سے جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا تھا کہ انک ستدرک رجلا من اهل بیتی اسمه اسمی و شمائله شمائلی یبقر العلم بقرا۔ اے جابر تم میرے اہلبیتؑ کے ایک فرزند سے ملو گے جس کا نام میرا نام اور جس کی صورت سیرت میری صورت سیرت ہوگی۔ وہ کل علموں کا باقر ہوگا۔ اسی قول رسولؐ کی وجہ سے میں اسی باقر علوم کو پکارتا ہوں۔ چنانچہ اسی انتظار میں جابر ایک روز مدینہ کی گلیوں میں گھومتے تھے کہ دفعتہ اس گلی میں پہونچ گئے جس میں مدرسہ تھا [2] وہاں حضرت محمد (باقرؑ) ابن علیؑ (زین العابدین) بن حسینؑ تشریف فرما تھے۔ جناب جابر نے آپ کو دیکھا اور رسالتمآب صلعم کے حلیہ سے مشابہ پایا تو کہا صاحبزادے ذرا میری طرف رخ کیجئے۔ حضرتؑ نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے کہا اب ذرا پشت ادھر کیجئے حضرت پھر گئے۔ جب رو اور پشت دیکھ لی تو کہا خدا کی قسم ہو بہو یہ شمائل رسولخدا صلعم ہیں اور

---

[1] اس کا مختصر واقعہ اس طرح ہے کہ ان کے پاس ایک اونٹ تھا جو کسی طرح چلانے نہ چلتا تھا۔ آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک سے مارا تو وہ ایسا تیز ہو گیا کہ سبحان اللہ۔ پھر حضرت نے وہ اونٹ ان سے مول لے لیا۔ مدینہ منورہ پہونچکر اس کی قیمت انھیں دے دی اور وہ اونٹ بھی ان کو بخش دیا۔

[1] رجال کشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۷۔ اس مضمون کی حدیثیں حضرات اہلسنت کی کتابوں میں بھی بکثرت ہیں ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲ و سنن نسائی صفحہ ۲۱ میں ہے قال رسول اللہ لعلی لا یحبک الا مومن و لا یبغضک الا منافق حضرت رسولخدا صلعم نے حضرت علیؑ سے فرمایا جو مومن ہوگا وہ تم کو ضرور دوست رکھیگا اور جو منافق ہوگا وہی تم کو دشمن رکھیگا۔ اور امام ترمذی نے ابو سعید خدری سے اور امام احمد بن حنبل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ قال کنا نعرف المنافقین ببغضھم علیاً۔ انھوں نے کہا ہم لوگ منافقوں کو اس ذریعہ سے پہچان لیتے تھے کہ وہ حضرت علی کو دشمن رکھتے تھے۔

[2] یہ حضرات ائمہ کے ہاں جو پڑھا کر بچے جاتے اور خود اپنے بزرگوں کے ساتھ تھے مگر ملکی بنے وابستگی کے لیئے کبھی کبھی مدرسوں میں بھی بھیج دیئے جاتے تاکہ لڑکوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے گھبرائیں نہیں

پوچھا صاحبزادے آپ کا نام کیا ہے فرمایا محمد بن علی۔ یہ سن کر جناب جابر دوڑے اور حضرت کی پیشانی پر بوسہ دیکر کہا یا حضرت میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں حضرت رسولخدا صلعم نے آپ کا ذکر کیا تھا اور مجھ سے فرمایا تھا۔ آنحضرت کا سلام آپ کو پہنچادو۔ اس کا جواب حضرت نے دیکر آنحضرت کی خدمت میں بھی سلام پہنچے اور آپ بھی میرا سلام قبول کیجئے۔ اس کے بعد جناب جابر نے عرض کی حضرت میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں بروز قیامت آپ میری شفاعت کی ضمانت فرمالیں۔ حضرت نے جواب دیا جابر ہاں میں ضامن ہوتا ہوں (رجال کشی صفحہ ۲۹) اس کے بعد جناب جابر نے عادت کرلی کہ ہر روز بلا ناغہ صبح و شام حضرت باقر کی خدمت میں حاضر ہوتے جس پر اہل مدینہ تعجب اور مضحکہ کرتے کہ جابر کو کیا ہوگیا ہے جو اس بچے کی خدمت میں اس کثرت سے حاضر ہوتے ہیں۔ وکان جابر والله یاتیه فیتعلم منه خدا کی قسم جابر امام محمد باقر سے علم حاصل کرتے تھے۔ ابو زبیر بیان کرتے تھے کہ میں نے دیکھا جناب جابر ہاتھ میں عصا لیئے ہوئے مدینے کی گلیوں اور لوگوں کے مجمعوں میں گھومتے پھرتے اور کہتے جاتے تھے علی خیر البشر من ابی فقد کفر۔ معاشر الانصار ادبوا اولادکم علی حب علی فمن ابی فلینظر فی شان امه۔ حضرت رسولخدا صلعم کے بعد کل لوگوں سے بہتر حضرت علی ہیں۔ جو شخص اس سے انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ اے انصار رسول تم لوگ اپنی اولاد کو حضرت علی کی محبت سکھاؤ۔ اور اگر کوئی بچہ حضرت کی محبت سے انکار کرے تو اس کی ماں کی عفت کی تحقیق کرو کیونکہ یہ اسی کے سبب سے ہے۔ جناب جابر اگرچہ معرفت و یقین کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے لیکن پھر بھی صحابی ہی تھے امام نہ تھے۔ اس سبب سے معرفت کا وہ درجہ حاصل کرہی نہیں سکتے تھے جو انبیا و ائمہ طاہرین سے مخصوص ہے۔ چنانچہ جناب جابر آخر عمر میں بہت ضعیف ہوگئے تو حضرت امام محمد باقر آپ کی عیادت کو تشریف لے گئے اور حال پوچھا تو جناب جابر نے کہا میں ایسے حال میں ہوں جس میں پیری کو جوانی سے بہتر۔ بیماری کو تندرستی سے اچھی اور مرنے کو زندہ رہنے سے افضل جانتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت امام محمد باقر نے تنبیہ اور ارشاد کے طور پر یہ بات فرمایا۔ اے جابر! لیکن ہماری یہ حالت ہے کہ اگر خدا ہمیں بوڑھا کردے تو بڑھاپے ہی کو جوانی سے بہتر سمجھیں۔ اور جوان کرے تو جوانی کو خوب سمجھیں اور اگر بیمار رکھے تو بیماری کو پسند کریں۔ اور اگر شفا عطا فرمائے تو شفا ہی میں راضی رہیں۔ اگر موت دے تو موت ہی کو گوارا کریں اور اگر زندہ رکھے تو زندگی ہی کو اختیار کریں۔ غرض خدا ہمیں جس حالت میں رکھے اسی حالت کو اپنے لئے سب سے بہتر اور مناسب و نفع بخش سمجھیں۔ جناب جابر نے یہ سنا تو فرط مسرت سے اٹھے اور حضرت کے ہاتھوں کو بوسہ دیکر فرمایا صدق رسول الله فانه قال لی ستدرک ولدا من اولادی اسمه اسمی یبقر العلوم بقرا کما یبقر الثور الارض۔ حضرت رسولخدا صلعم نے کس قدر سچ فرمایا تھا کہ اے جابر تم میری اولاد سے ایک ایسے لڑکے سے ملو گے جس کا نام میرا نام ہوگا اور وہ علوم و معارف کو اس طرح شگافتہ کریگا جس طرح زمین کو بیل زراعت کے لیے شگافتہ کردیتا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جناب جابر مرتبۂ صبر پر فائز تھے اور جناب امام محمد باقر مرتبۂ رضا پر (مجالس المومنین صفحہ ۱۱۷) علامہ ابن حجر وغیرہ نے لکھا ہے مسجد نبوی صلعم میں لوگ جابر کو حلقہ کیئے رہتے اور آپ سے علوم و معارف حاصل کرتے تھے۔ آخر میں آپ کی آنکھ کی بصارت جاتی رہی تھی۔ آپ اپنی ڈاڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ۹۴ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اصحاب رسول سے مدینہ میں جن لوگوں نے انتقال کیا ان سب کے آخر جناب جابر تھے۔ آپ نے ۷۴ھ (غالباً ۶۹۵ء) میں انتقال کیا اور وصیت کی کہ حجاج بن یوسف ثقفی آپ کے جنازے کی نماز نہ پڑھانے پائے (اصابہ جلد اول صفحہ ۲۲۳)۔

"اقوال زریں"

مرتبہ سید محمد نذیر حیدر جعفری

۱۔ شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھتا ہے وہ اپنی آبرو کو بچائے رکھتا ہے۔ (حضرت علی)
۲۔ دنیا میں مجھے اگر ایک آدمی بھی ایسا مل جائے جو اپنے نفس کا غلام نہ ہو تو میں اس کو اپنے دل کے معزز ترین گوشے میں جگہ دوں گا۔ (شیکسپیر)
۳۔ صرف وہی لوگ قابل احترام ہیں جن کے افعال اور اقوال انسانی عزوریات کے معاون ہوتے ہیں اور ہم کو ظلمت نگری سے نکال کر شہرت کی بلندی پر پہونچاتے ہیں۔ (لانگ فیلو)
۴۔ حسن صداقت ہے اور صداقت حسن ہے۔ (کیٹس)
۵۔ کامیابی سے زیادہ کوئی کامیاب شئے نہیں۔ (ڈیزرائیلی)
۶۔ عورت ایک گلاب کا پھول ہے اور اس میں خودداری کا ایک چھوٹا سا کانٹا لگا ہوا ہے۔ (رسکن)
۷۔ موت کو آسان رکھو کیونکہ موت کی تلخی صرف اس کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ (ارسطو)
۸۔ انسانی ذہن اپنا مقام ہے۔ وہ بہشت کو دوزخ اور دوزخ کو بہشت بنا سکتا ہے۔ (ملٹن)
۹۔ موت سے بچنا محال ہے۔ موت بادشاہ کو بھی نہیں چھوڑتی۔ (شرلے)
۱۰۔ سنگین دیواریں اور آہنی سلاخیں قیدخانہ نہیں بنا سکتی ہیں۔ (لولیس)
۱۱۔ ہماری سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ ہر دفعہ گر جانے کے بعد اٹھنے میں ہے۔ (گولڈ اسمتھ)
۱۲۔ زندگی میں اپنے دوستوں کا محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ بعد مرگ اپنے دشمنوں کے لیئے مال چھوڑ جاؤ۔ (افلاطون)
۱۳۔ انسان مطالعہ سے مکمل ہوتا ہے۔ گفت و شنید سے چالاک ہوجاتا ہے۔ اور تحریر سے اس کے اندر صحت افکار پیدا ہوجاتی ہے۔ (بیکن)
۱۴۔ ریاست اور خاندان کی عظمت حقیقی نہیں ان کی حقیقت سایہ سے زیادہ نہیں۔ (ملٹن)
۱۵۔ بڑے لوگوں کی زندگیاں بتاتی ہیں کہ ہم اپنی زندگی کو بھی کامیاب بنا سکتے ہیں۔ (لانگ فیلو)
۱۶۔ زندگی اجل ہے قبر اس کی منزل نہیں ہوسکتی۔ (لانگ فیلو)
۱۷۔ کسی شخص کی عظمت پر حسد نہ کرو کیونکہ اسطرح اپنے کو تم بدترین خلائق ثابت کرتے ہو۔ (ہربرٹ)

ظریفانہ معلومات

۱۔ مکڑیوں کی عمر عام طور سے دو تین سال کے درمیان ہوتی ہے۔
۲۔ اشتہارات سب سے پہلے ۱۶۵۲ء میں اخبارات میں درج کیئے گئے۔
۳۔ سینے کی مشین ہاتھ کے بہ نسبت بارہ گنا تیز کام کرتی ہے۔
۴۔ حیوانوں میں انسان کے علاوہ صرف کتا ہی ہر مقام پر پایا جاتا ہے۔
۵۔ ایک پونڈ روئی میں ۴۷۰ میل تاگا کاتا جاتا ہے۔
۶۔ فن طب کے ماہرین کی رائے ہے کہ چھوٹے بچوں کی بہترین ورزش ان کا چیخنا ہے۔
۷۔ ایک جوڑے خرگوش کی نسل دس سال کے عرصہ میں ختم ہوجاتی ہے۔
۸۔ کئی ایسی قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو تیرنا نہیں جانتیں۔
۹۔ جزیرہ انڈومن کے باشندے دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ کوتاہ قامت ہیں ان کا متوسط قد ۴ فٹ ۸ انچ اور ۷۶ پونڈ سے کم وزن ہوتا ہے۔

رجب نمبر ۲۰ رجب کو نہایت شاندار کثیر تعداد میں شایع ہوگا۔ مضمون نگار حضرات اور مشتہرین جلد مضمون و اشتہار روانہ کریں۔

دنیا کا حال

ممالک غیر

تہہ ہو جانے والی موٹر سائیکل بنالی گئی

موٹر سائیکل صنعت کی جدید کامیابی ایک ایسی موٹر سائیکل بنانا ہے جو تہہ ہو سکتی ہے یہ موٹر سائیکل آج کل برطانیہ کے بازاروں میں بک رہی ہے اس موٹر سائیکل کو تہہ کرکے مکان کے ایک کونے میں رکھا جا سکتا ہے۔

اس موٹر سائیکل کی زیادہ سے زیادہ رفتار ۳۰ میل فی گھنٹہ ہے اور ۱۲۰ میلوں میں ایک گیلن پٹرول خرچ کرتی ہے اس مشین کا چلانا بہت آسان کام ہے۔

نیویارک جاتے ہوئے امریکی ہوائی جہاز کی تباہی صرف ایک مسافر بچا اور سب ہلاک لندن۔ ۱۵/ اپریل۔ آج "شے نن" (آئرلینڈ) کے ہوائی اڈے پر پان امریکن ایرویز کا ایک ہوائی جہاز تباہ ہو گیا۔ یہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہوا تھا۔

ہوائی جہاز پر اکیس مسافر اور جہازی عملے کے دس اشخاص سفر کر رہے تھے جو سوا ایک امریکی مسافر کے سب ہلاک ہوئے

ان ہلاک ہونے والوں میں بمبئی کے ۶۰ سالہ مل مالک سر چونی مہتا۔ احمد آباد کے ۴۴ سالہ تاجر مسٹر سراب جی اور بیگم شاہنواز کی صاحبزادی مس شاہنواز بھی شامل ہیں۔ مس شاہنواز انجمن اقوام کی رکن اور شاعرہ تھیں اور ہوائی جہاز پر کراچی سے سوار ہوئی تھیں۔

مس شاہنواز کی تجہیز و تکفین کے لئے مسٹر رحمت اللہ ہائی کمشنر پاکستان نے ایک خاص نمائندہ روانہ کیا ہے۔

سر چونی مہتہ سنہ ۳۲-۱۹۳۲ میں جمعیتہ الاقوام میں ہندوستان کی نمائندگی کر چکے تھے وہ متمول ترین پارسی تاجر تھے اور تجارتی مال خریدنے امریکہ جا رہے تھے۔

یہ ہوائی جہاز اڈے پر اترنے کے لئے سست رفتاری سے نیچے آ رہا تھا کہ اسے تباہی کا منہ دیکھنا پڑا حادثہ کے پانچ گھنٹے بعد امدادی کارندوں نے جلے ہوئے جہاز سے آخری تیسویں لاش باہر نکالی۔

جو مسافر ہلاک ہوئے ہیں ان میں ۱۹ امریکی ۱۵ اطالوی ۲ ہندوستانی ایک برطانی ایک فرانسیسی ایک پاکستانی اور ایک ایسا مسافر شامل ہے کہ جس کا ملک معلوم نہیں ہو سکا۔ مرنے والوں کی فہرست میں پانچ عورتیں بھی شامل ہیں۔

آئرکی تاریخ کے اس افسوسناک حادثے کی تحقیقات کے لئے آج دن میں ڈبلن اور لندن کے حکام بھی پہنچ گئے ہیں۔

شے نن کی فان امریکن کمپنی کے اشخاص نے بتایا کہ ہوائی جہاز نیچے اترتا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن جہاز سے ٹیلیفون کے ذریعہ کسی خطرہ کی اطلاع نہیں دی گئی جہاز اس وقت تباہ ہوا جب کہ وہ اترنے راستے سے ایک ہزار گز کے فاصلہ پر تھا۔ سب سے پہلے شے نن ہوائی اڈے کے دو اشخاص نے اس حادثہ کو دیکھا انھوں نے اخباری نمائندوں سے کہا ہوائی جہاز کے زمین سے ٹکراتے ہی پٹرول کی ٹنکی پھٹ گئی اور تین سو فٹ بلند شعلے بھڑک اٹھے ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ان شعلوں سے لڑ رہا ہے یہی وہ شخص مسٹر درسٹ ہے جو زندہ بچ سکا۔

بعد میں مسٹر درسٹ نے بتایا کہ یہ محسوس کرتے ہی کہ ہوائی جہاز تباہی کے کنارے ہے میں نے باہر چھلانگ لگا دی اس وقت جہاز کا پچھلا حصہ تباہ ہو چکا تھا اس کے بعد ہی ایک دھماکا سنائی دیا جس سے اندر کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے ہونگے جہاز سے پیرے کو دتے وقت جس مسافر اٹھ بیٹھے ہوئے تھے انھیں مطلق خبر نہ تھی کہ کوئی سنگین حادثہ پیش آ رہا ہے۔ شے نن سے جو تازہ خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ہوائی جہاز اڈے پر اترنے کیلئے چکر کاٹ رہا تھا کہ زمین پر آ رہا۔ مسز درسٹ جو اپنے شوہر کو لینے ہوائی اڈے پر آئی ہوئی تھیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ ایک مسافر بھی زندہ نہیں بچا ہے حادثے کے مقام کی طرف دوڑ پڑیں۔ جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ مسٹر درسٹ بچ گئے ہیں تو انھوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ میں نہیں بتا سکتی کہ مسٹر درسٹ کو زندہ و سلامت دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی۔

طیارہ کے حادثہ میں ہلاک شدہ (۳۰) مسافروں کی مدفین لندن۔ ۱۷/ اپریل پین امریکن ایرویز کے دفتر لندن نے اعلان کیا ہے کہ شانن کی طیران گاہ پر طیارے کے ٹوٹ جانے کی وجہ جو مسافر ہلاک ہوئے ہیں ان سب کو ایک ہی لحد میں دفن کیا جا رہا ہے یہ فیصلہ اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ ۲۳ لاشوں کو ... دیکھ کر انھیں پہچاننا مشکل ہو گیا ہے۔

ہفتہ

اسلام

امام یحییٰ کے قاتل عبداللہ الوزیر کو حیفہ میں پھانسی دیدی گئی۔ قاہرہ یمن کے دارالسلطنت صنعاء سے جو اطلاع وصول ہوئی ہے کہ ۸۰ سالہ امام یحییٰ کے قتل کے سلسلہ میں عبداللہ الوزیر پر جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس میں وہ مجرم ثابت ہوئے اور جمعرات کے دن انھیں پھانسی دے دی گئی۔ امام یحییٰ کے قتل کے بعد عبداللہ الوزیر نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا تھا اور چار ہفتے تاج و تخت کا مالک بھی بنا رہا۔ امام یحییٰ کے بڑے صاحبزادے امیر سیف الاسلام احمد نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جس انھیں کامیابی ہوئی۔

معلوم ہوا ہے کہ عبداللہ الوزیر کو بمقام حیفہ پھانسی دی گئی جو صنعاء سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امیر سیف الاسلام احمد نے عبداللہ الوزیر کے خلاف اپنی مہم شروع کی تھی۔

عراق میں ہوائی جہاز ٹڈیوں کا مقابلہ کریں گے۔ بغداد ۱۴/ اپریل۔ عراق میں ٹڈیوں کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے جہاز عراق پہنچ گئے ہیں اب جلد ہی ان سے کام لیا جانا شروع ہو جائے گا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ٹڈیوں کے خلاف یہ خصوصی جہاز استعمال کئے جائینگے۔ وزیر زراعت نے اعلان کیا ہے کہ ٹڈیوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر جنگ جاری ہے۔ اور ہمسایہ ممالک خصوصاً شام و ایران مکمل طور پر تعاون کر رہے ہیں۔

آزاد عرب عساکر کے فیلڈ کمانڈر نے پانچ ہزار عرب سپاہیوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ قاہرہ ۱۵/ اپریل۔ آزاد عرب عساکر کے فیلڈ کمانڈر نے ان پانچ ہزار عرب سپاہیوں کے ساتھ کھانا کھایا جو حال ہی میں مشرق اردن سے فلسطین آئے ہیں۔

پاکستان

جاگیریں اور مواجب ختم۔ سرحد اسمبلی کی مخالف پارٹی کے ممبر خان عبدالغنی نے کہا سرحد اسمبلی پاکستان گورنمنٹ سے سفارش کرے کہ وہ مذہبی اور خیراتی جاگیروں کے ماسوا وہ تمام جاگیریں اور مواجب خود سنبھال لے جو انگریزی عہد حکومت میں دیئے گئے تھے۔ یہ جاگیریں اور مواجب خزانہ عامرہ پاکستان میں داخل کئے جائیں۔ دوسرے بل میں سفارش کی گئی تھی کہ سرکاری افسروں اور غیر سرکاری افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے جو اس بات کی پڑتال کرے کہ پاکستان چھوڑ جانے والوں کی جائدادیں مناسب طریقہ پر تقسیم کی گئیں ہیں۔ تیسرے بل میں سرحدی قبائلی علاقہ میں مذہبی ادارے کھولے جائیں یہ تینوں غیر سرکاری مسودات منظور ہو گئے۔

قائد اعظم کی ایک خصوصی ضیافت میں شرکت۔ پشاور ۱۹/ اپریل قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے آج ایک خصوصی ضیافت میں شرکت فرمائی جو قائد اعظم کے اعزاز میں بمقام اسمبلی ہال منعقد ہوئی۔ اس ضیافت میں سرحد کے سرکاری اور غیر سرکاری ممتاز اصحاب اور ملک کے سرداروں نے قائد اعظم کے ساتھ ہم طعامی کا شرف حاصل کیا۔ مہمانوں کی جملہ تعداد ایک ہزار تھی۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدہ کا امکان۔ نئی دہلی ۱۹/ اپریل وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے اس امکان کا اظہار کیا کہ بہت جلد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان باہمی تجارت کے معاہدہ کی گفت و شنید کا آغاز ہونے والا ہے ترجمان مذکور نے مزید کہا کہ چند دن پہلے پاکستان اس امر کی جانب زور ڈال رہا تھا۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ دونوں مملکتیں ایک دوسرے کے ٹریڈ کمشنر (تجارتی نمائندہ) مقرر کئے جائیں۔

ہندوستان

نئی دہلی۔ ۱۰/ اپریل سرکاری اطلاعات کے مطابق تقریباً پینتالیس ہزار مسلمان جو ہندوستان سے تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے تھے گذشتہ تین ہفتوں میں ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔

ایرانی حکومت ہندوستانیوں کا تحفظ کرے گی۔ نئی دہلی ۱۴/ اپریل معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی سفیر مقیم طہران نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ بعض اخبارات کی یہ خبریں غلط ہیں کہ حال ہی میں ایران میں ہنگامہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ خبر بھی صحیح نہیں کہ ان فسادات کی وجہ سے ہزاروں ہندو اور سکھ ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔ حکومت ایران نے حکومت ہند کو یقین دلایا ہے کہ ایران میں مقیم ہندوستانیوں کی جان و مال کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے اس لئے حکومت ہند کو ایران کے ہندوستانیوں کی طرف سے فکرمند نہ ہونا چاہیے۔

دکن کا ایک ہفتہ

سرکاری ملازمین کیلئے مکانات

حیدرآباد ۱۵ ر اپریل نان گزیٹیڈ ملازمین سرکار عالی کے لئے تعمیر مکانات کی اسکیم منظور ہو چکی ہے محکمہ تعمیرات کی جانب سے ملے پلی اور بھوئی گوڑہ میں مختلف درجوں کے دو ہزار مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں جس میں نل لائٹ اور فلش بھی ہوگا۔ اس ہفتہ سے تعمیر کا آغاز ہو جائے گا۔

اعلیحضرت بندگانعالی کے عازم دہلی ہونے کی افواہیں بے بنیاد ہیں

حیدرآباد ۱۸ ر اپریل حکومت سرکار عالی کی توجہ بعض اخبارات میں شایع شدہ اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ اعلیٰ حضرت بندگانعالی عنقریب عازم دہلی ہوں گے۔ اسی سال ہی میں دو بیلیں سونا بھیا رہیا سے حیدرآباد سے لندن کو سونا لے گئے نیز اعلیحضرت بندگانعالی جنوبی امریکہ میں وسیع جائداد خریدنے والے ہیں۔ ناظم محکمہ اطلاعات کو ان خبروں کی تردید کا مجاز گردانا گیا ہے ـ جو محض بے بنیاد ہیں۔

حیدرآباد کے دیہات پر انڈین یونین کے غنڈوں کے حملے اور حیدرآبادیوں کی گرفتاری

مسلم رعایا پر ظلم کی مسلسل اطلاعیں

انڈین یونین کے علاوہ سے حیدرآباد کے دیہات پر حملوں اور انڈین یونین کے علاقوں میں رہنے والے حیدرآبادیوں کی گرفتاری اور مسلم رعایا پر مظالم کی اطلاعیں مسلسل ملتی جا رہی ہیں۔

چوکی کروڑگیری کو نذر آتش کر دیا گیا

ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۸ ر اور ۹ ر اپریل کی درمیانی شب میں انڈین یونین کے علاقہ کے ساٹھ کانگریسیوں کی ایک جماعت نے مہاتاپور ضلع رائچور میں کروڑگیری کی چوکی کو آگ لگا دی کروڑگیری کے ایک نوجوان کو ہلاک اور مزید دو کو زخمی کیا یہاں سے ان غنڈوں نے موضع نارکہ کا رخ کیا گنڈیا کلال کے سیندھی کے گھڑوں کو توڑ ڈالا اور اس سے جبراً رقم وصول کی اس کے بعد وہ لوگ علاقہ بمبئی کے موضع ہلی کھیرا ضلع دہاڑواڑ کی طرف روانہ ہوئے جہاں کہا جاتا ہے کہ ایک کانگریسی کیمپ قائم کیا گیا ہے۔

ڈیڑھ سو کانگریسی غنڈوں کا ضلع رائچور پر حملہ

ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ضلع دہاڑواڑ سے تقریباً ڈیڑھ سو کانگریسیوں کے ایک جتھے نے ۶ ر اپریل کی رات میں ضلع رائچور کے موضع ... پر حملہ کیا پٹیل خانہ کا دروازہ توڑ ڈالا ... کاغذات اور ... کے ٹکٹ اٹھا لے گئے۔

انھوں نے کاغذات کو آگ بھی لگا دی یہ لوگ پولس پٹیل کے دو کانات میں بھی گھس پڑے اور اس کے سرکاری کاغذات کو باہر لاکر جلا ڈالا۔

مسلح کانگریسیوں کی ایک بڑی جماعت کی گلبرگہ میں آمد

صوبہ بمبئی کے ضلع بیجاپور سے مسلح کانگریسیوں کی ایک بڑی تعداد ۴ ر اپریل کو ضلع گلبرگہ کے موضع کھرہ بہاون میں داخل ہوئی اور مالی پٹیل کے مکان پر حملہ کرکے دو تھیلے جوار اور نقدی لوٹ لی۔ اس کے سرکاری کاغذات کو جلا ڈالا اور مالی پٹیل اور سٹواری دونوں کو انڈین یونین کے علاقے میں پکڑ لے گئے۔

حیدرآبادیوں پر یونین کے مظالم

ضلع اورنگ آباد سے اس قسم کے واقعات کی اطلاعیں ملی ہیں کہ حیدرآباد کے علاقے سے جو لوگ اپنی معمولی مصروفیات کے سلسلہ میں ہندوستانی علاقہ میں جاتے ہیں۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ۲۳ ر مارچ کو ایک شخص مسمی سلطان خاں ساکن موضع پرڈ (ضلع اورنگ آباد) صوبہ متوسط کے موضع مررول گیا تھا ـ جہاں ڈگمبر کہار اور دوسرے اشخاص نے جو ہوم گارڈ کے ارکان تھے اسے پکڑ لئے سلطان خاں کو بہت پیٹا اور دہار پولس کے حوالے کیا گیا جس نے اسے ناگپور روانہ کیا۔ ناگپور میں یہ مقید رکھا گیا۔ اطلاع ملی ہے کہ موضع پرتی کے مزید دو مسلمانوں کو بھی اسی طرح گرفتار کر لیا گیا۔

ایک کمیونسٹ سرغنہ کی ہلاکت

حیدرآباد ۱۸ ر اپریل نلگنڈہ کے ایک موضع سرل پور میں کمیونسٹوں کے حملہ کی کوتوالی نے کامیاب مقاومت کی جس کے نتیجے کے طور پر کمیونسٹوں کا ایک سرغنہ نارائن ریڈی مارا گیا۔

گرداوروں اور چپراسیوں کا قتل

حیدرآباد ۱۸ ر اپریل تعلقہ مریال گوڑہ میں دو گرداور ایک چپراسی اور تین رضاکار کو مسلح کمیونسٹ اشرار کی ایک کثیر جماعت نے قتل کر ڈالا موضع منتولہ متعلقہ جنگاؤں میں ڈاک بنگلہ کو آگ لگا دی گئی ان مقامات ...

پر کوتوالی کے پہونچتے ہی حملہ آور فرار ہو گئے
کانگریسی غنڈوں کے مسلمانوں پر مظالم

حیدرآباد ۱۸ ر اپریل موضع سیند کھیڑا میں کانگریسی غنڈوں کی ایک جماعت نے دو مسلم بیوپاریوں کو گھیر کر قتل کر ڈالا اس اطلاع میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ موضع طبابرو۔ موضع ہوسنگی میں بھی دو مسلمانوں پر حملہ کر کے ان کو ہلاک کیا گیا ـ گودام اور مکانوں کو آگ لگا دی گئی ... اطلاع ملی ہے ... بہت سے مسلمان ایک جا جمع ہو گئے ـ چند مسلمان کے آگے بڑھتے ہی حملہ آور فرار ہو گئے ـ کوتوالی نے حملہ آوروں کا تعاقب کر کے چند کو گرفتار کر لیا۔

حکومت سرکار عالی کی طرف سے آباب مندر کے لئے سالانہ ۶۰۰ روپیہ کی منظوری

حیدرآباد ۱۹ ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے بیکنٹہ مندر ناندیڑ کے اخراجات کے سالانہ (۶۰۰) روپیہ منظور کئے ہیں یہ رقم فی الحال دو سال کے لئے منظور کی گئی ہے۔

رکنیت مقننہ پر انتخاب ـ حیدرآباد ۱۹ ر اپریل مانک لال صاحب گپتا رکن مجلس مقننہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے استعفا کے باعث جو نشست خالی ہوئی تھی ... مفاد صنعت سے ٹکٹ سیٹھ ... راؤجی کا انتخاب بلا مقابلہ عمل میں آیا ہے۔

ہفتہ اقبال کا تیسرا جلسہ عام

حیدرآباد ۱۹ ر اپریل مرکزی بزم اقبال کے زیر اہتمام کوٹھی راجہ پرتاب گیرجی میں گذشتہ تین دن سے جو ہفتہ اقبال منایا جا رہا ہے اس کی تیسری میتقات ۲۰ ر اپریل کو شام کے ۶ بجے منعقد ہو رہی ہے ـ ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب کی صدارت میں ہوگا ـ کل شام صدر المہام تعمیرات مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے نمائش کا معائنہ بھی کیا۔

کمیونسٹ غنڈوں کی ہیمانہ چالیں

حیدرآباد ۱۹ ر اپریل تعلقہ ... کے

ایک مقام کاموں کی اطلاع مظہر ہے کہ ۷ ر اپریل کو رات کے ۵ بجے مقطعہ دار اور اس کے چند ملازمین ... رضاکار مسلمانوں پر حملہ کرکے تقریباً ۵ ـ اشخاص کو مجروح کیا۔ یہ موضع جہاں کہ یہ وارداتیں ہوئی ہیں مسلمانوں کی بہت قلیل آبادی پر مشتمل ہے ـ کمیونسٹ غنڈوں کے انتہائی بہیمانہ افعال کا مقصد ایک فرقہ کے اشخاص کو پریشان کرنا بتایا جاتا ہے۔

سلطان عبد الحمید کی نعش

حیدرآباد ۲۰ ر اپریل "دکن نیوز" کو معلوم ہوا ہے کہ سلطان عبد الحمید خاقان کی نعش حیدرآباد نہ پہنچ سکے گی سمجھا ہو گا کہ سلطان کے دفن کے لئے خلدآباد کے قریب ہی ایک مقبرہ تعمیر کیا جا رہا تھا جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

کمیونسٹ غنڈوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی ہلاکت

حیدرآباد ۲۰ ر اپریل تلنگ کے ایک موصولہ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ یہ سماجی اور کانگریسی جماعت چند افراد نے تلنگ کے چار مسلمانوں کو جن میں ایک تحصیل کا چپراسی بھی تھا تقریباً نیلنگ سے چار میل کے فاصلہ پر برچھوں اور بندوقوں سے مہلک ضربات پہنچا کر قتل کر دیا اور نعشیں وہیں چھوڑ کر فرار ہو گئے اس اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ غنڈوں کی یہ منظم جماعت اس سے قبل بھی متعدد مسلمانوں کے قتل کا ارتکاب کر چکی ہے اس پارٹی کے متعلق یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ عموماً اشرار کی یہ جماعت تنہا اور نہتے مسلمانوں کو جنگل میں گھیر کر قتل کر رہی ہے مسلمانوں کے قتل کی اطلاع جب تلنگ پہنچی تو مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے لیکن مجلس کے رضاکاروں نے بڑی تیزی کے ساتھ صورت حال کو قابو سے باہر ہونے نہ دیا اشرار نے رات ہی میں دو دکانات اور مکانات کو آگ لگا دی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مکانات وغیرہ شامل ہیں۔

برسی علی مولانا آقائی ابو الحسن عرف میرن صاحب قبلہ کی جانب سے

دس مجلسیں بغرض ایصال ثواب ۹ ر جمادی الثانی سے دس مجلسیں منعقد کی گئی ہے جس میں مولانا محمد مصطفےٰ ... بیان فرمائیں گے

دار الحکمت حیدرآباد دکن کا سولھواں سالانہ جلسہ ... زیر صدارت عالیجناب نواب ... بہادر ... ۲۳ ر خورداد ... روز جمعہ ۹ بجے صبح بمکان ...

نادرات ۲

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

فقہ و اصول فقہ شیعہ

مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
قوامع الفصول ۳۰
ہدایۃ المسترشدین ۲۵
مختلف الشیعہ ۵۰
تذکرۃ الفقہاء ۸۰
تبصرہ علامہ ۴
ایضاً ۶
معتبر محقق ۱۰
نخبہ ملا محسن فیض ۶
حدایق الناظرہ مع تکملہ ۶ جلد ۲۵۰
مختصر نافع ۸
جواہر الکلام شرح شرایع الاسلام ۶ جلد کامل ۱۸۰
ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
ایضاً صید و ذبائح ۳۰
ایضاً تجارت ۳۰
شرایع الاسلام ۳۰
طہارت شیخ مرتضیٰ ۳۰
خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
فقہ الرضا ۴۰
حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

مختصر زینۃ العباد ۱
جامع عباسی بحواشی آقائی صدر ۶
حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
رسالہ جبر و تفویض ۲
رسالہ حدود ۲
روضۃ الاحکام ۱
منتخب الرسائل ۲
مجمع المسائل ۴
ذخیرۃ العباد آقائی نائینی ۲
معراج المومنین در طہارت و صلوٰۃ ۴
جامع الرضوی ترجمہ شرائع الاسلام ۸
مناسک حج ۲ - ۸
مفید الاذہان ۲ -
مشکوٰۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

مفتاح الشفا فی اقامۃ الصلوٰۃ ۶
... الصلوٰۃ -

لآلی المنتظم ترجمہ ذخیرۃ العباد
سرکار اصفہانی ۲ - ۸
مختار المسائل ترجمہ ۲
منتخب الرسائل
زین العابدین ۱ ۸
پایہ دین ۵
قواعد المواریث ۲
زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
ترجمہ جامع عباسی ۵
مسائل الاحکام ۱
مخزن طہارت ۱
مفاتیح الجنان ۳
حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

من لا یحضرہ الفقیہ ۸۰
استبصار ۵۰
تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
تذکرۃ الخواص الاصفی ۱۸۰
معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
ایضاً طبع نولکشور ۱۵
مواہب السنیہ شرح ۴۰
درۃ الغرویہ جلدین
مفتاح الانس ۴۰
مقابس الانوار و نفائس الاسرار ۳۰
صافی شرح اصول کافی ۱۰
الفین علامہ ۱۲
ارشاد المومنین ۲
جامع الاسرار ۶
سواء السبیل فی شرح زاد قلیل ۴
منہج الرشاد لمن اراد الاسترشاد ۴
شعلۃ الجوالہ ۲
کتاب الخصال ۲۰
درۃ النجفیہ ۲۵
فصل الخطاب کریم خان ۸۰
منہاج البراعۃ فی شرح ۲۰۰
نہج البلاغہ ۶ حصے

شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
شرح نہج البلاغہ ابو الحدید ۸۰
طبع ایران
دمعۃ الساکبہ ۸۰
معالم الزلفیٰ ۸۰
غایۃ المرام ۱۰۰۰
نفس الرحمان فی فضائل ۸۰
حضرت سلمان رضؓ
مجالس الموحدین ۸۰
مدینۃ المعاجز ۸۰
دار السلام ۸۰
علم الیقین ملا محسن فیض ۷۵
مصباح الانس ۱۵
وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر ۲۵
معروف بہ مجموعہ ورام
سر العالمین امام غزالی ۵
نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
" طبع بیروت ۲۵
" طبع ایران ۲۰
احتجاج طبرسی ۲۵
وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
مستدرک الوسائل ۱۵۰
کشف الغمہ ۳۵
اسرار الرغائب فی مسئلۃ ... ۱۰
جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
برار الغالبین ۲
اثبات الوصیہ ۱۵
غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
فوائد المدنیہ ۸
کتاب الغیبہ و کتاب البیان ۸
ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
مجمع النورین و ملتقی البحرین ۲۰
خزائن نراقی ۳۵
مختلف الحدیث ۱۰

جامع الاخبار ۸
امالی صدوق ۲۰
انیس الخاطر و جلیس المسافر ۵۰
یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی
زہر الربیع ۲۰
عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
ینابیع المودۃ ۴
درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن ۲۵
نائب المرضی
ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
مقامع الفضل ۴۰
کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
ایضاً طبع بمبئی ۲۵
حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
طبع ہند ۵
ابواب الجنان جلد اول ۱۰
" جلد دوم ۶
" جلد سوم ۶
عین الحیوٰۃ طبع ایران ۱۲
مطارح الانظار ۱۵
بحر ہدایت ۴
تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و
شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
کفایۃ الموحدین ۴۰
حدیقہ سلطانی ۱۵
مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
حدیقۃ الشیعہ ۲۵
شرح اربعین ۴۰
شرح و ترجمہ نہج البلاغہ ۴۵
از ملا فتح اللہ
حلیۃ الصالحین ۶
اجابۃ المضطرین ۸
درج اللآلی ترجمہ منظومہ ۲
ہزار کلمات حضرت امیر موسوم بہ شہوا
منہج الیقین شرح وصایائے ۱۵
حضرت امام جعفر صادق

توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
ترجمہ حدیث اعرابی ۲
مجالس نظامیہ ۸
انیس العہد و مونس اللحد ۸
واردات غیبی ۵
تنبیہ الغافلین ۲
مجمع المعارف ۱۰
ترجمہ حیات النفس ۲
تسلیۃ العباد ترجمہ ۸
مسکن الفواد
انوار الابصار ۴
مختار الجوامع مجموعہ احادیث ۴
و حکایات وغیرہ -
مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
مثنوی آب و نمک ۸
آیات الولایہ ۴۰
عنوان الکلام ۱۵
ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
ذخیرۃ المعاد فاضل سبزواری ۱۵
روضۃ الانوار ۱۵
شرح المناقب ۱۰
اسرار التنزیل ۱۰
مقامات العلیہ ۴
ہدایۃ المجاہدین ۵
وصیت نامہ ۲
مقامات العلیہ ۴
تذکرۃ الغافلین ۵
کتاب الابرار ۵
حقایق فیض ۱۵
کشف الفوائد علامہ ۲۰
ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
لؤلؤ مرجان ۲۰
بنیان رفیع در حال ۲۵
خواجہ ربیع
عین الیقین ترجمہ جلد اول ۲۵
بحار الانوار
معراج السعادت ۲۵
ذخیرۃ العباد ۴۵
زبدۃ المعارف ۷۵
مجمع المعارف ۳۵
مجمع النورین ۳۵
شرح نہج البلاغہ لاہیجانی ۱۰۰
معروف بہ نواب و برحاشیہ شرح
دیوان حضرت امیرؑ

علایم الظہور ترجمہ وقایع الظہور

(مترجمہ)

مولوی میر محمود علی صاحب لایق مرحوم شہید و معتمد مولانا آقا السید محمد محسن صاحب قبلہ

(چوڈہائی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

(جس میں)

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب بحسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ۔

مقدمہ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا سید محمد محسن صاحب قبلہ۔

پہلا باب۔ ظہور فرج کی دعا اور اُس کے ثواب میں۔

دوسرا باب۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث۔

تیسرا باب۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار۔

چوتھا باب۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے۔

پانچواں باب۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ۔

چھٹا باب۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی مدح

ساتواں باب۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں۔

آٹھواں باب۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرہویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں۔

نواں باب۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں۔

دسواں باب۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں۔

گیارھواں باب۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونیکے بیان میں

بارھواں باب۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں۔

تیرھواں باب۔ نماز حاجت کے بیان میں۔

چودھواں باب۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔ ترجمہ مضامین حاشیہ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعراء در علامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم ۳۰۰ صفحات کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ۔ محصول ڈاک ہر۔ مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں چونکہ کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے۔ پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و جنتری ۱۳۶۲ھ (نمبر ۲۲)

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور ہزار ہا ناظرین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع و اقعات مشہورہ نوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گذشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ لطائف طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیٰحضرت شہریار دکن۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب صدر اعظم باب حکومت حیدرآباد۔ ملک الادیب مولانا آقا سید علی شوستری طاب ثراہ۔ علامہ رشید ترابی۔

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عہ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲/ر۔ پیشگی منگوانے میں تعجیل کیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ عہ جنتری ۱۰/ر ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنو

یہ ہفتہ روزہ جریدہ سنہ ۱۹۲۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ لستنے قلیل عرصہ میں اُس نے اپنے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کر لی ہے اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس میں پُر مغز اور ترقی مقالات کے علاوہ معتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی۔ تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا نمونوں کا حامل ہے اُس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اُمید ہے کہ افراد ملت عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرمادیں گے۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ۔ ششماہی سہ۔ چندہ ممالک غیر آٹھ روپیہ سالانہ اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر مہتمم اخبار "پیام اسلام" وکٹوریا اسٹریٹ۔ لکھنو

رجسٹرڈ نمبر اے انڈیا | اخبار انتخاب حیدرآباد دکن | رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

رجسٹرڈ نمبر - سرکار آصفیہ ۲۷۶

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

البحث

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم محمد حسین

جلد (۱) | ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲ تیر ۱۳۵۷ف موافق ۲ مئی ۱۹۴۸ء یوم : | نمبر (۲۵)

تقاضا

حضرت نجم آفندی

زمانہ آنے والا دور سے آنکھیں دکھاتا ہے
نظر آتے ہیں جس آن آشام جب آثار منزل کے
کوئی آسان ہے زنجیر چھونا باب مقصد کی
زمانہ ٹوکتا رہتا ہے بڑھ جاتے ہیں دل والے
سمجھتا ہے اسے اپنا مقدر حسب صنا ہمت
ارادی قوتیں نقشہ بدل دیتی ہیں دنیا کا
لرز جاتی ہے دور جبر و استبداد کی قوت
نکل جاتے ہیں خود راہ طلب کے پیچ و خم یکسر
گذر جاتے ہیں کتنے راہزن طوفان کترا کر
فلک قدموں پہ گرجاتا ہے جب تیور بدلتے ہیں
مجاہد خود الٹتا ہے ورق تاریخ عالم کا
حساب وقت کیسا انتظار وقت کیا معنی

دل ہمت نشیمن دیکھتا ہے مسکراتا ہے
جری انگڑائیاں لیتا ہے بزدل تھرتھراتا ہے
مسافر راستہ بھر موت سے زور آزماتا ہے
صبا منہ زوریاں کرتی ہے غنچہ کھل کھلاتا ہے
جبین آسماں پر جو ستارہ جگمگاتا ہے
ثبات عزم پر ایک ایک لمحہ سر جھکاتا ہے
حقارت کے تبسم کی جہاں بجلی گراتا ہے
وہ سیدھی راہ کہلاتی ہے جس رستہ سے جاتا ہے
تلاطم دم بخود رہتا ہے فتنہ جی چراتا ہے
زمیں دولت اگل دیتی ہے جب ٹھوکر لگاتا ہے
لگا کر مہر اپنے خون کی خود مسکراتا ہے
خود اپنا دست قدرت وقت کا پردہ اٹھاتا ہے

سمجھتے ہیں مگر مرد عمل یہ راز مستقبل
ہمارا ہر عمل ہر قول مستقبل بناتا ہے

ترتیب

اخبار نہ پہونچے تو اسی ہفتہ میں اطلاع دیجئے تاکہ ملازم اور ڈاک سے دریافت کیا جاسکے۔

اداریہ

حیدرآباد کے شیعہ؟

ہم نے آج سے ٹھیک دو مہینے پہلے "انتخاب" کے چھتیسویں شمارہ میں "شیعہ لیگ حیدرآباد" کو حیدرآبادی شیعوں کا اجتماعی مرکز تصور کرتے ہوئے اس ادارے کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا وہ بعد کے پیدا شدہ حالات میں اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے اور اب تو پچھلی ساری امیدوں کا حال بھی بہتے ہوئے پانی پر گھر بنانے کی نامشکور سعی کے مترادف نظر آرہا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اپنی ہی صفوں میں ابتری کیسے پیدا ہوگئی؟ آخر کیوں "شیعہ لیگ" کی صدارت پر مولوی میر محمد نقی صاحب رضوی کے بہ غلبہ آراء منتخب ہونے کے باوجود آپ کو لیگ کے مرکزی دفتر کا جائزہ دینے سے انحراف کیا جارہا ہے؟ ——— اور کیوں شیعہ لیگ کی موجودگی میں "شیعہ کانفرنس" کے فتنوں کا جادو سرچڑھ کے بول رہا ہے؟ اور کیوں اسی انداز کی اور دوسری تحریکیں جنم لے رہی ہیں؟

ان سوالات کا جواب دینے سے پہلے ہم پر اپنے مسلک کا اظہار واجب ہو جاتا ہے جس کی وضاحت ہماری طرف سے شاعر مشرق نے یوں کی ہے کہ ———

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں ——— لا الٰہ الا اللہ!

اور اس طرح اب ہم یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ اللہ کی زمین پر آج جتنے بھی جماعتی جھگڑے اور قومی اختلافات نظر آتے ہیں، اگر ان سب کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سارے جھگڑے جماعت کی آستینوں کے بتوں یا ایسے ہی چند نام نہاد رہنماؤں کے آوردہ ہیں جن کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے ———

اور اس قماش کے رہنماؤں سے حیدرآباد کے شیعہ بھی محروم نہیں! یہ جاہ پسند اور خودغرض رہنما اپنی خلقت کے اعتبار سے "زبور" کے اُس "شریر انسان" سے کم نہیں جس سے ایک پیغمبر نے پناہ مانگتے ہوئے مناجات کی تھی کہ۔

"اے خداوند! شریر انسانوں سے مجھ کو پرے رکھ۔ اور اُن ظالموں کی صحبت سے محفوظ رکھ جو اپنے دلوں میں بڑے منصوبے باندھتے ہیں اور ہر روز لڑائیوں کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور سانپوں کی مانند وہ اپنی زبانیں تیز کرتے ہیں۔ اور اُن کے ہونٹوں کے نیچے افعی کا سا زہر ہے۔

اے خداوندا شریر آدمیوں کے ہاتھوں سے مجھے بچا۔ ظالم انسانوں سے مجھے دور رکھ کیونکہ وہ سب اس فکر میں ہیں کہ میرے تمام راستے مسدود کردیں ——— میرے معبود! مغرور انسانوں نے چھپ چھپ کر میرے لئے رسی اور سولی تیار کی ہے۔ انھوں نے میری ہر راہ گذر میں جال بچھایا ہے اور میرے لئے قدم قدم پر پھندے لگائے ہیں" (زبور)

ایک پیغمبر کی دعا بے اثر کیسے رہ جاتی، اسی لئے قرآن مجید میں صاف کہدیا گیا ہے

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

مگر اشرار پیغمبر کی دعاؤں سے بے پروا اور قرآنی احکام سے بے بہرہ آج تک جال بچھانے اور پھندے لگانے میں مصروف ہیں۔ جب ظالموں کے اہرمنی افعال جاری ہیں تو پھر اس حقیقت سے کیوں انکار کیا جائے کہ اپنی صفوں کے انتشار کی

اور کانفرنس کے اختلافات اور تازہ دم تحریکوں کے بر بلند بانگ دعوے کے پیچھے بھی شریر انسانوں کی چھپی ہوئی تمنا طمع کے زہر میں بجھی ہوئی اپنا کام کئے جارہی ہے اور سب ہی کی آنکھوں کے سامنے ایک اونچی کرسی رقصاں ہے!

اس موقع پر لگے ہاتھوں یہ کہدینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ لیگ کا سنگ بنیاد فرقہ شیعہ کے دو ایک ذی علم و ذی فہم افراد نے رکھا تھا لیکن یہ بات ابھی تک "راز" ہی ہے کہ اس عمارت میں "ٹیڑھی اینٹ" کب رکھ دی گئی تھی جس کی وجہ سے ساری عمارت میں "خمار" کی رعنائی انگڑائیاں لینے لگی اور "معمار" انگڑائیوں کی رعنائی میں کھو کر رہ گئے!

ایسے میں ایک چھوٹی سی بندرگاہ پر ایک اور سفینہ جا لگا جہاں کچھ سونے چاندی کے پھول نچھاور کئے گئے اور کچھ سرقہ کرلئے گئے۔ جب دولت لٹ چکی تو سارا ہوشربا طلسم ٹوٹا، رشتہ منقطع ہوا، اونچی کرسی کی تصویر آنکھوں میں اتر آئی جس کی رعنائی نشہ بن کر لغزش مستانہ کا موجب بنگئی اور یوں منزل مراد پر پہونچنے سے پہلے ہی یہ سفینہ بھی اپنے مسافروں کی غنودگی کا مرہون منت ہوکر ساکت ہوگیا۔ مگر خاموش و ساکت سفینہ کے مسافر جاگے اور سفینہ کو متحرک نہ پاکر کف افسوس مل کر کہا۔

غریب بے بس ہے قوم بس کا کہ بیڑا منجدھار میں پڑا ہے۔
وہ ڈوبنے کو ہے دیکھیں وعدے کو ناخدا کیا نباہتا ہے!

اس طرح رعنائی میں کھوئے ہوئے معمار، مسافر اور ناخدا کی باہمی کشاکش چند موقع شناس دوست دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ عمارت کے خمار اور سفینہ کے سکوت کو اپنی تیز گامی کے دھارے پر تنکا بناکر کب اور کیسے بہا لیجائیں ——— سو وہ وقت آہی گیا اور اب عالم یہ ہے کہ "انار" ایک ہے اور بیمار ایک سے زیادہ!!

ان حقائق کی موجودگی میں اور پھر یہ دیکھتے ہوئے کہ اس تمام کشمکش میں قوم کے غریبوں کی فریاد کو دور کے ڈھول سے زیادہ اہمیت نہیں دی جارہی ہے، جی چاہتا ہے کہ اپنی حکومت سے یہ التجا کی جائے کہ وہ کرسی کے مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے ختم ہی کردے کیونکہ ایک ایسی قوم جس کے ہزاروں یتیم کوچہ گرد ہیں، جس کی ہزاروں بیوائیں غذا اور لباس کے لئے ترس رہی ہیں، جس کے نوجوان آوارگی کا شکار ہیں اور جس کے بوڑھے اپنی اولاد کی پرورش، تعلیم اور اچھی تربیت سے محروم ہوکر یتیم خانوں کو قبلۂ نظر و نگاہ بنائے ہوئے ہیں، اس قوم کے سارے مسائل ایک کرسی کے بل بوتے پر بخیر و خوبی انجام کو نہیں پہونچ سکتے۔ ایک ایسے زمانہ میں جب ہر فرقہ اور ہر قوم اپنے معاشی موقف کو مستحکم بنانے میں مشغول ہے، اپنی صفوں کا انتشار اور ابتری دیکھ کر ہم بھی یہ ماننے پر مجبور ہوگئے ہیں ——— کہ

ہر کس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد!

لیکن حال پر نظر کر کے خاموش ہو جانا کوئی دانشمندی نہیں، اس لئے ہم اپنی قوم کے غریب اور مفلوک الحال افراد سے توقع کرتے ہیں وہ اپنی بہتری کے مسئلہ پر خود غور کریں گے اور اپنا معاملہ خود چکائیں گے تاکہ خود غرض رہنماؤں سے اُن کی زندگی نجات پاجائے۔ اور غربت اطمینان کا سانس لے۔ فی الوقت تو ناتوانی سے کانپتے ہوئے ہاتھ سوکھے ہوئے جسم اور کمزور بصارت سیاہی کی روح سے یکسر عاری ہیں جن کو مضبوط اور قوی بنانا وقت کی سب بڑی ضرورت ہے صرف برقی قمقموں کی روشنی میں کسی بلندی پر کھڑے ہوکر قوم کی گری ہوئی صحت جسمانی کو تقریروں سے نہیں ابھارا جاتا ———

ادبیات

"غیور مزدور"

(حلمی افندی)

قطعہ

قوم کی آنکھ اشکبار ہوئی ؛ روح ملت کی بیقرار ہوئی
نام روٹی کا منھ سے کیا نکلا ؛ گولی سینے کے وار پار ہوئی

ایک مزدور کی کہانی ہے ۔ درس عبرت کی ترجمانی ہے
حال نیرنگئ زمانہ ہے ۔ دل پُر درد کا فسانہ ہے
کس قدر تھا غیور وہ مزدور ۔ موت کو جس نے کرلیا منظور
بال بچوں کو پالتا تھا وہ ۔ سارے گھر کو سنبھالتا تھا وہ
مختصر جو بھی وہ کماتا تھا ۔ خود بھی کھاتا تھا اور کھلاتا تھا
اتفاقاً وہ پڑگیا بیمار ۔ جس پہ تھا زندگی کا دار و مدار
کیا دوا لاتی ہاتھ تھے خالی ۔ تھی پریشان گھر میں گھر والی
اپنے سرتاج کے قریں جاکر ۔ کہا اُس نے یہ سر کو نیوڑا کر
آپ کے ساتھ ان کا غیر ہے حال ۔ بچے فاقوں سے ہو رہے ہیں نڈھال
بھوک کے مارے تلملاتے ہیں ۔ بچے رو کر مجھے رُلاتے ہیں
کہئیے کس طرح ان کو بہلاؤں ۔ کس زباں سے میں انکو سمجھاؤں
چیز بھی گھر میں ہے نہ کوئی لباس ۔ جس کو رکھ آؤں ساہوکار کے پاس
کیا کہوں میں محلے والوں کو ۔ کس کو دکھلاؤں دل کے چھالوں کو
جاگتے ہوں بھی ہیں اگر بالفرض ۔ کون دیتا ہے مفلسوں کو قرض
کچھ خبر بھی ہے اے مرے سرتاج ۔ یوم تونیسہ کا جشن ہے آج
شہرہ رہتے ہیں یہی صغار و کبار ۔ یعنی خیرات ہوگی آج جوار

دیکھوں بچوں کے تلملانے کو
جاؤں یا میں جوار لانے کو

گھر سے پہلے پہل نکلتی ہوں ۔ نام مالک کا لے کے چلتی ہوں
اُس کے نکلے جو نہی قدم گھر سے ۔ اشک جاری تھے دیدۂ تر سے
آئی آخر وہاں وہ نیک صفات ۔ تھی جہاں پر جوار کی خیرات
اس بھکارن کا حال کیا کہئیے ۔ کیا تھا اس کا سوال کیا کہئیے
ضعف کی ماری ہانپتی آئی ۔ بھیک لینے کو کانپتی آئی
سر جھکائے کھڑی تھی وہ خاموش ۔ جس کا سرتاج گھر میں تھا بیہوش
باغ امید میں بہار آئی ۔ اُسکے دامن میں جو جوار آئی
الغرض مل گئی جوار اُسے ۔ یعنی کچھ ہوگیا آدھار اُسے
شکر کرتی ہوئی وہ با دل شاد ۔ آئی گھر اپنے خانماں برباد
آکے چولھے کو جب کیا روشن ۔ بچے ماں سے لپٹ گئے فوراً
کیفیت لے کے اپنے شوہر کی ۔ پھر وہ آٹے کو گوندنے بیٹھی

لب پہ تھا دل کے جان زار آئی
(تونیسہ شہر کا نام) گھر میں خیرات کی جوار آئی

اُٹھ کے بستر سے اپنے زار و نزار ۔ خودکشی کرلی اُس نے آخرکار
ہے عجب رشتۂ حیات و ممات ۔ چولھا روشن ہوا گل ہو شمع حیات
مرنے والے نے مر کے دکھلایا ۔ جان دی کام کرکے دکھلایا
زور بازو سے جو کما کھائے ۔ بھیک وہ جوار کیا کھائے
بند منہ کرلیا زبان نہ دی ۔ جان دی اُس نے اپنی آن نہ دی

یہہ شہادت ہے اہل غیرت کی
اس کو کہتے ہیں موت عزت کی

متحرک طعام خانہ

متحرک طعام خانہ ہے ۔ جس میں قسمت کا آب و دانہ ہے
جو کے بدلے یہ باجرا کیا ہے ۔ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
کیجئے شکر ایزد باری ۔ بعد شکر کے گڑ کی ہے باری
خوف کرنے کی کوئی بات نہیں ۔ جب گرانی الونس ہے جاری
کارکن کر رہے ہیں ملکر کام ۔ غیر سرکاری اور سرکاری
انتظامات پر نہ رکھیئے حرف ۔ ورنہ ہوجائے گی گرفتاری
گورے جو ہیں وہ کھائیں قند سفید ۔ کالے جو ہیں وہ کرلیں گڑ جاری
زندہ درگور ہو رہے ہیں غریب ۔ کون ان کی کرے گا غمخواری
بارش قہر جھونپڑوں کے لئے ۔ اور محلوں پہ ہو گہر باری
یہ بھی تو تیرے نام لیوا ہیں ۔ کر رہے ہیں جو گریہ و زاری
ان کی حالت کو دیکھ ابر کرم ۔ جن کی آنکھوں سے اشک ہیں جاری

جب نہیں چین بد نصیبوں کو
حق ہے جینے کا کیا غریبوں کو

سائلہ

راہ میں آئی نظر اک سائلہ زار و نزار ۔ پھر رہی تھی موسم گرما میں جو دیوانہ وار
ایک ننھا آغوش میں اک گود میں دو ہمکنار ۔ ساتھ جس کے ننھے ننھے بے زباں بچے تھے چار
دل شکستہ، غم زدہ، آفت رسیدہ، دربدر ۔ جو حقیقت میں سراپا تھی مصائب کی شکار
اُس کے جسم زار پر تھا ایک بوسیدہ لباس ۔ تھی گریباں چاک و دامن تھا اُس کا تار تار
پیٹ تو خالی تھا لیکن اُسکی گودی تھی بھری ۔ ضعف کے مارے جو جھکی جا رہی تھی بار بار
کھولدیتا تھا دہن کو اُس کا وہ غنچہ دہن ۔ خشک ہونٹوں پر جو ٹپکاتی تھی آنسو اشکبار
مثل گہوارہ کے جنبش کھا رہا تھا اُس کا دل ۔ بھوک سے بیتاب تھا گودی میں اُس کا شیرخوار
جو کہ خود بھوکی ہو وہ کیسے پلا سکتی ہے دودھ ۔ اُس کے بالک کا وہ رہ رہ کر بلکنا بار بار
غور کرتے کرتے آخر اُس کے حال زار پر ۔ آگیا یہ شعر حلمی کی زباں پر ایکبار
کون یہ کہتا نہیں اولاد ہے نعمت مگر ۔ جس کے کھانے کو [illegible]

ایک نکتہ میں ہے دنیا کی حقیقت دیکھئے
ساتھ رحمت کے نظر آتی ہے زحمت دیکھئے

حکیم حلمی افندی

ضروری اعلان ۔ جن حضرات نے اب تک اس سال کا چندہ روانہ نہیں فرمایا ہے اور اس ماہ کے ختم پر سال بھی ختم ہو رہا ہے براہ کرم جلد از جلد دو سال کا چندہ روانہ فرمائیں۔

قومی اطلاعات

مملکتی شیعہ لیگ کے صدر کا بیان

شیعہ لیگ کے متعلق بعض حلقوں میں کچھ غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں جن میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے انھیں دور کردوں تاکہ لیگ کے مقصد و مسلک سے لوگ اچھی طرح واقف ہوں۔

شیعہ لیگ ایک معاشرتی ادارہ ہے جو ثقافتی۔ معاشی اور تعلیمی تنظیم کے ذریعہ مملکت آصفیہ کے استحکام میں اپنا حق ادا کرنا چاہتا ہے۔ مجلس اتحادالمسلمین جو تمام مسلمانان دکن کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت ہے اس کو لیگ بھی اپنا سیاسی نمائندہ تصور کرتی ہے۔

شیعہ لیگ ایک ایسی قوم کا ادارہ ہے جو تخت و تاج آصفی سے وفاداری کی ایک مستند تاریخ رکھتی ہے۔ وفادار ہے اور آئندہ بھی وفادار رہنے کا عزم بالجزم اس میں موجزن ہے۔

شیعہ لیگ قتل و غارتگری کو خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور زبان و عمل سے انسانوں کے درمیان ہمیشہ محبت و رواداری کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کو فریضہ انسانیت تصور کرتی ہے۔ شیعہ لیگ معرکہ کربلا کو تاریخ انسانی کا ایک بے نظیر واقعہ۔ سیرت و اخلاق کی تعلیم کا سرچشمہ اور جنگ جوئی و صلح پسندی کے مواقع کو پہچاننے کا بصیرت افروز ذریعہ اور بھٹکے ہوئے سیاست دانوں کے لئے آج بھی مشعل راہ سمجھتی ہے اور دنیا کو یہ سمجھا دینا چاہتی ہے کہ اتمام حجت کے تمام مراحل سے گذر جانے کے بعد حق پرستوں کی آخری منزل "کربلا" ہے فقط

میر محمد تقی رضوی ۲۴ رخورداد ۱۳۵۷ف

قرارداد عقیدت

شیعہ لیگ کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ اعلیٰحضرت بندگانعالی و خانوادۂ آصفی کے ساتھ اپنی غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کرتا ہے اور تاجدار دکن و برار کو اس کا یقین دلاتا ہے کہ فرقہ شیعہ تخت و تاج آصفی کی حفاظت و حمایت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

اور یہ اتباع فرمان خسروی مترشحہ ۲۳ رخورداد ۱۳۵۷ف حکومت کے ساتھ اپنے تعاون اور اشتراک عمل کا یقین دلاتا ہے۔

۲۳ رخورداد ۱۳۵۷ف

زندہ باد شاہ عثمان دپاینده باد مملکت حیدرآباد

اطلاع

منجانب مولوی سید حیدر رضا صاحب صدر شیعہ لیگ

چونکہ مولوی سید محمد تقی صاحب انجنیر شیعہ لیگ کے بانیان میں سے ہیں اور اس وجہ سے ہر جلسہ کا نوٹس ان کے نام اجرا ہونا ضروری ہے مگر مجلس مشاورت کے جلسے منعقدہ ۱۷ رخورداد ۱۳۵۷ف کا نوٹس صاحب موصوف کے نام بوجہ ایک غلط فہمی کے اجرا نہیں کیا گیا اور چونکہ مولوی صاحب موصوف اس طریقہ کار پر معترض ہیں اس وجہ سے اور نیز دیگر وجوہ کی بنا پر اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کا جلسہ منعقدہ ۱۷ رخورداد ۱۳۵۷ف بوجہ غیر آئینی ہونے کے کالعدم قرار دیا جاتا ہے اس کی جملہ کارروائی معہ انتخاب صدارت کالعدم قرار دیجاتی ہے۔ انتخاب صدارت کیواسطے ایک جدید جلسہ عنقریب طلب کیا جاویگا۔ فقط

۲۵ رخورداد ۱۳۵۷ف سید حیدر رضا زیدی بیرسٹرایٹ لا صدر

اطلاع برائے زائرین عراق

بمبئی سے عراق کے لئے ہر ہفتہ ایک جہاز روانہ ہوتا ہے ایک ہفتہ پسنجر جہاز اور دوسرے ہفتہ ڈاک جہاز پسنجر جہاز بمبئی سے بصرہ ۱۵ سے ۲۰ دن میں پہونچتا ہے اور ڈاک جہاز بمبئی سے بصرہ صرف ۷ دن میں پہونچتا ہے۔ پسنجر اور ڈاک جہاز کا کرایہ یکساں ہے ہر ڈاک جہاز کے ذریعہ بمبئی کی بندرگاہ سے بہ کثرت زائرین روانہ ہورہے ہیں۔ بیرونجات سے آنیوالے حضرات پلگرم پاس کولیرا انجکشن (ڈبل ڈوز) چیچک کے ٹیکے اور پلیگ انجکشن معہ تینوں کے تصدیق ناموںکے اپنے ہمراہ ضرور لائیں مزید معلومات کے لئے جوابی خط تحریر فرمائیں۔ اس کے علاوہ اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو ایڈیٹر اخبار انتخاب و مدیر مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار سے دریافت فرمایئے

مولوی محمد جعفر صاحب فرزند مولانا شیخ محمد باقر صاحب مرحوم زائرین کیلئے اپنے کو وقف فرمائے ہیں اور زائرین کی ہرقسم کی امداد فرماتے ہیں۔ مدیر

ایم ایس دوارکا ۱۱ رمئی ۱۹۴۸ء
ایم ایس وترا ۲۵ رمئی ۱۹۴۸ء
ایم ایس دوارکا ۸ رجون ۱۹۴۸ء

واحد پتہ

محمد جعفر صدر الافاضل

معین الزائرین آفس ۶۵ امین بلڈنگ نزدیک جے جے اسپتال ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

ٹیلیگرام ادریس ریکس بمبئے

ضروری اعلان

شیعیان ہند کا تنظیمی پروگرام

جناب حسین بھائی لالجی صاحب صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے ہندوستانی شیعوں کی تنظیم، ترقی، اصلاح اور فلاح کے لئے ایک پروگرام وضع فرمایا ہے جسے قوم کے ہر طبقہ میں پسند کیا جارہا ہے۔ فوراً ایک خط روانہ کرکے یہ پروگرام طلب کیجئے تاکہ آپ کی بستی کے شیعہ بھی اس ترقیاتی پروگرام کے مطابق منظم ہوکر ترقی کی منزلوں کی جانب گامزن ہوسکیں۔ پروگرام طلب کرنے کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

سیٹھ حسین بھائی لالجی صاحب

نوبہاری بلڈنگ۔ ہاربنی روڈ بمبئی

سورج گہن



۱۹۴۸ء
۲۹ رجمادی الثانی ۱۳۶۷ھ مطابق ۹ رمئی و تیر ۱۳۵۷ف یوم یکشنبہ ۵ بجے ۳ منٹ صبح کو آغاز ہوکر ۶ بجے ۳۱ منٹ صبح کو ختم ہوگا یہ گہن ناقص ہوگا۔

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود

اعلان

حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود

حسب ذیل ناقص اجناس ہراج کرنا چاہتا ہے

مٹیرا کونڈا تور ثابت
چاول دال چنا چنا ثابت
مونگ ثابت گیہوں میدہ
ویٹ میل روا چاول باشی
گیہوں کا آٹا دہان کا بھوسہ

ف ۱ - مندرجہ بالا اجناس ناقص بتاریخ ۵ رتیر ۱۳۵۷ف بوقت گیارہ ساعت صبح مجید گودام واقع ملک پیٹھ قدیم میں ہراج کئے جائیں گے۔

ف ۲ - ہراج شدنی ناقص اجناس کا معائنہ خواہشمند حضرات ہراج سے دو یوم قبل کرسکتے ہیں۔

مینجنگ ڈائرکٹر

حضرت رسول خدا کے اصحاب

قسط دوم بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۴۴ مورخہ ۱۴ جمادی الآخر

جناب سلمانؓ فارسی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب سلمانؓ خیر تھا۔ حضرت رسول خدا صلعم کے خاص غلام تھے۔ آپ سے آپ کا نسب دریافت کیا گیا تو جواب دیا کہ میں سلمانؓ ابن اسلام ہوں۔ آپ کی اصل فارس (ایران) رام ہرمز سے ہے۔ اور بعض کہتے ہیں جی سے ہیں جو اصفہان کا ایک شہر ہے۔ آپ کا نام اسلام سے پہلے مابہ بن بوزخشان بن مور سلان تھا۔ شاہ آپکی آپ کی اولا سے ہیں۔ آپ پہلے ایران میں مجوسی (آگ کے پوجنے والے) تھے۔ مسلمان ہونے کا سبب آپ خود اسطرح بیان کرتے تھے کہ میں اہل فارس علاقہ اصفہان کے شہر جی کے ایک زمیندار کا لڑکا تھا۔ میرے باپ مجھ کو بہت زیادہ چاہتے تھے یہاں تک کہ مجھ کو گھر میں مثل لڑکیوں کے بٹھا رکھا تھا۔ میں فارسی زبان حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ میرے والد صاحب جائداد اور مکانات والے تھے اور اسی کے انتظام میں رہتے تھے۔ اونھوں نے مجھ سے ایک دن کہا بیٹا تم دیکھتے ہو میں یہاں مشغول ہوں۔ تم باہر کھیتوں پر چلے جاؤ لیکن رُک نہ جانا کہیں جانداد کا خیال چھوڑ کر تمہاری فکر میں پڑ جاؤں۔ غرض میں کھیتوں کے دیکھنے کو نکلا اور نصرانیوں کے گرجا کے پاس سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ میں ان کی طرف جھکا کیونکہ مجھ کو ان کی عبادت اچھی معلوم ہوئی۔ اور میں نے کہا خدا کی قسم یہ طریقہ میرے دین (مجوسیت) سے بہتر ہے۔ غرض میں انھیں کے پاس ٹھہر رہ گیا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا کہ نہ میں کھیتوں پر گیا اور نہ گھر پہنچا جب میرے واپس جانے میں دیر ہوئی تو میرے والد نے کئی قاصد میرے بلانے کو بھیجے۔ جب نصاریٰ کا عمل مجھ کو پسند آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے۔ ان لوگوں نے بتایا کہ شام میں۔ اس کے بعد میں والد صاحب کے پاس پلٹ آیا۔ اونھوں نے پوچھا بیٹا کہاں تھے۔ میں نے تمہاری تلاش میں قاصد روانہ کئے ہیں میں نے کہا میں ایسی قوم کے پاس سے گذرا جو گرجا میں نماز پڑھتے تھے۔ مجھ کو ان کا یہ دین پسند آیا اور میں نے جان لیا کہ ان کا دین میرے (موجودہ) دین (مجوسیت) سے بہتر ہے۔ میرے والد نے کہا نہیں تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا دین ان (نصاریٰ) کے دین سے بہتر ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے اس پر ان کو میرے متعلق اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نصرانی نہ ہو جاؤں۔ اونھوں نے مجھ کو قید کر دیا۔ مگر میں نے نصاریٰ کے ہاں کہلا بھیجا ان کے دین سے موافقت کا اظہار کیا اور ان سے خواہش کی کہ جو شخص شام جانے کا ارادہ رکھتا ہو اس سے مجھ کو آگاہ کریں۔ انھوں نے ایسا ہی کیا تو میں نے بیڑیوں کو اپنے پاؤں سے نکالا اور ان کے ساتھ شام چلا گیا اور وہاں کے اسقف (پادری) کے ساتھ رہنے لگا۔ جب وہ پادری مرنے لگا تو مجھے موصل کی طرف ایک بڑے پادری کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ بھی مرنے لگا تو کہا اب اس نبی کا زمانہ قریب ہے جو دین حنیف ابراہیم پر مبعوث ہوگا۔ اس کی ہجرت کی جگہ کھجوروں والی زمین (مدینہ) ہے۔ جب وہ مرگیا تو عرب کا ایک قافلہ میری طرف سے گذرا۔ میں اس کے ساتھ مکہ چلا آیا اور اسی قافلہ نے مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اس یہودی سے قبیلہ بنو قریظہ کے ایک شخص نے مجھے خرید لیا اور مدینہ میں لایا جب حضرت محمد مصطفےٰ مدینہ میں تشریف لائے تو میں حضرتؐ سے ملا اور مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا اے سلمان تم اپنے مالک کو کچھ معاوضہ یعنی کا وعدہ کرکے اپنے کو آزاد کرا لو۔ میں راضی ہو گیا اور اپنے مالک سے تین سو درخت لگانے اور چالیس اوقیہ سونا [illegible] پر مکاتبت کر لی۔ غرض میں نے آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کی مدد سے تین سو درخت لگا دئے۔ پھر حضرتؐ نے سونے کے انڈے سے میری مدد کی تو میں اپنی دونوں شرطیں پوری کرکے آزاد ہو گیا۔ سب سے پہلے آپ آنحضرتؐ کے ساتھ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اس کے بعد کبھی جہاد میں حضرتؐ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ آنحضرت نے ان کے اور ابودرداء کے درمیان مواخاۃ کی تھی۔ جناب سلمانؓ بڑے مقدس اور خدا رسیدہ صحابی تھے۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت تین شخصوں حضرت علیؓ۔ عمارؓ یاسر اور سلمانؓ فارسی کی مشتاق ہے۔ آپ بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے تھے اور آنحضرت صلعم کے نہایت مقرب تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی تھیں کہ سلمانؓ رسول خدا صلعم کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے رسول خدا صلعم کے بارے میں سبقت لے جائیں۔ حضرت علیؓ سے جناب سلمانؓ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو اولین و آخرین (سب) کا علم حاصل ہے وہ ایسے دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا۔ سلمانؓ منا اہل البیت (سلمان ہم اہلبیت سے ہیں)۔ ابودرداء شام میں چلے گئے اور جناب سلمانؓ عراق میں رہے۔ ابودرداء نے جناب سلمانؓ کو خط لکھا کہ خدا نے مجھے تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کئے اور میں پاک زمین پر فروکش ہوا۔ اس کے جواب میں جناب سلمانؓ نے ابودرداء کو کیسی اچھی بات لکھی کہ اے ابودرداء اس کو خوب یاد رکھو کہ مال اور اولاد کی زیادتی خیر نہیں ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہارا علم تم کو نفع دے۔ اور تم نے مجھے لکھا ہے کہ تم پاک زمین پر فروکش ہو۔ حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہیں کرتی۔ تم خود اس طرح عمل کرو کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپکو مردوں سے شمار کرو۔ حذیفہ نے جناب سلمانؓ سے کہا میں تم کو ایک گھر بنوا دوں۔ آپ نے پوچھا کیوں کیا میرے لئے ایسا مکان بنانا چاہتے ہو جیسا مدائن میں تمہارا گھر ہے۔ اونھوں نے کہا نہیں بلکہ پھوس کا مکان جس کی چھت چٹائی کی ایسی ہو کہ جب تم کھڑے ہو تو وہ تمہارے سر پر چھونے کے قریب ہو اور جب تم سو رہو تو وہ تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو۔ جناب سلمانؓ نے جواب دیا کہ گویا تم میرے دل میں تھے اور میری جو خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا۔ آپ کا وظیفہ پانچ ہزار تھا مگر آپ ایسے زاہد تھے کہ جب وظیفہ ملتا سب کو تقسیم کر دیتے اور اپنے ہاتھ سے کما کر خود کھاتے تھے۔ آپ نے غزوۂ احزاب میں حضرت رسول خدا صلعم کو خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا اسی وجہ سے اس غزوہ کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ ایک دفعہ مہاجرین و انصار میں اختلاف ہوا۔ مہاجرین کہتے تھے کہ سلمانؓ ہم میں سے ہیں اور انصار کہتے تھے کہ وہ ہم میں سے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا سلمان منا اهل البیت (سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں) آپ کی وفات خلیفۂ سوم کی آخری خلافت ۳۵ھ ہجری (غالباً ۶۵۶ء) میں ہوئی۔ اہل علم بیان کرتے ہیں کہ سلمانؓ ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو میں کسی کو شک نہیں ہے۔ آپ کی تین لڑکیاں تھیں ایک اصفہان اور دو مصر میں (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۲) علامہ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ آپ کو آپ کے یہودی مالک سے حضرت رسول خدا صلعم نے خرید لیا تھا۔ جس زمانہ میں آپ۔ مدائن کے حاکم تھے اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتے بنتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ حاکم ہیں اور مشاہرہ پاتے ہیں پھر کیوں مزدوری کرتے ہیں؟ تو کہا میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ کی مزدوری سے اپنی غذا کا سامان کیا کروں۔ آپ کی ایک چادر تھی جس کی آدھی کو آپ بطور لباس پہنتے اور آدھی کو بطور فرش بچھاتے تھے۔ آپ کا کوئی گھر نہیں تھا۔ دیواروں اور درختوں کے سایہ میں بسر کر لیتے تھے۔ ایک شخص نے پوچھا بھی کہ آپ کے رہنے کو مکان بنوا دوں تو کہا مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ حضرت رسول خدا صلعم نے آپ کی مدح میں فرمایا ہے کہ اگر دین ثریا پر ہوگا تب بھی اس کو سلمانؓ پالیں گے۔ حضرت رسول خدا فرماتے تھے کہ میرے پروردگار نے مجھے چار شخصوں کے دوست رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ (خدا) بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے وہ حضرت علیؓ۔ ابوذرؓ۔ مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں۔ آپ انجیل اور قرآن دونوں کے عالم تھے۔ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ سلمانؓ مثل لقمان حکیم کے ہیں۔ کعب الاحبار کہتے تھے کہ سلمانؓ علم و حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ جناب سلمانؓ کے پاس صہیب و بلال وغیرہ کچھ لوگ موجود تھے۔ وہاں ابوسفیان آیا تو ان لوگوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے ابھی تک اس (ابوسفیان) کی گردن نہیں اڑائی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ بولے ایسا تم لوگ قریش کے بزرگ اور سردار (ابوسفیان) کے بارے میں ایسی بات کہتے ہو؟ اس کے بعد وہ حضرت رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا یا حضرتؐ میں نے سلمانؓ وغیرہ سے ایسی بات کہی ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابوبکرؓ شاید تم نے اپنی اس بات سے ان لوگوں کو غضبناک کر دیا۔ یاد رکھو اگر ان لوگوں کو تم نے غضبناک کیا تو یقیناً تم نے اپنے پروردگار اللہ تعالےٰ کو غضبناک کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور ان سے معافی مانگ لی۔ آپ احکام خدا کی حفاظت

پرنظر رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ابودرداؓ ان کے گھر ان سے ملنے کے لئے گئے تو دیکھا ابودرداؓ کی بیوی میلے لباس پہنے میلی صورت بنائے ہیں۔ پوچھا کیوں؟ کہا تمہارے بھائی (ابودرداؓ) کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں ہے انہ ان کو مجھ سے کچھ کام ہے پھر کیوں زینت کروں اتنے میں ابودرداؓ آگئے اور جناب سلمانؓ کے لئے کھانا پیش کیا۔ آپ نے کہا تم بھی کھاؤ تو کھاؤں۔ انھوں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہ کھاؤں گا ایسا رات کو جناب سلمانؓ وہیں رہے۔ دیکھا کہ ابودرداؓ نے رات کو بھی عبادت شروع کی تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور کہا جسطرح تم پر خدا کا حق ہے تمہارے اہل کا بھی حق ہے اور تمہارے بدن کا بھی حق ہے۔ ہر حق دار کو اس کا حق پہونچانا چاہئے (یعنے عبادت بھی کرو۔ جورو سے معاشرت بھی کرو اور آرام بھی کرو) دوسرے دن دونوں شخص رسولؐ کی خدمت میں گئے ... واقعہ بیان کیا تو حضرتؐ نے فرمایا سلمانؓ نے بالکل ٹھیک کہا ہے غرض آپ کے فضائل و مناقب بے حد و بے حساب ہیں۔ آپ کی وفات مدائن میں ہوئی (استیعاب جلد۲ صفحہ ...) اور یہ لکھا ہے کہ اہل علم آپ کی عمر ڈھائی سو سال بتاتے ہیں مگر علامہ ذہبی لکھتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ آپ مارا... علے التمامین مجھے ظاہر ہوا کہ ان کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ نہیں تھی (اصابہ جلد۲ صفحہ ۱۱۳) آپ کے متعلق کیا اچھا شعر کسی نے کہا ہے۔ سہ

کانت مودۃ سلمان لہ نسبا ✧ ولم یکن بین نوح و ابنہ رحما

جناب سلمان کی محبت کی وجہ سے ان کو نسب حاصل ہوگیا اور حضرت نوحؑ اور ان کے فرزند کے درمیان کوئی رشتہ نہیں۔ یا (یعنی) حضرت سلمان نے خدا و رسولؐ سے محبت کرکے اس کی اطاعت کی تو اسلام میں آپ کا یہ درجہ ہوگیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے خاندان میں شامل کرکے فرمایا سلمان منا اھل البیت اور فرزند نوحؑ نے خدا و رسولؐ کی مخالفت کی تو اس رشتہ سے الگ کرکے نکال دیا گیا۔ باوجود آپ کے اس درجہ تقرب کے خلافت نے آپ کو بیعت کرنے کے لئے اس قدر مارا کہ آپ کی گردن ٹیڑھی ہوگئی۔ جو آپ کی وفات تک ویسی ہی رہی۔ کتاب کامل بہائی میں ہے کہ جب جناب سلمان نے آل پیغمبرؐ کی پیروی میں خلیفہ اول کی بیعت نہیں کی تو خلیفہ دوم نے ان سے کہا کہ بنی ہاشم نے تو اس وجہ سے بیعت نہیں کی کہ وہ اپنے کو ہم لوگوں سے افضل کہتے ہیں مگر تم کو کیا ہوا کہ بیعت سے تخلف کرتے ہو؟ جناب سلمان نے جواب دیا انا شیعتہم فی الدنیا و الآخرۃ اتخلف تخلفہم وابایع ببیعتہم میں ان حضرات کا شیعہ ہوں دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی۔ یہ حضرات بیعت سے تخلف کریں گے تو میں بھی تخلف کروں گا۔ اور یہ حضرات بیعت کریں گے تو میں بھی بیعت کرلوں گا۔ جناب سلمانؓ یہ بھی فرماتے تھے (آبادہ ...ی علے ... المسلمین ج۱ ص۷۱) ... علی بن ابی طالب میں نے رسولؐ کی بیعت ... بات پر کی تھی کہ مسلمانوں کی بھلائی کروں گا اور حضرت علیؑ کو اپنا امام سمجھوں گا۔ مختصر یہ کہ آپ کا جناب امیرؑ کی پیروی کرنا اور ہر حالت میں جناب امیرؑ سے مخصوص رہنا بالکل واضح ہے (مجالس المومنین صفحہ ۸۲)۔

سعد بن عبادہ

انصاری قبیلہ انصار کے شریف اور سردار بزرگ تھے۔ تمام مشاہد میں انصار کا علم انھیں کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت و ریاست تھے۔ رسولؐ کے پاس ہر روز ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے۔ ایک دفعہ سعد آنحضرتؐ کو اپنے گھر لائے اور ایسی خصوصیت برتی کہ آنحضرتؐ نے دعا فرمائی اے اللہ اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل فرما۔ سعد بہت غیرت مند آدمی تھے۔ آنحضرتؐ نے ان کی غیرت کی بھی مدح فرمائی ہے۔ جب رسول خدا صلعم کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سقیفہ میں جمع ہوکر خلافت کا انتظام کرنے لگے تو جناب سعد کو بہت رنج ہوا کیونکہ تمام انصار یا اکثر انصار یہی کہتے ہے کہ ہم ... علیا ہم لوگ حضرت علیؑ کے سوائے کسی کی بھی بیعت نہیں کریں گے (تاریخ طبری جلد۳ صفحہ ۱۹۸)۔ آپ نے نہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور نہ حضرت عمرؓ کی بلکہ شام کی طرف چلے گئے۔ یہاں تک کہ ۱۱ھ یا ۱۵ھ میں بمقام حوران انتقال کیا۔ علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ان کا مزار ... کی زیارت ... (اسد الغابہ جلد۲ صفحہ ...) جب آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہیں کی تو آپ پر بڑی سختیاں کی گئیں اور اس کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ آپ صحابی رسولؐ ہیں۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے تھے کہ سقیفہ میں بیعت کا جھگڑا شروع ہوا۔ آوازیں بلند ہوگئیں۔ تو مجھے اختلاف کا خوف ہوا۔ یہ خیال کرکے میں نے ابوبکر سے کہا ہاتھ بڑھاؤ میں تمہاری بیعت کرلوں۔ انھوں نے ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے جھٹ بیعت کرلی۔ پھر اور لوگوں نے بیعت کی۔ پھر ہم لوگ سعد بن عبادہ پر ٹوٹ پڑے۔ ان کے کسی طرفدار نے کہا ہائے تم لوگوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ میں (حضرت عمرؓ) نے کہا اللہ سعد کو قتل کرے۔ بیچارے سعد اس وقت نہایت کمزور اور بیمار تھے۔ اس سبب سے ان لوگوں کو موقع مل گیا۔ اور جس جس طرح ممکن ہوا ان کی سزا کی۔ صرف اس غصہ میں کہ کیوں انصار ان کی بیعت کرنی چاہتے ہیں کیونکہ جب انصار نے دیکھا کہ یہ لوگ حضرت علیؑ کو چھوڑکر حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں تو خیال کیا کہ پھر انصار ہی میں سے کوئی شخص کیوں نہ خلیفہ مقرر کیا جائے اور کہنے لگے ایک حاکم تم لوگوں سے ہو ایک انصار سے ہو۔ مورخین نے لکھا ہے کہ جب لوگ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے گئے تو قریب تھا کہ سعد بن عبادہ کو روند ڈالیں جس پر ان کے ساتھیوں نے انہیں روکا۔ مگر حضرت عمرؓ بولے سعد کو قتل کر ڈالو خدا بھی اس کو قتل کردے۔ پھر ان کے سر پر چڑھ گئے۔ اور کہنے لگے میں نے ٹھان لیا ہے کہ تم کو اس طرح کچل ڈالوں کہ تمہارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے۔ اس پر سعد نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہوکر کہا خدا کی قسم اگر تم نے مجھے کسی طرح کا نقصان پہنچایا تو میں تمہارے کل دانت توڑ ڈالوں گا اور تم اپنے گھر اس طرح واپس جاؤ گے کہ تمہارے منہ میں کوئی بھی دانت نہیں ہوگا۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ اپنے کو روکو۔ یہ موقع نرمی کا ہے۔ تب حضرت عمرؓ سعد کے اوپر سے اترے۔ اس وقت سعد نے کہا خدا کی قسم اگر میں بیمار نہ ہوتا اور مجھ میں اتنی قوت بھی ہوتی کہ خود سے اٹھ سکتا تو تم مدینہ کی سڑکوں اور گلیوں میں میری وہ ہیبت ناک آواز سنتے جس پر تم اور تمہارے سب ساتھی خوف سے زمین کے سوراخوں میں گھس جاتے۔ خدا کی قسم اگر میری صحت درست رہتی تو میں تم کو ان لوگوں میں ملا دیتا۔ جس کے تم رعیت بن کر رہتے اور سردار نہیں بننے پاتے مگر میرے مرض نے مجھے بے بس کردیا ہے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے اس جگہ سے اٹھا لے چلو۔ لوگ ان کو اٹھا لے گئے (تاریخ طبری جلد۳ صفحہ ۱۲۰) آپ اس زمانہ میں عربی رسم الخط میں لکھتے تھے اور تیرنے نیز تیر اندازی میں بھی بہت ماہر تھے۔ آپ ایسے سخی تھے کہ ایک عالیشان محل پر ہر روز آپ کی طرف سے منادی کی جاتی تھی کہ جس کو گوشت اور چربی کھانا ہو وہ چلا آئے۔ اہل صفہ سے ہر رات میں اسی آدمیوں کو آپ لے جاکر کھلاتے پلاتے تھے (اصابہ جلد۳ صفحہ ...)

جناب عبداللہ بن عباس

حضرت رسول خداؐ و جناب امیرؑ کے چچازاد بھائی اور جناب امیرؑ کے خاص شاگرد بھی تھے۔ ان کو لوگ بحر اور حبر الامہ بھی کہتے تھے۔ آپ حضرت رسول خداؐ کی حدیثوں، خدا و رسولؐ کے احکام، شعر، عربیت، تفسیر قرآن، حساب، فرائض وغیرہ کے بڑے علامہ تھے۔ صحابہ میں جب اختلاف ہوتا کہ کس کی بات صحیح ہے تو لوگ آپ ہی کی طرف رجوع کرتے۔ آپ حدیث قرطاس یاد کرکے بہت رویا کرتے اور کہتے افسوس رسولؐ کو لوگوں نے وصیت نہیں لکھنے دیا۔ آپ کو حضرت علیؑ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ حضرت علیؑ کے ساتھ آپ جنگ صفین میں شریک تھے۔ آپ نے ۶۸ھ میں بمقام طائف انتقال کیا آپ کے جنازے کی نماز جناب محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔ ان کی وفات پر جناب محمد حنفیہ کہتے تھے واللہ اس امت کا عالم مرگیا۔ آپ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ حضرت رسول خدا صلعم کی حدیثوں کا بہت بڑا ذخیرہ آپ ہی کی روایت سے ہے جو صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ کنز العمال وغیرہ میں بھرا ہوا ہے۔

تنقید و تحقیق ۔ ترقی پسند ادب

از جناب برق موسوی صاحب

چونکہ ترقی پسند ادب پر برق صاحب کا انداز فکر و نقد موضوعی نہیں ہے۔ اسی لئے آپ نے ترقی پسند ادیبوں کے اعمال و عواطف کو معیار سمجھ کر ترقی پسند ادب کو بھی نا قابل پذیرائی قرار دیا ہے۔ یہ طریقہ استدلال کچھ ایسا ہے جیسے کوئی موجودہ صدی کے مسلمانوں کو دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہی اسلام ہے بہتر ہوتا اگر برق صاحب صرف ترقی پسند ادب پر کچھ لکھتے! (ادارہ)

کہتے ہیں کہ یورپ کے بعض سائنسدانوں اور فلاسفروں کو اپنی علمی مصروفیات اور شب و روز کے استغراق اور تدبر و تفکر سے اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اپنے بال کٹوا سکیں۔ اس لئے ہمیشہ ان کے بال بڑھے ہوئے رہتے ہیں۔ ان سائنسدانوں اور فلاسفروں کی تصویریں دیکھ کر ہمارے ہندوستان جنت نشان کے چند شعرائے کرام (جو کوئی کام نہیں کرتے اور اس کے باوصف جن کو ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں ملتی) نے بھی "بال زیادہ اُگاؤ" کی مہم کا آغاز کیا۔ اور ان نقالوں کی نقل در نقل میں حیدرآباد کے چند ترقی پسند شعراء اور افسانہ نگاروں نے بھی حجاموں کی حق تلفی شروع کردی۔ چنانچہ آپ کو حیدرآباد میں بہت سے ایسے "ترقی پسند" نظر آئیں گے جن کے بال "بیاک کے رستے" کی طرح بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی ترقی پسندی صرف بالوں میں اتر آئی ہے گویا بڑھے ہوئے بال ترقی پسندی کا "ٹریڈ مارک" ہیں۔ اسی طرح دُختِ رز سے کام آشنائی بھی لازمۂ ترقی پسندی ہے ان ترقی پسندوں کے اعمال و افکار سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شاعر پیرمغاں کے ہاتھ پر بیعت کئے بغیر شاعر ہی نہیں ہوسکتا۔ یہ ترقی پسند شعراء اور افسانہ نگار اگرچہ کہ سرمایہ داری کے خلاف کسانوں اور مزدوروں کی حمایت میں نظمیں اور افسانے لکھتے ہیں۔ لیکن انکی گفتار اور کردار میں زمین و آسمان کا فرق ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غریبوں کے "ہمدرد" "خون رزاں" کو بنی نوع انسان کی غمخواری سمجھے ہوئے ہیں! جو ہمیشہ پیتے رہتے ہیں۔ اور جب یہ "نوع انسان کے غمخوار" غم دوراں، غم جاناں اور غم مزدور و دہقان کو "بیل کیف" میں بہاتے اور سگرٹ کے دھوئیں میں اڑانے بیٹھتے ہیں تو صرف چند ساعتوں میں اتنی رقم صرف کردیتے ہیں جس رقم سے بلا مبالغہ ایک غریب مزدور مہینہ بھر اپنی دوزخ شکم بھر سکتا ہے۔

نادرشاہ کے ہاتھوں دہلی کی تاخت و تاراج کے زمانے میں جب قتل و خون ریزی انتہا کو پہنچ گئی تو نادرشاہ کی محبوبہ نے موقع پاکر نادر سے کہا کہ "اگر تو بادشاہ ہے تو بادشاہ کو رعیت درکار ہے اگر تو پیغمبر ہے تو پیغمبر کے لئے امت کی ضرورت ہے اور اگر تو خدا ہے تو خدا کے لئے مخلوق کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن تو جو انسانوں کو بے دریغ قتل کر رہا ہے تو پھر کس پر حکومت کرے گا! یہ سن کر نادر نے جواب دیا کہ میں "قہر خداوندی" ہوں جس کے لئے نہ تو رعیت کی ضرورت ہے نہ امت کی۔"

اسی طرح ایک ترقی پسند مصنف سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ اگر آپ شاعر ہیں تو شاعر کے لئے عروض اور علم بلاغت میں تھوڑا بہت دخل ضروری ہے۔ اور اگر آپ افسانہ نگار ہیں تو ایک افسانہ نگار کے لئے قواعد زبان اور لغت سے آگاہی لازمی ہے تاکہ وہ مذکر کو مونث اور مونث کو مذکر نہ لکھے اور اگر آپ مقرر ہیں تو مقرر کیلئے آداب خطابت سے واقف رہنا اور زبان و بیان پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے ۔ جواب ملا کہ "میں نہ تو شاعر ہوں نہ افسانہ نگار اور نہ مقرر لیکن میں شاعر بھی ہوں اور افسانہ نگار بھی اور مقرر بھی —— یعنی میں ترقی پسند ہوں۔ جس کے لئے مذکورہ خصوصیات میں سے کسی خصوصیت کی ضرورت نہیں ترقی پسند قواعد زبان اور عروض وغیرہ کی ہر قید سے آزاد ہے"

ان ترقی پسندوں کے ترقی پسند ہونے میں تو کوئی کلام نہیں لیکن ان کی شاعری "ترقی یافتہ" نہیں ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے جب نیم وحشی انسان غاروں سے نکل کر میدانوں میں آباد ہوئے تھے تو وہ بھی ایسے ہی بے مفہوم بے وزن بے آہنگ مہمل کھردری اور غیر مہذب شعر کہا کرتے تھے جیسے آجکل کے تعلیم یافتہ ترقی پسند یا "ترقی زدہ" شعرا کے "اشعار"۔ یہ کوئی مذاق یا مبالغہ نہیں۔ میں ایک نہیں سینکڑوں ثبوت پیش کرسکتا ہوں۔ اس وقت رسالہ "انجمن" دہلی بابتہ ماہ ڈسمبر ۱۹۴۰ء میرے سامنے ہے اس رسالہ کے صفحہ (۲۹) پر مخمور جالندھری کی نظم "ماں کا دل" شائع ہوئی ہے۔ مخمور جالندھری مشہور ترقی پسند شاعر بلکہ ترقی پسندوں کے امام ہیں۔ نظم ملاحظہ ہو:-

بچارا جواں اک سجیلا جواں ؛ طرحدار طرار چنچل جمیل ؛ سجیلا جواں وہ رنگیلا جواں
ہوا بے وفا اک حسینہ کی ظالم محبت میں گریہ کناں
وہ بولی اٹھو اور جاکے بدمعاش ؛ طرحدار طرار چنچل جمیل ؛ وہ بولی اٹھو اور دو ڑ جا بدمعاش
اٹھو اور جاکے لا ماں کا دل میں کھاؤں گی کتے کو ایک قاش

قارئین "انتخاب" میں سے کوئی صاحب اس نظم کے وزن اور بحر پر "غیر ترقی پسندانہ" اعتراض نہ فرمائیں۔ ترقی پسندوں کی نظم کی تقطیع "فاعلاتن فاعلات" کے غیر ترقی پسند ارکان سے نہیں کی جاتی۔ بلکہ ترقی پسند شعراء اپنی "شاہکار" نظموں کے مصرعوں کو "فٹ پٹی" سے ناپتے ہیں۔ انکی نظموں کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر ایک مصرعہ دو انچ کا ہو تو دوسرا مصرعہ لازماً دس انچ کا ہوتا ہے۔ اسی طرح ان ترقی پسندوں کی بحریں اور ان کے نام بھی بالکل جداگانہ و "ترقی پسندانہ" ہیں۔ مخمور جالندھری صاحب کی اس شاہکار نظم کا پہلا مصرعہ "بحر بازنطینوس" میں ہے اور چوتھا مصرعہ اس بحر میں ہے جو روس میں بہتی ہے جس کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں از راہ کرم جغرافیہ دیکھ لیا جائے۔ یہ تو تھا ان ترقی پسندوں کا بحروں سے "بہرہ وری" کا ثبوت۔ اب رہ گئے معنی۔ ترقی پسند شعرا کی نظموں میں تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اندھیری رات میں ایک اندھیرے تہ خانہ میں دھوپ کی عینک لگا کر ایک ایسی کالی بلی کی تلاش کرے جو وہاں موجود نہ ہو!! خدارا بتائیے! یہ شاعری ہے یا شاعری کا مذاق یا پڑھنے والوں کو بیوقوف بنایا جارہا ہے!! یہ ترقی پسندی ہے یا ترقی معکوس! دیہات کے رہنے والے ان پڑھ گنوار بھی موزوں اور بامعنی شعر کہتے ہیں۔ چوراں بیچنے والوں اور خوانچہ والوں کی تک بندی میں بھی ایک مفہوم ہوتا ہے لیکن ان ترقی گزیدہ شعرا کی شاہکار نظموں کا سرے سے کوئی مفہوم ہی نہیں —— مخمور صاحب کی اس نظم پر کوئی فنی تنقید کرنا فن تنقید کی مستقل توہین کرنا ہے۔ بس یہ نظم پڑھئے اور سر دھنئے!!

دیکھئے یہ ہے نام نہاد ترقی پسندانہ شاعری۔ کسی پاگل خانے کے کسی پاگل کی بکواس کو قلمبند کرلیجئے کوئی عنوان دے دیجئے مثلاً "اونگھتے سائے" "رینگتے چوپائے" وغیرہ لیجئے ایک شاہکار ترقی پسند نظم مکمل ہوگئی۔ اب اس کو کسی ترقی پسند رسالہ میں شائع کردیجئے ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ (کہ یہ ۱۹۴۸ء کی شاہکار نظم ہے۔ شاعر نے فرسودہ سماج کی گرتی ہوئی دیوار میں "ڈائنامنٹ" لگایا۔ ہمارے معاشرہ کے گھناؤنے زخموں کو بے نقاب کیا ہے اس میں خلوص ہے صداقت ہے)

اشاریت سے "یت" ہے وہ "یت" ہے) صفحۂ اول پر شائع نہ ہو تو میرا ذمہ۔
ایک حسین و جمیل دوشیزہ (اردو شاعری) کے دانت اکھاڑ دیئے گئے۔
اردو شاعری کو بے قافیہ بے ردیف "پولی" کر دیا گیا) کہنے لگے نیا تجربہ ہے ادب کو زندگی سے قریب لایا جا رہا ہے۔ حسین و جمیل دوشیزہ (اردو شاعری) کا سر مونڈھ دیا گیا (بے وزن و بے آہنگ کھلم کھلا کر دیا گیا) اور کہنے لگے شاعری کو بے جا بوڑھے آزاد کر کے زندگی سے ہم آہنگ کیا گیا۔ یہ عبوری دور ہے آئندہ اصلاح کر لی جائے گی۔ سبحان اللہ!! آخر یہ عبوری دور ختم بھی ہوگا یا اردو شاعری کی جان نکلنے تک آپ کے خطرناک تجربے جاری رہیں گے۔ مذہب سمجھا ہیں تو ساری کائنات تجبوری حالت میں ہے۔ زمانہ یا تو ماضی ہے یا مستقبل۔ حال کا کہیں وجود ہی نہیں۔ زمانہ ہر لحمہ رواں دواں ہے اگر کہیں پل بھر کے لیے بھی ٹھہر جائے تو وہ "حال" ہو سکتا ہے لیکن حیات جہاں ٹھہر جائے تب ہی قیامت ہے۔ اس اعتبار سے قیامت تک یا اردو شاعری کا جنازہ نکلنے تک ان ترقی پسندوں کے مہلک تجربے ختم نہ ہوں گے۔ تمام عمر عبوری دور عبوری دور کہتے رہیں گے اور گندگی پھیلاتے رہیں گے۔

درس حکومت

سینۂ اسلام کی آواز ... پیام ابن ربی خورشید

شائع ہو گیا

اس رسالہ میں امیر المومنینؑ کے اس فرمان کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جو حضرتؑ نے جناب مالک اشتر علیہ الرحمۃ کے نام مصر کی گورنری کے موقع پر تحریر فرما کر اس کے ذریعہ سے ان کو طریق حکومت تعلیم فرمائے تھے اور یہ بتلایا تھا کہ ایک حاکم کو اپنی رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ اس وقت جبکہ دنیا مادیت میں جکڑی ہوئی ہے اور اپنے گرد و پیش کی ہر چیز کو مادی نقطۂ نظر سے دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے ضرورت ہے کہ اس کے سامنے ایک روحانی پیشوائے اعظم اور محسن انسانیت کے تعلیمات کو پیش کر کے اس کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کے امکانات پیدا کئے جائیں۔

سردست یہ رسالہ اردو میں شائع کیا گیا ہے اور جلد ہی اس کے انگریزی اور ہندی تراجم کی بھی اشاعت کی جائیگی تاکہ ملک کے ہر ہر فرد تک ایک انسان کامل اور حکومت الٰہیہ کے حقیقی وارث و مبلغ کی آواز کو پہونچایا جا سکے۔ توقع ہے کہ اہل دولت اس رسالہ کی کثیر تعداد خرید فرما کر خود بھی مطالعہ فرمادیں گے نیز اپنے حلقہ احباب میں مفت تقسیم فرما کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

قیمت فی جلد چھ آنے (۶) اور خرچہ ڈاک تین پیسے (۳) رہے گی جلد طلب فرمائیے ورنہ دوسرا ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔

نوٹ۔ مملکت آصفیہ میں یہ رسالہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے مل سکتا ہے۔

العجل الی الخیر۔ ناظم مرکز اصلاح۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

مختار المسائل مسائل شرعیہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شائع نہیں ہوا۔ حسب فرمائش سرکار آصفجاہی نظام الملۃ و نجم الملۃ۔ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے۔ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶ صفحات رعایتی قیمت صرف عا/

کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب فرمائیے۔

[illegible] حیدری [illegible] فرہنگ نظام جلد اول و دوم کی ضرورت ہے معقول قیمت دیجئے۔

تبصرے

"مجاہد" ــــــ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

صوبہ سرحد کی سرزمین اپنی جنگجوئی کے لئے جتنی مشہور رہی ہے اتنی ہی شعر و فنون لطیفہ ادب کے لئے ناساز گار بھی سمجھی گئی ہے۔ مگر "مجاہد" کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ سرحد بھی شعر و ادب کی وادی بن سکتا ہے اور اس دشت کے قیس وہاں بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ ہفتہ وار جریدہ اپنی عمر کے سولہویں سال کی منزل سے گذر رہا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس راہرو کا ہر قدم پوری احتیاط سے اٹھ رہا ہے۔

"مجاہد" نے مضامین نثر و نظم کی ترتیب اور عنوانات کے تنوع کے لحاظ سے ہندوستان و پاکستان کے معیاری ہفتہ وار جرائد کا سچا حریف ہے۔ جس میں سوچے سمجھے واقعات پر مقالے عمدہ منظومات اور ہفتہ بھر کی اہم خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں اکثر معروف اہل قلم حضرات کے مضامین بھی بڑی نفاست کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کئے جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے صاحبان ذوق کے لئے "مجاہد" کا مطالعہ ضروری ہے۔

"مدرس" ہفتہ وار حیدرآباد دکن۔

چندہ:۔ سالانہ عہ/ ششماہی ۸ سہ ماہی للعہ۔ ابو المحامد محمد احمد اللہ احمد صاحب کی ادارت اور مسٹر سید سجاد علی ایم اے مسٹر سید فدا حسین بی اے مسٹر عبد الجبار سبحانی بی اے۔ بی۔ ٹی اور اللہ بخش کمالی۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ اے کی مشاورت میں شائع ہو رہا ہے جس کی پہلی اشاعت ۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ف کو عمل میں آئی ہے۔ اس معزز معاصر کے اغراض و مقاصد معلمین اور متعلمین میں مادر وطن کی سچی محبت ملک سے وفاداری اور اپنے ابنائے وطن میں خلوص و وداد کے جذبات پیدا کرنا ہیں پہلا اور زیر تبصرہ شمارہ (۱۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ سر ورق پر آنریبل مسٹر بی ایس وینکٹ راؤ صدر المہام بہادر تعلیمات کی تصویر آپ کے پیام کے ساتھ ساتھ شائع ہوئی ہے جس میں صدر المہام بہادر موصوف نے مدرسین و طلبا کو کامل آزادی کے قیام میں جد و جہد کرنے کی رائے سے مفتخر فرمایا ہے۔

"مدرس" کا پہلا شمارہ بہ حیثیت مجموعی دیدہ زیب ہے مگر مضامین کچھ زیادہ معیاری نہیں ہیں توقع ہے کہ اس کمی کو آئندہ باقی نہ رہنے دیا جائیگا۔ کیونکہ معزز معاصر نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ صرف معاشی معاشرتی اور سماج سدھار سے متعلق مضامین شائع کرتا رہیگا۔ اس امر میں کوئی شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ محترم مدیر نے بروقت ایک اچھے کام کی ابتدا کی ہے جس کو اہل ملک کے تعاون سے کامیاب بنایا جا سکتا ہے اور مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے والے مدرسین کی ہمت افزائی بھی کی جائے گی تاکہ آنیوالی نسل میں زندگی کا رجائی تصور پیدا ہو سکے۔ پتہ:۔ "مدرس" ہفتہ وار چھاؤنی ناد علی بیگ حیدرآباد دکن

"پیام اسلام" لکھنؤ

چندہ:۔ سالانہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ آٹھ آنے ۱۹۲۶ء سے یہ ہفتہ وار اپنی قابل ستایش صوری و معنوی خوبیوں کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے اور بہت ہی تھوڑی سی مدت میں قومی صحافت میں اپنے لئے ایک وقیع جگہ پیدا کر لی ہے۔ اس جریدہ میں لائق مطالعہ ادارتی ملاحظات کے علاوہ مستند اہل علم کے بلند پایہ علمی تاریخی اور سیاسی مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر علمی حلقوں میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس جریدہ کی خوبیوں کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی ممکن ہے۔

پتہ:۔ اخبار "پیام اسلام" وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو۔

نوٹ:۔ تبصرے کے لئے دو کتابوں کا وصول ہونا ضروری ہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم :-

گائے انو سال سے برابر دودھ دیرہی ہے۔ ویلنگٹن ۲۱ اپریل نیوزی لینڈ کے ایک کسان کی گائے کو ایک سال قبل ایک بچہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سے وہ ابھی تک مسلسل دودھ دیرہی ہے۔ اس نے دنیا کے دو ریکارڈ توڑ دیئے سائنسدان اس کے مسلسل دودھ دینے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

موٹروں کی تعداد میں اضافہ۔ لندن ۲۲ اپریل دنیا میں موٹر کاروں کی تعداد میں ۵۰ لاکھ موٹروں کا اضافہ ہوجانے کی وجہ سے موٹروں کی کل تعداد ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ ہوگئی ہے اس میں سے اکثر موٹریں پرانی ہیں (عموماً ۸ سے ۱۰ سال تک پرانی بعض بعض ملکوں میں ۱۵ سال پرانی موٹریں بھی موجود ہیں۔ یہ اضافہ پیداوار میں اضافہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ فالتو پرزوں کی تیاری میں اضافہ کی وجہ سے یہ اضافہ ہوا ہے جن کی وجہ سے لاکھوں پرانی موٹریں پھر چلنے لگیں۔

مردہ عورت کے زندہ بچہ۔ لندن ۲۵ اپریل بغداد میں گردن توڑ بخار کی ایک ۲۵ سالہ عورت کو جس کے لڑکا ہونے والا تھا اسپتال لیجایا گیا وہ وہاں دوسرے روز مرگئی اس کی نعش کو طبی افسر کے دفتر میں لے جایا گیا وہاں ایک ڈاکٹر نے اس عورت کا آپریشن کیا۔ اور ایک بچہ نکالا۔ بچہ کی سانس بالکل رکی ہوئی تھی لیکن مصنوعی طور پر سانس چلانے اور اسے گرم اور ٹھنڈے پانی میں رکھنے کے بعد بچہ نے سانس لی اور ٹھیک ہوگیا۔ یہ قصہ ڈاکٹر خالد ماجی نے جریدہ "لانسٹ" میں شائع کیا ہے۔

امریکی امدادی ٹرین ایک دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی نو ہلاک اور ایک سو مجروح۔ ایتھنز ۲۱ اپریل کل تھراس کے مشرق میں ایک ٹرین سے امریکی اور سامان ٹرین ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں تقریباً ایک سو مسافر مجروح ہوئے اور نو اشخاص ہلاک ہوئے۔

روس نے امریکہ سے اپنا سونا واپس لے لیا۔ لندن ۲۵ اپریل امریکہ میں روس کا جو سونے کا ذخیرہ ہے اس میں سے روس نے ۲۷۲۰۱۲ پونڈ کا سونا واپس لے لیا [illegible]

اسلام :-

اس سال شام میں تیس ہزار فوج بھرتی کی جائیگی۔ دمشق ۲۴ اپریل نئے لازمی بھرتی کے قانون کے مطابق تمام ملک میں بھرتی کے دفاتر کھولے جارہے ہیں اور اس سال ۳۰ ہزار فوجی رنگروٹ بھرتی کئے جائیں گے

عراق کے لیئے اسٹریلیا کا گیہوں۔ بغداد ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ۹ ہزار ٹن اسٹریلیا کا گیہوں بصرہ پہونچ گیا ہے۔ اس سے عراق کا غذائی بحران ایک حد تک کم ہوجائیگا۔

دس دنوں کے اندر عرب فوجیں فلسطین پر حملہ کردیں گی شرق اردن کے ایک ترجمان کا بیان۔ بیت المقدس ۲۹ اپریل کل شرق اردن کی حکومت کے ایک ترجمان نے یہ بتلایا کہ دس دن کے اندر عرب فوجیں بیت المقدس پر حملہ کردیں گی۔ ایک ٹیلیفونی ملاقات کے دوران میں ترجمان مذکور نے کہا کہ شرق اردن کے ارباب مقتدر اور عراق کے نائب السلطنت عبداللہ نے جو دیگر عرب ملکوں کے قائدین سے مل چکے ہیں) ارض مقدس کو اپنی فوجیں روانہ کرنے کے بارے میں ایک مکمل سمجھوتہ پر پہونچ چکے ہیں۔ ترجمان نے یہ بھی بتلایا ہے کہ شاہ شرق اردن اور عبداللہ آج بذریعہ طیارہ دمشق روانہ ہورہے ہیں تاکہ فلسطینی عربوں کے لیئے مشترکہ امداد کے متعلق شامی عہدہ داروں سے مشورہ کیا جائے۔

پاکستان :-

پاکستان میں ایرانی صحافت نگاروں کی آمد۔ لائل پور۔ ۲۲ اپریل کل لائل پور میں ایرانی اخبار نویسوں کے وفد نے زراعتی تحقیقات کے ادارے اور دیگر صنعتی وفنی اداروں کا معائنہ کیا

پاکستانی ہوائی بیڑے کی ترتیب۔ کراچی ۲۴ اپریل پاکستانی ہوائی بیڑے کی ترتیب کے لیئے برطانوی ماہرین فن اور ہواباز یہاں آرہے ہیں جن کی خدمات مدتی اور مشروط ہونگی یہ پاکستانی ہوائیہ کو ترتیب دیکر چلے جائیں گے۔

ہفتہ وار اخبارات اپنی اشاعت بند کردیں۔ کراچی ۲۸ اپریل مرکزی پاکستانی حکومت نے مشرقی بنگال کے تمام ہفتہ وار اخباروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اشاعتیں بند کردیں کیونکہ کاغذ کی قلت زیادہ ہوگئی ہے۔

معاونین انتخاب سے

ایک ماہ قبل ہم اطلاع دیتے ہیں کہ آپ کی خریداری اس ماہ میں ختم ہوگئی ہے منی آرڈر بھیجدیں۔ اور اگر کسی وجہ سے خریداری منظور نہیں ہے تو مطلع فرمایا جائے تاکہ وی پی بھیجنے کی نوبت نہ آئے پھر آخری پرچہ کے ساتھ اطلاع دیجارہی ہے کہ خریداری ختم ہوگئی اور آئندہ پرچہ ذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ اس پر بھی اگر وی پی واپس کردیں تو بلاوجہ ایک قومی و مذہبی ادارہ کا نقصان ہوگا۔ یہ واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی و مذہبی جرم ہے۔ امید ہے کہ آپ ہرگز وی پی واپس نہیں فرمائینگے بلکہ اور خریدار مہیا کرکے اس مذہبی و قومی اخبار کی امداد فرمائینگے۔ چونکہ پاکستان کو وی پی بند ہے اگر آئندہ پرچہ تک چندہ وصول نہ ہو تو مجبوراً پرچہ بند کردیا جائیگا۔ جن حضرات کے نام یکم رجب ۱۳۶۶ھ سے اخبار جاری ہے [illegible]

ہندوستان :-

رجوڑی (کشمیر) میں حملہ آوروں نے مظلوم عورتوں اور مردوں کو زندہ جلادیا۔ رجوڑی۔ ۲۱ اپریل ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے لکھا ہے اگر یہ اندازہ کرنا ہو کہ پچھلے پانچ ماہ میں رجوڑی کے باشندوں پر کیا گذری تو آپ مسمار شدہ مکانات کے اینٹ و پتھر کے ڈھیروں پہاڑیوں اور دہاں کے کھیتوں میں قبائلیوں کی ایک طویل قطار تباہ شدہ فصلوں اور حملہ آوروں کی تلواروں اور بندوقوں کے گھائل انسانوں کی صورتوں کو دیکھئے۔ حملہ آوروں کے رجوڑی قدم رکھنے سے قبل تقریباً چھ سو مکانات تھے اب دیواروں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا تباہ شدہ عمارتوں میں کوایریٹو بنک کی سہ منزلہ عمارت اور مجسٹریٹ کی عدالت بھی شامل ہے بلڈنگوں کو بالکل تہس نہس کردیا گیا ہے اور آج وہ بالکل سنسان اور اجڑے نظر آرہے ہیں۔ رجوڑی کی اوسط آبادی تیس ہزار تھی لیکن جب حملہ آوروں نے اس پر قبضہ کیا تو یہاں نو ہزار پناہ گزین بھی تھے۔ حملہ آوروں نے رجوڑی میں داخل ہوتے ہی پہلا کام جو کیا وہ اس کے باشندوں کا قتل عام تھا عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ تمام نوجوانوں اور نوخیز لڑکیوں اور عورتوں کو اغوا کیا گیا اور مردوں کو موت کے گھاٹ اتاردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں اور مردوں کی ایک ٹولی کو ایک مکان میں بند کرکے زندہ جلادیا گیا۔ ایک مقامی اسکول کی نگراں نے جس کے شوہر کو مار ڈالا گیا ہے اپنے جسم پر سترہ زخموں کے نشان دکھائے۔ رجوڑی کے باشندوں کو ان مصائب و آلام سے ۱۲ اپریل کو نجات مل گئی جب ہماری فوجوں نے اس پر پھر قبضہ کرلیا۔

آزاد کشمیری فوجیں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ لاہور ۲۲ اپریل۔ آزاد کشمیری فوجیں راجوری سے صرف دو میل رہ گئی ہیں ہندوستانی فوجیں اس علاقہ کو بآسانی نہیں جانے دینا چاہتی ہیں اس لیئے شدید لڑائی جاری ہے۔

گڑ بنانے کی اسکیم کیلیئے ایک لاکھ ۶۴ ہزار روپے کی منظوری۔ نئی دہلی ۲۵ اپریل حکومت ہند نے کھجور کے درختوں کے رس سے گڑ بنانے کی اسکیم کے لیئے ایک لاکھ [illegible]

(بقیہ ہندوستان)

کھجور کے رس سے بنگال اور مدراس کے صوبوں میں سالانہ ایک لاکھ ۷ ہزار من گڑ بنایا جاتا ہے۔

گاندھی جی کے یادگاری ٹکٹ پیرس جاری ہوں گے۔ بمبئی ۲۶ اپریل مسٹر کرشنا پرساد صدر ناظم تار و ٹیلیفون سوئیزرلینڈ سے یہاں آچکے ہیں یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسٹر کرشنا نے اپنے قیام سوئیزرلینڈ کے دوران قیام میں چند خصوصی ٹکٹوں کی طباعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ ٹکٹ مہاتما گاندھی [illegible]

دکن کا ایک ہفتہ

دکن
فرمان مبارک

جلالت الملک شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ

حیدرآباد ۲۳ اپریل ۱۹۴۸ء پچھلے دو سال میں جو انقلابی تبدیلیاں ہندوستان میں ہوئی ہیں وہ اپنے بجائے خود درست ہوں لیکن ان قیمتی روایتوں کے مدنظر جو ہماری ریاست کے جمیع طبقات کے لیئے فخر و مباہات کا سرمایہ رہی ہیں۔ مجھے اس کا قلق رہا ہے کہ ارض ہند کے مختلف طبقوں کے رجحانات عملی طور پر ایک دوسرے سے علیحدگی کی جانب مائل رہے اور ان سے کم و بیش ملک کا ہر حصہ متاثر ہوا۔ اس کے باوجود میری ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ریاست کے مختلف طبقات اس مسموم فضاء سے جہاں تک ہوسکے علیحدہ رہیں اور اپنے اسلاف کے اتحاد و اتفاق کی قیمتی روایتوں کو ضائع نہ ہونے دیں۔

ف ۲ یہی خیال تھا جو ان تجاویز کے نفاذ کے وقت بھی میرے پیش نظر رہا جن کا تعلق حکومت کے ساتھ عوام کے اشتراک عمل سے تھا۔ اور اسی بنا پر میں نے یہ تصفیہ کیا کہ حیدرآباد تقسیم شدہ ہندوستان کے کسی ایک ڈومینین کے ساتھ دستوری وابستگی کے بغیر ہی ایک قابل تقلید مثال دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے اور کسی اہم طبقہ کو ناراض کیئے بغیر باہمی ارتباط و اتحاد کے ساتھ سیاسی اور معاشی ترقی کی منزلیں طے کرسکتا ہے اب بھی میری یہی رائے ہے۔ اور میں اپنے عزیز رعایا کے مختلف طبقات کی توجہ اس امر کی جانب مبذول رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک مادر وطن کے سپوت ہیں اور انھیں آپس کے میل جول اور بھائی چارہ کی اسپرٹ کے ساتھ اس کی خدمت گذاری کرنی ہے۔ میرے خاندان کا ہمیشہ یہی مسلک رہا ہے کہ اس نے ملک میں بسنے والے سب طبقات کو یکساں سمجھا اور ان کے ساتھ یکساں برتاؤ کا سلوک کیا۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

ف ۳۔ اس زرین اصول کی صحت کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تیزی کے ساتھ بدلنے والے حالات میں اپنی اچھی روایتوں کی پوری طرح حفاظت کرتے ہوئے سیاسی معاشی اور انتظامی امور میں رعایا کا موثر اشتراک عمل حاصل کرنا حکومت کے لیئے بہت ضروری ہے تاکہ اہم طبقات ملک کے نمائندے بڑی حد تک ملک کے نظم و نسق کی ذمہ داری کو سنبھالیں اور فرمانروا کے سایہ عاطفت میں اپنے وطن کی خدمت گزاری کے جذبات کو مطمئن کرسکیں۔ اس رجحان خیال سے مجھے نہ پہلے کبھی اختلاف رہا اور نہ اب ہے لیکن اپنے نظم و نسق کے تجربات اور ملک کے خاص حالات کے مدنظر مجھے یہ اندیشہ ضرور رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محض تقلید کی وجہ ہمارے ملک کی فضا بھی اس طرح مسموم ہو جائے جیسا کہ اور جگہ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ جہاں ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ حکومت ہند کے ساتھ ہمارے تعلقات دیرپا خوشگوار اور دوستانہ رہیں وہاں ہمارا امتیازی موقف اور وقار بھی غیر متاثر رہے۔

ف ۴۔ ان امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے مقننہ کے اختیارات میں معتدبہ توسیع کی غرض سے ایک کمیٹی کی تشکیل کا حکم دیا تھا لیکن موجودہ اس رجحان کے پیش نظر کہ دستوری تجاویز کی ترتیب میں زیادہ تر عوام کے نمائندے حصہ لیں اور ملک کے اہم طبقات اس کام کو مساویانہ حیثیت سے انجام دیں اور اپنے وطن کی عام فضا اور حالات کو پوری طرح ذہن نشین رکھتے ہوئے تجاویز پیش کریں اور اس وقت عوام میں جو جذبہ ہے اس کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ اس تجویز کے مکمل ہونے اور ان کے لحاظ سے نئی حکومت کی تشکیل پانے تک میں امید کرتا ہوں کہ وہ جماعتیں بھی جن کی موجودہ عارضی حکومت میں نمایندگی نہیں ہے حکومت کی ذمہ داریوں کے سنبھالنے میں معقول حصہ لیں گی۔

ف ۵ پچھلے چند مہینوں میں باہر کے اثرات کی وجہ سے جو حالات ہمارے ملک میں پیدا ہو رہے ہیں وہ میرے لیئے ایک حد تک تشویش کا باعث رہے ہیں اس لئے میں ملک کے مختلف طبقات سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ امن اور آسودگی کے برقرار رکھنے کے ممکنہ ذرائع اختیار کریں گے اور ملک کی جماعت عامہ سے ایسے رجحانات کو دور کرنے کی جانب متوجہ ہو جائینگے جن سے امن اور آسودگی کو ضرر پہونچنے کا یا ریاست کے موقف اور وقار کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو۔ ان مقاصد کو جلد روبہ عمل لانے کے لئے میں صدر اعظم کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خود بھی اس جانب خاص توجہ کریں اور ملک کے مختلف مکاتب خیال کے مشوروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب مدت کے اندر ضروری تجاویز گورنمنٹ کی رائے کے ساتھ میرے ملاحظہ میں پیش کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام ملک کے ادارے اس مقصد کے حصول کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے

السعی منی والاتمام من اللہ

شرحہ دستخط مبارک اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی

ایک ہزار سیاسی قیدیوں کی رہائی

حیدرآباد ۲۲ اپریل فضیلت مآب مولوی میر لایق علی صاحب وزیر اعظم دولت آصفیہ کے احکام کی تعمیل کے سلسلہ میں مملکت کی مختلف جیلوں سے تقریباً ایک ہزار سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا گیا۔

رہا شدہ کانگریسی قیدیوں کی بھوکھلاہٹ و پشیمانی۔ بلدہ و سکندرآباد سے (۳۱۷) سیاسی قیدیوں کی رہائی عمل میں آئی۔ اسٹیٹ کانگریس کے دفتر سلطان بازار پہنچ جمع ہوئے تھے جو اپنے وطن واپس ہونے مضطرب اور زاد راہ کے طالب تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دفتر اسٹیٹ کانگریس پر کوئی ذمہ دار شخص موجود نہ تھا۔ جو ان کی مدد کرتا۔ وہ علانیہ کہہ رہے تھے کہ کانگریس کے مالی امداد کے بھروسہ پر جیل گیئے تھے اس کے بعد بعض ذمہ دار اصحاب نے بیچ بچاؤ کر کے رفع دفع کردیا۔

سکریٹری ایجنٹ جنرل پاکستان۔

حیدرآباد ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عبدالقیوم خان سابق ناظم محکمہ امور مذہبی حکومت سرکار عالی کا تقرر پاکستان میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل کے سکریٹری کے عہدے پر عمل میں آیا ہے۔

خطرناک دھماکہ ایک جلکر خاکستر پانچ زخمی

حیدرآباد ۲۵ اپریل بارود کی دکان میں ایک خطرناک دھماکہ کی وجہ سے ایک شخص جلکر خاکستر ہوگیا اور پانچ بری طرح زخمی ہوئے جن کو دواخانہ عثمانیہ پہونچایا گیا ان پانچوں میں سے بعض کی حالت نازک ہے آج شام کے ۶½ بجے مسجد سدی عنبر بازار کے پاس ایک بارود کی دکان میں شدید دھماکہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی آنکھوں کو چکا چوند کرنے والی روشنی ہوئی۔ آواز اور روشنی کو معظم جاہی مارکٹ اور نئے پل تک لوگوں نے سنا اور دیکھا۔

دکان کا تمام سامان دھماکہ کے ساتھ سڑک پر آپڑا۔ دھماکہ کے اثرات ایک فرلانگ تک برقی روشنی کو متاثر کرتے ہے آتش فرو انجن بھی آگیئے جو اس وقت آگ بجھانے میں معروف تھے۔ محلہ فیل خانہ کے رضاکاروں اور راہرووں نے زخمیوں کو دکان کے اندر سے باہر لایا کوتوالی نے انھیں رکشوں کے ذریعہ دواخانہ پہونچایا پورے متاثرہ رقبہ میں برقی روشنی متاثر ہونے اور شیشوں کی فوری فراہم نہ ہونے کی وجہ بہت دیر تک تاریکی رہی محکمہ برقی کے آدمیوں نے تھوڑی دیر بعد روشنی کردی۔ اس وقت کوتوالی نے پنچنامہ مرتب کی۔

مسلح ڈاکوؤں کی جماعت کی گرفتاری

حیدرآباد ۲۸ اپریل کنڈل واڑی سے اطلاع وصول ہوئی ہے کہ موضع اندھے گاؤں میں ڈاکوؤں کی ایک مسلح جماعت کو گرفتار کرلیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جماعت اطراف و اکناف کے مواضعات پر ڈاکہ اور لوٹ کی وارداتیں کیا کرتی ہے۔ اس جماعت کے بعض افراد فوجی لباس پہنے ہوئے تھے۔

سالگرہ پریڈ

حیدرآباد ۲۸ اپریل "دکن نیوز" کو معلوم ہوا کہ اس سال بھی یکم رجب کو سالگرہ ہمایونی کے موقع پر فوجی پریڈ نہیں ہوگی۔

نادرات

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

فقہ و اصول فقہ شیعہ

- مشارق الشموس فی شرح الدروس ۳۰
- قوامع الفضول ۳۰
- ہدایۃ المسترشدین ۲۵
- مختلف الشیعہ ۶۰
- تذکرۃ الفقہاء ۸۰
- تبصرہ علامہ ۴
- ایضاً ۶
- معتبر محقق ۱۰
- نخبہ ملا محسن فیض ۶
- حدائق الناظرہ مع ملحقات ۹ جلد ۲۵۰
- مختصر نافع ۸
- جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام ۶ جلد کامل ۱۸
- ایضاً جلد طہارت و زکوٰۃ فی جلد ۳۰
- ایضاً صید و ذبائح ۳۰
- ایضاً تجارت ۳۰
- شرائع الاسلام ۳۰
- طہارت شیخ مرتضیٰ ۳۰
- خزائن الاحکام فاضل دربندی ۳۵
- حاشیہ سید علی قزوینی بر قوانین ۱۲
- شریعت الرسول مع اصل تبصرہ ۱۰
- فقہ الرضا ۴۰
- حاشیہ ملا محمد صالح مازندرانی بر معالم ۱۵
- زبدۃ الاصول و مختلف الشیعہ ۵

فارسی

- مختصر زینۃ العباد ۱
- جامع عباسی بحواشی آقائی صدر ۶
- حدیقۃ المتقین طبع قدیم ۸
- رسالہ جبر و تفویض ۲
- رسالہ حدود ۲
- روضۃ الاحکام ۱
- منتخب الرسائل ۲
- مجمع المسائل ۴
- ذخیرۃ العباد آقائی نائینی ۲
- معراج المومنین و طہارت الصلوٰۃ ۴
- جامع الرضوی ترجمہ شرائع الاسلام ۸
- مناسک حج ۲-۸
- مفید الاذہان ۲-
- مشکوۃ الصلوٰۃ ۳

اردو

- مفتاح الشفاء فی اقامۃ الصلوٰۃ والطاعات ۶

- لآلی الشفاء ترجمہ ذخیرۃ العباد
- سرکار اصفہانی ۲-۸
- مختار المسائل ترجمہ ۲
- منتخب الرسائل
- زین العابدین ۱-۸
- پایہ دین ۵
- قواعد المواریث ۲
- زبدۃ الاحکام فی فقہ الاسلام ۱
- ترجمہ جامع عباسی ۵
- مسائل الاحکام ۱
- مخزن طہارت ۱
- مفاتیح الجنان ۳
- حمایت الاسلام ۸

احادیث شیعہ

عربی

- من لا یحضرہ الفقیہ ۸۰
- استبصار ۵۰
- تہذیب الاحکام جلدین ۱۰۰
- تذکرۃ الخواص الاصفی ۱۸۰
- معرفۃ الائمہ و مطالب السئول
- فروع کافی جلدین طبع ایران ۱۲۵
- ایضاً طبع نولکشور ۱۵
- مواہب السنیہ شرح ۴۰
- درۃ الغرویہ جلدین
- مفتاح الانس ۳۰
- مقابس الانوار و نفائس الاسرار ۳۰
- صافی شرح اصول کافی ۱۰
- الفین علامہ ۱۲
- ارشاد المومنین ۶
- جامع الاسرار ۶
- سواء السبیل فی شرح زاد قلیل ۴
- منہج الرشاد لمن اراد السداد ۴
- شعلۃ الجوالہ ۲
- کتاب الخصال ۴۰
- درۃ النجفیہ ۳۵
- فصل الخطاب کریم خان ۸۰
- منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ ۶ حصے ۲۰۰

- شرح صحیفہ سجادیہ ۸۰
- شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید طبع ایران ۸۰
- دمعۃ الساکبہ ۸۰
- معالم الزلفیٰ ۸۰
- غایۃ المرام ۱۰۰۰
- نفس الرحمان فی فضائل حضرت سلمان رضی ۸۰
- مجالس الموحدین ۸۰
- مدینۃ المعاجز ۸۰
- دار السلام ۸۰
- علم الیقین ملا محسن فیض ۴۵
- مصباح الانس ۱۵
- وافی فیض سہ حصہ ۱۵۰
- تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر معروف بہ مجموعہ ورام ۲۵
- سر العالمین امام غزالی ۵
- نہج البلاغہ طبع مصر ۲۰
- 〃 طبع بیروت ۲۵
- 〃 طبع ایران ۴۰
- احتجاج طبرسی ۲۵
- وسائل الشیعہ سہ جلد ۱۵۰
- مستدرک الوسائل ۱۵۰
- کشف الغمہ ۳۵
- اسرار الرغائب فی مسئلۃ الحجاب ۱۰
- جلد عاشر بحار الانوار ۴۰
- جلد ثامن بحار الانوار فتن و محن ۶۰
- کشف القناع فی معرفۃ الاجماع ۱۰
- فصل الخطاب فی اثبات التحریف ۱۵
- برار الغالبین ۲
- اثبات الوصیہ ۱۵
- غرر الحکم و درر الکلم ۲۰
- فوائد المدنیہ ۸
- کتاب الغیبۃ و کتاب البیان ۸
- ایقاظ العلماء و تنبیہ الامراء ۵
- مجمع النورین ملتقی البحرین ۲۰
- خزائن نراقی ۳۵
- مختلف الحدیث ۱۰

- جامع الاخبار ۸
- امالی صدوق ۲۰
- انیس الخاطر و جلیس المسافر ۵۰
- یعنی کشکول شیخ یوسف بحرینی
- زہر الربیع ۲۰
- عدل الشاہد فی تحقیق المشاہد ۳
- ینابیع المودۃ ۴۰
- درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۴۰
- نہج البلاغہ مرتبہ شیخ محمد حسن لائق المرضی ۲۵
- ارشاد شیخ مفید ۱۲

فارسی

- ترجمہ و شرح طرائف ۲۵
- مقامع الفضل ۴۰
- کلمہ طیبہ طبع ایران ۱۵
- ایضاً طبع بمبئی ۲۵
- حلیۃ المتقین طبع ایران ۱۵
- طبع ہند ۵
- ابواب الجنان جلد اول ۱۰
- 〃 جلد دوم ۶
- 〃 جلد سوم ۶
- عین الحیوۃ طبع ایران ۱۲
- مطارح الانظار ۱۵
- بحر ہدایت ۴۰
- تحفہ سلیمانیہ ترجمہ و شرح ارشاد شیخ مفید ۳۵
- کفایۃ الموحدین ۴۰
- حدیقہ سلطانی ۱۵
- مشکول ترجمہ کشکول ۲۵
- حدیقۃ الشیعہ ۲۵
- شرح اربعین ۴۰
- شرح و ترجمہ نہج البلاغہ از ملا فتح اللہ ۴۵
- حلیۃ الصالحین ۶
- اجابۃ المضطرین ۸
- درج اللآلی ترجمہ منظومہ ۳
- ہزار کلمات حضرت امیر منظومہ شعرا
- منہج الیقین شرح وصایای حضرت امام جعفر صادق ۱۵

- توحید مفضل مع شرح مجلسی ۵
- ترجمہ حدیث اعرابی ۲
- مجالس نظامیہ ۸
- انیس العبید و مونس الوحید ۸
- واردات غیبی ۵
- تنبیہ الغافلین ۲
- مجمع المعارف ۱۰
- ترجیحات النفس ۲
- تسلیۃ العباد ترجمہ مسکن الفواد ۸
- انوار الابصار ۴
- مختار الجوامع مجموعہ احادیث و حکایات وغیرہ ۴
- مجموعہ واحدیہ سلطانی ۲۰
- مثنوی آب و نمک ۸
- آیات الولایہ ۴۰
- عنوان الکلام ۱۵
- ہدایۃ الموحدین سہ حصہ ۱۰۰
- مجمع النورین چہار حصہ کامل ۱۵۰
- ذخیرۃ المعاد فاضل سبزواری ۱۵
- روضۃ الانوار ۱۵
- شرح المناقب ۱۰
- اسرار التنزیل ۱۰
- مقامات العلیہ ۴
- ہدایۃ الجاہلین ۵
- وصیت نامہ ۲
- مقامات العلیہ ۴
- تذکرۃ الغافلین ۵
- کتاب الابرار ۵
- حقائق فیض ۱۵
- کشف الفوائد علامہ ۲۰
- ترجمہ ینابیع المودۃ ۳۵
- لؤلؤ و مرجان ۲۰
- بنیان رفیع در حال خواجہ ربیع ۲۵
- عین الیقین ترجمہ جلد اول بحار الانوار ۲۵
- معراج السعادت ۲۵
- ذخیرۃ العباد ۴۵
- زبدۃ المعارف ۶۵
- مجمع المعارف ۳۵
- مجمع النورین ۳۵
- شرح نہج البلاغہ لاہیجانی ۱۰۰
- معروف بہ نواب و بر حاشیہ شرح دیوان حضرت امیر

علامۃ الظہور ترجمہ وقایع الظہور

مترجمہ

مولوی میر محمود علی صاحب لایق مرحوم شیرو نعیمدار مولانا السید آقا محمد محسن صاحب قبلہ

(جو ڈھائی سال کے عرصہ میں اب چھپ کر تیار ہوئی ہے)

جس میں

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی جملہ علامتیں درج ہیں

اس کتاب کے چودہ باب میں حسب ذیل مضامین ہیں

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ۔

مقدمہ۔ امام کے پہچاننے میں از مولانا آقا محمد محسن صاحب قبلہ۔

پہلا باب۔ ظہور فرج کی دعا اور اس کے ثواب میں۔

دوسرا باب۔ حضرت صاحب الزمانؑ کے خصوص میں آیات و احادیث۔

تیسرا باب۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا بیان اور دعبل کے اشعار۔

چوتھا باب۔ ان مطالب میں جن کو صاحبان مذاہب نے اسرار و رموز و علم جفر سے حضرت حجۃ کے ظہور کے بارے میں بیان کیا ہے۔

پانچواں باب۔ اقوال صاحبان دین و ملل و مذاہب متفرقہ و کفار وغیرہ دربارہ ظہور حضرت صاحب الزمانؑ۔

چھٹا باب۔ انتظار ظہور کے ثواب اور زمانہ غیبت میں شیعوں کی...

ساتواں باب۔ حضرت کے ظہور کی علامتوں میں۔

آٹھواں باب۔ ان احادیث کے بیان میں جن کو مرحوم جزائری انوار نعمانیہ اور مرحوم مجلسی بحار کی تیرہویں جلد میں ظہور کے متعلق لکھے ہیں۔

نواں باب۔ احوال ظہور حضرت حجۃ میں۔

دسواں باب۔ رجعت و زمانہ ظہور کے حالات میں و رجعت سید الشہداؑ کے ماثورہ دلائل میں۔

گیارہواں باب۔ ادعیہ و زیارات اور حضرت حجۃ سے متوسل ہونیکے بیان میں۔

بارہواں باب۔ عریضے اور نمازیں و زیارات و ادعیہ حضرت حجۃ سے متوسل ہونے کے بیان میں۔

تیرہواں باب۔ نماز حاجت کے بیان میں۔

چودھواں باب۔ حضرت کے معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں جو حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے ہیں۔ ترجمہ مضامین حاشیہ۔ اشعار شاہ نعمت اللہ و دیگر شعراء در علامات ظہور مع ترجمہ و اشعار در مدح حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں ہر مومن کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرض و ضروری ہے حجم صفحات ۳۰۰ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد گرد پوش قیمت صرف للعہ۔ محصول ڈاک ... مومنین خریدنے میں تعجیل فرمائیں ہم کو کاغذ کی گرانی و کمیابی کی وجہ سے بہت کم جلدیں تیار ہوئی ہیں ممکن ہے کہ جلد ختم ہو جائے اور دوسرے ایڈیشن کا بہت عرصہ تک انتظار کرنا پڑے ... معاف

ملنے کا پتہ۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و جنتری حیدری نمبر (۲۲) ۱۳۶۳ھ

یہ سالنامہ اور جنتری بائیس سال سے شایع ہو رہا ہے اور اس قدر مقبول ہے کہ باوجود ہر سال دیر سے شایع ہونے کے ایک ماہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے اور بہت سے شایقین اس کے مطالعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اس میں علاوہ تواریخ نیک و بد قمر در عقرب تحت الشعاع و اقعات مشہورہ فوروز عالم افروز کسوف و خسوف وغیرہ کے گزشتہ سال کے مختصر واقعات بھی درج ہوتے ہیں اس سال کے سالنامہ میں اسلامی اہم واقعات ہجرت سے۔ ہندوستان کے اسلامی ممالک کی تاریخ دلچسپ و اقعات طبی معلومات وغیرہ درج ہیں۔

بہرحال یہ سالنامہ اس لایق ہے کہ کتب خانہ کی زینت بنائی جائے اس سالنامہ میں حسب ذیل بلاکس تصاویر آرٹ پیپر پر شامل ہیں۔

اعلیحضرت شہریار دکن و بزا خلد اللہ ملکہ۔ ہز اکسلنسی میر لایق علی صاحب ... اعظم ... شاد والملک ادیب الدولہ آقا سید علی شوستری طاب ثراہ۔ علامہ رشید ترابی ...

حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عہ۔ جنتری صرف تواریخ کی حد تک ۱۲؍۔ اپنے آرڈر جلد بھیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گزشتہ ختم ہو جائے۔

خریداران انتخاب سے سالنامہ عہ جنتری ۱۰؍ ہر ایک خریدار کو صرف ایک سالنامہ یا جنتری اس قیمت پر دی جائے گی نمبر خریداری بتانا ضروری ہوگا۔

ملنے کا پتہ۔ کتب خانہ و مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اخبار "پیام اسلام" لکھنؤ

یہ ہفت روزہ جریدہ ۱۹۳۲ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کرلی اور اپنے معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اس میں پُرمغز ادارتی مقالات کے علاوہ مقتدر اہل قلم حضرات کے قلم سے بلند پایہ علمی تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جن نظم و نثر کے بیش بہا موتیوں کا حامل ہے اس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ امید ہے کہ افراد ملت عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا دی پی طلب فرما کر اس محرم نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے۔ چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی ... چندہ ممالک غیر ... اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے

المشتہر

مہتمم اخبار پیام اسلام ... لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ... اخبار انتخاب حیدرآباد دکن ...